Barcode - 2020050023636
Title - GANYATUT TALIBEEN
Subject - RELIGION
Author -
Language - urdu
Pages - 694
Publication Year - 1902
Creator - Fast DLI Downloader
https://github.com/cancerian0684/dli-downloader
Barcode EAN.UCC-13



بسم اللہ حرم اللہ علیہ النار

لطیف مقبول بارگاہ رب العالمین امام العارفین سید الصدیقین ناصر حق النبیین حضرت شیخ عبد القادر محی الدین علیہ رحمۃ رب العالمین

غنیۃ الطالبین مترجم

اردو ترجمہ از تالیف حضرت شیخ ممدوح

فتح الغنی مترجم

اردو باہتمام شیخ عبد الحی و الشیخ محی الدین مرحوم و عبد السلام خانصاحبان مطبع صدیقی و تاجران کتب لاہور محلہ سادھ پورہ

در مطبع صدیقی واقع لاہور کے دفعہ مطبوعہ

قیمت للحہ۔

نمبر	۱۵۷۱۳
فن نمبر	۱۰۰۰۱
کتاب نمبر	۸۳۳ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ الطَّاہِرِیْنَ وَاَصْحَابِہٖ الْکَامِلِیْنَ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ **اَمَّا بَعْدُ** چونکہ جناب پیران پیر عالم ربانی محبوب سبحانی جیسے کہ طریقہ تصوف وسلوک مین بڑے کامل تہے حتی کہ امام السالکین وقدوۃ العارفین وشیخ شیوخ الطریق بالتحقیق وغیرہا القاب سے ملقب ہین وہ ویسے ہی علوم شریعت مین بہی ایک بڑے امام محقق مدقق ہوئے ہین مخالفین اہل سنت والجماعت ومبتدعین زائغین جمیع فرق ضالہ پر رد قدح اور اون کے محدثات وبدعات مخترعات کا قلع وقمع خوب ہی کیا ہے ہر ایک فرقہ زائغہ وگروہ باطلہ کے اقسام اور اصناف بیان کرکے نہایت عمدہ طور پر اون کے طریق جائرہ وسبل عوجہ کو خراب اور برباد کیا ہے اُن کے بڑے بڑے قصور بات عالیہ کو جو صدہا سال سے اُن کے قیاسات فاسدات کے معمارون نے بنا کر تیار کیا تہا یک لخت منہدم کر دیا اور اُن کے محدثات کے بڑے اونچے اونچے آثار ومینارون کو یکدم مسمار کر دیا اس باب مین ایسی تحقیق کی کہ اگر ذرہ بہر بہی کسیکو جادۂ اعتدال شرعی سے مائل ومنحرف ومنصرف دیکہا تو اُسکو دہڑبا یا سب کی قلعی کہولدی اور ایسی باتین کیون نہ کرتے اُنکی حقیقت حال دریافت کرنیسے کچہہ تعجب نہین ہے کیونکہ جناب پیر صاحب امام الائمہ صاحب مناقب وفضائل جمہ شیوخ المحدثین قاطع عنق المبتدعین الضالین اجمعین جن کے فضائل اسقدر ہین کہ انکے واسطے دفاتر چاہئین یہ موقع ان کے بیان کا نہین ہے اس جگہہ گنجایش وسعت نہین ہے فقط اس شعر صاحب پندنامہ عطار پر اکتفا کرتے ہین ؎ احمد حنبل کہ بود او مرد حق ۔ در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق ایسے امام جلیل القدر عالیشان سیف صارم کے پیرو تہے اُن کی ڈہنگ کو حضرت پیر صاحب نے اختیار کیا ہے۔ حاصل کلام وخلاصہ مرام یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب نے اصحاب امام ابی حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ پر یہی نکتہ چینی کی ہے جو شخص سلک احقاق حق وابطال باطل مین منسلک ہوجاتا ہے بمضمون قول الحق ولو کان مرّا کسی کو نہین چہوڑتا بڑے سے بڑا کیون نہ ہو نقاد اور محک کا کام یہی ہے کسی کا لحاظ نہین کرتا گو جناب امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ بڑے امام جلیل الشان ہین ولیکن غلطی وسہو ونسیان وخطا سے سوا انبیاء علیہم السلام کے کون معصوم ہے ہر کسی سے کچہہ نہ کچہہ ہو ہی جاتا ہے اس بنا پر پیر صاحب نے اپنی کتاب مستطاب **غنیۃ الطالبین** مین امام صاحب علیہ الرحمۃ کے اصحاب کا رد لکہا ہے چنانچہ بہت سے آدمیون نے اسکی مختلف تاویلین کی ہین کسی نے اس قول کی جو جناب پیر صاحب نے اصحاب امام ابی حنیفہ کے حق مین کہا ہے تاویل شروع کی کسی نے ابو حنیفہ سے مراد کوئی اور ابو حنیفہ غیر مشہور مجہول رجما بالغیب

فرض کرکے اپنا داؤ لگا لا کسی نے کچھ کسی نے کچھ ہر ایک نے اپنا اپنے تیر بغیر نشانہ چلائے ولیکن کچھ نہ بن آئی آخر مجبور ہوکر
بعض نے ایسی ترکیب نکالی کہ وہ بے شک اپنی حیلہ دفع مین لائق آفرین ہے گو وہ فی الواقع حقیقت سے اضعف واہون من
بیت العنکبوت اور سب سے اوہی اخرب ہی لیکن اس لحاظ سے کہ عوام کالانعام تو برکنار بعض علما بہی بسبب شدت تعصب آنکہہ بند
کرکے اس اختراع کی تقلید کرکے اس قول وہی کی بلا مین متبلا ہوگئی سب پر جو فوقیت لیگیا وہ یہ حیلہ ہے کہ یہ کتاب مستطاب جناب
پیر صاحب قدس سرہ العزیز کی سرے سے تصنیف ہی نہین ہے کسی غیر کی ہے اور پیر صاحب کے نام سے اسکی شہرت غلط ہی اگر ذی
انصاف اعتساف سے خالی ہوکر غور کرے تو بالکل اسکو اسبات کی بناوٹ و تصنع ثابت ہوجاوے کیونکہ اگر مصنفات مشہورات
کی نسبت یہ احتمال نکالا جاوے تو بس کوئی تصنیف کسی مصنف کی رہنی کی نہین یہ امانت سراسر خیانت ہوجائیگی مصنفات
معروفہ بنام مصنفین کے بارہ مین سب کا قول مسلم چلا آتا ہے کوئی اس امانت کی ارتفاع کا قائل نہین ہی الا ماشاء اللہ جسکا
ثبوت یہ براہین بالیقین ہوجاوے قطع نظر اسکے جب کہ بڑے بڑے علماء و فضلاء کبار اس کتاب مستطاب کا انتساب بجناب
پیر صاحب کرتے ہون کبر ابی کیسے جن کے اقاویل بلا دلیل اباطیل و خرافیل کیطرف نسبت نہ کیے جاوین بلکہ مستندات و مستشہدات
کے مقامات مین ذکر کیے جاوین جیسے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام علامہ حافظ ناقد صاحب الجرح والتعدیل محمد بن احمد ذہبی
جنکی میزان الاعتدال فی اسماء الرجال تصنیف ہے یہ اس پایہ کے امام ہین کہ اگر بالفرض کسی اور شخص سے اس کتاب کی نسبت
ثبوت نہ ملتا تو بس اکیلے تنہا یہی کافی تہی ان کی قدر و منزلت و منقبت و مکرمت علماء ہی جانتے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث
کامل شمس الہند وغیرہم اور لطف یہ کہ مقلدین ابی حنیفہ سے بڑے بڑے محققین پیر صاحب کی تصنیف ہونے کے قائل ہین جیسے
ملا علی قاری جو ہر گروہ مقلدین امام ابو حنیفہ مانے جاتے ہین اور شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی تو پہر بھلا ان علماء عظام
و فضلاء کرام کے مقابل مین کس کی بلا سند گہرتلی بناوٹی بات تسلیم کیجاسکتی ہے اگر اس کتاب کی تصنیف بنام پیر صاحب کے ثبوت مین
پورے طور پر علی الاستیعاب علماء متقدمین و متاخرین کے اقوال نقل کیے جاوین تو بہت بڑی ذی حجم کتاب بنجائے ہم جو خود
طوالت سے جب ملالت مشتہی نمونہ از خروار و دانہ از انبار بسیار ہدیہ ناظرین مصنفین کرتے ہین نصف مزاج کیواسطے تو ایک کلمہ ہی
کافی ہوتا ہی اسی سے حق کو باطل سے تمیز کرسکتا ہے اور تعسف تعصب مزاج کیواسطے دفتر کیون نہ ہون الآن کما کان کا مضمون
ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وانا اقول بتوفیق الرب الرحمن وہو المستعان وعلیہ التکلان فی کل امر وشان فی کل حین و
آن الحافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب العلو والعرش کے صفحہ ۵۳ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی مین خدائے تعالی کے عرش پر ہونے کے
ثبوت مین استشہاداً جناب پیر صاحب کا قول اون کی کتاب غنیۃ الطالبین سے نقل کرکے فرماتے ہین عبارتہ ہکذا قال الشیخ الاسلام
سید الوعاظ ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح بن جنکی دوست الجیلی الحنبلی شیخ العراق فی کتاب الغنیہ لہ
وہو مجلد اما معرفۃ الصانع بالآیات والدلائل علی وجہ الاختصار فہو ان یعرف ویتیقن ان اللہ واحد احد
الی ان قال وہو مستو علی العرش محیط بالاشیاء الخ ترجمہ فرمایا شیخ الاسلام واعظون کے سردار

ابو محمد عبدالقادر ابن ابی صالح بن جنکی دوست حنبلی شیخ عراق نے اپنی کتاب غنیہ مین اور وہ بڑی کتاب ہے لیکن پہچاننا خدا کا ساتھ نشانیون اور دلیلون کے اختصار کے طور پر پس وہ یہ ہے کہ آدمی پہچانے خدا کو اور یقین کرے کہ تحقیق خدا اکیلا تنہا ہے یہان تک کہ فرمایا پیر صاحب نے اور خدا عرش پر قرار پکڑنے والا ہے تمام جہان کو گھیرنے والا ہے اُسکا علم سب چیزون پر محیط ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۴۴ مطبوعہ مطبع گلزار محمدی واقع لاہور مین فرماتے ہین عبارتہ ہکذا وَاَمَّا مَا وَقَعَ فِی الْغُنْیَۃِ لِلشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ رض الخ اور لیکن وہ جو واقع ہوا ہے غنیہ مین جو تصنیف ہے جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رض الخ ملا علی قاری امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسند کی شرح صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ مطبع گلزار محمدی واقع لاہور مین فرماتے ہین وَوَقَعَ فِی الْغُنْیَۃِ لِلْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ السَّیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ الخ ترجمہ اور واقع ہوا ہے کتاب غنیہ مین جو تصنیف ہے شیخ عبدالقادر صاحب کی شیخ صاحب محدث دہلوی فتوح الغیب کی شرح صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور مین فرماتے ہین در غنیہ کہ از تصانیف مشہورہ حضرت ہست الخ یعنے غنیۃ الطالبین مین جو حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی کی مشہورہ تصانیف سے ہے الخ مولوی عبدالحی صاحب محدث لکھنوی رہا اپنے رسالہ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل جو ملحق ہے میزان الاعتدال فی نقد الرجال کے آخر مین جواب دیتے ہین ان کذابون کا جو کہتے ہین غنیہ حضرت پیر صاحب کی تصنیف نہین ہے عبارتہ ہکذا اما اولا فلان نسبتہا الیہ مذکورۃ فی کتب ابن حجر وغیرہ من الاکابر فانکارکونہا من تصانیفہ غیر مقبول عند الاکثر واما ثانیا فلان من طالع الغنیۃ من اولہا الی اٰخرہا حرفا حرفا علم کونہا من تصانیفہ قطعا واما ثالثا فلانہ علی تقدیر تسلیم انہ لیس من تصانیفہ بل من تصانیف غیرہ لا یشک من یطالعہا ان مؤلفہا فاضل ربانی کامل حقانی وان کان غیر شیخ الجیلانی فلزوم کونہا الحنفیۃ مرجوحۃ تصریح من ہو من الطائفۃ المتفقۃ بانہا الی الآن کما کان وان اندفع الطعن عن الشیخ الجیلانی قطب الزمان ترجمہ یہ جواب اول پس سوا اسکے کہ تحقیق نسبت کرنا اس کتاب کا طرف حضرت پیر کے ذکر کیا گیا ہے حافظ ابن حجر اور ان کے سوا اور بڑے بڑے علما کی کتابون مین پس پچھلون کا غنیہ کے حضرت پیر صاحب کی تصنیف ہونے سے انکار کرنا مقبول نہین ہے اور لیکن دوسرا جواب پس تحقیق جو شخص غنیہ کا اول سے آخر حرف بحرف مطالعہ کرے تو اسکا حضرت پیر صاحب کی تصانیف سے ہونا یقینا جان لیگا اور لیکن تیسرا جواب پس تحقیق بر تقدیر تسلیم اسبات کے کہ غنیہ حضرت پیر صاحب کے تصانیف سے نہین بلکہ اُن کی غیر کی تصانیف سے ہے پس نہین شک کرتا اسکا مطالعہ کرنیوالا اسبات کا کہ تحقیق غنیہ کا مصنف فاضل ربانی اور کامل حقانی ہے اگرچہ حضرت پیر صاحب کے سوا کوئی اور شخص ہی ہو کتاب **غنیۃ الطالبین** حضرت پیر صاحب ہی کی تصنیف ہونے کے دلائل اگرچہ اور بھی ہین لیکن منصف خراج کے لئے اسقدر ثبوت جو دیا گیا ہے کافی ہے اور متعصب نہ ماننے والے کے لیئے اگر دفترون کے دفتر لکھے جاوین تو بھی کافی نہین ہو سکتے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فہرست مضامین کتاب مستطاب غنیۃ الطالبین تالیف شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صفحہ	مضمون کتاب
۳	باب فبدأ فنقول الذی یجب الخ اسلام میں داخل ہونیوالے پر کیا واجب ہے الخ
۶	فصل فاذا کملت ھذہ الشروط الخ نماز کے ارکان اور واجبات اور مستحبات میں
۷	کتاب الزکوۃ زکوۃ کی کتاب
۹	فصل ویخرج زکوۃ الفطر صدقہ فطر میں
″	کتاب الصیام روزوں کی کتاب
۱۰	کتاب الاعتکاف اعتکاف کی کتاب
۱۱	کتاب الحج حج کی کتاب
″	فصل فاذا بلغ المیقات الشرعی الخ احرام باندھنے کی جگہوں اور احرام کی کیفیت میں
۱۲	فصل فاذا احرم لا یخطر راسہ احرام میں کن چیزوں سے پرہیز کرے
۱۳	فصل فاذا کان فی الوقت سحتاج الخ مکہ میں داخل ہونے کے آداب الخ
۱۸	فصل فاذا کان فی الوقت ضیق اگر عرفات میں ٹھہرا ہونے کے فوت ہونے سے ڈرے
″	فصل وصفۃ العمرۃ عمرہ کے بیان میں
″	فصل ولا یبطل الحج الخ کن چیزوں سے حج باطل ہوتا ہے
۱۹	فصل واما العمرۃ فارکانھا ثلاثۃ عمرہ کے تین رکن ہیں

صفحہ	مضمون کتاب
″	فصل فاذا من اللہ تعالیٰ بالعافیۃ الخ مدینہ میں جانے کے آداب
۲۱	کتاب الاداب آداب کی کتاب
″	فصل الابتداء بالسلام سنۃ پہلے سلام کہنا سنت ہے
۲۲	فصل ویستحب القیام للامام العادل بادشاہ عادل کے لئے کھڑا ہونا مستحب ہے
۲۳	فصل فی العشر الخصال دس قدیمی سنتوں کا بیان
۲۴	فصل والاصل فی حلق العانۃ الخ استرا کرنے اور بغلوں کے بال اکھاڑنے کی دلیل
۲۵	فصل ویکرہ نتف الشیب سفید بالوں کا اکھاڑنا مکروہ ہے
۲۶	فصل ویستحب تقلیم الاظفار یوم الجمعۃ جمعہ کے دن ناخون ترشوانے مستحب ہیں
″	فصل واما حلق الراس فی الحج والعمرۃ حج اور عمرہ اور بیماری کے سوا سر منڈانا مکروہ ہے
۲۷	فصل ویکرہ القزع کچھ سر منڈانا اور کچھ چھوڑ دینا مکروہ ہے
″	فصل ویکرہ التحدیف گالوں پر بال بلکانا مکروہ ہے
۲۸	فصل ویکرہ الخضاب بالسواد بال سیاہ کرنا مکروہ ہے
″	فاذا ثبت کراھیۃ السواد جب سیاہ رنگ کا مکروہ ہونا ثابت ہو گیا ہے
۲۹	فصل ویستحب ان یکتحل وترا سرمہ طاق بار لگانا مستحب ہے

صفحہ	مضمون کتاب
۲۹	فصل ویدھن غبا تیل تیسرے دن لگاوے
۳۰	فصل ویستحب ان لا یخلی الانسان الخ ہر وقت آدمی کے پاس سات چیزوں کا ہونا مستحب ہے
″	فصل فیما یکرہ من الخصال مکروہ خصلتوں میں
۳۱	فصل فی الاستیذان اذن مانگنے میں
۳۲	فصل فیما یستحب فعلہ بیمینہ الخ دائیں ہاتھ سے کیا کیا کام کرے
″	فصل فی ادب الاکل والشرب کھانے پینے کے آداب میں
۳۷	فصل فاذا افطر عند غیرہ قال الخ جب کسی کے پاس افطار کرے تو کیا کہے الخ
″	فصل فی اداب الحمام حمام کے آداب میں
۳۸	فصل فی النھی عن التعری فی الجملۃ فی الجملہ ننگا ہونا مکروہ ہے
۳۹	فصل وقد رخص الامام احمد الخ امام احمد نے جائز رکھا ہے
″	فصل فی لبس الخاتم واتخاذہ الخ انگوٹھی پہننے اور اسکے بنانے کے بیان میں
۴۰	فصل ویکرہ اتخاذ الخاتم من الحدید الخ لوہے پیتل کی انگوٹھی بنانی مکروہ ہے
″	فصل ویکرہ التختم فی الوسطی الخ بیچ کی انگلی اور سبابہ میں انگوٹھی پہننی مکروہ ہے
″	والاختیار فی التختم فی الیسری الخ بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی ڈالنا پسندیدہ ہے

صفحہ	مضمون کتاب
〃	فصل فی اٰداب الخلاء الخ پاخانہ کے آداب مین
۴۲	فصل والاستنجاء بالماء الخ استنجا کی کیفیت
۴۳	فصل واما اذا انتشرت الخ جب نجاست پھیل کر چوتڑ وغیرہ کو لگ جاوے
〃	فصل وصفۃ مایجوز بہ الاستجمار کن چیزون سے ڈھیلا کرو
〃	فصل ویجب ماذکرنا من الاستنجاء کس نجاست سے استنجا کرنا واجب ہے
۴۴	فصل فی کیفیۃ الطہارۃ الخ طہارت کی کیفیت مین
۴۵	فصل فی الاذکار المستحبۃ الخ وضو کے ارکان مین
۴۶	فصل فی اٰداب اللباس لباس کے آداب مین
〃	ولنا قسمان اٰخران لباس کی اور دو قسمین ہین
۴۸	فصل فی اٰداب النوم نیند کے آداب مین
۵۰	فصل فی دخول المنزل گھر مین آنے کے آداب
۵۵	فصل فی اٰداب السفر الخ سفر کے آداب مین
۵۷	فصل ولا یجوز اخصاء الخ کسی چیز کا حیوان ہو یا غلام خصی کرنا جائز نہین
۵۸	ولا یجوز فعل شیء الخ مسجدون مین مکروہ کام منع ہین
〃	فصل فی الاصوات آوازون مین الخ

صفحہ	مضمون کتاب
۶۰	فصل فی الاذان فی قتل الحیوانات کس جانور کا مارنا جایز ہے اور کس کا نہین
۶۲	فصل وبر الوالدین واجب الخ ماں باپ سے احسان کرنا واجب ہے
۶۳	فصل فیما یستحب من الاسماء کون نام اور کون کنیتین مستحب ہین
۶۴	فصل ویستحب لمن غضب الخ غصے والے کو مستحب ہے کہ بیٹھ جاوے الخ
۶۵	فصل ویجوز ان یقول الرجل لخیرہ دوسرے آدمی کو جعلک اللہ علیک کہنا جائز ہے
۶۶	فصل ویکرہ مصافحۃ اھل الذمۃ ذمی سے مصافحہ کرنا مکروہ ہے
〃	فصل والاٰداب فی الدعاء الخ دعا کے آداب
〃	فصل والتعوذ بالقرآن جائز الخ قرآن سے پناہ لینی جائز ہے
〃	فصل ویکتب للمحموم الخ تپ کا تعویذ الخ
〃	وقد قال بعض اصحابنا الخ زچگی کا تعویذ
۶۷	فصل ویغسل لعائن الخ نظر بد کا علاج
〃	فصل والتعالج فی الامراض الخ بیمار کیلئے علاج کرنا جائز ہے
۶۸	فصل ولا یخلو بامرۃ لیست منہ بمحرم الخ اجنبی عورت سے تنہا نہ ہو
〃	فصل فان کان لہ مملوک الخ غلام سے نرمی کرے
۶۹	فصل وتکرہ المسافرۃ بالمصحف الخ قرآن مجید دشمن کے ملک مین لیجانا مکروہ ہے

صفحہ	مضمون کتاب
〃	فصل ویستحب لمن انظر فی المرءۃ الخ آئینہ دیکھکر کیا پڑھے
〃	فصل واذا طنت اذنہ یصلی الخ جب کان بولے تو درود پڑھے الخ
〃	فصل ویقول اذا اشتکی بدنہ الخ جب بدن درد کرے تو کیا پڑھے الخ
〃	فصل واذا رای شیئا یتطیر الخ جب مکروہ چیز دیکھے تو کیا پڑھے
〃	فصل ویستحب اذا رای بیعۃ الخ گرجا دیکھکر کیا پڑھے الخ
۷۰	فصل واذا دخل السوق الخ بازار مین داخل ہوکر کیا پڑھے الخ
〃	فصل واذا رای مبتلی الخ مبتلے کو دیکھکر کیا پڑھے
〃	فصل یقول الحاج اذا قدم الخ حاجی جب حج سے واپس آوے تو اسکو کیا کہے
〃	فصل واذا عاد مریضا الخ عیادت کے وقت کیا کہے
〃	فصل ویقول حین یضع المیت میت کو قبر مین رکھکر کیا کہے
۷۱	فصل فی اٰداب النکاح نکاح کے آداب مین
۷۹	فصل واذا دعا امرۃ للجماع عورت کو خاوند کی نافرمانی کے لیئے وعید
۸۰	فصل ویستحب لیمۃ العرس ولیمہ مستحب ہے الخ
۸۱	فصل واذا کملت شرائط النکاح جب نکاح کی شرطین پوری ہوجاوین
۸۳	باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر الخ امر معروف کے بیان مین

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ
۸۴	فصل وانما شرطنا القدرۃ الخ قدرت کی شرط کی کیا وجہ ہے	۱۱۰
″	فاذا ثبت وجوب الانکار الخ جب بُری کام سے رکنے کا وجوب ثابت ہو گیا	۱۱۲
۸۵	فصل وان اغلب علی ظنہ الخ جب سمجھے کہ برائی دور نہیں ہو سکتی	۱۲۵
″	فصل ویشترط فی الامر بالمعروف الخ امر معروف مین کیا شرط ہے	۱۲۷
۸۷	فصل والاولی لہ ان استطاع الخ اگر ہو سکے تو خلوت مین امر معروف کرے	۱۲۹
″	فصل قد ذکرنا ان الشرط الخامس الخ پانچوین یہ شرط ہے کہ آخر غالب ہو	۱۳۸
۸۸	فصل والذی یؤمر بہ وینکر الخ امر معروف دو قسم ہے	
۸۹	فصل وینبغی لکل مؤمن الخ ہر مومن کو اُن آداب پر عمل کرنا واجب ہے	
۹۰	باب فی معرفۃ الصانع عزوجل اللہ تعالی کی پہچان مین	۱۴۶
۹۷	فصل ونعتقد ان القرآن کلام اللہ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالی کی کلام ہے	۱۴۹
۱۰۰	فصل ونعتقد ان القرآن حروف ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ قرآن مجید حرف مین سجے ہوئے	۱۵
۱۰۲	وکذلک حروف المعجم غیر مخلوقۃ حروف معجم غیر مخلوق ہین	۱۵۴
۱۰۳	فصل ونعتقد ان اللہ عزوجل الخ ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالی کو ایک کہم سنوم ہین	۱۵۶
۱۰۵	فصل ونعتقد ان الایمان قول اللسان الخ ہمارا اعتقاد ہے کہ ایمان قول و عمل ہے	۱۵۷
۱۱۰	فصل ونعتقد ان من دخل النار الخ ہمارا اعتقاد ہے کہ مومن دوزخ مین ہمیشہ نہ رہیگا	۱۵۸

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ
	فصل ویلتحق بذوی من بخیر القدر وشرہ الخ پہلی پر بھی تقدیر پر ایمان لانا واجب ہے	۱۱۰
	فصل ونؤمن بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ ہمارا اعتقاد ہے کہ حضرت نے اللہ تعالی کو اپنی آنکھون سے دیکھا	۱۱۲
	فصل ویعتقد اھل السنۃ ان الجنۃ والنار الخ اہل سنت کا اعتقاد ہے کہ بہشت و دوزخ اب موجود ہے	۱۲۵
	فصل ویعتقد اھل الاسلام قاطبۃ ان محمدا الخ اہل اسلام کا اعتقاد ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہین الخ	۱۲۷
	فصل ویعتقد اھل السنۃ ان امۃ محمد الخ اہل سنت کا اعتقاد ہے کہ حضرت کی امت سب سے بہتر ہے	۱۲۹
	فصل واعلم ان لاھل البدع علامات الخ بدعتیون کی علامتین	۱۳۸
	الفصل الاول فیما لا یجوز اطلاق الخ جنکا اطلاق باری تعالی پر جائز نہین	۱۴۳
	الفصل الثانی فی بیان الفرق الضالۃ الخ گمراہ فرقون کے بیان مین	
	فصل فاصل ثلاث وسبعین فرقۃ عشرۃ الخ تہتر فرقے اصل مین دس فرقے ہین	۱۴۶
	فصل واما الشیعۃ فاسمھم اسامی الخ شیعہ کے کئی نام ہین	۱۴۹
	فصل واما الرافضۃ فھم ثلاثۃ اصناف الخ رافضیون کے تین قسم ہین	۱۵
	فصل واما الرافضۃ فالاربع عشرۃ فاولھم الخ رافضیون کے چودہ فرقے ہین	۱۵۴
	فصل واما المرجئۃ فھم اثنا عشرۃ فرقۃ الخ مرجیہ کے بارہ فرقے ہین	۱۵۶
	فصل واما الجھمیۃ فمنسوبۃ الی الجھم بن صفوان الخ فرقہ جہمیہ جہم بن صفوان کیطرف منسوب ہے	۱۵۷
	فصل واما الکرامیۃ فمنسوبۃ الخ فرقہ کرامیہ عبداللہ بن کرام کیطرف منسوب ہے	۱۵۸

صفحہ	مضمون کتاب
۱۵۹	فصل فی ذکر مقالۃ المعتزلۃ الخ معتزلہ کے اعتقاد مین
۱۶۲	فصل واما ذکر مقالۃ المشبھۃ الخ فرقہ مشبہ کے اعتقاد مین
۱۶۳	فصل فی مقالۃ الجھمیۃ الخ فرقہ جہمیہ کے اعتقاد مین
۱۶۴	فصل فی ذکر مقالۃ سالمیۃ فرقہ سالمیہ کے اعتقاد مین
۱۶۵	باب فی الاعتصام بمواعظ الخ قرآن سے نصیحت لینے مین
۱۶۸	فصل ومعنی اعوذ الاستعاذۃ الخ اعوذ کے معنے مین
۱۶۹	فصل لشیطان ایس من اللہ الخ شیطان اللہ سے دور ہے
۱۷۰	فصل ویستفید العبد بالاستعاذۃ الخ آدمی کو استعاذہ سے پانچ فائدے حاصل ہوتے ہین
۱۷۱	فصل والذی یخاف الشیطان منہ الخ شیطان استعاذہ سے ڈرتا ہے
″	فصل واول ما یستعان بہ الخ لا الہ الا اللہ سے شیطان پر مدد ہوتی ہے
۱۷۳	فصل ورد ومقاتل عن الزھری الخ ابلیس کے ملعون ہونے مین
۱۷۶	فصل وفی القلب فوتہ لمتان الخ دل مین وعلاقہ ہین شیطان اور فرشتہ
۱۷۷	وفی القلب خواطر ستۃ الخ دل مین چھ خطرے ہین
۱۷۹	فصل والنفس والروح مکانان الخ روح اور نفس کے مکان ہین
″	فصل اعوذ برب العرش والکرسی الخ استعاذہ الخ

صفحہ	مضمون کتاب
۱۸۰	فصل فی مجاهدة الشیطان باطنه الخ شیطان کے ساتھہ دل مین جہاد ہوتا ہے
//	فصل مجلس آخر فی قوله عزوجل انه من سلیمان الخ اللہ کے قول انہ من سلیمان کی تفسیر مین
۱۹۰	فصل وانما استوجبت هذه القصة الخ اس آیت کی تفسیر کی وجہ
۱۹۲	فصل فی فضل بسم الله الرحمن الرحیم الخ بسم اللہ کی فضیلت مین
۱۹۴	فصل اخر فی فضل بسم الله الرحمن الرحیم الخ دوسری فصل بسم اللہ کی فضیلت مین
۱۹۶	فصل فی تفسیر قوله بسم الله الرحمن الرحیم الخ بسم اللہ کی تفسیر مین
۱۹۷	فصل اعلم ان الناس اختلفوا فی الخ لفظ اللہ کی تحقیق مین
۲۰۰	فصل قل بسم الله تجد عفوا الله الخ بسم اللہ سے معافی ہوتی ہے
//	فصل بسم الله الذی تعالی عن الاندادالخ بسم اللہ کے اور فوائد
۲۰۱	فصل بسم الله للذاکرین ذخر بسم اللہ ذاکرون کا ذخیرہ ہے
۲۰۲	فصل قل بسم الله فکانه یقول الخ بسم اللہ سے وصل ہوتا ہے
//	فصل قل بسم الله فالباء الخ بسم اللہ کے متعلق اور فوائد
۲۰۳	فصل رحم الله من خالف الشیطان شیطان کی مخالفت پر اللہ کی رحمت ہے
//	مجلس فی قوله تعالی وتوبوا الخ اللہ تعالی کے قول وتوبوا الی اللہ کی تفسیر
۲۰۴	فصل والذی ورد عنه التوبة الخ صغیرون اور کبیرون کی توبہ فرض ہے

صفحہ	مضمون کتاب
۲۰۵	فصل واما الصغائر فاکثر من الخ صغیرے بیشمار ہین
۲۱۴	فصل فی شروط التوبة وکیفیتها الخ توبہ کی شرطون اور اسکی کیفیت مین
۲۲۷	فصل والایدان یعرفه قدر جنایته الخ مظلوم کو گناہ کی مقدار بتادی
۲۲۸	فصل فاذا تخلص من مظالم العباد الخ توبہ کے بعد بھی متقی نہی
۲۲۵	فصل ولا یتم الورع الا ان یرعا الخ دس چیزون سے متقی بنتا ہے
۲۳۶	فصل ویجوز ان یتوب عن بعض الذنوب الخ بعض گناہون سے توبہ جائز ہے
۲۳۸	فصل فی ذکر الاخبار والآثار الواردة الخ توبہ کی فضیلت کی حدیثین
۲۴۱	فصل اخر عن ابی امامة الباهلی الخ توبہ کی فضیلت مین اور حدیث
۲۴۳	فصل اخر فی ذلک توبہ کے متعلق
۲۴۷	فصل وانما تعرف توبة التائب الخ تائب کی توبہ چار باتون سے معلوم ہوسکتی ہے
۲۴۸	فصل فی ذکر اقاویل شیوخ الطریقة الخ توبہ کے متعلق مشائخ کے اقوال
۲۵۰	مجلس فی قوله تعالی ان اکرمکم عند الله الخ اللہ کے قول اکرمکم کی تفسیر مین الخ
۲۵۶	فصل وطریق التقوی ولا التخلص الخ تقوے کا طریق
۲۵۷	فصل وقد ذکر الله عزوجل خلقا الی توحیده الخ اللہ تعالی نے مخلوق کو توحید کیطرف بلایا
۲۶۰	فصل واعلم ان دخول النار بالکفر الخ کفر موجب دخول نار ہے

صفحہ	مضمون کتاب
۲۶۷	فصل فی صفة النار وما اعد الله الخ بہشت اور دوزخ کی صفت وغیرہ مین
۲۸۳	فصل وقال ابوهریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ دوزخ پر سات پل ہین
۲۹۷	فصل فی قوله عزوجل فوقیهم الله الخ اللہ کے قول فوقیہم اللہ کی تفسیر مین
۳۰۴	مجلس فی فضائل شهر رجب رجب کے مہینے کے فضائل
۳۰۶	فصل ورجب هو اسم من اسماء الخ رجب مشتق نام ہے الخ
۳۰۷	ولرجب اسماء اخر رجب کے نام اور بھی ہین
۳۱۴	فصل اخر وعن عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنه الخ اسی کے متعلق
۳۱۶	فصل فی فضل صیام اول یوم الخ رجب کے پہلے دن کے روزے کی فضیلت
۳۱۷	وقد جمع بعض العلماء الخ جو وہ راتین ہین جنکا زندہ کرنا مستحب ہے
//	فصل فی ادعیة المأثورة الخ ادعیہ ماثورہ مین
۳۱۸	فصل فی الصلوة الواردة فی الخ شہر رجب کی نمازین
۳۱۹	فصل فی تاکید الفضیلة فی الخ رجب کی پہلی جمعرات کے روزے مین
۳۲۱	فصل فی فضیلة یوم السابع والعشرین الخ رجب کی ستائیسوین کے روزے مین
۳۲۲	فصل فی آداب الصیام الخ روزون کے آداب مین
۳۲۵	فصل فاذا جاء وقت الافطار الخ افطار کے وقت کونسی دعا پڑہے

صفحہ	مضمون کتاب
۳۲۵	فصل اعلم ان شہر رجب رجب کے مہینے مین دعا قبول ہوتی ہے
۳۲۸	فصل فی فضل شہر شعبان الخ شعبان کی فضیلت
۳۲۹	فصل وربک یخلق ما یشاء اللہ تعالی کے قول وربک یخلق کی تفسیر مین
۳۳۱	فصل شعبان خمسۃ احرف الخ شعبان کے پانچ حرف ہین
۳۳۲	فصل فی لیلۃ البراءۃ شب برارۃ مین
۳۳۷	فصل وقیل انما سمیت لیلۃ الخ شب برارۃ کی وجہ تسمیہ مین
۳۳۸	فاما الصلوۃ الواردۃ الخ شعبان کی پندرہوین رات کی نماز مین
۳۳۹	مجلس فی فضائل شہر رمضان الخ رمضان کی فضیلت مین
۳۴۲	فصل اختلف الناس فی معنی الخ رمضان کے معنے کی تحقیق
۷	فصل فی قولہ عزوجل شہر رمضان الخ اللہ تعالی کے قول شہر رمضان الذی کی تفسیر مین
۳۴۳	فصل فیما یختص بشہر رمضان الخ رمضان کی فضیلتون کے متعلق
۳۴۵	فصل اخبرنا ابو نصر عن والدہ الخ رمضان کی فضیلتون کے متعلق
۳۵۰	فصل رمضان خمسۃ احرف الخ رمضان کے پانچ حرف ہین
۷	فصل وقیل ان سید البشر الخ آدم سید البشر ہین
۳۵۱	فصل فی فضائل لیلۃ القدر الخ لیلۃ القدر کی فضیلت مین

صفحہ	مضمون کتاب
۳۵۳	فصل وتلتمس لیلۃ القدر الخ لیلۃ القدر عشرہ اواخرین ہے
۳۵۴	فصل فہل لیلۃ الجمعۃ افضل الخ جمعہ کی رات افضل ہے یا لیلۃ القدر کی
۳۵۶	فصل فان قال قائل لم یطلع اللہ الخ لیلۃ القدر کے نہ معلوم ہونیکی وجہ
۳۵۷	فصل فان اللہ تعالی اعطی الخ ہمارے پیغمبر کو پانچ راتین عطا ہوئین
۳۵۹	فصل والامارۃ فی انہا لیلۃ القدر الخ لیلۃ القدر کی علامات
۷	فصل صلوۃ التراویح سنۃ النبی الخ تراویح کی نماز سنت ہے
۳۶۰	فصل ویستحب لہا الجماعۃ الخ تراویح کی جماعت مستحب ہے
۳۶۲	فصل اخر یختم بہ ما یتعلق بلیلۃ الخ لیلۃ القدر کے متعلق
۳۶۴	فصل فی ذکر الفطر الخ زکوۃ فطر مین
۳۶۵	فصل وانما سمی العید عیدا الخ عید کی وجہ تسمیہ
۳۶۶	فصل واربعۃ اعیاد الخ چار قومون کی چار عیدین ہین
۳۷۰	فصل یشترک المؤمن والکافر الخ مومن اور کافر عید مین شریک ہین
۳۷۱	فصل لیس العید بلبس الخ عید جامہ کپڑے پہننے مین نہین
۳۷۴	فصل فیما ورد فی عشر ذی الحجۃ الخ ذی حجہ کے دنون کی فضیلت
۳۷۷	فصل فی الصلوۃ الواردۃ الخ ذی حجہ کے دنون کی نمازین

صفحہ	مضمون کتاب
۳۷۸	فصل والعشر لخمسۃ انبیاء الخ پانچ پیغمبرون کے لئے دس چیزین ہین
۳۷۹	فصل وقیل من اکرم ہذہ العشرۃ اس عشرہ کے اکرام کرنیوالے کی فضیلت
۳۸۱	فصل وکذا اقسم اللہ تعالی الخ اس دن کے کی اللہ نے قسم کہائی ہے
″	فصل فی ذکر یوم الترویۃ الخ یوم الترویہ کا بیان
۳۸۲	فی فضائل من احرم بالحج الخ حج کے محرم کی فضیلت
۳۸۶	فصل واختلفوا فی تسمیۃ الخ یوم الترویہ کی وجہ تسمیہ مین اختلاف
۳۸۸	مجلس فی فضائل یوم عرفۃ عرفہ کے دن کی فضیلت
۳۹۰	فصل قولہ الیوم اکملت الخ اللہ تعالی کے قول الیوم الآیۃ کی تفسیر مین
۳۹۱	فصل واختلف العلماء الخ عرفہ اور عرفات کی وجہ تسمیہ مین اختلاف
۳۹۳	فصل فی شرف یوم عرفۃ الخ یوم عرفہ کی بزرگی
۳۹۷	فصل فی تفضیل صیامہ الخ یوم عرفہ کے روزے کی فضیلت
۴۰۰	فصل اما ما اختص بہ رسول اللہ الخ عرفہ کے دن کی دعا
۴۰۱	فصل فی دعاء جبرئیل الخ عرفہ کے دن جبرئیل وغیرہ کی دعا
۴۰۲	فصل قال ابن جریج الخ موقف کی دعا
۴۰۴	مجلس فی فضائل یوم الاضحی الخ قربانی کے دن کی فضیلت

صفحہ	مضامین کتاب
۴۰۶	فصل قولہ تعالیٰ فصل لربک الخ اللہ تعالیٰ کے قول فصل آیا کی تفسیر مین
〃	فصل واما الذکر الخ خدا کی یاد کا بیان
۴۰۹	فصل واما الدعاء الخ دعا کا بیان
۴۱۲	فصل واما النحر الخ نحر کا بیان
۴۱۴	فصل ویستحب اذا خرج الخ عید کے دن آنے جانے مین رستہ بدلنا و
۴۱۵	فصل فی فضیلۃ یوم النحر الخ قربانی کے دن کی فضیلت
۴۱۷	فصل فی صلوۃ لیلۃ الاضحی الخ قربانی کے دن کی رات کی عبادت کی فضیلت
〃	فصل والاضحیۃ سنۃ الخ قربانی سنت ہے الخ
۴۱۸	فصل افضل الابل الخ افضل قربانی اونٹ ہے پھر گائے پھر بکری
۴۱۹	فصل فی ذکر ایام التشریق الخ تشریق کے دنون مین
۴۲۱	فصل وقد سمی اللہ عزوجل الخ اللہ نے کئی چیزون کا نام ذکر رکھا
۴۲۲	فصل واختلف لم سمیت الخ ایام تشریق کی وجہ تسمیہ
۴۲۳	فصل اختلف فی قدر التکبیر الخ تکبیر کے قدر مین اختلاف
۴۲۴	فصل وان کان محرما فمن صلوۃ الخ محرم یوم النحر کے ظہر سے ایام تشریق کے
〃	فصل وھذا التکبیر الذی ذکرناہ الخ عید فطر مین بھی مثل عید اضحے کی تکبیر ہین

صفحہ	مضامین کتاب
۴۲۵	مجلس فی فضائل یوم عاشوراء الخ عاشورہ کے دن کی فضیلتین
۴۲۹	فصل واختلف العلماء الخ یوم عاشورہ کی وجہ تسمیہ مین اختلاف
۴۳۰	فصل واختلفوا فی ای یوم ھو الخ عاشورا کونسا دن ہے
۴۳۱	فصل وذکر فی فضائل الخ عاشورا کی فضیلت کے متعلق
۴۳۲	فصل قیل طعن قوم علی من الخ عاشورہ کے روزہ دار پر طاعن کا جواب
۴۳۳	فصل فی فضائل یوم الجمعۃ الخ جمعہ کے دن کی فضیلتون مین
۴۳۵	فصل فی فضائل یوم الجمعۃ الخ جمعہ کے دن کی فضیلت کے متعلق
۴۳۹	فصل وروی عن ابی صالح الخ جمعہ کے دن نہانے مین
۴۴۲	فصل اخبرنا الشیخ ابو نصر الخ جمعہ کے متعلق
۴۴۴	فصل فی یوم الجمعۃ ساعۃ الخ جمعہ کے دن مین ایک گھڑی ہے جس مین دعا قبول ہوتی ہے
۴۴۶	فصل فی الصلوۃ علی النبی الخ جمعہ کے دن درود کی فضیلت مین
۴۴۷	فصل فی مایستحب ان یقرء الخ جمعہ کی نماز مین کون سی سورت پڑھنی مستحب ہے
۴۴۸	فصل فی تسمیۃ یوم الجمعۃ الخ جمعہ کے دن کی وجہ تسمیہ
〃	فصل وجمیع ماذکرناہ من صیام الخ جملہ عبادات بلا توبہ قبول نہین ہوتین
۴۵۳	فصل وینبغی لکل متعبد الخ عابد ہر حال مین رات سے نیچے

صفحہ	مضامین کتاب
۴۶۰	باب فی ذکر فضائل ایام الاسبوع ساتون دنون اور ایام ہفتہ کی فضیلت
۴۶۶	فصل واما صیام الایام البیض الخ ایام بیض کے روزون کی فضیلت
۴۶۸	باب فی صیام الدھر الخ ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان مین
۴۶۹	فی فضل الصیام علی الجملۃ الخ فی الجملہ روزون کی فضیلت
۴۷۱	فصل واما اوراد اللیل الخ رات کے اوراد اور اس کے قیام کی ترغیب مین
۴۷۲	فصل واما الصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز مین
۴۷۶	فصل اخر فی الصلوۃ اللیل الخ فصل دوسرا رات کی نماز مین
۴۷۸	فصل فی فضل الصلوۃ بین العشائین الخ مغرب عشا کے درمیان نماز کی فضیلت مین
۴۷۹	فصل واما الرکعتان قبل الخ مغرب سے پہلے دو رکعتون مین
۴۸۰	فصل اخر فی ذکر ما ورد فی فعل الخ مغرب عشا کی نماز کے متعلق
۴۸۳	فصل فی ذکر الصلوۃ بعد العشاء الخ عشا کے پیچھے کی نماز مین
۴۸۴	فصل واما الوتر فالافضل فیہ الخ وترون کے بیان مین
۴۸۵	فصل ومن اوتر اول اللیل الخ وترون کے پہلی رات پڑھنے مین
۴۸۶	فصل فی دعاء الوتر وترون کی دعائین
〃	واذا کان ممن یصلی باللیل غلبۃ النعاس جب کسی رات کو نماز پڑھے اور اس پر نیند غالب ہو جائے

صفحہ	مضامین کتاب
۴۸۹	فصل واما قیام جمیع اللیل الخ ساری رات قیام قوی لوگون کا کام ہے
〃	فصل ومن استکملت غفلتہ الخ جو رات کو نہ اٹھ سکے وہ استغفار کرے
۴۹۱	فصل ومن انعم علیہ القیام الخ جو رات کو اٹھتا ہے وہ ہمیشہ اٹھا کرے
〃	فصل ویستحب لمن قام من اللیل الخ جو رات کو اٹھے وہ کونسی دعا پڑھے
۴۹۲	فصل ویستحب اذا قام لصلوۃ اللیل الخ تہجد سے پہلے دو ہلکی ہلکی رکعتین پڑھے
۴۹۳	ویستحب لا ینام حتی یقرا الخ اور مستحب ہے کہ نہ سوے جب تک پڑھ لے تین آیت سورے
〃	فصل والذی یستعان بہ علی الخ رات کو اٹھنے پر مدد دینے والی چیزین
۴۹۴	فصل ویستحب لمن قام اللیل الخ تہجد پڑھ کر تھوڑا سا سوے
۴۹۵	فصل فان فاتہ قیام اللیل الخ جو رات کو نہ اٹھ سکا وہ سورج چڑھنے کے بعد پڑھ لے
۴۹۶	فقد تحصل من ھذہ الجملۃ الخ رات کے پانچ وظیفے ہین
〃	فصل واما اوراد النہار فخمستہ دن کے وظیفے پانچ ہین
〃	واما الورد الاول پہلا وظیفہ فجر سے سورج چڑھنے تک ہے
۴۹۹	واما الورد الثانی فصلوۃ الضحی الخ دوسرا وظیفہ ضحی کی نماز ہے
۵۰۰	فصل واما عدد رکعات الضحی الخ ضحی کی کم سے کم دو رکعتین ہین
۵۰۱	فصل واما وقتھا فاولھا وقتان الخ ضحی کے دو وقت ہین

صفحہ	مضامین کتاب
〃	فصل ما الذی یقرء فیھا ضحی کی نمازمین کونسی سورت پڑھے
۵۰۲	فصل وقد ورد عن بعض الخ بعض صحابہ نے ضحی کی نماز کا انکار کیا ہے
〃	فصل واما الورد الثالث فالصلوٰۃ تیسرا وظیفہ ظہر سے پہلے اور تیچے ہے
۵۰۳	فصل واما الورد الرابع فیما بین الخ چوتھا وظیفہ ظہر اور عصر کے درمیان ہے
۵۰۴	فصل وقد ورد حدیث جامع النوافل حدیث جامع النوافل ہین
۵۰۵	فصل واما الورد الخامس الخ پانچوان وظیفہ عصر مغرب کے درمیان ہے
〃	فصل باب فی الصلوت الخمس الخ پانچون نمازون مین
۵۰۵	فصل الصلوۃ المکتوبۃ خمس الخ فرضی نمازین پانچ ہین
〃	فصل والاصل فی وجوبھا الخ فرضی نمازون کی وجوب کی دلیل
۵۰۶	فصل فی ذکر من صلی ھذہ الخ ہمارے حضرت سے پہلے یہ نمازین کس نے پڑھین۔
۵۰۷	فصل واول ما وجبت من الخ ہمارے حضرت پر پہلے کونسی نماز فرض ہوئی
〃	فصل فی بیان الوقت صلوۃ الفجر فجر کی نماز کے وقت ہین۔
۵۰۹	فصل واما الظھر الخ ظہر کی نماز کے وقت ہین
۵۱۰	فصل وھذا الذی ذکرنا الخ قدمون کی پہچان گرمی سردی مین علیحدہ ہے
〃	فصل فی معرفۃ الاقدام الخ قدمون کی پہچان مین

صفحہ	مضامین کتاب
۵۱۱	فصل وذکر بعضھم صفۃ اخری قدمون کی دوسری پہچان
۵۱۲	فصل وقد ذکر بعض شیوخنا الخ قدمون کی تیسری پہچان
۵۱۳	فصل فی معرفۃ الزوال علی الخ زوال کی پہچان
〃	فصل فی معرفۃ الزوال علی التحقیق الخ زوال کی پہچان مشکل ہے
۵۱۴	فصل فاذا عرفت الزوال قبلہ کی پہچان مین
〃	فصل واما وقت العصر عصر کے وقت مین
〃	واما صلوۃ المغرب الخ مغرب کے وقت مین
〃	فصل فاذا غاب الشفق عشا کے وقت مین
۵۱۵	فصل واما السنن الراتبۃ الخ مؤکدہ سنتون مین
۵۱۶	فصل فی فضائل الصلوۃ الخمس الخ پانچون نمازون کی فضیلتون مین
۵۱۸	فصل فی خروج الی المسجد مسجد کیطرف جانے مین
۵۲۱	فصل فی المحافظۃ علیھا الخ نمازون کی محافظت مین
۵۲۳	الصلوۃ خطرھا عظیم ترک نماز کے وعید مین
۵۲۵	فصل روی عن الحسن الخ پینتالیس خصلتین مکروہ ہین
۵۲۸	فصل وینبغی لکل مصل الخ نماز سے پہلی نیت فرض ہے

صفحہ	مضامین کتاب
۵۳۲	فیما یختص بالامام الخ امامت کے بیان مین
۵۳۵	فصل وینبغی للامام امام کی نیت کے بیان مین
۵۳۷	فصل ویجب علی الماموم ان الخ مقتدی کے اقتدا کے نیت کرنے مین
۵۳۸	وینبغی للماموم الخ مقتدی امام سے سبقت نہ کرے
۵۴۱	فصل ویجب علی من دای الخ اچھی طرح نماز پڑہنے والی کی نصیحت کرنیمین
۵۴۳	ویجب علی المؤذن ان یصلح الخ موذن کے اذان مین غلطی نہ کرنے مین
۵۴۷	فصل فرحم اللہ من اقبل علی الخ نماز مین عاجزی کرنا
۵۴۵	فصل واما صلوۃ الخاصۃ الخ خاصون کی نماز مین
۵۴۸	باب تشمیر فیما الی صلوۃ الجمعۃ الخ جمعہ اور عیدین اور استسقاء اور کسوف وغیرہ کی نماز
//	فصل واما صلوۃ الجمعۃ الخ جمعہ کی فرضیت کی دلیل
۵۴۹	فصل واما صلوۃ العیدین الخ عیدین کی نماز فرض کفایہ ہے
۵۵۰	واما صلوۃ الاستسقاء فسنۃ الخ استسقا کی نماز سنت ہے
۵۵۳	واما صلوۃ الکسوف الخ کسوف کی نماز موکدہ سنت ہے
۵۵۴	فصل واما صلوۃ الخوف الخ خوف کی نماز مین
۵۵۵	فصل واما قصر الصلوۃ الخ نماز کے قصر کرنے مین

صفحہ	مضامین کتاب
۵۵۷	فصل واما الجمع بین الصلوتین نمازون کے جمع کرنے مین
۵۵۸	فصل واما الصلوۃ علی الجنازۃ الخ جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے
۵۶۱	فصل فیما تفعل بمن حضرہ الموت الخ قریب الموت کی تلقین مین
//	ویستحب لکل مومن موقن بالموت ہر ایمان والے موت پر یقین کرنیوالی پر مستحب ہے
۵۶۲	فاذا مرض المومن استحبت عیادتہ مسلمان مریض کی عیادت مستحب ہے
۵۶۴	فصل ثم یبادر فی غسلہ الخ میت کو جلد غسل دیکر دفن کرے
۵۶۷	فصل فی ذکر فضائل الصلوۃ الخ ہفتہ کے دنون اور راتون کی نمازون مین
۵۶۸	فصل فی ذکر صلوۃ یوم الاحد الخ یکشنبہ کے دن کی نماز مین
//	فصل فی ذکر صلوۃ یوم الاثنین دوشنبہ کے دن کی نماز مین
۵۶۹	فصل فی ذکر صلوۃ یوم الثلثاء سہ شنبہ کے دن کی نماز مین
//	فصل فی ذکر صلوۃ یوم الاربعاء چارشنبہ کے دن کی نماز مین
۵۷۰	فصل فی ذکر صلوۃ یوم الخمیس جمعرات کے دن کی نماز مین
//	فصل فی ذکر صلوۃ الجمعۃ الخ جمعہ کی نماز مین
۵۷۲	فی ذکر صلوۃ یوم السبت ہفتہ کے دن کی نماز مین
//	باب فی ذکر صلوۃ اللیل الخ رات کی نمازون کے بیان مین

صفحہ	مضامین کتاب
۵۷۲	فصل فی ذکر فضل صلوۃ لیلۃ الاثنین یکشنبہ کی رات کی نماز کی فضیلت مین
//	فصل فی ذکر صلوۃ لیلۃ الاثنین دوشنبہ کی رات کی نماز مین
۵۷۳	فصل فی ذکر صلوۃ لیلۃ الثلثاء سہ شنبہ کی رات کی نماز مین
//	فصل فی ذکر صلوۃ لیلۃ الاربعاء چارشنبہ کی رات کی نماز مین
۵۷۷	فصل فی لیلۃ الخمیس الخ پنجشنبہ کی رات کی نماز مین
//	فصل فی ذکر صلوۃ لیلۃ الجمعۃ الخ جمعہ کی رات کی نماز مین
//	فصل فی ذکر فضل صلوۃ لیلۃ السبت ہفتہ کی رات کی نماز مین
۵۷۵	فصل فی ذکر فضل صلوۃ التسبیح الخ تسبیح کی نماز کی فضیلت مین
۵۷۶	فصل فی صلوۃ الاستخارۃ استخارہ کی نماز اور اسکی دعا مین
۵۷۸	فصل فی حرز المسافرین من کل الخ مسافر کے چور درندے وغیرہ سے محفوظ رہنے کی دعا مین
۵۷۹	فی ذکر صلوۃ الکفایۃ کفایت کی نماز مین
۵۸۰	فصل فی ذکر صلوۃ الخصماء الخ خصومت کی نماز مین
//	فصل فی صلوۃ الاعتکاف فی شوال آزادون کی نماز مین شوال مین
۵۸۱	فصل فی فضل الصلوۃ لرفع عذاب القبر قبر کا عذاب دور کرنے والی نماز مین
//	فصل فی صلوۃ الحاجۃ حاجت کی نماز مین

صفحہ	مضامین کتاب
۵۸۲	فصل فی الدعاء لدفع الظلم ظلم سے بچنے کی دعائین
۵۸۳	فصل فی الدعاء لمن ھاب الھموم غمون کے لیجانے والی دعائین
۵۸۴	باب الادعیۃ التی یدعی بھا الخ وہ دعائین جو فرض نمازون کے بعد ماثور ہین
۵۸۸	فصل واما دعاء ختمۃ القرآن ختم قرآن کی دعا
۵۹۷	فی الوصیۃ وصیت مین الخ
۶۰۰	کتاب آداب المریدین مریدون کے آداب مین
"	فصل فی الارادۃ والمرید والمراد ارادہ مرید مراد کے معنے مین
۶۰۳	فصل فی التصوف ومن الصوفی متصوف کون اور صوفی کون ہے
۶۰۹	باب فیما یجب علی المبتدی مبتدی پر کیا واجب ہے
۶۱۱	واما ادابہ مع الشیخ مرید کے آداب استاد کے ساتھ
۶۱۸	فصل اخر فی آدابہ مع شیخہ الخ اسی کے متعلق

صفحہ	مضامین کتاب
۶۱۹	فصل واما الذی یجب الخ شیخ کے آداب مرید کے ساتھ
۶۲۱	باب فی صحبۃ الاخوان الخ بھائیون کی صحبت مین
۶۲۲	فصل واما الصحبۃ مع الاجانب اجنبیون کی صحبت مین
"	فصل واما الصحبۃ مع اغنیاء دولت مندون کی صحبت مین
۶۲۳	فصل واما الصحبۃ مع الفقراء فقیرون کی صحبت مین
۶۲۷	فصل فی آداب الفقیر مع فقرہ فقیر کے آداب اپنے فقر مین
۶۳۰	فصل فی سوال الفقیر فقیر کے مانگنے مین
۶۳۱	فصل فی آداب العشرۃ حسن معاشرت کے آداب مین
۶۳۳	فصل فی آداب الفقراء عند الاکل کھانیکے وقت فقیرون کے آداب
۶۳۴	فصل فی آدابھم فیما بینھم فقیرون کے آپس مین آداب
۶۳۶	فی آدابھم مع الاھل والولد اپنی بیوی اور بچے کے آداب مین

صفحہ	مضامین کتاب
۶۳۸	فصل فی آدابھم فی السفر فقیرون کے سفر مین آداب
۶۴۱	فصل فی آدابھم فی السماع فقیرون کے سماع مین آداب
۶۴۵	فصل فاما المجاھدۃ فالاصل الخ مجاہدہ کی دلیل
۶۴۹	فصل فی الاصل فی المجاھدۃ الخ مجاہدہ نفس کی مخالفت سے حاصل ہوتا ہے
"	فصل ولا یتم المجاھدۃ الا بالمراقبۃ مجاہدہ مراقبہ سے پورا ہوتا ہے
۶۵۶	فصل وھل المجاھدۃ الخ اہل مجاہدہ کی دس خصلتین ہین
۶۵۹	فصل واما التوکل فالاصل توکل کی دلیل
۶۶۴	فصل واما حسن الخلق الخ اچھے خلق کی دلیل
۶۶۵	فصل وحسن الخلق مع اللہ اللہ سے اچھا خلق اسکی فرمانبرداری ہے
۶۶۷	فصل واما الشکر فالاصل شکر کی دلیل
۶۷۱	فصل واما الصبر فالاصل فیہ صبر کی دلیل

۶۷۲ فصل واما الرضا فالاصل فیہ ۶۷۸ فصل واما الصدق فالاصل فیہ

رضا کی دلیل — راستی کی دلیل

تمت

فہرست مضامین کتاب مستطاب فتوح الغیب مترجم اردو تصنیف شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

صفحہ	مضامین کتاب
۱۴	مقالہ اول اللہ تعالی کی اطاعت مین
"	مقالہ دوسرا سنت کی پیروی مین
۱۸	مقالہ تیسرا آزمایش کے علاج مین

صفحہ	مضامین کتاب
۲۴	مقالہ چوتھا فنا کے مراتب مین
۳۰	مقالہ پانچوان دنیا کے حال کی تشبیہ مین
۳۴	مقالہ چھٹا مخلوق اور ہوا سے فنا ہونے مین

۵۰	مقالہ ساتوان سالک کے اپنے نفس سے نکلنے مین
۶۴	مقالہ آٹھوان۔ اللہ کی تقدیر کے آگے گردن جھکانے مین
۷۴	مقالہ نوان کشف کے بیان مین۔
۸۲	مقالہ دسوان۔ نفس کے مخالفت مین۔
۱۱۲	مقالہ گیارہوان صبر کے بیان مین۔
۱۱۸	مقالہ بارہوان۔ غنا کے وقت سالکون کے حال مین
۱۳۰	مقالہ تیرہوان۔ قضا اور قدر کے ماننے مین۔
۱۴۰	مقالہ چودہوان صاحب ہوا کو وصول کے دعوے سے روکنے مین
۱۵۲	مقالہ پندرہوان۔ پیر صاحب کے واصلون کو جواب دینے مین
۱۵۴	مقالہ سولہوان ماسوا اللہ پر اعتماد کے منع ہونے مین۔
۱۶۸	مقالہ سترہوان۔ وصول الی اللہ کے معنے مین۔
۱۸۸	مقالہ اٹھارہوان رضا کے معنے مین
۲۱۴	مقالہ انیسوان۔ اللہ تعالی کے مومن کو ایمان کے سبب اعلے مرتبہ عنایت کرنے مین۔
۲۲۴	مقالہ بیسوان شہادت کے چھوڑنے مین۔
۲۴۲	مقالہ اکیسوان پیر صاحب کے خواب مین شیطان کو دیکھنے مین
۲۴۶	مقالہ بائیسوان مومنون کو بقدر ایمان کے آزمائی جانے مین
۲۵۶	مقالہ تئیسوان قناعت کے بیان مین۔
۲۶۲	مقالہ چوبیسوان گناہون سے ڈرنے مین
۲۷۲	مقالہ پچیسوان فقیر کو تسلی دینے مین۔
۲۸۴	مقالہ چھبیسوان۔ دل کو ماسوا اللہ سے خالی کرنے مین
۳۰۲	مقالہ ستائیسوان۔ بھلائی برائی کی تمثیل مین۔
۳۱۴	مقالہ اٹھائیسوان مجاہدہ اور ریاضت مین
۳۳۰	مقالہ انتیسوان۔ فقیر کی ندمت مین۔
۳۳۴	مقالہ تیسوان جزع فزع کے جواب مین
۳۳۸	مقالہ اکتیسوان۔ دل سے غصہ نکالنے مین
۳۴۰	مقالہ بتیسوان ارشی کے جواب مین کہ صحت ہمیشہ کیون نہین
۳۴۴	مقالہ تیتیسوان آدمیون کی چار قسمون مین
۳۵۲	مقالہ چونتیسوان سالک کسی حال مین اللہ کی شکایت نہ کرے
۳۶۸	مقالہ پینتیسوان رخصت کے ترک کرنے اور عزیمت کے اختیار مین۔
۳۷۴	مقالہ چھتیسوان آخرت کو راس المال بنانے مین
۳۹۲	مقالہ سنتیسوان حسد کی برائی مین۔
۴۰۴	مقالہ اٹھتیسوان۔ رستی اور اخلاص مین۔
۴۰۴	مقالہ انتالیسوان رزق کو خواہش سے اور بیخواہش لینے مین کیا فرق ہے۔
۴۰۴	مقالہ چالیسوان بشریت کے ہوتے ہوے روحانی نہین بن سکتا
۴۱۰	مقالہ اکتالیسوان فنا کے پیچھے بقا کے ساتھ باقی رہنے مین۔
۴۲۲	مقالہ بیالیسوان نفس کی دو قسمین ہین تیسری نہین۔
۴۳۳	مقالہ تینتالیسوان گدائی کا سبب جہالت ہے۔
۴۴۴	مقالہ چوالیسوان۔ عارف کی دعا قبول ہونے کے سبب مین
۴۴۸	مقالہ پینتالیسوان منعم علیہ اور مبتلی کے حال مین۔
۴۶۹	مقالہ چھیالیسوان حدیث من شغلہ عن ذکری کے معنے مین
۴۷۹	مقالہ سینتالیسوان سلوک کی ابتدا اور انتہا مین
۴۸۰	مقالہ اٹھتالیسوان فرائض چھوڑ کر نوافل مین مشغول ہونے والے کی حماقت مین۔
۴۸۶	مقالہ انچاسوان بیداری اور خواب مین۔
۴۹۱	مقالہ پچاسوان اللہ کے قرب حاصل کرنے مین۔
۴۹۸	مقالہ اکاون زہد مین۔
۵۰۷	مقالہ باون بلاؤن پر صبر کرنے مین۔
۵۱۰	مقالہ ترپن تقدیر پر خوش رہنے مین۔
۵۱۸	مقالہ چون دنیا آخرت سے بے رغبتی مین۔
۵۲۴	مقالہ پچپن مراتب اربعہ مین۔
۵۳۴	مقالہ چھپن فنا کے بیان اور اسکے مراتب مین۔
۵۳۷	مقالہ ستاون قبض اور بسط مین۔
۵۴۳	مقالہ اٹھاون ترغیبات مین۔
۵۴۸	مقالہ اُنسٹھ صبر اور شکر اور رضا مین۔
۵۶	مقالہ ساٹھ یہودی شروع کیطرف نکلنے مین۔
۵۶۷	مقالہ اکسٹھ ورع اور اسکے تین مراتب مین۔
۵۷۴	مقالہ باسٹھ صبر اور رضا اور شکر مین۔
۵۸۱	مقالہ تریسٹھ اخلاص اور ریا کے بیان مین۔
۵۸۱	مقالہ چوسٹھ اس امت مین جس مین جینا نہین اور اس جینے مین جس مین مرنا نہین

۵۸۳	مقالہ نپسٹھہ دعا کے آداب مین۔	۶۲۶	مقالہ تہتر اللہ کے ولی پر غیر کے عیوب ظاہر کرنے مین۔
۵۹۱	مقالہ چہاسٹھہ دعا کے آداب مین۔	۶۲۹	مقالہ چوہتر عقل والا ہر چیز سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل پکڑتا ہے
۵۹۶	مقالہ ستسٹھہ مخالف ہونے کے نتیجہ مین۔	۶۳۲	مقالہ پچہتر پیر صاحب کے وصیت کرنے مین۔
۶۰۳	مقالہ اٹھسٹھہ دعا قدر کے منافی نہین۔	۶۳۸	مقالہ چہتر پیر صاحب کے اپنے بیٹے کو وصیت کرنے مین۔
۶۰۷	مقالہ انہتر دعا کے آداب مین۔	۶۴۷	مقالہ ستتر فنا کے بیان مین۔
۶۱۲	مقالہ ستر عجب مین۔	۶۵۲	مقالہ اٹھتر اہل مجاہدہ کی دس خصلتون مین
۶۱۳	مقالہ اکہتر بلا پر صبر کرنے مین۔	۶۶۵	مقالہ اسی پیر صاحب کی وفات مین
۶۲۰	مقالہ بہتر فقیر کے بازار جانے کے آداب مین۔	۶۶۹	مقالہ اسی آپ کی مرض موت مین آپ کی پاس فرشتون کے آنیکی بیان مین

تلخیص الصحاح اردو مترجم

حضرات

یہ بات تو ظاہر ہے کہ دین اسلام کا مدار کتاب اللہ کے بعد حدیث کی چہ ضخیم کتابون (بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد نسائی موطا امام مالک) پر ہے اور انکی ضخامت کے بہاری سبب اول اسناد دوم ایک ہی حدیث کا اکثر بار بار آنا ہے اسمین شک نہین کہ معتبر اسناد حدیث کیساتہہ ہونا ضروری ہے مگر جب اس قسم کی کتابین پہلے چہپ چکی ہون تو پہر باسقاط اسناد و حذف مکررات (خصوصا جب کہ ہر حدیث کیساتہہ کوئی علامت اصل کتاب کی رہے جس سے اگر اسناد حدیث پر بحث واقع ہی ہو تو فورا وہ حدیث اصل کتاب سے نکال لیجاوے کچہہ حرج واقع نہین ہوتا اور بہت سا حجم کم ہوسکتا ہے چنانچہ قاضی القضات شرف ہبۃ اللہ بن عبدالرحیم بارزی رحمہ اللہ و دیگر بزرگان دین نے کل صحاح ستہ کی حدیثون کو باسقاط اسناد و حذف مکررات یکجا جمع کردیا ہے مضامین حدیث کو حرف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے جس سے حدیث کے نکالنے مین آسانی ہوگئی ہر حدیث کیساتہہ علامت لگادی کہ جس سے پتہ چل سکے اس حدیث کو اصحاب صحاح ستہ مین سے کتنون نے روایت کیا ہے اور کتنون نے نہین کیا

غرض اس مجموعہ کو ایک عجیب اور مختصر خلاصہ صحاح ستہ کا بنا دیا ہے لیکن نہ اس قسم کا کہ اصل حدیث مین کچھ بھی مداخلت کی گئی ہو یا کوئی حدیث ترک کی گئی ہو بلکہ اس طرح کہ مثلاً بخاری کی پوری حدیث کو نقل کر کے پھر یہ بتا دیا ہے کہ مسلم نے اس سے زیادہ کون سے لفظ روایت کیے ہین ترمذی رحمہ نے کون سے چھوڑ دیے ہین امام مالک نے کہان اختلاف ظاہر کیا ہے اور کہان اتفاق وغیرہ وغیرہ اور جس حدیث کو چھون صحابے بالاتفاق ایک ہی عبارت سے اپنی اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اس کے اخیر مین لکھتے ہین اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اور جس حدیث پر مؤطا کے سوا باقی کا اتفاق ہو وہان لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اور اگر اصحاب صحاح ستہ مین سے امام مالک کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی عدم روایت حدیث مین شریک ہون تو لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہہ اُن صاحب کا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو امام بخاری اور مسلم ہی روایت کرین اُسکے بعد لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اگر امام مالک بھی شیخین کے شریک ہون تو لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ اور اگر روایت حدیث مین شیخین کے شریک امام مالک نہ ہون کوئی اور صاحب ہون تو لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفُلَانٌ فلان کی جگہہ اُنکا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو سوا شیخین کے باقی چارون اصحاب صحاح روایت کرین وہان لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اور جہان اُن چارہین سے کوئی ایک صاحب روایت حدیث مین شریک نہون تو وہان لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہہ اُنکا نام لکھتے ہین اور متن حدیث مین جہان کوئی مشکل لفظ آجاتا ہے تو حدیث کے بعد اس کی شرح و توضیح بھی اختصار کے ساتھ کر دیتے ہین پس ان خوبیون کے لحاظ سے یہ کتاب بے نظیر ہو گئی ہے جس سے ظاہر ہے کہ طلبا حدیث کو کس قدر فائدہ اس مجموعہ سے پہونچ سکتا ہے کہ اس کی ایک حدیث پڑھنے سے وہ صحاح ستہ کی چھیون حدیثون کو پڑھ لیتا ہے اور اُن کے اتفاق اور اختلاف سے بھی واقف ہو جاتا ہے اس مجموعہ کا نام اُنھون نے تیسیر الوصول الی جامع الاصول کہا پس علم حدیث مین اس کتاب سے بڑھکر اور کوئی کتاب نہین جو صحاح ستہ کا مجموعہ ہو جس کے مطالعہ سے صحاح ستہ کا مطالعہ ہو جس کے مطالعہ سے صحاح ستہ پر عبور ہو جاتا ہو اور تمام مضامین صحاح ستہ سے واقفیت ہو جاتی ہو۔

چونکہ یہ کتاب عربی تھی اس لیے اہل ہند کی ضرورت کو محسوس کر کے عالی جناب معلی القاب سید محمد محی الدین خانصاحب جج ہائی کورٹ سرکار نظام نے سلیس اردو محاورہ مین اُسکا ترجمہ کیا اور حواشی مفیدہ چڑھائے اور اُس ترجمہ کا نام نامی

تلخیص الصحاح اردو

رکھا اس سے زیادہ مفید اور جامع کتاب ملنی ناممکن ہے جس آدمی کے پاس ایک مترجم قرآن شریف اور ایک یہ کتاب ہو اس کو مسائل دینیہ کے لیئے مطلقاً کسی اور کتاب کی ضرورت نہین رہتی ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ کم از کم ایک دفعہ تو مضامین صحاح ستہ سے واقف ہو جاوے یہ متبرک کتاب چھ جلدون مین ختم ہوئی قیمت بہ تفصیل ذیل ہے

پہلی جلد دو روپیہ، دوسری جلد دو روپیہ تیسری جلد دو روپیہ چوتھی جلد دو روپیہ پانچوین جلد دو روپیہ، چھٹی جلد ایک روپیہ کل قیمت گیارہ روپیہ

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب لاجواب سے فیض یاب ہون اور اپنی دوستون کو اسکے خرید کرنیکی ترغیب دلا کر الدال علی الخیر کفاعلہ کا مصداق

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

مسمّٰی بہ

غُنْيَةُ الطَّالِبِيْن

HYDERABAD STATE LIBRARY

فُتُوْحُ الْغَيْب

مترجم اردو

در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ وَالثَّنَاءُ لِمَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْعَلَاءُ الَّذِيْ هُوَ اللّٰهُ وَاحِدٌ مُرْتَدِيْ بِرِدَاءِ الْكِبْرِيَاءِ وَلَيْسَ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالَّذِيْ خَلَقَ الرُّسُلَ الْاَصْفِيَاءَ وَالْاَوْلِيَاءَ مَنِ اقْتَدٰى بِهُدٰيِهِمْ صَارَ مِنَ السُّعَدَاءِ وَمَنْ خَالَفَ طَرِيْقَهُمْ كَانَ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ وَالصَّلٰوةُ الْغَيْرُ الْمَحْصُوْرَةُ وَالثَّنَاءُ الْغَيْرُ الْمُتَنَاهِيَةُ وَالسَّلَامُ مِنْ غَيْرِ عَدٍّ وَّحِصَاءٍ عَلٰى اَفْضَلِ الْخَلْقِ وَخَتْمِ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَتْقِيَاءِ وَعَلٰى صَحْبِهِ الْكُمَلَاءِ اِلٰى يَوْمِ الْجَزَاءِ قَالَ حُجَّةُ السُّنَّةِ السَّيِّدُ الْحِبْرُ الْعَامِلُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْقَادِرِ الْحَسَنِيُّ الْحُسَيْنِيُّ الْجِيْلَانِيُّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَالِيَ اَفَاضَ بَرَكَاتِهٖ عَلٰى مَنِ اقْتَدٰى بِطَرِيْقِهِ السَّامِيْ

سب تعریف اور صفت اس ذات کے واسطے ہے جسکے لیے عزت اور بلندی ہے اور وہی ایک خدا ہے اور پہننے والا بڑائی کی چادر کو اور اُسکا زمین و آسمان میں کوئی شریک نہیں اور اُسی نے پیدا کیا ہے ایسے پیغمبروں برگزیدہ اور اولیاء کو کہ جس نے انکے طریقہ کی تابعداری کی نیک بختوں میں سے ہوگیا اور جسنے انکی طریقہ کی مخالفت کی وہ بدبختوں میں سے تھا اور رحمت بہت اور بے انتہا اور سلام بغیر گنتی اور شمار کے بہتر مخلوقات اور ختم الانبیاء پر اور انکی آل پرہیزگار پر اور انکے اصحاب کاملین پر قیامت کے دن تک ہو۔ سنت کو زندہ کرنے والے سید جید عامل عالم ربانی ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی نے فرمایا (پاک کرے خدا اُنکے بلند بھید کو اور ڈالے برکتیں اپنی اُسپر جو اُنکے نیک طریقہ کی پیروی کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ يَسِّرْ وَاَعِنْ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ عَوْنَكَ وَلُطْفَكَ عَلٰى عَبْدِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِتَحْمِيْدِهٖ يُسْتَفْتَحُ كُلُّ كِتَابٍ وَّبِذِكْرِهٖ يُصَدَّرُ كُلُّ خِطَابٍ وَّبِحَمْدِهٖ يَتَنَعَّمُ اَهْلُ النَّعِيْمِ فِيْ دَارِ الْجَزَاءِ وَالثَّوَابِ وَبِاسْمِهٖ يُشْفٰى كُلُّ دَاءٍ وَّبِهٖ يُكْشَفُ كُلُّ غَمٍّ وَّبَلَاءٍ اِلَيْهِ تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ بِالتَّضَرُّعِ وَالدُّعَاءِ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ وَالسَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَهُوَ سَمِيْعُ الْاَصْوَاتِ بِفُنُوْنِ الْخِطَابِ عَلٰى اخْتِلَافِ اللُّغَاتِ وَيُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ الدَّعَاءَ فَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَوْلٰى وَاَسْدٰى وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَا اَنْعَمَ وَاَفَادَ وَاَعْطٰى وَاَجْزَلَ وَاَفْضَلَ وَاَنْدٰى وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى صَفْوَتِهٖ وَرَسُوْلِهِ الَّذِيْ بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ هَدٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَخْوَانِهٖ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اَمَّا بَعْدُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے رب میرے آسان کر اور مدد کر اے کریم یا اللہ میرا اعتماد تیری مدد اور تیری مہربانی پر ہے۔ رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد اور انکی اولاد اور اصحاب پر اور سلام بھیجے سب تعریف اللہ ہی کیلیے ہے جسکی تعریف کے ساتھ ہر کتاب کو شروع کیا جاتا ہے اور جسکے ذکر کے ساتھ ہر بات شروع کیجاتی ہے اور جسکی حمد کے ساتھ جزا اور ثواب کے گھر میں بہشت والے نعمتیں پائینگے اور جسکے نام سے ہر بیماری کی شفا ہوتی ہے اور ہر غم اور سختی کھولی جاتی ہے عاجزی اور دعا کے ساتھ سختی اور نرمی اور خوشی اور تکلیف میں اُسی کیطرف ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اور وہ ہی اللہ طرح طرح کی خطابوں کے ساتھ یا وجود زبانوں کے مختلف ہونے کے تمام آوازوں کا سننے والا ہے اور بیقرار کی دعا قبول کرنیوالا ہے میں اُسکو حمد ہے جو کچھ اُسنے دیا اور احسان کیا اور زیادہ کیا اور بخشا اُسکو شکر ہے اُسی کا شکر ہے جو اُسنے انعام کیا اور دیا اور بڑھا کو اور زیادہ کیا اور ہدایت کی اور اُسکی حمد ہے اُسکے ہر گمراہی سے ہدایت کی جسکا نام محمد ہے اور اُنکی اولاد اور اصحاب پر اور اُنکے بھائیوں پر رسولوں میں سے اور فرشتوں مقربوں پر اور سلام بھیجے بہت سلام جیسے [illegible] لیکن بعد [illegible]

وَشَدَّدَنِي الْخِطَابَ فِي تَصْنِيفِ هٰذَا الْكِتَابِ حُسْنُ ظَنِّهِ فِي
الْإِصَابَةِ وَاللّٰهُ هُوَ الْعَاصِمُ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ وَالْمُلْهِمُ
عَلَى الضَّمَائِرِ وَالْنِّيَّاتِ وَالْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ بِتَسْهِيلِ مَا أَرَادَ وَ
إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْجَاءُ لِتَطْهِيرِ الْقُلُوبِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَإِبْدَالِ
السَّيِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ إِنَّهُ غَافِرُ الذُّنُوبِ وَالْخَطِيَّاتِ وَقَابِلُ التَّوْبَةِ
مِنَ الْعِبَادِ فَلَمَّا رَأَيْتُ صِدْقَ رَغْبَتِي فِي مَعْرِفَةِ الْآدَابِ
الشَّرْعِيَّةِ مِنَ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ وَالْهَيْئَاتِ وَمَعْرِفَةِ الصَّانِعِ
عَزَّ وَجَلَّ بِالْآيَاتِ وَالْعَلَامَاتِ ثُمَّ الْإِتِّعَاظِ بِالْقُرْآنِ وَ
الْأَلْفَاظِ النَّبَوِيَّةِ فِي مَجَالِسَ نَذْكُرُهَا وَمَعْرِفَةِ أَخْلَاقِ
الصَّالِحِينَ سَمَّيْتُهَا فِي أَثْنَاءِ الْكِتَابِ لِيَكُونَ عَوْنًا لَهُ عَلَى
سُلُوكِ طَرِيقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَامْتِثَالِ أَوَامِرِهِ وَانْتِهَاءِ
نَوَاهِيهِ وَوَجَدْتُ لَهُ نِيَّةً صَادِقَةً قَدْ صَدَرَتْ مِنْ فُتُوحِ
الْغَيْبِ فِي فَاجَبْتُهُ إِلَى ذٰلِكَ فَسَارَعْتُ مُشَمِّرًا مُبْتَغِيًا مُحْتَسِبًا
لِلثَّوَابِ رَاجِيًا لِلنَّجَاةِ فِي يَوْمِ الْحِسَابِ إِلَى جَمْعِ هٰذَا الْكِتَابِ
بِتَوْفِيقِ رَبِّ الْأَرْبَابِ إِلَهِ الصَّوَابِ وَقَدْ سَمَّيْتُهُ غُنْيَةَ الطَّالِبِ
طَرِيقَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ **بَابٌ** فَنَبْدَأُ فَنَقُولُ الَّذِي
يَجِبُ عَلَى مَنْ يُرِيدُ الدُّخُولَ فِي دِينِنَا أَوَّلًا أَنْ يَتَلَفَّظَ
بِالشَّهَادَتَيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَيَتَبَرَّأَ مِنْ
كُلِّ دِينٍ غَيْرِ دِينِ الْإِسْلَامِ وَيَعْتَقِدَ بِقَلْبِهِ وَحْدَانِيَّةَ اللّٰهِ تَعَالَى
عَلَى مَا سَنُبَيِّنُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَإِنْ كَانَ الْإِسْلَامُ هُوَ الدِّينُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى فَإِنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ
دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ فَإِذَا أَتَى بِذٰلِكَ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ
وَحَرُمَ قَتْلُهُ وَسَبْيُ ذَرَارِيِّهِ وَاسْتِغْنَامُ أَمْوَالِهِ وَيُغْفَرُ
لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنَ التَّقْرِيطِ فِي حَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَقَوْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى
يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ وَيَجِبُ عَلَيْهِ

اور اس کتاب کی تصنیف میں مجھکو خطاب سخت کیا بسبب اسکے حسن ظن کے ثواب پہونچنے
میں اور قولون اور فعلون میں انسہی بچانے والا ہی اور پوشیدہ باتون اور نیتون پر واقف
ہی اور انعام کرنیوالا فضل کرنیوالا ساتھ آسان کرنے اسچیز کے جسکا بعض دوستون نے
ارادہ کیا اور دلون کے پاک کرنیکے ریا اور نفاق سے اور برائیون کے بدلنے کے لیے نیکیون کے ساتھ
اور اسی کی طرف امید کرنا ہی بیشک وہ گناہون اور خطاؤن کا بخشنے والا ہے اور بندون سے
توبہ قبول کرنیوالا ہی پس جب میں شرعی آداب کی معرفت میں جنسے فرائض اور سنتون اور شرائع
کی ہیئات ہے اور پیدا کرنے والے کی معرفت میں دلیلون سے اسکی صدق رغبت دیکھی پھر قرآن
اور الفاظ نبویہ کے ساتھ نصیحت پکڑنے میں مجلسون میں جنکو ہم ذکر کرینگے اور اخلاق
صالحین کی معرفت میں جنکو ہم درمیان کتاب کے ذکر کرینگے تاکہ اللہ تعالے کے رستے
چلنے پر اور اُسکے حکمون کی فرمانبرداری کرنے اور اسکے منہیات سے بچنے کے لیے اسکی
لیے مدد ہو اسکی صدق رغبت دیکھی اور میں نے اسکی نیت صادق پائی جو تحقیق مجھ
میں غیب کی فتوحات سے ظاہر ہوئی۔ پس میں نے اسکے سوال کو جہان تک ہو سکا قبول
کیا پس میں نے تشمیر کرتے ہوئے ثواب کا طالب ہوتے ہوئے جلدی کی اور حساب کے روز
میں نجات کی امید کرتے ہوئے اس کتاب کے جمع کرنے کی طرف رب الارباب کی توفیق سے
جو ثواب کا الہام کرنیوالا ہی۔ اور میں نے اسکا نام بے پرواہ کرنیوالی اللہ کے رستہ کے طالبون
کی رکھا ہی **باب** پس ہم شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ چیز جو اوس شخص پر جو ہمارے دین
میں داخل ہونے کا ارادہ کرے واجب ہے۔ پہلے پہل یہ ہے کہ شہادتین کو کہے یعنی یہ کہے
لائق عبادت کی سوا اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ تمام دینون سے سوا دین اسلام
کے بیزار ہو اور اللہ تعالی کی وحدانیت کا اپنے دل سے اعتقاد کرے ایسے طریق پر جسکو ہم
انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے اس واسطے کہ اسلام ہی اللہ تعالی کے نزدیک دین ہے
چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی بیشک اللہ تعالی کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اور فرمایا ہی اور
جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے تو وہ اُس سے ہرگز قبول کیا جاویگا پس جب وہ داخل ہو اسلام
دونو شہادتون کو کہا تو وہ اسلام میں داخل ہو گیا اور اُسکا قتل کرنا اور اُسکی اولاد کا قیدکرنا
اور اُس کے مال کا لوٹنا حرام ہو گیا اور جو اللہ کے حقوق میں اُسنے نقصان کیا اسکے لیے
معاف ہو جاتا ہی بسبب قول اللہ تعالی کے البتہ اے محمد ان لوگون کو جو کافر ہوئے اگر وہ باز آئین تو معاف کیا جاویگا
اسکو جو کچھ گذر چکا اور بسبب قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لوگون سے قتال کرون یہانتک
کہیں کہ لا الہ الا اللہ کہین پس جب یہ اسکو کہین تو اسنوں نے مجھ سے اپنے خون اور
مال بچا لیے مگر اسکے حق کے ساتھ اور انکا حساب اللہ تعالی پر ہے اور بسبب قول آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام قطع کر دیتا ہی اسکو جو اسکے پہلے ہے

فقہ حنفی

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمارے سینے اسلام کے لیے کھولے اور ہمیں اپنے دین کی ہدایت دی اور ہمیں اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی توفیق دی اور ہمیں اپنے دین پر ثابت قدم رکھا اور ہمیں اپنے دین کی خدمت کی توفیق دی اور ہمیں اپنے دین کی خدمت کی توفیق دی اور ہمیں اپنے دین کی خدمت کی توفیق دی

الْغُسْلُ لِلْاِسْلَامِ لِمَا رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ
ثُمَامَۃَ بْنَ اُثَالٍ وَّقَیْسَ بْنَ عَاصِمٍ لَمَّآ اَسْلَمَا بِالْغُسْلِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ اَلْقِ عَنْکَ شَعْرَ الْکُفْرِ وَاغْتَسِلْ ثُمَّ یَجِبُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
لِاَنَّ الْاِیْمَانَ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ لِاَنَّ الْقَوْلَ دَعْوٰی وَالْعَمَلُ
ھُوَ الْبَیِّنَۃُ وَالْقَوْلُ صُوْرَۃٌ وَّالْعَمَلُ رُوْحُھَا وَلِلصَّلٰوۃِ
شَرَائِطُ تَتَقَدَّمُھَا وَھِیَ الطَّھَارَۃُ بِالْمَآءِ الطَّھُوْرِ اَوِ التَّیَمُّمِ
عِنْدَ عَدَمِہٖ وَالسَّتَارَۃُ بِثَوْبٍ طَاھِرٍ وَّالْوُقُوْفُ عَلٰی بُقْعَۃٍ
طَاھِرَۃٍ وَّاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَۃِ وَالنِّیَّۃُ وَدُخُوْلُ الْوَقْتِ اَمَّا
الطَّھَارَۃُ فَلَھَا فَرَائِضُ وَسُنَنٌ وَالْفَرَائِضُ فِیْ ظَاھِرِ
الْمَذْھَبِ عَشَرَۃٌ اَلنِّیَّۃُ اَوَّلًا وَّھُوَ اَنْ یَّنْوِیَ بِطَھَارَتِہٖ
رَفْعَ الْحَدَثِ وَاِنْ کَانَ تَیَمُّمًا فَاسْتِبَاحَۃَ الصَّلٰوۃِ
لِاَنَّ التَّیَمُّمَ لَا یَرْفَعُ الْحَدَثَ وَمَحَلُّھَا الْقَلْبُ فَاِنْ ذَکَرَ ذٰلِکَ
بِلِسَانِہٖ مَعَ اعْتِقَادِہٖ بِقَلْبِہٖ کَانَ قَدْ اَتٰی بِالْفَضْلِ وَاِنِ
اقْتَصَرَ عَلَی الْاِعْتِقَادِ اَجْزَاَہُ وَالتَّسْمِیَۃُ وَھُوَ اَنْ یَّذْکُرَ
اللّٰہَ تَعَالٰی عِنْدَ اَخْذِہِ الْمَآءَ ثُمَّ الْمَضْمَضَۃُ وَھُوَ
اَدَارَۃُ الْمَآءِ فِی الْفَمِ وَتَجَّہٗ وَاِخْرَاجُہٗ مِنْہُ ثُمَّ الْاِسْتِنْشَاقُ
وَھُوَ اِدْخَالُ الْمَآءِ فِیْ خَرْمَیِ الْاَنْفِ ثُمَّ غَسْلُ الْوَجْہِ وَ
حَدُّہٗ مِنْ مَنَابِتِ شَعْرِ الرَّاْسِ اِلٰی مَا انْحَدَرَ مِنَ الْحَنَکَیْنِ
وَالذَّقَنِ طُوْلًا وَّمِنْ وَتَدِ الْاُذُنِ عَرْضًا ثُمَّ غَسْلُ
الْیَدَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثُمَّ مَسْحُ الرَّاْسِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّغْمِسَ
یَدَیْہِ فِی الْمَآءِ ثُمَّ یَرْفَعُھُمَا قَارِعَتَیْنِ فَیَضَعُھُمَا عَلٰی مُقَدَّمِ
رَاْسِہٖ وَیَجُرُّھُمَا اِلٰی قَفَاہُ وَیُعِیْدُھُمَا اِلَی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ
بَدَءَ مِنْہُ وَیَکُوْنُ الْاِبْھَامَانِ فِیْ صِمَاخَیِ الْاُذُنَیْنِ فَیَمْسَحُ
بِھِمَا الْجِلْدَتَیْنِ الْقَائِمَتَیْنِ مَعَ الصِّمَاخَیْنِ ثُمَّ یَغْسِلُ
الرِّجْلَیْنِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ وَھُمَا الثَّانِیَتَانِ فِیْ مَفْصِلِ الْقَدَمِ وَ
کُلُّ ذٰلِکَ مَرَّۃً مَّرَّۃً وَاَمَّا التَّاسِعُ فَھُوَ تَرْتِیْبُ الْاَعْضَآءِ
کُلِّھَا کَمَا نَطَقَ بِہِ الْقُرْاٰنُ فِیْ قَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ
اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ وَالْعَاشِرُ

واجب ہوجاتا ہے بسبب اُسچیز کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے ثمامہ بن اثال اور قیس
بن عاصم کو جب وہ اسلام لائے نہانے کا حکم دیا اور ایک روایت مین ہے تو اپنے سر سے کفر کے بالون
کو ڈالدے اور نہالے پھر اُسپر نماز واجب ہوتی ہے کیونکہ ایمان قول اور عمل ہے اسلیے کہ قول
دعوی ہے اور عمل گواہ ہے اور قول صورت ہے اور عمل اسکا روح ہے اور نماز کے لیے کئی شرطین
ہین جو اسپر مقدم ہین اور وہ پاک پانی سے طہارت کرنا ہے یا اُسکے نہ ہونیکے وقت
تیمم کرنا اور پاک کپڑے سے ڈھانپنا اور پاک جگہ پہ کھڑے ہونا اور قبلہ کی طرف منہ کرنا اور نیت کرنا
اور وقت کا داخل ہونا لیکن طہارت پس اُسکے لیے کئی فرض اور کئی سنتین ہین اور فرض
ظاہر مذہب مین دس ہین پہلے نیت کرنا اور وہ یہ ہے کہ اپنی طہارت کے ساتھ
حدث کے دور کرنے کی نیت کرے اور اگر تیمم ہو تو نماز کے مباح کرنے کا قصد کرے
کیونکہ تیمم حدث کو دور نہین کرتا اور اسکا محل دل ہے پھر اگر اسکو باوجود اعتقاد قلبی
کے زبان کے ساتھ بھی ذکر کرے تو گویا افضل بات کو بجالایا اور اگر اعتقاد ہی پر
اقتصار کیا تو کافی ہے پھر تسمیہ ہے اور وہ یہ ہے کہ پانی پکڑنے کے ارادہ کے وقت
اللہ تعالے کو یاد کرے پھر کلی کرنا ہے اور وہ پانی کا منہ مین پھیرنا ہے۔ اور
اُسکا ڈالنا اور اُسکا منہ سے نکالنا پھر استنشاق ہے اور وہ پانی کا ناک کی
دونو سوراخون مین داخل کرنا ہے پھر سنہ کا دھونا اور اُسکی حد سر کے بالون کے اگنے
کی جگہ سے ڈاڑھی اور ٹھوڑی سے نیچے تک طول مین ہے اور کنپٹی سے کنپٹی
تک عرض مین ہے پھر کہنیون تک دونون ہاتھون کا دھونا پھر
سر کا مسح کرنا۔ اور اُسکی صفت یہ ہے کہ اپنے دونو ہاتھون کو پانی مین ڈبوکر
پھر اُن دونو کو خالی کرکے اُٹھائے پھر اُن کو اپنے سر کی اگلی جانب پر رکھدے
انکو اپنی گردن کی طرف کھینچے اور انکو اُس جگہ کی طرف لوٹائے جس سے شروع
کیا تھا اور دو انگوٹھے دونو کانون کے سوراخون مین ہون پس اُنکے ساتھ دونو
چمڑون کہ ملے ہونے والون کو مع کانون کے دونو سوراخون کے مسح کرے
پھر ٹخنون تک دونو پاؤن کو دھوئے اور وہ قدم کے جوڑ مین ابھرنے والے ہین
اور یہ سب ایک ایک بار دھونا لیکن بلحاظ فرض وہ سب عضوون کی ترتیب
جیسا کہ قرآن اُسکے ساتھ ناطق ہوا اس قول اللہ تعالے کے مین۔ اے
ایمان والو جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو تو دھوؤ اپنے مونہون کو
اور اپنے ہاتھون کو کہنیون تک اور اپنے سرون کو مسح کرو
اور دھوؤ اپنے پاؤن کو ٹخنون تک
اور دسوان

الموالاة وهو اتباع العضو الثاني الاول قبل ان تنشف
ما على الاول واما سنتها فعشر ايضا غسل الكفين قبل
ادخالهما الاناء والسواك والمبالغة في المضمضة والاستنشاق
الا ان يكون صائما وتخليل اللحية على اختلاف الروايتين
وغسل داخل العينين والبداءة باليمين واخذ ماء جديد
للاذنين ومسح العنق وتخليل ما بين الاصابع والغسلة الثانية
والثالثة واما التيمم فان يضرب يديه على تراب طاهر له
غبار يعلق باليدين او يا لاستباحة صلوة مفروضة
مسميا ضربة واحدة يفرج بين اصابعه يمسح وجهه بباطن
اصابع يديه وظهر كفيه بباطن احيته واما الطهارة الكبرى
فقد ذكرها في باب ادب الخلاء ان شاء الله تعالى واما الستارة
فان يكون ثوبا طاهرا ليستر عورته ومنكبيه من سائر الثياب
الا الحرير فان الصلوة فيه باطلة وان كان طاهرا
ولذلك المغصوب واما البقعة فان يكون طاهرة من جميع
النجاسات فان كان النجاسة التي عليها قد نشفتها الريح
او الشمس فبسط عليها ثوبا طاهرا صلى عليه صحت صلوته
على احد الروايتين ولذلك ان كانت مغصوبة على رواية
ضعيفة واما استقبال القبلة فان يتوجه الى عين الكعبة
ان كان بمكة وما قاربها من البقاع والى جهتها ان كان على
بعد منها بالاجتهاد وبذل الطاقة بالاستدلال بالشواهد
والدلالات بالنجوم والشمس والرياح وغير ذلك واما النية
فمحلها القلب وهو ان يعتقد ادا ما افترض الله تعالى عليه
من فعل الصلوة بعينها وامتثال امره الوجيب من غير
رياء وسمعة ثم يحضر قلبه الى ان يفرغ منها وقد جاء
في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لعائشة
رضي الله عنها ليس لك من صلوتك الا ما حضر فيه قلبك
واما دخول الوقت فبعلمه يقينا او غلبة الظن في يوم الغيم
وهبوب الرياح والمواقع ثم يؤذن فيقول الله اكبر
الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا

پے در پے ہونا ہی اور وہ دوسرے عضو کا پہلے کے پیچھے لگانا ہی قبل اس سے کہ پہلے کا
پانی خشک ہو۔ اور لیکن اسکی سنتین تو وہ بھی دس ہین یہ دونون ہاتھون کا دھونا
انکو برتن مین داخل کرنے سے پہلے اور مسواک کرنا اور کلی مین مبالغہ کرنا اور ناک مین پانی
ڈالنا اگر جیب روزہ دار ہو اور ڈاڑھی کا خلال کرنا دو روایتون کے اختلاف پر اور دونو آنکھون
کا بیچ مین سے دھونا اور داہنی جانب سے شروع کرنا اور کانون کے لیے نیا پانی لینا اور
گردن کا مسح کرنا اور انگلیون کے درمیان خلال کرنا اور دوسری اور تیسری بار دھونا۔ اور
لیکن تیمم تو وہ یہ ہے کہ اپنے دونون ہاتھون کو پاک مٹی پر ماری جسپر غبار ہو جو ہاتھ کو چپٹے
حالانکہ وہ نماز فرض کے مباح ہونے کی نیت کرنیوالا ہو اور بسم اللہ پڑھنے والا ہو
ایک ضرب کے ساتھ اور اپنی انگلیون کے درمیان کشادگی کرے پھر اپنے منہ کو اپنے ہاتھون کے
اندر کی جانب سے اور اپنی ہتھیلیون کے اللہ کی جانب سے مسح کرے۔ اور لیکن بڑی طہارت
تو اسکو ہم باب آداب الخلا کے مین ان شاء اللہ تعالی ذکر کرینگے۔ اور لیکن کپڑا
کہ پاک کپڑا ہو جو اسکے گھٹنون سے ناف تک اور مونڈھون کو ڈھانپے ہر قسم کے کپڑے سوائے
ریشم کے کیونکہ اسمین نماز باطل ہے اگرچہ پاک ہو ایسا ہی اس کپڑے مین جو چھینا ہوا ہو
اور لیکن جگہ تو وہ یہ ہے کہ تمام نجاستون سے پاک ہو پس اگر بلیدی کو جو اسپر تھی ہوا
یا سورج نے خشک کر دیا پھر اسپر پاک کپڑا بچھا دیا ہو اور اسپر نماز پڑھی ہو تو اسکی
نماز دو روایتون سے ایک پر صحیح ہو جاویگی اور ایسا ہی اگر زمین چھینی ہوئی ہو۔
ضعیف روایت پر۔ اور لیکن قبلہ کو منہ کرنا تو وہ یہ ہے کہ نفس کعبہ کو متوجہ ہو
اگر مکہ مین ہو اور جو اسکی نزدیک جگہون سے ہین۔ اور اگر اس سے دوری پر ہے تو
اسکی جہت کی طرف متوجہ ہو ساتھ کوشش اور طاقت کو خرچ کرنے کے ساتھ
دلیل حاصل کرنے کے ساتھ شواہد اور دلیلون کے ستارون اور سورج اور ہواؤن اور
سوائے اسکے سے۔ اور لیکن نیت تو محل اسکا دل ہے اور وہ یہ ہے کہ اس چیز کے
ادا کرنے کا اعتقاد کرے جو اللہ تعالی نے اسپر فرض کیا ہے نماز کے معین کرنے سے
اور اسکے امر واجب کے بجالانے سے سوائے ریا اور سمعہ کے اور سنانے کے پھر اپنے دل کو حاضر
کرے یہان تک کہ اس سے فارغ ہو اور حدیث مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آیا
ہے کہ آپنے عائشہ رض کو فرمایا تجھکو تیری نماز سے کچھ نہین ہے مگر وہ جسمین
تیرا دل حاضر ہو اور لیکن وقت کا داخل ہونا تو وہ اسکے یقینا جان لینے سے
ہے یا غلبہ ظن سے ابر کے دن اور ہواؤن کی شورش اور طرح طرح کے مانعون مین
تحقیق وقت مین۔ پھر اذان کہے پس کہے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے
اللہ بڑا ہے۔ مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین

اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ
الا اللہ ثم یقیم فیقول اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ
اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **فصل** فاذا کملت ھذہ
الشرائط دخل فی الصلوٰۃ بقول اللہ اکبر لا یجزئہ غیرہ
من الفاظ التعظیم ولھا ارکان وواجبات ومسنونات
وھیئات اما الارکان فخمسۃ عشر القیام وتکبیرۃ
الاحرام وقراءۃ الفاتحۃ والرکوع والطمانینۃ فیہ والاعتدال
عنہ والطمانینۃ فیہ والسجود والطمانینۃ فیہ والجلوس بین
السجدتین والطمانینۃ فیہ والتشہد الاخیر والجلوس
فیہ والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتسلیم
اما الواجبات فتسعۃ التکبیر غیر تکبیرۃ الاحرام و
التسمیع والتحمید عند الرفع من الرکوع والتسبیح فی الرکوع
والسجود مرۃ مرۃ وقولہ رب اغفر لی فی الجلسۃ بین السجدتین
مرۃ واحدۃ والتشہد الاول والجلوس لہ ونیۃ الخروج
من الصلوٰۃ فی التسلیم واما المسنونات فاربعۃ عشر
الاستفتاح والتعوذ وقرءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم و
وقولہ آمین وقراءۃ سورۃ وقول ملء السموات والارض
بعد التحمید وما زاد علی التسبیحۃ الواحدۃ فی الرکوع والسجود
وفی قولہ رب اغفر لی والتثنی علی الانف فی احدی الروایتین
وجلسۃ الاستراحۃ بعد قضاء السجدتین والتعوذ من
اربعۃ اشیاء بان یقول اعوذ باللہ من عذاب جہنم ومن
عذاب القبر ومن فتنۃ المسیح الدجال ومن فتنۃ المحیا و
الممات والدعاء بما ذکرنا فی الاخبار بعد ان یصلی علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد الاخیر والقنوت فی الوتر
والتسلیمۃ الثانیۃ علی روایۃ ضعیفۃ واما الھیئات

ہین گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہین گواہی دیتا ہون کہ محمد اللہ کے رسول
ہین ہین گواہی دیتا ہون کہ محمد اللہ کے رسول ہین آؤ نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف آؤ فلاحی
کیطرف آؤ فلاحی کیطرف اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کسوا کوئی لائق عبادت
کی نہین پھر اقامت کہے پس کہے اللہ بہت بڑا ہے ہین گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی لائق
عبادت نہین ہین گواہی دیتا ہون کہ محمد اللہ کے رسول ہین آؤ نماز کی طرف آؤ فلاحی کی طرف تحقیق
نماز قائم ہوگئی تحقیق نماز قائم ہوگئی اللہ بہت بڑا ہے بجز خدا کے کوئی لائق عبادت
نہین **فصل** پس جبکہ شرطین کامل ہوجاوین تو نماز مین اللہ اکبر کہنے کے ساتھ
داخل ہوگیا سوای اسکے الفاظ تعظیم مین سے اسے کافی نہین ہوسکتا اور اسکے
لیے رکن اور واجب اور سنتین اور صورتین ہین اور لیکن رکن پس وہ پندرہ ہین
کھڑا ہونا اور تکبیر تحریمہ اور الحمد کا پڑہنا اور رکوع کرنا اور اسمین آرام کرنا اور
اس سے سیدھا ہونا اور اسمین آرام پکڑنا اور سجدہ کرنا اور اسمین آرام پکڑنا
اور درمیان دونون سجدون کے بیٹھنا اور آرام پکڑنا اسمین اور پچھلا التشہد پڑہنا
اور اسمین بیٹھنا اور درود بھیجنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور سلام کہنا
اور لیکن واجب تو وہ نو ہین تکبیر کہنا سوای تکبیر تحریمہ کے اور سمع اللہ لمن
حمدہ کہنا اور ربنا لک الحمد سر اٹھانے کے وقت کہنا اور رکوع مین سبحان ربی
العظیم اور سجدہ مین سبحان ربی الاعلے ایک ایک بار کہنا اور کہنا اے میرے
رب مجھ کو بخش دونون سجدون کے درمیان کے جلسہ مین صرف ایکدفعہ
اور پہلا التشہد پڑہنا اور اسکے لیے بیٹھنا اور سلام مین نماز سے نکلنے کی نیت
کرنا۔ اور لیکن سنتین پس چودہ ہین ثنا پڑہنا اور اعوذ پڑہنا
اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہنا اور آمین کہنا اور سورۃ کا پڑہنا اور ربنا لک
الحمد کے پیچھے ملء السموات والارض کا کہنا اور وہ جو ایک تسبیح پر زیادہ
ہو رکوع اور سجدہ مین اور وہ جو زیادہ ہو رب اغفر لی کے کہنے مین اور ناک
پر سجدہ کرنا دو روایتون مین سے ایک مین اور آرام کے لیے بیٹھنا دونون سجدون
کے پورا کرنے کے بعد اور چار چیزون سے پناہ مانگنا اس طرح سے کہے مین
عذاب دوزخ اور عذاب قبر سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی
اور مرنے کے فتنے سے اللہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہون اور تشہد اخیر مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد وہ دعا مانگنا جو حدیث
مین مذکور ہے اور وتر مین قنوت پڑہنا اور دوسرا سلام ضعیف روایت
پر اور لیکن صورتین

فخمس وعشرون هيئة رفع اليدين عند الافتتاح والركوع
والرفع منه وهو ان يكون كفاه مع منكبيه وابهاماه عند
شحمتي اذنيه واطراف اصابعه مع فروع اذنيه ثم ارسلها
بعد الرفع ووضع اليمين على الشمال فوق السرة والنظر
الى موضع السجود والجهر بالقراءة وامين والاسرار بهما
ووضع اليدين على الركبتين في الركوع ومد الظهر و
مجافاة عضدين عن جنبيه فيه والبداءة بوضع الركبتين
ثم اليدين في السجود ومجافاة البطن عن الفخذين والفخذين
عن الساقين فيه والتفريق بين الركبتين في السجود
ووضع اليدين حذاء المنكبين فيه والافتراش في
الجلوس بين السجدتين وفي التشهد الاول والتورك
في الثاني ووضع اليد اليمنى على الفخذ اليمنى مقبوضة
مشيرا بالسبابة محلقا بالابهام مع الوسطى ووضع اليسرى
على الفخذ اليسرى مبسوطة فان اخل بشرط من الشرائط
التي ذكرناها او لا بغير عذر لم تنعقد الصلوة وان
ترك ركنا عامدا او ساهيا بطلت وان ترك واجبا ساهيا
جبره بسجود السهو وان ترك عامدا فبطلت الصلوة
وان ترك سنة او هيئة لم يبطل ولم يسجد

كتاب الزكوة

ويجب عليه زكوة ان كان له مال زكوي وهو ان ملك
عشرين مثقالا من الذهب او مائتي درهم من الورق او قيمة
احدهما من عروض التجارة او خمسا من الابل او ثلثين
من البقر او اربعين من الغنم سائمة حولا كاملا الا ان
يكون عبدا او مكاتبا فانه لا يجب عليهما الزكوة فيخرج
عن الذهب والفضة ربع العشر فيكون عن عشرين دينارا
نصف دينار لان عشرها دينار وربعها نصف دينار و
عن مائتي درهم خمسة دراهم لان عشرها عشرون وربعها
خمسة وعن خمس من الابل شاة وهي الجذع من الضان
قد تم لها ستة اشهر والثني من المعز وهو ما له سنة

تو وہ پچیس صورتین ہین دونون ہاتہون کا شروع نماز اور رکوع اور اُس سے سر اٹہانیکے
وقت اٹہانا اور وہ یہ ہے کہ اُسکے دونون ہاتہ اُسکے دونون کاندہون کے ساتہ ہون
اور اُسکے دونون انگوٹہے اُسکے کانونکے لو کے قریب ہون اور اُسکی انگلیون کے سرے کانونکی جانب
کے ساتہ پہر اٹہانیکے بعد اُن دونون کا چہوڑ دینا اور داہنے ہاتہہ کا بائین پر ناف کے
اوپر رکہنا اور سجدہ کی جگہکی طرف نظر رکہنا اور قرارت کا بلند پڑہنا اور آمین کا
پکار کر کہنا اور دونون کا آہستہ کرنا اور دونون ہاتہون کا گہٹنون پر رکوع مین رکہنا
اور پیٹہ کا دراز کرنا اور دونون بازؤن کا پہلوؤن سے سجدہ مین جدا رکہنا اور سجدہ مین
گہٹنا رکہنے مین ہاتہ رکہنے کے ساتہ شروع کرنا اور سجدہ مین پیٹ کا رانون سے اور رانون کا
پنڈلیون سے دور رکہنا اور سجدہ مین دونو گہٹنون مین فرق کرنا اور اُسمین ہاتہون کا
دونون مونڈہون کے برابر رکہنا اور دونون سجدون کے درمیان بیٹہنے مین اور تشہد اول
مین پنڈلیون کو بچہانا اور دوسرے مین چوتڑ پر بیٹہنا اور داہنے ہاتہ کو داہنی ران
پر رکہنا قبض کرتے ہوئے اشارہ کیے ہوئے ساتہ انگلی کلمہ کے حلقہ کرتے ہوئے
ساتہ انگوٹہے کے درمیان کی انگلی کی ہمراہ اور بائین ہاتہ کا بائین ران پر کشادہ
کرکے رکہنا - پہر اگر اُن شرطون سے جنکو ہمنے اول ذکر کردیا ہے سوا کسی عذر
کے کسی شرط مین خلل ڈالے تو نماز منعقد نہ ہوگی - اور اگر رکن عمدہ دانستہ
چہوڑ دیا یا بطور سہو کے تو نماز باطل ہوجاویگی اور اگر کسی واجب کو سہو سے چہوڑ
دیا تو اُس نقصان کو سجدہ سہو سے پورا کرے اور اگر چہوڑ دیا جانکر پس نماز
باطل ہوجاوے گی اگر کسی سنت یا ہیئت کو ترک کریگا باطل نہ ہوگی اور نہ سجدہ کیا جائیگا

کتاب زکوۃ کے بیان مین

اور اُسپر زکوۃ واجب ہوتی ہے اگر اُسکے پاس مال زکوۃ والا ہو اور وہ یہ ہے کہ سونیکے
بیس مثقال کا یا چاندی کے دوسو درہم کا مالک ہو یا دونونسے ایک کی قیمت کا تجارت
کے سبب سے مالک ہو یا پانچ اونٹون کا یا تیس گائیون کا یا چالیس بکریون کا جو پورا
سال جنگل مین چرنے والے ہون مگر یہ کہ غلام ہو یا مکاتب ہو پس تحقیق ان دونون
پر زکوۃ واجب نہین ہوتی تو چاندی اور سونے سے چالیسوان حصہ نکالے تو بیس دینار سے
آدہا دینار ہوگا - کیونکہ دسوان حصہ انکا دو دینار ہوتے ہین اور دو کا چوتھا
حصہ آدہا دینار - اور دوسو درہم سے پانچ درہم کیونکہ دسوان حصہ انکا بیس درہم
ہین اور انکا چوتھا حصہ پانچ - اور پانچ اونٹون سے ایک بکری اور وہ ضان سے
جذع ہے جس کے لیے چھ مہینے پورے ہوچکے ہون - اور ثنی ہو بکری سے

اور ثنی وہ چیز ہے جو ایک سالہ ہو

وَعَنْ عِشْرِيْنَ شَاتَانِ وَعَنْ خَمْسَةَ عَشَرَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَعَنْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَعَنْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَهِيَ مَالَهَا سَنَةٌ وَدَخَلَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ وَهُوَ مَالَهُ سَنَتَانِ وَدَخَلَ فِي الثَّالِثَةِ وَعَنْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَهِيَ فِيْ سِنِّ ابْنِ لَبُوْنٍ وَعَنْ سِتٍّ وَاَرْبَعِيْنَ حِقَّةٌ وَهِيَ مَا كَمُلَ لَهَا ثَلَاثُ سِنِيْنَ وَدَخَلَ فِي الرَّابِعَةِ وَعَنْ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ جَذَعَةٌ وَهِيَ مَا كَمُلَ لَهَا اَرْبَعُ سِنِيْنَ وَدَخَلَ فِي الْخَامِسَةِ وَعَنْ سِتٍّ وَسَبْعِيْنَ بِنْتَا لَبُوْنٍ وَعَنْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ حِقَّتَانِ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ كَانَ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَاَمَّا الْبَقَرُ فَيُخْرَجُ عَنْ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَهِيَ مَا كَمُلَ لَهَا سَنَةٌ وَعَنْ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَهِيَ مَا كَمُلَ لَهَا سَنَتَانِ وَعَنْ سِتِّيْنَ تَبِيْعَتَانِ فَاِذَا بَلَغَتْ سَبْعِيْنَ كَانَ فِيْهَا تَبِيْعٌ وَمُسِنَّةٌ ثُمَّ عَلٰى هٰذَا الْاِعْتِبَارِ يُخْرَجُ عَنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا وَعَنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَاَمَّا الْغَنَمُ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَيُعْطَى الْمُخْرَجُ عَنْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ لِلْاَصْنَافِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي الْقُرْاٰنِ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ لَا يَمْلِكُوْنَ كِفَايَتَهُمْ وَالْمَسَاكِيْنِ وَهُمُ الَّذِيْنَ لَهُمْ مُعْظَمُ الْكِفَايَةِ وَلَا يَمْلِكُوْنَ تَمَامَهَا وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَهُمُ الْجُبَاةُ لَهَا وَالْحَافِظُوْنَ لَهَا اِلٰى اَنْ يُؤَدُّوْهَا اِلَى الْاِمَامِ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَهُمْ قَوْمٌ مِّنَ الْكُفَّارِ يُرْجٰى بِاِعْطَآئِهِمْ اِسْلَامُهُمْ اِذَا اُعْطُوا الْمَالَ وَيَكُفُّوْا شَرَّهُمْ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَهُمُ الْمُكَاتَبُوْنَ وَاِنِ اشْتَرٰى بِزَكَاتِهٖ رَقَبَةً كَامِلَةً فَاَعْتَقَهَا جَازَ اَيْضًا اِلٰى رِوَايَةٍ وَالْغَارِمِيْنَ وَهُمُ الْمَدْيُوْنُوْنَ الَّذِيْنَ لَا طَاقَةَ لَهُمْ عَلٰى قَضَآءِ دُيُوْنِهِمْ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُمُ الْغُزَاةُ الَّذِيْنَ لَا جُزْءَ لَهُمْ فِيْ دِيْوَانِ الْاِمَامِ وَلَا عَيْنٍ مِّنَ السَّلَاطِيْنِ وَاِنْ كَانُوْا اَغْنِيَآءَ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَهُوَ

اور دس اونٹون سے دو بکریان - اور پندرہ اونٹون سے تین بکریان اور بیس
اونٹون سے چار بکریان - اور چھبیس اونٹون سے بنت مخاض ہے اور وہ
وہ چیز ہے جسکو ایک سال گذر چکا ہو اور دوسرے مین داخل ہو گئی ہو پس اگر
اُسپر قادر نہ ہو تو ابن لبون نر ہے اور وہ وہ ہے جو دو سال کا ہو چکا ہو اور تیسرے
مین داخل ہو گیا ہو - اور چھتیس سے بنت لبون ہے اور وہ عمر مین ابن لبون کی ہے
اور چھیالیس سے حقہ ہے اور وہ وہ ہے جسپر تین سال کامل گذر چکین اور اکسٹھ سے
سے جذعہ ہے اور وہ وہ ہے جسکو چار سال کامل گذر چکے ہون اور چھہتر سے دو
بنت لبون ہین - اور اکانوے سے دو حقہ ہین یہان تک کہ ایک سو بیس کو
پہونچین پس جب ایک یا وہ ہو تو ہر چالیس مین ایک بنت لبون ہو گی - اور ہر
پچاس مین ایک حقہ - اور لیکن گائے پس تیس سے ایک تبیع یا تبیعہ نکالے
اور وہ وہ ہے جسکو ایک سال کامل گذر چکا ہو - اور چالیس سے ایک مسنہ
اور وہ وہ ہے جسکو دو سال گذر چکے ہون اور ساٹھ سے دو تبیعہ ہین - پس جب
ستر کو پہونچین اُن مین ایک تبیع اور ایک مسنہ ہو گا - پھر اسی قیاس پر ہر تیس
سے ایک تبیع اور ہر چالیس سے ایک مسنہ نکالے - اور لیکن بکریان پس
ہر چالیس بکریون مین ایک بکری ہے - یہان تک کہ ایک سو بیس کو
پہونچین - پس جب ایک یا وہ ہو تو اُن مین دو سو تک مین دو بکریان
ہین پس جب ایک یا وہ ہو تو اُن مین تین سو تک تین بکریان ہین پس
جب زیادہ ہو تو ہر سیکڑے مین ایک بکری ہے - پس
ان سب سے نکالی ہوئی چیز آٹھ قسمون کو دیوے جو
قرآن مجید مین ذکر کیے گئے ہین - فقیرون کے لیے جو اپنے کفاف کے مالک نہین ہین اور
مسکینو کے لیے اور وہ وہ لوگ ہین جنکے لیے اکثر کفایت ہے اور پوری کفایت کے مالک
نہین ہین اور اُن لوگونکے لیے جو اُسپر عامل ہین اور وہ اُسکو جمع کرنیوالے ہین اور اسکے نگاہ
رکھنے والے یہانتک کہ اُسکو امام تک پہونچا دیتے ہین اور اُن لوگونکے لیے جنکے دل اسلام کی الفت
دلائی گئے اور وہ کفار سے ایک قوم ہے جب مال دیے جاوین تو اُنکے اسلام کی اُمید کیجاتی ہے
مسلمانونسے اپنے شر کو روکین اور غلام آزاد کرنے مین اور وہ مکاتب ہین اور اگر اپنی زکوٰۃ
سے کامل غلام خریدے پھر اُسکو آزاد کرے ایک روایت پر یہ بھی جائز ہے اور غارمین کے لیے
اور وہ قرضدار ہین جنکو اپنے قرض ادا کرنے کی طاقت نہین اور اللہ کے رستے مین اور
وہ وہ غازی ہین جن کو امام کے دفتر مین کچھ حصہ نہین اور اسکے سوا اور بادشاہون
سے اگرچہ غنی ہون اور مسافر کے لیے اور وہ

المُسَافِرُ المُنْقَطِعُ بِهِ دُونَ الَّذِي يُنْشِئُ السَّفَرَ مِنْ بَلَدِهِ فَإِذَا أَدَّى مَا
عَلَيْهِ مِنْ زَكٰوةِ الفَرْضِ يُسْتَحَبُّ لَهُ صَدَقَةُ التَّطَوُّعِ فِي سَائِرِ أَوْقَاتِهِ
لَيْلًا وَنَهَارًا قَلِيلًا وَكَثِيرًا لَا سِيَّمَا فِي الأَشْهُرِ المُبَارَكَةِ كَشَهْرِ رَجَبَ
وَشَعْبَانَ وَشَهْرِ رَمَضَانَ وَأَيَّامِ العِيدِ وَعَاشُورَاءَ وَأَيَّامِ الجَدْبِ
وَالضِّيقِ يَعْنِي بِذٰلِكَ العَافِيَةَ فِي الجِسْمِ وَالمَالِ وَالأَهْلِ وَالخَلَفِ
السَّرِيعِ فِي الدُّنْيَا وَالثَّوَابَ الجَزِيلَ فِي الآخِرَةِ **فَصْلٌ** وَ
يُخْرِجُ زَكٰوةَ الفِطْرِ إِذَا فَضَلَ عَنْ قُوتِهِ وَقُوتِ عِيَالِهِ يَوْمَ العِيدِ
وَلَيْلَتَهُ عَنْ نَفْسِهِ وَزَوْجَتِهِ وَرَقِيقِهِ وَوَلَدِهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَإِخْوَانِهِ
وَأَخَوَاتِهِ وَأَعْمَامِهِ وَفِي أَعْمَامِهِ عَنْ تَرْتِيبِ الأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ بِشَرْطِ
أَنْ يَكُونُوا فِي مَؤُونَتِهِ وَنَفَقَتِهِ وَقَدْرُهَا صَاعٌ وَزْنُهُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَ
ثُلُثٌ بِالعِرَاقِيِّ مِنَ البُرِّ أَوِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ أَوِ الشَّعِيرِ أَوْ دَقِيقِهَا
أَوْ سَوِيقِهَا وَذٰلِكَ الأَقِطُ عَلَى الصَّحِيحِ مِنَ المَذْهَبِ فَإِنْ
عُدِمَ هٰذِهِ الأَصْنَافُ رَحِمُهَا فَلْيُخْرِجْ مِنْ قُوتِ البَلَدِ
مِنْ سَائِرِ أَنْوَاعِ الحَبِّ كَالأُرْزِ وَالذُّرَةِ وَالدُّخْنِ وَغَيْرِهَا

كِتَابُ الصِّيَامِ

وَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَصُومَ لِقَوْلِهِ
تَعَالَى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ فَإِذَا ثَبَتَ عِنْدَهُ
دُخُولُ الشَّهْرِ إِمَّا بِرُؤْيَةِ نَفْسِهِ الهِلَالَ أَوْ شَهَادَةِ رَجُلٍ
وَاحِدٍ عَدْلٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَوْ إِكْمَالِ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا
أَوْ حُدُوثِ غَيْمٍ أَوْ قَتَرَةٍ فِي لَيْلَةِ الثَّلَاثِينَ مِنْهُ نَوَى أَيَّ
وَقْتٍ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَقْتِ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى قَبْلِ أَنْ يَطْلُعَ
الفَجْرُ الثَّانِي بِأَنَّهُ صَائِمٌ غَدًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هٰكَذَا كُلَّ
لَيْلَةٍ إِلَى أَنْ يَنْتَهِيَ الشَّهْرُ وَإِنْ نَوَى فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنَ
الشَّهْرِ أَنَّهُ صَائِمُ الشَّهْرِ جَمِيعِهِ كَفَاهُ ذٰلِكَ فِي رِوَايَةٍ ضَعِيفَةٍ
وَالصَّحِيحُ الأَوَّلُ فَإِذَا أَصْبَحَ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُمْسِكَ فِي جَمِيعِ
نَهَارِهِ عَنِ الأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالجِمَاعِ وَجَمِيعِ مَا يَصِلُ إِلَى جَوْفِهِ
مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَعَنِ الحِجَامَةِ لِنَفْسِهِ وَغَيْرِهِ وَاسْتِدْعَاءِ
القَيْءِ وَالمَنِيِّ فَإِنْ خَالَفَ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ بَطَلَ صَوْمُهُ وَوَجَبَ
عَلَيْهِ الإِمْسَاكُ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ وَالقَضَاءُ إِلَّا الجِمَاعَ فَإِنَّهُ

رہا مسافر جس سے مال منقطع ہوگیا ہو سو اُس شخص کے جس نے اپنے شہر سے سفر کو شروع کیا ہے
پس جب اُسنے اُس چیز کو جو اُس پر زکوٰۃ سے فرض تھی ادا کیا تو اُسکے لیے نفلی صدقہ دینا اپنے تمام اوقات
دن اور رات مین تھوڑا اور بہت مستحب ہے خاصکر مبارک مہینون مین مثلاً ماہ رجب
اور ماہ شعبان اور ماہ رمضان مین اور عید اور عاشورا کے دنون مین اور قحط اور تنگی کے
دنون مین تاکہ بسبب اُسکے عافیت کو جسم اور مال اور اہل مین جمع کرے اور دنیا مین
جلدی ملنے والی خلیفہ کو اور آخرت مین ثواب بزرگ کو **فصل** اور فطر کی زکوٰۃ
کو نکالے جب اپنی روزی اور اپنے عیال کی روزی سے بچ رہے عید کے دن اور اُسکی
رات مین اپنے نفس اور اپنی بی بی اور اپنے غلام اور اپنی اولاد اور اپنی ماں اور اپنے
باپ اور اپنے بھائیون اور اپنی بہنون اور اپنے چچون اور اپنے بیٹیون سے ترتیب وار نزدیک کے
پہنچنے سے اس شرط سے کہ یہ لوگ اُسکی مؤنت اور نفقہ مین ہون اور اُسکا اندازہ ایک
صاع ہے اُسکا وزن پانچ رطل اور ایک تہائی ہے عراقی وزن کے ساتھ کھجور یا منقے یا گیہون یا جو
یا دونونکے آٹے یا دونونکے ستون سے اور اسی طرح پنیر جائز ہے صحیح مذہب پر پس اگر
سب قسمین نایاب ہون تو چاہیے کہ شہر کے قوت سے بقیہ اقسام غلہ سے نکالے
جیسے چاول اور جوار اور چینا اور ان کے سوا دوسرے اناج۔

روزون کے بیان کی کتاب

اور جب داخل ہو ماہ رمضان مسلمان پر واجب ہے کہ اُسکے روزے رکھے بسبب قول
اللہ تعالیٰ کے پس جو حاضر ہو تم مین سے ماہ رمضان کو تو چاہیے کہ اُسکا روزہ رکھے پس
جب اُسکے نزدیک ماہ رمضان کا داخل ہونا ثابت ہوگیا یا خود اُسکے چاند کے دیکھنے سے
یا ایک عادل مرد کی گواہی سے تو اُس سے ثابت ہوگیا یا شعبان کے تیس دن پورے ہوجانے سے
یا بادل یا غبار کے پیدا ہونے سے شعبان کی تیسویں رات مین کسی وقت مین رات سے
سورج کے ڈوبنے کے وقت سے لیکر دوسری فجر کے طلوع ہونے سے پہلے اُس بات
کی نیت کرے کہ وہ کل ماہ رمضان سے روزہ رکھنے والا ہے اسیطرح ہر رات یہان
تک کہ مہینہ ختم ہوجاوے اور اگر پہلی رات مین مہینے سے نیت کرے کہ وہ تمام مہینے کے
روزے رکھنے والا ہے تو اسکو یہ کفایت کرتا ہے ایک ضعیف روایت مین اور صحیح بات پہلی
ہے پس جب صبح کرے تو اُسپر واجب ہے کہ اپنے تمام دن مین کھانے اور پینے اور
جماع سے اور ہر اُس چیز سے جو اُسکے پیٹ کو پہونچے خواہ کسی جگہ سے ہو بچے رہے
اور پچھنے لگوانے سے یا لگانے اور قے اور منی طلب کرنے سے بھی بچے رہے پس اگر
ان تمام مین مخالفت کرے تو اُسکا روزہ باطل ہوگیا۔ اور اُس پر رہنا غروب
آفتاب تک واجب ہے۔ اور قضا واجب ہے مگر جماع۔ پس تحقیق

يَجِبُ عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ وَهِيَ عِتْقُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ سَلِيمَةٍ مِنَ
الْعُيُوبِ الْمُضِرَّةِ فِي الْعَمَلِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ رَطْلٌ وَثُلُثٌ بِالْعِرَاقِيِّ فَيَكُونُ
مِائَةً وَثَلٰثَةً وَسَبْعِينَ دِرْهَمًا وَثُلُثَ دِرْهَمٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ
مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ ذٰلِكَ فَمَنْ فَوَّتَ بِلَدَهُ كَمَا
قُلْنَا فِي الْفِطْرَةِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا سَقَطَتْ عَنْهُ وَاسْتَغْفَرَ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَابَ إِلَيْهِ وَأَحْسَنَ الْعَمَلَ فِي الثَّانِي وَيَجْتَنِبُ
فِي نَهَارِ رَمَضَانَ الْخَلْوَةَ بِامْرَأَةٍ شَابَّةٍ وَالْقُبْلَةَ لَهَا وَإِنْ
كَانَتْ مِمَّنْ تَحِلُّ لَهُ أَوْ ذَاتَ مَحْرَمٍ يَتَعَوَّقُ رَحِمٌ وَيَجْتَنِبُ لِسِوَاكَ
بَعْدَ الزَّوَالِ وَمَضْغَ الْعِلْكِ وَجَمْعَ رِيقِهِ ثُمَّ بَلْعَهُ وَذَوْقَ
الطَّعَامِ عِنْدَ الطَّبْخِ وَغَيْرِهِ وَالْغِيبَةَ وَالنَّمِيمَةَ وَالْكَذِبَ وَ
السَّبَّ وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَيُسْتَحَبُّ لَهُ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ إِلَّا فِي يَوْمِ الْغَيْمِ
فَتَأْخِيرُهُ أَفْضَلُ وَتَأْخِيرُ السَّحُورِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ يُخْفِي عَلَيْهِ
ذٰلِكَ أَيْ طُلُوعُ الْفَجْرِ وَالْأَوْلٰى لَهُ أَنْ يُفْطِرَ عَلَى التَّمْرِ أَوْ عَلَى
الْمَاءِ وَيَدْعُوَ وَقْتَ الْإِفْطَارِ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا صَامَ أَحَدُكُمْ فَقُدِّمَ عَشَاؤُهُ فَلْيَقُلْ
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ سُبْحَانَكَ
وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا فَإِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

وَيُسْتَحَبُّ لَهُ الْاِعْتِكَافُ وَلَا يَكُونُ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ يُصَلِّي
فِيهِ بِالْجَمَاعَةِ وَأَوْلَى الْمَسَاجِدِ الْجَامِعُ إِذَا كَانَ أَيَّامًا
تُخَلِّلُهَا جُمُعَةٌ وَيَصِحُّ بِغَيْرِ صَوْمٍ وَالْأَوْلٰى أَنْ يَكُونَ بِالصَّوْمِ
لِأَنَّهُ أَجْمَعُ لِعِبَادَةٍ وَأَعْوَنُ عَلَى كَسْرِ نَفْسِهِ وَالْيَوْمُ بِاسْتِحْقَاقِ
مَا هُوَ بِصَدَدِهِ لِأَنَّ الْاِعْتِكَافَ هُوَ حَبْسُ النَّفْسِ فِي مَكَانٍ
مَخْصُوصٍ لِلُزُومِ الشَّيْءِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا
هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ وَهُوَ مِنَ السُّنَنِ الْمَأْثُورَةِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَخِيرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

اُسپر اُس بند رہنے کی ساتھ کفارہ بھی واجب ہے اور وہ غلام مومن کا آزاد کرنا ہے
ان عیبوں سے سلامت ہو جو کام مین ضرر کرنیوالے ہین پس اگر نہ پاوے تو دو مہینے کے پے در پے
روزے رکھنے ہین۔ پس اگر روزون کی طاقت نہ رکھے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا ہے
ہر ایک کو اُن مین سے کھانے سے ایک مد ہے اور وہ ایک رطل اور تہائی عراقی وزن سے ہے
پس ایک سو اور تہتر درم اور تہائی درم کا ہوگا یا آدھا صاع کھجور یا جو سے۔ پس
اگر ان چیزون کو نہ پاوے تو اپنے شہر کی روزی سے جیسا کہ ہمنے صدقۂ فطر مین کہا
ہے پس اگر کچھ نہ پاوے تو اس سے کفارہ ساقط ہو جاتا ہے اور بخشش مانگے اللہ تعالیٰ
سے اور اسکیطرف توبہ کرے اور دوسری بار مین اپنے عمل کو اچھا کرے اور ماہ رمضان کے دنمین
جوان عورت کو ساتھ خلوت کرنے سے اور اسکے بوسہ لینے سے بچے اگرچہ وہ عورت
اُن مین سے ہو جو اسکو حلال ہین یا ذی محرم ہو اور زوال کے پیچھے مسواک کرنے سے اور
گوند چبانے سے اور اپنی تھوک کو جمع کرکے نگلنے سے اور طعام کے چاکھنے سے پکنے کیوقت
اور سوا اسکے اور چیزون سے پرہیز کرے۔ اور غیبت اور چغلی اور جھوٹ اور گالی اور سوا انکے
دوسرے قبیح کامون سے بھی پرہیز کرے اور مستحب ہے اُسکو جلدی افطار کرنا مگر ابر کے دن
مین پس تاخیر افضل ہے اور سحر مین تاخیر کرنا مگر یہ کہ اُن لوگون سے ہو جنپر طلوع فجر پوشیدہ
رہتا ہو (تو تاخیر نکرے) اور اسکے واسطے بہتر یہ ہے کہ کھجور سے یا پانی سے افطار کرے اور افطار
کے وقت دعا مانگے۔ بسبب اُس چیز کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
انھون نے فرمایا جب کسی نے تم مین سے روزہ کیا پھر شام کا کھانا لایا گیا تو چاہیے کہ کہے
مین اللہ کے نام سے افطار کرتا ہون یا اللہ مینے تیری ہی لیے روزہ کیا اور تیری ہی رزق پر افطار کرتا
ہون پاک ہے تجھکو اور تعریف ہی تجھکو یا اللہ قبول کر ہمسے پس تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا ہے

اعتکاف بیٹھنے کی کتاب

اور اسکو اعتکاف بیٹھنا مستحب ہے اور وہ سوا اُس مسجد کے نہین ہوتا جسمین نماز جماعت
کیساتھ پڑھی جاوے اور بہتر مسجدون سے مسجد جامع ہے جبکہ ایسے دنون مین ہو کہ درمیان انکے
جمعہ آوے۔ اور بغیر روزہ کے صحیح ہو جاتا ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ روزہ سے ہو کیونکہ وہ اسکے مقصد کو
جمع کرنے والا ہے اور اسکے نفس امارہ کے توڑنے کیلیے بہت مددگار ہے اور بہت لائق ہے
پیچھے نکلنے کیساتھ کہ وہ اسکو درپے ہے کیونکہ اعتکاف وہ ایک خاص مکان مین نفس کا
پابند ہونا ہے اور ایک شے کو لازم کرنا اور اُسپر ہمیشگی کرنا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا ہین یہ مورتین
جنپر تم ہمیشہ بیٹھنے والے ہو اور وہ ان سنتون سے ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے
اصحاب سے مروی ہین کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان سے اخیر
دہے مین اعتکاف کیا۔

ثم لم يزل على ذلك حتى توفاه الله تعالى وندب الصحابة
اليه فقال من اراد ان يعتكف فليعتكف العشر الاواخر
فاذا اعتكف ينبغي له ان يتشاغل بفعل يقربه الى الله
تعالى من قراءة القرآن والتسبيح والتهليل والتفكر ويجتنب
مما لا يعنيه من القول والفعل والعمل ويلزم الصمت
من غير ذكر الله ويجوز له التدريس واقراء القرآن لان ذلك
يتعدى نفعه الى غيره فهو اكثر ثوابا من اشتغاله بخاصة
نفسه ويجوز له الخروج من معتكفه لما لا بد له منه كالغسل
من الجنابة والاكل والشرب وقضاء حاجة الانسان من البول
والغائط وعند الخوف على نفسه من الفئة او المرض الشديد وغير ذلك

كتاب الحج

فاذا كملت في حقه شرائط الحج وجب عليه اداء الحج و
العمرة على الفور وهو ان يكون بعد سلامته حرا عاقلا
بالغا مستطيعا بالزاد والراحلة وتخلية الطريق من عدو
يمنعه وامكان السير اليه وهو اتساع الوقت لاداء الحج و
صحة البدن للامساك على الراحلة والاستطاعة
بالزاد والراحلة انما يكون بعد تحصيل النفقة لعياله
الى ان يعود الى الموضع لهم وقضاء الديون ان كانت
عليه وان يكون له كفاية بعد رجوعه من فضل مال او
اجرة عقار او ضيعة فان خالف وقصر بعياله وامتنع
من قضاء دينه وخرج الى الحج كان عاصيا ظالما لما شرط
عليه لما قال النبي صلى الله عليه وسلم كفى بالمرء اثما ان يضيع
من يقوت ثم ان سلم من المخالفة حتى قرن من الحج والعمرة
سقط عنه الفرض **فصل** فاذا بلغ الميقات الشرعي
وهو ذات عرق ان كان من اهل المشرق والجحفة ان
كان من اهل المغرب وذو الحليفة ان كان من اهل المدينة
ويلملم ان كان من اهل اليمن وقرن ان كان من اهل
نجد يغتسل ويتنظف ويتيمم ان لم يجد الماء ويتزر
بازار ويرتدي برداء ويكونان ابيضين نظيفين ويتطيب

پھر تو آپ ہمیشہ اسپر رہے یہانتک کہ آپ کو اللہ تعالی نے فوت کیا اور صحابہ کو اسکی طرف
رغبت دی پس فرمایا جو اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ اخیر دہے مین اعتکاف
بیٹھے پس جب اعتکاف بیٹھے تو اسکو لائق ہے کہ ایسے فعل کے ساتھ مشغول ہو
جو اسکو اللہ تعالے کو قریب کردے قرآن کے پڑھنے اور سبحان اللہ کہنے سے اور لا الہ الا اللہ کہنے سے
اللہ تعالی کی صفات مین فکر کرنے سے اور بچے اس چیز سے کہ اسکو مقصود نہین قول و فعل اور عمل سے
اور سوائے ذکر اللہ تعالی کے خاموشی کو لازم پکڑے اور جائز ہے اسکو علم پڑھانا اور قرآن پڑھانا
کیونکہ اس عبادت کا نفع اسکے غیر کی طرف متعدی ہوتا ہے تو یہ ثواب مین زیادہ ہے اسکے مشغول
ہونے سے ایسی عبادت مین کہ اسکے نفس کے ساتھ خاص ہے اور جائز ہے اسکے لیے اپنے اعتکاف کی جگہ سے
ایسی چیز کیلیے نکلنا کہ اس سے چارہ نہیں مثلا کھانے اور پینے کیلیے اور انسانی حاجت پورا کرنے کیلیے
پیشاب اور پاخانہ سے اور اپنے نفس پر فتنہ اور سخت بیماری کے خوف کے وقت اور سوائے اسکے اور ضرورت کے لیے

حج کے بیان کی کتاب

پس جب اسکے حق مین حج کی شرطین کامل ہوجائین تو اسپر حج اور عمرہ کا ادا کرنا
فی الفور واجب ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے اسلام کے بعد آزاد عاقل بالغ توشہ اور سواری کی
طاقت رکھنے والا ہو اور رستہ کا دشمن سے خالی ہونا جو اسکو منع کرے اللہ کی طرف سیر کرنے
کی طاقت ہونا اور وہ حج کے ادا کرنے کیلیے گنجایش وقت ہے اور سواری پر اپنے آپکے
نگاہ رکھنے کیلیے بدن کا تندرست ہونا اور توشہ اور سواری کی طاقت اپنے عیال کے
لیئے خرچ حاصل کرنے کے بعد ہے یہانتک کہ انکی طرف لوٹے اور انکے لیے رہنے کی جگہ حاصل
کرنے اور قرضون کے ادا کرنیکے کے بعد (توشہ اور سواری کی طاقت ہوتی ہے) بشرطیکہ
اسپر قرض ہون اور یہ کہ اسکے لیے کفایت ہو اسکے لوٹنے کے بعد کچھ مال یا غیر منقول
مال کی اجرت سے پس اگر اسنے ان شرائط کی مخالفت کی اور اپنے عیال کے حق مین قصور کیا
اور اپنے قرض کے ادا کرنے سے انکار کیا اور حج کو نکلا تو گنہ گار ظالم غضب کیا ہوا اللہ کا ہوگا
بہ سبب فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جنکو روزی دیتا ہے
ان کو ضایع کردے پس اگر مخالفت سے سلامت رہا یہانتک کہ حج اور عمرہ سے فارغ ہوا تو اتنے سے
فرض ساقط ہوگیا **فصل** پس جب پہنچے میقات پر پہنچے اور وہ ذات عرق ہے
اگر مشرق والون سے ہے اور جحفہ ہے اگر مغرب والون سے ہے اور ذوالحلیفہ ہے اگر
مدینہ والون سے ہے اور یلملم ہے اگر یمن والون سے ہے۔ اور قرن ہے اگر نجد
والون سے ہے تو نہائے اور پاکی حاصل کرے یا تیمم کرے اگر پانی نہ پاوے
اور ازار پہنے اور چادر اوڑھ لے۔ اور دونون کپڑے سفید اور پاکیزہ ہون
اور خوشبوئی لگائے

وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُحْرِمُ وَيَنْوِي الْإِحْرَامَ بِقَلْبِهِ وَيُلَبِّي بِالْعُمْرَةِ إِنْ كَانَ مُتَمَتِّعًا وَهُوَ الْأَفْضَلُ وَبِالْحَجِّ الْمُفْرَدِ أَوْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا وَيَشْتَرِطُ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ أَوِ الْحَجَّ أَوْ إِيَّاهُمَا جَمِيعًا فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي وَخَلِّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَيُلَبِّي وَصِفَةُ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ يَرْفَعُ بِذٰلِكَ صَوْتَهُ يَقُولُ ذٰلِكَ بَعْدَ الْإِحْرَامِ وَعَقِيبَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَفِي إِقْبَالِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَلِقَاءِ الرِّفَاقِ وَإِذَا عَلَا شَرَفًا أَوْ هَبَطَ وَادِيًا أَوْ سَمِعَ مُلَبِّيًا وَفِي مَسَاجِدِ الْحَرَامِ وَبِقَاعِهِ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو لِنَفْسِهِ بِمَا أَحَبَّ إِذَا فَرَغَ مِنَ التَّلْبِيَةِ

فَصْلٌ فَإِذَا أَحْرَمَ لَا يُغَطِّي رَأْسَهُ وَلَا يَلْبَسُ الْمَخِيطَ وَلَا الْخُفَّيْنِ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَزِمَهُ ذَبْحُ شَاةٍ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ إِلَّا الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ وَلَا يَتَطَيَّبُ فِي بَدَنِهِ وَثِيَابِهِ مِنْ أَنْوَاعِ الطِّيبِ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا غَسَلَهُ وَذَبَحَ شَاةً وَلَا يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَلَا يَحْلِقُ رَأْسَهُ فَإِنْ قَلَّمَ ثَلٰثَةَ أَظْفَارٍ أَوْ حَلَقَ ثَلٰثَ شَعَرَاتٍ مِنْ رَأْسِهِ أَوْ بَدَنِهِ فَعَلَيْهِ ذَبْحُ شَاةٍ فَإِنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَفِي كُلِّ ظُفْرٍ أَوْ شَعَرَةٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ وَلَا يَعْقِدُ النِّكَاحَ لِنَفْسِهِ وَلَا لِغَيْرِهِ وَيَحْرُمُ عَلَيْهِ الْإِسْتِمْتَاعُ بِالْمَرْأَةِ وَلَا يُبَاشِرُ الزَّوْجَةَ وَالْأَمَةَ فِي الْفَرْجِ وَدُونَ الْفَرْجِ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ بَطَلَ حَجُّهُ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ وَلَا يَسْتَمْنِي وَلَا يُكَرِّرُ النَّظَرَ فَإِنْ فَعَلَ فَأَمْنَى فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَهِيَ بَدَنَةٌ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ لِمَأْكُولٍ وَلَا مَا تَوَلَّدَ مِنْ مَأْكُولٍ وَغَيْرِ مَأْكُولٍ وَلَا يَأْكُلُ مِنْ صَيْدٍ لِأَجْلِهِ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ أَوْ دَلَّ عَلَيْهِ أَوْ أَعَانَ عَلَى نَجْشِهِ مِثْلُ أَنْ يُمْسِكَهُ أَوْ يُعِينَهُ بِسِكِّينٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَإِنْ فَعَلَ فَعَلَيْهِ جَزَاءُ مِثْلِهِ مِنَ النَّعَمِ فَإِنْ كَانَ الصَّيْدُ حَمَامَةً فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ وَإِنْ كَانَ حِمَارَ وَحْشٍ فَعَلَيْهِ بَقَرَةٌ وَإِنْ كَانَ بَقَرَةَ الْوَحْشِ وَأَوْعَالَهَا فَعَلَيْهِ

اور دو رکعت نماز پڑھے پھر احرام باندھے اور احرام کی نیت دل سے کرے اور عمرہ کا لبیک پکارے اگر تمتع کرنیوالا ہو اور یہی افضل ہے یا صرف حج کا یا حج اور عمرہ دونوں کا۔ اور شرط کرلے پس کہے یا اللہ میں ارادہ کرتا ہوں عمرہ کا یا حج کا یا دونوں کا اکٹھا پس یہ میرے لیے آسان کر اور مجھ سے قبول کر۔ اور میں حلال ہو جاؤں گا جہاں مجھکو تو بند کرے۔ اور لبیک پکارے۔ اور لبیک کی کیفیت یہ ہے حاضر ہوا میں تیرے لیے یا اللہ حاضر ہوا میں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوا ہوں میں تیرے لیے حمد اور نعمت تیری ہی لیے ہے اور ملک بھی تیرے لیے تیرا کوئی شریک نہیں اسکے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرے احرام باندھنے کے بعد اسکو کہے اور پانچوں نمازوں کے بعد اور رات اور دن کے آنے کے وقت اور ساتھیوں کی ملاقات کے وقت اور جب کسی بلندی کو چڑھے یا کسی وادی کو اترے یا لبیک پکارنے والے کو سنے اور عزت والی مسجدوں میں اور عزت والی جگہوں میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور دعا مانگے اپنے لیے اسچیز سے کہ دوست رکھتا ہے جب لبیک سے فارغ ہو

فصل پس جب احرام باندھے تو اپنے سر کو ڈھانکے اور سیا ہوا کپڑا اور موزے نہ پہنے پس اگر اسکو کرے تو ایک بکری ذبح کرنی لازم ہوگی مگر یہ کہ ازار اور نعلین نہ ملیں (تو سیا ہوا کپڑا اور موزے پہننے درست ہونگے) اور اپنے بدن اور کپڑوں میں ہر ایک قسم کی خوشبوئی نہ لگائے پس اگر اسکو جان بوجھکر کرے اسکو دھو ڈالے اور ایک بکری ذبح کرے اور اپنے ناخن نہ کٹائے اور اپنا سر نہ منڈائے پس اگر تین ناخن کٹا ڈالے یا اپنے سر یا اپنے بدن سے تین بال منڈ ڈالے تو اسپر ایک بکری کا ذبح کرنا واجب ہے پس اگر اس سے کم ہو تو ہر ناخن یا بال میں طعام سے ایک مد ہے اور نہ اپنے لیے اور نہ دوسرے کے لیے نکاح کرے اور اسکو آنا جانا حرام ہے اور بی بی اور لونڈی سے فرج اور غیر فرج میں مباشرت نہ کرے پس اگر کیا اسکو تو اسکا حج باطل ہوا جبکہ مباشرت جمرہ عقبہ میں کنکر مارنے سے پہلے ہوا اور قصداً منی نہ نکالے اور بار بار عورتوں کی طرف نظر نہ کرے۔ پس اگر کیا اور منی نکلی تو اسپر کفارہ ہے اور وہ ایک بکری کا ذبح کرنا ہے۔ اور ایسے شکار کو قتل نہ کرے کہ کھایا جاتا ہے اور نہ اس چیز کو جو کھائے جانے والے جانور سے یا نہ کھایا جانے والے جانور سے پیدا ہوتی ہے اور اسچیز کو نہ کھائے جو اسکے لیے شکار کی گئی ہو یا اسکی طرف اشارہ کیا یا اسپر راہنمائی کی یا اسکے ذبح پر اعانت کی مثلاً اسکو پکڑ رکھے یا اسکو چھری عاریۃ دے اور مثل اسکی پس اگر کیا تو اسپر اسکی مثل چارپایوں سے جنا دینی واجب ہے پس اگر شکار کبوتر ہو تو اسپر ایک بدنہ ہے اور اگر گورخر ہو تو اس پر ایک گائے ہے۔ اور اگر نیل گائے ہو اور اسکی قسم کی تو اس پر

بَقَرَةٌ وَإِنْ كَانَ ظَبْيًا أَوْ ثَعْلَبًا فَعَلَيْهِ عَنْزَةٌ وَإِنْ كَانَ ضَبُعًا
فَكَبْشٌ وَإِنْ كَانَ أَرْنَبًا فَعَنَاقٌ وَإِنْ كَانَ يَرْبُوعًا فَجَفْرَةٌ
وَفِي الضَّبِّ جَدْيٌ فِي الْكَبِيرِ كَبِيرٌ وَفِي الصَّغِيرِ صَغِيرٌ عَلَى
مِثْلِ مَا قِيلَ فِي جَمِيعِ الصِّفَاتِ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ حَمَامًا فَفِي كُلِّ
وَاحِدٍ شَاةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِثْلٌ فَقِيمَتُهُ يُرْجَعُ فِي مَعْرِفَةِ
ذَلِكَ إِلَى قَوْلِ عَدْلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَيَجُوزُ لَهُ ذَبْحُ الْحَيَوَانِ
الْإِنْسِيِّ وَأَكْلُهُ وَيَجُوزُ لَهُ قَتْلُ كُلِّ مَا فِيهِ مَضَرَّةٌ كَالْحَيَّةِ
وَالْعَقْرَبِ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ وَالسَّبُعِ وَالنَّمِرِ وَالذِّئْبِ وَ
الْفَهْدِ وَالْفَأْرَةِ وَالْغُرَابِ الْأَبْقَعِ وَالْحِدَأَةِ وَالْبُزَاةِ وَ
أَنْوَاعِهَا وَالنُّسُورِ وَالْبَقِّ وَالْبَرَاغِيثِ وَالْقُرَادِ وَالْأَوْزَاغِ
وَالدُّبَّابِ وَجَمِيعِ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ وَيَجُوزُ قَتْلُ النَّمْلَةِ عِنْدَ
الْأَذِيَّةِ وَكَذَلِكَ الْقُمَّلُ وَالصِّيبَانُ فِي إِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ
وَالْأُخْرَى عَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَا أَمْكَنَ وَلَا يَقْتُلُ صَيْدَ الْحَرَمِ
فَإِنْ قَتَلَهُ كَانَ حُكْمُهُ كَمَا ذَكَرْنَا فِي صَيْدِ الْإِحْرَامِ وَلَا يَقْطَعُ
أَشْجَارَ الْحَرَمِ وَلَا يَقْلَعُهَا فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ فِي الشَّجَرَةِ الْكَبِيرَةِ
بَقَرَةٌ وَالصَّغِيرَةِ بِشَاةٍ وَكَذَلِكَ صَيْدُ الْمَدِينَةِ وَشَجَرُهَا
يَحْرُمُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ جَزَاءَهُمَا سَلَبُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الثِّيَابِ وَ
يَكُونُ ذَلِكَ حَلَالًا لِمَنْ أَخَذَهُ **فَصْلٌ** فَإِنْ كَانَتْ
فِي الْوَقْتِ سَعَةٌ فَأَمْكَنَهُ دُخُولُ مَكَّةَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ
بِأَيَّامٍ فَالْمُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ غُسْلًا كَامِلًا وَيَدْخُلَهَا مِنْ
أَعْلَاهَا فَإِذَا بَلَغَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ دَخَلَ مِنْ بَابِ بَنِي شَيْبَةَ
وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ
أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اللَّهُمَّ
زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً وَ
بِرًّا وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَعَظَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ أَوِ اعْتَمَرَهُ تَعْظِيمًا
وَتَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا كَمَا هُوَ
أَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَعِزِّكَ وَجَلَالِكَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَلَّغَنِي بَيْتَهُ وَرَآنِي لِذَلِكَ أَهْلًا وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ دَعَوْتَنِي إِلَى حَجِّ بَيْتِكَ وَقَدْ

گائے ہے اور اگر ہرن یا لومڑی ہو تو اسپر ایک بکری ہے اور اگر گفتار ہو تو مینڈھا ہے
اور اگر خرگوش ہو تو بکری کا بچہ اور اگر خبگلی چوہا ہو تو بکری کا چار ماہہ بچہ ہے اور گوہ مین بکری
کا چھوٹا بچہ اور بڑی مین بڑا اور چھوٹے مین چھوٹا اسی طرح پر جو تمام صفتون مین
کہا گیا ہے اور اگر کبوتر ہو تو ہر ایک مین ایک بکری ہے پس اگر اسکی مثل نہ ہو
تو اُسکی قیمت واجب ہے اُسکے معلوم کرنے مین دو مسلمان عادلون کے قول
کی طرف رجوع کرے اور اُسکو حیوان انسی کا ذبح کرنا اور اُسکا کھانا جائز ہے اور
اسکو مارنا ہر اُس چیز کا جس سے ضرر ہو جائز ہے جیسے سانپ اور بچھو اور کتا اور درندہ
اور چیتا اور بھیڑیا اور درندہ اور چوہا اور ابلق کوّا اور چیل اور باز اور اُسکی تمام
قسمین اور زنبور اور مچھر اور پسو اور چیچڑی اور چھپکلی اور مکھی اور زمین کی رہنے
والی تمام چیزین اور جائز ہے چیونٹی کا قتل کرنا ایذا دینے کے وقت۔ اور اسی
طرح جوئین اور اُنکے انڈے دو روایتون سے ایک مین اور اُسپر لائق ہے کہ جس چیز
سے اُسے قدرت ہو صدقہ کرے اور حرم کے شکار کو قتل نہ کرے پس اگر اُسکو
قتل کرے تو اُسکا حکم وہی ہوگا جیسے کہ ہم نے احرام کے شکار مین بیان کیا
اور حرم کے درختون کو قطع نہ کرے اور نہ اکھاڑے پس اگر اُسکو کیا تو بڑے درخت کے بدلے
گائے کا ضامن ہوگا اور چھوٹے درخت کے بدلے بکری کی اسیطرح مدینہ کا شکار اور
اُسکے درخت اُسپر حرام ہین مگر یہ کہ اُسکی جزا اُسکے کپڑے اتار لینے ہین اور وہ کپڑے
اُس شخص کو جس نے اُسکو پکڑا حلال ہوتے ہین **فصل** پس اگر وقت مین
فراخی ہو اور اُسکو مکہ مین داخل ہونا عرفہ کے دن سے پہلے چند دن ممکن ہو
تو اُسکو مستحب ہے کہ کامل غسل کرے اور اُس مین اوپر کی جانب سے داخل ہو
پس جب مسجد حرام مین پہونچے تو بنی شیبہ کے دروازہ سے داخل ہو۔ اور
بیت اللہ کو دیکھتے وقت اپنے ہاتھون کو اٹھائے اور کہے یا اللہ تو ہی سب نقصانون
سے سلامت ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے ہمکو زندہ رکھ یا اللہ اس گھر کو
تعظیم اور بزرگی اور خوبی اور ڈر اور نیکی مین بڑھا دے۔ اور اُس شخص کو جس نے
اُسکی بزرگی اور عظمت کی ان لوگون مین سے جنہون نے اُسکے حج یا عمرہ کیا
تعظیم اور شرافت اور بزرگی اور ہیبت مین بڑھا دے۔ اور سب تعریف اللہ کو ہے
بہت جیسے کہ وہ اُسکا اہل ہے اور جیسے کہ تیری ذات کی بزرگی اور تیری عزت
اور جلال کے لیے لائق ہے۔ سب تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھکو اپنے گھر
پہونچایا اور مجھ کو اُسکا اہل دیکھا۔ اور سب تعریف ہر حال مین اللہ ہی کو ہے
یا اللہ تو نے اپنے گھر کے حج کی طرف بلایا اور تحقیق

جِئْنَاكَ لَهٰذَا اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَاعْفُ عَنِّيْ وَ
اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَرْفَعُ بِذٰلِكَ صَوْتَهٗ
ثُمَّ يَطُوْفُ لِلْقُدُوْمِ وَيَضْطَبِعُ بِرِدَآئِهٖ وَيَكْشِفُ كَتِفَهُ
الْاَيْمَنَ وَيَسْتَرُ الْاَيْسَرَ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَيَسْتَلِمُهٗ
بِيَدِهٖ وَيُقَبِّلُهٗ اِنْ اَمْكَنَهٗ وَاِلَّا اسْتَلَمَهٗ وَقَبَّلَ يَدَهٗ فَاِنْ
لَمْ يَسْتَطِعْ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَيْهِ وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ
اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَآءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا
لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَطُوْفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ
وَهُوَ اَنْ يَّجْعَلَ الْبَابَ اِلٰى جِهَةِ يَمِيْنِهٖ فَيَمْضِيْ اِلَى الرُّكْنِ الَّذِيْ عَلَيْهِ
مِيْزَابُ الْبَيْتِ مُسْرِعًا وَهُوَ السَّعْيُ الشَّدِيْدُ مَعَ تَقَارُبِ
الْخُطَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ اسْتَلَمَهٗ وَلَمْ يُقَبِّلْهُ فَاِذَا
بَلَغَ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ عَدَّ ذٰلِكَ شَوْطًا وَّاحِدًا ثُمَّ يَطُوْفُ
كَذٰلِكَ ثَانِيًا وَّثَالِثًا قَائِلًا فِيْ خِلَالِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ثُمَّ يُخَفِّفُ
مَشْيَهٗ وَيُقَارِبُ خُطَاهُ فَيَمْشِيْ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فِي الْاَرْبَعَةِ
الْبَاقِيَةِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ عَمَّا تَعْلَمُ
وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَيَدْعُوْ بِمَا اَرَادَ
مِنْ خَيْرَيِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ نَاوِيًا لِّذٰلِكَ
طَاهِرًا مِّنَ الْاَحْدَاثِ وَالْاَنْجَاسِ سَاتِرًا لِّلْعَوْرَةِ لِاَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ اِلَّآ
اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَبَاحَ فِيْهِ النُّطْقَ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ خَلْفَ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ قُلْ يٰٓاَيُّهَا
الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى
الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَيَسْتَلِمُهٗ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّفَا مِنْ بَابِهٖ
وَيَرْقٰى عَلَيْهِ اِلٰى حَيْثُ يُمْكِنُهٗ رُؤْيَةُ الْكَعْبَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ
ثَلٰثًا وَّيَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ

آئی ہم تیرے پاس لیکے یہ یا اللہ مجھ سے قبول کر اور مجھ سے معاف کر اور میرا تمام حال
درست کر دے کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ اب اس دعا کے ساتھ اپنی آواز کو بلند
کرے پھر طواف قدوم یعنے آنے کا کرے اور چادر سے اضطباع کرے پھر اپنے داہنے کندھے
کو ننگا کرے اور بائیں کو ڈھانپ لے پھر حجر اسود کی طرف آگے ہو پھر اسکو اپنے ہاتھ سے
چھوئے اور اسکو چومے اگر اسکی طاقت ہو ورنہ اسکو چھوئے اور اپنے ہاتھ کو چومے اور
اگر ازدحام ہو تو اپنے ہاتھ سے اسکی طرف اشارہ کرے اور کہے اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے
یا اللہ تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے عہد کو پورا کیا اور تیرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتا ہوں اور طواف کرے اپنی داہنی جانب سے
اور وہ یہ کہ بیت اللہ کے دروازے کی طرف لوٹے اور اس پتھر کی طرف جس پر بیت اللہ کا پرنالہ
ہے جلدی کرتے ہوئے گذرے اور وہ تیزی سے دوڑنا ہے باوجود نزدیک ہونے قدموں کے
یہاں تک کہ جب رکن یمانی کے پاس پہونچے تو اسکو چھوئے اور اسکو بوسہ نہ دے اور جب حجر
اسود کو پہونچے تو اسکو ایک پھیرا شمار کرے پھر اسیطرح دوسری تیسری بار۔ ان تمام
پھیروں میں یہ کہتا ہوا طواف کرے۔ یا اللہ اسکو حج مقبول اور سعی مشکور اور گناہ
معاف کیا گیا کر دے۔ پھر اپنی رفتار کو آہستہ کرے اور اپنے قدموں کو نزدیک نزدیک
کرے پھر باقی چار پھیروں میں اپنی رفتار پر چلے اور ان میں کہے اے میرے پروردگار
بخش اور رحم کر اور معاف کر اس چیز سے جو تو جانتا ہے اور تو نہایت عزت والا اور
بزرگی والا ہے۔ یا اللہ ہمارے ہمکو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہمکو
دوزخ کے عذاب سے بچا اور دنیا اور آخرت کی بھلائی سے جس چیز سے چاہے دعا کرے
اور چاہیے کہ اسکے لیے نیت کرنے والا ہو درحالیکہ پلیدی شرعی اور پلیدی حسی
سے پاک ہو اپنی شرمگاہ کو ڈھانپنے والا ہو کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
طواف کرنا بیت اللہ کا نماز ہے مگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسمیں بولنا مباح کر دیا ہے
پس جب اس سے فارغ ہو تو دو رکعت نماز ہلکی مقام ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام
کے پیچھے پڑھے پس پہلی رکعت میں پیچھے فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون
پڑھے اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پھر حجر اسود کی طرف لوٹے
اور اسکو چھوئے پھر اسکے دروازے سے صفا کی طرف نکلے اور اس پر چڑھے
اس جگہ تک کہ اسکو کعبہ کا دیکھنا ممکن ہو پھر تین دفعہ اللہ اکبر کہے
اور کہے سب تعریف اللہ ہی کو ہے اس چیز پر جو ہمکو ہدایت کی۔
سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسنے
اپنے وعدے کو سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی لشکر مین کو ہٹا دیا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ
كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ يَنْزِلُ وَيَمْشِيْ وَيَدْعُوْ ثَانِيًا وَثَالِثًا ثُمَّ يَنْزِلُ
مَاشِيًا حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمِيْلِ الْاَخْضَرِ الْمُنْصَبِ
عِنْدَ الْمَسْجِدِ مَا قَدْرُهُ سِتَّةُ اَذْرُعٍ ثُمَّ يَسْرَعُ فِي الْمَشْيِ حَتّٰى
يَبْلُغَ اِلَى الْمِيْلَيْنِ الْاَخْضَرَيْنِ ثُمَّ يَخُفُّ مَشْيَهُ اِلٰى اَنْ
يَبْلُغَ الْمَرْوَةَ فَيَرْقٰى عَلَيْهَا فَيَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا ثُمَّ
يَنْزِلُ وَيَمْشِيْ فِيْ مَوْضِعِ مَشْيِهٖ وَيَسْعٰى فِيْ مَوْضِعِ سَعْيِهٖ
اِلٰى اَنْ يَصِيْرَ اِلَى الصَّفَا ثُمَّ كَذٰلِكَ فَيَعُدُّ سَبْعًا يَبْدَءُ بِالصَّفَا
وَيَخْتِمُ بِالْمَرْوَةِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ مُتَطَهِّرًا كَمَا ذَكَرْنَا فِي الطَّوَافِ
بِالْبَيْتِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ حَلَقَ اَوْ قَصَّرَ اِنْ كَانَ مُتَمَتِّعًا
وَلَمْ يَكُنْ قَدْ سَاقَ هَدْيًا وَفَعَلَ مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ فَاِذَا
كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَهُوَ الثَّامِنُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَحْرَمَ
مِنْ مَكَّةَ لِلْحَجِّ فَيَاْتِيْ مِنًى فَيُصَلِّيْ بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ وَيَبِيْتُ بِهَا ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
دَفَعَ مَعَ النَّاسِ اِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ
خَطَبَ الْاِمَامُ خُطْبَةً يُعَلِّمُ النَّاسَ فِيْهَا مَا يَنْبَغِيْ اَنْ
يَّفْعَلُوْهُ مِنَ الْوُقُوْفِ وَمَوْضِعِهٖ وَوَقْتِهٖ وَدَفْعِهٖ مِنْ
عَرَفَاتٍ وَالصَّلٰوةِ بِمُزْدَلِفَةَ وَالْمَبِيْتِ بِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ
رَمْيِ الْجِمَارِ وَالنَّحْرِ وَالْحَلْقِ وَالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ دَنَا مِنَ
الْاِمَامِ فِيْمَا يَقُوْلُ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَ الْاِمَامِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَجْمَعُ
بَيْنَهُمَا بِاِقَامَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ اِلَى جَبَلِ الرَّحْمَةِ وَ
الصُّخَرَاتِ بِقُرْبِ الْاِمَامِ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيَقِفُ هُنَاكَ
وَيُكْثِرُ فِي الدُّعَاءِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَيَنْبَغِيْ اَنْ
يَّكُوْنَ اَكْثَرُ ذِكْرِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ
فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ فَاِنَّهُ اَلْوَقْتُ
مَعَ الْاِمَامِ نَهَارًا فَاِنْ اَدْرَكَهُ بَعْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ مِنَ الْمَوْقِفِ
قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ الثَّانِيْ مِنْ لَيْلَةِ النَّحْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْوُقُوْفَ

سوا اللہ کے کوئی معبود نہین اور ہم بجز اُسکے کسی کی عبادت نہین کرتے اُسکے واسطے
دین کو خالص کرنے والے ہین اگرچہ کافر برا مانین پھر آوے اور لبیک کہے اور دوسری
تیسری دفعہ دعا کرے پھر آہستہ چلتا ہوا یہان تک کہ درمیان اسکے اور درمیان میل سبز کے
جو کھڑا کیا گیا ہے مسجد کے پاس تقریبا چھ ہاتھ کا فاصلہ ہو پھر چلنے مین جلدی
کرے یہان تک کہ دو میل سبز کو پہونچے پھر اپنی رفتار کو ہلکا کرے یہانتک کہ
مروہ کو پہونچے اور اُسپر چڑھے اور جیسے صفا پر کیا تھا اُسپر بھی ویسا ہی کرے
پھر اترے اور اپنے چلنے کی جگہ مین چلے اور اپنے دوڑنے کی جگہ مین دوڑے
یہان تک کہ صفا کو واپس جاوے پھر اسیطرح کرے اور سات بار گنے صفا سے
شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے اور چاہیے کہ پاک ہو جیسے کہ ہمنے بیت اللہ کے
طواف مین ذکر کیا ہے پس جب اُس سے فارغ ہو تو سر منڈوائے یا کتروائے اگر تمتع
کرنیوالا ہو اور اپنے ساتھ ہدی کو نہ لایا ہو اور جو حلال شخص کرتا ہے ویسا ہی کرے
اور جب ترویہ کا دن ہو اور وہ ذی الحجہ کی آٹھوین تاریخ ہے تو مکہ سے حج کے لیے احرام باندھے
اور منا مین آوے اور اُسمین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے اور اسی میں
رات گذارے پھر صبح کی نماز پڑھے پس جب سورج طلوع ہو تو لوگون کے ساتھ
عرفہ مین کھڑے ہونے کی جگہ کی طرف روانہ ہو پس جب سورج ڈھلے تو امام
خطبہ پڑھے اُسمین لوگون کو جو کچھ انکو کرنا چاہیے سکھلاوے کھڑے ہونے اور
اُسکی جگہ سے اور اسکے وقت سے اور اُسکے روانہ ہونے سے اور مزدلفہ مین نماز پڑھنے
سے اور اسمین رات گذارنے سے اور سوائے اسکے سنگریزے چلانے اور قربانی کرنے اور
سر منڈانے سے اور بیت اللہ کا طواف کرنے سے امام سے نزدیک ہو اور جو کچھ کہے اُسکو
یاد رکھے پھر امام کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے دونو کو جمع کرے اور ہر ایک نماز کے لیے
اقامت کہے پھر جبل رحمت اور سنگریزون کی طرف آگے ہو نزدیک امام کے تاکہ
قبلے کو سامنے ہو پس اُس جگہ کھڑا ہو اور کوشش کرے دعا کرنے اور اللہ غالب
بزرگ کی ثنا کہنے مین اور چاہیے کہ اُسکا زیادہ ذکر اس کلمہ کا ہو سوائے اللہ کے کوئی
معبود نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کا ملک ہے اور اُسی کو تعریف ہے
زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہین مریگا اُسی کے ہاتھ مین نیکی ہے اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ میرے دل مین نور کر دے اور میری آنکھ مین نور کر دے
اور میرے کان مین نور کر دے اور میرے کام کو آسان کر دے پس اگر امام کے ساتھ دن
مین کھڑا ہونا اس سے فوت ہو گیا اور امام کے موقف سے نکل جانے کے بعد اسکو پایا پہلے
اس سے کہ دوسری فجر نحر کی رات سے طلوع ہو تو بے شک اُسنے کھڑا ہونے کو پا لیا

وَإِلَّا فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَإِنْ دَفَعَ مَعَ الْإِمَامِ إِلَى طَرِيقِ مُزْدَلِفَةَ
يَكُونُ عَلَى التُّؤَدَةِ وَالسُّكُونِ وَالْوَقَارِ فَإِذَا وَصَلَ مُزْدَلِفَةَ
صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمَاعَةً أَوْ مُنْفَرِدًا إِنْ فَاتَتْهُ
مَعَ الْإِمَامِ ثُمَّ حَطَّ رَحْلَهُ فَيَبِيتُ هُنَاكَ وَيَأْخُذُ مِنْهَا حَصَى
الْجِمَارِ أَوْ مِنْ حَيْثُ يَتَيَسَّرُ لَهُ ذَلِكَ وَعَدَدُهَا سَبْعُونَ حَصَاةً وَقَدْرُهَا
أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ مِنَ الْحِمَّصِ وَأَصْغَرَ مِنَ الْبُنْدُقِ وَ
يُسْتَحَبُّ أَنْ يَغْسِلَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الْفَجْرَ إِذَا أَصْبَحَ وَيَجْتَهِدُ أَنْ
يَتَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ يَأْتِي الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَيَقِفُ عِنْدَهُ فَيُكْثِرُ الْحَمْدَ
لِلَّهِ وَالثَّنَاءَ عَلَيْهِ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّكْبِيرَ وَالدُّعَاءَ وَالْأَوْلَى أَنْ
يَقُولَ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ كَمَا أَوْقَفْتَنَا فِيهِ فَأَرَيْتَنَا إِيَّاهُ فَوَفِّقْنَا
لِإِدْرَاكِكَ كَمَا هَدَيْتَنَا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا بِقَوْلِكَ
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى غَفُورًا
رَحِيمًا فَإِذَا أَضَاءَ النَّهَارُ وَأَسْفَرَ دَفَعَ إِلَى مِنًى وَأَسْرَعَ فِي
وَادِي مُحَسِّرٍ فَإِذَا وَصَلَ إِلَى وَادِي مِنًى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بِسَبْعِ
حَصَيَاتٍ مُكَبِّرًا فِي أَثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ رَافِعًا يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى
بَيَاضُ إِبْطَيْهِ كَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
فَعَلَ كَذَلِكَ وَسَكَتَ عَنِ التَّلْبِيَةِ عِنْدَ أَوَّلِ حَصَاةٍ يَرْمِيهَا
وَيَكُونُ رَمْيُهُ هَذَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الزَّوَالِ
وَفِيمَا بَعْدَ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بَعْدَ الزَّوَالِ فَإِذَا
رَمَى نَحَرَ هَدْيَهُ إِنْ كَانَ مَعَهُ وَحَلَقَ
أَوْ قَصَّرَ جَمِيعَ رَأْسِهِ وَإِنْ كَانَتِ امْرَأَةً قَصَّرَتْ مِنْ شَعْرِهَا
بِقَدْرِ الْأُنْمُلَةِ ثُمَّ يَمْضِي إِلَى مَكَّةَ وَيَغْتَسِلُ وَيَتَوَضَّأُ فَيَطُوفُ
طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَيَأْتِيهِ بِالنِّيَّةِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ
فَإِذَا فَرَغَ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِنْ أَرَادَ لِأَنَّ السَّعْيَ
قَدْ سَقَطَ عَنْهُ بِفِعْلِهِ فِي طَوَافِ الْقُدُومِ ثُمَّ قَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ
شَيْءٍ مِنْ مَحْظُورَاتِ الْإِحْرَامِ فَصَارَ حَلَالًا كَمَا كَانَ قَبْلَ
الْإِحْرَامِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ إِلَى زَمْزَمَ فَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ
عِنْدَ شُرْبِهِ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا عِلْمًا نَافِعًا وَ
رِزْقًا وَاسِعًا وَرِيًّا وَشِبَعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَاغْسِلْ بِهِ

وَإِلَّا فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَإِنْ دَفَعَ مَعَ الْإِمَامِ إِلَى طَرِيقِ مُزْدَلِفَةَ

ورنہ اسکا حج فوت ہوا پس اگر امام کے ساتھ مزدلفہ کے رستہ کی طرف جاوے
تو آہستگی اور آرام اور وقار پر ہو اور جب مزدلفہ مین پہونچے تو اسمین امام کے
ساتھ مغرب اور عشا کی نماز باجماعت پڑھے یا اکیلے پڑھ لے اگر امام کے ساتھ
اس سے فوت ہوگئی ہو پس اپنے اسباب کو اتارے اور وہان رات کاٹے اور اسجگہ سے کنکر چلانے
کی کنکریان پکڑے یا جس جگہ سے اسکو میسر ہو اور گنتی مین ستر لے اور اسکا اندازہ
یہ ہے کہ چنے سے بڑا ہو اور غلیلہ سے چھوٹا ہو اور مستحب ہے کہ اسکو دھو لے پھر جب صبح
ہو فجر کی نماز پڑھے اور اسکو اندھیرے مین پڑھنے کی لیے کوشش کرے پھر
مشعر الحرام کو آئے اور اسکے نزدیک ٹھیرے پس اللہ کی حمد اور اسکی تعریف
تہلیل اور تکبیر اور دعا زیادہ کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنی دعا مین کہے یا اللہ جیسے
تو نے ہمکو اسمین کھڑا کیا ہے اور اسکو تو نے دکھایا ہے تو ہمکو اپنے ذکر کی توفیق دے
جیسے تو نے ہمکو ہدایت کی اور بخش ہمکو اور ہمپر رحم کر جیسے تو نے ہمکو اپنے قول سے
وعدہ فرمایا ہے اور تیرا کہنا ٹھیک ہے فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ غَفُورًا رَحِيمًا تک
اور جب دن روشن ہو اور خوب صبح ہو تو منا کو لوٹے اور وادی محسر مین تیزی
کرے پس جب وادی منا کو پہونچے جمرہ عقبہ کو سات سنگریزے چلائے ہر سنگریزے
کے پیچھے تکبیر کہتا ہوا اپنے ہاتھون کو اٹھائے ہوئے یہانتک کہ اسکی بغلون کی
سفیدی دکھلائی دے جیسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے
اسیطرح سنگریزے چلائے اور پہلا سنگریزہ چلانے کے وقت لبیک کہنے سے
خاموش رہے اور یہ کنکر چلانا اسکا طلوع شمس سے پیچھے اور زوال سے پہلے ہو
اور اس سے پیچھے ایام تشریق سے زوال کے بعد اور جب کنکر پھینکنے سے فارغ ہو
تو ہدی کو ذبح کرے اگر اسکے ساتھ ہو اور سر منڈوائے یا اپنے تمام سر کو کتروائے
اور اگر عورت ہو تو اپنے بالون سے پورون کے برابر کتروائے پھر مکہ کو چلے اور نہائے
اور وضو کرے پھر طواف زیارت کرے اور اسکو نیت سے معین کرے اور دو رکعت نماز پیچھے
مقام ابراہیم ع کے پڑھے پس جب فارغ ہو تو صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے
اگر ارادہ کرے اور چونکہ وہ طواف قدوم مین دوڑ چکا تھا اسلیے دوڑنا اس سے
ساقط ہوگیا پھر اسکے لیے احرام کے ممنوعات سے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے اور حلال
ہوگیا جیسے پہلے احرام کے تھا پھر زمزم کی طرف آگے ہو اور اسکا پانی پیے
اور اسکے پینے کے وقت کہو ساتھ نام اللہ کے یا اللہ اسکو ہمارے لیے علم
نافع کر اور رزق فراخ اور سیراب ہونا اور پیٹ بھرنا اور شفا ہر بیماری
سے کر دے اور میرے دل کو ساتھ اسکے دھو ڈال

قلبی واملاءہ من خشیتک ثم یرجع الی منی فیبیت بها
ثلث لیال ان فیرمی الجمرات الثلث فی ایام التشریق علی ما ذکرنا
کل یوم بالحد وعشرین حصاۃ کل جمرۃ سبع حصیات فیبدا
بالجمرۃ الاولی وهی ابعد الجمرات من مکۃ مما یلی مسجد الخیف
فیجعلها عن یسارہ ویستقبل القبلۃ فاذا رماها تقدم
عنها یسیرا لئلا یصیبه حصی غیرہ فیقف هناک داعیا لله عز
وجل بعد قراءۃ سورۃ البقرۃ ان امکنه ثم یرمی الجمرۃ
الوسطی فیجعلها عن یمینه ویستقبل القبلۃ فیدعو کالاولی
ثم یرمی الجمرۃ الاخیرۃ وهی جمرۃ العقبۃ فیجعلها عن یمینه
وینزل الی الوادی ویکون مستقبلا الی القبلۃ ولا یقف
هناک ثم یفعل فی الیوم الثانی والثالث کذلک وان احب
ان یعجل ولا یرمی فی الیوم الثالث دفن ما بقی معه من الحصی
هناک ویخرج قاصدا الی مکۃ فیاتی الابطح فیصلی هناک الظهر
والعصر والمغرب والعشاء ثم ینام یسیرا ثم یدخل مکۃ
فیقیم بها او غیرها من المواضع کالزاهر والابطح واذا
اراد ان یدخل البیت یکون حافیا ویصلی فیه نفلا و
یشرب من ماء زمزم ویتوی منه وینوی ما احب من العلم
والمغفرۃ والرضوان لقوله علیه السلام ماء زمزم لما شرب
له ویکثر الاعتماد والنظر الی الکعبۃ لما روی فی بعض
الاخبار ان النظر الیها عبادۃ ثم لا یخرج حتی یودع
البیت فیطوف به سبعا ثم یقف بین الرکن والباب
یدعو فیقول اللهم هذا بیتک وانا عبدک وابن عبدک
وابن امتک حملتنی علی ما سخرت لی من خلقک وسیرتنی
فی بلادک حتی بلغتنی بنعمتک واعنتنی علی قضاء
نسکی فان کنت رضیت عنی فازدد عنی رضا وقبلا فمن
علی الان قبل تباعدی عن بیتک هذا اوان انصرافی
ان اذنت لی غیر مستبدل بک ولا ببیتک ولا راغب عنک
ولا عن بیتک اللهم فاصحبنی العافیۃ فی بدنی و
الصحۃ فی جسمی والعصمۃ فی دینی واحسن منقلبی وارزقنی

اور اسکو اپنے دہنے کندھے پر کرکے پھر منا کو واپس کرے اور اسمین تین رات کاٹے پھر تینون
جمرون کو ایام تشریق مین کنکر چلائے اس طرح پر جو ہمنے ذکر کیا ہر دن مین
اکیس سنگریزے ہر جمرہ کو سات کنکر ہاری پہلے جمرہ سے شروع کرے اور وہ کہ سب
سب جمرون سے دور ہے جو مسجد خیف کے متصل ہے پس اسکو اپنی بائین جانب
کرے اور قبلہ کو متوجہ ہو پس جب اسکو چلائے تو اس سے ہتو ڑا آگے
بڑہے تاکہ اور کا کنکر اسکو نہ لگے پس وہان اللہ غالب بزرگ سے دعا
کرتے ہوئے سورہ بقرہ کے مقدار ٹہیرے اگر ممکن ہو پھر جمرہ وسطے کو
کنکر چلائے پس اسکو اپنی داہنی طرف کرے اور قبلہ کو متوجہ ہو اور پہلے
کی طرح دعا مانگین پھر پچھلے جمرہ کو چلائے اور وہ جمرہ عقبہ ہے پس اسکو اپنی
داہنی جانب کرے اور وادی کو اترے قبلہ کو منہ کرتے ہوئے اور اسکے نزدیک
ٹہیرے پس دوسرے اور تیسرے دن ایسا ہی کرے اور اگر جلدی کرنے کو دوست
رکہے اور تیسرے دن مین نہ چلائے تو وہان دفن کردے جو سنگریزے اسکے
پاس باقی رہے ہون اور مکہ کو قصد کرتے ہوئے نکلے پس وادی ابطح کو آئے
اور وہان ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشا کی نماز پڑہے پھر تہوڑا سا سو رہے
پھر مکہ مین داخل ہو اور اسمین یا اسکے سوا دوسری جگہون مین سے کسی جگہ اقامت کرے
مثل زاہر اور ابطح کی اور جب خانہ کعبہ مین داخل ہونے کا ارادہ کرے تو ننگے پاؤن ہو
اور اسمین نفل نماز پڑہے اور زمزم کے پانی سے پیئے اور اس سے سیر ہو اور جس چیز کو
دوست رکہتا ہے علم اور بخشش اور خدا کی رضامندی سے اسکی نیت کرے پھر بیت اللہ
کی طرف نظر کرنا عبادت ہے پھر نکلے یہان تک کہ بیت اللہ کو وداع کرے پھر اسکے سات
سات طواف کرے پھر رکن یمانی اور دروازہ مین کہڑا ہو اور دعا کرے پھر کہے یا اللہ
یہ تیرا گہر ہے اور مین تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہون تو نے مجہکو کر
چیز پر اٹہایا جو تو نے اپنی پیدایش سے میرے تابع کیا اور تو نے مجہکو اپنے شہرون مین کا سیر کرایا
یہانتک کہ تو نے مجہکو اپنی نعمت سے پہونچایا اور تو نے میری قربانی کے ادا کرنے پر میری مدد
پس اگر تو مجہسے راضی ہوا تو مجہپر اپنی رضامندی کو زیادہ کر اور اگر راضی نہین ہے تو اب مجہپر
احسان فرما پہلے اس سے کہ مین تیرے اس گہر سے جدا ہون یہ میرے واپس جانے کا وقت ہے اگر تو مجہکو
اذن دے اس حال مین کہ مین تجہسے اور تیرے گہر سے بدل کرنیوالا نہین اور نہ تجہسے اور نہ تیرے گہر سے
پھیرنیوالا ہو یا اللہ عافیت کو میرے دین مین اور صحت کو میرے جسم مین اور پاکیزگی کو میرے دین مین ہمیشہ کے واسطے
نیک کردے اور

[illegible]

طاعتك ما ابقيتني واجمع لي خير الدنيا والآخرة انك
على كل شيء قدير وما زاد على ذلك من الدعاء من خير
الدنيا والآخرة كان حسنا ثم يصلي على النبي صلى الله عليه
وسلم ولم يعم بعد ذلك بمكة فان اقام اعاد الطواف و
والا ذبح شاة **فصل** وان كان في الوقت ضيق
وخاف فوت الوقوف بعرفات فان احرم من الميقات
بدا بعرفات فوقف هناك ثم دفع منها بعد غروب الشمس
فيفعل ما قلنا من البيتوتة بمزدلفة ثم الرمي بمنى ثم
اذا دخل مكة طاف طوافين ينوي بالاول القدوم وبالثاني
الزيارة ثم يسعى بين الصفا والمروة ثم يحل له كل
شيء ثم يعود الى منى للرمي في الايام الثلاث ثم يتم
الافعال على ما تقدم ذكره **فصل** وصفة العمرة ان
يحرم لها من الميقات الشرعي الذي تقدم ذكره بعد
ان يغتسل ويتطيب ويصلي ركعتين فيطوف بالبيت
سبعا ويسعى بين الصفا والمروة ويقصر او يحلق ثم يحل
منها ان لم يكن ساق هديا وان كان بمكة خرج الى
التنعيم فيحرم منه فيفعل كذلك **فصل** ولا
يبطل الحج الا بالوطء في الفرج او دون الفرج مع الانزال
واركان الحج اربعة الاحرام والوقوف وطواف الزيارة
والسعي وعن الشيخ رحمه الله لها ركنان احدهما الوقوف
بعرفة والثاني الطواف بالبيت والصحيح الاول واذا ترك
واحدا من هذه الاركان كان حجه ناقصا وعليه الاتيان
به اما في سنته واما في العام المستقبل ياتي به محرما
ولا يجبره دم بحال **واما** واجباته فخمسة وهي
المبيت بمزدلفة الى ما بعد نصف الليل والمبيت
بمنى والرمي والحلاقة وطواف الوداع فان ترك واحدا
منها جبره بدم وهو شاة كما قلنا في ترك الواجبات
في الصلوة يجبره بسجود السهو **واما** مسنوناته
فخمسة عشر وهي الاغتسال للاحرام ولدخول مكة و

اور اپنی طاعت مجھکو بخش جب تک تو مجھکو باقی رکھے اور میرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی
کو اکٹھا کردے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اور جو کچھ اس دعا میں دنیا اور آخرت کی بھلائی
سے زیادہ کرے بہتر ہوگا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکے بعد مکہ میں
ٹھیرے اور اگر ٹھیرے تو طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف کرے تو بکری ذبح
کرے **فصل** پس اگر وقت میں تنگی ہو اور عرفات میں وقوف کے فوت ہونے
سے خوف کرے پس اگر میقات سے احرام باندھے تو عرفات سے شروع کرے اور وہاں ٹھیرے
پھر وہاں سے غروب آفتاب کے پیچھے روانہ ہو تو جو کچھ ہمنے مزدلفہ میں رات کاٹنے سے منا
میں کنکریاں چلانے سے بیان کیا وہی کرے پھر جب مکہ میں داخل ہو تو دو طواف
کرے پہلے طواف میں طواف قدوم کی نیت کرے اور دوسرے میں طواف زیارت کی
پھر صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے پھر اسکے لیے ہر چیز حلال ہو جاویگی پھر تین
دنوں میں منا کی طرف کنکریاں چلانے کے لیے لوٹے پھر افعال حج کو تمام کرے اس طریق
پر جسکا آگے ذکر ہو چکا ہے **فصل** اور عمرہ کی صفت یہ ہے کہ میقات شرعی سے
احرام باندھے جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہے بعد اسکے کہ نہائے اور خوشبو لگائے اور
دو رکعت نماز پڑھے پس بیت اللہ کا سات بار طواف کرے اور صفا اور مروہ کے درمیان
دوڑے اور سر کتروائے یا منڈائے پھر اس سے حلال ہو جائے اگر ہدی (یعنے جانور
قربانی) نہیں لایا اور اگر مکہ میں ہو تو (مقام) تنعیم کی طرف نکلے اور اس سے
احرام باندھے پھر ویسا ہی کرے **فصل** اور حج باطل نہیں ہوتا مگر فرج میں وطی
کرلینے یا سوائے فرج کے بشرطیکہ انزال ہو۔ اور حج کے رکن چار ہیں احرام
اور عرفات میں کھڑا ہونا اور طواف زیارت اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا
اور شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اسکے دو رکن ہیں ایک عرفات میں کھڑا ہونا۔ اور
دوسرا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صحیح پہلا قول ہے۔ پس جب ان کنوں سے
ایک کو ترک کرے تو اسکا حج ناقص ہوگا اور اسپر اسی سال میں دوسری دفعہ
حج کرنا واجب ہے یا سال آیندہ میں اسکو احرام باندھ کر ادا کرے اور کسی
حال میں اس نقصان کو دم دینا یعنے جانور ذبح کرنا کفایت نہیں کرتا **اور لیکن**
اسکے واجب پس پانچ ہیں اور وہ مزدلفہ میں نصف رات سے بعد تک رات کاٹنا ہے اور منا
میں رات گذارنا اور کنکر چلانا اور سر منڈانا اور طواف وداع کرنا اور اگر ایک کو ان
سے ترک کرے تو اس نقصان کو دم یعنے خون بہا کرے اور وہ بکری ہے جیسے ہمنے نماز کے واجبات
کے ترک میں بیان کیا کہ اس نقصان کو سجدہ سہو کے سا برابر کرے **اور لیکن** اسکی
سنتیں پس پندرہ ہیں۔ اور احرام کیلئے اور دخول مکہ کے لیے اور

وَالْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ وَالْمَبِيْتُ بِمُزْدَلِفَةَ وَالرَّمْيُ بِالْجِمَارِ اَيَّامَ مِنًى وَلِطَوَافِ الزِّيَارَةِ وَلِطَوَافِ الْوَدَاعِ وَالثَّانِيْ طَوَافُ الْقُدُوْمِ وَالثَّالِثُ الرَّمَلُ وَالرَّابِعُ الْاِضْطِبَاعُ فِي الطَّوَافِ وَالسَّعْيُ وَاسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ وَالتَّقْبِيْلُ وَالْاِرْتِقَاءُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالْمَبِيْتُ بِمِنًى ثَلٰثًا وَالْوُقُوْفُ عَلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْوُقُوْفُ عِنْدَ الْجَمَرَاتِ الثَّلٰثِ وَالْخُطَبُ وَالْاَذْكَارُ وَسُنَّةُ السَّعْيِ فِيْ مَوَاضِعِهٖ وَالْمَشْيُ فِيْ مَوَاضِعِهٖ وَرَكْعَتَا الطَّوَافِ فَاِنْ تَرَكَ هٰذِهِ الْاَشْيَآءَ اَوْ وَاحِدًا مِنْهَا كَانَ تَارِكًا لِلْاَفْضَلِ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ **فَصْلٌ** وَاَمَّا الْعُمْرَةُ فَاِنَّ رُكْنَهَا ثَالِثَةُ الْاِحْرَامِ فَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَمَّا وَاجِبَاتُهَا الْحَلْقُ فَحَسْبُ وَسُنَنُهَا الْغُسْلُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَالْاَدْعِيَةُ وَالْاَذْكَارُ الْمَشْرُوْعَةُ فِي الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ وَقَدْ بَيَّنَّا الْحِكْمَةَ فِيْ تَرْكِهَا فِي الْحَجِّ ❊ **فَصْلٌ** فَاِذَا مَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْعَافِيَةِ وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَالْمُسْتَحَبُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقُلْ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَكُفَّ عَنِّيْ اَبْوَابَ نِقْمَتِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَبْرَ وَلْيَكُنْ بِحَيْثُ يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَيَجْعَلُ جِدَارَ الْقِبْلَةِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَالْقَبْرُ اَمَامَهٗ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ وَالْمِنْبَرُ عَنْ يَّسَارِهٖ وَلْيَقُمْ مُمَاثِلًا لِلْمِنْبَرِ وَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ كَمَا بَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَتَلَا اٰيٰتِكَ وَصَدَعَ بِاَمْرِكَ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِكَ وَاَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَنَهٰى عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَعَادٰى عَدُوَّكَ وَوَالٰى وَلِيَّكَ وَعَبَدَكَ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ لِنَبِيِّكَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ

اور عرفات مین کہڑا ہونے کیلیے اور مزدلفہ مین رات گذارنے کیلیے اور سنا کو دنون مین نکر جانے کیلیے اور طواف زیارت کیلیے اور طواف وداع کیلیے نہانا ہی اور پہلا طواف قدوم کا اور تیسرا اکڑ کر چلنا اور چوتھا طواف مین چادر کو بغل کے نیچے سے نکالکر کاندہی پہ ڈالنا اور دوڑنا اور دونون رکنون کا چھونا اور بوسہ لینا اور صفا اور مروہ پر چڑہنا اور منا مین تین رات کا کاٹنا اور مشعر الحرام پہ کہڑا ہونا اور تینون جمرون کے پاس اور خطبون اور ذکرون کے وقت کہڑا ہونا اور تیز دوڑنے کی جگہون مین تیز دوڑنا اور چلنے کی جگہون مین چلنا اور طواف کی دو رکعتین سو اگر ان سب چیزون کو ترک کریگا یا ایک کو ان سے تو افضل کو ترک کرنے والا ہوگا اور اُسپر کوئی چیز نہین **فصل** اور لیکن عمرہ تو اُسکے رکن تین ہین احرام اور بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔ اور اُس کے واجب صرف سر منڈانا ہے۔ اور اسکی سنتین احرام کے وقت غسل کرنا اور دعائین اور ذکر شروع طواف مین اور دوڑنا۔ اور ہم حج کے باب مین ان سنتون کے ترک کے بدلے مین حکم بیان کر چکے ہین **فصل** سو جب اللہ تعالی نے عافیت کا احسان کیا اور مدینہ کو آیا تو اسکے لیے مستحب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو آئے تو مسجد مین داخل ہوتیکے وقت کہے یا اللہ ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد کی آل پر درود بھیج اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کہولدے اور اپنے عذاب کے دروازے مجھ سے بند کردے سب تعریف اللہ کے لیے ہی جو پروردگار جہانون کا ہی پھر رسول اللہ کی قبر کو آئے اور چاہیے کہ درمیان اُسکے اور درمیان قبلہ کے اور قبلہ کی دیوار کو اپنی پیٹھ کے پیچھے کرے اور قبر کو اپنے آگے اپنے منہ کے سامنے اور منبر کو اپنے بائین کرے اور چاہیے کہ متصل منبر کے کہڑا ہو اور کہے اے نبی تجپر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتین یا اللہ محمد پر اور محمد کی آل پر رحمت بھیج جیسے تونے ابراہیم پر رحمت بھیجی بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے یا اللہ ہمارے سردار محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور درجہ بلند اور مقام محمود جسکا تونے اُن سے وعدہ فرمایا عنایت کر۔ یا اللہ محمد کے روح پر روحون مین رحمت بھیج اور اُنکے جسم پر جسمون مین رحمت بھیج جسنے تیرے پیغامون کو پہونچایا اور تیری آیتون کو پڑہا اور تیرے حکم سے صدع کیا اور تیرے رستے مین جہاد کیا اور تیری طاعت کا حکم کیا اور تیری نافرمانی سے منع کیا اور تیرے دشمنون سے عداوت کی اور تیرے دوستون سے دوستی کی اور تیری عبادت کی یہانتک کہ آپکو موت آگئی یا اللہ تونے اپنی کتاب مین اپنے نبی کو کہا ہی اور درحقیقت وہ جب

ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا وَإِنِّي أَتَيْتُ نَبِيَّكَ تَائِبًا مِنْ
ذُنُوبِي مُسْتَغْفِرًا فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُوجِبَ لِي الْمَغْفِرَةَ كَمَا
أَوْجَبْتَهَا لِمَنْ أَتَاهُ فِي حَالِ حَيَوَتِهِ فَاسْتَغْفَرَ عِنْدَهُ بِنُوبِهِ فَلَمَّا
لَهُ نَبِيُّهُ غَفَرْتَ لَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ عَلَيْهِ
سَلَامُكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى
رَبِّي لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّهِ أَنْ تَغْفِرَ
لِي وَتَرْحَمَنِي اللَّهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا أَوَّلَ الشَّافِعِينَ وَ
أَنْجَحَ السَّائِلِينَ وَأَكْرَمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ اللَّهُمَّ يَمَّمْنَا
بِهِ وَلَمْ نَرَهُ وَصَدَّقْنَاهُ وَلَمْ نَلْقَهُ فَأَجْلِنَا مَدْخَلَهُ وَاحْشُرْنَا
فِي زُمْرَتِهِ وَأَوْرِدْنَا حَوْضَهُ وَاسْقِنَا بِكَأْسِهِ مَشْرَبًا رَوِيًّا
سَائِغًا هَنِيئًا لَا نَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِثِينَ
وَلَا مَارِقِينَ وَلَا جَاحِدِينَ وَلَا مُرْتَابِينَ وَلَا مَغْضُوبًا
عَلَيْهِمْ وَلَا ضَالِّينَ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِهِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ
عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ لِيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَيْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ الْفَارُوقُ
اللَّهُمَّ اجْزِهِمَا عَنْ نَبِيِّهِمَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرًا وَاغْفِرْ لَنَا
وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا
غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ثُمَّ يُصَلِّي
رَكْعَتَيْنِ وَيَجْلِسُ وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ فِي
الرَّوْضَةِ وَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّحَ بِالْمِنْبَرِ تَبَرُّكًا بِهِ وَالصَّلَاةُ
بِمَسْجِدِ قُبَا وَأَنْ يَأْتِيَ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ وَالزِّيَارَةُ لَهُمْ تُعْلَمُ
ذَلِكَ وَالْمَأْثُورُ الدُّعَاءُ هُنَاكَ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ مِنَ الْمَدِينَةِ
أَتَى مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ إِلَى
الْقَبْرِ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
فَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلًا وَوَدَّعَهُ وَعَلَى صَاحِبَيْهِ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ
اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي بِزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ وَإِذَا
تَوَفَّيْتَنِي فَوَفِّقْ عَلَى مَحَبَّتِهِ وَسُنَّتِهِ آمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

انہوں نے ظلم کیا تھا تیرے پاس آتے پس بخشش مانگتے اللہ سے اور بخشش مانگتا انکے
لیے رسول تو البتہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے اور میں تیرے نبی کے پاس ہوں
سے توبہ کرتا ہوا بخشش مانگتا ہوا آیا ہوں پس میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میرے
لیے بخشش کو ثابت کر دے جیسا کہ تو نے اس بخشش کو اس شخص کے لیے ثابت کیا
جو انکے پاس انکی زندگی میں آیا اور آپکے پاس اسنے اپنے گناہوں کا اقرار کیا
تو اسکے نبی نے اسکے لیے دعا کی پس تو نے اسکو بخشدیا یا اللہ میں تیری طرف
بوسیلہ نبی تیرے کے متوجہ ہوا اور تیرے اسلام ہو جو نبی الرحمۃ ہیں اے اللہ کے
رسول میں اپنے رب کی طرف تیرے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میرے گناہ معاف کر دے یا اللہ میں تجھ سے
اسکے حق کے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھکو بخشدے اور مجھپر رحم کرے محمد کو شفاعت کرنیوالوں میں
پہلا شفاعت کرنیوالا اور سوال کرنیوالوں میں سے مقصود کو پہونچنے والا اور پہلوں اور پچھلوں
کا بزرگ کر دے یا اللہ جیسے ہم انکے ساتھ ایمان لائے ہیں اور ہمنے انکو دیکھا نہیں اور ہمنے انکی
تصدیق کی اور انکی ملاقات نہیں کی پس ہمکو انکے داخل ہونیکی جگہ میں داخل کر دے
اور ہمکو انکے گروہ میں اٹھا اور ہمکو انکے حوض پر وارد کر اور انکے پیالے میں پلا پانی سیر کرنیوالا
جلد گذرنیوالا خوش گوار موہم اسکے پیچھے کبھی پیاسے نہ ہوں نہ خوار ہوں اور نہ عہد توڑنیوالے اور نہ دین اسلام
سے نکل جانیوالے اور نہ انکار کرنیوالے اور نہ شک کرنیوالے اور نہ غضب کیے گئے اور نہ گمراہ اور ہمکو انکی شفاعت
والوں کر دے پھر اپنی داہنی جانب پھرے پھر چاہیے کہ کہے تم دونوں پر سلام ہو اے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے دو صاحب اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکت سلام ہو تجھپر اے ابوبکر
صدیق اور سلام ہو تجھپر اے عمر فرق کرنیوالے یا اللہ دونوں کو انکے نبی سے اور اسلام سے
بہتر جزا دے اور ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے آگے ایمان کے ساتھ گذر چکے ہیں بخشدے
اور ہمارے دل میں ان لوگوں کے لیے کینہ نہ کر جو ایمان لائے اور ہمارے پروردگار بیشک تو
مہربان رحم کرنیوالا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور بیٹھے اور مستحب ہے کہ روضہ میں
قبر اور منبر کے نماز پڑھے اور اگر تبرک حاصل کرنے کو لیے منبر کے ساتھ مسح کرنیکو اور مسجد
قبا میں نماز ادا کرنے کو اور شہیدوں کی قبروں کو آنے کو اور انکی زیارت کرنے کو
دوست کہے تو اسکو کرے اور اس جگہ میں بہت دعا مانگے پھر جب مدینہ سے نکلنے کا ارادہ
کرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو آئے اور قبر کی طرف گئے ہو اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پر سلام کہے اور کرے جسطرح پہلے کیا تھا اور آپسے وداع کرے اور
آپکے دونوں یاروں پر بھی (اسی طرح سلام کرکے وداع) کرے پھر کہے یا
اللہ اپنے نبی کی قبر کی زیارت کو میری آخری ملاقات نہ کر یو اور جب تو مجھکو فوت کرے
تو مجھکو انکی محبت اور سنت پر فوت کرنا قبول کر اے رحم کرنیوالوں کے بہت رحم کرنیوالے میری دعا قبول فرما

كِتَابُ الْآدَابِ فَصْلٌ

اَلْاِبْتِدَاءُ بِالسَّلَامِ سُنَّةٌ وَرَدُّهُ اَلَدُّ مِنَ ابْتِدَائِهِ وَهُوَ مُخَيَّرٌ فِي صِفَتِهِ اِمَّا اَنْ يُدْخِلَ الْاَلِفَ وَاللَّامَ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَوْ يَحْذِفَهُمَا فَيَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثٌ وَهُوَ مَا رُوِيَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُوْنَ اَيْ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً وَالسُّنَّةُ اَنْ يُسَلِّمَ الْمَاشِيْ عَلَى الْجَالِسِ وَالرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْجَالِسُ سَلَامُ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَمَاعَةِ عَلَى غَيْرِهِمْ يُجْزِئُ وَكَذٰلِكَ رَدُّ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَمَاعَةِ يُجْزِئُ عَنْهُمْ وَلَا يَجُوْزُ اَلْبِدَاءَةُ بِالسَّلَامِ عَلَى الْمُشْرِكِ فَاِنْ بَدَأَ الْمُشْرِكُ فَرُدَّ عَلَيْهِ بِاَنْ تَقُوْلَ وَعَلَيْكَ وَاِمَّا رَدُّهٗ عَلَى الْمُسْلِمِ بِاَنْ يَقُوْلَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ كَمَا قَالَ وَاِنْ زَادَ عَلٰى قَوْلِهٖ وَبَرَكَاتُهٗ كَانَ اَوْلٰى وَاِنْ قَالَ مُسْلِمٌ لِمُسْلِمٍ سَلَامٌ لَمْ يُجِبْهُ وَيُعَرِّفُهٗ اَنَّهٗ لَيْسَ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِكَلَامٍ تَامٍّ وَيُسْتَحَبُّ لِلنِّسَاءِ اَلسَّلَامُ بَعْضُهُنَّ عَلٰى بَعْضٍ وَاَمَّا سَلَامُ الرَّجُلِ عَلَى الْمَرْاَةِ الشَّابَّةِ فَمَكْرُوْهٌ وَاِنْ كَانَتْ بَرْزَةً فَلَا حَرَجَ وَاَمَّا السَّلَامُ عَلَى الصِّبْيَانِ فَمُسْتَحَبٌّ لِاَنَّ فِيْهِ تَعْلِيْمَ الْاَدَبِ لَهُمْ وَكَذٰلِكَ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ اَنْ يُسَلِّمَ عَلٰى اَهْلِهٖ وَكَذٰلِكَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ اِذَا عَادَ اِلَيْهِمْ وَكَذٰلِكَ اِنْ حَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ حَائِلٌ مِثْلُ الْبَابِ وَالْحَائِطِ وَكَذٰلِكَ اِذَا سَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ ثُمَّ الْتَقَاهُ ثَانِيًا سَلَّمَ عَلَيْهِ وَلَا يُسَلِّمُ عَلَى الْمُتَلَبِّسِيْنَ بِالْمَعَاصِيْ كَمَنِ اجْتَازَ عَلٰى قَوْمٍ يَلْعَبُوْنَ بِالشَّطْرَنْجِ وَالنَّرْدِ وَيَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَلْعَبُوْنَ بِالْجَوْزِ وَالْقِمَارِ وَاِنْ سَلَّمُوْا عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ اِلَّا اَنْ يَغْلِبَ عَلٰى ظَنِّهٖ اَنَّ زَجْرَهُمْ

آداب کے بیان کرنے کی کتاب فصل

سلام کو ساتھ شروع کرنا سنت ہی اور اُسکا جواب دینا اُسکے شروع سے زیادہ تاکید والا ہی اور وہ اُسکی صفت مین اختیار دیا گیا ہی یا تو الف اور لام کو داخل کرے پس کہی تمپر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتین یا اُن کو حذف کرے پس کہی تمپر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتین اور اُس پر زیادہ نہ کرے اور اُس مین ایک حدیث مروی ہے اور وہ وہ ہے جو عمران بن حصین رضے اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ اُس نے کہا ایک جنگلی آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا السلام علیکم پس آپ نے اُسکا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھ گیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس نیکیان ہین پھر دوسرا آدمی آیا اور کہا سلامتی ہو تمپر اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتین پس آپنے اُسکا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس یعنے تیس نیکیان ہین اور سنت یہ ہے کہ چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کہی اور سوار چلنے والے اور بیٹھنے والیکو اور جماعت مین سے صرف ایک کا سلام اُس جماعت کے غیر پر دینا کافی ہوتا ہی اور ایسی ہی جماعت کی طرف سے ایک کا جواب دینا ان سب سے کفایت کرتا ہے اور مشرک پر سلام دینے مین ابتدا کرنا درست نہین پس اگر مشرک نے ابتدا کی تو اُسپر اسطرح جواب دے کہ کہو اور تجھ پر اور لیکن مسلمان کو جواب اسطرح کہے اور تجھ پر سلامتی ہو جیسے اُسنے کہا اور اگر اسکے کہنے پر وبرکاتہ زیادہ کرے تو بہت بہتر ہوگا اور اگر مسلمان مسلمان کو صرف سلام کہے تو اُسکا جواب نہ دے اور اُسکو جتلادے کہ وہ اسلام کا تحفہ نہین اور عورتون کے لیے بعض کا بعض پر سلام کہنا مستحب ہے اور لیکن مرد کا جوان عورت کو سلام کہنا مکروہ ہے اور اگر عورت کہلو منہ باہر پھرنیوالی ہو تو کوئی حرج نہین اور لیکن لڑکون کو سلام کہنا یہ مستحب ہے کیونکہ اُسمین انکو ادب کا سکھانا ہے اور ایسی ہی اُس شخص کے لیے جو مجلس سے کھڑا ہو مستحب ہے کہ اہل مجلس سلام کہے اور اسیطرح اُنپر سلام کہے جب انکی طرف لوٹے اور اسیطرح اگر درمیان اُسکے اور اُنکے کچھ آڑ ہوجاوے مثل دروازہ اور دیوار کی اور ایسی ہی جب ایک پر سلام کہی پھر اُسکو دوبارہ ملے تو اُسپر سلام کہے اور ان لوگونپر سلام نہ کہے جو گناہون مین مشغول ہین مانند اُس شخص کی جو ایسی قوم پر گذرا جو شطرنج اور نرد کے ساتھ کھیل رہے ہون اور شراب پی رہے ہون۔ اور اخروٹ اور جوئے کے ساتھ کھیل رہے ہون۔ اور اگر وہ اُسپر سلام کہین تو جواب دے البتہ اس صورت مین جواب دے کہ جب اُسکو اس امر کا ظن غالب ہو کہ اگر اُنپر مین جواب نہ کرونگا تو وہ

عن معاصيهم بترك الرد عليهم فاذا لا يرد ولا يهجر
المسلم اخاه فوق الثلاث الا ان يكون من اهل البدع
والضلال والمعاصي فيستحب استدامة الهجرة لهم و
بالسلام يتخلص من اثم الهجرة للمسلم ويستحب للمسلم
المصافحة لاخيه المسلم ولا ينزع يده حتى ينزع
الآخر يده اذا كان هو المبتدئ وان عانقا وقبل
احدهما راس الآخر ويده على وجه التبرك والتدين جاز
واما تقبيل الفم فمكروه **فصل** ويستحب القيام
للامام العادل والوالدين واهل الدين والورع والكرم
الناس واصل ذلك ما روي ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم ارسل الى سعد رضي الله عنه في شان اهل
قريظة فجاء على حمار اقمر فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم قوموا الى سيدكم وقد روت عايشة رضي الله
عنها انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
دخل على فاطمة رضي الله تعالى عنها قامت اليه فاخذت
بيده وقبلته واجلسته في مجلسها واذا دخلت على
النبي صلى الله عليه وسلم قام اليها واخذ بيدها
وقبلها واجلسها في مجلسه وقد روي عنه صلى
الله عليه وسلم انه قال اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه
وكان ذلك يغرس المحبة والود في القلوب فاستحب لاهل
الخير والصلاح كالمهلاة لهم ويكره لاهل المعاصي
والبغي ومن الادب ان يخمر العاطس وجهه ويخفض
صوته ويحمد الله عز وجل الى قوله رب العلمين
ورفعها صوته لانه روي في بعض الاخبار عن النبي صلى
الله عليه وسلم انه قال ان العبد اذا قال الحمد لله
قال الملك رب العلمين واذا قال رب العلمين بعد
الحمد قال الملك يرحمك ربك ولا يلتفت يمينا و
يسارا واذا قال ذلك استجيب لمن سمعه ان يشمته
بان يقول له يرحمك الله ويرد عليه فيقول يهديكم

اپنے گناہون سے ہٹ جاوینگے پس اُس وقت انکو جواب نہ دے اور مسلمان اپنے بھائی
مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام نہ کرے مگر جب اہل بدعت اور گمراہی اور معاصی
مین سے ہو تو اُسنے ہمیشہ جدا رہنا مستحب ہے اور سلام کہنے سے مسلمان کی جدائی کے
گناہ سے خلاص ہو جاتا ہے اور مسلمان کو اپنے بھائی مسلمان سے مصافحہ کرنا مستحب ہے
اور اپنے ہاتھ کو نہ نکالے یہان تک کہ دوسرا اپنے ہاتھ کو نکالے جبکہ شروع کرنیوالا
ہو اور اگر دونو معانقہ کرین اور ایک دوسرے کا سر اور ہاتھ بوجہ تبرک حاصل کرنے کے اور دیانت
کے طور پر چومین تو جائز ہے۔ اور لیکن منہ کا چومنا پس یہ مکروہ ہے

فصل اور بادشاہ عادل اور ماں باپ اور صاحب دین اور پرہیزگار اور
بزرگ ترین مردم کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے اور اصل اُسکی وہ چیز ہے جو
مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سعد رضی اللہ عنہ کیطرف
قریظہ والون کے حق مین بھیجا۔ پس وہ سفید گدھے پر آیا پس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو۔ اور تحقیق
عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم جب فاطمہ رضے اللہ تعالے عنہا پر داخل ہوتے تو
وہ کھڑی ہو جاتین اور آپکا ہاتھ پکڑتین اور اُسکو چومتین اور اُن کو
اپنے بیٹھنے کی جگہ مین بٹھاتین اور جب وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر
داخل ہوتین تو آپ اُن کی طرف کھڑے ہو جاتے اور اُن کا ہاتھ پکڑتے
اور انکو چومتے اور انکو اپنے بیٹھنے کی جگہ مین بٹھاتے اور تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا بزرگ آوے تو اُسکی عزت
کرو اور اس سبب سے کہ یہ محبت اور دوستی کو دلون مین پیدا کرتا ہے پس خیر اور صلاح
والونکے لیے مستحب ہے اُسکا تحفہ دینے کی انکو اور گنہگارونکے لیے کھڑا ہونا مکروہ ہے اور
ادب سے یہ بات ہے کہ چھینکنے والا اپنے منہ کو ڈھانپے اور اپنی آواز کو پست کرے اور اللہ
عزوجل کی حمد کرے اللہ تعالے کے قول رب العالمین تک اپنی آواز اُسکے ساتھ
اونچا کرنیوالا ہو کیونکہ بعض اخبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے
فرمایا بے شک بندہ جب کہتا ہے سب تعریف اللہ کو ہے فرشتہ کہتا ہے پالنے
والے جہانون کے پس جب بندہ حمد کے بعد رب العلمین کہتا ہے تو فرشتہ
کہتا ہے تجھپر تیرا رب رحم کرے اور دائین بائین نظر نہ کرے پس جب وہ یہ
کہے تو اُس شخص کے لیے جو اُسکو سُنے مستحب ہے کہ اُسکو چھینک کا اسطرح جواب دے
کہ کہے تجھپر اللہ رحم کرے اور چھینکنے والا اُسکو جواب دے پس کہے تم کو اللہ ہدایت کرے

اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ وَإِنْ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ جَازَ عَنِ الْأَوَّلِ فَإِنْ
زَادَ الْعَاطِسُ عَلٰى ثَلٰثِ مَرَّاتٍ سَقَطَ التَّشْمِيتُ لِأَنَّ ذٰلِكَ
رِيحٌ وَزُكَامٌ كَذَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ وَهُوَ مَا رُوِيَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلٰثًا فَإِنْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ مَزْكُومٌ وَ
إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فَمِهِ بِيَدِهِ أَوْ بِكُمِّهِ قَالَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى
فَمِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولُ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ
الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ وَيَجُوزُ لِلرَّجُلِ تَشْمِيتُ الْمَرْأَةِ
الْبِرْزَةِ الْعَجُوزَةِ وَيُكْرَهُ لِلشَّابَّةِ الْحَدِيثَةِ فَأَمَّا الصَّبِيُّ فَتُشَمَّتُ
أَنْ يُقَالَ لَهُ يُورِكَ فِيكَ أَوْ جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوْ خَيَّرَكَ
اللّٰهُ تَعَالٰى **فَصْلٌ** فِي الْعَشْرِ الْخِصَالِ الَّتِي فِي
الْفِطْرَةِ خَمْسٌ مِنْهَا فِي الرَّأْسِ وَخَمْسٌ فِي الْجَسَدِ فَالَّتِي فِي الرَّأْسِ
الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَالسِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَ
إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالَّتِي فِي الْجَسَدِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ
وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَالِاسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ وَالْخِتَانُ وَالْأَصْلُ فِي
قَصِّ الشَّارِبِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا
اللِّحٰى وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُصُّوا
الشَّارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحٰى وَكِلَا اللَّفْظَيْنِ وَاحِدٌ وَمَعْنَاهُمَا
قَصُّهُ مِنْ أُصُولِ الشَّعْرِ بِالْمِقْرَاضِ وَاسْتِئْصَالُهُ بِهِ وَلَمَّا
حَلَقَهُ بِالْمُوسٰى فَمَكْرُوهٌ لِمَا رُوِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ الشَّارِبَ وَلِأَنَّ فِي ذٰلِكَ
مُثْلَةً وَذَهَابًا بِمَاءِ الْوَجْهِ وَجَمَالِهِ وَفِي بَقَاءِ أُصُولِ
الشَّعْرِ زِينَةٌ وَجَمَالٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ

اور تمہارا حال نیک کرے اور اگر کہے کہ اللہ تمکو بخشے تو پہلے کلمہ سے جائز ہے پس
اگر چھینکنے والے نے تین بار پر زیادتی کی تو جواب دینا ساقط ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ہوا اور
زکام ہے ایسا ہی حدیث میں آیا ہے اور وہ وہ ہے جو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والیکو تین دفع جواب دیا جاوے پس اگر
اسپر زیادہ کرے تو وہ زکام والا ہے اور جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنے منہ کو
اپنے ہاتھ سے یا اپنی آستین سے ڈھانپے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے
جمائی لے تو اپنے منہ کو بند کرے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے اور ابوہریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
اللہ تعالی چھینک کو دوست رکھتا ہے اور جمائی کو ناخوش رکھتا ہے پس جب کوئی
تم میں سے جمائی لے پس چاہیے کہ اسکو بند کرے جہانتک طاقت رکھے اور ہا ہا نہ کہے
کیونکہ یہ شیطان سے ہے وہ اس سے ہنستا ہے اور مرد کو جائز ہے کہ بوڑھی عورت
کیلئے منہ والی کو چھینک کا جواب دیوے اور جوان عورت منہ کو ڈھانکنے والی کو مرد کا
جواب دینا مکروہ ہے لیکن لڑکا تو اسکا جواب یہ ہے کہ کہا جاوے تجھ میں برکت ہووے
یا اللہ تعالی تجھکو بدلہ دیوے یا اللہ تعالی تجھکو برگزیدہ کرے **فصل** ان دس
خصلتوں کے بیان میں جو پیدائش میں ان میں سے پانچ سر میں ہیں اور پانچ جسم میں
پس وہ جو سر میں ہے وہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور مسواک کرنا اور مونچھوں
کا کترنا اور ڈاڑھی کا چھوڑنا ہے اور وہ جو جسم میں ہیں ستر گاہ کے بالوں کا
مونڈنا اور بغلیں کھدانا اور ناخون کا کٹانا اور پانی کے ساتھ استنجا کرنا
اور ختنہ کرنا ہے اور مونچھوں کے کترانے کی دلیل وہ چیز ہے جو ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا مونچھوں کو کٹاؤ
اور ڈاڑھی کو چھوڑ دو اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے مونچھوں
کو کٹاؤ اور ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو اور دونوں کے لفظ ایک ہیں اور دونوں
کا معنے بالوں کی جڑ سے قینچی کے ساتھ اسے کاٹنا ہے اور اسکے سارے جڑ سے
اکھاڑ دینا ہے لیکن اسکا استرہ سے مونڈنا سو وہ مکروہ ہے بہ سبب اس چیز کے
جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے روایت کیا کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی مونچھوں کو مونڈوایا وہ ہم میں سے نہیں ہے
اور اسلیے کہ اس میں مثلہ ہے اور منہ کی آبرو اور اسکے جمال کا چلا جانا ہے
اور بالوں کی جڑ میں باقی رکھنے میں زینت اور خوب صورتی ہے اور صحابہ

رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے

عنهم انهم كانوا يجزون شواربهم واما اعفاء اللحية وهو
توفيرها وتكثيرها ومنه قوله تعالى حتى عفوا اى كثروا
وقد روى ان ابا هريرة رضى الله تعالى عنه كان يقبض
على لحيته فما فضل عن الحثة جزه وكان عمر رضى الله
تعالى عنه يقول خذوا ما تحت القبضة **فصل**
والاصل فى حلق العانة ونتف الابط وتقليم الاظفار
ما روى عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه انه قال
وقت لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعين ليلة
لا نتركها فى قص الشارب وفى نتف الاظفار ونتف الابط
وحلق العانة قال بعض اصحابنا هذا فى حق المسافر و
اما المقيم فلا يستحب له ان يزيد ذلك على عشرين يوما
واختلفت الرواية عن الامام احمد فى تصحيح هذا
الحديث فروى عنه انكاره وروى عنه الاحتجاج به فى
التوقيت بهذا المقدار فاذا ثبت استحباب ذلك فهو
مخير بين النورة وبين حلقه بالموسى فقد
روى عن الامام احمد رضى الله تعالى عنه انه كان يتنور
وكذلك روى منصور بن حبيب بن ابى ثابت رضى الله
تعالى عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه طلى له ابو بكر
رضى الله تعالى عنه وتولى عانته بيده وروى عن انس
رضى الله تعالى عنه بخلافه فقال لم يتنور رسول الله صلى
الله عليه وسلم قط وكان اذا كثر عليه الشعر حلقه فاذا
ثبت هذا فيجوز ان يتولى ذلك غيره اذا لم يحسن هو فى
ما سوى العانة من الفخذ والساق فاذا بلغ العانة
تولاها بنفسه والاصل فى ذلك ما روى عن ام سلمة
رضى الله تعالى عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا
بلغ عانته نورها بنفسه وفى بعض الالفاظ اذا بلغ
مراقه واخذ احمد بن حنبل رضى الله عنه بهذا قال
ابو العباس النسائى نورنا ابا عبد الله فلما بلغ عانته
نورها بنفسه فاذا ثبت هذا وانه يجوز ان يزال له هذه

کہ وہ اپنی مونچھون کو کاٹے بہتر ہے لیکن ڈاڑھی کا چھوڑنا تو وہ اسکا وافر کرنا اور زیادہ
کرنا ہے اور اسی سر ہے اللہ تعالے کا قول یہانتک کہ بڑھ گئے اور تحقیق روایت کیا گیا
ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ مٹھی سے اپنی ڈاڑھی کو پکڑتے تھے پس جو مٹھی سے
بڑھ جاتی اسکو کاٹ دیتے اور عمر رضی اللہ تعالے عنہ کہتے تھے اس چیز کو پکڑو جو مٹھی
سے نیچے ہے (یعنے کاٹو) **فصل** اور شرمگاہ کے بال مونڈنے اور بغلون
کے کہاڑنے اور ناخون کے کاٹنے مین وہ چیز دلیل ہے جو انس بن مالک رضی
اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا ہمارے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے چالیس راتین وقت مقرر کردیا ہم چالیس راتون سے مونچھین اور ناخون کٹانے
اور بغلون کے اکہاڑنے اور شرمگاہ کے بال مونڈنے مین تجاوز نہ کرین ہمارے بعض
یاورون نے کہا ہے کہ یہ مسافر کے حق مین ہے اور لیکن مقیم پس اسکو مستحب ہے کہ
بیس دن پر زیادہ نہ کرے اور امام احمد رح سے اسحدیث کی تصحیح مین مختلف روایتین
پس اُنسے اس حدیث کا انکار مروی ہے اور مقدار کے ساتھ وقت مقرر کرنے مین
اس حدیث سے دلیل پکڑنا اُنسے مروی ہے جب اسکا مستحب ہونا ثابت ہوگیا تو جو
لگاکر بال اڑا دینے اور استرہ سے مونڈ دینے مین اختیار ہے (جو کرے جائز ہے)
پس تحقیق امام احمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ چونہ لگاتے تھے اور اسیطرح
منصور بن حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا کہ تحقیق حضرت کو ابو بکر رضہ نے طلا لگایا اور اپنی شرمگاہ کے
آپ اپنے ہاتھ سے متولی ہوئے اور انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اسکے خلاف روایت
کیا گیا ہے پس کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز چونہ نہین لگایا اور جب
آپکے بال زیادہ ہوجاتے تھے تو مونڈ ڈالتے تھے پس جب ثابت ہوا تو اس کام پر
دوسرے آدمی کا متولی ہونا بھی جائز ہے جب وہ خود اچھی طرح نہ جانتا ہو ان
اعضاؤن مین جو علاوہ شرمگاہ کے ہون جیسے ران اور پنڈلی پس جب شرمگاہ
کو پہونچے تو وہ اسکا خود متولی ہو اور اسمین وہ چیز دلیل ہے جو ام سلمہ رضے
اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی شرمگاہ
کو پہونچتے تو خود اسکو چونہ لگاتے اور بعض لفظون مین ہے جب محل بول
کو پہونچتے اور امام احمد بن حنبل رضے اللہ تعالے عنہ نے اسی سے
اخذ کیا ہے۔ ابو العباس رح نسائی نے کہا ہمسے ابو عبد اللہ کو چونہ لگایا
پس جب اپنی شرمگاہ کو پہونچے تو اسکو خود انہون نے چونہ لگایا پس جب
ثابت ہوا اور یہ کہ

الشعور من العانة والفخذين والساقين بالنورة فيجوز ايضا
بالموسى لانه احد ما يزال به كالنورة ويؤيد هذا القياس
حديث انس بن مالك رضى الله تعالى عنه لم يتوقت رسول
الله صلى الله عليه وسلم قط وكان اذا اكثر عليه الشعر حلقه
ولا يقال ان الحلق والتنوير انما ورد في العانة خاصة لما
تقدم من حديث ام سلمة رضى الله تعالى عنها قالت ان
النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا بلغ عانته نورها بنفسه
فان علم انه كان تولى غير العانة في ازالة الشعر لغيره ليس
ذلك الا الفخذ والساق وان ذكر في ذلك حديث في
المنع فهو محمول على من اراد بذلك التزيين لرغبة الرجال
فيه من العلوق والمتشبهين بالنساء من المخنثين وغيرهم
والله تعالى اعلم بالصواب **فصل** ويكره نتف الشيب لما
روى عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله تعالى عنهم
قال ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن نتف الشيب و
قال انه نور الاسلام وفي لفظ اخر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تنتفوا الشيب ما من مسلم يلبس شيبة في
الاسلام الا كانت له نورا يوم القيمة وفي حديث يحيى الا
كتب الله تعالى له بها حسنة وحط عنه خطيئة وقد روى
ابن عباس التفاسير في قوله عز وجل وجاءكم النذير انه هو
الشيب فكيف يجوز ازالة النذير بالموت والمذكر به
المنهى عن الشهوات والمذلات والكاف عنها المحبت
على التأهب والتهيؤ للاخرة وعمارة دار البقاء ومع ذلك
يكون مقاوما للقدر كارها لفعل الله تعالى به و
غير راض بقضائه عز وجل موثرا للشباب والطراوة والبقاء
على حداثة السن زاهدا في الوقار والحرمة والتقدم
بنور الاسلام وخلقة ابراهيم خليل الرحمن لانه روى
في بعض الكتب ان اول من شاب في الاسلام ابراهيم
النبى عليه الصلوة والسلام وروى عن النبى صلى الله عليه
وسلم انه قال ان الله يستحيى من ذي الشيبة يعني من عذابه

كہ بالون کا شرمگاہ اور رانون اور پنڈلیون سے چونہ کے ساتہ دور کرنا جائز ہے تو استرہ
سے بہی جائز ہوگا کیونکہ یہ تیز تر ہے ان چیزون مین سے جنسے بال دور کیے جاتے ہین جیسے
چونہ زیادہ تیز ہے اور اس قیاس کی انس بن مالک کی حدیث تائید کرتی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز چونہ نہین لگایا اور جب آپ پر بال زیادہ ہوجاتے تہے تو
انکو مونڈ والیتے اور نہ کہا جاوے کہ مونڈنا اور چونہ لگانا صرف شرمگاہ ہی مین وارد ہوا
ہے کیونکہ ام سلمہ رضہ سے حدیث گذر چکی ہے کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی شرمگاہ
کو پہونچتے تو اسکو اپنے آپ نورہ لگاتے پس اس حدیث نے اس بات پر دلالت کی کہ سوا
شرمگاہ کے بالون کے دور کرنے مین اپنے غیر کو متولی کرتے تہے اور وہ ان اور پنڈلی ہی ہے
اگرچہ اسکی ممانعت مین ایک حدیث ذکر کی جاتی ہے لیکن وہ اس شخص پر محمول ہے
جو اس سے زینت کا ارادہ کرے تاکہ اسمین بدفعلی کرنے والون اور عورتون سے
مشابہت کرنیوالون ہیجڑون اور انکے سوا لوگون سے رغبت کرین اور اللہ پاک ٹھیک
بات کو خوب جاننے والا ہے **فصل** اور سفید بال کا اکہاڑنا مکروہ ہے بسبب اس
حدیث کے جو عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت
کی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکہاڑنیسے منع کیا اور فرمایا یہ اسلام کا نور
ہے اور دوسرے لفظ مین ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بالون
کو نہ اکہاڑو کوئی مسلمان نہین کہ اسلام مین بڑہاپے کا لباس پہنایا جاوے مگر
قیامت کے دن اسکے لیے نور ہوگا اور یحیے کی حدیث مین ہے مگر اللہ تعالی اسکے لیے سبب
اسکے ایک نیکی لکہے گا اور دور کریگا اس سے ایک گناہ اور بعض تفسیرون مین
اللہ تعالی کے اس قول کے بارے مین اور آیا پاس تمہارے ڈرانیوالا روایت کیا گیا
ہے کہ وہ سفید بال ہین پس موت کو ڈرانیوالے اور اسکو یاد کرانیوالے کو جو آرزوون اور
لذتون سے روکنے والا ہے اور اُنسے باز رکہنے والا ہے اور تیاری اور سامان آخرت اور ہمیشگی
کے گہر کو آباد کرنے پر برانگیختہ کرنے والا ہے دور کرنا کسطرح جائز ہے اور باوجود اسکے
بال اکہاڑنیوالا اس فعل سے تقدیر کا مقابلہ کرنیوالا اللہ کے فعل کو ناخوش رکہنے والا اور
اسکی قضا پر راضی نہ ہونیوالا اور جوانی اور تروتازگی اور نوجوان باقی رہنے کو اختیار
کرنیوالا اور بردباری اور بزرگی اور نور اسلام سے لباس پہلنے اور ابراہیم اللہ دوست
کی خصلت کو چہوڑنیوالا ہوگا کیونکہ بعض کتابون مین مروی ہے کہ پہلے پہل جو
اسلام مین بوڑہے ہوئے وہ ابراہیم ہین اپنر اللہ کی رحمت اور اُسکا سلام ہو
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا بے شک اللہ تعالی
بڑہاپے والے سے حیا کرتا ہے یعنے اُسکے عذاب کرنے سے۔

فصل ويستحب تقليم الأظفار يوم الجمعة فيبدئ بمخالفتها في التربيع لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من قص أظفاره خالف الداء بريء في عينه دعا وفي حديث حميد بن عبد الرحمن عن أبيه من قص أظفاره يوم الجمعة دخل فيه شفاء وخرج منه داء وقد روي في هذه الفضيلة والاستحباب في ذلك يوم الخميس بعد العصر وصفة المخالفة أن يبدأ بالخنصر من اليمنى ثم بالوسطى ثم بالإبهام ثم البنصر ثم السبابة ومن اليسرى أن يبدأ بالإبهام ثم الوسطى ثم الخنصر ثم السبابة ثم البنصر هكذا ذكره عبد الله ابن بطة عن أصحابنا رحمه الله وروى وكيع عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة إذا أنت قلمت أظفارك فابدئي بالوسطى ثم بالخنصر ثم بالإبهام ثم بالبنصر ثم السبابة فإن ذلك يورث الغناء وينبغي أن يكون التقليم بالمقص والسكين ويكره ذلك بالأسنان وإذا قلم أظفاره يستحب له غسل المباجم ودفن الأظفار في التراب كذلك الشعور من الرأس والبدن والدم من الحجامة والفصد لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه أمر بدفن الدم والشعر والظفر **فصل** وأما حلق الرأس في غير الحج والعمرة والضرورة فمكروه في إحدى الروايتين عن الإمام أحمد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم لما روي في حديث أبي موسى وعبيد بن عمير رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال ليس منا من حلق وروى الدارقطني في الأفراد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا توضع النواصي إلا في حج أو عمرة ولأن النبي صلى الله عليه وسلم ذم الخوارج وجعل سيماهم حلق الرؤوس ولأن عمر رضي الله عنه قال لصبيغ لو وجدتك محلوقا لضربت الذي فيه عيناك وعن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال الذي يحلق

فصل اور ناخون کا کٹانا جو کہ مستحب ہے اس درمیان انگلیوں کے ترتیب مین مخالفت کرنیوالا ہو بسبب اسچیز کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس نے اپنے ناخونون کو نہ کاٹا ہے گا تا وہ اپنی آنکھون مین دردزدہ دیکھے گا اور حمید بن عبد الرحمن کی حدیث مین ہے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے جو جمعہ کے دن اپنے ناخون کٹائے اسمین شفا داخل ہوگی اور اس سے بیماری نکلے گی اور جمعرات کے دن عصر کے بعد کاٹنے مین بھی یہ فضیلت اور استحباب مروی ہے مخالفت سے مراد یہ ہے کہ شروع کرے سادہ خنصر کے داہنے ہاتھ سے پھر سبابہ بیچ والیکے پھر سبابہ انگوٹھے کے پھر سبابہ بنصر کے پھر ساتھ کلہ کی انگلی کے پھر سبابہ بنصر کے اسیطرح اسکو عبد اللہ بن بطہ نے اللہ اسکو رحم کرے ہماری اصحاب سے بیان کیا۔ اور وکیع نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جب تو اپنے ناخون کاٹے پس تو بیچ والی انگلی سے شروع کر پھر خنصر سے پھر انگوٹھے سے پھر بنصر سے پھر کلہ کی انگلی سے پس تحقیق یہ تونگری کو پیدا کرتا ہے اور چاہیئے کہ ناخون کاٹنا ناخون گیرسے یا چھری سے ہو اور دانتون سے کاٹنا مکروہ ہے اور جب اپنے ناخن کاٹے تو اسکو بیاجم کا دھونا اور دفن کرنا ناخون کا زمین مین مستحب ہے اور اسی طرح دفن کرنا بال سر اور بدن اور خون پچھنی اور فصد کا بسبب اسچیز کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے خون اور بال اور ناخون کے دفن کرنے کا حکم دیا **فصل** اور لیکن سر کا منڈانا حج اور عمرہ اور ضروریات کے سوا تو وہ مکروہ ہے دو روایتون سے ایک مین امام احمد رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بسبب اسچیز کے جو ابو موسے اور عبید بن عمیر رضی اللہ عنہما کی حدیث مین مروی ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا وہ شخص جس نے سر منڈایا وہ ہم مین سے نہین ہے اور دار قطنی مین افراد احادیث مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا سر سے بال نہ اتارو جاوین مگر حج یا عمرہ مین اور بسبب اس بات کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خارجیون کی برائی بیان کی اور کہا کہ انکا نشان سرون کا منڈانا ہے اور اس سبب سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صبیغ کو فرمایا اگر مین تجھ کو سر منڈایا ہوا پاتا تو البتہ مارتا مین اسچیز کو جسمین تیری آنکھین ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا جو شخص سر منڈاتا ہے

فِي الْمِصْرِ خَلِيقٌ بِالشَّيْطَانِ وَلِأَنَّ فِي ذٰلِكَ تَشَبُّهًا بِالْأَعَاجِمِ
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ
مِنْهُمْ وَإِذَا ثَبَتَتْ كَرَاهِيَةُ مَا ذَكَرْنَا جُعِلَ مَكَانَهُ أَخْذُ الشَّعْرِ
بِالْجَلَمِ وَهُوَ الْمِقَصُّ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ اسْتَقْصَى فِي ذٰلِكَ فَيَقُصُّهُ مِنْ أَصْلِهِ وَإِنْ شَاءَ
أَخَذَ أَطْرَافَ الشَّعْرِ وَالرِّوَايَةُ الْأُخْرٰى لَا يَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا لِمَا
رَوَى أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلٰى آلِ جَعْفَرٍ
بَعْدَ مَا أَتَاهُمْ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلٰى أَخِي بَعْدَ
الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا إِلَيَّ بَنِي أَخِي فَجِيءَ
بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا إِلَيَّ الْحَلَّاقَ
فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي آخِرِ عُمْرِهِ بَعْدَ أَنْ كَانَ شَعْرُهُ
يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ وَلِأَنَّ النَّاسَ عَصْرًا
بَعْدَ عَصْرٍ يَحْلِقُونَ وَلَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِمْ نَكِيرٌ وَلِأَنَّ فِي ذٰلِكَ
مُشَقَّةً وَحَرَجًا عُفِيَ عَنْهُ كَمَا عُفِيَ عَنْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ وَحَشَرَاتِ
الْأَرْضِ **فَصْلٌ** وَيُكْرَهُ الْقَزَعُ وَهُوَ أَنْ يُحْلَقَ بَعْضَ
الشَّعْرِ وَيُتْرَكَ بَعْضُهُ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ وَأَمَّا حَلْقُ الْقَفَا فَمَكْرُوهٌ إِلَّا فِي الْحِجَامَةِ
خَاصَّةً لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ حَلْقِ الْقَفَا
إِلَّا فِي الْحِجَامَةِ لِأَنَّهُ مِنْ فِعْلِ الْمَجُوسِ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ
أَحْمَدُ يَحْلِقُ فِي الْحِجَامَةِ وَلِأَنَّ ذٰلِكَ حَالُ الضَّرُورَةِ وَأَمَّا
اتِّخَاذُ الْجُمَّةِ وَفَرْقُ الشَّعْرِ فَسُنَّةٌ مَأْثُورَةٌ رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِالْفَرْقِ
وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ وَعَمَّارٌ وَابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ **فَصْلٌ** وَيُكْرَهُ التَّحْذِيفُ لِلرِّجَالِ وَهُوَ
إِرْسَالُ الشَّعْرِ الَّذِي بَيْنَ الْإِذَارِ وَالنَّزْعَتَيْنِ الَّذِي هُوَ

شہر میں ہم خلق شیطان کا ہی اور اس سبب سے کہ اسمیں عیسوں سے مشابہت ہی اور جسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہ قوم سے مشابہت کی تو وہ انہیں میں سے
ہی اور جو کچھ ہمنے بیان کیا جب اُسکا مکروہ ہونا ثابت ہوگیا تو اسکے قائم مقام بالوں
کو جلم سے جو کترنے کا ایک آلہ ہی کترنی جسطرح امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا کرتے
تھے اور اگر چاہی اسمیں نہایت کو پہونچائی پس انکو جڑ ہوں سے کاٹے اور اگر چاہی تو بالوں
کی اطراف کو پکڑے (یعنے کترے) اور دوسری روایت میں ہی کہ سر منڈانا مکروہ نہیں
بہ سبب اسچیز کے کہ ابوداؤد نے اپنے اسناد سے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کیا کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو آل جعفر کی طرف بھیجا کہ انکے
پاس آوین پھر انکے پاس آئے پھر فرمایا آج دن کے بعد میرے بھائی پر نہ روؤ پھر فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس میرے بھتیجون کو بلاؤ پس ہم لائے گئے گویا کہ ہم
مرغی کے بچے ہین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پاس سر مونڈنے
والا بلاؤ پس آنپر حکم دیا اُسکو تو اُسنے ہمارے سر مونڈے اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے سر کو اپنی آخر عمر مین منڈایا بعد اسکے کہ آپکے بال کندھون پر لٹکتے تھے
اور علی رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال کانون
کی لو تک تھے اور اس سبب سے کہ لوگ ہر زمان بعد زمان سر منڈاتے ہین اور اُنپر کوئی
انکار ظاہر نہین ہوا اور اس سبب سے کہ اسمین سختی اور تنگی ہے جو معاف کی گئی
ہے جیسے بلی اور زمین مین رہنے والی چیزون کے جوٹھے سے معافی کی گئی
ہے **فصل** اور مکروہ ہی قزع اور وہ یہ ہے کہ بعض بالون کو منڈائے اور بعض کو
چھوڑدے بہ سبب اسچیز کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے قزع سے منع
کیا اور لیکن گردن کا منڈانا تو وہ مکروہ ہے مگر خاص کر کے پچھنی لگانے مین کہ مکروہ
نہین کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گردن کے منڈانے سے مگر پچھنی لگانے
مین کیونکہ یہ مجوس کے فعل سے ہی اور ابوعبداللہ احمد پچھنی لگانے مین اُسکو منڈاتے
تھے اور اس سبب سے کہ یہ ضرورت کا وقت ہی اور لیکن بڑی بال رکھنے اور بالون
کی مانگ نکالنا پس یہ سنت ماثورہ ہی روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
مانگ نکالی اور اپنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مانگ نکالنے کا حکم دیا اور یہ بیس سے
کئی صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اُن مین سے ہین
ابوعبیدہ اور عمار اور ابن مسعود راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے **فصل**
اور مردون کے لیے تحذیف مکروہ ہے۔ اور وہ رخسارہ اور ناصیہ کے
دونون جانبون کے بالون کو کہلا چھوڑ دینا ہے۔ وہ جو

عَادَةُ الْعَلَوِيَّاتِ لَا يُكْرَهُ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ لِمَا رَوَى اَبُوْبَكْرٍ الْجَلَّادُ
مِنْ اَصْحَابِنَا بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ اَنَّهٗ
كَرِهَهٗ وَعَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَمَا هُوَ
مِنْ زِيْنَتِهِمْ وَاَمَّا اَخْذُ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ بِالْمِنْقَاشِ فَمَكْرُوْهٌ
لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُتَنَمِّصَاتِ
وَهُوَ اَخْذُ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ بِالْمِنْقَاشِ ذَكَرَهُ اَبُوْعُبَيْدَةَ
وَاَمَّا الْمَرْاَةُ فَيُكْرَهُ لَهَا خَفُّ جَبِيْنِهَا بِالزُّجَاجِ وَالْمُوْسٰى وَ
الشَّعْرُ النَّابِتُ عَلٰى وَجْهِهَا لِمَا تَقَدَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ وَ
قِيْلَ يَجُوْزُ لَهَا ذٰلِكَ لِزَوْجِهَا خَاصَّةً اِذَا طَلَبَ مِنْهَا ذٰلِكَ
خَافَتْ اِنْ لَمْ تَفْعَلْهُ اَعْرَضَ عَنْهَا وَتَزَوَّجَ بِغَيْرِهَا فَاَدّٰى اِلَى
الْفَسَادِ وَالْمَضَرَّةِ بِهَا فَيَجُوْزُ لَهَا ذٰلِكَ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمَصْلَحَةِ
كَمَا جَوَّزَ لَهَا التَّزَيُّنَ بِاَلْوَانِ الثِّيَابِ وَالتَّطَيُّبَ بِاَنْوَاعِ الطِّيْبِ
وَالتَّشَوُّقَ لَهٗ وَالْمُلَاعَبَةَ وَالْمُمَازَحَةَ اِيَّاهُ فَعَلٰى هٰذَا
يُحْمَلُ لَعْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَنَمِّصَاتِ عَلَى اللَّوَاتِيْ
اَرَدْنَ بِذٰلِكَ غَيْرَ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْفُجُوْرِ بِهِنَّ وَلِمَيْلِ الرِّجَالِ وَتَزْوِيْجِ اَنْفُسِهِنَّ
لِلزِّنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **فَصْلٌ** وَيُكْرَهُ الْخِضَابُ بِالسَّوَادِ
لِمَا رَوَى الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِيْ قَوْمٍ يُغَيِّرُوْنَ الْبَيَاضَ بِالسَّوَادِ يَسْوَدُّ اللّٰهُ تَعَالٰى
وُجُوْهَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْهِمْ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ
الْجَنَّةِ وَاَمَّا الْاَخْبَارُ الَّتِيْ رُوِيَتْ فِي الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ مِنْ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَضِبُوْا بِالسَّوَادِ فَاِنَّهٗ
اَنْشَطُ لِلزَّوْجَةِ وَمَهِيْبَةٌ لِلْعَدُوِّ فَمَحْمُوْلٌ لِاَجْلِ الْحَرْبِ وَذِكْرُ
فَصْلٌ وَاِذَا ثَبَتَ كَرَاهِيَةُ
التَّسَوُّدِ فَالْمُسْتَحَبُّ اَنْ يَخْضِبَ الرَّاْسَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَدْ
خَضَبَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَاْسَهٗ وَلِحْيَتَهٗ ثَلٰثَ
وَثَلٰثِيْنَ سَنَةً فَقَالَ لَهٗ عَمُّهٗ عَجِلْتَ فَقَالَ لَهٗ هٰذِهٖ سُنَّةُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ خَيْرُ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ

علویون کی عادت ہی اور یہ عورتون کے لیے مکروہ نہین بہ سبب اسکے جو ابوبکر
جلاد نے ہمارے اصحاب سے اپنی اسناد سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ
انہون نے اسکو ناپسند جانا اور ولید بن مسلم سے مروی ہی اُسنے کہا مینے لوگون کو
پایا اور تذہیب انکی زینت سے نہین اور لیکن منہ کے بالون کا موچنے سے لینا مرد اور
عورتون یعنی ہر فریق کے لیے مکروہ ہی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بال اکھاڑنیوالی
عورتون کو لعنت کی اور وہ بالون کا منہ سے موچنے کے ساتھ اکھاڑنا ہی اسکو ابوعبیدہ
نے ذکر کیا اور لیکن عورت پس اسکے لیے شیشہ اور استرے کے ساتھ پیشانی کے بال
کو کاٹنا اور اُن بالون کو کاٹنا جو اُسکے منہ پر نکلتے ہین مکروہ ہی کیونکہ اسکی نہی
پہلے ذکر ہو چکی ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ امر عورت کو خاصکر اپنے خاوند کے لیے
درست ہی لیکن اُس حالت مین جب وہ اُس سے یہ امر یعنے منہ کے بالون کا اکھاڑنا
طلب کری تو پھر عورت کے لیے یہ امر درست ہوگا کیونکہ اسمین مصلحت ہی جیسے کہ عورت کے
لیے طرح طرح کے کپڑون سے زینت حاصل کرنا اور طرح طرح کی خوشبو لگانا اور خاوند
کے لیے اظہار شوق کرنا اور کھیلنا اور اُس سے خوش طبعی کرنا درست (بلکہ ضروری)
ہی پس اسی روایت پر محمول کیا جاویگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان عورتون کو لعنت
کرنا جو بال اکھاڑنیوالی ہین اور اس سے انکا ارادہ اپنے شوہرون کی رضامندی کے
سوا کچھ اور ہو جیسے انکے ساتھ گناہ کرنا یا انکی طرف (لوگونکا) خواہش کرنا یا اپنی جانبون
کو زنا کے لیے رواج دینا ہے اور اللہ اچھا جانتا ہی **فصل** اور سیاہی کے ساتھ بالون کو رنگنا
مکروہ ہی بہ سبب اسچیز کے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس قوم
کی حق مین جو سفیدی کو سیاہی سے بدلاتے ہین فرمایا اللہ اُنکے مونہون کو قیامت کے دن سیاہ
کری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث مین ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین فرمایا
وہ جنت کی بو نہ سونگھینگے لیکن وہ حدیثین جو سیاہی سے رنگنے مین روایت کی گئی ہین
جیسے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہی سے تم اپنے بالون کو رنگو کیونکہ یہ بیوی کے
لیے باعث (زیادتی) محبت ہے اور دشمن کے لیے باعث رعب ہے تو وہ لڑائی کے لیے محمول ہے
اور بی بی کا ذکر اسمین بالطبع ہی نہ قصداً **فصل** پس جب سیاہ رنگ کا مکروہ
ہونا ثابت ہو گیا پس مستحب ہے کہ سر کو حنا اور کتم سے رنگے اور تحقیق امام احمد بن حنبل
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سر کو رنگ کیا اور انکی عمر تینتیس برس کی تھی تو انکو انکے چچا نے
کہا تم نے جلدی کی تو امام صاحب نے انکو جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی سنت ہی اور ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے
فرمایا بہترین اشیا جن سے بڑھاپا بدلایا جاوے

الحناء والكتم وأما خضاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلختلف الناس في ذلك فروي عن انس رضي الله تعالى عنه انه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم ما شاب الا يسير وأن أبا بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما خضبا بعده بالحناء والكتم وروي ان أم سلمة رضي الله تعالى عنها اخرجت للنا شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوبا بالحناء والكتم فدل حديثها على اثبات خضابه صلى الله عليه وسلم بذلك واما الخضاب بالورس والزعفران فظاهر كلام الامام احمد رضي الله تعالى عنه فيه الجواز لما روي عن ابي مالك الاشعري رضي الله عنه انه قال كان خضابنا برسول الله صلى الله عليه وسلم بالورس والزعفران فاذا ثبت هذا في شعر الرأس فمثله في اللحية لعموم قوله صلى الله عليه وسلم غيروا الشيب ولا تشبهوا باليهود وقوله صلى الله عليه وسلم في حديث ابي ذر رضي الله عنه خير ما غيرتم به الشيب الحناء والكتم وهو عام في شعر الرأس واللحية وايضا ان ابا بكر رضي الله عنه جاء بابيه ابي قحافة يوم فتح مكة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو غيرت الشيخ في بيته فبتناه تكرمة لابي بكر فاسلم ورأسه ولحيته كالثغامة البيضاء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا هما وجنبوه سحن السواد وهذا نص في كون اللحية كالرأس في المنع عن السواد وقال ابو عبيدة الثغامة نبت ابيض الزهر والثمر ويشبه بياض الشيب وقال ابن الاعرابي هي شجرة تبيض كأنها الثلج **فصل** ويستحب ان يكتحل وترا لما روى انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يكتحل وترا واختلف الناس في صفة الوتر في ذلك فروي في حديث انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يكتحل ثلاثا في اليمنى وميلين في اليسرى وروي في حديث ابن عباس في كل عين ثلثا **فصل** ويدهن غبا

خضاب اور کتم ہے اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ لگانا تو اسمین لوگون نے اختلاف کیا ہے پس انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے نہین ہوئے مگر تھوڑے اور لیکن ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے آپکے پیچھے حنا اور کتم سے رنگ کیا اور مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے لوگون کے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالون کو نکالا اور وہ حنا اور کتم سے رنگے ہوئے تھے تو انکی حدیث سے انکے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے ثبوت پر دلالت کی اور لیکن ورس اور زعفران کے ساتھ رنگ کرنا تو ظاہر کلام امام احمد رضی اللہ تعالی عنہ کی اسمین جائز ہونا ہے بسبب اسکے جو ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارا رنگ کرنا ورس اور زعفران سے تھا پس جب یہہ سر کے بالون مین ثابت ہوگیا تو ڈاڑھی مین بھی (حکم) اسی طرح ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا قول کہ بڑھاپے کو بدلاؤ اور یہود سے مشابہت نہ کرو عام ہے اور بسبب قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین بہتر اسچیز کا جس سے بڑھاپا بدلا جاوے حنا اور کتم ہے اور وہ سر اور ڈاڑھی کے بالون مین عام ہے اور نیز ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابو قحافہ کو فتح مکہ کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف لائے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بوڑھے کو اپنے گھر مین آرام دیتا البتہ ہم اسکے پاس آتے آپ کا یہ قول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کے لیے تھا تو ابو قحافہ مسلمان ہوگیا اور اسکا سر اور ڈاڑھی سفید ثغامہ (جو ایک قسم کا گھاس ہے) کی طرح تھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونو کو بدلاؤ اور اسکو سیاہی سے بچاؤ اور یہ اس مین نص ہے کہ سیاہی کی ممانعت مین ڈاڑھی کا حکم سر کی طرح ہی ہے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا کہ ثغامہ سفید پھول اور پھل والا گھاس ہے تشبیہ دیجاتی ہے اور ابن اعرابی نے کہا وہ ایک درخت ہے جو سفید ہوجاتا ہے گویا کہ وہ برف ہے **فصل** اور مستحب ہے کہ سرمہ لگاوے طاق بار بسبب اسچیز کے جو انس بن مالک نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ سرمہ طاق بار لگاتے اور طاق کی صفت مین لوگون کا اختلاف ہے تو انس رضی اللہ عنہ بن مالک کی حدیث مین مروی ہے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین بار داہنی آنکھہ مین اور دو میل بائین آنکھہ مین سرمہ لگاتے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہر آنکھہ مین تین بار مروی ہے **فصل** اور ایک دن کے بعد روغن لگاوے۔

وَهُوَ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ يَوْمًا وَيَتْرُكَ يَوْمًا لِمَا رَوَى اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَرَجَّلَ الرَّجُلُ اِلَّا غِبًّا وَالْفَضِيْلَةُ
فِيْ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ بِدُهْنِ الْبَنَفْسَجِ لِمَا رَوَى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَضْلَ دُهْنِ الْبَنَفْسَجِ عَلٰى سَائِرِ الْاَدْهَانِ
كَفَضْلِيْ عَلٰى سَائِرِ النَّاسِ **فَصْلٌ** وَيُسْتَحَبُّ اَنْ لَا يُخَلِّيَ
الْاِنْسَانُ بِنَفْسِهٖ سَفَرًا وَحَضَرًا عَنْ سَبْعَةِ اَشْيَاءَ بَعْدَ تَقْوَى
اللّٰهِ تَعَالٰى وَالثِّقَةِ بِهٖ وَهِيَ التَّنْظِيْفُ وَالتَّزَيُّنُ وَالْمُكْحُلَةُ
وَالْمِشْطُ وَالسِّوَاكُ وَالْمِقَصُّ وَالْمِدْرَاةُ وَهِيَ خَشَبَةٌ مُدَوَّرَةٌ
الرَّأْسِ اَدْنٰى مِنْ شِبْرٍ يَتَّخِذُهَا الْعَرَبُ وَالصُّوْفِيَّةُ يَدْرُوْنَ بِهَا
عَنْ اَنْفُسِهِمُ الْاَذٰى كَالْقَمْلِ وَغَيْرِهَا وَيَحُكُّوْنَ بِهَا الْجَسَدَ وَ
يَقْتُلُوْنَ الدَّبِيْبَ حَتّٰى لَا يُبَاشِرُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ بِاَيْدِيْهِمْ وَ
السَّابِعُ قَارُوْرَةُ الدُّهْنِ لِاَنَّهٗ رُوِيَ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَفُوْتُهٗ ذٰلِكَ حَضَرًا
وَلَا سَفَرًا **فَصْلٌ** فِيْمَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِصَالِ يُكْرَهُ الصَّفِيْرُ
وَالتَّصْفِيْقُ وَفَرْقَعَةُ الْاَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُكْرَهُ تَخْرِيْقُ
الثِّيَابِ فِيْ حَقِّ الْمُتَوَاجِدِ عِنْدَ السَّمَاعِ وَلَا يُعَارَضُ فِيْ ذٰلِكَ
الْوَاجِدُ وَيُكْرَهُ الْاَكْلُ عَلَى الطَّرِيْقِ وَمَدُّ الرِّجْلَيْنِ بَيْنَ جُلَسَائِهٖ
وَالْاِتِّكَاءُ الَّذِيْ يَخْرُجُ بِهٖ عَنْ مُسْتَوِي الْجُلُوْسِ لِاَنَّهٗ تَجَبُّرٌ وَ
هُوَ اَنْ يَجْلِسَ اِلَّا مِنَ الْعُذْرِ وَيُكْرَهُ اِطَالَةُ الثِّيَابِ وَ
يُكْرَهُ مَصُّ الْعِلْكِ لِاَنَّهٗ دَنَاءَةٌ وَيُكْرَهُ التَّشَدُّقُ بِالْكَلَامِ
وَالْقَهْقَهَةُ وَرَفْعُ الصَّوْتِ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ
مَشْيُهٗ مُعْتَدِلًا لَا يُسْرِعُ اِلٰى حَدٍّ يَتَصَدَّمُ الْمَاشِيْ وَيَتْعَبُ
نَفْسَهٗ وَلَا يَحْطُوْ بِحَيْثُ يُوْرِثُ الْعُجْبَ وَيُكْرَهُ فِي الْبُكَاءِ
الْكَذِيْبِ وَالتَّعَمُّدِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مِنْ خَوْفِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوِ
النَّدَمِ عَلٰى مَا فَاتَ مِنْ اَوْقَاتِهٖ بِبَطَالَةٍ اَوْ اِكْسَارِ قَلْبِهٖ
عِنْدَ عَدَمِ بُلُوْغِهٖ اِلٰى رُتْبَةٍ لَحَظَهَا فَيَبْكِيْ حَسْرَةً عَلَيْهَا وَ
يُكْرَهُ اِزَالَةُ دَرَنٍ بِحَضْرَةِ النَّاسِ وَيُكْرَهُ الْكَلَامُ فِي الْمَوَاضِعِ
الْمُسْتَقْذَرَةِ كَالْحَمَّامِ وَالْخَلَاءِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ
لَا يُسَلِّمُ وَلَا يَرُدُّ عَلٰى مُسَلِّمٍ وَيُكْرَهُ كَشْفُ رَاْسِهٖ بَيْنَ النَّاسِ

اور وہ یہ ہے کہ ایک دن لگائے اور ایک دن ترک کرے کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو منع کیا کہ ہر روز کنگھی کرے بلکہ ایک دن کے بعد اور فضیلت اس میں ہے کہ بنفشہ کے روغن سے کرے کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بنفشہ کے روغن کی فضیلت تمام روغنوں پر ایسی ہے جیسے میری بزرگی تمام لوگوں پر ہے **فصل** اور مستحب ہے آدمی اپنے نفس کو سفر اور حضر میں سات چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی تقوی اور اسپر تکیہ کرنے کے خالی نہ رکھے اور وہ صاف کرنا اور مزین کرنا اور سرمہ لگانا اور کنگھی کرنا اور مسواک کرنا اور قینچی اور مدرا ہے وہ ایک لکڑی ہے دو بالشت سے چھوٹی ہوتی ہے عرب اور صوفی لوگ اسکو اپنے پاس رکھتے ہیں اسکے ساتھ اپنی جانوں سے تکلیف دور کرتے ہیں جیسے جوئیں اور سوا ان کے اور تکلیف دینے والی چیزیں) اور اس سے اپنے جسم کو چیلتے ہیں اور دبیز کو قتل کرتے ہیں یہانتک کہ اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو نہیں چھوتے اور ساتواں روغن کا شیشہ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شیشہ روغن یا ساتوں چیزیں کبھی سفر کی حالت یا سفر کی حالت میں گم نہیں ہوئی تھیں **فصل** ان خصال کے بیان میں جو مکروہ ہیں سیٹی مارنی اور تالی بجانی اور نماز میں انگلیوں کو توڑنا مکروہ ہے اور سماع میں تکلف سے وجد کرنیوالے کے حق میں کپڑوں کو پھاڑنا مکروہ ہے اور اسمیں وجد کرنیوالا معارضہ نہ کیا جاوے اور راستہ پر کھانا مکروہ ہے اور اپنے ہم نشینوں کے درمیان پاؤں کا دراز کرنا اور ایسا تکیہ لگانا جس سے ٹھیک بیٹھنے سے نکل جاوے کیونکہ یہ اپنے آپ کو بزرگ بنانا اور ہم نشینوں کو ذلیل جاننا ہے ہاں عذر سے جائز ہے اور لمبا کرنا کپڑوں کا مکروہ ہے اور گوند کا چبانا مکروہ ہے کیونکہ یہ کمینہ پن ہے اور ہنسی اور قہقہہ میں منہ کھولدینا اور سوائے حاجت کے آواز کو بلند کرنا مکروہ ہے اور مناسب ہے کہ اسکی چال میانہ ہو ایسا نہ دوڑے کہ چلنے والے کو صدمہ پہونچائے اور اپنی جان کو تھکائے اور ایسی طرح سے قدم نہ اٹھائے جس سے اسکو تکبر پیدا ہو اور رونے میں آواز کرنا اور صفتوں کا شمار کرنا مکروہ ہے ہاں اس صورت میں درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہو یا بوجہ پشیمانی کے ہو اس چیز پر جو اسکے وقتوں میں باطل باتوں میں فوت ہوئی یا بوجہ انکساری اپنے دل کے ہو جب کہ اس درجہ تک نہ پہونچے جسکا خیال کرتا تھا تو اسپر حسرت سے روئے اور لوگوں کے روبرو اپنی میل کا دور کرنا مکروہ ہے اور قبیح جگہوں میں مثل حمام اور پائخانہ کے اور وہ جو اس سے مشابہ ہو کلام کرنا مکروہ ہے اور اسیطرح سلام کرنے اور مسلمان پر سلام کا جواب نہ دے اور لوگوں میں اپنے سر کو ننگا کرنا۔

والله وتو
افضل العطيه
المقالة الثانية
قال رضي الله عنه
والصلوة
والذين
وابا طيلها
وعلى
وسلم
عليها
عن
عليها
تقضي
على

وَمَا لَيْسَ بِعَوْرَةٍ مِمَّا جَرَتِ الْعَادَةُ بِسَتْرِهِ وَيَحْرُمُ كَشْفُ الْعَوْرَةِ
وَيُكْرَهُ اَنْ يُقْسِمَ بِاَبِيْهِ اَوْ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْجُمْلَةِ فَاِنْ
حَلَفَ حَلَفَ بِاللّٰهِ وَاِلَّا فَلْيَصْمُتْ لِذٰلِكَ جَاءَ فِى الْاَثَرِ
عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَصْلٌ** فِى الْاِسْتِيْذَانِ
يَنْبَغِىْ لَهٗ اِذَا قَصَدَ بَابَ اِنْسَانٍ اَنْ يُسَلِّمَ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ لِمَا رُوِىَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِىْ عَامِرٍ اِسْتَاْذَنَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ بَيْتٍ فَقَالَ
اَلِجُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ اُخْرُجْ اِلٰى هٰذَا
وَعَلِّمْهُ الْاِسْتِيْذَانَ فَقَالَ لَهٗ قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ
فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ فَاَذِنَ لَهٗ فَدَخَلَ
وَلَا يَدْ يُظْهِرُ اِلَى الْبَابِ وَلَا يَقْعُدُ لِاَنَّهٗ يَمْنَعُ مِنْ سَمَاعِ
الْجَوَابِ كَذٰلِكَ ثَلَاثًا فَاِنْ اُجِيْبَ فِيْهَا وَاِلَّا انْصَرَفَ اِلَّا
اَنْ يَغْلِبَ عَلٰى ظَنِّهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ لِمَا بَيْنَهُمَا مِنْ بُعْدٍ اَوْ
شُغْلٍ كَانَ لَهٗ اَنْ يَزِيْدَ عَلَى الثَّلٰثِ وَالْاَصْلُ فِىْ ذٰلِكَ مَا
رَوٰى اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ
فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ وَسَوَّاٰى فِىْ ذٰلِكَ الْاَجَانِبَ وَالْاَقَارِبَ
الْمَحْرَمَاتِ كَالْاُمِّ وَمَا شَاكَلَهَا لِاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَمَّا سَاَلَهٗ رَجُلٌ هَلْ عَلَىَّ اَنْ اَسْتَاْذِنَ عَلٰى اُمِّىْ قَالَ نَعَمْ
قَالَ اِنِّىْ مَعَهَا فِى الْبَيْتِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَاْذِنْ
عَلَيْهَا قَالَ اِنِّىْ خَادِمُهَا قَالَ اَسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا
عُرْيَانَةً فَاِمَّا زَوْجَتُهٗ وَاَمَتُهُ الْجَائِزُ لَهٗ وَطْئُهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ
الْاِسْتِيْذَانُ فِىْ حَقِّهِمَا لِاَنَّ الْاَثَرَ مَا فِىْ ذٰلِكَ اَنْ يُصَادِفَ
مُنْكَشِفَةً مُنْبَسِطَةً وَقَدْ اُبِيْحَ لَهٗ النَّظَرُ اِلٰى اَبْدَانِهِنَّ وَلٰكِنْ يُسْتَحَبُّ
لَهٗ اَنْ يُحَرِّكَ نَعْلَهٗ اَوَّلًا اِذَا دَخَلَ الْمَنْزِلَ لِيَعْلَمَ دُخُوْلَهٗ
نَصَّ عَلٰى ذٰلِكَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِىْ رِوَايَةِ مُهَنَّا وَاِذَا دَخَلَ سَلَّمَ
عَلٰى اَهْلِهٖ لِيَكُنْ تَرْحِيْبُهٗ بِهِمْ كَمَا جَاءَ الْاَثَرُ وَسَتَوٰى فِىْ ذٰلِكَ فِىْ
بَابِ دُخُوْلِ الْمَنْزِلِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا
لِنَهْىِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ

یا اسچیز کو جو عورت نہین مکروہ ہی جسکے ڈہانپنے کی عادت جاری ہوگئی ہے اور عورت
کا ننگا کرنا حرام ہی اور اپنے باپ کی یا اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کی قسم کہانا ہر حال
مین مکروہ ہے پس اگر قسم کہی قسم کہی سانتہ اللہ کے ورنہ خاموش رہے ایسا ہی نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے حدیث مین آیا ہی **فصل** اذن مانگنے مین چاہیئے کہ جب کسی انسان
کی دروازہی کا قصد کری تو سلام کہی اور کہی تمپر سلامتی ہو کیا مین داخل ہوجاؤن
بہ سبب اُسچیز کے جو روی ہی کہ ایک آدمی نے بنی عامر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اذن مانگا اور آپ گہر مین تہے تو کہا کیا مین داخل ہوجاؤن تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے خادم کو فرمایا کہ اُسکی طرف نکل اور اُسکو اذن مانگنا سکہلا تو اسکو کہا کہہ
تمپر سلامتی ہو کیا مین داخل ہوجاؤن تو اُس آدمی نے اُسکو سُن لیا اور کہا تمپر
سلامتی ہو کیا مین داخل ہوجاؤن تو آپنے اسکو اذن دیا اور داخل ہوا اور اذن
مانگنے کیوقت اپنی پیٹہ کو دروازہ کی طرف نہ کری اور نہ دور ہو کیونکہ یہ بات اسکو جواب
سننے سے روکتی ہی ایسا ہی تین بار پس اگر جواب دیا تو بہتر ورنہ پہر جاوے مگر یہ کہ اسکا غالب
گمان ہو کہ اُسنے اُسکی آواز کو نہین سنا بسبب اُسچیز کے کہ دونو مین فاصلہ اور شغل سے ہے
تو جائز ہے اسکو کہ تین بار پر زیادہ کری اور دلیل اُسمین وہ چیز ہے جو ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپنے اذن مانگنا
تین دفعہ ہے پس اگر تیرے لیے اذن دیا گیا تو داخل ہو ورنہ لوٹ جا اور اسمین اجنبی
اور قریبی جو حرام ہین برابر ہین مثل ماں اور اسکے مشابہ کے کیونکہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے جب آدمی نے سوال کیا کہ کیا مجہپر واجب ہے کہ اپنی ماں پر اذن
مانگون آپنے فرمایا ہان اُسنے کہا مین اسی کیساتہ ہون گہر مین حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اذن مانگ اسپر اُسنے کہا مین اُسکا خادم ہون آپنے فرمایا اذن
مانگ اسپر کیا تو دوست رکہتا ہی کہ تو اسکو ننگا دیکہے لیکن اُسکی بی بی اور اُسکی
لونڈی جسکے ساتہ اسکو وطی جائز ہے تو اسپر اُنکے حق مین اذن مانگنا ضروری
نہین کیونکہ اذن طلب کرنیمین زیادہ تر خوف اُنکے ننگے ہونے اور کہلی ہوئی
حالت مین اسکے چلے جانے کا ہی اور بیشک اُنکے بدنون کی طرف نظر کرنا اُسکے لیے
مباح کیا گیا ہی اور لیکن مستحب ہے اسکے لیے کہ اپنی جوتی کو پہلے حرکت دے جب گہر مین داخل ہو تاکہ
اُسکا داخل ہونا معلوم کیا جاوے اسپر امام احمد رح سے مہنی کی روایت مین نص کی ہی اور جب داخل
ہو تو اپنے اہل پر سلام کہو تاکہ اُسکے گہر کی نیکی زیادہ ہو جیسے حدیث آیا ہی اگر اللہ نے چاہا
تو اسکو ہم گہر مین داخل ہونے کے باب مین پورا بیان کرینگے اور رات کو اپنے اہل کے پاس
نہ آئے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اپنے اہل پر آنے سے منع فرمایا ہے

لَيْلًا وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ رَجُلَانِ فَوَجَدَا عِنْدَ اَهْلِهِمَا مَا يَكْرَهَانِ
فَاِذَا اُذِنَ لَهُ فِيْ دَارِ غَيْرِهٖ فَدَخَلَ جَلَسَ حَيْثُ يَاْذَنُ لَهُ صَاحِبُ
الدَّارِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَاِنْ فَجَاَ قَوْمًا وَهُمْ عَلٰى طَعَامٍ
فَلَا يَاْكُلُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَاحِبُ الطَّعَامِ مِمَّنْ جَرَتْ عَادَتُهٗ بِالسَّمَاحَةِ
وَطِيْبِ الْقَلْبِ بِذٰلِكَ **فَصْلٌ** فِيْمَا يُسْتَحَبُّ فِعْلُهٗ
بِيَمِيْنِهٖ وَمَا يُسْتَحَبُّ فِعْلُهٗ بِشِمَالِهٖ يُسْتَحَبُّ لَهٗ تَنَاوُلُ الْاَشْيَاءِ
بِيَمِيْنِهٖ وَالْاَكْلُ وَالشُّرْبُ وَالْمُصَافَحَةُ وَالْبِدَاءَةُ بِهَا فِي الْوُضُوْءِ
وَالْاِنْتِعَالِ وَلُبْسِ الثِّيَابِ وَكَذٰلِكَ يَبْدَاُ فِي الدُّخُوْلِ اِلَى الْمَوَاضِعِ
الْمُبَارَكَةِ كَالْمَسَاجِدِ وَالْمَشَاهِدِ وَالْمَنَازِلِ وَالدُّوْرِ بِرِجْلِهِ
الْيُمْنٰى وَاَمَّا الْاِسْتِمَالُ فَلْيَفْعَلْ بِاَشْيَاءِ الْمُسْتَقْذَرَةِ وَاٰلَاتِ
الدَّنِيْ كَالْاِسْتِنْثَارِ وَالْاِسْتِنْجَاءِ وَتَنْقِيَةِ الْاَنْفِ وَ
غَسْلِ الْمَخَاطِ وَنَحْوِهَا اِلَّا اَنْ يَشُقَّ عَلَيْهِ ذٰلِكَ اَوْ يَتَعَذَّرَ
كَالْمَشْلُوْلِ وَالْمَقْطُوْعِ يَسَارُهٗ فَيَفْعَلُهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَمْشِيْ فِي
نَعْلٍ قَاعِدًا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ يَسِيْرًا مِقْدَارَ مَا يُصْلِحُ الْاُخْرٰى
اِذَا انْقَطَعَ وَشِسْعُهَا وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُنَاوِلَ اِنْسَانًا تَوْقِيْعًا
اَوْ كِتَابًا فَلْيُقَلِّصْهُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا مَشٰى مَعَ مَنْ هُوَ اَعْلٰى مِنْهُ
فِي الْمَنْزِلَةِ وَالْقَدْرِ فَلْيَمْشِ عَنْ يَمِيْنِهٖ يَجْعَلُهٗ كَاِمَامِهٖ فِي
الصَّلٰوةِ وَاِنْ كَانَ دُوْنَهٗ فِي الْمَنْزِلَةِ يَجْعَلُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ
يَمْشِيْ عَنْ يَسَارِهٖ وَقِيْلَ الْمُسْتَحَبُّ الْمَشْيُ عَلَى الْيَمِيْنِ
فِي الْجُمْلَةِ لِتَخَلِّي الْيَسَارِ لِلْمَزَاقِ وَغَيْرِهٖ **فَصْلٌ** فِيْ
اٰدَابِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ يُسْتَحَبُّ لِلْاٰكِلِ اَنْ يُسَمِّيَ اللّٰهَ
تَعَالٰى عِنْدَ اَكْلِهٖ وَيَحْمَدَهٗ عِنْدَ فَرَاغِهٖ وَكَذٰلِكَ عِنْدَ
الشُّرْبِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اَبْرَكُ لِطَعَامِهٖ وَاَبْعَدُ لِشَيْطَانِهٖ لِمَا
رُوِيَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَعَلَّكُمْ تَتَفَرَّقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى يُبَارَكْ
لَكُمْ فِيْهِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ

اسکو وہ آدمیون نے تحقیق کیا تو انہون نے اپنے اہل کے پاس اُسچیز کو پایا جسکو وہ مکروہ
سمجھتے تہے پس جب اُسکو دوسرے کے گہر مین داخل ہونے کا اذن دیا جاوے اور داخل ہو تو
اُس گہر کا مالک جہان اُسکو اذن دیوے بیٹھ جاوے اگرچہ گہر والا ذمیون مین سے ہو اور اگر
اچانک کسی قوم پر پہونچا اور وہ اپنے کہانے پر ہین تو نہ کہائے مگر اُس صورت مین کہائے
جبکہ یہ طعام اُن لوگون مین سے ہو جسکی عادت جوانمردی اور اسکے ساتہ خوش
دلی ہونے مین جاری ہو **فصل** اُن چیزونکی بیان مین جنکا داہنے ہاتہ سے کرنا مستحب ہے
اور جنکا بائین ہاتہ سے کرنا مستحب ہے اسکے لیے چیزون کا پکڑنا اپنے داہنے ہاتہ سے اور کہانا اور پینا
اور مصافحہ کرنا اور اُسے داہنی طرف سے وضو مین اور جوتا پہننے مین اور کپڑا پہننے مین ابتدا کرنا
مستحب ہے اور اسیطرح مبارک جگہون مین داخل ہونے مین بہی اپنے داہنے پاون سے شروع کرے
جیسے سجدون اور مجلسون اور سرائین اور لیکن بایان پس قبیح چیزون کے کرنیکے لیے اور
میل کے دور کرنے کے لیے ہی جیسے ناک جہاڑنا اور استنجا کرنا اور ناک صاف کرنا اور تمام
نجاستون کے دور کرنیکے لیے ہے مگر یہ کہ اُسپر یہ بات مشکل ہو یا اُس سے ہو سکے جیسے شل
والا اور بسکا بایان ہاتہ کاٹا ہوا ہو تو وہ اپنے داہنے ہاتہ سے کرے اور ایک جوتے
مین نہ چلے مگر یہ کہ بہت بڑا ہوا تنے اندازہ پر جو دوسرے کو سنوارے جب تسمہ ٹوٹے اور جب ایسا وہ کرے کہ
پکڑاوے کسی کو توقیع یا کتاب تو چاہیے کہ اپنے داہنے ہاتہ سے قصد کرے اور جب اُس شخص کے
ساتہ چلے جو اُس سے مرتبہ اور بزرگی مین اعلے ہے تو چاہیے کہ اُسکے داہنے چلے اور
اسکو ایسا کرے جیسا نماز مین امام ہوتا ہے اور اگر اس سے مرتبہ مین کم ہو تو اسکو داہنے
اپنے کرے اور خود اُسکے بائین چلے اور کہتے ہین داہنے ہاتہ پر چلنا ہر حال مین مستحب ہے
تاکہ بائین جانب ہتوک وغیرہ پہینکنے کے لیے خالی رہے **فصل** کہانے والے
کے لیے مستحب ہے کہ اپنے کہانے کے وقت اللہ تعالی کا نام لے اور فارغ ہونے
کے وقت اُسکی حمد کرے اور پینے کے وقت بہی اسیطرح کرے کیونکہ یہ بات اُسکے
طعام کو برکت دینے والی ہے اور اُسکے شیطان کو دور کرنے والی ہے سبب اسکے
جو روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضے نے کہا یا رسول
اللہ تحقیق ہم کہاتے ہین اور سیر نہین ہوتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شاید تم جدا ہوتے ہو صحابہ رضے نے کہا ہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پس اپنے کہانے پر اکٹہے ہو جاؤ اور اللہ تعالے کے نام کو یاد کرو تمہارے
لیے اُسمین برکت کی جاویگی۔ اور جابر بن عبداللہ رضے اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تہے جب
آدمی اپنے گہر مین داخل ہو

ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ
لَا وَلَادَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ
دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ فَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ
عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ وَعَنْ حُذَيْفَةَ
اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
لَمْ نَضَعْ اَحَدُنَا يَدَهٗ حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ طَعَامًا فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَذَهَبَ لِيَضَعَ
يَدَهٗ فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ جَآءَتْ
جَارِيَةٌ كَاَنَّمَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا وَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ
يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَآءَ بِهٰذَا
الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَجَآءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ
بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ مَعَ
اَيْدِيْهِمَا ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَكَلَ فَلْيَقُلْ
بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَّبْدَاَ بِالْمِلْحِ وَيَخْتِمَ بِهٖ وَ
يَتَنَاوَلَ اللُّقْمَةَ بِيَمِيْنِهٖ فَيُصَغِّرَهَا وَيُجَيِّدَ مَضْغَهَا وَيُطِيْلَ
بَلْعَهَا وَيَاْكُلَ مِمَّا يَلِيْهِ اِذَا كَانَ نَوْعًا وَّاحِدًا وَّاِنْ كَانَ اَنْوَاعًا
فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّجِيْلَ يَدَهٗ فِي الْقَصْعَةِ وَكَذٰلِكَ اِذَا كَانَ تَمْرًا اَوْ
فَاكِهَةً فَلَا يَاْكُلُ مِنْ دُرْوَةِ الطَّعَامِ وَوَسَطِهٖ بَلْ يَاْكُلُ مِنْ
جَوَانِبِهٖ وَاِذَا كَانَ تَرِيْدًا اَكَلَ مِنْ ثَلْثِ اَصَابِعِهٖ وَلَعِقَهَا وَلَا يَنْفُخُ
فِي الطَّعَامِ وَلَا الشَّرَابِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِيْ اِنَآئِهٖ وَاِذَا اَصَابَ قَذًى
حَتَّى الْقَدْحَ عَنْ فِيْهِ وَاِذَا تَنَفَّسَ اَعَادَهٗ اِلَيْهِ وَيُكْرَهُ الْاِتِّكَاءُ
فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَيُجْتَنَبُ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ قَآئِمًا وَقِيْلَ يُكْرَهُ
وَالْجُلُوْسُ اَحَبُّ وَاِذَا دَفَعَ الْاِنَآءَ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ بَدَّرَ بِمَنْ
عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلَا يَجُوْزُ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَلَا الْمُضَبَّبِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا وَاِذَا قَدِمَ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْءٌ
مِّنْ ذٰلِكَ طَعَامٌ رَفَعَ مِنَ الْاِنَآءِ اِلَى الْخِوَانِ اَوْ اِنَآءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ الْجِنْسِ
ثُمَّ اَكَلَهٗ وَالْاِنْكَارُ عَلٰى مَنْ اَحْضَرَهٗ وَاجِبٌ وَكَذٰلِكَ الْحُكْمُ

تو اللہ عزوجل کے نام کو اپنے داخل ہونے کیوقت اور اپنے کھانا کھانیکے وقت یاد کرے تو شیطان
اپنی اولاد کے لیے کہتا ہے نہ تمہارے لیے رات کا ٹھکانا ہے اور نہ کھانا اور جب داخل ہوا اور اللہ
کا نام اپنے داخل ہونیکے وقت نہ لے تو شیطان اپنی اولاد کو کہتا ہے تمنے اپنے سونے کی جگہہ پالی
اور جب کھانیکے وقت اللہ کا نام نہ ذکر کرے تو کہتا ہے تمنے سونے کی جگہ اور کھانا پالیا۔ اور حذیفہ
مروی ہے کہا ہم جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوتے تھے تو کوئی
ہم میں اپنے ہاتھ کو نہ رکھتا یہان تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شروع کرتے اور تحقیق ہم
آپکے ساتھ ایک کھانے مین حاضر ہوئے تو ایک اعرابی آیا گویا دہکیلا جاتا ہے پس
شروع ہوا کہ اپنے ہاتھ کو کھانے مین کہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے ہاتھ کو پکڑ لیا
اور ایک لڑکی آئی گویا کہ وہ دہکیلی جاتی ہے پس شروع ہوئی تاکہ اپنے ہاتھہ کو کھانے
مین کہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے ہاتھ کو پکڑ لیا اور فرمایا شیطان اس کھانے
کو حلال سمجھتا ہے جسپر اللہ کا نام نہ لیا جائے اور تحقیق وہ اس اعرابی کو لایا تھا تاکہ طعام
کو بذریعہ اسکے حلال سمجھے تو مینے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اس لڑکی کو لایا تاکہ اسکے ذریعہ
سے طعام کو حلال سمجھے پس مینے اسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا پس قسم ہے مجھکو اسکی جسکے ہاتھ مین
میری جان ہے کہ اسکا ہاتھ میرے ہاتھ مین دونون کے ہاتھون کے ساتھ ہے اگر اللہ تعالی کا نام
لینا کھانے مین شروع ہونیکے وقت بھول جاوے تو کہے مین اللہ کے نام کے ساتھ اول اور آخر
مین کہتا ہون اسیطرح حضرت عائشہ کی حدیث مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم مروی ہے اور مستحب ہے کہ
نمک کے ساتھ شروع کرے اور اسیپر ختم کرے اور اپنے داہنے ہاتھ سے لقمہ پکڑے اور لقمہ چھوٹا اٹھاوے
اور اسکو اچھی طرح چباوے اور اسکے نگلنے کو لمبا کرے اور اس چیز کو کھاوے جو اسکو قریب ہو جب
ایک قسم ہو اور اگر کئی قسمین ہون تو کچھہ مضائقہ نہین کہ اپنا ہاتھ پیالہ مین پھیرے اسیطرح جب
پھل یا میوہ ہو تو کھانے کی جہتی نہ کہائے اور اسکے بیچ مین سے نہ کہائے بلکہ اسکے کناروں سے
کہائے اور جب ثرید ہو تو تین انگلیون سے کہائے اور انکو چاٹے اور طعام اور پینے کی چیز مین
پھونک نہ مارے اور نہ اسکے برتن مین سانس لے اور جب اسکا سانس تنگ ہو تو پیالہ کو اپنے منہ سے
جدا کرے مین جب سانس لے چکے تو اسکو پھر اپنے منہ کی طرف لوٹاوے کھانے اور پینے مین تکیہ لگانا
مکروہ ہے اور کھانا اور پینا کھڑے ہو کر جائز ہے اور بعضے کہتے ہین مکروہ ہے اور بیٹھنا بہتر ہے
اور جب برتن کسی کیطرف اپنے ہمنشینون مین سے دفع کرے تو اس شخص سے شروع کرے جو اسکے
داہنے ہے اور کھانا اور پینا سونے اور چاندی کے برتنون مین جائز نہین اور نہ ان سے گلٹ
والون مین جبکہ وہ زیادہ ہو اور جب اسکے آگے ان مین سے کسی چیز مین کھانا لایا جاوے تو
اسکو برتن سے روٹی پر اٹھا رکھے یا اس برتن مین جو اس جنس سے نہ ہو پھر اسکو کھاوے اور
انکار کرنا اس شخص پر جو اسکو حاضر کرے واجب ہے۔

إِنَاءِ الْمَجُوسِيِّ مَدْخَلٌ لِلذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَكَذَلِكَ الْحُكْمُ فِي مَاءِ
الْبِئْرِ الَّتِي اتُّخِذَتْ مِنْ ذَلِكَ فَيَحْرُمُ عَلَيَّ الْحُضُورُ فِي تِلْكَ
الْبُقْعَةِ وَيَتَعَيَّنُ عَلَيَّ الْإِنْكَارُ وَالْقِيَامُ مِنْ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ وَيَكُونُ
إِنْكَارُهُ بِرِفْقٍ بِأَنْ يَقُولَ تَمَامُ سُرُورِكُمْ أَنْ تَتَجَمَّلُوا بِمَا أَبَاحَتْهُ
الشَّرِيعَةُ وَجَعَلَتْهُ حَلَالًا لَا بِمَا حَرَّمَتْهُ وَحَظَرَتْهُ وَلَا خَيْرَ فِي لَذَّةٍ
تَؤُولُ إِلَى مَعْصِيَةٍ اُذْكُرُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ
فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ وَإِذَا حَصَلَتِ اللُّقْمَةُ فِي فِيهِ
فَلَا يُخْرِجُهَا مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ لِشَرَقٍ أَوْ حَرَارَةٍ
يَسْتَوْفِرُهَا وَإِذَا عَطَسَ عَلَى طَعَامٍ خَمَّرَ وَجْهَهُ وَاحْتَاطَ فِي
سَتْرِهِ لِأَجْلِ الطَّعَامِ وَإِذَا كَانَ عَلَى رَأْسِ إِنْسَانٍ فَثَمَّ إِذْنٌ
لَهُ فِي الْجُلُوسِ فَإِنْ أَبَى عَلَيْهِ وَقَامَ مَمْلُوكُهُ أَوْ غُلَامُهُ لِقَضَاءِ
حَاجَتِهِ وَسَقْيِهِ الْمَاءَ أَخَذَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَقَمَهُ وَيُسْتَحَبُّ
مَسْحُ الْإِنَاءِ مِنْ فَضْلَةِ الطَّعَامِ وَلَقْطُ الْفَتَاتِ مِنْ جَوَانِبِ
الْإِنَاءِ وَالطَّبَقِ وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُبَاسِطَ الْإِخْوَانَ بِالْحَدِيثِ الطَّيِّبِ وَ
الْحِكَايَاتِ الَّتِي تَلِيقُ بِالْحَالِ إِذَا كَانُوا مُنْقَبِضِينَ وَيَنْبَغِي
أَنْ يَأْكُلَ مَعَ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا بِالْأَدَبِ وَمَعَ الْفُقَرَاءِ بِالْإِيثَارِ وَ
مَعَ الْإِخْوَانِ بِالْإِنْبِسَاطِ وَمَعَ الْعُلَمَاءِ بِالتَّعَلُّمِ وَالْإِتِّبَاعِ
وَإِذَا أَكَلَ مَعَ ضَرِيرٍ أَعْلَمَهُ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَرُبَّمَا فَاتَهُ الطَّيِّبُ
مِنَ الطَّعَامِ لِعَمَاهُ وَيُسْتَحَبُّ الْإِجَابَةُ إِلَى وَلِيمَةِ الْعُرْسِ فَإِنْ
أَحَبَّ أَنْ يَأْكُلَ أَكَلَ وَإِلَّا دَعَا وَانْصَرَفَ لِمَا رُوِيَ جَابِرُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ
فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ تَعَالَى وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى
غَيْرِ دَعْوَةٍ فَقَدْ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا هَذَا الَّذِي
ذَكَرْنَا إِذَا كَانَ خَالِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ حَضَرَهُ مُنْكَرٌ
كَالطُّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُودِ وَالنَّايِ وَالشَّبَّابَةِ وَ
الرَّبَابِ وَالْمَغَانِي وَالْمَنَابِرِ وَالْحَرِيرِ الَّذِي يُلْعَبُ بِهِ

اور سونے اور چاندی کے برتن مین دھونی لینے کا بھی یہی حکم ہے اور گلاب کے پانی مین بھی
حکم ہے چھڑکنے والے آلے سے جو اُنسے بنایا گیا ہو پس اُسپر ان جگہون مین حاضر ہونا حرام
ہے اور اسپر انکار کرنا اور اُس مجلس سے کھڑا ہو جانا لازم ہے۔ اور انکار نرمی سے ہونا چاہیے
اس طریق سے کہ کہے تمہاری پوری خوشی یہ ہے کہ تم اُس چیز سے زینت کرو جسکی شریعت
نے اجازت دی اور اسکو زینت کیا نہ اُس چیز سے جسکو شریعت نے حرام کیا اور اُس
سے منع کیا اور اُس لذت مین کچھ بھلائی نہین جو نافرمانی کیطرف راجع ہو تم پر اللہ رحم کرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو یاد کرو جو شخص سونے اور چاندی کے برتن مین پیے یا ایسے برتن
مین جسمین اُس سے کوئی شی ہو تو سوا اسکے نہین کہ وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ کو کھینچتا ہے
اور جب لقمہ اُسکے منہ مین حاصل ہوا تو اسکو نہ نکالے مگر اُس وقت کہ کانٹے پر پیر اور سبب
گلا گھٹنے یا گرمی کے کہ اُس سے تکلیف اٹھاوے اور جب کھانے پر چھینکے تو منہ اپنے کپڑے یا ہاتھ
اور اسکے ڈھانپنے مین کوشش کرے تاکہ کھانے پر چھینٹین نہ پڑین اور کہا نا اُنسے بچ رہے
اور جب اُسکے سر پر کوئی آدمی کھڑا ہو تو اسکو بیٹھنے کیلیے اجازت دے تو اگر اسپر انکار کرے یا اُسکا
غلام کھڑا ہو یا لڑکا اُسکا اپنی حاجت پوری کرنیکے لیے اور اُسکو پانی پلانے کے لیے تو عمدہ کھانے
سے لیکر اسکو لقمہ دے اور صاف کرنا برتن کا بچے ہوئے کھانے سے مستحب ہے اور برتن اور طبق کے اطراف
سے ریزون کا چننا بھی مستحب ہے اور مستحب ہے کہ اپنے بھائیون سے اچھی کلام کے ساتھ اور عمدہ حکایتون کے
ساتھ جو لائق وقت ہون جبکہ وہ ملول ہون کشادہ پیشانی کہے اور دیندارون کے ساتھ
ادب سے کھاوے اور فقیرون کے ساتھ اُنکے اختیار کرنیسے اور بھائیون کے ساتھ کشادہ دلی سے
اور عالمون کے ساتھ سیکھنے اور پیروی کرنے سے کھاوے اور جب اندھے کے ساتھ کھاوے تو جو کچھ
اُسکے آگے کھانا وغیرہ ہو اُسکو بھی اُسپر آگاہی کر دے پس کئی دفعہ اُس سے عمدہ طعام بسبب
نابینائی کے فوت ہو جاتا ہے اور قبول کرنا دعوت ولیمہ شادی کی مستحب ہے اگر کھانے
کو دوست کہے تو کھائے ورنہ دعا کرے اور لوٹے یہ سبب اسکے جو روایت کیا جابر بن عبد اللہ نے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعوت کیا جاوے پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر چاہے
کھائے اور اگر چاہے چھوڑ دے اور عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص دعوت کیا گیا پس قبول نہ کی تو اُسنے اللہ تعالی اور اسکے رسول کی
نافرمانی کی اور جو سوا بلائے داخل ہو تو وہ بیشک چور کی کرتے ہوئے داخل ہوا اور لوٹے
ہوئے نکلا جو کچھ ہمنے ذکر کیا جب ہے کہ ولیمہ برے باتون سے خالی ہو اگر اُس کھانے
غیر شرع کام حاضر ہون جیسے ڈھول اور بربط اور نے مدور شطرنج اور شبابہ اور
رباب اور سرود والی اور طنبورے اور جعلان جس سے ترک لوگ کھیلتے
ہین۔

التَّرْكُ لَا يَجْلِسُ هُنَاكَ لِأَنَّ جَمِيعَ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ وَأَمَّا الدَّفُّ فَجَوَّزُوا اسْتِعْمَالَهُ فِي النِّكَاحِ وَسَمَاعُ الْقَوْلِ بِالْقَصَبِ وَالرَّقْصُ مَكْرُوهٌ كَمَا فَسَّرَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِينَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ فَقَالَ هُوَ الْغِنَاءُ وَالشِّعْرُ وَجَاءَ فِي بَعْضِ الْأَحَادِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ وَسُئِلَ الشِّبْلِيُّ عَنِ الْغِنَاءِ فَقَالَ أَحَقٌّ هُوَ قَالَ لَا فَقِيلَ فَمَاذَا قَالَ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ثُمَّ يَكْفِي فِي كَرَاهَةِ مَا فِي ذٰلِكَ مِنْ ثَوَرَانِ الطَّبْعِ وَهَيَجَانِ الشَّهْوَةِ وَالْمَيْلِ إِلَى النِّسْوَانِ وَأَبَاطِيلِ النُّفُوسِ وَدَعْوَنَاتِهَا وَالطَّرَبِ وَالتَّخَفُّفِ وَالدَّنَاءَةِ وَالِاشْتِغَالِ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى أَطْيَبُ وَأَسْلَمُ لِمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَدَعْوَةُ الْخِتَانِ لَيْسَتْ مُسْتَحَبَّةً فَكَيْفَ عَلَى مَنْ دُعِيَ إِلَيْهَا أَنْ يُجِيبَ وَكَرِهَ الْتِقَاطَ النِّثَارِ لِأَنَّهُ شَبِيهٌ بِالنُّهْبَةِ وَفِيهِ تَخَفُّفٌ دَنَاءَةٌ وَيُكْرَهُ حُضُورُ طَعَامِ الْوَلَائِمِ مَا عَدَا الْعُرْسَ إِذَا كَانَ عَلَى الصِّفَةِ الَّتِي وَصَفَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَعُ مِنْهُ الْمُحْتَاجُ وَيَحْضُرُهُ الْمُسْتَغْنِي عَنْهُ وَيُكْرَهُ لِأَهْلِ الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ فِي جُمْلَةِ السُّرِّ إِجَابَةُ الطَّعَامِ وَالتَّسَامُحُ بِذٰلِكَ لِمَا فِيهِ مِنَ الذِّلَّةِ وَالدَّنَاءَةِ وَالشَّرَهِ لَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ حَاكِمًا وَقِيلَ مَا وَضَعَ أَحَدٌ يَدَهُ فِي قَصْعَةِ أَحَدٍ إِلَّا ذَلَّ وَيُحْرَمُ التَّطَفُّلُ عَلَى طَعَامِ النَّاسِ وَهُوَ دُخُولُهُ مَعَ الْمَدْعُوِّينَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَدْعُوَ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْوَقَاحَةِ وَالْخُبْثِ فَفِيهِ إِثْمَانِ أَحَدُهُمَا الْأَكْلُ لِمَا لَمْ يُدْعَ إِلَيْهِ وَالثَّانِي دُخُولُهُ إِلَى مَنْزِلِ الْغَيْرِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ وَالنَّظَرُ إِلَى أَسْرَارِهِ وَالتَّضْيِيقُ عَلَى مَنْ حَضَرَهُ وَمِنَ الْآدَابِ أَنْ لَا يُكْثِرَ النَّظَرَ إِلَى وُجُوهِ الْآكِلِينَ لِأَنَّهُ رُبَّمَا يَخْشَمُهُمْ وَلَا يَتَكَلَّمُ عَلَى الطَّعَامِ بِمَا يَسْتَقْذِرُهُ النَّاسُ مِنَ الْكَلَامِ وَلَا بِمَا يَتَّخِذُهُمْ خَوَّافًا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّرَقِ وَلَا بِمَا يُحْزِنُهُمْ لِئَلَّا يَغُصَّ عَلَى الْآكِلِينَ أَكْلُهُمْ وَيُسْتَحَبُّ غَسْلُ الْيَدِ قَبْلَ أَكْلِ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ وَقِيلَ يُكْرَهُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَيُسْتَحَبُّ بَعْدَهُ وَيُكْرَهُ أَكْلُ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ وَهِيَ الثُّومَةُ وَالْبَصَلَةُ وَ

تو وہان نہ بیٹھے کیونکہ یہ تمام باتین حرام ہین اندر لیکن دف سکا نکاح مین استعمال
جائز ہے اور قول کو نے سے سننا اور رقص کرنا مکروہ ہے جیسے بعض مفسرین نے اللہ عزوجل کے قول کو
کو تفسیر کیا ہے اور بعض آدمیون سے وہ ہے جو خرید تا ہے بیہودہ بات کو کہا وہ راگ ہے اور شعر
ہے اور بعض احادیث مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آیا ہے فرمایا آپنے غنا نفاق کو دل
مین ایسا اگاتا ہے جیسے پہاؤ سبزی کو اگاتا ہے اور شبلی سے غنا کی بابت پوچھا
گیا تو کہا گیا کیا درست ہے فرمایا نہین تو کہا گیا وہ کیا چیز ہے انہون نے کہا فسق کے
بعد بجز گمراہی کے اور کیا ہے پھر جو کچھ کہ اس گمراہی مین ہے اسکے مکروہ ہونیکے لیے صرف
وہی کافی ہے جو کچھ کہ اسمین شورش طبع اور شہوت کے برانگیختہ ہونے اور عورتون کی
طرف راغب ہونے اور نفسون کی بیہودگیون اور بے وقوفیون اور خوشحالی اور کم
عقلی اور کمینہ پن سے ہے اور اللہ کے ذکر سے مشغول ہونا بہت اچھا اور سلامتی ہے اس
شخص کے لیے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لایا اور ختنہ کی دعوت مستحب نہین اور جسکی
دعوت کی جاوے اسکا اسپر قبول کرنا واجب نہین اور گری ہوئی چیز کا لینا مکروہ ہے
کیونکہ یہ لوٹ کی مانند ہے اسمین کم عقلی اور کمینہ پن ہے اور ولیمہ کے کھانے پر سوا شاوی
کے حاضر ہونا مکروہ ہے جبکہ اس صفت پر ہو جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیان کیا جس سے محتاج لوگ روک دیے جاوین اور غنی لوگ حاضر ہووین اور صاحب
بزرگی اور صاحب علم کو طعام کے قبول کرنے مین جلدی کرنا اور اسمین سستی کرنا مکروہ
ہے کیونکہ اسمین ذلت اور کمینگی اور حرص ہے خاصکر جبکہ صاحب طعام حاکم ہو اور کہا گیا ہے
کسی نے اپنے ہاتھ کو کسی کے پیالہ مین نہین ڈالا مگر ذلیل ہوا تو کون کے طعام پر طفیلی
بننا حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ جسکی دعوت کیجاوے اسکے ساتھ سوا بلاوے کے چلا جاوے اور
بے شرمی اور غصب کی ایک قسم ہے تو اسمین دو گناہ ہین ایک اس چیز کا کھانا جسکی طرف
بلایا نہین گیا اور دوسرا غیر کے گھر مین بغیر اسکے اذن کے داخل ہونا اور اسکے اسرار کی طرف
نظر کرنا اور اس شخص کو تنگ کرنا جو اسکے پاس حاضر ہوا اور ادب سے ہے یہ بات کہ کھانے
والون کی طرف زیادہ نظر نہ کرے کیونکہ انکی طرف دیکھنا گویا انکو شرمندہ کرنا ہے اور
کھانے پر ایسی کلام نہ کرے جس کلام کو لوگ مکروہ جانتے ہین اور ایسی کلام بھی نہ کرے جو
انکو ہنسائے کیونکہ اسمین انکے گلا گھٹنے کا خوف ہے اور ایسی کلام بھی نہ کرے جو انکو غمگین کرے
تاکہ کھانے والون پر اون کا کھانا خراب نہ کرے اور نہ یہ کہنا کہ طعام کے کھانے سے پہلے اور اسکے پیچھے مستحب ہے اور بعض کہتے ہین قبل طعام کے مکروہ ہے اور اسکے
پیچھے مستحب ہے اور سبزی خبیث کا کھانا مکروہ ہے اور وہ تھوم اور پیاز

اور

الكراث لكراهة ريحه وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال من اكل من هذه البقلة الخبيثة فلا يقربن مصلانا
وكثرة الاكل بحيث يخاف منه التخمة مكروهة وقد روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما ملأ ابن ادم وعاء
شرا من بطنه ويكره لغير صاحب الطعام من الضيف ان يلتقم
من خضر معه على الطبق الا باذن صاحب الطعام لانه
يأكل على ملك صاحبه على وجه الاباحة وليس ذلك كتمليك
ولهذا اختلف الناس في الوقت الذي يحصل الطعام ملكا
للاكل فقال قوم اذا حصل في فيه واستهلك وقال آخرون
لا يملكه بل يأكل على ملكه واذا قدم الطعام فلا يحتاج
بعد التقديم الى اذن اذا كان قد جرت العادة في تلك
البلدة بالاكل كذلك فيكون العرف اذنا ويكره اخراج
شئ من فيه ورده الى القصعة ويكره التخلل على الطعام
ولا يمسح يده بالخبز ولا يستدن له ولا يخلط طعاما بطعام
يعني الوان الطبائخ لانه قد يكره ذلك طباع كثير من
الناس فان كان نفسه يميل اليه فيترك ذلك لاجلهم
ولا يجوز له ذم الطعام ولا لصاحبه استحسانه ومدحه
ولا تنويهه لانه دناءة وقد روي ان النبي صلى الله عليه
وسلم ما مدح طعاما ولا ذمه ولا يرفع يده حتى يرفعوا
ايديهم الا ان يعلم منهم الانبساط اليه فلا يتكلف ذلك
ويستحب ان تحل ماء الايدي في طست واحد لما روي في
الخبر لا تبددوا ايديكم وروي ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى ان يرفع الطست حتى يطفو يعني يمتلئ ولا يغسل يده
بما يطعم من دقيق الباقلاء والعدس والهرطمان وغير ذلك فيتخرج
بالغسالة ولا يقرن بين التمرتين لنهيه صلى الله عليه وسلم عن
ذلك وقيل لا يكره ذلك ان كان وحده او كان هو صاحب
الطعام ولا يتخير الا طيب على صاحب الدار بل يقترح بما
قدمه لان في ذلك حمله على التكلف وقد قال صلى الله عليه
وسلم انا واتقياء منتي براء من التكلف وان استدعى منه

وعلامة
فتاوى ذلك
يقول الله اكل
الرجل وما اكل
والكون اكل
غرض وقد
اكل
اجابة
مواكلة
الله سواء كان
يقول فعل الله
فتاوى الله
اشاء الله
فعله
تعالى
الفعل عامين
الفعل عامين
الفعل عامين
تعالى
الفعل عامين
تعالى
الفعل عامين
تعالى

صَاحِبُ الدَّارِ التَّشَهِّيَ عَلَيْهِ كَانَ لَهُ اَنْ يَذْكُرَ شَهْوَتَهُ وَيَكْرَهُ لَهُ
رَدُّ الْهَدِيَّةِ وَاِنْ قَلَّتْ اِذَا كَانَتْ مِنْ جِهَةِ حَلَالٍ طَيِّبَةٍ وَ
اجْتَهَدَ فِي الْمُكَافَاةِ اَوِ الدُّعَاءِ لَهُ وَمَنْ سَقَطَ فِي طَعَامِهِ اَوْ شَرَابِهِ
شَيْءٌ فَلَا يَخْلُوا اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهُ نَفْسٌ سَائِلَةٌ مَا عَدَا السَّمَكَ فَيَكُوْنُ
الطَّعَامُ نَجِسًا وَيَحْرُمُ اَكْلُهُ اِذَا كَانَ مَائِعًا وَاِنْ كَانَ جَامِدًا رَفَعَ
وَمَا حَوْلَهُ وَاِنْ كَانَ مِمَّا لَا نَفْسَ لَهُ سَائِلَةٌ فَاِنْ كَانَ مِنْ ذَوَاتِ
السُّمُوْمِ لَمْ يَاْكُلْهُ وَيَحْرُمُ الطَّعَامُ لِاَجْلِ الضَّرَرِ بِهِ لَا بِعَيْنِهِ كَالْحَيَّةِ
وَالْعَقْرَبِ وَاِنْ كَانَ ذُبَابًا غَمَسَهُ فِي الطَّعَامِ حَتَّى يَغُوْصَ جَنَاحَاهُ
ثُمَّ اَخْرِجْهُ وَاِنْ مَاتَ فَاِنَّ الطَّعَامَ طَاهِرٌ يَاْكُلُهُ لِمَا رُوِيَ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ
فَلْيَغْمِسْهُ فَاِنَّ فِي اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاَنَّهُ
يَتَّقِي بِالَّذِي فِيْهِ الدَّاءَ وَيُسْتَحَبُّ لَهُ مَصُّ الشَّرَابِ لَا يَكْرَعُ كَرْعًا
وَيَقْطَعُهُ ثَلٰثَ دَفَعَاتٍ لِلنَّفَسِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ وَيُسَمِّي عَلٰى اَوَّلِهِ
وَيَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي اٰخِرِهِ وَالْاِخْتِصَارُ فِي هٰذِهِ الْجُمْلَةِ اَنْ نَقُوْلَ
هِيَ اِثْنَا عَشَرَةَ خَصْلَةً اَرْبَعٌ مِنْهَا فَرِيْضَةٌ وَاَرْبَعٌ سُنَّةٌ وَاَرْبَعٌ
اٰدَابٌ اَمَّا الْفَرِيْضَةُ فَالْمَعْرِفَةُ بِمَا اَكَلَهُ مِنْ اَيْنَ هُوَ وَالتَّسْمِيَةُ وَ
الرِّضَا وَالشُّكْرُ وَاَمَّا السُّنَّةُ فَالْجُلُوْسُ عَلَى الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَالْاَكْلُ
بِثَلٰثِ اَصَابِعَ وَلَعْقُ الْاَصَابِعِ وَالْاَكْلُ مِمَّا يَلِيْهِ وَاَمَّا الْاٰدَابُ فَالْمَضْغُ
الشَّدِيْدُ وَتَصْغِيْرُ اللُّقَمِ وَقِلَّةُ النَّظَرِ اِلٰى وُجُوْهِ الْقَوْمِ وَاَنْ لَا
يُفَرِّشَ الْمَائِدَةَ بِالْخُبْزِ وَيَضَعَ فَوْقَهُ الْاُدْمَ وَاَنْ لَا يَاْكُلَ مُتَّكِئًا
وَلَا مُنْبَطِحًا عَلٰى بَطْنِهِ **فَصْلٌ** وَاِذَا اَفْطَرَ عِنْدَ غَيْرِهِ قَالَ
اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ
الرَّحْمَةُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا
وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهَدَانَا مِنَ الضَّلَالَةِ وَفَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ
مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ جِيَاعَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰنِسْ عَارِيَهَا وَعَافِ مَرْضٰهَا وَرُدَّ غَائِبَهَا وَاجْمَعْ
شَمْلَ اَهْلِ الدَّارِ وَدَارِهِمْ وَاجْعَلْ مَوْلَانَا بَرَكَةً وَخُرُوْجَنَا
مَغْفِرَةً وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ **فَصْلٌ** فِي اٰدَابِ

صاحب طعام اُسکی خواہش پوچھے تو جائز ہے کہ اپنی کھانے کی خواہش بیان کرے اور ہدیہ کا رد کرنا مکروہ ہے اگرچہ تھوڑا ہو جب حلال پاک وجہ سے ہو اور بدلہ دینے میں یا
اسکو دعا کرنیمیں کوشش کرے اور جو شخص کہ اسکے کھانے یا پینے میں کوئی چیز گرے
تو خالی نہیں یا تو اُسکا خون رواں ہے سوائے مچھلی کے تو طعام نجس ہو جاویگا اور اُسکا
کھانا حرام ہو جاتا ہے جبکہ طعام آبگینہ ہو اور اگر کھانا خشک ہو تو اسچیز کو اور جو کچھ
اُسکے گرد گرد چیز ہوا ہٹا کر پھینک دے اور اگر اُسچیز سے ہو جسکا خون رواں نہ ہو تو اگر
زہر والوں سے ہو تو اسکو نہ کھاوے اور کھانا بسبب مرنے پانیکے اُس سے حرام ہو جاتا ہے
نہ بسبب اپنی ذات کے جیسے سانپ اور بچھو اور اگر مکھی ہو تو اسکو کھانے میں ڈبا دیوے یہانتک کہ
دونو پر اُسکے غوطہ کھائیں پھر اُسکو نکالے اور اگر مر جاوے تو طعام پاک ہے اسکو کھاوے بسبب اسکے
جو روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تمہارے کسی برتن میں گرے
تو اسکو اُسمیں ڈباؤ کیونکہ اُسکے پروں سے ایک میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور تحقیق وہ
بچتی ہے اُس سے جسمیں بیماری ہے اور اسکے لیے پانی کو چوسنا مستحب ہے اور چار پایوں
کی طرح اُس سے نہ پیئے اور اسکو سانس لینے کے واسطے تین دفعہ منہ سے جدا کرے اور برتن میں
سانس نہ لے اور اسکے ابتدا میں بسم اللہ کہے اور آخر میں اللہ تعالی کی تعریف کرے اور اختصار
ان سب میں یہ ہے کہ کہیں ہم وہ بارہ خصلتیں ہیں چار اُن میں فرض ہیں اور چار سنت
اور چار مستحب لیکن فرض کہ وہ کھانے سے ہے اور بسم اللہ کہنا اور راضی ہونا اور شکر کرنا
اور لیکن سنت تو وہ بائیں پاؤں پر بیٹھنا ہے اور تین انگلیوں سے کھانا ہے اور انگلیوں
کو چاٹنا اور جو اُسکے قریب ہو اور لیکن طعام کے آداب تو وہ خوب چبانا ہے اور لقموں کا
چھوٹا کرنا اور قوم کے موہوں کی طرف کم نظر کرنا اور یہ کہ روٹی کو دسترخوان نہ بناوے
اور اوپر اُسکے سالن کو رکھے اور یہ تکیہ لگا کر نہ کھائے اور نہ منہ کے بل سے پیٹ پر ہو کر
کھاوے **فصل** پس جب اپنے غیر کے نزدیک افطار کرے تو کہے روزہ دار تمہارے پاس
روزہ افطار کریں اور تمہارا کھانا کھائیں اور تم پر رحمت نازل ہووے اور تم پر فرشتے
رحمت بھیجیں سب تعریف اللہ کو ہے جس نے ہمکو کھلایا اور پلایا اور ہمکو مسلمانوں سے کیا
اور ہمکو گمراہی سے ہدایت کی اور ہمکو بہتوں پر اپنی پیدایش سے بزرگ کیا یا اللہ محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کی امت کے بھوکوں کو سیر کر دے اور اُسکے ننگوں کو پہنا دے اور اسکے بیماروں
کو عافیت دے اور اسکے غائب کو لوٹا لا اور گھر والوں کی پریشانی کو اکٹھا کر اور اُنکی روزی
کو بھاری کر۔ اور ہمارے داخل ہونے کو برکت کر دے اور ہمارے نکلنے کو بخشش اور ہم
کو دنیا کی نیکی اور آخرت کی نیکی عطا کر اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا اپنی رحمت
سے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں کے **فصل** طعام کے ادبوں میں

اَلْحَمَّامِ بِنَاءً وَبَيْعًا وَشِرَاؤُهُ وَكِرَاؤُهُ مَكْرُوهٌ فِي الْجُمْلَةِ
لِمَا فِيهِ مِنْ مُشَاهَدَةِ عَوْرَاتِ النَّاسِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
اَنَّهُ قَالَ بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ يُنْزَعُ مِنْ اَهْلِهِ الْحَيَاءُ وَلَا يُقْرَأُ
فِيهِ الْقُرْاٰنُ وَاَمَّا دُخُوْلُهُ فَالْاَوْلٰى اَنْ لَّا يَدْخُلَهُ اِذَا وَجَدَ
مِنْ ذٰلِكَ بُدًّا لِمَا وَرَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْحَمَّامَ
وَيُعَلِّلُ بِاَنَّهُ مِنْ رَقِيْقِ الْعَيْشِ وَعَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ
اَنَّهُمَا كَانَا لَا يَدْخُلَانِ الْحَمَّامَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاِمَامِ
اَحْمَدَ مَا رَاَيْتُ اَبِيْ قَطُّ دَخَلَ الْحَمَّامَ وَاِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اِلٰى
ذٰلِكَ وَدَعَتِ الضَّرُوْرَةُ جَازَ لَهُ دُخُوْلُهُ مُسْتَتِرًا بِمِئْزَرٍ غَاضًّا
بَصَرَهُ عَنْ عَوْرَاتِ النَّاسِ وَاِنْ اَمْكَنَهُ اَنْ يُّخَلِّيَ الْحَمَّامَ لَهُ
فَيَدْخُلَهُ بِاللَّيْلِ اَوْ وَقْتًا يَقِلُّ ذُنُوْبُهُ بِالنَّهَارِ فَلَا بَاْسَ وَقَدْ
سُئِلَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ كُلَّ مَنْ فِي الْحَمَّامِ عَلَيْهِ اِزَارٌ فَادْخُلْهُ وَاِلَّا
فَلَا تَدْخُلْهُ وَقَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ بَيْتٌ لَّا يُسْتَرُ
وَمَاؤُهُ لَا يُطَهِّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَسُرُّ عَائِشَةَ اَنَّهَا دَخَلَتْهُ
وَلَهَا مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ
الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ وَلَمَّا النِّسَاءُ فَاِنَّمَا يَجُوْزُ لَهُنَّ دُخُوْلُهُ بِالشَّرَائِطِ
الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ حَقِّ الرِّجَالِ وَوُجُوْدِ الْعُذْرِ وَالْحَاجَةِ كَالْمَرَضِ
وَالْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ لِمَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ سَيَفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ
بُيُوْتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلْهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِاٰزَارٍ وَامْنَعُوْا
مِنْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيْضَةً اَوْ نُفَسَاءَ وَاِذَا دَخَلَ الْحَمَّامَ
فَلَا يُسَلِّمْ وَلَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ **فَصْلٌ**
فِي النَّهْيِ عَنِ التَّعَرِّيْ فِي الْجُمْلَةِ وَفِيْ حَالِ الْغُسْلِ لِمَا رَوَى اَبُوْ دَاوٗدَ
بِاِسْنَادِهِ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ

حمام کا بنانا اور اُسکا بیچنا اور خریدنا اور کرایہ دینا سب کا سب مکروہ ہی کیونکہ اُسمین
لوگون کی شرمگاہین دیکھنے کی قباحت ہے اور تحقیق علی بن ابی طالب سے روایت
کیا گیا ہی اُنہون نے فرمایا برا گھر حمام ہی اپنے اہل سے حیا کو دور کرتا ہی اور اُسمین قرآن نہین پڑہا جاتا
اور لیکن اسمین داخل ہونا تو بہتر یہ ہے کہ جہان تک ممکن ہو اُسمین داخل ہونے سے
پرہیز کریے یہ سبب اسکے جو عبداللہ بن عمر رضہ سے وارد ہوا ہے کہ وہ حمام کو مکروہ جانتے تہے اور
علت بیان کرتے تہے اس بات کی کہ وہ نازک عیش سے ہے اور حسن اور ابن سیرین
سے مروی ہے کہ وہ دونو حمام مین داخل نہوتے تہے اور امام احمد کے بیٹے عبداللہ نے کہا
مینے اپنے باپ کو کبھی نہین دیکھا کہ وہ حمام مین داخل ہوے ہون اور اگر اُنکو اسکی طرف
حاجت ہو اور ضرورت محسوس ہو تو اُسکے لیے حمام مین داخل ہونا جائز ہے لیکن
اس حال مین کہ ازار سے اپنی شرمگاہ کو ڈانپے ہوے ہو اور لوگون کی شرمگاہون سے چشم
پوشی کیے ہوے ہو اور اگر ممکن ہو اسکو کہ اسکے لیے حمام خالی کیا جاوے تو اسمین رات کو
داخل ہو یا اُس وقت مین کہ اسکے گناہ دن مین کم ہون اور امام احمد سے حمام مین داخل ہونے
کی بابت سوال کیے گئے تو فرمایا اگر تو جانتا ہی کہ سب لوگ جو حمام مین ہین اپنے
ازار سے تو اسمین داخل ہو ورنہ اسمین داخل نہو اور تحقیق عائشہ رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی کہ فرمایا آپنے برا گھر حمام ہی جسمین ستر نہین ہوتا اور اسکا پانی پاک نہین
ہوتا۔ عائشہ صدیقہ نے کہا عائشہ کو اسمین داخل ہونا خوش نہین لگتا اگرچہ عائشہ رضہ کے
پاس احد پہاڑ کی طرح سونا ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبداللہ کی حدیث
مین فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہی تو وہ حمام مین سوے ازار کے داخل
نہ ہو اور لیکن عورتین تو سوای اسکے نہین کہ جائز ہے اُنکے لیے داخل ہونا ساتہ ان
شرطون کے جنکو ہمنے ذکر کیا ہی مردون کے حق مین یا عذر اور حاجت کے ہونے سے مثل مرض
کی اور حیض اور نفاس کی اسلیے کہ ابن عمر رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے
فرمایا تم پر عجم کی زمین فتح کی جاویگی اور تم گہرون کو پاؤگے جنکو حمام کہا جاویگا تو اُنمین
مرد داخل نہ ہون مگر ازار سے اور اُن سے عورتون کو منع کرو سوای مریض اور نفاس
والی کے اور جب حمام مین داخل ہو تو سلام نہ کہے اور قرآن نہ پڑہے کیونکہ اسکی
ممانعت علی بن ابی طالب رضہ کی حدیث مین گذر چکی ہے **فصل** ہر حالت
مین ننگا ہونیکی ممانعت اور حالت غسل مین ننگا ہونے کی ممانعت کے بیان مین
کیونکہ ابوداؤد نے اپنے اسناد سے بہز بن حکیم سے اُسنے اپنے والد سے روایت کیا اُسنے کہا مینے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنی شرمگاہونکو کسکے پاس ڈالین اور کس کو
چہوڑین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوای اپنی بیوی کے۔

اول الفصل الاول فثلوث منكسر الاول الثاني ساكن الثالث وفتح الرابع والخامس وخرق الثلوثين وخرق الثاني والرابع والخامس ثلوث منكسر الاول الثاني ساكن الثالث وفتح الرابع والخامس وخرق الثلوثين وخرق الثاني والرابع والخامس ثلوث منكسر الاول الثاني ساكن الثالث وفتح الرابع والخامس وخرق الثلوثين وخرق الثاني والرابع والخامس ثلوث منكسر الاول الثاني ساكن الثالث وفتح الرابع والخامس وخرق الثلوثين وخرق الثاني والرابع والخامس ثلوث منكسر الاول الثاني ساكن الثالث وفتح الرابع والخامس وخرق الثلوثين وخرق الثاني والرابع والخامس

أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ
بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا
أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ وَرَوَى
أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ
وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي
ثَوْبٍ وَلَا يُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَأَمَّا حَالَةُ الْغُسْلِ فِي
مَوْضِعٍ خَالٍ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ فَيُكْرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ بِلَا مِئْزَرٍ لِمَا رَوَى
أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ رض قَالَ يَعْلَى
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِلَا إِزَارٍ
فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَيِيٌّ
سِتِّيرٌ يُحِبُّ السَّتْرَ وَالْحَيَاءَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ وَأَمَّا
إِنْ دَخَلَ الْمَلْءَ لِلْغُسْلِ أَوْ لِغَيْرِهِ فَيُكْرَهُ أَيْضًا بِلَا مِئْزَرٍ لِأَنَّ لِلْمَاءِ
سُكَّانًا فَإِمَّا رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَدْخُلَ الْمَاءَ بِلَا مِئْزَرٍ وَعَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَاءِ
سُكَّانٌ وَإِنَّ أَحَقَّ مَنِ اسْتَتَرَ مِنْ سُكَّانِهِ لَنَحْنُ

فَصْلٌ

وَقَدْ رَخَّصَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَأَنَّهُ
لَا يُكْرَهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ عِنْدَ نَهْرٍ لَيْسَ هُنَاكَ أَحَدٌ
قَالَ رَجَوْا مَعْنَى ذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ بِهِ بَأْسٌ قَالَ الْأَوَّلُ وَلَا أَصَحُّ
مَا تَقَدَّمَ مِنَ النَّهْيِ

فَصْلٌ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ وَاتِّخَاذِهِ مِنْ أَيِّ

رَوَى أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى بَعْضِ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا
إِلَّا بِخَاتَمٍ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللَّهِ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فِضَّةٌ مِنْهُ وَفِي لَفْظٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ
خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ فَضَّةٌ حَبَشِيٌّ
وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ

یا اُس لونڈی کے جسکا تو مالک ہو دوسری سب عورتون وغیرہ سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ
رکھنے مین عرض کیا یارسول اللہ جب کسی قوم کے لوگ انکا بعض بعض مین اکٹھے ہون (تو پھر کیا
کیا جاوے) آپنے فرمایا اگر تجھے طاقت ہے کہ اُسے کوئی نہ دیکھے سکے تو کوئی نہ دیکھے مینے عرض
کیا جب ہم مین سے کوئی اکیلا ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی زیادہ لائق
لوگون کے کہ اُس سے حیا کیا جاوے اور ابوداؤد نے اپنے اسناد سے ابوسعید خدری سے روایت کیا اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ
کی طرف نہ دیکھے اور ایک عورت دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور ایک
مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے مین اکٹھا نہ ہو اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ
ایک کپڑے مین اکٹھی نہ ہو اور ایسی جگہ مین جو بالکل خالی ہو اور اُسے کوئی نہ دیکھے غسل
کرنے کی حالت مین سوا تہ بند کے غسل کرنا مکروہ ہے اسلیے کہ ابوداؤد نے اپنی اسناد سے عطا
سے اُسنے یعلی بن امیہ سے روایت کیا ہے یعلے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو
دیکھا کہ بغیر تہ بند کے نہا رہا ہے تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالی کی حمد کی اور اُسپر ثنا کہی اور فرمایا
بیشک اللہ تعالی شرم والا بہت پردہ کرنیوالا ہے ستر اور حیا کو پسند کرتا ہے تو جب کوئی تم مین
سے غسل کرے تو ستر کرے اور اگر پانی مین نہانے کے لیے یا کسی اور ضرورت کے لیے داخل ہو تو بھی بغیر
تہ بند کے مکروہ ہے کیونکہ پانی مین بھی بسنے والی چیزین ہین بسبب اسکے جو جابر بن عبداللہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپنے پانی مین بغیر تہ بند کے داخل ہونیسے منع فرمایا اور
حسن سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا پانی کے بھی بسنے والے ہین اور بیشک بہت لائق اُن لوگون سے جو اسکے
بسنے والون سے ستر کرتے ہین البتہ ہم ہین **فصل** اور امام احمد رح نے دوسری روایت مین اسمین رخصت
دی ہے اور کہا یہ مکروہ نہین کیونکہ وہ ایک شخص کی بابت جو نہر کے نزدیک تھا اُسکو کوئی نہ دیکھتا تھا
سوال کیے گئے تو فرمایا مین امید کرتا ہون اور اسکے معنے یہ ہین کہ اُسکو کوئی خوف نہین اور بہتر اور صحیح
وہ ہے جو اسکی ممانعت پہلے ذکر ہو چکی ہے **فصل** انگوٹھی کے پہننے اور اسکے پکڑنے مین
ابوداؤد نے اپنی اسناد سے انس بن مالک سے روایت کرتے ہین کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا
کہ بعض عجمیون کی طرف خط لکھین تو آپسے کہا گیا کہ وہ لوگ سوا مہر کے خط نہین پڑھتے تو
آپنے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اُس مین محمد رسول اللہ کھدوایا۔ اور انس رض سے
مروی ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اُسکا نگینہ
بھی اُسی کا تھا اور ایک روایت مین انس رض سے یون ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
انگوٹھی چاندی کی تھی اُسکا نگینہ حبشی تھا اور ابوداؤد نے اپنی اسناد سے روایت کیا
اُسنے نافع سے اُس نے ابن عمر رض سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی بنوائی اور اُسکا نگینہ

مما یلی بطن کفہ ونقش فیہ محمد رسول اللہ فاتخذ الناس
خواتیم الذہب فلما رآہم اتخذوہا رمی بہ وقال لا البسہ
ابدا ثم اتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ
ثم لبس ذلک الخاتم بعدہ ابوبکر رض ثم لبس بعد ابی بکر عمر رض
ثم لبسہ عثمان رض حتی وقع فی بئر اریس **فصل**
ویکرہ اتخاذ الخاتم من الحدید والشبہ لما روی ابوداود
باسنادہ عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال
ان رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم
من شبہ فقال لہ مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ ثم
جاء وعلیہ خاتم من حدید فقال مالی اری علیک حلیۃ
اہل النار فطرحہ فقال یا رسول اللہ من ای شیء اتخذہ
قال صلی اللہ علیہ وسلم اتخذہ من ورق ولا تتمہ مثقالا
فصل ویکرہ التختم فی الوسطی والسبابۃ لما روی
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی علیا رض عن ذلک
فصل والاختیار التختم فی الیسری وفی الخنصر لما روی
ابوداود باسنادہ عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یتختم فی یسارہ وکان فصہ فی باطن کفہ وروی ذلک
عن اکثر السلف الصالح ولان خلاف ذلک عادۃ وشعار
المبتدعۃ ولان المستحب ان یکون تناول الاشیاء
بالیمین لیوضع فی الشمال وفی ذلک صیانۃ للمکتوب
علیہ من الاسماء والحروف وقد روی عن علی ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ فعلی ہذا الیمین
والیسار سواء والاختیار الاول **فصل** فی آداب
الخلاء والاستنجاء اذا اراد دخول الخلاء نحی عنہ ما
کان فیہ ذکر اللہ عز وجل کالخاتم والتعویذ وغیرہما ویقدم
رجلہ الیسری ویؤخر الیمنی ویقول بسم اللہ اعوذ باللہ
من الخبث والخبائث ومن الرجس النجس الشیطان الرجیم
لما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان ہذہ
الحشوش محتضرۃ فاذا دخل احدکم فلیستعذ باللہ من الشیطان و

اپنی ہتھیلی کے پیٹ کی طرف کیا اور اسمین محمد رسول اللہ کھدوایا تو لوگون نے بھی سونے
کی انگوٹھیان بنوانی شروع کین جب آپنے انکو دیکھا کہ انہون نے سونے کی انگوٹھیان بنوانی
شروع کی ہین تو اسکو پھینک دیا اور فرمایا مین اسکو کبھی نہین پہنونگا پھر آپنے چاندی کی
انگوٹھی بنوائی اور اسپر محمد رسول اللہ کھدوایا پھر آپکی اس انگوٹھی کو ابوبکر رض نے پہنا پھر ابوبکر رض کے
پیچھے عمر رض نے پہنا پھر اسکو عثمان رض نے پہنا یہانتک کہ اریس کے کنوئین مین گر پڑی **فصل**
لوہے اور پیتل سے انگوٹھی بنوانا مکروہ ہے بہ سبب اسکے کہ ابوداؤد نے اپنی اسناد سے عبداللہ
بن بریدہ سے روایت کیا اسنے اپنے باپ سے کہا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور اسپر پیتل کی انگوٹھی تھی تو آپنے فرمایا کیا سبب ہے کہ تجھ سے مین بتون
کی بو پاتا ہون تو اسنے اسکو پھینک دیا پھر آیا اور اسپر لوہے کی انگوٹھی تھی تو آپنے
فرمایا کیا باعث ہے کہ مین تجھ پر دوزخیون کا زیور دیکھتا ہون پس اس نے اسکو
پھینک دیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ مین کسچیز سے انگوٹھی بناؤن حضرت صلی اللہ علیہ
نے فرمایا تو چاندی کی انگوٹھی بنالے اور اسکو ایک مثقال پورا نہ کریو **فصل** اور
درمیان کی انگلی مین اور سبابہ مین انگوٹھی ڈالنی مکروہ ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے علی رض کو اس سے منع فرمایا **فصل** اور بہتر امر یہ ہے کہ بائین ہاتھ کی چھوٹی
انگلی مین انگوٹھی ڈالنا ہے بہ سبب اسکے کہ ابوداؤد نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن
عمر رض سے روایت کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہنا
کرتے تھے اور اسکا نگینہ آپ کی ہتھیلی کی اندر کی طرف ہوتا تھا اور یہ روایت کیا
ہے اکثر سلف صالح سے اور اسلیے کہ خلاف اسکا عادت اور نشانی بدعتیون کی ہے اور اس
لیے کہ مستحب یہ ہے کہ چیزون کا پکڑنا داہنے ہاتھ سے ہو اسلیے اسکو بائین ہاتھ مین کہو
اور اسمین انگوٹھی کا بچاؤ ہے اور جو کچھ اسپر نام اور حروف لکھے ہوئے ہونگے انکا
بھی بچاؤ ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے علی رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنا کرتے تھے پس اس روایت پر داہنا ہاتھ اور بایان ہاتھ
برابر ہین اور پسندیدہ پہلا ہے **فصل** قضاحاجت بیٹھنے اور استنجا کرنے کے آداب کے
بیان مین جب پائخانہ مین داخل ہونے کا ارادہ کرے تو جس چیز پر اللہ کا نام لکھا ہوا
ہو اسکو اپنے پاس سے علیحدہ کردے جیسے انگوٹھی اور تعویذ وغیرہ اور اپنے بائین پاؤن
کو آگے کرے اور داہنے پاؤن کو پیچھے کرے اور کہے بسم اللہ مین جنون اور جنیون سے
اور پلید نجس شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لیتا ہون کیونکہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا بیشک ان پائخانہ کی جگہون مین شیطان
حاضر کیے جاتے ہین پس تم شیطان سے اللہ کی پناہ لو۔ اور

وَلْيَقُلْ اَحَدُكُمْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ وَيَكُوْنُ مُغَطِّيَ الرَّاْسِ مُسْتَطِرًا وَلَا يَرْفَعُ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ
الْاَرْضِ وَيَكُوْنُ اِعْتِمَادُهٗ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى لِاَنَّهٗ اَسْهَلُ لِلْخُرُوْجِ
الْخَارِجِ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَرُدُّ عَلٰى مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَلَا يُجِيْبُ مُتَكَلِّمًا
وَيَحْمَدُ اللّٰهَ فِيْ قَلْبِهٖ عِنْدَ الْعُطَاسِ وَلَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ
وَلَا يَضْحَكُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا مِنْ غَيْرِهٖ وَيَبْعُدُ مِنَ النَّاسِ وَ
يَهْيِّئُ مَوْضِعًا مُسْتَقِلًّا رَخْوَ الْبَوْلِ لِئَلَّا يَرْتَشَّ عَلَيْهِ وَلَا
يُرِيْ عَوْرَتَهٗ اَحَدًا فَاِنْ كَانَ الْمَوْضِعُ صُلْبًا اَوْ مُهَبَّ الرِّيْحِ
اَلْصَقَ رَاْسَ ذَكَرِهٖ بِالْاَرْضِ وَاِنْ كَانَ فِي الصَّحْرَآءِ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ
وَلَمْ يَسْتَدْبِرْهَا بَلْ يَشْرُقُ اَوْ يَغْرِبُ كَمَا جَآءَ فِي الْخَبَرِ وَلَا
يَسْتَقْبِلُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَلَا يَبُوْلُ فِيْ جُحْرٍ وَلَا تَحْتَ شَجَرَةٍ مُثْمِرَةٍ
وَلَا غَيْرِ مُثْمِرَةٍ لِاَنَّهٗ قَدْ يُسْتَظَلُّ بِظِلِّهَا فَيَتَلَوَّثُ بِاَبْوَالِهِمْ وَقَدْ
يَسْقُطُ مِنْ ثَمَرِهَا فَيُنَجِّسُ وَلَا فِيْ طَرِيْقٍ وَلَا فِيْ مَشْرَعَةِ نَهْرٍ وَ
لَا فِيْ فِنَآءٍ حَائِطٍ لِاَنَّ بِذٰلِكَ يَسْتَحِقُّ اللَّعْنَةَ كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ
وَلَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ مَوْضِعِهٖ بِالْقُرْاٰنِ وَلَا بِغَيْرِهٖ تَنْزِيْهًا لِاسْمِهٖ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَالتَّعَوُّذِ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى
مَا ذَكَرْنَا فَاِذَا فَرَغَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَ
عَافَانِيْ غُفْرَانَكَ تَتَوَقَّى عَنْ مَوْضِعِهٖ اِلٰى مَوْضِعٍ طَاهِرٍ وَلَا
يَسْتَنْجِيْ هُنَاكَ لِئَلَّا تَتَلَوَّثَ يَدُهٗ بِالنَّجَاسَةِ اَوْ يَرْتَشَّ الْمَآءُ
عَلٰى يَدِهٖ وَثِيَابِهٖ ثُمَّ يَنْظُرُ فَاِنْ كَانَ الْخَارِجُ لَمْ يَنْتَشِرْ عَلَى الْمَخْرَجِ
اِلَّا بِمِقْدَارِ مَا جَرَتِ الْعَادَةُ بِهٖ كَانَ مُخَيَّرًا بَيْنَ الْاِسْتِجْمَارِ
بِجَامِدٍ وَبَيْنَ الْاِسْتِنْجَآءِ بِالْمَآءِ فَاِنِ اخْتَارَ الْجَامِدَ فَالْاِخْتِيَارُ
اَلْحَجَرُ وَعَدَدُهٗ ثَلٰثَةُ اَحْجَارٍ اِنْ كَانَ لَمْ يَسْتَجْمِرْ بِهِنَّ اَحَدٌ مِنْ
قَبْلُ طَاهِرَةٌ فَيَاْخُذُ حَجَرًا مِنْهَا بِيَمِيْنِهٖ فَيَمُدُّ بِالْقُبُلِ بَعْدَ اَنْ يُسَبِّحَ
اَصْلَ ذَكَرِهٖ اِلٰى اَسْفَلِهٖ وَيَتَزَّرُهٗ ثَلٰثًا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى مُنْحَنِيًا لِيَتَحَقَّقَ
اسْتِفْرَاغَ الْبَوْلِ اِنْ كَانَ فَهُوَ لَا يَسْتَبْرِئُ وَيَاْخُذُ ذَكَرَهٗ بِشِمَالِهٖ
وَيَمُدُّهٗ عَلَى الْحَجَرِ الَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَيَمْسَحُهٗ حَتّٰى يَرٰى مَوْضِعَ
الْمَسْحِ جَافًّا يَفْعَلُ كَذٰلِكَ ثَلٰثًا بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ
عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ حَجَرٍ فَبِثَلٰثِ حُرُفٍ اَوْ حَرْفٍ ذِيْ حَدٍّ وَثَلٰثِ خَيَاثِرَ

اور چاہیئے کہ تم مین سے ہر ایک کہے مین پلید نجس خبیث شیطان مردود سے اللہ
کی پناہ لیتا ہون اور اپنا سر ڈانپے ہوئے پردہ کیے ہوئے ہو اور اپنا کپڑا نہ
اٹھائے یہانتک کہ زمین کے قریب ہو جائے اور اسکا زور اپنے بائین پاؤن پر ہو کیونکہ
نکلنے والی چیز (یعنے سفل) کے نکلنے کے لیے یہ طریقہ بہت آسان ہے اور کلام نکرے
اور جو شخص اسپر سلام کہے اسکو جواب بھی نہ دیوے اور کلام کرنیوالے کو بھی جواب نہ دیوے اور چھینکنے کے
وقت اپنے دل مین الحمد للہ کہے اور آسمان کی طرف اپنا سر نہ اٹھاوے اور اسچیز سے جو اُس
نکلے اور اُسچیز سے جو دوسرے نکلے نہ ہنسے اور لوگون سے دور ہو اور علیحدہ ایک نرم جگہ بول کے لیے
تیار کرے تاکہ چھینٹین اسپر نہ پڑین اور اپنا ستر کسی کو نہ دکھاوے پس اگر جگہ سخت ہو یا ہوا
چلنے کی جگہ ہو تو اپنے ذکر کے سر کو زمین سے ملا دے اور اگر جنگل مین ہو تو قبلہ کی طرف
منہ نہ کرے اور نہ اسکی طرف پیٹھ کرے بلکہ مشرق کو یا مغرب کو کرے جیسا کہ حدیث
مین آیا ہے اور سورج اور چاند کی طرف منہ نہ کرے اور کسی سوراخ مین اور کسی درخت
پھلدار اور بے پھل کے نیچے بول نہ کرے کیونکہ کبھی اُسکے سایہ مین آرام کیا جاتا ہے اور لوگونکے
کپڑے وہان جا بینگے اور کبھی اسکے میوے مین سے کچھ گر پڑتا ہے تو وہ پلید ہو جاویگا اور نہ راستہ
مین اور نہ دریا کے گھاٹ مین اور نہ دیوار کے سایہ مین کیونکہ اُس سے لعنت کا مستحق ہوتا
ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اور پائخانہ کی جگہ مین اللہ کا ذکر خواہ قرآن ہو یا کچھ اور
نہ کرے تاکہ اللہ عزوجل کا نام پاک پلید جگہ سے بچا رہے اور بسم اللہ اور اعوذ سے کچھ زیادہ
نہ پڑھے (لیکن پیشاب پائخانہ باہر پڑھے) جیسا کہ ہمنے ذکر کیا پس جب فارغ ہو تو کہے سب
تعریف اللہ کو ہے جسنے مجھسے تکلیف دور کی اور مجھکو آرام دیا مین تجھسے بخشش مانگتا
ہون پھر اپنی جگہ سے پاک جگہ کی طرف کھڑا ہو اور اسی جگہ استنجا نکرے تاکہ اسکا ہاتھ
نجاست سے نہ بھر جاوے یا پانی کی چھینٹین اسکے بدن اور کپڑون پر پڑین پھر دیکھے پس اگر
نکلنے والی چیز مخرج سے باہر نہین پھیلی مگر اسی قدر جسپر عادت جاری ہے تو اسے خشک ڈھیلہ
سے ڈھیلہ کرنے مین اور پانی سے استنجا کرنے مین اختیار ہے پس اگر وہ خشک ڈھیلہ لیسند
کرے تو تین پتھر بہتر ہے اور گنتی اسکی تین پتھر ہین اگر کسی نے اس سے پہلے اُنکے ساتھ ڈھیلہ
کیا ہو حالانکہ وہ پاک ہون پس ایک پتھر انمین سے اپنے داہنے ہاتھ مین پکڑے پس اگلی
طرف سے شروع کرے لیکن بعد اسکے کہ اپنے ذکر کی جڑ کو اسکے سر تک مسح کر لے اور اسکو
تین بار اپنے بائین ہاتھ سے کھینچتا ہوا پاک کرے تاکہ بول کا نکلنا اس سے یقینی ہو جاوے پھر
بول بچا ہے اور اپنے ذکر کو اپنے بائین ہاتھ سے پکڑے اور اسکو اُس پتھر پر کھینچے جو اسکے داہنے ہاتھ مین ہے
اور اسکو یہانتک ملے کی جگہ کو خشک دیکھے اسیطرح تین یا تین پتھر سے خشک کرے اور اگر تین
پتھرون پر قادر نہ ہو پس کپڑے کے تین ٹکڑون یا اینٹون یا مٹی کی تین مشقون سے کر لے

مِنْ تُرَابٍ وَمَسْحُهُ عَلَى الْأَرْضِ وَالْحَائِطِ عِنْدَ عَدَمِ هٰذِهِ
الْأَشْيَاءِ حَتَّى يَرَى الْجَفَافَ وَالنَّشَافَةَ عَنْ أَثَرِ كُلِّ مَسْحَةٍ
فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ سَقَطَ عَنْهُ حُكْمُ الْغَسْلِ وَيَنْبَغِي أَنْ يَحْتَرِزَ
عَنْ قَلِيلِ الذَّكَرِ فِي الْاِسْتِبْرَاءِ مِنْ مَوْضِعِ الْحَشَفَةِ لِأَنَّهُ قَدْ
يَبْقَى الْبَوْلُ فِي قَصَبَةِ الْإِحْلِيلِ ثُمَّ يَخْرُجُ بَعْدَ فَرَاغِهِ عَنِ
الْوُضُوءِ فَيَبْطُلُ وُضُوءُهُ وَلِهٰذَا شُرِعَ فِي حَقِّهِ أَنْ يَتَخَطَّى
خُطْوَاتٍ قَبْلَ الْاِسْتِبْرَاءِ وَالتَّنَحْنُحَ خَوْفًا مِنْ بَقَاءِ شَيْءٍ مِنَ
الْبَوْلِ فِي الْإِحْلِيلِ وَأَمَّا الدُّبُرُ فَيَأْخُذُ الْحَجَرَ بِشِمَالِهِ وَ
يَمْسَحُ بِهِ عَلَى الْمُسْرُبَةِ مِنْ مُقَدَّمِهَا إِلَى أَنْ يَبْلُغَ إِلَى مُؤَخَّرِهَا
ثُمَّ يُمِرُّ يَدَهُ ثَانِيًا يَأْخُذُ الْحَجَرَ الثَّانِيَ وَيَمُرُّ بِهِ مِنْ مُؤَخَّرِهَا
فَيَمْسَحُهَا إِلَى أَنْ يَبْلُغَ مُقَدَّمَهَا ثُمَّ يُمِرُّ يَدَهُ ثُمَّ يَأْخُذُ
الْحَجَرَ الثَّالِثَ فَيُدِيرُهُ حَوْلَ الْمُسْرُبَةِ فَيَمُرُّ بِهِ وَقَدْ
حَصَلَ بِذٰلِكَ الْإِجْزَاءُ وَإِنْ لَمْ يَتَيَقَّنْ بِأَنَّ نَاقَى عَلَى الْحَجَرِ
الْأَخِيرِ كَالْوَةً نَادِرَةً إِلَى خَمْسَةٍ فَإِنْ لَمْ يَتَيَقَّنْ بِذٰلِكَ نَادَى إِلَى
سَبْعَةٍ أَوْ تِسْعَةٍ وَلَا يَقْطَعُ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ فَإِنْ بَقِيَ بِحَجَرٍ
وَاحِدٍ أَوْ بِاثْنَيْنِ زَادَ إِلَى ثَلٰثَةٍ لِأَنَّ الشَّرْعَ وَرَدَ بِذٰلِكَ وَرَدَ وَقَدْ
ذَكَرْنَا الْاِسْتِنْجَاءَ صِفَةً أُخْرَى وَهُوَ أَنْ يَأْخُذَ الْحَجَرَ بِشِمَالِهِ
فَيَضَعَهُ عَلَى مُقَدَّمِ صَفْحَةِ الْيُسْرَى ثُمَّ يُمِرُّهُ إِلَى مُؤَخَّرِهَا
ثُمَّ يُدِيرُهُ عَلَى الْيُسْرَى فَيَمُرُّ عَلَيْهَا إِلَى مُؤَخَّرِهَا حَتَّى يَبْلُغَ
الْمَوْضِعَ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ وَيَأْخُذَ بِحَجَرِهِ الْآخَرِ فَيُمِرُّهُ مِنْ مُقَدَّمِ
صَفْحَتِهِ الْيُسْرَى لِذٰلِكَ ثُمَّ يَأْخُذَ بِحَجَرِهِ الْآخَرِ فَيَمْسَحُ بِهِ
الْوَسَطَ وَالْكُلُّ جَائِزٌ فَقَدْ جَاءَ فِي الْآثَارِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِبَعْضِ
الْعَجَائِزِ مِنَ الْأَعْرَابِ قَدْ خَاصَمَكِ لَأَحْسِبُكِ أَنَّكِ
تُحْسِنِينَ الْخِزَلَعَةَ فَقَالَتْ بَلٰى وَأَبِيكَ إِنِّي بِهَا لَحَاذِقَةٌ قَالَ
فَصِفْهَا لِي قَالَتْ أَبْعُدُ الْآثَرَ وَأَمُدُّ الْمَدَرَ وَأَسْتَقْبِلُ بِنَبْتِ
الشِّيحِ فَأَسْتَبْدِرُ الرِّيحَ وَأَقِيءُ قَيْءَ الظَّبْيِ وَأَجْوَلُ جَوَلَانَ
الثَّعْلَمِ أَمَّا الشِّيحُ فَهُوَ نَبْتٌ طَيِّبُ الرِّيحِ يَكُونُ بِالْبَادِيَةِ
وَالْإِقْعَاءُ هٰهُنَا الْاِسْتِنْفَارُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ وَ
الْاِحْتِفَالُ ارْتِفَاعُ عَجُزِهِ عَنِ الْأَرْضِ **فَصْلٌ** وَالْاِسْتِنْجَاءُ

یا اُسکو زمین پر یا دیوار پر ملے لیکن اُسوقت جب چیزین مذکورہ بالا نہ ہون یہان تک
کہ ہر بار ملنے کے بعد خشکی اور تری کو دیکھے جب یہ کام کرے تو اس سے اگلی طرف کا حکم
ساقط ہوگیا اور واجب ہے کہ اب ان حشفہ کی جگہ سے ذکر کے کھینچنے سے
بچے کیونکہ کبھی بول ذکر کی سوراخ مین رہجاتا ہی پھر اُسکے وضو کے فاسد ہونے
کے بعد نکلتا ہی اور اُسکا وضو باطل ہوجاتا ہی اور اسی واسطے اُسکے حق مین
پاک کرنیکے پہلے کچھ قدم چلنا مشروع کیا گیا ہی اور کھنکارنا کچھ بول باقی رہجانے
کے خوف سے ذکر کے سوراخ مین لیکن بائیں طرف پس اپنے بائین ہاتھ مین پتھر پکڑے اور
اسکو مقعد کے سوراخ پر اُسکی اگلی طرف سے ملے یہان تک کہ اُسکے پیچھے تک پہونچے
پھر اُسکو پھینکدی پھر دوسرا پتھر پکڑے اور اُس سے مقعد کی پچھلی طرف سے شروع
کری پس اُسکو ملے یہانتک کہ اُسکے آگے تک پہونچے پھر اُسکو پھینکدی پھر تیسرا پتھر
پکڑے پھر اُسکو مقعد کے سوراخ کے گرد پھیرے پھر اُسکو پھینکدی اور تحقیق اس سے
کفایت حاصل ہوگئی پس اگر صاف نہو بین طور کہ اخیر پتھر پر کچھ تری دیکھے تو
پانچ پتھر تک زیادہ کری اور اگر اس سے بھی پاک نہو تو سات یا نو تک زیادہ کری
اور طاق پر ہی قطع کرے۔ (یعنے ختم کری) اور ایک ہی پتھر سے پاک
ہوجاوے تو بھی تین پتھر کو زیادہ کری کیونکہ شریعت کا حکم اسی طرح وارد ہے اور
ڈھیلے کرنا اور طرح پر بھی مروی ہی وہ یہ ہے کہ پتھر کو اپنے بائین ہاتھ سے پکڑے اور
اسکو اپنی مقعد کی اگلی طرف کے داہنے کنارے پر رکھی پھر اُسکو اُسکے پیچھے تک
پھیرے پھر اسکو بائین طرف پھیرے پس وہ اُسپر اُسکے پیچھے تک پھیرے یہانتک
تک کہ اُس جگہ تک پہونچے جس سے شروع کیا تہا اور ایک پتھر لے پس اُس سے
اپنی مقعد کی اگلی طرف کے بائین کنارے پر اسی طرح رکھے پھر اور پتھر لے
پس اُس سے مقعد کے درمیان کو ملے اور یہ سب جائز ہے پس تحقیق ایک اثر مین
آیا ہے کہ تحقیق ایک مرد نے بعض صحابہ کو اعراب مین سے جو اُس سے جھگڑتا تہا
کہا مین تجھکو گمان نہین کرتا کہ تو پائخانہ بیٹھنا اچھی طرح جانتا ہو پس اُسنے
کہا کیون نہین تیرے باپ کے رب کی قسم تحقیق مین اسمین البتہ دانا ہون کہا
پس اسکو مجھ سے بیان کر اُسنے کہا مین قدم کو دور لیجاتا ہون اور ڈھیلے کو تیار
کرتا ہون اور گہانس شیح کو سونگھتا ہون اور مہکو پیٹ کرتا ہون اور ہرن کی طرح
کی طرح بیٹھتا ہون اور شترمرغ کیطرح چوکڑا اونچے کرتا ہون مگر شیح پس وہ ایک خوشبو
دار گہانس ہے جنگل مین ہوتا ہی اور اقعا کا معنے اسجگہ اپنے دونون پاؤن کی پیٹھ پر بیٹھنا
اور اجفال اونچے چوتڑون کا زمین سے بلند کرنا ہے **فصل** اور استنجا کرنا۔

بِالْمَاءِ اَنْ يُمْسِكَ ذَكَرَهُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى وَيَطْرَحَ الْمَاءَ بِالْيُمْنٰى فَيَغْسِلَهُ سَبْعًا بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ وَالتَّنَحْنُحِ وَفَضْلُ اِزْعَاجٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ شَبَّهَ فُقَهَاءُ الْمَدِيْنَةِ الذَّكَرَ بِالضَّرْعِ وَلَا يَزَالُ يَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ مَا دَامَ الرَّجُلُ يَمُدُّ فَاِذَا وَقَعَ الْمَاءُ عَلَى الذَّكَرِ انْقَطَعَ الْبَوْلُ وَاَمَّا الدُّبُرُ فَيَكْفِيْهِ اَثَرُ الْحَجَرِ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى وَيَصُبُّ الْمَاءَ بِالْيُمْنٰى فَيَدْلُكُ بِهِ صَبَّةً وَيَسْتَرْخِيْ قَلِيْلًا وَيَجِدُ ذٰلِكَ الْمَوْضِعَ بِيَدِهِ حَتّٰى يَتَيَقَّنَ نَظَافَتَهُ وَيَنْقٰى وَلَا يَلْزَمُهُ غَسْلُ بَاطِنِ الْمَخْرَجَيْنِ لِاَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا يُعْفٰى عَنْهُ فِي الشَّرْعِ وَلَا عَلَيْهِ الْاِسْتِنْجَاءُ مِنَ الرِّيْحِ وَالْفَضِيْلَةُ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْاِسْتِجْمَارِ بِالْجَامِدِ وَالْمَاءِ فَاِنِ اقْتَصَرَ عَلَى الْحَجَرِ اَجْزَاهُ لٰكِنَّ اسْتِعْمَالَ الْمَاءِ اَوْلٰى فِي الْجُمْلَةِ لِاَنَّهُ قِيْلَ اِذَا لَمْ يَسْتَنْجِ بِالْمَاءِ اِعْتَرَاهُ الْوَسْوَاسُ وَلِهٰذَا قِيْلَ اِنَّ قَوْمًا مِنَ الشُّعَرَاءِ لَا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ لِاَنَّ كَلَامَهُمُ الْخَنَا وَالْفُحْشُ يَجِيْءُ بِذٰلِكَ فَهُوَ سَبَبُهُ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ كَلَامٍ يُثْمِرُ الْقَذَرَ وَالنَّتْنَ **فَصْلٌ** وَاَمَّا اِذَا انْتَشَرَتِ النَّجَاسَةُ اِلٰى مَوْضِعِ الْحَشَفَةِ فِي الْقُبُلِ وَالصِّفَتَيْنِ فِي الدُّبُرِ لَمْ يُجْزِئْهُ غَيْرُ الْمَاءِ لِاَنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ مَحَلِّ التَّرَخُّصِ فَصَارَتْ كَالنَّجَاسَةِ الَّتِيْ عَلٰى سَائِرِ الْبَدَنِ مِنَ الْفَخِذِ وَالصَّدْرِ وَغَيْرِهِمَا وَلَا تَزُوْلُ اِلَّا بِالْمَاءِ **فَصْلٌ** وَصِفَةُ مَا يَجُوْزُ بِهِ الْاِسْتِجْمَارُ اَنْ يَكُوْنَ جَامِدًا طَاهِرًا مُنَقِّيًا غَيْرَ مَطْعُوْمٍ لَا حُرْمَةَ لَهُ وَغَيْرَ مُتَّصِلٍ بِحَيَوَانٍ وَلَا يَجُوْزُ بِالرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ لِاَنَّهُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَلَا بِشَيْءٍ مِنْ رَطْبٍ يَلْطَخُ فَلَا يُنَقِّي كَالْحُمَمَةِ وَالزُّجَاجَةِ وَالْحَصَاةِ الْمَلْسَاءِ **فَصْلٌ** وَيَجِبُ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاِسْتِنْجَاءِ بِجَمِيْعِ مَا يَخْرُجُ مِنَ السَّبِيْلَيْنِ سِوَى الرِّيْحِ وَذٰلِكَ كَالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْحَصَاةِ وَالدَّمِ وَالْوَدْيِ وَالْمَنِيِّ وَاَمَّا الذَّكَرُ فَالْخَارِجُ مِنْهُ خَمْسَةُ اَشْيَاءَ اَحَدُهَا الْبَوْلُ وَالثَّانِي الْمَذْيُ وَهُوَ مَاءٌ اَبْيَضُ رَقِيْقٌ يَخْرُجُ عِنْدَ اللَّذَّةِ عِنْدَ الْمُلَاعَبَةِ وَالتَّذْكَارِ وَحُكْمُهُ حُكْمُ الْبَوْلِ وَزِيَادَةُ غَسْلِ الذَّكَرِ وَالْاُنْثَيَيْنِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ

پانی سے یوں ہو کہ اپنے ذکر کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑے اور داہنے ہاتھ سے پانی ڈالے
پس اسکو بعد پاک کرنے اور کھنکارنے اور رہی سہی لگائی کے جیسا ہمنے بیان کیا
اور تحقیق مدینہ کے فقہانے ذکر کی مشابہت پستان سے دی ہو اور ہمیشہ اُس سے کچھ
نہ کچھ نکلتا رہتا ہو جب تک مرد اسکو کھینچتا رہے پھر جب ذکر پر پانی پڑجاتا ہو تو بول
منقطع ہوجاتا ہو ولیکن دبر پس اُس جگہ کو اپنے بائیں ہاتھ سے ملے اور داہنے
ہاتھ سے پانی ڈالے اور پے در پے پانی ڈالے اور دبر کو تھوڑا سا ڈھیلا کرے اور
اُس جگہ کو اپنے ہاتھ سے خوب ملے یہاں تک کہ اُسکے صاف ہوجانے کا یقین ہوجاوے
اور پاک ہوجاوے اور اُسکو دونو مخرجون کا اندر دھونا لازم نہین کیونکہ یہ اُن چیزون
سے ہو جس سے شریعت مین معافی کیگئی ہے اور ہوا کے نکلنے سے استنجا کرنا واجب نہین
اور خشک ڈھیلون اور پانی دونو کو جمع کرنے مین فضیلت ہے پس اگر پتھر پر ہی اختصار
کرے تو اُسے کافی ہوگا لیکن پانی کا استعمال کرنا ہر حال مین بہتر ہے کیونکہ کہا گیا
ہو کہ جب پانی سے استنجا نہ کرے تو اسکو وسواس پیدا ہوگا اور اسی لیے کہا گیا ہے
کہ تحقیق ایک قوم شاعرون مین سے پانی سے استنجا نہین کرتے کیونکہ نالائق اور بیہودہ
کلام اس سے آتی ہو پس اسکا یہی سبب ہے ایسے کلام سے کہ جو گندگی اور پلیدی کا پھل
ہو ہم اسکی پناہ لیتے ہین **فصل** لیکن جب پلیدی اُسکی بیضہ تک اور دونو
طرف تک اسکی دبر مین پھیل جاوے تو سوائے پانی کے اسکو کچھ کافی نہ ہوسکیگا کیونکہ یہ
نجاست رخصت کے محل سے نکل گئی ہے پس یہ نجاست اس نجاست کی طرح ہوگئی جو
باقی بدن یعنی ران اور سینہ وغیرہ پر ہو اور یہ پلیدی بجز پانی کے دور نہین ہوسکتی
فصل اور جس چیز سے ڈھیلا کرنا جائز ہی اُسکی صفت یہ ہے کہ وہ خشک اور پاک
ہو اور صاف کرنیوالا ہو اُن چیزون مین سے نہ ہو جو کہائی جاتی ہین اُسکی کچھ قدر نہ ہو
اور عزت نہ ہو اور کسی جاندار کو کھلایا جاتا ہو اور گوبر اور ہڈی سے درست نہین کیونکہ یہ دونون
کی خوراک مین سے ہین اور ایسی چیز سے بھی درست نہین جو چمٹنے والی اور بدن کو بھر دینے والی ہو جیسے
کوئلے اور شیشہ اور صاف کنکرون سے صفائی نہ کرے **فصل** اور جو کچھ ہمنے استنجا کی
بابت بیان کیا واجب ہے یعنے اُن سب چیزون سے استنجا کرنا فرض ہی جو سوائے ہوا کے
دونو راستون سے نکلین اور وہ چیزین جیسے پاخانہ اور کیڑا اور کنکر اور ہوا اور پیپ اور بال ہین
ذکر سے نکلنے والی پانچ چیزین ہین اُنمین سے ایک تو بول ہے اور دوسری مذی ہو اور وہ سفید پتلا
پانی ہوتا ہو جو عورت کے ساتھ خوشطبعی کرنیکے وقت جب لذت پیدا ہو تو اُسوقت
نکلتا ہو یا جب اسکو یاد کیا جاوے تو تب نکلتا ہو اور اُسکا حکم بول کا حکم ہو اور ذکر اور دونو
خصیون کو دھونا زیادہ ہو جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی کی حدیث مین

عَلَى دم ذٰلِكَ مَاءُ الْفَحْلِ وَلِكُلِّ فَحْلٍ مَاءٌ فَلْيَغْسِلْ كُرَةً وَانْثَيَيْهِ
وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَالثَّالِثُ الْوَدْيُ وَهُوَ مَاءٌ
اَبْيَضُ خَاثِرٌ يَخْرُجُ بِاثَرِ الْبَوْلِ يَحْكُمُهُ حُكْمُ الْبَوْلِ فَقَطْ وَ
الرَّابِعُ الْمَنِيُّ وَهُوَ الْمَاءُ الْاَبْيَضُ الدَّافِقُ عِنْدَ اللَّذَّةِ الْكُبْرٰى
بِالْجِمَاعِ اَوِ الْاِحْتِلَامِ وَقَدْ يَكُوْنُ اَصْفَرَ عِنْدَ قُوَّةِ الرَّجُلِ
وَقَدْ يَكُوْنُ اَحْمَرَ عِنْدَ كَثْرَةِ الْجِمَاعِ وَقَدْ يَكُوْنُ رَقِيْقًا عِنْدَ
ضَعْفِ الْبِنْيَةِ وَالْقُوَّةِ وَيُعْلَمُ بِالرَّائِحَةِ كَرَائِحَةِ الطَّلْعِ وَ
الْعَجِيْنِ وَهُوَ طَاهِرٌ فِيْ اَشْهَرِ الرِّوَايَتَيْنِ وَمُوْجِبُ غُسْلِ
جَمِيْعِ الْبَدَنِ وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ وَالْخَامِسُ الَّذِيْ يَخْرُجُ
مِنَ الْقُبُلِ نَادِرًا كَمَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّبُرِ **فَصْلٌ** فِيْ كَيْفِيَّةِ
الطَّهَارَةِ الْكُبْرٰى وَهِيَ عَلٰى ضَرْبَيْنِ كَامِلٌ وَمُجْزِئٌ اَمَّا
الْكَامِلُ فَهُوَ اَنْ يَّاْتِيَ بِالنِّيَّةِ وَهُوَ اعْتِقَادُ رَفْعِ الْحَدَثِ
الْاَكْبَرِ اَوِ الْجَنَابَةِ فَاِنْ تَلَفَّظَ بِهٖ مَعَ اعْتِقَادِهٖ بِقَلْبِهٖ كَانَ
اَفْضَلَ وَيُسَمِّيْ عِنْدَ اَخْذِ الْمَاءِ وَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلٰثًا وَّيَغْسِلُ
مَا بِهٖ مِنَ الْاَذٰى ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ كَامِلًا وَّيُؤَخِّرُ غَسْلَ
قَدَمَيْهِ وَيَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِّنَ الْمَاءِ يَرْوٰى
بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ وَيُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثَلَاثًا وَّ
يَدْلُكُ بَدَنَهٗ بِيَدَيْهِ وَيَتَتَبَّعُ الْمَغَابِنَ وَعُثْنُوْنَ لِحْيَتِهٖ
وَيُحَقِّقُ وُصُوْلَ الْمَاءِ عَلَيْهَا لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُلُّوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ فَاِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً وَّ
يَبْدَاُ بِشِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَيَنْتَقِلُ مِنْ مَّوْضِعِ غُسْلِهٖ فَيَغْسِلُ
قَدَمَيْهِ فَاِنْ سَلِمَ فِيْ خِلَالِ ذٰلِكَ مِنْ نَّوَاقِضِ الطَّهَارَةِ
الصُّغْرٰى جَازَ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهٰذِهِ الطَّهَارَةِ لِاَنَّهٗ غَسَلَ
لَهٗ بِرَفْعِ الْحَدَثَيْنِ جَمِيْعًا فَلَا اَحْدَثَ لِلصَّلٰوةِ تَوَضَّاَ
وَالْاَصْلُ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْغُسْلَ مِنَ
الْجَنَابَةِ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ يَاْخُذُ بِيَمِيْنِهٖ فَيَصُبُّ
عَلٰى شِمَالِهٖ ثُمَّ يَمْضَمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثَلٰثًا وَّيَغْسِلُ

فرمایا یہ پانی نکلا ہی اور ہر ایک نر کے لیے پانی ہوتا ہی پس چاہیئے کہ اپنا ذکر اور دونون خصیے
دہو ڈالے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کری اور تیسری ودی ہی اور وہ سفید بھارا پانی ہی
جو بول کے پیچھے نکلتا ہی پس اُسکا حکم صرف بول کا سا حکم ہے اور چوتھی منی ہی اور وہ سفید
پانی ہوتا ہی جو جماع یا احتلام مین بڑی لذت کے وقت اچھلتا ہوا نکلتا ہی اور کبھی مرد
کی کثرت طاقت کے وقت زرد ہوتا ہی اور کبھی جماع کی کثرت کے سبب سرخ ہوتا ہی
اور کبھی ضعف بدن اور ضعف قوت کے وقت پتلا ہوتا ہی اور اسکی بو سے جو کھجور کے
شگوفے کی طرح ہوتی ہی وہ معلوم کیا جا سکتا ہی اور دو روایتون مین سے مشہور روایت
مین وہ پاک ہے اور اُسکا حکم تمام بدن کا غسل کرنا ہی اور عورت کی منی پتلی زرد ہوتی
ہے اور پانچوین وہ ہے کہ کبھی آگے سے بھی نکلتی ہے جیسے دبر سے نکلتی ہے۔
فصل بڑی طہارت کی کیفیت مین اور وہ دو قسم پر ہے ایک کامل دوسری کفایت
کرنیوالی مگر کامل پس وہ یہ ہے کہ نیت کری اور وہ بڑی حدث یا جنابت کے دور کرنیکا
اعتقاد کرنا ہے پس اگر اُسکو زبان سے کہے باوجود اسکے کہ اپنے دل مین بھی اعتقاد
کرے تو یہ افضل ہے اور پانی لینے کے وقت بسم اللہ کہی اور اپنے دونون ہاتھ تین بار
دہوے اور اگر اُسمین کچھ پلیدی ہو وہ بھی دہو دے پھر اپنے وضو کی طرح کامل وضو
کری اور اپنے دونون پاؤن کا دہونا پیچھے رکھے اور اپنے سر پر تین چلو پانی سے
ڈالے اپنے بالون کی جڑون کو اُس سے تر کری اور باقی بدن پر تین بار پانی ڈالے
اور اپنا بدن اپنے دونون ہاتھون سے ملے رانون کی پوشیدگیون اور بدن کے
شکنون کی پروی کری (یعنے کوشش سے دہوے) اور پانی کا اپنے حاصل ہونا یعنے گذرنا
ثابت یعنے یقینی کری بسبب فرمانے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بال کو تر کرو اور بدن
کو صاف کرو کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت ہی اور اپنی داہنی طرف سے شروع کری اور اپنے
غسل کی جگہ سے ہٹ جاوے اور اپنے دونون پاؤن کو دہوے اگر اپنے غسل کرنیکے زمانہ مین جھوٹی
طہارت یعنے وضو کے توڑنے والی چیزون سے بچا رہی تو اس طہارت سے اسے نماز پڑھنی
درست ہوگی کیونکہ ہم دونو حدثون کے اکٹھا ہی دور ہو جانے کا اسکے لیے حکم
کرتے ہین اور اگر چھوٹی طہارت کے توڑنیوالی چیزون مین سے کوئی ایک بھی پائی جاوے تو نماز
کے لیے نیا وضو کری اور اس تمام مذکورہ بالا کی دلیل وہ ہے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے
انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے تو اپنے دونو ہاتھ تین
بار دہوتے تھے پھر اپنے داہنے ہاتھ مین پانی لیتے تھے اور اپنے بائین ہاتھ پر ڈالتے
تھے پھر کلی کرتے تھے اور تین بار ناک مین پانی ڈالتے تھے اور تین بار اپنا منہ
دہوتے تھے اور تین بار اپنی دونو کہنیان دہوتے تھے پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے

ثَلٰثًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَاِذَا خَرَجَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ وَاَمَّا الْجُنُبُ فَهُوَ
اَنْ يَغْتَسِلَ فَرْجَهُ وَيَنْوِيَ وَيُسَمِّيَ وَيَعُمَّ بَدَنَهُ بِالْغُسْلِ مَعَ
الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ لِاَنَّهُمَا وَاجِبَانِ فِي الْكُبْرٰى وَفِي
الصُّغْرٰى رِوَايَتَانِ اَصَحُّهُمَا وُجُوْبُهُمَا فِيْهَا اَيْضًا وَلَا يَجُوْزُ لَهُ
اَنْ يُصَلِّيَ بِهٰذَا الْغُسْلِ اِلَّا اَنْ يَنْوِيَ بِالْغُسْلِ الْوُضُوْءَ وَ
يَدْخُلُ بَقِيَّةُ اَفْعَالِ الْوُضُوْءِ فِي الْغُسْلِ الْمُعْتَدِّ بِالنِّيَّةِ وَ
اِذَا عَدِمَ النِّيَّةَ لَمْ يَحْصُلْ لَهُ الْوُضُوْءُ فَلَا تَصِحُّ الصَّلٰوةُ وَقَدْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ غَيْرَ
الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ قَدْ اَتٰى بِهِ بِالْوُضُوْءِ الْكَامِلِ وَالسُّنَّةُ فِي اسْتِعْمَالِ
الْمَاءِ غَيْرُ مُسْتَحَبٍّ وَالْاِقْتِصَادُ هُوَ الْمَحْمُوْدُ الْمَنْدُوْبُ اِلَيْهِ وَقَلَّةُ
الْمَاءِ مَعَ اَحْكَامِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ اَوْلٰى مِنَ الْاِسْرَافِ وَقَدْ رُوِيَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بِمُدٍّ وَهُوَ رَطْلٌ وَثُلُثٌ وَ
اغْتَسَلَ بِصَاعٍ وَهُوَ اَرْبَعَةُ اَمْدَادٍ **فَصْلٌ** فِي اٰدَابِ الْغُسْلِ
الْمُسْتَحَبِّ ذِكْرُهَا عِنْدَ غَسْلِ الْاَعْضَاءِ يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ
الْاِسْتِطَابَةِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الشَّكِّ وَالنِّفَاقِ وَحَصِّنْ
فَرْجِيْ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَيَقُوْلُ عِنْدَ التَّسْمِيَةِ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ وَيَقُوْلُ
عِنْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْيُمْنَ وَالْبَرَكَةَ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْهَلَكَةِ وَيَقُوْلُ عِنْدَ الْمَضْمَضَةِ
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ كِتَابِكَ وَكَثْرَةِ الذِّكْرِ لَكَ
وَيَقُوْلُ عِنْدَ الْاِسْتِنْشَاقِ اَللّٰهُمَّ اَوْجِدْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ
وَاَنْتَ عَنِّيْ رَاضٍ وَيَقُوْلُ عِنْدَ الْاِسْتِنْشَارِ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَوَائِحِ النَّارِ وَمِنْ سُوْءِ الدَّارِ وَيَقُوْلُ عِنْدَ غَسْلِ
وَجْهِهِ اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِيَائِكَ وَلَا
تُسَوِّدْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَعْدَائِكَ وَعِنْدَ غَسْلِ ذِرَاعِهِ
الْيُمْنٰى اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَ
عِنْدَ غَسْلِ ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ
كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ اَوْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ وَيَقُوْلُ عِنْدَ مَسْحِ الرَّاْسِ
اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَاَظِلَّنِيْ تَحْتَ

پھر غسل کرتے ہین جب غسل کے مکان سے باہر آتے تو اپنے دونو پاؤن کو دھوتے لیکن وہ
غسل جو کافی ہو سکتا ہی یہ ہے کہ اپنی شرمگاہ دھووے اور نیت کرے اور بسم اللہ کہے اور
اپنے بدن مین غسل عام کرے بمعہ اسکے کہ کلی کرے اور ناک مین بھی پانی ڈالے کیونکہ بڑی
طہارت مین یہ دونو واجب ہین اور چھوٹی طہارت مین دو روایتین ہین ان دونون
مین سے زیادہ صحیح ان دونون کا وضو مین بھی واجب ہونا ہی اور اس غسل سے اسکو نماز
پڑھنی درست نہین مگر اس حالت مین درست ہوگی جب اسمین غسل اور وضو دونون
کی نیت کرے اور عذر کی حالت مین صرف نیت کرنے سے ہی وضو کے باقی افعال
غسل مین داخل ہو جاوینگے اور جب نیت نہ ہو تو اُسکا وضو نہ ہوگا اور نماز بھی
درست نہ ہوگی اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا وضو نہین ہے
اُسکی نماز درست نہین بخلاف اول غسل کے کیونکہ اسمین اُسنے پورا وضو کیا ہے
اور پانی کے استعمال کرنے مین اسراف کرنا مستحب نہین اور میانہ روی ہی محمود اور مستحب ہے
اور پانی کم استعمال کرنا اسراف سے بہتر ہے اور باوجودیکہ غسل اور وضو کے احکام ہی پورے طور سے
ادا ہو جاوین اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مد سے وضو کیا اور وہ قدر ایک رطل اور تیسرے حصہ
رطل کا ہی اور اپنے ایک صاع سے غسل کیا اور صاع چار مد کا ہوتا ہی **فصل** ان ذکرونکے بیان مین جنکا
اعضاء کو دھونیکے وقت ذکر کرنا مستحب ہے جب استنجا سے فارغ ہو تو کہے یا اللہ میرا دل شک
اور نفاق سے پاک کر اور میری شرمگاہ کو بے حیائیون سے بچا اور بسم اللہ کہنے کے وقت کہے مین
شیطان کے وسوسون سے تیری ہی پناہ لیتا ہون اور میرے پاس مین تیری پناہ لیتا
ہون اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوون اور اپنے دونون ہاتھ دھونے کے وقت
کہے یا اللہ مین تجھ سے ہی یمن اور برکت کا خواستگار ہون اور بدبختی اور ہلاکت سے
تیری ہی پناہ لیتا ہون اور کلی کرنیکے وقت کہے یا اللہ اپنی کتاب قرآن مجید کے پڑھنے پر اور
اپنے ذکر کے زیادہ کرنے پر میری مدد کر اور ناک مین پانی ڈالنے کے وقت کہے یا اللہ مجھکو بہشت
کی خوشبو دیجیو اور مجھ سے تو راضی ہو اور نکھ جھاڑنے کے وقت کہے یا اللہ مین دوزخ کی بدبوؤ
اور گھر کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہون اور اپنے منہ کے دھونے کے وقت کہے یا اللہ میرا دل
تیرے دوستون کے منہ سفید ہونگے میرا منہ بھی سفید کیجیو اور جسدن تیرے دشمنون کے
منہ سیاہ ہونگے میرا منہ سیاہ نہ کیجیو اور اپنے داہنے ہاتھ دھونے کے وقت کہے یا اللہ مجھکو
کتاب میرے داہنے ہاتھ مین دیجیو اور میرا حساب آسان کیجیو اور اپنے بائین ہاتھ کے
دھونیکے وقت کہے یا اللہ مین تیری ہی پناہ لیتا ہون اس امر سے کہ تو میری کتاب
میرے بائین ہاتھ مین یا میری پیٹھ کے پیچھے سے دیوے اور سر کا مسح کرنیکے وقت کہے
یا اللہ مجھکو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اپنی برکتین مجھپر اتار اور اپنے عرش کے

ظِلَّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ وَيَقُولُ عِنْدَ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ اللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ اللّٰهُمَّ
أَسْمِعْنِي مُنَادِيَ الْجَنَّةِ مَعَ الْأَبْرَارِ ثُمَّ يَمْسَحُ عُنُقَهُ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ
فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْأَغْلَالِ وَ
يَقُولُ عِنْدَ غَسْلِ قَدَمِهِ الْيُمْنَى اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ
مَعَ أَقْدَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَقُولُ عِنْدَ غَسْلِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَزِلَّ قَدَمِي عَنِ الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ أَقْدَامُ الْمُنَافِقِينَ
فَإِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ
نَفْسِي أَسْتَغْفِرُكَ وَأَسْأَلُكَ التَّوْبَةَ فَاغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ
أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ
الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي صَبُورًا شَكُورًا وَاجْعَلْنِي أَذْكُرُكَ وَأُسَبِّحُكَ
بُكْرَةً وَأَصِيلًا **فَصْلٌ** وَفِي آدَابِ اللِّبَاسِ وَهُوَ عَلَى خَمْسَةِ
أَضْرُبٍ مُحَرَّمٌ عَلَى كُلِّ مُكَلَّفٍ وَمُحَرَّمٌ عَلَى شَخْصٍ دُونَ شَخْصٍ وَمَكْرُوهٌ
وَمُبَاحٌ وَمُسْتَحَبٌّ فَأَمَّا الْمُحَرَّمُ عَلَى كُلِّ مُكَلَّفٍ فَالْمَغْصُوبُ
وَأَمَّا الْمُحَرَّمُ عَلَى شَخْصٍ دُونَ شَخْصٍ فَالْحَرِيرُ مُبَاحٌ لِلنِّسَاءِ حَرَامٌ
عَلَى بَالِغِ الذُّكُورِ وَهَلْ يُبَاحُ أَنْ يُلْبَسُوا لِلصِّغَارِ أَمْ
لَا عَلَى رِوَايَتَيْنِ وَكَذَلِكَ فِي إِبَاحَةِ لُبْسِهِ لِلْبَالِغِينَ فِي قِتَالِ
الْمُشْرِكِينَ وَجِهَادِهِمْ رِوَايَتَانِ فَهٰذَا هُوَ الضَّرْبُ الْمُبَاحُ وَ
أَمَّا الْمَكْرُوهُ فَهُوَ طَيْلَسَانُ الثَّوْبِ إِلَى حَدٍّ يَخْرُجُ إِلَى الْخُيَلَاءِ
وَالْكِبْرِ وَكَذَلِكَ مَا فِيهِ الْحَرِيرُ وَالْقُطْنُ لَا يُعْلَمُ هَلْ هُمَا
نِصْفَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا أَكْثَرُ وَأَمَّا الْمُتَنَزَّهُ عَنْهُ فَهُوَ كُلُّ لِبْسَةٍ
يَكُونُ بِهَا مُشْتَهِرًا بَيْنَ النَّاسِ كَالْخُرُوجِ عَنْ عَادَةِ أَهْلِ
بَلَدِهِ وَعَشِيرَتِهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يَلْبَسَ مَا يَلْبَسُونَ لِأَنَّهُمْ
فِيمَا حَقَّ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَيُعَابُ فَيَكُونُ ذٰلِكَ سَبَبًا
إِلَى حَمْلِهِمْ عَلَى غِيبَةٍ فَيُشَارِكُهُمْ فِي إِثْمِ الْغِيبَةِ لَهُ **فَصْلٌ**
وَلِلنَّاسِ فِي سِمَانِ الْحُرِّ إِحْدَاهُمَا وَاجِبٌ وَالْأُخْرَى مَنْدُوبٌ فَأَمَّا
الْوَاجِبُ فَعَلَى ضَرْبَيْنِ إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ إِلَى حَقِّ اللّٰهِ تَعَالَى وَالثَّانِي

ظل سائر کے نیچے مجھکو سایہ دیجیو جس روز سوائے تیرے کوئی سایہ نہ ہوگا اور دونون
کانون کا مسح کرنے کے وقت کہے یا اللہ مجھکو اون لوگون مین سے کر جو بات کو سنتے ہین اور اسمین سے
بہتر کی پیروی کرتے ہین یا اللہ مجھکو نیکوکار دلکو سانہ بہشت کے پکارنیوالا سنوا اپنے ہاتھ
گردن کا مسح کرتے اور کہے یا اللہ میری گردن کو دوزخ سے آزاد کردے اور مین تیری زنجیرون اور
طوقون سے تیری پناہ لیتا ہون اور اپنے داہنے پاون کے دھونے کے وقت کہے یا اللہ میرے قدم کو
پلصراط پر مومنون کے قدمون کے سانہ قائم رکھیو اور اپنے بائین پاون کے دھونیکے وقت کہے
یا اللہ جس دن منافقون کے پاون پلصراط سے پھسلینگے مین تیری پناہ لیتا ہون اس امر
سے کہ میرا پاون بھی اس سے پہلے جب وضو سے فارغ ہو تو آسمان کی طرف اپنا سر اٹھاوے
اور کہے مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین وہ اکیلا ہے اسکا
کوئی شریک نہین اور مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکے بندے اور رسول ہین تو
پاک ہے اور اپنی تعریف کے سانہ ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہین مینے برا عمل کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا
تجھ سے ہی بخشش مانگتا ہون اور تجھ سے ہی توبہ مانگتا ہون تو مجھکو بخشدے اور مجھپر رحم سے رجوع کر
بیشک تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے یا اللہ مجھکو توبہ کرنیوالون سے کر اور مجھکو پاکون سے کر اور مجھکو
صابر شاکر اور مجھے ایسا کردے کہ مین تیرا ذکر کرون اور صبح و شام تیری پاکی بیان کرون **فصل**
لباس کے آداب مین اور وہ پانچ قسم پر ہے ہر ایک مکلف پر حرام ایک پر حرام دوسرے پر حرام بعضے
اور مکروہ اور مباح اور جس سے پرہیز کی جاوے پس جو ہر ایک مکلف پر حرام ہے پس مع غصب
کیا گیا ہے اور جو حرام ہے ایک شخص پر سوائے دوسرے شخص کے پس ریشم ہے کہ عورتون کو مباح
ہے اور بالغ مردون پر حرام ہے اور کیا چھوٹے لڑکون کو اسکا پہنانا مباح ہے یا نہین یہ مسئلہ
دو روایتون پر ہے اور اسی طرح مشرکون کی لڑائی مین بالغ مردون کے پہننے کے مباح ہونے
مین دو روایتین ہین پس یہ قسم مباح ہے اور مکروہ پس وہ کپڑے کا ایسی حد پر لمبا کرنا
ہے جو فخر اور تکبر کی حد تک پہونچے اور جس مین ریشم اور روئی ہو اور یہ معلوم نہ
کہ وہ دونون نصف نصف ہین یا ان مین سے ایک دوسرے سے زیادہ ہے تو اسکا
بھی یہی حکم ہے اور وہ قسم جس سے پرہیز کی جاوے پس وہ لباس ہے جس سے لوگون
مین مشہور ہو مثلاً اپنے شہر والون اور قبیلہ کی عادت سے نکل جانا پس لائق یہ ہے
کہ جو کچھ وہ پہنین یہی وہی پہنے اور ان سے عادت مین علیحدہ نہ ہو تاکہ
اسکی طرف انگلیون سے اشارہ نہ کیا جاوے اور اسکی غیبت نہ کیجائے پس انکو غیبت
کرنے پر برانگیختہ کرنیکا سبب ہوگا اور انکو اپنی غیبت کے گناہ مین شریک کریگا **فصل**
اور ہمارے یہان دو قسمین اور ہین ان مین سے ایک واجب ہے اور دوسرا مستحب ہے پس واجب
قسم ہے ایک ان مین سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے اور دوسرا

إِلَى حَقِّ الْإِنْسَانِ خَاصَّةً فَأَمَّا الَّذِي لِحَقِّ اللّٰهِ تَعَالَى فَهُوَ سَتْرُ
الْعَوْرَةِ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ عَلَى مَا بَيَّنَّاهُ فِي فَصْلِ التَّعَرِّي وَأَمَّا
الَّذِي لِحَقِّ الْإِنْسَانِ فَهُوَ الَّذِي يَتَوَقَّى بِهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ
وَأَنْوَاعِ الْمَضَارِّ فَيَجِبُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ وَلَا يَجُوزُ تَرْكُهُ لِأَنَّ فِيهِ عَوْنًا
عَلَى إِتْلَافِ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ حَرَامٌ وَأَمَّا النَّدْبُ فَكَذٰلِكَ يَنْقَسِمُ
عَلَى قِسْمَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي حَقِّ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ الرِّدَاءُ إِذَا كَانَ
فِي جَمَاعَةٍ وَمَجْمَعِ النَّاسِ فَلَا يُعَرَّى مَنْكِبُهُ مِنْ شَيْءٍ مِنَ
الثِّيَابِ الْجَمِيلَةِ كَالْأَعْيَادِ وَالْجُمَعِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَالْقِسْمُ الثَّانِي فِي
حَقِّ الْمَخْلُوقِينَ وَهُوَ مَا يَتَجَمَّلُونَ بِهِ بَيْنَهُمْ مِنْ أَنْوَاعِ الثِّيَابِ
الْمُبَاحَةِ وَلَا يَزْدَرِي لِصَاحِبِهِ وَلَا يَنْقُصُ مُرُوَّتَهُ بَيْنَهُمْ وَيُكْرَهُ
الْإِقْتِعَاطُ وَهُوَ التَّعَمُّمُ بِغَيْرِ الْحَنَكِ وَيُسْتَحَبُّ التَّلَحِّي وَهُوَ
إِذَا كَانَ بِالْحَنَكِ وَيُكْرَهُ كُلُّ مَا خَالَفَ زِيَّ الْعَرَبِ وَشَابَهَ
زِيَّ الْأَعَاجِمِ وَتَطْوِيلُ الذَّيْلِ مَكْرُوهٌ لِأَنَّهُ وَرَدَ فِي الْأَثَرِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى
نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ وَلَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ
أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ
اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ ذَكَرَهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ مَكْرُوهٌ فِي
الصَّلٰوةِ وَهُوَ أَنْ يَلْتَحِفَ بِثَوْبٍ وَيَجْعَلَ طَرَفَهُ عَلَى جَانِبٍ فَلَا
يَكُونُ لِيَدِهِ مَوْضِعٌ يَخْرُجُ مِنْهُ لِذٰلِكَ سُمِّيَ اشْتِمَالَ الصَّمَّاءِ وَكَذٰلِكَ
يُكْرَهُ السَّدْلُ وَهُوَ أَنْ يَتْرُكَ وَسَطَ رِدَائِهِ عَلَى رَأْسِهِ وَبَاقِيَهُ
مُسْدَلًا عَلَى ظَهْرِهِ وَهُوَ لِبْسَةُ الْيَهُودِ وَكَذٰلِكَ يُكْرَهُ الِاحْتِبَاءُ
وَهُوَ أَنْ يَجْلِسَ وَيَضُمَّ رُكْبَتَيْهِ إِلَى بَطْنِهِ وَيُدِيرَ ثَوْبَهُ مِنْ
وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ رُكْبَتَيْهِ وَيَشُدَّهُ حَتَّى يَكُونَ كَالْمُعْتَمِدِ
عَلَيْهِ وَالْمُسْتَنِدِ إِلَيْهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى ثَوْبٍ لِأَنَّهُ يُؤَدِّي
إِلَى انْكِشَافِ عَوْرَتِهِ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ تَحْتَ ثَوْبٍ وَ
كَذٰلِكَ يُكْرَهُ التَّلَثُّمُ وَتَغْطِيَةُ الْأَنْفِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُكْرَهُ التَّشَبُّهُ
بِزِيِّ النِّسَاءِ لِلرِّجَالِ وَكَذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ التَّشَبُّهُ بِزِيِّ الرِّجَالِ
لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ فَاعِلَهُ وَقَدْ عَلَيْهِ

خاص انسان کے حق کی طرف رجوع کرتا ہے پس اپنین سے جو اللہ کے حق کے لیے ہے پس وہ لوگون
کی آنکھون سے ستر کا ڈھانپنا ہے جیسا کہ ہمنے تنگے رہنے کے فصل مین بیان کر دیا اور جو
انسان کے حق کے لیے ہے پس وہ ہے کہ جس سے گرمی اور سردی اور کئی قسم کی تکلیفون سے بچاؤ کیا
جاتا ہے پس انسان پر یہ واجب ہے اور اسے ترک کر دینا درست نہین کیونکہ اسمین
اپنی جان کو ضائع کر دینے پر مدد کرنا لازم آتا ہے اور یہ حرام ہے اور مستحب پس اسی طرح وہ بھی
دو قسمون پر منقسم ہے ایک اپنین سے اللہ تعالیٰ کے حق مین ہے اور وہ چادر ہے جبکہ کسی جماعت
یا لوگون کے مجمع مین ہو تو اپنے کاملون کو عمدہ کپڑون سے برہنہ نہ کرے جیسے عیدین اور جمعے
وغیرہ اور دوسرا قسم مخلوقون کے حق مین ہے اور وہ اُن مباح کپڑون کے اقسام ہین جس سے
وہ زینت حاصل کرتے ہین اور اپنے صاحب کو حقیر نہ جانے اور ان مین اپنی مروت کو
کم نہ کرے اور اقتعاط مکروہ ہے اور وہ گلے کو بغیر عمامہ باندھنا ہے اور تلحی مستحب ہے
اور وہ یہ ہے کہ جب عمامہ کا پیچ گلے مین ہو اور ہر وہ چیز ہو وضع عرب کے مخالف ہو
اور عجمیون کے لباس کے مشابہ ہو مکروہ ہے اور دامن ازار کا لمبا کرنا مکروہ ہے کیونکہ
حدیث مین جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وارد ہے آپ نے فرمایا مسلمان
کا تہبند باندھنا پنڈلی تک ہے اور اسمین کچھ حرج نہین اور نہ گناہ ہے کہ دونو
ٹخنون کے درمیان ہو اور جو دونون ٹخنون کے نیچے ہو پس وہ دوزخ مین ہے
جو شخص اپنے تہبند کو تکبر سے کھینچے اللہ تعالےٰ اسکی طرف نہین دیکھے گا اسکو
ابو داؤد نے اپنی اسناد سے ابو سعید خدری سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان
کیا اور نماز مین اشتمال صماء مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ کپڑا بدن پر لپیٹے اور اسکی دونون
طرفین ایک طرف کر دے اور اسکے ہاتھ کے لیے کوئی رستہ نہ ہو جس سے وہ کپڑے سے
باہر نکل سکے اور اسی لیے اسکا نام صماء کہا گیا اور اسی طرح سدل بھی مکروہ ہے
اور وہ یہ ہے کہ اپنی چادر کے درمیان کو اپنے سر پر چھوڑ دیوے اور اسکا باقی حصہ
پیٹھ پر لٹکایا گیا ہو اور یہ یہودیون کا لباس ہے اور اسیطرح گوٹھہ مارنی بھی مکروہ ہے
اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اور اپنے دونون گھٹنے اپنے سینے سے ملا دیوے اور کپڑا اپنی پیٹھ کے پیچھے
پھیرے یہانتک کہ اسکے دونون گھٹنون تک پہونچ جاوے اور اسکو سخت کرے یہانتک کہ
ایسا ہو جاوے گویا اسپر اعتماد کرنیوالا ہے یا اسپر تکیہ لگانیوالا ہے جبکہ یہ کپڑون پر ہو کیونکہ
اسطرح گوٹھہ مارنی اسکے ستر کے کھلجانے تک نوبت پہونچاتی ہے اور جبکہ اسکے نیچے اور کپڑا ہو
تو اسمین کچھ خوف نہین اور اسی طرح نماز مین منہ پر کپڑا ڈالنا اور ناک ڈھانپنا مکروہ ہے اور
مردون کے لیے عورتون کی وضع بنانا مکروہ ہے اور اسیطرح عورتون کو مردون کے لباس کی مشابہت
مکروہ ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے کرنیوالے پر لعنت کی ہے اور سپرد عذاب فرمایا ہے

ویکرہ الاقعاء فی الصلوٰۃ وھو ان یمد ظھر قدمیہ ویجلس
علی عقبیہ وعلی الیتیہ وینصب قدمیہ قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ھو اقعاء کاقعاء الکلب منہی عنہ ویکرہ لبس ما
تشف منہ الابدان من الثیاب وان شفت منہ العورۃ
کان فاسقا کما لو کشفھا اذا تعمد لبسہ ولا تفسد صلوتہ
فیھا وقد مدح الشرع السراویل بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم
السراویل نصف الکسوۃ وھی فی حق الرجال اکد ویکرہ
توسعۃ بوائلہ وتضییقھا اولی واحب لانہ استر للعورۃ
وقد روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اغفر للمسرولین
قال ذلک فی حق امراۃ مر بھا علت بائلۃ فسقطت فادار
وجھہ عنھا فقیل انھا مسرولۃ وفی بعض الاحادیث عنہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ السراویل المخرفج وھی الواسعۃ
الطویلۃ التی تقع علی ظھر القدمین واصلہ السعۃ
یقال عیش مخرفج اذا کان واسعا وافضل الملابس ما کان
ساترا وافضل الوان الثیاب ما کان ابیض لقولہ صلی
اللہ علیہ وسلم خیر ثیابکم البیاض وفی لفظ آخر علیکم
بالبیاض یلبسھا احیاءکم وکفنوا بھا موتاکم وعن ابن
عباس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا
من ثیابکم البیاض فانھا من خیر ثیابکم وکفنوا فیھا موتاکم
وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر

فصل فی آداب النوم یستحب لمن اراد ان ینام
ان یوکی سقاءہ ویطفی سراجہ ویغلق بابہ ویعزل
فاہ ان کان قد اکل ماکلہ زفرۃ لئلا یقصدہ الذبیب
ویسمی باسم اللہ عز وجل ثم یقول ما روی ابو داود
باسنادہ عن سعید بن عبیدۃ قال حدثنی البراء بن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اتیت مضجعک فتوضا وضوءک للصلوٰۃ
ثم اضطجع علی شقک الایمن وقل اللھم انی اسلمت وجھی
الیک وفوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبۃ

اور نماز میں اقعا مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے دونون پاؤن کی پیٹھیون کو کھینچے (یعنی بچھائے)
اور اپنی دونون ایڑیون پر بیٹھے یا اپنے دونون چوتڑون پر بیٹھے اور اپنے دونون قدمون کو کھڑا
کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کتے کی طرح بیٹھنا ہے اس سے منع کیا گیا ہے اور کپڑون سے
بدن ننگی ہوون انکا پہننا مکروہ ہے اور اگر اسکی شرمگاہ ننگی ہووے تو وہ فاسق ہوگا
مثلاً جب عمداً بیٹھے تو پھر اسے کھولدے اور اسمین اسکی نماز درست نہین ہوگی اور
شرع نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے پاجامہ کی تعریف کی کہ پاجامہ آدہ بدن
ہے اور یہ حکم مردون کے حق مین زیادہ تاکید والا ہے اور اسکے پائچون کا کھلا رکھنا مکروہ
ہے اور اسکا تنگ کرنا بہتر اور عمدہ ہے کیونکہ یہ ستر کو زیادہ ڈھانپنے والا ہے اور مروی
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پاجامہ پہننے والی عورتون کو بخشدے
آپنے یہ اس عورت کے حق مین فرمایا جسکے پاس آپ گذرے اور اسنے اپنا پائچہ بلند کیا ہوا
تھا پس وہ گر پڑی پھر آپنے اسکی طرف سے اپنا مُنہ پھیر لیا کسی نے کہا یہ پاجامہ پہننے
ہوئے ہے اور بعض حدیثون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فراخ پاجامہ
کو مکروہ کہا اور وہ پاجامہ کہلاتا ہے جو پاؤن کی پیٹھ پر پڑے اور لغوی معنے اسکے
فراخی ہے بولا جاتا ہے عیش مخرفج جب فراخ ہو اور افضل لباس وہ ہے جو ڈھانپنے والا ہو
اور کپڑون کا بہتر رنگ وہ ہے جو سفید ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
کپڑون مین سے عمدہ کپڑے سفید ہین اور حدیث کو دوسرے لفظون مین یون ہے تم سفید
کپڑون کو لازم پکڑو جنکو تمہارے زندے پہنتے ہین اور اُن مین اپنے مردون کو کفن دو
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے کپڑون مین سے سفید کپڑے
پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارے بہتر کپڑون سے ہین اور اپنے مردون کو اُن مین کفن دو اور تمہارے
سرمون مین سے عمدہ سرمہ اثمد ہے وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

فصل سونے کے آداب مین جو شخص سونے کا ارادہ کرے اسکے لئے مستحب ہے کہ اپنی
مشک کا منہ بند کرے اور اپنے دیوے کو بجھادے اور اپنے دروازہ کو بند کردے اور اپنا منہ دھووے
اگر اسنے کوئی بودار چیز کھائی ہو تاکہ کوئی جانور اسکا (یعنے اسکے منہ مین داخل ہونے
کا) قصد نہ کرے اور بسم اللہ کہے پھر وہ کہے جو ابو داؤد نے اپنے اسناد سے سعید بن عبیدہ سے
روایت کی اُس نے کہا مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت
کی اُسنے کہا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بستر پر آوے
پس اپنے نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جا اور کہہ یا
اللہ تحقیق مین نے اپنا منہ تیری طرف کیا ہون اور اپنا کام تیرے سپرد کرتا ہون
اور اپنے تیری طرف اپنی پیٹھ کو پناہ دی تیری طرف رغبت کرنے

وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ
الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى
الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ
فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي
أَرْسَلْتَ وَيَكُونُ نَوْمُهُ عَلَى مَا ذُكِرَ فِي الْخَبَرِ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ كَمَا يَكُونُ فِي اللَّحْدِ وَإِنْ نَامَ عَلَى ظَهْرِهِ
مُتَفَكِّرًا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَلَا بَأْسَ وَيُكْرَهُ
نَوْمُهُ عَلَى وَجْهِهِ وَإِذَا رَأَى فِي مَنَامِهِ مَا يُنْكِرُ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ
تَعَالَى مِنْ شَرِّهِ وَتَفَلَ عَنْ يَسَارِهِ ثَلٰثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي
خَيْرَ رُؤْيَايَ وَاكْفِنِي شَرَّهَا وَيَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَقُلْ هُوَ
اللّٰهُ أَحَدٌ وَمُعَوِّذَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا وَلَا يُفَسِّرُ مَنَامَهُ
إِلَّا عَلَى مَنْ يُحْسِنُ مِنْ عَالِمٍ أَوْ حَكِيمٍ وَيَكُونُ مُحِبًّا وَلَا يُفَسِّرُ
مَا رَآهُ مِنَ الْأَحْلَامِ لِأَنَّ الشَّيْطَانَ يَتَمَثَّلُ لَهُ وَقَدْ رُوِيَ
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى
أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
لِيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ
الْغَدَاةِ يَقُولُ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُولُ إِنَّهُ
لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَفِي حَدِيثِ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَإِذَا
أَرَادَ الْخُرُوجَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَكَرَ الْكَلِمَاتِ الَّتِي وَرَدَتْ فِي حَدِيثِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ
أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ وَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ
مَعَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى وَيَدْعُو مَعَ ذٰلِكَ بِدُعَاءِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بِكَ نُصْبِحُ وَبِكَ نُمْسِي

اور تیرے ڈر کے لیے بجز تیری طرف کوئی پناہ لینے اور بچنے کی جگہ نہیں میں تیری اس کتاب پر
جو تو نے اتاری اور تیرے اس نبی پر جسکو تو نے بھیجا ایمان لایا۔ اگر تو مریگا تو طریقہ ایمان پر
مریگا اور ان کلمات کو اپنی تمام باتون کے بعد کہیو براء بن عازب نے کہا پس میں نے ان کلمات
کو یاد کرنا شروع کیا تو میں نے یہ لفظ کہا برسولک الذی ارسلت آپ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ یہ کہو ونبیک
الذی ارسلت اور اسکا سونا داہنے پہلو پر جیسا کہ لحد میں ہوتا ہی ہونا چاہیے جیسا کہ حدیث
میں بیان کیا گیا اور اگر اپنی پیٹھ پر آسمان اور زمین کی بادشاہی میں فکر کرتا ہوا سوئے تو
مضائقہ نہیں اور اپنے منہ پر سونا مکروہ ہے اور جب اپنی خواب میں ایسی چیز دیکھے جو
اسکو ڈراوے تو اسکی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے اور اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے
اور کہے یا اللہ مجھکو میری خواب کی برائی دے اور مجھکو اسکی برائی سے کافی ہو اور آیۃ الکرسی
اور قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑہی البتہ اگر جنبی ہو تو نہ پڑہی اور اپنی خواب کو بجز کسی
عالم یا حکیم کے جو تعبیر خواب کی عمدہ طور سے جانتا ہو کسی سے بیان نہ کرے اور وہ دوست
اور خیر خواہ بھی ہو اور جو شیطانی وسوسون سے کوئی خواب دیکھے تو وہ بیان نہ کرے
کیونکہ شیطان کسی دوسرے کی صورت بنکر اسکے سامنے آتا ہی اور ابو قتادہ رضہ سے
روایت ہی اسنے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ خواب
اللہ کی طرف سے ہے اور رسوسے شیطان کی طرف سے ہین پس جب تم مین سے کوئی
شخص ایسی خواب دیکھے جسکو برا سمجھتا ہے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے پھر
چاہیے کہ اسکی برائی سے پناہ لیگا یقین ہے کہ وہ چیز اسے ضرر نہ دیگی۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے پھیرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کیا تم مین سے آج رات کسی نے کوئی
خواب دیکھا ہی اور فرماتے تھے بیشک میرے بعد بجز نیک خواب کے نبوۃ کی کوئی علامت
باقی نہیں رہیگی اور عبادہ بن صامت کی حدیث مین جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہے یہ ہی کہ آپ نے فرمایا مومن کی خواب نبوۃ کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ
ہے اور جب اپنے گھر سے نکلنا چاہے تو وہ کلمے ذکر کرے جو شعبی کی حدیث مین جو
ام سلمہ رضہ سے مروی ہی وارد ہوے ہین انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
میرے گھر سے کبھی نہین نکلتے تھے مگر اپنی آنکھ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے پھر کہتے تھے یا اللہ
مین اپنے گمراہ ہوجانے سے یا اپنے گمراہ کیے جانے سے یا اپنے پھسلنے سے یا پھسلائے جانے سے یا
اپنے ظلم کرنے سے یا ظلم کیے جانے سے یا اپنی نادانی کرنے سے یا مجھپر نادانی کیے جانے سے
تیری ہی پناہ لیتا ہون اور صبح شام قل ہو اللہ احد بمعہ معوذتین کے پڑہے
اور اسکے ساتھ ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے ساتھ دعا کرے یا اللہ ہم
تیرے ہی ساتھ صبح کرتے ہین اور تیرے ہی ساتھ شام کرتے ہین۔

تَرِدُ يَحْيَى وَبِكَ عَوْتُ وَيَزِيدُ فِي الصَّبَاحِ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَ
فِي الْمَسَاءِ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَبِقُرْبِ ذَلِكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ
أَعْظَمِ عِبَادِكَ حَظًّا وَأَجْزَلِهِمْ نَصِيبًا فِي كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ فِي هَذَا الْيَوْمِ
وَفِيهِ الْبَعْدَ مِنْ شَرٍّ تَقْضِي بِهِ أَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا أَوْ رِزْقٍ
تَبْسُطُهُ أَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهُ أَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ أَوْ شِدَّةٍ تَدْفَعُهَا
أَوْ فِتْنَةٍ تَصْرِفُهَا أَوْ مَعَافَاةٍ تَمُنُّ بِهَا بِرَحْمَتِكَ إِنَّكَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَإِذَا أَرَادَ خُرُوجَ الْمَسْجِدِ فَلْيُقَدِّمْ رِجْلَهُ الْيُمْنَى
وَيُؤَخِّرْ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ
اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَلِّمْ عَلَى مَنْ كَانَ فِي
الْمَسْجِدِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَحَدٌ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا عَزَّ
وَجَلَّ وَإِذَا دَخَلَهُ لَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِنْ شَاءَ تَنَفَّلَ
وَإِلَّا جَلَسَ مُشْتَغِلًا بِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَامِتًا لَا يَتَكَلَّمُ
شَيْئًا مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا وَلَا يُكْثِرُ كَلَامَهُ إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ فَإِنْ
كَانَ وَقْتَ دُخُولِهِ قَدْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ صَلَّى السُّنَّةَ وَالْفَرْضَ مَعَ الْجَمَاعَةِ
فَإِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ فَلْيُقَدِّمْ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيُؤَخِّرْ الْيُمْنَى
وَإِنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ
فَضْلِكَ وَيُسْتَحَبُّ لَهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ يُسَبِّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَيَحْمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَخْتِمَ أَنْ تَمَامَ
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَيُسْتَحَبُّ لَهُ الْمُدَاوَمَةُ عَلَى الطُّهُورِ فَإِنَّهُ
يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ يَا أَنَسُ حَافِظْ عَلَى الطُّهُورِ فِي عُمُرِكَ وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
مَا اسْتَطَعْتَ يُحْفَظْ عُمُرُكَ وَصَلِّ صَلَاةَ الضُّحَى فَإِنَّهَا صَلَاةُ
الْأَوَّابِينَ وَسَلِّمْ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَكَ يَكْثُرْ خَيْرُ بَيْتِكَ وَارْقُ
كَبِيرَ الْمُسْلِمِينَ وَارْحَمْ صَغِيرَهُمْ تُرَافِقْنِي فِي الْجَنَّةِ فَقَدْ جَمَعَ هَذَا
الْحَدِيثُ آدَابَ جُمْلَةً **فَصْلٌ** فِي دُخُولِ الْمَنْزِلِ وَالْكَسْبِ
مِنَ الْحَلَالِ وَالْوَحْدَةِ وَإِذَا أَرَادَ دُخُولَ مَنْزِلِهِ فَلْيَدْخُلْ حِينَ

اور تیرے ساتھ زندہ ہین اور تیری ہی ساتھ مرتے ہین اور صبح کو زیادہ کر اور تیری ہی
طرف اٹھنا ہی اور شام مین زیادہ کر اور تیری طرف لوٹنا ہی اور ساتھ اُسکے یہ بھی کہہ یا اللہ
مجھکو اپنے اُن بندون مین سے کردے جو تیرے نزدیک ہر ایک بھلائی مین جسکو تو اس دن مین اور
اُس دن مین جو اسکے بعد ہے تقسیم کرے باعتبار حصہ کے بڑے ہین اور وہ بھلائی خواہ نور سے
ہو جس سے تو ہدایت کرتا ہے یا رحمت سے ہو جسکو تو پھیلاتا ہے یا رزق سے ہو جسکو تو فراخ
کرتا ہے یا تکلیف سے ہو جسکو تو دور کرتا ہے یا گناہ سے ہو جسکو تو بخشتا ہے یا سختی سے ہو جسکو
تو دفع کردیتا ہے یا فتنے سے ہو جسکو تو پھیرتا ہے یا آرام سے ہو جس سے تو احسان کرتا ہے اپنی رحمت
سے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے جب مسجد مین جانا چاہے تو چاہیئے کہ اپنے داہنے پاؤن کو آگے
کرے اور اپنے بائین پاؤن کو پیچھے کرے اور کہے بسم اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو
یا اللہ محمد پر اور اُنکی آل پر درود بھیج اور میرے گناہ بخشدے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے
کھولدے اور چاہیئے کہ اُن لوگون پر سلام کرے جو مسجد مین ہون اور اگر اُسمین کوئی نہ ہو تو کہے
ہمارے رب عزوجل کیطرف سے ہم پر سلام ہو اور جب اُسمین داخل ہو تو جب تک دو رکعت نماز نہ
پڑھ لے نہ بیٹھے پھر اگر چاہے تو نفل پڑھے ورنہ اللہ عزوجل کے ذکر مین مشغول ہو کر بیٹھ
جاوے اور دنیا وی کاموں سے کچھ یاد نہ کرے اور بجز کسی ضرورت کے زیادہ کلام نہ کرے اگر نماز
کا وقت داخل ہو گیا ہو تو سنتین پڑھ لے اور فرض جماعت کے ساتھ پڑھے پھر
جب فارغ ہو اور مسجد سے نکلنا چاہے تو چاہیئے کہ اپنے پاؤن کو پیچھے کرے اور کہے
بسم اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو یا اللہ محمد پر اور اُنکی آل پر درود
بھیج اور میرے گناہ بخشدے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھولدے اور ہر نماز
کے پیچھے اُسکے لیے تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہنا اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ کہنا اور
چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہنا مستحب ہے اور سو اس کلمے سے پورا کرے بجز اللہ کے کوئی
معبود برحق نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کا ملک ہے اور اُسی
کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اُسے ہمیشہ باوضو رہنا مستحب ہے کیونکہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث مین مروی ہے آپ نے فرمایا اپنی
عمر مین ہمیشہ باوضو رہ اور جس قدر تجھے طاقت ہو رات اور دن مین نماز
پڑھ تو نگہبان فرشتے تجھ سے دوستی کہینگے اور چاشت کی نماز پڑھ کیونکہ وہ رجوع کرنے
والون کی نماز ہے اور جب تو گھر مین جاوے تو اپنے گھر والون پر سلام کہہ تیرے گھر کی بھلائی
زیادہ ہوگی اور مسلمانون کے بڑون کی عزت کر اور اُنکے چھوٹون پر رحم کر تو بہشت مین میرا رفیق
ہوگا اس حدیث نے بیشک تمام آداب کو جمع کردیا ہے **فصل** گھر مین داخل ہونے اور کسب حلال
کرنے اور تنہائی کی بیان مین جب گھر مین داخل ہونے کا ارادہ کرے تو سوا اپنے کام کے ضرورت کے

يَلْتَحِمُ وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا فَقَدْ جَاءَ فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ
اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهٖ وَكَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِبَابِهٖ مَلَكَيْنِ
يَحْفَظَانِ مَالَهٗ وَاَهْلَهٗ وَيُوَكِّلُ اِبْلِيْسُ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا مَرَدَةً فَاِذَا
دَنَا الْمُؤْمِنُ مِنْ بَابِهٖ قَالَ الْمَلَكَانِ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْهُ اِنْ كَانَ
انْقَلَبَ بِكَسْبٍ طَيِّبٍ فَاِذَا تَحَدَّثَ دَنَا الْمَلَكَانِ وَبَاعَدَتِ
الشَّيَاطِيْنُ وَاِذَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا تَوَارَتِ الشَّيَاطِيْنُ
وَقَامَ الْمَلَكَانِ اَحَدُهُمَا بِالْيَمِيْنِ وَالْاٰخَرُ عَنِ الشِّمَالِ فَاِذَا فَتَحَ
الْبَابَ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ذَهَبَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَدَخَلَ مَعَهُ
الْمَلَكَانِ وَحَسَّنَا كُلَّ شَيْءٍ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَاَطَابَا مَعِيْشَتَهٗ يَوْمَهٗ
وَلَيْلَتَهٗ فَاِذَا جَلَسَ الْمُؤْمِنُ قَامَ الْمَلَكَانِ عَلٰى رَاْسِهٖ فَاِنْ اَكَلَ
اَكَلَ طَيِّبًا وَاِنْ شَرِبَ شَرِبَ طَيِّبًا مَادَامَ فِيْ مَنْزِلِهٖ يَوْمَهٗ
وَلَيْلَتَهٗ وَكَانَ طَيِّبَ النَّفْسِ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا
ذَهَبَ عَنْهُ الْمَلَكَانِ وَدَخَلَ مَعَهُ الشَّيَاطِيْنُ وَاسْتَحْيٰى اَكَلَ مَا فِيْ مَنْزِلِهٖ
فِيْ عَيْنِهٖ وَاَسْمَعَتْ مِنْ اَهْلِهٖ مَا يَسُوْءُهٗ حَتّٰى يَبُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
اَهْلِهٖ مَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ دِيْنَهٗ فَاِنْ كَانَ اَعْزَبَ لَقُوَا عَلَيْهِ النَّعَاسَ
وَاَكْسَلَ فَاِنْ نَامَ نَامَ خَفِيْفًا فَاِنْ جَلَسَ جَلَسَ فِيْ يَمْنَى مَا لَا يَنْفَعُهٗ
خَبِيْثَ النَّفْسِ يُفْسِدُوْنَ عَلَيْهِ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ وَ
اَمَّا الْكَسْبُ فَقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا
وَاسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ
بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْعَافِيَةَ فِيْ عَشَرَةِ اَشْيَاءَ
تِسْعَةٌ مِنْهَا فِيْ طَلَبِ الْمَعِيْشَةِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْعِبَادَةِ وَرَوٰى
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
لَا يَفْتَحُ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنَ الْمَسْئَلَةِ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابًا
مِنَ الْفَقْرِ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ
اللّٰهُ لَاَنْ يَاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلًا ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ

اور کہو ہمارے رب کی طرف سے ہم پر سلام ہو بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ مومن جب اپنے گھر سے نکلتا
ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے دروازے پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اسکے مال اور اہل کی حفاظت
کرتے ہیں اور شیطان ستر شیطان سرکشوں کو مقرر کر دیتا ہے جب مومن اپنے دروازے کے
قریب ہوتا ہے تو دونو فرشتے کہتے ہیں یا اللہ اگر یہ شخص کسبِ پاک اور حلال لوٹا ہے تو اسکی توفیق
دے اور جب یہ کہنکار تا ہے تو فرشتے قریب ہو جاتے ہیں اور شیطان دور ہو جاتے ہیں
اور جب کہتا ہے ہمارے رب کی طرف سے ہم پر سلام ہو تو شیطان چھپ جاتے ہیں اور دونو
فرشتے ایک اسمیں سے اپنی طرف دوسرا بائیں طرف کھڑے ہو جاتے ہیں اور جب دروازہ کھولتا
ہے اور بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان چلے جاتے ہیں اور دونو فرشتے اسکے ساتھ داخل ہوتے
ہیں اور جو چیز اسکے گھر میں ہو اسے نیک کر دیتے ہیں اور اسکے دن اور رات کی زندگی
کو اچھا کر دیتے ہیں جب مومن بیٹھتا ہے تو دونو فرشتے اسکے سر پر کھڑے ہو جاتے ہیں
پس اگر وہ کھاتا ہے تو پاک کھاتا ہے اور اگر پیتا ہے تو پاک پیتا ہے جب تک وہ دن اور رات
میں اپنے گھر میں رہے اور خوش نفس رہتا ہے اور اگر اسمیں سے کچھ نہ کرے تو اس سے دونو فرشتے چلے جاتے
ہیں اور شیطان اسکے ساتھ داخل ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز کو جو اسکے گھر میں ہے اسکی آنکھ
میں برا کر دیتے ہیں اور اسکے گھر سے ایسی وہ باتیں سنواتے ہیں جو اسے ناخوش کریں
یہانتک کہ اسکے اور اسکے گھر والوں کے درمیان کوئی ایسا امر برپا ہو جاتا ہے جو اسکے دین
کو بگاڑ دیتا ہے اور اگر وہ بے عورت ہو تو اسپر اونگھ اور سستی ڈالدیتے ہیں اگر وہ سوئے تو
مردار کی طرح سوتا ہے اور اگر بیٹھے تو اپنی کمر زمین میں بیٹھتا ہے جو اسے فائدہ نہ دے اور وہ
خود خبیث النفس ہوتا ہے اور وہ اسپر اسکے کھانے اور پینے اور سونے کو بگاڑ دیتے ہیں اور
لیکن کسب تو (اے مومن) ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے
فرمایا جو شخص دنیا کو طریقہ حلال سے سوال سے بچنے کے لیے اور اپنے اہل پر کوشش کرنیکے لیے اور اپنے
پڑوسی پر مہربانی کرنیکے لیے طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایسی حالت میں اٹھائیگا
کہ اسکا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص دنیا کو طریقہ حلال سے اسلیے
زیادہ کرنے فخر کرنے ریا کرنیکے لیے طلب کرے تو قیامت کے روز وہ شخص اللہ عزوجل سے ایسی حالت میں
ملے گا کہ اللہ اسپر ناراض ہوگا ثابت بنانی رضی سے روایت ہے اسنے کہا مجھے یہ پہنچا ہے کہ آرام
دس چیزوں میں ہے اسمیں سے نو معاش کے طلب کرنے میں ہیں اور ایک عبادت میں ہے اور جابر بن
عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا آدمی اپنے نفس پر سوال سے
(دروازہ) نہیں کھولتا مگر اللہ تعالیٰ اسپر دروازہ محتاجی کا کھولدیتا ہے اور جو شخص سوال سے
بچے تو اللہ تعالیٰ اسکو بچا دیگا اور جو شخص اپنا غنا ظاہر کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو غنی
کر دیگا البتہ تم میں سے کسی کا رسی پکڑنا پہر اس وادی کو جانا۔

فيحتطب ثم يأتي سوقه فيبيعه بمد ثم خير له من
ان يسأل الناس اعطوه او منعوه روي ما من رجل تقرع على
نفسه بابا من المسألة الا فتح الله عليه سبعين بابا من الفقر
وروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان الله
يحب كل مؤمن محترف اباالعيال ولا يحب الفارغ العيهم
لا في عمل الدنيا ولا في عمل الاخرة وروي ان داود صلى الله
عليه وسلم خليفة الله عز وجل سال الله تعالى ان يجعل كسبا
بيديه فالان في يده الحديد فصار في يده كالشمع والعجين
يتخذ منه الدروع فيبيعها فيعيش هو وعياله بثمنها وقال
ابنه سليمان عليهما السلام رب قد اعطيتني من الملك ما لم
تعط احدا قبلي وسالتك ان لا تعطيه احدا بعدي فاعطيتنيه
وان قصرت في شكرك فدلني على عبد هو اشكر مني فاوحى
الله تعالى اليه يا سليمان ان عبدا يكتسب بيده ليستر عورته و
يستر عورته ويعبدني هو اشكر لي منك فقال اجعل كسبي
بيدي فاتاه جبرئيل عليه السلام فعلمه عمل الخوص يتخذ منه
القفاف فاول من عمل الخوص سليمان عليه السلام وقيل عن
بعض الحكماء انه قال لا يقوم الدين والدنيا الا باربعة
العلماء والامراء والغزاة واهل الكسب فالامراء هم الرعاة
يرعون الخلق والعلماء هم ورثة الانبياء يدلون الخلق
على الاخرة والناس يقتدون بهم والغزاة هم جند الله
تعالى في الارض يقلع بهم الكفار واما اهل الكسب فهم
امناء الله تعالى بهم مصالح الخلق وعمارة الارض والرعاة
اذا صاروا اذيابا فمن يحفظ الغنم والعلماء اذا تركوا
العلم واشتغلوا بالدنيا فمن يقتدي بالخلق والغزاة
اذا ركبوا الفخر والخيلاء وخرجوا للطمع فمتى يظفرون على
العدو واهل الكسب اذا خانوا الناس فكيف يأمنهم
الناس واذا لم يكن في التاجر ثلث خصال افتقر في الدنيا
والاخرة اولها لسان نقي عن ثلث الكذب واللغو
الحلف والثانية قلب صافي من الغش والحسد عام

اور وہان سے لکڑیون کا گٹھا اٹھانا پھر اُسکا اپنے بازار مین لانا اور اُسے ایک مد کیھوکے بدلے بیچنا اُسکے
لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگون سے سوال کرے خواہ وہ اسے دین یا نہ دین اور مروی ہے کہ نہین
کوئی مرد جو اپنے نفس پر سوال کا دروازہ کھولے مگر اللہ تعالیٰ اُسپر محتاجی کا دروازہ کھولدیتا ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کارگذار عیالدار
کو دوست رکھتا ہے اور فارغ البال تندرست کو دوست نہین رکھتا نہ دنیا کے کام مین اور نہ آخرت
کے کام مین اور مروی ہے کہ داؤد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفے نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال
کیا کہ اُسکا کسب اُسکے ہاتھ مین کرے پس اللہ تعالیٰ نے اُنکے ہاتھ مین لوہے کو نرم کردیا تو لوہا انکے
ہاتھ مین موم اور خمیر کی طرح ہوگیا وہ اُس سے زرہین بناتے تھے اور انہین بیچتے تھے اور
انکی قیمت سے وہ خود اور انکا عیال گذارہ کرتے تھے اور اُنکے بیٹے سلیمان علیہما السلام نے
کہا اے میرے رب تو نے مجھے اتنا ملک دیا جتنا تو نے مجھ سے پہلے کسی کو نہین دیا اور مین تجھ سے یہ
سوال کرتا ہون کہ تو اتنا ملک میرے بعد بھی کسی کو نہ دیو سے پس تو نے مجھے وہ دیا اگر مین
تیری شکر مین قصور کرون تو مجھے کسی ایسے شخص کی خبر دیجیو جو مجھ سے زیادہ تیرا شکر گذار ہو
تو اللہ تعالیٰ نے انکیطرف وحی بھیجی اے سلیمان تحقیق وہ شخص جو اپنے ہاتھ سے اس غرض سے کماتا
ہے کہ اپنی بھوک کو بند کرے اور اپنے ستر کو ڈھانپے اور میری عبادت کرے تو وہ شخص تجھ سے میرا
زیادہ شکر گذار ہوگا تو انہون نے عرض کیا یا اللہ میرا کسب میرے ہاتھ مین کردے پس انکے پاس
جبرئیل آئے اور انکو کھجور کے پتون کا ٹٹا سکھلادیا تو وہ اُس سے زنبیلین بناتے تھے جن لوگون نے
زنبیل بننے کا کام کیا انمین سے پہلے سلیمان ہین اور بعض حکیمون سے روایت ہے اُس نے کہا
بجز چار چیزون (یعنے) عالمون اور امیرون اور غازیون اور کسب والون کے دین قائم
نہین ہوسکتا امیر پس وہ حاکم ہین جو خلقت کی نگہبانی کرتے ہین اور علماء پس وہ پیغمبرون
کے وارث ہین لوگون کو آخرت پر آگاہ کرتے ہین اور لوگ انکی پیروی کرتے ہین اور غازی پس
وہ اللہ تعالیٰ کا زمین مین لشکر ہے اُنسے کافرون کی بیخ کنی کیجاتی ہے اور کسب والے پس وہ امنا
ہین خلقت کی مصلحتین اور زمین کی آبادی انہین سے ہے اور ایالی جب بگڑ جاتے ہین تو
تو بگڑیون کی کون نگہبانی کرے اور عالم جب دین کو چھوڑ دین اور دنیا مین مشغول ہوجاوین
تو خلقت کسکی پیروی کرے اور غازی لوگ جب فخر اور تکبر کرنے کے لیے سوار ہون
اور طمع کے لیے نکلین تو دشمن پر کب فتحیاب ہوسکتے ہین اور کسب والے جب لوگون کی
خیانت کرین تو لوگ انہین کسطرح امین خیال کرین اور تاجر مین جب تین خصلتین
نہ ہون تو دنیا اور آخرت مین محتاج ہوگا۔ اُن مین سے پہلی تو زبان ہے جو تین چیزون
جھوٹ اور لغو اور قسم سے بچنے والی ہو۔ اور ان مین سے دوسری دل ہے جو اپنے
پڑوسی اور قریبی سے دھوکا اور حسد کرنے سے پاک صاف ہو۔

وَقرينه والثالثة نفس محافظة لثلث خصال الجمعة و
الجماعات وطلب العلم في بعض ساعات الليل والنهار و
ايثار رضاة الله على غيره وايّاك والكسب الحرام فقد قيل
اذا كسب العبد خبيثا وارادان ياكل منه وقال بسم الله
قال الشيطان كل انى كنت معك حين كسبت فلا افارقك
انما انا شريكك فهو شريك كل كاسب حرام قال الله عز
وجل وشاركهم في الاموال والاولاد فالاموال الحرام و
الاولاد اولاد الزنا لذا ذكر في التفسير وروى عن ابن مسعود
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا يكتسب
العبد مالا من الحرام ويتصدق به ويوجر عليه ولا ينفق
منه فيبارك له فيه ولا يترك خلف ظهره الا كان زاده
الى النار وبالجملة انه لا يستغنى من الحرام الا من هو مشفق
على لحمه ودمه فمن المرء لحمه ودمه فليجتنب الحرام و
اهله ولا يجالسهم ولا ياكل طعام من كسبه حرام ولا
يدل احدا على حرام فيكون شريكه فان ورع هو ملاك
الدين وقوام العبادة واستكمال امر الاخرة واما
الوحدة والعزلة فقد جاء عن النبي صلى الله عليه و
سلم انه قال النبي صلى الله عليه وسلم المؤمن من
جلس ببيته وقال النبي صلى الله عليه وسلم افضل
الناس رجل اعتزل يكف شره عن الناس وفي بعض
الالفاظ عنه صلى الله عليه وسلم انه قال الغريب
هو الذي يفر بدينه وعن بعض السلف انه قال عند
ثمان السكوت ولزوم البيوت وهو شر الحافي وقيل
لسعد بن ابي وقاص لما تفرد في قصره بالعقيق
تركت اسواق الناس ومجالس الاخوان وتخليت فقال
رايت اسواقهم لاغية ومجالسهم لاهية فوجدت
الاعتزال فيها هناك عافية قال وهيب بن الورد رحمه
الله خالطت الناس خمسين سنة فما وجدت رجلا
غفر لي زلة ولا ستر لي عورة ولا امنته اذا غضب

اور اُن مین سے تیسری نفس ہے جو تین خصلتون یعنے جمعہ اور جماعتون پر اور رات اور دن کی بعض
گھڑیون مین علم کے طلب کرنے پر اور صرف اللہ تعالی کی رضامندی کو سوا اور دوسری چیزون
کے پسند کرنے پر محافظت کرنے والا ہی اور کسب حرام سے پرہیز کر کیونکہ کہا گیا ہی جب
بندہ کسب پلید کرتا ہے اور اُس سے کہانیکا ارادہ کرتا ہی اور بسم اللہ کہتا ہی تو شیطان
کہتا ہی تو کہا جب تو نے اسے کمایا تہا اُس وقت بھی مین تیرے ساتہ تہا لہذا اب بھی مین
تجھ سے جدا نہین ہوتا بیشک مین تیرا شریک ہون پس وہ شیطان ہر ایک کسب حرام
کرنیوالے کا شریک ہے اللہ تعالی نے فرمایا (اے شیطان) تو انکا اُنکے مالون اور اولادون مین
شریک ہو جا پس مال تو حرام ہین اور اولاد زنا کی اولادین ایسا ہی تفسیر مین مذکور ہے
ابن مسعود رضہ سے مروی ہے، اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا بندہ
اگر مال حرام کماوے اور اوس سے صدقہ کری تو اُسپر اُسے کچھ ثواب نہین دیا جاتا اور اُس سے
اگر کچھ خرچ کری تو اُس مین بہی اُسکے لیے برکت نہین کیجاتی اور جو کچھ اپنے پیچہے چہوڑ
جاتا ہے وہ اسکے لیے آگ کیطرف جانیکے لیے توشہ ہو جاتا ہی اور حاصل کلام یہ ہے کہ
حرام سے بجز اُس شخص کے کوئی نہین بچتا جو اپنے گوشت اور خون پر خوف کرنیوالا ہو اور آدمی
کی زینت گوشت اور خون ہی تو اُسے چاہیئے کہ حرام سے اور حرام خوری سے پرہیز کرے اور انکے ساتہ
بیٹہے اور اُس شخص کا کہانا نہ کہاوے جسکا کسب حرام ہو اور کسی کو حرام کی رغبت نہ دیوے ورنہ بہی
اُسکا شریک ہوگا پس پرہیزگاری دین کا اصل اور مدار اور عبادت کو قائم رکہنیوالی اور
آخرت کے کام کو کامل کرنیوالی ہی لیکن تنہائی اور گوشہ نشینی پس تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے آپنے فرمایا تم گوشہ نشینی کو لازم پکڑو کیونکہ یہ عبادت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مومن وہ ہی جو اپنے گہر مین بیٹہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون مین
بہتر وہ مرد ہے جو الگ ہوا اور لوگون سے اپنی برائی بند کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بعض لفظون مین یون ہے آپنے فرمایا غریب وہ شخص ہے جو اپنا دین بچا کر بہاگتا ہے
اور بعض سلف سے روایت ہی اُنہون نے کہا یہ زمانہ سکوت اور گہرون کو لازم پکڑنے
کا ہی اور بعض سلف بشر حافی ہے۔ اور سعد بن ابی وقاص جب وہ اپنے محل
مین اکیلے ہو گئے تو اُنکو کسی نے کہا تو نے لوگون کے بازارون اور بہائیون کی مجلسون
کو چہوڑ دیا اور گوشہ نشین ہو گیا تو اُسنے کہا مینے اُنکے بازارون کو بیہودہ اور اُن کی
مجلسون کو کہیل دیکہا لہذا مین نے گوشہ نشینی کو اُن چیزون مین سے پایا جس مین
عافیت اور آرام ہے۔ وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مین نے لوگون سے پچاس
سال میل جول کیا تو مین نے کسی مرد کو نہین پایا جو میری غلطی معاف کری اور نہ
ایسا پایا جو میرے عیب کو ڈہانپے اور نہ ایسا پایا کہ جب مجہ سے ناراض ہو تو مین اُس سے بیخوف ہو اور

وَجَدْتُ مِنْهُمْ اِلَّا مَنْ يَرْكَبُ هَوَاهُ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
اَنَّهُ قَالَ تَعَاشَرَ النَّاسُ بِالدِّيْنِ زَمَانًا طَوِيْلًا حَتّٰى ذَهَبَ الدِّيْنُ
ثُمَّ تَعَاشَرُوْا بِالْمُرُوَّةِ حَتّٰى ذَهَبَ الْمُرُوَّةُ ثُمَّ تَعَاشَرُوْا بِالْحَيَاءِ
حَتّٰى ذَهَبَ الْحَيَاءُ ثُمَّ تَعَاشَرُوْا بِالرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَاَظُنُّ
اَنَّهُ يَبْقٰى بَعْدَ هٰذَا مَا هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ وَقَالَ حَكِيْمٌ اَلْعِبَادَةُ
عَشَرَةُ اَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ فِي الصَّمْتِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْعُزْلَةِ فَاِذَا وَجَدْتَ
نَفْسِيْ عَلَى الصَّمْتِ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ فَصِرْتُ اِلَى الْعُزْلَةِ فَجَمَعْتُ
اِلَى التِّسْعَةِ وَكَانَ يَقُوْلُ لَا شَيْءَ اَوْعَظُ مِنَ الْقَبْرِ وَلَا اَسْتَرَ
مِنَ الْكِتَابِ وَلَا اَسْلَمَ مِنَ الْوَحْدَةِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ الْحَارِثِ
رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنَّمَا يُطْلَبُ الْعِلْمُ لِيُهْرَبَ بِهٖ مِنَ الدُّنْيَا لَا لِيُطْلَبَ
بِهِ الدُّنْيَا وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ
تَعَالٰى رُؤْيَتُهٗ وَذَكَّرَكُمُ الْاٰخِرَةَ عِلْمُهٗ وَنَادٰى فِيْ عَمَلِهٖ مَنْطِقُهٗ
وَكَانَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ الْحَوَارِيِّيْنَ تُحِبُّوْا
اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِبُغْضِ اَهْلِ الْمَعَاصِيْ وَتَقَرَّبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى
بِالتَّبَاعُدِ عَنْهُمْ وَالْتَمِسُوْا رِضَاهُ بِسَخَطِهِمْ وَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ
مِنَ الْمُخَالَطَةِ فَلْتَكُنْ لِلْعُلَمَاءِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مُجَالَسَةُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَةٌ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْزَمْ
قَلْبَكَ التَّفَكُّرَ وَجَسَدَكَ التَّصَبُّرَ وَعَيْنَكَ الْبُكَاءَ وَلَا تَهْتَمَّ
لِرِزْقِ غَدٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَطِيْئَةٌ تُكْتَبُ عَلَيْكَ وَاِلْزَمِ الْمَسَاجِدَ فَاِنَّهَا
عُمَّارُ بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُمْ اَهْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْثَرَ الْاِخْتِلَافَ اِلَى الْمَسَاجِدِ اَصَابَ اِحْدٰى ثَمَانٍ
وَرَحْمَةً مُنْتَظَرَةً وَكَلِمَةً تَدُلُّهٗ عَلٰى هُدًى اَوْ اُخْرٰى تَصْرِفُهٗ عَنِ الرَّدٰى
وَعِلْمًا مُسْتَطْرَفًا وَتَرْكَ الذُّنُوْبِ حَيَاءً وَخَشْيَةً وَلَوِ اعْتَزَلَ
الْاِنْسَانُ مَهْمَا اعْتَزَلَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مُتَّسَعٌ فِي الشَّرْعِ اعْتِزَالٌ
عَنِ الْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَاتِ فَلَا بُدَّ مِنْ تَرْكِهِمَا فِي الْجُمْلَةِ فَاِنَّهٗ يَكْفُرُ
بِعَدَدِ اَوْ مَيِّتٍ عَلٰى تَرْكِ الْجُمُعَةِ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ طَبَعَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلٰى قَلْبِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

یعنی ان میں اُن میں سے بجز اُس شخص کے جو اپنی خواہش پر سوار ہو کوئی نہیں پایا اور شعبی رح سے
منقول ہے انہوں نے کہا لوگوں ایک زمانہ دراز دین سے باہم برتاؤ کرتے رہے یہانتک کہ دین جاتا رہا
پھر لوگ مروت سے برتاؤ کرتے رہے حتی کہ مروت بھی جاتی رہی پھر حیا سے برتاؤ کرتے رہے حتی کہ
حیا بھی جاتا رہا پھر رغبت اور خوف سے برتاؤ کرتے رہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ اسکے
بعد قریب ہی وہ زمانہ آجاویگا جو اس سے زیادہ سخت ہوگا اور حکیم نے کہا عبادت دس
حصے ہیں نو خاموشی میں ہیں اور ایک گوشہ نشینی میں پس میں نے اپنے نفس کو خاموشی
پر بھلایا لیکن میں اُسپر قادر نہ ہوا پھر میں گوشہ نشینی کو اختیار کیا تو میرے لیے وہ نو بھی
جمع ہو گئیں اور وہ کہا کرتے تھے تنہائی سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور
قرآن سے کوئی چیز زیادہ دل لگانیوالی ہے اور نہ تنہائی سے زیادہ کوئی چیز سلامت رکھنے والی ہے
اور بشر بن حارث رح نے کہا بیشک علم اس غرض کے لیے حاصل کیا جاتا ہے کہ اسکے سبب دنیا سے
نفرت کیجاوے نہ اس غرض کے لیے کہ اُس سے دنیا طلب کیجاوے اور عائشہ رض سے مروی ہے انہوں نے
کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کونسا ہمارے ہمنشینوں کا بہتر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
شخص کہ اُسکا دیکھنا تمکو اللہ تعالی کی یاد دلاوے اور اُسکا علم تمکو آخرت یاد آوے اور اسکی بات
تمہارے علم کو بڑھاوے اور حضرت عیسے بن مریم ع کہا کرتے تھے اے حواریوں کی جماعت تم لوگ
گناہگاروں کی دشمنی سے اللہ عزوجل کی طرف محبوب ہو جاؤ اور اُنسے دور رہنے سے اللہ تعالی کی طرف
قریب ہو جاؤ اور اُنکے غصہ میں اللہ تعالی کی رضامندی چاہو اور اگر ضروری میل جول کرنا ہو
تو علماء سے ہونا چاہیے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء کی پاس بیٹھنا عبادت ہے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دل پر فکر کرنا اور اپنے جسم پر صبر کرنا اور اپنی آنکھ پر
رونا لازم کر اور کل کی روزی کا غم نہ کر کیونکہ یہ گناہ ہے تجھپر لکھا جاویگا اور مسجدوں کو
لازم پکڑ کیونکہ اللہ تعالے کے گھر کے آباد کرنیوالے ہی اللہ عزوجل کے اہل ہیں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجدوں کی طرف آنا جانا زیادہ کریگا تو وہ بھائی
بخشے ہوئے اور رحمت انتظار کیے گئے کو پاویگا اور ایک ایسی بات کو پاویگا جو ہدایت
پر دلالت کریگی اور ایک دوسری بات کو جو ہلاکت سے پھیر دیگی اور علم عجیب کو پاویگا
اور محبت اور خوف سے گناہوں کو چھوڑ دیگا اور اگر انسان گوشہ نشینی اختیار کرے
تو جب گوشہ نشین ہو تو اُسکے لیے جمعہ اور جماعتوں سے کنارہ رہنا شریعت میں جائز
نہ ہوگا اور ان دونوں کا چھوڑ دینا اُسکے لیے کسی حالت میں درست نہ ہوگا کیونکہ ہمیشہ جمعہ
کو ترک کر دینے سے وہ کافر ہو جاویگا اسلیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
آپنے فرمایا جو شخص بلا عذر تین جمعہ ترک کریگا تو اللہ تعالی اسکے دل پر (کفر یا نفاق کی)
مہر کر دیتا ہے اور جابر رض کی حدیث میں ہے اور جان لو کہ اللہ عزوجل نے

قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هٰذَا فِي شَهْرِي هٰذَا
وَفِي عَامِي هٰذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهَا وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ
أَوْ جَائِرٌ اسْتِخْفَافًا بِهَا أَوْ جُحُودًا لَهَا فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ شَمْلَهُ
وَلَا بَارَكَ لَهُ أَمْرَهُ أَلَا لَا صَلٰوةَ لَهُ أَلَا لَا زَكٰوةَ لَهُ أَلَا لَا حَجَّ لَهُ أَلَا لَا
صَوْمَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَإِنَّ
فِي تَرْكِهَا اسْتِهَانَةً بِمُنَادِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنِ اسْتَهَانَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِمُنَادِيْهِ
يَكْفُرُ فَعَلَيْهِ التَّوْبَةُ وَتَجْدِيْدُ الْاِسْلَامِ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ
فَلَا يَجُوْزُ لَهُ تَرْكُهَا اِلَّا لِعُذْرٍ يَتِيْهُ الشَّرْعُ كَمَا قِيْلَ خُذْ عَنِ
النَّاسِ جَانِبًا غَيْرَ طَاعِنٍ عَلَيْهِمْ وَلَا نَادِكًا لِجَمَاعَتِهِمْ فَلَهُمْ تَدِلُّ
الْمُرُوْءَةُ الْاِعْتِزَالُ عَنِ النَّاسِ مَا اسْتَطَاعَ اِلَّا مِمَّنْ يَّكُوْنُ
عَوْنًا لَهُ فِيْ اَمْرِ دِيْنِهٖ لِاَنَّ الْكَذِبَ اِنَّمَا يَجِيْءُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَالْفُجُوْرَ
بَيْنَ اثْنَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَقَطْعُ الْمَالِ بَيْنَ
اثْنَيْنِ وَالسَّلَامَةُ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْاِعْتِزَالِ وَالْاِنْفِرَادِ۔

فَصْلٌ فِيْ اٰدَابِ السَّفَرِ وَالصُّحْبَةِ فِيْهِ وَاِذَا اَرَادَ سَفَرًا
اَوْ حَجًّا اَوْ غَزْوًا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ مِنْ دَارِهٖ اَوْ دَارِ غَيْرِهٖ اَوْ طَلَبَ حَاجَةٍ
فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَطْلُبُ حَاجَتَهٗ اَوْ يَتَحَوَّلُ وَاَمَّا فِي السَّفَرِ
فَلْيَقُلْ عَلٰى اِثْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ بَلَاغًا مُبَلِّغَ خَيْرٍ وَّ
مَغْفِرَةٍ مِّنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَ
الْمَالِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا الْبُعْدَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْقَلَبِ وَسُوْءِ
الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْمَالِ وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ بُكْرَةً
خَمِيْسٍ اَوْ سَبْتٍ اَوْ اِثْنَيْنِ وَاِذَا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قَالَ
سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
لَمُنْقَلِبُوْنَ وَاِذَا رَجَعَ مِنَ السَّفَرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ اٰئِبُوْنَ
تَاۗئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ لِاَنَّهٗ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُهٗ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَكُنْ قَائِدًا

تمہر جمعہ کو میرے اس مقام مین میرے اس مہینے مین میرے اس سال مین قیامت کے دن تک
فرض کیا ہے جو شخص اُسکو حقیر سمجھکر یا اُسکا منکر ہوکر چھوڑ دے درحالیکہ اسکے لیے امام عادل
یا ظالم ہو تو اللہ تعالی اسکے لیے اُسکی پریشانی کو جمع نہ کرے اور اُسکا کام اسکے لیے پورا نہ
کرے خبردار اُسکے لیے کوئی نماز (درست) نہین خبردار اسکے لیے کوئی حج (درست) نہین خبردار
اُسکے لیے کوئی روزہ (درست) نہین مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اور جو شخص توبہ کرے اللہ اُسکی توبہ
قبول کرلیگا اور (یہ بددعا) اسلیے بھی ہے کہ اُسکے چھوڑدینے مین اللہ عزوجل کے پکارنے کو حقیر
جانا ہے اور وہ اللہ عزوجل کا قول ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کو دن نماز کے لیے پکارا
جائے تو اللہ تعالی کے ذکر کی طرف شتابی کرو اور جو شخص اللہ عزوجل کی اور اُسکے پکارنے کی
اہانت کرے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور اُسپر توبہ کرنی اور اپنے اسلام کو نیا کرنا واجب ہے اور جو
شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ اسکی توبہ کو قبول فرماتا ہے پس اسکے لیے اُسکا چھوڑ دینا سوائے کسی
ایسے عذر کے جسکو شریعت نے مباح رکھا ہے درست نہین جیسا کہ کہا گیا ہے لوگون سے
علیحدہ رہنا اختیار کر بحالیکہ تو اُنپر طعنہ کرنیوالا اور انکی جماعت کو ترک کرنیوالا نہ ہو
تو چاہیے کہ آدمی کو جسقدر طاقت ہو لوگون سے جدا رہنے مین کوشش کرے مگر اُس شخص سے (جدا نہ ہو)
جو اُسکے لیے اُسکے دین کے کام مین مددگار ہو کیونکہ جھوٹ دو آدمیون مین جاری ہوتا ہے اور
زنا بھی دو آدمیون مین اور جان کا قتل کردینا بھی دو آدمیون مین اور مال کا قطع کرنا بھی دو
آدمیون مین ہی جاری ہوتا ہے اور اس سے سلامت رہنا جدا رہنے اور تنہائی مین ہے **فصل**
سفر کے آداب مین اور اسمین صحبت کرنیکے بیان مین اور جب سفر یا حج یا جہاد یا ایک گھر سے دوسرے گھر
جانے کا یا کسی حاجت کے طلب کرنیکا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھے پھر اپنی حاجت
مانگے یا جاوے لیکن سفر مین پس چاہیے کہ دو رکعتون کے بعد کہے یا اللہ پہلائی کی جگہ مین اور اپنی
بخشش اور اپنی رضامندی مین پہونچا تیری ہی نامہ مین پہلائی ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے یا
اللہ سفر مین تو ہی رفیق ہے اور اہل اور مال اور اولاد مین خلیفہ ہے یا اللہ ہم پر سفر
کو آسان کر اور اُسکی دوری کو ہمارے لیے لپیٹ دے یا اللہ مین سفر کی تکلیفون
سے اور لوٹنے کی بدحالی سے اور اہل اور اولاد اور مال مین دیکھنے کی برائی سے
تیری ہی پناہ لیتا ہون اور تجھسے مین کوشش کرے کہ سفر جمعرات یا ہفتہ یا دوشنبہ
کی صبح کو ہو اور جب اپنی سواری پر بیٹھے تو کہے اُس ذات کی پاکی ہے جس نے ہمارے
لیے اُسکو مسخر کیا اور ہم اُس کو جکڑ نہین سکتے تھے اور تحقیق ہم اپنے رب کی
طرف لوٹنے والے ہین اور جب سفر سے واپس ہو تو دو رکعتین پڑھے اور کہے ہم
جو رجوع کرنیوالے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے پروردگار کی تعریف کرنیوالے ہین کیونکہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اسیطرح کیا کرتے تھے اور جب نکلے تو لوگون کا پیشرو ہو نہ ہو

لِلنَّاسِ إِذَا وَجَدَ مَنْ يَقُودُهُمْ وَلَا يَسِيرُ عَلَيْهِمْ بِمَنَازِلَ
يَنْزِلُونَهَا إِذَا وَجَدَ مَنْ يَكْفِيهِ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ بِالصَّمْتِ وَحُسْنِ
الصُّحْبَةِ وَكَثْرَةِ الْمُفَكَّرَةِ لِأَخْوَانِهِ وَإِيَّاهُ وَالْقِيلَ وَالْقَالَ وَ
لَا يَنْزِلُ عَلَى الطَّرِيقِ وَلَا عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ
بَلْ تَنَحَّى عَنْهُ وَلَا يَعْرُسُ عَلَى الطَّرِيقِ فَإِنَّهُ مَكْرُوهٌ وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ
سَفَرُهُ عَلَى لِسَانِ الْمَعْرِفَةِ مِنْ أَوْصَافِهِ الْمَذْمُومَةِ إِلَى الصِّفَاتِ الْحَمِيدَةِ
فَيَخْرُجُ مِنْ هَوَاهُ إِلَى طَلَبِ رِضَا مَوْلَاهُ بِتَصْحِيحِ تَقْوَاهُ فَأَوَّلُ مَا
يَجِبُ عَلَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسَافِرَ مِنْ بَلَدِهِ أَنْ يُرْضِيَ خُصُومَهُ وَ
أَنْ يُرْضِيَ وَالِدَيْهِ وَمَنْ يَكُونُ فِي حُكْمِهِمَا مِنَ الْأَجْدَادِ وَ
الْخَالَاتِ وَيُخَلِّفُ لِعِيَالِهِ مَنْ يَقُوتُهُمْ فِي مُدَّةِ سَفَرِهِ أَوْ
لِيَتَصَحَّبَهُمْ وَيَحْمِلَهُمْ مَعَهُ وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ سَفَرُهُ لِطَاعَةٍ
مِنَ الطَّاعَاتِ كَالْحَجِّ أَوْ زِيَارَةِ النَّبِيِّ أَوْ زِيَارَةِ شَيْخٍ أَوْ مُوَاضِعَ
مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ الشَّرِيفَةِ أَوِ الْمُبَاحِ كَالتِّجَارَةِ أَوِ الْعِلْمِ
بَعْدَ أَحْكَامِ عُلُومِ الْعِبَادَاتِ الْخَمْسِ لِأَنَّ عِلْمَهَا فَرِيضَةٌ وَمَا
وَرَاءَهَا مُبَاحٌ وَفِيهِ فَضْلٌ وَقِيلَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ وَ
يَنْبَغِي أَنْ يُعَاشِرَ أَصْحَابَهُ فِي سَفَرِهِ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَالتَّحَمُّلِ
الْمُدَارَاةِ وَتَرْكِ الْمُخَالَفَةِ وَالْمَجَاجِ فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَيَشْتَغِلُ
بِخِدْمَةِ أَصْحَابِهِ فِي السَّفَرِ وَلَا يَسْتَخْدِمُ أَحَدًا إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ
وَيَجْتَهِدُ أَبَدًا أَنْ يَكُونَ فِي سَفَرِهِ عَلَى الطَّهَارَةِ وَمِنْ آدَابِ
الصُّحْبَةِ أَنْ يَقِفَ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا عَيِيَ وَيَسْقِيَهُ لَمَّا إِذَا عَطِشَ
وَيُرَفِّهَ بِهِ إِذَا ضَجِرَ وَيُكْرِمَهُ إِذَا غَضِبَ وَيَحْفَظَهُ وَ
رَحْلَهُ إِذَا نَامَ وَيُؤْثِرَهُ إِذَا قَلَّ الزَّادُ وَيُوَاسِيَهُ بِمَا يَفْتَحُ
لَهُ وَلَا يَنْفَرِدَ بِهِ دُونَهُ وَلَا يَكْتُمَهُ سِرًّا وَلَا يَمْشِيَ لَهُ سِرًّا
وَلَا يَسْتَظْهِرَهُ إِلَّا بِجَمِيلٍ وَيَرُدَّ غِيبَتَهُ وَيُحْسِنَ ذِكْرَهُ عِنْدَ
الرُّفْقَةِ وَلَا يَعِيبَهُ عِنْدَهُمْ وَلَا يَشْكُوَ مِنْهُ إِلَيْهِمْ وَيَتَحَمَّلَ
مِنْهُ أَذَاهُ وَيَنْصَحَهُ إِذَا أَشَارَ وَرَهُ وَيُسَأَلَ عَنِ اسْمِهِ وَبَلَدِهِ
وَنَسَبِهِ وَإِنْ كَانَ أَرْفَعَ مِنْهُ مَنْزِلَةً وَيُظْهِرَ لِلرُّفْقَةِ أَنَّهُ
تَابِعٌ لَهُ وَإِنْ كَانَ هُوَ الْمَتْبُوعَ وَأَوْضَعَ لِتَابِعِهِ عُيُوبَ
نَفْسِهِ عَلَى طَرِيقِ التَّصَوُّلِ لَهُ لَا عَلَى طَرِيقِ التَّوْبِيخِ وَالتَّعْنِيفِ

جب ایسے شخص کو دیکھے لے جو لوگون کی پیشروی کرتا ہی اور اُنپر ڈیرہ کرنیکی جگہون کا جنمین
وہ ڈیرہ کرین انشاء نہ کری جب ایسے شخص کو دیکھے جو اس کام کے لیے کافی ہو اور اُسپر خاموشی
اور اچھی صحبت اور اپنے بھائیون کو بہت نفع پہونچانا لازم ہے اور زیادہ گفتگو سے بچے اور راستہ
پر ڈیرہ نہ کری اور نہ پانی پر کیونکہ وہ جگہ سانپون اور درندون کی ہی بلکہ اس سے ہٹ جاوے
اور پچھلی رات کو راستہ پر ڈیرہ نہ کری کیونکہ یہ مکروہ ہی اور لائق ہی کہ اسکا سفر اسکی
بری صفتون سے اسکی پسندیدہ صفتون کی طرف معرفت کی زبان پر ہو پس اپنے نفس کی
خواہشون سے اپنے مولی کی رضامندی کو طلب کرنیکی طرف اپنی پرہیزگاری صحیح کرنے
مین نکلے جب اپنے شہر سے سفر کرنیکا ارادہ کری تو پہلے جو کچھ اُسپر واجب ہے یہ ہی کہ اپنے دشمنون
کو راضی کری اور اپنے والدین کو راضی کری اور جو اُنکے حکم مین ہون دادون اور خالونین سے
اور اپنے عیال کے لیے خلیفہ چھوڑی جو اسکی مدت سفر مین اُسکا بوجھ اُٹھاوی یا اُنکو اپنے
ساتھ لیجاوے اور اُنکا بوجھ اپنے ساتھ اُٹھاوی اور لائق ہے کہ اُسکا سفر عبادتون مین
سے کسی عبادت کے لیے ہو جیسے حج کرنا یا نبی کی زیارت کرنی یا کسی بزرگ کی زیارت کرنی
یا کسی مباح کام کے لیے جیسے سوداگری یا علم سیکھنے کے لیے بعد اسکے کہ پانچون عبادتون
کے حکمون کو سیکھ لے کیونکہ اُنکا سیکھنا فرض ہے اور سوا اُنکے مباح ہی اور اسمین بزرگی
ہی اور بعضون نے کہا فرض کفایہ ہے اور لائق ہی کہ اپنے سفر مین اپنے رفیقون سے اچھے
خلق اور اچھی مدارات کرنے اور تمام چیزون مین مخالفت اور جھگڑے کو ترک کرے
سے برتاؤ کری اور سفر مین اپنے رفیقون کی خدمت مین مشغول رہے اور بجز کسی ضرورت کے
کسی سے خدمت نہ کرا وے اور ہمیشہ اس امر کی کوشش کری کہ اپنے سفر مین باوضو رہے اور
رفیق جب تھک جاوے تو اُسکے ساتھ ہی ٹھہر جانا اور جب وہ پیاسا ہو اُسے پانی پلانا
اور جب وہ تنگ دل ہو تو اُس سے نرمی کرنا اور جب وہ خفا ہو تو اسکی مدارات کرنا اور جب وہ
سو جاوے تو اُسکی اور اسکے مال کی حفاظت کرنا اور جب توشہ کم ہو جاوے تو اُسکو
اپنے نفس پر پسند کرنا اور جو کچھ اسکے لیے فتح کیا جاوے اُسمین اُسکی ہمدردی کرنا اور اُسمین
اسکے سوا اکیلا نہ ہونا اور اُس سے بھید نہ چھپانا اور اُسکا راز ظاہر نہ کرنا اور اسکے
پیچھے اُسکی بجز نیکی کے یاد نہ کرنا اور اُسکی غیبت کا رد کرنا اور رفیقون مین اُسکا اچھا
ذکر کرنا اور اُنکے پاس اُسکی غیبت نہ کرنا اور اُنکے پاس اُسکی شکایت نہ کرنا اور اُس سے اسکی تکلیف
کو اُٹھانا اور جب وہ اُس سے مشورہ کری تو اُسکی خیر خواہی کرنا اور اُسکا نام اور اُسکے شہر کا نام
اور اسکی نسب کی بابت پوچھنا اگرچہ وہ مرتبہ مین اُس سے بڑا ہو اور رفیقون مین ظاہر کرنا کہ وہ
(اپنے مین) اُسکا (اپنے رفیق کا) تابع ہی اگرچہ وہ پیشوا ہو اور اپنی تابعیت کو اپنے نفس کے
عیب جو خیر خواہی ظاہر کرنا نہ بوجہ جبر کی اور سختی (یعنی کام) نرافت کے آداب مین سے ہین

وَيَنْبَغِي أَنْ يَتَعَوَّذَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَخَافُهُ وَعِنْدَ مَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا
يَنْزِلُ بِمَكَانٍ وَيَجْلِسُ فِي مَكَانٍ وَيَنَامُ فِي مَكَانٍ أَنْ يَقُولَ
أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ
وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنَى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ
شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ
فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ
فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ
بِخَيْرٍ أَسْأَلُكَ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ وَمِنْ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّي آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا
إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَلَا يَتَّخِذُ فِي الرِّكَابِ الْأَجْرَاسَ
لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ
وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ
وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَصْحَبَ فِي سَفَرِهِ عَصًا وَيَنْبَغِي أَنْ لَا يَخْلُوَ مِنْهَا
لِمَا رَوَى مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِمْسَاكُ
الْعَصَا سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَامَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ الْحَسَنُ
الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْعَصَا سِتُّ خِصَالٍ سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ
وَزِيُّ الصَّالِحِينَ وَسِلَاحٌ عَلَى الْأَعْدَاءِ يَعْنِي الْحَيَّةَ وَالْكَلْبَ
وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَعَوْنُ الضُّعَفَاءِ وَرَغْمُ الْمُنَافِقِينَ وَزِيَادَةٌ فِي
الْحَسَنَاتِ وَيُقَالُ إِذَا كَانَ مَعَ الْمُؤْمِنِ الْعَصَا هَرَبَ الشَّيْطَانُ
مِنْهُ وَخَشَعَ مِنْهُ الْمُنَافِقُ وَالْفَاجِرُ وَيَكُونُ قِبْلَةً إِذَا صَلَّى
وَقُوَّةً إِذَا أَعْيَى وَفِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ فِي قِصَّةِ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا
عَلَى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَى **فَصْلٌ** وَلَا يَجُوزُ
إِخْصَاءُ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَالْعَبِيدِ نَصَّ عَلَيْهِ الْإِمَامُ
أَحْمَدُ فِي رِوَايَةِ حَرْبٍ وَأَبِي طَالِبٍ وَكَذٰلِكَ الْبَهِيمَةُ فِي الْوَجْهِ
عَلَى مَا نَقَلَ أَبُو طَالِبٍ عَنْهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى أَنْ يُخْصَى كُلُّ ذِي نَسْلٍ مِنَ الْبَهَائِمِ وَفِي حَدِيثِ
أَبِي هُرَيْرَةَ رض وَفِي حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَرَخَّصَ فِيهِ إِلَّا أَنْ
وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِنَ الْوَسْمِ لِأَجْلِ الْعَلَامَةِ لِيُعْرَفَ

اور ہر اُس چیز سے کہ جس سے وہ خوف کرتا ہو اور کسی جگہ اُترنے کو وقت یا کسی منزل
مین ویرہ کرنے کو وقت یا کسی مکان مین بیٹھنے کو وقت یا اُسمین سونے کیوقت
پناہ لینی ضرور ہی ہے، بانیطور کہ کہے مین اللہ کی اور اُسکے اُن پورے حکمون کی جنسے کوئی
نیک اور بد گذر نہین سکتا اور اللہ کے تمام نیک ناموں سے جو اُنمین سے مین جانتا ہون اور جو
نہین جانتا اُسچیز کی برائی سے جو اللہ نے پیدا کی اور پھیلایا اور پیدا کیا اور اُسچیز کی برائی سے
جو آسمان سے اُترتی ہو اور جو اُسمین چڑھتی ہے اور اُسچیز کی برائی سے جسکو اُسنے زمین مین
پھیلایا ہو اور اُسچیز کی برائی سے جو اُس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنے سے اور رات اور
دن کے آنیوالے سے پناہ لیتا ہون مگر وہ آنیوالا جو تیری طرف سے بھلائی لے آتا ہو اے تمام رحم
کرنیوالون مین سے زیادہ رحم کرنیوالے اور ہر ایک جاندار سے میرا پروردگار اُسکے ماتھے سے پکڑنیوالا
ہو بیشک میرا رب سیدھے راستے پر ہو اور اونٹونکے ساتھ جرس (یعنے گھنٹیان) نہ لے
کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو ہر ایک جرس کے ساتھ شیطان ہے، اور حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے سافرون کی اُس جماعت کے ساتھ نہین رہتے جنمین جرس ہو
اور سافر کے لیے سفر مین اپنے عصا کو اپنی ہمراہ رکھنا مستحب ہے اور اسمین کوشش کرے کہ اُسے
خالی نہ رہے کیونکہ میمون بن مہران نے ابن عباس رض سے روایت کی ہو انہون نے کہا عصا
کا ساتھ رکھنا پیغمبرون کی سنت ہے اور مومنون کی نشانی ہے اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ
نے کہا عصا مین چھ خصلتین ہین پیغمبرون کی سنت ہو اور نیکون کی ہیئت ہے
اور دشمنون پر ہتھیار ہو یعنے سانپ اور کتے وغیرہ پر اور عاجزون کی مدد ہو اور منافقون
کی خواری ہو اور نیکیون مین زیادتی ہو اور کہا جاتا ہو کہ جب مومن کے ساتھ عصا ہو تو شیطان
اُس سے بھاگ جاتا ہے اور منافق اور گناہگار اُس سے ڈرتا ہو اور جب وہ نماز پڑھتا ہے
تو اُسکا قبلہ بنتا ہو اور جب وہ تھک جاوے تو اُسے طاقت دیتا ہو اور اُسمین بہت سے
فائدے ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے قصہ مین کہا یہ میرا عصا ہو اسپر ٹیک لگاتا ہون
کرتا ہون اور اپنی بکریون پر اس سے پتے جھاڑتا ہون اور اسمین اور بھی فائدے ہین **فصل**
اور حیوانون اور غلامون مین کسی چیز کا خصی کرنا درست نہین جسپر امام ابو طالب
کی روایت مین امام احمد نے اسپر نص (یعنے تصریح) کی ہو اسی طرح منہ پر داغنے
دنیا جیسا کہ ابو طالب نے امام احمد سے نقل کیا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
چارپایون مین ہر صاحب نسل کے خصی کرنے سے منع فرمایا ہو اور ابو ہریرہ رض
انس رض بن مالک کی حدیث مین ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منہ پر
داغ دینے سے منع فرمایا ہے اللہ کانون کے داغ دینے مین اجازت فرمائی
ہے اور اگر علامت کرنے کے لیے داغنا ضروری ہو تاکہ

البهائم حين الاختلاط جاز في غير الوجه والاستقبال

فصل ولا يجوز فعل شئ من المستقذرات في المساجد ويكره العمل فيها كالخياطة والحرازة والبيع والشراء وما اشبه ذلك ويكره رفع الاصوات الا بذكر الله تعالى والخصومة في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها ويكره رخرفة المساجد لا لتراويق والنقوش ولا بأس بتحصيصها وتطيينها ويكره اتخاذها بيتا ومقاما الا للغريب والمعتكف لان النبي صلى الله عليه وسلم انزل وفد بني عبد قيس في رحبة ثقيف في المسجد ولا بأس بانشاد الشعر والقصائد فيها الخالية من السخف والهجاء للمسلمين والاولى في صيانتها ان يكون من الزهديات والمرققات المشوقات المبكيات فيجوز الاكثار منها والاولى من ذلك القرآن والتسبيح لان المساجد وضعت لذكر الله تعالى والصلوة وينبغي ان لا يحمل فيه سوى ذلك ويكره نقل تراب المسجد فاما ما حصل فيه من المزابل والكناسة فيستحب اخراج ذلك وفيه فضل كثير وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم ان ذلك مهر حورعين ويكره تمكين الصبيان والمجانين من دخوله ولا بأس بعبور الجنب فيه وتمنع الحائض لانه لا يؤمن من تلويث المسجد واذا دعت الضرورة للجنب جاز له ان يتوضأ ويلبث في المسجد الى حين يقعد محل الغسل والاولى ان يتيمم للحنابة مع ذلك ايضا وكذلك اذا لم يجد الماء الا في بئر المسجد تيمم وصار الى البئر ثم يغتسل اذا وصل اليها

فصل في الاصوات فما كان منها من انشاد الاشعار المتعرية من الملاهي على ضربين مباح ومحظور فالمباح ما لا سخف فيه والمحظور ما كان فيه سخف فاما ما ينضم الى الملاهي فمحظور سواء خلا عن السخف او قارن السخف الا انه اذا قارنه سخف حصل الحظر لعلتين ويكره قراءة القرآن بالالحان المشبهة بصوت الاغاني المطربة اعظاما لها وتنزيها اولان الغالب من ذلك

(نقل الى غير القبلة) فان الى القبلة لا يكره (والمشي) والاكل (فيه) وان كان نقل من الحصى الى الحرى وشرى فيه (في منارة المسجد) اي في مئذنته (وفي رحبته) اي في صحنه (ومن استخرج الماء) في قوله يوم يسحبون (وفي الشوارع) وان كان نقل من الحصى الى الحرى (وفي منارة المسجد) اي في مئذنته (وفي رحبته) اي في صحنه (ومن استخرج الماء) في قوله يوم يسحبون (وفي الشوارع) وان كان نقل من الحصى الى الحرى (وفي منارة المسجد) اي في مئذنته (وفي رحبته) اي في صحنه (ومن استخرج الماء) في قوله يوم يسحبون (وفي الشوارع)

چارپایون کے بلجانے کو وقت اپنے اپنے چارپایون کو پہچان لین تو سوائے منہ کے دوسرے اعضا مین) داغنا دینا جیسے رانین اور کوہانین درست ہے **فصل** اور مسجدون مین پلید کا نون مین سے کسی کام کا کرنا درست نہین اور ان مین کام کرنا مکروہ ہے جیسے کپڑے سینے اور سوئے سینے اور بیچنا اور خریدنا اور ایسی ہی جو اور کام ہین اور مسجدون مین بجز اللہ کے ذکر کے آواز کا بلند کرنا مکروہ ہے اور مسجد مین تھوکنا گناہ ہے اور اسکا کفارہ اسکا دفن کر دینا ہے اور مسجدونکو نقشون اور رنگدار خوشبو سے آراستہ کرنا مکروہ ہے اور انکے گچ کرنے اور انکو کچ کرنے مین خوف نہین اور مسجدون کو گھر بنانا یا انہین مقام بنانا بجز مسافر کے یا اعتکاف کرنیوالے کے مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد قیس کو یا ثقیف کو مسجد مین اتارا تھا اور مسجدون مین ایسے اشعار یا قصائد کے پڑھنے کا خوف نہین جو بیہودگی اور مسلمانون کی ہجو سے خالی ہون اور انکا محفوظ رکھنا بہتر ہے البتہ اگر شعر دینا سے ترک کرنیوالے نرم کرنیوالے شوق بڑھانے والے رلانے والے ہون تو وہ زیادہ پڑھنے بھی درست ہین اور اس شعر خوانی سے قرآن اور اللہ کی تسبیح کرنی بہتر ہے کیونکہ مسجدین اللہ تعالے کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہین پس لائق ہے کہ سوائے اسکے ان مین اور کچھ نہ اتارا جاوے اور مسجد کی مٹی دور کرنی لیجانی مکروہ ہے لیکن مسجد مین اگر گوبر یا کوڑا معلوم ہون تو انکا نکال دینا مستحب ہے اور اسمین بڑی بزرگی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ یہ حورعین کا مہر ہے اور لڑکون اور دیوانون کو مسجد مین آنیکی قدرت دینی مکروہ ہے اور مسجد مین جنبی کے گذر جانے مین خوف نہین اور حیض والی عورت کو بھی (گذرنے سے) منع کیا جاوے کیونکہ مسجد کا خون وغیرہ سے بھر جانے کا خوف ہے اور جب جنبی کو لیے کوئی خاص ضرورت ہو تو اسکے لیے وضو کرکے مسجد مین اتر وقت تک ٹھیرنا درست ہے جب تک غسل پر قادر ہو اور بہتر یہ ہے کہ وضو کرے سانہ جنابت کے لیے بھی تیمم کرلے اور اسیطرح اگر بجز مسجد کے کنوین کا پانی نہ پاوے تو کوئین تک جانے کے لیے تیمم کرلے جب کوئین تک پہونچ جاوے تو نہالے **فصل** آوازونکی بیان مین پس آوازون مین سے وہ آواز جو ایسے اشعار کے پڑھنے سے پیدا ہون جو بیہودگیون سے خالی ہون دو قسم ہین ایک مباح دوسری ممنوع مباح وہ ہے جسمین بیہودگی نہ ہو اور ممنوع وہ جسمین بیہودگی ہو اور جو شعر بیہودگیون سے ملے ہوئے ہون پس وہ ممنوع ہین خواہ بیہودگی سے خالی ہون یا بیہودگی سے ملی ہوئی ہون ممانعت دو وجہون سے حاصل ہے اور قرآن شریف کی قرات کو بزرگ اور پاک رکھنے کے لیے اسکو ایسے آوازے پڑھنا جو خوش کرنے والے سازون سے مشابہ ہو مکروہ ہے یا اس لیے مکروہ ہے کہ اس سے وہ

إخراج الكلام عن سننه وإسقاط الإطالة والهمز في موضعه
وإطالة القصور وقصر الممدود وإدغام الحروف وإن
ثمرة القرآن خشية الله عز وجل وتحذيره عند سماع
مواعظه والاعتبار ببراهينه وقصصه وأمثاله التشوق
إلى وعده وذلك يزول بطيب سماعه قال الله عز وجل
إنما المؤمنون الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم وإذا
تليت آياته زادتهم إيمانا وعلى ربهم يتوكلون وقال
تعالى أفلا يتدبرون القرآن وقوله جل وعلا أفلا يتدبرون
آياته وقوله تعالى وإذا سمعوا ما أنزل إلى الرسول ترى
أعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق والإلحان
المطربة تحول بين ذلك فكره لأجل ذلك ولا يسافر بالمصحف
إلى أهل الحرب حتى لا يناله منه ويستخفوا بحرمته ولا
يستمع إلى أصوات الأجنبيات من شوابب النساء لأن
النبي صلى الله عليه وسلم قال التسبيح للرجال والتصفيق
للنساء إذا ناب المصلي نائب في صلوته فكيف بالشعر
والغزل والأمور المهيجة لطباع الناس من ذكر صفات
العشاق والمعشوقين ودقائق صفات المحبة و
الميل والصفات المشتهيات التي تشوق النفس إلى
سماعها فتهيج دواعي السماع وتثير طبعه إلى المحارم
فلا يجوز لأحد سماع ذلك وإن قال قائل إني أسمعه
على معان أسلم فيها عند الله تعالى لدينه لأن الشرع
لم يفرق بين ذلك ولو جاز لأحد جاز للأنبياء عليهم
السلام ولو كان ذلك عذرا لأجزنا سماع القيان لمن
يدعي أنه لا يطرب وشرب المسكرين لمن ادعى أنه ما يسكره
فلو قال عادتي أني متى شربت الخمر انكففت عن المحرم
لم يجز له ولو قال إني شاهدت الرجال والأجنبيات في
خلوات هم اعتبرت في حسنهم لم يجز له ذلك بل
نقول ترك ذلك واجب والاعتبار بغير المحرمات أكثر
من ذلك وإنما هذه طريقة من أراد تناول الحرام

کلام کو اُسکے طریقہ سے نکالدینا ہے اور مد اور ہمزہ کو اسکی جگہ سے گرادینا ہے اور چھوٹے کو
لمبا اور لمبے کو چھوٹا کرنا ہے اور حرفوں کا ادغام کرنا ہے اور اسلیے کہ قرآن شریف کا
نتیجہ اللہ عزوجل کا خوف ہے اور اسکی نصیحتوں کو سننے کے وقت ڈرنا ہے اور اسکی دلیلوں سے
اور اسکے قصوں کے بیان کرنے سے اور اسکی مثالیں دینے سے عبرت حاصل کرنا ہے اور اُسکے
وعدوں کی طرف شوق کا زیادہ ہونا ہے اور اسکی خوش آواز سننے سے یہ دور ہوجاتا ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے بیشک مومن وہ ہیں کہ جب اللہ تعالی کا ذکر کیا جاوے تو اُنکے دل
ڈر جاتے ہیں اور جب اُسکی آیتیں اُنپر پڑھی جاتی ہیں تو اُنکے ایمان کو زیادہ کرتی ہیں
اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور اللہ تعالے نے فرمایا کیا پس قرآن میں فکر نہیں
کرتے اور اللہ جل وعلا کا فرمودہ ہے تاکہ اُسکی آیتوں کو سوچیں اور اللہ تعالی کا فرمودہ
اور جب وہ سنتے ہیں اسپیغمبر کو جو رسول کیطرف اتاری گئی ہے تو اُنکی آنکھوں کو آنسوؤں سے
بہتی ہوئی دیکھے گا اسپیغمبر سے کہ اُنہوں نے حق کو پہچان لیا اور خوش کرنیوالے آواز
اُسمیں فرق ہوجاتے ہیں اسلیے مکروہ ہیں اور قرآن شریف ساتھ لیکر حربی
کافروں کی طرف سفر نکرے تاکہ وہ اُسے نہ لیلیں اور اُسکی بزرگی میں اہانت
کریں اور جوان عورتوں میں سے اجنبی عورتوں کے آوازوں کی طرف کان لگانا ہے کیونکہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح کہنا اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے اگر
وقت ہے جب نمازی کو اسکی نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے (جب حال ہے) تو شعر اور غزل اور
وہ امور جو لوگوں کی طبیعتوں کو اٹھانیوالے ہیں جیسے عاشقوں اور معشوقوں کی
صفتوں کا ذکر کرنا اور محبت اور میل کی صفتوں کی باریکیوں کو بیان کرنا اور اُن رذیل
کیفیتی صفتوں کا ذکر کرنا جو نفس کو اُنکے سننے کی طرف شوق دلاتی ہیں کسطرح درست
ہوسکتے ہیں اور یہ صفتیں گانا سننے کی خواہشوں کو برانگیختہ کرتی ہیں اور اسکی طبع کو حرام
کی طرف اٹھاتی ہیں تو اُسکا سننا کیسکو جائز ہوگا اور اگر کوئی کہنیوالا کہے میں اسکو ایسے معنوں پر سنتا ہوں
جنمیں اللہ تعالے کی نزدیک سلامتی ہے تو ہم اسکو جواب دیتے ہیں کیونکہ شرع نے اسمیں فرق نہیں کیا
اور اگر کسی کو سننا جائز ہوتا تو انبیا علیہم السلام کے لیے جائز ہوتا اور اگر یہ عذر ہوتا تو ہم گانے والیوں
کا سننا اُس شخص کے لیے جائز کہتے جو اس امر کا دعوی کرتا ہے کہ اگر اُسے خوش نہیں کرتا اور نشے
والی چیز کا پینا اس شخص کے لیے جائز کہتے جو اس امر کا دعوی کرتا کہ وہ اسے نشہ نہیں لاتیں اور اگر
وہ کہے کہ میری عادت ہی یہی ہے کہ جب میں شراب پیتا ہوں تو حرام سے باز رہتا ہوں تو اسکے لیے بھی اسباغ کی
جاویگی اور اگر وہ کہے کہ میں بے ریش لڑکوں اور بیگانی عورتوں کو دیکھتا ہوں اور انسے خلوت کرتا ہوں اور انکے حسن
میں عبرت حاصل کرتا ہوں تو اسکیلیے جائز نہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اس فعل کو چھوڑدینا واجب ہے اور محرمات
کو سوا اور بھی چیزوں میں عبرت حاصل کرنا اس سے زیادہ مفید ہے اور بیشک اُس شخص کا طریقہ جو اللہ عزوجل کے
حرام

بِطَرِيقِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَيَرْكَبُ هَوَاهُ فَلَا تُسَلِّمُ لِأَصْحَابِهَا وَلَا
تَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا
مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ فَمَنْ قَالَ
النَّظَرُ أَزْكَى كَانَ مُكَذِّبًا بِالْقُرْآنِ وَيُكْرَهُ النَّدْبُ فِي النِّيَاحَةِ
فَأَمَّا الْبُكَاءُ عَلَى الْمَيِّتِ فَغَيْرُ مَكْرُوهٍ **فَصْلٌ** فِي الْإِذْنِ
فِي قَتْلِ الْحَيَوَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهُ وَمَا لَا يُبَاحُ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا
مِنَ الْحَيَّاتِ فِي مَنْزِلِهِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ فَلْيَقْتُلْهُ
وَأَمَّا فِي الْبَرَارِي فَيَجُوزُ قَتْلُهُ مِنْ غَيْرِ إِيذَانٍ وَكَذَلِكَ
الْأَبْتَرُ وَهُوَ الْقَصِيرُ الذَّنَبِ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ الَّذِي فِي ظَهْرِهِ
خَطَّانِ أَسْوَدَانِ وَقِيلَ لَهُ شَعَرَاتٌ سَوْدَاوَانِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
فَإِنَّهُ يَقْتُلُهُ بِلَا إِيذَانٍ إِنْ قَصَدَ الْإِيذَانَ أَنْ يَقُولَ
لَمْ يُؤْذِنَّا فَقَدْ جَاءَ فِي ذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ
مِنْهُمْ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا أَنْشُدُكُمُ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ
عَلَيْكُمْ نُوحٌ أَنْشُدُكُمُ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ كُمْ سُلَيْمَانُ أَنْ
لَا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ وَمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي
وَفِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ ذَا التَّفْيَتَيْنِ
وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ
وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ
وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ
الْأَصْلُ فِي النَّهْيِ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي
السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ
عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيرِهِ تَحَرُّكَ شَيْءٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ
فَقُمْتُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَا لَكَ فَقُلْتُ حَيَّةٌ هَهُنَا قَالَ مَا تُرِيدُ
قُلْتُ قَتْلَهَا فَأَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي دَارِهِ تِلْقَاءَ بَيْتِهِ
فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِي كَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ

من ابی الشیخ ابراهیم النخعی

احیین اعوذ ان صعقه حاله ظلمه البنیان العهد والمیثاق ذا الطفیتین والابتر فانهما یطمسان البصر ویسقطان الحبل قال وکان عبد الله یقتل کل حیة وجدها فابصره ابو لبابة وهو یطارد حیة فقال انه قد نهی عن ذوات البیوت الاصل فی النهی عن ذوات البیوت ما روی عن ابی السائب قال اتیت ابا سعید الخدری فبینا انا جالس عنده سمعت تحت سریره حرکة شیء فنظرت فاذا حیة فقمت فقال ابو سعید مالک فقلت حیة ههنا قال ما ترید قلت قتلها فاشار الی بیت فی داره تلقاء بیته فقال ان ابن عم لی کان فی هذا البیت فلما کان یوم

پس اپنی خواہش پر سوار ہوجاتا ہے اور ہم ایسے باطل طریقے والون کو نہیں ملتفت ہوتے انکی جانب دیکھتے ہیں اللہ تعالے فرماتا ہی تو مومنون کو کہدے کہ اپنی نظرون کو ڈھانپین اور اپنی شرمگاہون کو نگاہ رکھین یہ کام انکے لیے بہت پاکیزہ ہے پس جو شخص یہ کہے کہ (محرمات کی طرف) دیکھنا زیادہ پاکیزہ ہے تو وہ قرآن مجید کو جھٹلانے والا ہوگا۔ اور واویلا اور بین کرنا مکروہ ہی لیکن میت پر رونا مکروہ نہیں **فصل** جانور کو قتل کرنے کی اجازت کی بیان مین جو اُس سے مباح ہے اور جو اُس سے مباح نہین۔ جو شخص سانپون مین سے کسی سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو چاہیے کہ اُسے تین بار خبر دیوی پھر اگر مناسب ہو تو اُسے مار ڈالے لیکن جنگل مین سوائے خبر کرنے کے ہی اُسے مار ڈالنا درست ہی اور دم بریدہ سانپ کہ جسکی دم چھوٹی ہو یہی حکم ہے اور اُس دو خطون والے سانپ کا بھی یہی حکم ہے جسکی پیٹھ مین سیاہ خط ہو اور بعضون نے کہا ہی اُسکی دونون آنکھون کے درمیان اُسکے سیاہ بال ہوتے ہین اسے بیشک بغیر خبر کرنے کے ہی مار ڈالے اور خبر کرنیکا طریقہ یہ ہی کہ کہے سلامتی سے چلا جا ہمین تکلیف نہ دے اس بارے مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گھرون کے سانپون کی بابت سوال کیا گیا تو آپنے فرمایا جب تم اُنمین سے کسی کو اپنے گھر مین دیکھو تو کہو مین تمکو اُس عہد کی قسم دیتا ہون جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا تھا مین تمکو اُس عہد کی قسم دیتا ہون جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ تو ہمین تکلیف نہ دیو اور اگر وہ پھر دوبارہ آوین تو انہین مار ڈالو اور جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ ہی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سانپون کو مار ڈالا کرو اور جو شخص اُنکے کینہ سے ڈرے تو وہ مجھ سے نہین اور سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہی اُسنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سانپون کو مار ڈالا کرو اور دو خط والے سانپ کو بھی اور دم کٹے سانپ کو بھی کیونکہ یہ دونون بینائی کو دور کر دیتے ہین اور حمل کو گرا دیتے ہین اور حضرت عبد اللہ ہر ایک سانپ کو جسے وہ پاتے ہتھ مار ڈالتے تھے پس انہین ابو لبابہ نے ایسے حال مین دیکھ لیا کہ وہ سانپ کا پیچھا کر رہے تھے تو ابو لبابہ نے کہا حضرت نے گھر والون سانپون کے مارنے سے منع فرمایا ہی اور گھر والے سانپون کے مارنیکی ممانعت کی دلیل وہ حدیث ہی جو ابو السائب سے مروی ہے اُسنے کہا مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا پس اسی وقت مین کہ ہم اُنکے پاس بیٹھے ہوئے تھے مینے اُسکی چارپائی کے نیچے کسی چیز کی حرکت سُنی دیکھا تو وہ سانپ تھا مین اٹھ کھڑا ہوا تو ابو سعید نے کہا تو کیون اٹھا ہی مینے کہا یہان سانپ ہے اُنہون نے کہا تو کیا کرنا چاہتا ہی مینے کہا مین اُسے مارنا چاہتا ہون تو ابو سعید نے اپنی حویلی مین اپنے گھر کے سامنے ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگے میرے چچا کا بیٹا

الاحزاب استاذن الى اهله وكان حديث العهد بعرس
فاذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره ان يذهب
بسلاحه فاتى داره فوجد امراته قائمة على باب البيت فاشار
اليها بالرمح فقالت لا تعجل حتى تنظر ما اخرجني فدخل
البيت فاذا حية منكرة فطعنها بالرمح ثم خرج بها في
الرمح تضطرب قال فلا ادري ايهما كان اسرع
موتا الرجل او الحية فاتى قومه رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالوا ادع الله تعالى ان يرد صاحبنا فقال صلى الله
عليه استغفروا لصاحبكم ثم قال صلى الله عليه وسلم
ان نفرا من الجن اسلموا بالمدينة فاذا رايتم احدا
منهم فحذروه ثلث مرات ثم ان بدا لكم بعد ان تحذروه
فاقتلوه بعد الثلث وروي في بعض الالفاظ فليؤذنه
ثلثا فان بدا له فليقتله فانه شيطان وفي قتل
الاوزاغ لما روى عامر بن سعيد عن ابيه قال امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم بقتل الوزغ وسماه فويسقا
وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في
اول ضربة سبعين حسنة يعني من قتلها باول ضربة
كان له ذلك وكره قتل النملة الا من اذية شديدة
لما روى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان نملة
قرصت نبيا من الانبياء فامر بحرق التل فاحرقت فاوحى
الله تعالى اليه ان قرصتك نملة اهلكت امة من
الامم تسبح وكره قتل الضفدع لما روي عن عبد الرحمن
ابن عثمان قال انه سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن
ضفدع يجعلها في دواء فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم
عن قتلها وكره قتل جميع ما يباح قتله بالنار من
القمل والبق والبراغيث والنمل لقوله صلى الله عليه و
سلم لا يعذب بالنار الا رب النار ويجوز قتل كل شيء
يؤذي من الحيوانات ان لم يكن توجد منه الاذية بعد
ما كان مخلوقا على صفة تؤذي لان من طبع الاذية

احزاب کے کون اُس نے اپنے گھر آنیکی (حضرت سے) اجازت مانگی اور نیا بیاہا ہوا تھا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اجازت دیدی اور اُسے فرمایا کہ اپنے ہتھیار سا تھ لیجا
اپنے گھر مین آیا تو اپنی عورت کو گھر کے دروازے پہ کھڑی ہوئی پایا اغیرت کہاکر) اُسکی
طرف نیزہ اٹھایا وہ کہنے لگی جلدی نہ کر یہان تک کہ تو میرے باہر آنے کی سبب کو
معلوم کرے جب وہ اندر گیا تو ناگاہ ایک سانپ بد صورت دیکھا اُسنے اسی نیزہ سے پرو لیا
پھر اُسے لیکر باہر نکلا اور وہ سانپ نیزہ مین جنبش کرتا تھا ابو سعید نے کہا مجھے معلوم
نہین کہ اُن دونون یعنے سانپ اور اسکے پرونے والے سے کون جلدی مرا پھر اُسکی قوم کے
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے آپ اللہ تعالی سے دعا
کیجیے کہ ہمارے آدمی کو زندہ کردے آپنے فرمایا اپنے آدمی کے لیے بخشش مانگو پھر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنون کی ایک جماعت مدینہ مین مسلمان ہوئی ہے جب اُنمین سے
کسی کو دیکھو تو اُسے تین مرتبہ ڈراؤ پھر بعد ڈرانے کے اگر وہ سانپ ہی معلوم ہو تو تین
مرتبہ کے بعد اُسے مار ڈالو اور بعض الفاظ مین یون ہے کہ اُسے تین دن خبردار کرے
اگر معلوم ہو کہ وہ سانپ ہے تو اُسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے اور گرگٹ کا مارنا درست
ہے کیونکہ عامر بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اُسنے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے گرگٹ کے مارنیکا حکم دیا اور اُسکا نام بیکار رکھا اور ابو ہریرہ سے مروی ہے
وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپنے فرمایا گرگٹ کی پہلی
دفعہ مارنے مین ستر نیکیون کا ثواب ہے پہلی دفعہ مارنے سے آپ کی غرض یہ ہے کہ جو
شخص ایک ہی ضرب سے اُسے مار ڈالے اُسے ستر نیکیون کا ثواب ملے گا اور چیونٹی کا
مارنا مکروہ ہے البتہ اگر وہ سخت تکلیف دیوے تو درست ہے کیونکہ ابو ہریرہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپنے فرمایا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر کو چیونٹی نے
کاٹا اُسنے چیونٹیون کے گھرون کو جلا دینے کا حکم دیدیا تو سب جلا دیے گئے
اللہ تعالی نے اُسکی طرف وحی کی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تو نے اسکے بدلے امتون
مین سے ایک امت کو جو مجھے پاکی سے یاد کرتی تھی ہلاک کر دیا اور سیندک کا مارنا مکروہ ہے کیونکہ
عبد الرحمن بن عثمان سے مروی ہے اُنہون نے کہا سیندک کو دوا مین ڈالنے کے لیے
کی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے سائل کو اُسکے مارنے
سے منع فرمایا اور جن چیزون کا مارنا مباح ہے اُنکا آگ مین جلانا مکروہ ہے البتہ
اور مچھر اور پسو اور کیڑے اسلیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ مین بجز صاحب آگ کے
عذاب نہین دیتا اور جانداروں مین ہر ایک چیز جو تکلیف دیوے اُسکا مارنا درست ہے اگر
اُس سے تکلیف ظہور مین آئی ہو بعد اسکے کہ وہ تکلیف دینے کی صفت پر پیدا کی گئی ہو

وَذٰلِكَ كَالْحَيَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا صِفَتَهَا وَالْعَقْرَبِ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ وَ
الْفَأْرَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبَهِيمُ لِأَنَّهُ شَيْطَانٌ
وَكُلُّ حَيَوَانٍ يَجِدُهُ إِنْسَانٌ عَطْشَانَ أُثِيبَ عَلَى إِسْقَائِهِ
لِلْخَبَرِ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّاءَ أَجْرٌ هٰذَا
إِذَا لَمْ يَكُنْ مُؤْذِيًا وَأَمَّا الْمُؤْذِي فَلَا يُسْقَى فَإِنَّ ذٰلِكَ تَقْوِيَةٌ
وَتَكْثِيرٌ لِلْأَذِيَّةِ وَذٰلِكَ لَا يَجُوزُ فَلَا يَجُوزُ اتِّخَاذُ الْكَلْبِ وَ
تَرْبِيَتُهُ فِي دَارِهِ إِلَّا لِلْحَرْثِ أَوِ الصَّيْدِ أَوِ الْمَاشِيَةِ وَإِنْ
كَانَ عَقُورًا حَرُمَ تَرْكُهُ قَوْلًا وَاحِدًا وَوَجَبَ قَتْلُهُ لِيُدْفَعَ
شَرُّهُ عَنِ النَّاسِ وَقَدْ وَرَدَ فِي بَعْضِ الْأَحَادِيثِ مَنِ اقْتَنَى
كَلْبًا بِغَيْرِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ
وَلَا يَجُوزُ تَكْلِيفُ الْحَيَوَانِ الْبَهِيمَةِ فَوْقَ طَاقَتِهَا فِي الْحَمْلِ
وَالْحَرْثِ وَالسَّيْرِ وَمَنْعُهُ مَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَلَفِ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ
أَثِمَ وَيُكْرَهُ لَهُ إِطْعَامُهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ وَإِكْرَاهُهُ عَلَى أَكْلِ مَا
اتَّخَذَهُ النَّاسُ عَادَةً لِأَجْلِ التَّسْمِينِ وَيُكْرَهُ الْأَكْلُ مِنْ كَسْبِ
الْحَجَّامِ لِأَنَّ فِي ذٰلِكَ دَنَاءَةً وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبُ
الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَقَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا لِأَنَّ ذٰلِكَ مَرْوِيٌّ
عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ **فَصْلٌ** وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَاجِبٌ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلٰهُمَا
فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَقَالَ
تَعَالَى وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا أَنِ اشْكُرْ لِي
وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ
أَصْبَحَ مُسْخِطًا لِوَالِدَيْهِ أَصْبَحَ وَلَهُ بَابَانِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ
أَمْسَى مُسْخِطًا لِوَالِدَيْهِ أَمْسَى وَلَهُ بَابَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ
كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَا
الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطُهُ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ فَقَالَ أَلَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ وَصِفَةُ الْبِرِّ أَنْ يَكُفَّهُمَا مَا يَكُفُّ

جیسے وہ سانپ جسکا ہمنے بیان کردیا اور بچھو اور کاٹنے والا کتا اور چوہا وغیرہ اور
اسی طرح بہت کالا کتا کیونکہ وہ شیطان ہے اور ہر ایک جاندار کہ جنکو انسان پیاسا
پاوے اسکے پانی پلا دینے پر ثواب دیا جاویگا اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر ایک گرم جگر مین ثواب ہے لیکن اُس حالت مین ہے کہ جب وہ جاندار ایذا دینے والی
چیز نہ ہو اور اگر ایذا دینے والی ہو تو اُسے پانی نہ پلاوے کیونکہ یہ ایذا کو بڑہانا اور زیادہ
کرنا ہے اور یہ جائز نہین پس کتا رکھنا اور اپنے گھر مین اسکی پرورش کرنا درست نہین ہے مگر
کھیتی کے لیے یا شکار یا بکریون کے لیے درست ہے اور اگر وہ کاٹنے والا ہے تو ایک قول مین
اُسکا کھلا چھوڑ دینا حرام ہے اور اُسکا مار ڈالنا واجب ہے تاکہ لوگون سے اُسکی
برائی دور ہو جاوے اور بعض حدیثون مین آیا ہے جو شخص شکار یا بکریون کے حفاظت
کرنیکے لیے کتے کو نگاہ رکھے تو ہر روز اُسکے ثواب سے دو قیراط کم ہوتے ہین اور جاندار چوپایون کو
بوجھ لادنے مین اور کھیتی کرنے مین اور چلنے مین اور جسقدر چارہ اُسے کافی ہو اتنا نہ دینے مین
اُسکی طاقت سے بڑھکر تکلیف دینا درست نہین اگر ایسا کریگا تو گناہگار ہوگا اور اُسکی طاقت
سے زیادہ اُسے کہلانا مکروہ ہے اور اُسپر اُس چیز کے کہلانے پر جبر کرنا مکروہ ہے جسکو لوگون
نے موٹا کرنے کے لیے عادت بنا رکھی ہے اور پچھنی لگانے والیکے کسب سے کہانا مکروہ ہے کیونکہ
اسمین کمینگی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجام کا کسب خبیث ہے اور ہمارے بعض اصحاب
نے بھی اسکو حرام کیا ہے کیونکہ یہ امام احمد بن حنبل سے مروی ہے **فصل** اور ماں باپ
سے نیکی کرنی واجب ہے اللہ تعالے نے فرمایا ان دونون مین سے ایک یا وہ دونون
اگر تیرے پاس بڑھاپے کو پہنچین تو اُنکے لیے اُف بھی مت کہہ اور نہ انہین جھڑک دے
اور اُنکے لیے عزت کی عمدہ بات کہہ اور اللہ تعالی نے فرمایا اور اُن دونون سے دنیا مین
اچھی رفاقت کر اور اللہ عزوجل نے فرمایا میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر کر میری طرف ہی
لوٹنا ہے اور ابن عباس رضہ سے مروی ہے انہون نے کہا جو شخص ایسی حالت مین صبح کرے کہ اُسکے
لیے دو در دوزخ کے دروازے ہونگے اور جو شخص ایسی حالت مین شام کرے کہ اُسکے والدین غصہ ہون تو وہ ایسی
حالت مین شام کریگا کہ اسکے لیے دو در دوزخ کے دروازے ہونگے اور اگر دونو مین سے ایک ہو تو ایک
دروازہ ہوگا اگرچہ والدین اُسپر ظلم کرین اگرچہ والدین اُسپر ظلم کرین اگرچہ والدین اُسپر ظلم کرین
اور عبد اللہ بن عمرو رضہ سے مروی ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار کی
خوشنودی والدین کی خوشنودی مین ہے اور اسکی ناراضگی والدین کی ناراضگی مین ہے اور عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے انہون نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسنے عرض کی مین جہاد
کا ارادہ کرتا ہون آپنے فرمایا کہ کیا تیرے والدین مین سے کوئی زندہ ہے اُسنے کہا ہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس انہی مین
جہاد کر اور نیکی کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ جس چیز کی اُنکو ضرورت ہو اُس سے اُنکو کفایت کرے (یعنی دیدیوے)

والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا بیان

الفصل الثالث

آدم علیہ السلام

وان لم تغفر لنا

ما کان غائبا

فصل

الیہ وتکف عنہما الاذی وتدارہما مدارۃ الصغیر ولا تشخص
منہما وکلا من حوائجہما وتجعل حظہما بدلا من تغیرہ نوافلک
من الصلوات والصیام وتستغفر لہما عقیب صلوتک وکلا
حوائجہما الی التعب وتحمل اذاہما ولا تعلی صوتک علی اصواتہما
ولا تخالفہما فیما لا یکون فیہ حرف للشرع معناہ لا یکون فی
ذلک ترک الفرائض کحج الاسلام والصلوات الخمس والزکوۃ
والکفارۃ والنذر وان لا یکون فی ذلک ارتکاب المحرم من
انواع المناہی من الزنا وشرب الخمر والقتل والقذف واخذ
المال کالغصب والسرقۃ لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا
طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ اللہ وقد قال تعالی وان جاہداک
علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی
الدنیا معروفا فہذا الحدیث والایۃ عام فی ترک طاعۃ
کل من امر بمعصیۃ اللہ او ترک طاعۃ وممن ورد ذلک عن الامام
احمد رحمہ اللہ فی روایۃ ابی طالب فی الرجل الذی یمنعہ ابواہ عن الصلوۃ
فی الجماعۃ فقال لیس لہما طاعۃ فی ترک الفرض واما النوافل
فیجوز ترکہا لطاعتہما بل الافضل طاعتہما ومن البر لہما
ان توصل من وصلہما وتہجر من ہجرہما وتغضب لہما کما
تغضب لنفسک فی الموت والحیوۃ واذا اثار طبعک فی الغضب
علیہما فاذکر تربیتہما وسہرہما واشفاقہما وتعبہما وقولا
اللہ سبحانہ لک وقل لہما قولا کریما فان لم ترتدع عن
غیظک الرحمۃ لہما ولا بہما فاعلم انک محروم مسخوط
علیک فتب الی اللہ تعالی واذا سکن غضبک ان کنت خالفت
امرہ فیہما ولا تسافر سفرا لیس بواجب علیک الا باذنہما
ولا تغز الا ان یتعین علیک باذنہما ولا تہجعہما بنفسک
وقد یری غیرک ان یہجعہما بک فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لعن اللہ المفرق بین الوالدۃ وولدہا وان ظفرت
بطعام او شراب فعلیک بایثارہما بہ فما اثرک
وجاعا واشبعک وسہرا ونوما ترشد بذلک ان شاء
اللہ تعالی **فصل** فیما یستحب من الکنی والاسماء

اور تکلیف سے انکو دور کرے اور انکی مدارات ایسی کرے جیسے بچے کی مدارات کیجاتی ہے اور ان دونوں اور انکی
حاجتوں سے تنگدل نہ ہو اور اپنی بہت سی نفلی عبادتوں نماز اور روزوں کے عوض مین تو انکی خدمت
کرے اور اپنی نماز کے بعد تو انکے لیے بخشش مانگ اور انہین تکلیف کی طرف محتاج نکرے اور انکی تکلیف کو
برداشت کرے اور اپنی آواز کو انکے آواز پر بلند نہ کرے اور انکی اس چیز مین مخالفت نہ کرے جسمین کوئی
امر شریعت کا نہ ہو اسکا مطلب یہ ہے کہ اسمین فرضون کا ترک کرنا لازم نہ ہو جیسے اسلام کا حج اور پانچ
نمازین اور زکوۃ اور کفارہ اور اللہ تعالی کی نذر اور یہ بھی شرط ہے کہ انکے اتباع مین ممنوع چیزون
یعنے زنا کرنے اور شراب پینے اور ناحق کسیکو قتل کرنے اور زنا کی تہمت لگانے اور مال لینے یعنے جیسے
غصب اور چوری مین سے کسی حرام چیز کا مرتکب نہ ہو اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالی کی
نافرمانی مین مخلوق کی کوئی فرمانبرداری نہین جسمین انکی فرمانبرداری کرے اور دنیا مین ان دونون سے اچھی
رفاقت کرے یہ حدیث اور آیت عام ہین اس شخص کی فرمانبرداری کے چھوڑ دینے مین جو اللہ تعالی
کی نافرمانی اور اسکی طاعت کے چھوڑ دینے کا حکم کرے اور ابو طالب کی روایت مین امام احمد رحمہ اللہ سے
یہی ذکر کیا گیا ہے اس شخص کے حق مین جسکو اسکے ماں باپ جماعت مین نماز پڑھنے سے منع
کرتے تھے تو انہون نے فرمایا فرض کے چھوڑ دینے مین انکی فرمانبرداری نہین لیکن انکی فرمانبرداری
کرے نوافل کا چھوڑ دینا جائز ہے بلکہ انکی فرمانبرداری بہتر ہے اور ان دونون پر یہ بھی نیکی ہے کہ تو
اس شخص کے ساتھ مین حمل رکھے جس نے انکے ساتھ میل حمل کیا اور تو اس شخص کو چھوڑ دیوے
جس نے انکو چھوڑ دیا اور جسطرح تو اپنے نفس کے لیے موت اور زندگی مین غصہ کرتا ہے انکے لیے
بھی غصہ کرے اور جب کبھی ان دونون پر غصہ ہونیکے لیے تیری طبیعت برانگیختہ ہو تو انکی پرورش
کو اور انکے جاگنے سونے کو اور انکی شفقت کو اور انکی تکلیف اٹھانے کو یاد کر اور اللہ پاک کے قول کو یاد کر
اور انکو نیکی کی بات کہہ اور انکے لیے اور انکے سبب سے رحمت تجھے تیرے غصے سے باز نہ رکھے تو جان لے کہ تو
محروم ہے اور تجھپر غصہ کیا گیا ہے پس جب تیرا غصہ ٹھیرے تو اللہ تعالی کیطرف توبہ کر اگر تو نے ماں
باپ کے حقین اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی کی ہے اور جو سفر تجھپر واجب ہے اس مین بجز انکی
اجازت کے نہ جا اور جہاد نہ کر مگر اس وقت کہ جب ان دونون کی اجازت سے تجھپر متعین ہو جائے اور
اپنی طرف سے انہین تکلف سے بچا لا انکا دوسرے لوگ اس امر سے منع کیے گئے ہین کہ تجھے ایسے تکلیف نہ دین
جس سے انکو رنج پہونچے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماں اور بچے مین جدائی
ڈالدیوے اللہ تعالی اسپر لعنت کرے اگر تجھکو کوئی کھانا یا پینا ملے تو انمین سے
جو بہت عمدہ ہو اسکے لیے ان دونو کو اختیار کر نہ لے یعنے انکو کھلا نا تجھپر لازم ہے
کیونکہ اکثر اوقات ان دونون نے (عمدہ چیزون کے لیے) تجھکو پسند کیا اور خود ہمکو
ہرا اور تجھکو سیر کیا اور خود جاگتے رہے اور تجھکو سلایا اگر اللہ نے چاہا تو ان (نیکیون) سے
ہدایت پاویگا **فصل** ان کنیتون اور ناموں کے بیان مین جو مستحب ہین۔

وما يكره منها يمنع الانسان ان يسمي ولده ويكنيه باسم
النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته ويجوز اذا اراد احدهما
عن الاخر وقد روي عن الامام احمد رواية اخرى كراهة
في الجملة يعني الجمع والافراد وروي عنه الجواز في الجملة
والدليل على جواز التسمية باسم النبي دون كنيته ما روى
انس بن مالك وابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي والدليل على جواز
الجمع بينهما ما روي عن عائشة انها قالت جاءت امراة
الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني ولدت
غلاما فسميته محمدا وكنيت بابي القاسم فذكر لي انك
تكره ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الذي
احل اسمي وحرم كنيتي او ما الذي حرم كنيتي واحل اسمي
ويكره من الكنى ابو يحيى وابو عيسى ويكره ان يسمي عبده
بافلح ونجاح ويسار ونافع ورباح وبركة ويرة وحزن و
عاصية لما روى عمر بن الخطاب قال ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا ان عشت لانهين ان تسمى العبيد يسارا
وبركة ورباحا وافلح ويكره من الالقاب والاسماء
ما يوازي اسماء الله تعالى كملك الملوك وشاهنشاه و
ما شاكل ذلك لان ذلك عادة الفرس ويكره التسمي بالاسماء
التي لا تليق الا بالله سبحانه وتعالى وتقدس كقدوس
الله وخالق ومهيمن قال الله تعالى وجعلوا لله شركاء قل
سموهم قال بعض المفسرين قل سموهم باسمائي فانظروا
ذلك هل تليق بهم ويحرم على كل واحد ان يلقب اخاه او
عبده بلقب يكرهه لان الله تعالى نهى عن ذلك فقال عز و
جل ولا تنابزوا بالالقاب وسماه فسوقا ويستحب ان تدعو
اخاك باحب اسمائه اليه **فصل** ويستحب لمن غضب
ان كان قائما جلس فان كان جالسا اضطجع وان مس
الماء ابارد مكن غضبه لما روى الحسن ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال ان الغضب جمرة توقد في قلب ابن ادم فاذا

اور جو مکروہ ہین آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ اپنے بیٹے کا نام اور اسکی کنیت نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے نام سے اور انکی کنیت سے رکھے اور ان دونون مین سے ایک کا دوسرے
علیحدہ کرنا درست ہے اور امام احمد رح سے ایک اور روایت ہے کہ ہر حال مین ہی مکروہ ہے
یعنے دونون کا جمع کرنا بھی اور اکیلا کرنا بھی اور اسنے اس امر کا ہر حالت مین جواز
بھی مروی ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کنیت سے نام رکھنے کی دلیل وہ ہے جو انس
بن مالک اور ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا تم میرے
نام سے نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت سے کنیت نہ رکھو اور ان دونون کے جمع کرنے
کی دلیل وہ ہے جو حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ میرے ایک لڑکا جنا ہے اور اسکا نام مین نے
محمد رکھا ہے اور اسکی کنیت مین نے ابو القاسم رکھی ہے پس مجھ سے بیان کیا گیا
کہ آپ اس امر کو مکروہ سمجھتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس چیز
نے میرے نام کو حلال کیا اور میری کنیت کو حرام کیا یا کس چیز نے میری کنیت
کو حلال کیا اور میرے نام کو حرام کیا اور کنیتون مین سے ابو یحیی اور ابو عیسے کروہ
ہے اور مکروہ ہے کہ اپنے غلامون کا نام افلح اور نجاح اور یسار اور نافع اور رباح اور
برکت اور یرہ اور حزن اور عاصیہ رکھے اسلیے کہ عمر بن خطاب رض سے مروی ہے انہون نے کہا ہمارے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین زندہ رہا تو البتہ مین منع کرونگا کہ غلامون کے یہ نام
یسار یا برکت یا رباح یا نجاح یا افلح رکھو جاوین اور وہ نام اور القاب بھی مکروہ ہین جو
اللہ تعالی کے ناموں کے برابر ہون جیسے ملک الملوک اور شاہنشاہ اور انکی طرح
جو اور ہون کیونکہ یہ فارسیون کی عادت ہے اور ان ناموں سے نام رکھنا بھی مکروہ ہے
جو سوے اللہ پاک اور بلند اور پاکیزہ کے کسی کو مناسب نہین جیسے قدوس اور اللہ اور خالق
اور مہیمن اللہ تعالے نے فرمایا اور انہون نے اللہ تعالی کے شریک بنائے (یا محمد) تو
کہہ کہ انکے نام میرے ناموں سے رکھو بعض مفسرون نے کہا یا محمد) تو کہہ کہ انکے نام میرے
ناموں سے رکھو اور دیکھو کیا یہ انکے لیے لائق ہے اور ہر ایک پر حرام ہے کہ اپنے بھائی
یا غلام کا ایسا لقب رکھے جو مکروہ ہو کیونکہ اللہ تعالے نے اس سے منع فرمایا
ہے پس اللہ تعالی نے فرمایا کہ برے لقبون سے مت بلاؤ اور اس (برے لقب بلانے) کا نام
فسق کہا اور مستحب ہے کہ تو اپنے بھائی کو ایسے لقب سے بلاوے جو اسکے ناموں سے اسمیں بہت پیارا ہو
فصل اور جسکو غصہ آیا ہو اسکے لیے مستحب ہے کہ اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جاوے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جاوے اگر
ٹھنڈا پانی کو بدن لگاوے تو اسکا غصہ ہلکا ہو جاویگا اسلیے کہ حسن نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ غصہ ایک چنگاری ہے جو آدم کے بیٹے کے دل مین روشن ہوتی ہے جب

وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا فَلْيَقْعُدْ وَإِنْ كَانَ قَاعِدًا
فَلْيَتَّكِئْ وَيُكْرَهُ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ قَوْمٍ وَهُمْ فِي سِرٍّ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ
لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ وَيُكْرَهُ الْجُلُوسُ
بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ وَيُكْرَهُ الِاتِّكَاءُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَالِاضْطِجَاعُ
وَإِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَقُولَ كَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
وَيُكْرَهُ الْمَشْيُ بِالنَّعْلِ فِي الْمَقَابِرِ وَيُسْتَحَبُّ لِمَنْ دَخَلَهَا أَنْ يَقُولَ
اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الْأَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِي
خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رَحْمَتَكَ وَسَلَامًا مِنِّي وَيَقُولُ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ
لَاحِقُونَ لِأَنَّهُ مَرْوِيٌّ أَيْضًا وَإِذَا زَارَ قَبْرًا لَا يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهِ
وَلَا يُقَبِّلُهُ فَإِنَّهُ عَادَةُ الْيَهُودِ وَلَا يَقْعُدُ عَلَيْهِ وَلَا يَتَّكِئُ
إِلَيْهِ وَلَا يَدُسُّهُ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ إِلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ بَلْ يَقِفُ
عِنْدَ مَوْضِعِ وُقُوفِهِ أَنْ لَوْ كَانَ حَيًّا وَيَحْتَرِمُهُ كَمَا لَوْ كَانَ
حَيًّا وَيَقْرَأُ إِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَغَيْرَهَا
مِنَ الْقُرْآنِ وَيُهْدِي ثَوَابَ ذٰلِكَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ
اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ قَدْ أَثَبْتَنِي عَلٰى قِرَاءَةِ هٰذِهِ السُّورَةِ فَإِنِّي
قَدْ أَهْدَيْتُ ثَوَابَهَا لِصَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ ثُمَّ يَسْأَلُ اللّٰهَ
حَاجَتَهُ وَلَا يَكْسِرُ عَظْمًا وَلَا يَدُسُّهُ فَإِنْ كَانَ الْمَيِّتُ
إِلٰى ذٰلِكَ وَاضْطُرَّ فَلْيَسْتَغْفِرْ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ وَيُكْرَهُ
الطِّيَرَةُ وَلَا بَأْسَ بِالتَّفَاؤُلِ وَيُسْتَحَبُّ التَّوَاضُعُ لِكُلِّ وَ
يُسْتَحَبُّ تَوْقِيرُ الشُّيُوخِ وَرَحْمَةُ الْأَطْفَالِ وَالْعَفْوُ عَنْهُمْ
وَلَا يَتْرُكُ تَأْدِيبَهُمْ **فَصْلٌ** وَيَجُوزُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ
لِغَيْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
لِمَا رُوِيَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى
فَصْلٌ وَيُكْرَهُ مُصَافَحَةُ أَهْلِ الذِّمَّةِ لِمَا رَوٰى
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

تم مین سے کوئی اسی پاوے پس اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جاوے اور اگر بیٹھا ہوا ہے تو تکیہ لگاوے اور
آدمی کے لیے کسی قوم پر سوائے اُنکے اذن کے اُس حالت مین کہ وہ پوشیدہ باتین کر رہے
ہون بیٹھنا مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور دھوپ
اور سایہ کے درمیان بیٹھنا مکروہ ہے اور اپنے بائین ہاتھ پر تکیہ لگانا اور بیٹھنے کی درمیان
لیٹنا مکروہ ہے اور جب مجلس سے اُٹھے تو اسکے لیے مستحب ہے کہ اپنے بیٹھنے کے گناہون سے
کفارہ کے لیے یہ کلمات کہے یا اللہ تجھکو پاکی ہے اور ساتھ تعریف تیری کے اور بجز تیرے کوئی
معبود برحق نہین مین تجھ سے ہی بخشش مانگتا ہون اور تیری طرف ہی توبہ کرتا ہون
اور قبرون مین جوتے سے چلنا مکروہ ہے اور جو قبرون مین جاوے اسکے لیے یہ کہنا مستحب ہے
یا اللہ ان پرانے جسمون اور بوسیدہ ہڈیون کے پروردگار روح اجسام اور ہڈیان جو دنیا کے گھر سے
ایسی حالت مین نکلے کہ وہ تجھپر ایمان رکھتے تھے درود بھیج حضرت محمد پر اور انکی آل پر اور اپنی
اپنی طرف سے رحمت اور میری طرف سے سلام اُتار اور کہے تمپر سلام ہو اے مومنون کی قوم کے
گھر مین رہنے والو اور تحقیق ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہین کیونکہ یہ بھی مروی ہے
اور جب کسی قبر کی زیارت کرے تو اُسپر اپنا ہاتھ نہ رکھے اور نہ اُسے بوسہ دیوے کیونکہ یہ یہودیون کی عادت ہے
اور نہ اُسپر بیٹھے اور نہ اُس سے تکیہ لگاوے اور نہ اُسے لتاڑے مگر اُس صورت مین کہ اُنکی طرف
لاچاری ہو بلکہ ایسی جگہ مین کھڑا ہووے جہان اُسکی زندگی کی حالت مین کھڑا ہو سکتا تھا
اور اُسکی ایسی بزرگی کرے جیسے کہ اگر وہ زندہ ہوتا تو اُسکی بزرگی کرتا اور گیارہ مرتبہ قل
ہو اللہ پڑھے اور اسکے سوا کچھ اور بھی قرآن سے پڑھے اور اسکے ثواب کا قبر والے کو ہدیہ دیوے اور وہ
یون کہے کہ یا اللہ اگر تو نے مجھکو اس سورت کے پڑھنے پر ثواب دیا ہے پس تحقیق مینے اُسکا
ثواب اس قبر والے کو ہدیہ دیا پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے اور کسی ہڈی کو نہ توڑے
اور نہ اُسے لتاڑے پس اگر وہ اس امر کی طرف لاچار کیا گیا ہو اور بیقرار کیا گیا ہو تو چاہیے
کہ قبر والے کے لیے بخشش مانگے اور بدشگونی لینا مکروہ ہے اور عمدہ فال لینے مین خوف نہین اور
ہر ایک کی تواضع کرنی مستحب ہے اور بوڑھون کی بزرگی کرنی اور بچون پر رحمت کرنی
اور اُن سے معاف کرنا مستحب ہے اور انکو ادب سکھانا نہ چھوڑ دیوے **فصل** اور جائز
ہے کہ مرد اپنے غیر کے لیے صلے اللہ علیک یعنی اللہ تجھپر رحمت بھیجے کہے اور صلے
اللہ علی فلان بن فلان کہے اس لیے کہ مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت
عمر (رضی اللہ عنہ) کو صلے اللہ علیک کہا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم
صل علے آل ابی اوفے یعنے اے اللہ ابو اوفے کی آل پر رحمت بھیج **فصل** اور
ذمی کافرون سے مصافحہ کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت
کی انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم اَھْلَ الذِّمَّۃِ **فصل** وَالْاٰدَابُ فِی الدُّعَآءِ
اَنْ یَّمُدَّ یَدَیْہِ وَیَحْمَدَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَیُصَلِّیَ عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَسْئَلَ حَاجَتَہٗ وَلَا یَنْظُرَ اِلَی السَّمَآءِ فِی
حَالِ دُعَآئِہٖ وَاِذَا فَرَغَ مَسَحَ یَدَیْہِ عَلٰی وَجْھِہٖ لِمَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ سَلُوا اللّٰہَ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ
فصل وَالتَّعَوُّذُ بِالْقُرْاٰنِ جَآئِزٌ لِقَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَقَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَمَا رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی شَیْئًا قَرَأَ عَلٰی نَفْسِہِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ وَنَفَثَ
وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَ
کَلِمٰتِہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ
کُلِّ دَآبَّۃٍ رَبِّیْ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا وَکَذٰلِکَ الرُّقْیَۃُ بِالْقُرْاٰنِ
وَبِاَسْمَآءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی جَآئِزَۃٌ لِقَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ وَنُنَزِّلُ مِنَ
الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ تَعَالٰی
وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اسْتَرْقُوْا لَھَا فَاِنَّہٗ لَوْ سَبَقَ الْقَدَرَ شَیْءٌ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ وَ
یُرِیْدُ بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْھُمَا **فصل** وَیُکْتَبُ لِلْمَحْمُوْمِ وَیُعَلَّقُ عَلَیْہِ مَا
رُوِیَ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ حُمِّیْتُ فَکَتَبَ
لِیْ مَنْ اَلْحُمّٰی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِاللّٰہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاَرَادُوْا بِہٖ
کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ
وَاِسْرَافِیْلَ شْفِ صَاحِبَ ھٰذَا الْکِتٰبِ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ
وَجَبَرُوْتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ **فصل** وَقَدْ قَالَ
بَعْضُ اَصْحَابِنَا یُکْتَبُ لِلْمُتَعَسِّرَۃِ اِذَا تَعَسَّرَ عَلَیْھَا الْوِلَادَۃُ
فِیْ جَامٍ اَوْ اِنَآءٍ نَظِیْفٍ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً
اَوْ ضُحٰھَا کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَۃً

علیہ وسلم نے فرمایا اہل ذمہ سے مصافحہ نہ کرو **فصل** اور دعا میں آداب ہیں کہ
اپنے دونوں ہاتھ بلند کرے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجے پھر اپنی حاجت مانگے اور اپنی دعا کی حالت میں آسمان کی طرف
دیکھے اور جب فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر ملے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھوں سے مانگو **فصل**
اور قرآن سے پناہ لینی جائز ہے بسبب اس کے اللہ عزوجل کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ
اللہ عزوجل کی پناہ لینا ہے بسبب اس کے اللہ عزوجل کے تو کہہ کہ میں صبح کے رب کی
پناہ لیتا ہوں تو کہہ میں لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں اور بسبب اس چیز کے جو روی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ بھی بیمار ہوتے تھے تو اپنے نفس معوذتین پڑھتے
تھے اور دم کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے میں اللہ بزرگ کے منہ کی
اور اسکے پورے کلموں کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی اور
پھیلائی اور پیدا کی اور ہر ایک جاندار کی برائی سے میرا پروردگار اسکے ہاتھ کے
بالوں کو پکڑنے والا ہے اور اسی طرح قرآن مجید سے اور اللہ تعالیٰ کو ناموں سے منتر کرنا
جائز ہے بسبب فرمانے اللہ عزوجل کے اور ہم قرآن سے وہ چیز اتارتے ہیں جو مومنوں
کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور یہ کتاب ہے کہ ہم نے اسکو اتارا
برکت والی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد کے لیے منتر کرو کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر
سے سبقت کرتی تو البتہ نظر بد سبقت کرتی اور اس قول کے فرمانے میں حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے حق میں تھا **فصل** اور
تپ والے کے لیے وہ چیز لکھکر اس پر لٹکائی جائے جو امام احمد بن حنبل سے مروی ہے انہوں
نے کہا مجھے تپ ہوا تو میرے لیے بسبب تپ کے لکھا کیا اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے
والا ہے اور سلام ہو اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں اے آگ تو حضرت ابراہیم پر سرد اور سلامتی
ہو جا اور انہوں نے اس سے فریب کا ارادہ کیا تھا پس ہم نے انکو نقصان پانے والے کر دیا
اللہ جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار اس کتاب والے کو اپنی طاقت اور
اپنی قوت اور اپنی توانائی سے شفا دے اے رحم کرنیوالوں کے بڑے رحم کرنیوالے **فصل**
اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے اور تکلیف پانیوالی عورت کے لیے جب اس پر جننا مشکل
ہو یہ کہ کسی پیالے میں یا برتن پاک میں (یہ) لکھا جاوے اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
رحم کرنیوالا ہے بجز اللہ کے اور بزرگ کے کوئی معبود برحق نہیں پاکی ہے اللہ کو جو عرش
عظیم کا پروردگار ہے سب تعریف اللہ ہی کو ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے گویا کہ جس دن وہ اسکو دیکھیں گے
نہیں ہے ٹھہرے مگر ایک شام یا صبح گویا کہ وہ جس دن دیکھیں گے جو وعدہ دیے جاتے ہیں نہیں ٹھہرے

مِنْ شَهَادَةِ بَلَاءٍ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ثُمَّ يُغْسَلُ
وَيُسْقَى مِنْهُ وَيُنْضَحُ مَا بَقِيَ عَلَى صَدْرِهَا وَكَذَلِكَ يَجُوزُ الرُّقْيَةُ مِنَ
النَّمْلَةِ وَغَيْرِهَا كَالْعَقَارِبِ وَالْحَيَّاتِ وَالْبَرَاغِيثِ وَالْبَقِّ
لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي
حُمَةٍ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
صَلَّى اللهُ عَلَى نُوحٍ وَعَلَى نُوحٍ السَّلَامُ لَمْ تَلْدَغْهُ عَقْرَبٌ تِلْكَ
اللَّيْلَةَ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
لَمْ تَضُرَّهُ حُمَةُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَيَجُوزُ النَّفْثُ فِي الرُّقْيَةِ وَيُكْرَهُ
النَّفْلُ **فَصْلٌ** وَيُغْسَلُ الْعَائِنُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ
وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَطَرَفَ إِزَارِهِ دَاخِلَ إِنَاءٍ فِي
إِنَاءٍ ثُمَّ يُصَبُّ الْمَاءُ عَلَى الرَّجُلِ لِمَا رَوَى أَبُو أُمَامَةَ بْنُ
سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ فَرَآهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ
فَتَعَجَّبَ مِنْهُ فَقَالَ بِاللهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ
فِي خِدْرِهَا أَوْ قَالَ جِلْدَ فَتَاةٍ فَقُلِبَ حَتَّى مَا كَانَ يَرْفَعُ
رَأْسَهُ قَالَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ أَحَدًا قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا أَنَّ
عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ لَهُ كَذَا وَكَذَا فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا عَامِرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ لِمَ يَقْتُلُ
أَحَدُكُمْ أَخَاهُ إِذَا رَأَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ قَالَ
ثُمَّ أَمَرَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ لَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ
وَكَفَّيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَغَسَلَ صَدْرَهُ وَدَاخِلَ إِزَارِهِ فِي
الْقَدَحِ وَقَدْ صُبَّ فِي الْإِنَاءِ ظَاهِرُهُمَا وَبَاطِنُهُمَا ثُمَّ أُهْرِ
يقَ فَصُبَّ عَلَى رَأْسِهِ فَكُفِئَ الْإِنَاءُ مِنْ خَلْفِهِ حَسَبَهُ
قَالَ فَأَمَرَهُ فَحَاسَّهُ حَسَوَاتٍ فَرَاحَ مَعَ الرَّكْبِ وَإِنْ
الْمُغْتَسَلَ عَسَلًا كَامِلًا ثُمَّ صُبَّ الْمَاءُ عَلَى الْعَائِنِ كَانَ
كَالْغُسْلِ **فَصْلٌ** وَالتَّعَالُجُ فِي الْأَمَاكِنِ جَائِزٌ
بِالْحِجَامَةِ وَالْفَصْدِ وَالْكَيِّ وَشُرْبِ الْأَدْوِيَةِ كَالسَّنَا
وَقَطْعِ الْعُرُوقِ وَالْبَطِّ وَقَطْعِ الْعُضْوِ عِنْدَ وُجُوبِ الْإِكْمَالِ

وقت پہونچانا ہی پیغام کا پس نہین ہلاک کیے جاوینگے مگر قوم فاسق پھر اگے وہ ہوئے
جاوے اور اُسمین سے پلایا جاوے اور جو باقی رہے اُسکے سینے پر چھڑکا جاوے اور اسیطرح چیونٹی
وغیرہ کی بھی منتر کرنا جائز ہے جیسے بچھو اور سانپ اور پسو اور مچھر کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے ہر ایک زہریلے سے منتر کرنیکی اجازت دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص شام کے وقت تین بار کہے باللہ نوح علیہ پر رحمت بھیجو اور نوح علیہ پر سلام ہو
تو اُس رات مین اسے بچھو نہ کاٹے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص شام کے وقت تین بار کہے مین اللہ کے پورے سب کلموں سے اُس چیز کی برائی
سے جسکو اُس نے پیدا کیا ہے پناہ لیتا ہون تو اُس رات مین اسکو کوئی زہر ضرر نہ دیگی
اور منتر مین پھونکنا درست ہے اصل (جس پھونکنا مین) تھوک نکلے مکروہ ہے

فصل اور نظر لگانیوالا اپنا منہ اور دونون ہاتھ اور دونون کہنیان اور دونون
گھٹنے اور دونون پاؤن کے اطراف اور اپنی تہبند کے اندر کو ایک برتن مین دھووے
پھر وہ پانی بیمار پر ڈالا جاوے اسلیے کہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ وہ
نہا رہا تھا پس اُسے عامر بن ربیعہ نے دیکھا اور اُس سے تعجب کیا اور کہا اللہ کی قسم مین نے
آج دن جیسا (کوئی دن) نہین دیکھا اور نہ کسی عورت پردہ نشین کا چمڑہ دیکھا ہوتا
کہا کہ یہ ان عورت کا چمڑا۔ پس ابو امامہ کو فالج ہوگیا یہانتک کہ اپنا سر اٹھانے سے بھی
عاجز ہو گیا راوی کہا صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین یہ واقعہ بیان کیا آپنے
فرمایا کیا تم کسی کو تہمت لگانا چاہتے ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (تہمت) تو
نہین دیتے البتہ عامر بن ربیعہ نے ابو امامہ کو ایسے اور ایسے کلمات کہے تھے پس ابو امامہ کو
پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور عامر کو بھی بلایا اور فرمایا پاکی ہے اللہ کو تم میں سے
کوئی اپنے بھائی کو کیون قتل کرتا ہے جب وہ کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے اچھی لگے تو
مناسب ہے کہ اسکے لیے دعا برکت کرے راوی نے کہا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر
کو اسکے لیے نہانے کا حکم دیا تو اسنے اپنا منہ کو اور اپنی دونون ہتھیلیون کی پیٹھون کو
اور اپنی دونون کہنیون کو اور اپنا سینہ کو اور اپنی تہبند کے اندر کو اور اپنے دونون
گھٹنون کو اور دونون قدمون کو یعنی انکے ظاہر اور باطن کو ایک برتن مین دھویا پھر اُس
پانی کی بابت حکم دیا تو اُسکے سر پر ڈالا گیا اور برتن اسکے پیچھے اوندھا کیا گیا مین خیال
کرتا ہون کہ ابو امامہ کہا کہ آپنے اسے حکم دیا تو اُسنے اُس پانی سے گھونٹ گھونٹ کئی بار پیا
سوا وہ کو اُسپر چھڑکنے لگا اور اگر نظر لگانے والا غسل کامل کرے پھر پانی نظر گئے ہوئے پر ڈالا جاوے تو
زیادہ کامل ہوگا **فصل** اور سینگی لگانے سے اور فصد اور داغ کرنیسے اور دواؤن اور شربتون
کو پینے سے اور گلوں کے کاٹنے اور خون کے بہنے سے اور عضو مین خارش پڑ جانیکے وقت

فِيهِ وَخَوْفِ التَّعَدِّي إِلَى بَقِيَّةِ الْبَدَنِ فِي قَطْعِ الْبَوَاسِيرِ وَكُلُّ مَا فِيهِ صَلَاحُ الْجِسْمِ لِمَا رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَشَاوَرَ الطَّبِيبَ فَقَالَ لِلطَّبِيبَيْنِ إِنَّمَا رَأْيُكُمَا طِبٌّ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الطِّبِّ خَيْرٌ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ أَنْزَلَ الدَّوَاءَ وَسُئِلَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ عَنِ الْكَيِّ فَقَالَ الْأَعْرَابُ قَدْ تَفْعَلُهُ قَدْ كَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ فَعَلَهُ الصَّحَابَةُ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ قَطَعَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عِرْقَ النَّسَا وَعَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ وَأَمَّا التَّدَاوِي بِمُحَرَّمٍ كَالْخَمْرِ وَالسَّمِّ وَالْمَيْتَةِ وَشَيْءٍ نَجِسٍ فَغَيْرُ جَائِزٍ وَكَذَلِكَ بِالنَّجَاسَاتِ الْأَتَانِ الْأَهْلِيَّةِ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا جَعَلَ شِفَاءَ أُمَّتِي فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْهَا وَالْحُقْنَةُ مُحَرَّمَةٌ إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَلَا يَجُوزُ الْفِرَارُ مِنَ الطَّاعُونِ وَإِنْ كَانَ خَارِجَ الْبَلَدِ لَا يُقْدَمُ عَلَيْهِ لِئَلَّا يَكُونَ عَوْنًا عَلَى هَلَاكِ

فَصْلٌ وَلَا يَخْلُو بِامْرَأَةٍ لَيْسَتْ مِنْهُ بِمَحْرَمٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ ثَالِثُهُمَا شَيْطَانٌ لِأَنَّ الشَّيْطَانَ يُزَيِّنُ لَهُمَا الْمَعْصِيَةَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى امْرَأَةٍ شَابَّةٍ إِلَّا لِعُذْرٍ مِنْ شَهَادَةٍ أَوْ عِلَاجٍ فِي الْمَرَضِ وَيَجُوزُ النَّظَرُ إِلَى امْرَأَةٍ الْبَرْزَةِ الْجَوْزِ لَعَدَهُ لِأَنَّ الْفِتْنَةَ بِهَا وَلَا يَجْمَعُ رَجُلَانِ وَلَا امْرَأَتَانِ عُرْيَانَيْنِ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ وَإِزَارٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ وَلِأَنَّ ذَلِكَ يُؤَدِّي إِلَى أَنْ يَنْظُرَ أَحَدُهُمَا عَوْرَةَ الْآخَرِ وَذَلِكَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ وَكَأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ ارْتِكَابِ مَرْحَضَةٍ بِتَزْيِينِ الشَّيْطَانِ بِذَلِكَ

فَصْلٌ وَإِنْ كَانَ لَهُ مَمْلُوكٌ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَبَ عَلَيْهِ الرِّفْقُ بِهِ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ وَيَكْسُوهُ وَيُطْعِمُهُ وَيُزَوِّجُهُ إِنْ شَاءَ وَلَا يُكْرِهُهُ عَلَى ذَلِكَ فَإِنْ قَصَّرَ فِي ذَلِكَ عَصَى وَأَمَرَ بِبَيْعِهِ أَوْ عِتْقِهِ إِنْ شَاءَ أَوْ يُكَاتِبُهُ إِنْ طَلَبَ الْعَبْدُ ذَلِكَ وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ إِنَّ آخِرَ

إِلَى الْآنَ رَدَّهُ الْقَلْبُ قَالَ اللهُ لِتَبْيِينِهِ الْمَضْغَةَ وَلَا يَمْنَعُ ... إِلَى ... فِيهِ وَيُدَقُّ ... وَالْأَوَانِي ... وَالْأَطْعِمَةِ ... وَالْأَدْوِيَةِ ... وَالْأَشْرِبَةِ ... وَالْأَطْعِمَةِ ... وَالْأَدْوِيَةِ ... وَالْأَشْرِبَةِ ... وَالْأَطْعِمَةِ ... وَالْأَدْوِيَةِ ... وَالْأَشْرِبَةِ ... وَالْأَطْعِمَةِ ... وَالْأَدْوِيَةِ ... وَالْأَشْرِبَةِ ...

اور بیمار کے باقی بدن مین بجاوز کر جانے کو وقت عضو کے کاٹنے سو اور بواسیر کے کاٹنے سو اور ہر اُس چیز سے جسمین جسم کی صلاحیت ہو بیماریون کا علاج کرنا درست ہی اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور طبیب سے مشورہ کیا اور طبیبون سے فرمایا سو اسکے نہین کہ تمہارا فکر طب ہے پس اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا طب مین بھلائی ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس ذات نے بیماری اتاری ہے اُسی نے دوا اتاری ہی اور امام احمد سے داغ کرنیکی نسبت دریافت کیا گیا تو اُنہون نے کہا اسے اعراب بے شک کیا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی داغ کیا اور صحابہ نے بھی کیا اور دوسری جگہ مین کہا عمران بن حصین نے عرق النسا کو کاٹا اور امام احمد سے ایک اور روایت ہے اُسمین اس امر کا مکروہ ہونا مذکور ہی اور حرام چیز جیسے شراب اور زہر اور مردار اور پلید چیز سے دوا کرنا پس ناجائز ہے اور اسیطرح شہری گائے کی دودھ بھی ناجائز ہے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جو چیز میری امت پر حرام کی گئی ہے اُسمین اُنکی شفا نہین رکھی گئی اور بجز ضرورت کے حقنہ کرنا مکروہ ہے، اور طاعون سے بھاگنا جائز نہین اور اگر خود شہر سے باہر ہو (اور شہر مین طاعون ہو) تو شہر مین نہ آوے تاکہ اپنی جان کے ہلاک کرنے مین خود مددگار نہ ہو **فصل** اور اگر عورت سے خلوت نہ کرے جو اُس سے محرم نہ ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منع فرمایا ہی اور فرمایا بے شک تیسرا اُن مین شیطان ہے اور بیشک شیطان اُن دونون کے لیے گناہ کو مزین کرکے دکھاتا ہی اور کسی جوان عورت کی طرف سوائے کسی ضرورت کے نہ دیکھے مثلاً گواہی دینا ہو یا بیماری مین علاج کرنا ہو اور بوڑھی جنکے مندوالی عورت کی طرف دیکھنا درست ہے کیونکہ اُسمین فتنہ کا خوف نہین اور نہ دو مرد اور نہ دو عورتین ایک لحاف مین اور ایک تہ بند مین ننگی ہوون کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہی اور اسلیے بھی (منع ہے) کہ یہ امر اس امر کی طرف پہونچاتا ہے کہ اُن مین سے ایک دوسرے کا ستر دیکھے اور اس سے شریعت نے منع کی گئی ہے اور اسلیے بھی (منع ہی) کہ اسمین شیطان کے زینت دینے کے سبب گناہ کے مرتکب ہونے سے بے خوفی نہین **فصل** پس اُسکے لیے اگر مرد یا عورت غلام ہو تو اُسپر واجب ہے کہ اُسکے ساتھ نرمی کرے اور جس کام کی اُسے طاقت نہ ہو اُسکے کرنے کی اُسے تکلیف نہ دیوے اور اُسے کپڑا پہناوے اور کھانا کھلاوے اور اُسکا نکاح کردیوے بشرطیکہ وہ خود نکاح کرنا چاہے اور اُسمین اُسپر ضرر نہ کرے پس اگر وہ اُسمین قصور کرے تو گناہگار ہوگا اور اُسکے بیچنے کا حکم کرے یا اگر چاہے تو اُسے آزاد کرنیکا حکم دیوے یا اُسے مکاتب کردیوے بشرطیکہ غلام اس امر کو طلب کرے

اور حدیث مین آیا ہے آپنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری

وصيت رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة وما ملكت
ايمانكم **فصل** وتكره المسافرة بالمصحف الى ارض
العدو لئلا تناوله ايدي المشركين الا ان يكون للمسلمين
قوة ظاهرة والشوكة والغلبة فيجوز استصحابه
ليقرأ فيه لئلا ينسى القرآن **فصل** ويستحب
اذا نظر في المرآة ان يقول الحمد لله الذي سوى خلقي
واحسن صورتي وزان مني ما شان من غيري لان
ذلك مروي عن النبي صلى الله عليه وسلم **فصل**
واذا طنت اذنه يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم
ويقول ذكرالله من ذكرني بخير لانه مروي عن النبي
صلى الله عليه وسلم **فصل** ويقول اذا اشتكى بدنه
او اعضاؤه ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
من اشتكى منكم شيئا او اشتكى اخاله فليقل ربنا الله
الذي في السماء تقدس اسمك امرك في السماء و
الارض كما رحمتك في السماء فاجعل رحمتك في الارض اغفر لنا
حوبنا وخطايانا يا رب الطيبين انزل رحمة من رحمتك
وشفاء من شفائك على الوجع الذي به فانه يبرأ باذن
الله تعالى **فصل** واذا رأى شيئا يتطير منه قال
اللهم لا يأتي بالحسنات الا انت ولا يذهب بالسيئات
الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله لانه مروي عن النبي
صلى الله عليه وسلم **فصل** ويستحب اذا رأى بيعة
او كنيسة او سمع صوت شبور او صوت ناقوس او رأى
جمعا من المشركين واليهود والنصارى ان يقول اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا صمدا لا
نعبد الا اياه وان ذلك مروي عن النبي صلى الله عليه
وسلم وقال غفر الله له بعدد اهل الشرك ويقول اذا سمع
صوت الرعد والصواعق اللهم لا تقتلنا بغضبك و
لا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك ويقول اذا رأى
الريح اللهم اني اسألك خيرها وخير ما ارسلت به و

وصیت تا کو (نگاہ کہنا ہے) اور کو نگاہ رکھنا جسکو تمہاری دائین ہاتہ مالک ہوئی (یعنے غلام)
فصل اور دشمن کے ملک کی طرف قرآن مجید کو ساتہ لیکر سفر کرنا مکروہ ہے
تاکہ وہ مشرکون کے ہاتہ مین نہ آجاوے البتہ اُس صورت مین درست ہے کہ جب مسلمانون
کے لیے خوف ظاہر اور دبدبہ اور غلبہ ہو تو اُس وقت اسے ساتہ لیجانا جائز ہے تاکہ
اُسمین پڑہ تا جاوے تاکہ قرآن بہول نہ جاوے **فصل** اور جب شیشے مین دیکہے تو
یہ کہنا مستحب ہے سب تعریف اللہ ہی کو ہے جس نے میری پیدایش کو درست کیا
اور میری صورت اچہی بنائی اور زینت ناک بنائی میری وہ چیز جو دوسرے کی بُری
بنائی کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **فصل** اور اگر اُس کا
کان آواز کرے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے اور کہے اللہ اُسے یاد
کرے جس نے مجہہ کو بہلائی سے یاد کیا کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
فصل اور جب اُسکا بدن یا اُسکے اعضاء بیمار ہون تو وہ چیز کہے جو نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو تم مین سے کچہہ بیمار ہو یا اُس کا
کوئی بہائی بیمار ہو تو چاہیئے کہ یہ کہے ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان مین ہے
تیرا نام پاک ہے آسمان اور زمین مین تیرا ہی حکم ہے جیسے کہ آسمان اور زمین
مین تیری رحمت ہے ہمارے لیے ہمارے گناہ اور خطائین بخشدے اے پاکون کے پروردگار
اپنی رحمت سے رحمت اور اپنی شفا مین سے شفا اُس درد پر جو اُسکو ہے اتار
پس تحقیق وہ اللہ تعالے کے اذن سے اچہا ہو جائیگا **فصل** اور جب
ایسی چیز دیکہے جس سے بدشگونی کرتا ہو تو کہے یا اللہ سوا تیرے نیکیون کو کوئی
نہین لاتا اور سوا تیرے برائیون کو کوئی دور نہین کرتا اور اللہ تعالے کے سوا گناہ سے
پہرنا اور نیکی کی قوت نہین کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
فصل اور جب کسی گرجا کو یا یہود کے عبادت خانہ کو دیکہے یا بوق یا
ناقوس کی آواز سنے یا مشرکون اور یہودیون اور نصاریٰ کا مجمع دیکہے
تو یہ کہنا مستحب ہے مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی
معبود برحق نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین وہ اکیلا معبود ہے ہم بجز
اُسکے کسی کی عبادت نہین کرتے کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
اور آپنے فرمایا اُسے اللہ تعالیٰ اہل شرک کی گنتی کے برابر بخشدیگا اور جب عداوت
کڑک کی آواز سنے تو کہے یا اللہ ہمکو اپنے غضب سے قتل نہ کیجیو اور ہمکو اپنے
عذاب سے ہلاک نہ کیجیو اور ہمکو اس سے پہلے عافیت دے اور جب آندہی کو دیکہے تو کہے
اسکی بہلائی اور اُسچیز کی بہلائی جسکے ساتہ یہ بہیجی گئی ہے مین تجہہ سے ہی مانگتا ہون

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ **فصل** وَ
اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِخَيْرِ هٰذَا السُّوْقِ وَخَيْرِ مَا فِيْهِ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ
اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ
هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاِذَا
رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَ
السَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ **فصل**
وَاِذَا رَاٰى مُبْتَلًى قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ
بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا
فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعَافِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كَائِنًا مَا كَانَ اَبَدًا
مَا عَاشَ **فصل** وَيَقُوْلُ لِلْحَاجِّ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرِهٖ
تَقَبَّلَ اللّٰهُ نُسُكَكَ وَاَعْظَمَ اَجْرَكَ نَفَقَتَكَ لِمَا رُوِيَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ **فصل**
وَاِذَا عَادَ مَرِيْضًا مُسْلِمًا وَرَاٰهُ مُنْزِعًا بِهٖ مَوْتٌ فَقَالَ مَا
رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْمَوْتُ فَزَعٌ
فَاِذَا بَلَغَ اَحَدَكُمْ وَفَاةُ صَاحِبٍ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ عِنْدَكَ
فِي الْمُحْسِنِيْنَ وَاجْعَلْ كِتَابَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى عَقِبِهٖ
فِي الْاٰخِرِيْنَ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَيُسْتَحَبُّ
اَيْضًا اَنْ يُّشِيْرَ عَلَيْهِ بِالتَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخُرُوْجِ
مِنَ الْمَظَالِمِ وَالْوَصِيَّةِ بِثُلُثِ مَالِهٖ لِلْاَقَارِبِ وَالْفُقَرَاءِ
مِنْهُمُ الَّذِيْنَ لَا يَرِثُوْنَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا فَلِلْفُقَرَاءِ وَ
الْمَسَاكِيْنِ وَالْمَسَاجِدِ وَالْقَنَاطِيْرِ وَوُجُوْهِ الْبِرِّ وَالْخَيْرِ
فصل يَقُوْلُ حِيْنَ يَضَعُ الْمَيِّتَ فِيْ قَبْرِهٖ مَا
رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا
وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقَبْرِ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ اِذَا حَثَى التُّرَابَ عَلَى الْمَيِّتِ

اعوذ بک من شرها وشر ما ارسلت به **فصل** و
اذا دخل السوق قال ما كان النبي صلى الله عليه وسلم
يقول اللهم اني اسالك خير هذا السوق وخير ما فيه
واعوذ بك من شره وشر ما فيه اللهم اني اعوذ بك ان
اصيب فيها يمينا فاجرة او صفقة خاسرة لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت و
هو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير واذا
راى الهلال قال اللهم اهله علينا باليمن والايمان و
السلامة والاسلام ربي وربك الله عز وجل **فصل**
واذا راى مبتلى قال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك
به وفضلني عليك وعلى كثير ممن خلق تفضيلا
فان الله عز وجل يعافيه من ذلك كائنا ما كان ابدا
ما عاش **فصل** ويقول للحاج اذا قدم من سفره
تقبل الله نسكك واعظم اجرك نفقتك لما روي
عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه كان يقول ذلك **فصل**
واذا عاد مريضا مسلما ورآه منزعا به موت فقال ما
روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الموت فزع
فاذا بلغ احدكم وفات صاحب فليقل انا لله وانا
اليه راجعون وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم اكتب عندك
في المحسنين واجعل كتابه في عليين واخلف على عقبه
في الاخرين ولا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده ويستحب
ايضا ان يشير عليه بالتوبة من الذنوب والخروج
من المظالم والوصية بثلث ماله للاقارب والفقراء
منهم الذين لا يرثونه وان لم يكونوا فللفقراء و
المساكين والمساجد والقناطير ووجوه البر والخير
فصل يقول حين يضع الميت في قبره ما
روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا
وضعتم موتاكم في القبر فقولوا بسم الله وعلى ملة
رسول الله ويقول اذا حثى التراب على الميت

اور اسکی برائی سے اور اُس چیز کی برائی سے جسکے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں **فصل** اور جب بازار میں آوے تو وہ چیز کہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے یا اللہ اس بازار کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اُسمیں ہے میں تجھ سے ہی مانگتا ہوں اور اُسکے شر سے اور اُس چیز کے شر سے جو اُسمیں ہے تیری ہی پناہ لیتا ہوں یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ میں اُسمیں جھوٹی قسم کو یا بیع نقصان والی کو پہونچوں بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں اُسی کا ملک ہے اور اُسی کو سب تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرتا اُسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب چاند کو دیکھے تو کہے یا اللہ اسکو ہم پر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ چڑھا (اے چاند) میرا رب اور تیرا رب اللہ عزوجل ہے **فصل** اور جب کسی کو بلا میں مبتلا دیکھے تو کہے تمام تعریف اُس اللہ کو ہے جس نے مجھکو اُس چیز سے آرام دیا جسمیں تجھکو مبتلا کیا اور تجھپر اور بہتیروں پر اُن لوگوں میں سے جنکو اُسنے پیدا کیا مجھکو فضیلت دی بے شک اللہ تعالیٰ اُسے اُس بلا سے جب تک وہ زندہ رہیگا آرام دیگا خواہ وہ کوئی ہی ہو **فصل** اور حاجی کے لیے جب وہ سفر سے آوے یہ کہے اللہ تعالیٰ تیری عبادت کو قبول فرماوے اور تیرا ثواب بڑا کرے اور تیرے خرچ کا بدلہ دیوے اسلیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے **فصل** اور جب کسی بیمار مسلمان کی بیمار پرسی کرے اور اُسے قریب الموت دیکھے تو وہ کہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا موت گھبراہٹ ہے جب تم میں سے کسی کو اپنے رفیق کی موت (کی خبر) پہونچے تو چاہیئے کہ کہے ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور تحقیق اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اور تحقیق ہم اپنے رب کی طرف البتہ لوٹنے والے ہیں اے اللہ اسکو اپنے پاس نیکوں میں لکھ اور اُسکی کتاب علیین میں کر اور اُسکے بعد پچھلوں میں خلیفہ بنا اور اُسکے ثواب سے ہمکو محروم نہ رکھ اور ہمکو اُسکے پیچھے فتنے میں نہ ڈال اور اُس بیمار کی طرف گناہوں سے توبہ کرنیکا اور ظلموں سے نکلنے کا اور قریبیوں کے لیے اور اُن میں سے فقیروں کے لیے جو اُسکے وارث نہ ہوں اپنے ثلث مال سے وصیت کرنے کا اشارہ کرنا بھی مستحب ہے اور اگر یہ نہ ہوں تو اور فقیروں اور مسکینوں اور مسجدوں اور پلوں اور نیکی اور بھلائی کی قسموں کے لیے **فصل** اور جب میت کو اسکی قبر میں رکھے تو وہ کہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو کہو اللہ کے نام سے اور اللہ کے رسول کے دین پر اور جب میت پر مٹی ڈالے تو کہے۔

إِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِرَسُولِكَ وَإِيمَانًا بِبَعْثِكَ هٰذَا مَا
وَعَدَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ لِأَنَّ ذٰلِكَ
مَرْوِيٌّ عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ ذَرَّةٍ
مِنْ تُرَابٍ حَسَنَةٌ **فَصْلٌ** فِي آدَابِ النِّكَاحِ مِنْ آدَابِ
النِّكَاحِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ نِيَّةُ التَّزَوُّجِ لِمَا مُتِثَالِ أَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ
مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ
مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰاعَ وَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوا تَنَاسَلُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ وَلَوْ بِالسَّقْطِ
فَيُعْتَقَدُ وُجُوبُ النِّكَاحِ بِهٰاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْخَبَرِ عِنْدَ
عَدَمِ خَوْفِ الزِّنَا وَعِنْدَ وُجُودِهِ لِيَخْرُجَ مِنَ الْخِلَافِ فِي
الْجُمْلَةِ لِأَنَّ النِّكَاحَ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ فِي رِوَايَةِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ
وَاجِبٌ عَلَى الْإِطْلَاقِ فَيَكُونُ لَهُ ثَوَابُ الْمُمْتَثِلِ لِأَمْرِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَيُقَدَّمُ ذٰلِكَ احْرَازًا دِينِهِ وَتَكْمِيلًا لِقَوْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ أَحْرَزَ نِصْفَ
دِينِهِ وَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ
اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِينِهِ وَيَتَخَيَّرُ الْحَسِيبَةَ الْأَجْنَبِيَّةَ الْبِكْرَ
وَأَنْ تَكُونَ مِنْ نِسَاءٍ يُعْرَفْنَ بِكَثْرَةِ الْوَلَادَةِ لِأَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ تَزَوَّجَ بِالثَّيِّبِ فَقَالَ لَهُ أَفَلَا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ
وَإِنَّمَا شَرَطْنَا كَثْرَةَ الْوَلَادَةِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوا تَنَاسَلُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ وَلَوْ
بِالسَّقْطِ وَفِي بَعْضِ الْأَحَادِيثِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ وَإِنَّمَا شَرَطْنَا
الْأَجْنَبِيَّةَ وَلَا تَكُونُ مِنْ أَقَارِبِهِ لِئَلَّا يَقَعَ بَيْنَهُمْ مُنَافَرَةٌ
وَعَدَاوَةٌ فَتُؤَدِّي إِلَى قَطْعِ الْأَرْحَامِ الْمَأْمُورِ بِإِصْلَاحِهَا
وَلِهٰذَا مَنَعَ الشَّرْعُ الْجَمْعَ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ فِي عَقْدِ
النِّكَاحِ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَزَوَّجَ سَلِيطَةَ اللِّسَانِ وَلَا
مُخْتَلِعَةً وَلَا مُتَوَاشِمَةً فَإِذَا تَزَوَّجَ فَلْيُحْسِنْ خُلُقَهُ

اندر وی ایمان لانے کو ساتھ تیرے اور اندر وی سچا جاننے کے تیرے رسول کو اندر وی ایمان لانے
کے تیرے اٹھانے پر یہ وہ ہے جو اللہ نے اور اسکے رسول نے وعدہ کیا اور اللہ نے اور اسکے رسول نے
سچ کہا اسلیے کہ یہ حضرت علی سے مروی ہے، اور انہون نے کہا جو شخص یہ کام کرے تو
اسکے لیے مٹی کی ہر ذرہ کے بدلے ایک نیکی ہوگی **فصل** نکاح کے آداب مین نکاح کے
آداب مین سے یہ ہے کہ نکاح کرنے والے کی نیت اسمین اللہ عزوجل کے حکم کو بجالانے
کی ہو جو اللہ تعالی کے اس قول مین ہے اور اپنے مین سے رانڈون کو نکاح کرو اپنے غلامون
اور لونڈیون مین سے نیکوکارون کو اور جو اللہ تعالے کے اس قول مین ہے پس نکاح
کرو تم عورتون مین سے جو تمکو خوش لگے دو دو اور تین تین اور چار چار اور جو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول مین ہے تم نکاح کرو اور اولاد بڑہاؤ کیونکہ مین تمہاری
کثرت کے سبب دوسری امتون پر فخر کرنیوالا ہون اگرچہ کچا بچہ ہو پس ان دونون
آیتون سے اور حدیث سے زنا سے بیخوف ہونیکے وقت اور اُسکے پالے جانیکے وقت
نکاح کے واجب ہونے کا اعتقاد کرے تاکہ ہر حال مین اختلاف سے نکلجاوے کیونکہ
نکاح ابوداؤد کے نزدیک امام احمد کی روایت مین مطلقا واجب ہے پس اسکو اللہ عز
وجل کے حکم کو بجالانے کا ثواب ہوگا اور باوجود اسکے اپنے دین کے بچانے اور اسکے
کامل کرنیکا بھی اعتقاد کرے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے نکاح
کیا پس تحقیق اُسنے اپنا نصف دین بچالیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جبکہ نکاح کرلیتا ہے تو اپنا نصف دین کامل کرلیتا ہے اور اچھی ذات والی اجنبی بکر
عورت کو پسند کرے اور یہ کہ وہ عورت اُن عورتون مین سے ہو جو زیادہ جننے مین مشہور
ہون کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبداللہ سے جبکہ اُسنے آپ کو اس لڑکی
خبر دی کہ اُسنے اپنا نکاح بیوہ عورت سے کیا ہے فرمایا تو نے بکر عورت سے
نکاح کیون نہ کیا تاکہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی اور ہمنے زیادہ جننے
کی شرط اس روایت کی وجہ سے کی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ سے
گذر چکی ہے کہ تم نکاح کرو اور اپنی اولاد بڑہاؤ کیونکہ مین تمہاری کثرت کے سبب دوسری
امتون پر فخر کرنیوالا ہون اگرچہ کچا بچہ ہو بعض حدیثون مین ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا تم ایسی
عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنیوالی بچے زیادہ جننے والی ہو کیونکہ مین تمہاری کثرت کے سبب فخر کرنیوالا ہون اور اجنبیہ ہونے
کی اور اسکو قریبون مین سے نہ ہونے کی اسلیے شرط لگائی ہے تاکہ انکو درمیان نفرت اور دشمنی پیدا ہوجاوے اور قطع
قریبون کے قطع کردینے کی حد تک نہ پہونچادے جسکے جوڑنے کا حکم کیا گیا ہے اور اسیواسطے شرع نے
دو بہنون کو نکاح عقد مین جمع کرنے سے منع کیا ہے اور مناسب ہے کہ زبان دراز خلع کرنیوالی
گویدوانے والی عورت سے نکاح نہ کرے اور جب نکاح کرے تو عورت کے ساتھ اپنے اخلاق درست کرے

مَعَهَا وَلَا يُؤْذِهَا وَلَا يُكْرِهُهَا عَلَى مَهْرِهَا فَتَخْتَلِعَ مِنْهُ
وَلَا يَشْتِمُ لَهَا أَبًا وَلَا أُمًّا فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ
بَرِيئَيْنِ مِنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ يَعْنِي أُسَرَاءَ وَقَدْ
جَاءَ فِي بَعْضِ الْآثَارِ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِصَدَاقٍ وَلَا يُرِيدُ
أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَيْهَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَانِيًا فَإِنْ أَدَّتْهُ الْمَرْأَةُ
بِلِسَانِهَا وَكَانَ فِي ذَلِكَ فَسَادُ دِينِهَا فَلْيَشْتَرِ هُوَ نَفْسَهُ
مِنْهَا أَوْ يَلْجَأْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَبْتَهِلْ إِلَيْهِ بِالدُّعَاءِ
فَإِنَّهُ يَكْفِيهِ وَإِنْ صَبَرَ عَلَى ذَلِكَ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ طَابَتْ هِيَ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِهَا مِنْ
غَيْرِ إِكْرَاهٍ فَلْيَأْكُلْهُ هَنِيئًا مَرِيئًا وَيَنْبَغِي أَنْ يَجْتَهِدَ فَيَنْظُرَ
إِلَى وَجْهِهَا وَيَدَيْهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَخْلُوَ بِهَا قَبْلَ الْعَقْدِ لِئَلَّا
يَقَعَ بِقَلْبِهِ شَيْءٌ فَيَكْرَهَهَا فَيُؤَدِّيَ إِلَى طَلَاقِهَا وَ
مُفَارَقَتِهَا عَنْ قُرْبٍ وَفِي ذَلِكَ وُقُوعٌ فِي الْمَكْرُوهِ عِنْدَ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
مِنْ مُبَاحٍ أَبْغَضَ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الطَّلَاقِ وَالْأَصْلُ
فِي ذَلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ إِذَا قَذَفَ اللهُ تَعَالَى فِي قَلْبِ أَحَدِكُمْ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ
فَلْيَنْظُرْ إِلَى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُدْمَ بَيْنَهُمَا
وَمَا رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ
فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ
فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا
دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوَّجْتُهَا ذَكَرَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ
وَيَنْبَغِي أَيْضًا أَنْ تَكُونَ مِنْ ذَوَاتِ الدِّينِ وَالْعَقْلِ
لِمَا رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا
وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ وَإِنَّمَا نَصَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَاتِ الدِّينِ لِأَنَّهَا

اور اُسے تکلیف نہ دے اور اُسکے مہر کی نسبت اُسپر جبر نہ کرے ورنہ وہ اُس سے خلع کریگی اور
ماں باپ کی اُسے گالی نہ دے اگر ایسا کریگا تو اللہ اور رسول اُس سے بیزار ہونگے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے بھلائی کرنے کی مجھ سے وصیت مانو کیونکہ وہ تمہارے
پاس قیدی ہیں عوان کے معنے قیدی ہیں اور بعض حدیثوں میں آیا ہے جو شخص
کسی عورت کو مہر کے بدلے نکاح کرے اور اُس مہر کا اُسے دینے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو وہ
قیامت کے دن زانی (کی ہیئت) میں آویگا اور اگر عورت اُسے اپنی زبان سے
تکلیف دے اور اُسمیں اُسکے دین کا بگاڑ ہے تو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو اُس عورت
سے خریدے یا اللہ عزوجل کیطرف پناہ پکڑے اور اُسکی طرف دعا سے زاری کرے
کیونکہ یہی اُسکو کافی ہوگا اور اگر اُسپر صبر کرے تو وہ اللہ تعالے کی راہ میں جہاد کرنیوالے
کی طرح ہوگا اگر وہ عورت بخوشی اپنے مال میں سے خاوند کے لیے دینے میں خوش
ہو تو وہ اسکو چپا چپا کھاوے اور مناسب ہے کہ کوشش کرے اور اُسکے مُنہ اور بدن
کو دیکھے سوا اسکے کہ عقد کے پہلے اُسکے ساتھ خلوت کرے تاکہ اُسکے دل میں کوئی
بات نہ پڑ جاوے جسکی وجہ سے اُسے ناپسند کرے اور وہ بات تھوڑی ہی مدت میں اُسکی
طلاق اور جدائی کی طرف پہونچاوے اور اسمیں اللہ عزوجل کے نزدیک ایک بری
بات میں داخل ہونا ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک
کوئی مباح طلاق سے زیادہ بُرا نہیں اور اسمیں اصل وہ چیز ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جب اللہ تعالے تم میں سے کسی کے دل
میں کسی عورت کا خطبہ ڈالے تو چاہیے کہ اُسکے منہ اور ہاتھوں کی طرف
دیکھے کیونکہ یہ بہت لائق ہے کہ اُن میں ہمیشہ کی الفت ڈالے اور اسمیں وہ چیز
(اصل ہے) جو جابر بن عبداللہ سے مروی ہے اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص عورت کو خطبہ کرے تو اگر اُسے اُسکی اُسچیز
کی طرف دیکھنے کی طاقت ہو جو اُسے نکاح کی خواہشمند کرے تو دیکھے پس میں ایک
لڑکی کو نکاح کی درخواست کی تو میں اُسکے دیکھنے کے) لیے چھپا رہتا تھا یہانتک کہ
میں نے اُس سے وہ چیز دیکھ لی جس نے مجھے اُسکے نکاح کرنے اور جوڑا بنانے کا خواہشمند کردیا
اسکو ابوداؤد نے اپنی سنن میں بیان کیا اور مناسب ہے کہ عورت دین والی اور عقل والی
عورتوں میں سے ہو اسلیے کہ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپنے فرمایا عورت چار
چیزوں کے واسطے نکاح کی جاتی ہے اسکے مال کے واسطے اور اسکی اچھی ذات کے واسطے اور اسکے
حسن کے واسطے اور اسکے دین کے واسطے پس تو دین والی سے کامیاب ہو (یعنے اُسے نکاح کر)
تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت کی اسلیے تصریح فرمائی ہے کہ وہ

تُعِيْنُ الزَّوْجَ عَلٰى مَعِيْشَتِهٖ وَتَقْنَعُ بِالْيَسِيْرِ وَالْبَاقِيَاتُ يُوْقِعْنَ
فِي الْوِزْرِ وَالْوَبَالِ اِلَّا اَنْ يُّسَلِّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ فَسَّرَ
اَكْثَرُ الْمُفَسِّرِيْنَ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا
كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمُ الْمُبَاشَرَةَ بِالْجِمَاعِ وَالِابْتِغَاءَ بِالْوَلَدِ اَيِ اطْلُبُوا
الْوَلَدَ بِالْمُبَاشَرَةِ وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِيْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَنْوِيَ بِذٰلِكَ
تَحْصِيْنَ فَرْجِهَا وَالْوَلَدَ وَالثَّوَابَ الْجَزِيْلَ عِنْدَ اللّٰهِ بِالصَّبْرِ
عِنْدَ الزَّوْجِ وَعَلَى الْحَبَلِ وَالْوِلَادَةِ وَتَرْبِيَةِ الْوَلَدِ لِمَا رُوِيَ زِيَادُ
ابْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً كَانَ يُقَالُ لَهَا
الْحَوْلَاءُ عَطَّارَةٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا
اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَوْجِيْ فُلَانٌ اُزَيِّنُ لَهٗ كُلَّ لَيْلَةٍ وَاُطَيِّبُ كَاَنِّيْ
عَرُوْسٌ زُفَّتْ اِلَيْهِ فَاِذَا اٰوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ خَلَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ
لِحَافِهٖ وَالْتَمَسْتُ بِذٰلِكَ رِضَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَوِّلِيْ وَجْهَكِ عَنِّيْ اِذَا هٗ
اَبْغَضَنِيْ فَقَالَتِ اجْلِسِيْ حَتّٰى يَدْخُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فَبَيْنَمَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ اَجِدُهَا اَنْتُنَّ
يَا حَوْلَاءُ هَلْ اَبْعَثْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَتْ عَائِشَةُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَصَصْتُ الْحَوْلَاءُ قِصَّتَهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا اِذْهَبِيْ
وَاسْمَعِيْ وَاَطِيْعِيْ لَهٗ قَالَتْ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَا لِيْ مِنَ الْاَجْرِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرَاَةٍ
رَفَعَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا شَيْئًا وَوَضَعَتْ تُرِيْدُ بِهٖ اِلَّا صَلَاحًا
اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهَا حَسَنَةً وَّمَحٰى عَنْهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهَا
دَرَجَةً وَمَا مِنِ امْرَاَةٍ حَمَلَتْ مِنْ زَوْجِهَا حِيْنَ تَحْمِلُ اِلَّا كَانَ
لَهَا مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ الْقَائِمِ لَيْلَهٗ وَالصَّائِمِ نَهَارَهٗ وَالْغَازِيْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا مِنِ امْرَاَةٍ يَاْتِيْهَا طَلْقُ اِلَّا كَانَ
لَهَا بِكُلِّ طَلْقَةٍ عِتْقُ نَسَمَةٍ وَبِكُلِّ رَضْعَةٍ عِتْقُ رَقَبَةٍ فَاِذَا
فَطَمَتْ وَلَدَهَا نَادٰهَا مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَيَّتُهَا الْمَرْاَةُ قَدْ كُفِيْتِ
الْعَمَلَ فِيْمَا مَضٰى فَاسْتَاْنِفِي الْعَمَلَ فِيْمَا بَقِيَ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْ اَعْطَى النِّسَاءُ
كَثِيْرًا فَمَا بَالُكُمْ يَا مَعْشَرَ الرِّجَالِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ اَخَذَ بِيَدِ امْرَاَتِهٖ

خاوند کو زندگی پر مدد کرتی ہی اور تھوڑی پر قناعت کرتی ہی اور باقی عورتین اُسی گناہ اور
وبال مین ڈالتی ہین مان اگر اللہ اُسے اس سے سلامت رکھے (تو ممکن ہے) اور اکثر مفسرون
نے اللہ تعالیٰ کے اس قول مین پس اب اُنسے مباشرت کرو۔ فالبتہ جو اللہ نے تمہارے
لکھا ہی مباشرت کی جماع سے تفسیر کی ہی اور ابتغاء کی ولد سے تفسیر کی ہی مطلب یہ ہی
کہ اولاد مباشرت سے طلب کرو اور اسی طرح عورت کے لیے بھی لائق ہی کہ نکاح مین اپنے
فرج کے بچانے کی اور اولاد کی اور خاوند کے پاس صبر کرنے اور حمل اور جننے مین اور بچے
کی پرورش کرنے مین صبر کرنے پر اللہ کے نزدیک ثواب کی نیت کرے اسلیے کہ زیاد بن میمون
نے حضرت انس بن مالک رضہ سے روایت کی انہون نے کہا ایک عورت تھی جسے حولاء عطر
فروش کہا جاتا تھا مدینہ والون مین سے تھی وہ حضرت عائشہ رضہ کی پاس آئی اور کہنے لگی اے
ام المومنین میرا خاوند فلان شخص ہے مین اسکے لیے ہر رات مین زینت کرتی ہون اور
خوشبو لگاتی ہون گویا کہ مین نئی بیاہی ہوئی اسکی طرف بھیجی گئی ہون پھر جب وہ اپنے
بستر پر آتا ہی مین اسکے پاس اُسکے لحاف مین جاتی ہون اور مین اس کام مین اللہ تعالیٰ
کی رضامندی چاہتی ہون اور وہ مجھ سے منہ پھیر لیتا ہی مین خیال کرتی ہون کہ شاید اُسنے مجھ
برا جانا ہی پس حضرت عائشہ رضہ نے اُسے کہا کہ بیٹھ یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاویں
حولاء نے کہا مین اس حال مین تھی کہ ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا آج
کیسی خوشبو ہی جیسے مین پاتا ہون کیا تمہارے پاس حولاء آئی ہی اور اُس سے تمنے کچھ خریدا ہی عائشہ رضہ
نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم ہمنے کچھ نہین خریدا پس حولاء نے اپنا قصہ بیان کیا تو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تو جا اللہ کا حکم سن اور اُسکی فرمانبرداری کر حولاء نے کہا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مین ایسا ہی کرونگی پس میرے لیے کیا ثواب ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو عورت اپنے خاوند کے گھر سے کوئی چیز اٹھاوے اور اُسے کہی اور اسمین اُسکا ارادہ سنوارنے
کا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے ایک نیکی لکھدیتا ہی اور اس سے ایک برائی دور کردیتا ہی اور
اُسکا ایک درجہ بلند کردیتا ہی اور جو عورت اپنے خاوند سے حاملہ ہو تو اسکے لیے رات بھر کھڑے
رہنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے اور اللہ کے رستے مین جنگ کرنیوالے جیسا ثواب ملتا
ہی اور جو عورت کہ اُسے درد زہ ہووے تو اُسکے لیے ہر ایک درد زہ کے بدلے ایک جان آزاد
کرنیکا ثواب ہوتا ہی اور ہر ایک دودھ پلانے کے بدلے ایک گردن کے آزاد کرنیکا ثواب ہوتا ہے
پھر جب وہ اپنے بچے کا دودھ چھڑاتی ہی تو ایک پکارنیوالا اُسے آسمان سے پکارتا ہی کہ اے عورت
تحقیق تو نے اپنے کام کو گذشتہ زمانہ مین پورا کیا پس اب باقی زمانہ مین نئے سرے
شروع کر حضرت عائشہ رضہ نے کہا تحقیق عورتین بہت کچھ دیگئی ہین پس اگر وہ
مردون کے تمہارا کیا حال ہے تو رسول اللہ صلعم ہنسے پھر فرمایا جو مرد اپنی عورت کا ہاتھ پکڑے

يُرَاوِدُهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَانَقَهَا فَعَشْرُ
حَسَنَاتٍ فَإِذَا أَتَاهَا كَانَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَإِذَا
قَامَ لِيَغْتَسِلَ مِنَ الْمَاءِ عَلٰى شَعْرَةٍ مِنْ جَسَدِهِ إِلَّا كَتَبَ لَهُ
حَسَنَةً وَمَحٰى عَنْهُ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَمَا يَعْطِي الْغُسْلُ
خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي الْمَلٰئِكَةَ
يَقُولُ انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي قَامَ فِي لَيْلَةٍ قَرَّةٍ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ
يَتَيَقَّنُ بِأَنِّي رَبُّهُ اشْهَدُوا يَا مَلٰئِكَتِي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَعَنِ ابْنِ
الْمُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ
يَعْنِي مَأْسُورَاتٍ لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا وَإِنَّمَا أَخَذْتُمُوهُنَّ
بِأَمَانَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَهْبَرِيِّ عَنْ
مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُ الرِّجَالِ مِنْ
أُمَّتِي خِيَارُهُمْ لِنِسَائِهِمْ وَخَيْرُ النِّسَاءِ مِنْ أُمَّتِي خَيْرُهُنَّ
لِأَزْوَاجِهِنَّ يُرْفَعُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَجْرُ
أَلْفِ شَهِيدٍ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرِينَ مُحْتَسِبِينَ وَ
تَفْضُلُ إِحْدَاهُنَّ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ كَفَضْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَدْنٰى رَجُلٍ مِنْكُمْ وَخَيْرُ النِّسَاءِ مِنْ أُمَّتِي
مُيَسِّرَةٌ نَفْسَهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ تَهْوَاهُ مَا خَلَا مَعْصِيَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى
عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ الرِّجَالِ مِنْ أُمَّتِي مَنْ تَلَطَّفَ بِأَهْلِهِ لُطْفَ
الْوَالِدَةِ بِوَلَدِهَا يُكْتَبُ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرِينَ مُحْتَسِبِينَ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ
أَجْرُ أَلْفِ شَهِيدٍ وَلِلرَّجُلِ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمَرْأَةَ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الرَّجُلِ وَ
أَفْضَلُ ثَوَابًا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ لِلرَّجُلِ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَاتٍ
فَوْقَ دَرَجَاتِهِ بِرِضَاءِ زَوْجَتِهِ عَنْهُ وَدُعَائِهَا لَهُ أَوَمَا عَلِمْتَ
أَنَّ أَعْظَمَ وِزْرًا بَعْدَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ الْمَرْأَةُ إِذَا عَصَتْ
زَوْجَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي الضَّعِيفَيْنِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُكُمْ عَنْهُمَا

اور اسے بہلاوے تو اللہ تعالیٰ اسکے لیے ایک نیکی لکھدیتا ہی اور اگر اسے گلے لگاوے تو دس
نیکیان لکھدیتا ہی اور جب اُس سے جماع کرے تو یہ دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی سب سے بہتر
ہوگا پھر جب نہانے کے لیے کھڑا ہو تو جو پانی اُسکے جسم سی کسی بال پر گذرتا ہی اُسکے لیے ایک
نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک برائی دور کی جاتی ہی اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہی اور جو
کچھ وہ اپنے نہانے کے بدلے مین دیا جاتا ہی وہ تمام دنیا اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی سب سے بہتر ہی
اور تحقیق اللہ تعالیٰ اسکے سبب فرشتون سی فخر کرتا ہی اور فرماتا ہی تم میرے بندے کی طرف دیکھو کہ
رات مین اٹھکر جنابت سی نہاتا ہی یقین سی کہتا ہی کہ مین اسکا رب ہون تم اس امر کے
گواہ ہو کہ مینے اُسے بخشدیا اور مبارک بن فضالہ مروی ہی اُنحضرت حسن سی کہ روایت کی اُنہون نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتونکے حق مین مجھسے وصیت مانو کیونکہ وہ تمہارے
پاس عوان ہین یعنی قیدی ہین وہ اپنی جانون کے کچھ بھی مالک نہین اور بیشک تم نے
انہین اللہ تبارک وتعالیٰ کی امانت سی پکڑا ہی اور اللہ عزوجل کے کلمے سے انکی فرجون کو
حلال کیا ہی اور عبادہ بن کثیر سے مروی ہی اُسنے عبداللہ جہبری سی اُسنے میمونہ زوجہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سی روایت کی اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میری امت سے وہ بہتر مرد ہین جو اپنی عورتون کے لیے بہتر ہین اور میری امت مین سے
وہ عورتین بہتر ہین جو اپنے خاوندون کے لیے بہتر ہین انمین سے ہر ایک عورت کے لیے ہر دن
اور رات مین ایسی ہزار شہید کا ثواب بلند کیا جاتا ہی جو اللہ کے رستہ مین صابر ہو کر طالب
ثواب ہو کر قتل کیے گئے اور انمین سے ہر ایک عورت مین ہر ایک اتنی فضیلت کہتی ہی جیسے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تم مین سے ادنے شخص پر ہی اور میری امت مین سے بہتر
عورتون مین سے وہ ہی جو اپنے خاوند پر ہر ایک چیز مین جسکی وہ خواہش کرے آسانی کرتی ہو
آدی بشرطیکہ اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ ہو اور میری امت سے بہتر مرد نیکوکار وہ ہی جو اپنی
بیوی سے ایسی مہربانی کرے جیسے ماں اپنے بیٹے پر مہربانی کرتی ہے انمین سے ہر ایک مرد کے
لیے ہر دن اور رات مین ایسی سو شہید کا ثواب لکھا ہو کر قتل کیے گئے پس حضرت عمر بن
خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ عورت کے لیے ہزار شہید کا اور مرد کے لیے سو شہید کا
ثواب کسطرح ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہین جانتا کہ عورت اجر مین
بڑھکر ہی اور ثواب مین افضل ہے کیونکہ اللہ عزوجل مرد کے لیے اسکی بیوی کے راضی ہونے
اور اپنے خاوند کے لیے اُسکے دعا کرنے کے سبب جنت مین اسکے درجون سے بڑھکر درجے بلند
کریگا کیا تو نے معلوم نہین کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنیکے سوا باقی گناہون مین
بڑا گناہ عورت ہے جب وہ اپنے خاوند کی نافرمانی کرے خبردار دو ضعیفونکے بارے مین اللہ سے
ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان دونون کی بابت تم سے پرسش کرنے والا ہے

الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ فَمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمَا فَقَدْ بَلَغَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَرِضْوَانِهِ وَمَنْ أَسَاءَ إِلَيْهِمَا فَقَدِ اسْتَوْجَبَ مِنَ اللهِ سَخَطَهُ
وَحَقُّ الزَّوْجِ كَحَقِّي عَلَيْكُمْ فَمَنْ ضَيَّعَ حَقِّي فَقَدْ ضَيَّعَ حَقَّ اللهِ
وَمَنْ ضَيَّعَ حَقَّ اللهِ فَقَدْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى قَامَتْ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ
قَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا وَافِدَةُ النِّسَاءِ إِلَيْكَ
لَيْسَتِ امْرَأَةٌ يَبْلُغُهَا مَسِيرِي إِلَيْكَ إِلَّا أَعْجَبَهَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ
اللهِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى رَبُّ الرِّجَالِ وَرَبُّ النِّسَاءِ وَآدَمُ أَبُو الرِّجَالِ
وَأَبُو النِّسَاءِ وَحَوَّاءُ أُمُّ الرِّجَالِ وَأُمُّ النِّسَاءِ فَالرِّجَالُ إِذَا ذُكِرُوا
فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقُتِلُوا فَأَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ
وَإِذَا جُرِحُوا فَلَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا عَلِمْتَ وَنَحْنُ نَجْلِسُ عَلَيْهِ
وَنَخْدِمُهُمْ فَهَلْ لَنَا مِنَ الْأَجْرِ شَيْءٌ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَعَمْ أَقْرِئِي مَنْ لَقِيتِ مِنَ النِّسَاءِ السَّلَامَ وَقُولِي لَهُنَّ إِنَّ طَاعَةَ
الزَّوْجِ وَاعْتِرَافًا بِحَقِّهِ تَعْدِلُ مَا هُنَالِكَ وَقَلِيلٌ مِنْكُنَّ
يَفْعَلُهُ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حِينَ بَعَثَتِ النِّسَاءُ إِلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ
الرِّجَالُ بِالْفَضْلِ وَبِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى فَمَا لَنَا مِنْ
عَمَلٍ نُدْرِكُ بِهِ عَمَلَ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْنَةُ إِحْدَاكُنَّ فِي بَيْتِهَا
تُدْرِكُ عَمَلَ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ عِمْرَانَ
ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلَى
النِّسَاءِ جِهَادٌ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ جِهَادٌ لَهُنَّ
الْغَيْرَةُ يُجَاهِدْنَ أَنْفُسَهُنَّ فَإِنْ صَبَرْنَ فَهُنَّ مُجَاهِدَاتٌ
فَإِنْ مَتَيْنَ فَهُنَّ مُرَابِطَاتٌ وَلَهُنَّ أَجْرَانِ اثْنَانِ فَبَنَتِ
الزَّوْجَيْنِ أَنْ يَعْتَقِدَا هَذَا الثَّوَابَ الْمَذْكُورَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
وَمَا قَبْلَهَا عِنْدَ الْعَقْدِ بِالْجِمَاعِ جَمِيعًا وَأَدَاءُ الْحَقِّ الْوَاجِبِ عَلَى
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِلْآخَرِ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي

دونوں سرا و یتیم اور عورت سے جو شخص انکے ساتھ نیکی کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف
اور اسکی رضامندی کی طرف ہے اپنے پر اسکے غصے کو واجب کر لیا اور اوندکا
حق ایسا ہی جیسا میرا حق تمپر ہے جس نے میرے حق کو ضائع کیا پس تحقیق اس نے
اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کیا تو بیشک وہ لوٹا اللہ تعالےٰ کے غصے سے اور اسکی جگہ
دوزخ ہے اور بری جگہ ہے لوٹنے کی اور ابو جعفر محمد بن علی سے روایت ہے اس نے جابر
بن عبد اللہ سے روایت کی انہوں نے کہا اس وقت کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس تھے اور حضرت اپنے اصحاب کی ایک جماعت میں تھے ناگاہ ایک عورت آگئی
اور آکر آپکے سر کے پاس کھڑی ہوگئی پھر بولی یا رسول اللہ تمپر سلام ہو میں عورتوں کی
طرف سے آپکے پاس پیغام لانے والی ہوں جس عورت کو آپکے پاس میرے آنے کی خبر
پہونچیگی اسے میرا آپکے پاس آنا خوش کریگا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں
کا رب ہے اور حضرت آدم علیہ السلام مردوں اور عورتوں کا باپ ہے اور حوا مردوں اور عورتوں
کی ماں ہے پس مرد جب اللہ تعالیٰ کے رستے میں جنگ کرنیکے لیے نکلیں اور قتل کیے جاویں
وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں اور جب وہ زخمی کیے جاویں تو انکے لیے
ثواب ہے جتنا آپ جانتی ہیں اور ہم انکی رضامندی کے لیے بیٹھی رہتی ہیں اور انکی خدمت
کرتی ہیں پھر ہمارے لیے بھی کچھ ثواب کا حصہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں
ہے تو نے میری طرف سے عورتوں کو سلام دینا اور انسے کہنا کہ خاوند کی فرمانبرداری
اور اسکے حق کو ماننا اس ثواب کے برابر ہے جو اس جگہ میں ہے اور تم میں سے کم ہیں جو یہ کام
کرتی ہیں اور ثابت نے انس سے روایت کی انہوں نے کہا جب مجھکو
عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مردوں نے
دین اور اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کرنے سے بڑھگئے پس ہمارے لیے کونسا عمل ہے جسکے ساتھ ہم
اللہ تعالےٰ کے رستہ میں جہاد کرنیوالوں کے عمل کو پہونچ جاویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ان میں سے ہر ایک کی اپنے گھر میں (اپنے خاوند کی) خدمت کرنی اللہ عزوجل کے
رستے میں جہاد کرنیوالوں کے عمل کو پہونچ جاتی ہے اور عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں انکا جہاد غیرت کرنی ہے وہ اپنی جانوں سے جہاد کرتی ہیں
پس اگر وہ صبر کریں تو وہ جہاد کرنیوالی ہیں اور اگر وہ راضی ہوں تو وہ جہاد کی تیاری
کرنیوالی ہیں اور انکے لیے دو ثواب ہیں پس میاں اور بیوی کے لیے اس ثواب کا جو حدیث
میں ذکر کیا گیا ہے اور جو پہلے گذر چکا ہے نکاح اور جماع کے وقت سب کے اعتقاد کرنا
واجب ہے اور ہر ایک کا حق جو دوسرے پر اللہ تعالےٰ کے فرمانے سے واجب ہے اسکے
بجالانے کا بھی اعتقاد کرنا واجب ہے اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے اور عورتوں کے لیے بھی۔

عَلَيْهِنَّ لِيَكُوْنَا مُطِيْعَيْنِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُمْتَثِلَيْنِ اَمْرَ جَلَّ
ثَنَآؤُهٗ وَلْتَسْتَقِمِ الْمَرْاَةُ اَنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهَا مِنَ الْجِهَادِ وَ
الْعَزْوِ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرًا لِّلْمَرْاَةِ مِنْ زَوْجٍ اَوْ قَبْرٍ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِسْكِيْنَانِ مِسْكِيْنٌ رَجُلٌ لَيْسَتْ لَهٗ اِمْرَاَةٌ قِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ غَنِيًّا مِّنَ الْمَالِ قَالَ وَاِنْ كَانَ
غَنِيًّا مِّنَ الْمَالِ وَقَالَ اَيْضًا مِسْكِيْنَةٌ وَمِسْكِيْنَةٌ
اِمْرَاَةٌ لَيْسَ لَهَا زَوْجٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَتْ غَنِيَّةً
مِّنَ الْمَالِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ غَنِيَّةً مِّنَ الْمَالِ
وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَقْدُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوِ الْخَمِيْسِ وَالْمَسَآءُ
اَوْلٰى مِنَ التَّكْبِيْرِ وَيُسَنُّ اَنْ يَّكُوْنَ الْخُطْبَةُ قَبْلَ التَّوَاجُبِ
فَاِنْ اُخِّرَتْ جَازَ وَهُوَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ اَنْ يَّعْقِدَ النِّكَاحَ بِنَفْسِهٖ
اَوْ يُوَكِّلَ فِيْهِ غَيْرَهٗ فَاِذَا انْعَقَدَ الْعَقْدُ يُسْتَحَبُّ لِلْحَاضِرِيْنَ
اَنْ يَّقُوْلُوْا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ
خَيْرٍ وَّعَافِيَةٍ ثُمَّ اِنْ طَلَبَتِ الْمَرْاَةُ وَاَهْلُهَا الْاِمْهَالَ
اُسْتُحِبَّتْ لَهٗ اِجَابَتُهُمْ اِلٰى ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَعُدُّ النَّاسُ لِاَمْثَالِهَا
فِيْهِ وَقَضَآءُ حَوَآئِجِهَا مِنْ شِرَآءِ الْجِهَازِ وَالتَّزَيُّنِ فَاِذَا رُفِّعَتْ
اِلَيْهِ اِتْبَعَ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ جَآءَ
رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ بِجَارِيَةٍ بِكْرٍ وَّقَدْ خَشِيْتُ اَنْ
تُنْكِرَهُ اَوْ تُفَارِقَنِيْ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ الْاِلْفَ مِنَ اللّٰهِ وَالْفُرْقَةَ
مِنَ الشَّيْطَانِ وَاِذَا دَخَلَتْ اِلَيْكَ فَمُرْهَا لِتُصَلِّ خَلْفَكَ رَكْعَتَيْنِ
وَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ اَهْلِيْ وَبَارِكْ لِاَهْلِيْ فِيَّ اَللّٰهُمَّ
اَرْضَ مِنْهُمْ وَارْضَ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا اِذَا
جَمَعْتَ فِيْ خَيْرٍ وَّفَرِّقْ بَيْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلَى الْخَيْرِ فَاِذَا
اَرَادَ الْجِمَاعَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنْ قَدَّرْتَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ صُلْبِيْ اَللّٰهُمَّ
اَجْنِبِ الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِيْ وَاِذَا قَضٰى
حَاجَتَهٗ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ
بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا يَقُوْلُ

حق ہی جیسا کہ مردونکے لیے عورتون پر حق ہی تاکہ دونون اللہ عزوجل کے فرمانبردار اور اسکے
حکم بجالانے والے ہوجاوین اور عورت اس امر کا اعتقاد کرے کہ یہی اسکے لیے جہاد اور
غزوہ سے بہتر ہی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی آپ نے فرمایا عورت کے لیے خاوند سے
یا قبر سے بہتر کوئی چیز نہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین دو مسکین ہین مسکین
مسکین ہی وہ مرد جسکے لیے عورت نہین ہی عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگرچہ مال سے غنی
ہو آپ نے فرمایا اگرچہ مال سے غنی ہو اور یہ بھی آپ نے فرمایا مسکینہ ہی مسکینہ ہے
مسکینہ ہے وہ عورت جسکا خاوند نہین ہی عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگرچہ مال
سے غنی ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ مال سے غنی ہو اور نکاح کا جمعہ
یا جمعرات کے روز ہونا مستحب ہے اور صبح سے شام بہتر ہے اور خطبہ ایجاب و
قبول سے پہلے ہونا سنت ہی اگر پیچھے پڑھا جاوے تو بھی درست ہی اور اسے خود عقد
نکاح کرنے مین یا دوسرے کو اسمین وکیل کرنیمین اختیار ہی پس جب نکاح ہوجاوے
تو حاضرین مجلس کو یہ کہنا مستحب ہے اللہ تعالے تیرے لیے اور تجھپر برکت کرے
اور تم دونون مین بھلائی اور آرام سے جمعیت کرے پھر اگر عورت اور اسکے گھر
والے کچھ مہلت چاہین تو اس التماس کو قبول کرنا اتنی مدت تک اس کے
لیے مستحب ہے جتنی مدت مین وہ عورت کو سامانون کے تیار کرنے کو اور اسکی
حاجتون کے پورا کرنے کو جانتا ہے مثلاً اسکے لیے جہیز خریدنا اور اسے آراستہ کرنا
پھر جب وہ اسکی طرف بھیجی جاوے تو اس روایت کی پیروی کرے جو عبداللہ بن مسعود
سے مروی ہی اور وہ یہ ہے کہ ایک مرد آیا اور کہنے لگا مینے ایک بکر لڑکی سے نکاح کیا
ہی اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجھے برا سمجھے یا مجھسے دشمن جانے پس عبداللہ نے کہا الفت
بیشک اللہ کی طرف سے ہی اور دشمنی شیطان کی طرف سے اور جب وہ تیری طرف آوے
تو اسے حکم دے کہ تیرے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اور تو کہے یا اللہ میرے لیے میرے اہل مین
برکت کر اور میرے اہل کے لیے مجھ مین برکت کر یا اللہ مجھکو اسنے اور انکو مجھ سے
روزی دے یا اللہ جب تو جمع کرے تو ہمارے درمیان بھلائی مین جمع کر اور جب تو
جدائی کرے تو ہمارے درمیان بھلائی کیطرف جدائی کر اور جب جماع کا ارادہ کرے
تو یہ کہے اللہ بلند اور بزرگ کے نام سے شروع کرتا ہون یا اللہ اگر تو نے اس بار کو
مقدر کیا ہی کہ تو میری پیٹھ سے اولاد پیدا کرے تو اولاد پاک پیدا کر یا اللہ شیطان
کو مجھ سے دور کر اور اسچیز سے دور کر جو تو نے مجھکو دی ہے اور جب اپنی حاجت پوری کر چکے
تو کہے اللہ کے نام سے سب تعریف اللہ کو ہی جس نے آدمی کو پانی پیدا کیا اور اسے ناتا
اور سسرال بنا دیا تیرا پروردگار (ہر ایک امر پر) قادر ہے - یہ کلمات

الحق وا
المقلق وا
والعزلة
الحظيرة
القلب
بخطر
الجهاز
رفعت
الصلوة
الخوف
الالف
الفرقة
الامهال
التهيئ
الجهاز
التزيين
الصلوة
الخوف
الالف
الفرقة
الامهال
التهيئ
الجهاز
التزيين

ذٰلِكَ فِي نَفْسِهٖ وَلَا يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَالْاَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ مَا رَوٰى
كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ اِنْ قُدِّرَ
اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا وَ
اِذَا ظَهَرَتْ اَمَارَةُ حَبَلِ الْمَرْاَةِ فَلْيُصَفِّ غِذَاءَهَا مِنَ
الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ لِيَتَخَلَّقَ الْوَلَدُ عَلٰى اَسَاسٍ لَا يَكُوْنُ لِلشَّيْطَانِ
عَلَيْهِ سَبِيْلٌ وَالْاَوْلٰى اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ حِيْنِ الزِّفَافِ وَ
يَدُوْمُ عَلٰى ذٰلِكَ لِيَتَخَلَّصَ هُوَ وَاَهْلُهٗ وَوَلَدُهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ
فِي الدُّنْيَا وَمِنَ النَّارِ فِي الْعُقْبٰى قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَمَعْ ذٰلِكَ يَخْرُجُ
الْوَلَدُ صَالِحًا بَارًّا بِوَالِدَيْهِ طَاۤئِعًا لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ ذٰلِكَ
بِبَرَكَةِ تَصْفِيَةِ الْغِذَاۤءِ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْجِمَاعِ تَنَحّٰى عَنْهَا وَغَسَلَ
مَا بِهٖ مِنَ الْاَذٰى وَتَوَضَّاَ اِنْ اَرَادَ الْعَوْدَ اِلَيْهَا وَاِلَّا اغْتَسَلَ
وَلَا يَنَامُ جُنُبًا فَاِنَّهٗ مَكْرُوْهٌ وَلِذٰلِكَ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَّشُقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ لِبَرْدٍ اَوْ بُعْدِ
حَمَّامٍ وَمَاۤءٍ اَوْ خَوْفٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَيَنَامُ اِلٰى حِيْنِ زَوَالِ
ذٰلِكَ وَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْمُجَامَعَةِ وَيُغَطِّيْ رَاْسَهٗ
وَيَسْتُرُ عَنِ الْعُيُوْنِ وَاِنْ كَانَ عَنْ صَبِيٍّ طِفْلٍ لِاَنَّهٗ رُوِيَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ
اَهْلَهٗ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنَّهٗ اِذَا لَمْ يَسْتَتِرْ اِسْتَحْيَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ
خَرَجَتْ وَيَحْضُرُهُ الشَّيْطَانُ وَاِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ كَانَ
لِلشَّيْطَانِ فِيْهِ شَرِيْكًا وَلِذٰلِكَ يُرْوٰى عَنِ السَّلَفِ اَنَّهٗ اِذَا
لَمْ يُسَمِّ عِنْدَ الْجِمَاعِ اَلْقَتِ الشَّيْطَانُ عَلٰى اَهْلِيْلِهٖ يَطَاُ
كَمَا يَطَاُ وَيُسْتَحَبُّ لَهُ الْمُلَاعَبَةُ لَهَا قَبْلَ الْجِمَاعِ وَالْاِنْتِظَارُ
لَهَا بَعْدَ قَضَاۤءِ حَاجَتِهٖ حَتّٰى تَقْضِيَ حَاجَتَهَا فَاِنْ تَرَكَ
ذٰلِكَ مَضَرَّةٌ عَلَيْهَا رُبَّمَا اَفْضٰى اِلَى الْبَغْضَاۤءِ وَالْمُقَاطَعَةِ
وَاِنْ اَرَادَ الْعَزْلَ عَنْهَا فَلَا يَفْعَلُ اِلَّا بِاِذْنِهَا اِنْ كَانَتْ
حُرَّةً وَبِاِذْنِ سَيِّدِهَا اِنْ كَانَتْ اَمَةً وَاِنْ كَانَتْ اَمَتَهٗ

اپنے دل مین کہے اور اُنکے کہنے مین اپنے دونو ہونٹ نہ ہلاوے اور دلیل اسمین وہ ہے
جو کریب نے ابن عباس رضہ سے روایت کیا انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی بیوی سے جماع کرنیکا ارادہ کرے تو کہے شروع کرتا ہون
اللہ کے نام سے یا اللہ ہم سے شیطان کو دور رکھیو اور جو کچھ تو نے ہمکو دیا ہے اُس سے بھی
شیطان کو دور رکھیو پھر اگر اُس جماع مین اُنکے درمیان بچہ کا ہونا مقدر ہو تو اُسے
شیطان کبھی ضرر نہ دیگا اور جب عورت کے حمل کی نشانی ظاہر ہو تو چاہیئے کہ اُسکی
غذا حرام اور شبہ والی چیز سے صاف رکھے تاکہ بچہ ایسی بنیاد پر پیدا ہو جس مین
شیطان کو لیے کوئی رستہ نہ نکلے اور بہتر یہ ہے کہ بنا کے وقت (یعنے پہلے روز) سے ہی
اُسکا کھانا وغیرہ عمدہ رکھے اور ہمیشہ ایسا ہی کرے تاکہ وہ خود اور اُسکی بیوی اور اُسکا
بچہ دنیا مین شیطان سے اور عاقبت مین دوزخ سے بچ جاوین اللہ عزوجل نے
فرمایا اے ایمان والو اپنی جانون کو اور اپنے گھر والون کو دوزخ سے بچاؤ اور باوجود
اسکے بچہ نیک اپنے ماں باپ سے نیکی کرنیوالا اپنے رب عزوجل کی فرمانبرداری کرنے
والا پیدا ہوتا ہے یہ سب کچھ غذا کے پاک کرنے کی برکت سے ہے پھر جب جماع سے فارغ
ہو تو عورت سے علیحدہ ہووے اور جو جو پلیدی اُسکے بدن پر ہو اُسے دھووے اور اگر اُسکے
پاس دوبارہ جانیکا ارادہ کرے تو وضو کرلے ورنہ غسل کرے اور جنابت کی حالت مین نہ
سووے کیونکہ یہ مکروہ ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے البتہ اگر غسل کرنا
سردی کے سبب یا حمام اور پانی کے دور ہونے کے سبب یا کسی خوف سے یا کسی ایسے ہی
دشوار ہو تو اس بات کے دور ہونے تک سو رہے اور جماع کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے
اور اپنا سر ڈھانپے اور آنکھون سے چھپے اگرچہ چھوٹا بچہ ہی ہو کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے تو چاہیئے کہ پردہ کرے کیونکہ
جب وہ پردہ نہین کرتا تو فرشتے حیا کرتے ہین اور نکل جاتے ہین اور شیطان حاضر
ہو جاتا ہے اور جب ان دونون کے درمیان بچہ ہو تو شیطان اسمین شریک ہوتا ہے اور اسی
طرح سلف سے مروی ہے یعنے جب وہ جماع کے وقت بسم اللہ نہ کہے تو شیطان اسکی
ران پر لیٹ جاتا ہے اور وطی کرتا ہے جیسے وہ خود وطی کرتا ہے اور جماع سے
پہلے اُسے اپنی عورت سے کھیلنا مستحب ہے اور اپنی حاجت کے پورا کرنے کے بعد اسکے
لیے انتظار کرنا بھی مستحب ہے تاکہ وہ بھی اپنی حاجت کو پورا کرلے کیونکہ اُسکا ترک
کر دینا عورت کو رنجور دیتا ہے اکثر اوقات یہ کام دشمنی اور جدائی کی حد تک پہونچا دیتا
ہے اور اگر عورت کے فرج سے باہر انزال کرنیکا ارادہ کرے تو اگر وہ عورت آزاد ہے تو بغیر اسکی
اجازت کے نکرے اور اگر لونڈی ہے تو اسکے مالک کی اجازت سے کرے اور اگر اسکی اپنی لونڈی ہے،

جاز بغير اذنها لان الحق له دونها وقد جاء رجل الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال ان لي جارية هي خادمنا
اطوف عليها وانا اكره ان تحمل قال صلى الله عليه وسلم
اعزل عنها ان شئت فانه سيأتيها ما قدر لها وجتنب
وطيها في حال الحيض والنفاس وكذلك بعد انقطاع
الدم حتى تغتسل من الحيض قولا واحدا وفي النفاس
قبل الاربعين استحبابا فان لم تجد الماء وجب التيمم
فان خالف فوطئ فيه تصدق بدينار او نصف دينار
على احد الروايتين والاخرى يستغفر الله تعالى ويتوب
ان يرجع الى مثله ولا يكفر ويجتنب وطيها في الموضع
المكروه قال النبي صلى الله عليه وسلم ملعون من
اتى امرأة في دبرها فان لم تشق نفسها الى الجماع لا يجوز
له تركه لان لها حقا في ذلك وعليها مضرة في تركه لان
شهوتها اعظم من شهوته وقد روى ابو هريرة ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال فضلت شهوة النساء على الرجال
بتسعة وتسعين الا ان الله تعالى القى عليهن الحياء
وقيل الشهوة عشرة اجزاء تسعة منها للنساء وواحدة
للرجال والقدر الذي لا يجوز ان يؤخر الوطي عنه اربعة
اشهر الا ان يكون له عذر فان جاوز الاربعة الاشهر
كان لها فراقه وان سافر عنها مدة اكثر من ستة اشهر
فطلبت منه القدوم فابى ان يقدم مع القدرة كان
للحاكم ان يفرق بينهما اذا طلبت الزوجة ذلك وهذا
هو الثالثة التي وقتها عمر بن الخطاب للناس في مغازيهم
يسيرون شهرا ويقيمون اربعة اشهر ويسيرون راجعين
الى اهليهم شهرا واذا رأى امرأة غيره فاعجبته جامع امرأته
ليسكن ما به من التوقان لما روي عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال اذا رأى احدكم امرأة تعجبه فليأت
اهله فان الشيطان يقبل في صورة امرأة ويدبر في
صورة امرأة فمن لم تكن له امرأة فليلجأ الى الله عز

وانما منعها الخروج لحق الزوج فهو الحق
القلوب والابدان
والسرور والاحزان
الخلائق والخلائق
والجن والانس
الشاهد والغائب
الكبير والصغير
الذكر والانثى
الاول والآخر
الظاهر والباطن
وهو بكل شيء عليم

توسوا اسکے لون کے بھی جائز ہے کیونکہ حق مرد کا ہی اسکا نہین اور تحقیق ایک مرد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور عرض کی کہ میری ایک لونڈی ہی وہ ہماری
خدمتگار ہی مین اس سے جماع کرتا ہون اور مین اسکو حاملہ ہونیکو مکروہ سمجھتا ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہی تو اسکے فرج سے باہر انزال کر کیونکہ جو کچھ
اسکے لیے مقدر کیا گیا ہی وہ اس سے پیدا ہو ہی جاویگا اور حالت حیض و نفاس مین اسکی
سایہ وطی کرنیسے پرہیز کری اور اسیطرح خون کے بند ہونے کے بعد بھی پرہیز کری یہانتک کہ وہ
حیض سے نہالے اجماعًا اور نفاس مین چالیس روز سے پہلے استحبابًا پرہیز کری پس اگر
پانی نہ پاوے تو تیمم واجب ہے اور اگر اسکی مخالفت کری اور حالت حیض و نفاس مین وطی کری
تو ایک دینار صدقہ کری یا نصف دینار یہ حکم دو روایتون مین سے ایک روایت مین ہی اور دوسری
مین ہی کہ اللہ تعالی سے بخشش مانگے اور ایسے کام کو دوبارہ کرنیسے توبہ کری اور کفارہ نہ دیوے اور مکروہ
جگہ مین وطی کرنیسے پرہیز کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی عورت سے اسکے دبر مین
جماع کری وہ ملعون ہے پس اگر اسکے نفس کو جماع کرنے کا شوق نہ ہو تو جماع کا چھوڑ دینا اسکے
لیے درست نہین کیونکہ عورت کے لیے اسمین حق ہی اور اسکے چھوڑ دینے مین اسپر ضرر ہے
کیونکہ عورت کی شہوت مرد کی شہوت سے بڑی ہی اور ابوہریرہ رضہ نے روایت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عورتون کی شہوت مردون سے ننانوے حصے زیادہ کی گئی ہی مگر اللہ تعالی نے
اوپر حیا ڈالدیا ہے اور بعض نے کہا ہی کہ شہوت کی دس جزین ہین نمین سے نو عورتون
کے لیے ہین اور ایک مردون کے لیے ہی اور اس مدت کی مقدار جس سے وطی کی تاخیر
کرنی جائز نہین چار ماہ ہی البتہ اگر مرد کے لیے کوئی عذر ہو (تو زیادہ بھی درست ہے)
پس اگر چار ماہ گذر جاوین تو عورت کے لیے مرد سے جدائی ہو گی اور اگر مرد عورت سے
چھ ماہ سے زیادہ مدت تک سفر کرے اور عورت نے چاہا کہ چلا آوے اور اس نے باوجود
قدرت کے آنے سے انکار کیا تو جب عورت آپس مین جدائی کرنا چاہی حاکم کے لیے
جائز ہے کہ ان دونون مین جدائی کر دی اور یہ وہ مدت مقرر ہے جسکو عمر بن خطاب رضہ
نے لوگون کے لیے لشکے جہاد کرنیمین مقرر کیا کہ وہ ایک ماہ چلین اور چار ماہ مقر
مین رہین اور اپنے گھرون کی طرف لوٹتے ہوئے ایک ماہ سیر کرین اور جب کوئی
کی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو اپنی عورت سے جماع کرلے تاکہ جو خواہش
اسے ہی وہ بیٹھ جاوے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی آپنے فرمایا جب تم مین سے
کوئی کسی ایسی عورت کو دیکھے جو اسے خوش لگے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے جماع کری
کیونکہ شیطان عورت کی صورت بنکر سامنے آتا ہے اور عورت کی شکل مین
پیٹھ پھیر جاتا ہی پس جسکی عورت نہ ہو تو وہ اللہ عزوجل کی پناہ لے۔

وجل ويسأله السلامة من المعاصي ويستعيذ به
من الشيطان الرجيم ولا يجوز له ان يحدث غيره
بما جرى بينه وبين اهله من امر الجماع ولا للمرأة ان
تحدث بذلك للنساء لان ذلك سخف ودناءة وقبح
في الشرع والعقل لما روى ابو هريرة في حديث
طويل عن النبي صلى الله عليه وسلم الى ان قال ثم
اقبل على الرجال فقال هل منكم الرجل اذا اتى اهله
فاغلق عليه بابه والقى عليه ستره واستتر بستر الله
قالوا نعم قال ثم يجلس بعد ذلك فيقول فعلت كذا فعلت كذا
قال فسكتوا قال فاقبل على النساء فقال هل منكن من
تحدث فسكتت فتاة على احد ركبتيها و
تطاولت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ليراها ويسمع
كلامها فقالت يا رسول الله انهم ليتحدثون وانهن ليتحدثن
فقال هل تدرون ما مثل ذلك انما مثل ذلك مثل
شيطانة لقيت شيطانا في السكة فقضى منها حاجته
والناس ينظرون اليه الا ان طيب الرجال ما ظهر ريحه
ولم يظهر لونه الا ان طيب النساء ما ظهر لونه ولم يظهر
ريحه **فصل** واذا دعا امرأته لحاجة فابت عليه كانت عاصية
لله تعالى وعليها وزر قال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث
ابي هريرة ايما امرأة منعت زوجها حاجته كانت عليها قيراطا
من الاصر وايما رجل منع زوجته حاجتها كان عليه من الاصر
قيراط يعني الاثم وفي بعض الاحاديث قال صلى الله عليه
وسلم اذا دعا احدكم امرأته الى فراشه فلتأته وان كان
على التنور وروى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال اذا دعا احدكم امرأته الى فراشه فلم تأته فبات
غضبان عليها لعنتها الملائكة حتى تصبح وعن قيس بن
سعد رضي الله عنه قال اتيت الحيرة فرأيتهم
يسجدون لمرزبان لهم فاتيت النبي صلى الله عليه و
سلم فقلت يا رسول الله انت احق ان يسجد لك فقال

اور اُس سے گناہوں سے سلامتی مانگے اور اسی کی شیطان مردود سے پناہ لے اور اُسے
دوسرے کے روبرو وہ باتیں کرنی درست نہیں جو اُسکے اور اسکی بیوی کے درمیان جماع کے
حال سے ہوئی ہو اور عورت کے لیے بھی دوسری عورتوں کے روبرو یہ باتیں کرنی جائز
نہیں کیونکہ بلحاظ شرع اور عقل کے یہ ایک قسم کی بیوقوفی اور کمینہ پن ہے اسلیئے
کہ ابو ہریرہؓ نے ایک لمبی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا یہانتک
کہ ابو ہریرہؓ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا
تم میں کوئی ایسا آدمی بھی ہے کہ جب وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے تو اپنے پیچھے کے
لیے دروازے کو بند کر لیتا ہے اور اپنے اوپر اپنا پردہ ڈال دیتا ہے اور اللہ کے پردے سے پردہ
کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں ہے پھر آپ نے فرمایا پھر بعد اسکے بیٹھتا ہے اور کہتا ہے
میں نے ایسا کیا میں نے ایسا کیا ابو ہریرہؓ نے کہا پس سب خاموش ہو گئے ابو ہریرہؓ نے
کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے
کوئی ایسی عورت بھی ہے جو بات کرتی ہے پس وہ چپ ہو گئیں اور ایک جوان عورت
اپنے گھٹنے کے بل کھڑی ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیدھی کھڑی ہوئی
تاکہ رسول اللہ اُسے دیکھیں اور اُسکی کلام سنیں پس عرض کرنے لگی یا رسول اللہ مرد باتیں
کرتے ہیں اور یہ عورتیں بھی باتیں کرتی ہیں آپ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ اُسکی کیا مثال ہے اُسکی
مثال ایسی ہے جیسے ایک شیطانی کو چہ میں شیطان کو ملا اور وہ اُس سے اپنی حاجت کو پورا کرے
حالانکہ لوگ اُسے دیکھتے ہوں خبردار مردوں کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور اسکا رنگ ظاہر
نہ ہو خبردار عورتوں کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور اُسکی بو ظاہر نہ ہو **فصل** اور جب
عورت کو جماع کے لیے بلاوے اور وہ اُسکے پاس آنے سے انکار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمان ہو گی
اور اُسے گناہ ہو گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہؓ کی حدیث میں فرمایا جو عورت اپنے خاوند کو اُسکی
حاجت پورا کرنے سے روکے تو اُسپر دو قیراط گناہ ہو گا اور جو مرد اپنی عورت کو اُسکی حاجت پورا کرنے سے
روکے تو اُسپر ایک قیراط گناہ ہو گا اصر کا معنے گناہ ہے اور بعض حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی عورت کو اپنے بستر کیطرف بلاوے تو چاہیے کہ وہ آجاوے
اگرچہ وہ تنور پر ہو اور ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی اپنی عورت کو اپنے بستر کی طرف بلاوے اور وہ اُسکے پاس نہ آوے پس مرد نے اُسپر
غصہ میں رات کاٹی تو صبح تک فرشتے اُس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور قیس بن
سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں شہر حیرہ میں آیا پس میں نے انکو دیکھا کہ وہ
اپنے بادشاہ مرزبان کو سجدہ کرتے ہیں پس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس امر کے زیادہ لائق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جاوے تو

صلى الله عليه وسلم ارأيت لو مررت بقبري أكنت تسجد لي
قال قلت لا قال صلى الله عليه وسلم فلا تفعلوا ذلك إذا
قال صلى الله عليه وسلم لو كنت آمرا أحدا أن يسجد لأحد
لأمرت النساء أن يسجدن لأزواجهن لما جعل الله
عز وجل لهم عليهن من الحقوق والمرزبان هو الملك القيم و
عن حكيم بن معاوية القشيري عن أبيه قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه
ما حق زوجة أحدنا عليه قال صلى الله عليه وسلم أن تطعمها إذا طعمت و
تكسوها إذا اكتسيت ولا تضرب الوجه ولا تقبح الوجه ولا
تهجر إلا في البيت فإن أصرت المرأة على النشوز وهو
الامتناع عن الاجابة بهذا الشأن أو تجيبه متكرهة
متبرمة فليبدأ الزوج بوعظها وتخويفها بالله عز وجل
فإن قامت على ذلك هجرها في المضجع والكلام فيما دون
ثلثة أيام فإن ارتدعت وإلا كان له ضربها بما لا يكون
مبرحا كالدرة أو مخرقا لأن المقصود ارتداعها وما عداها
له لا إهلاكها فإن لم ينصلح الحال بينهما بعث الحاكم
حكمين حرين مسلمين عدلين من أهلهما ويوكلانهما
الزوجان فينظر أن بينهما ما فيه من المصلحة من صلاح
أو فراق بمال وغيره فما يفعلان يلزمهما حكمه

فصل ويستحب وليمة العرس والسنة أن لا
ينقص فيها عن شاة وبأي شئ أولم من الطعام جاز و
تجب إجابته إذا كان مسلما في اليوم الأول ويستحب في
اليوم الثاني ويباح في اليوم الثالث بل هو ندبة وأما ما
زاد على ذلك فليس له أصل في السنة وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال
لعبد الرحمن أولم ولو بشاة وقال صلى الله عليه وسلم الوليمة
في أول يوم حق والثاني معروف وبعد ذلك سمعة و
قال صلى الله عليه وسلم في حديث ابن عمر رضي الله عنهما
إذا دعي أحدكم إلى وليمة عرس فليجب فإن كان مفطرا
أكل وإن كان صائما ترك وانصرف وهل يكره الشاذ
والتقاطه أم لا على روايتين على أحدهما يكره لما فيه

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا یہ بتلا کہ اگر تو میری قبر پر گذرے تو کیا تو اسے
سجدہ کریگا بندے نے عرض کیا نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی کے
لیے سجدہ کرنیکا حکم دیتا تو البتہ میں عورتوں کو اپنے خاوندوں کے سجدہ کرنیکا حکم دیتا
بباعث ان حقوق کے جو اللہ عزوجل نے مردوں کے لیے عورتوں پر مقرر کیے اور مرزبان
انکا بادشاہ تھا اور حکیم بن معاویہ قشیری سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے روایت کی
اُسنے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر ایک کی بیوی کا مرد پر
کیا حق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ جب تو کھاوے اُسے بھی کھلاوے اور جب تو
پہنے تو اُسے بھی پہناوے اور منہ پر نہ مار اور منہ کو برا نہ کہہ اور جدائی نہ کر مگر گھر میں
پس اگر عورت نشوز پر ہمیشگی کرے (اور نشوز کا معنے اُس کام کو قبول کرنے سے بند رہنا
ہے یا اسکی بات ناخوشی سے پڑتے ہوئے ماننا ہے) تو چاہیے کہ خاوند اُسے نصیحت کرنا اور اللہ
عزوجل سے ڈرانا شروع کرے پس اگر اُسنے فرمانی پر قائم رہے تو اس سے تین روز سے کم
بچھونے اور کلام میں جدائی کرے اگر وہ باز آجاوے تو بہتر ورنہ اُسکو مارنا درست ہے لیکن
ایسی چیز سے کہ جو ظاہر اثر نہ کرے جیسے دہ اور کوڑا کیونکہ اصلی مقصود (نافرمانی سے)
اُسے باز رکھنا ہے اور اپنے لیے اُسکی فرمانبرداری ہے اُسکا ہلاک کر دینا مقصود نہیں
اگر دونوں کے درمیان حال درست نہ ہو تو حاکم دو آزاد مسلمان اُن دونوں کے قریبوں
میں سے پنچ بنا کر بھیجے اور میاں بیوی انکو وکیل کریں اور وہ دونوں اُس امر میں غور
کریں جو میں اُن دونوں کے لیے مصلحت ہو خواہ صلح ہو خواہ مال وغیرہ دیکر جدائی ہو
اور جو کچھ وہ کریں میاں بیوی کو اُن دونوں کا حکم ماننا لازم ہوگا **فصل** اور
نئے نکاح کا ولیمہ کرنا مستحب ہے اور سنت ہے کہ ولیمہ ایک بکری سے کم نہ ہو اور کھانے
میں سے جس چیز سے ولیمہ کرے جائز ہے اور اُسکا پہلے دن میں قبول کرنا واجب ہے جب
مسلمان ہو اور دوسرے دن میں مستحب ہے اور تیسرے دن میں مباح ہے بلکہ وہ کمینہ پن
ہے اور اسمیں دلیل وہ روایت ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے
عبدالرحمن کو فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری سے ہی ہو۔ اور نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا پہلے دن میں ولیمہ حق ہے اور دوسرے دن میں مشہور ہے اور بعد اسکے
کمینہ پن ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث
میں فرمایا جب تم میں سے کوئی نئے نکاح کے ولیمہ کی طرف بلایا جاوے تو چاہیے
کہ قبول کرے پس اگر بے روزہ ہو تو کھالے اور اگر روزہ دار ہو تو چھوڑ دیوے اور واپس چلا آوے
اور کیا نکاح کے بعد چھوہارے وغیرہ ڈالنے اور اُن کا چننا مکروہ ہے یا نہیں یہ مسئلہ
دو روایتوں پر ہے ان دونوں میں سے ایک روایت پر مکروہ ہے کیونکہ اس میں

مِنَ السَّخْفِ وَالدَّنَاءَةِ لِلنَّفْسِ وَالنَّهْمَةِ وَالشَّرَاهَةِ فَكَانَتِ
الصِّيَانَةُ عَنْ ذٰلِكَ أَوْلٰى فَتَتَكَلَّمُ فِي بَابِ الْوَرَعِ أَحْرٰى وَعَلَى
الرِّوَايَةِ الثَّانِيَةِ لَا يُكْرَهُ لِمَا رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ
بَدَنَةً وَخَلَّى بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَسَاكِيْنِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ قَطَعَ
وَلَا فَرْقَ بَيْنَ النِّثَارِ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَأَوَّلُ مِنْ ذٰلِكَ الْقِسْمَةُ بَيْنَ
الْحَاضِرِيْنَ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ وَأَسْهَلُ وَأَدْخَلُ فِي بَابِ الْوَرَعِ **فَصْلٌ**
فَإِذَا كَمُلَتْ شَرَائِطُ النِّكَاحِ وَهُوَ حُصُوْلُ الْوَلِيِّ الْعَدْلِ وَ
الشُّهُوْدِ الْعُدُوْلِ وَالْكَفَاءَةِ وَالْخُلُوِّ مِنَ الْمَوَانِعِ مِنَ الرِّدَّةِ وَ
الْعِدَّةِ وَغَيْرِهَا اسْتَأْذَنَهَا الْعَاقِدُ لِلنِّكَاحِ إِذَا لَمْ تَكُنْ مُجْبَرَةً
وَإِذَا كَانَتْ ثَيِّبًا أَوْ بِكْرًا لَا أَبَ لَهَا هُوَ عَرَّفَهَا الزَّوْجَ مِقْدَارَ
الصَّدَاقِ وَصِفَتَهُ ثُمَّ يَخْطُبُ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يَأْمُرُ بِذٰلِكَ الْوَلِيَّ عَلَى وَجْهِ الْاِسْتِحْبَابِ وَالْأَوْلٰى ثُمَّ
يَسْتَنْطِقُهَا فَيَقُوْلُ لَهَا قَدْ زَوَّجْتُكِ بِنْتِي أَوْ أُخْتِي فُلَانَةَ
فَيُسَمِّيْهَا عَلَى مَا اتَّفَقَا عَلَيْهِ مِنَ الصَّدَاقِ وَيَقُوْلُ الزَّوْجُ
قَدْ قَبِلْتُ هٰذَا النِّكَاحَ وَلَا يَنْعَقِدُ النِّكَاحُ إِلَّا بِالْعَرَبِيَّةِ
لِمَنْ يُحْسِنُهَا فَإِنْ لَمْ يُحْسِنْهَا فَبِلِسَانِهِ وَلُغَتِهِ وَهَلْ يَلْزَمُهُ
تَعَلُّمُ الْعَرَبِيَّةِ إِذَا لَمْ يُحْسِنْهَا لِعَقْدِ النِّكَاحِ أَمْ لَا عَلَى وَجْهَيْنِ
يُسْتَحَبُّ أَنْ يَخْطُبَ بِخُطْبَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لِأَنَّهُ رُوِيَ أَنَّ
الْإِمَامَ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ كَانَ إِذَا شَهِدَ إِمْلَاكًا وَلَمْ يَسْمَعْ
خُطْبَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ تَرَكَ الْإِمْلَاكَ وَانْصَرَفَ وَ
هُوَ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ الشَّيْخُ الْإِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ مُوْسَى
السَّقَطِيُّ بِبَغْدَادَ عَنِ الْقَاضِي الْمُظَفَّرِ هِنَادِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ
ابْنِ نَصْرٍ النَّسَفِيِّ عَنِ الْقَاضِي أَبِي عُمَرَ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ
الْوَاحِدِ الْهَاشِمِيِّ الْبَصْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ اللُّؤْلُؤِيِّ عَنْ
أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمُفْتِي
قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي
الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ

نفس کے لیے بیوقوفی اور کمینہ پن ہے اور لوٹنا اور حرص ہے پس اس سے بچنا بہتر ہے
اور پرہیزگاری کے باب مین اُسکا چھوڑ دینا بہت لائق ہے اور دوسری روایت
مین مکروہ نہین اسلیے کہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قربانی
کیا اور اُسے مسکینون کے درمیان چھوڑ دیا اور فرمایا جو چاہے کاٹ لے اور اسمین
اور چھوہاری وغیرہ کے ڈالنے مین کوئی فرق نہین اور حاضرین مین بانٹ
دینا اس سے بہتر ہے کیونکہ یہ بہت اچھا اور بہت حلال ہے اور پرہیزگاری کے باب مین
سے یا وہ داخل ہے **فصل** پس جب نکاح کی شرطین کامل ہوجاوین اور وہ عاول
ولی اور عادل گواہون اور برابری کا پایا جانا ہے اور مانع یعنے مرتد ہوجانے اور
عدت وغیرہ سے خالی ہوتا ہے تو نکاح کرنیوالا نکاح کے لیے عورت سے اجازت مانگے
جبکہ وہ عورت جبر نہ کی گئی ہو اور یہ حکم جب ہے کہ بیوہ ہو یا بکر ہو اور اُسکا باپ نہو
اور دولہا اُسے مہر کے مقدار اور اسکی صفت بتلاوے پھر (نکاح کا) خطبہ پڑہے اور اللہ
عزوجل سے بخشش مانگے اور مستحب اور اولی ہے کہ (نکاح کا) خطبہ پڑہنے کا حکم ولی کو دیوے
پھر ولی دولہا کو بلاوے اور اُسی کہے کہ مین تجھے اپنی بیٹی یا اپنی بہن فلانی نکاح
کردی اُس مہر کے عوض مین جسپر دونون نے اتفاق کیا ہو اور دولہا کہے مین نے
اس نکاح کو قبول کیا اور نکاح بدون عربی زبان کے درست نہین اور یہ حکم اسکے لیے
ہے جو اسے اچھا جانتا ہو اور اگر اسے اچھا نہین جانتا تو اپنی زبان اور بولی مین نکاح
کرے اور جب وہ عربی اچھی طرح نہ جانتا ہو تو کیا اُسے عربی کا سیکھنا عقد نکاح کے
لیے لازم ہے یہ مسئلہ دو وجہون پر ہے اور مستحب ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا خطبہ پڑہے
کیونکہ مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل جب کسی نکاح مین حاضر ہوا کرتے تھے اور عبداللہ
بن مسعود رض کا خطبہ نہ سنتے تو نکاح کو چھوڑ دیتے اور لوٹ آتے اور وہ خطبہ یہ ہے
جسکی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک بن موسی سقطی نے بغداد مین قاضی مظفر
ہناد بن ابراہیم بن محمد بن نصر نسفی سے اُنہون نے قاضی ابو عمر قاسم بن جعفر
بن عبدالواحد ہاشمی بصری سے اُنہون نے محمد بن احمد لولوی سے اُنہون نے
ابوداؤد سے نقل کی اُنہون نے کہا ہم سے محمد بن سلیمان انباری مفتی
نے حدیث بیان کی اُنہون نے کہا ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی اُنہون نے
اسرائیل سے اُنہون نے ابواسحاق سے اُنہون نے ابوالاحوص سے اُنہون نے عبیدہ سے
اُنہون نے عبداللہ بن مسعود رض سے نقل کی اُنہون نے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خطبہ حاجت (یہ) سکھلایا سب تعریف اللہ کو ہے ہم اسکی تعریف کرتے ہین اور اُسی سے
مدد مانگتے ہین اور اسی کی بخشش مانگتے ہین اور اپنے نفسون کی برائیون سے

اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ
مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ
مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ
الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا وَيَجِبُ
اَنْ يُّضَافَ اِلَيْهَا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ
مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَاِنْ قَرَأَ
غَيْرَ هٰذِهِ الْخُطْبَةِ جَازَ مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَفَرِّدِ
بِالْاٰلَآءِ الْجَوَادِ بِاِعْطَائِهِ الَّذِيْ تَجَلّٰى بِاَسْمَآئِهِ الْمُتَوَحِّدِ
بِكِبْرِيَآئِهِ لَا يَصِفُ الْوَاصِفُوْنَ صِفَتَهٗ وَلَا يُنْعِتُهُ النَّاعِتُوْنَ
حَقَّ نَعْتِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْمَعْبُوْدُ لَيْسَ
كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ
الْغَفَّارُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا صَفِيًّا
بَرِيًّا مِّنَ الْعَاهَاتِ كُلِّهَا فَبَلَّغَ مَآ اُنْزِلَ بِهٖ سِرَاجًا زَاهِرًا
وَّنُوْرًا سَاطِعًا وَّبُرْهَانًا لَّامِعًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى
اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ثُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ كُلَّهَا بِيَدِ اللّٰهِ يُصَرِّفُهَا
فِيْ طَرَآئِقِهَا وَيُمْضِيْهَا فِيْ حَقَآئِقِهَا لَا مُقَدِّمَ لِمَا اَخَّرَ وَلَا مُؤَخِّرَ
لِمَا قَدَّمَ وَلَا يَجْتَمِعُ اثْنَانِ اِلَّا بِقَضَآئِهٖ وَقَدَرِهٖ وَلِكُلِّ
قَضَآءٍ قَدَرٌ وَّلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ لِّكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ
يُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ كَانَ مِنْ قَضَآءِ اللّٰهِ وَقَدَرِهٖ
اَنْ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ يَخْطُبُ كَرِيْمَتَكُمْ فُلَانَةَ
بِنْتَ فُلَانٍ وَّقَدْ اَسْكَنَكُمْ رَاغِبًا فِيْكُمْ خَاطِبًا كَرِيْمَتَكُمْ وَ
قَدْ بَذَلَ لَهُمْ مِّنَ الصَّدَاقِ مَا وَثَقَ عَلَيْهِ الْاِتِّفَاقُ فَزَوِّجُوْا
خَاطِبَكُمْ وَاَنْكِحُوْا رَاغِبَكُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى
مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ

اور اپنے عملون کی برائیون سے ہم اللہ کی ہی پناہ لیتے ہین پس جسکو اللہ ہدایت کرے اُسے
کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت کرنیوالا نہین اور
مین گواہی دیتا ہون کہ بجز اللہ کے کوئی معبود برحق نہین اور مین گواہی دیتا ہون
کہ محمد صلعم اسکے بندہ ہین اور اسکے رسول ہین اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جسنے تمکو ایک جان سے
پیدا کیا اور اُسی سے اُسکا جوڑا بنایا اور اُن دونون سے بہت سے مرد اور عورتین پھیلائین اور
ڈرو اللہ سے جسکے نام سے مانگتے ہو اور (ڈرو) قرابت سے تحقیق اللہ تمپر نگہبان ہے اے ایمان
والو اللہ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو تمہارے واسطے تمہارے عمل سنوار یگا اور تمہارے لیے
تمہارے گناہ بخشیگا اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کریگا پس تحقیق وہ
بڑی مراد کو پہونچا اور مستحب ہے کہ ان آیتون کے ساتھ اللہ تعالی کے (اس) قول کو بھی ملائے
اور اپنے بیبی رانڈون کو نکاح کرو اور اپنے غلامون اور لونڈیون مین سے نیکوکارون کو اگر وہ
فقیر ہونگے تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انکو غنی کردیگا اور اللہ کشایش والا جاننے والا ہے جسکو
چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے اور اگر اس خطبہ کے سوا کوئی اور خطبہ پڑھے تو جائز ہے
جیسے کہ یون کہے سب تعریف اللہ کو ہے جو اپنی نعمتون سے اکیلا ہے اپنی بخشش سے دینے والا ہے
وہ اللہ جو اپنے نامون سے ظاہر ہوا اور اپنی بزرگی مین اکیلا ہے اسکی صفت کرنیوالے اسکی صفت
نہین کرسکتے اور اسکی تعریف کرنیوالے اسکی پوری تعریف نہین کرسکتے بجز اللہ کے کوئی
معبود برحق نہین جو اکیلا اور بے پروا اور معبود ہے اسکی مثل کوئی چیز نہین اور وہ سننے
والا دیکھنے والا ہے اللہ غالب بخشنے والا برکت والا ہے اسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ
نبی تمام عیبون سے پاک صاف بھیجا ہے پس جو کچھ دیکر آپ بھیجے گئے تھے وہ آپنے پہونچا دیا اور
وہ چراغ روشن اور نور بلند اور چمکتی ہوئی دلیل ہے اللہ تعالی آپ پر اور آپ کی تمام
آل پر درود بھیجے پھر تحقیق یہ کام سب کے سب اللہ کے ہاتھ مین ہین انکو اُنکے رستون
مین پھیرتا ہے اور انکو انکی مناسب جگہون مین چلاتا ہے جسکو وہ پیچھے کرے اُسے کوئی
آگے کرنیوالا نہین اور جسکو وہ آگے کرے اُسے کوئی پیچھے کرنیوالا نہین اور بجز اسکی قضا
و قدر کے دو جمع نہین ہوسکتے اور ہر قضا کے لیے تقدیر ہے اور ہر تقدیر کے لیے ایک وقت مقرر ہے
اور ہر وقت کے لیے کتاب ہے اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور ثابت رکھتا ہے اور لوح محفوظ اسیکے پاس ہے اور اسی
کی قضا و قدر مین تھا کہ فلان شخص فلان کا بیٹا تمہاری فلانی فلان کی نیک لڑکی کی درخواست کرتا ہے
اور وہ تم مین رغبت کرتا ہوا تمہاری نیک لڑکی کا خطبہ کرتا ہوا تمہارے پاس آیا ہے اور اسنے اسکے
لیے اتنا مہر جسپر اتفاق ہوا ہے خرچ کردیا ہے پس تم اپنے خطبہ کرنے والے کو اور اپنے
رغبت کرنیوالے کو نکاح کردو اللہ تعالی نے فرمایا اور اپنے مین سے رانڈون کو نکاح کرو
اور اپنے غلامون اور لونڈیون مین سے نیکوکارون کو نکاح کرو۔ اگر وہ فقیر ہونگے

يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْخُطْبَةِ
عَقَدَ النِّكَاحَ عَلٰى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ

تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہین غنی کردیگا اور اللہ کشایش والا جاننے والا ہی اور جب
خطبہ سے فارغ ہو تو نکاح باندہے جسطرح ہمنے آگے اسکا بیان کیا۔

بَابٌ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب اچھی بات کا حکم کرنے اور بری بات سے روکنے کی بیان مین

وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاٰمِرِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَمَدَحَهُمْ فِيْ كِتَابِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ
الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ
لَيُسَلِّطَنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شِرَارَكُمْ عَلٰى خِيَارِكُمْ فَيَدْعُوْا
خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَرُوِيَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ
وَقَبْلَ اَنْ تَسْتَغْفِرُوْا فَلَا يُغْفَرُ لَكُمْ اَلَا اِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يُدْنِيَانِ مِنْ اَجَلٍ وَلَا يُنْقِصَانِ مِنْ رِزْقٍ وَ
اِنَّ الْاَحْبَارَ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالرُّهْبَانَ مِنَ النَّصَارٰى لَمَّا
تَرَكُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ عَلٰى
اَلْسِنَةِ اَنْبِيَآئِهِمْ ثُمَّ عَمَّهُمْ بِالْبَلَآءِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبَانِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ مُتَكَلِّفٍ عَالِمٍ
بِذٰلِكَ بِشَرْطِ الْقُدْرَةِ عَلٰى وَجْهٍ لَا يُؤَدِّيْ اِلٰى فَسَادٍ عَظِيْمٍ
وَضَرَرٍ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ اَنْ يَّكُوْنَ
اِمَامًا اَوْ عَالِمًا اَوْ قَاضِيًا اَوْ وَاحِدًا مِنَ الرَّعِيَّةِ وَاِنَّمَا شَرَطْنَا
اَلْعِلْمَ بِالْمُنْكَرِ وَالْقَطْعَ بِهٖ لِمَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ خَوْفِ الْوُقُوْعِ
فِي الْاِثْمِ اِذْ لَا يَاْمَنُ الْمُنْكِرُ اَنْ يَّكُوْنَ الْاَمْرُ بِخِلَافِ مَا
ظَنَّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا
كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ
تَجَسُّسٌ مُلْتَمِسًا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ

اور اللہ عزوجل اچھی بات کے حکم کرنیوالون اور بری بات سے روکنیوالون کا بیان فرمایا
اور اپنی کتاب مین تعریف کی ہی اللہ عزوجل نے فرمایا وہ اچھی بات کا حکم کرنیوالے
ہین اور بری بات سے روکنیوالے ہین اور اللہ کی حدون کو نگاہ رکھنے والے ہین
اور اللہ کے ساتھ ایمان لاتے ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مومن مرد اور مومن عورتین
بعض اُنکے بعض کے دوست ہین اچھی بات کا حکم کرتے ہین اور بری بات سے منع
کرتے ہین اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روی آپنے فرمایا البتہ تم اچھی بات کا
حکم کروگے اور بری بات سے منع کروگے یا البتہ اللہ عزوجل تمہارے بروں کو
تمہارے نیکون پر مسلط کردیگا پس تمہارے نیک لوگ دعا کرینگے اور انکی دعا
قبول نہ کی جاویگی اور سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ سے روایت کی
انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اچھی بات کا حکم کرو
اور بری بات سے منع کرو پہلے اسکے کہ تم دعا کرو اور تمہاری دعا قبول
نہ کی جاوے اور پہلے اسکے کہ تم بخشش مانگو اور تمہارے لیے بخشش نہ کی جاوے
خبردار اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا روزی کو دور نہین کرتا
اور عمر کو کم نہین کرتا خبردار جب یہودیون سے علماء نے اور نصاریٰ مین سے
زاہدون نے اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا چھوڑ دیا تو اللہ
تعالیٰ نے اُنکے پیغمبرون کی زبانون کے ذریعہ سے انکو لعنت کردی پھر وہ سب
سب بلاؤن مین گرفتار کیے گئے اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا ہر
ایک مسلمان آزاد عاقل بالغ اُسکے جاننے والے پر واجب ہے لیکن شرط
قدرت کے ایسی وجہ پر کہ بڑے فساد کی حد تک اور اُسکے جان اور مال اور عیال
کی تکلیف کی حد تک نہ پہونچاوے اور اسمین کچھ فرق نہین کہ وہ امام ہو یا
عالم ہو یا قاضی ہو یا کوئی شخص رعیت مین سے ہو اور ہمنے بری بات کے علم
ہونے اور اُسپر یقین ہونے کی اسلیے شرط لگائی ہی کہ اسمین گناہ مین واقع
ہونے کا خوف ہی کیونکہ منع کرنے والا اس بات سے بے خوف نہین کہ وہ کلام
اسکے گمان کے برخلاف ہو حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہی اے ایمان والو بہت
گمان کرنے سے بچو بیشک بعض گمان گناہ ہی اور جو چیز اُس سے پوشیدہ ہی اسکا ظاہر کرنا
اُسپر واجب نہین کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس سے منع فرمایا ہی اور فرمایا اللہ نے

وَلَا تَجَسَّسُوا إِنَّمَا الْوَاجِبُ عَلَيْهِ إِنْكَارُ مَا ظَهَرَ وَفِي بَحْثِ مَا سُتِرَ كَشْفُ السِّتْرِ وَذَلِكَ مَمْنُوعٌ عَنْهُ **فَصْلٌ** وَإِنَّمَا شَرَطْنَا الْقُدْرَةَ عَلَى ذَلِكَ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَكُونُ فِيهِمْ رَجُلٌ يَعْمَلُ الْمَعَاصِيَ وَيَقْدِرُونَ أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ عَمَّهُمُ اللهُ بِعَذَابٍ قَبْلَ أَنْ يَتُوبُوا فَقَدْ شَرَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُدْرَةَ فِي ذَلِكَ وَكَذَا إِذَا كَانَتِ الْغَلَبَةُ لِأَهْلِ الْفَسَادِ وَعَدَمُ السُّلْطَانِ وَمُعَاوَنَةُ أَهْلِ الْخَيْرِ وَأَمَّا إِذَا كَانَ الْإِنْكَارُ تَعْزِيرًا بِالنَّفْسِ فَحُقُوقُ ضَرْبِهِ وَمَالِهِ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ ذَلِكَ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَعَرَّضُ لِمَا لَا يُطِيقُهُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ أَمْرًا لَا تَسْتَطِيعُونَ تَغْيِيرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى يَكُونَ اللهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي يُغَيِّرُ فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْإِنْكَارُ فَهَلْ يَحْرُمُ إِنْكَارُهُ إِذَا غَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ الْخَوْفُ عَلَى نَفْسِهِ فَعِنْدَنَا يَحْرُمُ ذَلِكَ وَهُوَ الْأَفْضَلُ إِذَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَزِيمَةِ وَالصَّبْرِ فَهُوَ كَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ مَعَ الْكُفَّارِ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي قِصَّةِ لُقْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ ذَلِكَ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ لِإِظْهَارِ كَلِمَةِ الْإِيمَانِ عِنْدَ ظُهُورِ كَلِمَةِ الْكُفْرِ لِأَنَّ الْفُقَهَاءَ اتَّفَقُوا عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّمَا الْخِلَافُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فِي غَيْرِ هَذَيْنِ الْمَوْضِعَيْنِ **فَصْلٌ** فَإِذَا ثَبَتَ وُجُوبُ الْإِنْكَارِ فَالْمُنْكِرُونَ ثَلَاثَةُ أَقْسَامٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِنْكَارُهُمْ بِالْيَدِ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ وَالسَّلَاطِينُ وَالْقِسْمُ الثَّانِي إِنْكَارُهُمْ

اور تم جستجو نہ کرو اور اُسپر صرف اُسی چیز کا انکار کرنا واجب ہے جو ظاہر ہو اور پوشیدہ بات مین بحث کرنا پردہ کھولنا ہی اور اس سے (شریعت مین) ممانعت کی گئی ہے

فصل اور ہمنے اس امر پر قدرت کی شرط صرف اس واسطے لگائی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مروی ہی آپنے فرمایا جو ایسی قوم ہو کہ اُسمین کوئی آدمی گناہ کرتا ہو اور وہ اُسکو گناہ سے پھیر دینے پر قادر ہون اور اسے نہ پھیرین تو اللہ تعالیٰ اُن سب کو عذاب مین گرفتار کرتا ہی پہلے اسکے کہ توبہ کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اُسمین قدرت کی شرط کی اور یہ اُس وقت ہی جب نیک لوگون کا غلبہ اور بادشاہ کا عدل اور بھلائی والون کی مدد ہو اور جب منع کرنا باعث تعزیر نفس ہو اور اُسکے اور اسکے مال کے لیے باعث تکلیف ہو تو پھر اُسپر منع کرنا واجب نہین کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہی اپنے ہاتھون کو ہلاکت مین نہ ڈالو اور اللہ عزوجل نے فرمایا اور اپنی جانون کو قتل نہ کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنی جان کا ذلیل کرنا درست نہین عرض کیا گیا یا رسول اللہ مومن کسطرح اپنی جان کو ذلیل کرتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کام کی اُسے طاقت نہ ہو اُسمین دخل نہ دیوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ایسے کام کو دیکھو جسکے پھیر دینے کی تم طاقت نہین رکھتے تو صبر کرو یہانتک کہ اللہ ہی اُسے پھیر دے ثابت ہو گیا کہ (بوقت تعزیر نفس اور ہلاکت جان و مال) اُسپر منع کرنا واجب نہین تو کیا اُس وقت بھی منع کرنا درست ہے یا نہین جب اپنی جان کی ہلاکت کے خوف کا اُسے ظن غالب ہو پس ہمارے نزدیک یہ جائز ہی اور یہی افضل ہے جبکہ اہل قصد و صبر مین سے ہو پس یہ کام ایسا ہوگا جیسا کہ کافرون سے جہاد۔ اور اللہ تعالیٰ نے لقمان علیہ السلام کے قصے مین فرمایا اور اچھی بات کا حکم کر اور بری بات سے منع کر اور جو تجھے تکلیف پہونچے اُسپر صبر کر اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابو ہریرہ اچھی بات کا حکم کر اور بری بات سے منع کر اور جو تجھے تکلیف پہونچے اُسپر صبر کر خصوصاً جبکہ ظالم بادشاہ کو یا اُسے یا بوقت ظاہر ہونے کلمہ کفر کے ایمان کا کلمہ ظاہر کرنے کے لیے ہو کیونکہ فقہا نے اسپر اتفاق کیا ہی اور ہم مین اور اُن مین اختلاف ان دونون جگہون کے سوا اور جگہون مین ہے **فصل** پس جب انکار کا واجب ہونا ثابت ہو گیا پس انکار کرنے والے تین قسم ہین۔ ایک وہ قسم ہے جن کا انکار ہاتھ (یعنے مارنے پیٹنے) سے ہو وہ امام اور بادشاہ ہین دوسری وہ قسم ہے جن کا انکار زبان سے ہو۔

بِاللِّسَانِ دُوْنَ الْيَدِ وَهُمُ الْعُلَمَاءُ وَالْقِسْمُ الثَّالِثُ اِنْكَارُهُمْ
بِالْقَلْبِ وَهُمُ الْعَامَّةُ وَقَدْ جَاءَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى حَدِيْثٌ وَّ
هُوَ مَا رَوَى اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ
لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ
الْاِيْمَانِ يَعْنِيْ اَضْعَفُ فِعْلِ الْاِيْمَانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ
بَعْضِ الصَّحَابَةِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مُنْكَرًا لَّا
يَسْتَطِيْعُ النَّكِيْرَ عَلَيْهِ فَلْيَقُلْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا
مُنْكَرٌ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ كَانَ لَهٗ ثَوَابُ مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
نَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ **فَصْلٌ** وَاِنْ غَلَبَ عَلٰى ظَنِّهٖ عَدَمُ
زَوَالِ الْمُنْكَرِ وَبَقَاؤُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَهَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْاِنْكَارُ
اَمْ لَا عَلٰى رِوَايَتَيْنِ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ اِحْدٰهُمَا يَجِبُ
لِاَنَّ فِيْهِ تَرْغِيْمًا وَّتَزْجِيْرًا وَّتَرْقِيْقًا لِّقَلْبِهٖ وَيُلْحَقُهُ التَّوْفِيْقُ
وَالْهِدَايَةُ بِبَرَكَةِ صِدْقِهٖ فَيَرْجِعُ عَمَّا هُوَ عَلَيْهِ وَالظَّنُّ
لَا يَمْنَعُ مِنْ جَوَازِ اِنْكَارِهٖ وَالرِّوَايَةُ الْاُخْرٰى لَا يَجِبُ عَلَيْهِ
اِنْكَارُهٗ حَتّٰى يَغْلِبَ عَلٰى ظَنِّهٖ زَوَالُهٗ لِاَنَّ الْقَصْدَ بِالْاِنْكَارِ
زَوَالُ الْمُنْكَرِ فَاِذَا قَوِيَ فِي الظَّنِّ بَقَاؤُهٗ كَانَ تَرْكُهُ اَوْلٰى
فَصْلٌ وَيُشْتَرَطُ فِي الْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْ عَنِ
الْمُنْكَرِ خَمْسُ شَرَائِطَ اَوَّلُهَا اَنْ يَّكُوْنَ عَالِمًا بِمَا يَاْمُرُ وَ
يَنْهٰى وَالثَّانِيْ اَنْ يَّكُوْنَ قَصْدُهٗ وَجْهَ اللّٰهِ وَاِعْزَازَ دِيْنِ
اللّٰهِ وَاِعْلَاءَ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَاَمِرَةٌ دُوْنَ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَ
الْحَمِيَّةِ لِنَفْسِهٖ فَاِنَّمَا يَنْصُرُ وَيُوَقِّيْ وَيَزُوْلُ بِهِ الْمُنْكَرُ
اِذَا كَانَ صَادِقًا مُّخْلِصًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ
يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ
مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ فَاِذَا اتَّقَى
الشِّرْكَ وَتَرَكَ نَظَرَ الْخَلْقِ فِيْ اِنْكَارِهٖ وَاَحْسَنَ الْعَمَلَ
بِاِخْلَاصٍ فَوْقَ ذٰلِكَ كَانَ الظَّفَرُ لَهٗ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ
كَانَ لَهُ الْخِذْلَانُ وَالصَّغَارُ وَالذِّلَّةُ وَالْمَهَانَةُ
وَبَقَاءُ الْمُنْكَرِ عَلٰى حَالِهٖ بَلْ رُبَّمَا زَادَتْهُ وَنَقَاهُ وَضَرَّا

سوا ہاتھ کے اور وہ علماء ہین اور تیسرا قسم انکا منع کرنا ہے دل سے اور وہ لوگ عام ہین
اور اسی مطلب مین ایک حدیث مروی ہی اور وہ یہ ہی جو ابو سعید خدری نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی بری بات دیکھے تو
اُسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر اُسے یہ بھی طاقت نہین تو اپنے دل سے (اُسکو
برا سمجھے) اور یہ بہت ضعیف ایمان ہی یعنے یہ کام ایمان کا بہت ضعیف ہے
اور بعض صحابہ سے مروی ہے انہون نے کہا جب تم مین سے کوئی ایسی بات
دیکھے جس سے منع کرنے کی اُسے طاقت نہ ہو تو چاہیئے کہ تین دفعہ یہ کہے یا
اللہ بیشک برائی ہی جب وہ یہ کہیگا تو اُسے اُس شخص کا سا ثواب ہوگا جس
نے اچھی بات کا حکم کیا اور بری بات سے منع کیا **فصل** اور اگر اُسے اُس
برائی کے دور نہونے کا اور اُس شخص کے اُسی برائی پر قائم رہنے کا غالب
ظن ہو تو کیا منع کرنا اُسپر واجب ہے یا نہین اسمین امام احمد سے دو
روایتین ہین اُن مین سے ایک یہ ہے کہ منع کرنا واجب ہے کیونکہ ممکن ہے کہ
وہ باز آجاوے اور ہٹ جاوے اور اُسکا دل نرم ہوجاوے اور اُسے (نیک کام کی)
توفیق اور اس شخص کے صدق کی برکت سے ہدایت ہوجاوے اور جو برائی کرتا
ہی اُس سے باز آجاوے اور صرف ظن کرنا اُسکے منع کرنے کے جواز کو نہین روکتا
اور دوسری روایت یہ ہے کہ اُسپر اُسکا منع کرنا واجب نہین جب تک اُس
برائی کے دور ہوجانے مین اسکا ظن غالب ہو کیونکہ منع کرنے سے مقصود برائی کا دور
کرنا ہی جب ظن مین برائی کا باقی رہنا قوی ہو تو اُسکا ترک کرنا بہتر ہے **فصل**
اور اچھی بات کے حکم کرنے اور بری بات سے منع کرنیمین پانچ شرطین ہین انمین سے
اول یہ ہے کہ وہ جس کام کا حکم دیتا ہی اور جس کام سے منع کرتا ہی اُسے جانتا ہو دوسری
یہ ہی کہ مقصود اللہ کی ذات اور اللہ کے دین کی عزت اور اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا ہو اور
اسکا حکم کرنا دکھانے اور سننے اور اپنے نفس کی حمیت کی غرض سے نہ ہو تو ایسا
شخص بیشک مدد کیا جاتا ہی اور توفیق دیا جاتا ہی اور اسکے ذریعہ سے برائی دور ہوجاتی
ہی جب وہ سچا مخلص ہو اللہ تعالی نے فرمایا اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کریگا اور
تمہارے قدمونکو ثابت رکھیگا اور اللہ تعالی نے فرمایا بیشک اللہ اُن لوگونکے ساتھ ہی جو پرہیزگار ہین
اور اُن لوگونکے ساتھ ہی جو احسان کرتے ہین پس جب وہ خود شرک سے بچے اور اُس سے منع کرنیمین
خلقت کو دیکھنا اُسے مقصود نہ ہو اور سمین اپنا عمل اچھا اخلاص سے کرے تو اسکے لیے
فتح مندی ہوگی اور اگر اسکے سوا کچھ اور غرض ہو تو اسکے لیے بے توفیقی اور بے عزتی اور ذلت اور
برائی بحالہ باقی رہیگی بلکہ وہ برائی زیادہ ہوگی اور اُس کا غلبہ ہوگا —

اَهْلِ الْمَعَاصِیْ وَاتِّفَاقُ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ عَلٰی مُخَالَفَةِ
اللّٰهِ تَعَالٰی وَتَرْكِ طَاعَتِهٖ وَارْتِكَابِ الْمُحَرَّمَاتِ وَالثَّالِثُ
اَنْ یَّكُوْنَ اَمْرُهٗ وَنَهْیُهٗ بِاللِّیْنِ وَالتُّؤَدَةِ لَا بِالْعَظَاظَةِ
وَالْغِلْظَةِ بَلْ بِالرِّفْقِ وَالنُّصْحِ وَالشَّفَقَةِ عَلٰی اَخِیْهِ كَیْفَ
وَافَقَ عَدُوَّهُ الشَّیْطَانَ اللَّعِیْنَ الَّذِیْ قَدِ اسْتَوْلٰی
عَلٰی عَقْلِهٖ وَزَیَّنَ لَهٗ مَعْصِیَةَ رَبِّهٖ وَمُخَالَفَةَ اَمْرِهٖ یُرِیْدُ
بِذٰلِكَ اِهْلَاكَهٗ وَاِدْخَالَهُ النَّارَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی
اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ وَقَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰی لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا
مِنْ حَوْلِكَ وَقَالَ تَعَالٰی لِمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ حِیْنَ بَعَثَهُمَا
اِلٰی فِرْعَوْنَ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی
وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ اُسَامَةَ لَا
یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّاْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰی
یَكُوْنَ فِیْهِ ثَلٰثُ خِصَالٍ عَالِمًا بِمَا یَاْمُرُ عَالِمًا بِمَا یَنْهٰی رَفِیْقًا
فِیْمَا یَاْمُرُ رَفِیْقًا فِیْمَا یَنْهٰی الرَّابِعُ اَنْ یَّكُوْنَ صَبُوْرًا حَلِیْمًا
حَمُوْلًا مُتَوَاضِعًا زَائِلَ الْهَوٰی قَوِیَّ الْقَلْبِ لَیِّنَ
الْجَانِبِ طَبِیْبًا یُدَاوِیْ مَرِیْضًا حَكِیْمًا یُدَاوِیْ مَجْنُوْنًا
اِمَامًا هَادِیًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ
بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَعَلٰی اِحْتِمَالِ الْاَذٰی مِنْ قَوْمِهِمْ عَلٰی نُصْرَةِ
دِیْنِ اللّٰهِ وَاِعْزَازِهٖ وَالْقِیَامِ مَعَهٗ فَجَعَلَهُمْ اَئِمَّةَ هُدًى
لِاِبْتِغَاءِ الدِّیْنِ قَادَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ قِصَّةِ
لُقْمٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا
اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وَالْخَامِسُ اَنْ یَّكُوْنَ
عَامِلًا بِمَا یَاْمُرُ مُتَنَزِّهًا عَمَّا یَنْهٰی عَنْهُ وَغَیْرَ مُتَلَطِّخٍ بِهٖ
لِئَلَّا یَكُوْنَ لَهُمْ تَسَلُّطٌ عَلَیْهِ فَیَكُوْنُ عِنْدَ اللّٰهِ مَذْمُوْمًا
مَلُوْمًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

اور گناہگاروں کا گناہوں کے بیچہ بہاگنا ثابت ہوگا اور آدمیوں اور جنوں میں سے
شیطانوں کا اللہ تعالی کی مخالفت پر اور اسکی فرمانبرداری کے چھوڑ دینے پر اور حرامون
کے کرنے پر اتفاق ہوگا اور تیسری یہ ہے کہ اُسکا حکم کرنا اور منع کرنا نرمی اور آہستگی
سے ہو بدخوئی اور سختی سے نہ ہو بلکہ نرمی اور نصیحت اور اپنے بہائی پر شفقت سے ہو کہ
کسطرح وہ اپنے اُس دشمن شیطان مردود سے موافق ہوا ہے جسنے اُسکے عقل پر غلبہ کیا
ہے اور اسکے لیے اُسکے پروردگار کی نافرمانی اور اُسکے حکم کی مخالفت کو زینت دی اور
اس سبب سے اسکا ہلاک کرنا اور اسے دوزخ میں داخل کرنا چاہتا ہے جیسا کہ اللہ
تعالی فرماتا ہے سو اسکے نہیں کہ وہ بلاتا ہے اپنے گروہ کو تاکہ وہ دوزخ کے رہنے والوں
میں سے ہو جاویں اور اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اللہ تعالی کی رحمت سے
تو انکے لیے نرم دل ہوا اور اگر تو بدخو سخت دل ہوتا تو البتہ تیرے گرد سے وہ بہاگ
جاتے اور جب اللہ تعالی نے موسٰی اور ہارون کو فرعون کی طرف بھیجا تو انکو فرمایا
پس اُسکے لیے نرم بات کہیو شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسامہ رض کی حدیث میں فرمایا اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا
کسی شخص کو درست نہیں جب تک اسمیں تین خصلتیں (مفصلہ ذیل) نہ پائی
جائیں (۱) جس بات کا حکم کرتا ہے اسے جانتا ہو (۲) جس بات سے منع کرتا ہے
اُسے بھی جانتا ہو (۳) حکم دینے اور منع کرنے میں نرمی کرے (۴) چوتھی یہ ہے کہ
صابر بردبار تواضع کرنیوالا نفسانی خواہشوں کو دور کرنیوالا مضبوط دل نرم طرف
والا طبیب بیمار کی دوا کرے حکیم ہو دیوانہ کا علاج کرے امام ہدایت کرنیوالا ہو۔
اللہ تعالی نے فرمایا اور ہمنے انمیں سے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے
جبکہ انہوں نے اللہ کے دین کی مدد کرنی اور اسکے قوی کرنے اور اُسکے ساتھ قائم رہنے
پر اپنی قوم سے تکلیف کی برداشت کرنے پر صبر کیا پس ہمنے انکو پیشوا ہدایت
کرنیوالے دین کے طیبوں مومنوں کے سردار بنا دیا اور اللہ تعالی نے حضرت لقمان کے قصہ میں فرمایا
تو اچھی بات کا حکم کر اور بری بات سے منع کر اور جو تجھے تکلیف پہونچے اُسپر صبر کر یہ
بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے اور پانچویں یہ ہے کہ جس بات کا حکم دیتا ہو اُسپر خود بھی
عمل کرنیوالا ہو اور جس بات سے منع کرتا ہو اُس سے خود بھی پاک ہو اور اسمیں آلودہ
نہ ہو تاکہ انکو اُسپر غلبہ نہ ہو پس اللہ تعالے کے نزدیک مذمت کیا گیا ہو۔ اللہ تعالی
نے فرمایا کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہو اور اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو
حالانکہ تم کتاب اللہ پڑھتے ہو کیا پس نہیں سمجھتے ہو اور نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے انس بن مالک رض کی حدیث میں فرمایا۔

وقال ابو
بل فقال لها
والارض ائتيا
طوعا او كرها
قالتا اتينا
والعبادة
قتله وهو
قال الله تعالى
فلا تنهه الهوى
فيضلك عن
سبيل الله و
قال عجوه و
قال
عن ابي
قال

رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِالْمَقَارِيضِ
فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيلُ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ وَيَنْسَوْنَ
أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتٰبَ قَالَ الشَّاعِرُ لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ
وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ ✻ عَارٌ عَلَيْكَ إِذَا أَتَيْتَ عَظِيمٌ ۔ وَقَالَ
قَتَادَةُ رَحِمَهُ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ فِي التَّوْرٰيةِ مَكْتُوبًا أَنَّ ابْنَ آدَمَ
يُنْكِرُنِي وَيَنْسَانِي وَيَدْعُوا إِلَيَّ وَيَفِرُّ مِنِّي وَبَاطِلٌ مَا
تَرْهَبُونَ وَأَرَادَ بِذٰلِكَ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَتْرُكُ نَفْسَهُ هُوَ جَلَّ وَعَلَى أَعْلَمُ بِذٰلِكَ
فَصْلٌ وَالْأَوْلٰى لَهُ إِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَأْمُرَهُ وَيَنْهَاهُ
فِي خَلْوَةٍ لِيَكُونَ ذٰلِكَ أَبْلَغَ وَأَمْكَنَ فِي الْمَوْعِظَةِ وَ
الزَّجْرِ وَالنَّصِيحَةِ لَهُ وَأَقْرَبَ إِلَى الْقَبُولِ وَالْإِقْلَاعِ وَقَدْ
قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ وَعَظَ أَخَاهُ بِالْعَلَانِيَةِ فَقَدْ شَانَهُ
وَمَنْ وَعَظَ سِرًّا فَقَدْ زَانَهُ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْفَعْهُ
أَظْهَرَ ذٰلِكَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ بِأَهْلِ الْخَيْرِ وَإِنْ لَمْ
يَنْفَعْ فِيهِ حِمَايَةُ السُّلْطَانِ وَيَنْبَغِي أَنْ لَا يَتْرُكَ إِنْكَارَ
الْمُنْكَرِ أَبَدًا لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى ذَمَّ قَوْمًا تَرَكُوا ذٰلِكَ وَ
تَغَافَلُوا عَنْهُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ
فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ
وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ يَعْنِي عُلَمَاءَهُمْ
عُلَمَاؤُهُمْ وَفُقَهَاؤُهُمْ وَقُرَّاؤُهُمْ عَنِ الْقَوْلِ الْفَاحِشِ
أَكْلِ الْحَرَامِ وَفِعْلِ الْمَعَاصِي وَقِيلَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى
إِلَى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ إِنِّي مُهْلِكٌ مِنْ قَوْمِكَ أَرْبَعِينَ
أَلْفًا مِنْ خِيَارِهِمْ وَسِتِّينَ أَلْفًا مِنْ شِرَارِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ
هٰؤُلَاءِ الْأَشْرَارُ فَمَا بَالُ الْأَخْيَارِ قَالَ تَعَالَى إِنَّهُمْ
لَمْ يَغْضَبُوا لِغَضَبِي وَأَكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ **فَصْلٌ**
وَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ الشَّرْطَ الْخَامِسَ أَنْ يَكُونَ عَامِلًا
بِمَا يَأْمُرُ مُتَنَزِّهًا عَمَّا يَنْهٰى عَنْهُ إِلَّا أَنَّ شُيُوخَنَا ذَكَرُوا

میںنے جس رات مجھے سیر کرایا گیا ایسے مردوں کو دیکھا کہ انکے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جاتے
ہیں تو میںنے پوچھا ای جبریل یہ کون لوگ ہیں جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کہا یہ
آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو حکم کیا کرتے ہیں اور اپنی جانوں کو بھول جاتا
کرتے ہیں حالانکہ وہ کتاب اللہ کو پڑھتے ہیں ایک شاعر نے کہا کسی ایسی خصلت سے
دوسری کو منع نہ کر جسے تو خود کرتا ہو (کیونکہ) جب تو یہ کام کرے تو تجھپر بڑی شرم
ہے قتادہ نے کہا توریت میں لکھا ہوا ہے (اللہ فرماتا ہے) آدم کا بیٹا مجھکو یاد
کراتا ہے اور آپ مجھکو بھول جاتا ہے اور میری طرف بلاتا ہے اور آپ
بھاگتا ہے مجھ سے اور باطل ہے جو تم ڈراتے ہو اور ارادہ کیا اس سے اللہ عزوجل
نے اس شخص کا جو حکم کرتا ہے بھلائی کا اور منع کرتا ہے برائی سے۔ اور اپنے نفس کو
چھوڑ دیتا ہے اور اللہ بزرگ اور بلند اسکو خوب جاننے والا ہے **فصل** اور انسان کے
لیے بہتر ہے کہ اگر اسے طاقت ہو تنہائی میں دوسرے کو (نیکی کا) حکم کرے یا (برائی سے)
منع کرے تاکہ وعظ کرنے اور تنبیہ کرنے اور اسے نصیحت کرنے میں یہ زیادہ مؤثر اور مضبوط
ہو اور قبول کرنے اور باز رہنے میں زیادہ قریب ہو اور ابو درداء نے کہا جس نے اپنے بھائی کو
علانیہ نصیحت کی تو بے شک اسنے اسے عیب لگایا اور جس نے پوشیدہ نصیحت کی تو بیشک اسنے اسکو
زینت دی اگر اسنے ایسا ہی کیا اور وعظ نے اسے کچھ فائدہ نہ دیا تو پہلے طور پر نصیحت
کرے اور اسمیں نیک لوگوں سے مدد لے اگر یہ بات بھی فائدہ نہ دے تو بادشاہ کو آدمیوں سے مدد لے اور جب
ہو کہ برائی سے منع کرنا کبھی نہ چھوڑے کیونکہ اللہ تعالی نے اس قوم کی مذمت کی جنہوں نے اسکو
چھوڑ دیا اور اس سے غفلت کی اللہ تعالی نے فرمایا وہ ایکدوسرے کو برے کام سے جو وہ کرتے
ہیں منع نہ کرتے البتہ برا ہے جو کچھ کرتے ہیں۔ اور اللہ عزوجل نے فرمایا انکو درویشوں اور
عالموں نے انکے جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے کیوں منع نہ کیا البتہ برا ہے جو کچھ کرتے ہیں یعنی
انکے علماء اور فقہاء اور قاریوں نے جو ہائی کی بات اور حرام کھانے اور گناہوں
کے کرنے سے انکو کیوں منع نہ کیا اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت یوشع
بن نون کی طرف وحی کی کہ تیری قوم میں سے چالیس ہزار نیکوں کا اور ساٹھ
ہزار بروں کو ہلاک کرنے کا میرا ارادہ ہے انہوں نے عرض کیا اے پروردگار
یہ تو بروں میں پس نیکوں کا کیا حال ہے (یعنے انکے ہلاک کرنے کی کیا وجہ ہے)
اللہ تعالی نے فرمایا اسلیے کہ انہوں نے میرے غصے سے غصہ نہیں کیا اور ان
(بدکاروں) کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں **فصل** اور ہمنے ذکر کیا ہے کہ پانچویں
شرط ہے کہ جس بات کا حکم کرتا ہے خود اسپر عمل کرنے والا ہو اور جس بات سے منع
کرتا ہے وہ خود اس سے پاک ہو۔ لیکن ہمارے شیخوں نے بیان کیا۔

اَنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاجِبٌ عَلَی الْفَاسِقِ
کَوُجُوْبِہٖ عَلَی الْعَدْلِ فَاَشَرْنَا اِلَیْکَ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ عُمُوْمِ
الْاٰیَاتِ وَالْاَخْبَارِ مِنْ غَیْرِ فَرْقٍ وَقَدْ حَمَلَ بَعْضُ السَّلَفِ
قَوْلَہٗ تَعَالٰی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِ اللّٰہِ عَلَی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّہْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ وَرُوِیَ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعَ اِنْسَانًا یَقْرَءُ
ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ قَامَ رَجُلٌ
یَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ فَقُتِلَ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الْجِھَادِ
کَلِمَۃُ حَقٍّ عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الشُّھَدَآءِ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَرَجُلٌ قَامَ اِلٰی اِمَامٍ جَائِرٍ
فَاَمَرَہٗ وَنَھَاہُ فَقُتِلَ وَقَدْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالَی الَّذِیْ یَنْھٰی
عَنِ الْمُنْکَرِ وَتَاْخُذُہُ الْعِزَّۃُ فَلَا یَمْتَنِعُ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
اِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ الْاٰیَۃَ وَ
قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ
اَنْ یُّقَالَ لِلْعَبْدِ اتَّقِ اللّٰہَ فَیَقُوْلُ عَلَیْکَ بِنَفْسِکَ وَ
جَمِیْعُ ذٰلِکَ عَامٌّ فِیْ حَقِّ صَالِحٍ وَطَالِحٍ وَرَوٰی اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ
اِنْ لَّمْ تَعْمَلُوْا وَانْھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَاِنْ لَّمْ تَنْتَھُوْا عَنْہُ وَ
اَنَّہٗ لَا یَخْلُوْ اَحَدٌ مِّنْ مَّعْصِیَۃٍ اِمَّا ظَاھِرًا وَاِمَّا بَاطِنًا
فَاِنْ قُلْتَ لَا یُنْکِرُ لَا الْمُتَنَزِّہُ عَنْہُ تَعَنُّتًا لِاَنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّھْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ فَیُنَدْرِسُ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ
عَنِ الْمُنْکَرِ وَیَضْمَحِلُّ **فَصْلٌ** وَالَّذِیْ یُؤْمَرُ بِہٖ وَ
یُنْکَرُ عَلٰی ضَرْبَیْنِ فَکُلُّ مَا وَافَقَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ وَ
الْعَقْلَ فَھُوَ مَعْرُوْفٌ وَکُلُّ مَا خَالَفَ فَھُوَ مُنْکَرٌ ثُمَّ
ذٰلِکَ یَنْقَسِمُ قِسْمَیْنِ اَحَدُھُمَا ظَاھِرٌ یَعْرِفُہُ الْعَوَامُّ
وَالْخَوَاصُّ وَھُوَ کَوُجُوْبِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَصَوْمِ
رَمَضَانَ وَالزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَغَیْرِ ذٰلِکَ وَمِنَ الْمُنْکَرِ کَشُرْبِ

کہ بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا فاسق پر بھی ایسا ہی واجب ہے جیسے عادل
پر پس ہمنے اسی کیطرف اشارہ کیا ہے کیونکہ آیات اور احادیث (سابقہ) بلا تفریق
عام ہیں اور بعض سلف نے باریتعالی کے اس قول کو یعنی بعض لوگون مین سے وہ ہے جو
اپنی جان کو اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے بیچتا ہے اچھی بات کے حکم کرنے اور
بری بات سے منع کرنے پر محمول کیا ہے اور مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک شخص کو
یہہ آیت کے پڑھتے ہوئے سنا پس کہا تحقیق ہم اللہ کے واسطے ہین اور بیشک ہم
اُسی کی طرف لوٹنے والے ہین (پھر کہا) ایک آدمی کھڑا ہوا جو بھلائی کا حکم کرتا
تہا اور برائی سے منع کرتا تہا پس قتل کیا گیا۔ اور ابو امامہ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بادشاہ کے پاس سچی بات کا کہنا بہتر جہاد ہے
جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے، انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے دن سب شہیدون سے بہتر حمزہ بن عبد المطلب ہے اور وہ شخص جو
ظالم بادشاہ کے پاس کھڑا ہوا اور اُسے اچھی بات کا حکم کیا اور بری بات سے
منع کیا پس اُسنے اُسے قتل کر دیا اور اللہ تعالے نے اُس شخص کا ذکر کیا جو برائی
سے منع کیا جاتا ہے اور اُسے اُسکی عزت دنیاوی مقید کر دیتی ہے اور وہ باز
نہین رہتا پس اللہ تعالی نے فرمایا جب اُسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو اسکو اُسکی عزت دنیا
گناہ مین پکڑتی ہے آخر آیۃ تک اور ابن مسعود نے کہا اللہ عزوجل کے نزدیک بڑے گناہون مین
یہ ہے کہ کسی بندے کو کہا جاوے کہ اللہ تعالی سے ڈر اور وہ اسکو جواب مین کہے کہ تو پہلے اپنے نفس کو
درست کر اور یہ سب کا سب بندے حق مین عام ہے اور ابو ہریرہ نے روایت کی کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھلائی کا حکم کرو اگرچہ تم اُسپر عمل نہ کرو اور برائی سے
منع کرو اگرچہ تم اُس سے باز نہ رہو اور بیشک کوئی شخص گناہ سے خالی نہین رہتا
خواہ ظاہر مین کرے یا باطن مین اگر ہم کہین کہ بجز اُس شخص کے جو خود برائی
سے پاک ہو کوئی دوسرے کو برائی سے منع نہ کرے تو بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے
منع کرنا مشکل ہو جاویگا پس اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع
کرنا جاتا رہیگا اور مٹ جاویگا **فصل** وہ بات جس کا حکم کیا جاوے اور جس
سے منع کیا جاوے دو قسم ہے پس جو بات کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور عقل سلیم
کے موافق ہو وہ اچھی بات ہے اور جو بات (اشیاء مذکورہ بالا کی) مخالف ہو وہ
بری ہے پھر یہ دو قسم پر منقسم ہے اُن مین سے ایک تو ظاہر ہے اسے عام اور خاص
سب لوگ پہچانتے ہین اور وہ جیسے پانچ وقت کی نماز کا واجب ہونا اور ماہ
رمضان کے روزے اور زکوۃ اور حج وغیرہ اور بری بات جیسے

الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيقِ وَالرِّبَا وَالْغَصْبِ
وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا الْقِسْمُ يَجِبُ إِنْكَارُهُ عَلَى الْعَوَامِّ كَمَا يَجِبُ
عَلَى الْخَوَاصِّ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْقِسْمُ الثَّانِي مَا لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا
الْخَوَاصُّ مِثْلُ اعْتِقَادِهِ مَا يَجُوزُ عَلَى الْبَارِي وَمَا لَا يَجُوزُ
فَهٰذَا إِنْكَارُهُ بِالْعُلَمَاءِ فَإِنْ أَخْبَرَ أَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِذٰلِكَ لِوَاحِدٍ
مِنَ الْعَوَامِّ جَازَ لَهُ ذٰلِكَ وَوَجَبَ عَلَى الْعَامِّيِّ الْإِنْكَارُ عِنْدَ الْقُدْرَةِ
عَلَى مَا بَيَّنَّا وَلَا يَجُوزُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَأَمَّا إِذَا كَانَ الشَّيْءُ مِمَّا
اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِيهِ وَسَاغَ فِيهِ الِاجْتِهَادُ كَشُرْبِ عَامِّيٍّ النَّبِيذَ
مُقَلِّدًا لِأَبِي حَنِيفَةَ وَتَزَوُّجِ امْرَأَةٍ بِلَا وَلِيٍّ عَلَى مَا عُرِفَ مِنْ
مَذْهَبِهِ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِمَّنْ هُوَ عَلَى مَذْهَبِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ
وَالشَّافِعِيِّ الْإِنْكَارُ عَلَيْهِ لِأَنَّ الْإِمَامَ أَحْمَدَ قَالَ فِي رِوَايَةِ
الْمَرْوَزِيِّ لَا يَنْبَغِي لِلْفَقِيهِ أَنْ يَحْمِلَ النَّاسَ عَلَى مَذْهَبِهِ وَلَا
يَشُدَّ عَلَيْهِمْ وَإِذَا ثَبَتَ هٰذَا فَالْإِنْكَارُ إِنَّمَا يَتَعَيَّنُ فِي
خَرْقِ الْإِجْمَاعِ دُونَ الْمُخْتَلَفِ فِيهِ وَقَدْ نُقِلَ عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ
مَا يَدُلُّ عَلَى جَوَازِ الْإِنْكَارِ فِي الْمُخْتَلَفِ فِيهِ وَهُوَ مَا قَالَ فِي رِوَايَةِ
الْمَيْمُونِيِّ فِي رَجُلٍ يَمُرُّ بِالْقَوْمِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ بِالشَّطْرَنْجِ يَنْهَاهُمْ
وَيَعِظُهُمْ وَمَعْلُومٌ أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ عِنْدَ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ

فَصْلٌ وَيَنْبَغِي لِكُلِّ مُؤْمِنٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ
فِي سَائِرِ أَحْوَالِهِ وَلَا يَتْرُكُ الْعَمَلَ بِهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ تَأَدَّبُوا ثُمَّ تَعَلَّمُوا وَقَالَ
أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبَلْخِيُّ الْأَدَبُ لِلْعِلْمِ أَكْثَرُ مِنَ الْعِلْمِ وَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُبَارَكٍ إِذَا وُصِفَ لِي رَجُلٌ لَهُ عِلْمُ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ لَا آسَفُ عَلَى فَوْتِ لِقَائِهِ وَإِذَا سَمِعْتُ
رَجُلًا لَهُ أَدَبُ النَّفْسِ أَتَمَنَّى لِقَاءَهُ وَآسَفُ عَلَى فَوْتِ لِقَائِهِ
وَيُقَالُ مَثَلُهُ كَمَثَلِ بَلْدَةٍ لَهَا خَمْسَةُ حُصُونٍ الْأَوَّلُ
مِنْ ذَهَبٍ وَالثَّانِي مِنْ فِضَّةٍ وَالثَّالِثُ مِنْ حَدِيدٍ
وَالرَّابِعُ مِنَ الْآجُرِّ وَالْخَامِسُ مِنَ اللَّبِنِ فَمَا دَامَ أَهْلُ
الْحُصُونِ مُتَعَاهِدِينَ الَّذِي هُوَ مِنَ اللَّبِنِ لَا يَطْمَعُ الْعَدُوُّ
فِي الثَّانِي فَإِذَا أَهْمَلُوا ذٰلِكَ طَمِعُوا فِي الْحِصْنِ الثَّانِي

زنا کا اور شراب کے پینے کا اور چوری کرنے کا اور رہزنی کرنے کا اور بیاج لینے
اور دینے کا اور لوٹنے وغیرہ کا ہے پس یہ قسم واجب ہے انکا منع کرنا
عوام پر جیسے واجب ہے خاصوں پر علما میں سے اور قسم دوسرا وہ ہے جسکو نہ
پہچانیں سوا خواصوں کے جیسے اعتقاد کرنا اس چیز کا کہ جائز ہے اللہ تعالیٰ پر
اور اس چیز کا کہ نہیں جائز ہے اللہ تعالیٰ پر پس یہ خاص ہے انکا منع کرنا علما سے
پس اگر خبر کرے کوئی علما میں سے اسکے ساتھ کسی کو عوام میں سے تو جائز ہے
عالم کو اور واجب ہے عامی پر منع کرنا قدرت کے وقت جیسا ہمنے بیان کیا
اور نہیں جائز ہے اس سے پہلے ولیکن جب وہ چیز ان چیزوں میں سے ہو جنمیں
اختلاف کیا ہے فقہا نے اور گنجایش ہے اسمیں اجتہاد کو جیسے پینا عامی کا نبیذ تقلید کرکے
ابو حنیفہؒ کی اور نکاح کرنا عورت کا بغیر ولی کے جیسا مشہور ہے ان کے مذہب میں اور
نہیں پہنچتا کسی کو ان میں سے جو امام احمدؒ اور شافعیؒ کے مذہب پر ہوں انکار کرنا
اسپر کیونکہ امام احمدؒ نے کہا ہے مروزی کی روایت میں نہیں جائز فقیہ کو یہ کہ
اوٹھاوے لوگوں کو اپنے مذہب پر اور نہ سختی کرے اوپر اور جب یہ ثابت ہوا پس منع
کرنا سوا اسکے نہیں کہ مقرر ہے اجماع کے پھاڑنے میں سوا اس مسئلہ کے جسمیں اختلاف کیا گیا
ہو اور تحقیق منقول ہے امام احمد سے جو دلالت کرتا ہے منع کرنے کے جواز پر مختلف فیہ مسئلہ
میں اور وہ یہ ہے کہ کہا میمون کی روایت میں اس مرد کے بارے میں جو گزرے ایک قوم پر
سو اور وہ کھیلتے ہوں شطرنج سے وہ انکو منع کرے اور ان کو نصیحت کرے اور معلوم ہے
کہ تحقیق یہ جائز ہے نزدیک اصحاب شافعیؒ کے فصل اور واجب ہے ہر مومن کو یہ کہ عمل کرے ان
آداب پر تمام اپنے احوال میں اور نہ ترک کرے اسپر عمل کرنا اور تحقیق روایت کی گئی ہے
حضرت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا ادب حاصل کرو پھر پڑھو اور کہا ابو عبد اللہ
بلخی نے علم کا ادب علم سے بہت زیادہ ہے اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے جب مجھ سے
بیان کیا جاتا ہے کوئی مرد جسکو علم ہو پہلوں اور پچھلوں کا تو میں افسوس نہیں کرتا
اسکی ملاقات کے فوت ہونے پر اور جب میں سنتا ہوں ایسے مرد کو جسکو نفس کا ادب
ہو تو میں آرزو کرتا ہوں اسکی ملاقات کی اور افسوس کرتا ہوں اسکی ملاقات فوت
ہونے پر اور کہا جاتا ہے کہ اسکی مثل مثال ہے جیسے شہر جسکے لیے پانچ قلعے ہوں پہلا سونے کا
اور دوسرا چاندی کا اور تیسرا لوہے کا اور چوتھا پکی اینٹوں کا اور پانچواں کچی اینٹوں کا پس
جبتک کہیں قلعہ والے نگہبانی کرنے والے اس قلعہ کی جو کچی اینٹوں سے ہے تو نہ
طمع کریگا دشمن دوسرے قلعہ میں پھر جب وہ چھوڑینگے اس قلعہ کو تو طمع کرینگے
دشمن دوسرے قلعے کا۔

ثُمَّ فِي الثَّالِثِ حَتّٰى تَخْرَبَ الْحُصُوْنَ كُلُّهَا وَكَانَ لَنَا لَا يُمَانٌ
فِي خَمْسَةٍ مِّنَ الْحُصُوْنِ اَوَّلُهَا الْيَقِيْنُ ثُمَّ الْاِخْلَاصُ ثُمَّ اَدَاءُ
الْفَرَائِضِ ثُمَّ اِتْمَامُ السُّنَنِ ثُمَّ حِفْظُ الْاٰدَابِ فَمَا دَامَ الْعَبْدُ
يَحْفَظُ الْاٰدَابَ وَيَتَعَاهَدُهَا فَالشَّيْطَانُ لَا يَطْمَعُ ..
فِيْهِ فَاِذَا تَرَكَ الْاَدَبَ طَمَعَ الشَّيْطَانُ فِي السُّنَنِ ثُمَّ فِي الْفَرَائِضِ
ثُمَّ فِي الْاِخْلَاصِ ثُمَّ فِي الْيَقِيْنِ فَيَنْبَغِيْ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّحْفَظَ
الْاٰدَابَ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ وَالْبَيْعِ
وَالشِّرَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ هٰذَا اٰخِرُ مَا اَخَّرْنَا وَاَرَدْنَا وَلَخَّصْنَا
مِنْ اٰدَابِ الشَّرِيْعَةِ فَبِامْتِثَالِ الْاَمْرِ فِي الْعِبَادَاتِ الْخَمْسِ
الْمُقَدَّمِ ذِكْرُهَا يَصِيْرُ مُسْلِمًا وَبِالتَّاَدُّبِ بِهٰذِهِ الْاٰدَابِ
يَكُوْنُ تَابِعًا لِلسُّنَّةِ وَمُقْتَفِيًا لِلْاَثَرِ وَيَحْصُلُ لَهٗ بِذٰلِكَ
مَعْرِفَةٌ مَّا وَيَبْقٰى عَلَيْهِ حَقِيْقَةُ مَعْرِفَةِ الصَّانِعِ وَهِيَ مِنْ اَعْمَالِ
الْقَلْبِ فَاَخَّرْنَاهَا لِيَسْهُلَ عَلَيْهِ الدُّخُوْلُ فِيْ دِيْنِنَا فَاِنَّهٗ
تَتَمَضْمَضُ بِنُوْرِ الْاِسْلَامِ ظَاهِرًا قُلْنَا لَهٗ تَتَمَضْمَضُ بِنُوْرِ

الْاِيْمَانِ بَاطِنًا

بَابٌ فِيْ مَعْرِفَةِ الصَّانِعِ

عَزَّوَجَلَّ فَنَقُوْلُ فَاَمَّا مَعْرِفَةُ الصَّانِعِ عَزَّوَجَلَّ بِالْاٰيَاتِ
وَالدَّلَالَاتِ عَلٰى وَجْهِ الْاِخْتِصَارِ فَفِيْ اَنْ يَّعْرِفَ وَيُتَيَقَّنَ
اَنَّهٗ وَاحِدٌ اَحَدٌ فَرْدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ لَا شَبِيْهَ
لَهٗ وَلَا نَظِيْرَ وَلَا عَوْنَ وَلَا شَرِيْكَ وَلَا ظَهِيْرَ وَلَا وَزِيْرَ
وَلَا نِدَّ وَلَا هَيْئَةَ لَهٗ لَيْسَ بِجِسْمٍ فَيُمَسَّ وَلَا بِجَوْهَرٍ فَيُحَسَّ
وَلَا عَرَضٍ فَيُقْضٰى وَلَا ذِيْ تَرْكِيْبٍ اٰلَةٍ وَتَاْلِيْفٍ
وَمَاهِيَّةٍ وَتَحْدِيْدٍ وَهُوَ اللّٰهُ لِلسَّمَاءِ رَافِعٌ وَلِلْاَرْضِ
وَاضِعٌ لَا لِطَبِيْعَةٍ مِّنَ الطَّبَائِعِ وَلَا طَالِعٌ مِّنَ الطَّوَالِعِ وَظُلْمَةٌ
تَظْهَرُ وَلَا نُوْرٌ يَزْهَرُ حَاضِرُ الْاَشْيَاءِ عِلْمًا شَاهِدٌ لَهَا
مِنْ غَيْرِ مُبَاشَرَةٍ عَزِيْزٌ قَاهِرٌ حَاكِمٌ قَادِرٌ رَاحِمٌ غَافِرٌ
سَاتِرٌ مُعِزٌّ نَاصِرٌ رَءُوْفٌ خَالِقٌ فَاطِرٌ اَوَّلٌ اٰخِرٌ ظَاهِرٌ
بَاطِنٌ فَرْدٌ مَعْبُوْدٌ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اَزَلِيٌّ لَا يَفُوْتُ بَاقٍ

پھر تیسرے قلعے کا یہاں تک کہ خراب کر دینگے سب کے سب قلعوں کو پس
اسیطرح ہے ایمان پانچ قلعوں میں پہلا اُن کا یقین ہے پھر اخلاص پھر ادا
کرنا فرضوں کا پھر پورا کرنا سنتوں کا پھر نگاہ رکھنا آداب کا پس جب تک رہیگا بندہ
نگاہ رکھتا آداب کو اور اُن کو لازم پکڑتا پس شیطان نہیں طمع رکھتا اس میں پھر
جب چھوڑ دیتا ہے ادب کو تو طمع کرتا ہے شیطان سنتوں میں پھر فرضوں میں پھر
اخلاص میں پھر یقین میں پس واجب ہے انسان کو یہ کہ نگاہ رکھے آداب کو اپنے
سب کاموں میں وضو اور نماز اور بیچنے اور خریدنے وغیرہ میں یہ ہے آخر
اُس چیز کا کہ ہمنے اختیار کیا اور ارادہ کیا اور خالص کیا شریعت کے آداب
میں سے پس بجا لانے سے حکم کے پانچوں عبادتوں میں جنکا بیان آگے گذر چکا
مسلمان ہوتا ہے مسلمان اور ادب سیکھنے سے ان آداب سے ہوتا ہے پیروی
کرنے والا سنت کا اور پیروی کرنے والا سلف کے قدم کا اور حاصل ہوتی
ہے کچھ معرفت اور باقی رہتی ہے اسپر حقیقت معرفت اللہ تعالیٰ کی معرفت کی
اور وہ ہے عملوں میں سے دل کے پس ہمنے اسکو پیچھے کیا تاکہ آسان ہو
اسپر داخل ہونا ہمارے دین میں پس جب وہ پیراہن پہن لیگا اسلام
کے نور کا ظاہر میں تو اس سے ہم کہینگے تو پیراہن پہن ایمان کے نور کا
باطن میں۔ باب اللہ عزوجل کی معرفت میں۔ پس ہم کہتے ہیں لیکن
معرفت اللہ عزوجل کی آیتوں اور دلیلوں سے اختصار کے طریقہ پر
پس یہ ہے کہ جانا جاوے اور یقین کیا جاوے کہ وہ اکیلا ہے ایک
ہی ہے تنہا ہے بے پرواہ ہے اُسنے نہ جنا اور نہ آپ جنا گیا اور نہیں ہے
اسکا مثل کوئی نہیں ہے اس جیسی کوئی چیز اور وہ سننے والا دیکھنے والا
ہے نہیں ہے اس جیسا کوئی اور نہ کوئی مددگار اور نہ کوئی شریک اور نہ
کوئی قوت دینے والا اور نہ کوئی وزیر اور نہ کوئی صلاحکار ہے نہ وہ جسم
ہے پس ٹٹولا جاوے اور نہ جوہر ہے پس سمجھا جاوے اور نہ وہ عرض ہے پس وہ
گذر جاوے اور نہ وہ صاحب ترکیب اور اسباب اور جوڑ اور ماہیت اور حد کا ہے اور وہ سچا معبود ہے
آسمان کا بلند کرنیوالا اور زمین کا نیچے کرنیوالا نہیں ہے وہ طبیعت طبیعتوں میں سے اور
نہیں ہے وہ طالع طالعوں میں سے اور نہیں ہے وہ اندھیرا کہ ظاہر ہوتا ہے اور نہیں ہے نور کہ
چمکتا ہے سب چیزوں کا علم سے دیکھنے والا ہے ان سب کا بغیر ٹٹولنے کے غالب ہے غلبہ
کرنیوالا حکم ہے قادر ہے رحم کرنیوالا بخشنے والا عیب ڈھانپنے والا عزت دینے والا مدد کرنیوالا بڑی مٹھائی
کرنیوالا پیدا کرنیوالا بے صورت کرنے سے پہلے پیچھے رہنے والا ظاہر پوشیدہ تنہا موجود کیا گیا ہمیشہ زندہ
رہنے والا نہیں فوت ہوگا ہمیشہ کے

الْمَلَكُوتِ سَرْمَدِيُّ الْجَبَرُوتِ لَيْسَ لَهُ نَوْمٌ لَا يَنَامُ عَزِيزٌ لَا يُضَامُ مُنِيعٌ لَا يُرَامُ فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْعِظَامُ وَالْمَوَاهِبُ الْكِرَامُ قَضَى بِالْفَنَاءِ عَلَى جَمِيعِ الْأَنَامِ فَقَالَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَهُوَ بِجَمِيعِ الْعُلُوِّ مَوْصُوفٌ عَلَى الْعَرْشِ مَحْمُولٌ عَلَى كُلِّ الْمَمَالِكِ مُحِيطٌ عِلْمُهُ بِالْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ خَلَقَ الْخَلَائِقَ وَأَفْعَالَهُمْ وَقَدَّرَ أَرْزَاقَهُمْ وَآجَالَهُمْ لَا مُقَدِّمَ لِمَا أَخَّرَ وَلَا مُؤَخِّرَ لِمَا قَدَّمَ أَرَادَ الْعَالَمَ وَمَا لَهُمْ فَاعَلُوهُ وَلَوْ عَصَمَهُمْ لَمَا خَالَفُوهُ وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُطِيعُوهُ جَمِيعًا لَأَطَاعُوهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ هُوَ الْمُحَرِّكُ هُوَ الْمُسَكِّنُ لَمْ تَتَصَوَّرْهُ الْأَوْهَامُ وَلَا تُقَدِّرُهُ الْأَذْهَانُ وَلَا يُقَاسُ بِالنَّاسِ جَلَّ أَنْ يُشْبِهَ بِمَا صَنَعَهُ أَوْ يُضَافَ إِلَى مَا اخْتَرَعَهُ وَابْتَدَعَهُ مُحْصِي الْأَنْفَاسِ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا الْمُجْرِي كُلَّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى غَنِيٌّ عَنْ خَلْقِهِ رَازِقٌ لِلْبَرِيَّةِ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ يَرْزُقُ وَلَا يُرْزَقُ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ الْخَلِيقَةُ مُفْتَقِرَةٌ إِلَيْهِ لَمْ يَخْلُقْهُمْ لِاجْتِلَابِ نَفْعٍ وَلَا دَفْعِ ضُرٍّ وَلَا لِيَدْعُوَهُ إِلَيْهِ وَلَا لِخَاطِرٍ لَهُ وَفِكْرٍ حَدَثَ بَلْ إِرَادَةٌ مُجَرَّدَةٌ كَمَا قَالَ وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ مُنْفَرِدٌ بِالْقُدْرَةِ عَلَى اخْتِرَاعِ الْأَعْمَالِ وَكَشْفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوَى وَتَقْلِيبِ الْأَعْيَانِ وَتَغْيِيرِ الْأَحْوَالِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ يَسُوقُ مَا قَدَّرَ إِلَى مَا وَقَّتَ وَأَنَّهُ تَعَالَى حَيٌّ بِحَيَاةٍ وَعَالِمٌ بِعِلْمٍ وَقَادِرٌ بِقُدْرَةٍ وَمُرِيدٌ بِإِرَادَةٍ وَسَمِيعٌ بِسَمْعٍ وَبَصِيرٌ بِبَصَرٍ وَمُدْرِكٌ بِإِدْرَاكٍ وَمُتَكَلِّمٌ

بڑے ملک والا ہمیشہ کے غلبے والا قائم رکھنے والا سب جہان کا نہیں تھکتا غالب ہے نہیں
ہجوم کیا جاتا اسپر غالب ہو نہیں طلب کیا جاتا پس اسی کیلئے ہیں نام بڑے اور
بخشش بڑی اسنے حکم کیا فانی ہونیکا سب مخلوق پر پس فرمایا جو کوئی اوپر زمین
کے ہے فنا ہونیوالا ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے کی صاحب بزرگی اور
صاحب انعام کی اور وہ اوپر کیطرف ہے قرار پکڑنے والا عرش پر گھیرنے والا ہے اسکا
علم سب چیزوں کو احیطہ چڑھتے ہیں کلمات پاکیزہ اور عمل نیک اوسکو بلند کرتا ہے اسکو
تدبیر کرتا ہے کام کی آسمان سے طرف زمین کی پھر پڑھ جاتا ہے طرف اسکی
بیچ ایک دن کے کہ ہے قدر اسکی ہزار برس اس سے جو گنتے ہو اسنے مخلوق اور انکے کاموں
کو پیدا کیا اور انکی روزی اور اجل مقرر کی جسکو اسنے مؤخر کیا اسکا کوئی مقدم
کرنیوالا نہیں اور جسکو اسنے مقدم کیا اسکا کوئی ہٹانیوالا نہیں خدا نہیں جان اور اسکے
کاموں کا ارادہ کیا اور اگر انکو بچاتا تو کبھی اسکی مخالفت نہ کرتے اور اگر سب سے فرمانبرداری
چاہتا تو ضرور اسکی فرمانبرداری کرتے جانتا ہے پوشیدہ بات کو اور دل کی بات کو
وہ تو سینے کی باتوں کو جانتا ہے کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا وہ باریک بین
اور خبردار ہے وہی ہے ملانے والا اور وہی ہے ٹھیرانے والا ہے وہ وہم میں نہیں آسکتا
اور اسکو ذہن اندازہ نہیں کر سکتی اور لوگوں پر قیاس نہیں ہو سکتا برتر ہے اس سے کہ اسکو
کی مخلوقات کے ساتھ تشبیہ دیجاوے یا ان چیزوں کیطرف نسبت کیا جاوے جو اسنے
بنائیں اور ایجاد کیں یاد رکھنے والا ہے سانسوں کا ہر نفس پر قائم ہے اسکو ساتھ جو اسنے
کمایا بیشک اسنے انکو یاد کر رکھا ہے اور گن رکھا ہے گننا اور وہ سب اس کو پاس
قیامت کے دن اکیلے اکیلے آوینگے تاکہ ہر جی اپنے کیے کا بدلا پاوے تاکہ برائی کرنے
والوں کو انکی برائی کا بدلا دے اور نیکی والوں کا بدلا نیک اپنی مخلوق سے بے پرواہ ہے
اور اپنی پیدائش کا روزی رساں ہے کھلاتا ہے اور اسکو کوئی نہیں کھلاتا رزق دیتا ہے
اور اسکو کوئی رزق نہیں دیتا پناہ دیتا ہے اور اسکو عذاب سے کوئی نہیں بچاتا مخلوق
اسکی طرف محتاج ہے انکو کسی فائدے کو حاصل کرنے یا نقصان کے دور کرنے کے
لیئے نہیں پیدا کیا اور نہ اسلیئے کہ پیدا کرنے کی کسی نے درخواست کی ہو اور نہ
کسی خیال کی وجہ سے اور نہ فکر سے جو پیدا ہوا بلکہ محض ارادے سے پیدا
کیا جسطرح وہ خود فرماتا ہے بڑے عرش والا ہے کر ڈالنے والا جو چاہے اکیلا ہے اپنی قدرت پر
احیان کو نئی طور بنانے پر ضرر اور بلاؤں دور کرنے پر اور احیان کے بدلانے پر اور حالتوں کے پھیرنے پر وہ ہر دن ایک کام
میں ہے چلاتا ہے اسکو جو اسنے مقدر کیا اس وقت تک جو اسنے معین کیا اور وہ بلند برتر زندہ ہے اپنی زندگی
سے اور جاننے والا ہے اپنے علم سے اور توانا ہے اپنی توانائی سے اور ارادہ کرنیوالا ہے اپنے ارادے سے اور سننے والا ہے
کان سے اور دیکھنے والا ہے آنکھ سے اور مدرک ہے ادراک سے

بِكَلَامٍ وَآمِرًا بِأَمْرٍ وَنَاهِيًا بِنَهْيٍ وَمُخْبِرًا بِخَبَرٍ وَأَنَّهُ تَعَالَى عَادِلٌ
فِي حُكْمِهِ وَقَضَائِهِ وَمُحْسِنٌ مُتَفَضِّلٌ فِي عَطَائِهِ وَإِنْعَامِهِ
مُبْدِئٌ وَمُعِيدٌ مُحْيٍ وَمُمِيتٌ مُحْدِثٌ وَمُوجِدٌ مُثِيبٌ
وَمُعَاقِبٌ جَوَادٌ لَا يَبْخَلُ حَلِيمٌ لَا يَعْجَلُ حَفِيظٌ لَا يَنْسَى
يَقْظَانُ لَا يَسْهُو آرِقٌ لَا يَنْفُلُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ يَضْحَكُ
وَيَفْرَحُ يُحِبُّ وَيُكْرَهُ وَيُبْغِضُ وَيَرْضَى وَيَغْضَبُ يَسْخَطُ
يَرْحَمُ وَيَغْفِرُ يُعْطِي وَيَمْنَعُ لَهُ يَدَانِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ
قَالَ جَلَّ وَعَلَا وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ رَوَى نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ
وَقَالَ تَكُونُ فِي يَمِينِهِ يَرْمِي بِهَا كَمَا يَرْمِي الْغُلَامُ بِالْكُرَةِ
ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْعَزِيزُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّكُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى كَادَ يَسْقُطُ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقْبِضُ الْأَرَضِينَ وَالسَّمٰوٰتِ
بِجَمِيعًا فَلَا يُرٰى طَرَفُهَا مِنْ قَبْضَتِهِ وَعَنْ أَنَسِ ابْنِ
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُقْسِطُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَلٰى يَمِينِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ
وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ عَلٰى صُورَتِهِ وَغَرَسَ
جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ وَغَرَسَ شَجَرَةَ طُوبٰى بِيَدِهِ وَكَتَبَ
التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ وَنَاوَلَهَا مُوسٰى مِنْ يَدِهِ إِلٰى يَدِهِ
وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ وَلَا تَرْجُمَانٍ وَقُلُوبُ
الْعِبَادِ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ
يَشَاءُ وَيُوعِيهَا مَا أَرَادَ وَالسَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِي كَفِّهِ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ وَيَضَعُ قَدَمَهُ
فِي جَهَنَّمَ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ
قَطْ وَيُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا
وَيَنْظُرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ
فِي وَجْهِهِ وَيَرَوْنَهُ لَا يُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ وَلَا يُضَارُّونَ فِيهِ
كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ فَيُجَلِّيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ مَا يَتَمَنَّوْنَ

اور متکلم ہے ساتھ کلام کے اور حکم کرنیوالا ہے ساتھ حکم کے اور روکنیوالا ہے اپنی نہی سے
اور خبر دینیوالا ہے خبر کے ساتھ اور وہ بلند اور برتر ہے اپنے حکم و فیصلہ میں عادل ہے اور احسان
کرنیوالا ہے فضل والا ہے اپنے عطاء و انعام میں پہلی بار پیدا کرنے والا اور دوبارہ
بنانیوالا اور مارنیوالا اور جلانیوالا ہے اور نئی طرح بنانیوالا ہے اور ایجاد کرنیوالا اور ثواب
دینیوالا ہے اور عذاب کرنیوالا جواد والا ہے نہیں بخیل بردبار ہے عذاب کی جلدی نہیں کرتا
یاد رکھنیوالا ہے نہیں بھولتا جاگتا ہے نہیں سہو کرتا خبردار ہے نہیں بے خبر روزی بند
کرتا ہے اور فراخ کرتا ہے ہنستا ہے اور خوش ہوتا ہے۔ دوست رکھتا ہے اور کراہت کرتا ہے
اور بغض کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہے اور ناراض ہوتا ہے مہربانی کرتا ہے
معاف کرتا ہے دیتا ہے اور نہیں دیتا اسکے دو ہاتھ ہیں اور دونوں دائیں ہیں جیسا
کہ اسنے آپ فرمایا اور آسمان اسکے دہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہونگے نافع نے ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت
اور آسمان لپیٹے ہونگے اسکے دہنے ہاتھ میں اور فرمایا آسمان ہونگے اسکے دہنے ہاتھ میں پھر لپیٹے
انکو جسطرح لڑکا گیند پھراتا ہے پھر کہیگا میں غالب ہوں عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا منبر پر چھولتے تھے یہانتک کہ گرنے کے قریب ہوگئے ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا زمینوں اور آسمانوں سب کو مٹھی میں لیگا اور اسکی ہتھیلی سے
کوئی کنارہ نکلا نہ ہوگا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا عدل کرنیوالے
قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہونگے رحمان کی دہنی طرف اور اسکے دونوں ہاتھ دہنے ہیں
اور آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اپنے ہاتھ سے اسی کی صورت پر اور لگایا جنت عدن کو اپنے ہاتھ
سے اور لگایا طوبیٰ کے درخت کو اپنے ہاتھ سے اور لکھا توریت کو اپنے ہاتھ سے اور پکڑایا موسیٰ کو
توریت کو اسکے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اور لگایا طوبیٰ کے درخت کو اپنے ہاتھ سے اور لکھا توریت کو اپنے
ہاتھ سے اور پکڑایا موسیٰ کو توریت کو اسکے ہاتھ سے اپنے ہاتھ میں اور کلام کی موسیٰ کو اسکے
ساتھ کلام کرنی بلاواسطہ اور سوا کسی ترجمہ کرنے والے کے اور بندوں کے دل دو انگلیوں
میں ہیں رحمن کی انگلیوں میں سے پھیرتا ہے جسطرف چاہتا ہے اور بچا لیتا ہے ان سے جسکو
چاہتا ہے اور آسمان اور زمین قیامت کے دن اسکے ہاتھ میں ہونگے جسطرح حدیث میں آیا ہے
اور رکھیگا اپنا قدم دوزخ میں پھر بعض بعض میں سمٹ جاویگا اور کہیگا بس بس اور نکلیگی
ایک قوم آگ سے اسکو پیچھے اور بہشتی اسکے منہ مبارک کو دیکھینگے نہ تکلیف اٹھائینگے
اسکے دیکھنے میں اور نہ ضرر جسطرح حدیث میں آیا ہے ظاہر ہوگا (رب)
اُن کے لئے اور دیگا ان کو جو چاہیں

وَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قِيْلَ الْحُسْنٰى هِيَ الْجَنَّةُ وَالزِّيَادَةُ النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ الْكَرِيْمِ وَقَالَ تَعَالٰى وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَيُعْرَضُ عَلَيْهِمُ الْعِبَادُ يَوْمَ الْفَصْلِ وَالَّذِيْنَ يَتَوَلّٰى حِسَابَهُمْ بِنَفْسِهٖ وَلَا يَتَوَلّٰى ذٰلِكَ غَيْرُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ وَسَبْعَ اَرَضِيْنَ بَعْضُهَا اَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ وَمِنَ الْاَرْضِ الْعُلْيَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ وَبَيْنَ كُلِّ سَمَآءٍ مَّسِيْرَةُ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ وَالْمَآءُ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَعَرْشُ الرَّحْمٰنِ فَوْقَ الْمَآءِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الْعَرْشِ وَدُوْنَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُوْرٍ وَّظُلْمَةٍ وَمَا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ وَلِلْعَرْشِ حَمَلَةٌ يَحْمِلُوْنَهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ الْاٰيَةَ وَلِلْعَرْشِ حَدٌّ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ وَتَرَى لِلْمَلٰٓئِكَةِ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ وَهُوَ مِنْ يَّاقُوْتَةٍ حَمْرَآءَ وَسَعَتُهٗ كَسَعَةِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَالْكُرْسِيُّ عِنْدَ الْعَرْشِ كَحَلْقَةٍ مُّلْقَاةٍ فِيْ اَرْضٍ فَلَاةٍ وَهُوَ جَلَّ وَعَلَا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَمَا فِي الْاَنْهٰرِ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى وَمَا فِيْ قَعْرِ الْبِحَارِ وَقَعْرِ كُلِّ شَجَرَةٍ وَكُلِّ شَجَرَةٍ وَكُلِّ نَبْتٍ وَمَسْقَطِ كُلِّ وَرَقَةٍ وَعَدَدِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَعَدَدِ الْحَصٰى وَالرَّمْلِ وَالتُّرَابِ وَمَكَايِيْلِ الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلِ الْبِحَارِ وَاَثْقَالِ الْعِبَادِ وَاَسْرَارِهِمْ وَاَنْفَاسِهِمْ وَكَلَامِهِمْ وَيَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ مُنَزَّهٌ عَنْ مُّشَابَهَةِ خَلْقِهٖ وَلَا يَحُلُّوْا مِنْ عِلْمِهٖ مَكَانٌ وَلَا يَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ بَلْ يُقَالُ اِنَّهٗ فِي السَّمَآءِ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا قَالَ جَلَّ ثَنَآؤُهُ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَقَوْلِهٖ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ تَعَالٰى اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمَ بِاِسْلَامِ الْاَمَةِ لَمَّا قَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ

اور اسنے فرمایا جو سب سے غالب ہے نیکی والوں کا بدلہ نیکی ہے اور زیادتی
بعض نے کہا بھلائی بہشت ہے اور زیادت اسکی عزت والے کی طرف نظر کرنا ہے
اور فرمایا بعض پر تر تازے کئی روز اسدن تر و تازہ ہونگے اپنے رب کو دیکھنے والے
اور پیش کیے جاویں گے اسپر بندے فیصلہ اور جزا کے دن اور خود اُن کے حساب
کا متولی ہوگا اور کوئی متولی نہیں ہوگا اور اللہ عزوجل نے سات آسمان ایک دوسرے
کے نیچے اوپر بنائے اور اسیطرح سات زمینیں ایک دوسرے کے نیچے اوپر اور پہلی
کی زمین اور پہلے آسمان کے درمیان پانچسو سال کی مسافت ہے اور درمیان ہر
آسمان کے پانسو سال کا رستہ ہے اور ساتویں آسمان پر پانی ہے اور
رحمٰن کا عرش پانی پر ہے اور اللہ عزوجل عرش پر ہے اور اسکے ستر ہزار
اور اندھیرے کے پردے ہیں اور وہ چیزیں جنکو وہ خود ہی جانتا ہے اور عرش
کے اٹھانے والے ہیں جو اسکو اٹھاتے ہیں جیسا اسنے آپ فرمایا وہ جو
عرش کو اوٹھاتے ہیں اور عرش کے گرد والے اور عرش کی حد ہے جسکو اللہ
ہی جانتا ہے اور فرشتوں کو دیکھیگا پھرنے والے گرد عرش کے اور وہ عرش سرخ
یاقوت سے ہے اور اسکی وسعت مثل فراخی آسمانوں اور زمینوں کی ہے اور کرسی
عرش کے پاس ایسی ہے جیسے ایک صاف میدان میں حلقہ پڑا ہوا اور اللہ
جل جانتا ہے جو ساتوں آسمانوں میں ہے اور جو اُن کے درمیان ہے
اور جو ان کے نیچے ہے اور جانتا ہے اسکو جو زمینوں میں ہے اور اسکو جو اسکے
نیچے ہے اور اسکو جو اسکے درمیان ہے اور جانتا ہے جو خاک نمناک کے
نیچے ہے اور جو دریاؤں کے پیٹ میں ہے اور جانتا ہے ہر بال کے اگنے کی
جگہ اور ہر درخت اور ہر تر بہت کو جو اُگتی ہے اور جانتا ہے ہر پتے کے
گرنے کی جگہ کو اور انکی گنتی کو اور کنکروں کی گنتی کو اور ریگ اور مٹی کی گنتی کو
اور جانتا ہے پہاڑوں کے بوجھ اور سمندروں کے تول اور بندوں کے عمل اور انکو
بھید اور انکی سانسوں اور اُن کی باتوں کو اور وہ ہر چیز جانتا ہے اس پر کوئی
چیز پوشیدہ نہیں اُن میں سے اور وہ خلقت کی مشابہت سے پاک ہے اور اسکے علم پر
کوئی مکان خالی نہیں اور یوں کہنا جائز نہیں کہ وہ ہر مکان میں ہے بلکہ یوں کہنا
چاہیئے کہ وہ آسمان میں عرش پر ہے جیسا اسنے آپ فرمایا رحمٰن عرش پر مستوی ہوا
اور پھر فرمایا پھر مستوی ہوا عرش پر رحمٰن اور جیسے فرمایا اسی کی طرف پاک کلمے چڑھتے
ہیں اور اچھے کاموں کو بلند کرتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لونڈی
کے اسلام کا حکم کیا جسکے آپ نے کہا اللہ کہاں ہے۔ اسنے

فَاشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ الْخَلْقَ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ فِيْ كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ وَيَنْبَغِيْ اِطْلَاقُ صِفَةِ الْاِسْتِوَاءِ مِنْ غَيْرِ تَاْوِيْلٍ وَاَنَّهٗ اسْتِوَاءُ اِتْيَانٍ عَلَى الْعَرْشِ لَا عَلٰى مَعْنَى الْقُعُوْدِ وَالْمَمَاسَّةِ كَمَا قَالَتِ الْمُجَسِّمَةُ وَالْكَرَّامِيَّةُ وَلَا عَلٰى مَعْنَى الْعُلُوِّ وَالرِّفْعَةِ كَمَا قَالَتِ الْاَشْعَرِيَّةُ وَلَا عَلٰى مَعْنَى الْاِسْتِيْلَاءِ وَالْغَلَبَةِ كَمَا قَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ لِاَنَّ الشَّرْعَ لَمْ يَرِدْ بِذٰلِكَ وَلَا نُقِلَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ ذٰلِكَ بَلِ الْمَنْقُوْلُ عَنْهُمْ حَمْلُهٗ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَقَدْ رَوَتْ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى قَالَتِ الْكَيْفُ غَيْرُ مَعْقُوْلٍ وَالْاِسْتِوَاءُ غَيْرُ مَجْهُوْلٍ وَالْاِقْرَارُ بِهٖ وَاجِبٌ وَالْجُحُوْدُ بِهٖ كُفْرٌ وَقَدْ اَسْنَدَهٗ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَكَذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِقَرِيْبٍ اَخْبَارُ الصِّفَاتِ تَمُرُّ كَمَا جَاءَتْ بِلَا تَشْبِيْهٍ وَلَا تَعْطِيْلٍ وَقَالَ اَيْضًا فِيْ رِوَايَةِ بَعْضِهِمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ كَلَامٍ وَلَا اَرَى الْكَلَامَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَمَاكِنِ اِلَّا مَا كَانَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَوْ عَنِ التَّابِعِيْنَ فَاَمَّا غَيْرُ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْكَلَامَ فِيْهِ غَيْرُ مَحْمُوْدٍ فَلَا يُقَالُ فِيْ صِفَاتِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ

آسمان کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ایک بات اپنے نفس پر لکھی اور وہ اُسکے پاس عرش پر ہے میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ گئی اور دوسری روایت میں ہے جب اللہ پاک خلقت کو پیدا کر چکا اپنے نفس پر ایک بات ایک کتاب میں لکھی جو وہ اُسکے پاس عرش پر ہے میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ گئی ۱۲ فرض ہے اطلاق کرنا صفت استوا کا بغیر تاویل کے اور وہ اللہ کی ذات کا مستوی ہونا ہے عرش پر سوا حمل کرنے کے قعود اور مماست کے معنے پر جسطرح مجسمہ اور کرامیہ کا قول ہے اور سوا حمل کرنے کے علو اور رفعت کے معنے پر جسطرح اشعریہ کا مذہب ہے اور سوا حمل کرنے کے غلبہ اور استیلا کے معنے پر جسطرح معتزلہ نے کہا ہے کیونکہ شرع میں یہ بات وارد نہیں ہوئی اور نہ صحابہ و تابعین میں سے جو سلف صالحین اور حدیث والے ہیں کسی سے یہ نقل کیا گیا بلکہ ان سے منقول اطلاق پر حمل کرنا ہے اور ام سلمہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے روایت کی گئی ہے اللہ عزوجل کے قول رحمٰن عرش پر مستوی ہوا میں انہوں نے کہا کیفیت معلوم نہیں۔ اور استواء مجہول نہیں اور اقرار اُسکے ساتھ واجب ہے اور اسکا انکار کرنا کفر ہے اور بیشک باسناد لایا مسلم بن حجاج ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے اپنی کتاب میں اور اسیطرح انس بن مالک کی حدیث میں اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی موت سے تھوڑے پہلے فرمایا صفات کی حدیثیں ویسی ہی رکھنی چاہییں جسطرح آئی ہیں سو تشبیہ اور تعطیل کے اور یہہ بھی فرمایا ان کے بعض کی روایت میں کہ میں صاحب کلام نہیں اور میں نہیں دیکھتا کلام کسی شے میں ان جگہوں میں اللہ عزوجل کی کتاب میں یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں یا صحابہ یا تابعین سے پس لیکن اسکے سوا میں حرج نہیں پس کلام قرآن میں غیر محمود ہے پس نہ کہا جائے گا رب عزوجل کی صفات

میں

كَيْفَ وَلِمَ لَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْاَشْكَاكُ وَقَالَ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ نَحْنُ نُؤْمِنُ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ كَيْفَ شَاءَ وَكَمَا شَاءَ بِلَا حَدٍّ وَلَا صِفَةٍ يَبْلُغُهَا وَاصِفٌ اَوْ يَحُدُّهُ حَادٌّ لِمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي التَّوْرٰىةِ اَنَا اللّٰهُ فَوْقَ عِبَادِيْ وَعَرْشِيْ فَوْقَ جَمِيْعِ خَلْقِيْ وَاَنَا عَلٰى عَرْشِيْ عَلِيْهِ اُدَبِّرُ عِبَادِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ عِبَادِيْ وَكَوْنُهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ مَذْكُوْرٌ فِيْ كُلِّ كِتَابٍ اُنْزِلَ عَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ اُرْسِلَ بِلَا كَيْفٍ وَلِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْمَا اَنْزَلَ مَوْصُوْفٌ بِالْعُلُوِّ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِسْتِيْلَاءِ وَالْغَلَبَةِ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ وَغَيْرِهٖ فَلَا يَحُلُّ الْاِسْتِوَاءُ عَلٰى ذٰلِكَ فَالْاِسْتِوَاءُ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ بَعْدَمَا اَخْبَرَنَا بِهٖ وَنَصَّ عَلَيْهِ وَاَكَّدَهٗ فِيْ سَبْعِ اٰيَاتٍ ذَكَرَنَا بِهٖ وَالسُّنَّةِ الْمَاثُوْرَةِ بِهٖ وَهُوَ صِفَةٌ لَازِمَةٌ لَهٗ وَلَائِقَةٌ بِهٖ كَالْيَدِ وَالْوَجْهِ وَالْعَيْنِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْحَيَاةِ وَالْقُدْرَةِ وَكَوْنِهٖ خَالِقًا وَرَازِقًا وَمُحْيِيًا وَمُمِيْتًا مَوْصُوْفٌ بِهَا وَلَا نَخْرُجُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ نَقْرَءُ الْاٰيَةَ وَالْخَبَرَ وَنُؤْمِنُ بِمَا فِيْهِمَا وَنَحْمِلُ الْكَيْفِيَّةَ فِي الصِّفَاتِ اِلٰى عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَمَا وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ فَتَفْسِيْرُهٗ قِرَاءَتُهٗ لَا تَفْسِيْرَ لَهٗ غَيْرُهَا وَلَمْ يَتَكَلَّفْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ غَيْبٌ لَا مَجَالَ لِلْعَقْلِ فِيْ اِدْرَاكِهٖ وَنَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنْ اَنْ نَقُوْلَ فِيْهِ وَفِيْ صِفَاتِهٖ مَا لَمْ يُخْبِرْ بِهٖ هُوَ اَوْ رَسُوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَنَّهٗ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا كَيْفَ شَاءَ وَكَمَا شَاءَ فَيَغْفِرُ لِمَنْ اَذْنَبَ وَاَخْطَاَ وَاَجْرَمَ وَعَصٰى لِمَنْ يَخْتَارُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَشَاءُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى لَا بِمَعْنٰى نُزُوْلِ الرَّحْمَةِ وَثَوَابِهٖ عَلٰى مَا ادَّعَتْهُ الْمُعْتَزِلَةُ

کسیطرح اور کیوں نہ کہے یہ شک کی طرح پر اور فرمایا احمد رحمہ اللہ نے بعض کی روایت میں دوسری جگہ میں ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ عزوجل عرش پر ہے جسطرح اسنے چاہا اور جیسا چاہا سو کسی حد اور صفت کے بیان کرنے والے پہنچ سکیں نہ تعریف کرنے والا تعریف کر سکے اسوجہ سے کہ سعید بن المسیب نے کعب احبار سے روایت کیا ہے کہا اللہ نے توریت میں فرمایا ہے میں اللہ ہوں اپنے بندوں کے اوپر اور عرش میرا میری تمام خلق سے اوپر ہے اور میں اپنے عرش پر ہوں انکے بندوں کی تدبیر میں کرتا ہوں اور مجھپر کوئی چیز میرے بندوں کی مخفی نہیں اور اللہ عزوجل کا عرش پر ہونا مذکور ہے ہر کتاب میں جو اسنے کسی نبی پر اُتاری جو بھیجا گیا بلا کیف اور اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے علو اور قدرت اور غلبہ کے ساتھ جمیع مخلوق پر موصوف ہے خواہ عرش ہو یا غیر عرش پس استوار کو غلبہ و غیرہ پر حمل کرنا جائز نہیں پس انہیں صفات ذاتیہ میں سے ہے اسکے بعد کہ اسنے خود ہمکو خبر دی اور اسپر نص کی اور اسکو اپنی کتاب کی آیتوں میں تاکید سے بیان کیا اور اسکے رسول سے نقل کیا گیا اور یہ صفت لازم ہی اسکو اور اسکو لائق ہے مثل ید اور وجہ اور عین اور سمع اور بصر اور حیات اور قدرت کے اور مثل ہونے اسکے کے خالق اور رازق اور محیی اور ممیت وہ خدا ان سب صفات کے ساتھ موصوف ہے اور ہم کتاب و سنت سے نہیں نکلتے ہم قرآن و حدیث پڑھتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اسکے ساتھ جو ان دونوں میں ہیں اور سپرد کرتے ہیں کیفیت صفات کو اللہ عزوجل کے علم کیطرف جسطرح کہا سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے جسطرح بیان کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنا حال اپنی کتاب میں پس تفسیر اسکی اسی کی کلام ہی اسکو سوا اور تفسیر نہیں اور ہمکو اسکے غیر کی تکلیف نہیں دیگئی کیونکہ وہ غیب ہے اسمیں عقل کو کہاں طاقت کہ اسکا ادراک کرے اور ہم اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت مانگتے ہیں اور اس سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اسمیں یا اسکی صفات میں وہ بات کہیں جسکی اسنے ہمیں خبر نہیں دی اور نہ اسکے رسول علیہ السلام نے اور وہ عزوجل ہر رات پہلے آسمان پر اُترتا ہے جسطرح چاہے اور جیسا چاہے پھر معاف کرتا ہے اسکو جسنے گناہ کیا اور خطا کی اور جرم کیا اور بیفرمانی کی واسطے جسکے پسند کیا اپنے بندوں میں سے اور چاہا برکت والا ہے اور برتر ہے بلند اور بہت بزرگ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسکی اچھی صفتیں ہیں اور اس حدیث کے معنے نزول رحمت اور ثواب کے نہیں جسطرح معتزلہ

وَالْاَشْعَرِيَّةُ لِمَا رَوٰى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ
الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى سُؤْلَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ
فَيُغْفَرَ لَهٗ هَلْ مِنْ عَانٍ فَيُفَكَّ عَانِيَهٗ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ
ثُمَّ يَعْلُوْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى عَنْ عُبَادَةَ
بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا
حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ اَلَا عَبْدٌ مِنْ عِبَادِيْ
يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ اَلَا ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ يَدْعُوْنِيْ فَاَغْفِرَ
لَهٗ اَلَا مُقْتِرٌ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ رِزْقَهٗ اَلَا
اَلَا مَظْلُوْمٌ يَذْكُرُنِيْ فَاَنْصُرَهٗ اَلَا عَانٍ يَدْعُوْنِيْ فَاُفَكَّهٗ قَالَ
فَيَكُوْنُ كَذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَيَعْلُوَ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ
وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
وَجَابِرٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ
رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰهٰذَا كَانُوْا يُفَضِّلُوْنَ صَلٰوةَ
اٰخِرِ اللَّيْلِ عَلٰى اَوَّلِهٖ وَرَوَى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
يَنْزِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰى
سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِكُلِّ نَفْسٍ اِلَّا لِاِنْسَانٍ فِيْ قَلْبِهٖ
شَحْنَاءُ اَوْ مُشْرِكٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا ذَهَبَ
شَطْرُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ يَنْزِلُ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ
هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَهٗ
هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَاَتُوْبَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَنْشَقَّ الْفَجْرُ
وَقِيْلَ لِاِسْحَاقَ ابْنِ رَاهَوَيْهِ مَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ

اور اشعریہ نے زیادہ کیا ہے کیونکہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ ہر رات پہلے آسمان پر جبوقت پچھلی تہائی رات کی باقی رہتی ہے نزول فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے پھر اپنا سوال دیا جاوے کوئی معافی چاہنے والا ہے پھر معاف کیا جاوے کوئی قیدی ہے پھر قید سے چھڑایا جاوے صبح تک پھر ہمارا رب تبارک و تعالیٰ صعود فرماتا ہے اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہر رات پہلے آسمان کیطرف جبوقت رات کی پچھلی تہائی باقی رہتی ہے نزول فرماتا ہے پھر فرماتا ہے کوئی ہے بندہ میرے بندوں میں سے جو مجھے پکارے پھر میں اسکی پکار قبول کروں بھلا ہے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنیوالا جو مجھے پکارے پھر میں اسکو معاف کروں بھلا کوئی ہے تنگدست رزق میں جو مجھے پکارے پھر میں اسکی پکار قبول کروں بھلا ہے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنیوالا جو مجھے پکارے پھر میں اسکو معاف کروں بھلا کوئی ہے تنگدست رزق میں جو مجھے پکارے پھر میں اسکی طرف رزق کھینچوں بھلا ہے کوئی مظلوم جو مجھے یاد کرے پھر میں اسکی مدد کروں بھلا ہے کوئی قیدی جو مجھے پکارے پھر میں اسے قید سے چھڑاؤں فرمایا پھر رہتا ہے یہی حال صبح کے طلوع تک اور اپنی کرسی کی طرف علو فرماتا ہے اور تحقیق یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ ابو ہریرہ اور جابر اور علی رضی اللہ عنہم اور عبداللہ بن مسعود اور ابو الدرداء اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم سے روایت کی گئی ہے کہ وہ سب کے سب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اسی لیئے پچھلی رات کی نماز کو فضیلت دیتے تھے روایت کی ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نصف شعبان کی رات پہلے آسمان کیطرف نزول فرماتا ہے پھر ہر جی کو معاف فرماتا ہے مگر اس آدمی کو جسکے دل میں کینہ یا شرک ہے اللہ عزوجل کے ساتھ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسنے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جبوقت رات کا پہلا نصف گذرتا ہے اللہ عزوجل پہلے آسمان کیطرف نزول فرماتا ہے پھر فرماتا ہے کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے بخشوں کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں کوئی توبہ کرنیوالا ہے کہ میں اسکی دعا قبول کروں صبح کی پو پھٹنے تک اور اسحاق بن راہویہ کو کہا گیا کیا ہیں یہ حدیثیں

الَّتِي تَحَدَّثُ بِهَا أَنَّ اللهَ تَعَالَى يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
وَاللهُ يَصْعَدُ وَيَتَحَرَّكُ قَالَ لِلسَّائِلِ نَقُولُ إِنَّ اللهَ يَقْدِرُ
عَلَى أَنْ يُنْزِلَ وَيَصْعَدَ وَلَا يَتَحَرَّكُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلِمَ
تُنْكِرُهُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ إِذَا قَالَ لَكَ الْجَهْمِيُّ كَيْفَ
يَنْزِلُ فَقُلْ لَهُ كَيْفَ صَعِدَ وَقَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ
رَحِمَهُ اللهُ إِذَا قَالَ لَكَ الْجَهْمِيُّ أَنَا كَافِرٌ بِرَبٍّ يَنْزِلُ فَقُلْ
لَهُ أَنَا مُؤْمِنٌ بِرَبٍّ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَعَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
رَحِمَهُ اللهُ لَمَّا قِيلَ لَهُ عِنْدَنَا قَوْمٌ يُنْكِرُونَ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ
مَنْ جَاءَنَا بِاسْمَاءٍ لَيْسَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَإِنَّمَا عَرَفْنَا اللهَ
عَزَّ وَجَلَّ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ **فَصْلٌ** وَنَعْتَقِدُ
أَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ وَكِتَابُهُ وَخِطَابُهُ وَوَحْيُهُ الَّذِي
نَزَلَ بِهِ جِبْرِيلُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُونَ
مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ هُوَ الَّذِي بَلَّغَهُ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ امْتِثَالًا لِأَمْرِ
رَبِّ الْعٰلَمِينَ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى يٰأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
مِنْ رَبِّكَ وَرُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ
بِالْمَوْقِفِ فَيَقُولُ هَلْ مِنْ رَجُلٍ يَحْمِلُنِي إِلٰى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا
قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ أَحَدٌ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ وَكَلَامُ
اللهِ تَعَالٰى هُوَ الْقُرْآنُ الشَّرِيفُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ كَيْفَمَا قُرِئَ
وَتُلِيَ وَكُتِبَ وَكَيْفَمَا تَفَرَّقَتْ بِهِ قِرَاءَةُ قَارِئٍ وَلَفْظُ
لَافِظٍ وَحِفْظُ حَافِظٍ هُوَ كَلَامُ اللهِ وَصِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ ذَاتِهِ
غَيْرُ مُحْدَثَةٍ وَلَا مُبْتَدَلٍ وَلَا مُغَيَّرٍ وَلَا مُؤَلَّفٍ وَلَا مُنْقَوِصٍ
وَلَا مَصْنُوعٍ وَلَا مَزَادٍ فِيهِ بَدَا تَنْزِيلُهُ مِنْهُ وَإِلَيْهِ يَعُودُ
حُكْمُهُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ فَضْلَ الْقُرْآنِ عَلٰى سَائِرِ

جو تو بیان کرتا ہی کہ اللہ تعالی پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور اللہ صعود فرماتا
ہی اور حرکت کرتا ہے کیسی ہین انہون نے سائل کو جواب دیا کہ کیا تجھے اللہ تعالی
کو صعود اور نزول پر قدرت کہنے کا اعتقاد ہی (یا نہین) اُسنے کہا ہان ہی پھر
اُسنے کہا تو پھر تو کیون انکار کرتا ہی اور یحیے بن معین نے کہا جب تجھے جہمی کہے
کہ کسطرح نزول فرماتا ہی تو اُسے کہہ کہ اُسنے صعود کسطرح کیا (جیسے صعود ہوا
ویسے ہی نزول ہوتا ہی) اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے کہا جب تجھے جہمی کہے
مین ایسے رب سے منکر ہون جو اترتا ہی تو اُسے کہہ کہ مین ایمان لایا ہون ایسے
رب پر کہ جو چاہتا ہی کرتا ہی اور شریک بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہی کہ جب کسی نے
اُنسے کہا کہ ہمارے پاس ایک قوم ہی جو ان احادیث کا انکار کرتے ہین تو انہون
نے فرمایا) ہمارے پاس وہ نام کون لایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہین جیسے نماز اور زکوۃ اور حج اور بیشک ہمنے اللہ عزوجل کو ان احادیث سے ہی
پہچانا ہی **فصل** اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ قرآن اللہ کا کلام اور اُسکی کتاب
اور اسکا خطاب اور اُسکی وحی ہی جسکو جبریل لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اترے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اسکو روح الامین لیکر تیرے دل پر اترا تاکہ
تو عربی زبان مین ڈرانے والون مین سے ہو یہ وہ قرآن ہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی امت کو رب العلمین کو حکم بجا لانے کے لیے پہونچا دیا
اور وہ اللہ تعالے کا حکم یہ ہے فرمایا اللہ تعالے نے اے رسول جو
تیری طرف تیرے رب سے اترا اُسے پہونچا اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موقف مین اپنے آپ کو لوگون پر پیش کرتے ہتے اور فرماتے
ہتے کیا کوئی آدمی ہی جو مجھے اپنی قوم کی طرف لیچلے کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب
کی کلام پہونچانے سے روک دیا ہی اور اللہ عزوجل نے فرمایا اگر مشرکون مین سے کوئی
پناہ لینا چاہی تو اسے پناہ دے تاکہ اللہ کی کلام کو سنے اور اللہ تعالے کا کلام وہ
قرآن شریف ہی جو غیر مخلوق ہی خواہ کسطرح پڑہا جاوے اور تلاوت کیا جاوے اور
لکھا جاوے اور پڑہنے والے کی قرات اور بولنے والے کا لفظ اور حفظ کرنے والے کا
حافظہ خواہ کسطرح اسمین مختلف ہو وہ اسہی کا کلام ہی اور اُسکی ذات کی صفتون
مین سے ایک صفت ہی نہ تو نو پیدا ہی اور نہ بدلا گیا ہی اور نہ متغیر کیا گیا ہی اور نہ غیر سے مرکب ہی
اور نہ ناقص کیا گیا ہی اور نہ بنایا گیا ہی اور نہ اسمین زیادتی کی گئی ہے اُسی کی طرف
سے اترا ہی اور اُسکا حکم اُسی کی طرف لوٹیگا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہ کی حدیث مین فرمایا ہی کہ قرآن کی فضیلت تمام

الكلام كفضل الله على سائر خلقه وذلك ان القرآن الشريف
منه تبارك وتعالى خرج واليه يعود حكمه فمعناه ان
تنزيله وظهوره منه عز وجل واليه يعود حكمه الذي
هو العبادات من ادائها لامر وانتهائها النواهي لاجله
تفعل وتترك فالاحكام عائدة اليه عز وجل وقيل منه
بدئ حكما واليه يعود علما وهو كلام الله في صدور
الحافظين والسن التالفين وفي الف الكاتبين و
ملاحظة الناظرين ومصاحف اهل الاسلام والواح
الصبيان حيثما روي ووجد فمن زعم انه مخلوق
او عبارته او القراءة غير المتلو او قال لفظي بالقرآن
مخلوق فهو كافر بالله العظيم ولا يخالط ولا يواكل
ولا يناكح ولا يجاور بل يهجر ويهان ولا يصلى خلف
ولا يقبل شهادته ولا تصح ولايته في نكاح وليته
ولا يصلى عليه اذا مات فان ظفر به استتيب ثلاثا
كالمرتد فان تاب والا قتل سئل الامام احمد بن
حنبل رحمه الله عمن قال لفظي بالقرآن مخلوق فقال
كفر وقال رحمه الله فمن قال القرآن كلام الله ليس
بمخلوق والقراءة مخلوقة كفر وروي عن ابي الدرداء
رضي الله عنه انه سال النبي صلى الله عليه وسلم عن
القرآن فقال كلام الله غير مخلوق وروي عن عبد الله
ابن عبد الغفار وكان مولى لرسول الله صلى الله عليه
وسلم عتاقة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
اذا ذكر الله فقولوا كلام الله غير مخلوق فمن قال
مخلوق فهو كافر وقال الله عز وجل الا له الخلق
والامر فصل بين الخلق والامر فلو كان امره الذي
هو كن الذي به يخلق الخلق مخلوقا له كان ذلك
تكرارا لا عينا لا فائدة فيه كانه قال الا له الخلق
والخلق والله تعالى منزه عن ذلك وعن ابن مسعود
وابن عباس رضي الله عنهم انهما فسرا قوله عز و

والسنة
الخ
والكلام
بل هو
من
الله
اذا
اراد
ان
يقول
له
كن
فيكون
فقال
له
كن
فكان
اول
كلام
الله
ثم
قال
له
كن
فكان
ثاني
كلام
الله
وهكذا
الى
ما
لا
نهاية
له
فقد
ظهر
ان
كلام
الله
غير
متناه
فلا
يكون
مخلوقا
فقوله

جل قوانا عربيا غير ذي عوج انه غير مخلوق وقد هدد
الله تعالى الوليد بن المغيرة المخزومي حين سمع القرآن
قول البشر بسقر فقال إن هذا إلا سحر يؤثر إن هذا
إلا قول البشر سأصليه سقر فكل من قال القرآن
عبارة أو مخلوق أو لفظي بالقرآن مخلوق فله سقر كما
قال للوليد إلا أن يتوب وقال تعالى وإن أحد من المشركين
استجارك فأجره حتى يسمع كلام الله فلم يقل حتى يسمع كلامك يا محمد وقال تعالى إنا
أنزلناه في ليلة القدر يعني القرآن الذي هو في الصدور
والمصاحف وقال عز وجل وإذا قرئ القرآن فاستمعوا
له وأنصتوا لعلكم ترحمون وقال تعالى وقرآنا فرقناه
لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا فما سمعوا قراءة
النبي صلى الله عليه وسلم ولفظه فلفظه بالقرآن
هو القرآن ومدح الله سبحانه وتعالى الجن الذين
سمعوا قراءة النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا إنا سمعنا قرآنا
عجبا يهدي إلى الرشد الآية وقال تعالى وإذ صرفنا إليك
نفرا من الجن يستمعون القرآن وسمى الله قراءة جبريل
عليه السلام للقرآن قرآنا فقال جل وعلا لا تحرك
به لسانك لتعجل به إن علينا جمعه وقرآنه فإذا قرأناه
فاتبع قرآنه وقال تعالى فاقرءوا ما تيسر من القرآن
وأجمع المسلمون على أن من قرأ فاتحة الكتاب في
صلوة أنه قارئ كتاب الله وأن من حلف أنه لا يتكلم
فقرأ القرآن لم يحنث دل على أنه ليس بعبارة وقال
النبي صلى الله عليه وسلم في حديث معاوية بن
الحكم رضي الله عنه إن صلوتنا هذه لا يصلح فيها
شيء من كلام الآدميين إنما هي القراءة والتسبيح
والتهليل وتلاوة القرآن فأخبر أن تلاوة القرآن
هي القرآن فعلم بذلك أن التلاوة هي المتلو والله
تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم أمر المؤمنين
بالقراءة في الصلوة ونهيا عن الكلام فلو كانت قراءتنا

جل کے اس قول یعنے قرآن عربی زبان مین جس کجی والا نہین کی تفسیر کی کہ یہ غیر مخلوق
ہی اور اللہ تعالی نے ولید بن مغیرہ مخزومی کو جب سنے قرآن کو آدمی کی کلام سنکر ڈرایا
و دوزخ کے عذاب سے ڈرایا اور ولید بن مغیرہ مخزومی نے کہا یہ قرآن تو جادو ہی نقل
کیا گیا یہ تو آدمی کا قول ہے ہم اسکو دوزخ مین ڈالینگے پس جسنے کہا کہ قرآن عبارت
ہی یا مخلوق ہی یا میرا قرآن کو تلفظ کرنا مخلوق ہی تو اسکے لیے دوزخ ہی جیسا کہ
اللہ نے ولید کو فرمایا یہان تک کہ توبہ کرے اور اللہ تعالی نے فرمایا اگر مشرکون سے
کوئی تجھ سے پناہ لینا چاہی تو اُسے پناہ دے تا اللہ کی کلام سنے اللہ تعالی نے
نہین فرمایا کہ یا محمد تاکہ تیری کلام سنے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہمنے اسکو لیلۃ
القدر مین اتارا یعنے قرآن کو جو لوگون کے سینون اور مصحفون مین ہے، اور اللہ
عزوجل نے فرمایا جب قرآن پڑہا جاوے تو سنو اور خاموش ہو ہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ
اور اللہ تعالی نے فرمایا اور قرآن ہمنے جدا جدا اُتارا تاکہ تم اُسے لوگون پر آہستگی سے پڑہو
اور لوگون نے تو صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور آپکے لفظ سُنے پس جن لفظون سے
آپنے قرآن پڑہا وہی قرآن ہی اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اُن جنون کی جنہون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن سُنی تعریف کی (جو یہ ہی) اور جنون نے کہا ہمنے قرآن عجب سُنا
جو ہدایت کی طرف راہ دیکھتا ہی آخر آیت تک اور اللہ تعالی نے فرمایا ہمنے جنون
کی ایک جماعت (یا محمد) تیری طرف پھیری جو قرآن سنتے ہین اور اللہ تعالی نے
جبریل علیہ السلام کی قرأت کا نام قرآن کہا پھر اللہ بزرگ و بلند نے فرمایا یا محمد
اپنی زبان کو قرآن کی پڑہنے مین جلدی کر تیکے لیے نہ ہلا تیرے سینے مین اسکا اکٹھا کرنا
اور تیری زبان سے پڑہانا ہمارے ذمہ ہے پھر جب ہم اُسے پڑہین تو اُسکے پڑہنے کی پیروی
کر، اور اللہ تعالی نے فرمایا پس پڑہو قرآن سے جو آسان ہو اور مسلمانون نے اسپر اجماع
کیا ہی کہ جو شخص اپنی نماز مین سورہ فاتحہ پڑہ لی تو وہ اللہ کی کتاب کا پڑہنے والا ہے
اور جسنے قسم کہائی کہ مین کلام نہین کرونگا پھر اُسنے قرآن پڑہا تو وہ حانث
نہ ہوگا پس اس بیان سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن عبارت نہین ہے، اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کی حدیث مین فرمایا کہ ہماری اس نماز
مین آدمیون کی کلام کرنا اچھا نہین سوائے اسکے نہین کہ یہ نماز قرأت ہے
اور تسبیح ہی اور تہلیل ہے اور تلاوت قرآن ہی پس اس حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس امر کی خبر دی کہ قرآن کی تلاوت قرآن ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ
تلاوت بھی متلو ہی ہو اور اللہ تعالی اور اسکے رسول نے مومنون کو نماز مین قرأت
پڑہنے کا حکم دیا ہی اور کلام کرنے سے منع کیا ہی پس اگر ہماری قرأت ہماری کلام ہو

كَلَامُنَا لَا كَلَامَ اللّٰهِ لَكُنَّا مُرْتَكِبِيْنَ لِلنَّهْيِ فِي الصَّلٰوةِ

فصل وَنَعْتَقِدُ اَنَّ الْقُرْاٰنَ حُرُوْفٌ مَفْهُوْمَةٌ وَاَصْوَاتٌ مَسْمُوْعَةٌ لِاَنَّ بِهَا يَصِيْرُ الْاٰخَرُ مُتَكَلِّمًا نَاطِقًا وَكَلَامُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنْفَكُّ عَنْ ذٰلِكَ فَمَنْ جَحَدَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَابَرَ حِسَّهٗ وَعَمِيَتْ بَصِيْرَتُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الٓمّٓ ذٰلِكَ حٰمٓ طٰسٓمٓ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتٰبِ فَقَدْ ذَكَرَ حُرُوْفًا وَكَنٰى عَنْهَا بِالْكِتَابِ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ فَاَثْبَتَ لِنَفْسِهٖ كَلِمَاتٍ مُتَعَدِّدَةً غَيْرَ مُتَنَاهِيَةِ الْاَعْدَادِ وَكَذٰلِكَ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّكُمْ تُؤْجَرُوْنَ عَلَيْهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اَمَا اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ عَشْرٌ وَّلَامٌ عَشْرٌ وَّمِيْمٌ عَشْرٌ فَذٰلِكَ ثَلَاثُوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ وَقَالَ تَعَالٰى فِيْ حَقِّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰى وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا وَقَالَ تَعَالٰى لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِيْ كُلُّ هٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا صَوْتًا وَكَيْفَ يُمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا النِّدَاءُ وَهٰذَا الْاِسْمُ وَالصِّفَةُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دُوْنَ غَيْرِهٖ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَسَائِرِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَاْتِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ فَيَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ طَيِّبٍ ذَلِيْقٍ فَيَقُوْلُ وَهُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ اَنَا الْمَلِكُ فَيَقُوْلُ مَا اَنْصَتَّ لَكُمْ مُنْذُ خَلَقْتُكُمْ اَرٰى اَعْمَالَكُمْ وَاَسْمَعُ اَقْوَالَكُمْ وَاِنَّمَا هِيَ صَحَائِفُكُمْ تُقْرَاُ عَلَيْكُمْ فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ

اللہ کی کلام نہ ہوتی تو ضرور ہم نمازین (قرأت پڑھنے کے وقت) نہی کے مرتکب ہوتے

فصل اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ قرآن حرف ہین سمجھے ہوئے اور آوازین ہین سُنی گئین کیونکہ گونگا اور خاموش رہنے والا ان سے کلام کرنیوالا بولنے والا ہو جاتا ہی اور اللہ عزوجل کی کلام اس سے جدا نہین ہوتی پس جو اُسکا انکار کرے تو بیشک اُسکی حس نے مکابرہ کیا اور اُسکی بصیرت اندھی ہو گئی اللہ عزوجل نے فرمایا الٓمّٓ ذٰلِكَ حٰمٓ طٰسٓمٓ یہ کتاب کی آیتین ہین تو اللہ تعالی نے حروف کو ذکر فرمایا اور اُنکے بغیر قرآن سے کی (اللہ تعالی نے فرمایا) اور اگر زمین کے درخت قلمین ہون اور دریا سیاہی ہون اسکے پیچھے سات دریا اور ہون تو بھی خدا کی باتین ختم نہ ہون پس اللہ تعالی نے اپنے لیے بے شمار کلمے ثابت کیے اور اسی طرح فرمایا (یا محمد) تو کہہ کہ اگر دریا میرے رب کے کلمات لکھنے کے لیے سیاہی ہون تو ضرور دریا ختم ہو جاوین پہلے اس سے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہون اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھو کیونکہ تم ہر ایک حرف کے بدلے دس نیکیون کا ثواب دیے جاتے ہو سُن لو مین یہ نہین کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہی ولیکن الف کے بدلے دس نیکیان ہین اور لام کے بدلے دس نیکیان ہین اور میم کے بدلے دس نیکیان ہین پس تیس نیکیان ہوئین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سات قرأت پر اتارا گیا ہی جو سب شافی ہین اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے حق مین فرمایا اور جب تیرے رب نے موسے کو پکارا اور ہمنے اوسکو طور کے داہنی طرف سے پکارا اور ہمنے اُسے راز کہنے کے لیے قریب کیا اور اللہ نے موسی علیہ السلام کے لیے فرمایا تحقیق مین اللہ ہون مجھ میرے کوئی معبود برحق نہین پس میری ہی عبادت کر یہ سب کلمات صوت ہی ہین اور اس اسم اور اس صفت کا اللہ عزوجل کے سوا فرشتون یا باقی مخلوقات مین سے کسی دوسرے کے لیے ہونا درست نہین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل بادلون کے سایے مین تشریف لاویگا اور بڑی فصیح کلام سے متکلم ہوگا اور فرماویگا اور وہ سب کلام کرنیوالون سے سچا ہی تو فرمائیگا چپ ہو پس مین بہت مدت تمہارے لیے چپ رہا جب سے میںنے تم کو پیدا کیا تمہارے اعمال دیکھتا رہا اور تمہاری باتین سنتا رہا سوای اسکے نہین کہ یہ تمہاری اعمال نامے ہین تمپر پڑھے جاتے ہین پس جو شخص بہتری پاوے وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو سوائے اسکے کچھ پاوے وہ کسیکو ملامت نہ کرے

إِلَّا نَفْسَهُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْشُرُ اللهُ سُبْحَانَهُ
الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا
يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الدَّيَّانُ وَرَوَاهُ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ
مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا تَكَلَّمَ
الْوَحْيُ سَمِعَ صَوْتَهُ أَهْلُ السَّمَاءِ فَيَخِرُّونَ سُجَّدًا حَتَّى
إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ سَكَنَ عَنْ قُلُوبِهِمْ نَادَى
أَهْلُ السَّمَاءِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ قَالَ كَذَا وَكَذَا
يَعْنِي ذَكَرَ الْوَحْيَ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
إِذَا تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ صَوْتًا كَصَوْتِ
الْحَدِيدِ إِذَا وَقَعَ عَلَى الصَّفَا فَيَخِرُّونَ لَهُ سُجَّدًا
فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ قَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ
لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ شَبَّهْتَ صَوْتَ رَبِّكَ حِينَ
كَلَّمَكَ مِنْ هَذَا الْخَلْقِ قَالَ شَبَّهْتُ صَوْتَ رَبِّي بِصَوْتِ
الرَّعْدِ حِينَ لَا يُرَجِّعُ وَهَذِهِ الْآيَاتُ وَالْأَخْبَارُ تَدُلُّ
عَلَى أَنَّ كَلَامَ اللهِ صَوْتٌ لَا كَصَوْتِ الْآدَمِيِّينَ
كَمَا أَنَّ عِلْمَهُ وَقُدْرَتَهُ وَبَقِيَّةَ صِفَاتِهِ لَا تُشْبِهُ
صِفَاتِ الْآدَمِيِّينَ كَذَلِكَ صَوْتُهُ وَقَدْ نَصَّ الْإِمَامُ
أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى إِثْبَاتِ الصَّوْتِ فِي رِوَايَةِ
جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَصْحَابِ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
خِلَافَ مَا قَالَتِ الْأَشْعَرِيَّةُ مِنْ أَنَّ كَلَامَ اللهِ مَعْنًى
قَائِمٌ بِنَفْسِ اللهِ حَسِيبُ كُلِّ مُبْتَدِعٍ ضَالٍّ مُضِلٍّ
وَاللهُ سُبْحَانَهُ لَمْ يَزَلْ مُتَكَلِّمًا وَقَدْ أَحَاطَ كَلَامُهُ
بِجَمِيعِ مَعَانِي الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَالْإِخْبَارِ وَقَالَ أَبُو خَيْثَمَةَ
رَحِمَهُ اللهُ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى مُتَوَاصِلٌ لَا سُكُوتَ

مگر اپنے نفس کو ملامت کرے اور بخاری رح نے اپنی صحیح مین اپنے استاد عبد اللہ
بن انس رض سے روایت کی انہون نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ اللہ تعالی (قیامت کے دن) بندونکو (میدان حشر مین) کہڑا کریگا
اور انکو ایسے آواز سے پکاریگا جسے دور کے لوگ ایسا ہی سنین گے جیسے
قریب کے سنینگے (فرماویگا) مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون اور عبد الرحمن
بن محمد محاربی سے روایت ہے وہ اعمش سے روایت کرتے ہین وہ مسلم بن مسروق
سے وہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہون نے کہا جب اللہ صاحب
کلام کرتا ہے تو اسکی آواز سب آسمان والے سنتے ہین پس سب کے سب گہبرا کر
سجدہ مین گر پڑتے ہین یہان تک کہ جب انکے دل سے گہبراہٹ دور کیجاتی
ہے تو آسمان والے آپسمین ایک دوسرے سے پوچھتے ہین تمہارے رب نے کیا کہا
کہتے ہین سچ فرمایا یہ اور یہ یعنے وحی کا ذکر اور عبد اللہ بن حارث ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین انہون نے کہا اللہ تبارک و تعالی
جب کسی امر کی وحی کرتا ہے تو آسمان والے آواز سنتے ہین ایسی جیسے
لوہے کی آواز جب وہ پتھر پر پڑے پس سب گہبرا کر سجدے مین گر پڑتے ہین
پھر جب انکے دل سے گہبراہٹ دور ہوتی ہے تو آپس مین کہتے ہین
تمہارے رب نے کیا فرمایا کہتے ہین سچ فرمایا اور وہ بلند بڑا ہے محمد بن کعب
نے کہا بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کو کہا جب اللہ تعالی آپکے ساتھ
کلام کی تو آپنے اپنے رب کی آواز کو اس مخلوق مین سے کس چیز سے تشبیہ
دی موسے نے کہا مینے اپنے رب کی آواز کو رعد کی آواز سے تشبیہ دی جب
وہ واپس نہین ہوتی اور یہ آیتین اور حدیثین اس امر پر دلالت کرتی
ہین کہ اللہ کی کلام آواز ہے لیکن آدمیون کی آواز کی طرح نہین ہے
جیسے اسکا علم اور اسکی قدرت اور اسکی باقی صفات آدمیون کی صفات سے مشابہ
نہین ہین اسیطرح اسکی آواز بھی اور آواز کے ثابت کرنے کو لیکر امام احمد رح
نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک جماعت کی روایت مین تصریح
کی ہے برخلاف اس قول کے جسکے اشعریہ قائل ہین کہ اللہ کی کلام معنی
ہین اور قائم بنفسہ مین اور اللہ ہر ایک بدعت نکالنے والے گمراہ گمراہ
کرنے والے کا حساب کرنے والا ہے اور اللہ سبحانہ بمشیتہ سے متکلم ہے اور
اسکی کلام نے تمام امر اور نہی اور خبرون کے معنون کو گھیر لیا ہے اور ابن
خزیمہ رحمہ اللہ نے کہا اسکی کلام لگاتار ہے اس مین سکوت

وَلَا صَمْتَ وَقِيلَ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ هَلْ يَجُوزُ اَنْ
تَقُولَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُتَكَلِّمٌ وَيَجُوزُ عَلَيْهِ السُّكُوتُ فَقَالَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ نَقُولُ فِي الْجُمْلَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَزَلْ مُتَكَلِّمًا
وَلَوْ وَرَدَ الْخَبَرُ بِاَنَّهُ سَكَتَ لَقُلْنَا بِهِ وَلٰكِنَّا نَقُولُ اِنَّهُ
مُتَكَلِّمٌ كَيْفَ شَاءَ بِلَا كَيْفٍ وَلَا تَشْبِيهٍ **فَصْلٌ**
وَكَذٰلِكَ حُرُوفُ الْمُعْجَمِ غَيْرُ مَخْلُوقَةٍ وَسَوَاءٌ كَانَ ذٰلِكَ
فِي كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ فِي كَلَامِ الْاٰدَمِيِّينَ وَقَدِ ادَّعٰى
قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّهَا قَدِيمَةٌ فِي الْقُرْاٰنِ الشَّرِيفِ
مُحْدَثَةٌ فِي غَيْرِهِ وَهٰذَا خَطَاٌ مِنْهُمْ بَلِ الْقَوْلُ السَّدِيدُ
هُوَ الْاَوَّلُ مِنْ مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ بِلَا فَرْقٍ لِقَوْلِهِ
تَعَالٰى اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ وَ
هِيَ حَرْفَانِ فَلَوْ كَانَتْ كُنْ مَخْلُوقَةً لَاحْتَاجَتْ اِلٰى كُنْ
اُخْرٰى خُلِقَ بِهَا اِلٰى مَا لَا نِهَايَةَ لَهُ وَقَدْ تَقَدَّمَتْ
اَدِلَّةٌ كَثِيرَةٌ مِنَ الْاٰيَاتِ فَلَا نُعِيدُهَا وَاَمَّا مِنَ السُّنَّةِ
فَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَمَّا سَاَلَ عَنْ اَبَتْ ثَ اِلٰى اٰخِرِ
الْحُرُوفِ فَقَالَ الْاَلِفُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الَّذِي هُوَ اللّٰهُ
وَالْبَاءُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الَّذِي هُوَ الْبَارِئُ وَالتَّاءُ مِنِ اسْمِ
اللّٰهِ الَّذِي هُوَ التَّكْبِيرُ وَالثَّاءُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الَّذِي هُوَ
الْبَاعِثُ وَالْوَارِثُ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى اٰخِرِهَا فَذَكَرَ اَنَّهَا كُلَّهَا
مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ وَاَسْمَاءُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ مَخْلُوقَةٍ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ
كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ لَمَّا سَاَلَهُ عَنْ مَعْنٰى اَبْجَدَ هَوَّزَ حُطِّيَ اِلٰى
اٰخِرِهَا يَا عَلِيُّ اَلَا اُعَرِّفُكَ تَفْسِيرَ اَبْجَدَ اَلْاَلِفُ مِنِ اسْمِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ اللّٰهُ وَالْبَاءُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الَّذِي
هُوَ الْبَارِئُ وَالْجِيمُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الَّذِي هُوَ الْجَلِيلُ اِلٰى
اٰخِرِهَا فَذَكَرَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا مِنْ اَسْمَاءِ
اللّٰهِ وَهِيَ فِي كَلَامِ الْاٰدَمِيِّينَ وَقَدْ نَصَّ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلٰى قِدَمِ حُرُوفِ الْهِجَاءِ فَقَالَ فِي رِسَالَتِهِ

اور خاموشی نہیں اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو کہا گیا کہ کیا یہ کہنا جائز
ہے کہ اللہ تعالیٰ متکلم ہے اور اسکا خاموش ہونا جائز ہے تو انہوں نے
کہا ہم اجمال طور پر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے متکلم ہے اور اگر اسکے
سکوت میں کوئی حدیث ثابت ہوتی تو البتہ ہم بھی اسکے قائل ہوتے
لیکن ہم تو یوں کہتے ہیں کہ وہ متکلم ہے جسطرح چاہے بلا کیف و بلا شبہ **فصل**
اور اسیطرح حروف معجم بھی غیر مخلوق ہیں خواہ یہ حروف خدا کی کلام میں
ہوں خواہ آدمیوں کی کلام میں اور اہل سنت کی ایک جماعت نے دعویٰ کیا
ہے کہ یہ حروف خدا کی کلام میں قدیم ہیں اور آدمیوں کی کلام میں محدث
ہیں اور یہ انکی غلطی ہے بلکہ پختہ قول اہل سنت کو مذہب کا بلا فرق وہی
پہلا ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ اسکا حکم جب کسی
چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو یہ فرماتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے اور
وہ کن دو حرف ہیں پس اگر کن مخلوق ہوتا تو ایک اور کن کا محتاج
ہوتا جس سے یہ کن پیدا کیا جاتا اور یہ سلسلہ بالا نہایت تک چلا
جاتا اور قرآن کی آیتوں سے بہت سی دلیلیں گذر چکی ہیں ہم انہیں
دوبارہ ذکر نہیں کرتے لیکن حدیث پس وہ یہ ہے جو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے عثمان بن عفان کو فرمایا جب انہوں
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آ ب ت ث آخر حرفوں تک
پوچھا تو آپ نے فرمایا الف خدا کے نام اللہ سے ماخوذ ہے اور با اللہ کے
نام البارئ سے ماخوذ ہے اور تا اللہ کے نام التکبر سے اور ثا اللہ کے
نام الباعث اور الوارث سے ماخوذ ہے اسی طرح آخر تک پس آپ نے
ذکر کیا کہ یہ سب حروف اللہ کے ناموں اور اسکی صفتوں سے ماخوذ ہیں
اور اللہ عزوجل کے نام غیر مخلوق ہیں (لہذا یہ حروف بھی غیر مخلوق
ہونگے) اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث
میں فرمایا جب حضرت علی رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابجد ہوز
حطی آخر تک کے معنے پوچھے (فرمایا) اے علی کیا تو ابجد کی تفسیر نہیں جانتا
الف اللہ عزوجل کے نام اللہ سے ماخوذ ہے اور با اللہ کے نام البارئ اور میم اللہ کے
نام الجلیل سے ماخوذ ہے آخر تک پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ یہ حروف
اللہ کے ناموں میں سے ہیں اور وہ آدمیوں کی کلام میں ہیں اور امام احمد
حنبل رحمہ اللہ نے حروف ہجا کے قدیم ہونے پر تصریح کی ہے اور اپنی رسالہ میں

إِلَى أَهْلِ نَيْسَابُورَ وَجُرْجَانَ وَمَنْ قَالَ إِنَّ حُرُوفَ التَّهَجِّي
مُحْدَثَةٌ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللهِ وَمَنْ حَكَمَ أَنَّ ذٰلِكَ مَخْلُوقٌ
فَقَدْ جَعَلَ الْقُرْآنَ مَخْلُوقًا وَلَمَّا قِيلَ لَهُ رَحِمَهُ اللهُ إِنَّ
فُلَانًا يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ الْحُرُوفَ انْضَجَعَتِ
اللَّامُ وَانْتَصَبَتِ الْأَلِفُ فَقَالَتْ لَا أَسْجُدُ حَتَّى آمُرَ فَقَالَ
أَحْمَدُ هٰذَا الْكُفْرُ مِمَّنْ قَالَهُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ
لَا تَقُولُوا إِنَّ الْحُرُوفَ مُحْدَثَةٌ فَإِنَّ الْيَهُودَ أَوَّلَ مَا هَلَكَتْ بِهٰذَا
وَمَنْ قَالَ بِحُدُوثِ حَرْفٍ مِنَ الْحُرُوفِ فَقَدْ قَالَ بِحُدُوثِ
الْقُرْآنِ وَلِأَنَّهُ لَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ يُقَالَ هِيَ قَدِيمَةٌ فِي الْقُرْآنِ
فَوَجَبَ أَنْ تَكُونَ قَدِيمَةً فِي غَيْرِهِ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ
الشَّيْءُ الْوَاحِدُ قَدِيمًا وَهُوَ بِعَيْنِهِ مُحْدَثٌ فَإِنْ قَالَ
هِيَ مُحْدَثَةٌ فِي الْقُرْآنِ فَقَدْ تَقَدَّمَتِ الْأَدِلَّةُ عَلَى
قِدَمِهَا فِي الْقُرْآنِ
. . . فَإِذَا ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي الْقُرْآنِ فَكَذٰلِكَ فِي غَيْرِهِ فَإِنَّ
قَالُوا فَهٰذَا يُفْضِي إِلَى جَمِيعِ الْكَلَامِ أَنْ يَكُونَ قَدِيمًا قِيلَ
يَلْزَمُ الْقُرْآنَ لِمَا لَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ فِيهِ كَذٰلِكَ فِي حُرُوفِ الْهِجَاءِ

فَصْلٌ وَنَعْتَقِدُ أَنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ
اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَذٰلِكَ مَرْوِيٌّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ
اسْمًا وَمِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ
جَمِيعُهَا فِي الْقُرْآنِ فِي سُوَرٍ مُتَفَرِّقَةٍ مِنْهَا خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ فِي
الْفَاتِحَةِ وَهِيَ يَا اللهُ يَا رَبِّ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا مَلِكُ
وَفِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ سِتَّةٌ وَعِشْرُونَ اسْمًا يَا مُحِيطُ يَا قَدِيرُ
يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا تَوَّابُ يَا بَصِيرُ يَا وَاسِعُ يَا بَدِيعُ
يَا رَءُوفُ يَا شَاكِرُ يَا اللهُ يَا وَاحِدُ يَا غَفُورُ يَا حَكِيمُ
يَا قَابِضُ يَا بَاسِطُ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ
يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا وَلِيُّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيدُ وَفِي الْعِمْرَانِ
أَرْبَعَةُ أَسْمَاءٍ يَا قَائِمُ يَا وَهَّابُ يَا سَمِيعُ
يَا خَبِيرُ وَفِي سُورَةِ النِّسَاءِ سِتَّةُ أَسْمَاءٍ

جونیسابور اور جرجان والون کی طرف لکھا فرمایا کہ جو شخص کہے کہ حروف تہجی محدث
ہین تو وہ کافر باللہ ہے اور جسنے ان حروف کے مخلوق ہونیکا حکم کیا تو گویا
اُسنے قرآن ہی کو مخلوق ٹہیرایا اور جب امام احمد رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ فلان شخص
کہتا ہے کہ جب اللہ تعالی نے حرف پیدا کیے تو لام لیٹ گیا اور الف کہڑا
ہوگیا اور کہنے لگا کہ جب تک مجھکو حکم نہ ہوگا مین سجدہ نہ کرونگا تو امام
نے جواب دیا کہ یہ کہنے والے کا کفر ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نہ کہو کہ
حروف حادث ہین کیونکہ یہود پہلے اسی سے ہلاک ہوئے اور جسنے حرفون مین
سے کسی حرف کو بھی حادث کہا تو بیشک اُسنے قرآن کو حادث کہا اور یہی
اُنکے قدیم ہونے کی دلیل ہے کیا تو کہا جاویگا کہ یہ حروف قرآن مین قدیم ہین
پس واجب ہے کہ قرآن کو سوا دوسری چیزون مین بھی قدیم ہون کیونکہ یہ جائز نہین
کہ ایک چیز قدیم ہو اور بعینہ وہی چیز محدث ہو اور اگر کہے کہ وہ قرآن مین محدث ہین
تو سابقا قرآن مین اُنکے قدیم ہونیکے دلائل گذر چکے ہین پس جب قرآن مین اُنکا
قدیم ہونا ثابت ہوچکا تو اسیطرح قرآن کے سوا دوسری چیزون مین بھی قدیم ہونگے
اور اگر کہین کہ اُنکے قدیم ہونے سے لازم آتا ہے کہ سب کلامین قدیم ہون تو جواب
دیا جاویگا کہ سب کلامین قرآن ہی ہو جاوین حروف ہجا کا بھی یہی حال ہے

فصل اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ اللہ عزوجل کے ننانوین نام ہین جو
شخص اُنکو یاد کریگا جنت مین جائیگا اور یہ ابوہریرہؓ سے مروی ہے انہون نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا اللہ تعالی کے ننانوین نام
ہین یا ایک کم سو ہین (اختلاف روایت) جو شخص اُنکو یاد کرے وہ جنت
مین جاویگا اور وہ نام سب کے سب قرآن مجید مین متفرق سورتون مین ہین
اُن مین سے پانچ نام سورۂ فاتحہ مین ہین اور وہ یہ ہین ای معبود اے
پروردگار ای بڑی مہربانی کرنے والے ای بخشنے والے ای مالک اور سورۂ بقرہ
مین چھبیس نام ہین ای سب کے گھیرنے والے ای قدرت والے ای جاننے والے ای توبہ قبول
کرنیوالے ای دیکھنے والے ای فراخی کرنیوالے ای پیدا کرنیوالے ای بہت رحم کرنیوالے ای موجد
ای معبود ای اکیلے ای بخشنے والے ای حکمتون والے ای قبض کرنیوالے ای کہولنیوالے
ای وفات کرنیکے سوا کوئی معبود برحق نہین ای قائم رکھنیوالے ای بلندی والے
ای بزرگ ای دوست ای بے پرواہ ای سراہے گئے اور سورۂ آل عمران مین چار نام
ہین ای قائم رہنے والے ای بلا عوض بہت بخشنے والے ای جلدی کرنے
والے ای خبر رکھنے والے ۔ اور سورۂ نسا مین چھ نام ہین ۔

يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا شَهِيدُ يَا غَفُورُ يَا مُقِيتُ
يَا وَكِيلُ وَفِي الْاَنْعَامِ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ يَا فَاطِرُ يَا قَاهِرُ
يَا قَادِرُ يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ وَفِي الْاَعْرَافِ اِسْمَانِ يَا
مُحْيِي يَا مُمِيتُ وَفِي الْاَنْفَالِ اِسْمَانِ يَا نِعْمَ الْمَوْلٰى
يَا نِعْمَ النَّصِيرُ وَفِي هُودٍ سَبْعَةُ اَسْمَاءٍ يَا حَفِيظُ يَا
رَقِيبُ يَا مَجِيدُ يَا قَوِيُّ يَا مُجِيبُ يَا وَدُودُ يَا فَعَّالٌ
وَفِي الرَّعْدِ اِسْمَانِ يَا كَبِيرُ يَا مُتَعَالُ وَفِي اِبْرَاهِيمَ
اِسْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ يَا مَنَّانُ وَفِي الْحِجْرِ اِسْمٌ وَاحِدٌ
وَهُوَ يَا خَلَّاقُ وَفِي النَّحْلِ اِسْمٌ يَا بَاعِثُ وَفِي مَرْيَمَ
اِسْمَانِ يَا صَادِقُ يَا وَارِثُ وَفِي الْمُؤْمِنُونَ اِسْمٌ
يَا كَرِيمُ وَفِي النُّورِ ثَلٰثَةُ اَسْمَاءٍ يَا حَقُّ يَا مُبِينُ
يَا نُورُ وَفِي الْفُرْقَانِ يَا هَادِي وَفِي سَبَا يَا فَتَّاحُ
وَفِي الْمُؤْمِنِ اَرْبَعَةُ اَسْمَاءٍ يَا غَافِرُ يَا قَابِلُ يَا شَدِيدَ
يَا ذَا الطَّوْلِ فِي الذَّارِيٰتِ ثَلٰثَةُ اَسْمَاءٍ يَا رَزَّاقُ
يَا ذَا الْقُوَّةِ يَا مَتِينُ وَفِي الطُّورِ يَا مَنَّانُ وَ
فِي اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ يَا مُقْتَدِرُ وَفِي الرَّحْمٰنِ يَا
بَاقِي يَا ذَا الْجَلَالِ يَا ذَا الْاِكْرَامِ وَفِي الْحَدِيدِ
اَرْبَعَةٌ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ وَفِي الْحَشْرِ
عَشَرَةُ اَسْمَاءٍ يَا قُدُّوسُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا
مُهَيْمِنُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَا
بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ وَفِي الْبُرُوجِ يَا مُبْدِئُ يَا
مُعِيدُ وَفِي قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ
هٰكَذَا ذَكَرَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ اَحْمَدَ اَسْمَاءً زَوَائِدَ عَلٰى هٰذِهِ وَهِيَ
يَا مُجِيبُ يَا ظَاهِرُ يَا فَاصِلُ يَا فَالِقُ يَا رَقِيبُ
يَا مَاجِدُ يَا جَوَادُ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ وَذَكَرَ اَبُو بَكْرٍ
النَّقَّاشُ فِي كِتَابِ تَفْسِيرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الصَّادِقَ اَنَّهُ قَدْ
قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ ثَلٰثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ اِسْمًا وَرَوٰى

اے نگہبان سے حساب کرنیوالے اے حاضر ہونیوالے اے بخشنے والے اے روزی
دینے والے اے کارساز اور سورہ انعام مین پانچ نام ہین اے بے نمونہ پیدا کرنیوالے
اے غالب سے اقدرت والے اے باریک دیکھنے والے اے خبر رکھنے والے اور سورہ اعراف مین
دو نام ہین سے زندہ کرنیوالے اے مارنیوالے اور سورہ انفال مین دو نام ہین سے اچھے
اے اچھے مددگار اور سورہ ہود مین سات نام ہین اے نگاہ رکھنے والے اے نگہبان
اے بزرگی والے اے قوت والے اے قبول کرنیوالے اے بڑی دوستی کرنیوالے اے ہر
کام کے کرنیوالے اور سورہ رعد مین دو نام ہین سے اے بڑائی والے اے بزرگ اور سورہ
ابراہیم مین ایک ہی نام ہے اور وہ یہ ہے اے احسان کرنیوالے اور سورہ حجر مین ایک
نام ہے اور وہ یہ ہے اے پیدا کرنیوالے اور سورہ نحل مین ایک نام ہے اے اٹھانیوالے اور
سورہ مریم مین دو نام ہین سے اے سچ کہنے والے اے وارث اور سورہ مومنون مین ایک
نام ہے اے بخشش کرنیوالے اور سورہ نور مین تین نام ہین اے سچے اے پکے اے نور
اور سورہ فرقان مین (ایک نام ہے) اے ہدایت کرنیوالے اور سورہ سبا مین ایک
اے کھولنے والے اور سورہ مومن مین چار نام ہین اے بخشنے والے اے قبول کرنیوالے
اے سختی کرنیوالے اے قوت والے اور سورہ ذاریات مین تین نام ہین سے اے روزی دینے
والے اے قوت والے اے پکے اور سورہ طور مین (ایک) اے احسان کرنیوالے
اور سورہ اقترب الساعۃ مین (ایک) اے بہت قدرت والے اور سورہ رحمٰن مین
(تین) اے باقی رہنے والے اے بزرگی والے اے صاحب بخشش کے اور سورہ حدید
مین چار نام ہین سے سب سے پہلے اور سب سے پیچھے رہنے والے اے ظاہر اے باطن اور سورہ
حشر مین دس نام ہین سے بڑی پاک سے سلامتی والے اے امن دینے والے اے
نگہبان سے غالب سے زبردست اے بڑائی والے اے بنانیوالے اے پیدا کرنیوالے
اے صورتین بنانیوالے اور سورہ بروج مین (دو) اے پہلی دفعہ پیدا کرنیوالے اے
دوبارہ پیدا کرنیوالے اور قل ہو اللہ احد مین (دو) اے اکیلے اے بے پرواہ
سفیان بن عیینہ نے اسی طرح بیان کیا اور احمد بن عبداللہ نے کئی نام اس سے زیادہ
بیان کیے اور وہ یہ ہین اے قبول کرنے والے اے غالب سے جدا کرنیوالے اے
پہاڑنے والے اے نگہبان اے بزرگی والے اے بخشش کرنے والے اے
سب حکم کرنے والون مین سے بڑے حکم کرنے والے اور ابو بکر نقاش
نے ناموں اور صفتون کی تفسیر کی کتاب مین جعفر بن محمد یعنی
جعفر صادق سے بیان کیا انہون نے فرمایا
کہ اللہ تعالے کے تین سو ساٹھ نام ہین اور

ایضاً عن غیرہ مائۃ واربعۃ عشر اسماً وکل ذلک محمول
علی انہم وجدوا فی القرآن اسماء مکررۃ فعدوھا اسماً و
الصحیح ما ذکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **فصل**
ونعتقد ان الایمان قول باللسان ومعرفۃ بالجنان وعمل
بالارکان یزید بالطاعۃ وینقص بالعصیان ویقوی
بالعلم ویضعف بالجھل وبالتوفیق یقع کما قال اللہ
عزوجل فاما الذین امنوا فزادتھم ایماناً وھم یستبشرون
وما جاز علیہ الزیادۃ جاز علیہ النقصان وقال اللہ تعالیٰ
واذا تلیت علیھم ایتہ زادتھم ایماناً وقولہ عزوجل
لیستیقن الذین اوتوا الکتب ویزداد الذین امنوا
ایماناً ومما روی عن ابن عباس وابی ھریرۃ وابی الدرداء
انھم قالوا الایمان یزید وینقص وغیر ذلک مما یطول
شرحہ وقد انکرت الامۃ زیادۃ الایمان و
نقصانہ وھو فی اللغۃ تصدیق لقلب المتضمن للعلم
بالمصدق بہ وھو فی الشریعۃ التصدیق وھو العلم
باللہ وصفاتہ مع جمیع الطاعات الواجبات منھا
والنوافل واجتناب الزلات والمعاصی فیجوز ان
یقال الایمان ھو الدین والشریعۃ والملۃ لان
الدین ھو ما یدان بہ من الطاعات مع اجتناب
المحظورات والمحرمات وذلک ھو صفۃ الایمان فاما
الاسلام فھو من جملۃ الایمان وکل ایمان اسلام و
لیس کل اسلام ایماناً لان الاسلام ھو بمعنی الاستسلام
والانقیاد وکل مؤمن مستسلم منقاد للہ تعالیٰ فلیس
کل مسلم مؤمناً باللہ لانہ قد یسلم مخافۃ السیف
فالایمان اسم یتناول مسمیات کثیرۃ افعالاً واقوالاً
فیعم جمیع الطاعات والاسلام عبارۃ عن الشہادتین
مع طمانینۃ القلب والعبادات الخمس وقد اطلق الامام
احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان الایمان غیر الاسلام
فذھب الی الحدیث المروی عن عبد اللہ بن عمر رض

اُنکے سوا کسی اور سے مروی ہے کہ ایک سو چودہ نام ہین اور یہ سب اتنین اس
امر پر محمول ہین کہ اُنہون نے قرآن مجید مین ایک ایک نام کو کئی کئی دفعہ پایا تو
اُنہون نے ہر ایک نام کو علیحدہ شمار کیا اور اینمین صحیح وہ ہے جو ابوہریرہ رض سے بیان کیا
گیا ہے **فصل** اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے اور دل سے سچا جاننے
اور ارکان سے عمل کرنے کا نام ہے اور وہ عبادت سے بڑہتا ہے اور گناہ سے گھٹتا ہے اور علم سے
قوی ہوتا ہے اور جہالت سے ضعیف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے واقع ہوتا ہے
جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا پس جو لوگ ایمان لائے پس اُنکو زیادہ کیا ایمان اور وہ
خوش ہوتے ہین اور جسکا بڑہنا جائز ہے اُسکا گھٹنا بھی جائز ہے اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا جب اُنپر اُسکی آیتین پڑہی جاتی ہین تو اُنکو ایمان مین بڑہ زیادہ کرتی ہین اور اللہ
عزوجل نے فرمایا تاکہ وہ لوگ یقین کرین جو کتاب دیے گئے ہین اور جو لوگ ایمان
لائے ہین وہ ایمان مین زیادہ ہون اور اس امر کی وہ روایت بھی دلیل ہے جو حضرت
ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابودرداء سے مروی ہے اُنہون نے کہا کہ ایمان بڑہتا ہے اور گھٹتا
ہے اور اسکے سوا بہت سی روایتین ہین جنکا بیان لمبا ہوجاتا ہے اور ابوالحسن اشعری
کے پیرووں نے ایمان کے بڑہنے اور گھٹنے کا انکار کیا ہے اور لغت مین ایمان دل سے
یقین کرنے کا نام ہے جو یقین کیگئی چیز کے جاننے کو شامل ہے اور ایمان شرع مین
یقین کرنے کا نام ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور اُسکی صفتون کو جاننا ہے باوجودیکہ کہ تمام
عبادتون واجبات اور نوافل کو بجالایا جاوے اور غلطیون اور گناہون
سے بچا جاوے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ ایمان دین اور شریعت اور ملت بھی ہے
کیونکہ دین وہی ہے جس سے عبادتون مین تابعداری کی جاوے اور اسکے ساتھ ممنوعات
اور محرمات سے بچا جاوے اور یہی ایمان کی صفت ہے اور اسلام بھی ایمان ہے اور ہر
ایمان اسلام ہے اور ہر اسلام ایمان نہین کیونکہ اسلام کا معنے قبول کرنا اور جھکنا ہے
اور ہر مومن قبول کرنیوالا اللہ تعالےٰ کے آگے جھکنے والا تو ہوتا ہے لیکن ہر ایک قبول
کرنے والا اللہ کے ساتھ ایمان سے کہنے والا نہین ہوتا کیونکہ کبھی صرف تلوار کے خوف
سے اسلام لاتا ہے پس ایمان نام ہے جو ہیبت سے معنون فعلون اور قولون کو
شامل ہے اور وہ سب عبادتون کو گھیرتا ہے اور اسلام شہادتین اور
تسلی دل کے ساتھ کہنے کو اور پانچون عبادتون کو کہتے ہین اور امام احمد رحمۃ
اللہ علیہ نے اطلاق کیا کہ ایمان اور اسلام مین مغائرت ہے۔ اور
اُنہون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے
جو عبداللہ بن عمر رض سے مروی ہے

انه قال حدثني عمر بن الخطاب انه قال بينما انا عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع علينا
رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا
يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى
ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه ثم قال يا محمد
اخبرني عن الاسلام فقال صلى الله عليه وسلم ان
تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان و
تحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت
قال فعجبنا منه يسأله ويصدقه ثم قال اخبرني
عن الايمان قال صلى الله عليه وسلم ان تؤمن
بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخر و
تؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال اخبرني عن
الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم
تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة
قال ما المسؤل عنها باعلم من السائل قال فاخبرني
عن امارتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى
الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان
قال عمر فلبثت هنيهة ثم قال لي رسول الله صلى
الله عليه وسلم هل تدري من السائل قال قلت
الله ورسوله اعلم قال صلى الله عليه وسلم فانه
جبريل اتاكم يعلمكم دينكم وفي لفظ اخر قال
ذلك جبريل اتاكم ليعلمكم امر دينكم وما اتاني
قط في صورة الا عرفته الا في صورتي هذه فقد
فرق جبريل عليه السلام بين الاسلام والايمان
بسؤالين فلهذا جاب النبي صلى الله عليه وسلم بجوابين
مختلفين فذهب الامام احمد ايضا الى حديث
الاعرابي حيث قال يا رسول الله لو اعطيت فلانا

انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا اس
وقت کا ذکر ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ناگہان
ایک آدمی ہمارے پاس آگیا جو نہایت سفید کپڑوں والا اور نہایت سیاہ بالوں والا تھا
اس پر سفر کی کوئی علامت معلوم نہ ہوتی تھی اور ہم میں سے اسے کوئی نہیں پہچانتا
تھا یہانتک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے اسنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اسنے اپنی دونوں ہتھیلیاں
اپنے دونوں رانوں پر رکھدیں پھر بولا اے محمد مجھکو اسلام کی خبر دو تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دیوے کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق
نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز کو تو قائم رکھے اور زکوۃ دیوے اور ماہ رمضان کے
روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے بشرطیکہ اسکی طرف جانیکی تجھے طاقت ہو سائل نے
کہا آپنے سچ فرمایا حضرت عمر رضی نے کہا ہمنے اس بات سے تعجب کیا کہ آپ سے پوچھتا ہے اور
پھر خود ہی کہتا ہے کہ آپنے سچ فرمایا پھر بولا مجھے آپ ایمان کی خبر دو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اور اسکے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں پر
اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر یعنے اسکی بھلائی اور برائی پر ایمان لاوے سائل نے
کہا آپنے سچ فرمایا پھر بولا یا محمد مجھے احسان کی خبر دو آپنے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی
عبادت ایسے خشوع خضوع سے کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسکو نہیں دیکھتا
تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے پھر بولا مجھے قیامت کی خبر دو آپنے فرمایا جس سے قیامت کی نسبت تو نے
پوچھا ہے سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں وہ بولا اچھا مجھے اسکی نشانیاں بیان کیجئے
آپنے فرمایا یہ ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے یہ کہ تو ننگے بدن الو کھن بکریاں چرانے
والوں کو عمارتوں میں فخر کرتے ہوئے دیکھے گا حضرت عمر رضی نے کہا پس میں ہوڑی دیر ٹھہرا
پھر مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ یہ سائل کون تھا میں نے عرض کیا
اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل
تھے تمہارے پاس تمہارا دین سکھلانے کے لیے آئے تھے اور حدیث کے دوسرے
لفظوں میں یوں ہے کہ یہ جبریل تھے تمہارے پاس اس غرض سے آئے تھے تاکہ تم
کو تمہارے دین کا کام سکھادیں اور میں جب سے پیدا ہوا ہوں کبھی کسی صورت میں نہیں آئے
ہیں مگر میں انکو پہچان لیتا تھا مگر آج اس صورت میں میں بھی نہیں پہچان سکا تھا
پس جبریل علیہ السلام نے اسلام اور ایمان کو دو سوالوں میں علیحدہ علیحدہ ذکر کیا اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے بھی دو جدا جدا جواب دیئے (لہذا مغائرت ثابت ہو گئی) اور امام احمد نے اعرابی کی
حدیث کو بھی استدلال پکڑتے ہیں جب اسنے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو دیا

ومنعتني فقال النبي صلى الله عليه وسلم ذلك مؤمن
فقال الاعرابي وانا مؤمن فقال له النبي صلى
الله عليه وسلم وانت وذهب ايضا الى قول
الله تعالى قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولكن
قولوا اسلمنا ولما يدخل الايمان في قلوبكم واعلم
ان زيادة الايمان انما يكون بعد التحقيق باداء الاوامر
واجتناب النواهي بالتسليم في القدر وترك الاعتراض
على الله عز وجل في فعله في جميع خلقه وترك الشك في
وعده به في الاقسام والرزق وفي الثقة به والتوكل
عليه والخروج من الحول والقوة والصبر على البلاء
والشكر على النعماء والتزيه للحق وترك التهمة له في
سائر الاحوال فاما بمجرد الصلوة والصيام فلا وسئل
الامام احمد عن الايمان المخلوق هو ام غير مخلوق
فقال من قال ان الايمان مخلوق فقد كفر لانه في
ذلك ايهاما وتعريضا بالقرآن ومن قال غير مخلوق
فقد ابتدع لان في ذلك ايهام ان اماطة الاذى
عن الطريق والافعال الاركان غير مخلوقة فقد
انكر على الطائفتين وذكر الحديث ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال الايمان بضع وسبعون خصلة افضلها
قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق
وانما كفر القائل بخلق القرآن وبدأ الاخر لان منهما
رحمه الله مبني على ان القرآن اذا لم ينطق بشئ
لم يرو في السنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
شئ وانقرض عصر الصحابة ولم ينقل احد منهم قولا
فالكلام فيه بدعة وحدث ولا يجوز للمؤمن ان يقول
انا مؤمن حقا بل يجب ان يقول انا مؤمن ان شاء الله
خلاف ما قاله المعتزلة انه يجوز ان يقول انا مؤمن
حقا وانما قلنا ذلك لما روي عن عمر بن الخطاب رضه انه
قال من زعم انه مؤمن فهو كافر وعن الحسن قال

اور مجھکو نہ دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مومن ہے پس اعرابی نے عرض کیا میں
بھی مومن ہون تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا تو مسلمان ہے اور امام احمد رح نے
اللہ تعالی کے قول سے بھی استدلال پکڑا ہے (جو یہ ہے) گنوار دن نے کہا ہم ایمان
لائے (یا محمد) کہدیجئے تم ایمان نہین لائے لیکن کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی ایمان
تمہارے دلون مین داخل نہین ہوا اور جانے کہ ایمان کا بڑھنا حکمون کے ادا کرنے
اور منہیات سے باز رہنے کو بعد ہوتا ہے بشرطیکہ تقدیر کو بھی
تسلیم کیا جائے اور بعد اسکے کہ اللہ عزوجل پر اُسکے اُن فعلون مین جو اُسکی مخلوق
مین ہین اعتراض کرنا چھوڑ دیا جائے اور بعد اسکے کہ اُسکے وعدون مین جو
قسمتون اور روزی مین ہین اور اُسپر یقین کرنے مین اور اُسپر بھروسا کرنے
مین اور اپنی طاقت اور قوت سے نکلنے مین اور مصیبت پر صبر کرنے مین اور نعمتون
پر شکر کرنے مین اور اللہ تعالی کو پاک جاننے مین اور ہر حال مین اُسکے لیے تہمت
کے چھوڑ دینے مین شک کیا جائے لیکن صرف نماز اور روزے سے ایمان نہین
بڑھتا اور امام احمد رح سے ایمان کی نسبت پوچھا گیا کہ آیا وہ مخلوق ہے یا غیر
مخلوق تو انہون نے کہا جو شخص کہے کہ ایمان مخلوق ہے وہ کافر ہوا کیونکہ
اسمین وہم مین ڈالنا اور قرآن شریف کی طرف اشارہ کرنا ہے اور جو شخص کہے
کہ ایمان غیر مخلوق ہے تو اُس نے ایک نئی بات نکالی کیونکہ اسمین یہ وہم
ہوتا ہے کہ ایذا کا راستہ سے دور کرنا اور اعضا کے کام غیر مخلوق ہین پس امام
احمد رح نے دونون گروہون پر ہی اعتراض کیا اور ایک حدیث بیان کی
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ستر اور چند خصلتین ہین ان مین سے
افضل یہ کہنا ہے کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور ان مین سے گھٹیا خصلت
راستہ سے ایذا کا دور کرنا ہے اور امام احمد رح نے قرآن کی مخلوق کہنے والے کو کافر اور
دوسرے کو بدعت کی طرف اسلیے منسوب کیا کہ انکا مذہب اس امر پر مبنی ہے کہ جب قرآن
شریف نے اس امر کا کچھ فیصلہ نہین کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مین بھی اسکی
نسبت کچھ مروی نہین ہے اور صحابہ کا زمانہ بھی گذر گیا اور اُن مین سے کسی نے کوئی قول
نقل نہین کیا تو اب اس مسئلہ مین گفتگو کرنا بدعت اور ایک نئی بات ہے اور مومن کو
یون کہنا جائز نہین کہ مین سچا مومن ہون بلکہ یون کہنا واجب ہے کہ مین انشاء اللہ
مومن ہون برخلاف اسکے جو معتزلہ نے کہا کہ یون کہنا بھی جائز ہے کہ مین سچا مومن ہون
اور ہمنے یہ اس روایت کی وجہ سے کہا ہے جو عمر بن خطاب رض سے مروی ہے انہون نے کہا جو شخص کہے کہ مین
مومن ہون تو وہ کافر ہے اور حسن بصری رح سے روایت ہے انہون نے کہا

إِنَّ رَجُلًا قَالَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ إِنِّيْ مُؤْمِنٌ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ إِنْ هٰذَا يَزْعَمُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ قَالَ فَاسْئَلُوْهُ أَفِي الْجَنَّةِ هُوَ أَمْ هُوَ فِي النَّارِ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَهَلَّا وَكَلْتَ الْأُخْرٰى كَمَا وَكَلْتَ الْأُوْلٰى وَلِأَنَّ الْمُؤْمِنَ حَقًّا مَنْ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مُؤْمِنٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ مُوَافَاتِهِ بِالْإِيْمَانِ وَيُخْتَمُ لَهُ بِذٰلِكَ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ بِمَا يُخْتَمُ لَهُ فَيَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ خَائِفًا رَاجِيًا مُصْلِحًا حَذِرًا مُتَرَقِّبًا حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ عَلٰى خَيْرِ عَمَلٍ وَأَنَّ النَّاسَ يَمُوْتُوْنَ عَلٰى مَا عَاشُوْا عَلَيْهِ وَيُحْشَرُوْنَ عَلٰى مَا مَاتُوْا عَلَيْهِ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا تَعِيْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَكَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ وَنَعْتَقِدُ أَنَّ أَفْعَالَ الْعِبَادِ خَلْقُ اللّٰهِ وَكَسْبٌ لَهُمْ خَيْرُهَا وَشَرُّهَا حَسَنُهَا وَقَبِيْحُهَا مَا كَانَ مِنْهُمَا طَاعَةً وَمَعْصِيَةً لَا عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهُ أَمَرَ بِالْمَعْصِيَةِ لٰكِنْ قَضٰى بِهَا وَقَدَّرَهَا وَجَعَلَهَا عَلٰى حَسَبِ قَصْدِهِ وَأَنَّهُ قَسَمَ الْأَرْزَاقَ وَقَدَّرَهَا فَلَا يَصُدُّهَا صَادٌّ وَلَا يَمْنَعُهَا مَانِعٌ لَا زَائِدُهَا يَنْقُصُ وَلَا نَاقِصُهَا يَزِيْدُ وَلَا نَافِعُهَا يَخْشُنُ وَلَا خَشِنُهَا يَنْعُمُ وَرِزْقُ عَبْدٍ لَا يَأْكُلُ الْيَوْمَ وَقِسْمُ زَيْدٍ لَا يَنْقُلُ إِلٰى عَمْرٍو وَأَنَّهُ تَعَالٰى يَرْزُقُ الْحَرَامَ كَمَا يَرْزُقُ الْحَلَالَ عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهُ يَخْلُقُهُ غِذَاءً لِلْأَبْدَانِ وَقِوَامًا لِلْأَجْسَادِ لَا عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهُ أَبَاحَهُ الْحَرَامَ وَكَذٰلِكَ الْقَاتِلُ لَمْ يَقْطَعْ أَجَلَ الْمَقْتُوْلِ الْمُقَدَّرَ لَهُ بَلْ يَمُوْتُ بِأَجَلِهِ وَكَذٰلِكَ الْغَرِيْقُ وَمَنْ هَدَمَ عَلَيْهِ الْحَائِطُ وَالَّذِيْ مَنْ شَاهِقٍ وَمَنْ أَكَلَهُ سَبُعٌ وَكَذٰلِكَ هِدَايَةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَضَلَالَةُ الْكَافِرِيْنَ إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيْعُ ذٰلِكَ فِعْلٌ لَهُ وَصُنْعُهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ فِيْ مُلْكِهِ وَإِنَّمَا أَثْبَتْنَا لِلْعِبَادِ كَسْبًا لِمَوْضِعِ تَوَجُّهِ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَالْخِطَابِ إِلَيْهِمْ

أن رجلا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مومن ہونے کی حالت میں خاتمہ ہونا اور اسی حالت پر مرنا معلوم نہیں ہوسکتا اور کوئی نہیں جانتا کہ اسکا خاتمہ کس چیز سے ہوگا پس واجب ہے کہ ڈرنے والا امید کرنے والا نیکی کرنے والا بچنے والا انتظاری کرنیوالا ہو یہان تک کہ اسے موت آجاوے اور وہ اس وقت نیک عمل پر ہو اور لوگ بے شک اسی چیز پر مرتے ہین جسپر وہ زندگی بسر کرتے ہین اور اسی چیز پر اٹھائے جاوینگے جسپر مرتے ہین جیسا کہ حدیث مین آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے تم زندگی بسر کرتے ہو ویسے ہی مرتے ہو اور جیسے تم مرتے ہو ویسے ہی اٹھائے جاتے ہو اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ بندون کے فعل اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہین اور بندون کے کمائے ہوئے ہین اچھے ہون خواہ برے ہون نیک ہون خواہ بد ہون اور وہ سب کے سب اللہ تعالی کی قضا اور قدر سے ہین اور جو فرمانبرداری ہو اور جو بے فرمانی ہو لیکن ان معنون سے اللہ تعالی خالق افعال ہے کہ اللہ نے گناہ کا حکم کیا ہے بلکہ اسکو قضا کیا اور مقدر کیا اور اسکو اپنے ارادے کے موافق کیا اور اللہ تعالے نے رزقون کو تقسیم کیا اور مقدر کیا پس انکو کوئی بند کرنیوالا بند نہین کرسکتا اور کوئی منع کرنیوالا منع نہین کرسکتا اور ان مین سے جو زیادہ ہے وہ ناقص نہین ہوتا اور جو ناقص ہے وہ زیادہ نہین ہوتا اور انمین سے جو نرم ہے وہ سخت نہین ہوتا اور جو سخت ہے وہ نرم نہین ہوتا اور کل کا رزق آج نہین کہا جاتا اور زید کا حصہ عمرو کی طرف نقل نہین کیا جاتا اور اللہ تعالی حرام کو بھی روزی بناتا ہے جیسے کہ حلال کو روزی بناتا ہے اس معنے سے کہ اسکو بدنون کے لیے غذا اور جسمون کے لیے قوت کردیتا ہے اس معنے سے نہین کہ حرام کو مباح کردیتا ہے اور اسیطرح قاتل مقتول کی موت کو جو اسکے لیے مقدر ہوتی ہے قطع نہین کردیتا بلکہ وہ اپنی موت سے مرتا ہے اور اسیطرح غرق ہونیوالے کا اور جسپر دیوار گر پڑے یا جو پہاڑ کی چوٹی سے گرایا جاوے اور جسکو درندہ کہا جاوے یہی حال ہے اور اسیطرح مسلمانون اور مومنون کی ہدایت اور کافرون کی گمراہی سب اللہ عزوجل کی طرف ہی منسوب ہے یہ سب اسیکا فعل ہے اور اسی کا کام ہے اسکا اسکے ملک مین کوئی شریک نہین اور ہمنے بندونکے لیے کسب ثابت کیا ہے کہ امر اور نہی اور اللہ تعالے کا خطاب ان کی طرف ہی متوجہ ہے۔

عبد اللہ بن مسعود کے پاس کسی نے کہا کہ تحقیق مین مومن ہون کسی نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا یہ شخص کہتا ہے کہ تحقیق مین مومن ہون انہون نے کہا تم اس سے پوچھو کہ وہ بہشت مین ہوگا یا دوزخ مین انہون نے اس سے پوچھا تو اسنے کہا اللہ تعالی خوب جانتا ہے پس عبد اللہ نے کہا کہ تو نے جیسے پہلی بات کی اسپر کی ویسی دوسری بات کیون نہین کی اور مومن سچا کہنے کی ایسلیے بھی ممانعت ہے کہ مومن سچا وہ ہے جو اللہ تعالی کے نزدیک مومن ہے اور وہی بہشت والون سے ہوتا ہے اور یہ امر جز اسکے ایمان کے ساتھ انجام ہونے اور اسی کے ساتھ خاتمہ ہونے کے نہین ہوسکتا اور کوئی نہین جانتا کہ اسکا خاتمہ کس چیز سے ہوگا پس واجب ہے کہ ڈرنے والا امید کرنے والا نیکی کرنے والا بچنے والا انتظاری کرنیوالا ہو یہان تک کہ اسے موت آجاوے اور وہ اس وقت نیک عمل پر ہو اور لوگ بے شک اسی چیز پر مرتے ہین جسپر وہ زندگی بسر کرتے ہین اور اسی چیز پر اٹھائے جاوینگے جسپر مرتے ہین جیسا کہ حدیث مین آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے تم زندگی بسر کرتے ہو ویسے ہی مرتے ہو اور جیسے تم مرتے ہو ویسے ہی اٹھائے جاتے ہو اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ بندون کے فعل اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہین اور بندون کے کمائے ہوئے ہین اچھے ہون خواہ برے ہون نیک ہون خواہ بد ہون اور وہ سب کے سب اللہ تعالی کی قضا اور قدر سے ہین اور جو فرمانبرداری ہو اور جو بے فرمانی ہو لیکن ان معنون سے اللہ تعالی خالق افعال ہے کہ اللہ نے گناہ کا حکم کیا ہے بلکہ اسکو قضا کیا اور مقدر کیا اور اسکو اپنے ارادے کے موافق کیا اور اللہ تعالے نے رزقون کو تقسیم کیا اور مقدر کیا پس انکو کوئی بند کرنیوالا بند نہین کرسکتا اور کوئی منع کرنیوالا منع نہین کرسکتا اور ان مین سے جو زیادہ ہے وہ ناقص نہین ہوتا اور جو ناقص ہے وہ زیادہ نہین ہوتا اور انمین سے جو نرم ہے وہ سخت نہین ہوتا اور جو سخت ہے وہ نرم نہین ہوتا اور کل کا رزق آج نہین کہا جاتا اور زید کا حصہ عمرو کی طرف نقل نہین کیا جاتا اور اللہ تعالی حرام کو بھی روزی بناتا ہے جیسے کہ حلال کو روزی بناتا ہے اس معنے سے کہ اسکو بدنون کے لیے غذا اور جسمون کے لیے قوت کردیتا ہے اس معنے سے نہین کہ حرام کو مباح کردیتا ہے اور اسیطرح قاتل مقتول کی موت کو جو اسکے لیے مقدر ہوتی ہے قطع نہین کردیتا بلکہ وہ اپنی موت سے مرتا ہے اور اسیطرح غرق ہونیوالے کا اور جسپر دیوار گر پڑے یا جو پہاڑ کی چوٹی سے گرایا جاوے اور جسکو درندہ کہا جاوے یہی حال ہے اور اسیطرح مسلمانون اور مومنون کی ہدایت اور کافرون کی گمراہی سب اللہ عزوجل کی طرف ہی منسوب ہے یہ سب اسیکا فعل ہے اور اسی کا کام ہے اسکا اسکے ملک مین کوئی شریک نہین اور ہمنے بندونکے لیے کسب ثابت کیا ہے کہ امر اور نہی اور اللہ تعالے کا خطاب ان کی طرف ہی متوجہ ہے۔

ثُمَّ اسْتِحْقَاقُ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ لَدَيْهِمْ كَمَا وَعَدَ وَ
ضَمِنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عَزَّ
وَجَلَّ بِمَا صَبَرْتُمْ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَقَالَ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ
وَقَالَ جَلَّتْ عَظَمَتُهٗ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَغَيْرُ
ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ فَعَلَّقَ سُبْحَانَهٗ الْجَزَآءَ عَلٰى اَفْعَالِهِمْ
فَاَثْبَتَ لَهُمْ كَسْبًا خِلَافَ مَا قَالَتِ الْجَهْمِيَّةُ مِنْ
اَنَّهٗ لَا كَسْبَ لِلْعِبَادِ وَاَنَّهُمْ كَالْبَابِ يُرَدُّ وَيُقْفَلُ وَ
الشَّجَرَةِ تُحَرَّكُ وَتُهَزُّ وَهُمُ الْجَاحِدُوْنَ لِلْحَقِّ الرَّادُّوْنَ
لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى كَوْنِ ذٰلِكَ خَلْقَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَكَسْبًا لِلْعِبَادِ خِلَافًا لِلْقَدَرِيَّةِ فِيْ قَوْلِهِمْ
اِنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ خَلْقٌ لِلْعِبَادِ دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَبًّا
لَهُمْ وَهُمْ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ وَ
نَسَبُوْهُ اِلَى الْعَجْزِ وَاَنْ يَّجْرِيَ عَلٰى مُلْكِهٖ مَا لَا يَدْخُلُ فِيْ
قُدْرَتِهٖ وَاِرَادَتِهٖ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ وَكَمَا قَالَ تَعَالٰى
جَزَآءً بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ فَلَمَّا كَانَ الْجَزَآءُ وَاقِعًا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ
كَانَ الْخَلْقُ وَاقِعًا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ الْمُرَادُ
بِذٰلِكَ مَا يَعْمَلُوْنَهٗ مِنَ الْحِجَارَةِ مِنَ الْاَصْنَامِ لِاَنَّ
الْحِجَارَةَ اَجْسَامٌ وَالْعِبَادُ لَا يَعْمَلُوْنَهَا وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ
الَّتِيْ يَقَعُ فِيْهَا مَا يَعْمَلُهَا الْعِبَادُ فَوَجَبَ اَنْ يَّرْجِعَ الْخَلْقُ
اِلٰى اَعْمَالِهِمْ مِنَ الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَقَالَ تَعَالٰى
وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ
خَلَقَهُمْ وَالْمَعْنٰى لِلْخِلَافِ خَلَقَهُمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَمْ
جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ
قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا هَلْ مِنْ خَالِقٍ
غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَقَالَ تَعَالٰى
اِخْبَارًا عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا

اور اسلیے بھی کہ ثواب اور عقاب کا استحقاق انہی کے لیے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ
کیا اور ضامن ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُس چیز کا بدلہ جو تم کرتے تھے اور اللہ عزوجل نے
فرمایا یہ بسبب اُس چیز کے کہ تم نے صبر کیا اور اللہ عزوجل نے فرمایا کیا چیز تمکو دوزخ
میں لیگئی کہینگے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں
کھلاتے تھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ آگ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے اور اللہ تبارک
و تعالیٰ نے فرمایا یہ بسبب اُس چیز کے ہے کہ تیرے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا تھا اور سوائے اسکے
اور بھی آیتیں ہیں پس اللہ تعالیٰ نے جزا کو اُنکے کاموں پر معلق کیا اور اُنکے لیے کسب
ثابت کیا برخلاف جہمیہ کے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ بندہ کاسب نہیں وہ دروازے
کی طرح ہیں جو بند کیا جاتا ہے اور کھولا جاتا ہے اور درخت کی طرح ہیں جو حرکت
دیا جاتا ہے اور ہلایا جاتا ہے اور اصل میں جہمیہ حق کے منکر ہیں اور کتاب اللہ اور
سنت رسول کے رد کرنے والے ہیں اور ان افعال کے اللہ عزوجل کے پیدا
کیے ہونے اور بندوں کے کسب ہونے کی دلیل برخلاف قدریہ کے اُنکے خیال میں ہے کہ
یہ سب افعال بندوں کے مخلوق ہیں اللہ عزوجل کے مخلوق نہیں انکے لیے ہلاکت
ہو اور وہ سب اس امت کے مجوس ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کیلیے شریک بنائے اور اُسے
عجز کی طرف منسوب کیا اور اُسکی ملک میں وہ چیز جاری کرنا چاہتے ہیں جو اُسکی
قدرت اور ارادے میں داخل نہیں اللہ اس سے بلند ہے بڑا بلند ہے اللہ تعالیٰ کا یہ قول
ہے اور اللہ نے تم کو پیدا کیا اور اُسچیز کو جسکو تم کرتے ہو اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
بدلا ہے اُسچیز کا جسے تم کرتے تھے پس جب لانکے اعمال پر واقع ہوا تو پیدا کرنا بھی
اُنکے اعمال پر واقع ہوگا اور یہ کہنا درست نہیں کہ اس سے مراد وہ چیز ہے جسے وہ
پتھروں سے بت وغیرہ بناتے تھے کیونکہ پتھر جسم ہیں اور بندے ان جسموں کو نہیں بناتے
اور ان اجسام میں جو اعمال واقع ہوتے ہیں انہیں بندے کرتے ہیں پس واجب ہے کہ اللہ
کا پیدا کرنا انکے اعمال یعنی حرکات و سکنات کی طرف رجوع کرے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور
وہ ہمیشہ ہی اختلاف کرتے رہینگے مگر جس پر تیرے رب نے رحم کیا اور اسی واسطے انکو پیدا کیا اور مطلقاً
ہے کہ اختلاف کیلیے انکو پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے
لیے شریک مقرر کیے کیا کچھ شریکوں نے پیدا کیا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے
پیدا کیا ہے پس اُن پر پیدائش شبیہ ہوگئی کہا اللہ ہر چیز کے پیدا کرنے
والا ہے اور اللہ بلند اور بزرگ نے فرمایا کیا اللہ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا
ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیوے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرکین کی
خبر دیتا ہے کہ اگر اُن کو بھلائی پہونچتی ہے تو کہتے ہیں یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ
قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَمَالِ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ
حُذَيْفَةَ رض اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ كُلَّ صَانِعٍ وَّصَنْعَتَهٗ
حَتّٰى خَلَقَ الْجَزَّارَ وَجَزُوْرَهٗ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اَنَا خَلَقْتُ
الْخَيْرَ وَالشَّرَّ وَطُوْبٰى لِمَنْ قَدَّرْتُ عَلٰى يَدَيْهِ الْخَيْرَ وَ
وَيْلٌ لِّمَنْ قَدَّرْتُ عَلٰى يَدَيْهِ الشَّرَّ وَسُئِلَ الْاِمَامُ
اَحْمَدُ عَنِ الْاَعْمَالِ الْعِبَادِ الَّتِيْ يَسْتَوْجِبُوْنَ بِهَا مِنَ اللّٰهِ
التَّحْظَ وَالرِّضٰى اَشَيْءٌ مِّنَ اللّٰهِ اَمْ شَيْءٌ مِّنَ الْعِبَادِ
فَقَالَ هِيَ لِلّٰهِ خَلْقًا وَّمِنَ الْعِبَادِ عَمَلًا وَّنَعْتَقِدُ اَنَّ
الْمُؤْمِنَ وَاِنْ اَذْنَبَ ذُنُوْبًا كَثِيْرَةً مِّنَ الْكَبَائِرِ وَالْفَوَاحِشِ
لَا يَكْفُرُ بِهَا وَاِنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ تَوْبَةٍ اِذَا مَاتَ
عَلَى التَّوْحِيْدِ وَالْاِخْلَاصِ بَلْ يَرُدُّ اَمْرَهٗ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ اِنْ شَآءَ عَفَى عَنْهُ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ شَآءَ
عَذَّبَهٗ وَاَدْخَلَهُ النَّارَ فَلَا نَدْخُلُ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَبَيْنَ خَلْقِهٖ مَا لَمْ نُخْبِرِ اللّٰهَ بِمَعْصِيَتِهٖ **فَصْلٌ**
وَنَعْتَقِدُ اَنَّ مَنْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ بِكَبِيْرَتِهٖ مَعَ
الْاِيْمَانِ فَاِنَّهٗ لَا يُخَلَّدُ فِيْهَا بَلْ يَخْرُجُ مِنْهَا اِنْ
كَانَ فِي النَّارِ بِحَقِّهٖ كَالَّذِيْ يَحْتَرِقُ فِي الدُّنْيَا فَيَسْتَوْفِيْ مِنْهُ
بِقَدْرِ كَبِيْرَتِهٖ وَجَرِيْمَتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَلَا يَخْلُدُ فِيْهَا وَلَا تَلْفَحُ وَجْهَهُ النَّارُ وَلَا تَحْرِقُ
اَعْضَاءَ السُّجُوْدِ مِنْهُ لِاَنَّ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَى النَّارِ
وَلَا يَنْقَطِعُ طَمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كُلِّ حَالٍ مَّا
دَامَ فِي النَّارِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهَا فَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَ
يُعْطَى الدَّرَجَاتِ عَلٰى قَدْرِ طَاعَتِهِ الَّتِيْ كَانَتْ
لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الْقَدَرِيَّةُ اِنَّ
الْكَبِيْرَةَ تُحْبِطُ الطَّاعَاتِ فَلَا يُثَابُ عَلَيْهَا وَ
كَذٰلِكَ قَوْلُ الْخَوَارِجِ اَبْطَلَهُمُ اللّٰهُ وَيَنْبَغِيْ اَنْ لَّا

اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انکو برائی پہونچتی ہے تو کہتے ہین یہ تیری طرف
سے ہے تو کہہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے پس کیا ہے اس قوم کے لیے کہ نزدیک نہین
ہوتے تاکہ بات کو سمجھین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ کی حدیث مین فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کاریگر کو اور اُسکی کاریگری کو پیدا کیا حتی کہ اونٹ
کے ذبح کرنیوالے کو اور اُسکے ذبح کرنے کو بھی پیدا کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
فرمایا مین نے ہی نیکی اور برائی کو پیدا کیا اور اُس شخص کے لیے خوشی ہو جسکے ہاتھ
پر مینے نیکی مقدر کی اور ہلاکت ہو اسکو جسکے ہاتھ پر مینے برائی مقدر کی امام
احمد رح بندون کے ان اعمال کی نسبت سوال کیے گئے جنکے سبب اللہ تعالیٰ کی رضامندی
اور غصے کے مستحق ہوتے ہین آیا وہ چیز اللہ کی طرف سے ہے یا بندون کیطرف
سے تو انہون نے جواب دیا کہ وہ اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہین اور بندون کے کام ہین اور ہم
اعتقاد کرتے ہین کہ مومن اگرچہ بہت سے کبیرے اور صغیرے گناہ کرے اُسے کافر
نہین ہوتا اگرچہ وہ دنیا سے سوائے توبہ کے نکل جاوے بشرطیکہ توحید اور اخلاص
پر مرے بلکہ اُسکا کام اللہ عزوجل کیطرف سپرد کیا جاتا ہے اگر وہ چاہے تو اُسے
معاف کردیوے اور اسے بہشت مین لیجاوے اور اگر وہ چاہے تو اُسے عذاب
دیوے اور اُسے دوزخ مین ڈالے پس تو اللہ تعالیٰ اور اُسکی مخلوق کے بیچ دخل نہ دے
جب تک اللہ اسکے پہر ٹھکانے کی خبر نہ دے **فصل** اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ
اللہ تعالیٰ جسے باوجود ایمان کے بباعث اُسکے کبیرے گناہون کے دوزخ مین داخل
کریگا وہ اُسمین ہمیشہ نہین رہیگا بلکہ اُس سے (بعد پورے ہونے سزاے بدعمل کے)
نکلے گا کیونکہ دوزخ اُسکے حق مین ایسی ہے جیسے دنیا مین قیدخانہ پس اُسمین قید
اپنے کبیرے اور صغیرے گناہون کے سزا پاویگا پہر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُس سے نکلے گا
اور اُسمین ہمیشہ نہ رہیگا اور آگ اُسکے منہ کو نہ جلاویگی اور اُسکے سجدے کے اعضا
کو بھی نہ جلاویگی کیونکہ انکا جلانا آگ پر حرام ہے اور جب تک آگ مین رہیگا
کسی حال مین اللہ عزوجل کیطرف اسکی امید منقطع نہ ہوگی یہان تک کہ اُس سے
نکلے اور بہشت مین جاوے اور جس قدر اُس نے دنیا مین طاعت کی تھی اُسکے
قدر درجے دیا جاویگا برخلاف اُس کے جو قدریہ نے کہا کہ کبیرہ گناہ
عبادتون کو نابود کر دیتا ہے پس اُن عبادتون پر اُسے کچھ نہ ملیگا
اور اسی طرح خارجیون کا قول ہے اُن کے لیے ہلاکت ہو۔ اور

واجب ہے

بِغَيْرِ الْقَدَرِ وَشَرِّهِ وَحُلْوِ الْقَضَاءِ وَمُرِّهِ وَأَنَّ مَا أَصَابَهُ
لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ بِالْحَذَرِ وَمَا أَخْطَأَهُ مِنَ الْأَسْبَابِ لَمْ يَكُنْ
لِيُصِيبَهُ بِالطَّلَبِ وَأَنَّ جَمِيعَ مَا كَانَ فِي سَالِفِ الدُّهُورِ وَ
الْأَزْمَانِ وَمَا يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ بِقَضَاءِ
اللهِ وَقَدَرِهِ الْمُقَدَّرِ وَأَنَّهُ لَا يَحِيصُ لِمَخْلُوقٍ مِنَ الْقَدَرِ
الْمُقَدَّرِ الَّذِي خُطَّ فِي اللَّوْحِ الْمَسْطُورِ وَأَنَّ الْخَلَائِقَ لَوْ
جَهَدُوا أَنْ يَنْفَعُوا الْمَرْءَ بِمَا لَمْ يَقْضِهِ اللهُ تَعَالَى لَمْ يَقْدِرُوا
عَلَيْهِ وَلَوْ جَهَدُوا أَنْ يَضُرُّوهُ بِمَا لَمْ يَقْضِهِ اللهُ لَمْ يَسْتَطِيعُوا
كَمَا وَرَدَ فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَإِنْ يَمْسَسْكَ
اللهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ
لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَرُوِيَ عَنْ زَيْدِ
ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ
أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً
وَفِي لَفْظٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ
ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُبْعَثُ اللهُ مَلَكًا بِأَرْبَعِ
كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ رِزْقُهُ وَعَمَلُهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ وَإِنَّ
الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا
إِلَّا بَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا بَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ
أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ مَوْتِهِ تَحَوَّلَ فَيَعْمَلُ
عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ
بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ فَإِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ عَمِلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمَاتَ
فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

کہ تقدیر کی بھلائی اور برائی پر اور قضا کی بھلائی اور برائی پر ایمان لاوے اور اس بات پر ایمان لاوے
کہ جو اسے تکلیف پہونچی ہے اسکے بچاؤ سے دور نہیں ہو سکتی تھی اور اسباب جو اسے نہیں پہنچے طلب
کرنے سے اسے مل نہیں سکتے تھے اور اس امر پر جو گذشتہ زمانوں میں ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت
کے دن تک ہوگا اللہ تعالیٰ کی قضا اور تقدیر سے ہے جسکا اندازہ کیا گیا ہے اور اس امر پر کہ
اللہ کی تقدیر سے جو اندازہ کی گئی لوح محفوظ میں لکھی گئی ہے مخلوق بچ نہیں سکتی اور اس
پر کہ اگر تمام مخلوق ایک آدمی کو کسی ایسے امر سے نفع دینے میں کوشش کریں جسکی اللہ تعالیٰ
نے قضا نہیں کی تو اسپر قادر نہ ہونگے اور اگر وہ سب اس امر میں کوشش کریں کہ ایک
آدمی کو کسی ایسے امر کی تکلیف دیویں جسکی اللہ نے قضا نہ کی ہو تو انکو اسکی ہی طاقت نہ ہوگی
جیسا کہ ابن عباسؓ کی حدیث میں وارد ہوا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تجھکو اللہ تکلیف
پہونچاوے تو اس تکلیف کو بجز اللہ کے کوئی دور کرنیوالا نہیں اور اگر تمپر بھلائی کا ارادہ کرے
تو اسکے فضل کو کوئی رد کرنیوالا نہیں اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے وہ فضل
پہونچاتا ہے اور زید بن وہب سے مروی ہے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی انہوں نے کہا مجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی اور آپ سچے ہیں سچ کیے گئے ہیں فرمایا تم میں
ہر ایک کی پیدائش اسکی ماں کے پیٹ میں جمع کی جاتی ہے چالیس دن تک نطفہ
رہتا ہے اور ایک روایت میں ہے چالیس رات تک پھر اتنے ہی دنوں میں علقہ ہو جاتا
ہے پھر اتنے ہی دنوں میں مضغہ ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو چار باتوں کے لکھنے کیلئے بھیجتا ہے
اسکی عمر لکھے اور اسکی روزی کے لیے اور اسکے عمل کے لیے اور اس امر کے لیے کہ وہ بدبخت
ہے یا نیک بخت اور کبھی انسان دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اسمیں اور دوزخ
میں دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے مقدار فاصلہ باقی رہجاتا ہے تو اس وقت اسکی
کتاب اسپر غالب آجاتی ہے پس وہ جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا
ہے اور کبھی آدمی جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اسمیں اور جنت میں دو ہاتھ
کے پھیلاؤ کا مقدار فاصلہ باقی رہجاتا ہے تو اسوقت اسکی کتاب اسپر غالب آجاتی ہے
تو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پس وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے ہشام بن عروہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ کبھی آدمی جنتیوں
کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ کتاب میں یہ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ یہ دوزخیوں سے ہے جب موت کے قریب ہوتا
ہے تو پھر جاتا ہے اور دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر مر جاتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے
اور کبھی آدمی دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ کتاب میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ یہ جنتیوں سے
ہے جب موت کے قریب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی پھر جاتا ہے اور جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے
جب مرتا ہے تو جنت میں جاتا ہے عبدالرحمن سلمی سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی بن

إِبِي طَالِبٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا
مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَقْعَدُهُ فِي النَّارِ أَوْ مَقْعَدُهُ
فِي الْجَنَّةِ فَقَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ
اللهِ أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيهِ أَشَيْءٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ شَيْءٌ
مُبْتَدَعٌ أَوْ مُبْتَدَأٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اعْمَلْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ فَمَنْ كَانَ
مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الشَّقَاوَةِ فَيُعْمَلُ لِلشَّقَاوَةِ وَنُؤْمِنُ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ
بِعَيْنَيْ رَأْسِهِ لَا بِفُؤَادِهِ وَلَا فِي الْمَنَامِ لِمَا رَوَى جَابِرُ
ابْنُ عَبْدِ اللهِ رضه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى آيَتُ
رَبِّي جَلَّ اسْمُهُ مُشَافَهَةً لَا شَكَّ فِيهِ وَفِي قَوْلِهِ
تَعَالَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى قَالَ آيَتُهُ عِنْدَ سِدْرَةِ
الْمُنْتَهَى حَتَّى تَبَيَّنَ لِي نُورُ وَجْهِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضه
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً
لِلنَّاسِ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أَرَاهَا النَّبِيُّ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ
بِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضه كَانَتِ الْخُلَّةُ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَالْكَلَامُ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضه رَأَى مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ بِعَيْنِهِ مَرَّتَيْنِ وَلَا يُعَارِضُ
هٰذَا مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ إِنْكَارِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ نَفْيٌ
وَهٰذَا بَيَانُ إِثْبَاتٍ فَقُدِّمَ عِنْدَ الْإِجْتِمَاعِ لِأَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتَ لِنَفْسِهِ الرُّؤْيَةَ
وَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابی طالب سے روایت کی انہوں نے کہا اس وقت کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس تھے اور آپ زمین کو کریدتے تھے ناگہاں آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا
کوئی شخص نہیں مگر اسکی جگہ دوزخ میں یا اسکی جگہ بہشت میں معلوم ہو چکی ہے پس
صحابہ نے عرض کیا کیا ہم بھروسا نہ کرلیں (اور اعمال کو چھوڑ دیں) حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا عمل کیے جاؤ کیونکہ ہر فرد اسچیز کے لیے آسان کیا گیا ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا
گیا ہے سالم بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضرت
عمر بن خطاب رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بتلائیے کہ جو ہم عمل کرتے ہیں اس سے
فراغت ہو چکی ہے یا وہ چیز ہے کہ نئی پیدا ہوتی ہے یا اب شروع ہوتی ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ حضرت عمر رضہ نے عرض کیا کیا
ہم بھروسا نہ کرلیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے عمل کر کیونکہ
ہر فرد اسچیز کے لیے آسان کیا گیا ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے جو شخص نیکبختوں میں سے
ہے وہ نیک بختی ہی کے کام کرتا ہے اور جو شخص بدبختوں میں سے ہے وہ بدبختی کے ہی
کام کرتا ہے اور ہم اعتقاد کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو
شب معراج میں اپنے سر کی دونوں آنکھوں سے دیکھا تھا نہ اپنے دل سے یا خواب میں
اسلیے کہ جابر عبداللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے
اس قول یعنی البتہ دیکھا اسنے اسکو ایکبار کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ میں نے اپنے رب
بزرگ نام والے کو روبرو دیکھا جسمیں کچھ شک نہیں ہے اور اللہ تعالی کے اس قول
یعنے سدرۃ المنتہے کے پاس کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو
سدرۃ المنتہے کے پاس دیکھا یہاں تک کہ میرے لیے اسکے منہ کا نور ظاہر ہوا حضرت
ابن عباس رضہ نے اللہ تعالی کے اس قول یعنے جو خواب ہم نے تجھے دکھائی وہ لوگوں کے لیے
ہمنے آزمایش کردی کی تفسیر میں بیان کیا کہ یہ آنکھ کا دیکھنا تھا اللہ تعالی نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شب معراج میں دکھایا اور حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھ اللہ کی دوستی تھی اور موسی علیہ السلام کے ساتھ اللہ نے کلام کی
تھی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ کا دیکھنا تھا اور ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ
محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو اپنی دونوں آنکھوں سے دوبار
دیکھا اور یہ روایت اس روایت کی معارض نہیں ہو سکتی جو حضرت عائشہ رضہ
سے اس رویت کے انکار میں مروی ہے کیونکہ وہ نفی ہے اور یہ بیان اثبات ہے اور جب
نفی اور اثبات جمع ہوں تو اثبات کو مقدم کیا جاتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی ذات کے لیے رویت کو ثابت کیا اور ابوبکر بن سلیمان نے کہا محمد صلی اللہ علیہ

وسلم ربه احدی عشر مرة فنظر فيها بالسنة تسع مرات في ليلة
المعراج حين كان يتردد بين موسى عليه السلام وربه
عز وجل يسأله أن يخفف عن أمته الصلوة فنقص
خمسا وأربعين صلوة في تسع مقامات ومرتين بالكل
ونؤمن بأن منكرا ونكيرا الى كل أحد يأتيان كلا من
النبيين فيسألانه ويمتحنانه بما يعتقده من
الأديان وهما يأتيان القبر فيرسل في ذلك الميت
الروح ثم يقعد فإذا مثل سلت روحه بلا ألم
ونؤمن بأن الميت يعرف من يزوره إذا أتاه والكرة
يوم الجمعة بعد طلوع الفجر قبل طلوع الشمس وبإيماننا
يعذب في القبر وضغطته واجب لأهل المعاصي و
الكفر وكذلك النعيم فيه لأهل الطاعة والإيمان
خلاف ما قال المعتزلة من إنكارهم ذلك وإنكارهم
مسئلة منكر ونكير ودليل أهل السنة على إثبات
ذلك قوله تعالى يثبت الله الذين آمنوا بالقول
الثابت في الحيوة الدنيا وفي الآخرة قيل في التفسير
في الحيوة الدنيا عند خروج الروح وفي الآخرة عند
مسئلة نكير ومنكر وروي عن أبي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قبر أحدكم
أو الإنسان أتاه ملكان أسودان أزرقان يقال
لأحدهما النكير وللآخر المنكر فيقولان له ما كنت
تقول في هذا الرجل يعني محمدا رسول الله صلى
الله عليه وسلم فهو قائل ما كان يقول فإن
كان مؤمنا قال لهما عبد الله ورسوله أشهد أن
لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله فيقولان
إنا كنا لنعلم أنك تقول مثل ذلك ثم يفتح
له في قبره سبعون ذراعا في سبعين ذراعا وينور
له في قبره ثم يقال نم فيقول دعوني أرجع إلى
أهلي فأخبرهم فيقال نم كنومة العروس الذي

وسلم نے اپنے پروردگار کو گیارہ دفعہ دیکھا اُن مین سے نو مرتبہ تو شب معراج مین دیکھنا
سنت سے ثابت ہی جب موسی علیہ السلام اور اپنے رب کی طرف آتے جاتے تھے اور اسسے
اپنی امت کے لیے نماز کی تخفیف کا سوال کرتے تھے تو دفعہ آنے جانے کی سبب خدا تعالی
نے پچاس نماز مین کم کردین اور دفعہ دیکھنا قرآن سے ثابت ہے اور ہم اسپر بھی
ایمان رکھتے ہین کہ منکر اور نکیر سوے پیغمبرون کے ہر ایک کی طرف اترتے ہین اور
اس سے پوچھتے ہین اور دونون مین سے جس دین کا وہ اعتقاد رکھتا ہو اُسکا امتحان
کرتے ہین اور وہ دونون قبر مین آتے ہین اور اُس میت کی طرف روح بھیجی جاتی
ہی پھر اُسے بیٹھایا جاتا ہی جب اُسے سوال کیا جاتا ہی تو اُسکی روح بلا تکلیف
کھینچ لی جاتی ہے اور ہم اس امر پر بھی ایمان رکھتے ہین کہ میت کی جو زیارت
کرے وہ پہچانتا ہی جب اسکے پاس آوے اور جمعہ کے دن صبح ہونے کے بعد سورج کے نکلنے سے
پہلے زیادہ پہچانتا ہی اور گناہگارون اور کافرون کی قبر مین عذاب ہونے پر اور اسکو باقی
رہنا واجب ہے اور اسطرح عبادت کرنیوالون اور ایمان والون کے لیے امین نعمتین
ہین برخلاف معتزلہ کے کہ انہون نے عذاب اور نعمت قبر کا اور مسئلہ منکر اور نکیر کے
آنے کا انکار کیا اور اس امر کے ثابت کرنے کے لیے اہل سنت کی دلیل اللہ تعالی کا
قول ہے (وہ یہ ہے) جو لوگ ایمان لائے ہین اللہ تعالی انکو ساتھ قول ثابت کرنیکی
زندگانی مین اور آخرت مین ثابت کہتا ہی (فی الحیوۃ الدنیا) کی تفسیر مین بعضون نے
کہا ہی کہ اس سے مراد روح نکلنے کا وقت ہی اور (فی الآخرۃ) کی تفسیر مین کہا ہے
کہ اس سے مراد منکر اور نکیر کے سوالون کا وقت ہی اور (اہل سنت کے لیے) ابو ہریرہ
کی حدیث بھی دلیل ہے اُنہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
مین سے کوئی یا انسان (اختلاف روایت) قبر مین کہا جاتا ہی تو اُسکے پاس دو فرشتے
سیاہ کبری آنکھون والے آتے ہین ایک کو نکیر دوسرے کو منکر کہا جاتا ہی وہ دونون شخص
مردون کو کہتے ہین کہ تو اس شخص کے حق مین دنیا مین کیا کہا کرتا تھا یعنے محمد رسول
اللہ کے حق مین پس وہ شخص جو کچھ دنیا مین کہتا تھا وہی وہان بھی کہیگا اگر وہ مومن
ہی تو اُن دونون سے کہیگا وہ اللہ کا بندہ اور اُسکا رسول ہے مین گواہی دیتا ہون
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت محمد اللہ کے رسول
ہین پھر وہ کہینگے کہ بیشک ہم بھی جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہیگا پھر اسکی قبر مین ستر
ہاتھ برابر فراخی کیجاویگی اور اسکے لیے اسکی قبر مین روشنی کیجاویگی
اور کہا جاویگا کہ سوجا وہ کہیگا مجھے چھوڑدو کہ مین اپنے گھر جاؤن اور انکو (اسحالت کی)
خبر دون پس اسسے کہا جاویگا کہ تو نئی دلہا کی طرح سوجا جس کو

لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا وَكُنْتُ أَقُولُهُ فَيَقُولَانِ إِنَّا كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَامِّي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهَا أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَتَعَلَّقُوا أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض يَا عُمَرُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اتَّخَذَ لَكَ مِنَ الْأَرْضِ ثَلٰثَةَ أَذْرُعٍ وَشِبْرٌ فِي عَرْضِ ذِرَاعٍ وَشِبْرٍ ثُمَّ مَالَ إِلَيْكَ أَهْلُكَ فَغَسَّلُوكَ وَكَفَّنُوكَ وَحَنَّطُوكَ ثُمَّ حَمَلُوكَ حَتَّى يُغَيِّبُوكَ فِيهِ ثُمَّ يُهِيلُوا عَلَيْكَ التُّرَابَ ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنْكَ وَأَتَاكَ سَائِلَا الْقَبْرِ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ أَصْوَاتُهُمَا مِثْلُ الرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَأَبْصَارُهُمَا مِثْلُ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ قَدْ سَلَّا لِأَشْعُورِهِمَا وَتَلْتَلَا لَكَ وَتُوَهْلَلَا لَكَ وَقَالَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ يَكُونُ مَعِيَ قَلْبِيَ الَّذِي هُوَ مَعِيَ الْيَوْمَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ أَنَا أَكْفِيهِمَا وَهٰذَا دَلِيلٌ وَنَصٌّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ إِعَادَةِ الرُّوحِ لِأَنَّ عُمَرَ قَالَ وَمَعَ قَلْبِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَمْ وَعَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَكَأَنَّ عَلَى رُؤُسِنَا الطَّيْرَ مِنْ هَيْبَتِهِ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي إِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ وَانْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَائِكَةٌ بِيضُ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى

اُسکے گھر مین سے سوای اُسکے بہت پیارے شخص کے کوئی دوسرا نہین جگاتا یہانتک کہ اللہ تعالی اسکو اُسکے بچھونے سے اٹھاوے اور اگر منافق ہوگا تو وہ کہیگا مین نہین جانتا مین لوگون کو اسکے حق مین کچھ کہتے ہوے سُنا کرتا تہا مین بہی وہی کہا کرتا تہا پس فرشتے کہینگے ہم جانتے تہے کہ تو ایسا ہی کہیگا پہر زمین سے کہا جاویگا کہ تو اسپر ملجا پس وہ ملجاویگی یہانتک کہ اسکے سینے کی ہڈیان الٹ پلٹ جاوینگی پس وہ ہمیشہ ہی قبر مین عذاب پاتا رہیگا یہانتک کہ اللہ اسکو اسکے اس بچھونے سے اٹھاوے اور اہل سنت نے اس روایت سے بہی تمسک کیا ہے جو عطا بن یسار سے مروی ہے اُسنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب سے فرمایا اے عمر تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے لیے زمین تین ہاتہ اور ایک بالشت طول مین اور ایک ہاتہ اور ایک بالشت عرض مین لیجاویگی اور تیرے گہر والے تجہے نہلاینگے اور تجہکو غسل دینگے اور کفن پہناینگے اور خوشبو لگاینگے پہر تجہے اٹہاینگے یہانتک کہ تجہکو اُس لحد مین چھپاوینگے اور تجہپر مٹی ڈالینگے پہر تجہسے لوٹ آوینگے اور تیرے پاس قبر مین دو نون سوال کرنیوالے منکر اور نکیر آوینگے جنکی آواز رعد ہلاک کرنیوالی کی سی ہوگی اور جنکی آنکہین اوچک کر لیجانیوالی بجلی کیطرح ہونگی اور دونون نے اپنے بالون کو لٹکاتا ہوا ہوگا اور تجہکو دہمکاوینگے اور ڈراوینگے اور کہینگے تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کون ہے حضرت عمر رض نے عرض کیا (یا رسول اللہ) کیا میرے ساتہ میرا دل ہوگا جو آج میرے ساتہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان عرض کیا جب تو مین انکے جواب کے لیے کافی ہونگا یہ روایت اس بات پر دلیل اور نص ہے کہ یہ سوال جواب روح کے دوبارہ آنے کے بعد ہے کیونکہ حضرت عمر رض نے کہا کہ کیا میرا دل میرے ساتہ ہوگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہان اور منہال بن عمرو اور براء بن عازب سے روایت ہے انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ انصار مین سے ایک شخص کے جنازہ کے لیے نکلے اور ہم قبر تک پہونچے اور ابہی لحد نہین بنائی گئی تہی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہ گئے اور ہم بہی آپکے گرد بیٹہ گئے گویا ایکی ہیبت کے سبب ایسی خاموشی تہی گویا ہمارے سرون پر جانور ہین اور آپکے ہاتہ مین ایک لکڑی تہی جس سے آپ زمین کو کریدتے تہے پس آپنے اپنا سر مبارک اٹہایا اور فرمایا کہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو دو یا فرمایا تین بار پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن بندہ آخرت کی طرف جاتا ہے اور دنیا کو چہوڑنے کے قریب ہوتا ہے تو اسکے پاس سفید مونہون والے فرشتے آتے ہین گویا انکے مونہ سورج ہین اور انکے پاس جنت کے کفنون مین سے کفن اور جنت کی خوشبو مین سے خوشبو ہوتی ہے اور آکر نظر کی

دارمی کے فاصلہ پر بیٹہ جاتے ہین پہر ملک الموت آتا ہے

يَجْلِسُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ الطَّيِّبَةُ
اخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا
تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ الْاِنَاءِ فَيَاْخُذُوْنَهَا وَلَا يَدَعُوْنَهَا فِيْ
يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْنَهَا فِيْ ذٰلِكَ
الْكَفَنِ وَالْحَنُوْطِ فَيَخْرُجُ مِنْهَا نَفْحَةٌ اَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ
وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ
بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ
الطَّيِّبَةُ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهٖ
الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ
لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَاءِ
الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ
فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً
اُخْرٰى فَتُعَادُ الرُّوْحُ اِلٰى جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ
فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ
وَدِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هُوَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ
الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَآءَنَا بِالْحَقِّ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ
فَيَقُوْلُ قَرَاْتُ الْقُرْاٰنَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاٰمَنْتُ بِهٖ
وَصَدَّقْتُهٗ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ صَدَقَ عَبْدِيْ
فَاَفْرِشُوْا لَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَفْتَحُوْا لَهٗ
بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيَاْتِيْهِ رَوْحُهَا وَطِيْبُهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ
مَدَّ بَصَرِهٖ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيْحِ
فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ
كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ
فَيَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ
الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِيْ اِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَانْقِطَاعٍ
مِّنَ الدُّنْيَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلٰٓئِكَةً سُوْدَ الْوُجُوْهِ
مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ

اور اُسکے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہی اور کہتا ہی اے آرام پکڑنے والے پاک جان اللہ تعالی
کی بخشش اور اسکی رضامندی کی طرف نکل آ، آپ نے فرمایا پھر وہ نکلتی ہی اور ایسی
بہتی ہی جیسے برتن سی قطرہ بہتا ہی پس وہ اُسے لے لیتے ہین اور اُسے اُس کفن
اور خوشبو مین لپیٹ لیتے ہین اور اُس سی کستوری کی خوشبو سی بھی جو زمین پر
موجود ہو زیادہ خوشبو نکلتی ہے پھر اُسے چڑھا لے جاتے ہین پس وہ فرشتوں
کی کسی جماعت پر نہین گذرتے مگر اُس جماعت کے فرشتے کہتے ہین یہ کیسی خوشبو ہے
وہ جواب دیتے ہین یہ فلانا فلانے کا بیٹا ہی اُسکے نامون مین سے اچھا نام لیکر
جواب دیتے ہین پھر اُسے پہلے آسمان تک پہونچاتے ہین اور اُسکے لیے دروازہ
کھلواتے ہین وہ کھولا جاتا ہے پس وہ اُسکا استقبال کرتے ہین اور ہر ایک
آسمان سی فرشتے دوسرے آسمان تک جو اُسکے متصل ہو ساتھ جاتے
ہین یہان تک کہ ساتوین آسمان تک پہونچ جاتے ہین پس اللہ عزوجل
فرماتا ہے اسکی کتاب عمل کو علیین مین لکھو اور اُسکو پھر زمین کیطرف لیجاؤ
ہمنے انکو اُسی سی پیدا کیا اور اُسی مین ہم انکو دوبارہ لیجاوینگے اور دوسری دفعہ
اُسی سے ہم انکو نکالینگے پس اُسکی روح اُسکے جسم کی طرف لوٹائی جاتی ہے اور اسکے
پاس دو فرشتے آتے ہین اور اُسے کہتے ہین تیرا رب کون ہی اور تیرا دین کیا ہے
وہ کہتا ہی میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے پھر وہ اُسے کہتے ہین تو اس شخص (یعنے
رسول اللہ) کی جو تم مین بھیجا گیا تھا کیا کہتا تھا وہ کہتا ہی وہ اللہ کے رسول ہین
اور ہمارے پاس حق لائے تھے وہ کہتے ہین تجھے اس بات کا علم کسطرح ہوا وہ
کہتا ہی مینے قرآن مجید اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اُسپر ایمان لایا اور اُسکو سچا
جانا پس آسمان سی ایک پکارنیوالا پکارتا ہی میرے بندے نے سچ کہا ہی اُسکے لیے جنت
سے بچھونا کردو اور اُسے جنت کا لباس پہناؤ اور جنت کی طرف سی اُسکے لیے
ایک دروازہ کھولدو پس اُسکو جنت کی ہوا اور اُسکی خوشبو آنے لگتی ہے اور
اُسکی نظر کی درازی کی برابر اُسکی قبر فراخ کیجاتی ہی اور اُسکے پاس ایک شخص خوبصورت
عمدہ خوشبو والا آتا ہی اور اُسے کہتا ہی تو خوش ہو اچھی چیز سے جو تجھے خوش کریگی یہ تیرا وہ دن ہے
جسکا تو دنیا مین وعدہ دیا جاتا تھا پس وہ مردہ کہتا ہی تو کون ہے وہ کہتا ہی مین تیرا
عمل صالح ہون پھر وہ کہتا ہی اے میرے پروردگار قیامت قائم کر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اور بندہ کافر جب آخرت کی طرف چلنے اور دنیا کو چھوڑنے کو
قریب ہوتا ہی تو اللہ تعالی اُسکی طرف سیاہ موہون والے فرشتے اتارتا ہی اُنکے
پاس ٹاٹ ہوتا ہے اُس سے نظر کی درازی کے فاصلہ پر بیٹھتے جاتے ہین پھر ملک

الموت يجلس عند رأسه فيقول أيتها النفس الخبيثة
اخرجي إلى سخط الله وغضبه فتفرق في أعضائه
فينزعها كما ينزع السفود من الصوف المبلول فتقطع
منه العروق والعصب فيأخذونها فيجعلونها في
تلك المسوح ويخرج منها ريح أنتن من جيفة فيصعدون
بها فلا يمرون بها على ملإ من الملئكة إلا قالوا ما
هذه الريح الخبيثة فيقولون هذا فلان ابن فلان
بأقبح أسمائه حتى ينتهوا بها إلى السماء الدنيا فيستفتحون
فلا يفتح لهم ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذه الآية لا تفتح لهم أبواب السماء فيقول الله
سبحانه اكتبوا كتابه في سجين ثم تطرح روحه طرحا
ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن يشرك
بالله فكأنما خر من السماء فتخطفه الطير أو تهوي به
الريح في مكان سحيق يعني ترد فتعاد إليه روحه في
جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك
فيقول هاه هاه لا أدري فيقولان له ما دينك فيقول
هاه هاه لا أدري فيقولان له ما تقول في هذا الرجل
الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا أدري فينادي
المنادي كذب عبدي فافرشوا له فراشا من النار
وألبسوا من النار وافتحوا له بابا من النار فيدخل عليه
من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف
فيه أضلاعه ويأتيه رجل قبيح الثياب قبيح الوجه
نتن الريح فيقول أبشر بالذي يسوءك هذا يومك
الذي كنت توعد فيقول من أنت فيقول أنا عملك
السوء فيقول رب لا تقم الساعة وعن عبد الله بن عمر
قال إن المؤمن إذا وضع في قبره يوسع عليه في قبره
سبعون ذراعا عرضه وسبعون ذراعا طوله ثم تنور
عليه الرياحين ويستقبل بالحرير من الجنة فإن كان
معه شيء من القرآن جعل له نورا مثل نور الشمس في

الموت آتا ہے اور اسکے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پلید جان اللہ کے غصے اور
غضب کی طرف نکل پس وہ اسکے سب جوڑ جوڑ میں پھیل جاتی ہے اور وہ اسی طرح
کھینچتا ہے جیسی بھیگی ہوئی اون سے سیخ کھینچی جاتی ہے پس اسکی رگیں اور پٹھے ٹوٹ
جاتے ہیں وہ فرشتے اس جان کو لے لیتے ہیں اور اس ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور
اس سے مردار کی بھی بری بدبو نکلتی ہے پس اسے لے چڑھتے ہیں اور فرشتوں میں
کسی جماعت پر نہیں گذرتے مگر وہ کہتے ہیں یہ کیسی بدبو ہے پس وہ کہتے ہیں فلانا
فلانے کا بیٹا ہے اسکے ناموں میں سے برا نام لیتے ہیں یہاں تک کہ اسے
پہلے آسمان تک لے پہونچتے ہیں اور دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں مگر اسکے لئے
کھولا نہیں جاتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اسکے استشہاد کے
لیے پڑھی انکے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے پھر اللہ تعالی فرماتا ہے
اسکی کتاب کو سجین میں لکھو پھر اسکی روح پھینکی جاتی ہے پھر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور جو کوئی اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرے گویا کہ وہ آسمان
سے گر پڑا پس یا تو اسے جانور اوچک لے جاتے ہیں یا اسے ہوا مکان دور میں
پھینک دیتی ہے یعنے رکی جاتی ہے پھر اسکی روح اسکے بدن میں لائی جاتی ہے
اور اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسکو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا رب
کون ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے
ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں تو اس شخص (یعنے محمد) کے حق میں جو تم
میں بھیجا گیا تھا کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پس پکارنیوالا
پکارتا ہے کہ میرے بندے نے جھوٹ کہا تم اسکے لیے آگ سے بچھونا بچھاؤ اور آگ سے
لباس پہناؤ اور اسکے لیے دوزخ کی طرف سے دروازہ کھولدو پس اسکیطرف دوزخ
کی سوزش اور گرمی آتی ہے اور اسکی قبر اسپر تنگ ہوجاتی ہے یہانتک کہ اسکی
پسلیاں اِدھر اُدھر ہوجاتی ہیں اور اسکے پاس ایک آدمی برے کپڑوں والا بدبو
منہ والا بدبو والا آتا ہے اور کہتا ہے تو خوش ہو اس چیز سے جو تجھے خوش کرے یہ تیرا
دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تھا وہ کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے میں تیرا برا
عمل ہوں پس وہ کہتا ہے اے رب قیامت قائم نہ کیجیو اور عبداللہ بن عمر سے
مروی ہے انہوں نے کہا مومن جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسپر اسکی قبر میں فراخی
کی جاتی ہے جس کا ستر ہاتھ عرض اور ستر ہاتھ طول ہوتا ہے اور اگر اسکے ساتھ
کچھ قرآن ہو (یعنے اسے کچھ قرآن یاد ہو) تو اسکے لیے اسکا نور ہی کافی ہے اگر اسکے
ساتھ کچھ قرآن نہ ہو تو اسکے لیے قبر میں شمس کے نور کیطرح نور کیا جاتا ہے۔

كفاه نوره فإن لم يكن معه شيء من القرآن

تَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا
وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَشَرَابِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوا مَنْ
يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ فَلَا يَزْهَدُوا فِي
الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوا عَنِ الْحَرْبِ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ
هُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ أَنَا أُبَلِّغُهُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَيَجُوزُ أَنْ يَقَعَ
الْمَسْأَلَةُ وَالْعَذَابُ وَالنِّعْمَةُ بِبَعْضِ جَسَدِ الْمُؤْمِنِ وَ
الْكَافِرِ دُونَ بَقِيَّةِ أَجْزَائِهِ وَيَكُونُ مَا فُعِلَ بِالْبَعْضِ
فُعِلَ بِالْكُلِّ وَقَدْ قِيلَ إِنَّ اللهَ يَجْمَعُ تِلْكَ الْأَجْزَاءَ
الْمُتَفَرِّقَةَ لِلضَّغْطَةِ وَالْمَسْأَلَةِ كَمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ لِلْحَشْرِ
وَالْحِسَابِ ثُمَّ الْإِيمَانُ بِالْبَعْثِ مِنَ الْقُبُورِ وَالنُّشُورِ
عَنْهَا وَاجِبٌ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّ السَّاعَةَ
آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ كَمَا
قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا
مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى
يَحْشُرُهُمْ وَيَجْمَعُهُمْ جَلَّ وَعَلَا لِيَجْزِيَ كُلَّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى
وَلِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ
أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى وَقَالَ جَلَّ جَلَالُهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ
ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ وَالَّذِي قَدَرَ عَلَى إِنْشَاءِ الْخَلْقِ
قَادِرٌ عَلَى إِعَادَتِهِمْ وَقَدْ أَنْكَرَتِ الْمُعْتَزِلَةُ ذَلِكَ تَبًّا
لَهُمْ وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ اللهَ يَقْبَلُ شَفَاعَةَ نَبِيِّنَا صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ الْكَبَائِرِ وَالْأَوْزَارِ وَاجِبٌ قَبْلَ
دُخُولِ النَّارِ عَامًّا لِلْحِسَابِ بِجَمِيعِ أُمَمِ الْمُؤْمِنِينَ وَ
بَعْدَ دُخُولِهَا لِأُمَّتِهِ خَاصَّةً فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا بِشَفَاعَتِهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى لَا يَبْقَى فِي النَّارِ مَنْ
كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ وَمَنْ قَالَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَرَّةً وَاحِدَةً فِي عُمُرِهِ مُخْلِصًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
خِلَافَ مَا زَعَمَتِ الْقَدَرِيَّةُ مِنْ إِنْكَارِ ذَلِكَ وَفِي كِتَابِ اللهِ

عرش کے سائے مین سونے کی قندیلون پر ٹھیرتے ہین پس جب اونہون نے وہان عمدہ
کھانا اور پینا اور قیلولہ پایا تو کہا ہماری (زندہ) بھائیون کو کون شخص یہ
خبر پہونچاوے کہ ہم زندہ ہین بہشت مین اور رزق دیے جاتے ہین تاکہ وہ جہاد سے
بے رغبتی نہ کرین اور لڑائی سے انکار نہ کرین اللہ عزوجل نے فرمایا اور وہ سب کلام
کرنیوالون سے سچا ہے مین انکو پہونچاتا ہون پس اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری
جو اللہ کے رستے مین مارے گئے انہین مردے خیال نہ کر بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہین
اور رزق دیے جاتے ہین خوش ہین اسچیز سے جو انکو اللہ نے اپنے فضل سے عنایت
کی اور جائز ہے کہ سوال اور عذاب اور نعمتون کا وقوع مومن اور کافر کے بعضے
اجزاء پر ہو اور بعضے پر نہ ہو اور جو کچھ بعض پر واقع ہو
ایسا ہو گویا کل پر واقع ہوا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اللہ تعالی
ان جدا جدا اجزاؤن کو دبانے اور سوال کرنے کے لیے جمع کر لیتا ہے جیسے کہ حشر
اور حساب کرنے کے لیے ایسا ہی کریگا پھر قبرون سے اٹھنے اور اُنسے پہلے ایمان
لانا بھی واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا اور بیشک قیامت آنیوالی ہے اسمین
کچھ شک نہین اور بے شک اللہ اٹھاویگا اُن لوگون کو جو قبرون مین ہین اور
جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا جیسے تم کو پیدا کیا پہلی دفعہ پھر آوگے اور اللہ
بزرگ اور بلند نے فرمایا اُسی سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور اُسی مین ہم تمکو لیجاوینگے
اور دوسری دفعہ اُسی سے ہم تمکو نکالینگے اللہ بزرگ اور بلند انکو اٹھاویگا اور جمع
کریگا تاکہ ہر نفس اپنی کوشش کا بدلا دیا جاوے اور تاکہ بدلا دے اُن لوگون کو جنہون
نے برے عمل کیے اور بدلا دیوے اُن لوگون کو جنہون نے اچھے عمل کیے اور اللہ بزرگ اور بلند
نے فرمایا وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا پھر ماریگا پھر تمکو زندہ کریگا اور وہ ذات کہ اول
مخلوق کو پیدا کرنے پر قادر ہے انکے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور معتزلہ نے
اس امر کا انکار کیا انکو ہلاکی ہو اور اس امر پر بھی ایمان لانا واجب ہے کہ اللہ تعالی ہمارے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبیرہ گناہ والون اور دوسرے گناہ والون کے حق مین
قبول فرماویگا لیکن آگ مین داخل ہونے سے پہلے حساب کے وقت مومنون کی تمام جماعت
کے لیے عام ہوگی اور آگ مین داخل ہونے کے بعد صرف آپ کی امت کے لیے ہی ہوگی
پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے اور آپکے سوا اوروں کے مومنون کی شفاعت سے
گنہگار دوزخ سے نکلینگے یہانتک کہ دوزخ مین کوئی شخص باقی نہ رہیگا جسکے دلمین ایک ذرہ
کے برابر بھی ایمان ہوگا اور جو شخص خالص اللہ کے لیے اپنی زندگی مین ایکدفعہ بھی کہدے کہ بجز خدا
کے کوئی معبود برحق نہین برخلاف اسکے جو قدریہ نے اسکا انکار کیا اور اللہ تعالی کی کتاب مین

تکذیبهم قال الله عز وجل فما لنا من شافعين ولا صديق
حميم وقوله عز وجل فهل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا
وقال الله جل جلاله فما تنفعهم شفاعة الشافعين
فقد اثبت الله تعالى في الاخرة شفاعة وكذلك في
السنة وهو ما روي عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال ان اول من ينشق الارض عن يوم القيمة
انا ولا فخر انا سيد ولد ادم ولا فخر وانا صاحب لواء
الحمد ولا فخر وانا اول من يدخل الجنة ولا فخر وانا
اخذ بحلقة باب الجنة فيؤذن لي فيستقبلني وجه
الجبار فاخر له ساجدا فيقول تعالى يا محمد ارفع راسك
واشفع تشفع وسل تعط فارفع راسي فاقول يا رب امتي
امتي فلا ازال ارجو الى ربي فيقول اذهب فانظر من
وجدت في قلبه مثقال جبة من الايمان فاخرجه
من النار قال صلى الله عليه وسلم فاخرج من امتي منكلا
الجبال ثم يقول لي النبيون ارجع الى ربك فاسئله
فاقول قد رجعت الى ربي حتى استحييت منه وقال صلى
الله عليه وسلم في حديث جابر بن عبد الله رضي الله
عنه شفاعتي لاهل الكبائر من امتي وعن ابي هريرة
انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي
دعوة مستجابة فتعجل كل نبي دعوته وانا اختبات
دعوتي شفاعة لامتي يوم القيمة فهي نائلة ان
شاء الله تعالى من امتي لمن مات لا يشرك بالله شيئا
وقال صلى الله عليه وسلم في حديث انس الانصاري اني
لاشفع يوم القيمة لاكثر ممن على وجه الارض من
حجر ومدر وقال صلى الله عليه وسلم شفاعتي في القيمة
على الميزان وعند الصراط وكذلك ما من نبي الا وله
له شفاعة وعن حذيفة رض عن النبي صلى الله عليه و
سلم انه قال يقول ابراهيم عليه السلام يوم القيمة
يا رباه فيقول الله عز وجل يا بنيكاه فيقول يا رب

انکی تکذیب موجود ہے اللہ عزوجل نے فرمایا (وہ کہینگے) پس ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنے
والا نہیں اور نہ کوئی دوست غم کھانیوالا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وہ کہینگے) کیا ہمارے
لیے شفاعت کرنیوالے ہین جو ہماری سفارش کرین اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا پس انکو
سفارش کرنیوالون کی سفارش فائدہ نہ دیگی پس اللہ تعالیٰ نے سفارش کو قیامت مین
ثابت کیا اور اسی طرح حدیثون مین بھی ہے اور وہ یہ ہے جو ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جس سے پہلے زمین پھٹیگی وہ مین ہونگا اور فخر نہین
مین آدم کی اولاد کا سردار ہونگا اور فخر نہین اور مین تعریف کے جھنڈے کا صاحب ہونگا اور
فخر نہین اور مین ان مین سے پہلا ہونگا جو جنت مین داخل ہونگے اور فخر نہین اور مین
جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑنے والا ہونگا پس مجھے اجازت دیجاویگی تو جبار کا
منہ میرے سامنے ہوگا اور مین اُسکے لیے سجدہ مین گر پڑونگا اللہ تعالیٰ فرماویگا اے محمد
اپنا سر اٹھا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجاویگی اور مانگ تو دیا جاویگا
پس مین اپنا سر اٹھاؤنگا اور کہونگا اے میرے پروردگار میری امت کو میری امت کو بخشدے
پس مین ہمیشہ ہی اپنے رب کے پاس آتا جاتا رہونگا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ فرماویگا تو جا اور جسکے
جس شخص کے دل مین تو ایک دانے کے برابر بھی ایمان پاوے اُسے بھی دوزخ سے نکالے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس مین اپنی امت کو پہاڑون کی طرح نکالونگا پھر مجھ سے
نبی کہینگے تو اپنے رب کے پاس جا اور اُس سے سوال کر مین کہونگا مین اپنے رب کے پاس
آتا جاتا رہا ہون یہان تک کہ اب مین اُس سے شرماتا ہون اور جابر بن عبد اللہ
کی حدیث مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت میری امت کے کبیرہ
گناہ والون کے لیے ہے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہر ایک نبی کے لیے ایک دعا مقبول ہے پس ہر ایک نبی نے اپنی دعا
جلدی کی اور مین اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھا ہے اور وہ انشاء
اللہ تعالیٰ میری امت کے اُس شخص کو پہونچیگی جو مر گیا اور اُسنے اللہ سے کسی چیز کو شریک
نہ کیا اور انس انصاری کی حدیث مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین قیامت کے دن
روئے زمین کے پتھرون اور ڈھیلون سے بھی زیادہ سفارش کرونگا اور قیامت کے دن
میزان اور پلصراط کے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہوگی اور اسی طرح
ہر ایک نبی شفاعت کریگا اور حذیفہ رضہ سے روایت ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہین آپنے فرمایا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن پکارینگے
اے میرے رب پس اللہ عزوجل فرماویگا اے ابراہیم تو کیا کہتا ہے وہ عرض
کرین گے اے میرے پروردگار

أَخْرَجْتَ بَنِي آدَمَ فَيَقُولُ جَلَّ وَعَلَا أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ أَوْ شَعِيرَةٍ مِنَ الْإِيمَانِ وَ
كَذَلِكَ لِلصِّدِّيقِينَ وَالصَّالِحِينَ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَفَاعَةٌ
قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِكُلِّ نَبِيٍّ عَطِيَّةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ عَطِيَّتِي شَفَاعَةً
لِأُمَّتِي وَأَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ فَيُدْخِلُهُمُ
اللهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ وَأَنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِإِنْسَانٍ مِنَ
النَّاسِ فَيُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ وَأَنَّ الرَّجُلَ
يَشْفَعُ لِثَلَاثَةِ نَفَرٍ وَأَنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِاثْنَيْنِ وَأَنَّ الرَّجُلَ
يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ
ابْنِ مَسْعُودٍ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ عُذِّبُوا
بِالنَّارِ بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ وَأَيْضًا
فِي حَدِيثِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ الْمَعْرُوفِ وَلِلَّهِ تَفَضُّلٌ وَمَنٌّ
تَكَرُّمٌ وَرَحْمَةٌ وَمِنَّةٌ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فِي خُرُوجِهِمْ مِنْهَا بَعْدَ مَا احْتَرَقُوا وَصَارُوا فَحْمًا وَعَنِ
الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ مَا زِلْتُ أَشْفَعُ إِلَى رَبِّي فَيُشَفِّعُنِي حَتَّى أَقُولَ يَا رَبِّ
شَفِّعْنِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَيَقُولُ جَلَّ وَعَلَا
هَذَا لَيْسَ لَكَ يَا مُحَمَّدُ وَلَا لِأَحَدٍ هَذَا لِي وَعِزَّتِي وَ
وَجَلَالِي وَرَحْمَتِي لَأَدَعَنَّ فِي النَّارِ أَحَدًا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللهُ وَالْإِيمَانُ بِالصِّرَاطِ عَلَى جَهَنَّمَ وَاجِبٌ وَهُوَ جِسْرٌ
مَمْدُودٌ عَلَى مَتْنِ جَهَنَّمَ يَأْخُذُ مَنْ يَشَاءُ اللهُ إِلَى النَّارِ
وَيَجُوزُ مَنْ يَشَاءُ وَيَسْقُطُ فِي جَهَنَّمَ مَنْ يَشَاءُ وَلَهُمْ فِي
تِلْكَ الْأَحْوَالِ نُورٌ بِحَسَبِ أَعْمَالِهِمْ فَهُمْ بَيْنَ مَاشٍ وَ
سَرَاعٍ وَرَاكِبٍ وَزَحِفٍ وَسَحِبٍ قَدْ وَصَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ فِي خَبَرٍ فِيهِ طُولٌ
إِلَى أَنْ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ مِثْلُ
شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ تَعْرِفُونَ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا
نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّهَا

تونے آدم کے بیٹون کو جلا دیا اللہ تعالی فرماویگا جسکے دل مین گیہون یا جو کے
دانے کے برابر بھی ایمان ہوا سے بھی دوزخ سے نکالدو اور اسیطرح ہر ایک امت کے
صدیقون اور نیک لوگون کی سفارش مقبول ہوگی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نبی کو ایک انعام ہی اور مینے اپنا انعام کو
اپنی امت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھا ہی اور میری امت کا مرد (صالح) اپنے قبیلے کی شفاعت
کریگا اور اسکی شفاعت سے اللہ تعالی انکو جنت مین لیجاویگا اور کوئی شخص لوگون کی ایک
جماعت کے لیے شفاعت کریگا تو اسکی شفاعت سے اللہ تعالی انکو جنت مین لیجاویگا
اور کوئی شخص تین آدمیون کی شفاعت کریگا اور کوئی دو شخصون کی شفاعت
کریگا اور کوئی ایک شخص کی شفاعت کریگا ابن مسعودؓ کی حدیث مین نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رحمت سے اور شفاعت کرنیوالون کی شفاعت سے
بہشت مین مسلمانون کی ایک ایسی جماعت داخل ہوگی جو دوزخ مین عذاب دیے
گئی ہونگے اور نیز اویس قرنی کی مشہور حدیث مین ہی اور اللہ ہی کی طرف سے فضل اور
بخشش اور رحمت اور احسان ہی دوزخیون مین سے انکے دوزخ سے نکلنے مین جبکہ وہ
چاہیگا بعد اسکے کہ وہ جل جاوین اور کوئلہ ہوجاوین اور حسنؓ سے روایت ہے
انہون نے انسؓ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے
فرمایا مین ہمیشہ ہی اپنے پروردگار کے آگے شفاعت کرتا رہونگا اور وہ میری
شفاعت قبول کرتا رہیگا یہانتک کہ مین کہونگا ای میرے پروردگار میری شفاعت
اُس شخص کے حق مین بھی قبول کر جس نے صرف یہی کہا کہ بجز اللہ کے کوئی معبود برحق
نہین پس اللہ تعالی فرماویگا ای محمد یہ کام تیرا نہین اور نہ کسی دوسرے کا ہی یہ میرا
کام ہی مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہی مین کسی ایسے شخص کو دوزخ مین نہین چھوڑونگا
جسنے یہ کہا کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور پلصراط کے دوزخ کے اوپر ہونے پر
ایمان لانا بھی واجب ہی اور وہ ایک پل ہی جو دوزخ کی پشت پر دراز کیا گیا ہی جسے
اللہ چاہیگا دوزخ مین گرفتار کریگا اور جسے چاہیگا اُسے اُس پل سے پار اوتار دیگا
اور جسے چاہیگا دوزخ مین گرا دیگا اور لوگونکے لیے اُسوقت موافق انکے عملون کے نور ہوگا
پس بعض انمین سے معمولی چال چلینگے اور بعض دوڑینگے اور بعض سوار ہونگے اور بعض
گھٹنونکے بل چلینگے اور بعض چوتڑون پر چلینگے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس پل کی یون تعریف
فرمائی ہی کہ وہ کانٹون والا ہی آپنے ایک یعنی حدیث بیان فرمائی یہانتک کہ آپنے فرمایا
وہ پل ایسے کانٹون والا ہی جیسے سعدان کے کانٹے کیا تم سعدان کے کانٹونکو جانتے
ہو صحابہؓ نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ صلعم جانتے ہین آپنے فرمایا یہ کانٹے صورت مین تو

مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ
تَعَالٰی جَلَّ سُمُّهٗ فَتَخْطَفُ النَّاسَ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَ
مِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ الْمَرْمِیُّ الْمَصْرُوْعُ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ
يَنْجُوْ وَقِيْلَ ذٰلِكَ لِلْقَطْعِ اَيْضًا وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِسْتَجِيْدُوْا ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا مَطَايَاكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ وَجَاءَ
فِیْ وَصْفِ الصِّرَاطِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَدَقُّ
مِنَ الشَّعْرَةِ وَاَحَرُّ مِنَ الْجَمْرَةِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ طُوْلُهٗ
ثَلٰثُ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا سَنَةٌ فِی الْاٰخِرَةِ يَمْشِیْ عَلَيْهِ الْاَبْرَارُ وَ
تَزِلُّ عَنْهُ الْفُجَّارُ وَقِيْلَ ثَلٰثَةُ اٰلَافِ سَنَةٍ مِنْهَا سَنَةٌ فِی
الْاٰخِرَةِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضًا فِی الْقِيٰمَةِ يَسْقِیْ مِنْهُ الْمُؤْمِنِيْنَ دُوْنَ
الْكَافِرِيْنَ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَعْدَ جَوَازِ الصِّرَاطِ قَبْلَ دُخُوْلِ
الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا عَرْضُهٗ
مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ
الْعَسَلِ حَوْلَهٗ اَبَارِيْقُ عَلٰی عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ فِيْهِ مِيْزَابَانِ
يَصُبَّانِ مِنَ الْكَوْثَرِ اَصْلُهٗ فِی الْجَنَّةِ وَفَرْعُهٗ فِی الْمَوْقِفِ
قَدْ ذَكَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِيْثِ ثَوْبَانَ
اَنَا عِنْدَ حَوْضِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
بَيْنَ مَقَامِیْ هٰذَا اِلٰی عُمَانَ شَرَابُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ
وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ
وَرِقٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ ذَهَبٍ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ
يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِيْثِ
عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرَةَ مَوْعِدُكُمْ حَوْضِیْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ وَهُوَ
اَبْعَدُ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰی مَكَّةَ وَذٰلِكَ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ فِيْهِ
اَبَارِيْقُ اَمْثَالُ الْكَوَاكِبِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الْفِضَّةِ
مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ لِكُلِّ نَبِیٍّ
مِنَ الْاَنْبِيَآءِ حَوْضٌ اِلَّا الصَّالِحَ النَّبِیَّ فَاِنَّ حَوْضَهٗ ضَرْعُ نَاقَتِهٖ
يَسْقِیْ مِنْ ذٰلِكَ مُؤْمِنُوْا كُلِّ اُمَّةٍ مِّنْهُمْ دُوْنَ الْكَافِرِيْنَ وَفِیْ

سعدان کے کانٹون کی طرح ہی ہین لیکن انکی بڑائی کی مقدار کو بجز اللہ تعالیٰ کے
کوئی نہین جانتا اور وہ کانٹے لوگون کو اچک لینگے پس اُنمین سے بعضے بسبب اپنے
عمل کے ہلاک ہونگے اور بعض انمین سے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہوئے پھینکے ہوئے گرائے ہوئے
ہونگے اور اُن مین سے بعض ایسے ہونگے جو ٹکڑے کیے جاوینگے پھر نجات پاوینگے
اور بعض نے کہا کہ یہ کانٹے کے ایسی ہی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ جانور
کی قربانی کیا کرو کیونکہ پلصراط پر وہ تمہاری سواریان ہونگی اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے پلصراط کی بابت مروی ہے کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہے اور
چنگاڑی سے زیادہ گرم ہے اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اسکا طول آخرت کے سالون
مین سے تین سو سال کا ہوگا نیک لوگ اُس پر سے پار ہوجاوینگے اور بدکار اُس سے پھسل
پڑینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ آخرت کے سالون مین سے تین ہزار برس کا رستہ ہوگا
اور اہل سنت اس بات کا یقین رکھتے ہین کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیامت کے
دن ایک حوض ہوگا اُسمین سے مومنون کو پلاوینگے اور کافرون کو نہ پلاوینگے
اور یہ کام پلصراط سے گذر جانے کے بعد اور جنت مین داخل ہونے سے پہلے ہوگا جو
شخص اُس سے ایکدفعہ پی لیگا وہ اسکے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اُس حوض کا عرض
ایک مہینہ کا رستہ ہے اُسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین ہوگا
اُسپر آفتابے اتنے ہونگے جتنے آسمان پر ستارے ہین دو پرنالے ہین جو کوثر سے گرتے
ہین اُسکی جڑ بہشت مین ہے اور اُسکی شاخ حساب گاہ مین ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ثوبان کی حدیث مین اسکا بیان فرمایا کہ مین قیامت کے روز اپنے حوض کے پاس
ہونگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کی فراخی کی نسبت کسی نے پوچھا آپ نے
فرمایا میرے اس مکان سے لیکر عمان تک اُسکی فراخی ہے اُسکا پانی دودھ سے زیادہ
سفید اور شہد سے زیادہ شیرین ہے اُسمین جنت کی طرف سے دو پرنالے ہین ایک چاندی
کا دوسرا سونے کا جو شخص اُس سے ایکدفعہ بھی پی لے اُسکے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمرہ کی حدیث مین فرمایا تمہارے وعدے کی جگہ
میرا حوض ہے اُسکا عرض اور طول برابر ہین اور اُسکی فراخی اس فاصلہ سے بھی زیادہ ہے
جو مقام ایلیا اور مکہ مین ہے اور ایلیا اور مکہ مین ایک مہینہ کا رستہ ہے اُسمین ستارون
کی طرح آفتابے ہین اُسکا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے جو شخص اُسپر جاوے اور اُس پانی پیکر تو اُسکے
بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اسیطرح نبیون مین سے ہر ایک نبی کے لیے ایک حوض ہے مگر صالح
نبی کا کوئی حوض نہین کیونکہ اُنکا حوض انکی اونٹنی کے پستان ہین اُن مین سے ہر
ایک گروہ کے مومن اُن پستانون سے (دودھ) پینگے اور کافر نہ پینگے

حَدِيثٌ آخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ حَوْضِي
مَا بَيْنَ عَدَنٍ وَعُمَانَ حَافَتَاهُ خِيَامُ الدُّرِّ الْمَجُوفِ وَإِنِيَتُهُ
عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ طِينُهُ الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ
اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ
شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا فَيُزَادُ عَنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
رِجَالٌ كَمَا تُزَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ فَأَقُولُ أَلَا هَلُمَّ
أَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ
مَا أَحْدَثُوا فَيُقَالُ إِنَّهُمْ غَيَّرُوا وَبَدَّلُوا فَأَقُولُ أَلَا سُحْقًا
وَبُعْدًا وَقَدْ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ الْمُعْتَزِلَةُ فَلَا يُقِرُّونَ مِنْهُ
وَيَدْخُلُونَ النَّارَ وَرُدًّا إِعْطَاشًا إِنْ لَمْ يَتُوبُوا عَنْ مَقَالَتِهِمْ
وَجُحُودِهِمُ الْحَقَّ وَرَدِّ الْآيَاتِ وَالْأَخْبَارِ وَالْآثَارِ وَرُوِيَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ وَمَنْ
كَذَّبَ بِالْحَوْضِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ نَصِيبٌ وَأَهْلُ السُّنَّةِ
يَعْتَقِدُونَ أَنَّ اللّٰهَ يُجْلِسُ رَسُولَهُ وَنَبِيَّهُ الْمُخْتَارَ عَلَى
سَائِرِ رُسُلِهِ وَأَنْبِيَائِهِ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمَا
رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
قَالَ يُجْلِسُهُ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ فَقَالَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي رَبِّي الْقُعُودَ عَلَى الْعَرْشِ كَذٰلِكَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ إِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيَامَةِ جِيءَ بِنَبِيِّكُمْ فَأُقْعِدَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَلَى
كُرْسِيِّهِ فَيُقَالُ لَهُ يَا أَبَا مَسْعُودٍ إِذَا كَانَ عَلَى كُرْسِيِّهِ الْحَقُّ
أَلَيْسَ مُوسَعَهُ قَالَ وَيْلَكُمْ هٰذَا أَثَرُ حَدِيثٍ فِي الدُّنْيَا
لِعَيْنِي وَقَالَ الْحَجَّاجُ فِي حَدِيثِهِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ
نَزَلَ الْجَبَّارُ عَلَى عَرْشِهِ وَقَدَمَاهُ عَلَى الْكُرْسِيِّ يُؤْتَى
بِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقْعَدُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى

دوسری حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا میرا حوض عدن اور
عمان کے درمیان ہے اُسکے دونون کنارے پر مجوف موتی کے خیمے ہین اور اُسکے برتن اتنے ہین
جتنے آسمان کے ستارے اُسکی مٹی کستوری ہے اُسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے
زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیرین ہے جو شخص اُس سے ایکدفعہ پی لے اُسکے بعد وہ
کبھی پیاسا نہ ہوگا اور قیامت کے دن میری طرف سے کچھ آدمی ہٹائے جاوینگے
جیسے کہ بیگانہ اونٹ اونٹون مین سے ہٹایا جاتا ہے اور مین کہونگا خبردار آؤ
تم خبردار آؤ تم پس کہا جاویگا آپ نہین جانتے کہ جو کچھ آپکے بعد انہون نے نکالا ہے مین
کہونگا انہون نے کیا نکالا ہے مجھے کہا جاویگا کہ انہون نے (امور شرعی کو) متغیر کردیا اور
بدل دیا پس مین کہونگا خبردار انکو دوری ہو اور معتزلہ اسکے منکر ہین پس وہ لوگ
اُس حوض سے پانی نہ پلائے جاوینگے اور دوزخ مین پیاسے جاوینگے اگر انہون نے اپنی بات
سے اور حق کے انکار سے اور آیتون اور اقوال صحابہ کے رد کرنے سے توبہ نہ کی اور انس
بن مالک رضہ سے مروی ہے وہ اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے ہین آپنے
فرمایا جو شخص شفاعت کو جھوٹ سمجھے تو اُسمین اُسکا حصہ نہ ہوگا اور جو شخص
حوض کو جھوٹ سمجھے اُسکا بھی اسمین حصہ نہ ہوگا اور اہل سنت اس بات کا
بھی اعتقاد کرتے ہین کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اپنے رسول اور نبی پسندیدہ کو اپنے
تمام رسولون اور نبیون سے بلند مرتبہ پر عرش کے اوپر اپنے ساتھ بٹھائیگا اُنکی
دلیل وہ حدیث جو عبداللہ بن عمر رضہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
روایت کرتے ہین اللہ تعالی کے اس قول کی تفسیر مین قریب ہے کہ تیرا پروردگار تجھکو
مقام محمود مین کھڑا کریگا آپنے فرمایا اسکا معنے یہ ہے کہ اللہ تعالی اُسے اپنے ساتھ
تخت پر بٹھاویگا ہشام بن عروہ سے مروی ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت کرتے ہین انہون نے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام محمود کی نسبت
دریافت کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے عرش پر بیٹھنے کا مجھسے
وعدہ کیا ہے اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضہ اور حضرت عبداللہ بن سلام سے مروی ہے
انہون نے کہا جب قیامت کا دن ہوگا تو تمہارا نبی لایا جاویگا اور اللہ تعالی کرسی کے
کرسی پر بٹھایا جاویگا کسی نے اُنسے کہا اے ابو مسعود جب بنی خدا کی کرسی پر ہوگا تو
کیا وہ اُسکے ساتھ نہین انہون نے کہا تمہاری خرابی ہو یہی حدیث ہے جو دنیا مین میری
آنکھ کو ٹھنڈا کرنیوالی ہے اور حجاج نے اپنی حدیث مین کہا جب قیامت کا دن ہوگا تو
جبار اپنے عرش پر اترے گا اور اُسکے دونون قدم کرسی پر ہونگے اور تمہارے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم بلائے جاوین گے تو اللہ تعالے اُن کو اپنے سامنے

الْكُرْسِيِّ فَقَالُوا لِلْحُمَيْدِيِّ إِذَا كَانَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَهُوَ
مَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَيْلَكُمْ هُوَ مَعَهُ وَيَعْتَقِدُ أَهْلُ السُّنَّةِ
أَنَّ اللهَ تَعَالَى يُحَاسِبُ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ
يُدْنِيهِ مِنْهُ فَيَضَعُ كَنَفَهُ عَلَيْهِ حَتَّى يَسْتُرَهُ مِنَ النَّاسِ
لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُدْنِيهِ
اللهُ تَعَالَى مِنْهُ فَيَضَعُ كَنَفَهُ عَلَيْهِ حَتَّى يَسْتُرَهُ مِنَ النَّاسِ
فَيَقُولُ عَبْدِي أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا سَرَّتَيْنِ
فَيَقُولُ نَعَمْ رَبِّ حَتَّى إِذَا أَقَرَّهُ بِذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَرَأَى نَفْسَهُ
أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ فَيَقُولُ لَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدِي ذُنُوبُكَ
هَذِهِ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ
الْيَوْمَ وَمَعْنَى الْمُحَاسَبَةِ تَعْرِيفُ اللهِ عَبْدَهُ بِمَقَادِيرِ
ثَوَابِ الْأَعْمَالِ وَعَذَابِهِ بِقَرَائِنِ سَيِّئَاتِهِ وَحَسَنَاتِهِ فَمَا
لَهُ وَمَا عَلَيْهِ وَقَدْ أَنْكَرَتِ الْمُعْتَزِلَةُ الْمُحَاسَبَةَ وَقَدْ كَذَّبَهُمُ
اللهُ تَعَالَى بِقَوْلِهِ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ
وَيَعْتَقِدُ أَهْلُ السُّنَّةِ أَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِيزَانًا يُوزَنُ فِيهِ
حَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ كِفَّتَانِ وَلِسَانٌ وَ
قَدْ أَنْكَرَتِ الْمُعْتَزِلَةُ مَعَ الْمُرْجِئَةِ وَالْخَوَارِجِ ذَلِكَ فَقَالَتْ
إِنَّ مَعْنَى الْمِيزَانِ الْعَدْلُ دُونَ مُوَازَنَةِ الْأَعْمَالِ وَفِي كِتَابِ
اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ تَكْذِيبُهُمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ
الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ وَقَالَ تَعَالَى
فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ
خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ الْآيَةَ وَالْعَدْلُ لَا
يُوصَفُ بِالْخِفَّةِ وَالثِّقَلِ وَإِنَّمَا هُوَ بِيَدِ الرَّحْمَنِ جَلَّ
جَلَالُهُ لِأَنَّهُ هُوَ الَّذِي يَتَوَلَّى حِسَابَهُمْ لِمَا رَوَى النَّوَّاسُ
بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ
أَقْوَامًا وَيَضَعُ آخَرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقِيلَ إِنَّهُ بِيَدِ

کرسی پر بیٹھا ویگا پس حمیدی سے کسی نے کہا کہ جب وہ کرسی پر ہونگے تو وہ اسکے ساتھ
ہی ہوا ہونگے کہا ہان تمہاری خرابی ہو وہ اُسکے ساتھ ہی ہے اور اہل سنت اس بات کا
یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ اللہ تعالی اپنے مومن بندے کا قیامت کے دن حساب کریگا اور
اُسے اپنے قریب کریگا اور اُسپر اپنا پہلو رکھیگا یہان تک کہ اُسے لوگون سے چھپا لیگا
اسلیے کہ عبداللہ بن عمر رض سے مروی ہے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا
کہ مومن قیامت کے دن لایا جاویگا اور اللہ تعالی اُسے اپنے قریب کریگا اور اپنا پہلو
اُسپر رکھیگا یہان تک کہ لوگون سے اُسے چھپا لیگا پھر فرمائیگا اے میرے بندے تو فلانے
فلانے گناہ کو جانتا ہے وہ کہیگا اے میرے پروردگار جانتا ہون یہانتک کہ اللہ تعالے
جب اُسے اُسکے تمام گناہونپر مقرر کر لیگا اور وہ خیال کریگا اب میرا نفس ہلاک ہو گیا تو
اُس وقت اُسے اللہ عزوجل فرماویگا اے میرے بندے تیرے یہ گناہ مین نے دنیا مین تیرے
لیے چھپا دیے تھے اور آج مین انکو تیرے لیے بخشدیتا ہون اور حساب کرنیکا
معنے یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندے کو بواعث اُسکی برائیون اور نیکیون کے بیان کیے جانے
کے اور اُسکے فائدے اور ضرر کی باتون کے ظاہر کرنے کے اُسکے اعمال کے ثواب اور عذاب
کی مقدار بتلا ویگا اور معتزلہ حساب سے منکر ہین اور اللہ تعالی نے اپنے فرمودہ سے
انکی تکذیب کی یعنے ہماری طرف ہی ہے انکا پھرآنا پھر انکا حساب لینا بھی
ہماری ہی ذمہ ہے اور اہل سنت کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ اللہ تعالی کے لیے ایک میزان
ہے قیامت کے دن اُسمین نیکیون اور برائیون کو تولیگا اُس ترازو کے دو پلے ہین اور
ایک زبان ہے اور معتزلہ نے بمعہ مرجیہ اور خارجیون نے اسکا انکار کیا ہے اور انہون نے
میزان کے معنے مین یہ تاویل کی کہ اس سے مراد عدل ہے اعمال کا تولنا مراد نہین اور اللہ
تعالی کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت مین انکی تکذیب موجود ہے اللہ تعالی نے فرمایا
اور ہم قیامت کے دن عدل کی ترازو رکھینگے اور کسی نفس پر کچھ بھی ظلم نہ کیا
جاویگا اور اگر اُسکا عمل ایک دانہ رائی کے برابر ہوگا تو ہم اسکو بھی لے آوینگے اور کافی
ہین ہم حساب لینے والے اور اللہ تعالی نے فرمایا پس
جو شخص کہ اُسکی تول بھاری ہوگی پس وہ زندگانی خوشی مین ہے اور جس شخص کی تول ہلکی
ہوگی پس ان اُسکی ہاویہ ہے اور عدل ہلکے یا بھاری ہونے سے موصوف نہین ہوتا لہذا میزان
کا معنے عدل لینا غلط ہے) اور وہ ترازو اللہ جل شانہ کے ہاتھ مین ہوگی کیونکہ انکے ہاتھ
کا وہی متولی ہوگا اسلیے کہ نواس بن سمعان نے روایت کی کہا کہ مینے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ میزان رحمن عزوجل کے ہاتھ مین ہوگی قیامت
کے دن بعض قوموں کو بلند اور بعض کو پست کریگا اور بعض نے کہا کہ ترازو

جبرائیل علیہ السلام کے بارہ مین ہوگا اسلیے کہ حذیفہ بن یمان سے مروی ہے انہون نے کہا کہ
جبرئیل صاحب میزان ہین انکو انکار کہیگا ای جبریل تو انکے اعمال کو تول تو انمین سے
بعض کے عمل بعض سے بھاری ہونگے اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہون نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میزان کہی جاویگی اور ایک شخص بلایا جاویگا
اور میزان کے ایک پلے مین کہا جاویگا اور اسکے شمار شدہ عمل ایک پلے مین کہے جاوینگے
تو وہ پلہ جھک جاویگا پس اُسے اللہ دوزخ کی طرف بھیجدیگا جب اُسکی پیٹھ پھیری جاویگی
تو ناگہان رحمن کی طرف سے ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ جلدی کرو جلدی کرو کیونکہ اُسکے
اعمال مین سے کچھ باقی رہگیا ہے پس اُسکے عمل مین سے کچھ لایا جاویگا جسمین ہوگا کہ بجز اللہ کے
کوئی معبود برحق نہیں اُسکو اُس مرد کی جگہ نیکیون کے پلے مین کہا جاویگا یہانتک کہ اسکے
عمل کے سبب میزان جھک جاویگی پس اُسے جنت کی طرف لیجانیکا حکم کیا جاویگا اور
دوسری حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص
میزان کی طرف لایا جاویگا پھر ننانوے صحیفے لائے جاوینگے ہر ایک صحیفہ کی درازی اتنی
ہوگی جہانتک نظر پہونچ سکے ان تمام صحیفون مین اسکی برائیان ہونگی اور اسکی برائیان
اُسکی نیکیون پر بھاری ہونگی پس اسے آگ کیطرف لیجانیکا حکم کیا جاویگا جب
اُسکو اُس طرف پھیرا جاویگا تو ناگہان رحمن کیطرف سے ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ جلدی نکرو
کیونکہ اُسکے عمل مین سے کچھ باقی رہگیا ہے پس اسکے عمل مین انگوٹھی کے سرکے برابر عمل لایا جاویگا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی کا نصف پکڑا (اندازہ بتلایا) اُس عمل مین یہ ہوگا
اس بات کی گواہی ہے کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور محمد اللہ کا رسول ہون اور وہ
عمل اسکے نیکیون کے پلے مین کہا جاویگا پس اُسکی نیکیان برائیون پر بھاری ہوجاوینگی
اور اسے جنت کی طرف لیجانے کا حکم دیا جاویگا اور دوسرے لفظ مین ہے کہ اُسکے لیے ایک کاغذ
نکالا جاویگا مثل اسکی اور آپنے اپنی انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا اُس کاغذ مین یہ عمل ہوگا
اس بات کی گواہی ہے کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہین اور محمد اللہ کے رسول ہین آخر حدیث تک اور بعضون
نے کہا ہے کہ اُس دن پاسنگ جیو نیٹون اور ہائی کے برابر ہوگا نیکیان اچھی صورت
مین ہونگی اور ترازو کے پلے مین ڈالی جاوینگی اللہ کی رحمت سے نیکیون سے میزان بھاری ہوجاویگی
گی اور برائیان بری صورت مین ہونگی اور اندھیرے کے پلے مین ڈالی جاوینگی تو اللہ تعالیٰ کے عدل سے
برائیون سے میزان ہلکی ہوجاویگی اور ترازو کے بھاری ہونیکی علامت اُسکا بلند ہوجانا ہے
اور اسکے ہلکی ہونیکی علامت اسکا نیچے ہونا ہے اور یہ امور دنیا کے ترازون کے برخلاف ہے اور بعض
نے کہا کہ وہ دنیا کے ترازون کی طرح ہے اور اسکے بھاری ہونے کا سبب ایمان اور
شہادتین کا کہنا ہے اور اسکے ہلکے ہونے کا سبب اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا ہے

بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا ارْتَفَعَتْ اُدْخِلَ صَاحِبُهَا الْجَنَّةَ لِاَنَّهَا
عَالِيَةٌ وَاِذَا خَفَّتْ اُدْخِلَ صَاحِبُهَا النَّارَ الْهَاوِيَةَ لِاَنَّهَا فِي
الْجُحُوْمِ اَسْفَلُ السَّافِلِيْنَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا
مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اَيْ فِيْ جَنَّةٍ
عَالِيَةٍ وَّاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ اَيْ اَصْلُهٗ
وَمَاوَاهُ وَمَرْجِعُهٗ نَارٌ حَامِيَةٌ وَهِيَ هَاوِيَةٌ وَالنَّاسُ
فِيْ مَوَازِيْنِ الْاَعْمَالِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَضْرُبٍ مِّنْهُمْ مَّنْ تَرَجَّحَ
حَسَنَاتُهٗ عَلٰى سَيِّئَاتِهٖ فَيُؤْمَرُ بِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَمِنْهُمْ مَّنْ
تَرَجَّحَ سَيِّئَاتُهٗ عَلٰى حَسَنَاتِهٖ فَيُؤْمَرُ بِهٖ اِلَى النَّارِ وَمِنْهُمْ
مَّنْ لَّا تَرَجَّحُ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَهُمْ اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ
ثُمَّ يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اِذَا شَاءَ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ فَهُوَ قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ اَلْاٰيَةَ وَالَّذِيْ يَدُلُّ
صَحَائِفُ اَعْمَالِهِمْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا
وَطَرِيْقُ ذٰلِكَ النَّقْلُ وَالسَّمْعُ وَاَمَّا الْمُقَرَّبُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فِيْ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ
سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ عَلٰى نَصِّ الْحَدِيْثِ الْمَشْهُوْرِ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ
فَيَدْخُلُوْنَ النَّارَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ يُّحَاسَبُ
حِسَابًا يَّسِيْرًا ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ عَلٰى مَا قَدَّمَ وَ
مِنْهُمْ مَّنْ يُّنَاقَشُ ثُمَّ اَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ اَمَرَ بِهٖ اِلَى
الْجَنَّةِ اَوْ اِلَى النَّارِ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ
بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا اَلْاٰيَةَ وَقَالَ
جَلَّ وَعَلَا وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ
لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى
بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُ كُلَّ
الْخَلْقِ اِلَّا مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُحَاسَبُ وَيُؤْمَرُ
بِهٖ اِلَى النَّارِ **فَصْلٌ** وَيَعْتَقِدُ اَهْلُ السُّنَّةِ اَنَّ الْجَنَّةَ

اور جب میزان بلند ہو جائے تو ایسے اعمال والا جنت مین داخل کیا جاویگا اور جب
ہلکی ہو جاوے تو ایسے اعمال والا ہاویہ دوزخ مین داخل کیا جاویگا ہاویہ کو ہاویہ اسلیے کہتے ہین
کہ وہ زمین مین سب سے نیچے ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس جو شخص کہ اُسکی تول بھاری
ہو پس وہ زندگی خوش مین ہے یعنے بلند بہشت مین اور جو شخص کہ اُسکی تول ہلکی ہو پس
اُسکی ماں ہاویہ ہے یعنے اسکی اصل اور آرام اور پھر جانے کی جگہ آگ جلانے والی ہی اور وہ ہاویہ
ہی لوگ عملون کے تلنے مین تین قسم ہین انمین سے بعض وہ ہے جسکی نیکیان برائیون پر
غالب ہونگی پس اُسے جنت کیطرف لیجانے کا حکم دیا جاویگا اور انمین سے بعض وہ ہے
جسکی برائیان نیکیون پر غالب ہونگی پس اُسے دوزخ کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا
اور اُن مین سے بعض وہ ہے جسکی دونون جانبون مین سے کوئی جانب بھی دوسری
جانب پر غالب نہ ہوگی وہ اصحاب اعراف ہین پھر جب اللہ تعالیٰ چاہیگا اپنی
رحمت فرماویگا اور انہین جنت مین لیجاویگا پس وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور
اعراف پر آدمی ہین الخ اور وہ چیز جو تولی جاویگی وہ اُنکے عملون کے صحیفے ہین
جیسے کہ ہمنے ننانوین صحیفون کا ذکر کیا اور اسکا طریقہ وہ ہی جو منقول
ہوا یا سُنا جائے۔ اور مقرب لوگ جنت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے
جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جنت مین ستر ہزار بغیر حساب کے داخل ہونگے اور
اُن مین سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار (اور اشخاص) ہونگے یہ حدیث مشہور مین
تصریح ہے۔ اور کافر لوگ دوزخ مین بغیر حساب کے داخل ہونگے اور مومنون
مین سے بعض ایسے ہونگے جو آسان حساب کیے جاوینگے پھر انہین
جنت کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا جیسا کہ گذر چکا ہے اور اُنمین سے
بعض ایسے ہونگے جنکا خوب حساب ہوگا پھر اُسکا حکم اللہ کی طرف ہے
اگر چاہے تو انہین جنت مین لیجانے کا حکم دیوے چاہے تو دوزخ مین۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس جو شخص اپنا اعمال نامہ اپنے داہنے ہاتھ مین دیا گیا پس
قریب ہے کہ وہ آسان حساب کیا جاویگا آخر تک۔ اور اللہ بزرگ اور
بلند نے فرمایا اور ہر ایک انسان کا اعمالنامہ ہمنے اُسکی گردن مین لگا دیا اور
ہم اُسکو قیامت کے دن نکالینگے ایک کتاب کہ اُسے کھلا ہوا دیکھے گا (اُسکو کہا
جاویگا) کہ اپنی کتاب پڑھ آجکے دن تجھپر تیرا حساب لینے کے لیے تیری جان ہی کافی ہے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام خلقت کا
حساب لیگا مگر اُس شخص کا نہ لیگا جس نے اللہ کیساتھ شرک کیا اور اُسکو (بغیر حساب کے)
دوزخ کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا **فصل** اور اہل سنت اعتقاد رکھتے ہین کہ جنت

فالنار مخلوقتان هما الدارانِ اعدهما الله تعالى جزاءً
للمثوبة والثواب لاهل الطاعة والايمان والاخرى
للعقاب والنكال لاهل المعاصي والطغيان هما
مذ خلقهما الله تعالى باقيتان لا يفنيان ابدا
وهي الجنة التي كان فيها ادم وحوا عليهما السلام وابليس لعين انتهى
ليس للعين ثم اخرج منهما القصة المشهورة و
انكر المعتزلة ذلك فالجنة لا يدخلونها ولتا
النار فلا يخرجون منها خالدون مخلدون لانكارهم
وتكذيبهم بذلك للمؤمن الموحد المطيع لله عز وجل
سبعين سنة بكبيرة واحدة وفي كتاب الله وسنة
رسول الله صلى الله عليه وسلم تكذيبهم قال الله
عز وجل وجنة عرضها السموت والارض اعدت
للمتقين وقال عز وجل اتقوا النار التي اعدت
للكافرين وما كان معدا كان موجودا يعلمه كل
عاقل فعلم انهما مخلوقتان وقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم في حديث انس بن مالك فدخلت
الجنة فاذا انا بنهر حافتاه خيام اللؤلؤ فضربت
بيدي الى ماء نهري فاذا مسك اذفر قلت يا جبريل
ما هذا قال هذا الكوثر الذي اعطاك الله تعالى
وقال صلى الله عليه وسلم في حديث ابي هريرة
حين قيل له يا رسول الله اخبرنا عن الجنة ما
بناؤها قال عليه السلام لبنة من ذهب ولبنة
من فضة وملاطها مسك اذفر وحصاها اليا قوت
واللؤلؤ وترابها الورس والزعفران من دخلها يخلد
ولا يموت وينعم ولا يبأس ولا تخرق ثيابهم ولا
تبلى شبابهم فهذا دليل على انهما مخلوقتان
وان في الجنة آية لا يفنى كما قال الله تعالى
اكلها دائم وقال عز وجل لا مقطوعة
ولا ممنوعة فحرمها الحق واعين خلقها الله

وہ دوزخ دونون مخلوق ہین اور وہ دونون گھر ہین جن مین سے ایک کو
اللہ تعالے نے اہل طاعت اور اہل ایمان کی نعمت اور ثواب کے لیے اور
دوسرے کو گناہگارون اور سرکشون کے عذاب اور عقوبت کے لیے تیار
کیا جب سے اللہ تعالی نے انکو پیدا کیا وہ دونون باقی ہین کبھی فنا نہ ہونگی
اور یہ وہی بہشت ہے جسمین آدم اور حوا علیہما السلام اور ابلیس لعین تہا
پہر اُس سے نکالے گئے جیسے کہ مشہور قصہ ہے اور معتزلہ نے اسکا انکار کیا ہے
اور وہ جنت مین تو داخل نہ ہونگے اور دوزخ مین پس مجھے اپنی عمر کی قسم
ہے وہ اُسمین ہمیشہ ہی رہینگے کیونکہ ایک تو انہون نے اسکا انکار
کیا اور دوسرا انہون نے مومن موحد اللہ عزوجل کے تابعدار کے لیئے
اس بات کا حکم دیا کہ ایک گناہ کبیرہ کے بدلے ستر سال دوزخ مین
رہیگا حالانکہ اللہ عزوجل کی کتاب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث
مین انکی تکذیب موجود ہے اللہ تعالی نے فرمایا اور بہشت کی طرف جسکا عرض
آسمان اور زمین ہی پرہیزگارون کے لیے تیار کی گئی ہے اور اللہ عزوجل نے
فرمایا اور ڈرو اُس آگ سے جو کافرونکے لیے تیار کی گئی ہے اور جو چیز تیار کی گئی ہے
وہ موجود ہوگی اُسے ہر ایک عاقل جانتا ہے پس معلوم ہوا کہ دونون مخلوق
ہین اور انس بن مالک کی حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین جنت مین گیا ناگہان مین ایک نہر پر پہونچا جو جاری تہی اُسکے دونو
کنارون پر موتی کے خیمے تہے اور مینے اپنا ہاتہ پانی جاری کی طرف مارا تو ناگہان
وہ نہایت خوشبودار کستوری تہی مینے کہا اے جبریل یہ کیا ہے اُسنے کہا
یہ کوثر ہے جو اللہ تعالے نے تجھے دیا اور ابو ہریرہ کی حدیث مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہمین
بہشت کی خبر دیجیے کہ اسکی بنا کیسی ہے آپنے فرمایا اسکی ایک اینٹ سونے
کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اسکا گارا کستوری خوشبودار ہے
اور اُسکے سنگریزے یاقوت اور موتی ہین اور اسکی مٹی ورس اور زعفران ہے
جو اُسمین جاویگا ہمیشہ رہیگا اور نہ مریگا اور خوش رہیگا اور تکلیف نہ پاویگا اور اُسکے
کپڑے پرانے نہ ہونگے اور اُسکی جوانی فنا نہ ہوگی پس یہ ان دونون کے مخلوق ہونے کی
دلیل ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ جنت کی نعمتین ہمیشہ رہینگی ختم نہ ہونگی
جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا اُسکا میوہ اور سایہ ہمیشہ ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا
نہ کاٹا گیا اور نہ منع کیا گیا اور جنت کی نعمتون مین سے حور العین ہین اللہ تعالے نے

فِي الْجَنَّةِ لِلْبَقَاءِ لَا يَفْنَيْنَ وَلَا يَمُتْنَ كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ
فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
جَانٌّ وَقَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ
وَرَوَتْ أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ
وَجَلَّ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ قَالَ صَفَاءُهُنَّ
كَصَفَاءِ الدُّرِّ فِي الْأَصْدَافِ إِلَى أَنْ قَالَ يَقُلْنَ نَحْنُ
الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوتُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ
الْمُقِيمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ أَبَدًا وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ
أَبَدًا وَهُنَّ فِي دَارِجٍ فَلَا يَقُلْنَ إِلَّا حَقًّا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَادِقٌ وَلَا يَقُولُ إِلَّا حَقًّا فَأَخْبَرَ أَنَّهُنَّ
خَالِدَاتٌ لَا يَمُتْنَ وَرَوَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا
إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ
اللهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا
فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّهُمَا لَا يَفْنَيَانِ وَمَا فِيهِمَا أَبَدًا فَلَا يَخْرُجُ
اللهُ تَعَالَى مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدًا وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى أَهْلِهَا الْمَوْتَ
فِيهَا وَلَا يَزُولُ عَنْهُمْ نَعِيمُهَا فَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ فِي مَزِيدٍ نَعِيمٍ
أَبَدَ الْآبَادِ وَتَمَامُ نَعِيمِهِمْ أَنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْمَوْتِ فَيُذْبَحُ
عَلَى سُورٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَيُنَادِي الْمُنَادِي يَا أَهْلَ
الْجَنَّةِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ عَلَى مَا وَرَدَ بِهِ الْخَبَرُ الصَّحِيحُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَصْلٌ** وَيَعْتَقِدُ أَهْلُ الْإِسْلَامِ
قَاطِبَةً أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
هَاشِمٍ رَسُولُ اللهِ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ
وَأَنَّهُ مَبْعُوثٌ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَإِلَى الْجِنِّ عَامَّةً
كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِأَرْبَعٍ أَرْسَلَنِي إِلَى النَّاسِ كَافَّةً

جنت مین ہمیشہ رہنے کے لیے پیدا کیا نہ فنا ہونگے اور نہ مرینگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے ان کے ہیں بند رکھنے والیاں نظر کو نہیں نزدیک ہوا انکے انسان پہلے
اُن سے اور نہ جن اور فرمودہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا حورین ہیں بند کی ہوئین ہیچ خیمون
کے اور حضرت ام سلمہ رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی نے روایت کی انہون نے
فرمایا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول (یعنی چھپائے ہوئے
موتیون کی طرح) کا مطلب بتلائیے آپنے فرمایا انکی صفائی ایسی ہوگی جیسی
موتی کی صفائی سیپون مین ہوتی ہے یہان تک کہ آپنے فرمایا وہ کہتی ہین
ہم ہمیشہ رہنے والی ہین کبھی نہ مرینگی اور ہم خوش رہنے والی ہین تکلیف نہ
دیجاوینگی اور ہم اقامت کرنے والی ہین کبھی سفر نہ کرینگی اور ہم راضی رہنے
والی ہین کبھی خفا نہ ہونگی اور وہ سچ کے گھر مین ہین کبھی جھوٹ نہین کہتین
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی سچے ہین سچ ہی فرماتے ہین پس آپنے خبر
دی کہ وہ ہمیشہ رہنے والی ہین مرتی نہین اور معاذ بن جبل نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا کوئی عورت اگر دنیا مین اپنے خاوند کو تکلیف
دیوی تو حور عین مین سے اُسکی عورت اُس عورت کو کہتی ہے کہ تجھے خدا ہلاک
کرے اسے تکلیف نہ دے کیونکہ وہ تیرے پاس مہمان ہے، قریب ہے کہ تجھ سے
جدا ہوکر ہماری طرف آجاویگا جب ثابت ہوا کہ بہشت اور دوزخ اور جو کچھ کہ
اُن مین ہے کبھی فنا نہ ہوگا پس اللہ تعالیٰ جنت سے کسی کو نہ نکالیگا اور انمین
رہنے پر موت کو مسلط نہ کریگا اور اُسکی نعمتین اُن سے دور نہ ہونگی وہ ہر روز
ہمیشہ ہی نعمتون کی زیادتی مین ہونگے اور انکی نعمتون کا پورا ہونا یہ ہے
کہ اللہ تعالےٰ موت کے ذبح کرنیکا حکم دیگا پس وہ بہشت اور دوزخ کے درمیان
ایک دیوار پر ذبح کر دیجاویگی اور پکارنیوالا پکاریگا اے جنت والو یہان ہمیشہ رہو گے
اور موت نہ آئیگی اور اے دوزخ والو یہان تمنے ہمیشہ رہنا ہے اور موت آئیگی جیسے کہ
صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **فصل** اور تمام اہل اسلام اس بات
کا اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم اللہ کے
رسول ہین اور رسولون کے سردار ہین اور نبیون کی مہر ہین اور یہ کہ وہ تمام آدمیون اور
تمام جنون کی طرف بھیجے گئے ہین جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور نہین بھیجا
ہمنے تم کو مگر سب لوگون کے لیے اور نہین بھیجا ہمنے تمکو مگر رحمت واسطے عالمون
کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی امامہ کی حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے
نبیون پر مجھ کو چار باتون سے فضیلت دی ہے (اول یہ کہ) اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام لوگون کی طرف بھیجا

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيَ مِنَ
الْمُعْجِزَاتِ مَا اُعْطِيَ غَيْرُهُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَزِيَادَةً وَقَدْ
عَدَّهَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَلْفَ مُعْجِزَةٍ مِنْهَا الْقُرْاٰنُ الْمَنْظُومُ
عَلٰى وَجْهٍ مَخْصُوصٍ مُفَارِقٍ لِجَمِيعِ اَوْزَانِ كَلَامِ الْعَرَبِ
وَنَظْمِهِ وَتَرْتِيبِهِ وَبَلَاغَتِهِ وَفَصَاحَتِهِ عَلٰى وَجْهٍ جَاوَزَ
فَصَاحَةَ كُلِّ فَصِيحٍ وَبَلَاغَةَ كُلِّ بَلِيغٍ وَعَجَزَتِ الْعَرَبُ اَنْ
يَاْتِيَ بِمِثْلِهِ وَلَا بِسُوْرَةٍ مِنْهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَاْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ فَلَمْ يَاْتُوا ثُمَّ قَالَ
تَعَالٰى فَاْتُوا بِسُوْرَةٍ مِنْ مِثْلِهِ فَعَجَزُوا عَنْ ذٰلِكَ مَعَ زِيَادَةِ
بَلَاغَتِهِمْ وَفَصَاحَتِهِمْ عَلٰى اَهْلِ زَمَانِهِمْ وَانْقَطَعُوا
فَظَهَرَ فَضْلُهُ عَلَيْهِمْ فَلِذٰلِكَ صَارَ الْقُرْاٰنُ مُعْجِزَةً
لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْعَصَا فِي حَقِّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
لِاَنَّ مُوسٰى بُعِثَ فِي زَمَانِ السَّحَرَةِ الْحُذَّاقِ فِي صَنْعَتِهِمْ
فَتَلَقَّفَتْ عَصَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا سَحَرُوا بِهِ اَعْيُنَ
النَّاسِ وَخَيَّلُوهُ اِلَيْهِمْ فَغَلَبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ
وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدِينَ وَكَاِحْيَاءِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَوْتٰى
وَاِبْرَاءِ الْاَكْمَهِ وَالْاَبْرَصِ لِاَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُعِثَ فِي
زَمَنِ النَّاسِ فِيهِ اَطِبَّاءُ حُذَّاقٌ يُوقِفُونَ الْاَعْلَالَ وَ
الْاَسْقَامَ الَّتِي لَا تَبْرَأُ بِبَرَاعَتِهِمْ فِي حُذُوقِ الصَّنْعَةِ فَانْقَادُوا
اِلَيْهِ وَاٰمَنُوا بِهِ لِمَا وَرَّثَهُ فِي الصَّنْعَةِ عَلَيْهِمْ وَبَرَاعَتِهِ فِي الْمُعْجِزَةِ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْعَصَا وَاِحْيَاءِ الْمَوْتٰى فِي حَقِّ
مُوسٰى وَعِيسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
نَبْعُ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ وَاِطْعَامُ الزَّادِ الْقَلِيلِ الْخَلْقِ الْكَثِيرَ
وَكَلَامُ الذِّرَاعِ الْمَسْمُومِ وَقَوْلُهُ تَاْكُلُ مِنِّي فَاِنِّي مَسْمُومٌ
وَانْشِقَاقُ الْقَمَرِ وَحَنِينُ الْجِذْعِ وَكَلَامُ الْبَعِيرِ وَمَجِيءُ
الشَّجَرَةِ اِلَيْهِ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا يَبْلُغُ اَلْفَ مُعْجِزَةٍ عَلٰى مَا
ذَكَرُوا وَاِنَّمَا لَمْ يَاْتِ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ عَصَى
مُوسٰى وَيَدِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِحْيَاءِ الْمَوْتٰى وَاِبْرَاءِ الْاَكْمَهِ وَ
الْاَبْرَصِ وَمِثْلِ نَاقَةِ صَالِحٍ وَالْمُعْجِزَاتِ الَّتِي كَانَتْ لِلْاَنْبِيَاءِ

اور آخر حدیث تک اُسنے بیان کیا۔ اور یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تمام
معجزے بھی دیے گئے ہے جو آپکے سوا اور سے پہلے نبیون کو دیے گئے اور انکے سوا اور بھی
دیے گئے اور بعض اہل علم نے ہزار تک شمار کیے ہین اُنمین سے ایک تو قرآن مجید ہے
جو ایک خاص طریقے پر ترتیب دیا گیا ہے کلام عرب کے تمام وزنون کو جدا کرنیوالا ہے
اور اُسکی نظم اور ترتیب اور بلاغت اور فصاحت ایسے طریقے پر ہے کہ ہر ایک
فصیح کی فصاحت اور ہر ایک بلیغ کی بلاغت سے بڑھ گئی ہے اور عرب والے اُسکی
مثل پیدا کرنے سے عاجز ہو گئے ہین جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اسکی
مثل دس سورتین بنائی ہوئین لے آؤ پس وہ نہ لا سکے پھر اللہ عزوجل نے
فرمایا پس اسکی مانند ایک سورت ہی لے آؤ پس وہ اس سے بھی عاجز ہو گئے اور
ٹوٹ گئے باوجودیکہ اُنکی بلاغت اور فصاحت اپنے ہمعصر زمانے والون سے زیادہ تھی پس اُنکی
اس بزرگی اُنپر ظاہر ہو گئی اور اسلیے قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے معجزہ ہو گیا جیسے کہ عصا حضرت موسی علیہ السلام کے حق مین معجزہ تھا کیونکہ
حضرت موسیٰ ایسے جادوگرون کے زمانہ مین مبعوث ہوئے تھے جو اپنے کام مین بڑے
کامل تھے اور جس چیز سے اُنہون نے لوگون کی آنکھون کی نظر بندی کی تھی اور
جو کچھ اُنکے خیال مین ڈالا تھا وہ سب کچھ حضرت موسیٰ کا عصا نگل گیا پس وہ
جادوگر وہان مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر لوٹے اور ڈالے گئے سجدہ کرتے ہوئے اور
جیسے کہ مردون کو زندہ کرنا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کا معجزہ تھا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام ایسے زمانہ مین پیغمبر ہوئے تھے
جسمین بڑے حاذق طبیب تھے جو ایسی مرضون کو اوکھا ڈالتے تھے جو ایسے شخصون
سے بھی اچھی نہین ہوتی تھین جو اپنی صنعت کی مہارت مین بڑھے ہوئے تھے پس وہ
سب طبیب حضرت عیسے علیہ السلام کے فرمانبردار ہو گئے کیونکہ آپ اپنے کام مین انکے
بڑھ گئے تھے اور معجزے مین اُنسے فوقیت لیگئے تھے جو انہون نے اُنسے لیا تھا پس قرآن
مجید کا فصیح ہونا اور اُسکا عاجز کر دینا بھی صلعم کے لیے ایسا معجزہ ہے جیسے کہ عصا موسیٰ کے
حق مین مردہ کو زندہ کرنا عیسے کے حق مین معجزہ تھا اور امور مفصلہ ذیل بھی آنحضرت صلعم کے معجزات
مین سے ہین آپکی انگلیون مین سے پانی کا بہوٹنا اور تھوڑا سا توشہ بہت سی خلقت کو کہلانا اور بکری کے
زہر آلودہ ران کا کلام کرنا اور اُسکا کہنا کہ مجھے نہ کھاؤ کیونکہ مین زہر آلودہ ہون اور چاند کا پھٹنا
اور درخت خرما کے ستون کا رونا اور اونٹ کا کلام کرنا اور آپکی طرف درخت کا چلکر آنا اور سوائے انکے
اور معجزات جنکی تعداد ہزار تک ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اور حضرت صلعم مفصلہ ذیل معجزے ظاہر نہین کیے مثلاً حضرت
موسیٰ کا عصا اور انکا سفید ہاتھ اور مردون کا زندہ کرنا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا اور جیسے کہ حضرت

الْأَمْرَيْنِ أَحَدِهِمَا لِئَلَّا يُكَذِّبَ لَهَا أُمَّةٌ فَيَهْلِكُوا كَمَا
هَلَكَتِ الْأُمَمُ قَبْلَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مَنَعَنَا أَنْ
نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ وَالثَّانِي لَوْ
جَاءَ بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِ الْأَوَّلُونَ لَقَالُوا لَهُ مَا جِئْتَ بِغَرِيبٍ وَ
قَدْ نَقَلْتَ مِنْ مُوسٰى وَعِيسٰى فَأَنْتَ مِنْ أَتْبَاعِهِمْ لَا تُؤْمِنُ
لَكَ حَتّٰى تَأْتِيَنَا بِمَا لَمْ يَأْتِ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَلِهٰذَا لَمْ يُؤْتِ
اللّٰهُ سُبْحَانَهُ نَبِيًّا مِنْ أَنْبِيَائِهِ مُعْجِزَةَ غَيْرِهِ بَلْ خَصَّ كُلَّ
نَبِيٍّ بِمُعْجِزَةٍ غَيْرِ مُعْجِزَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ **فَصْلٌ** وَ
يَعْتَقِدُ أَهْلُ السُّنَّةِ أَنَّ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ
الْأُمَمِ أَجْمَعِينَ وَأَفْضَلُهُمْ أَهْلُ الْقَرْنِ الَّذِينَ شَاهَدُوهُ
وَآمَنُوا بِهِ وَصَحِبُوهُ وَبَايَعُوهُ وَتَابَعُوهُ وَقَاتَلُوا بَيْنَ
يَدَيْهِ وَفَدَوْهُ بِأَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ
وَأَفْضَلُ أَهْلِ الْقَرْنِ أَهْلُ الْحُدَيْبِيَةِ الَّذِينَ بَايَعُوهُ
بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَهُمْ أَلْفٌ وَأَرْبَعُ مِائَةِ رَجُلٍ وَهُمْ
أَهْلُ بَدْرٍ وَهُمْ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا عَدَدَ
أَصْحَابِ طَالُوتَ وَأَفْضَلُهُمُ الْأَرْبَعُونَ أَهْلُ دَارِ الْخَيْزُرَانِ الَّذِينَ
أَسْلَمُوا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَفْضَلُهُمُ الْعَشَرَةُ الَّذِينَ شَهِدَ لَهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ وَهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ
وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدٌ وَ
أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَفْضَلُ هٰؤُلَاءِ الْعَشَرَةِ الْأَبْرَارِ الْخُلَفَاءُ
الرَّاشِدُونَ الْأَرْبَعَةُ الْأَخْيَارُ وَأَفْضَلُ الْأَرْبَعَةِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ
عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَلِهٰؤُلَاءِ
الْأَرْبَعَةِ الْخِلَافَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُونَ
سَنَةً وَلِيَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَشَيْئًا وَعُمَرُ عَشْرًا وَعُثْمَانُ
اثْنَيْ عَشَرَ وَعَلِيٌّ سِتًّا ثُمَّ وَلِيَهَا مُعَاوِيَةُ تِسْعَ عَشَرَةَ سَنَةً
وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَّاهُ عُمَرُ الْإِمَارَةَ عَلٰى أَهْلِ الشَّامِ عِشْرِينَ
سَنَةً وَخِلَافَةُ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ كَانَتْ بِاخْتِيَارِ الصَّحَابَةِ
وَالْتِفَاقِهِمْ وَرِضَاهُمْ وَلِفَضْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي عَصْرِهِ وَ
رِضَاهُ عَلٰى مَنْ سِوَاهُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَمْ تَكُنْ بِالسَّيْفِ وَ

دو وجہین ہین ایک یہ کہ اگر ظاہر کیے جاوین اور لوگ انکی تکذیب کرین تو یہ امت بھی سابقہ امتون کی طرح ہلاک ہو۔ جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہمکو نشانیان بھیجنے سے بجز اسبات کے کسی نے نہین روکا کہ اگلون نے نشانیون کی پہلون نے تکذیب کی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر آپ نے ہی معجزے ظاہر کیے جو پہلے نبیون نے ظاہر کیے تھے تو لوگ کہتے کہ کوئی عجیب اور نادر چیز نہین لایا بلکہ تو موسے اور عیسے علیہما السلام کے سیکھے ہین پس تو انکے تابعدارون مین سے ہے اسلیے ہم تجھپر اسوقت تک ایمان نہین لاتے جبتک تو کوئی ایسا امر ظاہر نہ کرے جو پہلے نبیون نے نہ کیا ہو اور اسی مصلحت کی وجہ سے اللہ تعالے نے اپنے نبیون مین سے کسی نبی کو دوسرے نبی کا معجزہ نہین دیا بلکہ ہر ایک نبی کو ایسے معجزے سے مخصوص کیا جو اس سے پہلے نبی کے معجزے سے متفاوت تھا **فصل** اور اہل سنت اس بات کا بھی اعتقاد رکھتے ہین کہ محمد صلعم کی امت سب امتون سے بہتر ہے اور انمین سے بہتر اُن لوگ ہین جنہون نے حضرت صلعم کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے اور آپ کو سچا جانا اور آپ کی بیعت کی اور آپکی پیروی کی اور آپکے ساتھ لڑے اور آپکے اوپر اپنی جانین اور مال قربان کر دیے اور آپکی عزت اور مدد کی اور اُس قرن والون مین سے بہتر وہ لوگ ہین جنہون نے آپ سے بیعت رضوان کی اور وہ ہزار اور چار سو مرد ہین اور اُنسے افضل بدر والے ہین اور وہ تین سو تیران آدمی یعنے اصحاب طالوت کے مساوی ہین اور انمین سے افضل چالیس آدمی دار خیزران والے ہین جو حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ پورے ہوے اور انمین سے افضل دس آدمی ہین جنکے لیے حضرت صلعم نے جنت کی شہادت دی اور وہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور سعید اور ابو عبیدہ بن جراح ہین اور ان دس مین سے بہتر اُن چار کے افضل چار ون پسندیدہ خلفاء راشدین ہین اور ان چارون مین سے افضل ابو بکر رضہ ہین پھر عمر رضہ پھر عثمان رضہ پھر علی رضی اللہ تعالے عنہم ہین اور نبی صلعم کے بعد ان چارون کے لیے تیس برس خلافت رہی تیس برس مین سے دو برس اور کچھ زیادہ حضرت ابو بکر رضہ امیر رہے اور حضرت عمر رضہ دس برس اور حضرت عثمان بارہ برس اور حضرت علی رضہ چھ برس امیر رہے پھر حضرت معاویہ انیس برس امیر رہے اور پہلے اسکے حضرت عمر رضہ نے معاویہ رضہ کو اہل شام کی حکومت پر بیس برس تک امیر کیا تھا اور چارون امامون کی خلافت صحابہ رضہ کے پسند کرنے اور انکے اتفاق اور رضامندی سے ہوئی اور اس لیے بھی کہ اُنمین سے ہر ایک اپنے عصر اور زمانہ مین دوسرے اصحاب سے بزرگ تھا اور وہ خلافت تلوار اور

القهر والغلبة والاحق من هو افضل منه وانا كخليفة
ابو بكر الصديق رضوان الله عليه وسلامه وبركاته
فيا ثلاثي المهاجرين والانصار كانت وذلك لما توفي
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقامت خطباء الانصار
فقالوا منا امير ومنكم امير فقام عمر بن الخطاب فقال
يا معشر الانصار الستم تعلمون ان النبي صلى الله عليه و
سلم امر ابا بكر ان يؤم الناس قالوا بلى قال فايكم
تطيب نفسه ان يتقدم ابا بكر قالوا معاذ الله ان نتقدم
ابا بكر في لفظ قال عمر فايكم تطيب نفسه ان يزيله عن
مقام اقامه فيه رسول الله صلى الله عليه فقالوا كلهم
كلنا لا يطيب نفسا فنستغفر الله فالتفت المهاجرون
فبايعوه باجمعهم وقدموه على والزبير وفي لفظ اهل في
النقل الصحيح لما بويع ابو بكر والوقت ضيق دم قام ثلثا
يقبل على الناس يقول ايها الناس اقلكم بيعتي عمر
من كاره فيقوم علي دم في وائل الناس فيقول لا اقيلك
ولا نستقيلك ابدا اقدمك رسول الله صلى الله عليه
وسلم فمن ذا يؤخرك وبلغنا عن الثقات ان عليا
كان احد الصحابة فلم يكن في امامة ابي بكر رضه وروي
انه بعد ان دخل الدار دخل علي علي بعد قتال الجمل
سأله هل عهد اليك رسول الله صلى الله عليه وسلم في
هذا الامر شيئا فقال نظرنا في امرنا فاذا الصلوة عند
الاسلام فرضيناها لدنيانا بما وفق الله ورسوله لديننا
فولينا الامر ابا بكر وذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم
استخلف ابا بكر الصديق في اقامة الصلوة الفروضة
ايام مرضه فكان يأتيه بلال وقت كل صلوة فيؤذنه
بالصلوة فيقول عليه السلام مروا ابا بكر فليصل
بالناس وكان النبي صلى الله عليه وسلم يتكلم في شان
ابي بكر رض في حال صحته بما يبين للصحابة انه احق بذلك
بالخلافة بعده وذلك في حق عمر وعثمان وان كلا حين

ذریعہ اور غلبہ سے نہ ہو اور نہ اسطرح کہ کسی افضل سے چھین لی ہو لیکن حضرت ابو بکر صدیق
اسکی اپنی رضامندی اور سلام اور برکتین ہون) کی خلافت مہاجرین اور انصار کے اتفاق
سے ہوئی اور اسکا واقعہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو انصار کے خطیب کھڑے ہوئے
اور کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو پس حضرت عمر بن خطاب متکلم
ہوئے اور کہنے لگے کہ اے انصار کے گروہ کیا تم نہین جانتے کہ نبی صلعم نے ابو بکر رض کو لوگون
کی امامت کرنیکا حکم دیا تھا انہون نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا پس تم مین سے کون ہے
جسکا نفس ابو بکر رض کے آگے ہونیکو پسند کرتا ہے انہون نے کہا اللہ کی پناہ ہے اس سے کہ ہم ابو بکر رض کے
آگے ہون اور ایک اور لفظون مین یون ہے کہ تم مین سے کون ہے جسکا نفس اس بات کو پسند
کرتا ہے کہ ابو بکر رض کو اس مقام سے ہٹا دے جسمین اسے رسول اللہ صلعم نے کھڑا کیا تھا
ان سب نے کہا کہ ہم سب کے نفس اس امر کو پسند نہین کرتے ہم اللہ کی بخشش
مانگتے ہین پس انصار بھی مہاجرین کے ساتھ متفق ہو گئے اور سب نے حضرت ابو بکر رض
کی بیعت کر لی اور انمین حضرت علی اور حضرت زبیر بھی تھے اور اسی لیے نقل صحیح مین
کہا گیا ہے کہ جب حضرت ابو بکر رض کی بیعت کی گئی تو آپ تین دن کھڑے لوگون کی طرف
متوجہ ہو کر کہتے تھے کہ اے لوگو مین اپنی بیعت کو پھیرتا ہون کیا کوئی شخص میری
بیعت کو ناپسند کرتا ہے پس حضرت علی رض لوگون سے اٹھکے کہتے تھے کہ ہم
ہم تیری بیعت کو نہین چھیڑتے اور نہ کبھی چھیڑنا چاہتے ہین جب رسول اللہ صلعم
نے آپ کو آگے کیا تو آپ کو پیچھے کرنیوالا کون ہے اور ہمین بعد دیون کے
خبر پہنچی کہ حضرت علی رض حضرت ابو بکر رض کی امامت کے بارے مین بات چیت کرنیمین
سب صحابیون کو سخت ناخوش ہوئی اور وہ عبد اللہ بن کواء جمل کی لڑائی مین
حضرت علی رض کے پاس گئے اور انہون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلعم نے خلافت کی بابت آپ سے
کچھ عہد کیا تھا حضرت علی رض نے کہا ہمنے اپنے معاملہ مین غور کیا تو دیکھا کہ نماز اسلام
کا بازو ہے پس ہم اپنی دنیا کے لیے بھی اسی چیز پر راضی ہو گئے جسکو اللہ اور اسکے
رسول نے ہمارے دین کے لیے پسند کیا پس ہمنے اپنے امر کا ابو بکر کو امیر کیا اور یہ اسطرح ہے
کہ نبی صلعم نے اپنی بیماری کے دنون مین ابو بکر صدیق کو نماز فرض کے قائم (یعنی امامت کے)
کرنیکا خلیفہ کیا اور ہر نماز کے وقت بلال رض حضرت صلعم کے پاس آتا تھا اور آپکو نماز کی
خبر دیتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابو بکر رض کو کہو کہ لوگون کو نماز پڑھا دے اور نبی
صلعم اپنی زندگی کی حالت مین ہی حضرت ابو بکر رض کو حقین ایسی باتین
کرتے تھے جس سے صحابہ کے لیے ظاہر ہوتا تھا کہ آپکے بعد ابو بکر رض سب لوگون سے خلافت کے زیادہ
لائق ہین اور اسی طرح حضرت عمر رض اور عثمان رض کے حق مین بھی کہا ان مین سے ہر ایک

مِنْهُمْ اَحَقُّ بِالْاَمْرِ فِیْ عَصْرِہٖ وَزَمَانِہٖ مِنْ ذٰلِكَ مَارَوَی ابْنُ بَطَّۃَ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نُوَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَابَكْرٍ تَجِدُوْہُ اَمِیْنًا زَاھِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْہُ قَوِیًّا اَمِیْنًا لَایَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا تَجِدُوْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا فَلِذٰلِكَ اَجْمَعُوْا عَلٰی خِلَافَۃِ اَبِیْ بَكْرٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اِمَامِنَا اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رِوَایَۃٌ اُخْرٰی اَنَّ خِلَافَۃَ اَبِیْ بَكْرٍ ثَبَتَتْ بِالنَّصِّ الْجَلِیِّ وَالْاِشَارَۃِ وَھُوَ مَذْھَبُ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ وَجَمَاعَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ وَجْہُ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ مَارَوَی اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّجْعَلَ الْخَلِیْفَۃَ مِنْ بَعْدِیْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رض فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَۃُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ اَلْخَلِیْفَۃُ مِنْ بَعْدِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ اَلَّذِیْ بَعْدِیْ اَبُوْ بَكْرٍ لَایَلْبَثُ بَعْدِیْ اِلَّا قَلِیْلًا وَعَنْ مُّجَاھِدٍ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مَّا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ دَارِ الدُّنْیَا حَتّٰی عَھِدَ اِلَیَّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ یَلِیْ مِنْ بَعْدِیْ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ .. بَعْدَہٗ ثُمَّ عَلِیٌّ ثُمَّ مَنْ بَعْدِہٖ وَاَمَّا خِلَافَۃُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاِنَّمَا كَانَتْ بِاِخْتِیَارِ اَبِیْ بَكْرٍ فَالْتَقَتِ الصَّحَابَۃُ اِلٰی بَیْعَتِہٖ وَسَمَّوْہُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رض قَالُوْا لِاَبِیْ بَكْرٍ رض مَا تَقُوْلُ لِرَبِّكَ غَدًا اِذَا لَقِیْتَہٗ وَقَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَیْنَا عُمَرَ وَقَدْ عَرَفْتَ فَظَاظَتَہٗ قَالَ اَقُوْلُ اسْتَخْلَفْتَ عَلَیْھِمْ خَیْرَ اَھْلِكَ وَاَمَّا خِلَافَۃُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ فَكَانَتْ اَیْضًا عَنِ اتِّفَاقِ الصَّحَابَۃِ وَذٰلِكَ اَنَّ عُمَرَ اَخْرَجَ اَوْلَادَہٗ عَنِ الْخِلَافَۃِ وَجَعَلَھَا شُوْرٰی بَیْنَ سِتَّۃِ نَفَرٍ وَھُمْ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فَاَخْرَجَ طَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرَ وَاسْتَعْفَی نَفْسَھُمْ

اپنے عصر اور زمانہ میں خلافت کے لیئے زیادہ لائق ہے اور انہیں چار میں سے وہ روایت بھی جو ابن بطہ نے اپنی اسناد سے حضرت علی رض سے روایت کی انہوں نے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپکے بعد ہم کسکو امیر بناوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ابوبکر رض کو امیر بناؤ گے تو اُسے امین دنیا کو ترک کرنیوالا آخرت کی رغبت کرنیوالا پاؤ گے اور اگر تم عمر رض کو امیر بناؤ گے تو اُسے قوی امانتدار پاؤ گے جو ملامت کرنیوالے کی ملامت سے اللہ کے رستے میں نہیں ڈرتا اور اگر تم علی رض کو امیر بناؤ گے تو اُسے ہدایت کرنیوالا ہدایت کیا گیا پاؤ گے پس اسیواسطے ابوبکر رض کی خلافت پر سب متفق ہوئے اور امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے ایک اور روایت بھی مروی ہے کہ ابوبکر رض کی خلافت نص جلی اور اشارہ سے ثابت ہوئی ہے اور حسن بصری اور اصحاب حدیث میں سے ایک جماعت کا یہی مذہب ہے اس روایت کی دلیل وہ ہے جو ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف معراج ہوا تو میں نے اپنے اللہ عزوجل سے سوال کیا کہ میرے بعد علی بن ابی طالب کو خلیفہ بنادے تو فرشتوں نے کہا کہ اے محمد اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے آپکے بعد ابوبکر رض خلیفہ ہونگے اور ابن عمر رض کی حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو میرے بعد ابوبکر رض سے تھوڑی ہی مدت خلیفہ رہیگا اور مجاہد سے روایت ہے اُسنے کہا مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہیں لے گئے یہان تک کہ آپنے مجھ سے عہد کیا کہ ابوبکر میرے بعد امیر ہوگا پھر عمر رض پھر عثمان رض پھر اسکے بعد علی رض اور حضرت عمر بن خطاب رض کی خلافت حضرت ابوبکر رض کے خلیفہ بنانے سے تھی پس صحابہ رض نے انکی بیعت کی تا بعد ازیں اور انکا نام امیر المؤمنین رکھا۔ عبداللہ بن عباس رض نے کہا صحابہ رض نے حضرت ابوبکر رض سے کہا کل جب تو اپنے رب سے ملے گا تو کیا جواب دیگا کیونکہ آپنے ہمپر عمر رض کو خلیفہ بنا دیا اور آپ اسکی طبیعت کی سختی کو بھی جانتے ہو حضرت ابوبکر رض نے کہا میں کہونگا (یا اللہ) میں نے تیری مخلوق میں سے بہتر شخص کو اُنپر خلیفہ بنایا اور حضرت عثمان کی خلافت بھی صحابہ رض کے اتفاق سے تھی اور یہ اس طرح ہے کہ حضرت عمر رض نے اپنی اولاد کو خلافت سے نکالدیا اور اُسکا چھ شخصوں کے درمیان مشورہ مقرر کر دیا اور وہ طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عثمان رض اور علی رض اور عبدالرحمن بن عوف رضے اللہ عنہم تھے حضرت طلحہ رض اور زبیر رض اور سعد نے تو اپنے نفسوں کو اس سے نکال لیا

مِنْهَا فَبَقِيَتْ بَيْنَ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِعَلِيٍّ
وَعُثْمَانَ اَنَا اخْتَارُ اَحَدَكُمَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
فَاَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ يَا عَلِيُّ عَلَيْكَ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِيْثَاقُهٗ
وَذِمَّتُهٗ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ اِذَا اَنَا بَايَعْتُكَ لَتَشْخَصَنَّ لِلّٰهِ
لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَتَسِيْرَنَّ بِسِيْرَةِ رَسُوْلِهٖ
وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَخَافَ عَلِيٌّ اَنْ لَا يَقْوٰى عَلٰى مَا قَوَّاهُ عَلَيْهِ
فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ
لِعَلِيٍّ فَاَجَابَهٗ عُثْمَانُ عَلٰى ذٰلِكَ فَمَسَحَ يَدَ عُثْمَانَ فَبَايَعَهٗ
وَبَايَعَ عَلِيٌّ رض ثُمَّ بَايَعَ النَّاسُ اَجْمَعُ فَصَارَ عُثْمَانُ بْنُ
عَفَّانَ خَلِيْفَةً بَيْنَ النَّاسِ بِاتِّفَاقِ الْكُلِّ فَكَانَ اِمَامًا
حَقًّا اِلٰى اَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوْجَدْ فِيْ اَمْرِهٖ مَا يُوْجِبُ الطَّعْنَ
فِيْهِ وَلَا فِسْقًا وَلَا قَتْلًا خِلَافَ مَا قَالَتِ الرَّوَافِضُ
نَبَّاهُمُ اللّٰهُ وَاَمَّا خِلَافَةُ عَلِيٍّ فَكَانَتْ عَنِ اتِّفَاقٍ اَجْمَعَ
وَاِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ لِمَا رَوٰى اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ عُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ رض مَحْصُوْرٌ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَقْتُوْلٌ لِلْمَعْرَكَةِ فَقَامَ عَلِيٌّ رض فَاَخَذَتْ بِوَسْطِهٖ نَحْوِيْ فَاَخَذَ
عَلَيْهِ فَقَالَ خَلِّ لَا اُمَّ لَكَ قَالَ فَاَتٰى عَلِيٌّ الدَّارَ وَقَدْ
قُتِلَ عُثْمَانُ فَاَتٰى دَارَهٗ وَدَخَلَهَا فَاَغْلَقَ بَابَهٗ فَاَتَاهُ
النَّاسُ فَضَرَبُوْا عَلَيْهِ الْبَابَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا اِنَّ
عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيْفَةٍ وَلَا نَعْلَمُ
اَحَدًا اَحَقَّ بِهَا مِنْكَ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ لَا تُرِيْدُوْنَنِيْ
فَاِنِّيْ لَكُمْ وَزِيْرٌ خَيْرٌ مِّنْ اَمِيْرٍ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا
اَحَقَّ بِهَا مِنْكَ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنْ اَبَيْتُمْ عَلَيَّ
فَاِنَّ بَيْعَتِيْ لَا تَكُوْنُ سِرًّا وَلٰكِنْ اَخْرُجُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ
شَاءَ اَنْ يُّبَايِعَنِيْ بَايَعَنِيْ قَالَ فَخَرَجَ رض اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ
النَّاسُ فَكَانَ اِمَامًا حَقًّا اِلٰى اَنْ قُتِلَ خِلَافَ مَا قَالَتِ
الْخَوَارِجُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ اِمَامًا فَنَبَّاهُمُ اللّٰهُ وَاَمَّا قِتَالُهٗ

اور حضرت علیؓ اور عثمانؓ اور عبدالله بن عوف کو درمیان خلافت رہگئی
پس عبدالرحمنؓ نے کہا میں تم دونوں میں سے ایک کو الله اور اسکے رسول اور مومنوں
کے لیے پسند کرتا ہوں پس انہوں نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے علی تجھ پر
کا عہد اور اسکا وعدہ اور ذمہ اور اسکے رسول کا ذمہ ہے جب میں آپ کی بیعت کروں
تو آپ کو الله اور اسکے رسول اور مومنوں کی خیر خواہی ضرور کرنی ہوگی اور اسکے
رسول کے طریقہ پر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے طریقے پر چلنا ہوگا پس حضرت علیؓ
اس امر سے ڈر گئے کہ شاید میں اسقدر قوی نہ ہوں جسقدر وہ اس امر پر قوی تھے
اسلیے انہوں نے کچھ جواب نہ دیا پھر عبدالرحمنؓ نے حضرت عثمانؓ کا ہاتھ پکڑا اور
جو کچھ حضرت علیؓ سے کہا تھا انکو بھی وہی کہا تو حضرت عثمانؓ نے انکی اس بات
کو قبول کر لیا پس حضرت عبدالرحمنؓ نے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کو پکڑا اور انکی بیعت کر لی
پھر سب لوگوں نے بیعت کر لی پس حضرت عثمان بن عفان کے اتفاق سے لوگوں میں
خلیفہ ہو گئے اور وہ امام برحق تھے یہانتک کہ فوت ہو گئے اور انمیں کوئی امر ایسا نہ پایا
گیا جو انمیں کسی قسم کے طعن کو یا انکے فسق یا قتل کو واجب کرے برخلاف
اسکے جو رافضیوں نے کہا انکو بلا کرے اور حضرت علیؓ کی خلافت ایک جماعت کے اتفاق
سے اور اجماع صحابہ سے تھی جیسا کہ ابو عبدالله بن بطہ نے محمد بن حنفیہ سے روایت کیا انہوں نے
کہا میں حضرت علیؓ بن ابوطالب کے ساتھ تھا اور حضرت عثمان بن عفان نبد
کیے گئے تھے پس حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ امیر المومنین رض
اسوقت قتل کیے جاتے ہیں تو حضرت علیؓ اٹھ کھڑے ہوئے چونکہ میں آپکو تکلیف
پہونچنے کا خوف ہوا لہذا میں نے آپ کی کمر پکڑ لی پس کہنے لگے مجھے چھوڑ دے تیری ماں نہ ہو
محمد بن حنفیہ نے کہا کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے گھر کو آئے مگر حضرت عثمانؓ قتل
ہو چکے تھے پس اپنے گھر کو آئے اور داخل ہوئے اور دروازہ بند کر دیا پس انکے پاس لوگ
آئے اور دروازہ توڑ دیا اور انکے پاس اندر گئے اور کہنے لگے کہ عثمانؓ قتل ہو چکے ہیں اور
لوگوں کے لیے کوئی خلیفہ ضرور ہونا چاہیے اور خلافت کے لیے ہم کسی کو تجھ سے زیادہ
لائق نہیں سمجھتے پس علیؓ نے کہا تم میرے لیے اس کا ارادہ نہ کرو کیونکہ میں تمہارے لیے
وزیر ہوں جو امیر سے بہتر ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم خلافت کے لیے کسی کو تم سے زیادہ
لائق نہیں سمجھتے حضرت علیؓ نے کہا اگر تم لوگ میری بات نہیں مانتے تو میری بیعت
پوشیدہ نہ ہوگی لیکن مسجد میں جاتا ہوں اور جو شخص میری بیعت کرنا چاہے کرے محمد بن
حنفیہ نے کہا حضرت علیؓ مسجد میں گئے تو لوگوں نے انکی بیعت کی پس وہ امام برحق تھے یہانتک کہ
قتل کیے گئے برخلاف اسکے جو خارجیوں نے کہا کہ وہ ہرگز امام نہ تھے خارجیوں کے لیے ہلاکی ہو اور حضرت علیؓ کی

بِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ وَمُعَاوِيَةَ فَقَدْ نَصَّ الْإِمَامُ أَحْمَدُ
رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَى الْإِمْسَاكِ عَنْ ذٰلِكَ وَجَمِيعِ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مِنْ
مُنَازَعَةٍ وَمُنَافَرَةٍ وَخُصُومَةٍ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُزِيلُ ذٰلِكَ
مِنْ بَيْنِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ
مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقٰبِلِينَ وَلِأَنَّ عَلِيًّا كَانَ عَلَى
الْحَقِّ فِي قِتَالِهِمْ لِأَنَّهُ كَانَ يَعْتَقِدُ صِحَّةَ إِمَامَتِهِ عَلَى مَا
بَيَّنَّا مِنِ اتِّفَاقِ أَهْلِ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ مِنَ الصَّحَابَةِ عَلَى
إِمَامَتِهِ وَخِلَافَةِ فَمَنْ خَرَجَ عَنْ ذٰلِكَ بَعْدُ وَنَاصَبَهُ
حَرْبًا كَانَ بَاغِيًا خَارِجًا عَنِ الْإِمَامِ فَجَازَ قِتَالُهُ وَمَنْ
قَاتَلَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ طَلَبُوا ثَأْرَ عُثْمَانَ خَلِيفَةِ
حَيِّ الْمَقْتُولِ ظُلْمًا وَالَّذِينَ قَتَلُوهُ كَانُوا فِي عَسْكَرِ عَلِيٍّ رض
فَكُلٌّ ذَهَبَ إِلَى تَأْوِيلٍ صَحِيحٍ فَأَحْسَنُ أَحْوَالِنَا الْإِمْسَاكُ
فِي ذٰلِكَ وَرَدُّهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ
وَخَيْرُ الْفَاصِلِينَ وَالِاشْتِغَالُ بِعُيُوبِ أَنْفُسِنَا وَتَطْهِيرُ
قُلُوبِنَا مِنْ أُمَّهَاتِ الذُّنُوبِ وَظَوَاهِرِنَا مِنْ مُوبِقَاتِ
الْأُمُورِ وَأَمَّا خِلَافَةُ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُفْيَانَ فَثَابِتَةٌ
صَحِيحَةٌ بَعْدَ مَوْتِ عَلِيٍّ وَبَعْدَ خَلْعِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَفْسَهُ عَنِ الْخِلَافَةِ وَتَسْلِيمِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ
لِرَأْيٍ رَآهُ الْحَسَنُ وَمَصْلَحَةٍ عَامَّةٍ تَحَقَّقَتْ لَهُ وَهِيَ
حَقْنُ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَتَحْقِيقُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْحَسَنِ رض ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ
بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ فَوَجَبَتْ إِمَامَتُهُ بِعَقْدِ الْحَسَنِ
لَهُ فَسُمِّيَ عَامُ الْجَمَاعَةِ لِارْتِفَاعِ الْخِلَافِ بَيْنَ الْجَمِيعِ
وَاتِّبَاعِ الْكُلِّ لِمُعَاوِيَةَ رض لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مُنَازِعٌ
قَالَتْ فِي الْخِلَافَةِ وَخِلَافَتُهُ مُدَّةٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَدُومُ الْإِسْلَامُ خَمْسًا وَ
ثَلَاثِينَ سَنَةً أَوْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعًا وَثَلَاثِينَ وَالْمُرَادُ
بِالرَّمْيِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْقُوَّةُ فِي الدِّينِ وَالْخَمْسُ

طلحہ اور زبیر اور عائشہ اور معاویہ سے لڑنا پس امام احمد رحمہ اللہ نے اس واقعہ کو بیان کرنے
سے اور ان تمام حالات کے بیان کرنے سے جو انکے درمیان جھگڑا اور ایک دوسرے سے
نفرت لڑائی بھی بند رہنے پر تصریح کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انمین سے اس
عداوت کو دور کر دیگا جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور جو کچھ انکے سینوں مین کدورت
تھی اُسے ہمنے نکالدیا اور وہ بھائی ہوجاوینگے تختون پر آمنے سامنے اور اسلیے کہ
حضرت علی رض حق پر تھے جیسا کہ ہمنے انکی امامت اور خلافت پر صحابہ مین سے اہل حل
اور عقد کا اتفاق بیان کردیا پس جو شخص اسکے بعد انکی خلافت سے نکل گیا
اور انکی لڑائی کے لیے تیار ہوگیا وہ باغی اور امام کے حکم سے نکلنے والا ہوگا اس
سے لڑنا جائز ہوگا اور جس نے حضرت علی رض سے لڑائی کی جیسے معاویہ رض اور طلحہ رض اور
زبیر رض تو انہون نے حضرت عثمان رض کا جو خلیفہ حق تھے اور ظلم سے قتل کیے گئے تھے
قصاص طلب کیا اور جنہون نے انکو قتل کیا تھا وہ حضرت علی رض کے لشکر مین تھے
پس ہر ایک نے صحیح تاویل کرنے کی طرح رجوع کیا لیکن ہمارے حال کے لئے اس
واقعہ کے بیان کرنے سے بند رہنا اور انکے معاملہ کو اللہ عزوجل کی طرف سپرد کرنا زیادہ
اچھا ہے کیونکہ وہ سب حاکمون کا حاکم ہے اور سب فیصلہ کرنیوالون سے اچھا فیصلہ کرنیوالا ہے
اور ہمارے لیے اپنے نفسون کے عیبون مین اور گناہون کی ماؤن سے اپنے دلون اور ظاہر
حالات کو ہلاک کرنیوالی باتون سے پاک کرنے مین مشغول ہونا زیادہ لائق
ہے اور معاویہ بن سفیان کی خلافت پس بعد وفات حضرت علی رض ثابت اور
صحیح ہے اور بعد اسکے کہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے آپ کو خلافت
سے علیحدہ کر دیا اور اُسے معاویہ رض کی سپرد کر دیا اور انکا یہ کام کسی خیال کی وجہ سے تھا
جسکو اُنہون نے مناسب سمجھا اور مصلحت عام کے لیے تھا جو انکو معلوم ہوئی اور مصلحت
مسلمانون کے خونون کو بچانا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو ثابت کرنا
تھا جو آپنے حضرت حسن رض کی حق مین فرمایا تھا کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے اور اسکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ
بڑی بڑی دو جماعتون مین صلح کریگا تو معاویہ کی امامت حضرت حسن رض کے مقرر
کرنے سے واجب ہوگئی اور اس سال کا نام سال جماعت کہا گیا کیونکہ سب مین
سے اختلاف جاتا رہا تھا اور سب معاویہ رض کے تابع ہوگئے تھے کیونکہ تیسری صدی
خلافت مین جھگڑا کرنے والا موجود نہ تھا اور معاویہ رض کی خلافت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے قول مین مذکور ہے اور وہ یہ ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
آپنے فرمایا اسلام کی چکی پینتیس ۳۵ برس یا چھتیس ۳۶ برس یا سینتیس برس
پھریگی اور چکی سے مراد اس حدیث مین قوت فی الدین ہے اور پانچ

السِّنِينَ الْفَاضِلَةَ عَنِ الثَّلَاثِينَ فَهِيَ مِنْ جُمْلَةِ خِلَافَةِ
مُعَاوِيَةَ إِلَى تَمَامِ تِسْعَةَ عَشَرَ سَنَةً فَتَنَبَّهْ وَلَا تَكُنْ
كَمَلَتْ بِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَلَاثِينَ وَنَحْسِنُ الظَّنَّ بِنِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعِينَ وَنَعْتَقِدُ أَنَّهُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ
وَأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَفْضَلُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَبَرَّأَهَا اللَّهُ تَعَالَى
مِنْ قَوْلِ الْمُلْحِدِينَ فِيهَا مَا تَقْرَؤُهُ وَيُتْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ
وَكَذَلِكَ فَاطِمَةُ بِنْتُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَعَنْ بَعْلِهَا وَأَوْلَادِهَا أَفْضَلُ نِسَاءِ
الْعَالَمِينَ وَيَجِبُ مَوَالَاتُهَا وَمَحَبَّتُهَا كَمَا يَجِبُ لَكِ فِي حَقِّ
أَبِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا يُرِيبُهَا فَهَؤُلَاءِ أَهْلُ الْقُرْآنِ
هُمُ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَأَثْنَى عَلَيْهِمْ فَهُمُ الْمُهَاجِرُونَ
الْأَوَّلُونَ وَالْأَنْصَارُ الَّذِينَ صَلَّوْا إِلَى الْقِبْلَتَيْنِ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ
وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ
وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ أَمْنًا وَقَالَ تَعَالَى وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا إِلَى قَوْلِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَرَوَى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَوْلَ عُمَرَ
جَلَّ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَ
الْغَارِ وَالْعَرِيشِ أَبُو بَكْرٍ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ
حَوَارِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ
مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ سَعْدٌ وَسَعِيدٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَ
أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ هَؤُلَاءِ الْعَشَرَةُ ذَلِكَ مَسْلَمُهُمْ

برس جو تیس ۳۰ سے زائد ہین پس وہ منجملہ خلافت حضرت معاویہ رض کے ہین جو
پورے انیس سال اور کچھ مہینون تک رہی ہین کیونکہ تیس سال تو حضرت
علی رض تک ہی پورے ہو چکے تھے جیسے کہ ہمنے بیان کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی تمام بیویون پر ہمکو حسن ظن ہی اور ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ وہ مومنون
کی مائین ہین اور (انمین سے) عائشہ رض تمام جہان کی عورتون سے افضل ہین
اور انکو اللہ تعالی نے ملحدون کے قول سے پاک کیا جو انکے حق مین کہتے تھے اور
جسکو ہم پڑھتے ہین اور قیامت تک پڑھا جاویگا اور اسی طرح ہمارے نبی صلعم
کی بیٹی فاطمہ اللہ تعالی اُسسے اور انکے خاوند سے اور انکی اولاد سے راضی ہو وہ)
سب جہان کی عورتون سے افضل ہین اور اُنسے پیار اور محبت رکھنی واجب ہے
جیسے کہ انکے باپ حضرت صلعم سے پیار اور محبت رکھنا واجب ہے نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا فاطمہ رض میرا ایک ٹکڑا ہے جو بات اُسے رنج دیتی ہے مجھے بھی رنج
دیتی ہے پس یہ لوگ اہل قرآن ہین جنکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا
اور انکی تعریف کی پس وہ پہلے مہاجرین ہین اور انصار جنہون نے دو قبلون
کی طرف نماز پڑھی اللہ تعالی نے اُنکے حق مین فرمایا تم مین وہ شخص جس نے
پہلے فتح مکہ کے خرچ کیا اور لڑائی کی برابر نہین (بلکہ) وہ لوگ درجون مین بڑھکر
ہین اُن لوگون سے جنہون نے بعد مکہ فتح ہونے کے خرچ کیا اور لڑائی کی اور ہر ایک
کو اللہ نے اچھا وعدہ دیا اور اللہ بزرگ اور غالب نے فرمایا وعدہ کیا اللہ نے اُن
لوگون سے جو تم مین سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے البتہ انکو زمین مین خلیفہ کریگا
جیسا کہ اُن لوگون کو خلیفہ کیا تھا جو اُنسے پہلے تھے اور البتہ اُنکے دین کو
انکے لیے محکم کریگا جو اُنکے لیے پسند ہی اور البتہ اُنکے خوف کے بعد اُنکے لیے
امن سے بدل دیگا اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ اور جو لوگ کہ پیغمبر کے ساتھ ہین کافرون پر سخت ہین
اور آپسمین رحم دل ہین تو انکو دیکھیگا کہ رکوع سجدہ کرتے خدا کے اس قول تک کہ خوش
کرتا ہی کھیتی کرنیوالون کو تاکہ اُنکے سبب کافرون کو غصے مین لاوے جعفر بن محمد
نے اپنے باپ سے روایت کی خدا عزوجل کی اس قول کی تفسیر مین کہ محمد صاحب
اللہ کے رسول ہین اور جو لوگ تنگی اور فراخی اور غار اور چوپہر مین انکے
ساتھ ہین ابوبکر رض ہین اور کافرون پر سخت عمر فاروق ہین اور آپسمین مہربان
عثمان ہین تو انکو دیکھیگا کہ رکوع کرتے سجدہ کرتے علی بن ابی طالب ہین اللہ کا فضل
اور اُسکی خوشنودی طلب کرتے ہین طلحہ اور زبیر جو حضرت صلعم کے خاص مددگار تھے اُنکے
چہرون مین سجدے کے اثر سے نشانی ہی سعد اور سعید اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ

فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهُ يَعْنِيْ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰزَرَهٗ بِاَبِيْ بَكْرٍ فَاسْتَغْلَظَ بِعُمَرَ
فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ بِعُثْمَانَ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
لِيَغِيْظَهُمْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ الْكُفَّارَ
وَاتَّفَقَ اَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى وُجُوْبِ الْكَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَ
الْاِمْسَاكِ عَنْ مَسَاوِيْهِمْ وَاِظْهَارِ فَضَائِلِهِمْ وَمَحَاسِنِهِمْ
وَتَسْلِيْمِ اَمْرِهِمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مَا كَانَ وَجَرٰى مِنَ
اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ وَمُعَاوِيَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ عَلٰى مَا قَدَّمْنَا بَيَانَهٗ وَاِعْطَاءِ كُلِّ ذِيْ فَضْلٍ
فَضْلَهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا
اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَقَالَ تَعَالٰى تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَ
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذُكِرَ اَصْحَابِيْ فَاَمْسِكُوْا وَفِيْ
لَفْظٍ فَاِيَّاكُمْ وَمَا شَجَرَ بَيْنَ اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنْفَقَ اَحَدُكُمْ
مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ وَقَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ طُوْبٰى
لِمَنْ رَاٰنِيْ وَمَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَقَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ اَصْحَابِيْ فَجَعَلَهُمْ اَنْصَارِيْ وَجَعَلَهُمْ
اَصْهَارِيْ وَاَنَّهٗ يَجِيْءُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَنْقُصُوْنَهُمْ
اَلَا فَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ اَلَا فَلَا تُشَارِبُوْهُمْ اَلَا فَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ
اَلَا فَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ اَلَا فَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ حَلَّتْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ
وَرَوٰى جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ وَرَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا اَهْلَ

توریت مین ہے اور اسیطرح انجیل مین جیسے کھیتی نے اپنی سوئی نکالی
مراد اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین پھر اسکو ابوبکر رضہ کی مدد سے محکم کیا پھر
عمر فاروق کی مدد سے موٹی ہوئی پھر عثمان رضہ کی مدد سے اپنی نالی پہ کھڑی ہوئی
کھیتی کرنے والیکو خوش لگتی ہے یعنے علی بن ابیطالب کی مدد سے تاکہ نبی صلعم اور آپکے
اصحاب سے کافرون کو غصے مین لاوے اور اہل سنت کا اسپر اتفاق ہے کہ جو جھگڑا
اصحاب کے درمیان واقع ہوا اُس سے باز رہنا اور اُنکے قصورون سے زبان کو بند
رکھنا اور انکی بزرگیون اور نیکیون کا ظاہر کرنا اور انکے کام کو خدا کی سپرد کرنا جس
طور پر کہ علی رضہ اور طلحہ رضہ اور زبیر رضہ اور عائشہ رضہ اور معاویہ رضہ کے درمیان اختلاف
واقع اور جاری ہوا جیسا ہمنے بیان کیا واجب ہے اور اسیطرح ہر بزرگی والے
کو بزرگ جاننا جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور جو لوگ اُنسے پیچھے آئے کہتے ہین
الٰہی ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے بخشدے اور ہمارے دلون مین
ایمان والون کے لیے کینہ مت ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت کرنیوالا مہربان
ہے اور اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ ایک امت ہے جو گذر چکی اُنکا ہے جو اُنہون نے
کمایا اور تمہارا ہے جو تمنے کمایا اور تمکو اُنکے عملون سے پوچھ نہ ہوگی اور حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میرے اصحاب کا ذکر ہو تو اپنی زبان کو اُنکے عیبون
سے روکو اور ایک روایت مین ہے کہ جو اختلاف میرے اصحاب کے درمیان واقع ہوا
اُسمین (دخل دینے سے) بچو سو اگر تم مین سے کوئی اُحد (پہاڑ) کے برابر سونا خرچ
کرے تو انکی ایک مد کے (ثواب) کو نہ پہونچے (بلکہ) اور نہ اُسکے نصف کو اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے انس رضہ بن مالک کی حدیث مین فرمایا کہ خوشی ہو اُس شخص کے
لیے جس نے مجھکو اور میرے دیکھنے والون (اصحاب) کو دیکھا اور حضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے
اصحاب کو برا مت کہو پس جو شخص انکو برا کہے اُسپر خدا کی لعنت ہے اور حضرت صلعم نے
انس رضہ کی حدیث مین فرمایا کہ مقرر اللہ عزوجل نے مجھ کو اور میرے اصحاب کو برگزیدہ کیا
تو انکو میرا مددگار اور سسرال ٹھیرایا اور مقرر پچھلے زمانے مین ایک لوگ آوینگے
جو انکی تہمت کو گھٹاوینگے خبردار نہ اُنکے ساتھ کھانا نہ اُنکے ساتھ پینا نہ اُنسے نکاح کرنا خبردار
نہ اُنکے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ اُنکا جنازہ پڑھنا اُنپر خدا کی لعنت اتری اور جابر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگون نے
درخت کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی اُن مین سے کوئی دوزخ مین داخل نہین ہوگا
اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی جنگ بدر
والے اصحاب پر خبردار ہو چکا سو اُن نے فرمایا کہ اے

بکذب اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما اصحابی مثل
النجوم فایهم اخذتم بقوله اهتدیتم وعن ابن
بریدة عن ابیه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم
قال من مات من اصحابی بارض جعل شفیعا لاهل
تلک الارض قال سفیان بن عیینة من نطق فی
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم بکلمة فهو
صاحب هوی واهل السنة اجمعوا علی الشهود للعامة
بالجنة للمسلمین فی اسمائهم والصلوة خلف کل بر منهم
وفاجر والعدل منهم والجائر ومن قتلوه وقصبوه وقد
استفاضت بذلک فلا یقطعوا لاحد من اهل القبلة
بجنة ولا نار مطیعا کان او عاصیا زهیدا کان او عاملا
او عالما الا ان یظهر منه علی بدعة وضلالة اجمعوا
علی تسلیم المعجزات للانبیاء والکرامات للاولیاء
وان الغلو والتقصیر من قبل الله لا من احد من
خلقه من السلاطین فی الملوک ولا من الموالیک فمن غمت
القدریة والمحکومون لما روی انس بن مالک ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الغلاء والرخص
جندان من جنود الله اسلم احدهما الرغبة والاخر
الرهبة فاذا اراد الله ان یغلیه قذف الرغبة فی
قلوب التجار فبشروه فاذا اراد ان یرخصه قذف الرهبة
فی صدور التجار فحزنوه من ایدیهم والاول العادل
المؤمن الکیس ان یتبع ولا یبتدع ولا یتعالی ویتعمق
ویتکلف لما لا یعنیه ویترک فیهلک قال عبد الله
ابن مسعود رضی الله عنه اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم وقال
معاذ بن جبل رضی الله عنه ایاک ومعترضات الامور وان
تقول الا فتی ما هذا فقال مجاهد حین بلغه هذا
من معاذ فکذلک نقول الا فتی ما هذا فاما الان فقد
فعلی المؤمن ان یلزم السنة والجماعة فالسنة ما

ہر معاملہ جو تمہارا جی چاہے کرو سو البتہ میں نے تمکو بخش دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب تو ستارون کی مثل ہین
تم ان مین سے جسکی بات لوگے راہ پاؤگے اور بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے
کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اصحاب مین سے کسی زمین مین مرجاوے
تو خدا اسکو اس زمین والون کے لیے شفیع پہنچائیگا اور سفیان بن عیینہ نے
کہا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حق مین بری بات کہے وہ بدعتی ہے
اور اہل سنت کا اسپر اجماع ہے کہ مسلمانون کو حاکمون اور انکے اہل کارون کا
کہا ماننے اور فرمانبرداری کیجے اور ان مین سے ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھنے خواہ
نیک ہو یا بدعادل ہو یا ظالم اور جسکو والی بناوین اور قائم کرین اور نائب کرین
اور اسپر بھی اجماع ہے کہ اہل قبلہ مین سے کسی کو نہ یقینا بہشتی کہین نہ دوزخی
خواہ فرمانبردار ہو یا نافرمان راہ یاب ہو یا گمراہ یا سرکش مگر جبکہ اسکی بدعت
اور گمراہی پر اطلاع ہوجاوے اور اسپر بھی اجماع ہے کہ نبیون کے معجزون اور
ولیون کی کرامتون کو ماننا واجب ہے اور یہ کہ گرانی اور ارزانی خدا کی
طرف سے ہے کسی مخلوق کی طرف سے نہین نہ حاکمون اور بادشاہون کی
طرف سے اور نہ تاجرون کی طرف سے جیسے قدریہ اور نجومیون نے کہا ہے دلیل
اس حدیث کی جو انس بن مالک نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرانی اور ارزانی خدا کے لشکرون مین سے دو لشکر ہین
ایک کا نام رغبت ہے دوسرے کا نام رہبت سو جب اللہ تعالی ارزانی کرنا
چاہتا ہے تو سوداگرون کے دلون مین اسکی رغبت ڈالتا ہے تو وہ اسکو
بھیجتے ہین پھر جب اللہ اسکی ارزانی چاہتا ہے تو سوداگرون کے دل مین
خوف ڈالدیتا ہے سو وہ اسکو اپنے ہاتھ سے نکالدیتے ہین سو مومن عاقل
اور دانا کو لائق ہے کہ سنت کی پیروی کرے اور بدعت نہ نکالے اور زیادتی
کرے اور نہ مشکل باتین نکالے اور نہ تکلف کرے تاکہ گمراہ ہو پہلے پس
ہلاک ہوا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنت کی پیروی کرو اور بدعت نہ نکالو
کہ البتہ تمکو کافی ہے اور معاذ بن جبل نے کہا کہ مشکل باتون سے بچتے
رہو اور کسی چیز کو یہ نہ کہو کہ یہ کیا ہے پھر جب یہ بات معاذ رضی اللہ عنہ کی مجاہد رحمہ اللہ کو
پہونچی تو انہون نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ یہ چیز کیا ہے لیکن اب تو ہم نہ کہینگے
گے سو مومن پر سنت اور جماعت کی پیروی کرنا لازم ہے۔ پس

سنت تو وہ

سنة رسول الله والجماعة ما اتفق عليه اصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم في خلافة الائمة الاربعة الخلفاء الراشدين
المهديين رحمة الله عليهم اجمعين وان لا يكاثر اهل
البدع ولا يداينهم ولا يسلم عليهم لان امامنا احمد
ابن حنبل رحمه الله قال من سلم على صاحب بدعة فقد
احبه لقول النبي صلى الله عليه وسلم افشوا السلام بينكم
تحابوا ولا يجالسهم ولا يقرب منهم ولا يهنئهم في
الاعياد واوقات السرور ولا يصلي عليهم اذا ماتوا او
لا يترحم عليهم اذا ذكروا بل يبينا نهم ويعادیهم في الله
عز وجل معتقدا ابطلان مذهب اهل بدعة
محتسبا بذلك الثواب الجزيل والاجر الكثير وروي
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من نظر
الى صاحب بدعة بغضا له في الله ملا الله قلبه امنا
وايمانا ومن اشهر صاحب بدعة بغضا له في الله
امنه الله يوم القيمة ومن استخف بصاحب بدعة رفعه
الله تعالى في الجنة مائة درجة ومن لقيه بالبشر
بما يسره فقد استخف بما انزل الله تعالى على محمد صلى الله
عليه وسلم وعن ابي المغيرة عن ابن عباس رضي الله تعالى
عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابى الله
عز وجل ان يقبل عمل صاحب بدعة حتى يدع بدعته
وقال فضيل بن عياض من احب صاحب بدعة احبط
الله عمله واخرج نور الايمان من قلبه واذا علم الله
عز وجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت
الله تعالى ان يغفر ذنوبه وان قل عمله واذا رايت
مبتدعا في طريق فخذ طريقا اخر وقال فضيل بن عياض
سمعت سفيان بن عيينة يقول من تبع جنازة مبتدع
لم يزل في سخط الله تعالى حتى يرجع وقد لعن النبي صلى
الله عليه وسلم المبتدع فقال صلى الله عليه وسلم من
احدث حدثا او اوى محدثا فعليه لعنة الله والملئكة

طریقہ ہو حضرتؐ نے جاری کیا اور جماعت سے مراد وہ طریقہ ہی جسپر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے چارون امامون خلفاء راشدین مہدیین رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین کی خلافت مین اجماع کیا اور نہ اہل بدعت سے زیادہ مجلس کرے اور
نہ انکے پاس جاوے اور نہ انکو سلام کرے اسواسطے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ
اللہ نے فرمایا کہ جس نے بدعتی کو سلام کیا تو البتہ اُسنے اسکو دوست رکھا کیونکہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی دلیل سے کہ آپس مین سلام پھیلاؤ تاکہ تمہارے
درمیان محبت ہو جائے اور نہ اُنکے پاس بیٹھے اور نہ اُنکے نزدیک ہووے اور نہ
عیدون اور خوشی کے وقتون مین انکو مبارکباد کہے اور جب وہ مرجاوین تو
انکا جنازہ نہ پڑھے اور جب انکا ذکر ہو تو انکو رحمت نہ بھیجے بلکہ اللہ کے واسطے اُن
سے دور رہے اور دشمنی رکھے اس حال مین کہ بدعتیون کے مذہب کو باطل جانتا ہو اُس
سے بہت ثواب اور زیادہ اجر کی امید رکھتا ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
ہی کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص بدعتی کو اللہ کے واسطے دشمنی سے دیکھے تو خدا اُسکے دل
کو امن اور ایمان سے بھر دیتا ہی اور جو اللہ کے واسطے بدعتی کو غصے سے جھڑکے خدا اُسکو
قیامت کے دن امن مین رکھیگا اور جو شخص بدعتی کو حقیر جانے خدا تعالی بہشت
مین اسکا سو درجہ بلند کریگا اور جو شخص اُسکو بشارت یا خوشی سے ملے تو البتہ
اُسنے ہلکا جانا اُسچیز کو جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی اور ابو المغیرہ
سے روایت ہی اُسنے ابن عباس رضؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بدعتی جب تک اپنی بدعت کو نہ چھوڑے خدا اُسکا کوئی
عمل قبول نہین کرتا اور فضیل بن عیاض رضؓ نے کہا کہ جو شخص بدعتی کو
دوست رکھے خدا اُسکے عمل کو باطل کر دیتا ہے اور اُسکے دل سے ایمان
کا نور نکال ڈالتا ہے اور جب اللہ عزوجل کسی مرد کی یہ بات معلوم کرتا ہی
کہ وہ بدعتی سے دشمنی رکھتا ہی تو مین اللہ تعالی سے امیدوار ہون کہ اسکے
گناہون کو بخش دے اگرچہ اُسکا نیک عمل کم ہو اور جب تو کسی بدعتی کو راہ
مین دیکھے تو (وہ راہ چھوڑکر) اور راہ لے اور فضیل بن عیاض سے
کہا مین نے سفیان بن عیینہ سے سُنا کہتا تھا کہ جو شخص بدعتی کے
جنازے کے ساتھ جاوے وہ ہمیشہ خدا کے غصے مین رہتا ہے پھر آنے
تک اور البتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدعتی پر لعنت کی ہے سو حضرتؐ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدعت نکالے یا بدعتی کو جگہ
دے تو اُسپر اللہ اور فرشتون

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ الصَّرْفَ وَالْعَدْلَ
يَعْنِيْ بِالصَّرْفِ الْفَرِيْضَةَ وَبِالْعَدْلِ النَّافِلَةَ وَعَنْ اَبِيْ
اَيُّوْبَ السِّجِسْتَانِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا حَدَّثَتِ الرَّجُلَ بِالسُّنَّةِ
فَقَالَ دَعْنَا مِنْ هٰذَا وَحَدِّثْنَا بِمَا فِي الْقُرْاٰنِ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ
ضَالٌّ **فَصْلٌ** وَاعْلَمْ اَنَّ لِاَهْلِ الْبِدَعِ عَلَامَاتٍ
يُعْرَفُوْنَ بِهَا فَعَلَامَاتُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ الْوَقِيْعَةُ فِيْ اَهْلِ
الْاَثَرِ وَعَلَامَةُ الزَّنَادِقَةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ بِالْحَشْوِيَّةِ
وَيُرِيْدُوْنَ اِبْطَالَ الْاٰثَارِ وَعَلَامَةُ الْقَدَرِيَّةِ تَسْمِيَتُهُمْ
اَهْلَ الْاَثَرِ مُجْبِرَةً وَعَلَامَةُ الْجَهْمِيَّةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ
السُّنَّةِ مُشَبِّهَةً وَعَلَامَةُ الرَّافِضَةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ
الْاَثَرِ نَاصِبِيَّةً وَكُلُّ ذٰلِكَ عُصْبَةٌ وَغِيَاظٌ لِاَهْلِ السُّنَّةِ
وَلَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ
وَلَا يَلْتَصِقُ بِهِمْ مَا لَقَّبَهُمْ بِهٖ اَهْلُ الْبِدَعِ كَمَا لَمْ يَلْتَصِقْ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمِيَةُ كُفَّارِ مَكَّةَ سَاحِرًا
وَشَاعِرًا وَمَجْنُوْنًا وَمَفْتُوْنًا وَكَاهِنًا وَلَمْ يَكُنْ اِسْمُهٗ
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَعِنْدَ اَنْبِيَائِهٖ وَجِنِّهٖ وَسَائِرِ
خَلْقِهٖ اِلَّا رَسُوْلًا نَبِيًّا بَرِيْئًا مِنَ الْعَاهَاتِ كُلِّهَا قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا هٰذَا اٰخِرُ مَا اَلَّفْنَاهُ فِيْ بَابِ مَعْرِفَةِ الصَّانِعِ
وَالْاِعْتِقَادِ عَلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَى الْاِخْتِصَارِ
وَالْقُدْرَةِ ثُمَّ نَرُدُّ هٰذِهِ الْجُمْلَةَ بِفَصْلَيْنِ اٰخَرَيْنِ لَا
يَسَعُ لِلْعَاقِلِ الْمُؤْمِنِ جَهْلُهُمَا اِذَا اَرَادَ سُلُوْكَ الْمَحَجَّةِ الْعُظْمٰى
اَلْفَصْلَانِ فِيْمَا لَا يَجُوْزُ اِطْلَاقُهٗ عَلَى الْبَارِيْ مِنَ الصِّفَاتِ
وَالْاَخْلَاقِ الْعِبَادِ وَالنَّقَائِصِ وَمَا يَجُوْزُ مِنْ ذٰلِكَ وَالْفَصْلُ
الثَّانِيْ فِيْ بَيَانِ مَقَالَةِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ مِنْ طَرِيْقِ الْهُدٰى
الدَّاحِضَةِ الْمُحَجَّةِ فِيْ يَوْمِ الدِّيْنِ وَالْمُحَاسَبَةِ اَمَّا الْفَصْلُ
الْاَوَّلُ فِيْمَا لَا يَجُوْزُ اِطْلَاقُهٗ عَلَى الْبَارِيْ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ
الصِّفَاتِ فَسَيَحْتَمِلُ اِضَافَةَ الْيَدِ مِنَ الْاَخْلَاقِ وَمَا يَجُوْزُ
مِنْ ذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُوْصَفَ الْبَارِيْ تَعَالٰى بِالْجَهْلِ وَ

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ الصَّرْفَ وَالْعَدْلَ
اور سب لوگون کی لعنت ہے اللہ اُس سے نہ صرف قبول کریگا اور نہ
عدل کو مراد صرف سو فرض عبادت ہے اور عدل سے نفل - اور ابو ایوب
سجستانی سے روایت ہے کہ جب تو کسی مرد سے حدیث بیان کرے
اور وہ کہے کہ ہمکو اس سے چھوڑ اور جو قرآن مین ہے وہ ہم سے بیان کر تو جان
لے کہ وہ بے شک گمراہ ہے **فصل** اور جان لے کہ تحقیق بدعتیون کی گئی
نشانیان ہین جن سے پہچانے جاتے ہین سو بدعتیون کی نشانی اہل حدیث
کی عیبت کرنا ہے اور زندیقون (چھپے مرتد) کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہل
حدیث کا نام مجبرہ رکھتے ہین - اور فرقہ جہمیہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہل
سنت کا نام مشبہہ رکھتے ہین - اور رافضیون کی نشانی یہ ہے
کہ وہ اہل حدیث کو ناصبیہ کہتے ہین اور یہ سب اہل سنت کے
لیے تعصب اور غصہ ہے اور ایک نام کے سوائے انکا کوئی نام نہین
اور وہ نام اہل حدیث ہے اور جو بدعتیون نے اُن کو لقب دیا
ہے اُس سے اُن کو کچھ لگاؤ نہین جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو ساحر اور شاعر اور مجنون اور مفتون اور کاہن کے نام سے جو کفار
مکہ نے رکھا تھا لگاؤ نہین - اور حالانکہ خدا کے نزدیک اور اُس کے
فرشتون اور آدمیون اور جنون اور تمام مخلوق کے نزدیک آپ
کا نام صرف رسول نبی تھا سب عیبون سے پاک اللہ تعالے نے
فرمایا کہ دیکھ اُنھون نے تیرا کیا کیا نام رکھا پس گمراہ ہوگئے راہ
نہین پا سکتے یہ اخیر اُس چیز کا ہے جو ہمنے اہل سنت والجماعۃ
کے مذہب پر خدا کی پہچان اور اعتقاد کے باب مین قدرت کے
موافق مختصر تالیف کیا پھر ہم اس جملے کے پیچھے اور دو فصلین لاتے
ہین جن کا جاننا مومن عاقل کو ضرور ہے جب دلیل کی راہ چلنا
چاہے - پہلی فصل صفتون اور بندون کی عادتون اور عیبون کے
بیان مین جن کا خدای تعالے پر جائز نہین ہے اور جن کا بولنا خدا
کے حق مین جائز ہے اور دوسری فصل اُن فرقون کے قول کے
بیان مین جو ہدایت کی راہ سے گمراہ ہین اور جن کی حجت جزا اور
حساب کے دن باطل ہے پہلی فصل اُن صفتون اور عادتون کے بیان
مین جن کا بولنا اللہ تعالے پر جائز نہین ہے اور اُن کا خدا کی طرف
نسبت کرنا محال ہے اور جن کا بولنا خدا کے حق مین جائز ہے کس عادتی اور

الشَّكِّ وَالظَّنِّ وَغَلَبَةِ الظَّنِّ وَالسَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ وَالسِّنَةِ
وَالنَّوْمِ وَالْغَفْلَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَجْزِ وَالْمَوْتِ وَالْحَرَسِ
وَالصَّمَمِ وَالْعَمَى وَالشَّهْوَةِ وَالنُّفُورِ وَالْمَيْلِ وَالْحَرَدِ وَالْغَيْظِ
وَالْحُزْنِ وَالتَّأَسُّفِ وَالْكَمَدِ وَالْحَسْرَةِ وَالتَّلَهُّفِ وَ
الْأَلَمِ وَاللَّذَّةِ وَالنَّفْعِ وَالْمَضَرَّةِ وَالتَّمَنِّي وَالْعَزْمِ وَ
الْكَذِبِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُسَمَّى إِيمَانًا خِلَافَ مَا قَالَتِ السَّالِمِيَّةُ
وَتَعَلُّقُهُمْ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ
حَبِطَ عَمَلُهُ مَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ مَنْ يَكْفُرُ بِوُجُوبِ الْإِيمَانِ
كَانَ كَمَنْ كَفَرَ بِالرَّسُولِ وَمَا جَاءَ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْأَوَامِرِ وَالنَّوَاهِي وَلَا يَجُوزُ أَنْ
يُوصَفَ عَزَّ وَجَلَّ بِأَنَّهُ مُطِيعٌ وَلَا مُحِبٌّ لِنِسَاءِ الْعَالَمِ وَ
لَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ وَالنِّهَايَةُ وَلَا الْقُبْلُ وَلَا الْبَعْدُ وَلَا
تَحْتُ وَلَا قُدَّامُ وَلَا خَلْفُ وَلَا كَيْفَ لِأَنَّ جَمِيعَ ذَلِكَ مَا
وَرَدَ بِهِ الشَّرْعُ إِلَّا مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّهُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى
عَلَى مَا وَرَدَ بِهِ الْقُرْآنُ وَالْأَخْبَارُ بَلْ هُوَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِقُ
جَمِيعِ الْجِهَاتِ فَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْكَيْنُونَةُ وَاخْتُلِفَ فِي جَوَازِ
تَسْمِيَتِهِ بِالشَّخْصِ فَمَنْ جَوَّزَ ذَلِكَ فَلِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ
مِنَ اللَّهِ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَعَاذِيرُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ
مَنَعَ ذَلِكَ فَلِأَنَّ لَفْظَ الْخَبَرِ لَيْسَ بِصَرِيحٍ فِي الشَّخْصِ لِاحْتِمَالِ
أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَقَدْ وَرَدَ فِي
بَعْضِ أَلْفَاظِ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُسَمَّى
فَاضِلًا وَعَتِيقًا وَفَقِيهًا وَلَا فَهِيمًا وَلَا فَطِنًا وَلَا مُحَقِّقًا
وَعَاقِلًا وَمُوَقِّرًا وَلَا طَيِّبًا وَقِيلَ يَجُوزُ وَلَا عَادِيًا لِأَنَّ
ذَلِكَ مَنْسُوبٌ إِلَى زَمَنِ عَادٍ وَهُوَ مُحْدَثٌ وَلَا مُطِيقًا
لِأَنَّهُ خَالِقُ كُلِّ طَاقَةٍ وَهِيَ مَنَاهِيَةٌ وَلَا مُحَفُوظًا لِأَنَّهُ
هُوَ الْحَافِظُ وَلَا يَجُوزُ وَصْفُهُ بِالْمُبَاشَرَةِ وَلَا يَجُوزُ وَصْفُهُ
بِأَنَّهُ مُكْتَسِبٌ لِأَنَّ ذَلِكَ مُحْدَثٌ بِقُدْرَةٍ مُحْدَثَةٍ وَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْعَدَمُ وَهُوَ قَدِيمٌ

شک اور ظن اور غالب گمان اور بھول چوک اور اونگھ اور نیند اور بیماری اور
غنت اور عاجزی اور موت اور گنگے پن اور بہرے پن اور اندھے پن اور شہوت اور
نفرت اور رغبت اور غصہ اور کڑھاپن اور غم اور افسوس اور دلگیری اور پشیمانی اور رنج
اور دکھ اور لذت اور نفع اور ضرر اور آرزو اور قصد اور جھوٹ سے خدا کی صفت کرنا
جائز نہیں ہے اور خدا کا نام ایمان کہنا بھی جائز نہیں ہے اور فرقہ سالمیہ
کا قول اسکے برخلاف ہے انہوں نے خدا عزوجل کے اس قول سے دلیل پکڑی
ہے اور جو شخص ایمان سے کافر ہو تو اسکا کیا اکارت ہوا سو مراد اس سے
یہ ہے کہ جس نے ایمان کے واجب ہونے سے انکار کیا گویا اس نے رسول صلے اللہ
علیہ وسلم کا اور جو آپ خدا کی طرف سے لائے اور نہی لائے اسکا انکار کیا اور خدا کو
فرمانبردار کہنا بھی جائز نہیں ہے اور نہ یہ کہنا کہ وہ جہان کی عورتوں کو
حاملہ کرنے والا ہے اور نہ اسکی کوئی حد اور نہایت ٹھیرانا جائز ہے اور نہ
قبل اور نہ بعد اور نہ پستی اور نہ آگا نہ پیچھا اور نہ یہ کہ وہ کسطرح ہے اسلیے کہ
ان سب باتوں میں شرع وارد نہیں ہوئی سوای اسکے جو ہمنے ذکر کیا
کہ وہ عرش پر قرار گیر ہے جس طور پر کہ قرآن اور حدیثوں میں وارد ہوا بلکہ
اللہ عزوجل تمام جہتوں کا پیدا کرنے والا ہے اور اسکو کتنا کہنا بھی جائز
نہیں ہے اور اسمیں اختلاف ہے کہ خدا کو شخص کہنا جائز ہے یا نہیں سو
جو شخص اسکو جائز کہتا ہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی دلیل سے
جو مغیرہ بن شعبہ رض کی حدیث میں ہے کہ کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت
دار نہیں اور خدا سے زیادہ کسی کو عذر پیارا نہیں اور جس نے اس سے منع
کیا ہے تو اس وجہ سے کہ حدیث کا لفظ شخص میں صریح نہیں ہے اسواسطے
احتمال ہے کہ اسکے معنے یہ ہوں کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں اور بعض
روایتوں میں صریح آیا ہے کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں اور خدا کو
فاضل اور عتیق اور فقیہ اور فہیم کہنا بھی جائز نہیں اور نہ اسکو دانا اور
محقق اور عاقل اور عزت دینے والا اور نہ طیب کہنا جائز ہے اور بعض نے کہا
کہ جائز ہے اور نہ اسکو عادی کہنا جائز ہے اسواسطے کہ عاد کو زمانے کی طرف منسوب کیا
عاد کا زمانہ نیا پیدا کیا گیا ہے اور نہ اسکو طاقت والا کہنا جائز ہے اسواسطے کہ وہی طاقت کا
پیدا کرنیوالا ہے اور طاقتوں کی ایک نہایت ہے اور خدا کو محفوظ کہنا بھی جائز نہیں ہے اسواسطے کہ وہ خود
نگہبان ہے اور مباشرت سے بھی اسکی تعریف کرنا جائز نہیں ہے اور اس سے بھی اسکی صفت کرنا
جائز نہیں کہ وہ کسب کرنے والا ہے اسواسطے کہ کسب نئی قدرت سے پیدا ہوا ہے اور اللہ اس سے بلند ہے اور

لا بقدم ولا أقل كوجود خلافا لما قال ابن كلاب من
انه قديم بقدم وهو باق لا يفنى وهو عز وجل عالم
بمعلومات غير متناهية وقادر بمقدورات غير متناهية
خلافا لما ذهبت اليه المعتزلة من ان كل ذلك متناه و
اما الصفات التي يجوز وصفه عز وجل بها فاضحك
والغضب والسخط والرضاء وقد قدمنا ذلك
في اول الباب ويجوز وصفه بانه موجود لقوله تعالى قل
الله عند وبجوز وصفه بانه شئ لقول تعالى قل
اى شئ اكبر شهادة قل الله ويجوز ان يوصف
بانه نفس وذات وعين من غير تشبيه بجارحة
الانسان على ما تقدم بيانه ويجوز وصفه بانه
كائن من غير حد لقوله عز وجل وكان الله بكل
شئ عليما وكان الله بكل شئ رقيبا ويجوز وصفه
بانه قديم وباق وبانه مستطيع لان معنى
الاستطاعة القدرة وهو موصوف بالقدرة ويجوز
وصفه بانه عارف ومتيقن وواثق ودار لان جميع
ذلك راجع الى معنى العالم ولم يرد الشرع بمنع ذلك
ولا اللغة بل قال الشاعر اللهم لا ادري وانت
الداري ويجوز وصفه بانه راء ويرجع الى معنى العالم
ويجوز وصفه بانه مطلع على خلقه وعباده بمعنى
عالم بهم وكذلك واجد بمعنى عالم ويجوز وصفه بانه
جميل ومجمل لصنع في الصنع الى خلقه ويجوز وصفه
بانه ذيان على معنى انه مجاز لعباده على افعالهم
الدين الحساب كما تدين تدان مالك يوم الدين
اى يوم الحساب وعلى معنى الشارع لعباده عبادة
وشريعة دعاهم اليها وفرض ذلك عليهم ثم هو
يجازيهم على ما فعلوا فيها ويجوز وصفه بانه مقدر
على معنى التقدير لانه كل شئ خلقه بقدر الذي
قدر فهدى وعلى معنى الخبر قال الا امرأته قدرنا

نہ صفت قدم سے (جو ذات پر زائد ہے) اور اسکے وجود کی کوئی ابتدا نہیں ابن کلاب نے
اسکے برخلاف کہا کہ وہ قدیم ہے قدم کی صفت سے اور وہ باقی ہے کبھی فانی نہیں ہوگا
اور اللہ عزوجل کے معلومات کی کوئی انتہا نہیں اور اسکے مقدورات کی بھی کوئی
انتہا نہیں معتزلہ نے اسکے برخلاف دعوی کیا ہے کہ ان سب باتوں کی ایک انتہا
ہے لیکن جن صفتوں سے خدا کی صفت کرنا جائز ہے وہ خوشی اور ہنسنا اور غصہ اور
غضب اور راضی ہونا ہے اور ہنسنا اسکو باب کے ابتدا میں پہلے بیان کر چکے ہیں اور خدا کو
موجود کہنا بھی جائز ہے خدا کے اس قول کی دلیل سے اور اسنے خدا کو اپنے تئیں
موجود پایا اور خدا کو شے کہنا بھی جائز ہے اس آیت کی دلیل سے تو کہہ کونسی
چیز زیادہ گواہی کے لائق ہے تو کہہ اللہ تعالی کو نفس کہنا بھی جائز ہے اور
ذات اور عین بھی بدون تشبیہ دینے کے کسی عضو سے جیسا کہ اسکا بیان
پہلے گذر چکا ہے اور اس سے بھی خدا کی صفت کرنا جائز ہے کہ وہ ہمیشہ والا ہے
بغیر کسی حد معین کے اللہ عزوجل کے اس قول کی دلیل سے اور اللہ ہر چیز جاننے والا
اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے اور اللہ کو قدیم کہنا بھی جائز ہے اور باقی بھی اور
اسکو مستطیع کہنا بھی جائز ہے اس واسطے کہ استطاعت کے معنے قدرت
کے ہیں اور وہ قدرت سے موصوف ہے اور اسکو عارف اور متیقن اور واثق اور دار کہنا
بھی جائز ہے اس واسطے کہ ان سب لفظوں کے معنے ہیں جاننے والا اور شرع میں
اسکی ممانعت وارد نہیں ہوئی اور نہ لغت میں بلکہ شاعر نے کہا کہ الٰہی میں نہیں
جانتا اور تو جانتا ہے اور اسکو راء بھی کہنا بھی جائز ہے اس واسطے کہ اسکے معنے بھی
عالم کے ہیں یعنی جاننے والا اور اس سے بھی اسکی صفت کرنا جائز ہے کہ وہ اپنی
مخلوق اور بندوں پر مطلع ہے ان معنوں سے کہ وہ انکو جانتا ہے اور اسی طرح واجد
کے معنے بھی عالم ہیں اور اسکو جمیل اور مجمل کہنا بھی جائز ہے بمعنی صانع
اپنی مخلوق کے ساتھ احسان کرنے میں اور اسکو ذیان کہنا بھی جائز ہے
ان معنوں سے کہ وہ اپنے بندوں کو انکے کاموں کا بدلا دینے والا ہے اور
دین کے معنے حساب کے ہیں جیسا کریگا بدلہ پاویگا مالک ہے دین کے دن
کا یعنے حساب کے دن کا یا ان معنوں سے کہ اسنے اپنے بندوں کے لیے عبادت اور
شریعت پیدا کی جسکی طرف انکو بلایا اور جو اوپر فرض کی ہے جو انہوں نے
اوپر کیا اسکا انکو بدلہ دیگا اور اللہ کو مقدر کہنا بھی جائز ہے تقدیر کے معنوں
سے اللہ نے فرمایا کہ ہم نے ہر چیز کو اندازے پیدا کیا جسکو اللہ نے معین کیا اور راہ دکھلائی
اور خیر کے معنوں سے بھی خدا نے فرمایا مگر اسکی عورت کہ ہم نے مقدر کیا

إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ أَيْ أَخْبَرْنَا لُوطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَنَّ
امْرَأَتَهُ مِنَ الْبَاقِينَ فِي الْعَذَابِ مِنْ دُونِ أَهْلِهِ وَلَا
يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ الظَّنَّ وَالشَّكَّ تَعَالَى اللَّهُ عَنْ
ذَلِكَ وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ نَاظِرٌ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ رَاءٍ مُدْرِكٌ
لِلْأَشْيَاءِ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ مُدَبِّرٌ وَمُقَدِّرٌ تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ
وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ شَفِيقٌ عَلَى مَعْنَى الرَّحْمَةِ لِخَلْقِهِ وَ
الرَّأْفَةِ كَذَا عَلَى مَعْنَى الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ وَكَذَلِكَ يَجُوزُ
وَصْفُهُ بِأَنَّهُ رَفِيقٌ عَلَى مَعْنَى الرَّحْمَةِ وَالتَّعَطُّفِ بِخَلْقِهِ
كَذَا عَلَى مَعْنَى التَّثْبِيتِ فِي الْأُمُورِ وَالْإِجْمَالِ فِي صُدُورِهَا
وَالسَّلَامَةِ مِنْ عَوَارِضِهَا وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ سَخِيٌّ كَمَا
يَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ كَرِيمٌ وَجَوَادٌ لِأَنَّ مَعْنَى الْكُلِّ
التَّفَضُّلُ وَالْإِحْسَانُ إِلَى خَلْقِهِ وَلَا يُقْصَدُ بِذَلِكَ الرَّخَاوَةُ
وَاللِّينُ عَلَى مَا هُوَ فِي اللُّغَةِ مُسْتَعْمَلٌ فِي ضِدِّ سَخِيَّةٍ وَقَدْ
يُسَخَّى إِذَا كَانَ لَيِّنًا وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ آمِرٌ وَنَاهٍ وَ
مُبِيحٌ وَحَاظِرٌ وَمُحَلِّلٌ وَمُحَرِّمٌ وَفَارِضٌ وَمُلْزِمٌ وَمُوجِبٌ
وَنَادِبٌ وَمُرْشِدٌ وَقَاضٍ وَحَاكِمٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ وَ
كَذَلِكَ يَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ وَاعِدٌ وَمُتَوَاعِدٌ وَمُخَوِّفٌ
وَمُحَذِّرٌ وَذَامٌّ وَمَادِحٌ وَمُخَاطِبٌ وَمُتَكَلِّمٌ وَقَائِلٌ كُلُّ ذَلِكَ رَاجِعٌ إِلَى مَعْنَى أَنَّهُ مَوْصُوفٌ بِالْكَلَامِ
وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ مُعْدِمٌ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ لَمْ يُوجِدْ
وَلَمْ يَفْعَلْ وَعَلَى مَعْنَى أَنَّهُ مُعْدِمٌ لِمَا أَوْجَدَهُ بَعْدَ
إِيجَادِهِ بِقَطْعِ الْبَقَاءِ عَنْهُ فَيُعْدِمُ بِذَلِكَ وَيَجُوزُ
وَصْفُهُ بِأَنَّهُ فَاعِلٌ بِمَعْنَى أَنَّهُ مُخْتَرِعٌ لِمَا أَتَى مَا
فَعَلَهُ وَخَالِقٌ لَهُ وَجَاعِلٌ بِقُدْرَتِهِ فَاسْتَحَقَّ لِذَلِكَ
هَذَا الْوَصْفَ لَا عَلَى مَعْنَى الْمُبَاشَرَةِ لِلْأَشْيَاءِ لِأَنَّ
حَقِيقَةَ ذَلِكَ تَلَاقِي الْأَجْسَامِ وَمُمَاسَّتُهَا وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ
تَعَالَى مُتَعَالٍ عَنْ ذَلِكَ وَكَذَلِكَ يَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ
جَاعِلٌ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ فَاعِلٌ وَفِعْلُهُ مَفْعُولٌ لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ

کہ پیچھے رہنے والوں سے ہے یعنے ہم نے لوط علیہ السلام کو خبر دی کہ اسکی عورت عذاب
مین باقی رہنے والون مین سے ہے بدون اسکے اور گھر والون کے اور اسکے معنے شک اور ظن
کے کرنا جائز نہین ہے اللہ تعالی اس سے بلند ہے اور اسکو ناظر کہنا بھی جائز ہے
ان معنون سے کہ وہ چیزون کو دیکھنے والا اور پانے والا ہے نہ ان معنون سے کہ وہ
تردد اور فکر مند ہے اللہ اس سے بلند ہے اور اسکو شفیق کہنا بھی جائز ہے ان معنون
سے کہ وہ اپنی مخلوق کے ساتھ رحمت اور نرمی کرتا ہے نہ خوف اور غم کے معنون
سے اور اسیطرح اسکو رفیق کہنا بھی جائز ہے ان معنون سے کہ وہ اپنی مخلوق پر
رحمت اور مہربانی کرتا ہے نہ ان معنون سے کہ وہ کاموں مین ثابت رکھتا ہے
اور انکی درستی مین کوشش کرتا ہے اور انکے انجام سے مستغنی ہے مین اور اسکو
سخی کہنا بھی جائز ہے جیسے اسکو کریم اور جواد کہنا جائز ہے اس واسطے کہ ان
سب لفظون کے معنے ایک ہی ہین یعنے اپنی مخلوق پر فضل اور احسان کرنیوالا
ہے سختی اور نرمی اس سے مقصود نہین جیسا کہ لغت مین مستعمل ہے کہتے
ہین کہ زمین سخی ہے اور کاغذ سخی ہے جبکہ دونون نرم ہون اور ان لفظون
سے بھی اسکی صفت کرنا جائز ہے کہ وہ حکم کرنیوالا اور منع کرنیوالا اور مباح
کرنے والا اور روکنے والا اور حلال کرنے والا اور حرام کرنے والا فرض کرنیوالا اور
واجب کرنیوالا اور مستحب ٹھیرانے والا اور راہ دکھانیوالا اور قاضی اور حاکم
ہے جیسا ہمنے ذکر کیا اور اسیطرح اللہ کے حق مین یہ کہنا بھی جائز ہے کہ وہ
وعدہ کرنیوالا اور عذاب کا وعدہ دینے والا اور ڈرانیوالا اور مذمت کرنیوالا اور مدح کرنیوالا
اور خطاب کرنیوالا اور کلام کرنیوالا اور کہنے والا ہے ان سب کے معنے یہی ہین کہ وہ کلام
کرنیسے موصوف ہے اور اسکی صفت یون کرنا بھی جائز ہے کہ وہ نابود کرنیوالا ہے ان معنون
سے کہ نہ اُسنے پیدا کیا اور نہ کیا اور ان معنون سے کہ وہ اپنی پیدا کی چیز کو پیدا کرنے
کے بعد نیست و نابود کر سکتا ہے اور اسکی زندگی قطع کر سکتا ہے سو وہ نیست و
نابود ہو جاتی ہے اور اسکو فاعل کہنا بھی جائز ہے ان معنون سے کہ وہ اپنی پیدا کی چیز
کا ایجاد اور پیدا کرنیوالا اور اپنی قدرت سے بنانیوالا ہے سو وہ اس سبب سے اس وصف کا
مستحق ہے نہ ان معنون سے کہ وہ چیزون کو خود بنانے سے بناتا ہے اس واسطے کہ اسکی
حقیقت جسمون کا باہم ملنا اور چھونا ہے اور اللہ سبحانہ تعالی اس سے بلند ہے
اور اسی طرح اسکو جاعل کہنا بھی جائز ہے ان معنون سے کہ وہ کرنیوالا
ہے اور اسکا فعل مفعول ہے جیسے اللہ تعالے نے فرمایا اور ہم نے رات
اور دن کو دو نشانیان بنایا اور جائز ہے

الجعل بمعنى الحكم قال عز وجل فجعلناه قرآنا عربيا و
يجوز وصفه بانه تارك في الحقيقة كما وصف بانه فاعل
على معنى انه فاعل بعد فعله الآخر بدلا من الاول
بقدرته العامة الشاملة لا على معنى كف النفس و
منعها عما يؤول الى فعله ويجوز وصفه بانه يوجد على
معنى انه يخلق وكذلك يجوز وصفه بانه مكون
على معنى انه موجد ويجوز وصفه بانه مثبت على
معنى انه يوجد في الشئ البقاء والثبات كما قال الله
عز وجل يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب
ويجوز وصفه بانه عامل وصانع بمعنى خالق ويجوز
وصفه بانه مصيب على معنى ان افعاله واقعة على
ما قصده واراده من غير تفاوت وتزايد وتناقص لانه
تعالى عالم بها وبحقايقها وكيفياتها لا على معنى ازدياد
موافق لامر امره بفعلها تعالى عز ذلك ويجوز اطلاق
هذه الصفة على عبد من عبيده فيقال انه مصيب
بمعنى انه مطيع لربه متبع لامره منته الى نهيه كذلك
اذا كان مطيعا لمن هو فوقه ورئيسه ويجوز وصف افعاله
عز وجل بانه صواب على معنى انها حق وثابت ويجوز
وصفه بانه مثيب ومنعم على معنى انه يجعل الثواب
صنعا معظما وكذلك يجوز وصفه بانه معاقب مجازيا
على معنى انه يهين العاصي ويذله على معصيته ويجوز
وصفه بانه قديم الاحسان على معنى انه موصوف
بالخلق والرزق في القديم قال عز وجل ان الذين
سبقت لهم منا الحسنى ويجوز وصفه بانه دليل وقد
نص الامام احمد عليه في حق رجل قال له زودني
عوة قال اريد الحج قال اخرج الى طرسوس فقال له قل يا
دليل الحائرين دلني على طريق الصادقين واجعلني
من عبادك الصالحين ويجوز وصفه بانه طبيب لما
روي عن ابي رمثة التيمي انه قال كنت مع ابي عند

الجعل بمعنى الحكم هو الله غالب بزرگ نے فرمایا ہم نے اسکو قرآن عربی بنایا اور اسکی
صفت کرنا یون بھی جایز ہی کہ وہ درحقیقت تارک ہے جیسے اسکو فاعل کہنا جایز ہی اس معنی
سے کہ وہ اپنی عام اور شامل قدرت سے اپنے پہلے فعل کی ضد کرسکتا ہی ان معنوں سے کہ جس نے
کے پیدا کرنیکی ضرورت ہو اس سے اپنے نفس کو روکتا ہی اور اسکے حق مین یہ کہنا
بھی جایز ہے کہ وہ موجد ہے ان معنوں سے کہ وہ پیدا کرتا ہی اور اسکو مکون کہنا بھی جایز
ہی ان معنوں سے کہ وہ پیدا کرنیوالا ہے اور اسکے لیے یہ کہنا بھی جایز ہے کہ وہ ثابت
کرنیوالا ہی ان معنوں سے کہ وہ چیزون مین زندگی اور ثابتی کو پیدا کرتا ہی جیسے اللہ عزوجل نے
فرمایا کہ اللہ ایما ندارون کو مضبوط بات سے ثابت رکھتا ہی اور اللہ عزوجل نے
فرمایا کہ اللہ جو چاہتا ہی مٹاتا ہی اور جو چاہتا ہی ثابت رکھتا ہی اور اسکے پاس
مان کتاب کی ہی اور اسکو عامل اور صانع کہنا بھی جایز ہے ان معنون سے کہ
وہ پیدا کرنیوالا ہی اور اسکو مصیب کہنا بھی جایز ہی ان معنون سے کہ اسکے
افعال اسکے قصد اور ارادے کے موافق ہین ان مین کچھ فرق اور کمی بیشی نہین
ہوتی اس واسطے کہ اللہ تعالی انکی حقیقتون اور کیفیتون کو جانتا ہی وان معنون
سے کہ وہ امر کرنیوالے امر کے موافق ہی جسکو اسکے فعل کا حکم ہے اللہ اس نے
ہی اور اس صفت کا اطلاق اسکے بندون مین سے کسی بندے پر بھی جایز ہی اسکو کہا
جاتا ہی کہ وہ مصیب ہے ان معنون سے کہ وہ اپنے رب کا فرمانبردار ہی اسکے حکم کا تابعدار
ہی اسکے منع کی چیز سے باز رہنیوالا ہی اور اسیطرح جب کوئی اپنے سے اونچے درجے
کے کا فرمانبردار ہو تو اسکو بھی مطیع کہنا جایز ہے اور اللہ عزوجل کے افعال کو
ثواب کہنا جایز ہے ان معنون سے کہ وہ حق اور ثابت ہی اور اللہ کے حق مین یہ کہنا
بھی جایز ہے کہ وہ ثواب اور نعمت دینیوالا ہی ان معنون سے کہ وہ ثواب یافتہ شخص کو
نعمت دیتا ہی اور باتعظیم کرتا ہی اور اسیطرح اللہ تعالی کے حق مین یہ کہنا بھی جایز
ہی کہ وہ عذاب اور جزا دینیوالا ہی ان معنون سے کہ وہ گناہ گارون کو گناہ پر ذلیل کرتا ہی اور
کہدیتا ہی اور اسکے حق مین یہ کہنا بھی جایز ہے کہ وہ ہمیشہ احسان کرنیوالا ہی ان
معنون سے کہ وہ ہمیشہ پیدا کرنے اور روزی دینے کے ساتھ موصوف ہی اللہ عزوجل نے
فرمایا کہ جنکے لیے ہماری طرف سے پہلے بھلائی گذر چکی اور اسکو دلیل کہنا بھی جایز ہے
راہ بتانیوالا ایک شخص نے امام احمد سے کہا کہ مجھکو سواد کے لیے کوئی دعا بتلا ہی کہ مقررین
طرسوس کیطرف سفر کا ارادہ کرتا ہون تو امام احمد نے اسکے حق مین اسکی تقریر کی
سو اس سے فرمایا کہ کہا ہی حیران لوگون کے راہ بتلانیوالے مجھکو سچون کی راہ بتلا اور مجھکو
اپنے نیک بندون سے بنا اور اسکو طبیب کہنا بھی جایز ہی بدلیل اس حدیث کے جو ابو رمثہ

النبي صلى الله عليه وسلم فرأيت على كتف النبي صلى
الله عليه وسلم مثل لثة حجمة فقال له أبي يا رسول الله
صلى الله عليه وسلم إني طبيب أفلطبها لك قال صلى الله
عليه وسلم طبيبها الذي خلقها وروي عن أبي السفر أنه قال
مرض أبو بكر فعادته جماعة فقالوا له ألا ندعو لك
الطبيب فقال قد رآني قال فأي شيء قال لك
فقال قال لي إني فعال لما أريد وكذلك يروى أن أبا الدرداء
مرض فعادوه فقالوا له أي شيء تشتكي قال ذنوبي
قالوا أي شيء تشتهي قال الجنة قالوا له ألا ندعو
لك الطبيب قال هو أمرضني فإذا ثبت هذا على ما
ذكرنا في أول الفصل وأنه إنما يجوز أن يدعى بما يسمى
به من الأسماء التي يجوز وصفه بها وقد ذكرنا تسعة
وتسعين اسما فيما تقدم فهي لك في الدعاء وإن أراد
أن يصفه ويدعوه بما ذكرنا في هذا الفصل جاز لك
إلا أنه يجتنب في دعائه من أن يدعوه عز وجل
بقوله يا ساخر يا مستهزئ يا ماكر يا خادع ومبغض
وغضبان ومنتقم ومعادي ومعدم ومهلك فلا
يدعوه بها وإن كان مما يجوز وصفه بها على وجه الجزاء
والمقابلة لأهل الإجرام على وجه الاستحقاق أما
الفصل الثاني في بيان الفرق الضالة عن
طريق الهدى والأصل في ذلك ما روي عن كثير بن
عبد الله بن عمرو بن عوف عن أبيه عن جده قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لتسلكن سنن من
قبلكم حذو النعل بالنعل ولتأخذن مثل أخذهم
إن شبرا فشبرا وإن ذراعا فذراعا وإن باعا فباعا حتى
لو دخلوا جحر ضب لدخلتم فيه معهم ألا إن بني
إسرائيل افترقت على موسى بإحدى وسبعين فرقة
كلها هالكة إلا فرقة واحدة الإسلام جماعتهم ثم
إنها افترقت على عيسى ابن مريم باثنين وسبعين

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو مینے میسے کی طرح ایک چیز حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے مونڈہے پر دیکھی تو میرے باپ نے آپ سے کہا کہ یا حضرت مین
طبیب ہون آپ کا معالجہ کرون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جس نے اسکو پیدا کیا وہی اُسکا طبیب ہے اور ابو سفر سے روایت ہے کہ ابو بکر رضہ
بیمار ہوے تو ایک جماعت انکی بیمار پرسی کو آئی انہون نے کہا کہ کیا ہم
تمہارے لیے طبیب کو نہ بلاوین ابو بکر رضہ نے کہا کہ اُسنے مجھکو دیکھا ہے
لوگون نے کہا پھر اُسنے تجھے کیا کہا کہا کہ اُسنے مجھسے کہا کہ مین کرتا ہون جو چاہتا
ہون اور اسیطرح مروی ہے کہ ابو درداء بیمار ہوے لوگ انکی خبر کو آئے تو انہون نے
اُسے کہا تو کس چیز سے بیمار ہے کہا گناہون سے پھر انہون نے کہا کہ تجھکو کس چیز
کی خواہش ہے کہا کہ بہشت کی پھر انہون نے کہا کہ تمہارے لیے طبیب کو نہ بلاوین
کہا کہ اُسی نے تو مجھے بیمار کیا ہے اور جب بات ثابت ہوئی جو ہم نے پہلے فصل
مین ذکر کی کہ اللہ کو صرف انہین ناموں سے پکارنا چاہیئے جن سے اُسکی صفت
کرنا جائز ہے اور ہمنے خدا کی ننانوین نام پہلے ذکر کیے ہین سو ان ناموں سے خدا کو
پکارنا زیادہ لائق ہے اور اگر کوئی اسکو ان ناموں سے جو ہمنے اس فصل مین ذکر
کیے وصف کرنا اور پکارنا چاہے تو بھی جائز ہے لیکن دعا مین یون نہ کہے
اے ٹھٹھا اور ہنسی کرنیوالے اے دھوکا دینیوالے اے کینہ رکھنیوالے اے غصہ کرنیوالے
اے بدلا لینیوالے اے دشمنی رکھنے والے اے نابود اور ہلاک کرنیوالے کہ دعا مین ان
ناموں سے خدا کو نہ پکارے اگرچہ گناہگاروں کی سزا اور مقابلے مین انسے خدا کو
موصوف کرنا جائز ہے **دوسری فصل** ان فرقون کے
بیان مین جو سیدہی راہ سے گمراہ ہین اور اصل اس باب مین وہ حدیث
ہے جو کثیر بیٹے عبد اللہ کے عمرو بیٹے عوف سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
روایت کرتے ہین کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تم پہلے
لوگون کی راہ چلوگے قدم بقدم یہانتک کہ انہون نے گوہ کے بل پکڑی وہی تم
پکڑوگے اگر وے بالشت بھر چلے ہونگے تو تم بھی بالشت بھر چلے ہونگے
اور اگر ہاتھ بھر چلے ہونگے تو تم بھی ہاتھ بھر چلوگے اور اگر وہ کلانچ بھر
چلے ہونگے تو تم بھی کلانچ بھر چلوگے یہان تک کہ اگر وے گوہ کے
سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اُسمین گھسوگے تو
البتہ بنی اسرائیل موسیٰ پر اکہتر فرقہ ہوے ایک فرقے کو سوا سب گمراہ تھے اور وہ اسلام
اور اُنکی جماعت ہے پھر وہ عیسے علیہ السلام پر بہتر فرقے ہوئے

كُلُّهَا ضَالَّةٌ اِلَّا وَاحِدَةً اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُهُمْ ثُمَّ اِنَّكُمْ
تَكُوْنُوْنَ عَلٰى ثَلٰثَةٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا ضَالَّةٌ اِلَّا
فِرْقَةً وَّاحِدَةً اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ
جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَلْاَشْجَعِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى
ثَلٰثَةٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً اَعْظَمُهَا فِتْنَةً ... عَلٰى
اُمَّتِيْ اَلَّذِيْنَ يَقِيْسُوْنَ اَلْاُمُوْرَ بِرَاْيِهِمْ يُحَرِّمُوْنَ اَلْحَلَالَ
وَيُحَلِّلُوْنَ اَلْحَرَامَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِفْتَرَقُوْا عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا
فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً وَسَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثَةٍ وَ
سَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً قَالُوْا وَمَا
تِلْكَ الْوَاحِدَةُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عَلٰى
مِثْلِ مَا نَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ وَهٰذَا اِلَّا فِتْرَاقُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَانِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ
عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رض وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ تَقَادُمِ
التَّابِعِيْنَ وَالْاَعْوَامِ وَفَوْتِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَالْفُقَهَآءِ
السَّبْعَةِ فُقَهَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَعُلَمَآءِ الْاَمْصَارِ وَفُقَهَآئِهَا
قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ وَمَضْيِ الْعُلَمَآءِ بِمَوْتِهِمُ الْاَشْتِرْذَمَةُ
قَلِيْلَةٌ وَهُمُ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَحَفِظَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ بِهِمْ
كَمَا رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ
مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ بَعْدَ اَنْ يُعْطِيَهُمْ وَلٰكِنْ يَذْهَبُ بِالْعُلَمَآءِ
فَكُلَّمَا ذَهَبَ بِعَالِمٍ ذَهَبَ بِمَا مَعَهُ مِنَ الْعِلْمِ حَتّٰى يَبْقٰى
مَنْ لَا يَعْلَمُ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ
اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ
الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا

سب گمراہ ہونگے مگر ایک فرقہ کہ وہ اسلام اور انکی جماعت ہی پھر تم بہتر فرقے
ہو جاؤ گے سب گمراہ ہونگے مگر ایک فرقہ کہ وہ اسلام اور انکی جماعت ہے
اور عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے
اس نے عوف بن مالک سے روایت کی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی انمیں بدتر فرقہ انگیز میری امت
ہیں وہ لوگ ہونگے جو کاموں میں اپنی رائے سے قیاس کرینگے حلال چیز
کو حرام ٹھیراوینگے اور حرام کو حلال ٹھیراوینگے اور عبداللہ بن زید سے روایت ہے
اسنے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقے ہوئے ایک فرقے کے سوا سب دوزخ
میں جاوینگے اور عنقریب میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی انمیں
صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا باقی سب دوزخی ہونگے اصحاب نے
عرض کیا کہ وہ ناجی فرقہ کون ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگا اور یہ اختلاف جو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا وہ آپکے زمانے میں نہوا اور نہ ابوبکر رض اور
عمر رض اور عثمان رض اور علی رض کے زمانے میں (بلکہ) یہ تو اسوقت
گذر جانے اور اصحاب اور تابعین اور مدینے کے ساتوں فقہا اور اور شہروں
کے علماء اور فقہا قرن بقرن مر جانے کے بعد اور انکی موت کے سبب
علم نہ رہنے سے یہ اختلاف پیدا ہوا مگر تھوڑی جماعت اور
یہی ناجی فرقہ ہے سو خدا نے انکے سبب دین کو قائم رکھا بدلیل اس حدیث
کے جو عروہ سے روایت ہے اسنے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہا کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا علم کو عطا کرنے کے بعد لوگوں
کے سینے سے نہیں نکالے گا لیکن علماء کی موت کے سبب اسکو لیجائیگا
سو جب کسی عالم کو لیجاویگا تو جو اسکے ساتھ علم ہوگا اسکو بھی لیجائیگا
یہاں تک کہ بے علم لوگ رہ جاوینگے سو خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں
کو بھی گمراہ کرینگے اور عروہ رض سے روایت ہے اس نے اپنے باپ عبداللہ
بن عمر رض سے روایت کی اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے سنا فرماتے تھے کہ خدا علم کو لوگوں سے کھینچ کر نہیں نکال لیگا لیکن
علم کو علماء کی موت کے سبب قبض کرے گا یہاں تک کہ جب کوئی
عالم نہیں رہے گا تو لوگ بے علموں کو رئیس ٹھیراوینگے

جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَافْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا وَعَنْ
كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ
لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ
الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ
الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ
وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ
مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ وَعَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَا يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
اِلَّا اَمَاتُوْا فِيْهِ سُنَّةً وَاَحْيَوْا بِدْعَةً وَعَنِ الْحَارِثِ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتَنَ فَقُلْنَا مَا الْمَخْرَجُ
مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ
هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَلْتَبِسُ بِهٖ
اَلْاَلْسِنَةُ وَلَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ اَنْ
قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ
وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَيْرَ
عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً
بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ
وَرَمَضَتْ مِنْهَا الْجُلُوْدُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا
مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْصِيْكُمْ
بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ
مَنْ يَعِشْ مِنْ بَعْدِيْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ
بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ
تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَ
مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ
كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

پس پوچھے جاوینگے پس وہ جاہل پس فتوے دینگے بغیر جاننے کے پس گمراہ ہونگے اور
گمراہ کرینگے اور روایت ہے کثیر بن عبداللہ بیٹے عوف سے اپنے باپ سے اپنے دادا سے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپنے فرمایا تحقیق دین البتہ
سمٹ جائیگا طرف حجاز کے جیسا سمٹتا ہے سانپ طرف سوراخ اپنے کے اور
البتہ دریافت کرینگے دین کو حجاز سے مانند دریافت کرنے ہرنوں کے چوٹی پہاڑ کی
تحقیق دین ظاہر ہوا غریب اور شتاب ہو جائیگا غریب پس خوشی ہو غریبوں
کو کہا گیا اور کون ہیں غریب فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ لوگ ہیں
جو سنوارتے ہیں اس چیز کو جسکو بگاڑتے ہیں لوگ میری سنت سے پیچھے میرے اور روایت
ہے عکرمہ سے وہ ابن عباس رض سے فرمایا پیغمبر خدا نے نہ آویگا لوگوں پر کوئی زمانہ مگر
مارینگے ہمیں ایک سنت کو اور زندہ کرینگے ایک بدعت کو اور روایت ہے حارث
سے حضرت علی بیٹے ابیطالب رض سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فتنوں کا پس کہا ہمنے کیا ہے وجہ نکلنے کی اُن سے اے پیغمبر خدا۔ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدائے تعالیٰ کی کتاب وہی نصیحت حکمت والی ذکر والی
راہ سیدھی اور وہ ایسی کتاب ہے کہ نہیں ملجاتیں ساتھ اسکے زبانیں یہ وہ کتاب
کہ نہ باز رہے جن جب سنا انہوں نے اسکو اس سے کہا انہوں نے تحقیق ہمنے
سنا قرآن عجیب جس نے کہا ساتھ اسکے اسنے سچ کہا اور جسنے حکم کیا ساتھ
اسکے اسنے انصاف کیا اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے عمر سے عرباض بیٹے
ساریہ رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑھائی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نماز صبح کی پس نصیحت کی ہمکو نصیحت بہت ایسی کہ آنسوں بہائے اس سے
آنکھوں نے اور ڈر گئے اس سے دل اور جل گئی اس سے چمڑیں پس کہا ہمنے اے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا یہ نصیحت وداع کرنے والے کی ہے پس
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت کرتا ہوں میں تمکو ساتھ ڈرنے
خدا کے اور امیر کا حکم سننے اور اسکی فرمانبرداری کرنے کی اگرچہ ہو وے غلام حبشی
پس تحقیق جو شخص زندہ رہیگا میرے پیچھے دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم
پکڑو سنت میری اور سنت اسے خلیفوں کی جو سیدھی راہ دکھانیوالے ہیں
میرے پیچھے۔ چنگل مارو ساتھ اسکے اور پکڑا لو اسکو ساتھ داڑھوں کے
اور بچو تم نئے کاموں سے۔ پس تحقیق ہر نیا کام بدعت ہے اور
ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم أیما داع دعی إلی الھدی فاتبع فلہ
مثل أجر من اتبعہ لا ینقص من أجورھم شیئا وأیما
داع دعی إلی الضلالۃ فاتبع فإن علیہ مثل أوزار من
اتبعہ لا ینقص من أوزارھم شیئا فھذا یدل علی أن
ثلث وسبعین فرقۃ عشرۃ أھل السنۃ والخوارج
والشیعۃ والمعتزلۃ والمشبھۃ والجھمیۃ
والضراریۃ والنجاریۃ والکلابیۃ فأھل السنۃ
طائفۃ واحدۃ والخوارج اثنا عشر فرقۃ والمعتزلۃ
ست فرقۃ والمرجیۃ اثنا عشر فرقۃ والشیعۃ
اثنان وثلثون فرقۃ والجھمیۃ والنجاریۃ والضراریۃ
والکلابیۃ کل واحدۃ فرقۃ واحدۃ والمشبھۃ ثلث
فرق فجمیع ذلک ثلث وسبعون فرقۃ علی ما أخبر بہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأما الفرقۃ الناجیۃ
فھی أھل السنۃ والجماعۃ وقد بینا من ھم وما ھو
علی ما قدمنا ذکرہ وسمی ھذہ الفرقۃ الناجیۃ القدریۃ
والمعتزلۃ مجبرۃ لقولھا إن جمیع المخلوقات بمشیۃ اللہ
تعالی وقدرتہ وإرادتہ بخلقہ وتسمیھا المرجیۃ
شکاکیۃ لاستثنائھا في الإیمان یقول أحدھم
أنا مؤمن إن شاء اللہ تعالی علی ما قدمنا بیانہ و
تسمیھا الرافضۃ ناصبیۃ لقولھا باختیار الإمام
ونصبہ بالعقد وتسمیھا الجھمیۃ والنجاریۃ مشبھۃ
لإثباتھا صفات الباري عز وجل من العلم والقدرۃ
والحیوۃ وغیرھا من الصفات وتسمیھا الباطنیۃ
حشویۃ لقولھا بالأخبار وتعلقھا بالآثار وما
اسمھم الأصحاب الحدیث أھل السنۃ علی ما
بینا وأما الخوارج فلھم أسامي والقاب وسموا الخوارج
لخروجھم علی علي بن أبي طالب وسموا حکمیۃ لإنکارھم
الحکمین أبا موسی الأشعري وعمرو بن العاص و
لقولھم لا حکم إلا للہ لما حکم الحکمین وسموا

صلعم وآلہ وسلم نے کہ جو بانیوالا الا بلاوے طرف ہدایت کر پس تابعداری کیا جاوے
پس واسطے اسکے ہی مانند ثواب اس شخص کے جو پیروی کرے اسکی نہیں کم کیا جاتا
اسکو ہر چیز سے اور جو بانیوالا الا بلاوے طرف گمراہی کر پس پیروی کیا جاوے اسکی پیر اسپر ہی مانند گناہ
اُن لوگوں کی جو پیروی کریں اسکی نہیں کم کیا جاوے اُنکے گناہوں سے کچھ شے
پس اس تہتر فرقوں کی (۱) اہل ... (۲) اور خارجی
(۱۲) اور رافضی (۴۳) اور معتزلہ (۵) اور مرجیہ (۶) اور شیعہ (۴۲)
اور ضراریہ (۱) اور نجاریہ (۲) اور کلابیہ۔ پس اہل سنت کا ایک
گروہ ہے اور خارجیوں کے پندرہ فرقہ ہیں اور معتزلہ کے
چھ فرقہ ہیں اور مرجیہ کے بارہ فرقہ ہیں۔ اور شیعہ کے
بتیس فرقہ ہیں۔ اور جہمیہ اور نجاریہ اور ضراریہ
اور کلابیہ ہر ایک ان سے ایک فرقہ ہے۔ اور مشبہ کے تین
فرقہ ہیں پس یہ سب تہتر (۷۳) فرقہ ہیں۔ چنانچہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی خبر دی ہے اور اسپر فرقہ نجات پانیوالا
پس یہی ہیں اہل سنت وجماعت اور تحقیق بیان کیا ہم نے انکا مذہب
اور استقامت اس طریق پر جو پہلے ہم نے ذکر کیا ہے اور نام رکھتے ہیں اس فرقہ ناجیہ کا
قدریہ اور معتزلہ مجبرہ اسواسطے قائل ہونے اس فرقہ ناجیہ کے اسبات کا کہ تحقیق ساری
مخلوقات خدائی مشیت اور قدرت اور ارادے اور اسکی پیدائش سے ہے اور
نام رکھتے ہیں اس فرقہ ناجیہ کا مرجیہ واسطے کہنے انکے کہ انشاء اللہ ایمان میں
کہتا ہے ایک انکا کہ میں ایمان لانیوالا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ ہم پہلے اسکا
بیان کر چکے ہیں ... اور نام رکھتے ہیں اس فرقہ ناجیہ کا رافضی
ناصبیہ واسطے قائل ہونے انکے ساتھ اختیار اور مقرر کرنے امام کے ساتھ عقد
اہل اسلام کے اور نام رکھتے ہیں انکا جہمیہ اور نجاریہ مشبہ واسطے ثابت کرنے اس فرقہ ناجیہ
کے خدا کی صفتوں کو علم اور قدرت اور حیات اور غیر انکا صفتوں سے اور نام رکھتے
ہیں انکا فرقہ باطنیہ حشویہ واسطے انکے قائل ہونے کے ساتھ حدیثوں کے عمل کرنیکے ساتھ آثار
صحابہ کے اور انکا کوئی نام نہیں ہے مگر اصحاب حدیث اور اہل سنت چنانچہ ہم بیان
کر چکے ہیں اور اسپر فرقہ خوارج کا پس واسطے انکے کئی نام اور لقب ہیں
نام رکھے گئے ہیں خوارج واسطے انکے نکلنے کے حضرت علی علیہ السلام پر اور نام رکھے گئے ہیں حکمیہ
واسطے انکے انکار کرنیکے دو حاکموں ابو موسے اشعری اور عمرو بن عاص کا
اور واسطے انکے کہنے کے نہیں حکم مگر واسطے خدا کے کہ حکم بنایا علی نے دو حاکموں کو

اَيْضًا حَرُورِيَّةٌ لِاَنَّهُمْ نَزَلُوْا بِحَرُوْرَآءَ وَهُوَ مَوْضِعٌ وَ
سُمُّوْا شُرَاةً لِقَوْلِهِمْ شَرَيْنَا اَنْفُسَنَا فِي اللّٰهِ اَيْ بِعْنَاهَا
بِثَوَابِ اللّٰهِ وَرِضَاهُ وَسُمُّوْا مَارِقَةً لِمُرُوْقِهِمْ مِنَ الدِّيْنِ
وَقَدْ وَصَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهُمْ يَمْرُقُوْنَ
مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ
فِيْهِ فَهُمُ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا بَيْنَ الدِّيْنِ وَالْاِسْلَامِ وَفَارَقُوْا
الْمِلَّةَ وَشَرَدُوْا عَنْهَا وَعَزَبُوْا عَمَّا وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ
الْهُدٰى وَلِتَسْبِيْلِ وَشَرَعُوْا عَنِ السُّلْطَانِ وَسَلُّوا السَّيْفَ
عَلَى الْاُمَّةِ وَاسْتَحَلُّوْا دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَكَفَّرُوْا
مَنْ خَالَفَهُمْ وَيَشْتِمُوْنَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْهَارَهُ وَيَتَبَرَّؤُنَ مِنْهُمْ وَيَرْمُوْنَهُمْ
بِالْكُفْرِ وَالْعَظَائِمِ وَيَرَوْنَ خِلَافَهُمْ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَلَا الْحَوْضِ وَلَا الشَّفَاعَةِ وَلَا يُخْرِجُوْنَ
اَحَدًا مِنَ النَّارِ وَيَقُوْلُوْنَ مَنْ كَذَبَ كَذْبَةً اَوْ اَتٰى
صَغِيْرَةً اَوْ كَبِيْرَةً مِنَ الذُّنُوْبِ فَمَاتَ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ
فَهُوَ كَافِرٌ وَفِي النَّارِ مُخَلَّدٌ وَلَا يَرَوْنَ الْجَمَاعَةَ اِلَّا خَلْفَ
اِمَامِهِمْ وَيَرَوْنَ تَاْخِيْرَ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا وَالصَّوْمَ
قَبْلَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالنَّظَرَ وَ
النِّكَاحَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَيَرَوْنَ الْمُتْعَةَ وَالدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ
يَدًا بِيَدٍ حَلَالًا وَلَا يَرَوْنَ الصَّلٰوةَ فِي الْخِفَافِ وَلَا الْمَسْحَ
عَلَيْهَا وَلَا طَاعَةَ السُّلْطَانِ وَلَا خِلَافَةَ قُرَيْشٍ وَ
اَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ الْخَوَارِجُ بِالْجَزِيْرَةِ وَعُمَانَ وَالْمَوْصِلِ
وَحَضْرَمَوْتَ وَنَوَاحِي الْعَرَبِ وَالَّذِيْ وَضَعَ لَهُمُ
الْكُتُبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ وَيَحْيٰى بْنُ
كَامِلٍ وَسَعِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ فَهُمْ خَمْسَ عَشْرَةَ فِرْقَةً
مِنْهُمُ النَّجَدَاتُ نُسِبُوْا اِلٰى نَجْدَةَ بْنِ عَامِرٍ الْحَنَفِيِّ
مِنَ الْيَمَامَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَاصِرٍ ذَهَبُوْا
اِلٰى اَنَّ مَنْ كَذَبَ كَذْبَةً اَوْ اَتٰى صَغِيْرَةً وَاَصَرَّ عَلَيْهَا فَهُوَ
مُشْرِكٌ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَشَرِبَ الْخَمْرَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُصِرَّ

حروریہ اسواسطے کہ تحقیق یہ نازل ہوئی تھی حروراء مین اور وہ ایک جگہ ہے
اور نام سکے جاتے ہین شراۃ واسطے انکے کہنے کہ بیچڈالا ہمنے اپنی جانونکو خدا کے
واسطے مبتہ مین بدلے خدا کی ثواب اور رضامندی کی اور نام رکھے جاتے ہین مارقہ واسطے انکے
نکلنے کے دین سے اور تحقیق بیان کیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال انکا ساتھ اسکے
کہ تحقیق نکلینگے دین سے جیسے نکلتا ہے تیر شکار سے پھر لوٹ کر اسمین نہ آئینگے
پس یہ وہ لوگ ہین، جو نکلے ہین دین اور اسلام سے اور جدا ہوئے ہین
ملت سے اور بھاگ گئے ہین اُس سے اور جماعت سے اور گم ہوئے ہین سیدھی راہ
سے اور نکلتے ہین بادشاہ سے اور کھینچا اُنہون نے تلوار ونکو
اوپر امت کے اور حلال جانا انہون نے انکے خونون کو اور مالونکو اور کافر کہا
انہون نے انکو جو انکے مخالف ہوئے اور گالی دیتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اصحاب کو اور آپ کے قریبون کو اور بیزار ہوتے ہین اُنسے اور نسبت کرتے ہین انکو
ساتھ کفر اور کبیرے گناہون کے اور جائز رکھتے ہین انکے خلاف کو اور نہین لاتے ایمان
ساتھ عذاب قبر کے اور نہ ساتھ حوض کے اور نہ ساتھ شفاعت کے اور نہین نکالتے
کسی کو دوزخ سے اور کہتے ہین جو شخص جھوٹ بولے ایک دفعہ یا اوسے
صغیرے یا کبیرے کو گناہون سے پس مرجاوے بغیر توبہ کے پس وہ
کافر ہے اور دوزخ مین ہے ہمیشہ اور نہین درست رکھتے ہین جماعت مگر
پیچھے امام اپنے کے اور درست رکھتے ہین تاخیر کرنے نماز کو اوسکے وقت سے اور روزے
کو پہلے دیکھنے چاند کے اور روزہ کھولنے کو اسیطرح اور درست رکھتے ہین نظر کرنیکو
اور نکاح کرنیکو بغیر ولی کے اور دیکھتے ہین نکاح متعہ اور بیع کرنی ایک درم کی ساتھ
دو درم کے دست بدست حلال اور نہین درست رکھتے نماز کو موزونمین اور مسح کرنیکو
اُنپر اور نہ بادشاہ کی فرمانبرداری کو اور نہ خلافت قریش کو اور اکثر ہونا
خوارج کا ان جگہون مین ہے جزیرہ اور عمان اور موصل اور
حضرموت اور گرد نواح عرب کے اور وہ شخص جنہون نے بنائی ہیں
واسطے انکے کتابین یہ ہین عبداللہ بیٹا زید کا اور محمد بیٹا حرب کا اور یحیی
بیٹا کامل کا اور سعید بیٹا ہارون کا پس یہ لوگ پندرہ فرقہ ہین ایک
ان مین سے نجدات ہین نسبت کئے گئے ہین طرف نجدہ بیٹے عامر کے جو قبیلے
حنفیہ سے ہے یمامہ سے اور یہہ اصحاب عبداللہ بیٹے ناصر کے ہین گئے ہین
طرف اسبات کے کہ تحقیق جو شخص جھوٹ بولے ایکدفعہ یا اوسے گناہ صغیرے کو
اصرار کرے اوپر وہ مشرک ہے اگر زنا کرے اور چوری کرے اور پیوے شراب بغیر اصرار کرنیکے

اور یہ ازارک
اور یہ ازارک
اور یہ ازارک

عَلَيْهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَأَنَّهُ لَا يَحْتَاجُ إِلَى إِمَامٍ إِنَّمَا الْوَاجِبُ
الْعَمَلُ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَحَسْبُ وَمِنْهُمُ الْأَزَارِقَةُ وَهُمْ أَصْحَابُ
نَافِعِ بْنِ الْأَزْرَقِ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ كُلَّ كَبِيرَةٍ كُفْرٌ وَأَنَّ
اللّٰهَ أَرَادَ ذٰلِكَ وَأَنَّ أَبَا مُوسٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ بَرِئَا بِاللّٰهِ
حِينَ حَكَّمَهُمَا عَلِيٌّ فِيهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ فِي النَّظَرِ فِي الْعَمَلِ
الْمَرْجِيَّةِ وَيَرَوْنَ أَيْضًا قَتْلَ الْأَطْفَالِ يَعْنِي أَوْلَادَ الْمُشْرِكِينَ
وَيُحَرِّمُونَ الرَّجْمَ وَلَا يَحُدُّونَ قَاذِفَ الْمُحْصِنِ وَيَحُدُّونَ
قَاذِفَ الْمُحْصِنَاتِ وَمِنْهُمُ الْعَذْكِيَّةُ مَنْسُوبَةٌ إِلَى ابْنِ
قُدَيْكٍ وَمِنْهُمُ الْعَطَوِيَّةُ مَنْسُوبَةٌ إِلَى الْعَطِيَّةِ بْنِ الْأَسْوَدِ
وَمِنْهُمُ الْعَجَارِدَةُ مَنْسُوبَةٌ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَجْرَدٍ وَهُمْ
فِرَقٌ كَثِيرَةٌ وَهُمُ الْمَيْمُونِيَّةُ جَمِيعًا يُجِيزُونَ بَنَاتِ الْبَنِينَ
وَبَنَاتِ الْبَنَاتِ وَبَنَاتِ الْأَخَوَاتِ وَيَقُولُونَ إِنَّ سُورَةَ
يُوسُفَ لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ وَمِنْهُمُ الْجَارُودِيَّةُ تَفَرَّدَتْ
بِأَنَّ الْوَلَايَةَ وَالْعَدَاوَةَ صِفَتَانِ فِي ذَاتِهِ تَعَالٰى وَ
تَشَعَّبَتْ مِنَ الْجَارُودِيَّةِ الْمَعْلُومِيَّةُ فَذَهَبُوا إِلَى أَنَّ مَنْ
لَمْ يَعْلَمِ اللّٰهَ بِأَسْمَائِهِ فَهُوَ جَاهِلٌ وَنَفَوْا أَنْ تَكُونَ
الْأَفْعَالُ خَلْقًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَأَنْ تَكُونَ الْاِسْتِطَاعَةُ مَعَ
الْفِعْلِ وَمِنْ أَصْلِ الْخَمْسَ عَشْرَةَ الْمَجْهُولِيَّةُ وَهِيَ
تَقُولُ أَنَّ مَنْ عَلِمَ اللّٰهَ بِبَعْضِ أَسْمَائِهِ فَهُوَ عَالِمٌ بِهِ غَيْرُ
جَاهِلٍ وَمِنْهُمُ الصَّلْتِيَّةُ وَهِيَ مَنْسُوبَةٌ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ
الصَّلْتِ وَادَّعَتْ أَنَّ مَنِ اسْتَجَابَ لَنَا وَأَسْلَمَ وَلَهُ
طِفْلٌ فَلَيْسَ لَهُ إِسْلَامٌ حَتّٰى يُدْرِكَ وَنَدْعُوَهُ إِلَى الْإِسْلَامِ
فَيَقْبَلَهُ وَمِنْهُمُ الْأَخْنَسِيَّةُ مَنْسُوبَةٌ إِلَى رَجُلٍ يُقَالُ
لَهُ الْأَخْنَسُ فَذَهَبُوا إِلَى أَنَّ السَّيِّدَ يَأْخُذُ مِنْ زَكٰوةِ
عَبْدِهِ وَيُعْطِيهِ مِنْ زَكٰوتِهِ إِذَا احْتَاجَ وَافْتَقَرَ وَمِنْهُمُ
الظَّفَرِيَّةُ وَالْحُفَصِيَّةُ طَائِفَةٌ مُتَشَعِّبَةٌ مِنْهَا يَزْعُمُونَ
أَنَّ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ وَكَفَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنْ رَسُولٍ دَخَلَ
وَنَارٍ وَفِعْلُ سَائِرِ الْجِنَايَاتِ مِنْ قَتْلِ النَّفْسِ
وَاسْتِحْلَالِ الْفُرُوجِ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الشِّرْكِ وَإِنَّمَا

العقائد الواقعة عشرة وسوال معالم قال رضی اللہ عنہ واعلم ان الفرق الاثنتین والسبعین اصحاب الاھواء والبدع ثم عند اھل الحق ثلثۃ اصناف الاول الخوارج الذین خرجوا علی علی رضی اللہ عنہ فی الجمل وصفین ثم کفروہ بالتحکیم وھم ثمانی فرق الاولی الحروریۃ وھم الذین اجتمعوا فی دار عبد اللہ بن وھب الراسبی بحروراء وھی قریۃ بظاھر الکوفۃ فی ایام علی رضی اللہ عنہ ثم خرجوا علیہ وعلی عمالہ وقالوا ان الحکم الا للہ ولا نرضی بحکم الرجال فی دین اللہ وانما الحکم للہ وحده وھو یقص الحق وھو خیر الفاصلین وقالوا ان مرتکب الکبیرۃ کافر مخلد فی النار لا تنفعہ شفاعۃ الشافعین ولا یخرج من النار من دخلھا کما قال اللہ تعالی وما ھم بخارجین منھا وقالوا ان الامۃ کفرت بعد عثمان بما احدثوا من الاحداث وکفروا علیا بالتحکیم بعد رضاہ بہ وکفروا عثمان بما احدث بعد الست سنین من امارتہ وکفروا طلحۃ والزبیر وعائشۃ بمحاربتھم علیا بعد البیعۃ لہ وکفروا کل من خالفھم فی مقالتھم وکفروا کل مذنب وکفروا اھل بیعۃ الرضوان بعد رضی اللہ عنھم بقولہ تعالی لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم اللہ ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم وکفروا کل من رضی بالتحکیم من الفریقین وکفروا کل من اتی کبیرۃ من الکبائر وکفروا کل من خالفھم فی مقالتھم وکفروا کل من قعد عن القتال مع علی رضی اللہ عنہ فی ایام خلافتہ وکفروا کل من قاتل مع علی رضی اللہ عنہ فی ایام خلافتہ وکفروا کل من قاتل مع علی رضی اللہ عنہ فی ایام خلافتہ وکفروا کل من قاتل مع علی رضی اللہ عنہ فی ایام خلافتہ

اسپر پس وہ مسلمان ہے اور یہ کہ تحقیق نہیں حاجت ہو لوگوں کو طرف امام کے
نہیں واجب مگر علم کرنا واسطے اللہ کی کتاب کے پس اور بعض انمیں سے ازارقہ ہیں اور وہ
اصحاب ہیں نافع بیٹے ازرق کے گئے ہیں طرف اسبات کے کہ تحقیق ہر گناہ کبیرہ
کفر ہے اور یہ کہ تحقیق دنیا دار کفر ہے اور یہ کہ تحقیق ابو موسے اور عمرو بیٹے عاص
نے تبرا کیا ساتھ خدا کے جبکہ حاکم بنایا تھا انکو حضرت علی نے درمیان اپنے اور
درمیان حضرت معاویہ کے نظر کرنے میں ایک او لائق ہیں واسطے خلافت کے اور
جائز رکھتے ہیں بھی لڑکوں کو قتل کرنا یعنی اولاد مشرکین کی اور حرام جانتے ہیں
سنگسار کرنے زنا کرنے والے کو اور نہیں حد مارتے زنا کی تہمت لگانیوالے کو
اور بعض انمیں سے فدکیہ ہیں نسبت کیے گئے طرف بیٹے قدیک کی اور بعض انمیں سے عطویہ
ہیں نسبت کیے گئے ہیں طرف عطیہ بیٹے اسود کی اور بعض انمیں سے اجاردہ ہیں نسبت
کیے گئے ہیں طرف عبد الرحمن بن عجرد کی اور یہ بہت فرقے ہیں اور یہ سب میمونیہ
ہیں درست رکھتے ہیں نکاح کرنیکو پوتیوں اور نواسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں
سے اور کہتے ہیں تحقیق سورہ یوسف قرآن سے نہیں ہے اور بعض انمیں سے
جارودیہ ہیں جدا ہوئے ہیں دوسرے فرقوں سے ساتھ اسبات کے کہ تحقیق دوستی
اور دشمنی دو صفتیں ہیں خدا تعالی کی ذات میں اور جدا ہوئے ہیں جارودیہ سے
معلومیہ پس گئے ہیں طرف اسبات کے کہ تحقیق جو شخص نہ جانے خدا کو ساتھ اسکے ناموں
کے پس وہ شخص جاہل ہے اور نفی کی ہے انہوں نے اسکی کہ ہووے افعال بندوں کے
خدا تعالی کی پیدا ئش اور یہ کہ ہووے قدرت ساتھ فعل کے اور پندرہ فرقہ کی اصل سے ہے فرقہ
مجہولیہ اور یہ فرقہ کہتے ہیں کہ تحقیق جو شخص جانے خدا تعالی کو ساتھ اسکے بعض ناموں
کے پس وہ جاننے والا ہے اسکو جاہل نہیں ہے اور بعض انمیں سے صلتیہ ہیں اور یہ نسبت کیے گئے
طرف عثمان بیٹے صلت کی اور دعوے کیا ہے انہوں نے کہ تحقیق جو شخص قبول کرے
ہمکو اور اسلام لاوے اور اوسکا لڑکا ہووے پس نہیں ہے واسطے اسکے اسلام یہانتک کہ وہ
بالغ ہووے اور بلاویں ہم اسکو طرف اسلام کے پس قبول کرے اسکو اور بعض انمیں
سے فرقہ اخنسیہ ہیں نسبت کیے گئے ہیں طرف ایک شخص کے جو کہا جاتا ہے اسکو
اخنس پس گئے یہ طرف اسکی کہ تحقیق مالک لیوے اپنے غلام کی زکوۃ سے اور
دیوے اسکو زکوۃ اپنی سے جب محتاج اور تنگدست ہووے اور بعض
انمیں سے ظفریہ ہیں اور حفصیہ ایک گروہ ہے ظفریہ سے نکلا ہے ان
سے کہتے ہیں کہ تحقیق جو شخص پہچانے خدا کو اور کفر کرے ساتھ اسکے جو سوا
اسکے پیغمبر اور بہشت اور دوزخ سے اور کرے سب گناہ جان کے مارڈالنے اور
حلال جاننے زنا کو پس وہ پاک ہے شرک سے

وَاِنَّمَا يُشْرِكُ مَنْ جَهِلَ اللّٰهَ وَاَنْكَرَهُ فَحَسْبُ وَيَزْعُمُوْنَ
اَنَّ الْحَيْوَانَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ
هُوَ عَلِيٌّ وَحِزْبُهٗ وَاَصْحَابُهٗ يَدْعُوْنَ اِلَى الْهُدٰى اِنَّنَا
وَهُمْ اَهْلُ النَّهْرَوَانِ وَمِنْهُمُ الْاَبَاضِيَّةُ زَعَمُوْا
اَنَّ جَمِيْعَ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ اِيْمَانٌ
وَاَنَّ كُلَّ كَبِيْرَةٍ فَهُوَ كُفْرُ نِعْمَةٍ لَا كُفْرُ شِرْكٍ
وَمِنْهُمُ النَّجْدِيَّةُ فَهُوَ مَنْسُوْبَةٌ اِلٰى اَبِيْ نَجْدِ بْنِ
تَفَرَّدُوْا فَزَعَمُوْا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُوْنُ مُسْلِمًا حَتّٰى
يَعْلَمَ جَمِيْعَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ بِعَيْنِهٖ
وَنَفْسِهٖ وَمِنَ النَّجْدِيَّةِ مَنْ يَقُوْلُ كُلُّ مَنْ وَاقَعَ
ذَنْبًا حَرَامًا عَلَيْهِ لَيْسَ بِكُفْرٍ حَتّٰى يُرْفَعَ اِلَى السُّلْطَانِ
فَيُحَدَّهٗ عَلَيْهِ فَيَحْكُمُ بِالْكُفْرِ وَمِنْهُمُ الشُّمَرَاخِيَّةُ
مَنْسُوْبَةٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشُّمَرَاخِ فَزَعَمَ اَنَّ
قَتْلَ الْاَبَوَيْنِ حَلَالٌ وَكَانَ حِيْنَ ادَّعٰى ذٰلِكَ
فِيْ دَارِ التَّقِيَّةِ فَتَبَرَّاَتْ مِنْهُ الْخَوَارِجُ بِذٰلِكَ
وَمِنْهُمُ الْبِدْعِيَّةُ قَوْلُهَا كَقَوْلِ الْاَزَارِقَةِ
تَفَرَّدَتْ بِاَنَّ الصَّلٰوةَ رَكْعَتَانِ بِالْغَدَاةِ وَرَكْعَتَانِ
بِالْعَشِيِّ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ
النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ
وَاتَّفَقَتْ مَعَ الْاَزَارِقَةِ عَلٰى جَوَازِ سَبْيِ النِّسَاءِ وَ
قَتْلِ الْاَطْفَالِ مِنَ الْكُفَّارِ مُغْتَالًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تَذَرْ
عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا وَاتَّفَقَتْ جَمِيْعُ الْخَوَارِجِ
عَلٰى كُفْرِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَجْلِ التَّحْكِيْمِ وَعَلٰى كُفْرِ
مُرْتَكِبِ الْكَبِيْرَةِ اِلَّا النَّجْدَاتِ فَاِنَّهُمْ لَمْ يُوَافِقُوْهُمْ عَلٰى
ذٰلِكَ **فَصْلٌ** وَاَمَّا الشِّيْعَةُ فَاَسْمَاءٌ مِّنْهَا
الشِّيْعَةُ وَالرَّافِضَةُ وَمِنْهُمُ الْغَالِيَةُ وَمِنْهُمُ الطَّيَّارَةُ
وَاِنَّمَا قِيْلَ لَهَا الشِّيْعَةُ لِاَنَّهَا تَشَيَّعَتْ عَلِيًّا
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفَضَّلَتْهُ عَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ
وَقِيْلَ لَهَا الرَّافِضَةُ لِرَفْضِهِمْ اَكْثَرَ الصَّحَابَةِ

اور نہیں مشرک ہوگا مگر جو شخص کہ جاہل ہو خدا سے اور انکار کرے اسکا پس بس
اور کہتے ہیں کہ تحقیق حیران جسکو ذکر کیا ہے خدا تعالے نے قرآن میں وہ علی
ہے اور اسکا گروہ اور اسکے اصحاب بلاتے ہیں اسکو طرف ہدایت کی آپہاری پاس
اور وہ نہروان والے ہیں اور بعض انمیں سے فرقہ اباضیہ ہیں کہتے ہیں کہ تحقیق
تمام چیز جسکو اللہ تم نے فرض کیا ہے اپنی خلقت پر وہ ایمان ہے اور یہ کہ تحقیق
جو کبیرہ گناہ ہے پس وہ کفر نعمت ہے نہ کفر شرک اور بعض ان میں سے نجدیہ
ہیں پس وہ منسوب ہیں طرف ابی نجدہ کے جدا ہوئے ہیں دوسرے فرقوں سے
پس کہا اونہوں نے تحقیق آدمی نہیں ہوتا مسلمان یہانتک کہ جان لیوے
تمام اسچیز کو جسکو خدا نے حلال کیا ہے اسپر اور تمام اسچیز کو جسکو خدا نے اسپر حرام
کیا ہے خاص اسپر اور فرقہ نجدیہ سے بعضے ایسے ہیں جو کہتے ہیں جو شخص کرے گناہ
کو تو اسپر حرام ہے کافر نہیں ہے یہانتک کہ اٹھایا جاوے طرف بادشاہ کے پس صادر
اسکو اسپر پس اسوقت حکم کیا جاوے ساتھ کفر کے اور بعض انمیں سے شمراخیہ ہیں نسبت
کئے گئے ہیں طرف عبد اللہ بیٹے شمراخ کے پس زعم کیا ہے اسنے کہ تحقیق قتل کرنا باپ
کا حلال ہے اور جب دعوی کیا تھا اُسنے اسکا دار تقیہ میں پس بیزار ہوگئے اُس سے
خوارج بسبب اسکے اور بعض انمیں سے بدعیہ ہیں قول انکا مانند قول ازارقہ کے
ہے اور جدا ہوئے ہیں ساتھ اسکے کہ تحقیق نماز دو رکعت ہے صبح میں اور دو رکعت
ہیں زوال کے بعد میں واسطے قول خدا غالب بزرگ کے اور قائم کر تو نماز کو دن کے دو طرف
ہیں اور نزدیک میں رات سے تحقیق نیکیاں لے جاتی ہیں برائیوں کو اور اتفاق
کیا ہے اُنہوں نے ساتھ ازارقہ کے اوپر جواز قید کرنے کفار کی عورتوں کو
اور قتل کرنے انکی اولاد کو غارت کرکے واسطے فرمانے خدا تعالے کے نہ چھوڑ تو زمین پر
کافروں سے کسی پھرنے والے کو اور سب خارجیوں نے اتفاق کیا ہے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے کفر پر واسطے حاکم بنانے اِن کے کے ابو موسے اور عمرو کو درمیان اپنے اور
معاویہ کے اور اتفاق کیا ہے اُنہوں نے گناہ کبیرہ کرنے والے کے کفر پر مگر فرقہ نجدات
پس تحقیق یہ نہیں موافق ہوتے انکے اس حکم پر **فصل** اور ایہ شیعہ پس واسطے
ان کے کئی نام ہیں بعض انمیں سے شیعہ اور رافضیہ اور بعض انمیں سے غالیہ اور
بعض اِن میں سے طیارہ اور نہیں کہا گیا واسطے اِنکے شیعہ مگر واسطے اسکے
کہ تحقیق اُنہوں نے پیروی کی ہے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کی اور فضیلت
دی ہے اُنہوں نے انکو سب صحابہ پر اور کہا گیا ہے واسطے انکے رافضہ
واسطے انکے چھوڑنے اکثر صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو

وَاِمَامَةَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَقِیْلَ سَمُّوا الرَّوَافِضَ
لِرَفْضِہِمْ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ لَمَّا تَوَلّٰی اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُمَا وَقَالَ بِاِمَامَتِہِمَا وَقَالَ زَیْدٌ رَفَضُوْنِیْ فَسُمُّوْا رَافِضَۃً
وَقِیْلَ اِنَّ الشِّیْعِیَّ مَنْ لَا یُفَضِّلُ عُثْمَانَ عَلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُمَا وَالرَّافِضِیَّ مَنْ فَضَّلَ عَلِیًّا عَلٰی عُثْمَانَ رض وَمِنْہُمُ
الْقَطْعِیَّۃُ لِقَطْعِہِمْ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْہُمُ الْنَاوُسِیَّۃُ
لِغُلُوِّہِمْ فِیْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَوْلِہِمْ فِیْہِ بِمَا لَا یَلِیْقُ
بِہٖ مِنْ صِفَاتِ الرُّبُوْبِیَّۃِ وَالنُّبُوَّۃِ وَالَّذِیْنَ صَنَّفُوْا کُتُبَہُمْ
ہِشَامُ بْنُ الْحَکَمِ وَعَلِیُّ بْنُ الْمَنْصُوْرِ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَ
الْحُسَیْنُ بْنُ سَعِیْدٍ وَالْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ وَاَبُوْ عِیْسَی
الْوَرَّاقُ وَابْنُ الرَّاوَنْدِیِّ وَالْمُنَجِّمُ وَاَکْثَرُہُمْ یَکُوْنُوْنَ
فِیْمَا بَیْنَ بِلَادِ قُمَّ وَقَاشَانَ وَبِلَادِ اِدْرِیْسَ وَالْکُوْفَۃِ
فَصْلٌ وَاَمَّا الرَّافِضَۃُ فَھُمْ ثَلٰثُ اَصْنَافٍ اَلْغَالِیَۃُ
وَالزَّیْدِیَّۃُ وَالرَّافِضَۃُ اَمَّا الْغَالِیَۃُ فَھِیَ سَبْعُ وَسَبْعُوْنَ
عَشَرَۃَ فِرْقَۃً مِنْھَا الْبَیَانِیَّۃُ وَالطَّیَّارِیَّۃُ وَالْمَنْصُوْرِیَّۃُ وَ
الْمُغِیْرِیَّۃُ وَالْخَطَّابِیَّۃُ وَالْمُعَمَّرِیَّۃُ وَالْبَزِیْغِیَّۃُ وَالْمُفَضَّلِیَّۃُ
وَالْمُتَنَاسِخَۃُ وَالشَّرِیْعِیَّۃُ وَالسَّبِیْئِیَّۃُ وَالْمَفْوِّضَۃُ وَاَمَّا الزَّیْدِیَّۃُ
فَتَشَعَّبَتْ سِتَّ شُعَبٍ مِنْھَا الْجَارُوْدِیَّۃُ وَالسُّلَیْمَانِیَّۃُ
وَالْبَتْرِیَّۃُ وَالنُّعَیْمِیَّۃُ وَالْیَعْقُوْبِیَّۃُ وَالسَّادِسَۃُ لَا تُنْکِرُ
الرَّجْعَۃَ وَیَتَبَرَّؤُنَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رض وَاَمَّا الرَّافِضَۃُ
فَتَفَرَّقَتْ اَرْبَعَ عَشَرَۃَ اَلْقَطْعِیَّۃُ وَالْکَیْسَانِیَّۃُ وَالْکَرْبِیَّۃُ
وَالْعَمَّارِیَّۃُ وَالْمُحَمَّدِیَّۃُ وَالْحُسَیْنِیَّۃُ وَالنَّاوُسِیَّۃُ وَالْاِسْمَاعِیْلِیَّۃُ
وَالْقَرَامِطَۃُ وَالْمُبَارَکِیَّۃُ وَالشَّمَیْطِیَّۃُ وَالْعَمَّارِیَّۃُ
وَالْمَطُوْرِیَّۃُ وَالْمُوْسَوِیَّۃُ وَالْاِمَامِیَّۃُ وَالَّذِیْ اتَّفَقَتْ
عَلَیْہِ طَوَائِفُ الرَّافِضَۃِ وَفِرَقُھَا اِثْبَاتُ الْاِمَامَۃِ عَقْلًا
ثُمَّ اَنَّ الْاِمَامَۃَ نَصٌّ وَاَنَّ الْاَئِمَّۃَ مَعْصُوْمُوْنَ مِنَ الْاٰفَاتِ
مِنَ الْغَلَطِ وَالسَّھْوِ وَالْخَطَاءِ وَمِنْ ذٰلِکَ اِنْکَارُھُمْ
اِمَامَۃَ الْمَفْضُوْلِ وَالْاِخْتِیَارَ الَّذِیْ قَدَّمْنَاہُ فِیْ ذِکْرِ
الْاَئِمَّۃِ وَمِنْ ذٰلِکَ تَفْضِیْلُھُمْ عَلِیًّا عَلٰی جَمِیْعِ الصَّحَابَۃِ

اور امامت حضرت ابوبکر رض اور عمر رض کو اور کہا گیا ہے نام رکھے گئے ہیں روافض
واسطے انکے چھوڑنے کے زید بیٹے علی کو جبکہ والی جانا اس نے حضرت ابی بکر اور حضرت عمر رض
کو اور قائل ہو گیا ساتھ انکی امامت کے اور کہا زید نے تم چھوڑ دیا انہوں نے پس نام
رکھے گئے رافضہ اور کہا گیا ہے کہ تحقیق شیعی وہ شخص ہے جو نہ فضیلت دیوے حضرت
عثمان کو حضرت علی پر اور رافضی وہ ہے جو فضیلت دیوے حضرت علی کو حضرت عثمان پر
اور بعض انمیں سے قطعیہ ہیں واسطے قطع کرنے انکے موسیٰ بیٹے جعفر کے اور بعض
انمیں سے ناوسیہ ہیں واسطے انکے غلو کرنے کے حضرت علی رض کے شان میں اور واسطے انکے کہنے کے
انکی شان میں وہ چیز جو نہیں لائق ہے خدا اور پیغمبر کی صفات سے اور جنہوں نے
کتابیں تصنیف کی ہیں یہ لوگ ہیں ہشام بن حکم اور علی بن منصور اور ابو الاحوص
اور حسین بن سعید اور فضل بن شاذان اور ابو عیسی وراق
اور ابن راوندی اور منجم اور اکثر شہر یہ لوگ انمیں رہتے ہیں
یہ ہیں قم اور قاشان اور بلاد ادریس اور کوفہ فصل
اور رہے رافضی پس انکے تین گروہ ہیں غالیہ اور زیدیہ اور
رافضیہ رہے غالیہ سو ہے پس جدا ہوئے ہیں ان سے بارہ
فرقے یعنی ان سے بیانیہ اور طیاریہ اور منصوریہ اور مغیریہ
اور خطابیہ اور معمریہ اور بزیغیہ اور مفضلیہ اور متناسخہ
اور شریعیہ اور سبئیہ اور مفوضہ ہیں۔ اور رہے زیدیہ
جدا ہوئی ہیں چھ شاخیں۔ انمیں سے ہیں جارودیہ اور سلیمانیہ
اور تبریہ اور نعیمیہ اور یعقوبیہ اور چھٹا فرقہ منکر نہیں ہے
آدمی کے واپس آنیکا طرف دنیا کے اور بیزار ہوتے ہیں حضرت
ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہم سے۔ اور رہے رافضی پس
جدا ہوئے ہیں چودہ فرقہ قطعیہ اور کیسانیہ اور کربیہ اور عمریہ
اور محمدیہ اور حسینیہ اور ناوسیہ اور اسماعیلیہ اور قرامطیہ اور
مبارکیہ اور سمیطیہ اور عماریہ اور مطوریہ اور موسویہ اور امامیہ اور
وہ چیز جسپر اتفاق کیا ہے رافضہ کے گروہوں نے۔ اور فرقوں نے
ثابت کرنا امامت کرنے کا ساتھ عقل کے اور یہ کہ تحقیق امامت ثابت ہے
ساتھ نص کے اور یہ کہ تحقیق امام پاک ہیں آفتوں سے غلطی سے اور سہو سے
اور خطا سے احکام میں اور انکے احکام متفقہ سے ہے انکار کرنا انکا مفضول کی امامت کو
باوجود فاضل کے اور مختار وہ ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے اسکو امامتوں کے ذکر میں اور انکے احکام

تشریح سے فضیلت ہے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما

وَتَنْصِيصُهُمْ عَلَى إِمَامَتِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَتَبَرِّيهِمْ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الصَّحَابَةِ
الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ سِوَى مَا حُكِيَ عَنِ الزَّيْدِيَّةِ فَإِنَّهُمْ خَالَفُوهُمْ
فِي ذَلِكَ وَمِنْ ذَلِكَ أَيْضًا ادِّعَاؤُهُمْ أَنَّ الْأَئِمَّةَ الْأَرْبَعَةَ
يُنْكِرُونَ إِمَامَةَ عَلِيٍّ مِنَ الْأَسَاسِ تَكْفِيرُهُمْ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ
وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ
الْأَنْصَارِيَّ وَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَقُولَ
لَسْتُ بِإِمَامٍ فِي حَالِ التَّقِيَّةِ وَإِنَّ اللهَ لَا يَعْلَمُ
مَا يَكُونُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ وَإِنَّ الْأَمْوَاتَ يَرْجِعُونَ
إِلَى الدُّنْيَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ إِلَّا الْعَالِيَةَ مِنْهُمْ فَإِنَّهُمْ
زَعَمُوا أَنْ لَا حِسَابَ وَلَا حَشْرَ وَمِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْإِمَامَ
يَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالدِّينِ
حَتَّى عَدَدَ الْحَصَى وَقَطْرِ الْأَمْطَارِ وَوَرَقِ الْأَشْجَارِ
وَأَنَّ الْأَئِمَّةَ تَظْهَرُ عَلَى أَيْدِيهِمُ الْمُعْجِزَاتُ كَالْأَنْبِيَاءِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَقَالَ الْأَكْثَرُونَ مِنْهُمْ أَنَّ مَنْ حَارَبَ
عَلِيًّا فَهُوَ كَافِرٌ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَشْيَاءُ ذَكَرْنَاهَا
غَيْرَ ذَلِكَ وَكُلُّ مَا انْفَرَدَتْ بِهِ عَنْ كُلِّ فِرْقَةٍ
مِنْهُمُ الْعَالِيَةُ وَقَدِ ادَّعَتْ أَنَّ عَلِيًّا أَفْضَلُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَادَّعَتْ أَنَّهُ لَيْسَ
بِمَدْفُونٍ فِي التُّرَابِ كَبَقِيَّةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمْ بَلْ هُوَ فِي السَّحَابِ يُقَابِلُ بِهَا عَدُوَّهُ تَعَالَى مِنْ
فَوْقِ السَّحَابِ وَأَنَّهُ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ يَرْجِعُ فِي آخِرِ
الزَّمَانِ يَقْتُلُ مُبْغِضَهُ وَأَعْدَاءَهُ وَأَنَّ عَلِيًّا وَ
سَائِرَ الْأَئِمَّةِ لَمْ يَمُوتُوا بَلْ هُمْ بَاقُونَ إِلَى أَنْ تَقُومَ
السَّاعَةُ وَلَا يَطْرَأُ عَلَيْهِمُ الْمَوْتُ وَادَّعَتْ أَيْضًا
أَنَّ عَلِيًّا نَفْسُ النَّبِيِّ وَأَنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَلِطَ فِي
نُزُولِ الْوَحْيِ عَلَيْهِ وَادَّعَتْ أَيْضًا أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِلَهًا
عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَسَائِرِ خَلْقِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَقَلَّعَ
اللهُ دِيَارَهُمْ وَأَبَادَ خَضْرَاءَهُمْ وَلَا جَعَلَ مِنْهُمْ فِي الْأَرْضِ

اور دعوی نص کا کرنا انکا حضرت علی کی امامت پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد اور بیزار ہونا انکا حضرت ابی بکر اور عمر اور انکے غیر سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
کے یار و مددگار چند صحابہ کو قبول کرنے میں سوا اسکے جو حکایت کیگئی ہے فرقہ زیدیہ سے
پس تحقیق یہ فرقہ انکے مخالف ہوا ہے اسمیں اور نیز انکے احکام متفقہ سے ہے دعوی
کرنا انکا یہ کہ تحقیق امام تقیہ ہوگئی ہے بسبب انکے ترک کرنیکے حضرت علی کی امامت
کو مگر چند آدمی اور وہ یہ ہیں صحابہ علی اللہ علیہ اور مقداد بن اسود اور سلمان
فارسی اور دو شخص اور انکا احکام متفقہ سے ہے کہنا انکا یہ کہ تحقیق امام کو
درست ہے یہ کہ کہے میں امام نہیں ہوں مدت کی حالت میں اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی
نہیں جانتا چیز کو پہلے اسکے ہونے کے اور یہ کہ تحقیق مردے پھر آئینگے طرف دنیا کی پہلے
حساب کرنے کے مگر غالیان سے پس تحقیق انہوں نے زعم کیا ہے کہ نہیں ہے حساب اور
نہیں اٹھنا اور انکے احکام متفقہ سے یہ ہے کہ تحقیق امام جانتا ہے
ہر چیز کو جو ہوئی ہے اور جو ہوگی دنیا اور دین کے امر سے یہانتک
کہ گنتی کنکروں کی اور قطرے بارشوں کے اور پتے درختوں کے
اور یہ کہ تحقیق اماموں کے ہاتھ پر معجزے ظاہر ہوتے ہیں مانند
پیغمبروں کے اوپر خدا کا سلام ہو اور اکثر فرقوں نے کہا کہ جس نے
حضرت علی سے لڑائی کی ہے پس وہ کافر ہوا ہے ساتھ خدا تعالی
اور بیزار ہے اور کئی چیزیں ذکر کیا ہے انہوں نے انکو سوا انکے
لیکن وہ چیز جسمیں جدا ہوئی ہیں ہر گروہ سے پس بعض انکے غالیہ ہیں اور تحقیق
انہوں نے دعوی کیا ہے تحقیق حضرت علی سب پیغمبروں سے بہتر ہیں خدا کی رحمتیں اوپر اور انکے
کیا ہے انہوں نے یہ کہ تحقیق حضرت علی مٹی میں دفن نہیں کئے گئے باقی صحابہ کیطرح
راضی ہوا اللہ تعالی انسے بلکہ وہ بادل میں ہیں اور لڑائی کرینگے اپنے دشمنوں سے بادل کے
اوپر سے اور یہ کہ تحقیق حضرت کرم اللہ وجہہ واپس آئینگے آخر زمانے میں لڑائی کرینگے
اپنے بغض کرنے والوں اور اپنے دشمنوں سے اور یہ کہ تحقیق حضرت علی اور
باقی امام نہیں مرے بلکہ وہ باقی ہیں قیامت کے قائم ہونے تک اور
نہیں راہ باقی اوپر موت اور نیز دعوی کیا انہوں نے کہ تحقیق حضرت
علی پیغمبر ہیں اور یہ کہ تحقیق جبرائیل علیہ السلام نے غلطی کی ہے وحی کرنے
میں اترنے اور یہی دعوے کیا ہے کہ تحقیق حضرت علی خدا تھے لعنت کرے
اللہ اور اسکے فرشتے اور اسکی ساری خلقت قیامت کے دن تک
اور اوکھیڑے اللہ انکی نشانیوں کو اور ہلاک کرے انکی سبزی کو اور نہ کرے انمیں کسی

المقالة الخامسة عشرة في مقالات الرافضة

إِلَّا أَنَّهُمْ بِالْغَوَاةِ فِي غُلُوِّهِمْ وَمَرَدُوا عَلَى الْكُفْرِ وَتَرَكُوا الْإِسْلَامَ
وَفَارَقُوا الْإِيمَانَ وَجَحَدُوا الْإِلٰهَ وَالرُّسُلَ وَالتَّنْزِيلَ
فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَنَتَبَرَّءُ مِنَ الْغَالِيَةِ
الْبَيَانِيَّةِ وَهُمْ يُنْسَبُونَ إِلَى بَيَانِ بْنِ سَمْعَانَ وَمِنْ جُمْلَةِ فِرَقِهِمْ
وَأَبَاطِيلِهِمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى صُورَةِ الْإِنْسَانِ كَذَبُوا عَلَى اللّٰهِ
تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ كَمِثْلِهِ
شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَأَمَّا الطَّيَّارِيَّةُ مِنَ الْغَالِيَةِ وَهِيَ
مَنْسُوبَةٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ
الطَّيَّارِ يَقُولُونَ بِالتَّنَاسُخِ وَأَنَّ رُوحَ آدَمَ رُوحُ اللّٰهِ
فَنَسَخَتْ فِيهِ وَالْمُتَعَمِّقُونَ مِنَ الْغَالِيَةِ الْقَائِلُونَ بِالتَّنَاسُخِ
يَزْعُمُونَ أَنَّ الرُّوحَ الْمَنْقُولَةَ إِلَى هٰذِهِ الدَّارِ بَعْدَ أَنْ
خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا بِالْمَوْتِ أَوَّلُ مَا تَنْتَسِخُ فِي حَمَلٍ ثُمَّ تَنْتَقِلُ
إِلَى مَا دُونَ ذٰلِكَ أَبَدًا حَالًا بَعْدَ حَالٍ إِلَى أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى
دُودِ الْعَذِرَةِ وَمَا شَاكَلَ ذٰلِكَ وَهُوَ آخِرُ مَا تَنْتَسِخُ فِيهِ
حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ أَرْوَاحَ الْعُصَاةِ تَنْتَسِخُ فِي الْحَدِيدِ وَ
الطِّينِ وَالْفَخَّارِ وَتَكُونُ مُعَذَّبَةً بِالنَّارِ وَالطَّبْخِ وَالضَّرْبِ
وَالسَّبْكِ وَالْإِبْدَالِ وَالْإِهَانَةِ عِقَابًا عَلَى إِجْرَامِهِمْ وَ
أَمَّا الْمُغِيرِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى مُغِيرَةَ ابْنِ سَعِيدٍ ادَّعَى النُّبُوَّةَ
وَزَعَمَ أَنَّ اللّٰهَ نُورٌ عَلَى صُورَةِ رَجُلٍ وَادَّعَى إِحْيَاءَ
الْمَوْتَى وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَأَمَّا الْمَنْصُورِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى
أَبِي مَنْصُورٍ كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَسَحَ
الرَّبُّ رَأْسَهُ وَزَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ خَلْقِ
اللّٰهِ ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرُسُلُ اللّٰهِ
لَا تَنْقَطِعُ وَأَنْ لَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَزَعَمَ هٰذِهِ
الطَّائِفَةُ أَنَّ مَنْ قَتَلَ أَرْبَعِينَ نَفْسًا مِمَّنْ خَالَفَهُمْ
دَخَلَ الْجَنَّةَ وَيَسْتَحِلُّونَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَأَنَّ
جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْطَأَ بِالرِّسَالَةِ وَهُوَ الْكُفْرُ
الَّذِي لَا يَشُوبُهُ شَيْءٌ وَأَمَّا الْخَطَّابِيَّةُ
فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى أَبِي الْخَطَّابِ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْأَئِمَّةَ أَنْبِيَاءُ

پھر نیوالا اسلئے کہ تحقیق یہ نہایت کو پہونچگئے ہیں اپنے غلو میں اور جم گئے کفر پر اور چھوڑ دیا
ہے اُنہوں نے اسلام کو اور جدا ہوگئے ہیں ایمان سے اور انکار کیا ہے اُنہوں نے خدا اور
پیغمبروں اور قرآن کے پس پناہ چاہتے ہیں ہم ساتھ خدا کے اس شخص سے جو گیا ہے
طرف اس بات کی اور پیدا ہوتا ہے فرقہ غالیہ سے فرقہ بنانیہ اور وہ نسبت کیے جاتے
ہیں طرف بنان بیٹے سمعان کی اور ان کی تمام افتراؤں اور جھوٹوں سے یہ ہے کہ
تحقیق خدا تعالیٰ آدمی کی صورت پر ہے جھوٹ بولا انہوں نے خدا پر بلند ہے
خدا تعالیٰ اس سے بلند بہت فرمایا خدا تعالیٰ نے نہیں مانند اسکے کوئی چیز اور وہ سننے
والا ہے اور دیکھنے والا اور لیکن فرقہ طیاریہ غالیہ سے اور یہ نسبت کیا گیا ہے
طرف عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر طیار کے قائل ہیں ساتھ تناسخ کے
اور یہ کہ تحقیق روح آدم کی روح خدا کی ہے پس تناسخ کیا اسنے اسمیں اور
مخور کرنیوالے فرقہ غالیہ سے جو قائل ہیں ساتھ تناسخ کے زعم کرتے ہیں یہ کہ تحقیق
روح نقل کیگئی طرف اس گھر کے پیچھے اسکے کہ نکلی ہے دنیا سے ساتھ مرنے
کے پہلے انتقال کرتی ہے بکری میں پھر نقل کیجاتی ہے طرف اسچیز کے جو حقیر ہے شکل
انکی ہمیشہ ایک حال پر دوسرے حال کے پیچھے یہانتک کہ نقل کیجاتی ہے
طرف کیڑے پائخانہ کی اور اسچیز کے جو شابہ ہے اسکے اور یہ پچھلا ہے اسچیز کا جو
انتقال کرتی ہے اسمیں یہانتک کہ کہا ہے بعض نے ان سے یہ کہ تحقیق گنہگاروں
کے روح نقل کیے جاتے ہیں لوہے اور پیتل اور کچی برتن میں مٹی سے اور عذاب
دئے جاتے ہیں ساتھ آگ اور پکنے اور مارنے کے اور گالنے کے اور استعمال کرنے
اور خوار کرنے سے واسطے عذاب کرنیکے انکے گناہوں پر اور لیکن فرقہ مغیریہ پس
نسبت کیا گیا ہے طرف مغیرہ بن سعد کی دعوی کیا اسنے پیغمبری کا اور زعم کیا
اسنے یہ کہ تحقیق خدا نور ہے آدمی کی صورت پر اور دعوی کیا اسنے زندہ کرنے مردوں اور
ان کے غیر کا اور لیکن منصوریہ پس نسبت کیے گئے ہیں طرف ابی منصور کے یہ کہ زعم
کرتا تھا کہ تحقیق وہ چڑھا ہے طرف آسمان کی اور مسح کیا ہے پروردگار نے اسکے
سر کو اور زعم کیا اسنے یہ کہ تحقیق علی سے پہلا ہے خدا کی خلقت سے پھر حضرت علی
رضی اللہ عنہ اور خدا کے پیغمبر منقطع نہیں ہونگے اور یہ کہ نہیں ہے بہشت اور نہ
دوزخ اور زعم کرتا ہے یہ گروہ کہ تحقیق جو شخص قتل کرے چالیس آدمیوں کو ان سے جو ہونگے
مخالف ہیں بہشت میں داخل ہوگا اور حلال جانتے ہیں لوگوں کا مال اور یہ کہ تحقیق
جبرئیل نے غلطی کی ہے پیغمبری پہونچانے میں اور یہ ایسا کفر ہے کہ نہیں ملتی اسمیں کوئی چیز اور
لیکن خطابیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف ابی خطاب کی زعم کرتے ہیں کہ تحقیق امام پیغمبر ہے

اُمَنَاءُ وَفِي كُلِّ وَقْتٍ رَسُولٌ نَاطِقٌ وَصَامِتٌ فَمُحَمَّدٌ
نَاطِقٌ وَعَلِيٌّ صَامِتٌ وَاَمَّا الْمُعَمِّرِيَّةُ فَكَذَلِكَ نَقُولُ
وَانْفَرَدَتْ عَنِ الْخَطَّابِيَّةِ بِالزِّيَادَةِ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ
وَاَمَّا الْبَزِيعِيَّةُ الْمَنْسُوبَةُ اِلَى الْبَزِيعِ زَعَمُوا اَنَّ جَعْفَرًا
هُوَ اللّٰهُ فَلَا يُرٰى وَلٰكِنْ شِبْهُ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ تَبَدَّاهُمْ
وَاَنَّهُمْ يَأْتِيهِمُ الْوَحْيُ وَيُرْفَعُونَ اِلَى الْمَلَكُوتِ تَبَدَّاهُمْ
مَا اَعْظَمَ فِرْيَتَهُمْ وَكَذِبَهُمْ وَاَبَاطِيلَهُمْ بَلْ يُحَطُّونَ
اِلَى اَسْفَلِ السَّافِلِينَ اِلَى الْهَاوِيَةِ وَالدَّرْكِ الْاَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ بِمَقَالَتِهِمُ السُّوْءِ وَدَعْوٰيهِمُ الزُّوْرِ وَاَمَّا
الْمُفَضَّلِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ اِلَى الْمُفَضَّلِ الضَّيْرَفِيِّ
يَتَحَامَوْنَ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَقَوْلُهُمْ فِي الْاَئِمَّةِ كَقَوْلِ
النَّصَارٰى فِي الْمَسِيحِ وَاَمَّا الشَّرِيعِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ
اِلَى شَرِيعٍ فَزَعَمُوا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي خَمْسَةِ اَشْخَاصٍ
اَلنَّبِيِّ وَاٰلِهِ وَهُمُ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَ
عَقِيلٌ وَاَمَّا السَّبَائِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ سَبَا مَنْ دَعْوٰيهِمْ اَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَمُتْ وَاَنَّهُ يَرْجِعُ
قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالسَّيِّدُ الْحِمْيَرِيُّ مِنْهُمْ وَ
اَمَّا الْمُفَوِّضَةُ فَهُمُ الْقَائِلُونَ اِنَّ اللّٰهَ فَوَّضَ
تَدْبِيرَ الْخَلْقِ اِلَى الْاَئِمَّةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَقْدَرَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَلْقِ الْعَالَمِ
وَتَدْبِيرِهِ وَاِنْ كَانَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا
وَكَذٰلِكَ قَالُوا فِي حَقِّ عَلِيٍّ وَمِنْهُمْ مَنْ اِذَا رَاٰى
اَلسَّحَابَ سَلَّمَ عَلَيْهِ يَزْعُمُ اَنَّ عَلِيًّا فِيهِ عَلٰى مَا بَيَّنَّا
مِنْ قَبْلُ وَاَمَّا الزَّيْدِيَّةُ فَاِنَّمَا سُمُّوا بِذٰلِكَ لِتَسْلِيمِهِمْ
اِلٰى قَوْلِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ فِي تَوْلِيَةِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَهُوَ
اَمَّا الْجَارُودِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ اِلٰى اَبِي الْجَارُودِ
زَعَمُوا اَنَّ عَلِيًّا وَصِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ الْاِمَامُ وَقَالُوا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَّ عَلٰى عَلِيٍّ
بِصِفَةٍ لَا بِاسْمِهِ وَيُسَوِّغُونَ الْاِمَامَةَ اِلَى اٰخِرِهِمْ

امانت دار اور ہر وقت مین پیغمبر ہے بولنے والا اور چپ کرنیوالا پس
محمد بولنے والا ہے اور علی چپ کرنیوالا ہے اور لیکن فرقہ معمریہ پس سطرح
کہتے ہین اور جدا ہوا ہے خطابیہ سے ساتھ زیادتی کے ترک کرنیمین
اور لیکن بزیعیہ جو نسبت کیا گیا ہے طرف بزیع کی زعم کیا ہے اُنہون نے
کہ تحقیق جعفر خدا ہے پس نہین دیکھا جاتا ولیکن مانند اس صورت کی ہلاکت
ہووے واسطے ان کے اور یہ کہ تحقیق اُنکے پاس آتا ہے وحی اور اٹھائے
جاتے ہین طرف ملکوت کے ہلاکت ہووے واسطے اُنکے کیا عجب ہے افترا اُنکا اور
اور جھوٹ اُنکا اور اُنکی جھوٹی باتین بلکہ اُتارے جاتے ہین طرف نیچے نیچی جگہون
کے ہاویہ اور نیچے والے طبقے تک آگ سے بسبب اُنکی بری بات اور اُنکی جھوٹی
دعوی کے اور لیکن طریقہ مفضلیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف مفضل صراف
کے پیغمبری کا جھوٹ اپنے پر باندھتے ہین اور قول اُنکا ائمہ مین مانند
قول نصاری کے ہے مسیح کے شان مین اور لیکن فرقہ شریعیہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف شریع کے زعم کیا ہے اُنہون نے کہ تحقیق خدا تعالی پانچ
آدمیون مین ہے پیغمبر اور اُنکی اولاد مین اور اُنکی اولاد یہ چار ہین عباس اور علی
اور جعفر اور عقیل اور لیکن سبائیہ پس نسبت کئے گئے ہین طرف عبد اللہ بن
سبا کے اُنکے دعوے سے یہ ہے کہ تحقیق حضرت علی نہین مرے اور تحقیق وہ
واپس آئینگے پہلے دن قیامت کے اور سید حمیری انہین سے ہے اور لیکن
مفوضیہ پس یہ قائل ہین ساتھ اس بات کے کہ تحقیق خدا تعالی نے سپرد کی ہے تدبیر
خلقت کی طرف اماموں کے اور تحقیق خدا تعالی نے قدرت دی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہان کے پیدا کرنے اور اوسکی تدبیر پر اور
یہ کہ تحقیق خدا نے نہین پیدا کیا اس جہان سے کسی چیز کو اور اسیطرح
کہا ہے اُنہون نے حضرت علی کے حق مین اور ان سے وہ لوگ ہین کہ جب
دیکھتے ہین بادل کو سلام کرتے ہین حضرت علی پر زعم کرتے ہین کہ حضرت علی
بادل مین ہین اوسطرح پر جو ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور لیکن زیدیہ پس تحقیق
یہ نام رکھے گئے ہین ساتھ اس نام کے واسطے اُنکے میلانکے طرف قول زید بن علی کے حضرت
ابی بکر اور عمر کے والی کرنیمین اور لیکن جارودیہ پس نسبت کئے گئے ہین طرف ابی جارود
کے اُنہون نے زعم کیا ہے کہ تحقیق حضرت علی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی
ہین اُنکے اوسطے وصیت کیگئی ہے اور یہی امام برحق ہے اور کہتے ہین کہ تحقیق پیغمبر خدا
نے تصریح کی ہے علی پر ساتھ اُنکی صفت کے نہ نام کے اور جاتے ہین امامت کو طرف حسین کی پھر اولاد

ثم خرج عنهم وامّا السليمانية فنسبوا به الى سليمان
بن كثير قال زرقان زعموا ان علياً كرم الله وجهه
كان اماماً وان بيعة ابي بكر وعمر خطأ لا يستحقان
اثم السبق وان الامة تركت الافضل والامر البترية
فمنسوبة الى الابتر وهو النواء وكان يلقب به
وزعموا ان بيعة ابي بكر وعمر ليست بخطإ لان
علياً ترك الامارة وهم واقفون في عثمان ويقولون
علي امامان حيث نويعوا واما التعيمية فنسوبة الى
نعيم بن اليمان وهي تقول بقول الابترية الا انها
تبرأت من عثمان بن عفان فعنه وتفرقت به واما اليه قومية فيقولون
بامامة ابي بكر وعمر وينكرون الرجعة في منسب الى رجل يقال له يعقوب
ومنهم من تبرأ من ابي بكر وعمر ويقول بالرجعة فصل واما الرافضة
فالاربعة عشر فرقة التي تفرعت عنها فاولها القطعية
سموا بذلك لقطعهم على موت موسى بن جعفر قالوا
الامامة الى محمد بن الحنفية وهو القائم المنتظر
والثانية الكيسانية وهي منسوبة الى كيسان
يقولون بامامة محمد بن الحنفية لانه دفع اليه
الراية بالبصرة والثالثة الكربية وهم اصحاب
ابن كرب الضرير والرابعة العمارية وهم اصحاب
عمار وهو امامهم الى خروج المهدي والخامسة
المحمدية وقد زعمت ان القائم محمد بن عبد الله بن
الحسن بن الحسين انه اوصى الى منصور دون بني هاشم كما اوصى
موسى عليه السلام الى يوشع بن نون دون ولده وهارون واما
السادسة الحسينية فزعمت ان الامام منصور اوصى الى الحسين بن
ابي منصور وهو الامام بعده واما السابعة فلقبوا
لانهم نسبوا الى ناووس البصري الذي هو امامهم
ويقولون بامامة جعفر وانه حي لم يمت بعد وانه
[illegible]

اُن لوگون مین جو نکلے ہین اور لیکن سلیمانیہ پس منسوب ہین طرف سلیمان بیٹے
کثیر کے کہا ہے زرقان نے زعم کیا ہے اونہون نے کہ تحقیق علی علیہ السلام امام تھے اور
یہ کہ تحقیق بیعت امت کی ساتھ حضرت ابی بکر صدیق اور حضرت عمر کی خطا ہے استحقا
نہین رکھتے فضیلت کا حضرت علی پر اور یہ کہ تحقیق اس نے چھوڑ دیا کام کو جو بہت ٹھیک تھا
اور لیکن ابتریہ پس نسبت کی گئے ہین طرف ابتر کی اور وہ نواہی ہے لقب کیا گیا
ساتھ ابتر کے اور اُنہون نے زعم کیا ہے کہ تحقیق بیعت حضرت ابی بکر صدیق اور حضرت
عمر کی خطا نہین ہے اسواسطے کہ تحقیق حضرت علی نے ترک کیا امارت کی اور
توقف رکھتے ہین حضرت عثمان مین اور کہتے ہین کہ حضرت علی امام ہین اسوقت جو بیعت
کیے گئے تھے اور لیکن نعیمیہ پس منسوب ہین طرف نعیم بیٹے یمان کی اور یہ قائل ہین ساتھ
قول ابتریہ کے مگر یہ کہ تحقیق یہ بیزار ہوئے ہین عثمان بن عفان سے اور کافر کہا ہے انہون نے ساتھ اسکے اور
لیکن یعقوبیہ پس قائل ہین ساتھ حضرت ابی بکر صدیق اور حضرت عمر کی اور انکار کرتے
ہین واپس آنیکا پس ہر فرقہ نسبت کیا گیا ہے طرف ایک شخص کے جو کہا جاتا ہے اسواسطے اسکے
یعقوبی اور بعضے انسے وہ ہین جو بیزار ہوئے ہین حضرت ابی بکر اور عمر سے اور قائل ہین واپس
آنے کے **فصل** اور لیکن رافضہ پس چودہ فرقہ ہین وہ جو پیدا ہوئے ہین اُن سے
پس پہلا انکا قطعیہ ہے نام رکھے گئے ساتھ اسکے واسطے انکے قطع کرنے کے
موسی بن جعفر کی موت پر اور چلایا ہے انہون نے امامت کو محمد حنفیہ کی اور وہ قائم
امام انتظاری کیا گیا اور دوسرا کیسانیہ ہے اور نسبت کیا گیا ہے طرف کیسان کے قائل
ہین ساتھ امامت محمد بیٹے حنفیہ کے اسواسطے کہ تحقیق انہون نے دیا کیا ہے
جھنڈا بصرہ مین اور تیسرا فرقہ کربیہ ہے اور یہ اصحاب ابن کرب ضریر کے ہین
اور چوتھا عمیریہ ہے اور وہ اصحاب عمیر کے ہین اور وہ انکا امام ہے امام مہدی کے
نکلنے تک اور فرقہ پانچوان محمدیہ ہے اور تحقیق انہون نے زعم کیا ہے کہ تحقیق امام
قائم محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسین ہے اور تحقیق اسنے وصیت کی ہے امامت کی طرف
ابی منصور کے سوا بنی ہاشم کے جسطرح کہ وصیت کی تھی موسی علیہ السلام نے طرف یوشع
بن نون کے سوا بیٹے اپنے اور بیٹے ہارون کے اور لیکن فرقہ چھٹا حسینیہ ہے
اونہون نے گمان کیا ہے کہ تحقیق ابی منصور نے وصیت کی طرف بیٹے اپنے حسین بن
اور وہ امام ہین پیچھے اسکے اور لیکن ناوسیہ لقب رکھے گئے ہین ساتھ اسکے اسواسطے کہ
تحقیق نسبت کی گئے ہین طرف ناوس بصری کے جو انکا سردار تھا اور قائل ہین ساتھ امامت
جعفر صادق کے اور یہ کہ تحقیق وہ زندہ ہین ابتک نہین مرا وہ یہ کہ وہ تحقیق وہ قائم
ہین مہدی ہین اور لیکن فرقہ اسمعیلیہ پس تحقیق کہا ہے انہون نے کہ تحقیق
[illegible]

يَمْلِكُ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ وَأَمَّا الْقَرَامِطِيَّةُ فَهُمْ يَسُوقُونَ
الْإِمَامَةَ إِلَى جَعْفَرٍ وَأَنَّ جَعْفَرًا نَصَّ عَلَى دِرَايَةِ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدٌ لَمْ يَمُتْ هُوَ حَيٌّ وَهُوَ الْمَهْدِيُّ
وَأَمَّا الْمُبَارَكِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى رَئِيسِهِمُ الْمُبَارَكِ
زَعَمُوا أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ مَاتَ وَأَنَّ الْإِمَامَةَ
فِي وَلَدِهِ وَأَمَّا الشُّمَيْطِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى رَئِيسِهِمْ
يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ شُمَيْطٍ زَعَمُوا أَنَّ الْإِمَامَ جَعْفَرٌ
ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ فِي وَلَدِهِ وَأَمَّا الْمُعَمَّرِيَّةُ
يُقَالُ لَهُمُ الْأَفْطَحِيَّةُ لِأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ كَانَ
أَفْطَحَ الرِّجْلَيْنِ يَقُولُونَ إِنَّ الْإِمَامَ بَعْدَ جَعْفَرٍ ابْنُهُ
عَبْدُ اللَّهِ وَهُمْ عَدَدٌ كَثِيرٌ وَأَمَّا الْمَمْطُورِيَّةُ سُمُّوا
بِذَلِكَ لِأَنَّهُمْ نَاظَرُوا يُونُسَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ
مِنَ الْقَطْعِيَّةِ الَّذِينَ يَقْطَعُونَ عَلَى مَوْتِ مُوسَى
بْنِ جَعْفَرٍ فَقَالَ لَهُمْ يُونُسُ أَنْتُمْ أَهْوَنُ مِنَ الْكِلَابِ
الْمَمْطُورَةِ فَمِنْ هُنَا هَذَا اللَّقَبُ وَيُسَمَّوْنَ الْوَاقِفَةَ
لِوُقُوفِهِمْ عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَقَوْلِهِمْ هُوَ حَيٌّ
لَمْ يَمُتْ وَلَا يَمُوتُ وَهُوَ الْمَهْدِيُّ عِنْدَهُمْ وَأَمَّا
الْمُوسَوِيَّةُ فَسُمُّوا بِذَلِكَ لِوُقُوفِهِمْ فِي مُوسَى وَ
قَوْلِهِمْ لَا نَدْرِي أَمَاتَ أَمْ هُوَ حَيٌّ وَقَالُوا إِنْ
صَحَّتْ إِمَامَةُ غَيْرِهِ أَنْفُذُهَا وَأَمَّا الْإِمَامِيَّةُ
فَيَسُوقُونَ الْإِمَامَةَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَنَّهُ
الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الَّذِي يَظْهَرُ فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا
كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَأَمَّا الزُّرَارِيَّةُ فَهُمْ أَصْحَابُ زُرَارَةَ
إِذَّعَى مَا ادَّعَتِ الْمُعَمَّرِيَّةُ وَقِيلَ إِنَّهُ تَرَكَ مَقَالَتَهَا
وَأَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مَسَائِلَ وَلَمْ
يُعَلِّمْهُ فَصَارَ إِلَى مُوسَى ابْنِ جَعْفَرٍ فَقَدْ شُبِّهَتْ
مَذَاهِبُ الرَّوَافِضِ بِالْيَهُودِيَّةِ قَالَ الشَّعْبِيُّ
مَحَبَّةُ الرَّوَافِضِ مَحَبَّةُ الْيَهُودِ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَا صِلَةَ
الْإِمَامَةُ إِلَّا لِرَجُلٍ مِنْ آلِ دَاوُدَ وَقَالَتِ الرَّافِضَةُ

وہ بادشاہ ہوگا اور اسکی انتظاری کیگئی ہے اور قرامطیہ ہیں وہ جاتے ہیں امامت
جعفر تک اور یہ کہ تحقیق جعفر نے تصریح کی ہے محمد بن اسمٰعیل کی
درایت اور علم پر اور محمد نہیں مرا ہے اور وہ زندہ ہے اور
وہی مہدی ہے اور لیکن مبارکیہ پس منسوب کیا گیا ہے طرف سردار
اپنے مبارک کی اونہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق محمد بن اسمٰعیل مرگیا ہے
اور یہ کہ تحقیق امامت اسکی اولاد میں ہے اور لیکن فرقہ شمیطیہ پس
نسبت کیا گیا ہے طرف سردار اپنے کی جو کہا جاتا ہے اسکو یحیی بن شمیط
زعم کیا ہے کہ تحقیق امام جعفر ہے پھر اسکی اولاد پھر اسکے بیٹوں میں اور لیکن
فرقہ معمریہ کہا جاتا ہے انکو افطحیہ اسواسطے کہ تحقیق عبداللہ بن جعفر تھا
چوڑے اور موٹے پاؤن والا کہتے ہیں تحقیق امام پیچھے جعفر کے بیٹا اسکا
عبداللہ ہے اور یہ بڑی جماعت ہیں اور لیکن فرقہ ممطوریہ نام رکھے گئے
ساتھ اسکے اسواسطے کہ انہون نے مناظرہ کیا ہے یونس بن عبدالرحمن
کے ساتھ اور وہ قطعیہ سے ہے وہ جو قطع کرتے ہیں موسی بن جعفر
کے مرنے پر پس کہا ہے واسطے انکے یونس نے تم خوار تر ہو کتون سے جو
مینہ سے مارے گئے ہیں پس لازم ہو گیا انکو یہ نام اور نام رکھے جاتے ہیں
واقفہ واسطے انکے ٹھیرنے کے موسی بن جعفر پر اور واسطے اونکے کہنے کے
کہ وہ زندہ ہیں نہیں مرے اور نہ مونگے اور وہی مہدی ہیں انکے نزدیک
اور لیکن موسویہ پس نام رکھے گئے ہیں ساتھ اس نام کے واسطے انکے توقف کرنے کے
ہیں امر واسطے انکے کہنے کے کہ ہم نہیں جانتے آیا مرگیا ہے وہ یا زندہ ہے اور کہا
ہے انہون نے کہ اگر صحیح ہوتی امامت غیر موسی کی تو جاری کرتے اسکو اوس
لیکن امامیہ پس چلاتے ہیں امامت کو طرف محمد بن حسین کے اور یہ کہ تحقیق وہ
امام ہے قایم انتظاری کیا گیا وہ جو ظاہر ہوگا پس بھر دیگا زمین کو انصاف
سے جیسے کہ بھری گئی ہے ظلم سے اور لیکن فرقہ زراریہ پس وہ اصحاب زرارہ
کے ہیں دعوی کیا ہے زرارہ نے جو دعوی کیا معمریہ نے اور کہا گیا کہ تحقیق اسنے
چھوڑ دیا ہے اپنی بات کو اور یہ کہ تحقیق اسنے سوال کیا تھا عبداللہ بن جعفر کو چند مسئلون
سے اور نہ سکھائی عبداللہ نے اسکو وہ مسئلے پس گیا طرف موسی بن جعفر کی پس تحقیق
تشبیہ دی گئی رافضیون کے مذہب کی ساتھ یہودیت کے کہا ہے شعبی نے محبت
رافضیون کی محبت یہود کی ہے اور کہا ہے یہود نے نہیں لائق ہے
امامت مگر واسطے ایک مرد کے داود کی اولاد سے اور کہا ہے رافضیون نے

لَا تَصْلُحُ الْاِمَامَةُ اِلَّا لِرَجُلٍ مِّنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَا جِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَخْرُجَ لَيْسَطُ
الدَّجَّالُ وَيَنْزِلَ بِسَبَبٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَتِ الرَّوَافِضُ
لَا جِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَخْرُجَ الْمَهْدِيُّ وَيُنَادِيَ
مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَتُؤَخِّرُ الْيَهُوْدُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى
تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ وَكَذٰلِكَ الرَّوَافِضُ يُؤَخِّرُوْنَهَا
وَالْيَهُوْدُ تَزُوْلُ عَنِ الْقِبْلَةِ شَيْئًا وَكَذٰلِكَ الرَّافِضَةُ
وَالْيَهُوْدُ تُنَوِّرُ فِي الصَّلٰوةِ وَكَذٰلِكَ الرَّافِضَةُ وَالْيَهُوْدُ
تَسْدِلُ اَثْوَابَهَا فِي الصَّلٰوةِ وَكَذٰلِكَ الرَّوَافِضُ وَ
الْيَهُوْدُ تَسْتَحِلُّ دَمَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَكَذٰلِكَ الرَّوَافِضُ
وَالْيَهُوْدُ لَا تَرٰى عَلَى النِّسَآءِ عِدَّةً وَكَذٰلِكَ الرَّافِضَةُ
وَالْيَهُوْدُ لَا تَرٰى فِي الثَّلَاثِ الْمِلَاوِ الثَّلٰثِ شَيْئًا وَكَذٰلِكَ
الرَّوَافِضُ وَالْيَهُوْدُ حَرَّفَتِ التَّوْرٰىةَ وَكَذٰلِكَ الرَّافِضَةُ
حَرَّفُوا الْقُرْاٰنَ لِاَنَّهُمْ قَالُوا الْقُرْاٰنُ غُيِّرَ وَبُدِّلَ وَ
خُوْلِفَ بَيْنَ نَظْمِهٖ وَتَرْتِيْبِهٖ وَاُحِيْلَ عَمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَ
قُرِئَ عَلٰى وُجُوْهٍ غَيْرِ ثَابِتَةٍ عَنِ الرَّسُوْلِ وَاِنَّهٗ قَدْ نَقَصَ
مِنْهُ وَزِيْدَ فِيْهِ وَالْيَهُوْدُ يُبْغِضُوْنَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ عَدُوُّنَا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَكَذٰلِكَ صِنْفٌ مِّنَ
الرَّوَافِضِ يَقُوْلُوْنَ غَلَطَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْوَحْيِ
اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا بُعِثَ اِلٰى عَلِيٍّ
كَذَبُوْا بَاتَ لَهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الدَّهْرِ **فَصْلٌ** وَاَمَّا الْمُرْجِئَةُ
فَفِرَقُهَا اثْنَا عَشَرَةَ فِرْقَةً الْجَهْمِيَّةُ وَالصَّالِحِيَّةُ
وَالشَّمَرِيَّةُ وَالْيُوْنُسِيَّةُ وَالْيُوْنَانِيَّةُ وَالْبَجَارِيَّةُ وَ
الْغَيْلَانِيَّةُ وَالشَّبِيْبِيَّةُ وَالْحَنَفِيَّةُ وَالْمُعَاذِيَّةُ وَ
الْمُرَيْسِيَّةُ وَالْكَرَامِيَّةُ وَاِنَّمَا سُمُّوا الْمُرْجِئَةَ لِاَنَّهُمْ
زَعَمُوْا اَنَّ الْوَاحِدَ مِنَ الْمُكَلَّفِيْنَ اِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَفَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ سَائِرَ
الْمَعَاصِيْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ اَصْلًا وَاَنَّ الْاِيْمَانَ قَوْلٌ
بِلَا عَمَلٍ ؕ الْاَعْمَالُ الشَّرَائِعُ وَالْاِيْمَانُ فِعْلٌ مُجَرَّدٌ

لائق نہیں ہے امامت مگر واسطے ایک مرد کی اولاد علی بن ابیطالب سے
اور کہا ہے یہودیوں نے نہیں جہاد خدا کے رستہ میں یہانتک کہ نکلے کانا
دجال اور اترین عیسیٰ ساتھ اسکے آسمان سے اور کہا ہے رافضیوں
نے نہیں جہاد بیچ راہ خدا کے یہانتک کہ نکلے امام مہدی اور پکارے پکارنیوالا
آسمان سے اور تاخیر کرتے ہیں یہود نماز مغرب میں یہانتک کہ ستارے
آپسمیں جمع ہو جاویں اور اسیطرح رافضی تاخیر کرتے ہیں نماز مغرب میں
اور یہود پھیرتے ہیں قبلہ سے تھوڑا اور اسی طرح رافضی اور یہود روشنی
کرتے ہیں نماز صبح میں اور اسیطرح رافضی اور یہود لٹکاتے ہیں
کپڑے اپنے نماز میں اور اسیطرح رافضی اور یہود حلال جانتے
ہیں خون ہر مسلمان کا اور اسیطرح رافضی اور یہود نہیں دیکھتے
اوپر عورتوں کے عدت اور اسیطرح رافضی اور یہود نہیں دیکھتے
تین طلاق میں کچھ چیز اور اسیطرح رافضی اور یہود نے تحریف
کیا ہے تورات کو اور اسیطرح رافضیوں نے تحریف کیا قرآن
کو اسواسطے کہ تحقیق انہوں نے کہا ہے کہ قرآن تغیر اور تبدل کیا گیا
اور مخالفت کیگئی ہے درمیان اوسکی نظم اور ترتیب کو اور پھیر گیا ہے اسپر
جو اتارا گیا ہے اسپر اور پڑھا گیا ہے اوں طریقوں پر جو کہ پیغمبر خدا سے ثابت نہیں
ہیں اور یہ کہ تحقیق کم کیا گیا ہے اس سے اور زیادتی کیگئی ہے اوسمیں اور یہود دشمنی رکھتے
ہیں جبرائیل سے اور کہتے ہیں کہ وہ ہمارا دشمن ہے فرشتوں سے اور اسیطرح
ایک گروہ رافضیوں سے کہتے ہیں غلطی کی ہے جبرائیل نے ساتھ وحی
لانے کے طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سوا اسکے نہیں پیغمبری بھیجی گئی
ہے طرف علی کے جھوٹ بولا اونہوں نے ہلاکت ہے اونکو آخر زمانہ تک **فصل** اور
لیکن مرجیہ پس اونکی گروہ بارہ فرقے ہیں جہمیہ اور صالحیہ اور شمریہ
اور یونسیہ اور یونانیہ اور بجاریہ اور غیلانیہ اور شبیبیہ اور حنفیہ
اور معاذیہ اور مریسیہ اور کرامیہ اور نہیں نام رکھے گئے مرجیہ
مگر اسواسطے کہ تحقیق انہوں نے زعم کیا یہ کہ تحقیق ایک تکلیف
دیئے گیوں سے جب کہے نہیں کوئی لائق عبادت کے سوا خدا کے
محمد خدا کا بھیجا ہوا ہے اور کرے پیچھے اسکے سب گناہ تو نہیں داخل
ہوگا دوزخ میں ہرگز اور یہ کہ تحقیق ایمان قول ہے سوا عمل کے
اور عمل احکام ہیں مقرر کئے گئے اور ایمان صرف کلمہ توحید کو کہتے ہیں

وَالنَّاسُ لَا يَتَفَاضَلُونَ فِي الْإِيمَانِ وَأَنَّ إِيمَانَهُمْ
وَإِيمَانَ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَاحِدٌ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ
وَلَا يُسْتَثْنَى فِيهِ فَمَنْ أَقَرَّ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ فَهُوَ
مُؤْمِنٌ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ
إِلَى جَهْمِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَ يَقُولُ الْإِيمَانُ هُوَ
الْمَعْرِفَةُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجَمِيعِ مَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
وَحَفِظَ وَزَعَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى وَأَنَّهُ تَعَالَى لَمْ يَتَكَلَّمْ وَلَا يَتَكَلَّمُ
لَا يُعْرَفُ لَهُ مَكَانٌ وَلَيْسَ لَهُ عَرْشٌ وَلَا كُرْسِيٌّ
وَلَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ وَأَنْكَرُوا الْمَوَازِينَ وَعَذَابَ الْقَبْرِ
وَكَوْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَخْلُوقَتَيْنِ وَادَّعَوْا أَنَّهُمَا
إِذَا خُلِقَتَا تَفْنَيَانِ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْلُقُ خَلْقَهُ
وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ
إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَرَوْنَهُ فِيهَا وَأَنَّ الْإِيمَانَ مَعْرِفَةُ
الْقَلْبِ دُونَ إِقْرَارِ اللِّسَانِ وَأَنْكَرُوا جَمِيعَ صِفَاتِ
الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا
وَأَمَّا الصَّالِحِيَّةُ فَإِنَّهَا سُمِّيَتْ بِذَلِكَ لِقَوْلِهَا
بِمَذْهَبِ أَبِي الْحُسَيْنِ الصَّالِحِيِّ وَكَانَ يَقُولُ الْإِيمَانُ
هُوَ الْمَعْرِفَةُ وَالْكُفْرُ هُوَ الْجَهْلُ وَأَنَّ قَوْلَ مَنْ
قَالَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ لَيْسَ بِكُفْرٍ وَإِنْ كَانَ لَا يَظْهَرُ
إِلَّا مِمَّنْ كَانَ كَافِرًا وَأَنَّ لِلْعِبَادِ
إِلَّا الْإِيمَانَ وَأَمَّا الْيُونُسِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ
إِلَى يُونُسَ الْبَرِّيِّ وَتَعُمُّ أَنَّ الْإِيمَانَ
هُوَ الْمَعْرِفَةُ وَالْخُضُوعُ وَالْمَحَبَّةُ لِلَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَأَنَّ مَنْ تَرَكَ خَصْلَةً مِنْهَا فَهُوَ
كَافِرٌ وَأَمَّا الثَّمْرِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ
إِلَى أَبِي ثَمْرٍ تَعُمُّ أَنَّ الْإِيمَانَ
هُوَ الْمَعْرِفَةُ وَالْخُضُوعُ وَالْمَحَبَّةُ
وَالْإِقْرَارُ بِأَنَّهُ وَاحِدٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

اور آدمی ایمان مین ایک دوسرے سے زیادتی نہین رکھتے اور
یہ کہ تحقیق ایمان انکا اور ایمان فرشتون اور پیغمبرون کا ایک ہی نہ زیادہ
ہوتا ہی اور نہ کم اور انشاء اللہ ایمان مین نہ کہی پس جو شخص اقرار کرے ساتھ زبان
اپنی کے اور نہ عمل کرے پس وہ مومن ہی **فصل** اور لیکن جہمیہ پس نسبت دیا
ہے طرف جہم بن صفوان کے اور کہا کرتا تہا ایمان پہچاننا ہی خدا اور اسکے
پیغمبر کا اور سب اوسچیز کا جو آئی ہے خدا تعالے کے پاس سے پس سلم اور یہ
کرتے ہین کہ تحقیق قرآن مخلوق ہے اور یہ کہ تحقیق خدا تعالے نے نہین
کلام کی موسی ع سے اور تحقیق خدا تعالے نے نہین کلام کی اور نہ کیا جاتا
ہے اور نہ پہچانا جاتا ہے واسطے اوسکے مکان اور نہین واسطے اوسکے عرش
اور نہ کرسی اور نہ وہ عرش پر ہے اور انہون نے انکار کیا ہے میزان اور عذاب
قبر اور بہشت اور دوزخ کے پیدا کئے جانیکا اور انہون نے اسبات کا دعوی
کیا ہی کہ تحقیق وہ دونون جب پیدا کئے جائینگے فنا ہو جاوینگے اور خدا تعالے نہین کلام
کریگا خلقت اپنی سے اور نہ دیکہیگا طرف اون کے دن قیامت کے اور نہ دیکہینگے
بہشت والے طرف اللہ تعالے کے اور نہ دیکہینگے اسکو بیچ بہشت کے اور یہ کہ تحقیق ایمان
پہچاننا ہے دل کا نہ اقرار کرنا زبان کا اور انہون نے انکار کیا ہی خدا کے
غالب اور بزرگ کی سب صفتون کا بلند اور پاک ہی خدا اونکی باتون سے
بہت بڑا اور لیکن فرقہ صالحیہ پس تحقیق یہ نام رکہے گئے ساتھ اسکے واسطے اوسکے
کہنے کے ساتھ مذہب ابی حسین صالحی کے اور یہ کہتا تہا کہ ایمان وہ پہچاننا
ہے خدا کا نام اور کفر نہ جاننا ہے خدا کا اور یہ کہ تحقیق قول اس شخص کا
جو کہا ہے اوس نے خدا تیسرا ہے تینون سے کفر نہیں ہے اگرچہ نہین ظاہر ہوتا
یہ قول مگر اوس شخص سے جو ہے کافر اور یہ کہ نہین ہے کوئی
عبادت سوائے ایمان کے اور اپر فرقہ یونسیہ پس
نسبت کیا گیا ہے طرف یونس بری کی اور اسنے یہ زعم
کیا ہے کہ تحقیق ایمان ہی معرفت خدا کی اور عاجزی
خدا کے واسطے اور خدائے غالب و بزرگ کی محبت ہے
یہ تحقیق جو شخص چہوڑ دیوے کسی خصلت کو ایمان کی خصلتون
سے پس وہ کافر ہے اور لیکن ثمریہ پس وہ نسبت کیا گیا ہے
طرف ابی ثمر کی اس زعم پر کہ تحقیق ایمان ہی خدا کی معرفت اور
اوسکو واسطے عاجزی اور محبت کرنی ہی اور یہ اقرار کرنا کہ تحقیق خدا ایک ہے کوئی

وَذٰلِكَ يُسَمِّيهِ إِيمَانًا وَقَالَ أَبُو شِمْرٍ لَا أُسَمِّي مَنْ تَرَكَ
الْكَبِيرَةَ فَاسِقًا عَلَى الْإِطْلَاقِ دُونَ أَنْ أَقُولَ فَاسِقٌ
فِي كَذَا وَكَذَا وَأَمَّا الْيُونَانِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى يُونَانَ زَعَمُوا
أَنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْمَعْرِفَةُ وَالْإِقْرَارُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَ
مَا لَا يَجُوزُ فِي الْعَقْلِ لَا يَفْعَلُهُ وَأَمَّا النَّجَّارِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ
إِلَى حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّجَّارِ يَقُولُونَ
إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ وَفَرَائِضِهِ
الْمُجْتَمَعِ عَلَيْهَا وَالْخُضُوعُ لَهُ وَالْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ فَمَتَى
جُهِلَ مِنْهُ شَيْئًا وَقَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ وَلَمْ يُقِرَّ بِهِ
كَانَ كَافِرًا وَأَمَّا الْغَيْلَانِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى غَيْلَانَ
وَافَقُوا الشُّمَرِيَّةَ وَزَعَمُوا أَنَّ الْعِلْمَ مُحْدَثُ الْأَشْيَاءِ
ضَرُورِيٌّ وَالْعِلْمَ بِالتَّوْحِيدِ هُوَ الْعِلْمُ بِاللِّسَانِ وَ
فِي حِكَايَةِ زُرْقَانَ أَنَّ غَيْلَانَ كَانَ يَقُولُ بِأَنَّ الْإِيمَانَ
هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَهُوَ التَّصْدِيقُ وَأَمَّا التَّشْبِيهِيَّةُ
فَهُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبِيبٍ زَعَمُوا أَنَّ الْإِيمَانَ هُوَ
الْإِقْرَارُ بِاللّٰهِ وَالْمَعْرِفَةُ بِوَحْدَانِيَّتِهِ وَنَفْيُ التَّشْبِيهِ عَنْهُ
وَزَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّ الْإِيمَانَ كَانَ فِي إِبْلِيسَ وَإِنَّمَا الْكُفْرُ
لِاسْتِكْبَارِهِ وَأَمَّا الْحَنِيفِيَّةُ فَهُمْ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيفَةَ
النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ زَعَمُوا أَنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْمَعْرِفَةُ وَ
الْإِقْرَارُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِهِ جُمْلَةً عَلَى مَا
ذَكَرَهُ الْبَرْهُوتِيُّ فِي كِتَابِ الشَّجَرَةِ وَأَمَّا الْمُعَاذِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ
إِلَى مُعَاذٍ الْمُوحِيِّ كَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ طَاعَةً لِلّٰهِ يُقَالُ
لَهُ إِنَّهُ فَسَقَ وَلَا يُقَالُ فَاسِقٌ وَالْعَاصِي لَيْسَ بِعَدُوٍّ لِلّٰهِ
وَلَا وَلِيٍّ لِلّٰهِ وَأَمَّا الْمُرَيْسِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى بِشْرٍ الْمُرَيْسِيِّ
زَعَمُونَ أَنَّ الْإِيمَانَ هُوَ التَّصْدِيقُ وَأَنَّ التَّصْدِيقَ
يَكُونُ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَإِلَى هٰذَا كَانَ يَذْهَبُ
ابْنُ الرَّاوَنْدِيِّ وَزَعَمَ أَيْضًا أَنَّ السُّجُودَ لِلشَّمْسِ لَيْسَ
بِكُفْرٍ لٰكِنَّهُ أَمَارَةُ الْكُفْرِ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الْكَرَّامِيَّةُ
فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرَّامٍ زَعَمُوا أَنَّ الْإِيمَانَ

والقول وبه قال
الله هو الزاق
وهو المسبب
والمسهل و
المقوي على الكسب
والخلق والرزق
جميعا والرزق
هو الحلال
والحرام
يطلق على
وجهين
على وجه
الملك
وعلى وجه
الانتفاع
أو الانتفاع
الحلال سواء
كان ملكا
أو لا

اوسکیطرح مانند نہین ہے اور یہ سب مجموعہ ایمان ہی اور ابو شمر نے کہا ہے
کہ مین نہین نام رکھتا اوس شخص کا جو سوا رہو یعنی کرے گناہ کبیرہ فاسق مطلق
سوا اتنی بات کے کہ مین کہتا ہون فاسق ہو فلانے گناہ مین اور لیکن فرقہ یونانیہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف یونان کی انہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان وہ خدا
کی معرفت ہی اور اقرار کرنا ہے ساتھ خدا اور اسکے پیغمبرون کی اور جو چیز کہ اسکا کرنا
درست نہین ہے عقل مین خدا اسکو نہین کرتا اور نجاریہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف حسین بن محمد عبد اللہ نجار کے کہتے ہین کہ تحقیق ایمان وہ
پہچاننا ہے خدا اور اسکے پیغمبرون اور اسکے فرضون متفق علیہ کا اور عاجزی کرنا
واسطے اسکے اور اقرار کرنا ساتھ زبان کے پس جسوقت کہ جاہل ہو وے اس سے
کسی چیز کا اور قائم ہووے اسپر دلیل اور نہ اقرار کرے ساتھ اسکے ہوگا
کافر اور لیکن غیلانیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف غیلان کی موافق ہوئے ہین
فرقہ شمریہ کو اور یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق علم ساتھ بنا پیدا ہونے چیزون کے دلیل کا
محتاج نہین ہے اور علم ساتھ ایک ہونے خدا کے ہی علم ہے ساتھ زبان کے اور زرقان
کی حکایت مین یہ واقعہ ہے کہ تحقیق غیلان قائل تھا ساتھ اسبات کے کہ تحقیق
ایمان ہی اقرار کرنا ہے ساتھ زبان کے اور ہی اقرار تصدیق ہے اور لیکن فرقہ
تشبیہیہ پس وہ اصحاب ہین محمد بن شبیب کے انہون نے یہ زعم کیا کہ تحقیق ایمان وہ معرفت
ہے خدا کی اور اقرار کرنا ساتھ خدا کی اور شناخت ساتھ اسکے وحدانیت کے اور دور
کرنا تشبیہ کا اس سے اور محمد نے زعم کیا ہے کہ شیطان مین ایمان تھا اور نہین کافر ہوا
مگر واسطے اسکی تکبر کے اور لیکن حنفیہ پس یہ اصحاب ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے
ہین انہون نے یہ زعم کیا ہی کہ تحقیق ایمان وہ معرفت ہی خدا کی اور اقرار کرنا ساتھ خدا اور
اسکے رسول کے اور ساتھ ہر اسچیز کے جو آئی ہی خدا کے پاس سے اجمالی طور پر جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو
برہوتی نے کتاب شجرہ مین اور لیکن معاذیہ پس نسبت کیا گیا ہی طرف معاذ موصی کی کہا کرتا تھا
جو شخص چھوڑے طاعت خدا کی تو نہین کہا جاوے اسکو کہ اوسنے فسق کیا اور نہ کہا جاوے
اسکو فاسق اور فاجر وہ اصحاب ہین ہی اور لیکن مریسیہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف بشر مریسی کی یہ زعم کرتے ہین کہ تحقیق ایمان ہی تصدیق ہی
اور تحقیق تصدیق ہوتی ہی ساتھ دل اور زبان کے اور اس قول کیطرف
جاتا تھا ابن راوندی اور یہ بھی زعم کیا ہے کہ تحقیق سورج کو سجدہ کرنا
کفر نہین ہی ولکن علامت ہی کفر کی **فصل** اور لیکن کرامیہ پس منسوبین ہین طرف
ابی عبد اللہ بن کرام کے اونہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان

هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ دُوْنَ الْقَلْبِ وَاَنَّ الْمُنَافِقِيْنَ
كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ فِي الْحَقِيْقَةِ وَمِنْ قَوْلِهِمْ اَنَّ الْاِسْتِطَاعَةَ
مُقَدَّمُ الْفِعْلِ مَعَ وُجُوْدِ كُلِّهَا مُقَارِنَةٌ لَهُ بِخِلَافِ
مَا قَالَ اَهْلُ السُّنَّةِ مِنْ اَنَّهَا مَعَ الْفِعْلِ وَلَا يَجُوْزُ
اَنْ تَتَقَدَّمَهُ مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ الْحُسَيْنِ
الصَّالِحِيِّ وَابْنِ الرَّاوَنْدِيِّ وَبِشْرِ بْنِ شَبِيْبٍ وَالْحُسَيْنِ
بْنِ مُحَمَّدٍ النَّجَّارِ وَاَكْثَرِ مَا يَكُوْنُ مَذْهَبًا لِلْمُعْتَزِلَةِ
وَنَوَاحِيْ خُرَاسَانَ **فَصْلٌ** وَنَذْكُرُ مَسْئَلَةَ الْمَعْرِفَةِ
وَالْقُدْرَةِ وَاِنَّمَا سُمُّوا الْمُعْتَزِلَةَ لِاِعْتِزَالِهِمُ الْحَقَّ وَ
قِيْلَ لِاِعْتِزَالِهِمْ اَقَاوِيْلَ الْمُسْلِمِيْنَ لِاَنَّ النَّاسَ كَانُوْا
مُخْتَلِفِيْنَ فِيْ مُرْتَكِبِ الْكَبِيْرَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُمْ
مُؤْمِنُوْنَ بِمَا مَعَهُمْ مِنَ الْاِيْمَانِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُمْ
كَافِرُوْنَ وَاَحْدَثَ وَاصِلُ بْنُ عَطَاءٍ قَوْلًا ثَالِثًا وَ
فَارَقَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاعْتَزَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ مَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كَافِرِيْنَ فَسُمُّوْا بِذٰلِكَ الْمُعْتَزِلَةَ وَقِيْلَ
اِنَّمَا سُمُّوْا بِذٰلِكَ لِاِعْتِزَالِهِمْ مَجْلِسَ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَمَرَّ الْحَسَنُ بِهِمْ وَقَالَ هٰؤُلَاءِ مُعْتَزِلَةٌ
فَلُقِّبُوْا بِذٰلِكَ وَهُمْ يَقْتَدُوْنَ بِعَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ وَاِنَّمَا
غَضِبَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ عَلٰى عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عُوْتِبَ فِيْ
ذٰلِكَ فَقَالَ اَتَاْتِيْنِيْ فِيْ مَرْجِ رَاهِطَةَ يَسْجُدُ لِيْ شَيْخٌ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فِي الْمَنَامِ وَظَنَنْتُ اَنَّ قُدْرَتَهُ تَبْلُغُ ذٰلِكَ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُدْرَتَهُ فِيْ مَنَامِ الْعِبَادِ فَرَتَّبَهُمْ فِيْمَا
بِاَنْفُسِهِمْ وَمَذْهَبُ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَالْقَدَرِيَّةِ
فِيْ نَفْيِ الصِّفَاتِ وَاحِدٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَذَاهِبِهِمْ
فِي الْاِعْتِقَادِ وَمِنْ كُتُبِهِمْ اَبُو الْهُذَيْلِ مُحَمَّدُ بْنُ
ابْنُ حَرْبٍ الْخَيَّاطُ وَالْكَعْبِيُّ وَاَبُوْ هَاشِمٍ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ
الْبَصْرِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ اَحْمَدَ الْهَمَذَانِيُّ وَاَكْثَرُ
مَا يَكُوْنُ مَذْهَبُهُمْ بِالْعَسْكَرِ وَالْاَهْوَازِ وَجُرْجَانَ وَهُمْ
سِتُّ فِرَقٍ وَاصِلِيَّةٌ وَالنَّظَّامِيَّةُ وَالْمَعْمَرِيَّةُ وَالْجُبَّائِيَّةُ

یہی اقرار کرنا ہے ساتھ زبان کے نہ تصدیق ساتھ دل کے اور یہ کہ تحقیق منافق
تھے مومن حقیقت میں اور کہ یہ کہنے کے قول سے یہ ہے کہ تحقیق توانائی اور قدرت
پہلے ہوتی ہر فعل سے باوجود اسکے متقارن ہونے کے واسطے فعل کے برخلاف اسکے جو
کہا ہے اہل سنت نے کہ وہ تحقیق قدرت ساتھ فعل کے مقارن ہے اور نہیں
یہ کہ قدرت فعل سے متقدم ہو بغیر شرط کے اور تقدیم کرنا واصل کا بن عطا کے یہ قول
ابی الحسین صالحی اور ابن راوندی اور محمد بن شبیب اور حسین بن محمد نجار اور
اکثر مذہب معتزلہ کا مذہب مشرق اور خراسان کے کناروں میں **فصل**
معتزلہ اور قدریہ کی باتیں بیان کرتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں معتزلہ
مگر واسطے کنارہ پکڑنے حق سے اور کہا گیا ہے کہ واسطے ایک کنارہ پکڑنے
کے مسلمانوں کی باتوں سے اسواسطے کہ تحقیق لوگ مختلف تھے اس شخص میں جو گناہ
کبیرہ کو کرے پس بعض نے کہا ہے وہ مومن ہیں ساتھ اس چیز کے جو
انکے ہے ایمان سے اور بعضوں نے کہا ہے وہ کافر ہیں پس پیدا کیا ہے
واصل بن عطا نے قول تیسرا اور جدا ہوا ہے مسلمانوں سے اور کہا
پکڑا ہے اسنے موسنوں سے پس کہا ہے اسنے کہ نہیں ہیں وہ مومن
اور نہ کافر پس نام رکھے گئے ہیں بسبب اسکے معتزلہ اور کہا گیا ہی نہیں
نام رکھے گئے ساتھ اسکے مگر واسطے انکے کنارہ پکڑنے کے حسن بصری رحمۃ
اللہ کو مجلس سے پس گذرے حسن بصری انپر اور کہا یہ لوگ معتزلہ ہیں
پس نام رکھے گئے ساتھ اسکے اور وہ عمرو بن عبید کی اقتدا کرتے ہیں
اور جب غصہ ہوئے حسن بصری عمرو بن عبید پر تو سزا دی گئی حسن بصری کو
اس غصہ کرنے میں پس کہا حسن بصری نے کیا تم مجھ کو خبر دیتے ہو ایسے شخص کے
بارہ میں جو دیکھا ہے میں نے اسکو سجدہ کرتے ہوئے کو سوا خدا کے خواب میں اور نہ
سمجھے گئے ہیں قدریہ واسطے انکے اسکے کہ نسبت کریں خدا غالب و بزرگ کی قضا اور قدر کو
گناہوں میں اور واسطے اونکے ثابت کریں ان گناہوں کو بذات خود اور یہ سبب
معتزلہ اور جہمیہ اور قدریہ کا صفات خدا کے انکار میں ایک ہے درحقیقت
ہم نے ذکر کیا ہے انکے بعض مذہبوں کو اعتقاد میں اور تصنیف کرتے ہیں
کتابوں کو یہ لوگ ہیں ابو ہذیل اور جعفر بن حرب ورزی اور کعبی اور
ابو ہاشم اور ابو عبد اللہ بصری اور عبد الجبار بن احمد ہمدانی اور اکثر
انکا مذہب ان جگہوں میں سے عسکر اور اہواز اور جرجان اور وہ
ہیں انکے یہ نام ہیں ہذیلیہ اور نظامیہ اور معمریہ اور جبائیہ

وَالْكَعْبِيَّةُ وَالْبَهْشَمِيَّةُ وَالَّذِي اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ فِرَقُ
الْمُعْتَزِلَةِ نَفْيُ الصِّفَاتِ بِأَجْمَعِهَا فَفَتْ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ
عَزَّ وَجَلَّ عِلْمٌ وَقُدْرَةٌ وَحَيٰوةٌ وَسَمْعٌ وَبَصَرٌ وَكَذٰلِكَ نَفَتِ
الصِّفَاتِ الْمُثْبَتَةَ بِالسَّمْعِ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ وَالنُّزُوْلِ وَ
غَيْرِ ذٰلِكَ وَاجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنَّ كَلَامَ اللّٰهِ مُحْدَثٌ وَّاَرَادَتْ
مُحْدَثَةٌ وَّاَنَّهُ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَلَقَهُ فِيْ غَيْرِهٖ وَيُرِيْدُ بِاِرَادَةٍ
مُحْدَثَةٍ لَا فِيْ مَحَلٍّ وَّاَنَّهُ تَعَالٰى يُرِيْدُ خِلَافَ مَعْلُوْمِهٖ
وَيُرِيْدُ مِنْ عِبَادِهٖ مَا لَا يَكُوْنُ وَيَكُوْنُ مَا لَا يُرِيْدُ وَاَنَّهُ
تَعَالٰى لَا يَقْدِرُ عَلٰى مَقْدُوْرَاتِ غَيْرِهٖ بَلْ يَسْتَحِيْلُ ذٰلِكَ
وَاَنَّهُ لَمْ يَخْلُقْ اَفْعَالَ عِبَادِهٖ بَلْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ لَهَا
دُوْنَ رَبِّهِمْ وَاَنَّ كَثِيْرًا مِّمَّا يَغْذُوْ اَهُ الْاِنْسَانُ لَمْ يَرْزُقْهُ
اللّٰهُ اِذَا كَانَ حَرَامًا وَاِنَّمَا الَّذِيْ يَرْزُقُ اللّٰهُ الْحَلَالَ
دُوْنَ الْحَرَامِ وَاَنَّ الْاِنْسَانَ قَدْ يَقْتُلُ دُوْنَ اَجَلِهٖ وَ
الْقَاتِلُ يَقْطَعُ اَجَلَهُ قَبْلَ حِيْنِهٖ وَاَنَّ مَنْ اِرْتَكَبَ كَبِيْرَةً
مِّنَ الْمُوَحِّدِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ كُفْرًا فَاِنَّهُ يَخْرُجُ بِهَا مِنَ
اِيْمَانِهٖ وَيَخْلُدُ فِي النَّارِ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَيُبْطِلُ جَمِيْعُ
حَسَنَاتِهٖ وَاَبْطَلُوْا شَفَاعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ وَاَكْثَرُهُمْ نَفَوْا عَنِ اٰبَاءِ الْقَبَائِرِ وَالْمِيْزَانَ
وَرَاَوُا الْخُرُوْجَ عَلَى السُّلْطَانِ وَتَرْكَ طَاعَتِهٖ وَاَنْكَرُوْا
اِنْتِفَاعَ الْمَيِّتِ بِدُعَاءِ الْخَلْقِ وَالصَّدَقَةِ عَنْهُ وَوُصُوْلَ
ثَوَابِهَا اِلَيْهِ وَزَعَمَتْ اَيْضًا اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ لَمْ يُكَلِّمْ
اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمُحَمَّدًا صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَلَا جِبْرَائِيْلَ وَلَا مِيْكَائِيْلَ وَلَا
اِسْرَافِيْلَ وَلَا حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ مِثْلَ مَا
لَا يُكَلِّمُ اِبْلِيْسَ وَالْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى وَاَمَّا الَّذِيْ تَفَرَّقَ
بِهٖ كُلُّ فِرْقَةٍ مِّنْهَا اَمَّا الْهُذَيْلِيَّةُ فَقَدِ انْفَرَدَ شَيْخُهُمْ اَبُو الْهُذَيْلِ
بِاَنَّ لِلّٰهِ عِلْمًا وَّقُدْرَةً وَّسَمْعًا وَّبَصَرًا وَاَنَّ كَلَامَ اللّٰهِ
بَعْضُهٗ مَخْلُوْقٌ وَّبَعْضُهٗ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ وَّهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى
وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِخِلَافِ خَلْقِهٖ وَاِنَّ

کعبیہ اور بہشمیہ اور وہ احکام جنپر معتزلہ کے فرقون نے اتفاق کیا ہے
یہ ہین خدا کی سب صفتون کا انکار کرنا پس انہون نے انکار کیا ہی اسبات کا
کہ ہووے واسطے خدا تعالیٰ اور بزرگ کے علم اور قدرت اور حیات اور سمع اور
بصر اور اسیطرح انکار کرنا صفات کا جو ثابت کیگئی ہین ساتھ شرع کی خدا تعالیٰ کا عرش
پر ہونا اور پہلی رات مین اترنا اور غیر اسکا اور انہون نے اسپر بھی اتفاق کیا ہے
کہ تحقیق کلام خدا کی حادث ہی اور یہ کہ تحقیق اسنے تکلم کیا ہے ساتھ کلام کے جو پیدا کیا
ہے اسکو اپنے غیر مین اور ارادہ کرتا ہے ساتھ ارادے حادث کے جو نہین ہی محل مین
اور یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ اپنے معلوم کا خلاف کرتا ہے اور اپنے بندون سے وہ چیز
چاہتا ہے جو نہوگی اور ہوتی ہے وہ چیز جو نہین چاہتا اور یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ
اوسکے غیر کے مقدورات پر قادر نہین ہی اور یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے نہین پیدا کیا اپنے بندون
کے افعال بلکہ وہ خود انکو پیدا کرنے والے ہین سوا اوسکے اور یہ کہ تحقیق
بہت سی چیز جو کہ کھاتا ہے اسکو آدمی نہین روزی دی اسکو خدا نے وہ چیز جبکہ
حرام ہووے وہ حرام اور نہین ہے وہ چیز جو روزی دیتا ہے اسکو خدا مگر حلال نہ حرام
اور یہ کہ تحقیق آدمی مارا جاتا ہے سوا اجل اپنی کے اور مارڈالنے والا قطع کر دیتا ہی مقتول
کی اجل کو اوسکے مرنے کے وقت سے پہلے اور یہ کہ جو شخص کرے گناہ کو موحدین سے اگرچہ وہ
کافر نہین ہوتا پس تحقیق وہ نکلتا ہے بسبب اوس کبیرے گناہ کے ایمان سے اور ہمیشہ دوزخ
مین ہمیشہ اور باطل ہو جاتی ہین اسکی سب بھلائیان اور باطل کیا ہی اونہون نے
پیغمبر خدا کی شفاعت کو واسطے کبیرے گناہ والون کے اور انکے اترنے انکار کیا ہی عذاب
قبر اور اعمال کے تولنے کا اور درست رکھتے ہین نکلنے کو بادشاہ پر اور اوسکی فرمانبرداری
چھوڑ دینے کو اور انکار کیا ہی انہون نے نفع پہنچنے مردے کو زندے کی دعا سے اور صدقہ سے
صدقہ کرنے سے اور انکار کیا ہے ثواب اوسکو پہونچنے کا اور انہون نے یہ بھی زعم کیا ہے
کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے نہین کلام کیا آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد سے
خدا کی رحمتین ان سب پر ہون اور نہ جبرائیل اور نہ میکائیل اور نہ اسرافیل اور نہ عرش
کے اوٹھانیوالون سے اور نہین نظر کرتا طرف انکی ماننده کلام کرنیکی شیطان اور
یہود اور نصاریٰ سے اور لیکن وہ چیز جو جدا ہی ساتھ اسکے ہر فرقہ اون سے
لیکن ہر ایک پس تحقیق جدا ہوا ہے پیرانکا ابو ہذیل ساتھ اسکے کہ تحقیق واسطے
خدا کے علم اور قدرت اور سمع اور بصر ہے اور تحقیق کلام خدا کی بعض اسکا مخلوق
اور بعض اسکا غیر مخلوق ہے اور وہ قول خدا تعالیٰ کا جو لفظ کن
ہے یعنی ہوا اور کہا ہے اوس نے کہ تحقیق خدا تعالیٰ مخالف نہین ہے مخلوق اپنی کے

مَقْدُوْرَ اللّٰهِ مُتَنَاهٍ فَيَبْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ لَا حَرَكَةَ لَهُمْ
وَاللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَقْدِرُ عَلٰى تَحْرِيْكِهِمْ وَلَا هُمْ يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى ذٰلِكَ وَجَوَّزَ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَيِّتُ وَالْمَعْدُوْمُ وَالْعَاجِزُ
يَفْعَلُ الْاَفْعَالَ وَاَبٰى اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَمْ يَزَلْ
سَمِيْعًا وَاَمَّا النَّظَّامِيَّةُ كَانَ شَيْخُهُمُ النَّظَّامُ يَقُوْلُ
اِنَّ الْجَمَادَاتِ تَفْعَلُ بِاِيْجَابِ الْخِلْقَةِ وَكَانَ يَنْفِي
الْاَعْرَاضَ اِلَّا الْحَرَكَةَ الْاِعْتِمَادِيَّةَ وَيَقُوْلُ اِنَّ
الْاِنْسَانَ هُوَ الرُّوْحُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا رَاٰى طَرْفَهُ يَعْنِيْ جِسْمَهُ وَخَرَقَ الْاِجْمَاعَ
فَقَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَامِدًا ذَاكِرًا فَلَا اِعَادَةَ عَلَيْهِ
وَكَانَ يَنْفِي اِجْمَاعَ الْاُمَّةِ وَيُجَوِّزُ اِجْتِمَاعَهَا عَلٰى بَاطِلٍ
وَيَقُوْلُ اِنَّ الْاِيْمَانَ مِثْلُ الْكُفْرِ وَالطَّاعَةَ كَالْمَعْصِيَةِ
وَفِعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفِعْلِ اِبْلِيْسَ اللَّعِيْنِ
وَاِنَّ سِيْرَةَ عُمَرَ وَعَلِيٍّ كَسِيْرَةِ الْحَجَّاجِ وَاِنَّمَا الْتَزَمَ
ذٰلِكَ وَرَكِبَهُ لِاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الْحَيَوَانُ كُلُّهُ جِنْسٌ
وَاحِدٌ وَزَعَمَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِيْ نَظْمِهِ وَاَنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى لَيْسَ بِقَادِرٍ عَلٰى تَحْرِيْقِ الطِّفْلِ وَلَوْ كَانَ عَلٰى
شَفِيْرِ جَهَنَّمَ وَلَا عَلٰى طَرْحِهِ فِيْهَا وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ قَالَ
بِالْكُفْرِ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجِسْمَ يَتَجَزَّاُ
اِلٰى مَا لَا غَايَةَ لَهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبَ
وَالْخَنَافِسَ فِي الْجَنَّةِ وَكَذٰلِكَ الْكِلَابُ وَالْخَنَازِيْرُ
فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الْمُعَمَّرِيَّةُ فَكَانَ شَيْخُهُمُ الْمُعَمَّرُ يَقُوْلُ
بِقَوْلِ اَهْلِ الطَّبَائِعِ وَيُجَاوِزُ وَيَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
لَمْ يَخْلُقْ لَوْنًا وَلَا طَعْمًا وَلَا رَائِحَةً وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً
وَاِنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ فِعْلُ الْجِسْمِ بِطَبْعِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ
الْقُرْاٰنَ فِعْلُ الْاَجْسَامِ وَلَيْسَ هُوَ بِفِعْلِ اللّٰهِ وَ
اَنْكَرَ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدِيْمًا بَنَّا لَهُ وَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَمَّا الْجُبَّائِيَّةُ فَكَانَ شَيْخُهُمُ
الْجُبَّائِيُّ خَرَقَ الْاِجْمَاعَ وَشَذَّ عَنْ فِرَقِ الْاُمَّةِ مِنْهَا اَنَّهُ

مقدور خدا کا نہایت رکھتا ہے پس باقی رہینگے بہشت والے جو نہ حرکت ہوگی واسطے
اسکے اور خدا تعالی نہین قدرت رکھتا اسکے ہلانے پر اور نہ قدرت رکھتے ہین اسپر اور
درست رکھا ہے اس نے یہ کہ ہووے مردہ اور معدوم اور عاجز کرے کام اور انکار کیا
ہے اسنے اسبات کا کہ ہووے خدا تعالی ہمیشہ سننے والا اور لیکن فرقہ نظامیہ پیر
انکا نظام یہ کہتا تہا کہ تحقیق جمادات کرتے ہین ساتھ واجب کرنے پیدائش
کے اور انکار کرتا تہا اعراض کا مگر حرکت اعتمادی اور کہتا تہا کہ تحقیق
آدمی وہ روح ہے اور تحقیق کسی نے نہین دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اور نہین دیکہا اسنے مگر اسکے ظرف یعنی آپکے جسم کو اور
اسنے خرق کیا ہے اجماع امت کا پس کہا ہے اوس نے کہ جو شخص چہوڑدیوے
نماز کو جانکر یاد رکھکر پس اسپر نماز کا گزارنا نہین ہے اور نفی کرتا تہا اجماع
امت کی اور درست ہے اتفاق کرنا امت کا باطل پر اور یہ کہتا تہا کہ تحقیق
ایمان مانند کفر کے ہے اور طاعت مانند معصیت کے ہے اور پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل مانند فعل شیطان لعنت کیے گئے کے ہے
اور تحقیق خصلت عمر اور علی کی مانند خصلت حجاج کے ہے اور نہین لازم
پکڑا ہے اوسنے اسکو اور جوڑا اسکو مگر اسواسطے کہ تحقیق وہ کہتا تہا کہ حیوان
ساری ایک جنس ہین اور یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق قرآن نہین عاجز کرنیوالا خلقت
کو اسکے مانند لانے سے اپنی نظم مین اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی قادر نہین ہے لڑکے کے
جلانے پر اگرچہ ہووے دوزخ کے کنارے پر اور نہ اسکے ڈالنے پر اسمین اور یہ پہلا انکا
ہے جو قائل ہوئے ہین ساتھ کفر کے اہل قبلہ سے اور کہتا تہا کہ تحقیق جسم قسمت
قبول کرتا ہے غیر نہایت تک اور کہتا تہا کہ تحقیق سانپ اور بچہو اور خنافس
بہشت مین ہین اسیطرح کتے اور خنزیر بہشت مین ہین اور لیکن بمعمریہ
پس انکا پیر معمر کہتا تہا ساتھ قول اہل طبائع کے اور اس سے تجاوز
کرتا تہا اور زعم کرتا تہا کہ تحقیق خدا تعالے نے نہین پیدا کیا رنگ
کو اور نہ لذت کو اور نہ بو کو اور نہ موت کو اور نہ حیاتی کو اور
یہ کہ تحقیق یہ سب فعل جسم کا بسبب اسکی طبیعت کے ہے اور یہ کہتا تہا
کہ تحقیق قرآن فعل اجسام کا ہے اور نہین ہے یہ فعل خدا کا اور
انکار کیا ہے اوسنے اسبات کا کہ ہووے خدا تعالے قدیم بلکہ تحقیق ہووے
اسکو اور دور رکہے اسکو خدا اس امت سے اور لیکن جبائیہ پس پیر انکا
جبائی خرق اجماع کا کرتا تہا اور جدا ہوا ہے اس سے کئی چیزون مین بعض انسے ہے کہ تحقیق

كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْعِبَادَ خَالِقُونَ لِأَفْعَالِهِمْ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَى هٰذِهِ
أَحَدٌ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَجْعَلِ الْجَبَلَ الْجَبَلَ
بِخَلْقِهِ الْجَبَلَ فِيهِنَّ وَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى مُطِيعٌ لِعِبَادِهِ
إِذَا فَعَلَ مَا أَرَادُوهُ وَقَالَ مَنْ حَلَفَ أَنْ يُعْطِيَ غَرِيمَهُ
حَقَّهُ غَدًا وَاسْتَثْنَى فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَنْفَعْهُ
الِاسْتِثْنَاءُ فَإِذَا لَمْ يُعْطِ حَنِثَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مَنْ سَرَقَ
خَمْسَةَ دَرَاهِمَ كَانَ فَاسِقًا وَإِنْ نَقَصَتْ مِنْهُ حَبَّةٌ لَمْ يَفْسُقْ
وَأَمَّا الْبَهْشَمِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ الْجُبَّائِيِّ وَ
كَانَ أَبُوهَاشِمٍ يُجَوِّزُ أَنْ يَكُونَ الْمُكَلَّفُ قَادِرًا وَهُوَ
لَا يَكُونُ فَاعِلًا وَلَا تَارِكًا فَيُعَاقِبُهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى فِعْلِهِ وَ
كَانَ يَقُولُ مَنْ تَابَ مِنْ سَائِرِ الذُّنُوبِ إِلَّا ذَنْبًا وَاحِدًا
لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهُ فِيمَا تَابَ مِنْهُ وَأَمَّا الْكَعْبِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ
إِلَى أَبِي الْقَاسِمِ الْكَعْبِيِّ وَكَانَ بَغْدَادِيًّا فَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ
سَمِيعًا بَصِيرًا وَأَنْ يَكُونَ مُرِيدًا بِالْحَقِيقَةِ وَأَنَّ إِرَادَةَ
اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ فِعْلِ عِبَادِهِ هُوَ الْأَمْرُ بِهِ وَإِرَادَتُهُ مِنْ فِعْلِ
نَفْسِهِ هُوَ عِلْمُهُ وَعَدَمُ الْإِكْرَاهِ وَزَعَمَ أَنَّ الْعَالَمَ كُلَّهُ
مَلَكٌ وَأَنَّ الْمُتَحَرِّكَ إِنَّمَا هُوَ الصَّفْحَةُ الْأُولَى مِنَ الْأَجْسَامِ
وَأَنَّ الْإِنْسَانَ لَوْ تَدَهَّنَ بِدُهْنٍ وَمَشَى لَمْ يَكُنْ هُوَ الْمُتَحَرِّكَ
لٰكِنَّ الدُّهْنَ مُتَحَرِّكٌ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ الْقُرْآنَ مُحْدَثٌ
وَلَا يَقُولُ مَخْلُوقٌ **فَصْلٌ** وَأَمَّا ذِكْرُ مَقَالَةِ الْمُشَبِّهَةِ
وَهُمْ ثَلَاثَةُ فِرَقٍ الْهِشَامِيَّةُ وَالْمُقَاتِلِيَّةُ وَالْوَاسِمِيَّةُ
وَالَّذِي اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ الْفِرَقُ الثَّلَاثُ أَنَّ اللّٰهَ جِسْمٌ
وَأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُعْقَلَ الْمَوْجُودُ إِلَّا جِسْمًا وَالَّذِي
غَلَبَ عَلَيْهِمُ التَّشْبِيهُ فِرَقُ الرَّوَافِضِ وَالْكَرَّامِيَّةِ
الَّذِي أَلَّفَ كُتُبَهُمْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَلَهُ كِتَابٌ فِي إِثْبَاتِ
الْجِسْمِ وَأَمَّا الْهِشَامِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ
فَزَعَمَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى جِسْمٌ طَوِيلٌ عَرِيضٌ عَمِيقٌ نُورٌ
سَاطِعٌ لَهُ قَدْرٌ مِنَ الْأَقْدَارِ كَالسَّبِيكَةِ الصَّافِيَةِ يَتَحَرَّكُ
وَيَسْكُنُ وَيَقُومُ وَيَقْعُدُ وَحُكِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَحْمُ الْإِلٰهِ

وذكر فرقه الرافضة
وتعلقهم فيه
وخروجهم من الحق وتفرقهم من الاثنين
وخلوهم الباطن
عما سواه
وذكر اقوى علمائهم وبقيتهم
وشرح صدره
وتوفر قلبه
وادراكه وتبحره

وهو كہتا تھا کہ تحقیق خدا پیدا کرنیوالا ہے بندوں اور اسطے اپنے فعلوں کے
نہیں پہنچا ہے اسکو ساتھ اسکے کوئی بھی اور کہتا تھا کہ تحقیق خدا نے جبل والا کیا ہے
جہان کی مخلوقات کو ساتھ اسکے پیدا کرنیکو سل نوا نہیں اور کہتا تھا کہ تحقیق خدا
اپنے بندوں کا فرمانبردار ہے جب کرے اوس چیز کو جو چاہتے ہیں اسکو بندے اور کہتا ہے
اسنے جو شخص کہ قسم کھاوے کہ دیوے پنے قرضدار کو حق اسکا کل اور نہیں استثنا
کرے ساتھ قول اپنے کے جو انشاء اللہ ہے نہیں نفع دیتا اوسکو استثناء
اوسکا پس جب نہ دیوے کل حق اوسکا تو حانث ہو جاویگا اور کہتا تھا کہ جو شخص پانچ
درم چورا وے فاسق ہو جاتا ہے اور اگر ہو وے اوسے ایک دانہ پھر تو نہیں فاسق
ہوتا اور لیکن فرقہ بہشمیہ پس منسوب ہے طرف ابی ہاشم بن جبائی کے اور ابو ہاشم
جایز رکھتا تھا کہ ہو وے مکلف قادر اور وہ مکلف نہیں ہوتا فاعل اور نہ
تارک پس عذاب کرتا ہے اسکو خدا انکے فعل پر اور کہتا تھا کہ جو شخص سب گناہوں سے توبہ
کرے سوا ایک گناہ کے تو نہیں درست ہوتی توبہ اسکی اون گناہوں میں جو توبہ
کر چکا ہے انسے اور لیکن اوسمیہ پس منسوب ہے طرف ابی قاسم کعبی کے اور تھا بغداد
کے معتزلہ کہ مذہب پر پس انکار کیا اوسنے اسکا کہ ہووے خدا سننے والا
دیکھنے والا اور یہ کہ ہووے صفت ارادہ کی یکھنے والا حقیقت میں اور یہ کہ
تحقیق ارادہ خدا تعالے کا اپنے بندوں کے فعل سے یہی علم کرنا ہے ساتھ اسکے
اور ارادہ اسکا اپنے فعل سے وہ اسکا جاننا ہے اور نہ مجبور ہونا اور کہتا تھا
کیا ہے کہ جہان سارا پرہ اور یہ کہ تحقیق متحرک نہیں ہے اجسام سے مگر صفحہ پہلا اور
یہ کہ تحقیق آدمی اگر ملے کسی تیل کو اور چلے تو نہیں ہوتا وہ حرکت کرنیوالا اپر تیل
حرکت کرتا ہے اور کہتا تھا کہ تحقیق قرآن نیا پیدا ہوا ہے اور نہیں کہتا تھا کہ
مخلوق ہے **فصل** شبہ کی باتیں بیان کرتے ہیں اور یہ تین
فرقہ ہیں ہاشمیہ اور مقاتلیہ اور واسمیہ اور وہ چیز جسپر تینوں فرقوں نے اتفاق
کیا ہے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالے جسم ہے اور یہ کہ تحقیق نہیں درست اور اک
کیا جاوے موجود مگر جسم یعنی جسم کے سوا کوئی چیز موجود نہیں ہے اور وہ لوگ جسپر
تشبیہ غالب آئی ہے فرقے رافضیوں اور کرامیہ کے ہیں اور جس نے انکی کتابیں
تصنیف کی ہیں وہ ہشام بن حکم ہے اور واسطے اسکے کتاب ہے خدا کے جسم ثابت
کرنیں اور لیکن ہشامیہ پس منسوب ہے طرف ہشام بن حکم کی پس اسنے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق
خدا جسم ہے لمبا چوڑا موٹا روشن ہے چمکنے والی واسطے اوسکی اندازہ ہے اندازوں سے
مانند ٹکڑے صاف چاندی کی حرکت کرتا ہے اور آرام کرتا ہے اور بیٹھتا ہے اور اٹھتا ہے اور

اَنْ يَكُوْنَ سَبْعَةَ اَشْبَارٍ وَقِيْلَ لَهٗ رَبُّكَ اَعْظَمُ اَمْ اَحَدٌ
فَقَالَ رَبِّيْ اَعْظَمُ وَاَمَّا الْمُقَاتِلِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى مُقَاتِلِ
بْنِ سُلَيْمَانَ حُكِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جِسْمٌ وَاِنَّهٗ
جُثَّةٌ عَلٰى صُوْرَةِ الْاِنْسَانِ لَحْمٌ وَدَمٌ وَلَهٗ جَوَارِحُ وَاَعْضَاءٌ
مِنَ الرَّاْسِ وَلِسَانٍ وَعُنُقٍ وَاِنَّهٗ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ لَا يُشْبِهُ
الْاَشْيَاءَ وَلَا تُشْبِهُهٗ. **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ مَقَالَةِ
الْجَهْمِيَّةِ تَفَرَّدَ جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ بِاَنَّ الْاِنْسَانَ اِنَّمَا يُنْسَبُ
اِلَيْهِ مَا يَظْهَرُ مِنْهُ عَلَى الْمَجَازِ لَا عَلَى الْحَقِيْقَةِ كَمَا يُقَالُ
طَالَتِ النَّخْلَةُ وَاَدْرَكَتِ الثَّمَرَةُ وَكَانَ يَاْبٰى اَنْ يَقُوْلَ
اِنَّ اللّٰهَ شَيْءٌ وَيَقُوْلُ بِحُدُوْثِ عِلْمِ اللّٰهِ وَيَمْتَنِعُ اَنْ يَقُوْلَ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَالِمًا بِالْاَشْيَاءِ قَبْلَ كَوْنِهَا وَيَقُوْلُ اِنَّ
الْجَنَّةَ وَالنَّارَ تَفْنِيَانِ وَيَنْفِي الصِّفَاتِ كَانَ مَذْهَبُ جَهْمٍ
بِتِرْمِذَ وَهُوَ بَلَدٌ وَقِيْلَ بِمَرْوٍ وَلَهٗ تَالِيْفٌ فِيْ نَفْيِ الصِّفَاتِ
قَتَلَهٗ مُسْلِمُ بْنُ اَحْوَزَ الْمَرْوَانِيُّ وَاَمَّا الضِّرَارِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ
اِلٰى ضِرَارِ بْنِ عَمْرٍو كَانَ يَقُوْلُ ضِرَارٌ اِنَّ الْاَجْسَامَ
اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ وَجَوَّزَ اَنْ تَنْقَلِبَ الْاَعْرَاضُ اَجْسَامًا
وَاِنَّ الْاِسْتِطَاعَةَ بَعْضُ الْمُسْتَطَاعِ وَهِيَ قَبْلَ الْفِعْلِ وَ
اَنْكَرَ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَمَّا النَّجَّارِيَّةُ
فَهِيَ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّجَّارِ كَانَ يُثْبِتُ فِعْلَ
الْفَاعِلِيْنَ بِالْحَقِيْقَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِلْعَبْدِ وَكَانَ يَقُوْلُ
بِنَفْيِ الصِّفَاتِ وَقَالَ بِقَوْلِ الْمُعْتَزِلَةِ فِيْ نَفْيِ الصِّفَاتِ
اِلَّا فِي الْاِرَادَةِ فَاِنَّهٗ اَثْبَتَ اَنَّ الْقَدِيْرَ يُرِيْدُ لِنَفْسِهٖ
وَكَانَ يَقُوْلُ بِخَلْقِ الْقُرْاٰنِ وَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ مُرِيْدٌ عَلٰى
مَعْنٰى اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَقْهُوْرٍ وَلَا مَغْلُوْبٍ وَاِنَّ اللّٰهَ مُتَكَلِّمٌ
بِمَعْنٰى اَنَّهٗ لَيْسَ بِعَاجِزٍ عَنِ الْكَلَامِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَزَلْ جَوَادًا
بِمَعْنٰى نَفْيِ الْبُخْلِ عَنْهُ وَمَذْهَبُهٗ مُوَافِقٌ لِمَذْهَبِ ابْنِ
عَوْنٍ وَاَبِيْ يُوْسُفَ الرَّازِيِّ وَاَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ مَذْهَبُهٗ
بِقَاشَانَ وَاَمَّا الْكِلَابِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ كِلَابٍ وَكَانَ يَقُوْلُ صِفَاتُ اللّٰهِ لَيْسَتْ بِقَدِيْمَةٍ

یہ ہے کہ ہووے سات بالشت اور کہا گیا واسطے اُسکے کہ تیرا پروردگار بڑا ہے
اور لیکن مقاتلیہ پس منسوب ہے طرف مقاتل بن سلیمان کے اوسے حکایت کیگئی ہے کہ
تحقیق اوس نے کہا کہ تحقیق خدا تعالیٰ جسم ہے اور تحقیق وہ بدن ہے آدمی کی
صورت پر گوشت اور خون اور واسطے اُسکے جوڑ ہین اور اعضا سر
اور زبان اور گردن سے اور یہ کہ تحقیق وہ ان سب اعضا مین نہین مشابہت
رکھتا دوسری چیزون سے اور نہ وہ مشابہت رکھتے ہین اس سے **فصل** جہمیہ کی
باتین بیان کرنے مین جدا ہوا ہے جہم بن صفوان ساتھ اسکے تحقیق آدمی نہین نسبت
کیجاتی طرف اوسکے مگر وہ چیز کہ ظاہر ہووے اوسے بطریق مجاز کہ نہ بسبیل حقیقت
کے جیسا کہ کہا جاتا ہے لمبی ہوئی کھجور اور پک گیا میوہ اور انکار کرتا تھا اس سے
کہ کہے تحقیق خدا چیز ہے ساتھ اسکے تحقیق حادث ہونے خدا کے علم کے اور منع کرتا تھا
اسطرح کہنے سے کہ تحقیق خدا جاننے والا ہے چیزون کا پہلے اوسکے ہونیکے اور کہتا تھا
کہ تحقیق بہشت اور دوزخ فنا ہو جائینگے اور خدا کی صفتون کا انکار
کرتا تھا اور تھا مذہب جہم کا ترمذ مین اور وہ ایک شہر ہے اور کہا گیا
ہے کہ مرو مین اور واسطے اوسکے تصنیف ہے صفات کے انکار کرنے مین قتل کیا
ہے اوسکو مسلم بن احوز مروانی نے اور لیکن ضراریہ پس منسوب ہے طرف
ضرار بن عمرو کے اور ضرار کہا کرتا تھا کہ تحقیق اجسام اعراض ہین جمع ہوئے ہوئے اور
اسنے دوست رکھا ہے بدل جانا اعراض کا جسم اور یہ کہ تحقیق قدرت بعض قادر
کا ہے اور یہ قدرت پہلے فعل کی ہے اور انکار کیا ہے اسنے قراءت عبداللہ بن مسعود
اور ابی بن کعب کا اور ایہ نجاریہ پس یہ منسوب ہین طرف حسین بن محمد نجار کی
یہ ثابت کرتا ہے فعل فاعلون کا حقیقۃً واسطے خدا تعالیٰ کے اور واسطے بندے کے
اور کہتا تھا ساتھ انکار کرنے صفات کے اور کہا ہے اسنے ساتھ قول معتزلہ کے
صفات کے انکار مین مگر ارادے مین پس تحقیق اوسنے یہ ثابت کیا ہے کہ تحقیق قدیم ارادہ
کرنیوالا ہے واسطے نفس اپنے کے اور کہتا تھا ساتھ مخلوق ہونے قرآن کے اور کہتا تھا
تحقیق خدا تعالیٰ ارادہ کرنیوالا ہے ان معنی پر کہ تحقیق وہ نہین جبر کیا گیا اور نہ غلبہ کیا
گیا اور یہ کہ تحقیق خدا کلام کرنیوالا ہے ساتھ ان معنی کے کہ تحقیق وہ نہین ہے عاجز کلام سے
اور یہ کہ تحقیق وہ ہمیشہ رہا ہے بخشش کرنیوالا ہے ساتھ نفی کرنے بخل کے اس سے اور اسکا مذہب
موافق ہے واسطے مذہب ابن عون اور ابو یوسف رازی کے اور اکثر مذہب اسکا قاشان
مین ہے اور لیکن کلابیہ پس منسوب ہے طرف ابی عبداللہ بن کلاب
کی۔ اور کہتا تھا کہ خدا کی صفات نہین ہین قدیم اور

لَا مُحْدَثَةٍ وَكَانَ يَقُوْلُ لَا اَقُوْلُ صِفَاتُهُ هِيَ هُوَ وَ
لَا هِيَ غَيْرُهُ وَاَنَّ مَعْنَى الْاِسْتِوَاءِ نَفْيُ الْاِعْوِجَاجِ فِي
قَوْلِهِ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَزَلْ عَلٰى
مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ لَا مَكَانَ وَنَفٰى اَنْ يَكُوْنَ
لِلْقُرْاٰنِ حُرُوْفًا **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ مَقَالَةِ السَّالِمِيَّةِ وَ
هِيَ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى ابْنِ سَالِمٍ مِنْ قَوْلِهِمْ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ يُرٰى
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ مُحَمَّدِيٍّ وَاَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ
يَتَجَلّٰى لِسَائِرِ الْخَلْقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالْحَيَوَانِ اَجْمَعَ لِكُلِّ وَاحِدٍ فِيْ مَعْنَاهُ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ
تَكْذِيْبُهُمْ وَهُوَ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ وَمِنْ قَوْلِهِمْ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى سِرًّا وَاَظْهَرَهٗ
لِبُطْلَانِ التَّدْبِيْرِ وَلِلْاَنْبِيَاءِ سِرًّا وَاَظْهَرَهٗ لِبُطْلَانِ النُّبُوَّةِ
وَلِلْعُلَمَاءِ سِرًّا وَاَظْهَرَهٗ لِبُطْلَانِ الْعِلْمِ وَهٰذَا فَاسِدٌ لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى حَكِيْمٌ وَتَدْبِيْرُهٗ مُحْكَمٌ لَا يَتَطَرَّقُ نَحْوَهُ الْبُطْلَانُ
وَالْفَسَادُ وَمَا ذَكَرُوْهُ يُؤَدِّيْ اِلٰى اِبْطَالِ حِكْمَتِهٖ تَعَالٰى
وَهٰذَا كُفْرٌ وَمِنْ قَوْلِهِمْ اِنَّ الْكُفَّارَ يَرَوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي الْاٰخِرَةِ
وَيُحَاسِبُهُمْ وَمِنْ قَوْلِهِمْ اِنَّ اِبْلِيْسَ سَجَدَ لِاٰدَمَ فِي الثَّانِيَةِ
وَفِي الْقُرْاٰنِ تَكْذِيْبُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اِبْلِيْسَ
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِلَّا اِبْلِيْسَ
لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَمِنْ قَوْلِهِمْ اِنَّ اِبْلِيْسَ مَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَفِي الْقُرْاٰنِ تَكْذِيْبُهُمْ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اُخْرُجْ
مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَمِنْ قَوْلِهِمْ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يَجِيْءُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَبْرَحُ مِنْ مَكَانِهٖ وَمِنْ
قَوْلِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا كَلَّمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَعْجَبَ
مُوْسٰى بِنَفْسِهٖ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ يَا مُوْسٰى اَتُعْجِبُكَ نَفْسُكَ
مُدَّ عَيْنَيْكَ فَمَدَّ مُوْسٰى عَيْنَيْهِ فَنَظَرَ وَاِذَا قُدَّامَهٗ مِلَّةُ
طُوْرٍ عَلٰى كُلِّ طُوْرٍ مُوْسٰى وَهٰذَا مُنْكَرٌ عِنْدَ اَهْلِ النَّقْلِ
وَاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ فَهُوَ حَدِيْثٌ بَاطِلٌ وَقَدْ اَوْعَدَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ

وفضله منه
ومنة وهدايته
قال الله تعالى
وجعلنا منهم
ائمة يهدون
بامرنا لما
صبروا وكانوا
بايتنا يوقنون
وقال والذين
جاهدوا فينا
لنهدينهم

نہ محدث کہے اور کہتا تہا کہ مین نہین کہتا کہ خدا کی صفتین اسکا عین ہین
اور نہ کہتا ہون کہ اسکا غیر ہین اور تحقیق معنے استوا کے ہین نفی کجی کی
خدا تعالیٰ کی قول مین خدا نے عرش پر قرار پکڑا اور یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ
ہمیشہ رہا ہے اوپر جو تھا اوسپر پہلے اس سے اور یہ کہ نہین ہے واسطے اسکے مکان
اور نفی کی ہے اسنے قرآن کیواسطے حروف ہونیکی **فصل** سالمیہ کی باتین بیان کرنیمین
اور یہ نسبت کیگئے ہین طرف ابن سالم کی قولون مین سے یہ ہے کہ تحقیق خدا دیکہا
جاویگا قیامت کے دن آدمی کیصورت پر امت محمد سے اور یہ کہ تحقیق خدا ظاہر ہوگا
واسطے تمام خلقت کے قیامت کے دن مین جنون اور آدمیون اور فرشتون اور
حیوانون سب سے ہر ایک کیواسطے اسکے معنے ہین اور خدا کی کتاب مین اسکو جہوٹا کرنا ہے
اور وہ قول نداہی غالب اور بزرگ کی نہین اوسکیطرح کوئی چیز اور وہ سننے والا ہے
دیکہنے والا اور انکے مقولون سے یہ ہے کہ تحقیق واسطے خدا کے ایک بھید ہے اگر ظاہر کرے
اسکو البتہ باطل ہو جاوے تدبیر جہانکی اور واسطے پیغمبرونکے ایک بھید ہے اگر ظاہر کرے اسکو البتہ
باطل ہو جاوے نبوت اور واسطے علماء کے ایک بھید ہے اگر ظاہر کرے اسکو البتہ باطل ہو جاوے علم
اور یہ بات فاسد ہے اسواسطے کہ تحقیق خدا تعالیٰ حکیم ہے اور تدبیر اوسکی محکم ہے نہین
راہ پاتا طرف اسکی بطلان اور فساد اور وہ چیز جو ذکر کیا ہے اسکو اور گروہ نے
پہونچاتی ہے طرف باطل کرنے خدا کی حکمت کو اور یہ کفر ہے اور انکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق
کافر دیکہینگے خدا تعالیٰ کو اور حساب کریگا اونسے اور انکے قول سے ہے کہ شیطان نے سجدہ
کیا ہے واسطے آدم کے دوسری دفعہ اور قرآن مجید مین انکی تکذیب ہے اور وہ قول خدا
تعالیٰ کا ہے مگر شیطان انکار کیا اوسنے اور تکبر اور ہوگیا کافرون سے اور قول خدا تعالیٰ کا مگر
شیطان نہوا سجدہ کرنیوالون سے اور انکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق شیطان نہین داخل ہوا بہشت
اور قرآن مین انکی تکذیب ہے اور قول خدا کا ہے نکل بہشت سے پس تحقیق تو راندہ گیا
ہے اور انکے قول سے ہے یہ کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ آتے تہے طرف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور نہین دور ہوتے تہے اپنی جگہ سے اور انکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالیٰ جب
کلام کی موسےٰ علیہ السلام سے تو پسند آیا موسیٰ علیہ السلام کو جی اپنا پس
وحی بہیجا خدا نے طرف انکی کہ اے موسےٰ کیا پسند آتا ہے تجہکو جی تیرا اپنی
کرا آنکہین اپنی پس دراز کیا موسےٰ نے اپنی آنکہونکو پس نظر کی تو ناگاہ اوسکے آگے تہا
طور ہر طور پر ایک موسیٰ ہے اور یہ قول باطل ہے نزدیک اہل نقل اور اصحاب
حدیث کے پس یہ حدیث باطل ہے اور تحقیق ڈرایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اوس شخص کو جو جہوٹ کہے آپ پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا جو شخص جہوٹ

قال الله تعالى
سبحانه وتعالى
وقال الله
تعالى

مَقْعَدَهُ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمِنْ قَوْلِهِمْ
إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُرِيْدُ مِنَ الْعِبَادِ الطَّاعَاتِ وَلَا يُرِيْدُ
مِنْهُمُ الْمَعَاصِيَ وَأَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرَادَ مِنْهُمْ كُلَّ مِنْهُمْ
وَهٰذَا بَاطِلٌ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ
فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَعْنِي كُفْرَهُ وَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ وَقَالَ
تَعَالٰى وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَمِنْ قَوْلِهِمْ إِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْفَظُ الْقُرْاٰنَ
قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَقَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي الْقُرْاٰنِ تَكْذِيْبُهُمْ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى مَا كُنْتَ
تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْإِيْمَانُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَمَا كُنْتَ
تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهُ بِيَمِيْنِكَ وَمِنْ
قَوْلِهِمْ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقْرَءُ عَلٰى لِسَانِ كُلِّ قَارِئٍ
وَأَنَّهُمْ إِذَا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ قَارِئٍ فَإِنَّمَا يَسْمَعُوْنَهُ
مِنَ اللّٰهِ وَهٰذَا الْقَوْلُ يُفْضِيْ إِلَى الْحُلُوْلِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ ذٰلِكَ وَيُؤَدِّيْ إِلَى أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلْحَنُ وَيَلْفِظُ
وَهٰذَا كُفْرٌ وَمِنْ قَوْلِهِمْ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْ كُلِّ مَكَانٍ
وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْعَرْشِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْأَمْكِنَةِ وَفِي
الْقُرْاٰنِ تَكْذِيْبُهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمٰنُ عَلَى
الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَلَا يُقَالُ عَلَى الْأَرْضِ اسْتَوٰى وَلَا
عَلٰى بُطُوْنِ الْجِبَالِ وَالْجِبَالِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَمْكِنَةِ
وَهٰذَا آخِرُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْاِعْتِقَادِ وَالْأُصُوْلِ عَلٰى
وَجْهِ الْإِشَارَةِ وَالْاِخْتِصَارِ وَإِنَّمَا لَمْ نُشِرْ إِلَى الْبَقِيَّةِ
مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ مِّنْ مَّذَاهِبِ هٰذِهِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ خَوْفًا
مِنْ إِطَالَةِ الْكِتٰبِ وَإِنَّمَا أَوْرَدْنَا ذِكْرَ مَقَالَاتِهِمْ مُجَرَّدَةً
لِلتَّحْذِيْرِ مِنْهَا أَعَاذَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ مِّنْ شَرِّ هٰذِهِ
الْمَذَاهِبِ وَأَهْلِهَا وَأَمَّنَّا عَلَى الْإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ
فِي الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ بِرَحْمَتِهِ **بَابٌ** وَأَمَّا الْأَلْفَاظُ
بِمَوَاعِظِ الْقُرْاٰنِ وَالْأَلْفَاظِ النَّبَوِيَّةِ فِيْ مَجَالِسِ تَذْكِيْرِهَا

جان بوجھ کر پس چاہیئے کہ تیار کرلے جگہ اپنی دوزخ سے اور
اسکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالیٰ چاہتا ہے بندون سے
فرمانبرداریان اور نہین چاہتا ہے انسے بے فرمانیان اور یہ کہ تحقیق خدا غالب
و بزرگ نے چاہا ہے ان بے فرمانیونکو ساتھ اسکے نہ اونسے اور یہ باطل ہے بسبب
اسکے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو شخص کہ چاہتا ہے خدا تعالیٰ اسکا فتنہ پس
ہرگز تو اسکے واسطے مالک نہین ہوگا خدا سے کسی چیز کا مراد رکھتا ہے فتنہ سے کفر
اسکا اور فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے اور اگر چاہتا پروردگار تیرا تو نہ کرتے یہ لوگ اور
فرمایا خدا تعالیٰ نے اور اگر چاہتا خدا تو نہ لڑائی کرتے اونکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد رکھتے تھے قرآن مجید کو پیغمبر ہونے سے پہلے اور پہلے اسکے
کہ آوے اونکے پاس جبریل اور قرآن مجید مین اونکی تکذیب ہے بسبب وہ قول خدا تعالیٰ کے
نہین تھا تو جانتا کیا کتاب ہے اور نہ ایمان اور قول خدا کا اور تو نہین تھا پڑھتا
پہلے اسکے کوئی کتاب اور نہ لکھتا اسکو ساتھ دائین ہاتھ اپنے کے اور اونکا قول
سے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالیٰ پڑھتا ہے اوپر زبان ہر پڑھنے والے کے
اور تحقیق وہ جب سنتے قرآن کو کسی پڑھنے والے سے تو سو اسکے نہین سنتے
ہین اسکو خدا تعالیٰ سے اور یہ بات پہونچاتی ہے طرف حلول کے یعنے
خدا کا بندہ مین اترتا ہم خدا کی پناہ چاہتے ہین اس سے اور پہونچاتی ہے
طرف اسکے کہ خدا تعالیٰ غلطی کرتا ہے اور بولتا ہے اور یہ کفر ہے اور اونکا قول
سے یہ ہے کہ تحقیق خدا ہر جگہ مین ہے اور کچھ فرق نہین ہے درمیان عرش اور
غیر عرش کے مکانون سے اور قرآن مجید مین اونکی تکذیب ہے فرمایا خدا تعالیٰ و بزرگ
نے خدا نے عرش پر قرار پکڑا اور نہین کہا جاتا کہ زمین پر قرار پکڑا اور نہین
کہا جاتا کہ حمل والیونکی پیٹ پر قرار پکڑا اور پہاڑ پر اور غیر اسکے بھیدون سے
اور یہ آخر ہے اوسچیز کا جو تعلق رکھتی ہے ساتھ اعتقاد اور اصول کے اشارہ
اور اختصار کے طریق پر اور سو اسکے نہین اشارہ کیا ہمنے طرف باطل
کر فرہر مذہب کو ان گمراہ فرقون کے مذہبون سے واسطے ڈرانیکے تم کو کتاب
اور سو اسکے نہین لائے ہین ہم انکی باتین خالی دلیل سے واسطے
ڈرانیکے انسے پناہ دیوے ہمکو اور تم کو خدا ان مذہبون اور انکے اہلون کی
برائی سے اور ملائے ہم کو خدا تعالیٰ اسلام اور سنت پر فرقہ ناجیہ
پانیوالون مین رحمت اپنی کو **باب** اور لیکن نصیحت پکڑنا ساتھ نصیحتون
قرآن اور الفاظ نبوی کے چند مجلسون مین ذکر کرتے ہین۔

فالاوّل من ذلك مجلس في قوله عزّ وجلّ فاذا قرأت
القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم اعلم
ان هذه الآية في سورة النحل وهي مكية الا ثلاث
آيات من آخرها انزلت بالمدينة وعدد آياتها
مائة وعشرون آية وثمان آيات وعدد كلماتها
الف وثمان مائة واحدى واربعون كلمة وحروفها
سبعة آلاف وسبعمائة وتسعة احرف قال اهل
التفسير كان سبب نزول هذه الآية ان النبي صلى الله
عليه وسلم قرء سورة النجم وقرء والليل اذا يغشى
في صلوة الفجر بمكة فلما بلغ الى
قوله افرأيتم اللات والعزى ومنوة الثالثة الاخرى
نعس النبي صلى الله عليه وسلم فالقى الشيطان في
قرأته تلك الغرانيق العلى عندها الشفاعة ترتجى
يعني الاصنام قال ففرح المشركون بذلك لانهم
اثبتوا لها الشفاعة ويقولون هؤلاء شفعاؤنا
عند الله كما قال الله عزّ وجلّ ما نعبدهم الا ليقربونا
الى الله زلفى وكانوا يقولون تعالت الجسام الطاهرة
ليس لها ذنوب فهي اولى بالعبادة لها من غيرها
من الملوك والملئكة لان لهم ذنوبا وهم يذنبون فشبهوا الاصنام بالغرانيق وهي الذكور من الطير
واحدها غرنوق وغرنيق لكونها تعلو اذا ارتفعت في
السماء وقيل هو طائر ابيض من طير الماء وقيل هو
الكركي ويسمى ايضا الشاب الناعم غرانوق ومنه
حديث علي فكاني انظر الى غرانوق من قريش يختطر
في دمه اي شاب وقال مقاتل يعني الملئكة رجوا
ان تكون للملئكة شفاعة لان طائفة من الكفار
كانت تعبد الملئكة فلما بلغ الرسول غاية النجم
سجد وسجد كل من حضر من مسلم ومشرك غير انه
اولى لئلا يتوهم كان سجودهم فرحة ملائكته

ہم اکو پہلی اون سے مجلس ہے جو بیان کرنی قول خدای غالب بزرگ کا کہ
جب پڑہے تو قرآن مجید پس پناہ مانگ تو ساتھ خدا کر شیطان راندی ہوے
سے جان تو کہ تحقیق یہ آیت سورۂ نحل مین ہے اور یہ سورہ کی ہے مگر تین
آیتین اسکے آخر سے اتاری گئی ہین مدینہ مین اور گنتی اسکی آیتون کی
ایک سو اٹھائیس آیت ہے اور گنتی اسکی کلمون کی ایکہزار آٹھ سو اکتالیس
کلمہ ہے اور گنتی اسکے حرفون کی سات ہزار سات سو نو حرف ہے کہا بعض
تفسیر والون نے کہ سبب نازل ہونے اس آیت کا یہ تہا کہ تحقیق پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا سورہ والنجم کو اور پڑہا
سورہ واللیل اذا یغشی کو صبح کی نمازمین مکہ مین پس اونچا کیا اون
کی قرأت کو پس جب پہونچے خدا کے اس قول پر بھلا تم دیکہو تو لات
اور عزی اور منات وہ تیسرے پچھلے تو اونکہ آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو پس ڈالدیا شیطان نے آپ کی قرأت مین غرانیق بزرگ انکی پاس
سفارش کی امید رکہی گئی ہے مراد رکہتے تہے غرانیق سے بت کہا
راوی نے پس خوش ہوئے مشرک ساتھ اسکے اسواسطے کہ تحقیق انہون
نے ثابت کی ہے واسطے اونکے سفارش اور کہتے ہین یہ ہمارے سفارشی
ہین نزدیک خدا کے جیسا کہ فرمایا ہے خدا غالب اور بزرگ نے ہم نہین عبادت
انکی مگر تو کہ نزدیک کردین ہمکو طرف خدا کے ازروے تبسم کر اور یہ کہا کرتے تہے کہ تحقیق
یہ اجسام ہین پاک نہین ہر واسطے انکے گناہ پس یہ بات لائق تر ہین انکی عبادت
کے بیشک غیر سے بادشاہون اور فرشتون سے ہواسطے کہ تحقیق واسطے انکو
گناہ ہین اور یہ صاحب روح ہین پس تشبیہ دی انہون نے بتون کو ساتھ غرانیق کے اور
غرانیق زمین جانور ہے مفرد اسکا غرنوق اور غرنیق ہے واسطے اسکے ہونیکے اونچے
جانے اور بلند ہوتے ہین آسمان مین اور کہا گیا ہے کہ غرنوق سفید جانور ہے پانی کے
جانورون سے اور کہا گیا ہے کہ وہ کلنگ ہے اور جوان نر کے انسان کا بھی غرنوق نام
رکہتے ہین اور اسی باب سے ہے حدیث علی کی پس گویا مین دیکہتا ہون طرف غرنوق
کی قریش سے لیٹتا ہے خون مین یعنی مراد غرنوق سے جوان ہے اور کہا مقاتل نے
مراد غرنوق سے فرشتے ہین امید رکہتے ہین مشرک کہ ہوگا واسطے فرشتون کے سفارش آگے
کر تحقیق ایک گروہ کافرون کا فرشتون کی عبادت کرتا تہا پس جب پہونچے پیغمبر خدا
سو بجم کے قاری تک تو آپ نے سجدہ کیا اور سجدہ کیا ہر ایک نے جو حاضر تہا سوا
مشرک کے مگر یہ کہ تحقیق ولید بن مغیرہ تہا مرد بوڑہا پس اوہائی کی مٹی مقدم

مِنَ التُّرَابِ اِلٰى جَبْهَتِهٖ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ نَحْنِي كَمَا
نَحْنِي اُمَرَاءُ يَمِيْنٍ وَصَوَاحِبَاتُهَا وَكَانَ اَيْمَنُ خَادِمَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَوَقَعَتْ هَاتَانِ
الْكَلِمَتَانِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُشْرِكٍ وَهُمَا مِنْ سَجْعِ الشَّيْطَانِ
وَفِتْنَتِهٖ اَلْقَاهُمَا فِيْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ اٰخِرِ ذِكْرِ الطَّوَاغِيْتِ وَالْاَصْنَامِ فَعَجِبَ الْفَرِيْقَانِ
كِلَاهُمَا مِنْ سُجُوْدِهِمْ جَمِيْعًا وَاِتِّبَاعِهِمْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَمَّا الْمُسْلِمُوْنَ فَعَجِبُوْا مِنْ سُجُوْدِ
الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى غَيْرِ اِيْمَانٍ وَّيَقِيْنٍ وَاَمَّا الْمُشْرِكُوْنَ
فَطَابَتْ اَنْفُسُهُمْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ
لَمَّا سَمِعُوْا مِنْهُ مَا اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ وَاسْتَبْشَرُوْا
وَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ رَجَعَ اِلٰى دِيْنِهِ الْاَوَّلِ وَدِيْنِ
قَوْمِهٖ فَسَجَدُوْا تَعْظِيْمًا لِاٰلِهَتِهِمْ فَنَفَشَتِ الْكَلِمَتَانِ
فِي النَّاسِ بِاِظْهَارِ الشَّيْطَانِ حَتّٰى بَلَغَتِ الْكَلِمَاتُ
الْحَبَشَةَ فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا اَمْسٰى اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ
مِنْ هَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ مَا اَنْزَلَهُمَا رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ وَ
لَا اَمَرَنِيْ بِهِمَا رَبُّكَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَقَّ عَلَيْهِ وَقَالَ اَطَعْتُ الشَّيْطَانَ
وَتَكَلَّمْتُ بِكَلَامِهٖ وَاَشْرَكْتُهٗ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَنَسَخَ اللّٰهُ مَا اَلْقَى الشَّيْطَانُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَمَا اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ يَعْنِيْ
فِيْ تِلَاوَتِهٖ وَقِرَاءَتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَلَمَّا بَرَّاَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَجْعِ الشَّيْطَانِ
وَفِتْنَتِهٖ انْقَلَبَ الْمُشْرِكُوْنَ بِضَلَالَتِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ
ثُمَّ اَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْتِعَاذَةِ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ
مَعْنَاهُ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَقْرَءَ الْقُرْاٰنَ فَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

مٹی طرف پیشانی اپنی کے پس سجدہ کیا اوسنے اسپر پس کہا اکہم جھکتی ہین
جیسے کہ جھکتی ہیں امرا الیمن اور اسکی ہم صحبتین اور تھا ایمن خدمتگار پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس مارا گیا جنگ حنین مین پس واقع ہوئی یہ دو کلمین
ہر مشرک کے دل مین اور یہ دونو کلمے شیطان کے سجع اور اوسکے فتنہ سے تھے
ڈالا اونکو شیطان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرات مین نزدیک
آخر ذکر کرنے طاغوتان اور بتون کے پس تعجب کیا دونو فریقون نے سب کی
سجدہ کرنے اور سب کی پیروی کرنیسے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اس سجدہ کرنے مین پس لیکن مسلمان پس تعجب کیا اُنہون نے مشرکین کے
بغیر ایمان اور یقین کے سجدہ کرنیسے اور لیکن مشرک پس خوش ہوگئے
اونکی طرف نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی جب سنا اونہون
نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسچیز کو جو ڈالی شیطان نے اُنکی تلاوت
مین اور خوشی کی اونہون نے اور کہا کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجوع
کیا طرف دین اپنے پہلے اور دین قوم کے پس اُنہون نے سجدہ کیا واسطے تعظیم معبودون
اپنے کے پس پھیلگئے یہ دو کلمے لوگون مین ساتھ ظاہر کرنے شیطان کی یہانتک کہ
پہنچگئے یہ کلمات حبش مین پس گران ہوئی یہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
پس جب پیغمبر شام ہوا شام کی تو آپ کی پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ پناہ
مانگتا ہون مین خدا کی ان دو کلمونسی نہین اُنارا انکو میری پروردگار غالب اور
بزرگ نے اور نہ امر کیا ہے مجھکو ساتھ انکے پروردگار تیرے نے پس جب دیکھا اسکو پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو دشوار ہوا آپ پر اور کہا کہ مینے فرمانبرداری کی شیطان
کی اور کلام کیا ساتھ اوسکے کلام کے اور مینے شریک کیا اسکو خدای غالب اور بزرگ
کے کام مین پس دور کردیا خدا تعالی نے اسچیز کو جو ڈالی تھی شیطان نے اور اتارا آپ پر
اور نہین بھیجا ہمنے تیرے پہلے سے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جب پڑہتا تو ڈالا
شیطان نے اوسکی امنیت مین یعنی اوسکی تلاوت اور قرات مین پس دور کرتا ہے
خدا اپنی آیتون کو اور خدا جاننے والا ہے
حکمت والا پس جب پاک کردیا خدای غالب اور بزرگ نے نبی اپنے صلعم کو شیطان کے سجع اور
فتنہ سے تو پھر گئے مشرکین بسبب گمراہی اور دشمنی اپنی کے پھر حکم کئے گئے پیغمبر خدا ساتھ استعاذہ
یعنے خدا کی پناہ پکڑنیکے شیطان سے پس اُتاری خدای غالب اور بزرگ نے یہ آیت فاذا قرأت
القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم کہا عبداللہ بن عباس نے معنے اس آیت کے یہ ہین جب
ارادہ کرے تو قرآن پڑہنے کا پس کہہ تو اعوذ باللہ۔

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ يَعْنِيْ اِحْتَرِزْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
اَیْ اِبْلِیْسِ اللَّعِیْنِ یَعْنِی الْمَرْجُوْمِ بِاللَّعْنَةِ فَقَالَ لَیْسَ
شَیْءٌ قَطُّ اَغْلَظَ عَلٰی اِبْلِیْسَ اللَّعِیْنِ مِنَ التَّعَوُّذِ بِاللّٰهِ مِنْهُ
اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطَانٌ یَعْنِیْ مُلْکًا عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِیْ
عِلْمِ اللّٰهِ فِی الشِّرْكِ فَیُضِلُّهُمْ عَنِ الْهُدٰی وَعَلٰی دِیْنِهِمْ
یَتَوَكَّلُوْنَ یَعْنِیْ بِاللّٰهِ یَثِقُوْنَ اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ یَعْنِیْ
مُلْکُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ یَعْنِیْ اِبْلِیْسَ اللَّعِیْنَ یَعْنِیْ
یَتَّبِعُوْنَهٗ عَلٰی اَمْرِهٖ فَیُضِلُّهُمْ عَنْ دِیْنِهِمُ الْاِسْلَامِ
وَالَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ یَعْنِیْ بِاللّٰهِ مُشْرِكُوْنَ اَیْ مِنْ اَجْلِهٖ
مُشْرِكُوْنَ **فَصْلٌ** وَمَعْنٰی اَعُوْذُ اَلْاِسْتِعَاذَةُ
وَالْاِسْتِجَارَةُ وَالْاِلْتِجَاءُ وَالْمَعَاذُ اَلْمَلْجَاُ یُقَالُ عَاذَ بِهٖ
یَعُوْذُ بِهٖ عِیَاذًا اَوْ اَعُوْذُ عَوْذًا وَمَعْنٰی مَعَاذَ اللّٰهِ اَیْ
اَلْجَاُ اِلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ یُقَالُ هٰذَا عَوْذِیْ مِمَّا اَخَافُ
اَیْ مُجِیْرِیْ وَالدَّافِعُ عَنِّیْ فَكَاَنَّ الْعَبْدَ یَعُوْذُ بِاللّٰهِ لِیَقِیَهٗ
مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَالتَّعَوُّذُ بِالْقُرْاٰنِ هُوَ الشِّفَاءُ بِهٖ وَ
قِیْلَ مَعْنَی الْاِسْتِعَاذَةِ الْاِحْتِرَازُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰی حَاكِیًا عَنْ اُمِّ مَرْیَمَ رَبِّ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ
ذُرِّیَّتَهَا یَعْنِیْ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یَعْنِیْ
اَحْتَرِزُ بِاللّٰهِ فِیْ حِفْظِهِمَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَاشْتِقَاقُ
الشَّیْطٰنِ مَاْخُوْذٌ مِنَ الشَّطْنِ وَهُوَ الْحَبْلُ الطَّوِیْلُ
الْمُضْطَرِبُ وَالشَّطْنُ الْبُعْدُ فَكَاَنَّهٗ تَبَاعَدَ مِنَ الْخَیْرِ
وَطَالَ فِی الشَّرِّ وَاضْطَرَبَ فِیْهِ ثُمَّ قِیْلَ لِلْاِنْسَانِ
شَیْطَانٌ اَیْ كَالشَّیْطَانِ فِیْ فِعْلِهٖ وَكُلُّ شَیْءٍ مُسْتَقْبَحٍ
فَهُوَ مُشَبَّهٌ بِالشَّیْطَانِ فَیُقَالُ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَجْهُ الشَّیْطَانِ
وَكَاَنَّ رَاْسَهٗ رَاْسُ الشَّیْطَانِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ طَلْعُهَا
كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ فَهُوَ رَاْسُ الشَّیْطَانِ الْمَعْرُوْفِ وَ
قَدْ قِیْلَ هُوَ حَیَّاتٌ لَهَا رُءُوْسٌ مُنْكَرَةٌ وَاَعْرَافٌ وَ
قِیْلَ رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ نَبْتٌ مَعْرُوْفٌ وَاَمَّا الرَّجِیْمُ
فَهُوَ الْمَرْجُوْمُ بِاللَّعْنِ اَیْ وَمَاهُ بِاللَّعْنِ وَاَبْعَدَهٗ مِنَ الْخَیْرِ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

من الشیطان الرجیم مراد رکھتے ہین پناہ ڈھونڈ خدا کیساتھ شیطان راندے ہوے
یعنے ابلیس لعین سے مراد رکھتے ہین جسے راندہ ہوا ساتھ لعنت کے پس فرمایا
نبی صم نے نہین کوئی چیز زیادہ غصہ دلانیوالی ابلیس لعین پر خدا کے ساتھ پناہ ڈھونڈھنے
سے اوسکے شر سے تحقیق نہین ہے واسطے شیطان کے غلبہ مراد رکھتے ہین ملک اوس
لوگونپر جو ایمان لائے خدا کے علم مین شرک کرنے مین پس گمراہ کرے اونکو ہدایت سے اور اپنے
پروردگار پر بھروسہ کرتے ہین یعنی ساتھ خدا کے تمام کاموں مین اعتماد اور تکیہ
کرتے ہین سو اوسکے نہین غلبہ اوسکا مراد رکھتے ہین ملک اوسکا اوپر ان لوگونکے جو دوست
رکھتے ہین اوسکو مراد رکھتا ہے ابلیس لعنت کیا گیا مراد رکھتا ہے تابعداری کرتے ہین اوسکی اونکے
فرمانے پر پس گمراہ کرتا ہے اونکو اونکے دین سے جو اسلام ہے اور غلبہ اوسکا اونلوگونپر ہے جو
ساتھ اوسکے یعنی ساتھ اللہ کے شرک کرتے ہین یعنی شیطان کی جہت سے شرک کرتے ہین

فصل اور معنی اعوذ کے پناہ ڈھونڈھنا اور خلاصی طلب کرنا اور رجوع لانا ہے
اور معاذ کے معنے ہین جاے پناہ کہ کہا جاتا ہے پناہ لی اوس نے ساتھ اوسکے پناہ لیتا ہے ساتھ اوسکے
پناہ لینی کر اور پناہ لیتا ہون مین پناہ لینی اور معنی معاذ اللہ کے ہین پناہ لیتا ہون مین خدا کی
پناہ اور پناہ لیتا ہون ساتھ خدا کے کہا جاتا ہے یہ میری پناہ ہے اوسچیز سے جو ڈراتا ہے مجھ
مین یعنی خلاصی دینے والا مجھکو اور دور کرنیوالا اوسچیز سے پس گویا کہ بندہ پناہ لیتا
ہے ساتھ خدا کے کہ نگاہ رکھے اوسکو شیطان کے شر سے اور پناہ لینی ساتھ قرآن کے
وہ شفا پانی ہے ساتھ اوسکے اور کہا گیا ہے معنی استعاذہ کے حرز اور قلعہ پکڑنا خدا
کو فرمایا خدا تعالے نے حکایت کرکے اوس سے حضرت مریم کی والدہ سے اے پروردگار میرے تحقیق پناہ
دیتی ہون اوسکو ساتھ تیرے اور اوسکی اولاد کو یعنی مریم اور عیسی کو شیطان راندے ہوے
سے یعنی حرز اور قلعہ بناتی ہون خدا کو اون دونونکے حق مین شیطان راندے ہوے
سے اور اشتقاق صیغہ شیطان کا ماخوذ ہے شطن سے اور وہ رسی لمبی ہلنے والی ہے اور
شطن کے معنی دور ہے کے ہین پس گویا کہ شیطان دور ہوا نیکی سے اور دراز ہوا برائی مین
اور بیقرار ہوا اسمین پھر کہا گیا ہے واسطے آدمی کے شیطان یعنی مانند شیطان کے اپنے
فعل مین اور ہر چیز بری پس وہ تشبیہ دیگئی ہے ساتھ شیطان کے پس کہا جاتا ہے گویا
منہ اسکا منہ شیطان کا ہے اور گویا کہ سر اسکا سر شیطان کا ہے اور اسی باب
سے ہے قول خدای غالب اور بزرگ کا طلع اسکا گویا کہ سر ہین شیطانون
سے پس وہ طلع سر شیطان کا ہے جو معروف ہے اور تحقیق کہا گیا ہے
کہ وہ سانپ ہین راندے اونکے سر ہین بنا اور گردن کے بال مین مانند گھوڑون کی
اور کہا گیا ہے رؤس شیطان گیہاس ہے مشہور اور لیکن رجیم پس وہ راندہ گیا ہے ساتھ لعنت

بِبَعْضِهَا اَنَّهُ فِي تَرْكِ السُّجُوْدِ لِاٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَتُهُ
الْمَلٰئِكَةُ بِالرِّمَاحِ وَطَرَدَتْهُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ
ثُمَّ جَعَلَ لَهُ الْكَوَاكِبَ رُجُوْمًا فَلَا رَجُمُ هُوَ وَذُرِّيَّتُهُ اِلٰى
اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ بِالْكَوَاكِبِ وَبِاللَّعْنِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ **فَصْلٌ**
اِنَّ الشَّيْطٰنَ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ وَبَعِيْدٌ مِّنْ كُلِّ خَيْرٍ وَّبَعِيْدٌ
مِّنَ الْجَنَّةِ وَقَرِيْبٌ اِلَى النَّارِ فَاَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاُمَّتَهُ الْكِرَامَ بِالتَّعَوُّذِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ الْبَعِيْدِ
مِنَ الْخَيْرِ لِيَبْعُدُوْا مِنَ النِّيْرَانِ وَيَقْرَبُوْا اِلَى الْجِنَانِ
وَيَنْظُرُوْا اِلٰى وَجْهِ الْمَلِكِ الدَّيَّانِ فَكَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
يَقُوْلُ يَا عَبْدِيَ الشَّيْطٰنُ مِنِّيْ بَعِيْدٌ وَاَنْتَ مِنِّيْ قَرِيْبٌ
فَاَحْسِنِ الْاَدَبَ فِيْ حِفْظِ الْحَالِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ
عَلَيْكَ سَبِيْلٌ وَبِسَبَبٍ مِّنَ الْاَسْبَابِ وَحُسْنُ الْاٰدَابِ
فِيْ اَدَاءِ الْاَوَامِرِ وَاِتْمَامِ النَّهْيِ وَالتَّرْحِيْبِ بِجَرَيَانِ الْقَدَرِ
فِي النَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْخَلَائِقِ
اَجْمَعِيْنَ فَاِذَا دَامَ الْعَبْدُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَازَمَ وَوَاظَبَ
عَلَيْهِ وَعَانَقَهُ كَانَتْ لَهُ النَّجَاةُ مِنْ فِتَنِ الشَّيْطٰنِ
وَوَسَاوِسِهٖ وَهُوَ اٰخِرُ النَّفَسِ وَغَوَائِلِهَا وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَضَغْطَتِهٖ وَهَوْلِ الْقِيٰمَةِ وَشِدَّتِهَا وَاٰلِ النَّارِ
وَزَفْرِهَا وَكَانَ فِيْ جِوَارِ اللّٰهِ فِيْ جَنَّةِ الْمَاْوٰى مَعَ النَّبِيِّيْنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ
اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا مُّقِيْمًا فِيْ نَعِيْمِ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ حَالٍ دَآئِمًا
اَبَدًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنٌ وَاِذَا كَانَ عَلَى الْعَبْدِ سِمَةُ الْعُبُوْدِيَّةِ لِلْمَلِكِ
الْاَعْلٰى لَا يَكُوْنُ لِلشَّيْطٰنِ الضَّعِيْفِ الْخَسِيْسِ الْاَدْنٰى عَلَيْهِ
تَسَلُّطٌ وَابْتِلَاءٌ فِي الْجُمْلَةِ وَلَا اِذَا خَلَا اَوْ عَلَى الْقَلْبِ
بِالْمَعْصِيَةِ اِذَا اَوٰى وَلَا عَلَى الْجَوَارِحِ اِذَا كَادَتْ بِهَا
اَنْ تَهْوِيَ وَيَرْكٰى فَحِيْنَئِذٍ يَّسْمَعُ النِّدَآءَ هٰكَذَا فَعَلْنَا
بِمَنْ تَرَكَ الْهَوٰى وَاتَّبَعَ الْحَقَّ وَبِهٖ اهْتَدٰى وَفِيْهِ

بسبب اسکی نافرمانی کے سجدہ نہ کرنیمین واسطے آدم علیہ السلام کے اور مار السکو فرشتون نے
ساتھ نیزون کے اور چلایا اوسکو ساتھ اسکے اسوقت آسمان سے زمین کیطرف پھر کہ گئے
واسطے اوسکے ستارے پھینکنے والے اور وہ کہ نیوالیں رہا نہ جاتا ہے وہ اور اولاد
اسکی قیامت کے قائم ہونے تک ساتھ ستارون اور لعن کی جیسا کہ فرمایا خدا غالب
و بزرگ نے اور کیا ہمنے ستارونکو چلانیوالے واسطے شیطانون کے **فصل** تحقیق
شیطان دور ہے خدا سے اور دور ہے ہر بھلائی سے اور دور ہے بہشت سے
اور قریب ہے طرف دوزخ کے پس حکم کیا خدا تعالیٰ نے پیغمبر اپنے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اسکی امت بزرگ کو ساتھ پناہ پکڑنے شیطان مردود سے جو دور ہے خدا سے
تاکہ دور ہو جاوین دوزخ سے اور قریب ہو جاوین طرف بہشت کے اور نظر کرین
طرف منہ بادشاہ انصاف کرنے والے کے پس گویا کہ خدا تعالے فرماتا ہے
میرے بندے شیطان مجھسے دور ہے اور تو مجھسے قریب ہے پس اچھا
نگاہ رکھ ادب کو مع نگاہ رکھنے حال کے تاکہ نہ ہووے شیطان کو اوپر تیرے
رستہ اور ساتھ سبب کے اسبابون سے اور اچھے آدابون کے ادا کرنے
ادا کرنیمین اور نہی سے باز رہنے مین اور راضی رہنے مین ساتھ جاری
ہونے تقدیر کے جان اور مال اور اہل اور اولاد اور تمام خلقت مین
پس جب ہمیشہ ہووے بندہ اوسپر اور لازم پکڑے اوسکو اور ہمیشگی کرے
اوسپر اور مضبوط پکڑ لیوے اسکو تو ہوگی اسکو خلاصی شیطان کے
فتنون اور اسکے وسواسون اور نفس کے خطرون اور اسکے دھوکون
اور قبر کے عذاب اور اوسکی تنگی اور قیامت کی دہشت اور اسکی سختی اور دوزخ
کے عذاب اور اسکے نزدیک ہونیسے اور ہوگا خدا کے قرب مین بہشت مین
جو آرام گاہ ہے ساتھ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور نیکوکارون
کے اور اچھے ہین یہ لوگ رفیق پھرنے والا خدا کی نعمتون مین ہر حال مین
ہمیشہ فرمایا خدائے غالب بزرگ نے تحقیق بندے میرے نہین ہے واسطے تیرے
اوپر اونکو غلبہ پس موقوف ہووے بندے پر علامت بندگی کی بادشاہ برتر
سے تو نہوگا واسطے شیطان ضعیف خوار ذلیل کے اسپر غالب اور نہ ہوگا اسکو
مبتلا ہونا ظاہر مین اور نہ باطن اور گوشے مین بیٹھے نہ دل پر سبب
گناہ کے جب قصد کرے اور نہ اعضاے پر جیکر پڑے ساتھ اوسکے
اور ہلاک ہووے پس اسوقت سنیگا آواز اسکی کہا ہمنے ساتھ اوس شخص کے
جو چھوڑ دیوے خواہش نفس کو اور پیروی کرے حق کی اور ساتھ اوسکے راہ پائے

يختصم الملأ الأعلى والتظليل على في الملكوت
فيه بياء والملك الأعلى على العرش إذ هو عليه استوى
بكلام القديم المصون من نفخ الشيطان والأباطيل
عند قراءة القارئ إذا قرء كذا وكذا لينصرف عنا الشوء
والفحشاء وأنه مزمار نا الغليظان إذ هو في البيت
والملائكة أنه فالفرار من الشيطن الرجيم وكفانا
أمره والى إذا الحد زوافر من العجم الأعلى حيث
قال إن الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا إنما
يدعوا حزبه ليكونوا من أصحب السعير ولقد أضل منكم
جبلا كثيرا أفلم تكونوا تعقلون واتباع الشيطان
أصل كل شقاوة وعناء وفي الخالفة سعادة ونماء
وراحة وهدى والخلود في دار البقا

فصل

ويستفيد العبد بالاستعاذة خمسة أشياء أحدها
الثبات على الدين والهدى والثاني السلامة من
شر الوسواس والثالث الدخول في الحصن
الحصين والرابع الوصول إلى المقام الأمين
مع النبيين والصديقين والشهداء والصلحين
والخامس نيل معونة رب الأرض والسماء كما
ذكر في بعض الكتب المتقدمة لما قال إبليس اللعين
يا محمد يقول الله عز وجل لآتينهم من بين أيديهم
ومن خلفهم وعن أيمانهم وعن شمائلهم قال الله
تعالى وعزتي وجلالي لأحرسنهم بالاستعاذة فإذا
استعاذوا بي حفظتهم عن أيمنهم باليد وعن الشمائل
بالعناية وعن التلفت بالوضوء وعن أقدامهم بالنصرة
حتى لا تظفر هو وسوسك يا ملعون وقد ورد في بعض
الأحاديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنه قال من استعاذ بالله حفظه الله تعالى في
جميع ذلك وقال عليه السلام أغلقوا أبواب
المعاصي بالاستعاذة وافتحوا أبواب الطاعة بالتسمية

جبرئیل ہیں فرشتے مقرب اور ساتھ نام بزرگ کے بچا را جاتا ہے ملکوت اعلیٰ میں
جو فرشتے ہیں اور ساتھ اوسکے فخر کرتا ہے بادشاہ بڑا عرش پر کہ یونکر اوسنے
قرار پکڑا ہے عرش پر ساتھ کلام اپنی قدیم کے جو نگاہ رکھا ہوا ہے شیطان کی مکر
اور باطل سے وقت پڑھنے پڑھنے والے کے جب پڑھے یہ قول خدا کا پھیر دے
پھیر دیں ہم اس سے برائی اور بیحیائی کو تحقیق وہ ہمارے بندوں سے خالص ہوا ہے
ہے جو وہ پوشیدہ اور ظاہر ہیں اور تحقیق شیطان مردود اور اوسکا لشکر بلا شبہ
سزاوار اور لائق تر ہے اوسکے واسطے کہ ڈرانا وارد ہے خدا سے جل جلالہ
اعلیٰ ہے اوسکو کہ فرمایا تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے پس پکڑو اوسکو
دشمن ہو واسطے نہیں بلاتا ہے گروہ اپنے کو تاکہ ہو دین دوزخ والوں سے
اور البتہ تحقیق گمراہ کیا ہے تم سے خلقت بہت کو کیا پس تم نہیں سمجھتے پھر
شیطان کی فرمانبرداری بڑی ہے بدبختی اور برے کی اور مخالفت میں نیکبختی
ہے اور نعمت اور راحت اور ہدایت اور ہمیشہ رہنا نعمت بقا کا پھر یہ

فصل

اوسے حاصل کرتا ہے آدمی ساتھ استعاذہ کرنا پانچ چیزیں ایک اونمیں ثابت رہنا
دین اور ہدایت پر اور دوسرا سلامت رہنا شیطان کے شر اور وسوسہ اور تیسرا
داخل ہونا حکم قلعہ میں اور قرب حاصل کرنا اور چوتھا پہونچنا طرف مقام امن
والے کے ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہدا اور نیکوکاروں کے
اور پانچواں پہونچنا پروردگار زمین اور آسمان یاری کو جیسا کہ ذکر کیا
ہے بعض پہلی کتابوں میں جب کہا شیطان لعین نے اپنے خطاب کرتے
میں واسطے خدا غالب اور بزرگ کے البتہ آؤنگا میں اوسکے پاس اور اوسکے
پیچھے سے اور اوسکے دائیں اور بائیں سے فرمایا خدا تعالیٰ قسم ہے میری
عزت اور بزرگی کی البتہ حکم کرونگا میں اوسکو ساتھ استعاذہ کے پس جب وہ
پناہ ڈھونڈیگے ساتھ میرے تو میں اوسکی حفاظت کرونگا دائیں طرف سے
ساتھ ہدایت کے اور بائیں طرف سے ساتھ مہربانی کے اور پیچھے سے ساتھ
کے اوسکے ساتھ مدد کے یہانتک کہ نظر رکھا اوسکو سوا اس چیز کے
ملعون آیا ہے اصل حدیث میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تحقیق
آپ نے فرمایا جو شخص پناہ پکڑے ساتھ خدا کے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے اوسکو
خدا تعالیٰ اوسکو اوسکے دین میں اور نیز فرمایا آپ نے بند کرو دروازے
گناہوں کے ساتھ استعاذہ کے اور کھولو بندگی کے

دروازے ساتھ بسم اللہ کے

قِيلَ اِنَّ اِبْلِيسَ يَبْعَثُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلٰثِمِائَةٍ وَسِتِّينَ عَسْكَرًا
لِاِضْلَالِ الْمُؤْمِنِ فَاِذَا اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ نَظَرَ اللّٰهُ اِلٰى
قَلْبِهٖ ثَلٰثِمِائَةٍ وَسِتِّينَ نَظْرَةً فَفِي كُلِّ نَظْرَةٍ مِنْ نَظَرَاتِهٖ
تَهْلِكُ عَسْكَرٌ مِنْ عَسَاكِرِ الشَّيْطَانِ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَصْلٌ
وَالَّذِي يَخَافُ الشَّيْطَانُ مِنْهُ وَيَحْذَرُهُ الْاِسْتِعَاذَةُ
وَشُعَاعُ نُورِ مَعْرِفَةِ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ
مِنَ الْعَارِفِينَ فَعَلَيْكَ بِاسْتِعَاذَةِ الْمُتَّقِينَ اِلٰى اَنْ
تَرْقٰى اِلٰى دَرَجَةِ الْعَارِفِينَ فَحِينَئِذٍ شُعَاعُ نُورِ قَلْبِكَ
يَكْسِرُ شَوْكَتَهٗ وَيَهْزِمُ جُنْدَهٗ وَيُبِيدُ حَضْرَاوَتَهٗ وَيُقَلِّلُ
شَاقَتَهٗ فِي خَاصَّتِكَ وَرُبَّمَا جُعِلَتْ شُحْنَةً لِاِخْوَانِكَ
وَاَتْبَاعِكَ كَمَا وَرَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَقِّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّكَ يَا عُمَرُ
وَقَوْلُهٗ مَا سَلَكَ عُمَرُ وَادِيًا اِلَّا وَالشَّيْطَانُ سَلَكَ غَيْرَ
ذٰلِكَ الْوَادِي وَقِيلَ اِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ يَصْرَعُ اِذَا
رَاٰى عُمَرَ فَقَالَ فَاِذَا عَلِمَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْعَبْدِ الْجِدَّ
فِي عَدَاوَتِهٖ وَمُخَالَفَتِهٖ لِدَعْوَتِهٖ اَيِسَ مِنْهُ وَتَرَكَهٗ وَ
اشْتَغَلَ بِغَيْرِهٖ وَاِنَّمَا يَاْتِيهِ لِمَا اَحْيَانًا عَلٰى وَجْهِ خِفْيَةٍ
وَالتَّلَصُّصِ فَلْيَكُنِ الْعَبْدُ مُلَازِمًا لِلصِّدْقِ فِي مُسْتَيْقِظًا
مُرَاقِبًا لِمَكَائِدِ الشَّيْطَانِ وَكَيْدِهٖ فَاِنَّ مَشَقَّتَهٗ دَقِيقَةٌ
وَعَدَاوَتَهٗ قَدِيمَةٌ اَصْلِيَّةٌ وَاَنَّهٗ يَجْرِي فِي الْجَوْفِ
وَالصُّدُورِ كَجَرْيِ الدَّمِ فِي الْعُرُوقِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي
اُمَامَةَ اَنَّهٗ يَقُولُ بَعْدَ كَبِيرِ السِّنِّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ
اَرْزَاَ اَوْ اُقْتَلَ فَقِيلَ لَهٗ اَتَخَافُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ
كَيْفَ لَا اَخَافُ وَاِبْلِيسُ حَيٌّ

فَصْلٌ

وَاَوْلٰى مَا
يُسْتَعَانُ بِهٖ عَلٰى مُحَارَبَةِ الشَّيْطَانِ وَدَفْعِهٖ كَلِمَةُ
الْاِخْلَاصِ وَذِكْرُ الْمَرْءِ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاكِيًا عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ
اِنَّهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِي فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ
حِصْنِي فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي فَقَدْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِي وَقَوْلُهٗ

کہا گیا ہے تحقیق شیطان بھیجتا ہے ہر دن تین سو ساٹھ لشکر کو واسطے
گمراہ کرنے مسلمان کے پس جب پناہ پکڑتا ہے ساتھ خدا کے تو نظر کرتا ہے
خدا اوسکے دل کیطرف تین سو ساٹھ نظر سے پس ہر نظر سے اونکی نظروں سے
ہلاک ہوتا ہے ایک لشکر شیطان کے لشکروں سے خدا تعالیٰ اوسکو لعنت کرے **فصل**
اور وہ چیز جس سے شیطان ڈرتا اور حذر کرتا ہے وہ استعاذہ ہے اور
چمک عارفوں کی دلوں کے نور کی پس اگر نہ ہووے تو عارفوں سے پس لازم پکڑ
تو استعاذہ پرہیزگاروں کا یہانتک کہ چڑھے تو طرف درجہ عارفین کے پس
اسوقت چمک تیرے دل کی نور کی توڑ دیگی اوسکی قوت کو اور پھاڑ دیگی اوسکے
لشکر کو اور ہلاک کر دیگی اوسکی سبزیوں کو اور اوکھیڑ دیگی اوسکے لشکر کو بیچ
خاص تیری ذات کے اور بہت دفعہ تو کو توال بنایا جاویگا واسطے اپنی بھائیوں
اور تابعداروں کے جیسا کہ وارد ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حق میں حضرت عمر
بن الخطاب کے یہ کہ تحقیق شیطان بھاگتا ہے تیرے سایہ سے اے عمر اور قول
پیغمبر کا نہیں چلتا عمر کسی جنگل میں مگر شیطان چلتا ہے اور جنگل کے غیر میں
اور کہا گیا ہے کہ تحقیق دیوانہ ہو جاتا تھا شیطان جب دیکھتا تھا حضرت
عمر کو اور فرمایا پیغمبر نے پس جب جانتا ہے شیطان بندے سے سستی اپنی دشمنی
میں اور اوسکی مخالفت کو واسطے اوسکے بلانے کے تو اس سے ناامید ہو جاتا ہے اور چھوڑ
دیتا ہے اوسکو اور مشغول ہوتا ہے ساتھ اوسکے غیر کے اور سوا اوسکے نہیں آتا
ہے اوسکے پاس ڈرتا ہوا کبھی پوشیدگی اور چوری کے طریق پر پس چاہیے کہ ہووے
بندہ لازم پکڑنے والا سچ کو بیدار ڈرنیوالا شیطان کے آنے اور اوسکے مکر سے
پس تحقیق سوراخ اوسکا باریک ہے اور دشمنی اوسکی قدیمی ہے اصلی اور تحقیق جاری ہوتا
ہے چڑھوں آدمی کو شوخیں مانند جاری ہونے خون کی رگوں میں اور تحقیق روایت کیگئی ہے
ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے جبکہ اپہونچے بڑھاپے کو اے اللہ تحقیق میں تیری پناہ
مانگتا ہوں زندہ کر فوت کرنے سے پس کہا گیا کہ کیا آپ اس سے ڈرتے ہیں
پس فرمایا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کیونکر نہ ڈروں میں حالانکہ شیطان زندہ ہے **فصل** اور بہتر
چیزوں کہ جنکے ساتھ شیطان کی لڑائی اور اسکے دفعہ پر مدد طلب کیجاتی ہے کلمہ اخلاص
کا ہے اور یاد کرنا بندے کا اپنے پروردگار غالب اور بزرگ کو جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے پروردگار سے حکایت کر کے فرمایا ہے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ کلمہ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جسنے کہا اسکو
داخل ہوا میرے قلعے میں پس جو شخص داخل ہوا میرے قلعے میں پس تحقیق وہ امن میں آیا میرے

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا
مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَالشَّيْطَانُ سَبَبُ الْعَذَابِ فَاِذَا
قَالَ الْعَبْدُ الْكَلِمَةَ وَتَقَمَّصَ بِمُوْجِبَاتِهَا مِنْ اَدَاءِ
الْاَوَامِرِ وَتَرْكِ النَّوَاهِيْ غَرَاهُ الشَّيْطَانُ مِمَّا يَتَّسِمُ بِذٰلِكَ
تَبَاعَدَ مِنْهُ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَنَجَا الْعَبْدُ مِنْ فِتْنَتِهٖ كَمَا
يَنْجُوْ جُنَّتِهِ الْقَتَّالُ مِنْ سِلَاحِ عَدُوِّهٖ وَكَذٰلِكَ التَّسْمِيَةُ
يُكْثِرُ ذِكْرَهَا فَاِنَّهٗ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ لَا تَقُلْ هٰكَذَا فَاِنَّهٗ يَتَعَاظَمُ الشَّيْطَانُ اللَّعِيْنُ
وَيَقُوْلُ بِعِزَّتِيْ غَلَبْتُكَ وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَتَصَاغَرُ
الشَّيْطَانُ حَتّٰى يَصِيْرَ مِثْلَ الذُّرَّةِ وَكَذٰلِكَ يُسْتَعَانُ
عَلَيْهِ بِتَرْكِ الطَّمَعِ فِيْمَا سِوٰى فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ
اَنْبَاءِ الدُّنْيَا وَاَمْوَالِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَثَنَائِهِمْ وَجَمْعِهِمْ
وَالتَّكَثُّرِ بِهِمْ وَهَدَايَاهُمْ فَاِنَّ الدُّنْيَا وَاَنْبَاءَهَا مِنَ
الشَّيْطَانِ وَجُنُوْدُهٗ وَحِزْبُهٗ وَالْمَرْءُ مَعَ مَالِهٖ وَالْمَالُ
مَعَ جُنْدِهٖ فَعَلَى الْعَبْدِ اَلْيَاسُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَالْاِسْتِغْنَاءُ
بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالثِّقَةُ بِهٖ وَالتَّوَكُّلُ عَلَيْهِ وَالرُّجُوْعُ
اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ وَاَحْوَالِهٖ وَاسْتِعْمَالُ الْوَرَعِ مِنَ
الْحَرَامِ وَالشُّبْهِ وَتَرْكُ مِنَّةِ الْخَلْقِ وَالتَّقْلِيْلُ مِنْ
مُبَاحِ الدُّنْيَا وَحَلَالِهَا وَاَلَّا يَاْكُلَ بِشَهْوَةٍ وَشَرَهٍ كَمَا طَابَ
اللَّيْلُ مِنْ غَيْرِ تَقْدِيْشٍ وَتَفْتِيْشٍ وَمَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ اَيْنَ
مَطْعَمُهٗ وَمَشْرَبُهٗ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ النَّارِ
يُدْخِلُهٗ فَيَلْزَمُ الْعَبْدُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَئِسَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ
فَيَسْلَمُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَعَوْنِهٖ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَالشَّيْطَانُ
قَرِيْنُهٗ فِيْ قَلْبِهٖ وَصَدْرِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَعْشُ
عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ قَالَهٗ
يُوَسْوِسُهٗ فِي الصَّلٰوةِ وَاُخْرٰى يُمَنِّيْهِ الْاَمَانِيَّ الْبَاطِلَةَ
مِنْ شَهَوَاتِ النَّفْسِ الْمُحَرَّمَةِ مِنْهَا وَالْمُبَاحَةِ وَتَارَةً يُثَبِّطُهٗ
عَنِ الْاُسْرَعَةِ فِي الْخَيْرَاتِ وَالْاِتْيَانِ بِالسُّنَنِ وَالْوَاجِبَاتِ

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسنے کہا کلمہ توحید کا نفاق سے پاک ہوکر اور اخلاص
رکھکر داخل ہوگا بہشت میں پس شیطان وسیلہ ہے عذاب کا پس جسوقت کہا
بندہ نے کلمہ اور پہنا اوسکے موجبات کو ادا کرنے خدا کے فرمانون اور ترک
کرنے اوسکی نافرمانیون سے پس دیکھا اوسکو شیطان نے پہنتے والا
اس لباس کو دور ہوتا ہے اوسے اور نہین آتا اوسپر پس خلاصی پاتا ہے بندے
نے اوسکے فتنہ سے جسطرح کہ خلاصی پاتا ہے ساتھ ڈھال اپنی کے لڑنیوالا دشمن
کے ہتھیار سے اور اسی طرح بسم اللہ اکثر کرے ذکر اسکا پس تحقیق روایت کیگئی ہے
نبی ۲ سے تحقیق اونہون نے سنا ایک آدمی کو کہ کہتا تھا ہلاک ہووے شیطان کو پس
فرمایا واسطے اوسکے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت کہو تو اسطرح پس تحقیق شیطان
لعین فخر کرتا ہے اور کہتا ہے قسم ہے عزت میری کی میں غالب آیا تجھپر لیکن
کہو بسم اللہ الخ پس تحقیق خوار ہوتا ہے شیطان تاکہ ہوجاتا ہے مانند چھوٹی چیونٹی
کی اور اسی طرح مدد طلب کی جاتی ہے اوسپر ساتھ ترک کرنے طمع کے اسچیز میں جو
سوا فضل خدا غالب بزرگ کے ہے دنیا کی خبرون اور انکی مالون اور انکی حمد وثنا
اور انکے جمع کرنے اور بہت حاصل کرنے اور انکی ہدیون سے پس تحقیق دنیا اور اسکی خبرے
شیطان کا مال اور اسکا لشکر اور گروہ ہین اور آدمی ساتھ مال اپنے کے ہے
اور بادشاہ ساتھ لشکر اپنے کے ہے پس بندے پر ہے ناامیدی ان سب سے
اور بے پرواہی حاصل کرنی ساتھ خدا غالب اور بزرگ کے اور تکیہ کرنا اوسکے اور
بھروسہ کرنا اسپر اور رجوع کرنا طرف اوسکی اپنے تمام امور اور حالات میں اور
استعمال کرنا پرہیزگاری کا حرام اور شبہ سے اور چھوڑ دینا احسان خلقت کو
اور کم لینا دنیا کے مباحون اور اسکے حلالون اور کھانیسے ساتھ خواہش
نفس اور حرص کے مانند اسکے یا ان کھانا کرنیوالے کی رات میں بغیر جست وجو
اور کریدنیکے اور جو شخص نہ پروا رکھے کہ کہانسے ہے اسکا کھانا اور اسکا پینا تو نہیں
پروا رکھتا خدا تعالیٰ کون سے دروازے سے دوزخ کے دروازون سے
داخل کرے اسکو پس لازم پکڑے آدمی اسکو تاکہ ناامید ہوجاوے شیطان
اسسے پس سلامت رہے ساتھ خدا کی رحمت اور اسکی مدد کے پس اگر نہ کرے اسکو تو شیطان اسکا
ہمراہی ہے اوسکے دل اور سینے میں فرمایا خدا تعالیٰ نے اور جو شخص سست ہے پہنچے خدا کے ذکر سے
ہم مقرر کرتے ہین واسطے اوسکے شیطان پس وہ اسکا ساتھی ہے پس کبھی اسکو وسوسہ
ڈالتا ہے نماز مین اور کبھی آرزوئین جھوٹیان دلاتا ہے اسکو نفس کی حرام اور
مباح خبرون سے اور کبھی روکتا ہے اسکو جلدی کرنیسے بھلائیون اور سنتون اور واجبات

وَالْعِبَادَاتِ وَالْقُرُبَاتِ فَيَخْسَرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ فَيَخْسَرُ
مَعَهٗ وَرُبَّمَا سَلَبَ الْاِيْمَانَ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ فَيَخْلُدُ مَعَهٗ
فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَلْبِ الْاِيْمَانِ وَمُتَابَعَةِ الشَّيْطَانِ فِي
الْبِرِّ وَالْاِعْلَانِ **فَصْلٌ** وَرَوٰى مُقَاتِلٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ
رَاحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
عَشِيَّةٍ يُرِيْدُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارُ بْنُ
يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذَتْهُ الرُّحَضَاءُ يَعْنِيْ عَرَقَ
الْحُمّٰى يَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلَ الْجُمَّانِ يَعْنِي اللُّؤْلُؤَ ثُمَّ مَسَحَ
الْجَبْهَةَ وَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمَلْعُوْنَ ثَلَاثًا ثُمَّ اَطْرَقَ فَقَالَ
لَهٗ عَلِيٌّ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ لَعَنْتَ اَنِفًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِبْلِيْسَ الْخَبِيْثَ عَدُوَّ اللّٰهِ اَدْخَلَ ذَنَبَهٗ فِيْ دُبُرِهٖ
فَبَاضَ سَبْعَ بَيْضَاتٍ فَهُمْ اَوْلَادُهُ الْمُوَكَّلُوْنَ بِبَنِيْ اٰدَمَ
اَحَدُهُمْ اِسْمُهُ الْمُدْحِشُ وَكَّلَ بِالْعُلَمَاءِ يَرُدُّهُمْ اِلَى
الْاَهْوَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالثَّانِيْ اِسْمُهٗ حَدِيْثٌ وَهُوَ صَاحِبُ
الصَّلٰوةِ فَيُنْسِيْهِمُ الذِّكْرَ وَيَعِيْبُهُمْ بِاللَّحْظِ وَيَطْرَحُ
عَلَيْهِمُ التَّثَاؤُبَ وَالنُّعَاسَ حَتّٰى يَنَامَ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ
لَهٗ قَدْ نِمْتَ فَيَقُوْلُ لَمْ اَنَمْ فَيَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ
بِغَيْرِ وُضُوْءٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَخْرُجَنَّ
اَحَدُهُمْ مِنْ صَلٰوتِهٖ مَا لَهٗ شَطْرُهَا وَلَا رُبُعُهَا وَلَا عُشْرُهَا
وَوِزْرُهَا اَكْثَرُ مِنْ اَجْرِهَا وَالثَّالِثُ اِسْمُهُ الزَّلْبُوْنُ
وَهُوَ صَاحِبُ الْاَسْوَاقِ يَاْمُرُهُمْ بِالتَّطْفِيْفِ الْكَذِبِ
فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَالتَّحَلِّيْ لِسِلْعَةٍ وَالْمَدْحِ لَهَا
اِذَا بَاعَهَا حَتّٰى يُنْفِقَهَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالرَّابِعُ اِسْمُهٗ بَدَّرٌ
هُوَ صَاحِبُ قِدِّ الْجُيُوْبِ وَخَمْشِ الْوُجُوْهِ وَالدُّعَاءِ
بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمُصِيْبَةِ حَتّٰى يَحْبَطَ اَجْرُ

عبادات اور طاعات کو بجالاتے ہین پس ٹوٹا پاتا ہے دینا اور آخرت مین پس
اوٹھایا جاتا ہے ساتھ شیطان کے اور بسا اوقات چھین لیتا ہی ایمان
اسکی آخر عمر مین پس ہمیشہ رہیگا ساتھ اوسکے دوزخ مین دن قیامت کے ساتھ
فرعون اور ہامان اور قارون کے بناڈر ہوتے ہین ہم ساتھ خدا کے ایمان دونے
اور شیطان کی تابعداری کرنے سے پوشیدہ اور ظاہر مین **فصل** اور روایت
کی ہی مقاتل نے زہری سے اونہون نے عروہ سے انہون نے حضرت عایشہ رضہ سے
تحقیق حضرت عایشہ رضہ نے فرمایا کہ رات گذاری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صحابہ نے ایک رات طلب کرتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونمین پیغمبر خدا
کے یہ صحابہ تھے حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور سلمان اور عمار بن یاسر
رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحقیق پکڑا
ہوا تھا اپکو رحضاء یعنی بخار کے پسینے نے گرتا تھا آپ سے مانند جمان یعنی موتی کے
پس پونچھا ماتھے کو اور فرمایا لعنت کرو ملعون کو تین مرتبے پس دور ہوا
آپ نے سر کو پس کہا اپکو حضرت علی نے آپ پر میرے ماں باپ قربان ہون آپنے
کسکو ابلعنت کی ہی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابلیس پلید
خدا کے دشمن کو داخل کیا اوسنے دم اپنا اپنی مقعد مین پس سات انڈے
دیے پس یہ اوسکی اولاد ہے آدم کی اولاد پر سپرد اور مقرر کیے گئے ایک
اونسے نام اسکا مدحش ہے علماء کے ساتھ سپرد کیا گیا ہے پھیرتا ہی انکو مختلف
خواہشون کی طرف اور دوسرا نام اسکا حدیث ہی اور وہ نماز کے ساتھ سپرد
کیا گیا ہے پس بھولتا ہے انکو ذکر سے اور کھیل مین لگاتا ہی انکو ساتھ دہان
کے اور ڈالتا ہے انپر جمائی اور اونگھ یہانتک کہ سو جاتا ہے ایک اونکا
پس کہا جاتا ہے اسکو تحقیق تو سو گیا پس کہتا ہے مین نہین سویا
پس داخل ہوتا ہے نماز مین بغیر وضو کر قسم ہے اوس ذات کی جو جان
محمد کی اسکے ہاتھ مین ہی البتہ نکلتا ہے ایک انکا نماز سے ایسے حال مین
کہ نہین ہے واسطے اوسکے نصف اسکا اور نہ چوتھائی اسکی اور نہ دسوان
حصہ اسکا اور گناہ اسکا زیادہ ہے اوسکے ثواب سے اور تیسرا نام اوسکا زلبون
ہے اور وہ صاحب بازار ونکا ہے حکم کرتا ہے انکو ساتھ کم ناپنے اور جھوٹ
بولنے کے خرید و فروخت مین اور رستہ کرنیمین واسطے ہباب اور انکی مدح کرنے کے
جب بیچتا ہے اسکو تاکہ رواج دیوے اسکو اپنے سے اور چوتھا نام اوسکا بدر ہے
اور وہ صاحب ہے پھاڑنے گریبانون اور نوچنے منہون اور پکارنیکا ساتھ ہلاکت کے

صَاحِبُهَا وَالْخَامِسُ اسْمُهُ مَنْشُوطٌ وَهُوَ صَاحِبُ
اَخْبَارِ الْكَذِبِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْهَمْزِ وَالْغَمْزِ حَتّٰى يُوْقِعَ الْعِبَادَ
وَالسَّادِسُ اسْمُهُ وَاسِمٌ وَهُوَ صَاحِبُ الدَّبِيْرِ الَّذِيْ
يَنْفُخُ فِي الْاَحْلِيْلِ وَيُعْجِزُ الْمَرْاَةَ حَتّٰى يَزْنِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
بِصَاحِبِهِ وَالسَّابِعُ اسْمُهُ الْاَعْوَرُ وَهُوَ صَاحِبُ السَّرِقَةِ
يَقُوْلُ لِلسَّارِقِ تَسُدُّ بِهَا فَاقَتَكَ وَتَقْضِيْ بِهَا دَيْنَكَ
وَتَسْتُرُ بِهَا عَوْرَتَكَ ثُمَّ تَتُوْبُ فَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ اَنْ
لَّا يَغْفُلَ عَنِ الشَّيْطَانِ فِيْ سَائِرِ اَحْوَالِهٖ وَلَا يَاْمَنُهٗ فِيْ
جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ
الْوَلْهَانُ فَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْهُ وَجَاءَ فِي الْحَدِيْثِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَرَاصُّوْا فِي الصُّفُوْفِ
لِئَلَّا يَتَخَلَّلَكُمُ الشَّيْطَانُ كَاَنَّهَا بَنَاتُ حَذَفٍ قَالَ
اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ هِيَ هٰذِهِ الْغَنَمُ الصِّغَارُ
الْحِجَازِيَّةُ وَاحِدَتُهَا حَذَفَةٌ وَيُقَالُ نَقَدٌ اَيْضًا وَيُقَالُ
لَيْسَ لَهَا اَذْنَابٌ وَلَا اَذْنَابٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ جُرَشٍ بَلْدَةٌ بِالْيَمَنِ
وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ حَالُ الشَّيْطَانِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ
وَقِرَاءَتِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ
يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ اِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ
عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْمَشْهُوْرِ مَا مِنْكُمْ
مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَلَهٗ شَيْطَانٌ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى قَدْ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ مِنْهُ وَفِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ
عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ
وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ قِيْلَ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ
فَاَسْلَمُ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَقِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا لَعَنَ

مصیبت والے کا اور پانچوان نام اسکا منشوط ہے اور وہ صاحب ہے
جھوٹی خبرونکا اور سخن چینی اور طعنہ اور چغلی کرنیکا یہانتک کہ گنہگار
کرتا ہے بندونکو اور چھٹا نام اسکا واسم ہے اور وہ صاحب مقعد کا ہے
وہ پھونکتا ہے مرد کے ذکر اور عورت کی سرین مین یہانتک کہ زنا کرتا ہے
ہر ایک اون دونو نسے ساتھ صاحب اپنے کے اور ساتوان نام اسکا اعور ہے
اور وہ صاحب چوری کا ہے چور کو کہتا ہے کہ بند کریگا تو ساتھ اوس مال
کے اپنے فاقہ کو اور ادا کریگا تو ساتھ اسکے قرض اپنا اور ڈھانپ لیگا تو ساتھ
اسکے شرمگاہ اپنی پھر توبہ کریگا تو پس ہر مومن کو چاہیے کہ شیطان سے
اپنے تمام حالات مین غافل نہ رہے اور نہ بیڈر رہے اس سے اپنے تمام امور مین
اور تحقیق آیا ہے حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ تحقیق واسطے
وضو کے ایک شیطان ہے کہا جاتا ہے اسکو ولہان پس پناہ پکڑو تم ساتھ
خدا کے اوسسے اور حدیث مین آیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ تحقیق اپنے
فرمایا ملجاؤ تم صفونمین تاکہ نہ داخل ہو جاوے تمہارے درمیان شیطان
گویا کہ وہ اولاد ہے حذف کی کہا ابو حنیفہ نے کہ کہا ابو عبیدہ نے بنات حذف
یہ بکریان ہین چھوٹی حجازی ہوتے ہین واحد اسکا حذفہ ہے اور کہا
جاتا ہے اسکو نقد بھی اور کہا جاتا ہے کہ نہین ہین واسطے اسکے دم اور
نہ کان اونکو لایا جاتا ہے جرش سے جو ایک گاؤن ہے یمن مین اور تحقیق
عثمان بن عاص سے روایت کیگئی ہے یہ کہ تحقیق اسنے کہا کہ مینے کہا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسطرح ہے حال شیطان کا درمیان میرے اور درمیان میری
نماز اور قرارت کی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شیطان ہے
اونکو خنزب کہتے ہین جب معلوم کرے تو اوسکو پس پناہ پکڑ تو خدا کی اوسسے اور تھوکو
تو بائین اپنے تین مرتبہ کہا اسنے پس کیا مینے اسکو پس لیگیا خدا اسکو
مجھ سے اور فرمایا نبی نے حدیث مشہور مین کہ کوئی تمہارے سے نہیں مگر اوسکے
واسطے ایک شیطان ہے صحابہ نے کہا اور نہ آپ یا رسول اللہ فرمایا نبی نے اور نہ مین
مگر یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ و قدوس نے میری اعانت کی ہے اوسپر پس ہین اوسسے سلامت
رہتا ہون یا وہ فرمانبردار ہو گیا ہے اور ایک دوسری حدیث مین نبی سے
اور نہیں کوئی تمہارے سے مگر حال یہ ہے کہ تحقیق اوسکے ساتھ اسکا ساتھی
جنون سے سپرد کیا گیا ہے کہا گیا اور نہ آپ یا رسول اللہ فرمایا اور نہ مین مگر یہ کہ تحقیق
خدا نے میری مدد کی ہے اوسپر پس فرمانبردار ہو گیا ہے پس نہین حکم کرتا مجھ کو ساتھ برائی کے اور کہا گیا ہے

اِبْلِيْسَ خَلَقَ مِنْهُ زَوْجَتَهُ الشَّيْطَانَةَ مِنْ ضِلْعِهِ الْاَيْسَرِ
كَمَا خُلِقَتْ حَوَّا مِنْ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَغَشِيَهَا فَحَمَلَتْ
مِنْهُ لِحِيْنِهِ وَلَدَتْ بَيْضَةً فَفَقَسَتْ اَفْضَلَ لِلذُّرِّيَّةِ
فَتَفَرَّعَتِ الذُّرِّيَّةُ عَنْهَا فَطَبَقَتِ الْبَرَّ وَالْبَحْرَ حَتّٰى قِيْلَ
نَفَضَتْ كُلُّ بَيْضَةٍ عَشَرَةَ اٰلَافٍ ذَكَرًا فَاَلْتَقَتْ يَعْنِيْ
تَفَرَّعَتْ مِنْهَا فَكَسَفُوا الْجِبَالَ وَالْجَزَائِرَ وَالْخَرَابَاتِ
وَالْفَلَوَاتِ وَالْبِحَارَ وَالرِّمَالَ وَالْاَدْغَالَ وَالْاَجَامَ وَ
الْعُيُوْنَ وَمَجَامِعَ الطُّرُقِ وَالْحَمَّامَاتِ وَالْكُنُفِ وَ
الْمَنَازِلَ وَالْهَوَاءَ وَمَعَارِكَ الْحُرُوْبِ وَالنَّوَاقِيْسِ
وَالْقُبُوْرَ وَالدُّوْرَ وَالْقُصُوْرَ وَخِيَامَ الْاَعْرَابِ وَجَمِيْعَ
الْبِقَاعِ وَقَالَ اللّٰهُ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ
وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا فَوَيْلٌ لِّمَنْ تَسَبَّدَلَ
بِعِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةَ الشَّيْطَانِ وَذُرِّيَّتِهٖ اَجَارَنَا
اَنَّهٗ مَعَهُمْ فِي النَّارِ خَالِدٌ فِيْهَا اِنْ لَّمْ يَتُبْ وَلِلتَّوْبَةِ كَرَّ
فَيَنْبَغِيْ لِنَفْسِهٖ وَيَسْعٰى فِيْ فِكَاكِهَا وَخَلَاصِهَا فَيُفَارِقُ
قَرِيْنَهُ السُّوْءِ وَاَهْلَ الضَّلَالِ الْخَبِيْثَةِ وَدُعَاةَ الضَّلَالِ
وَجُنُوْدَ الشَّيْطَانِ فَيَرْجِعُ اِلَى اللّٰهِ وَيَلْزَمُ طَاعَتَهٗ وَ
يُجَالِسُ الْعُلَمَآءَ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَارِفِيْنَ بِهٖ الْعَامِلِيْنَ
لَهُ الدَّاعِيْنَ اِلَيْهِ الرَّاغِبِيْنَ فِيْهِ وَالرَّاحِلِيْنَ اِلَى فَضْلِهٖ
الْخَائِفِيْنَ لِسَطْوَتِهٖ الزَّاهِدِيْنَ مِنْ اَخْذِ الزَّاهِدِيْنَ
فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبِيْنَ فِي الْعُقْبٰى الْقَائِمِيْنَ فِي اللَّيْلِ
وَالصَّائِمِيْنَ فِي النَّهَارِ الْبَاكِيْنَ عَلٰى مَا فَاتَ مِنْ
اَيَّامِ الْبَطَالَاتِ الْعَازِمِيْنَ عَلَى الْخَيْرَاتِ فِيْمَا يَاْتِيْ
مِنَ السَّاعَاتِ التَّائِبِيْنَ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ الْخَلِيْقَاتِ
الْمُتَوَكِّلِيْنَ عَلٰى خَالِقِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ الْعَلِيِّ
بِرَبِّ الْخَلِيْقَةِ وَالْبَرِيَّاتِ فِي السَّاعَاتِ وَالسَّاعَاتِ
الْقَائِمِيْنَ فِيْ اَنَآءِ اللَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ اُولٰٓئِكَ
اٰمِنُوْنَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ وَاٰفَاتِ الدُّنْيَا
وَاَهْوَالِ الْقِيٰمَةِ لِاَنَّهُمْ خَالَفُوْا طَاعَةَ الشَّيْطَانِ

شیطان کو تو اسنے پیدا کی اسکی بیوی شیطانہ اوسکی بائیں پسلی سے جیسے پیدا کی
گئی ہے حوا آدم علیہ السلام سے پس جماع کیا شیطان نے ساتھ بیوی اپنی کے
پس حمل والی ہوئی اسے اکتیس انڈے پس ہو گئی اصل واسطے اوسکے اولاد
کی پس نکلی اولاد اون انڈون سے پس پر ہو گیا بکل اوسدیار تک
کہ کہا گیا ہے ڈالا ہر انڈے نے دس ہزار زاد ہادہ کو مراد کہتا ہے اسے
یہ کہ نکلا اسقدر پس پھیر دیا اونہون نے پہاڑون اور جزیرون اور بیابان
مقامون اور جنگلون اور دریاؤن اور ریگستانون اور دلدلون اور
بیابانون اور جھیلون اور اکہا ہونیکی جگہون اور کھیتون اور سڑکون کی
جگہون اور کوڑے کی جگہون اور بیچ کی جگہون اور لڑائی کی جگہون اور ناقوس
مارنے کی جگہون اور قبرون اور گھرون اور محلون اور جنگل نشینون کے خیمون
اور تمام جگہون کو اور فرمایا خدا نے کیا پس پکڑتے ہو تم شیطان اور اسکی اولاد
کو دوست سوا میرے اور وہ واسطے تمہارے دشمن ہین اور برا ہے ظالمون کا
بدلا پس ہلاکت ہے واسطے اوس شخص کے کہ بدل ڈالا اوسنے ساتھ عبادت خدا
کے شیطان اور اسکی اولاد فرمانبرداری کو تحقیق ضرور وہ ساتھ انکی ہوگا
دوزخ مین ہمیشہ رہنے والا نہیں واسطے اوسکے اگر نہ توبہ کی اوسنے اور نصیحت پکڑی
پس بیدار ہو واسطے نفس اپنے کے اور کوشش کرے اوسکی چھوڑانے کے
خلاصی ہین پس جدا ہووے ہمنشینون اور بیٹھنے کے کامون اور گمراہی کے
بلانیوالون اور شیطان کے لشکرون سے پس رجوع کرے طرف خدا کے اور لازم پکڑے
اسکی فرمانبرداری اور ہمنشین ہووے علما کا اسکے بندون کے پہچانتے
ہین ساتھ اوسکی ساتھ اسکے عمل کرنیوالے اور واسطے اوسکے بلانیوالے ہین خلقت کو
اوسکین اور امید رکھنے والے ہین ساتھ اوسکے فضل کے خوف کرنیوالے ہین اوسکے قہر سے
ہین اسکے پکڑنے پر رغبت کرنیوالے ہین بیچ دینا کو رغبت کرنیوالے ہین آخرت مین قیام کرنیوالے
ہیں رات مین اور روزہ رکھنے والے ہین دن کو رونے والے ہین اوپر جو فوت ہوئی ہے فائدہ
دونون کے عزم کرنیوالے ہین بھلائیون پر اوجو آتی ہے ساعتون مین توبہ کرنیوالے ہین
سب گناہون اور خطاؤن سے توکل کرنیوالے ہین اوپر پروردگار آسمان اور زمین کے پیدا کرنیوالے کے جاہد
کرنیوالے ہین ساتھ پروردگار خلقت کے لمحون اور ساعتون مین عبادت کرنیوالے ہین
اوپر اوقات اور دنکی طرفون مین نگہبان ہین رات اور دن کے زنجیرون اور طوقون اور دنیا کی
آفتون اور دوزخ کی ڈرون سے اسواسطے کہ تحقیق اونہون نے
شیطان کی فرمانبرداری کی مخالفت کی اور خدا کی فرمانبرداری

أطاعوا الرحمن في السر والإعلان فعقابهم الديان و
جازاهم الملك المنان بما أخبر في قوله البيان فوقاهم الله
شر ذلك اليوم ولقاهم نضرة وسرورا وجزاهم بما صبروا
جنة وحريرا وبقوله تعالى إن المتقين في جنات ونهر في
مقعد صدق عند مليك مقتدر وقال الله تعالى
ولمن خاف مقام ربه جنتان وقد ذكر الله عز وجل
في كتابه هذا العبد المفتون بعد نعوته بقوله تعالى
إن الذين اتقوا إذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا
فإذا هم مبصرون فأخبر عز وجل أن جلاء القلوب
بذكر الله وبه يزول عنها العمى والظلمة والرين و
الغفلة وبه ينكشف الكروب فالذكر مفتاح التقى
والورع والتقوى باب الآخرة كما أن الهوى باب
الدنيا قال الله تعالى واذكروا ما فيه لعلكم تتقون
فأخبر تبارك وتعالى أن الإنسان بالتذكر يتقي

فصل

وفي القلب لمتان لمة الملك وهي إيعاد
بالخير والتصديق بالحق ولمة من العدو وهي إيعاد
بالشر وتكذيب بالحق ونهي عن الخير وهو مروي عن
عبد الله بن مسعود وقال الحسن البصري رحمة الله
عليه وإنما هما همتان يجولان في القلب هم من الله
وهم من العدو فرحم الله عبدا وقف عند همه فإن كان
من الله أمضاه وما كان من عدو جاهده وقال
مجاهد في قول الله تعالى من شر الوسواس الخناس
قال هو ينبسط على قلب الإنسان فإذا ذكر الله
خنس وانقبض وإذا غفل انبسط على قلبه وقال مقاتل
هو الشيطان في صورة الخنزير معلق في القلب في
جسد ابن آدم يجري منه مجرى الدم سلطه الله
عز وجل على ذلك من الإنسان فذلك قوله الذي
يوسوس في صدور الناس فإذا سها ابن آدم ووسوس
في قلبه كما يبتلع الخناس الذي إذا ذكر الله عز وجل

خدا کی فرمانبرداری کی پوشیدہ اور ظاہر میں پس بدلا دیا انکو خدا دینے والے
اور عوض دیا اونکو خدا احسان کرنیوالے نے ساتھ اسچیز کے جو خبر دی اسنے اپنے
قول روشن میں پس بچا لیا انکو خدا از اوسنکی برائی ہی اور انکو سامنے لیا تازگی
اور خوشی کو اور بدلا دیا انکو بسبب انکی صبر کرنیکی بہشت اور ریشم اور خبر دی ساتھ
قول اپنے تحقیق پرہیزگار لوگ باغون اور نہرون میں ہیں بیچ کی مجلس میں بادشاہ قدر
والے پاس اور فرمایا خدا تم نے اور واسطے اوس شخص کے جو ڈرے کھڑا ہونیسے آگے
پروردگار اپنے کے دو بہشت ہیں اور تحقیق ذکر کیا ہے خدائے غالب بزرگ نے اوس بندے
مبتلا کیے ہوئے کو بیچ پرہیزگاری اوسکے کے ساتھ قول اپنے کے تحقیق جو لوگ پرہیزگار
ہیں جب پہونچتا ہے انکو وسوسہ شیطان سے یاد کرتے ہیں خدا کو پس ناگاہ دیکھنے والے
ہیں پس خبر دی ہے خدائے غالب بزرگ نے کہ روشنی دلون کے ساتھ یاد خدا کی دور ہوتے
ہیں سختیان پس ذکر خدا کا کنجی ہے پرہیزگاری کی اور ترک حرام اور تقوی دروازہ ہے
آخرت کا جیسے کہ خواہش نفس کی دروازہ ہے دنیا کا فرمایا خدا نے کہ یاد کرو تم اسچیز
کو جو قرآن مجید میں ہے شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ پس خبر دی خدا تبارک و تعالے نے
تحقیق آدمی ساتھ یاد خدا کے پرہیزگار ہوتا ہے ۔:۔:۔

فصل

اور دلمیں دو چیزیں اوترنیوالی ہیں ایک اترنے والی ہے فرشتہ سے اور وہ
وعدہ کرتا ہے ساتھ نیکی اور تصدیق کرنیکے ساتھ حق کے اور دوسری اترنیوالی
ہے دشمن سے اور وہ ڈراتا ہے ساتھ برائی اور جھٹلانیکے حق کو اور سکھاتا ہے
کہنے بھلائی سے اور یہ روایت کیا گیا ہے عبد اللہ بن مسعود سے اور کہا حسن بصری
نے سوا اسکے نہیں تحقیق وہ دو لمہ دو خطرہ ہیں پھرتے ہیں دلمیں ایک خطرہ ہے خدا کی
اور دوسرا خطرہ ہے شیطان سے پس رحم کرے خدا ایسے بندے کو کہ کھڑا ہو دیر
نزدیک خطرے اپنے کے پس وہ چیز کہ ہو خدا سے جاری کرے اسکو اور وہ چیز کہ
ہو اسکے دشمن سے جہاد کرے اوسے اور کہا ہے مجاہد نے پھر تفسیر قول خدا کی پناہ پکڑتا
ہوں میں وسواس کرنیوالی خناس کی برائی ہی کہا ہے اوسنے وہ پھیلتا ہے اوپر دل بندے کے
یاد کرتا ہے خدا کو ہٹ جاتا ہے اور دور ہو جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے بچھ جاتا
ہے اوسکے دل پر اور کہا ہے مقاتل نے وہ خناس شیطان ہی خنزیر کی صورت میں دلمیں لٹکا
ہوا ابن آدم کے جسم میں جاری ہوتا ہے آدمی سے جگہ جاری ہونے خون کے مقرر
کیا ہے اسکو خدائے غالب بزرگ نے اوپر آدمی کے پس وہ ہے سوا خدا کے قول سے
وہ جو وسوسہ اس ڈالتا ہے لوگون کے دلمیں پس جب سہو کرتا ہے آدمی سوا اس
کے آ کر اسکے دلمیں یہانتک کہ گھیر لیتا ہے اسکے دل کو خناس وہ جب خدا یاد کرتا ہے خدائے غالب

ابْنُ اٰدَمَ خَنَسَ عَنْ قَلْبِهٖ فَذَهَبَ عَنْهُ وَخَرَجَ مِنْ
جَسَدِهٖ وَقَالَ عِكْرِمَةُ اَلْوَسْوَاسُ مَحَلُّهٗ مِنَ الرَّجُلِ
فِيْ فُؤَادِهٖ وَعَيْنَيْهِ وَمَحَلُّهٗ فِي الْمَرْاَةِ فِيْ عَيْنَيْهَا اِذَا
اَقْبَلَتْ وَفِيْ عَجُزِهَا اِذَا اَدْبَرَتْ **فَصْلٌ** وَفِي الْقَلْبِ
خَوَاطِرُ سِتَّةٌ اَحَدُهَا خَاطِرُ النَّفْسِ وَالثَّانِيْ خَاطِرُ
الشَّيْطَانِ وَالثَّالِثُ خَاطِرُ الرُّوْحِ وَالرَّابِعُ خَاطِرُ الْمَلَكِ
وَالْخَامِسُ خَاطِرُ الْعَقْلِ وَالسَّادِسُ خَاطِرُ الْيَقِيْنِ
فَخَاطِرُ النَّفْسِ يَاْمُرُ بِالْمَاْلُوْفَاتِ وَالشَّهَوَاتِ وَمُبَاشَرَةِ الْهَوٰى
الْمُبَاحِ مِنْهُ وَالْحَرَجِ وَخَاطِرُ الشَّيْطَانِ يَاْمُرُ فِي
الْاَوَّلِ بِالْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالضَّلٰلَةِ وَالتُّهْمَةِ لِلّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فِيْ وَعْدِهٖ وَفِي الثَّانِيْ بِالْمَعَاصِيْ وَالتَّسْوِيْفِ
بِالتَّوْبَةِ وَمَا فِيْهِ هَلَاكُ النَّفْسِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
فَالْخَاطِرَانِ مَذْمُوْمَانِ مَحْكُوْمٌ لَهُمَا بِالسُّوْءِ وَهُمَا
لِعُمُوْمِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَخَاطِرُ الرُّوْحِ وَخَاطِرُ الْمَلَكِ يَرِدَانِ
بِالْحَقِّ وَالتَّصْدِيْقِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يَكُوْنُ عَاقِبَتُهٗ
سَلَامَةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا يُوَافِقُ الْعِلْمَ فَهُمَا
مَحْمُوْدَانِ لَا يَعْدِمُهُمَا خُصُوْصُ النَّاسِ وَاَمَّا خَاطِرُ
الْعَقْلِ فَتَارَةً يَاْمُرُ بِمَا تَاْمُرُ بِهِ النَّفْسُ وَالشَّيْطَانُ وَ
تَارَةً بِمَا يَاْمُرُ بِهِ الرُّوْحُ وَالْمَلَكُ وَذٰلِكَ حِكْمَةٌ مِنَ
اللّٰهِ وَاِتْقَانٌ لِصُنْعِهٖ لِيَدْخُلَ الْعَبْدُ فِي الْخَيْرِ وَ
الشَّرِّ بِوُجُوْدِ مَعْقُوْلٍ وَصِحَّةِ شُهُوْدٍ وَتَمْيِيْزٍ فَيَكُوْنُ
عَاقِبَةُ ذٰلِكَ مِنَ الْجَزَاءِ وَالْعِقَابِ عَائِدًا لَهٗ وَعَلَيْهِ لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ لِلْجِسْمِ مَكَانًا لِلْجَرَيَانِ اَحْكَامِهٖ وَ
مَحَلًّا لِنَفَاذِ مَشِيَّتِهٖ فِيْ مَبَانِيْ حِكْمَتِهٖ كَذٰلِكَ جَعَلَ
الْعَقْلَ مَطِيَّةَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ بِحَرْفَيْ مَعًا فِيْ خَزَائِنِ الْغَيْبِ
اِذَا كَانَ مَكَانًا لِلتَّكْلِيْفِ وَمَوْضِعًا لِلتَّصْرِيْفِ سَبَبًا
لِلتَّعْرِيْفِ الْعَائِدِ اِلَى لَذَّةِ النَّعِيْمِ اَوْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ
وَاَمَّا خَاطِرُ الْيَقِيْنِ وَهُوَ رُوْحُ الْاِيْمَانِ وَمَوْرِدُ الْعِلْمِ
يَرِدُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَيْسَ مِنْ عِنْدِهٖ وَهُوَ خُلَاصَةُ

ادر بزرگ کو آدمی تو بھولے جاتا ہے اوسکو دل سے پس چلا جاتا ہے اور نکل جاتا ہے
اوسکے جسم سے اور کہا عکرمہ نے وسواس جگہ اسکی آدمی سے اسکے دل اور اوسکی
دو آنکھون میں ہے اور جگہ اسکی عورت مین اسکی دو آنکھونمیں ہے جب آتی
ہے اور اسکے سرین مین ہے جب جاتی ہے **فصل** اور دلمین چھ
خطرے ہین ایک انکا خاطر نفس ہے اور دوسرا خاطر شیطان ہے اور
تیسرا خاطر روح ہے اور چوتھا خاطر فرشتہ ہے اور پانچوان خاطر عقل
ہے اور چھٹا خاطر یقین ہے پس خاطر نفس حکم کرتا ہے ساتھ لینے شہوتون
کے اور تابعداری کرنے خواہش کی جو مباح ہے اس سے اور گناہ اور
خاطر شیطان حکم کرتا ہے اعتقادمین ساتھ کفر اور شرک اور گلہ اور
تہمت کرنے کے واسطے خدا کے غالبا اور بزرگ کے اوسکے
وعدہ مین اور حکم کرتا ہے اعمال جوارح مین ساتھ گناہون اور
تاخیر کرنیکے ساتھ توبہ کے اور ساتھ اوسچیز کے جس مین ہلاکت نفس ہے دنیا
اور آخرت مین پس یہ دونو خاطر مذموم ہین حکم کیا گیا ہے واسطے اونکے ساتھ
برائی کے اور یہ دونو خاطر عام مسلمانون کیواسطے ہین اور خاطر روح اور خاطر
فرشتہ دونو وارد ہوتی ہین ساتھ حق اور فرمانبرداری کے واسطے خدا تعالے
اور بزرگ کے اور ساتھ اوسچیز کے جو ہووے انجام اوسکا سلامتی دنیا اور آخرت
کی اور ساتھ اوسچیز کے جو موافق ہووے علم کو پس یہ دونو خاطر وصف کیے
گئے ہین نہین معدوم کرتے اونکو خاص لوگ اور لیکن خاطر عقل پس کبھی
حکم کرتا ہے ساتھ اوسچیز کے جو حکم کرتا ہے ساتھ اوسکے نفس اور شیطان اور کبھی
حکم کرتا ہے ساتھ اوسکے جسکے ساتھ حکم کرتا ہے روح اور فرشتہ اور یہ
خاطر عقل حکمت ہے خدا سے اور محکم کرنیوالے واسطے اوسکے کام کیتا کہ داخل
ہووے بندہ بھلائی اور برائی مین ساتھ ہونے معقول اور درستی شہود
اور تمیز کے پس ہوگا انجام اوسکا ثواب اور عذاب سے پھیرنیوالا اوسکے نفع کیواسطے
اور اوسکو ضرر کیواسطے اوسکو تحقیق خدا تعالے نے کیا ہے جسم کو جگہ واسطے جاری کرنے احکام کے
اور محل واسطے جاری کرنے ارادے کی اصل حکمت اپنی مین اسطرح کیا ہے عقل کو سواری کی اور نشانی کے
جاری ہونے کی ساتھ اوسکی جسم کے خدا نے مین جب ہووے مکلف اور معقل اور جسم نکلیف کیجگہ اور تصرف کیا محل یعنے
پھیرنے کا ایک حال سے دوسرے حال کیطرف اور ہووے سبب واسطے
جو کہ پہنچنیوالا ہے طرف نعمت یا عذاب دردینے والے کے اور لیکن خاطر یقین اور وہ
روح ایمان کا ہے اور جگہ وارد ہونے علم کو وارد ہوتا ہے یہ خاطر خدا سے اور پیدا ہوتا ہے

بِخَوَاصَّ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ الْمُوقِنِينَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالْأَبْدَالِ لَا يَرِدُ إِلَّا حَقٌّ وَإِنْ خَفِيَ وُرُودُهُ وَدَقَّ
مَجِيئُهُ وَلَا يَنْقَدِحُ إِلَّا بِعِلْمٍ لَدُنِّيٍّ وَأَخْبَارِ الْغُيُوبِ
وَأَسْرَارِ الْأُمُورِ فَهُوَ لِلْمَحْجُوبِينَ وَالْمُرَادِينَ وَالْمُخْتَارِينَ
الْفَانِينَ بِاللَّهِ فِيهِ عَنْهُمُ الْغَائِبِينَ عَنْ ظَمَاهِرِهِمُ الَّذِينَ
انْقَلَبَتْ عِبَادَاتُهُمُ الظَّاهِرَةُ إِلَى الْبَاطِنَةِ مَا خَلَا
الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ الْمُؤَكَّدَاتِ فَهُمْ أَبَدًا فِي مُرَاقَبَةِ
بَوَاطِنِهِمْ وَاللَّهُ تَعَالَى يَتَوَلَّى تَرْبِيَةَ ظَوَاهِرِهِمْ كَمَا قَالَ
عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي
نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ تَوَلَّاهُمْ وَكَفَاهُمْ
وَاشْغَلَ قُلُوبَهُمْ بِمُطَالَعَةِ أَسْرَارِ الْغُيُوبِ وَنَوَّرَهَا
بِالتَّجَلِّي فِي كُلِّ قَرِيبٍ فَاصْطَفَاهُمْ لِمَحَادَّتِهِ وَاخْتَصَّهُمْ
بِآنَاسِهِ وَالسُّكُونِ إِلَيْهِ وَالطُّمَأْنِينَةِ لَدَيْهِ فَهُمْ
فِي كُلِّ يَوْمٍ فِي مَزِيدِ عِلْمٍ وَنُمُوِّ مَعْرِفَةٍ وَتَوْفِيرِ نُورٍ
وَقُرْبٍ مِنْ مَحْبُوبِهِمْ وَمَعْبُودِهِمْ وَهُمْ فِي نَعِيمٍ لَا نِفَادَ
لَهُ وَلَا انْقِطَاعَ لَهَا وَسُرُورٍ لَا غَايَةَ لَهُ وَلَا مُنْتَهَى
فَإِذَا بَلَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَانْتَهَى مَا قُدِّرَ لَهُمْ مِنَ الْبَقَاءِ
فِي دَارِ الْفَنَاءِ نَقَلَهُمْ مِنْهَا بِأَحْسَنِ الِانْتِقَالِ كَمَا يُنْقَلُ
الْعَرُوسُ مِنْ حُجْرَةٍ إِلَى دَارٍ وَمِنَ الْأَدْنَى إِلَى الْأَعْلَى
فَالدُّنْيَا فِي حَقِّهِمْ جَنَّةٌ وَفِي الْآخِرَةِ لِأَعْيُنِهِمْ قُرَّةٌ وَهُوَ
النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ مِنْ غَيْرِ حِجَابٍ وَلَا بَابٍ وَ
لَا حَاجِبٍ وَلَا بَوَّابٍ وَلَا مَانِعٍ وَلَا حُدَّادٍ وَلَا مِنٍّ وَ
لَا امْتِنَانٍ وَلَا ضَنِينٍ وَلَا ضِرَارٍ وَلَا انْقِطَاعٍ وَلَا نِفَادٍ
كَمَا قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ
فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ وَكَمَا قَالَ لِلَّذِينَ
أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ أَحْسَنُوا
فِي الدُّنْيَا لَهُ بِالطَّاعَةِ فَجَازَاهُمْ فِي الْعُقْبَى بِالْجَنَّةِ وَ
الْكَرَامَةِ وَأَعْطَاهُمُ النِّعْمَةَ وَالسَّلَامَةَ وَزَادَهُمْ أَنْ
بِتَنْوِيرِ الْقُلُوبِ وَتَرْكِ الْعَمَلِ لِمَا سِوَاهُ فَجَازَاهُمْ سُبْحَانَهُ

ساتھہ خاص لوگون کے اولیا سے اور یقین کرنیوالون سچے اور شہیدون
اور ابدال سے نہین وارد ہوتا ہے مگر ساتھ حق کے اگرچہ پوشیدہ ہووے
اسکا وارد ہونا اور باریک ہووے اسکا آنا اور نہین ظاہر ہوتا یہ خاطر کرسا
علم لدنی اور خبرون غیب اور اسرار امور کے پس یہ خاطر واسطے خدا کے محبوبون
اور اسکی مرادون اور برگزیدون کے ہے جو فنا ہونیوالے ہین خدا کی ذات مین لوگون
سے جدا ہوکر پوشیدہ ہین اپنے ظاہر سے وہ لوگ جو پھرتے ہین انکی ظاہر
عبادتین طرف پوشیدہ عبادتون کے سوا فرضون اور سنتون مؤکدہ کے پس یہ
لوگ ہمیشہ اپنے اندرونکی حفاظت مین ہین اور خدا تعالیٰ متولی ہے انکے
ظاہرون کی تربیت کرنیکا جیسا کہ فرمایا ہے خدا غالب اور بزرگ اور بلند نے
اپنی کتاب عزیز مین کہ تحقیق دوست میرا خدا ہے جسنے اتارا ہے کتاب
کو اور وہی متولی ہوتا ہے نیک لوگون کا متولی بنا اونکا اور کافی ہوا واسطے
انکے اور مشغول کردیا انکے دلونکو ساتھ مطالعہ کرنے پوشیدہ اسرار کے اور روشن کیا
انکو ساتھ جلوہ کرنیکے ہر نزدیک مین پس برگزیدہ کیا انکو واسطے اپنی باتین
کرنیکے اور خاص کیا انکو ساتھ انس اپنے کے اور آرام پکڑنیکی طرف اسکی اور قرار
پکڑنے کر آگے اوسکے پس یہ لوگ ہر دن مین علم کی زیادتی اور معرفت کی بڑھنے
اور نور کی زیادہ ہونے اور قرب مین اپنے محبوب اور معبود کے ہین پس یہ لوگ
ایسی نعمتون مین ہین کہ نہین ختم ہونا واسطے انکے اور ایسے عطاؤن مین ہین کہ
نہین انقطاع واسطے انکے اور ایسی خوشیون مین ہین کہ اونکی غایت اور نہایت نہین
ہے پس جب پہونچ جاتا ہے لکھا عمر کا اپنی مدت کو اور نہایت کو پہونچ جاتی ہے وہ چیز کہ
انکے واسطے مقدر کیگئی ہے باقی رہنے سے فنا کے گھر مین تو ضد الیجاتا ہے انکو ساتھ
اچھے لیجانیکے جیسا کہ لائی جاتی ہے نئی بیاہی ہوئی تنگ گھر سے طرف کشادہ گھر کے
اور نیچی جگہ سے طرف بلند کے پس دنیا اونکے حق مین بہشت ہے اور آخرت مین اونکی آنکھون کے
واسطے ٹھنڈک ہے اور وہ نظر کرنا ہے طرف منہ خداوند کریم کے بغیر پردے اور روک
اور حاجب اور دربانی کے اور سوا اسکی منع کرنیوالے اور روکنیوالے کے اور سوا نہ
رکنے اور احسان قبول کرنیکے اور سوا ظلم اور ضرر اور انقطاع اور تمام ہونیکے جیسے کہ فرمایا
نے تحقیق پرہیزگار رہینگے باغون اور نہرونکی مین سچ کیجگہ مین بادشاہ قدرت والے کے
پاس اسمین جیسا کہ فرمایا خدا نے واسطے اون لوگون کی جنہون نے عمل نیک کیے ہین نیکی ہے
اور زیادتی ہے یعنی دیدار الٰہی کی اونہون نے دنیا مین واسطے خدا کے سو فرمانبرداری
کے پس بدلا دیا انکو آخرت مین ساتھ بہشت اور بزرگی کے اور دی انکو نعمت اور سلامتی

وَتَعَالٰى بِالزِّيَادَةِ فِي دَارِ الْبَقَاءِ وَالْمَنِّ وَهُوَ دَوَامُ النَّظَرِ
إِلٰى وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ كَمَا أَخْبَرَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِيْنِ لِعِبَادِهِ
أُولِي الْأَلْبَابِ وَالْعُقُوْلِ **فَصْلٌ** وَالنَّفْسُ وَ
الرُّوْحُ مَكَانَانِ لِإِلْقَاءِ الْمَلَكِ وَالشَّيْطَانِ فَالْمَلَكُ
يُلْقِي التَّقْوٰى إِلَى الْقَلْبِ وَالشَّيْطَانُ يُلْقِي الْفُجُوْرَ إِلَى
النَّفْسِ فَيُطَالِبُ النَّفْسُ الْقَلْبَ بِاسْتِعْمَالِ الْجَوَارِحِ
بِالْفُجُوْرِ وَفِي الْبَشَرِيَّةِ مَكَانَانِ الْعَقْلُ وَالْهَوٰى يَتَصَرَّفَانِ
بِمَشِيَّتِهِ حَاكِمٍ وَهُوَ الثَّوْنِيُّ وَالْأَعْوَانُ فِي الْقَلْبِ
نُوْرَانِ سَاطِعَانِ وَهُمَا الْعِلْمُ وَالْإِيْمَانُ فَجَمِيْعُ
ذٰلِكَ أَدَوَاتُ الْقَلْبِ وَحَوَاسُّهُ وَآلَاتُهُ وَالْقَلْبُ فِي
وَسَطِ هٰذِهِ الْآيَاتِ كَالْمَلِكِ وَهٰذِهِ جُنُوْدُهُ يَرِدُوْنَ
إِلَيْهِ أَوْ كَالْمِرْآةِ الْمَجْلُوَّةِ وَهٰذِهِ الْآلَاتُ حَوْلَهَا
تَظْهَرُ فِيْرَاهَا وَيَقْدَحُ فِيْهَا فَيَجِدُهَا **فَصْلٌ** وَأَعُوْذُ
بِرَبِّ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ مِنْ شَيْطَانِ الْغَوِيِّ وَ
خَوَاطِرِ السُّوْءِ وَهَوَاجِسِ النَّفْسِ وَمِنْ فِتْنَةِ
كُلِّ جِنِّيٍّ وَإِنْسِيٍّ وَمِنْ رِيَاءٍ وَنِفَاقٍ وَعُجْبٍ وَكِبْرٍ
وَشِرْكٍ وَخِلَالِ السُّوْءِ النَّاشِيَةِ فِي الْقَلْبِ وَمِنْ
كُلِّ شَهْوَةٍ وَلَذَّةٍ مُؤَدِّيَةٍ إِلَى الْمَهَالِكِ لِلنَّفْسِ وَمِنَ
الْبِدَعِ وَالضَّلَالِ وَالْأَهْوِيَةِ الْمُسَلِّطَةِ لِلشَّيْطَانِ
عَلَى الْجِسْمِ وَمِنْ كُلِّ قَوْلٍ وَفِعْلٍ وَهَيْئَةٍ تَحْجُبُ عَنِ الْعُرُوْجِ
الْعَرْشِيَّةِ قَلْبِيْ وَمِنْ اتِّبَاعِ الْأَهْوِيَةِ الْمُضِلَّةِ وَالطَّبَائِعِ
النَّفْسِيَّةِ وَالْأَخْلَاقِ الرَّدِيَّةِ وَأَعُوْذُ بِالْمَلِكِ الْحَمِيْدِ
الْمَجِيْدِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْخَبِيْثِ الْمَرِيْدِ أَعُوْذُ بِالرَّبِّ الْوَدُوْدِ
وَنِقْمَتِهِ إِذَا غَفَلْتُ عَنْ طَاعَتِهِ إِذْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِيْدِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَطْوَتِهِ إِذَا غَضِبَ عَلٰى
أَهْلِ الْمَعْصِيَةِ أَعُوْذُ بِهٖ مِنْ هَيْبَتِهِ عِنْدَ شِدَّةِ بَطْشِهٖ
فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ لِلطَّاغِيْنَ مِنْ بَرِيَّتِهٖ وَأَعُوْذُ بِهٖ مِنْ
كَشْفِ الْغِطَاءِ وَالسَّتْرِ وَالْإِتْيَانِ فِي مَعْصِيَتِهٖ فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَنِسْيَانِ الْأَصْلِ وَالْفَرْعِ وَالْمَيْلِ إِلَى الزَّعْمِ وَالدَّعْوٰى

پاک اور بلند نے ساتھ زیادتی کی بقا اور عطا کی کہ ہمیں اور وہ زیادتی بیشتر
نظر ہے طرف اُسکے منہ بزرگ کی جیسے کہ اوسنے خبر دی ہے اپنی کتاب روشن مین واسطے
اپنے بندون اور داناؤن اور عقل والون کے **فصل** اور نفس اور روح
دو جگہ ہین واسطے ڈالنے خطرہ فرشتہ اور شیطان کے پس فرشتہ ڈالتا ہے
پرہیزگاری کو طرف دل کے اور شیطان ڈالتا ہے نافرمانی کو طرف
نفس کی پس طلب کرتا ہے نفس دل سے ساتھ استعمال کرنے اعضا کے
ساتھ بیفرمانی کو اور دو جگہ ہین جسم مین عقل اور خواہش نفس تصرف کرتے
ہین ساتھ ارادے حاکم کے اور یہ توفیق ہے اور گمراہ کرنا اور دل مین دو نور
ہین چمکتے اور وہ علم اور ایمان ہے پس یہ سب دل کے اسباب اور
اسکے حسین اور آلات ہین اور دل ان آلات کے درمیان مین مانند
بادشاہ کے ہے اور یہ اسکے لشکر ہین وارد ہوتے ہین طرف اوسکی
یا مانند آئینہ روشن کے ہین اور یہ آلات اوسکے گرد ظاہر ہوتی
ہین پس دیکھتا ہے انکو اور روشن ہوتی ہین اسمین پس پاتا ہے انکو **فصل**
پناہ ڈھونڈتا ہون مین ساتھ پروردگار عرش اور کرسی کے شیطان گمراہ سے
اور برے خطرون اور نفس کے وسواسون سے اور ہر جن اور آدمی کے فتنہ
اور ریا اور نفاق اور تکبر اور بڑائی اور شرک اور بری خصلتون سے جو پیدا ہوتی
ہین دل مین اور ہر خواہش اور لذت سے جو پہنچانیوالی ہے طرف ہلاکت کی جہنون
کیواسطے نفس کے اور بدعتین اور گمراہی اور خواہشین نفس سے جو مقرر
کرنیوالیان ہین آگ کو جسم پر اور ہر بات اور کام اور فکر سے جو ناپسند
ہوے عرشی غیبون سے میرے دلکو اور نفس کی خواہشون گمراہ کرنیوالون
کی پیروی کرنیسے اونفس کی طبیعتون اور بری عادتون سے اور
پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ بادشاہ صفت کئے گئے بزرگ کے شیطان
پلید سرکش سے پناہ ڈھونڈتا ہون مین ساتھ پروردگار دوستدار کے اوسکی
عذاب سے جب غافل ہون مین اوسکی فرمانبرداری سے اسواسطے کہ وہ بہت
قریب ہے طرف میری شہ رگ سے پناہ ڈھونڈتا ہون مین اوسکے قہر سے جب غصہ
ہووے گنہگارون پر پناہ ڈھونڈتا ہون مین ساتھ اسکے اوسکی ہیبت سے وقت اوسکی
سخت پکڑنے کے قیامت کے دن مین واسطے بے فرمانون کے اوسکی خلقت سے
اور پناہ ڈھونڈتا ہون مین ساتھ اسکے دور کرنے پردہ اور ستر کے اور حیران
ہونیسے اوسکی بیفرمانی مین جنگل اور دریا مین اور بھول جانے اصل اور فرع سے اور میل کرنیسے طرف

وَالْخِلَافِ وَالْكِبْرِ وَتَرْكِ الطَّاعَةِ وَالْقُرْبَةِ وَالْبِرِّ وَالتَّالِي عَلَيْهِ
وَالْإِيمَانِ الْكَاذِبَةِ وَالْحِنْثِ دُونَ الْبِرِّ وَخَاتِمَةِ السُّوْءِ
وَالْإِفْلَاسِ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَالْمُوَافَاةِ عِنْدَ حُضُورِ الْمَنِيَّةِ بِالشَّرِّ

فَصْلٌ وَمُجَاهَدَةُ الشَّيْطَانِ بَاطِنَةٌ وَهِيَ بِالْقَلْبِ
وَالْجِنَانِ وَالْإِيمَانِ فَإِذَا جَاهَدْتَهُ كَانَ مَدَدُكَ الرَّحْمٰنُ
وَمُعْتَمَدُكَ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ وَرَجَاؤُكَ رُؤْيَةُ وَجْهِ الْجَلِيلِ
الْمَنَّانِ وَجِهَادُ الْكُفَّارِ جِهَادُ الظَّاهِرِ بِالسَّيْفِ وَالرِّمَاحِ
وَمَدَدُكَ فِيهِ الْمَلِكُ الْأَعْوَانُ وَرَجَاؤُكَ فِيهِ دُخُولُ
الْجِنَانِ فَإِنْ قُتِلْتَ فِي مُجَاهَدَةِ الْكُفَّارِ كَانَ جَزَاؤُكَ
الْخُلُودَ فِي دَارِ الْمَقَامِ وَإِنْ قُتِلْتَ فِي مُجَاهَدَةِ الشَّيْطَانِ
وَمُخَالَفَتِكَ إِيَّاهُ بِقَضَاءِ أَجَلِكَ إِلَى اِحْتِرَامِ مَنِيَّتِكَ كَانَ
جَزَاؤُكَ وَجْهَ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِلَى لِقَائِهِ فَإِنْ قَتَلَكَ
الْكَافِرُ كُنْتَ شَهِيدًا وَإِنْ قَتَلَكَ الشَّيْطَانُ بِمُتَابَعَتِكَ
إِيَّاهُ وَالْإِنْقِيَادِ كُنْتَ مِنْ أَرْبَابِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ
طَيِّبًا لِجِهَادِ الْكُفَّارِ لَهُ بِهَا فَنَاءٌ وَجِهَادُ الشَّيْطَانِ
وَالنَّفْسِ لَا فَنَاءَ لَهُ حَتّٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَلَّ
وَعَلَا وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ يَعْنِي الْمَوْتَ فَالْمُرَادُ
فَالْعِبَادَةُ الْمُتَّصِلَةُ بِالْمَوْتِ مَعَ مُخَالَفَةِ الشَّيْطَانِ وَالْهَوٰى قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
ثُمَّ كُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ تَبُوكَ
رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ يَعْنِي بِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَاهَدَةَ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ وَالْهَوٰى لِمَا رَأَوْا
وَطُولَ مُدَّتِهَا عَلَيْهِمْ وَالْخَوْفَ مِنْ سُطُوعِ غَائِلَتِهَا
مَجْلِسُ تَحْمِيدٍ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَاعْلَمْ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ الشَّرِيفَةَ فِي
سُورَةِ النَّمْلِ وَهِيَ بَعْضُ آيَةٍ وَعِدَّةُ آيَاتِهَا ثَلٰثٌ وَتِسْعُونَ
آيَةً وَكَلِمَاتُهَا الْكَرِيمَةُ مِائَةٌ وَتِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ كَلِمَةً
وَحُرُوفُهَا أَرْبَعُ مِائَةٍ سَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ
حَرْفًا وَذٰلِكَ إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ

اور اکڑ کر چلنے اور بڑائی اور جھوٹ دینے فرمانبرداری اور عبادت اور نیکی کے
اور قسم کہانے سے انکی ترک پر اور جھوٹی قسمیں اور توڑنے کی گناہ اور برے خاتمہ
اور ہر نیکی سے خالی ہونے اور مرنے کے حاضر ہونے تک برائی کے

فصل اور شیطان سے جہاد کرنا پوشیدہ ہے اور وہ جہاد ساتھ دل اور ایمان
کے ہے پس جب تو اوسے جہاد کریگا تو ہو دیگا مددگار تیرا خدا اور تیرا مالک بادشاہ
جزا دینے والا اور امید تیری دیا ہوا مہربزرگ احسان کرنیوالا ہے اور جہاد
ساتھ کافرون کے ہے جہاد ظاہر ساتھ تلوار اور نیزون کے اور قوت دینے والا
تیرے اس جہاد مین بادشاہ ہے اور مددگار اور امید تیری اسمین داخل ہونا
ہے بہشتون مین پس اگر تو مارڈالا گیا کافرون کی لڑائی مین تو ہوگا بدلا تیرا
ہمیشہ رہنا بقا کے گھر مین اور اگر تو مارا گیا شیطان کی لڑائی مین اور تیری
مخالفت کرنیمین ساتھ اسکے سبب تمام ہونے تیری عمر اور پہونچنے تیری
موت کے تو ہو دیگا بدلا تیرا منہ پروردگار جہانون کا وقت ملاقات پروردگار
کے پس اگر مارڈالا تجھکو کافر تو ہو دیگا تو شہید اور اگر مارڈالا تجھکو شیطان
بسبب تیری پیروی کرنیکی اوسکی اور قبول کرنیکی اوسکے حکم کو تو ہو دیگا تو
قریب بادشاہ زبردست کے دور پہونچا ہوا پس جہاد کافرونکا واسطے اسکے
نہایت اور تمام ہونا ہے اور شیطان اور نفس کا واسطے اسکے نہ غایت ہے
اور نہ نہایت فرمایا خدا بزرگ اور بلند نے اور عبادت کر پروردگار اپنے
کی یہانتک کہ آوے تیرے پاس یقین مراد یقین سے موت اور تقاضا پروردگار
کا ہے پس عبادت حاصل ہوتی ہے ساتھ مخالفت شیطان اور خواہش
نفس کے فرمایا خدا تعالٰی غالب اور بزرگ نے پس ڈالا ہوا دیگا اسمین وہ اور گمراہ
اور لشکر شیطان کا سب اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب آپ واپس آئے تبوک کی لڑائی سے واپس آئے ہم چھوٹے جہاد سے
طرف جہاد بڑے کے مراد رکھتے تھے ساتھ اسکے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جہاد کرنا ساتھ شیطان اور نفس اور خواہش کے ہو سطوع اسکے ہمیشہ ہونے اور دراز
ہونے اسکی استعمال اور خطرہ کی ورواسطے ڈرنے اسکے سے خاتمہ کی مجلس دوسری ہے
تفسیر قول خدا تعالٰی غالب اور بزرگ کی تحقیق یہ خط سلیمان کا ہے اور تحقیق
یہ شروع کیا گیا ہے ساتھ نام خدا بخشش کرنیوالا مہربان کا جان لو تحقیق یہ آیت
اور بقیہ سورہ نمل مین سے اور یہ سورہ مکہ مین نازل ہوئی ہے اور گنتی اوسکی آیتون کی تراسی
آیتیں ہیں اور اسکے کلمے ایکہزار ایکسو پچاس کلمے ہین اور اسکے حرف چار ہزار اور سات سو

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ
وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ لَمَّا خَرَجَ
مِنْ وَادِ النَّمْلِ فِيْ مَسِيْرِهٖ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ اِلَى الْيَمَنِ
اَخَذَ بِالنَّاسِ فِيْ مَفَازَةٍ فَعَطِشَ النَّاسُ فَسَاَلُوا
لِمَاءٍ فَتَفَقَّدَ الْهُدْهُدَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَسَاَلَ عَنْهُ وَدَعَا
اَمِيْرَ الطُّيُوْرِ وَهُوَ الْكَرَكِيُّ فَسَاَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ
اِلَّا الْهُدْهُدُ وَاحِدٌ فَقَالَ الْكَرَكِيُّ لَا اَدْرِيْ اَيْنَ ذَهَبَ
وَلَا اسْتَاْمَرَنِيْ وَكَانَ يُرِيْدُ الْهُدْهُدَ لِيَنْظُرَ مِنْقَارَهٗ
فِي الْاَرْضِ فَيُخْبِرَهٗ كَمْ بُعْدُ الْمَاءِ وَقُرْبُهٗ وَكَمْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
الْمَاءِ مِنْ قَامَةٍ اَوْ فَرْسَخٍ وَكَانَ الْهُدْهُدُ مَخْصُوْصًا
بِذٰلِكَ مِنْ دُوْنِ بَقِيَّةِ الطُّيُوْرِ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ عَمَّ
ذٰلِكَ ارْتَفَعَ فِيْ طَيَرَانِهٖ اِلَى الْجَوِّ فَيَنْظُرُ لَهٗ يَمْضِيْ
اِلٰى تِلْكَ الْبُقْعَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَاءُ فَيَضَعُ مِنْقَارَهٗ فِيْهَا
فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ فَتُبَادِرُ الشَّيَاطِيْنُ فَتَحْفِرُ لَهٗ تِلْكَ الْبُقْعَةَ
فَيَخْرُجُ الْمَاءُ وَيَتَّخِذُوْنَ الْاَحْوَاضَ وَالْبِرَكَ وَالرَّكَايَا
وَتَمْلَاُ الرَّوَايَا وَالْقِرَبَ وَالظُّرُوْفَ وَتُسْرِبُ الدَّوَابَّ
وَالنَّاسَ وَالْجَانَّ ثُمَّ يَرْتَحِلُوْنَ فَلَمَّا فَقَدَ الْهُدْهُدَ فِيْ
تِلْكَ السَّاعَةِ غَضِبَ سُلَيْمَانُ عِنْدَ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيْدًا
وَجَعَلَ يَقُوْلُ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَذْبَحَنَّهٗ
اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ يَقُوْلُ
اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِعُذْرٍ وَّحُجَّةٍ بَيِّنَةٍ وَكَانَ اَشَدَّ عَلَى الطَّيْرِ
الَّذِيْ يُعَذِّبُ بِهِ الطَّيْرَ لِمَا يُرِيْدُ عَذَابَهٗ اَنْ يَنْتِفَ
رِيْشَهٗ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ اَقْرَعَ لَيْسَ عَلَيْهِ رِيْشٌ قَالَ فَمَكَثَ
غَيْرَ بَعِيْدٍ اَيْ لَبِثَ غَيْرَ طَوِيْلٍ ثُمَّ اَقْبَلَ الْهُدْهُدُ
فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ سُلَيْمَانَ قَدْ اَوْعَدَكَ فَقَالَ هَلِ اسْتَثْنٰى
قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ
دَامَ مُلْكُكَ طَوِيْلَ النَّهَارِ فَعِشْتَ اِلَى الْاَبَدِ فَجَعَلَ
يَنْكُتُ بِمِنْقَارِهٖ وَيُوْمِيْ بِرَاْسِهٖ اِلٰى سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهٗ

خدا درود بھیجے ہمارے پیغمبر برگزیدہ پر اور سب پیغمبرون اور مومنون اور خدا کے
نیک بندون اور نزدیکی فرشتون پر جب نکلے چیونٹیون کے جنگل سے اپنے چلنے مین
بیت المقدس سے طرف یمن کے پکڑا سلیمان نے رستہ مین لوگون کے
اکے جنگل مین پس پیاسے ہوے لوگ پس اُنہون نے پانی مانگا پس نہ پایا ہدہد
کو اس کام کے وقت پس دریافت کیا اوسکے حال سے اور بلایا پرندون کے
بادشاہ کو اور وہ کلنگ ہی پس پوچھا کلنگ کو ہدہد سے اور نہ تھا ساتھ اسکے
مگر ایک ہدہد پس کہا کلنگ نے نہین جانتا کہان گیا اور نہ اوسنے مجھ سے اجازت
لی ہے اور سلیمان اہ طلب کرتے تھے ہدہد کو تو کہ رکھے چونچ اپنی زمین مین پس
خبر دیوے اُسکو کہ کسقدر ہے دوری پانی کی اور نزدیکی اور کسقدر ہے مسافت
درمیان اسکے اور درمیان پانی کے آدمی کو قدیا فرسنگ سے اور تھا ہدہد خاص
کیا گیا ساتھ اس علم کے باقی پرندونکے سوا اور تھا ہدہد جب طلب کیا جاتا تھا
اوسپر یہ علم تو بلند ہوجاتا تھا اڑنیمین ہوا کیطرف پس اسکو دیکھا ئی دیتا تھا یہ پھر
اوترتا تھا طرف اوسجگہ کے جو اوسمین پانی ہے پس دیکھتا تھا چونچ اپنی اسمین
پس وہ معلوم کرایا جاتا تھا وہ پانی پس جلدی کرتے تھے جن پس کھودتے
تھے اوس جگہ کو پس نکالتے تھے پانی پس بناتے تھے تالاب اور حوض اور کنوین
اوپر کرتے تھے پکھالون اور مشکون اور برتنون کو اور پانی پلاتے تھے
چارپاؤن اور آدمیون اور جنون کو پھر کوچ کرتے تھے پس جب
پایا گیا ہدہد اس ساعت مین تو غصے ہوا سلیمان اسوقت غصے ہونا سخت
اور کہنے لگا کہ البتہ مین اسکو سخت عذاب دونگا مراد رکھتے تھے البتہ اوسکے
پر اکھیڑ ڈالونگا پس نہ اڑسکے گا پرندون کے ساتھ کامل ایک برس تک
یا البتہ ذبح کرونگا مین اسکو پھر استثنی کیا اور کہا یا لاویگا میری پاس دلیل
روشن کہتے تھے یا لاویگا میری پاس کوئی عذر اور حجت روشن اور تھا زیادہ
سخت عذاب اُسکا جسے عذاب کرتا تھا پرندونکو جب اسکو عذاب کرنا چاہتا تھا
یہ کہ اکھیڑتا تھا اوسکے پر یہانتک کہ اسکو چھوڑتا تھا گنجا نہین رہتا تھا اوسپر
فرمایا خدا نے پس ٹھہرا ہدہد تھوڑی دیر یعنی ٹھیرا نہ دیر مدت پھر آیا ہدہد پس اسکو کہا
گیا کہ تحقیق سلیمان نے تجھکو عذاب دینے کا وعدہ کیا ہے پس کہا ہدہد نے کیا اوسنے
استثنا کیا ہے کہا گیا ہان اوسنے پس آیا یہانتک کہ حضرت سلیمان کے آگے کھڑا ہوا پھر سجدہ کیا
پس کہا ہمیشہ رہے آپکی بادشاہی زمانہ دراز تک اور آپ ہمیشہ زندہ رہین
پس اپنی چونچ سے زمین کو کریدنے لگا اور اشارہ کیا اپنے سر سے طرف سلیمان کی پس کہا اوسکو

أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ يَقُولُ بَلَغْتُ وَعَلِمْتُ بِمَا لَمْ تَبْلُغْ
وَلَا تَعْلَمْ يَعْنِي جِئْتُكَ بِأَمْرٍ لَمْ يُخْبِرْكَ بِهِ الْجِنُّ وَلَمْ يَطَّلِعْ
فِيهِ وَلَمْ تَعْلَمْ بِهِ الْإِنْسُ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ يَعْنِي مِنْ آخِرِ
سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ يَعْنِي بِخَبَرٍ عَجِيبٍ شَكَّ فِيهِ فَقَالَ
لَهُ سُلَيْمَانُ مَا هُوَ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ
يُقَالُ لَهَا بِلْقِيسُ بِنْتُ أَيْ السَّرْحِ الْحِمْيَرِيَّةِ وَأُوتِيَتْ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَعْنِي أُعْطِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فِي بِلَادِهَا الْيَمَنِ
وَمَا وَالَاهَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسُّلْطَانِ وَالْمَالِ وَالْجُنُودِ
وَآنِيَةِ الْخَيْلِ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ يَعْنِي سَرِيرٌ حَسَنٌ وَكَانَ
طُولُهُ ثَلَاثِينَ ذِرَاعًا وَقِيلَ ثَمَانُونَ ذِرَاعًا فِي الْعَرْضِ
ثَمَانُونَ ذِرَاعًا مُكَلَّلًا بِأَنْوَاعِ الْجَوَاهِرِ وَالدُّرِّ وَاللُّؤْلُؤِ
وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ يَعْنِي
يُصَلُّونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَذَلِكَ دِينُ الْمَجُوسِ وَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ يَعْنِي حَسَّنَهَا لَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ
يَعْنِي أَنَّ الشَّيْطَانَ صَدَّهَا وَجُنُودَهَا عَنْ طَرِيقِ الْإِسْلَامِ
وَالْهُدَى وَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ يَعْنِي لَا يَعْرِفُونَ الْإِسْلَامَ أَلَّا
يَسْجُدُوا لِلَّهِ يَعْنِي هَلَّا يَسْجُدُونَ لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ
يَعْنِي الْغَيْبَ وَالسِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ بِالتَّاءِ اللَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ يَعْنِي بِالْعَظِيمِ الْعَرْشِ فَقَالَ
سُلَيْمَانُ لِلْهُدْهُدِ سَنَنْظُرُ فِيمَا تَقُولُ أَصَدَقْتَ
فِي مَقَالَتِكَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَاءِ
وَشَرِبُوا وَاسْتَقَوْا قَدَحَا سُلَيْمَانُ الْهُدْهُدَ وَكَتَبَ صَحِيفَةً
كِتَابًا وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِهِ وَدَفَعَهُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ
بِكِتَابِي هٰذَا فَأَلْقِهِ إِلَيْهِمْ يَعْنِي أَهْلَ سَبَإٍ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ يَعْنِي
ارْجِعْ إِلَيَّ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ يَعْنِي مَاذَا يَرُدُّونَ عَلَيْكَ
مِنَ الْجَوَابِ وَالَّذِي كَتَبَ فِي الْكِتَابِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ يَعْنِي أَنْ لَا تَعْظُمُوا
فِي طَاعَتِي وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ يَعْنِي مُصْلِحِينَ فَإِنْ كُنْتُمْ

وَالْوَاقِعَةُ بَعْدَ الْوَاقِعَةِ وَالْجَدُّ وَالْجَدُّ وَالدَّوْرُ وَالْكَرَّةُ وَالْإِقَالَةُ بَعْدَ الْإِقَالَةِ وَالْكَرَّةُ بَعْدَ الْكَرَّةِ وَالْإِيمَانُ قَالَ الْمُبَرِّدُ كُلُّ كَلَامٍ عَظِيمٍ لِلْقَارِئِ

أَحَطْتُ كه مين نے احاطہ کیا ہے اوسچیز کا جو آپنے اسکا احاطہ نہین کیا مراد کہتا ہے پس مین پہنچا
اور مین نے اوسچیز کو جانا کہ آپ نہین پہنچا اور آپنے نہین جانا اوسکو مراد کہتا ہے مین
آپکے پاس ایسی چیز لایا کہ نہین خبر دی انکی آپکو جنونسی اور نہین خبر خواہی کی آپکی
اُنہون نے اوسچیز مین اور نہین پہنچا نا اوسکو آدمیون نے اور لایا ہون مین آپکو پاس
سبا سے مراد کہتا ہے زمین سبا سے خبر یقینی یعنی ایسی خبر عجیب کہ اسمین کچھ شک نہین ہے
پس کہا اوسکو سلیمان علیہ السلام نے وہ کیا چیز ہے پس کہا ہدہد نے کہ مین نے پایا
ایک عورت کو جو بادشاہی کرتی ہے اُنکی اسکو کہا جاتا ہے بلقیس بیٹے ابی سرح کی
حمیر سے اور وہ دیگئی ہے ہر چیز سے مراد کہتا ہے دی گئی ہے وہ ہر چیز سے جو
یمن کو شہرون اور اُنکے کردنواح مین ہے علم اور بادشاہی اور مال اور لشکر اور
قسم قسم کے گھوڑون سے اور واسطے اسکے ہے عرش عظیم یعنی تخت اچھا اور بڑی
درازی اوسکے تخت کی آسمان کی جانب یعنی بلندی مین تیس گز اور کہا گیا ہے اسّی
گز اور چوڑائی مین اسّی گز جڑاؤ دار ساتہ قسم قسم کے جواہر اور مروارید اور موتی کے پایا مینے اسکو اور
اسکی قوم کو کہ سجدہ کرتی ہین سورج کو خدا کو چھوڑ کر مراد کہتا ہے نماز پڑہتے ہین واسطے
سورج کے سوائے خدا کے اور یہ دین مجوس کا ہے اور آراستہ کیا ہے واسطے اُنکے شیطان نے
اُنکے عملونکو یعنی اچھا کر دکہلایا ہے اُنکو پس روک رکھا ہے اُنکو راستہ سے مراد کہتا ہے کہ
تحقیق شیطان نے روکا ہے اسکو اور اوسکے لشکرونکو اسلام کے رستہ اور ہدایت
سے اور یہ نہین پاتے رستہ یعنی نہین جانتے اسلام کو کیون سجدہ نہین کرتے تو
خدا کو مراد کہتا ہے کیون سجدہ نہین کرتے ایسے خدا کو جو نکالتا ہے خبا یعنی پوشیدہ
اور بہید کو جو آسمان اور زمین مین ہے اور جانتا ہے اوسچیز کو جو پوشیدہ رکہتے ہین
اور اوسچیز کو جو ظاہر کرتے ہین وہ ساتہ زبانون اپنی کے ایسا خدا کو نہین کوئی لائق
عبادت کے سوا اوسکے پروردگار عرش بڑے کا مراد کہتا ہے ساتھ عظیم کے عرش پس کہا
سلیمان نے ہدہد کو راہ دکہلاہم کو پانی پر جلدی فکر کرینگے ہم اوسمین جو تو کہتا ہے
کیا تو اپنی بات مین سچ کہتا ہے یا تو جہوٹون سے ہے پس جب اُنکو راہ دکہلائی
پانی پر اور پیا اُنہون نے اور کفایت کی اونہون نے تو بلایا سلیمان نے ہدہد کو اور دیا
اوسکو ایک خط اور اسپر اپنی مہر کر دی اور ڈالدیا اُنکو طرف ہدہد کے پہر کہا کہ لیجا یہ خط
میرا پس ڈالدے تو اوسکو طرف اُنکے مراد کہتے ہین لوگ سبا کے پہر منہ پہیر لے یعنی میری
طرف کو پس چلا آپس دیکہے کیا چیز پہیرتے ہین یعنی کیا چیز واپس کرتے ہین تجہہ پر جواب سے
اور جو خط مین لکہا تہا وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم تحقیق یہ خط سلیمان بن داود کی جانب سے ہے کہ
نہ سرکشی کرو میرے مقابل یعنی تم میری فرمانبرداری مین آپکو بڑا مت سمجہو اور چلے آؤ حکمبردار ہو کر یعنی

مِنَ الْجِنِّ فَقَدْ عَبَدْتُمُونِي وَإِنْ كُنْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ فَعَلَيْكُمُ
السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ قَالَ فَانْطَلَقَ الْهُدْهُدُ بِالْكِتَابِ
حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهَا ظَهِيرَةً وَهِيَ قَائِلَةٌ فِي قَصْرِهَا قَدْ
غُلِّقَتْ عَلَيْهَا الْأَبْوَابُ فَلَا يَصِلُ إِلَيْهَا شَيْءٌ وَالْحَرَسُ
حَوْلَ قَصْرِهَا وَكَانَ لَهَا مِنْ قَوْمِهَا اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ
مُقَاتِلٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَمِيرٌ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مُقَاتِلٍ
سِوَى نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَكَانَتْ تَخْرُجُ إِلَى قَوْمِهَا
تَقْضِي بَيْنَهُمْ فِي أُمُورِهِمْ وَحَوَائِجِهِمْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ
يَوْمًا قَدْ جُعِلَتْ عَرْشُهَا عَلَى أَرْبَعَةِ أَعْمِدَةٍ مِنْ ذَهَبٍ
ثُمَّ تَجْلِسُ هِيَ فِيهِ وَهِيَ تَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهَا فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ
مِنْهَا الْحَاجَةَ وَالْأَمْرَ سَأَلَهَا فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَيَنْكُسُ
رَأْسَهُ وَلَا يَنْظُرُ نَحْوَهَا ثُمَّ يَسْجُدُ فَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ
حَتَّى تَأْذَنَ لَهُ إِعْظَامًا لَهَا فَإِذَا قَضَتْ حَوَائِجَهُمْ وَ
أَمَرَتْ بِأَمْرِهَا دَخَلَتْ قَصْرَهَا وَلَمْ يَرَوْهَا إِلَى مِثْلِ
ذَلِكَ الْيَوْمِ مُلْكُهَا مُلْكٌ عَظِيمٌ فَلَمَّا أَتَى الْهُدْهُدُ
بِالْكِتَابِ وَجَدَ الْأَبْوَابَ قَدْ غُلِّقَتْ دُونَهَا وَالْحَرَسُ
حَوْلَ الْقَصْرِ دَارَ حَوْلَهُ فَطَلَبَ السَّبِيلَ إِلَيْهَا حَتَّى
وَصَلَ إِلَيْهَا مِنْ كُوَّةٍ فِي الْقَصْرِ فَدَخَلَ مِنْهَا مِنْ بَيْتٍ
إِلَى بَيْتٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى أَقْصَى سَبْعَةِ أَبْيَاتٍ عَلَى عَرْشِهَا
فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُونَ ذِرَاعًا فَرَاهَا مُسْتَلْقِيَةً عَلَى
عَرْشِهَا نَائِمَةً لَيْسَ عَلَيْهَا إِلَّا خِرْقَةٌ عَلَى عَوْرَتِهَا وَكَذَلِكَ
كَانَتْ تَصْنَعُ إِذَا نَامَتْ قَالَ فَوَضَعَ الْكِتَابَ إِلَى جَنْبِهَا
عَلَى السَّرِيرِ ثُمَّ طَارَ فَوَقَفَ فِي كُوَّةٍ يَنْظُرُهَا حَتَّى تَسْتَيْقِظَ
عَنْ غَفْلَتِهَا وَتَقْرَأَ الْكِتَابَ فَمَكَثَتْ طَوِيلًا وَهِيَ لَا تَسْتَيْقِظُ
فَلَمَّا أَبْطَأَ عَلَيْهِ ذَلِكَ اخْتَطَّ فَنَقَرَهَا نَقْرَةً فَاسْتَيْقَظَتْ
فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ بِالْكِتَابِ إِلَى جَنْبِهَا عَلَى السَّرِيرِ فَأَخَذَتْهُ
فَرَكَتْ عَيْنَيْهَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ مَا حَالُ الْكِتَابِ وَكَيْفَ
وَصَلَ الْكِتَابُ إِلَيْهَا وَالْأَبْوَابُ مُغْلَقَةٌ فَخَرَجَتْ فَإِذَا
الْحَرَسُ حَوْلَ الْقَصْرِ فَقَالَتْ هَلْ رَأَيْتُمْ أَحَدًا دَخَلَ عَلَيَّ

جنون سی ہو تو میری غلام بنجاؤ اور اگر تم آدمیون سے ہو تو لازم پکڑو میرے حکم کے سننے
اور فرمانبرداری کو کہا پس لیگیا ہدہد خط تا کہ پونچا طرف اوسکی دوپہر کیوقت اور وہ اپنے
محل مین قیلولہ کرنیوالی تہی تحقیق بند کیے گئے تھے اسپر دروازے پس نہ پونچتی تہی
طرف اوسکی کوئی چیز اور پہرہ دار اوسکی محل کے گرد تھے اور نہی واسطے اسکے اوسکی
قوم سے بارہ ہزار لڑائی کرنیوالی ہر ایک اونمین سے سردار تہا ایک لاکھ لڑائی کرنیوالے
پرسوا اونکی عورتون اور اولاد کی اور نکلتی تہی طرف قوم اپنی کے فیصلہ کرتی تہی
اونکے درمیان انکی امور اور حاجتونمین ہر جمعہ مین ایکدن تحقیق کیا گیا تہا تخت اسکا
سونیکی چار ستونونپر پر وہ اس مین بیٹہتی تھی اور یہ انکو دیکہتی تھی اور وہ اسکو
نہین دیکہتے تھے پس جب چاہتا تہا کوئی مرد اوسے حاجت یا کام تو اس پوچہتا تہا
پس کہڑا ہوتا تہا اوسکے سامنے پس ڈالتا تہا سر اپنا اور نہین دیکہتا تہا طرف اوسکی
پہر سجدہ کرتا تہا پس نہین اٹہاتا تہا سر اپنا یہانتک کہ اجازت دیوے اسکو اوسکی
تعظیم کی جہت سے پس جب فیصلہ کر چکتی انکی حاجتونکا اور حکم کرتی تہی سا کام اپنے
کے تو اپنے محل مین چلی جاتی تہی اور نہین دیکہتے تھے اسکو اوسدن کی مانند
تک ملک اوسکا ملک تہا بڑا پس جب لایا ہدہد خط کو اور پایا دروازونکو کہ بند
کیے گئے ہین دے اوسکے اور پہرہ دار اوسکی محل کے گرد ہین تو پہر امحل کے گرد پس
تلاش کیا راستہ طرف بلقیس کے یہانتک کہ پہونچا طرف اسکی محل کی سوراخ
سے پس جب داخل ہوا اوس سوراخ مین ایک گہر سے دوسری گہر تک
یہانتک کہ پونچا طرف اخیر گہر کے سات گہرون سے اوسکے تخت پر جو بلندی
مین تیس گز تہا پس دیکہا اوسکو پیٹہ کے بل لیٹنے والی اپنے تخت
پر سونیوالی نہین تہا اوسپر سوا ایک ٹاکی کے اوسکی شرمگاہ پر اور ویسا ہی
کرتی تہی جب سوتی تہی کہارا اوسنے پس کہا خط کہ اوسکے پہلو کیطرف تخت پر
پہر اڑ گیا پس کہڑا ہوا سوراخ مین اوسکی انتظاری کرتا یہانتک کہ
بیدار ہووے اپنی غفلت سے اور پڑہے خط پس دیر تک ٹہیرا رہا
اور بیدار نہین ہوتی تہی پس جب دیر کی ہدہد پر اوسنے تو از آیا
پس ماری اوسکو چونچ پس بیدار ہوئی پس دیکہا اوسنے پس ناگاہ خط
کے ہے اپنے پہلو کے پاس تخت پر پس پکڑا اوسکو پس صفا کیا اوسنے آنکہہ
اپنی کو پس دیکہنے لگی کہ کیا حال ہے خط کا اور کیونکر پہونچا خط طرف اوسکی
حالانکہ دروازے بند کیے ہوئے ہین پس نکلی ناگاہ پہرہ دار محل کے گرد
ہین پس کہا کیا تمنے کسی کو دیکہا ہے کہ مجہپر داخل ہوا اور کہولا اوسنے

وَقَفَّى بَابًا قَالُوا لَا زَالَتِ الْأَبْوَابُ مُغْلَقَةً كَمَا هِيَ
وَنَحْنُ حَوْلَ الْقَصْرِ نُحَرِّسُ وَفَتَحَتِ الْكِتَابَ وَقَرَأَتْهُ
وَكَانَتْ كَاتِبَةً وَقَارِئَةً فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
فَلَمَّا قَرَأَتْهُ أَرْسَلَتْ إِلَى قَوْمِهَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهَا وَقَالَتْ لَهُمْ
يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ يَعْنِي مَخْتُومًا وَحَسَنًا
إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ
وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ يَعْنِي مُصْلِحِينَ فَقَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي
فِي أَمْرِي يَعْنِي أَخْبِرُونِي بِمَا أُرِيدُ أَنْ أَصْنَعَ فِي أَمْرِي
مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا يَعْنِي عَامِلَةً حَتَّى تَشْهَدُونِ يَعْنِي تَسْمَعُونَ
وَتَحْضُرُونَ الْمَشُورَةَ فَقَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ يَعْنِي مَنَعَةٍ وَ
أُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ لَمْ يَغْلِبْنَا عَدُوٌّ قَطُّ بِالْقِتَالِ وَالْمَنَعَةِ
وَالْكَثْرَةِ وَلَمْ يَغْلِبْ أَحَدٌ الْقَادَةَ وَأَنْتِ أَعْلَمُ بِأَمْرِكِ فَأْمُرِينَا
بِأَمْرٍ نَتَّبِعُكِ فَأَبَوْا إِلَّا تَعْظِيمًا لِحَقِّهَا فَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ بِأَنْ نَتَّبِعَ أَمْرَكِ
فَنَطَقَتْ بِعِلْمٍ وَحِكْمَةٍ وَقَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً
أَفْسَدُوهَا يَعْنِي خَرَّبُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً
يَعْنِي مَنَعَةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً صَغِيرَةً وَكَذَلِكَ يَفْعَلُونَ الْمُلُوكُ
الْمُحَارِبُونَ يَأْخُذُونَ أَمْوَالَهُمْ وَيَقْتُلُونَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَ
يَسْبُونَ ذَرَارِيَّهُمْ ثُمَّ قَالَتْ إِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ يَعْنِي
إِلَى سُلَيْمَانَ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ يَعْنِي فَانْظُرْ مَاذَا
يَرُدُّونَ عَلَى رُسُلِي وَمَاذَا يُخْبِرُونَنِي عَنْهُ قَالَ فَأَهْدَتْ
إِلَيْهِ اثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا فِيهِمْ ثَانِيَتُ تَخْضِيبَةٍ أَيْدِيهِمْ قَدْ شَمَّلَتْهُمْ
وَأَلْبَسَتْهُمْ لِبَاسَ الْجَوَارِي وَتَقَدَّمَتْ إِلَيْهِمْ وَأَوْصَتْهُمْ لَذَا
سُئِلُوا عِنْدَ سُلَيْمَانَ وَكَلَّمَهُمْ فَلَا يَرُدُّوا جَوَابًا بِكَلَامٍ فِيهِ
تَأْنِيثٌ وَأَهْدَتْ إِلَيْهِ اثْنَيْ عَشَرَةَ جَارِيَةً فِيهِنَّ غِلْمَانٌ
فَاسْتَحْلَتْ رُؤُسَهُنَّ وَأَزُرَهُنَّ وَأَلْبَسَتْهُنَّ الْمِتْعَالَ وَ
قَالَتْ لَهُنَّ إِذَا كَلَّمَكُنَّ سُلَيْمَانُ فَارْدُدْنَ لَهُ جَوَابًا
صَحِيحًا وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِتُوجٍ يُنْتَجُ وَبِالْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ
وَالْحَرِيرِ فِي الْأَطْبَاقِ عَلَى أَيْدِي الْوَصَائِفِ وَأَرْسَلَتْ

دروازہ کو اونہون نے کہا نہین ہمیشہ یسے ہین دروازے بند کیے ہوئے جیسے
اب ہین اور ہم محل کی نگہبانی کرتے ہین پس کہا اوسنے خط کو اور پڑہا اسکو
اور تہی پڑہی ہوئی پس ناگاہ اس خط مین یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس
جب پڑہا اوسکو تو بیجا طرف قوم اپنی کے پس اکٹھی ہوئی طرف اسکی اور کہا
انکو اے سردار تحقیق ڈالا گیا ہے طرف میری خط بزرگ یعنی مہر لگایا ہوا
اور اچہا تحقیق یہ خط سلیمان کی طرف سے ہے اور تحقیق یہ شروع کیا گیا ہے ساتھ نام
خدا بخشنے والے مہربان کے زبردست کرو مے تابعدار اور چلے جاؤ حکمبردار ہوکر یعنی مسلمان ہوکر
پس کہا بلقیس نے فتوی دو مجہکو بیچ کام میرے امر مین یعنی خبر کرو مجہکو ساتھ اوسکے
جو کرونگی مین اپنے کام مین اور نہین مین قطع کرنیوالی کسی امر کو یعنی نہین کرتی کوئی کام
یہانتک کہ تم حاضر ہو یعنی سنو تم اور حاضر ہو تم مشورہ مین پس کہا اونہون نے ہم صاحب
قوت کی ہین یعنی صاحب لشکر اور عزت کے اور صاحب لڑائی سخت کی نہین نکالا آپا
ہمارے پر کوئی دشمن کبہی ساتھ لڑائی اور قوت اور کثرت کی اور نہین نصیحت
کی کسی نے سردارون اور پیشواؤن کو اور تو خوب جانتی ہے اپنے کام کو
پس حکم کر تو ہم کو ساتھ کسی امر کے تاکہ ہم اوسکی تابعداری کرین پس انہونے انکار کیا
مگر واسطے تعظیم کے اسکے حق کیواسطے پس یہی قول خدا غالب اور بزرگ کا اور امر
طرف تیری ہے پس دیکہہ تو کیا فرماتی ہے اسکام مین تابعداری کرینگے ہم امر تیرے
کی پس بولی ساتھ علم اور حکمت کے اور کہا کہ تحقیق بادشاہ جب آتے ہین کسی گانو مین تو فاسد
کرتے ہین اسکو یعنی خراب کرتے ہین اسکو اور کرتے ہین اسکے بسنے والون کو بزرگون
کو خوار یعنی اوس گانون کے عزت والون کو ذلیل خوار اور اسیطرح کرتے ہین بادشاہ لڑائی
کرنیوالے بگاڑتے ہین انکے مالونکو اور مارڈالتے ہین اونکی لڑائی کرنیوالونکو اور قید کرتے ہین اونکی اولاد
کو پہر کہا اوسنے کہ تحقیق مین بہیجنے والی ہون طرف اونکی ہدیہ یعنی طرف سلیمان کے پس دیکہنے
والی ہون ساتھ کس چیز کی پہرتے ہین بہیجی ہوئی میرے یعنی پس لیجاتی ہوئی مین کیا
چیز واپس کرتے ہین میرے بہیجی ہوئی پر اور کیا چیز خبر دیتے ہین مجہکو اسکے کہا راوی نے پس
بہیجا بلقیس نے طرف سلیمان کے بارہ غلام ایسے کہ اونمین عورتون کی علامات ہوئی تھین
ہوئی تھے ہاتھ انکے تحقیق رنگی کی اوسنے انکو اور پہنایا انہا انکو لباس لڑکیون کا اور آگی ہوئے
انکی طرف اور انکو ہیبت کی جب پوچہے جاوین تم ایک سلیمان کے اور کلام کرے انسے پس دے
اسکو جواب ساتھ کلام کے بطریق عورتون کے اور ہدیہ بہیجا طرف اسکے بارہ لڑکیان کہ اونمین مہ تابان
تہا پس اوکھیڑی اسنے انکے سر کے بال اور انار پہنائی انکو اور پہنائین انکو جوتیان اور کہا انکو کہ
جب سلیمان تم سے کلام کرے پس تم اسکو جواب دیجیو ساتھ ایسے کہ بہیجی طرف اسکی عورتون کی اور مشک اور عنبر

ذکر ابن عباس
فی بنی آدم
فی المدینا البلقا
والغیض و
الاکام و
الحون و
الجمدون
من الغیضہ
والاکام
فمشوبۃ
بالاقاذر

اذا اخذت
منہم عافیۃ
ترکت
علیہا
من رجلیہا
والخیمۃ
ان کان
فی
قال ابن
عباس
صلی اللہ
علیہ وسلم

ثِنتَي عَشرَةَ بَختِيَّةً تَحلُبُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ اللَّبَنِ وَأَرسَلَت
إِلَيهِ جَزَرَتَينِ إِحدَاهُمَا مَثقُوبَةٌ وَثَقبُهَا مُلتَوِيَةٌ وَالثَّانِيَةُ
غَيرُ مَثقُوبَةٍ وَأَرسَلَت إِلَيهِ بِقَدَحٍ فَارِغٍ وَأَرسَلَت مَعَ
هٰذِهِ الهَدِيَّةِ امرَأَةً وَأَوصَتهَا بِأَن تَحفَظَ جَمِيعَ مَا يَكُونُ
مِن أَمرِ سُلَيمَانَ وَكَلَامِهِ حَتَّى تُخبِرَهَا بِهِ وَقَالَت لَهُم
قُومُوا بَينَ يَدَيهِ قِيَامًا وَلَا تَجلِسُوا حَتَّى يَأمُرَكُم فَإِنَّهُ
إِن كَانَ جَبَّارًا أَمَرَكُم بِالجُلُوسِ وَأَمَرَت المَرأَةَ
أَن تَقُولَ لَهُ بِأَن يُدخِلَ فِي الخَرَزَةِ المَثقُوبَةِ خَيطًا
بِغَيرِ عِلَاجِ إِنسٍ وَلَا جَانٍّ وَأَمَرَتهَا أَن تَقُولَ لَهُ أَن
يَثقُبَ الأُخرَى بِغَيرِ حَدِيدٍ وَلَا عِلَاجِ إِنسٍ وَلَا جَانٍّ
أَن يُمَيِّزَ بَينَ الغِلمَانِ وَالجَوَارِي وَأَمَرَتهَا أَن تَقُولَ لَهُ
أَن يَملَأَ القَدَحَ مَاءً مِن بَحرٍ وَبَرٍّ لَيسَ مِنَ الأَرضِ وَلَا
مِنَ السَّمَاءِ وَكَتَبَت إِلَيهِ تَسأَلُهُ عَن أَلفِ بَابٍ مِنَ العِلمِ
فَانطَلَقَ رُسُلُهَا بِهَدِيَّتِهَا حَتَّى أَتَوا بِهَا إِلَى سُلَيمَانَ فَوَضَعُوا
الهَدِيَّةَ بَينَ يَدَيهِ وَقَامُوا عَلَى أَرجُلِهِم وَلَم يَجلِسُوا فَنَظَرَ
إِلَيهِم سُلَيمَانُ وَلَم يُحَرِّك لَحظَةً يَدًا وَلَا رِجلًا وَلَا تَهَشَّرَ
لَهَا وَلَم يَفرَح وَلَم تَعرِفِ الرُّسُلُ ذٰلِكَ فِيهِ وَكَانَ مِن مَقَالِهِ
ثُمَّ رَفَعَ رَأسَهُ وَنَظَرَ إِلَى رُسُلِهَا وَقَالَ إِنَّ الأَرضَ لِلّٰهِ
وَالسَّمَاءَ لِلّٰهِ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الأَرضَ لِمَن شَاءَ وَقَفَ وَمَن شَاءَ
جَلَسَ فَأَذِنَ لَهُم بِالجُلُوسِ قَالَ فَتَقَدَّمَتِ الرَّسُولَةُ
إِلَى سُلَيمَانَ وَقَدَّمَتْ إِلَيهِ الخَرَزَتَينِ وَقَالَت لَهُ إِنَّ بِلقِيسَ
تَقُولُ لَكَ بِأَن تُدخِلَ فِي هٰذِهِ الخَرَزَةِ المَثقُوبَةِ خَيطًا
يَنفُذُ إِلَى الجَانِبِ الآخَرِ مِن غَيرِ عِلَاجِ إِنسٍ وَلَا جَانٍّ وَ
أَن تَثقُبَ الخَرَزَةَ الثَّانِيَةَ ثَقبًا يَنفُذُ إِلَى الجَانِبِ الآخَرِ بِغَيرِ
حَدِيدٍ وَلَا عِلَاجِ إِنسٍ وَلَا جَانٍّ ثُمَّ قَرَّبَت إِلَيهِ القَدَحَ
وَقَالَت لَهُ إِنَّهَا تَقُولُ لَكَ بِأَن تَملَأَ هٰذَا القَدَحَ عَلَى
مَا رَبٍّ وَبَرٍّ لَيسَ مِنَ الأَرضِ وَلَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ قَدَّمَتِ
الوَصَفَ وَالوَصَائِفَ وَقَالَت إِنَّ بِلقِيسَ تَقُولُ لَكَ إِنَّكَ
تُمَيِّزُ بَينَ الغِلمَانِ وَالجَوَارِي فَعِندَ ذٰلِكَ جَمَعَ سُلَيمَانُ

بارہ اونٹنیاں برگزیدہ جو دوہی جاتی ہیں ساتھ اسقدر دودھ کے اونہیں جو
اوسنے طرف اوسکی دو خرمہرہ ایک اون دونوں کا سوراخدار تھا اور سوراخ
اُسکا پیچدار اور دوسرا سوراخ دار نہیں تھا اور بھیجا طرف اوسکی پیالہ خالی اور بھیجی
ساتھ اس ہدیہ کے ایک عورت اور وصیت کی اوسکو ساتھ اسکے کہ یاد رکھے سب وہ چیز
کو جو ہووے امر سلیمان اور اسکی کلام سے یہانتک کہ خبر کرے اوسکو ساتھ اسکے اور کہا
انکو کہ کھڑے ہو اوسکے آگے کہڑے ہونے کر اور مت بیٹھو یہانتک کہ حکم کرے تمکو پس تحقیق
سلیمان اگر ہے بادشاہ جبار تو نہ حکم کریگا تمکو ساتھ بیٹھنے کو پس بیٹھو گے تمہیں اوسکو ساتھ حال کے پس
سکوت کریگا بھاگو اور اگر ہے بادشاہ عالم تو حکم کریگا تمکو ساتھ بیٹھنے کر اور حکم کیا بلقیس نے اس عورت کو کہ جب سلیمان
علیہ السلام کو یہ کہ داخل کرو خرمہرہ سوراخ دار میں تاگا بغیر علاج کسی آدمی اور جن کے اور حکم کیا اوسکو کہ کہے سلیمان علیہ السلام کو
یہ کہ سوراخ کرو دوسرے خرمہرہ کو بغیر لوہے کے اور علاج کسی آدمی اور جن کے اور یہ کہ تمیز کرو غلاموں اور لونڈیوں کے درمیان
اور حکم کیا بلقیس نے اس عورت کو کہ کہے سلیمان علیہ السلام کو یہ کہ پر کرو پیالہ کو پانی جہاگ والے میٹھے سے جو نہ ہووے زمین سے
اور نہ آسمان سے اور کہا بلقیس نے طرف سلیمان کے سو اسکے تو ہے تحقیق بلقیس کہتی ہے کہ آپ داخل کیجیو پس
کہ پہونچایا اونہوں نے اوسکو طرف سلیمان کے پس رکھا انہوں نے ہدیہ کو آگے سلیمان علیہ السلام
کے اور پاؤں پر کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے پس دیکھا طرف اونکے سلیمان نے اور نہ ہلایا
سلیمان نے ایک لحظہ ہاتھ اور نہ پاؤں اور نہ خفت کی واسطے اسکے اور نہ خوش
ہوا اور نہ پہچانا اوسکو قاصدوں نے خوشی کو اسمیں اور نہ مشغول ہوا طرف اسکی
پھر اٹھایا سر اپنا اور نظر کی طرف اوسکی بھیجی ہوئی چیزوں کی اور فرمایا
کہ تحقیق زمین خدا کی اور آسمان خدا کا بلند کیا خدا نے آسمان کو اور کہا
زمین کو پس جو چاہے کھڑا ہووے اور جو چاہے بیٹھے پس اجازت دی اون کو ساتھ
بیٹھنے کی کہا راوی نے پس آگے ہوئی وہ عورت قاصد طرف سلیمان علیہ السلام کی
اور آپکے سامنے لائی دو خرمہرہ اور کہا اسکو کہ بلقیس کہتی ہے کہ آپ داخل کیجیو پس
خرمہرہ سوراخدار میں تاگا جو نکل آوے دوسری جانب سے بغیر علاج
کسی آدمی اور جن کے اور سوراخ کیجیے دوسرے خرمہرہ کو ایسا سوراخ کہ نکل
آوے دوسری طرف بغیر لوہے اور بغیر علاج کسی آدمی اور جن کے
پھر نزدیک کیا آپکی پیالہ کو اور کہا کہ تحقیق بلقیس آپ کو کہتی ہے کہ آپ
اس پیالہ کو پانی جہاگ والے میٹھے سے بھر دیں اور نہ ہووے وہ پانی زمین
سے اور نہ آسمان سے پھر آگے کیا غلاموں اور لونڈیوں کو اور کہا کہ
تحقیق بلقیس آپ کو کہتی ہے کہ آپ غلاموں اور لونڈیوں میں
امتیاز کر دیں پس اسوقت اکٹھا کیا سلیمان علیہ السلام نے

اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ فَاجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ اَخْرَجَ الْخَرَزَتَيْنِ فَقَالَ
مَنْ لِهٰذِهِ الْخَرَزَةِ يَدْخُلُ فِيْهَا خَيْطًا يَخْرُجُ اِلَى الْجَانِبِ
الْاٰخَرِ فَتَكَلَّمَتْ دُوْدَةٌ تَكُوْنُ فِي الْفِصِّ فِصَّةٍ يُتَّخَذُ فِي
الرَّطْبَةِ وَهِيَ دُوْدَةٌ حَمْرَاءُ وَقَالَتْ اَيُّهَا الْمَلِكُ اَنَا لَكَ بِهَا
عَلٰى اَنْ تَجْعَلَ رِزْقِيْ فِي الرَّطْبَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَعَلَّقَ فِيْ رَاْسِ
الدُّوْدَةِ خَيْطًا فَدَخَلَتْ فِي الْخَرَزَةِ تَحُكُّهَا حَتّٰى خَرَجَتْ
مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَجَعَلَ رِزْقَهَا فِي الرَّطْبَةِ ثُمَّ قَرَّبَ الْخَرَزَةَ
الثَّانِيَةَ وَقَالَ مَنْ لِيْ بِثَقْبِ هٰذِهِ الْخَرَزَةِ بِغَيْرِ حَدِيْدٍ فَتَكَلَّمَتْ
دُوْدَةٌ اُخْرٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَهِيَ اَلْاَرْضَةُ فَقَالَتْ اَيُّهَا الْمَلِكُ
اَنَا لَكَ بِهٰذِهِ عَلٰى اَنْ تَجْعَلَ رِزْقِيْ فِي الْخَشَبِ فَقَالَ ذٰلِكَ
لَكِ فَوَقَفَتْ عَلَى الْخَرَزَةِ فَثَقَبَتْهَا اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَجَعَلَ
رِزْقَهَا فِي الْخَشَبِ ثُمَّ قَدَّمَ الْقَدَحَ وَاَمَرَ بِاِحْضَارِ الْخَيْلِ
الْعِرَابِ فَحَضَرُوْا فَاَجْرَيْتَ حَتّٰى اِذَا جَهَدَتْ وَاَتْعَبَتْ وَ
سَاَلَ عَرَقُهَا فَيَوْمَئِذٍ مِلْاَ الْقَدَحَ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ الْمَاءُ
الْمُنْبَدُّ الرَّوِيُّ لَيْسَ هُوَ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ
اَمَرَ بِمَاءٍ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِلْوَصَفَاءِ تَوَضَّؤُا الْيَمِيْنَ
الْغِلْمَانُ مِنَ الْجَوَارِيْ قَالَ فَجَعَلَتِ الْجَوَارِيْ يَصُبْنَ الْمَاءَ
عَلٰى اَكُفِّهِنَّ فَجَعَلْنَ اِحْدٰهُنَّ تَاْخُذُ الْمَاءَ بِكَفِّهَا الْيُسْرٰى
وَتَفْرُغُهُ عَلٰى ذِرَاعِهَا الْاَيْسَرِ ثُمَّ تَتْبَعُهَا كَفَّهَا الْيُمْنٰى فَتَغْسِلُ
فَتُعْرَفُ عِنْدَ ذٰلِكَ اَنَّهَا جَارِيَةٌ فَيَعْزِلُهَا حَتّٰى عَزَلَ
اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ جَارِيَةً وَصِيْفَةً وَاَمَّا الْغِلْمَانُ فَجَعَلَ الْوَصِيْفُ
يَاْخُذُ الْمَاءَ بِكَفِّ الْيَمِيْنِ فَيَغْسِلُ بِهٖ ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ
يَتْبَعُ بِهِ الْيُسْرٰى فَيُعْرَفُ اَنَّهُ غُلَامٌ حَتّٰى عَزَلَ اِثْنَيْ عَشَرَ
غُلَامًا ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْمَسَائِلِ فَاَجَابَهَا عَلَيْهِمْ بِاَلْفِ جَوَابٍ
مَعَ رَسُوْلِهَا ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهَا هَدِيَّتَهَا وَقَالَ لِرَسُوْلِهَا
اَتُمِدُّوْنَنِيْ بِمَالٍ فَمَا اٰتَانِيَ اللّٰهُ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالْمُلْكِ خَيْرٌ
مِمَّا اٰتَاكُمْ مِنَ الْمَالِ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تُفْرَحُوْنَ يَعْنِيْ
تُعْجَبُوْنَ ثُمَّ كَتَبَ اِلَيْهَا كِتَابًا وَدَفَعَهُ اِلَى الْهُدْهُدِ قَالَ
لَهُ ارْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا يَعْنِيْ

اپنے ملک والوں کو پس اکٹھے ہوئے آپ پر پھر نکالا دو خرمہروں کو پس کہا
کہ کون ہے واسطے میرے ساتھ اس خرمہرہ کے کہ داخل کرے اسمیں تاگہ
کہ نکلجاوے دوسری جانب پس بولی ایک کیڑی جو ہوتی ہے فصفصہ میں یعنی
سپست میں اور وہ کیڑی ہو سرخ اور کہا اس کیڑی نے اے بادشاہ میں اس
کام کیواسطے حاضر ہوں اس شرط پر کہ آپ کیجیو روزی میری سپست میں پس فرمایا
حضرت سلیمانؑ نے ہاں کیڑے کو سر میں تاگا پس داخل ہوئی خرمہرہ میں چھیلتی
تھی اوسکو یہانتک کہ نکل آئی دوسری طرف سے پس کیا رزق اوسکا سپست
میں پھر نزدیک کیا دوسری خرمہرہ کو اور کہا کہ کون ہے واسطے میرے کہ اس
خرمہرہ کو سوراخ کرے بغیر لوہے کے پس بولی کیڑی دوسری آپکے حضور میں اور کیڑی تھی
سفید جو لکڑی میں ہوتی ہے پس کہا اسنے اے بادشاہ میں آپکی خدمت میں اس کام کیلیے حاضر ہوں اس
شرط پر کہ آپ میرا رزق لکڑی میں کریں پس کہا سلیمانؑ نے میں نے اسکو تیرے لیئے قبول کیا
پس گر پڑی خرمہرہ پر پس سوراخ کیا اسکا دوسری جانب تک پس کی روزی اوسکی
لکڑی میں پس آگے کیا پیالہ کو اور حکم کیا ساتھ حاضر کرنے عربی گھوڑوں کے پس
گھوڑے حاضر کیئے پس دوڑائے گئے یہانتک کہ جب کوشش کی اور تھک گئے اور انکا پسینا
نکلا تو اوسوقت پر کیا گیا پیالہ پسینے سے اور یہی تھا پانی جہاگ دار میٹھا جو نہیں ہوتا زمین
اور نہ آسمان سے پھر حکم کیا ساتھ پانی کے پس رکھا گیا آپکے آگے پس خدمتگاروں کو کہا کہ
وضو کریں تاکہ جدا ہو جاویں غلام لونڈیوں سے پس شروع کیا لونڈیوں نے کہ ڈالتی
تھیں پانی کو اپنی ہتھیلیوں پر پس شروع کیا ایک نے اون سے کہ لیتی تھی پانی کو
اپنی ہتھیلیوں پر پس شروع کیا ایک نے اون سے کہ لیتی تھی پانی کو سا تھ بائیں ہتھیلی
کے اور ڈالتی تھی اسکو اپنی بائیں بازو پر پھر پہنچتا تھا اوسکو اپنی ہتھیلی دائیں پر
وہوتی تھی اسکو پس پہچانی جاتی تھی اسوقت کہ تحقیق وہ لونڈی ہے پس اوسکو
جدا کرتے تھے یہانتک کہ جدا کیا بارہ لونڈیوں خدمتگاروں کو اور لیکن غلام پس
شروع کیا خدمتگاروں نے کہ لیتا تھا پانی کو ساتھ ہتھیلی اپنی دائیں کو پس دھوتا تھا ساتھ
اوسکے اپنے دائیں بازو کو پھر پہنچتا تھا اوسکو بائیں ہتھیلی کو پس پہچانا جاتا تھا کہ
تحقیق وہ غلام ہے یہانتک کہ جدا کیا بارہ غلاموں کو پھر دیکھا طرف مسئلوں کی پس اوسکو جواب
دیا ساتھ ہزار جواب کے ساتھ قاصد کے پھر پھیر دیا اوسپر اسکا ہدیہ اور کہا اوسکو قاصد
کو کیا تم میری مدد کرتے ہو ساتھ مال کی پس وہ چیز کہ دی ہے مجھکو خدا تعالےٰ نے بہتر ہے
اور بادشاہی کی بہتر ہے اس چیز سے جو دی ہے تمکو مال سے بلکہ تم لوگ ہی اپنی ہدیہ سے خوشحال ہوتے ہو یعنی
تعجب کرتے ہو پھر لکھا سلیمان علیہ السلام نے طرف اوسکی خط اور دیا ہدہد کو اور کہا اوسکو کہ تو پھر جا

الجمعة ١٠ الاخرة ... الاخرة ... الموصلي ... قال عليه الصلوة والسلام ... وجنة ... وقال عليه السلام ... دار ... خاب ... تكون ... تعجبون ... الذي ... الذين ... الذي ... الذين ... الذي ... الذين

بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا اَذِلَّةً يَعْنِيْ مِنْ
قَرْيَةِ سَبَا اَذِلَّةً صَغَرَةً وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ اَذِلَّاءُ فَلَمَّا
اَتَى الْهُدْهُدُ بِالْكِتَابِ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَرَاَهُ وَرَجَعَتْ
رُسُلُهَا فَقَصَّتْ عَلَيْهَا قِصَّةَ سُلَيْمَانَ وَمَا فَعَلَ فِيْ جَمِيْعِ
مَا اَرْسَلَتْ بِهٖ اِلَيْهِ وَمَا رَدَّ اِلَيْهَا مِنَ الْجَوَابِ فَقَالَتْ لِقَوْمِهَا
هٰذَا اَمْرٌ مُّنْزَلٌ عَلَيْنَا مِنَ السَّمَآءِ لَا يَنْبَغِيْ مِنَّا بَدٌّ تَسْـ
ـتَطِيْقُهٗ ثُمَّ عَمِدَتْ اِلٰى عَرْشِهَا فَجَعَلَتْهُ فِيْ اٰخِرِ سَبْعَةِ
اَبْيَاتٍ ثُمَّ اَقَامَتْ عَلَيْهِ الْحَرَسَ ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلٰى سُلَيْمَانَ
قَالَ فَرَجَعَ الْهُدْهُدُ اِلٰى سُلَيْمَانَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهَا قَدْ اَقْبَلَتْ
اِلَيْهِ فَجَمَعَ اَهْلَ مَمْلَكَتِهٖ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ
يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا يَعْنِيْ سَرِيْرَهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ
يَعْنِيْ مُصَالِحِيْنَ فَلَا يَحِلُّ لَنَا بَعْدَ الصُّلْحِ اَخْذُهٗ قَالَ لَهٗ
عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ يُقَالُ لَهٗ عَمْرٌو وَهُوَ الْعِفْرِيْتُ الشَّدِيْدُ
الْغَلِيْظُ مِنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ
يَعْنِيْ مِنْ مَّجْلِسِكَ لِلْقَضَآءِ وَهُوَ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ وَاِنِّيْ
عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَنِّيْ عَلٰى حَمْلِهٖ اَمِيْنٌ عَلٰى مَا فِيْهِ مِنَ اللُّؤْلُؤِ
وَالْجَوَاهِرِ وَالزَّبَرْجَدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَ
ـدْرُ الْعِفْرِيْتِ اَنَّهٗ يَضَعُ قَدَمَهٗ حَيْثُ يَنَالُ طَرْفُهٗ
يَعْنِيْ يَنْتَهِيْ بَصَرُهٗ فَقَالَ لِسُلَيْمَانَ اَنَا اَضَعُ قَدَمِيْ حَيْثُ
يَبْلُغُ بَصَرِيْ فَاٰتِيْكَ بِهٖ فَقَالَ سُلَيْمَانُ اَرِيْدُ اَعْجَلَ مِنْكَ
فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ يَعْنِيْ اِسْمَ اللّٰهِ الْاَعْظَمَ
وَهُوَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَنَا اَدْعُوْ رَبِّيْ فَارْجِعْ حَتّٰى وَانْظُرْ
فِيْ كِتَابِ رَبِّيْ وَاٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ
وَهُوَ اٰصَفُ بْنُ بَرْخِيَا بْنِ شَمْعِيَا وَاِسْمُ اُمِّهٖ بَاطُوْرَا وَهُوَ
مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَكَانَ يَعْلَمُ اسْمَ اللّٰهِ الْاَعْظَمَ اَنَا
اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ يَعْنِيْ قَبْلَ اَنْ
يَّجِيْءَ اِلَيْكَ الشَّيْءُ الَّذِيْ يَبْلُغُهٗ طَرْفُكَ اَيْ نَظَرُكَ
فَقَالَ لَهٗ سُلَيْمَانُ غَلَبْتَ اِنْ فَعَلْتَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَضَحْتَنِيْ
بَيْنَ الْجِنِّ وَاَنَا سَيِّدُ الْاِنْسِ لِلْجِنِّ وَقَامَ اٰصَفُ فَتَوَضَّاَ

یعنی ہم ایسی جماعتیں لائینگے کہ انکا مقابلہ ہو سکیگا اور البتہ ہم اونکو نکالینگے اُس سے خوار کرکے
یعنی سبا کو گاؤں سے خوار حقیر اور وہ ہمیشہ خوار اور ذلیل رہینگے پس جب لایا ہدہد خط
دوسری مرتبہ اور واپس آکر اونکے بھیجے ہوئے پس اونہوں نے بیان کیا
اوپر قصہ سلیمان علیہ السلام کا اور بیان
کیا اوس چیز کو جو اسنے کہا تھا تمام اوس چیز میں جو اسنے بھیجی تھی طرف اسکے اور
اسچیز کو جو واپس کیا تھا طرف اسکے جواب سے پس بلقیس نے اپنی قوم کو کہا کہ یہ آسمان
سے ہمارے اوپر نازل ہوا ہے نہیں سزاوار اونکی مخالفت اور نہ ہم اوسکی طاقت
رکھتے ہیں پھر قصد کیا طرف تخت اپنے کی پس کیا اوسکو پہلو میں سات گھروں کے پھر کھڑے کیے اونکے
اوپر پہرہ دار پھر متوجہ ہوئی طرف سلیمان کی کہا راوی نے پس واپس آیا ہدہد طرف
سلیمان علیہ السلام کو پس آپکو خبر دی کہ وہ متوجہ ہوئی طرف آپکی پس اکٹھا کیا آپنے ملک والوں کو
طرف اپنے پھر کہا کہ اے سرداروں کون ہے تمہارے سے کہ میرے پاس لاوے اسکا عرش یعنی اسکا
تخت پہلے اس سے کہ وہ آویں میرے پاس لبدار ہو کر یعنی صلح کرنے والے پس نہیں حلال ہے
واسطے ہمارے بعد صلح کے لینا اوسکا کہا حضرت سلیمان کو ایک خبیث نے جنوں سے اسکو عمرو کہا جاتا تھا
اور وہ عفریت درشت سخت تھا جنوں سے کہ میں لاتا ہوں اوسکو آپکے پاس پہلے آپکے اٹھنے
کو اپنے مقام سے یعنی اپنی بیٹھک سے جو واسطے فیصلہ کرنے کے ہے اور وہ دوپہر تک ہوتی
ہے اور تحقیق میں اوسکے اُٹھانے پر البتہ قوی ہوں اور امانت دار ہوں اوس چیز پر جو
اسمیں ہے موتی اور جواہر اور زمرد اور سونے اور چاندی سے اور بھی قوت عفریت کی
اسقدر کہ تحقیق وہ رکھتا تھا قدم اپنا جہاں پہونچتی تھی نظر اوسکی آنکھ کی پس کہا
واسطے حضرت سلیمان کے کہ میں رکھتا ہوں قدم اپنا جہاں پہونچتی ہے آنکھ میری پس
میں اسکو آپکے پاس لاتا ہوں پس فرمایا سلیمان نے میں تیرے سے زیادہ جلدی چاہتا
ہوں پس کہا اوس شخص نے جو اوسکے پاس علم تھا خدا کی کتاب سے یعنی اسم اعظم جانتا تھا اور
وہ یہ دو نام ہیں یا حی یا قیوم میں اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں پس پھیرتا ہوں میں
قصد اپنی اور دیکھتا ہوں میں اپنے پروردگار کی کتاب میں اور میں اسکو آپکے پاس لاتا ہوں
پہلے آپ کی آنکھ پھرنے کے اور وہ آصف بن برخیا بن شمعیا تھا اور اسکی ماں کا نام باطورا
تھا اور وہ بنی اسرائیل سے تھا۔ اور خدا کا اسم اعظم جانتا تھا۔ میں اسکو آپ کے
پاس لاتا ہوں آپکی نظر پھرنے سے پہلے یعنے پہلے اسکے کہ آوے آپ کیطرف وہ چیز
جسکو آپ کی نظر پہونچتی ہے پس کہا اوسکو سلیمان علیہ السلام نے تو غالب آیا
اگر تو نے کیا اور اگر تو نے نہ کیا تو تو نے شرمندہ کیا مجھکو جنوں میں اور
میں آدمیوں اور جنوں کا سردار ہوں اور کھڑا ہوا آصف پس وضو کیا

ثُمَّ سَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدْعُو اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ وَهُوَ يَقُوْلُ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ هُوَ
الْاِسْمُ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى
وَهُوَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ فَغَابَ عَرْشُهَا تَحْتَ
الْاَرْضِ حَتّٰى نَبَعَ عِنْدَ كُرْسِيِّ سُلَيْمَانَ وَقِيْلَ اِنَّهُ نَبَعَ تَحْتَ
كُرْسِيِّهَا كَانَ يَضَعُ سُلَيْمَانُ قَدَمَيْهِ عَلَيْهِ اِذَا جَلَسَ عَلَى الْكُرْسِيِّ
الْكَبِيْرِ فَلَمَّا رَاَى الْعَرْشَ قَدْ نَبَعَ قَالَتِ الْجِنُّ لِسُلَيْمَانَ
يَقْدِرُ اٰصَفُ اَنْ يَجِيْءَ بِالسَّرِيْرِ وَلَا يَجِيْءُ بِهٖ بِلْقِيْسُ فَقَالَ
اٰصَفُ لِسُلَيْمَانَ اَنَا اٰتِيْكَ بِهَا قَالَ فَاَمَرَ سُلَيْمَانُ فَبُنِيَ لَهٗ
صَرْحٌ اَمْلَسُ مِنْ قَوَارِيْرَ ثُمَّ اُجْرِيَ تَحْتَهُ الْمَاءُ وَاُلْقِيَ فِيْهِ
السَّمَكُ فَبَرَى مِنْ فَوْقِ الصَّرْحِ مِنْ صَفَائِهٖ ثُمَّ اَمَرَ سُلَيْمَانُ
بِكُرْسِيِّهٖ فَوُضِعَ فِيْ وَسَطِ الصَّرْحِ وَاَمَرَ بِكُرَاسِيِّ لِاَصْحَابِهٖ
فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسَ اَصْحَابُهٗ وَكَانَ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اَهْلِ الْكَرَاسِيِّ الْاِنْسُ ثُمَّ الْجِنُّ
ثُمَّ الشَّيَاطِيْنُ وَكَانَ هٰذَا دَاْبَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى اِذَا
اَرَادَ اَنْ يَسِيْرَ فِي الْبِلَادِ يَجْلِسُ هُوَ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ وَاُولٰئِكَ
عَلٰى كَرَاسِيِّهِمْ ثُمَّ يَاْمُرُ بِالرِّيْحِ فَتَحْمِلُهُمْ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسِيْرَ عَلَى الْاَرْضِ اَمَرَ الرِّيْحَ
فَتَسْكُنُ فَيَسِيْرُ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَكَانَ لِسُلَيْمَانَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَجْلِسٌ كَمَا هُوَ لِلْمُلُوْكِ الْيَوْمَ فَلَمَّا انْتَشَرَ
بِهِمُ الْمَجْلِسُ اَمَرَ اٰصَفَ فَقَامَ وَسَجَدَ وَدَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَ
جَلَّ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ وَهُوَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَاِذَا هُوَ بِعَرْشِ
بِلْقِيْسَ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ وَقِيْلَ اِنَّ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ
هُوَ ضَبَّةُ ابْنُ اُدٍّ وَكَانَ هُوَ عَلٰى خَيْلِ سُلَيْمَانَ وَقِيْلَ
اِنَّ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا
مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْ يَعْنِيْ لِيَخْتَبِرَنِيْ ءَاَشْكُرُ عَلٰى مَا
اُعْطِيْتُ مِنَ الْمُلْكِ اَمْ اَكْفُرُ بِالنِّعْمَةِ اِذَا رَاَيْتُ مَنْ هُوَ
دُوْنِيْ اَفْضَلَ مِنِّيْ عِلْمًا فَعَزَمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الشُّكْرِ

قال الشارحة وكل الشاكرة راجع الى الاشقياء والى الله عز وجل راجع الى موافقته والاستظلال بتشديده فتكون الراء حينئذ مضمومة والظاء مفتوحة والقاف مشددة والتاء المثناة من فوق مكسورة

پھر خدا کو سجدہ کیا پکارتا تہا خدا کو ساتھہ اوسکے اسم اعظم کے اور کہتا تہا یا حی یا قیوم
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی گئی ہے کہ تحقیق اسنے کہا کہ وہ یہی اسم اعظم
ہے جب خدا سے اس نام کے ساتھہ دعا کیجاوے تو قبول کرتا ہے اور جب اسکے ساتھہ
خدا تعالے سے سوال کیا جاوے تو دیتا ہے اور وہ یا ذا الجلال والاکرام ہے کہا راوی نے
پس غائب ہوگیا تخت بلقیس کا زمین کے نیچے یہانتک کہ ظاہر ہوا سلیمان علیہ السلام کی
کرسی کے پاس اور کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ ظاہر ہوا کرسی کے نیچے جسپر سلیمان علیہ السلام
اپنے دونو قدم رکہتے تھے جب اپنی بڑی کرسی پر بیٹہتے تھے پس جب دیکہا سلیمان علیہ
السلام نے تخت کو کہ تحقیق وہ ظاہر ہوا پس کہا جنوں نے سلیمان علیہ السلام کو آصف
تخت کے لانے پر قدرت رکہتا ہے اور بلقیس کو نہیں لاسکتا پس کہا آصف نے
واسطے سلیمان علیہ السلام کے کہ میں اسکو آپکے پاس لاتا ہوں کہا راوی نے پس حکم
کیا حضرت سلیمان نے پس بنایا گیا واسطے اوسکے ایک محل ہموار صاف شیشوں سے
پھر اوسکے نیچے پانی جاری کیا گیا اور اسمیں مچھلی ڈالی گئی محل کے اوپر سے دیکہی جاتی تھی
اسکی صفائی کے سبب سے پہر حکم کیا سلیمان علیہ السلام نے ساتھہ کرسی اپنی کے پس
رکہی گئی محل کے درمیان اور حکم کیا ساتھہ کرسیوں یاروں اپنے کے پس رکہی
گئیں پس بیٹہے سلیمان علیہ السلام اوسپر اور بیٹہے اوسکے یار اور وہ لوگ جو آپکے
نزدیک بیٹہے تھے کرسی والوں سے آدمی تھے پھر جن اور پھر شیطان اور یہی
سلیمان علیہ السلام کا طریقہ تہا یہانتک کہ جب آپ شہروں میں سیر کرنیکا ارادہ کرتے
تھے تو آپ اپنی کرسی پر اور آپکے یار اپنی کرسیوں پر بیٹہتے تھے پھر ہوا کو حکم فرماتے تھے
پس اٹہاتی تہی انکو آسمان اور زمین کو درمیان اور جب زمین پر سیر کرنیکا ارادہ
کرتے تو ہوا کو حکم کرتے پس ٹہیر جاتی تہی پس زمین کے منہ پر چلتے تھے اور تہی واسطے
سلیمان علیہ السلام کی مجلس جیسے کہ وہ واسطے بادشاہوں کے ہے آجکے دن
پس جب قرار پکڑا اونکے ساتھہ مجلس نے تو حکم کیا آصف کو پس پھر آیا اور سجدہ کیا
اور دعا مانگی خدائے غالب اور بزرگ کو ساتھہ اوسکے اسم اعظم کے اور وہ یا حی یا قیوم تہا پس
ناگاہ وہ ساتھہ بلقیس کے قرار پکڑنیوالی ہے نزدیک سلیمان کے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ
پاس اسکے علم تہا کتاب سے وہ خضر تہا اور تہا وہ سلیمان علیہ السلام کے گہوڑوں پر داروغہ
کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ پاس اوسکے علم تہا کتاب سے وہ حضرت خضر علیہ السلام تہے
اور کہا سلیمان علیہ السلام نے جب دیکہا بلقیس کو قرار پکڑنیوالی ہوا اپنے پاس سے کہا کہ یہ میرے پروردگار کے
فضل سے ہے تاکہ میری آزمایش کرے کیا میں شکر کرتا ہوں اسچیز پر جو دیا گیا ہوں ملک سے یا کفر
کرتا ہوں ساتھہ نعمت کے جسوقت کہ دیکہے میں اس شخص کو جو بہتر ہے مجہ سے کثرت علم میں پس

وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ بِالنِّعْمَةِ فَاِنَّ رَبِّيْ
غَنِيٌّ كَرِيْمٌ لَا يَعْجَلُ بِالْعُقُوْبَةِ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْجِنُّ ذٰلِكَ
وَقَعُوْا فِيْ بِلْقِيْسَ عِنْدَ سُلَيْمَانَ لِيُكَرِّهُوْهَا اِلَيْهِ خَافُوْ
اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَيَظْهَرُ عَلٰى اُمُوْرِهِمْ وَكَانَتْ تَعْلَمُ بِذٰلِكَ
لِاَنَّ اُمَّهَا كَانَتْ جِنِّيَّةً وَكَانَ اسْمُهَا عُمَيْرَةَ بِنْتَ شَيْصَمَ
وَقِيْلَ اِنَّ اِسْمَهَا رَوَاحَةُ بِنْتُ السَّكَنِ مَلِكَةُ الْجِنِّ
فَقَالُوْا اَصْلَحَ اللّٰهُ الْمَلِكَ اِنَّ فِيْ عَقْلِهَا شَيْئًا وَفِيْ رِجْلَيْهَا
كَحَافِرِ الْحِمَارِ وَكَانَتْ بِلْقِيْسُ هَلْبَاءَ شَعْرَاءَ فَلَمَّا قِيْلَ
لَهٗ ذٰلِكَ اَرَادَ اَنْ يَّرُوْزَ عَقْلَهَا وَيَرٰى قَدَمَيْهَا فَلِاَجْلِ
ذٰلِكَ اَجْرَى الْمَآءَ وَجَعَلَ فِيْهِ الضَّفَادِعَ وَالسَّمَكَ
وَاَمَرَ بِعَرْشِهَا اَنْ يُّغَيَّرَ قَلِيْلًا دَقِيْقًا وَيُنْقَصَ مِنْهُ لِيَرُوْزَ
عَقْلَهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا يَعْنِيْ غَيِّرُوْا
لَهَا سَرِيْرَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْ يَعْنِيْ اَتَعْرِفُهٗ اَمْ تَكُوْنُ
مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ يَعْنِي الَّذِيْنَ لَا يَعْرِفُوْنَ فَاَقْبَلَتْ
حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَى الصَّرْحِ قِيْلَ لَهَا اَدْخُلِي الصَّرْحَ يَعْنِي الْقَصْرَ قِيْلَ
الْقَصْرُ يَعْنِي الْقَصْرَ وَقِيْلَ الصَّرْحُ هُوَ الْبَيْتُ بِلُغَةِ
حِمْيَرَ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً يَعْنِيْ مَآءً عَمِيْقًا فَقَالَتْ
فِيْ نَفْسِهَا اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ يُّغْرِقَنِيْ كَانَ غَيْرُ هٰذَا اَحْسَنَ مِنْ
اَنْ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا فَاِذَا سَاقَانِ شَعْرَاوَانِ وَاِنَّهَا لَهِيَ
مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَاَبْعَدُهُمَا قِيْلَ لَهَا فِيْهَا فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهٗ
صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ يَعْنِيْ قَصْرًا مَلْسًا لَا شَعْرَ فِيْهِ لَا مِرْدَ لَهٗ اِلَّا
لَا شَعْرَ فِيْ وَجْهِهٖ كَاَنَّهٗ مُلَزَّقٌ بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ اِتَّخَذَ بِلْقِيْسُ
مِنَ الْقَوَارِيْرِ قَالَ فَمَضَتْ نَحْوَ سُلَيْمَانَ وَقَدْ اَبْصَرَ الشَّعْرَ
الَّذِيْ عَلٰى سَاقَيْهَا مُهْتَمًّا بِاَمْرِهٖ قَالَ فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ عَجَبًا
شَدِيْدًا فَلَمَّا جَآءَتْ اِلٰى سُلَيْمَانَ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ
فَنَظَرَتْ اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ ذٰلِكَ تَعَرَّفُ وَتُنْكِرُ فَقَالَتْ
فِيْ نَفْسِهَا مِنْ اَيْنَ يَصِلُ اِلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِيْ
هُوَ دَاخِلُ سَبْعَةِ اَبْيَاتٍ وَالْحَرَسُ حَوْلَهٗ فَلَمْ تَعْرِفْ
وَلَمْ تُنْكِرْ فَقَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ فَقَالَ سُلَيْمَانُ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ

اور جو شخص شکر کرے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ شکر کرتا ہے اپنے نفس کیلیئے اور جو شخص
ناشکری کرے ساتھ نعمت کے پس تحقیق پروردگار میرا بے پرواہ ہے کرم کرنیوالا ہے نہیں
جلدی کرتا ساتھ عذاب کے پس جب سنا جنوں نے اس قصہ کو تو بدگوئی کی انہوں نے بلقیس کی
شان میں سلیمان علیہ السلام کے پاس تاکہ مکروہ کریں اسکو سلیمان علیہ السلام کیطرف سے اس بات سے
کہ نکاح کرے سلیمان علیہ السلام اسکو پس واقف کردی اسکو اسکی کاموں پر اور بلقیس جانتی تھی انکی کو
اسواسطے کہ ان بلقیس کی جنی تھی اور تھا نام اوسکا عمیرہ بنت عمرو اور کہا گیا ہے کہ نام اوسکا رواحہ
بنت السکن تھا جو جنوں کی بادشاہ تھی پس جنوں نے کہا کہ اچھا کرے خدا بادشاہ کو تحقیق
اوسکے عقل میں کچھ چیز ہے اور اوسکے پاؤں گدھے کی سم کیطرح ہیں اور تھی بلقیس بڑے پاؤں
والی بال رکھنے والی پس جب کہا گیا سلیمان کو یہ تو ارادہ کیا اوسکی عقل کو روشن کرنے کا اور
دیکھنے کا پاؤں اوسکے پس حکم جاری کیا پانی کو اور کیوا اوسمیں مینڈک اور مچھلی اور
حکم کیا ساتھ اسکے تخت کو کہ بدلا جاوے پس زیادتی کیجاوے اوسمیں اور کمی کیجاوے
اوسمیں تاکہ آزمایش کرے اوسکی عقل کی پس یہ قول خدا تعالے کا بدل دو اوسکے لیئے
اوسکے تخت کو یعنی تغیر دو اسکو واسطے اوسکے تخت کو دیکھیں ہم کیا وہ راہ پاتی ہے یعنی اسکو
پہچانتی ہے یا ہوتی ہے ان لوگوں سے جو نہیں راہ پاتے یعنی وہ ان لوگوں سے ہے جو نہیں پہچانتے اسکو
آگئی یہانتک کہ پہونچی طرف محل کے پس اسکو کہا گیا کہ داخل ہو تو صرح یعنی محل میں
اور کہا گیا ہے کہ صرح وہ گہرا ہے جو ہمیر کی بولی میں پس جب دیکھا بلقیس نے محل کو تو گمان
کیا اوسکو لجہ یعنی پانی گہرا پس کھولیں بلقیس نے اپنے دل میں کہ سوا اسکے نہیں ارادہ کیا سلیمان نے
میرے غرق کرنیکا تھا غیر اسکا اس سے بہتر پس کھولا اسنے اپنی پنڈلیوں کو پس نگاہ
دو پنڈلیاں ہیں بال والیں اور سوا اسکے نہیں بلقیس لوگوں سے بہتر اور خوبصورت تھی
اور دور تر اوس سے جو کہا گیا تھا سلیمان علیہ السلام کو اوسکے حق میں پس اسکو کہا گیا کہ
تحقیق یہ محل ہے ممرد یعنی محل ہموار نہیں غبار اسمیں مانند امرد کی جو نہیں ہوتا کوئی
بال اوسکے مونہہ میں گویا کہ یہ چپٹا اور ملا ہوا ہے بعض اسکا ساتھ بعض کے بنایا تھا
اوسکو شیشوں سے کہا اوسی نے پس گئی بلقیس طرف سلیمان علیہ السلام کے اور تحقیق دیکھ
لیا سلیمان نے اوسکے پاؤں اور دیکھ لیا تہا بالوں کو جو اسکی پنڈلی پر تھے پاکیزہ کہا
پس خوش لگی سلیمان علیہ السلام کو خوش لگنی سخت پس جب پہونچی طرف سلیمان کے کہا
اسکو کہا گیا کہ تیرا تخت اسیطرح کا ہے پس دیکھا بلقیس نے طرف انکی پس شروع ہوئی
کہ پہچانتی تھی اور نہ پہچانتی تھی پس کہا بلقیس نے اپنے دل میں کہ کہاں سے پہونچ سکتا ہے
اس تخت کیطرف جو سات گھروں کے اندر ہے اور حفاظت کرنیوالے اوسکے گرد ہیں پس نہ پہچانا
اسنے اور نہ انکار کیا پس کہا گویا یہ وہی ہے یعنی اس جیسا معلوم ہوتا ہے پس کہا سلیمان علیہ السلام نے اور ہم
دیئے گئے علم

مِنْ قَبْلِهَا يَعْنِي مِنْ قَبْلِ بِلْقِيسَ وَكَانَتْ مَجُوسِيَّةً وَكُنَّا
مُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلِهَا فَقَالَتْ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي يَعْنِي فِي الظَّنِّ
الَّذِي ظَنَنْتُ بِسُلَيْمَانَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يُغْرِقَنِي وَقِيلَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي يَعْنِي ضَرَرْتُ نَفْسِي بِعِبَادَةِ الشَّمْسِ وَأَسْلَمْتُ
مَعَ سُلَيْمَانَ يَعْنِي أَطَعْتُ اللَّهَ مَعَ سُلَيْمَانَ وَيُقَالُ أَخْلَصْتُ
مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِي الْعِبَادَةِ وَأَسْلَمْتُ
وَصَدَّهَا يَعْنِي أَنَّ سُلَيْمَانَ صَدَّهَا عَمَّا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ
دُونِ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ فَتَزَوَّجَ بِهَا سُلَيْمَانُ
فَأَمَرَ بِالنُّورَةِ فَاتُّخِذَتْ فَنَوَّرَ سُلَيْمَانُ وَبِلْقِيسُ
وَهُوَ أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ النُّورَةَ قَالَ فَسَأَلَهَا سُلَيْمَانُ عَنْ
أَشْيَاءَ وَهِيَ سَالَتْهُ وَدَخَلَ بِهَا سُلَيْمَانُ فَوَلَدَتْ لَهُ
غُلَامًا فَسَمَّاهُ دَاوُدَ وَمَاتَ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ مَاتَ سُلَيْمَانُ
وَمَاتَتْ بِلْقِيسُ بَعْدَهُ بِشَهْرٍ وَقِيلَ إِنَّ سُلَيْمَانَ أَعْطَاهَا
قَرْيَةً بِالشَّامِ فَكَانَتْ تَأْخُذُ خَرَاجَهَا حَتَّى مَاتَتْ وَقِيلَ
إِنَّ سُلَيْمَانَ لَمَّا دَخَلَ بِهَا سَرَّحَهَا فِي جُنُودِهِ وَرَدَّهَا
إِلَى مُلْكِهَا وَكَانَ يَأْتِيهَا فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَيَرْكَبُ مِنْ
بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَى الْيَمَنِ عَلَى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ **فَصْلٌ**
وَإِنَّمَا اسْتَوْفَيْتُ هَذِهِ الْقِصَّةَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ لِمَا
فِيهَا مِنَ الْعِبْرَةِ لِكُلِّ عَاقِلٍ مُؤْمِنٍ نَاظِرٍ فِي الْعَوَاقِبِ
مُعْتَبِرٍ فِي سِيَرِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَالطَّالِحِ وَقُدْرَةِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ النَّافِذَةِ فِي الْأُمَمِ الْمَاضِيَةِ الْخَالِيَةِ وَكَرَمِهِ
لِأَهْلِ الطَّاعَةِ وَتَخْيِيرِهِ أَهْلَ مَعْصِيَتِهِ لَهُمْ وَإِعْطَاءِ
مُقَادِيرِهِمْ وَإِذْلَالِهِمْ وَتَمْلِيكِهِ الْخَلْقَ لِأَهْلِ وَلَايَتِهِ
وَمَحَبَّتِهِ لَمَّا أَطَاعَ سُلَيْمَانُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ مَلَّكَهُ
بِلْقِيسَ وَمُلْكَهَا وَقَدْ كَانَ فِي أَهْلِ مَمْلَكَتِهَا اثْنَا عَشَرَ
أَلْفَ مُقَاتِلٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَمِيرٌ عَلَى مِائَةِ أَلْفٍ مِنْهُمْ
أَمِيرٌ عَلَى مِائَةِ أَلْفٍ مِنْهُمْ وَجُنْدُ سُلَيْمَانَ يَحْتَوِي عَلَى
أَرْبَعِ مِائَةِ أَلْفٍ مِائَتَا أَلْفٍ مِنَ الْإِنْسِ وَمِائَتَا أَلْفٍ
مِنَ الْجِنِّ وَالتَّفَاوُتُ مَا بَيْنَ الْجُنْدَيْنِ ظَاهِرٌ فَهَذَا

بلقیس سے پہلے اور وہ آتش پرست تھی اور ہم تھے مسلمان اس سے پہلے۔ پس کہا
بلقیس نے اسوقت تحقیق میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے یعنی اپنی اس گمان میں جو میں نے گمان
کیا تھا ساتھ سلیمان علیہ السلام کے کہ تحقیق اونہوں نے میرے غرق کرنیکا ارادہ کیا ہے اور
کہا گیا ہے کہ معنے ظلمت نفسی سے یہ ہیں کہ میں نے اپنی جان کو ضرر پہونچایا ساتھ عبادت
کرنے سورج کے اور میں اسلام لائی ساتھ سلیمان علیہ السلام کے یعنی میں نے فرمانبرداری کی خدا
کی ساتھ سلیمان کے اور کہا جاتا ہے کہ میں خالص ہوئی ساتھ سلیمان کے واسطے خدا کے
جو پروردگار ہے جہانوں کا بندگی میں پس مسلمان ہوگئی اور روکا اوسکو یعنی تحقیق
سلیمان نے روکا اوسکو اوسچیز سے جو پوجتی تھی خدا کے سوا کہ تحقیق وہ تھی کافر لوگوں سے
پس نکاح کیا اوسکو سلیمان نے پس حکم کیا ساتھ بنانے نورہ کے پس بنایا گیا پس نورہ کیا سلیمان نے
اور سلیمان پہلا اون لوگوں کا ہے جنہوں نے نورہ بنایا تھا کہا راوی نے پس پوچھا
بلقیس سے سلیمان نے کئی چیزوں سے اور اسنے پوچھا ان سے اور دخول کیا ساتھ اسکے سلیمان
نے پس جنا اوسنے واسطے انکے ایک لڑکا پس نام رکھا اسکا داؤد اور مرگیا انکی زندگی میں
پھر مرگیا سلیمان علیہ السلام اور مرگئی بلقیس انکے پیچھے ایک مہینہ اور کہا گیا ہے کہ
تحقیق سلیمان علیہ السلام نے دیا تھا اسکو ایک گاؤں شام میں پس لیتی تھی محصول اسکا
یہانتک کہ مرگئی اور کہا گیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام جب داخل کیا ساتھ تو چھوڑدیا
اوسکو اسکے لشکروں میں اور واپس کردیا اوسکو طرف اوسکو ملک کی اور سلیمان کی اسکے
پاس ہر مہینہ میں ایکدفعہ آتے تھے پس سوار ہوتے تھے بیت المقدس سے یمن تک جیسا کہ پہلے
اوپر گذر چکا ہے **فصل** اور سوا اسکو نہیں پورا بیان کیا میں نے اس قصے کا اس مجلس میں واسطے
اوسچیز کے جو ہے اسمیں عبرت واسطے ہر عقل والے مسلمان کے جو فکر کرنیوالا آنجام امور میں عبرت
پکڑنیوالا ہے گذشتہ لوگوں نیکوں اور بدکاروں کی خصلتوں میں اور خدائی غالب بزرگ
کی قدرت میں جو جاری ہونیوالی ہے اگلی گذری ہوئی امتوں میں اور اسکی بزرگی ذلیل کرنے
واسطے فرمانبرداروں کو اور اہل معصیت کو انکے لیئے فرمانبردار کرنے میں اور انکی فرمانبرداری
دینے اور انکی خوار کرنے میں اور اسکا مالک کردینا خلقت کو واسطے اپنی دوستی اور محبت والوں
کے جب فرمانبرداری کی سلیمان علیہ السلام نے رب اپنے غالب اور بزرگ کی تو کسطرح مالک
کردیا اوسکو بلقیس اور اسکی ملک کا اور تحقیق تھی اوسکی مملکت والوں میں بارہ لاکھ
لڑنیوالے کہ ہر ایک اون میں سے امیر تھا ایک لاکھ پر اونسی اور لشکر سلیمان
علیہ السلام کا شامل تھا چار لاکھ پر دو لاکھ آدمیوں سے اور دو لاکھ
جنوں سے اور فرق دونوں لشکروں کے درمیان ظاہر ہے

پس سلیمان علیہ السلام

مُلِكَ بِطَاعَتِهٖ وَهٰذِهٖ مُلِكَتْ لِكُفْرِهَا وَمَعْصِيَتِهَا فَاعْلَمْ
اَيُّهَا الْاِنْسَانُ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى عَلَيْهِ وَلَنْ
يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا وَكَذٰلِكَ
اَنْتَ يَا مُوَفَّقُ اِذَا اٰمَنْتَ اَمِنْتَ مِنْ اَعْدَائِكَ فِي الدُّنْيَا
وَمِنْ نَارِ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةِ الَّتِيْ فِي الْعُقْبٰى تَحْرُسُكَ النَّارُ وَ
تُطْرِقُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتُرْشِدُكَ الطَّرِيْقَ مَكْرُمَةً لَكَ وَمُعَظِّمَةً
وَطَائِعَةً لِاَمْرِهَا وَمُمْتَثِلَةً لَهٗ فَتَقُوْلُ لَكَ جُزْيَا مُؤْمِنُ
فَقَدْ اَطْفَاَ نُوْرُكَ لَهَبَ نَارِيْ عِبَارَةً لَطِيْفَةً اَيْ اِنَّكَ مُكَرَّمٌ
مُتَوَّجٌ خِلْعَةَ الْمُلْكِ عَلَيْكَ عَلَامَةُ الْوَقَارِ عَلَيْكَ مُعَلَّمٌ لِلْحَوَاشِيْ
وَالْعَبِيْدِ تَعْظِيْمُكَ وَتَوْقِيْرُكَ وَخِدْمَتُكَ وَاَمَّا الْكَافِرُ
وَالْعَاصِيْ فَسَتَحْفَظُ النَّارُ عَلَيْهِ وَتَنْتَقِمُ مِنْهُ اِنْتِقَامَ الْجَبَّارِ
مِنْ عَدُوٍّ لَا عِنْدَ نَظْرَةٍ بِهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا رَاَتْهُمْ
مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا فَاِنْ اَرَدْتَ
الْعِزَّةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَعَلَيْكَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَ
الصَّبْرِ عَنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ تَجِدْهَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ
جَمِيْعًا وَقَالَ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ فَنِفَاقُكَ يَا مُدَّعِيَ الْاِيْمَانِ
وَشِرْكُكَ يَا مُدَّعِيَ الْاِخْلَاصِ يَحْجُبَانِكَ عَنْ رُؤْيَةِ عِزَّةِ
الْجَبَّارِ وَبَيِّنَتِهِ الْمُخْتَارِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ الْاَخْيَارِ فَلَوْ كُنْتَ
عَامِلًا بِمُوْجِبِ الْاِيْمَانِ مُوْقِنًا بِشَرَائِطِ الْاِخْلَاصِ
لَاَمِنْتَ فِي الدُّنْيَا مِنْ كُلِّ مُؤْذٍ وَّكُلِّ شَيْطَانٍ مِّنَ
الْاِنْسِ وَالْجَانِّ وَفِي الْاٰخِرَةِ مِنْ عَذَابِ النِّيْرَانِ وَكَانَتِ
النُّصْرَةُ لَكَ وَلِاَعْدَائِكَ الْهَوَانُ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى
وَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ
مَعَكُمْ وَلٰكِنَّ الْغَفْلَةَ قَدْ تَكَاثَفَتْ عَلٰى قَلْبِكَ وَتَرَاكَمَ
الرَّيْنُ عَلَيْهِ وَتَرَادَفَ السَّوَادُ وَالظُّلْمَةُ لَدَيْهِ فَيَا لَهَا
مِنْ حَسْرَةٍ وَّنَدَامَةٍ يَوْمَ تَبْلَى السَّرَائِرُ فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

مالک بنایا گیا بسبب طاعت اپنی کے اور بلقیس مملوک بنائی گئی بسبب کفر اور نافرمانی
اپنی کے پس جان تو اے آدمی یہ کہ تحقیق اسلام غالب آتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا اور
ہرگز نہیں کریگا خدا اسطے کافروں کو مسلمانوں پر راستہ اور اسیطرح تو اے توفیق دیگئے
جب تو ایمان لاوے تو امن والا ہوگا اپنے دشمنوں سے دنیا میں اور خدا کی آگ سے جو
روشن کیگئی ہے آخرت میں خادم ہوگی تیری آگ اور چلیگی آگے تیرے اور دکھلائیگی تجکو
سیدھا راستہ واسطے تیری بزرگی اور تعظیم کے اور فرمانبرداری کرنیوالی واسطے حکم مالک
اپنے کے اور بجا لانیوالی اسکے فرمودہ کو پس کہیگی تجکو کہ کذر تو اے ایمان والے پس
بجھا دیا تیرے نور نے میرے بھڑک کو ساتھ عبارت نرم کے یعنی تحقیق تو اے مومن بزرگی دیا
گیا ہے روشن کیا گیا ہے بادشاہ کا سر دیا اوپر تیرے ہے نشان تعظیم کا اوپر تیرے ہے نشان تعظیم
اور غلاموں پر ہے بزرگی اور تعظیم اور خدمتگاری اور لیکن کافر اور گنہگار پس شعلہ
کریگی آگ اوسپر اور بدلا لیگی اسسے مانند بدلا لینے غالب قوت والے کے دشمن اپنے سے
وقت فتح پانے کے اوسپر جیسا کہ فرمایا خدا غالب اور بزرگ نے جب دیکھیگی انکو دور
جگہ سے تو سنینگے واسطے اوسکے یعنی آگ کے غصے ہونا اور آواز پس اگر تو عزت چاہتا ہے
دنیا اور آخرت میں پس لازم پکڑ تو خدا کی فرمانبرداری اور بندرہنا خدا کی نافرمانی سے
پائیگا تو اوسکو ساتھ رحمت خدا تعالی کے فرمایا خدا نے غالب اور بزرگ نے جو شخص
چاہتا ہے عزت کو پس خدا کے لیئے ہے عزت ساری اور فرمایا خدا تعالی نے اور واسطے
خدا تعالی کے ہے عزت ساری اور فرمایا خدا تعالی نے اور واسطے خدا تعالی کے ہے عزت اور
واسطے اوسکے پیغمبر اور واسطے ایمان والوں کے اور لیکن منافق پس نہیں جانتے پس نفاق تیرا اے
دعوی کرنے والے ایمان کے اور شرک تیرا اے دعوی کرنے والے اخلاص کے تیرا پردہ
ہوگئے ہیں خدا غالب کی عزت دیکھنے اور اسکے نبی برگزیدہ اور مومنین نیکوکاروں
سے اور اگر تو ہوتا عمل کرنیوالا ساتھ احکام ایمان کے یقین کرنیوالا ساتھ شرطوں اخلاص کے
تو البتہ امن والا ہوگا تو دنیا میں ہر ایذا دینیوالی اور ہر شیطان سے آدمیوں اور جنوں سے
اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے اور ہوویگی مددگاری واسطے تیرے اور خواری
دشمنوں تیرے کے فرمایا خدا غالب اور بزرگ نے اگر تم خدا کی دین کی مدد کرو گے
خدا تمہاری مدد کریگا اور ثابت رکھیگا تمہاری قدموں کو اور فرمایا خدا تعالی نے
اور مت سست ہو اور پکارنے لگو صلح کیطرف اور تم ہی رہو گے اوپر اور خدا تمہارا
مددگار ہے ولیکن غفلت اکٹھی ہوگئی ہے تیرے دل پر اور جمع ہوگیا ہے زنگ اوسپر
اور پے درپے آئی ہے سیاہی اور تاریکی آگے اوسکے پس اے تعجب ان دونوں سے
افسوس اور پریشانی سے جسدن ظاہر ہونگے بھید قیامت کے دن میں اوسدن

يَوْمِ الْحَاقَّةِ يَوْمِ الطَّامَّةِ الْكُبْرٰى يَوْمِ الْقَارِعَةِ يَوْمِ
الصَّاخَّةِ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ يَوْمَئِذٍ
يَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهٗ قِيْلَ اِنَّ الذَّرَّةَ هِيَ قَشْرُ الْهَبَاءِ الَّذِيْ يَظْهَرُ
فِيْ شُعَاعِ الشَّمْسِ مِثْلُ رُؤُسِ الْاِبَرِ وَقِيْلَ اَرْبَعُ ذَرَّاتٍ
مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ وَقِيْلَ هِيَ النَّمْلَةُ الْحَمْرَاءُ الصَّغِيْرَةُ الَّتِيْ
لَا تَكَادُ تُرٰى اِذَا دَبَّتْ وَقِيْلَ اِنَّ الذَّرَّةَ جُزْءٌ مِّنَ الْفِ
جُزْءٍ مِّنْ شَعِيْرَةٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اِذَا وَضَعْتَ
كَفَّكَ عَلَى التُّرَابِ ثُمَّ رَفَعْتَهَا فَكُلُّ شَيْءٍ يَعْلَقُ بِهَا مِنَ
التُّرَابِ فَهُوَ ذَرَّةٌ فَاَيْنَ اَنْتَ مِنْ يَوْمٍ تُوْزَنُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ
بِهٰذِهِ الذَّرَّةِ تَثْقُلُ وَتَخِفُّ بِهٰذِهِ الْخَفِيْفَةِ وَيَوْمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ
تَعَالٰى فِيْهِ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ
الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا اَيْ عِطَاشًا وَحِيْنَئِذٍ يَنْكَشِفُ
الْغِطَاءُ وَيَظْهَرُ الْخَبَاءُ وَيَمْتَازُ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَافِرِ وَالصِّدِّيْقُ
مِنَ الْمُنَافِقِ وَالْمُوَحِّدُ مِنَ الْمُشْرِكِ وَالْوَلِيُّ مِنَ الْعَدُوِّ وَ
الْمُحِقُّ مِنَ الْمُدَّعِيْ فَاحْذَرْهُ يَا مِسْكِيْنُ مِنْ هَوْلِ ذٰلِكَ
الْيَوْمِ وَانْظُرْ مِنْ اَيِّ الْحِزْبَيْنِ تَكُوْنُ فَاِنْ عَمِلْتَ لِلّٰهِ الْعَظِيْمِ
وَاتَّقَيْتَ فِيْ عَمَلِكَ عَنِ الْخَبِيْرِ وَصَفَّيْتَهُ عَمَّا يَسُوْءُ لِلنَّاقِدِ
الْبَصِيْرِ فَاَنْتَ فِيْ حِزْبِ الْمُتَّقِيْنَ الْوَافِدِيْنَ عَلَى الرَّحْمٰنِ فِيْ
يَوْمِ النُّشُوْرِ فَلَكَ الْكَرَامَةُ يَا كَرِيْمُ وَلَكَ السَّلَامَةُ وَالْبُشْرٰى
يَا حَكِيْمُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاعْلَمْ اَنَّكَ بِالْحِزْبِ الْاٰخَرِ
وَهَالِكٌ مَّعَ مَنْ هُوَ هَالِكٌ فِي النَّارِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
وَقَارُوْنَ مُتَلَاحِيًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا
لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا
فَلَا يُنَجِّيْكَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ غَيْرُ الْعَمَلِ الصَّالِحِ **فَصْلٌ**
فِيْ فَضْلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هَرَبَ
الْغَيْمُ اِلَى الْمَشْرِقِ وَسَكَنَتِ الرِّيَاحُ وَهَاجَ الْبَحْرُ وَ
اَصْغَتْ اَبْهَامُهَا بِاُذُنَيْهَا وَرُجِمَتِ الشَّيَاطِيْنُ مِنَ السَّمَآءِ

من الذين ظلموا من بعضهم الله قال الله تعالى ولا تحزنوا انتم الله لا تحزنوا فلا تحزنوا عن اذا ان لا تحزن

کہ حق ہی ظہور اوسکا اوسدن کہ آدمی ہنگامہ بڑا دن ٹھوکنے والے کے دن شور کرنیوالے
کے اوسدن پیش کیے جاؤگے تم نہ پوشیدہ رہیگی تم سے کوئی چیز پوشیدہ رہنی
والی اوسدن پھر ینگے لوگ پراگندہ تاکہ دکھلائے جاویں عمل اپنے پس جو شخص
کہ کری مقدار ذرہ کا نیکی دیکھیگا اوسکو اور جو شخص کہ کری ذرہ بھر برائی دیکھیگا اوسکو
کہا گیا ہی کہ تحقیق ذرہ بہ ریزہ ہی غبار کا جو ظاہر ہوتا ہے سورج کی روشنی میں مانند
سر سوئی کے اور کہا گیا ہے کہ چار ذرہ اندازہ ایک رائی کا اور کہا گیا ہے کہ
وہ ذرہ کیڑی ہے سرخ چھوٹی جو نہیں نزدیک کہ دیکھی جاوی جب چلے اور کہا گیا
ہے کہ تحقیق ذرہ ایک جزو ہے جو کہ دانہ کے ہزار جزو سے اور فرمایا ہے عبداللہ
بن عباسؓ نے کہ جب رکھی تو ہتیلی اپنی مٹی پر پھر اوٹھاوے تو اوسکو پس ہر چیز
کہ لگ جاوی ساتھ اوسکی مٹی سے پس وہ ذرہ ہی پس کہاں ہی تو اوسدن سے
کہ تولے جاویں گے اوسمیں عمل ساتھ اوس تول کے بھاری ہوگا اور ہلکا ہوگا
اس ہلکا پن کو اور اوسدن کہ فرماتا ہی خدا تعالے اوسمیں روانہ کرینگے ہم پرہیزگاروں
کو طرف خدا کے مہمان اور چلاویں گے ہم گنہگاروں کو طرف دوزخ کے پیاسے
اور اوسوقت کھلیگا پردہ اور ظاہر ہوگی چیز پوشیدہ اور جدا ہوگا مومن کافر سے
اور صدیق منافق سے اور موحد مشرک سے اور دوست دشمن سے اور حق والا دعوے
کرنے والے سے پس ڈر تو اے مسکین اُسدن کی خوف سے اور دیکھ تو کہ کس گروہوں
میں سے ہوویگا تو پس اگر عمل کیا تو نے واسطے خدا بزرگ کے اور پرہیزگاری کی تو نے
اپنے عمل میں خدائے خبر رکھنیوالے سے اور صاف کیا تو نے عمل کو اسچیز سے جو بری لگتی ہے
واسطے پرکھنے والے دیکھنیوالے کے پس تو پرہیزگاروں کے گروہوں میں ہی جو آنیوالے
ہیں پروردگار پر حشر کے دن میں پس واسطے تیری بزرگی ہے اے بزرگ اور واسطے
تیری سلامتی اور خوشخبری ہے اے دانا اور اگر ہے تو سوا اسکے پس جان تو کہ تحقیق تو
دوسرے گروہ کے ساتھ ملنیوالا ہے اور ہلاک ہونیوالا ہے ساتھ اون لوگوں کے جو ہلاک ہونیوالے
ہیں دوزخ میں ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کے ملنیوالا۔ فرمایا خدا غالب
اور بزرگ نے پس جو شخص کہ امید رکھتا ہے پروردگار اپنے کو ملنے کی پس چاہیے کہ کری
عمل اچھا شریک نہ کری ساتھ پروردگار کی میں کسیکو پس خلاصی ویگی تجھکو کوئی چیز اُسدن
میں سوائے عمل نیک کے فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت کے بیان میں روایت کیگئی ہے
عطا سے روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا اوس نے جب اُتری بسم اللہ الرحمن الرحیم تو
بھاگ گیا بادل مشرق کیطرف اور آرام پکڑا ہواؤں نے اور شور کیا دریا نے اور لگائے
چوپاؤں نے کان اپنے اور چلائے گئے شیطان آسمان سے

وحلف الله عز وجل بعزته لا يسمى اسمه على شيء إلا
شفاه ولا يسمى اسمه على شيء إلا بارك فيه ومن قرأ
بسم الله الرحمن الرحيم دخل الجنة وعن ابي وائل
عن عبد الله بن مسعود قال من اراد ان ينجيه الله
من الزبانية التسعة عشر فليقل بسم الله الرحمن الرحيم
فانها تسعة عشر حرفا ليجعل الله تعالى كل حرف منها
جنة من واحد منهم وعن طاوس عن ابن عباس ان
عثمان بن عفان سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن
بسم الله الرحمن الرحيم قال فقال هو اسم من اسماء الله
عز وجل وما بينه وبين اسم الله الاعظم الا كما بين
سواد العين وبياضها من القرب وعن انس بن مالك
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رفع
قرطاسا من الارض فيه بسم الله الرحمن الرحيم اجلالا
لله ان يدا سر كتب عنده من الصديقين وخفف
عن والديه وان كانا مشركين يعني العذاب وقيل لم
ير ابليس اللعين مثل ثلاث رنات رنة حين
لعن واخرج من ملكوت السماء ورنة حين ولد النبي
صلى الله عليه وسلم ورنة حين انزلت فاتحة الكتاب
لكون بسم الله الرحمن الرحيم فيها وعن سالم بن
ابي الجعد ان عليا رض قال لما انزلت بسم الله الرحمن
الرحيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اول ما انزلت هذه الاية على ادم فقال امن
ذريتي من العذاب ما داموا على فرائضها ثم رفعت
فانزلت على ابراهيم الخليل فتلاها وهو في كفة
المنجنيق فجعل الله عليه النار بردا وسلاما ثم رفعت
بعده فما انزلت الا على سليمان وعندها قالت الملائكة
الان تم ملك الله ملكك ثم رفعت فانزلها الله عز وجل على
ثم تلاها على امتي يوم القيمة وهم يقولون بسم الله الرحمن الرحيم
فاذا وضعت اعمالهم في الميزان رجحت حسناتهم قال

اور قسم کہائی خدا غالب اور بزرگ نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہیں ذکر کیا جاویگا
نام اوسکا کسی چیز پر مگر خدا اسکو شفا دیگا اور نہیں ذکر کیا جاویگا نام اوسکا کسی چیز پر
مگر برکت کریگا اوسمیں اور جو شخص پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم داخل ہوگا بہشت میں
اور روایت کیا گیا ہی ابی وائل سی وہ عبد اللہ بن مسعود سی کہا اونہوں نی کہ جو شخص
ارادہ کری کہ خلاصی دیوے اسکو خدا تعالی آگ کی فرشتوں سی جو اُنیس ہیں تو
چاہیے کہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس تحقیق یہہ تسمیہ اُنیس حرف ہیں پس کریگا خدا تعالی
ہر حرف کو اون سی ڈہال ہر ایک سی ان فرشتوں سی اور روایت ہی طاؤس سی
وہ ابن عباس سی یہ کہ تحقیق حضرت عثمان بن عفان نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سی کہا حضرت عثمان نی پس فرمایا آپ نی کہ وہ نام ہی خدائی غالب اور
بزرگ کی ناموں سی اور نہیں درمیان بسم اللہ اور درمیان اسم اعظم کی مگر جسطرح درمیان
آنکہہ کی سیاہی اور سفیدی کی ہی نزدیکی سی اور روایت ہی انس بن مالک سی کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو شخص کہ اوٹہاوی کاغذ کو زمین سی جو
اوسمیں ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم واسطی تعظیم خدا کی اسکے کہ پاؤں کی نیچے کیا جاوے
لکہا جاتا ہی وہ شخص صدیقوں سی اور ہلکا کیا جاتا ہے اوسکے ماں باپ سی اگرچہ وہ
ہوویں مشرک یعنی عذاب اور کہا گیا ہی کہ نہیں رویا شیطان لعین مانند تین مرتبہ کی
کبھی ایک رونا اسوقت کہ لعنت کیا گیا ہی اور نکالا گیا آسمان کی فرشتوں سی اور ایک رونا
اسوقت کہ پیدا کئے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ایک رونا اوسوقت کہ اتارا گیا فاتحہ
واسطی ہونی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی پیچہ اوسکے اور روایت ہی سالم بن ابی الجعد سی
یہ کہ تحقیق حضرت علی نی فرمایا کہ جب اتاری گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم تو فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی دفعہ کہ اتاری گئی یہ آیت آدم علیہ السلام پر تو فرمایا آدم
علیہ السلام نی بے ڈر رہیگی اولاد میری عذاب سی جبتک کہ ثابت رہیگی اوسکے پٹہنے پر
اٹہائی گئی یہ آیت پس اتاری ابراہیم خلیل علیہ السلام پر پس پڑہا اوسکو اسحال میں
کہ وہ منجنیق کی پلہ میں تہی پس کیا خدا نی اوسپر آگ کو ٹہنڈک اور سلامتی
پھر اوٹہائی گئی پیچہے اسکے پس اتاری گئی مگر سلیمان علیہ السلام پر اور نزدیک
اسکے اُترنے کے کہا فرشتوں نے کہ اب قسم خدا کی پورا ہوا ملک تیرا پھر اٹہائی
گئی پس اوتارا اوسکو خدائی غالب و بزرگ نی مجہپر پہر آویگی امت میری قیامت کی دن
اور وہ کہتے ہونگے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس جب رکہے جاوینگے اونکے
عمل ترازو میں تو بہاری ہونگی اُنکی
نیکیاں فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوهَا فِي كُتُبِكُمْ فَإِذَا كَتَبْتُمُوهَا
تَكَلَّمُوا بِهَا فَصْلٌ اخَرُ فِي فَضْلِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
عَنْ عِكْرِمَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اَنَّهُ قَالَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ اللَّوْحَ
وَالْقَلَمَ اَمَرَ اللهُ الْقَلَمَ فَجَرٰى عَلَى اللَّوْحِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ فَاَوَّلُ مَا كُتِبَ عَلَى اللَّوْحِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
فَجَعَلَ اللهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَمَانًا لِخَلْقِهِ مَادَامُوا عَلٰى قِرَاءَتِهَا
وَهِيَ قِرَاءَةُ اَهْلِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَاَهْلِ الصَّفِّ الْاَعْلٰى وَ
اَهْلِ سُرَادِقَاتِ الْمَجْدِ وَالْكُرُوبِيِّينَ وَالصَّافِّينَ وَالْمُسَبِّحِينَ
فَاَوَّلُ مَا اُنْزِلَتْ عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ اَمِنَ ذُرِّيَّتِي
مِنَ الْعَذَابِ مَادَامُوا عَلٰى قِرَاءَتِهَا ثُمَّ رُفِعَتْ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى
اِبْرٰهِيمَ الْخَلِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سُورَةِ الْحَمْدِ فَتَلَاهَا وَ
هُوَ فِي كِفَّةِ الْمَنْجَنِيقِ فَجَعَلَ اللهُ النَّارَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا
ثُمَّ رُفِعَتْ بَعْدَهُ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى مُوسٰى فِي الصُّحُفِ فَلَمَّا قَهَرَ
فِرْعَوْنَ وَنَصَرَهُ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُ وَقَارُونَ وَاَتْبَاعَهُ ثُمَّ
رُفِعَتْ بَعْدَهُ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَفَنَدَهَا
قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ الْيَوْمَ وَاللهِ تَمَّ مُلْكُكَ يَا بْنَ دَاوُدَ فَلَمْ
يَقْرَءْهَا سُلَيْمَانُ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا خَضَعَ لَهُ وَاَمَرَهُ اللهُ يَوْمَ اَنْزَلَهَا
عَلَيْهِ اَنْ يُنَادِيَ فِي اَسْبَاطِ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَلَا مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يَسْمَعَ اٰيَةَ اَمَانِ اللهِ فَلْيَحْضُرْ اِلٰى سُلَيْمَانَ فِي مِحْرَابِ
دَاوُدَ فَاِنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَقُومَ خَطِيبًا فَلَمْ يَبْقَ مَحْبُوسُ نَفْسٍ فِي
الْعِبَادَةِ وَلَا سَائِحٌ اِلَّا هَرْوَلَ اِلَيْهِ حَتّٰى اجْتَمَعَتِ الْاَحْبَارُ
وَالْعُبَّادُ وَالزُّهَّادُ وَالْاَسْبَاطُ كُلُّهُمْ عِنْدَهُ فَقَامَ فَرْقِي مِنْبَرًا
الْخَلِيلَ اِبْرَاهِيمَ وَتَلَا عَلَيْهِمْ اٰيَةَ الْاَمَانِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيمِ فَلَمْ يَسْمَعْهَا اَحَدٌ اِلَّا اَمِنَ فَرَحًا وَقَالُوا نَشْهَدُ
اِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ حَقًّا فِيهَا فَهَرَ سُلَيْمَانُ مُلُوكَ الْاَرْضِ وَ
بِهَا اَفْتَحَ اللهُ لِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ثُمَّ
رُفِعَتْ بَعْدَ سُلَيْمَانَ فَاُنْزِلَتْ عَلَى الْمَسِيحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
فَفَرِحَ بِهَا وَاسْتَبْشَرَ بِهَا الْحَوَارِيُّونَ فَاَوْحَى اللهُ تَعَالٰى
اِلَيْهِ يَا بْنَ الْعَذْرَاءِ اَتَدْرِي اَيَّ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھو تم اسکو اپنے خطوں میں پس جسوقت کہ
تم لکھو انکو پس پڑھو تم اسکو فصل دوسرا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت میں
روایت ہے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہ تحقیق اوسنے کہا اول اوسچیز کو کہ پیدا کیا خدا نے
لوح اور قلم حکم کیا خدا نے قلم کو پس جاری ہوا لوح پر ساتھ اوسچیز کے جو ہونیوالی
ہے قیامت تک پس اول اوسچیز کا جو لکھی گئی ہے لوح پر بسم اللہ الرحمن الرحیم
تھی پس کیا خدا نے اس آیت کو امان واسطے خلقت اپنی کے جبتک ثابت رہیں اوسکو
پڑھنے پر اور یہ قراءت ہے سات آسمان کے رہنے والوں کی اور اونچے مرتبہ والوں
اور بزرگی سرادقات والوں اور نزدیکی فرشتوں اور صف باندھنے والوں اور تسبیح
کہنے والوں کی پس پہلے اوسکی جو اتاری گئی ہے آدم علیہ السلام پر پس کہا آدم نے
تو کہ تحقیق بڑھ ہوئی اولاد میری عذاب سے جبتک ہمیشگی کرینگے اسکے پڑھنے پر
پھر اوٹھائی گئی پیچھے اسکے پس اتاری گئی ابراہیم خلیل علیہ السلام پر سورہ فاتحہ میں
پس پڑھا اوسکو اور وہ منجنیق کے پلہ میں تھا پس کیا خدا نے آگ کو اوسپر ٹھنڈک
اور سلامتی پھر اوٹھائی گئی پیچھے اوسکے پس اتاری گئی موسے علیہ السلام پر صحیفوں میں
پس ساتھ اسکے غالب آیا موسے اور فرعون اور اسکے جادوگروں اور ہامان اور
اسکے لشکروں اور قارون اور اوسکے تابعداروں پر پھر اوٹھائی گئے پیچھے اوسکے
پس اتاری گئے سلیمان بن داؤد پر پس نزدیک اوسکے نازل ہوئے کے فرشتوں
نے آکے قسم خدا کی پورا ہوا ملک تیرا اے بیٹے داؤد کے پس نہ پڑھا اوسکو سلیمان نے
کسی چیز پر مگر فرمانبردار ہوگئی واسطے اوسکے اور حکم کیا اسکو خدائے تعالے نے جبدان آہا
اسپر یہ کہ پکار دیوے بنی اسرائیل کے گروہوں میں کہ خبردار جو شخص دوست رکھے تمسے یہ کہ سنے
آیت خدا کی امان کی پس چاہیے کہ حاضر ہووے طرف سلیمان کی داؤد کے محراب میں پس
تحقیق وہ چاہتا ہے کہ کھڑا ہوکر وعظ کرے پس نہ باقی رہا وہ شخص کہ بند کیا گیا تھا نفس
اوسکا عبادت میں اور نہ چلنے والا مگر جلدی کی اسنے طرف اوسکے یہانتک کہ اکٹھے
ہوئے وانا اور عابد اور زاہد اور اولاد یعقوب کی سارے اوسکے پاس پس کھڑے ہوئے پس چاہیے
ابراہیم خلیل کے منبر پر اور پڑھی اوسپر آیت امان کی جو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے پس نہ سنا
اوسکو کسی نے مگر بھر گیا از روئے خوشی کے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تحقیق تو خدا
کا پیغمبر ہے سچا پس ساتھ اسکے غالب آیا سلیمان زمین کے بادشاہوں پر اور ساتھ
اسی کے فتح کیا خدا نے واسطے پیغمبر اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ کو پھر اوٹھائی گئی سلیمان
کے پیچھے پس اتاری گئی مسیح عیسی بن مریم پر پس خوش ہوا ساتھ اوسکے اور خوشخبری حاصل
کی ساتھ اسکے حواریوں نے پس وحی بھیجا اللہ تعالی نے طرف اوسکی کہ اے بیٹے کواری کے کیا تو جانتا ہے کونسی

أَنَّهَا آيَةُ الْأَمَانِ قَوْلُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَأَكْثِرْ تِلَاوَتَهَا
فِي قِيَامِكَ وَقُعُوْدِكَ وَمَضْجَعِكَ وَمَجِيْئِكَ وَذَهَابِكَ
وَصُعُوْدِكَ وَهُبُوْطِكَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي
صَحِيْفَتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَمَانَ مِائَةِ مَرَّةٍ وَكَانَ
مُؤْمِنًا بِي وَبِرُسُوْلِيْ أَعْتَقْتُهُ مِنَ النَّارِ وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ
فَلْتَكُنِ افْتِتَاحُ قِرَاءَتِكَ وَصَلٰوتِكَ فَإِنَّ مَنْ جَعَلَهَا فِي
افْتِتَاحِ قِرَاءَتِهِ وَصَلٰوتِهِ إِذَا قَامَ عَلٰى ذٰلِكَ لَمْ يَرَ عُمْقَ مُنْكَرٍ
وَنَكِيْرٍ وَهُوِّنَ عَلَيْهِ سَكَرَاتُ الْمَوْتِ وَضَغْطَةُ الْقَبْرِ وَكَانَتْ
رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ وَأَفْسَحْتُ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَأَنَرْتُ لَهُ فِيْهِ مَدَّ بَصَرِهِ
وَأَخْرَجْتُهُ مِنْ قَبْرِهِ أَبْيَضَ الْجِسْمِ وَأَنْوَرَ الْوَجْهِ تَلَأْلَأُ
نُوْرُهُ وَأُحَاسِبُهُ حِسَابًا يَسِيْرًا وَأُثَقِّلُ مَوَازِيْنَهُ وَأُعْطِيْهِ
النُّوْرَ التَّامَّ عَلَى الصِّرَاطِ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَآمُرُ لِلْمُنَادِيْ
أَنْ يُنَادِيَ بِهِ فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيٰمَةِ بِالسَّعَادَةِ وَالْمَغْفِرَةِ قَالَ
عِيْسٰى اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ فَهَبْ لِيْ خَاصَّتَهُ فَقَالَ لَكَ خَاصَّتُهُ
وَلِمَنْ تَبِعَكَ مَا أَخَذَ أَخَذَكَ وَقَالَ بِقَوْلِكَ وَهُوَ لَا أَحْمَدُ
وَأُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِكَ وَأَخْبَرَ عِيْسٰى بِذٰلِكَ أَتْبَاعَهُ فَقَالَ
وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِيْ اسْمُهُ أَحْمَدُ مِنْ صِفَتِهِ وَ
نَعْتِهِ وَفَضْلِهِ كِيْتَ وَكِيْتَ وَأَخَذَ مِيْثَاقَهُمْ بِالْإِيْمَانِ
بِهِ وَجَدَّدَ شَأْنَهُ عِنْدَ مَا رَفَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ لِأَنَّهَا
فَلَمَّا انْقَرَضَ الْحَوَارِيُّوْنَ وَمَنِ اتَّبَعَهُ وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَضَلُّوْا
وَأَضَلُّوْا وَبَدَّلُوْا وَاسْتَبْدَلُوْا بِالدِّيْنِ دُنْيَاهُمْ فَرُفِعَتْ
عِنْدَهَا آيَةُ الْأَمَانِ مِنْ صُدُوْرِ النَّصْرٰى وَبَقِيَتْ فِيْ
صُدُوْرِ مُسْلِمِيْ أَهْلِ الْإِنْجِيْلِ مِثْلَ مَحَارِيْبِ الرَّاهِبِ وَ
أَمْثَالِهِ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ
عَلَيْهِ فِيْ سُوْرَةِ الْحَمْدِ بِمَكَّةَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكُتِبَتْ تِلْكَ عَلٰى رُؤُسِ السُّوَرِ وَصُدُوْرِ الرَّسَائِلِ
وَالدَّفَاتِرِ فَكَانَ نُزُوْلُ هٰذِهِ الْآيَةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحًا عَظِيْمًا وَحَلَفَ رَبُّ الْعِزَّةِ بِعِزَّتِهِ أَنْ
لَا يَسْمَعَ مُؤْمِنٌ مُوْقِنًا عَلٰى شَيْءٍ إِلَّا بَارَكَتْ لَهُ فِيْهِ وَلَا يَقْرَؤُهَا

کہ تحقیق وہ آیت امان کی ہی قول خدا کا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس بہت کر تو پڑھنا
اسکا اپنے اوٹھنے اور بیٹھنے اور لیٹنے اور آنے اور جانے اور چڑھنے اور اترنے میں
پس تحقیق جو شخص کہ پاوے دن قیامت کے اپنے نامہ اعمال میں بسم اللہ الرحمن
الرحیم کو آٹھ سو مرتبہ اور ہووے ساتھ میری ایمان رکھنے والا اور ساتھ میری
خدا لی کے تو آزاد کرونگا میں اوسکو آگ سے اور داخل کرونگا میں اسکو بہشت میں
پس چاہیے کہ ہووے بسم اللہ شروع تیری قرارت اور نماز کا پس تحقیق جس شخص نے
کیا اوسکو اپنی قرارت اور نماز کی شروع میں جب مر گیا اوسپر تو نہ ڈراویگا اوسکو
منکر اور نکیر اور آسان کیجاویگی اوسپر سختیاں موت کی اور تنگی قبر کی اور ہوویگی
رحمت میری اوسپر اور کشادگی کرونگا میں واسطے اسکی اسکی قبر میں اور روشنی
کرونگا میں واسطے اوسکی اسکی قبر میں بمقدار درازی اسکی آنکھ کی اور نکالونگا میں اسکو
اوسکی قبر سے سفید جسم اور روشن منہ والا کہ چمکتا ہوگا نور اسکا اور حساب کرونگا
اسکا حساب آسان اور بھاری کرونگا میں اوسکی ترازو کو اور دونگا میں اوسکو روشنی
پوری پل صراط پر یہانتک کہ داخل ہوگا بہشت میں اور حکم کرونگا میں پکارنیوالی کو یہ کہ ندا کرے
ساتھ اسکو قیامت کے میدانوں میں ساتھ نیکبختی اور بخشش کی کہا عیسے نے اے خداوندگار
میرے پس یہ امر میرا تو واسطے ہی خاص ہے پس فرمایا واسطے تیرے خاص ہے اور واسطے اوس
شخص کے جو تیری تابعداری کرے اور پکڑے تیرے پکڑنے کو اور کہے ساتھ کہنے تیرے کو اور یہ واسطے
احمد اور اوسکی امت کیلئے ہے پیچھے تیرے سے اور خبر دی عیسے نے اسحال کی واسطے اپنے تابعداروں
پس فرمایا خدا تعالی نے اور خوشخبری دینے والا ساتھ پیغمبر کے جو آویگا پیچھے میرے سے نام اوسکا احمد
ہے اسکی صفت اور تعریف اور اسکی بزرگی اسطرح اور لیا عہد انکا ساتھ ایمان لانے کے اوسپر
اور بنایا کیا اوسکی شان کو جسوقت کہ اٹھایا اوسکو خدا تعالی نے طرف آسمان کے واسطے یاروں
اپنے کے پس جب گذر گئے حواری اور جنہوں نے عیسے کی تابعداری کی تھی اور آئے دوسرے پس گمراہ ہوئے
اور گمراہ کیا اور تبدیل کیا دین کو اور دین کو بدلے دنیا کو اختیار کیا پس اوٹھائی گئی اسوقت
آیت امان کی نصاری کے سینوں سے اور باقی رہی انجیل والے مسلمانوں کے سینوں میں مانند
بحیرا راہب اور اسکی مانندوں کے یہانتک کہ بھیجا خدا تعالی نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو پس اتاریگئی آپ پر سورہ فاتحہ میں مکہ کے پس حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس لکھی
گئی یہ آیت سورتوں کے سر و پیر اور رسالوں اور دفتروں کے ابتدا میں پس ہوا ہے اوترنا
اس آیت کا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر فتح بڑی اور قسم کھائی ہے خدا تعالی نے اپنی عزت
کے ساتھ اس بات کی کہ نہیں پڑھے گا اسکو مسلمان یقین والا کسی چیز پر
مگر برکت کرونگا میں واسطے اسکے اوسمیں اور نہیں پڑھتا

مُؤْمِنُ الْاِقَالَتِ الْجَنَّةُ لَكَ بَقِيكَ وَسَعْدَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ
عَبْدَكَ هٰذَا فِيْ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاِذَا دَعَتِ الْجَنَّةَ
لِعَبْدٍ فَقَدِ اسْتَوْجَبَ لَهُ دُخُوْلَهَا وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ دُعَاءً اَوَّلُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ وَاِنَّ اُمَّتِيْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَتُثْقَلُ حَسَنَاتُهُمْ فِي الْمِيْزَانِ فَتَقُوْلُ الْاُمَمُ مَا اَرْجَحَ مَوَازِيْنَ
اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ دُعَاءً اَوَّلُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ قَالَ وَاِنَّ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَتُثْقَلُ حَسَنَاتُهُمْ فِي الْمِيْزَانِ فَتَقُوْلُ الْاُمَمُ
مَا اَرْجَحَ مَوَازِيْنَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْتَدَءً كَلَامِهِمْ
ثَلٰثَةُ اَسْمَاءٍ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى الْكِرَامِ لَوْ وُضِعَتْ فِيْ كِفَّةٍ
الْمِيْزَانِ وَوُضِعَتْ سَيِّئَاتُ الْخَلْقِ جَمِيْعًا فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرٰى
لَرَجَحَتْ حَسَنَاتُهُمْ قَالَ وَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْاٰيَةَ شِفَآءً
مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَعَوْنًا لِكُلِّ دَوَآءٍ وَغِنًى مِنْ كُلِّ فَقْرٍ وَسِتْرًا مِنَ
النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْخَسْفِ وَالْمَسْخِ وَالْقَذْفِ مَادَامُوْا عَلٰى
قِرَآءَتِهَا **فَصْلٌ** فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ بِسْمِ اللّٰهِ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ عِيْسٰى اَرْسَلَتْهُ اُمُّهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَى الْكُتَّابِ
لِيَتَعَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُعَلِّمُ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ
عِيْسٰى وَمَا بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ الْبَآءُ بَهَآءُ اللّٰهِ
وَالسِّيْنُ سَنَآءُ اللّٰهِ وَالْمِيْمُ مَمْلَكَتُهٗ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ الْوَرَّاقُ
بِسْمِ اللّٰهِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ لِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا تَفْسِيْرٌ
عَلٰى حِدَةٍ فَالْبَآءُ عَلٰى سِتَّةِ اَوْجُهٍ بَارِئُ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ
اِلَى الثَّرٰى بَيَانُهٗ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى
الثَّرٰى بَصِيْرٌ بِخَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى بَيَانُهٗ اَللّٰهُ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَاسِطُ رِزْقِ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى بَيَانُهٗ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ بَاقٍ بَعْدَ فَنَآءِ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى
بَيَانُهٗ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بَاعِثُ الْخَلْقِ بَعْدَ
الْمَوْتِ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى لِثَوَابِ الْعِقَابِ بَيَانُهٗ وَمَآ اَنْتُمْ اللّٰهَ

اسکو مومن گر کہتی ہی بہشت واسطے اوسکے میں حاضر ہوں تیری خدمتمیں حاضر ہونا
بعد حاضر ہونیکے اور میں تیری موافق ہوں موافق ہونا بعد موافق ہونیکے اسی خدا
داخل کر تو اس بندے اپنے کو مجھہ میں ساتھہ برکت بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پس جب طلب کی بہشت
نے واسطے بندے کے پس تحقیق واجب کر دیا اوسنے واسطے اوسکے داخل ہونا بہشت میں اور تحقیق
فرمایا ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں رد کی جاتی دعا جو اول اسکا بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہی فرمایا پیغمبر معلم نے تحقیق امت میری آویگی قیامت کے دن اور وہ کہتی ہونگی بسم اللہ الرحمن
الرحیم پس بھاری ہونگی نیکیاں اونکی ترازو میں پس کہینگی امتیں کیا بھاری ہیں امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت کے ترازو پس کہینگے پیغمبر انپی امتوں کو کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ابتدائی کلام میں تین نام ہیں خدائے تعالی کے بزرگناموں سے اگر رکھی جاویں یہ نام ترازو
کے پلہ میں اور رکھی جاویں تمام خلقت کی برائیاں دوسرے پلہ میں البتہ بھاری ہونگی
اونکی نیکیاں فرمایا پیغمبر نے اور کیا ہے خدائے تعالی نے اس آیت کو شفا ہر بیماری سے اور
یاری واسطے ہر دوا کے اور توانگری ہر فقر سے اور پردہ آگ سے اور امان ہیں
میں دھس جانے اور صورت بدلنی اور سختی میں ڈالنے سے جبتک ہمیشگی کریں اسکے
پڑہنے کی **فصل** بیچ بیان کرنے معنے خدا کی جو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی قول خدا
غالب اور بزرگ کا بسم اللہ روایت کیا گیا ہے عطیہ عوفی سے وہ ابی سعید
خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عیسے علیہ السلام کو
بہیجا انکی ماں نے رضی اللہ عنہا طرف مکتب کے تا کہ علم سیکہے پس کہا انکو معلم نے کہہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم پس فرمایا عیسے علیہ السلام نے اور کیا چیز ہے بسم اللہ کہا معلم نے میں نہیں
جانتا پس فرمایا عیسے نے کہ حرف با روشنی ہی خدا کی اور حرف سین بلندی ہی
خدا کی اور حرف میم بادشاہی اوسکی اور کہا ہی ابوبکر وراق نے کہ بسم اللہ باغ ہی
بہشت کے باغوں سے واسطے ہر ایک حرف کر بسم اللہ سے ایک تفسیر ہی الگ
پس حرف با چہہ وجہ پر ہے پہلی وجہ ہی کہ با اشارہ اسطرف ہی کہ خدا پیدا کرنیوالا ہے
عرش سے لیکر مٹی تک بیان اسکا یہ ہی کہ وہی ہی خدا پیدا کرنیوالا لکڑا
کرنیوالا ہے عرش سے ثریٰ تک وجہ دوسری یہہ ہی کہ دیکہنیوالا ہی اپنی خلقت کو
عرش سے زیر زمین تک بیان اسکا یہ ہی اور خدا تعالی دیکہنیوالا ہی اوسچیز کو جو کرتی ہو
تیسری وجہ یہ ہی کہ خدا تعالی باقی ہی جیسے فنا ہونی اسکے خلقت کی عرش سے ثریٰ تک
بیان اسکا قرآن سے یہ ہی کہ جو چیز روی زمین پر فنا ہونیوالی ہی اور باقی رہیگی ذات پروردگار
تیسری کی کہ صاحب بزرگی اور بزرگی دینیکا ہے پانچویں وجہ یہ ہی کہ خدا اٹھانیوالا ہے
خلقت کو بعد مرنے کی عرش سے ثریٰ تک واسطے ثواب اور عذاب کے بیان اسکا یہ ہی کہ تحقیق

بعثت من في القبور بارز بالمؤمنين من العرش الى
الثرى بيانه هو البر الرحيم والسين على خمسة
اوجه سميع بأصوات خلقه من العرش الى الثرى بيانه
ام يحسبون انا لا نسمع سرهم ونجواهم سبد
قد انتهى سوددهم من العرش الى الثرى بيانه الله
الصمد سريع الحساب منه خلقه من العرش الى الثرى
بيانه والله سريع الحساب سلام سلم خلقه من الظلمة
من العرش الى الثرى بيانه الملاك المؤمن سائر ذنوب
عباده من العرش الى الثرى بيانه غافر الذنب وقابل
التوب والمد على اشتاسترو جهما ملك الخلق من العرش
الى الثرى بيانه الملك القدوس مالك خلقه من العرش
الى الثرى بيانه قل اللهم مالك الملك منان على خلقه
من العرش الى الثرى بيانه بل الله يمن عليكم ان هداكم للايمان على
خلقه من العرش الى الثرى بيانه ذو العرش المجيد
مؤمن امن خلقه من العرش الى الثرى بيانه وامنهم
من خوف مهيمن اطلع على خلقه من العرش الى الثرى
بيانه المؤمن المهيمن قدره على خلقه من العرش الى
الثرى بيانه في مقعد صدق عند مليك مقتدر
مقيت على خلقه من العرش الى الثرى بيانه وكان الله
على كل شيء مقيتا مكرم اولياءه من العرش الى الثرى
بيانه واسبغ عليكم نعمه ظاهرة وباطنة مفضل على
خلقه من العرش الى الثرى بيانه ان الله لذو فضل
على الناس مصور خلقه من العرش الى الثرى بيانه الخالق
البارئ المصور وقال اهل الحقائق وانما المعنى في
بسم الله الرحمن الرحيم التيمن والتبرك وحث الناس
على الابتداء في اقوالهم وافعالهم ببسم الله
كما افتتح الله سبحانه وتعالى كتابه العزيز **فصل**
اعلم ان الناس اختلفوا في هذا الاسم فقال خليل بن
احمد وجماعة من اهل العربية انه اسم موضوع لله عز

اوٹھائیگا ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں چھٹی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی احسان کرنیوالا
ہے ساتھ مومنوں کے عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ خدا احسان کرنیوالا ہے مہربان
اور سین پانچ قسم پر ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی سننے والا ہے اپنی خلقت کی آوازوں
کو عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کیا گمان کرتے ہیں یہ کہ تحقیق ہم نہیں سنتے انکے بھید
سرگوشی کو دوسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی سردار ہے تحقیق پہنچ چکی ہے سرداری اسکی عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ
اور تعالی بے پرواہ ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی جلدی حساب کرنیوالا ہے تحقیق خلقت اپنی کو عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ
جلدی حساب لینے والا ہے چوتھی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی سلام ہے سلامتی دی اوسنے خلقت
اپنی کو اندھیری سے عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی منزہ ہے نقائص سے اور
سلامتی دینے والا امن دینے والا پانچویں وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی نگہبانی رکھنے والا ہے اپنے بندوں کی کہ
عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی بخشنے والا ہے گناہ کا اور قبول کرنیوالا ہے
توبہ کا اور سیم بارہ وجہ پر ہے بادشاہ خلقت کا عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ
خدا تعالی بادشاہ ہے پاک مالک خلقت اپنی کا عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے
کہ کہہ تو اے خدا مالک ملک کو احسان کہنے والا اپنی خلقت پر عرش سے ثری تک بیان
اوسکا یہ ہے کہ بلکہ خدا احسان کہتا ہے تمیں بزرگ ہے اپنی خلقت پر عرش سے ثری تک بیان
اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی صاحب عرش کا ہے بزرگ امن دینے والا ہے امن دیا اوسنے خلقت اپنی
کو عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ امن دیا خدا تعالی نے انکو ڈرسے نگہبان ہے جہان کا اس سے
خلقت اپنی پر عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ خدا امن دینے والا ہے نگہبانی قدرت رکھنے والا ہے خلقت اپنی
پر عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ ہر جگہ ہے کہ پاس بادشاہ قدرت والے کی نگہبانی ہے اپنی خلقت پر عرش
سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ خدا تعالی ہر چیز پر نگہبان ہے اکرام کرنیوالا ہے اپنے دوستوں کا عرش سے ثری
تک بیان اوسکا یہ ہے کہ البتہ تحقیق بزرگی دی ہے اپنی آدم کو انعام کرنیوالا اپنی خلقت پر عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے
کہ پوری کیں خدا نے تمپر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی فضل اور احسان کرنیوالا ہے اپنی خلقت پر عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے
کہ تحقیق خدا تعالی صاحب احسان کا ہے لوگوں پر صورت دینے والا ہے خلقت اپنی کو
عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی پیدا کرنیوالا ہے کہو لکڑی کے نکالنے والا صورت دینے والا
اور کہا ہے اہل حقائق نے اور سوا اسکے نہیں مراد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معنے ہیں یمن
پکڑنا اور برکت ڈھونڈھنا اور برانگیختہ کرنا ہے لوگوں کا شروع کرنے پر اپنے
قولوں اور فعلوں میں ساتھ بسم اللہ کے جیسا کہ شروع کیا ہے خدا تعالی نے اپنی کتاب
عزیز کو اسکے فصل جان تو کہ تحقیق لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس اسم میں پس
کہا ہے خلیل بن احمد اور ایک جماعت نے اہل عربیت سے کہ تحقیق یہ نام ہے کہا
گیا ہے واسطے خدا کے عزوجل کے

لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ قَالَ اللهُ تَعَالَى هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا يَعْنِي
أَنَّ كُلَّ اسْمِ اللهِ تَعَالَى مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ لَهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ
وَلِغَيْرِهِ عَلَى الْمَجَازِ إِلَّا هَذَا الِاسْمَ فَإِنَّهُ مُخْتَصٌّ بِهِ لِأَنَّ فِيهِ
مَعْنَى الرُّبُوبِيَّةِ وَالْمَعَانِي كُلُّهَا تَحْتَهُ أَلَا تَرَى أَنَّكَ إِذَا أَسْقَطْتَ مِنْهُ
وَإِذَا أَسْقَطْتَ مِنَ اللهِ اللَّامَ الْأُولَى بَقِيَ لَهُ وَإِذَا أَسْقَطْتَ مِنْ لَهُ اللَّامَ
بَقِيَ هُوَ وَاخْتَلَفُوا فِي اشْتِقَاقِهِ فَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ
هُوَ مِنَ التَّأَلُّهِ وَهُوَ التَّنَسُّكُ وَالتَّعَبُّدُ وَيُقَالُ أَلَهَ إِلَهَةً
أَيْ عَبَدَ عِبَادَةً وَقَالَ آخَرُونَ هُوَ مِنَ الْأَلَهِ وَهُوَ الِاعْتِمَادُ
وَيُقَالُ أَلِهْتُ إِلَى فُلَانٍ أَلَهًا أَيْ فَزِعْتُ إِلَيْهِ وَاعْتَمَدْتُ
عَلَيْهِ مَعْنَاهُ أَنَّ الْخَلْقَ يَفْزَعُونَ وَيَتَضَرَّعُونَ إِلَيْهِ فِي الْحَوَادِثِ
وَالْحَوَائِجِ فَهُوَ يُلْهِهِمْ أَيْ يُجِيرُهُمْ فَسُمِّيَ إِلَهًا كَمَا يُقَالُ
إِمَامٌ لِلَّذِي يُؤْتَمُّ بِهِ فَالْعِبَادُ مُولَهُونَ إِلَيْهِ أَيْ
مُضْطَرُّونَ إِلَيْهِ فِي الْمَنَافِعِ وَالْمَضَارِّ كَالْوَالِهِ الْمُضْطَرِّ
الْمَغْلُوبِ وَقَالَ أَبُو عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ هُوَ مِنْ أَلِهْتُ فِي الشَّيْءِ
إِذَا تَحَيَّرْتَ فِيهِ فَلَمْ تَهْتَدِ إِلَيْهِ وَمَعْنَاهُ أَنَّ الْعُقُولَ تَتَحَيَّرُ
فِي كُنْهِ صِفَتِهِ وَعَظَمَتِهِ وَالْإِحَاطَةِ بِكَيْفِيَّتِهِ فَهُوَ إِلَهٌ
كَمَا يُقَالُ لِلْمَكْتُوبِ كِتَابٌ وَلِلْمَحْسُوبِ حِسَابٌ وَقَالَ الْكِسَائِيُّ
هُوَ مِنْ قَوْلِ الْعَرَبِ أَلِهْتُ إِلَى فُلَانٍ أَيْ سَكَنْتُ إِلَيْهِ
فَكَأَنَّ الْخَلْقَ يَسْكُنُونَ وَيَطْمَئِنُّونَ بِذِكْرِهِ قَالَ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ أَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ وَقِيلَ أَصْلُهُ مِنَ
الْوَلَهِ وَهُوَ ذَهَابُ الْعَقْلِ لِفَقْدَانِ مَنْ يَعِزُّ عَلَيْهِ فَكَأَنَّهُ يُسْتَحَقُّ
بِذَلِكَ لِأَنَّ الْقُلُوبَ تَوْلَهُ بِمَحَبَّتِهِ وَتَضْطَرِبُ وَتَشْتَاقُ عِنْدَ
ذِكْرِهِ وَقِيلَ مَعْنَاهُ الْمُحْتَجِبُ لِأَنَّ الْعَرَبَ إِذَا عَرَفَتْ
شَيْئًا ثُمَّ حُجِبَ عَنْ أَبْصَارِهَا سَمَّتْهُ لَاهًا يُقَالُ لَاهَتِ
الْعَرُوسُ تَلُوهُ لَوْهًا إِذَا احْتَجَبَتْ فَاللهُ تَعَالَى هُوَ الظَّاهِرُ
بِالرُّبُوبِيَّةِ بِالدَّلَائِلِ وَالْأَعْلَامِ وَالْمُحْتَجِبُ مِنْ جِهَةِ الْكَيْفِيَّةِ
عَنِ الْأَوْهَامِ وَقِيلَ مَعْنَاهُ الْمُتَعَالِي يُقَالُ لَاهَ أَيْ ارْتَفَعَ
وَمِنْهُ قِيلَ لِلشَّمْسِ إِلَاهَةٌ وَقِيلَ مَعْنَاهُ الْقَادِرُ عَلَى الِاخْتِرَاعِ
وَقِيلَ مَعْنَاهُ السَّيِّدُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ قَدْ قَالَ قَوْمٌ هُمَا بِمَعْنًى

نہیں شریک اُسکا اس نام میں کوئی فرمایا خدا تعالیٰ نے کیا تو جانتا ہی واسطے خدا
کے ہمنام یعنی تحقیق ہر نام خدا تعالیٰ کا جو مشترک ہی درمیان اُسکی اور درمیان اُسکی غیر کی وہ واسطے خدا
کے ہی حقیقت پر اور واسطے اوسکی غیر کی ہی مجاز پر مگر یہ نام پس تحقیق یہ خاص ہی ساتھ
اوسکے اسواسطے کہ تحقیق اسمیں معنی خداوندی کی ہیں اور سب معنے اوسکی تحت میں
ہی کیا تو نہیں دیکھتا کہ تحقیق تو جب تُو اس سی الف کو تو باقی رہجائیگا اللہ اور جب
ساقط کری تو اللہ سی لام پہلی کو تو باقی رہجائیگا لہ اور جب ساقط کری تو لہ سے
لام کو تو باقی رہجائیگا ہو۔ اور اختلاف کیا ہی اوسکی اشتقاق میں پس کہا نضر بن شمیل نی
کہ یہ مشتق ہی تالہ سی اور وہ بندگی اور عبادت کرنا ہے اور کہا جاتا ہے کہ الہ ہے یہ کہ پوجا
اسنے پوجنے کو اور کہا ہی دوسروں نے یہ نام مشتق ہی الہ سی بمعنی تکیہ کرنی کی ہیں اور کہا جاتا ہی
الہت الی فلان الہا یعنی فزع اور زاری کی میں طرف اوسکی اور تکیہ کیا میں اوپر
اسکے یہ ہیں کہ تحقیق خلقت زاری اور عاجزی کرتی ہی طرف اوسکی حادثوں اور
حاجتوں میں پس وہ پناہ دیتا ہی پس نام رکھا گیا الہ جسطرح کہ کہا جاتا ہے امام اوس شخص کو کہ اقتدا
کیجاتی ہی ساتھ اوسکی پس بندے لاچار ہیں طرف اوسکی نفعوں اور نقصانوں میں مانند
حیران پریشان مغلوب کے اور کہا ہی ابو عمرو بن علا نے کہ وہ مشتق ہی الہت فی الشی
سے جب حیران ہووی تو اسمیں پس نہ راہ پاوی تو طرف اوسکی اور معنی اس اسم کے
یہ ہیں کہ تحقیق عقلیں حیران ہیں اوسکی صفت اور بزرگی کی حقیقت میں اور
اوسکی کیفیت کو احاطہ کرنیمیں پس خدا تعالیٰ الہ ہی جسطرح کہ کہا جاتا ہی واسطے لکھے ہوئے
کے کتاب اور واسطے حساب کیے گئے کے حساب اور کہا بعضوں نے وہ مشتق ہی قول عرب سے
جو الہت الی فلان ہی یعنی آرام پکڑا میں طرف اوسکے پس گویا کہ خلقت آرام اور
تسلی پکڑتی ہی ساتھ اوسکی ذکر کے فرمایا خدائی عزوجل نے خبردار ساتھ یاد خدا کی آرام
پکڑتے ہیں دل اور کہا گیا ہے کہ اصل اسکا ولہ سی ہی اور وہ جانا عقل کا ہی واسطے
گم ہونی اوس شخص کے جو پیارا اور عزیز ہے اسپر پس گویا کہ وہ نام رکھا جاتا
ہے ساتھ اسکی اسواسطے کہ تحقیق دل دیوانے ہیں اوسکی محبت میں اور خوشحال اور مشتاق
ہیں بوقت یاد کرنی اوسکی کی اور کہا گیا ہی کہ معنے اسکی ہیں پردہ میں آنیوالا اسواسطے کہ تحقیق
عرب پہچانتے ہیں کسی چیز کو پھر پردہ میں ہوجاتی ہی اونکی آنکھوں سی تو نام رکھتے ہیں
اسکا لاہ کہا جاتا ہی لاہت العروس تلوہ لوہا جبکہ پردہ میں ہوجاوے عورت نئی بیاہی ہوئی
پس خدا تعالیٰ وہی ظاہر ہی ساتھ پروردگار کی ہونے کے دلیلوں اور نشانیوں سی اور پوشیدہ
ہی کیفیت کی جہت سی وہموں سی اور کہا گیا ہی کہ معنی اسکی میں بلند ہونیوالا کہا جاتا ہی لاہ یعنی
بلند ہوا اور اسی معنی سی کہا گیا ہی واسطے سورج کے الہۃ اور کہا گیا ہی کہ معنی اسکے ہیں قدرت رکھنیوالا

وَاحِدٍ وَهُوَ ذُو الرَّحْمَةِ وَهُمَا مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ وَقِيلَ هُمَا
بِمَعْنَى تَرْكِ عُقُوبَةِ مَنْ يَسْتَحِقُّ الْعُقُوبَةَ وَإِسْدَاءِ الْخَيْرِ إِلَى
مَنْ لَا يَسْتَحِقُّهُ وَهُمَا مِنْ صِفَاتِ الْفِعْلِ وَفَرَّقَ الْآخَرُونَ
بَيْنَهُمَا فَقَالُوا الرَّحْمَنُ لِلْمُبَالَغَةِ فَمَعْنَاهُ الَّذِي وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ
كُلَّ شَيْءٍ وَالرَّحِيمُ دُونَ ذَلِكَ فِي الرُّتْبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
الرَّحْمَنُ الْعَاطِفُ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ مُؤْمِنِهِمْ وَكَافِرِهِمْ وَبَرِّهِمْ
وَفَاجِرِهِمْ بِأَنْ خَلَقَهُمْ وَرَزَقَهُمْ قَالَ اللَّهُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ
كُلَّ شَيْءٍ وَالرَّحِيمُ بِالْمُؤْمِنِينَ خَاصَّةً بِالْهِدَايَةِ وَالتَّوْفِيقِ
فِي الدُّنْيَا وَبِالْجَنَّةِ وَالرُّؤْيَةِ فِي الْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا فَالرَّحْمَنُ خَاصُّ اللَّفْظِ عَامُّ الْمَعْنَى
وَالرَّحِيمُ عَامُّ اللَّفْظِ خَاصُّ الْمَعْنَى فَالرَّحْمَنُ خَاصٌّ مِنْ حَيْثُ
أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُسَمَّى بِهِ أَحَدٌ غَيْرُ اللَّهِ عَامٌّ مِنْ حَيْثُ أَنَّهُ
يَشْمَلُ جَمِيعَ الْمَوْجُودَاتِ مِنْ طَرِيقِ الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ وَ
النَّفْعِ وَالدَّفْعِ وَالرَّحِيمُ عَامٌّ مِنْ حَيْثُ اشْتِرَاكُ الْمَخْلُوقِينَ
فِي التَّسَمِّي بِهِ خَاصٌّ مِنْ طَرِيقِ الْمَعْنَى لِأَنَّهُ يَرْجِعُ إِلَى اللُّطْفِ
وَالتَّوْفِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هُمَا اسْمَانِ
رَقِيقَانِ أَحَدُهُمَا أَرَقُّ مِنَ الْآخَرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الرَّحْمَنُ
بِأَهْلِ الدُّنْيَا الرَّحِيمُ بِأَهْلِ الْآخِرَةِ وَفِي الدُّعَاءِ يَا رَحْمَنَ
الدُّنْيَا يَا رَحِيمَ الْآخِرَةِ وَقَالَ الضَّحَّاكُ الرَّحْمَنُ بِأَهْلِ
السَّمَاءِ حِينَ أَسْكَنَهُمُ السَّمَوَاتِ وَطَوَّقَهُمُ الطَّاعَاتِ
وَجَنَّبَهُمُ الْآفَاتِ وَقَطَعَ عَنْهُمُ الْمَطَاعِمَ وَاللَّذَّاتِ وَ
الرَّحِيمُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ حِينَ أَرْسَلَ إِلَيْهِمُ الرُّسُلَ وَ
أَنْزَلَ عَلَيْهِمُ الْكُتُبَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الرَّحْمَنُ بِرَحْمَةٍ وَاحِدَةٍ
وَالرَّحِيمُ بِمِائَةِ رَحْمَةٍ وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ رَحْمَةٍ وَإِنَّمَا أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً
وَاحِدَةً إِلَى الْأَرْضِ فَقَسَمَهَا بَيْنَ خَلْقِهِ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ
وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ لِنَفْسِهِ يَرْحَمُ
بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي لَفْظٍ آخَرَ وَإِنَّ اللَّهَ ضَامٌّ
هَذِهِ إِلَى تِلْكَ فَيُكَمِّلُهَا مِائَةً وَيَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور وہ ہی صاحب رحمت کا اور یہ دونوں ذات کی صفتوں میں سے ہیں اور کہا گیا
کہ یہ دونو ساتھ معنی چھوڑ دینے سزا اس شخص کی جو لائق عذاب کی ہی اور پہونچانا بھلائی
کا طرف اوس شخص کی جو اوسکی لائق نہیں ہی اور یہ دونو صفات فعل سے ہیں
اور فرق کیا ہی دوسروں نے درمیان اون دونوں کے پس کہا ہی اونہوں نے کہ رحمن
بطور مبالغہ کے ہے پس معنی اسکی یہ ہیں رحمن وہ شخص ہی جسکی رحمت نے سمالیا ہی ہر چیز کو
اور رحیم اسسے کم ہی مرتبہ میں اور بعضوں نے کہا ہی کہ رحمن مہربانی کرنیوالا ہی اپنی ساری
خلقت پر اونکی مومن اور انکی کافر اور انکے نیکوکار اور انکی بدکار ساتھ اسطرح کے کہ پیدا کیا
انکو اور رزق دیا انکو فرمایا خدا تعالی نے اور میری رحمت نے سمالیا ہی ہر چیز کو اور رحیم
ساتھ مومنین کے ہی خاص کر کے ساتھ راہ دکھلانے اور توفیق دینے کے دنیا میں اور ساتھ
بہشت کے اور دیکھنے خدا تعالی کے آخرت میں فرمایا خدا تعالی نے اور خدا ہمیشہ
ساتھ مومنوں کے رحم کرنیوالا پس رحمان خاص ہی لفظ اسکا عام ہی معنے اسکا اور رحیم عام ہی لفظ اسکا خاص ہی معنی اسکا پس
رحمن خاص ہی اسوجہ سے کہ تحقیق درست نہیں ہی کہ یہ نام رکھا جاوے ساتھ اسکے
کوئی سوا خدا کے عام ہی اس جہت سے کہ تحقیق وہ شامل ہی ساری موجودات کو پیدا
کرنے اور رزق دینے اور نفع پہونچانے اور نقصان دور رکھنے کے طریق سے اور رحیم
عام ہی اسوجہ سے کہ تمام مخلوقات مشترک ہی نام رکھنے میں ساتھ اسکے خاص ہی معنی کے
طریق سے اسواسطے کہ تحقیق وہ رجوع کرتا ہے طرف مہربانی اور توفیق کے اور کہا ہی
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہ دونو نام ہیں باریک ایک ان دونوں کا باریک
ہے دوسرے سے اور کہا مجاہد نے کہ معنے رحمن کے ہیں مہربانی کرنیوالا اہل دنیا کے ساتھ اور
معنے رحیم کے ہیں مہربانی کرنیوالا ساتھ اہل آخرت کے اور دعا میں آیا ہی اے رحمن دنیا کے اور
رحیم آخرت کے اور کہا ہی ضحاک نے کہ معنے رحمن کے ہیں مہربانی کرنیوالا آسمان والوں کے
ساتھ جسوقت جگہ دی انکو آسمان میں اور شوق دلایا انکو عبادتوں کا اور دور کیا انکو آفتوں
سے اور قطع کیا انسے کھانے اور لذتیں اور معنے رحیم کے ہیں مہربانی کرنیوالا زمین والوں کے
ساتھ جسوقت بھیجے انکی طرف پیغمبر اور اتاری اوپر انکے کتابیں اور کہا ہی عکرمہ نے کہ معنے رحمن کے
اور رحیم کے معنے ہیں مہربانی کرنیوالا ساتھ رحمت کے اور روایت کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق کہ فرمایا
تحقیق خدا عزوجل کے سو رحمت ہے اور تحقیق اسنے اتاری ہے ان سے ایک رحمت طرف زمین کے پس بنا بنتا
اوسکو درمیان خلقت اپنی کو ساتھ اوسی کے ایکدوسرے کی ساتھ نرمی کرتے ہیں اور اسکے
ساتھ ایکدوسرے پر رحم کرتے ہیں اور نگاہ رکھی خدا تعالی نے ننانوے رحمت کے
واسطے اپنے مہربانی کریگا ساتھ اونکے اپنے بندوں پر قیامت کے دن اور دوسری
روایت میں ہی تحقیق خدا تعالی ملائیگا اسکو طرف ننانوے رحمت کے پس پورا کریگا انکو سو
اور رحم کریگا ساتھ اونکے بندوں پر قیامت کے دن

اَلرَّحْمٰنُ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ اَعْطٰی وَالرَّحِیْمُ الَّذِیْ اِذَا لَمْ یُسْئَلْ
غَضِبَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
مَنْ لَا یَسْئَلُ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ وَقَالَ الشَّاعِرُ اَللّٰهُ یَغْضَبُ
اِنْ تَرَکْتَ سُؤَالَهٗ ؛ وَبَنُوْ اٰدَمَ حِیْنَ یُسْئَلُ یَغْضَبُ ؛ اَلرَّحْمٰنُ
بِالنَّعْمَآءِ وَهِیَ مَا اَعْطٰی وَحَبَا الرَّحِیْمُ بِالْاٰلَآءِ وَهِیَ مَا صَرَفَ
وَزَوَی اَلرَّحْمٰنُ بِالْاِنْقَادِ مِنَ النِّیْرَانِ کَمَا قَالَ جَلَّ مِنْ قَائِلٍ
وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ وَالرَّحِیْمُ بِاِدْخَالِ
الْجِنَانِ کَمَا قَالَ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِیْنَ اَلرَّحْمٰنُ بِرَحْمَةِ
النُّفُوْسِ وَالرَّحِیْمُ بِرَحْمَةِ الْقُلُوْبِ اَلرَّحْمٰنُ بِکَشْفِ الْکُرُوْبِ
وَالرَّحِیْمُ بِغُفْرَانِ الذُّنُوْبِ اَلرَّحْمٰنُ بِتَبْیِیْنِ الطَّرِیْقِ وَالرَّحِیْمُ
بِالْعِصْمَةِ وَالتَّوْفِیْقِ اَلرَّحْمٰنُ بِغُفْرَانِ السَّیِّئَاتِ وَاِنْ کُنَّ
عَظِیْمَاتٍ وَالرَّحِیْمُ بِقَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَاِنْ کُنَّ غَیْرَ
صَافِیَاتٍ اَلرَّحْمٰنُ بِمَصَالِحِ مَعَاشِهِمْ اَلرَّحِیْمُ بِمَصَالِحِ
مَعَادِهِمْ اَلرَّحْمٰنُ الَّذِیْ یَرْحَمُ وَیَقْدِرُ عَلٰی کَشْفِ الضُّرِّ وَدَفْعِ
الشَّرِّ اَلرَّحِیْمُ یَرْزُقُ وَیُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ
ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ اَلرَّحْمٰنُ بِمَنْ وَجَدَهٗ وَالرَّحِیْمُ بِمَنْ وَحَّدَهٗ
اَلرَّحْمٰنُ بِمَنْ کَفَرَهٗ وَالرَّحِیْمُ بِمَنْ شَکَرَهٗ اَلرَّحْمٰنُ بِمَنْ قَالَ لَهٗ
نِدًّا وَالرَّحِیْمُ بِمَنْ قَالَ فَرْدًا **فَصْلٌ** قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ
یَجِدْ عَفْوَ اللّٰهِ هٰذَا سَمَاعُكَ مِنَ الْقَارِیْ فَکَیْفَ سَمَاعُكَ
مِنَ الْبَارِیْ هٰذَا سَمَاعُكَ وَالْغُرَابُ فَکَیْفَ سَمَاعُكَ
وَالرَّبُّ سَاقٍ هٰذَا سَمَاعُكَ بِوَاسِطَةٍ فَکَیْفَ سَمَاعُكَ
بِلَا وَاسِطَةٍ هٰذَا سَمَاعُكَ فِیْ دَارِ الْغُرُوْرِ فَکَیْفَ سَمَاعُكَ
فِیْ دَارِ السُّرُوْرِ هٰذَا سَمَاعُكَ فِیْ دَارِ الشَّیْطَانِ فَکَیْفَ
سَمَاعُكَ فِیْ دَارِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا سَمَاعُكَ مِنْ عَبْدٍ ذَلِیْلٍ فَکَیْفَ
سَمَاعُكَ مِنَ الْمَلِكِ الْجَلِیْلِ هٰذِهٖ لَذَّةُ الْخَبَرِ فَکَیْفَ لَذَّةُ النَّظَرِ
هٰذِهٖ لَذَّةُ الْمُجَاهَدَةِ فَکَیْفَ لَذَّةُ الْمُشَاهَدَةِ هٰذِهٖ لَذَّةُ
الْبَیَانِ فَکَیْفَ لَذَّةُ الْعِیَانِ هٰذِهٖ لَذَّةُ الْمُعَایَنَةِ فَکَیْفَ
لَذَّةُ الْمُعَایَنَةِ **فَصْلٌ** قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ تَعَالٰی
عَنِ الْاَضْدَادِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ تَنَزَّهَ عَنِ الْاَنْدَادِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ

رحمٰن وہ شخص ہی کہ جب سوال کیا جاوے تو دیوی اور رحیم وہ شخص ہی کہ جب سوال
کیا جاوی تو غصہ کری اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوہریرہ کی حدیث میں جو شخص
نہیں سوال کرتا خدا سی غصی ہوتا ہی اوسپر اور کہا ہی ایک شاعر نے۔ خدا غصے ہوتا ہے
اگر چھوڑ دیوی تو اس سی مانگنا اور بنی آدم سی جسوقت مانگا جاتا ہی غصے ہوتا ہی مہربانی
کرنیوالا ہی ساتھ نعمتوں کی اور وہ نعمتیں وہ ہیں جو اسنی دیں اور عطا کیں مہربانی
کرنیوالا ہی ساتھ الاء کے اور آلاء وہ چیز ہی جو اوسنی ہٹائی ہی اور بازرکھی مہربانی کرنیوالا
ہی ساتھ خلاصی دینی کی دوزخ کی آگ سی جیسے کہ فرمایا خدا تعالی نی جو بزرگ کہنی والا ہی
سی اور تھی تم اوپر کنارے کڑے کی آگ سی پس خلاصی دی تمکو اوس سی اور رحیم ہی ساتھ
داخل کرنے کی بہشتوں میں جیسے کہ فرمایا اوسنی داخل ہو تم بہشت میں ساتھ سلامتی کے
امن والی مہربانی کرنیوالا نفسوں پر اور رحم کرنیوالا دلونپر اور مہربانی کرنیوالا ساتھ
دور کرنے سختیوں کی اور رحم کرنیوالا ساتھ بخشنے گناہوں کی ساتھ بیان کرنی راستے
حق کی اور رحم کرنیوالا ساتھ نگاہ رکھنی اور توفیق دینی کی مہربانی کرنیوالا ساتھ
بخشنے برائیوں کی اگرچہ ہووین بہت اور رحم کرنیوالا ہی ساتھ قبول کرنے
بندگیوں کی اگرچہ نہ ہووین صفا عیب سی مہربانی کرنے والا ساتھ بہلائیوں
اونکی زندگی کی رحم کرنے والا ساتھ بہلائیوں اونکی آخرت کی رحمٰن وہ ہی جو رحم کرے اور
قدرت رکھی ضرر کو دور کرنے اور برائی کے ہٹانے پر رحیم رزق دیتا ہے اور روزی
پہونچاتا ہی اور نہیں کہلایا جاتا تحقیق خدا تعالی ہی ہی رزق دینی والا صاحب قوت
مضبوط کا خدا رحم کرنیوالا ہی ساتھ اوس شخص کی جو انکار کری اوسکا اور رحم
کرنیوالا ہی ساتھ اسکے جو ایک جانے اوسکو مہربانی کرنیوالا ہی ساتھ اسکے جو اسکی نعمت
کا کفر کری اور مہربان ہی ساتھ اسکی جو کہی واسطے اوسکی شریک اور رحیم ہی ساتھ اسکی جو قائل ہووے اسکا
ایک ہونیکا **فصل** کہہ تو ساتھ نام خدا کی یا نیگا تو خدا کی عفو کو یہ سننا تیرا ہی پڑہنی والے
سی کیونکر ہی سننا تیرا خدا سی اور پڑہنا تیرا ہی اور غم باقی ہی پس کسطرح ہی سننا تیرا اور پروردگار
ساتھی ہی پس سننا تیرا ہی ساتھ واسطہ کی پس کیونکر ہوگا سننا تیرا سوا واسطہ کی پس یہ سننا
تیرا ہی دہوکے کے گہر میں پس کیونکر ہی سننا تیرا خوشی کی گہر میں پس یہ سننا تیرا ہی شیطان
کے گہر میں پس کیونکر ہی سننا تیرا خدا کی ہمسائگی میں پس سننا تیرا ہی بندی خوار سی
پس کیونکر ہی سننا تیرا بادشاہ بزرگ سی یہ ہی لذت خبر کی پس کسطرح ہی لذت نظر کی
یہ ہی لذت مجاہدہ کی۔ پس کسطرح ہی لذت مشاہدہ کی یہ ہی لذت بیان کی پس کسطرح
ہی لذت ظاہر دیکھنی کی یہ ہی لذت غائب ہونیکی پس کسطرح لذت ایک دوسرے کو دیکھنی کی
فصل کہہ تو ساتھ نام خدا کی جو برتر ہی ضدوں سی ساتھ نام خدا کی جو پاک ہی شریکوں سی

تَنَزَّهَ عَنِ النِّدَادِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ تَقَدَّسَ عَنِ اتِّخَاذِ
الْاَوْلَادِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ تَنَوَّرَ الْاَنْوَارَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ اَکْرَمَ الْاَبْرَارَ
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ تَذَکَّرَ الْاَقْدَارَ وَنَوَّرَ الْقُلُوْبَ وَالْاَبْصَارَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ
تَجَلّٰی لِقُلُوْبِ الْاَبْرَارِ فِیْ اَوْقَاتِ الْاَسْحَارِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ
عَلَّمَ الْاَحْبَابَ الْاَسْرَارَ فَغَمَرَهَا بِالْاَنْوَارِ وَاسْتَوْدَعَهَا
الْاَسْرَارَ وَاَزَاحَ عَنْهَا الْاَخْطَارَ وَحَفِظَهَا مِنْ زِقِّ
الْاَغْیَارِ وَحَطَّ عَنْهَا الْاَثْقَالَ وَالْاَغْلَالَ وَالْاِصَارَ وَ
الْاَوْزَارَ اِذْ کَانَ مَوْصُوْفًا فِی الْاَوَّلِ بِالْاِحْسَانِ وَالْاِفْضَالِ
وَغُفْرَانِ الذُّنُوْبِ لِاَهْلِ الْاِسْتِغْفَارِ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ
الَّذِیْ اَجْرَی الْاَنْهَارَ وَاَنْبَتَ الْاَشْجَارَ اِسْمُ مَنْ عَمَّرَ الْبِلَادَ
بِاَهْلِ الطَّاعَةِ مِنَ الْعِبَادِ فَجَعَلَهُمْ لَهَا اَوْتَادًا کَالْجِبَالِ
فَصَارَتِ الْاَرْضُ بِهِمْ لِمَنْ عَلَیْهَا کَالْمِهَادِ فَهُمُ الْاَرْبَعُوْنَ
الْاَخْیَارُ مِنَ الْاَبْدَالِ الْمُتَنَزِّهُوْنَ الرَّبَّ عَنِ الشُّرَکَاءِ
وَالْاَنْدَادِ وَلُوْکٌ فِی الدُّنْیَا وَشُفَعَاءُ الْاَنَامِ یَوْمَ التَّنَادِ
اِذْ خَلَقَهُمْ رَبِّیْ مَصْلَحَةً لِلْعَالَمِ **فَصْلٌ** بِسْمِ اللّٰهِ
لِلّٰذِیْنَ ذَخَرُوْا لِلدِّ قَوِیَّاءِ عِزٌّ وَلِلضُّعَفَاءِ حِرْزٌ وَلِلْمُحِبِّیْنَ
نُوْرٌ وَلِلْمُشْتَاقِیْنَ سُرُوْرٌ بِسْمِ اللّٰهِ رَاحَةُ الْاَرْوَاحِ بِسْمِ
اللّٰهِ نَجَاةُ الْاَشْبَاحِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرُ الصُّدُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ
نِظَامُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ تَاجُ الْوَاثِقِیْنَ بِسْمِ اللّٰهِ سِرَاجُ
الْوَاصِلِیْنَ بِسْمِ اللّٰهِ مُغْنِی الْعَاشِقِیْنَ بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ
مَنْ اَعَزَّ عِبَادًا وَاَذَلَّ عِبَادًا بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ مَنْ جَعَلَ لِلْکَافِرِ
لِاَعْدَائِهٖ مِرْصَادًا وَجَعَلَ الرُّؤْیَةَ لِاَحِبَّائِهٖ مِیْعَادًا
بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ الْوَاحِدِ بِلَا عَدَدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ الْبَاقِیْ بِلَا اَمَدٍ
بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ الْقَائِمِ بِلَا عَمَدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اِفْتِتَاحُ کُلِّ سُوْرَةٍ
اِسْمُ مَنْ طَلَبَ بِهِ الْخَلَوَاتِ اِسْمُ مَنْ بِهٖ تَمَّتِ الصَّلٰوةُ اِسْمُ
مَنْ بِهٖ حَسُنَتِ الظُّنُوْنُ اِسْمُ مَنْ سَهُرَتْ لَهُ الْعُیُوْنُ اِسْمُ
مَنْ قَالَ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ اِسْمُ مَنْ تَنَزَّهَ عَنِ الْمَسَاسِ
اِسْمُ مَنِ اسْتَغْنٰی عَنِ الْاَنَامِ اِسْمُ مَنْ جَلَّ عَنِ الْقِیَاسِ
قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ حَرْفًا حَرْفًا تَاْخُذِ الْاَجْرَ اَلْفًا اَلْفًا وَتُحَطُّ عَنْکَ

جو پاک ہی شریکوں سی ساتھہ نام خدا کی جو پاک ہی اولاد پکڑنے سے ساتھ نام خدا کی
جسنی روشن کیا نوروں کو ساتھہ نام خدا کی جسنے بزرگی دی نیکوکاروں کو ساتھ
نام خدا کی جسنے متعدد کیا سب چیزوں کو اور روشن کیا دلوں کو اور آنکھوں کو ساتھ
نام خدا کی جسنے تجلی کی نیکوں کی دلوں میں سحوروں کی وقتوں میں ساتھ نام خدا
کی جسنے سکھلائی دوستوں کو بھید اپنی بھر پوشیدہ کیا اونکی دلوں کو ساتھہ نوروں
کی اور امانت رکھی انمیں بھید اور دور کیا اون سی ڈروں کو اور نگاہ رکھا اونکے
دلوں کو غیروں کی غلام بنی سی اور دور کیا اون سی بوجھوں اور زنجیروں اور گناہوں
کو اوسطی کہ خدا تعالی موصوف ہی ازل میں ساتھہ نیکی کرنے اور فضل کرنے اور
بخشنے گناہوں کی اوسطی بخشش مانگنی والوں کی کہہ تو بسم اللہ نام اسکا ہی جسنی
جاری کیں نہریں اور اگائی درخت نام اسکا ہی جسنے آباد کیئے شہر ساتھہ عبادت
کرنیوالوں کی بندوں سی پس کیا اونکو اوسطی شہروں کی میخیں مانند پہاڑوں کی
پس ہوگئی زمین بسبب انکے اوسطی ان لوگوں کی جو اسپر ہیں مانند فرش کے
پس وہ چالیس برگزیدہ ہیں ابدال سی جو پاکی کی ساتھہ یاد کرنے والے ہیں
پروردگار کو شریکوں سی اور ہمسروں سی اور یہ لوگ بادشاہ ہیں دنیا میں اور سفارش
کرنے والے ہیں لوگونکی دن قیامت کی اوسطی کہ پیدا کیا ہی انکو پروردگار میری نی واسطی مصلحت
جہان کی اور واسطی رحمت کی بندوں کیلیئے **فصل** بسم اللہ واسطی یاد کرنیوالوں کی ذخیرہ
ہے اور واسطی قویوں کی عزت ہی اور واسطی ضعیفوں کی پناہ ہی اور واسطی محبوں کی نور ہی
اور واسطی مشتاقوں کی خوشی ہی بسم اللہ روحوں کی راحت ہی بسم اللہ جسمونکی خلاصی ہی
بسم اللہ سینوں کا نور ہی بسم اللہ کاموں کا نظام ہی بسم اللہ عارفوں کا تاج ہی بسم اللہ واصلوں
کا چراغ ہی بسم اللہ عاشقوں کو بے پرواکرنیوالی ہی بسم اللہ نام ہی اوس ذات کا جسنی
کیا ہی آگ کو واسطی اپنی دشمنوں کی گواہ اور کیا بچھنی کو واسطی اپنی دوستوں کی وعدہ
بسم اللہ نام ہی خدا کا جو ایک ہی سو اگنتی کی بسم اللہ نام ہی باقی رہنی والی کا سوا نہایت کی
بسم اللہ نام ہی خدا کا جو قائم ہی سو استون کی بسم اللہ شروع ہی ہر سورۃ کا بسم اللہ نام
ہی اسکا جسکی یاد کی ساتھہ خوش ہیں خلوتیں نام ہی اسکا جسکے ساتھہ پوری ہوتی نماز
نام ہی اسکا جسکے ساتھہ اچھے ہوتے گمان نام ہی اسکا جسکے لیئے بیداری کی آنکھوں نے
نام ہی اسکا جو کہتا ہی کسی چیز کو ہو تو ہو جاتی ہی۔ نام ہی اوسکا جو پاک ہی
ہاتھہ لگانے سی نام ہی اوسکا جو بے پروا ہی لوگوں سی نام ہی اوسکا جو
بزرگ ہی اندازے سی کہہ تو بسم اللہ ایک ایک حرف کرکے تاکہ لے تو
ثواب ہزار ہزار اور دور کیے جاویں تجھسی گناہ

عَنْكَ الْاَوْزَارُ جَرْفًا جَرْفًا مَنْ قَالَهَا بِلِسَانِهٖ شَهِدَ الدُّنْيَا
وَمَنْ قَالَهَا بِقَلْبِهٖ شَهِدَ لِلْعُقْبٰى وَمَنْ قَالَهَا بِسِرِّهٖ شَهِدَ لِلْمَوْلٰى
بِسْمِ اللّٰهِ كَلِمَةٌ طَابَ بِهَا الْفَمُ بِسْمِ اللّٰهِ كَلِمَةٌ لَا يَبْقٰى
مَعَهَا الْغَمُّ كَلِمَةٌ تَمَّتْ بِهَا النِّعْمَةُ كَلِمَةٌ كُيِّفَتْ بِهَا النِّقْمَةُ
كَلِمَةٌ خُصَّتْ بِهَا هٰذِهِ الْاُمَّةُ كَلِمَةٌ جُمِعَتْ بَيْنَ جَلَالٍ وَّ
جَمَالٍ فَقَوْلُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ جَلَالٌ فِيْ جَلَالٍ وَّقَوْلُهُ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ جَمَالٌ فِيْ جَمَالٍ فَمَنْ شَهِدَ جَلَالَهٗ طَاشَ وَمَنْ شَهِدَ
جَمَالَهٗ عَاشَ كَلِمَةٌ جُمِعَتْ بَيْنَ قُدْرَةٍ وَّرَحْمَةٍ فَالْقُدْرَةُ
جَمَعَتْ طَاعَةَ الْمُطِيْعِيْنَ وَالرَّحْمَةُ مَحَقَتْ ذُنُوْبَ الْمُذْنِبِيْنَ

فَصْلٌ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَكَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لِيْ وَصَلَ مَنْ
وَصَلَ اِلَى الطَّاعَاتِ ثُمَّ بُوْرِكَ الطَّاعَاتُ وَصَلَ اِلَى الْعِيَانِ
ثُمَّ اسْتَغْنٰى بِالْعِيَانِ عَنِ الْبَيَانِ فَصَارَ قَلْبُهٗ وِعَاءً لِلْاَسْرَارِ
وَعُلُوْمِ الْاَدْيَانِ وَمَنْ وَصَلَ اِلَى الْحَبِيْبِ نَجَا مِنَ التَّعَجُّبِ
وَمَنْ وَصَلَ اِلَى النَّظَرِ اسْتَغْنٰى عَنِ الْخَبَرِ وَمَنْ وَصَلَ اِلَى
الصَّمَدِ نَجَا مِنَ الْكَمَدِ وَمَنْ وَصَلَ اِلَى الرِّفَاقِ نَجَا مِنَ
الْفِرَاقِ وَمَنْ وَصَلَ اِلٰى ذِي الْمَجْدِ سَلِمَ مِنَ الْوَجْدِ وَمَنْ
وَصَلَ اِلَى اللِّقَاءِ اَمِنَ مِنَ الشَّقَاءِ **فَصْلٌ** قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ
فَالْبَاءُ بَارِئُ الْبَرَايَا وَالسِّيْنُ مُسْتَاءُ الْخَطَايَا وَالْمِيْمُ الْمَنَّانُ
بِالْعَطَايَا وَقِيْلَ اِنَّ الْبَاءَ بَرِئَ مِنَ الْاَوْلَادِ وَالسِّيْنَ سَمِيْعُ
الْاَصْوَاتِ وَالْمِيْمَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَقِيْلَ اَطِيْعُوْا فَاِنِّيْ
مُطْعِمُكُمْ وَاسْقُوْا فَاِنِّيْ سَاقِيْكُمْ وَانْظُرُوْا اِلَيَّ فَاِنِّيْ بَاقِيْكُمْ
وَقِيْلَ الْبَاءُ بَقَاءُ التَّائِبِيْنَ وَالسِّيْنُ سُجُوْدُ الْعَابِدِيْنَ وَ
الْمِيْمُ مَعْذِرَةُ الْمُذْنِبِيْنَ وَقِيْلَ اللّٰهُ كَاشِفُ الْبَلَايَا
الرَّحْمٰنُ مُعْطِي الْعَطَايَا الرَّحِيْمُ غَافِرُ الْخَطَايَا اَللّٰهُ لِلْعَارِفِيْنَ
الرَّحْمٰنُ لِلْعَابِدِيْنَ الرَّحِيْمُ لِلْمُذْنِبِيْنَ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
وَهُوَ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ الرَّحْمٰنُ الَّذِيْ رَزَقَكُمْ وَهُوَ خَيْرُ
الرَّازِقِيْنَ الرَّحِيْمُ الَّذِيْ يَغْفِرُ لَكُمْ وَهُوَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ
وَقِيْلَ اَللّٰهُ بِاِسْبَاغِ النِّعَمِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ بِالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
اَللّٰهُ بِاِخْرَاجِنَا مِنَ الْبُطُوْنِ الرَّحْمٰنُ بِاِخْرَاجِنَا مِنَ الْقُبُوْرِ

سب کے سب جو شخص کہو اسکو ساتھ زبان اپنی کے گواہ ہوتی ہو دنیا اور جو شخص
کہو اوسکو ساتھ دل اپنے کے گواہ ہوتی ہو آخرت اور جو شخص کہو اسکو پوشیدہ گواہ ہوتا
ہے واسطے اُسکے مولی بسم اللہ ایسا کلمہ ہے کہ مٹیا ہوا ہو ساتھ اوسکو منہ بسم اللہ
ایسا کلمہ ہو جو باقی نہیں رہتا ساتھ اسکو غم ایسا کلمہ ہو جو پوری ہوئی ہو ساتھ اسکے
نعمت ایسا کلمہ ہے جو دور کیا جاتا ہو ساتھ اوسکو عذاب ایسا کلمہ ہو جو خاص کیگئی
ہے ساتھ اسکے یہ امت ایسا کلمہ ہو جو جمع کیا اوسنے درمیان جلال اور جمال
کے پس قول اسکا بسم اللہ جلال ہو جلال میں اور قول اوسکا الرحمن الرحیم جمال ہو
جمال میں پس جو شخص کہ حاضر ہوا اوسکے جلال کو فانی ہوا اور جو شخص حاضر ہوا
اوسکے جمال کو اُسنے زندگانی پائی ایسا کلمہ ہو کہ جمع کیا اوسنے درمیان قدرت اور رحمت کے پس
قدرت نے جمع کیا فرمانبرداروں کی فرمانبرداری کو اور رحمت نے مٹا دیئے گناہ گناہگاروں کے
فصل کہہ تو بسم اللہ پس گویا کہ خدا تعالی فرماتا ہو ساتھ میری پہونچا جو شخص کہ پہونچا
طرف عبادتوں کے پہر ساتھ نور عبادتوں کے پہنچا طرف ظاہر دیکھنے کی پہر بے پروا ہوا
ساتھ معائنہ کے بیان ہو پس ہو گیا دل اسکا برتن واسطے پہیدوں اور دینی علموں
کے اور جو شخص پہونچا طرف دوست کی خلاصی پائی اوسنے رونیسے اور جو شخص پہونچا
طرف نظر کے بے پروا ہوا خبر سے اور جو شخص پہونچا طرف خدا کے خلاصی پائی اوسنے غم سے
اور جو شخص پہونچا طرف موافقت دوست کے خلاصی پائی اوسنے جدائی سے اور جو شخص
پہونچا طرف خدا بزرگ کے سلامتی پائی اوسنے فراق کے درد سے اور جو شخص پہونچا طرف ملنے
کے بیڈر رہا بدبختی سے **فصل** کہہ تو بسم اللہ پس حرف باشارہ ہو طرف پیدا کرنیوالے مخلوقات
کے اور سین اشارہ ہو طرف ڈھانپنیوالے گناہوں کی اور میم اشارہ ہو طرف احسان کرنیوالے کے ساتھ
بخششوں کے اور کہا گیا ہو کہ تحقیق معنے باء کے بری پاک اولاد سے اور سین کے معنے ہیں سننیوالا آوازوں کا
اور میم کے معنے ہیں قبول کرنیوالا دعاؤں کا اور کہا گیا ہو معنے میم کے ہیں کہلاوتم تحقیق میں تمکو
کہلانیوالا ہوں اور معنے سین کے ہیں پلاؤ تم پس تحقیق میں تمکو پلانیوالا ہوں اور نظر کرو تم طرف میری
پس تحقیق میں تم سے باقی رہنیوالا ہوں اور کہا گیا ہو کہ باشارہ ہو طرف رونے توبہ کرنیوالوں کے
اور سین سجدہ ہو عبادت کرنیوالوں کا اور میم عذر خواہی ہو گنہگاروں کی اور کہا گیا ہو کہ معنی
اللہ کے ہیں دور کرنیوالا آفتوں کا اور رحمن دینیوالا بخششوں کا اور رحیم بخشنیوالا گناہوں کا اللہ ہو
عارفوں کا رحمن خصہ عابدوں کا رحیم واسطے گناہگاروں کے اللہ وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا ہو اور وہ
بہتر ہو پیدا کرنیوالوں کا رحمن وہ ہے جسنے روزی دی تمکو اور وہ بہتر روزی دینیوالوں کا ہو
رحیم وہ ہو جو بخشتا ہو تمکو اور وہ بہتر بخشنیوالوں کا اور کہا گیا ہو اللہ ہو ساتھ پورا کرنیوالا نعمتوں
کے الرحمن الرحیم ساتھ بخشش اور کرم کے اللہ ہو ساتھ نکالنیوالا ہمارے پیٹوں سے الرحمن ہو ساتھ نکالنیوالا ہمارے

الرحیم ہی ساتھہ نکالنی ہمارے کے اندھیریوں سے طرف نور کی فصل رحم کری اللہ اوس شخص کو
جسنے مخالفت کی شیطان کی اور دور ہوا گناہ سی اور بچا آگ سی اور بہت کیا احسان کی اوپر
ہمیشہ کیا ذکر خدا تعالی کا پس کہتا ہی بسم اللہ رحم کری خدا اوسکو جسنی چنگل مارا ساتھہ خدا کی اور
لپکا طرف خدا کی اور بہروسا کیا خدا پر اور مشغول ہوا ساتھہ یاد خدا کی پس کہتا ہی بسم اللہ رحم
کری خدا اوس شخص کو جسنے چھوڑ دیا دنیا کو اور رغبت کی آخرت میں اور صبر کیا سختی پر اور
شکر کیا نعمت پر اور مشغول ہوا ساتھہ یاد مولی کی پس کہا بسم اللہ خوشی ہو بندی کو جسنی پرہیز کیا بت
سی اور قناعت کی دنیا سی ساتھہ قوت کی اور مشغول ہوا ساتھہ یاد زندہ کی جو نہیں مریگا ..
پس کہتا ہی بسم اللہ مجلس سی بیچ بیان قول خدا تعالی کے اور لپکو تم طرف خدا کی
سارے ایہ ایمان والو شاید تم خلاصی پاؤ۔ اور یہ خطاب ہی سب کو ساتھہ توبہ کی
اور معنی توبہ کی لغت میں رجوع کرنا ہی کہا جاتا ہی توبہ کی فلانے نی اس سی یعنی
اوسنے رجوع کیا اوس سی تو یہ بھی ہی رجوع کرنا اسچیز سی جو بری ہو شریعت میں
طرف اوس چیز کی جو ہی اچھی شریعت میں اور جاننا اس بات کا کہ تحقیق گناہ
اور بیشمار باتیں ہلاک کرنیوالی ہیں اور دور کرنیوالی ہیں خدا عزوجل سی ..
اور اوسکی بہشت سی اور چھوڑنا انکا قریب کرنیوالا ہی طرف خدا عزوجل کی
اور بہشت کی پس گویا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی باز آؤ تم طرف میری اپنی نفسوں
کی خواہش اور کہڑا ہونیسی ساتھہ خواہشوں اپنی کے قریب ہی کہ فتح پاؤ گی تم ساتھہ
مطلوب اپنے کے نزدیک میرے آخرت میں میری بہشتوں مین بقا اور
آرام کے گہر میں اور خلاصی پاؤ گی تم اور مراد کو پہونچوگے اور نجات پاؤ گے
اور داخل ہوگی تم ساتھہ رحمت میری کی بہشت اونچی میں جو تیار کیا گیا ہی واسطی نیکوکاروں
اور خطاب کیا انکو بھی ساتھہ خطاب خاص اور طلب کی پس فرمایا خدا تعالی نی ایمان
والو توبہ کرو تم طرف خدا کی توبہ خالص نزدیک ہی پروردگار تمہارا یہ کہ دور کری
تمہاری سی برائیاں تمہاری اور داخل کری تمکو باغوں میں جو بہتی ہیں نیچے اونکے نہریں
اور معنی نصوح کی ہیں خالص واسطی خدا تعالی کی خالی دوسری ملی ہوئی چیزوں سی مشتق
ہی نصاح سی اور وہ ساتھہ معنی تاگہ کی ہیں اور وہ توبہ خالی جو نہ تعلق پکڑے ساتھہ
کسی چیز کی اور نہ تعلق پکڑے ساتھہ اوسکی کوئی چیز ہوتا ہی بندہ ساتھہ اسکی سیدھا عبادت کرتا
نہ میلان کریوالا طرف گناہ کی نہیں کہیلتا مانند کہیلنے لوٹری کی اور نہیں بات کرتا
جی بچنے کی ساتھہ پہرنے کی طرف نافرمانی کی اور نہ کسی گناہ کی گناہوں سی اور یہ کہ چھوڑے
گناہ کو خالص واسطی خدا کی جیسا کہ مرتکب ہوا ہی اوسکا خالص واسطے خواہش کی
یہانتک کہ اسکا خاتمہ نیک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ تحقیق توبہ

مِنْ سَائِرِ الذُّنُوْبِ وَاجِبَةٌ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ
سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى التَّائِبِيْنَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ اٰخِرَ التَّائِبُوْنَ
الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ
لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَذَكَرَ اَسْمَاءً مَعْرُوْفَةً يَعْنِيْ التَّائِبُوْنَ
ثُمَّ وَصَفَهُمْ بِهٰذِهِ الْاَوْصَافِ الْحَمِيْدَةِ فَعُلِمَ اَنَّ التَّائِبَ مِنْ
هٰذِهٖ صِفَتُهٗ فَاِذَا اتَّصَفَ بِهَا اسْتَحَقَّ الْبِشَارَةَ وَالْاِيْمَانَ
بِقَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ **فَصْلٌ** وَالَّذِيْ وَرَدَ عَنْهُ التَّوْبَةُ
مِنَ الذُّنُوْبِ كَبَائِرُ وَصَغَائِرُ اَمَّا الْكَبَائِرُ فَقَدِ اخْتَلَفَ فِيْهَا
الْعُلَمَاءُ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ هِيَ ثَلَاثٌ وَقِيْلَ اَرْبَعٌ وَقِيْلَ
سَبْعٌ وَقِيْلَ تِسْعٌ وَقِيْلَ اِحْدٰى عَشْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض
اِذَا بَلَغَهُ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْكَبَائِرُ سَبْعٌ يَقُوْلُ هِيَ اِلٰى سَبْعِيْنَ
اَقْرَبُ مِنْهَا اِلٰى حَرْفٍ وَكَانَ يَقُوْلُ كُلُّ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ فَهُوَ
كَبِيْرَةٌ وَقِيْلَ اِنَّهَا مُبْهَمَةٌ لَا يُعْرَفُ عَدَدُهَا كَلَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَسَاعَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِيُعَظِّمَ حَثَّ النَّاسِ فِيْ طَلَبِهَا فَكَذٰلِكَ
كَبَائِرُ لِيُعَظِّمَ حَذَرَ النَّاسِ فِيْ تَرْكِ الذُّنُوْبِ كُلِّهَا وَ
قِيْلَ كُلُّ مَا اَوْعَدَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالنَّارِ فَهُوَ كَبِيْرَةٌ وَقِيْلَ كُلُّ
مَا اَوْجَبَ الْحَدَّ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَبِيْرَةٌ وَقَدْ جَمَعَهَا بَعْضُ
الْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اَرْبَعَةٌ فِي
الْقَلْبِ وَهِيَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالْاِصْرَارُ عَلٰى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ
وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْاَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ وَاَرْبَعَةٌ فِي
اللِّسَانِ وَهِيَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنِ وَالْيَمِيْنُ
الْغَمُوْسُ وَهِيَ الَّتِيْ يُحَقُّ بِهَا بَاطِلٌ وَيُبْطَلُ بِهَا حَقٌّ اَوْ
يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ اِمْرِءٍ مُسْلِمٍ بَاطِلًا وَلَوْ سِوَاكًا مِنْ اَرَاكٍ وَ
التَّحْرُ وَثَلَاثٌ فِي الْبَطْنِ وَهِيَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَالْمُسْكِرِ مِنْ كُلِّ
شَرَابٍ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ ظُلْمًا وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَهُوَ يَعْلَمُ
بِهٖ وَاثْنَتَانِ فِي الْفَرْجِ وَهُمَا الزِّنَا وَاللِّوَاطَةُ وَاثْنَتَانِ
فِي الْيَدَيْنِ وَهُمَا الْقَتْلُ وَالسَّرِقَةُ وَوَاحِدَةٌ فِي الرِّجْلَيْنِ وَ
هِيَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ الْوَاحِدِ مِنَ اثْنَيْنِ وَالْعَشَرَةِ مِنْ عَشَرَةٍ

تمام گناہوں سے واجب ہے امت کو اجماع سے اور تحقیق ذکر کیا اللہ پاک
اور بلند نے توبہ کرنے والوں کا کئی جگہوں میں نہ کہ ایک جگہ میں فرمایا اللہ عز
وجل نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہے
پاک رہنے والوں کو پس اللہ نے بیان کیا یہ کہ وہ انکو دوست رکھتا ہے وسطے انکے
توبہ کرنی اور انکو پاک رہنے کی گناہوں سے جو دور ڈالنے والے ہیں اللہ عزوجل سے اور فرمایا ایک اور جگہ میں
کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں تعریف کرنیوالے ہیں پھرنیوالے ہیں رکوع کرنیوالے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں حکم کرنیوالے ہیں ساتھ
منع کرنیوالے ہیں نامعقول سے اور نگاہ رکھنے والے ہیں حدوں اللہ کی کو اور بشارت
دے ایمان والوں کو پس اللہ نے بیان کیا اسم معلوم کو یعنے تائبوں کو پھر انکا وصف
کیا ان صفتوں پسندیدہ سے پس معلوم ہوا کہ تحقیق توبہ کرنیوالا گناہوں سے وہ ہے جسکی یہ صفت
ہو پس جب وہ ان صفتوں سے موصوف ہوا تو مستحق ہوگا بشارت کا اور ایمان کا
ساتھ اللہ کے قول کے اور بشارت دے مومنوں کو **فصل** اور وہ گناہ جنسے توبہ کرنی
واجب ہوئی ہے کبیرے ہیں اور صغیرے ہیں لیکن کبیرے گناہ پس تحقیق اختلاف کیا ہے انمیں علمانے
پس بعض انمیں سے وہ ہے جو کہتا ہے وہ کبیرے گناہ تین ہیں اور بعض نے کہا چار ہیں اور بعض
نے کہا سات ہیں اور بعض نے کہا نو ہیں اور بعض نے کہا گیارہ ہیں اور حضرت ابن عباس رض
کو جب پہونچتا قول حضرت ابن عمر کا کبیرے گناہ سات ہیں تو کہا کرتے وہ ستر کے
قریب ہیں لیکن ہمراہ استغفار کے اور کہا کرتے تھے ہر ایک جس سے اللہ تعالی نے
منع کیا پس وہ کبیرہ گناہ ہے اور بعض نے کہا کہ تحقیق وہ پوشیدہ ہیں نہیں معلوم گنتی انکی
جیسے لیلۃ القدر اور جمعہ کے دن کی گھڑی تو کہ بڑی ہے کوشش لوگوں کی اوسکو ڈھونڈنے
میں پس سیطرح ہیں کبیرے گناہ تو کہ سخت ہو ڈرنا لوگوں کا سب کے سب گناہوں کے ترک
کرنے میں اور بعض نے کہا ہر ایک گناہ جسپر ڈرسنایا اللہ تعالی نے دوزخ کا پس وہ کبیرہ ہے
اور بعض نے کہا ہر ایک گناہ جو واجب کرے حد کو دنیا میں پس وہ کبیرہ ہے اور تحقیق جمع کیا ہے
انکو اللہ عزوجل کے بعض علمانے پس کہا وہ سترہ گناہ ہیں چار ہیں دل میں اور وہ شرک کرنا ہے
ساتھ اللہ تعالی کے اور بد اومید ہونا اللہ کی رحمت سے اور بے خوف ہونا اللہ کے استدراج سے اور چار ہیں زبان میں اور وہ ہیں جھوٹی گواہی
اور تہمت دینی نیک مرد کو اور جھوٹی قسم اور وہ یہ ہے کہ جس سے حق کیا جاوے باطل اور
باطل کیا جاوے حق یا جس سے کاٹا جاوے مال مسلمان مرد کا باطل سے اگرچہ ایک مسواک ہی ہو یا تھوڑا
کی اور جاد و ادویتیں ہیں پیٹ میں اور وہ ہیں پینا شراب کا اور نشہ کرنیوالی ہر ایک شراب ہیں اور
کھانا مال یتیم کا ظلم سے اور کھانا بیاج کا جبکہ وہ اوسکو جانتا ہو اور دو گناہ ہیں شرمگاہ میں
اور وہ زنا اور لونڈے بازی ہے اور دو گناہ دونوں ہاتھوں میں ہیں اور وہ قتل اور چوری ہے اور ایک

وَالْمِائَةِ مِنَ الْمِائَتَيْنِ وَوَاحِدٌ فِي جَمِيعِ الْجَسَدِ وَهِيَ عُقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ وَهُوَ أَنْ لَا يَبَرَّ قَسَمَهُمَا إِذَا أَقْسَمَا عَلَيْكَ وَأَنْ
تَضْرِبَهُمَا إِذَا سَبَّاكَ وَأَنْ لَا تُعْطِيَهُمَا إِذَا سَأَلَاكَ وَأَنْ
لَا تُطِيعَهُمَا إِذَا أَحَبَّاهُ وَاسْتَطْعَمَاكَ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الصَّغَائِرُ
فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى وَلَا سَبِيلَ إِلَى تَحْقِيقِ مَعْرِفَتِهَا وَبَيَانِ
حَصْرِهَا لَكِنَّا نَعْلَمُ ذَلِكَ بِشَوَاهِدِ الشَّرْعِ وَأَنْوَارِ الْبَصَائِرِ
فَإِنَّ مَقْصُودَ الشَّرْعِ سِيَاقُ الْقَلْبِ وَقُرْبُهُ وَجِوَارُهُ إِلَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِتَرْكِ الذُّنُوبِ كَمَا قَالَ تَعَالَى وَذَرُوا ظَاهِرَ
الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ وَمِنْهَا النَّظَرُ إِلَى مُسْتَحْسَنٍ وَالْقُبْلَةُ لَهُ وَ
الْمُضَاجَعَةُ مَعَ مَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَالسَّتُّ لِأَخِي الْمُسْلِمِ
وَالشَّتْمُ لَهُ دُونَ الْقَذْفِ وَالضَّرْبُ لَهُ وَالْغِيبَةُ وَالنَّمِيمَةُ
وَالْكَذِبُ وَغَيْرُ ذَلِكَ مِمَّا يَطُولُ شَرْحُهُ فَإِذَا أَثَابَ الْمُؤْمِنُ
مِنَ الْكَبَائِرِ اندَرَجَتِ الصَّغَائِرُ فِي ضِمْنِهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى
إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ الْآيَةَ
وَلَكِنْ لَا يُطِيعُ نَفْسَهُ فِي ذَلِكَ بَلْ يَجْتَهِدُ فِي التَّوْبَةِ
عَنْ جَمِيعِ الذُّنُوبِ كَبِيرِهَا وَصَغِيرِهَا كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ
خَلِّ الذُّنُوبَ كَبِيرَهَا وَصَغِيرَهَا هُوَ التُّقَى لِمَنِ اسْتَقَامْ وَتَوَقَّ
وَاضَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ أَرْضِ الشَّوْكِ يَسْلُكُ مَا خَلَا حَتَّى
يُحَاذِرَ مَا يَرَى لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيرَةً فِي نَفْسِهَا إِنَّ الْجِبَالَ
مِنَ الْحَصَا لَنْ تَحْقِرَا وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ نَزَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادٍ وَأَصْحَابُهُ لَيْسَ
فِيهِ حَطَبٌ وَلَا شَيْءَ يَرَوْنَهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَحْتَطِبُوا فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَرَى حَطَبًا قَالَ لَا تَحْقِرُوا شَيْئًا تَأْخُذُونَهُ
فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجْمَعُ الشَّيْءَ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى جَمَعُوا
سَوَادًا عَظِيمًا فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ أَلَا تَرَوْنَ هَكَذَا تَكُونُ
الْمُحَقَّرَاتُ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ حَتَّى الذَّنْبُ الصَّغِيرُ إِلَى الصَّغِيرِ
وَالْكَبِيرُ إِلَى الْكَبِيرِ وَالْخَيْرُ إِلَى الْخَيْرِ وَالشَّرُّ إِلَى الشَّرِّ وَ
قِيلَ إِنَّ الذَّنْبَ إِذَا صَغُرَ عِنْدَ الْعَبْدِ عَظُمَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى
فَإِذَا اسْتَعْظَمَ الْعَبْدُ صَغُرَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّمَا

اور یہ کا دوسرا اور ایک گناہ سارے بدن میں اور وہ نافرمانی ہے ماں باپ کی اور وہ
یہ ہے کہ تو نہ سچا کرے اونکی قسم کو جب وہ تجھپر قسم کھا دیں اور یہ کہ تو انکو مارے جب وہ تجھے
گالی دیں اور یہ کہ تو اونکو نہ دیوے جب وہ تجھ سے مانگیں اور یہ کہ تو انکو کھانا
نہ کھلاوے جب وہ بھوکے ہوں اور تجھ سے کھانا مانگیں۔ فصل ولیکن صغیرہ گناہ
پس بہت ہیں اس سے کہ گنے جاویں اور نہیں کوئی راستہ طرف تحقیق کرنے اونکی
پہچان کے اور بیان کرنے کے اونکی گنتی کے لیکن تحقیق ہم جانتے ہیں انکو شریعت
کے گواہوں اور دلوں کی آنکھوں کے نور سے کیونکہ شریعت کا مقصود چلانا دل کا
اسکا نزدیک کرنا اور اسکا پروس کرنا طرف اللہ عزوجل کی ہے ساتھ ترک کرنے گناہوں کے
جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور چھوڑو ظاہر کا گناہ اور باطن کا اور ان میں سے ہے نظر کرنی
طرف خوبصورت عورت یا مرد کے اور اسکو بوسہ دینا اور اسکے ساتھ سونا سو بجماع کرے اور گالی دینی
کسی مسلمان کو اور اسکو گالی دینی سوا تہمت کے اور اسکو مارنا اور غیبت کرنی اور چغلی کرنی اور جھوٹ بولنا
اور سوا انکے جنکی شرح کرنے سے طول ہوتا ہے پس جب مومن توبہ کرتا ہے کبیرہ گناہوں
سے تو آجاتے ہیں صغیرہ گناہ اونکے ضمن میں بدلیل فرمودہ اللہ تعالیٰ کے اگر بچو گے
تم بڑے گناہوں سے جو منع کئے جاتے ہو اس سے دور کرینگے ہم تمسے برائیاں تمہاری
آخر آیت تک ولیکن نہ طمع دے اپنے نفس کو اوسمیں بلکہ کوشش کرے توبہ کرنے میں سب گناہوں سے
کبیروں اور صغیروں سے جیسے کہا ہے شاعر نے چھوڑو گناہوں کو انکو ٹیڑھا جاتے
چھوٹوں کو پس یہی ہے پرہیزگاری اور ہو جا چلنے والا کیطرح زمین پر کانٹوں والی
کے کہ بچتا ہے اوس سے جو دیکھتا ہے تو مت حقیر جان چھوٹے گناہ کو تحقیق پہاڑ
کنکروں سے ہے تو مت حقیر جان اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا اثر حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں آپ اور آپکے اصحاب نے کوئی لکڑی نہ تھی
اور نہ کوئی چیز تھی جسکو وہ دیکھیں پس آپنے انکو حکم کیا کہ لکڑیاں جمع کریں پس
اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کوئی لکڑی نہیں دیکھتے فرمایا تو مت حقیر جانو
جس چیز کو پاؤ پس شروع ہوا ایک مرد جمع کرنا ہر چیز کو بعض اوسکا طرف
بعض کی یہانتک کہ اونہوں نے جمع کر لیا ایک بڑا ڈھیر پس آپنے فرمایا کیا تم
نہیں دیکھتے ہو اسیطرح ہوتی ہیں حقیر جانی گئی چیزیں بھلائی اور برائی سے
یہانتک کہ چھوٹا گناہ جمع کیا جاتا ہے چھوٹے گناہ کیطرف اور بڑا گناہ بڑے گناہ کیطرف
اور نیکی نیکی کی طرف اور برائی برائی کیطرف اور بعض نے کہا تحقیق گناہ جب چھوٹا
ہو نزدیک بندے کے تو بڑا ہوتا ہے نزدیک اللہ کے پس جب بڑا جانتا ہے
اوسکو بندہ تو چھوٹا ہوتا ہے پاس اللہ تعالیٰ کے کیونکہ تحقیق

يُسْتَعْظَمُ الذَّنْبَ الصَّغِيرَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ بِعِظَمِ إِيمَانِهِ وَسُمُوِّ
مَعْرِفَتِهِ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَرَى ذَنْبَهُ كَالْجَبَلِ فَوْقَهُ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ
وَالْمُنَافِقُ يَرَى ذَنْبَهُ كَذُبَابٍ طَائِرٍ عَلَى أَنْفِهِ فَطَارَهُ وَقَالَ
بَعْضُهُمُ الذَّنْبُ الَّذِي لَا يُغْفَرُ قَوْلُ الرَّجُلِ لَيْتَ كُلَّ شَيْءٍ
عَمِلْتُهُ مِثْلَ هَذَا وَهَذَا مِنْ نُقْصَانِ إِيمَانِهِ وَضُعْفِ مَعْرِفَتِهِ
وَقِلَّةِ عِلْمِهِ بِجَلَالِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ بِذَلِكَ
لَرَأَى الصَّغِيرَ كَبِيرًا وَالْحَقِيرَ عَظِيمًا كَمَا أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَى
بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ لَا تَنْظُرْ إِلَى قِلَّةِ الْهَدِيَّةِ وَانْظُرْ إِلَى عِظَمِ مَنْ أَهْدَيْتَهَا
وَلَا تَنْظُرْ إِلَى صِغَرِ الْخَطِيئَةِ وَانْظُرْ إِلَى كِبْرِيَاءِ مَنْ وَاجَهْتَهُ
بِهَا وَلِهَذَا قَالَ مَنْ جَلَّتْ رُتْبَتُهُ وَعَظُمَتْ مَنْزِلَتُهُ عِنْدَ اللهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَلَا صَغِيرَةَ بَلْ كُلُّ مُخَالَفَةٍ لِلهِ تَعَالَى فِيهَا كَبِيرَةٌ
وَقَالَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ لِأَصْحَابٍ مِنَ التَّابِعِينَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ
أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ فَإِنَّمَا قَالَ
ذَلِكَ لِقُرْبِهِمْ مِنَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنَ اللهِ
جَلَّ جَلَالُهُ فَيُعْظَمُ مِنَ الْعَالِمِ مَا لَمْ يُعْظَمْ مِنَ الْجَاهِلِ وَيُجَازَ
عَنِ الْعَامِّيِّ مَا لَا يُجَازَ عَنِ الْعَارِفِ عَلَى قَدْرِ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ
التَّفَاوُتِ فِي الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْمَنْزِلَةِ فَالتَّوْبَةُ فَرْضُ عَيْنٍ
فِي حَقِّ كُلِّ شَخْصٍ لَا يُتَصَوَّرُ أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا أَحَدٌ مِنَ الْبَشَرِ
لِأَنَّهُ لَا يَخْلُو عَنْ مَعْصِيَةِ الْجَوَارِحِ فَإِنْ خَلَا عَنْهَا فَلَا يَخْلُو
عَنِ الْهَمِّ بِالذُّنُوبِ بِالْقَلْبِ وَإِنْ خَلَا عَنْ ذَلِكَ فَلَا يَخْلُو
مِنْ وَسْوَاسِ الشَّيْطَانِ بِإِيرَادِ الْخَوَاطِرِ الْمُتَفَرِّقَةِ لِلذُّهُولِ
عَنْ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ خَلَا عَنْهَا
فَلَا يَخْلُو عَنْ غَفْلَةٍ وَتَقْصِيرٍ فِي الْعِلْمِ
بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِصِفَاتِهِ وَ
أَفْعَالِهِ كُلُّ ذَلِكَ عَلَى قَدْرِ
مَنَازِلِ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَحْوَالِهِمْ وَ
مَقَامَاتِهِمْ فَلِكُلِّ حَالٍ

بڑا جانتا ہے گناہ چھوٹے کو بندہ مومن بسبب اپنے ایمان کی بڑی ہونے اور اپنی معرفت
کے زیادہ ہونے کے جیسے آیا ہے حدیث میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق مومن
دیکھتا ہے اپنے گناہ کو پہاڑ کیطرح اپنے اوپر ڈرتا ہے اس سے کہ وہ گر پڑے اوسپر اور منافق
دیکھتا ہے اپنے گناہ کو جیسے مکھی اوڑنیوالی اوسکی ناک پر پس اُڑا دیا اوسکو اور کہا اونکو
بعض نے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا مرد کا کہنا ہے کاشکے جو چیز میں نے کی ہے اُسکی
طرح ہوتی اور یہ اوسکے ایمان کے نقصان اور اوسکی معرفت کے ضعف اور اوسکو علم
کے کم ہونے سے ساتھ بزرگی اللہ عزوجل کی ہے الخ
. اور اگر ہوتا اوسکو
پاس علم اس بزرگی کا تو البتہ دیکھتا چھوٹی کو بڑا اور حقیر کو بزرگ جیسے وحی کی اللہ تعالیٰ
نے بعض کیطرف اپنے پیغمبروں میں سے مت دیکھ ہدیہ کو تھوڑی ہونیکیطرف اور دیکھ یہ بھیجنے والے
کی بزرگی کیطرف اور مت دیکھ گناہ کو چھوٹی ہونیکیطرف اور دیکھ اوسکی بزرگی کیطرف
جسکے سامنے تو نے ہونا ہے اوسکو لیکر اور اسیواسطے کہا ہے کہ جسکا رتبہ بزرگ ہو اور جسکا درجہ بڑا
ہو پاس اللہ عزوجل کے تو اوسکے نزدیک صغیرہ گناہ نہیں ہے بلکہ ہر ایک مخالفت اللہ تعالیٰ کی پس
وہ ہی کبیرہ گناہ ہے اور کہا بعض صحابہ نے اپنے اصحاب سے تابعین میں سے تحقیق تم البتہ کرتے ہو کام
وہ بہت باریک ہیں تمہاری آنکھوں میں بال سے ہم اونہیں گنتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں ہلاک کرنیوالے کاموں سے پس سوا اسکے نہیں کہ کہی یہ بات اس صحابی
نے واسطے اپنے نزدیک ہونے کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ
عزوجل سے پس گناہ بڑا سمجھا جاتا ہے عالم سے جتنا نہیں بڑا سمجھا جاتا جاہل سے اور
درگذر کیجاتی ہے عامی سے جتنی نہیں درگذر کیجاتی عارف سے اسقدر پر کہ اون دونوں
کے درمیان ہے فرق سے علم اور معرفت اور درجہ میں پس توبہ فرض عین ہے ہر ایک شخص
کے حق میں ممکن نہیں ہے یہ کہ بے پروا ہو اوس سے کوئی آدمیوں میں سے کیونکہ نہیں
خالی اعضا گناہوں کے سے دل میں اور اگر خالی ہو اوس سے پس نہیں خالی ہوگا
وسواس سے شیطان کے ساتھ وارد کرنے خطروں پریشان غافل کرنیوالوں کے یاد
اللہ تعالیٰ سے پس اگر خالی ہوا اس سے بھی نہ خالی ہوگا غفلت اور قصور سے جاننے
میں اللہ عزوجل اوسکی صفتوں اور اوسکے کاموں سے یہ ہر ایک موحدوں کے درجوں کے قدر پر
ہے اون کے احوال اور
مقامات میں پس
ہر ایک حال
کیلئے

طَاعَاتٌ وَذُنُوبٌ وَحُدُوْدٌ وَشُرُوْطٌ فَحِفْظُهَا طَاعَةٌ وَ
تَرْكُهَا وَالْغَفْلَةُ عَنْهَا ذَنْبٌ فَيَحْتَاجُ اِلٰى تَوْبَةٍ وَهُوَ الرُّجُوْعُ عَنِ
التَّعْوِيْجِ الَّذِيْ وُجِدَ اِلٰى سُنَنِ الطَّرِيْقِ الْمُسْتَقِيْمِ الَّذِيْ
شُرِعَ لَهٗ وَمَقَامٍ اُقِيْمَ فِيْهَا وَمَنْزِلَةٍ مُهِّدَتْ لَهٗ فَالْكُلُّ مُفْتَقِرٌ
اِلَى التَّوْبَةِ وَاِنَّمَا يَتَفَاوَتُوْنَ فِي الْمَقَادِيْرِ فَتَوْبَةُ الْعَوَامِّ مِنَ
الذُّنُوْبِ وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِّ مِنَ الْغَفْلَةِ وَتَوْبَةُ خَاصِّ الْخَاصِّ
مِنْ رُكُوْنِ الْقَلْبِ اِلٰى مَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا قَالَ
ذُوالنُّوْنِ الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَوْبَةُ الْعَوَامِّ مِنَ الذُّنُوْبِ وَتَوْبَةُ
الْخَوَاصِّ مِنَ الْغَفْلَةِ وَكَمَا قَالَ اَبُو الْحَسَنِ النُّوْرِيُّ اَلتَّوْبَةُ
اَنْ تَتُوْبَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَشَتَّانَ بَيْنَ
تَائِبٍ يَتُوْبُ مِنَ الزَّلَّاتِ وَتَائِبٍ يَتُوْبُ مِنَ الْغَفَلَاتِ وَتَائِبٍ
يَتُوْبُ مِنْ رُؤْيَةِ الْحَسَنَاتِ وَتَائِبٍ يَتُوْبُ مِنْ طُمَأْنِيْنَةِ الْقَلْبِ
اِلٰى غَيْرِ خَالِقِ الْبَرِيَّاتِ فَالْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَسْتَغْنُوْا
عَنِ التَّوْبَةِ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَاٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَمَّا اَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا تَطَايَرَتِ الْحُلَلُ عَنْ جَسَدِهٖ
وَبَدَتْ عَوْرَتُهٗ وَبَقِيَ التَّاجُ وَالْاِكْلِيْلُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَاَسْتَحْيٰى
اَنْ يَرْتَفِعَا عَنْهُ فَجَآءَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخَذَ التَّاجَ
عَنْ رَاْسِهٖ وَالْاِكْلِيْلَ عَنْ جَبِيْنِهٖ وَنُوْدِيَ هُوَ وَحَوَّآءُ اَنِ
اهْبِطَا مِنْ جِوَارِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُجَاوِرُنِيْ مَنْ عَصَانِيْ فَالْتَفَتَ
اِلٰى حَوَّآءَ بِالْحَيَآءِ وَقَالَ لَهَا هٰذَا اَوَّلُ شُؤْمِ الْمَعْصِيَةِ
اُخْرِجْنَا مِنْ جِوَارِ الْحَبِيْبِ فَاَوْحَيْنَا اِلَى التَّوْبَةِ وَالتَّضَرُّعِ
وَالْاِفْتِقَارِ وَالْاِسْتِكَانَةِ وَالذِّلَّةِ مِنْ بَعْدِ عَيْشٍ قَارٍّ وَظِلِّ
الْمُلْكِ الْعَظِيْمِ وَالْفَضْلِ الْكَبِيْرِ وَالْعِزِّ وَالدَّلَالِ وَارْتِفَاعِ
الْمَنْزِلَةِ فِيْ اَشْرَفِ الْاَمْكِنَةِ وَاَطْهَرِهَا وَاَصْفَاهَا
وَاَقْرَبِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَوِ اسْتَغْنٰى اَحَدٌ عَنِ التَّوْبَةِ وَ
اَمِنَ مِنَ الْعَدُوِّ وَشُؤْمِ النَّفْسِ وَوَسْوَاسِ الشَّيْطَانِ
وَمَكَايِدِهٖ وَاعْتَزَّ بِشَرَفِ الْمَكَانِ وَكَرَامَتِهٖ وَالْقُرْبِ

عبادتیں اور گناہ اور حدیں اور شرطیں ہیں پس اونکا نگاہ رکھنا عبادت ہے
اور اونکا ترک کرنا اور غفلت کرنی اون سے گناہ ہے پس وہ محتاج ہوتا ہے توبہ کیطرف
اور وہ رجوع کرتا ہے اوس کجی سے کہ پائی گئی طرف طریقوں راستے سیدھے کے جو اوسکے
لیئے شریعت بنایا گیا ہے اور ہمقام کیطرف جسمیں وہ کھڑا کیا گیا ہے اور اوس
منزل کیطرف جو اوسکے لیئے بچھائی گئی ہے پس ہر ایک محتاج ہے توبہ کیطرف اور سو
اسکے نہیں کہ وہ فرق رکھتے ہیں مقداروں میں پس عوام کی توبہ گناہوں سے ہے اور
خاصوں کی توبہ غفلت سے اور توبہ خاص الخاص کی دل کے جھکنے سے ہے طرف
ماسوا اللہ عزوجل کے جیسے کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے عاموں کی توبہ
گناہوں سے ہے اور توبہ خاصوں کی غفلت سے اور جیسے کہا ابوالحسن نوری نے
توبہ یہ ہے کہ تو رجوع کرے ہر ایک چیز سے اللہ عزوجل کے سوا سے پس فرق ہے
درمیان توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا ہے غلطیوں سے اور اس توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا
ہے غفلتوں سے اور اس توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا ہے دیکھنے سے نیکیوں کے
اور اس توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا ہے دل کے آرام پکڑنے سے طرف غیر پیدا
کرنیوالے کی مخلوقات سے پس حضرت انبیا علیہم السلام نہیں بے پروا ہوئے توبہ سے
کیا تو نہیں دیکھتا اوس روایت کی طرف کہ کہی گئی حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا البتہ ڈھانپا جاتا ہے میرے دل پر اور تحقیق میں
البتہ بخشش مانگتا ہوں اللہ عزوجل سے ہر دن اور رات میں ستر بار اور حضرت
آدم علیہ السلام نے جب کھالیا منع کیئے ہوئے درخت سے اور گئے کپڑے بہشتی آپکے
بدن پر سے اور ظاہر ہوگئی آپ کی شرمگاہ اور باقی رہ گیا تاج اور اکلیل آپکے
سر پر پس آپنے حیا کیا اس سے کہ وہ دونو اُنسے اُٹھائے جاویں پس آئے آپکے پاس
حضرت جبرئیل علیہ السلام پس لیا تاج اونکے سر پر سے اور اکلیل اونکی پیشانی سے اور پکارے گئے وہ اور حوا
یہ کہ تم دونو اتر جاؤ میری پڑوس سے کیونکہ میری پڑوس نہیں رہتا جو میری نافرمانی کرتا ہے
پس نگاہ کی حضرت آدم نے حضرت حوا کیطرف شرمندگی سے اور کہا اس سے یہ پہلی شامت
گناہ کی ہے کہ ہم نکالے گئے دوست کے پڑوس سے پس ہم محتاج کیئے گئے لمرف توبہ اور
عاجزی اور زاری اور مسکینی ظاہر کرنے اور خواری کے بعد عیش ٹھنڈی کے اور
اس بادشاہی بڑی اور فضل بڑے کے اور عزت اور ناز اور بلندی مرتبہ کے بڑی بزرگی
جگہ میں سب جگہوں سے اور اونکی بڑی پاک اور بڑی بیخوف اور بڑی نزدیک جگہ سے
طرف اللہ تعالی کے پس اگر بے پرواہ ہوتا کوئی توبہ سے اور بیخوف ہوتا دشمن سے
اور نفس کی شامت اور شیطان کے وسواس اور اسکے فریبوں سے اور مغرور ہوتا جگہ کی بزرگی اور

اپنے پاک ہونے اور نزدیک ہونے سے

إِلَى اللهِ وَدُنُوِّ مَنْزِلَتِهِ لَكَانَ ذٰلِكَ حَقِيقًا يَا آدَمُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
فَلَمْ يَسْتَغْنِ عَنِ التَّوْبَةِ حَتّٰى تَابَ اللهُ عَلَيْهِ لِعُلُوِّ مَرْتَبَتِهِ وَجَلَالِ
شَأْنِهِ قَالَ وَمِنْ ثَمَّ تَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رض أَنَّهُ قَالَ لَمَّا تَابَ اللهُ عَلٰى
آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَنَّأَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ فَهَبَطَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالُوا يَا آدَمُ قَرَّتْ
عَيْنُكَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْكَ فَقَالَ آدَمُ يَا جِبْرَئِيلُ فَإِنْ كَانَتْ
بَعْدَ هٰذِهِ التَّوْبَةِ سُؤَالٌ فَأَيْنَ مَقَامِي فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ
يَا آدَمُ وَرَّثْتُ ذُرِّيَّتَكَ التَّعَبَ وَالنَّصَبَ وَوَرَّثْتُهُمُ التَّوْبَةَ
فَمَنْ دَعَانِي مِنْهُمْ لَبَّيْتُهُ كَمَا لَبَّيْتُكَ وَمَنْ سَأَلَنِي مِنْهُمُ الْمَغْفِرَةَ
أَمْ أَجْعَلْ عَلَيْهِ فَإِنِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ يَا آدَمُ وَأَحْشُرُ التَّائِبِينَ
مِنَ الذُّنُوبِ فِي الْجَنَّةِ وَأُخْرِجُهُمْ مِنْ قُبُورِهِمْ فَرِحِينَ
ضَاحِكِينَ مُسْتَبْشِرِينَ وَدُعَاؤُهُمْ مُسْتَجَابٌ وَكَذٰلِكَ
نُوحٌ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَغْرَقَ اللهُ تَعَالٰى
بِهِ الْمُتَرَفِينَ وَأَنْجَى بِهِ مَنْ تَابَ مِنْ قَوْمِهِ وَلَمَّا
أَتَاهُ وَعْدُ رَبِّهِ عَلٰى يَدَيْهِ لِإِبْرَاهِيمَ الثَّانِي وَهُوَ آدَمُ الثَّانِي
لِلْخَلْقِ ذُرِّيَّتُهُ عَلٰى مَا قِيلَ إِنَّ أَبْنَاءَهُ الَّذِينَ كَانُوا
مَعَهُ فِي السَّفِينَةِ ثَلٰثَةٌ سَامٌ وَحَامٌ وَيَافِثُ وَنِسَاؤُهُمْ
سِتَّةٌ وَمَاتَ وَلَدٌ وَاحِدٌ وَامْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ وَبَقِيَ مَعَهُ ثَلٰثَةُ بَنِينَ
وَثَلٰثُ نِسْوَةٍ فَوَلَدَ لِسَامٍ عَشَرَةٌ وَلِحَامٍ عَشَرَةٌ وَلِيَافِثَ سَبْعَةٌ
فَهُمُ الْآبَاءُ الثَّلٰثَةُ لِلنَّاسِ فَتَمَّ الْعَدَدُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ
وَمَاتَ وَاحِدٌ مِنْ أَوْلَادِ سَامٍ وَلَمْ يُعْقِبْ فَبَقِيَ تِسْعَةٌ وَسَبْعُونَ
وَلَدًا وَحَفَدَةٌ فَتَكَاثَرُوا وَتَنَاسَلُوا وَانْتَشَرُوا وَتَفَرَّقُوا
فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ تَعَالٰى إِهْلَاكَ الْكَافِرِينَ
مِنْهُمْ وَإِنْجَاءَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْغَرَقِ أَوْحَى إِلَى نُوحٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ وَتَنَبَّأَ وَأَنْذَرَ قَوْمَهُ
فَكَذَّبُوهُ وَسَخِرُوا مِنْهُ وَآذَوْهُ وَقَالُوا لَهُ أَنْتَ تَعْمَلُ
سَفِينَةً فِي الْبَرِّ وَلَا تَدْرِي كَيْفَ تَعْمَلُ فَكَيْفَ تَعْمَلُ فِي الْبَحْرِ
وَكَانَ يَعْمَلُ وَكُلَّمَا مَرَّ بِهِ مَلَأٌ مِنْهُمْ سَخِرُوا مِنْهُ
وَقَالُوا لَهُ مَا تَعْمَلُ يَا شَيْخُ فَيَقُولُ بَيْتًا فِي الْبَحْرِ
فَيَسْخَرُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ وَأَيْنَ الْمَاءُ فَيَقُولُ سَوْفَ تَعْلَمُونَ
وَلَمَّا فَارَ التَّنُّورُ وَهُوَ وَجْهُ الْأَرْضِ وَنَبَعَ الْمَاءُ
مِنْهُ وَكَانَ فِي مَوْضِعِ الْكُوفَةِ وَقِيلَ فِي عَيْنِ وَرْدَةَ
بِالشَّامِ وَقِيلَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ بِمِنًى وَقِيلَ فِي الْهِنْدِ
وَقِيلَ فِي الْجَزِيرَةِ وَقِيلَ فِي مَوْضِعِ الْبَيْتِ وَهُوَ أَصَحُّ
وَأَشْهَرُ وَقَدْ رَوَى ذٰلِكَ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض
بِمَعْنَاهُ وَأَرْسَلَ اللهُ عَلَيْهِ الْمَطَرَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً
وَارْتَفَعَ الْمَاءُ فَوْقَ الْجِبَالِ خَمْسَةَ عَشَرَ ذِرَاعًا وَقِيلَ
أَرْبَعِينَ ذِرَاعًا وَقِيلَ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَقِيلَ مِائَةَ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عِشْرِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعِينَ أَلْفَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ مِائَتَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَلٰثَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ ثَمَانِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ أَلْفَيْ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَلٰثَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ سَبْعَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ
وَقِيلَ ثَمَانِيَةِ آلَافِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ ذِرَاعٍ وَقِيلَ عَشَرَةِ آلَافِ

ثُمَّ يُجِيبُنِي وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ
الْآيَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ جَلَالَةِ قَدْرِهِ
وَاصْطِفَاءِ اللَّهِ لَهُ لِلرِّسَالَةِ وَالْكَلَامِ وَاصْطِنَاعِهِ لِنَفْسِهِ وَ
إِلْقَائِهِ الْمَحَبَّةَ عَلَيْهِ وَتَأْيِيدِهِ لَهُ بِالْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ مِنَ الْيَدِ
وَالْعَصَا وَالْآيَاتِ التِّسْعِ وَالْأَشْيَاءِ الَّتِي كَانَتْ لَهُ فِي التِّيهِ مِنْ
عَمُودِ النُّورِ بِاللَّيْلِ وَالْمَنِّ وَالسَّلْوَى وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْآيَاتِ الَّتِي
لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَ
أَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَدَاوُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ جَلَالَةِ قَدْرِهِ وَإِعْطَاءِ اللَّهِ لَهُ ذَلِكَ الْمُلْكَ
الْعَظِيمَ كَانَ حَرَّاسُهُ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ أَلْفَ حَارِسٍ وَكَانَ
إِذَا قَرَأَ الزَّبُورَ اصْطَفَّتِ الطَّيْرُ عَلَى رَأْسِهِ وَوَقَفَ الْمَاءُ
عَنْ جَرْيَانِهِ وَحِدَتِهِ وَاصْطَفَّتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ حَوْلَهُ وَ
السِّبَاعُ وَالْهَوَامُّ كَذَلِكَ لَا يُؤْذِي بَعْضُهَا بَعْضًا وَتُسَبِّحُ
الْجِبَالُ بِتَسْبِيحِهِ وَأُلِينَ لَهُ الْحَدِيدُ لِرَزْقِهِ إِجْلَالًا
لِقَدْرِهِ وَصِيَانَةً لِأَمْرِهِ فَبَكَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَهُوَ سَاجِدٌ
حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ مِنْ دُمُوعِهِ فَرَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَتَابَ
عَلَيْهِ حَتَّى قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا
لَزُلْفَى وَحُسْنَ مَآبٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَعَ
مُلْكِهِ الْعَظِيمِ وَرِيحِهِ الْمُسَخَّرَةِ لَهُ غَدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا
شَهْرٌ وَالْمُلْكِ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ لَمَّا عُوتِبَ عَلَى خَطِيئَتِهِ
مِنْ أَجْلِ التِّمْثَالِ الَّذِي عُبِدَ فِي دَارِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ عِلْمِهِ
فَسُلِبَ مُلْكَهُ مِنْهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَهَرَبَ تَائِهًا عَلَى وَجْهِهِ وَ
كَانَ يَسْأَلُ بِكَفِّهِ فَلَا يُطْعَمُ فَإِذَا قَالَ أَطْعِمُونِي فَإِنِّي سُلَيْمَانُ
بْنُ دَاوُدَ تَنْتَهِرُهُ وَتَضْرِبُ رَأْسَهُ وَتُهِينُ وَتُكَذِّبُ وَلَقَدِ اسْتَظَمَّ
يَوْمًا مِنْ بَيْتٍ فَطُرِدَ وَبَزَقَتِ امْرَأَةٌ عَلَى وَجْهِهِ وَرُوِيَ أَنَّهُ
ذَاتَ يَوْمٍ أَخْرَجَتْ عَجُوزٌ جَرَّةً فِيهَا بَوْلٌ وَصَبَّتْهُ عَلَى
رَأْسِهِ فَبَقِيَ فِي الذُّلِّ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ أَخْرَجَ اللَّهُ لَهُ الْخَاتَمَ
مِنْ بَطْنِ حُوتٍ فَلَبِسَهُ حِينَ انْتَهَتِ الْأَرْبَعُونَ يَوْمًا مِنْ

پھر جلاویگا مجھکو اور وہ شخص کہ امید رکھتا ہوں میں یہ کہ بخشیگا خطا میری قیامت کے دن
آخر ایک آیت تک اور فرمودہ اللہ عزوجل کا اور کہا ہمکو طریق عبادت ہماری کی اور پھر آنجناب
تحقیق تو ہی تو پھر آنیوالا مہربان اور حضرت موسے علیہ السلام باوجود اپنی مرتبہ کی بزرگی اور
اللہ کا اوسکو پسند کرنیکو اپنی پیغمبری اور کلام اور اپنی ذات کو لیئے اوسکو پسند کرنے کے اور
اوسپر محبت ڈالنے کے اور باوجود اللہ کی قوت دینے کر اوسکو غالب ہونے کے عیسے سفید داغ
اور عصا اور نو آیتیں اور اور چیزیں کہ تھیں اوسکے لیئے جنگل میں جیسے نور کا ستون رات
کو اور من اور سلوی وغیرہ اون معجزوں سے کہ نہ تھے واسطے کسی پیغمبر کے اوسسے پہلے پیغمبروں
میں سے کہتے تھے اے میرے پروردگار بخش مجھکو اور میرے بھائی کو اور داخل کر ہمکو
اپنی رحمت میں اور تو بہتر رحم کرنیوالوں سے اور حضرت داؤد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
باوجود اپنی مرتبہ کی بزرگی کے اور باوجود اللہ کے اوسکو بڑا ملک دینے کے کہ تھے اوسکے پاس
تینتیس ہزار اور جب آپ پڑھا کرتے تھے زبور کو توصف باندھ لیتے تھے جانور آپکے
سر پر اور ٹھیر جاتا پانی اپنے بہنے سے اور تیزی سے اور صف باندھ لیتے تھے آدمی
اور جن آپکے گرد اور درندے اور گزندے بھی اسیطرح نہ ایذا دیتا اونکا بعض بعض کو
اور تسبیح کہتے پہاڑ آپکی تسبیح کے ساتھ اور نرم کیا گیا آپ کے لیے لوہا آپ کی روزی
کے واسطے آپکے مرتبہ کی بزرگی اور آپ کے کام کی نگہبانی کو پس وہ روتے رہے
چالیس دن سجدے میں یہانتک کہ گھاس اُگ آیا اونکی آنسوؤں سے پس رحمت
فرمائی آپ پر اللہ تعالی نے اور توبہ قبول کی آپ پر یہانتک کہ فرمایا اللہ عزوجل نے
پس ہمنے بخشا اوسکو واسطے یہ اور تحقیق اوسکو واسطے نزدیک ہمارے مرتبہ ہے نزدیکی کا اور
اچھی جگہ پھر جانے کی اور حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام باوجود اپنی بادشاہی
بڑی کے اور باوجود آپ کے لیئے ہوا تابع ہونے کے اوسکی صبح کی سیر ایک مہینا تھا اور
اسکی شام کی سیر ایک مہینہ تھا اور باوجود ایسی بادشاہی کے کہ نہیں لائق کسی کو آپکے
بعد جیسے عذاب کیے گئے اون کو اوس گناہ پر کہ بسبب تصویر کے تھا کہ پوجی گئی اونکے
گھر میں چالیس دن تک بغیر معلوم ہونے کے اونکو پس چھینی گئی بادشاہی اونکی
چالیس دن پس بھاگ گئے حیران اپنے طریق پر اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے مانگتے
تھے پس کھانا نہ کھلائے جاتے پس جب کہتے مجھکو کھانا کھلاؤ میں سلیمان بن داؤد ہوں
تو اونکا سر پھوڑا جاتا اور پیٹے جاتے اور اہانت کیئے جاتے اور جھٹلائے جاتے اور
تحقیق کہا نا مانگا ایک دن ایک گھر سے پس ہانکے گئے اور تھوکدیا ایک عورت نے آپکے منہ
پر اور روایت کیگئی ہے کہ تحقیق ایکدن نکالا ایک عورت نے ایک کوزہ جس میں پیشاب تھا
اور ڈالدیا اوسکو آپکے سر پر پس ہے آپ خواری میں اسی حال پر یہانتک کہ نکالی اللہ تعالی نے
آپکے لیئے انگوٹھی مچھلی کے پیٹ سے پس آپنے اوسکو پہن لیا جب پورے ہوگئے چالیس دن

أَيَّامِ الْعُقُوبَةِ بِقَدْرِ مَا تَطِيرُ الطَّيْرُ حِينَئِذٍ فَعَكَفَتْ عَلَيْهِ وَجَاءَتِ
الْجِنُّ وَالشَّيَاطِينُ وَالْوُحُوشُ فَاجْتَمَعَتْ حَوْلَهُ فَلَمَّا عَرَفَهُ
الَّذِينَ آهَانُوهُ وَضَرَبُوهُ اعْتَذَرُوا لَهُ مِمَّا جَرَى مِنْهُمْ إِلَيْهِ مِنَ
الْإِسَاءَةِ فَقَالَ لَا لَوْمَ عَلَيْكُمْ فِيمَا صَنَعْتُمْ مِنْ قَبْلُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ
الْآنَ فِيمَا تَصْنَعُونَ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَلَا بُدَّ لِي مِنْهُ
فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَدَّ إِلَيْهِ مُلْكَهُ وَأَكْثَرَ مَوَالِيَهُ وَمَرْجِعَهُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا كَانَ هَؤُلَاءِ السَّادَاتُ الْكُبَرَاءُ الْقَادَةُ
وُلَاةُ الْخَلْقِ وَالشَّرْعِ وَخُلَفَاءُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ حَالُهُمْ كَذَلِكَ
فَمَا حَالُكَ وَاغْتِرَارُكَ يَا مِسْكِينُ وَأَنْتَ فِي دَارِ الْغُرُورِ
فِي أَقْطَاعِ الشَّيَاطِينِ مُحِيطٌ بِكَ جُنُودُ الْأَعْدَاءِ مِنَ الْخَلْقِ
وَالْهَوَاءِ وَالنَّفْسِ وَالشَّهَوَاتِ وَالْإِرَادَاتِ وَالْوَسَاوِسِ
وَتَزْيِينِ الشَّيْطَانِ وَتَحْسِينِهِ وَاغْتَرَرْتَ بِالْعِبَادَاتِ الظَّاهِرَةِ
مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَكَفِّ الْجَوَارِحِ
عَنِ الْمَعَاصِي الظَّاهِرَةِ وَبَاطِنُكَ عَارٍ عَنِ الْعِبَادَاتِ الْبَاطِنَةِ
صِفْرٌ عَنْهَا مِنَ الْوَرَعِ وَالتَّأَنِّي وَالتَّقْوَى وَالزُّهْدِ وَالصَّبْرِ
وَالرِّضَاءِ وَالْقَنَاعَةِ وَالتَّوَكُّلِ وَالتَّفْوِيضِ وَالْيَقِينِ وَسَلَامَةِ
الصَّدْرِ وَسَخَاوَةِ النَّفْسِ وَرُؤْيَةِ الْمِنَّةِ وَالنِّيَّةِ وَالْإِحْسَانِ
وَحُسْنِ الظَّنِّ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَحُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ وَحُسْنِ الْمَعْرِفَةِ
وَحُسْنِ الطَّاعَةِ وَالصِّدْقِ وَالْإِخْلَاصِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَطُولُ
شَرْحُهُ بَلْ أَنْتَ مَشْحُونٌ مُمْتَلِئٌ بِأَخْلَاقٍ قَبِيحَةٍ وَآفَاتٍ
الذُّنُوبِ الَّتِي مِنْهَا يَتَفَرَّعُ كُلُّ مِحْنَةٍ وَدَاهِيَةٍ وَكُلُّ بَلِيَّةٍ
مُهْلِكَةٍ مُوبِقَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ خَوْفِ الْفَقْرِ وَالتَّخَطِّ
لِقَدَرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِاعْتِرَاضِ عَلَيْهِ فِي قَضَائِهِ فِي خَلْقِهِ
وَالتُّهْمَةِ لَهُ فِي ذَلِكَ وَالشَّكِّ فِي وَعْدِهِ وَالْغِلِّ وَالْحِقْدِ
وَالْحَسَدِ وَالْغِشِّ وَطَلَبِ الْعُلُوِّ وَالْمَنْزِلَةِ وَحُبِّ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ
وَحُبِّ الْجَاهِ فِي الدُّنْيَا وَالرِّضَاءِ بِهَا وَالطُّمَأْنِينَةِ إِلَيْهَا وَ
التَّكَبُّرِ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ وَالتَّعَظُّمِ عَلَيْهِمْ وَالشَّمَمِ بِالْأَنْفِ كَمَا قَالَ
تَعَالَى وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ وَالْغَضَبِ
وَالْحَمِيَّةِ وَالْأَنَفَةِ وَحُبِّ الرِّيَاسَةِ وَالْعَدَاوَةِ وَالْبَغْضَاءِ

عذاب کے دنوں سے بیں آگئی جانور اوسیوقت پس کہڑی ہوگئے آپ پر اور آگئے جن اور
شیطان اور جنگل کے جانور پس جب پہچانا آپ کو اون لوگوں نے جنہوں نے آپکی اہانت کی
تہی اور آپ کو مارا تہا عذر کرنے لگے آپ سے اوس برائی کا جو ان سے آپ کیطرف جاری
ہوئی تہی پس آپنے کہا میں تمہیں ملامت نہیں کرتا ہوں اسمیں جو تمنے کیا اوس سے پہلے
اور نہ میں تمہاری تعریف کرتا ہوں اب اسمیں جو تم کرتے ہو کیونکہ یہ ایک امر تہا میرے
رب کی پاس سے پس نہیں چارہ تہا مجھکو اوس سے پس توبہ قبول کی اللہ نے اسپر
اور پہیر دیا اونپر ملک انکا اور بہت کی اونکی سپاہ کی جگہہ اور پہرنے کی جگہہ آپ
پر سلام ہو پس جب ان سرداروں بزرگوں پیشواؤں حاکموں مخلوق کی اور شرع کے
والیوں اور اللہ کے خلیفوں کا حال ایسا ہوا پس کیا ہے حال تیرا اور مغرور ہونا تیرا
اے مسکین حالانکہ تو ہو کے گھر میں شیطانوں کی جاگیروں میں ہے گہیر ہوا ہے تجھکو
لشکر دشمنوں کی خلقت اور ہوا اور نفس اور خواہشیں اور ارادے اور وسوسے
اور شیطان کی زینت دینے اور اسکو اچہا کہلانے سے اور تو مغرور ہوا ہے عبادتوں
ظاہری کے روزے اور نماز اور زکوۃ اور حج اور اپنے اعضاؤں کے روکنے ظاہری گناہوں
سے اور تیرا باطن ننگا ہے باطنی عبادتوں سے خالی ہے اون سے حرام کے بچنے
اور پرہیزگاری اور آہستگی اور دنیا کے ترک کرنے سے اور صبر اور رضا بقضا
اور تہوڑی پر راضی ہونے اور توکل اور سپرد کرنے اور یقین اور سینے کی سلامتی سے اور نفس
کی سخاوت اور اللہ کے احسان دیکھنے اور نیت اور نیکی کرنے سے اور اچہی گمان کرنے اور
خلق اچہا کرنے اور صحبت اچہی رکہنے سے اور اچہی معرفت اور اچہی عبادت اور سچے اور
اخلاص اور انکے سوا ان باتوں سے جنکا بیان کرنا لمبا ہے بلکہ وہ تیرا باطن پر ہے
بھرا ہوا ہے بری خصلتوں اور گناہ کی باتوں سے جنسے پہوٹتی ہے ہر ایک تکلیف
اور بلا اور وہ ہر ایک بلا مہلک ہلاک کرنیوالی ہے دنیا اور آخرت میں جیسے محتاجی سے
ڈرنا اور غصے ہونا اللہ عزوجل کی تقدیر پر اور اعتراض کرنا اللہ تعالی پر اللہ کی
قضا میں اوسکی مخلوق میں اور تہمت دینے اسکو اس قضا میں اور شک کرنا
اوسکو وعدے میں اور ناخوشی اور کینہ اور حسد کرنا اور دہوکا دینا اور بلند مرتبہ
چاہنا اور پیاری رکہنی اپنی تعریف اور شاباش اور دوست رکہنا بلند مرتبے کو
اور اوسپر راضی ہونا اور آرام پکڑنا اسکی طرف اور تکبر کرنا اللہ کی بندوں پر
اور اپنی بڑائی جاننی اور ناک چڑہانا جیسے فرمایا اللہ تعالے نے اور جب کہا جاتا
واسطے اسکے ڈر تو اللہ سے پکڑتی ہے اسکو عزت ساتہہ گناہ اور غصہ کرنا اور پاس رکہنا
اور عار رکہنی اور پیاری رکہنی سرداری اور دشمنی اور بغض

وَالطَّمَعِ وَالْبُخْلِ وَالشِّحِّ وَالرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالْفَرَحِ وَالْأَشَرِ
وَالْبَطَرِ وَالتَّعْظِيمِ لِلْأَغْنِيَاءِ وَالْإِسْتِهَانَةِ بِالْفُقَرَاءِ وَالْفَخْرِ
وَالْخُيَلَاءِ وَالتَّنَافُسِ فِي الدُّنْيَا وَالْمُبَاهَاتِ بِهَا وَالرِّيَاءِ
وَالسُّمْعَةِ وَالْإِعْرَاضِ عَنِ الْحَقِّ اسْتِكْبَارًا وَالْخَوْضِ فِيمَا
لَا يَعْنِي وَكَثْرَةِ الْكَلَامِ مِنْ غَيْرِ نَفْعٍ وَالتِّيهِ وَالصَّلَفِ وَالْخِيَلَاءِ
أَحْوَالِ الْغَيْرِ وَتَرْكِ حَالَتِكَ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَجَعَلْتَ عِبَادَتَكَ
فِي حِفْظِهَا وَالتَّمَلُّكِ وَالِاقْتِدَارِ وَالتَّهَاوُنِ فِي أَمْرِ اللهِ وَ
التَّوْقِيرِ لِلْمَخْلُوقِينَ وَالْمُدَاهَنَةِ لَهُمْ وَالْعُجْبِ بِالْأَعْمَالِ
وَحُبِّ الْمَدْحِ بِمَا لَمْ تَفْعَلْهُ وَالِاشْتِغَالِ بِعُيُوبِ الْخَلْقِ
وَالتَّعَامِي عَنْ عُيُوبِكَ وَنِسْيَانِ نِعْمَةِ اللهِ وَإِضَافَتِهَا
إِلَى نَفْسِكَ وَإِلَى الْخَلْقِ الَّذِينَ هُمْ مُسْتَحْقَرُونَ عِنْدَكَ لِتِلْكَ النِّعْمَةِ
وَالْوُقُوفِ مَعَ الظَّاهِرِ وَالتَّقَاعُدِ عَنِ النَّظَرِ فِي الْأُصُولِ
وَحِفْظِ الْحُدُودِ وَوَضْعِ الشَّيْءِ فِي مَحَلِّهِ وَإِيثَارِ الْفَرَحِ
وَبَعْضِ الْحُزْنِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ خَرَابُ الْقَلْبِ وَخُرُوجُ
الْخَشْيَةِ مِنْهُ وَبُعْدُهُ إِطْفَاءُ نُورِ الْحِكْمَةِ وَبَرْدُ امْرِئَةٍ يَجِبُ
قُرْبُ الرَّبِّ وَالْأُنْسُ بِهِ وَالْإِسْتِمَاعُ إِلَيْهِ وَالْفَهْمُ مِنْهُ وَ
الْإِسْتِغْنَاءُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ الْبَرِيَّةِ وَالسَّعَادَةِ الْأَبَدِيَّةِ وَالنَّجَاةِ
السَّرْمَدِيَّةِ وَالنِّعْمَةِ الْكُلِّيَّةِ وَمَمْنُونٌ بِالِانْتِصَارِ لِلنَّفْسِ
إِذَا نَالَهَا الذُّلُّ الَّذِي دَوَاؤُهَا فِيهِ وَسَعَادَتُهَا بِهِ وَدُخُولُهَا
فِي زُمْرَةِ أَحْبَابِ اللهِ تَعَالَى وَأَصْفِيَائِهِ وَخُلَصَائِهِ وَشُهَدَائِهِ
وَعُلَمَائِهِ وَالْعَارِفِينَ بِمَجَارِي أَقْدَارِهِ وَأَبْدَالِ أَنْبِيَائِهِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِضَعْفِ الِانْتِصَارِ لِلْحَقِّ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ
وَأَنْصَارِ دِينِهِ وَأَوْلِيَائِهِ الْقَائِمِينَ بِحُجَّتِهِ الدَّاعِينَ لِلْخَلْقِ
إِلَى طَاعَتِهِ الْمُحْدِثِينَ لِنِقْمَتِهِ وَنَارِهِ بِتَذْكِيرِهِمْ لِأَيَّامِهِ
الْمُرَغِّبِينَ فِي رَحْمَتِهِ وَجَنَّتِهِ وَبِاتِّخَاذِ الْإِخْوَانِ فِي الْعَلَانِيَةِ
مَعَ عَدَاوَتِكَ إِيَّاهُمْ فِي السِّرِّ وَالْإِعْرَاضِ عَنْ سَوَافِقِهِ
الْأَخْيَارِ الْأَبْرَارِ الْمُنْكَسِرَةِ الْقُلُوبِ وَالْأَفْئِدَةِ الَّذِينَ
هُمْ جُلَسَاءُ الرَّحْمَنِ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ الْمُطْمَئِنُّونَ إِلَيْهِ الْمَلَاذُ
لِلشِّدَّةِ الْمُدَاوِمُونَ عَلَى الْخِدْمَةِ الْمُتَنَعِّمُونَ بِالْمِنَّةِ

اور طمع اور بخل اور بڑا بخل اور رغبت کرنی اور ڈرنا اور خوشی کرنا اور اکڑنا اور بڑائی
کرنی اور بڑائی کرنی اور بڑا جاننا غنیوں کو اور حقیر جاننا فقیروں اور فخر اور تکبر
کرنا اور رغبت کرنی دنیا میں اور فخر کرنا اسپر اور عمل دکھلانا اور سننا اور منہ پھیرنا
حق سے تکبر کرا اور خوض کرنا جس میں فائدہ نہ ہو اور بہت کلام کرنا بے فائدہ اور تکبر کرنا
اور لاف مارنی اور غیر کے احوال آزمانا اور اپنا حال چھوڑنا جسپر تو ہے حالانکہ
کیگئی ہے تیری عبادت اپنے حال کی نگاہ رکھنے اور مالک ہونی اور طاقت رکھنی میں
اور سستی کرنیمیں اور اللہ تعالیٰ کے کام میں اور عزت کرنی مخلوقات کا لیے اور انکو لیے دینے میں
سستی کرنی اور اچھا جاننا اپنے کاموں کو اور اپنے اوپر دست رکھنی اپسر جو تو نے نہ کیا ہو اور
مشغول ہونا لوگوں کے عیبوں میں اور اندھے ہونا اپنے عیبوں سے اور بھولنا اللہ تعالیٰ کی نعمت کو
اور اسکا نسبت کرنا اپنے نفس کیطرف یا لوگوں کیطرف کہ وہ تسخر کیے گئے ہیں اور ایک سبب اس
اس نعمت کے لیے اور کھڑا ہونا ظاہر پر اور بیٹھنا نظر کرنے سے اصول میں اور بیٹھنا حدود
کے نگاہ رکھنے اور ہر ایک چیز کو رکھنے سے اسکے محل میں اور پسند کرنا خوشی کا اور برا
جاننا غم کو جس کے ہونے سے خراب ہوتا ہے دل کا اور نکل جاتا ہے ڈر کا دل سے اور
اُس ڈر کے دور ہونے سے گل ہونا ہے نور حکمت کا اور اس ڈر کے زیادہ
ہونے سے ثابت کرنا ہے پروردگار کی نزدیکی کا اور دل لگنا اس سے اور
کان رکھنا اسکی طرف اور سمجھنا اس سے اور بے پرواہ ہونا ساتھ
اسکے تمام خلقت سے اور نیک بختی ہمیشہ کی اور نجات ہمیشہ کی اور نعمت پوری ہے اور
بہرا ہوا ہے تیرا باطن مدد کرنے سے نفس کیلیے جب اوسکو پہونچی ذلت جسمیں نفس کی دوا
ہے اور اسکی نیک بختی ہے جسمیں اور جس سے ہے اسکا داخل ہونا گروہ میں اللہ تعالیٰ کے پیاروں
اسکے برگزیدوں میں اور اسکے خالصوں اور اسکے شہیدوں اور اسکے عالموں اور اسکی تقدیر
کو جاری ہونے کو محل پہچاننے والوں اور اسکے پیغمبروں علیہم السلام کے ابدالوں کے اور تیرا باطن
بہرا ہوا ہے اللہ جل جلالہ کے لیے مدد کرنیکو ضعف سے اور اسکے دین کی مددگاروں اور دو
کی مدد کرنے سے جو قائم ہیں اسکی حجت پر بلاتے ہیں لوگوں کو اسکے عبادت کیطرف ڈراتے ہیں
اسکے غصے اور آگ سے انکو یاد کرانے سے اسکی پکڑ کے دنوں کی ترغیب دیتے ہیں اللہ کی
رحمت اور اسکے بہشت میں اور بھائی بنانے سے ظاہر میں باوجود تیرے دشمن رکھنے کے
انکو باطن میں اور منہ پھیرنے کے پسندیدہ نیکوں کی موافقت سے کہ توڑنے والی ہیں دلوں
کو جو پاس نہ بیٹھنے والی ہیں۔ رحمن جل شانہ کے آرام پکڑنے والی ہیں طرف اسکی
لازم پکڑنے والے ہیں سختی کو ہمیشگی کرنیوالے
ہین خدمت پر نعمت جاننے والے ہین

المتلبسون بالخلعة الموسومون بخلعاء الرحمن رب العزة الآمنون في الدنيا من دوران الدول والفتنة وفي القبور من شر القول المطلع والضغطة وفي القيامة من طول الحساب والوحشة الناظرون في دار البقاء في النعمة والسرور والبهجة والفرحة المخصوصون فيها بكل ظريف ولطيف في كل ساعة ولحظة وطرفة واغدرت ايضا بما خولت من الدنيا وما اطلقت فيها من القضاء وآرحت من العناء فامنت من سلب العطاء والفضل والنعم التي كانت لغيرك ثم انتقلت منه اليك ممن قد تقدم ومضى من فرعون وهامان وقارون وشداد وعاد وتبصر وكسرى من الملوك الخالية والامم الفانية الذاهبة الذين تلاعبت بهم الدنيا وغرتهم الاماني حتى جاء امر الله وغرهم بالله الغرور وحيل بينهم وبين ما يشتهون وجمعوا وفرق وقطع بينهم وبين ما خولوا واذيلوا من شرشهم التي مهدوها لانفسهم واهبطوا عن المنازل التي شيدوها وازيلوا عن العز الذي كانوا به ظهروا وعن الملك الذي ادعوه وخيلوا فطولبوا بالودائع التي استودعوها بالعواري التي استودعوها بالعواري التي استودعوها فجاءهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون واوقفوا على مساوئ ما عملوا وذوقوا على دقائق ما اقترفوا وحبسوا في اضيق المجالس التي في الدنيا لغيرهم حبسوا وشددوا باشد الذي شددوا وعوقبوا بابلغ ما عاقبوا وبالنار اخرقوا وبايديهم وارجلهم فيها بالاغلال غلوا ومن زقوم وضريع اطعموا ومن حميم سقوا ومن طينة خبال تيمموا اما كانت لك بهؤلاء الماضين عبرة بالماسورين عن اهاليهم عظة عن ادعاء ما خلفوا وسكنى ما بنوا وعنه احلوا اذ كانوا في بنائهم ذلك جاروا وظلموا اكم من عرض بظهر وخد وراس بحتف نالوا وصرفوا وكم من عين مسكين بائس فقير

پہننے والے ہیں خلعت کو نام رکھے گئے ہیں ساتھ خالصان رحمن رب العزۃ کی تخویف میں دنیا میں پھرنے سے دولت کے اور فتنہ سے اور قبروں میں نزع کے خوف اور قبر کی گھبوٹنے کی برائی سے اور قیامت میں بے حساب اور تنہائی کے ملول سے ہمیشہ رہنے والے ہمیشگی گھر میں نعمت اور خوشی اور تازگی اور خوشنودی میں خاص کیے گئے ہیں بہشت میں ہر ایک ظریف اور لطیف سے ہر گھڑی اور ہر لحظہ اور آنکھ کے جھپکے میں اور تو مغرور ہوا ہے نیز اس چیز سے کہ دیا گیا ہے دنیا سے اور اس چیز سے کہ تو چھوڑ آگیا ہے اسمیں قضا سے اور آرام دیا گیا تکلیف سے پس تو بیخوف ہو گیا ہے چاہیے جانے اس عطا اور فضل اور نعمتوں کے کہ تیری غیر کے لیئے نہیں پھر وہ پہنچیں ان سے تیری طرف ان لوگوں سے آگے ہو گئے اور گذر گئے جیسے فرعون اور ہامان اور قارون اور شداد اور عاد اور روم کو بادشاہ اور فارس کے بادشاہ ان بادشاہوں میں سے گذر گئے اور ان امتوں میں سے فناہ ہو گئیں چلی گئیں جنکو کھیل کی دنیا نے اور جنکو دھوکا دیا آرزوؤں میں یہانتک کہ آگیا حکم اللہ کا اور دھوکہا دیا ان کو ساتھ اللہ کے شیطان نے اور پردہ ڈالا گیا درمیان اونکے اور درمیان ان کی خواہشوں کے اور جو جمع کیا تھا اور دوری اور قطع کی گئی ان کی درمیان اور درمیان اسکے کہ وہ دیئے گئے تھے اور دور کیئے گئے اپنے پھولوں سے جنکو اپنے لیئے بچھایا تھا اور اتاری گئی ان جگہوں سے جنکو انہوں نے مضبوط بنایا اور دور کیئے گئے عزت سے جس سے انہوں نے فتح پائی تھی اور ملک سے جسکا وہ دعوے اور خیال رکھتے تھے پس مانگے گئے وہ امانتیں جو انکو سپرد کیگئیں تھیں اور وہ عاریتیں کہ امانت رکھی گئیں تھی پس آگیا انکی پاس اللہ سے جسکا وہ گمان نہ رکھتے تھے اور کھڑے ہو گئے ہوں برائیوں پر اپنے کیئے کی اور جھگڑا کیئے گئے باریکیوں پر اپنے کیسوں سے اور قید کیے گئے نہایت تنگ قیدوں میں کہ دنیا میں اپنے غیروں کو قید کرتی اور سختی کیئے گئے اس سے زیادہ سختی میں کہ وہ سختی کرتی تھے اور عذاب کیئے گئے بہت زیادہ انکے عذاب کرنے سے اور آگ سے جلائے گئے اور انکے ہاتھوں اور پاؤں میں اس آگ میں طوق ڈالی گئے اور زقوم اور ضریع سے کھانا دیئے گئے اور گرم پانی پلائے گئے اور دوزخیوں کی پیپ سے دوبارہ پانی پلائے گئے کیا نہیں ہوئی ہے تجھکو ان گذرنے والوں سے عبرت اور بند کیئے گئوں میں اپنے گھروں سے پشیمانی دعوے کرنے سے اس چیز کے کہ چھوڑ گئے اور رہنے کی جگہوں سے کہ بنائیں تھے اور اس سے جلاوطن کیئے گئے جبکہ انہوں نے اس بنانے میں ظلم اور ستم کیا تھا پس کتنی عزتیں اور پیٹھیں اور رخسارے اور سروں کو اسوقت پہونچے تھے اور پیٹا تھا اور کتنی آنکھیں مسکین

ذَلِيلٍ اَبْكَوْا وَاَدْمَعُوا وَكَمْ مِنْ غَنِيٍّ ذِي حَسَبٍ اَذَلُّوا وَاَفْقَرَ
وَكَمْ مِنْ بِدْعَةٍ وَسُنَّةٍ سَيِّئَةٍ وَرَسْمٍ شَرَعُوا وَرَسَمُوا وَكَمْ مِنْ
قَلْبٍ حَكِيمٍ لَبِيبٍ عَلِيمٍ كَسَرُوا وَاَغْضَبُوا وَكَمْ مِنْ دُعَاءٍ
وَنَحِيبٍ وَصَوْتٍ حَزِينٍ فِي جُنْحِ اللَّيْلِ مِنْ اَرْبَابِ الْقُلُوبِ
بِظُلْمِهِمْ اِلَى الرَّحْمٰنِ رَفَعُوا شِكَايَةً كَمُنَهُمْ اِلَيْهِ فِي كَشْفِ مَا
بِهِمْ اِذْ هُمْ عَلَى الْخَيْرِ سَقَطُوا فَانْتَدَبَتْ لِذٰلِكَ الْمَلَئِكَةُ
الْكِرَامُ وَاِلَيْهِ بَادَرُوا اِلَى الْمَلِيكِ الْعَظِيمِ الْمُنْصِفِ غَيْرِ
الْجَائِرِ وَصَلُّوا وَاَتَوْهُ فَنَظَرَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ بِمَا
فِي صُدُورِهِمْ وَالْخَبِيرُ بِمَا يُخْفُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ فِيمَا شَكَوْا
وَمِنْهُ ضَجُّوا فَاَجَابَهُمُ الْعَزِيزُ الْجَلِيلُ لَاَنْصُرَنَّكُمْ وَلَوْ بَعْدَ
حِينٍ فَجَعَلَهُمْ حَصِيدًا فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ فَقَوْمٌ
بِالْغَرَقِ وَقَوْمٌ بِالْخَسْفِ وَقَوْمٌ بِالْحَصْبِ وَقَوْمٌ بِالْقَتْلِ
وَقَوْمٌ بِالْمَسْخِ فِي الصُّوَرِ وَقَوْمٌ بِالْمَسْخِ بِالْمَعَانِي بِاَنْ
جَعَلَ قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً كَالْحِجَارَةِ الصَّمَّاءِ فَطَبَعَ عَلَيْهَا
بِطَابِعِ الْكُفْرِ وَخَتَمَهَا بِخَاتِمِ الشِّرْكِ وَالرَّيْنِ وَالْغِطَاءِ
وَالظُّلْمَةِ فَلَمْ يَلِجِ الْاِسْلَامُ وَلَا الْاِيمَانُ ثُمَّ اَخَذَهُمْ
اَخْذَةَ رَابِيَةً وَبَطَشَ بِهِمْ بَطْشَةَ الْجَبَّارِ فَاَدْخَلَهُمْ
دَارَ الْبَوَارِ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا
فَهُمْ اَبَدًا فِي نَكَالٍ وَجَحِيمٍ وَطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ وَعَذَابٍ
اَلِيمٍ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لَا يَمُوتُونَ
فِيهَا وَمِنْهَا لَا يَخْرُجُونَ لَا غَايَةَ لِوَيْلِهِمْ وَلَا مُنْتَهٰى لِثُبُورِهِمْ
وَلَهُمْ فِيهَا مَعِيشَةٌ ضَنْكًا لَا يَتَخَلَّصُ اِلَيْهِمْ رَوْحٌ وَ
لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ نَفَسٌ وَلَا رَوْحٌ اِنْقَطَعَتْ اٰمَالُهُمْ وَ
اَصْوَاتُهُمْ وَتَشَتَّتَتْ قُلُوبُهُمْ فِي حُلُوقِهِمْ وَخَرِسَتْ اَلْسِنَتُهُمْ
وَقِيلَ لَهُمُ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ فَاَخَذَ رِيَاضَ مِسْكِينٍ
اَنْ تَفْعَلَ بِاَفْعَالِهِمْ اَوْ تَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِمْ فَتَقْفُوَ اٰثَارَهُمْ
فَتَمُوتَ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ وَتُؤْخَذَ عَلَى غَفْلَةٍ وَعِزَّةٍ مِنْ
غَيْرِ اَنْ تُمَهِّدَ لِنَفْسِكَ عُذْرًا وَتُعِدَّ لَكَ جَوَابًا وَمَخْلَصًا
وَتُقَدِّمَ لَهَا زَادًا وَمَجَازًا فَيَحِلَّ بِكَ مِنَ الْعَذَابِ

ذلیلوں کی رلائیں اور انکو آنسو بہائی تھے اور کتنے غنیوں بزرگی والوں کو اونہوں نے ذلیل
کیا اور فقیر کیا اور کتنی بدعتیں اور بری طریقے اور رسمیں نکالیں اور رسمیں ڈالیں اور کتنے
دل حکمت والوں دانا ؤں جاننے والوں کو توڑا اور غصے کیا اور کتنی دعائیں اور غم کی
آوازیں اور آوازیں دردناک رات کی اندھیرے میں صاحبان دلوں سے انکے
ظلم سے رحمن کیطرف اونہائیں شکایت کر کر ان سے طرف اسکی دور کرنے میں اس
چیز کے کہ ان کو پہونچی تھی کیونکہ وہ خبردار گر پڑے ہیں پس قبول کیا اسکو فرشتوں
بزرگوں نے اور اسکی طرف جلدی کی اور طرف بادشاہ بڑے انصاف کرنیوالے کی
نہ ظلم کرنے والے کے پہنچے پس نظر کی غالب حکمت والے اس چیز کے جاننے والے جو
اونکے دلوں میں ہے اور اس چیز کی خبر رکھنے والے نے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے
ہیں اس شکایت میں کہ انہوں نے کی اور اس تنگ دلی میں کہ انہوں نے ظاہر کی پس جواب
دیا انکو غالب بزرگ نے البتہ میں تمہاری مدد کرونگا اگرچہ کچھ زمانے کے بعد
ہو پس کر دیا ان کو کٹا ہوا پس بھلا تو دیکھتا ہے انکا کوئی اثر پس کوئی قوم ہلاک کیگئی
غرق سے اور کوئی قوم زمین میں دھسانے سے اور کوئی قوم پتھروں سے اور کوئی
قوم قتل سے اور کوئی قوم شکلیں بدلنے میں اور کوئی قوم معنوی مسخ سے اسوجہ سے
کہ کئے گئے دل انکے سخت پتھر کیطرح پس مہر کیے گئے اوپر کفر کی مہروں سے اور مہر کر دیا
اوپر شرک اور زنگار اور پردے اور اندھیرے کے مہر سے پس نہیں گھستا ان میں
اسلام نہ ایمان پھر پکڑ لیا انکو پکڑنا سخت اور پکڑ لیا انکو پکڑنا غالب کا پس داخل کیا انکو
ہلاکت کے گھر میں جب گل جاوینگے چمڑے انکے بدل دیوینگے ہم ان کے چمڑے سوا اونکے
پس وہ ہمیشہ عذاب اور دوزخ اور گلے پکڑنے والے کھانے اور عذاب دردناک
میں ہمیشہ رہیں گے اسمیں جبتک رہینگے آسمان اور زمین اور نہ مرینگے اسمیں اور نہ اوپر
سے نکالے جاوینگے کوئی نہایت نہیں ہے ان کے عذاب کے لیئے اور نہ کوئی انتہا ہے
انکو ہلاکت کے لیئے اور ان کے لیئے اسمیں زندگی ہے تنگ نہ پہونچیگی ان کیطرف کوئی خوشی
اور نہ نکلیگا اون سے سانس اور نہ روح ٹوٹ جاوینگی انکی امیدیں اور ان کی آوازیں
اور جدا ہو جاوینگی ان کے دل انکے گلوں میں اور گونگی ہو جاوینگی ان کی زبانیں اور
کہا جاویگا ان سے دور ہو اسمیں اور مت کلام کر مجھ سے پس بچ اے مسکین ان سے تو
کرے ان کے کام یا پیروی کرے انکے طریقوں کی پس پیروی کرے ان کے
قدموں کی پس تو مر جاوے بغیر توبہ کے اور تو پکڑا جاوے غفلت اور دھوکے
پر سوائے اسکے کہ بچائے تو اپنے نفس کے لیئے عذر اور تیار کرلے اپنے
لیئے جواب اور خلاصی اور آگے بھیج لیوے اسکے لیئے راہ کا خرچ اور گذرنا پل اور آوے تجھ پر عذاب

مَا حَلَّ بِهِمْ **فَصْلٌ** فِي شُرُوطِ التَّوْبَةِ وَكَيْفِيَّتِهَا اَمَّا
شُرُوطُهَا فَثَلٰثَةٌ اَوَّلُهَا النَّدَمُ عَلٰى مَا عَمِلَ مِنَ الْمُخَالَفَاتِ وَ
هُوَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَعَلَامَةُ
صِحَّةِ النَّدَمِ رِقَّةُ الْقَلْبِ وَغَزَارَةُ الدَّمْعِ وَلِهٰذَا رُوِيَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ جَالِسُوا التَّوَّابِيْنَ
فَاِنَّهُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَالثَّانِي تَرْكُ الزَّلَّاتِ فِي جَمِيْعِ الْحَالَاتِ
وَالسَّاعَاتِ وَالثَّالِثُ الْعَزْمُ عَلٰى اَنْ لَا يَعُوْدَ اِلٰى مِثْلِ مَا اقْتَرَفَ
مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالْخَطِيْئَاتِ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِ اَبِيْ بَكْرٍ الْوَاسِطِيِّ
حِيْنَ سُئِلَ عَنْ تَوْبَةِ النُّصُوْحِ فَقَالَ اَنْ لَا يُبْقِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا
اَثَرًا مِنَ الْمَعْصِيَةِ سِرًّا وَلَا جَهْرًا وَمَنْ كَانَ تَوْبَتُهُ نَصُوْحًا
فَلَا يُبَالِيْ كَيْفَ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فَالنَّدَمُ يُوْرِثُ عَزْمًا وَقَصْدًا
فَالْعَزْمُ اَنْ لَا يَعُوْدَ اِلٰى مِثْلِ مَا اقْتَرَفَ مِنَ الْمَعَاصِيْ لِعِلْمِهِ
الْمُسْتَفَادِ بِالنَّدَمِ اَنَّ الْمَعَاصِيَ حَائِلَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ
وَبَيْنَ مَحَابِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ السَّلِيْمَةِ مِنَ التَّبِعَاتِ كَمَا
وَرَدَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ الْعَبْدَ يُحْرَمُ الرِّزْقَ الْكَثِيْرَ بِذَنْبٍ
يُصِيْبُهُ وَاَيْضًا الزَّمَانُ يُوْرِثُ الْفَقْرَ وَعَنْ بَعْضِ الْعَارِفِيْنَ
اِذَا رَاَيْتَ التَّغَيُّرَ وَالتَّضْيِيْقَ فِي الْمَعِيْشَةِ وَالتَّعَسُّرَ فِي
الرِّزْقِ وَتَشَعُّبَ الْحَالِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ تَارِكٌ لِاَمْرِ
مَوْلَاكَ تَابِعٌ لِهَوَاكَ وَاِذَا رَاَيْتَ الْاَيْدِيَ تَسَلَّطَتْ
وَالْاَلْسِنَ وَثَنَا وَلَنَكَ الظَّلَمَةَ فِي النَّفْسِ وَالْاَهْلِ وَ
الْمَالِ وَالْوَلَدِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ مُرْتَكِبٌ لِلْمَنَاهِيْ وَمَانِعٌ
لِلْحُقُوْقِ وَمُتَجَاوِزٌ لِلْحُدُوْدِ مُخْرِقٌ لِلرُّسُوْمِ
وَاِذَا رَاَيْتَ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ فِي الْقَلْبِ
تَرَاكَمَتْ فَاعْلَمْ اَنَّكَ مُعْتَرِضٌ عَلَى الرَّبِّ فِيْمَا قَدَّرَ
عَلَيْكَ وَقَضٰى ذٰلِكَ مُتَّهِمٌ لَهُ فِيْ وَعْدِهِ وَمُشْرِكٌ
بِهِ خَلْقَهُ فِيْ اَمْرِهِ غَيْرَ وَاثِقٍ بِهِ وَلَا اَنْتَ رَاضٍ بِتَدْبِيْرِهِ
فِيْكَ وَفِيْ خَلْقِهِ فَاِذَا عَلِمَ التَّائِبُ هٰذَا بِالنَّظَرِ فِيْ حَالِهِ
وَالتَّفَكُّرِ فِيْهَا نَدِمَ عَلٰى ذٰلِكَ وَمَعْنَى النَّدَمِ تَوَجُّعُ
الْقَلْبِ عِنْدَ عِلْمِهِ بِفَوَاتِ مَحْبُوْبٍ فَتَقُوْلُ حَسْرَاتُهُ

سے جو اُترا ہے اپنے فصل توبہ کی شرطوں اور اسکی کیفیت میں لیکن اسکی شرطیں پس
تین ہی پہلی انکی پشیمان ہونا ہو ان مخالفتوں پر کہ اسنے کی ہیں اور وہ فرمودۂ حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پشیمانی توبہ ہی اور پشیمانی صحیح ہونے کی نشانی دل کا نرم ہونا
اور آنسوں کا بہت بہنا ہی اور اسیواسطے روایت کیگئی ہے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا توبہ کرنیوالوں کی پاس بیٹھا کرو کیونکہ وہ بہت نرم دل ہیں اور
دوسرے گناہوں کا ترک کرنا ہے تمام حالتوں اور گھڑیوں میں اور تیسرے
قصد کرنا اسپر کہ پھر نہ لوٹیگا طرف ویسے گناہوں اور خطاؤں کے جو اسنے کیے
ہیں اور یہ معنی ہے ابوبکر واسطی کے قول کا جب وہ پوچھا گیا خالص توبہ سے پس
کہا یہ کہ نہ باقی رہے گناہ کرنیوالی گناہ کا اثر باطن میں اور نہ ظاہر میں اور جسکی
توبہ خالص ہو پس وہ پرواہ نہیں رکھتا کہ کسطرح شام کرے اور صبح کرے پس
پشیمانی پیدا کرتی ہے قصد کو پس قصد یہ ہے پھر نہ لوٹے ویسے گناہوں کیطرف
کہ اوسنے کیا ہے اور واسطے اوسکو علم فائدہ دینے والی کی پشیمانی سے یہ کہ گناہ پردہ ہیں
درمیان اوسکے اور درمیان اسکے رب کے اور محبوب دینا اور آخرت سے کہ سلامت ہیں
گناہوں کی باتوں سے جیسے وارد ہوا ہے حدیث میں کہ تحقیق بندہ محروم کیا جاتا
ہے بہت روزی سے ایک گناہ سے جسکو وہ پہونچتا ہے اور نیز زمانہ پیدا کرتا ہے
محتاجی کو اور بعض عارفوں سے روایت ہے کہ جب تو دیکھے تغیر اور تنگی معاش
میں اور تنگی روزی میں اور حال کی پریشانی تو جان لے کہ تحقیق تو نے مولا کا کوئی
کام چھوڑنیوالا ہے اپنے نفس کی خواہش کا پیروی کرنیوالا ہے اور جب تو
دیکھے ہاتھوں کو کہ غلبہ کیا ہے تجھپر اور زبان کو اور دست اندازی کی ہے تجھپر
ظالموں نے جان اور گھر اور مال اور اولاد میں تو پس جان لے تحقیق تو مرتکب
ہے اللہ کی روکوں کا اور منع کرنیوالا حقوق کا اور گذرنے والا حدوں کا
اور توڑنیوالا ہے رسموں کا ہے اور جب دیکھے غموں اور دلگیریوں اور سختیوں
کو دل میں چڑھے ہوئے تو پس جان لے تو تحقیق تو اعتراض کرنیوالا ہے
اپنے رب پر اس چیز میں جو اس نے تجھپر تقدیر اور قضا کی ہے اور تہمت دینے والا اسکو اسکے قضا میں
شریک کرنیوالا ہے اس سے اسکی مخلوق کو اسکے کام میں نہیں اعتماد کرنیوالا ہے اوسپر اور نہ تو راضی ہے
جب جان لیگا توبہ کرنے والا اسکو ساتھ نظر کرنے کے اپنے حال میں
اور فکر کرنے کے اسمیں تو پشیمان ہوگا اوسپر اور پشیمانی کا معنے دل کا
درد ناک ہونا ہے رقت اسکے جاننے کے اپنے محبوب کے فوت
ہونے کو پس لبنی ہوگی اسکی حسرتیں اور

وَاَحْزَانَهٗ وَبُكَاؤُهٗ وَنَحِيْبُهٗ وَانْسِكَابُ عَبْرَاتِهٖ فَيَعْزِمُ
عَلٰى اَنْ لَّا يَعُوْدَ اِلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ لِمَا تَحَقَّقَ عِنْدَهٗ مِنَ
الْعِلْمِ بِسُمُوْمِ ذٰلِكَ وَاَنَّهٗ اَضَرُّ مِنَ السُّمِّ الْقَاتِلِ وَالسَّبُعِ
الضَّارِيْ وَالنَّارِ الْمُحْرِقَةِ وَالسَّيْفِ الْقَاطِعِ وَاَنَّ
الْمُؤْمِنَ لَا يَلْسَعُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَيْنِ فَيَهْرُبُ ضَرُوْرَةً
مِّنَ الْمَعَاصِيْ كَمَا يَهْرُبُ مِنْ هٰذِهِ الضَّوَارِيْ وَالْمَهَالِكِ
فَفِي الْمَعَاصِيْ هَلَاكٌ كُلِّيٌّ وَفِي الطَّاعَاتِ بَقَاءٌ كُلِّيٌّ
وَالسَّلَامَةُ الْاَبَدِيَّةُ وَسَعَادَةٌ دُنْيَوِيَّةٌ وَّاُخْرَوِيَّةٌ
فَيَا لَيْتَ الْمَعَاصِيْ لَمْ تُخْلَقْ وَلَمْ تَكُنْ فَرُبَّ شَهْوَةٍ سَاعَةٍ
اَوْرَثَتْ حُزْنًا طَوِيْلًا وَّاَعْقَبَتْ دَاءً دَوِيًّا وَّاَهْدَمَتْ
عُمْرًا طَوِيْلًا وَّاَوْبَقَتْ فِي النَّارِ جَبَلًا كَثِيْرًا وَّاَمَّا الْقِسْمُ
الَّذِيْ يَنْبَعِثُ مِنْهُ وَهُوَ اِرَادَةُ التَّدَارُكِ فَلَهٗ تَعَلُّقٌ
بِالْحَالِ وَهُوَ مُوْجِبُ تَرْكِ كُلِّ مَحْظُوْرٍ هُوَ مُلَابِسٌ لَهٗ
وَمُدَاوِمٌ عَلَيْهِ وَاَدَاءُ كُلِّ فَرْضٍ هُوَ مُتَوَجِّهٌ عَلَيْهِ
فِي الْحَالِ وَلَهٗ تَعَلُّقٌ بِالْمَاضِيْ وَهُوَ تَدَارُكُ مَا
فَرَّطَهٗ بِالْمُسْتَقْبِلِ وَهُوَ الْمُدَاوَمَةُ عَلَى الطَّاعَةِ وَ
تَرْكُ الْمَعْصِيَةِ اِلَى الْمَوْتِ فَاَمَّا شَرْطُ صِحَّتِهٖ فَيَتَعَلَّقُ
بِالْمَاضِيْ وَهُوَ اَنْ يَّرُدَّ فِكْرَهٗ اِلٰى اَوَّلِ يَوْمٍ بَلَغَ فِيْهِ
السِّنَّ وَالْاِحْتِلَامَ فَيَقِيْسُ عَمَّا مَضٰى مِنْ عُمْرِهٖ سَنَةً
سَنَةً وَشَهْرًا شَهْرًا وَّيَوْمًا يَوْمًا وَّسَاعَةً سَاعَةً وَنَفَسًا
نَفَسًا فَيَنْظُرُ اِلَى الطَّاعَاتِ مَا الَّذِيْ قَصَّرَ فِيْهَا وَاِلَى
الْمَعَاصِيْ مَا الَّذِيْ قَارَفَ مِنْهَا اَمَّا الطَّاعَاتُ فَاِنْ
كَانَ تَرَكَ صَلٰوةً فَلَمْ يُصَلِّهَا الْبَتَّةَ اَوْ صَلَّاهَا بِغَيْرِ
شَرَائِطِهَا وَغَيْرِ اَرْكَانِهَا مِثْلَ اَنْ صَلَّاهَا مِنْ غَيْرِ وُضُوْءٍ
اَوْ مَعَ وُضُوْءٍ مُخْتَلٍّ بِتَرْكِ شَرْطٍ كَالنِّيَّةِ اَوْ بَعْضِ وَاجِبَاتِهَا
كَالْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ وَغَسْلِ الْوَجْهِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ
مِنَ الْاَعْضَاءِ اَوْ صَلَّى فِيْ ثَوْبٍ نَجِسٍ اَوْ حَرِيْرٍ اَوْ غَصْبٍ
اَوْ عَلٰى اَرْضٍ مَّغْصُوْبَةٍ فَاِنَّهٗ يَقْضِيْهَا جَمِيْعًا مِنْ حِيْنِ بُلُوْغِهٖ
اِلٰى حِيْنِ تَوْبَتِهٖ فَيَشْتَغِلُ بِقَضَاءِ الْفَرَائِضِ اَوَّلًا وَلَا يَزَالُ

اور غم اور رونا اور چلانا اور پیٹنا اوسکی آنسوؤں کا پس وہ قصد کریگا اسپر
کہ پھر نہ لوٹیگا ویسے گناہ کیطرف بہ سبب ثابت ہونے کے اسکے پاس اسکی شامت
کے علم سے اور یہ وہ زیادہ ضرر دینے والا ہے زہر قاتل سے اور درندہ ضرر دینے
والے سے اور آگ جلانے والی سے اور تلوار کاٹنے والی سے اور یہ کہ تحقیق مومن
نہیں کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار پس بھاگتا ہے ضرور ہی گناہوں سے جیسے بھاگتا
ہے ان ضرر دینے والی اور ہلاک کرنیوالی جگہوں سے پس گناہوں میں ہلاکت
کلی ہے اور عبادتوں میں بقا کلی ہے اور سلامتی ہمیشہ کی اور نیک بختی دنیا اور
آخرت کی ہے پس ای آرزو گناہ نہ پیدا کیئے جاتے اور نہ ہوتے پس بہت شہوت
ایک گھڑی میں پیدا کرتی ہے لمبے غم کو اور پیچھے لاتی ہے بڑی بیماری کو اور گرانے
ہے لمبی عمر کو اور ہلاک کرتی ہے دوزخ میں بہت لوگوں کو ولیکن قصد جس
سے پیدا ہوتی ہے پشیمانی اور وہ تدارک کا ارادہ کرتا ہے پس اسکے لیئے حال
سے تعلق ہے اور وہ موجب ہے ہر ایک ممنوع امر کی ترک کا جسکا وہ شخص متلبس
ہے اور جسپر وہ ہمیشگی کرنے والا ہے اور موجب ہے ہر ایک فرض کی ادا کرنیکا جسکی
وہ متوجہ ہے حال میں اور اسکو تعلق ہے گذرے زمانے میں اور وہ پالینا ہے
اُس چیز کا جسمیں اسنے تقصیر کی ہے اور اسکو تعلق ہے آئندہ زمانے سے اور وہ ہمیشگی
کرنی ہے عبادت پر اور گناہ کے چھوڑنے پر موت تک پس اسپر شرط اسکے صحیح
ہونے کی اُسمیں جو متعلق ہے ماضی زمانے سے یہ ہے کہ وہ پھیرے اپنے فکر کو
پہلے دن کیطرف کہ پہونچا ہے جس میں بلوغت کو پس جستجو کریگا پچھلی عمر میں
ایک ایک سال اور ایک ایک مہینے اور ایک ایک گھڑی اور ایک ایک سانس
سے پس نظر کرے اپنی عبادتوں کیطرف کیا ان میں قصور کیا ہے اور اپنے
گناہوں کیطرف کہ کیا کیا اسنے کمائی ہیں اپنے عبادتیں پس اگر ہو چھوڑی نماز
کہ اسکو پڑھا ہی نہیں اصلاً یا پڑھی تھی اسکی شرطوں کے سوا ئے اور اسکے ارکان
کے سوا مثلاً یوں کہ نماز پڑھی ہو بے وضو یا ایسے وضو سے جسمیں کسی شرط میں
خلل ہو جیسے نیت میں یا اوسکے بعض واجبوں میں جیسے کلی یا ناک میں پانی
ڈالنے اور موںہہ کے دھونے اور اسکے سوا اور اعضا کے یا نماز پڑھی ہو ایسی
یا ریشمی یا لوٹ کے کپڑے میں یا چھینے ہوئی زمین پر پس تحقیق ان نمازوں
کو قضا کرے سب کے سب کو اپنے بالغ ہونے کے وقت سے اپنی توبہ کیوقت تک
پس مشغول ہو فرضوں کے قضا کرنے میں پہلے ہمیشہ

يُصَلِّيهَا إِلَى أَنْ يَضِيقَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْحَاضِرَةِ ثُمَّ يُصَلِّي الْحَاضِرَةَ أَدَاءً ثُمَّ يَشْتَغِلُ بِقَضَاءِ الْفَوَائِتِ هٰكَذَا إِلَى أَنْ يَأْتِيَ عَلَى آخِرِهَا فَإِذَا حَضَرَتِ الْجَمَاعَةُ صَلَّاهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ وَيَنْوِيهَا قَضَاءً ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى عَادَتِهِ حَتّٰى إِذَا تَضَايَقَ وَقْتُ الَّتِي صَلَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ صَلَّاهَا وَحْدَهُ أَدَاءً وَكُلُّ ذٰلِكَ إِنَّمَا يَفْعَلُهُ احْتِيَاطًا لِلتَّحْصِيلِ

التَّرْتِيبَ فِي الْقَضَاءِ إِذْ هُوَ وَاجِبٌ عِنْدَنَا فَإِنْ نَوٰى مَعَ الْإِمَامِ أَدَاءَ الْجَمَاعَةِ سَوْمِحَ وَرُخِّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ وَلَا يُعِيدُهَا مَرَّةً أُخْرٰى وَالصَّحِيحُ هُوَ الْأَوَّلُ فَإِنْ كَانَ فِي عُمُرِهِ الْمَاضِي مُخْلِطًا فِي دِينِهِ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي حَقِّهِمْ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ تَارَةً يَغْلِبُ عَلَيْهِ الْإِيمَانُ فَيُحْسِنُ الْعَمَلَ مِنْ صَلٰوتِهِ وَصِيَامِهِ وَالتَّحَرُّزِ مِنَ النَّجَاسَاتِ وَالْمُحَرَّمَاتِ وَيَحْتَاطُ لِدِينِهِ وَالْأُخْرٰى تَغْلِبُهُ الشَّقَاوَةُ فَيُزَيِّنُ لَهُ الشَّيْطَانُ فَيَتَهَاوَنُ فِي صَلٰوتِهِ وَيَتَسَاهَلُ فِي شَرَائِطِهَا وَأَرْكَانِهَا وَوَاجِبَاتِهَا فَيَأْتِي بِبَعْضِهَا وَيَتْرُكُ بَعْضَهَا أَوْ يُصَلِّي يَوْمًا وَيَتْرُكُ أَيَّامًا مَا يُصَلِّي مِنْ صَلٰوةِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ صَلٰوةً أَوْ صَلٰوتَيْنِ وَيَتْرُكُ بَاقِيَهَا فَلْيَجْتَهِدْ وَلْيَتَحَرَّ فِي ذٰلِكَ فَمَا تَيَقَّنَ أَنَّهُ أَتَى بِهِ عَلَى التَّمَامِ وَالْكَمَالِ عَلَى وَجْهٍ يَسْقُطُ فِي الشَّرْعِ كَمْ يَقْضِيهَا وَيَقْضِي الْبَاقِيَ وَإِنْ نَظَرَ لِنَفْسِهِ وَأَرْتَكَبَ الْعَزِيمَةَ وَالْأَشَدَّ فَقَضَى الْجَمِيعَ لَكَانَ ذٰلِكَ احْتِيَاطًا وَخَيْرًا قَدَّمَهُ لِنَفْسِهِ وَكَفَّارَةً وَتَرْفِيعًا لِكُلِّ مَا فَرَّطَ مِنْ سَائِرِ الْأَوَامِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَدَرَجَاتٍ فِي الْجَنَّةِ إِذَا مَاتَ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ وَإِذَا فَرَغَ مِنْ قَضَاءِ الْفَرَائِضِ وَمَدَّ اللّٰهُ فِي أَجَلِهِ وَأَمْهَلَهُ فِي مُدَّتِهِ وَوَفَّقَهُ لِخِدْمَتِهِ وَرَضِيَهُ لِطَاعَتِهِ وَإِقَامَةِ لَهَا وَجَعَلَهُ مِنْ أَهْلِ مَحَبَّتِهِ وَأَنْقَذَهُ مِنَ الضَّلَالِ وَأَخْرَجَهُ مِنْ مُرَافَقَةِ الشَّيْطَانِ وَمُتَابَعَتِهِ وَمِنْ نُكُوبِ

قال رضي الله عنه وأرضاه: أداء الكل

منهم: الإتمان والتعيين

وأخذ: وأخذ

قال: قال

ان کو پڑہتا رہے یہانتک کہ تنگ ہوجاوے حاضر نماز کا وقت پہر حاضر نماز پڑہے ادا کرکہ پہر مشغول ہوجاوے فوت کی ہوئیں نمازوں کے قضا کرنے میں اسطرح کہ یہانتک کہ پہونچے انکے آخر تک پس جب حاضر ہو جماعت تو اسکو پڑہے جماعت کے ساتھ اور نیت کرے اسکی قضا کی پہر نماز پڑہتا رہے اپنی عادت پر یہانتک کہ جب تنگ ہونے لگے اس نماز کا وقت جسکو اسنے پڑہا تہا امام کے ساتھ تو پڑہے حاضر نماز کو اکیلا ادا کرکہ یہ سب کچھہ سوائے اسکے نہیں کہ اسکو کرتا ہے احتیاط سے ترکیب حاصل کرنے کو قضا میں کیونکہ وہ ترتیب واجب ہے ہمارے نزدیک پس اگر نیت کرلے امام کے ساتھہ ادا کی جماعت میں وہ فراخی دیا گیا اور رخصت دیا گیا ہے اسمیں نہ پہیرے اسکو دوسری بار صحیح وہ پہلی بات ہے پس اگر وہ اپنی گذری عمر میں ملانے والا اپنے دین میں ان لوگوں میں سے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے جن کے حق میں اور اور لوگ ہیں کہ اقرار کرتے ہیں ساتھ گناہوں کے ملا دیتے ہیں عمل اچہا اور برا نزدیک ہے اللہ کہ پہر آوے اوپر انکے کبہی غالب ہوتا ہے اسپر ایمان پس اچہا کرنے لگتا ہے عمل اپنے نماز اور روزے سے اور نجاستوں اور حرام چیز کے بچنے سے اور احتیاط کرتا ہے اپنے دین کو اور کبہی اور غالب ہوجاتی ہے اسپر بدبختی پس پہسلاتا ہے اسکو شیطان پس تعجیل کرتا ہے اپنے نماز میں اور سستی کرتا ہے اسکی شرطوں اور ارکانوں اور واجبوں میں پس ادا کرتا ہے انکے بعض کو اور چہوڑتا ہے یا ایک دن نماز پڑہتا ہے اور کئی دن چہوڑتا ہے پڑہتا ہے دن رات کی نمازیں سے ایک نماز یا دو اور ترک کرتا ہے باقی نمازوں پس اسکو چاہیئے کہ کوشش کرے اور فکر کرے اسمیں پس جسکو یقین کرے کہ اسکو تمام اور کمال پر ادا کیا ہے جسوجہ پر جائز ہے شریعت میں تو اسکو قضا نہ کرے اور باقی نمازیں قضا کرے اور اگر دیکہی اپنے نفس کا فائدہ اور اختیار کرے اولویت اور مشکل کام پس قضا کرے تمام کو البتہ یہ ہوگی احتیاط اور ہمت نیکی جسکو آگے بہیجا اپنے نفس کے لیئے اور کفارہ اور بہوند لگانا ہر ایک قصور کا اللہ کے سب حکموں سے قیامت کے دن اور درجے بہشت میں جب مرے توبہ اور اسلام اور سنت پر اور جب فارغ ہو فرضوں کے قضا کرنے سے اور اللہ درازی کرے اسکی عمر میں اور مہلت دی اسکی مدت میں اور اسکو توفیق دے اپنے خدمت کی اور پسند کرے اسکو اپنی عبادت کے لیئے اور اسکو اسپر قائم کرے اور کرے اسکو اپنی محبت والوں میں اور چہوڑا اسکو گمراہی سے اور نکالے اسکو شیطان کی موافقت اور اسکی پیروی سے اور نفس کی خواہش

الْهَوٰى وَمِلْاذَ نَفْسِهٖ فَاَدْبَرَهٗ مِنْ دُنْيَاهُ وَاَقْبَلَهٗ عَلٰى اٰخِرَتِهٖ
فَلْيَشْتَغِلْ حِيْنَئِذٍ بِقَضَاءِ السُّنَنِ الْمُؤَكِّدَاتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ
بِكُلِّ صَلٰوةٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَرَائِضِ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ يَجْتَهِدُ
فِي التَّهَجُّدِ وَصَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْاَوْرَادِ الَّذِيْ نُشِيْرُ اِلَيْهَا
فِيْ اٰخِرِ الْكِتَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَمَّا الصَّوْمُ فَاِنْ كَانَ
تَرَكَهٗ فِيْ سَفَرٍ اَوْ مَرَضٍ وَاَفْطَرَ عَمَدًا فِي الْحَضَرِ اَوْ تَرَكَ
النِّيَّةَ لَيْلًا عَمَدًا اَوْ سَهْوًا فَلْيَقْضِ ذٰلِكَ جَمِيْعَهٗ وَاِنْ شَكَّ
فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَجْتَهِدْ فِيْ ذٰلِكَ وَلْيَقْضِ مَا غَلَبَ
عَلٰى ظَنِّهٖ تَرْكُهٗ وَيَتْرُكُ بَاقِيَهٗ فَلَا يَقْضِيْهِ وَاِنْ اَخَذَ
بِالْاَحْوَطِ فَقَضَى الْجَمِيْعَ كَانَ خَيْرًا لَّهٗ فَيَحْسُبُ مِنْ حِيْنِ
بُلُوْغِهٖ اِلٰى حِيْنِ تَوْبَتِهٖ فَاِنْ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ عَشْرُ سِنِيْنَ
صَامَ عَشَرَةَ اَشْهُرٍ وَاِنْ كَانَ اِثْنَيْ عَشْرَةَ سَنَةً صَامَ
سَنَةً عَنْ كُلِّ سَنَةٍ شَهْرًا وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَاَمَّا الزَّكٰوةُ
فَيَحْسُبُ جَمِيْعَ مَالِهٖ وَعَدَدَ السِّنِيْنَ مِنْ اَوَّلِ اِتْمَامِ مِلْكِهٖ
لَا مِنْ زَمَانِ بُلُوْغِهٖ وَعَقْلِهٖ اِذِ الزَّكٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَى الصَّبِيِّ
وَالْمَجْنُوْنِ عِنْدَنَا فَيُخْرِجُهَا وَيَدْفَعُهَا اِلٰى مُسْتَحِقِّهَا مِنَ
الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَغَيْرِهِمْ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَدّٰى فِيْ
بَعْضِ السِّنِيْنَ وَتَوَانٰى فِيْ بَعْضٍ حَسَبَ ذٰلِكَ وَ
اَدّٰى الْمَتْرُوْكَ وَيَتْرُكُ الْمُؤَدّٰى عَلٰى مَا تَقَدَّمَ فِي الصَّوْمِ
وَالصَّلٰوةِ وَاَمَّا الْحَجُّ فَاِنْ كَانَ قَدْ تَمَّتْ شُرُوْطُهٗ
فِيْ حَقِّهٖ فَوَجَبَ عَلَيْهِ السَّعْيُ فِيْهِ وَالْقَصْدُ اِلَيْهِ فَتَوَانٰى
وَفَرَّطَ حَتّٰى اَفْتَقَرَ وَاخْتَلَّتِ الشَّرَائِطُ فِيْ حَقِّهٖ بَعْدَ
مِنَ الزَّمَانِ ثُمَّ قَدَرَ فَعَلَيْهِ الْخُرُوْجُ وَالْقَصْدُ اِلَيْهِ وَ
اِنْ كَانَ لَمْ يَجِدِ الْمَالَ وَكَانَ لَهٗ قُدْرَةٌ عَلَى الْخُرُوْجِ
بِبَدَنِهٖ مَعَ الْاِفْلَاسِ فَعَلَيْهِ الْخُرُوْجُ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ اِلَّا
بِمَالٍ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّكْتَسِبَ مِنَ الْحَلَالِ قَدْرَ الزَّادِ وَ
الرَّاحِلَةِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَسْبِ فَلْيَسْاَلِ النَّاسَ
لِيَدْفَعُوْا اِلَيْهِ مِنْ زَكٰوتِهِمْ وَصَدَقَاتِهِمْ
لِلْحَجِّ لِاَنَّ الْحَجَّ مِنَ السَّبِيْلِ عِنْدَنَا وَاحِدٌ مِنَ الْاَصْنَافِ

کی سواری سے اور اسکی لذت سے پس اسکو پیٹھ دلادی اسکی دنیا سے اور متوجہ
کرے اسکی آخرت پر پس اسکو چاہیئے کہ مشغول ہوا سوقت قضا کرنیمیں موکد سنتوں
کے اور جو کچھ متعلق ہو نماز سے جیسے ہمنے بیان کیا فرضوں میں پھر اسکے بعد کوشش
کرے تہجد اور رات کی نمازوں میں اور ان کے وظیفوں میں جنکی طرف ہم اشارہ
کرینگے اس کتاب کے آخر میں انشاء اللہ تعالیٰ ولیکن روزہ پس اگر اسکو ترک کیا
ہو سفر یا بیماری میں یا روزہ نہ رکھا ہو جان بوجھکر گھر میں یا ترک کی ہو نیت رات میں
جان بوجھکر یا بھولکر پس چاہیئے کہ قضا کرے ان سب کو اور اگر شک کرے اسمیں
پس چاہیئے کہ فکر کرے اور کوشش کرے اسمیں پس قضا کرے جسکا ترک کرنا اوسکے
ظن پر غالب ہوا اور ترک کرے اسکے باقی کو پس اسکو قضا نہ کرے اور اگر زیادہ
احتیاط اختیار کرے پس قضا کرے سب کو یہ اسکے لیئے بہتر ہوگا پس حساب کرے
اپنے بالغ ہونے کے وقت سے اپنے توبہ کے وقت تک پس اگر ہو درمیان اسکے
دس سال تو روزہ رکھے دس مہینے اور اگر ہے قضا بارہ سال کی تو روزہ
رکھے ایک سال کے بدلے ایک مہینا اور وہ رمضان کا مہینہ ہے ولیکن
زکوٰۃ پس حساب کرے اپنے سب مال کا اور کئے سال انکے مالک ہونے کا اول
سال پورا ہونے بالغ اور عاقل ہونے کے زمانے سے کیونکہ زکوٰۃ واجب ہے لڑکے
اور دیوانے پر ہے ہمارے نزدیک پس زکوٰۃ نکالی اور اسکو دی اسکے مستحقوں
اور فقیروں اور مسکینوں وغیرہم میں سے پس اگر ادا کی ہو بعض
سالوں میں اور سستی کی ہو بعض میں تو حساب کرے اسکا اور ادا کرے جس
سال کی ترک کی ہو اور ترک کرے جس سال کی ادا کی ہو جیسے ہم نے بیان
کیا روزہ اور نماز میں ولیکن حج پس اگر تحقیق پوری ہو چکی ہوں اسکی شرطیں
اسکے حق میں پس واجب ہے اسپر شتابی کرنی اسمیں اور قصد کرنا اس کیطرف
پس اسنے سستی کی اور قصور کیا یہانتک کہ وہ محتاج ہوگیا اور خلل پاگئیں شرطیں
اسکے حق میں لمبی مدت میں زمانے سے پھر قادر ہوجاوے پس اسپر واجب ہے نکلنا اور
قصد کرنا اس کیطرف اور اگر نہ پاوے مال اور ہو اسکو قدرت نکلنے پر ساتھ اپنے
بدن کے باوجود مفلس ہونے کے پس اسپر واجب ہے نکلنا قادر سوا مال کے پس اسپر
واجب ہے کسب کرنا حلال سے بقدر خرچ راہ کے اور سواری کے پس اگر وہ
قادر نہو کسب پر پس چاہیئے کہ لوگوں سے مانگے تو وہ اسکو دیں اپنی زکوٰۃ اور
صدقوں سے تو کہ وہ حج کرلے کیونکہ تحقیق حج بھی سبیل اللہ میں سے ہے
ہمارے نزدیک اور وہ بھی ایک مصرف ہے

الثمانية وهو قوله عز وجل وفي سبيل الله فان مات
قبل ذلك صائما او قائما فرط في اداء الحج
وهو مذموم قال النبي صلى الله عليه وسلم
وجد زاد وراحلة يبلغه البيت فلم يحج فلا عليه ان
يموت يهوديا او نصرانيا او حيث شاء من الله
ذلك تاكيدا لجانب الامر واحتياطا لحفظ
تضييعه وان كان عاصيا غفرات وتذكر قلب
الحرم منها والاحتياط فيها عما ذكرناه اما
ينبغي ان يتفقد من اول يوم خروجه بصره
ولسانه ويده ورجله وفرجه وجوارحه ينظر
في جميع ايامه وساعاته ويفتش نفسه ويبدأ
معاصي حتى يطلع على جميعها ويتائبها ويتأهبها
ويتذكر جميعها بروية فرنا به الذي كان معه فيها ويتذكر
في اثر افعاله التي قارف عليها والمنازل التي
ستر فيها عين الله في ذهبه وغفل عن الاعين التي لا
تنام ولا تغفل من طرفة عين عنه وكراما كاتبين يعلمون ما
تفعلون ما يلفظ من قول الا لديه رقيب غفل عن الملكين
الكريمين الحفظة له معقبات من بين يديه ومن خلفه يحفظونه
من امر الله ويحصون عليه افعاله وانفاسه وغفل
عن عالم السر واخفى العليم بذات الصدور والخبير بما
يخفون وما يعلنون ثم ينظر في ذلك فان كانت معاصيه
يتعلق بحق الله تعالى وهي بينه وبينه لا تتعلق بمظالم
العباد كالزنا وشرب الخمر وسماع الملاهي والنظر الى
غير المحرم والقعود في المسجد وهو جنب ومس المصحف
بغير وضوء واعتقاد بدعة فتوبته عنها بالندم و
التحسر والاعتذار الى الله عز وجل ويحسب مقدارها
من حيث الكثرة ومن حيث المدة ويطلب لكل معصية
عنها حسنة تناسبها فيأتي من الحسنات بمقدار تلك

آٹھ مصرفوں میں سے اور وہ اللہ عزوجل کا فرمودہ ہے اور اللہ کی راہ میں
پس اگر وہ بیمار ہو کر یا بوڑھا ہو کر یا [illegible] مر جائے
اور وہ اسے [illegible] فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جو کوئی پائے توشہ اور سواری کہ اسکو بیت اللہ تک پہنچا دے
پھر حج نہ کرے پس اسپر کوئی افسوس نہیں کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی
تو یہ سب [illegible] تاکید کرنے کو اور اسکی نگاہ رکھنے کی احتیاط
[illegible] سے اور اگر کوئی اسپر کفارے اور
نذر ہیں واجب ہوں ان کو [illegible] اور احتیاط کرنا ان سب کا ہمنے بیان کیا ولیکن
[illegible] واجب ہے کہ [illegible] اپنے بالغ ہونے کی اول وقت سے اپنے کان سے
اور اپنی آنکھ اور اپنی زبان اور اپنے ہاتھ اور اپنے پاؤں اور اپنی شرمگاہ اور
سب اعضاؤں سے نظر کرے اپنے سب کے سب دنوں اور گھڑیوں میں اور کہولے
اپنے نفس کے آگے اپنے گناہوں کا فقرہا تک کہ مطلع ہو کہ سب کے سب گناہوں
پر اور انکے صغیروں اور کبیروں پر یاد کرے ان سب کو اپنے رفیقوں کے
دیکھنے سے جو اسکے ساتھ تھے ان کنبوں میں اور اسکے شریک تھے ان گناہوں
کے کرنے میں اور ان جگہوں کو یاد کرے جسپر اسنے وہ گناہ کیئے تھے اور
اون جگہوں کو نہیں وہ گناہ جیسے ہنوز آنکھوں سے اسکے خیال ہیں اور غافل
ہوا تھا ان آنکھوں سے کہ تہیں سوتیں اور بند نہیں ہوتی ایک چمکنے پر آنکھ
کے پاس سے جو بزرگ فرشتے لکھنے والے ہیں جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے
ہو نہیں بولتا کچھ بات مگر نزدیک اسکے نگہبان ہیں تیار غافل ہوا ان بزرگ
فرشتوں نگہبانوں سے جو واسطے اسکے چوکیدار ہیں اسکے آگے اسکے سے
اور پیچھے اسکے سے محافظت کرتے ہیں اسکو اللہ کے حکم سے اور وہ گنتے ہیں اسپر اسکے کام
اور اسکے سانس اور غافل ہوا جاننے والے سے پوشیدہ اور بہت پوشیدہ
کے جاننے والا سینوں کی بات کے اور خبر رکھنے والا سے جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں
پھر نظر کرے اسمیں پس اگر ہوں گناہ تعلق رکھتے اللہ تعالی کے حق سے اور وہ درمیان اسکے اور
اللہ تعالی کے درمیان ہوں تعلق کہیں بندے کے ظلموں سے جیسے زنا اور شراب کا پینا اور سننا راگ کا
اور جیسے نظر کرنی غیر محرم کیطرف اور بیٹھنا مسجد میں حالت جنابت میں اور ہاتھ لگانا قرآن
کو بیوضو اور بدعت کا اعتقاد کرنا ان سب سے توبہ سے پشیمان ہونا اور افسوس کرنا اور عذر کرنا
ساتھ اللہ عزوجل کے اور حساب سے ان گناہوں کے مقدار کی کثرت کی وجہ سے اور مدت سے
اور طلب کرے ہر ایک گناہ کے لیئے انمیں سے ایک نیکی کہ اسکے مناسب ہو پس ادا کرے نیکیاں ان گناہوں

السَّيِّئَاتِ اِخْذًا مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ
السَّیِّاٰتِ وَمِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ
حَیْثُ کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا فَتَکْفِیْرُ کُلِّ
سَیِّئَةٍ بِحَسَنَةٍ مِّنْ جِنْسِهَا بِمَا تُقَارِبُ اَنْ تَکُوْنَ کَفَّارَةً
لَّهٗ دُوْنَ غَیْرِهٖ فِی التَّشْبِیْهِ فَتَکْفِیْرُ شُرْبِ الْخَمْرِ بِالتَّصَدُّقِ
بِکُلِّ شَرَابٍ حَلَالٍ هُوَ اَحَبُّ اِلَیْهِ وَاَطْیَبُ عِنْدَهٗ وَسَمَاعُ
الْمَلَاهِیْ بِسَمَاعِ الْقُرْاٰنِ وَاَحَادِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحِکَایَاتِ الصَّالِحِیْنَ وَتَکْفِیْرُ الْقُعُوْدِ فِی
الْمَسْجِدِ جُنُبًا بِالْاِعْتِکَافِ فِیْهِ مَعَ الْاِشْتِغَالِ بِالْعِبَادَةِ
وَتَکْفِیْرُ مَسِّ الْمُصْحَفِ مُحْدِثًا بِاِکْرَامِ الْمُصْحَفِ وَکَثْرَةِ قِرَاءَةِ
الْقُرْاٰنِ مِنْهُ وَکَثْرَةِ تَلَقِّیْهِ عَلَی الطَّهَارَةِ وَالْاِعْتِبَارِ
بِمَا فِیْهِ وَالْاِتِّعَاظِ وَاحْتِرَامِهٖ وَالْعَمَلِ بِهٖ وَبِاَنْ یَّکْتُبَ
مُصْحَفًا وَیَجْعَلَهٗ وَقْفًا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ لِیَقْرَؤُا فِیْهِ وَ
اَمَّا مَظَالِمُ الْعِبَادِ فَفِیْهَا اَیْضًا مَعْصِیَةٌ وَّجِنَایَةٌ عَلٰی
حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی نَهٰی عَنِ الظُّلْمِ لِلْعِبَادِ کَمَا نَهٰی
عَنِ الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَالرِّبَا فَمَا یَتَعَلَّقُ مِنْ ذٰلِكَ بِحَقِّ
اللّٰهِ تَعَالٰی تَدَارُکُهٗ بِالنَّدَمِ وَالتَّحَسُّرِ وَتَرْكِ مَا مِثْلُهٗ
فِیْ ثَانِی الْحَالِ وَالْاِتْیَانِ بِالْحَسَنَاتِ لِتُکَفِّرَ عَنْهُ
فَتَکْفِیْرُ اِیْذَائِهٖ لِلنَّاسِ بِالْاِحْسَانِ اِلَیْهِمْ وَالدُّعَاءِ لَهُمْ
فَاِنْ کَانَ الْمُؤْذٰی مَیِّتًا فَبِالتَّرَحُّمِ عَلَیْهِ وَالْاِحْسَانِ
لِوَلَدِهٖ وَعَشِیْرَتِهٖ اِذَا کَانَتِ الْاَذِیَّةُ بِاللِّسَانِ اَوِ الضَّرْبِ
وَتَکْفِیْرُ غَصْبِ اَمْوَالِهِمْ فِیْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰی بِالتَّصَدُّقِ
بِمَا یَمْلِکُهٗ مِنَ الْحَلَالِ وَاِنْ کَانَتِ الْاَذِیَّةُ فِی الْاَعْرَاضِ مِثْلَ
اَنِ اغْتَابَهُمْ وَمَشٰی بَیْنَهُمْ بِالنَّمِیْمَةِ وَقَدَحَ فِیْهِمْ فَتَکْفِیْرُ
ذٰلِكَ بِالثَّنَاءِ عَلَیْهِمْ اِنْ کَانُوْا مِنْ اَهْلِ الدِّیْنِ وَالسُّنَّةِ
وَاِظْهَارِ مَا یُعْرَفُ فِیْهِمْ مِنْ خِصَالِ الْخَیْرِ فِیْ اَقْرَانِهٖ وَاَمْثَالِهٖ
فِی الْمَحَافِلِ وَالْمَجَامِعِ وَتَکْفِیْرُ قَتْلِ النُّفُوْسِ فِیْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰی
بِاِعْتَاقِ الرِّقَابِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِحْیَاءٌ لِلْمَحَامِدِ لِاَنَّ الْعَبْدَ کَالْ
مَفْقُوْدِ فِیْمَا یَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِهٖ کَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ضَرَبَ

اللہ تعالےٰ کے فرمودہ سے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو اور حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمودہ سے ڈر اللہ تعالےٰ سے جہاں کہیں تو ہو اور برائی کے پیچھے
نیکی کر کہ وہ اسکو مٹا دیتی ہے پس کفارہ ہر ایک برائی کا نیکی ہے اور اسکی جنس
میں سے اسوجہ سے کہ نزدیک ہو یہہ کہ وہ کفارہ ہو اسکے لیئے سوا اسکے غیر کی
تشبیہ میں پس کفارہ شراب پینے کا ہر ایک حلال پینے والی چیز کا صدقہ کرنا ہے
جو اسکی طرف سے پسند پیاری اور اسکے پاس بہت پاکیزہ ہو اور راگ سننے کا سننے سے
قرآن مجید اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں اور نیکوں
کی حکایتوں کے ہے اور کفارہ بیٹھنے کا مسجد میں حالت جنابت میں اعتکاف بیٹھنے
میں ساتھہ مشغول ہونے کے عبادت میں اور کفارہ بیوضو قرآن مجید کو ہاتھہ
لگانیکا ساتھہ عزت کرنے قرآن مجید اور زیادہ پڑھنے قرآن مجید اور اس سے
بہت پیش آنے کے وضو پر اور عبرت پکڑنے کے اس سے جو کچھہ اسمیں ہے اور اسکے
سے نصیحت پکڑنے کے ہے اور اسکی عزت کرنی اور اسپر عمل کرنے کو ہے اور
ساتھہ اسکے لکھا جاوے قرآن مجید اور اسکو کر دے وقف مسلمانوں پر تو کہ وہ اسمیں
پڑھیں ولیکن بندوں کے ظلم پس ان میں بھی بیفرمانی ہے اور گناہ اللہ تعالےٰ کے
حق پر کیونکہ اللہ تعالےٰ نے منع کیا ہے ظلم کرنے سے بندوں پر جیسے منع فرمایا ہے
زنا شراب کے پینے اور بیاج سے پس جو کچھہ متعلق ہے اسمیں سے اللہ تعالےٰ کے حق سے
تو اسکا تدارک پشیمان ہونا اور افسوس کرنے اور اس جیسے گناہ کے ترک کرنے
میں ہے دوسرے حال میں اور ساتھہ لانے نیکیوں کے ہے کہ وہ اس سے کفارہ ہو پس
کفارہ انکی ایذا دینے کا لوگوں کو ان کیطرف احسان کرنا اور انکے لیئے دعا کرنے سے
ہے پس جسکو ایذا دی تھی مرا ہوا پس اسکا کفارہ اسپر رحمت بھیجنے سے ہے اور
احسان کرنے سے اسکی اولاد اور اسکے وارثوں سے جب ہو ایذا زبان یا مارنے
سے کفارہ ان کے مالوں کے چھیننے کا اللہ تعالےٰ کے حق میں صدقہ کرنا ہے
حلال چیز سے جسکا وہ مالک ہوا اور اگر ایذا ہو آبروؤں میں جیسے انکی
غیبت کرنی اور بہتان ان کے درمیان چغلی سے اور کیا عیب ہوا انمیں پس اسکا
کفارہ انکی تعریف کرنی ہے اگر وہ ہوں دین اور سنت والوں میں سے اور ظاہر
کرنا انکی نیک خصلتوں سے جو وہ جانا ہو اپنے رفیقوں اور اپنے جنسیوں میں
مجلسوں اور مجمعوں اور کفارہ قتل کرنے جانوں کا اللہ تعالےٰ کے حق میں غلاموں
کے آزاد کرنے سے ہے کیونکہ زندہ کرنا غلام کا اسلیئے کہ غلام مانند گم ہوئے معدوم
کی ہوتا ہے اس چیز میں کہ رجوع کرے اپنی جان کیطرف جیسے فرمایا اللہ عزوجل نے مثال

اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَكَلِيَّتُهُ لِمَوْلَاهُ
تَصَرُّفَاتُهُ وَحَرَكَاتُهُ وَسَكَنَاتُهُ فَهُوَ مُجَرَّدُ لِسَيِّدِهِ اِذْ جَمِيْعُ
ذٰلِكَ لَهُ فَفِيْ اِعْتَاقِهِ اِيْجَادُهُ وَاِحْيَاؤُهُ فَكَاَنَّ الْقَاتِلَ
اَعْدَمَ عَبْدًا لِعَابِدٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَعَطَّلَ طَاعَتَهُ لَهُ فَجُنِيَ
عَلٰى حَقِّهِ فَاَمَرَهُ بِاِقَامَةِ عَبْدٍ مِثْلِهِ عَابِدٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلَا
يَتَحَقَّقُ ذٰلِكَ اِلَّا بِعِتْقِهِ عَنْ رِقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ فَيَتَصَرَّفُ
فِيْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ مَانِعٍ وَلَا حَاجِزٍ فَيُقَابَلُ الْاِ
عْدَامُ بِالْاِيْجَادِ وَهٰذَا فِيْ حَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا
فِيْ حَقِّ الْعِبَادِ فَلَا يَخْلُوْا اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِي النُّفُوْسِ اَوْ
فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَعْرَاضِ وَالْقُلُوْبِ وَهٰذَا هُوَ الْاِيْذَاءُ
الْمَحْضُ وَاَمَّا اِذَا كَانَتِ الْمَظْلِمَةُ فِي النُّفُوْسِ بِاَنْ جَرٰى عَلٰى
يَدِهِ قَتْلُ خَطَاٍ فَتَوْبَتُهُ بِتَسْلِيْمِ الدِّيَةِ اِلٰى مَنْ يَسْتَحِقُّهَا
مِنْ ذِيْ نَسَبٍ وَمَوْلًى اَوِ الْاِمَامِ فَهِيَ فِيْ عُهْدَةِ ذٰلِكَ
حَتّٰى تَصِلَ الدِّيَةُ اِلَيْهِمْ اَمَّا مِنَ الْعَاقِلَةِ اَوِ الْاِمَامِ فَاِنْ
لَّمْ تَكُنْ لَهُ عَاقِلَةٌ وَلَا وُجِدَ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ شَيْءٌ سَقَطَتْ
فَاِنْ كَانَ هُوَ قَادِرًا عَلٰى اَدَاءِهَا وَلَا عَاقِلَةَ لَهُ فَلَيْسَ لَهُ
غَيْرُ مُعْتِقِ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَاِنْ تَطَوَّعَ بِالدِّيَةِ كَانَ وَلِيُّ
الدِّيَةِ اِنَّمَا تَجِبُ عِنْدَنَا عَلَى الْعَاقِلَةِ فَلَا يُخَاطَبُ
بِهَا الْقَاتِلُ وَهُوَ الصَّحِيْحُ وَقِيْلَ اِنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ اَدَاءُ
الدِّيَةِ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عَاقِلَةٌ وَلَهُ يَسَارٌ
وَهُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ كَاَنَّ الدِّيَةَ تَجِبُ اِبْتِدَاءً عَلَى الْقَاتِلِ
ثُمَّ تَحْمِلُهَا عَنْهُ الْعَاقِلَةُ عَلٰى وَجْهِ التَّخْفِيْفِ عَنْهُ وَالنُّصْرَةِ
لَهُ وَالْمُوَاسَاةِ لَهُ فِي الْغَرَامَةِ لِمَا بَيْنَهُمَا مِنَ التَّوَارُثِ
وَقَدْ عُدِمَتِ الْعَاقِلَةُ هٰهُنَا فَوَجَبَتْ عَلَيْهِ لَا سِيَّمَا
وَهُوَ فِيْ حَالَةِ التَّوْبَةِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْمَظَالِمِ وَالتَّوَرُّعِ
وَالْخَلَاصِ عَنْ حُقُوْقِ الْاٰدَمِيِّيْنَ وَاَمَّا اِنْ كَانَ الْقَتْلُ
عَمْدًا فَلَا يَتَخَلَّصُ اِلَّا بِالْقِصَاصِ وَكَذٰلِكَ اِنْ كَانَ
دُوْنَ النَّفْسِ فِيْ مَحَلٍّ يُمْكِنُ الْاِقْتِصَاصُ مِنْهُ فَاِنْ
كَانَ فِي النَّفْسِ فَالْكَلَامُ مَعَ الْوَرَثَةِ وَاِنْ كَانَ فِيْمَا

ایک غلام پڑا ہے پر اسکو بس میں نہیں قدرت پاتا کسی چیز پر اسکا سبب کچھ ہوتا ہے
اسکے آقا کے لیئے اسکے تصرف میں اور اس کا ہلنا جلنا اور اسکا ٹھیرنا آرام
کرنا پس وہ سزا اپنے آقا کے لیئے ہوتا ہے کیونکہ یہ سب کچھ اسکے لیئے ہوتی ہیں
پس اسکو آزاد کرنے میں اوسکا پیدا کرنا اور اوسکا زندہ کرنا ہے پس گویا قاتل نے معدوم
کر دیا بندے اللہ تعالے کے عبادت کرنے والے کو اور اسکی عبادت کو اسکے لیئے
معطل کر دیا پس گناہ کیا اوسکے حق پر پس اوسنے اسکو حکم کیا اوس جیسی بندے
اللہ تعالے کے عبادت کرنیوالے کے قائم کرنے کا اور نہیں ثابت ہوتا مگر اسکے
آزاد ہونے سے غلامی کے آزاد ہونے سے پس وہ تصرف کرے اپنے نفس میں
اپنے لیئے سوا کسی مانع اور روکنے کے پس مقابلہ کیا جاوے غلام کرنے کا پیدا کرنے
سے اور یہ اللہ عزوجل کے حق میں ہے ولیکن بندوں کے حقیں پس نہیں خالی اس سے
کہ وہ ہوگا جانوں میں یا مالوں میں یا عرتوں یا دلوں میں اور یہ نری ایذا ہے
ولیکن جب ہو ظلم جانوں میں اسوجہ سے کہ جاری ہوا سکے ہاتھ پر قتل خطا سے
پس اوسکی توبہ ساتھ سپرد کرنے دیت کے ہیں ان لوگوں کیطرف جو اسکے مستحق ہوں
ہم نسب یا غلام آزاد کردہ یا امام سے پس وہ اسکی بیان میں ہے یہاں تک کہ پہونچ
جاوے دیت ان کیطرف یا تو قبیلہ سے یا امام سے پس اگر نہ ہو اسکا کوئی قبیلہ
اور نہ پایا جاوے بیت المال میں بھی کچھ تو ساقط ہو گی پس اگر وہ ہو جاوے
قادر اسکے ادا کرنے پر اسکا قبیلہ نہ ہو پس نہیں ہے اسکے لیے سوا آزاد کرنے ایک
غلام مومن کے پس اگر وہ خوشی سے دیت دیدے تو بہتر ہے کیونکہ دیت
سوا اسکی نہیں کہ واجب ہے ہمارے نزدیک قبیلے پر پس نہ بولایا جاوے دیت لینے کو قاتل
اور یہی صحیح ہے اور بعض نے کہا تحقیق واجب ہے اسپر ادا کرنا دیت کا اسحال میں جبکہ
نہ ہو اسکے لیئے قبیلہ اور ہو اسکے لیئے وسعت اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا کیونکہ
دیت واجب ہوتی ہے پہلے قاتل پر پھر اٹھا لیتا ہے اسکو اس سے قبیلہ اس سے تخفیف
کرنی اور اسکی مدد کرنی اور اس سے احسان کرنے کیوجہ پر تاوان میں سبب
اس توارث کے کہ اونکے درمیان ہے اور تحقیق نہیں ہے یہاں قبیلہ پس واجب ہے
قاتل پر خصوصاً جب وہ توبہ اور ظلموں سے نکلنے اور پرہیزگاری اور آدمیوں
کے حقوں سے خلاص ہونیکی حال میں ہو ولیکن اگر قتل کرنا جان بوجھکر ہو پس
نہیں خلاصی سوا قصاص کے اور اسیطرح اگر ہو جان سے کم ایسے محل میں کہ ممکن
ہو قصاص لینا اوس سے پس اگر گناہ ہو جان میں پس کلام کرتی ہے
وارث سے اور اگر ہو اسچیز میں

دُوْنَ النَّفْسِ ثُمَّ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ فَاِنْ طَابَتِ النُّفُوْسُ
بِاِسْقَاطِ ذٰلِكَ وَالْعَفْوِ عَنْهُ سَقَطَ وَاِنْ طَلَبُوا الْعَفْوَ
عَلٰى مَالٍ بَذَلَهُ وَتَبَرَّأَ عَنْ عُهْدَتِهٖ فَاِنْ قَتَلَ قَتِيْلًا
وَلَمْ يُعْرَفْ اَنَّهٗ هُوَ الْقَاتِلُ كَانَ عَلَيْهِ اَنْ يَعْتَرِفَ
عِنْدَ وَلِيِّ الدَّمِ وَيُحَكِّمَهٗ فِيْ رُوْحِهٖ فَاِنْ شَاءَ عَفَا
عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ قَتَلَهٗ اَوْ اَخَذَ الْمَالَ عَلَيْهِ وَلَا يَجُوْزُ
لَهٗ اِخْفَاءُهٗ لِاَنَّهٗ لَا يَسْقُطُ بِمُجَرَّدِ التَّوْبَةِ فَاِنْ قَتَلَ
جَمَاعَةً فِيْ اَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَمَحَالَّ مُتَعَدِّدَةٍ وَقَدْ
تَقَادَمَ الزَّمَانُ وَلَا يُعْرَفُ اَوْلِيَآؤُهُمْ وَلَا عَدَدُ مَنْ
قَتَلَهُمْ اَحْسَنَ تَوْبَتَهٗ وَعَمَلَهٗ وَاَقَامَ عَلٰى نَفْسِهٖ حَدَّ
لِلّٰهِ بِاَنْوَاعِ الْمُجَاهَدَاتِ وَالتَّعْذِيْبِ لَهَا وَالْعَفْوِ
عَمَّنْ ظَلَمَهٗ وَاٰذَاهُ وَعِتْقِ الرِّقَابِ وَتَصَدَّقَ بِمَالٍ
وَاَكْثَرَ النَّوَافِلَ لِيُفَرَّقَ ثَوَابُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عَلٰى قَدْرِ
حُقُوْقِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنْجُوْا هُوَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ
بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ وَلَا فَائِدَةَ اِذْ ذَاكَ فِي التَّحَدُّثِ بِمَا جَرٰى
عَلَيْهِ مِنْ اَنْوَاعِ الْقَتْلِ وَالْجِرَاحَاتِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ
اِذْ لَا يَعْثُرُ بِاَرْبَابِهَا وَمُسْتَحِقِّيْهَا لِيُوَفِّيَهُمْ اَوْ يَسْتَحِلَّ
مِنْهُمْ بَلْ يَشْتَغِلُ بِمَا ذَكَرْنَاهُ وَكَذٰلِكَ اِنْ زَنٰى اَوْ
شَرِبَ اَوْ سَرَقَ وَلَا يَعْرِفُ مَالِكَهَا اَوْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ
وَلَا يَعْرِفُ الْمَقْطُوْعَ عَلَيْهِ اَوْ بَاشَرَ امْرَاَةً دُوْنَ الْفَرْجِ
مَا يَجِبُ فِيْهِ حَدُّ اللّٰهِ اَوِ التَّعْزِيْرُ فَاِنَّهٗ لَا يَلْزَمُهٗ فِي
التَّوْبَةِ اَنْ يَفْضَحَ وَيَهْتِكَ سِتْرَهٗ وَيَلْتَمِسَ مِنَ الْاِمَامِ
اَوِ الْحَاكِمِ اِقَامَةَ الْحَدِّ وَدٰعَلَيْهِ بَلْ يَسْتُرُ سِتْرَ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَيَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
اللّٰهِ وَيَشْتَغِلُ بِاَنْوَاعِ الْمُجَاهَدَاتِ مِنْ صِيَامِ
النَّهَارِ وَالتَّقَلُّلِ مِنَ الْمُبَاحِ وَاللَّذَّاتِ وَقِيَامِ اللَّيْلِ
وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَكَثْرَةِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّوَرُّعِ
وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

کہ وہ کم ہو جان سے پس کلام کرنی ہے اس سے جسپر گناہ واقع ہوا ہے پس اگر خوش
ہوں نفس قصاص کو ساقط کرنے اور اس سے معاف کرنے پر ساقط ہو جاویگا
اور اگر وہ معاف کرنا چاہیں مال پر تو اسکو خرچ دے اور پاک ہو گناہ کی عہدے
سے پس اگر وہ کسیکو قتل کرے اور پہچانا نہ جاوے کہ وہ قاتل ہے تو اسپر واجب ہے
اقرار کرنا خون کے ولی کے پاس اور اسکو حاکم بناوے اپنی جان میں پس اگر وہ
چاہے اس سے معاف کرے اور اگر چاہے اسکو قتل کرے یا اسپر مال لے اور
نہیں جائز اسکے لیئے اسکا چھپانا کیونکہ وہ خون نہیں ساقط ہوتا نری توبہ سے
پس اگر اسنے قتل کیا ہے کسی جماعت کو مختلف وقتوں میں اور متعدد جگہوں میں
اور تحقیق پرانا ہو گیا ہو زمانہ اور نہ وہ پہچانتا ہو ان کے ولیوں کو اور نہ انکی گنتی کو
جنکو اسنے قتل کیا ہے تو وہ اچھے کرے آپنے توبہ کو اور اپنے عمل کو اور قائم کرے
اپنے نفس پر اللہ تعالی کی قسم قسم کی کوششوں اور نفس کو عذاب دینے سے اور ان
لوگوں سے معاف کرانے سے جنپر اسنے ظلم کیا اور ایذا دی اور غلاموں کو آزاد
کرنے سے اور صدقہ مال سے اور نفل پڑھے بہت تو کہ جدا کیا جاوے اسکا ثواب انپر
انکے حقوق کے اندازے پر قیامت کے دن پس وہ نجات پاجاوے اور داخل
ہو بہشت میں اللہ تعالی کی رحمت سے جسنے سمالیا ہے ہر چیز کو اور وہ بڑا مہربان
سب مہربانوں کا ہے اور کچھ فائدہ نہیں اب بیان کرنے میں اسچیز کے کہ جاری
ہوا اسپر قتل اور زخموں اور راہ زنی کے قسموں سے کیونکہ وہ خبر رکھتا نہیں
اوسکے صاحبوں اور اسکے مستحقوں سے تو انکا حق دے یا معافی چاہے انسے
بلکہ مشغول ہو اسمیں جو ہمنے بیان کیا اور اسطرح اگر زنا کیا یا شراب پی یا
چوری کی اور نہیں پہچانتا اسکے مالک کو یا راہ زنی کی اور نہیں پہچانتا
جسپر راہ زنی کی گئی ہے یا مباشرت کی عورت سے سوا شرمگاہ کے جسمیں واجب
نہیں اسکی حد یا تعزیر پس تحقیق اسکو لازم نہیں ہے اسکے توبہ کی صحیح ہونے
میں یہ کہ خوار ہو اور پھاڑے اپنا پردہ اور ڈھونڈے امام یا حاکم سے اپنے
حدوں پر قائم کرنا بلکہ پردہ میں رہے اللہ تعالی کی پردہ میں اور توبہ کرے اللہ
عزوجل کیطرف اس گناہ میں کہ اسکے اور اللہ کے درمیان ہے اور مشغول ہووے
قسم قسم کی کوششوں میں جیسے دن کا روزہ رکھنا اور تھوڑا لینا مباح
اور لذتوں سے اور رات کا قیام کرنا اور پڑھنا قرآن مجید کا اور بہت
کرنی تسبیح اور پرہیزگاری وغیرہ۔ فرمایا حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے

اَلَى بَشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَلَا يُبْدِيْ لَنَا صَفْحَتَهٗ فَاِنَّ مَنْ اَبْدٰى لَنَا صَفْحَتَهٗ
قَمْنَا عَلَيْهِ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خَالَفَ مَا قُلْنَاهُ وَرَفَعَ اَمْرَهٗ
اِلَى الْوَالِيْ فَاَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ وَقَعَ مَوْقِعَهٗ وَصَحَّتْ تَوْبَتُهٗ
وَيَكُوْنُ مَقْبُوْلًا عِنْدَ اللّٰهِ وَبَرِئَ مِنْ عُهْدَةِ ذَنْبِهٖ
وَتَطَهَّرَ مِنْ اِثْمِهٖ وَلَطْخِهٖ وَاَمَّا الْاَمْوَالُ فَاِنْ كَانَ تَنَاوُلُهٗ
مَالَ اِنْسَانٍ بِغَصْبٍ اَوْ سَرِقَةٍ اَوْ قَطْعِ طَرِيْقٍ اَوْ خِيَانَةٍ
فِيْ عَيْنٍ مِّنْ وَدِيْعَةٍ اَوْ عَارِيَةٍ اَوْ مُعَامَلَةٍ مِّنْ نَّوْعٍ
تَلْبِيْسٍ كَتَرْوِيْجِ زَائِفٍ اَوْ سَتْرِ عَيْبٍ فِي الْمَبِيْعِ اَوْ نَقْصِ
اُجْرَةِ اَجِيْرٍ اَوْ مَنْعِ اُجْرَتِهٖ جُمْلَةً فَكُلُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَنْ
يُفَتِّشَ عَنْهُ لَا مِنْ مُدَّةِ بُلُوْغِهٖ بَلْ مِنْ مُدَّةِ وُجُوْدِ
ذٰلِكَ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ اَوْ عَقْلِهٖ وَتَمْيِيْزِهٖ اَوْ قَبْلَ بُلُوْغِهٖ وَهُوَ
فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهٖ وَوَصِيِّهٖ وَاخْتَلَطَ مَالُهٗ بِمَالِهٖ وَتَهَاوَنَ
الْوَلِيُّ فِيْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُبَالِ بِهٖ بِاَنْ كَانَ ظَالِمًا مُّجَازِفًا
فِيْ دِيْنِهٖ فَاخْتَلَطَ ذٰلِكَ الْحَرَامُ بِمَالِ الصَّبِيِّ تَارَةً مِّنْ
فِعْلِ الصَّبِيِّ وَاُخْرٰى مِنْ ظُلْمِ الْوَصِيِّ وَجَبَ عَلَى
الصَّبِيِّ لَمَّا تَابَ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ تَفْتِيْشُ ذٰلِكَ وَرَدُّ كُلِّ حَقٍّ
اِلٰى اَهْلِهٖ وَتَصْفِيَةُ مَالِهٖ مِنْ تِلْكَ الشُّبُهَاتِ وَالْحَرَامِ
فَلْيُحَاسِبْ نَفْسَهٗ عَلَى الْحَبَّاتِ وَالذَّرَّاتِ مِنْ اَوَّلِ
يَوْمٍ جَنَايَتُهٗ اِلٰى يَوْمِ تَوْبَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُ الْمَوْتُ عَلٰى
غَفْلَةٍ مِّنْ غَيْرِ حِسَابٍ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِ الْقِيٰمَةُ عَلٰى عَجْزٍ
مِّنْ غَيْرِ تَحْصِيْلِ ثَوَابٍ وَتَهْذِيْبِ كِتَابٍ فَيُسْئَلُ فَلَا
يَسْمَعُ جَوَابًا وَيُبْدِيْ فَلَا يَنْفَعُهُ النَّدَامَةُ وَيَسْتَعْتِبُ
فَلَا يُعْتَبُ وَيَعْتَذِرُ فَلَا يُعْذَرُ وَيَسْتَمْهِلُ فَلَا يُمْهَلُ
وَيَسْتَشْفِعُ فَلَا يُشَفَّعُ لَهٗ اِذَا كَانَ مُصِرًّا فِيْ حَالِ حَيٰوتِهٖ
وَمُجَازِفًا فِيْ حَالِ يَقْضَتِهٖ وَفَطِيْنَتِهٖ مُنْتَظِرًا فِيْ اُمُوْرِ
مَعَاشِهٖ حَرِيْصًا فِيْ تَحْصِيْلِ شَهَوَاتِهٖ وَلَذَّاتِهٖ مُتَابِعًا
لِهَوَاهُ وَلِشَيْطَانِهٖ مُعْرِضًا عَنْ طَاعَةِ رَبِّهٖ وَجَنَابِهٖ مُتَثَبِّطًا
عَنْ اِجَابَتِهٖ مُتَسَارِعًا فِيْ مَعْصِيَتِهٖ وَخِلَافِهٖ فَلِذٰلِكَ

جو کوئی لاوے کوئی گناہ ان گناہوں میں سے پس چاہیے کہ پردہ پاوے اللہ تعالیٰ
کے پردے سے اور نہ ظاہر کرے ہمارے لیئے اپنے منہ کو کیونکہ اگر ظاہر کریگا ہمارے
لیئے اپنے منہ کو تو ہم قایم کرینگے اسپر حدیں اللہ پاک کی پس اگر خلاف کرے
ہمارے کہنے کا تو پہونچاوے اپنا کام حاکم تک پس اسپر قایم کرے حد وہ پڑیگی
اپنے موقعہ پر اور صحیح ہوگی اسکی توبہ اور ہوگی مقبول پاس اللہ کے اور پاک
ہوگا اپنے گناہ کے عہدے سے اور پاک ہوگا اپنے گناہ اور اسکی آلودگی سے
ولیکن مال پس اگر ہو لیا انسان کا مال کا چھیننے پر یا چوری پر یا راہ زنی یا
خیانت سے کسی معین چیز میں امانت یا مانگی ہو چیز یا کسی معاملہ سے کسی قسم
کے فریب جیسے رواج دینا کھوٹی چیز کا یا چھپانا عیب کا بیچنے کی چیز میں یا مزدوری
کی مزدوری کا کم کرنا یا نہ دینا اوسکی ساری مزدوری کا پس اس سب کچھ
سے اسپر تفتیش کرنی واجب ہے نہ اپنے بالغ ہونے کی مدت سے بلکہ اس گناہ کے
پائے جانے کی مدت سے اپنے بلوغ اور عقل اور تمیز کے بعد یا اپنے بالغ ہونے سے
پہلے جبکہ اپنے ولی اور وصی کی گود میں ہو اور مل جاوے اسکے مال سے اور سستی
کرے ولی اسمیں اور نہ پرواہ کرے اسکی وجہ سے وہ اپنے دین میں ظالم اور پہاڑنے
والا تھا پس مل گیا یہ حرام لڑکے کے مال میں کبھی لڑکے کے فعل سے اور
کبھی وصی کے ظلم سے تو واجب ہے لڑکے توبہ کرنے والی پر اپنے بالغ ہونیسے
بعد اسکے جستجو کرنی اور رد کرنا ہر ایک حق کا اس حق والے کیطرف اور صاف کرنا
اپنے مال میں شبہوں اور حرام سے پس چاہیئے کہ حساب کرے اپنے نفس کا
دانوں اور ذروں پر اپنے گناہ کے اول دن سے اپنے توبہ کرنے دن تک پہلے اسکے
کہ آوے اسکو موت غفلت پر بیحساب کیئے اور قائم ہو جاوے اسپر قیامت
ثواب نہ حاصل کرنے اور اعمال نامہ کے پاک نہ کرنے دھوکے پر پس سوال کرے
پس نہ سنے جواب اور پشیمان ہو اور نہ فائدہ دے اسکو پشیمانی اور راضی کرنا
چاہیے اللہ کو پس نہ راضی ہو اور عذر کرے پس نہ مانا جاوے اور مہلت
مانگے پس نہ مہلت دیا جاوے اور شفاعت چاہے پس نہ شفاعت کیجاوے
اسکے لیئے جب ہو نیوالا دنیا کی زندگی کی حالت میں اور پہاڑنیوالا اپنی ہوشیاری
اور دانائی کی حالت میں انتظاری کرنیوالا اپنے معاش کے کاموں میں اور حریص
کرنیوالا اپنی خواہشوں اور لذتوں کے حاصل کرنے میں پیروی کرنے والا اپنے نفس
کی خواہش اور اپنے شیطان کا منہ پھیرنیوالا ہے اپنے رب کی عبادت اور
اسکی درگاہ سے پیچھے ہٹنے والا ہے اوسکا ماننے سے جلدی کرنیوالا اور اسکی

طَالَ فِي الْقِيٰمَةِ حِسَابُهٗ وَعَظُمَ وَيْلُهٗ وَنَحِيْبُهٗ وَانْقَطَعَ
ظَهْرُهٗ وَنُكِسَ رَأْسُهٗ وَاشْتَدَّ خَجْلَتُهٗ وَحَيَاؤُهٗ وَ
انْقَطَعَتْ حُجَّتُهٗ وَبُرْهَانُهٗ وَاُخِذَتْ حَسَنَاتُهٗ وَقَضَا
سَيِّئَاتُهٗ وَخَسِرَتْ صَفْقَتُهٗ وَظَهَرَ اِفْلَاسُهٗ وَاشْتَدَّ
عَلَيْهِ غَضَبُ رَبِّهٖ وَاَخَذَتْهُ الزَّبَانِيَةُ اِلٰى مَا
مُهِّدَ لِنَفْسِهٖ مِنْ عَذَابِ رَبِّهٖ وَاَوْبَقَهَا وَاَوْرَدَ بِهَا
فَسَاوٰى مَنْ فِي النَّارِ مِنْ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
اِذْ مَظَالِمُ الْعِبَادِ لَا تُسَامُ فِيْهَا وَلَا تُتْرَكُ وَفِي الْاَثَرِ
اَنَّ الْعَبْدَ لَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ
اَمْثَالُ الْجِبَالِ لَوْ سَلِمَتْ لَهٗ لَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِنَانِ فَيَقُوْمُ
اَصْحَابُ الْمَظَالِمِ فَيَكُوْنُ قَدْ سَبَّ عِرْضَ هٰذَا وَاَخَذَ مَالَ
هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَتُنْقَصُ حَسَنَاتُهٗ فَلَا يَبْقٰى لَهٗ شَيْءٌ
فَيَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ وَبَقِيَ طَالِبُوْنَ
كَثِيْرٌ فَيَقُوْلُ الْقُوْا مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ اِلٰى سَيِّئَاتِهٖ وَصُكُّوْا
لَهٗ صَكًّا اِلَى النَّارِ فَيُهْلِكُ هُوَ بِسَيِّئَةِ غَيْرِهٖ بِطَرِيْقِ
الْقِصَاصِ فَكَذٰلِكَ يَنْجُو الْمَظْلُوْمُ بِحَسَنَةِ الظَّالِمِ اِذْ يُنْقَلُ
اِلَيْهِ عِوَضًا مِمَّا ظَلَمَهٗ وَرَوَتْ عَائِشَةُ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صلى الله عليه وسلم اَنَّهٗ قَالَ لَدَوَاوِيْنَ ثَلَاثَةٌ دِيْوَانٌ
يَغْفِرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَدِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ وَدِيْوَانٌ
لَا يَتْرُكُ مِنْهُ شَيْئًا فَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِيْ لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ
فَالشِّرْكُ بِاللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ
بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَاَمَّا الدِّ
يْوَانُ الَّذِيْ يَغْفِرُهُ فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهٗ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَ
بَيْنَ رَبِّهٖ وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِيْ لَا يَتْرُكُ مِنْهُ شَيْئًا ظُلْمُ
الْعِبَادِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ
قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوتِهٖ وَصِيَامِهٖ وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ

لمبا ہوگا قیامت میں اسکا حساب اور بڑا ہوگا اسکا عذاب اور چلانا اور
ٹوٹی ہوگی اسکی پیٹھ اور نیچے ہوگا اسکا سر اور سخت ہوگی اسکی شرمندگی اور حیا اور
ٹوٹ جاوے گی اسکی حجت اور دلیل اور لیجاوینگی اسکی نیکیں اور بڑائی جاوینگی
اسکی برائیں اور ٹوٹے والا ہوگا اوسکا سودا اور ظاہر ہوگا اسکا افلاس
اور سخت ہوگا اوسپر غضب اوسکے اور اسکی پکڑ اور پکڑ لینگے اسکو دوزخ کے
فرشتے ان چیزوں کیطرف کہ بھیجا اسنے اپنے نفس کے لیئے اپنے رب کی عذاب سے
اور اسکو ہلاک کیا اور اسمیں وارد کیا پس برابر ہوگئے جو لوگ دوزخ میں ہیں
قارون اور فرعون اور ہامان سے کیونکہ بندوں کے ظلموں میں نہیں لیری کیجاتی
اور نہیں چھوڑے جاتے اور حدیث میں ہے تحقیق بندہ البتہ کھڑا کیا جاویگا اللہ
تعالیٰ کے سامنے اور اسکی ہونگی نیکیں پہاڑوں کیطرح اگر وہ اسکے لیئے سلامت
رہیں تو البتہ بہشتیوں سے ہو پس کھڑے ہونگے ظلموں والے پس وہ ہوگا کہ تحقیق اتاری
ہوگی اسکی آبرو کو اور لیا ہوگا مال اسکا اور مارا ہوگا اسکو پس بدلے میں دیجاوینگی
انکی نیکیں پس نہ باقی رہیگی اسکے لیئے کوئی نیکی پس عرض کرینگے فرشتے ای ہمارے
پروردگار اسکی نیکیں تمام ہوگئیں اور باقی ہیں طلب کرنے والے بہت پس
فرماویگا ڈالدو انکی برائیوں میں سے اسکی برائیوں کیطرف اور مارو اسکو مارنا دوزخ
کیطرف پس وہ ہلاک ہوگا اپنے غیر کے گناہ میں قصاص کے طریقے پر پس اسیطرح
نجات پاویگا مظلوم ظالم کی نیکی سے کیونکہ نقل کیا جاویگا اسکی طرف عوض اسچیز کے
کہ اوسنے اسپر ظلم کیا تھا اور روایت ہے حضرت عائشہ رض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا بندوں کے دفتر تین ہیں ایک دفتر ہے کہ اسکو بخشدیتا ہے
اللہ تعالیٰ اور ایک دفتر ہے کہ نہیں بخشتا اسکو اللہ تعالیٰ اور ایک دفتر ہے کہ اسمیں
سے کوئی چیز نہیں چھوڑی جاتی پس اسپر وہ دیوان جسکو اللہ تعالیٰ بخشدیتا ہے اللہ تعالیٰ
پس وہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا ہے فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق بات یہ ہے کہ جو کوئی
شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے بہشت اور اسکی جگہ
اسکی آگ ہے اور اسپر دیوان ہے جسکو اللہ تعالیٰ بخشدیتا ہے پس وہ بندے کا ظلم کرنا ہے
اپنی جان پر اس چیز میں کہ درمیان اسکے رب کے اسپر وہ دفتر ہے جسمیں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی
جاتی پس وہ بندوں کا ظلم ہے انکو بعض کا بعض پر اور روایت ہے مرفوعاً حضرت
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کون مفلس ہے میری امت
میں سے قیامت کے دن عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں وہ شخص ہے جسکے لیئے کوئی درہم اور اسباب نہ ہو
فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مفلس میری امت میں سے وہ شخص ہے کہ لاوے قیامت کے
دن اپنی نماز اور روزہ حالانکہ گالی دی ہوگی اسکو

فَكَذَا هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ
هٰذَا فَيُقَاصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ
وَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ
طُرِحَ فِي النَّارِ فَيَنْبَغِي لِلْمُذْنِبِ اَنْ يُبَادِرَ اِلَى التَّوْبَةِ وَرُوِّيْنَا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَوْفَ نَتُوْبُ وَرُوِّيْنَا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ
اَمَامَهٗ يَعْنِيْ يُقَدِّمُ ذُنُوْبَهٗ وَيُؤَخِّرُ تَوْبَتَهٗ وَيَقُوْلُ سَاَ
تُوْبُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ عَلٰى اَشَرِّ مَا كَانَ عَلَيْهِ فَيَمُوْتُ
عَلَيْهِ وَقَالَ لُقْمٰنُ الْحَكِيْمُ لِاِبْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُؤَخِّرِ التَّوْبَةَ اِلٰى غَدٍ فَاِنَّ
الْمَوْتَ يَاْتِيْكَ بَغْتَةً فَالْوَاجِبُ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ اَنْ يَتُوْبَ حِيْنَ
يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ قَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ لَمْ يَتُبْ اِذَا اَصْبَحَ
وَاَمْسٰى فَهُوَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَالتَّوْبَةُ عَلٰى وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا
فِيْ حَقِّ الْعِبَادِ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا وَالثَّانِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى
فَيَكُوْنُ بِالْاِسْتِغْفَارِ بِاللِّسَانِ وَالنَّدَمِ بِالْقَلْبِ وَالْاِضْمَارِ
اَنْ لَا يَعُوْدَ عَلٰى مَا اَشَرْنَا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ فَلْيَجْتَهِدْ هٰذَا
التَّائِبُ مِنَ الظُّلْمِ وَيَبْذُلْ جُهْدَهٗ فِيْ تَكْثِيْرِ الْحَسَنَاتِ حَتّٰى
تُقْتَصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَتُؤْخَذَ حَسَنَاتُهٗ وَتُوْضَعَ فِيْ
مَوَازِيْنِ اَرْبَابِ الْمَظَالِمِ وَلْيَكُنْ كَثْرَةُ حَسَنَاتِهٖ بِقَدْرِ كَثْرَةِ
مَظَالِمِهٖ لِلْعِبَادِ وَالْاِهْلَاكُ بِسَيِّئَاتِ غَيْرِهٖ وَهٰذَا يُوْجِبُ
اسْتِغْرَاقَ جَمِيْعِ الْعُمْرِ فِي الْحَسَنَاتِ لَوْ طَالَ عُمْرُهٗ بِحَسَبِ
هٰذِهِ الْمَظَالِمِ فَكَيْفَ وَالْمَوْتُ عَلَى الرَّصَدِ وَرُبَّمَا يَكُوْنُ الْاَجَلُ
قَرِيْبًا فَتَخْتَرِمُهُ الْمَنِيَّةُ قَبْلَ بُلُوْغِ الْاُمْنِيَّةِ وَقَبْلَ خَلَاصِ
الْعَمَلِ وَتَصْحِيْحِ النِّيَّةِ وَتَصْفِيَةِ اللُّقْمَةِ فَلْيُبَادِرْ اِلٰى ذٰلِكَ
وَلْيَبْذُلِ الْاِجْتِهَادَ فَلْيَكْتُبْ جَمِيْعَ ذٰلِكَ وَاَسَامِيْ اَصْحَابِ
الْمَظَالِمِ وَاحِدًا وَاحِدًا وَيَطُوْفُ نَوَاحِيَ الْعَالَمِ وَاَطْرَافَ الْبِلَادِ وَاَقْطَارَهَا
وَيَطْلُبُهُمْ يَسْتَحِلُّهُمْ اَوْ يُؤَدِّيْ حُقُوْقَهُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْهُمْ
فَاِلٰى وَرَثَتِهِمْ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ خَائِفٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ
رَاجٍ لِرَحْمَتِهٖ تَائِبٌ مُقْلِعٌ عَنْ جَمِيْعِ مَا يَكْرَهُ مَوْلَاهُ مُتَيَقِّظٌ

اور کہا یا ہوگا مال اسکا اور کرایا ہوگا خون اسکا اور مارا ہوگا اسکو پس بدلہ
دیا جاویگا یہ شخص اسکی نیکیوں میں سے اور اگر تمام ہو جاویں اسکی نیکیں تو لیجاوینگے
ان لوگوں کے گناہوں میں سے پس ڈالا جاویگا اسپر پھر وہ ڈالا جاویگا دوزخ میں
پس گنہگار کے لیئے واجب ہے جلدی کرنی توبہ کیطرف اور روایت کیگئی ہے
حضرت ابن عباسؓ سے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپ نے فرمایا
ہلاک ہو گئے تاخیر کرنے والے جو کہتے ہیں ہم توبہ کر لینگے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے
اللہ عزوجل کے فرمودہ کی تفسیر میں بلکہ ارادہ کرتا ہے ہر آدمی تو کہ گناہ کرے
آگے اپنے یعنی آگے کرتا ہے اپنے گناہوں کو اور پیچھے کرتا ہے اپنی توبہ کو اور کہتا ہے
میں توبہ کرونگا کہ آجاتی ہے اسکو موت حالانکہ وہ اسے برائی پر ہوتا ہے جسپر
تھا پس مرجاتا ہے اسپر اور فرمایا حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے اے میرے بیٹے دیر
کر توبہ میں کل تک کیونکہ تحقیق موت تجھکو آویگی اچانک پس واجب ہے ہر ایک پر
کہ توبہ کرے جب صبح کرے اور جب شام کرے کہا مجاہد نے جو شخص توبہ نہ کرے
جب صبح کرے اور شام کرے پس وہ ظالموں میں سے ہے پس توبہ دو
وجہ پر ہے ایک بندوں کے حقیں اور تحقیق ہمنے اسکا بیان کر دیا دوسرے
تیسرے اور اللہ تعالے کے درمیان پس وہ ہوگی زبان کو بخشش مانگنے سے
اور دل اور نیت سے پشیمان ہونے سے یوں نہ لوٹیگا گناہ کیطرف جیسے ہمنے
اشارہ کیا اسکی طرف پہلے پس چاہیئے کہ کوشش کرے یہ شخص توبہ کرنیوالا ظلم
سے اور خرچ کرے اپنی کوشش نیکیوں کو زیادہ کرنیمیں یہانتک کہ بدلا لیا جاوے
اس سے قیامت کے دن پس لیجاویں اسکی نیکیں اور رکھی جاویں ظلم والے کے ترازو
میں اور چاہیئے کہ ہو جاوے اسکی نیکیوں کی کثرت بقدر کثرت اسکے ظلموں کو
بندوں پر ورنہ ہلاک ہوگا اوروں کی برائیوں سے اور یہ بات واجب کرتی ہے
غرق کرنا ساری عمر کا نیکیوں میں اگر لمبی ہو اوسکی عمر موافق مدت ظلم کے
پس کیونکر ہو حالانکہ موت گھات پر ہے اور بہت بار ہوتی ہے موت قریب پر
کاٹ دیتی ہے اسکو موت پہلے پہونچنے آرزو کے اور پہلے خالص کرنے عمل کے
اور صحیح کرنے نیت اور صاف کرنے لقمے کے پس چاہیئے کہ جلدی کرے طرف توبہ
کی اور خرچ کرے کوشش پس چاہیئے کہ لکھدے ان سب ظلموں کو اور نام ظلم والوں کے ایک ایک کا
اور پھرے گرد جہان کے اور شہروں کیطرف اور انکے کناروں میں اور انکو ڈھونڈے
اور ان سے معافی مانگے یا ادا کرے انکے حق پس اگر انکو نہ پاوے پس ادا کرے انکے وارثوں
کیطرف اور وہ باوجود اسکے ڈرنے والا ہو اللہ کے عذاب سے اور امید کرنیوالا ہو اوسکی رحمت کا
توبہ کرنیوالا باز رہنے والا ان سب سے جسکو ناخوش رکھتا ہے اسکا مولے

فِي لِمَا عَنْهُ وَمَرْضَاتِهِ فَإِنْ أَدْرَكَتْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ
فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ
بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ
أَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَقَدْ جَاءَ فِي الصَّحِيحَيْنِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ
نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ
فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ
تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ
أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ قَتَلَ
مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا نَاسًا
يَعْبُدُونَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ
فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ
الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ
فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا إِلَى اللهِ وَقَالَتْ
مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ
آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ حَكَمًا فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ
إِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى
الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ
إِلَى قَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا وَفِي رِوَايَةٍ
فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى
هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوهُ إِلَى
هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ فَهَذَا دَلِيلٌ وَاضِحٌ عَلَى أَنَّ قَصْدَهُ
إِلَى التَّوْبَةِ وَسَعْيَهُ إِلَيْهَا وَنِيَّتَهُ لَهَا نَافِعٌ وَدَلِيلٌ عَلَى
أَنَّهُ لَا يُحْبِطُ حَسَنَاتِ مِيزَانِ الْحَسَنَاتِ وَلَوْ بِمِثْقَالِ
ذَرَّةٍ فَلَا بُدَّ لِتَائِبٍ مِنْ تَكْثِيرِ الْحَسَنَاتِ وَالنَّوَافِلِ لِيُرْضِيَ
بِهَا الْخُصُومَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتُرْفَعُ بِهَا الْفَرَائِضُ كَمَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِّرُوا مِنَ النَّوَافِلِ

پنڈلی سے تا بند ٹخنے والا یعنے ہوشیار اسکی عبادت اور اسکی رضامندی میں پس اگر
پائے اسکو موت حالانکہ وہ اسی حال پر ہو تو تحقیق اجر ہو گیا اسکا اجر اللہ تعالی پر فرمایا
اللہ عزوجل نے اور جو کوئی نکلے گھر اپنے سے وطن چھوڑ کر طرف اللہ کی اور رسول
اسکے کی پھر پالیوے اسکو موت پس تحقیق پڑا ثواب اسکا اوپر اللہ کے اور تحقیق یہ حدیث صحیح
بخاری اور مسلم میں جس پر اتفاق کیا گیا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا تھا ان لوگوں میں جو تم سے پہلے تھے ایک مرد نے قتل کیا تھا
ننانویں پس آپنے پوچھا زمین والوں کے زیادہ عالم سے پس اسکو بتلایا گیا ایک راہب پس
وہ اسکے پاس آیا پس اوسنے کہا تحقیق اوسنے قتل کیے ہیں ننانویں آدمی پس بھلا اوسکے لیے
توبہ ہے پس اوسنے کہا نہیں ہے پس اسکو بھی قتل کر دیا پس پوری کیے اوسنے سو پس پوچھا زمین
جاننے والے زمین والوں میں سے پس بتلایا گیا ایک مرد عالم پس اسکے پاس آیا اور کہا
تحقیق اوسنے قتل کیا سو آدمی پس اسکے لیے توبہ ہے اس نے کہا ہاں اور کون روک سکتا ہے
تیری اور تیری توبہ کے درمیان تو جا ایسی ایسی زمین کیطرف کیونکہ اس زمین میں لوگ
عبادت کرتے ہیں اللہ تعالی کی تو بھی عبادت کر اللہ تعالی کی انکے ساتھ اور مت لوٹ
اپنی زمین کیطرف کیونکہ وہ بری زمین ہے پس چل پڑا یہانتک کہ جب آدھا راستہ طے
کر گیا تو اسکو موت آگئی پھر جھگڑنے لگے اسمیں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے
فرشتے پس کہا رحمت کے فرشتوں نے آیا وہ توبہ کرنیوالا متوجہ ہو کر اللہ کیطرف
اور کہا عذاب کے فرشتوں نے تحقیق اوسنے نہیں کی بھلائی کبھی پس آیا پاس انکے ایک
فرشتہ آدمی کی صورت میں پس کیا اونہوں نے اسکو اپنے درمیان فیصلہ کرنیوالا پس اوسنے
کہا تم ناپو دو زمینوں کے درمیان کو اون دونو زمینوں کی جو نسی کیطرف وہ نزدیک
ہو گا پس وہ اسکے لیے ہے پس اونہوں نے ناپا پس اسکو پایا اسکی طرف زیادہ نزدیک بسبب
اسکے ارادہ کیا تھا پس اسکو قبض کیا رحمت کے فرشتوں نے اور ایک روایت میں ہے پس تھا وہ طرف
گاؤں نیک کی زیادہ نزدیک بالشت پس وہ کیا گیا اس گاؤں والوں میں سے اور ایک
روایت میں ہے پس وحی کی اللہ عزوجل نے اس زمین کیطرف یہ کہ تو دور ہو جا اور اس زمین کیطرف
یہ کہ تو نزدیک ہو جا اور فرمایا ناپو اندونوں کے درمیان کو پس پایا اوسکو اس گاؤں کیطرف
ایک بالشت پس بخشش کر دیگئی اسکو پس یہ دلیل واضح ہے اسپر کہ تحقیق گنہگار کا قصد کرنا توبہ کیطرف اور
اسکی کوشش کرنی اسکی طرف اور اسکی نیت کرنی اسکے لیے فائدہ دینے والی ہے اور دلیل ہے اسپر کہ تحقیق
نہیں ہے خلاصی گنہگار سے بغیر ہونے نیکیوں کے تمام کے اگرچہ ایک ذرہ کی برابر بھی ہو پس ہیں چاہیے توبہ
کرنیوالے کو نیکیاں اور نفلوں سے زیادہ کرنی سو کہ راضی کرے اس سے جنکے حق دار لوگ قیامت کے دن اور
دور کیے جاویں انکو سبب سے فرض ضیع کرنے کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت کی نفلوں سے

أُرِيدُ بِهَا الْفَرَائِضَ وَكَمَا قَالَ وَيَعْقِدُ مَعَ اللهِ تَعَالَى عَقْدَ
يُخِيطُهَا مُؤَكَّدًا وَعَهْدًا وَثِيقًا لَا يَرُدُّ إِلَى تَالِيهِ الذَّنْبَ
وَلَا إِلَى أَمْثَالِهَا أَبَدًا أَوْ يَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ بِالْعُزْلَةِ
وَقِلَّةِ الْأَكْلِ وَقِلَّةِ النَّوْمِ وَالْحَرَازَةِ فِي قُوتِ حَلَالٍ وَالتَّوَرُّعِ
عَنِ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ إِمَّا بِكَسْبٍ وَبِصَنَاعَةٍ فِي يَدِهِ مِنْ إِرْثٍ
أَوْ سَبَبِ حَلَالٍ فَإِنْ كَانَ فِيمَا وَرِثَهُ شُبْهَةٌ أَوْ حَرَامٌ أَخْرَجَ
وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ وَلَمْ يَلْبَسْ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَإِنَّ رَأْسَ الْمَعَاصِي
الْحَرَامُ وَمِلَاكَ الدِّينِ الْحَلَالُ وَالتَّوَرُّعُ وَتَصْفِيَةُ اللُّقْمَةِ
فَكُلُّ مَا يَنْشَأُ مِنْ إِنْسَانٍ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ مِنَ اللُّقْمَةِ فَالْحَلَالُ
يُثْمِرُ الْخَيْرَ وَالْحَرَامُ يُورِثُ الشَّرَّ كَالْقِدْرِ إِذَا طُبِخَ
مَا فِيهَا وَاسْتَكْمَلَ نُضْجَهُ تَبَيَّنَ الرَّائِحَةُ الْفَائِحَةُ عَمَّا
فِيهَا كُلُّ إِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيهِ وَلْيَكُنْ مَجْلِسُ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ
بِاللهِ يَسْتَفِيدُ مِنْهُمْ أَمْرَ دِينِهِ وَيُعَرِّفُونَهُ سُلُوكَ الطَّرِيقِ
إِلَى اللهِ تَعَالَى وَحُسْنَ الْأَدَبِ فِي طَاعَتِهِ وَالْقِيَامَ فِي أَمْرِهِ
وَيُنَبِّهُونَهُ عَلَى مَا خَفِيَ عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ السُّلُوكِ فِي طَرِيقِهِ فَلَا
بُدَّ لِكُلِّ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا لَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ دَلِيلٍ يَدُلُّهُ وَمُرْشِدٍ
يُرْشِدُهُ وَهَادٍ يَهْدِيهِ وَقَائِدٍ يَقُودُهُ يَسْتَعْمِلُ الصِّدْقَ
فِي جَمِيعِ ذَلِكَ وَالْإِخْلَاصَ وَالْجِدَّ فِي الْمُجَاهَدَةِ قَالَ
اللهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا فَقَدْ
ضَمِنَ لِلْمُجِدِّ الصَّادِقِ فِي طَرِيقِهِ الْهِدَايَةَ فَإِذَا صَدَقَ فِي
ذَلِكَ لَا يَعْدَمُ الْهِدَايَةَ لِأَنَّ اللهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَلَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ لَطِيفٌ بِخَلْقِهِ
بَارٌّ بِبَرِيَّتِهِ مُعِينٌ وَمُوَفِّقٌ لِلْمُقْبِلِينَ إِلَيْهِ دَاعٍ لِلْمُدْبِرِينَ
الْمُوَلِّينَ عَنْهُ بِاللُّطْفِ يَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ كَمَا تَفْرَحُ الْوَالِدَةُ الشَّفِيقَةُ إِذَا
عَبْدُهُ وَلَدُهَا مِنْ سَفَرِهِ الْبَعِيدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ تَرَبَّ بِأَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ
وَمَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَضَلَّهَا فَخَرَجَ
فِي طَلَبِهَا حَتَّى كَادَتْ نَفْسُهُ تَخْرُجُ فَقَالَ أَرْجِعُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي
أَضْلَلْتُهَا فِيهِ فَأَمُوتُ هُنَاكَ فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ

کر پوری کرنی بنا دیں کہ جیسے آپنے فرمایا اور گرہ باندھی ساتھ اللہ کے گا صحیح تاکید
اور عہد پکا کہ لوٹے گا ان گناہوں کیطرف اور نہ ان جیسے گناہوں کیطرف کبھی اور
ہمیشہ تھوڑی اور تھوڑی کہا ہے اور تھوڑی سوئے اور حلال قوت کو نگاہ
کرنے سے بچنا اور شبہ سے کسب میں یا اس سے کہ اسکی تہہ میں
سبب حلال سے پس اگر ہو اسمیں جسکو میراث میں لیا ہے کوئی سبب یا حرام
تو اسکو نکالدے اور نہ کھاوے اسمیں سے اور نہ پہنے اسمیں سے کچھ کیونکہ تحقیق سر سب
گناہوں کا حرام ہے اور جڑ دین کی حلال ہے اور پرہیزگاری اور لقمہ کا صاف
پس جو کچھ پیدا ہوتا ہے انسان سے نیکی اور برائی سے پس لقمہ سے ہے پس حلال
پیدا کرتا ہے نیکی اور حرام پیدا کرتا ہے برائی کو جیسے ہنڈیا جب پکایا جاتا ہے
جو اسمیں ہوتا ہے اور پورا ہو جاتا ہے اسکا پکنا تو ظاہر ہوتی ہے بو پھیلنے والی اچھی
سے جو اسمیں سے ہوتی ہے ہر ایک برتن جھاڑتا ہے جو کچھ اسمیں ہوتا ہے اور بہت
کرے مجلس فقیہوں اور ربانی عالموں کی فائدہ لیوے ان سے اپنے دین کے کام
میں اور وہ اسکو سکھلا دیں چلنا رستہ کا اللہ تعالیٰ کیطرف اور اچھا ادب
اسکی عبادت میں اور قائم ہونے میں اسکے حکم میں اور اسکو آگاہ کریں اسپر
جو پوشیدہ ہو اسپر چلنے کے کام سے اسکے رستہ میں پس نہیں چارہ واسطے ہر
ایک شخص سے جو چلتا ہے رستہ جسکو وہ نہیں پہچانتا دلیل سے جو اسکو دلالت کرے اور
راہ بتانے والے سے جو اسکو راہ بتاوے اور ہدایت کرنے والے جو اسکو ہدایت کرے اوپر سیدھے
والے سے جو اسکو کھینچے اور کام میں اپنی توبہ کرنیوالا سیچ کو ان سب میں اور اخلاص
اور کوشش کو مجاہدہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جن لوگوں نے کہ محنت کی ہماری
راہ میں البتہ ضرور دکھلاویں گے ہم ان کو راہیں اپنی پس ضامن ہوا اللہ تعالیٰ
کوشش کرنیوالے سچے کو لیے اپنا رستہ میں ہدایت پس جب وہ سچا ہوگا کوشش
نہ معدوم پاویگا ہدایت کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں خلاف کرتا وعدہ کا اور وہ نہیں ظلم کرتا
بندوں پر اور بڑا مہربان سب مہربانوں کا ہے نہایت رحم کرنیوالا مہربانی کرنیوالا
کرنیوالا اپنی مخلوق سے احسان کرنیوالا اپنی مخلوق کا مددگار اور توفیق دینیوالا
اسکیطرف متوجہ ہونیوالوں کو بلانیوالا اور اس سے پیٹھ دینے والوں پر مہربانی کرنیوالا
مہربانی سے خوش ہوتا ہے اسکی توبہ سے مثل ماں شفقت کرنیوالی کے سبب آتا ہے اسکا بیٹا
دور سفر سے فرمایا حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ پاک زیادہ خوش ہونیوالا
تم میں سے ہر ایک کی توبہ سے اس مرد سے کہ گذارا کسی بیابان جنگل ہلاک کرنیوالی میں اور اسکی
سواری ہو جسپر اسکا کھانا اور پینا اور اسکے سواری والی چیزیں تھیں پس اسکو گھاوے تیس تکلیف

تَعْهَدُهَا لَحْظَةً فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ عَلَيْهَا
طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ
وَهُوَ الصَّادِقُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ عَبْدٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَامَ وَتَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ
مِنْ ذَنْبِهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ لِأَنَّهُ يَقُولُ جَلَّ
وَعَلَا وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ
غَفُورًا رَحِيمًا وَأَمَّا الْأَمْوَالُ الْحَافِرَةُ الْمَغْصُوبَةُ فَلْيَرُدَّهَا
إِلَى مَالِكِهَا إِنْ عَرَفَ لَهُ مَالِكًا مُعَيَّنًا وَإِلَى وَرَثَتِهِ إِنْ عَلِمَ مَالِكَهُ
وَإِلَّا لَمْ يَعْرِفْ لَهُ مَالِكًا مُعَيَّنًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ عَنْ
صَاحِبِهِ فَإِنِ اخْتَلَطَ الْحَرَامُ بِالْحَلَالِ مِثْلَ أَنِ اخْتَلَطَ
الْمَغْصُوبُ بِالْأَرْبَاحِ الْحَلَالِ حَسَبَ فَاجْتَهَدَ فِي مَعْرِفَةِ
مِقْدَارِ الْحَرَامِ وَتَصَدَّقَ بِذٰلِكَ الْمِقْدَارِ وَتَرَكَ الْبَاقِيَ
لَهُ وَلِعِيَالِهِ وَأَمَّا الْأَعْرَاضُ فَهُوَ سَبُّ النَّاسِ وَشَتْمُهُمْ
مُشَافَهَةً وَهُوَ الْجِنَايَةُ عَلَى الْقُلُوبِ وَكَذٰلِكَ غَيْبَتُهُمْ
وَذِكْرُهُمْ بِالْقَبِيحِ وَمَا يَسُوءُهُمْ مِنَ الْغِيبَةِ وَهُوَ كُلُّ كَلَامٍ
لَا يَحْسُنُ أَنْ يُقَالَ لَهُ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا قَالَ لَهُ فِي غَيْبَتِهِ
كَانَ ذٰلِكَ اغْتِيَابَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يَذْكُرَ لَهُ ذٰلِكَ وَيَسْتَحِلَّهُ
فَإِنْ كَانُوا جَمَاعَةً فَوَاحِدٌ وَاحِدٌ وَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ
فَتَدَارُكُ ذٰلِكَ بِتَكْثِيرِ الْحَسَنَاتِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا كُلُّ ذٰلِكَ
إِذَا بَلَغَتْهُمُ الْغِيبَةُ وَأَمَّا إِذَا لَمْ تَبْلُغْهُمْ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ
اسْتِحْلَالُهُمْ بَلْ لَا يَجُوزُ لِأَنَّ فِيهِ إِيصَالَ الْأَلَمِ إِلَى قُلُوبِهِمْ
بَلْ يَأْتِي الَّذِينَ اغْتَابَهُمْ عِنْدَهُمْ فَيُكَذِّبُ نَفْسَهُ عِنْدَهُمْ
وَيُثْنِي عَلَى الْمُغْتَابِينَ **فَصْلٌ** وَلَا بُدَّ أَنْ يَعْتَرِفَ بِقَدْرِ
جِنَايَتِهِ وَلَا يَعْتَرِضُ لَهُ فِي سَائِرِ الْمَظَالِمِ وَلَا يَكْفِي فِي ذٰلِكَ
الِاسْتِحْلَالُ الْمُبْهَمُ لِجَوَازِ أَنَّ الْمَظْلُومَ إِذَا عَرَفَ قَدْرَ ظُلْمِهِ
عَلَى الْحَقِيقَةِ لَمْ تَطِبْ نَفْسُهُ بِالْإِحْلَالِ بَلْ يُؤَخِّرُ ذٰلِكَ
لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لِيَأْخُذَ بَدَلَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ أَوْ يَحْمِلَ مِنْ
سَيِّئَاتِهِ وَإِنْ كَانَ مِنْ جُمْلَةِ جِنَايَتِهِ عَلَى الْغَيْرِ مَا لَوْ تَرَكَهُ
وَذِكْرُهُ لَنَا أَذَى بِمَعْرِفَةِ كَزِنَاهُ بِجَارِيَتِهِ وَأَهْلِهِ وَنَسَبِهِ

پس بند کرے اسکو ایک لحظہ بھر پس جاگیگا ناگہان اسکی سواری اسکے سر کے پاس ہوگی جسپر لیگیا
پیارے کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ کہتے سنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
اور وہ سچے ہیں کہا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کوئی نہیں بندہ کہ کوئی گناہ
کرے پس کھڑا ہو پس وضو کرے اور نماز پڑھے اور بخشش مانگے اللہ تعالیٰ سے اپنے
سے گمر ہوگا حق اللہ تعالیٰ پر یہ کہ بخشدے اسکے لیے کیونکہ تحقیق فرماتا ہے اللہ جل جلالہ
جو کوئی کام کرے برا یا ظلم کرے اپنی جان پر پھر بخشش مانگے اللہ سے پاویگا اللہ کو بخشنے والا
مہربان اور اپر مال حاضر جیسے ہوئی پس چاہیے کہ پھیر دے مالک کیطرف اسکو
چیز جسکو پہچانتا ہو مالک معین یا اوسکے وارث کیطرف جسے آگے گذر گیا اور جس چیز کا
وہ مالک معین پہچانتا ہو پس اسپر لازم ہے ایک صدقہ کردینا اسکے صاحب کیطرف سے
پس اگر ملگیا ہو حرام حلال سے جیسے ملگیا ہو چھپا ہوا مال میراث حلال سے تو حاجت
کرے پس کوشش کرے حرام کے مقدار کے پہچاننے میں اور صدقہ کردے اس مقدار سے اور چھوڑ
دے باقی اپنے لیے اور اپنے عیال کے لیے اور اپر آبرو میں پس وہ گالی دینی ہے سامنے اور وہ گناہ
ہے دلوں پر اور اسیطرح انکی غیبت کرنی اور انکا ذکر کرنا برائی سے اور جو انکو برا لگے
اور غیبت ہر ایک بات ہے کہ اچھا نہ ہو کہا جاوے اوسکے روبرو پس جب اس بات
کو کہو اسکے پیچھے میں تو ہوگا کہ تحقیق اسکی غیبت کی پس اسکا کفارہ ہے کہ بیان کرے
اسکے لیے وہ بات اور معافی چاہے اس سے پس اگر وہ ہوں ایک جماعت پس ایک ایک
سے اور جو شخص مرجاوے انمیں سے پہلے اس سے پس تدارک کرے اسکا نیکیوں کے زیادہ کرنے سے
جیسے ہمنے بیان کیا سب کچھ اسوقت ہے کہ جب انکو پہونچی ہو انکی غیبت کرنی اور اپر جب
انکو نہ پہونچی ہو پس نہیں واجب اسپر انسے معافی چاہنی بلکہ نہیں جائز کیونکہ اسمیں دکھ
پہونچانا ہے انکے دلوں کیطرف بلکہ آوے ان لوگوں کے پاس جنہوں نے غیبت بیان کی
انکے پاس پس جھٹلاوے اپنے نفس کو انکے پاس سے اور تعریف کرے غیبت کرنے والوں پر
فصل اور نہیں چارہ اس سے کہ پہونچاوے اسکو اسکے گناہ کے مقدار اور نہ اشارہ
کرے اسکے لیے تمام ظلموں میں اور نہیں کافی اسمیں معافی مبہم واجب ہونی اسکی
کہ تحقیق مظلوم جب پہچانیگا اسکے ظلم کی مقدار کو حقیقت پر تو خوش ہوگا اسکا جی معاف
کرنا بلکہ چھوڑ رکھے اسکو واسطے قیامت کے دن کے تاکہ لیوے اسکا بدلہ اسکی نیکیوں میں سے
اور اٹھاوے اسکو اپنی برائیوں میں سے اور اگر ہو منجملہ اسکے گناہوں کے اسکے غیر پر ایسا گناہ
کہ اگر اسکو کہیگا اوسے اور اسکو بیان کرے تو البتہ وہ لیوے اسکے پہچاننے سے جیسے اسکا
[illegible] اسکی بیوی سے
[illegible]

بِاللِّسَانِ اِلٰى عَيْبٍ خَفِيٍّ مِنْ عُيُوْبِهٖ يُعْظِمُ اَذَاهُ فِيْهِ فَهُنَا
لَا طَرِيْقَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَسْتَحِلَّهٗ مِنْهُ فَاِنْ بَقِيَ عَلَيْهِ لَهٗ مَظْلِمَةٌ
مَا فَيُجْبِرُهَا بِالْحَسَنَاتِ كَمَا يُجْبَرُ مَظْلِمَةُ الْمَيِّتِ وَالْغَائِبِ وَ
كُلِّ جِنَايَةٍ عَلَى الْغَيْرِ لَمْ يَعْلَمْ بِهَا لَوْ ذَكَرَ الْجَانِيْ لَهٗ ذٰلِكَ لَمْ
تَطِبْ نَفْسُهٗ بِالْاِحْلَالِ بِسُرْعَةٍ اَوْ لَا يَاْمَنُ مِنَ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ
مُقَابَلَتَهٗ بِاِسْتِحْقَاقِ الْجَانِيْ فِيْ ذٰلِكَ وَطَرِيْقُهٗ اَنْ يَتَلَطَّفَ
وَيَسْعٰى فِيْ مُهِمَّاتِهٖ وَاَعْرَاضِهٖ وَيُظْهِرَ مِنْ حُبِّهٖ وَالشَّفَقَةِ
عَلَيْهِ مَا يَسْتَمِيْلُ بِهٖ قَلْبَهٗ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ عَبْدُ الْاِحْسَانِ
وَكُلُّ مَنْ تَفَرَّ بِسَيِّئَةٍ مَالَ وَرَجَعَ بِحَسَنَةٍ فَاِنْ تَعَذَّرَ
ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَالْكَفَّارَةُ بِتَكْثِيْرِ الْحَسَنَاتِ لِيُجْزِيَ بِهَا فِيْ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جِنَايَتَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْكُمُ بِهٖ عَلَيْهِ وَيُلْزِمُهٗ
قَبُوْلَ حَسَنَاتِهٖ مُقَابَلَةً لِجِنَايَتِهٖ عَلَيْهِ اِذَا امْتَنَعَ مِنَ الْقَبُوْلِ
كَمَنْ اَتْلَفَ فِي الدُّنْيَا مَالًا فَجَاءَ بِمِثْلِهٖ فَامْتَنَعَ مَنْ لَهُ الْحَقُّ
عَنْ قَبُوْلِ ذٰلِكَ وَاِبْرَائِهٖ عَنْ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْحَاكِمَ يَحْكُمُ
عَلَيْهِ بِالْقَبْضِ شَاءَ اَمْ لَمْ يَشَاءْ وَكَذٰلِكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
يَحْكُمُ بِذٰلِكَ فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ
وَاَعْدَلُ الْعَادِلِيْنَ **فَصْلٌ** فَاَمَّا الْخَلَاصُ مِنْ مَظَالِمِ
الْعِبَادِ وَتَفَرُّغٌ لِعِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ خَاتِمَتِهٖ سَلَكَ طَرِيْقَ
الْاَوَّلِ لِاَنَّ بِهٖ يَتَخَلَّصُ الْعَبْدُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مِنَ الْعِبَادِ
وَمِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبِهٖ يُخَفَّفُ عَنْهُ الْحِسَابُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فَاِنَّ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِحُقُوْقِ الْعِبَادِ وَالْمَظَالِمِ
الَّتِيْ جَرَتْ فِي الدُّنْيَا بَيْنَ الْاَنَامِ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ الشَّرْعِ
وَاَمَّا مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاَخَذَ مِنَ الْخَلْقِ مَا
يَسْتَحِقُّهٗ وَاَعْرَضَ عَمَّا لَيْسَ لَهٗ وَخَافَ مِنْ طُوْلِ الْحِسَابِ
فِي الْقِيٰمَةِ فَعَلٰى اَيِّ شَيْءٍ يُحَاسَبُ وَفِي الْخَبَرِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
يَسْتَحْيِيْ اَنْ يُحَاسِبَ الْوَرِعِيْنَ فِي الْقِيٰمَةِ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا
وَزِنُوْهَا قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَهٰذَا اِشَارَةٌ

زبان سے پوشیدہ عیب کیطرف اسکے عیبوں میں سے جس سے وہ بڑی ایذا پاوے پس
ایسی جگہ نہیں ساتھ اسکے لیئے سوائے اوسکے کہ اس سے معافی چاہے مبہم اور باقی
رہیگا اسپر کچھ ظلم پس اسکو پورا کرے اور سنوارے نیکیوں سے جیسے پورا کیا جاتا ہے
ظلم مردے اور غائب کا اور ہر ایک گناہ غیر پر جسکو وہ نہیں جانتا کہ اگر گناہ کرنیوالا
اس سے بیان کرے تو اسکا جی خوش نہ ہو معاف کرنے میں جلدی یا بیخوف نہ ہو اس سے
جسپر گناہ کیا گیا ہے اسکے ساتھ مقابلہ کرنے سے پس حق گناہ کرنیوالے کا اسمیں اور
اسکا طریقہ یہ ہے کہ اس سے نرمی کرے اور کوشش بہ اسکی مہموں اور اسکی غرضوں
میں اور ظاہر کرے اسکی محبت اور اسپر شفقت کرنے سے جس سے مائل کرے اسکے دل
کو کیونکہ تحقیق انسان احسان کا غلام ہے اور ہر ایک شخص جو پھرا ہے برائی سے
مائل اور رجوع ہوتا ہے نیکی سے پس اگر مشکل ہو یہ اوسپر تو پس کفارہ نیکیوں سے
زیادہ کرنے میں ہے تو بدلہ دیوے اسمیں سے قیامت کے دن اسکے گناہ کا کیونکہ اللہ تعالے
حکم کریگا ساتھ اسکے اسپر اور لازم کریگا اسپر اسکے نیکیوں کا قبول کرنا مقابلہ
اسکے گناہ کرنے کے اسپر جب وہ انکار کریگا قبول کرنے سے جیسے کوئی شخص
ضائع کرے دنیا میں کوئی مال پھر لاوے اس جیسا پس انکار کرے وہ شخص جسکا حق ہو اسکے
قبول کرنے سے اس سے پس تحقیق حاکم حکم کرتا ہے اسپر اسکے قبض کرنیکا وہ
چاہے یا نہ چاہے اور اسیطرح اللہ عزوجل حکم کریگا ساتھ اسکے قیامت کے میدانوں میں
اور وہ بڑا حکم کرنیوالا ہے سب حاکموں کا اور بڑا عدل کرنیوالا ہے عادلوں کا **فصل** پس
پس جب خلاصی پاوے بندوں کے ظلموں سے اور فارغ ہو اللہ تعالی کی عبادت کیلیے
اپنے خاص حال میں تو چلے پرہیزگاری کی راستہ میں کیونکہ تحقیق اسی سے خلاصی
پاتا ہے بندہ دنیا اور آخرت میں بندوں سے اور اللہ عزوجل کے عذاب سے اور اسی
ہلکا کیا جاویگا اس سے حساب قیامت کے دن کیونکہ تحقیق حساب قیامت کے دن میں
بندوں کے حقوق اور معاملوں کی وجہ سے ہے جو جاری ہوئے ہیں دنیا میں لوگوں
کے درمیان شریعت کی غیر وجہ پر اور اسپر جو شخص حساب کرے اپنے نفس سے دنیا میں
اور لیوے لوگوں سے جسکا وہ مستحق ہو اور منہ پھیرے اس سے جو اسکا نہیں ہے اور ڈرے
حساب کے لمبے ہونے سے قیامت میں پس میں چیز پر وہ حساب کیا جاویگا اور صحیح
میں ہے تحقیق اللہ تعالی حیا کرتا ہے اس سے کہ حساب کرے پرہیزگاروں سے قیامت کے
دن میں اور اسی لیئے فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تم حساب کرو اپنے نفسوں کا
پہلے اس سے کہ حساب کیے جاؤ اور انکو تولو پہلے اس سے کہ تولے جاؤ اور فرمایا حضرت نبی صلے اللہ
وسلم نے مرد کے اسلام کی خوبی سے ہے چھوڑنا اسکا ترک کرنا جو اسکو فائدہ نہ دے اور یہ اشارہ ہے

إِلَى التَّوَقُّفِ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَتَرْكِ الْإِقْدَامِ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ الْبَحْثِ
فَإِنْ وَجَدَ فِي الشَّرْعِ مَسَاغًا لِتَنَاوُلِهِ وَالشُّرُوعِ فِيهِ فَعَلَ
وَإِلَّا وَقَفَ عَنْهُ وَمَالَ إِلَى غَيْرِهِ وَإِلَيْهِ أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيبُكَ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ
وَقَّافٌ وَالْمُنَافِقُ لَقَّافٌ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَلَّيْتُمْ
حَتَّى لَا تَكُونُوا كَالْحَنَايَا وَصُمْتُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَالْأَوْتَارِ فَمَا
يَنْفَعُكُمْ إِلَّا الْوَرَعُ الشَّافِي وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ الْمُؤْمِنُ فَتَّاشٌ
وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَ
مَشْرَبُهُ لَمْ يُبَالِ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَيِّ بَابٍ مِنَ النَّارِ يُدْخِلُهُ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ
رِزْقَهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ
وَخُذُوا مَا حَلَّ لَكُمْ وَذَرُوا مَا حَرُمَ عَلَيْكُمْ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَكْتَسِبُ
الْعَبْدُ مَالًا مِنَ الْحَرَامِ وَيَتَصَدَّقُ بِهِ فَيُؤْجَرُ عَلَيْهِ وَلَا
يُنْفِقُ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ
إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلَكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
الْحُصَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى يَقُولُ عَبْدِي أَدِّ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْكَ تَكُنْ
مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَيْتُكَ عَنْهُ تَكُنْ مِنْ أَوْرَعِ
النَّاسِ وَاقْنَعْ بِمَا رَزَقْتُكَ تَكُنْ مِنْ أَغْنَى النَّاسِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ
قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ
الْوَرَعِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ مِثْقَالٍ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَأَوْحَى
اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُونَ
بِمِثْلِ الْوَرَعِ وَقِيلَ رَدَّانِقٌ مِنْ وَرَعٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ
مِنْ سَبْعِمِائَةِ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ وَقِيلَ سَبْعُونَ حَجَّةً
مُتَقَبَّلَةً وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ جُلَسَاءُ اللَّهِ تَعَالَى غَدًا أَهْلُ

توقف کرنیکی طرف ہر ایک چیز میں اس سے قدم آگے نہ رکھیں گے ترک کرنیمیں مگر شریعت کے فتوے پس اگر پاوے شریعت میں اجازت
یعنے اوسکو شروع کرنے کیلئے راستہ تو کرے ورنہ توقف کرے اس سے اور رجوع کرے اوسکے غیر کیطرف اور اوسکی طرف
کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس چیز کو جو تجکو شک میں ڈالے اس چیز کی طرف جو تجکو شک
میں نہ ڈالے اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن ٹھیرنیوالا ہے اور منافق تلوّن والا
اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم نماز پڑھو یہانتک کہ ہو جاؤ کمانوں
کیطرح اور روزہ رکھو یہانتک ہو جاؤ تانتوں کیطرح پس تمکو فائدہ نہ دیگی مگر پرہیزگاری
اور ایک جگہہ میں ہے مومن ٹٹولنیوالا ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
کوئی نہ پرواہ کریگا کہاں سے ہے اسکا کھانا اور پینا تو پردہ کریگا اللہ تعالے کو نہ سے
دروازے دوزخ کے اسکو داخل کرے روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا اے لوگو تحقیق کوئی تم میں سے ہرگز نہ مریگا یہانتک کہ پورا کرلے اپنی روزی
کو پس آگے بڑھو روزی کو اور ڈرو اللہ سے اور نیکی کرو طلب کرنیمیں اور لو جو حلال ہے
تمہارے لیئے اور چھوڑ دو جو حرام ہے تمپر اور روایت ہے ابو مسعود سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا آپ نے نہیں کمائیگا بندہ کچھہ مال حرام میں سے اور صدقہ کریگا اسکے
اسکے پھر اوسپر وہ اجر دیا جاویگا اور اسمیں سے کچھہ خرچ کریگا پھر اسکے لیئے نہیں برکت کی
جاویگی اور نہیں چھوڑتا ہے اسکو اپنی پیٹھہ کے پیچھے مگر اسکا توشہ ہوتا ہے دوزخ کیطرف
اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نہیں مٹاتا برائی کو برائی سے
ولیکن مٹاتا ہے برائی کو بھلائی سے روایت ہے عمران بن حصین سے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپنے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے بندے تو ادا کر جو میں نے
فرض کیا ہے تجھپر تو تو ہو جائیگا اور پرہیزگار عبادت کرنیوالوں سے اور دور رہ
اس سے جس سے میں نے تجھکو منع کیا اور تو ہو جاویگا لوگوں کی بڑی پرہیزگاروں میں سے اور
تھوڑی پر راضی ہو جو میں نے تجھکو دیا ہے تو تو ہو جاویگا بڑی لوگوں کی غنیوں میں سے اور فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے تو ہو پرہیزگار ہو جائیگا تو لوگوں
کی بڑے عابدوں میں سے کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پرہیزگاری کی ایک مثقال
اور نماز کی ہزار مثقال سے بہتر ہے اور وحی کی اللہ تعالی نے حضرت موسے علیہ السلام
کیطرف نہیں نزدیک ہوتی میری طرف نزدیک ہونیوالی مثل پرہیزگاری کے
اور بعض نے کہا یہ دنیا ایک انگ چاندی کا افضل ہے اللہ تعالی کو نزدیک
چھ سو حج پاک سے اور بعض نے کہا ستر حج مقبول سے اور کہا ابو ہریرہ
نے پاس بیٹھنے والے اللہ تعالے کے
قیامت کو پرہیزگار

الورع والزهد وقال ابن المبارك رحمه الله تعالى ترك
قلس من الحرام افضل من قنطار تصدق به
عن ابن المبارك انه كان بالشام يكتب الحديث فانكسر
قلمه فاستعار قلما فلما فرغ من الكتابة نسي فجعل
القلم في محبرته فلما رجع الى مرو رأى القلم وعرفه فرجع
لقدوم الى الشام لرد القلم الى صاحبه وعن الثمان ابن بشير رض
انه كان يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمها كثير
من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن
لم يتق الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى
يوشك ان يقع فيه وان لكل ملك حمى وان حمى الله عز وجل
محارمه الا وان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد
كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهي القلب عن
ابي موسى الاشعري لكل شيء حد وحدود الاسلام الورع
والتواضع والصبر والشكر فالورع ملاك الامور والصبر
النجاة من النار والشكر الفوز بالجنة ودخل الحسن البصري
رحمه الله مكة فرأى غلاما من اولاد علي بن ابي طالب رض قد
اسند ظهره الى الكعبة يعظ الناس فوقف عليه الحسن
وقال له ما ملاك الدين فقال الورع فقال له ما آفة الدين
قال الطمع فتعجب الحسن منه وقال ابراهيم بن ادهم رض
الورع ورعان ورع فرض وورع حدود فورع
الفرض الكف عن معاصي الله وورع الحدود عن الشبهات
في محارم الله تعالى فورع العام من الحرام والشبهة وترك
كل ما كان للخلق عليه تبعة وللشرع فيه مطالبة وورع
الخاص من كل ما كان فيه الهوى وللنفس فيه شهوة وترك الدنية
وورع خاص الخاص من كل ما كان لهم فيه ارادة فورع
العام يتورع في ترك الدنيا والخاص يتورع في
ترك الجنان العليا وخاص الخاص يتورع في ترك ما
سوى الذي خلق وبرء قال يحيى بن معاذ الرازي رحمه

اور ابو ہریرہ اور کہا ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ترک کرنا ایک پیسہ کا حرام میں سو
بہتر ہے سو پیسے سے جس سے صدقہ کرے اور یہ روایت کیگئی ہے ابن مبارک سے یہ کہ
تحقیق وہ شام میں رہتے تھے لکھا کرتے تھے حدیث انکی قلم ٹوٹ گئی پس مانگا ایک قلم پس
جب فارغ ہوئے لکھنے سے لوٹ چلے اپنے قلمدان میں پس جب
واپس گئے مرو کیطرف تو قلم دیکھی اور اسکو پہچانا اور واپس گئے
شام کیطرف قلم دینے اور روایت ہے عثمان بن بشیر رض سے یہ کہتے تھے میں نے
کہا میں نے سنا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے حلال ظاہر ہے
اور حرام ظاہر ہے درمیان دونوں کے مشتبہ چیزیں ہیں نہیں جانتے انکو بہت لوگ
میں سے پس جو کوئی بچے شبہوں سے واسطے بچا لیا اپنا دین اور اپنی عزت کو اور جو کوئی
نہ بچے شبہوں سے تو پڑیگا حرام میں جیسے چرواہا چراتا ہے گرد چراگاہ کے
وہ کہ پڑ جاوے اس میں اور تحقیق واسطے ہر ایک بادشاہ کے چراگاہ ہے اور تحقیق چراگاہ اللہ
پاک کی اسکے حرام ہیں خبردار ہو تحقیق بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ
جاتا ہے سارا بدن اور جب بگڑ جاوے تو بگڑ جاتا ہے سارا بدن خبردار ہو اور وہ
دل ہے روایت ہے حضرت ابی موسیٰ اشعری سے کہا ہر ایک چیز کیلئے حد ہے اور اسلام
کی حدیں پرہیزگاری اور تواضع اور صبر اور شکر کرنا ہے پس پرہیزگاری
کاموں کی جڑ ہے اور صبر دوزخ سے نجات ہے اور شکر پہونچاتا ہے بہشت میں
اور داخل ہوئے حسن بصری رحمہ اللہ مکہ میں پس دیکھا ایک لڑکا اولاد میں سے حضرت
علی بن ابی طالب کی تحقیق اپنی پیٹھ لگائی ہوئی طرف کعبہ کی وعظ کرتا تھا لوگوں
کو پس کھڑے ہوئے حسن بصری اور کہا اس سے کیا ہے دین کی جڑ پس اسنے کہا پرہیزگاری
پس پوچھا کیا ہے دین کی آفت کہا طمع پس تعجب کیا حسن نے اسسے اور کہا
حضرت ابراہیم بن ادہم نے پرہیزگاری فرض ہے اور ایک پرہیزگاری ڈر سے ہے
پس پرہیزگاری فرض رہنا ہے اللہ تعالیٰ کے گناہوں سے اور ڈر کی پرہیزگاری شبہوں سے
اور اللہ تعالیٰ کے حراموں میں پس عام کی پرہیزگاری حرام اور شبہ سے ہے
اور وہ ایک چیز ہے جسمیں مخلوق کو تکلیف ہو اور شریعت کو اسمیں مطالبہ ہو اور
پرہیزگاری خاص کی ہر ایک اوس چیز سے ہے جسمیں نفس کی خواہش ہو اور جسمیں
نفس کیلئے آرزو اور لذت ہو اور خاص الخاص کی پرہیزگاری ہر ایک اس چیز سے
ہے جسکے لیوا سمیں ارادہ دیکھا ہو پس عام پرہیزگاری ترک کرنے میں دنیا کی
ترک کرنے میں اور خاص پرہیزگاری کرنے میں بہشت بلند کی ترک کرنے میں
خاص الخاص پرہیزگاری ترک کرنیوں پرہیزگاری کا جو بنانیوالا اور پیدا کرنیوالا کے سوا ہے کہا

اللّٰہِ عَلَیْہِ الْوَرَعُ عَلٰی وَجْھَیْنِ وَرَعٌ فِی الظَّاھِرِ وَھُوَ اَنْ
لَا تَحَرَّکَ اِلَّا لِلّٰہِ وَوَرَعٌ فِی الْبَاطِنِ وَھُوَ اَنْ لَا یَدْخُلَ فِی
قَلْبِکَ سِوَاہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَقَالَ یَحْیٰی رَحِمَہُ اللّٰہُ
اَیْضًا مَنْ لَّمْ یَنْظُرْ فِی دَقِیْقٍ مِّنَ الْوَرَعِ لَمْ یَحْصُلْ لَہٗ شَیْءٌ
وَلَمْ یَصِلْ اِلَی الْجَلِیْلِ مِنَ الْعَطَاءِ وَقِیْلَ مَنْ دَقَّقَ فِی الْوَرَعِ
نَظَرَہٗ جَلَّ فِی الْعَظِیْمَۃِ خَطَرُہٗ وَقِیْلَ الْوَرَعُ فِی الْمَنْطِقِ اَشَدُّ
مِنْہُ فِی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالزُّھْدُ فِی الرِّیَاسَۃِ اَشَدُّ مِنْہُ
فِی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ لِاَنَّکَ تَبْذُلُھُمَا فِی طَلَبِ الرِّیَاسَۃِ وَقَالَ
اَبُوْ سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَوَّلُ الزُّھْدِ
وَالْوَرَعِ اَوَّلُ الزُّھْدِ اَنَّ الْقَنَاعَۃَ طَرَفُ الرِّضَاءِ وَقَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ
عَلَیْہِ ثَوَابُ الْوَرَعِ خِفَّۃُ الْحِسَابِ وَقَالَ یَحْیٰی بْنُ مُعَاذٍ
الرَّازِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَلْوَرَعُ الْوُقُوْفُ عَلٰی حَدِّ الْعِلْمِ مِنْ
غَیْرِ تَاْوِیْلٍ وَقَالَ ابْنُ الْجَلَّاءِ رَحِمَہُ اللّٰہُ مَنْ لَّمْ یُصَحِّحِ الْوَرَعَ
فِی فَقْرِہٖ اَکَلَ الْحَرَامَ النَّصَّ وَقَالَ یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ
اَلْوَرَعُ الْخُرُوْجُ مِنْ کُلِّ شُبْھَۃٍ وَمُحَاسَبَۃُ النَّفْسِ مَعَ کُلِّ
طَرْفَۃٍ قَالَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ مَا رَاَیْتُ اَسْھَلَ
مِنَ الْوَرَعِ کُلُّ مَا حَاکَ فِی نَفْسِکَ تَرَکْتَہٗ وَھُوَ قَوْلُ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِثْمُ مَا حَاکَ فِی صَدْرِکَ
وَکَرِھْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ وَاِذَا لَمْ یَنْشَرِحِ الصَّدْرُ
بِہٖ وَحَاکَ فِی قَلْبِکَ مِنْہُ شَیْءٌ وَکَذٰلِکَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلْاِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ یَعْنِیْ فِی صَدْرِکَ وَحَاکَ
وَلَمْ یَطْمَئِنَّ عَلَیْہِ الْقَلْبُ فَاجْتَنِبْہُ وَمِنْہُ الْحَدِیْثُ اِیَّاکُمْ
وَالْحَکَّاکَاتِ فَاِنَّھَا الْمَاْثَمُ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ
مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُکَ وَقَالَ مَعْرُوْفٌ الْکَرْخِیُّ رَحِمَہُ
اللّٰہُ اِحْفَظْ لِسَانَکَ مِنَ الْمَدْحِ کَمَا تَحْفَظُ مِنَ الذَّمِّ وَقَالَ بِشْرُ
ابْنُ الْحَارِثِ اَشَدُّ الْاَعْمَالِ ثَلٰثَۃٌ الْجُوْدُ فِی الْقِلَّۃِ وَالْوَرَعُ فِی
الْخَلْوَۃِ وَکَلِمَۃُ حَقٍّ عِنْدَ مَنْ یَّخَافُ وَیَرْجٰی وَقِیْلَ جَاءَتْ اُخْتُ
بِشْرِ بْنِ الْحَارِثِ الْحَافِیْ اِلَی الْاِمَامِ اَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحْمَۃُ
اللّٰہِ عَلَیْھِمَا وَقَالَتْ یَا اِمَامُ اِنَّا نَغْزِلُ عَلٰی سُطُوْحِنَا فَتَمُرُّ

پرہیزگاری دو وجہ پر ہے پرہیزگاری کرنی ظاہر میں اور وہ یہ ہے کہ تو نہ ملے جلے مگر واسطے
اللہ تعالے کے اور پرہیزگاری کرنی باطن میں اور وہ یہ ہے کہ نہ داخل ہو تیرے دل میں
سوا اللہ تبارک تعالے کے کوئی چیز اور کہا یحییٰ رحمہ اللہ نے نیز جو شخص نظر نہ کرے
باریک بین پرہیزگاری میں سو نہ حاصل نہ ہوگی اسکو کوئی چیز اور وہ نہ پہونچیگا بڑی
عطا کو اور بعض نے کہا جس شخص نے باریک کی اپنی نظر پر پرہیزگاری میں اپنی نظر
بڑا ہوگا قیامت کو دن اسکا مرتبہ اور بعض نے کہا پرہیزگاری کرنی بولنے میں زیادہ
سونے اور چاندی میں پرہیزگاری کرنے سے اور ترک کرنا سرداری میں زیادہ سخت
ہے سونے اور چاندی کے ترک کرنے سے کیونکہ وہ ان دونوں کو خرچ کرتا ہے سرداری
کے طلب کرنے میں اور کہا سلیمان دارانی نے پرہیزگاری اول زہد ہے صحیح تحقیق
قناعت رضامندی کی نہایت ہے اور کہا ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے پرہیزگاری کا
کا ثواب حساب کا ہلکا ہونا ہے اور کہا یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے پرہیزگاری
کہڑا ہونا ہے علم کی حد پر بغیر تاویل کے اور کہا ابن جلاء رحمۃ اللہ نے جس شخص کے
ہمراہ پرہیزگاری نہ ہو اسکی فقیری میں تو وہ کھاتا ہے حرام ظاہر اور کہا یونس بن
عبید اللہ سے پرہیزگاری نکلنا ہے ہر ایک شبہ سے اور حساب کرنا نفس کا ہر ایک
آنکھ کے جھپکنے میں کہا سفیان ثوری رحمہ اللہ نے میں نے نہیں دیکھا زیادہ آسان
پرہیزگاری سے وہ ہر ایک چیز ہے جو کھجلاوے تیرے دل میں جسکو تو چھوڑ دیوے
اور وہ فرمانا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گناہ وہ ہے جو کھجلاوے تیرے
دل میں اور تو مکروہ جانے اس پر کہ لوگوں کا مطلع ہونا وہ جب ہے کہ نہ کھجلاوے سینہ اس سے
اور ہو تیرے دل میں اس سے کچھ اور ایسا ہی ہے فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گناہ
دلوں کو کاٹنا ہے یعنی جو چیز کاٹے تیرے سینے میں اور کھجلاوے اور نہ آرام پکڑے
اس پر دل پس تو اس سے بچیو اور اسی سے ہے حدیث بچو تم کھجلانیوالی چیزوں سے کیونکہ
تحقیق وہ گناہ ہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اس چیز کو جو تجھکو
شک میں ڈالے اور ہو اس چیز کیطرف جو تجھکو شک میں نہ ڈالے اور کہا معروف کرخی
نے نگاہ رکھ اپنی زبان کو مدح سے جیسا تو نگاہ رکھتا ہے مذمت سے اور کہا بشر بن
حارث نے بڑے سخت عمل تین ہیں سخاوت کرنی تھوڑی چیز میں
اور پرہیزگاری کرنی تنہائی میں اور سچی بات کہنی اوس شخص
کے پاس جس سے خوف اور امید ہو اور بعض نے کہا بشر بن
حافی کی بہن آئی طرف امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے اور کہا
اے امام تحقیق ہم کاتا کرتے ہیں اپنے چھتوں پر پس گذرتی ہیں ہمارے پاس

بِنَا مَشَاعِلُ الظَّاهِرِيَّةِ وَيَقَعُ الشُّعَاعُ عَلَيْنَا فَيَجُوزُ لَنَا
الْغَزْلُ فِي شُعَاعِهَا فَقَالَ مَنْ أَنْتِ عَافَاكِ اللّٰهُ قَالَتْ أَنَا أُخْتُ
بِشْرِ بْنِ الْحَارِثِ فَبَكَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ رض فَقَالَ مِنْ بَيْتِكُمْ
يَخْرُجُ النُّورُ لَا تَغْزِلِي فِي شُعَاعِهَا وَقَالَ عَلِيٌّ الْعَطَّارُ رض
مَرَرْتُ بِالْبَصْرَةِ فِي بَعْضِ الشَّوَارِعِ وَإِذَا مَشَاعِلُ فَعُودٌ وَ
صِبْيَانٌ يَلْعَبُونَ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيُونَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمَشَاعِلِ
فَقَالَ صَبِيٌّ مِنْ بَيْنِهِمْ هٰؤُلَاءِ الْمَشَاعِلُ قَلِيلٌ وَرَعُهُمْ فَقُلْتُ
هَيْبَتُهُمْ وَقِيلَ إِنَّ مَالِكَ ابْنَ دِينَارٍ رض مَكَثَ بِالْبَصْرَةِ أَرْبَعِينَ
سَنَةً فَلَمْ يَتَّضِحْ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ تَمْرِ الْبَصْرَةِ لِرَدَاءَتِهَا حَتّٰى
مَاتَ وَلَمْ يَدْرِ قَدْرَهُ وَكَانَ إِذَا انْقَضَى وَقْتُ الرُّطَبِ قَالَ يَا
أَهْلَ الْبَصْرَةِ هٰذَا بَطْنِي مَا نَقَصَ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَا زَادَ فِيهِ شَيْئًا
وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ رض أَلَا تَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ
فَقَالَ لَوْ كَانَ لِي دَلْوٌ لَشَرِبْتُ وَقِيلَ كَانَ الْحَارِثُ الْمُحَاسِبِيُّ
رض إِذَا مَدَّ يَدَهُ إِلَى طَعَامٍ فِيهِ شُبْهَةٌ ضَرَبَ عَلَى رَأْسِ
إِصْبَعِهِ عِرْقٌ فَيَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ حَلَالٍ وَقِيلَ إِنَّ بِشْرًا الْحَافِيَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ إِذَا قُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ شُبْهَةٌ لَا
تَمْتَدُّ إِلَيْهِ يَدُهُ إِنْ لَمْ أَرَ أَبِي يَزِيدَ الْبِسْطَامِيَّ رض كَانَتْ إِذَا
مَدَّتْ يَدَهَا إِلَى طَعَامٍ فِيهِ شُبْهَةٌ تَبَاعَدَ حَالُ كَوْنِهَا
حَامِلَةً بِأَبِي يَزِيدَ فَلَمْ تَمْتَدَّ يَدُهَا إِلَيْهِ وَكَانَ بَعْضُهُمْ إِذَا
قُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ شُبْهَةٌ فَاحَتْ مِنْهُ رَائِحَةٌ مُنْكَرَةٌ
فَعَلِمَ مِنْ ذٰلِكَ فَامْتَنَعَ مِنْ أَكْلِهِ وَقِيلَ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ كَانَ
إِذَا وُضِعَ فِي فِيهِ لُقْمَةٌ مِنْ طَعَامٍ فِيهِ شُبْهَةٌ لَمْ يَبْتَلِعْهَا
فَتَصِيرُ كَالرَّمْلِ فِي فَمِهِ وَإِنَّمَا فَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُمْ ذٰلِكَ
تَخْفِيفًا وَرَحْمَةً وَشَفَقَةً وَحِمْيَةً لَهُمْ لِمَا صَفَا لَهُمُ الْقَلْبُ وَ
اجْتَهَدُوا فِي طَلَبِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ
حَمَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى يَكْرَهُونَهُ مِنَ الْمَطَاعِمِ فَدَبَّ عَنْهُمْ فِي
مَعْرِفَةِ ذٰلِكَ وَكَفَاهُمْ مُؤْنَةَ التَّفْتِيشِ وَالتَّنْقِيرِ عَنْ بَائِعِ
الطَّعَامِ وَكَسْبِهِ وَمَعِيشَتِهِ وَعَنِ الثَّمَنِ الَّذِي اشْتُرِيَ بِهِ
وَأَصْلِهِ وَتَحْصِيلِهِ مِنْ وَجْهِ الْحَلَالِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ

شعلیں ظاہریوں کی اور پڑتی ہو روشنی ہمپر پس جائز ہو ہمارے لیئے کاتنا اسکی روشنی
میں پس کہا تو کون ہو تجکو اللہ عافیت دے کہا میں بہن ہوں بشر بن حارث کی
پس روئے حضرت امام احمد پس کہا تمہاری گھر میں سے نکلی ہو پرہیزگاری نہ کاتا کر
انکی روشنی میں اور کہا علی عطار نے میں بصرہ میں گذرا بعض کوچہ میں کوچوں
میں اور ناگہان وہاں کچھ صوفی بیٹھے تھے اور لڑکے کھیل رہے تھے پس میں نے کہا کیا نہیں
حیا کرتے تم ان صوفیوں سے پس بولا ایک لڑکا انکے درمیان میں سے ان صوفیوں کی پرہیزگاری
کم ہے پس انکا ڈر بھی کم ہے اور بعض نے کہا تحقیق مالک بن دینار ٹھہرے بصرہ میں
چالیس سال پس نہ درست ہوا اسکے لیئے یہ کہ کھاوے بصرہ کی خشک کھجور
اور نہ اسکی تر کھجور یہانتک کہ مرگیا اور نہ چکھا اسکو اور جب گذر جاتا تھا وقت
کھجور کا کہتا اے بصرہ والو یہ میرا پیٹ ہی نہیں کم ہوا اس سے کچھ اور نہ بڑھا
تم میں کچھ اور کہا گیا ابراہیم بن ادہم سے کیا آپ نہیں پیتے ہو زمزم کا پانی
سے پس کہا اگر میرا ڈول ہو تو البتہ میں پیوں اور بعض نے کہا تھا حارث
محاسبی جب لمبا کرتے اپنا ہاتھ کسی کھانے کیطرف جسمیں شبہ ہوتا تو ملتی انکی
انگلی کے سر پر رگ پس وہ جان لیتے کہ تحقیق یہ حلال نہیں اور بعض نے
کہا تحقیق ابو یزید بسطامی کی ماں جب لمبا کرتی تھی اپنا ہاتھ کسی کھانے کیطرف
جسمیں شبہ ہوتا تو وہ کھانا دور ہو جاتا وقت اسکے حاملہ ہونے کے ساتھ ابو یزید
پس اسکا ہاتھ لمبا نہ ہوتا اسکی طرف اور بعض انکا کہا جب اسکے آگے کیا جاتا
کوئی کھانا جسمیں شبہ ہوتا تو پھیلتی اسمیں سے بدبو بُری پس وہ جان جاتا تھا
اس سے پس رُک جاتا اسکے کھانے سے اور کہا گیا ہے انکے بعض سے کہ تحقیق
جب وہ اپنے منہ میں لقمہ رکھتا ایسے کھانے میں سے جسمیں شبہ ہوتا تو نہ چبایا جاتا
پس ہو جاتا ریگ کیطرح اسکے منہ میں اور سوا اسکے نہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے
انکے لیئے ایسا واسطے تخفیف اور رحمت اور شفقت اور نگہبانی انکی کے
جبکہ انہوں نے لقموں کو پاک کیا اور کوشش کی حلال کی طلب کرنے میں اور ترک کرنے میں
حرام اور شبہہ کے بچایا انکو اللہ تعالیٰ نے ان کھانوں سے جنکو وہ مکروہ رکھتے ہیں
پس دور کیا اللہ تعالیٰ نے اسنے انکے پہچاننے میں اور کفایت کی انکو تکلیف جستجو
اور بحث کرنے کی کھانے کے بیچنے والے اور اسکے کسب اور اسکی معاش سے
اس مول سے جس سے خریدا ہے اور اسکے اصل اور اسکے حاصل
کرنے سے حلال کی وجہ سے پس کیا اللہ تعالیٰ نے یہ

لِعَلَامَةٍ عِنْدَهُمْ فِي اَيِّ وَقْتٍ رَاَوْهَا كَفُّوْا اَيْدِيَهُمْ عَنِ
تَنَاوُلِ الطَّعَامِ وَاِذَا لَمْ يَرَوْهَا تَنَاوَلُوْهُ هٰذَا فِي حَقِّ هٰؤُلَاءِ
السَّادَةِ الْكِرَامِ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ الْعِنَايَةُ وَعَمَّتْهُمُ الرِّعَايَةُ
وَاَمَّا الْحَلَالُ فِي حَقِّ الْعَوَامِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَكُلُّ مَا لَا يَكُوْنُ
لِلْخَلْقِ فِيْهِ تَبِعَةٌ وَلَا لِلشَّرْعِ عَلَيْهِ مُطَالَبَةٌ كَمَا قَالَ سَهْلُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّسْتَرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حِيْنَ سُئِلَ عَنِ
الْحَلَالِ قَالَ الْحَلَالُ هُوَ الَّذِيْ لَا يَعْصِي اللّٰهَ فِيْهِ وَقَالَ
مَرَّةً اُخْرٰى الْحَلَالُ الصَّافِيْ الَّذِيْ لَا يُنْسِي اللّٰهَ فِيْهِ فَالْحَلَالُ
حَلَالُ حُكْمٍ لَا حَلَالُ عَيْنٍ اِذْ لَوْ كَانَ حَلَالَ عَيْنٍ لَمْ يَحِلَّ
لِاَحَدٍ اَكْلُ لُقْمَةٍ وَلَا اِذَا اشْتَرٰى لِلشَّرْطِيِّ بِمَالِهِ الْحَرَامِ
طَعَامًا حَلَالًا ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَقَالَ الْبَيْعَ فَرَجَعَ الطَّعَامُ
اِلٰى يَدِ مَالِكِهِ الْاَوَّلِ اَنْ لَا يَجُوْزَ اَكْلُهُ لِلْمُنَوَّرِعِ الْمُؤْمِنِ لِاَنَّهُ
قَدْ تَحَلَّلَ بَيْنَهُمَا حَالَةٌ يَحْرُمُ اَكْلُهُ فِيْهَا وَهُوَ حُصُوْلُهُ فِيْ
يَدِ الشَّرْطِيِّ فَاِذَا اتَّفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى جَوَازِ اَكْلِ هٰذَا الطَّعَامِ
الَّذِيْ حَصَلَ فِيْ مِلْكِ الشَّرْطِيِّ الْمُشْتَرِيْ بِمَالِهِ الْحَرَامِ
الَّذِيْ يَحْرُمُ اَكْلُهُ عِنْدَ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ عُلِمَ اَنَّ الْحَلَالَ
وَالْحَرَامَ مَا كَانَ الشَّرْعُ حَكَمَ بِهٖ لَا نَفْسُ الْاَعْيَانِ لِاَنَّ
ذٰلِكَ كَلَامُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَا جَاءَ بِهٖ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حَلَالًا
الْمُطْلَقَ فَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ رِزْقُ الْاَنْبِيَاءِ
اَسْاَلُ اللّٰهَ رِزْقًا لَا يُعَذِّبُكَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ فِي الشَّرْعِ مَنِ
اشْتَرَى مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فِي
الْمُحَرَّمَاتِ مِنَ الْخَمْرِ وَالْخِنْزِيْرِ وَلَبَنِهِمْ بَيْعَهَا وَاَخَذَ
مِنْهُمُ الْعُشْرَ مِنْ اَثْمَانِهَا وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ وَلُّوْهُمْ بَيْعَهَا وَخُذُوا الْعُشْرَ مِنْ اَثْمَانِهَا
فَاِذَا اُخِذَ الْعُشْرُ مِنْهُمْ فَمَا يَضُرُّهُمْ اَلَيْسَ يَنْتَفِعُ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ
فَلَوْ كَانَ الْحَلَالُ حَلَالَ الْعَيْنِ لَمَا جَازَ اَخْذُ ذٰلِكَ لِاَنَّ
الْخَمْرَ وَالْخِنْزِيْرَ وَثَمَنَهَا حَرَامٌ وَاَجَلُّ ذٰلِكَ لِدُخُوْلِ الْيَدِ
وَالْعَقْدِ كَمَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَمَنْ اَخَذَ الشَّرْعَ

نشانی انکے پاس جون سے وقت میں اس نشانی کو دیکھیں تو ہٹالیں اپنے ہاتھ
کھانے کے کھانے سے اور جب وہ اس نشانی کو نہ دیکھیں تو اسکو لے لیں یہ نشانی
ان سرداروں بزرگوں کو حق میں ہے جنکی طرف آگے بڑھی ہے اللہ کی عنایت اور
عام ہوئی ہے انپر اسکی رعایت اور انپر حلال عام کے حق میں مومنوں میں سے
پس وہ ہر ایک چیز ہے جسمیں مخلوق کے لیے حق نہ ہوا اور شریعت کیلیے جسپر
مطالبہ ہو جیسے کہا ہے سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جب پوچھے گئے حلال سے کہا حلال وہ ہے جسمیں
نافرمانی نہ ہو اللہ کی اور ایک بار کہا حلال ہے اور ایک بار کہا حلال صاف وہ ہے جسمیں بھلایا نہ جاوے اللہ تعالیٰ پس حلال
حکم کا حلال ہے نہ عین حلال کیونکہ اگر عین حلال ہوتا تو حلال نہ ہوتا کسی کیلیے مردار کا کھانا اور نہ جب خریدے
داروغہ اپنے مال حرام سے کھانا حلال پھر پھر دے پھر پھیر دیوے بیع پس لوٹے کھانا
اسکے اسکے مالک کی طرف یہ کہ نہ جائز ہو اسکا کھانا پرہیزگار مومن کیلیے کیونکہ تحقیق
آچکی ان دونوں کے درمیان ایک ایسی حالت جسمیں اسکا کھانا حرام ہوتا ہے اور
وہ حاصل ہونا ہے داروغہ کے ہاتھ میں پس جبکہ اتفاق کیا ہے مسلمانوں نے اس کھانے
کے جائز ہونے پر جو حاصل ہوا ملک میں داروغہ خریدنیوالی کے اپنے مال حرام سے
جسکا کھانا حرام ہے سب مسلمانوں کے نزدیک تو معلوم ہوا کہ تحقیق حلال اور حرام وہ
جسمیں حکم کیا ہے شریعت نے نہ حلال اور حرام عین ذات کیونکہ تحقیق یہ پیغمبروں کا
کہنا ہے جیسے آیا ہے حدیث میں کہ تحقیق حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک
مرد کو کہتے یا اللہ مجکو دے حلال مطلق پس فرمایا اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ پیغمبروں کی روزی ہے تو مانگ اللہ سے روزی جسپر تجھ عذاب کرے اور اسطرح
شریعت میں ہے جو کوئی ذمی کافروں یہودوں اور نصرانیوں اور مجوسیوں میں سے
تجارت کرے حرام چیزوں میں جیسے شراب اور سور سے تو ہم انہیں کو انکے بیچنے کا
متولی کرینگے اور ہم لینگے اس سے دسواں حصہ انکے مولوں سے اور روایت
کیگئی ہے یہ حضرت عمر بن الخطاب سے پس کہا تم انکو انکے بیچنے کا متولی کرو
اور دسواں حصہ ان کے مولوں سے پس جب لیا جاوے دسواں حصہ ان سو
پس کیا کیا جاوے اس سے کیا نہیں ہے کہ نفع اوٹھاویں اس سے
مسلمان۔ پس اگر ہوتا حلال حلال عین تو البتہ جائز
نہ ہوتا لینا اسکا کیونکہ تحقیق شراب اور سور اور ان کا مول
حرام ہے پس حلال کیا گیا یہ بسبب داخل ہونے ہاتھ اور عقد کے
جیسے کہا گیا ہے درمیان حلال اور حرام کے ہاتھ ہے پس
جس شخص نے پکڑا شریعت کو

فِي يَدِهٖ مِصْبَاحًا فَاَخَذَ بِهٖ وَاَعْطٰى بِهٖ وَلَمْ يَنَلْ وَلَمْ يَدْخُلْ فِيْهِ وَلَمْ يَخْرُجْ عَنْهُ فَاَخَذَ مَا اَذِنَ لَهُ الشَّرْعُ وَاَعْطٰى مَا اَذِنَ لَهُ الشَّرْعُ فِيْهِ وَصَارَ جَمِيْعُ تَصَرُّفَاتِهٖ بِالشَّرْعِ اَكْلُهٗ حَلَالٌ بِالشَّرْعِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ طَلَبُ الْحَلَالِ الْمُطْلَقِ وَالْعَيْنِ اِذْ ذَاكَ لَا يَكَادُ يُدْرَكُ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُّكْرِمَ بِهٖ بَعْضَ اَوْلِيَائِهٖ وَاَصْفِيَائِهٖ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ فَالنَّاسُ فِي الطَّعَامِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَضْرُبٍ مُتَّقِيْ وَوَلِيٌّ وَبَدَلُ عَارِفٍ فَحَلَالُ الْمُتَّقِيْ مَا لَيْسَ لِلْخَلْقِ عَلَيْهِ تَبِعَةٌ وَلَا لِلشَّرْعِ عَلَيْهِ مُطَالَبَةٌ وَطَعَامُ الْوَلِيِّ الْحَقِّ الَّذِيْ هُوَ الزَّاهِدُ زَائِلُ الْهَوٰى مَا لَيْسَ فِيْهِ الْهَوٰى بَلْ هُوَ مُجَرَّدٌ بِاَمْرِهٖ وَطَعَامُ الْبَدَلِ الَّذِيْ هُوَ الْعَارِفُ الْمَفْعُوْلُ فِيْهِ زَائِلُ الْاِرَادَةِ كُرَةُ الْقُدْرَةِ هُوَ مَا لَمْ تَكُنْ لَهٗ فِيْهِ هِمَّةٌ وَلَا اِرَادَةٌ بَلْ فَضْلٌ كُلُّهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُهٗ وَيَدُلُّ لَهٗ وَيُرَبِّيْهِ بِقَدْرِ النَّاشِئَةِ وَمَشِيَّتِهِ الْعَامَّةِ وَمَشِيَّتِهِ النَّافِذَةِ كَالطِّفْلِ الرَّضِيْعِ فِيْ حِجْرِ اُمِّهِ الشَّفِيْقَةِ فَمَا لَمْ يَتَحَقَّقْ لَهُ الْمَقَامُ الْاَوَّلُ لَا يَصِلُ اِلَى الْمَقَامِ الثَّانِيْ وَمَا لَمْ يَتَحَقَّقْ لَهُ الْمَقَامُ الثَّانِيْ لَا يَصِلُ اِلَى الْمَقَامِ الثَّالِثِ فَطَعَامُ الْمُتَّقِيْ شُبْهَةٌ فِيْ حَقِّ زَائِلِ الْهَوٰى وَطَعَامُ زَائِلِ الْهَوٰى شُبْهَةٌ فِيْ حَقِّ زَائِلِ الْاِرَادَةِ وَالْهِمَّةِ كَمَا قِيْلَ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ فَطَعَامُ الشَّيْخِ مُبَاحٌ لِلْمُرِيْدِ وَطَعَامُ الْمُرِيْدِ حَرَامٌ فِيْ حَقِّ الشَّيْخِ لِصَفَاءِ حَالَتِهٖ وَنَزَاهَةِ رُتْبَتِهٖ وَعُلُوِّ مَنْزِلَتِهٖ وَقُرْبِهٖ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ دَقَائِقِ الْوَرَعِ مَا نُقِلَ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهٗ قَالَ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا وَاَنَا اَبْكِيْ عَلَيْهِ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَذٰلِكَ اَنَّهٗ زَارَنِيْ اَخٌ لِّيْ فَاشْتَرَيْتُ بِدَانِقٍ سَمَكَةً مَشْوِيَّةً فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ اَكْلِهَا اَخَذْتُ قِطْعَةَ طِيْنٍ مِنْ جِدَارٍ جَارٍ لِيْ حَتّٰى غَسَلْتُ يَدِيْ وَلَمْ اَسْتَحِلَّهٗ وَقِيْلَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ بَيْتٍ بِكِرَاءٍ فَكَتَبَ رُقْعَةً وَاَرَادَ اَنْ يُّشَيِّرَ بِهَا مِنْ جِدَارِ الْبَيْتِ فَخَطَرَ بِبَالِهٖ اَنَّ الْبَيْتَ بِالْكِرَاءِ ثُمَّ اَنَّهٗ خَطَرَ بِبَالِهٖ اَنْ لَّا يَخْطُرَ هٰذَا فَتَرَكَ الْكِتَابَ فَمَرَّ

فی یدہ مصباحا فاخذ بہ واعطی بہ ولم ینل ولم یدخل فیہ ولم یخرج عنہ فاخذ ما اذن لہ الشرع واعطی ما اذن لہ الشرع فیہ وصار جمیع تصرفاتہ بالشرع اکلہ حلال بالشرع ولیس علیہ طلب الحلال المطلق والعین اذ ذاک لا یکاد یدرک الا ان یشاء اللہ ان یکرم بہ بعض اولیائہ واصفیائہ وما ذلک علی اللہ بعزیز فالناس فی الطعام علی ثلاثۃ اضرب متقی وولی وبدل عارف فحلال المتقی ما لیس للخلق علیہ تبعۃ ولا للشرع علیہ مطالبۃ وطعام الولی الحق الذی ھو الزاھد زائل الھوی ما لیس فیہ الھوی بل ھو مجرد بامرہ وطعام البدل الذی ھو العارف المفعول فیہ زائل الارادۃ کرۃ القدرۃ ھو ما لم تکن لہ فیہ ھمۃ ولا ارادۃ بل فضل کلہ من اللہ عز وجل یرزقہ ویدل لہ ویربیہ بقدر الناشئۃ ومشیتہ العامۃ ومشیتہ النافذۃ کالطفل الرضیع فی حجر امہ الشفیقۃ فما لم یتحقق لہ المقام الاول لا یصل الی المقام الثانی وما لم یتحقق لہ المقام الثانی لا یصل الی المقام الثالث فطعام المتقی شبہۃ فی حق زائل الھوی وطعام زائل الھوی شبہۃ فی حق زائل الارادۃ والھمۃ کما قیل سیئات المقربین حسنات الابرار فطعام الشیخ مباح للمرید وطعام المرید حرام فی حق الشیخ لصفاء حالتہ ونزاھۃ رتبتہ وعلو منزلتہ وقربہ من ربہ عز وجل ومن دقائق الورع ما نقل عن ھمام انہ قال اذنبت ذنبا وانا ابکی علیہ منذ اربعین سنۃ وذلک انہ زارنی اخ لی فاشتریت بدانق سمکۃ مشویۃ فلما فرغ من اکلھا اخذت قطعۃ طین من جدار جار لی حتی غسل یدہ ولم استحللہ وقیل ان رجلا کان فی بیت بکراء فکتب رقعۃ واراد ان یشیر بھا من جدار البیت فخطر ببالہ ان البیت بالکراء ثم انہ خطر ببالہ ان لا یخطر ھذا فترک الکتاب فمر

فی یدہ مصباحا فاخذ بہ واعطی بہ ولم ینل ولم یدخل فیہ ولم یخرج عنہ فاخذ ما اذن لہ الشرع واعطی ما اذن لہ الشرع فیہ وصار جمیع تصرفاتہ بالشرع اکلہ حلال بالشرع ولیس علیہ طلب الحلال المطلق والعین اذ ذاک لا یکاد یدرک الا ان یشاء اللہ ان یکرم بہ بعض اولیائہ واصفیائہ وما ذلک علی اللہ بعزیز فالناس فی الطعام علی ثلاثۃ اضرب متقی وولی وبدل عارف فحلال المتقی ما لیس للخلق علیہ تبعۃ ولا للشرع علیہ مطالبۃ وطعام الولی الحق الذی ھو الزاھد زائل الھوی ما لیس فیہ الھوی بل ھو مجرد بامرہ وطعام البدل الذی ھو العارف المفعول فیہ زائل الارادۃ کرۃ القدرۃ ھو ما لم تکن لہ فیہ ھمۃ ولا ارادۃ بل فضل کلہ من اللہ عز وجل یرزقہ ویدل لہ ویربیہ بقدر الناشئۃ ومشیتہ العامۃ ومشیتہ النافذۃ کالطفل الرضیع فی حجر امہ الشفیقۃ فما لم یتحقق لہ المقام الاول لا یصل الی المقام الثانی وما لم یتحقق لہ المقام الثانی لا یصل الی المقام الثالث فطعام المتقی شبہۃ فی حق زائل الھوی وطعام زائل الھوی شبہۃ فی حق زائل الارادۃ والھمۃ کما قیل سیئات المقربین حسنات الابرار فطعام الشیخ مباح للمرید وطعام المرید حرام فی حق الشیخ لصفاء حالتہ ونزاھۃ رتبتہ وعلو منزلتہ وقربہ من ربہ عز وجل ومن دقائق الورع ما نقل عن ھمام انہ قال اذنبت ذنبا وانا ابکی علیہ منذ اربعین سنۃ وذلک انہ زارنی اخ لی فاشتریت بدانق سمکۃ مشویۃ فلما فرغ من اکلھا اخذت قطعۃ طین من جدار جار لی حتی غسل یدہ ولم استحللہ وقیل ان رجلا کان فی بیت بکراء فکتب رقعۃ واراد ان یشیر بھا من جدار البیت فخطر ببالہ ان البیت بالکراء ثم انہ خطر ببالہ ان لا یخطر ھذا فترک الکتاب فمر

اپنے ہاتھ میں چراغ لیں اسی سے لیا اور اسی سے دیا اور نہ تاویل کی اسمیں اور نہ نکلا اسمیں پس وہ لیا جسمیں اسکو اذن دیا شریعت نے اور وہ دیا جسمیں اذن دیا اسکو شریعت نے اور ہو گئے اسکے سب تصرفات شریعت سے تو وہ حلال کہاتا ہے ساتھ شریعت کے اور نہیں اسپر طلب کرتا حلال مطلق اور عین کا کیونکہ یہ نہیں نزدیک ہے کہ پایا جاوے مگر یہ کہ چاہے اللہ تعالے یہ کہ بزرگی دے اسے اپنے بعض ولیوں اور برگزیدوں کو اور نہیں ہے یہ اللہ پر کچھ مشکل پس لوگ کھانے میں تین قسم کے ہیں۔ پرہیزگار اور ولی اور بدل عارف پس پرہیزگار کا حلال وہ ہے جسپر لوگوں کے لیئے نہ ہو حق اور نہ شریعت کیلیئے اسپر مطالبہ ہو اور کھانا سچے ولی کا کہ وہ زاہد ہے جس سے نفس کی خواہش دور ہوئی ہو وہ ہے جسمیں نفس کی خواہش نہ ہو بلکہ وہ فرمانِ اللہ کی حکم سے ہو اور کھانا بدل کا کہ وہ عارف جسمیں کام کیا گیا جسکا ارادہ دور ہوا ہو وہ گیند ہو تقدیر کا وہ ہے جسمیں اسکے لیئے ہمت نہ ہو اور نہ ارادہ ہو بلکہ فضل ہو سب اللہ عزوجل سے وہ اسکو روزی دیتا ہے اور اسکو دلالت کرتا ہے اور اسکی پرورش کرتا ہے اپنی قدرت گھیرنے والی ہے اور اپنے احسان عام سے اور اپنی خواہش پہنچنے والی ہے جیسے بچہ دودھ پینے والا اپنی ماں شفیقہ کی گود میں ہے پس جبتک نہ ہو ثابت اسکے لیئے مقام پہلا تو وہ نہ پہنچے گا مقام دوسرے تک اور جبتک نہ ثابت ہو اسکے لیئے مقام دوسرا تو وہ نہ پہنچے گا مقام تیسرے تک پس پرہیزگار کا کھانا شبہ ہے نفس کی خواہش دور ہونے والے کا کھانا شبہ ہے ارادہ اور ہمت کے دور ہونے والے کے حق میں جیسے کہا گیا ہے مقربوں کی برائیاں نیکیاں ہیں نیکوں کی پس شیخ کا کھانا مباح ہے مرید کو اور مرید کا کھانا حرام ہے حق میں شیخ کے بسبب اسکی حالت کی صفائی اور اسکے مرتبے کی پاکی اور اسکی جگہ کی بلندی اور اسکی نزدیکی کے پروردگار عزوجل سے اور پرہیزگاری کی باریکیوں میں سے وہ ہے کہ نقل کی گئی ہے ہمام سے یہ کہ تحقیق اسنے کہا میں نے ایک گناہ کیا اور میں روتا ہوں اسپر چالیس سال کے عرصے سے اور یہ یوں ہے کہ تحقیق میری زیارت کی ایک میرے بھائی نے پس میں نے خریدی ایک دانق سے ایک مچھلی بھونی ہوئی پس جب وہ فارغ ہوا اسکے کھانے سے تو میں نے لی کچھ تھوڑی سی مٹی اپنے پڑوس کی دیوار سے یہانتک کہ اسنے اپنا ہاتھ دھو لیا اور میں نے بھائی نہ چاہی اسکے لیئے اور بعض نے کہا تحقیق ایک مرد ایک گھر میں کرایہ پر تھا پس اسنے ایک رقعہ لکھا اور چاہا کہ اشارہ کرے اس گھر کی دیوار سے پس گزرا اسکے دل میں کہ تحقیق گھر کرایہ پر ہے پھر اسکے دل

هَاتِفًا يَقُوْلُ سَيَعْلَمُ الْمُخِفُّ بِالتُّرَابِ مَا يَلْقٰى غَدًا
مِنْ طُوْلِ الْحِسَابِ وَرُءِيَ عُتْبَةُ الْغُلَامُ يَتَصَبَّبُ عَرَقًا
فِي الشِّتَاءِ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ مَكَانُ عَصَيْتُ
فِيْهِ رَبِّيْ فَسُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ كَشَطْتُ مِنْ هٰذَا الْجِدَارِ قِطْعَةً
طِيْنٍ لِضَيْفٍ لِيْ فَغَسَلَ يَدَهٗ بِهَا وَلَمَّا سَتَحَلَّ صَاحِبَهٗ وَ
قِيْلَ اِنَّ الْاِمَامَ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَهَنَ سَطْلًا
لَهٗ عِنْدَ بَقَّالٍ بِمَكَّةَ فَلَمَّا اَرَادَ فِكَاكَهٗ اَخْرَجَ الْبَقَّالُ اِلَيْهِ
سَطْلَيْنِ وَقَالَ خُذْ اَيَّهُمَا لَكَ فَقَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ اَشْكَلَ
عَلَيَّ سَطْلِيْ فَهُوَ لَكَ وَالدَّرَاهِمُ لَكَ فَقَالَ الْبَقَّالُ سَطْلُكَ
هٰذَا وَاِنَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَجُرَّبَكَ فَقَالَ لَا اٰخُذُهٗ وَمَضٰى وَ
تَرَكَ السَّطْلَ عِنْدَهٗ وَقِيْلَ اِنَّ رَابِعَةَ الْعَدَوِيَّةَ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهَا خَاطَتْ سَقْفًا فِيْ قَمِيْصِهَا فِيْ ضَوْءِ مِشْعَلَةٍ
سُلْطَانِيَّةٍ فَفَقَدَتْ قَلْبَهَا زَمَانًا حَتّٰى تَذَكَّرَتْ ذٰلِكَ
فَشَقَّتْ قَمِيْصَهَا فَوَجَدَتْ قَلْبَهَا وَرُءِيَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي
الْمَنَامِ وَلَهٗ جَنَاحَانِ يَطِيْرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ شَجَرَةٍ
اِلٰى شَجَرَةٍ فَقِيْلَ لَهٗ بِمَ نِلْتَ هٰذَا قَالَ بِالْوَرَعِ وَقَالَ حَسَّانُ
اَبِيْ سِنَانٍ لَا يَنَامُ مُضْطَجِعًا وَلَا يَاْكُلُ سَمِيْنًا وَلَا يَشْرَبُ
بَارِدًا اِسْتِيْنَ سَنَةً فَرُءِيَ فِي الْمَنَامِ بَعْدَ مَا مَاتَ فَقِيْلَ
لَهٗ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا اِلَّا اَنِّيْ مَحْبُوْسٌ عَنِ الْجَنَّةِ بِاَرْبَعٍ
اِسْتَعَرْتُهَا فَلَمْ اَرُدَّهَا وَكَانَ لِعَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ غُلَامٌ
خَدَمَهٗ سِتِّيْنَ وَتَعَبَّدَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَكَانَ فِيْ اِبْتِدَاءِ
كِيَاسَتِهٖ فَلَمَّا مَاتَ رُءِيَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهٗ مَا فَعَلَ اللّٰهُ
بِكَ قَالَ خَيْرًا غَيْرَ اَنِّيْ مَحْبُوْسٌ عَنِ الْجَنَّةِ وَقَدْ خَرَجَ
عَلَيَّ مِنْ غُبَارِ الْفَقِيْرِ اَرْبَعُوْنَ فَتِيْرًا وَمَرَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِمَقْبَرَةٍ فَنَادٰى رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَحْيَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ مَنْ
اَنْتَ فَقَالَ كُنْتُ حَمَّالًا اَنْقُلُ لِلنَّاسِ فَنَقَلْتُ يَوْمًا اِنْسَانًا
خَطِيًّا فَكَسَرْتُ مِنْهُ خِلَالًا فَخَلَلْتُ بِهٖ فَاَنَا مُطَالَبٌ بِهٖ مُنْذُ

فَصْلٌ

وَلَا يَتِمُّ الْوَرَعُ اِلَّا اَنْ يَرْعٰى عَشَرَةَ اَشْيَاءَ
فَرِيْضَةً عَلٰى نَفْسِهٖ اَوَّلُهَا حِفْظُ اللِّسَانِ مِنْ غِيْبَةِ

هاتف کو کہتا جان لیگا ہلکا جاننے والا مٹی کو اس حساب کے طول کو جسکو وہ قیامت
کو ملیگا اور دیکھا گیا عتبہ غلام کہ ڈالتا تھا پسینہ جاڑے میں پس کہا گیا اس سے
اسمیں پس کہا تحقیق وہ جگہ ہے کہ میں نافرمانی کی اسمیں اپنے رب کی پس پوچھا گیا
اس سے پس کہا میں نے کھرچی تھی اس دیوار سے تھوڑی سی مٹی اپنے مہمان کیلئے
کہ وہ اپنا ہاتھ اس سے دھووے اور میں نہیں معاف کرایا اس دیوار والے سے اور بعضوں نے
کہا تحقیق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایک اپنا تھال ایک بقال کے پاس مکہ میں
گرو رکھا پس جب ارادہ کیا اسکے چھوڑانے کا تو نکالی بقال نے انکی طرف دو تھال
اور کہا لے لیجیے جونسا آپ کا ہے دونوں سے پس کہا امام احمد نے مشکل ہو گیا ہے
مجھپر میرا تھال پس وہ تیرے واسطے ہے اور درہم بھی تیرے واسطے ہیں پس
کہا بقال نے آپکا تھال یہ ہے اور سوا اسکے نہیں کہ میں چاہا تھا آپکا تجربہ کرنا پس
کہا میں اسے نہیں لیتا اور چلے گئے اور چھوڑ دیا تھال اسکے پاس اور بعضوں
نے کہا تحقیق رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا نے سیا کچھ پھٹا ہوا اپنے کرتے میں
ایک بادشاہی مشعل کی روشنی میں پس گم کیا اسنے اپنے دل کو ایک زمانہ یہانتک کہ یاد کیا
وہ سینا پس پھاڑ ڈالا اپنا کرتہ پس پایا اپنا دل اور دیکھا گیا سفیان ثوری نے
خواب میں دو انجال کہ اسکے لیئے دو پر ہیں جنسے اڑتا ہے بہشت میں ایک درخت
سے دوسرے درخت تک پس اس سے کہا گیا تو کس چیز سے اس مرتبہ کو پہونچا
کہا پرہیزگاری سے اور تھا حسان بن ابی سنان نہ سویا کرتا لیٹکر اور نہ کھایا
کرتا چربی اور نہ پیا کرتا ٹھنڈا پانی ساٹھ سال سے پس وہ دیکھا گیا خواب
میں مرنے کے بعد پس کہا گیا اس سے کیا کیا اللہ نے تیرے ساتھ کیا اچھا کیا
ہے مگر بند کیا گیا ہوں بہشت سے ایک سوئی میں کہ میں نے اسکو عاریۃ لیا تھا پھر
میں نے اسکو واپس کیا تھا اور عبد الواحد بن زید کے لیئے ایک غلام تھا کہ اسکی
خدمت کی تھی کئی سال اور عبادت کی تھی چالیس سال اور وہ اپنے کام کے ابتدا
غلہ پیسنے والا تھا پس جب مر گیا دیکھا گیا خواب میں پس کہا گیا اس سے کیا کیا اللہ تعالیٰ نے
تیرے ساتھ کہا اچھا کیا سوا اسکے کہ میں بند کیا گیا ہوں بہشت سے اور تحقیق نکالا ہے مجھپر
پیمانہ کے غبار سے چالیس پیمانہ اور گذرے حضرت عیسے علیہ السلام ایک قبرستان میں
پس پکارا ایک مرد کو ان میں سے پس زندہ کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے پس فرمایا تو کون ہے پس کہا
میں باربردار تھا بوجھ لیجایا کرتا تھا لوگوں کے لیئے پس میں نے کیا ایک ان آدمی کیلئے لکڑی کا
ایک گٹھا پس میں توڑ لی اس سے ایک خلال پس میں مطالبہ کیا جاتا ہوں جب سے مرا ہوں

فصل

اور لازم ہے ورع کو مگر یہ کہ چاہے دس چیزیں فرض اپنے نفس پر پہلی انکی نگاہ
رکھنی زبان کا غیبت سے درمیانے فرمانے

تعالیٰ وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَالثَّانِیْ الْاِجْتِنَابُ عَنْ
سُوْءِ الظَّنِّ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ
الظَّنِّ اِثْمٌ وَلِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ
فَاِنَّہُ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَالثَّالِثُ الْاِجْتِنَابُ عَنِ التَّجَسُّسِ لِقَوْلِہٖ
تَعَالٰی لَا یَتَجَسَّسْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ وَالرَّابِعُ غَضُّ الْبَصَرِ
عَنِ الْمَحَارِمِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِہِمْ
وَالْخَامِسُ صَوْنُ اللِّسَانِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا
یَعْنِیْ فَاصْدُقُوْا وَالسَّادِسُ اَنْ یَّعْرِفَ مِنَّۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی
عَلَیْہِ لِکَیْلَا یُعْجَبَ بِنَفْسِہٖ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ
اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ وَالسَّابِعُ اَنْ یُّنْفِقَ مَالَہٗ فِی الْحَقِّ
وَلَا یُنْفِقُہٗ فِی الْبَاطِلِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ
یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَاَیْتَنِیْ لَمْ یُنْفِقُوْا فِی الْمَعْصِیَۃِ وَلَمْ یَمْنَعُوْا
مِنَ الطَّاعَۃِ وَالثَّامِنُ اَنْ لَّا یَطْلُبَ لِنَفْسِہِ الْعُلُوَّ وَالْکِبْرَ
لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ
عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالتَّاسِعُ اَنْ یُّحَافِظَ عَلَی الصَّلٰوۃِ
الْخَمْسِ فِیْ مَوَاقِیْتِھَا بِرُکُوْعِھَا وَسُجُوْدِھَا لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی
حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ
قٰنِتِیْنَ وَالْعَاشِرُ الْاِسْتِقَامَۃُ عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ لِقَوْلِہٖ
تَعَالٰی وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ **فَصْلٌ** وَیَجُوْزُ اَنْ یَّتُوْبَ
عَنْ بَعْضِ الذُّنُوْبِ دُوْنَ بَعْضٍ اِذَا لَمْ یُمْکِنْہُ التَّوْبَۃُ عَنْ
جَمِیْعِھَا فِیْ حَالَۃٍ وَاحِدَۃٍ مِثْلُ اَنْ یَّتُوْبَ عَنِ الْکَبَائِرِ
دُوْنَ الصَّغَائِرِ لِعِلْمِہٖ اَنَّ الْکَبَائِرَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاَجْلَبُ
بِسَخَطِہٖ وَمَقْتِہٖ وَالصَّغَائِرُ دُوْنَھَا فِی الرُّتْبَۃِ اِذْ ھِیَ اَقْرَبُ
اِلٰی تَطَرُّقِ الْعَفْوِ اِلَیْھَا فَلَا یَسْتَحِیْلُ اَنْ یَّتُوْبَ عَنِ
الْاَعْظَمِ ثُمَّ اِذَا قَوِیَ الْاِیْمَانُ وَالْیَقِیْنُ فِیْ قَلْبِہٖ ظَھَرَتْ
اَنْوَارُ الْھِدَایَۃِ وَانْشَرَحَ صَدْرُہٗ لِلْاِنَابَۃِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی
تَرَکَ حِیْنَئِذٍ جَمِیْعَ الصَّغَائِرِ وَدَقَائِقَ الزَّلَّاتِ وَالشِّرْکِ
وَذُنُوْبَ الْقُلُوْبِ جَمِیْعَ وَمَعَاصِیَ الْحَالَاتِ وَالْمَقَامَاتِ

اللہ عزوجل کو اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی اور دوسرے بچنا برے ظن سے
واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے بچو بہت سارے گمانوں سے تحقیق بعض گمان گناہ ہیں اور واسطے
فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تم بچو ظن سے کیونکہ تحقیق وہ بڑی جھوٹی بات ہے
اور تیسرے بچنا ٹھٹھا کرنے سے واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے نہ ٹھٹھا کرے کوئی قوم کسی قوم سے
اور چوتھے بند کرنا آنکھ کا حراموں سے واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے کہہ واسطے مومنوں کے بند کریں
اپنی آنکھوں سے اور پانچویں بات کا سچ بولنا واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے اور جب تم
بولو پس انصاف کرو یعنی سچ بولو اور چھٹی یہ کہ پہچانے اللہ تعالیٰ کا احسان اپنے پر کہ نہ
اچھا جانے اپنے نفس کو واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے بلکہ اللہ احسان رکھتا ہے تم پر یہ کہ ہدایت کیا
تمکو طرف ایمان کی اور ساتویں یہ کہ خرچ کرے اپنا مال حق میں اور اسکو نہ خرچ کرے باطل میں
واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے اور جو لوگ جبوقت خرچ کرتے ہیں اور نہیں تنگی کرتے یعنی وہ نہیں
خرچ کرتے گناہ میں اور نہیں رکتے طاعت سے اور آٹھویں یہ کہ طلب کرے اپنے نفس کیلئے
بلندی اور بڑائی واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے یہ گھر پچھلا کرتے ہیں ہم اوسکو واسطے
اُن لوگوں کے کہ نہیں چاہتے بلندی زمین میں اور نہ فساد اور نویں نگہبانی کرنی پانچوں
نمازوں پر اُن کے وقتوں میں ساتھ انکے رکوع اور سجود کیے واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے
محافظت کرو سب نمازوں پر اور نماز بیچ والی پر اور کھڑے ہو واسطے اللہ
پاک کے چپکے اور دسویں قایم رہنا سنت اور جماعت پر واسطے آزمانے اللہ تعالیٰ کے
کہ یہ راہ میری سیدھی ہے پس پیروی کرو اسکی اور مت پیروی کرو اور راہوں کی پس متفرق
کر دینگے تمکو اسکی راہ سے فصل اور جائز ہے یہ کہ توبہ کرے بعض گناہوں سے
سوا بعض کے جب اسکو ممکن نہ ہو توبہ کرنی سب سے ایک حالت میں جیسے
یہ کہ توبہ کرے کبیرے گناہوں سے سوا صغیرہ گناہوں کے واسطے اسکے جاننے
کے یہ کبیرہ گناہ بہت بڑے ہیں اللہ کے نزدیک اور بہت کھینچنے والے ہیں
اسکے غصے اور اسکی دشمنی کو اور صغیرہ گناہ ان سے کم ہیں رتبے میں کیونکہ
وہ بہت نزدیک ہیں طرف راہ پانے معافی کے اسکی طرف پس نہیں محال یہ
پھر آوے بہت بڑے گناہ سے پھر جب قوی ہوگا ایمان اور یقین اُسکے دل میں
ظاہر ہو جاوینگے ہدایت کے نور اور کھل جاویگا اسکا سینہ واسطے رجوع ہونے
کے طرف اللہ تعالیٰ کے تو وہ چھوڑ دیگا اسوقت سب کے سب چھوٹے گناہوں کو
اور گناہ کی باریکیوں کو اور پوشیدہ شرک اور دلوں کے گناہوں سب کے سب کو

اور حالتوں اور مقاموں کی
گناہوں کو

بَعْدَ ذٰلِكَ كُلَّمَا رُفِعَ اِلٰى حَالَةٍ وَمَقَامٍ كَانَ هُنَاكَ مَا يَلِيْقُ
وَمَا يَدُلُّ اَمْرٌ وَّنَهْيٌ يَعْرِفُهٗ كُلُّ ذَائِقٍ لِهٰذَا الْاَمْرِ وَسَالِكٍ
لِهٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ وَمُخَالِطٍ لِاَهْلِهَا فَلَا يَاْخُذُ النَّاسَ فِيْ اَوَّلِ
وَهْلَةٍ بِمَا هُوَ مُنْتَهَى الْاَمْرِ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا
مُعَسِّرِيْنَ وَلَا مُنَفِّرِيْنَ اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ مَتِيْنٌ فَاَوْغِلْ
فِيْهِ بِالرِّفْقِ فَاِنَّ الْمُنْبَتَّ اَيِ الْمُنْقَطِعَ لَا طَرِيْقًا سَلَكَ وَلَا
ظَهْرًا اَبْقٰى وَمَثَلُ مَنْ يَّتُوْبُ عَنْ بَعْضِ الْكَبَائِرِ دُوْنَ
بَعْضٍ لِعِلْمِهٖ اَنَّ بَعْضَهَا اَشَدُّ مِنَ الْبَعْضِ عِنْدَ اللّٰهِ وَ
اَعْظَمُ عُقُوْبَةً وَّاَبْلَغُ كَالَّذِيْ يَتُوْبُ عَنِ الْقَتْلِ وَالنَّهْبِ
وَالظُّلْمِ لِلْعِبَادِ لِعِلْمِهٖ اَنَّ دُيُوْنَ الْعِبَادِ لَا تُتْرَكُ وَمَا
بَيْنَهٗ وَمَا بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتَسَارَعُ الْعَفْوُ اِلَيْهِ وَمِثْلُ
اَنْ يَّتُوْبَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ دُوْنَ الزِّنَا لِعِلْمِهٖ اَنَّ الْخَمْرَ
مِفْتَاحُ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ اِذَا زَالَ عَقْلُهٗ ارْتَكَبَ جَمِيْعَ الْمَعَاصِيْ
وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهَا مِنَ الْقَذْفِ وَالسَّبِّ وَالْكُفْرِ بِاللّٰهِ
وَالزِّنَا وَالْقَتْلِ وَالنَّصْبِ لِاَنَّ الْخَمْرَ مَجْمَعُ الْمَعَاصِيْ
وَاُمُّهَا وَاَصْلُهَا وَكَمَنْ يَّتُوْبُ عَنْ صَغِيْرَةٍ اَوْ صَغَائِرَ وَهُوَ
مُصِرٌّ عَلٰى كَبِيْرَةٍ
. مِثْلُ اَنْ يَّتُوْبَ عَنِ الْغِيْبَةِ
اَوْ عَنِ النَّظَرِ اِلَى الْمُحَرَّمِ وَهُوَ مُصِرٌّ عَلٰى شُرْبِ الْخَمْرِ لِشِدَّةِ
ضَرَاوَتِهٖ بِالْخَمْرِ وَلَهَجِهٖ بِهَا وَتَعَوُّدِهٖ لَهَا وَتَسْوِيْلِ نَفْسِهٖ
بِاَنَّهٗ مُدَاوٍ مَرِيْضَهٗ بِهَا وَقَدْ اُمِرَ بِاسْتِعْمَالِ الدَّوَاءِ
وَتَزْيِيْنِ الشَّيْطَانِ لَهٗ ذٰلِكَ وَتَحْسِيْنِهٖ وَنَحْوِ شَهْوَتِهٖ فِيْهَا
لِمَا فِيْ شُرْبِهَا مِنَ السُّرُوْرِ وَالْفَرَحِ وَذَهَابِ الْهُمُوْمِ وَ
صِحَّةِ الْجِسْمِ عَلٰى زَعْمِهِمْ وَذُهُوْلٍ عَنْ بَوَائِقِهَا وَمَعَائِبِهَا
وَالْغَفْلَةِ عَنْ عُقُوْبَةِ اللّٰهِ لَهٗ لِاَجْلِهَا وَكَسَادِ الدِّيْنِ وَاللَّذَّاتِ
بِهَا لِاَنَّهَا سَبَبُ زَوَالِ الْعَقْلِ الَّذِيْ بِهٖ انْتِظَامُ اَمْرِ الدِّيْنِ
وَالدُّنْيَا وَاِنَّمَا قُلْنَا اِنَّهٗ تَصِحُّ التَّوْبَةُ عَنْ بَعْضِ هٰذِهِ
الذُّنُوْبِ دُوْنَ بَعْضٍ لِاَنَّهٗ لَا يَخْلُوْ كُلُّ مُسْلِمٍ مِّنْ جَمْعٍ بَيْنَ
طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَعْصِيَتِهٖ فِي الْاَحْوَالِ كُلِّهَا وَاِنَّمَا يَتَفَاوَتُوْنَ

پیچھے اسکے جب بلند ہوگا کسی حالت اور مقام کیطرف تو ہوگا اسجگہہ جو آتا ہی اور جو
چھوٹتا ہے حکم اور روک پہچانتا ہے اسکو ہر چکھنے والا اس کام کا اور چلنے والا
اس راستے کا اور ملانے والا اسکے اہل کا پس نہ پکڑے لوگوں کو پہلی بار میں ساتھ اس
چیز کے کہ وہ کام کی نہایت ہے سوا اسکے کہ نہیں کہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کرنیوالے
اور نہیں بھیجے گئے ہو مشکل کرنیوالے اور نہ نفرت دلانے والے بیشک یہ دین محکم ہی
پس مشغول ہووے اسمیں نرمی سے کیونکہ تحقیق کاٹا ہوا نہ رستہ چلا اور نہ اسنے
سواری چھوڑی اور مثال اسکی جو توبہ کرے بعض کبیرہ گناہوں سے سوا بعض کے
واسطے اسکے جاننے کے یہ کہ تحقیق بعض انکا بہت سخت ہی بعض سے اللہ کے نزدیک اور
بہت بڑا اور بہت پہنچنے والا عذاب میں مثل اس شخص کی کہ توبہ کرتا ہے قتل کرنے
اور لوٹنے اور ظلم کرنے سے بندوں پر واسطے اپنے جاننے کے یہ کہ تحقیق بندوں کے
قرض نہیں چھوڑے جاتے اور جو گناہ اسکے اور اللہ تعالی کے درمیان ہیں جلدی
آوے گی طرف معافی اور جیسے یہ کہ توبہ کرے شراب کے پینے سے سوا زنا کے واسطے
اسکے جاننے کے یہ کہ تحقیق شراب برائی کی کنجی ہے کیونکہ جب دور ہو جاویگی اسکی
عقل تو کریگا سب گناہ اور وہ اسکو جانتا نہ ہوگا جیسے زنا کی تہمت دینی اور گالی
دینی اور کفر کرنا ساتھ اللہ کے اور زنا کرنا اور مار ڈالنا اور کھڑا کرنا کیونکہ تحقیق
شراب مجمع ہے گناہوں کا اور ان کی ماں اور ان کی جڑ ہے اور جیسے وہ شخص کہ
توبہ کرتا ہے ایک چھوٹے گناہ سے یا بہت چھوٹے گناہوں سے حالانکہ دلیری کرنیوالا
ہے بڑے گناہ پر جیسے یہ کہ توبہ کرے غیبت سے یا نظر کرنے سے حرام کیطرف
حالانکہ وہ دلیر ہو شراب کے پینے پر واسطے سختی اس کی عادت کے ساتھ شراب
کے اور واسطے محبت کے اسکے ساتھ اور اسکی عادت پکڑنے کے اور اسکے واسطے
اور اسکے نفس کو اچھا دکھلانے کے واسطے یہ کہ تحقیق وہ علاج کرنے والا ہے
اپنی بیماری کا شراب سے اور تحقیق ہم حکم کئے گئے دوا کے برتنے کا اور واسطے دینے
دینے شیطان کے اسکے لیئے شراب کو اور اسکے اچھے دکھلانے کے واسطے اور واسطے اسکی
آرزو کی قوی ہونے کے بہ سبب چیز کے کہ اسکے پینے میں ہی خوشی اور فرحت سے اور غم
کے جانے اور بدن کی صحت کے ان کے گمان پر اور بسبب بھولنے کے شراب کی ہلاکتوں سے
اور اسکی عاقبت سے اور بہ سبب غافل ہونیکے اللہ کے عذاب سے واسطے اسکے بسبب اس شراب کے اور
بگڑنے دین اور دنیا کے کام کا اور سوا اسکے نہیں کہ ہم نے کہا تحقیق صحیح ہوتی ہے توبہ بعض ان
گناہوں سے سوا بعض کے کیونکہ خالی نہیں ہے ہر ایک مسلمان جمع کرنیسے درمیان اللہ کی فرمانبرداری
اور اسکی نافرمانی کے سب احوال میں اور سوا اسکے نہیں کہ جدا جدا ہوتی ہیں طاعتیں

فِي الْحَالَاتِ وَعَظُمَ الذَّنْبُ وَصَغُرَهَا عَلَى قُرْبِ الْخَوَاطِمِ
مِنَ اللّٰهِ وَبُعْدِهَا فَإِذَا قَالَ الْفَاسِقُ أَنْ قَهَرَنِي الشَّيْطَانُ
بِوَاسِطَةِ غَلَبَةِ الشَّهْوَةِ فِي بَعْضِ الْمَعَاصِي فَلَا يَنْبَغِي لِي أَنْ
أُرْخِيَ الْعِنَانَ وَأُطْلِقَ الْعِنَانَ بِالْكُلِّيَّةِ فَأَتَمَرَّغَ فِي الْمَعَاصِي بَلْ
أَجْتَهِدُ فِيمَا يَخِفُّ عَلَيَّ مِنْ تَرْكِ بَعْضِ الْمَعَاصِي فَأَتْرُكُهَا
فَيَكُونُ تَقَهُّرِي لِبَعْضِ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لِبَعْضِ الْبَاقِي وَلَعَلَّ
وَلَعَلَّ اللّٰهَ يَرَانِي أُخَافِهُ فِي بَعْضِ مَعَاصِيهِ وَأَتْرُكُهَا لَهُ
جَلَّ وَأُجَاهِدُ نَفْسِي وَشَيْطَانِي فِي تَرْكِهَا فَيُعِينُنِي وَيُوَ
فِّقُنِي وَيَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ بَقِيَّةِ الْمَعَاصِي بِرَحْمَتِهِ وَلَوْ لَمْ يَكُنِ
الْأَمْرُ عَلَى مَا قُلْنَا لَمَا صَحَّتْ صَلٰوةُ كُلِّ فَاسِقٍ وَلَا صَوْمُهُ
وَلَا زَكٰوتُهُ وَلَا حَجُّهُ وَلَا شَيْءٌ مِنَ الطَّاعَاتِ بِأَنْ يُقَالَ
لَهُ أَنْتَ فَاسِقٌ خَارِجٌ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ بِفِسْقِكَ مُخَالِفٌ
لِأَمْرِهِ وَعِبَادَتُكَ هٰذِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِنْ زَعَمْتَ أَنَّهَا
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاتْرُكِ الْفِسْقَ فَإِنَّ أَمْرَ اللّٰهِ فِيهِ وَلَا يَتَصَوَّرُ
أَنْ تَقْصِدَ بِصَلٰوتِكَ التَّقَرُّبَ إِلَى اللّٰهِ مَا لَمْ تَتَقَرَّبْ بِتَرْكِ
الْفِسْقِ وَهٰذَا مُحَالٌ لَا يُقَالُ فَمَا هٰذَا إِلَّا بِمَثَابَةِ مَنْ عَلَيْهِ
دِينَارَانِ لِرَجُلَيْنِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى الْأَدَاءِ إِلَيْهِمَا فَأَدَّى
أَحَدَ الدِّينَارَيْنِ أَحَدِهِمَا وَجَحَدَ الْآخَرَ وَحَلَفَ عَلَيْهِ مَعَ عِلْمِهِ
بِذٰلِكَ وَتَحَقُّقِهِ فَلَا شَكَّ أَنَّ ذِمَّتَهُ بَرِيئَةٌ فِيمَا قَدْ أَدَّى وَ
مُشْتَغِلَةٌ بِمَا جَحَدَ وَأَبَى فَكَذٰلِكَ مَنْ أَطَاعَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي
أَوَامِرِهِ مُطِيعٌ لَهُ بِطَاعَتِهِ وَإِذَا عَصَاهُ فِي بَعْضِ نَوَاهِيهِ عَاصٍ
لَهُ بِمَعْصِيَتِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ مِلِّيٌّ نَاقِصُ الْإِيمَانِ طَائِعٌ بِطَاعَتِهِ
عَاصٍ مُخَالِفٌ لَهُ بِمُخَالَفَتِهِ وَهٰذَا هُوَ دَأْبُ كُلِّ مُخَلِّطٍ فِي أَمْرِ
دِينِهِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ إِلَى حَالَةٍ يَزُولُ هَوَاهُ فَيَنْقَطِعُ عَنْهُ
جَمِيعُ الْمَعَاصِي إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُقْضِيَ عَلَيْهِ بِهَا إِذْ
لَا عِصْمَةَ لَنَا وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ **فَصْلٌ**
رَدَّةٌ فِي التَّوْبَةِ قَالَ جَابِرٌ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور گناہوں کے بڑے ہونے اور ان کے چھوٹے ہونے میں ہونے میں اپنے احوال کے نزدیکی اللہ
سے اور ان کی دوری پر جب کوئی فاسق اگر مجھپر غلبہ کرے شیطان خواہش کا غلبہ
واسطے سے بعض گناہوں میں میں نہیں لائق مجھکو یہ کہ میں سست کروں باگ کو اور
ڈھیلا کروں تنگ کو بالکل اپنے میں چلا جاؤں گناہوں میں بلکہ میں کوشش کروں گا
اس چیز میں کہ ہلکی ہو مجھپر چھوڑنے سے بعض گناہوں کے پس میں اسکو چھوڑوں پس ہوگا
میرا غالب ہونا واسطے اس بعض گناہ کے کفارہ واسطے بعض کی باقی گناہ کے اور
شاید اللہ تعالیٰ مجھ دیکھے کہ میں ڈرتا ہوں اس سے اسکے بعض گناہوں اور میں انکو
چھوڑتا ہوں اسکے واسطے اور جہاد کرتا ہوں اپنے نفس اور اپنے شیطان سے
انکے ترک کرنیمیں پس میری مدد کرے اور مجھے توفیق دیوے اور روک ہو جاوے میرے اور
باقی گناہوں کے درمیان اپنی رحمت سے اور اگر نہ ہو کام اس طریقے پر جیسے ہمنے کہا
البتہ نہ صحیح ہوگی نماز ہر ایک فاسق کی اور نہ اسکا روزہ اور نہ اسکی زکوٰۃ اور نہ اسکا
حج اور نہ کچھ عبادتوں سے اس جہت سے کہ تو کہے اس سے تو فاسق ہے نکلنے والا اللہ کی
فرمانبرداری سے بہ سبب اپنے فسق کے خلاف کرنیوالا اسکے حکم کا پس تیری یہ عبادت
اللہ تعالیٰ کے غیر کے لیئے ہیں پس اگر تو گمان رکھتا ہے کہ یہ اللہ عزوجل کیلیے
ہیں پس تو چھوڑ دے فسق کو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم اسمیں ایک ہے اور نہیں متصور ہوتا
یہ کہ تو قصد رکھتا ہے اپنی نماز سے نزدیکی کا اللہ تعالیٰ کی طرف جبتک نزدیکی
حاصل نہ کرے فسق کو چھوڑنے سے اور یہ محال نہیں کہا جاتا نہیں ہے یہ مگر اس شخص کی
جسپر دو دینار ہوں دو مردوں کے اور وہ قادر ہو ان دونوں کیطرف ادا کرنے پر
پس اسنے ادا کیا ایک دینار انکے ایک کیطرف اور انکار کیا دوسرے کا اور قسم کھائی
اسپر باوجود اسکے جاننے کے اسکو اور اسکا ثابت ہونا واسطے اسکے پس نہیں ہے
شک یہ کہ تحقیق اسکا ذمہ بری ہے اس سے کہ اسنے ادا کیا ہے اور پکڑا گیا انکار کے
ساتھ اس چیز کے کہ ساتھ اسکے انکار کیا اور مکر کیا پس اسطرح ہے وہ شخص جسنے
فرمانبرداری کی اللہ تعالیٰ کی اسکے بعض حکموں میں تا بعد آنکے کیلیے اسکی عبادت میں اور جب
نافرمانی کرے اسکی اسکے بعض رکنوں میں گنہگار ہے اسکا اسکے گناہ میں پس وہ مومن
ہے ناقص ایمان فرمانبرداری کرنیوالا ہے اسکی عبادت میں مخالفت کرنیوالا ہے اسکی
مخالفت میں اور یہی طریقہ ہر ایک ملانیوالے کا اپنے دین کے کام میں یہانتک کہ پہونچے
جاوے اس حال تک کہ دور ہو اسکی خواہش پس ٹوٹ جاویں اس سے سب گناہ مگر جسپر
چاہے اللہ حکم کرنا ساتھ ان کے کیونکہ نہیں ہے عصمت ہمارے لیئے اور توبہ قبول کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اس شخص پر جو توبہ کرے اور فضل کرتا ہے اپنی رحمت سے اسپر جو رجوع کرے **فصل** بیان میں ان حدیثوں کے

النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تَشْغَلُوا وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تَسْعَدُوا وَأَكْثِرُوا الصَّدَقَةَ تُرْزَقُوا وَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ تُحْصَنُوا وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ تُنْصَرُوا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِبْلِيسَ حِينَ أُهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا أَزَالُ أُغْوِي ابْنَ آدَمَ مَا دَامَ الرُّوحُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ الرَّبُّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَمْنَعُهُ التَّوْبَةَ مَا لَمْ يَتَغَرْغَرْ بِنَفْسِهِ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّهُ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِنِصْفِ يَوْمٍ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَالَ الْآخَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ قَبْلَ الْغَرْغَرَةِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى وَيْحَ ابْنِ آدَمَ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ وَيْحَهُ ثُمَّ يَعُودُ فَيَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ لَا هُوَ يَتْرُكُ ذَنْبَهُ وَلَا هُوَ يَيْأَسُ مِنْ رَحْمَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ وَإِنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يَسْتَغْفِرُونَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَقُولُونَ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ قَالَ إِنِّي أَتُوبُ ثُمَّ أَعُودُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا أَذْنَبْتَ ذَنْبًا حَتَّى يَكُونَ الشَّيْطَانُ أَحْسَنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّكَ لَمَغْفُورٌ لَكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ

توبہ کرو اللہ تعالیٰ کیطرف پہلے اس سے کہ مرو اور جلدی کرو نیک عملوں میں پہلے اس سے کہ مشغول ہو جاؤ اور ملاؤ اس چیز کو جو ہمارے اور تمہارے پیغمبر کے درمیان ہے نیکیوں سے ہو گے اور بہت کرو صدقہ روزی دیئے جاؤ گے اور حکم کرو نیکی کا پناہ دیئے جاؤ گے اور منع کرو برائی سے مدد کیئے جاؤ گے اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت کہا کرتے تھے یا اللہ مجھکو بخش اور مجھپر توبہ قبول کر بیشک تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جب اتارا گیا زمین کیطرف تو کہا قسم تیری عزت اور بزرگی کی میں ہمیشہ رہونگا آدم کی اولاد کو بہکاتا جب تک رہے بدن میں جان ہو گی پس فرمایا پروردگار نے مجھکو قسم اپنی عزت اور بزرگی کی میں نہ روکونگا اس سے توبہ جبتک وہ غرغرہ نہ کرے اپنی جان سے اور روایت ہے محمد بن عبداللہ سلمی رحمۃ اللہ سے یہ کہ تحقیق اسنے کہا میں بیٹھا ایک جماعت پاس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے مدینہ میں پس کہا ایک مرد نے ان سے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے فرماتے تھے جو کوئی توبہ کرے اپنی موت سے پہلے آدھے دن تو توبہ قبول کریگا اللہ اوسپر اور کہا ایک اور نے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص توبہ کرے غرغرے سے پہلے تو قبول کرتا ہے اللہ اور روایت ہے محمد بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہ تحقیق اسنے کہا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ رحمت ہو آدم کے بیٹے پر گناہ کرتا ہے پس مجھ سے بخشش مانگتا ہے پس میں اسکو بخشدیتا ہوں اسپر رحمت پھر گناہ کرتا ہے پس مجھ سے بخشش مانگتا ہے پس میں اسکو بخش دیتا ہوں اسپر رحمت ہو وہ چھوڑتا ہے اپنا گناہ کرنا اور نہ وہ ناامید ہوتا ہے میری رحمت سے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ تحقیق میں نے اسکو بخشدیا اور کہا حضرت انس نے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بعد اتارے جانے اس آیت کے اور یہ کہ بخشش مانگو اپنے پروردگار سے پھر توبہ کرو طرف اسکی بخشش مانگا کرتے ہر دن میں سو بار اور کہتے ہم بخشش مانگتے ہیں ہم اللہ سے اور توبہ کرتے ہیں اسکی طرف کہا اور آیا ایک مرد پاس حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا تحقیق میں نے گناہ کیا ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش مانگ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تحقیق میں توبہ کرتا ہوں پھر گناہ کرتا ہوں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گناہ کرے پس توبہ کر یہانتک کہ ہو جاوے شیطان آپ ہی ٹوٹا پانیوالا اسنے عرض کیا یا نبی اللہ جب تو میرے گناہ بہت ہو جاوینگے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہ علیہ وسلم عفو اللہ اکثر من ذنوبک وقال الحسن رحمہ اللہ لا تمنین المغفرۃ من غیر توبۃ ولا الثواب بغیر العمل لان العزۃ باللہ ان تمادی فی سخطہ وتترک العمل بما یرضیہ وتمنی علیہ المغفرۃ فتغرک الامانی حتی یحل بک امرہ اما سمعتہ یقول وغرتکم الامانی حتی جاء امر اللہ وغرکم باللہ الغرور وقال اللہ تعالی وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اشتدی وقال عز وجل ورحمتی وسعت کل شیء فسا کتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بایتنا یؤمنون فالطمع فی الرحمۃ والجنۃ من غیر توبۃ وغیر تقوی حمق وجہل وغرور لانہما مقیدتان بہاتین الایتین وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان المومن یری ذنوبہ کانہ باصل جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب وقع علی انفہ فقال بہ ہکذا فطار وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیذنب الذنب فیدخل بہ الجنۃ فقالوا یا نبی اللہ وکیف یدخل بہ الجنۃ قال یکون الذنب نصب عینیہ یستغفر منہ ویتوب علیہ حتی یدخل الجنۃ وقال صلی اللہ علیہ وسلم لم ار شیئا احسن طلبا ولا اسرع ادراکا من حسنۃ حدیثۃ لذنب قدیم ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین وقال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اذنب العبد ذنبا کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فاذا تاب وقرع وستغفر صفا قلبہ منہا واذا لم یتب ولم یتضرع ولم یستغفر زادت حتی یعلو القلب فذلک قولہ عز وجل کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون وقال صلی اللہ علیہ وسلم ترک الخطیئۃ اہون من طلب التوبۃ فاغتنموا غفلۃ المنیۃ قال وکان ادم ابن زیاد یقول لیتزکن احدکم نفسہ انہ قد حضرہ الموت فاستقال ربہ فاقالہ فلیعمل بطاعۃ اللہ وقیل اوحی اللہ تعالی الی داود علیہ السلام اتق

اللہ تعالیٰ کی معافی بہت زیادہ ہے تیرے گناہوں سے اور کہا حسن رحمۃ اللہ نے
مت آرزو رکھ بخشش کی بغیر توبہ کے اور نہ ثواب کی بغیر عمل کے کیونکہ تحقیق غافل
ہونا ہے اللہ سے یہ کہ چلا جاوے تو اسکے غصے میں اور چھوڑ دیوے عمل کو جو اسکو راضی
کرے اور آرزو رکھے اسپر بخشش کی پس غافل کر دینگی تجھکو آرزوئیں یہانتک کہ
اتری تجھپر اسکا حکم کیا تو نے نہیں سنا اسکو فرماتے اور فریب میں دیا تم کو آرزوؤں
نے یہانتک کہ آیا حکم اللہ کا اور فریب میں دیا ساتھ اللہ کے فریب دینے والے
نے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں اسواسطے اس
شخص کو کہ توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پھر راہ پائی اور فرمایا اللہ
عزوجل نے اور میری رحمت نے سمالیا ہر چیز کو پس میں رکھونگا اسکو واسطے
ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور جو لوگ کہ وہ ساتھ
نشانیوں ہماریوں کے ایمان لاتے ہیں پس امید رکھنی اللہ کی رحمت اور بہشت
میں بغیر توبہ اور بغیر پرہیزگاری کے بیوقوفی اور نادانی اور دھوکا ہے
کیونکہ وہ دونو رحمت اور بہشت مقید ہیں ان دو آیتوں میں اور فرمایا
حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن وہ ہے جو دیکھتا ہے اپنے گناہوں کو
جیسے کہ وہ پہاڑ جڑ میں ہو ڈرے اس سے کہ وہ گر پڑے اسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا
ہے اپنے گناہوں کو جیسے کہ مکھی بیٹھی اسکے ناک پر پس اشارہ کیا
اس سے اسطرح پس وہ اڑ جاوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ
البتہ گناہ کرتا ہے پس وہ گناہ اسکو داخل کرتا ہے بہشت میں پس عرض کیا
صحابہ نے یا نبی اللہ کیسے وہ اسکو داخل کرتا ہے بہشت میں فرمایا ہوتا ہے
گناہ سامنے اس کی آنکھ کے بخشش مانگتا رہتا ہے اس سے اور پچھتاتا ہے اسپر
یہانتک کہ داخل ہو جاتا ہے بہشت میں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہت اچھی طلب میں اور نہ بہت جلدی پہونچنے
میں نئی نیکی سے واسطے گناہ پرانے کے تحقیق نیکیاں لی جاتی ہیں برائیوں کو
یہ صحیح ہے واسطے ذکر کرنیوالوں کے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گناہ کرتا ہے بندہ کوئی
گناہ تو ہو جاتا ہے ایک نکتہ سیاہ اسکے دل میں پس جب وہ توبہ کرے اور ہٹ جاوے اور بخشش مانگے
تو صاف ہو جاتا ہے اسکا دل اس سے اور جب وہ توبہ کرے اور نہ ہٹے اور نہ بخشش مانگے تو ہو جاتا ہے گناہ
گناہ پر اور سیاہی سیاہی پر یہانتک کہ اندھا ہو جاتا ہے دل پس مر جاتا ہے پھر ہرگز نہ پھرے
ہرگز نہ پھرے بلکہ زنگ ہے انکے دلوں پر جو کمائی تھے وہ کرتے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے چھوٹے گناہ کا ہیبت آسان ہے توبہ کو طلب کرنیسے پس تو غنیمت جان موت کی غفلت کو حسن نے کہا اور

اَنْ اُخُذَكَ عَلٰى غِرَّةٍ فَتَلَقَانِيْ بِلَا حُجَّةٍ وَدَخَلَ بَعْضُ
الصَّالِحِيْنَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَقَالَ لَهٗ عِظْنِيْ فَقَالَ
هَلْ اَنْتَ عَلٰى اسْتِعْدَادٍ لِحُلُوْلِ الْمَوْتِ اِنْ اَتَاكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ
اَنْتَ مُجْمِعٌ عَلَى التَّحَوُّلِ عَنْ هٰذِهِ الْحَالَةِ اِلٰى حَالَةٍ تَرْضٰيْهَا
قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ بَعْدَ الْمَوْتِ دَارٌ فِيْهَا مُسْتَعْتَبٌ قَالَ لَا قَالَ
فَهَلْ لَكَ مِنَ الْمَوْتِ اَنْ يَّاْتِيَكَ عَلٰى غِرَّةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا رَاَيْتُ
مِثْلَ هٰذِهِ الْخِصَالِ يَرْضٰى بِهَا عَاقِلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا
ثُمَّ نَدِمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ وَقَالَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلتَّوْبَةُ عَلٰى اَرْبَعٍ
دَعَائِمَ اِسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ وَنَدَمٌ بِالْقَلْبِ وَتَرْكٌ بِالْجَوَارِحِ
وَاِضْمَارُ اَنْ لَّا يَعُوْدَ وَقَالَ اَلتَّوْبَةُ النَّصُوْحُ اَنْ يَّتُوْبَ ثُمَّ لَا
يَرْجِعُ فِيْمَا تَابَ مِنْهُ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ
الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيْمٌ
عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهٖ وَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَالَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْكَ ثُمَّ عَادَ ثُمَّ قَالَهَا ثُمَّ عَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُتِبَ فِي الرَّابِعَةِ مِنَ
الْمُنِيْبِيْنَ وَقَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ رض كُنْ وَصِيَّ نَفْسِكَ وَلَا تَجْعَلِ
الرِّجَالَ وَصِيَّاكَ كَيْفَ تَلُوْمُهُمْ اَنْ يُّضَيِّعُوْا وَصِيَّتَكَ وَقَدْ
ضَيَّعْتَهَا فِيْ حَيَاتِكَ وَاَنْشَدَ بَعْضُهُمْ يَقُوْلُ تَمَتَّعْ اِنَّمَا الدُّنْيَا
وَاِنْ دَوَامَهَا لَا يَسْتَطَاعُ وَقَدْ مَرَّ مَا مَلَكْتَ وَاَنْتَ حَيٌّ اَمِيْرٌ
فِيْهِ مُتَّبَعٌ مُطَاعٌ وَلَا يَغُرَّنَّكَ مَنْ تُوْصِيْ اِلَيْهِ فَقَصَّرَ وَصِيَّةَ الْمَرْءِ
الضِّيَاعُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِذَا مَا كُنْتَ مُتَّخِذًا وَصِيًّا فَكُنْ فِيْمَا مَلَكْتَ
وَصِيَّ نَفْسِكَ سَتَحْصِدُ مَا زَرَعْتَ غَدًا مُتَّخِذًا وَتَجْنِيْهِ
اِذَا وُضِعَ الْحِسَابُ تَمَارَ عَرْشِكَ **فَصْلٌ** اٰخَرُ عَنْ
اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رض قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ اَمِيْرٌ عَلٰى صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِذَا عَمِلَ
الْعَبْدُ حَسَنَةً كَتَبَ لَهٗ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ عَشْرًا وَاِذَا عَمِلَ
سَيِّئَةً فَاَرَادَ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَنْ يَّكْتُبَهَا قَالَ صَاحِبُ
الْيَمِيْنِ اَمْسِكْ عَنْهُ فَيُمْسِكُ عَنْهُ سِتَّ سَاعَاتٍ
مِنَ النَّهَارِ اَوْ سَبْعًا فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْهَا

تجھے نہ پکڑلوں غفلت پر پس تو مجھ کو ملے بغیر حجت کی اور داخل ہوا بعض نیکیوں
سے عبدالملک بن مروان پر پس کہا اس سے تو مجھے نصیحت کر پس اسنے کہا بھلا تو ہی
پر واسطے اترنے موت کی اگر تجھکو آوے کہا عبدالملک نے نہیں کہا پس بھلا تو ہی خاطر جمع
پھرنے پر اس حالت سے ایسی حالت کیطرف جو تجھکو خوش کرے کہا نہیں کہا پس بھلا موت
کے بعد ایسا گھر ہے جسمیں تو رضامندی حاصل کرسکے کہا نہیں کہا پس بھلا تو بچتا ہے
ہے موت سے یہ کہ آوے تجھکو غفلت پر کہا نہیں کہا میں نہیں دیکھا اس جیسی خصلتوں
کو کہ ان سے راضی ہو کوئی دانا فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پشیمانی توبہ
ہے اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی گناہ کرے پھر پشیمان ہو اسپر پس وہی
اُسکا کفارہ ہے اور کہا حسن نے توبہ چار ستون پر ہے بخشش مانگنی زبان سے اور پشیمان ہونا دل
سے اور ترک کرنا اعضاؤں سے اور دل میں رکھنا یہ کہ پھر نکریگا گناہ اور کہا خالص
توبہ یہ ہے کہ توبہ کرے پھر نہ لوٹے اسمیں جس سے توبہ کی ہو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
توبہ کرنیوالا گناہ سے اس شخص کیطرح ہے جسکے لئے گناہ نہیں ہے اور بخشش مانگنیوالا
گناہ سے اور حالانکہ وہ اسپر قائم ہے مثل ٹھٹھا کرنیوالی کے ہے اپنے پروردگار سے اور تحقیق
مرد جب کہے میں تجھسے بخشش مانگتا ہوں اور تیرےطرف توبہ کرتا ہوں پھر کرے گناہ
پھر کہے اسکو پھر کرے گناہ تین بار تو لکھا جاویگا چوتھی بار کبیرہ گناہوں سے
اور کہا فضیل بن عیاض نے تو اپنے نفس کا وصیت کیا گیا ہو اور مت کر لوگوں کو
اپنی نصیحت کہ گئے کیونکر تو ان کو ملامت کرتا ہے اگر وہ تیری وصیت کو ضائع
کردیں حالانکہ تو نے اسکو ضائع کیا ہے اپنی زندگی میں اور ان کے بعض نے
شعر کہے ہیں کہتا ہے تو فائدہ اٹھا لے سوا اسکے نہیں کہ دنیا تھوڑا سا فائدہ
ہے اور تحقیق اسکی ہمیشگی نہیں ہوسکتی اور آگے بھیج لے جسکا تو مالک ہے حالانکہ تو زندہ
ہے۔ امیر ہے اسمیں پیروی کیا گیا فرمانبرداری کیا گیا، اور نہ دھوکا دیوے تجھکو
وہ شخص جسکی طرف تو وصیت کرتا ہے پس تقصیر کرنا مرد کی وصیت کا ضائع ہونا ہے
اور ایک اور نے کہا جب تو وصیت کیے گئے کو پکڑنے والا ہو پس ہوا سچیزمیں جسکا
تو مالک ہے اپنے نفس کی وصیت پکڑنیوالا تو کالیگا جو کچھ بوئیگا کل قیامت کو اور
چنے گا اپنے درخت کی میوے جب رکھا جاویگا حساب **فصل** اور روایت ہے حضرت ابوامامہ باہلی سے کہا
تحقیق حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داہنی طرف والا فرشتہ امیر ہے بائیں طرف والے
پر پس جب بندہ کرتا ہے نیکی تو لکھتا ہے داہنی طرف والا فرشتہ دس نیکیاں اور جب بندہ کرتا ہے
برائی پس ارادہ کرتا ہے بائیں طرف والا فرشتہ اسکو لکھنے کا تو کہتا ہے داہنی طرف والا فرشتہ بندہ
اس سے پس وہ بندہ رہتا ہے اس سے چھ گھڑی دن میں سے یا سات پس اگر وہ بخشش مانگے اللہ تعالیٰ سے اس سے تو

لَمْ يَكْتُبْ عَلَيْهِ شَيْئًا وَاِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ
وَاحِدَةٌ وَفِي لَفْظٍ اٰخَرَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَذْنَبَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ
حَتّٰى يَذْنَبَ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ خَمْسَةٌ مِنَ
الذُّنُوْبِ فَاِذَا عَمِلَ حَسَنَةً وَاحِدَةً كُتِبَ لَهٗ خَمْسُ حَسَنَاتٍ
وَجُعِلَ الْخَمْسُ بِاِزَاءِ خَمْسِ سَيِّئَاتٍ فَيَصِيْحُ عِنْدَ ذٰلِكَ
اِبْلِيْسُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَسْتَطِيْعَ عَلٰى
ابْنِ اٰدَمَ فَاِنِّيْ وَاِنِ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ يُبْطِلُ بِحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ
جَمِيْعَ جُهْدِيْ وَرُوِيَ يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ رض عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ
وَصَاحِبُ الْيَمِيْنِ اَمِيْرٌ عَلٰى صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ
السَّيِّئَةَ قَالَ لَهٗ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَكْتُبُهَا فَيَقُوْلُ لَهٗ صَاحِبُ
الْيَمِيْنِ دَعْهُ حَتّٰى يَعْمَلَ خَمْسَ سَيِّئَاتٍ فَاِذَا عَمِلَ خَمْسَ سَيِّئَاتٍ
قَالَ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَكْتُبُهَا فَيَقُوْلُ لَهٗ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ دَعْهُ حَتّٰى
يَعْمَلَ حَسَنَةً فَاِذَا عَمِلَ حَسَنَةً قَالَ لَهٗ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ قَدْ اَخْبَرْنَا
بِاَنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ فَتَعَالَ حَتّٰى نَمْحُوَ خَمْسًا بِخَمْسٍ وَنُثْبِتَ لَهٗ
لَهٗ خَمْسًا مِنَ الْحَسَنَاتِ قَالَ فَيَصِيْحُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ ذٰلِكَ
فَيَقُوْلُ مَتٰى اَدْرَكَ ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ مُوَافِقَةٌ
لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
ثُمَّ اهْتَدٰى قَالَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مَكْتُوْبٌ
حَوْلَ الْعَرْشِ قَبْلَ اٰدَمَ بِاَرْبَعَةِ اٰلَافِ عَامٍ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِمَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى وَمُوَافِقَةٌ لِقَوْلِهٖ
تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى
لِلذّٰكِرِيْنَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا تَابَ الْعَبْدُ
وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْسَى اللّٰهُ تَعَالٰى حَفَظَتَهٗ مَا كَانَ قَدْ عَمِلَ
مِنْ مَسَاوِيْ عَمَلِهٖ وَاَنْسٰى جَوَارِحَهٗ مَا عَمِلَتْ مِنَ الْخَطَايَا وَ
اَنْسٰى مَقَامَهٗ مِنَ الْاَرْضِ وَاَنْسٰى مَقَامَهٗ مِنَ السَّمَآءِ فَيَجِيْءُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ شَهِيْدًا عَلَيْهِ وَرُوِيَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ
كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ وَفِيْ لَفْظٍ وَلَوْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

نہیں لکھتا اسپر کچھ اور اگر وہ بخشش نہ مانگے تو لکھتا ہے اسپر ایک ہی برائی اور ایک اور
لفظ میں ہے کہ تحقیق بندہ جب گناہ کرتا ہے تو نہیں لکھا جاتا اسپر یہاں تک کہ گناہ کرتا
ہے اور گناہ پس جب جمع ہو جاتے ہیں اُسپر پانچ گناہ پس جب وہ کرتا ہے ایک ہی
نیکی تو لکھی جاتی ہیں اسکے لیئے پانچ نیکیں اور کیجاتی ہیں پانچ نیکیں پانچ گناہ
کے مقابلہ میں پس چلاتا ہے نزدیک اسکے ابلیس لعنت اللہ علیہ اور کہتا ہے
کیونکر ہو میرے لیئے یہ کہ میں طاقت رکھوں آدم کے بیٹے پس تحقیق میں اگرچہ کوشش
کرتا ہوں اسپر وہ باطل ہی کرتا ہے ایک نیکی سے میری ساری کوشش کو اور روایت
کی یونس نے حسن سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا نہیں ہے کوئی بندہ
مگر اسپر دو فرشتے ہیں اور سیدھی طرف والا امیر ہے بائیں طرف والے پر پس جب کرتا
ہے بندہ برائی تو کہتا ہے اس سے بائیں طرف والا میں اسے لکھ لوں پس کہتا ہے اسکو
داہنی طرف والا اسے چھوڑ یہاں تک کہ کرے پانچ برائیاں پس جب کرتا ہے پانچ
برائیاں تو کہتا ہے بائیں طرف والا میں انہیں لکھ لوں پس کہتا ہے اسے داہنی
طرف والا اسے چھوڑ یہاں تک کہ کرے ایک نیکی پس جب کرتا ہے ایک نیکی تو کہتا ہے
اس سے داہنی طرف والا تحقیق ہم خبر دیئے گئے ہیں یہ کہ تحقیق ایک نیکی دس نیکیوں
میں ہے پس آ تو کہ دور کریں پانچ برائیاں پانچ نیکیوں سے اور ثابت رکھیں اسکے لیئے پانچ
نیکیاں آپنے فرمایا پس چلاتا ہے شیطان نزدیک اسکے پس کہتا ہے کہاں میں پہنچوں آدم کے
بیٹے کو اور یہ حدیثیں موافق ہیں اللہ عزوجل کے فرمودہ کے اور میں البتہ بخشنے والا ہوں
واسطے اس شخص کے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیئے اچھے پھر راہ پائی کہا حضرت
علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے لکھا ہوا عرش کے گرد حضرت آدم سے پہلے چار ہزار
سال اور تحقیق البتہ میں بخشنے والا ہوں کہ جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیئے
اچھے پھر راہ پائی اور موافق ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمودہ کی تحقیق نیکیاں لیجاتی
ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے واسطے نصیحت پکڑنیوالوں کے اور روایت کی گئی ابن
عباس سے کہ کہا جب توبہ کرتا ہے بندہ اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسپر
تو بھلا دیتا ہے اللہ تعالیٰ نگہبان فرشتوں کو جو کچھ اسنے کیا تھا اپنے کام کی برائیوں
سے اور بھلا دیتا ہے اسکے اعضاؤں کو جو گناہ انہوں نے کیئے تھے اور بھلا
دیتا ہے اسکے اعضاؤں کو جو گناہ انہوں نے کیئے تھے اور بھلا دیتا ہے اسکی جگہ
کو زمین سے اور اسکی جگہ کو آسمان سے پس وہ آویگا قیامت کے دن حالانکہ نہ
ہوگی اسپر کوئی چیز گواہ اس گواہ پر اور روایت کیگئی ہے حضرت نبی صلے اللہ علیہ
کہ تحقیق آپنے فرمایا توبہ کرنیوالا گناہ سے اس شخص کی مانند ہے جسکا گناہ نہیں ہوا اور ایک لفظ

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
رض اَنَّهٗ قَالَ يَنْظُرُ الْاِنْسَانُ فِيْ كِتَابِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَرٰى
فِيْ اَوَّلِهِ الْمَعَاصِيْ وَفِيْ اٰخِرِهِ الْحَسَنَاتِ فَاِذَا رَجَعَ اِلٰى
اَوَّلِ الْكِتَابِ رَاٰى كُلَّ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ
تَعَالٰى فَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَهٰذَا
هُوَ فِيْ حَقِّ التَّائِبِ الَّذِيْ خَتَمَ اللّٰهُ لَهٗ بِالتَّوْبَةِ وَاَوَّلُ
تَوْبَةٍ وَقَالَ بَعْضُ السَّلَفِ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَابَ مِنَ الذُّنُوْبِ
صَارَتِ الذُّنُوْبُ الْمَاضِيَةُ كُلُّهَا حَسَنَاتٍ وَلِهٰذَا قَالَ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض وَلَيَمُرَّنَّ نَاسٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ
بِكَثْرَةِ سَيِّاٰتِهِمْ وَاِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ لِمَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ
تَبْدِيْلِ السَّيِّاٰتِ بِالْحَسَنَاتِ لِمَنْ يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَرُوِيَ الْحَسَنُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ لَوْ اَخْطَاَ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَمْلَاَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلِهٰذَا جَآءَ فِي الْخَبَرِ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ
لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ ذُنُوْبًا لَقِيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

فَصْلٌ

اٰخَرُ فِيْ ذٰلِكَ وَرُوِيَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
مَسْعُوْدٍ مَرَّ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ مَوْضِعٍ مِنْ نَوَاحِي الْكُوْفَةِ
وَاِذَا الْفُسَّاقُ قَدِ اجْتَمَعُوْا فِيْ دَارِ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَهُمْ
يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَمَعَهُمْ مُغَنٍّ يُقَالُ لَهٗ زَاذَانُ كَانَ
يَضْرِبُ بِالْعُوْدِ وَيُغَنِّيْ بِصَوْتٍ حَسَنٍ فَلَمَّا سَمِعَ
ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ مَا اَحْسَنَ
هٰذَا الصَّوْتَ لَوْ كَانَ بِقِرَاءَةِ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَ
وَجَعَلَ رِدَآءَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ وَمَضٰى فَسَمِعَ ذٰلِكَ الصَّوْتَ
زَاذَانُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ
مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ وَاَيُّ شَيْءٍ قَالَ قَالُوْا قَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا الصَّوْتَ
لَوْ كَانَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ كَانَ اَحْسَنَ فَدَخَلَتْهٗ هَيْبَةٌ

اور کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے جو شخص کہے میں بخشش مانگتا ہوں اللہ بزرگ ہے کہ
نہیں کوئی معبود سوا اسکے کہ جو ہمیشہ زندہ رہنے والا قائم رکھنے والا ہے اور رجوع
کرتا ہوں اسکی طرف تین بار تو بخشے جاوینگے اسکے سب گناہ اگرچہ ہوں وہ مثل
سمندر کی جھاگ کے اور روایت ہے کہ ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق اس نے کہا نظر کریگا
آدمی اپنے اعمال نامہ میں قیامت کے دن پس دیکھیگا اسکے اول میں گناہ اور اسکے
آخر میں نیکیں پس جب لوٹیگا اعمال نامہ اول کیطرف تو دیکھیگا اس سب کو نیکیاں
اور یہ ہے فرمودہ اللہ تعالیٰ کا پس یہ لوگ کہ بدل ڈالتا ہے اللہ ان کی برائیوں کو بھلائیوں
سے اور یہ اس توبہ کرنے والے کی حق میں ہے جسکے لیئے اللہ نے مہر کی ہو توبہ اور رجوع
سے اور کہا بعض سلف نے تحقیق بندہ جب توبہ کرتا ہے گناہوں سے تو ہو جاتے ہیں گناہ گزری
ہوئی سب کی سب نیکیاں اور اسیواسطے کہا ہے حضرت ابن مسعودؓ نے البتہ آرزو کرینگے
لوگ قیامت کے دن یہ کہ زیادہ ہوتیں برائیاں انکی اور سوائے اسکے نہیں کہا ابن مسعودؓ نے
بیان کرنے اللہ تعالیٰ کی برائیوں کو بدل دینے سے نیکیوں سے جسکے واسطے چاہے اپنے بندوں میں سے
اور روایت کی حسن بصری نے (مرسلاً) حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تحقیق اگر
فرمایا اگر گناہ کرے کوئی تم میں سے یہانتک کہ بھر دے آسمان اور زمین کو درمیان کو بھر تو
کرے توبہ تو قبول کریگا اللہ تعالیٰ اسپر اور اسیواسطے آیا ہے حدیث قدسی میں اے آدم
کے بیٹے اگر تو مجھے ملے زمین کی بھری کو برابر گناہ سے تو میں تجھکو ملونگا اسکے برابر بخشش
سے فضل دوسرا توبہ میں اور روایت کیگئی کہ تحقیق حضرت عبداللہ بن مسعودؓ گزرے
ایک روز ایک جگہ میں کوفہ کے گرد نواح میں سے اور ناگہان کچھ فاسق تحقیق جمع ہوئے
تھے ایک مرد کے گھر میں ان میں سے اور وہ پی رہے تھے شراب اور ان کے ساتھ ایک گانیوالا
تھا جسکو کہا جاتا تھا زاذان بجا رہا تھا بربط اور گا رہا تھا خوش آواز سے پس جب سنا
یہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کیا اچھی ہے یہ آواز اگر ہوتی اللہ تعالیٰ کی کتاب
پڑھنے میں تو بہت خوب تھی اور کر لی اپنی چادر اپنے سر پر اور چلے گئے پس سن لیا
اس آواز کو زاذان نے پس کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی تھا کہا اسنے کیا کہا لوگوں نے کہا اسنے
کہا کیا اچھی ہے یہ آواز اگر ہوتی قرآن مجید کے پڑھنے میں
تو بہت خوب تھی پس آگئی ہیبت
اسکے دل میں

فِي قَلْبِهِ فَقَامَ فَضَرَبَ بِالْعُوْدِ عَلَى الْأَرْضِ فَكَسَرَهُ ثُمَّ أَسْرَعَ
حَتَّى أَدْرَكَهُ وَجَعَلَ الْمِنْدِيْلَ فِي عُنُقِ نَفْسِهِ وَجَعَلَ يَبْكِي
بَيْنَ يَدَيْ عَبْدِ اللّٰهِ فَاعْتَنَقَهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَعَلَ يَبْكِي كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ لَا أُحِبُّ مَنْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ
فَتَابَ مِنْ ضَرْبِهِ بِالْعُوْدِ وَجَعَلَ يُلَازِمُ عَبْدَ اللّٰهِ حَتَّى تَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ وَأَخَذَ الْحَظَّ الْوَافِرَ مِنَ الْعِلْمِ حَتَّى صَارَ إِمَامًا
فِي الْعِلْمِ وَقَدْ جَاءَ فِي كَثِيْرٍ مِنَ الْأَخْبَارِ رَوَى زَاذَانُ عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَرَوَى زَاذَانُ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رض
وَفِي الْإِسْرَائِيْلِيَّاتِ مَرْوِيٌّ أَنَّهُ كَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيَّةٌ مُغْنِيَةٌ
مُفْتِنَةً لِلنَّاسِ بِجَمَالِهَا وَكَانَ بَابُ دَارِهَا أَبَدًا مَفْتُوْحًا وَهِيَ
قَاعِدَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ بِحِذَاءِ الْبَابِ فَكُلُّ مَنْ مَرَّ بِهَا وَنَظَرَ
إِلَيْهَا افْتُتِنَ بِهَا وَاحْتَاجَ إِلَى إِحْضَارِ عَشَرَةِ دَنَانِيْرَ أَوْ أَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ حَتَّى تَأْذَنَ بِالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا فَمَرَّ عَلَى بَابِهَا ذَاتَ يَوْمٍ
عَابِدٌ مِنْ عُبَّادِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَوَقَعَ بَصَرُهُ عَلَيْهَا فِي الدَّارِ وَهِيَ
قَاعِدَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ فَافْتُتِنَ بِهَا وَجَعَلَ يُجَادِلُ نَفْسَهُ حَتَّى أَنَّهُ
يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالَى لِيَزُوْلَ ذٰلِكَ عَنْ قَلْبِهِ فَلَمْ يَزُلْ ذٰلِكَ
عَنْ نَفْسِهِ وَلَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ حَتَّى بَاعَ قَمِيْشَاكَانَ لَهُ فَجَمَعَ
مِنَ الدَّنَانِيْرِ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَجَاءَ إِلَى بَابِهَا فَأَمَرَتْهُ أَنْ يُسَلِّمَ
الذَّهَبَ إِلَى وَكِيْلٍ لَهَا وَوَاعَدَتْهُ لِمَجِيْئِهِ فَجَاءَ إِلَيْهَا لِذٰلِكَ
الْوَعْدِ وَقَدْ تَزَيَّنَتْ وَجَلَسَتْ فِي بَيْتِهَا عَلَى سَرِيْرِهَا فَدَخَلَ
عَلَيْهَا الْعَابِدُ وَجَلَسَ مَعَهَا عَلَى السَّرِيْرِ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا
وَانْبَسَطَ مَعَهَا تَدَارَكَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ بَرَكَةَ عِبَادَتِهِ الْمُتَقَدِّمَةِ
فَوَقَعَ فِي قَلْبِهِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَرَانِي فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ مِنْ
فَوْقِ عَرْشِهِ وَأَنَا فِي الْحَرَامِ وَقَدْ حَبِطَ عَمَلِي كُلُّهُ فَوَقَعَتْ
هَيْبَتُهُ فِي قَلْبِهِ فَارْتَعَدَ فِي نَفْسِهِ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ فَنَظَرَتِ
الْمَرْأَةُ فَرَأَتْهُ مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ فَقَالَتْ لَهُ أَيْشَ أَصَابَكَ
يَا رَجُلُ فَقَالَ إِنِّي خَافُ اللّٰهَ رَبِّي فَأْذَنِّي بِالْخُرُوْجِ
فَقَالَتْ لَهُ وَيْحَكَ إِنَّ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ يَتَمَنَّوْنَ الَّذِي
وَجَدْتَهُ فَأَيْشَ هٰذَا الَّذِي أَنْتَ فِيْهِ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ

پس اُٹھ کھڑا ہوا پس دے مارا بربط کو زمین پر پس اسکو توڑ ڈالا پھر بھاگا یہانتک
کہ ملگیا حضرت عبد اللہ کو اور کرلی پگڑی اپنی گردن میں اور رونے لگا آگے
حضرت عبد اللہ کے پس گلے لگا لیا اسکو حضرت عبد اللہ نے اور رونے لگے ہر ایک
ان دونوں سے پھر کہا حضرت عبد اللہ نے کیونکر میں دوست نہ رکھوں اسکو جسکو
دوست رکھا اللہ تعالی نے پھر اسنے توبہ کی بربط بجانے سے اور لازم پکڑ لیا حضرت
عبد اللہ کو یہانتک کہ سیکھ لیا قرآن مجید اور لیا بہت سا حصہ علم سے یہانتک کہ
ہوگیا امام علم میں اور تحقیق آیا ہے بہت سی حدیثوں میں روایت کی ہے زاذان نے
عبد اللہ بن مسعود سے اور روایت کی زاذان نے سلمان فارسی سے اور بنی اسرائیل
کی روائتوں میں روایت کی گئی ہے کہ تحقیق ایک عورت تھی بدکار گانیوالی فریب
دینے والی لوگوں کو اپنے حسن سے اور تھا دروازہ اسکے گھر کا ہمیشہ کھلا رہتا اور وہ
بیٹھتی تھی تخت پر سامنے دروازے کے پس جو کوئی گزرتا اس پاس سے اور دیکھتا
اسکی طرف فریفتہ ہوجاتا اسپر اور محتاج ہوجاتا دس دینار کے حاضر کرنے کیطرف
یا زیادہ اس سے تاکہ وہ اذن دیوے اپنے اوپر داخل ہونے کا پس اسکے دروازے پر گزرا
ایک عابد بنی اسرائیل کے عابدوں میں سے پس پڑ گئی اُس کی نظر اُسپر گھر میں اور وہ
بیٹھی تھی تخت پر پس وہ فریفتہ ہوگیا اسپر اور لگا جھگڑنے اپنے نفس سے یہانتک
کہ دعا کرتا تھا اللہ تعالی سے تو کہ وہ دور کردے اسکے دل سے پس نہ دور ہوا وہ اسکے
دل سے اور نہ مالک ہوا وہ اپنے نفس کا یہانتک کہ بیچ دیا اسباب جو اسکا تھا پس جمع
کیے دینار جتنوں کی اسے حاجت تھی پس آیا اسکے دروازے کو پس اس عورت
نے اسکو حکم دیا کہ سپرد کردے سونا اسکے وکیل کو اور اس سے وعدہ کیا آنے کا پس وہ آیا
اسکی طرف اس وعدے پر حالانکہ اسنے زینت کر رکھی تھی اور بیٹھی تھی اپنے گھر میں اپنے تخت پر
پس داخل ہوا اس پاس عابد اور بیٹھ گیا اوسکے ساتھ تخت پر پس جب اُسنے کیا لمبا اپنا ہاتھ
اسکی طرف اور خوشی کرنے لگا اسکے ساتھ تو پالیا اسکو اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے
اسکی اگلی عبادتوں کی برکت سے پس پڑا اسکے دل میں یہ کہ تحقیق اللہ تعالی مجھکو
دیکھتا ہے اسحالت میں اپنے عرش پر سے اور میں حرام میں ہوں اور تحقیق ضائع ہوگئے
میرے عمل سب کے سب پس پڑ گئی ہیبت اسکے دل میں پس کانپ گیا اپنے جی میں اور
بدل گیا اُسکا رنگ پس نظر کی اسکی طرف عورت نے پس اسے دیکھا بدلا ہوا رنگ پس کہا اسے کیا
چیز تجھے پہنچی ہے امیر دیں اسنے کہا تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ اپنے پروردگار سے پس تو مجھکو اجازت دے
پس اسنے کہا اسے تیری خرابی تحقیق بہت لوگوں میں سے آرزو کرتے ہیں اسچیز کی جسکو تو نے پایا
ہے پس کیا ہے وہ جسمیں تو ہے پس کہا تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ

اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَإِنَّ الْمَالَ الَّذِي رَفَعْتَهُ إِلَى وَكِيلِكَ لَهُوَ
لَكَ حَلَالٌ فَاذْهَبْ بِالْخُرُوجِ فَقَالَتْ لَهُ كَأَنَّكَ لَمْ تَعْمَلْ
هٰذَا الْعَمَلَ قَطُّ قَالَ لَا فَقَالَتْ لَهُ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ وَمَا اسْمُكَ
فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ مِنْ قَرْيَةِ كَذَا وَاسْمُهُ كَذَا فَأَذِنَتْ لَهُ
بِالْخُرُوجِ مِنْ عِنْدِهَا فَخَرَجَ وَهُوَ يَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ
وَيَبْكِي عَلَى نَفْسِهِ فَوَقَعَتِ الْهَيْبَةُ فِي قَلْبِ الْمَرْأَةِ بِبَرَكَةِ
ذٰلِكَ الْعَابِدِ فَقَالَتْ فِي نَفْسِهَا إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ أَوْ لَعَلَّهُ
أَذْنَبَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَوْفِ مَا دَخَلَ وَإِنِّي قَدْ ذَنَبْتُ
مُنْذُ كَذَا وَكَذَا سَنَةً وَإِنَّ رَبَّهُ الَّذِي خَافَ مِنْهُ
هُوَ رَبِّي فَيَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ خَوْفِي أَشَدَّ مِنْ خَوْفِهِ فَتَابَتْ
إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَأَغْلَقَتِ الْبَابَ عَنِ النَّاسِ وَلَبِسَتْ
ثِيَابًا خِلْقَانًا وَأَقْبَلَتْ عَلَى الْعِبَادَةِ فَكَانَتْ فِي عِبَادَةٍ
مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَقَالَتْ فِي نَفْسِهَا إِنِّي لَوْ أَتَيْتُ
إِلَى ذٰلِكَ الرَّجُلِ لَعَلَّهُ يَتَزَوَّجُنِي فَأَكُونُ عِنْدَهُ وَأَتَعَلَّمُ
مِنْهُ أَمْرَ دِينِي وَيَكُونُ عَوْنًا لِي عَلَى عِبَادَةِ رَبِّي فَتَجَهَّزَتْ
وَحَمَلَتْ مَعَهَا مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْخَدَمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَانْتَهَتْ
إِلَى تِلْكَ الْقَرْيَةِ وَسَأَلَتْ عَنْهُ فَأُخْبِرَتْ وَالْعَابِدُ أَنَّهُ قَدِمَتِ
امْرَأَةٌ تَسْأَلُ عَنْكَ فَخَرَجَ الْعَابِدُ إِلَيْهَا فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ
كَشَفَتْ عَنْ وَجْهِهَا لِكَيْ يَعْرِفَهَا فَلَمَّا رَآهَا الْعَابِدُ
عَرَفَ وَجْهَهَا وَتَذَكَّرَ الْأَمْرَ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا
صَاحَ صَيْحَةً فَخَرَجَتْ رُوحُهُ فَبَقِيَتِ امْرَأَةُ خَزِينَةً وَقَالَتْ
فِي نَفْسِهَا إِنِّي خَرَجْتُ لِأَجْلِهِ وَقَدْ مَاتَ فَهَلْ
لَهُ أَحَدٌ مِنْ أَقْرِبَائِهِ يَحْتَاجُ إِلَى امْرَأَةٍ فَقَالُوا لَهَا لَهُ أَخٌ
صَالِحٌ لٰكِنَّهُ مُتَعَزِّبٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا سَنَةً فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ فَإِنِّي مَا
تَكَيَّفْنَا فَجَاءَ أَخُوهُ فَتَزَوَّجَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ سَبْعًا مِنَ
النَّبِيِّينَ كُلُّهُمْ صَارُوا أَنْبِيَاءَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَانْظُرْ إِلَى
بَرَكَةِ الصِّدْقِ وَالطَّاعَةِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ كَيْفَ هَدَى
اللّٰهُ زَاذَانَ بِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ لِمَا كَانَ صَادِقًا
حَسَنَ النِّيَّةِ فَلَا يَصْلُحُ بِكَ الْفَاسِدُ حَتّٰى تَكُونَ

اللہ سے جسکی بزرگ ہو تعریف اور تحقیق وہ مال جو میں نے اُٹھایا ہے تیرے وکیل کیطرف
وہ تیرے لیئے حلال ہے پس تو مجھکو نکلنے کی اجازت دے پس اسنے کہا اس سے گویا کہ
تو نے نہیں کیا یہ کام کبھی اُسنے کہا نہیں پس اُسنے کہا اُسے تو کہاں سے ہے اور تیرا
کیا نام ہے پس اُسنے اسکو خبر دی کہ فلانے گاؤں سے ہے اور اسکا نام فلانا ہے پس
اُسنے اسکو اجازت دی نکلنے کی اپنے پاس سے پس وہ نکل گیا حالانکہ واویلا کرتا تھا خرابی اور
ہلاکت کی اور روتا تھا اپنے نفس پر پس پڑ گیا خوف اس عورت کے دل میں اُس عابد کی برکت سے پس اُسنے کہا
اپنے جی میں تحقیق مرد نے پہلا گناہ ہی کیا ہے پس داخل ہوا اسپر خوف سے جو داخل ہوا اور تحقیق میں نے
گناہ کیئے ہیں اتنے اتنے سال سے اور تحقیق اسکا پروردگار ہے جس سے وہ ڈرا ہے وہی میرا پروردگار ہے پس لائق
ہے کہ ہو میرا خوف بہت زیادہ اسکے خوف سے پس اسنے توبہ کی اللہ تعالیٰ کیطرف اور بند کر لیا دروازہ
لوگوں سے اور پہن لیئے کپڑے پرانے اور متوجہ ہو گئی عبادت پر پس تھی اپنی عبادت میں جتنا چاہا اللہ تعالیٰ
نے پھر کہا اپنے جی میں تحقیق میں اگر پہونچوں اس مرد تک شاید وہ مجھسے نکاح کر لے پس میں رہوں اسکی پاس
اور سیکھوں اس سے اپنے دین کا کام اور وہ ہو گا میرے لیئے مدد عبادت پر میرے پروردگار کے پس اُسنے تیاری
کی اور اٹھا لیا اپنے ساتھ مال اور خادموں میں سے جتنا چاہا اللہ تعالیٰ نے اور پہونچی اس گاؤں تک اور پوچھا
اس عابد سے پس لوگوں نے خبر دی اُس عابد کو یہ کہ تحقیق آئی ہے ایک عورت پوچھتی ہے تجھسے پس نکلا عابد
اسکی طرف پس جب دیکھا اسکو عورت نے تو کھولا اپنے مونہہ سے تاکہ وہ اسے پہچان لے پس جب دیکھا اسکو عابد
نے اور پہچانا اسکے مونہہ کو اور یاد کیا وہ جو تھا اسکے اور اس عورت کے درمیان تو ایک چیخ ماری پس نکلگئی اسکی جان
پس رہ گئی عورت غمگین اور کہا اپنے جی میں کہ تحقیق میں تو نکلی تھی اسکے لیئے اور تحقیق
مر گیا پس بھلا کوئی اسکے نزدیکیوں میں سے ہے کہ حاجت رکھتا ہو عورت کی
پس لوگوں نے کہا اُس سے اسکا ایک بھائی ٹھیک ہے لیکن وہ تنگدست ہے
اسکے پاس مال نہیں ہے پس کہا اُسنے اسکا کچھ خوف نہیں کیونکہ تحقیق میرے پاس اتنا مال
ہے کہ ہمکو کفایت کرے پس آیا اسکا بھائی اُس نے اُس سے نکاح کر لیا پس بیچے اُس نے اسکے لیئے
سات لڑکے سب کے سب ہو گئے پیغمبر بنی اسرائیل میں پس تو دیکھ صدق اور
عبادت اور نیک نیت کی طرف کیسے ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے
زاذان کو ساتھ عبداللہ بن مسعود کے جبکہ وہ تھے سچے
اچھے دل والے پس نہ سنوریگا تجھسے بدکار
جبتک کہ تو ہو گا

أَنْتَ صَالِحٌ فِي ذَاتِ نَفْسِكَ خَائِفًا لِرَبِّكَ خَلَوْتَ لَهُ إِذَا
لَطْتَ غَيْرَ مُرَاءٍ لِلْخَلْقِ فِي حَرَكَاتِكَ وَسَكَنَاتِكَ مُوَحِّدًا
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ فَحِينَئِذٍ يُزَادُ فِي تَوْفِيقِكَ وَ
تَسْدِيدِكَ وَتُحْفَظُ عَنِ الْهَوٰى وَالْأَعْوَاءِ مِنْ شَيَاطِينِ
الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْمُنْكَرَاتِ كُلِّهَا وَالْفُسَّاقِ وَالْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ
جُمْلَةً فَزَالَ عَنْكَ الْمُنْكَرُ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ وَمِنْ غَيْرِ أَنْ تَصِيرَ الْمَعْرُوفُ
مُنْكَرًا كَمَا هُوَ فِي زَمَانِنَا يُنْكِرُ أَحَدُهُمْ مُنْكَرًا وَاحِدًا فَيَنْفَرُ
مِنْهُ مُنْكَرَاتٌ جَمَّةٌ وَفَسَادٌ عَظِيمٌ مِنَ السَّبِّ وَالْقَذْفِ
وَالضَّرْبِ وَالْكَسْرِ وَتَخْرِيقِ الثِّيَابِ وَإِفْسَادِ الْأَمْوَالِ وَكُلُّ
ذٰلِكَ لِقِلَّةِ صِدْقِهِمْ وَنُقْصَانِ إِيمَانِهِمْ وَيَقِينِهِمْ وَغَلَبَةِ الْهَوٰى
يَتَهَاوَنُ عَلَيْهِمُ الْمُنْكَرُ فِيهِمْ بَعْدُ وَفَرْضُ ذٰلِكَ مُتَوَجِّهٌ
عَلَيْهِمْ وَبِأَنْفُسِهِمْ شُغْلٌ طَوِيلٌ وَهُمْ يُنْكِرُونَ عَلَى الْغَيْرِ
فَيَتْرُكُونَ الْفَرْضَ الْعَيْنَ وَيَتَعَلَّقُونَ بِالْفَرْضِ عَلَى الْكِفَايَةِ
وَيَتْرُكُونَ مَا يَعْنِيهِمْ وَيَشْتَغِلُونَ بِمَا لَا يَعْنِيهِمْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ
تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُولَ بِهِ الْمُنْكَرُ بِسُرْعَةٍ
فَعَلَيْهِ بِالْإِنْكَارِ عَلَى نَفْسِهِ وَالْوَعْظِ لَهَا وَمَنْعِهَا وَقَطْعِهَا
عَنِ الْمَعَاصِي مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ فَإِذَا تَطَهَّرَتْ مِنْ ذٰلِكَ
كُلِّهِ فَحِينَئِذٍ اشْتَغَلَ بِغَيْرِهِ فَزَالَ بِهِ الْمُنْكَرُ بِأَحْسَنِ مَا يَكُونُ
مِنَ الْوُجُوهِ كَمَا زَالَ فِي حَقِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض
وَانْظُرْ إِلَى بَرَكَةِ الْعِبَادَةِ وَالصِّدْقِ أَيْضًا فِي حَقِّ الْعَابِدِ
كَيْفَ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ الْبَغِيَّةِ وَارْتِكَابِ الْكَبِيرَةِ كَذٰلِكَ
لِيَنْصَرِفَ عَنْهُ السُّوءُ وَالْفَحْشَاءُ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ
فَاللّٰهُ تَعَالَى حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ تِلْكَ الْفَاحِشَةِ كَمَا تَقَدَّمَ
لَهُ مِنَ الصِّدْقِ فِي الْخَلَوَاتِ وَحُسْنِ الطَّاعَاتِ فِيمَا مَضَى
مِنَ الْأَيَّامِ وَالسَّاعَاتِ ثُمَّ انْظُرْ كَيْفَ نَجَّى اللّٰهُ تَعَالَى تِلْكَ
الْبَغِيَّةَ بِبَرَكَةِ الْعَابِدِ ثُمَّ كَيْفَ نَالَتْ بِبَرَكَتِهِ أَخَاهُ فَأَزَالَ
اللّٰهُ فَقْرَهُ وَجَهْدَهُ وَزَوَّجَهُ بِأَحْسَنِ النِّسَاءِ وَأَغْنَاهُ
وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَجَعَلَهُ أَبَا الْأَنْبِيَاءِ السَّبْعَةِ

الحمد لله الذي جعل الشكر سببا لمزيد النعم والصبر سببا لنيل المطلوب والمسؤول ونعوذ به من الخذلان قال رضي الله عنه والرضا لا يزال الله يشكر عبده المؤمن على قدر إيمانه وعظم يقينه وكثرة ذكره

یکہ اپنے نفس میں ڈرنیوالا اپنے رب سے جب تو اکیلا ہوا خلاص کرنیوالا ہوا سکے لیئے جب
ملے لوگوں سے نہ ریا کرنیوالا لوگوں کے لیئے اپنی حرکات اور سکنات میں ایک جاننے والا
اللہ عزوجل کو سب حال میں پس اسوقت بڑھایا جاویگا تیری توفیق اور تیرے پکے ہونے
میں اور تو نگہبانی کیا جاویگا نفس کی خواہش اور بہکانے سے جنوں اور آدمیوں
کے شیطانوں سے اور سب برائیوں سے اور فاسقوں اور بدعتوں اور گمراہیوں سب
سب سے اور دور ہوجاویگی تیری سب سے برائی بغیر تکلیف کے اور بغیر اسکے کہ ہوجاوے
نیکی برائی جیسے کہ ہمارے زمانہ میں ہے انکار کرتا ہے کوئی ان میں سے برائی ایک پر
پس پھوٹتی ہیں اس سے برائیں بہت اور فساد بڑا جیسے گالی دینا اور زنا کی تہمت
کرنی اور مارنا اور توڑنا اور پھاڑنا کپڑوں کا اور بگاڑنا مالوں کا اور یہ سب کچھ
انکے صدق کی کمی اور انکے ایمان اور انکے یقین کے نقصان اور خواہشوں کی انپر
غلبہ کرنے سے ہے پس برائی انمیں ہوا ہی اور فرض ہونا اسکے دور کرنیکا متوجہ
ہے انپر اور انکے نفسوں میں شغل ہے لمبا حالانکہ وہ انکار کرتے ہیں غیر پر پس
ترک کرتے ہیں عین فرض کو اور لپکتے ہیں فرض کفایہ پر اور وہ ترک کرتے
ہیں اسکو جو انکو فائدہ کرے اور مشغول ہوتے ہیں اسمیں جو انکو فائدہ نہ دے
حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی اچھے اسلام میں سے ہے اسکا ترک کرنا اسکو
جو اسکو فائدہ نہ دے جو شخص چاہے کہ دور ہو اسکے سبب سے برائی جلدی سے پس اسپر
واجب ہے انکار کرنا اپنے نفس پر اور اسکو نصیحت کرنی اور اسکو روکنا اور اسکو
پھوڑانا گناہوں سے جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہیں پس جب آپ پاک ہوجاوے
ان سب سے پس اسوقت مشغول ہو اپنے غیر میں پس دور ہوگی اسکے سبب سے برائی
بہت اچھی وجہ سے کہ ہوتی ہے وجہوں سے دور ہوئی حضرت عبداللہ بن مسعود کی
حق میں اور نیز دیکھ اور عبادت اور صدق کی برکت کی طرف حق میں اس عابد کے
کیسے اسکو بچایا اللہ نے ابن زانیہ سے اور کرنیسے اس کبیرہ گناہ کے اسیطرح کیا ہے
تو کہ دور کریں ہم اس سے برائی اور بیحیائی تحقیق وہ ہمارے خالص کیے گئے بندوں
میں سے تھا پس اللہ تعالی آڑ ہوگیا اسکے اور اس بیحیائی کے درمیان بہ سبب اسکے
کے کہ آگے گذرا تھا اسکے لیئے صدق سے تنہائیوں میں اور اچھی عبادتوں سے گزرے
دنوں میں اور گھڑیوں میں پھر نظر کر کیسے نجات دی اللہ تعالی نے اس زانیہ
کو اس عابد کی برکت سے پھر کیسے وہ پہنچی ہے اسکی برکت سے اسکے بھائی کو پس
دور کیا اللہ نے اسکی محتاجی اور اسکی تکلیف کو اور نکاح کردیا اسکا عورتوں سے
بہت اچھی عورت سے اور اسکو غنی کردیا اور اسکو روزی دی جہاں سے وہ گمان نہ کرتا تھا

وَجَعَلَهَا أُمَّهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الطَّاعَةِ وَالشَّرُّ كُلُّهُ فِي الْمَعْصِيَةِ فَلَا كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ وَلَا كُنَّا إِذَا كُنَّا مِنْ أَهْلِهَا

فَصْلٌ وَإِنَّمَا تُعْرَفُ تَوْبَةُ التَّائِبِ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ أَحَدُهَا أَنْ يَمْلِكَ لِسَانَهُ مِنَ الْفُضُولِ وَالْغِيبَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْكَذِبِ وَالثَّانِي أَنْ لَا يَرَى لِأَحَدٍ فِي قَلْبِهِ حَسَدًا وَلَا عَدَاوَةً وَالثَّالِثُ أَنْ يُفَارِقَ إِخْوَانَ السَّوْءِ فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَحْمِلُونَهُ عَلَى رَدِّ هَذَا الْقَصْدِ وَيُشَوِّشُونَ عَلَيْهِ صِحَّةَ هَذَا الْعَزْمِ وَلَا يَتِمُّ لَهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْمُشَاهَدَةِ الَّتِي تَزِيدُ بِهَا رَغْبَتُهُ فِي التَّوْبَةِ وَتَوَفُّرُ دَوَاعِيهِ عَلَى إِتْمَامِ مَا عَزَمَ عَلَيْهِ بِمَا يُقَوِّي خَوْفَهُ وَرَجَاءَهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَنْحَلُّ مِنْ قَلْبِهِ عُقَدُ الْإِصْرَارِ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ مِنْ قَبِيحِ الْأَفْعَالِ فَيَقِفُ عَنْ تَعَاطِي الْمَحْظُورَاتِ وَيَكْبَحُ لِجَامَ نَفْسِهِ عَنْ مُتَابَعَةِ الشَّهَوَاتِ فَيُفَارِقُ الذِّلَّةَ فِي الْحَالِ وَيُبْرِمُ الْعَزِيمَةَ عَلَى أَنْ لَا يَعُودَ إِلَى مِثْلِهَا فِي الِاسْتِقْبَالِ وَالرَّابِعُ أَنْ يَكُونَ مُسْتَعِدًّا لِلْمَوْتِ نَادِمًا مُسْتَغْفِرًا لِمَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ مُجْتَهِدًا فِي طَاعَةِ رَبِّهِ وَقِيلَ عَلَامَةُ أَنَّهُ مَقْبُولُ التَّوْبَةِ أَرْبَعَةُ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا أَنْ يَنْقَطِعَ عَنْ أَصْحَابِ الْفُسُوقِ وَلَا يَرَاهُمْ هَيْبَةً مِنْ نَفْسِهِ وَيُخَالِطُ الصَّالِحِينَ وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ مُنْقَطِعًا عَنْ كُلِّ ذَنْبٍ مُقْبِلًا عَلَى جَمِيعِ الطَّاعَاتِ وَالثَّالِثُ أَنْ يَذْهَبَ فَرَحُ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِهِ وَيَرَى حُزْنَ الْآخِرَةِ دَائِمًا فِي قَلْبِهِ وَالرَّابِعُ أَنْ يَرَى نَفْسَهُ فَارِغًا عَمَّا ضَمِنَ اللَّهُ لَهُ يَعْنِي مِنَ الرِّزْقِ مُشْتَغِلًا بِمَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الطَّاعَةِ فَإِذَا وُجِدَتْ فِيهِ هَذِهِ الْعَلَامَاتُ كَانَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي حَقِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ وَوَجَبَ لَهُ عَلَى النَّاسِ أَرْبَعَةُ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا أَنْ يُحِبُّوهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَحَبَّهُ وَالثَّانِي أَنْ يَحْفَظُوهُ بِالدُّعَاءِ عَلَى أَنْ يُثَبِّتَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى التَّوْبَةِ وَالثَّالِثُ أَنْ لَا يُعَيِّرُوهُ بِمَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

اور کردیا اس عورت کو ان کی ماں اوپر سلام ہو پس بھلائی ساری عبادت میں
اور برائی ساری گناہ میں ہے پس نہ ہووے گناہ اور نہ ہوویں ہم جب ہم ہوں
اہل معصیت میں سو فصل اور سوا اسکے نہیں کہ پہچانی جاتی ہے توبہ کرنیوالے کی
توبہ چار چیزوں میں ایک انکی یہ ہے کہ وہ مالک ہو اپنی زبان کا بیہودہ گوئی
اور غیبت اور چغلی اور جھوٹ بولنے سے اور دوسرے یہ کہ نہ دیکھے کسی کیلئے
اپنے دل میں حسد اور عداوت تیسرے یہ کہ جدا ہو جاوے برائی والوں سے کیونکہ تحقیق
وہی ہیں کہ اسکو اٹھاتے ہیں اس قصد کے رد کرنے پر اور پریشان کر دیتے ہیں
اسپر اس قصد کی صحیح ہونی کو اور پورا نہ ہوگا اسکے لیئے یہ کام مگر ہمیشگی کرنے پر مشاہدہ
پر جس سے اسکی رغبت بڑھے توبہ میں اور زیادہ ہوں اسکے بلانیوالے اسباب
اسچیز کے پورے کرنے پر جسپر اسنے قصد کیا ہے جس سے قوی کرے اسکے خوف
اور اسکی امید کو پس نزدیک اسکے کہلجاتی ہیں اسکے دل سے اسچیز پر اصرار کرنے کی
گرہیں جسپر وہ تھا بری کاموں میں سے پس ٹھہر جاتا ہے لینے سے ممنوع چیزوں کے
اور کھینچ لیتا ہے اپنے نفس کی لگام خواہشوں کی پیروی کرنے سے پس جدا
ہو جاتا ہے گناہ سے اس حال میں اور پکا کر لیتا ہے قصد اس جیسے گناہ کی طرف
نہ پھرنے پر آئندہ میں اور چوتھی یہ کہ وہ تیار ہو اپنی موت کو لیئے پشیمان ہو
بخشش مانگنے والا ہو اپنے اُن گناہوں کے لیئے جو گزر رہے ہیں کوشش کرنیوالا
ہو اپنے پروردگار کی عبادت میں اور بعض نے کہا نشانی اسکی کہ وہ توبہ قبول
کیا گیا ہے چار چیزیں ہیں پہلی انکی یہ ہے کہ ٹوٹ جاوے رفیق والوں سے اور نہ دیکھے
ان سے خوف اپنے نفس کا اور ملاپ رکھے نیکوں سے اور دوسرے یہ کہ ٹوٹ جاوے
ہر ایک گناہ سے متوجہ ہونے والا سب عبادتوں پر اور تیسرے یہ کہ جاوے
دنیا کی خوشی اسکے دل سے اور دیکھے آخرت کا غم ہمیشہ اپنے دل میں اور
چوتھی یہ کہ دیکھے اپنے نفس کو فارغ اسچیز سے جسکا ضامن ہوا ہے اللہ
تعالے اسکے لیئے یعنے روزی سے مشغول ہونیوالا ہو اسچیز میں جسکا حکم
کیا ہے اللہ تعالے نے عبادت سے پس جب پائی جاوینگی اسمیں نشانیاں
تو وہ ہوگا اُن لوگوں میں سے جنکے حق میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے بیشک
اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے
والوں کو اور واجب ہو جاوینگی اسکے لیئے لوگوں پر چار چیزیں پہلی ان کی
یہ کہ وہ اسکو دوست رکھیں کیونکہ تحقیق اللہ تعالی اسکو دوست رکھتا ہے
اور دوسرے یہ کہ اسکو نگاہ رکھیں دعا سے اسپر کہ ثابت رکھے اللہ تعالی اسکو توبہ پر
اور تیسرے یہ کہ اسکو عیب دیں اسچیز سے کہ گذر گئی اسکے گناہوں سے اس روایت کی وجہ سے کہ
کیونکہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ

قَالَ مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِفَاحِشَةٍ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهَا وَكَانَ حَقًّا
عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُوْقِعَهُ وَمَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِجَرِيْرَةٍ لَمْ
يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَرْتَكِبَهَا وَيُفْتَضَحَ بِهَا وَلِاَنَّ الْمُؤْمِنَ
لَا يَقْصِدُ الْوُقُوْعَ فِي الذَّنْبِ وَلَا يَتَعَمَّدُهُ وَلَا يَعْتَقِدُهُ
دِيْنًا يَتَدَيَّنُ بِهٖ وَاِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ بِتَزْيِيْنِ الشَّيْطَانِ
وَفَرْطِ ضَرَاوَةِ الشَّهْوَةِ وَشِدَّةِ التَّشَبُّقِ وَتَرَاكُمِ الْغَفْلَةِ
وَالْغِرَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْيَانَ فَقَدْ اَخْبَرَ اَنَّهُ بَغَّضَ اِلَى الْمُؤْمِنِيْنَ الْمَعْصِيَةَ
فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُعَيِّرَ بِهَا اِذَا تَابَ وَاَنَابَ بَلْ يَدْعُوْ لَهٗ بِالثَّبَاتِ
عَلَى التَّوْبَةِ وَالتَّوْفِيْقِ وَالْحِفْظِ وَالرَّابِعُ اَنْ يُجَالِسَهُمْ وَ
يُذَاكِرَهُمْ وَيَسْتَشِيْرَهُمْ وَيُكْرِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَيْضًا
بِاَرْبَعِ كَرَامَاتٍ اَحَدُهَا اَنْ يُخْرِجَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ كَاَنَّهُ
لَمْ يُذْنِبْ قَطُّ وَالثَّانِيَةُ يُحِبُّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالثَّالِثَةُ اَنْ لَا
يُسَلِّطَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَيَحْفَظَهُ مِنْهُ وَالرَّابِعَةُ اَنْ يُؤْمِنَهُ
مِنَ الْخَوْفِ قَبْلَ اَنْ يُخْرِجَهُ مِنَ الدُّنْيَا لِاَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا
بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ اَقَاوِيْلِ
شُيُوْخِ الطَّرِيْقَةِ فِي التَّوْبَةِ قَالَ اَبُوْ عَلِيِّ الدَّقَّاقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ
اَلتَّوْبَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ اَوَّلُهَا التَّوْبَةُ وَاَوْسَطُهَا الْاِنَابَةُ
وَاٰخِرُهَا الْاَوْبَةُ فَالتَّوْبَةُ بِدَايَةٌ وَالْاِنَابَةُ وَاسِطَةٌ وَالْاَوْبَةُ
نِهَايَةٌ فَكُلُّ مَنْ تَابَ لِخَوْفِ الْعُقُوْبَةِ كَانَ صَاحِبَ تَوْبَةٍ
وَمَنْ تَابَ طَمَعًا فِي الثَّوَابِ اَوْ رَهْبَةً مِنَ الْعِقَابِ كَانَ
صَاحِبَ اِنَابَةٍ وَمَنْ تَابَ مُرَاعَاةً لِلْاَمْرِ لَا لِرَغْبَةٍ فِي
الثَّوَابِ اَوْ رَهْبَةٍ مِنَ الْعِقَابِ كَانَ صَاحِبَ اَوْبَةٍ وَقِيْلَ التَّوْبَةُ
صِفَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ
الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَالْاِنَابَةُ صِفَةُ الْاَوْلِيَاءِ الْمُقَرَّبِيْنَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ وَالْاَوْبَةُ صِفَةُ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ قَالَ
قَالَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلتَّوْبَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ مَعَانٍ اَلْاَوَّلُ

یہ کہ تحقیق آپ نے فرمایا جو شخص عار دے مومن کو بیحیائی سے پس وہی اسکے لئے کفارہ ہے
اور ہے حق تعالیٰ پر یہ کہ اس عار دینے والے کو ڈالے اس بیحیائی میں اور جو کوئی عار دیوے
کسی مومن کو کسی گناہ کی تو وہ نہ نکلے گا دنیا سے یہانتک کہ وہ اسکا مرتکب ہو
اور اس سے خوار ہو لے کیونکہ تحقیق مومن نہیں قصد کرتا پڑنے گناہ میں اور
نہ اسکو جان بوجھکر کرتا ہے اور نہ اسکو اعتقاد کرتا ہے دین کہ دین بنالے اسکو اور
سوا اسکے نہیں کہ ہوتا ہے یہ گناہ بہ سبب زینت دینے شیطان کے اور زیادہ
تیزی شہوت اور شوق کی سختی سے اور چڑھ آنے سے غفلت اور دھوکے
کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مکروہ کیا ہے تمہارے طرف کفر کو اور فسق کو اور
نافرمانی کو پس تحقیق خبر دی اللہ نے یہ کہ تحقیق دشمن کیا ہے مومنوں کے طرف گناہ کو
پس نہیں جائز یہ کہ اسکی عار دیجائے جب توبہ کرے اور رجوع کرے بلکہ اسکے لیے دعا
کیجاوے ثابت رہنے کی توبہ اور توفیق اور نگہبانی پر اور چوتھی یہ کہ اسکو اپنے
بٹھلاویں اور اس سے باتیں کریں اور اسکی مدد کریں اور اسکی عزت کریں اور نیز
اللہ تعالیٰ اسکو بزرگی دیتا ہے چار بزرگیوں سے پہلی ان کی یہ کہ اسکو نکالتا ہے
گناہوں سے گویا کہ اسنے گناہ نہیں کیا کبھی اور دوسری اسکو دوست رکھتا ہے
اللہ تعالیٰ اور تیسری یہ کہ نہیں مسلط کرتا اوپر شیطان کو اور اسکو نگاہ رکھتا ہے
اس سے اور چوتھی یہ کہ امن دیتا ہے اسکو خوف سے پہلے اس کے کہ نکالے اسکو دنیا سے کیونکہ
اللہ عزوجل نے فرمایا اترتے ہیں اوپر فرشتے یعنے (وقت موت) کے یہ کہ مت ڈرو اور مت
غم کرو اور خوشخبری لو اس بہشت کی جو تھی وعدہ دیے جاتے فصل بیان میں طریقہ کے
شیخوں کی باتوں کے توبہ میں کہا ابو علی دقاق رحمہ اللہ علیہ نے توبہ تین قسم پر ہے شروع اسکا
اور درمیان اسکا متوجہ ہونا اور آخر اسکا رجوع کرنا اللہ کیطرف ہے پس توبہ شروع
ہے اور متوجہ ہونا درمیان اور رجوع کرنا نہایت ہے پس جو شخص توبہ کرتا ہے عذاب کے
خوف سے تو وہ ہوگا صاحب توبہ کا اور جو شخص توبہ کرتا ہے ثواب کی طمع میں یا خوف
عذاب کے تو وہ ہوگا صاحب انابت کا اور جو شخص توبہ کرے واسطے نگاہ رکھنے
اللہ تعالیٰ کے حکم کے نہ واسطے رغبت کے ثواب میں یا ڈر کے عذاب سے تو وہ ہوگا
صاحب اوبہ کا اور بعض نے کہا توبہ کرنی مومنوں کی صفت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے توبہ کرو اللہ کیطرف سب کے سب اے مومنو تاکہ نجات پاؤ اور رجوع کرنا اولیاء
مقربین کی صفت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور لایا دل متوجہ ہونیوالا اور رجوع کرنا صفت
ہے پیغمبروں اور رسولوں کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اچھا بندہ تھا ایوب تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا
اللہ کیطرف اور کہا جنید رحمہ اللہ نے توبہ تین معنوں پر ہے اول پشیمان ہونا اور دوسرے قصد کرنا

مِنْدَمُ وَالثَّانِي يَعْزِمُ عَلَى تَرْكِ الْمُعَاوَدَةِ لِمَا نَهَى اللّٰهُ
عَنْهُ وَالثَّالِثُ يَسْعٰى فِي أَدَاءِ الْمَظَالِمِ وَقَالَ سَهْلُ
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّوْبَةُ تَرْكُ التَّسْوِيفِ وَقَالَ الْجُنَيْدُ
سَمِعْتُ الْحَارِثَ يَقُولُ مَا قُلْتُ قَطُّ اللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ التَّوْبَةَ وَلٰكِنِّي أَقُولُ أَسْأَلُكَ شَهْوَةَ التَّوْبَةِ
وَقَالَ الْجُنَيْدُ دَخَلْتُ عَلَى السَّرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
يَوْمًا فَرَأَيْتُهُ مُتَغَيِّرًا فَقُلْتُ لَهُ مَا لَكَ
فَقَالَ دَخَلَ عَلَيَّ شَابٌّ فَسَأَلَنِي عَنِ التَّوْبَةِ فَقُلْتُ
لَهُ أَنْ لَا تَنْسَى ذَنْبَكَ فَعَارَضَنِي وَقَالَ بَلِ التَّوْبَةُ أَنْ
تَنْسَى ذَنْبَكَ فَقُلْتُ إِنَّ الْأَمْرَ عِنْدِي عَلٰى مَا قَالَهُ
الشَّابُّ فَقَالَ لِمَ قُلْتَ لِأَنِّي إِذَا كُنْتُ فِي حَالِ الْجَفَاءِ
فَنَقِّلْنِي إِلٰى حَالِ الْوَفَاءِ فَأَذْكُرُ الْجَفَاءَ فِي حَالِ
الصَّفَاءِ جَفَاءٌ فَسَكَتَ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
التَّوْبَةُ أَنْ لَا تَنْسَى ذَنْبَكَ وَقَالَ الْجُنَيْدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
سُئِلَ عَنِ التَّوْبَةِ فَقَالَ هِيَ أَنْ تَنْسَى ذَنْبَكَ وَ
تَكَلَّمَ أَبُو نَصْرٍ السَّرَّاجُ فِي الْمَقَالَتَيْنِ فَقَالَ أَشَارَ
سَهْلٌ إِلٰى أَحْوَالِ الْمُرِيدِينَ وَالْمُتَعَرِّضِينَ تَارَةً
لَهُمْ وَتَارَةً عَلَيْهِمْ فَأَمَّا الْجُنَيْدُ فَإِنَّهُ أَشَارَ إِلٰى
تَوْبَةِ الْمُحَقِّقِينَ فَلَا يَذْكُرُونَ ذُنُوبَهُمْ فِيمَا غَلَبَ عَلٰى
قُلُوبِهِمْ مِنْ عَظَمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَوَامِنِ ذِكْرِهِ وَقَالَ
وَهُوَ مِثْلُ مَا سُئِلَ ذُو النُّونِ عَنِ التَّوْبَةِ فَقَالَ التَّوْبَةُ
مِنَ التَّوْبَةِ وَقَالَ ذُو النُّونِ الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
تَوْبَةُ الْعَوَامِّ مِنَ الذُّنُوبِ وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِّ مِنَ
الْغَفْلَةِ وَقَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ النُّورِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ
أَنْ تَتُوبَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَوْبَتَانِ تَوْبَةٌ
مِنَ الزَّلَّاتِ وَتَوْبَةٌ تَتُوبُ مِنَ الْغَفَلَاتِ وَتَوْبَةٌ
تَتُوبُ مِنْ رُؤْيَةِ الْحَسَنَاتِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ النَّصُوحُ أَنْ لَا يَبْقٰى عَلٰى صَاحِبِهَا

پشیمان ہو اور دوسری قصد کرے دوبارہ لوٹنے کے ترک کرنے پر واسطے اس
گناہ کے کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور تیسرے کوشش کرے لوگوں کے ظلم
کے ادا کرنے میں اور کہا سہل بن عبداللہ نے توبہ ترک کرنا آئندہ کہنے کا اور کہا
جنید نے میں نے سنا حارث کو کہتے میں نے کبھی نہیں کہا یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھ سے توبہ ولکن میں کہتا ہوں یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں توبہ کی آرزو اور کہا جنید
نے میں داخل ہوا سری رضی اللہ عنہ پر ایک دن پس میں نے اسے متغیر دیکھا پس
میں نے اس سے کہا تجھ کو کیا ہوا پس اس نے کہا داخل ہوا مجھ پر ایک جوان پس اس نے مجھ سے
توبہ کے پس میں نے اس سے کہا یہ کہ تو نہ بھلا دے اپنے گناہ کو پس اس نے معارضہ کیا مجھ سے
اور کہا بلکہ توبہ یہ ہے کہ تو بھلا دے اپنے گناہ کو پس میں نے کہا بیشک کام میرے نزدیک اسی
طریقہ پر ہے جیسے کہا اس جوان نے پس کہا کیسے میں نے کہا اسلیئے کہ تحقیق میں جب ہوتا ہوں
سختی کی حالت میں پھر مجھ کو لیجاتا ہے راحت کی حالت میں پس یاد کرنا سختی کا صفائی کی حالت میں
سختی ہے پس وہ چپ ہو گیا اور کہا سہل بن عبداللہ نے توبہ یہ ہے کہ تو اپنے گناہ کو نہ بھولے
اور کہا جنید نے جب وہ چپ ہو گیا توبہ سے پس کہا توبہ یہ ہے کہ تو اپنے گناہ کو بھلا دے
کلام کی ہے ابو نصر سراج نے دونوں باتوں میں پس کہا اشارہ کیا سہل نے مریدوں
اور ان لوگوں کے احوال کیطرف جو پیش آتے ہیں کبھی اپنے نفع کے اور کبھی اپنے نقصان
کے پس اپر جنید پس تحقیق اسنے اشارہ کیا محققین کی توبہ کیطرف پس وہ نہیں یاد
کرتے اپنے گناہوں کو اس اللہ تعالیٰ کی عظمت کیوجہ سے کہ غالب آئی ہے انکے دلوں پر
اور اسکے ہمیشہ یاد کرنے سے اور کہا اور یہ اس بات کیطرح ہے کہ پوچھا گیا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ
سے پس اسنے کہا توبہ کرنی ہے توبہ کرنے سے اور کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ
نے عاموں کی توبہ گناہوں سے ہے اور خاصوں کی توبہ غفلت سے ہے اور کہا
ابوالحسن نوری نے توبہ یہ ہے کہ تو پھرے ہر ایک چیز سے کہ اللہ عزوجل
کے سوا ہے کہا عبداللہ بن محمد بن علی رحمہم اللہ نے فرق ہے درمیان توبہ کرنیوالے
کے کہ توبہ کرتا ہے گناہوں سے اور اس توبہ کرنیوالے کے کہ توبہ کرتا ہے غفلتوں سے
اور اس توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا ہے نیکیوں کو دیکھنے سے کہا ابوبکر واسطی رحمہ اللہ نے
توبہ خالص یہ ہے کہ نہ باقی رہے اس توبہ کرنیوالے پر نشان
گناہ کا

أَثَرٌ مِنَ الْمَعْصِيَةِ سِرًّا وَلَا جَهْرًا وَمَنْ كَانَتْ تَوْبَتُهُ نُصُوحًا
لَا يُبَالِي كَيْفَ أَمْسَى وَأَصْبَحَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ الرَّازِيُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي مُنَاجَاةٍ إِلٰهِي لَا أَقُولُ تُبْتُ وَلَا أَعُودُ
لِمَا أَعْرِفُ مِنْ خُلُقِي وَلَا أَضْمَنُ تَرْكَ الذُّنُوبِ لِمَا
أَعْرِفُ مِنْ ضَعْفِي ثُمَّ إِنِّي أَقُولُ لَا أَعُودُ لَعَلِّي أَمُوتُ
قَبْلَ أَنْ أَعُودَ قَالَ ذُو النُّونِ رِضَا الْإِسْتِغْفَارِ مِنْ غَيْرِ
إِقْلَاعٍ تَوْبَةُ الْكَذَّابِينَ وَقَالَ أَيْضًا رَحِمَهُ اللّٰهُ حَقِيقَةُ
التَّوْبَةِ أَنْ تَضِيقَ عَلَيْكَ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ حَتّٰى لَا يَكُونَ
لَكَ قَرَارٌ ثُمَّ تَضِيقُ عَلَيْكَ نَفْسُكَ كَمَا أَخْبَرَ اللّٰهُ
تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا
مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا وَ
قَالَ ابْنُ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ تَوْبَتَانِ تَوْبَةُ الْإِنَابَةِ
وَتَوْبَةُ الْإِسْتِجَابَةِ فَتَوْبَةُ الْإِنَابَةِ أَنْ يَتُوبَ الْعَبْدُ
خَوْفًا مِنْ عُقُوبَتِهِ وَتَوْبَةُ الْإِسْتِجَابَةِ أَنْ يَتُوبَ
حَيَاءً مِنْ كَرَمِهِ وَقَالَ يَحْيَى ابْنُ مُعَاذٍ الرَّازِيُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ زَلَّةٌ وَاحِدَةٌ بَعْدَ التَّوْبَةِ أَقْبَحُ مِنْ سَبْعِينَ
قَبْلَهَا وَقَالَ أَبُو عَمْرٍو الْأَنْطَاكِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَكِبَ
عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْوَزِيرُ فِي مَوْكِبٍ عَظِيمٍ فَجَعَلَ الْغُرَبَاءُ
يَقُولُونَ مِنْ هٰذَا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ قَائِمَةٌ عَلَى الطَّرِيقِ
إِلٰى مَتٰى يَقُولُونَ مَنْ هٰذَا هٰذَا عَبْدٌ سَقَطَ مِنْ عَيْنِ
اللّٰهِ فَابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِمَا تَرَوْنَ فَسَمِعَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى
ذٰلِكَ وَرَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهِ وَاسْتَعْفٰى مِنَ الْوَزَارَةِ
وَذَهَبَ إِلَى مَكَّةَ وَجَاوَرَ بِهَا **مَجْلِسٌ** فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ
فِي مَعْنَى التَّقْوٰى وَحَقِيقَةِ الْمُتَّقِي فَالْمَنْقُولُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ جَمِيعُ التُّقٰى
فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

پوشیدہ اور نہ ظاہر اور جس شخص کی توبہ خالص ہو وہ خوف نہیں رکھتا
کسطرح شام کرے اور صبح کرے یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے مناجات
میں الٰہی میں نہیں کہتا کہ میں نے توبہ کی ہے اور پھر نہیں کرونگا گناہ بسبب اسچیز کے کہ میں
جانتا ہوں اپنی عادت سے اور نہ میں ضامن ہوتا ہوں گناہ کے ترک کرنیکا بسبب
اسچیز کے کہ میں جانتا ہوں اپنے ضعف سے پھر تحقیق میں کہتا ہوں کہ میں
نہیں پھرونگا گناہ کیطرف شاید کہ میں مروں پہلے اپنے پھرنے سے گناہ کیطرف
کہا ذوالنون نے بخشش مانگنی سوا ترک کرنیکے جھوٹوں کی توبہ ہے اور نیز کہا
ذوالنون رحمہ اللہ نے حقیقت توبہ کی یہ ہے کہ تنگ ہوجاوے تجھپر زمین باوجود
اسکی فراخی کے یہانتک کہ نہ ہو تیرے لیے آرام پھر تنگ ہوجاوے اسپر جان تیری
جیسے خبر دی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جب تنگ ہوگئی انپر
زمین باوجود اسکی فراخی کے اور تنگ ہوگئیں انپر انکی جانیں اور جانا انہوں
نے کہ نہیں پناہ اللہ سے مگر طرف اسکی پھر پھر آیا انپر تو کہ پھر آویں انپر وہ اور کہا
ابن عطاء رحمہ اللہ نے توبہ دو ہیں ایک توبہ متوجہ ہونے کی اور ایک توبہ
قبول ہونے کی پس متوجہ ہونے کی توبہ یہ ہے کہ بندہ توبہ کرے خوف کر اللہ
کے عذاب سے اور قبول ہونے کی توبہ یہ ہے کہ توبہ کرے حیا کر اللہ
کی بزرگی سے اور کہا یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے گناہ کرنا ایک ہی توبہ
کے بعد زیادہ برا ہے ستر گناہ توبہ کے پہلے سے اور کہا ابن عمرو انطاکی رحمہ اللہ
نے سوار ہوا علی بن عیسیٰ وزیر ایک بڑے لشکر میں پس کہنے لگے مسافر اجنبی لوگ یہ کون
ہے پس کہا ایک عورت نے کہ کھڑی تھی راستے پر کبتک تم کہوگے یہ کون ہے یہ ایک
بندہ ہے کہ گر گیا ہے اللہ کی نظر سے پس مبتلا کیا اسکو اللہ نے ساتھ
اس چیز کے کہ تم دیکھتے ہو پس سن لیا علی بن عیسیٰ نے یہ اور لوٹ گیا اپنے
گھر کیطرف اور استعفا دیا اپنی وزارت سے اور چلا گیا مکہ شریف کیطرف اور
مجاور ہوگیا اس میں۔ مجلس بیان میں فرمودہ اللہ تعالیٰ کے تحقیق
بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تمہارا ہے اختلاف کیا
ہے علما نے پرہیزگاری کے معنے اور پرہیزگاری کی حقیقت میں
پس نقل کیا گیا ہے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق
آپ نے فرمایا تمام پرہیزگاری عزوجل کے اس فرمودہ میں ہے
تحقیق اللہ حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے اور احسان کے اور دینے قرابت
والوں کے اور منع کرتا ہے بیحیائی اور نامعقول ا و ر

وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض
اَلْمُتَّقِي الَّذِيْ يَتَّقِي الشِّرْكَ وَالْكَبَائِرَ وَالْفَوَاحِشَ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض اَلتَّقْوٰى اَنْ لَّا تَرٰى نَفْسَكَ خَيْرًا
مِّنْ اَحَدٍ وَقَالَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلْمُتَّقِي الَّذِيْ
يَقُوْلُ لِكُلِّ مَنْ رَاٰهُ هٰذَا خَيْرٌ مِّنِّيْ وَقَالَ عُمَرُ ابْنُ
الْخَطَّابِ رض لِكَعْبِ الْاَحْبَارِ حَدِّثْنِيْ عَنِ التَّقْوٰى قَالَ
هَلْ اَخَذْتَ طَرِيْقًا ذَا شَوْكٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا عَمِلْتَ
فِيْهِ فَقَالَ حَذَرْتُ وَشَمَّرْتُ قَالَ كَعْبٌ كَذٰلِكَ
التَّقْوٰى فَنَظَمَهُ الشَّاعِرُ فَخَلِّ الذُّنُوْبَ صَغِيْرَهَا
وَكَبِيْرَهَا فَهُوَ التُّقٰى × وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ اَرْضِ
الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرٰى × لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيْرَةً اِنَّ
الْجِبَالَ مِنَ الْحَصٰى قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رض
لَيْسَ التُّقٰى صِيَامَ النَّهَارِ وَقِيَامَ اللَّيْلِ وَالتَّخْلِيْطَ فِيْمَا
بَيْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ التُّقٰى تَرْكُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَاَدَاءُ
مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ فَمَا رَزَقَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ
اِلٰى خَيْرٍ وَقِيْلَ لِطَلْقِ ابْنِ حَبِيْبٍ اِجْمَعْ لَنَا التَّقْوٰى
فَقَالَ لِتَقْوٰى عَمَلٌ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَلٰى نُوْرٍ مِّنَ اللّٰهِ
رَجَاءَ ثَوَابِ اللّٰهِ وَلِتَقْوٰى تَرْكُ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَلٰى نُوْرٍ مِّنَ اللّٰهِ
مَخَافَةَ عِقَابِ اللّٰهِ قَالَ بَكْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يَكُوْنُ
الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتّٰى يَكُوْنَ تَقِيَّ الْمَطْعَمِ وَتَقِيَّ الْغَضَبِ
وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَيْضًا اَلْمُتَّقِيْ لَكُمْ كَالْمُحْرِمِ
فِي الْحَرَمِ وَقَالَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ رض اَلْمُتَّقِي الَّذِيْ
يَتْرُكُ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِلْوُقُوْعِ فِيْمَا فِيْهِ بَاْسٌ
وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَفُضَيْلٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ عَلَيْهِمَا
هُوَ الَّذِيْ يُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ وَقَالَ الْجُنَيْدُ
بْنُ مُحَمَّدٍ لَيْسَ الْمُتَّقِي الَّذِيْ يُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ
لِنَفْسِهٖ اِنَّمَا الْمُتَّقِي الَّذِيْ يُحِبُّ لِلنَّاسِ اَكْثَرَ مِمَّا يُحِبُّ
لِنَفْسِهٖ اَنْدَرُوْنَ مَا وَضَعَ لِاُسْتَاذِيْ سِرِّيِّ السَّقَطِيِّ

اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تم کو تو کہ تم نصیحت پکڑو اور کہا ابن عباسؓ نے
پرہیزگار وہ ہے جو بچے شرک اور کبیرہ گناہ سے اور بیحیائیوں سے اور کہا
ابن عمرؓ نے پرہیزگاری یہ ہے کہ تو نہ دیکھے اپنے نفس کو بہتر کسی سے اور کہا حسن
رحمہ اللہ نے پرہیزگار وہ ہے جو کہتا ہے ہر ایک کو جسے وہ دیکھتا ہے یہ
بہتر ہے مجھ سے اور کہا حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت کعب احبار سے مجھ سے
بیان کر و پرہیزگاری کی بات کہا بھلا تو نے لیا ہے رستہ کانٹوں والا کہا ہاں
پس تو کیا کرتا ہے اسمیں پس کہا میں ڈرتا ہوں اور کپڑا نپڈلی سے اونچا کر
لیتا ہوں کہا حضرت کعب نے اسیطرح پرہیزگاری ہے پس نظم کیا ہے اسکو شاعر
نے چھوڑ دی گناہ انکے چھوٹے اور بڑے پس یہی ہے پرہیزگاری اور کام کر
تو مانند چلنے والے کے کانٹے والی زمین پر جو ڈرتا ہے اس سے جو دیکھتا ہے
مت حقیر سمجھ چھوٹے گناہ کو تحقیق پہاڑ بنے ہیں کنکروں سے کہا عمر بن
عبد العزیز نے نہیں ہے پرہیزگاری روزہ رکھنا دن میں اور قیام کرنا رات میں اور
خلط ملط کرنا درمیان انکے ولیکن پرہیزگاری ہے چھوڑنا اسچیز کا کہ حرام
کیا ہے اور بجا لانا اسکا جسکو خدا نے فرض کیا ہے پس جو چیز خدا نصیب کرے بعد اسکے
پس وہ نیکی ہے ملتی ہے طرف نیکی کے اور کہا گیا واسطے طلق بن حبیب کے اچھا طریقہ
بیان کر ہمارے لیئے پرہیزگاری کو اسنے جواب دیا کہ پرہیزگاری عمل کرنا ہے موافق فرمانے
خدا کے ایسے حال میں کہ تو نور پر ہے خدا کیجانب سے واسطے امید ثواب خدا کی
اور واسطے شرم کرنے کے خدا سے اور کہا گیا ہے کہ پرہیزگاری باز رہنا ہے
نافرمانی خدا کی سے ایسی حالت میں کہ تو نور پر ہے خدا سے واسطے ڈر عذاب خدا
کے کہا بکر بیٹے عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں ہوتا آدمی پرہیزگار یہانتک کہ
ہو جاوے کھانا اسکا اور پاک ہو جاوے غصہ اسکا اور کہا عمر بن عبد العزیز نے بھی
پرہیزگار لگام دیا گیا ہے مانند احرام والے کے حرم میں اور کہا شہر بن حوشب نے پرہیزگار شخص ہے چھوڑ دیوے
ایسی چیز کو جسمیں کچھ حرج نہیں واسطے خوف واقع ہونیکے اس چیز میں جسمیں حرج ہے اور کہا سفیان ثوری
اور فضیل رحمۃ اللہ علیہما نے پرہیزگار وہ ہے جو دوست رکھے لوگوں کے لیئے جو
دوست رکھتا ہے اپنے لیئے اور جنید نے کہا وہ پرہیزگار نہیں ہے جو لوگوں
کے لیئے ہے وہی وہی چاہتا ہے جو اپنے لیئے چاہتا ہے۔ پرہیزگار وہ ہے
جو لوگوں کے لیئے دوست رکھتا ہے بہت اسچیز سے جو دوست رکھتا ہے
واسطے اپنے کیا جانتے ہو تم اسچیز کو جو واقع ہوئی واسطے استاد میرے سری
سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَهُوَ اَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ صَدِيْقٌ لَّهٗ
فَرَدَّ عَلَيْهِ وَهُوَ عَابِسٌ لَمْ يَبْشَشْ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ
فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ اِذَا سَلَّمَ عَلٰى اَخِيْهِ وَرَدَّ
عَلَيْهِ اَخُوْهُ قُسِمَتْ بَيْنَهُمَا مِائَةُ رَحْمَةٍ تِسْعُوْنَ مِنْهَا
لِلْبَاشِّ بِهِمَا وَعَشَرَةٌ لِلْاٰخِرِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ تِسْعُوْنَ
وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ التِّرْمِذِيُّ رح هُوَ الَّذِيْ لَا خَصْمَ
لَهٗ وَقَالَ سَرِيٌّ السَّقَطِيُّ هُوَ الَّذِيْ يُبْغِضُ نَفْسَهٗ وَ
قَالَ لِشِبْلِيٍّ هُوَ الَّذِيْ لَا يَتَّقِيْ مَا دُوْنَ اللّٰهِ قَالَ الْنَّاطِقُ
الصَّادِقُ الْاَكُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
خَفِيْفٍ لِلتَّقْوٰى مُجَانَبَةُ كُلِّ شَيْءٍ يُبْعِدُكَ عَنِ اللّٰهِ
وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ هُوَ الْمُحَافَظَةُ عَلٰى اٰدَابِ الشَّرِيْعَةِ
وَقَالَ الثَّوْرِيُّ هُوَ الَّذِيْ يَتَّقِي الدُّنْيَا وَاٰفَاتِهَا وَقَالَ
اَبُوْ يَزِيْدَ هُوَ التَّوَرُّعُ عَنْ جَمِيْعِ الشُّبُهَاتِ وَقَالَ اَيْضًا
الْمُتَّقِيْ مَنْ اِذَا قَالَ قَالَ لِلّٰهِ وَاِذَا سَكَتَ سَكَتَ لِلّٰهِ وَاِذَا
ذَكَرَ ذَكَرَ لِلّٰهِ وَقَالَ لِفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ لَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ
مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَا مَنَهٗ عَدُوُّهٗ كَمَا يَا مَنُهٗ صَدِيْقُهٗ
وَقَالَ سَهْلٌ الْمُتَّقِيْ مَنْ تَبَرَّاَ مِنْ حَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَقِيْلَ
التَّقْوٰى اَنْ لَّا يَرَاكَ اللّٰهُ حَيْثُ نَهَاكَ وَلَا يَفْقِدُكَ
حَيْثُ اَمَرَكَ وَقِيْلَ هُوَ الْاِقْتِدَاءُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقِيْلَ اَنْ تَتَّقِيَ بِقَلْبِكَ مِنَ الْغَفَلَاتِ وَبِنَفْسِكَ
مِنَ الشَّهَوَاتِ وَبِخَلْقِكَ مِنَ اللَّذَّاتِ وَبِجَوَارِحِكَ
مِنَ السَّيِّاٰتِ فَيَرْجُوْ لَكَ الْوُصُوْلَ اِلٰى رَبِّ الْاَرْضِ وَ
السَّمٰوٰتِ وَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ هِيَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
يُسْتَدَلُّ عَلٰى تَقْوَى الرَّجُلِ بِثَلَاثٍ حُسْنِ النُّوْكِ فِيْمَا
لَمْ يَنَلْ وَحُسْنِ الرِّضٰى فِيْمَا قَدْ نَالَ وَحُسْنِ الصَّبْرِ
عَلٰى مَا فَاتَ وَقِيْلَ الْمُتَّقِيْ الَّذِيْ يَتَّقِيْ مُتَابَعَةَ هَوَاهُ
وَقَالَ مَالِكٌ حَدَّثَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ اَنَّ بَعْضَ
فُقَهَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
اَنَّ لِاَهْلِ التَّقْوٰى عَلَامَاتٍ يُعْرَفُوْنَ بِهَا الصَّبْرُ

اور وہ یہہ ہے کہ سلام کیا اوپر ایک دن اسکے ایک دوست نے پس اسنے
سلام کا جواب دیا اور وہ تیوڑی چڑھائی ہوئے تہا ناخوش تہا اسپر پس مینے
اسکو اس بارہ میں کہا پس اسنے جواب دیا کہ مجہے پہونچی ہے یہ بات کہ تحقیق
مسلمان آدمی جب سلام کہے اپنے بھائی پہ اور جواب سلام کا دیوے اسکو
بھائی اسکا تو بانٹی جاتی ہے درمیان اون دونو کے سو رحمت نوے ان سے
کشادہ رو کو ملتی ہیں اور دس دوسرے کو پس دوست رکہا مینے یہ کہ ہووین
واسطے اسکے نوے رحمتیں اور کہا محمد بن علی ترمذی نے پرہیزگار وہ ہے
کہ نہیں کوئی دشمن واسطے اسکے اور کہا سری سقطی نے پرہیزگار وہ ہے
جو دشمن رکہے نفس اپنے کو اور کہا شبلی نے پرہیزگار وہ ہے جو نہیں ڈرتا
اسچیز سے جو سوائے خدا کے ہے کہا ہے کہنے والے سچے نے خبردار سب چیز
سوا خدا کے فنا ہونیوالی ہے اور کہا محمد بن خفیف نے پرہیزگاری الگ ہوجانا
ہے سب چیز سے جدا ہو کر کے تجہکو خدا سے اور کہا قاسم بن قاسم نے پرہیزگاری
حفاظت کرنا ہے اوپر اچھی باتوں شریعت کے اور کہا ثوری نے پرہیزگاری
بچچتا رہنا دنیا اور اسکی آفتوں سے اور کہا ابو یزید نے پرہیزگاری بچنا ہے سب شبہوں سے اور کہا
ابو یزید نے بھی پرہیزگار جب بات کرے تو بات کرے واسطے خدا کے اور جب چپ رہے تو چپ
رہے واسطے خدا کے اور جب ذکر کرے تو ذکر کرے واسطے خدا کے اور فضیل بن عیاض
نے نہیں ہوتا آدمی پرہیزگاروں سے یہانتک کہ بیڈر ہوجاوے اسے دشمن
اسکا جیسا کہ بیڈر رہتا ہے اس سے دوست اسکا اور کہا سہل نے پرہیزگار
وہ ہے جو بیزار ہووے اپنے بازو سے گناہ اور طاقت طاعت سے اور کہا
گیا ہے تقوے یہہ ہے کہ نہ دیکہے تجہے خدا جہاں سے منع کیا ہے تجہکو اور
نہ گم پاوے تجہکو جہاں حکم کیا ہے تجہکو اور کہا گیا ہے پرہیزگاری پیروی کرنا ہے
ساتہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا گیا ہے پرہیزگاری یہہ ہے کہ بچے تو
ساتہہ دل اپنے کے بیہودگیوں سے اور ساتہہ نفس اپنے کے آرزوؤں سے
اور ساتہہ خلق اپنے کے لذتوں سے اور ساتہہ جوڑوں کے برائیوں سے
پس اوقت امید رکہی گئی ہے واسطے تیرے پہونچنے کی طرف زمین اور آسمانوں کے
اور کہا ابو القاسم نے پرہیزگاری اچہا ہونا خلق کا ہے اور کہا بعض نے
دلیل پکڑی جاتی ہے اوپر پرہیزگار آدمی کے ساتہہ تین چیزوں کے اچہا بہروسا
کرنا بیچ اسچیز کے جسکو نہیں پہونچا تو اور اچھی رضامندی بیچ اسکے جو پہونچا ہے
اور اچھا صبر کرنا اوپر اسچیز کے جو ہو چکی اور کہا گیا ہے پرہیزگار وہ ہے جو بچے
پیروی کرنی خواہش کی سے اور کہا مالک نے روایت کی مجہکو وہب بن کیسان نے تحقیق بعض

عِنْدَ الْبَلَاءِ وَالرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ وَالشُّكْرُ عِنْدَ النَّعْمَاءِ
وَالتَّذَلُّلُ لِاَحْكَامِ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ
لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتّٰى يَكُوْنَ اَشَدَّ مُحَاسَبَةً لِنَفْسِهٖ
مِنَ الشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهٖ وَالسُّلْطَانِ الْجَائِرِ وَقَالَ اَبُوْ تُرَابٍ
بَيْنَ يَدَيِ التَّقْوٰى خَمْسُ عَقَبَاتٍ مَنْ لَا يُجَاوِزُهَا لَا يَنَالُهَا
وَهِيَ اِخْتِيَارُ الشِّدَّةِ عَلَى النِّعْمَةِ وَاِخْتِيَارُ الْقُوْتِ عَلَى
الْفُضُوْلِ وَاِخْتِيَارُ الذُّلِّ عَلَى الْعِزِّ وَاِخْتِيَارُ الْجَهْدِ عَلَى
الرَّاحَةِ وَاِخْتِيَارُ الْمَوْتِ عَلَى الْحَيٰوةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا
يَبْلُغُ الرَّجُلُ سَنَامَ التَّقْوٰى اِلَّا اِذَا كَانَ بِحَيْثُ لَوْ جُعِلَ
مَا فِيْ قَلْبِهٖ عَلٰى طَبَقٍ فَيُطَافُ بِهٖ فِي السُّوْقِ لَمْ يَسْتَحْيِ
مِنْ شَيْءٍ مِمَّا عَلَيْهِ وَقِيْلَ لِلتَّقْوٰى اَنْ تُزَيِّنَ سِرَّكَ لِلْحَقِّ
كَمَا تُزَيِّنُ عَلَانِيَتَكَ لِلْخَلْقِ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رض يُرِيْدُ
الْعَبْدُ اَنْ يُعْطٰى مُنَاهُ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا مَا اَرَادَ * يَقُوْلُ
الْمَرْءُ فَائِدَتِيْ وَمَالِيْ * وَتَقْوَى اللّٰهِ اَحْسَنُ مَا اسْتَفَادَ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ اَوْصِنِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى
اللّٰهِ فَاِنَّهٗ جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِيَّةُ
الْاِسْلَامِ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ نُوْرٌ لَّكَ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رض يَقُوْلُ
قِيْلَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ اٰلُ مُحَمَّدٍ قَالَ كُلُّ تَقِيٍّ فَالتَّقْوٰى
جِمَاعُ الْخَيْرَاتِ وَحَقِيْقَةُ الْاِتِّقَاءِ التَّحَرُّزُ بِطَاعَةِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ عُقُوْبَتِهٖ يُقَالُ اتَّقٰى فُلَانٌ بِتُرْسِهٖ
وَاَصْلُ التَّقْوٰى اِتِّقَاءُ الشِّرْكِ ثُمَّ بَعْدَهٗ اِتِّقَاءُ
الْمَعَاصِيْ وَالسَّيِّاٰتِ ثُمَّ بَعْدَهٗ اِتِّقَاءُ الشُّبُهَاتِ
ثُمَّ يُدَّخَرُ بَعْدَهٗ الْفَضَلَاتِ وَجَاءَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ
تَعَالٰى اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ هُوَ اَنْ يُّطَاعَ فَلَا يُعْصٰى
وَيُذْكَرَ فَلَا يُنْسٰى وَيُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ لَا مُعِيْنَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا دَلِيْلَ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ

سختی پر اور رضا ساتھ قضا کے اور شکر کرنا وقت پہونچنے نعمتوں کے اور فرمانبردار ہونا
واسطے قرآن کے حکموں کے اور کہا میمون بن مہران نے نہیں ہوتا آدمی پرہیزگار یہانتک
کہ ہووے بہت سخت حساب لینے میں واسطے نفس اپنے کے شریک بخیل اور بادشاہ
ظالم سے اور کہا ابوتراب نے ورے پرہیزگاری کے پانچ گھاٹیاں ہیں جو شخص
نہ تجاوز کرے ان سے نہیں پہونچتا اسکو اور وہ اختیار کرنا ہے سختی کو نعمت
پر اور اختیار کرنا ہے تھوڑی چیز کا زیادتی پر اور اختیار کرنا ہے خواری کا عزت
پر اور اختیار کرنا ہے رنج کا اوپر آسودگی کے اور اختیار کرنا ہے مرنے کا اوپر
زندگی کے اور کہا ہے بعض نے نہیں پہونچتا آدمی کو مان پرہیزگاری کو مگر اسوقت
کہ ہووے ساتھ اس صفت کے کہ اگر کیا جاوے اسپنیر کو جو اسکے دل میں ہے طشت
پر پس پھیرا جاوے اسکو بازار میں تو کچھ شرم نہ کرے اسچیز سے جو طشت پر ہے اور
کہا گیا ہے پرہیزگاری یہ ہے کہ آراستہ کرے تو اندر اپنے کو خدا کے لیئے جیسا کہ
آراستہ کرتا ہے تو ظاہر اپنے کو واسطے لوگوں کے اور کہا ابوالدرداء نے چاہتا ہے
آدمی کہ دیا جاوے مرادیں اپنی اور انکار کرتا ہے خدا مگر جو خود چاہتا ہے کہتا
ہے آدمی فائدہ میرا اور مال میرا اور ڈر خدا کا بہتر ہے اس سے جو اسنے
حاصل کیا نقل ہے مجاہد سے وہ ابی سعید خدری رض سے کہا اونہوں نے آیا ایک
آدمی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے پیغمبر خدا مجھے وصیت
کیجیئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑ لے ڈر خدا کا کیونکہ یہ
مجموعہ سب بھلائیوں کا ہے اور لازم پکڑ تو جہاد کو کیونکہ یہ ہے گوشہ گیری اور ترک
دنیا اسلام میں اور لازم پکڑ لے یاد خدا کی کیونکہ یہ روشنی ہے واسطے تیرے اور
روایت ہے ابوہریرہ نافع بن ہرمز سے کہا اونے سنا میں نے انس سے وہ فرماتے تھے
کہا گیا اے محمد کون ہے آل محمد کی فرمایا آپنے جو شخص پرہیزگار ہو پس پرہیزگاری
مجموعہ ہے بھلائیوں کا اور حقیقت پرہیزگاری کی بچنا ہے بسبب فرمانبرداری
خدا عزوجل کے اسکے عذاب سے کہا جاتا ہے فلانا بچ رہا ہے بسبب ڈھال اپنی
کے اور اصل پرہیزگاری کی بچنا ہے شرک سے پھر بعد اوسکے بچنا ہے بیفرمانیوں
سے اور برائیوں سے پھر بعد اسکے بچنا ہے شبہوں سے پھر چھوڑ دینا بعد
اوسکے زیادتیوں کو اور آیا ہے بیچ تفسیر قول خدا تعالی کے جو یہ ہے اتقوا اللہ
حق تقاتہ یہ کہ ڈر خدا کا یہ ہے کہ فرمانبرداری کیا جاوے پس بیفرمانی نہ کیا جاوے
اور یاد کیا جاوے اور نہ بھلایا جاوے پس نہ انکار کیا جاوے اور کہا سہل بن
عبداللہ نے نہیں ہے کوئی مددگار سوا خدا کے اور نہیں ہے کوئی راہ دکھلانیوالا سوا رسول اللہ کے

وَلَا زَادَ اِلَّا التَّقْوٰی وَلَا عَمَلَ اِلَّا الصَّبْرُ عَلَيْهَا وَقَالَ الْكِنَانِيُّ
قَسَمَتِ الدُّنْيَا عَلَى الْبَلْوٰی وَقَسَمَتِ الْجَنَّةُ عَلَى التَّقْوٰی وَمَنْ
لَمْ يَحْكُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ التَّقْوٰی وَالْمُرَاقَبَةَ لَمْ يَصِلْ اِلَى
الْكَشْفِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَقَالَ النَّصْرَاٰبَاذِيُّ التَّقْوٰی اَنْ
يَتَّقِيَ الْعَبْدُ مَا سِوَاهُ تَعَالٰی وَقَالَ سَهْلٌ مَنْ اَرَادَ اَنْ تَصِحَّ
لَهُ التَّقْوٰی فَلْيَتْرُكِ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا وَقَالَ النَّصْرَاٰبَاذِيُّ
اَيْضًا مَنْ لَزِمَ التَّقْوٰی اِشْتَاقَ اِلٰی مُفَارَقَةِ الدُّنْيَا لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ تَحَقَّقَ فِي التَّقْوٰی هَوَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
تَلَبُّسَهُ الْاِعْرَاضَ عَنِ الدُّنْيَا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّوْدْبَارِيُّ
التَّقْوٰی بِمُجَانَبَةِ مَا يُبْعِدُكَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَالَ ذُوالنُّوْنِ
الْمِصْرِيُّ رح اَلتَّقِيُّ مَنْ لَا يُدَنِّسُ ظَاهِرَهُ بِالْمُعَارَضَاتِ
وَلَا بَاطِنَهُ بِالْغَفَلَاتِ وَيَكُوْنُ وَاقِفًا مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰی مُوَفِّقًا
لِاتِّفَاقٍ وَقَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ لِلْمُتَّقِيْ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ فَظَاهِرُهُ
مُحَافَظَةُ الْحُدُوْدِ وَبَاطِنُهُ النِّيَّةُ وَالْاِخْلَاصُ وَقَالَ ذُوالنُّوْنِ
الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا عَيْشَ اِلَّا مَعَ رِجَالٍ تَحِنُّ
لِلتَّقْوٰی وَتَرْتَاحُ بِالذِّكْرِ وَقَالَ اَبُوْ حَفْصٍ اَلتَّقْوٰی فِي الْحَلَالِ
اَلْمَحْضِ لَا غَيْرَ وَقَالَ اَبُو الْحُسَيْنِ الزَّنْجَانِيُّ مَنْ كَانَ رَاْسُ
مَالِهِ التَّقْوٰی كَلَّتِ الْاَلْسُنُ عَنْ وَصْفِ رِبْحِهٖ وَقَالَ
الْوَاسِطِيُّ التَّقْوٰی اَنْ تَتَّقِيَ مِنْ تَقْوَاهُ يَعْنِيْ مِنْ رُؤْيَةِ
تَقْوَتِهٖ وَرُوِيَ اَنَّ ابْنَ سِيْرِيْنَ اشْتَرٰی اَرْبَعِيْنَ
جُرَابًا سَمْنًا فَاَخْرَجَ غُلَامُهُ فَارَةً مِّنْ جُرَابٍ فَسَاَلَهُ
مِنْ اَيِّ جُرَابٍ اَخْرَجَهَا فَقَالَ لَا اَدْرِيْ
فَصَبَّهَا كُلَّهَا وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ الْاَئِمَّةِ اَنَّهُ قَالَ
لَا يَجْلِسُ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ غَرِيْمُهٗ وَيَقُوْلُ جَاءَ فِي الْخَبَرِ
كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا فَهُوَ رِبًا وَقِيْلَ اِنَّ اَبَا يَزِيْدَ رض
غَسَلَ ثَوْبَهٗ فِي الصَّحْرَاءِ مَعَ صَاحِبٍ لَّهٗ فَقَالَ
صَاحِبُهٗ تَعَلَّقَ الثِّيَابُ عَلَى الْجُدْرَانِ اَلْكَرْمُ
فَقَالَ لَا تَغْرَزُ الْوَتِدَ فِيْ جِدَارِ النَّاسِ فَقَالَ تَعَلَّقَهُ فِي

اور نہیں ہے کوئی توشہ سوا پرہیزگاری کے اور نہیں ہے کوئی کام سوا صبر کرنے کے
اور کہا کنانی نے بانٹی گئی ہے دنیا اوپر آزمایش کے اور بانٹی گئی ہے بہشت اوپر
پرہیزگاری کے اور جو شخص نہ حکم کرے درمیان اپنے اور درمیان خدا کے پرہیزگاری
اور فکر کرنیکا نہیں پہنچا طرف کشف اور مشاہدہ کے اور کہا نصرآبادی نے پرہیزگاری
یہ ہے کہ بچے بندہ اس چیز سے جو سوا خدا تعالیٰ کے ہے اور کہا سہل نے جو شخص ارادہ
کرے اسبات کا کہ درست ہو جاوے پرہیزگاری اسکی پس چھوڑ دیوے سب گناہوں کو
اور نیز کہا نصرآبادی نے جو شخص لازم پکڑے پرہیزگاری کو آرزو رکھتا ہے جدا
ہو جانے کی دنیا سے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے
واسطے اون لوگوں کے جو پرہیزگاری کرتے ہیں اور کہا ہے بعض نے جو شخص درست
ہو جاوے پرہیزگاری میں آسان کرتا ہے اللہ اوسکو دلپر منہ پھیرنا دنیا سے اور کہا
ابوعبداللہ رودباری نے پرہیزگاری چھوڑ دینا ہے ہر چیز کا جو دور کرے تجھکو خدا تعالیٰ
سے اور کہا ذوالنون مصری نے پرہیزگار وہ ہے جو نہ آلودہ کرے ظاہر اپنے کو ساتھ
مخالفتوں شرع کے اور نہ باطن اپنے کو ساتھ خیانتوں کے اور ہو جاوے ٹھہرنیوالا ساتھ
خدا تعالیٰ کے ہر جگہ اتفاق اور تسلیم کے اور کہا ابن عطیہ نے واسطے پرہیزگار کے
ظاہر ہے اور باطن ہے پس ظاہر اوسکا نگاہ رکھنا حدوں شرعی کا اور باطن اسکا
نیت اور اخلاص اور کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ نے نہیں ہے زندگانی ساتھ ان لوگوں
کے جو آرزو رکھتے ہیں دل انکو واسطے پرہیزگاری کے اور خوش ہوتے ہیں ساتھ یاد
خدا کے اور کہا ابوحفص نے پرہیزگاری صرف حلال میں ہے نہ غیر میں اور کہا ابوالحسین
زنجانی نے جو شخص کہ ہووے سرمایہ اوسکی پرہیزگاری گنگی ہو جاتی ہیں زبانیں انکی نعم
کے بیان سے اور کہا واسطی نے پرہیزگاری یہ ہے کہ پرہیز کرے اپنی پرہیزگاری
کے دیکھنے سے اور مروی ہے کہ تحقیق ابن سیرین نے خریدی چالیس مٹکے گھی
کے پس نکالا اوسکو غلام نے چوہا ایک مٹکے سے پس ابن سیرین نے اسے پوچھا کہ کس مٹکے
سے ان مٹکوں میں سے چوہا تو نے نکالا پس کہا اوسنے میں نہیں جانتا پس ابن سیرین
نے سب مٹکوں کو گرا دیا اور مروی ہے بعض اماموں سے کہ وہ نہیں بیٹھتا تھا اپنے قرضدار
کے درخت کے سایہ میں اور کہتا تھا حدیث میں آیا ہے کہ جو قرض کھینچے نفع کو پس
وہ بیاج ہے اور کہا گیا کہ تحقیق ابایزید بسطامی نے دھویا کپڑا اپنا جنگل میں اپنے ساتھی
کے ساتھ پس کہا اوسکو ساتھی نے لٹکا دے کپڑے کو اوپر دیواروں انگور
کے پس اوسنے کہا کہ ہم نہیں گاڑتے میخ کو بیچ دیوار لوگوں کے پس ساتھی نے
کہا لٹکا دے

والتشويش والاضطراب والاغراض فتنال بكلوا احد من القلب والنفس فانه القلب النفس الى مخالفتها الاذن من الحق بالحق الاول وفي الحق الرسالي

الشجر فقال لا انه يكسر الاغصان فقال نبسطه
على الاذخر فقال لانه علف لدوابّ لا نستره
عنها قيل فولي ظهره الى الشمس وحمل القميص على
ظهره ووقف حتى جف جانبه ثم قلبه حتى جف
الجانب الاخر وعن ابرهيم ابن ادهم رض انه قال
بتّ ليلة تحت صخرة ببيت المقدس فلما كان بعض
الليل نزل ملكان فقال احدهما لصاحبه من ههنا
فقال الاخر ابرهيم ابن ادهم فقال ذاك الذي
حظّ الله درجته من درجاته فقال لم قال انه
الذي اشترى بالبصرة التمر فوقعت تمرة من تمر
البقال على تمر قال ابرهيم فمضيت الى البصرة واشتريت
التمر من ذلك الرجل واوقعت تمرة على تمر وجئت
الى بيت المقدس ونمت تحت الصخرة فلما كان بعض
الليل اذا انا بملكين نزلا من السماء فقال احدهما
لصاحبه من ههنا قال الاخر ابرهيم ابن ادهم فقال
ذاك الذي ردّ الشيء الى مكانه ورفعت درجته
وقيل التقوى على وجوه تقوى العامة ترك الشرك
بالخالق وتقوى الخاصة ترك الهوى بترك المعاصي
ومخالفة النفس في سائر الاحوال وتقوى خاص الخاص
من الاولياء ترك الارادة في الاشياء والتجرد في
النوافل من العبادات والتعلق بالاسباب والركون
الى ما سوى المولى ولزوم الحال والمقام وامتثال
الامر في جميع ذلك مع احكام الفرائض وتقوى
الانبياء عليهم السلام لا يجاوزهم
غيب في غيب فهو من الله والى الله يأمرهم وينهاهم
ويوقفهم ويؤدبهم ويطيبهم ويطيبهم ويكلمهم
ويجتبيهم ويرشدهم ويهديهم ويحفظهم ويعصمهم
ويطلعهم ويبصرهم لا مجال للعقل في ذلك فهم
في معزل عن البشر كل عن الملائكة الجمة الا فيما يتعلق

اوسکو درخت پر پس کہا اوسنے نہ تحقیق وہ توڑ دیتا ہے ٹہنیوں کو پس کہا ساتھی نے
بچھا دی گھاس اذخر پر پس کہا اوسنے نہ تحقیق یہ چارہ ہے چوپایوں کا نہیں جہاتی
ہم اُنکو ان سے کہا گیا ہے پس پھیر لی اوسنے اپنی پیٹھہ طرف سورج کی اور اُٹھا لیا
کرتہ کو اپنی پیٹھہ پر اور کھڑا رہا یہانتک کہ خشک ہو گئی ایک طرف اسکی پھر پھیر لیا
اوسکو یہانتک کہ خشک ہو گئی دوسری طرف اور مروی ہے ابراہیم بن ادہم
سے تحقیق اوسنے کہا کہ سویا میں ایک رات نیچے پتھر بیت المقدس کے پس جب
گذرا بعض حصہ رات کا اوترے دو فرشتے پس کہا ایک نے اُن دونوں میں سے
واسطے ساتھی اپنے کے کون ہے اسجگہہ پس کہا دوسرے نے ابراہیم بن ادہم پس کہا پروہ
شخص ہے جو دور کر دیا خدا نے ایک مرتبہ اوسکا اوسکے مرتبوں سے پس کہا
دوسرے نے کیوں کہا اوسنے اسواسطے کہ تحقیق یہ ایسا شخص ہے جو خرید کیں اوس نے
بصرہ میں کہجوریں پس گر گئی ایک کہجور سبزی فروش کی کہجوروں سے اسکی کہجوروں
کہا ابراہیم نے پس گیا میں طرف بصرہ کے اور خرید کی مینے کہجوریں اس شخص سے
اور ڈالدی مینے ایک کہجور اسکی کہجوروں پر اور لوٹ آیا میں طرف بیت المقدس کی
اور سویا میں نیچے اس پتھر کے پس جب گذرا بعض حصہ رات کا تو یکایک میں حاضر
ہوں ساتھہ دو فرشتوں کے جو اترے آسمان سے پس کہا ایک نے اون دونوں سے اپنے ساتھی
کو کون ہے اسجگہہ کہا دوسرے نے ابراہیم بن ادہم کا پس کہا اوسنے یہ وہ شخص ہے
جسنے واپس کر دیا ہے اس شے کو طرف جگہہ اسکی کی اور بلند کیا گیا ہے مرتبہ اسکا اور کہا گیا ہے
کہ پرہیزگاری چند قسم ہے پرہیزگاری عوام کی چھوڑ دینا شرک کا ساتھ پیدا کرنیوالے کے اور پرہیزگاری
خاص کی چھوڑ دینا خواہش کا ساتھ چھوڑ دینے گناہوں کے اور مخالفت کرنی نفس کی
سب حالات میں۔ اور پرہیزگاری خاص الخاص کی اولیاء اللہ سے ہے
چھوڑ دینا خواہش کا سب چیزوں میں اور چھوڑ دینا تجرد فی النوافل کا عبادات
سے اور چھوڑ دینا تعلق بالاسباب کا اور چھوڑ دینا جھک جانیکو طرف غیر خدا کے
اور چھوڑ دینا لازم پکڑنے حال اور مقام کو اور مان لینا خدا کے حکم کو ہر حال میں
ساتھہ تحکم رکھنے فرضوں کے اور پرہیزگاری پیغمبروں علیہم السلام کی نہیں گذرتا
ان سے غیب پیچ غیب کے پس یہ تقوی اللہ سے ہے اور طرف اللہ کی خدا تعالی انکو حکم
کرتا ہے اور منع کرتا ہے انکو اور توفیق دیتا ہے انکو اور ادب سکھاتا ہے انکو اور دھوش کرتا ہے انکو اور
انکی بیماری کا علاج کرتا ہے اور کلام اور گفتگو کرتا ہے ان سے اور راہنمائی اور
ہدایت کرتا ہے اور کلام اور گفتگو کرتا ہے ان سے اور راہنمائی اور ہدایت کرتا ہے
انکو اور عطا کرتا ہے انکو اور مبارکبادی دیتا ہے انکو اور وقف کرتا ہے انکو
نہیں طاقت واسطے عقل کے اسمیں بیچ اُن کے مگر آگاہ ہیں آدمیوں بلکہ سب فرشتوں سے مگر ان چیزوں میں
جو تعلق رکھتی ہیں

بِالْحُكْمِ الظَّاهِرِ وَالْأَمْرِ الْمُبَيَّنِ الْمَوْضُوعِ لِلْأُمَّةِ وَعَوَامِّ
الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُمْ يُشَارِكُونَ الْخَلْقَ فِي ذٰلِكَ وَيَنْفَرِدُونَ
عَنْهُمْ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ وَقَدْ يُعْطَى بَعْدَ ذٰلِكَ الْكَرَامَ
مِنَ الْأَبْدَالِ وَالْخَلَصِ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ فَتَقْصُرُ عِبَارَاتُهُمْ
عَنْ ذِكْرِ ذٰلِكَ فَلَا تَظْهَرُ إِلَى الْوُجُودِ وَلَا تُدْرَكُ بِالسَّمْعِ
وَالْحِسِّ إِلَّا مَا يَغْلِبُ عَلَى اللِّسَانِ فَتَبْدُرُ مِنْ ذٰلِكَ كَلِمَةٌ
أَوْ كَلِمَاتٌ ثُمَّ يُدْرِكُهُ إِلَيْهِ بِالسَّكِينَةِ وَالتَّثَبُّتِ وَإِسْبَالِ
السِّتْرِ عَلَيْهِ فَيَسْتَيْقِظُ لِأَمْرِهِ وَيَحْفَظُ لِسَانَهُ وَيَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ تَعَالَى مِمَّا جَرَى وَيُغَيِّرُ الْعِبَارَةَ وَيُحَسِّنُ اللَّفْظَ
عَلَى وَجْهٍ يُعْقَلُ وَيُفْهَمُ مَا هُوَ الْمَعْهُودُ عِنْدَ النَّاسِ فَصْلٌ
وَطَرِيقُ التَّقْوَى أَوَّلًا التَّخَلُّصُ مِنْ مَظَالِمِ الْعِبَادِ وَحُقُوقِهِمْ
ثُمَّ مِنَ الْمَعَاصِي الْكَبَائِرِ مِنْهَا وَالصَّغَائِرِ ثُمَّ الِاشْتِغَالُ
بِتَرْكِ ذُنُوبِ الْقَلْبِ الَّذِي هِيَ أُمَّهَاتُ الذُّنُوبِ وَ
أُصُولُهَا فَمِنْهَا يَتَفَرَّعُ ذُنُوبُ الْجَوَارِحِ مِنَ الرِّيَاءِ وَ
النِّفَاقِ وَالْعُجْبِ وَالْكِبْرِ وَالْحِرْصِ وَالطَّمَعِ وَالْخَوْفِ
مِنَ الْخَلْقِ وَالرَّجَاءِ لَهُمْ وَطَلَبِ الْجَاهِ وَالرِّيَاسَةِ وَ
التَّقَدُّمِ عَلَى أَبْنَاءِ جِنْسِهِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يَطُولُ شَرْحُهُ
إِنَّمَا يَقْوَى عَلَى جَمِيعِ ذٰلِكَ بِمُخَالَفَةِ الْهَوَى ثُمَّ الِاشْتِغَالُ
بِتَرْكِ الْإِرَادَةِ فَلَا يَخْتَارُ مَعَ اللّٰهِ شَيْئًا وَلَا يُدَبِّرُ مَعَ
اللّٰهِ تَدْبِيرَهُ وَلَا يَتَخَيَّرُ عَلَيْهِ وَلَا يَنْبُضُ عَلَى إِحْمَةٍ وَسَبَبٍ
فِي رِزْقِهِ وَلَا يَعْتَرِضُ عَلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي خَلْقِهِ بَلْ يُسَلِّمُ
الْكُلَّ إِلَيْهِ وَيَسْتَسْلِمُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَطْرَحُ نَفْسَهُ لَدَيْهِ
فَيَصِيرُ فِي يَدِ قُدْرَتِهِ كَالطِّفْلِ الرَّضِيعِ فِي يَدِ ظِئْرِهِ وَ
دَايَتِهِ وَكَالْمَيِّتِ فِي يَدِ غَاسِلِهِ مَسْلُوبَ الِاخْتِيَارِ
مَنْزُوعَ الْإِرَادَةِ فَالنَّجَاةُ كُلُّ النَّجَاةِ فِي ذٰلِكَ فَإِنْ قَالَ
قَائِلٌ كَيْفَ الطَّرِيقُ إِلَى ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ الطَّرِيقُ إِلَى ذٰلِكَ
بِصِدْقِ اللَّجَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِانْقِطَاعِ إِلَيْهِ
وَكَثْرَةِ مُطَالَعَةِ بِامْتِثَالِ أَوَامِرِهِ وَانْتِهَاءِ نَوَاهِيهِ وَ
التَّسْلِيمِ فِي قَدَرِهِ وَحِفْظِ حُدُودِهِ وَصِيَانَةِ الْحَالِ

المقالة الثالثة والعشرون في بيان ما قاله رضي الله تعالى عنه وأرضاه وأرضى به الثقلين والجن والإنس

ساتھہ حکم ظاہر کے اور امر روشن معین کی ہوئی کیوں سے اسلے امت اور عوام مومنین کے
پس تحقیق یہ لوگ ملے جلے رہتے ہیں لوگوں سے ان ظاہر حکموں میں اور جدا رہتے
ہیں اون سوا اسکے سو ہیں اور کبھی دیا جاتا ہے کچھ حصہ اس پرہیزگاری سے
بزرگوں کو ابدال سے اور پاکوں کو اولیا سے پس چھوٹی ہو جاتی ہیں عبارتیں
انکی اس کو بیان سو پس ظاہر نہیں ہوتا ہستی کی طرف اور نہیں معلوم کر سکتا
شنوائی اور حس ظاہری سو مگر وہ جو غلبہ کرے زبان پر پس نکل پڑتا ہے اسے
ایک کلمہ یا چند کلمے پس پہونچ جاتا ہے اسمیں اسکیطرف ساتھہ آرام دینے
اور ثابت رکھنے اور پردہ ڈالنے کے اوسپر پس بیدار ہو جاتا ہے اپنے کام کیلیے اور
نگاہ رکھتا ہے زبان اپنی کو اور بخشش مانگتا ہے خدا تعالی سے اسچیز سے جو سرزد
ہوئی اور بدل لیتا ہے عبارت کو اور درست کرتا ہے بولنے کو اسطرح پر کہ معلوم کیا
جاوے اور سمجھا جاوے چنانچہ یہ بات مشہور ہے لوگوں میں فصل اور ہستہ پرہیزگاری کا ابتدا
پاک ہونا ہے لوگوں کے ظلم اور انکے حقوق سے پھر پاک ہونا بڑے اور چھوٹے گناہوں
سے پھر مصروف ہونا ساتھہ چھوڑ دینے دل کے گناہوں کے جو اصل اور جڑ گناہوں کے ہیں
پس دل کے گناہوں سے متفرع اور پیدا ہوتے ہیں گناہ جوڑوں کے یہ ہیں دکھلاوا
اور نفاق اور خودپسندی اور بڑائی اور حرص اور طمع اور خوف لوگوں سے
اور ان سے امید رکھنی اور چاہنا مرتبہ اور سرداری اور پیش روی کا اپنے
ہمجنسوں پر اور سوا اسکے اس چیز سے جو لمبا ہے بیان اسکا اور نہیں قائم اور
ثابت رہ سکتا ان سب پر مگر ساتھ مخالفت نفس کے پھر مشغول ہونیکے ساتھ
چھوڑ دینے خواہش کے پس نہ اختیار کرے ساتھہ خدا کے کسی چیز کو اور نہ
تدبیر کرے ساتھہ خدا کی تدبیر اپنی اور نہ اختیار کرے اوپر خدا کے کسی چیز کو اور
نہایت کو نہ پہونچی کسی جہت اور سبب میں بیچ روزی اپنی کے اور نہ اعتراض
کرے خدا عزوجل پر بیچ پیدائش اپنی کے بلکہ سپرد کرے سب چیز کو طرف اسکی
اور منقاد اور فرمانبردار ہو جاوے اسکے سامنے اور ڈالدیوے اپنے نفس کو اسکے آگے
پس ہو جاوے اسکے ہاتھ قدرت میں مانند لڑکے دودھ پینے والے کی بیچ ہاتھ دودھ
دینے والی اور دائی اپنی کے اور مانند مردہ کے بیچ ہاتھ نہلانیوالے کے دور کیا گیا ہے اختیار
اسکا اور چھینی گئی ہے خواہش اسکی پس چھٹکارا پورا پورا اسمیں ہے پس اگر
کہے کہنے والا کہ کیونکر راستہ ہے طرف اسکی اسکو کہا جاویگا راستہ طرف اسکی ساتھہ
سچی پناہ پکڑنے کی طرف خدا عزوجل کی اور جدا ہونے لوگوں کی طرف اوسکی اور لازم
پکڑنے بندگی اوسکی ساتھہ فرمانبرداری کرنی اوسکے حکموں کی اور باز رہنے کی اسکی منہیات
اور سپرد کر دینے کے اپنے آپ کو

وَالْاِنْقِطَاعِ اِلَيْهِ وَلُزُوْمِ طَاعَتِهٖ بِامْتِثَالِ اَوَامِرِهٖ وَاجْتِنَابِ نَوَاهِيْهِ وَالتَّسْلِيْمِ فِيْ قَدْرِهٖ وَحِفْظِ حُدُوْدِهٖ وَصِيَانَةِ الْحَالِ اَيْمَا اَبَدًا وَاخْتَلَفَ اَقَاوِيْلُ الشُّيُوْخِ فِي النَّجَاةِ فَقَالَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَا نَجٰى مَنْ نَجٰى اِلَّا بِصِدْقِ اللَّجَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ وَقَالَ رُوَيْمٌ مَا نَجَا مَنْ نَجَا اِلَّا بِالصِّدْقِ وَالتَّقْوٰى قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقُوْا بِمَفَازَتِهِمْ وَقَالَ الْجُرَيْرِيُّ مَا نَجٰى مَنْ نَجٰى اِلَّا بِرَاعَاةِ الْوَفَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ وَقَالَ عَطَاءٌ مَا نَجٰى مَنْ نَجٰى اِلَّا بِتَحْقِيْقِ الْحَيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا نَجٰى مَنْ نَجٰى اِلَّا بِالْحُكْمِ وَالْقَضَاءِ السَّابِقِ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰى وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رح مَا نَجٰى مَنْ نَجٰى اِلَّا بِالْاِعْرَاضِ عَنِ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَقَدْ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حُبَّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ وَمَا تَقَرَّبَ الْمُتَقَرِّبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَاءِ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ وَقَالَ مُنْذُ خَلَقَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مَا نَظَرَ اِلَيْهَا وَقَالَ الْحَسَنُ رض مَعْنَاهُ مَا نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنِ رَحْمَتِهٖ مِنْ مَقْتِهَا فِي الْحِجَابِ الْعَظِيْمِ وَبِهَا تَبَيَّنَ الْخَالِصُ مِنَ الْمَعِيْبِ وَلَا يَصِحُّ لِمَنْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ الْوُصُوْلُ اِلٰى حَلَاوَةِ مُنَاجَاتِهٖ سُبْحَانَهٗ لِاَنَّهَا ضِدٌّ عَنِ اللّٰهِ وَضِدٌّ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ **فَصْلٌ** وَقَدْ دَعَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقَهٗ اِلٰى تَوْحِيْدِهٖ وَطَاعَتِهٖ بِالْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ وَالتَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ فَحَذَّرَ وَاَنْذَرَ وَخَوَّفَ وَزَجَرَ اَعْذَارًا اِلَيْهِمْ وَتَاْكِيْدًا لِلْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

اور جدا ہو جانے لوگوں کیطرف اوسکی اور لازم پکڑنے بندگی اوسکی کی ساتھہ
فرمانبرداری کرنی اوسکے حکموں کے اور باز رہنے اوسکی منہیات سے اور سپرد کردینے کی
اپنے آپ کو بیچ قضا اوسکی کے اور نگاہ رکھنے اوسکی حدونکی اور نگاہ رکھنے حال کے
ہمیشہ و پیوستہ میں اور مختلف ہیں اقوال بزرگوں کے بیچ خلاصی کے پس کہا جنید
رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں خلاصی پائی جسنے کہ خلاصی پائی مگر بسبب سچی التجا اور پناہ
کے طرف خدا عزوجل کے فرمایا خدائے عزوجل نے اور جھک گیا خدا اوپر اون
تین شخصوں کے جو پیچھے چھوڑے گئے تھے یہانتک کہ تنگ ہوگئی اوپر انکے زمین
بسبب کشادگی اپنی کے اور تنگ آگئیں اوپر جانیں انکی اور یقینًا جان لیا
اُنہوں نے کہ کوئی جائے پناہ نہیں ہے مگر طرف اسکے اور کہا رویم نے نہیں
خلاصی پائی جسنے کہ خلاصی پائی مگر بسبب پاکبازی اور پرہیزگاری کے فرمایا خدا
عزوجل نے اور خلاصی دیتا ہے خدا تعالیٰ پرہیزگاروں کو ساتھہ مطلب پانے
اُنکے کے اور جریری نے نہیں خلاصی پائی جسنے خلاصی پائی مگر بسبب رعایت کہنے
پورا کرنے وعدے کے فرمایا خدا تعالیٰ نے وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں عہد خدا کو
اور نہیں توڑتے ہیں پیمان کو اور کہا عطا نے نہیں رہائی پائی جسنے رہائی پائی
مگر بسبب ثابت رکھنے شرم کے فرمایا خدا تعالیٰ نے کیا نہیں جانا اوسنے
اس بات کو کہ تحقیق خدا دیکھتا ہے اور کہا ہے بعض نے نہیں رہائی پائی جسنے
رہائی پائی مگر ساتھہ حکم خدا اور قضا پہلی کے جو خدا عزوجل کے علم میں ہے فرمایا خدا تعالیٰ
نے تحقیق وہ لوگ جو پہلے ہو چکے واسطے انکے ہمارے سے بھلائی اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ
نے نہیں رہائی پائی کسی نے مگر بسبب منہ پھیرنے کے دنیا سے اور اہل دنیا سے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے نہیں حیاتی دنیا کی مگر کھیل اور بازی اور تحقیق ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق محبت دنیا کی اصل ہے سب گناہوں کی اور نہیں نزدیک ہوتے نزدیک
ڈھونڈنے والے طرف خدا کے ساتھہ کسی چیز کے جو بہتر ہو بچالانے اسچیز سے جسکو فرض کیا
خدا تعالیٰ نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو
نہیں دیکھا طرف اوسکی اور کہا حسن نے نہ دیکھنے کی یہ ہیں کہ نہیں دیکھا طرف اسکی ساتھہ
نظر رحمت کی بسبب بُرا جاننے کے اسکو پس یہ دنیا بڑا پردہ ہے درمیان خدا اور بندے
کے اور ساتھہ اسکے ظاہر ہوا ہے کہ اکھوڑے سوا اور نہیں ہو سکتا واسطے اس شخص کے جسکا
باقی ہے اسپر اس سے کچھہ چیز پہونچانا طرف لذت سرگوشی حق سبحانہ کے اسواسطے کہ دنیا دشمن ہے
خدا کی اور دشمن ہے ہر چیز کی جو دوست رکھتا ہے اسکو اللہ فضل اور تحقیق بلایا ہے اللہ عزوجل نے خلقت کو طرف توحید
اپنی کی اور بندگی اپنی کی ساتھہ وعدہ اپنے ثواب اور ڈرانے عذاب کے اور رغبت دلانے ثواب اور ڈرانے عذاب کے
پس ڈرایا اور دھمکایا اور ڈھونڈا اور زجر کیا واسطے عذر اور واسطے تاکید حجت کے اوپر انکے پس فرمایا اللہ عزوجل نے بھیجا ہم نے خوشخبری دینے والے اور ڈر سنانے والے

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَقَالَ عَزَّ
مِنْ قَائِلٍ وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا
رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى وَقَالَ تَعَالٰى فِيْ اٰيَةٍ اُخْرٰى وَمَا كُنَّا
مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي
الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا
فِي التَّخْوِيْفِ وَالتَّحْذِيْرِ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ
رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۝ وَقَالَ جَلَّتْ عَظَمَتُهٗ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَقَالَ جَلَّتْ قُدْرَتُهٗ
وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ وَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۝ وَقَالَ اللّٰهُ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
وَقَالَ تَعَالٰى وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ
شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَقَالَ
جَلَّ جَلَالُهٗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ
وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ۝
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ
زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيْبًا وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَقَالَ تَعَالٰى قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

تاکہ نہ ہووے واسطے لوگوں کو خدا پر حجت پیچھے پیغمبروں کے اور فرمایا اللہ عزوجل نے اور اگر
تحقیق ہم ہلاک کرتے انکو ساتھ عذاب کے اسے پہلے تو البتہ کہتے اے پروردگار ہمارے کیوں
نہ بھیجا تو نے طرف ہماری پیغمبر کو پس ہم تابعداری کرتے تیری آیتوں کی پہلے اس سے
کہ ہم ذلیل اور خوار ہوئے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے دوسری آیت میں اور نہیں ہم عذاب
کرنے والے یہانتک کہ بھیجیں ہم پیغمبر اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اے لوگو تحقیق آئی ہے
تمہارے پاس نصیحت تمہارے پروردگار سے اور شفا اس چیز کیواسطے جو سینوں میں
ہے اور ہدایت اور رحمت واسطے مومنوں کے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے ڈرانے اور دھمکانے
کے بارہ میں اور ڈراتا ہے تمکو خدا اپنے سے اور خدا تعالیٰ شفقت کرنیوالا ہے بندوں
کو ساتھ اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور جان لو تم یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ جانتا ہے اسچیز کو جو تمہارے نفسوں
میں ہے پس ڈرو اوس سے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور جان لو کہ تحقیق خدا تعالیٰ ساتھ ہر چیز کے جاننے
والا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بزرگ ہے قدرت اوسکی اور ڈرو تم مجھ سے اے عقل والو اور فرمایا سبحانہ
وتعالیٰ نے اور ڈرو تم خدا سے اور جان لو یہ کہ تم خدا کے ملنے والے ہو اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور ڈرو
تم اس دن سے جو پھیرے جاؤ گے تم اسمیں طرف خدا کے پھر پورا دیا جاویگا ہر جی کو جو کمایا اسنے اور وہ
ظلم نہ کیے جاوینگے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور ڈرو تم اس دن سے جو نہ کفایت کریگا
کوئی جی کسی جی سے کچھ اور نہ قبول کیا جاویگا اسسے بدلا اور نہ نفع دیگی اسکو سفارش
اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اے لوگو ڈرو تم پروردگار اپنے سے اور ڈرو تم اس دن
سے جو نہ کفایت کریگا باپ بیٹے اپنے سے اور نہ بیٹا کفایت کرنیوالا ہے اپنے باپ
سے کچھ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس نہ فریب میں ڈالے تمکو حیاتی دنیا
کی اور نہ فریب میں ڈالے تمکو اللہ کے ساتھ شیطان اور اللہ نے فرمایا اے لوگو اپنے رب سے
ڈرو تم تحقیق قیامت کا زلزلہ بڑی شے ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا اے لوگو
اپنے رب سے ڈرو جسنے تمکو پیدا کیا ہے ایک جان سے اور پیدا کی اوس سے
بیوی اور کھنڈائی ان دونوں سے مرد بہت اور عورتیں اور ڈرو تم اللہ سے
جسکے نام کی ساتھ سوال کرتے ہو تم اور ڈرو تم قطع کرنے رحموں سے تحقیق خدا تعالیٰ
ہے تمہاری پر نگہبان اور فرمایا برکت والے اور بلند نے اے ایمان والو ڈرو تم خدا سے
اور کہو تم بات پکی اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور
چاہیئے کہ دیکھے ہر نفس کیا چیز آگے بھیجی اوسنے کل کیواسطے اور ڈرو تم خدا سے تحقیق
خدا تعالیٰ خبردار ہے ساتھ اسچیز کے جو کرتے ہو تم اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
اور ڈرو تم خدا سے تحقیق خدا تعالیٰ سخت عذاب کرنیوالا ہے اور فرمایا
خدا تعالیٰ نے بچاؤ تم اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ أَفَحَسِبْتُمْ
أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ وَقَالَ جَلَّ وَ
عَلَا أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا
أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ
وَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ
فَمَا جَوَابُكَ يَا مِسْكِينُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَاتِ وَمَا عَمَلُكَ
بِهَا فَهَلِ انْتَهَيْتَ عَنِ اتِّبَاعِ شَهَوَاتِكَ الْخَبِيثَةِ الْمُؤْذِيَةِ
لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْمُحِلَّةِ لَكَ فِي دَارِ الشَّقَاءِ وَالْمَهَانَةِ
الَّتِي تُحْرِقُكَ نَارُهَا وَتَهْشِمُكَ حَيَّاتُهَا وَتَلْسَعُكَ
وَتَلْسِنُكَ عَقَارِبُهَا وَهُوَامُّهَا وَتَأْكُلُكَ دِيدَانُهَا
وَتَضْرِبُكَ زَبَانِيَتُهَا وَخُزَّانُهَا وَيُجَدِّدُ عَلَيْكَ فِي كُلِّ
يَوْمٍ أَنْوَاعَ عَذَابِهَا وَأَنْتَ فِيهَا مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
وَقَارُونَ وَالشَّيَاطِينِ سَوَاءٌ وَقَالَ فِي الْتَرْغِيبِ وَمَنْ
يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ
لَهُ أَجْرًا وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ
الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ فَقَدْ
رَغَّبَكَ فِيمَا عِنْدَهُ فِي طَلَبِ فَضْلِهِ وَسَعَةِ رَحْمَتِهِ وَ
طِيبِ رِزْقِهِ وَالِاسْتِرَاحَةِ إِلَيْهِ وَالطُّمَأْنِينَةِ لَدَيْهِ
بِسُلُوكِ طَرِيقِ التَّقْوَى وَمُلَازَمَتِهِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَيْهِ فَبَيَّنَ
لَكَ بِذٰلِكَ الطَّرِيقَ وَأَوْضَحَ لَكَ الْحُجَّةَ وَضَمِنَ لَكَ
بَعْدَ ذٰلِكَ غُفْرَانَ الذُّنُوبِ تَكْفِيرَ السَّيِّئَاتِ وَعَظِيمَ
الْأَجْرِ وَالْجَزَاءِ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ
عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ثُمَّ نَبَّهَكَ عَنْ عَثْرَتِكَ بِهِ
وَرَقَّدَتِكَ عَنْهُ وَتَعَامِيكَ عَنْ طَرِيقِهِ وَتَصَامِمَكَ عَنْ
سَمَاعِ آيَاتِهِ وَعَنْ مَوَاعِظِهِ وَزَوَاجِرِهِ فَقَالَ تَعَالَى
مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ
فَوَصَفَكَ نَفْسَهُ بِالْكَرِيمِ لِئَلَّا تَرْهَدَ فِي مُعَامَلَتِهِ وَ

جو ایندھن اسکا آدمی اور پتھر اور فرمایا خدا تعالیٰ نے کیا گمان کیا تمنے یہ کہ ہمنے
تمکو پیدا کیا بیفائدہ اور یہ کہ تم طرف ہماری نہیں لوٹائے جاؤگے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے
کیا گمان کرتا ہے آدمی یہ کہ چھوڑا جاویگا مہمل اور فرمایا خدا تعالیٰ نے کیا بیڈر رہے ہوئے
ہیں بستیوں والے اس سے کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا رات کیوقت اور وہ سوتے ہوں
کیا بیڈر ہوئے ہیں بستیوں والے اس سے کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا چاشت کیوقت اور
اور وہ کھیلتے ہوں پس کیا ہے جواب تیرا اے مسکین ان آیتوں سے اور کیا ہے عمل تیرا
ساتھ انکے پس کیا باز رہا ہے تو اپنی خواہشوں کی پیروی سے جو پلید ہیں ہلاک کرنیوالی
تجھکو دنیا اور آخرت میں اوتارنیوالی تجھکو بدبختی اور خواری کے گھر میں وہ جو جلا دیگی
تجھکو آگ اسکی اور کاٹینگی تجھکو سانپ اوسکے اور کاٹینگے تجھکو اوسکے بچھو اور کاٹنے والے
اور کھاوینگے تجھکو اوسکے کیڑے اور مارینگے تجھکو اوسکے فرشتے اور نگہبان اور نئے کیے جاوینگے
تجھپر ہر دن میں اوسکے عذاب کے قسم اور تو ہوگا اسمیں ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون
اور شیطانوں کے برابر اور فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے رغبت دلانیمیں اور جو شخص کہ ڈرتا
ہے خدا سے کرتا ہے واسطے اوسکے جگہ نکلنے کی اور رزق دیگا اوسکو اوسجگہ سے
جو نہیں گمان کرتا اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور جو شخص ڈرے خدا سے دور کرتا ہے خدا اوسے
اوسکی برائیاں اور بہت دیتا ہے اوسکو ثواب اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اے آدمی کس چیز
نے دھوکا دیا تجھکو ساتھ پروردگار تیرے بزرگ کے جسنے پیدا کیا تجھکو پس برابر اور درست
کیا تجھکو اور فرمایا خدا تعالیٰ نے کیا نہیں وقت پہونچا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں
یہ کہ ڈریں انکے دل واسطے خدا کی یاد کے پس تحقیق رغبت دلائی تجھکو خدا نے
اسچیز میں جو اوسکے پاس ہے بیچ طلب کرنے اوسکے فضل کے اور اسکی فراخی رحمت
اور اسکی اچھی روزی اور آرام پکڑنے میں طرف اوسکی اور تسلی پکڑنے میں پاس اوسکے ساتھ
چلنے رستہ تقویٰ کے اور اسکو لازم پکڑنے اور اوسپر ہمیشگی کرنے کے پس بیان کیا اوسنے
واسطے تیرے ساتھ اسکے رستہ اور واضح کیا واسطے تیرے دلیل کو اور ضامن
ہوا واسطے تیرے پیچھے اسکے گناہوں کے بخشنے اور برائیوں کو دور کرنیکا اور بہت
کیا اجر اور ثواب کو ساتھ قول اپنے کے اور جو شخص کہ ڈرے خدا سے دور کریگا خدا اوسسے
اوسکی برائیاں اور بہت کریگا واسطے اوسکے ثواب پھر خبردار کیا تجھکو تیری غفلت سے ساتھ
اوسکے اور تیرے سونے سے اسسے اور تیرے اندھا ہونیسے اوسکے رستہ سے اور تیرے بہرا
ہونے سے اوسکی آیتوں کے سننے سے اور اسکی نصیحتوں اور سرزنشوں سے پھر
فرمایا خدا تعالیٰ نے کس چیز نے دھوکا دیا تجھکو ساتھ پروردگار تیرے بزرگ
کے جسنے پیدا کیا تجھکو پھر برابر کیا اور درست کیا تجھکو پس خدا نے صفت کی اپنی ساتھ کریم کے تاکہ
نہ بے رغبت ہووے تو اوسکے معاملہ میں

قال الله تعالى ان الله لا

تَنْفِرَ عَنْ مُقَارَبَتِهٖ وَيَشْتَغِلَ عَنْهُ بِخَلِيْقَتِهٖ ثُمَّ ذَكِّرْكَ
بِاَنَّهٗ خَلَقَكَ وَاَوْجَدَكَ مِنْ عَدَمِكَ وَاَحْيَاكَ بَعْدَ اَنْ
لَمْ تَكُنْ شَيْئًا وَاَغْنَاكَ بَعْدَ فَقْرِكَ وَقَوَّاكَ بَعْدَ ضَعْفِكَ
وَبَصَّرَكَ فِيْ مَصَالِحِكَ بَعْدَ عَمَاكَ وَعَلَّمَكَ بَعْدَ جَهْلِكَ
وَهَدَاكَ بَعْدَ ضَلَالَتِكَ فَمَا قُعُوْدُكَ يَا غَافِلُ عَنْ طَلَبِ
فَضْلِهِ الْوَاسِعِ وَمَا ثَبَّطَكَ عَنْ مُلَازَمَةِ رَبِّهٖ طَاعَتَهُ الَّتِيْ
تُشَرِّفُكَ فِي الدُّنْيَا وَتُسْعِدُكَ فِي الْعُقْبٰى وَتَرْفَعُكَ
فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى اَرْضِيْتَ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاسْتَبْدَلْتَ
الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَاٰثَرْتَ الدُّنْيَا وَ
بَهَآءَهَا وَمَا ظَهَرَ لَكَ مِنْ زِيْنَةِ الَّتِيْ لَا بَقَآءَ لَهَا عَلَى
الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى وَالْمُرَافَقَةِ مَعَ الْاَنْبِيَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ مَا سَمِعْتَ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ
اِلَّا قَلِيْلٌ وَقَوْلَهٗ تَعَالٰى بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى قَوْلَهٗ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى فَصْلٌ وَاعْلَمْ اَنَّ
دُخُوْلَ النَّارِ بِالْكُفْرِ وَتَضَاعُفَ الْعَذَابِ وَقِسْمَةَ الدَّرَكَاتِ
بِالْاَعْمَالِ السَّيِّئَةِ وَالْاَخْلَاقِ السَّيِّئَةِ وَدُخُوْلَ الْجَنَّةِ
بِالْاِيْمَانِ وَتَضَاعُفَ النَّعِيْمِ وَقِسْمَةَ الدَّرَجَاتِ بِالْاَعْمَالِ
الصَّالِحَةِ وَالْاَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ
الْجَنَّةَ فَحَشَاهَا بِالنَّعِيْمِ ثَوَابًا لِاَهْلِهَا وَخَلَقَ النَّارَ
فَحَشَاهَا بِالْعَذَابِ عِقَابًا لِاَهْلِهَا وَخَلَقَ الدُّنْيَا فَحَشَاهَا
بِالْاٰفَاتِ وَالنَّعِيْمِ مِحْنَةً وَّابْتِلَآءً ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَ
الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فِيْ غَيْبٍ مِّنْهُمْ لَمْ يُعَايِنُوْهُمَا فَالنَّعِيْمُ وَ
الْاٰفَاتُ الَّتِيْ فِي الدُّنْيَا هِيَ نُمُوْذَجُ الْاٰخِرَةِ وَمَذَاقَةٌ
مِّنْهَا وَخَلَقَ فِي الْاَرْضِ مِنْ عَبِيْدِهٖ مُلُوْكًا اَعْطَاهُمْ
سُلْطَانًا اَرْعَبَ بِهِ الْقُلُوْبَ وَمَلَّكَ بِهِ النُّفُوْسَ فَهُوَ
نُمُوْذَجٌ وَمِثَالٌ لِّتَدْبِيْرِهٖ وَمُلْكِهٖ وَنَفَاذِ اَمْرِهٖ وَمُعَامَلَتِهٖ
فَجَعَلَ خَبَرَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ تَنْزِيْلًا وَّوَصَفَ الدَّارَيْنِ وَ

اور نہ نفرت کرے تو اوسکی نزدیکی سے اور نہ منہ پھیرے تو اوسکے ساتھ اوسکی خلقت کی پھر
یاد دلایا اوسنے تجھکو ساتھ اس بات کے کہ تحقیق اوسنے پیدا کیا تجھکو اور وجود میں لایا
تجھکو تیری عدم سے اور زندہ کیا تجھکو پیچھے اسکے جو تو کچھ چیز نہ تھا اور غنی کیا تجھکو
پیچھے بھوکا ہونے تیرے کے اور قوی کیا تجھکو بعد ضعف تیرے کے اور بینا کیا
تجھکو تیری بھلائیوں میں پیچھے اندھا ہونے تیری کے اور سکھلایا تجھکو پیچھے جہالت
تیری کے اور ہدایت کی تجھکو پیچھے گمراہی تیری کے پس کیا ہے بیٹھنا تیرا اوی غفلت والے
اوسکے فضل واسع کے طلب کرنیسے اور کیا ہے سست رہنا تیرا اوسکی طاعت
کے لازم پکڑنے سے جو بزرگی دیتی ہے تجھکو دنیا میں اور نیکبخت کرتی ہے تجھکو آخرت میں
اور اوٹھاتی ہے تجھکو اونچے درجوں میں کیا راضی ہوا تو ساتھ حیاتی دنیا کے اور بدلے
تونے اسچیز کو جو ادنے ہے ساتھ اسچیز کے جو بہتر ہے اور اختیار کیا تو نے دنیا
اور اوسکی بیٹوں کو اور اسچیز کو جو ظاہر ہوئی واسطے تیری دنیا کی زینت سے جو نہیں
بقا واسطے اوسکی فردوس اونچی اور پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کی ہمراہی
پر کیا نہیں سنا تونے قول خدائے غالب اور بزرگ کا کیا راضی ہوئے تم ساتھ حیاتی
دنیا کے آخرت سے پس نہیں ہے نفع حیاتی دنیا کا آخرت کے مقابلہ میں مگر تھوڑا اور قول
خدا تعالی کا بلکہ تم اختیار کرتے ہو حیاتی دنیا کو اور آخرت بہتر ہے اور باقی اور
قول خدا تعالی کا پس لیکن جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا حیاتی دنیا کو پس تحقیق دوزخ ہی
ہے جگہ اوسکے رہنے کی فصل اور جان تو تحقیق داخل ہونا دوزخ میں بسبب کفر کے ہے
اور زیادتی عذاب اور قسمت طبقات کی بسبب بری عملوں اور بری خصلتوں کے اور
داخل ہونا بہشت میں بسبب ایمان کے ہے اور زیادتی نعمتوں کے اور قسمت درجوں
بسبب نیک عملوں کے اور خصلتوں کے اور تحقیق خدا تعالی عزوجل نے پیدا کیا ہے
کو پس بھرا اوسکو ساتھ نعمتوں کے واسطے ثواب دینے اسکے رہنے والوں کے اور پیدا کیا دوزخ
کو پس بھرا اسکو ساتھ عذاب کے واسطے سزا دینے اوسکے رہنے والوں کے اور پیدا کیا
دنیا کو پس بھرا اسکو ساتھ آفتوں اور نعمتوں کے واسطے امتحان اور آزمایش کے پھر پیدا
کیا خلقت کو اور بہشت اور دوزخ اوسنے پوشیدگی میں ہی نہیں دیکھا انہوں نے
انکو پس نعمتیں اور آفتیں دنیا کی یہ نمونہ ہیں آخرت کا اور چکھنا ہے اسچیز کا جو اوسمیں
ہے اور پیدا کیئے زمین میں اپنے بندوں سے بادشاہ دیا اون کو غلبہ ڈرایا ساتھ اوسکے دلوں کو
اور مالک کیا ساتھ اوسکے نفسوں کو پس یہ نمونہ اور مثال ہے واسطے اوسکے
تدبیر اور ملک اور اسکے حکم جاری کرنے اور اسکے معاملہ کے پس کیا
خدا تعالی نے ان سب کی خبر کو قرآن مجید میں اور وصف کی دونوں جہانوں کی

وَصَفَ مُلْكَهُ وَقُدْرَتَهُ وَتَدْبِيرَهُ وَمِنَّتَهُ وَصَنَائِعَهُ وَضَرَبَ
الْأَمْثَالَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعٰلِمُونَ فَالْعٰلِمُ بِاللّٰهِ يَفْهَمُ
عَنِ اللّٰهِ أَمْثَالَهُ لِأَنَّ الْمَثَلَ إِنَّمَا هُوَ صِفَةُ شَيْءٍ قَدْ شَاهَدْتَهُ
يُرِيكَ صِفَةَ مَا غَابَ عَنْكَ وَيُبَصِّرُكَ بِمَا تُبْصِرُهُ
بِعَيْنِكَ لِيَنْفُذَ بَصَرُ قَلْبِكَ إِلَى مَا تُبْصِرُهُ عَيْنُكَ فَيَعْقِلَ
قَلْبُكَ وَمَا خُوطِبَتْ بِهِ مِنْ خَبَرِ الْمَلَكُوتِ وَخَبَرِ الدَّارَيْنِ
وَخَبَرِ مُعَامَلَةِ مَلِكِ الْمُلُوكِ فَلَيْسَ فِي الدُّنْيَا نَعِيمٌ وَلَا
شَهْوَةٌ إِلَّا وَهِيَ أُنْمُوذَجُ الْجَنَّةِ وَذَوْقُهَا ثَمَّ مِنْ وَرَاءِ
ذٰلِكَ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ
عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَلَوْ سُمِّيَ لِلْعِبَادِ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَنْتَفِعُوا
بِتِلْكَ الْأَسْمَاءِ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَعْقِلُوهُ هٰهُنَا وَلَا رَأَوْهُ وَلَيْسَ
لَهَا أُنْمُوذَجٌ فِي الدُّنْيَا وَالْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ وَإِنَّمَا وُصِفَ
مِنْهَا ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالنُّورُ ثُمَّ
مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ غَيْرُ مَعْقُولٍ وَلَا تَحْمِلُهُ الْعُقُولُ وَكَذٰلِكَ
مَا فِي الدُّنْيَا مِنَ الشِّدَّةِ وَالْعَذَابِ فَهُوَ أُنْمُوذَجُ دَارِ
الْعِقَابِ ثُمَّ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَا تَحْمِلُهُ الْعُقُولُ مِنْ
أَلْوَانِ الْعَذَابِ كُلُّ ذٰلِكَ يَخْرُجُ لَهُمْ مِنْ غَضَبِهِ وَلِأَهْلِ
الْجَنَّةِ مِنْ رَحْمَتِهِ فَكُلُّ مَنْ تَنَاوَلَ مِنْ عَبِيدِهِ مِنْ دُنْيَاهُ
مَا أُبِيحَ لَهُ وَشَكَرَهُ عَلَيْهَا أُبْدِلَ لَهُ مِنَ الْجَنَّةِ مَا يَدُقُّ وَهٰذَا
فِي جَنْبِهِ وَمَنْ تَنَاوَلَ مَا لَمْ يُبَحْ لَهُ فَقَدْ حَرَمَ نَفْسَهُ
حَظَّهَا مِنَ الدَّرَجَاتِ وَمَنْ كَذَّبَ بِمَا حَرَّمَ الْجَنَّةَ
بِمَا فِيهَا أَجْمَعَ فَلِأَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَائِسُ وَوَلَائِمُ وَضِيَافَاتٌ
فَالْعُرُسُ لِلدَّعْوَةِ وَذٰلِكَ أَنَّ رَبَّ الْعِزَّةِ سُبْحَانَهُ دَعَاهُمْ
إِلَى دَارِ السَّلَامِ لِيُجَدِّدَ لَهُمْ أَبَدًا أَنَاطِيَّةً وَأَعْمَارًا أَبَدِيَّةً
وَالْوَلَائِمُ لِلْأَزْوَاجِ وَالضِّيَافَاتُ لِلزِّيَارَةِ وَلِأَهْلِ
الْجَنَّةِ ثَلَاثٌ فِي وَثَلَاثُ زِيَارَاتٍ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَمُتَحَدَّثٌ فِي مَوْطِنِ
الْأُلْفَةِ وَمُجْتَمَعٌ فِي ظِلِّ طُوبَى يَلْقَوْنَ الرُّسُلَ هُنَالِكَ
وَيَزُورُونَهُمْ وَمَجَالِسُ الْمَلَائِكَةِ فِيمَا بَيْنَهُمْ سَلَامُ اللّٰهِ

اور وصف کی اپنے ملک اور قدرت اور تدبیر اور احسان اور اپنی کاریگریوں کی اور
بیان کیا مثالوں کو اوپر ہر فرمایا خدا تعالیٰ نے اور یہ مثالیں ہم بیان کرتے ہیں واسطے
لوگوں کے اور نہیں سمجھتے انکو مگر دانا پس خدا کو جاننے والے سمجھتے ہیں خدا سے اوسکی
مثالیں اسواسطے کہ تحقیق مثال نہیں ہوتا مگر بیان کرنا اسچیز کا جو تحقیق دیکھا ہو تو نے
اوسکو دکھاتا ہے تجکو صفت اوس چیز کی جو غائب ہو تجھ سے اور دکھاتا ہے تجھکو وہ چیز
جو دیکھا تو نے اسکو ساتھ آنکھ اپنی کے تاکہ جاری ہووے آنکھ دل تیری کی طرف
اوسچیز کے جو نہیں دیکھا اسکو آنکھ تیری تو پس سمجھے دل تیرا اوسچیز کو جو تو خطاب
کیا گیا ہے ساتھ اوسکی خبر ملکوت اور خبر دونو جہان اور خبر بادشاہوں کے معاملہ سے
پس نہیں ہے دنیا میں کوئی نعمت اور نہ لذت مگر وہ بہشت کا نمونہ اور اسکی چاشنی
ہے پھر اوسکے پیچھے سے بہشت میں وہ چیز ہے جو کسی آنکھ نے اسکو نہیں دیکھا
اور نہ کسی کان نے اسکو سنا اور نہ گذرا آدمی کے دل پر اسکا خیال پس اگر نام لیا جاوے
واسطے لوگوں کے ان نعمتوں سے تو نہ نفع پکڑینگے ساتھ ان ناموں کے کیونکہ تحقیق انہوں
نے نہیں سمجھا اسکو یہاں اور نہ دیکھا اسکو اور نہیں واسطے اسکے نمونہ دنیا میں
اور بہشت کے سو درجے ہیں اور سوا اسکے نہیں بیان کئے گئے ہیں ان میں سے تین درجے ایک
سونا دوسرا چاندی تیسرا نور پھر انکے پیچھے سے نہیں دریافت کیا گیا اور نہیں برداشت
کر سکتے اسکی عقلیں اور اسیطرح وہ چیز جو دنیا میں ہے سختی اور عذاب سے پس وہ نمونہ
ہے عذاب کے گھر کا پھر اوسکے پیچھے سے وہ چیز ہے جو نہیں برداشت کر سکتیں اسکی عقلیں
گوناگون عذاب سے یہ سب مذکور نکلتا ہے دوزخیوں کے لیئے اوسکے غضب سے اور واسطے
بہشت والوں کے اسکی رحمت سے پس ہر اس شخص نے جو کھایا اوسکے بندوں سے دنیا سے
اسچیز کو جو اوسکے لیئے مباح کیگئی ہے اور شکر کیا اسکا اسپر بدلا دیا جائیگا اسکو بہشت
سے وہ چیز کہ یہ حقیر ہے اسکے مقابلہ میں اور جسنے کھائی وہ چیز جو نہیں مباح کیگئی اسکے
لیئے پس تحقیق اوسنے روک رکھا نفس سے اسکا نصیبہ درجوں سے اور جسنے جھٹلایا
یا منع کیا اسنے نفس کو بہشت سے ساتھ اوسچیز کے جو اسمیں ہے سب سے اور واسطے
بہشت والوں کے عروسیں ہیں اور ولیمے اور مہمانیاں پس عروسیں واسطے دعوت
خدا کی ہیں اور یہ اسواسطے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے بلایا انکو سلامتی کے گھر میں تاکہ نیا کرے واسطے
انکے جسموں کو تازہ اور عمروں کو ہمیشہ اور ولیمے واسطے بیویوں کے ہیں اور مہمانیاں
واسطے اونکی زیارت کی اور واسطے بہشت والوں کے ملاقات ہوگی اور زیارتیں آپس میں
اور باتیں کرنی آرام کی جگہوں میں اور ہونا انکا درخت طوبیٰ کے سایہ میں پیغمبروں کو
وہاں ملینگے اور اُن کی زیارت کرینگے اور فرشتوں کی مجلسیں آپس میں خدا کا سلام

عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاَسْوَاقٌ يَاْتُوْنَهَا يَتَخَيَّرُوْنَ فِيْهَا الصُّوَرَ وَهَدَايَا مِنَ الرَّحْمٰنِ فِيْ اَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ يَغْدُوْ وَيُرَاحُ عَلَيْهِمْ مِنْ اَلْوَانِ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْرِبَةِ وَالْفَوَاكِهِ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا اَزْمَانُهَا دَائِمٌ لَا مَقْطُوْعَةٌ وَّلَا مَمْنُوْعَةٌ وَمَزِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ يَوْمًا بِيَوْمٍ فَاِذَا اَتَاهُمُ الْمَزِيْدُ نَسُوْا مَا قَبْلَهٗ ثُمَّ لَهُمْ مُتَنَزَّهٌ يَخْرُجُوْنَ اِلَيْهِ فِيْ رِيَاضٍ عَلٰى شَاطِئِ نَهْرِ الْكَوْثَرِ عَلَيْهِ خِيَامُ الدُّرِّ مُضَرَّبَةٌ وَكُلُّ خَيْمَةٍ سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ عَرْضِ مِثْلِهٖ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ لَيْسَ لَهَا بَابٌ فِيْهَا جَوَارٍ عَبْقَاتٌ لَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهِنَّ مَلَكٌ وَّلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخُدَّامِ وَالْحُوْرِ وَهُوَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ وَاِذَا قَالَ اللّٰهُ لَهُنَّ حِسَانٌ فَمَنْ يَّقْدِرُ اَنْ يَّصِفَ حُسْنَهُنَّ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ فَتِلْكَ خِيَرَةُ الرَّحْمٰنِ اخْتَارَ صُوَرَهُنَّ الْحِسَانَ بَيْنَ الصُّوَرِ الْبَدِيْعَةِ مِنْ سَحَائِبِ الرَّحْمَةِ فَاِذَا مُطِرَتْ مُطِرَتْ جَوَارِيَ حِسَانًا عَلٰى مَشِيَّةِ الْكَرِيْمِ نُوْرٌ وُجُوْهِهِنَّ مِنْ نُوْرِ الْعَرْشِ فَضُرِبَتْ عَلَيْهِنَّ خِيَامُ الدُّرِّ فَلَمْ يَرَهُنَّ اَحَدٌ مُنْذُ خَلَقَهُنَّ فَهُنَّ مَقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ قَدْ قَصَرْنَ اَيْ حُبِسْنَ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ مِنْ جَمِيْعِ الْخَلْقِ فَاَهْلُ الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمُوْنَ فِي الْقُصُوْرِ مَعَ الْاَزْوَاجِ وَيَلْبَثُوْنَ فِي النِّعْمَةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّجَدِّدَ لَهُمْ نِعْمَةً وَّنُزْهَةً نُوْدُوْا فِيْ دَرَجَاتِ الْجِنَانِ يَا اَهْلَ الْجِنَانِ هٰذَا يَوْمُ نُزْهَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَّتَفَسُّحٍ وَّحُبُوْرٍ فَاخْرُجُوْا اِلٰى مُتَنَزَّهِكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خُيُوْلٍ لِّلدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ مِنْ اَبْوَابِ مَدَائِنِهِمْ اِلٰى تِلْكَ الْمَيَادِيْنِ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْمَيَادِيْنِ اِلٰى تِلْكَ الرِّيَاضِ عَلٰى شَاطِئِ نَهْرِ الْكَوْثَرِ فَيُهَدِّيْهِمُ اللّٰهُ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ عِنْدَ خَيْمَتِهٖ وَلَا بَابَ لَهَا فَتَصُدُّهُ الْخَيْمَةُ عَنْ بَابٍ وَّذٰلِكَ بِعَيْنِ وَلِيِّ اللّٰهِ تَعَالٰى لِيَعْلَمَ اَنَّ الَّتِيْ فِيْهَا لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهَا اَحَدٌ وَّفَاءً لِّمَا قَدَّمَ اللّٰهُ مِنَ الْوَعْدِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا حَيْثُ قَالَ فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ

سب پر اور بازار میں آوینگے انکو اور پسند کرینگے انمیں صورتیں اور تحفے خدا تعالیٰ
سے نمازوں کے وقتوں میں صبح اور شام دئے جائینگے انکو رنگا رنگ کھانے اور پینے
اور میوے صبح اور شام روز میں انکی بہت ہیں نہ کاٹی گئی اور نہ روکی گئی اللہ
کیطرف سے دن بدن میں جب آوینگی انکے پاس زیادتی بھول جائینگے اسکو جو
پہلے اسکے تھا پھر واسطے اونکی تماشا گاہ ہوگی نکلینگے طرف اوسکی باغوں میں نہر
کوثر کے کنارہ پر اسپر خیمے موتیوں کے لگائے گئے اور ہر خیمہ ساٹھ میل
چوڑائی میں اوسکی مانند ایک موتی سے نہیں ہوگا واسطے اوسکے دروازہ
نہیں اوسکی لونڈیاں ہونگی خوشبو والیاں نہیں دیکھا طرف انکی کسی فرشتہ نے
اور نہ کسی بہشت والوں سے خادموں اور حوروں سے اور یہ ہے قول خدا تعالیٰ کا
ان میں بیویاں ہیں خوب رو خوب صورت اور جب کہا انکو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت
تو کون قدرت رکھتا ہے انکی خوبصورتی کو بیان کی پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے حوریں
بیٹھی نگاہ رکھی ہوئیں خیموں میں پس یہ ہے خدا کی برگزیدہ رحمان نے پسند کیں اونکی
صورتیں اچھی درمیان صورتوں کے پیدا کی گئیں رحمت کی بادلوں سے پس جب
برسیگا تو برسائیگا لونڈیاں خوب صورت خدا تعالیٰ کی مشیت کے موافق انکی موہوں
کے نور عرش کے نور سے پس لگائی جاوینگی اوپر موتیوں کی خیمے پس نہیں دیکھا
انکو کسی نے جب سے خدا نے انکو پیدا کیا پس وہ نگاہ رکھی گئی ہیں خیموں میں تحقیق بند
کی گئی ہیں اپنے خاوندوں پر تمام خلقت سے پس بہشت والے خوشی کرینگے محلوں
میں ساتھ بی بیوں کے ٹھیرینگے نعمت میں جسقدر چاہا خدا تعالیٰ نے یہانتک کہ
جب ہوگا وہ دن کہ چاہیگا خدائے عزوجل یہ کہ بیان کرے واسطے اونکے نعمت اور تماشے کو
تو پکاری جاوینگے بہشت کے درجوں میں اے بہشت والو یہ دن ہے تماشے اور خوشی اور
فراخی اور آرایش کا پس نکلو اپنے تماشے کیطرف پس نکلینگے مرد اور یاقوت کے گھوڑوں
پر اپنے شہروں کے دروازوں سے اون میدانوں کیطرف پھر سیر کرینگے اون میدانوں
پر اون باغوں کیطرف نہر کوثر کے کنارے پر پس راہ دکھلائیگا انکو خدا تعالیٰ اونکے
گھروں کیطرف پس اوتریگا ہر شخص اُنسے اپنے خیمہ کے پاس اور نہیں دروازے
واسطے اوسکے پس پہاڑا جائیگا خیمہ دروازہ سے اور یہ پہلا روبرو مومن خدا تعالیٰ
دوست کے ہوگا تاکہ جان لے یہ کہ جو بی بی اسمیں ہے کسی نے اوسپر
جھانکا نہیں واسطے پورا کرنے اسچیز کے جو پہلے بھیجی تھی خدا تعالیٰ
نے وعدہ سے دنیا کے گھر میں اسجگہ جو فرمایا خدا تعالیٰ نے ان خیموں میں
بی بیاں ہیں برگزیدہ خوبصورت پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے حوریں ہیں گاہ رکھی ہوئی

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ فَيَسْتَوِيَانِ
مَعَهُمَا عَلَى سَرِيرِ النُّزْهَةِ فِي تِلْكَ الْحِجَالِ فَيُمَالُ عَلَيْهِمْ مِنْ
وَلِيمَتِهَا فَاِذَا طَعِمُوا الْوَلَائِمَ سَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَابًا طَهُورًا
وَتَفَكَّهُوا بِطُرَفِ الْفَوَاكِهِ الَّتِي حَبَّذَا اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ تِلْكَ
الْهَدَايَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَالْحِلَلِ فَخَلَعَ عَلَيْهِمْ
كِسْوَةَ الرَّحْمٰنِ وَاشْتَغَلُوا بِالْخَيْرَاتِ الْحِسَانِ يَقْضُونَ
مِنْهُنَّ الْاَوْطَارَ وَالنَّهَمَاتِ ثُمَّ يَحُولُونَ اِلٰى مَجَالِسِ الْعُكُوفِ
الْمُوَشَّاتِ بِاَلْوَانِ النُّقُوشِ عَلٰى شَوَاطِئِ الْاَنْهَارِ فِي تِلْكَ
الرِّيَاضِ يَرْكَبُونَ الرَّفَارِفَ الْخُضْرَ وَيَتَّكِئُونَ عَلَيْهَا وَهُوَ
قَوْلُهُ تَعَالٰى مُتَّكِئِينَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ
فَاِذَا قَالَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ حِسَانًا فَمَاذَا بَقِيَ فَالرَّفْرَفُ هُوَ
شَيْءٌ اِذَا اسْتَوٰى عَلَيْهِ رَفْرَفَ بِهِ وَهُوَ هَوًى كَالْاَرْجُوحَةِ
يَمِينًا وَشِمَالًا وَرَفْعًا وَحَفْظًا يَتَلَذَّذُ مَعَ اَنِيسِهِ فَاِذَا
رَكِبُوا الرَّفَارِفَ اَخَذَ اِسْرَافِيلُ فِي السَّمَاعِ وَرُوِيَ فِي الْخَبَرِ
اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْ اِسْرَافِيلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَخَذَ فِي سَمَاعٍ قَطَعَ عَلٰى اَهْلِ سَبْعِ
سَمٰوٰتٍ صَلَاتَهُمْ وَتَسْبِيحَهُمْ فَاِذَا رَكِبُوا الزَّفَارَ وَاَخَذَ
اِسْرَافِيلُ فِي السَّمَاعِ بِاَلْوَانِ الْاَغَانِي تَسْبِيحًا وَتَقْدِيسًا
لِلْمَلِكِ الْقُدُّوسِ لَمْ يَبْقَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَرَدَتْ وَلَمْ
سِدْرَةٌ وَلَا بَابٌ اِلَّا اَرْجَحَ وَانْفَتَحَ وَلَمْ يَبْقَ حَلْقَةُ بَابٍ اِلَّا طَنَّتْ
بِاَلْوَانِ طَنِينِهَا وَلَمْ يَبْقَ اَجَمَةٌ مِنْ اَجَامِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
اِلَّا وَقَعَ هُبُوبُ الصَّوْتِ فِي مَقَاصِبِهَا فَرَمَزَتْ تِلْكَ الْقَصَبُ
يَفُوقُ الزَّمْرَ فَلَمْ يَبْقَ جَارِيَةٌ مِنْ جَوَارِي الْحُورِ الْعِينِ اِلَّا
غَنَّتْ بِاَغَانِيهَا وَالطَّيْرُ بِاَلْحَانِهَا فَيُوحِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى
الْمَلٰئِكَةِ اَنْ جَاوِبُوهُمْ وَاسْمَعُوا عِبَادِيَ الَّذِينَ نَزَّهُوا
سَمَاعَهُمْ عَنْ مَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ فَيُجَاوِبُونَ بِاَلْحَانٍ
وَاَصْوَاتٍ رُوحَانِيَّةٍ فَتَخْتَلِطُ هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ فَتَصِيرُ
رَجَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى قُمْ يَا دَاوٗدُ وَدْعِنْدَ
سَاقِ عَرْشِي فَتَجِدُنِي فَيَنْدَفِعُ دَاوٗدُ فِي تَمْجِيدٍ بِصَوْتٍ

پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے نہیں چھوا انکو کسی آدمی نے پہلے اون سے اور نہ جن نے
پس برابر بیٹھیگا ساتھ انکے پاکیزگی کے تخت پر اون آستہ گھروں میں پس
لایا جاویگا انپر اس بی بی کو لیمہ سے پس جب کہا نیگے لیمے کے طعاموں کو پلائیگا
ان کو خدا تعالیٰ شراب پاک اور نفع پکڑینگے ساتھ ان تازہ میووں کے جو خدا تعالیٰ
نے دیگا ان کو ہدیوں سے اُسدن میں جوڑیوں اور جوڑے پس پہنائیگا اسکو خدا
پوشاک رحمان کی اور مشغول ہونگے ساتھ بی بیوں برگزیدہ خوبصورتوں کی پوری
کرینگے اون سے حاجتیں اور خواہشیں پھر لوٹینگے طرف مجلسوں نفیسہ کی جو آراستہ
کی گئی ہیں ساتھ رنگارنگ نقشوں کی نہروں کی کناروں پر اون باغوں میں سو آ
ہونگے سبز رفرفوں پر اور انپر تکیہ لگائینگے اور وہ قول خدا تعالیٰ کا تکیہ لگائے ہوئے
سبز رفرف اور بستر نفیس اور خوبصورت پر پس جب فرمایا خدا تعالیٰ نے کسی چیز
کو اچھا پس کیا باقی رہا پس رفرف وہ چیز ہے کہ جب بیٹھے اوسپر تو اڑے ساتھ
اوسکے اور جھکے مانند جھکی ہوئی چیز کے دائیں اور بائیں اور اونچا اور نیچا لذت
پکڑیگا ساتھ یار اپنے کے پس جب سوار ہونگے رفرفوں پر تو شروع ہوگا اسرافیل سرود کرنے
اور حدیث میں آیا ہے یہ کہ تحقیق نہیں کوئی خدا تعالیٰ کی خلقت سے میٹھا اچھا
آواز میں اسرافیل علیہ السلام سے پس جب شروع ہوتا ہے سرود کہنے میں تو بند کیجاتی
ہے سات آسمانوں کے رہنے والوں پر انکی نماز اور تسبیح پس جب سوار ہونگے رفرفوں پر اور
شروع ہوگا اسرافیل سرود کرنیمیں ساتھ رنگارنگ آوازوں کے از روئے تسبیح اور تقدیس
کے واسطے بادشاہ پاک کے نہیں باقی رہیگا بہشت میں کوئی درخت مگر ہولدار ہوجائیگا
اور نہیں باقی رہیگا کوئی پردہ اور نہ کوئی دروازہ مگر کہل جائیگا اور نہیں باقی
رہیگا کوئی حلقہ دروازے کا مگر آواز کریگا ساتھ رنگارنگ آوازوں کے اور نہیں باقی
رہیگا کوئی جنگل سونے اور چاندی کے جنگلوں سے مگر واقع ہوگی آواز چلنے کی اوسکے
نیستانوں میں پس آواز کرینگے وہ نیستان ساتھ رنگارنگ آوازوں کے پس نہ باقی رہیگی
کوئی لونڈی حورعین کی لونڈیوں سے مگر سرود کریگی ساتھ سرودوں اونچی کے اور پست
ساتھ آوازوں اونچی کے پس وحی کریگا خدا عزوجل طرف فرشتوں کی یہ کہ جواب دو تم
انکو اور سناؤ تم میری بندوں کو جنہوں نے نگاہ رکھی تھی کان اپنے شیطان کے مزماروں سے
پس فرشتے جواب دینگے ساتھ الحان اور آوازوں روحانی کے پس ملینگی آپس میں
آوازیں پس ہوجائیگی ایک آواز پھر فرمائیگا خدا تعالیٰ کھڑا ہوجا اے
داؤد پاس پاوے عرش میرے کے پس بزرگی بیان کر میری
پس آگے ہوگا داؤد خدا تعالیٰ کی بزرگی بیان کرنیمیں

يُغَيِّرُ الْأَصْوَاتَ وَيُجَلِّيهَا وَتُضَاعِفُ اللَّذَّةَ وَأَهْلُ الْخِيَامِ
عَلَى تِلْكَ الرَّفَارِفِ تَهْوِي بِهِمْ وَقَدْ حَفَّتْ بِهِمْ أَفَانِينُ
اللَّذَّاتِ وَالْأَعَانِي فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ
يُحْبَرُونَ قَالَ يَحْيَى ابْنُ كَثِيرٍ الرَّوْضَةُ اللَّذَّةُ وَالسَّمَاعُ
فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى لَذَّاتِهِمْ وَسُرُورِهِمْ إِذَا انْفَتَحَ لَهُمْ بَابُ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ فَارْتَجَّتْ أَصْوَاتُ صُفُوفِ
الرُّوحَانِيِّينَ مِنْ بَابِ جَنَّةِ عَدْنٍ تِمَاجِيدِ الْمَاجِدِ الْكَرِيمِ
يَسْرِي الْكَرِيمُ إِلَى دَرَجَاتِ الْجِنَانِ وَثَارَتْ رِيحُ عَدْنِيَّةٍ
بِأَلْوَانِ الطِّيبِ وَالرَّوْحِ وَالنَّسِيمِ وَهُوَ نَسِيمُ الْقُرْبَةِ وَ
سَطَعَ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ نُورٌ فَاسْتَرَقَّتْ مِنْهُ رِيَاضُهُمْ
وَخِيَامُهُمْ وَسَوَاحِي أَنْهَارِهِمْ وَامْتَلَأَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُمْ
نُورًا ثُمَّ نَادَاهُمُ الْجَلِيلُ جَلَّ جَلَالُهُ مِنْ فَوْقِ رُؤُسِهِمْ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي وَأَصْفِيَائِي يَا أَهْلَ
الْجَنَّةِ كَيْفَ وَجَدْتُمْ مُتَنَزَّهَكُمْ هَذَا يَوْمُكُمْ بَدَلَ
يَوْمِ وِزْرِ أَعْدَائِي طَلَبُوا يَوْمًا مِنَ الدُّنْيَا لِيَجِدُّوا عَلَى
أَنْفُسِهِمُ النِّعْمَةَ الَّتِي قَدَرُوهَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لِحُبِّهِمْ وَ
شَقَائِهِمْ فَلَمْ يَنَالُوا مَا طَلَبُوا مِنَ اللَّذَّةِ وَخَسِرُوا فِي جَنْبِ
مَا طَلَبُوا فِي الْعَاجِلِ وَلَمْ يَتَصَبَّرُوا حَتَّى يَنَالُوا هَذَا الَّذِي
أُعِدَّتْ فِي الْآجِلِ لِأَهْلِ طَاعَتِي فَأَعْرَضْتُمْ عَمَّا إِلَيْهِ
أَقْبَلُوا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِمَا فِيهِ تَنَافَسُ أَهْلُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ
يَذُوقُونَ وَبَالَ مَا تَنَافَسُوا فِيهِ وَشِيكًا مَا انْقَطَعَ
بِهِ مَا طَلَبُوا مِنَ اللَّذَّةِ وَالتُّخْمَةِ فِي دَارِ فَنَاءٍ وَصَارُوا
إِلَى الذُّلِّ وَالْهَوَانِ وَجُزِيتُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ جَنَّةً وَحَرِيرًا وَ
مُتَّكَئَاهَا وَسَلَامًا وَهَذَا يَوْمُ مَزِيدِكُمْ وَهَذَا يَوْمُ
زِيَارَتِكُمْ فِي دَارِي فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَطَالَمَا رَأَيْتُكُمْ
فِي أَيَّامِ الدُّنْيَا فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُشْتَغِلِينَ بِعِبَادَتِي
وَطَاعَتِي وَالْمُتَرَفُونَ فِي لَهْوِهِمْ وَلَعِبِهِمْ سُكَارَى
حَيَارَى عُصَاةً مُتَمَرِّدِينَ يَتَنَعَّمُونَ بِحُطَامِ الدُّنْيَا وَ
يَفْرَحُونَ بِهَا بَيْنَهُمْ وَأَنْتُمْ تُرَاقِبُونَ حَلَالِي وَ

قال رضي الله عنه وارضاه اخذ في فصل الله عز وجل وصدق الزم بابه فخاف ابتدا طوفا دخل طاعته متضرعا متضرعا خاضعا متخشعا وتظر فاخبر الخليقة ولا قايم على ولا طالب

ساتھہ ایسی آواز کی جو ڈھانپ لیگی آوازوں کو اور آراستہ کریگی اونکو اور دگنی ہوگی
لذت اور خیمہ والی ان رفرفوں پر چہکینگے ساتھ ان کے اور تحقیق گھیر لینگی انکو رنگارنگ
لذتیں اور سرور دیسی ہی قول خدائے عزوجل کا پس وہ باغ ہیں بنا کیے جاینگے
انمیں کہ یحیے بن کثیر نے روضہ لذت ہو اور سرور پس ایسا التیمیں وہ اپنی لذتوں
اور خوشبوؤں پر ہونگے کہ ناگاہ کھل جائیگا واسطے ان کے دروازہ بادشاہ پاک کا
بہشت عدن سے پس بلند ہونگی آوازیں روحانیوں کی جنت عدن کے دروازہ ساتھ
بزرگیوں خدائے کریم کی بہشتوں کے درجوں تک اور اوڑیگی بو بہشت عدن والی کی
ساتھہ رنگارنگ خوشبوئی اور خوشی اور ہوائے خوش کی اور وہ ہوا ہے خدا تعالی
کی نزدیکی کی اور چڑہیگا اسکے پیچھے پر نور پس روشن ہو جائینگے اسے انکے باغ
اور انکے خیمے اور انکی نہروں کے کنارے اور بھر جائے گی ہر چیز ان سے نور سے
پھر ندا کریگا انکو خدا تعالی بزرگ ان کے سروں کے اوپر سے سلام ہو تم پر اے دوستو
اور میرے ولیو اور میرے برگزیدو اے بہشت والو کسطرح پایا تمنے اپنی تماشا
گاہ کو یہ دن تمہارا ہے بدلے میرے دشمنوں کے نیروز طلب کیا اونہوں
نے ایک دن دنیا سے تاکہ نئے کریں اپنی نفسوں پر وہ نعمت جو مقدر کیا تہا
اونہوں نے اس نعمت کو اپنی جانوں پر واسطے اپنی پلیدی اور بدبختی کے پس
پہنچی اسکو جو طلب کیا تہا لذت سے اور ٹوٹا پایا اونہوں نے اسکے مقابل میں جو طلب کیا
اونہوں نے نہ صبر کیا اونہوں نے یہانتک کہ پہنچے اسچیز کو جو تیار کی ہے آخرت میں
واسطے اپنے فرمانبرداروں کے پس منہ پھیرا تمنے اسے جو طرف اسکے متوجہ ہوئی یہ
اور باز رہے تم اسچیز سے جو بیچ اسکے رغبت کی دنیا والوں نے پس آج کے دن چکھینگے عذاب
اس چیز کا جو رغبت کی تہی اونہوں نے اسمیں اور قریب ہے وہ چیز کہ منقطع ہوگی ساتھ
اسکے وہ چیز جو طلب کی تہی انہوں نے لذت اور شہوت سے فنا کے گھر میں اور ہوگئی
طرف خواری اور رسوائی کی اور جزا دی گئے تم بدلے اسچیز کے کہ صبر کیا تہا تم نے
بہشت اور ریشم اور تماشا گاہ اور سلام اور یہ دن تمہارا نیروز ہے اور تمہارا تماشا
گاہ اور یہ دن ہے تمہاری زیارت کا میرے گھر میں بہشت عدن میں اور البتہ بہت
مدت کہ میں نے دیکہا تمکو دنیا کے دنوں میں اس دن کی مانند میں مشغول ہونے میں ساتھ
میری عبادت کے اور فرمانبرداری کے اور گردن کش لوگ اپنی کہیل اور بازی میں
تہے مست حیران گنہگار سرکش خوشی کرتے تہے ساتھ اسباب دنیا کے اور خوشحال

ہوتے ہیں ان کو ناتہہ میں کرکے آپسمیں اور تم حفاظت کرتے ہو
میری بزرگی کی

وَتَحْفَظُوْنَ حُدُوْدِیْ وَتَرْعَوْنَ عَهْدِیْ وَتَشْفِقُوْنَ
عَلٰی حُقُوْقِیْ وَیُفْتَحُ لَهُمْ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ النَّیْرَانِ فَیَقُوْرُ
لَهَبُهَا وَدُخَانُهَا وَصَرَاخُ اَهْلِهَا وَعَوِیْلُهُمْ لِیَنْظُرَ اَهْلُ
الْجِنَانِ مِنْ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ اِلٰی مَا مَنَّ اللّٰهُ بِهٖ عَلَیْهِمْ فَیَزْدَادُوْا
غِبْطَةً وَّسُرُوْرًا وَیَنْظُرُ اَهْلُ النَّارِ مِنْ تِلْكَ السُّجُوْنِ وَ
الْمَحَابِسِ فِیْ تِلْكَ الْاَغْلَالِ وَالْقُیُوْدِ فَیَحْسَرُوْنَ عَلٰی مَا
فَاتَهُمْ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِوُجُوْهِ اَهْلِ الْجِنَانِ اِلَی اللّٰهِ وَیُنَادُوْنَهُمْ
بِاَسْمَائِهِمْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فَاكِهُوْنَ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٍّ عَلَی الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِئُوْنَ لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ سَلٰمٌ قَوْلًا
مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اَلَمْ
اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ
فَتَجِیْشُ لَهُمُ النَّارُ فَتُفَرِّقُ جَمْعَهُمْ وَیَنْقَطِعُ نِدَآؤُهُمْ
فَتُرْمِیْ بِهِمُ الْجَزَآئِرَ فِی النَّارِ فَاِذَا اُحْرِجُوْا اِلَیْهَا دَبَّتْ
اِلَیْهِمْ عَقَارِبُ لَهَا اَنْیَابٌ كَاَمْثَالِ النَّخْلِ ثُمَّ یُقْبِلُ عَلَیْهِمْ
سَیْلٌ مِّنْ نَّارٍ حَشَتْهُ غَضَبُ الْجَبَّارِ فَیَحْمِلُهُمْ فَیُغْرِقُهُمْ
فِیْ بِحَارِ النِّیْرَانِ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالٰی هٰذَا
یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُبَارِزُوْنَنِیْ بِالْعَظَآئِمِ وَتَمُرُّدُوْنَ
عَلَیَّ بِنِعَمِیْ وَتَفْرَحُوْنَ فِیْ دَارِ الْاَحْزَانِ وَالْغُبُوْرِ بِمَا
تُضَاهُوْنَ مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِ طَاعَتِیْ فَقَدْ لَقَطَعْتُ
عَنْكُمْ تِلْكَ اللَّذَّاتِ فَذُوْقُوْا وَبَالَ مَا اَثَرْتُمُوْهُ فَاِنَّ
اَهْلَ الْجَنَّةِ قَدْ شَغَلُوْا بِالنَّعْمِ بِالْوَلَآئِمِ وَالْوَانِ الْفَوَاكِهِ
وَطُرَفِ الْهَدَایَا وَاقْتِضَاضِ الْعَذَارٰی وَرُكُوْبِ الْمَفَارِهِ
وَالتَّلَذُّذِ بِالْاَغَانِیْ وَالْوَانِ السَّمَاعِ وَسَلَامِیْ عَلَیْهِمْ
وَاِفْیَآئِیْ بِالْبِرِّ وَاللُّطْفِ اِلَیْهِمْ وَالْمَزِیْدِ مَا یَسْتَفْرِغُ
نِعَمَهُمْ لَیْتَهُمْ تَنَوَّمُوْا بِنَعِیْمِهِمْ وَیَزْدَادُوْا لَذَّةً عَلٰی لَذَّتِهِمْ
فَیَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هٰذَا لَكُمْ بَدَلَ یَوْمِ اَعْدَآئِیَ الَّذِیْنَ
تُبَاشِرُوْا وَاهْدُوْا اِلٰی مُلُوْكِهِمْ وَقُبِّلُوْا هَدَایَاهُمْ

اور نگاہ رکھتے ہو میری حدوں کو اور رعایت کرتے ہو میرے عہد کی اور ڈرتے ہو
میرے حقوق سے اور کھولا جاویگا ان کے لیئے ایک دروازہ دوزخ کے دروازوں
سے پس سخت ہوگی اسکی تپک اور اسکا دھواں اور اسکے رہنے والوں کی فریاد اور
آہ و زاری تاکہ دیکھیں بہشت والے ان مجلسوں سے طرف اسچیز کے جو احسان کیا ہے
خدا نے ساتھ انکے اُن پر پس زیادہ ہونگی بہشت والے رشک اور خوشی میں اور دیکھیں گے
دوزخ والے ان قید خانوں اور بند خانوں سے ان طوقوں سے اور بیڑیوں میں پس
حسرت کرینگے اُسپر جو اُن سے فوت ہوگئی پس فریاد چاہینگے ساتھ منہ بہشت والوں کے
طرف خدا کے اور پکارینگے ان کو ان کے نام لیکر پس فرمائیگا خدا تعالی جو بہت برکت والا
ہے نام اسکا تحقیق بہشت والے آج ایک کام میں ہیں خوشحال وہ انکی بیبیاں
سایہ میں ہیں تختوں پر تکیہ لگانے والے واسطے اُن کے اسمیں میوہ ہے اور واسطے اُن کے جو
چاہینگے اُنپر سلام ہے کہا گیا پروردگار مہربان کیجانب سے اور جدا ہو جاؤ تم آج اے
گنہگارو کیا میں نے نہیں عہد کیا تھا تمکو اے آدم کے بیٹو یہ کہ نہ عبادت کرو تم شیطان
کی تحقیق وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر اور یہ کہ عبادت کرو میری یہ ہے راستہ سیدھا پس جوش
کریگی ان کو واسطے آگ پس جدا کردیگی انکی جماعت اور بند ہو جاویگی انکی پکار پس ڈالا
جائیگا ان کو جزیروں کیطرف آگ میں پس جب نکلینگے طرف اسکے تو چلینگے طرف انکی
بچھو جو واسطے ان کے مثل درخت کھجور کے پھر آویگا اُنپر سیل آگ سے جو پری
اسکی غصہ سے خدا کا پس اُٹھائیگا ان کو پس غرق کریگا ان کو دوزخ کے دریاؤں میں
اور پکاریگا پکارنے والا خدا تعالی کیطرف سے یہ ہے تمہارا وہ دن جسمیں تم میرا مقابلہ
کرتے تھے ساتھ بڑی جنگوں کے اور سرکشی کرتے تھے مجھپر ساتھ نعمتوں میری کے
اور خوش ہوتے تھے غموں اور عبادت کے گھر میں ساتھ اسچیز کے جو مشابہت کرتے تھے
تم ساتھ اسکے اس چیز کی جو تیار کی ہے میں نے واسطے اپنے فرمانبرداروں کے پس تحقیق
کاٹی گئیں وہ لذتیں پس چکھو تم عذاب اسچیز کا جو اختیار کیا تم نے اسکو پس تحقیق
بہشت والے مشغول ہوئے ہیں تم ساتھ خوشی کرنے کے ساتھ ولیمے کے طعاموں اور
رنگارنگ میووں اور تازہ ہدیوں اور بکارت توڑنے بکروں اور سواری تحفوں اور
ساتھ لذت پکڑنے کے ساتھ سرودوں اور رنگارنگ خوش آوازوں کے اور سلام میرا
اُنپر ہے اور متوجہ ہونا میرا ساتھ بھلائی اور مہربانی کے طرف انکی اور ساتھ زیادتی
کے ختم نہ ہونگی انکی نعمتیں تاکہ خوشحال ہوویں ساتھ نعمتوں اپنی کے اور زیادہ ہو
لذت انکی لذت پر پس اے بہشت والو یہ دن تمہاری لیئے ہے بدلے دن میرے دشمنوں کے جو ایک
دوسرے کو بشارت دیتے تھے اور جلدی کرتے تھے طرف اپنے بادشاہوں کے اور قبول کرتے
تھے انکے مدیے

وَانْتُمُ الْفَائِزُوْنَ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ قَدْ حُبِّبَ اِلَیَّ الصَّوْتُ الْحَسَنُ
فِی الْجَنَّةِ صَوْتُ حَسَنٌ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَیُوْحِیْ اِلٰی شَجَرَةٍ فِی الْجَنَّةِ
اَنْ اَسْمِعِیْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اشْتَغَلُوْا بِعِبَادَتِیْ وَذِکْرِیْ عَنْ
غَرْفِ الْبَرَابِطِ وَالْمَزَامِیْرِ فَتَرْفَعُ بِصَوْتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ
بِمِثْلِهٖ مِنْ تَسْبِیْحِ الرَّبِّ وَتَقْدِیْسِهٖ وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ رض
قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِی الْجَنَّةِ مِنْ لَیْلٍ قَالَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یَهُجُّكَ عَلٰی هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ یَذْکُرُنِیْ فِی الْکُتُبِ وَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُکْرَةً وَّعَشِیًّا
فَقُلْتُ اللَّیْلُ بَیْنَ الْبُکْرَةِ وَالْعَشِیِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ هُنَاكَ لَیْلٌ اِنَّمَا هُوَ ضَوْءٌ وَّنُوْرٌ
یَرُدُّ الْغَدُوَّ عَلَی الرَّوَاحِ وَالرَّوَاحَ عَلَی الْغَدُوِّ وَیَاْتِیْهِمْ
طَرَفُ الْهَدَایَا مِنَ اللّٰهِ لِمَوَاقِیْتِ الصَّلَوَاتِ الَّتِیْ کَانُوْا
یُصَلُّوْنَهَا فِی الدُّنْیَا وَتُسَلِّمُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ
یَّکُوْنَ لَهٗ حَظٌّ فِیْ هٰذَا الْعَیْشِ اللَّذِیْذِ الدَّآئِمِ فَعَلَیْهِ بِحِفْظِ
حُدُوْدِ وَشُرُوْطِ التَّقْوٰی وَهِیَ مَذْکُوْرَةٌ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ
لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَ
الْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا
عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ وَعَلَیْهِ بِالْاِیْمَانِ
بِحُدُوْدِ الْاِسْلَامِ وَاَجْزَآئِهٖ وَرُوِیَ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ
الْیَمَانِ رض اَنَّهٗ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ وَ
جَلَّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً اَلْاِسْلَامُ
ثَمَانِیَةُ اَسْهُمٍ اَلصَّلٰوةُ سَهْمٌ وَالزَّکٰوةُ سَهْمٌ وَالصِّیَامُ سَهْمٌ
وَالْحَجُّ سَهْمٌ وَالْعُمْرَةُ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ سَهْمٌ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ

اور تم مراد کو پہونچو اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق اُسنے کہا کہا ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحقیق میں ایسا مرد ہوں کہ دوست کیا
گیا ہے طرف میری عبادت خوش پس کیا بہشت میں آواز خوش ہوگی فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تحقیق
البتہ اللہ تعالی وحی بھیجیگا طرف درخت کی بہشت میں یہ کہ سرود سنا تو میرے بندوں
کو جو مشغول ہوئے تھے ساتھ میری عبادت اور ذکر کے بربطوں اور مزمارون
کے آوازوں سے پس نکالیگا وہ درخت ایسی آواز کہ نہیں سنی خلقت نے مانند اسکی
پروردگار کی تسبیح اور تقدیس سے اور ابی قلابہ سے روایت ہے کہا کہا ایک مرد
نے اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا بہشت میں رات ہوگی فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کس چیز نے برانگیختہ کیا تجھکو اسپر کہا اُسنے سنا میں
اللہ عزوجل سے جو ذکر کرتا ہے اپنی کتاب میں اور وسطے اُن کو رزق ہوگا
بہشت میں صبح اور شام پس کہا میں نے رات صبح اور شام کے درمیان میں
ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے وہاں رات سوا اسکے نور
وہ روشنی ہے اور لوٹ جاتا ہے صبح کو شام پر اور شام کو صبح پر اور آویگے انکے
پاس تازہ ہدیے خدا تعالی کیطرف سے نمازوں کے وقتوں میں جو پڑھتے تھے انکو دنیا
میں اور سلام کرینگے اُنپر فرشتے پس جو شخص یہ ارادہ کرے کہ ہو وے واسطے اوسکے
حصہ اس عیش لذت والی ہمیشہ میں پس وہ لازم پکڑے نگاہ رکھنا پرہیزگاری
کی شرطوں کی حدوں کا اور وہ ذکر کیگئیں ہیں خدائے غالب اور بزرگ کی
قول میں نہیں ہے نیکی یہ کہ پھیرو تم موہوں اپنوں کو طرف مشرق اور مغرب کے ولیکن
نیکی اُس شخص کی ہے جو ایمان لایا ساتھ خدا تعالی اور دن قیامت کے اور فرشتوں
اور کتابوں اور پیغمبروں کے اور دیا مال کو اُسکی محبت پر صاحب قرابتوں
اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور قائم
کیا نماز کو اور دیا زکوۃ کو اور پورا کرنیوالے اپنے عہدوں کو جب عہد کرتے ہیں اور صبر کرنیوالے
سختیوں اور نقصانوں میں اور وقت ڈر کے جنہوں نے سچ بولا اور یہی لوگ ہیں
پرہیزگار اور لازم پکڑیں اسلام کی حدیں اور ارکان بجالانیکو اور روایت کیگئی ہے
حذیفہ بن یمان سے یہ کہ تحقیق اوسنے کہا بیچ تفسیر قول خدا تعالی عزوجل کے اے
ایمان والو داخل ہو تم اسلام میں پوری طرح اسلام کے آٹھ حصے ہیں نماز ایک
حصہ ہے اور زکوۃ ایک حصہ ہے اور روزہ ایک حصہ ہے اور حج ایک
حصہ ہے اور عمرہ حصہ ہے اور جہاد حصہ ہے اور بھلائی کا حکم کرنا حصہ ہے

سَهْمٌ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ
وَعَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي الْأَحْوَلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الْإِسْلَامِ كَمَثَلِ
الشَّجَرَةِ الثَّابِتَةِ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ أَصْلُهَا وَالصَّلَوَاتُ
الْخَمْسُ فُرُوعُهَا وَصِيَامُ رَمَضَانَ لِحَاؤُهَا وَالْحَجُّ وَ
الْعُمْرَةُ جَنَاهَا وَالْوُضُوءُ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ شِرْبُهَا وَبِرُّ
الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةُ الرَّحِمِ غُصُونُهَا وَالْكَفُّ عَنْ مَحَارِمِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَقُهَا وَالْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ ثَمَرُهَا وَذِكْرُ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرُوقُهَا ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَحْسُنُ
الشَّجَرَةُ وَلَا تَصْلُحُ إِلَّا بِالْوَرَقِ لَا حَضَرَكَ لَكَ لَا يَصْلُحُ
الْإِسْلَامُ إِلَّا بِالْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ

فَصْلٌ فِي صِفَةِ النَّارِ وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا وَ
صِفَةِ الْجَنَّةِ وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَهْلِهَا فِيهَا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَاجْتَمَعَ الْخَلَائِقُ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ
فِيهِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ عَشِيَتْهُمْ ظُلْمَةٌ سَوْدَاءُ لَا يَنْظُرُ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنْ شِدَّةِ الظُّلْمَةِ وَالْخَلَائِقُ قِيَامٌ عَلَى
صُدُورِ أَقْدَامِهِمْ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ مَسِيرَةُ
سَبْعِينَ عَامًا قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ تَجَلَّى الْخَالِقُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْمَلَائِكَةِ فَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا
وَانْجَلَتِ الظُّلْمَةُ وَغَشِيَتِ الْخَلَائِقَ كُلَّهُمْ نُورُ رَبِّهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ
حَافُّونَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُقَدِّسُونَ
قَالَ فَبَيْنَمَا الْخَلَائِقُ قِيَامٌ كُلُّهُمْ صُفُوفٌ فَإِذَا كُلُّ أُمَّةٍ قَائِمَةٌ
فِي نَاحِيَةٍ إِذْ أُتِيَ بِالصُّحُفِ وَالْمِيزَانِ وَوُضِعَتِ الصُّحُفُ
وَعُلِّقَ الْمِيزَانُ بِيَدِ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَرْفَعُهُ مَرَّةً وَيَخْفِضُهُ
مَرَّةً أُخْرَى قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ كُشِفَ الْغِطَاءُ عَنِ
الْجَنَّةِ فَأُزْلِفَتْ وَهَبَّتْ مِنْهَا رِيحٌ فَوَجَدَ الْمُسْلِمُونَ عَرْفَهَا
كَالْمِسْكِ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ كُشِفَ
الْغِطَاءُ مِنْ جَهَنَّمَ فَهَبَّتْ مِنْهَا رِيحٌ مَعَ دُخَانٍ شَدِيدٍ

اور برائی سے منع کرنا حصہ ہے اور تحقیق ٹوٹا پایا اوس شخص نے جسکا نہیں کوئی
حصہ اور روایت ہے عاصم احول سے انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے تحقیق آپنے فرمایا مثال اسلام کے مثال درخت مضبوط کی سی ہے خدا کی ساتھ
ایمان لانا اسکی جڑ ہے اور پانچ نمازیں اوسکی شاخیں ہیں اور رمضان کا روزہ
اسکی چھال ہے اور حج اور عمرہ اوسکا میوہ ہے چبا ہوا اور وضو اور غسل کرنا جنابت
سے حصہ ہے اوسکے پانی کا اور ماں باپ کی فرمانبرداری اور پیوند رحم کا اوسکی ٹہنیاں
ہیں اور اللہ عزوجل کی حراموں سے باز رہنا اوسکے پتے ہیں اور اعمال نیک اسکا میوہ
ہے اور خدا کی یاد اوسکی جڑیں ہیں پھر فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جیسے
کہ نہیں اچھا ہوتا درخت اور نہیں صلاحیت رکھتا مگر ساتھ پتوں سبز کے اسیطرح
نہیں صلاحیت رکھتا اسلام مگر ساتھ باز رہنے کے خدا کی حراموں سے اور ساتھ اعمال
نیک کے فصل۔ بیان میں دوزخ اور اس چیز کے جو تیار کی ہے خدا تعالی نے واسطے
اوسکے رہنے والوں کے اسمیں اور بیان میں بہشت اور اسچیز کے جو تیار کی ہے خدا تعالی
نے واسطے اسکے رہنے والوں کے پیچ اوسکے ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق اوسنے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا قیامت کا دن اور اکٹھے ہونگے
لوگ ایسے دن میں جو نہیں شک اسمیں پیچ ایک میدان کے ڈالنے گا انکو سایہ ان
کا لانہ دیکھیگا بعض انکا بعض کو بسبب سخت اندھیرے کے اور لوگ کھڑے ہونگے
اپنے قدموں پر اور درمیان اونکے اور درمیان انکے پروردگار عزوجل کے راستہ
سترہ برس کا ہوگا فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسحالت میں وہ اسیطرح ہونگے کہ ناگاہ تجلی
کریگا پیدا کرنیوالا جو برکت والا ہے بلند واسطے فرشتوں کے پس روشن ہوجائیگی زمین
ساتھ روشنی پروردگار اپنے کی اور دور ہوجائیگا اندھیرا پس دیکھ لیگا سب لوگ
نور اونکے پروردگار کا اور فرشتے گھیرنے والے ہونگے عرش کے گرد
پاکی بیان کرینگے ساتھ صفت پروردگار اپنے کے اور اوسکی تقدیس کرینگے
فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسحالت میں سب لوگ کھڑے ہونگے صفیں باندھ کر
ہر امت کھڑی ہوگی ایک کونہ میں کہ ناگاہ لائے جائینگے صحیفے اور ترازو اور
رکھے جائینگے اعمال نامے اور لٹکائی جائیگی ترازو ہاتھ میں فرشتہ کے فرشتوں
میں سے اٹھائیگا اسکو ایک مرتبہ اور نیچا کریگا اسکو دوسری مرتبہ فرمایا پیغمبر
خدا نے پس اسحالت میں وہ اسیطرح ہونگے کہ دور کیا جائیگا پردہ بہشت سے پس
نزدیک کیا وے گی پس چلیگی اوسی ہوا پس پائینگے مسلمان اوسکی خوشبو
مانند مشک کی اور درمیان بہشت کے رہتا ہوگا پانچسو برس کا پھر دور کیا جاویگا پردہ دوزخ سے
پس چلیگی اوس سے ہوا ساتھ دھوئیں سخت کے

فَوَجَدَ الْمُجْرِمُونَ عَرْفَهَا وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ
ثُمَّ جِيءَ بِهَا تُقَادُ مُوثَقَةً بِسِلْسِلَةٍ عَظِيمَةٍ عَلَيْهَا تِسْعَةَ
عَشَرَ خَازِنًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ كُلِّ خَازِنٍ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفَ
مَلَكٍ أَعْوَانٌ لَهُ يَقُودُهَا كُلُّ خَازِنٍ مِنْهُمْ مَعَ أَعْوَانِهِ وَ
سَائِرُ الْخَزَنَةِ مَعَ أَعْوَانِهِمْ يَمْشُونَ عَنْ يَمِينِهَا وَشِمَالِهَا وَ
وَرَائِهَا بِيَدِ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مُقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يَضْبِطُونَ بِهَا
قَمْشِيَهَا وَلَهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ وَوَعْثٌ وَظُلْمَةٌ وَدُخَانٌ وَتَقَعْقُعٌ
وَلَهَبُ عَالٍ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهَا عَلَى أَهْلِهَا فَيَضْبِطُونَهَا بَيْنَ
الْجَنَّةِ وَالْمَوْقِفِ فَتَرْفَعُ طَرْفَهَا فَتَنْظُرُ إِلَى الْخَلَائِقِ ثُمَّ
تَجْمَحُ إِلَيْهِمْ لِتَنَالَهُمْ فَيَجْبِسُونَهَا خَزَنَتُهَا بِسَلَاسِلِهَا
فَلَوْ تُرِكَتْ لَأَتَتْ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكَافِرٍ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهَا
قَدْ حُبِسَتْ عَنِ الْخَلَائِقِ فَارَتْ فَوَّارَةَ شَدِيدًا تَكَادُ
تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ثُمَّ شَهَقَتِ الثَّانِيَةَ فَتَسْمَعُ الْخَلَائِقُ صَوْتَ صَرِيفِ
أَسْنَانِهَا فَارْتَعَدَتْ عِنْدَ ذَلِكَ الْأَفْئِدَةُ وَانْخَلَعَتِ الْقُلُوبُ
وَطَارَتِ الْأَفْئِدَةُ وَشَخَصَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ
الْحَنَاجِرَ قَالَ قَائِلٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صِفْهَا لَنَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَعَمْ مِثْلُ هَذِهِ الْأَرْضِ عِظَمًا سَبْعُونَ جُزْءًا مِنْ بَعْدٍ
سَوَادًا مُظْلِمَةً لَهَا سَبْعَةُ رُؤُسٍ لِكُلِّ رَأْسٍ مِنْهَا ثَلَاثُونَ بَابًا
طُولُ كُلِّ بَابٍ مِنْهَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَشَفَتُهَا الْعُلْيَا تَضْرِبُ
مَنْخِرَهَا وَالشَّفَةُ السُّفْلَى تَسْحَبُهَا وَفِي كُلِّ مَنْخِرٍ مِنْ مَنَاخِرِهَا
وَنَاقٌ وَسِلْسِلَةٌ عَظِيمَةٌ يُمْسِكُهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ غِلَاظٌ
شِدَادٌ كَالِحَةٌ أَنْيَابُهُمْ أَعْيُنُهُمْ كَالْجَمْرِ وَالَّتِي تَهْوِي كَلَهَبِ النَّارِ
يَفُورُ مِنْ مَنَاخِرِهِمْ لَهَبٌ وَدُخَانٌ عَالٍ مُسْتَعِدِّينَ لِأَمْرِ
الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فَحِ تُسْتَأْذَنُ جَهَنَّمُ رَبَّهَا عَزَّ
وَجَلَّ فِي السُّجُودِ لَهُ فَيَأْذَنُ لَهَا فِي السُّجُودِ فَتَسْجُدُ مَا شَاءَ
اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهَا الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ ارْفَعِي رَأْسَكِ
فَتَرْفَعُ رَأْسَهَا تَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي يَنْتَقِمُ
بِي مِمَّنْ عَصَاهُ وَلَمْ يَجْعَلْ شَيْئًا مِمَّنْ خَلَقَهُ يَنْتَقِمُ بِهِ مِنِّي
قَالَ ثُمَّ تَقُولُ بِلِسَانٍ طَلِيقٍ ذَلِيقٍ سَلِيقٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَا شَاءَ

فاشتغل الخ الادبر فمن انث ضمير من طاعته مولاه الذي رفقك الخ اضافة المصدر الى مفعوله والفاعل محذوف الى ما سواه قال الله تعالى لا تقدر عينان ما استغنا به ازواجا منهم زهرة الحياة الدنيا لنفتنهم فيه

پس پائینگے گنہگار بواوسکی اور درمیان اونکی اور درمیان اسکی پانچسو برس کا راستہ
ہوگا پھر لائی جائیگی دوزخ ایسے حالمیں کہ کھینچی جاویگی باندھی ہوئی ساتھہ زنجیر بڑی
کے دوزخ پر انیس موکل ہونگے فرشتوں سے ساتھہ ہر موکل اون سے ستر ہزار فرشتے
ہونگے مددگار اوسکے پس کھینچیگا اوسکو ہر چوکیدار اون سے اپنے مددگاروں
کے اور باقی چوکیدار ساتھہ اپنے مددگاروں کے پیچھے ہونگے اوسکے نہیں اور باقیں
اوسکے پیچھے ہر ایک فرشتہ ان سے تہتہ ہوگا لوہے کی زرہ پہنے
ساتھہ اوسکے پس روانہ ہوگی اور واسطے اوسکے آواز ہوگی مانند پہلی آواز کہ
کی اور سختی اور اندھیرا اور دھواں اور شور بہت اور بھڑک اونچی بسبب اوسکو
سخت غصہ کے اپنے اہل پر پس قایم کرینگے اوسکو بہشت اور کھڑا ہونے کی جگہ کے درمیان
پس اوٹھائیگی نظر اپنی پس دیکھیگی طرف لوگوں کی پھر حملہ کریگی طرف اونکی تاکہ کھا جائے
انکو پس روک رکھینگے اوسکو اوسکے چوکیدار ساتھہ اوسکے زنجیروں کے پس اگر
چھوڑ دیجاوے تو آوے ہر مومن اور کافر پر پس جبکہ دیکھا اوسنے یہ کہ تحقیق وہ روکی
گئی ہے لوگوں سے تو جوش کریگی سخت جوش کرنا کہ قریب ہے کہ پھٹ جاوے بسبب سخت
غصہ کے پھر فریاد کریگی دوسری فریاد پس سنینگے لوگ آواز اوسکے دانتوں ملنے کی
پس کانپ جائینگے اسوقت دل اور نکل پڑینگے دل اور اڑ جائینگے دل اور
تیرہ ہو جائینگی آنکھیں اور پہونچ جائینگے دل گلوں تک کہا کسی کہنے والے
نے اے پیغمبر خدا بیان فرمایئے دوزخ کا فرمایا آپ نے ہاں وہ مانند اس زمین کے
بڑائی میں ستر جزو ہے دوری سے کالی ہے سیاہ واسطے اوسکے سات سر ہیں
واسطے ہر سر کے تیس دروازے ہیں لنبائی ہر دروازہ کی اُن دروازوں سے
راستہ ہے تین رات کا اور اوسکا اوپر کا ہونٹ پہونچتا ہے اوسکی ناک کی سوراخ کو اور
نیچے والا ہونٹ گھسیٹتی ہے اوسکو اور ہر سوراخ میں اوسکی ناک کے سوراخوں سے
ہے اور زنجیر بڑا بند کرتے ہیں اوسکو ستر ہزار فرشتے تند خو زبردست باہر نکلے ہوئے
اُن کے دانت اُن کی آنکھیں مانند انگارے کے اور انکے رنگ مانند شعلے آگ کے جوش
مارتا ہے اُن کی ناکوں کے سوراخوں سے شعلہ اور دھواں اونچا تیار ہیں واسطے
حکم خدائے زبردست تبارک و تعالی کے فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسوقت اجازت مانگیگی
دوزخ اپنے پروردگار عزوجل سے اوسکو سجدہ کرنیکی پس خدا اجازت دیگا اوسکو سجدہ کرنیکی جتنی
مدت کہ چاہا خدا نے فرمایا پیغمبر خدا نے پھر فرمائیگا اوسکو خدائے زبردست عزوجل کہ اٹھا سر اپنا
فرمایا پیغمبر خدا نے پس اٹھائیگی سر اپنا پس کہیگی سب تعریف خدا کے لیئے جسنے مجھکو ایسا بنایا
کہ انتقام لیتا ہے ساتھہ میرے اپنے بیگانوں سے اور نہیں کیا کسی چیز کو اپنی مخلوق سے کہ انتقام لے ساتھہ

اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْحَمْدِ بِصَوْتٍ لَهَا جَهِيْرٍ ثُمَّ تَرْفَعُ فَرْفَرَةٌ
فَلَا يَبْقٰى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَّلَا اَحَدٌ مِّمَّنْ شَهِدَ
الْمَوْقِفَ اِلَّا جَثٰى عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ تَرْفَعُ الثَّانِيَةَ فَلَا يَبْقٰى قَطْرَةٌ
فِيْ عَيْنِ اَحَدٍ اِلَّا بَدَرَتْ ثُمَّ تَرْفَعُ الثَّالِثَةَ فَلَوْ كَانَ لِكُلِّ
اَهْلِ الْاَرْضِ اَوْ حَيٍّ عَمَلُ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ نَبِيًّا لَوَاقَعُوْهَا ثُمَّ
تَرْفَعُ الرَّابِعَةَ فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ اِلَّا انْقَطَعَ كَلَامُهُ غَيْرَ اَنَّ
جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَخَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَعَلِّقُوْنَ
بِالْعَرْشِ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ لَا اَسْئَلُكَ
غَيْرَهَا قَالَ ثُمَّ تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ عِظَمُ كُلِّ
شَرَرَةٍ كَالسَّحَابَةِ الْعَظِيْمَةِ الطَّالِعَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ فَيُقْمَعُ ذٰلِكَ
الشَّرَرُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَآئِقِ قَالَ ثُمَّ يُنْصَبُ الصِّرَاطُ عَلَيْهَا
فَيُهْيَاُ لَهٗ سَبْعُمِائَةِ قَنْطَرَةٍ مَّا بَيْنَ كُلِّ قَنْطَرَتَيْنِ مِنْهَا سَبْعُوْنَ
عَامًا وَّقِيْلَ سَبْعُ قَنَاطِرَ وَعَرْضُ الصِّرَاطِ مِنَ الطَّبَقَةِ
الْاُوْلٰى اِلَى الطَّبَقَةِ الثَّانِيَةِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَّمِنَ
الثَّانِيَةِ اِلَى الثَّالِثَةِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَّمِنَ الثَّالِثَةِ
اِلَى الرَّابِعَةِ مِثْلُهَا وَمِنَ الرَّابِعَةِ اِلَى الْخَامِسَةِ مِثْلُهَا وَمِنَ
الْخَامِسَةِ اِلَى السَّادِسَةِ مِثْلُهَا وَمِنَ السَّادِسَةِ اِلَى السَّابِعَةِ
كَذٰلِكَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَهِيَ اَعْرَضُهُنَّ وَاَشَدُّهُنَّ
حَرًّا وَاَبْعَدُهُنَّ قَعْرًا وَاَكْثَرُهُنَّ اَلْوَانًا وَاَكْبَرُهُنَّ جَمْرًا
يَسْبَعُوْنَ مَرَّةً وَاَمَّا الطَّبَقَةُ الدُّنْيَا فَقَدْ حَازَ فِيْهَا
الصِّرَاطُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فِي السَّمَآءِ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَمْيَالٍ فَكُلُّ
طَبَقَةٍ اَشَدُّ حَرًّا وَاَكْبَرُ جَمْرًا وَاَكْثَرُ اَلْوَانِ الْعَذَابِ
مِنَ الَّتِيْ فَوْقَهَا بِسَبْعِيْنَ مَرَّةً فِيْ كُلِّ طَبَقَةٍ بَحْرٌ وَّاَنْهَارٌ
وَجِبَالٌ وَّشَجَرٌ طُوْلُ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهَا فِي السَّمَآءِ مَسِيْرَةُ
سَبْعِيْنَ اَلْفِ عَامٍ وَّفِيْ كُلِّ طَبَقَةٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ جَبَلًا
وَفِيْ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ شُعْبَةٍ وَفِيْ كُلِّ شُعْبَةٍ
مِّنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ شَجَرَةٍ ضَرِيْعٍ لِكُلِّ شَجَرَةٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ
شُعْبَةً عَلٰى كُلِّ شُعْبَةٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ حَيَّةً وَّسَبْعُوْنَ
عَقْرَبًا طُوْلُ كُلِّ حَيَّةٍ مِّنْهَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَمْيَالٍ فَاَمَّا الْعُقَّالُ

اس تعریف سے ساتھہ اپنی آواز بلند کے پھر فریاد کریگی فریاد کرنی کہ پس نہیں باقی رہیگا
کوئی فرشتہ مقرب اور نہ نبی مرسل اور نہ کوئی ان لوگوں سے جو حاضر ہوئے ہیں موقف
میں مگر بیٹھہ جائینگے اپنے زانو پر پھر فریاد کریگی دوسری دفعہ پس نہ باقی رہیگا کوئی قطرہ
کسی کی آنکھہ میں مگر نکل پڑیگا پھر فریاد کرے گی تیسری دفعہ پھر اگر ہوے روا سطے ہر
آدمی اور جنکے عمل بہتر پیغمبروں کا تو البتہ گر پڑینگی ہمیں پھر فریاد کریگی چوتھی دفعہ
پس نہیں باقی رہیگی کوئی چیز مگر کاٹی گئی ہے کلام اسکی مگر یہ کہ تحقیق جبرئیل اور
میکائیل اور ابرہیم علیہ السلام پکڑنے والے ہونگے عرش کو ہر ایک ان سے کہیگا
بچا تو جان میری میں تجھسے نہیں چاہتا سوا اسکے فرمایا پیغمبر خدا نے پھر ڈالیگی
چنگاڑیاں مانند گنتی آسمان کے ستاروں کی ہر ایک چنگاڑی کی مانند بڑی بادل کو جو چڑھنے
والا ہے مغرب سے پس واقع ہونگی وہ چنگاڑیاں خلقت کے سروں پر فرمایا پیغمبر خدا نے
پھر قایم کیجائے گی پلصراط دوزخ پر پس تیار کیجائیگی واسطے اسکے سات سو پل درمیان
ہر پل کے ان پلوں سے ستر برس ہونگے اور کہا گیا ہے کہ سات پل اور چوڑائی
پلصراط کی پہلے طبقہ سے دوسرے طبقہ تک راستہ ہے پانچسو برس کا اور دوسرے طبقہ سے
تیسرے طبقہ تک راستہ ہے پانچسو برس کا اور تیسرے سے چوتھے تک مانند
اسکی اور چوتھے سے پانچویں تک مانند اسکی اور پانچویں سے چھٹے تک
مانند اسکے اور چھٹے سے ساتویں تک اسیطرح راستہ پانچسو برس کا اور
یہ ساتواں طبقہ بہت فراخ ہے ان سے اور بہت سخت ہے ان سے
گرمی میں اور بہت دور ہے ان سے گہراؤ میں اور بہت زیادہ ہے ان سے
رنگت میں اور بہت بڑا ہے ان سے انگاروں سے ستر حصے اور لیکن طبقہ
نزدیک والا پس تحقیق تجاوز کر گئی ہے بہرکا اسکی دائیں اور بائیں بلندی میں
تین میل کے راستہ تک پس ہر طبقہ بہت سخت ہے از روئے
گرمی کے اور بہت بڑا ہے از روئے انگارے کے اور بہت
بڑا ہے قسم قسم کے عذاب میں اس طبقہ سے جو اسکے اوپر ہے
ستر حصے ہر طبقہ میں دریا ہیں اور نہریں اور پہاڑ اور درخت لمبائی ہر پہاڑ
کی بلندی میں راستہ ہے ستر ہزار برس کا اور ہر طبقہ میں ان سے ستر پہاڑ ہیں
اور ہر پہاڑ میں ستر ہزار درے ہیں اور ہر درہ میں ان سے ستر ہزار درخت
ہیں جہاڑ کانٹے کے واسطے ہر درخت کی ان سے ستر شاخیں ہیں ہر
شاخ پر ان سے ستر سانپ ہیں اور ستر بچھو لمبائی ہر سانپ کی ان سے راستہ
ہے تین میل کا پس لیکن بچھو

كَالْبُخَاتِيِّ الْعِظَامِ عَلٰى كُلِّ شَجَرَةٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ ثَمَرَةٍ فِيْ كُلِّ ثَمَرَةٍ رَاْسُ شَيْطَانٍ فِيْ جَوْفِ كُلِّ ثَمَرَةٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ دُوْدَةً طُوْلُ كُلِّ دُوْدَةٍ مِنْهَا غَلْوَةٌ وَمِنْهَا ثَمَرٌ لَيْسَ فِيْهِ دُوْدٌ وَلٰكِنْ فِيْهِ شَوْكٌ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ وَادِيًا فَعَرْضُ كُلِّ وَادٍ مِنْهَا مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا وَلِكُلِّ وَادٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ شُعْبَةٍ فِيْ كُلِّ شُعْبَةٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَغَارَةٍ وَفِيْ كُلِّ مَغَارَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ شِقٍّ لِكُلِّ شِقٍّ مِنْهَا مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا فِيْ جَوْفِ كُلِّ شِقٍّ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ ثُعْبَانٍ فِيْ شِدْقِ كُلِّ ثُعْبَانٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ عَقْرَبٍ لِكُلِّ عَقْرَبٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ فَقَارَةٍ فِيْ كُلِّ فَقَارَةٍ قُلَّةُ سَمٍّ لَا يَنْتَهِيْ الْكَافِرُ وَلَا الْمُنَافِقُ حَتّٰى يُوَافِيَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قَالَ فَبَيْنَمَا الْخَلَائِقُ جَاثُوْنَ عَلٰى رُكَبِهِمْ وَجَهَنَّمُ تَخْطِرُ كَمَا يَخْطِرُ الْجَمَلُ الْمُعْتَلِمُ قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ بِصَوْتٍ عَالٍ فَيَقُوْمُ النَّبِيُّوْنَ وَالصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ ثُمَّ عُرِضُوْا عَرْضَةً رُدَّتْ فِيْهَا الْمَظَالِمُ ثُمَّ عُرِضُوْا الثَّانِيَةَ فَتَجَادَلَتِ الْاَرْوَاحُ وَالْاَجْسَادُ وَظَهَرَتِ الْاَجْسَادُ عَلَى الْاَرْوَاحِ ثُمَّ عُرِضُوْا عَلَى اللّٰهِ الثَّالِثَةَ فَطَارَتِ الصُّحُفُ فَوَقَعَتْ فِيْ اَيْدِي الْخَلْقِ فَمِنْهُمْ مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْا كِتَابَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ فَاُعْطُوْا النُّوْرَ مِنْ نُوْرِهِمْ وَهَنَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ بِكَرَامَتِهِمْ فَجَازُوا الصِّرَاطَ بِرَحْمَةِ رَبِّهِمْ وَدَخَلُوْا جِنَانَهُمْ فَلَقِيَتْهُمْ خُزَّانُهُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ جِنَانِهِمْ يَكْسُوْنَهُمْ وَمَرَاكِبَهُمْ وَبِالْحُلَّةِ الَّتِيْ تَنْبَغِيْ لَهُمْ فَاقْتَرَنُوْا اِلٰى مَنَازِلِهِمْ وَانْقَلَبُوْا مَسْرُوْرِيْنَ اِلٰى قُصُوْرِهِمْ فَدَخَلُوْا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ فَنَظَرْنَ اِلٰى مَا لَا تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمْ وَلَمْ تُبْصِرْ اَبْصَارُهُمْ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا وَلَبِسُوْا حُلَيَهُمْ ثُمَّ اَعْسَقُوْا اَنْ لَا

لیس مانند کجی اونٹوں بڑی کی ہیں ہر درخت پر اُن سی ستر ہزار میوے ہیں ہر میوہ پر سر ہے شیطان کا ہر میوے کے اندر ان سے ستر کیڑے ہیں لمبائی ہر کیڑے کی اُن سے مقدار مسافت تیر چلانے کے ہے اور بعضے ایسے میوے ہیں جو ان میں کیڑی نہیں ہیں لیکن اسمیں کانٹے ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق واسطے دوزخ کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے واسطے ان سے ستر جنگل ہیں ہر جنگل کی گہراؤ اُن سے رستہ ہے ستر برس اور ہر جنگل کی ان سے ستر ہزار شاخ ہے۔ ہر شاخ میں ان سے ستر ہزار غار ہے اور ہر غار میں ستر ہزار شگاف ہے ان سے اور ہر شگاف کا راہ ستر برس کا رستہ ہے ہر شگاف کے اندر اُن سے ستر ہزار اژدہا ہیں ہر اژدہا کے منہ میں ستر ہزار بچھو ہر بچھو کے واسطے ان سے ستر ہزار مہر پشت ہے۔ ہر مہرہ پشت میں ایک پہاڑ ہے زہر کا نہیں پہونچتا کافر اور نہ منافق یہانتک کہ پورا کرتا ہے اس سب کو فرمایا پیغمبر خدا نے پس درمیان وقت کے لوگ بیٹھے ہونگے گھٹنوں پر اور دوزخ بیقرار ہوگی اور حملہ کرے گی مانند حملہ کرنے مست اونٹ کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس پکاریگا پکارنیوالا ساتھ آواز بلند کے پس کھڑے ہونگے پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکوکار پھر پیش کیے جائینگے لوگ ایک دفعہ پیش کرنیکو پھیری جائینگے اسمیں ظلم پھر پیش کیے جائینگے دوسری دفعہ پس آپسمیں جھگڑا کرینگے روح اور جسم اور غالب آئینگے جسم روحوں پر پھر پیش کیے جائینگے لوگ خدا تعالیٰ پر تیسری دفعہ پس اڑینگے صحیفے پس واقع ہونگے لوگوں کے ہاتھ میں پس بعض ان میں سے دیا جائیگا علنامہ اپنا داہنے ہاتھ میں اور بعض اون سے دیا جائیگا علنامہ اپنا اپنے بائیں ہاتھ میں اور بعض اُن سے دیا جائیگا علنامہ اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے سے پس لیکن جو لوگ کہ دیئے جائینگے علنامے اپنے داہنے ہاتھ میں پس وہ دیئے جائینگے نور اپنے پروردگار کے نور سے اور مبارکبادی دینگے اونکو فرشتے بسبب انکی بزرگی کے پس گزرینگے پلصراط پر ساتھ رحمت پروردگار اپنے کے اور داخل ہونگے اپنی بہشتوں میں پس ملاقات کرینگے ان کی چوکیدار بہشتوں کے دروازوں پاس اُن کی پوشاکیں اور گہوڑے اور زیور اُن کے مناسب لیئے ہوئے پس اپنے گھروں کیطرف جدا ہوجائینگے اور پھرینگے خوشحال اپنی محلوں کیطرف پس اپنی بیبیوں پر داخل ہونگے پس ایسی چیزیں دیکھینگے جنکی زبانیں وصف کرسکتیں اور نہیں دیکھا انکو انکی آنکھوں نے اور نہ اُن کے دلوں پر انکا خیال گذرا پس کہا جائینگے اور پئیں گے اور

وفقنا اللہ وایاک لما یحب ویرضیٰ

مَا فَاتَهُمْ ثُمَّ حَمِدُوا خَالِقَهُمُ الَّذِي أَذْهَبَ عَنْهُمْ حَزَنَهُمْ
وَلَا مَنَهُمْ مِنْ فَزَعِهِمْ وَيَسَّرَ لَهُمْ حِسَابَهُمْ ثُمَّ شَكَرُوا مَا
أَعْطَاهُمْ رَبُّهُمْ فَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ فَقَرَّتْ أَعْيُنُهُمْ
بِمَا تَزَوَّدُوا مِنْ دُنْيَاهُمْ كَانُوا مُوقِنِينَ مُؤْمِنِينَ مُصَدِّقِينَ
خَائِفِينَ رَاجِينَ رَاغِبِينَ فَعِنْدَ ذَلِكَ نَجَا النَّاجُونَ
وَهَلَكَ الْكَافِرُونَ وَأَمَّا الَّذِينَ أُوتُوا كِتَابَهُمْ بِشِمَالِهِمْ
وَمِنْ وَرَاءِ ظُهُورِهِمْ فَاسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ وَانْقَلَبَتْ
زُرْقًا عُيُونُهُمْ وَوُسِمُوا عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ وَعَظُمَتْ أَجْسَامُهُمْ
وَغَلُظَتْ جُلُودُهُمْ وَهَتَفُوا بِوَيْلِهِمْ حِينَ نَظَرُوا إِلَى
كِتَابِهِمْ وَعَايَنُوا أَدْنَوْنَهُمْ لَمْ يُغَادِرْ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً
إِلَّا وَجَدُوهَا مُثْبَتَةً فِي كُتُبِهِمْ فَهُمْ كَاسِفٌ بَالُهُمْ سَيِّئٌ
ظَنُّهُمْ شَدِيدٌ رُعْبُهُمْ كَئِيبٌ هَمُّهُمْ مُنْكَسِرَةٌ نَوَاسِيهِمْ
خَاشِعَةٌ أَبْصَارُهُمْ خَاضِعَةٌ رِقَابُهُمْ يُسَارِقُونَ النَّظَرَ
إِلَى نَارِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ لِأَنَّهُمْ عَايَنُوا أَمْرًا عَظِيمًا
كَبِيرًا مُفْظِعًا جَلِيلًا طَامًّا مُكْرِبًا مُقْفِرًا عَامِرًا عِيَانًا مُحْدِثًا
مُخْتَرِمًا مُهِمًّا لِلْقُلُوبِ لِلْعُيُونِ مُبْكِيًا فَاقْرَعُوا بِالْعُبُودِيَّةِ
لِرَبِّهِمْ وَاعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ وَكَانَ اعْتِرَافُهُمْ عَلَيْهِمْ نَارًا وَعَارًا
وَتَحَسُّرًا وَشَقَاءً وَإِلْزَامًا وَسَخَطًا قَالَ فَبَيْنَمَا الْقَوْمُ بَيْنَ
يَدَيْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ جَاثُونَ عَلَى رُكَبِهِمْ يَدْنُو بِهِمْ
مُعْتَرِفُونَ ذُرِّفَا أَعْيُنُهُمْ لَا يُبْصِرُونَ هَاوِيَةً قُلُوبُهُمْ فَلَا
يَعْقِلُونَ مُرْجِفَةً أَوْصَالُهُمْ فَلَا يَتَكَلَّمُونَ مُنْقَطِعَةً
أَرْحَامُهُمْ فَلَا يَتَوَاصَلُونَ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا
يَتَسَاءَلُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ فَلَا يَجِدُونَ وَيَسْأَلُونَ الرَّجْعَةَ
فَلَا يُجَابُونَ قَدْ أَيْقَنُوا بِمَا كَانُوا يُكَذِّبُونَ فَهُمْ عِطَاشٌ
لَا يَرْوَوْنَ وَجِيَاعٌ لَا يَشْبَعُونَ وَعُرَاةٌ لَا يَكْتَسُونَ
مَغْلُوبُونَ لَا يَنْصُرُونَ مَخْزُوُنَ مَسْلُوبُونَ مَحْسُورُونَ
أَنْفُسُهُمْ وَأَهْلُوهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَمَكَاسِبُهُمْ قَالَ فَبَيْنَمَا
الْقَوْمُ كَذَلِكَ إِذْ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى خَزَنَةَ جَهَنَّمَ أَنْ يُخْرِجُوا

اندازہ مقدور تک پھر صفت کرینگے اپنے پیدا کرنے والے کی جو لیگیا ان سے غم انکا اور امن
دیا انکو انکی گھبراہٹ سے اور آسان کر دیا انکا حساب پھر شکر کرینگے اسپر کا جو
دی انکو انکی پروردگار نے پس کہینگے سب تعریف خدا کے لیئے ہے جسنے ہمکو راہ دکھلائی
اس نعمت کی اور نہ تھے ہم کہ راہ پاتے اگر نہ راہ دکھلاتا ہمکو خدا پس ٹھنڈے ہونگی
انکی آنکھیں بہ سبب اس چیز کے کہ جو توشہ اٹھایا تھا انہوں نے دنیا سے تھے یقین کرنیوالے
ایمان لانیوالے تصدیق کرنیوالے ڈرنے والے امید رکھنیوالے رغبت کرنیوالے پس نجات پا
اسوقت کہ خلاصی پائینگے خلاصی پانیوالے اور ہلاک ہونگے کافر اور اپیروہ لوگ جو دیئے
گئے اعمالنامے اپنے اپنے بائیں ہاتھ میں اور پیٹھ کے پیچھے سے پس کالی ہونگی ان کی منھ
اور پھر نیلے ہونگی انکی آنکھیں اور داغ لگائے جائینگے اپنے سینوں پر اور بڑی
ہو جائینگے ان کے جسم اور موٹے ہو جائینگے انکے چمڑے اور آواز کرینگے ساتھ
ہلاکت اپنی کے جسوقت دیکھینگے اپنے عملنامے کیطرف اور دیکھینگے اپنے گناہوں کو نہیں
چھوڑی گئی چھوٹا گناہ اور بڑا مگر پائینگے اسکو ثابت کیا گیا اپنے عملناموں میں پس یہ
لوگ کالے ہیں ان کے دل برا ہیں ان کا گمان سخت ہے انکا ڈر بہت ہے ان کا غم نیچے
کیئے ہوئے ہیں انکے سر ڈرنے والے ہیں انکی آنکھیں نیچے ہونیوالی ہیں انکی گردنیں
چوراتی ہیں نظر کو آگ کیطرف نہیں پھرتی انکی طرف نظر انکی کیونکہ انہوں نے دیکھا ہے
امر بڑا بہت ڈرانے والا بڑا سختی پر غالب آنیوالا غم لانیوالا گھبراہٹ میں ڈالنے والا
اور ڈرانیوالا بڑے دینے والا خوار کرنیوالا دلوں کو فکر لانیوالا اور آنکھوں کو رولانیوالا پس اقرار
کرینگے ساتھ بندگی کے واسطے پروردگار اپنے کے اور اقرار کرینگے اپنے گناہونکا اور ہوویگا انکا
اقرار کرنا ان پر آگ اور شرم اور غم کی اور بدبختی اور لازم پکڑنا اپنے حجت اور غصہ فرمایا
رسول اللہ نے پس درمیان وقت کے لوگ اپنے پروردگار کے سامنے بیٹھنے والے ہونگے اپنے
گھٹنوں پر اپنے گناہوں کا اقرار کرنیوالے نیلی آنکھوں والے نہ دیکھنے والے گرے ہوئے
ہونگے ان کے دل پس نہ سمجھینگے کسی چیز کو کانپنے والی ہونگی انکے اعضا پس نہ کلام کرسکینگے
منقطع ہونگے ان کے رحم پس نہ ہوند کرینگے ایک دوسرے کو پس نہیں ہیں رشتے ان کے اسدن
اور نہ ایک دوسرے کو پوچھینگے مصیبت پہنچائے گئے انکو انکی جانوں میں پس اسکا
ادراک نہیں کرسکتے اور چاہینگے دنیا میں پس آنا پس انکو جواب نہیں ملیگا تحقیق یقین
کیا ہے انہوں نے اس چیز کا جسکو جھٹلاتے تھے پس وہ پیاسے ہیں نہیں سیراب ہوتے
اور بھوکے ہیں نہیں سیر ہوتے اور ننگے ہیں نہیں پہنتے مغلوب ہیں نہیں مدد کیے جاتے
ٹھکانا کہیں چھینے گئے ہیں نقصان پہنچائے گئے ہیں اپنی جانوں اور اہلوں اور مالوں
اور کسبوں میں فرمایا حضرت نے پس درمیان وقت کے لوگ اسیطرح ہونگے کہ ناگاہ حکم کریگا اللہ

دوزخ کے چوکیداروں کو کہ دوزخ سے نکلیں

مِنْهَا وَمَعَهُمْ اَعْوَانُهُمْ وَاَنْ يَحْمِلُوْا اَذَانَهُمْ مِنَ السَّلَاسِلِ
وَالْاَغْلَالِ وَالْمَقَامِعِ قَالَ فَيَخْرُجُوْنَ مِنْهَا عَلٰى نَاجِيَةٍ يَنْتَظِرُوْنَ
بِمَاذَا يُؤْمَرُوْنَ قَالَ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِمُ الْاَشْقِيَاءُ وَعَايَنُوْا
وَنَاقَهُمْ وَثِيَابَهُمْ عَضُّوْا اَيْدِيَهُمْ فَاَكَلُوْا اَنَامِلَهُمْ وَهَتَفُوْا بِوَيْلِهِمْ
وَفَاضَتْ دُمُوْعُهُمْ وَزَلَّتْ اَقْدَامُهُمْ وَيَئِسُوْا مِنْ كُلِّ
خَيْرٍ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُمْ فَغُلُّوْهُمْ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُمْ ثُمَّ فِيْ
سِلْسِلَةٍ فَاسْلُكُوْهُمْ قَالَ فَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُلْقِيَهُ فِيْ
فِيْ تِلْكَ الْاَطْبَاقِ دَعَا خَزَنَتَهَا فَقَالَ لَهُمْ خُذُوْهُمْ فَاَتَيْدَرُ اِلٰى
كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ سَبْعُوْنَ مَلَكًا فَشَدُّوْا اَوْثَاقَهُمْ وَجَعَلُوْا
الْاَغْلَالَ الثِّقَالَ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلَ فِيْ مَنَاخِرِهِمْ فَخَنَقُوْا
وَجَمَعُوْا بَيْنَ نَوَاصِيْهِمْ وَاَقْدَامِهِمْ مِنْ وَرَاءِ ظُهُوْرِهِمْ
مُنْكَسِرَةً اَصْلَابُهُمْ قَالَ فَلَمَّا فُعِلَ ذٰلِكَ بِهِمْ شَخَصَتْ
اَبْصَارُهُمْ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهُمْ وَاحْتَرَقَتْ لُحُوْمُ رِقَابِهِمْ
وَسَلَخَتْ غُرُوْقُهُمْ وَاشْتَعَلَ حَرُّ الْاَغْلَالِ فِيْ رُؤُوْسِهِمْ
فَغَلَتْ مِنْهَا اَدْمِغَتُهُمْ فَفَاضَتْ عَلٰى جُلُوْدِهِمْ حَتّٰى وَقَعَتْ
عَلٰى قَدَامِهِمْ فَتَسَاقَطَتْ مِنْهَا جُلُوْدُهُمْ وَاخْضَرَّتْ مِنْهَا
لُحُوْمُهُمْ فَسَالَ مِنْهَا صَدِيْدُهُمْ فَلَمَّا جُعِلَتِ الْاَغْلَالُ
فِيْ اَعْنَاقِهِمْ مَلَكَتْ مَا بَيْنَ مَنَاكِبِهِمْ اِلٰى اَذْقَانِهِمْ فَاحْتَرَقَتْ
لُحُوْمُهُمْ وَتَقَطَّعَتْ شِفَاهُهُمْ وَبَدَتْ اَيْنَابُهُمْ وَاَلْسِنَتُهُمْ بِصُوْتٍ
وَصَرَاخٍ وَوَهِجَتْهَا لَهَبُ عَالٍ يَجْرِيْ حَرُّهَا مَجْرَى الرِّيْحِ فِيْ
غُرُوْفِهِمْ مَحْمُوْمَةٌ تَجْرِيْ خِلَالَهَا لَهَبُ النَّارِ فَيَبْلُغُ حَرُّ ذٰلِكَ
الْاَغْلَالِ قُلُوْبَهُمْ فَسَلَخَتْ حَتّٰى بَلَغَتْ حَاجِرَهُمْ فَاشْتَدَّ
حُنَاقُهُمْ وَانْقَطَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ وَفَنِيَتْ جُلُوْدُهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ
كَذٰلِكَ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَزَنَةَ جَهَنَّمَ اَنْ يُلْبِسُوْهُمْ ثِيَابًا قَالَ
فَيُلْبِسُوْنَهُمْ ثِيَابًا وَسَرَابِيْلَ شَدِيْدًا سَوَادُهَا وَمُنْتِنًا رِيْحُهَا
وَحَشَا مَسُّهَا تَلَظّٰى مِنْ شِدَّةِ حَرِّهَا لَوْ وُضِعَتْ عَلٰى جِبَالِ
الْاَرْضِ اِذًا لَاَبَهَا قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
سُوْقُوْهُمْ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ قَالَ فَيَانُوْنَ بِسَلَاسِلَ اَخَذَ
اَطْوَلَ وَاَغْلَظَ مِنَ الَّتِيْ اَوْثَقُوْا فِيْهَا قَالَ فَيَاْخُذُ كُلَّ

اور انکے ساتھ اونکے مددگار ہونگے اور یہ کہ اٹھائیں ہتھیار اپنے نخیروں اور طوقوں
اور ہتھوڑوں سے فرمایا حضرتؐ نے پس نکلینگے اسی دوزخ کی کنارے پر انتظاری کرتے ہونگے
کہ کس چیز کے ساتھ حکم کیے جائیں فرمایا حضرتؐ نے پس جب دیکھینگے انکی طرف
بدبخت لوگ اور اپنی باندھنے والی چیزوں اور کپڑوں کو دیکھینگے تو اپنے ہاتھوں کو کاٹینگے
پس کھائینگے اپنی انگلیوں کو اور آواز کرینگے اپنی ہلاکت کے ساتھ اور جاری ہونگی انکی
آنسو اور کانپینگے ان کے پاؤں اور ناامید ہونگے ہر بھلائی سے پس فرمائیگا خدا تعالیٰ
فرشتوں کو پکڑو انکو پھر طوق ڈالو ان کو پھر دوزخ میں ڈالو ان کو پھر زنجیروں میں جکڑو
انکو فرمایا پھر جسکو اللہ تعالیٰ ان طبقوں میں ڈالنا چاہیگا ان کی چوکیداروں کو بلائیگا
پس فرمائیگا فرشتوں کو خدا تعالیٰ پکڑو انکو جلدی کرینگے ہر آدمی کی طرف ان سے
ستر فرشتے پس انکو سخت باندھینگے اور کرینگے بیاری طوقوں کو انکی گردنوں پر
اور زنجیروں کو انکی ناک سوراخوں میں پس اکٹھا کرینگے انکی پیشانی
اور پاؤں کو درمیان میں انکی پیٹھ کے پیچھے سے پکڑا جائیگا پس ٹوٹ جائینگی انکی پیٹھیں
فرمایا حضرتؐ نے پس جب ان کو ساتھ یہ کیا جاویگا تو پتھریلی ہو جائینگی آنکھیں انکی
اور سوج جائینگی انکی گردنیں اور جل جائینگے ان کی گردنوں کے چمڑے اور دور کیا
جاویگا ان کی رگوں سے چمڑا اور شعلہ مارینگی طوقوں کی گرمی انکے سروں میں پس جوش
مارینگی اس سے ان کو دماغ پس بہیگا وہ مغز ان کے چمڑوں پر یہانتک کہ گریگا ان کے
پاؤں پر پس گر پڑینگے اسے چمڑے ان کے اور سبز ہو جاوینگے اس سے ان کے گوشت پر
جاری ہوگی ان سے پیپ انکی پس جب کیے جائینگے طوق ان کی گردنوں میں تو
ٹھیر نگے ان کے کندھوں کے درمیان کو ان کے
کانوں تک پس جل جائینگے ان کے کان اور رکٹ
جائینگے ان کے ہونٹ اور ظاہر ہونگے ان کے دانت اور انکی زبانیں ساتھ آواز اور
فریاد اور سوزش کے ان کے طوقوں کی بھڑک ہوگی اونچی جاری ہوگی اسکی گرمی تمیز
جاری ہوگی خون کے ان کی رگوں میں انکے طوق کھولے ہونگے چلیگی ان کے اندر بھڑک آگ
کی پس پہونچیگی ان طوقوں کی گرمی ان کے دلوں کو پس دور کردیگی انکے دلوں کے چمڑے
یہانتک کہ پہونچ جائیگی ان کے گلوں تک پس سخت ہونگے ان کے گلوں کا گھوٹنا اور منقطع
ہو جائیگی ان کی آوازیں اور فنا ہو جائینگی انکی چمڑیں پس درمیان وقت کے وہ اسیطرح
ہونگے حکم کریگا خدا تعالیٰ دوزخ کے چوکیداروں کو یہ کہ پہنائیں ان کو کپڑے فرمایا حضرتؐ نے
پس پہنائینگے ان کو کپڑے اور پاجامے کہ سخت ہے انکی سیاہی اور گندی ہے انکی بو اور سخت ہے
ان کا چھونا بھڑکائینگے بسبب سخت گرمی اپنی کے اگر زمین کے پہاڑوں پر رکھی جاویں تو انکو گلا دیں

مَلَكٍ سِلْسِلَةٌ مِنْ تِلْكَ السَّلَاسِلِ فَيُقْرَنُ فِيهَا أُمَّةٌ مِنَ
الْأُمَمِ ثُمَّ يَضَعُ طَرَفَهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَيُولِيهِمْ ظَهْرَهُ ثُمَّ
يَنْطَلِقُ بِهِمْ مَسْحُوبِينَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي دُبُرِ كُلِّ أُمَّةٍ مِنْهُمْ
سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَضْرِبُونَهُمْ بِمَقَامِعَ حَتَّى يَأْتُوا بِهِمْ
جَهَنَّمَ فَيُقِفُوا بِهِمْ عَلَيْهَا قَالَ ثُمَّ تَقُولُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذِهِ
النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ أَفَسِحْرٌ هَذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ
اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. قَالَ فَلَمَّا أُوقِفُوا عَلَيْهَا فُتِحَتْ لَهُمْ أَبْوَابُهَا
وَكُشِفَ عَنْهَا غِطَاؤُهَا فَتَسَعَّرَتْ وَالْتَهَبَتْ نَارُهَا فَحَرَّ
مِنْهَا دُخَانٌ شَدِيدٌ مَعَ شَرَرٍ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ فَطَارَ
إِلَى السَّمَاءِ مِقْدَارَ سَبْعِينَ عَامًا ثُمَّ رَجَعَ ذَلِكَ فَتَوَقَّمَ
عَلَى رُءُوسِهِمْ فَاحْتَرَقَتْ أَشْعَارُهُمْ وَانْقَلَعَتْ جَمَاجِمُهُمْ قَالَ
قَالَ ثُمَّ صَرَخَتْ جَهَنَّمُ صَرْخَةً إِلَيَّ يَا أَهْلَ النَّارِ
أَمَا وَعِزَّةِ رَبِّي لَا تَسْقِمَنَّ مِنْكُمْ ثُمَّ قَالَتِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي جَعَلَنِي أَغْضَبُ لِغَضَبِهِ وَيَنْتَقِمُ بِي مِنْ
أَعْدَائِهِ رَبِّ زِدْنِي حَرًّا إِلَى حَرِّي وَقُوَّةً إِلَى قُوَّتِي
قَالَ فَخَرَجَ مِنْهَا مَلَكَةٌ أُخْرَى فَتَسْتَقْبِلُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ فَيَرْفَعُهُمْ بِرَاحَتِهِ فَيَكُبُّهُمْ فِي جَهَنَّمَ
عَلَى وُجُوهِهِمْ فَيَهْوُونَ عَلَى رُءُوسِهِمْ مِقْدَارَ سَبْعِينَ
عَامًا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَبْلُغُوا رُءُوسَ جِبَالِهَا قَالَ وَإِذَا بَلَغُوا
رُءُوسَ جِبَالِهَا لَمْ يَتَقَارُّوا عَلَيْهَا حَتَّى يُبَدَّلَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ
مِنْهُمْ سَبْعُونَ جِلْدًا قَالَ فَأَوَّلُ أَكْلَةٍ يَأْكُلُونَ عَلَى
رُءُوسِ تِلْكَ الْجِبَالِ أَكْلَةٌ مِنَ الزَّقُّومِ ظَاهِرَةٌ حَرَارَتُهَا
شَدِيدَةٌ مَرَارَتُهَا كَثِيرَةٌ شَوْكُهَا قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَمْضَغُونَ
أَكْلَتَهُمْ تِلْكَ إِذَا أَتَتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَهُمْ بِمَقَامِعِهِمْ
فَتَكَسَّرُ عِظَامُهُمْ ثُمَّ أَخَذُوا بِأَرْجُلِهِمْ فَأَلْقَوْهُمْ
فِي جَهَنَّمَ فَهَوَوْا عَلَى رُءُوسِهِمْ مِقْدَارَ سَبْعِينَ عَامًا
قَبْلَ أَنْ يَتَقَارُّوا فِي شِعَابِهَا قَالَ ثُمَّ تَقَارُّوا فِي شِعَابِهَا
حَتَّى يُبَدَّلَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ سَبْعُونَ جِلْدًا قَالَ

ہر فرشتہ ایک زنجیر ان زنجیروں سے پس باندھیگا ان میں ایک گروہ کو گروہوں
سے پھر کہیگا اسکی طرف اپنے کندھے پر پس پھیر دیگا ان کیطرف پیٹھ اپنی کو پھر انکو
روانہ کیا جائیگا گھسیٹے ہوئے انکی مونہوں پر ہر گروہ کے پیچھے ان سے ستر ہزار
فرشتے ہونگے مارتے ہونگے انکو ساتھ ہتھوڑوں کے یہانتک کہ انکو لائینگے دوزخ
میں پس انکو اسپر کھڑا کرینگے فرمایا حضرتؐ نے پھر انکو کہینگے فرشتہ کہ یہ ہے وہ آگ
جسکو تم جھٹلاتے تھے پس یہ جادو ہے یا تم نہیں دیکھتے تم اسمیں داخل ہو پھر
صبر کرنا نہ کرنا تمپر برابر ہے تم کو اسی کی جزا دیجائے گی جو کرتے تھے فرمایا حضرتؐ
نے جب پھر اسپر کھڑے کیے جائیں گے تو کھولے جائیں گے اُن کے لیئے دوزخ کے
دروازے اور دور کیا جائیگا اسسے اسکا پردہ پھر جوش دے گی اور بھڑکیگی
اُسکی آگ پس نکلیگا اسسے دھواں سخت ساتھ چنگاڑیوں کے مانند گنتی آسمان کے
ستاروں کی پس اوڑینگی چنگاڑیاں آسمان کیطرف ستر برس کے اندازہ پر پھر
لوٹ کر اُنکے مونہوں پر گرینگی پس جل جائینگے اُنکے بال اور نکل پڑینگی اُن کے
سر کی کھوپریاں فرمایا حضرتؐ نے پھر آواز کریگی دوزخ ساتھ بلند آواز اپنی کو
میری طرف آوای دوزخ والو میری طرف آوای دوزخ والو خبردار قسم عزت پروردگار
میری کی ضرور ہیں تم سے بدلا لونگی پھر کہیگی سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے
غضبناک کیا اپنے غصے کے واسطے اور بدلا لیتا ہے میرے ساتھ اپنے دشمنوں سے اے پروردگار
میری میری گرمی کو بڑھا میری گرمی کیطرف اور قوت کو میری قوت کیطرف فرمایا
حضرتؐ نے پس نکلینگے اس سے اور فرشتے پس سامنے آئینگے ہر ایک فرشتہ ان ایک گروہ
گروہوں سے پس انکو اپنی ہتھیلی سے اٹھا کر دوزخ میں انکے مونہوں کو بل ڈالیگا پس نیچے
جائینگے سروں کے بل ستر برس کا اندازہ پہلے اس سے کہ پہنچیں دوزخ کے پہاڑوں کے سروں پر
فرمایا حضرتؐ نے اور جب پہنچینگے دوزخ کے پہاڑوں کے سروں پر تو نہ ٹھہرینگے اُنپر یہانتک کہ
بدلائی جائینگی ہر آدمی کیواسطے ان سے ستر چمڑے فرمایا حضرتؐ نے پس پہلا لقمہ جو کہائینگے
اُن پہاڑوں کے سروں پر تو نہ ٹھہرینگے اُنپر یہانتک کہ بدلائی جائینگی ہر آدمی کیواسطے ان سے
ستر چمڑے فرمایا حضرتؐ نے پس پہلا لقمہ جو کہائینگے اُن پہاڑوں کے سروں پر لقمہ ہوگا تھوہر سے
کڑوا ہر ہوگی اسکی گرمی سخت ہوگی اسکی تلخی بہت ہونگے اسکے کانٹے فرمایا حضرتؐ نے پس دینا
وقت کو وہ چباتے ہونگے اس لقمہ کو کہ ناگاہ آوینگے انکے پاس فرشتے ماریگے ان کو اپنے ہتھوڑوں
سے پس ٹوٹ جائینگی ان کی ہڈیاں پھر ان کو پاؤں پکڑینگے پس انکو ڈالینگے دوزخ میں پس نیچے جائینگے
ستر کے بل ستر برس کا اندازہ پہلے اس سے کہ قرار پکڑیں ان پہاڑوں کے درمیان میں فرمایا حضرتؐ نے پس نہیں قرار پکڑینگے
ان دروں میں یہانتک کہ بدلائے جائینگے ہر آدمی کیلیے ستر چمڑے۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَاكْلَتُهُمْ تِلْكَ فِي اَفْوَاهِهِمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يُسِيْغُوْهَا
قَالَ فَيَجْتَمِعُ الْاَكْلَةُ وَالْقَلْبُ عِنْدَ الْحَلْقِ فَيَغُصُّ بِهَا فَيَسْتَغِيْثُ
كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ بِالْتَّرَاْبِ فَاِذَا فِيْ تِلْكَ الشِّعَابِ اَوْدِيَةٌ
تَنْصَبُّ اِلٰى جَهَنَّمَ قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ يَمْشُوْنَ حَتّٰى يَرِدُوْهَا
فَيَكُبُّوْ عَلَيْهَا مَا يَشْرَبُوْنَ مِنْهَا قَالَ فَتَسْقُطُ جُلُوْدُ وُجُوْهِهِمْ
فَتَقَعُ فِيْهَا قَالَ يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْهَا قَالَ فَيَعْرِضُوْنَ
عَنْهَا اِعْرَاضَةً فَتَنْدُرُ كُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ مُنْكَبُّوْنَ عَلٰى
تِلْكَ الْعُيُوْنِ فَيَضْرِبُوْنَهُمْ فَتَكْسِرُ عِظَامُهُمْ ثُمَّ يَاْخُذُوْنَ
بِاَرْجُلِهِمْ فَيُلْقُوْنَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ فَهُمْ يَهْوُوْنَ عَلٰى اُمِّ رُءُوْسِهِمْ
مِقْدَارَ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةِ عَامٍ فِيْ لَهَبٍ وَّدُخَانٍ شَدِيْدٍ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ يَّقَارُّوْا فِيْ اَوْدِيَتِهَا قَالَ فَلَا يَتَقَارُّوْنَ فِيْ اَوْدِيَتِهَا
حَتّٰى يُبْدَلَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ سَبْعُوْنَ جِلْدًا قَالَ وَمُنْتَهٰى
تِلْكَ الْعُيُوْنِ فِيْ تِلْكَ الْاَوْدِيَةِ قَالَ فَيَشْرَبُوْنَ مِنْهَا فَاِذَا
هِيَ مَآءٌ حَمِيْمٌ فَلَا يَتَقَارُّ فِيْ بُطُوْنِهِمْ حَتّٰى يُبْدَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ
اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ سَبْعَةَ جُلُوْدٍ قَالَ فَاِذَا تَقَارَّ فِيْ بُطُوْنِهِمْ
قَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ فَخَرَجَتْ مِنْ مَّقَاعِدِهِمْ وَجَرٰى نَافِثَةً
فِيْ عُرُوْقِهِمْ فَذَابَتْ لُحُوْمُهُمْ وَتَصَدَّعَتْ عِظَامُهُمْ
وَاَدْرَكَتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَضَرَبَتْ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ
وَرُءُوْسَهُمْ بِمَقَامِعِهِمْ لِكُلِّ مَقْمَعٍ مِّنْهَا ثَلٰثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ
حَرْفًا فَاِذَا ضَرَبَتْ بِهَا رُءُوْسَهُمْ اَنْقَلَعَتْ جَمَاجِمُهُمْ وَتَكَسَّرَتْ
اَصْلَادُهُمْ وَسُحِبُوْا اِلَى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ حَتّٰى لَوْ سَطُوْا
جَحِيْمَهُمْ فَاشْتَعَلَتِ النَّارُ فِيْ جُلُوْدِهِمْ وَتَشَعَّبَتْ فِيْ
اَذْنَابِهِمْ فَخَرَجَ لَهَبُهَا مِنْ مَّنَاخِرِهِمْ وَاَصْلَاعِهِمْ وَتَفَجَّرَ
الصَّدِيْدُ مِنْ اَجْسَادِهِمْ وَخَرَجَتْ اَعْيُنُهُمْ فَتَعَلَّقَ
عَلٰى خُدُوْدِهِمْ ثُمَّ فَرُّوْا مَعَ شَيَاطِيْنِهِمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا
يُطِيْعُوْنَهُمْ وَاٰلِهَتِهِمُ الَّتِيْ كَانَتْ مُسْتَغَاثَهُمْ فَاُلْقُوْا فِيْ
اَمَاكِنَ ضَيِّقَةٍ مُّقَرَّنِيْنَ فَهُنَالِكَ ثُبُوْرُهُمْ ثُمَّ جِيْءَ بِاُمِّهِمْ
فَاُحْمِيَتْ فِيْ نَارِهِمْ فَكُوْيَتْ بِمَاجِيَاهُمْ وَجُوْهُهُمْ وَوُضِعَتْ
عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ فَخَرَجَتْ مِنْ بُطُوْنِهِمْ فَهُمْ اَوْلِيَآءُ جَهَنَّمَ

اور انکا وہ لقمہ ان کے مونہہ میں ہوگا نہیں طاقت رکھینگے اسکے اندر کرنے کے فرمایا حضرتؐ نے
پس اکٹھا ہوگا لقمہ اور دل گلو کے پاس پس اسے گلو پاڑا جائیگا پس فریاد کریگا ہر آدمی ان سے
پانی کی پس ناگاہ اُن دردوں میں نالیاں ہیں جو گرتے ہیں دوزخ کیطرف فرمایا حضرتؐ نے
پس روانہ ہونگے چلینگے یہانتک کہ ان نالوں پر وارد ہونگے پس منہہ کے بل اُنپر گر پڑینگے اسے
پینگے فرمایا حضرتؐ نے پس انکے مونہوں کے چمڑے کٹ جائینگے پس اسمیں گرینگے فرمایا
پس نہیں طاقت رکھینگے ان سے پینے کی فرمایا پس ان سے مونہہ پھیر لینگے منہہ پھیرنے کے
پس انکو فرشتے پائینگے اور وہ منہہ کے بل ان چشموں پر گرے ہوئے ہونگے پس انکو مارینگے
پس ٹوٹ جائینگی ان کی ہڈیاں پس ان کے پاؤں پکڑ کر انکو دوزخ میں ڈالدینگے پس سروں کے
بل گرینگے ایک سو چالیس برس کا اندازہ بھڑکتی اور سخت دھوئیں میں پہلے اسکے کہ ٹھہریں
دوزخ کی نالوں میں فرمایا پس نہیں قرار پکڑینگے دوزخ کی نالوں میں یہانتک کہ بدلا جائیگا
ہر آدمی کو واسطے ستر (۷۰) چمڑے فرمایا اور نہایت اُن چشموں کی اُن نالوں میں ہوگی فرمایا
پس پینگے ان سے پس ناگاہ وہ پانی ہوگا گرم پس نہیں ٹھہریگا اُن کے پیٹوں میں یہانتک کہ
بدلائیگا خدا تعالی ہر آدمی کیواسطے اُن سے سات چمڑے فرمایا پس جب ٹھہریگا ان کے پیٹوں میں
کاٹ ڈالیگا انکی انتڑیوں کو پس نکل پڑینگی اُن کی مقعدوں سے اور جاری ہوگا باقی
پانی انکی رگوں میں پس گل جائینگے ان کے گوشت اور ٹوٹ جائینگی انکی ہڈیاں اور پائینگے
ان کو فرشتے پس ماریں گے اُن کے مونہوں اور پیٹھوں اور سروں کو ساتھ اپنی ہتھوڑیوں
کے ہر ہتھوڑی کے واسطے اس سے تین سو ساٹھ طرف ہوگی پس جب اُسکی ساتھ ان کے سروں
کی کھوپریاں اور ٹوٹ جائینگی انکی میٹھیں اور کھینچے جائینگے دوزخ میں مونہوں کے بل یہانتک
کہ دوزخ کے بیچ جائینگے پس شعلہ ماریگی آگ ان کے چمڑوں میں اور پھیلیگی اُن کے کانوں
میں پس نکلیگی بھڑک اسکی ان کے ناکوں کی سوراخ اور پسلیوں سے اور بہیگی پیپ انکی
جسموں سے اور باہر آجاوینگی انکی آنکھیں پس ٹپک پڑینگی انکے رخساروں پر پھر بلائے جائینگے
اپنے شیطانوں کے ساتھ جنکی فرمانبرداری کرتے تھے اور اپنے خداؤں
کے ساتھ جو ان کے فریادرس بنے ہوئے تھے پس تنگ جگہوں میں
ڈالے جاوینگے جکڑے ہوئے پس فریاد کرینگے اپنی ہلاکت کے ساتھ پھر
ان کے حال لائے جائینگے پس دوزخ میں گرم کیئے جائینگے پس
داغ لگائے جائینگے ان کے ساتھ ان کے ماتھے اور ان کے پہلو
اور رکھے جائینگے انکی پیٹھوں پر پس نکل پڑینگے ان کی پیٹوں سے

پس یہ لوگ صاحب دوزخ
کے ہونگے

وَقُرْنَاءُ الشَّيَاطِيْنِ وَالْحِجَارَةِ وَعُلِّقُوْا بِخَطَايَاهُمْ كَالْجِبَالِ
فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ فَطُوْلُ اَحَدِهِمْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ
وَعَرْضُهُ مَسِيْرَةُ خَمْسَةِ اَيَّامٍ وَغِلَظُهُ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ لَيَالٍ
وَرَاْسُهُ مِثْلُ الْاَقْرَعِ وَهُوَ جَبَلٌ يَاْقَصُ الشَّامِ فِيْهِ
اِثْنَانِ وَثَلٰثُوْنَ نَابًا قَدْ خَرَجَ بَعْضُهَا مِنْ رَّاْسِهٖ وَبَعْضُهَا
مِنْ اَسْفَلِ لِحْيَتِهٖ وَاَنْفُهُ مِثْلُ الرَّابِيَةِ الْعَظِيْمَةِ طُوْلُ شَعْرِ
رَاْسِهٖ وَغِلَظُهُ مِثْلُ شَجَرَةِ الْاَرْزِ وَكَثْرَتُهُ كَاَجَامِ الدُّنْيَا
وَشَفَتُهُ الْعُلْيَا لَاصِقَةٌ وَالسُّفْلٰى تَسْعُوْنَ ذِرَاعًا وَطُوْلُ
يَدِهٖ مَسِيْرَةُ عَشْرِ اَيَّامٍ وَغِلَظُهَا مَسِيْرَةُ يَوْمٍ وَفَخِذُهُ
مِثْلُ وَرْقَانَ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِهِ
وَطُوْلُ سَاقِهٖ مَسِيْرَةُ خَمْسِيْنَ لَيَالٍ وَغِلَظُهَا مَسِيْرَةُ
يَوْمٍ كُلُّ حَدَقَةٍ لَهٗ مِثْلُ حِرَاءَ وَهُوَ جَبَلٌ بِمَكَّةَ اِذَا
صُبَّ فَوْقَ رَاْسِهِ الْقَطْرَانُ اشْتَعَلَتْ فِيْهِ النَّارُ فَلَمْ
تَزْدَدْ اِلَّا اِلْتِهَابًا قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا خَرَجَ مِنَ النَّارِ يَجُرُّ
سِلْسِلَةً مَغْلُوْلَةً يَدَاهُ اِلٰى قَفَاهُ فِيْ عُنُقِهِ الْاَغْلَالُ
وَفِيْ رِجْلَيْهِ الْكَبُوْلُ ثُمَّ تَرَاهُ الْخَلَائِقُ كُلُّهُمْ مَوَاعِنَهٗ
وَقَرَّبَ وَاَمِنَهٗ كُلُّ مَفْزَعٍ قَالَ فَمِنْ شِدَّةِ حَرِّهَا وَغَيْظِهَا
وَالْوَانِ عَذَابِهَا وَضِيْقِ مَنَازِلِهَا اِخْضَرَّتْ لُحُوْمُهُمْ
وَنَضِجَتْ عِظَامُهُمْ فِيْ غُلَلِ اَدْمِغَتِهِمْ فَفَارَتْ عَلٰى
جُلُوْدِهِمْ وَاحْتَرَقَتْ بَقَطِعَتْ اَوْصَالُهُمْ فَسَالَ مِنْهَا
صَدِيْدُهُمْ فَنَدَرَتْ اَجْسَادُهُمْ وَسَمِنَتْ دِيْدَانُهُمْ وَ
صَارَتْ مِثْلَ حَمِيْرِ الْوَحْشِ لَهَا اَظَافِيْرُ مِثْلُ اَظَافِيْرِ السِّبَاعِ
وَالْعِقْبَانِ تَسْتَنُّ مَا بَيْنَ جِلْدِهِمْ وَلُحُوْمِهِمْ وَتَنْهَشُهُمْ
وَتَرْفِزُهُمْ فَزْعَةً وَتَتَرَدَّدُ كَمَا يَتَرَدَّدُ الْوَحْشُ الْمُذَعْوَرَةُ
يَاْكُلْنَ لُحُوْمَهُمْ وَيَشْرَبْنَ دِمَاءَهُمْ لَيْسَ لَهُمَا مَاكَلٌ وَلَا
مَشْرَبٌ غَيْرُهُ ثُمَّ تَاْخُذُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ فَيَسْحَبُهُمْ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ عَلَى الْجَمْرِ وَالْحِجَارَةِ كَاَنَّهَا اَسِنَّةٌ مُسْعَدَاتٌ
مُنْطَلِقِيْنَ بِهِمْ اِلٰى بَحْرِ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا

اور نزدیکی شیطانوں کی اور پتھروں کی اور لٹکائے جائینگے بہ سبب اپنے گناہوں کے مانند پہاڑوں
کے تاکہ سخت ہو انپر عذاب پس لنبائی ایک کی ان میں مسافت ایک مہینہ کی اور چوڑائی
اسکی مسافت پانچ دن کی اور اوسکی موٹائی مسافت تین رات کی اور سر اسکا
مانند اقرع کے اور وہ پہاڑ ہے شام کی سرحد میں اُسکے مُنہ میں بتیس دانت ہونگے تحقیق
نکلا ہوا ہوگا بعض انکا اسکے سر سے اور بعض اسکا اُسکی داڑھی کے نیچے سے اور ناک
اُسکی مانند نیلے بڑے کی ہوگی لنبائی اُسکے سر کی بالوں کی اور موٹائی اُسکی مانند درخت
صنوبر کی ہوگی اور اسکی کثرت مانند دنیا کے جنگلوں کی اور اسکا اوپر کا ہونٹ اوپر
چڑھا ہوگا اور نیچے والا نوّے گز ہوگا اور لنبائی اسکے ہاتھ کی مسافت کی دس دن کی
ہوگی موٹائی اسکی راستہ ایک دن کا اور ران اسکا مثل ورقان کے اور موٹائی اُسکے
چمڑے کی چالیس گز ہوگی ساتھ اسکے گز کے اور لنبائی اُسکی پنڈلی کی راستہ پچاس
رات کا اور موٹائی اُسکی راستہ ایک دن کا ہر پیغولا انکا مانند حرا کے اور وہ پہاڑ ہے
مکہ میں جب تانبا گلا ہوا اُسکے سر پر ڈالا جائیگا تو شعلہ مارے گی اسمیں آگ پس زیادہ
ہوگی مگر بھڑکنا کہا راوی نے اور فرماتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس
ذات کی جسکی ہاتھ میں میری جان ہے اگر تحقیق کوئی آدمی نکلے دوزخ سے کہ کھینچا
ہووے زنجیر کو باندھی ہوئی ہاتھ اُس کی گردن میں طوق ہوں اور اوسکے پاؤں
میں بیڑیاں ہوں پھر اُسکو لوگ دیکھیں البتہ نہ ہمت کر جاویں اُسے اور بھاگ جاویں
اُسے پھر پہلے گئے کی جگہ میں فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اسکی سخت گرمی اور اسکا غم اور
اور اسکے رنگا رنگ عذاب اور اسکی جگہوں کی تنگی سے سبز ہو جائینگے گوشت انکے
اور ٹوٹ جائینگی انکی ہڈیاں اور جوش ماریگا ان کے دماغ پس بہینگے اور جلجائینگے
پس کٹ جائینگے ان کے جوڑ پس بہہ گئی ان جوڑوں سے پیپ پس کیڑے والی ہو جائینگے
ان کی جسم اور موٹے ہو جائینگے ان کے کیڑے اور ہو جائینگے مانند جنگلی گدھوں کی
ان کی ناخون ہونگے مانند ناخون گرگس اور عقاب کی انکے چمڑے اور گوشت اور
کے درمیان میں اوڑینگے اور ان کو کاٹینگے اور فریاد کرینگے فریاد کرنے کو اور
پھرینگے مانند بھاگنے وحشی ڈرا ہوئے کی کہائینگے اُن کے گوشت اور پیئینگے اُن کے
خون نہیں ہے سوا اسکے انکا کہانا پینا۔ پھر پکڑینگے انکو فرشتے پس گھسینگے انکو اُن
کے موہنوں کو بل انگاروں اور پتھروں پر۔ گویا کہ وہ نیزے ہیں
تیار ہونے والے فرشتے لے چلیں گے ان کو دوزخ کے دریا
کی طرف ستر برس کی مسافت پر

فَلَا يَبْلُغُونَهُ حَتَّى تَسْقُطَ اَوْصَالُهُمْ وَتَبْدُلَ جُلُودُهُمْ فِي كُلِّ
يَوْمٍ سَبْعِينَ اَلْفَ مَرَّةٍ فَاِذَا انْتَهَوْا بِهِمْ اِلَى خَزَنَتِهِ اَخَذُوا
بِاَرْجُلِهِمْ فَنَعُوهُمْ فِيهِ فَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ قَعْرَ ذٰلِكَ الْبَحْرِ
اِلَّا الَّذِي خَلَقَهُ وَقَدْ قِيلَ اِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي بَعْضِ اَسْفَارِ
التَّوْرٰيةِ اَنَّ بَحْرَ الدُّنْيَا عِنْدَ بَحْرِ جَهَنَّمَ كَعَيْنٍ صَغِيرَةٍ
فِي سَاحِلِ بَحْرِ الدُّنْيَا فَاِذَا قَذَفُوا فِيهِ وَوَجَدُوا مَسَّ
الْعَذَابِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا مَا الَّذِي عُذِّبْنَا بِهِ
قَبْلَ هٰذَا حُلْمٌ قَالَ فَيَغْمِسُونَ مَرَّةً وَيَرْتَفِعُونَ وَيُقَالُ
وَيُقَالُ لَهُمْ سَبْعِينَ بَاعًا بَعْدَ كُلِّ بَاعٍ كَبُعْدِ الْمَشْرِقِ مِنَ
الْمَغْرِبِ ثُمَّ تَسُوقُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ بِمَقَامِعِهِمْ فَيُضْرَبُونَهُمْ
بِهَا فَيَرِدُونَهُمْ اِلَى قَعْرِهَا مَسِيرَةَ سَبْعِينَ عَامًا فِيهَا
طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ فَيَرْتَفِعُونَ مِنْ قَعْرِهَا مِقْدَارَ اَرْبَعِينَ
وَمِائَةِ عَامٍ فَيُرِيدُ اَحَدُهُمْ اَنْ يَتَنَفَّسَ فَيَسْتَقْبِلُهُ الْمَلٰئِكَةُ
بِمَقَامِعِهِمْ مُتَبَادِرِينَ اِلَيْهِ لِضَرْبِهِ غَيْرَ اَنَّهُ يُذْكَرُ اَنَّهُ اِذَا
رَفَعَ رَاْسَهُ وَقَعَ عَلٰى رَاْسِهِ سَبْعُونَ اَلْفَ مِقْمَعٍ لَا يُخْطِئُهُ
شَيْءٌ مِنْهَا فَتَرُدُّهُ سَبْعِينَ بَاعًا فِي قَعْرِهَا كُلُّ بَاعٍ كَبُعْدِ
الْمَشْرِقِ مِنَ الْمَغْرِبِ قَالَ فَهُمْ فِيهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ
حَتّٰى تَاْكُلَ لُحُومَهُمْ وَعِظَامَهُمْ فَتَبْقٰى اَرْوَاحُهُمْ فَيُضْرَبُونَهُمْ
مَوْجَهُ سَبْعِينَ عَامًا ثُمَّ تَنْتَهِيهِمْ اِلَى سَاحِلٍ مِنْ سَوَاحِلِهِ
فِيهِ سَبْعُونَ اَلْفَ مَغَارَةٍ فِي جَوْفِ كُلِّ مَغَارَةٍ سَبْعُونَ
اَلْفَ شِقٍّ مِنْهَا مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا فِي جَوْفِ كُلِّ شِقٍّ
مِنْهَا سَبْعُونَ اَلْفَ ثُعْبَانٍ طُولُ كُلِّ ثُعْبَانٍ مِنْهَا سَبْعُونَ
ذِرَاعًا لِكُلِّ ثُعْبَانٍ مِنْهَا سَبْعُونَ نَابًا فِي كُلِّ نَابٍ مِنْهَا قُلَّةُ
سَمٍّ فِي شِدْقِ كُلِّ ثُعْبَانٍ مِنْهَا اَلْفُ عَقْرَبٍ لِكُلِّ عَقْرَبٍ
مِنْهَا سَبْعُونَ فُقَارَةً مِنْهَا قُلَّةٌ مِنَ السَّمِّ قَالَ فَتَخْرُجُ اَرْوَاحُهُمْ
مِنْ ذٰلِكَ الْبَحْرِ اِلٰى تِلْكَ الْمَغَارَةِ فَتَجِدُ ذُهُمْ اَجْسَادًا وَجُلُودًا
وَيُعْلَوْنَ الْحَدِيدَ فَتَخْرُجُ عَلَيْهِمْ تِلْكَ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَارِبُ
فَتَعَلَّقُ فِي كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ سَبْعُونَ اَلْفَ حَيَّةٍ سَبْعُونَ اَلْفَ
عَقْرَبٍ فَيَصْبِرُونَ ثُمَّ تَرْتَفِعُ اِلٰى رُكَبِهِمْ فَيَصْبِرُونَ ثُمَّ تَرْتَفِعُ

پس نہیں پہونچیگی اسکو یہاں تک کٹ جائینگے ان کے جوڑ اور بدلائے جائینگے انکے
چمڑے ہر دن میں ستر ہزار دفعہ پس جب پہونچا سینگے انکو فرشتے طرف داروغہ
کے پکڑینگے ان کے پاؤں کو پس ڈالینگے انکو اسمیں پس کوئی نہیں جانتا اس دریا کو
گہراؤ کو سوا خدا کے جسنے اسکو پیدا کیا ہے اور تحقیق کہا گیا ہے کہ بعض اسفار توریت
میں لکھا گیا ہے کہ تحقیق دریا دنیا کا نزدیک دریا دوزخ کے مانند چشمہ کے
بیچ کنارے دریائی دنیا کے پس جب پھینکے جاوینگے یہاں تک پہونچے
کو تو کہیگا بعض انکا بعض کو گویا کہ وہ عذاب جس سے ہم عذاب پائے ہیں اسے
پہلے خواب تھی فرمایا پس غوطہ دیئے جاوینگے ایکبار فی الحال اٹھینگے اور چیخیں مارینگے اور
ڈالیگا انکو ستر کلاچ دوری ہر کلاچ کی مانند دوری مشرق کی مغرب سے ہوگی پھر
روانہ کرینگے ان کو فرشتے ساتھ ہتھوڑوں اپنے کے پھیرینگے ان کو ساتھ
ان کے ساتھ ان کے پس پہیرینگے ان کو اسکے گہراؤ کی طرف ستر برس کی اندازہ
سے اسی سے ہوگا انکا کھانا اور انکا پینا پس اٹھینگے اسکے گہراؤ سے ایکسو چالیس
برس کے اندازہ پس کہیگا ایک انکا کہ سانس نکالے پس اسکے سامنے آئینگے
فرشتے ساتھ ہتھوڑوں اپنے کے دوڑتے ہوئے اسکی طرف انکو مارنے کے واسطے
سو اس بات کو یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ تحقیق وہ جب اٹھائیگا سر اپنا واقع ہونگے
اسکے سر پر ستر ہزار ہتھوڑے نہ خطا کرے گی اسسے کوئی چیز ان سے پس روکریگا
اسکو ستر کلاچ اسکی گہراؤ میں ہر کلاچ مانند دوری مشرق سے مغرب تک یا پس وہ پھیرے
ہونگے جسقدر کہ چاہا خدا نے اسے یہانتک کہ کہا جائے گی انکے گوشتوں اور ہڈیوں
کو پس باقی رہجائینگے ان کی روح پس لیگی اسکی اٹھا ستر برس پھر ڈالیگی انکو کنارہ
کیطرف اسکے کناروں سے اسمیں ستر ہزار غار ہوگی ہر غار کے اندر ستر ہزار
پاریدگی ہوگی ہر پاریدگی میں ان سے راستہ ستر برس کا ہر پاریدگی کے اندر ان سے ستر ہزار
اژدہا ہونگے لمبائی ہر اژدہا کی ان سے ستر گز ہوگی ہر اژدہا کی ان سے ستر دانت
ہونگے ہر دانت میں انکے ایک ٹیلہ زہر کا ہوگا اژدہا کے منہ کی جانب میں
ان سے ہزار بچھو ہونگے ہر بچھو کیواسطے ان سے ستر ہزار زہرہ پشت ہے ہر زہرہ پشت
میں اس سے زہر کا ٹیلہ ہے فرمایا پس نکلینگے انکی روحیں اس دریا سے ان
غاروں کی طرف پس نئے کیے جائینگے واسطے ان کے جسم اور چمڑے
اور پہنائے جاوینگے لوہا پس نکلینگے انپر وہ سانپ اور بچھو پس
لٹک پڑینگے ہر آدمی میں ستر ہزار سانپ اور ستر ہزار بچھو
پس صبر کرینگے پھر بلند ہونگے

إِلَى صُدُورِهِمْ فَيَصْبِرُونَ ثُمَّ تَرْتَفِعُ إِلَى تَرَاقِيهِمْ فَيَصْبِرُونَ
ثُمَّ تَرْتَفِعُ فَتَعُوقُ بِمَنَاخِرِهِمْ وَشِفَاهِهِمْ وَأَلْسِنَتِهِمْ وَأَدَانِهِمْ
فَيَجْرَعُونَ وَلَيْسَ لَهُمْ مُسْتَغَاثٌ إِلَّا أَنْ يَهْرُبُوا إِلَى جَهَنَّمَ فَيَقَعُوا
فِيهَا نَامَّا الْحَيَّاتُ فَتَضَعُ لُحُومَهُمْ وَتَشْرَبُ دِمَاءَهُمْ
وَأَمَّا الْعَقَارِبُ فَتَلْدَغُهُمْ فَتَنْتَشِرُ قَدْ لُحُومُهُمْ وَتَقَطَّعُ
أَوْصَالُهُمْ فَإِذَا وَقَعُوا فِي النَّارِ مَكَثَتِ النَّارُ سَبْعِينَ عَامًا
لَا تَرَى فِيهِمْ مِنْ سَمِّ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ ثُمَّ تَحْرِقُهُمْ
النَّارُ سَبْعِينَ عَامًا ثُمَّ تَعُودُ لُحُومُهُمْ جُلُودًا غَيْرَ جُلُودِهِمْ ثُمَّ
يَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَتَأْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ بِطَعَامٍ يُقَالُ لَهُ
الْوَلِيمَةُ وَهُوَ أَشَدُّ يُبْسًا مِنَ الْحَدِيدِ فَيَمْضَغُونَهُ فَلَا
يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَأْكُلُوا مِنْهُ شَيْئًا فَيُلْقُونَهُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ
وَيَبْدُونَ بِأَيْدِيهِمْ مِنْ شِدَّةِ الْجُوعِ فَيَأْكُلُونَ أَنَامِلَهُمْ
وَأَكُفَّهُمْ فَإِذَا أَكَلُوهَا بَدَتْ أَيْسَاعِدِهِمْ فَأَكَلُوهَا أَيْضًا
إِلَى مَرَافِقِهِمْ ثُمَّ بَدَتْ أَذْرُعُهُمْ فَأَكَلُوهَا إِلَى مَنَاكِبِهِمْ فَبَقِيَ
رُؤُسُ الْمَنَاكِبِ وَلَوْنَالُوا بَعْدَهَا شَيْئًا مِنْ أَجْسَادِهِمْ
لَأَفْوَاهِهِمْ لَأَكَلُوهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ بِأَجْسَادِهِمْ أُخِذُوا
فَوُطِّئُوا بِعَرَاقِيبِهِمْ بِكَلَالِيبَ مِنْ حَدِيدٍ عَلَى شَجَرَةٍ
لِلزَّقُّومِ قَالَ وَمِنَّا مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فِي شُعْبَةٍ وَاحِدَةٍ
مُنَكَّسِينَ مُصَوَّبِينَ عَلَى رُؤُسِهِمْ فَيُوقَدُ تَحْتَهُمُ الْجَحِيمُ
فَيَسْتَهِلُّ حَرُّ النَّارِ وُجُوهَهُمْ مِقْدَارَ سَبْعِينَ عَامًا حَتَّى
تَذُوبَ جُسُومُهُمْ وَتَبْقَى أَرْوَاحُهُمْ ثُمَّ يُجَدَّدُ لَهُمْ جُلُودٌ وَ
أَجْسَادٌ ثُمَّ يُنَادَوْنَ بِأَسْمَائِهِمْ وَلَهَبُ النَّارِ مِنْ تَحْتِهِمْ تَدْخُلُ
مِنْ مَقَاعِدِهِمْ وَتَأْكُلُ مِنْ أَفْئِدَتِهِمْ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ مَنَاخِرِهِمْ
وَأَفْوَاهِهِمْ وَمَسَامِعِهِمْ مِقْدَارَ سَبْعِينَ عَامًا حَتَّى تَذُوبَ
عِظَامُهُمْ وَلُحُومُهُمْ وَتَبْقَى أَرْوَاحُهُمْ ثُمَّ يُجَدَّدُ لَهُمْ جُلُودٌ وَ
أَجْسَادٌ ثُمَّ يُنَادَوْنَ بِأَبْصَارِهِمْ مِثْلِهَا فَلَا
يَزَالُونَ يُعَذَّبُونَ كَذَلِكَ حَتَّى لَا يَبْقَى مَفْصِلٌ فِي أَجْسَادِهِمْ
إِلَّا تُوُطِّئَ بِهِ مِقْدَارَ سَبْعِينَ عَامًا وَلَا يَبْقَى شَعْرَةٌ فِي رُؤُسِهِمْ
إِلَّا تُوُطِّئَ بِهَا فَيَأْتِيهِمُ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُمْ وَمَا ثُمَّ

ان کو سینوں تک پس صبر کرینگے پھر بلند ہونگے ان کے گلو تک پس صبر کرینگے پھر
بلند ہونگے پس لٹک پڑینگے ان کے ناکوں کی سوراخ اور انکے ہونٹوں اور زبانوں
اور کانوں کے ساتھ پس جزع کرینگے اور نہیں ہوگا کوئی انکا فریادرس مگر یہ
بھاگ جائیں دوزخ کیطرف پس گر پڑیں اسمیں پس لیکن سانپ پیر جائینگے اور
گوشت اور پینگے ان کے خون اور لیکن بچھو پس کاٹینگے انکو پس گر پڑینگے انکے
گوشت اور جدا ہو جائیں گے انکے جوڑ پس جب دوزخ میں واقع ہونگے تو پھر
آگ ستر برس جلائیگی ان کو ستر برس پہننے کیے جائینگے ان کے چمڑے سوا
اُن کو چمڑوں کو پھر فریاد کرینگے طعام کی پس لائینگے ان کے پاس فرشتے کہا
جو کہا جاتا ہے اُسکو ولیمہ اور وہ بہت سخت خشک ہے لوہے سے پس چبائینگے
اُسکو پس طاقت رکھینگے کہ کہائیں اسکو کسی چیز کو پس ڈالینگے اُسکو اپنے مونہوں
سے اور شروع کرینگے کہانا ہاتھوں سے بسبب سخت بھوک کے پس کہائینگے اپنے
پوروں اور ہتھیلیوں کو پس جب کہا چکینگے انکو تو شروع ہونگے اپنے بازوؤں
کو پس انکو بھی کہائینگے اپنی کہنیوں تک پھر شروع کرینگے اپنی کہنیوں کو پس
کہائینگے ان کو اپنے کندھوں تک پس باقی رہ جائینگے ان کے کندھوں کے سر اور
اگر پہنچتے پہنچے انکے کسی چیز کو اپنے جسموں سے ساتھ اپنے مونہوں کے البتہ کہالیتے انکو
پس جب کرینگے یہ اپنے جسموں کے ساتھ تو پکڑے جائینگے پس لٹکائے جائینگے اپنی
پنڈلیوں سے ساتھ کانٹوں کے لوہے سے تھوہر کے درخت پر فرمایا پس لٹکائے جائینگے
ان سے ستر ہزار ایک شاخ میں پس وہ ٹہری ہوگی اسحال میں کہ لٹکنے والے میر
اپنے سروں پر پس جلائی جائینگی ان کے نیچے آگ پس سامنے آئیگی دوزخ کی گرمی
انکے موہوں کو ستر برس کا اندازہ یہانتک کہ پگھل جائینگے جسم ان کے اور باقی رہجائینگی
ان کی روح پھر پہنائے کیے جائینگے انکے واسطے چمڑے اور جسم پھر لٹکائے جائینگے
اپنے پوروں کے ساتھ اور شعلہ آگ کا انکے نیچے سے داخل ہوگا انکی مقعدوں
میں اور کہائیگا انکے دلوں کو یہانتک کہ نکلیگا انکے ناکوں کی سوراخ اور انکے مونہوں
اور کانوں سے ستر برس کا اندازہ یہانتک کہ پگھل جائینگی انکی ہڈیاں اور انکا گوشت
اور باقی رہجائینگی انکے روح پھر چھوڑے جائینگے اور نئے کیے جائینگے انکے واسطے
چمڑے اور جسم پھر لٹکائے جائینگے ساتھ اپنی آنکھوں کے مانند اسکے پس ہمیشہ اسطرح عذاب
کیے جائیں یہانتک کہ نہ باقی رہیگا کوئی جوڑ انکے جسموں میں مگر لٹکائے جائینگے ساتھ اسکے ستر برس
کا اندازہ اور نہیں باقی رہیگا کوئی بال اُن کے سر میں مگر لٹکائے جائینگے ساتھ اسکے پس آئیگی ان کو
موت اِن کے ہر جوڑ سے

بِمِيتِينَ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ عَذَابٌ غَلِيظٌ فَاِذَا فُعِلَ ذٰلِكَ بِهِمْ كُلَّمَا
اُنْزِلُوْا بِهِمْ فَاُطْلِقُوْا بِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ مَغْلُوْلًا
بِسِلْسِلَةٍ مَسْحُوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ وَلَهُمْ مَنَازِلُ فِيْهَا كَقَدْرِ
اَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ يُعْطٰى مَنْزِلَةً مَسِيْرَةَ شَهْرٍ طُوْلُهَا وَعَرْضُهَا
مِثْلُ ذٰلِكَ نَارٌ بِهَا تَتَوَقَّدُ لَا يَنْزِلُهَا غَيْرُهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُعْطٰى
مَنْزِلَةً مَسِيْرَةَ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً طُوْلًا وَّعَرْضًا ثُمَّ
كَذٰلِكَ تَنْقُصُ مَنَازِلُهُمْ وَتَضِيْقُ حَتّٰى اَنَّ اَحَدَهُمْ لَيُعْطٰى
مَنْزِلَةً مَسِيْرَةَ يَوْمٍ طُوْلًا وَّعَرْضًا وَمِنْ نَّحْوِ سَعَةِ مَنَازِلِهِمْ
يُعَذَّبُوْنَ فَمِنْهُمْ مَّنْ يُّعَذَّبُ عَلَى الْقَفَا وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّعَذَّبُ
جَالِسًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يُّعَذَّبُ جَاثِيًا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يُّعَذَّبُ قَائِمًا عَلٰى رِجْلَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّعَذَّبُ مُنْبَطِحًا عَلٰى
بَطْنِهٖ فَهٰذِهِ الْمَنَازِلُ كُلُّهَا اَضْيَقُ عَلٰى اَهْلِهَا مِنْ زُجِّ الرُّمْحِ
وَمِنْهُمْ مَّنْ تَكُوْنُ نَارُهٗ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ تَكُوْنُ نَارُهٗ اِلٰى
رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ تَكُوْنُ نَارُهٗ اِلٰى حُقْوَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ تَكُوْنُ
نَارُهٗ اِلٰى سُرَّتِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ تَكُوْنُ نَارُهٗ اِلٰى تَرْقُوَتَيْهِ وَمِنْهُمْ
مَّنْ تَكُوْنُ نَارُهٗ غَرْقًا فَمَرَّةً تَعْلُوْا بِهٖ وَمَرَّةً تَدْنِيْهِ اَشَدُّ
مَسِيْرَةِ شَهْرٍ فِيْ قَعْرِهَا فَاِذَا وَقَعُوْا فِيْ مَنَازِلِهِمْ قُرِنَ كُلُّ مِنْهُمْ مَّعَ
قَرَنَائِهِمْ فَبَكَوْا حَتّٰى تَنْزِفَ دُمُوْعُهُمْ ثُمَّ يَكُوْنُ الدَّمُ بَعْدَ
الدُّمُوْعِ حَتّٰى اِنَّهَا السُّفُنُ لَوْ اُرْسِلَتْ اِذَا بَكَوْا فِيْ دُمُوْعِهِمْ
لَجَرَتْ قَالَ وَلَهُمْ يَوْمَ يَجْتَمِعُوْنَ فِيْهِ فِيْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ثُمَّ
لَا تَكُوْنُ جَمَاعَةٌ اَبَدًا قَالَ فَاِذَا اَذِنَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ نَادٰى
مُنَادٍ فِيْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ يَسْمَعُ صَوْتُهٗ اَعْلَاهُمْ وَاَسْفَلُهُمْ وَاَدْنَاهُمْ
وَاَقْصَاهُمْ يُقَالُ لَهٗ حَشْرٌ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ النَّارِ اجْتَمِعُوْا فَيَجْتَمِعُوْنَ
الْمَجْمُوْعُوْنَ فِيْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ وَمَعَهُمُ الزَّبَانِيَةُ قَالَ ثُمَّ يَاْتِيْهِمْ
يَنْهَاهُمْ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا
كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فِي الدُّنْيَا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ
اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَا اِنَّ اللّٰهَ
قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
لَا مَرْحَبًا بِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ سُحْقًا قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

نہیں ہونگے مرنے والے اور ان کے پیچھے سے عذاب ہے سخت پس جب کیا جائیگا یہ سب لوگ
ساتھ تو فرشتے اُتارینگے ان کو پس لے چلینگے ان میں سے ہر آدمی کو اسکی جگہہ کی طرف باندھا ہوا
ساتھ زنجیر کے گھسیٹتا ہوا اپنے منہہ پر فرمایا اور واسطے انکے جگہیں ہیں دوزخ میں انکے
اعمال کی مقدار پس بعض ان میں سے دیا جائیگا ایک مہینہ کا راستہ اسکی لمبائی اور چوڑائی مانند
اُسی کے ہے آگ سے روشن ہوتی نہیں اُترینگا اسمیں غیر اسکا اور بعض ان میں سے دیا جائیگا
جگہہ اونتیس رات کا فاصلہ طول اور عرض میں پھر اسطرح ناقص اور تنگ ہونگی انکی جگہیں
یہانتک کہ تحقیق ایک ان کا البتہ دیا جائیگا رستہ ایک دن کا لمبائی اور چوڑائی میں
اور اپنی جگہوں کی فراخی کی جانب سے عذاب دئے جائینگے پس ان میں سے وہ شخص ہوگا کہ عذاب
دیا جائیگا پیٹھ پر اور بعض ان میں سے وہ ہوگا کہ عذاب دیا جائیگا بیٹھا ہوا اور بعض ان میں سے
وہ ہوگا کہ عذاب دیا جائیگا اپنے زانو پر اور بعض ان میں سے وہ ہوگا کہ عذاب دیا جائیگا پیٹ
پر لیٹنے والا یہ جگہہ سب بہت تنگ ہونگی اپنے رہنے والوں پر نیزے کی سر کی تنگی سے
اور بعض ان میں سے وہ ہوگا کہ ہوویگی آگ اسکی اسکے ٹخنے تک اور بعض ان میں سے وہ ہوگا کہ
ہوویگی آگ اسکی گھٹنے تک اور بعض ان میں سے وہ ہوگا کہ ہوویگی آگ اسکی اسکے کمر تک
اور بعض ان میں سے وہ ہوگا کہ ہوویگی آگ اسکی ناف تک اور بعض ان میں سے وہ ہے
کہ ہوویگی آگ اسکی گلو تک اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ ہوویگی اسکی آگ ڈبونے والی پس
ایکدفعہ نیچے لیجاوے گی اسکو پس پہونچائیگی اسکو ایک مہینہ کا رستہ اپنی گہراؤ میں
پس جب واقعہ ہونگی اپنی جگہوں میں تو ہر ایک ان میں سے لایا جائیگا اپنے نزدیکیوں کے ساتھ
پس روئینگے یہانتک کہ خشک ہوجاوینگی ان کی آنسو پھر روئینگے خون آنسوؤں
کے پیچھے یہانتک کہ اگر کشتیاں چھوڑی جاویں انکی آنسوؤں میں جب روئینگے البتہ
جاری ہوویں فرمایا اور واسطے ان کے ایک دن ہوگا کہ اکٹھے ہونگے اسمیں دوزخ کی تہ
میں پھر نہ ہوویگی جماعت کبھی فرمایا پس اجازت دیگا خدا تعالیٰ اُسدن میں پکارنیوالا
ایک پکارنیوالا اصل دوزخ میں سنیگا اُسکی آواز انکا اوپر والا اور انکا نیچے والا
اور انکا نزدیک والا اور دور والا کہا جاتا ہے اس پکارنے والے کو حشر کہیگا اے دوزخ
والو اکٹھے ہوجاؤ پس سب اکٹھے ہوجائینگے اصل دوزخ میں اور ساتھ ان کے شیاطین
ہونگے فرمایا پس آپس میں مشورہ کرینگے پس ضعیف لوگ متکبر کو کہینگے ہم دنیا میں تمہارے
تابعدار تھے پس کیا تم ہم سے خدا کے عذاب سے کچھہ کفایت کرنے والے ہو متکبر لوگ
جواب دینگے کہ تحقیق ہم سب اس دوزخ میں ہیں تحقیق اللہ فیصلہ کرچکا ہے درمیان
بندوں کے اور متکبر لوگ ضعیفوں کو کہینگے کہ ناخوشی ہو تمکو ہمسے فریاد چاہتے ہو

ضعیف متکبروں کو کہیں گے

بَلْ لَّا مَرْحَبًا بِكُمْ اِنَّكُمْ قَدْ مَنَمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ قَالَ الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ
عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْ هَدَانَا اللّٰهُ
لَهَدَيْنٰكُمْ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ
مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَا اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗ
فَنَتَبَرَّاَ مِنْكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَنَا اِلَيْهِ فِي لَدُنْيَا قَالَا
ثُمَّ اقْبَلُوْا اجْمَعُوْنَ عَلٰى قُرَنَآئِهِمْ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ فَقَالُوْا
اَغْوَيْنٰكُمْ كَمَا غَوَيْنَا قَالَ الشَّيْطٰنُ عِنْدَ اٰخِرِ مَقَالَتِهٖمْ
بِصَوْتٍ لَّهٗ عَالٍ يٰٓاَهْلَ النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ
وَدَعَاكُمُ اللّٰهُ فَلَمْ تُجِيْبُوْهُ وَلَمْ تُصَدِّقُوْا وَاِنِّيْ وَعَدْتُّكُمْ
وَعْدًا فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ
اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ فَاَنَا كَفَرْتُ بِمَآ
اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ
اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ
بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ
مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ
وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ
الْقَرَارُ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ
تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ اَللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ
مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ
بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا
سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا
وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ
كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ
فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ
غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ
وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا
عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ
الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ
وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ
فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ
نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ
مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ
وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ
لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ
وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ
يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ
وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ
وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ

بلکہ نہ خوشی ہو تم کو تمنے آگے لار کہا ہے عذاب ہمارے لیئے پس بُرا ہے آرام کہینگے
ضعیف لوگ متکبروں کو ای پروردگار ہمارے جسنے آگے لار کہا ہے ہمارے لیئے
عذاب کو پس زیادہ کر اسکو عذاب میں دوچند آگ میں پس کہینگے متکبر لوگ اگر
ہمکو خدا ہدایت کرتا البتہ ہم تمکو ہدایت کرتے کہینگے ضعیف لوگ متکبروں کو
بلکہ مکر رات اور دن کا جب تم ہم کو خدا کے ساتھہ کفر کرنے اور اسکے ساتھہ شریک
گردانیکا حکم کرتے تہے پس ہم بیزار ہوتے ہیں تم سے اور اسچیز سے جسکی طرف تم
ہمکو بلاتے تہے دنیا میں فرمایا رسول اللہ نے پہر سب متوجہ ہونگے اپنی نزدیکیوں
شیطانوں سے پس کہینگے ہمنے تمکو گمراہ کیا جیسے کہ ہم گمراہ ہوئے کہیگا شیطان نزدیک
آخر ان کی بات کے اپنے اونچی آواز کے ساتھہ اے دوزخ والو تحقیق خدا تعالی
نے تمکو وعدہ کیا ہے سچا وعدہ اور خدا نے تم کو بلایا پس تمنے نہیں قبول کیا اسکو
اور نہ تصدیق کی اور تحقیق دینے تم سے وعدہ کیا تہا پس میں خلاف کیا تمہارے ساتھہ
اور نہیں تہا میرے واسطے تمپر غلبہ مگر یہ کہ میں نے تمکو بلایا پس تمنے مجھے قبول کیا پس تم مجھی
ملامت نہ کرو اور اپنے نفسوں کو ملامت کرو میں نہیں تمہاری فریاد پہنچنے والا اور نہ تم میری
فریاد پہنچنے والی ہو پس میں آج تمکو کفر کی نسبت کی بہ سبب اسکے جو تمنے میری عبادت کے سوا خدا
کے فرمایا پس آواز کریگا آواز کرنیوالا ان کے درمیان یہ کہ تحقیق خدا کی لعنت ہو ظالموں پر
پس لعنت کرینگے نزدیک اسکے ضعیف لوگ متکبروں کو اور معتبر لوگ لعنت کرینگے
ضعیف لوگوں اور لعنت کرینگے اپنی نزدیکیوں کو شیطانوں سے اور لعنت کرینگے انکو
انکی نزدیکی پہر کہینگے اپنی نزدیکیوں کو کاشکے ہمارا اور تمہارا درمیان دوری ہوتی
مشرق اور مغرب کی پس تم بڑے نزدیکی ہو ہمارے لیئے آج کے دن اور تم برے وزیر
ہمارے لیئے دنیا میں پس جب دیکہینگے اپنی جماعت کیطرف کہیگا بعض انکا بعض کو
آؤ تم پس ڈہونڈیں ہم دربانوں کو پس شاید وہ ہماری سفارش کریں اپنے پروردگار
کے پاس پس ہلکا کرے ہمارے سے ایک دن عذاب سے فرمایا اور وہ اسیلئے سے عذاب
کیئے جائینگے فرمایا اور درمیان جواب دینے چوکیداروں کے انکو ستر برس کا اندازہ
ہوگا پہر ان کو جواب دینگے پس کہینگے کیا نہیں لائے رہتے تمہارے پاس تمہارے پیغمبر دلیلیں
کہینگے کیوں نہیں کہینگے چوکیدار پس پکارو تم پس نہیں پکار کافروں کی مگر گمراہی
میں فرمایا پس جب دیکہینگے یہ کہ تحقیق چوکیدار نہیں رد کرتے اپنے بلائی البتہ فرمایا
کرینگے ملک سے پس کہینگے اے مالک وہ کرے ہماری لیئے پروردگار اپنے سے پس چاہیئے
کہ حکم کرے ہمارے پر ساتھہ موت کے پس ٹہیرے گا مالک اندازہ دنیا کا نہیں
جواب دیگا انکو اور نہیں رد کریگا اپنے بات پہر جواب دیگا ان کو پس کہیگا تحقیق تم ٹہیرنے والے ہو

اَحَقًّا مِّنْ غَيْرِ اَنْ يُّقْضٰى عَلَيْكُمُ الْمَوْتُ فَلَمَّا رَاَوْا مَالَكًا
لَا يَرُدُّ عَلَيْهِمْ خَيْرًا اسْتَغَاثُوْا بِرَبِّهِمْ فَقَالُوْا رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا
فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ يَعْنِيْ اِنْ عُدْنَا فِيْ مَعْصِيَتِكَ قَالَ
فَمَكَثَ الْجَبَّارُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مِقْدَارَ سَبْعِيْنَ عَامًا لَا يُجِيْبُهُمْ
بِقَوْلٍ وَلَا يَرُدُّ عَلَيْهِمْ خَيْرًا ثُمَّ اَجَابَهُمْ بِقَوْلِهٖ وَاَنْزَلَهُمْ مَنْزِلَةَ
الْكِلَابِ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَلَمَّا رَاَوْا رَبَّهُمْ لَا يَرُدُّ
وَلَا يَرُدُّ عَلَيْهِمْ خَيْرًا قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَوَآءٌ عَلَيْنَا اَجَزِعْنَا
مِنَ الْعَذَابِ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ثُمَّ قَالُوْا مَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ
وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ فَتَمَنَّوْا اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
قَالَ ثُمَّ تَصْرِفُ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةُ اِلٰى مَسَاكِنِهِمْ فَرَاَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ
اَقْدَامُهُمْ وَدَحَضَتْ حُجَّتُهُمْ وَنَظَرُوْا مَا عِنْدَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ
وَيَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَتَلَقَّاهُمُ الْكَرْبُ الشَّدِيْدُ وَنَزَلَ بِهِمُ
الْخِزْيُ وَالْهَوَانُ الطَّوِيْلُ فَهَتَفُوْا بِحَسْرَتِهِمْ عَلٰى مَا فَرَّطُوْا
فِيْ دُنْيَاهُمْ وَحَمَلُوْا اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَاَوْزَارَ اَتْبَاعِهِمْ
مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ وَعَدَدُهُمْ اَكْثَرُ مِنْ تُرَابِ
اَرْضِهِمْ وَقُطُوْرِ بُحُوْرِهِمْ مَعَ زُبَانِيَةٍ سَرِيْعٍ اَمْرُهُمْ عَلِيْظٍ
كَلَامُهُمْ مُعَظِّمِيْ لِاَجْسَادِهِمْ كَالْبَرْقِ وُجُوْهُهُمْ كَالْجَمْرِ اَعْيُنُهُمْ
كَاللَّهِيْبِ اَلْوَانُهُمْ كَالْحِمَمِ اَنْيَابُهُمْ كَصَيَاصِيِ الْبَقَرِ اَظْفَارُهُمْ
يَغْشَى الْقُرُوْنَ وَالْمَقَامِعُ الطِّوَالُ الثِّقَالُ الْمُحْرِقَةُ بِاَيْدِيْهِمْ
لَوْ ضَرَبُوْا بِهَا الْجِبَالَ لَانْصَدَعَتْ وَكَانَتْ رَمِيْمًا يَضْرِبُوْنَ
بِهَا عُصَاةَ رَبِّهِمْ فَيَحِقُّ لَهُمْ اَنْ تَسِيْلَ اَعْيُنُهُمُ الدَّمَ بَعْدَ
الدَّمُوْعِ لِاَنَّهُمْ اِنْ دَعَوْتُمْ لَمْ يُجِيْبُوْهُمْ وَاِنْ بَكَوُا الدَّمَ لَمْ
يَرْحَمُوْهُمْ وَاِنِ اسْتَغَاثُوْا بِمَآءٍ بَارِدٍ لَمْ يُغِيْثُوْهُمْ كَالْاَبَاءِ كَالْمِهْلِ يَشْوِيْ
الْوُجُوْهَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ
لَيَاْتِيْ اَهْلَ النَّارِ سَحَابَةٌ خَطِيْمَةٌ كُلَّ يَوْمٍ فَتَبْسُطُ عَلَيْهِمْ فَمَا
هُوَ اِلَّا اَنْ تَظُنَّ اَبْصَارُهُمْ وَيَرْهَدُ يَعْنِيْ ظُهُوْرَهُمْ وَظُلْمَةٌ
لَا يُبْصِرُوْنَ مَعَهَا وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّحَابَةِ بِصَوْتٍ فَمَا
جَهْرِيًّا اَهْلَ النَّارِ اَمَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ اُمْطِرَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
يَا جَمْعَنَا اَمْطِرِيْنَا اَيَّتُهَا الْمَلَكَةُ الْبَارِدَ فَتُمْطِرُهُمْ سَاعَةً حِجَارَةً

بَابُ الْخَبَرِ الَّذِيْ
اَعْطَاهُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
الْخ

مدتیں دراز پہلے اس سے کہ آوے تم پر موت پس عیب دیکھیں گے مالک کو کہ نہیں
روکرتا ان پر بھلائی تو فریادرسی کرینگے اپنے پروردگار سے پس کہینگے اے ہمارے
پروردگار نکال ہمکو اس سے پھر اگر ہمنے پھر ایسا کام کیا تو تحقیق ہم ظالم ہیں یعنی
اگر ہم پھری تیری نافرمانی میں فرمایا پس ٹھیر گیا خدا تعالیٰ پاک پروردگار ستر برس کا
مقدار نہ جواب دیگا انکو انکی بات کا اور نہ رد کریگا انپر بھلائی پھر انکو جواب دیگا
اپنے قول کو اور انکو اتاریگا کتوں کی جگہوں میں اور فرمائیگا خوار ہو اسمیں اور مجھ سے
مت بات کرو فرمایا پس جب دیکھینگے اپنے پروردگار کو کہ نہیں رحم کرتا اوپر انکے
رد کرتا انپر بھلائی تو کہیگا بعض انکا بعض کو برابر ہے کیا جزع کریں ہم عذاب سے
یا صبر کریں ہم نہیں ہمارے لیے کوئی خلاصی کی جگہ پس نہیں ہمارا کوئی سفارش کرنیوالا
اور نہ کوئی دوست دلسوز پس اگر ہمارے لیے دنیا میں لکیدہ لوٹ کر جانا ہوتا تو ہم
ہو جاتے ایمان والوں سے فرمایا پھر لیجائینگے ان کو فرشتے انکی جگہوں کیطرف پس کھڑے ہونگے
اسوقت انکے قدم اور باطل ہوگی انکی حجت اور دیکھینگے اس چیز کو جان کر کہ
عزوجل کا پاس ہے اور ناامید ہو جائینگے اسکی رحمت سے اور انکے سامنے آئیگا غم
سخت اور اندوہگینی انکے ساتھ رسوائی اور خواری لمبی پس فریاد کرینگے ساتھ حسرت
اپنی کی اس چیز پر جو تقصیر کیا تھا اپنی دنیا میں اور اوٹھائینگے بوجھ اپنی اپنی گردنوں
پر اور بوجھ اپنے تابعداروں کو بغیر اسکے کہ کم کیا جاوے انکے بوجھوں سے اور انکا عدد
بہت زیادہ ہے ان کی زمین کی مٹی اور انکے دریاؤں کے قطروں سے ساتھ انکے فرشتوں
کے جو شتابی ہے کام انکا سخت ہے بات انکی بڑے ہیں جسم ان کے مانند بجلی کے
سنہ انکے مانند انگارے کے آنکھیں اونکی مانند شعلے آگ کے رنگ انکے باہر نکلے
ہوئے دانت انکے گائے کے سینگوں کی طرح ناخون انکے اور ہتھوڑے لمبے ہاتھ
چلانے والے انکے ہاتھوں میں اگر ماریں ساتھ انکے پہاڑوں کو تو پارہ پارہ ہو جاویں
اور ہو جاویں بوسیدہ ماریں گے ساتھ انکے اپنے پروردگار کے بغیر فرمانوں کے
پس لائق ہے واسطے کہ جاری ہو ویں انکی آنکھیں ساتھ خون کے بجائے آنسوؤں کے کیونکہ تحقیق اگر فریاد
کو بلاویں تو نہ جواب دیں اور اگر روویں تو نہ رحم کریں انپر اور اگر فریاد بھی کریں انسے ساتھ
پانی ٹھنڈے کے تو نہ فریاد پہنچیں انکی مگر ساتھ پانی کے جو مانند تیل گرم کی ہو کہ جلا دیوے منہوں کو
اور بیان صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تحقیق آویگا دوزخیوں کے پاس بادل پس کہینگے اہل دوزخ
فریاد کیا چاہتے ہو تم پس برسیگا اوپر واسطے انکے بجلیاں ہونگی جو اوچک لیجاویں انکی آنکھوں کو اور کڑک
ہوگی جو توڑ ڈالیگی انکی بیٹیوں کو اور اندھیرا ہوگا کہ نہیں دیکھینگے تم انسکے اور پھر آویگا بادل ساتھ اونچی آواز اپنی کے اہل دوزخ والو کیا چاہتے ہو تم کہ برساؤں

تَقَعُ عَلٰى رُؤُسِهِمْ فَتَقْطَعُ جَمَاجِمَهُمْ ثُمَّ تَمْطِرُ ثُمَّ سَاعَةً اُخْرٰى
اَنْهَارًا مِنْ حَمِيْمٍ وَّجَمْرًا كَثِيْرًا وَّسُوَاظًا وَّخَطَاطِيْفَ مِنَ
الْحَدِيْدِ ثُمَّ تَمْطِرُ ثُمَّ سَاعَةً اُخْرٰى حَيَّاتٍ وَّعَقَارِبَ
وَدُوْدٍ وَّغِسْلِيْنٍ قَالَ فَاِذَا اُمْطِرَتْ فِيْ جَهَنَّمَ سُجِرَ بَحْرُهَا
فَاجَتْ لُجَجُهَا وَعَضِبَتْ فَلَمْ تَتْرُكْ فِيْ جَهَنَّمَ سَهْلًا وَّلَا جَبَلًا
اِلَّا ارْتَفَعَتْ عَلَيْهِ فَتُغْرِقُ اَهْلَ النَّارِ اَجْمَعِيْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ
يَّمُوْتُوْا قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَهَنَّمَ عَلٰى مَنْ فِيْهَا مِنَ الْعُصَاةِ غَيْظًا
وَّحَرًّا وَّزَفِيْرًا وَّشَهِيْقًا وَّلَهَبًا وَّدُخَانًا وَّظُلْمَةً وَّوَعْثًا
وَّسَمُوْمًا وَّحَمِيْمًا وَّجَحِيْمًا وَّسَعِيْرًا وَّشِدَّةً عَلٰى مَنْ فِيْهَا
لِنِقْمَةِ رَبِّهَا فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا وَمِنْ اَعْمَالِهَا وَمُقَارَنَةِ اَهْلِهَا
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّهَا لَا تُوْرِدْنَا حِيَاضَهَا وَلَا تَجْعَلْ فِيْ اَعْنَاقِنَا
اَغْلَالَهَا وَلَا تُكْسِنَا مِنْ ثِيَابِهَا وَلَا تُطْعِمْنَا مِنْ زَقُّوْمِهَا وَلَا
تَسْقِنَا مِنْ حَمِيْمِهَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا خُزَّانَهَا وَلَا تَجْعَلْنَا مَاكَلَةً
لِنَارِهَا وَلٰكِنْ جَوِّزْنَا بِرَحْمَتِكَ صِرَاطَهَا وَاصْرِفْ عَنَّا
شَرَرَهَا وَلَهَبَهَا حَتّٰى تُنَجِّيَنَا بِرَحْمَتِكَ مِنْهَا وَمِنْ دُخَانِهَا وَمِنْ
كَرْبِهَا وَعَذَابِهَا آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَدْنٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ جَهَنَّمَ فُتِحَ بِالْمَغْرِبِ
لَذَابَتْ مِنْهُ جِبَالُ الْمَشْرِقِ كَمَا يَذُوْبُ الْقِطْرُ وَلَوْ اَنَّ شَرَرَةً
مِنْ شَرَرِ جَهَنَّمَ طَارَتْ فَوَقَعَتْ بِالْمَغْرِبِ وَرَجُلٌ بِالْمَشْرِقِ
لَغَلَى دِمَاغُهٗ حَتّٰى يَقُوْرَ عَلٰى جَسَدِهٖ وَاِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ
عَذَابًا رَجُلٌ تُحْذٰى لَهُ نَعْلَانِ مِنْ نَّارٍ فَتَخْرُجُ مِنْ مَسَامِعِهِمْ
وَمَنَاخِرِهِمْ وَتَغْلِيْ مِنْهُمَا اَدْمِغَتُهُمْ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ يَلْقَوْنَ
عَلٰى صَخْرَةٍ مِّنْ صُخُوْرِ جَهَنَّمَ فَيَنْتَقِضُوْنَ فِيْهَا كَمَا يَنْتَقِضُ
الْحَبُّ مِنَ الْمِقْلَى الْحَارِّ وَكُلَّمَا سَقَطُوْا مِنْ صَخْرَةٍ قَعْقَعُوْا
عَلَى اُخْرٰى فَاَهْلُ النَّارِ كُلُّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ
وَمَصِيْرِهِمْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا عَذَابُ الَّذِيْنَ
لَا يَحْفِظُوْنَ فُرُوْجَهُمْ فَيُنَاطُوْنَ بِفُرُوْجِهِمْ بِقَدْرِ مَا كَانَتْ
اللُّذَيَّا حَتّٰى تَذُوْبَ اَجْسَادُهُمْ وَتَبْقٰى اَرْوَاحُهُمْ ثُمَّ
يَنْزِلُوْنَ فَتَجِدُهُمْ اَجْسَادًا وَّجُلُوْدًا ثُمَّ يُعَذَّبُوْنَ

ان کے سروں پر پس توڑ ڈالینگے انکے سروں کی کھوپریان پھر برسائیگا ایک ساعت
اور نہریں گرم پانی کی اور انگارے بہت اور کوڑے اور لوہے کی کنڈیاں پھر برسائیگا انپر ایک
اور ساعت سانپ اور بچھو اور کیڑے اور پانی گرم فرمایا پس جب برسیگا دوزخ میں تو
گرم ہوجاویگا دریا اسکا پس موجیں مارینگی اسکے گہراؤ کی جگہیں اور غضبناک ہوجاینگی
پس نہیں چھوڑینگی دوزخ میں بغیر پہاڑ والی اور پہاڑ والی جگہہ کو مگر بلند ہوجائیگی اسپر پس
غرق کرڈالیگی تمام دوزخ والوں کو بغیر اسکے کہ وہ مریں فرمایا حضرتؐ نے پس یہ ہوویگی
ان لوگوں پر جو اسمیں ہیں بغیر ماؤں کے غصے اور گرمی اور سانس باہر نکالنے اور اندر لیجانے
اور بھڑکاو اور دھوئیں اور اندھیری اور بری جگہہ اور ہوا گرم اور پانی گرم اور گرمی اور سوزش
اور سختی میں ان لوگوں پر جو اسمیں اسکے غصے پروردگار اپنے کے پس ہم خدا کی پناہ دھونڈتے
ہیں دوزخ اور اسکے کاموں اور اسکو رہنیوالوں کی نزدیکی سے اے خدا پروردگار ہمارے
اور پروردگار اسکے ہمکو مت داخل کیجیو اسکی حوضوں میں اور مت کیجیو ہماری گردنوں
میں طوق اسکے اور مت پہنایو ہمکو اسکے کپڑوں سے اور مت کھلایو اسکے تھوہر سے اور مت
پلایو ہم کو اسکے گرم پانی سے اور مت مقرر کیجیو ہمپر اسکے چوکیداروں کو اور مت کریو
ہمکو خوراک اسکی آگ کی ولکن گذار ہمکو ساتھہ رحمت اپنی کے اسکی پلصراط سے اور پھیر
ہم سے اسکی چنگاڑی اور اسکی لاٹیں تاکہ ہم خلاصی پائیں تیری رحمت سے اس سے اور
دھوئیں اسکے سے اور اسکی سختی سے اور اسکے عذاب سے قبول کر دعا ہماری اے پروردگار
جہانوں کے اور فرماتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اگر تحقیق بہت چھوٹا دروازہ دوزخ
کا دروازوں سے کہولا جاوی مغرب میں پگھل جاویں اسکے سبب سے مشرق کی پہاڑ جسطرح پگھل
جاتا ہے تانبا اگر تحقیق ایک چنگاڑی دوزخ کی چنگاڑیوں سے اڑے پس واقع ہووے مغرب میں
اور ایک مرد مشرق میں ہو البتہ جوش مارے دماغ اسکا یہانتک کہ جوش مارے اسکی جسم پر
اور تحقیق بہت کم دوزخ والوں میں عذاب میں وہ مرد ہونگے جو پہنائے جائینگے
انکو جوتیاں آگ سے پس نکلیگی ان کے کانوں اور ناکوں کی سوراخ سے اور جوش مارینگے
اس سے ان کے دماغ اور وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں ڈالیجائیں ایک پہر پر دوزخ کے پتھروں سے
پس تڑپینگے اسمیں جیسے کہ تڑپتا ہے دانہ پہاڑ گرم سے اور جب گرینگے ایک پہر سے واقع
ہونگے دوسرے پر پس دوزخ والے سب عذاب کیے جاوینگے اپنے اعمالوں کے اندازہ پر پس ہم خدا کی پناہ
ڈھونڈھتے ہیں انکے اعمال اور انکی بازگشت سے فرمایا پیغمبر خدا نے اور لیکن عذاب ان لوگوں
کا جو نہیں نگاہ رکھتے اپنے شرمگاہوں کو پس لٹکائے جائینگے اپنی شرمگاہوں کے ساتھہ اندازہ
اس مدت کا جو دنیا تھی یہانتک کہ پگھل جائینگے بدن انکے اور باقی رہجائینگی انکی روحیں
پھر اتاری جائینگی پس نئے کیے جائینگے جسم انکے اور چمڑے پھر عذاب کیے جاوینگے

فَيُجْلَدُ كُلَّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ قَدْرَ مَا كَانَتِ
الدُّنْيَا حَتّٰى تَذُوْبَ اَجْسَادُهُمْ وَتَبْقٰى اَرْوَاحُهُمْ فَذٰلِكَ
عَذَابُهُمْ وَاَمَّا عَذَابُ السَّارِقِ فَيُقْطَعُ عُضْوًا عُضْوًا ثُمَّ
يُجَدَّدُ فَذٰلِكَ عَذَابُهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ يُنَادِيْ اِلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ
مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ مَعَهُمُ الشِّفَارُ وَاَمَّا عَذَابُ الَّذِيْنَ
يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ فَيُنَاطُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ يُجَلَّدُ كُلَّ اِنْسَانٍ
مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى تَذُوْبَ اَجْسَادُهُمْ
وَتَبْقٰى اَرْوَاحُهُمْ وَاَمَّا عَذَابُ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُجْعَلُوْنَ فِيْ مَغَارٍ
جَهَنَّمَ ثُمَّ يُغْلَقُ عَلَيْهِمْ وَفِيْهَا حَيَّاتٌ وَعَقَارِبُ وَحُمَّرٌ
كَثِيْرَةٌ وَلَهَبٌ وَدُخَانٌ شَدِيْدٌ يُجَدَّدُ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ
كُلَّ سَاعَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جِلْدٍ فَذٰلِكَ عَذَابُهُمْ وَاَمَّا
عَذَابُ الْجَبَّارِيْنَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ فَيُجْعَلُوْنَ فِيْ تَوَابِيْتَ مِنْ نَارٍ
ثُمَّ يُقْفَلُ عَلَيْهِمْ فَتُوْضَعُ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ
قَالَ فَيُعَذَّبُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ كُلَّ سَاعَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ
لَوْنًا مِنَ الْعَذَابِ يُجَدَّدُ لَهُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ جِلْدٍ فَذٰلِكَ
عَذَابُهُمْ قَالَ وَاَمَّا الَّذِيْنَ يَغُلُّوْنَ فَيَاْتُوْنَ يَغُلُّوْنَهُمْ ثُمَّ
يُلْقٰى بِهَا فِيْ بَحْرِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُمْ غُوْصُوْا حَتّٰى تُخْرِجُوْا
غُلُوْلَكُمْ لِيَنْتَهُوْا عَلٰى قَعْرِهٖ وَلَا يَعْلَمُ قَعْرَهٗ اِلَّا الَّذِيْ
خَلَقَهٗ قَالَ فَيَغُوْصُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ رُؤُسُهُمْ
يَتَنَفَّسُوْنَ فَيُبْتَدَرُ اِلٰى كُلِّ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ
مَعَ كُلِّ مِقْمَعٍ مِّنَ الْحَدِيْدِ فَيَهْوِيْ بِهَا اِلٰى رَاْسِهٖ فَذٰلِكَ
عَذَابُهُمْ اَبَدًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ اَنَّهُمْ لَا يَبْقَوْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا فَلَا
اَدْرِيْ كَمْ مِّنْ حِقْبٍ غَيْرَ اَنَّ الْحِقْبَ الْوَاحِدَ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ
سَنَةٍ وَالسَّنَةُ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ يَوْمًا وَالْيَوْمُ اَلْفُ
سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ فَالْوَيْلُ لِاَهْلِ النَّارِ وَالْوَيْلُ لِتِلْكَ الْوُجُوْهِ
الَّتِيْ كَانَتْ لَا تَصْبِرُ عَلٰى حَرِّ الشَّمْسِ حِيْنَ تَلْفَحُهَا النَّارُ وَوَيْلٌ
لِتِلْكَ الرُّؤُسِ الَّتِيْ كَانَتْ لَا تَصْبِرُ عَلَى الصُّدَاعِ
حِيْنَ يُصَبُّ فَوْقَهَا الْحَمِيْمُ وَوَيْلٌ لِتِلْكَ الْاَعْيُنِ الَّتِيْ

پس مارینگے ہر آدمی کو ان سے ستر ہزار فرشتے اندازہ اُس مدت کا جو دنیا تھی یہانتک کہ پگھل
جائینگے انکے جسم اور باقی رہجائیگی انکی روحیں پس یہ ہے انکا عذاب اور ایسا عذاب
چور کا پس وہ کاٹا جائیگا جوڑ جوڑ پھر نیا کیا جاویگا پس یہ ہے عذاب انکا سوا اسکے کہ
تحقیق جلدی کریگا ہر آدمی کیطرف اُن سے ستر ہزار فرشتہ ساتھ اُنکے ہونگی چھریاں
اور لیکن عذاب اُن لوگوں کا جو گواہی دیتے ہیں جھوٹی پس وہ لٹکائے جائینگے ساتھ اپنی زبانوں
کے پھر مارینگے ہر آدمی کو ان سے ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ پگھل جائینگے انکے جسم
اور باقی رہ جائینگی ان کی روحیں اور لیکن عذاب شرک کرنیوالوں کا پس کیے جائینگے
دوزخ کی غاروں میں پھر بند کیجائینگی انپر اور ان میں سانپ ہونگے اور بچھو اور انگارے
بہت اور شعلہ اور دھواں سخت نیا کیا جائے گا ہر آدمی کے واسطے ان سے ہر ساعت
ستر ہزار چمڑا پس یہ ہوگا انکا عذاب اور لیکن عذاب سرکشوں متکبروں کا پس
کیے جائینگے صندوقوں میں دوزخ سے پھر قفل لگایا جائیگا انپر پھر رکھے جائینگے
نیچے درجۂ طبقہ میں آگ سے فرمایا پس عذاب کیا جاویگا ہر آدمی ان سے ہر
ساعت ننانوے قسم عذاب سے نیا کیا جاویگا ان کیواسطے ہر دن میں ہزار چمڑا پس یہ ہوگا
عذاب انکا فرمایا حضرت نے اور ایسے وہ لوگ جو مال غنیمت میں خیانت کرتے ہیں
پس لائینگے اپنی خیانتوں کو پھر انکو ڈالا جائیگا دوزخ کی دریا میں پھر ان کو کہا
جاویگا غوطہ لگاؤ یہانتک کہ نکالو تم اپنی خیانتوں کو تاکہ نہ پہنچیں اُسکی تہ تک اور نہیں
اُسکو پیدا کیا فرمایا حضرتؐ نے پس غوطہ لگائینگے جسقدر کہ چاہا خدا نے پھر نکالیں گے اپنے
سروں کو کہ دم لیں پھر جلدی کریگا ہر ایک کیطرف ان سے ستر ہزار فرشتہ ہر ایک
فرشتہ کے ساتھ ایک ہتھوڑا ہوگا لوہے سے پس نیچے لیجاویگا اسکو اُسکے سر تک پس یہ ہے
عذاب انکا ہمیشہ کہا راوی نے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے
حکم کیا ہے دوزخیوں پر یہ کہ تحقیق وہ ٹھیرینگے اسمیں کئی حقبے پس میں نہیں جانتا کہ
کتنے ہیں حقبے مگر یہ کہ تحقیق ایک حقبہ اسی ہزار برس کا ہوگا اور برس تین سو ساٹھ
دن کا اور دن ہزار برس کا اُن دنوں سے جو تم شمار کرتے ہو پس ہلاکت ہے دوزخ والوں کو
اور ہلاکت ہے ان سونٹوں کو جو سورج کی گرمی پر صبر نہ کرتے تھے جسوقت جلائیگی آگ
اور ہلاکت ہے ان سروں کو جو درد سر پر صبر نہ کرتے تھے جسوقت اُنپر گرم پانی ڈالا
جائیگا اور ہلاکت ہے ان آنکھوں کو
جو درد آنکھ پر

كَانَتْ لَا تَصْبِرُ عَلَى الرَّمْدِ حِيْنَ تُرْمَقُ وَتُشْخَصُ فِي النَّارِ
وَوَيْلٌ لِتِلْكَ الْاٰذَانِ الَّتِي كَانَتْ تَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ تَتَلَذَّذُ بِهَا
حِيْنَ يَفُوْرُ مِنْهَا لَهَبٌ وَوَيْلٌ لِتِلْكَ الْمَنَاخِرِ الَّتِي كَانَتْ
تَجِدُ رِيْحَ الْجِيْفِ حِيْنَ تَنْشَقُّ بِالنَّارِ وَوَيْلٌ لِتِلْكَ
الْاَعْنَاقِ الَّتِي كَانَتْ لَا تَصْبِرُ عَلَى الْوَجَعِ حِيْنَ يُجْعَلُ فِيْهَا
الْاَغْلَالُ وَوَيْلٌ لِتِلْكَ الْجُلُوْدِ الَّتِي كَانَتْ لَا تَصْبِرُ عَلَى
اللِّبَاسِ الْخَشِنِ حِيْنَ يُجْعَلُ عَلَيْهَا ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ خَشِنٍ
مَسُّهَا مُنْتِنٌ رِيْحُهَا تَتَلَظّٰى نَارًا وَوَيْلٌ لِتِلْكَ الْبُطُوْنِ
الَّتِي كَانَتْ لَا تَصْبِرُ عَلَى الْاَذٰى حِيْنَ يَدْخُلُهَا الزَّقُّوْمُ
مِنْ مَاءٍ حَمِيْمٍ يُقَطِّعُ اَمْعَآءَهُمْ وَوَيْلٌ لِتِلْكَ الْاَقْدَامِ الَّتِي
كَانَتْ لَا تَصْبِرُ عَلَى الْجَفَآءِ حِيْنَ تُحْذٰى لَهَا نِعَالٌ مِنْ نَارٍ
فَوَيْلٌ لِاَهْلِ النَّارِ مِنْ اَصْنَافِ الْعَذَابِ لَهُمْ بِحَقِّ
هٰذَا الْعِلْمِ الْعَظِيْمِ وَفَضْلِكَ الْعَمِيْمِ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

فَصْلٌ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ لِجِسْرِ جَهَنَّمَ سَبْعَ قَنَاطِرَ
بَيْنَ كُلِّ قَنْطَرَتَيْنِ سَبْعُوْنَ عَامًا وَعَرْضُ الْجِسْرِ كَحَدِّ السَّيْفِ
فَيَجُوْزُ عَلَيْهِ اَوَّلُ زُمْرَةٍ مِنَ النَّاسِ سِرَاعًا كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَ
الزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَالزُّمْرَةُ الثَّالِثَةُ كَالرِّيْحِ
الْعَاصِفِ وَالزُّمْرَةُ الرَّابِعَةُ كَالطَّيْرِ وَالزُّمْرَةُ الْخَامِسَةُ
كَالْخَيْلِ وَالزُّمْرَةُ السَّادِسَةُ كَالرَّجُلِ الْمُسْرِعِ وَالزُّمْرَةُ السَّابِعَةُ
يَمُرُّوْنَ عَلَيْهِ مُشَاةً ثُمَّ يَبْقٰى رَجُلٌ وَاحِدٌ فَهُوَ اٰخِرُ مَنْ
يَمُرُّ عَلٰى ذٰلِكَ الْجِسْرِ فَيُقَالُ لَهُ مُرَّ فَيَضَعُ عَلَيْهِ قَدَمَيْهِ فَتَزِلُّ
اَحَدُ قَدَمَيْهِ فَيَحْبُوْ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَتُصِيْبُ النَّارُ
مِنْ شَعْرِهِ وَجِلْدِهِ قَالَ فَلَا يَزَالُ يَدْرُجُ عَلٰى بَطْنِهِ فَتَزِلُّ
قَدَمُهُ الْاُخْرٰى وَتَسْتَبِثُ يَدُهُ وَتَعْلَقُ الْاُخْرٰى وَهُوَ
عَلٰى ذٰلِكَ تُصِيْبُهُ النَّارُ وَهُوَ يَظُنُّ اَنَّهُ لَا يَنْجُوْ مِنْهَا فَلَا
يَزَالُ يَدْرُجُ عَلٰى بَطْنِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهَا فَاِذَا خَرَجَ مِنْهَا
نَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ اَنْجَانِيْ مِنْكِ كَانَّ
كَانَ رَبِّيْ اَعْطٰى اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِثْلَ مَا

صبر نہ کرتی تھیں جسوقت نیلی کیجائیں گی اور تیہری لگ جائینگی آگ میں
اور ہلاکت ہو ان کانوں کو جو باتیں شکران سے لذت پکڑتے تھے جسوقت جوش
مارینگا ان سے شعلہ اور ہلاکت ہو اس ناک کی سوراخوں کو جو تنگ آتی تھیں مردار
کی بو سے جسوقت انکو آگ کھائیگی اور ہلاکت ہو ان گردنوں کو جو نہیں صبر کرتی
تھیں درد پر جسوقت کیے جائینگے ان میں طوق اور ہلاکت ہو ان چمڑوں کو جو
نہیں صبر کرتے تھے پوشاک سخت پر جسوقت کیجائینگے انپر کپڑے آگ سے
سخت ہے انکا چھونا گندی ہے بو ان کی شعلے مارتے ہونگے آگ سے اور
ہلاکت ہو ان پیٹھوں کو جو نہیں صبر کرتے تھے تکلیف پر جسوقت کہ داخل ہوگی انمیں
تھوہر ساتھ گرم پانی کے جو کاٹ ڈالیگا ان کی انتڑیوں کو اور ہلاکت ہے
ان قدموں کو جو نہیں صبر کرتے تھے تنگی پر جسوقت کہ پہنائی جائینگی انکو جوتیاں
آگ سے پس ہلاکت ہے دوزخ والوں پر گوناگون عذاب سے اے بار خدایا
اس علم بزرگ اور اپنے فضل عام کی برکت سے ہمکو مت کیجیو دوزخ
والوں سے فصل اور کہا ابو ہریرہ رضہ نے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق دوزخ کی پل کے واسطے سات پلیں ہیں ہر دو پلوں
کے درمیان راستہ ہے ستر برس کا اور چوڑائی پل کی مانند تیزی تلوار
کے پس گذرے گا اسپر پہلا گروہ لوگوں سے جلدی میں آنکھ جھپکنے
کے انداز اور دوسرا گروہ بجلی اوچک لیجانے والی کی طرح اور تیسرا
گروہ مانند سخت ہوا کے اور گروہ چوتھا مانند پرندے کی اور گروہ
پانچواں گھوڑوں کیطرح اور گروہ چھٹا مرد تیز رو کیطرح اور گروہ
ساتواں گذرینگے اسپر پیادہ پیر باقی رہجائیگا ایک اکیلا مرد پس وہ
آخر ان لوگوں کا ہے جو گذرینگے اس پل پر پس اسکو کہا جائیگا کہ گذر
پس رکھیگا اسپر دونوں پاؤں اپنے پس پھسل جائیگا ایک ان دو پاؤں
سے پھر سوار ہوگا پس چلیگا اپنے دو زانو کے بل پس پہنچیگی آگ اسکی
بالوں اور چمڑے کو فرما پس ہمیشہ اپنے پیٹ پر گھسٹتا ہوا جائیگا
پس اسکا دوسرا پاؤں پھسل جائیگا اور پکڑے گا اسکا ہاتھ اور لٹکیگا
دوسرا اور وہ اسی حال پر ہوگا کہ پہنچے گی اسکو آگ پس وہ یہ گمان کریگا
کہ تحقیق یہ نہیں خلاصی پائیگا اسسے پس ہمیشہ اپنے پیٹ پر گھسٹتا ہوا جائیگا
یہانتک کہ نکلیگا اسسے پس جب نکلیگا اسسے تو دیکھیگا اسکی طرف پس کہیگا برکت والی
ہے وہ ذات جسنے مجھکو نجات دی تجھسے میں نہیں گمان کرتا کہ تحقیق پروردگار میرے نے کسیکو خلقت پہلے اور پچھلے

دی ہے وہ چیز

المقالة الثانية والعشرون في السؤال عن مقام قال رضي الله عنه واعلم ان الكشف الذوقي والكشف عن تجلد وحي ما من الخلق وتلبسهم فيه فتدبر في تحقيق الكلام ذوقا وقولا فهو حوالة ثم نزول الكثرة وعمال الشعوذة عزاد في كان

اعطاني انه نجاني منك بعد اذ رأيت ولقيت قال فيأتيه ملك من الملئكة فيأخذ بيده فينطلق به الى غدير بين يدي باب الجنة فيقول له الملك اغتسل في هذا الغدير واشرب منه قال فيغتسل ويشرب منه فيعود له ريح اهل الجنة والوانهم ثم ينطلق به فيوقفه على باب جهنم فيقول له قف ههنا حتى يأتيك اذنك من ربك عز وجل قال فينظر الى اهل النار ويسمع عواءهم كعواء الكلاب قال فيبكي فيقول يا رب اصرف وجهي عن اهل النار لا اسئلك يا رب غيرها قال فيأتيه ذلك الملك من عند رب العلمين عز وجل فيحول وجهه من النار الى الجنة قال وبين مقامه الى باب الجنة خطوة فينظر الى باب الجنة وعرضها وان ما بين عضادتي باب الجنة مسيرة اربعين عاما للطير السريع قال فيسأل ذلك الرجل ربه عز وجل فيقول يا رب انك قد احسنت الي الاحسان كله ادخلتني من النار وصرفت وجهي عن اهل النار الى الجنة انما بيني وبين باب الجنة خطوة فاسئلك يا رب بعزتك ان تدخلني الباب ولا اسئلك غيرها ولكن اجعل الباب بيني وبين اهل النار حجابا فلا اسمع حسيسها ولا ارى اهلها قال فيأتيه ذلك الملك من عند رب العلمين فيقول يا ابن ادم ما اكذبك لست زعمت انك لا تسئل غيرها قال عليه السلام فيقول ويحلف لا وعزة الرب لا اسئل غيرها فيأخذه بيده فيدخله الباب ثم ينطلق الملك الى رب العلمين عز وجل قال فينظر ذلك الرجل في الجنة عن يمينه وشماله وبين يديه مسيرة سنة فلا يرى احدا غير الشجر والثمر وبين مقامه الى ادنى شجرة خطوة قال فينظر اليها فاذا اصلها ذهب وعضنها فضة بيضاء وورقها كاحسن حلل رآها ادمي وثمارها الين من الزبد واحلى من العسل واطيب ريحا من المسك قال فتجيء ذلك الرجل منها راى قال فيقول

جو دی ہے اُسنے مجھکو وہ یہ کہ تحقیق اسنے خلاصی دی ہی مجھکو تجہ سی پیچھو اُسکے جو دیکھا ہی
اور ملاقات کی اور فرمایا حضرتؐ نے پس آئیگا اُسکے پاس ایک فرشتہ فرشتوں سے پس
پکڑیگا اسکا ہاتہہ پس لیچلیگا اسکو ایک حوض کیطرف بہشت کی دروازہ کے آگے
پس کہیگا اسکو فرشتہ کہ نہا اس حوض میں اور پی اس سے پس نہائیگا اور پیگا
اُسے پس آئیگی اُسکی طرف بہشت والوں کی ہوا اور انکی رنگ پہر لیچلیگا اُسکو پہر
کھڑا کریگا اسکو دوزخ کے دروازہ پر پس کہیگا اُسکو فرشتہ کہ یہاں کہڑا ہو
یہانتک کہ آوی تیرے پاس اجازت تیری پروردگار عزوجل کیطرف سی فرمایا حضرتؐ
نے پس دیکہیگا دوزخیوں کیطرف اور سنیگا انکی آوازکتوں کیطرح فرمایا حضرتؐ
نے پس رو ویگا پس کہیگا اے میرے اللہ پہیر منہ میرا دوزخ والوں سی میں
نہیں مانگتا تجہ سی سوا اسکے فرمایا پس آویگا اُسکے پاس وہی فرشتہ پروردگار
جہانوں کے پاس سے پس پہیریگا مُنہ اُسکا دوزخ سے بہشت کیطرف
فرمایا اور درمیان اسکے کہڑا ہونے کی جگہہ سی بہشت کی دروازہ تک ایک قدم
کا فاصلہ ہوگا پس دیکہیگا بہشت کی دروازہ اور اسکی فراخی کی طرف اور
تحقیق وہ مسافت کہ درمیان دو جانب دروازہ کی ہے رستہ ہی چالیس برس کا واسطے پرندے
تیز اُڑنیوالے کی فرمایا پس وہ شخص سوال کریگا پروردگار اپنے عزوجل سے پس کہیگا اے میرے
اللہ تحقیق تونے احسان کیا ہے میرے طرف تمام احسان نجات دی ہے تونے مجھکو آگ سے اور
پہیرا تونے مُنہہ میرا دوزخیوں سے طرف بہشت کی سوا اسکے نہیں میرے اور بہشت کی درمیان
ایک قدم کا فاصلہ ہی پس میں تجہ سی مانگتا ہوں اے میرے اللہ ساتھ عزت تیری کی یہ کہ دور
کری تو مجھکو دروازہ میں اور میں نہیں مانگتا تجہ سی سوا اسکے ولیکن کر تو دروازہ میرے
اور دوزخ والوں کے درمیان پس نہ سنوں میں دوزخ کی آوازا ور نہ دیکہوں میں اُسکی
اہل کو فرمایا پس آئیگا اُس کی پاس وہی فرشتہ پروردگار جہانوں کے پاس سے پس کہیگا
اے آدم کی بیٹے کیسا دروغگو ہے تو کیا تونے یہ نہیں کہا تہا کہ تحقیق تو نہیں سوال کریگا
اسکے سوا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے پس کہیگا اور قسم کہائیگا قسم ہی عزت پروردگار
کی نہیں سوال کرونگا میں سوا اسکے پس پکڑیگا ہاتہہ اسکا پس داخل کریگا اسکو دروازہ
میں پہر چلیگا فرشتہ طرف پروردگار جہانوں کی فرمایا حضرتؐ نے پس دیکہیگا وہ شخص بہشت
میں پس اُس اور بائیں اور اگے اپنے سی رستہ ایک برس کا پس دیکہیگا کسی کو سوا درخت اور سونے
کی اور درمیان انکی کہڑا ہونے کی جگہہ سی نزدیک تر درخت تک ایک قدم کا فاصلہ ہوگا فرمایا
حضرتؐ نے پس دیکہیگا طرف اسکی پس ناگاہ جڑ اسکی سونا اور شاخ اُسکی چاندی سفید اور پتے
اُسکے مانند بہت اچہے زیوروں کی جو دیکہا ہوا نکو آدمی نے اور میوے انکے بہت نرم ہونگے کہن سے اور بہت میٹھے

يَارَبِّ نَجَّيْتَنِي مِنْ جَهَنَّمَ وَأَدْخَلْتَنِي بَابَ الْجَنَّةِ فَأَيُّ
الْإِحْسَانَ كُلُّهُ وَإِنَّمَا بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ خُطْوَةٌ
لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ قَالَ فَيَأْتِيهِ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فَيَقُولُ مَا
أَكْذَبَكَ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَسْتَ زَعَمْتَ أَنَّكَ لَا تَسْأَلُ غَيْرَهُ
فَمَالَكَ تُسَأَلُ وَأَيْنَ مَا أَقْسَمْتَ لَا تَسْتَحْيِي قَالَ فَيَأْخُذُ
بِيَدِهِ فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى دُنْيَا مَنَازِلِهِ فَإِذَا هُوَ بِقَصْرٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ
بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى مَسِيرَةِ سَنَةٍ قَالَ فَإِذَا أَتَاهُ نَظَرَ إِلَى
مَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَأَى مَنْزِلًا كَأَنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ الْقَصْرُ وَمَا رَأَى
مَعَهُ حُلْمًا فَلَا يَمْلِكُ نَفْسَهُ حِينَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ
أَسْأَلُكَ هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ قَالَ فَيَأْتِيهِ
مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَمَا أَقْسَمْتَ بِرَبِّكَ
عَلَيْكَ مَا أَكْذَبَكَ يَا ابْنَ آدَمَ هُوَ لَكَ فَإِذَا أَتَاهُ نَظَرَ إِلَى
مَا بَيْنَ يَدَيْهِ كَأَنَّمَا كَانَ مَنْزِلَهُ مَعَهُ حُلْمًا قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ
أَسْأَلُكَ هٰذَا الْمَنْزِلَ قَالَ فَيَأْتِيهِ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فَيَقُولُ لَهُ
يَا ابْنَ آدَمَ مَالَكَ لَا تَفِي بِالْعَهْدِ أَلَسْتَ زَعَمْتَ أَنَّكَ
لَا تَسْأَلُ غَيْرَهُ وَلَا يَلُومُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا كَادَ نَفْسُهُ تَخْرُجُ
مِنْهُ مِنَ الْعَجَائِبِ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ لَكَ قَالَ فَإِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ
مَنْزِلٌ آخَرُ كَأَنَّمَا كَانَتْ مَعَهُ تِلْكَ الْمَنَازِلُ حُلْمًا فَيَبْقَى مِنْهُ
لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَتَكَلَّمَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ لَا تَسْأَلُ رَبَّكَ فَيَقُولُ
يَا سَيِّدِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَلَفْتُ لِرَبِّ الْعِزَّةِ حَتَّى
خَشِيتُ مِنْهُ وَسَأَلْتُهُ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ قَالَ فَيَقُولُ لَهُ رَبُّ
الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ أَيُرْضِيكَ أَنْ أَجْمَعَ لَكَ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْمٍ
خَلَقْتُهَا إِلَى يَوْمٍ أَفْنَيْتُهَا ثُمَّ أُضَعِّفُهَا لَكَ عَشَرَةَ أَضْعَافٍ
قَالَ فَيَقُولُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ يَا رَبِّ أَتَهْزَأُ بِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ
قَالَ فَيَقُولُ لَهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي لَقَادِرٌ أَنْ أَفْعَلَهُ
فَاسْأَلْنِي مَا شِئْتَ قَالَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ يَا رَبِّ أَلْحِقْنِي بِالنَّاسِ
قَالَ فَيَأْتِيهِ مَلَكٌ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيَنْطَلِقُ بِهِ يَمْشِي فِي الْجَنَّةِ
حَتَّى يَبْدُوَ لَهُ شَيْءٌ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَآهُ شَيْئًا فَيَخِرُّ سَاجِدًا

اے میرے اللہ خلاصی دی تو نے مجھکو دوزخ سے اور داخل کیا مجھکو بہشت کی دروازہ میں پس احسان
کیا تو نے طرف میری احسان بہت اور نہیں میری اور اس درخت کی درمیان فاصلہ مگر قدم بھر
میں نہیں چاہتا تجھ سے سوا اسکے فرمایا پس آویگا اسکے پاس وہی فرشتہ پس کہیگا کیسا دغاگو ہے تو ای آدم کے
بیٹے کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ تحقیق تو نہیں سوال کریگا زیادتی کا پس تجھکو کیا ہے کہ تو سوال کرتا
ہے اور کہاں ہے قسم تیری کیا تو شرم نہیں کرتا فرمایا پس پکڑیگا فرشتہ ہاتھ اسکا پس لیچلیگا
اسکو طرف نزدیک تر کی اسکی منزلوں سے پس ناگہان ساتھ ایک محل کے ہے موتیوں سے اسکے آگے سو کوس پر
کے رستہ پر فرمایا حضرت نے پس جب آویگا اس کے پاس تو دیکھیگا اس چیز کیطرف جو اسکے آگے ہے پس
دیکھیگا ایسی جگہ کہ گویا تھا وہ محل اور وہ چیز جو اسکے پیچھے تھی اسکے مقابلہ میں خواب پس نہیں مالک
رہیگا اپنی جان کا یعنی بیاختیار ہو جائیگا جسوقت دیکھیگا طرف اسکے پس کہیگا ای میرے اللہ میں مانگتا ہوں
تجھسے یہ جگہہ اور نہیں سوال کرونگا میں سوا اسکے فرمایا پس آویگا اسکے پاس ایک فرشتہ فرشتوں سے پس کہیگا
ای آدم کے بیٹے کیا تو نے اپنے پروردگار کی قسم اپنے پر نہیں کہائی تھی عجب تیری دروغگوئی ہے
ای آدم کے بیٹے وہ جگہہ تیرے لیئے ہے پس جب اسجگہہ کو پاس آئیگا تو دیکھیگا اسچیز کیطرف جو اسکے
آگے ہے گویا کہ تھی جگہہ اسکی اسکے مقابلہ میں خواب فرمایا پس کہیگا ای میرے اللہ میں تجھسے یہ جگہ
مانگتا ہوں۔ فرمایا پس آویگا اسکے پاس فرشتہ پس اسکو کہیگا کہ ای آدم کے بیٹے تجھے کیا ہے جو
تو نہیں پورا کرتا عہد کو کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ تو اسکو سوا نہیں سوال کریگا اور نہیں ملامت
کریگا اسکو کیونکہ تحقیق وہ دیکھتا ہے اسچیز کو جو قریب ہے کہ نکلجاوے جان اسکی عجائب کے دیکھنے
سے فرمایا پس کہیگا فرشتہ کہ وہ تیرے لیئے ہے پس فرمایا ناگاہ اسکے آگے ایک اور ایسی جگہہ ہوگئی
کہ گویا اسکے مقابل یہ جگہیں خواب اور خیال ہیں پس رہجائیگا حیران نہیں طاقت رکھیگا کلام
کی فرمایا حضرت علیہ السلام نے پس کہیگا اسکو فرشتہ تجھے کیا ہے کہ نہیں سوال کرتا تو اپنے
پروردگار سے پس کہیگا ای سردار میرے خدا تجھپر رحم کرے قسم خدا کی البتہ تحقیق میں قسم کھا چکا
رہا پروردگار کی عزت کی یہانتک کہ میں ڈر گیا اسسے اور میں اسسے مانگتا رہا یہانتک کہ میں شرمندہ
ہوگیا فرمایا حضرت نے پس کہیگا اسکو پروردگار عزت کا عزوجل کیا تجھکو خوش کرتا ہے یہ کہ میں جمع
کروں میں تیرے لیئے دنیا ابتدا اسکے پیدا ہونے کے دن سے اسکے فنا ہونے کے دن تک پھر زیادہ کروں
میں اسکو تیرے لیئے دس چند فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ شخص ای اللہ میرے کیا تو میرے
ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے اور تو پروردگار ہے جہانوں کا فرمایا حضرت نے پس کہیگا اسکو اللہ عزوجل
کہ تحقیق میں اسکے کرنے پر قادر ہوں پس مانگ جو تو چاہے فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ شخص
اے میرے اللہ ملا مجھکو لوگوں کے ساتھ پس آویگا اسکے پاس فرشتہ پس اسکا
ہاتھ پکڑیگا اور لیچلیگا اسکو بہشت میں چلتا ہوا یہانتک کہ ظاہر کیجاوے گی اسکے
واسطے کوئی چیز گویا کہ اسنے نہیں دیکھی ایسی کوئی چیز پس گر پڑے گا سجدے میں

وَيَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اِنَّ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ تَجَلّٰى لِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ
الْمَلَكُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ هٰذَا مَنْزِلُكَ وَهٰؤُلَآءِ دُوْنَ مَنَازِلِكَ
فَيَقُوْلُ لَوْلَآ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَبَسَ بَصَرِيْ لَحَارَ مِنْ نُوْرِ
هٰذَا الْقَصْرِ قَالَ فَيَنْزِلُ فِيْ ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَيَلْقَاهُ رَجُلٌ اِذَا
رَاٰى وَجْهَهٗ وَثِيَابَهٗ يَبْقٰى مَبْهُوْتًا يَظُنُّ اَنَّهٗ مَلَكٌ فَيَاْتِيْهِ ذٰلِكَ
الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ لَقَدْ
اُمِرْتُ اَنْ لَكَ اَنْ تَجِيْئَ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اَنَا قَهْرَمَانٌ لَكَ وَاَنَا عَلٰى هٰذَا الْمَنْزِلِ
وَلَكَ مِثْلَيْ اَلْفِ قَهْرَمَانٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰى قَصْرٍ مِّنْ
مِّنْ قُصُوْرِكَ وَلَكَ اَلْفُ اَلْفِ قَصْرٍ فِيْ كُلِّ قَصْرٍ اَلْفُ خَادِمٍ
وَّزَوْجَةٌ مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ قَالَ فَيَدْخُلُ فِيْ قَصْرِهٖ ذٰلِكَ
فَاِذَا هُوَ بِقُبَّةٍ مِّنْ لُؤْلُؤٍ بَيْضَآءَ وَفِيْ جَوْفِهَا سَبْعُوْنَ فِيْ
كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ غُرْفَةً فِيْ غُرْفَةٍ سَبْعُوْنَ بَابًا لِكُلِّ بَابٍ
مِّنْهَا قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ فَيَدْخُلُ تِلْكَ الْقِبَابَ فَيَفْتَحُهَا وَلَمْ
يَفْتَحْهَا اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ قَبْلَهٗ فَاِذَا هُوَ فِيْ جَوْفِ تِلْكَ
الْقُبَّةِ بِقُبَّةٍ مِّنْ جَوْهَرَةٍ حَمْرَآءَ طُوْلُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
لَهَا سَبْعُوْنَ بَابًا لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهَا يُفْضِيْ اِلٰى جَوْهَرَةٍ حَمْرَآءَ
عَلٰى مِثْلِ طُوْلِهَا سَبْعُوْنَ بَابًا لَيْسَ مِنْهَا جَوْهَرَةٌ عَلٰى لَوْنٍ
صَاحِبَتِهَا فِيْ كُلِّ جَوْهَرَةٍ اَزْوَاجٌ وَّمَنَاصٌّ وَّاَسِرَّةٌ قَالَ فَاِذَا
دَخَلَهَا وَجَدَ فِيْهَا زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ
فَيَرُدُّ عَلَيْهَا السَّلَامَ ثُمَّ يَقُوْمُ مَبْهُوْتًا فَتَقُوْلُ لَهٗ قَدْ اٰنَ لَكَ
اَنْ تَزُوْرَنَا وَاَنَا زَوْجَتُكَ قَالَ فَيَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهَا فَيَرٰى وَجْهَهٗ
فِيْ وَجْهِهَا كَمَا يَرٰى اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ فِي الْمِرْاٰةِ مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ
وَالصَّفْوَةِ فَاِذَا عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حُلَّةً فِيْ كُلِّ حُلَّةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا لَيْسَ
فِيْهَا لَوْنٌ عَلٰى لَوْنِ صَاحِبَتِهَا يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ لَحْمِهَا لَا يَعْتَرِضُ
عَنْهَا اِعْرَاضَةٌ اِلَّا ازْدَادَتْ حُسْنًا فِيْ عَيْنِهٖ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا فِيْ
هٖ مِرْاٰةٌ وَهُوَ مِرْاٰةٌ قَالَ وَاِنَّ لِكُلِّ قَصْرٍ مِّنْهَا ثَلٰثَمِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ بَابًا
عَلٰى كُلِّ بَابٍ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ قُبَّةً مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوْتَةٍ وَّجَوْهَرَةٍ
لَيْسَ مِنْهَا قُبَّةٌ عَلٰى لَوْنِ صَاحِبَتِهَا فَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَصْرِ اَشْرَفَ

وَدُنَا مِنْ مُنَاظَرَةِ صَدْرِكَ اِلٰى قَالَ فَيَلْتَفِتُ فَيَرٰى اللّٰهَ تَعَالٰى رَاْسَهٗ مِنْ كُلِّهِمْ فَذَا لَوْنُ نَوْسَكَ وَهٰؤُلَآءِ دُوْنَكَ وَاَخْرَجَ الْعُقَيْلِيُّ عَنْ اَنَسٍ مُّسْنَدًا وَلَا يَصِحُّ مُسْنَدًا وَلَا مُرْسَلًا وَلَا كَلِمَةَ مِنْهُ صَحِيْحٌ وَلَا اَدْرِيْ مَا مَتْنُهٗ اِلَّا اَنَّ اَسْمَاءَ الْكُتُبِ وَالْوَرَقِ وَالْعُرُوْضِ وَالْاَوْتَادِ

اور کہیگا سجدہ میں تحقیق پروردگار میرے عزوجل نے تجلی کی میرے واسطے پس کہیگا اسکو فرشتہ کہ اٹھا تو سر اپنا یہ ہے جگہہ تیری اور وہ کمتر ہے تیری جگہوں سے فرمایا حضرت نے پس کہیگا اگر نہ ہوتی یہ کہ تحقیق اللہ عزوجل کی نگاہ رکھی میری بینائی البتہ پھر جاتی اس محل کو نور سے پس اترے گا اس محل میں پس ملاقات کریگا اسکی ایک شخص جب دیکھیگا اسکے منہ اور کپڑوں کو تو رہجائیگا حیران گمان کریگا یہ کہ تحقیق وہ فرشتہ ہے پس آویگا اسکے پاس وہ شخص پس کہیگا سلامتی ہو تجھپر اور خدا کی رحمت اور اسکی برکتیں البتہ تحقیق تیرے آنیکا وقت آیا پس رد کریگا اوسپر سلام پس اسکو کہیگا تو کون ہے ای اللہ کے بندے پس کہیگا میں تیرے لیئے نگہبان ہوں اور میں اسجگہ پر ہوں اور تیرے لیئے میرے جیسے ہزار نگہبان ہیں ہر ایک ان سے ایک محل پر ہے تیرے محلوں سے اور تیرے واسطے ہزار محل ہیں ہر محل میں ہزار خدمتگار ہیں اور ایک بیوی حورعین سے فرمایا حضرت نے پس داخل ہوگا اس محل نپچ میں پس ناگاہ وہ ایک قبہ کے ہے موتی سفید سے اور اسکے اندر میں ستر گھر ہونگے ہر گھر میں ستر بالاخانے ہونگے ہر بالاخانہ کے ستر دروازے ہونگے ہر دروازے کے واسطے اس قبہ سے ایک قبہ ہوگا موتی سے پس داخل ہوگا ان قبوں میں پس کہولیگا انکو اور نہیں کہولا اسکو کسی نے خدا کی خلقت سے اسے پہلے پس ناگاہ وہ اس قبہ کے اندر میں ساتھہ ایک قبہ کے ہے سرخ موتی سے لنبائی اسکی ستر گز ہے واسطے اسکو ستر دروازے ہونگے ہر دروازہ اُن سے پہنچیگا موتی سرخ کیطرف اسکی دروازے کی مانند پہر اسکے واسطے ستر دروازے ہونگے نہیں کوئی موتی ان سے دوسرے موتی کے رنگ پر ہر موتی میں بیویاں ہیں اور تخت عروس کے اور تخت فرمایا حضرت نے پس داخل ہوگا اسمیں پائیگا اسمیں ایک بیوی حورعین سے پس سلام کرے گی اوسپر پس رد کریگا اوسپر سلام پھر کھڑا ہوگا حیران پس کہیگی اسکو تحقیق تجھکو ہماری زیارت کرنیکا وقت آیا اور میں تیری بیوی ہوں فرمایا حضرت نے پس دیکھیگا اسکے منہ کو اسکی مونہہ میں جیسے کہ دیکھتا ہے ایک تمہارا منہ اپنا آئینہ میں بسبب خوبصورتی اور خوبی اور صفائی کے پس ناگاہ اوسپر ستر حلے ہونگے ہر حلہ میں ستر رنگ ہونگے نہیں ہوگا اسمیں کوئی رنگ دوسرے رنگ کیطرح دیکھیگا اسکی پنڈلی کا گودا اسکے پیچھے سے نہیں موند پھیریگا اسسے منہ پھیرنا مگر بڑھ جائے گی خوبصورتی پس اسکی آنکھ میں ستر چند پس یہ حور اسکے واسطے آئینہ ہے اور وہ اسکو واسطے آئینہ ہے اور فرمایا تحقیق ہر محل کیواسطے ان میں سے تین سو ساٹھ دروازے ہونگے ہر دروازہ پر تین سو ساٹھ قبے ہونگے مروارید و یاقوت اور جواہر سے نہیں ہوگا کوئی قبہ دوسرے قبہ کے رنگ پر پس جب

عَلٰى مُلْكِهٖ مَسِيْرَةَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنَ الْاَرْضِ يَنْفُذُ بَصَرُهٗ فِيْهَا اِذَا سَارَ فِيْهِ سَارَ
فِيْ مُلْكِهٖ مِائَةَ سَنَةٍ لَا يَنْتَهِيْ اِلٰى شَيْءٍ فِيْهِ اِلَّا نَظَرَ فِيْهِ اَجْمَعُ وَاِنَّ
الْمَلٰئِكَةَ تَدْخُلُ عَلَيْهِ قُصُوْرَهٗ مِنْ كُلِّ بَابٍ بِالسَّلَامِ وَالْهَدَايَا مِنْ
عِنْدِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَيْسَ مِنْهُمْ مَلَكٌ اِلَّا وَمَعَهٗ مِنَ الْهَدَايَا مَا لَيْسَ
مَعَ الْاٰخَرِ كُلَّ يَوْمٍ فِي النَّهَارِ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ مَعَهَا الْهَدَايَا
وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ وَالْمَلٰئِكَةُ
يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا وَكَانَ
يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يُسَمّٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ
الْمُسْكِيْنَ لِفَضْلِ مَنَازِلِهِمْ عَلٰى مَنَازِلِهٖ وَاِنَّ لِهٰذَا الْمُسْكِيْنِ ثَمَانِيْنَ
اَلْفَ خَادِمٍ فِيْ طَعَامِهٖ اِذَا اشْتَهَى الطَّعَامَ تَقَبَّلُوْا لَهٗ مَائِدَةً
مِنْ مَوَائِدِهَا مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ مُنْطَقَةً مِنْ يَاقُوْتَةٍ صَفْرَاءَ
مَحْفُوْفَةً بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ وَالزَّبَرْجَدِ وَقَوَائِمُهَا مِنْ لُؤْلُؤٍ
حَافَتُهَا عِشْرُوْنَ مِيْلًا قَالَ فَيُوْضَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ
سَبْعُوْنَ لَوْنًا وَيَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَمَانُوْنَ خَادِمًا مَعَ كُلِّ
خَادِمٍ مِنْهُمْ صَحْفَةٌ فِيْهَا طَعَامٌ وَكَاْسٌ فِيْهِ شَرَابٌ فِيْ كُلِّ صَحْفَةٍ
مِنَ الطَّعَامِ مَا لَيْسَ فِي الْاُخْرٰى وَفِيْ كُلِّ كَاْسٍ شَرْبَةٌ مَا لَيْسَ
فِي الْاُخْرٰى يَجِدُ طَعْمَ اَوَّلِهَا كَطَعْمِ اٰخِرِهَا وَيَجِدُ لَذَّةَ اٰخِرِهَا
كَلَذَّةِ اَوَّلِهَا يُشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَلَيْسَ مِنْهَا لَوْنٌ اِلَّا وَهُوَ يُصِيْبُ
مِنْهُ وَلَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ اِلَّا وَيُعْطٰى حَظَّهٗ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
اِذَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَكَانَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا لَيَزُوْرُوْنَهٗ وَلَا يَزُوْرُهُمْ وَاِنَّ اَهْلَ
الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا لَيَسْعٰى عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ ثَمَانُوْنَ مِائَةَ اَلْفِ خَادِمٍ
بِيَدِ كُلِّ خَادِمٍ مِنْهُمْ صَحْفَةٌ فِيْهَا طَعَامٌ لَيْسَ فِي الْاُخْرٰى وَلَيْسَ
مِنْهَا لَوْنٌ اِلَّا وَهُوَ يُصِيْبُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنْهُمْ خَادِمٌ اِلَّا وَيُعْطٰى
حَظَّهٗ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِذَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمَا
مِنْهُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَلَهٗ اثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ
الْعِيْنِ وَاٰدَمِيَّتَانِ لِكُلِّ زَوْجَةٍ مِنْهُنَّ قَصْرٌ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ
مُنْطَقَةٌ بِحُمْرٍ اٰخَرَ فِيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مِصْرَاعٍ لِكُلِّ مِصْرَاعٍ

اپنے ملک پر مقدار زمین کا پہونچیگی آنکھہ اسکی اسمیں جب سیر کریگا تو سیر کریگا اپنے ملک میں
سو برس کی مدت نہیں پہنچیگا طرف کسی چیز کے اسمیں مگر نظر کریگا اس سب میں
اور تحقیق فرشتے داخل ہونگے اسپر اسکے محلوں میں ہر دروازہ سے ساتھہ سلام اور
ہدیوں کے پروردگار جہانوں کے پاس سے نہیں ہوگا ان سے کوئی فرشتہ مگر ساتھ
اسکے ہدیوں سے وہ چیز ہوگی جو نہیں ہے دوسرے کے ساتھ ہر دن چاشت کے وقت
سلام کہینگے اسپر فرشتے ساتھ ان کے تحفے ہونگے اور اسکی تصدیق اللہ عزوجل
کی کتاب میں ہے فرماتا ہے اور فرشتے اُنپر داخل ہونگے ہر دروازے سے کہینگے سلام ہو
تمہاری پر سبب اسکے جو تم نے صبر کیا پس اچھا ہے گھر آخرت کا اور فرمایا اللہ تعالی نے اور
واسطے ان کے روزی انکی اسمیں صبح اور شام اور نبی فرماتے ہے تحقیق یہ شخص نام رکھیگا
تہے اسکا بہشت والے مسکین واسطے اچھا ہونے انکی جگہوں کے اسکی جگہہ پر اور تحقیق اس
مسکین کیواسطے (۸) اسّی ہزار خدمتگار ہونگے اسکے طعام میں جب چاہیگا بچا ہینگے
اسکے واسطے دسترخوان بہشت کے دسترخوانوں سے سرخ یاقوت سے جڑاؤ زرد یاقوت گرد
گرد کیا ہوا ساتھ مروارید اور یاقوت اور زمرد کے اور اسکے پاؤں مروارید سے ہونگے
ایک جانب اسکی بیس میل ہوگی فرمایا حضرتؐ نے پس رکھا جاویگا اسکے لیئے اسپر
طعام سے ستر قسم اور کھڑے ہونگے اسکے آگے اسّی خدمتگار ہر خدمتگار کے ساتھ
ان سے ایک کاسہ ہوگا جو اسمیں طعام ہے اور پیالہ جو اسمیں پانی ہوگا ہر کاسہ میں
طعام میں سے وہ چیز ہوگی جو دوسری میں نہیں اور ہر کاسہ میں الگ شربت ہوگا جو
دوسرے میں نہیں پائیگا پہلے کا مزہ ان کے پچھلے کے مزہ کیطرح اور پائیگا انکی آخر
کی لذت کو ان کے اول کی لذت کیطرح مشابہ ہوگا بعض انکا بعض کے ساتھہ اور نہیں ہے
ان سے کوئی رنگ مگر وہ پہنچے گا اسے اور نہیں اسکے لیئے خدمتگار مگر دیا جائیگا حصہ
اپنا اس کھانے اور پینے سے جب اٹہایا جائیگا اسکے آگے سے اور فرماتے ہے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم اور تحقیق بلند مرتبہ والے اسکی زیارت کرینگے اور وہ مسکین انکی زیارت نکریگا
اور تحقیق اونچے درجے والے البتہ خدمت کریگا ہر ایک کی ان میں سے آٹھ لاکھ خدمتگار
اور ان سے ہر ایک خدمتگار کے ہاتھہ میں ایک کاسہ طعام کا ہوگا جو نہیں ہے دوسرے
میں اور کوئی قسم ان سے نہیں مگر وہ اسے پہنچیگا اور نہیں ان سے کوئی خدمتگار مگر
دیا جاویگا حصہ اپنا اس کھانے اور پینے سے جب اٹہایا جاویگا اسکے آگے سے اور نہیں
کوئی ان سے مگر واسطے اسکے ۷۲ بہتر بیویاں ہونگی حورعین سے اور دو بیویاں آدمیوں سے
ہونگی ان سے ہر بیوی کے لیئے ایک محل ہوگا سبز یاقوت سے جڑاؤ کیا گیا ہے ساتھہ
سرخ یاقوت کے اسمیں ستر ہزار تختے دروازے کے ہیں ہر تختہ کے واسطے ایک قسم

قبة من لؤلؤة ولیس منہا زوجة الا وعلیہا سبعون الف
حلة فی کل حلة سبعون الف لون لیس منہا حلة تشبہ الاخری
ولیس منہن زوجة الا بین یدیہا الف جاریة فیاتی بحوائجہا
وسبعون الف جاریة لمجلسہا وما منہن جاریة الا وقد
اشغلتہا فی حاجتہا اذا قرب الیہا الطعام قام بین یدیہا
سبعون الف جاریة کل جاریة منہن بیدہا صحفة فیہا
من الطعام وکاس فیہا من الشراب ما لیس فی الاخری وکان
یقول صلی اللہ علیہ وسلم یشتاق الرجل الی اخیہ لہ کان
یحبہ فی اللہ عز وجل فی الدنیا فیقول یا لیت شعری ما
فعل اخی فلان شفقة علیہ ان یکون قد ہلک فیطلع
اللہ عز وجل علی ما فی قلبہ فیوحی الی الملئکة ان یسیروا
بعبدی ہذا الی اخیہ فیاتیہ الملک بنجیبة علیہا رحلہا
من میاثر النور قال فیسلم علیہ فیرد علیہ السلام ف
یقول لہ قم فارکب وانطلق الی اخیک قال فیرکب علیہا
فیسیر فی الجنة مسیرة الف عام اسرع من احدکم اذا
رکب بنجیبة فسار علیہا فرسخا قال فلا یکون شیء حتی
یبلغ منزل اخیہ قال فیسلم علیہ فیرد علیہ السلام
ویرحب بہ قال فیقول این کنت یا اخی لقد کنت اشفق
علیک قال فیعنق کل واحد منہما صاحبہ ثم یقولان
الحمد للہ الذی جمع بیننا فیحمد ان اللہ عز وجل باحسن
صوات سمعہا احد من الناس قال فیقول اللہ عز وجل
لہما عند ذلک یا عبدی لیس ہذا حین عجل ولکن لہذا
حین تحیة ومسالة فاسالانی اعطکما ما شئتما فیقولان
یا رب اجمع بیننا فی ہذہ الدرجة قال فیجعل اللہ عز وجل
تلک الدرجة مجلسہما فی خیمة محفوفة بالدر والیاقوت
وکوازیہما منازلہما سوی ذلک قال فیشربون ویاکلون
ویتمتعون وکان یقول صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل
لیاخذ لقمة فیجعلہا فی فیہ ثم یخطر ببالہ طعام اخر فیشتہی
تلک اللقمة التی فی فیہ ثم قیل یا رسول اللہ ما ارضی الجنة

"ہوتی ہے اور نہیں ہے ان سی کوئی بیوی مگر اسپر ستر ہزار جوڑے ہونگے ہر جوڑے
میں ستر ہزار رنگ ہونگے نہیں ہوگا ان سی جوڑا کوئی کہ دوسری جوڑے کی مانند
ہو اور نہیں ان سی کوئی بیوی مگر اسکے آگے ہزار لونڈی ہوگی کہڑی ہوی اسکی
حاجتوں کیواسطے اور ستر ہزار لونڈی ہوگی اسکی مجلس کے واسطے اور نہیں
کوئی لونڈی ان سی مگر تحقیق اسنے مشغول کیا ہے اسے اپنی حاجت میں جب کہا
اسکے قریب رکہا جاویگا تو کہڑی ہوگی اسکے آگے ہزار لونڈی ہر لونڈی ان سے
اسکے ہاتہ میں کاسہ طعام کا ہوگا اور کاسہ شراب سی ہمیں کہانے اور پینے سے وہ
چیز ہوگی جو نہیں دوسری میں اور فرماتے تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آرزو کریگا آدمی
اپنے بہائی کی جو اوسکو دوست رکہتا تہا خدائے عزوجل کی محبت میں دنیا میں پس
کہیگا اوی کاشکے مجہے علم ہوتا کہ کہاں ہے بہائی میرا اوسپر ڈر کر اس بات سے کہ اوسکو خدا تعالی
نے ہلاک کردیا ہو پس آگاہ ہوگا خدا تعالی اوسپر جو اسکے دل میں ہے پس وحی
کریگا فرشتوں کیطرف یہ کہ لیچلیں میری اس بندی کو اسکے بہائی کیطرف پس
لائیگا اسکے پاس فرشتہ ایسی اونٹنی کہ اوسپر اسکا پالان ہوگا نور کی نمدوں سی
فرمایا حضرت نے پس سلام کہیگا اوسپر پس وہ اسپر رد کریگا اور اسکو کہیگا کہ کہڑا
ہو پس سوار ہو اور چل اپنے بہائی کیطرف فرمایا پس اوسپر سوار ہوگا پیش پہنچت
میں سیر کریگا رستہ ہزار برس کا بہت جلدی ایک تمہاری سے جب اونٹنی پر
سوار ہو پس سیر کریگا اوسپر ایک فرسخ فرمایا پس نہیں ہوگی کوئی چیز یہانتک کہ
پہونچیگا اپنے بہائی کی جگہہ پر فرمایا پس اوسپر سلام کہے گا پس وہ اوسپر سلام
کریگا اور اسکو مرحبا کہیگا فرمایا پس وہ کہیگا تو کہاں تہا اے بہائی میرے تحقیق
میں ڈرا تہا تجہہ پر فرمایا پس ہر ایک دوسرے سی معانقہ کریگا پہر دونو کہینگے
سب تعریف خدا کے لیجس نے ہمارے درمیان اکٹہا کیا پس خدا عزوجل کی حمد کرینگے بہت اچہی
آواز سی جو اسکو کسی نے سنا ہو لوگوں سی فرمایا پس فرمائیگا خدا عزوجل ان دونو کو اوس وقت
اے میرے بندو یہ بندگی کرنیکا وقت نہیں ہے ولیکن یہ دعا اور مانگنے کا وقت
ہے پس تم مجہہ سی مانگو میں تمکو جو چاہو دوں پس کہینگے اے پروردگار ہمکو اکٹہا کر
اس درجہ میں فرمایا حضرت نے پس کریگا اللہ عزوجل اس درجہ کو ان دونو کی نشستگاہ
ایک خیمہ میں جو اسکے گرد لگائے گئے ہیں مروارید اور یاقوت اور ان کی بیویوں
کے لیے اسکے سوا جگہہ ہوگی فرمایا پس پہینگے اور کہائینگے اور نفع اوٹہائینگے اور پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے تحقیق ایک آدمی انسی البتہ لیگا لقمہ پس اسکو
منہ میں کریگا پہر اسکے دل میں دوسرے طعام کا خیال ہوگا پس پہر جائیگا لقمہ اس طعام

قَالَ اَرْضُهَا رَخَامَةٌ مِنْ فِضَّةٍ مُلْسَاءَ وَتُرَابُهَا مِسْكٌ وَبَلَاطُهَا
زَعْفَرَانٌ وَحِيطَانُهَا دُرٌّ وَيَاقُوتٌ وَذَهَبٌ وَفِضَّةٌ يُرَى ظَاهِرُهَا
مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا وَلَيْسَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ اِلَّا يُرَى
ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ وَلَيْسَ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ
اِلَّا وَهُوَ يَلْبَسُ اِزَارًا وَرِدَاءً وَحُلَلًا غَيْرَ مَقْطَعَةٍ وَغَيْرَ
مَخِيطَةٍ وَلَيْسَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَهُوَ يَلْبَسُ تَاجًا مِنْ لُؤْلُؤٍ
مَحْفُوفًا بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ لَهُ ضَفِيرَتَانِ مِنَ
الذَّهَبِ فِي عُنُقِهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْفُوفٍ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ
الْاَخْضَرِ وَفِي يَدِ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ ثَلٰثُ اَسْوِرَةٍ سِوَارٌ مِنْ
ذَهَبٍ وَسِوَارٌ مِنْ فِضَّةٍ وَسِوَارٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ تَحْتَ تِيجَانِهِمُ
اَكَالِيلُ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوتٍ وَعَلٰى حُلَلِهِمْ تِلْكَ يَلْبَسُونَ السُّنْدُسَ
وَعَلَى السُّنْدُسِ الْاِسْتَبْرَقَ وَظَوَاهِرُهَا الْعَبْقَرِيُّ الْحِسَانُ
اَسِرَّتُهَا مِنْ يَاقُوتٍ اَحْمَرَ وَقَوَائِمُهَا اللُّؤْلُؤُ عَلٰى كُلِّ سَرِيرٍ
مِنْهَا اَلْفُ مِثَالٍ لِكُلِّ مِثَالٍ سَبْعُونَ لَوْنًا لَيْسَ مِنْهَا مِثَالٌ
يُشْبِهُ الْاٰخَرَيْنِ يَدَيْ كُلِّ سَرِيرٍ مِنْهَا سَبْعُونَ اَلْفَ زَرْبِيَّةٍ
لِكُلِّ زَرْبِيَّةٍ سَبْعُونَ لَوْنًا لَيْسَ مِنْهَا زَرْبِيَّةٌ تُشْبِهُ صَاحِبَتَهَا
عَنْ يَمِينِ كُلِّ سَرِيرٍ مِنْهَا سَبْعُونَ اَلْفَ كُرْسِيٍّ وَعَنْ شِمَالِهَا
مِثْلُ ذٰلِكَ لَيْسَ مِنْهَا كُرْسِيٌّ يُشْبِهُ اٰخَرَ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اَجْمَعِينَ اَعْلَاهُمْ وَاَسْفَلُهُمْ
عَلٰى طُولِ اٰدَمَ وَطُولُ اٰدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا شَابًّا جَرْدًا مُرْدًا
مُكَحَّلِينَ مُجَمَّعِينَ نِسَاؤُهُمْ عَلٰى قَدْرِ وَاحِدٍ قَالَ فَلَمَّا
فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ نَادٰى مُنَادٍ فِي الْجَنَّةِ فَيَسْمَعُ صَوْتَهُ اَعْلَاهُمْ
وَاَدْنَاهُمْ وَاَقْصَاهُمْ فَيَقُولُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اِرْضَوْا فَلَا سَخَطَ
فَيَقُولُونَ بِاَجْمَعِهِمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلْتَنَا رَبَّنَا مَنْزِلَ الْكَرَامَةِ
لَا نَبْغِي عَنْهَا حِوَلًا وَلَا بِهَا بَدَلًا رَضِينَا بِرَبِّنَا جَارًا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
فَاِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيَكَ فَاَجَبْنَاهُ اَلْقَوْلُ الصَّادِقُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
فَاِنَّا نَشْتَهِي النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ فَاَرِنَاهُ فَاِنَّهُ اَفْضَلُ نَعِيمِنَا
عِنْدَكَ قَالَ فَاَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ ذٰلِكَ الْجَنَّةَ الَّتِي
فِيهَا مَنْزِلُهُ وَمَجْلِسُهُ وَاسْمُهَا دَارُ السَّلَامِ خُذِي

فرمایا حضرت نے زمین اسکی پتھر ہیں سفید نرم چاندی سے ہموار کیے گئے اور مٹی اسکی
مشک ہے اور اسکے ٹیلے زعفران میں اور اسکی دیواریں مروارید ہیں اور یاقوت اور سونا
اور چاندی دکھائی دیتا ہے ظاہر انکا انکی باطن سے اور باطن انکا انکے ظاہر سے اور بہشت میں
کوئی محل نہیں مگر دکھائی دیتا ہے ظاہر اسکا اسکے باطن سے اور باطن اسکا اسکی ظاہر سے
اور بہشت میں کوئی محل نہیں مگر دکھائی دیتا ہے ظاہر اسکے باطن سے اور باطن اسکا
اسکے ظاہر سے اور بہشت میں کوئی مرد نہیں مگر وہ پہنے گا ازارا اور چادر اور حلے
بیونتے ہوئے اور نہ سیے ہوئے اور نہیں کوئی مرد بہشت والوں سے مگر وہ پہنے گا چتر مروارید
سے اس کے گرد گرد لگائی گئی ہوئی موتی اور یاقوت اور زبرجد سے اوسکے دو گیسو ہونگے سونے سے اسکی
گردن میں طوق ہوگا سونے سے اسکے گرد لگائی ہوئی موتی اور سبز یاقوت اور بہشت والوں سے ہر ایک
کے ہاتھ میں تین کنگن ہونگے ایک کنگن سونے سے اور ایک کنگن چاندی سے اور ایک کنگن موتی سے انکی
چتروں کے نیچے اکلیل ہونگے موتی اور یاقوت سے اور انپر ان حللوں پر پہننگے باریک ریشم اور
اس باریک ریشم پر دبیز ریشم موٹا اور ریشم سبز ایسے بستروں پر تکیہ کیے ہوئے کہ ان کا استر سونے کا دیبا
ہے اور ابرہ ان کا نفیس اچھا ان کے تخت سرخ یاقوت سے اور ان کے قائمے مروارید سے
ہر تخت پر ان سے ہزار فرش ہوگا ہر فراش کے لیے ستر رنگ ہونگے نہیں کوئی ان فراشوں سے
جو دوسرے کے مشابہ ہو ہر تخت کو آگے ان سے ستر ہزار بساط ہے ہر بساط کے لیے ستر رنگ کے
نہیں کوئی ان بساطوں سے جو دوسرے کے مشابہ ہو ہر تخت کے دائیں ان سے ستر ہزار کرسی ہوگی
اور ان کے بائیں اسیطرح نہیں کوئی کرسی ان سے جو دوسرے کے مشابہ ہو اور پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق سب بہشت والوں کا بلند اونچے درجہ والا آدم کی لمبائی پر ہونگے
اور آدم کا طول ساٹھ گز تھا جوان بے بال بدریش سخت سیاہ آنکھ والے وہ اور ان کی بیویاں
ایک مقدار پر ہونگی فرمایا پس جب یہ ان کے ساتھ کیا جائیگا تو پکارے گا ایک پکارنیوالا
بہشت میں پس انکی آواز سنیگا بلند ان کا اور نزدیک اور دور والا انکا پس کہیگا اے
بہشت والو کیا تم اپنی جگہوں سے خوش ہوئے پس سب کہینگے ہاں قسم خدا کی البتہ تحقیق
اتارا ہمکو ہمارے پروردگار نے کرامت کی جگہ میں ہم نہیں چاہتے اسکے پھرنا اور نہ
اسکے عوض کو ہم اپنے پروردگار سے جو ہمسایہ ہے رضی ہیں اے خدا پروردگار ہمارے
پس تحقیق ہمنے تیری منادی کو سنا پس ہمنے اسکو قبول کیا کہنا سچا اے خدا پروردگار
ہمارے پس تحقیق ہم آرزو رکھتے ہیں تیری مونہہ کیطرف دیکھنے کی پس دکھلا ہمکو وہ منہ پس تحقیق
تیرے منہ کا دیکھنا ہمارے ثواب سے بڑھکر ہے نزدیک تیرے فرمایا حضرت نے پس اللہ
عزوجل حکم کریگا اسوقت اس بہشت کو جسمیں اسکی منزل اور جائے نشست
ہے اور اسکا نام دار السلام ہے پکڑ تو اپنی

زِينَتِكَ وَتَزَيَّنِي وَاسْتَعِدِّي لِزِيَارَةِ عِبَادِي فَاسْتَمَعَتْ لِرَبِّهَا وَاَطَاعَتْهُ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ الْكَلِمَةُ وَاَخَذَتْ زِينَتَهَا وَاسْتَعَدَّتْ لِزِيَارَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَأْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَلَكًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ اَنِ ادْعُ عِبَادِي اِلٰى زِيَارَتِي قَالَ فَيَخْرُجُ ذٰلِكَ الْمَلَكُ مِنْ عِنْدِ الرَّحْمٰنِ فَيُنَادِي بِاَعْلٰى صَوْتِهِ بِصَوْتٍ لَهُ لَذِيذٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فَيَقُولُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ زُوْرُوا رَبَّكُمْ قَالَ فَيَسْمَعُ صَوْتَهُ اَعْلَاهُمْ وَاَسْفَلُهُمْ فَيَرْكَبُونَ عَلَى النُّوقِ وَالْبَرَاذِينِ بِاَجْمَعِهِمْ فَيَسِيرُونَ فِي ظِلَالٍ اِلٰى جَنْبِ تِلَالٍ مِنْ مِسْكٍ اَبْيَضَ وَزَعْفَرَانٍ اَصْفَرَ فَيُسَلِّمُونَ عِنْدَ الْبَابِ تَسْلِيمَهُمْ اَنْ يَقُولُوا السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا فَيَسْتَاْذِنُونَ فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَحْمَدُونَ فَيَدْخُلُونَ الْبَابَ فَتَهُبُّ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ اسْمُهَا الْمُثِيرَةُ فَتَنْسِفُ تِلَالَ الْمِسْكِ وَالزَّعْفَرَانِ فَتُعَفِّرُ فِي وُجُوهِهِمْ وَرُؤُسِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَدْخُلُونَ وَيَنْظُرُونَ اِلٰى عَرْشِ رَبِّهِمْ وَكُرْسِيِّهِ نُورًا تِلَالًا لَا عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَتَجَلّٰى لَهُمْ فَيَقُولُونَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا قُدُّوسٌ سُبُّوحٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اِرْنَا نَظْرَةً اِلٰى وَجْهِكَ قَالَ فَيَأْمُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحُجُبَ الَّتِي مِنْ نُورٍ اَنْ تَعْزِلَ فَلَا يَزَالُ يَرْتَفِعُ حِجَابٌ وَرَاءَ حِجَابٍ حَتّٰى يَرْتَفِعَ سَبْعُونَ حِجَابًا كُلُّ حِجَابٍ هُوَ اَشَدُّ نُورًا مِنَ الَّذِي يَلِيهِ سَبْعِينَ ضِعْفًا فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَخِرُّونَ لَهُ سُجَّدًا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ يَقُولُونَ وَهُمْ سَاجِدُونَ سُبْحَانَكَ لَكَ الْحَمْدُ وَالتَّسْبِيحُ اَبَدًا اَبَدًا اَنْجَيْتَنَا مِنَ النَّارِ وَاَدْخَلْتَنَا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ الدَّارُ رَضِينَا عَنْكَ فَارْضَ عَنَّا فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَيْتَ قَدْ رَضِيتُ عَنْكُمُ الرِّضَا كُلَّهُ وَلَيْسَ هٰذَا اَوَانُ عَمَلٍ وَلٰكِنْ هٰذَا حِينُ نَضْرَةٍ وَنَعِيمٍ فَاسْاَلُونِي اُعْطِكُمْ وَتَمَنَّوْا عَلَيَّ اَزِدْكُمْ قَالَ فَيَتَمَنَّوْنَ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَتَكَلَّمُوا فَيَتَمَنَّوْنَ اَنْ يَدِيمَ لَهُمْ مَا اَعْطَاهُمْ فَيَقُولُ تَعَالٰى اِنِّي مُدِيمٌ لَكُمْ مَا اَعْطَيْتُكُمْ وَمُزِيدُكُمْ مِثْلَهُ قَالَ فَيَرْجِعُونَ وَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ اَنْ يَرْفَعُوا اَبْصَارَهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شِدَّةِ نُورِ

آرایش اور زینت اور تیار ہو تو میری بندوں کی زیارت کو لیئے پس اپنے پروردگار کا حکم سنے گی اور اسکی فرمانبرداری کریگی پہلے تمام ہونی بات کو اور پکڑیگی اپنی زینت اور تیار ہو ویگی اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنیوالوں کیلیئے پس حکم کریگا خدا تعالیٰ کسی فرشتہ کو فرشتوں سے یہ کہ بلا تو میری بندوں کو میری زیارت کی طرف فرمایا پس نکلیگا وہ فرشتہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سے پس اپنی بلند آواز کو ساتھ پکاریگا اپنی آواز لذت والی دراز سے کہیگا اے بہشت والو اے اولیاء خدا کے دوستو اپنے پروردگار کی زیارت کرو فرمایا پس سنیگا اسکی آواز انکا اونچا اور نیچا پس اونٹنیوں اور ترکی گھوڑوں پر سب سوار ہونگے۔ پس سایہ کی نیچے چلینگے مشک سفید اور زعفران زرد کی ٹیلوں کی پہلوؤں کیطرف پس دروازہ کے پاس سلام کہینگے اور انکا سلام کہنا یہ ہے کہ کہینگے سلام ہمارے پروردگار سے پس اجازت مانگینگے پس انکو اجازت ملیگی پس قصد کرینگے پس دروازے میں داخل ہونگے پس عرش کی نیچے سے ہوا چلیگی اسکا نام مثیرہ ہے پس اڑا کر لیجائے گی مشک اور زعفران کی پشتوں کو پس انکو گریبانوں اور سروں اور کپڑوں کو پس داخل ہونگے اور اپنے پروردگار عرش اور کرسی کیطرف دیکھینگے نور کو جو چمکتا ہوگا ان پر بغیر اسکے کہ تجلی کرے ان کیلیئے پس کہینگے پاکی ہے تجھکو اے پروردگار ہمارے پاک ہے پروردگار فرشتوں کا اور روح کا تو برکت والا ہے اور تو برتر ہے دکھلا ہمکو ہم تیری منہ کیطرف نظر کریں فرمایا پس خدائے عزوجل حکم کریگا نوری پردوں کو کہ دور ہو جاؤ پس دور ہوتا جائیگا پردہ پیچھے پردے کے یہانتک کہ اٹھائے جائینگے ستر پردے ہر ایک پردہ زیادہ نور والا ہے اپنے متصل والے پردے سے ستر چند پس تجلی کریگا انکو لیئے پروردگار عزت کا عزوجل پس گر پڑینگے اسکو سجدہ کرتے ہوئے جتنی مدت کہ خدا تعالیٰ نے چاہا وہ کہینگے سجدہ کرتے ہوئے پاکی ہے تجھکو تیری ہی لیئے ہے تعریف اور تسبیح ہمیشہ تو نے ہمکو آگ سے نجات دی اور بہشت میں ہمکو داخل کیا پس اچھا ہے گھر ہم تم سے راضی ہوئے پورا راضی ہونا پس راضی ہو تو ہم سے پس فرمائیگا اللہ تبارک تعالیٰ تحقیق راضی ہوا میں تم سے پورا راضی اور نہیں ہے یہ وقت عمل کا ولکن یہ وقت ہے تازگی اور نعمت کا پس تم مجھ سے مانگو میں تمہیں دونگا اور تم مجھپر آرزو کرو تمکو زیادہ دونگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہیں بولنے کے آرزو کرینگے۔ پس آرزو کرینگے کہ ہمیشہ رکھے انکے واسطے اس چیز کو جو ان کو دی ہے پس فرمائیگا خدا تعالیٰ میں نے جو کچھ تمکو دیا ہے ہمیشہ تمہارے لیئے رکھنے والا ہوں اور اسکی مانند تمہارے لیئے زیادہ کرنیوالا ہوں پس پھیرینگے اور کہینگے بڑائی کی ہے ہمکو اور نہیں طاقت رکھتے کہ اٹھائیں اپنے سر اپنے پروردگار عزوجل کیطرف نہیں اٹھائینگے بسبب زیادہ ہونے نور کے

رَبِّ الْعِزَّةِ وَذٰلِكَ الْمَجْلِسُ يُسَمّٰى شَرْقِيَّ قُبَّةِ عَرْشِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
فَيَقُوْلُ لَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ مَرْحَبًا يَا عِبَادِيْ وَخِيَرَانِيْ وَاَضْيَافِيْ
وَاَحِبَّائِيْ وَاَوْلِيَائِيْ وَخِيَرَتِيْ مِنْ خَلْقِيْ وَاَهْلِ طَاعَتِيْ قَالَ
فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْ عَرْشِ رَبِّ الْعِزَّةِ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ مِّنْ دُوْنِ
تِلْكَ الْمَنَابِرِ كَرَاسِيُّ مِنْ نُوْرٍ مِّنْ دُوْنِ تِلْكَ الْكَرَاسِيِّ الْفُرُشُ
وَدُوْنَ الْفُرُشِ لَتَمَارِقُ وَدُوْنَ التَّمَارِقِ الزَّرَابِيُّ قَالَ
فَيَقُوْلُ لَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ هَلُمَّ اجْلِسُوْا عَلٰى كَرَامَتِكُمْ فَيَتَقَدَّمُ
الرُّسُلُ فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْمَنَابِرِ وَيَتَقَدَّمُ الْاَنْبِيَاءُ
فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْكَرَاسِيِّ وَيَتَقَدَّمُ الصَّالِحُوْنَ فَيَجْلِسُوْنَ
عَلٰى تِلْكَ الزَّرَابِيِّ قَالَ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَوَائِدُ مِنْ نُوْرٍ
عَلٰى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوْتِ
قَالَ فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ لِحَفَدَتِهٖ اَطْعِمُوْهُمْ فَيُوْضَعُ لَهُمْ
عَلٰى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ صَحْفَةٍ مِّنْ دُرٍّ وَيَاقُوْتٍ
وَفِيْ كُلِّ صَحْفَةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِّنَ الطَّعَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ
عَزَّ وَجَلَّ كُلُوْا يَا عِبَادِيْ قَالَ فَيَاْكُلُوْنَ مَا شَآءَ اللّٰهُ مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّ طَعَامَنَا الْيَوْمَ الَّذِيْ
عِنْدَ اَهْلِنَا عِنْدَ هٰذَا حُلْمٌ قَالَ فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ
لِحَفَدَتِهٖ اسْقُوْ عِبَادِيْ قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ بِشَرَابٍ فَيَشْرَبُوْنَ
فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِنَّ شَرَابَنَا عِنْدَ هٰذَا الشَّرَابِ حُلْمٌ
قَالَ فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ لِحَفَدَتِهٖ اَطْعِمُوْهُمْ وَسَقَيْتُمُوْهُمْ
فَفَكِهُوْهُمُ الْاٰنَ قَالَ فَيَاْتُوْنَ بِفَاكِهَةٍ فَيَاْكُلُوْنَ مِنْهَا
فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّ فَاكِهَتَنَا عِنْدَ هٰذِهٖ حُلْمٌ قَالَ
فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ سُبْحَانَهٗ اَطْعَمْتُمُوْهُمْ وَفَكَّهْتُمُوْهُمْ وَ
سَقَيْتُمُوْهُمْ اَكْسُوْهُمْ وَحَلُّوْهُمْ قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ بِكِسْوَةٍ
وَّحِلْيَةٍ يَكْسُوْنَهَا فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّ كِسْوَتَنَا وَ
حِلْيَتَنَا عِنْدَ هٰذِهٖ حُلْمٌ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ جُلُوْسٌ عَلٰى كَرَاسِيِّهِمْ
بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ رِيْحًا مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ
تُسَمّٰى الْمُثِيْرَةَ فَتَاْتِيْهِمْ بِمِسْكٍ وَّكَافُوْرٍ مِّنْ تَحْتِ
الْعَرْشِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ فَتُغَيِّرُ ثِيَابَهُمْ وَ

پروردگار عزت کی اور یہ مجلس نام رکھی جائیگی جانب مشرق قبہ عرش پروردگار
جہانوں کی پس ان کو کہیگا پروردگار عزت کا خوشی ہو دی تمکو ای میرے بندو اور میرے
ہمساؤ اور میری برگزیدو اور میرے دوستو اور میرے ولیو اور میری برگزیدہ میری
خلقت اور میری فرمانبرداروں سے فرمایا حضرتؐ نے پس ناگاہ عرش پروردگار
عزت کی آگے منبر ہونگے نور سے ان منبروں کی نزدیک کرسیاں ہونگی نور کی ان کرسیوں
کے نزدیک فراش ہونگے اور ان فراشوں کے نزدیک قالینچے ہونگے اور قالینچوں کے
نزدیک بساط ہونگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہیگا ان کو پروردگار
عزت کا آؤ بیٹھو اپنی بزرگیوں پر پس آگے ہونگے رسول پس بیٹھینگے ان منبروں پر
اور آگے ہونگے نبی پس بیٹھینگے ان کرسیوں پر اور آگے ہونگے نیکوکار پس بیٹھینگے
ان بساطوں پر فرمایا پس رکھی جائینگے ان کے لیئے دسترخوان نور سے ہر دسترخوان
پر ستر رنگ ہونگے آراستہ کیئے ہوئے ساتھ مروارید اور یاقوت کے فرمایا پس کہیگا پروردگار
عزت کا اسکے خدمتگاروں کو ان کو طعام دو پس ان کے لیئے رکھے جاوینگے ہر دسترخوان
پر ستر ہزار رکابی مروارید اور یاقوت سے اور ہر رکابی میں ستر قسم کے کھانے ہونگے
فرمایا پس فرمائیگا اللہ عزوجل کہا ؤ تم اے میرے بندو فرمایا پس کھائینگے جسقدر چاہا اللہ
فرمایا پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق طعام ہمارا آج کے دن وہ جو دنیا میں ہمارے اہل
کے پاس ہوتا تھا اسکے مقابل خواب و خیال ہے فرمایا پس کہیگا پروردگار عزت کا اپنے
خدمتگاروں کو میرے بندوں کو پلاؤ فرمایا پس ان کے پاس لائینگے شراب پس اس
سے پیئینگے پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق شراب ہماری اس شراب کے
نزدیک خواب و خیال ہے۔ فرمایا پس فرمائیگا پروردگار عزت کا اسکے خدمتگاروں
کو تم نے انکو کھلایا اور پلایا پس اب انکو میوہ کھلاؤ فرمایا پس لائینگے میوہ پس اسکو کھائینگے
پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق میوہ ہمارے اسکے نزدیک خواب و خیال
ہیں کہا پس کہیگا پروردگار عزت کا تم نے ان کو کھلایا طعام اور تم نے انکو میوہ
کھلایا اور تم نے انکو شراب پلائی ان کو لباس اور زیور پہناؤ فرمایا پس انکو پاس
لباس اور زیور لاکر ان کو پہنائینگے پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق
ہمارے لباس اور ہمارے زیور اسکے نزدیک خواب و خیال ہیں فرمایا پس اسی حال
میں وہ اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہونگے کہ بھیجیگا خدا عزوجل اپنے ہوا عرش کے نیچے
سے اسکو مثیرہ کہتے ہیں پس لاویگی ان کے پاس مشک اور کافور
عرش کے نیچے سے زیادہ تر سفیدی میں برف سے پس غبار
آلودہ کریگی ان کے کپڑوں اور

وَرَوَائِحُهُمْ وَجُيُوبُهُمْ فَتُطَيِّبُهُمْ ثُمَّ تَنْفُضُهُمُ الْمَوَائِدُ مَعَ مَا
عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ
سَلُونِي الْآنَ أُعْطِكُمْ وَتَمَنَّوْا عَلَيَّ أَزِدْكُمْ قَالَ فَيَقُولُونَ
يَا جَمْعَهُمُ الْلَّهُمَّ رِضَاكَ عَنَّا فَيَقُولُ
عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي قَدْ رَضِيتُ يَا عِبَادِي عَنْكُمْ قَالَ فَيَخِرُّونَ
لَهُ سُجَّدًا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ فَيَقُولُ رَبُّ الْعِزَّةِ يَا عِبَادِي
ارْفَعُوا رُؤُسَكُمْ لَيْسَ هَذَا حِينَ عَمَلٍ هَذَا حِينَ نَضْرَةٍ
وَنَعِيمٍ قَالَ فَيَرْفَعُونَ رُؤُسَهُمْ وَوُجُوهُهُمْ مُشْرِقَةٌ مِنْ نُورٍ
رَبِّهِمْ قَالَ فَيَقُولُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ انْصَرِفُوا إِلَى مَنَازِلِكُمْ قَالَ
فَيَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلْقَاهُمْ غِلْمَانُهُمْ بِدَوَابِّهِمْ
قَالَ فَيَرْكَبُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ يَرِدُونَهُ وَيُرْكَبُ
مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ غُلَامٍ عَلَى مِثْلِ الَّذِي يَرْكَبُ فَيَسِيرُ مَنْ
شَاءَ مِنْهُمْ بِالسَّوَادِ إِلَى دَارِهِ ثُمَّ يَسِيرُ مَعَهُ سَائِرُهُمْ حَتَّى
يَقْدُمَ الْقَصْرَ الَّذِي يُرِيدُ قَالَ فَإِذَا جَاءَ قَصْرَهُ فَدَخَلَ عَلَى زَوْجَتِهِ
فَقَامَتْ إِلَيْهِ فَرِحَتْ بِهِ وَقَالَتْ لَهُ جِئْتَنِي يَا حَبِيبِي بِحُسْنٍ
وَنُورٍ وَجَمَالٍ وَكِسْوَةٍ فَرِيجٍ وَحِلْيَةٍ لَمْ أُفَارِقْكَ عَلَيْهَا قَالَ
فَيُنَادِي مَلَكٌ مِنْ عِنْدِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ بِصَوْتٍ عَالٍ فَيَقُولُ
يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ كَذَلِكَ أَنْتُمْ أَبَدًا يَجِدُّ ذِكْرُكُمُ النَّعِيمَ قَالَ وَالْمَلَكَةُ
يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ إِنَّ رَبَّكُمْ يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ وَمَعَهُمْ مِنَ
الْأَطْعِمَةِ وَالْأَشْرِبَةِ وَالْكِسْوَةِ وَالْحِلْيَةِ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ
مِيرَاثُونَ لَهُ الْفَضِيلَةَ وَالسُّودَدَ فِيهَا جِبَالٌ مِنْ مِسْكٍ
أَبْيَضَ وَزَعْفَرَانٍ أَصْفَرَ إِذَا أَكَلُوا طَعَامَهُمْ تَجَشَّوْا أَطْيَبَ
مِنَ الْمِسْكِ فَإِذَا شَرِبُوا شَرَابَهُمْ رَشَحَتْ جُلُودُهُمْ مِسْكًا
لَا يَبُولُونَ وَلَا يُغَوِّطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ
وَلَا يَمْرَضُونَ وَلَا يَصْدَعُونَ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ أَعْلَاهُمْ وَأَسْفَلُهُمْ يَتَغَدَّوْنَ
مُتَّكِئِينَ سَاعَتَيْنِ وَيَتَعَاشَوْنَ سَاعَتَيْنِ وَيَصْحَبُونَ

اور سروں اور گریبانوں کو پس انکو خوشبو ناک کریگی پس اٹھائے جائینگے ان سے دسترخوان
مع اس چیز کے جو انپر تھی طعام سے فرمایا حضرت علیہ السلام نے پس کہیگا ان کو پروردگار
عزت کا اب تم مجھ سے مانگو میں تم کو دوں اور تم تمنا پر آرزو کرو میں تمہیں زیادہ دوں
فرمایا پس سب کہینگے اے اللہ پروردگار ہمارے پس تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے تیری
رضا مندی اپنی پس فرمائیگا خدا عزوجل تحقیق میں راضی ہوا تم سے اپنی پھر تیرے
سجدہ فرمایا پس گر پڑینگے اسکو سجدہ کرتے ہوئے ساتھ تسبیح اور تکبیر کے پس کہیگا
پروردگار عزت کا اے میرے بندو اوٹھاؤ تم سر اپنے نہیں ہے یہ وقت عمل کا
یہ تازگی اور نعمت کا وقت ہے فرمایا پس اٹھائینگے سر اپنے اور منہ ان کے چمکتے ہونگے
انکے پروردگار کے نور سے فرمایا پس کہیگا پروردگار عزت کا عزوجل پھرو تم اپنی
جگہوں کیطرف فرمایا پس نکلینگے اپنے پروردگار کے پاس سے پھر ملاقات کرینگے
انکی انکے غلام انکی سواریاں لیکر فرمایا حضرت نے پس سوار ہونگے ہر ایک ان سے
اپنی اونٹنی یا اپنے ترکی گھوڑے پر اور اسکے ساتھ سوار ہونگے ستر ہزار غلام اسکی
سواری کی مانند پس چلیگا جو چاہے گا ان سے اسباب لیکر اسکے گھر تک پھر
چلینگے اسکے ہمراہ باقی غلام یہانتک کہ آئیگا اس محل کو جسکا ارادہ کرتا تھا
فرمایا حضرت نے پس جب اپنے محل میں آئیگا تو داخل ہوگا اپنی بیوی پر پس
اسکی طرف کھڑی ہوگی پس اسکو مرحبا کہیگی آیا تو میرے پاس اے میرے دوست
آیا تو میرے پاس ساتھ حسن اور نور اور جمال اور کپڑوں اور خوشبوئی اور زیور
کے جو میں تم سے جدا نہیں ہوئی تھی انپر فرمایا پس پکاریگا فرشتہ اللہ عزوجل کے
پاس اونچی آواز کے ساتھ پس کہیگا اے بہشت والو اسیطرح ہونگے تم ہمیشہ نہیں مریگے
واسطے تمہارے نعمت فرمایا اور فرشتے داخل ہونگے انپر ہر دروازے سے کہینگے سلامتی
ہو تم پر بسبب تمہارے صبر کرنے کے پس اچھا ہے آخرت کا گھر تحقیق پروردگار
تمہارا تم پر سلام پڑھتا ہے اور انکے ساتھ کھانے اور پینے کی چیزیں اور کپڑے
اور زیور ہونگے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت میں سو درجے
ہونگے ہر دو درجہ کے درمیان امیر ہوگا دیکھینگے اسکے واسطے فضیلت اور بزرگی
اسمیں پہاڑ ہونگے مشک سفید اور زعفران زرد سے جب اپنا کھانا کھائینگے تو
آروغ لینگے خوشبو تر مشک سے پس جب پیشاب کرینگے پانی اپنا تو ٹپکائینگے ان کے جسموں
سے مشک کو نہ پائخانہ پھرینگے اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ ناک
جھاڑینگے اور نہ بیمار ہونگے اور نہ سر درد کرینگے اور جناب پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے بہشت والے بلند اور نیچا ان کا صبح کا کھانا کھائینگے تکیہ لگانیوالے دو ساعت اور نہ جدا
ہونگے ایک دوسرے سے دو ساعت اور اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کرینگے

خَالِقِهِمْ أَرْبَعَ سَاعَاتٍ وَيَزُورُونَ سَاعَتَيْنِ وَفِيهَا
لَيْلٌ وَنَهَارٌ وَظُلْمَةُ لَيْلِهَا أَشَدُّ بَيَاضًا مِنْ نَهَارِ الْيَوْمِ مِسْعَرٌ
جُزْءًا وَكَانَ يَقُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ عَطِيَّةً
مَنْ لَوْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ لَكَانَ عِنْدَهُ مِنَ الْكَرَاسِيِّ
وَالْفُرُشِ وَالْمَمَارِقِ وَالْأَزْرَابِيِّ مَا يَجْلِسُونَ وَيَتَّكِئُونَ
عَلَيْهِ وَيَفْضُلُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمَوَائِدِ وَالصِّحَافِ وَالْخَدَمِ وَ
الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا لِقَدْرِ مَا أَصَابَ رَجُلٌ وَاحِدٌ وَكَانَ
يَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَدَّ وَرَقِ الشَّجَرِ ذَهَبٌ
وَمِنْهَا فِضَّةٌ وَمِنْهَا يَاقُوتٌ وَمِنْهَا زَبَرْجَدٌ وَسَعَفُهَا مِثْلُ
ذَلِكَ وَوَرَقُهَا كَأَحْسَنِ حُلَلٍ رَآهَا أَحَدٌ وَثَمَرُهَا أَلْيَنُ
مِنَ الزُّبْدِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ طُولُ كُلِّ شَجَرَةٍ مِنْهَا خَمْسُمِائَةِ
عَامٍ وَغِلَظُ أَصْلِهَا مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ
مِنْهُمْ بَصَرَهُ نَظَرَ إِلَى أَقْصَى فَرْعٍ مِنَ الشَّجَرَةِ وَمَا فِيهَا
مِنَ الثِّمَارِ وَإِنَّ عَلَى كُلِّ شَجَرَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ نَوْعٍ مِنَ
الثِّمَارِ وَلَيْسَ مِنْهَا لَوْنٌ عَلَى طَعْمٍ لِآخَرَ إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا
مِنْ تِلْكَ الْأَنْوَاعِ انْحَنَتْ لَهُ تِلْكَ الشَّجَرَةُ الَّتِي فِيهَا
تِلْكَ الثَّمَرَةُ الَّتِي اشْتَهَى مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ أَوْ
مَسِيرَةِ خَمْسِينَ عَامًا أَوْ دُونَ ذَلِكَ حَتَّى يَأْخُذَهَا
بِيَدِهِ إِنْ شَاءَ فَإِنْ عَجَزَ أَنْ يَأْخُذَهَا بِيَدِهِ أَفْجَأَتْهُ فَدَلَّتْ
فِيهِ فَإِذَا قَطَفَ عَنْهَا شَيْئًا أَحْدَثَ اللهُ مَكَانَهَا أَحْسَنَ
مِنْهَا وَأَطْيَبَ فَإِذَا أَصَابَ مِنْهَا حَاجَتَهُ وَاكْتَفَى رَجَعَتِ
الشُّعْبَةُ حَيْثُ كَانَتْ وَمِنْهَا شَجَرَةٌ لَا تُثْمِرُ وَلَكِنْ فِيهَا
أَكْمَامٌ فِيهَا حَرِيرٌ وَحُلَلٌ وَسُنْدُسٌ وَمِنْ خُرُوفٍ وَعَبْقَرِيٍّ
وَمِنْهَا شَجَرَةٌ فِيهَا أَكْمَامٌ فِيهَا الْمِسْكُ وَالْكَافُورُ وَكَانَ
يَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَزُورُونَ رَبَّهُمْ
كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْنُ
الْكَثِيبِ لَا مِنَ الْجَنَّةِ دَلِّي مِنَ السَّمَاءِ لَذَهَبَ بِضَوْءِ
الشَّمْسِ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي
الْجَنَّةِ قُصُورًا فِي كُلِّ قَصْرٍ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ مِنْ مَاءٍ مُتَعَيِّنٍ

چار ساعت اور ایک دوسرے کی زیارت کرینگے دو ساعت اور بہشت میں رات اور دن
ہوگا اور بہشت کی رات کا اندھیرا زیادہ تر سفید ہوگا دنیا کی دن سے ستر حصے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق کمتر بہشت والوں کی بخشش میں وہ شخص ہوگا اگر اُتریں
اُسپر آدمی اور جن مہمانی کی رو سے البتہ ہوویں اسکے پاس اسقدر کرسیاں اور فرش اور
قابچے اور بسالیں کہ بیٹھیں اور تکیہ لگاویں انپر اور بڑھ رہیں انپر دسترخوان
اور کاسے اور خدمتگار اور کھانا اور پینا اور تکلیف نہ ہو اسقدر کہ آتا ہو ایک مرد
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق درختوں کی جڑہ میں سونے کی ہونگی اور بعض
ان سے چاندی اور بعض ان سے یاقوت اور بعض ان سے زمرد اور ان کی شاخیں
اسکی مانند اور ان کے پتے بہتر حلوں سے ہونگے جو دیکھا ہوان کو کسی نے اور ان کا میوہ
بہت نرم ہوگا کھن سے اور بہت میٹھا شہد سے لنبائی ہر درخت کی ان سے پانچسو برس
کی ہوگی اور موٹائی ان کی تنوں کی رستہ ستر برس کا جیٹھا ہیگا آدمی ان سے آنکھ
اپنی تو دیکھیگا درخت کی نہایت والی شاخ کیطرف اور اسچیز کو جو انمیں ہے میووں سے اور تحقیق
ہر درخت پر ستر ہزار قسم کے میوے ہونگے اور نہیں ہوگا کوئی قسم ان سے دوسرے کی لذت
پر جب چاہیگا کسی چیز کو ان قسموں سے تو نیچے ہو جائیگی اسکے لیئے شاخ جسمیں وہ میوہ
ہے جسکو چاہا اُسنے پانچسو برس کی راہ سے یا پچاس برس کی راہ سے یا اس
سے کمتر یہانتک کہ اسکو پگڑے گا اپنے ہاتھ سے اگر چاہیگا پس اگر اسکو
اپنے ہاتھ کے ساتھ پکڑنے سے عاجز ہوگا تو کھولیگا منہ اپنا پس داخل
ہوگا وہ اوسمیں پس جب کھائیگا اسے کسی چیز کو تو پیدا کریگا اللہ اسکی جگہ
بہتر اور خوشبو تر اس سے پس جب پہونچیگا اُسے حاجت اپنی کو اور
کفایت کریگا تو لوٹ جائے گی شاخ جہاں تھی اور بعض ان سے وہ درخت
ہوگا کہ نہ میوہ دیگا اور لیکن اسمیں خوشے ہونگے جان میں ابریشم اور حلے
اور ابریشم باریک اور ابریشم موٹا اور نفیس ہونگے اور بعض ان سے ایسا
درخت ہوگا کہ اسکے واسطے خوشے ہونگے جنمیں مشک ہے اور کافور اور حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہشتی اویکھینگے اپنے پروردگار کو ہر جمعہ
کے دن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق کہ ایک چیز بہشت کا
لٹکا یا جاوے آسمان سے البتہ لے جاوے سورج کی روشنائی
کو اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق بہشت میں بہت
محل ہیں۔ ہر محل میں ان سے چار نہریں ہیں
پانی خالص

وَلَبَنٍ مُعَيَّنٍ وَخَمْرٍ مُعَيَّنٍ وَعَسَلٍ مُعَيَّنٍ اِذَا شَرِبَ مِنْهُ
شَيْئًا صَارَ خِتَامُهُ مِسْكًا وَلَا يَشْرَبُوْنَ مِنْهَا شَيْئًا حَتّٰى
يُمْزَجَ مِنْ عُيُوْنٍ فِي الْجَنَّةِ اِسْمُ اَحَدِهَا الزَّنْجَبِيْلُ وَالْاُخْرٰى
تَسْنِيْمٌ وَالْاُخْرٰى كَافُوْرٌ وَاِنَّ الْمُقَرَّبِيْنَ يَشْرَبُوْنَ مِنْهَا
صِرْفًا وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ
اللّٰهَ قَضٰى بَيْنَهُمْ اَنَّهُمْ يَتَنَازَعُوْنَ الْكَاْسَ بَيْنَهُمْ مَا رَفَعُوْهَا
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اَبَدًا وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَزُوْرُوْنَ عَلٰى مَسِيْرَةِ مِائَةِ اَلْفِ عَامٍ
وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَارُوْا مِنْ عِنْدِ اِخْوَانِهِمْ فَلَهُمْ اَهْدٰى
اِلٰى مَنَازِلِهِمْ مِنْ اَحَدِكُمْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا زَارُوْرَبَّهُمْ عَزَّوَجَلَّ وَاَرَادَ
لَاَبْصَارِ يُعْطٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ رُمَّانَةً خَضْرَاءَ فِيْهَا
سَبْعُوْنَ حَبَّةً لِكُلِّ حَبَّةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا لَيْسَ مِنْهَا حَبَّةٌ
عَلٰى لَوْنِ الْاُخْرٰى فَاِذَا انْصَرَفُوْا مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ
مَرُّوْا فِيْ اَسْوَاقِ الْجَنَّةِ لَيْسَ فِيْهَا بَيْعٌ وَلَا شِرَاءٌ وَفِيْهَا
مِنَ الْحُلِيِّ وَالْحُلَلِ وَالسُّنْدُسِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيْرِ
وَالزُّخْرُفِ وَالْعَبْقَرِيِّ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوْتٍ وَاَكَالِيْلُ مُعَلَّقَةٌ
فَيَاْخُذُوْنَ مِنْ تِلْكَ الْاَسْوَاقِ مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ مَا
يُطِيْقُوْنَ حَمْلَهٗ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَسْوَاقِهَا شَيْءٌ وَفِيْهَا صُوَرٌ
كَصُوَرِ النَّاسِ مِنْ اَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ مَكْتُوْبٌ عَلٰى اٰخِرِ كُلِّ
صُوْرَةٍ مِنْهَا مَنْ تَمَنّٰى اَنْ يَكُوْنَ حُسْنُهٗ عَلٰى حُسْنِ
صُوْرَتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ حُسْنَهٗ عَلٰى صُوْرَتِيْ وَمَنْ تَمَنّٰى اَنْ
يَكُوْنَ حُسْنُ وَجْهِهٖ عَلٰى تِلْكَ الصُّوْرَةِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى
تِلْكَ الصُّوْرَةِ قَالَ ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ فَيَلْقَاهُمْ
غِلْمَانُهُمْ صُفُوْفًا قِيَامًا بِالتَّرْحِيْبِ وَالتَّسْلِيْمِ فَيُبَشِّرُ كُلَّ وَاحِدٍ
صَاحِبُهُ الَّذِيْ يَلِيْهِ حَتّٰى تَبْلُغَ الْبُشْرٰى زَوْجَتَهٗ فَتَسْتَخِفُّهَا
الْفَرَحُ حَتّٰى تَقُوْمَ اِلَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهٗ عِنْدَ بَابِهٖ بِالتَّرْحِيْبِ
وَالتَّسْلِيْمِ فَتُعَانِقُهٗ وَيُعَانِقُهَا فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا
مُعْتَنِقَيْنِ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ

اور دودھ خالص اور شراب خالص اور شہد خالص جب پئیگا اسے کہیہ تو ہوجائیگا
آخر اسکا مشک اور کوئی چیز ان سے نہ پئیں گے یہانتک کہ ملائی جائیگی
چشموں سے جو بہشت میں ہیں ایک کا نام سونٹھ اور دوسرے کا نام تسنیم اور
تیسرے کا کافور اور تحقیق خدا کے نزدیک پیئگا اسے خالص نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تحقیق خدا تعالیٰ انکے درمیان
فیصلہ نہ کرتا کہ تحقیق وہ ایکدوسرے سے چھینکر پیئنگے پیالہ تو اٹھا نہ سکتے اسکو اپنے منہ سے ہمیشہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق بہشتی جب ایکدوسرے کی زیارت کرینگے لاکھ برس سے زیادہ پیش پیش ہونگے بہائیوں کے نزدیک
تو البتہ وہ زیادہ راہ پانیوالے ہونگے اپنے گھروں کیطرف ایک تمہارے سے
طرف گھر اپنے کی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشتی جب
اپنے پروردگار عزوجل کو دیکھینگے اور لوٹ جانیکا ارادہ کرینگے تو دیا جائیگا
ہر ایک ان میں سے ایک انار سبز اسمیں ستر دانے ہونگے۔ ہر دانے کیواسطے ستر رنگ ہونگے
نہیں ہوگا کوئی دانہ ان سے دوسرے کے رنگ پر جب اپنے پروردگار عزوجل
کے نزدیک سے لوٹینگے تو بہشت کے بازاروں میں گذرینگے۔
نہیں ہوگی اُن میں فروخت اور نہ خرید اور ہونگے ان میں زیور اور حلے
اور ابریشم باریک اور ابریشم موٹا اور حریر اور سونا کا ملمع کیا ہوا
اور منقش مروارید اور یاقوت اور چترون لٹکے ہوئوں سے۔ پس
لینگے ان بازاروں سے ان قسموں سے وہ چیز جو طاقت رکھینگے
اُسکے اٹھانے کی۔ اور نہیں کم ہوگی اُسکے بازاروں سے
کوئی چیز اور ان بازاروں میں صورتیں ہونگی آدمیوں
کی صورتوں کی مانند بہتر اس چیز سے جو ہوتی ہے لکھا ہوا ہوگا
ہر صورت کے سینے پر ان صورتوں سے کہ جو شخص آرزو کریگا اسبات کی
کہ ہووے اُسکی خوبصورتی میری صورت کی خوبصورتی پر تو کریگا خدا تعالیٰ اُسکی خوبصورتی
میری صورت پر پس جو آرزو کریگا کہ ہووے اسکو منہ کی خوبصورتی اس صورت پر کریگا اسکو
خدا تعالیٰ اسصورت پر فرمایا پھر لوٹینگے اپنے گھروں کیطرف پس انکو ملینگے ان کے غلام
صفیں باندھے ہوئے کھڑے ہونگے ساتھ مرحبا اور سلام کہنے کو پس خوشخبری دیگا
ہر ایک ان سے صاحب اپنے کو جو اُسکے متصل ہے۔ یہانتک کہ پہونچیگی
خوشخبری دینی اسکی بیوی کو پھر ہلکا کرے لگی اسکو خوشی۔
یہانتک کہ کھڑی ہوگی طرف اسکی پس آگے آویگی اسکو دروازے کے پاس ساتھ
مرحبا اور سلام کے پس ایک دوسرے کو بغل میں لینگے پس وہ تو اکٹھے داخل
ہونگے ایک دوسرے کو معانقہ کرتے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تحقیق

امْرَاةٌ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَبَرَزَتْ لَمْ يُرَهَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ
وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اِلَّا اَفْتَتَنَ بِحُسْنِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اٰخِرَ شَرَابٍ يَشْرَبُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰى اِثْرِ طَعَامِهِمْ شَرَابٌ
يُقَالُ لَهُ كَهْوَةُ دِهَاقٌ فَاِذَا شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً هَضَمَ طَعَامَهُمْ
وَشَرَابَهُمْ فَجَعَلَهُ كَالْمِسْكِ وَجُشَاءُهُ الْمِسْكُ وَلَا يَكُوْنُ
فِيْ بُطُوْنِهِمْ اَذًى فَاِذَا اشْتَهَوُا الطَّعَامَ فَهٰذَا ذٰلِكَ
اَبَدًا وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ دَوَابَّ اَهْلِ
الْجَنَّةِ خَلْقُهُنَّ مِنْ يَاقُوْتٍ اَبْيَضَ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ ثَلَاثٌ جَنَّاتُ الْجَنَّةِ وَعَدْنٌ وَدَارُ
السَّلَامِ الْجَنَّةُ اَصْغَرُ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ بِسَبْعِمِائَةِ اَلْفِ
اَلْفِ جُزْءٍ وَاِنَّ قُصُوْرَ الْجَنَّةِ ظَاهِرُهَا مِنْ ذَهَبٍ وَبَاطِنُهَا
مِنْ زَبَرْجَدٍ وَاَبْرَجُهَا مِنْ يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ وَشُرُفَاتُهَا
نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَتَمَنَّعُ عِنْدَ زَوْجَتِهِ الْكَنَّاةَ الْوَاحِدَةَ
مِقْدَارَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ مِمَّا يَحُوْلُ ثُمَّ تُنَادِيْهِ زَوْجَتُهُ الْاٰخَرُ
مِنَ الْقُصُرِ اَحْسَنُ مِنْهَا يَا اَخِيْ قَدْ اٰنَ لَكَ اَنْ تَكُوْنَ لَدَيَّ
مِنْكَ دُوْلَةً فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ
الَّتِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ
مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ فَيَحُوْلُ اِلَيْهَا فَيَمْكُثُ عِنْدَهَا مِقْدَارَ
سَبْعِمِائَةِ عَامٍ فَيَاْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيُبَاضِعُهَا وَكَانَ يَقُوْلُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ
فِيْ ظِلِّهَا سَبْعِمِائَةِ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ عِضْيٍ مِنْ غُصُوْنِهَا مِنْ اٰنِيَةٍ مُبَيِّنَةٍ
حُوْلَ كُلِّ مَدِيْنَةٍ مِنْهَا عَشَرَةُ اٰلَافِ مِيْلٍ وَاِنَّ مَا بَيْنَ
كُلِّ مَدِيْنَةٍ اِلَى الْاُخْرٰى كَمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَاِنَّ عَيْنًا
السَّلْسَبِيْلَ لَتَجْرِيْ مِنْ تِلْكَ الْقُصُوْرِ اِلٰى تِلْكَ الْمَدَائِنِ وَاِنَّ
الْوَرْدَةَ مِنْهَا لَتُظِلُّ الْاُمَّةَ الْكَبِيْرَةَ الْعَظِيْمَةَ وَكَانَ يَقُوْلُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلَ
عَلٰى زَوْجَتِهِ قَالَتْ لَهُ وَالَّذِيْ هُوَ اَكْرَمَنِيْ بِكَ مَا فِي الْجَنَّةِ

ایک عورت بہشت والی عورتوں سے ظاہر ہووے تو نہ دیکھے کوئی فرشتہ قربی اور نہ
نبی مرسل مگر فریفتہ ہو جاوے اسکی خوبصورتی کے سبب سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
تحقیق آخر شراب کا جسکو بہشت والے پینگے اپنے کھانے کے پیچھے ایک شراب ہوگا
جسکو طہور دہاق کہا جاتا ہے پس جب اس سے ایک گھونٹ پیئے گا تو ہضم ہو جائیگا انکا کھانا اور
پینا پس کریگا اسکو مانند مشک کے اور آروغ اسکا مشک ہے اور نہ ہوگا ان پیٹوں میں
رنج پس جب پینگے تو خواہش کرینگے کھانے کی پس یہ ہے انکا طریقہ ہمیشہ اور پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہ تین بہشت ہیں ایک جنت ہے اور دوسرے عدن اور
تیسرے دار السلام۔ جنت چھوٹا ہے بہشت عدن سے ساتھ ستر کروڑ
حصے کے اور تحقیق بہشت کے محل ظاہر ان کا سونے سے اور باطن انکا
زبرجد سے اور ان کی برج سرخ یاقوت سے اور ان کی بالاخانے مروارید کی
لڑیاں ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ تحقیق مرد بہشت
والوں سے البتہ نفع پکڑیگا اپنی بی بی کے پاس ایک وقتہ تکیہ کرنا
مقدار سات سو برس کا۔ نہیں پھریگا پھر اسکو اسکی دوسری بی بی
بلاویگی محل سے بہت خوبصورت پہلی بی بی سے۔ اے میرے دینی بھائی تحقیق وقت
پہونچا تیرے لیئے اس بات کا کہ ہووے ہماری تجھ سے باری پس کہیگا مرد تو کون ہے
پس کہیگی میں ان چیزوں سے ہوں جنکو حق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے پس نہیں
جانتی کوئی جان اس چیز کو جو ان کے لیئے پوشیدہ رہی ہوئی ہے آنکھ کی ٹھنڈک سے
پس پھریگا طرف اسکی پس ٹھیریگا پاس اسکے اندازہ سات سو برس کا کھائیگا
اور پیگا اور اسکے ساتھ جماع کریگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت
میں البتہ درخت ہے چلیگا سوار اسکے سایہ میں سات سو برس نہ پورا کریگا اسکو
بہتی ہونگی اسکے نیچے نہریں اور تحقیق ہر شاخ پر اسکی شاخوں سے شہر میں بنائے گئے
لبائی ہر شہر کی ان میں سے دس ہزار میل ہے اور تحقیق ہر شہر کے درمیان دوسرے شہر تک
جیسا کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور تحقیق سلسبیل کے چشمے البتہ جاری ہونگے
ہیں ان محلوں سے ان شہروں تک اور تحقیق ایک پتہ ان سے البتہ سایہ کریگا
ایک بڑے گروہ عظیم کو۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ تحقیق مرد
بہشت والوں سے جب اپنی بی بی پر داخل ہوگا تو اسکو
کہے گی قسم ہے ذات کی جسنے مجھکو تیرے سبب
سے بزرگی دی بہشت میں

الْجَنَّةِ شَيْءٌ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ قَالَ فَيَقُولُ لَهَا أَيْضًا مِثْلَ ذَلِكَ
قَالَ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَا لَا يَصِفُهُ
الْوَاصِفُونَ وَلَا يَخْطُرُ عَلَى قُلُوبِ الْعَالَمِينَ وَلَا تَسْمَعُ بِهِ الْآذَانُ
الْوَاعِيَةُ وَفِيهَا مَا لَمْ تَرَهُ الْمَخْلُوقُونَ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ الْمُتَحَابِّينَ فِيهِ فِي جَنَّةِ
عَدْنٍ عَلَى عَمُودٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ غِلَظُهَا مَسِيرَةُ سَبْعِينَ
أَلْفِ عَامٍ عَلَى سَبْعِينَ أَلْفِ بَيْتٍ لِكُلِّ بَيْتٍ قَصْرٌ مُشْرِفٌ
عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبٌ عَلَى جِبَاهِهِمْ كِتَابٌ مِنْ نُورٍ هُوَ لَاءِ
الْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ إِذَا اطَّلَعَ أَحَدُهُمْ مِنْ قَصْرِهِ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ
مَلَأَ نُورُ وَجْهِهِ قُصُورَ أَهْلِ الْجَنَّةِ كَمَا تَمْلَأُ الشَّمْسُ بُيُوتَ
أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَنْظُرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَجْهَهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
هَذَا مِنَ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا وَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَضْلَ حُسْنِ
الرَّجُلِ عَلَى حُسْنِ الْخَادِمِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ كَمِثْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ عَلَى النُّجُومِ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ نِسَاءَ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَغَنَّيْنَ عِنْدَ آخِرِ طَعَامِهِمْ بِأَصْوَاتٍ
لَذِيذَةٍ مُمْدُودَةٍ يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوتُ أَبَدًا
وَنَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا نَخَافُ أَبَدًا وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا
نَسْخَطُ أَبَدًا وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ أَبَدًا وَنَحْنُ الْكَاعِبَاتُ
فَلَا نَعْرَى أَبَدًا وَنَحْنُ الْخَيِّرَاتُ الْحِسَانُ أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ
وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ طَيْرَ الْجَنَّةِ لَهَا
سَبْعُونَ أَلْفَ رِيشَةٍ مِنْهَا لَوْنٌ لَيْسَ يُشْبِهُ الْآخَرَ عَظْمُ
كُلِّ طَيْرٍ مِنْهَا مِيلٌ فِي مِيلٍ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ شَيْئًا مِنْهَا
أُوتِيَ بِهِ فَوُضِعَ فِي جَوْفِ الصَّحْفَةِ فَانْقَضَّ فَوَقَعَ مِنْهُ
سَبْعُونَ لَوْنًا مِنَ الطَّعَامِ مِنْ نَحْوِ طَيْنِهِ وَشَيْءٍ طَعْمُهَا
أَطْيَبُ مِنَ الْمَنِّ وَلِيُنُهَا أَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَبَيَاضُهَا أَشَدُّ
بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَإِذَا أَكَلَ مِنْهَا انْقَضَّ وَطَارَ وَلَمْ يَنْقُصْ
مِنْهَا رِيشَةٌ فَطُيُورُهُمْ وَمَرَاكِبُهُمْ تَرْعَى فِي رِيَاضِ
فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَحَوْلَ قُصُورِهِمْ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ

کوئی چیز نہیں کہ وہ بہت پیاری ہو تجھ سے میری طرف فرمایا حضرت
نے پس مرد بھی اُسکو ویسا ہی کہے گا کہا راوی نے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق بہشت میں وہ چیزیں ہیں کہ نہیں بیان کر سکتی بیان کرنیوالی
اور نہیں گذریں جہانیوں کے دلوں پر اور نہیں سنا انکو یا در کہنے والوں کے
کانوں نے اور بہشت میں وہ چیزیں ہیں جنکو نہیں دیکھا مخلوقات نے اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق خدا تعالی غالب اور بزرگ تاریکا خدا کی
لیئے آپسمیں دوستی کرنیوالوں کو بہشت عدن میں یاقوت سرخ کی ایک ستون
پر موٹائی اسکی راستہ ستر ہزار برس کا ستر ہزار گھر پر۔ ہر گھر کے لیئے ایک محل
ہے جہانکے والی بہشت والوں پر ان کے ہاتھوں پر ایک کتبہ لکھا ہوا ہو
نور سے یہ وہ لوگ ہیں جو آپسمیں خدا کی راہ میں دوستی کرتے تھے۔ جب ایک
ان سے جہانکے گا محل سے بہشت والوں کیطرف پھر پھر دیگا اسکے مونہہ کا نور بہشت
والوں کی محلوں کو جسطرح کہ پھر دیتا ہے سورج زمین والوں کی گھر میں دیکھینگے بہشت
والے اسکے منہ کو پس کہیگا بعض انکا بعض کو یہ خدا کے لیئے آپسمیں دوستی رکھنے
والوں سے ہے۔ پس ناگاہ اسکا منہ مانند چاند کے ہے چودہویں رات میں
اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق فضیلت خوبصورتی
مرد کی خدمتگار کی خوبصورتی پر بہشت والوں میں مانند چاند کے ہے چودہویں رات
میں ستاروں پر اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق بہشت والوں کی عورتیں
سرود کرینگی اپنے کھانے کے آخر میں ساتھ آوازوں لذت والوں کی کہینگے ہم ہمیشہ رہنیوالی
ہیں ہم کبھی نہیں مرینگی اور ہم بیخوف ہیں پس ہم نہیں ڈرتی ہرگز اور ہم راضی ہیں
کبھی خشمناک نہیں ہونگی اور ہم جوانیں ہیں کبھی بوڑھی نہیں ہونگی اور ہم پہننیوالی
ہیں پس ہم ننگی نہیں ہونگی کبھی اور ہم خوبصورتیں ہیں خوش شکل ہم بزرگ قوم کی
بیبیاں ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت کی پرندے انکی ستر ہزار
پر ہونگے ہر پر کے لیئے ایک رنگ ہوگا جو نہیں مشابہ ہوگا دوسرے رنگ کی بڑائی
ہر پرندے کی ان سے میل بھر لمبی اور میل بھر چوڑی ہوگی جب مومن چاہیگا کسی چیز
کو ان سے تو وہ لایا جاویگا پس وہ رکھا جائیگا کابی کے اندر پس اپنے آپ کو جھاڑیگا پس گریگی
اسے ستر قسم کھانے سے مانند بچے ہوئے اور بھونی ہوئی کی اور مختلف قسم کی ہونگی
ان کی لذت بہت اچھی ہوگی ترنجبین سے اور ان کی نرمی زیادہ ہوگی مکھن سے اور انکی سفیدی
زیادہ تر ہوگی چھاچھ سے پس جب اسے کھا چکے گا تو پر جھاڑ کر اڑ جائیگا اور نہ کم ہوگا اسکی ایک
پر انکے پرندے اور سواریاں چرتی ہیں بہشت کے باغوں اور ان کے محلوں کے گرد میں اور نبی
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يُعْطِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَوَاتِيمَ مِنْ
ذَهَبٍ يَلْبَسُونَهَا وَهِيَ خَوَاتِيمُ الْخُلْدِ ثُمَّ يُعْطِيهِمْ خَوَاتِيمَ
مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوتٍ وَلُؤْلُؤٍ وَذٰلِكَ اِذَا زَارُوهُ فِي دَارِ
السَّلَامِ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ
الْجَنَّةِ اِذَا زَارُوا رَبَّهُمْ اَكَلُوا وَشَرِبُوا وَتَمَتَّعُوا قَالَ يَقُولُ
رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ يَا دَاوُدُ مَجِّدْنِي بِصَوْتِكَ الْحَسَنِ
فَيُمَجِّدُهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ فِي الْجَنَّةِ
اِلَّا اَنْصَتَ لِحُسْنِ صَوْتِهِ وَلَذَّاتِهِ ثُمَّ يُمَجِّدُهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ
عَزَّ وَجَلَّ بِالْكِسْوَةِ وَالْحِلْيَةِ ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ اِلٰى اَهْلِيهِمْ
وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ
الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُقَالُ لَهَا طُوبٰى فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُهُمْ اَنْ يَلْبَسَ
الْكِسْوَةَ لَمْ يَفْجَأْهُ اِلَّا الطَّلْعُ اِلٰى طُوبٰى فَفُتِحَتْ لَهُ اَكْمَامُهَا
وَهِيَ سِتَّةُ اَلْوَانٍ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا سَبْعُونَ لَوْنًا لَيْسَ
مِنْهَا ثَوْبٌ عَلٰى لَوْنِ الْاٰخَرِ وَلَا عَلٰى شَبَهِهِ فَيَأْخُذُ مِنْ اَيِّ
ذٰلِكَ شَاءَ اَرَقَّ مِنَ النُّعْمَانِ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اَزْوَاجَ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبٌ فِي نَحْرِ كُلِّ اِمْرَاَةٍ
مِنْهُنَّ اَنْتَ حَبِيبِي وَاَنَا حَبِيبُكَ لَيْسَ عَنْكَ مَعْدِلٌ
وَلَا عَنْكَ مَصْرَفٌ وَلَيْسَ لَكَ فِي قَلْبِي غِلٌّ وَلَا غَشٌّ فَيَنْظُرُ
الرَّجُلُ اِلٰى نَحْرِ زَوْجَتِهِ فَيَرٰى سَوَادَ كَبِدِهَا مِنْ وَرَاءِ
عَظْمِهَا وَلَحْمِهَا فَكَبِدُهَا لَهُ مِرْاٰةٌ وَكَبِدُهُ لَهَا مِرْاٰةٌ وَلَا
يَعِيبُهَا ذٰلِكَ اِلَّا كَمَا يَعِيبُ الْيَاقُوتُ السِّلْكُ فِيهِ يَا مَعْشَرَ
كُبَّاضِ الْمَرْجَانِ وَصَفَاءِ هُنَّ كَصَفَاءِ الْيَاقُوتِ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ وَكَانَ يَقُولُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ عَلَى النُّوقِ الْبُرَّادِيَّةِ
يَقَعُ خُفُّ اِحْدٰيهِنَّ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهَا وَمَوْضِعُ حَافِرِ ذٰلِكَ
الْبُرْدُونِ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهِ خُلِقَتْ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوتٍ عَظِيمٍ
عَلٰى كُلِّ دَابَّةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ مِيدَعَةً اَزِمَّةُ النُّوقِ وَالْبَرَاذِينِ
خُلِقَ اللُّؤْلُؤُ وَالزَّبَرْجَدُ فَصْلٌ وَفِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا

تحقیق بہشت والے دیگا ان کو خدا تعالیٰ سونے کی انگوٹھیاں انکو پہنینگے اور وہ انگوٹھیاں
ہیں ہمیشگی کی پھر دیگا انکو اللہ پاک انگوٹھیاں مروارید اور یاقوت اور لولوسی
اور یہ اُسوقت ہوگا جب پروردگار کی زیارت کرینگے بہشت میں اور تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تحقیق بہشت والے جب اپنے اللہ کی زیارت
کرینگے تو کھائینگے اور پینگے اور نفع پکڑینگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایگا
اللہ عزوجل اے داؤد اپنی آواز اچھی کے ساتھ میری بزرگی بیان کر پس داؤد خدا
کی بزرگی بیان کرینگے جسقدر خدا چاہیگا پس کوئی چیز بہشت میں نرہ جائیگی
مگر چپ ہو جائیگی بسبب اسکی اچھی آواز کے اور اسکی لذت کے پھر دیگا ان کو پروردگار
عزت کا عزوجل کپڑے اور زیور پھر اپنے گھر والوں کیطرف لوٹینگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق ہر مرد کے لیئے بہشت والوں سے ایک درخت ہوگا جسکو طوبیٰ
کہا جاتا ہے جب کوئی ان سے اچھے کپڑے پہننے کا ارادہ کریگا تو طوبیٰ کیطرف چلیگا
پس کھولے جائینگے اسکے لیئے اسکے غلاف اور وہ چھ رنگ کا ہوگا۔ ہر ایک ان میں سے
ستر ہونگے نہیں ہوگا کوئی کپڑا ان سے دوسرے کے رنگ پر اور نہ کوئی زینت دوسرے
کی زینت پر پس لیگا جو نسا چاہیگا بہت نرم لالہ کے پتے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق بہشت والوں کی بی بیاں ان سے ہر ایک عورت کے سینہ پر لکھا
ہوا ہوگا تو میرا محبوب ہے اور میں تیری محبوب ہوں نہیں تجھ سے گذرتا اور نہ تجھ سے
اور نہیں ہے تیرے لیئے میرے دل میں کچھ آلایش اور نہ کچھ کدورت پس دیکھیگا
مرد اپنی بی بی کے سینہ کیطرف پس اسکے جگر کی سیاہی کیطرف دیکھیگا اسکی ہڈی
اور گوشت کے ورے سے پس اسکا جگر اسکے لیئے آئینہ ہے اور نہ عیب لگاویگا اس
عورت میں یہ جگر جسطرح کہ عیب لگاتا ہے تانگا یاقوت کو انکی سفیدی مانند
سفیدی موتی کی اور صفائی ان کی مانند صفائی یاقوت کی ہے فرمایا اللہ عزوجل
نے گویا کہ وہ یاقوت ہیں اور موتی کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت
والے اونٹنیوں اور ترکی گھوڑوں پر سوار ہونگے واقع ہوگا پاؤں ہر ایک ناقہ کا اسکی
نظر پہنچنے کی جگہ تک اور ان گھوڑوں کے سُم کی جگہ نزدیک پہنچنے نہایت اسکی
نظر کے ہوگی پیدا کیئے گئے ہیں مروارید اور یاقوت سے بڑائی ہر ایک گھوڑے کی
ان سے ستر میل ہوگی اونٹنیوں اور گھوڑوں کی باگیں زنجیریں مروارید اور زبرجد
سے فصل تفسیر میں اس قول خدائے تعالیٰ غالب اور بزرگ کے پس نگاہ رکھا اوسکو
خدا تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے اور انکو آگے لایا تازگی اور خوشی کو

الی اخر صفتہ اھل الجنۃ امّا قولہ فوقٰھم اللہ شرّ ذٰلک الیوم
یعنی یوم القیٰمۃ یقیھم فیہ شدۃ الحساب وھول جھنّم
اذا جیء بھا فی عرصات القیٰمۃ یقودھا تسعۃ عشر خازنا
من الملئکۃ مع کل خازن منھم سبعون الف ملک اعوان
لہ غلاظ شداد کالحۃ انیابھم اعینھم کالجمر واللوانھم کلھب
النار یفور من مناخرھم لھب کدخان عال مستعدین بکفر
الجبار تبارک وتعالی فیقودھا کل خازن واعوانہ بوثاق
وسلسلۃ عظیمۃ فتارۃ یمشون عن یمینھا واخری عن
شمالھا ومرّۃ من ورائھا بید کل ملک منھم مقمع من
حدید یصیحون بھا فتمشی وھا زفیر وشھیق ووعث
وظلمۃ ودخان وقعقعۃ ولھب عال من شدۃ غضبھا
علی اھلھا فینصبونھا بین الجنۃ والموقف فیرفع طرفھا
فتنظر الی الخلائق ثم تجمح الیھم لتناکلھم فتحبسھا
الخزنۃ بسلاسلھا ولو ترکت لاتت علی کل مؤمن وکافر فرادا
رأت انھا قد حبست عن الخلائق فارت فورۃ شدیدۃ
کادت تمیز من الغیظ ثم شھقت الثانیۃ سمعت الخلائق
صوت صریف اسنانھا فارتعدت عند ذلک الافئدۃ
وانخلعت القلوب وطارت الافئدۃ وشخصت الابصار
وبلغت القلوب الحناجر ثم تزفر زفرۃ فلا یبقی ملک
مقرب ولا نبی مرسل ولا احد ممن شھد الموقف الا جثا
علی رکبتیہ ثم تزفر اخری فلا یبقی قطرۃ فی عین احد
الا ندرت ثم تزفر الثالثۃ فلو کان لکل ادمی او جنی
عمل اثنین وسبعین نبیا لظنوا انھم واقعوھا لا
ینجون منھا ثم تزفر الرابعۃ فلا یبقی شیء الا انقطع
کلامہ ویتعلق جبرئیل ومیکائیل وخلیل الرحمٰن عزوجل
بالعرش یقول کل واحد منھم نفسی نفسی لا اسئلک غیرھا
ثم ترمی بشرر منھا کعدد النجوم السماء عظم کل
شررۃ منھا کالسحابۃ العظیمۃ الطالعۃ من المغرب فیکم
ذلک الشرر علی رؤس الخلائق فھذا ھو الشر الذی

آخر آیت تک جو بہشت والوں کی صفت میں ہے لیکن قول اللہ تعالی کا
فوقیھم اللہ شر ذلک الیوم مراد اسسے قیامت کا دن ہے، خدا اونکو نگاہ رکھیگا اسمیں
سختی حساب اور دوزخ کو ڈر سے جب وہ لائی جاینگے قیامت کو میدانوں میں کھینچکے
اسکو اونیس دربان فرشتوں سے اون سے ہر دربان کو ساتھ ستر ہزار فرشتے انکی
مددگار رہونگے درشت سخت جو نکلے ہوئے انکے دانت انکی آنکھیں مانند چنگاڑ کی
اور انکو رنگ مانند شعلہ آگ کی جوش مارتیگا انکی ناک کو سوراخوں سے شعلہ اور
دھواں بلند تیار ہونے والی خدا تبارک وتعالی کو امر کی تعمیل کو پس کھینچیگا اوسکو ہر
نگہبان اور اسکو مددگار باندھکر ساتھ بیڑیوں اور بڑے زنجیر کے پس کبھی چلینگے
اسکے دائیں اور کبھی اسکی بائیں اور کبھی اوسکو پیچھے سے ہر ایک فرشتہ کو ہاتھ میں
ان سے ایک لوہے کا ہتھوڑا ہوگا فریاد کرینگے بسبب اوسکے پس روانہ ہوگی اور
درمیان اسکے سانس باہر نکالنا ہے اور اندر لیجانا اور دشواری اور اندھیرا اور
دھواں اور آواز سخت اور شعلہ بلند بسبب اوسکو سخت خفگی کی اپنے رہنے والوں
پس گھڑا کرینگے اوسکو نگہبان زنجیروں کی اور اگر چھوڑی جاوے البتہ
آوے ہر مومن اور کافر پر پس جب دیکھیگی یہ کہ تحقیق بند کیگئی ہے مخلوقات سے تو
جوش ماریگی سخت جوش مارنا قریب ہے کہ پھٹ جاوے بباعث غصہ کے پھر دوبارہ
سانس اندر لیجائے گی سنیگی مخلوقات آواز اسکے دانتوں کے پیسنے کی پس کانپ
پڑینگے نزدیک اسکے دل اور نکلینگے دل اور اوڑینگے دل اور پتھرا جاینگی آنکھیں
اور پہونچ جاینگے دل گلوں کو پھر سانس باہر نکالیگی پس نہیں باقی رہیگا
کوئی فرشتہ نزدیکی اور نہ نبی مرسل اور نہ کوئی ان لوگوں سے جو حاضر ہیں کھڑا
ہونے کی جگہہ میں مگر بیٹھیگا اپنے دونو زانو پر۔ پھر اور سانس نکالیگی پس کوئی
قطرہ کسی کی آنکھہ میں نہیں رہیگا مگر نکل پڑیگا پھر تیسری دفعہ سانس نکالیگی
پس کوئی قطرہ کسی کی آنکھہ میں نہیں رہیگا۔ مگر نکل پڑیگا پھر تیسری دفعہ سانس نکالیگی
پس اگر ہر آدمی یا جن کو لیئے (۷۲) بہتر نبیوں کے عمل ہوں تو البتہ اسمیں گر پڑیں
اور یہ گمان کریں کہ تحقیق نہیں خلاصی پاینگے اوسسے پھر چوتھی دفعہ سانس نکالیگی پس
نہیں باقی رہیگی کوئی چیز مگر ختم ہوجائے گی اسکی کلام اور جبرئیل اور میکائیل اور
ابراہیم علیہ السلام لٹکینگے عرش کے ساتھ ہر ایک ان سے کہیگا میں تجھ سے اپنی جان
چاہتا ہوں نہیں مانگتا تجھ سے اسکے غیر کو پھر پھینکیگی چنگاڑیاں آسمان کو ستاروں
کی گنتی کی مانند ہر ایک چنگاڑی کی بڑائی اون سے مانند بڑے بادل چڑھنے والی کی
ہوگی مغرب سے پس واقع ہونگی وہ چنگاڑیاں مخلوقات کے سروں پر پس وہ برائی ہوگی جو

وَقَاهُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ
عَذَابَهٗ اَنْ يَقِيَهُمْ فَاللّٰهُ تَعَالٰى يَكْفِيْ اَهْلَ التَّوْحِيْدِ وَالْاِيْمَانِ
وَاَهْلَ السُّنَّةِ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَفَّاهُمْ بِرَحْمَتِهٖ وَيُيَسِّرُ حِسَابَهُمْ
وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّتَهٗ وَيُخَلِّدُهُمْ فِيْهَا اَبَدَ الْاٰبَادِ مِنَّةً وَيَزِيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ وَاَهْلَ الشِّرْكِ وَالْاَوْثَانِ شَرًّا اِلٰى شَرٍّ وَخَوْفًا
اِلٰى خَوْفٍ وَعَذَابًا اِلٰى عَذَابٍ فَيُدْخِلُهُمْ جَهَنَّمَ وَيُخَلِّدُهُمْ
فِيْهَا اَبَدَ الْاٰبَادِ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا
فَالنَّضْرَةُ فِي الْوُجُوْهِ وَالسُّرُوْرُ فِي الْقُلُوْبِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ
اِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَظَرَ اَمَامَهٗ فَاِذَا هُوَ بِاِنْسَانٍ
وَجْهُهٗ مِثْلُ الشَّمْسِ يَضْحَكُ طَيِّبُ النَّفْسِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ
بِيْضٌ وَعَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَدْنُوَا مِنْهُ فَيَقُوْلُ
سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ
اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هَلْ اَنْتَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فَيَقُوْلُ لَا
فَيَقُوْلُ اَنْتَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ فَيَقُوْلُ اَنْتَ
مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَيَقُوْلُ
اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ جِئْتُ اُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةِ مِنَ النَّارِ
فَيَقُوْلُ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَعْلَمُ ذٰلِكَ فَتُبَشِّرُنِيْ فَيَقُوْلُ نَعَمْ
فَيَقُوْلُ مَا تُرِيْدُ مِنِّيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ ارْكَبْنِيْ فَيَقُوْلُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِمِثْلِكَ اَنْ يُّرْكَبَ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَاِنِّيْ
كُنْتُ مَا رَكِبْتُكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا
مَا رَكِبْتَنِيْ فَيَرْكَبُهٗ فَيَقُوْلُ لَهٗ لَا تَخَفْ اَنَا دَلِيْلُكَ اِلَى الْجَنَّةِ
فَيَفْرَحُ فَتَبْيَضُّ ذٰلِكَ الْفَرَحُ فِيْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَتَلَاْلَاْ وَيُرٰى
فِيْهِ النُّوْرُ وَالسُّرُوْرُ فِيْ قَلْبِهٖ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقّٰهُمْ
نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا وَاَمَّا الْكَافِرُ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ نَظَرَ
اَمَامَهٗ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَبِيْحِ الْوَجْهِ اَزْرَقِ الْعَيْنَيْنِ اَسْوَدَ
اَشَدَّ سَوَادًا مِّنَ الْقَبْرِ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَثِيَابُهٗ سُوْدٌ يَجُرُّ
اَنْيَابَهٗ فِي الْاَرْضِ يَدُبُّ دَبِيْبَ الْوَعْلِ وَرِيْحُهٗ اَنْتَنُ
مِنَ الْجِيْفَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَيُرِيْدُ اَنْ يَّعْرِضَ
عَنْ وَّجْهِهٖ فَيَقُوْلُ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اِلَيَّ اِلَيَّ اَنْتَ لِيْ وَاَنَا

نگاہ رکھیگا خدا اس سیوان مومنوں کو جو پورا کرتے ہیں نذر کو اور ڈرتے ہیں اوسکے
عذاب سے یہ کہ بچاوے انکو پس خدا تعالیٰ کفایت کریگا اہل توحید اور ایمان اور اہل سنت
کو اسدن کی برائی سے اور اونکو ملیگا رحمت سے اور اونکا حساب آسان کریگا اور انکو
ہمیشہ بہشت میں رکھیگا۔ ساتھ اپنے احسان کے اور بڑھاویگا کافروں اور
مشرکوں کی برائی کو طرف برائی کے اور ڈر کو طرف ڈر کے اور عذاب کو طرف
عذاب کے پس اونکو دوزخ میں داخل کریگا اور ہمیشہ اونکو اسمیں رکھیگا پھر فرمایا
اللہ عزوجل نے اور انکے سامنے لاویگا تازگی اور خوشی کو پس تازگی مونہوں میں
اور خوشی دلوں میں اور یہ اسواسطے کہ تحقیق مومن جب اپنی قبر سے قیامت کے دن نکلیگا
تو پہر اگر دیکھیگا پس ناگاہ وہ ساتھی کے ہے جو منہ اسکا سورج کی مانند ہنستا خوش جی اور اوسپر سفید کپڑے ہونگے
اور اسکے اور سکے سر پر تاج ہوگا پس اسکی طرف دیکھیگا یہانتک کہ اسکے قریب ہوگا پس کہیگا تجھپر سلامتی
ہو اے خدا کے دوست اور تجھپر سلام ہو تو کون ہے اے اللہ کے بندے کیا تو فرشتہ ہے فرشتوں سے پس کہیگا
پس کہیگا نہیں پس کہیگا تو نبی ہے نبیوں سے پس کہیگا نہیں قسم خدا کی پس کہیگا تو خدا
کے مقربوں سے ہے پس کہیگا نہیں قسم اللہ کی پس کہیگا تو کون ہے پس کہیگا میں
تیرا عمل صالح ہوں تجھکو بہشت اور آگ سے نجات کی خوشخبری دینے آیا ہوں پس اوسکو
کہیگا اے اللہ کے بندے کیا تو اوسکو جانتا ہے پس تو مجھکو خوشخبری دیتا ہے پس کہیگا ہاں
پس کہیگا تو مجھ سے کیا ارادہ کرتا ہے پس اوسکو کہیگا تو مجھپر سوار ہو جا پس کہیگا
پاکی خدا کو نہیں مناسب تیرے جیسے پر سوار ہونا پس کہیگا کیوں نہیں پس تحقیق
میں مدت دراز تجھپر سوار ہوا پس تحقیق میں تجھ سے خدا کی رضامندی کے ساتھ سوال
کرتا ہوں مگر یہ کہ تو مجھپر سوار ہو وے پس اسپر سوار ہوگا پس اوسکو کہیگا تو مت ڈر میں
تیرا رہبر ہوں بہشت کیطرف پس خوش ہوگا پس ظاہر ہوگی وہ خوشی اسکے منہ
سے میں یہانتک کہ چمکیگا اور دکھائی دیگا اسمیں نور اور خوشی اسکے دل میں
پس یہ ہے تفسیر قول اللہ عزوجل کی اور ان کو سامنے لائیگا تازگی اور خوشی کو اور
لیکن کافر پس جب اپنی قبر سے نکلیگا تو دیکھیگا آگے اپنے پس ناگاہ وہ حاضر ہوگا
ساتھ ایک مرد صورت کے جو نیلی آنکھیں والا ہے بہت کالا سیاہ زال سے اندھیری رات میں
اور کپڑے اوسکے کالے ہونگے گھسیٹیگا کپڑے اپنے زمین میں فریاد کریگا مانند فریاد
کرنے رعد کے اور اسکی بو بہت گندی ہوگی مردار سے پس کہے گا تو کون ہے
اے خدا کے بندے اور اس سے منہ پھیرنا چاہے گا پس
کہے گا اے خدا کے دشمن میرے طرف آ میرے لیئے اور
میں تیرے لیئے

لَكَ الْيَوْمَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَشَيْطَانٌ اَنْتَ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ
عَمَلُكَ الطَّالِحُ فَيَقُوْلُ مَا تُرِيْدُ مِنِّيْ فَيَقُوْلُ اُرِيْدُ اَنْ اَرْكَبَكَ
فَيَقُوْلُ لَهٗ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ مَهْلًا فَاِنَّكَ تَفْضَحُنِيْ عَلٰى رُؤُسِ
الْخَلَائِقِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا مِنْهُ بُدٌّ فَقَالَ مَا رَكِبَتْنِيْ فَاَنَا الْيَوْمَ
اَرْكَبُكَ قَالَ فَيَرْكَبُهٗ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ
اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ثُمَّ ذَكَرَ عَزَّ وَجَلَّ
اَوْلِيَآءَهٗ فَقَالَ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا بُشْرٰى بَعْدَ الْبِشَارَةِ
وَاَدَآءِ الْاَوَامِرِ وَانْتِهَآءِ الْمَنَاهِيْ وَالتَّسْلِيْمِ فِي الْقَدَرِ جَنَّةً وَّحَرِيْرًا
وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَيَتَنَعَّمُوْنَ فِيْهَا وَاَمَّا الْحَرِيْرُ فَيَلْبَسُوْنَ قَالَ مُتَّكِئِيْنَ
فِيْهَا فِي الْجَنَّةِ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَعْنِي السُّرُرَ عَلَيْهَا الْحِجَالُ يَعْنِي السُّتُرَ
لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا يَعْنِيْ وَلَا يُصِيْبُهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ
وَلَا بَرْدُ الزَّمْهَرِيْرِ لِاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهَا شِتَآءٌ وَّلَا صَيْفٌ ثُمَّ قَالَ
عَزَّ وَجَلَّ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا
يَعْنِيْ ظِلَالَ الشَّجَرِ وَذٰلِكَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ مِنَ الْفَوَاكِهِ
اِنْ شَآءُوْا قِيَامًا وَاِنْ شَآءُوْا قُعُوْدًا وَاِنْ شَآءُوْا نِيَامًا وَاِذَا اَرَادُوْا
هَادَتْ مِنْهُمْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا مِنْهَا ثُمَّ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ قَآئِمًا وَّ
ذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ثُمَّ قَالَ
عَزَّ وَجَلَّ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ فَهِيَ الْاَكْوَابُ
يَعْنِي الْكِيْزَانَ مُدَوَّرَةَ الرُّؤُسِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهَا عُرًى
وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ قَوَارِيْرَا يَعْنِيْ هِيَ قَوَارِيْرُ وَلٰكِنَّهَا مِنْ فِضَّةٍ وَّ
ذٰلِكَ اَنَّ قَوَارِيْرَ الدُّنْيَا مِنْ تُرَابِهَا وَقَوَارِيْرُ الْجَنَّةِ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا
تَقْدِيْرًا يَعْنِيْ قَدَّرَتِ الْاَكْوَابُ عَلَى الْاَنَآءِ وَقَدَّرَ الْاَنَآءُ
عَلٰى كَفِّ الْخَادِمِ عَلٰى رِيِّ الْقَوْمِ اِذَا سَقَوْهُ لَمْ يَبْقَ فِيْهَا شَيْءٌ
وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ فَكَانَتْ قَدْرًا عَلَى الْاِنَآءِ وَكَفِّ الْخَادِمِ
وَرِيِّ الْقَوْمِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا وَ
قَالَ تَعَالٰى وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا يَعْنِيْ خَمْرًا فَكُلُّ شَرَابٍ
فِي الْاَنَآءِ لَيْسَ بِخَمْرٍ فَلَيْسَ هُوَ بِكَاْسٍ وَقَالَ تَعَالٰى كَانَ
كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا يَعْنِيْ كُلُّهَا قَدْ مُزِجَ فِيْهَا الزَّنْجَبِيْلُ
ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا يَسِيْلُ

الظاهر وهو ملك الموت وملك الجبال والبحار والحصوص وغلمان الجنة عن قال الله تعالى ولكنا ملكنا اثقالا من حلي القوم فقذفناها فكذلك القى السامري فاخرج لهم عجلا جسدا له خوار فقالوا هذا الهكم وإله موسى فنسي اي ترك موسى يطلبه عندنا وقال فقبضت قبضة من اثر الرسول اي من تراب حافر فرس جبريل فنبذتها اي القيتها في فم العجل وقال الذين لا يعلمون اي لا يعقلون ان العجل لا يتكلم

آج کے دن پس کہیگا تجھے ہلاکت ہو کیا تو شیطان ہے پس وہ کہیگا نہیں قسم خدا
کی ولکن میں تیرا عمل بد ہوں پس کہیگا تو مجھ سے کیا چاہتا ہے پس کہیگا میں
تجھ پر سوار ہونا چاہتا ہوں پس کافر اوسکو کہیگا میں تجھ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں
چھوڑ دے مجھکو پس تحقیق تو مجھے رسوا کرتا ہے مخلوقات کے سامنے پس کہیگا
قسم اللہ کی نہیں ہے اس سے کوئی چارہ پس تو مدت دراز مجھ پر سوار ہوا پس میں آج
تجھ پر سوار ہوتا ہوں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اس پر سوار ہوگا پس یہ ہے
تفسیر اللہ عزوجل کے قول کی اور اوٹھائینگے گناہ اپنے اپنی پیٹھوں پر خبردار بری
ہے وہ چیز جسکو وہ اٹھائینگے پھر یاد دلایا اللہ عزوجل نے اپنے دوستوں کو
پس فرمایا اور جزا دیگا اونکو بیچھے خوشخبری دینے کے بسبب انکے صبر کرنے کے سختیوں
اور خدا کے حکم بجا لانے اور نافرمانی سے بچنے اور خدا کی تقدیر مان لینے پر بہشت اور ابریشم
اور لیکن بہشت پر خوشی کرینگے اسمیں اور لیکن ابریشم پس پہننگے فرمایا اللہ پاک
نے تکیہ لگانیوالے بہشت میں تختوں پر اوپر پردے ہیں نہ دیکھینگے انمیں
سورج اور نہ سردی یعنے اور نہیں پہونچیگی اون کو سورج کی گرمی اور نہ زمہریر
کی سردی اسواسطے کہ تحقیق نہیں ہے اوسمیں جاڑا اور نہ گرمی پھر فرمایا اللہ عزوجل
نے اور نزدیک ہونیوالی ہیں انپر سائے درختوں کے اور نیچے کیے گئے ہیں انکے قطوف یعنی
درختوں کے سائے نیچے کیے جانے کے اور یہ اسواسطے کہ تحقیق بہشت والے کھائینگے میووں
سے اگر چاہینگے کھڑے ہوکر اور اگر چاہیں بیٹھکر اور اگر چاہینگے سوکر اور جب انکو چاہینگے
اونکے قریب ہونگے یہانتک کہ اوسے پکڑینگے پھر کھڑا ہوگا ایک انکا کھڑا ہونے کے
یہ تفسیر ہے قول خدا تعالیٰ عزوجل کی اور نیچے کی گئیں ہیں انکی شاخیں نیچے کیے جانے کر
فرمایا اللہ عزوجل نے اور پھیرے جائینگے اونپر برتن چاندی اور کوزوں سے یعنی ہیں
اکواب یعنی کوزے گول سر والے کہ نہیں ہے انکی ٹوٹی اور فرمایا اللہ عزوجل نے قواریر یعنی
شیشے کے کوزے ولکن چاندی سے اور یہ اسواسطے کہ تحقیق دنیا کے شیشے اوسکی مٹی سے ہیں
اور بہشت کے شیشے چاندی سے ہیں انکا اندازہ کیا ہے اندازہ کرنے کر یعنے اندازہ کیے
گئے ہیں کوزے برتنوں پر اور اندازہ برتن کا خدمتگار کی ہتھیلی کے موافق قوم کی
سیرابی کا اندازہ جب اوسکو پینگے تو اسمیں کچھ باقی نہیں رہیگا اور نہ اوپر
زیادہ ہوگا پس وہ ہونگے اندازہ کیے ہوئے برتن اور ہتھیلی خادم اور
سیرابی قوم پر پس یہ ہے قول خدا تعالیٰ کا اندازہ کیا ہے انکا اندازہ کرنے کر
اور فرمایا اللہ پاک نے اور پلائے جائینگے اسمیں بہشت کا شراب پس جس پیالہ میں نہیں ہے
خمر پس نہیں ہے وہ کاس اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہے ملونی انکی سونٹھ یعنی سبب تحقیق سونٹھ

عَلَيْهِمْ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ فَتَمُرُّ عَلَى كُلِّ جَنَّةٍ ثُمَّ تَرْجِعُ تَعُمُّ الْجَنَّةَ
كُلَّهَا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ
فَالْوِلْدَانُ هُمُ الْغِلْمَانُ الَّذِينَ لَا يَشِيبُونَ أَبَدًا أَنَّهُمْ مُخَلَّدُونَ
يَعْنِي لَا يَحْتَلِمُونَ وَلَا يَكْبَرُونَ أَبَدًا غِلْمَانٌ إِذَا رَأَيْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا فِي الْحُسْنِ وَالْبَيَاضِ مَنْثُورًا فِي الْكَثْرَةِ
يَعْنِي مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ الْمَنْثُورِ الَّذِي لَا يُدْرَى مَا عَدَدُهُ ثُمَّ
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ يَعْنِي هُنَالِكَ مِنَ الْجَنَّةِ رَأَيْتَ
نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ وَذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَهُ قَصْرٌ
فِي ذَلِكَ الْقَصْرِ سَبْعُونَ قَصْرًا فِي كُلِّ قَصْرٍ سَبْعُونَ بَيْتًا كُلُّ بَيْتٍ
مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ فَرْسَخٌ وَعَرْضُهَا
فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ عَلَيْهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ مِصْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ أَفْيَ
ذَلِكَ الْبَيْتِ سَرِيرٌ مَنْسُوجٌ بِقُضْبَانِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ
عَنْ يَمِينِ السَّرِيرِ وَعَنْ يَسَارِهِ أَرْبَعَةُ آلَافِ كُرْسِيٍّ مِنْ
ذَهَبٍ قَوَائِمُهَا مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ عَلَى ذَلِكَ السَّرِيرِ سَبْعُونَ
فِرَاشًا كُلُّ فِرَاشٍ عَلَى لَوْنٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَسَارِهِ
عَلَيْهِ سَبْعُونَ حُلَّةً مِنْ دِيبَاجِ الَّذِي يَلِي جَسَدَهُ حَرِيرَةٌ
بَيْضَاءُ وَعَلَى جَبْهَتِهِ الْإِكْلِيلُ مُكَلَّلٌ بِالزَّبَرْجَدِ وَالْيَاقُوتِ
وَأَلْوَانِ الْجَوَاهِرِ كُلُّ جَوْهَرَةٍ عَلَى لَوْنٍ وَعَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ
ذَهَبٍ فِيهِ سَبْعُونَ زَاوِيَةً فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ دُرَّةٌ تُسَاوِي
مَالَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى سِوَارٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ
وَسِوَارٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَفِي أَصَابِعِ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ خَوَاتِيمُ مِنْ
ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ فِيهِ أَلْوَانُ الْفُصُوصِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَشَرَةُ
آلَافِ غُلَامٍ لَا يَكْبَرُونَ وَلَا يَشِيبُونَ أَبَدًا وَتُوضَعُ بَيْنَ
يَدَيْهِ مَائِدَةٌ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ طُولُهَا مِيلٌ فِي مِيلٍ
وَتُوضَعُ عَلَى الْمَائِدَةِ سَبْعُونَ أَلْفَ إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ وَ
فِضَّةٍ وَفِي كُلِّ إِنَاءٍ سَبْعُونَ لَوْنًا مِنَ الطَّعَامِ فَيَأْخُذُ
اللُّقْمَةَ بِيَدِهِ فَمَا يَخْطُرُ عَلَى بَالِهِ غَيْرُهَا حَتَّى يَتَحَوَّلَ
اللُّقْمَةُ عَنْ حَالِهَا إِلَى الْحَالَةِ الَّتِي يَشْتَهِيهَا وَبَيْنَ يَدَيْهِ
غِلْمَانٌ بِأَيْدِيهِمْ أَكْوَابٌ مِنْ فِضَّةٍ وَأَوَانٍ مِنْ فِضَّةٍ

انپر بہشت عدن سے پھر گذریگا ہر بہشت پر پھر لوٹیگا سب بہشت کو شامل ہوگا۔ فرمایا اللہ
تبارک تعالیٰ نے اور پھریگا انپر لڑکے ہمیشہ رہنے والے ایک حال پر پس ولدان وہ لڑکے
ہیں کہ کبھی بوڑھے نہیں ہونگے پس وہ مخلدون ہیں یعنی نابالغ ہونگے اور نہ بوڑھے
کبھی ایسے لڑکے ہیں کہ جب تو اونکو دیکھے تو گمان کریگا اونکو موتی خوبصورتی اور سفیدی
میں بکھرے ہوئے کثرت کے سبب یعنی مانند اون مرواریدوں کے جنکی گنتی نہیں
معلوم ہوتی پھر فرمایا اللہ عزوجل نے اور جب دیکھے تو اسجگہ یعنے بہشت میں دیکھیگا
تو نعمت اور ملک بڑا اور یہ اسواسطے کہ تحقیق ایک مرد بہشت والوں سے واسطے
اسکے ایک محل ہوگا اس محل میں ستر محل ہونگے ہر محل میں ستر گھر ہونگے ہر گھر بنا ہوا
ہے مرواریدکھوکھل سے درازی اسکی جانب آسمان میں ایک فرسنگ ہے اور چوڑائی اسکی
فرسنگ بیچ فرسنگ کے اسپر چار ہزار دروازے میں سونے سے اس گھر میں تخت ہوگا
بنا ہوا مرواریدا ور یاقوت کی شاخوں سے تخت کے دائیں اور بائیں چار ہزار کرسی
ہونگی سونے سے پانوں اوسکی یاقوت سرخ سے ہونگے اس تخت پر ستر فرش ہونگے
ہر فرش ایک رنگ پر ہوگا اور وہ تکیہ کرنیوالا ہوگا اپنے بائیں پر اوپر ستر طرح
ہونگے دیبا سے وہ جو اوسکے جسم سے چسپاں ہے ابریشم اسکا سفید ہے اور اسکی
پیشانی پر چیتر ہوگا جڑاؤ ساتھ زمرد اور یاقوت کے اور رنگا رنگ جوہر کے ہر جوہر
ایک رنگ پر ہوگا اور اسکے سر پر تاج ہوگا سونے سے اسمیں ستر کونے ہونگے
ہر کونے میں ایک مروارید ہوگا جو برابر ہوگا مشرق اور مغرب کے مال سے اور اوسکے ہاتھ
میں کنگن ہونگے ایک کنگن سونے اور چاندی سے اور ایک کنگن واریدسے اور اسکے
دونو ہاتھ اور پانوں کی انگلیوں میں انگوٹھیاں ہونگی سونے اور چاندی سے
انمیں رنگا رنگ کے نگینے ہونگے اور اسکے آگے دس ہزار ایسے غلام ہونگے جو نہ بڑے
ہونگے اور نہ بوڑھے اور کہا جائیگا اوسکو آگے دسترخوان سرخ یاقوت سے
اوسکی لمبائی میل بیچ میل کی ہوگی اور رکھے جائینگے دسترخوان پر ستر ہزار برتن
سونے اور چاندی سے اور ہر برتن میں ستر رنگ کے کھانے ہونگے پس پکڑیگا لقمہ
اپنے ہاتھ سے پس نہیں گذریگا اوسکو دل پر غیر اوسکا یہانتک کہ پھر جائیگا لقمہ
اپنے حال سے اس حال کیطرف جسکی آرزو کرتا ہے اور اسکے آگے لڑکے ہیں
اِسکے ہاتھوں میں کوزے ہیں چاندی سے اور برتن ہیں
چاندی سے اور

وَمَعَهُمُ الْخَمْرُ وَالْمَاءُ فَيَاْكُلُ عَلٰى قَدْرِ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ
الْاَلْوَانِ كُلِّهَا فَاِذَا شَبِعَ مِنْ لَوْنٍ مِّنَ الطَّعَامِ سَقَوْهُ شَرْبَةً
مِّمَّا يَشْتَهِيْ مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَيَجْثُوْ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
عَلَيْهِ اَلْفَ بَابٍ مِّنَ الشَّهْوَةِ وَكَيْشْرَبُ حَتّٰى يَعْرَقَ فَاِذَا
عَرِقَ اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ بَابٍ مِّنَ الشَّهْوَةِ اِلَى الطَّعَامِ
وَالشَّرَابِ وَيَدْخُلُ عَلَيْهِ الطَّيْرُ مِنَ الْاَبْوَابِ كَاَمْثَالِ
النَّجَائِبِ لِعِظَامِ فَيَقُوْمُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ صَفًّا فَيُنْعِتُ كُلَّ
طَيْرٍ نَفْسَهُ بِصَوْتٍ مُّطْرِبٍ لَذِيْذٍ اَلَذُّ مِنْ كُلِّ غِنَاءٍ فِي
الدُّنْيَا يَقُوْلُ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ كُلْنِيْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُرْعٰى فِيْ كَذَا
وَكَذَا فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَاشْرَبْ مِنْ عَيْنِ كَذَا وَكَذَا فَيَجْثُوْنَ
اِلَيْهِ اَصْوَاتُهُمْ فَيَرْفَعُ بَصَرَهُ فَيَنْظُرُ اِلٰى اَعْلَاهَا صَوْتًا وَّاَجْوَدِهَا
نَعْتًا فَيَشْتَهِيْهَا فَيَعْلَمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا قَدِ اسْتَقَرَّ فِيْ قَلْبِهٖ
مِنْ حُبِّهٖ فَيَجِيْءُ ذٰلِكَ الطَّيْرُ فَيَقَعُ عَلَى الْمَائِدَةِ بَعْضُهٗ قُدَّامَهٗ
وَبَعْضُهٗ شَوِيٌّ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى
مِنَ الْعَسَلِ فَيَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ مِنْهَا وَاَلْقٰى صَارَ طَيْرًا كَمَا كَانَ
فَيَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ كَانَ دَخَلَ مِنْهُ عَلَى الْاَرَائِكِ وَزَوْجَتُهٗ
مُسْتَقْبِلَتُهٗ يُبْصِرُ وَجْهُهٗ فِيْ وَجْهِهَا مِنَ الصَّفَاءِ وَالْبَيَاضِ
كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يُّجَامِعَهَا نَظَرَ اِلَيْهَا فَيَسْتَحْيِيْ مِنْهَا اَنْ يَّدْعُوَهَا
فَتَعْلَمُ مَا يُرِيْدُ مِنْهَا زَوْجُهَا فَتَدْنُوْ اِلَيْهِ فَتَقُوْلُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ
اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَانْظُرْ اِلَيَّ فَاِنَّكَ الْيَوْمَ لِيْ وَاَنَا لَكَ فَيُجَامِعُهَا
عَلٰى قُوَّةِ مِائَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَعَلٰى شَهْوَةِ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا
فَلَمَّا اَتَاهَا وَجَدَهَا عَذْرَاءَ لَا يَغْفُلُ عَنْهَا مِقْدَارَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا
فَاِذَا اَفْرَغَ وَجَدَ رِيْحَ الْمِسْكِ مِنْهَا فَيَزْدَادُ حُبًّا لَهَا وَفِيْهَا لَهٗ
اَرْبَعَةُ اٰلَافِ وَثَمَانُ مِائَةِ زَوْجَةٍ مِّثْلُهَا لِكُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ
خَادِمًا وَّجَارِيَةً وَّرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ جَارِيَةً اَوْ خَادِمًا
اَخْرَجَ اِلَى الدُّنْيَا لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِيْحًا وَلَنَصِيْفُ
رَاْسِهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ
خَرَجْنَ اِلَى الدُّنْيَا لَخَرَجَتْ ذَوَائِبُهُنَّ فِي الْاَرْضِ كَاَطْوَاقٍ
نُوْرُ الشَّمْسِ مِنْ نُوْرِهِنَّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَمْ بَيْنَ

اور انکے ساتھ شراب ہو اور پانی پس کھائیگا چالیس آدمی کی مقدار پر سب
اقسام سے پس جب ایک قسم کی کھانے سے سیر ہوگا تو پلائیں گے اسکو ایک شربت
اس قسم سے جو چاہتا ہے شربتوں سے پس ڈکار لیگا پس کھولیگا اللہ عزوجل
اوسپر ہزار دروازہ آرزو سے یا پانی پیئے گا یہانتک کہ پسینا گریگا پس جب
پسینا گریگا تو ڈالیگا اللہ پاک اسپر ہزار دروازہ خواہش سو طرف کہانے اور
پینے کو اور اسپر داخل ہونگے پرندے دروازوں سے بڑی بختی اونٹنیوں کی مانند
پس اوسکے سامنے صف باندہ کر کھڑے ہونگے پس صفت کریگا ہر پرندہ
اپنے نفس کو ساتھ آواز خوش لذت والی کو جو دنیا کی ہر سرود سے زیادہ لذت
والا ہے کہیگا اے خدا کے دوست مجھے کہا تو پس تحقیق میں چرتا رہا ہوں فلانی
فلانی جگہ میں بہشت کے باغوں میں اور میں پیتا رہا ہوں فلانی فلانی چشمہ سے
پس اچھا کریگے طرف اسکی آوازیں پس اٹھائیگا آنکھ اپنی پس دیکھیگا بلند تر
کیطرف اوان سے آوازیں اور اس سے عمدہ تر کی صفت میں پس اوسکی آرزو
کریگا پس جانتا ہے اللہ عزوجل اس چیز کو جو ٹھیری ہوئی ہو اوسکے دل میں محبت سے
پس آویگا وہ جانور پس واقع ہوگا دسترخوان پر پس اسکا خشک گوشت
اور بعض اسکا بھونا ہوا زیادہ تر سفیدی میں برف سے اور بہت میٹھا شہد
سے پس کھائیگا یہانتک کہ جب اسے سیر ہوگا اور بس کریگا تو ہو جائیگا
پرندہ جیسا کہ پہلے تھا پس نکلیگا اس دروازہ سے جس سے کہ داخل ہوا تھا
پس وہ تخت پر ہوگا اور بیوی اسکی روبرو ہوگی اپنے منہ کو اوسکے منہ پر
دیکھیگا بہ سبب صفائی اور سفیدی کے جب اوسے جماع کرنیکا ارادہ کریگا تو
اسکیطرف دیکھیگا پس شرم کریگا اوسکے بلا وے اوسکو پس معلوم کریگی
اسچیز کو جو چاہتا ہے اس سے خاوند اوسکا پس قریب ہوویگی طرف اوسکی
پس کہیگی میرا ماں باپ تجھپر قربان ہو اٹھا تو سر اپنا اور دیکھ تو طرف
میری پس تحقیق تو آج کو دن میرا ہے اور میں تیرے لیے پس اسے جماع کریگا
سو مرد کی قوت پر پہلے لوگوں کے مردوں سے اور چالیس مرد کی
شہوت پر پس جب اوسکے پاس آئیگا تو اوسکو کواری پائیگا۔ نہیں غافل
ہوگا اس سے چالیس دن کا مقدار پس جب فارغ ہوگا تو پائیگا اسسے خوشبو
مشک کی پس اوسکو اسکی محبت زیادہ ہو جاویگی اور بہشت میں
اسکے لیے چار ہزار آٹھ سو اوسکی مانند بیوی ہونگی ہر بیوی کیلیے ستر خدمتگار اور ایک لونڈی
ہوگی اور حضرت علی بن ابیطالب سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا کہ

الخادم والمخدوم قال والذی نفسی بیده ان بین الخادم
والمخدوم کالکوکب المظلم الی جنب القمر فی النصف قال
فبینما هو جالس علی سریره اذ بعث الله عزوجل الیه
ملکا معه سبعون حلة علی لون قد غابت بین اصبعی
الملک ومعه التسلیم والرضی فیجیء حتی یقوم علی بابه
فیقول لحاجبه ائذن لی علی ولی الله فانی رسول رب العالمین
الیه فیقول الحاجب والله ما آمالک منه المناجاة ولکن ساذکرک
الی من یلینی من الحجبة فلا یزالون یذکرون امرک بعضهم
الی بعض حتی یاتیه الخبر بعد سبعین بابا فیقول یا ولی
الله ان رسول رب العزة علی الباب فیاذن له بالدخول
علیه فیدخل الملک فیقول السلام علیک یا ولی الله
ان رب العزة عزوجل یقرئک السلام وهو عنک راض
فلولا ان الله عزوجل لم یقض علیه الموت لمات من
الفرح فذلک قوله عزوجل ورضوان من الله اکبر
ذلک هو الفوز العظیم وذلک قوله تعالی اذا رایت یعنی
یا محمد ثم رایت نعیما یعنی هنالک النعیم الذی
هو فیه وملکا کبیرا حین لا یدخل علیه رسول رب
العلمین الا باذن ثم قال جل وعلا عالیهم ثیاب سندس
خضر واستبرق یعنی الدیباج وانما قال عالیهم لان
الذی لاث الذی یلی جسده حریرة بیضاء ثم قال وحلوا
اساورة من فضة وفی ایة اخری یحلون فیها من اساور
من ذهب ولؤلؤا وفی ثلاث سورة ثم قال عزوجل
وسقیهم ربهم شرابا طهورا وذلک ان باب الجنة شجرة
ینبع من ساقها عینان فاذا جاز الرجل الصراط الی
العینین یدخل فی عین منها فیغتسل فیها وریحها اطیب
من المسک طولها سبعون ذراعا فی السماء علی طول
ادم علیه السلام فاهل الجنة کلهم رجالهم ونساؤهم
علی قدر واحد فی میلاد عیسی علیه السلام ابناء ثلاثین
وثلثین سنة یکبر الصغیر حتی یصیر ابن ثلث

خدمتگار اور صاحب کے درمیان فرمایا حضرت نے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری
جان ہے تحقیق خدمتگار اور صاحب کے درمیان
. فرق ہے مانند
ستارے مدہم کی چودھویں رات کے چاند کے سامنے فرمایا پس اسی حالت میں وہ اپنے
تخت پر بیٹھنے والا ہوگا کہ ناگاہ بھیجیگا اللہ عزوجل طرف اوسکی فرشتہ ساتھ اوسکے
ستر حلے ہونگے ہر حلہ ایک رنگ پر ہوگا۔ تحقیق چھپ جائیگا فرشتہ کی دو انگلیوں
کے درمیان اور ساتھ اوسکے ہے تسلیم اور رضامندی پس اگر اوسکے دروازے
پر کھڑا ہوگا پس اوسکے دربان کو کہیگا کہ مجھے اجازت دے خدا کے دوست پر پس تحقیق
میں خدائے تعالی پروردگار جہانوں کا اوسکی طرف بھیجا ہوا ہوں پس دربان
کہیگا قسم خدا کی میں نہیں ہوں مالک اس سے بات کہنے کا ولکن تیرا ذکر کرونگا
اس دربان سے جو میرے نزدیک ہے دربانوں سے پس ہمیشہ دربان اوسکا ذکر کرینگے
بعض انکا طرف بعض کے یہانتک کہ آویگی اوسکے پاس خبر ستر دروازوں کے بعد
پس کہیگا دربان اوسکے خدا کے دوست تحقیق پروردگار عزت کا بھیجا ہوا دروازے
پر ہے پس اجازت دیگا اوسکو اپنے پر داخل ہونے کی پس داخل ہوگا فرشتہ پس کہیگا
کی سلامتی پر تجھپر اے اللہ کے دوست تحقیق پروردگار عزت کا عزوجل پڑتا ہے
تجھکو سلام اور وہ تجھ سے راضی ہے پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ تحقیق اللہ عزوجل
نے نہیں مقرر کی اوسپر موت تو البتہ وہ مرجاتا بہ سبب خوشی کی پہنچی ہے تفسیر قول اللہ عزوجل
کی اور خدا کی رضامندی سب چیز سے بڑی ہے یہ ہے مراد پہونچنا بڑا۔ اور یہ ہے قول
خدا تعالی کا جب دیکھے تو اے محمد اسجگہ تو دیکھے نعمتیں یعنی اسجگہ وہ نعمتیں جو وہ ان میں
ہے اور ملک بڑا یہان یہ کہ داخل ہوئی اسپر پروردگار جہانوں کا بھیجا ہوا اگر بیان
اجازت کو پھر فرمایا اللہ جل وعلا نے انکے اوپر کی پوشاک کپڑے ہیں باریک ریشم کے اور استبرق
یعنے گاڑھے اور سوا اسکے نہیں فرمایا اللہ تعالی نے انکے اوپر کی پوشاک اسواسطے کہ تحقیق کہا
جو اسکی جسم سے ملا ہوا ہے ریشم ہے سفید پھر فرمایا اور پہنائے جاوینگے کنگن چاندی کے اور دوسری
آیت میں ہے زیور دئے جاوینگے اسمیں کنگن سونے اور مروارید سے پس وہ
تین کنگن ہونگے پھر فرمایا اللہ عزوجل نے اور پلائیگا انکو رب انکا شراب اور
یہ ہے کہ تحقیق بہشت کے دروازے پر ایک درخت ہے اسکی جڑ سے نکلتے ہیں دو چشمے پس جب
گذریگا آدمی بپل صراط سے ان دو چشموں کے طرف داخل ہوگا ان سے ایک چشمہ میں پس نہائیگا اسمیں
اور اسکی خوشبو بہت اچھی ہے مشک سے اور اسکی درازی ستر گز ہے بلندی میں آدم علیہ السلام کی درازی
پس سارے بہشت والے انکو مرد اور انکی بیویاں ایک اندازہ پر ہونگے عیسی علیہ السلام کی عمر پینتیس برس
کے بڑا ہو جائیگا چھوٹا یہانتک کہ تینتیس برس کا ہو جاویگا

سَنَةً وَيَحُطُّ الشَّيْخُ عَنْ حَالِهِ اِلٰى ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ
سَنَةً كَاُهْمُرِ جَالُهُمْ وَنِسَآؤُهُمْ عَلٰى قَدْرِ وَّاحِدٍ فِيْ حُسْنِ
يُوْسُفَ بْنِ يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَشْرَبُ مِنَ الْعَيْنِ
الْاُخْرٰى فَيَنْفِيْ مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اَوْ هَمٍّ اَوْ حَسَدٍ اَوْ
حَزَنٍ فَيُطَهِّرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَلْبَهٗ بِذٰلِكَ الْمَآءِ فَيَخْرُجُ
وَقَلْبُهٗ عَلٰى قَلْبِ اَيُّوْبَ وَلِسَانُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَرَبِيٌّ ثُمَّ يَنْطَلِقُوْنَ حَتّٰى يَاْتُوا الْبَابَ فَيَقُوْلُ لَهُمُ
الْخَزَنَةُ طِبْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ يُبَشِّرُوْنَهُمْ
بِالْخُلُوْدِ قَبْلَ الْمَدْخُوْلِ بِاَنَّهُمْ لَا يَخْرُجُوْنَ مِنْهَا اَبَدًا فَاَوَّلُ
مَا يَدْخُلُ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ وَمَعَهُ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ كَانَا مَعَهٗ
فِيْ دَارِ الدُّنْيَا الْكِرَامُ الْكَاتِبِيْنَ فَاِذَا هُوَ بِمَلَكٍ مَعَهٗ نَجِيْبَةٌ
مِنْ يَاقُوْتَةٍ خَضْرَآءَ كَاَنَّ زِمَامَهَا مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَآءَ وَعَلَيْهَا
رَاحِلَةٌ مُقَدَّمُهَا وَمُؤَخَّرُهَا دُرٌّ وَّيَاقُوْتٌ وَّصَفَحَاتُهَا
الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَمَعَهٗ سَبْعُوْنَ حُلَّةً فَيَلْبَسُهَا وَيَضَعُ
عَلٰى رَاْسِهِ التَّاجَ وَمَعَهٗ عَشَرَةُ اٰلَافِ غُلَامٍ كَاللُّؤْلُؤِ
الْمَكْنُوْنِ فَيَقُوْلُ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اِرْكَبْ فَاِنَّ هٰذَا لَكَ وَلَكَ
مِثْلُهَا فَيَرْكَبُهَا وَلَهَا جَنَاحَانِ خَطْوُهَا مُنْتَهَى الْبَصَرِ
فَيَصِيْرُ عَلٰى نَجِيْبَةٍ وَّبَيْنَ يَدَيْهِ عَشَرَةُ اٰلَافِ غُلَامٍ
وَّمَعَهُ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ كَانَا مَعَهٗ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا حَتّٰى
يَاْتِيَ اِلٰى قُصُوْرِهٖ فَيَنْزِلُهَا ثُمَّ قَالَ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ هٰذَا
الَّذِيْ وَصَفْتُ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ كَانَ لَكُمْ جَزَآءً
بِمَا كَانَ لَكُمْ مِّنْ حُسْنِ الثَّوَابِ وَكَانَ سَعْيُكُمْ اَيْ عَمَلُكُمْ
مَّشْكُوْرًا اَيْ شَكَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَعْمَالَكُمْ فَاَثَابَكُمُ
الْجَنَّةَ **بَابٌ** فِيْ ذِكْرِ فَضَآئِلِ الشُّهُوْرِ وَالْاَيَّامِ الْمُبَارَكَةِ
مَجْلِسٌ فِيْ فَضَآئِلِ شَهْرِ رَجَبٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ
اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ
نُزُوْلُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَارُوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ
اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يُّفْتَحَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور اُتر جائیگا بوڑھا اپنے حال سے تینتیس برس تک سب انکے مرد اور عورت ایک
انداز پر ہونگے یوسف بن یعقوب کی خوبصورتی میں اور پئیگا دوسرے چشمے سے پس دور
کریگا اسپنجر کو جو اسکے سینہ میں ہو کھوٹ یا غم یا دوسری کی نعمت کا زوال طلب
کرنا یا رنج مصیبت پر پس پاک کریگا اللہ عزوجل اسکی دل کو ساتھ اس پانی کے پس نکلیگا
اور دل اُسکا ایوب علیہ السلام کے دل پر ہوگا اور زبان اُسکی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
پر عربی پھر چلینگے یہانتک کہ آئینگے دروازہ پر پس کہینگے انکو بہشت کے دربان خوشحال
ہو تم پس کہینگے ہاں پس دربان کہینگے اسمیں داخل ہو جاؤ ہمیشہ کیلئے خوشخبری
دینگے ان کو ہمیشگی کی پہلے داخل ہونیکے ساتھ اسبات کے کہ تحقیق وہ نہ نکلینگے اس سے
کبھی پس پہلا اسوقت کہ داخل ہوگا بہشت کے دروازہ سے اور اُسکے ساتھ دو فرشتے ہونگے
جو دنیا میں اُسکے ساتھ رہتے تھے بزرگ دو لکھنے والے پس ناگاہ حاضر ہوگا ساتھ اسکے
فرشتے کے کہ اسکے پاس ایک چہارپایہ ہوگا سبز یاقوت سے گویا کہ باگ اوسکی سرخ
یاقوت سے ہے اور اُسپر پالان ہوگا کہ آگے اور پیچھے اُسکے مروارید اور یاقوت ہونگے
اور اسکے دو پہلو سونے اور چاندی کی ہونگی اور اسکے ساتھ ستر حلے ہونگے پس انکو
پہنے گا اور اپنے سر پر تاج رکھیگا اور ساتھ اسکے دس ہزار غلام ہونگے مانند موتی
چھپے ہوئے کی پس کہیگا اے خدا کے دوست سوار ہو تو پس تحقیق یہ تیرے لیئے ہے اور
تیرے واسطے اس جیسا اور ہے پس اُسپر سوار ہوگا اور واسطے اُسکے دو بازو ہونگے قدم اسکا
جگہہ پہونچنے نظر کی پس چلیگا چہارپایہ پر اور اسکے آگے دس ہزار غلام ہونگے اور ساتھ
اُسکے وہ دو فرشتے ہونگے جو تھے ساتھ اُسکے دنیا کے گھر میں یہانتک کہ آئیگا
اپنے محلوں کیطرف پس انمیں اُتریگا پھر فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق یہ چیز جو
تمہارے لیئے بیان کی ہے اسصورت میں تمہارے لیئے بیان کی ہے اسصورت میں تمہارے لیئے
بہتر تمہارے عملوں سے اچھے ثواب سے اور ہے کوشش تمہاری یعنی عمل تمہارا قدر کیا گیا
یعنے قدر کی اللہ عزوجل نے تمہارے عملوں کی پس ثواب دیا تمکو بہشت باب مہینوں
اور مبارک دنوں کی فضیلتیں ذکر کرنے میں. **مجلس** ماہ رجب کے فضائل
میں فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق گنتی مہینوں کی نزدیک خدا کے بارہ مہینے ہیں خدا کی کتاب
میں جسدن کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو انسے چار مہینے حرام کے ہیں سبب نازل ہونے
اس آیت کا یہ ہے کہ تحقیق مومن چلے تھے مدینہ سے مکہ والوں کی
طرف پہلے اسکے فتح کیے جانے کے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

اجعل الخیر والشر فی ثنتین من ثلاثة واحدة احد الشرین یعنی واحدة من الثلاثة احد الشرین والاخری احد الخیرین

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اِنَّا نَخَافُ اَنْ يُقَاتِلَنَا كُفَّارُ مُلُوكِ شَهْرِ الْحَرَامِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِي فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ يَعْنِي رَجَبًا وَذَا الْقَعْدَةِ وَذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَاحِدٌ فَرْدٌ وَهُوَ رَجَبُ وَثَلٰثَةٌ سَرْدٌ مُتَتَابِعَةٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ يَعْنِي الْحِسَابَ الْقَيِّمَ الْمُسْتَقِيمَ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ اَنْفُسَكُمْ يَعْنِي فِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ خَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالنَّهْيِ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةَ الْاَشْهُرَ لِيُبَيِّنَ لَنَا تَمْيِيزَهَا لِعِظَمِ حُرْمَتِهَا وَتَاكِيدِ اَمْرِهَا بِالنَّهْيِ عَنِ الظُّلْمِ فِيهَا عَلٰى غَيْرِهَا مِنَ الشُّهُورِ وَاِنْ كَانَ الظُّلْمُ مَنْهِيًّا عَنْهُ فِي سَائِرِ الشُّهُورِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَمَرَ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ الْعَصْرُ وَاِنْ كَانَ الْاَمْرُ شَامِلًا فِي الْمُحَافَظَةِ لِجَمِيعِ الصَّلَوٰةِ وَاِنَّمَا اَفْرَدَ الْوُسْطٰى بِالصَّلٰوةِ بِالذِّكْرِ لِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاِخْتِصَاصِ وَالتَّمْيِيزِ فِي الْحُرْمَةِ وَالتَّاكِيدِ يَعْنِي بِالظُّلْمِ لَا تَقْتُلُوا فِيهِنَّ اَحَدًا مِنْ مُشْرِكِي الْعَرَبِ اِلَّا اَنْ يَبْدَءُوكُمْ بِالْقَتْلِ وَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ الظُّلْمُ هُوَ التَّرْكُ لِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْعَمَلُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ غَيْرُهُ هُوَ وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ وَهُوَ رَاجِعٌ اِلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي كُفَّارَ مَكَّةَ كَافَّةً جَمِيعًا كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً يَعْنِي اِنْ قَاتَلُوكُمْ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقَاتِلُوهُمْ جَمِيعًا وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ فِي النَّصْرِ مَعَ الْمُتَّقِينَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ التَّفْسِيرِ فِي الدِّينِ الْقَيِّمِ فَقَالَ مُقَاتِلٌ الدِّينُ الْقَيِّمُ هُوَ الدِّينُ الْحَقُّ وَقَالَ الْاَخْرُونَ هُوَ الدِّينُ الصَّادِقُ وَهُوَ دِينُ الْاِسْلَامِ وَقَالَ اٰخَرُونَ الدِّينُ الْقَيِّمُ هُوَ الدِّينُ الْحَنِيفِيَّةُ وَقَالَ اٰخَرُونَ الدِّينُ الْقَيِّمُ هُوَ الَّذِي اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ الْمُسْلِمِينَ **فَصْلٌ** وَرَجَبٌ

پس کہا تو ہوں نے کہ تحقیق ہم ڈرتے ہیں کہ کافر ہمسے لڑیں حرام کے مہینے میں پس اُتاری
خدائے تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت تحقیق گنتی مہینوں کی خدا کے نزدیک بارہ مہینے
ہیں خدا کی کتاب میں یعنے لوح محفوظ میں جسدن پیدا کیا خدا نے آسمانوں اور
زمین کو ان سے چار مہینے حرام ہیں یعنی رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم
اکیلا ہے اکیلا اور وہ رجب ہے اور تین ملے ہوئے ہیں پے در پے یہ ہے دین پکا یعنی
حساب درست سیدھا پس نہ ظلم کرو تمہیں اپنی جانوں پر یعنے حرام کے مہینوں میں
خاص کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ نبی کے ان چار مہینوں کو تاکہ بیان کرے ہمارے لیئے
انکی جدائی واسطے بزرگی انکی حرمت کی اور تاکید کرنے اسکے امر کے ساتھ نہی
کے ان میں ظلم کرنے سے انکے غیر پر مہینوں سے اور اگرچہ ہے ظلم منع کیا گیا سب مہینوں میں
جیسا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے نگہبانی کرو نمازوں اور بیچ والی نماز پر خدا تعالیٰ نے
ہمکو حکم کیا بیچ والی نماز پر محافظت کرنیکا اور وہ عصر کی نماز ہے اور اگرچہ ہے امر
شامل ہونیوالا نگاہ رکھنے میں واسطے تمام نمازوں کے اور سوائے اسکے نہیں جدا کیا
بیچ والی نماز کو ساتھ ذکر کرکے واسطے اسچیز کے جو ہمنے ذکر کیے خاص کرنے اور جدا کرنے
سے حرمت اور تاکید میں یعنے ساتھ ظلم کے کہ نہ مارڈالو ان میں کسیکو عرب کے
مشرکوں سے مگر یہ کہ ابتدا کریں تمہسے ساتھ لڑائی کے اور کہا ابو عبیدہ نے ظلم چھوڑ دینا
اللہ تعالیٰ کی بندگی کا اور کرنا خدا تعالیٰ اللہ عزوجل کی نافرمانیوں کا اور کہا
اسکے غیر نے وہ رکھنا ہے چیز کا اسکے غیر موضع میں اور وہ اسی معنے کیطرف رجوع
کرنیوالا ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور لڑائی کرو مشرکین سے یعنی مکہ کے سب کافروں
سے جیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں یعنی اگر تم سے لڑیں حرام کے مہینہ میں تو تم ان
سب سے لڑو اور جان لو کہ تحقیق خدا تعالیٰ مدد کرنیمیں پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور
اختلاف کیا ہے تفسیر والوں نے دین قیم کی تفسیر میں پس کہا مقاتل نے دین قیم
وہ ہے جو درست ہے اور کہا دوسروں نے اور وہ دین سچا ہے اور
وہ دین اسلام کا ہے اور کہا دوسروں نے اور وہ دین ہے
جو دور ہووے کجی سے اور کہا دوسروں نے کہ دین قیم وہ
ہے جو حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے مسلمانوں
کو **فصل** - اور رجب

وَهُوَ اسْمٌ مِنَ الْاَسْمَاءِ الْمُشْتَقَّةِ وَاشْتِقَاقُهُ مِنَ التَّرْجِيبِ
وَالتَّرْجِيبُ هُوَ التَّعْظِيمُ وَعِنْدَ الْعَرَبِ يُقَالُ رُجِّبَتْ هٰذَا الشَّهْرَ
اِذَا عَظَّمْتَهُ وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُ الْحُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ
الْجَمُوحِ يَوْمَ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَلَفَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ فِي
اَمِيرٍ يَنْصِبُونَهُ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِيرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيرٌ كَمَا صَنَعْنَا اَمْسِ بِاَبِي بَكْرٍ
فَغَضِبَ الْحُبَابُ فَسَلَّ سَيْفَهُ وَقَالَ اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَ
عُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ اَيْ اَنَا الْعَظِيمُ فِي قَوْمِي الْمُطَاعُ فِيهِمْ
وَالْعُذَيْقُ تَصْغِيرُ عَذْقٍ وَهُوَ النَّخْلَةُ الْكَرِيمَةُ عَلَى اَهْلِهَا
كَانُوا يَعْمِدُونَهَا اِذَا مَالَتْ لِئَلَّا تَسْقُطَ وَالرَّجْبَةُ الْبِنَاءُ
الَّذِي يَكُونُ حَوْلَ النَّخْلَةِ وَقَوْلُهُ جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ جُذَيْلٌ
تَصْغِيرُ جِذْلٍ وَهُوَ الْعُودُ وَالنَّخْلَةُ الَّتِي تَحْتَكُّ بِهَا الْاِبِلُ
الْجَرْبَاءُ وَقِيلَ الْجِذْلُ عُودٌ يُنْصَبُ فِي مَعَاطِنِ الْاِبِلِ
تَحْتَكُّ بِهِ الْفِصَالُ وَقَالَ اَبُو زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زِيَادٍ الْفَرَّاءِ
اِنَّمَا سُمِّيَ رَجَبٌ لِاَنَّهُمْ كَانُوا يُرَجِّبُونَ الْاَعْذَاقَ فِي هٰذَا الشَّهْرِ
عَلَى النَّخْلِ وَيَشُدُّونَهَا بِالْخُوصِ اِلَى السَّعَفِ لِئَلَّا تَسْقُطَهَا
الرِّيَاحُ يُقَالُ مِنْهُ رَجَّبْتُ النَّخْلَةَ تَرْجِيبًا اِذَا فَعَلْتَ بِهَا
ذٰلِكَ وَقَالَ اٰخَرُونَ التَّرْجِيبُ اَنْ يُوضَعَ السُّتُوكُ
عَلَى الْاَعْذَاقِ حِفْظًا لَهَا مِنْ تَنَاوُلِ اَيْدِي الْمُسْتَطْعِمِينَ
وَالتَّحَرُّزِ مِنْ تَنَاثُرِ الثَّمَرِ عَلَى الْاَرْضِ وَقَالَ اٰخَرُونَ
التَّرْجِيبُ اَنْ تُدَعَّمَ النَّخْلَةُ اِذَا مَالَتْ بِدِعَامَةٍ لِئَلَّا
تَسْقُطَ وَتَخِرَّ وَقَالَ اٰخَرُونَ هُوَ مَاخُوذٌ مِنْ قَوْلِ
الْعَرَبِ رَجَبْتُ الشَّيْءَ اَيْ رَهَبْتُهُ رَهْبَةً وَقَالَ اٰخَرُونَ
التَّرْجِيبُ التَّاهُّبُ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيُرَجَّبُ فِيهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ لِشَعْبَانَ وَقَالَ
وَقَالَ اٰخَرُونَ التَّرْجِيبُ تَكْرَارُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَعْظِيمُهُ
لِاَنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُرَجِّبُونَ اَصْوَاتَهُمْ فِيهِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ
وَالتَّقْدِيسِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيلَ سُمِّيَ رَجَبًا بِالْمِيمِ
اَيْضًا فَيَكُونُ مَعْنَاهُ تُرَجَّمُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ حَتّٰى

اور وہ اسم ہے اسماء مشتقہ سے اور اشتقاق اسکا ترجیب سے ہے اور
اور ترجیب ساتھ معنے تعظیم کرنے کے ہے نزدیک عرب کے کہا جاتا ہے رجبت
ہذا الشہر جب اسکی تعظیم کرے تو اور اسی سے ہے قول حباب بن منذر بن
جموع کا جسدن جمع ہوئے اصحاب بنی ساعدہ کی بیٹھک میں جسدن فوت
کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اختلاف کیا مہاجروں نے اور انصار
نے امیر میں جو قائم کریں پس کہا انصار نے ایک امیر ہمارے سے اور
ایک امیر تمہارے سے جیسو قصہ مشہور ہے پس غصہ ہوا حباب پس برہنہ کیا اسنے تلوار اپنی
کو اور کہا کہ میں قبیلہ کی وہ لکڑی ہوں جسکو ساتھ کھجلایا جاتا ہے اور میں قبیلہ
کی کھجور ہوں بڑی جو کھڑی کی جاتی ہے یعنی میں بڑا ہوں اپنی قوم میں فرمانبرداری
کیا گیا انمیں اور عذیق تصغیر ہے عذق کی اور وہ کھجور ہے بزرگ اپنے اہل
ستون کی ساتھ سیدھا کرتے تھے اسکو جب ٹیڑھی ہوتی تھی تاکہ نہ گرے اور رجبہ وہ
بنا ہے جو ہو دے کھجور کے گرد اور قول اسکا جذیلہا المحکک لفظ جذیل کا تصغیر
ہے جذل کی اور کہا گیا ہے کہ جذل وہ لکڑی ہے جو کھڑی کیجاتی ہے اونٹوں
کی نشستگاہ میں کھجلاتے ہیں ساتھ اسکے اونٹوں کے بچے اور کہا ہے ابو زید نے
جو روایت کرتا ہے یحیی بن زیاد فراء سے سوا اسکے نہیں نام رکھا گیا ہے رجب
اسواسطے کہ تحقیق وہ کھجوروں کو گرد اس مہینہ میں بنا بناتے تھے اور اونکو
باندھتے تھے ساتھ شاخوں کے پتوں تک تاکہ نہ توڑیں انکو ہوائیں کہا جاتا ہے
اسی قبیلہ سے ہے رجبہ النخلۃ ترجیبا جب کرے تو ساتھ اسکے یہ اور کہا
ہے دوسروں نے ترجیب یہ ہے کہ رکھی جاویں کانٹے کھجوروں پر انکی کھانے
کے واسطے کھانے والوں کے ہاتھ پہونچنے سے اور نگاہ رکھنے کے واسطے
زمین پر میوہ گرنے سے اور کہا ہے دوسروں نے ترجیب یہ ہے کہ ستون دیوے
تو کھجور کو جب ٹیڑھی ہووے نہ گر پڑے اور دوسروں نے کہا وہ ماخوذ
ہے عرب کو قول سے جو رجبت الشیء ہے یعنے ڈرایا میں نے اسکو ڈرانا
اور دوسروں نے کہا ترجیب آمادہ اور تیار ہونا ہے واسطے قول جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق البتہ تیار کیجاتی ہے اسمیں بھلائی بہت واسطے شعبان
کے اور کہا دوسروں نے ترجیب تکرار ذکر خدا تعالی کا اور تعظیم اسکی اسواسطے کہ
فرشتے تکرار کرتے ہیں اپنی آوازوں کو اسمیں ساتھ تسبیح اور تحمید اور تقدیس کے
واسطے اللہ عزوجل کے اور کہا جاتا ہے مہینہ رجم کا ساتھ میم کے بھی پس ہونگے
اسکے راندے جاتے ہیں اسمیں شیطان تاکہ

لَا يُؤْذِ وَافِيَهِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَرَجَبٌ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ رَآءٌ
وَجِيْمٌ وَبَاءٌ فَالرَّآءُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْجِيْمُ جُوْدُ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَآءُ بِرُّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْ اَوَّلِ هٰذَا
الشَّهْرِ اِلٰى اٰخِرِهٖ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلٰثُ عَطَايَا
لِلْعِبَادِ رَحْمَةُ اللّٰهِ بِلَا عَذَابٍ وَجُوْدٌ بِلَا بُخْلٍ وَبِرٌّ
بِلَا جَفَآءٍ **فَصْلٌ** وَلِرَجَبٍ اَسْمَآءٌ اُخَرُ مِنْهَا اَنَّهٗ
سَتِّيُّ رَجَبَ وَمُنْصِلُ الْاَسِنَّةِ وَشَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَبُّ
وَالشَّهْرُ الْمُطَهَّرُ وَالشَّهْرُ السَّابِقُ وَالشَّهْرُ الْفَرْدُ وَاَمَّا
قَوْلُهُمْ رَجَبُ مُضَرَ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ بَعْضِ خُطَبِهٖ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ
اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ
مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَ
وَاحِدٌ فَرْدٌ وَهُوَ رَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى
وَشَعْبَانَ وَاِنَّمَا عَرَّفَ مَوْضِعَهٗ بِقَوْلِهٖ بَيْنَ جُمَادٰى
وَشَعْبَانَ اِبْطَالًا لِلنَّسِيْءِ الَّذِيْ كَانَتِ الْعَرَبُ تَفْعَلُهٗ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا النَّسِيْءُ زِيَادَةٌ
فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ اَنَّ الْعَرَبَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَتْ اِذَا اَرَادَتِ الصَّدَرَ مِنْ مِنًى
قَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ كِنَانَةَ يُقَالُ لَهٗ نُعَيْمُ ابْنُ ثَعْلَبَةَ
وَكَانَ رَئِيْسَ الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَنَا الَّذِيْ لَا يُعَابُ وَلَا
اُعَابُ وَلَا يُرَدُّ لِيْ قَضَآءٌ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ صَدَقْتَ
اَنْسِئْنَا شَهْرًا اَيْ اَخِّرْ عَنَّا حُرْمَةَ الْمُحَرَّمِ
وَاجْعَلْهَا فِيْ صَفَرٍ وَاَحِلَّ لَنَا الْمُحَرَّمَ وَاِنَّمَا دَعَا
ثُمَّ اِلٰى ذٰلِكَ لِئَلَّا تَتَوَالٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ لَا يَغِيْرُوْنَ
فِيْهَا وَقَدْ كَانَ مَعَاشُهُمْ مِنَ الْاِغَارَةِ فَيَفْعَلُ ذٰلِكَ
ذٰلِكَ عَامًا ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى تَحْرِيْمِ الْمُحَرَّمِ وَاِبَاحَةِ
صَفَرٍ فَذٰلِكَ الْاِنْسَآءُ مِنْهُ قِيْلَ نَسَّأَ اللّٰهُ فِيْ اَجَلِهٖ
وَاَنْسَأَ اللّٰهُ اَجَلَهٗ فَوَصَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نہ ایذا دیویں مومنوں کو پس رجب کی تین حرف ہیں راء اور جیم اور باء
پس راء رحمت ہے خدا عزوجل کی اور جیم بخشش ہے اللہ تعالی کی اور باء
کے معنے ہیں بھلائی اللہ عزوجل کی پس اسکے مہینے کے ابتداء سے اسکی
اخیر تک اللہ عزوجل کی تین بخششیں ہیں واسطے بندوں کی رحمۃ اللہ کی سوا
عذاب کے اور بخشش سوا بخل اور نیکی سوا بخل اور نیکی سوا بفا کے فصل اور
رجب کے اور کئی نام ہیں بعض انمیں سے یہ کہ تحقیق وہ نام رکھا گیا ہے رجب مضر کا
اور منصل الاسنہ اور شہر اللہ الاصم اور شہر اللہ الاصب اور شہر مطہر اور
شہر سابق اور شہر فرد اور لیکن قول انکا رجب مضر کا پس تحقیق روایت
کیگئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپ نے فرمایا بعض خطبوں انمیں
میں تحقیق زمانہ پھرا ہے اپنی روش کی مانند جسدن کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے
آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کا ہے اُن سے چار مہینے حرام ہیں تین
پے در پے ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور ایک اکیلا ہے اور وہ رجب مضر کا
جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے اور سوا اسکے نہیں کہ معلوم کرائی اسکی
جگہہ ساتھ اپنے قول کے درمیان جمادی اور شعبان کے واسطے باطل کرنے نسئی کے
جسکو عرب کے لوگ کرتے تھے جاہلیت میں اور وہ قول خدائے عزوجل کا ہے
ہے تقدیم تاخیر کرنا مہینوں کا مگر زیادتی کفر میں گمراہ کئے جاتے ہیں اسکے ساتھ
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور یہ اسواسطے کہ تحقیق عرب جاہلیت میں جب منیٰ سے
لوٹنے کا ارادہ کرتے تھے تو کھڑا ہوتا تھا ایک مرد بنی کنانہ سے جو کہا جاتا تھا اسکو
نعیم بن ثعلبہ اور قوم کا سردار تھا پس کہتا تھا میں وہ شخص ہوں کہ قبول کیا
جاتا ہوں اور نہیں عیب کیا جاتا اور نہیں پھیرا جاتا میرا حکم پس اسکو کہتے تھے تو نے
سچ کہا مؤخر کردی ہمارے لیے ایک مہینہ مرادر کہتے تھے مؤخر کردی ہمارے سے حرمت
محرم کی اور کردی تو اسکو صفر میں اور حلال کردی ہمارے لیے محرم کو اور نہیں باندھا
انکو طرف اسکے مگر اسواسطے کہ نہ پے در پے آجاویں انپر تین مہینے جونہ مارنا ڈکریں
انمیں اور تحقیق تھی معاش اونکی مارنا ڈکرنے سے پس کرتا تھا اسکو ایک برس
پھر پھرتا تھا طرف حرام کرنے محرم اور مباح کرنے صفر کے پس یہ ہے تقدیم تاخیر
کرنا مہینوں کا اور اسی سے ہے جو کہا گیا ہے تاخیر کی اللہ نے اسکی
اجل میں اور مؤخر کیا اللہ نے اسکی اجل کو پس وصف کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ رَجَبًا بِصِفَتَيْنِ وَقَيَّدَهُ بِنَعْتَيْنِ اَحَدُهُمَا قَوْلُ رَجَبٍ
مُضَرَ لِاَنَّ مُضَرَ كَانَ يُبَالِغُ فِي تَعْظِيمِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَحْرِيمِهِ
الثَّانِي اَنَّهُ قَيَّدَهُ بِقَوْلِهِمْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ خَوْفًا مِنَ
التَّقْدِيمِ وَالتَّاخِيرِ كَمَا جَرٰى فِي تَحْرِيمِ الْمُحَرَّمِ اِلٰى صَفَرٍ
فَخَصَّ الشَّهْرَ وَقَيَّدَهُ وَاَبَّدَ تَحْرِيمَهُ وَاَكَّدَهُ وَقِيلَ اِنَّمَا
سُمِّيَ رَجَبَ مُضَرَ لِاَنَّ بَعْضَ الْكُفَّارِ دَعَا عَلٰى قَبِيلَةٍ مِنَ
الْقَبَائِلِ فِيهِ فَاَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيلَ اَنَّ الدُّعَاءَ
فِيهِ مُسْتَجَابٌ عَلَى الظَّلَمَةِ وَكُلِّ جَائِرٍ وَلِهٰذَا كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ
يُؤَخِّرُونَ دَعَوَاتِهِمْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهُمْ فَيَدْعُونَ عَلَيْهِ
فِي رَجَبٍ فَلَا يُرَدُّ خَائِبًا وَاَمَّا مُنْصِلُ الْاَسِنَّةِ فَاِنَّهُمْ
كَانُوا يَنْزِعُونَ الْاَسِنَّةَ فِيهِ عَنِ الرِّمَاحِ يَعْمِدُونَ
سُيُوفَهُمْ وَسِهَامَهُمْ تَهْيِئَةً لَهُ وَتَعْظِيمًا فَسُمِّيَ بِذٰلِكَ
مُنْصِلَ الْاَسِنَّةِ وَيُقَالُ فَصَلْتَ السَّهْمَ اِذَا جَعَلْتَ لَهُ
فَصْلًا وَاَنْصَلْتَهُ اِذَا نَزَعْتَ عَنْهُ نَصْلَهُ وَاَمَّا شَهْرُ
اللّٰهِ الْاَصَمُّ فَاِنَّهُ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رض
اَنَّهُ لَمَّا اسْتَهَلَّ رَجَبٌ رَقِيَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَخَطَبَ
ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ هٰذَا شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ وَهُوَ شَهْرُ زَكَاتِكُمْ
فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ ثُمَّ لِيُزَكِّ مَا بَقِيَ
قَالَ ابْنُ الْاَنْبَارِيِّ اَمَّا قَوْلُهُ الْاَصَمُّ فَاِنَّمَا سُمِّيَ بِذٰلِكَ
لِاَنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَظَلُّ تُحَارِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاِذَا
اَهَلَّ رَجَبٌ وَضَعُوا السِّلَاحَ وَنَزَعُوا الْاَسِنَّةَ فَلَا
تَسْمَعُ فِيهِ قَعْقَعَةَ السِّلَاحِ وَلَا صَلْصَلَةَ الرِّمَاحِ وَكَانَ
الرَّجُلُ اِذَا رَكِبَ فِي طَلَبِ قَاتِلِ اَبِيهِ فَاِذَا رَاٰهُ فِي رَجَبٍ
لَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ كَاَنَّهُ لَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ لَهُ خَبَرًا فَسُمِّيَ
اَصَمَّ لِذٰلِكَ وَقِيلَ سُمِّيَ اَصَمَّ لِاَنَّهُ لَمْ يُسْمَعْ فِيهِ غَضَبُ
اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى قَوْمٍ قَطُّ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَذَّبَ الْاُمَمَ
الْمَاضِيَةَ فِي سَائِرِ الشُّهُورِ وَلَمْ يُعَذِّبْ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ
فِي هٰذَا الشَّهْرِ وَفِي هٰذَا الشَّهْرِ حَمَلَ اللّٰهُ نُوحًا فِي السَّفِينَةِ
فَجَرَتْ بِهِ وَمَنْ مَعَهُ فِي السَّفِينَةِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ قَالَ اِبْرٰهِيمُ

رجب کو ساتھ دو صفتوں کے اور مقید کیا اسکو ساتھ دو نعت کی ایک اُن دونوں
کا قول حضرت کا رجب مضر کا اسواسطے کہ مضر مبالغہ کرتے تھے اوسکی تعظیم اور بزرگی
اور تحریم میں دوسرا یہ کہ تحقیق آپنے مقید کیا اسکو ساتھ قول اپنے درمیان جمادی
اور شعبان کے واسطے ڈرنے کے آگے اور پیچھے کرنے سے جسطرح کہ جاری ہوا
محرم کے حرام کرنے میں صفر تک پس خاص کیا مہینے کو اور مقید کیا اُسکو اور
ہمیشہ کیلیے کیا اُسکی تحریم کو اور محکم کیا اور کہا گیا ہے سوا اسکے نہیں نام رکھا گیا
ہے رجب مضر کا اسواسطے کہ تحقیق بعض کفار نے بددعا کی تھی ایک قبیلہ پر
قبیلوں سے اسمیں پس ہلاک کیا انکو اللہ عزوجل نے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق بددعا
اسمیں قبول کیجاتی ہے ظالموں اور جور کرنیوالوں پر اور یہ واسطے جاہلیت کے
زمانہ میں مؤخر کرتے تھے اپنی بددعاؤں کو اُنپر جنہوں نے انکو ستایا پس اُنپر بددعا
کرتے تھے رجب میں پس نہیں پھرتا تھا بددعا کرنیوالا ناامید اور لیکن مستصل الاسنۃ
پس اسواسطے کہ تحقیق لگا لیتے تھے پہلوں کو نیزوں سے اور کر لیتے تھے اپنی تلواروں
اور تیروں کو غلافوں میں اُسکے لیے تیار ہونے اور تعظیم کرنے کے پس نام رکھا گیا
اُسکے منصل الاسنہ یعنے کھینچنے والا نیزوں کا اور کہا جاتا ہے کھینچا تو نے تیر کو جب
کرے تو اُسکے لیے نصل اور کہتے ہیں انصلہ جب نکالے تو اُسے اُسکے پھل کو اور لیکن
شہر اللہ الاصم پس بسبب اسکے جو روایت کیا گیا ہے عثمان بن عفان رض سے کہ
حضرت عثمان جب رجب کا چاند طلوع ہوتا تو منبر پر چڑھے جمعہ کے دن اور خطبہ پڑھتے
پھر کہتے کہ خبردار تحقیق یہ مہینہ ہے خدا کا بہرا اور یہ مہینہ ہے تمہاری زکوٰۃ
دینے کا پس وہ شخص کہ ہووے اُسپر قرض پس چاہیے کہ ادا کرے قرض اپنا پھر
چاہیے کہ زکوٰۃ دیوے اُسکی جو باقی بچے کہا ہے ابن الانباری نے لیکن قول اسکا اصم
ہے پس نہیں نام رکھا گیا ساتھ اسکے مگر اسواسطے کہ تحقیق عرب ہمیشہ لڑائی کرتے
تھے بعض اُنکا بعض سے پس جب طلوع کرتا رجب تو رکھ دیتے ہتھیار اور اُنا
لیتے تھے پھل پس نہیں سنا جاتا تھا اسمیں آواز ہتھیار کا اور نہ چمکتا نیزوں
کا اور مرد جب سوار ہوتا اپنے باپ کے قاتل کی تلاش میں پس جب دیکھتا رجب
میں تو اُسکے درپے نہ ہوتا گویا کہ نہیں دیکھا اوسکو اور نہیں سنی اسکی خبر پس اسلیئے
نام رکھا گیا بہرا اور کہا گیا ہے کہ نام رکھا گیا بہرا اسواسطے کہ تحقیق نہیں سنا
گیا اسمیں خدا پاک کا غصہ کسی قوم پر کبھی اسلیئے کہ تحقیق خدا تعالی نے عذاب
کیا ہے گذری ہوئی امتوں کو سب مہینوں میں اور نہیں عذاب کیا کسی امت کو
امتوں سے اس مہینہ میں اور اس مہینہ میں سوار کیا اللہ تعالی نے نوح کو کشتی میں پھر جاری

اَلنَّخَعِيُّ اِنَّ رَجَبَ شَهْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ حَمَلَ اللّٰهُ نُوْحًا
فِي السَّفِيْنَةِ فَصَامَهُ نُوْحٌ وَاَمَرَ بِصَوْمِهٖ مَنْ كَانَ مَعَهٗ
فَاَمَّنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ مِنَ الطُّوْفَانِ وَطَهَّرَ اللّٰهُ
الْاَرْضَ مِنَ الشِّرْكِ وَالْعُدْوَانِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَا اَخْبَرَنَا بِهٖ هِبَةُ اللّٰهِ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اِنَّ رَجَبَ مِنَ الْاَشْهُرِ
الْحُرُمِ وَفِيْهِ حَمَلَ اللّٰهُ نُوْحًا فِي السَّفِيْنَةِ فَصَامَهُ نُوْحٌ فِي
السَّفِيْنَةِ وَاَمَرَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ بِصِيَامِهٖ فَاَنْجَاهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَاَمَّنَهُمْ مِنَ الْغَرَقِ وَطَهَّرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالطُّغْيَانِ بِالطُّوْفَانِ وَقِيْلَ اِنَّهٗ سُمِّيَ اَصَمَّ مِنْ جَفَائِكَ
وَذٰلِكَ وَسِيْمٌ بِفَضْلِكَ يَا مُؤْمِنُ وَشَرَفِكَ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى اَصَمَّ مِنْ جَفَائِكَ وَذٰلِكَ لِئَلَّا يَشْهَدَ عَلَيْكَ بِهَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلْ يَكُوْنُ شَهِيْدًا لَكَ لِمَا سَمِعَ مِنْ فَضْلِكَ
وَاِحْسَانِ الْعَمَلِ فِيْهِ وَاَمَّا الْاَصَبُّ فَمَعْنَاهُ اَنَّهٗ تَصُبُّ
الرَّحْمَةُ فِيْهِ صَبًّا عَلَى الْعِبَادِ وَيُعْطِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ
الْكَرَامَاتِ وَالْمَثُوْبَاتِ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِّنْ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ
الْاِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ السَّقْطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِاِسْنَادِهٖ
عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ عِدَّةَ
الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ فَرَجَبٌ
يُقَالُ شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ وَثَلٰثٌ اُخُرٌ مُتَوَالِيَاتٌ يَعْنِيْ ذَا الْقَعْدَةِ
وَذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ اَلَا اِنَّ رَجَبًا شَهْرُ اللّٰهِ وَشَعْبَانَ شَهْرِيْ
وَرَمَضَانَ شَهْرُ اُمَّتِيْ فَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ يَوْمًا اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
اُسْتُوْجِبَ رِضْوَانَ اللّٰهِ الْاَكْبَرَ وَاَسْكَنَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمَيْنِ فَلَهٗ مِنَ الْاَجْرِ ضِعْفَانِ وَوَزْنُ
كُلِّ ضِعْفٍ مِثْلُ جِبَالِ الدُّنْيَا وَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ ثَلٰثَةَ

تحقیق رجب خدا تعالیٰ کا مہینہ ہے اسمیں سوار کیا اللہ تعالیٰ نے نوح کو کشتی میں پس روزہ رکھا
اسمیں نوح نے اور روزہ کا حکم کیا انکو جو انکے ساتھ تھے پس نجات دی اسکو اللہ تعالیٰ نے
اور انکو جو انکے ساتھ تھے طوفان سے اور پاک کیا اللہ نے زمین کو شرک اور ظلم سے پہنچایا ابراہیم
کے غیر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک اور وہ حدیث ہے جو خبر کی ہمکو ہبۃ اللہ نے اپنے
اسناد سے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا
خبردار تحقیق رجب حرام کے مہینوں سے ہے اور اسمیں سوار کیا اللہ پاک نے نوح کو کشتی میں
پس روزہ رکھا اسکا نوح نے کشتی میں اور حکم کیا ان لوگوں کو جو انکے ساتھ تھے
روزہ کا پس نجات دی انکو اللہ پاک نے اور انکو امن دیا ڈوبنے سے اور پاک کیا
خدا تعالیٰ نے زمین کو کفر اور بیفرمانی سے ساتھ طوفان کے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ
نام رکھا گیا ہے بہرا اسواسطے کہ تحقیق یہ مہینہ بہرا ہے تیری جفا اور خواری سے اور
سننے والا ہے ساتھ بزرگی تیری کے اے مومن اور کیا اسکو خدا تعالیٰ نے بہرا تیری جفا
اور خواری سے تاکہ نہ گواہی دیوے تجھپر ساتھ اسکے قیامت کے دن بلکہ ہووے گواہ واسطے
تیرے اسکا جو سنا اوسنے تیرے فضل اور حسن عمل سے بیچ اسکے اور لیکن اصب پس
معنے اسکے یہ ہیں کہ تحقیق یہ مہینہ گرتی ہے رحمت اسمیں بندوں پر اور دیتا
ہے انکو اللہ تعالیٰ بزرگیوں اور ثوابوں سے وہ چیز کہ نہیں دیکھی آنکھوں نے
اور نہیں سُنی کانوں نے اور نہیں گذری آدمی کے دلپر اس سے از انجملہ وہ حدیث
ہے کہ خبر دی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی رحمۃ اللہ نے ساتھ اسناد اپنے
کے اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ ابی سعید خدری سے
وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپنے فرمایا تحقیق مہینوں کی گنتی
خدا تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں خدا کی کتاب میں جسدن کہ پیدا کیا آسمانوں
اور زمین کو اون سے چار مہینے حرام کے ہیں پس رجب کہا جاتا ہے مہینہ
خدا کا بہرا اور تین اور ہیں پے درپے یعنے ذوالقعدہ اور ذی الحجہ
اور محرم مگر یہ کہ تحقیق رجب مہینہ خدا کا ہے اور شعبان میرا مہینہ
ہے اور رمضان مہینہ ہے امت میری کا پس جو شخص کہ روزہ رکھے رجب سے
ایکدن کا از روئے ایمان کے اور طلب ثواب کے واجب کریگا اللہ کی بڑی رضامندی
کو اور جگہہ دیا جائیگا بہشت اونچی میں اور جو شخص روزہ رکھے دو دن پس
واسطے اسکے ثواب ہے دوگنا۔ اور وزن ہر ایک حصہ کا
دنیا کے پہاڑوں کی مانند ہے اور جو شخص روزہ رکھے رجب سے
تین دن

حَجَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا طُوْلُهٗ مَسِيْرَةُ سَنَةٍ وَمَنْ
صَامَ مِنْ رَجَبٍ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ عُوْفِيَ مِنَ الْبَلَايَا مِنَ الْجُنُوْنِ
وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمَنْ صَامَ
مِنْهُ خَمْسَةَ اَيَّامٍ وُقِيَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ سِتَّةَ
اَيَّامٍ خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَوَجْهُهٗ اَضْوَءُ مِنَ الْقَمَرِ فِيْ لَيْلَةِ الْبَدْرِ
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ اَبْوَابٍ
يُغْلِقُ اللّٰهُ عَنْهُ بِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِهٖ بَابًا مِنْ اَبْوَابِهَا
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ اَبْوَابٍ يُفْتَحُ
اللّٰهُ لَهٗ بِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ بَابًا مِنْ اَبْوَابِهَا وَمَنْ صَامَ مِنْهُ تِسْعَةَ
اَيَّامٍ خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَهُوَ يُنَادِيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَلَا يُرَدُّ وَجْهُهٗ دُوْنَ الْجَنَّةِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ عَشَرَةَ اَيَّامٍ
جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ عَلٰى كُلِّ مِيْلٍ مِنَ الصِّرَاطِ فِرَاشًا يَسِيْرُ
عَلَيْهِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ اَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا لَمْ يَرَ فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اَفْضَلَ مِنْهُ اِلَّا مَنْ صَامَ مِثْلَهٗ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ وَمَنْ صَامَ مِنْ
رَجَبٍ اِثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا كَسَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُلَّتَيْنِ
الْحُلَّةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ
ثَلٰثَ عَشَرَ يَوْمًا يُوْضَعُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَائِدَةٌ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ
فَيَاْكُلُ مِنْهَا وَالنَّاسُ فِيْ شِدَّةٍ شَدِيْدَةٍ وَمَنْ صَامَ
مِنْ رَجَبٍ اَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا
لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُوَقِّفُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مَوْقِفَ الْاٰمِنِيْنَ وَلَا يَمُرُّ بِهٖ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ
اِلَّا قَالَ لَهٗ طُوْبٰى لَكَ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ
زِيَادَةٌ عَلٰى خَمْسَةَ عَشَرَ وَهِيَ مَنْ صَامَ مِنْهُ سِتَّةَ عَشَرَ لَمْ
يَكُنْ فِيْ اَوَّلِ مَنْ يَّزُوْرُ الرَّحْمٰنَ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَسْمَعُ كَلَامَهٗ
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى كُلِّ مِيْلٍ
مِنَ الصِّرَاطِ مِنْبَرًا يَسِيْرُ عَلَيْهِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ
عَشَرَ يَوْمًا وَاَحْمَاهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قُبَّتِهٖ وَمَنْ صَامَ
مِنْهُ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ تَحْفُّهُ نَظَّارَةُ

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته
فقالوا وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته
والشكر لله عز وجل
والله اعلم
فاعلمهما
فقالا
الله عز وجل
والله اعلم
وما توفيقنا
قال الشيخ
صلى الله عليه

كريگا الله تعالى درميان اسكے اور درميان دوزخ كے ايك كھائى سے جو
لنبائى اسكى رسته سے ايك برس كا اور جو شخص روزے ركھے رجب كے چاروں امن ديا
جائيگا سختيوں سے ديوانگى اور جذام اور برص كو اور دجال كى فتنه سے اور
جو شخص روزے ركھے اوسسے پانچ دن نگاه ركھا جائيگا قبر كے عذاب سے اور جو شخص
روزے ركھے اس سے چھ دن نكليگا اپنى قبر سے اور منه اسكا بہت روشن ہوگا
چاند سے چوده ہوين كى رات ميں اور جو شخص روزے ركھے اس سے سات دن پس تحقيق
دوزخ كيليے سات دروازے ہيں بند كريگا الله پاك اس سے ہر دن كے روزے
كى بركت سے اسكے دنوں سے ايك دروازه اسكے دروازوں سے اور جو
شخص اسكے آٹھ دن كے روزه ركھے پس تحقيق بہشت كے آٹھ دروازے ہيں
كھولتا ہے الله پاك اسكے ليئے ہر دن كے روزے كے عوض ايك دروازه
بہشت كے دروازوں سے اور جو شخص اسكے آٹھ دن كے روزے ركھے پس تحقيق بہشت
كے آٹھ دروازے ہيں كھولتا ہے الله پاك اسكے ليئے ہر دن كے عوض ايك دروازه
بہشت كے دروازوں سے اور جو شخص اسكے نو دن كے روزے ركھے نكليگا قبر اپنى سے
اور وه كہتا ہوگا ان كلمات كو كه ميں گواہى ديتا ہوں كه خدا تعالى كے سوا كوئى عبادت
كے لائق نہيں ہے اور نہيں پھيرا جائيگا منه اسكا مگر بہشت كيطرف اور جو شخص
اسكے دس دن كے روزے ركھے كريگا الله پاك اسكے ليئے پل صراط كے ہر ميل
پر ايك فرش جو آرام پكڑيگا اسپر اور جو شخص اسكے روزے ركھے يا اسپر زيادہ
كرے اور جو شخص روزے ركھے رجب كے بارہ دن پہنائيگا اسكو الله تعالى قيامت
كے دن دو حلے ايك حلہ بہتر ہوگا دنيا اور اس چيز سے جو اسميں ہے اور جو شخص روزے
ركھے رجب كے تيره دن ركھا جائيگا اسكے ليئے قيامت كے دن دسترخوان عرش كے
ميں پس اسسے كھائيگا اور لوگ سخت شدت ميں ہونگے اور جو شخص روزے ركھے رجب كے
چوده دن ديگا اسكو الله عزوجل وه چيز جو نہيں ديكھى آنكھوں نے اور نہيں سنى
كانوں نے اور نہيں گذرى آدمى كے دل پر اور جو شخص روزے ركھے اس سے پندره دن
كھڑا كريگا اسكو الله تعالى قيامت كے دن امن پانے والوں كے كھڑا ہونے كى جگہوں ميں
اور نہيں گذريگا ساتھ اسكے فرشته مقرب كے اور نه نبى مرسل مگر كہيگا اسكو كه خوشى
ہو تجھكو تو امن والوں سے ہے اور دوسرى روايت ميں زيادتى ہے پندره دن
پر اور زيادتى يہ ہے كه جو شخص روزے ركھے اس سے سولہ دن ہوگا پہلو ميں ان
لوگوں سے جو زيارت كرينگے الله تعالى كى اور نظر كرينگے طرف اسكى اور سنينگے كلام
اور جو شخص روزے ركھے اس سے ستره دن كھڑا كريگا الله تعالى اسكے ليئے پل صراط كے ہر ميل

وَادَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهَا وَيُسَلِّمَانِ عَلَيْهِ وَمَنْ
صَامَ مِنْهُ عِشْرِينَ يَوْمًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ
أَمَّا مَا قَدْ مَضَى فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فِيمَا بَقِيَ
وَأَمَّا الْمُطَهِّرُ فَلِأَنَّهُ يُطَهِّرُ صَائِمَهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطِيئَاتِ
فَمِنْ ذٰلِكَ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ الشَّيْخُ الْإِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ ابْنُ
الْمُبَارَكِ السَّقْطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْمُقْرِئِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ شَهْرَ رَجَبٍ شَهْرٌ عَظِيمٌ مَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمًا
كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ صَوْمَ أَلْفِ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمَيْنِ
كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ صَوْمَ أَلْفَيْ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ
ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ صَوْمَ ثَلَاثَةِ آلَافِ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ
مِنْهُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ أُغْلِقَتْ عَنْهُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَمَنْ صَامَ
مِنْهُ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ
أَيِّهَا شَاءَ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُهُ
حَسَنَاتٍ وَنَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ قَدْ غُفِرَ لَكَ فَاسْتَأْنِفِ
الْعَمَلَ وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ
هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ رض
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ
رَجَبٍ عُدِلَ لَهُ بِصِيَامِ ثَلٰثِينَ سَنَةً وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ
الْإِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْرِئِ
بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا
سَأَلَ أَبَا الدَّرْدَاءِ رض عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ فَقَالَ لَهُ سَأَلْتَ
عَنْ شَهْرٍ كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ تُعَظِّمُهُ فِي جَاهِلِيَّتِهَا وَمَا
زَادَهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا فَضْلًا وَتَعْظِيمًا وَمَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمًا
تَطَوُّعًا يَحْتَسِبُ بِهِ ثَوَابَ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَبْتَغِي بِهِ وَجْهَهُ
مُخْلِصًا أَطْفَأَ صَوْمُهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ غَضَبَ اللّٰهِ تَعَالَى
وَأَغْلَقَ عَنْهُ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ وَلَوْ أُعْطِيَ مِلْأَ
الْأَرْضِ ذَهَبًا مَا كَانَ جَزَاءَهُ وَلَا يَسْتَكْمِلُ أَجْرَ شَيْءٍ

اور آدم علیہ السلام کے محل کے سامنے اور سلام کریگا اوپر اور وہ سلام کرینگے اسپر
اور جو شخص روزہ رکھے اسے بیس دن پکاریگا پکارنیوالا آسمان سے اے خدا کے بندے
لیکن وہ چیز کے گذری ہے پس تحقیق بخشدی اللہ نے تیری لیئے پس نئے سرے سے
کر عمل اس مدت میں جو باقی ہے لیکن یہ کہ پاک کرنیوالا نام ہے رجب کا پس اسواسطے کہ
تحقیق وہ پاک کرتا ہے اپنے روزہ رکھنے والے کو گناہوں اور خطاؤں سے اور انجملہ ہے
وہ خبر کی ہمکو اسکے شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی رحمۃ اللہ نے حسن بن احمد بن
عبداللہ مقری سے ساتھ سند اپنی کے ہارون بن عنترہ سے وہ اپنے باپ سے
وہ علی ابن ابیطالب سے کہا فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
مہینہ رجب کا مہینہ ہے بزرگ جو شخص روزہ رکھے اسے ایک دن لکھیگا اللہ تعالیٰ
اسکے لیئے روزے ہزار برس کے اور جو شخص روزے رکھے اسے دو دن لکھیگا اللہ
پاک اسکے لیئے روزے تین ہزار برس کا اور جو شخص روزے رکھے اس سے سات
دن بند کیئے جائینگے اس سے دوزخ کے دروازے اور جو شخص روزے رکھے اس
سے آٹھ دن کھولے جائینگے اسکے لیئے آٹھوں دروازے بہشت کے داخل ہووے
جس سے چاہے اور جو شخص روزے رکھے اس سے پندرہ دن بدلے جائینگے اسکی
برائیاں نیکیوں سے پکاریگا پکارنیوالا آسمان سے خدا نے تجھکو بخشدیا پس نئے سرے
سے عمل کر اور جو شخص زیادہ کریگا زیادہ کریگا اسکو اللہ پاک اور خبر دی ہمکو
شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک نے ساتھ اسناد اپنے کے یونس سے وہ حسن سے کہا فرمایا
جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ماہ رجب کے ایکدن کا روزہ رکھے
برابر ہے اسکے تیس برس کے روزے کے اور خبر کی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ نے حسن بن احمد نے
عبداللہ مقری سے ساتھ اسناد اپنے کے علاء بن کثیر سے وہ مکحول سے کہا تحقیق ایک
مرد نے ابادرداء کو رجب کے روزوں سے پوچھا پس ابودرداء نے اسکو کہا کہ تو نے
ایسے مہینے سے پوچھا ہے جسکی جاہلیت والے تعظیم کرتے ہے اپنی جاہلیت میں اور
نہیں زیادہ کیا اسکو اسلام نے مگر بزرگی اور تعظیم اور جو شخص اسکا ایک
روزہ نفلی طور پر خدا کے ثواب کی طلب کر کے رکھے اور اسسے نرمی خدا
کی رضامندی کی چاہتا ہو اسکا روزہ بجھا دیگا خدا کے غصے کو
اور بند کردیگا ایک دروازہ دوزخ کے دروازوں سے اور اگر دیا جاوے
پرائی زمین کی سونا تو نہ ہووے اسکا عوض اور نہیں
پورا ہوتا اسکا ثواب

مِنَ الدُّنْيَا دُوْنَ يَوْمِ الْحِسَابِ وَلَهٗ اِذَا مَسَّهُ عَشْرُ دَعَوَاتٍ
مُسْتَجَابَاتٍ فَاِنْ دَعَا بِهٖ لِشَيْءٍ مِنْ عَاجِلِ الدُّنْيَا
اَعْطَاهُ وَاِلَّا ادَّخَرَ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ اَفْضَلَ مَا دَعَى بِهٖ دَاعٍ
مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَصْفِيَائِهِ الصَّادِقِيْنَ
وَمَنْ صَامَ يَوْمَيْنِ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَهٗ مَعَ ذٰلِكَ
اَجْرُ عَشَرَةٍ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ بَالِغَةٍ اَعْمَارُهُمْ
مَا بَلَغَتْ وَيُشَفَّعُ فِيْ مِثْلِ مَا يُشَفَّعُوْنَ فِيْهِ وَيَكُوْنُ
فِيْ مُرَافَقَتِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مَعَهُمْ وَيَكُوْنُ مِنْ
رُفَقَائِهِمْ وَمَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَفْطَارُهٗ لَقَدْ وَجَبَ حَقُّ عَبْدِيْ
هٰذَا وَوَجَبَتْ لَهٗ مَحَبَّتِيْ وَوَلَايَتِيْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَلَائِكَتِيْ
اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ مِنْ ذَنْبِهٖ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ وَمَنْ
صَامَ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَثَوَابُ اُولِي الْاَلْبَابِ
التَّوَّابِيْنَ وَيُعْطٰى كِتَابَهٗ فِيْ اَوَائِلِ الْفَائِزِيْنَ وَمَنْ صَامَ
خَمْسَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَبُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَيُكْتَبُ لَهٗ عَدَدُ رَمْلِ
عَالِجٍ حَسَنَاتٌ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ عَلَى اللّٰهِ
مَا شِئْتَ وَمَنْ صَامَ سِتَّةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَ
يُعْطٰى سِوٰى ذٰلِكَ نُوْرًا يَسْتَضِيْءُ بِهٖ اَهْلُ الْجَمْعِ فِي
الْقِيَامَةِ وَيُبْعَثُ فِي الْاٰمِنِيْنَ حَتّٰى يَمُرَّ عَلَى الصِّرَاطِ بِغَيْرِ
حِسَابٍ وَيُعَافٰى مِنْ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ
وَيُقْبِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوُجُوْهِهٖ اِذَا لَقِيَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَامَ
سَبْعَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَيُغْلَقُ عَنْهُ سَبْعَةُ اَبْوَابِ
النَّارِ وَيُحَرِّمُهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَيُوْجِبُ لَهُ الْجَنَّةَ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا
حَيْثُ يَشَاءُ وَمَنْ صَامَ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ
وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُهَا مِنْ اَيِّ بَابٍ
شَاءَ وَمَنْ صَامَ تِسْعَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَبُرِّئَ
كِتَابُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الْاٰمِنِيْنَ
وَيَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ وَوَجْهُهٗ نُوْرٌ تَيْلَاْءُ وَيُشْرِقُ

دنیا کی کسی چیز سے بغیر دن حساب کے اور اس روزہ دار کے لیئے جب رات
کرے دس دعائیں ہیں قبول کی گئیں پس اگر اسکے عوض مانگو کوئی چیز
دنیا کی چیز سے جو جلدی آنیوالی ہے۔ تو دیتا ہے اسکو اور اگر نہ مانگے تو
ذخیرہ کرتا ہے اسکے لیئے بھلائی سے بہتر اس چیز سے جو مانگے اسکو مانگنے
والا خدا تعالیٰ کے دوستوں سچے برگزیدوں سے اور جو شخص روزہ رکھے دو دن ہوتا
ہے اسکے لیئے مانند اسکے اور اسکے لیئے باوجود اسکے ثواب کے دس صدیقوں کا
انکی عمریں پہونچنے والی ہوویں انکی عمریں اس حد کو جو پہونچیں اور سفارش
قبول کیا جاتا ہے اس مقدار میں جسمیں وہ سفارش قبول کیئے جاتے ہیں
اور ہو جاتا ہے انکے گروہ میں یہانتک کہ داخل ہوگا بہشت میں انکے ہمراہ اور
ہوویگا انکے دوستوں سے اور جو شخص رکھے تین دن ہوویگا اسکے لیئے مانند اسکی
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکے روزہ کھولنے کے وقت تحقیق واجب ہوگیا حق اس
بندے میرے کا اور واجب ہوگئی اسکے لیئے میری محبت اور دوستی میں تمکو گواہ
کرتا ہوں اے میرے فرشتو تحقیق میں نے اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے اور جو
شخص روزہ رکھا چار دن ہوتا ہے واسطے اسکے مانند اسکی اور ثواب عقلمندوں
بہت توبہ کرنیوالوں کا اور دیا جاویگا نامہ اعمالنامہ اپنا خلاصی پانیوالوں کے پہلوں
میں اور جو شخص روزے رکھے پانچ دن ہوویگا واسطے اسکے مانند اسکی اور اٹھایا جائیگا
قیامت کے دن اور منہ اسکا چودھویں کے چاند کیطرح ہوگا اور لکھی جائیگی اسکو
گنتی ریت عالج کی (جو ایک جگہ کا نام ہے) نیکیاں اور داخل ہوگا بہشت میں
اور کہا جائیگا اسکو آرزو کر خدا پر جس چیز کو تو چاہتا ہے اور جو شخص روزے
رکھے چھ دن ہوویگا اسکے لیئے مانند اسکے اور دیا جاویگا سوا اسکے ایسا نور
جو روشنی حاصل کرینگے ساتھ اسکے جو لوگ کہ قیامت کے دن جمع ہونگے اور اٹھایا
جائیگا امن والوں میں یہانتک کہ گذریگا بلصراط پر بغیر حساب کے اور نگاہ رکھا
جاتا ہے ماں باپ کی بیفرمانی اور قطع رحم سے اور خدا تعالیٰ اوسپر بذات خود
متوجہ ہوگا جب ملیگا خدا کو قیامت کے دن اور جو شخص روزے رکھے سات دن
ہوویگا واسطے اسکے مانند اسکے اور بند کیئے جاتے ہیں اس سے ساتوں دروازے
دوزخ کے اور حرام کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ آگ پر اور واجب کرتا ہے اسکے
لیئے بہشت جگہ پکڑے اس سے جہاں چاہے اور جو شخص روزے رکھے
آٹھ دن ہوتا ہے واسطے اسکے مانند اسکے اور کھولے جاتے ہیں واسطے اسکے
بہشت کے آٹھوں دروازے داخل ہووے بہشت میں جس دروازے سے چاہے اور جو

لِاَهْلِ الْجَمْعِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا نَبِيٌّ مُصْطَفًى وَاِنَّ
اَدْنٰى مَا يُعْطٰى اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَمَنْ صَامَ
عَشَرَ اَيَّامٍ فَبَخٍ بَخٍ لَهٗ فَيُعْطٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةَ
اَضْعَافِهٖ وَهُوَ مِمَّنْ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهٖ حَسَنٰتٍ وَيَكُوْنُ
مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ الْقَوَّامِيْنَ لِلّٰهِ بِالْقِسْطِ وَكَانَ كَمَنْ عَبَدَ
اللّٰهَ اَلْفَ عَامٍ صَائِمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَمَنْ صَامَ عِشْرِيْنَ
يَوْمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعِشْرُوْنَ ضِعْفًا وَهُوَ مِمَّنْ
يُرَاحِمُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلَ اللّٰهِ فِيْ قُبَّتِهٖ وَيُشَفَّعُ فِيْ مِثْلِ
رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ كُلِّهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْخَطَايَا وَاَهْلِ الذُّنُوْبِ
وَمَنْ صَامَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَثَلٰثُوْنَ
ضِعْفًا وَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَبْشِرْ
بِالْكَرَامَةِ الْعُظْمٰى قَالَ وَمَا الْكَرَامَةُ الْعُظْمٰى قَالَ النَّظَرُ
اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْجَمِيْلِ وَمُرَافَقَةُ النَّبِيِّيْنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِيْقًا هُوَ لَكَ طُوْبٰى لَكَ طُوْبٰى غَدًا اِذَا كُشِفَ الْغِطَآءُ وَ
وَاُفْضِيْتَ اِلٰى جَسِيْمِ ثَوَابِ رَبِّكَ الْكَرِيْمِ فَاِذَا نَزَلَ بِهٖ
مَلَكُ الْمَوْتِ سَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَ خُرُوْجِ نَفْسِهٖ
شَرْبَةً مِّنْ حَمِيْمِ الْفِرْدَوْسِ وَهُوَ عَلَيْهِ سَكَرَاتُ
الْمَوْتِ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَلَمَ الْمَوْتِ وَيَظَلُّ فِيْ قَبْرِهٖ رَيَّانًا
وَيَظَلُّ فِي الْمَوْقِفِ رَيَّانًا حَتّٰى يَرِدَ حَوْضَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ مَلَكٍ مَعَهُمُ النَّجَآئِبُ مِنَ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ وَ
مَعَهُمْ طَوَآئِفُ الْحُلَلِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ النَّجَآءَ
النَّجَآءَ اِلٰى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْ اَكْرَمَتْ لَهٗ تَبَارَكَ وَاسْتَحَلَّتْ
لَهٗ جِسْمُكَ فَهُوَ مِنْ اَوَّلِ النَّاسِ خُرُوْجًا جَنَّاتِ عَدْنٍ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مَعَ الْفَآئِزِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ قَالَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ يَصُوْمُهٗ صَدَقَةٌ
عَلٰى زَنَةِ قُوَّتِهٖ تَصَدَّقَ بِهَا فَيَهَاتَ يَهَاتَ
لَوِ اجْتَمَعَ جَمِيْعُ الْخَلَآئِقِ عَلٰى اَنْ يُقَدِّرُوْا قَدْرَ مَا اَعْطٰى ذٰلِكَ

سب حاضرین کو یہانتک کہینگے یہ نبی ہی برگزیدہ اور تحقیق کمتر اس چیز کا جو دیا
جائیگا یہ ہے کہ داخل ہوگا بہشت میں بغیر حساب کے اور جو شخص روزہ رکھے
دس دن کے پس کل رضامندی اسکے لیئے پس دیا جائیگا مانند اسکے اور دس چند
اسکے اور وہ ان لوگوں سے ہے جنکی برائیاں خدا تعالیٰ انکیوں سے بدلدیا جائیگا اور
ہوویگا نزدیکیوں سے اور جو قائم ہونیوالے ہیں خدا کے واسطے ساتھ انصاف کے اور
ہوویگا مانند اس شخص کے جو بندگی کرے اللہ کی ہزار برس روزہ دار قیام کرنیوالا
طلب ثواب کی کرنیوالا اور جو شخص روزہ رکھے بیس دن ہوویگا واسطے اسکے
مانند اسکی اور بیس چند اور وہ ان لوگوں سے ہوگا جو برابری کریں ابراہیم علیہ السلام
کی اپنے قبہ میں اور سفارش قبول کیا جائیگا قبیلہ ربیعہ اور مضر جتنے لوگوں کی جو
سب گنہگاروں اور خطاکاروں سے ہیں اور جو شخص روزہ رکھے تیس دن ہوویگا
واسطے اسکے مانند اسکی اور بیس چند اور وہ ان لوگوں سے ہوگا جو برابری کریں
ابراہیم علیہ السلام کی اپنے قبہ میں اور سفارش قبول کیا جائیگا قبیلہ ربیعہ اور
مضر جتنے لوگوں کی جو سب گنہگاروں اور خطاکاروں سے ہیں اور جو شخص
رکھے تیس دن ہوویگا واسطے اسکے مانند اسکے اور بیس چند اور پکاریگا پکارنیوالا آسمان
سے اے ولی خدا کے دوست خوشخبری قبول کر ساتھ کرامت بڑی کے کہا اور کیا ہے کرامت
بڑی فرمایا دیکھنا خدا تعالیٰ بزرگ کے منہ کیطرف اور ہمراہی پیغمبروں اور صدیقوں اور
شہیدوں اور نیکوکاروں کی اور اچھے ہیں یہ لوگ ہمراہ خوشی ہووے تجھکو خوشی کامل
جو دور کیا جائیگا پردہ اور پہونچیگا تو اپنے پروردگار بزرگ کی بڑی ثواب کیطرف پس
جب نازل ہوگا اسپر فرشتہ موت کا تو پلائیگا اسکو اللہ تعالیٰ اسکی جان نکلنے کیوقت
ایکدفعہ پینے کا قدر بہشت کے حوضوں سے اور آسان کریگا اسپر موت کی سختیاں
یہانتک کہ نہیں پائیگا درد موت کا اور ہمیشہ رہیگا اپنی قبر میں سیراب اور ہمیشہ ہوگا
کھڑا ہونیکی جگہہ میں سیراب یہانتک کہ وارد ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر اور
جب نکلیگا قبر اپنی سے تو اسکو رخصت کرنے جائینگے ستر ہزار فرشتے ساتھ لئے
اونٹ ہونگے موتی اور یاقوت سے اور ساتھ انکے عجیب زیور اور پوشاکیں ہونگی پس اسکو
کہینگے اے خدا کے دوست جلدی کر جلدی کر طرف اپنے پروردگار عزوجل کے جسکے لیئے
پیدا کیا تو سارا دن اور جسکے لیئے لاغر کیا تو جسم اپنا پس وہ پہلا ہوگا لوگوں کا
بہشتوں عدن میں داخل ہونے میں قیامت کے دن ساتھ خلاصی پانیوالوں کے راضی
ہوا خدا انسے اور وہ راضی ہوا اسسے یہ ہے مراد کو پہونچا بڑا فرمایا اگر ہووے واسطے
اسکے ہر دن میں جو روزہ رکھتا ہے اسمیں صدقہ دینا اپنی قوت کے وزن پر تو صدقہ دیوے
اسکو پس دوری ہے دوری ہے تین مرتبہ کہا اگر اکٹھی ہووے ساری خلقت اسپر اندازہ کریں معتد اس چیز کا جو دیا گیا ہو

العبد من الثواب ما بلغوا معشار العشر مما اعطى الله
ذلك العبد من الثواب وعن عبد الله ابن الزبير رض انه
قال من ترحم عن مؤمن كربة في شهر رجب وهو شهر الله
الاصم اعطاه الله تعالى في الفردوس قصرا مد بصره
الافاكرموا رجبا يكرمكم الله عز وجل بالف كرامة قال
عقبة بن سلامة بن قيس يرفعه الى النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال من تصدق في رجب باعده الله تعالى من
النار كمقدار غراب طار فرخا من وكره وهو في طوله حتى مات
هرما وقيل الغراب يعيش خمسمائة عام واما السابق فلانه
اول الاشهر الحرم واما الفرد فلانه مفرد عن اخوانه كما
روى ثور بن يزيد قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم في حجة الوداع في خطبته الا ان الزمان قد استدار
كهيئته يوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر
شهرا منها اربعة حرم ثلاث متواليات ذو القعدة
وذو الحجة والمحرم وواحدة فرد رجب مضر الذي
بين جمادى وشعبان **فصل** اخرج عن عكرمة عن ابن
عباس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال رجب شهر الله و
شعبان شهري ورمضان شهر امتي وعن موسى بن عمران
قال سمعت انس بن مالك رض قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان في الجنة نهرا يقال له رجب شد بياضا من
اللبن واحلى من العسل من صام من رجب يوما سقاه الله من
من ذلك النهر وعن انس بن مالك رض انه قال لن في الجنة قصرا
لا يدخله الا صوام رجب وعن ابي هريرة رض انه قال لم يصم
رسول الله ٣ شهرا بعد رمضان الا رجب وشعبانا وعن
انس ايضا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام
ثلثة ايام من الاشهر الحرم الخميس والجمعة والسبت كتب الله
له عبادة تسعمائة سنة وقيل رجب لترك الجفاء وشعبان
للعلا والوفاء ورمضان للصدق والصفاء رجب شهر
التوبة شعبان شهر الجنة رمضان شهر القربة رجب شهر

وہ بندہ ثواب سے تو نہ پہونچیں دسویں حصے کو اسچیز سے جو دی ہے اللہ پاک نے اس بندے
کو ثواب سے اور عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کھولے ایک مسلمان سے ایک سختی رجب کے مہینہ میں اور وہ مہینہ ہے اللہ
بہرا دیویگا اسکو خدا تعالی بہشت میں محل مقدار درازی اسکی آنکھ کی خبردار
پس تعظیم کرو تم رجب کی عزت دیگا تمکو اللہ عزوجل ساتھ ہزار عزت کے کہا عقبہ
بن سلامت بن قیس نے پہونچاتا ہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک تحقیق آپنے
فرمایا جو شخص صدقہ کریگا رجب میں دور رکھیگا اسکو خدا تعالی آگ سے مانند
کوے کے کہ اڑتا بچپن کی حالت میں اپنے گھونسلے سے اور وہ ہوا میں ہے
یہانتک کہ مرجاوے بوڑھا ہوکر اور کہا گیا ہے کہ کوا زندہ رہتا ہے پانسو برس
اور لیکن نام رکھنا رجب کا سابق پس اسواسطے کہ تحقیق وہ پہلا حرام
کے مہینوں کا اور لیکن نام رکھنا اسکا فرد پس اسواسطے کہ تحقیق وہ اکیلا ہے اپنے
بھائیوں سے جیسا کہ روایت کیا ثور بن یزید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حجۃ الوداع میں بیچ خطبے اپنے کے خبردار تحقیق زمانہ پھرا ہے مانند ہیئت اپنی
کے اسدن کہ پیدا کیا خدا نے آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کا ہے اسمیں
چار حرام ہیں تین پے در پے آنیوالی ہیں ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور ایک اکیلا
ہے رجب مضر کا وہ جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔ فصل ہے دوسرا اور مروی ہے
عکرمہ سے وہ ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا رجب اللہ تعالی
کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اور موسی
بن عمران سے روایت ہے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں ایک نہر ہے اسکو کہا جاتا ہے
رجب زیادہ تر سفید ہے دودھ سے اور شیریں تر ہے شہد سے جو شخص روزہ
رکھے رجب کا ایک دن کا پلائیگا اسکو اللہ پاک اس نہر سے اور مروی ہے انس بن
مالک سے تحقیق اوسنے کہا بہشت میں ایک محل ہے نہیں داخل ہونگے اسمیں مگر روزہ
رکھنے والے رجب کا اور ابی ہریرہ سے مروی ہے تحقیق اسنے کہا کہ نہیں
روزہ رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینہ کے پیچھے رمضان کے
مگر رجب اور شعبان اور انس سے مروی ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص روزہ رکھے تین دن مہینے حرام سے جمعرات اور جمعہ اور ہفتہ تو لکھتا ہے اللہ
پاک اسکے لیئے عبادت نو سو برس کی اور کہا گیا ہے رجب برائی چھوڑنے کا لیئے ہے
اور شعبان عمل نیک اور عہد پورا کرنے کے لیئے اور رمضان سچائی اور صفائی کیلیئے

الْحُرْمَةِ شَعْبَانُ شَهْرُ الْخِدْمَةِ رَمَضَانُ شَهْرُ النِّعْمَةِ رَجَبُ
شَهْرُ الْعِبَادَةِ شَعْبَانُ شَهْرُ الزَّهَادَةِ رَمَضَانُ شَهْرُ الزِّيَادَةِ
رَجَبُ شَهْرٌ يُضَاعِفُ اللّٰهُ فِيهِ الْحَسَنَاتِ شَعْبَانُ تُكَفَّرُ فِيهِ السَّيِّئَاتُ
رَمَضَانُ يُنْتَظَرُ فِيهِ الْكَرَامَاتُ رَجَبُ شَهْرُ السَّابِقِينَ شَعْبَانُ
شَهْرُ الْمُقْتَصِدِينَ رَمَضَانُ شَهْرُ الْعَاصِينَ وَقَالَ ذُو النُّونِ
الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَجَبُ لِتَرْكِ الْآفَاتِ وَشَعْبَانُ لِاشْتِغَالِ
الطَّاعَاتِ وَرَمَضَانُ لِانْتِظَارِ الْكَرَامَاتِ فَمَنْ لَمْ يَتْرُكِ الْآفَاتِ
وَلَمْ يَشْتَغِلِ الطَّاعَاتِ وَلَمْ يَنْتَظِرِ الْكَرَامَاتِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ
التَّرَهَاتِ وَقَالَ أَيْضًا رَجَبُ شَهْرُ الزَّرْعِ وَشَعْبَانُ شَهْرُ
السَّقْيِ وَرَمَضَانُ شَهْرُ الْحَصَادِ وَكُلُّ مَا يُحْصَدُ ذَا زَرْعٍ
وَيُجْنَى كَاصْنَعْ وَمَنْ ضَيَّعَ الزَّرْعَ نَدِمَ يَوْمَ حَصَادِهِ وَاخْلَفَ
ظَنَّهُ مَعَ سُوءِ مَعَادِهِ وَقَالَ بَعْضُ الصَّالِحِينَ السَّنَةُ تَجْرِي
رَجَبٌ أَيَّامُ إِيرَاقِهَا وَشَعْبَانُ أَيَّامُ أَثْمَارِهَا وَرَمَضَانُ أَيَّامُ
قِطَافِهَا وَقِيلَ خُصَّ رَجَبٌ بِالْمَغْفِرَةِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَشَعْبَانُ
بِالشَّفَاعَةِ وَرَمَضَانُ بِتَضْعِيفِ الْحَسَنَاتِ وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ
بِالرَّحْمَةِ وَيَوْمُ عَرَفَةَ بِإِكْمَالِ الدِّينِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى
الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ بِإِجَابَةِ الدَّاعِينَ
وَيَوْمُ الْعِيدِ بِالْعِتْقِ مِنَ النَّارِ وَقَالَ رَبَاحٌ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ الْمَازِنِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ
قَالَ صُومُوا رَجَبَ فَإِنَّ صَوْمَ رَجَبٍ تَوْبَةٌ مِنَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَرُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا
مِنْ رَجَبٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ أَلْفَ سَنَةٍ وَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ أَلْفَ
رَقَبَةٍ وَمَنْ تَصَدَّقَ فِيهِ بِصَدَقَةٍ فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِأَلْفِ
دِينَارٍ وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلَى بَدَنِهِ أَلْفَ حَسَنَةٍ
وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ دَرَجَةٍ وَمَحَى عَنْهُ أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَكَتَبَ لَهُ
بِكُلِّ يَوْمٍ يَصُومُهُ وَبِكُلِّ صَدَقَةٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا أَلْفَ حَجَّةٍ
وَأَلْفَ عُمْرَةٍ وَبَنَى لَهُ فِي الْجَنَّةِ أَلْفَ دَارٍ وَأَلْفَ قَصْرٍ
أَلْفَ حُجْرَةٍ وَفِي كُلِّ حُجْرَةٍ أَلْفَ مَقْصُورَةٍ وَفِي كُلِّ مَقْصُورَةٍ

شعبان مہینہ خدمت کرنیکا ہے رمضان مہینہ نعمت کا ہے۔ رجب مہینہ عبادت
کا شعبان مہینہ کوشش کرنیکا ہے رمضان مہینہ زیادتی کا ہے رجب ایسا
مہینہ ہے کہ دوچند کرتا ہے خدا تعالیٰ اسمیں نیکیاں شعبان ایسا مہینہ ہے کہ دور کرتا
ہے خدا تعالیٰ اسمیں برائیاں رمضان ایسا مہینہ ہے کہ دیکھی جاتی ہیں اسمیں
خدا کی بزرگیاں رجب ایسا مہینہ ہے نیکی میں بڑھنے والوں کا شعبان مہینہ ہے میانہ
رووں کا رمضان مہینہ ہے گنہگاروں کا اور کہا ہے ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ
نے رجب واسطے چھوڑنے آفتوں کے ہے اور شعبان واسطے کرنے عبادتوں کے
اور رمضان واسطے دیکھنے بزرگیوں کے پس جو شخص نہ چھوڑے آفتوں کو اور
نہ کرے عبادتیں اور نہ انتظاری کرے بزرگیوں کی پس جو شخص نہ چھوڑے آفتوں کو
اور نہ کرے عبادتیں اور نہ انتظاری کرے بزرگیوں کی پس وہ باطل چیز والوں
سے ہے اور کہا ہے ذوالنون نے بھی رجب مہینہ کھیتی بکرنے کا ہے اور شعبان مہینہ
پانی پلانے کا ہے اور رمضان مہینہ کھیتی کاٹنے کا ہے اور ہر ایک کا ٹلتا ہے
اپنے کو جو بوئے اور بدلا دیا جاتا ہے جو گیا اور جو شخص ضائع کردے کھیتی کو پشیمان ہوتا
ہے دن کاٹنے اپنے کے اور خلاف پایا اُسنے گمان اپنے کو ساتھ بڑی انجام کے اور کہا
ہے بعض نیکوکاروں نے برس ایک درخت ہے رجب دن ہیں اسکو تپ لانیکے اور
شعبان دن ہیں اُسکے میوہ لانے کے اور رمضان دن ہیں اسکو میوہ کاٹنے کے اور
کہا گیا ہے کہ رجب خاص کیا گیا ہے خدا کی بخشش کے ساتھ اور شعبان ساتھ سفارش
کے اور رمضان ساتھ دوچند کرنے نیکیوں کے اور لیلۃ القدر خاص کیگئی ہے ساتھ
نازل کرنے رحمت کے اور دن عرفہ کا ساتھ پورا کرنے دین کے جیسا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ
نے آج کے دن میں نے پورا کردیا تمہارے لیئے تمہارا دین اور دن جمعہ کا خاص کیا گیا ہے
ساتھ قبول کرنے دعائیں دعا قبول کرنیوالوں کے اور دن عید کا خاص کیا گیا ہے
ساتھ آزاد ہونیکے آگ سے اور مومنوں کی گردنیں چھوڑانے کی کہا مازنی نے
حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے تحقیق اُنہوں نے فرمایا کہ روزہ رکھو رجب کا پس تحقیق روزہ رجب
کا ایک تو یہ ہے اللہ عزوجل سے اور روایت کیا گیا سلمان فارسی سے یہ کہ تحقیق اُنہوں
نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص روزہ رکھے
ایکدن کا رجب سے پس گویا اُسنے روزہ رکھی ہزار برس کی گویا کہ اُسنے آزاد کیا اُسنے
آزاد کیا ہزار گردن کو اور جو شخص اسمیں ایک صدقہ کرے پس گویا کہ اُسنے صدقہ کیا
ہزار دینار کا اور کہتا ہے خدا تعالیٰ اسکے لیئے بمقابلہ اُسکے بدن کے ہر ایک بال ہزار نیکی کو
کرتا ہے مرتبے اور دور کرتا ہے اسی ہزار برائی اور لکھتا ہے واسطے اسکے بمقابلہ ہر روز کے جو روزہ رکھے
اور بمقابلہ ہر صدقہ کے جو صدقہ دیتا ہے ساتھ اسکے ہزار حج اور ہزار عمرے اور بناتا ہے

الْفُ حُوْرَاءَ اَحْسَنَ مِنَ الشَّمْسِ اَلْفَ مَرَّةٍ **فَصْلٌ**
فِيْ فَضْلِ صِيَامِ اَوَّلِ يَوْمٍ مِّنْ رَجَبٍ وَّقِيَامِ اَوَّلِ لَيْلَةٍ
مِنْهُ اَخْبَرَنَا الْاِمَامُ الشَّيْخُ هِبَةُ اللّٰهِ السَّقْطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ
هِبَةُ اللّٰهِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
مَنْ صَامَ اَوَّلَ يَوْمٍ مِّنْ رَجَبٍ عَدَلَ صِيَامَ شَهْرٍ وَّ
مَنْ صَامَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ اُغْلِقَتْ عَنْهُ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ كُلُّهَا وَّ
وَمَنْ صَامَ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ وَ
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ عَشَرَةَ اَيَّامٍ بَدَّلَ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهٖ حَسَنَاتٍ وَّ
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ
قَدْ غُفِرَ لَكَ فَاسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ هِبَةُ
اللّٰهِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ سَلَامَةَ ابْنِ قَيْسٍ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ اَوَّلَ يَوْمٍ مِّنْ رَجَبٍ غَفَرَ
اللّٰهُ ذُنُوْبَ سِتِّيْنَ سَنَةً وَمَنْ صَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا
حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيْرًا وَمَنْ صَامَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا مِّنْ
رَجَبٍ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ رِضْوَانَهٗ وَلَمْ يُعَذِّبْهُ وَرُوِيَ
اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ
بْنِ اَرْطَاةَ وَهُوَ عَلَى الْبَصْرَةِ وَقِيْلَ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ
عَلَيْكَ بِاَرْبَعِ لَيَالٍ فِي السَّنَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُفْرِغُ فِيْهِنَّ الرَّحْمَةَ
اِفْرَاغًا وَهِيَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِّنْ شَعْبَانَ
وَلَيْلَةُ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَعَنْ خَالِدِ
بْنِ مَعْدَانَ رض اَنَّهٗ قَالَ خَمْسُ لَيَالٍ فِي السَّنَةِ مَنْ وَاظَبَ عَلَيْهِنَّ
وَجَدَ تَوَاهُنَّ وَتَصْدِيْقَ مَا وَعَدْنَ هُنَّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ
اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ رَجَبٍ يَقُوْمُ لَيْلَهَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةُ الْعِيْدَيْنِ
يَقُوْمُ لَيْلَهُمَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهُمَا وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَقُوْمُ لَيْلَهَا
وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةُ عَاشُوْرَآءَ يَقُوْمُ لَيْلَهَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا

الف حور آنکھیں سورج سے ہزار مرتبہ فضل رجب کے پہلے دن کے روزہ
اور پہلی رات کے قیام کی فضیلت میں خبر دی ہمکو امام شیخ ہبۃ اللہ سقطی
رحمۃ اللہ نے ساتھ اسناد اپنے کے انس بن مالک سے کہا جب رجب آتا تو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے خدا برکت کر ہمارے لیے رجب میں اور
شعبان میں اور پہونچا ہمکو رمضان تک اور خبر دی ہمکو شیخ ہبۃ اللہ نے
ساتھ اسناد اپنی کے میمون بن مہران سے ساتھ اسناد اپنے کے ابی ذر
سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا جو شخص روزہ رکھے
رجب کے پہلے برابری کی اسنے ایک مہینہ کے روزوں کی اور جو شخص روزے
رکھے سات دن کے بند کیے جائینگے اس سے ساتوں دروازے دوزخ کے اور جو شخص
آٹھ دن کے روزے رکھے کھولے جائینگے اسکے لیے آٹھوں دروازے
بہشت کے اور جو شخص روزہ رکھے اسے دس دن تو بدل دیگا اللہ پاک اسکی
برائیاں نیکیوں سے اور جو شخص روزہ رکھے اسے اٹھارہ دن تو پکارتا ہے
پکارنیوالا آسمان سے تحقیق تو بخشا گیا پس نئے سرے سے عمل کر اور خبر دی ہمکو
شیخ ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے سلامہ بن قیس سے پہونچاتا ہے اسکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک جو شخص رجب کے پہلے دن کا روزہ رکھے دور کرتا ہے
اللہ تعالی اس سے ساٹھ برس کے گناہ اور جو شخص روزے رکھے پندرہ
دن کے حساب لیگا خدا اس سے حساب آسان اور جو شخص تیس دن
روزے رکھے رجب سے لکھتا ہے اللہ تعالے اُسکے لیے اپنی رضامندی
اور نہیں عذاب کرتا اُسکو اور مروی ہے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ
نے لکھا حجاج بن ارطاۃ کیطرف اور وہ بصرہ پر حاکم تھا اور کہا گیا ہے
کہ طرف عدی بن ارطاۃ کے برس میں چار راتوں کی تحقیق پس تحقیق
اللہ تعالی ان میں گیرتا ہے رحمت کرنے کر اور وہ پہلی رات ہے رجب سے
اور رات نصف شعبان کی اور ستائیسویں رات رمضان کی اور رات
فطر کی۔ اور خالد بن معدان سے مروی ہے تحقیق اُسنے کہا پانچ راتیں ہیں برس
میں جو شخص انپر ہمیشگی کریگا ان کی ثواب کی امید رکھکر اور انکے وعدہ کی
تصدیق جانکر داخل کریگا اسکو اللہ پاک بہشت میں رجب کی پہلی رات میں
اسمیں قیام کریگا اور اسکے دن کا روزہ رکھے اور دو عیدوں کی رات کی
راتیں ان میں قیام کرنے انکی رات کا اور افطار کریگا دن کا اور شعبان کی پندرھویں
قیام کریگا اسکی رات کا اور روزہ رکھیگا اسکے دن کا اور عاشورہ کی رات قیام کریگا اسکی
رات کا اور روزہ رکھے اسکے دن کا

فصل وَقَدْ جَمَعَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ اللَّيَالِيَ
الَّتِي يُسْتَحَبُّ اِحْيَاؤُهَا فَقَالَ اِنَّهَا اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً فِي
السَّنَةِ وَهِيَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ الْمُحَرَّمِ وَلَيْلَةُ عَاشُورَآءَ
وَاَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْهُ وَلَيْلَةُ سَبْعٍ
وَّعِشْرِيْنَ مِنْهُ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةُ الْعَرَفَةِ
وَلَيْلَةُ الْعِيْدَيْنِ وَخَمْسُ لَيَالٍ اَمَامَهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ
وِتْرُ لَيَالِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَكَذٰلِكَ يُسْتَحَبُّ مُوَاصَلَةُ تَسْبِيْحٍ
عَشْرَ يَوْمًا بِالْاَوْرَادِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْعِبَادَةِ فِيْهَا وَهِيَ
يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَيَوْمُ النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ وَيَوْمُ الْعِيْدَيْنِ وَالْاَيَّامُ الْمَعْلُوْمَاتُ وَهِيَ
عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَالْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ وَهِيَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ
وَاَكَّدُهَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَشَهْرُ رَمَضَانَ لِمَا رُوِيَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا سَلِمَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ سَلِمَتِ الْاَيَّامُ وَاِذَا سَلِمَ شَهْرُ رَمَضَانَ سَلِمَتِ
السَّنَةُ ثُمَّ اَكَّدُ الْاَيَّامِ وَاَفْضَلُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ
وَالْخَمِيْسِ لِمَا يُرْفَعُ فِيْهِمَا الْاَعْمَالُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

فصل فِي الْاَدْعِيَةِ الْمَاثُوْرَةِ فِي اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَجَبٍ
يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّدْعُوَا فِي اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَجَبٍ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ
بِهٰذَا الدُّعَآءِ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اِلٰهِيْ تَعَرَّضَ لَكَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ
الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ نَفَحَاتٌ وَجَوَآئِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ
تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَآءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مِمَّنْ لَّمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ
مِنْكَ وَهَا اَنَا عَبْدُكَ الْفَقِيْرُ اِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ لِفَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ
فَاِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ تَفَضَّلْتَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ
وَجُدْتَ عَلَيْهِ بِعَائِدَةٍ مِّنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَجُدْ
عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ
طَالِبٍ يَتَفَرَّغُ نَفْسَهُ لِلْعِبَادَةِ فِيْ اَرْبَعِ لَيَالٍ فِي السَّنَةِ وَهِيَ اَوَّلُ
لَيْلَةٍ مِّنْ رَجَبٍ وَّلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَلَيْلَةُ اَضْحٰى وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
وَكَانَ مِنْ دُعَآئِهِ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ مَصَابِيْحِ

فصل۔ اور تحقیق جمع کیا بعض علماء علیہ الرحمۃ نے ان راتوں کو جنکا زندہ رکھنا
مستحب ہے پس کہا کہ وہ چودہ راتیں ہیں برس میں اور وہ پہلی رات ہے محرم کے
مہینہ کی اور رات عاشورا کی اور پہلی رات رجب کی مہینہ کی اور اسکی نصف
کی رات اور اسکی ستائیسویں رات اور شعبان کی نصف کی رات اور رات
عرفہ کی اور دو عیدوں کی راتیں اور پانچ راتیں ان سے رمضان کی مہینہ
میں اور وہ عشرہ اخیرہ کی طاق راتیں اور اسیطرح مستحب ہے بسترہ دن کا
ملانا ساتھ وردوں اور انمیں عبادت پر ہمیشگی کرنے کے اور وہ دن عرفہ
کا ہے اور دن عاشورا کا اور دن نصف شعبان کا اور دن جمعہ کا
اور دن دو عیدوں کے اور دن معلوم اور وہ ذی الحجہ کے دس دن
ایام معدودات اور وہ ایام تشریق کے اور ان سے زیادہ تر تاکید
دن جمعہ کا اور مہینہ رمضان کا بہ سبب اسکے جو روایت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ
نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا جسوقت
سلامت رہے جمعہ کا دن تو سلامت رہیں سب دن اور جب سلامت
رہے رمضان کا مہینہ تو سلامت رہے تمام برس پھر زیادہ تاکید والا اور افضل
دنوں کا پیچھے ان کے دن پیر کا اور جمعرات کا ہے۔ یہ ایسے دن ہیں کہ
ان میں اٹھائے جاتے ہیں اعمال اللہ عزوجل کیطرف فصل
دعاؤں میں جو روایت کیگئی ہے رجب کی پہلی رات میں مستحب ہے
دعا مانگنا رجب کی پہلی رات میں نماز سے فارغ ہوکر ساتھ اس دعا
کے اور وہ یہ ہے کہ کہے اے میرے اللہ تیرے آگے آئے اس رات
میں آگے آنے والے اور تیرا قصد کیا ہے قصد کرنے والوں نے اور تیری
فضل اور احسان کی امید رکھی ہے طالبوں نے اور تیرے لیئے اس رات
میں نفحات اور بخششیں اور عطیے اور بخششیں ہیں اون کے ساتھ احسان
رکھتا ہے تو جسپر چاہے اپنے بندوں سے اور روکتا ہے تو ان کو ان سے جنکے لیئے نہیں پہنچی تیری عنایت
اور میں تیرا بندہ محتاج تیرے فضل اور احسان کا امیدوار ہوں پس اگر تو نے اسی تیرے
مالک احسان کیا اس رات میں کسی پر اپنی خلقت سے اور بخشش کی تو نے ساتھ عطا کی
اپنی مہربانی سے پس درود بھیج تو محمد اور اونکی آل پر اور بخشش کر تو مجھپر ساتھ فضل اور
احسان اپنے کے اے پروردگار جہانوں کے اور علی بن ابی طالب فارغ کرتے تھے نفس اپنے
کو عبادت کیواسطے برس کی چار راتوں میں اور روزہ پہلی رات رجب کی اور رات
عید الفطر کی اور رات عید الضحے کی اور رات نصف شعبان کی اور آپ کی دعا اس رات میں
یہ تھی اے خدا درود اور رحمت بھیج محمد اور اونکی آل پر جو

لِلْحِكْمَةِ وَمَوَالِي النِّعْمَةِ وَمَعَادِنِ الْعِصْمَةِ وَاعْصِمْنِي بِهِمْ
مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَلَا تَاْخُذْنِي عَلَى عِزَّةٍ وَلَا عَلَى غَفْلَةٍ وَلَا
تَجْعَلْ عَوَاقِبَ اَمْرِي حَسْرَةً وَّنَدَامَةً وَارْضَ عَنِّيْ فَاِنَّ
مَغْفِرَتَكَ لِلظّٰلِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا لَا
يَضُرُّكَ وَاَعْطِنِيْ مَا لَا يَنْفَعُكَ فَاِنَّكَ الْوَاسِعَةُ رَحْمَتُهٗ
الْبَدِيْعَةُ حِكْمَتُهٗ فَاَعْطِنِي السَّعَةَ وَالدَّعَةَ وَالْاَمْنَ وَالصِّحَّةَ
وَالشُّكْرَ وَالْمُعَافَاةَ وَالتَّقْوٰى وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ وَالصِّدْقَ
عَلَيَّ وَعَلٰى اَوْلِيَآئِكَ وَاَعْطِنِي الْيُسْرَ وَلَا تَجْعَلْ مَعَهُ
الْعُسْرَ وَاعْمُمْ بِذٰلِكَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَاِخْوَانِيْ فِيْكَ
وَمَنْ وَلَدَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ **فَصْلٌ** فِي الصَّلٰوةِ الْمُبَارَكَةِ فِيْ شَهْرِ رَجَبٍ
اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ السَّقْطِيُّ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ
ابْنِ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمَنْصُوْرِ الْبَزَّازُ
اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَلْمَانَ رَضِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ وَقَدِ اسْتَهَلَّ رَجَبٌ يَا سَلْمَانُ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ
يُصَلِّيْ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ ثَلٰثِيْنَ رَكْعَةً يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ يَا اَيُّهَا
الْكٰفِرُوْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلَّا مَحَا اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوْبَهٗ وَاَعْطٰى مِنَ
الْاَجْرِ كَمَنْ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهٗ وَكَانَ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ اِلَى السَّنَةِ
الْمُقْبِلَةِ وَرَفَعَ لَهٗ كُلَّ يَوْمٍ عَمَلَ شَهِيْدٍ مِّنْ شُهَدَآءِ بَدْرٍ وَّ
كُتِبَ لَهٗ بِصِيَامِ كُلِّ يَوْمٍ عِبَادَةُ سَنَةٍ وَّرُفِعَ لَهٗ اَلْفُ دَرَجَةٍ
فَاِنْ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهٗ وَصَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنَ
النَّارِ وَاَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ وَكَانَ فِيْ جِوَارِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَخْبَرَنِيْ
بِذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذِهِ
عَلَامَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ لِاَنَّ الْمُنَافِقِيْنَ
لَا يُصَلُّوْنَ ذٰلِكَ قَالَ سَلْمَانُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ
كَيْفَ اُصَلِّيْهَا وَمَتٰى اُصَلِّيْهَا قَالَ يَا سَلْمَانُ تُصَلِّيْ

جو حکمت کے چراغ ہیں اور نعمت کے صاف اور پاکی کی کانیں ہیں اور مجھکو نگاہ رکھ انکی ساتھ
ہر برائی سے اور نہ پکڑ مجھکو ناآزمودگی اور غفلت پر اور نہ کر تو میرے انجام کار دل کو افسوس
اور پشیمانی اور تو مجھ سے راضی ہو اسواسطے کہ تیری بخشش گنہگاروں کے لیے ہے اور میں گنہگاروں
سے ہوں ایخدا بخش میرے لیئے وہ چیز کہ نہ ضرر کرے تجھکو اور دے مجھکو وہ چیز کہ نہ نفع دے تجھکو
پس تحقیق تو وہ ذات ہے کہ رحمت اسکی وسیع اور حکمت اسکی عجیب ہے پس دے مجھکو فراغی اور آرام
اور امن اور تندرستی اور شکر نعمت پر اور عافیت اور پرہیزگاری اور صبر اور راستی
اور اپنے دوستوں پر دے تو مجھکو آسانی اور نہ کر اسکے ساتھ سختی اور عام کر دے اسکو
میرے اہل اور میری اولاد اور میرے بھائیوں پر جو تیرے دین میں ہیں اور انپر جنہوں نے مجھ
سے جنا ہے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں سے
فصل نماز میں جو رجب کے مہینے میں وارد ہوئی ہے خبر دی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ
مبارک سقطی نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن احمد محاملی نے کہا حدیث کی ہمکو علی بن محمد
بن اسمعیل بن محمد صفار نے کہا خبر دی ہمکو سعید بن نصر بن منصور بزاز نے کہا خبر
دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے اعمش سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے سلمان سے
انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا اور رجب کا چاند کا طلوع
ہو چکا تھا اے سلمان نہیں کوئی مرد مومن اور عورت مومنہ کہ نماز پڑھے اس مہینہ میں
تیس رکعت ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین مرتبہ اور قل یا ایہا الکافرون
تین مرتبہ مگر دور کرتا ہے اسکے خدا تعالے گناہ اسکے اور دیتا ہے ثواب اسکو
مانند اوس شخص کے جو تمام مہینہ روزے رکھے اور ہوتا ہے نماز گذارنیوالوں
میں آیندہ سال تک اور اٹھائے جاتے ہیں اسکے لیئے ہر دن عمل ایک شہید کے بدر
کے شہیدوں سے اور لکھی جاتی ہے واسطے اسکے بمقابلہ روزے ہر دن کے
عبادت ایک برس کی اور بلند کیے جاتے ہیں اوسکے لیئے ہزار درجے پس اگر تمام
مہینہ روزہ رکھے اور یہ نماز پڑھے تو نجات دیگا اسکو اللہ تعالی آگ سے
اور واجب کریگا واسطے اسکے بہشت اور ہوگا خدا تعالی کے قرب میں پھر
وحی بھیجکو ساتھ اس ثواب کی جبریل علیہ السلام نے اور کہا اے محمد یہ علامت ہے تمہارے
اور مشرکوں اور منافقوں کے درمیان کیونکہ منافق نہیں پڑھتے اس
نماز کو۔ کہا سلمان نے میں نے کہا اے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مجھے خبر دیجیے کسطرح اور کس وقت پڑھوں
میں اس نماز کو۔ فرمایا اے سلمان پڑھ

فِي أَوَّلِهِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ
مَرَّةً وَّكَحِدَةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ يَا اَيُّهَا
الْكٰفِرُوْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِذَا سَلَّمْتَ رَفَعْتَ يَدَيْكَ وَقُلْتَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا
مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ثُمَّ امْسَحْ بِهِمَا
وَصَلِّ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ اَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِذَا سَلَّمْتَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ اِلَى السَّمَآءِ وَقُلْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ
وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا
مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ثُمَّ امْسَحْ بِهِمَا
وَجْهَكَ وَصَلِّ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ
عَشْرَ رَكَعَاتٍ اِقْرَءْ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّكَحِدَةً
وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثَلٰثَ
مَرَّةٍ فَاِذَا سَلَّمْتَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ اِلَى السَّمَآءِ وَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
وَسَلْ حَاجَتَكَ يُسْتَجَابُ لَكَ دُعَآؤُكَ وَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ خَنْدَقًا كُلُّ خَنْدَقٍ مَّا بَيْنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ وَيُكْتَبُ لَكَ بِكُلِّ رَكْعَةٍ اَلْفُ اَلْفِ رَكْعَةٍ وَّيُكْتَبُ
لَكَ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَجَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ سَلْمَانُ
فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَدِيْثِ خَرَرْتُ
سَاجِدًا اَبْكِيْ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى لِمَا سَمِعْتُ مِنْ هٰذِهِ
الزِّيَادَةِ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ الْعَمَلِ بِالسُّنَّةِ **فَصْلٌ**
فِيْ تَاْكِيْدِ الْفَضِيْلَةِ فِيْ صَوْمِ اَوَّلِ الْخَمِيْسِ مِنْ رَجَبٍ
وَالصَّلٰوةِ فِيْ اَوَّلِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ

تو اسکے اول میں دس رکعت پڑھ تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک دفعہ اور قل
ہو اللہ احد تین مرتبہ اور قل یا ایہا الکفرون تین مرتبہ پس جب سلام پھیرے اٹھا
تو ہاتھ اپنے اور کہہ تو نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں ہے اسکا شریک
کوئی اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کیلئے ہے سب تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے
اور وہ زندہ ہے نہیں مریگا اسی کے ہاتھ میں بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے خدا
کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو دیوے اور نہیں کوئی دینے والا جس چیز کو تو
روکے اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو تجھ سے دولت پھر پھیر تو ہاتھ اپنا اپنے منہ
اور نماز پڑھ تو درمیان مہینہ کے دس رکعتیں پڑھ تو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک
مرتبہ اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون تین مرتبہ پس جب سلام
پھیرے تو تو اٹھا دونو ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور کہہ تو نہیں کوئی معبود سوا
اللہ پاک کے جو اکیلا ہے نہیں کوئی اسکا شریک اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کیلئے ہے
تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مریگا اسی کے ہاتھ میں
ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ خدا ہے اکیلا تنہا بے پروا نہ اسنے
نہیں پکڑی اسنے بیوی اور نہ اولاد پھر پھیر تو اپنے منہ پر اور نماز پڑھ تو مہینے کے
آخر میں دس رکعتیں پڑھ تو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص
تین مرتبہ اور سورہ کافرون تین مرتبہ پس جب سلام پھیرے تو تو اٹھا دونو
ہاتھ اپنے طرف آسمان کی اور کہہ تو نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو ایک ہے
نہیں کوئی اسکا شریک اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کے لئے ہے صفت زندہ کرتا ہے
اور مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے اور درود
بھیجے خدا ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر اور نہیں ہے
طاقت اور توانائی مگر ساتھ خدا بلند بزرگ کے اور مانگ تو حاجت اپنی قبول کیجائیگی
تیرے لیئے دعا تیری اور کریگا اللہ تیرے اور دوزخ کے درمیان ستر کھائیاں ہر کھائی
کشادگی میں ایسی ہے جیسے کہ آسمان اور زمین اور لکھی جائیگی تیرے لیئے بعوض
ہر رکعت کے دس لاکھ رکعت اور لکھی جائیگی تیرے لیئے آزادی آگ سے اور گذرنا پلصراط
پر کہا سلمان نے پس جب فارغ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث سے تو میں گر پڑا سجدہ
کرتا ہوا روتا ہوا خدا کے شکر کیواسطے بسبب اسکے جو سنی میں نے زیادتی ثواب کی
یہ روایت کتاب العمل بالسنۃ میں **فصل** رجب کے پہلے پنجشنبہ کے روزے
اور پہلی جمعہ کی رات میں نماز پڑھنے کی فضیلت کی تاکید میں۔ خبر دی
ہمکو شیخ

أَبُو الْبَرَكَاتِ هِبَةُ اللهِ السَّقْطِيُّ أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْكَمَالِ الْمَكِّيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْجَزَرِيُّ بِمَكَّةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَهْضَمٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ أَخْبَرَنَا خَلَفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصَّغَانِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَبٌ شَهْرُ اللهِ وَشَعْبَانُ شَهْرِي وَرَمَضَانُ شَهْرُ أُمَّتِي قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا مَعْنَى قَوْلِكَ شَهْرُ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ مَخْصُوصٌ بِالْمَغْفِرَةِ وَفِيهِ وَفِيهِ يُحْقَنُ الدِّمَاءُ وَفِيهِ تَابَ اللهُ تَعَالَى عَلَى أَنْبِيَائِهِ وَفِيهِ أَنْقَذَ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ يَدِ أَعْدَائِهِ مَنْ صَامَهُ اسْتَوْجَبَ عَلَى اللهِ تَعَالَى ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ مَغْفِرَةً لِجَمِيعِ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ وَعِصْمَةً فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَيَأْمَنُ مِنَ الْعَطَشِ يَوْمَ الْعَرْضِ الْأَكْبَرِ فَقَامَ شَيْخٌ ضَعِيفٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَعْجَزُ عَنْ صِيَامِهِ كُلِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْهُ وَأَوْسَطَ يَوْمٍ مِنْهُ وَآخِرَ يَوْمٍ مِنْهُ فَإِنَّكَ تُعْطَى ثَوَابَ مَنْ صَامَ كُلَّهُ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَلَكِنْ لَا تَغْفُلُوا عَنْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ فِي رَجَبٍ فَإِنَّهَا لَيْلَةٌ تُسَمِّيهَا الْمَلَائِكَةُ لَيْلَةَ الرَّغَائِبِ وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ لَا يَبْقَى مَلَكٌ فِي جَمِيعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرَضِينَ إِلَّا وَيَجْتَمِعُونَ فِي الْكَعْبَةِ وَحَوَالَيْهَا فَيَطَّلِعُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ اطِّلَاعَةً فَيَقُولُ مَلَائِكَتِي سَلُونِي مَا شِئْتُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا حَاجَتُنَا أَنْ تَغْفِرَ لِصُوَّامِ رَجَبٍ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ أَحَدٍ يَصُومُ يَوْمَ الْخَمِيسِ أَوَّلَ خَمِيسٍ فِي رَجَبٍ ثُمَّ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَقْرَأُ فِي

ابو البرکات ہبۃ اللہ سقطی نے کہا خبر دی ہمکو قاضی ابو الفضل جعفر بن یحیی بن کمال مکی نے کہا خبر دی ہمکو ابو عبد اللہ حسین بن عبد الکریم بن محمد بن محمد جزری نے مکہ میں مسجد حرام کے اندر کہا خبر دی ہمکو ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن جہضم ہمدانی نے کہا خبر دی ہمکو ابو الحسن علی بن محمد بن سعید السعدی بصری نے کہا خبر دی ہمکو میرے باپ نے کہا خبر دی ہمکو خلف بن عبد اللہ صغانی نے حمید طویل سے اُسنے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب مہینہ خدا کا ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے کہا گیا یا رسول اللہ کیا معنے آپ کے اس قول کے مہینہ خدا کا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسواسطے کہ تحقیق رجب خاص کیا گیا ہے ساتھ بخشش کے اور اسمیں نگاہ رکھی جاتی ہیں خون اور اسمیں توبہ قبول کی اللہ تعالی نے اپنے پیغمبروں کی اور اسمیں نگاہ رکھا اپنے دوستوں کو اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے جو شخص اسکا روزہ رکھے واجب ہوتی ہیں خدا تعالی پر تین چیزیں بخشش واسطے اسچیز کے جو گذری ہے اسکے گناہوں سے اور نگاہ رکھنا باقی عمر میں گناہوں سے اور ایسر تیسری چیز بیڈر رہنا ہے پیاس سے دن پیش ہونے بڑے کے پس کھڑا ہوا ایک بوڑھا ضعیف پس اُسنے کہا اے رسول اللہ کی تحقیق میں عاجز ہوا اُسکے تمام روز ہی رکھنے سے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھ تو اُسکے پہلے دن کا اور اُسکے بیچ کے دن کا اور اُسکے آخر کے دن کا پس تحقیق تو دیا جاویگا ثواب اس شخص کا جو تمام مہینہ کے روزے رکھے پس تحقیق نیکی ساتھ دس چند کے ہوتی ہے ولکن مت غافل ہو تم جمعہ کی پہلی رات سے رجب میں پس تحقیق وہ ایسی رات ہے کہ فرشتے اسکا نام رکھتے ہیں لیلۃ الرغائب (یعنی رات بلائیوں کی) اور یہ اسواسطے کہ تحقیق جب گذرتا ہے تیسرا حصہ رات کا تو نہیں باقی رہتا کوئی فرشتہ آسمانوں اور زمینوں میں مگر جمع ہو جاتے ہیں کعبہ اور اوسکی گرد نواحی میں جھانکتا ہے خدا تعالی انپر جھانکنے کر پس فرماتا ہے اے میرے فرشتو مجھسے مانگو جو تم چاہتے ہو پس کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے حاجت یہ ہے کہ بخشے تو رجب کے روزہ داروں کو پس فرماتا ہے خدا تعالی تحقیق میں اسکو کیا پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس نہیں کوئی کہ روزہ رکھے پنجشنبہ کے دن رجب کے پہلے پنجشنبہ میں پھر نماز پڑھے مغرب اور عشاء کے درمیان یعنی جمعہ کی رات کی بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں

كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَرَّةً وَإِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اثْنَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً تُفْصِلُ
بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيمَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ صَلَّى عَلَى
سَبْعِينَ مَرَّةً يَقُولُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةً يَقُولُ فِي سُجُودِهِ
سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سَبْعِينَ مَرَّةً
ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَمَّا
تَعْلَمُ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْأَعْظَمُ سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ يَسْجُدُ
الثَّانِيَةَ فَيَقُولُ فِيهَا مِثْلَ مَا قَالَ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى
ثُمَّ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى حَاجَتَهُ فِي سُجُودِهِ فَإِنَّهَا تُقْضَى
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا أَمَةٍ صَلَّى هٰذِهِ الصَّلَاةَ إِلَّا غَفَرَ
اللّٰهُ لَهُ جَمِيعَ ذُنُوبِهِ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَدَدَ
الرَّمْلِ وَوَزْنَ الْجِبَالِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَوَرَقِ
الْأَشْجَارِ وَشَفَّعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي سَبْعِمِائَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ
فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ فِي قَبْرِهِ جَاءَهُ ثَوَابُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ
بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَلِسَانٍ ذَلْقٍ فَيَقُولُ لَهُ يَا حَبِيبِي أَبْشِرْ فَقَدْ
نَجَوْتَ مِنْ كُلِّ شِدَّةٍ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ
رَجُلًا أَحْسَنَ وَجْهًا مِنْ وَجْهِكَ وَلَا سَمِعْتُ كَلَامًا أَحْلَى
مِنْ كَلَامِكَ وَلَا شَمَمْتُ رَائِحَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَتِكَ
فَيَقُولُ لَهُ يَا حَبِيبِي أَنَا ثَوَابُ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي فِي لَيْلَةِ
كَذَا فِي شَهْرِ كَذَا فِي سَنَةِ كَذَا جِئْتُ اللَّيْلَةَ لِأَقْضِيَ حَاجَتَكَ
وَأُونِسَ وَحْدَتَكَ وَأَدْفَعَ عَنْكَ وَحْشَتَكَ فَإِذَا نُفِخَ فِي
الصُّورِ أَظُلُّكَ فِي عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ عَلَى رَأْسِكَ فَأُبَشِّرُكَ
فَلَنْ تَسْمَعَ مَا تَخَافُ مِنْ مَوْلَاكَ أَبَدًا **فَصْلٌ** وَفَضْلُ
صِيَامِ يَوْمِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَجَبٍ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ
أَبُو الْبَرَكَاتِ هِبَةُ اللّٰهِ السَّقَطِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ
الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْخَطِيبُ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ

سورہ فاتحہ ایک دفعہ اور سورہ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ فاصلہ
کرے ہر دو رکعت میں ساتھ سلام کے پس جب فارغ ہووے اپنی نماز
سے تو درود بھیجے بیشمار دفعہ کہے اے میرے اللہ رحمت بھیج اوپر محمد نبی
اُمی اور اوپر آل اسکی کے اور سلام کرے پھر سجدہ کرے کہے اپنے سجدہ میں
بہت پاک ہے بہت منزہ ہے پروردگار فرشتوں اور روح کا ستر دفعہ پھر
اُٹھائے سر اپنا پس کہے اے میرے پروردگار بخشش کر اور رحم کر اور درگذر
کر جو تو جانتا ہے پس تحقیق تو تو ہی ہے غالب بہت بڑا ستر مرتبہ پھر دوسرا
سجدہ کرے پھر اسمیں کہے مانند اسکے جو کہا پہلے سجدہ میں پھر مانگے خدا تعالیٰ
سے حاجت اپنی اپنے سجدے میں پس تحقیق وہ پوری کیجاتی ہے فرمایا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اُسکی جسکے ساتھ میں میری جان ہے نہیں
کوئی بندہ اور نہیں کوئی لونڈی کہ نماز پڑھے یہہ نماز مگر بخشدیتا ہے خدا تعالیٰ
اُسکے سارے گناہ اگرچہ ہوویں مانند جھاگ سمندر کے اور گنتی ریت اور
وزن پہاڑوں کے اور گنتی بارشوں کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے
اور سفارش قبول کیجائیگا قیامت کے دن سات سو میں اپنے گھر والوں سے
پس جب ہوگی پہلی رات اُسکی قبر میں تو آئیگا اُسکے پاس ثواب اس نماز کا
کشادہ روئی اور زبان تیز سے پس اسکو کہیگا اے میرے دوست خوشخبری
قبول کر پس تحقیق تو نے نجات پائی ہر سختی سے پس کہیگا تو کون ہے پس
قسم خدا کی میں نے نہیں دیکھا کوئی مرد بہت اچھے منہ والا تیرے منہ سے
اور نہیں سُنی میں نے کوئی کلام شیریں تر تیری کلام سے اور نہیں سونگھی میں نے
کوئی بو خوشبو تر تیرے منہ سے اور نہیں سنی میں نے کوئی کلام شیریں تر تیری
کلام سے اور نہیں سونگھی میں نے کوئی بو خوشبو تر تیری بو سے پس اسکو کہیگا
اے میرے دوست میں تیری اس نماز کا ثواب ہوں جسکو تو نے پڑھا ہے
فلانی رات فلانے مہینے فلانے برس میں آج رات میں آیا تا کہ تیری حاجت
پوری کروں اور تنہائی میں تیرا مونس ہوں اور دور رکھوں میں تجھ سے
تیری وحشت کو پس جب صور میں پھونکا جاویگا تو میں تجھے سایہ کرونگا قیامت
کے میدان میں تیرے سر پر پس خوشخبری قبول کر تو پس ہرگز نہیں غم پائیگا تو ہمیشہ
اپنے مالک سے ہمیشہ فصل رجب کی ستائیسویں دن کے روزے کی فضیلت میں
خبر دی ہمکو شیخ ابو البرکات ہبۃ اللہ سقطی نے کہا خبر دی ہمکو شیخ حافظ
ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن علی محمد بن بشیر نے کہا خبر دی

ہو ۱۱ اور نفس
کی سلطنت تھی
اور ۱ عضو
اُن کے حکم کے
ساتھ ۱۲ کون ہو
اور فضائلوں میں
سخرل کی تھی
تعریف ۱۲ اور
جانا ۱۲ اور عضو
سنے ۱۲ رام پایا اور
دار الحکومت
کہ وہ دل سے
غافل ہوا۔

عُمَرُ الْحَافِظُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ نَصْرُ جَيْشُوْنَ بْنُ مُوْسَى الْخَلَّالُ
اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدَ الدَّيْلَمِيُّ اَخْبَرَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ
الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ شَهْرِ بْنِ
حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ كُتِبَ لَهٗ لَوْنٌ
صِيَامِ سِتِّيْنَ شَهْرًا وَهُوَ اَوَّلُ يَوْمٍ نَزَلَ فِيْهِ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ وَاَخْبَرَنَا
هِبَةُ اللّٰهِ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ كَانَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رض اِذَا كَانَ يَوْمُ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ
مِنْ رَجَبٍ صَلّٰى مُعْتَكِفًا وَظَلَّ مُصَلِّيًا اِلٰى وَقْتِ الظُّهْرِ
فَاِذَا صَلَّى الظُّهْرَ تَنَفَّلَ هُنَيْهَةً ثُمَّ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَءُ فِيْ
كُلِّ رَكْعَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَرَّةً وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ مَرَّةً وَاِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ
لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثَلَاثًا وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خَمْسِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ
يُطِيْلُ الدُّعَاءَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَتْ تَصْنَعُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَاَخْبَرَنَا
هِبَةُ اللّٰهِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِيْ رَجَبٍ يَوْمًا وَلَيْلَةً مَنْ
صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَقَامَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ
كَمَنْ صَامَ مِائَةَ سَنَةٍ وَقَامَ لَيَالِيَهَا وَهِيَ بِثَلٰثَةٍ يَبْقَيْنَ
مِنْ رَجَبٍ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْهِ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَصْلٌ** فِيْ اٰدَابِ الصِّيَامِ وَمَا يُنْهٰى عَنْهُ
مِنَ الْاٰثَامِ يَنْبَغِيْ لِلصَّائِمِ اَنْ يُجَرِّدَ صَوْمَهٗ مِنَ الْاٰثَامِ
وَتَمَّمَهٗ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا اَخْبَرَنَا بِهِ الشَّيْخُ هِبَةُ اللّٰهِ
قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَقِيْهُ
الْحَنْبَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَافِظُ قَالَ اَخْبَرَنَا
الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَاعِظُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى
بْنِ السَّكَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ الْمُلَقَّبُ بِالْخِتْمِ
قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَزِيْنٍ الرَّاسِنِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ

علی بن عمر حافظ نے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر نصر جیشوں بن موسے خلال نے کہا
خبر دی ہمکو علی بن سعید دیلمی نے کہا خبر دی ہمکو ضمرہ بن ربیعہ قرشی نے ابن
شوذب سے اُسنے مطر وراق سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابہریرہ
سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جو شخص رجب کی
ستائیسویں دن کا روزہ رکھے تو لکھا جاتا ہے اُسکے لیئے ثواب ساٹھ مہینہ
کے روزہ کا اور وہ پہلا دن ہے جسمیں نزول فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ساتھ پیغمبری کے اور خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے ساتھ
اسناد اپنے کے حسن بصری سے کہا تھے عبد اللہ بن عباس جب ہوتا رجب کی
ستائیسویں کا دن تو صبح کرتے معتکف ہوکر اور دن میں نماز پڑہتے ظہر
تک پس جب ظہر پڑہ چکتے تو تھوڑی دیر نفل پڑھتے پھر چار رکعت نماز
پڑہتے ۔ پڑہتے ہر رکعت میں الحمد للہ ایکدفعہ اور معوذتین ایک دفعہ اور سورہ
قدر تین مرتبہ اور سورہ اخلاص پچاس مرتبہ پھر لگجاتے دعا کیطرف عصر کے
وقت تک اور کہتے ہیں اسیطرح کرتے تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اس دن
میں اور خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے ابی سلمہ سے اُسنے
ابی ہریرہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم سے کہا اونہوں نے فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق رجب میں ایک دن ہے اور ایک رات
جو شخص روزہ رکھے اُسدن کا اور قیام کرے اِس رات کا ہوتا ہے واسطے اُسکے
ثواب سے مانند اُس شخص کے جو روزے رکھے سو برس اور قیام کرے
سو برس کی راتوں میں اور وہ رات متصل ہے تین راتوں سے جو باقی
رہیں رجب سے اور یہ وہ دن ہے جسمیں پیغمبر بنائے گئے نبی ہمارے صلی اللہ
علیہ وسلم نے .. فصل ہے روزوں کے آداب اور اُسچیز میں جسکو
منع کیا گیا ہے گناہوں سے روزہ دار کو چاہیئے کہ خالی کرے روزے
اپنے کو گناہوں سے اور پورا کرے اُسکو ساتھ ڈر اللہ عزوجل کے سبب اسکے
کہ خبر دی ہمکو ساتھ اسکے شیخ ہبۃ اللہ نے کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد بن
عبد اللہ فقیہ حنبلی نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن احمد حافظ نے کہا خبر
دی ہمکو حسین بن جعفر واعظ نے کہا خبر دی ہمکو احمد بن عیسے بن
سکن نے کہا خبر دی ہمکو ابن اسحاق نے جو لقب اسکا ختم
ہے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن رزین راسنی نے کہا خبر دی
ہمکو اسمٰعیل

ابن يحيى قال اخبرنا مسعر بن كدام عن عطية عن ابي سعيد
الخدري رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
رجب من اشهر الحرم وايامه مكتوبة على ابواب السماء
السادسة فاذا صام الرجل منه يوما وجرد صومه يتقول
الله عز وجل نطق الباب ونطق اليوم وقال ارب اغفر له
واذا لم يتم صوما بتقوى الله تعالى لم يستغفر له وقال
او قيل له خدعتك نفسك وعن الاعرج عن ابي هريرة
رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصيام
جنة فاذا كان احدكم صائما فلا يجهل فان امرؤ شاتمه
او قاتله فليقل اني صائم وعن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة
في ان يدع طعامه وشرابه وعن الحسن عن ابي هريرة
رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصيام
جنة من النار ما لم يخرقها قيل وما يخرقها قال يكذب
او يغتاب وعن ابي هريرة رض عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه قال ليس الصيام من الاكل والشرب
ولكن الصيام من اللغو والرفث اخبرنا الشيخ ابو نصر
محمد ابن البناء قال اخبرنا والد الشيخ ابو علي
احمد بن عبد الله بن البناء قال اخبرنا محمد الحافظ
قال حدثنا عبد الله قال حدثنا جعفر بن محمد الحمال
قال حدثنا سعيد بن عتبة قال اخبرنا بقية بن خلف
قال حدثنا محمد بن الحجاج عن خاقان عن انس ابن
مالك رضي الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خمس تفطرن الصيام وتنقضن الوضوء الكذب والنميمة
والغيبة والنظر بالشهوة واليمين الكاذبة واخبرنا ابو
نصر عن والده باسناده عن انس بن مالك رض قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما صام من ظل ياكل
لحوم الناس واخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن
حذيفة بن اليمان رض قال تامل خلف امرءة من فوق

ابن یحیی نے کہا خبر دی ہمکو مسعر بن کدام نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب حرام کے مہینوں سے ہے
اور اسکے دن لکھے ہوئے ہیں چھٹے آسمان کے دروازہ پر پس جب روزہ
رکھتا ہے مرد اس سے ایک دن کا اور خالی کرتا ہے اپنے روزے کو ساتھ
ڈر اللہ عزوجل کے تو بولتا ہے دروازہ اور بولتا ہے دن اور دونوں کہتے
ہیں اے اللہ بخشدے اسکو اور جب نہ پورا کرے روزے اپنے کو ساتھ
ڈر اللہ پاک کے تو نہیں بخشش مانگتے اُسکے لیئے اور کہتے ہیں یا کہا جاتا ہے
کہ فریب دیا تجھکو نفس تیرے نے اور مروی ہے اعرج سے وہ ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ڈھال ہے پس
جب ہووے ایک تمہارا روزہ رکھنے والا تو نہ جہالت کرے پس اگر کوئی
مرد اُسکو گالی دے یا اس سے لڑے تو یہہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تحقیق آپنے فرمایا جو شخص
نہ چھوڑے جھوٹی بات اور اوسکے ساتھ عمل کرنے کو پس نہیں ہے خدا
کو حاجت اسمیں کہ چھوڑے کھانا اور پینا اپنا اور روایت ہے حسن سے
وہ ابہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ ڈھال ہے آگ سے جبتک نہ پھاڑے
اور کہا گیا کیا چیز اُسکو پھاڑتی ہے فرمایا ساتھ جھوٹ کے یا غیبت کے اور مروی ہے ابہریرہ
سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا نہیں ہے روزہ کھانے اور پینے
سے ولکن روزہ بکواس اور فحش سے خبر دی ہمکو شیخ ابو نصر محمد بن البناء نے کہا خبر دی
ہمکو میرے باپ شیخ ابو علی بن احمد بن عبد اللہ بن بناء نے کہا خبر دی ہمکو محمد حافظ نے
کہا حدیث کی ہمکو سعید بن عتبہ نے کہا خبر دی ہمکو بقیہ بن خلف نے کہا حدیث کی
ہمکو محمد بن حجاج نے خاقان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں ہیں جو توڑ دیتی ہیں روزہ کو اور توڑ دیتی ہیں
وضو کو ایک جھوٹ دوسری چغلی تیسری غیبت چوتھی نظر کرنی ساتھ شہوت کے
پانچویں قسم جھوٹی اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے
انس بن مالک سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ
رکھا جسنے دن گذارا لوگوں کے گوشت کھانے اور خبر دی ہمکو ابو نصر
نے اپنے باپ سے ساتھ سند اپنی کے حذیفہ بن یمان سے
کہا جو شخص دیکھے عورت کے پیچھے سے اُسکے کپڑوں
کے اوپر سے

تِيَابِهَا بَطَلَ صَوْمُهُ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
مُوْسٰى قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض اِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ
سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ مِنَ الْكَذِبِ وَالْمَحَارِمِ وَدَعْ
اَذَى الْجَارِ وَلْيَكُنْ عَلَيْكَ وَقَارٌ وَسَكِيْنَةٌ وَلَا تَجْعَلْ يَوْمَ
صَوْمِكَ وَيَوْمَ فِطْرِكَ سَوَاءً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ
قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ وَغَضِبَ لَهُ الرَّبُّ غَضَبًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْمُرَادُ بِالْعَمَلِ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلْ اُرِيْدَ بِهِ
الْخَلْقُ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا خَيْرُ
شَرِيْكٍ وَّمَنْ اَشْرَكَ مَعِيْ شَرِيْكًا فِيْ عَمَلٍ فَهُوَ لِشَرِيْكِيْ دُوْنِيْ
اِنِّيْ لَا اَقْبَلُ مَا اُخْلِصَ لِيْ يَا بْنَ اٰدَمَ اَنَا خَيْرُ قَسِيْمٍ فَانْظُرْ
عَمَلَكَ الَّذِيْ عَمِلْتَ لِغَيْرِيْ فَاِنَّمَا اَجْزِيْكَ عَلَى الَّذِيْ عَمِلْتَ
لَهٗ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ
طَهِّرْ لِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَقَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ
الرِّيَاءِ وَبَصَرِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ
وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَقَدْ يَنْبَغِيْ لِلصَّائِمِ اَنْ يَّتَاَدَّبَ وَيَحْتَرِزَ
مِنَ الرِّيَاءِ وَلَحْظِ الْخَلْقِ وَعِلْمِهِمْ فِيْ صَوْمِهٖ وَجَمِيْعِ عِبَادَاتِهٖ
لِئَلَّا يَخْسَرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ
عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ فِرَاشٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ عُمَرَ رض يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَامَ لَوْحَ الدَّهْرَ اِلَّا يَوْمَيِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى
وَصَامَ دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَصَامَ اِبْرٰهِيْمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَامَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرَ
الدَّهْرَ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ
عَنْ صَوْمِكَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض

باطل ہوجاتا ہے اُسکا روزہ اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے اپنے اسناد سے سلیمان
بن موسے سے کہا فرمایا جابر بن عبد اللہ نے جب روزہ رکھے پس چاہیے کہ
روزہ رکھے کان تیرا اور آنکھ تیری اور زبان تیری جھوٹ اور حراموں سے
اور چھوڑ تو تکلیف دینا ہمسایہ کو اور چاہیے کہ روزہ رکھے کان تیرا اور آنکھ
تیری اور زبان تیری جھوٹ اور حراموں سے اور چھوڑ تکلیف دینا
ہمسایہ کو اور چاہیے کہ نہ ہووے تجھپر بردباری اور آرام اور نہ کرتو
اپنے روزے اور اپنے افطار کے دن کو برابر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہت روزہ رکھنے والے نہیں ہیں واسطے اُسکے روزہ سے مگر
بھوک اور پیاس اور بہت قیام کرنے والے نہیں ہیں اُسکے قیام سے مگر
بیداری اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ سلم نے کانپتا ہے واسطے اُسکے
عرش اور غصہ ہوتا ہے واسطے اُسکے پروردگار اور حضرت صلے اللہ علیہ
کی مراد اسسے یہ ہے کہ جب ارادہ کرے ساتھ عمل خدا تعالی کی رضامندی
کا بلکہ ارادہ کیگئی ساتھ اسکے خلقت اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ پاک فرماتا ہے میں اچھا شریک ہوں اور جو شخص میرے ساتھ شریک
بناوے اپنے کام میں پس وہ کام میرے شریک کیلئے ہے نہ میرے لیئے تحقیق میں
نہیں قبول کرتا مگر وہ چیز کہ خاص کیگئی ہے میرے لیئے اے بیٹے آدم کے میں بہتر قسمت
کرنیوالا ہوں پس دیکھ تو اپنے عمل کو جو تو نے میرے غیر کیواسطے کیا ہے پس نہیں جزا
تیری مگر اُس شخص پر جسکے لیئے تو نے عمل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا
میں فرماتے تھے اے اللہ پاک کر تو زبان میری جھوٹ سے اور دل میرا نفاق سے اور عمل میرا
ریا سے اور آنکھ میری خیانت سے پس تحقیق تو جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور وہ
چیز جو چھپاتے ہیں سینے میں روزے والے کو چاہیے کہ ادب اختیار کرے اور ڈرے ریا اور خلقت
کو دیکھنے اور اونکو معلوم کرنے اسکو روزے اور اُسکی ساری بندگیوں کو توڑنا پاوے
دنیا اور آخرت میں اور حدیث کی ہمکو شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اسناد اپنے کی ابی فراش سے تحقیق
اُسنے سنا عبد اللہ بن عمر رض سے کہتے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے فرماتے تھے روزہ رکھا
نوح علیہ السلام نے تمام عمر مگر دو دن عید فطر اور عید اضحی اور روزہ رکھا داؤد علیہ السلام نے
نصف عمر اور روزہ رکھا ابراہیم علیہ السلام نے تین دن ہر مہینے سے تمام عمر روزہ رکھا اور تمام
عمر افطار کیا اور خبر دی ہمکو شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے محمد بن منکدر سے انہوں نے
جابر بن عبد اللہ سے تحقیق ایک مرد آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگل والوں سے پس کہا اے رسول اللہ
مجھکو خبر دیجیے اپنے روزے سے پس غصہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سرخ ہوگئے آپکے رخسار پس

أقبل على الرجل فزجره وانتهره حتى سكت فلما سري
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عمر رض يا نبي الله
جعلني الله فداك أخبرني عن رجل يصوم الدهر
كله قال لا صام ذلك ولا أفطر فقال يا نبي الله أخبرني
عن رجل يصوم ثلثة أيام من كل شهر قال صلى الله عليه
وسلم ذلك صوم الدهر كله فقال يا نبي الله أخبرني
عن رجل يصوم الإثنين والخميس قال صلى الله عليه
وسلم أما الخميس فيوم ترفع فيه الأعمال وأما الإثنين
فهو اليوم الذي ولدت فيه وأنزل فيه الوحي **فصل**
فإذا جاء وقت الإفطار فليقل عند إفطاره بسم الله اللهم
لك صمت وعلى رزقك أفطرت سبحانك وبحمدك
اللهم تقبل منا إنك أنت السميع العليم وكان عبد
الله بن عمرو بن العاص رض يقول عند فطره اللهم إني
أسئلك برحمتك التي وسعت كل شيء أن تغفر لي وعن
أبي العالية قال عند إفطاره الحمد لله الذي علا فقهر
والحمد لله الذي نظر فخير والحمد لله الذي ملك
فقدر والحمد لله الذي يحيي الموتى فقد خرج
من ذنوبه ليوم ولدته وعن مصعب بن سعيد
عن عبد الله بن الزبير عن سعيد بن مالك رض قال
إن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أفطر عندنا قال
قال أفطر عندكم الصائمون وأكل طعامكم الأبرار
وصلت عليكم الملئكة **فصل** علم أن شهر رجب
تستجاب فيه الدعوة وتضاعف على
من أجله فيه العقوبة من ذلك ما أخبرنا هبة الله
قال أخبرنا القاضي هناد بن إبراهيم النسفي قال أخبرنا
عبد القاهر بن عمر الجزري بها قال أخبرنا هبة الله
قال أنا محمد بن الفرخان قال أنا أحمد بن الحسين
بن سعيد الأنباري قال أنا إبراهيم بن فراش عن عمرو
بن سمر قعن موسى بن العباس عن الأصبغ عن ثابت

تو متوجہ ہوئے اس مرد پر پس اُسکو ڈرایا اور جھڑکا یہانتک کہ خاموش کیا اسکو پس جب دور
کیا گیا غصہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کہا عمر رض نے اے نبی اللہ کے کریں مجھکو اللہ آپ
پر قربان مجھ خبر دیجئے ایسے مرد سے کہ بروزہ رکھے تمام عمر فرمایا پیغمبر نے نہ روزہ رکھا اُسنے
اور نہ افطار کیا پس کہا اے پیغمبر خدا کے مجھے خبر دیجئے ایسے مرد سے جو روزہ رکھے تین دن ہر
مہینے سے فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے روزہ تمام عمر کا پس کہا اے پیغمبر خدا مجھے
خبر دیجئے ایسے مرد سے جو روزہ رکھے پیر اور جمعرات کا فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے
لیکن جمعرات پس ایسا دن ہے کہ اُٹھائے جاتے ہیں اسمیں عمل اور لیکن دن پیر کا پس وہ دن
ہے جسمیں میں پیدا کیا گیا اور اُتاری گئی مجھپر اسمیں وحی **فصل** پس جب آوے وقت
افطار کا تو وقت روزہ کھولنے اپنے کے ساتھ نام خدا کے اے اللہ میں تیرے لیے روزہ رکھا
اور تیری روزی پر میں روزہ کھولا پاکی ہے تجھکو اور ساتھ تیری صفت کے ایجدا قبول کر تو ہمارے
سے تحقیق تو ہی ہے سننے والا جاننے والا اور عبد اللہ بن عمر بن عاص کہتے تھے وقت روزہ
کھولنے اپنے کے اے پروردگار تحقیق میں تجھسے مانگتا ہوں ساتھ تیری رحمت کے جسنے سمایا ہے
ہر چیز کو یہ کہ بخشدے تو مجھکو اور ابی العالیہ سے روایت ہے کہا جو شخص وہ کہے وقت روزہ
کھولنے کو اپنے سب تعریف خدا کو بزرگ ہے اور غالب آیا اور سب تعریف اللہ کو جسنے
دیکھا پھر پسند کیا اور سزا دی اُسکو جو مالک ہوا اور قادر ہے اور تمام تعریف واسطے اللہ
ہے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو پس تحقیق وہ نکل گیا اپنے گناہوں سے مانند اُس دن کی کہ
جنا اُسکو اسکی والدہ نے اور مروی ہے مصعب بن سعید سے وہ عبد اللہ بن زبیر سے وہ سعید
بن مالک سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی کے پاس افطار کرتے تھے تو فرماتے
تھے افطار کیا تمہارے پاس روزہ داروں نے اور کھایا کھانا تمہارا نیکوکاروں
نے اور رحمت بھیجے ہیں تمپر فرشتے **فصل** جان تو تحقیق مہینہ رجب کا قبول کیجانے کی
اسمیں دعا اور دور کیجاتی ہے اسمیں تغرش اور دو چند کیا جاتا ہے اس شخص پر جو گناہ کرے
اسمیں عذاب اُنمیں سے وہ ہے جو خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے کہا خبر دی ہمکو قاضی ہناد بن ابراہیم نسفی
نے کہا خبر دی ہمکو عبد القاہر بن عمر جزری نے ساتھ اُسکے کہا خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے کہا
خبر دی ہمکو محمد بن فرخان نے کہا خبر دی ہمکو احمد بن حسین بن سعید انباری نے کہا خبر دی
ہمکو ابراہیم بن فراش نے عمرو بن سمر سے۔ اُسنے
موسے ابن عباس اُسنے اصبغ سے۔ اُسنے
ثابت سے

عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي
الطَّوَافِ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتًا وَّهُوَ يَقُوْلُ يَا مَنْ يُّجِيْبُ دُعَآءَ
الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ وَالْبَلْوٰى مَعَ السَّقَمِ
قَدْ بَاتَ وَفْدُكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ وَنَحْنُ نَدْعُوْا
وَعَيْنُ اللّٰهِ لَمْ تَنَمْ هَبْ لِيْ بِجُوْدِكَ مَا اَخْطَاتُ مِنْ جُرَمٍ
يَا مَنْ اَشَارَ اِلَيْهِ الْخَلْقُ بِالْكَرَمِ اِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَمْ يَسْبِقْ
لِمُجْتَرِمٍ فَمَنْ يَّجُوْدُ عَلَى الْعَاصِيْنَ بِالنِّعَمِ قَالَ الْحُسَيْنُ
بْنُ عَلِيٍّ رض قَالَ لِيْ اَبِيْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا حُسَيْنُ
اَمَا تَسْمَعُ النَّادِبَ نَدَبَهُ وَالْمُعَاتِبَ رَبَّهُ اُمْضِ فَعَسَاكَ
تُدْرِكُهُ وَنَادِهِ قَالَ الْحُسَيْنُ رض فَاَسْرَعْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُ
وَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَمِيْلِ الْوَجْهِ نَقِيِّ الْبَدَنِ نَظِيْفِ الثِّيَابِ
طَيِّبِ الرِّيْحِ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ شَلَّ جَانِبُهُ الْاَيْمَنُ فَقُلْتُ اَجِبْ
اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْطَالِبٍ رض فَقَامَ لَا يَجُرُّ شِقَّهُ
حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ كَرَّمَ
اللّٰهُ وَجْهَهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ اَنْتَ وَمَا شَاْنُكَ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَا شَاْنُ مَنْ اُخِذَ بِالْعُقُوْبَةِ وَمُنِعَ الْحُقُوْقَ قَالَ وَمَا اسْمُكَ
قَالَ مَنَازِلُ ابْنُ لَاحِقٍ قَالَ فَمَا قِصَّتُكَ قَالَ كُنْتُ مَشْهُوْرًا فِي
الْعَرَبِ بِاللَّهْوِ وَالطَّرَبِ اَرْكُضُ فِيْ صِبْوَتِيْ وَلَا اُفِيْقُ
مِنْ غَفْلَتِيْ اِنْ تُبْتُ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَاِنِ اسْتَقَلْتُ لَمْ تَقِلْ
عَثْرَتِيْ اَدِيْمُ الْعِصْيَانَ فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَكَانَ لِيْ
وَالِدٌ شَفِيْقٌ رَفِيْقٌ يُحَذِّرُنِيْ مَصَارِعَ الْجَهَالَةِ وَشُقْوَةَ
الْمَعْصِيَةِ يَقُوْلُ يَا بُنَيَّ لِلّٰهِ سَطَوَاتٌ وَّنِقَمَاتٌ فَلَا تَتَعَرَّضْ لَهُنَّ
يَا مَنَازِلُ بِالنَّارِ فَكَمْ قَدْ ضَجَّ مِنْكَ الظَّلَامُ وَالْمَلٰئِكَةُ الْكِرَامُ
وَالشَّهْرُ الْحَرَامُ وَاللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ وَكَانَ اِذَا اَلَحَّ عَلَيَّ
بِالْعَتَبِ اَلْحَحْتُ عَلَيْهِ بِالضَّرْبِ فَبَلَغَتْ اِلَيْهِ يَوْمًا فَقَالَ
وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ وَلَاُفْطِرَنَّ وَلَاُصَلِّيَنَّ وَلَاَنَامَنَّ فَصَامَ
اُسْبُوْعًا ثُمَّ رَكِبَ جَمَلًا وَّمَرَقَ وَاَتٰى مَكَّةَ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ
وَقَالَ لَاَمُوْتَنَّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَاَسْتَعِيْنَنَّ عَلَيْكَ لِلّٰهِ قَالَ
فَقَدِمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَتَعَلَّقَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَدَعَا

اُسنے حسین بن علی بن ابیطالب سے کہا ہم طواف میں تھے ناگاہ سنا ہمنے
ایک آواز اور وہ کہتا تھا ای وہ شخص جو قبول کرتا ہے دعا درماندوں کی
اندھیروں میں ای دور کرنیوالی سختی اور بلا کی ساتھ بیماری کی تحقیق رات گذاری
تیری مہمانوں نے خانہ کعبہ اور حرم کی گرد اور ہم دعا کرتے ہیں اور اللہ کی آنکھ نہیں
سوئی بخش تو مجھکو ساتھ بخشش اپنی کی وہ جو خطا کیا میںنے گناہ سے ای وہ ذات جو اثارہ
کرتی ہی طرف اسکی خلقت ساتھ بخشش کی اگر تیری عفو نے نہیں سبقت کی واسطے گنہگاروں کے
تو کون ہی کہ بخشش کریگی گنہگاروں پر ساتھ نعمت کی کہا حسین بن علی نے کہا مجھکو
میری باپ نے جو علی رضی اللہ عنہ ہیں ای حسین کیا تو نہیں سنتا اپنے گناہ پر رونیوالا
اور اپنے آپ کو عتاب کرنیوالا کو پروردگار اپنے میں چل تو پس نزدیک ہی کہ پالیگا
تو اسکو اور پکار تو اسکو کہا حسین نے پس جلدی کی یہانتک کہ میںنے پالیا اسکو
اور ناگاہ میں پہنچا ایک مرد خوبرو پاک بدن پاکیزہ کپڑوں خوشبو والا کی پاس
مگر یہ کہ تحقیق خشک ہوگئی تھی اسکی دائیں جانب پس کہا میںنے چل تو امیر المومنین
علی بن ابی طالب پاس پس کھڑا ہوا کہ کھینچتا تھا جانب اپنی یہانتک کہ کھڑا
ہوا امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ پر پس کہا اسکو تو کون ہی اور تیرا کیا
حال ہی کہا اسنے امیر المومنین کیا حال ہی اس شخص کا جو پکڑا گیا ہے ساتھ عذاب کے
اور منع کیا ہی اسنے حقوں کو کہا تیرا کیا نام ہی کہا منازل بن لاحق کہا پس کیا ہی قصہ
تیرا کہا میں مشہور تھا عرب میں ساتھ کھیل اور خوشی کے اور میں ناچتا تھا جوانی کی
نادانی میں اور میں نہیں ہوش میں آتا تھا اپنی غفلت سے اگر میں توبہ کرتا تھا تو
نہیں قبول کیجاتی تھی توبہ میری اور اگر میں پھرنا چاہتا تھا تو نہیں پھیری جاتی
تھی لغزش میری میں ہمیشہ گناہ کرتا تھا رجب اور شعبان میں اور تھا باپ میرا مہربان
نرم دل ڈراتا تھا مجھکو جہالت کی جگہوں اور گناہ کی بدبختی سے مجھکو کہتا تھا
ای چھوٹے بیٹے میری خدا کی سخت پکڑیں ہیں اور عذاب پس نہ سامنے آ تو بیفرمانی
سے اس شخص کیواسطے جو عذاب کرتا ہے ساتھ آگ کی پس بہت فریاد کی تجھسے اندھیر
اور فرشتوں بزرگ نے اور حرام کے مہینے اور راتوں اور دنوں نے اور باپ میرا
جب مجھسے لڑتا تھا ادب دینیکو ساتھ تو میں اس سے لڑتا تھا مارنے کی ساتھ پس میں حد سے
گذر گیا طرف اسکی ایک دن پس کہا اسنے قسم اللہ کی البتہ روزہ رکھونگا میں اور نہ
افطار کرونگا میں اور البتہ نماز پڑھونگا میں اور نہ سوؤنگا میں اور روزہ رکھا اسنے
اونٹ پر جو سرخ سفید آمیز رنگ کا تھا اور آیا مکہ میں حج اکبر کے دن اور کہا البتہ جاؤنگا میں طرف
خانہ کعبہ کی اور البتہ دعا چاہونگا میں تجھ پر اسے کہا پس آیا مکہ میں حج اکبر کے دن اور لٹکا ساتھ پردوں کعبہ کی

عَلَيْهِ وَقَالَ يَا مَنْ إِلَيْهِ أَتَى الْحَجَّاجُ مِنْ بُعْدٍ يَرْجُونَ لُطْفَ
عَزِيزٍ وَاحِدٍ صَمَدٍ ۞ هٰذَا مَنَازِلُ لَا يَرْتَدُّ عَنْ عَقِبِي
فَخُذْ بِحَقِّي يَا رَحْمٰنُ مِنْ وَلَدِي ۞ وَسَلْهُ بِجُودٍ مِنْكَ
جَانِبَهُ ۞ يَا مَنْ تَقَدَّسَ لَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَلِدِ ۞ قَالُوا الَّذِي
رَفَعَ السَّمَاءَ وَأَتْبَعَ الْمَاءَ مَا اسْتَتَمَّ كَلَامُهُ حَتَّى سَلَّ
جَانِبِ الْأَيْمَنِ فَظَلِلْتُ كَالْخَشْيَةِ الْمُلْقَاةِ بِأَجَاجِ الْحَرَمِ
وَكَانَ النَّاسُ يَغْدُونَ وَيَرُوحُونَ عَلَيَّ وَيَقُولُونَ
هٰذَا أَجَابَ اللّٰهُ فِيهِ دَعْوَةَ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رض فَمَا
فَعَلَ أَبُوكَ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَأَلَهُ أَنْ يَدْعُوَ
اللّٰهَ لِي فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي دَعَا عَلَيَّ فِيهَا بَعْدَ أَنْ رَضِيَ
عَنِّي فَأَجَابَنِي فَحَمَلْتُهُ عَلَى نَاقَةٍ وَجَدْتُ فِي السَّيْرِ حَتَّى
وَصَلْنَا إِلَى وَادٍ يُقَالُ لَهَا وَادِي الْإِرَاكِ فَنَفَرَ طَائِرٌ مِنْ
شَجَرَةٍ فَنَفَرَتِ النَّاقَةُ فَوَقَعَ مِنْهَا وَمَاتَ فِي الطَّرِيقِ
فَقَالَ عَلِيٌّ رض أَلَا أُعَلِّمُكَ دَعَوَاتٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا دَعَا بِهَا مَهْمُومٌ إِلَّا
فَرَّجَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ هَمَّهُ وَلَا مَكْرُوبٌ إِلَّا فَرَّجَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ كُرْبَتَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رض
فَعَلَّمَهُ الدُّعَاءَ وَدَعَا بِهِ وَخَلَصَ مِنْ مَرَضِهِ وَعَدَا عَلَيْنَا
صَحِيحًا سَالِمًا فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ كَيْفَ عَمِلْتَ قَالَ لَمَّا عَلَّمَنِي
الْعَيْنُونَ دَعَوْتُ بِهِ مَرَّةً وَثَانِيَةً وَثَالِثَةً فَنُودِيتُ
حَسْبُكَ اللّٰهُ فَقَدْ دَعَوْتَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي
إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى ثُمَّ حَمَلَتْنِي عَيْنِي
فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي
فَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عَلِيٌّ
عَمِّي فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ
وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى ثُمَّ حَمَلَتْنِي عَيْنِي مَرَّةً ثَانِيَةً فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُرِيدُ أَنْ أَسْمَعَ
الدُّعَاءَ مِنْكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّةِ وَيَا مَنِ السَّمَاءُ بِقُدْرَتِهِ مَبْنِيَّةٌ

اور کہا اے وہ شخص جسکی طرف آتے ہیں حجاج کرنیوالے دور سے امید رکھتے ہیں خدا غالب
یکتا بے پرواہ کی مہربانی یہ ہے منازل نہیں پھرتا میری پیغمبانی سے پس پکڑ تو حق میرا
اے رحمٰن میرے بیٹے سے اور بیکار ہو جاوے تیری بخشش کی برکت سے اسکا پہلو اے وہ ذات
پاک ہے نہیں جنا گیا اور نہیں جنا کسیکو کہا پس قسم اسکی جسنے بلند کیا آسمان کو اور
نکالا پانی کو نہیں پوری ہوئی تھی کلام اسکی یہانتک کہ مڑ گئے جانب دائیں میری
پس ہو گیا میں مانند لکڑی ڈالی ہوئی کی حرم کوفی میں اور لوگ صبح اور شام آتے تھے
مجھپر اور کہتے تھے یہ وہ شخص ہے کہ قبول کی خدا تعالیٰ نے اسکے حق میں اسکے باپ کی دعا
پس کہا اسکو حضرت علی نے پس کیا کیا تیرے باپ نے کہا اے امیر المومنین میں نے اس سے سوال کیا
کہ میرے لیے دعا کرے ان جگہوں میں جہاں مجھپر بد دعا کی چیز اسکے راضی ہونے کے مجھسے
پس قبول کیا اسنے میرے سوال کو پس سوار کیا میں نے اسکو اونٹنی پر جو پالی میں تیز چلنے میں
یہانتک کہ پہونچے ہم ایک وادی کیطرف اسکو وادی اراک کہتے تھے پس اڑا ایک جانور
ایک درخت سے پس بھاگی اونٹنی پس گر پڑا اسے اور مر گیا راستہ میں پس فرمایا
حضرت علی رض نے کیا نہ سکھلاؤں میں تجکو دعائیں جو سنا میں نے انکو پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور فرمایا نہیں دعا مانگی ساتھ اسکے کسی غمگین نے مگر کھولا اللہ تعالیٰ نے
اس سے غم اسکا اور نہ کسی بجور نے مگر کھولا اللہ تعالیٰ نے اس سے رنج کو پس کہا
ہاں پس کہا حسین بن علی رض نے پس سکھلائی اسکو دعا اور دعا کی ساتھ اسکے اور خلاصی
پائی اپنی بیماری سے اور آیا ہمارے پاس صحیح و سلامت پس کہا میں نے اس مرد کو کسطرح کیا تو
کہا جب آرام پکڑا آنکھوں نے تو دعا کی میں نے ساتھ اسکے ایک دفعہ اور دوسری بار
اور تیسری بار پس میں آواز دیا گیا کہ کافی ہے تجھکو اللہ پس تحقیق تو نے پکارا خدا کو ساتھ
اسکے اسم اعظم کے کہ جب پکارا جاتا ہے ساتھ اسکے تو قبول کرتا ہے اور جب سوال
کیا جاتا ہے ساتھ اسکے تو دیتا ہے پھر غلبہ کیا مجھپر میری آنکھ نے پس میں سو گیا پس
میں نے دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب میں پس پیش کیا میں نے اسکو آپ پر پس
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا علی میرے چچا کے بیٹے نے اس دعا میں خدا
کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب پکارا جاتا ہے ساتھ اسکے قبول کرتا ہے اور جب سوال
کیا جاتا ہے ساتھ اسکے تو دیتا ہے پھر غالب آئی مجھپر آنکھ دوسری دفعہ پس خواب میں دیکھا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا میں نے یا رسول اللہ میں آپ سے دعا سننے چاہتا ہوں
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ تو اے خدا تحقیق میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے
جاننے والے پوشیدہ کے اور اے وہ شخص جو آسمان
اسکی قدرت سے بنا ہوا ہے

وَيَا مَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَدْحِيَّةٌ وَيَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ
جَلَالِهٖ مُسْتَنِيْرَةٌ وَّمُضِيْئَةٌ وَيَا مُقْبِلًا عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مُّؤْمِنَةٍ
زَكِيَّةٍ وَيَا مُسْكِنَ رُعْبِ الْخَائِفِيْنَ وَاَهْلِ التَّقِيَّةِ يَا مَنْ خَزَائِنُ
الْخَلْقِ عِنْدَهٗ مَقْضِيَّةٌ يَا مَنْ نَجّٰى يُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ
يَا مَنْ لَيْسَ لَهٗ بَوَّابٌ يُنَادِيْ وَلَا صَاحِبٌ يُغْشٰى وَلَا وَزِيْرٌ
يُعْطٰى وَلَا غَيْرُهٗ رَبٌّ يُدْعٰى وَلَا يَزْدَادُ عَلٰى كَثْرَةِ الْحَوَائِجِ
اِلَّا كَرَمًا وَّجُوْدًا وَّصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ فَانْتَبَهْتُ وَقَدْ بَرَأْتُ قَالَ عَلِيٌّ
تَمَسَّكُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَاِنَّهٗ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْعَرْشِ وَقَدْ نُقِلَ
مِثْلُ ذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض وَغَيْرِهٖ مِمَّا يَطُوْلُ
شَرْحُهٗ وَفِي الْجُمْلَةِ لَا يَنْبَغِيْ لِذِيْ لُبٍّ اَنْ يَسْتَهِيْنَ بِاَ
لْمَعَاصِيْ فِي الْمَظَالِمِ وَدُعَاءِ الْمَظْلُوْمِ فَقَدْ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَسْتَحْيِيْ اِذَا بَسَطَ الْعَبْدُ كَفَّيْهِ اِلَيْهِ بِالدُّعَاءِ
اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا فَاِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا اَوْ يُؤَخِّرَهٗ
لَهٗ فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَدْ اُنْشِدَ فِيْ ذٰلِكَ اَتَسْمَعُ بِالدُّعَاءِ
فَاَكْدَرَ رَبِّهٖ + تَبَيَّنَ فِيْكَ مَا صَنَعَ الدُّعَاءُ + بِسَهْمِ اللَّيْلِ
لَا يُخْطِيْ وَلٰكِنْ + لَهَا اَمَدٌ وَّلِلْاَمَدِ انْقِضَاءُ

مَجْلِسٌ

فِيْ فَضْلِ شَهْرِ شَعْبَانَ وَمَا يَنْزِلُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنَ
الْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدٌ عَنْ وَّالِدِهٖ
اَبِيْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
عُمَرَ وَبْنِ حَفْصٍ جَعْفَرٍ الْمُقْرِيُّ بِاِفْتِقَارِ اَبِي الْفَتْحِ الْحَافِظِ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ الْحَسَنِ
اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ
مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ
لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ
صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا شَهْرَ رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ صَامَ فِيْ شَهْرٍ

والكائنين والغائبين اخبار انشدنا الى قوله النفسية و الى قوله الجنة و تمامه فتحل ردد هنالك ما اشتعال النار عليها ثم خرجه فتقوت وتقوتم فتحل وتحلب فتحل بخ الواضح الا ملة رفع الخبر الى الاعلاق والاختناق وتحل بها الرد وتشتد وتكاثر وقد تكون العرض

اور وہ شخص جو زمین اسکی عزت سے بچھی ہوئی ہے اور اے وہ شخص جو سورج
اور چاند اسکی بزرگی کے نور سے چمکنے والے اور روشن ہیں اور اے آگے آنیوالے
ہر نفس ایمان والی پاک پر اور اے آرام دینے والی ڈرنے والوں کو ڈرسے اے وہ شخص
جو لوگوں کی حاجتیں اسکے پاس پوری کی گئیں ہیں اے وہ شخص جسنے نجات دی یوسف
علیہ السلام کو غلامی سے اے وہ شخص جو نہیں ہے واسطے اسکے کوئی دربان جو پکارے
اور نہیں کوئی ہم صحبت جو آمد رفت کیا جاوے اور نہ وزیر کہ دیا جاوے اور نہ سوا
اسکے پروردگار جو پکارا جاوے اور نہیں زیادہ کرتا بہت حاجتوں پر مگر کرم اور بخشش
اور درود بھیج محمد اور آپ کی آل پر اور دے تو مجھ سوال میرا تحقیق تو ہر چیز پر قادر
ہے کہا پس بیدار ہوا میں اور حال یہہ تھا کہ میں اچھا ہو گیا فرمایا حضرت علی نے
لازم پکڑو اس دعا کو پس تحقیق یہ خزانہ ہے عرش کے خزانوں سے اور تحقیق نقل کیا گیا
ہے مانند اسکے عمر بن خطاب اور انکے غیر کے زمانہ میں اس چیز سے جو لمبی ہے شرح اسکی
اور مجمل بات یہہ ہے کہ نہیں لائق عقلمند کو کہ حقیر جانے گناہوں اور ظلموں اور مظلوم
کی بد دعا کو پس تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کئی اندھیریاں ہونگی
قیامت کے دن اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ شرم کرتا ہے
جب پھیلاتا ہے بندہ دونوں ہاتھ اپنے طرف اسکے ساتھ دعا کے اسے کہ پھیرے
اسکو خالی پس یا یہ کہ جلدی کرتا ہے اسکے لئے دنیا میں یا تاخیر کرتا ہے اسکے لئے
قیامت کے دن میں اور تحقیق پڑھے گئے ہیں اس بارے میں بیت۔ کیا سنتا ہے تو دعا کو
پس حقیر جانتا ہے تو اسکو ظاہر ہوا ہے تجھکو وہ جو کیا ہے دعا نے۔ رات کو تیر نہیں خطا
کرتا لیکن انکو واسطے ایک وقت ہے اور وقت کیلئے گزرنا ہے

مجلس

مجلس فضیلت میں ماہ شعبان اور
اسچیز کی جو اترتی ہے نصف شعبان کی رات میں بخشش اور رضامندی سے خبر دی
ہمکو شیخ ابو نصر محمد نے اپنے باپ ابی علی حسین سے کہا خبر دی ہمکو ابو الحسن علی بن محمد بن
عمرو بن حفص جعفر مقری نے ساتھ ابو الفتح حافظ کی خبر دی ہمکو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی
نے خبر دی ہمکو اسحاق بن حسن نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو مالک
بن انس نے ابی نضر مولی عمر بن عبد اللہ سے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ
صدیقہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے یہ کہ تحقیق حضرت عائشہ نے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک
کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے نہیں روزہ
رکھینگے اور نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورا کیا کسی مہینہ کا روزوں
کا کسی کو مگر مہینہ رمضان کا اور نہیں دیکھا میں نے آپکو کہ کسی مہینہ میں زیادہ روزے رکھتے ہوں

اكثر من صيامه في شعبان وهو حديث صحيح اخرجه البخاري
عن عبد الله بن يوسف عن مالك واخبرنا ابو نصر عن
محمد عن والده باسناده عن هشام بن عروة عن
عائشة رض قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وكان
احب صيامه في شعبان فقلت يا رسول الله مالي
اراك تصوم في شعبان فقال صلى الله عليه وسلم
يا عايشة انه شهر يكتب ملك الموت فيه اسم من يقبض روحه
في بقية العام فانا احب ان لا يكتب اسمي الا وانا صائم وحدثنا
ابو نصر عن محمد عن والده باسناده عن عطاء بن يسار
عن ام سلمة رض قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه
وسلم يصوم في شهر بعد رمضان اكثر من صيامه في
شعبان وذلك انه كل من يموت في ذلك السنة يكتب
اسمه في شعبان من الاحياء الى الاموات وان الرجل ليسافر
وقد نسخ اسمه فيمن يموت وحدثنا ابو نصر عن والده
وباسناده عن ثابت عن انس رض قال سئل النبي صلى الله
عليه وسلم عن افضل الصيام قال صيام شعبان تعظيما
لرمضان واخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن معوية
ابن الصالح قال اتى عبيد الله بن قيس حدثته انه سمع عائشة رض
تقول كان احب الشهور الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم شعبان يصله برمضان وقال عبد الله قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من صام اخر يوم الاثنين
غفر له يعني اخر اثنين فيه لا اخر يوم من الشهر لان استقبال
الشهر باليوم والليوم من فيه منهي عنه وعن انس بن
مالك رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما منهي
شعبان لانه يشعب لرمضان فيه خير كثير وانما منهي
رمضان لانه يرمض من الذنوب **فصل** قال الله تعالى وربك
يخلق ما يشاء ويختار قال الله تعالى اختار من كل شيء اربعة
ثم اختار من الاربعة واحدا اختار من الملائكة اربعة جبريل و

شبان سے اور یہ صحیح حدیث ہی روایت کیا اسکو بخاری نے عبد اللہ بن یوسف سے
اسنے مالک سے اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے محمد سے اسنے باپ اپنے سے ساتھ اسناد اپنے
کے ہشام بن عروہ سے اسنے حضرت عائشہ رض سے کہا کہ روزے رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہانتک کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم
کہتے تھے نہیں روزہ رکھینگے اور شبان میں روزہ رکھنے کو دوست رکھتے تھے
پس کہا میںنے اے خدا کے رسول مجھ سے کیا ہی کہ دیکھتی ہوں آپکو روزوں کو شبان میں پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ تحقیق یہ ایسا مہینہ ہی کہ لکھا جاتا ہی واسطے ہر
کے فرشتہ کی ساتھ نام اس شخص کا جو قبض کیجاتی ہی اسکی روح اس برس کی باقی دنوں
میں پس میں دوست رکھتا ہوں کہ نہ لکھا جاوے نام میرا مگر ایسے حال میں کہ میں روزہ دار
ہوں اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے محمد سے اسنے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے عطا بن یسار سے
اسنے ام سلمہ سے کہا نہیں روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں رمضان
کے پیچھے سے زیادہ تر شبان کے روزوں سے اور یہ اسواسطے کہ تحقیق ہر وہ
شخص کہ مریگا اس برس میں لکھا جاتا ہی نام اسکا شبان میں زندوں سے مردوں
میں تحقیق آدمی البتہ سفر کرتا ہے اور حالانکہ لکھا گیا ہے نام اسکا ان لوگوں
میں جو مرینگے اور حدیث کی ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد اسنے ثابت سے
اسنے انس سے کہا سوال کیے گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہتر روزوں سے
فرمایا حضرت نے روزہ شبان کا رمضان کی تعظیم کیواسطے اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے
اپنے باپ سے ساتھ اسناد اپنے کے معاویہ بن صالح سے کہا تحقیق عبید اللہ بن قیس نے
حدیث کی اسکو یہ کہ تحقیق اسنے سنا حضرت عایشہ رض سے فرماتی تھیں تھا بہت پیارا
مہینوں کا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبان ملاتے تھے اسکو ساتھ
رمضان کے اور کہا عبد اللہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکھے
اخیر دن دو شنبہ کا شبان سے بخشش کیجاتی ہے اسکو واسطے یعنی آخر دو شنبہ اس ماہ کے
یہ آخر دن مہینہ سے اسواسطے کہ تحقیق ماہ رمضان کے آگے ایک دن روزہ رکھنا منع
کیا گیا ہے اس سے اور انس بن مالک سے روایت ہی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں نام رکھا گیا شبان مگر اسواسطے کہ پھیلتی ہی رمضان کیواسطے اسمیں بھلائی
بہت اور نہیں نام رکھا گیا رمضان مگر اسواسطے کہ تحقیق وہ جلاتا ہی گناہوں کو
فصل فرمایا اللہ تعالی نے اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جس چیز کو چاہتا ہے
اور برگزیدہ کرتا ہے پس اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہر چیز سے چار چیزوں کو پھر
برگزیدہ کیا چار چیزوں سے ایک چیز کو برگزیدہ کیا فرشتوں سے جبریل کو

مِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ وَعِزْرَائِيلَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ جِبْرَائِيلَ وَاخْتَارَ مِنَ
الْاَنْبِيَاءِ اَرْبَعَةً اِبْرٰهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَمُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاخْتَارَ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمِنَ الْمَسَاجِدِ اَرْبَعَةً الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
وَالْمَسْجِدَ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ الْمُشَرَّفَةِ وَمَسْجِدَ طُورِ
سَيْنَاءَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَمِنَ الْاَيَّامِ اَرْبَعَةً يَوْمَ
الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ ثُمَّ اخْتَارَ
مِنْهَا يَوْمَ عَرَفَةَ وَمِنَ اللَّيَالِي اَرْبَعَةً لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ
وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْعِيدِ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ
وَمِنَ الْبِقَاعِ اَرْبَعَةً مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ وَمَسَاجِدَ
الْعَشَائِرِ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا مَكَّةَ وَمِنَ الْجِبَالِ اَرْبَعَةً اُحُدًا وَطُورَ
سَيْنَاءَ وَلُكَّامَ وَلُبْنَانَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا طُورَ سَيْنَاءَ وَمِنَ الْاَنْهَارِ
اَرْبَعَةً جَيْحُونَ وَسَيْحُونَ وَالْفُرَاتَ وَالنِّيلَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا
فُرَاتَ وَاخْتَارَ مِنَ الشُّهُورِ اَرْبَعَةً رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ
وَالْمُحَرَّمَ وَاخْتَارَ مِنْهَا شَعْبَانَ وَجَعَلَهُ شَهْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَاءِ
كَذٰلِكَ شَهْرُهُ اَفْضَلُ الشُّهُورِ وَقَدْ رَوَى اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ شَعْبَانُ شَهْرِي وَرَجَبٌ شَهْرُ اللّٰهِ
وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِي شَعْبَانُ هُوَ الْمُكَفِّرُ وَرَمَضَانُ هُوَ الْمُطَهِّرُ
وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَعْبَانُ شَهْرٌ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ يَغْفُلُ
النَّاسُ عَنْهُ وَفِيهِ تُرْفَعُ اَعْمَالُ الْعِبَادِ اِلَى رَبِّ الْعٰلَمِينَ فَاَحِبُّ اَنْ
يُرْفَعَ عَمَلِي وَاَنَا صَائِمٌ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ رَجَبٍ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُورِ كَفَضْلِ
الْقُرْاٰنِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ وَفَضْلُ شَعْبَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُورِ
كَفَضْلِي عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَفَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُورِ كَفَضْلِ
اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ خَلْقِهِ وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرُوا اِلٰى هِلَالِ شَعْبَانَ كَبُّوا
عَلَى الْمَصَاحِفِ يَقْرَؤُنَهَا وَاَخْرَجَ الْمُسْلِمُونَ زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ لِيَتَقَوّٰى

اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل کو پھر برگزیدہ کیا ان سے جبرئیل کو اور
برگزیدہ کیا پیغمبروں سے چار کو ابراہیمؑ اور موسےٰؑ اور عیسےٰؑ اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو پھر برگزیدہ کیا ان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور برگزیدہ کیا صحابہ سے چار
کو ابا بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کو پھر برگزیدہ کیا ان سے ابا بکر کو اور برگزیدہ کیا
مسجدوں سے چار کو مسجد حرام اور مسجد اقصےٰ اور مسجد مدینہ شریف اور مسجد
کوہ طور سینا کی پھر برگزیدہ کیا ان سے مسجد حرام کو اور دنوں سے چار دن۔ دن
فطر کا اور دن اضحے کا اور دن عرفہ کا۔ اور دن عاشورہ کا پھر برگزیدہ
کیا ان سے دن عرفہ کا اور راتوں سے چار۔ شب براءۃ اور شب قدر اور
جمعہ کی رات اور رات عید کی پھر برگزیدہ کیا ان سے شب قدر کو اور جگہوں
سے چار مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور مساجد العشائر۔ پھر برگزیدہ
کیا ان سے مکہ کو اور پہاڑوں سے چار احد اور طور سینا۔ اور لکام۔ اور لبنان
پھر برگزیدہ کیا ان سے طور سینا کو اور نہروں سے چار جیحون اور سیحون
اور فرات اور نیل پھر برگزیدہ کیا ان سے فرات کو اور برگزیدہ کیا مہینوں
سے چار کو رجب اور شعبان اور رمضان اور محرم اور برگزیدہ کیا ان سے شعبان
کو اور کیا اسکو مہینہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پس جسطرح کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پیغمبروں سے افضل ہیں ویسا ہی آپ کا مہینہ بھی مہینوں سے
افضل ہے اور تحقیق روایت کی ابو ہریرہؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق
آپ نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے اور رجب اللہ کا مہینہ ہے اور رمضان میری امت
کا مہینہ ہے شعبان گناہوں کا دور کرنیوالا ہے اور رمضان پاک کرنیوالا ہے
اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان مہینہ ہے درمیان رجب اور رمضان
کے غافل ہیں لوگ اسکی فضیلت سے اور اسمیں اٹھائے جاتے ہیں لوگوں کے اعمال
طرف پروردگار جہانوں کے پس میں دوست رکھتا ہوں کہ اٹھایا جاوے عمل میرا اور
میں روزہ دار ہوں اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ اونہوں نے کہا کہ تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رجب کی بزرگی باقی مہینوں پر مانند
بزرگی قرآن کی ہے سب کلاموں پر اور فضیلت شعبان کی سب مہینوں پر
مانند میری بزرگی کے ہے باقی پیغمبروں پر اور بزرگی رمضان کی باقی مہینوں پر
مانند بزرگی خدا کی ہے تمام خلقت پر اور انس بن مالک سے روایت ہے انہوں
نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب شعبان کا چاند دیکھتے تھے تو گر پڑتے
تھے قرآن پر پڑھتے تھے اسکو اور نکالتے تھے مسلمان اپنے مالوں کی زکوٰۃ تاکہ قوی ہو

بِهَا الضَّعِيفُ وَالْمِسْكِينُ عَلَى صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَدَعَا لِوُلَاةِ
اَهْلِ السِّجْنِ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ حَدٌّ اَقَامُوهُ عَلَيْهِ وَاِلَّا خَلُّوا سَبِيلَهُ
وَاَطْلَقَ التُّجَّارُ فَقَضَوْا مَا عَلَيْهِمْ وَقَبَضُوا مَالَهُمْ حَتَّى اِذَا نَظَرُوا اِلَى
هِلَالِ رَمَضَانَ اغْتَسَلُوا وَاعْتَكَفُوا **فَصْلٌ** شَعْبَانُ
خَمْسَةُ اَحْرُفٍ شِينٌ وَعَيْنٌ وَبَاءٌ وَاَلِفٌ وَنُونٌ فَالشِّينُ مِنَ
الشَّرَفِ وَالْعَيْنُ مِنَ الْعُلُوِّ وَالْبَاءُ مِنَ الْبِرِّ وَالْاَلِفُ مِنَ الْاُلْفَةِ
وَالنُّونُ مِنَ النُّورِ فَهٰذِهِ الْعَطَايَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلْعَبْدِ
فِي هٰذَا الشَّهْرِ وَهُوَ شَهْرٌ تُفْتَحُ فِيهِ الْخَيْرَاتُ وَتُنْزَلُ فِيهِ الْبَرَكَاتُ
وَتُتْرَكُ فِيهِ الْخَطِيئَاتُ وَتُكَفَّرُ فِيهِ السَّيِّئَاتُ وَتُكْثَرُ فِيهِ
الصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ وَهُوَ شَهْرُ الصَّلٰوةِ عَلَى
النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ
يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا فَالصَّلٰوةُ مِنَ اللّٰهِ الرَّحْمَةُ وَمِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ الشَّفَاعَةُ
وَالْاِسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ الدُّعَاءُ وَالثَّنَاءُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ الصَّلٰوةُ مِنَ اللّٰهِ التَّوْفِيقُ وَالْعِصْمَةُ وَمِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
الْعَوْنُ وَالنُّصْرَةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْاِتِّبَاعُ وَالْحُرْمَةُ
وَقَالَ ابْنُ عَطَاءٍ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْوُصْلَةُ وَمِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ الرِّقَّةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ
الْمُتَابَعَةُ وَالْمَحَبَّةُ وَقَالَ غَيْرُهُ صَلٰوةُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِيمُ الْحُرْمَةِ وَصَلٰوةُ
الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِظْهَارُ الْكَرَامَةِ وَصَلٰوةُ الْاُمَّةِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الشَّفَاعَةِ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا فَيَنْبَغِي لِكُلِّ
مُؤْمِنٍ لَبِيبٍ اَنْ لَا يَغْفُلَ فِي هٰذَا الشَّهْرِ لِاَنَّهُ يَاْتِي فِيهِ
لِاسْتِقْبَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ بِالتَّطَهُّرِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالتَّوْبَةِ
عَمَّا فَاتَ وَسَلَفَ فِيمَا مَضٰى مِنَ الْاَيَّامِ فَيَتَضَرَّعُ اِلَى اللّٰهِ فِي
شَهْرِ شَعْبَانَ وَيَتَوَصَّلُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِصَاحِبِ الشَّهْرِ مُحَمَّدٍ
حَتّٰى يُصْلِحَ فَسَادَ قَلْبِهِ وَيُدَاوِيَ مَرَضَ سِرِّهِ وَلَا يُسَوِّفُ وَيُؤَخِّرُ
ذٰلِكَ اِلٰى غَدٍ لِاَنَّ الْاَيَّامَ ثَلٰثَةٌ اَمْسِ وَهُوَ اَجَلٌ وَالْيَوْمَ

ساتھ اسکے ضعیف اور مسکین ماہ رمضان کے روزوں پر اور بلاتے تھے
کاروار قیدیوں کو پس وہ شخص کہ ہوتی تھی اسپر حد قایم کرتے تھے اسکو ورنہ چھوڑتے
تھے اسکا راستہ اور جاتا تھا سوداگر پس ادا کرتے تھے اسکو جا نپر ہوتی تھی اور پکڑتی
تھے مال انپے یہانتک کہ جب دیکھتے تھے طرف چاند رمضان کی نہاتی تھے اور اعتکاف کرتی تھے
فصل شعبان کی پانچ حرف ہیں شین اور عین اور باء اور الف اور نون پس شین شرف ہے
اور عین بلندی ہے اور باء نیکی ہے اور الف الفت ہے اور نون نور ہے پس تمام بخششیں
خدا تعالی ہے ہیں واسطے بندے کو اس مہینے میں اور وہ ایسا مہینہ ہے کہ کھولی جاتی ہیں اسمیں
نیکیاں اتاری جاتی ہیں اسمیں برکتیں اور چھوڑی جاتی ہیں اسمیں گناہ اور دور کی
جاتی ہیں اسمیں برائیاں اور زیادہ کیے جاتے ہیں اسمیں درود محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
جو بہتر ہیں خلقت سے اور یہ مہینہ درود کا ہے نبی برگزیدہ پر فرمایا اللہ تعالی
عزوجل نے تحقیق اللہ تعالی اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر اے ایمان والو درود بھیجو تم اسپر اور سلام بھیجو تم سلام کرنے کو پس صلوۃ خدا تعالی
سے رحمت ہے اور فرشتوں سے سفارش اور طلب بخشش کی اور مومنوں سے دعا
اور ثنا اور کہا مجاہد نے صلوۃ خدا تعالی سے توفیق ہے اور نگاہ رکھنا گناہوں
سے اور فرشتوں سے مدد اور یاری اور مومنوں سے پیروی کرنی اور حرمت اور
کہا ابن عطا نے درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالی کیطرف سے پیوندی کرنا
ہے اور فرشتوں سے نرمدلی کی اور مومنوں سے تابعداری اور محبت کرنی اور کہا غیر
ابن عطا نے صلوۃ پروردگار تبارک و تعالی کی اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بزرگی
کرنی ہے اور عزت اور صلوۃ فرشتوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کرنا کرامت کا
ہے اور صلوۃ امت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر طلب کرنا سفارش کا ہے اور تحقیق
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص درود بھیجے مجھپر ایکدفعہ درود بھیجیگا اللہ
پاک اسپر دس دفعہ پس ہر مومن دانا کو چاہیے کہ نہ غافل ہووے اس مہینہ میں
بلکہ تیاری کرے اسمیں واسطے استقبال مہینے رمضان کے ساتھ پاکی کے گناہوں
سے اور ساتھ توبہ کرنے کے اسچیز سے جو فوت ہوئی اور گذری زمانہ گذشتہ
میں پس عاجزی کرے طرف اللہ تعالی کے شعبان کے مہینہ میں اور پیوند ہو جاوے طرف اللہ تعالی
کے ساتھ صاحب مہینہ کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہانتک کہ درست کرے انپے
دل کے فساد کو اور دوا کرے اپنے باطن کی بیماری کی اور نہ دیر کرے اور نہ
مؤخر کرے اسکو کل تک اسواسطے کہ تحقیق دن تین ہیں ایک دن گذشتہ
اور گذر گیا اور آج کا دن

وَهُوَ عَمِلَ وَغَدًا وَهُوَ اَمَلٌ فَلَا نَدْرِيْ هَلْ نَبْلُغُهُ اَمْ لَا فَاَمَّا
مَوْعِظَةٌ وَالْيَوْمَ غَنِيْمَةٌ وَغَدًا اَجَاكِرَةٌ وَكَذٰلِكَ الشَّهْرُ ثَلَاثَةٌ
تَرَجَّبَ فَقَدْ مَضٰى وَذَهَبَ فَلَا يَعُوْدُ وَرَمَضَانُ فَهُوَ مُنْتَظَرٌ لَا
نَدْرِيْ هَلْ نَعِيْشُ اِلٰى اِدْرَاكِهٖ اَمْ لَا وَشَعْبَانُ وَهُوَ وَاسِطَةٌ
بَيْنَ شَهْرَيْنِ فَلْيَغْتَنِمِ الطَّاعَةَ فِيْهِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهٗ وَقِيْلَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ
قَبْلَ سُقْمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ
قَبْلَ مَوْتِكَ **فَصْلٌ** فِيْ لَيْلَةِ الْبَرَاءَةِ وَمَا خُصَّتْ بِهٖ مِنَ
الرَّحْمَةِ وَالْكَرَامَةِ وَالْفَضَائِلِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حٰمٓ وَالْكِتٰبِ
الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض حٰمٓ يَعْنِيْ قُضِيَ
اللّٰهُ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ اِنَّآ
اَنْزَلْنٰهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ هِيَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
وَهِيَ لَيْلَةُ الْبَرَاءَةِ وَقَالَ ذٰلِكَ اَكْثَرُ الْمُفَسِّرِيْنَ سِوٰى عِكْرِمَةَ قَالَ
فَاِنَّهٗ قَالَ هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَدْ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى اَشْيَآءَ كَثِيْرَةً فِي
الْقُرْاٰنِ مُبٰرَكًا مِّنْهَا سَمَّى الْقُرْاٰنَ مُبٰرَكًا قَالَ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ
اَنْزَلْنٰهُ فَمِنْ بَرَكَتِهٖ اَنَّهٗ مَنْ قَرَاَهٗ وَاٰمَنَ بِهٖ اهْتَدٰى وَتَخَلَّصَ مِنَ
النَّارِ وَتَمْطٰى حَتّٰى يَتَعَدّٰى ذٰلِكَ اِلَى الْاٰبَآءِ وَالْاَبْنَآءِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ نَظَرًا فِي الْمُصْحَفِ خَفَّفَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَنْ اَبَوَيْهِ الْعَذَابَ وَاِنْ كَانَا كَافِرَيْنِ وَمِنْهَا اَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ
سَمَّى الْمَآءَ مُبٰرَكًا قَالَ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَمِنْ بَرَكَتِهٖ
اَنْ حَيَاةُ الْاَشْيَآءِ بِهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ
كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ وَقِيْلَ فِيْهِ عَشْرُ لَطَآئِفَ الرِّقَّةُ وَاللِّيْنُ
وَالْقُوَّةُ وَاللَّطَافَةُ وَالصَّفَاوَةُ وَالْحَرَكَةُ وَالرُّطُوْبَةُ وَالْبُرُوْدَةُ
وَالتَّوَاضُعُ وَالْحَيَاةُ وَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ اللَّطَائِفَ فِي اَرْبَعَةٍ
اَلْقَلْبِ رِقَّةُ الْقَلْبِ وَلِيْنُ الْخُلُقِ وَقُوَّةُ الطَّاعَةِ وَلَطَافَةُ
النَّفْسِ وَصَفَاوَةُ الْعَمَلِ وَالْحَرَكَةُ فِي الْخَيْرِ وَالرُّطُوْبَةُ فِي الْعَيْنِ
وَالْبُرُوْدَةُ فِي الْمَعَاصِيْ وَالتَّوَاضُعُ عِنْدَ الْخَلْقِ وَالْحَيَاةُ
عِنْدَ اِسْتِمَاعِ الْحَقِّ وَمِنْهَا اَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ سَمَّى الزَّيْتُوْنَ مُبٰرَكًا

اور وہ کام میں ہی اور کل اور وہ امید ہی پس نہیں جانتا تو کیا پہونچیگا تو اسکو
یا نہ پس دن گذشتہ نصیحت ہی اور آج کا دن غنیمت ہی اور کل کا دن خطرہ میں ہے
اور اسیطرح مہینے تین ہیں رجب پس تحقیق گذر گیا اور چلا گیا پس نہیں لوٹتا اور
رمضان پس وہ انتظاری کیا گیا ہے نہیں جانتا تو کیا زندہ رہیگا تو اسکو
پاوے تک یا نہ اور شعبان اور وہ واسطہ ہی درمیان دو مہینوں کے پس چاہیے کہ
غنیمت جانے بندگی کو اسمیں اور تحقیق فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اور وہ
نصیحت کر رہے تھے اسکو اور کہا گیا ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر بن خطاب تھے غنیمت
جان پانچ چیزوں کو پہلے پانچ چیز کے جوانی اپنی پہلے بڑھاپے اپنے کو اور تندرستی اپنی
پہلے بیماری اپنی کو اور دولتمندی اپنی پہلے محتاجی اپنی کو اور فراغت اپنی پہلے شغل
اپنے کو اور زندگانی اپنی پہلے مرنے کو فصل ہی شب برات کی فضیلت اور جو خبر
ہیں جو خاص کیگئی شب برات ساتھ اسکے رحمت اور کرامت اور فضائل سے فرمایا
خدائے عزوجل نے قسم ہی کتاب روشن کی تحقیق ہمنے اتارا قرآن مجید کو برکت والی رات میں
جو شعبان کی نصف کی رات ہی اور وہ شب برات ہی اور کہا سکو اکثر مفسروں نے
سوے عکرمہ کے کیونکہ تحقیق اونہوں نے کہا کہ وہ شبقدر ہی تحقیق نام رکھا خدا تعالیٰ نے
نے بہت چیزوں کا قرآن مجید میں مبارک از انجملہ نام رکھا خدا تعالیٰ نے قرآن کا
مبارک فرمایا اور یہ ذکر ہے مبارک ہمنے اوسکو اوتارا پس اسکی برکت
سے ہے یہ کہ تحقیق جو شخص پڑہی اوسکو اور ایمان لاوے ساتھ اوسکے راہ پایا
اُسنے اور خلاص ہوا آگ سے یہانتک کہ پہونچتی ہی وہ برکت باپوں اور بیٹوں تک
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو شخص پڑہی قرآن مجید کو دیکھکر ہلکا
کرتا ہے خدائے عزوجل اوسکے ماں باپ سے عذاب اگرچہ وہ کافر ہوں اور از انجملہ
یہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نے نام رکھا پانی کا مبارک فرمایا اور اتارا ہمنے آسمان
سے پانی مبارک پس اوسکی برکت سے ہے کہ تحقیق زندگی سب چیزوں کی
اوسکے سبب سے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے اور بنایا ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ
پس ایمان نہیں لاتے اور کہا گیا ہی کہ اوسمیں دس لطیفے ہیں رقت اور نرمی اور
قوت اور لطافت اور صفائی اور حرکت اور تری اور سبزی اور عاجزی اور زندگی اور
کیا ہی خدا تعالیٰ نے ان لطیفوں کو دانا مومن میں نرمی دل کی اور نرمی خلق کی
اور قوت بندگی کی اور لطافت نفس کی اور صفائی عمل کی اور حرکت نیکی میں اور
تری آنکھ میں اور سبزی گناہوں میں اور عاجزی نزدیک خلقت کے اور زندہ ہونا
نزدیک سننے حق کے اور از انجملہ یہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نے نام رکھا زیتون کا مبارک

فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ وَهِيَ شَجَرَةٌ اُكِلَ
مِنْهَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ هُبِطَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهَا طَعَامٌ وَّاسْتِضَاءَةٌ
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَصِبْغٌ لِّلْاٰكِلِيْنَ وَقِيْلَ الشَّجَرَةُ الْمُبَارَكَةُ
هِيَ اِبْرٰهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقِيْلَ هِيَ الْقُرْاٰنُ وَقِيْلَ هِيَ الْاِيْمَانُ
وَقِيْلَ هِيَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ الْمُطْمَئِنَّةُ الْاَمَّارَةُ بِالْخَيْرِ الْمُمْتَثِلَةُ
لِلْاَمْرِ الْمُنْتَهِيَةُ لِلنَّهْيِ الْمُسْلِمَةُ لِلْقَدَرِ الْمُوَافِقَةُ لِلرَّبِّ فِيْمَا
قَضٰى وَسَطَرَ مِنْهَا اَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ سَمّٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
مُبَارَكًا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَمَا كُنْتُ فَمِنْ بَرَكَتِهٖ عَلَيْهِ
السَّلَامُ ظُهُوْرُ الثَّمَرَةِ مِنَ النَّخْلَةِ الْيَابِسَةِ لِاُمِّهِ الصِّدِّيْقَةِ مَرْيَمَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ وَنَبْعُ الْمَاءِ مِنْ تَحْتِهٖ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَنَادٰىهَا مِنْ
تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ
بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ
عَيْنًا وَاِبْرَاءُ الْاَكْمَهِ وَالْاَبْرَصِ وَاِحْيَاءُ الْمَوْتٰى بِدَعْوَتِهٖ وَغَيْرُ
ذٰلِكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ وَمِنْهَا اَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ سَمّٰى
الْكَعْبَةَ مُبَارَكًا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ
لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَمِنْ بَرَكَتِهَا اَنَّ مَنْ دَخَلَهَا وَعَلَيْهِ اَثْقَالٌ مِّنَ
الذُّنُوْبِ خَرَجَ مَغْفُوْرًا لَهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ دَخَلَهٗ
كَانَ اٰمِنًا فَمَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ مُّحْتَسِبٌ تَائِبٌ
اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَذَابَهٗ وَقَبِلَ تَوْبَتَهٗ وَغَفَرَ لَهٗ وَقِيْلَ مَنْ دَخَلَهٗ
كَانَ اٰمِنًا مِّنْ اَنْ يُّؤْذٰى فِي الْحَرَمِ حَتّٰى يَخْرُجَ وَلِهٰذَا
يَحْرُمُ قَتْلُ صَيْدِهٖ وَقَطْعُ شَجَرِهٖ لِحُرْمَةِ الْكَعْبَةِ تُحْرَمُ الْكَعْبَةُ
لِحُرْمَةِ اللّٰهِ وَحُرْمَةُ الْمَسْجِدِ لِحُرْمَةِ الْكَعْبَةِ وَحُرْمَةُ مَكَّةَ
لِحُرْمَةِ الْمَسْجِدِ وَحُرْمَةُ الْحَرَمِ لِحُرْمَةِ مَكَّةَ كَمَا قِيْلَ اَنَّ الْكَعْبَةَ
قِبْلَةٌ لِّاَهْلِ الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدُ قِبْلَةٌ لِّاَهْلِ مَكَّةَ وَمَكَّةُ قِبْلَةٌ
لِّاَهْلِ الْحَرَمِ وَالْحَرَمُ قِبْلَةٌ لِّاَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ بَكَّةَ
لِاَنَّ الْاَقْدَامَ تَبُكُّ بَعْضُهَا بَعْضًا اَيْ تَدْفَعُ وَتُزَاحِمُ
وَبَكَّةُ وَمَكَّةُ وَاحِدٌ تُبْدَلُ اِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى كَقَيْدٍ
وَقَارٍ وَلَازِبٍ وَمِنْهَا سُمِّيَتْ لَيْلَةُ الْبَرَاءَةِ مُبَارَكَةً
لِمَا فِيْهَا مِنْ نُّزُوْلِ الرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَةِ وَالْخَيْرِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ

قول خدا تعالیٰ کا درخت برکت والا زیتوں سی اور یہ پہلا درخت ہی جو کھایا اوسنے
آدم علیہ السلام نے جسوقت اُتارے گئے زمین کیطرف اور اسمیں کھانا ہی اور روشنی
جیساکہ فرمایا خدا تعالیٰ نے اور سالن واسطے کھانے والوں کے اور بعضوں نے کہا
نفس مومن کا ہے آرام پکڑنے والا حکم کرنیوالا ساتھ بھلائی کی بجا لانیوالا حکم
کو باز رہنے والا نہی سی ماننے والا قدر کو موافق واسطے پروردگار کے اور سیجز میں جو حکم
کیا اور لکھا اور از انجملہ یہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نے نام رکھا عیسے علیہ السلام کا
مبارک فرمایا اللہ عزوجل نے اور کیا مجھکو مبارک جہاں ہوں میں عیسے علیہ السلام کی
برکت سی ہی ظاہر ہونا میوہ کا خشک کھجور سے واسطے اِنکے مائی صدیقہ مریم علیہا السلام
کے اور جوش مارنا پانی کا ان کے نیچے سے فرمایا اللہ عزوجل نے پس آواز دی اسکو کھجور
کے نیچے سی یہ کہ نہ غم کھا تحقیق کیا ہی پروردگار تیرے نے تیرے نیچے چشمہ پانی کا اور
ہلا تو طرف اپنی کھجور کے درخت کو گیریگا درخت کھجور کا اوپر تیرے کھجوریں پختہ پس کھا
تو اور پی تو اور ٹھنڈی ہو تو از روی آنکھ کے اور اچھا کرنا مادرزاد نابینا اور کوڑھی
کا اور زندہ کرنا مُردوں کا اسکی دعا سے اور سوا اسکے بھلائیوں اور معجزوں
سے اور از انجملہ یہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نے نام رکھا کعبہ کا مبارک فرمایا اللہ عزوجل
نے تحقیق پہلا گھر جو بنایا گیا لوگوں کیواسطے البتہ وہ ہے جو مکہ میں ہی مبارک اور
اسکی برکت سی یہ ہی کہ تحقیق جو شخص آوی اسمیں اور اسپر لوجہ ہوں گناہوں سے
نکلتا ہے بخشا ہوا فرمایا اللہ عزوجل نے اور جو شخص آوی کعبہ میں ہوتا ہی بیڈر
پس جو شخص داخل ہوی گھر میں اور وہ مومن ہو طلب ثواب کی کرنیوالا توبہ کرنیوالا آمن
دیتا ہے اسکو اپنے عذاب سی اور قبول کرتا ہے اسکی توبہ کو اور بخشتا ہی اوسکو اور کہا گیا ہی
کہ جو شخص اسمیں داخل ہوی ہوتا ہی امن والا حرم میں تکلیف دیا جانے سے یہانتک کہ اسی مکلو
اور اسیواسطے حرام ہی اسکو شکار کا مار ڈالنا اور اسکے درخت کا کاٹنا کعبہ کی عزت کی جہت سے
پس حرمت کعبہ کی واسطے حرمت خدا کے اور حرمت مسجد کی کعبہ کی حرمت کیواسطے اور حرمت
کیواسطے مسجد کی اور حرمت حرم کی واسطے حرمت مکہ کی جیسے کہا گیا ہی کہ تحقیق کعبہ قبلہ ہی
واسطے مسجد والوں کی اور مسجد قبلہ ہی واسطے مکہ والوں کی اور مکہ قبلہ ہی واسطے حرم والوں
کے اور حرم قبلہ ہی واسطے زمین والوں کی اور نہیں نام رکھا اوسکا بکہ مگر اسواسطے
کہ تحقیق قدم دور کرتا ہے بعض اسکا بعض کو اور بکہ اور مکہ ایک ہی بدلا جاتا ہی
ایک اونکا ساتھ دوسرے کے مانند کید اور لازم اور لازب کے اور از انجملہ
نام رکھا گیا شب برات کا مبارک واسطے اوسچیز کے جو اسمیں ہے نازل ہونی رحمت
اور برکت اور نیکی اور درگذر اور بخشش ہی واسطے

لِاَهْلِ الْاَرْضِ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ
ابْنُ عُمَرَ الْبَجَلِيُّ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُوْسَى الْوَجِيْهِيُّ عَنْ
زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اٰبَائِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ
لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ اَوْ قَاطِعِ رَحِمٍ اَوْ اِمْرَاَةٍ
تَبْغِيْ فِيْ فَرْجِهَا وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ
لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اَنْسَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْطِيْ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا كَانَ
مِرْطِيْ مِنْ حَرِيْرٍ وَلَا قَزٍّ وَلَا كَتَّانٍ وَلَا خَزٍّ وَلَا صُوْفٍ
قَالَ قُلْتُ لَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ قَالَتْ
سَدَاُوْهُ مِنْ شَعْرٍ وَكَانَتْ لُحْمَتُهٗ مِنْ وَبَرٍ وَحَسِبَتْ
نَفْسِيْ اَنْ يَكُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَتٰى بَعْضَ
نِسَائِهٖ فَقُمْتُ فَالْتَمَسْتُهٗ فِي الْبَيْتِ فَوَقَعَتْ يَدَيَّ عَلٰى
قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ
بِكَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ لَكَ بِالنِّعَمِ وَاَعْتَرِفُ لَكَ بِالذَّنْبِ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ
وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَحْصِيْ
ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَتْ فَمَا
زَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمًا وَقَاعِدًا حَتّٰى اَصْبَحَ
وَقَدْ اَصْعَدَتْ قَدَمَاهُ وَاَنَا اَغْمِزُهُمَا وَاَقُوْلُ بِاَبِيْ
اَنْتَ وَاُمِّيْ لَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ اَلَيْسَ قَدْ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ اَلَيْسَ اَلَيْسَ قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا
هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا

زمین والوں کو اور اسی سی ہو وہ جو خبر دی ہمکو شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سی کہا خبر دی
ہمکو محمد نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن محمد نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن عمر بجلی نے
کہا خبر دی ہمکو عمر بن موسے وجہی نے زید بن علی سی اوسنے اپنے باپ سی اوسنے
نے علی بن ابیطالب سی اوسنوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپنے فرمایا تھا
ہے خدا تعالی نصف شعبان کی رات مین دنیا کی آسمان کیطرف پس بخشتا ہی ہر مسلمان کو
مگر مشرک یا کینہ وار یا رحم کو قطع کرنے والی یا عورت کو اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے
اپنے باپ سی ساتھ اسناد اپنے کے یحیے بن سعید سے اوسنے عروہ سے اوسنے
حضرت عائشہ سے فرمایا جب نصف شعبان کی رات ہوتی تھی تو نکلتے تھے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری چادر سے پھر فرمایا حضرت عائشہ نے قسم
خدا کی نہیں تھی چادر میری ریشم سے اور نہ قز سے اور نہ کتان سے اور نہ خز سے
اور نہ صوف سے کہا عروہ نے مینے حضرت عائشہ کو کہا پا کی خدا کو پس کس چیز سے تھی
فرمایا حضرت عائشہ نے تھا تانا اوسکا بالوں سے اور تھا بانا اوسکا اونٹ کی پشم سے اور
میرے نفس نے یہ گمان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے ہونگے بعض بی بیوں اپنی سی
پس کھڑی ہوئی میں پس تلاش کیا مینے انکو گھر میں پس پڑی دونوں ہاتھ میری
آپکے قدموں پر اور آپ سجدہ کرنیوالے تھے پس یاد کیا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا سے اور آپ فرماتے تھے سجدہ کیا تجھکو میرے وجود اور میرے دل نے اور ایمان
لایا ساتھ تیرے دل میرا میں اقرار کرتا ہوں تیری نعمتوں کے ساتھ تیرے لیے اور اقرار کرتا ہوں میں
تیرے لیے ساتھ گناہ کے مینے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے بخش تو تحقیق نہیں بخشتا گناہوں
کو مگر تو پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ عفو تیری کے تیری عذاب سے اور پناہ ڈھونڈتا ہوں
ساتھ رحمت تیری کے غصے سے اور پناہ ڈھونڈتا ہوں ساتھ تیری رضامندی کے تیری غصے
سے اور پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ تیرے تجھ سے نہیں طاقت رکھتا میں تجھ پر صفت
کرنے کی تو ویسا ہی جیسا تو نے اپنے نفس کی صفت کی ہے۔ فرمایا حضرت عائشہ نے
پس ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونیوالے اور بیٹھنے والے یہانتک کہ صبح کی اور
تحقیق سوج گئے تھے آپ کے پاؤں اور میں انکو چوکارتی تھی اور کہتی تھی میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا نہیں بخشدیئے اللہ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ
کیا نہیں کیا اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ یہ کام کیا نہیں کیا .. فرمایا نبی صلے اللہ
وسلم نے اے عائشہ کیا پس نہ ہوں میں بندہ شکر گذار کیا تو جانتی ہے کیا چیز
ہے اس رات میں فرمایا حضرت عائشہ نے کہا مینے کیا
چیز ہے اسمیں

اخذی یا فواخ
اللطف وفتون
الحوادث فیقضر کذا لک
الی حین اللقاء
المقالة الثانیة
تیسوان مقالہ
قالہ رضی اللہ عنہ
واضاء ما الکرکی
تقول ایش اعمل
وما الحیلة فیقال
لک قف مکانک
ولا تجاوزہ حتی
یاتیک الفرج
من حیث لا تعلم
فبینما انت کذلک اذ
اللہ اعلم واو

وَمَا فِيهَا قَالَ يُكْتَبُ كُلُّ مَوْلُودٍ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا
يُكْتَبُ كُلُّ مَيِّتٍ وَفِيهَا تَنْزِلُ أَرْزَاقُهُمْ وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ
وَأَفْعَالُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ قُلْتُ وَلَا أَنْتَ قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ
مِنْهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَى هَامَتِهِ وَعَلَى وَجْهِهِ وَأَخْبَرَنِي أَبُو
نَصْرٍ قَالَ أَنَا وَالِدِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَافِظُ أَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْهَرَوِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ
بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الدِّمَشْقِيُّ
أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ الْغَازِ وَسُلَيْمَانُ
بْنُ مُسْلِمٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ أَتَدْرِينَ لَيْلَةَ كَمْ هِيَ قَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
فَقَالَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُ الدُّنْيَا
وَأَعْمَالُ الْعِبَادِ وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شَعْرِ
غَنَمِ كَلْبٍ فَهَلْ أَنْتِ أَذِنْتِ لِي اللَّيْلَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ
فَصَلَّى فَخَفَّفَ الْقِيَامَ وَقَرَأَ الْحَمْدَ وَسُورَةً خَفِيفَةً
ثُمَّ سَجَدَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ
فَقَرَعَ فِيهَا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ الْأُولَى فَكَانَ سُجُودُهُ إِلَى
الْفَجْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكُنْتُ أَنْظُرُهُ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ
اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ قَبَضَ رَسُولَهُ فَلَمَّا طَالَ عَلَيَّ دَنَوْتُ
حَتَّى مَسِسْتُ الْحُمُصَ قَدَمَيْهِ فَتَحَرَّكَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي
سُجُودِهِ أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا أُحْصِي
ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِي سُجُودِكَ اللَّيْلَةَ شَيْئًا مَا
سَمِعْتُكَ تَذْكُرُهُ قَطُّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَنِي
ذٰلِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمِيهِنَّ

فرمایا اسمیں لکھا جاتا ہے ہر پیدا کیا ہوا اس برس میں اور اسمیں لکھا جاتا ہی ہر
مردہ اور اسمیں اترتے ہیں رزق انکے اور اسمیں اٹھائے جاتے ہیں انکے اعمال
اور افعال کہا میںنے اے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی بہشت میں داخل نہوگا مگر
ساتھ رحمت خدا کے فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہیں بھی مگر یہ کہ ڈھانپ لے مجھکو
اللہ تعالیٰ ساتھ اپنی رحمت کے پس ملا ہاتھ اپنا اپنی کھوپری اور منہ پر اور خبر دی مجھکو
ابو نصر نے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھکو محمد بن احمد حافظ نے کہا خبر
کی ہمکو عبد اللہ بن محمد نے کہا خبر کی ہمکو ابو العباس ہروی اور ابراہیم بن محمد بن حسن نے
کہا دونوں نے خبر کی ہمکو ابو عامر دمشقی نے کہا خبر کی ہمکو ولید بن مسلم نے کہا خبر دی
ہمکو ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجھکو ہشام بن غاز نے اور سلیمان بن مسلم نے اور اسکے
غیر نے مکحول سے اوسنے حضرت عائشہ رضی سے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اسکو اے عائشہ کونسی رات ہی یہ کہا حضرت عایشہ نے اللہ تعالیٰ اور اسکا
رسول خوب جانتا ہی پس فرمایا حضرت نے شعبان کی نصف کی رات اسمیں اٹھائے جاتے ہیں
دنیا کے اعمال اور بندوں کے اعمال اور خدا کیلیئے اس رات میں آزاد کیئے ہوئے ہیں
آگ سے باندازہ کلب کی بکریوں کے بالوں کے پس کیا تو مجھے اجازت دیتی ہے آج
رات کہا حضرت عائشہ نے کہا میںنے ہاں پس نماز پڑہی حضرت نے پس ہلکا کیا
قیام اور پڑہا الحمد اور سورت چھوٹی سی پھر سجدہ کیا نصف رات تک پھر کھڑے ہوئے
دوسری رکعت میں پس پڑہا اسمیں قریب قرات پہلی رکعت کے پس تھا سجدہ آپکا
صبح تک فرمایا حضرت عائشہ نے اور میں آپ کو دیکھتی تھی یہانتک کہ میںنے گمان
کیا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے قبض کرلیا ہے اپنے رسول کو پس جب دیر ہوگئی مجھپر تو
نزدیک ہوئی میں آپسے یہانتک کہ چھوا میںنے آپکے پاؤں کی تلووں کو پس ہلے
پس سنا میںنے آپ کو کہتے ہوئے اپنے سجدہ میں پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ عفو تیری کے
تیری عذاب سے اور پناہ ڈھونڈتا ہوں ساتھ رضامندی تیری کے تیری غصے سے
اور پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ تیرے تجھ سے بزرگ ہے ذات تیری نہیں طاقت
رکھتا میں صفت کی تجھپر تو ایسا ہے جیسا تو نے وصف کی اپنے نفس پر کہا میںنے
اے پیغمبر خدا تحقیق میںنے سنا ہے آپ سے ذکر کرتے سجدہ میں آج رات ایک
چیز جو نہیں سنی تھی میںنے آپ کو ذکر کرتے وہ چیز کبھی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور
تو نے اسکو جان لیا میںنے کہا ہاں۔ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے سیکھ لے تو ان کلموں کو اور سکھلا تو ان کو

فَاِنَّ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَمَرَنِيْ اَنْ اَذْكُرَهُنَّ
فِي السُّجُوْدِ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ قَالَ نَا عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا اِسْحٰقُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ اَنَا اَحْمَدُ بْنُ
الصَّبَّاحِ ابْنِ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا
الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ الصَّبَّاحِ بْنِ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَا
اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ اَرْطَاةَ عَنْ يَحْيٰى
بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ فَقَدْتُّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ
فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ رَافِعٌ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ لِيْ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ
اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَلَيْكِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ
كَلْبٍ وَعَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ
تَعَالٰى فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ قَالَ هِيَ لَيْلَةُ النِّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ يُبْرِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَمْرَ السَّنَةِ وَيَنْسَخُ الْاَحْيَآءَ
اِلَى الْاَمْوَاتِ وَيَكْتُبُ حَاجَّ بَيْتِ اللّٰهِ فَلَا يَزِيْدُ فِيْهِمْ
اَحَدٌ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ اَحَدٌ وَقَالَ حَكِيْمُ ابْنُ كَيْسَانَ يَطَّلِعُ اللّٰهُ
تَعَالٰى اِلٰى خَلْقِهٖ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَمْحُوْ فِيْ تِلْكَ
اللَّيْلَةِ زَكَاةً اِلٰى مِثْلِهَا وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ يُعْرَضُ عَمَلُ السَّنَةِ
فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ فَيَخْرُجُ الرَّجُلُ مُسَافِرًا وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَآءِ
اِلَى الْاَمْوَاتِ وَيَتَزَوَّجُ وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ
وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَسْتَجِيْبُ اللّٰهُ الْحَرَّ فِيْ اَرْبَعٍ لَيَالٍ اِسْتِحْبَابًا لَيْلَةَ الْاَضْحٰى
وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْسَخُ اللّٰهُ فِيْهَا الْاٰجَالَ
وَالْاَرْزَاقَ وَيَكْتُبُ فِيْهَا الْحَاجَّ وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ اِلَى الْاَذَانِ قَالَ سَعِيْدٌ
قَالَ لِيْ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ خُمِّسَ فِيْهَا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَنِيْ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

پس تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے مجھے امر کیا ہے کہ یاد کروں میں اونکو سجدہ میں
اور خبر دی مجھکو ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا خبر دی مجھکو عبد اللہ بن محمد نے
کہا خبر دی مجھکو اسحاق بن احمد فارسی نے کہا خبر دی مجھکو احمد بن صباح بن ابی شریح
نے کہا خبر دی مجھکو یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے
یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عروہ سے اوسنے حضرت عائشہ سے فرمایا گم پایا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات پس نکلی میں پس ناگاہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بقیع میں تھے سر آپکا طرف آسمان کے پس آپنے مجھکو فرمایا کیا تو ڈرتی تھی
کہ ظلم کریگا اللہ پاک اور اُسکا پیغمبر تجھپر پس میں نے کہا آپکو ای پیغمبر خدا میں نے گمان کیا تھا
کہ تحقیق آپ آئے ہیں بعض بی بیوں اپنی کی پاس پس فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
اللہ تعالی اوترتا ہے نصف شعبان کی رات میں طرف آسمان دنیا کے پس بخشتا ہے
واسطے اکثر کے کلب کی بکریوں کی بال کی گنتی سے عکرمہ مولی ابن عباس سے روایت ہے
تفسیر میں قول خدا تعالی کی میں جدا کیا جاتا ہے ہر امر محکم کہا یہ نصف شعبان
کی رات ہے تدبیر کرتا ہے خدا تعالی تمام برس کے کاموں کی اور لکھی جاتی ہیں
زندے مردوں میں اور لکھا جاتا ہے حج کرنیوالا خانہ کعبہ کا پس نہیں کوئی زیادہ
ہوتا ان میں اور نہیں کوئی کم کیا جاتا اون سے اور کہا حکیم ابن کیسان نے جھانکتا ہے
اللہ تعالی طرف خلقت اپنی کے نصف شعبان کی رات میں پس جس شخصکو پاک
کریگا اللہ تعالی اس رات میں پاک رکھتا ہے اسکو اللہ پاک اُسکے اس رات تک اور عطاء بن یسار
سے روایت ہے کہ پیش کیے جاتی ہیں عمل ایک برس کے نصف شعبان کی رات میں پس
نکلتا ہے آدمی مسافر اور تحقیق لکھا گیا ہے وہ مردوں میں اور
نکاح کرتا ہے اور تحقیق لکھا گیا زندوں سے مردوں میں اور خبر دی مجھکو ابو نصر
نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے مالک بن انس سے اوسنے ہشام
بن عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے فرمایا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولتا ہے خدا تعالے نیکی کو چار
راتوں میں عید اضحے کی رات اور عید فطر کی رات اور
نصف شعبان کی رات لکھتا ہے خدا تعالی ان میں عمروں اور رزقوں
کو اور لکھا جاتا ہے ان میں حج کرنے والا اور عرفہ کی نماز صبح کی اذان تک
کہا سعید نے کہا مجھکو ابراہیم بن ابی عبلہ نے پانچ راتیں ہیں ان میں
رات جمعہ کی ہے اور کہا ابو ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
تحقیق آپنے فرمایا آیا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام

لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
إِلَى السَّمَاءِ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا هٰذِهِ اللَّيْلَةُ قَالَ هٰذِهِ لَيْلَةٌ يُفْتَحُ
اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى فِيهَا ثَلٰثَ مِائَةِ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ رَحْمَةٍ
يَغْفِرُ لِكُلِّ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ سَاحِرًا أَوْ كَاهِنًا
أَوْ مُدْمِنَ خَمْرٍ أَوْ مُصِرًّا عَلَى الرِّبَاءِ وَالزِّنَا فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يُغْفَرُ
لَهُمْ حَتّٰى يَتُوبُوا فَلَمَّا كَانَ رُبُعُ اللَّيْلِ نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عليه السلام وَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا أَبْوَابُ الْجَنَّةِ مَفْتُوحَةٌ
وَعَلَى الْبَابِ الْأَوَّلِ مَلَكٌ يُنَادِي طُوبٰى لِمَنْ رَكَعَ فِي هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الثَّانِي مَلَكٌ يُنَادِي طُوبٰى لِمَنْ سَجَدَ
فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الثَّالِثِ مَلَكٌ يُنَادِي طُوبٰى
لِمَنْ دَعَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الرَّابِعِ مَلَكٌ يُنَادِي
طُوبٰى لِلذَّاكِرِينَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الْخَامِسِ مَلَكٌ
يُنَادِي طُوبٰى لِمَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
وَعَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مَلَكٌ يُنَادِي طُوبٰى لِلْمُسْلِمِينَ
فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مَلَكٌ يُنَادِي طُوبٰى
لِلْمُسْلِمِينَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مَلَكٌ
يُنَادِي هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى سُؤْلَهُ وَعَلَى الْبَابِ الثَّامِنِ
مَلَكٌ يُنَادِي هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهُ فَقُلْتُ يَا جِبْرَائِيلُ
إِلٰى مَتٰى تَكُونُ هٰذِهِ الْأَبْوَابُ مَفْتُوحَةً قَالَ إِلٰى طُلُوعِ
الْفَجْرِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيهَا
عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ **فَصْلٌ**
وَقِيلَ إِنَّمَا سُمِّيَتْ لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ لِأَنَّ فِيهَا بَرَاءَتَيْنِ بَرَاءَةً
لِلْأَشْقِيَاءِ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَبَرَاءَةً لِلْأَوْلِيَاءِ مِنَ الْخُذْلَانِ
وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى خَلْقِهِ فَلَا يَنْظُرُ
فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيُمْهِلُ لِلْكَافِرِينَ وَيَدَعُ أَهْلَ الْحِقْدِ
بِحِقْدِهِمْ حَتّٰى يَدَعُوهُ وَقِيلَ إِنَّ لِلْمَلَائِكَةِ لَيْلَةً فِي عَبِيدِ
السَّمَاءِ كَمَا أَنَّ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ عِيدٍ فِي الْأَرْضِ فَعِيدُ
الْمَلَائِكَةِ لَيْلَةُ الْبَرَاءَةِ وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ وَعِيدُ الْمُؤْمِنِينَ

نصف شعبان کی رات میں اور کہا مجھکو ای محمد اٹھا تو سر اپنا طرف آسمان کی
فرمایا کہا میں نے اسکو کیا ہے یہ رات کہا جبرئیل نے یہ ایک رات ہے کھولتا ہے
اللہ سبحانہ وتعالی اوسمیں تین سو دروازہ رحمت کے دروازوں سے بخشتا ہے واسطے ہر
شخص کے جو نہیں شریک کرتا ساتھ خدا کے کسی چیز کو مگر یہ کہ ہووے جادوگر یا کاہن
یا ہووے ہمیشہ پینے والا شراب کا یا اصرار کرنیوالا بیاج اور زنا پر پس تحقیق یہہ لوگ
نہیں بخشا جاتا انکو یہانتک کہ توبہ کریں پس جب ہوا چوتھا حصہ رات کا اترا جبرئیل
اور کہا ای محمد اٹھا تو سر اپنا پس اٹھایا سر اپنا پس ناگاہ دروازے بہشت کے کھولے ہوئے
ہیں اور پہلے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشخبری ہووے اوس شخص کو جو رکوع
کرے اس رات میں اور دوسرے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے
اس شخص کو جو سجدہ کرے اس رات میں اور تیسرے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا
ہے خوشی ہووے اوس شخص کو جو دعا کرے اس رات میں اور چوتھے دروازہ پر
فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے ذکر کرنیوالوں کو اس رات میں اور پانچویں
دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے مسلمانوں کو اس رات میں اور
ساتویں دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے کیا ہے کوئی سوال کرنیوالا پس دیا جاوے
سوال اسکا اور آٹھویں دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے کیا ہے کوئی بخشش
مانگنے والا پس اسکو بخشا جاوے۔ پس کہا میں نے ای جبرئیل کبتک ہونگے یہ دروازے
کھلے ہوئے کہا جبرئیل نے صبح کے نکلنے تک اول رات سے پھر کہا ای محمد
تحقیق خدا تعالے کے لیئے اس رات میں آزاد کیئے ہوئے ہیں آگ سے
بہ شمار بال کلب کی بکریوں کے۔ **فصل** اور کہا گیا ہے سوا اسکے
نہیں کہ نام رکھی گئی شب برات اسواسطے کہ تحقیق اسمیں دو بیزاریاں ہیں
بیزاری ہووے واسطے بدبختوں کے خدا سے اور بیزاری ہو خدا کے دوستوں کیواسطے خواری سے
اور تحقیق روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق
آپنے فرمایا جب ہوتی ہے رات نصف شعبان کی جہانکتا ہے اللہ پاک
اپنی خلقت پر جہانکنا پس بخشتا ہے مومنوں کو اور چھوڑتا ہے کافروں کو اور
چھوڑتا ہے کینے والوں کو بسبب اُن کے کینے کے یہانتک کہ چھوڑیں اسکو کہا گیا
ہے تحقیق واسطے فرشتوں کے دو راتیں ہیں عید کی آسمان میں جسطرح کہ تحقیق
واسطے مسلمانوں کے دو دن ہیں عید کے زمین میں پس عید
فرشتوں کی شب برات ہے اور شب قدر اور عید مومنوں

کی

يَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ الْاَضْحٰى وَعِيْدُ الْمَلٰئِكَةِ بِاللَّيْلِ لِاَنَّهُمْ لَا يَنَامُوْنَ
وَعِيْدُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالنَّهَارِ لِاَنَّهُمْ يَنَامُوْنَ وَقِيْلَ اِنَّ الْحِكْمَةَ
فِيْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَظْهَرَ لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ وَاَخْفٰى لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِنَّ
لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ وَالْعِتْقِ مِنَ النِّيْرَانِ اَخْفَاهَا
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِئَلَّا يَتَّكِلُوْا عَلَيْهَا وَاَظْهَرَ لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ لِاَنَّهَا
لَيْلَةُ الْحُكْمِ وَالْقَضَاءِ وَلَيْلَةُ السَّخَطِ وَالرِّضٰى لَيْلَةُ الْقَبُوْلِ وَالرَّدِّ
وَالْوُصُوْلِ وَالصَّدِّ لَيْلَةُ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاءِ وَالْكَرَامَةِ وَالتَّقَا
فَوَاحِدٌ فِيْهَا يُسْعَدُ وَالْاٰخَرُ فِيْهَا يُبْعَدُ وَوَاحِدٌ يُجْزٰى وَ
وَاحِدٌ يُخْزٰى وَوَاحِدٌ يُكْرَمُ وَاٰخَرُ يُحْرَمُ وَوَاحِدٌ يُوْجَرُ
وَاٰخَرُ يُحْجَرُ فَكَمْ مِّنْ كَفَنٍ مَّغْسُوْلٍ وَصَاحِبُهُ فِي السُّوْقِ مَشْغُوْلٌ
وَكَمْ مِّنْ قَبْرٍ مَّحْفُوْرٍ وَصَاحِبُهُ بِالسُّرُوْرِ مَغْرُوْرٌ وَكَمْ مِّنْ فَمٍ
ضَاحِكٍ وَهُوَ عَنْ قَرِيْبٍ هَالِكٌ وَكَمْ مِّنْ مَّنْزِلٍ كَمُلَ بِنَاؤُهُ
وَصَاحِبُهُ قَدْ زَفَّ فَنَاؤُهُ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ يَّرْجُو الثَّوَابَ فَيُبْعَدُ وَ
لَهُ الْعِقَابُ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ يَّرْجُو الْبِشَارَةَ فَتَبْدُوْ لَهُ
الْخَسَارَةُ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ يَّرْجُو الْجِنَانَ فَتَبْدُوْ لَهُ النِّيْرَانُ
وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ يَّرْجُو الْوَصْلَ فَيُبْعَدُ وَلَهُ الْبَلَآءُ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ
يَّرْجُو الْمُلْكَ فَيُبْعَدُ وَاٰلَهُ الْهُلْكُ وَقِيْلَ اِنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ دَارِهٖ يَوْمَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
وَكَانَ وَجْهُهٗ قَدْ قُبِرَ وَدُفِنَ ثُمَّ اُخْرِجَ مِنْ قَبْرِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ
فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا الَّذِيْ انْكَسَرَتْ سَفِيْنَتُهٗ بِاَعْظَمَ
مُصِيْبَةً مِّنِّيْ قِيْلَ لَهٗ وَلِمَ ذٰلِكَ قَالَ لِاَنِّيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ عَلٰى
يَقِيْنٍ وَمِنْ حَسَنَاتِيْ عَلٰى وَجَلٍ فَلَا اَدْرِيْ اَتُقْبَلُ مِنِّيْ اَمْ
تُرَدُّ عَلَيَّ **فَصْلٌ** فَاَمَّا الصَّلٰوةُ الْوَارِدَةُ فِيْ لَيْلَةِ
النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَهِيَ مِائَةُ رَكْعَةٍ بِاَلْفِ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ
اللّٰهُ اَحَدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَتُسَمّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةُ
صَلٰوةَ الْخَيْرِ وَتَتَفَرَّقُ بَرَكَتُهَا وَكَانَ السَّلَفُ الصَّالِحُ
يُصَلُّوْنَهَا جَمَاعَةً يَجْتَمِعُوْنَ لَهَا وَفِيْهَا فَضْلٌ كَثِيْرٌ
وَثَوَابٌ جَزِيْلٌ وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ
ثَلٰثُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روز فطر ہے اور روز اضحے اور عید فرشتوں کی رات میں ہے اسواسطے کہ تحقیق
وہ نہیں سوتے اور عید مومنوں کی دن میں ہے اسواسطے کہ تحقیق وہ سوتے ہیں
اور کہا گیا ہے کہ تحقیق حکمت اسمیں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیا شب برات
کو اور پوشیدہ کیا شب قدر کو اسواسطے کہ تحقیق شب قدر رات ہے رحمت اور بخشش
کی اور آزادی کی دوزخ سے پوشیدہ کیا اسکو خدائے عزوجل نے تاکہ نہ بھروسا
کریں اس رات پر اور ظاہر کیا شب برات کو اسواسطے کہ تحقیق وہ رات ہے حکم
اور قضا کی اور رات ہے غصے اور رضامندی کی رات ہے قبول اور نزدیکی
اور دوری کی اور رات ہے سعادت اور شقاوت اور کرامت اور پرہیزگاری
کی پس ایک اسمیں نیک بخت کیا گیا ہے اور دوسرا اسمیں دور کیا گیا ہے
اور ایک جزا دیا گیا ہے اور ایک خوار کیا گیا ہے اور ایک بزرگی دیا گیا ہے
اور دوسرا محروم کیا گیا ہے اور ایک اجر دیا گیا ہے اور دوسرا دور کیا گیا
ہے پس کتنے کفن دھوئے گئے ہیں اور صاحب اسکا بازار میں مشغول ہے اور
بہت قبریں کھودی گئیں اور صاحب اسکا ساتھ خوشی کے ہے مغرور اور بہت
منہ ہنسنے والے ہیں اور وہ جلدی سے ہلاک ہونیوالے ہیں اور بہت منزلیں
ہیں کہ پوری ہے بنا اُن کی اور صاحب اُنکا نزدیک ہے فنا اُسکی اور بہت
بندے امید رکھتے ہیں ثواب کی پس ظاہر ہوتا ہے اُنکے واسطے عذاب اور بہت
بندے امید رکھتے ہیں خوشخبری کی پس ظاہر ہوتی ہے اسکو لئے زیانکاری اور بہت بندے
امید رکھتے ہیں بہشت کی پس ظاہر ہوتا ہے انکو واسطے دوزخ اور بہت بندے امید رکھتے ہیں ملنے کی
پس ظاہر ہوتی ہے انکو واسطے جدائی اور بہت بندے امید رکھتے ہیں بخشش کی پس ظاہر ہوتی ہے
انکو واسطے سختی اور بہت بندے امید رکھتے ہیں ملک کی پس ظاہر ہوتی ہے انکو واسطے ہلاکت اور
کہا گیا ہے کہ تحقیق حسن بصری رحمہ اللہ تھا نکلتے اپنے گھر سے نصف شعبان کے دن سے اور اسکا منہ
اسطرح ہوتا جیسے دفن کر کے قبر سے نکالا گیا ہے اسکی بابت اس سے پوچھا گیا تو اللہ کی قسم
جسکی کشتی دریا کی موج سے ٹوٹ جاوے اسکی مصیبت میری مصیبت سے زیادہ نہیں ہے پوچھا گیا یہ
کیونکر ہے تو کہا کیونکہ میں اپنے گناہوں سے یقین پر ہوں اور اپنی نیکیوں سے ڈرنیوالا میں نہیں جانتا
آیا قبول ہوتی ہیں یا مردود **فصل** لیکن نماز شعبان کی پندرہویں رات میں وارد ہے وہ سو رکعت ہے
ہزار بار سورہ اخلاص پڑھنی ہے ہر رکعت میں دس بار اور اس نماز کو نماز خیر کہتے ہیں اور اسکی برکت
پھیلجاتی ہے اور سلف صالح اس نماز کی جماعت کرایا کرتے تھے جسکے لئے جمع ہوتے اور
اس نماز میں بڑی فضیلت ہے اور بیشمار ثواب اور حسن بصری سے روایت ہے جو اُنہوں
کہا خبر دی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس صحابیوں سے

اَنَّ مَنْ صَلّٰی هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَیْهِ
سَبْعِیْنَ نَظْرَةً وَقَضٰی لَهٗ بِکُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِیْنَ حَاجَةً
اَدْنَاهَا الْمَغْفِرَةُ وَیُسْتَحَبُّ اَنْ تُصَلِّیَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ
اَیْضًا فِی الْاَرْبَعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً الَّتِیْ یُسْتَحَبُّ اِحْیَآؤُهَا
الَّتِیْ ذَکَرْنَاهَا فِیْ فَضَآئِلِ رَجَبٍ لِیَجُوْزَ بِهَا الْمُصَلِّیْ
هٰذِهِ الْکَرَامَةَ وَهٰذِهِ الْفَضِیْلَةَ وَالْمَثُوْبَةَ ۞ مَجْلِسٌ
فِیْ فَضَآئِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
اِذَا سَمِعْتَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَارْعَ
لَهَا سَمْعَکَ فَاِنَّهَا اِمَّا اَمْرٌ تُؤْمَرُ بِهٖ اَوْ نَهْیٌ تُنْهٰی عَنْهُ وَقَالَ
جَعْفَرُ الصَّادِقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا فِی النِّدَآءِ اِزَالَةُ تَعَبِ الْعِبَادِ
وَاِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَا بَدَلَ مَنْ
الْعَالِمِ وَاَیٌّ اَسْمٌ مِنَ الْمَعْلُوْمِ الْمُنَادٰی وَهَا تَنْبِیْهٌ عَلٰی
نِدَآءِ الْمُنَادٰی الَّذِیْنَ هُوَ اِشَارَةٌ اِلَی الْمَعْرِفَةِ السَّابِقَةِ
وَالصُّحْبَةِ الْقَدِیْمَةِ اٰمَنُوْا اِشَارَةٌ اِلَی السِّرِّ الْمَعْلُوْمِ
بَیْنَ الْمُنَادِیْ وَالْمُنَادٰی کَاَنَّهٗ یَقُوْلُ یَا مَنْ هُوَ لِیْ
بِسِرِّهِ الْمُخْلِصُ لَهٗ بِضَمِیْرِهٖ وَقَلْبِهٖ کُتِبَ اَیْ فُرِضَ وَاُوْجِبَ
عَلَیْکَ الصِّیَامُ وَهُوَ مَصْدَرٌ کَقَوْلِکَ صُمْتُ صِیَامًا
وَقُمْتُ قِیَامًا وَاَصْلُ الصِّیَامِ فِی اللُّغَةِ الْاِمْسَاکُ
یُقَالُ صَامَتِ الرِّیْحُ اِذَا سَکَنَتْ وَاَمْسَکَتْ عَنِ الْهُبُوْبِ
وَصَامَتِ الْخَیْلُ اِذَا وَقَفَتْ وَاَمْسَکَتْ عَنِ السَّیْرِ وَ
یُقَالُ صَامَ النَّهَارُ اِذَا اعْتَدَلَ وَقَامَ قَآئِمُ الظَّهِیْرَةِ
کَاَنَّ الشَّمْسَ لَمَّا بَلَغَتْ کَبِدَ السَّمَآءِ وَقَفَتْ وَاَمْسَکَتْ
عَنِ السَّیْرِ هُنَیْئَةً کَمَا قَالَ الشَّاعِرُ حَتّٰی اِذَا صَامَ النَّهَارُ
وَاعْتَدَلَ + وَسَالَ لِلشَّمْسِ لُعَابٌ فَنَزَلَ + وَیُقَالُ
لِلرَّجُلِ اِذَا صَمَتَ وَاَمْسَکَ عَنِ الْکَلَامِ صَامَ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰی اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا اَیْ صَمْتًا فَالصَّوْمُ
هُوَ الْاِمْسَاکُ عَنِ الْمُعْتَادِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِی الْجِمَاعِ

کہ جو شخص اس رات میں یہ نماز پڑھے اسکی طرف اللہ تعالیٰ ستر بار دیکھتا ہے
اور ہر دیکھنے میں اسکی ایک حاجت پوری کرتا ہے سب سے چھوٹی حاجت بخشش
ہے اور مستحب ہو کہ پڑھے اس نماز کو چودھویں رات بھی جاگتا زندہ رکھنا مستحب
ہے اور وہ وہ رات ہے جسکو ہمنے رجب کی فضیلت میں بیان کیا تاکہ اس نماز کے
سبب نمازی اس بزرگی کو پاوے اور پاوے اس فضیلت اور ثواب کو ۞ مجلس
بیان میں رمضان کی فضیلتوں کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمان والو فرض ہے
تمپر روزہ جیسے فرض ہوا تم سے پہلوں پر تاکہ تم بچو۔ حسن بصری علیہ الرحمۃ نے
کہا جب تو اللہ تعالیٰ کو سنے کہتا اے ایمان والو تو اسکی طرف کان رکھ کیونکہ
کوئی کام ہے جسکا تو حکم کیا جاتا ہے یا روک ہے جس سے تو روکا جاتا ہے اور
جعفر صادق نے کہا ندا کی لذت عبادت کے رنج کو دور کر دیتی ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمان والو حرف یا دانا کی ندا ہے اور لفظ ہا
معلوم منادے کا اسم ہے اور لفظ ہا ندا منادی پر خبردار کرتا ہے اور
لفظ الذین معرفت سابقہ اور صحبت قدیمہ کیطرف اشارہ ہے
اور لفظ آمنوا بھید معلوم کیطرف اشارہ ہے جو ندا کرنے والے اور ندا کیے گئے کو درمیان ہے گویا فرماتا
اے وہ شخص جو میرے بھید کے لیئے اپنے دل سے پاک ہے
تجھپر روزہ فرض کیا گیا ہے اور صیام کا لفظ مصدر ہے جیسے
صمت صیاما اور قمت قیاما اور صیام کے لغوی معنے بند رہنا ہے
کہتے ہیں صامت الریح جب ہوا ٹھیر جاوے یا چلنے سے بند ہو جاوے اور صامت الخیل جب گھوڑا سیر سے ٹھیر جاوے
کہتے ہیں صامت النہار جب دن برابر ہو جاوے۔ کیونکہ سورج آسمان کے
درمیان پہونچتا ہے۔ تھوڑا سا ٹھیر جاتا ہے۔ جیسے شاعر نے
کہا ہے۔ جب دن برابر ہو جاوے اور سورج کی شاخیں
نکلیں پھر اترے اور کہتے ہیں جب آدمی بات کرنے سے رک
جاوے صام اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے رحمن کے لیئے صوم
(یعنے خاموشی کی) نذر مانی پس صوم کے معنے شرع میں
سے کھانے اور پینے اور جماع سے بند رہنے
کے ہیں

فِي الشَّرْحِ مَعَ تَرْكِ الْاِتْمَامِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَيْ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْاُمَمِ اَوَّلُهُمْ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ مَا رَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُوْنَ ابْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رض يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ انْتِصَافِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي الْحُجْرَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَى السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ يَقُوْلُ لَكَ جِبْرَئِيْلُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ يُكْتَبُ لَكَ بِاَوَّلِ يَوْمٍ عَشَرَةُ اٰلَافِ سَنَةٍ وَبِالْيَوْمِ الثَّانِيْ ثَلٰثُوْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَبِالْيَوْمِ الثَّالِثِ مِائَةُ اَلْفِ سَنَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الثَّوَابُ لِيْ خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ بَلْ هٰذَا الثَّوَابُ لَكَ وَلِمَنْ يَعْمَلُ بِعَمَلِكَ بَعْدَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هِيَ قَالَ الْاَيَّامُ الْبِيْضُ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ قَالَ عَنْتَرَةُ فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ رض اَيُّ شَيْءٍ تُسَمِّيْ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامَ الْبِيْضِ فَقَالَ عَلِيٌّ رض لَمَّا اَهْبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ اَحْرَقَتْهُ الشَّمْسُ فَاسْوَدَّ جَسَدُهٗ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا اٰدَمُ اَتُحِبُّ اَنْ يَّبْيَضَّ جَسَدُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَهٗ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ فَصَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ يَوْمٍ فَابْيَضَّ ثُلُثُ جَسَدِهٖ ثُمَّ صَامَ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَابْيَضَّ ثُلُثَا جَسَدِهٖ ثُمَّ صَامَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَابْيَضَّ جَسَدُهٗ فَسُمِّيَتْ اَيَّامَ الْبِيْضِ فَاٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِ الصِّيَامُ مِنْ قَبْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَنُ وَجَمَاعَةٌ مِّنَ الْعُلَمَآءِ بِالتَّفْسِيْرِ اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمُ النَّصَارٰى شَبَّهَ صِيَامَنَا بِصِيَامِهِمْ لِاتِّفَاقِهِمَا فِي الْوَقْتِ وَالْقَدْرِ

اور یہ اسکے گناہوں سے بندہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسے تم سے پہلوں پر فرض کیا گیا یعنی پیغمبروں اور انکی امتوں پر جنکا پہلا آدم علیہ السلام ہے اور وہ جیسے روایت کی عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اس نے کہا میں نے حضرت علی بن ابیطالب سے سنا فرماتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا دوپہر کے وقت اور آپ حجرے میں تھے میں نے آپ پر سلام کیا آپ نے مجھکو جواب پھیر فرمایا اے علی یہ جبریل تجھے سلام کہتا ہے میں نے کہا آپ اور جبریل پر سلام ہو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے نزدیک ہو میں آپ کے نزدیک ہوا فرمایا۔ اے علی تجھے جبریل کہتا ہے ہر مہینے سے تین روزہ رکھا کر تیرے لیئے پہلے دن کے بدلے دس ہزار سال کی عبادت لکھی جاویگی اور دوسرے دن کے بدلے تیس ہزار سال کی اور تیسرے دن کے بدلے لاکھ سال کی میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ثواب خاص میری لیئے ہے یا عام لوگوں کے لیئے۔ فرمایا اے علی اللہ تجھے یہ ثواب دیگا اور جو تیرے پیچھے ایسا عمل کرے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ وہ کون سے دن ہیں فرمایا ایام بیض تیرہویں اور چودہویں پندرہویں عنترہ کہتا ہے میں نے حضرت علی سے پوچھا کسلیئے ان دنوں کو ایام بیض کہتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا جب اللہ پاک نے آدم کو جنت سے زمین پر اتارا تو دھوپ کی وجہ سے اسکا بدن کالا ہو گیا پھر اسکے پاس جبریل علیہ السلام آیا اور بولا اے آدم تو چاہتا ہے کہ تیرا بدن سفید ہو جاوے بولا ہاں فرمایا تو ہر مہینے کی تیرہویں چودہویں پندرہویں تاریخ روزہ رکھ پھر آدم علیہ السلام نے پہلے دن روزہ رکھا اسکا تیسرا حصہ بدن کا سفید ہو گیا۔ پھر دوسرے دن روزہ رکھا پھر دو حصے بدن سفید ہو گیا۔ پھر تیسرے دن رکھا پھر سارا بدن سفید ہو گیا۔ اسلیئے ایام بیض سے یہ دن نامزد ہوئے پھر آدم علیہ السلام ان سے ہیں جنپر حضرت سے پہلے روزہ فرض ہوا۔ حسن اور ایک تفسیر کی جماعت نے کہا ہے لوگوں سے اللہ پاک کی مراد نصاریٰ ہیں ہمارے روزہ کو انکے روزے سے مشابہت دی۔ کیونکہ وقت اور قدر میں وہ ہمارے موافق ہیں۔

وَيُسْتَفْتَحُ بِهُوَ الَّذِيْ وَقَدْ تَمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَضْلُكَ عَنْ مَسْئَلَةِ اللّٰهِ الْمَقَالَةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَا الَّذِيْ تَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّهٗ لَا تَذُوْقُهٗ مُجَسَّمٌ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ يَا الْغَيْبَةِ اَوْ يَا لِلْمَوْتِ اَوِ الْعَدَاوَةِ وَاَنْوَاعِ الْاَمْرَاضِ وَالْفَوَاتِ

وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَى النَّصَارٰى صِيَامَ شَهْرِ
رَمَضَانَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُ رُبَّمَا كَانَ يَاْتِيْ فِي الْحَرِّ
الشَّدِيْدِ اَوْ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ وَكَانَ يَضُرُّهُمْ فِيْ اَسْفَارِهِمْ
وَمَعَايِشِهِمْ فَاجْتَمَعَ رَاْيُ عُلَمَائِهِمْ وَرُؤَسَائِهِمْ عَلٰى اَنْ
يَجْعَلُوْا صِيَامَهُمْ فِيْ فَصْلٍ مِّنَ السَّنَةِ بَيْنَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ
فَجَعَلُوْهُ فِي الرَّبِيْعِ وَزَادُوْا فِيْهِ عَشَرَةَ اَيَّامٍ كَفَّارَةً لِمَا
صَنَعُوْا فَصَارَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ اِنَّ مَلِكًا لَهُمُ اشْتَكٰى فَقَالَ
فَجَعَلَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ هُوَ بَرِئَ مِنْ وَجَعِهٖ ذٰلِكَ يَزِيْدُ
فِيْ صَوْمِهِمْ اُسْبُوْعًا فَزَادُوْا فِيْهِ ثُمَّ مَاتَ ذٰلِكَ الْمَلِكُ وَ
وَلِيَهُمْ مَلِكٌ اٰخَرُ فَاَتَمُّوْا خَمْسِيْنَ يَوْمًا قَالَ مُجَاهِدٌ
اَصَابَهُمْ مَوْتَانٌ فَقَالَ زِيْدُوْا فِيْ صِيَامِكُمْ فَزَادُوْا عَشَرًا
قَبْلَ وَعَشَرًا بَعْدُ قَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ صُمْتُ السَّنَةَ كُلَّهَا لَا
كَفَطْرْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَيُقَالُ مِنْ شَعْبَانَ
وَيُقَالُ مِنْ رَمَضَانَ وَذٰلِكَ اَنَّ النَّصَارٰى فُرِضَ عَلَيْهِمْ
شَهْرُ رَمَضَانَ كَمَا فُرِضَ عَلَيْنَا فَحَوَّلُوْهُ اِلَى الْفَصْلِ وَذٰلِكَ
اَنَّهُمْ كَانُوْا رُبَّمَا صَامُوْا فِي الْقَيْظِ فَعَدُّوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ
جَاءَ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ مِّنْهُمْ فَاَخَذُوْا بِالثِّقَةِ فِيْ اَنْفُسِهِمْ فَصَامُوْا
قَبْلَ الثَّلٰثِيْنَ يَوْمًا وَبَعْدَهَا يَوْمًا ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْاٰخِرُ
يَسْتَنُّ بِسُنَّةِ الْقَرْنِ الَّذِيْ قَبْلَهُ حَتّٰى صَارُوْا اِلٰى خَمْسِيْنَ
يَوْمًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ يَعْنِيْ لِكَيْ تَتَّقُوا الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ وَالْجِمَاعَ
وَقَالَ اَهْلُ التَّفْسِيْرِ اَيْضًا فَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِحُكْمِهٖ
عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْاُمَمِ مِنْ اَنْ صَوْمَ يَوْمٍ وَاحِدٍ
وَثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ
اِلٰى اَنْ نُزِّلَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلُ فَقَالَ بَلْ هُوَ شَهْرٌ
وَاَيَّامٌ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ يَعْنِيْ شَهْرَ
رَمَضَانَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا اَوْ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا وَرُوِيَ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ
عُمَرَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

اور یہ اسلیئے کہ اللہ تعالےٰ نے نصارے پر رمضان کے روزے فرض
کیئے تو یہہ ناگوار ہوا اوپر کیونکہ رمضان کبھی سخت گرمی میں آجاتا ہے
اور کبھی سخت سردی میں آجاتا ہے اور انکو سفر اور معاش کی طلب میں
تکلیف معلوم ہوتی ہے پھر اُن کے عالموں اور سرداروں کی رائے
اِس بات پر متفق ہوئی کہ روزوں کا مہینہ سردی اور گرمی کے درمیان
مقرر کریں۔ پھر اُنہوں نے ربیع میں مقرر کیا اور ان میں دس دن
اور بڑھا دیئے اپنے بُرے کام کے کفارہ میں پھر چالیس ہوگئے
پھر اُن کے بادشاہ کے منہ میں درد ہوا اسنے اللہ تعالےٰ کے لیئے نذ
مانی کہ اگر میں اچھا ہوجاؤں تو ایک ہفتہ اور بڑھا دونگا پھر ایک ہفتہ
اور بڑھا دیا پھر یہ بادشاہ مرگیا۔ اور دوسرا بادشاہ ہوا اُسنے کہا
پچاس دن پورے کرو۔ مجاہد نے کہا انکے مویشی مرنے لگے۔ بادشاہ نے
کہا اپنے روزوں میں زیادہ کرو۔ اوہنوں نے دس پہلے بڑھائے
اور دس پیچھے۔ شعبی نے کہا اگر میں سارا سال روزہ رکھوں تو شک
کے دن ضرور افطار کروں جسکے شعبان اور رمضان کے دن ہونے میں
اختلاف ہے۔ اور یہ اسلیئے کہ نصارے پر بھی رمضان فرض ہوا
پھر پھر اُسکی تحویل کی ربیع میں اور یہ اسلیئے کہ وہ کبھی کبھی گرمی میں روزے
رکھتے اور تیس دن پورے کرلیتے پھر اُنکے پیچھے لوگ آئے اُنہوں
نے اپنی جانوں میں مضبوطی پائی۔ اُنہوں نے ایک دن پہلے بڑھایا
اور ایک پیچھے۔ پھر ہمیشہ رہے پچھلے پہلوں کی پیروی کرتے تاکہ پچاس
دن ہوگئے۔ پس یہی معنے ہیں اللہ کے فرمانے کے جیسے تمپر پہلوں پر
فرض ہوئی تاکہ تم بچو یعنے کھانے اور پینے اور جماع سے بچو اور تفسیر والوں
نے کہا اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنوں پر ہر مہینے
کے دن اور ہر مہینے سے تین دن کے روزے فرض کیئے جب آپ
مدینہ میں آئے پھر مسلمان روزے رکھتے رہے۔ رمضان فرض
ہونے تک بدر کی لڑائی سے ایک مہینہ اور کچھ دن پہلے اللہ تعالےٰ
نے فرمایا دن گنے ہوئے یعنے رمضان کے مہینے تیس دن یا
اُنتیس دن اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص سے روایت
ہے اُسنے سنا ابن عمر سے کہ وہ حضرت سے حدیث بیان کرتا تھا کہ
آپ نے فرمایا

أنا وأمتي أمية لا نحسب ولا نكتب الشهر هكذا وهكذا وهكذا لتمام ثلاثين ويسمى الشهر شهرا لشهرته وهو ماخوذ من الشهرة وهي البياض ومنه يقال شهرت السيف اذا سللته وشهرت الهلال اذا طلع **فصل** اختلف الناس في معنى قوله رمضان فقال بعضهم رمضان اسم من اسماء الله تعالى فيقال شهر رمضان كما يقال شهر الله الاصم لرجب وعبد الله وروى جعفر الصادق عن ابائه رض عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال شهر رمضان شهر الله وقال انس ابن مالك رض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا رمضان بل انسبوه كما نسبه الله تعالى في القرآن فقال شهر رمضان وروى الاصمعي قال ابو عمرو انما سمي رمضان لانه رمضت فيه الفصال من الحر وقال غيره لان الحجارة كانت ترمض فيه من الحر والرمضاء الحجارة المحماة وقيل سمي بذلك لانه يرمض الذنوب اي يحرقها وهو مروي عن النبي صلى الله عليه وسلم وقيل ان القلوب تاخذ من الحرارة الموعظة والفكرة في امر الاخرة كما ياخذ الرمل والحجارة من حر الشمس وقال الخليل ماخذه من الرمض وهو مطر يات في الخريف فسمي هذا الشهر رمضان لانه يغسل الابدان من الاثام غسلا ويطهر القلوب تطهيرا **فصل** في قوله عز وجل شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن روي عن عطية بن الاسود انه سال ابن عباس رض فقال انه قد وقع الشك في قوله انا انزلناه في ليلة مباركة وقد نزل القرآن في سائر الشهور فقال الله تعالى عز وجل وقرآنا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث فقال له نزل القرآن جملة واحدة من اللوح المحفوظ في ليلة القدر من شهر رمضان فوضع في بيت العزة في سماء الدنيا ثم نزل به جبريل عليه السلام على محمد صلى الله عليه وسلم نجوما في ثلث وعشرين سنة وذلك قول الله

ما اقتناه قال الزبيدي كذا في الاصل وفي اللسان ما اقتناه وقال ابن بري الصواب ما اقتناه كما ذكره الجوهري وغيره وقال الازهري ما اقتناه لغة في ما اقتناه وقال ابن الاثير ما اقتناه لغة في ما اقتناه وقال ابن منظور ما اقتناه لغة في ما اقتناه وقال ابن سيده ما اقتناه لغة في ما اقتناه وقال ابن الاثير ما اقتناه لغة في ما اقتناه وقال ابن منظور ما اقتناه لغة في ما اقتناه وقال ابن سيده ما اقتناه لغة في ما اقتناه

میں اور میری امت ناخواندہ ہیں نہیں حساب جانتے اور نہیں لکھنا جانتے مہینہ اتنا ہے اور اتنا اور اتنا پورے اور مہینہ کو مہینہ اسلیئے کہتے ہیں کہ وہ مشہور ہے اور نکالا گیا ہے شہرت سے اور شہرت کے معنے سفیدی ہے اور اسی محاورہ سے ہے شہرت السیف یعنی میں نے تلوار کو صیقل کیا اور شہر الہلال جب چاند چڑھے فصل لوگوں نے رمضان کے معنے میں اختلاف کیا ہے بعضے نے کہا رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے رمضان کو شہر رمضان کہا جاتا ہے جیسے رجب کو شہر اصم کہتے ہیں اور جیسے کہتے ہیں عبد اللہ اور جعفر صادق نے اپنے آباء سے روایت کیا انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے اور انس بن مالک نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہو صرف رمضان بلکہ نسبت کرو جیسے نسبت کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں پس فرمایا رمضان کا مہینہ اور اصمعی نے روایت کیا کہ ابو عمرو نے کہا کہ رمضان کا نام اسلیئے رمضان ہوا کہ اسمیں گرم ہو جاتی ہیں اونٹوں کی بچوں کے پاؤں گرمی کے سبب اور کہا اسکے غیر نے اسلیئے کہ پتھر گرم ہو جاتے ہیں اسمیں بسبب گرمی کے اور رمضان پتھر گرم کیئے گئے کو کہتے ہیں اور کسی اور نے کہا اسلیئے نام رکھا گیا کہ گناہوں کو جلا دیتا ہے اور یہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی نے کہا دل رمضان کی گرمی سے یا آخرت کی گرمی قیاس کر لیتا ہے جیسے سورج کی دھوپ سے ریگ اور پتھر گرم ہو جاتے ہیں اور خلیل نے کہا رمضان نکلا ہے رمض سے اور رمض مینہ کو کہتے ہیں جو موسم خریف میں آتا ہے اس مہینے کا نام رمضان اسلیے رکھا گیا کہ بدنوں کو گناہوں سے دھوتا ہے اور دلوں کو پاک کر دیتا ہے۔ فصل اللہ تعالیٰ کے قول شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کی تفسیر میں عطیہ سے روایت ہے کہ اسنے ابن عباس سے پوچھا اللہ کے قول انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ میں مجھے شک ہے۔ کیونکہ قرآن سب مہینوں میں اترا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور قرآن کو ہمنے جدا جدا اتارا تاکہ لوگوں پر ٹھیر ٹھیر کر پڑھے۔ اوسنے جواب دیا کہ قرآن لوح محفوظ سے رمضان میں لیلۃ القدر کی رات ایک بار اترا اور بیت العزت میں رکھا گیا پہلے آسمان پر پھر جبرئیل علیہ السلام نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر وقتاً فوقتاً تیئیس برس میں اتارا اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

عَزَّوَجَلَّ فَلَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَقَالَ دَاوٗدُ بْنُ اَبِي
هِنْدٍ قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي اُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ
اَمَا كَانَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَائِرِ السَّنَةِ قَالَ بَلٰى
وَلٰكِنْ جِبْرَاٰئِيلُ كَانَ يُعَارِضُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي رَمَضَانَ بِمَا نَزَّلَ اللّٰهُ فَيُحْكِمُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ مَا يَشَاءُ
وَيُنْسِيهِ مَا يَشَاءُ عَنْ شِهَابِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ
رَضِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْزِلَتْ صُحُفُ اِبْرٰهِيمَ
فِي ثَلٰثِ لَيَالٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاُنْزِلَتْ تَوْرٰيةُ
مُوسٰى عَ فِي سِتِّ لَيَالٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاُنْزِلَ
زَبُورُ دَاوٗدَ عَ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ وَاُنْزِلَ الْاِنْجِيلُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ثَلٰثَ عَشْرَةَ
لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاُنْزِلَ الْفُرْقَانُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ ثُمَّ وَصَفَ عَزَّوَجَلَّ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ هُدًى لِلنَّاسِ
مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَيِّنٰتٍ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْحُدُودِ
وَالْاَحْكَامِ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانُ يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ
الْبَاطِلِ **فَصْلٌ** فِيمَا يَخْتَصُّ بِشَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْفَضْلِ
اَخْبَرَنِي اَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْفَارِسِ قَالَ
ثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَبُوبِيِّ النَّيْسَابُورِيُّ
قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
قَالَ اَنَا يُوسُفُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَلِيِّ
بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَلْمَانَ
قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اٰخِرِ يَوْمٍ
مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ
فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ
لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ اَوْ اَدّٰى
فِيهِ فَرِيضَةً كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا
سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ
الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ فَمَنْ فَطَّرَ

میں قسم کھاتا ہوں قرآن کے تھوڑا تھوڑا اُترنے کے زمانے کی داود بن
ابی ہند نے کہا میں نے شعبی کو کہا (اللہ نے جو فرمایا) رمضان کے مہینے میں قرآن
اُتارا گیا کیا اور سال کے مہینوں میں قرآن نہیں اُترتا بولا کیوں نہیں لیکن
جبرئیل علیہ السلام رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوہراتے
تھے جو اللہ نے اُتارا ہوتا پھر اللہ تعالے جس آیت کو چاہتا ثابت رکھتا اور
جسکو چاہتا بھلا دیتا شہاب بن طارق سے روایت ہے وہ ابی ذر غفاری سے
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ابرہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان
کی تیسری تاریخ اُترے اور موسے علیہ السلام پر توریت رمضان کی چھٹی
تاریخ اور زبور رمضان کی اٹھارہویں تاریخ اور انجیل عیسے علیہ السلام پر
رمضان کی تیرہویں تاریخ اور قرآن مجید محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رمضان
کی چوبیسویں تاریخ پھر اللہ تعالی نے قرآن کی تعریف کی اور فرمایا لوگوں کو
گمراہی سے نکالنے والا ہے اور حلال اور حرام اور حدود اور احکام کی روشن
دلیلیں ہیں حق اور باطل میں جدائی کرتا ہے فصل اُن فضیلتوں میں جو
رمضان سے مختص ہیں مجھے خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اُسنے کہا مجھے
خبر دی ابن الفارس نے اُسنے کہا مجھے حدیث بیان کی احمد بن محمد بن حمدوی
نیساپوری نے اُسنے کہا مجھے خبر دی محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی
علی بن حجر سعدی نے اُسنے کہا مجھے خبر دی یوسف بن زیاد نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی
بن یحیی نے علی بن زید بن جدعان سے اُسنے سعید بن المسیب سے اُسنے سلمان سے
کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کو پچھلے دن فرمایا ای
لوگو تمہاری قریب آیا ہے بڑا مہینہ برکت والا ایسا مہینہ جسمیں ایک رات ہزار
مہینہ سے بہتر ہے اللہ نے اُسکے روزے کو فرض کیا اور اُسکی رات کا قیام
خوشی جسنے اُسمیں ایک نیکی کی یا ایک فرض ادا کیا گویا اُسنے ستر فرض
ادا کیے اُسکے سوا میں اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب بہشت
ہے۔ اور یہ سلوک کا مہینہ ہے مومن کی روزی
بڑھائی جاتی ہے۔ جسنے اسمیں

فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ
وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قَالُوا
لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ قَالَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ
لِمَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مَاءٍ أَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ وَهُوَ شَهْرٌ
وَلَهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ فَمَنْ
خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ فَا
سْتَكْثِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ
وَخَصْلَتَانِ لَا غِنَاءَ لَكُمْ عَنْهُمَا فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ
بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَتَسْتَغْفِرُونَهُ وَأَمَّا
اللَّتَانِ لَا غِنَاءَ لَكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوذُونَ
بِهِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ أَشْبَعَ فِيهِ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ
حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا وَعَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي
نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَأَبْوَابَ السَّمَاءِ لَتُفَتَّحُ
لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا تُغْلَقُ إِلَى آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْهُ
لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ وَأَمَةٍ يُصَلِّي فِي لَيْلَةٍ مِنْهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَى
لَهُ بِكُلِّ سَجْدَةٍ أَلْفًا وَسَبْعِمِائَةِ حَسَنَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي
الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ بَابٍ لِكُلِّ بَابٍ
مِنْهَا مِصْرَاعَانِ مِنْ ذَهَبٍ مُوَشَّحٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ فَإِذَا
صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ كُلَّ ذَنْبٍ
إِلَى آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ وَكَانَ كَفَّارَةً إِلَى مِثْلِهَا وَكَانَ
لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ يَصُومُهُ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ لَهُ أَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى أَنْ
يَتَوَارَى بِالْحِجَابِ وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ سَجْدَةٍ سَجَدَهَا مِنْ لَيْلٍ
أَوْ نَهَارٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ
عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَأَخْبَرَنِي أَبُو نَصْرٍ عَنْ كَوَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ إِلَى خَلْقِهِ وَإِذَا نَظَرَ إِلَى عَبْدٍ لَمْ

کسی روزہ دار کا روزہ کھلایا اُسکے گناہ معاف ہوئے اور اسکی گردن دوزخ سے
آزاد ہوئی اور اسکو ویسا ہی ثواب ملایہ نہیں ہے کہ اُسکے ثواب سے کچھ کم
ہوجاوے بولے ہمارے ہرایک کے پاس تو روزہ کھلانے کی توفیق نہیں ہے
فرمایا اللہ تعالی نے یہ ثواب اُسکو ہی دیتا ہے جو ایک کھجور کے ساتھ یا ایک پانی
کے گھونٹ یا ایک دودھ کی حلیم کے ساتھ روزہ افطار کراوے اس مہینے کا ابتدا
رحمت ہے اور اسکا درمیان بخشش اور اسکا آخر آزادی آگ سے پھر جسنے اسمیں
اپنے غلام پر کام میں تخفیف کی اسکو گناہ معاف ہوئے اور دوزخ سے آزاد ہوا اسمیں
چار باتیں بہت کرو دو باتوں سے اپنے رب کو خوش کرو اور دو باتوں سے تمکو چارہ
نہیں ہے پھر وہ دو خصلتیں جنسے اپنے رب کو خوش کرو وہ اسبات کی گواہی کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں اور معافی چاہنی اور وہ دو جن سے تمکو چارہ نہیں وہ یہ
اللہ سے بہشت مانگو اور دوزخ سے پناہ مانگو اور جسنے اسمیں روزہ دار کو پیٹ
بھرا اللہ تعالی اسکو میرے حوض سے پلاویگا پھر وہ اس سے پیچھے پیاسا نہ ہوگا
اور کلبی سے روایت ہے وہ ابی نضرہ سے وہ ابو سعید خدری سے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے اور آسمانوں کے دروازے رمضان کی
پہلی رات میں کھلجاتے ہیں اور آخر رمضان تک بند نہیں ہوتے کوئی ایمان
والا یا ایمان والی اسکی رات میں نماز نہیں پڑھتے مگر اُنکے لیئے اللہ ہر سجدہ کو
بدلے ستر سو نیکی لکھتا ہے اور اسکے لیئے بہشت میں گھر بناتا ہے سرخ یاقوت
کا جسکے ستر ہزار دروازے ہوتے ہیں ہر دروازے کی دو دہلیز سونے کی
ہوتی ہیں منقش سرخ یاقوت سے جب رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالے
اسکے سارے گناہ معاف کردیتا ہے آخر رمضان تک اور دوسرے رمضان تک
کفارہ ہوجاتا ہے اور اسکے لیئے ہر دن کی روزی کو بدلے جنت میں ایک محل ہوگا
جسکے ہزار دروازے سونے کے ہونگے اور اسکے لیئے ستر ہزار فرشتے صبح سے
شام تک بخشش مانگتے ہیں اور ہر سجدے کے بدلے جو وہ دن میں یا رات میں
کرتا ہے ایک درخت ہوتا ہے جنت میں جسکے سایہ میں سوار سو سال سیر کرے گا
لیکن پورا نہ کرسکے گا اور مجھکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے
اسنے اعرج سے اُسنے ابو ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالے اپنی مخلوق
کیطرف نظر فرماتا ہے۔ اور جب بندے کیطرف نظر
کرتا ہے

يُعْتِقُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ
النَّارِ وَأَخْبَرَنِي أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ
أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَأَخْبَرَنِي أَبُو نَصْرٍ عَنْ
أَبِي مَسْعُودٍ الْغِفَارِيِّ رض قَالَ إِنَّمَا سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ رَمَضَانَ إِلَّا زَوَّجَهُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فِي خَيْمَةٍ مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ
وَأَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَوْرَاءُ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ عَلَى كُلِّ
امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ حُلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ عَلَى لَوْنِ الْأُخْرَى
وَيُعْطَى سَبْعِينَ لَوْنًا مِنَ الطِّيبِ لَيْسَ مِنْهَا لَوْنٌ عَلَى لَوْنِ
الْأُخْرَى وَيُعْطَى سَبْعِينَ سَرِيرًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ مُوَشَّحَةً
بِالدُّرِّ عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فِرَاشًا عَلَى كُلِّ فِرَاشٍ زَيْنَةُ
الْكَبِدِ امْرَأَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفٍ لِحَاجَتِهَا وَسَبْعُونَ أَلْفَ
وَصِيفَةٍ لِخِدْمَتِهَا مَعَ كُلِّ وَصِيفَةٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا لَوْنٌ
مِنْ طَعَامٍ فَيَجِدُ لِآخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهَا لَذَّةً لَمْ يَجِدْ لِأَوَّلِهِ وَيُعْطَى
زَوْجُهَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ هٰذَا لِكُلِّ يَوْمٍ
صَامَهُ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا يَعْمَلُ مِنَ الْحَسَنَاتِ فَصْلٌ
أَخْبَرَنِي أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ
بْنِ يَسَارٍ وَإِبْرٰهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ
بْنُ شَبِيبٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ
ابْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ الدَّوْسِيُّ عَنِ
الْحَسَنِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَنْجَذُ وَتَزَيَّنُ مِنَ
الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ لِدُخُولِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهَا الْمُثِيرَةُ
تُصَفِّقُ أَوْرَاقَ أَشْجَارِ الْجَنَّةِ وَحَلَقَ الْمَصَارِيعِ فَيُسْمَعُ لِذٰلِكَ

اسکو کبھی عذاب نہیں کرتا اور اللہ عزوجل کے لیے دس لاکھ آدمی آزاد ہوتے ہیں آگ کا
اور مجھ کو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے انسے سہل سے اُنہ اپنے
باپ سے اُنہ ابوہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے
بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں
اور شیطان جکڑے جاتے ہیں اور نافع بن بردہ سے روایت ہے وہ ابو مسعود غفاری
سے کہا ہمنے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی بندہ رمضان
کا روزہ نہیں رکھتا مگر ایک حور کے ساتھ نکاح کیا جاتا ہے موتی کے خیمہ میں ابن حور
سے جنکی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے (حوریں ہیں چھپائی ہوئی خیموں میں ہر ایک
عورت پر ستر حلے ہیں ایک حلہ دوسرے حلہ کے رنگ پر نہیں ہے اور ستر قسم
کی خوشبو دیا جاتا ہے جنمیں ایک دوسری کے رنگ پر نہیں اور دیا جاتا ہے
ستر تخت سرخ یاقوت کے منقش موتیوں کے ساتھ ہر تخت پر ستر فراش ہر
فراش پر ایک تکیہ ہر عورت کے لیے ستر ہزار غلام اسکی خدمت کے لیے اور ستر ہزار غلام اسکے خاوند کے لیے
ہر غلام کے ساتھ سونے کا پیالہ جسمیں ایک قسم کا کھانا ہے جسکے آخر لقمے
کی وہ لذت ہے جو پہلے لقمے کی لذت نہیں ہے اور اسکا خاوند بھی ایسے ہی
یاقوت سرخ کے تخت دیا جاتا ہے رمضان کے ہر دن کی بدلے جو وہ روزہ رکھتا ہے
اور نیکیوں کے سوا جو وہ کرتا ہے فصل۔ مجھکو خبر دی ابو نصر نے
اپنے باپ سے اپنے اسناد سے کہا حدیث بیان کی محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان
کی عبد اللہ بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ابو القاسم بن عبد اللہ بن محمد
نے کہا حدیث بیان کی حسن بن ابرہیم بن یسار نے اور ابرہیم بن محمد بن حارث
نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث بیان کی قاسم بن
محمد نے کہا حدیث بیان کی ہشام بن ولید نے کہا حدیث بیان کی حماد بن
سلیمان نے اسنے حسن سے اُسنے ضحاک بن مزاحم سے اسنے ابن عباس سے کہا
ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہشت صاف کیجاتی ہے اور مزین
کیجاتی ہے ایک سال سے دوسرے سال تک ماہ رمضان کیلیے جب رمضان
کی پہلی رات ہوتی ہے عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جسکو مثیرہ
کہتے ہیں جس سے جنت کے پتے اور بلیزون کے حلقے
ہلتے ہیں پھر اس سے ایک آواز
نکلتا ہے

الكنين لم يسمع السامعون لحسن منه فتزين الحور العين حتى
يقول هل ان شرف الجنة فينا دين هل من خاطب الى الله عز وجل
فيزوجه ثم يقلن لرضوان ما هذه الليلة فيجيبهن بالتلبية
يا خيرات حسان هذه اول ليلة من شهر رمضان فتحت
ابواب الجنة للصائمين من امة محمد صلى الله عليه وسلم
فيقول الله يا رضوان افتح ابواب الجنان يا مالك اغلق
ابواب الجحيم من الصائمين من امة محمد صلى الله عليه
وسلم يا جبرئيل اهبط الى الارض وصفد مردة الشياطين
وغلهم بالاغلال ثم اقذف بهم في لجج البحار حتى لا
يفسدوا على امة محمد صيامهم قال ويقول
الله عز وجل في كل ليلة من شهر رمضان ثلاث مرات
هل من سائل فاعطيه سؤاله هل من تائب فاتوب
عليه هل من مستغفر فاغفر له من يقرض الغني غير العدم
والوفي غير الظلوم قال وله في كل يوم من شهر رمضان
عند الافطار الف الف عتيق من النار كلهم قد استوجب
العقاب فاذا كان ليلة الجمعة ويوم الجمعة اعتق الله
الله تعالى في كل ساعة الف الف عتيق من النار كلهم قد
استوجبوا العذاب فاذا كان في اخر يوم من شهر رمضان
اعتق الله في ذلك اليوم بعدد ما اعتق من اول الشهر الى
اخره فاذا كان ليلة القدر يأمر جبرئيل عليه السلام ان يهبط في كبكبة
من الملئكة ومعه لواء اخضر الى الارض فيركز على ظهر
الكعبة وله ستمائة جناح لا ينشرها الا في ليلة القدر
فينشرها في تلك الليلة فيجاوز المشرق والمغرب ويأمر جبرئيل
عليه السلام الملئكة بالدخول بيان هذه الامة فيدخلون
بيوتهم فيسلمون على كل قاعد ومصل وذاكر ويصافحونهم
ويؤمنون على دعائهم حتى يطلع الفجر فينادي جبرئيل
عليه السلام يا معشر الاولياء الرحيل فيقولون ما
صنع الله في حوائج المؤمنين من امة محمد صلى الله عليه
وسلم فيقول ان الله تعالى نظر اليهم وعفا عنهم

کہ سننے والوں نے اس سے اچھا آوازہ کبھی نہیں سنا پھر آشنا ہوتی ہیں حوریں تو کہتی
ہوتی ہیں بالاخانوں میں پھر آوازہ کرتی ہیں کوئی پیغام دینے والا ہے اللہ
کیطرف پھر وہ اسکو نکاح کردے پھر رضوان کو کہتی ہیں یہ کیسی رات ہے وہ انکو
جواب دیتا ہے اے نیک بختو خوبصورتو یہ رمضان کی پہلی رات ہے جنت
کے دروازے ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے روزہ داروں سے اسے جبرئیل
اتر زمین پر اور جکڑ سرکش شیطانوں کو اور انکو طوق ڈال پھر دریاؤں کے
گردابوں میں ڈالدے تاکہ میرے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کے
روتے نہ بگاڑیں فرمایا اور اللہ تعالی رمضان کی ہر رات میں تین دفعہ
فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے جو میں اسکو دوں اسکا سوال کوئی توبہ
کرنیوالا ہے کہ میں اسکی توبہ قبول کروں کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں
اسے بخشدوں وہ کون ہے کہ میں اسکی توبہ قبول کروں کوئی بخشش مانگنے
والا ہے کہ میں اسے بخشدوں وہ کون ہے جو بے پرواہ کو جنادار نہیں ہے
اور وفا کرنے والا ہے اور ظالم نہیں ہے قرض دیوے فرمایا اور اللہ تعالی
رمضان کی ہر دن میں افطار کے وقت دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا
ہے جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں جب جمعہ کی رات اور جمعہ
کا دن ہوتا ہے اللہ تعالی ہر گھڑی میں دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا
ہے جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں جب رمضان کا پچھلا دن ہوتا
ہے اللہ تعالی اسدن میں اتنے لوگ آزاد کرتا ہے جتنے پہلے دن سے
آخر دن تک آزاد کیے جب لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے اللہ تعالی جبرئیل
کو فرماتا ہے پھر وہ فرشتوں کی ایک جماعت میں زمین پر اترتا ہے اور اسکے
ساتھ سبزی جھنڈا ہوتا ہے۔ پھر کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتا ہے اور اسکے
چھ سو پر ہیں۔ نہیں کھولتا مگر لیلۃ القدر میں پھر انکو کھولتا ہے اس رات میں
پھر تجاوز کرتا ہے مشرق اور مغرب میں اور جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم
کرتا ہے کہ اس امت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ انکے درمیان داخل ہو جاتے ہیں
اور ہر قیام کرنے والی نمازی اور ذاکر پر سلام کرتے ہیں اور اُنسے مصافحہ
کرتے ہیں اور انکی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ صبح صادق تک پھر جبرئیل
علیہ السلام ندا کرتے ہیں اے اولیا کی جماعت کوچ کرو پھر کہتے ہیں اے
جبرئیل اللہ تعالی نے کیا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو مسلمانوں کی حاجتوں
میں پھر کہتا ہے اللہ تعالی نے انکیطرف دیکھا اور انکو معاف کردیا اور

وَعَفَرَلَهُمْ اِلَّا اَرْبَعَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةُ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَعَاقٌّ وَالِدَيْهِ وَقَاطِعُ رَحِمٍ
وَمُشَاحِنٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ مِنَ الْمُشَاحِنِ وَقَالَ
الْمُصَافِرُ فَاِذَا كَانَ الْفِطْرُ سُمِّيَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ
فَاِذَا كَانَ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَثَّ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمَلٰئِكَةَ فِيْ كُلِّ الْبِلَادِ
فَيَهْبِطُوْنَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى اَفْوَاهِ السِّكَكِ فَيُنَادُوْنَ
بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ كُلُّ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُخْرُجُوْا اِلٰى رَبٍّ كَرِيْمٍ يُعْطِيْ الْجَزِيْلَ وَيَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ
فَاِذَا بَرَزُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمَلٰئِكَةِ يَا مَلٰئِكَتِيْ
مَا جَزَاءُ الْاَجِيْرِ اِذَا عَمِلَ عَمَلَهُ قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ اِلٰهَنَا
وَسَيِّدَنَا تُوَفِّيَهُ اَجْرَهُ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَلٰئِكَتِيْ
اَنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ صِيَامِهِمْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ
رِضَائِيْ وَمَغْفِرَتِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ سَلُوْنِيْ فَوَعِزَّتِيْ
وَجَلَالِيْ لَا تَسْاَلُوْنِيْ الْيَوْمَ فِيْ جَمْعِكُمْ هٰذَا لِاٰخِرَتِكُمْ
شَيْئًا اِلَّا اَعْطَيْتُكُمْ وَلَا لِدُنْيَاكُمْ اِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ وَعِزَّتِيْ
وَجَلَالِيْ لَاَسْتُرَنَّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَاَقَبْتُمُوْنِيْ وَ
عِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَاُخْمِلَنَّكُمْ وَلَاَفْضَحَنَّكُمْ بَيْنَ اَصْحَابِ الْحُدُوْدِ
انْصَرِفُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ لَقَدْ اَرْضَيْتُمُوْنِيْ وَرَضِيْتُ عَنْكُمْ
قَالَ فَتَفْرَحُ الْمَلٰئِكَةُ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِمَا يُعْطِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
هٰذِهِ الْاُمَّةَ اِذَا اَفْطَرُوْا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَعَنِ الضَّحَّاكِ
بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوُهُ وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ
اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ اَهَلَّ
شَهْرُ رَمَضَانَ لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ
لَتَمَنَّتِ الْعِبَادُ اَنْ يَكُوْنَ شَهْرُ رَمَضَانَ سَنَةً فَقَالَ
الْاَعْرَابِيُّ مِنْ خُزَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ لِشَهْرِ رَمَضَانَ

اور بخشدیا مگر چار شخصوں کو حضرت نے فرمایا وہ چار یہ ہیں ہمیشہ شراب پینے
والا اور ماں باپ کا بیفرمان اور قاطع رحم اور مشاحن سوال کیا گیا یا رسول اللہ
مشاحن کیا ہے فرمایا مسلمانوں سے قطع کرنے والا جب فطر کی رات ہوتی ہے
تو اس رات کا نام جائزہ رکھا جاتا ہے جب فطر کی صبح ہوتی ہے اللہ تعالے
فرشتوں کو ہر شہر میں بھیلاتا ہے پھر وہ زمین پر اُترتے ہیں اور کوچوں
کے سروں پر کھڑے ہوتے ہیں اور ایسے آواز سے پکارتے ہیں جسکو
اللہ کی ساری مخلوقات جن اور آدمی کے سوا سب سنتے ہیں کہتے ہیں
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت رب کریم کیطرف نکلو وہ بہت دیتا ہے اور
بڑے گناہ معاف کرتا ہے جب عیدگاہ میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں
کو فرماتا ہے اے میرے فرشتو مزدور کی کیا جزا ہے جب وہ کام کرلے فرمایا
فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے اللہ اے ہمارے سردار پوری دے انکو انکی
مزدوری اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمکو گواہ کرتا ہوں اے میرے فرشتو کہ میں نے انکے
رمضان کے روزے اور قیام کا ثواب اپنی خوشی کی اور بخشش پھر فرماتا ہے اے
میرے بندو مجھسے مانگو مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم تم مجھسے اپنی اس جماعت
میں آخرت کیلیے کچھ نہ مانگوگے مگر میں ضرور دونگا اور نہ دنیا کے لیے مگر اسکی
طرف دیکھونگا اور مجھے عزت اور جلال کی قسم میں تمہاری لغزشوں پر پردہ
ڈالونگا جبتک تم مجھسے ڈروگے مجھے عزت کی قسم میں تمکو خوار نہ کرونگا۔ اصحاب
الحدود کے درمیان پھر جاؤ بخشے ہوئے تمنے مجھکو راضی کیا اور میں تم سے راضی
ہوا فرمایا پس خوش ہوتے ہیں فرشتے اور شاد ہوتے ہیں اس انعام سے جو اللہ
تعالے اس امت کو رمضان میں افطار کیوقت دیتا ہے اور ضحاک بن مزاحم
سے روایت ہے وہ ابن عباس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند مضمون
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند مضمون اور لفظ دونوں حدیثوں کے قریب قریب ہیں اور مجھکو خبر دی ابو نصر نے
اپنے باپ سے اپنے اسناد سے نافع سے وہ ابن مسعود انصاری سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے
جسدن ماہ رمضان کا چاند چڑھتا ہے اگر اللہ کے بندے اس فضیلت کو جانیں
جو ماہ رمضان میں ہے بیشک آرزو کریں اسکی کہ ماہ رمضان ایک سال بھر
کا ہو۔ اور ایک مرد نے بنی خزاعہ میں سے عرض کیا یا رسول اللہ
وہ ہمیں بیان کردیجیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک بہشت ماہ رمضان کے لیے آراستہ
کی جاتی ہے

رَأْسِ الْحَيْرِ إِلَى آخِرِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْهُ خَلَقَ رَبُّنَا
مِنْ نُخَارَةِ الطِّينَةِ الَّتِي خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ
إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَأْمُرُهُمْ أَنْ يَصُفُّوا صُفُوفًا حَوْلَ الْجِنَانِ
فِي هَذَا الشَّهْرِ لِمَا رَأَوْا مِنْ عَجَائِبِ الْجِنَانِ حَتَّى إِنَّهُمْ يَغَارُونَ
فَمَا مِنْ عَبْدٍ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا زَوَّجَهُ اللَّهُ زَوْجَةً
مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فِي خَيْمَةٍ مِنْ دُرَّةٍ عَجْفَاءَ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا
تَعَالَى بِهَا حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ يَاقُوتٍ
سَبْعُونَ حُلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ عَلَى لَوْنِ الْأُخْرَى وَنُعْطَى
سَبْعُونَ لَوْنًا مِنَ الطِّيبِ لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ يُشْبِهُ الْأَوَّلَ
كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ مُوَشَّحٍ بِالدُّرِّ عَلَيْهِ
سَبْعُونَ فِرَاشًا بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَفَوْقَ كُلِّ فِرَاشٍ
سَبْعُونَ أَرِيكَةً وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفٍ
يَخْدِمُهَا وَسَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفٍ لِزَوْجِهَا بِيَدِ كُلِّ وَصِيفٍ
صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا لَوْنٌ مِنَ الطَّعَامِ بَعْدَ لَا خِيرَةَ
مِنَ اللَّذَّةِ مَا لَا يَجِدُ إِلَّا وَلِيُّ وَيُعْطَى زَوْجُهَا مِثْلَ ذَلِكَ عَلَى
سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ مُحَمَّرٍ عَلَيْهِ سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ مُرَصَّعَانِ
بِالْيَاقُوتِ هَذَا لِكُلِّ مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَ
مِنَ الْحَسَنَاتِ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَادَى الْجَلِيلُ جَلَّ عَظَمَتُهُ رِضْوَانَ خَازِنَ
خَازِنَ الْجِنَانِ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ خُذْ جَنَّتِي
وَزَيِّنْهَا لِلصَّائِمِينَ مِنْ أُمَّةِ أَحْمَدَ وَلَا تُغْلِقْهَا عَنْهُمْ حَتَّى يَنْقَضِيَ
شَهْرُهُمْ ثُمَّ يُنَادِي مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ يَا مَالِكُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ اغْلِقْ أَبْوَابَ الْجَحِيمِ مِنَ الصَّائِمِينَ مِنْ
أُمَّةِ أَحْمَدَ ثُمَّ لَا تَفْتَحْهَا عَلَيْهِمْ حَتَّى يَنْقَضِيَ شَهْرُهُمْ ثُمَّ يُنَادِي
جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ انْزِلْ
إِلَى الْأَرْضِ فَغُلَّ مَرَدَةَ الشَّيَاطِينِ عَنْ أُمَّةِ أَحْمَدَ حَتَّى لَا يُفْسِدُوا
عَلَيْهِمْ صِيَامَهُمْ وَإِفْطَارَهُمْ وَلِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ
شَهْرِ رَمَضَانَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ وَقْتِ الْإِفْطَارِ

الذی حن بتاء وهو
الذی یقول الجوز
الخاف فی الشتاء
من عیاء او السوء
نعوذ بالله من هذا
فالجد منه وهو لا
یقال یخطئک با
لسانه فتحرک قلبک
ذا معاصیته ویغشاک
نکت باطنه وقلبه
والاول قلبک
یا لسانک وهو
سمعه الله لمن حمده
واسئلک علیه کفه
نفسه وهو
الذی
وفی
وفی
وف

اپنے بندوں اور بندیوں کو آزاد کرتا ہے اور ہر آسمان میں اللہ تعالیٰ کا
پکارنیوالا ایسا فرشتہ ہے جسکا تاج رب العلمین کے عرش کے نیچے ہے
اور جسکے پاؤں ساتویں زمین نچلی کے انتہا میں جسکا ایک بازو مشرق میں اور
ایک بازو مغرب میں جڑے ہوئے مرجان کا ہوگا اور موتی اور جواہریوں پکارتا
ہے کوئی ہے توبہ کرنے والا اسکی توبہ قبول ہو کوئی ہے دعا کرنیوالا اسکی دعا قبول
کیجائے کوئی ہے مظلوم اللہ اسکی مدد کرے کوئی ہے بخشش مانگنے والا اور اوسکو بخش
دے کوئی ہے مانگنے والا دیا جائے اسکا مانگا ہوا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اللہ تعالیٰ سارا مہینہ رمضان کا یوں پکارتا ہے اے میرے بندو اور اے میری بندیو
صبر کرو اور صبر کرو اور ہمیشگی کرو نزدیک ہے کہ میں تم سے سخت اوٹھاؤں اور تم میری
رحمت اور عزت کو پہونچو پس جب شب قدر رہتی ہے جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک
جماعت میں اترتے ہیں رحمت کی دعا کرتے ہیں ہر بندے کھڑے یا بیٹھے پر جو ذکر کرتا ہے
اللہ عزوجل کا اور حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو کلام کرنیکا حکم کرے تو بیشک بشارت دیگا
رمضان کو روزہ داروں کو بہشت کی اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت
ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور اسکا
چپ رہنا تسبیح ہے اور اسکی دعا مقبول اور اسکا عمل دوگنا اور روایت ہے اعمش سے
ابو صالح سے بتحقیق اُسنے کہا کہ حضرت کے اصحاب کہا کرتے تھے کہ رمضان تک
اور حج تک اور جمعہ جمعہ تک اور ایک نماز دوسری نماز تک اگنا ہوں کا کفارہ
ہیں جو انکے درمیان ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز ہو اور حضرت امیر المومنین
عمر بن خطاب سے روایت ہے ٹھیک وہ کہا کرتے تھے جب ماہ رمضان آتا خوش ہوا کر
مہینے کا آنا جسکا سب کا سب بہتر ہے جسکا دن روزہ ہے اور رات کو قیام جسمیں خرچ کرنا
جہاد کے خرچ کرنیکی مثل ہے اور روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ ٹھیک فرمایا آپنے جو شخص رمضان میں دن کو روزہ رکھے رات کو قیام کرے ایمان سے
اور ثواب کی امید پر تو اسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاویں گے اور نیز ابو ہریرہ سے
روایت ہے ٹھیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو نیکی کرتا ہے بیٹا آدم کا
میری امت میں سے زیادہ کیجاتی ہیں دس سے سات سو گنے تک سوا روزہ کے اسلیئے کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرے لیئے ہے اور میں ہی اوسکی جزا دونگا اور روزہ دار اپنی

خواہش اور کھانا پینا

مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ
وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْبَرَكَاتِ السَّقَطِيُّ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ
مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي التَّطَوُّعِ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا
مُبِينًا حُفِظَ فِي ذَلِكَ الْعَامِ **فَصْلٌ** رَمَضَانُ خَمْسَةُ أَحْرُفٍ
الرَّاءُ رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْمِيمُ مَحَبَّةُ اللَّهِ وَالضَّادُ ضَمَانُ اللَّهِ
وَالْأَلِفُ أُلْفَةُ اللَّهِ وَالنُّونُ نُورُ اللَّهِ فَهُوَ شَهْرُ رِضْوَانٍ وَمَحَبَّةٍ
وَضَمَانٍ وَأُلْفَةٍ وَنُورٍ وَنَوَالٍ وَكَرَامَةٍ لِلْأَوْلِيَاءِ وَالْأَبْرَارِ
وَقِيلَ مِثْلُ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الشُّهُورِ كَمِثْلِ الْقَلْبِ فِي الْجَسَدِ
وَكَالْأَنْبِيَاءِ فِي الْأَنَامِ وَكَالْحَرَمِ فِي الْبِلَادِ فَالْحَرَمُ يَمْنَعُ
مِنْهُ الدَّجَّالُ اللَّعِينُ وَشَهْرُ رَمَضَانَ تُصَفَّدُ فِيهِ مَرَدَةُ
الشَّيَاطِينِ وَتَكُونُ الْأَنْبِيَاءُ شُفَعَاءَ لِلْمُجْرِمِينَ وَشَهْرُ
رَمَضَانَ شَفِيعٌ لِلصَّائِمِينَ وَالْقَلْبُ مُزَيَّنٌ بِنُورِ الْمَعْرِفَةِ
وَالْإِيمَانِ وَشَهْرُ رَمَضَانَ مُزَيَّنٌ بِنُورِ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ
فَمَنْ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَفِي أَيِّ شَهْرٍ يُغْفَرُ لَهُ
فَلْيَتُبِ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ تُغْلَقَ أَبْوَابُ
التَّوْبَةِ وَلْيُنِبْ إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَفُوتَ وَقْتُ
الْإِنَابَةِ وَلْيَبْكِ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ وَقْتُ الْبُكَاءِ وَالرَّحْمَةِ
وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّتِي لَمْ يُخْرِجُوا
مَا أَقَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا يُخْرِجُهُمْ
قَالَ مَنِ انْتَهَكَ فِيهِ مُحَرَّمًا أَوْ عَمِلَ سَيِّئَةً أَوْ شَرِبَ خَمْرًا أَقْفَرَنِي
لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ رَمَضَانُ وَلَعَنَهُ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَأَهْلُ السَّمَوَاتِ
إِلَى مِثْلِهِ مِنَ الْحَوْلِ وَإِنْ مَاتَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَمَضَانَ
فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنَةٌ **فَصْلٌ** وَقِيلَ إِنَّ
سَيِّدَ الْبَشَرِ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَيِّدَ الْعَرَبِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيِّدَ الْفَارِسِ سَلْمَانُ رض وَسَيِّدَ الرُّومِ
صُهَيْبٌ رض وَسَيِّدَ الْحَبَشِ بِلَالٌ رض وَسَيِّدَ الْقُرَى مَكَّةُ
وَسَيِّدَ الْأَوْدِيَةِ وَادِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَسَيِّدَ الْأَيَّامِ يَوْمُ
الْجُمُعَةِ وَسَيِّدَ اللَّيَالِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَسَيِّدَ الْكُتُبِ الْقُرْآنُ

میری سبب سے ترک کرتا ہے اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کو دو خوشی ہیں
ایک افطار کیوقت اور ایک پروردگار کے دیدار کیوقت اور ابوالبرکات
سقطی نے ہمکو خبر دی اپنے اسناد کے ساتھ یزید بن ہارون سے اوسنے کہا مسعودی
نے ہمسے حدیث بیان کی کہا مجکو یہہ بات پہونچی ہے کہ جو شخص ماہ رمضان کی
کسی رات میں اپنے نفلوں میں سورہ انا فتحنا لک فتحا مبینا پڑہے وہ اس سال میں محفوظ
رہیگا فصل رمضان کی پانچ حرف ہیں را سے اشارہ ہے اللہ کی رضامندی کا
اور میم سے اللہ کی محبت کا اور ضاد سے اللہ کے ضامن ہونیکا اور الف سے اللہ
کی الفت کا اور نون سے اللہ کا نور سو یہہ مہینہ اللہ کی رضامندی اور محبت اور
ضمانت اور الفت اور نور اور بخشش اور عزت کا ہے اوسکے دوستوں اور نیکوں
کے لیئے اور بعض نے کہا ماہ رمضان کی مثال مہینوں میں ایسی ہے جیسے دل
سینوں میں جیسے پیغمبر لوگوں میں اور جیسے حرم شہروں میں سو حرم میں نہ جا سکیگا
دجال لعین اور ماہ رمضان میں جکڑے جاتے ہیں سرکش شیطان اور انبیاء
گنہگاروں کی شفیع ہونگے اور ماہ رمضان روزہ داروں کا شفیع ہوگا اور دل کو
زینت ہے معرفت اور ایمان کی نور سے اور ماہ رمضان کو زینت ہے تلاوت قرآن
کے نور سے سو جسکی بخشش ماہ رمضان میں نہ ہو تو کون سے مہینے میں اسکی بخشش
ہوگی سو بندے کو چاہیئے کہ اللہ عزوجل کیطرف توبہ کرے پہلے توبہ کے دروازے
کے بند ہونے سے اور اللہ عزوجل کیطرف رجوع کرنی چاہیئے انابت کا
وقت فوت ہونے سے پہلے اور رونے اور رحمت کا وقت گذر جانے کے
پہلے اور بیشک حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت جبتک
ماہ رمضان کو قائم رکھیگی ہرگز ذلیل نہ ہوگی تو ایک شخص نے عرض کیا یا نبی اللہ
اونکا ذلیل ہونا کیسے فرمایا جو کوئی اوسمیں حرام کا مرتکب ہو یا برا کام کرے یا شراب
پیے یا زنا کرے اوس سے رمضان قبول نہ ہوگا اور اسپر اللہ اور اسکے فرشتے اور
آسمانوں میں رہنے والے لعنت کرتے ہیں سال تک اور اگر وہ مرجائے واپس آنے
میں جو اوسکو اور رمضان کے درمیان ہو تو اسکے لیئے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں
فصل اور کہا گیا ہے کہ آدمیوں کے سردار حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور عرب کے سردار محمد صلے اللہ
علیہ وسلم اور فارس کے سردار سلمان رض ہیں اور روم کے سردار صہیب رض ہیں اور حبش کے
سردار بلال رض ہیں اور بستیوں کا سردار مکہ ہے اور نالوں کا سردار بیت المقدس کا نالہ اور
دنوں کا سردار جمعہ کا دن اور راتوں کی سردار شبقدر اور
کتابوں کا سردار قرآن

وَسَيِّدُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَةُ وَسَيِّدُ الْبَقَرَةِ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَسَيِّدُ الْاَحْجَارِ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ وَسَيِّدُ الْاَبَارِ زَمْزَمُ وَسَيِّدُ الْعِصَا عَصَا مُوْسٰى وَسَيِّدُ الْحَيَوَانِ الْحُوْتُ الَّذِيْ كَانَ يُوْنُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ بَطْنِهٖ وَسَيِّدُ النُّوْقِ نَاقَةُ صَالِحٍ وَسَيِّدُ الْاَفْرَاسِ الْبُرَاقُ وَسَيِّدُ الْخَوَاتِيْمِ خَاتَمُ سَيِّدِنَا سُلَيْمَانَ وَسَيِّدُ الشُّهُوْرِ شَهْرُ رَمَضَانَ **فَصْلٌ** فِيْ فَضَائِلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ فَاَنْزَلَهٗ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا اِلَى السَّفَرَةِ وَهُمُ الْكَتَبَةُ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فَكَانَ يَنْزِلُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ اللَّوْحِ عَلٰى قَدْرِ مَا يَنْزِلُ بِهٖ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا اِلٰى مِثْلِهَا مِنْ قَابِلٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ كُلُّهٗ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَغَيْرُهٗ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَعْنِيْ اَنْزَلْنَا جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ وَجُمْلَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلَى الْكَتَبَةِ ثُمَّ نَزَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَجْمًا نَجْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً فِيْ سَائِرِ الشُّهُوْرِ وَالْاَيَّامِ وَاللَّيَالِيْ وَالْاَوْقَاتِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَيْ لَيْلَةٍ عَظِيْمَةٍ وَقِيْلَ فِيْ لَيْلَةِ الْحُكْمِ وَسُمِّيَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَعْظِيْمًا لَهَا وَلِقَدْرِهَا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُقَدِّرُ فِيْهَا مَا يَكُوْنُ مِنْ اَمْرِ السَّنَةِ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ثُمَّ قَالَ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَا مُحَمَّدُ لَوْ كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمَكَ بِعَظِيْمِهَا فَكُلُّ مَا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا اَدْرٰىكَ فَقَدْ اَعْلَمَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ وَمَا فِيْهِ وَمَا يُدْرِيْكَ فَلَمْ يُدْرِهِ وَلَمْ يُطْلِعْهُ عَلَيْهِ كَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا وَمَا نَبَّئَهٗ وَفِيْهَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَيْ لَيْلَةُ الْعَظَمَةِ وَالْحِكْمَةِ وَقِيْلَ هِيَ اللَّيْلَةُ الْمُبَارَكَةُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ

اور قرآن کی سردار بقرہ ہے اور سورہ بقر کا سردار آیۃ الکرسی اور پتھروں کا سردار حجر اسود اور کنوؤں کا سردار زمزم اور لکڑیوں کا سردار عصائے موسے ہے اور مچھلیوں کی سردار وہ مچھلی ہے جسکے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام رہے اور اونٹوں کی سردار حضرت صالح کی اونٹنی اور گھوڑوں کی سردار براق اور انگوٹھیوں کی سردار ہمارے سردار سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور مہینوں کا سردار ماہ رمضان ہے فصل فضائل میں شبقدر کے فرمودہ اللہ تعالی کا تحقیق ہمنے اُتارا اوسکو شبقدر میں آخر سورہ تک سو اتارا ہمنے اوسکو یہ اشارہ قرآن کیطرف ہے کہ اُتارا اللہ تعالی نے لوح محفوظ سے قرآن کو آسمان دنیا کیطرف فرشتوں کی پاس اور وہ لکھنے والے فرشتے ہیں سو تھا اور تر نا اس رات میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کیطرف جسقدر حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالے کے حکم سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سال تمام میں نازل کرتے تھے اوسی سال کی آیندہ سال تک لیکر اوترتے تھے کہ قرآن پاک سب کا سب شبقدر میں ماہ رمضان میں آسمان دنیا تک اوترچکا اور حضرت ابن عباس وغیرہ نے کہا (قول اللہ پاک) کہ اُتارا ہمنے اسکو شبقدر میں اللہ کی مراد یہ ہے کہ ہمنے جبرئیل علیہ السلام کو اس سورۃ اور تمام قرآن کی ساتھ شبقدر میں فرشتوں لکھنے والوں کی پاس بھیجا پھر اوسکو بعد تھوڑا تھوڑا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیئیس ۲۳ سال میں تمام مہینوں اور دنوں اور راتوں اور وقتوں میں اوترا اللہ پاک کا فرمودہ شبقدر میں یعنے رات بزرگ میں اور بعض نے کہا حکم کی رات میں اور اسکا نام شبقدر اور اسکی بزرگی اور مرتبہ کی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالی اندازہ کرتا ہے اس رات اون کاموں کا جو اس سال سے آیندہ تک ہونیوالے ہیں پھر فرمایا اور کسنے جتلایا ہے تجھکو اے محمد کیا ہے شبقدر اگر اللہ تعالی اوسکی بزرگی تجھکو نہ جتلاتا پس جہاں کہیں قرآن پاک میں ایسا ہے اور کسنے جتلایا تجھکو بیشک اللہ تعالی نے خبردار کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور جہاں اوسمیں (وما یدریک) تو اللہ نے نہیں جتلایا اور نہ اطلاع دی ہے پیغمبر کو چنانچہ قول اللہ عزوجل کا اور کون جتلا سکتا ہے شاید قیامت قریب ہو اور قیامت کا وقت حضرت سے بیان نہ کیا۔ اللہ تعالے کا فرمانا لیلۃ القدر معنے اسکا رات بزرگی اور حکمت کی اور بعض نے کہا وہ رات مبارک ہے جسکا ذکر اللہ عزوجل نے اس قول پاک میں فرمایا۔

فِي لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ
ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَعْنِي الْعَمَلَ
فِيْهَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ فِيْهَا لَيْلَةُ قَدْرٍ وَيُقَالُ اِنَّ
الصَّحَابَةَ رض لَمْ يَفْرَحُوْا بِشَيْءٍ كَفَرَحِهِمْ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا لِّاَصْحَابِهٖ اَنَّ نَبِيًّا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ
يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ تَمَانِيْنَ سَنَةً لَمْ يَعْصِ اللّٰهَ طَرْفَةَ
عَيْنٍ وَذَكَرَ اَيُّوْبَ وَزَكَرِيَّا وَحِزْقِيْلَ وَيُوْشَعَ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ فَعَجِبَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ لَهٗ يَا مُحَمَّدُ عَجِبْتَ اُمَّتُكَ وَاَصْحَابُكَ مِنْ عِبَادَةِ
الْمُدَّةِ مَا تَمَانِيْنَ سَنَةً لَمْ يَعْصُوا اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى طَرْفَةَ
عَيْنٍ فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِلٰى اٰخِرِهَا وَقَالَ لَهٗ هٰذَا
مَا عَجِبْتَ اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ مِنْهُ فَسَرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اِنَّهٗ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ
رَجُلٌ لَبِسَ السِّلَاحَ اَلْفَ شَهْرٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَمْ يَضَعْهُ
عَنْهُ فَذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ فَتَعَجَّبُوْا
مِنْ قَوْلِ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ
اَلْفِ شَهْرٍ يَعْنِيْ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ تِلْكَ الْاَلْفِ شَهْرٍ الَّتِيْ لَيْسَ
فِيْهَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ السَّلَّامُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَضَعْهُ عَنْهُ
وَقِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ اِسْمُهٗ شَمْعُوْنَ الْعَابِدَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَقِيْلَ
شَمْسُوْنَ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ يَعْنِيْ تَنَزَّلُ مِنْ غُرُوْبِ الشَّمْسِ
اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَالرُّوْحُ يَعْنِيْ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ
الضَّحَّاكُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهٗ قَالَ الرُّوْحُ عَلٰى صُوْرَةِ
الْاِنْسَانِ عَظِيْمُ الْخَلْقِ وَهُوَ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ
وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ وَهُوَ الْمَلَكُ يَقُوْمُ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ
صَفًّا وَّحْدَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ مُقَاتِلٌ هُوَ اَشْرَفُ الْمَلٰئِكَةِ
عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ غَيْرُهٗ اِنَّهٗ مَلَكٌ وَّجْهُهٗ عَلٰى صُوْرَةِ

بیشک ہمنے اسکو رات مبارک میں اُتارا ہم ہیں ڈرانے والے جسمیں ہر کام حکمت والا
جدا کیا جاتا ہے پھر فرمایا اللہ پاک نے شبقدر ہزار مہینے سے بہتر ہے یعنے
اوسمیں عمل کرنا بہتر ہے اون ہزار مہینوں سے جنمیں شبقدر نہیں ہے اور یہ
مشہور ہے کہ صحابہ کسی چیز سے ایسا خوش نہ ہوئے جیسا اللہ پاک کے اس
قول سے خوش ہوئے کہ شبقدر میں عمل ہزار مہینے کے عمل سے بہتر ہے اور
اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ سے بنی اسرائیل
میں سے چار شخصوں کا ذکر کیا کہ انہوں نے اسّی برس اللہ کی عبادت کی
ایوب اور زکریا اور حزقیل اور یوشع علیہم السلام کا ذکر کیا تو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اس بات سے تعجب کرنے لگے پھر جبرائیل علیہ السلام آکر
کہا کہ محمد آپ نے اور آپکے اصحاب نے ان لوگوں کی اسّی برس کی عبادت
سے تعجب کیا بیشک اللہ تعالیٰ نے آپکو اور آپکے اصحاب کو ان عبادتوں سے بہتر
اس سے بہتر اتارا ہے آپ پر یہ سورت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر آخر
تک پڑھی اور کہا یہ اس سے افضل ہے جس سے آپ نے اور آپکے اصحاب نے
تعجب کیا تو اس سے خوش ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یحییٰ
بن یحییم نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا وہ سو ہزار مہینے اللہ تعالیٰ
کی راہ میں ہتھیار باندھا۔ اور نہ اتارا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے اصحاب سے یہ ذکر کیا تو وہ لوگ اسبات سے تعجب کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری شبقدر ہزار مہینے سے بہتر ہے یعنے تمہارے لیئے یہ ایک
رات اون ہزار مہینوں سے جنمیں اس شخص نے اللہ کی راہ میں ہتھیار باندھا
اور نہ اتارا بہتر ہے اور بعض نے کہا کہ اس شخص کا نام شمعون تھا
جو عابد تھا بنی اسرائیل میں اور بعض نے کہا اسکا نام شمسون تھا فرشتے
اُترتے ہیں سورج غروب ہونے سے فجر ہونے تک (اور قول اللہ کا) اور روح
سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں اور ضحاک ابن عباس سے روایت کرتے ہیں
کہ اونہوں نے کہا روح انسان کی شکل ہے بڑے جثہ والا اور وہ
ہے جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں فرمایا اور تجھ سے
روح کے حال سے پوچھتے ہیں اور وہ ایک فرشتہ ہے جو قیامت کے
دن فرشتوں کے ساتھ اکیلا صف باندھ کر کھڑا ہوگا اور مقاتل نے کہا وہ
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب فرشتوں سے بہتر ہے اور کسی اور نے کہا کہ اسکا منہ انسان کے منہ جیسا

الْاِنْسَانِ وَجَسَدُهٗ جَسَدُ الْمَلٰئِكَةِ وَهُوَ اَعْظَمُ مَخْلُوْقٍ عِنْدَ
الْعَرْشِ يَقُوْمُ صَفًّا وَيَقُوْمُ الْمَلٰئِكَةُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ يَقُوْمُ
الرُّوْحُ وَالْمَلٰئِكَةُ صَفًّا فِيْهَا اَيْ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
اَيْ بِاَمْرِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ يَعْنِيْ بِكُلِّ خَيْرٍ سَلَامٌ هِيَ سَلَامٌ اَيْ سَلَامَةٌ
حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ لَا يَحْدُثُ فِيْهَا دَاءٌ وَلَا هَامَةٌ مَطْلَعِ الْفَجْرِ
بِكَسْرِ اللَّامِ يُرِيْدُ الطُّلُوْعَ بِالْفَتْحِ يُرِيْدُ الْمَوْضِعَ الَّذِيْ يَطْلُعُ
فِيْهِ وَقِيْلَ سَلَامٌ يَعْنِيْ سَلَامُ الْمَلٰئِكَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ
اَهْلِ الْاَرْضِ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ سَلَامٌ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

فَصْلٌ وَتُلْتَمَسُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ وَاَكِدُهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَعِنْدَ مَالِكٍ
جَمِيْعُ لَيَالِي الْعَشْرِ الْاَخِيْرِ لَيْسَ بَعْضٌ لَآكَدَ مِنْ بَعْضٍ وَعِنْدَ
الشَّافِعِيِّ اَكِدُهَا اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقِيْلَ اِنَّهَا لَيْلَةُ الثَّالِثَةِ
عَشَرَ وَهُوَ مَذْهَبُ عَائِشَةَ رض وَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ
هُوَ لَيْلَةُ ثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ وَالْحَسَنُ اِنَّهَا
لَيْلَةُ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ وَرَوٰى بِلَالٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَاُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ اِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَالدَّلِيْلُ
عَلٰى اَنَّ اَكِدَهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى
اَعْلَمُ مَا رَوَى ابْنُ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
كَانُوْا لَا يَزَالُوْنَ يَقُصُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ اَنَّهَا لَيْلَةُ
السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا
لَيْلَةَ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَرُوِيَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض
قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اِنِّيْ نَظَرْتُ فِي الْاَمْرِ فَلَمْ اَرَ فِيْهَا
اَحْرٰى مِنَ السَّبْعَةِ فَذَكَرَ بَعْضَ مَا نَذْكُرُهٗ فِي السَّبْعَةِ فَقَالَ
السَّمٰوٰتُ سَبْعٌ وَالْاَرَضُوْنَ سَبْعٌ وَلَيَالِيْ سَبْعٌ وَالْاَفْلَاكُ
وَالْبُحُوْرُ سَبْعٌ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعٌ وَالطَّوَافُ
بِالْبَيْتِ سَبْعٌ وَرَمْيُ الْجِمَارِ سَبْعٌ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ سَبْعٍ

اور اسکا جسم فرشتوں کا جسم ہی اور وہ بہت بڑا ہی مخلوق سی عرش کی نزدیک
کہ کھڑا ہوگا صف باندہ کر اور فرشتے کھڑی ہونگی اللہ تعالی نی فرمایا جسدن کھڑی
ہوگی روح اور فرشتے صف باندہ کر اوسمیں یعنی شبقدر میں اپنی رب کی اذن
سے یعنی اپنی رب کی حکم سی ہر کام سی یعنی ہر بھلائی سی سلام ہی وہ رات یعنی وہ رات
سالم ہی صبح ہونی تک نہ اوسمیں بیماری پیدا ہوتی ہی اور نہ کہانت مطلع بکسر لام
مصدر ہی جسکی معنے نکلنے کی ہیں اور بالفتح ہو تو وہ جگہہ مراد ہی جسمیں سی سورج
نکلتا ہے اور بعض نی کہا سلام سی مراد فرشتوں کا سلام ہی اہل زمین کی
مومنوں پر کہتے ہیں صبح ہونی تک سلامتی ہی اور سلامتی ہی

فصل اور تلاش
کیجاوی شبقدر ماہ رمضان کی آخر کی دس دنوں میں اور بہت پکی ستائیسویں
رات ہی امام مالک کی نزدیک عشرہ اخیرہ کی سب راتیں برابر ہیں کوئی
زیادہ قوی نہیں کسی سی اور امام شافعی کی نزدیک بہت قوی اکیسویں
رات ہی اور بعض نی کہا وہ انتیسویں رات ہی اور یہی مذہب حضرت
عائشہ علیہا السلام کا ہی اور ابو بردہ اسلمی نی کہا وہ تیسویں رات ہے
اور ابو ذر اور حسن نی کہا وہ پچیسویں رات اور حضرت بلال نی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ وہ چوبیسویں رات ہی اور ابن
عباس اور ابی بن کعب نی کہا وہ ستائیسویں رات ہے سب سے زیادہ
قوی ہونی پر دلیل ابن عمر کی روایت ہی واللہ اعلم اور امام احمد بن حنبل نی اپنی
اسناد سی ابن عمر سی روایت کی اونہوں نی کہا صحابہ کرام ہمیشہ حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اپنی خواب رمضان کی اخیر دس دنوں میں بیان کیا
کرتے آپنی فرمایا میں جان لیا کہ تمہاری خوابیں متواتر ہوئیں بیشک شبقدر
عشرہ اخیرہ سی ساتویں رات ہی جس شخصکو اوسکی تلاش کرنا ہو تو وہ تلاش
کری ساتویں رات عشرہ اخیرہ سی اور روایت ہی کہ حضرت ابن عباس رض
نی حضرت عمر بن خطاب سی کہا کہ میں نی طاق عددونمیں غور کی تو انہیں کسیکو
سات سی زیادہ لائق نہ پایا تو انہوں نی سات کی بارہ میں بعض باتیں بتلائیں
تو ہم بیان کرتے ہیں کہا آسمان سات ہیں اور زمینیں سات ہیں اور
اور راتیں سات ہیں اور آسمان سات ہیں اور دریا سات ہیں اور صفا اور
مروہ کی درمیان دوڑنا سات بار ہی اور بیت اللہ کا طواف سات بار اور

جمروں کو کنکریاں مارنا سات بار ہے اور انسان کی پیدائش
سات اعضا سے ہے۔

وَرِزْقُهُ مِنْ سَبْعٍ وَشَقٌّ فِي وَجْهِهِ سَبْعٌ وَالْحَوَامِيمُ سَبْعٌ وَالْحَمْدُ
سَبْعُ آيَاتٍ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي
وَالسُّجُودُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَأَبْوَابُ جَهَنَّمَ سَبْعٌ وَأَسْمَاؤُهَا
سَبْعٌ وَدَرَكَاتُهَا سَبْعٌ وَأَصْحَابُ الْكَهْفِ سَبْعٌ وَأَهْلَكَ عَادًا
بِالرِّيحِ فِي سَبْعِ لَيَالٍ وَمَكَثَ يُوسُفُ فِي السِّجْنِ سَبْعَ سِنِينَ
وَالْبَقَرَاتُ سَبْعٌ وَالسِّنُونَ الْجَدْبَةُ سَبْعٌ وَالسِّنُونَ الْخَصْبَةُ سَبْعٌ
وَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ سَبْعَةَ عَشَرَ رَكْعَةً وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ وَحُرِّمَ مِنَ النِّسَاءِ بِالنَّسَبِ سَبْعٌ
وَمِنَ الظِّهَارِ سَبْعٌ وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَهَارَةَ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ
إِحْدَيْهِنَّ بِالتُّرَابِ وَعَدَدُ حُرُوفِ سُورَةِ الْقَدْرِ
إِلَى قَوْلِهِ سَلَامٌ هِيَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ حَرْفًا وَمَكَثَ أَيُّوبُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَلَائِهِ سَبْعَ سِنِينَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِ
تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ
سَبْعِ سِنِينَ وَأَيَّامُ الْعَجُوزِ يَعْنِي الْحُسُومَ سَبْعَةٌ ثَلَاثَةٌ
مِنْ شُبَاطٍ وَأَرْبَعَةٌ مِنْ آذَارَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُهَدَاءُ أُمَّتِي سَبْعَةٌ الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ
اللهِ وَالْمَطْعُونُ وَالْمَسْلُولُ وَالْغَرِيقُ وَالْحَرِيقُ وَالْمَبْطُونُ
وَالنُّفَسَاءُ مِنَ النِّسَاءِ وَأَقْسَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعٍ
وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا إِلَى قَوْلِهِ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا وَكَانَ
طُولُ مُوسَى سَبْعَةَ أَذْرُعٍ بِذِرَاعِ ذَلِكَ الْقَرْنِ وَطُولُ
عَصَا مُوسَى سَبْعَةُ أَذْرُعٍ فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ أَكْثَرَ الْأَشْيَاءِ
سَبْعٌ فَقَدْ نَبَّهَ اللهُ تَعَالَى عِبَادَهُ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُونَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ
الْفَجْرِ فَعَلِمْنَا بِذَلِكَ أَنَّهَا لَيْلَةُ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ
فَضْلٌ فَهَلْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ أَفْضَلُ أَمْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اخْتَلَفَ
أَصْحَابُنَا فِي ذَلِكَ فَاخْتَارَ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ بَطَّةَ
وَالشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الْجَزَرِيُّ وَأَبُو حَفْصٍ عُمَرُ الْبَرْمَكِيُّ رَحِمَهُمُ
اللهُ أَنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ تُفْضَلُ وَاخْتَارَ أَبُو الْحَسَنِ التَّمِيمِيُّ رَحِمَهُ اللهُ

اور اسکی روزی سات دانہ سی ہی اور اسکی چہرہ میں سات سوراخ ہیں اور سورتیں
حم سات ہیں اور سورت فاتحہ سات آیتیں ہیں اور قرآن مجید کی قراءت سات لغت
پر ہی اور بار بار پڑہی جانیوالی سات آیتیں ہیں اور سجدہ سات اعضا پر کیا
جاتا ہی اور دوزخ کی دروازی سات ہیں اور اسکی نام بھی سات ہیں اور دوزخ
کے طبقے سات ہیں اور اصحاب کہف سات ہیں اور قوم عاد ہوا سے سات رات میں
ہلاک ہوئی اور حضرت یوسف علیہ السلام قید میں سات برس رہی اور گائیں
جنکا ذکر سورہ یوسف میں ہی سات ہیں اور یوسف کی زمانہ میں قحط سات سال
ہیں اور انکی زمانہ کی فراخی کی سال سات ہیں اور پانچ وقت کی نمازوں کے
فرض سترہ رکعت ہیں اور اللہ عزوجل نے فرمایا جب مجھہ سی واپس جاؤ تو سات
روزی رکھو اور عورتیں نسب سی سات حرام ہیں اور عورت سی نکاح اسکی رشتہ
کی سات عورتیں حرام ہوجاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوس برتن کی طہارت جسمیں کتا لک جاوے سات بار پانی سے اور ایکبار
مٹی سی دہونا مقرر کی اور سورہ قدر کی حرفوں کی گنتی سلام ہی تک ستائیس
حرف ہیں اور حضرت ایوب علیہ السلام اپنی مصیبت اور تکلیف میں سات برس رہی اور حضرت
عائشہ نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سو نکاح کیا جب میں
سات برس کی تہی اور جاڑی اخیر کی دن جو جاڑے کو کاٹ دیتے ہیں سات دن
ہیں تین دن ماہ پھاگن کی اخیر میں اور چار دن چیت کی اول میں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سات شہید ہیں جو شخص اللہ کے
راہ میں مارا جاوی اور جو وبا میں مرجاوی اور جو جل سی مرے اور جو ڈوب
کر مری اور جلکر مری اور جو پیٹ کی بیماری سی مری اور جو عورت نفاس
میں مرجاوے اور اللہ عزوجل نے سات چیزوں کی قسم کھائی ہی سورج کی اور
چاشت کیوقت کی اللہ کو اس قول تک اور جی کی اور اسکی بنانے والے کی
اور حضرت موسی علیہ السلام ساتگز لمبے اس زمانی کے گزوں سی اور موسی علیہ السلام
کا عصا ساتگز لمبا تھا پس جب ثابت ہوا کہ اکثر چیزیں سات ہیں اور اللہ تعالی نے
اپنے بندوں کو اسپر مطلع کیا کہ شبقدر ستائیسویں رات ہی اپنے اس قول سی
وہ رات سلام ہے صبح ہونے تک سو ہمنے اس سے جان لیا کہ بیشک وہ رات
ستائیسویں ہی فصل پہلا جمعہ کی رات افضل ہی یا شبقدر ہمارے اصحاب کا اسمیں
اختلاف ہی سو شیخ ابو عبداللہ بن بطہ اور شیخ ابو الحسن جزری اور ابو حفص عمر برمکی
رحمہم اللہ نے یہ اختیار کیا کہ جمعہ کی رات افضل ہی اور ابو الحسن تمیمی رحمہ اللہ نے اختیار کیا

اَنَّ اللَّيْلَةَ الَّتِي اُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ مِنْ لَيَالِي الْقَدْرِ اَفْضَلُ
مِنْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فَاَمَّا اَمْثَالُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ لَيَالِي الْقَدْرِ
فَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ اَفْضَلُ وَقَالَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَفْضَلُ
مِنْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ اللَّيَالِي وَوَجْهُ اخْتِيَارِ اَصْحَابِنَا
مَا رَوَى الْقَاضِي الْاِمَامُ اَبُو يَعْلَى رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِاِسْنَادِهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالَى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ اَجْمَعِينَ
وَهٰذِهِ فَضِيلَةٌ لَمْ تُنْقَلْ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِغَيْرِهَا مِنَ اللَّيَالِي
وَرُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَكْثِرُوا عَلَيَّ
مِنَ الصَّلٰوةِ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ
وَيَوْمِهَا وَالْغُرَّةُ مِنَ الشَّيْءِ خِيَارُهُ وَلِاَنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ
تَابِعَةٌ لِيَوْمِهَا وَقَدْ جَاءَ فِي فَضْلِ يَوْمِهَا مَا لَمْ يَجِئْ
فِي فَضْلِ يَوْمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ ذٰلِكَ مَا رَوَى اَنَسٌ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا
طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى يَوْمٍ اَعْظَمَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
وَلَا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهُ وَرَوَى اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ
اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْرَعُ
لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَرَوَى
اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ الْاَيَّامَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى هَيْئَتِهَا وَبَعَثَ الْجُمُعَةَ
وَهِيَ زَهْرَاءُ مُنِيرَةٌ وَاَهْلُهَا يَحُفُّونَ بِهَا كَالْعَرُوسِ تُهْدٰى اِلٰى
كَرِيمِهَا تُضِيءُ لَهُمْ وَيَمْشُونَ فِي ضَوْءِهَا وَاَلْوَانُهُمْ كَاللَّبَنِ
وَرِيحُهُمْ كَالْمِسْكِ يَخُوضُونَ فِي جِبَالِ الْكَافُورِ وَيَنْظُرُ
اِلَيْهِمْ اَهْلُ الْمَوْقِفِ الثَّقَلَانِ مَا يَطْرِفُونَ تَعَجُّبًا حَتّٰى يَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ فَاِنْ قِيلَ فَمَا جَوَابُكُمْ مِنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةُ الْقَدْرِ
خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ قِيلَ الْمُرَادُ بِهَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ فِيهَا
لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ كَاَنَّ تَعَبُّدَهَا عِنْدَهُمْ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ
فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَاَيْضًا اَنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بَاقِيَةٌ فِي الْجَنَّةِ

کہ تحقیق وہ رات جسمیں قرآن اُتارا گیا عزت والی راتوں میں سے ہے تحقیق
بہتر ہے جمعہ کی رات سے لیکن اس رات کی مانند عزت والی راتوں سے پس
رات جمعہ کی بہتر ہے اور اکثر علما نے کہا کہ شبقدر جمعہ کی رات سے اور راتوں
سے بہتر ہے ہمارے اصحاب کے اختیار کرنیکی وجہ وہ روایت ہے جو قاضی امام
ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اسناد سے ابن عباس سے کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی رات کو تمام اہل اسلام کو بخشدیا
ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کی رات
کے سوا کسی رات کی فضیلت میں نقل نہیں ہوئی اور روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر بہت درود پڑھا کرو رات بزرگ اور روشن دن
میں یعنی جمعہ کی رات اور اسکے دن میں اور پسندیدہ ہر چیز کا بہتر ہے اور اسواسطے
کہ جمعہ کی رات اپنے دن کی تابع ہے اور بیشک اس رات کو دن کی فضیلت
میں جو کچھ وارد ہے وہ شبقدر کی دن کی فضیلت میں نہیں منجملہ انکے حضرت
انس رض کی روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کسی دن
سورج نہیں چڑھا جو اللہ کے پاس جمعہ کے دن سے زیادہ بزرگ ہو اور اس سے زیادہ
پیارا اور ابو ہریرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا
کسی دن پر سورج نہیں چڑھتا اور نہ غروب ہوتا ہے کہ وہ جمعہ کے دن سے افضل ہو
اور کوئی جاندار نہیں کہ جمعہ کے دن نہ ڈرتا ہو سوا ان دو فریقوں جنوں اور
آدمیوں کے اور حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن دنوں کو انکی شکل پر اُٹھائیگا
اور جمعہ کو اُٹھاویگا روشن اور چمکتا اور اسکے اصحاب اسکو گھیرے ہوئے ہونگے
عروس کیطرح جو اپنے خاوند کے پاس بھیجی جاتی ہے انکے لیئے روشن ہوگا اور وہ اسکی
روشنی میں چلینگے انکے رنگ برف کیطرح ہونگے اور انکی بو مشک کیطرح ہوگی
چلینگے کافور کے پہاڑوں میں اور ان کیطرف اہل موقف جن اور آدمی
دیکھتے رہ جاوینگے تعجب سے آنکھیں نہ بند کریں جبتک وہ بہشت میں داخل
ہو جاویں پھر اگر کوئی کہے تمہارا کیا جواب ہے اللہ عزوجل کی اس قول سے
شبقدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ کہا جاویگا اس سے مراد یہ ہے کہ اس ہزار
مہینے سے بہتر ہے جسمیں جمعہ کی رات نہیں جیسا ان کے نزدیک اس
آیت کی تقدیر یوں ہے کہ اس ہزار مہینے سے بہتر ہے جسمیں شبقدر
نہیں ہے اور نیز یہ کہ جمعہ کی رات بہشت میں باقی ہے

إِنَّ فِي يَوْمِهَا تَقَعُ الزِّيَارَةُ إِلَى اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَهِيَ مَعْلُومَةٌ
فِي الدُّنْيَا بِعَيْنِهَا عَلَى الْقَطْعِ وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ مَظْنُونٌ عَيْنُهَا وَجْهُ
اخْتِيَارِ التَّمِيمِيِّ وَغَيْرِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَفْضَلُ لِقَوْلِهِ
تَعَالَى خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ثَلَاثٌ وَثَمَانُونَ سَنَةً وَأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ
وَقِيلَ إِنَّهُ عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِهِ
فَاسْتَقَلَّهَا فَأُعْطِيَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَحِمَهُ
اللهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ مِمَّنْ أَثِقُ بِهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ مَا شَاءَ اللهُ
تَعَالَى مِنْ ذَلِكَ فَكَأَنَّهُ تَصَاغَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ بِأَنْ لَا يَبْلُغُوا
مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُولِ الْعُمُرِ فَأَعْطَاهُ
اللهُ تَعَالَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَقَالَ مَالِكُ ابْنُ
أَنَسٍ بَلَغَنِي أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَنْ حَضَرَ صَلَاةَ
الْعِشَاءِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَصَابَ مِنْهَا حَظًّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْمَغْرِبَ فِي جَمَاعَةٍ
فَقَدْ أَخَذَ بِحَظِّهِ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَنْ قَرَأَ هَا يَعْنِي سُورَةَ
الْقَدْرِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ رُبُعَ الْقُرْآنِ وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْعِشَاءِ
الْأَخِيرَةِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَضْلٌ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لِمَ
لَمْ يُطْلِعِ اللهُ عِبَادَهُ عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَقِينًا وَقَطْعًا كَمَا
أَطْلَعَهُمْ عَلَى لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَبَيَّنَهَا لَهُمْ قِيلَ لِئَلَّا يَتَّكِلُوا عَلَى
عَمَلِهِمْ فِيهَا فَيَقُولُوا قَدْ عَمِلْنَا فِي لَيْلَةِ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ فَقَدْ
غَفَرَ اللهُ لَنَا وَحَصَّلَ لَنَا عِنْدَهُ دَرَجَاتٍ وَجَنَّاتٍ فَلَا يَعْمَلُوا
عَمَلًا وَاطْمَئَنُّوا فَيَغْلِبُ عَلَيْهِمُ الرَّجَاءُ فَيَهْلِكُوا وَهَذَا كَمَا لَمْ
يُطْلِعْهُمْ عَلَى فَنَاءِ آجَالِهِمْ لِئَلَّا يَقُولَ مَنْ كَانَ فِي عُمُرِهِ طُولٌ اتَّبِعُ
الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالتَّنَعُّمَ فِي الدُّنْيَا فَإِذَا قَارَبَ فَنَاءَ
أَجَلِي تُبْتُ وَاشْتَغَلْتُ بِعِبَادَةِ رَبِّي وَأَمُوتُ تَائِبًا مُقْبِلًا فَغَيَّبَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ آجَالَهُمْ لِيَكُونُوا أَبَدًا عَلَى وَجَلٍ وَحَذَرٍ مِنْ أَنْ
يُحْبِسُوا الْعَمَلَ وَيَدُومُوا عَلَى التَّوْبَةِ وَإِصْلَاحِ الْعَمَلِ فَيَأْتِيَهُمُ
الْمَوْتُ وَهُمْ عَلَى أَخَسِّ حَالٍ فَتَفُوتُهُمُ الْأَقْسَامُ مِنَ اللَّذَّاتِ
وَالشَّهَوَاتِ فِي الدُّنْيَا وَيَحُوزُونَ مِنْ عَذَابِ اللهِ فِي الْآخِرَةِ

لأنها تقع عين ولا تختلف بخلاف ليلة القدر لجواز التقاوت وقوعها في ليلة من السنة وفي الترمذي عن عمر رضي الله عنه مواظبوا على العشاء في جماعة فإنكم إن تفوتكم تبلغ الكتاب لجلة فقد رأيت رجالا كانوا لا تفوتهم العتمة في جماعة من السنة وفي الترمذي عن عمر رضي الله عنه التمسوها في العشر الأواخر من رمضان في تاسعة تبقى في سابعة تبقى في خامسة تبقى

کیونکہ اسکے دن میں اللہ عزوجل کی زیارت ہوگی اور یہ یعینہ دنیا میں معلوم ہے یقیناً اور شبقدر کا تعین ظنی ہے۔ ابو الحسن تمیمی وغیرہ علما کی شبقدر کی افضل ہونیکو اختیار کرنے کی وجہ اللہ عزوجل کے اس قول سے ہے کہ ہزار مہینے سے بہتر ہے اور ہزار مہینے کے تراسی سال اور چار مہینے ہوتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی امت کی عمریں پیش کیگئیں آپنے انکو کم پایا تو شبقدر آپ کو دیگئی اور امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا مینے اس شخص سے سنا جسپر مجھکو اعتبار ہے کہتا تھا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے لوگوں کی عمریں دیکھیں جو اللہ تعالی نے چاہا اس سے تو گویا آپنے اپنی امت کی عمریں کم خیال کیں اسلیئے کہ یہ اس عمل کو نہ پہونچینگے جو غیر اُن کی لمبی عمر میں اس عمل کو پہونچے سو اللہ تعالی نے آپ کو لیلۃ القدر عطا کی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے اور امام مالک ابن انس نے کہا مجھکو پہونچا کہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص شبقدر کی عشا کی نماز میں حاضر ہوا اوسنے اس سے حصہ پالیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا جس شخص نے عشا اور مغرب کی نماز جماعت میں پڑہی بیشک اوسنے اپنا حصہ شبقدر سے پالیا اور جسنے اس سورۃ کو پڑہا یعنی سورۂ قدر کو اُسنے گویا قرآن کا چوتھا حصہ پڑہا اور یہ مستحب ہے کہ ماہ رمضان کی اخیر کی عشا میں پڑہے فصل اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو شبقدر پر یقیناً اور قطعاً اطلاع کیوں نہیں کی جیسے انکو جمعہ کی رات پر مطلع کیا اور بیان کردیا اسکو کہا جاتا ہے کہ کہیں وہ اپنے عمل پر جو شبقدر میں کیونکر بیٹھیں تو کہیں ہمنے ایسی رات میں ایسے عمل کیے ہیں جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اللہ نے ہمارے گناہ بخشدیئے اور اسکے پاس ہمارے لیئے درجے اور بہشت حاصل ہوچکی ہیں تو کچھ عمل نہ کریں اور آرام کریں تو اُنپر امید غالب ہوجاوے پس ہلاک ہوجاویں اور یہ ایسا ہے جیسے انکو انکی عمروں کے فنا ہونے پر اطلاع نہیں دی تاکہ جسکی عمر لمبی ہو وہ یوں نہ کہے کہ میں دنیا میں شہوتوں اور لذتوں اور عیش کی پیروی کیے جاؤں جب میری عمر تمام ہونے پر آویگی تو کرونگا اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہوجاؤنگا اور توبہ کرتا ہوا مرجاؤنگا سو اللہ عزوجل نے اُن سبکی عمریں پوشیدہ رکھیں تاکہ ہمیشہ ایک خوف

اللہ تعالیٰ وقیل ان اللہ تعالیٰ اخفی خمسۃ اشیاء فی
خمسۃ الاول اخفی رضاہ اللہ فی الطاعات والثانی اخفی
غضبہ فی المعاصی والثالث اخفی صلوٰۃ الوسطی بین الصلوٰت
والرابع اخفی ولیہ فی خلقہ والخامس اخفی لیلۃ القدر فی شھر
رمضان فصل وان اللہ عزوجل اعطی المصطفی صلی
اللہ علیہ وسلم خمس لیال الاولی لیلۃ المعجزۃ بالقدرۃ
وھی انشقاق القمر قولہ تعالیٰ اقتربت الساعۃ وانشق القمر
وکان انفلاق البحر لموسی علیہ السلام بضرب العصا وہو
الانشقاق لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم باشارۃ اصبع
فھو اعظم فی المعجزات واما المحاز والقدرۃ والثانیۃ
لیلۃ الاجابۃ والدعوۃ قولہ تعالیٰ واذ صرفنا الیک نفرا
من الجن یستمعون القرآن والثالثۃ لیلۃ الحکم والقضیۃ
قولہ تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا
یفرق کل امر حکیم والرابعۃ لیلۃ الدنو والقربۃ ھی لیلۃ المعراج
قولہ تعالیٰ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد
الحرام الی المسجد الاقصی الذی الایۃ واما الخامسۃ فلیلۃ
السلام والتحیۃ قولہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الی قولہ تنزل
تنزل الملئکۃ والروح فیھا یعنی لیلۃ القدر وروی عن
عن ابن عباس رض انہ قال اذا کان لیلۃ القدر امر اللہ
سبحانہ وتعالیٰ جبرئیل علیہ السلام ان تنزل الی الارض ومعہ
سکان سدرۃ المنتہی وھم سبعون الف ملک ومعھم الویۃ
من نور فاذا ھبطوا الی الارض رکز جبرئیل علیہ السلام لوائہ
والملئکۃ الویتھم فی اربع مواطن عند الکعبۃ وعند قبر النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وعند مسجد بیت المقدس وعند مسجد طور
سیناء ثم یقول جبرئیل علیہ السلام للملئکۃ تفرقوا فیتفرقون
فلا یبقی ارض ولا حجرۃ ولا بیت ولا سفینۃ فیھا مؤمن
ومؤمنۃ الا دخلت الملئکۃ فیھا الا بیتا فیہ کلب او خنزیر
او خمر او جنب من حرام او صورۃ فیسبحون ویقدسون
ویھللون ویستغفرون لامۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزیں پانچ چیزوں میں پوشیدہ رکھی ہیں
پہلے اللہ کی رضا اپنی عبادات میں پوشیدہ رکھی دوسری اپنا غضب اپنی نافرمانیوں
میں اور تیسری صلوٰۃ الوسطیٰ کو چھپایا نمازوں میں اور چوتھی چھپایا اپنا دوست
مخلوق میں اور پانچوں شبقدر کو ماہ رمضان میں چھپایا فصل اور بیشک
اللہ عزوجل نے حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ راتیں عطا کیں پہلی معجزہ
اور قدرت کی رات جسمیں چاند دو ٹکڑے ہوگیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا قیامت
نزدیک پہونچی اور چاند پھٹ گیا اور موسیٰ علیہ السلام کیلیئے دریا پھٹ گیا
ہاتھ کی لکڑی مارنیسے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلیئے چاند پھٹ گیا ایک
انگلی کے اشارہ سے آپکے رسول پر یہ بہت بڑا ہے معجزوں اور عاجز کرنے اور
قدرت میں اور دوسری قبول کرنے اور بلانے کی رات اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اور جسوقت ہمنے تیری طرف جنوں کی ایک جماعت بھیجی وہ قرآن سننے لگے
اور تیسرا حکم اور فیصلہ کی رات اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمنے قرآن کو مبارک
رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانیوالے ہیں اس رات ہر ایک کام حکمت والا
جدا ہوتا ہے اور چوتھی نزدیکی اور قرب کی رات وہ معراج کی رات ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
پاک ہے وہ جسنے اپنے بندے کو ایک رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک سیر کرایا
ولیکن پانچویں رات سو سلام اور تحیہ کی رات اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک ہمنے قرآن
کو شبقدر میں اتارا تا قول کریم اس رات میں فرشتے اور روح اوترتے ہیں یعنی
شبقدر میں اور حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب شبقدر ہوتی
ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو زمین کیطرف اترنیکا حکم کرتا ہے اور
ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے ہوتے ہیں انکے ساتھ نور کے
جھنڈے ہوتے ہیں پھر جب وہ زمین کیطرف اترتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام
اپنا جھنڈا گاڑ دیتے ہیں اور فرشتے بھی اپنے جھنڈے گاڑ دیتے ہیں چار جگہ میں
کعبہ کے پاس اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس اور بیت المقدس کی مسجد
کے پاس اور طور سیناء کی مسجد کے پاس پھر جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں فرشتوں سے
پھیل جاؤ وہ پھیل جاتے ہیں سو کوئی مکان باقی نہیں رہتا اور نہ کوئی حجرہ اور
نہ کوئی گھر اور نہ کوئی کشتی جسمیں کوئی مرد مومن یا عورت مومن ہو مگر فرشتے
اسمیں جاتے ہیں لیکن اس گھر میں فرشتے نہیں جاتے جسمیں کتا ہو یا سور یا شراب
یا جنب ہو حرام سے یا کوئی تصویر ہو سو تسبیح اور تقدیس کہتے ہیں اور لا الہ الا اللہ
کہتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے بخشش مانگتے ہیں

حَتّٰى اِذَا كَانَ وَقْتُ الْفَجْرِ يَصْعَدُوْنَ اِلَى السَّمَآءِ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ
سُكَّانُ سَمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مِمَّنْ اَيْنَ اَقْبَلْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
كُنَّا فِى الدُّنْيَا لِاَنَّ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ سُكَّانُ
سَمَآءِ الدُّنْيَا مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِهِمْ وَبِحَوَآئِجِهِمْ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ غَفَرَ لِصَالِحِيْهِمْ وَشَفَّعَهُمْ فِىْ طَالِحِيْهِمْ فَتَرْفَعُ
مَلٰٓئِكَةُ سَمَآءِ الدُّنْيَا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالثَّنَآءِ
عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ شُكْرًا لِمَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مِنَ
الْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ ثُمَّ تُشَيِّعُهُمْ مَلٰٓئِكَةُ سَمَآءِ الدُّنْيَا اِلٰى
سَمَآءِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ كَذٰلِكَ سَمَآءً بَعْدَ سَمَآءٍ اِلَى السَّابِعَةِ
ثُمَّ يَقُوْلُ جِبْرِيْلُ يَا سُكَّانَ السَّمٰوٰتِ ارْجِعُوْا فَتَرْجِعُ مَلٰٓئِكَةُ
كُلِّ سَمَآءٍ اِلٰى مَوَاضِعِهِمْ وَيَرْجِعُ سُكَّانُ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى اِلَى
السِّدْرَةِ فَيَقُوْلُ سُكَّانُ السِّدْرَةِ اِنْ كُنْتُمْ فَيَجِيْبُوْنَ مِثْلَ مَا
اَجَابُوْا اَهْلَ سَمَآءِ الدُّنْيَا فَتَرْفَعُ سُكَّانُ السِّدْرَةِ اَصْوَاتَهُمْ
بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ فَمَسْكَنُهُمْ جَنَّةُ الْمَاْوٰى ثُمَّ جَنَّاتُ النَّعِيْمِ
ثُمَّ جَنَّةُ عَدْنٍ ثُمَّ الْفِرْدَوْسِ وَيَسْمَعُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ فَيَرْفَعُ
الْعَرْشُ صَوْتَهُ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالثَّنَآءِ عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
شُكْرًا لِمَا اَعْطٰى هٰذِهِ الْاُمَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ
يَا عَرْشِىْ لِمَ رَفَعْتَ صَوْتَكَ فَيَقُوْلُ اِلٰهِىْ بَلَغَنِىْ اَنَّكَ قَدْ
غَفَرْتَ لِلْبَارِحَةِ لِصَالِحِىْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَفَّعْتَ
صَالِحِيْهَا فِىْ طَالِحِيْهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى صَدَقْتَ يَا عَرْشِىْ
وَلِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِىْ مِنَ الْكَرَامَةِ مَا لَا عَيْنٌ
رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَقِيْلَ يَا جِبْرَئِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا نَزَلْتَ مِنَ السَّمَآءِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَا يَدَعْ اَحَدًا مِنَ
النَّاسِ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ وَصَافَحَهُ وَعَلَامَةُ ذٰلِكَ فَتَسْتَعِرُّ جِلْدُهُ وَ
تَرِقُّ قَلْبُهُ وَتَدْمَعُ عَيْنُهُ وَلِهٰذَا رُوِىَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ مَهْمُوْمًا لِاَجْلِ اُمَّتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مُحَمَّدُ لَا
لَا تَغُمَّ فَاِنِّىْ لَآ اُخْرِجُ اُمَّتَكَ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى اُعْطِيَهُمْ
دَرَجَاتِ الْاَنْبِيَآءِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْاَنْبِيَآءَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
تَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ بِالرُّوْحِ وَالرِّسَالَةِ وَالْوَحْىِ وَالْكَرَامَةِ

جب وقت فجر کا ہو جاتا ہی تو آسمان کیطرف چڑھ جاتی ہیں تو پہلے آسمان کے رہنے والے
فرشتے انکا استقبال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو۔ کہتے ہیں ہم
دنیا میں اسلیئے گئے ہوئے تھے کہ آج رات محمد کی امت کی لیلۃ القدر تھی پھر پوچھتے
ہیں پہلے آسمان والے اللہ تعالی نے اُن سے اور ان کی حاجتوں سے کیا معاملہ کیا تو
جبریل علیہ السلام کہتے ہیں اللہ پاک نے انکی نیکوں کو بخشدیا اور انکی سفارش انکی
بروں کے حق میں قبول فرمائی تو پہلے آسمان کے فرشتے رب العلمین کی تسبیح اور تقدیس
اور تعریف سے اپنی آوازیں بلند کرتے ہیں اللہ تعالی کی اس امت پر بخشش اور
خوشنودی کے عطا فرمانے کے شکریہ میں پھر ان کو رخصت کرنے جاتے ہیں پہلے
آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک پھر اسیطرح ہر ایک آسمان دوسرے آسمان کے
بعد ساتویں آسمان تک پھر جبریل علیہ السلام کہتے ہیں اے آسمان والو واپس جاؤ
تو ہر ایک آسمان کے فرشتے اپنی جگہوں میں چلے جاتی ہیں اور سدرۃ المنتہے کے رہنے والے
سدرہ کو جاتی ہیں تو سدرہ کے رہنے والے پوچھتے ہیں کہ تم کہاں رہے وہ وہی جواب دیتے
ہیں جو پہلے آسمان والوں کو دیا تھا تو سدرہ کے رہنے والے تسبیح اور تقدیس سے اپنی آوازیں
بلند کرتے ہیں تو جنۃ الماوی سنتی ہی پھر جنت النعیم پھر جنت عدن پھر فردوس اور عرش
کا عرش سنتا ہی تو عرش تسبیح اور لا الہ الا اللہ اور رب العلمین کی تعریف سے اپنی آواز
بلند کرتا ہی شکریہ میں اسکے جو اس امت کو ملا تو اللہ عزوجل فرماتا ہی حالانکہ وہ خوب جانتا ہے
اے میرے عرش تو اپنا آواز کیوں بلند کرتا ہے تو وہ عرض کرتا ہی کہ اے میرے معبود مجھکو پہنچا
ہے کہ تو نے آج کی رات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے نیکوں کو بخشدیا ہی اور
اُسکے نیکوں کی سفارش اوسکے بروں کے حق میں قبول فرمایا تو اللہ تعالی فرماتا ہی اے
میرے عرش تو نے سچ کہا اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے میرے پاس وہ بزرگی
اور عزت ہی جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور کسی کان نے نہیں سنی اور نہ کسی آدمی کے دل پر
اُسکا خیال گذرا بعض نے کہا کہ جبریل علیہ السلام جب شبقدر کو آسمان سے اترتے
ہیں تو کسی آدمی کو (مسلمانوں میں سے) نہیں چھوڑتے مگر اُسپر سلام کرتے ہیں اور اُس
سے مصافحہ کرتے ہیں اور اسکی علامت بدن کے بال کھڑے ہونا اور دل نرم ہونا اور
آنکھوں سے آنسو بہنے ہی اور یہی وجہ اس روایت کی ہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی امت کے بارہ میں غمناک تھے تو اللہ تعالی نے فرمایا اے محمد غم نہ کرو کیونکہ میں تیری امت
کو دنیا سے نہیں نکالونگا جبتک ان کو پیغمبروں کے درجے نہ دیلوں اور یہ یوں
ہی کہ انبیا علیہم السلام پر فرشتے رحمت اور رسالت اور وحی اور عزت
لیکر اترتے ہیں

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلَ الْمَلٰئِكَةَ عَلٰى اُمَّتِكَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالتَّسْلِيْمِ وَالرَّحْمَةِ مِنِّيْ **فَصْلٌ** وَالْاَمَارَةُ فِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَنْ تَكُوْنَ لَيْلَةً طَلْقَةً سَمْحَةً لَا حَارَّةً وَلَا بَارِدَةً وَقِيْلَ لَا يُسْمَعُ فِيْهَا نُبَاحُ الْكَلْبِ وَتَطْلُعُ الشَّمْسُ صَبِيْحَتَهَا لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَالطَّسْتِ وَتُكْشَفُ حُجُبُهَا لِاَرْبَابِ الْقُلُوْبِ وَالْوِلَايَةِ وَاَهْلِ الطَّاعَةِ لِمَنْ يَشَآءُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ عَلٰى قَدْرِ اَحْوَالِهِمْ وَاَقْسَامِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ فِي الْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **فَصْلٌ** وَصَلٰوةُ التَّرَاوِيْحِ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا لَيْلَةً وَقِيْلَ لَيْلَتَيْنِ وَقِيْلَ ثَلٰثًا ثُمَّ انْتَظَرُوْهُ وَلَمْ يَخْرُجْ وَقَالَ لَوْ خَرَجْتُ لَفُرِضَتْ عَلَيْكُمْ ثُمَّ اِنَّهَا اسْتَمَرَّتْ فِيْ اَيَّامِ عُمَرَ رض فَلِذٰلِكَ اُضِيْفَتْ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ اَبْتَدَاهَا وَالْحَدِيْثُ الْمَرْوِيُّ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رض اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى النَّاسُ بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ كَثُرَ النَّاسُ حَتّٰى عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَهُمْ اَنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ اِحْيَآءِ حَدِيْثِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ اَيَّامِ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رض وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رض وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض هٰذِهِ التَّرَاوِيْحَ مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعَهٗ مِنِّيْ قَالُوْا وَمَا هُوَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى حَوْلَ الْعَرْشِ مَوْضِعًا يُسَمّٰى حَضِيْرَةَ الْقُدْسِ وَهِيَ مِنَ النُّوْرِ فِيْهَا مَلَائِكَةٌ لَا يُحْصٰى عَدَدُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عِبَادَةً لَا يَفْتُرُوْنَ سَاعَةً فَاِذَا كَانَ لَيَالِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اسْتَاْذَنُوْا رَبَّهُمْ اَنْ يَّهْبِطُوْا اِلَى الْاَرْضِ فَيُصَلُّوْنَ مَعَ بَنِيْ اٰدَمَ فَكُلُّ مَنْ مَشّٰى مِنْهُمْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

ویسی ہی تیری امت پر فرشتوں کو اپنی طرف سے سلام اور رحمت دیکر بشقدر میر بھیجوں گا فصل اور لیلۃ القدر کی نشانی یہ ہے کہ اسدن کی رات خوش آرام کی ہوتی ہے جسمیں گرمی اور سردی نہ ہو اور بعض نے کہا اسمیں کتے کا بھونکنا نہیں سنا جاتا اور اس رات کی صبح کو سورج چڑھتا ہے اسکی روشنی نہیں ہوتی مثل تھال کے ہوتا ہے اور اس رات کو عجائب صاحبدلوں اور ولیوں اور اہل طاعت کیلیے ظاہر ہوتی ہیں جنکو واسطے اللہ تعالی چاہتا ہے اپنے بندے مومنوں سے ان کے احوال اور اقسام اور مراتب کے موافق جو ان کو قرب آلہی میں حاصل ہیں فصل اور تراویح کی نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آپنے اسکو ایک رات پڑھا اور بعض نے کہا دو رات اور بعض نے کہا تین رات پھر صحابہ نے آپکی انتظاری کی آپ نکلے اور فرمایا اگر میں نکلوں تو تمپر فرض ہو جاوے پھر ہمیشہ پڑھی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسی وجہ سے انکیطرف منسوب ہوئی کیونکہ انہوں نے اسکو شروع کیا اور اسمیں حدیث مروی ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان رات کے نکلے ماہ رمضان میں تو آپنے مسجد میں نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر دوسری رات لوگ زیادہ اکٹھے ہو گئے کہ مسجد ان سے تنگ ہو گئی آپ نہ نکلے ان کیطرف یہانتک کہ فجر کی نماز پڑھ چکے تو آپ لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا حال آج کی رات کا پوشیدہ نہیں تھا لیکن میں ڈرا کہ تمپر رات کی نماز فرض نہ ہو جاوے اور تم اس سے عاجز ہو (حضرت عائشہ نے) کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو رمضان کو زندہ رکھنے میں ترغیب دیتے تھے ان کو حکم نہ کرتے بطور فرض کے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور کام اسیطرح پر تھا حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کے دنوں میں اور حضرت عمر کی شروع خلافت میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا بیشک حضرت عمر بن خطاب نے یہ تراویح مجھ سے ایک حدیث سنکر اختیار کی صحابہ نے عرض کیا اے امیر المومنین وہ کونسی حدیث ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالی کیلیے عرش کے گرد ایک جگہ ہے جسے حظیرۃ القدس کہتے ہیں اور وہ نور سے ہے اسمیں فرشتے ہیں جنکی گنتی اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں ایک ساعت سست نہیں پڑتے سو جب ماہ رمضان کی راتیں ہوتی ہیں تو وہ اپنے رب سے اذن مانگتے ہیں کہ زمین کیطرف اتریں بنی آدم کو ساتھ نماز پڑھیں سو جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ان سے لگے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مَسُوْهُ سَعِدَ سَعَادَةً لَا يَشْقٰى بَعْدَهَا
اَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ رض اِذْ ذَاكَ فَنَحْنُ حَقِيْقٌ بِهٰذَا فَجَمَعَ لِلتَّرَاوِيْحِ
وَسَنَّهَا وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ رض اَنَّهُ اِذَا خَرَجَ فِيْ
اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَسَمِعَ الْقُرْاٰنَ فِي الْمَسَاجِدِ فَقَالَ
نَوَّرَ اللّٰهُ قَبْرَ عُمَرَ كَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بِالْقُرْاٰنِ وَكَذٰلِكَ
يُرْوٰى عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رض وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ اَنَّ عَلِيًّا
رض اَخَذَ بِالْمَسَاجِدِ وَهِيَ تَزْهَرُ بِالْقَنَادِيْلِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ
التَّرَاوِيْحَ فَقَالَ نَوَّرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عُمَرَ قَبْرَهٗ كَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَنَا
رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ مَنْ عَلَّقَ فِيْ بَيْتٍ
مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ قَنْدِيْلًا لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَتُصَلِّيْ
عَلَيْهِ وَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يَطْفَى ذٰلِكَ الْقَنْدِيْلُ وَعَنْ
اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رض اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ قَامَ فَصَلّٰى
بِنَا حَتّٰى مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ وَ
الْعِشْرُوْنَ خَرَجَ وَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا لَوْ
نَفَّلْتَنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهٖ لَكَانَ حَسَنًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ وَلَمَّا
يُصَلِّ بِنَا فِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ وَالْعِشْرِيْنَ فَلَمَّا كَانَتِ السَّابِعَةُ
وَالْعِشْرُوْنَ قَامَ بِنَا وَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا
اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قِيْلَ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ فَصْلٌ
وَيُسْتَحَبُّ لَهَا الْجَمَاعَةُ وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا كَذٰلِكَ فِيْ تِلْكَ اللَّيَالِيْ وَيَكُوْنُ
اِبْتِدَآءُ هَا فِي اللَّيْلَةِ الَّتِيْ يُسْفِرُ صَبَاحُهَا عَنْ غُرَّةِ رَمَضَانَ
لَيْلَةً مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذٰلِكَ صَلَّاهَا وَيَكُوْنُ فِعْلُهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَرْضِ وَبَعْدَ
رَكْعَتَيْنِ بِسُنَّةٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا صَلَّاهَا
وَهِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً يُجْلَسُ عَقِبَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلَّمُ فَهِيَ
خَمْسُ تَرْوِيْحَاتٍ كُلُّ اَرْبَعَةٍ مِّنْهَا تَرْوِيْحَةٌ وَيُنْوٰى فِيْ كُلِّ
رَكْعَتَيْنِ

اور ان سے لگے یا وہ فرشتے کسی سے لگیں تو وہ ایسا نیکبخت ہو جاویگا کہ پھر
کبھی گمراہ نہ ہوگا تو حضرت عمر نے کہا جب یوں ہے تو ہم اسکے زیادہ حقدار ہیں
تو تراویح کیلیے جمع کیا اور اسکو سنت ٹھیرایا اور حضرت علی ابن ابیطالب سے روایت
ہے کہ جب وہ ماہ رمضان کی پہلی رات میں نکلے اور قرآن مسجدوں میں سنا تو فرمایا
اللہ عزوجل حضرت عمر کی قبر روشن فرماوے جیسے اونہوں نے اللہ کی مسجدوں
کو روشن کیا قرآن پاک سے اور اسیطرح حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے
اور ایک لفظ میں یوں ہے کہ حضرت علی مسجدوں سے گذرے اور وہ قندیلوں
سے روشن تھیں اور لوگ تراویح کی نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا اللہ عزوجل حضرت
عمر پر انکی قبر کو روشن کرے جیسے اونہوں نے ہماری مسجدیں روشن کیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص کسی گھر میں اللہ کے گھروں میں
سے قندیل لٹکاوے اسکے لیئے فرشتے بخشش مانگتے رہینگے اور رحمت کی دعا کرتے
رہینگے اور وہ ستر ہزار ہیں۔ جبتک وہ قندیل گل ہو جاوے اور حضرت
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا ہمنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی تو جب تیئیسویں رات ہوئی آپ کھڑے
ہوئے اور ہمکو نماز پڑہائی تہائی رات گذارنے تک پھر جب چوبیسویں رات
ہوئی تو آپ ہماری طرف نہ نکلے پھر جب پچیسویں رات ہوئی تو آپ تشریف
لائے اور ہمکو نماز پڑہائی نصف رات تک پھر ہمنے آپ سے عرض کیا کہ اگر
ہم اس رات بہر نفل پڑہیں تو بہتر ہو تو آپنے فرمایا کہ جو شخص امام کے ساتھ
کھڑا ہو نماز سے پھرنے تک اسکے لیئے رات بھر کا قیام لکھا جاویگا اور آپنے
چھبیسویں رات کو نماز نہیں پڑہائی پھر جب ستائیسویں رات ہوئی آپ ہمارے بیچ
کھڑے ہوئے اور اپنے گھر کی لوگ جمع کیے اور ہمارے ساتھ نماز پڑہتے رہے یہانتک کہ ہم
فلاح کے فوت ہونیسے ڈرے کسی نے کہا فلاح کیا چیز ہے کہا سحر ہے فصل اور تراویح
کی نماز کے لیئے جماعت اور بلند قرارت کرنی مستحب ہے کیونکہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اسیطرح پڑہی ان راتوں میں اور یہ نماز شروع ہوتی ہے
اس رات میں جسمیں تراویح پڑہنے والا رمضان کا چاند دیکھتا ہے کیونکہ وہ رات رمضان
کی رات ہے اور اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسیطرح پڑہا ہے اور تراویح پانچ
فرض اور دو سنتوں کے بعد ہوتا ہے اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسیطرح پڑہا ہے اور یہ
بیس رکعت ہے ہر دو رکعت میں بیٹھے اور سلام کرے سو یہ پانچ راحت پکڑتا ہے اور
بیس رکعت میں چار بار آرام کرتا ہے

وَيَنْوِي فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ الْخَيْلِيَّ رَكْعَتَيِ التَّرَاوِيحِ الْمَسْنُونَةَ
إِذَا كَانَ فَرْدًا وَإِذَا كَانَ إِمَامًا أَوْ مَأْمُومًا وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي
الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْهَا فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الْفَاتِحَةَ وَ
سُورَةَ الْعَلَقِ وَهِيَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ لِأَنَّهَا أَوَّلُ سُورَةٍ
نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ عِنْدَنَا مِنَّا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ عِنْدَ جَمِيعِ الْأَئِمَّةِ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى
عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَسْجُدُ فِي آخِرِهَا ثُمَّ يَنْهَضُ فَيَبْدَأُ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ
وَيُسْتَحَبُّ لَهُ قِرَاءَةُ الْخَتْمَةِ كَامِلَةً لِيَسْمَعَ النَّاسُ جَمِيعَ
الْقُرْآنِ فَيَقِفُوا عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْأَوَامِرِ وَالنَّوَاهِي وَالْمَوَاعِظِ
وَالزَّوَاجِرِ وَلَا يُسْتَحَبُّ الزِّيَادَةُ عَلَى خَتْمَةٍ وَاحِدَةٍ لِئَلَّا يَشُقَّ
ذَلِكَ عَلَى الْمَأْمُومِينَ فَيَتَضَجَّرُوا وَرُبَّمَا لَحِقَهُمُ السَّآمَةُ وَيُكْرَهُ
الْجَمَاعَةُ وَيَثْقُلُ بِهَا فَيَفُوتُهُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ وَثَوَابٌ جَزِيلٌ
فَيَكُونُ ذَلِكَ بِسَبَبِ الْإِمَامِ فَيُعْظِمُ إِثْمَهُ فَيَكُونُ مِنَ الْآثِمِينَ
وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ لِلْمُعَاذِ
أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ وَذَلِكَ لَمَّا صَلَّى بِقَوْمٍ وَطَوَّلَ فِي
الْقِرَاءَةِ وَقَطَعَ أَحَدُهُمُ الصَّلَاةَ وَانْفَرَدَ ثُمَّ شَكَى ذَلِكَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُسْتَحَبُّ تَأْخِيرُ الْوِتْرِ إِلَى آخِرِ
صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ وَيَقُومُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ
الْأَعْلَى الَّذِي وَفِي الثَّانِيَةِ سُورَةَ الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ
سُورَةَ الْإِخْلَاصِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ كَانَ
يُصَلِّي وَيُكْرَهُ التَّنَفُّلُ بَيْنَ كُلِّ تَرْوِيحَتَيْنِ وَيُكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ
التَّرَاوِيحَ فِي مَسْجِدَيْنِ وَكَذَلِكَ صَلَاةُ النَّوَافِلِ فِي جَمَاعَةٍ
بَعْدَ التَّرَاوِيحِ فِي إِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ لِأَنَّهُ هُوَ التَّعَقُّبُ وَذَلِكَ
مَكْرُوهٌ عِنْدَ الْإِمَامِ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ بَلْ يَنَامُ نَوْمَةً خَفِيفَةً ثُمَّ يَقُومُ يَأْتِي بِمَا
مِنَ النَّوَافِلِ وَالتَّهَجُّدِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَنَامِهِ وَهِيَ نَاشِئَةُ
اللَّيْلِ الَّتِي أَثْنَى اللَّهُ عَلَيْهَا وَذَكَرَهَا وَقَالَ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ
هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا وَالرِّوَايَةُ الثَّانِيَةُ أَنَّ ذَلِكَ
جَائِزٌ غَيْرُ مَكْرُوهٍ لَكِنَّهُ يُؤَخِّرُهُ لِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ

اور ہر دو رکعت میں نیت کرے کہ میں دو رکعت نماز تراویح مسنونہ پڑھتا ہوں جب
اکیلا ہو اور جب امام ہو یا مقتدی اور مستحب ہے کہ تراویح کی پہلی رکعت میں ماہ رمضان
کی پہلی رات میں سورہ فاتحہ اور سورۂ علق پڑھے اور وہ اقرا باسم ربک الذی
خلق ہے کیونکہ یہ پہلی سورہ قرآن کی ہے جو اتری ہماری امام احمد بن محمد بن حنبل
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور اسیطرح تمام اماموں کے نزدیک ہے رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم پھر اسکے آخر میں سجدہ کرے پھر کھڑا ہو پھر سورہ بقر شروع کرے
اور امام کو مستحب ہے قرآن کا ختم کامل کرنا تاکہ لوگ تمام قرآن مجید سنیں
اور قرآن مجید میں جو حکم اور روکیں اور نصیحتیں اور جھڑکیاں ہیں سب سے
واقف ہوں اور ایک ختم سے زیادہ مستحب نہیں تاکہ مقتدیوں پر شاق نہ
گذرے تو گھبرا جاویں اور ان کو تھکان لاحق ہو اور جماعت سے کراہت
کریں اور بوجھل ہوں اس سے تو انسے بڑا اجر اور بڑا ثواب فوت ہو تو یہ امام کے
سبب سے ہوگا تو اسکا گناہ بڑا ہوگا تو وہ گنہگاروں سے ہو جاویگا اور بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کام میں حضرت معاذ کو فرمایا تھا اے
معاذ تو فتنہ ڈالنے والا ہے اور یہ جب فرمایا تھا جب معاذ نے اپنی قوم کو نماز پڑھائی
اور لمبی قرارت کی اور ایک نوان میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے نماز پڑھ لی پھر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکی شکایت کی تھی اور وتر کی تاخیر نماز تراویح
کے اخیر تک مستحب ہے اور پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی الذی پڑھے اور دوسری
میں سورہ کافرون اور تیسری میں سورہ اخلاص کیونکہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح پڑھا کرتے تھے اور دو تراویح کے درمیان نفل پڑھنی
مکروہ ہیں اور تراویح کی نماز دو مسجدوں میں پڑھنی مکروہ ہے اور اسیطرح نفلوں
کی نماز جماعت میں تراویح کے بعد دو روایتوں میں سے ایک روایت میں مکروہ ہے
کیونکہ وہ تعقب ہے اور یہ مکروہ ہے امام احمد کے نزدیک رحمہ اللہ تعالیٰ احضرت
انس بن مالک سے روایت ہے کہ اسکو مکروہ سمجھتے تھے بلکہ ایک بار تھوڑا سا
سو لیتے پھر اٹھتے اور پڑھتے جتنے چاہتے نفل اور تہجد پھر جاتے اپنے سونے کی جگہ
اور یہ وہی رات کا اٹھنا ہے جسکے اللہ نے تعریف کی ہے اور اسکا ذکر کیا اور فرمایا
بیشک رات کا اٹھنا وہ زیادہ سخت ہے نفس کے کچلنے میں اور زیادہ سیدھا
کرنیوالا ہے بات کا اور روایت دوسری یہ ہے کہ وہ جائز ہے مکروہ نہیں لیکن
اسمیں دیر کرے۔ حضرت عمر کی روایت کیوجہ سے کہ انہوں نے

قَالَ ثَمَانُوْنَ فَضْلُ لَيْلَةٍ اٰخِرُهَا السَّاعَةُ الَّتِيْ تَنَامُوْنَ
اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ السَّاعَةِ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ فَصْلٌ اٰخَرُ فِيْمَا
يَتَعَلَّقُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَجَمِيْعِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا فَاِذَا نَزَلَتِ الْمَلٰئِكَةُ
وَالرُّوْحُ الَّذِيْ هُوَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهٗ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ مَلَكٍ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَيْهِمْ فَجِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ كَانَ قَاعِدًا وَالْمَلٰئِكَةُ تُسَلِّمُ مَنْ كَانَ قَائِمًا
وَالْبَارِيْ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يُسَلِّمُ عَلٰى عِبَادِهٖ مَنْ كَانَ قَائِمًا
كَمَا جَازَ اَنْ يُسَلِّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ بِقَوْلِهٖ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ فَجَازَ
اَنْ يُسَلِّمَ عَلٰى عِبَادِهِ الْاَبْرَارِ فِي الدُّنْيَا الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ
مِنَّا الْحُسْنٰى وَالْعِنَايَةُ وَالسَّعَادَةُ فِي الْاَزَلِ
الْفَائِزِيْنَ عَنِ الْخَلْقِ الْبَاقِيْنَ بِالرَّبِّ الْمُطْمَئِنِّيْنَ اِلَى الْحَقِّ فَلَا
يَبْقٰى فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بُقْعَةٌ اِلَّا وَعَلَيْهَا مَلَكٌ سَاجِدٌ وَّقَائِمٌ
يَدْعُوْا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَنِيْسَةً اَوْ
بِيْعَةً اَوْ بَيْتَ النَّارِ اَوْ بَيْتَ الْوَثَنِ اَوْ بَعْضَ اَمَاكِنِهِمُ الَّتِيْ
يَطْرَحُوْنَ فِيْهَا الْخُبْثَ فَلَا يَزَالُوْنَ يَدْعُوْنَ لَيْلَتَهُمْ تِلْكَ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاَمَّا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا
يَدَعُ اَحَدًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِلَّا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ
يُصَافِحُهٗ وَيَقُوْلُ لَهٗ اِنْ كُنْتَ فِي الطَّاعَةِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ
بِالْقَبُوْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِنْ كُنْتَ بِالْمَعْصِيَةِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ
بِالْغُفْرَانِ وَاِنْ كُنْتَ بِالنَّوْمِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ بِالرِّضْوَانِ
وَاِنْ كُنْتَ فِي الْقَبْرِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ بِالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ
هُوَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ وَقِيْلَ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ
تُسَلِّمُ عَلٰى اَهْلِ الطَّاعَاتِ وَلَا تُسَلِّمُ عَلٰى اَهْلِ الْمَعْصِيَةِ اَمَا
عَلِمْتَ اَنَّ الْمُصِيْبَ فِيْ سَلَامِ الْمَلٰئِكَةِ وَاَكْلِ الْحَرَامِ وَ
قَاطِعِ الرَّحِمِ وَالْمُتَمَادِيْ فِيْ اَكْلِ اَمْوَالِ الْيَتٰمٰى فَهٰؤُلَاءِ لَيْسَ لَهُمْ
نَصِيْبٌ فِيْ سَلَامِ الْمَلٰئِكَةِ فَاَيُّ مُصِيْبَةٍ اَعْظَمُ مِنْ هٰذِهِ
الْمَعْصِيَةِ يَقْضِيْ شَهْرًا اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ

فرمایا تم آخر رات کی فضیلت چھوڑتے ہو جس گھڑی میں تم سوتی ہو وہ مجھکو
بہت پیاری ہے اوس گھڑی سے جسمیں تم کھڑی ہوتے ہو۔ دوسری فصل جس سے
ختم کیا جاتا ہے وہ بیان جو لیلۃ القدر اور تمام ماہ رمضان کے متعلق ہے
فرمایا اللہ عزوجل نے اترتے ہیں فرشتے اور روح اوس رات میں سو جب اترتے
ہیں فرشتے اور روح جو جبرئیل علیہ السلام ہیں اور انکے ساتھ ستر ہزار فرشتے
ہوتی ہیں اور وہ انپر امیر ہوتی ہیں تو جبرئیل علیہ السلام اوسپر سلام کرتے جو
بیٹھا ہوتا ہے اور فرشتے اوسپر سلام کرتے ہیں جو سویا ہوتا ہے اور باری تعالے
سبحانہ اپنے بندوں میں سے اوسپر سلام کرتا ہے جو کھڑا ہوتا ہے جیسے جائز ہے
کہ اللہ عزوجل سلام کریگا جنت میں اہل جنت میں سے اپنے مومن بندوں پر
بدلیل قولہ تعالیٰ پروردگار مہربان کیطرف سے کہا جائیگا تمپر سلام ہو سو جائز ہے
یہ کہ سلام کرے اپنے بندے نیکوں پر دنیا میں جنکے لیے اللہ کیطرف سے نیکی اور عنایت
اور سعادت ازل کے دن میں بڑھ چکی ہے وہ خلق سے فنا ہو چکے ہیں رب کے ساتھ
باقی ہیں اللہ کیطرف آرام پکڑتے ہیں سو لیلۃ القدر میں کوئی ایسی جگہ نہیں
جسپر ایک فرشتہ ساجد قائم نہ ہو مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلیے دعا
کریگا مگر یہ کہ گرجا ہو یا یہودیوں کی عبادتگاہ یا آتشکدہ یا بتخانہ یا لوگوں کی
وہ بعض جگہیں جہاں پلیدی ڈالتے ہیں سو ہمیشہ اُن کی اس رات بھر مرد
مرد اور مومن عورتوں کے لیئے دعا کرتے ہیں ولیکن جبرئیل علیہ السلام سو
مومن مردوں اور مومن عورتوں میں سے کسیکو نہیں چھوڑتے مگر اوسپر سلام کرتے اور
اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ اگر تو فرمانبرداری میں ہے تو
تجھپر سلام ہو اور اگر تو نیند میں ہے تو تجھپر سلام ہو اللہ کی رضامندی کے ساتھ
اور اگر تو قبر میں ہے تو تجھپر سلام ہو رحمت اور رحمت کے ساتھ سو یہ اللہ عزوجل
کا فرمودہ ہر چیز سے سلام ہے اور بعض نے کہا کہ فرشتے اہل طاعت پر سلام
کرتے ہیں اور گنہگاروں پر سلام نہیں کرتے سو منجملہ اونکے ظالم ہیں انکو نیوتہ پر شتوں
کو سلام میں کچھ حصہ نہیں اور حرام کھانیوالا اور اپنے قریبیوں سے قطع کرنیوالا
اور چغلخور اور یتیموں کا مال کھانیوالا ان سب کیلیے فرشتوں کے سلام میں کچھ
حصہ نہیں سو کون سی مصیبت بہت بڑی ہے اس مصیبت سے ایسا مہینہ گذر
جاوے جسکا اول رحمت ہو اور جسکا درمیان بخشش ہو
اور جسکا آخر آگ سے

مِنَ النَّارِ وَلَا يَكُونُ لَكَ حَظٌّ فِي سَلَامِ مَلَئِكَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَالْأَبْرَارِ وَهَلْ كَانَ ذَالِكَ إِلَّا بِبُعْدِكَ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَدُنُوِّكَ
مِنْ أَهْلِ الطُّغْيَانِ وَمُوَافَقَتِكَ لِلشَّيْطَانِ وَتَحْلِيَتِكَ بِحِلْيَةِ
سَالِكِي سَبِيلِ النِّيرَانِ وَلِبُعْدِكَ وَتَجَافِيكَ عَنْ سَالِكِي
سَبِيلِ الْجِنَانِ وَهَجْرَانِكَ لِطَاعَةٍ مَنْ بِيَدِهِ الضُّرُّ
وَالْإِحْسَانُ فَشَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ الصَّفَاءِ وَشَهْرُ الْوَفَاءِ
وَشَهْرُ الذَّاكِرِينَ وَشَهْرُ الصَّابِرِينَ وَشَهْرُ الصَّادِقِينَ
فَإِذَا لَمْ تُؤَثِّرْ فِي إِصْلَاحِ قَلْبِكَ وَإِقْلَاعِكَ عَنْ مَعَاصِي
رَبِّكَ وَمُجَانَبَةِ أَهْلِ الشَّقَاءِ وَالْجَرَائِرِ فَمَا الَّذِي يُؤَثِّرُ فِي
قَلْبِكَ فَأَيُّ خَيْرٍ تُرْجَى مِنْكَ وَأَيُّ بَقِيَّةٍ بَقِيَتْ فِيكَ وَ
أَيُّ فَلَاحٍ يُتَرَقَّبُ مِنْكَ فَتَنَبَّهْ يَا مِسْكِينُ لِمَا حَلَّ بِكَ وَ
اسْتَيْقِظْ مِنْ رُقْدَتِكَ وَغَفْلَتِكَ وَانْظُرْ إِلَى الَّذِي دَهَاكَ
وَشَيَّعَ بَقِيَّةَ شَهْرِكَ بِالتَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ وَتَمَتَّعْ فِيهَا بِالْإِ
سْتِغْفَارِ وَالطَّاعَةِ لَعَلَّكَ تَكُونُ مِمَّنْ نَالَهُ الرَّحْمَةُ وَ
الرَّأْفَةُ وَوَدِّعْهَا بِأَسْبَالِ الْعَبَرَاتِ وَابْكِ عَلَى نَفْسِكَ الْمَشُومَةِ
بِالْعَوِيلِ وَالْوَيْلِ وَالنِّيَاتِ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ
إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقِيَامِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْإِيمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقُرْآنِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْأَنْوَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْمَغْفِرَةِ
وَالْغُفْرَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الدَّرَجَاتِ وَالنَّجَاتِ مِنَ النَّارِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّائِبِينَ الْعَابِدِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْعَارِفِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ
الْمُجْتَهِدِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْأَمَانِ كُنْتَ الْعَاصِيَانَ

آزادی ہو اور تجھکو اس رب کی فرشتوں کی سلام میں کچھ حصہ ہو جو گنہگاروں
اور نیکوں کا رب ہی۔ سو نہیں یہ مگر بسبب دور ہونے تیرے کہ رحمن سے اور
بسبب تیری سرکشوں اور شیطان کی موافقتوں میں سے ہونیکے اور بہ سبب تیرے
دوزخ کی راہ چلنے والوں کے زیور پہننے کے اور بہ سبب تیرے چھوڑنے کے انکی
طاعت کو جسکے ہاتھ میں ضرر اور احسان ہی سو ماہ رمضان صفائی اور وفا کا مہینہ
ہے اور ذکر کرنیوالونکا مہینہ اور صبر کرنیوالوں اور سچوں کا مہینہ ہی پھر جب
اُسنے تیرے دل کی اصلاح اور تجھکو تیرے رب کو گناہوں سے اُکھاڑنے اور
بدبخت اور گنہگار لوگوں سے بھاگنے میں تاثیر نہ کی تو کونسی چیز ہے تیرے دل
میں تاثیر کریگی پھر کونسی بھلائی تجھ سے امید کیجاویگی اور کونسا فضل تجھ میں باقی
رہا اور کونسی خلاصی تجھ سے نظر آتی ہی سو اے مسکین خبردار ہو اس سے
جو تجھپر نازل ہوا اور اپنی خواب اور غفلت سے بیدار ہو اور اسکی طرف
دیکھ جو تجھکو پہونچا ہے اور اپنے باقیماندہ مہینہ میں توبہ اور رجوع کی پوری
کر اور اسمیں استغفار اور طاعت سے فائدہ اوٹھا شاید تو ان لوگوں میں
سے ہو جاوے جنکو رحمت اور بڑی مہربانی پہونچی ہے اور اسے
رخصت کر آنسو بہا کر اور اپنے شامت کے نفس پر بلند آواز اور
نوحوں سے رو پس بہت روزہ دار ہیں جو اس ماہ رمضان کے بعد کبھی
قیام نہ کرینگے اور کام کرنیوالے کو اُسکی مزدوری کام سے فارغ ہوتی ہی
لجاتی ہی اور ہم اپنے کام سے فارغ ہو چکے ہیں سو کاشکے مجھے معلوم ہو کہ ہمارا
روزہ اور قیام قبول ہوا یا وہ ہمارے موہنوں پر ماریگئے کاشکے میں
اُسکو جانتا جو ہم میں مقبول ہوا پھر ہم اُسکو مبارکباد دیتے اور جو ہم میں سے
مردود ہوا پھر اسکی تعزیت کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بہت روزہ داروں کو اُن کے روزہ سے بجز بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل
نہیں اور بہت قیام کرنیوالوں کو انکے قیام سے بجز بیداری کے کچھ حاصل نہیں ای
روزے کے مہینے تجھپر سلام ہو ای قیام کے مہینے تجھپر سلام ہو ای ماہ انوار کے مہینے
تجھپر سلام ہو ای مغفرت و بخشش کے مہینے تجھپر سلام ہو ای درجوں اور دوزخ
کے طبقوں سے خلاصی کے مہینے تجھپر سلام ہو۔ ای توبہ کرنیوالوں اور عبادت
کرنیوالوں کے مہینے تجھپر سلام ہو ای عارفوں کے مہینے تجھپر سلام ہو
اے ان کے مہینے تجھپر سلام ہو گنہگاروں کیلئے
روک تھا۔

مِنَ النَّارِ وَلَا يَكُونُ لَكَ حَظٌّ فِي سَلَامِ مَلَئِكَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَالْأَبْرَارِ فَهَلْ كَانَ ذَلِكَ إِلَّا لِبُعْدِكَ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَكَوْنِكَ
مِنْ أَهْلِ الطُّغْيَانِ وَمُوَافِقِيَ لِلشَّيْطَانِ وَتَحْلِيَكَ بِحِلْيَةِ
سَالِكِي سَبِيلِ النِّيرَانِ وَلِبُعْدِكَ وَتَجَافِيكَ عَنْ سَالِكِي
سَبِيلِ الْجِنَانِ وَهَجْرِانِكَ لِطَاعَةٍ مَنْ بِيَدِهِ الضُّرُّ
وَالْإِحْسَانُ فَشَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ الصَّفَاءِ وَشَهْرُ الْوَفَاءِ
وَشَهْرُ الذَّاكِرِينَ وَشَهْرُ الصَّابِرِينَ وَشَهْرُ الصَّادِقِينَ
فَإِذَا لَمْ يُؤَثِّرْ فِي إِصْلَاحِ قَلْبِكَ وَإِقْلَاعِكَ عَنْ مَعَاصِي
رَبِّكَ وَمُجَانَبَةِ أَهْلِ الشَّقَاءِ وَالْجَرَائِمِ فَمَا الَّذِي يُؤَثِّرُ فِي
قَلْبِكَ فَأَيُّ خَيْرٍ تُرْجَى مِنْكَ وَأَيُّ بَقِيَّةٍ بَقِيَتْ فِيكَ وَ
أَيُّ فَلَاحٍ يُتَرَقَّبُ مِنْكَ فَتَنَبَّهْ يَا مِسْكِينُ لِمَا حَلَّ بِكَ وَ
اسْتَيْقِظْ مِنْ رَقْدَتِكَ وَغَفْلَتِكَ وَانْظُرْ إِلَى الَّذِي دَهَاكَ
وَشَيَّعَ بَقِيَّةَ شَهْرِكَ بِالتَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ وَتَمَتَّعْ فِيهَا بِالْإِ
سْتِغْفَارِ وَالطَّاعَةِ لَعَلَّكَ تَكُونُ مِمَّنْ نَالَهُ الرَّحْمَةُ وَ
الرَّأْفَةُ وَوَدِّعْهُ يَا سَبَالَ الْعَبَرَاتِ وَابْكِ عَلَى نَفْسِكَ الْعَوْمَةَ
بِالْعَوِيلِ وَالْوَيْلِ وَالنِّيَاتِ فَكَمْ مِنْ صَائِمٍ لَكَ لَيْسَ صَوْمُهُ غَيْرَ
أَبَدًا وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَا يَقُومُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَالْعَامِلُ لِيُعْطَى الْأَجْرَ
عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ عَمَلِهِ وَقَدْ فَرَغْنَا مِنَ الْعَمَلِ فَلَيْتَ شِعْرِي هَلْ
صِيَامُنَا وَقِيَامُنَا أَمْرٌ مَضْرُوبٌ بِهِمَا وُجُوهُنَا يَا لَيْتَ شِعْرِي
مِنَ الْمَقْبُولِ مِنَّا فَتُهَنِّيَهُ وَمِنَ الْمَرْدُودِ مِنَّا فَنُعَزِّيَهُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ
إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقِيَامِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْإِيمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقُرْآنِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْأَنْوَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْمَغْفِرَةِ
وَالْغُفْرَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الدَّرَجَاتِ وَالنَّجَاةِ مِنَ النَّارِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّائِبِينَ الْعَائِدِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْعَارِفِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ
الْمُجْتَهِدِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْأَمَانِ كُنْتَ الْعَاصِيَاتِ

آزادی ہو اور تجھکو اس رب کے فرشتوں کے سلام میں کچھ حصہ ہو جو کہ نیکوں
اور نیکوں کا رب ہے۔ سو نہیں یہ مگر بسبب دور ہونے تیرے کہ رحمن سے اور
بسبب تیری سرکشوں اور شیطان کے موافقوں میں سے ہونیکے اور بسبب تیرے
دوزخ کی راہ چلنے والوں کے زیور پہننے کے اور بسبب تیرے چھوڑنے کے انکی
طاعت کو جسکے ہاتھ میں ضرر اور احسان ہے سو ماہ رمضان صفائی اور وفا کا مہینہ
ہے اور ذکر کرنیوالونکا مہینہ اور صبر کرنیوالوں اور سچوں کا مہینہ ہے پھر جب
اُسنے تیرے دل کی اصلاح اور تجھکو تیرے رب کو گناہوں سے اُکھاڑنے اور
بدبخت اور گنہگار لوگوں سے بھاگنے میں تاثیر نہ کی تو کونسی چیز ہے تیرے دل
میں تاثیر کریگی پھر کونسی بھلائی تجھ سے امید کیجاویگی اور کونسا فضل تجھ میں باقی
رہا اور کونسی خلاصی تجھ سے نظر آتی ہے سو اے مسکین خبردار ہو اس سے
جو تجھپر نازل ہوا اور اپنی خواب اور غفلت سے بیدار ہو اور اسکی طرف
دیکھ جو تجھکو پہونچا ہے اور اپنے باقیماندہ مہینہ میں توبہ اور رجوع کی پوری
کر اور اسمیں استغفار اور طاعت سے فائدہ اوٹھا شاید تو ان لوگوں میں
سے ہو جاوے جنکو رحمت اور بڑی مہربانی پہونچی ہے اور اسے
رخصت کر آنسو بہا کر اور اپنے شامت کے نفس پر بلند آواز اور
نوحوں سے رو لے پس بہت روزہ دار ہیں جو اس ماہ رمضان کے بعد کبھی
قیام نہ کرینگے اور کام کرنیوالے کو اسکی مزدوری کام سے فارغ ہوتی ہی
ملجاتی ہے اور ہم اپنے کام سے فارغ ہو چکے ہیں سو کاشکے مجھے معلوم ہو کہ ہمارا
روزہ اور قیام قبول ہوا یا وہ ہمارے موہنوں پر مارے گئے کاشکے میں
اُسکو جانتا جو ہم میں مقبول ہوا پھر ہم اُسکو مبارکباد دیتے اور جو ہم میں
مردود ہوا پھر اسکی تعزیت کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بہت روزہ داروں کو اُن کے روزے سے بجز بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل
نہیں اور بہت قیام کرنیوالوں کو انکے قیام سے بجز بیداری کے کچھ حاصل نہیں ای
روزے کے مہینے تجھپر سلام ہو ای قیام کے مہینے تجھپر سلام ہو ای ماہ انوار کے مہینے
تجھپر سلام ہو ای مغفرت و بخشش کے مہینے تجھپر سلام ہو ای درجوں اور دوزخ
کے طبقوں سے خلاصی کے مہینے تجھپر سلام ہو۔ ای توبہ کرنیوالوں اور عبادت
کرنیوالوں کے مہینے تجھپر سلام ہو ای عارفوں کے مہینے تجھپر سلام ہو
اے امان کے مہینے تجھپر سلام ہو تو گنہگاروں کیلئے
روک تھا۔

حبسا والتقيين انسا السلام على القناديل والمصابيح الزهر
والعيون الساهرة والدموع الهاطلة والمحاريب المنورة و
العبرات المنسكبة المنقطرة والانفاس من القلوب المحترقة اللهم
اجعلنا ممن قبلت صيامه وصلوته وبدلت سيئاته بحسنات
وادخلته برحمتك في جنانك ورفعت درجاته يا رحيم يا رحمن

فصل في ذكر الفطر قال الله تعالى قد افلح من تزكى
وذكر اسم ربه فصلى قوله قد افلح الفلاح على وجهين
احدهما الفوز بالجنة والنجاة من النيران في العقبى ومن
الآفات والبليات في الدنيا والثاني اليمن والسعادة
بالتوفيق للطاعة في الدنيا والخلود في الجنان في الاخرى
قال الله عز وجل قد افلح المؤمنون يعني سعدوا وانظر
قد افلح من تزكى اي وفق للزكوة وتطهر بالايمان وتقواه
من الاثام واما من لم يزك فلا فلاح له قال الله عز وجل
لا يفلح المجرمون اي لا يفوزون ولا يسعدون واما
قوله من تزكى فقد اختلف في ذلك فقال ابن عباس رض
يعني من تطهر من الشرك بالايمان وقال الحسن من
تزكى يعني من كان صالحا وعمله زاكيا نامیا وقال ابو
الاحوص اغنى به زكوة الاموال كلها وقال قتادة وعطاء
اراد به زكوة الفطر لا غير وقوله وذكر اسم ربه فصلى فقد
اختلف في ذلك ايضا فقال ابن عباس معناه وحد
الله تعالى وصلى الصلوات الخمس وقال ابو سعيد
الخدري ذكر اسم ربه بالتكبير وصلى يعني خرج الى العيد
فصلى وقال وكيع ابن الجراح زكوة الفطر رمضان
كسجدة السهو للصلوة وفرض رسول الله صلى الله عليه
وسلم زكوة الفطر طهرة للصائم من الرفث فكانما خيران
للصائم لما دخله من النقصان بالاثام من اللغو والرفث
والكذب والغيبة والنميمة واكل الشبهات والنظر
الى المستحسنات تجعل الفطرة مكفرة لها متممة
للصيام جابرة لها كالتوبة للذنوب والاستغفار لها

اور پرہیزگاروں کیلیے دل لگانیوالا قندیلوں روشن اور چراغوں روشن
اور آنکھیں بیدار اور آنسو بہنے والوں اور محراب روشن اور آنسو
قطرہ قطرہ گرنیوالوں اور جلے ہوئے دلوں سے سانس چڑھنے والوں پر
سلام ہو یا اللہ ہمکو اُن لوگوں میں کر جنسے تو نے روزہ اور نماز قبول
فرمایا اور جنکی برائیں نیکیوں سے بدلدیں اور جنکو تو نے اپنی رحمت سے
اپنے بہشت اور بلند درجوں میں داخل کیا اے رب رحم کرنیوالوں سے
زیادہ رحم کرنیوالے فصل صدقہ فطر کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو
پاک ہوا اور اُسنے اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑہی بیشک اُسنے
نجات پائی اللہ پاک کا فرمودہ بیشک اُسنے نجات پائی پس نجات پانا دو طرح
ہے ایک آخرت میں بہشت میں پہونچنا اور آگ سے رہائی پانا اور دنیا میں
آفتوں سے اور مصیبتوں سے بچنا اور دوسری دنیا میں اللہ پاک کی فرمانبرداری
کیلیے توفیق پانے کے سبب سے برکت اور نیکبختی پانا اور آخرت میں
بہشت میں ہمیشہ رہنا اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک مومنوں نے نجات پائی
یعنے نیکبخت ہوئے اور اُسکی نظیر یہ آیت ہے جو پاک ہوا اوسنے بیشک
نجات پائی یعنے جسکو زکوۃ اور اپنے ایمان کو پاک رکھنے اور گناہوں سے بچنے
کی توفیق ملی اور جسنے زکوۃ نہ دی اوسکی خلاصی نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
گنہگار خلاصی نہیں پاتے یعنے مراد نہیں پاتے اور نیکبخت نہیں ہوتے
اور اللہ تعالیٰ کا فرمودہ جو پاک ہوا اسواسمیں اختلاف ہے پس حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ جو شخص ایمان رکھکر شرک سے پاک ہوا اور حسن
نے کہا میں اس سے مراد رکھتا ہوں تمام مالوں کی زکوۃ اور قتادہ اور عطا نے
کہا اس سے اللہ کی مراد صدقہ فطر ہے اور کچھ اور اللہ تعالیٰ کا فرمودہ اور اپنے رب کا نام یاد
کیا پھر نماز پڑہی اسمیں بھی اختلاف ہے سو ابن عباس نے کہا اسکے معنے یہ ہیں اللہ تعالیٰ کو
ایک جانا اور پانچوں نمازیں پڑہیں اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا اسکے
یہ ہیں اللہ تعالیٰ کو ایک جانا اور پانچوں نمازیں پڑہیں اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
نے کہا اپنے رب کا نام یاد کیا تکبیر کہکر اور نماز پڑہی یعنی عیدگاہ کو نکلا پھر نماز پڑہی
اور وکیع بن جراح نے کہا رمضان کا صدقہ فطر نماز کو سجدہ سہو کیطرح ہے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزہ دار کیلیے بیہودہ گوئی سے پاک کرنیکو لیئے فرض کیا پس گویا وہ
نقصان کا پورا کرنیوالا ہے روزہ دار کیلیے جو لغو اور بیہودہ اور جھوٹ اور غیبت

لها وَالسُّجُودُ لِلسَّهْوِ فَلَمَّا أَنَّ السُّجُودَ لِلسَّهْوِ شُرِعَ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ
إِذْ كَانَ هُوَ السَّبَبَ فِي ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ مِنَ الْمَعَاصِي وَ
الْفِطْرَةُ لِرَمَضَانَ شُرِعَتَا تَرْغِيمًا لَهُ لِأَنَّ الْمَعَاصِيَ وَ
الرَّفَثَ الْحَاصِلَ فِي الصِّيَامِ سَبَبُهُ الشَّيْطَانُ أَعَادَنَا اللّٰهُ
وَجَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ مَكَايِدِهِ وَمَصَايِدِهِ وَعَوَائِلِهِ
وَسَلَّمَنَا مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا وَبَلَايَاهَا وَأَخْرَجَنَا مِنْهَا إِلَى
رَحْمَتِهِ وَكَرَامَتِهِ بِرَحْمَتِهِ وَمَنِّهِ آمِينَ **فَصْلٌ** وَإِنَّمَا سُمِّيَ
الْعِيدُ عِيدًا لِأَنَّ يَعُودُ اللّٰهُ إِلَى عِبَادِهِ الْفَرَحَ وَالسُّرُورَ
فِي كُلِّ عَامٍ عِيدِهِمْ وَقِيلَ إِنَّمَا سُمِّيَ عِيدًا لِأَنَّهُ فِيهِ عَوَائِدُ
الْإِحْسَانِ مِنَ اللّٰهِ وَفَوَائِدُ الْإِمْتِنَانِ مِنْهُ لِلْعَبِيدِ وَقِيلَ
لِأَنَّهُ يَعُودُ الْعَبْدُ فِيهِ إِلَى التَّضَرُّعِ وَالْبُكَاءِ وَيَعُودُ
الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَى الْهِبَةِ وَالْعَطَاءِ وَقِيلَ بِهِمْ
عَادُوا إِلَى مِثْلِ مَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَقِيلَ مَعْنَاهُ عَادُوا
مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ إِلَى طَاعَةِ الرَّسُولِ وَمِنَ الْفَرِيضَةِ إِلَى السُّنَّةِ
وَمِنْ صَوْمِ رَمَضَانَ إِلَى صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ وَقِيلَ
إِنَّمَا سُمِّيَ عِيدًا لِأَنَّهُ يُقَالُ لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهِ عُودُوا إِلَى مَنَازِلِكُمْ
مَغْفُورًا لَكُمْ وَقِيلَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْعِيدُ عِيدًا لِأَنَّ فِيهِ ذِكْرَ
الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ وَيَوْمَ الْجَزَاءِ وَالْمَزِيدِ وَيَوْمَ يُعْتَقُ الْأَطْلَاءُ
وَالْعَبِيدُ وَإِقْبَالَ الْحَقِّ إِلَى الْقَرِيبِ مِنْ خَلْقِهِ وَالْبَعِيدِ وَعَوْدَ
الْإِنَابَةِ وَالْأَوْبَةِ مِنَ الْعَبْدِ الضَّعِيفِ إِلَى الْغَفُورِ الْوَدُودِ
وَقَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَغَرَسَ
شَجَرَةَ طُوبَى يَوْمَ الْفِطْرِ وَاصْطَفَى جِبْرِيلَ لِلْوَحْيِ يَوْمَ الْفِطْرِ
وَالشَّجَرَةُ وَجَدُوا الْمَغْفِرَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَخَرَجَ
النَّاسُ إِلَى مُصَلَّاهُ اطَّلَعَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ عِبَادِي
لِي صُمْتُمْ وَلِي صَلَّيْتُمْ انْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَكُمْ وَرُوِيَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْلَةُ الْفِطْرِ يُوَفِّي اللّٰهُ تَعَالَى فِيهَا أَجْرَ مَنْ صَامَ شَهْرَ
رَمَضَانَ وَقَامَ فَإِذَا كَانَ اللّٰهُ تَعَالَى عِنْدَ لَيْلَةِ الْفِطْرِ لِمَلَائِكَتِهِ فَيَقُولُ

اور سہو کیلئے سجدہ ہے پس جیسے سجدہ سہو شیطان کیلئے شرمندہ اور خوار کرنیکیلئے
شروع ہوا کیونکہ وہی اسمیں باعث تھا ویسے ہی توبہ گناہوں سے اور رمضان کا
صدقہ فطر شیطان کو شرمندہ اور رسوا کرنے پر شروع ہوئے کیونکہ روزہ میں
جو گناہ اور بیہودہ گوئی ہو جاتی ہے اسکا سبب شیطان ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام
مومنوں کو اسکے مکروں اور اسکے شکاروں اور اسکے دھوکھوں سے بچاوے اور دنیا
کی آفتوں اور مصیبتوں سے ہمیں سلامت رکھے اور اپنی رحمت اور احسان سے اپنی
رحمت اور بخشش کیطرف اس دنیا سے نکال لیجاوے **فصل** اور عید کا نام عید اسلئے
ٹھیرا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کیطرف انکے عید کے دن فرحت اور خوشی لوٹاتا ہے اور بعض
نے کہا عید اسلئے نام ہوا کہ بندہ احسان کرانے اور روزی کیطرف پھرتا ہے اور
عزت اور بزرگی والا پروردگار احسان بخشنے اور دینے کیطرف پھرتا ہے اور بعض نے
کہا اسلئے لوگ احسان پاکی کیطرف لوٹتے ہیں جسپر وہ تھے اور بعض نے کہا عید اسلئے
کہ وہ اللہ کے حکم ماننے سے رسول کے حکم ماننے کیطرف اور فرض سے سنت کیطرف
اور رمضان کے روزہ سے شوال کے چھ روزہ کیطرف لوٹتے ہیں اور بعض نے
کہا اسلئے عید نام ہوا کہ احسان مومنوں کو کہا جاتا ہے تم اپنے گھروں کیطرف
بخشے ہوئے لوٹ جاؤ اور بعض نے کہا عید کا نام عید اسلئے ہوا کہ احسان
کے وعدہ اور عذاب سے ڈرانیکا ذکر ہے اور وہ جزا اور دن کا دن ہے
اور لونڈیوں اور غلاموں کو آزاد کرنے اور اللہ تعالیٰ کے متوجہ ہونے اپنے مخلوق
میں سے نزدیک اور دور کیطرف کا دن اور بخشنے والے دوست کیطرف بندے
ضعیف کی توبہ اور رجوع ہونیکا دن ہے اور وہب بن منبہ نے کہا اللہ تعالیٰ
نے بہشت عید الفطر کے دن پیدا کی اور عید الفطر کے دن طوبیٰ کا درخت
لگایا اور حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی کیلئے عید الفطر کے دن اختیار کیا
اور فرعون کو جادوگروں نے عید الفطر کے دن بخشش پائی اور روایت ہے کہ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے
اور لوگ جنگل کو نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انپر نظر کرتا ہے پس فرماتا ہے میرے
بندو تم نے میرے لیئے روزہ رکھا اور میرے لیئے نماز پڑھی لوٹ جاؤ تمہارے بخشے
ہوئے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عید الفطر کی رات کو فرمایا اللہ تعالیٰ اس رات جسنے
ماہ رمضان کا روزہ رکھا اسکو مزدوری دیتا ہے پھر عید الفطر کی
صبح اپنے فرشتوں کو حکم کرتا ہے وہ زمین کیطرف اترتے ہیں

إِلَى الْأَرْضِ وَيَقُومُونَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّكَكِ وَمَجَامِعِ الطُّرُقِ
فَيُنَادُونَ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ جَمِيعُ الْخَلَائِقِ إِلَّا الْإِنْسَ وَ
الْجِنَّ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اخْرُجُوا إِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يُعْطِي الْجَزِيلَ وَيَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ فَإِذَا بَرَزُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ
وَصَلَّوْا وَدَعَوْا لَمْ يَدَعْ عَظِيمٌ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
حَاجَةً إِلَّا قَضَاهَا وَلَا سُؤَالًا إِلَّا أَجَابَهُ وَلَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرَ لَهُ
فَيَنْصَرِفُونَ مَغْفُورًا لَهُمْ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَإِذَا
كَانَ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ وَإِذَا كَانَ
غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللَّهُ مَلَائِكَتَهُ فِي كُلِّ الْبِلَادِ فَيَهْبِطُونَ إِلَى
الْأَرْضِ فَيَقُومُونَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّكَكِ وَيُنَادُونَ بِصَوْتٍ
يَسْمَعُهُ كُلُّ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ فَيَقُولُونَ
يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اخْرُجُوا إِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يُعْطِي الْجَزِيلَ وَيَغْفِرُ الذَّنْبَ
الْعَظِيمَ فَإِذَا بَرَزُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمَلَائِكَةِ
يَا مَلَائِكَتِي فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ لَهُمْ مَا
جَزَاءُ الْأَجِيرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلَهُ فَيَقُولُونَ إِلَهَنَا وَسَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
تُوَفِّيَهُ أَجْرَهُ قَالَ فَيَقُولُ الْجَلِيلُ جَلَّ جَلَالُهُ أُشْهِدُكُمْ
يَا مَلَائِكَتِي أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ صِيَامِهِمْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
وَقِيَامِهِمْ رِضَائِي وَمَغْفِرَتِي ثُمَّ يَقُولُ يَا عِبَادِي سَلُونِي فَوَ
عِزَّتِي وَجَلَالِي لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ فِي جَمْعِكُمْ هَذَا شَيْئًا لِآخِرَتِكُمْ
إِلَّا أَعْطَيْتُكُمْ وَلَا لِدُنْيَاكُمْ إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ وَعِزَّتِي
وَجَلَالِي لَأَسْتُرَنَّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَاقَبْتُمُونِي وَلَا أُخْزِيكُمْ
وَلَا أَفْضَحُكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الْحُدُودِ انْصَرِفُوا مَغْفُورًا
لَكُمْ قَدْ أَرْضَيْتُمُونِي وَرَضِيتُ عَنْكُمْ قَالَ فَتَفْرَحُ الْمَلَائِكَةُ
وَتَسْتَبْشِرُ وَإِيَّاهَا يُعْطِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ إِذَا أَفْطَرُوا
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ **فَصْلٌ** وَأَرْبَعَةُ أَعْيَادٍ لِأَرْبَعَةِ أَقْوَامٍ
أَحَدُهَا عِيدُ قَوْمِ إِبْرَاهِيمَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَظَرَ نَظْرَةً
فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ وَذَلِكَ أَنَّ قَوْمَهُ خَرَجُوا إِلَى عِيدٍ
لَهُمْ فَتَخَلَّفَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْهُمْ وَاعْتَلَّ بِعِلَّةٍ وَلَمْ
يَخْرُجْ مَعَهُمْ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلَى دِينِهِمْ فَلَمَّا خَرَجُوا أَخَذَ فَأْسًا

اور کوچوں کی موہوں اور رستوں کے ملنے کی جگہوں پر کھڑے ہو کر پکارتے
ہیں ایسے آواز سے جو سب مخلوق سوا آدمیوں اور جنوں کے سنتے ہیں
اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے رب عزت اور بزرگی والے
کیطرف نکلو جو تھوڑا عمل قبول کرتا ہے اور ثواب بڑا دیتا ہے اور
بڑا گناہ معاف کرتا ہے۔ پس جب وہ اپنی عیدگاہ کیطرف نکلتے ہیں
اور نماز پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں پروردگار برکت والا بلند انکی
کوئی حاجت نہیں چھوڑتا مگر پوری کر دیتا ہے اور نہ کوئی سوال مگر اسکو
قبول فرماتا ہے اور نہ کوئی گناہ مگر اسے بخش دیتا ہے پھر وہ لوٹتے ہیں
بخشے ہوئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے پھر جب
عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس رات کا نام لیلۃ الجائزہ رکھا جاتا ہے اور
جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو ہر شہر میں
پھیلاتا ہے وہ زمین کیطرف اتر کر کوچوں کے سروں پر کھڑے ہوتے
ہیں اور ایسے آواز سے پکارتے ہیں جسکو ہر شخص جسے اللہ پاک نے پیدا
کیا ہے سوا جنوں اور آدمیوں کے سنتا ہے یوں پکارتے ہیں اے حضرت
محمد صلعم کی امت پروردگار بزرگ کیطرف نکلو جو بڑا اجر دیتا ہے اور بڑا
گناہ بخشتا ہے پھر جب وہ اپنی عیدگاہ کو نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں
سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو وہ عرض کرتے ہیں ہم حاضر ہیں اور حکم
بجا لانیکو بار بار طیار ہیں پھر اون سے فرماتا ہے مزدور جب اپنا کام کر چکے تو
اوسکی کیا مزدوری ہے وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار اے ہمارے سردار
اے ہمارے مولا تو اوسکی مزدوری دیدے پھر فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اے میرے فرشتوں میں تمہیں
گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اونکو ماہ رمضان کے روزے اور قیام کا ثواب اپنی رضامندی اور بخشش
ٹھیرایا پھر فرماتا ہے اے میرے بندو مجھ سے مانگو سو میری عزت اور بزرگی کی قسم ہے کہ آج
آج اپنی اس جماعت میں اپنی آخرت کیلئے مجھ سے کچھ نہ مانگو گے مگر میں تمکو دونگا اور نہ اپنی
دنیا کیلئے مگر میں تمہارے لیئے نگاہ رکھونگا اور مجھ کو اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے میں تمہاری
غلطیوں کی پردہ پوشی کرونگا جبتک تم میرا خیال رکھو گے اور میں تمہیں خوار اور رسوا نہ کرونگا
حدوں والوں کو درمیان سے نکل جاؤ بخشے ہوئے تمنے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرشتے خوش ہوتے ہیں اور بشارت دیتے ہیں اسکی جو اللہ عزوجل اس امت کو ماہ رمضان کے روزے
کے بدلے دیتا ہے فضل اور چار عیدیں چار قوموں کی ہیں ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی قوم کی عید اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایک نظر کی ستاروں میں پھر کہا میں بیمار ہوں اور اسکا

وَكَسَّرَ اَصْنَامَهُمْ وَجَاءَ بِالْفَاسِ فَوَضَعَهُ فِيْ عُنُقِ الصَّنَمِ الْكَبِيْرِ
فَلَمَّا رَجَعُوْا قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا اَلْقِصَّةَ اِلٰى اٰخِرِهَا
فَغَارَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَبِّهٖ فَاَتْعَبَ يَدَهٗ بِكَسْرِ الْاَصْنَامِ
وَخَاطَرَ بِنَفْسِهٖ فِيْ وِلَايَةِ رَبِّ الْاَنَامِ فَاَكْرَمَهٗ رَبُّهٗ بِالْخُلَّةِ وَ
اَحْيٰى عَلٰى يَدَيْهِ الطُّيُوْرَ الْمَيِّتَةَ وَاَخْرَجَ مِنْ ظَهْرِهٖ اَهْلَ الرِّسَالَةِ
وَالنُّبُوَّةِ وَجَعَلَهٗ اَبَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ
الْبَرِيَّةِ وَاَمَّا الْعِيْدُ الثَّانِيْ فَهُوَ عِيْدُ قَوْمِ مُوْسٰى كَلِيْمِ الرَّحْمٰنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَقِيْلَ سُمِّيَ
يَوْمَ الزِّيْنَةِ لِاَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ زَيَّنَ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ بِاِهْلَاكِ عَدُوِّهِمْ
وَفِرْعَوْنَ وَقَوْمُهٗ فَخَرَجَ مَعَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ
سَاحِرًا وَقِيْلَ ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ وَمَعَهُمْ سَبْعُ مِائَةِ عَصًا وَجَعَلُوْا
وَجَعَلُوْا فِيْ وَسْطِ الْعِصِيِّ الْمُلْتَفَّةِ بِالْحِبَالِ الزِّئْبَقَ وَالْخَلَائِقُ
قِيَامٌ عَلَى الرِّمَضَاءِ وَاشْتَدَّ حَرُّ الشَّمْسِ فَسَالَ الزِّئْبَقُ فَسَعَتِ
الْعِصِيُّ الْمُلْتَفَّةُ بِالْحِبَالِ فَتُخَيَّلَ لِلنَّاسِ اَنَّهَا حَيَّاتٌ تَسْعٰى وَ
هِيَ لَا تَتَحَرَّكُ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُوْسٰى عَلٰى قَوْمِهٖ
قَالَ رُبَّمَا يَتَوَهَّمُوْنَ اَنَّ الَّذِيْ فَعَلُوْهُ حَقٌّ فَيَنْقُصُ اِيْمَانُهُمْ
اَوْ يَرْتَدُّوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْقِ
عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ
فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ كَاَعْظَمِ جَمَلٍ يَكُوْنُ وَلَهَا عَيْنَانِ تَتَقِدَانِ
نَارًا وَدَمْدَمَةٌ وَهَيْبَةٌ فَاَقْبَلَتْ مَا صَنَعُوْا مِنَ السِّحْرِ وَالْجِبَالِ
وَالْعِصِيِّ فَتَلَقَّفَتْهَا يَعْنِيْ تَلَقَّمَتْهَا بِاَسْرِهَا وَلَمْ يَتَغَيَّرْ بِانْتِفَاخِ
بَطْنٍ وَنُقْصَانِ حَرَكَةٍ وَلَا زِيَادَةٍ فِيْ طُوْلِهَا وَلَا فِيْ عَرْضِهَا
فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ اَكْبَرُ ثُمَّ اسْمُهٗ
شَمْعُوْنُ فَقَالُوْا اٰمَنَّا يَعْنِيْ صَدَّقْنَا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى
ثُمَّ اَقْبَلَتِ الْحَيَّةُ عَلٰى عَسْكَرِ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ فَاَتَتْ عَلَيْهِمْ
قِيْلَ مَاتَ بِسَبَبِهَا خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ بِطُوْلِهَا وَاَمَّا الثَّالِثُ
عِيْدُ عِيْسٰى وَقَوْمِهٖ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا
مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً
مِّنْكَ الْاٰيَةَ وَذٰلِكَ اَنَّ الْحَوَارِيِّيْنَ قَالُوْا لِعِيْسٰى عَلَيْهِ

اور اُنکے بتوں کو توڑ ڈالا اور کلہاڑا لیکر بڑے بت کی گردن میں رکھدیا پھر
جب وہ لوٹ کر آئے یعنی اپنے معبودوں سے یہ معاملہ کسنے کیا سارا قصہ آخر تک پس
خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کے لیئے غیرت کی پس بتوں کو توڑنے میں
اپنے ہاتھ کو تکلیف دی اور رب الانام کی دوستی میں اپنی جان کو تکلیف میں ڈالا سو اسکے
پروردگار نے اپنی دوستی سے اسکو عزت دی اور اسکے ہاتھ پر مردہ جانوروں کو زندہ
کیا اور اسکی پشت سے صاحب رسالت اور نبوت پیدا کیے اور ان کو حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کا باپ بنایا جو سب مخلوق سے بہتر ہیں اور دوسری عید حضرت
موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی عید ہے اللہ عزوجل نے فرمایا تمہارے وعدے کا وقت
زینت کا دن ہے اور بعض نے کہا اُسدن کا نام زینت کا دن اسلیئے ہوا کہ اللہ عزوجل
نے موسیٰ اور اسکی قوم کو زینت دی اونکے دشمن فرعون اور اوسکی قوم کی ہلاک کرنے
سے پھر فرعون اور اسکی قوم کے ساتھ بہتر جادوگر نکلے اور بعض نے کہا تہتر اور انکے
ساتھ سات سو لکڑی اور رسّی تھی اور اونہوں نے عصاؤں کو درمیان پارہ رکھکر
اُن کو رسیوں سے لپیٹا اور لوگ گرم زمین پر کھڑے تھے اور سورج کی گرمی
سخت ہوئی تو پارہ بہ نکلا عصا رسیوں سے لپٹے ہوئے دوڑنے لگے لوگوں کو
گمان گذرا کہ یہ سانپ ہیں دوڑتے حالانکہ وہ ہلتے نہ تھے پس موسیٰ اپنی قوم
پر اپنی جی میں ڈرے کہنے لگے بہت لوگ وہم کرینگے کہ اُنہوں نے جو کچھ کیا ہے
وہ حق ہے تو انکا ایمان ناقص ہوگا یا وہ مرتد ہوجاوینگے اور اللہ تعالیٰ نے
موسےٰ علیہ السلام سے فرمایا اور اپنا عصا ڈالدے پس اچانک یہ انکا جھوٹ بنایا
ہوا نگل جاویگا پس موسیٰ نے اپنا عصا ڈالدیا پس ناگہاں وہ سانپ ہے بڑے
اونٹ کیطرح اور اوسکی دونو آنکھیں آگ سی جلتی تھیں دہشت اور
ہیبت میں پس جو کچھ اُنہوں نے جادو اور رسیوں اور عصاؤں کو بنا رکھا تھا سطرف
سے کہ انکو نگل گیا ان سب کا ایک لقمہ کیا اور کچھ تغیر نہ پایا پیٹ پھول جانے سے
اور چلنے میں نقصان آنیسے اور نہ وہ کچھ لمبائی میں بڑھا اور نہ چوڑائی میں پس جادوگر
بے اختیار اللہ عزوجل کو سجدہ کرنے لگے اور انمیں بڑا شمعون نام تھا پس سب کہنے لگے
ہم ایمان لائے یعنی ہمنے ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے رب کو سچا مان لیا پھر سانپ
فرعون اور اوسکے لشکر پر لپکا وہ بھاگ گئے اور بعض نے کہا انمیں سے پچاس ہزار
مرگئے سارا قصہ لمبا ہے اور تیسری حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کی عید ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا (عیسےٰ نے عرض کیا) اے ہمارے پروردگار ہمپر ایک خوانچہ آسمان سے اتار
جو ہمارے پہلے اور پچھلے کیلئے عید ہو اور تیری ایک نشانی ہو آخر آیت تک اور اسکی وجہ یہ تھی
کہ حواریوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے عرض کیا تھا

المقالة الخامسة والثلثون

هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ قَالَ لَهُمْ عِيسَى اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ قَالَ عِيسَى اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ

بھلا تیرا رب کرسکتا ہے کہ تجھ پر اتارے ایک خوانچہ آسمان سے عیسے علیہ السلام نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو اس سے آزمائش نہ مانگو اگر تم ایمان رکھتے ہو کیونکہ اگر وہ تمپر اتار اگیا پھر تم نے اسکو جھٹلایا تو تمہیں عذاب ہوگا اور انہوں نے یہ کہا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اسمیں سے کھاویں کہ ہم بھوکے نہ رہیں اور ہمارے دل ایمان اور تصدیق کیطرف تسلی سے ہوجاویں جسکی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اور ہم تیری نبی اور رسول ہونیمیں تجھے سچا جان لیں اور ہم اسپر یعنے خوانچہ پر بنی اسرائیل کی پاس جب ہم اُن کیطرف جاوینگے گواہی دینے والوں میں سے ہوجاویں اور حواری وہ لوگ ہیں جنہوں نے عیسے علیہ السلام کو مان لیا تھا جب وہ انکی پاس گذرے تھے اور وہ بیت المقدس میں کپڑے دھویا کرتے تھے اور نبطی زبان میں کپڑے دھونیوالوں کو حواری کہتے ہیں اور وہ بارہ (۱۲) مرد تھے جب عیسی علیہ السلام نے کہا ان سے میرا اللہ کیطرف کون مددگار ہے یعنے میری کون مدد کرتا ہے اللہ تعالی کے ساتھ کافر اور سرکش لوگوں پر انکو اللہ کی تابعداری اور اللہ کو ایک جان کر عبادت کرنے کی طرف بلاتے رہے تو حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مدد کرنیوالے ہیں پھر انہوں نے اپنی معاش کی صورت چھوڑ دی اور عیسی علیہ السلام کے پیچھے ہولئے اُنکے ساتھ سیر کرتے پھرتے جدہر وہ ملک میں رُخ کرتے عجیب باتیں اور معجزے دیکھتے جو انکے ہاتھ پر جاری ہوتے پس جب کبھی وہ بھوکے ہوتے اور انکو کھانے کی حاجت پڑتی تو عیسے علیہ السلام اپنا ہاتھ نکالتے اور زمین سے انیس کے ہر ایک کیواسطے دو روٹی نکالدیتے اور انپر والے بھی اسیطرح کرتے اور جبرئیل علیہ السلام اون کے ساتھ پھرتے تھے اور اُن کو عجیب باتیں دکھاتے اور بہت چیزوں سے انکی تائید اور مدد کرتے سو عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کو ہمیشہ عجیب عجیب باتیں دکھلایا کرتے اور یہ سب کچھ اُن کو عیسے علیہ السلام کی تصدیق اور پیروی سے دور رہی دور پڑی رہنے کی وجہ کچھ نہ بڑھا یہانتک کہ عیسے علیہ السلام کے ساتھ پانچہزار بنی اسرائیل ایک راستہ میں نکلے اور حواریوں کے ساتھ اون سے خوانچہ کا سوال کیا پس عیسے بن مریم صلوات اللہ علیہ نے اسوقت عرض کیا یا اللہ ہمارے پروردگار ہمپر ایک خوانچہ آسمان پر سے اُتار جو ہماری پہلے اور پچھلے کے لیئے عید ہو یعنی جو ہمارے زمانے میں ماندہ اُترتے وقت حاضر ہو اُسکے لیئے عید ہو اور جو ہمارے بعد ہو اوسکے لیئے عید ہو اور ماندہ تیری ایک نشانی ہو اور ہمیں روزی دے یعنے ماندہ دے اور تو سب روزی دینے والوں سے بہتر ہے کیونکہ تو ہر دینے والے سے بہتر ہے اللہ تعالی نے فرمایا بیشک وہ یعنے ماندہ تمپر

عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ اَىْ بَعْدَ نُزُوْلِهَا مِنْكُمْ فَاِنِّىْ اُعَذِّبُهٗ
عَذَابًا لَّا اُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَاَنْزَلَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ يَوْمَ
الْاَحَدِ مِنَ السَّمَآءِ سَمَكًا طَرِيًّا وَّخُبْزًا رِقَاقًا وَّتَمْرًا وَّقِيْلَ كَانَتْ
سُفْرَةً فِيْهَا سَمَكَةٌ مُّشْتَوِيَةٌ وَعِنْدَ رَاْسِهَا مِلْحٌ وَّعِنْدَ ذَنَبِهَا
خَلٌّ وَفِيْهَا خَمْسَةُ اَرْغِفَةٍ عَلٰى كُلِّ رَغِيْفٍ زَيْتُوْنَةٌ وَّخَمْسُ
تَمَرَاتٍ قَدْ نَضَدَ حَوْلَهَا مِنَ الْبُقُوْلِ مَا خَلَا الْكُرَّاثَ وَقِيْلَ
اَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِىْ فُرْضَةٍ
هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ شَىْءٌ فَجَآءَ شَمْعُوْنُ بِسَمَكَتَيْنِ صَغِيْرَتَيْنِ
وَخَمْسَةِ اَرْغِفَةٍ وَجَآءَ اٰخَرُ بِشَىْءٍ مِّنَ السَّوِيْقِ فَعَمَدَ عِيْسٰى
فَقَطَّعَهَا صِغَارًا وَكَسَّرَ الْخُبْزَ فَوَضَعَهٗ فَلَقًا وَّوَضَعَ السَّوِيْقَ وَ
تَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَدَعَا رَبَّهٗ فَاَلْقَى اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى
عَلٰى اَصْحَابِهٖ شِبْهَ السِّنَاتِ فَنَعَسَ الْقَوْمُ اَعْيُنَهُمْ وَزَادَ الطَّعَامُ
حَتّٰى بَلَغَ الرُّكَبَ فَقَالَ عِيْسٰى لِلْقَوْمِ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ وَاَمَرَهُمْ
وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْلِسُوْا حِلَقًا حِلَقًا فَجَلَسُوْا وَاَكَلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ
تَعَالٰى حَتّٰى شَبِعُوْا وَهُمْ خَمْسَةُ اٰلَافِ رَجُلٍ وَقِيْلَ اَنَّهُمْ
اَلْفُ رَجُلٍ وَّثَمَانُ مِائَةِ رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ مِّنْ بَيْنِ فَقِيْرٍ وَّجَائِعٍ
وَبَيْنَ مَنْ لَّهٗ فَاقَةٌ اِلٰى رَغِيْفٍ وَّاحِدٍ فَصَدَرُوْا كُلُّهُمْ شِبَاعًا
يَّحْمَدُوْنَ رَبَّهُمْ وَاِذَا مَا عَلَيْهَا كَهَيْئَتِهٖ وَرُفِعَتِ السُّفْرَةُ اِلَى
السَّمَآءِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ وَقَالَ فَاسْتَغْنٰى كُلُّ فَقِيْرٍ اَكَلَ مِنْهَا يَوْمَهٗ
وَلَمْ يَزَلْ غَنِيًّا حَتّٰى مَاتَ وَبَرِئَ كُلُّ زَمِنٍ وَّشُفِىَ كُلُّ مَرِيْضٍ
وَقَالَ مُقَاتِلٌ فَنَادٰى عِيْسٰى لِلْقَوْمِ اَكَلْتُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ
فَلَا تَرْفَعُوْا قَالُوْا لَا نَرْفَعُ وَرَفَعُوْا قَبْلَهٗ كُلَّ مَا رَفَعُوْا مِنَ الْفَضْلِ
اَرْبَعَةً وَّعِشْرِيْنَ مِكْتَلًا فَاٰمَنُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ بِعِيْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَصَدَّقُوْا بِهٖ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمُ الْيَهُوْدِ يَعْنِىْ بَنِىْ
اِسْرَآئِيْلَ وَمَعَهُمْ فَضْلُ الْمَآئِدَةِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِمْ قَوْمُهُمْ حَتّٰى رَدُّوْهُمْ
عَنِ الْاِسْلَامِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَجَحَدُوْا بِمَا رَاَوْا مِنَ الْمَآئِدَةِ
فَمَسَخَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ نِيَامٌ خَنَازِيْرَ وَهُمْ ذُكُوْرٌ وَّلَيْسَ
فِيْهِمْ صَبِىٌّ وَّلَا امْرَاَةٌ وَقِيْلَ فِىْ ذٰلِكَ مَآئِدَةٌ وَضَعَ عَلَيْهَا
طَعَامٌ مُّخْتَلِفٌ وَصَدَرَ عَنْهَا الْجَمُّ الْغَفِيْرُ وَالْجَمُّ الْكَثِيْرُ وَ

اُتارونگا پھر جو کوئی تم میں سے کفر کریگا بعد اسکے یعنے مائدہ اوترنے کے بعد پھر میں اُسے
ایسا عذاب کرونگا جو کسیکو لوگوں میں ویسا عذاب نہیں کیا ہوگا سو اللہ تعالی نے
اتوار کے دن آسمانوں سے اُنپر ایک مچھلی تازی اور ایک روٹی تلی اور ایک کھجور اُتاری
اور بعض نے کہا ایک دسترخوان تھا جسمیں ایک مچھلی بھونی ہوئی تھی اور اسکے سر
کے پاس نمک تھا اور اسکی دم کے پاس سرکہ اور اسمیں پانچ روٹی تھیں ہر
روٹی پر ایک زیتون کا پھل اور پانچ انار اور کھجوریں تھیں اون کے گرد ہری گندنا
کے سوا سب ترکاریاں تھی اور بعض نے کہا عیسے نے اپنے اصحاب سے فرمایا جب
وہ ایک باغ میں بیٹھے تھے تم میں سے کسی کے پاس کچھ ہے تو حضرت شمعون دو چھوٹی
چھوٹی مچھلیاں اور پانچ روٹیاں لائے اور ایک اور شخص ستو لایا پھر عیسے علیہ السلام
نے قصد کیا اور اُن مچھلیوں کو کاٹ کر چھوٹا چھوٹا کیا اور روٹیوں کو ٹکڑے ٹکڑے
کیے پھر اُن ٹکڑوں کو رکھدیا اور ستو بھی رکھدیا اور وضو بھی کیا پھر دو رکعت نماز
پڑھی اور اپنے رب سے دعا کی پس اللہ پاک بزرگ نے اُنکے اصحاب پر خفیف سی نیند ڈالدی
پھر قوم نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کھانا بڑھا ہوا تھا یہانتک کہ ایک فوج کو
پہونچ جاوے پھر عیسے علیہ السلام نے قوم سے کہا کھاؤ اللہ کا نام لیکر اور اوٹھانا رکھو
اور ان کو یہ حکم کیا کہ حلقہ حلقہ بیٹھو پس وہ بیٹھ گئے اور کھانے لگے اللہ تعالی کا
نام لیکر تا کہ وہ سیر ہوگئے اور وہ پانچہزار مرد تھے اور بعض نے کہا وہ اکیہزار اور
آٹھ سو مرد اور عورت تھی جنمیں فقیر اور بھوکے اور وہ فاقہ کش جنکو ایک روٹی
نہ ملتی تھی پھر وہ سب کے سب پیٹ بھر کر نکلے اپنے رب کا حمد کرتے ہوئے اور ابھی
جو کچھ اُس خوانچہ پر تھا ویسا ہی تھا اور خوانچہ آسمان کیطرف اوٹھایا گیا انکو
دیکھتے ہی کہا پس جس فقیر نے اسمیں سے اسدن کھایا وہ غنی ہوگیا اور مرتے
دم تک غنی ہی رہا اور ہر آفت زدہ اچھا ہوگیا اور ہر بیمار تندرست ہوگیا
اور مقاتل نے کہا کہ عیسے علیہ السلام نے قوم سے پکار کر کہا تمنے کھالیا اونہوں نے
کہا ہاں فرمایا اوٹھانا نہ رکھنا بولے نہیں اوٹھا رکھتے اور اوٹھا رکھا سو یہ جو کچھ بچی
ہوئی میں سے اوٹھا رکھا وہ چوبیس ٹوکرے ہوا پھر تو یہ دیکھکر عیسے علیہ السلام پر ایمان
لائے اور ان کو سچا جانا پھر اپنی قوم یہود یعنے بنی اسرائیل کیطرف لوٹ گئے اور
مائدہ سے بڑا ہوا انکے ساتھ تھا پس اُنکی قوم اُن سے لگی رہی یہانتک کہ انکو اسلام سے
پھیر دیا اور وہ اللہ تعالی سے کافر ہوگئے اور مائدہ کے اُترنے کا انکار کر دیا پس
اللہ عزوجل نے انکو سوتے کیحالت میں سوروں کی شکل میں انکو مسخ کر دیا اور وہ سب مرد ہی تھے
اونمیں کوئی بچہ اور عورت نہ تھی اور بعض نے کہا اسمیں ایک اشارہ ہے کہ جس مائدہ پر تھوڑا سا
کھانا رکھا گیا اوس سے ایک بڑی قوم اور ایک بھاری جماعت پیٹ بھر کر نکلی

وَهِيَ بِحَالِهَا فَكَيْفَ بِمَائِدَةِ الرِّضَا وَبِسَاطِ الرَّحْمَةِ الَّذِي لَا حَدَّ
لَهَا وَلَا نِهَايَةَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ رَحْمَةٍ وَاحِدَةٌ
أَنْزَلَهَا إِلَى خَلْقِهِ فَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَأَخَّرَ تِسْعَةً
وَتِسْعِينَ عِنْدَهُ يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي خَبَرٍ آخَرَ
أَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَبْسُطُ الْجَلِيلُ جَلَّ جَلَالُهُ بِسَاطًا الْمَجْدِ يَدْخُلُ
ذُنُوبُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي حَوَاشِيهِ وَيَبْقَى الْبِسَاطُ
فَارِغًا حَتَّى يَتَطَاوَلَ إِلَيْهِ إِبْلِيسُ رَجَاءَ أَنْ تُصِيبَهُ وَمَعَ ذَلِكَ
لَا يَنْبَغِي لِكُلِّ عَاقِلٍ لَبِيبٍ أَنْ يَتَّكِلَ عَلَى ذَلِكَ وَيَغْتَرَّ بِهِ فَلَا
يَحْلُبُ الرَّجَاءُ فَيُهْلِكُ بَلْ يَبْذُلُ مَجْهُودَهُ وَيَسْتَغْفِرُ وَيُسْرِعُ
فِي أَدَاءِ الْأَوَامِرِ وَانْتِهَاءِ النَّوَاهِي وَتَسْلِيمِ الْأُمُورِ إِلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَيُكْثِرُ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ وَيَكُونُ دَائِمًا
عَلَى حَذَرٍ لَا خَوْفٍ مُؤْيِسٍ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَا رَجَاءٍ يُوقِعُ
فِي ارْتِكَابِ الْمَحَارِمِ وَإِهْمَالِ الْأَوَامِرِ بَلْ يَنْبَغِي بَيْنَ ذَلِكَ
سَبِيلًا كَمَا قِيلَ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاؤُهُ لَاعْتَدَلَا
فَلْيَكُنْ خَوْفُهُ وَرَجَاؤُهُ كَجَنَاحَيِ الطَّائِرِ وَالطَّائِرُ كَيْفَ يَطِيرُ
بِجَنَاحٍ وَاحِدٍ وَأَمَّا الْعِيدُ الرَّابِعُ فَهُوَ عِيدُ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْنَا مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ بِأَوَّلِ الْمَجْلِسِ

فَصْلٌ يَشْتَرِكُ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ فِي الْعِيدِ فَكُلٌّ لَهُ
عِيدٌ فَالْمُؤْمِنُ عِيدُهُ لِرِضَاءِ الرَّحْمَنِ وَالْكَافِرُ عِيدُهُ لِرِضَا
الشَّيْطَانِ الْمُؤْمِنُ يَذْهَبُ إِلَى عِيدِهِ وَعَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْعِبَادَةِ
وَعَلَى جَبِينِهِ عَلَامَةُ فِكْرَةِ الْعِبْرَةِ وَعَلَى أُذُنَيْهِ اسْتِمَاعُ الْحَقِّ
وَعَلَى لِسَانِهِ الشَّهَادَةُ بِالتَّوْحِيدِ وَفِي قَلْبِهِ الْمَعْرِفَةُ وَالْيَقِينُ
وَعَلَى عُنُقِهِ رِدَاءُ الْإِسْلَامِ وَفِي وَسَطِهِ مِنْطَقَةُ الْعُبُودِيَّةِ
وَمَعْدِنُ الْمَحَارِيبِ وَالْجَوَامِعِ وَالْمَسَاجِدِ وَمَعْبُودُهُ رَبُّ
الْعِبَادِ ظَاهِرَةٌ ثُمَّ النَّضَرُّعُ مِنْهُ وَالسُّؤَالُ وَثِقَابِلُهُ الرَّ
الْإِجَابَةُ وَالنَّوَالُ ثُمَّ مَحَلُّهُ دَارُ الْكَرَامَةِ وَالْجِنَانِ وَالْكَافِرُ
يَذْهَبُ إِلَى عِيدِهِ وَعَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْخُسْرَانِ وَالضَّلَالِ
وَعَلَى أُذُنَيْهِ خَتْمُ الْغَفْلَةِ وَالْحِجَابِ وَعَلَى عَيْنَيْهِ عَلَامَةُ
الشَّهْوَةِ وَالشَّهَوَاتِ وَعَلَى لِسَانِهِ خَتْمُ الشَّقَاوَةِ وَالْإِبْعَادِ

اور وہ اپنے حال پر ہی تہا پس مائدہ رضا اور بساط رحمت کا کیا حال جسکی
کوئی حد نہیں اور نہ کوئی نہایت پس حدیث میں ہو کہ اللہ عزوجل کیلئے سو رحمت
ہے ایک اپنی مخلوق کیطرف اتاری ہو اسی سو آپسمیں رحم کرتے ہیں اور اسی سو آپسمیں
نرمی کرتے ہیں اور باقی ننانوے رحمتیں اُسکے پاس ہیں قیامت کو دن اپنے
بندوں پر انسے رحم فرماویگا اور ایک اور حدیث میں ہو کہ قیامت کو دن اللہ جل
جلالہ ایک بڑا بچھونا بچھاویگا جسکے کنارو نپر سب پہلوں اور پچھلوں کو گناہ
آجاوینگے اور بچھونا خالی رہیگا تاکہ ابلیس بھی اُسکیطرف جھانکیگا اس امید پر کہ
وہ بھی اسکو پہونچیگا اور اسپر بھی ہر عاقل دانا کو جائز نہیں کہ اسپر بھروسا کرکے
اور اس سو دہوکا کھاوے اور اسکی امید غالب ہوجاوی پھر ہلاک ہو بلکہ
اپنی کوشش اور طاقت اللہ کو حکموں کے ادا کرنے اور اُسکے منع کئے ہوؤں سے
رکنے اور اللہ عزوجل کیطرف اپنے کاموں کو سپرد کرنے میں خرچ کرے اور استغفار
اور توبہ بہت کرے اور ہمیشہ خوف پر رہے نہ اتنا خوف جو اللہ کی رحمت سو
ناامید کری اور نہ اتنی امید کہ اللہ پاک کی حراموں کے کرنے اور اُسکے حکموں
کے چھوڑنے میں واقع کرے بلکہ اُسکے درمیان رستہ ڈھونڈی جیسے کہا گیا ہو
اگر مومن کا خوف اور اوسکی امید تولی جاویں تو برابر اتریں سو چاہیئے کہ
اسکا خوف اور اوسکی اُمید جانور کے دو پروں کیطرح ہوں اور جانور ایک
پر سے نہیں اُڑ سکتا ولیکن چوتھی عید سو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی امت کی عید ہو اور ہمنے پہلی مجلس میں اوسکو متعلق سب بیان کردیا فصل
مومن اور کافر عید میں شریک ہیں سو ہر ایک کیلئے عید ہے مومن کی
عید رحمن کا راضی کرنا ہے اور کافر کی عید شیطان کا راضی کرنا مومن اپنی عید
کو جاتا ہے اور اسکے سر پر ہدایت کا تاج ہوتا ہے اور اسکی آنکھو نپر عبرت کے فکر
کی علامت ہوتی ہو اور اسکے کانوں میں حق کا سننا ہوتا ہے اور اسکی زبان پر
توحید کی گواہی ہوتی ہے اور اوسکے دلمیں معرفت اور یقین اور اوسکی گردن
اسلام کی چادر اور اسکی کمر پر عبودیت کا کمربند ہوتا ہے اور اُسکے بیٹھنے کی جگہ
محراب اور جامع مسجدیں ہیں اور اسکا معبود وہ ہو جو اپنے بندوں اور سب
مخلوق کا پالنے والا ہے پھر اسکا گڑگڑانا اور مانگنا اور اسکو رب کا قبول کرنے
اور بخشش سو پیش آنا پھر اوسکو عزت کو گھر اور بہشت میں داخل فرماویگا اور
کافر اپنی عید کیطرف جاتا ہے اور اسکے سر پر ٹوٹے اور گمراہی کا تاج ہوتا ہو
اور اسکے کانوں پر غفلت اور پردے کی مہر ہوتی ہو اور اسکی آنکھو نپر پھولنی اور خواہش

وَعَلٰى قَلْبِهٖ ظُلْمَةُ النَّكْرَةِ وَالْجُحُوْدِ وَعَلٰى وَسْطِهٖ نَارُ الْفُرْقَةِ
وَالشَّقَاوَةِ وَالشِّقَاقِ وَمَوْضِعُهُ الْبِيْعَةُ وَالْكَنَائِسُ اَوْ بَيْتُ
النَّارِ وَمَعْبُوْدُهُ الْوَثَنُ وَالْاَصْنَامُ وَمَصِيْرُهٗ اَخِرًا اِلَى الْجَحِيْمِ
وَالنِّيْرَانِ **فَصْلٌ** لَيْسَ الْعِيْدُ بِلُبْسِ الثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ
وَصُعُوْدِ الْمُسْتَحْسِنَاتِ وَالتَّمَتُّعِ بِاللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ لٰكِنَّ
الْعِيْدَ بِظُهُوْرِ عَلَامَةِ الْقَبُوْلِ لِلطَّاعَاتِ وَتَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ
وَالْخَطِيَّاتِ وَتَبْدِيْلِ السَّيِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ وَالْبِشَارَةِ
بِارْتِفَاعِ الدَّرَجَاتِ وَالْخُلْعِ وَالظُّرُفِ وَالْهِبَاتِ وَالْكَرَامَاتِ
وَانْشِرَاحِ الصَّدْرِ بِنُوْرِ الْاِيْمَانِ وَسُكُوْنِ الْقَلْبِ بِقُوَّةِ الْيَقِيْنِ
وَمَا ظَهَرَ عَلَيْهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ وَانْفِجَارِ يَنَابِيْعِ الْعُلُوْمِ مِنَ الْقَلْبِ
عَلَى الْاَلْسِنَةِ وَاَنْوَاعِ الْحِكَمِ وَالْفَصَاحَةِ وَالْبَلَاغَةِ كَمَا قِيْلَ
اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلٰى عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَرَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَهُوَ يَاْكُلُ الْخُبْزَ الْخُشْكَارَ فَقَالَ لَهٗ اَلْيَوْمَ
يَوْمُ الْعِيْدِ وَاَنْتَ تَاْكُلُ الْخُبْزَ الْخُشْكَارَ فَقَالَ اَلْيَوْمَ عِيْدٌ
لِمَنْ قُبِلَ صَوْمُهٗ وَشُكِرَ سَعْيُهٗ وَغُفِرَ ذَنْبُهٗ اَلْيَوْمَ لَنَا عِيْدٌ
وَغَدًا لَنَا عِيْدٌ وَكُلُّ يَوْمٍ لَا نَعْصِي اللّٰهَ فِيْهِ فَهُوَ لَنَا عِيْدٌ
فَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ عَاقِلٍ اَنْ لَّا يَتْرُكَ النَّظَرَ اِلَى الظَّاهِرِ وَلَا يُقَيِّدَ
بِهٖ بَلْ يَكُوْنُ نَظْرَةٌ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ نَظَرَ التَّفَكُّرِ وَالْاِعْتِبَارِ
فَلْيَشْبَهِ الْعِيْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلْيَذْكُرْ نَفْخَ الصُّوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عِنْدَ سَمَاعِ صَوْتِ بُوْقِ السُّلْطَانِ لَيْلَةَ الْعِيْدِ وَاِذَا بَاتَ
النَّاسُ لَيْلَةَ الْعِيْدِ وَهُمْ رُقَدٌ وَاَصْبَحُوْا مُنْتَظِرِيْنَ لِعِيْدِهِمْ مُتَهَيِّئِيْنَ
فَلْيَذْكُرُوا الرُّقُوْدَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ وَاِذَا رَاَى النَّاسُ بَعْضَهُمْ
يَوْمَ الْعِيْدِ وَقَدْ خَرَجُوْا مِنْ قُصُوْرِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ مُخْتَلِفِي
الْاَحْوَالِ مُتَفَاوِتِيْ اللِّبَاسِ وَالْاَلْوَانِ كُلُّ ذِيْ زِيٍّ عَلٰى حِدَةٍ
وَاَحَدُهُمْ مَسْرُوْرٌ وَاَهْلُ الْمَعْصِيَةِ مَغْمُوْمُ الْمُتَّقِيْ رَاكِبٌ
وَالْمُجْرِمُ الْمُشْرِكُ مُتَغَيِّرٌ مَكْبُوْبٌ عَلٰى وَجْهِهٖ مَسْحُوْبٌ اَوْ
مَاشٍ كَمَا قَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٍ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ
وَفْدًا وَّنَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا فَلْيَذْكُرْ حَشْرَ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ
جُمَّعًا وَوِرْدًا اَيْ عِطَاشًا وَالزَّاهِدُ وَالْعَارِفُ وَالْبَدَلُ

اور اسکے دل پر جہالت اور انکار کی ظلمت ہوتی ہے اور کمر پر حق سے
جدائی اور بدبختی اور ضد کا زنار ہوتا ہے اور اسکی جگہہ گرجا اور کنیسہ اور
آتشکدہ اور اسکا معبود ہر چیز پوجنے کی اور بت ہیں اور آخر اوسکا جانا
دوزخ اور آگ کیطرف ہوگا **فصل** عمدہ عمدہ کپڑے پہننے اور عمدہ کھانے کھانا
اور خوبصورت عورتوں کو گلے لگانے اور اپنی لذتوں اور خواہشوں میں فائدہ
اوٹھانے میں عید نہیں لیکن عبادتوں کے قبول ہونے اور آرام گناہوں اور
خطاؤں کے کفارہ ہونے اور برائیوں کی بھلائیوں سے بدلجانے اور درجوں کی
بلند ہونے اور خلعتوں اور عمدہ گھوڑوں اور بخششوں اور کرامتوں کی بشارت
ملنے اور ایمان کے نور سے سینوں کے کشادہ ہونیکی علامت ظاہر ہونے اور خلعتوں
اور عمدہ گھوڑوں اور بخششوں اور کرامتوں کی بشارت ملنے اور ایمان کے
نور سے سینوں کے کشادہ ہونیکی علامت ظاہر ہونے اور یقین کی قوت سے دل
کے آرام پکڑنے اور جو علامتیں دل پر ظاہر ہوتی ہیں اور زبانوں پر دل
سے علموں اور قسم قسم کی حکمتوں اور فصاحت اور بلاغت کے دریا بہنے سے
عید سے جیسے کہا گیا ہے کہ ایک مرد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا اور
وہ عید کے دن میں خشک روٹی کھا رہے تھے پھر حضرت علی کو اسنے کہا آج
عید کے دن آپ خشک روٹی کھاتے ہو۔ آپنے کہا آج اسکے لیئے عید ہے جسکا
روزہ قبول ہوا اور اسکی کوشش کی قدر ہوئی اور اسکا گناہ بخشا گیا آج
بھی ہماری عید ہے اور کل بھی ہماری عید ہے اور جسدن ہم اللہ کی نافرمانی
نہ کریں اوسدن ہماری عید ہے پس ہر عقلمند کو واجب ہے وہ ظاہری
آرایش کیطرف نظر چھوڑ دے اور اسکا تقید نہ کرے بلکہ اسکی نظر عید کے دن غور
سے فکر کرنے اور عبرت پکڑنے میں ہو تاکہ عید کو قیامت کے دن کی مشابہ کرے
پھر قیامت کے دن صور پھونکنے کو یاد کرے۔ بادشاہ کے نے کی آواز سننے
کیوقت عید کی رات میں اور جب لوگ عید کی رات کو اپنی عید کو منتظر اوسکی طیاری کرتے
سوجاویں تو دونفخوں کے درمیان کا سونا یاد کرے اور جب لوگوں کو عید کے دن کی صبح کو
اپنے محلوں اور گھروں سے نکلتے دیکھیں مختلف احوال میں اور جدے جدے لباس اور رنگوں
میں اور ہر ایک کپڑے اور زیور پہنے ایک انمیں سے خوش ہیں اور گنہگار اور غم میں ہیں
پرہیزگار سوار ہے اور مجرم مشرک گرتا پڑتا ہے اوسکے منہ پر اوندھا پڑا کھینچا جاتا ہے یا خود چلتا
ہے جیسے اسنے فرمایا اور جو بولنے والوں میں عزت والا ہے جسدن ہم پرہیزگاروں کو اٹھا کر
رحمن کیطرف مہمان یعنے اونٹوں پر سوار اور گنہگاروں کو دوزخ کیطرف ہانکینگے یعنے پیادے

زاہد اور عارف اور بدل

كُلُوا وَاحِدٍ فِي رَاحَةٍ وَغِنًى عِنْدَ مَلِيكِهِمْ وَمَحْبُوبِهِمْ تَحْتَ ظِلِّ
الْعَرْشِ عَلَيْهِمُ الْحُلَلُ وَالْحُلَلُ وَأَنْوَارُ الطَّاعَاتِ وَالْمَعَارِفِ
عَلَى وُجُوهِهِمْ ظَاهِرَةٌ وَهِيَ نَضْرَةُ وَمُسْتَقِرَّةٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
مَوَائِدُ عَلَيْهَا أَنْوَاعُ الْأَطْعِمَةِ وَالْأَشْرِبَةِ وَالْفَوَاكِهِ حَتَّى يُقْضَى
حِسَابُ الْخَلَائِقِ ثُمَّ يَسِيرُونَ إِلَى الْجَنَّةِ إِلَى مَنَازِلِهِمُ الَّتِي
أَعَدَّ اللَّهُ تَعَالَى لَهُمْ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ
الْأَعْيُنُ فَمَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ
بَشَرٍ فَاللَّهُ تَعَالَى فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَأَمَّا الرَّاغِبُ فِي الدُّنْيَا فِي نَاحَةٍ وَ
بُكَاءٍ وَعَنَاءٍ مُسْتَدٍّ وَدَمٍ مَا فِيهِ الْقَوْمُ مِنَ النَّعِيمِ بِالْبَيَاتِ وَ
تَنَاوُلِهِ الْحَرَامَ وَالشُّبُهَاتِ وَتَخْلِيطِهِ فِي طَاعَةِ رَبِّهِ وَهُوَ يَرَى
مَكَانَهُ فِي الْجَنَّةِ فَلَا يَصِلُ لَهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا عَلَيْهِ مِنَ الْحُقُوقِ
وَالْكَافِرُ يُنَادِي بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ لَمَّا قَدْ عَايَنَ وَانْكَشَفَ
مِنْ أَنْوَاعِ الْعَذَابِ وَالنَّكَالِ وَالْهَوَانِ وَالْهَلَاكِ وَالْخُلُودِ
فِي النَّارِ إِنْ وَإِذَا رَأَى الْأَعْلَامَ قَدْ نُشِرَتْ وَالْأَلْوِيَةَ قَدْ
ضُرِبَتْ فَلْيَذْكُرْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ أَصْحَابَ الْأَعْلَامِ حِينَ
يُنَادِي مُنَادِي الرَّحْمَنِ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى زِيَارَةِ رَبِّ الْأَنَامِ
إِلَى دَارِ السَّلَامِ بِأَمْرِ السَّلَامِ وَإِذَا رَأَى الصُّفُوفَ قَدِ انْتَظَمَتْ
وَالْخَلَائِقَ قَدِ اجْتَمَعَتْ فَلْيَذْكُرْ وُقُوفَ الْخَلَائِقِ بَيْنَ يَدَيِ
الْجَبَّارِ وَصُفُوفَ الْفُجَّارِ وَالْأَبْرَارِ يَوْمَ النَّشْرِ الَّذِي فِيهِ
تَظْهَرُ الْأَسْرَارُ وَإِذَا رَأَى النَّاسَ قَدِ انْصَرَفُوا مِنَ الْجَبَّانَةِ
فَكُلٌّ يَرْجِعُ إِلَى مَا قُدِّمَ لَهُ مِنْ دَارٍ أَوْ مَسْجِدٍ أَوْ دُكَّانٍ
فَلْيَذْكُرْ مُنْصَرَفَ الْخَلَائِقِ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْمَلِكِ الْمَنَّانِ
الدَّيَّانِ إِلَى الْجَنَّةِ أَوْ إِلَى النَّارِ كَمَا قَالَ ذُو الْعَظَمَةِ وَالْإِمْتِنَانِ
وَتَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ فَرِيقٌ
فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ مَجْلِسٌ فِي فَضَائِلِ أَيَّامِ الْعَشْرِ
قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ
وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ قَوْلُهُ وَ
الْفَجْرِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض

هر ایک آرام اور غنا میں اپنے بادشاہ اور دوست کے پاس عرش کے سایہ کے نیچے
ہونگے اور زیور اور حلی ہونگے اور عبادتوں اور معرفتوں کے نور انکے مونہوں پر ظاہر
ہونگے اور وہ تازہ اور چمکتے ہونگے اور ان کے سامنے خوانچے ہونگے جنپر قسم قسم کے
کھانے اور پینے کی چیزیں اور میوے ہونگے یہانتک کہ سب مخلوق کا حساب پورا ہو چکے
پھر بہشت کیطرف چلینگے اُن مکانوں میں جو اللہ تعالیٰ نے اُنکے لیے تیار کیے ہیں
اور انمیں وہ کچھ ہے جو جی چاہیں اور آنکھیں لذت پائیں اس قسم کی چیزوں سے جنکو
نہ آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ آدمی کے دل پر خیال گذرا اللہ تعالیٰ
نے فرمایا سو کوئی جی نہیں جانتا جو کچھ انکے لیئے ہے آنکھوں کی ٹھنڈک سے چھپا
رکھا ہے بدلہ ان کاموں کے جو وہ کرتے ہیں اور دنیا میں رغبت کرنے والا
نوحہ اور رونے اور رنج میں ہوگا اپنی دنیا کے سبب اور حرام اور مشتبہ چیزوں کے
کھانے اور اپنے رب کی عبادت میں ملانے سے اُن نعمتوں سے روکا
جاویگا جنمیں لوگ ہونگے حالانکہ وہ اپنا مکان بہشت میں دیکھتا ہوگا
اور اسمیں جا نہ سکیگا جبتک ان حقوق سے نہ نکل لے جو اسپر ہیں اور کافر پکاریگا
خرابی اور ہلاکت کو جب ٹھیک دیکھ لیگا اور اُسکو کھل جاویگا قسم قسم کا عذاب
اور عقوبت اور خواری اور ہلاکت اور آگ میں ہمیشہ رہنا اور جب دیکھے نشان
کو کھڑے کئے گئے اور جھنڈے لگائے گئے تو اہل اسلام ان نشانوں والوں
کو یاد کریں جب رحمن کے پکارنیوالے دارالسلام کیطرف اللہ کے حکم سے سب مخلوق
کے رب کی زیارت کیطرف متوجہ ہونیکو پکارینگے اور جب دیکھے صفیں کامل ہوگئیں
اور عید میں خلقت جمع ہوگئی تو جبار کے سامنے خلائق کا کھڑا ہونا اور اسمیں
نیکوں اور بدوں کی صفیں یاد کرے جبدن سب چھپی باتیں ظاہر ہو جاوینگی
اور جب لوگوں کو جنگل سے لوٹتے دیکھے پھر ہر ایک اپنی قسمت کے موافق گھر کیطرف
یا مسجد یا دکان کیطرف جاوے تو خلائق کا بادشاہ احسان کرنیوالے جزا دینیوالے
کے سامنے سے بہشت کیطرف یا دوزخ کیطرف جانا یاد کرے جیسے کہ اللہ بزرگی
اور احسان رکھنے والے نے فرمایا اور جبدن قیامت قائم ہوگی اسدن لوگ فرقہ فرقہ ہونگے
ایک فرقہ بہشت میں اور ایک فرقہ دوزخ میں۔ مجلس دس دنوں کی فضیلتوں
میں فرمایا اللہ عزوجل نے اور فجر اور دس راتوں اور جفت اور طاق کی قسم ہے
اور رات کی قسم جب چلنے لگی تحقیق اس قسم میں عقل والے کیلیئے قسم کافی ہے اللہ تعالیٰ
کا فرمودہ فجر کی قسم ہے اسمیں لوگوں کا اختلاف ہے۔ پس ابن عباس رض
رضی اللہ عنہما نے کہا

عَنَى بِالْفَجْرِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ هِيَ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ
وَالشَّفْعِ هُوَ الْخَلْقُ وَالْوَتْرِ هُوَ اللّٰهُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ يَعْنِي
اِذَا ذَهَبَ هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ اَيْ اِنَّ ذٰلِكَ قَسَمٌ
لِّذِي لُبٍّ وَعَقْلٍ وَجَوَابُ الْقَسَمِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ رَبَّكَ
لَبِالْمِرْصَادِ وَقَالَ مُقَاتِلٌ وَالْفَجْرُ عَنٰى بِهٖ غَدَاةَ جَمْعٍ يَوْمَ
النَّحْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ لَيَالِ قَبْلَ الْاَضْحٰى وَاِنَّمَا سَمَّاهَا عَزَّ وَجَلَّ
لَيَالِ عَشْرٍ لِاَنَّهَا تِسْعَةُ اَيَّامٍ وَعَشْرُ لَيَالٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ
اَمَّا الشَّفْعُ اٰدَمُ وَحَوَّاءُ وَالْوَتْرُ فَهُوَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّيْلِ
اِذَا يَسْرِ اِذَا اَقْبَلَ وَهِيَ لَيْلَةُ الْاَضْحٰى فَاَقْسَمَ عَزَّ وَجَلَّ بِيَوْمِ
النَّحْرِ وَالْعَشْرِ وَبِاٰدَمَ وَحَوَّاءَ وَاَقْسَمَ بِنَفْسِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
وَبِلَيْلَةِ الْاَضْحٰى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ
لِّذِي حِجْرٍ يَعْنِي هَلْ فِي ذٰلِكَ الْقَسَمِ كِفَايَةٌ لِّذِي لُبٍّ
يَعْنِي ذِي عَقْلٍ فَيَعْرِفُ عَظَمَ هٰذَا الْقَسَمِ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ وَقِيْلَ الْمُرَادُ بِالْفَجْرِ فَجْرُ النَّهَارِ وَقِيْلَ هُوَ نَهَارٌ
فَعُبِّرَ عَنْهُ بِالْفَجْرِ لِاَنَّهُ اَوَّلُهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ هُوَ فَجْرُ يَوْمِ
النَّحْرِ خَاصَّةً وَقَالَ عِكْرِمَةُ اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِانْفِجَارِ
الْمِيَاهِ مِنَ الْعُيُوْنِ وَالنَّبَاتِ مِنَ الْاَرْضِ وَالثِّمَارِ مِنَ الشَّجَرِ
وَقِيْلَ اَقْسَمَ اللّٰهُ بِانْفِجَارِ الْمَاءِ مِنْ اَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيْلَ اَقْسَمَ اللّٰهُ بِانْفِجَارِ النَّاقَةِ مِنَ الصَّخْرَةِ
لِصَالِحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقِيْلَ اَقْسَمَ اللّٰهُ بِانْفِجَارِ الْمَاءِ مِنَ الْحَجَرِ
بِعَصَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقِيْلَ اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِانْفِجَارِ
الْمَاءِ مِنْ عُيُوْنِ الْعِصَاةِ وَقِيْلَ اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِانْفِجَارِ الْعَرَقِ
مِنَ الْقَلْبِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ
يَعْنِي بِالْاِيْمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ وَاَيْضًا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَيَالٍ عَشْرٍ
رَوٰى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ هِيَ عَشْرُ الْاَضْحٰى وَقَالَ ابْنُ
الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَبَّاسٍ رض اَنَّهَا عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَعَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَنَّهَا الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَنَّهَا عَشْرُ مُوْسٰى وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

اللہ تعالیٰ نے فجر سے صبح کی نماز مراد رکھی ہے اور دس راتوں سے ذی حجہ
کی دس راتیں اور جفت سے سب خلقت اور طاق سے اللہ پاک اور
واللیل اذا یسر کے معنے جب چلنے لگے بھلا اس قسم میں عقل والے کو قسم کافی ہے
یعنے یہ دانا اور عقلمند کو قسم ہے اور قسم کا جواب یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے
بیشک تیرا رب گھات میں ہے اور مقاتل نے کہا فجر سے مراد مزدلفہ کی صبح ہے
نحر کے دن اور دس راتیں عید الاضحے سے پہلے کی دس راتیں اور
اللہ عزوجل نے انکا نام دس راتیں اسلیئے کہ وہ نو دن اور دس راتیں ہیں
اور جفت اور طاق سو جفت آدم اور حوا علیہما السلام ہیں اور طاق
اللہ عزوجل ہے اور واللیل اذا یسر کے معنے جب آوے اور وہ عید اضحے کی
کی رات ہے پس اللہ عزوجل نے نحر کے دن اور ذی حجہ کی دس نوں اور آدم
اور حوا کی قسم کھائی اور اپنی ذات مبارک اور بلند اور عید اضحے کی رات کی
قسم کھائی جب اس سے فارغ ہوا تو فرمایا بھلا اس قسم میں عقل والے کو قسم ہے
یعنے بھلا اس قسم میں صاحب عقل کو کفایت ہے تو اس قسم کی بزرگی پہچانے کہ بیشک
تیرا رب گھات میں ہے اور بعض نے کہا فجر سے مراد دن کی مراد ہے
اور بعض نے کہا وہ دن ہی ہے فجر سے اسکی تعبیر کیگئی ہے اسلیئے کہ فجر اول
روز ہے اور مجاہد نے کہا وہ خاص نحر کے دن کی فجر ہے اور عکرمہ نے کہا
اللہ تعالیٰ نے چشموں سے پانی پھوٹنے اور زمین سے انگوری اگنے اور درختوں
سے میوے نکلنے کی قسم کھائی اور بعض نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے کی قسم کھائی اور بعض نے کہا اللہ
تعالیٰ نے اونٹنی کے پتھر میں سے حضرت صالح علیہ السلام کے لیئے پہاڑ نکالنے کی قسم
کھائی اور کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے ذوالحجہ سے معرفت نکلنے کی قسم کھائی اور کسی نے
کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسے علیہ السلام کے عصا سے پتھر میں سے پانی پھوٹنے کی
قسم کھائی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بھلا جو شخص مردہ تھا پس ہم نے اسکو زندہ کر دیا
یعنے ایمان اور معرفت سے اور نیز اللہ تعالیٰ کا فرمانا دس راتوں کی قسم حضرت جابر
بن عبد اللہ رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اللہ کا فرمانا
فجر اور دس راتوں کی قسم یہ عید اضحے کی دس راتیں ہیں اور ابن زبیر رض اور ابن
عباس رض نے کہا یہ دس راتیں ذی حجہ کی ہیں اور ابن عباس سے اور روایت
میں ہے کہ وہ ماہ رمضان کے آخر کے دس دن ہیں اور مجاہد نے کہا وہ
حضرت موسے کے دن ہیں جو تیس دن پر زیادہ ہوئے تھے

الْجَرِيْرِ الطَّبَرِيُّ اَنَّهَا عَشْرٌ اَوَّلُ الْمُحَرَّمِ قَوْلُهٗ وَالشَّفْعِ
وَالْوَتْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَالسُّدِّيُّ الشَّفْعُ كُلُّ اثْنَيْنِ وَالْوَتْرُ هُوَ
اللّٰهُ وَقِيْلَ هُمَا اٰدَمُ وَحَوَّا وَهُوَ قَوْلُ مُقَاتِلٍ وَهُوَ اَنَّ اٰدَمَ
كَانَ وَتْرًا فَشَفَعَ بِزَوْجَتِهٖ حَوَّا وَقِيْلَ الصَّلٰوةُ مِنْهَا شَفْعٌ
وَمِنْهَا وَتْرٌ قَالَ الرَّبِيْعُ ابْنُ اَنَسٍ وَاَبُو الْعَالِيَةِ هِيَ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ
الشَّفْعُ فِيْهَا رَكْعَتَانِ وَالْوَتْرُ الثَّالِثَةُ وَقِيْلَ هُوَ يَوْمُ النَّحْرِ
لِاَنَّهُ الْعَاشِرُ وَالْوَتْرُ يَوْمُ الْعَشْرِ لِاَنَّهُ التَّاسِعُ وَقِيْلَ الشَّفْعُ
يَوْمَانِ بَعْدَ النَّحْرِ وَالْوَتْرُ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَوْلُهٗ وَالَّيْلِ اِذَا
يَسْرِ يَعْنِيْ اِذَا ذَهَبَ وَقِيْلَ اِذَا اَظْلَمَ وَقِيْلَ اِنَّهٗ لَيْلَةُ الْمُزْدَلِفَةِ
خَاصَّةً وَقِيْلَ يَعْنِيْ اِذَا سَرٰى فِيْهِ اَهْلُهٗ لِاَنَّ السُّرٰى هُوَ
سَيْرُ اللَّيْلِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ
يَعْنِيْ لِذِيْ عَقْلٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَقَالَ الْحَسَنُ وَ
اَبُوْ رَجَاءٍ لِذِيْ عِلْمٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ لِذِيْ دِيْنٍ
مَعْنَاهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ وَهَلْ هُنَا فِيْ مَوْضِعِ
اِنَّ وَمَعْنَا قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَحَقِّ رَبِّ
الْفَجْرِ وَحَقِّ رَبِّ لَيَالٍ عَشْرٍ اِلٰى اٰخِرِ الْقَسَمِ وَكَذٰلِكَ فِيْمَا
شَاكَلَ ذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَغَيْرِهَا فَصْلٌ فِيْمَا وَرَدَ فِيْ عَشْرِ
ذِي الْحِجَّةِ مِنْ كَرَامَاتِ الْاَنْبِيَآءِ وَمَا نُقِلَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاَخْبَارِ
وَالْاٰثَارِ وَفَضَآئِلِ الْاَعْمَالِ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ قَالَ
اَنْبَاَنَا الشَّيْخُ الْحَافِظُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الثَّابِتُ الْخَطِيْبُ
اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ دَرْقُوْنَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بِحَلَبَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ
عَنِ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض
اَنَّهٗ قَالَ فِيْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قَبِلَ اللّٰهُ تَوْبَةَ اٰدَمَ وَتَابَ عَلَيْهِ
لِلْعَشْرِ لِاَنَّهٗ اَعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ وَفِيْهِ وَجَدَ اِبْرٰهِيْمُ الْخَلِيْلُ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْخُلَّةَ فَبَذَلَ مَالَهٗ لِلضِّيْفَانِ وَنَفْسَهٗ
لِلنِّيْرَانِ وَوَلَدَهٗ لِلْقُرْبَانِ وَقَلْبَهٗ لِلرَّحْمٰنِ وَلَمْ يَعْبَأْ لِاَحَدٍ

اور محمد بن جریر طبری نے کہا وہ محرم کے پہلے دس ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمودہ
جفت اور طاق کی قسم قتادہ اور سدی نے کہا جفت ہر جوڑا ہے اور طاق
اللہ تعالیٰ ہے اور بعض نے کہا وہ دو جفت اور طاق آدم اور حوا علیہما السلام
ہیں اور یہ مقاتل کا قول ہے اور یہ یوں ہے کہ آدم طاق ہے پھر اپنی بیوی
حوا سے جفت ہو گئے اور بعض نے کہا بعض نماز جفت ہے اور بعض
نماز طاق ربیع بن انس اور ابو العالیہ نے کہا وہ مغرب کی نماز ہے اس میں
دو رکعتیں جفت ہیں اور تیسری طاق ہے اور بعض نے کہا جفت نحر کا دن ہے
کیونکہ وہ دسواں دن ہے اور طاق عرفہ کا دن ہے کیونکہ وہ نواں دن ہے اور کسی
نے کہا یوم النحر کے بعد کے دو دن جفت ہے اور تیسرا دن طاق اور اللہ پاک
کا قول واللیل اذا یسر یعنی رات کی قسم جب چلنے لگے اور کسی نے کہا جب
اندھیرا کرے اور کسی نے کہا کہ وہ خاص مزدلفہ کی رات ہے اور کسی نے کہا یعنی جب
اس میں اسکا چلنے والا چلے کیونکہ سری کا معنے رات کا چلنا ہے اور ابن عباس
کا قول پہلا اس قسم میں صاحب حجر کو قسم کافی ہے یعنے صاحب عقل کو اور یہ
ابن عباس رض کا قول ہے اور حسن اور ابو رجا نے کہا صاحب علم کو اور محمد بن
کعب نے صاحب دین کو معنے اسکے یہ ہیں بیشک اس قسم میں صاحب حجر یعنے صاحب
دین کو کافی قسم ہے اور انجگہہ ہل کا لفظ بجائے ان ہے اور اللہ عزوجل کی قول
فجر اور دس راتوں کی قسم کے معنے یہ ہیں فجر کے رب کی حق کی قسم اس سورت
میں آخر قسم تک اور اسیطرح مقدر نکالنا چاہیئے جہاں اسکی مانند ہو مثل قولہ
تعالیٰ سورج اور اسکے روشن ہونے کے وقت کی قسم آسمان اور رات کے آنیوالی
کی قسم آسمان برجوں والی کی قسم وغیرہا فصل بیان میں انبیا علیہم السلام کی
بزرگیوں کی عشرہ ذی الحجہ میں وارد ہونیکا اور ان دونوں میں جو اخبار اور آثار
اور عملوں کی فضائل منقول ہیں ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے اسنے کہا ہمکو خبر
دی شیخ حافظ ابو بکر احمد بن علی ثابت خطیب نے اسنے کہا ہمکو خبر دی احمد بن احمد بن درقوہ
اسنے کہا ہمکو خبر دی محمد بن عبد اللہ شافعی نے اسنے کہا ہمکو خبر دی محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن
نے حلب میں کہا ہمکو خبر دی عمرو بن عثمان نے کہا ہمیں خبر دی ولید نے ابن مبارک سے
اسنے خالد حذا سے اسنے عکرمہ سے اسنے ابن عباس سے کہ انہوں نے عشر ذی حجہ
کی فضیلت میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی اور انکو توبہ
کی توفیق دی عرفہ میں کیونکہ انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اسمیں حضرت ابراہیم
خلیل صلوات اللہ علیہ نے اللہ کی خالص دوستی پائی پھر اپنا مال مہمانوں کیلیئے اور
اپنی جان آگ کیلیئے اور اپنا بیٹا قربانی کے لیئے اور اپنا دل رحمٰن کیلیئے خرچ کیا

الآیۃ من قولہ الذین یحملون العرش الی قولہ والشاہدین والشاہدون

اَلتَّوَكُّلُ اِلَّا بِرَبِّهِمْ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ وَفِيْهِ بَنٰى اِبْرٰهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَلْكَعْبَةَ الشَّرِيْفَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ
مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ الْاٰيَةَ وَفِيْهِ اَكْرَمَ اللّٰهُ مُوْسٰى بِالْكَلَامِ
وَفِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى دَاوٗدَ الْمَغْفِرَةُ وَفِيْهِ كَانَتْ لَيْلَةُ الْمُبَاهَاةِ
وَقِيْلَ اِنَّ فِيْهِ نُزُوْلُ الْقُرْاٰنِ بَكْرَةَ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَالنَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَجِّهٌ اِلَى الْمُصَلّٰى وَفِيْهِ كَانَتْ بَيْعَةُ
الرِّضْوَانِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
وَهِيَ سَمُرَةٌ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفٌ وَاَرْبَعُ مِائَةِ رَجُلٍ وَقِيْلَ
اَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةِ رَجُلٍ وَاَوَّلُ مَنْ اَطْلَقَ يَدَهٗ لِلْمُبَايَعَةِ
اَبُوْ سِنَانٍ الْاَسَدِيُّ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ وَفِيْهِ يَوْمُ
التَّرْوِيَةِ وَيَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَهُوَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ
وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَافِظِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ سَيِّدُ الشُّهُوْرِ
شَهْرُ رَمَضَانَ وَاَعْظَمُهَا حُرْمَةً ذُو الْحِجَّةِ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ
اَبُو الْبَرَكَاتِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَصَّارِ الْاِصْفَهَانِيِّ
قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَهْدَانَ قَالَ
اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ
الْبَزَّازُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْفَضْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ
الْخُدْرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَاصِمِ بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَيُّوْبَ
عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَفْضَلُ اَيَّامِ الدُّنْيَا
اَيَّامُ الْعَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قِيْلَ وَلَا مِثْلُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ
وَلَا مِثْلُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ عَفَّرَ وَجْهَهٗ فِي التُّرَابِ
وَ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ عَنِ الْقَاضِيْ اَبِي الْمُظَفَّرِ
هِنَّادِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ النَّسَفِيِّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُحِبُّ السَّمَاعَ

اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے سوا کسیکا ٹھیک توکل نہیں ہوا اور انہیں
دنوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریفہ بنایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جب
ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اٹھاتے تھے اور اسمٰعیل آخر آیت تک اور
انہیں دنوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی کلام کی عزت دی اور انہیں
دنوں میں حضرت داؤد پر بخشش اتری اور اسی عشرہ لیلۃ المباہاۃ تھی اور
بعض نے کہا اسی عشرہ میں عید اضحیٰ کے دن کی صبح کو قرآن مجید کا اترنا شروع
ہوا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو تشریف لیجانے لگے تھے
اور اسی عشرہ میں بیعۃ الرضوان ہوئی تھی سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری
جب تجھ سے درخت کے تلے بیعت کرتے اور وہ کیکر کا درخت تھا اور یہ بیعت
حدیبیہ کے دن تھی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک ہزار
چار سو مرد تھے اور بعض نے کہا ایک ہزار پانچسو مرد اور سب سے پہلے جنہوں نے
بیعت کیلئے ہاتھ نکالا ابوسنان اسدی تھے انپر اور تمام صحابہ پر اللہ کی مہربانی
اور اسکی برکتیں رحمتیں اور انپر جو نیکی میں انکی پیروی کرنے والے ہیں اور اسی
عشرہ میں اونٹوں کو پانی پلانیکا دن ہے اور عرفہ کا دن اور نحر کا دن اور وہی
حج اکبر کا دن اور ہمکو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے فضل بن محمد سے اسنے احمد
بن علی حافظ سے اپنے اسناد سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مہینوں میں سردار ماہ رمضان
ہے اور حرمت میں ان سے بہت بڑا ذوالحجہ ہے اور ہمکو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے
فضل بن محمد قصار اصفہانی سے اسنے کہا ہمیں خبر دی ابوسعید حسن بن علی
بن سہدان سے اسنے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد وراق نے اسنے کہا ہمیں
خبر دی ابوبکر بزاز نے اسنے کہا ہمیں خبر دی ابوکامل فضل بن حسین خدری
نے اسنے کہا ہمکو خبر دی ابوعاصم بن ہلال نے اسنے ایوب سے اسنے ابوالزبیر سے
اسنے جابر سے اسنے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا دنیا کے
دنوں میں سب سے بہت بزرگ ذی الحجہ کے دس دن ہیں بعض نے کہا ان دنوں میں
عمل کی مثل وہ عمل بھی نہیں جو اللہ کی راہ میں ہو کہا کہ ان دنوں کی مثل اللہ
کی راہ میں بھی نہیں جو اللہ کی راہ میں ہو کہا کہ ان دنوں کی مثل اللہ کی
راہ میں بھی نہیں مگر جو شخص اپنا منہ مٹی میں آلودہ کرے اور ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات
نے قاضی ابوالمظفر ہناد بن ابراہیم نسفی سے اپنے اسناد سے عطاء بن ابی رباح
اسنے کہا مجھے حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زمانے میں ایک شخص سماع یعنے راگ کو دوست رکھتا تھا

يَعْنِي لِغِنَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ أَصْبَحَ صَائِمًا
فَاتَّصَلَ الْحَدِيثُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَأَحْضِرُوا الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى صِيَامِ هٰذِهِ
الْأَيَّامِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا أَيَّامُ مَشَاعِرَ وَأَيَّامُ الْحَجِّ
فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَشْرَكَنِي اللّٰهُ تَعَالَى فِي دُعَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِعَدَدِ كُلِّ يَوْمٍ تَصُومُهُ عِتْقُ
مِائَةِ رَقَبَةٍ وَمِائَةُ بَدَنَةٍ تُهْدِيهَا وَمِائَةُ فَرَسٍ تَحْمِلُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَلَكَ
عِتْقُ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَأَلْفُ بَدَنَةٍ وَأَلْفُ فَرَسٍ يُحْمَلُ عَلَيْهَا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَلَكَ عِتْقُ
أَلْفَيْ رَقَبَةٍ وَأَلْفَيْ بَدَنَةٍ تُهْدِيهَا وَأَلْفَيْ فَرَسٍ يُحْمَلُ عَلَيْهَا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصِيَامُ سَنَةٍ قَبْلَهَا وَسَنَةٍ
بَعْدَهَا وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ
الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ فِي هٰذِهِ
الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ
خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ وَأَخْبَرَنَا
الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ
الْحَافِظِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جُبَيْرَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخَزَاعِيِّ عَنْ
حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُنَّ صَوْمُ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ
وَعَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ
الْغَدَاةِ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ
عِيسَى ابْنِ الْحَسَنِ الْوَرَّاقِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى
أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهِنَّ مِنْ أَيَّامِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ وَإِنَّ
صِيَامَ يَوْمٍ مِنْهَا يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامَ لَيْلَةٍ مِنْهَا

اور جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا سو یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اس مرد کو حاضر کرو پس آپنے اس سے فرمایا ان
دنوں کو روزہ رکھنے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ عبادت اور حج کے دن ہیں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں
کی دعا میں مجھے شریک کرلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا تیرے
لیئے ہر دن کی گنتی کے برابر جسکا تو روزہ رکھتا ہے ایکسو غلام آزاد کرنے اور
سو اونٹ ہدی بھیجنے اور سو گھوڑوں کا ثواب ہے جنپر اللہ عزوجل کی راہ
میں سوار کیا جاوے پھر جب یوم الترویہ ہوگا تیری لیئے ہزار غلام آزاد کرنے اور
ہزار اونٹ قربانی بھیجنے اور ہزار گھوڑوں کا جنپر اللہ عزوجل کی راہ میں
سوار کیا جاوے ثواب ہے جب عرفہ کا دن ہوگا تیری لیئے دو ہزار غلام آزاد
کرنے اور دو ہزار اونٹ جنکو تو ہدی بھیجے اور دو ہزار گھوڑوں کا ثواب ہے
اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے اپنے اسناد سے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن
عباس سے کہ اُنہوں نے فرمایا کوئی دن نہیں جسمیں نیک عمل اللہ عزوجل کیطرف زیادہ
پیارا ہو ان دنوں سے یعنے ایام تشریق کے دنوں میں عمل کرنے سے صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ نہ جہاد بھی اللہ کی راہ میں آپنے فرمایا جہاد بھی اللہ کی راہ میں
مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال سے نکلے پھر نہ لوٹے اسمیں سے کسی چیز کے ساتھ اور
ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے ابوبکر بن احمد بن علی بن ثابت حافظ سے
اپنے اسناد سے جبیرہ بن خالد خزاعی سے اُسنے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے
کہ اُنہوں نے کہا چار چیزوں کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑتے نہ تھے
ذی حجہ کے دس دنوں کا روزہ اور عاشورا، اور ہر مہینے کے تین دن کا روزہ
اور صبح کی دو رکعتیں فرض سے پہلے اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے
حمزہ بن عیسے ابن الحسن وراق سے اپنے اسناد سے سعید بن المسیب
سے اُسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُسنے حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی دن نہیں جنمیں اللہ
کی عبادت اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیاری ہو ذی الحجہ کے دس دنوں
سے اور بیشک اُن دنوں میں ایک دن کا روزہ سال بھر
کے روزے کے برابر ہے اور ایک رات کا قیام سال بھر
کے قیام کی مثل ہے

مِنْ اَيَّامِ عَشْرِ ذِى الْحِجَّةِ وَاِنَّ صِيَامَ يَوْمٍ فِيْهَا يَعْدِلُ صِيَامَ
سَنَةٍ وَقِيَامَ لَيْلَةٍ فِيْهِنَّ كَقِيَامِ سَنَةٍ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ الْمُقْرِءِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
مَنْ صَامَ اَيَّامَ الْعَشْرِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صِيَامَ سَنَةٍ وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ
جُبَيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ لَيَالِىَ
الْعَشْرِ وَيَأْمُرُ بِاِيْقَاظِ الْخَدَمِ وَتَعْجِيْبُهٗ فِيْهِ الْعِبَادَةُ فَضْلُ
فِى الصَّلٰوةِ الْوَارِدَةِ فِىْ اَيَّامِ الْعَشْرِ اَخْبَرَنَا بِهَا الشَّيْخُ اَبُو
الْبَرَكَاتِ عَنِ الشَّرِيْفِ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِىِّ بْنِ مُحَمَّدِ
بْنِ يَحْيَى الْمَهْدِىِّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ مَنْ اَحْيَا لَيْلَةً مِّنْ لَيَالِى عَشْرِ ذِى الْحِجَّةِ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ
عِبَادَةَ مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ طُوْلَ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ فِيْهِنَّ يَوْمًا
فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى سَائِرَ سَنَةٍ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو
الْبَرَكَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ . . . عَبْدِ الْعَزِيْزِ الشَّاهِدِ بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِىِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِىٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَلِىِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَنْ اَبِيْهِ
الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِىٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَلِىٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ عَشْرُ ذِى الْحِجَّةِ فَجِدُّوْا فِى الطَّاعَةِ
فَاِنَّهَا اَيَّامٌ فَضَّلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَعَلَ حُرْمَةَ لَيْلِهَا كَحُرْمَةِ
نَهَارِهَا وَمَنْ صَلّٰى فِىْ لَيْلَةٍ مِّنْ لَيَالِى الْعَشْرِ فِى ثُلُثِ الْاَخِيْرِ
اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَءُ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَ
الْمُعَوِّذَتَيْنِ وَيُكَرِّرُ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثًا وَيَقْرَءُ اٰيَةَ
الْكُرْسِىِّ وَيُكَرِّرُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ
صَلٰوتِهٖ رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ
ذِى الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَىِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَىٌّ لَّا يَمُوْتُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا
عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ

اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے حسن بن احمد مقری سے اپنے اسناد سے
محمد بن منکدر سے اُسنے جابرؓ سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ آپنے فرمایا جسنے ذیحجہ کی دس دنوں کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لیئے ایک دن
کے عوض ایک سال کا روزہ لکھتا ہی اور سعید بن جبیر رحمۃ اللہ
علیہ سے روایت ہی کہ وہ کہا کرتے تھے ذی الحجہ کی دس راتوں میں اپنے چراغ
گل نہ کیا کرو اور خادموں کو جاگتے رکھنے کا حکم کرتے اور انکو ان دنوں میں عبادت
خوش لگتی فصل ذی حجہ کی دس دنوں کی نماز وارد میں ہمکو اسکی خبر دی شیخ
ابو البرکات نے شریف ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ مہدی نے اپنے اسناد
سے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت عائشہ سے اُسنے
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جسنے ذیحجہ کی دس راتوں میں
سے ایک رات زندہ رکھی گویا اُسنے اللہ کی عبادت اُس شخص کی سی عبادت
کی جو ایک سال بھر کی طول میں حج اور عمرہ کرتا رہا اور جسنے اندنوں میں ایک
دن زیادہ رکھا گویا اسنے اللہ تعالیٰ کی تمام سال عبادت کی اور ہمکو شیخ
ابو البرکات نے خبر دی محمد بن عبد العزیز شاہد سے اپنی اسناد سے جعفر بن محمد
بن علی بن حسین سے اُسنے اپنے باپ محمد بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے علی بن حسین
زین العابدین سے اُسنے اپنے باپ حسین بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے حضرت
علیؓ سے اُنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا
جب عشرہ ذی الحجہ آوے تو عبادت میں کوشش کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے اُندنوں کو فضیلت دی ہی اور اسکی رات کی حرمت اوسکو دن کی حرمت
کی سی ہی جو کوئی دس راتوں سے کسی رات کی تہائی اخیر میں چار رکعت نماز
پڑہے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور معوذتین ایکبار اور سورہ اخلاص تین
بار اور آیۃ الکرسی پڑہے تین بار ہر رکعت میں پھر جب اپنی نماز سے فارغ
ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاوے اور کہو پاک ہی عزت اور غلبہ والا پاک ہی قدرت
اور بڑی ملک والا پاک ہی ہمیشہ زندہ رکھنے والا جو نہیں مرتا اسکے سوا کوئی
معبود نہیں جلاتا ہے اور مارتا ہے اور آپ ہمیشہ زندہ نہیں مرتا پاک
ہے اللہ بندوں اور شہروں کا پروردگار اور اللہ کو ہے تعریف
بہت پاکیزہ مبارک ہر حال پر اللہ بہت بڑا بزرگ ہمارا
رب ہی اور اسکی بزرگی اور قدرت ہر مکان میں ہی

لِكُلِّ مَكَانٍ قَالَ الشَّيْخُ يَعْنِي عِلْمُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا
شَاءَ فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ حَجَّ بَيْتَ اللّٰهِ الْحَرَامَ وَزَارَ قَبْرَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَلَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَإِنْ صَلَّاهَا
فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِي الْعَشْرِ أَحَلَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْفِرْدَوْسَ
الْأَعْلٰى وَمَحَا عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ وَقِيْلَ لَهُ اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَإِذَا كَانَ
يَوْمُ عَرَفَةَ وَصَامَ نَهَارَهَا وَصَلّٰى لَيْلَهَا وَدَعَا بِهٰذِهِ الدَّعْوَةِ
وَأَكْثَرَ التَّضَرُّعَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
يَا مَلٰئِكَتِيْ اشْهَدُوْا أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَأَشْرَكْتُهُ بِالْحَاجِّ
إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ فَتُسْتَبْشَرُ الْمَلٰئِكَةُ بِمَا يُعْطِي اللّٰهُ تَعَالٰى
ذٰلِكَ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بِصَلَاتِهِ وَدُعَائِهِ **فَصْلٌ** وَالْعَشْرُ
الَّتِيْ خَصَّ اللّٰهُ أَنْبِيَاءَهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ الْأَوَّلَ عَشْرُ آدَمَ وَهُوَ أَنَّهُ
لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ حَوَّا عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْ ضِلْعِهِ الْأَيْسَرِ الْقُصْرٰى
وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظَ مِنْ سِنَتِهِ فَرَأَى حَوَّاءَ جَالِسَةً عِنْدَهُ
فَقَالَ لَهَا لِمَنْ أَنْتِ قَالَتْ لَكَ فَأَرَادَ أَنْ يَمَسَّهَا فَقِيْلَ لَهُ
..... لَا تَمَسَّهَا حَتّٰى تُعْطِيَ مَهْرَهَا قَالَ إِلٰهِيْ وَمَا مَهْرُهَا
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ عَشْرَ
مَرَّاتٍ فَذٰلِكَ مَهْرُهَا وَالثَّانِيْ عَشْرُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذِ ابْتَلٰى إِبْرٰهِيْمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ
فَأَتَمَّهُنَّ وَهِيَ عَشْرُ خِصَالٍ خَمْسٌ مِنْهَا فِي الرَّأْسِ الْفَرْقُ
وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالسِّوَاكُ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ
وَخَمْسٌ فِي الْبَدَنِ وَهِيَ تَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطَيْنِ
وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَتَخْلِيْلُ الْأَصَابِعِ فَلَمَّا أَتَمَّ إِبْرٰهِيْمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْعَشْرَةَ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِالْخُلَّةِ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا وَالثَّالِثُ
عَشْرُ شُعَيْبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ
أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَهُوَ أَنَّهُ أَجَّرَ مُوْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَقِيْلَ إِنَّ شُعَيْبًا عَلَيْهِ السَّلَامُ بَكٰى عَشْرَ سِنِيْنَ
حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهُ فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرَهُ عَلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ

شیخ نے کہا یعنے اسکا علم ہر مکان میں ہے پھر جو چاہے دعا کرے اسکیلیے
اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت والی کیطرف اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیا
اور اللہ تعالی سے جو کچھ مانگے گا وہ ضرور اسکو دیگا اور اگر دس
راتوں میں سے ہر رات میں نماز پڑھے گا اللہ تعالی اسکو فردوس اعلے
میں داخل کریگا اور اس سے ہر برائی مٹا دیگا اور اس سے کہا جاویگا
نئے سرے سے عمل کیے جا پھر جب عرفہ کا روز ہوا اور وہ اوسکے دن میں روزہ
رکھے اور اسکی رات میں نماز پڑھے اور اس دعا سے دعا کرے اور اللہ تعالی
کے سامنے بہت گڑگڑائے تو اللہ تعالی فرماتا ہے اے میری فرشتو تم
گواہ رہو کہ میں نے اسکو بخشدیا اور بیت اللہ کے حاجیوں میں اسکو شریک کرلیا
آپ نے فرمایا فرشتے بشارت دیتے ہیں اسکی جو اللہ تعالی نے اس مومن بندے
کو اسکی نماز اور دعا کے سبب سے دیا فصل اور دس چیزیں پانچ پیغمبروں
کی ہیں علیہم السلام پہلے حضرت آدم کی دس چیز وہ ہے کہ جب اللہ تعالی
نے حوا علیہا السلام کو انکی چھوٹی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور اسکے سونے
میں سو وہ اپنی نیند سے اٹھے حوا کو اپنے پاس بیٹھے دیکھا اس سے پوچھا
تو کسکے لیئے ہے وہ بولی تیرے لیئے تو چاہا کہ اس سے مساس کرے
تو کہا گیا کہ اس سے مساس مت کر جبتک اسکا مہر نہ دے عرض کیا
الٰہی اسکا مہر کیا ہے اللہ تعالی نے فرمایا مہر یہ ہے کہ تو درود بھیجے
آخر الزمان کے نبی پر دس بار سو یہی اسکا مہر ہے دوسری حضرت ابراہیم
خلیل الرحمن علیہ السلام کی دس چیزیں اللہ تعالی نے فرمایا اور جب
ابراہیم کو اسکے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا سو اسنے انکو پورا کیا اور
وہ دس خصلتیں نہیں ان میں سے پانچ سر میں ہیں مانگ اور مونچھوں
کا کاٹنا اور مسواک اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور پانچ بدن
میں اور وہ ناخنوں کا کاٹنا اور بغلوں کا اوکھاڑنا اور ختنہ کرنا اور
پاکی کرنا اور انگلیوں کا خلال کرنا ہے پس جب حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے ان دس خصلتوں کو پورا کیا تو اللہ تعالی نے اس سے اپنی خالص دوستی
سے عزت دی اللہ تعالی نے فرمایا اور اللہ نے ابراہیم کو خالص دوست
پکڑا اور تیسرے حضرت نبی اللہ شعیب علیہ السلام کی دس چیزیں اللہ تعالی
نے نقل کیا انکا قول پس اگر تو نے دس سال پورے کئے تو تیرا یہ بھی احسان

تَعَالَى إِلَيْهِ يَا شُعَيْبُ إِنْ كُنْتَ تَخَافُ النِّيرَانَ فَقَدْ أَمَّنْتُكَ
وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْجِنَانَ فَقَدْ وَهَبْتُهَا لَكَ وَإِنْ كُنْتَ تَطْلُبُ
الرِّضْوَانَ فَقَدْ أَعْطَيْتُكَ فَقَالَ يَا جَبْرَئِيلُ لَيْسَ بُكَائِي حُبًّا
لِلْجِنَانِ وَلَا خَوْفًا مِنَ النِّيرَانِ وَلَكِنْ شَوْقًا إِلَى لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْآنَ حَقَّ لَكَ فَابْكِ ثُمَّ ابْكِ ثُمَّ
عَوَّضَ لِبُكَائِهِ وَهُوَ أَنْ جَعَلَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
خَادِمًا لَهُ عَشْرَ سِنِينَ جَزَاءً لِمَا كَانَ مِنْ بُكَائِهِ عَلَى مَحَبَّتِهِ
سِوَى مَا قَدِ ادَّخَرَ لَهُ عِنْدَهُ مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالْمَنَازِلِ
الْعَالِيَاتِ وَالْقُرْبِ مِنْهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَالنَّظَرِ إِلَى
وَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَالرَّابِعُ عَشَرَ مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَعَدْنَا مُوسَى ثَلٰثِينَ
لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُنَاجَاةَ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ
فَصَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلٰثِينَ يَوْمًا وَكَانَ ذٰلِكَ
شَهْرَ ذِي الْحِجَّةِ وَقِيلَ إِنَّهُ شَهْرُ ذِي الْقَعْدَةِ فَلَمَّا قَصَدَ
الْمُنَاجَاةَ وَضَعَ قِطْعَةَ زَيْتُونٍ فِي فِيهِ لِمَا شَاهَدَ مِنْ
تَغَيُّرِ الْبِنْيَةِ فِيهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ يَا مُوسَى لَمَا عَلِمْتَ أَنَّ
خُلُوفَ فَمِ الصَّائِمِ عِنْدِي أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ثُمَّ
... أَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ عَشَرًا مِنَ الْمُحَرَّمِ آخِرُهَا يَوْمُ عَاشُورَا
وَعَلَى قَوْلِ مَنْ قَالَ الشَّهْرُ كَانَ ذَا الْقَعْدَةِ فَيَكُونُ عَشْرُ ذِي
الْحِجَّةِ ثُمَّ قَرَّبَهُ وَأَكْرَمَهُ بِالْمُنَاجَاةِ وَالْقُرْبَةِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا الْآيَةَ وَالْخَامِسُ عَشَرَ نَبِيُّنَا
الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْفَجْرِ
وَلَيَالٍ عَشْرٍ يَعْنِي عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فَضْلَ
وَقِيلَ مَا أَكْرَمَ هٰذِهِ الْأَيَّامَ الْعَشَرَةَ أَكْرَمَهَا اللّٰهُ بِعَشْرِ
كَرَامَاتِ الْبَرَكَةِ فِي عُمُرِهِ وَالزِّيَادَةِ فِي مَالِهِ وَالْحِفْظِ
لِعِيَالِهِ وَالتَّكْفِيرِ لِسَيِّئَاتِهِ وَالتَّضْعِيفِ لِحَسَنَاتِهِ وَ
التَّسْهِيلِ لِسَكَرَاتِهِ وَالضِّيَاءِ لِظُلُمَاتِهِ وَالتَّثْقِيلِ

اُسکی طرف وحی کی ای شعیب اگر تو آگ سے ڈرتا ہے تو مینے تجھے اس سے
امن دیا اور اگر تو بہشت چاہتا ہے تو بیشک مینے تجھے دی اور اگر تو میری
رضامندی چاہتا ہے تو بیشک مینے تجھے دی بولا ای جبرئیل میرا رونا
بہشت کی محبت سے نہیں اور نہ خوف سے آگ کے ولیکن رحمان کے ملنے کے
شوق میں پس فرمایا اللہ عزوجل نے اب تجھکو لائق ہے رو تا رہ پھر روتا رہ
پھر اوسکے رونیکا بدلہ دیا اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی موسی علیہ السلام
کو انکا خادم بنا دیا دس سال بدلے میں اُن کے رونے کے اپنی محبت پر
سوا اُس ذخیرہ کے جو اپنے پاس ان کے لیئے ذخیرہ رکھا عزتوں اور بلند
درجوں اور اللہ تبارک وتعالی کے قرب اور اپنے منہ بزرگ کیطرف
نظر کرنے وغیرہ نعمتوں سے جنکو کسی آنکھنے نہیں دیکھا اور نہ کسی
کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دلپر خیال گذرا جو تھے حضرت موسے علیہ
السلام کو دس دن اللہ عزوجل نے فرمایا اور ہمنے موسے علیہ السلام
سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور اونکو دس سے پورا کیا اور اسکی وجہ
اسکی یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے موسے علیہ السلام سے آپنے کلام کرنے کا
وعدہ فرمایا تھا انکو توریت دی سو موسے علیہ السلام نے تیس دن
روزہ رکھا اور یہہ مہینہ ذی الحج کا تھا اور بعض نے کہا ذی القعدہ کا
مہینہ تھا جب موسی علیہ السلام نے کلام کرنیکا قصد کیا تو اپنے منہ میں
زیتوں کی ایک لکڑی رکھی آپنے منہ کی بدبولی ہوئی دیکھکر پس اللہ
عزوجل نے فرمایا ای موسی تو نہیں جانتا کہ روزہ دار کی مونہہ کی بو
میرے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوش ہے پھر حکم کیا کہ محرم کی
دس روزے رکھے جسکا آخر عاشورے کا دن ہوگا اور جسنے کہا وہ مہینہ ذی القعدہ
تھا اسکے قول پر ذی الحجہ کے دس دن ہونگے پھر ان کو قریب کیا اور اپنی
کلام اور نزدیکی کی عزت دی فرمایا اللہ عزوجل نے اور جب موسے
ہمارے وقت مقرر کیے پر آیا آخر آیت تک پانچویں ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو دس فرمایا اللہ عزوجل نے فجر اور دس راتوں
کی قسم یعنی ذی الحجہ کی دس راتوں کی قسم اور ہم اُسکا بیان کر چکے فصل
اور بعض نے کہا کہ جو کوئی ان دس دنوں کی عزت کریگا اللہ تعالی اسکو
دس بزرگیوں سے عزت دیگا اسکی عمر میں برکت اور اسکو مال میں زیادتی
اور اوسکے عیال کی نگہبانی اور اسکی برائیوں کا کفارہ اور اسکی نیکیوں
کا دوگنا کرنا اور اسکی موت کی سختیوں کو آسان کرنا اور اسکو اندھیروں میں

الميزان والنجات من دركاته والصعود على درجاته
ومن تصدق في هذه الأيام العشر بصدقة على مسكين
فكأنما تصدق على نبيائه ومن عاد فيها مريضا فكأنما
عاد أولياء الله وبكاءه ومن شيع جنازة فكأنما شيع
جنازة شهدائه ومن كسا مؤمنا كساه الله تعالى من
حلله ومن لطف فيها بيتيم لطف الله تعالى به في القيمة تحت
ظل عرشه ومن حضر مجلسا من مجالس العلم فكأنما حضر
مجالس أنبياء الله ورسله وقال وهب بن منبه رض إن آدم
عليه السلام لما اهبط إلى الأرض بكى على ذنبه ستة
أيام ثم أوحى الله إليه في اليوم السابع وهو محزون
كظيم منكس رأسه يا آدم ما هذا الجهد الذي بك
فقال إلهي عظمت مصيبتي وأحاطت بي خطيئتي وبرئت
في دار الهوان بعد تكرمة وفي دار الشقاوة بعد السعادة
وفي دار الموت والفناء بعد الخلد والبقاء فكيف لا أبكي
على خطيئتي فأوحى الله تعالى إليه يا آدم ما اصطفيتك
لنفسي ثم اصطفيتك على خلقي وخصصتك بكرامتي
وألقيت عليك محبتي أما خلقتك بيدي وأسجدت لك
ملائكتي ألم تكن في بحبوحة كرامتي ومنتهى رحمتي فعصيتني
أمري ونسيت عهدي فكيف نسيت رحمتي ونعمتي فورعزتي
وجلالي لو ملأت الأرض رجالا كلهم مثلك يعبدوني
ويسبحوني الليل والنهار لا يفترون عن عبادتي طرفة
عين ثم انهم عصوني لأنزلنهم منازل العاصين
قال فبكى عند ذلك ثلاثمائة عام على جبل الهند تجري
دموعه في أودية تلك الجبال فنبتت من تلك الدموع
أشجار طيبة فقال له جبريل عليه السلام اذهب إلى
بيت الله الحرام وأصبر حتى تدخل أيام العشر ثم ائت
إلى الله لعله يرحم ضعفك فمضى فكان يخطو خطوة
فكان موضع قدميه جران وما بينهما مفاوز وقيل كان
كان قدميه تلا ثم فرسخ حتى أتى البيت فطاف بالبيت

اور اوسکی میزان بھاری کرنا اور دوزخ کے طبقوں سے رہائی دینا اور اسکو درجوں
پر چڑھانا اور جو شخص صدقہ کرے اس دس دنوں میں کچھ کسی مسکین پر تو گویا اسنے
صدقہ کیا اپنے نبیوں اور پیغمبروں پر اور جسنے ان دنوں میں کسی بیمار کی
عیادت کی تو گویا اسنے صدقہ کیا اپنے نبیوں اور پیغمبروں پر اور جسنے ان
دنوں میں کسی بیمار کی عیادت کی تو گویا اسنے عیادت کی اولیاء اللہ اور
اوسکو ابدال کی اور جو کوئی جنازہ کے ساتھ گیا تو گویا وہ شہیدوں کے
جنازہ کے ساتھ گیا اور جسنے کسی مومن کو پہنایا تو اللہ تعالیٰ اپنے حلوں
میں سے اسے پہنا ویگا اور جسنے انذنوں میں یتیم سے مہربانی کی تو اللہ تعالیٰ
اپنے عرش کے سائے کے تلے قیامت میں اسپر مہربانی فرما ویگا اور جو شخص
حاضر ہوا علم کی مجلسوں میں سے کسی مجلس میں تو گویا وہ اللہ کے نبیوں اور
رسولوں کی مجلسوں میں حاضر ہوا۔ وہب بن منبہ نے کہا کہ آدم علیہ السلام
جب زمین کیطرف اتارے گئے اور اپنے گناہ پر چھ روز روتے رہے پھر اللہ
تعالیٰ نے ساتویں روز انکیطرف وحی کی اور وہ غمگین اپنا سر نیچے کیے ہوئے
تھے اے آدم یہ تکلیف تجھکو کیسی ہے عرض کیا اے میرے معبود میری مصیبت
بڑھ گئی اور میرے گناہ نے گھیر لیا اور میں عزت کے بعد خواری کے گھر میں ہوگیا
اور سعادت کے بعد بدبختی کے گھر اور موت اور فنا کے گھر میں ہمیشگی اور بقا کے
بعد پھر کیونکہ اپنے گناہوں پر نہ روؤں پھر اللہ تعالیٰ نے انکی طرف وحی
کی اے آدم بھلا میں نے تجھکو اپنی ذات کیلئے نہیں بنایا پھر تجھے برگزیدہ نہیں کیا
اپنی مخلوق پر اور اپنی بزرگی سے تجھے خاص نہیں کیا اور تجھپر اپنی محبت نہیں ڈالی
بھلا میں نے اپنے دو ہاتھ سے تجھے نہیں بنایا اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ نہیں کرایا
بھلا تو میری عزت اور نہایت رحمت میں نہ تھا پھر تو نے میرے حکم کی نافرمانی
کی اور میرا عہد بھولگیا پھر تو کیونکر میری رحمت اور میری نعمت کو بھولا سو
مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے اگر زمین بھر جاوے ایسے مردوں سے جو سب کے
سب تیرطرح میری عبادت کریں اور رات دن میری پاکی بولا کریں تھکیر
تمھیں میری عبادت سے ایک آنکھ مارنے بھر بھی وہ میرا کہنا نہیں میں ضرور
انکو مرتبوں میں گنہگاروں کے اتارونگا کہا راوی نے پھر آدم اس سے تین سو
برس ہند کے پہاڑ پر روتے رہے انکے آنسو اسکے پہاڑوں کو وادیوں میں بہنے لگے
اور ان آنسوؤں سے عمدہ درخت اگے سو ان سے جبریل علیہ السلام نے کہا بیت اللہ حرمت والے
کیطرف جاؤ اور صبر کرو یہانتک کہ ذی حجہ کے دن آجاویں پھر اللہ کیطرف توبہ کرو

اسْبُوْعًا كَامِلًا وَبَكٰى حَتّٰى خَاضَ فِي دُمُوْعِهٖ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ
وَجَرٰتْ عَلَى الْاَرْضِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ
عَمِلْتُ سُوْٓءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ
وَارْحَمْنِيْ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ يَا اٰدَمُ قَدْ
رَحِمْتُ ضَعْفَكَ وَغَفَرْتُ ذَنْبَكَ وَقَبِلْتُ تَوْبَتَكَ فَذٰلِكَ
قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ
فَوَجَدَ اٰدَمُ مِنْ بَرَكَاتِ اَيَّامِ الْعَشْرِ التَّوْبَةَ وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ
الَّذِيْ عَصٰى رَبَّهٗ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فِيْ مَعْصِيَةِ مَوْلَاهُ اِذَا
تَابَ وَاَنَابَ وَانْقَادَ لِطَاعَةِ اللّٰهِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ يَتَفَضَّلُ
اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ وَاَبْدَالِ السَّيِّاٰتِ بِالْحَسَنَاتِ
بِكَرَمِهٖ مِنْهُ **فَصْلٌ** وَقَدْ اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْفَجْرِ وَلَيَالٍ
عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ رَبَّكَ
لَبِالْمِرْصَادِ وَهِيَ ثَمَانُ قَنَاطِرَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ فَيُسْاَلُ الْعَبْدُ
فِيْ اَوَّلِ مَوْقِفٍ مِّنْهَا مِنَ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا
نَجَا وَاِلَّا تَرَدّٰى فِي النَّارِ ثُمَّ جَازَ اِلَى الثَّانِيْ فَيُسْاَلُ عَنِ
الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ فَاِنْ قَصَّرَ فِيْهِمَا تَرَدّٰى فِي النَّارِ وَلَمْ
اَكْمَلْ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَى الثَّالِثِ
فَيُسْاَلُ عَنِ الزَّكٰوةِ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَدّٰاهَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَى
الرَّابِعِ فَيُسْاَلُ عَنِ الصِّيَامِ فَاِنْ كَمَّلَ صِيَامَهٗ نَجَا ثُمَّ
جَازَ اِلَى الْخَامِسِ فَيُسْاَلُ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِذَا كَانَ
اَدّٰاهُمَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَى السَّادِسِ فَيُسْاَلُ عَنِ الْاَمَانَةِ
فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَى السَّابِعِ فَيُسْاَلُ عَنِ
الْغِيْبَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْبُهْتَانِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنِ اغْتَابَ
نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَى الثَّامِنِ فَيُسْاَلُ عَنْ اَكْلِ الْحَرَامِ فَاِنْ لَّمْ
يَكُنْ اَكَلَ نَجَا وَاِلَّا تَرَدّٰى فِي النَّارِ **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ يَوْمِ
التَّرْوِيَةِ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ
يَاْتُوْكَ رِجَالًا الْاٰيَةَ وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ سُوْرَةٍ مَّكِّيَّةٍ وَهِيَ
مِنْ اَعَاجِيْبِ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ فَاِنَّ فِيْهَا مَكِّيًّا وَمَدَنِيًّا
وَحَضَرِيًّا وَسَفَرِيًّا وَلَيْلِيًّا وَنَهَارِيًّا وَفِيْهَا نَاسِخٌ وَمَنْسُوْخٌ

طواف کیا اور روئے یہانتک کہ ڈوب گئے اپنی آنسوؤں میں گھٹنوں تک اور آنسو
بہہ نکلے زمین پر پھر کہا کوئی معبود نہیں تیرے سوا تو پاک ہے اور تیری تعریف کرتا
ہوں میں نے برائی کی اور جان پر ظلم کیا سو مجھے بخشدے اور تو بہتر بخشنے والوں کا
ہے اور مجھ پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے پس
اللہ نے اسکی طرف وحی کی اے آدم میں نے تیری ناتوانی پر رحم فرمایا اور تیرا
گناہ بخشدیا اور تیری توبہ قبول کرلی پس یہ ہے اللہ عزوجل کا فرمودہ جو آدم
نے اپنے رب سے کچھ کلمے سیکھ لئے سو اسکی توبہ قبول کی پس آدم نے ان دنوں کی
برکتوں سے توبہ پائی اور اسیطرح جس مومن نے اپنے رب کی نافرمانی اور اپنے مولے
کی بیفرمانی میں اپنی خواہش کی پیروی کی جب وہ توبہ کرے اور رجوع اور فرمانبردار
ہو اللہ کی عبادت کو ان دنوں میں تو اللہ تعالی اسپر فضل کریگا رحمت اور بخشش
اور برائیوں کو نیکیوں سے بدلنے سے اپنی رحمت سے **فصل** اور بیشک قسم کھائی
اللہ تعالی نے فجر اور دس راتوں اور جفت اور طاق اور رات کی جب چلنے لگے
اپنے اس قول پاک تک بیشک تیرا رب گھات میں ہے اور وہ آٹھ پل ہیں
دوزخ کے پل پر سو پوچھا جاویگا بندہ انمیں سے پہلی جگہ میں اللہ کو ساتھ ایمان لانے
سے سو اگر مومن ہوگا تو بچ جاویگا ورنہ آگ میں دھکیلا جاویگا پھر دوسرے موقف
تک پہنچیگا پھر وضو اور نماز سے پوچھا جاویگا سو اگر ان دونوں میں کوتاہی کی
ہوگی تو آگ میں دھکیلا جاویگا اور اگر اسکا رکوع اور سجدہ پورا کیا ہوگا تو بچ جاویگا
پھر تیسرے تک پہنچیگا سوال ہوگا سو اگر ادا کی ہوگی تو بچ جاویگا پھر پہنچیگا
چوتھے تک پس روزے سے پوچھا جاویگا پھر اگر روزہ پورا کیا ہوگا تو بچ
جاویگا۔ پھر پانچویں تک پہنچیگا تو حج اور عمرے سے پوچھا جاویگا پھر اگر دونوں ادا
کیے ہونگے تو بچ جاویگا پھر چھٹے تک پہنچیگا تو پوچھا جاویگا امانت سے سو اگر اسمیں خیانت
نہ کی ہوگی تو بچ جاویگا پھر پہنچیگا آٹھویں موقف تک تو حرام کھانے سے پوچھا جاویگا
اگر نہ کھایا ہوگا تو بچ جاویگا ورنہ آگ میں دھکیلا جاویگا۔ **فصل** یوم الترویہ
کے بیان میں اللہ پاک اور بلند نے فرمایا اور پکار دی لوگوں میں حج کے
ساتھ آویں پیادہ آخر آیت تک اور یہ آیت سورہ حج میں
ہے اور یہ سورت بڑی عجیب قرآن مجید کی سورتوں میں
سے ہے کیونکہ اس سورت میں مکی اور مدنی اور حضر اور سفر
اور رات اور دن کی آیتیں ہیں اور اس سورت میں ناسخ
اور منسوخ ہے

فَاَمَّا الْمَكِّيُّ فَمِنْ رَّاْسِ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً مِّنْهَا اِلٰى اٰخِرِهَا وَاَمَّا الْاٰيَاتُ الْمَدَنِيَّةُ فَمِنْ رَّاْسِ خَمْسَةَ عَشَرَ اِلٰى رَاْسِ ثَلٰثِيْنَ وَاَمَّا اللَّيْلِيَّةُ مِنْهَا فَمِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى رَاْسِ خَمْسِ اٰيَاتٍ وَاَمَّا النَّهَارِيَّةُ مِنْهَا فَمِنْ رَّاْسِ خَمْسٍ اِلٰى رَاْسِ تِسْعٍ وَاَمَّا الْحَضَرِيَّةُ فَاِلٰى رَاْسِ الْعِشْرِيْنَ وَ نَسَبَ ذٰلِكَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لِقُرْبِهَا مِنْهَا وَاَمَّا النَّاسِخُ فَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ الْاٰيَةَ وَاَمَّا الْمَنْسُوْخُ فَثَلَاثُ اٰيَاتٍ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَلَا نَبِيٍّ نُسِخَتْ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى وَالثَّانِيَةُ قَوْلُهٗ تَعَالَى اللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ فَنُسِخَتْ بِاٰيَةِ السَّيْفِ وَالثَّالِثَةُ وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ فَنُسِخَتْ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ قَوْلُهٗ وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ اَىْ نَادِ يَا اِبْرٰهِيْمُ ذُرِّيَّتَكَ وَعَرَّفَهُمْ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا اَىْ يَجِيْئُوْكَ اِلَيْكَ رِجَالًا عَلٰى اَرْجُلِهِمْ وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَعْنِيْ رُكْبَانًا عَلَى الْاِبِلِ يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ يَعْنِيْ مِنْ كُلِّ اَرْضٍ بَعِيْدَةٍ وَطَرِيْقٍ بَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِاِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ عِمَارَةِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَقَالَ اِلٰهِيْ مَنْ يَقْصُدُ هٰذَا الْبَيْتَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ فَصَعِدَ اَبَا قُبَيْسٍ وَهُوَ الْجَبَلُ الَّذِىْ الصَّفَا فِىْ اَصْلِهٖ فَنَادٰى يَا عَلَا صَوْتُهٗ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَجِيْبُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَحُجُّوْا بَيْتَهٗ فَسَمِعَ نِدَاءَ اِبْرٰهِيْمَ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَمَنْ فِىْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَاَرْحَامِ النِّسَاءِ فَالتَّلْبِيَةُ الْيَوْمَ هِىَ جَوَابُ نِدَاءِ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ فَاَجَابُوْا كُلُّهُمْ لَبَّيْكَ فَمَنْ حَجَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَزُوْرَ هٰذَا الْبَيْتَ **فَصْلٌ** فِىْ فَضَائِلِ مَنْ حَرَّمَ بِالْحَجِّ وَلَبّٰى وَقَصَدَ الْبَيْتَ وَاللّٰهِ دَرُّ مَا رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْيَمَنِ قَالُوْا فِدَاكَ اٰبَاؤُنَا

سو مکی آیتیں تیس آیت سے آخر سورہ تک ہیں اور مدنی آیتیں پندرہ آیت سے تیس تک اور رات کی آیتیں شروع سورت کے پانچ آیت تک اور دن کی آیتیں پانچ آیت سے نو تک اور حضری آیتیں (شروع سورۃ سے) بیس تک ہیں اور یہ مدینہ کیطرف منسوب ہوئی بسبب اسکے مدینہ سے قریب ہونیکے اور ناسخ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے اور لوگوں کو جو لڑتے ہیں آخر آیت تک اور منسوخ تین آیتیں ہیں (پہلی) اور ہمنے نہیں تجھسے پہلے کوئی رسول اور نہ نبی منسوخ ہے اس قول سے ہم تجھکو پڑھائینگے پس تو نہ بھولیگا اور دوسری اللہ تعالیٰ کا یہ قول پس اللہ تم میں قیامت کے دن حکم کریگا جس میں تم جھگڑتے تھے منسوخ کیگئی اللہ تعالیٰ کے اس قول سے سو اللہ سے ڈرو جتنی طاقت رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور آواز دی لوگوں میں حج سے یعنے پکار دے اے ابراہیم اپنی اولاد اور سوا انکی بنی آدم میں کے مومنوں کو حج سے آوینگے تیری پاپیادہ یعنے تیری طرف آوینگے اپنے پاؤں پر چلتے اور ہر ایک دبلے اونٹ پر یعنے اونٹوں پر سوار ہوکر آوینگے ہر دور رستے گہرے سے یعنے ہر ایک دور اور راستے دور سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ اسوقت فرمایا جب بیت الحرام کی عمارت سے فارغ ہوئے عرض کیا اے میرے معبود کون قصد کریگا اس گھر کا سو انکو حکم دیا پکار نیکا لوگوں میں حج سے سو آپ ابو قبیس پر چڑھے اور وہ پہاڑ ہے جسکی جڑ میں صفا ہے پس اپنی بلند آواز سے پکارا اے لوگو اپنے رب کے قبول کرو اللہ تعالیٰ تمکو حکم فرماتا ہے کہ تم اسکے گھر کا حج کرو پس حضرت ابراہیم کی آواز روئے زمین کے ہر مومن مرد اور عورت اور جو مردوں کی پیٹھوں اور عورتوں کے پیٹوں میں تھے سب نے سن لی پس جو تلبیہ آج پکارا جاتا ہے یہ وہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز کا جواب ہے اسکے رب کے حکم سے پس سب نے جواب دیا ہم حاضر ہیں سو جسنے اس دن جواب دیا ہی پھر وہ دنیا سے نہ نکلیگا یہانتک کہ اس گھر کی زیارت کرے **فصل** فضائل میں اسکی جسنے حج کا احرام باندھا اور لبیک کہا اور بیت اللہ کا قصد کیا اور اسکی طرف نزدیک ہوا۔ مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی کہ کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اچانک ایک گروہ یمن سے آنکلا عرض کرنے لگے آپ پر ہماری مائیں اور باپ قربان ہوں

وَالْاٰبَاءُ اَخْبِرْنَا بِفَضَائِلِ الْحَجِّ قَالَ نَعَمْ اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ
مِنْ مَنْزِلِهٖ حَاجًّا مُعْتَمِرًا فَكُلَّمَا رَفَعَ قَدَمًا وَّضَعَ قَدَمًا
تَنَاثَرَتِ الذُّنُوْبُ مِنْ قَدَمَيْهِ كَمَا تَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ
الشَّجَرِ فَاِذَا وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ وَصَافَحَنِيْ بِالسَّلَامِ صَافَحَتْهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ بِالسَّلَامِ فَاِذَا وَرَدَ الْمَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَاغْتَسَلَ
طَهَّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ فَاِذَا لَبِسَ ثَوْبَيْ اِحْرَامِهٖ بَيْنَ حِذْيَيْنِ
حَبَّذَا اللّٰهُ لَهُ الْحَسَنَاتِ فَاِذَا قَالَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ اَسْمَعُ كَلَامَكَ وَاَنْظُرُ
اِلَيْكَ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ فَطَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
اَوْصَلَ اللّٰهُ لَهُ بِالْخَيْرَاتِ وَاِذَا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَضَجَّتْ
لَهُ الْاَصْوَاتُ بِالْحَاجَاتِ بَاهٰى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمْ مَلٰٓئِكَةَ
سَبْعِ سَمٰوٰتٍ فَيَقُوْلُ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ وَسُكَّانَ سَمٰوَاتِيْ اَمَا
تَرَوْنَ اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ شُعْثًا غُبْرًا
قَدْ اَنْفَقُوا الْاَمْوَالَ وَاَتْعَبُوا الْاَبْدَانَ فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ
وَكَرَمِيْ لَاَهَبَنَّ مُسِيْئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَلَاُخْرِجَنَّهُمْ مِنَ
الذُّنُوْبِ كَيَوْمِ وَضَعَتْهُمْ اُمَّهَاتُهُمْ فَاِذَا رَمَوُا الْجِمَارَ وَحَلَقُوا
الرُّؤُسَ وَزَارُوا الْبَيْتَ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ بُطْنَانِ ارْجِعُوْا
مَغْفُوْرًا لَّكُمْ وَاسْتَاْنِفُوا الْعَمَلَ وَرُوِيَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
خَرَجْتُ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَاَتَانِيْ وَاَنَا رَجُلٌ مُّتْرَفٌ يَعْنِيْ مُخْرِمًا
فَمُرْنِيْ بِمَا اَصْنَعُ فَاَبْلُغُ بِهِ الْحَجَّ اَوْ مِثْلَ اَجْرِ الْحَجِّ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى اَبِيْ
قُبَيْسٍ فَلَوْ اَنَّ لَكَ اَبَا قُبَيْسٍ ذَهَبًا اَحْمَرَ وَجَعَلْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ مَا بَلَغْتَ مَا بَلَغَ الْحَاجُّ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ
الْحَاجَّ اِذَا اَخَذَ فِيْ جَهَازِهٖ لَمْ يَرْفَعْ شَيْئًا وَّلَا يَضَعُهٗ اِلَّا
كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحٰى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ
وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ فَاِذَا رَكِبَ بَعِيْرَهٗ لَمْ يَرْفَعِ الْبَعِيْرُ
خُفًّا وَّلَا يَضَعُهٗ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا طَافَ
بِالْبَيْتِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ فَاِذَا سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ہمیں حج کی فضیلتوں سے خبر دو فرمایا اچھا جو شخص اپنے گھر سے
حج یا عمرہ کے ارادے پر نکلے سو جو قدم اوٹھاویگا اور جو قدم رکھے گا اُسکے دونو
قدموں سے گناہ جھڑ جاوینگے جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں پھر جب مدینہ میں
آویگا اور مجھ سے سلام کے ساتھ مصافحہ کریگا فرشتے اس سے مصافحہ کرینگے سلام
کے ساتھ پھر جب ذوالحلیفہ کے پانی تک پہونچیگا اور غسل کریگا تو اللہ تعالیٰ اُسکو
پاک کردیگا گناہوں سے اور جب دو کپڑے نئے پہنیگا تو اللہ تعالیٰ اس کو لیے نیکیوں
کو نیا کردیگا اور جب کہیگا لبیک اللھم لبیک تو اللہ تعالیٰ اسکو اسطرح جواب دیگا
لبیک وسعدیک میں تیرا کلام سنتا ہوں اور تیری طرف دیکھتا ہوں اور جب مکہ
میں داخل ہوگا پھر طواف کریگا اور دوڑیگا صفا اور مروہ کے درمیان تو اللہ
تعالیٰ اسکو نیکیوں کو پہونچاویگا اور جب عرفات میں کھڑا ہوگا اور اسکی آوازیں
حاجتوں سے بلند ہوں گی تو اللہ تعالیٰ انکی وجہ سے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں سے
فخر کریگا سو فرماویگا اے میرے فرشتو اے میرے آسمانوں کے رہنے والو بھلا تم
دیکھتے نہیں میرے بندوں کو جو ہر رستے گہری سے میرے پاس آئے ہیں بال بکھرے
گرد آلود خرچ کرکے اپنے مال اور بدنوں کو تکلیف دیکر سو مجھ اپنی عزت اور
بڑائی اور بزرگی کی قسم ہے میں بخشدونگا انکے بروں کو نیکوں کے لیے اور
انکو گناہوں سے نکالونگا اسدن کیطرح جسمیں انکو جنا انکی ماؤں نے پھر جب
کنکریاں پھینک لیں اور سر منڈوالیں اور بیت اللہ کی زیارت کرلیں
پکاریگا پکارنیوالا عرش کے نیچے لوٹ جاؤ بخشے ہوئے اور نئے سرے عمل کرو اور
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور عرض کیا
یارسول اللہ میں نکلا تھا حج کا ارادہ کرتا تھا سو مجھے سے فوت ہوگیا اور میں محرم
مرد ہوں آپ مجھکو حکم کریں میں کیا کروں جس سے حج کو پہونچ جاؤں پس
اسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پس اس سے فرمایا تو ابوقبیس
کیطرف دیکھو اگر تیرے پاس ابوقبیس سرخ سونیکا ہو اور اسکو تو اللہ کے رستے
میں خرچ کردے تو اسمرتبہ کو نہ پہونچیگا جسکو حاجی پہونچا پھر آپنے فرمایا جب حاجی
اپنی طیاری میں ہوتا ہے کوئی چیز نہیں اُٹھاتا اور نہ رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ
اسکے لیے دس نیکیاں لکھدیتا ہے اور اس سے دس برائیاں مٹا دیتا ہے اور
اسکے لیے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں پھر جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے
اونٹ پاؤں نہیں اوٹھاتا اور نہ رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اسکیلیے مثل اسکو ثواب
لکھدیتا ہے پھر جب خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے تو اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے پھر جب صفا

اور مروہ کے درمیان دوڑتا ہے

خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ فَاِذَا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ خَرَجَ مِنْ
ذُنُوْبِهٖ ثُمَّ قَالَ اِذَا وَقَفَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ خَرَجَ
مِنْ ذُنُوْبِهٖ فَاِذَا رَمَى الْجَمَارَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ ثُمَّ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ
اَنّٰى لَكَ اَنْ تُرِيْدَ تَبْلُغَ مَا بَلَغَ الْحَاجُّ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ طَائِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ
وَاُمِّيْ مَا هٰذَا الْبَيْتُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ سَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا
الْبَيْتَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا كَفَّارَةً لِّذُنُوْبِ اُمَّتِيْ فَقُلْتُ فِدَاكَ
اَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ جَوْهَرَةٌ كَانَتْ فِي الْجَنَّةِ فَاَهْبَطَ اللّٰهُ بِهَا
اِلٰى دَارِ الدُّنْيَا لَهَا شُعَاعٌ كَشُعَاعِ الشَّمْسِ فَاشْتَدَّ سَوَادُهَا
وَتَغَيَّرَ لَوْنُهَا مِنْ مَسِّهَا اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ
مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَنْزِلُ عَلٰى هٰذَا الْبَيْتِ الْحَرَامِ
فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَحْمَةً سِتُّوْنَ مِنْهَا لِلطَّائِفِيْنَ
حَوْلَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَعِشْرُوْنَ مِنْهَا لِلنَّاظِرِيْنَ اِلَيْهَا وَعَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ
سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ
تَعَالٰى اَنَّ عَبْدًا صَحَّحْتُ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ وَفَسَّحْتُ لَهٗ فِيْ عُمُرِهٖ
وَيَمْضِيْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَعْوَامٍ لَا يَغْدُوْ اِلٰى هٰذَا الْبَيْتِ اِنَّهٗ لَمَحْرُوْمٌ
اِنَّهٗ لَمَحْرُوْمٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ عُمَرَ
ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ خِلَافَتِهٖ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ حَتّٰى وَقَفَ
عِنْدَ الْحَجَرِ فَقَالَ اِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّيْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ
فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ لَا تَقُلْ هٰذَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّهٗ لَيَضُرُّ
وَيَنْفَعُ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّكَ قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ وَعَلِمْتَ
مَا فِيْهِ لَمَا اَنْكَرْتَ عَلَيَّ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَمَا
تَاْوِيْلُهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى

دخول الجنة
محتاج الى
من الناس في
الى المدينة
وصلوا الى
الا يوم
واشتاقا الى
علب الاخبة
والوق وهل
وقعوا او لا
في الحساب
انواع الشدائد
والذل الا
لاشتاقا الى

اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہی پھر جب عرفات میں کھڑا ہوتا ہے اپنے گناہوں سے نکلجاتا
ہے پھر فرمایا جب مشعر الحرام میں کھڑا ہوتا ہے اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے
پھر جب کنکریاں مار لیتا ہے اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہی پھر فرمایا اعرابی سے
تجھے کیسے لائق ہے کہ حج کرنیوالے کے مرتبے کو پہونچنے کا ارادہ کرے اور روایت
ہے علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ طواف کر رہا تھا بیت الحرام کا میںنے عرض کیا یارسول اللہ
آپ پر میرا ماں باپ قربان یہ کیا گھر ہے آپنے فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ نے اس
گھر کی بنیاد دنیا میں میری امت کے گناہوں کی کفارہ کے لیئے رکھی ہے۔
میںنے عرض کیا یارسول اللہ میرا ماں باپ قربان آپ پر یہ حجر اسود کیسا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک جوہر بہشت میں تھا سو اللہ
نے اسکو دنیا میں اُتارا اسکی روشنی سورج کی روشنی کی سی تھی پس وہ سخت
سیاہ ہوگیا اور اوسکا رنگ بدلگیا جب سے مشرکوں کے ہاتھ اس سے
چھونے لگے اور ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی اسنے عبد اللہ بن عباس سے کہا
میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس بیت الحرام پر ہر رات
دن میں ایک سو بیس رحمتیں اُترتی ہیں اُن میں سے ساٹھ بیت الحرام
کے طواف کرنیوالوں کے لیئے اور ان میں سے چالیس بیت الحرام کے گرد اعتکاف
بیٹھنے والوں کے لیئے اور ان میں سے بیس اُسکے دیکھنے والوں کے لیئے اور روایت
ہے زہری سے اُسنے سعید بن المسیب سے اُسنے عمرو بن ابی سلمہ سے اُسنے حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک جس
بندے کو میںنے اُسکے جسم میں صحت دی اور اسکی عمر میں درازی دی اور اُسپر
تین سال گذر جاویں وہ نہ جاوے اس گھر کیطرف بیشک وہ محروم ہی بیشک
وہ محروم ہے اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا ہمنے حضرت عمر بن خطاب
کے ساتھ اُنکے شروع خلافت میں حج کیا پس وہ مسجد الحرام میں آئے تو حجر اسود کے پاس
کھڑے ہوئے پھر فرمایا بیشک تو ایک پتھر ہے نہ نقصان کر سکتا ہے اور نہ نفع
دے سکتا ہی اور اگر میںنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ
دیکھا ہوتا تو میں تجھے نہ چومتا پس حضرت علی نے اُن سے کہا اے امیر المومنین
ایسا نہ کہیئے کیونکہ یہ نقصان دیتا ہے اور نفع پہونچاتا ہی اللہ کے اذن سے اور اگر آپنے
قرآن پڑھا ہوتا اور جو اسمیں ہی اسکو جانتے تو مجھپر انکار نہ کرتے تو حضرت عمر نے
اُن سے کہا اے ابو الحسن اسکا کیا بیان ہی اللہ عزوجل کی کتاب میں حضرت علی نے کہا اللہ تعالیٰ

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا
بَلٰى شَهِدْنَا كَتَبَ اِقْرَارَهُمْ فِيْ وَرَقٍ ثُمَّ دَعَا الْحَجَرَ فَاَلْقَمَهُ
ذٰلِكَ الْوَرَقَ فَهُوَ اَمِيْنُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى هٰذَا الْمَكَانِ
لِيَشْهَدَ لِمَنْ وَافَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا الْحَسَنِ
لَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكَ مِنَ الْعِلْمِ غَيْرَ قَلِيْلٍ وَعَنْ
اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ
وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ اَغْفَرَ لَهُمْ وَعَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحُجَّاجِ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ
لَهُمْ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحُجَّاجُ وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ
فِي الْخَبَرِ اَنَّ الْمَلٰئِكَةَ يَتَلَقَّوْنَ الْحُجَّاجَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلٰى رَاحِلَةِ
الْجِمَالِ وَيُصَافِحُوْنَ اَصْحَابَ الْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَيُعَانِقُوْنَ
الرِّجَالَةَ وَرُوِيَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَاصِدًا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَقَصَتْهُ الدَّابَّةُ قَبْلَ الْقِتَالِ اَوْ لَدَغَتْهُ
هَامَّةٌ اَوْ مَاتَ بِاَيِّ حَتْفٍ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ
خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ تَنَزَّلَ بِهِ الْمَوْتُ
قَبْلَ بُلُوْغِهِ اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ
عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ هٰذَا
الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ وَلَمْ يَجْهَلْ عَادَ كَمَا
وَلَدَتْهُ اُمُّهُ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ
هٰذَا الْبَيْتَ ثُمَّ عَادَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ وَلَمْ يَجْهَلْ
عَادَ كَيَوْمٍ وَضَعَتْهُ اُمُّهُ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيَدْخُلَنَّ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ بِالْحَجَّةِ الْوَاحِدَةِ الْجَنَّةَ الْمُوْصِيْ
بِهَا وَالْمُنْفِذُ لَهَا وَالْحَاجُّ عَنْهُ وَالْعُمْرَةُ وَالْجِهَادُ ذٰلِكَ
وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ كُنْتُ عَدِيْلًا لِاَبِيْ عُبَيْدٍ

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی انکی پیٹھوں سے انکی اولاد نکالی اور انکو انکی جانوں
پر گواہ کیا بھلا میں نہیں ہوں تمہارا رب پھر جب اونہوں نے اپنی نیدی ہو شکا
اقرار کیا تو انکا اقرار ایک ورق میں لکھا پھر بلایا اس پتھر کو پھر وہ ورق اس
سے نگلا دیا سو یہ اللہ تعالی کا امین ہی اس مکان پر تاکہ جسنے اس اقرار کو پورا
کیا ہے قیامت کے دن اسکی گواہی دیگا تو حضرت عمر نے کہا اے ابو الحسن شک
اللہ نے تجھ میں علم میں سے بہت رکھا ہی اور روایت ہی ابو صالح سے اُسنے
ابو ہریرہؓ سے اُسنے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا حج کرنیوالے اور عمرہ
کرنیوالے اللہ عزوجل کے گروہ ہیں اگر وہ اس سے دعا کریں تو قبول کری اور اگر
وہ بخشش مانگیں تو انہیں بخشدی اور مجاہد سے روایت ہی کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ بخشدی حاجیوں کو اور جنکی حاجی بخشش مانگیں
اور روایت کی گئی ہے حسن سے کہا حدیث میں ہی کہ فرشتے حاجیوں سے
ملتے ہیں سواونٹوں والوں کو سلام کرتے ہیں اور خچروں اور گدہوں والوں
سے مصافحہ کرتے ہیں اور پاؤں چلنیوالوں سے گلے ملتے ہیں اور روایت
ہے ضحاک سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل آپنے فرمایا
جو مسلمان اپنے گھر سے اللہ کی راہ کا ارادہ کرتا نکلے پھر اُسے گھوڑا گرادے لڑائی
کے پہلے یا اُسے کوئی زہردار کاٹے یا کسی قسم کی موت سے مرجاوے تو وہ شہید
ہے اور جو مسلمان اپنے گھر سے اللہ تعالی کے گھر کیطرف نکلے پھر اسکو موت
آجاوے اُسکو پہونچنے کے پہلے تو اللہ تعالی ضرور اسکے لیئے بہشت واجب کریگا
اور روایت ہی سفیان بن عیینہ سے اُسنے ابو الزناد سے اُسنے اعرج سے
اُسنے ابو ہریرہؓ سے اُسنے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جسنے
اس گھر کا حج کیا پھر گناہ نہ کیا اور حد سے نہ گذرا اور جہالت نہ کی تو ایسا ہو جاتا ہے
جیسا اُسکی ماں نے اُسے جنا تھا اور روایت ہی سعید بن المسیب سے اُسنے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسل) آپنے فرمایا جسنے اس گھر کا حج کیا
پھر لوٹا پھر گناہ نہ کیا اور فسق نہ کیا اور جہالت نہ کی تو ایسا ہو جاتا ہے جیسا
جس دن اُسے جنا تھا اسکی ماں نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
البتہ داخل ہونگے تین آدمی ایک حج سے بہشت میں حج کی وصیت کرنیوالا
اور اوسپر عمل کرنے والا اور اس وصیت سے حج کرنے والا اور اسیطرح
عمرہ اور جہاد ہے اور علی بن عبد العزیز سے روایت ہے کہا میں
ابو عبید قاسم بن سلام کا رفیق تھا

القاسم بن سلام سنة من السنين فلما صرت الى الموقف
فصرت الى ركن جبل الرحمة فتطهرت ونسيت نفقتي
عنده فلما صرت الى المازمين قال ابو عبيد لو اشتريت
لنا زبدا وتمرا لخرجت لابتياع ذلك فتذكرت النفقة
ورجعت عودا على بدء الى ان وافيت الموضع فاذا النفقة
بحالها فاخذتها ورجعت وكنت قد صادفت الوادي
مملوا قردة وخنازير وغير ذلك فجزعت منهم ثم
انى رجعت فاذا هم على حالهم حتى دخلت على ابي عبيد
قبل الصبح فسالني عن امري فاخبرته وذكرت له
القردة والخنازير وقال تلك ذنوب بني آدم تركوها
وانصرفوا **فصل** واختلفوا في تسمية يوم التروية
والتروية اسم اليوم الثامن من شهر ذي الحجة وهو اليوم
الذي يخرج الناس فيه من مكة الى منى فسمي ترويه
لان الناس يرتوون من ماء زمزم والتروية تفعلة
من قولهم ارتويت اذا استقيت الماء وسقيت وشربت واغتسلت
والناس يسقون من ماء زمزم في ذلك اليوم مشكرين
وقيل سمي التروية لان ابراهيم عليه السلام
رأى في المنام في ليلتها انه يذبح ولده فلما اصبح
تروى وتفكر انه من العدو الشيطان ام من الحسيب
الرحمن فبقي ذلك اليوم متفكرا فيما رأى فلما كان يوم
عرفة قيل له افعل ما تومر به فعرف انه من الحسيب فلهذا
سمي يوم عرفة قوله عز وجل واذن في الناس بالحج امر
خليله يا دعوة عبادة الى بيته فالدعوات اربعة دعوة
دعوة الله لعباده قال الله عز وجل والله يدعوا
الى دار السلام دعاهم من دار الى دار دعاهم من دار
التكليف الى دار التشريف ومن دار الغيبة الى دار الشهادة
ومن دار الزوال الى دار البقاء ومن دار البلوى الى
دار الكرامة دعاهم من دار اولها بكاء وآخرها عناء
واوسطها رخاء

ايك سال سالوں ميں ذوالحجہ ميں موقف كيطرف گيا تو ميں جبل رحمت
كى جڑ ميں گيا سو غسل كيا اور ميں اپنا خرچ اسكے پاس بھول آيا پھر جب
مازمين (جو دو پہاڑوں ميں جگہ ہے) كيطرف گيا تو ابو عبيد نے كہا
تو اگر ہمارے ليئے مكھن اور كھجوريں خريد لاتے تو خوب ہو سو ميں
وہ خريدنے كو چلا تو مجھے وہ خرچ ياد آگيا اور ميں لوٹا شروع سے جہاں
جہاں پھرا تھا تا كہ اسجگہ كو پاليا سو وہ خرچ ويسا ہى پڑا تھا ميں نے اسے ليليا
اور ميں لوٹا اور پائى تھى ايك وادى بھرى ہوئى بندروں اور سوروں وغيرہ
سے ميں ان سے ڈر گيا پھر ميں واپس آگيا وہ ويسے ہى اپنے حال پر تھے
يہانتك كہ ميں ابو عبيد كو پايا ان سے پہلے كيا تو اس نے ميرے كام كى پوچھ
مجھ نے اسے خبر دى اور بندروں اور سوروں كا ذكر كيا اس نے كہا بنى آدم كے گناہ
ہيں جنكو چھوڑ گئے ہيں اور آپ بچتے رہے ہيں۔ **فصل** اور اختلاف كيا ہے
يوم الترويہ كے نام ركھنے ميں اور ترويہ ماہ ذى الحجہ كے آٹھويں دن كا نام ہے
اور وہ دن ہے جسميں لوگ مكہ سے منا كو نكلتے ہيں سو اسكا نام ركھا ترويہ
اسليئے كہ لوگ زمزم كے پانى سے سيراب ہوتے ہيں اور ترويہ كا لفظ تفعلہ كے
وزن پر ہے عربوں كے قول ارتوے سے جب پانى پيا اور پلايا اور پيا
اور نہايا اور لوگ اسدن ميں زمزم كے پانى سے بہت پيتے ہيں اور بعض نے كہا
اسكا نام اسليئے ترويہ ہوا كہ ابراہيم عليہ السلام نے يوم الترويہ كى رات كو
اپنى خواب ميں ديكھا كہ اپنے بيٹے كو ذبح كر رہے ہيں پھر جب صبح كى تو فكر
كيا كہ يہ دشمن شيطان سے ہے يا دوست رحمن سے سو اسدن پھر اپنى
خواب ديكھى ہوئى ميں متفكر رہے جب ہوا عرفہ كا دن ان سے كہا جو تجھے حكم
ہوا ہے وہ كر سو جان ليا كہ يہ دوست كيطرف سے ہے اسليئے اسدن كا
نام عرفہ كا دن ہوا فرمايا اللہ تعالے نے آواز دے لوگوں ميں حج كى اپنے
خليل دوست كو حكم كيا اپنے بندوں كو بلانے كا اپنے گھر كيطرف سو بلانا
چار قسم ہے ايك اللہ كا بلانا اپنے بندوں كو فرمايا اللہ عزوجل نے اور اللہ بلاتا ہے
سلامتى كے راہ كيطرف انكو بلايا ايك گھر سے دوسرے گھر كيطرف انكو بلايا
تكليف كے گھر سے بزرگى كے گھر كيطرف اور غيب كے گھر سے ظاہر ديكھنے
كے گھر كيطرف اور دور ہونے كے گھر سے باقى رہنے كے گھر كيطرف اور آزمايش
كے گھر سے مولے كے گھر كيطرف انكو بلايا ہے گھر سے جسكا اول رونا ہے اور درميان
مشقت اور آخر فنا ہونا ہے گھر كيطرف جسكا اول بخشش ہے اور درميان رضا

وَاٰخِرُهَا لِقَاءُ وَالثَّانِي دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَا اُمَّتَهٗ اِلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اٰلَايَةَ فَالدَّعْوَةُ اِلَيْهِ
. . . . صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْهِدَايَةُ لَيْسَتْ اِلَيْهِ
كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُعِثْتُ هَادِيًا وَلَيْسَ اِلَيَّ مِنَ الْهِدَايَةِ
شَيْءٌ وَبُعِثَتْ اِبْلِيْسُ غَاوِيًا وَلَيْسَ اِلَيْهِ مِنَ الضَّلَالَةِ شَيْءٌ
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ
عَمَّهٗ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَبٰى اَنْ يَّهْتَدِيَ وَهَدٰى وَحْشِيًّا قَاتِلَ
حَمْزَةَ رض كَاَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِنَبِيِّهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُحَمَّدُ
عَلَيْكَ الدَّعْوَةُ وَاِلَيَّ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ
مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا
اٰلَايَةَ وَلَكَ الشَّفَاعَةُ وَاَمَّا الْاِجَابَةُ وَالْهِدَايَةُ فَاِلَيَّ
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَقَوْلُهٗ
تَعَالٰى وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَالثَّالِثَةُ
الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِلَيَّ اَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْمُلَبِّيْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ
وَالْمُلَبِّيْ يُلَبِّيْ وَيَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَّ صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ
رَطْبٍ وَّيَابِسٍ مِّنْ شَجَرٍ وَّمَدَرٍ سَمِعَ صَوْتَهٗ وَيُكْتَبُ لِلْمُؤَذِّنِ
بِكُلِّ اِنْسَانٍ صَلّٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ مِثْلُ حَسَنَاتِهٖ وَيُعْطِيْهِ
اللّٰهُ تَعَالٰى مَا بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ كُلَّ شَيْءٍ سَاَلَهٗ اَمَّا اَنْ
يُّعَجِّلَهٗ فِي الدُّنْيَا اَوْ يَصْرِفَ عَنْهُ سُوْٓءًا وَّيَدَّخِرَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
وَرُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ وَّاحِدٍ اَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ
تَكُوْنُ مُؤَذِّنَ قَوْمِكَ يَجْتَمِعُوْنَ بِكَ صَلَوٰتِهِمْ

اور آخر ہمارا لقاء پاک ہے) اور دوسری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلانا
کہ اپنی امت کو دین اسلام کیطرف بلایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے رب کی راہ کیطرف
بلا حکمت اور اچھی نصیحت سے آخر آیت تک پس بلانا آپکے اختیار میں ہے اور ہدایت کرنا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نہیں ہے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے
فرمایا میں ہدایت کرنیوالا بھیجا گیا ہوں اور ہدایت کردینے سے مجھے اختیار نہیں اور ابلیس
گمراہ کرنیوالا بھیجا گیا ہے اور گمراہ کردینا اسکے کچھ اختیار نہیں فرمایا اللہ عزوجل
نے بیشک تو جسے دوست رکھتا ہے اسے نہیں ہدایت کرسکتا ولیکن اللہ پاک
جسے چاہے ہدایت دیتا ہے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا
ابوطالب کی ہدایت مانگی قبول نہ فرمایا انکا ہدایت کرنا اور حضرت حمزہ رضی اللہ
عنہ کے قاتل وحشی کو ہدایت کردی گویا اللہ عزوجل اپنے پیغمبر علیہ السلام سے فرماتا
ہے اے محمد تجھپر بلانا ہی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے اے رسول پہونچادے
جو تیرے طرف اترا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک ہمنے تجھکو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانیوالا اور اللہ کیطرف بنانیوالا اسکے اذن سے اور چراغ روشن
آخر آیت تک اور تیرا کام سفارش کرنا ہے اور قبول کرنا اور ہدایت کرنا
میرا کام ہے اللہ عزوجل نے فرمایا اللہ اپنے نور کیطرف جسے چاہتا ہے ہدایت
کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اگر ہم چاہیں تو ہر ایک جی کو اسکا راستہ دیدیں
اور تیسرے بلانے والا موذن ہے جو نماز اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے گھر کیطرف
بلاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کون بہت اچھا ہے بات کرنے میں اوس
شخص سے جو اللہ کیطرف بلاتا ہے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اذان دینے والے اور لبیک پکارنیوالے
قیامت کے دن نکلینگے اپنی قبروں سے موذن اذان کہتا اور لبیک کہنے والا لبیک
پکارتا اور موذن کی بخشش مانگتے ہیں لمبائی آواز تک اور گواہی دیگا اسکے لیئے
ہر تر اور خشک درخت اور ڈھیلے میں سے جسنے اسکی آواز سنی اور موذن کیلیئے
ہر انسان کے بدلے جسنے اس مسجد میں نماز پڑھی اس جیسی نیکیں لکھی جاتی ہیں
اور اللہ تعالیٰ اسکو اذان اور اقامت کے درمیان جو کچھ مانگے دیگا یا تو دنیا
میں ہی جلدی دیگا یا اس سے برائی دور کریگا یا اس کے لیئے آخرت میں ذخیرہ
اور روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک مرد آیا عرض کیا
یا رسول اللہ آپ مجھے ایک ہی کام بتلا دیجئے جس سے میں بہشت میں داخل
ہوجاؤں آپنے فرمایا اپنی قوم کا موذن ہوجا کہ تیرے سبب سے وہ جمع ہوکر
اپنی نمازوں میں

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ لَّمْ اُطِقْ قَالَ تَكُوْنُ
اِمَامَ قَوْمِكَ يُقِيْمُوْنَ بِكَ صَلٰوتَهُمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ اُطِقْ قَالَ
فَعَلَيْكَ بِالصَّفِّ الْاَوَّلِ وَعَنْ عَائِشَةَ رض اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ
نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْمُؤَذِّنِيْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى
اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا يَعْنِيْ دَعَا الْخَلْقَ اِلَى الصَّلٰوةِ صَلّٰى بَيْنَ الْاَذَانِ
وَالْاِقَامَةِ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَى صَوْتِهٖ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ
صَلّٰى مَعَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَعَنْ سَعْدِ ابْنِ
اَبِيْ وَقَّاصٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرِيْضُ ضَيْفُ اللّٰهِ
مَا دَامَ فِيْ مَرَضِهٖ يُرْفَعُ لَهٗ كُلَّ يَوْمٍ عَمَلُ سَبْعِيْنَ شَهِيْدًا وَاِنْ
عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ مَّرَضِهٖ فَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّضَعَتْهُ اُمُّهٗ
وَاِنْ قُضِيَ عَلَيْهِ بِالْمَوْتِ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ بَعْضُهُمُ
الْمُؤَذِّنُ هُوَ حَاجِبُ اللّٰهِ تَعَالٰى يُعْطٰى بِكُلِّ اَذَانٍ ثَوَابَ اَلْفِ
نَبِيٍّ وَالْاِمَامُ وَزِيْرُ اللّٰهِ يُعْطٰى بِكُلِّ صَلٰوةٍ ثَوَابَ اَلْفِ صِدِّيْقٍ
وَالْعَالِمُ وَكِيْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يُعْطٰى بِكُلِّ حَدِيْثٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَكُتِبَ لَهٗ عِبَادَةُ اَلْفِ سَنَةٍ وَالْمُتَعَلِّمُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ
هُمْ خَدَمُ اللّٰهِ فَمَا جَزَآؤُهُمْ اِلَّا الْجَنَّةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُؤَذِّنُوْنَ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ
اَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ بَعْدَ اَنْ يُّحْسِنَ نِيَّتَهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُؤَذِّنِ مَدٰى صَوْتِهٖ
وَيُصَدِّقُهٗ كُلُّ مَا سَمِعَهٗ مِنْ رَّطْبٍ وَّ يَابِسٍ وَاَمَّا الدَّعْوَةُ
الرَّابِعَةُ فَدَعْوَةُ اِبْرٰهِيْمَ الْخَلِيْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ الْاٰيَةَ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ الْمَجْلِسِ
مَجْلِسٌ فِيْ فَضَآئِلِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْيَوْمَ
اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ بِعَرَفَاتٍ دُوْنَ
سَآئِرِ اٰيَاتِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ لِاَنَّهَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ
سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں طاقت نہ رکھوں آپ نے فرمایا اپنی قوم کا امام ہو کہ
تیرے سبب سے اپنی نماز قایم کریں اسنے عرض کیا اگر میں طاقت نہ رکھوں آپ نے
فرمایا تو اول صف کو لازم کرلے اور حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ یہ آیت اتری ہے مؤذنوں کی حق میں اور کون بات اچھا ہے بات
میں اُس شخص سے جسنے اللہ کیطرف بلایا اور نیک کام کیا یعنے لوگوں کو نماز
کیطرف بلایا اور آپ اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑہی اور روایت ہے
ابو امامہ باہلی سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن کیلیے بخشش کیجاتی ہے
بقدر لنبائی اسکی آواز کے اور اسکیلیے ثواب اُن جیسا جن جن نے اسکے ساتھ نماز
پڑہی سوا کچھ نقصان کیے جانیکے اُنکے ثوابوں میں اور سعد بن ابی وقاص سے روایت
ہے کہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اللہ کا مہمان ہے جبتک اپنی بیماری
میں ہے اُسکے لیے ہر روز ستر شہیدوں کی عمل اُٹھائے جاتی ہیں سو اگر اللہ اسکو اسکی
بیماری سے آرام دے تو اپنے گناہوں سے ایسا نکلتا ہے جیسے جسدن اسکی ماں نے اسکو
جنا تھا اور پوری کی اسپر موت تو اسے بغیر حساب بہشت میں داخل کریگا اور
کہا اُن کے بعض نے مؤذن اللہ تعالی کا دربان ہے ہر اذان کے بدلے ہزار نبی کا ثواب پاویگا
اور امام اللہ تعالی کا وزیر ہے ہر نماز کے بدلے ہزار صدیق کا ثواب پاویگا اور عالم اللہ تعالی
کا وکیل ہے ہر حدیث کے بدلے قیامت کے دن نور پاویگا اور اسکے لیے لکھی جاویگی ہزار
برس کی عبادت اور علم پڑہنے والی مردوں اور عورتوں میں سے وہ اللہ تعالی کے خادم
ہیں سو انکی مزدوری کچھ نہیں سوا بہشت کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لوگوں میں سے لمبی گردنوں والے قیامت کے دن مؤذن ہونگے اور حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سات برس اذان کہے اسے پاک اُسے آگ سے آزاد کریگا
اسکی نیت سنوارنے کے بعد اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے
مؤذن کیلیے بخشدیتا ہے بقدر لنبائی اُسکی آواز کے اور تصدیق کریگا اسکی ہر
ایک جس جس نے سنا تر اور خشک میں سے اور چوتھی دعوت حضرت ابراہیم خلیل
علیہ السلام کی دعوت ہے اللہ عزوجل نے فرمایا اور پکار دے لوگوں میں حج کو
ساتھ آخر آیت تک اور اسکا بیان ہم اول مجلس میں کر چکے ہیں مجلس
عرفہ کے دن کی فضیلتوں میں اللہ عزوجل نے فرمایا آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین
کامل کر دیا اور تمپر اپنی نعمت پوری کر دی اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام دین
کر یہ آیت عرفات میں اتری ہے اس سورت کی باقی آیتوں کو سوا کیونکہ وہ مدینہ
میں اتری ہیں اور یہ سورۂ مائدہ ہے اللہ تعالی کا فرمودہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین
کامل

يَعْنِي شَرَائِعَ دِينِكُمْ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِي اَيْ مِنَّتِي عَلَيْكُمْ اَيْ لَا يَجْتَمِعُ مَعَكُمْ بِعَرَفَاتٍ كَافِرٌ
وَلَا مُشْرِكٌ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا يَعْنِي اخْتَرْتُ لَكُمْ دِينَ
الْإِسْلَامِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فِي حَجَّةِ
الْوَدَاعِ ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
نُزُولِهَا اَحَدًا وَثَمَانِينَ يَوْمًا ثُمَّ قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالَى اِلَى رَحْمَتِهِ
وَرِضْوَانِهِ مَرْوِيٌّ ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُفَسِّرِينَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَقَالَ جَعْفَرُ
الصَّادِقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْيَوْمَ اِشَارَةٌ اِلَى الْعَبْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمِ رِسَالَتِهِ وَقِيلَ اِنَّ الْيَوْمَ اِشَارَةٌ اِلَى
يَوْمِ الْاَزَلِ وَالْاِتْمَامَ اِشَارَةٌ اِلَى الْوَقْتِ وَالرِّضَاءَ اِشَارَةٌ
اِلَى الْاَبَدِ وَقِيلَ اِنَّ كَمَالَ الدِّينِ فِي شَيْئَيْنِ فِي مَعْرِفَةِ اللّٰهِ
تَعَالَى وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقِيلَ كَمَالُ الدِّينِ فِي الْاَمْنِ وَالْفَرَاغِ لِاَنَّكَ اِذَا كُنْتَ اٰمِنًا
بِمَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ تَعَالَى لَكَ صِرْتَ فَارِغًا لِعِبَادَتِهِ وَقِيلَ
كَمَالُ الدِّينِ فِي التَّبَرِّي مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالرُّجُوعِ مِنَ
الْكُلِّ اِلَى مَنْ لَهُ الْكُلُّ وَقِيلَ اِنَّ كَمَالَ الدِّينِ حَيْثُ رَدَّ حُكْمَ
اَلَى يَوْمِ عَرَفَةَ لِاَنَّهُمْ كَانُوا يُحِجُّونَ كُلَّ سَنَةٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ
فَكَمَّلَهُ اللّٰهُ وَقْتَ الْحَجِّ اِلَى الْمِيقَاتِ وَجَعَلَهُ فَرِيضَةً
اَنْزَلَ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَالدِّينُ عَلَى وُجُوهٍ عِدَّةٍ
اللّٰهُ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا بِمَعْنَى الدِّينِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ يَعْنِي فِي دِينِهِ وَعَادَتِهِ
وَسِيَرِهِ وَمِنْهَا الْحِسَابُ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ الدِّينُ
الْقَيِّمُ يَعْنِي الْحِسَابَ الْمُسْتَقِيمَ وَمِنْهَا الْجَزَاءُ تَدِينُ لَهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللّٰهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ اَيِ الْجَزَاءَ
الْاَعْدَلَ وَمِنْهَا بِمَعْنَى الْحُكْمِ قَوْلُهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَاْخُذْكُمْ
بِهِمَا رَاْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ يَعْنِي فِي حُكْمِ اللّٰهِ وَمِنْهَا بِمَعْنَى الْعِيدِ
قَوْلُهُ تَعَالَى وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا يَعْنِي عِيدَهُمْ

یعنی تمہارے دین کی شریعتیں حلال اور حرام سے اور اپنی نعمت تمپر پوری
کی یعنے اپنا احسان تمپر پورا کیا یعنے تمہارے ساتھہ عرفات میں کافر
اور مشرک جمع نہوگا اور مینے پسند کیا تمہارے واسطے اسلام کو دین کر
یعنے مینے پسند کیا تمہارے لیئے دین اسلام یہ آیت اُتری عرفے کے دن
عرفات میں حجۃ الوداع میں پھر ٹھیری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس آیت اُترنے کے بعد اکاسی روز پھر آپ کو قبض کر لیا اللہ تعالیٰ نے
اپنی رحمت اور رضامندی کیطرف صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم
عبداللہ بن عباس اور سوا ان کے مفسروں میں سے یہ روایت مروی ہے اور محمد بن
کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آیت فتح مکے کے دن اُتری ہے اور جعفر
صادق رضی اللہ عنہ نے کہا آجکے دن سے اشارہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بھیجنے اور آپ کی رسالت کے دن سے ہے اور بعض نے کہا ہے
آج سے اشارہ ہے روز ازل کیطرف اور پوری کرنے سے اشارہ ہے
وقت کیطرف اور پسند کیا اشارہ ہے ہمیشگی کیطرف اور بعض نے کہا
کہ دین کا کامل ہونا دو چیزوں میں ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں اور بعض نے کہا کامل ہونا
دین کا امن اور فراغت میں ہے کیونکہ جب تو چین میں ہوگا اللہ تعالیٰ کے
تیرے لیئے ضامن ہونے سے تو تو اسکی عبادت کیلیئے فارغ ہوگا اور بعض نے
کہا دین کا کامل ہونا ایک حال ہے دوسرے حال میں پھرنے اور قوت رکھنے سے
بیزار ہونے اور ہر چیز سے منہ موڑ کر اسکی طرف ہونے میں ہے جسکا سبب یہ ہے کہ
اور بعض نے کہا کہ دین کامل ہونا یہ ہے کہ جب حج کو عرفہ کے دن کیطرف پھیرا
کیونکہ وہ حج کرتے تھے ہر سال ہر مہینے میں سو جب اللہ نے حج کا وقت معین
وقت کیطرف پھیرا اور اسکو فرض ٹھیرایا یہ آیت اُتاری آج مینے تمہارے
لیئے تمہارا دین کامل کر دیا اور دین کئی قسموں پر ہے اللہ نے انکو گنا ہے
قرآن میں بعضے اُن میں سے بمعنے دین ہے اور وہ اللہ عزوجل کا یہ قول ہے
نہیں تھا کہ اسکے اپنے بھائی کو بادشاہ کے دین میں یعنے اُسکی دنیا اور عادت
اور طریقے میں اور بعضے اُن میں سے بمعنے حساب ہے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا یہ دین بہت ٹھیک ہے یعنے حساب سیدھا ہے اور بعضے اُنمیں سے بمعنے جزا ہے
اللہ عزوجل نے فرمایا جسدن اللہ انکو پورا دیگا انکا یہ لایق ہے یعنے جزا بہت لایق
بمعنے امیں سے بمعنے حکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور تمہیں پکڑ ہو اللہ کے دین میں ترجمہ یعنی
اللہ کے حکم میں اور بعضے اُنمیں سے بمعنے عید ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے اور چھوڑ دے ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو

وَمِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ وَمِنْهَا الْقِيٰمَةُ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَمِنْهَا الشَّرِيْعَةُ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ **فَصْلٌ** قَوْلُهٗ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْكُتُبَ جُمْلَةً وَّاحِدَةً وَّاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ
مُتَفَرِّقًا فَقِيْلَ اَيُّهُمَا اَحْسَنُ نُزُوْلًا قِيْلَ الْقُرْاٰنُ لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ جُمْلَةً وَّاحِدَةً فَقِيْلَهَا
بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهَا قَلِيْلًا فَثَقُلَتْ عَلَيْهِمْ تِلْكَ الْاَوَامِرُ
وَالنَّوَاهِي الَّتِيْ فِي التَّوْرٰىةِ فَقَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاَمَّا الْقُرْاٰنُ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ عَلَى التَّدْرِيْجِ مُتَفَرِّقًا فَاَوَّلُ مَا
اَقَرَّ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِقَوْلِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وَضَمِنَ لَهُمْ اِذَا قَالُوْهَا الْجَنَّةَ فَسَمِعُوْا وَاَطَاعُوْا ثُمَّ اَمَرَهُمْ
بِاِقَامَةِ صَلٰوتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَرَكْعَتَيْنِ
بَعْدَ غُرُوْبِهَا ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِالْجُمُعَةِ
عَلَى الْجَمَاعَةِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِصَوْمِ عَاشُوْرَآءَ ثُمَّ
اَمَرَهُمْ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِصَوْمِ
شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِالْجِهَادِ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِالْحَجِّ ثُمَّ اِذَا
تَمَّتِ الْاَوَامِرُ وَالنَّوَاهِي اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اَلْاٰيَةَ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَيَوْمَ عَرَفَةَ كَذٰلِكَ نُقِلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ طَارِقُ ابْنُ شِهَابٍ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ اٰيَةٌ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ كَانَتْ نَزَلَتْ عَلَيْنَا
وَعَلِمْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيْدًا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيُّ
اٰيَةٍ فَقَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اَلْاٰيَةَ فَقَالَ عُمَرُ
قَدْ عَلِمْتُ فِيْ اَيِّ يَوْمٍ نَزَلَتْ وَفِيْ اَيِّ مَكَانٍ نَزَلَتْ
اِنَّهَا نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُوْفٌ بِعَرَفَاتٍ وَكِلَاهُمَا
بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَنَا عِيْدٌ وَلَا يَزَالُ هٰذَا الْيَوْمُ عِيْدًا
لِلْمُسْلِمِيْنَ مَا بَقِيَ وَاحِدٌ وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِابْنِ
عَبَّاسٍ لَوْ كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَاهُ عِيْدًا قَالَ

وقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من تعلم علما ليماري به السفهاء او يباهي به العلماء او يصرف به وجوه الناس اليه فهو في النار

اور بعض انمیں سے یعنے نماز اور زکوۃ ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ یہ دین بہت ٹھیک ہے
اور بعض انمیں سے یعنے قیامت ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے قیامت کے دن کا مالک
اور بعض انمیں سے یعنے شریعت ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے آج میں نے کامل کر دیا تمہارے
لیئے تمہارا دین یعنے تمہاری دین کی شریعتیں فصل اللہ نے فرمایا آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا
دین کامل کر دیا اور یہ یوں ہے کہ اللہ تعالی نے اور آسمانوں کو ایکبار ہی اتارا اور قرآن مجید
جدا جدا اتارا سو کہا گیا ہے کہ اس دو قسم کے اترنے میں کونسا اترنا بہتر ہے بعض نے کہا
قرآن مجید بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے جب توریت ایکبارگی اتاری تو اسکو قبول کیا
بنی اسرائیل نے پھر اسپر عمل تھوڑا کیا سو اپنر وہ حکم اور وہ کیں جو توریت میں
تھی بھاری ہوگئیں پھر کہنے لگے ہمنے سنا اور نہ مانا اور قرآن مجید اللہ پاک نے تھوڑا
تھوڑا آہستہ آہستہ جدا جدا اتارا سو پہلے جو حکم فرمایا اللہ نے مومنوں کو وہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور انکے لیئے ضامن ہوا جب وہ اسے کہیں جنت کا سو
انہوں نے سنا اور تابعدار ہوئے پھر انکو حکم کیا دو نمازوں کی قایم کرنیکا سورج کے نکلنے کے
پہلے دو رکعت اور اسکے غروب ہونیکے بعد دو رکعت پھر انکو حکم کیا جمعہ کا جماعت کے
ساتھ ہجرت کے بعد پھر انکو زکوۃ کا حکم کیا پھر عاشورہ کی روزے کا حکم کیا پھر انکو
حکم کیا روزے رکھنے کا تین دن ہر مہینے میں پھر انکو ماہ رمضان کے روزہ رکھنے کا
حکم فرمایا پھر انکو جہاد کا حکم فرمایا پھر جب پورے کیئے حکم اور وہ کیں جو توریت میں
تھی اتاری اللہ تعالی نے اپنے رسول پر حجۃ الوداع میں یہ آیت آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل
کر دیا آخر آیت تک اور یہ دن جمعہ اور عرفہ کا دن تھا اسیطرح نقل کیا گیا ہے
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا طارق بن شہاب نے ایک مرد یہودی میرے
سے حضرت عمر بن خطاب کے پاس آیا کہا ایک آیت جو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہمپر اترتی
ہوتی اور ہم اسدن کو جانتے تو ہم اسدن کو عید بناتے اس سے کہا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے کونسی آیت اسنے کہا الیوم اکملت لکم دینکم آخر آیت تک حضرت عمر نے فرمایا
میں ٹھیک جانتا ہوں جسدن یہ آیت اتری اور جس مکان میں اتری بیشک وہ اتری
عرفہ اور جمعہ کا دن اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے تھے عرفات
میں اور یہ دونوں دن بحمداللہ ہماری عید ہیں اور ہمیشہ یہ دن عید رہینگے
مسلمانوں کے لیئے جبتک اُن میں سے ایک ہی باقی ہو اور یہود
میں سے ایک مرد نے حضرت ابن عباس سے کہا اگر یہ دن ہم میں
ہوتا ہم اُسے عید بناتے۔ ابن عباس نے اُس سے
فرمایا

لَهُ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَيُّ عِيدٍ أَكْمَلُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ **فَصْلٌ**
وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي مَعْنَى الَّذِي لِأَجْلِهِ قِيلَ لِلْمَوْقِفِ عَرَفَاتٌ
وَلِيَوْمِ الْمَوْقِفِ بِهَا عَرَفَةُ فَقَالَ الضَّحَّاكُ إِنَّ آدَمَ لَمَّا
أُهْبِطَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَعَ بِالْهِنْدِ وَحَوَّاءَ بِجُدَّةَ فَجَعَلَ آدَمُ
يَطْلُبُ حَوَّاءَ وَهِيَ تَطْلُبُهُ فَاجْتَمَعَا بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ
وَتَعَارَفَا فَسُمِّيَ هَذَا الْيَوْمُ عَرَفَةَ وَالْمَوْضِعُ عَرَفَاتٍ وَقَالَ
السُّدِّيُّ إِنَّمَا سُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ لِأَنَّ هَاجِرَةَ حَمَلَتْ إِسْمَاعِيلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِنْدِ سَارَةَ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ غَائِبًا فَلَمَّا قَدِمَ لَمْ يَرَ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَحَدَّثَتْهُ سَارَةُ بِالَّذِي صَنَعَتْ هَاجِرَةُ فَانْطَلَقَ
فِي طَلَبِ إِسْمَاعِيلَ فَوَجَدَهُ مَعَ هَاجِرَةَ بِعَرَفَاتٍ فَعَرَفَهُ
فَسُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَدَا مِنْ فِلَسْطِينَ
فَخَلَّفَتْهُ سَارَةُ أَنْ لَا يَزُولَ عَنْ ظَهْرِ دَابَّتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ
إِلَيْهَا مِنَ الْغَيْرَةِ فَأَتَى إِسْمَاعِيلَ ثُمَّ رَجَعَ فَجَسَّتْهُ سَارَةُ
سَنَةً ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْهَا فَأَذِنَتْ لَهُ فَخَرَجَ حَتَّى بَلَغَ مَكَّةَ وَجَبَالَهَا
فَكَانَ لَيْلَةً يَسِيرُ وَيَسْعَى حَتَّى أَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي
ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ عِنْدَ سَنَدِ جَبَلِ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَرَفَ
الْبِلَادَ وَالطَّرِيقَ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَرَفَةَ حَيْثُ عَرَفَ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيْتُكَ فِي أَحَبِّ بِلَادِكَ إِلَيْكَ حَيْثُ تَهْوِي
إِلَيْهِ قُلُوبُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنَّمَا
سُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ لِأَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُرِي إِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَنَاسِكَ فَيَقُولُ لَهُ عَرَفْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ
فَيَقُولُ عَرَفْتُ فَسُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَجَّ
بِهِ حَتَّى إِذَا أَتَى عَرَفَاتٍ قَالَ لَهُ قَدْ عَرَفْتَ وَقَالَ كَانَ
قَدْ أَتَاهَا مَرَّةً مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ فَسُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ وَرَوَى
أَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَتْ عَرَفَةَ أَنَّ

کونسی عید عرفہ کے دن سے زیادہ کامل ہے **فصل** اور علما نے اختلاف کیا
ہے اسکے معنے میں جب حضرت آدم زمین کیطرف اتارے گئے تو ہند میں گرے
اور حوا جدہ میں سو آدم حوا کو ڈھونڈتے پھرنے لگے اور حوا انکو ڈھونڈتی پھرتی
سو دونوا کٹھے ہوگئے عرفات میں عرفہ کے دن اور دونوں نے ایک دوسرے کو
پہچان لیا سو اُس دن کا نام عرفہ اور اُسجگہ کا نام عرفات رکھا گیا اور سدی نے کہا
اسلیئے عرفات نام رکھا گیا کہ حضرت ہاجرہ نے اُٹھا لیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو
پھر لے گئیں اون کو حضرت سارہ کے پاس سے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام غائب
تھے جب آئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو نہ دیکھا اور تبلایا اون کو حضرت سارہ نے
جو کچھ حضرت ہاجرہ نے کیا تھا سو حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل کی تلاش میں چلے
سو انکو پایا ہاجرہ کے ساتھ عرفات میں تو انکو پہچان لیا سو عرفات نام ہوا اور روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم فلسطین سے صبح کو چلے
سو انکو قسم دی حضرت سارہ نے غیرت سے کہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ سے نہ اتریں
جبتک اُن کیطرف اپس نہ ہولیں سو حضرت اسمٰعیل پاس آئے پھر لوٹ گئے۔
سو سارہ نے ایک سال روک کہا پھر آپ نے اُنسے اجازت مانگی اُنسے
اجازت دی سو آپ نکلے تاکہ مکہ اور اسکے پہاڑوں میں پہونچے سو ایک رات چلے
رہے اور دوڑ رہے تھے۔ اتنے میں اللہ عزوجل نے انکو رات کی اخیر تہائی
میں حکم دیا درمیان کوہ عرفات کے سو جب صبح کی شہروں اور ہتوں کو پہچانا
سو اللہ عزوجل نے مقرر کیا عرفہ جبکہ اُنہوں نے پہچانا پھر عرض کیا یا اللہ اپنا
گھر بنا اس شہر میں جو تیرے طرف تیرے سب شہروں سے زیادہ پیارا ہو جسجگہ مسلمانوں
کے دل مائل ہوں ہر راستے دور سے اور عطا نے کہا عرفات اسلیئے نام ہوا کہ
جبریل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کو عبادت کی جگہیں دکھا رہے تھے سو اُن سے
کہتے تھے پہچان لیا پھر دکھاتے تھے اور کہتے تھے پہچان لیا اسلیئے عرفات نام
رکھا گیا اور سعید بن المسیب نے روایت کی حضرت علی بن ابیطالب سے کہا اللہ عزوجل
نے جبریل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کیطرف بھیجا سو انکو حج کرایا یہانتک
کہ جب عرفات کو آئے اُن سے کہا آپ نے پہچان لیا حضرت علی نے کہا اس
سے پہلے عرفات میں ایک ہی بار آئے تھے اسلیئے عرفات نام ہوا
اور ابو الطفیل نے ابن عباس سے روایت کی کہا عرفہ اسلیئے
نام ہوا کہ

جبرئیل ع آتی ابراهیم علیه السلام فاراه بقاع مکة ومشاهدها فکان یقول ابراهیم هذا موضع کذا وهذا موضع کذا فیقول قد عرفت وروی اسباط عن السدی قال لما اذن ابراهیم علیه السلام للناس بالحج اجابوه بالتلبیة واتاه من اتاه فامره الله عز وجل ان یخرج الی عرفات ونعتها فخرج فلما بلغ الشجرة استقبله الشیطان عند الجمرة الثالثة التی فی جمرة العقبة فرماه بسبع حصیات وکبر مع کل حصاة فطار فوقع علی الجمرة الثانیة فرماه وکبر فطار فوقع علی الجمرة الاولی فرماه فکبر فلما راه انه لا یطیقه ذهب فانطلق ابراهیم حتی اتی ذا المجاز فلما نظر الیه لم یعرفه فجاز فلذلک سمی ذا المجاز ثم انطلق حتی وقف بعرفات فلما نظر الیها بالنعت عرفها فقال عرفت فسمیت عرفات بذلک وسمی ذلک الیوم یوم عرفة حتی اذا امسی ازدلف الی جمع فسمیت مزدلفة وانما سمی جمعا لانه یجمع فیه بین الصلوتین المغرب والعشاء وانما سمی مشعر الحرام لان الله اشعر الناس واعلمهم بانه حرم کسائر لفاء الحرم کلها یوافیه المحرم وعن ابی صالح عن ابن عباس رض قال انما سمیت ترویة وعرفة لان ابراهیم علیه السلام رای لیلة الترویة فی منامه انه یؤمر بذبح ابنه فلما اصبح روی یومه اجمع ای تفکر امن الله هذا الحکم ام من الشیطان فسمی الیوم من فکره ترویة ثم رای اللیلة عرفة ذلک ثانیا فلما اصبح عرف ان ذلک من الله سبحانه فسمی ذلک الیوم یوم عرفة وقال بعضهم سمیت بذلک لان الناس یعترفون فی هذا الیوم علی الموقف بذنوبهم والاصل فیه ان آدم علیه السلام لما امر بالحج فوقف بعرفات یوم عرفة ربنا ظلمنا انفسنا الآیة وقیل هی ماخوذة من العرف وهو الطیب

جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے سو انکو مکہ کی جگہیں اور اسکو حاضر ہونے کی جگہیں دکھائیں سو کہتے تھے ای ابراہیم یہ ایسی جگہ ہے اور یہ ایسی جگہ ہے پھر کہتے آپنے پہچان لیا اور اسباط نے روایت کی سدی سے کہا جب ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو حج کے ساتھ پکارا اونہوں نے اسکا جواب دیا لبیک سے اور جو آسکا ان پاس وہ آگیا پھر اللہ عزوجل نے حکم کیا نکلنے کا عرفات کو اور ان سے اسکی صفت بیان کی سو نکلے جب درخت کے پاس پہونچے انکے سامنے شیطان آیا جمرہ تیسری پر جو جمرہ عقبہ ہے آپنے اسکو سات کنکریں ماریں اور تکبیر کہی ساتھ ہر کنکری کے سو اوڑا اور دوسرے جمرے پر گرا پھر اس سے مارا اور تکبیر کہی پھر وہ اوڑا اور پہلے جمرے پر گرا پھر آپنے اسکو مارا اور تکبیر کہی جب شیطان نے دیکھا کہ اسنے طاقت نہیں رکھتا چلا گیا حضرت ابراہیم ہی روانہ ہوئے یہانتک کہ ذوالمجاز پاس آئے جب اسکو دیکھا تو اسنے نہ پہچانا پھر گذر گئے اسلیئے ذوالمجاز نام پڑا پھر چلے تاکہ عرفات میں کھڑے ہوئے جب اسکو دیکھا کر صفت سے پہچان لیا کہا میںنے پہچان لیا اسلیئے عرفات نام رکھا گیا اور اسدن کا نام عرفہ رکھا گیا جب شام کے نزدیک ہوئے جمع یعنے مزدلفہ کو اسلیئے مزدلفہ نام ہوا اور اسکا نام جمع اسلیئے رکھا گیا کہ اسمیں دو نمازیں مغرب اور عشا جمع کیجاتی ہیں اور مشعر الحرام کا نام اسلیئے رکھا گیا کہ اللہ تعالی نے لوگوں کو جتلا دیا اور معلوم کرا دیا کہ وہ حرم ہے حرم کی باقی جگہوں کیطرح تاکہ اسمیں کوئی حرام کو مرتکب نہوں اور روایت ہے ابوصالح سے اسنے ابن عباس سے کہا ترویہ اور عرفہ اسلیئے نام رکھا گیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے ترویہ کی رات کو اپنی خواب میں دیکھا کہ وہ حکم کیئے گئے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں جب صبح کی تمام دن اندیشہ کرتے رہے یعنے سوچتے رہے آیا یہ حکم اللہ کیطرف سے ہے یا شیطان کیطرف سے سو وہ روز انکے فکر کرنیسے ترویہ نام ہوا پھر دیکھا عرفہ کی رات کو یہی خواب دوبارہ جبیں صبح کی پہچان لیا کہ یہ اللہ پاک کیطرف سے ہے سو اس روز کا نام عرفہ کا روز ہوا اور بعض نے کہا یہ نام اسلیئے رکھا گیا کہ یہ لوگ اسدن میں عرفات میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں اور اصل اسمیں یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جب حج کرنیکا حکم ہوا تو وہ عرفات میں کھڑے ہوئے عرفہ کے دن پھر کہا اے ہمارے پروردگار ہمنے اپنی جانوں پر ظلم کیا آخر آیت تک اور بعض نے کہا کہ عرفہ عرف سے ماخوذ ہے اور عرف پاکی ہے

المقالة السابعة والثلثون في قول الله تعالى فاذكروا الله عند المشعر الحرام قال رضي الله عنه وارضاه

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَرَّفَهَا لَهُمْ اَیْ طَیَّبَهَا هِیَ عِنْدَ مِنًی لِاَنَّ مِنًی مَوْضِعُ تَمَنِّیْ فِیْهِ الدَّمُ اَیْ یُصَبُّ وَلِذٰلِكَ سُمِّیَتْ مِنًی فَفِیْهِ تَكُوْنُ الْفُرُوْثُ وَالدِّمَاءُ فَهِیَ لَیْسَتْ بِطَیِّبَةٍ وَعَرَفَاتٍ لَیْسَتْ فِیْهَا تِلْكَ الْاَقْذَارُ فَهِیَ طَیِّبَةٌ فَلِذٰلِكَ سُمِّیَتْ عَرَفَاتٍ وَیَوْمُ الْوُقُوْفِ بِهَا یَوْمُ عَرَفَةَ وَقِیْلَ لِاَنَّ النَّاسَ یَتَعَارَفُوْنَ بِهَا وَقِیْلَ اَصْلُ هٰذَیْنِ الْاِسْمَیْنِ مِنَ الصَّبْرِ یُقَالُ لِلرَّجُلِ عَارِفٌ اِذَا كَانَ صَابِرًا خَاضِعًا خَاشِعًا وَیُقَالُ فِی الْمَثَلِ لِلنَّفْسِ عُرُوْفٌ وَمَا حَمَلْتَهَا تَتَحَمَّلُ وَقَالَ ذُو الرُّمَّةِ عُرُوْفٌ لِمَا حَطَّتْ عَلَیْهِ الْمَقَادِیْرُ اَیْ صَبُوْرٌ عَلٰی قَضَاءِ اللّٰهِ فَسُمِّیَ هٰذَا الْاِسْمُ لِخُضُوْعِ الْحَاجِّ وَتَذَلُّلِهِمْ وَصَبْرِهِمْ عَلَی الدُّعَاءِ وَاَنْوَاعِ الْبَلَاءِ وَاحْتِمَالِ الشَّدَائِدِ وَالْمَشَقَّاتِ لِاِقَامَةِ هٰذِهِ الْعِبَادَةِ

فَصْلٌ فِیْ شَرَفِ یَوْمِ عَرَفَةَ وَلَیْلَتِهِ اَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَلِیِّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِیَةَ اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ اَبُوْ عُمَرَ وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ اَنْبَاَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَفْضَلُ مِنْ یَوْمِ عَرَفَةَ یَبْاهِی اللّٰهُ تَعَالٰی بِاَهْلِ الْاَرْضِ اَهْلَ السَّمَاءِ یَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ شُعْثًا غُبْرًا جَاؤُنِیْ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَرْجُوْنَ رَحْمَتِیْ وَیَخَافُوْنَ عَذَابِیْ فَلَمْ یَرَ یَوْمًا اَكْثَرَ عِتْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَةَ وَاَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَحْمَدَ الْفَارِسِیُّ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَیْسَ الْبِرُّ فِیْ اِیْجَافِ الْاِبِلِ وَلَا فِیْ اِیْضَاعِ الْخَیْلِ وَلٰكِنْ سِیْرُوْا جَمِیْلًا تَوَاصَلُوْا ضَعِیْفًا وَلَا تُؤْذُوْا مُسْلِمًا وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلٰی عِبَادِهٖ یَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا یَدَعُ

اللہ عزوجل نے فرمایا اُنکے لئے بہشت کو پاک کردیا اور بعض نے کہا یہ منا کی ضد ہے کیونکہ منا ایسی جگہ ہے جہاں خون گرایا جاتا ہے اسلیئے وہ منا نام ہوا سو اسمیں گوبر اور خون ہوتے ہیں اسلیئے وہ پاک نہیں ہے اور عرفات میں پلیدیں نہیں ہوتیں اسلیئے وہ پاک ہے اسیوجہ سے اسکا نام عرفات ہوا اور اسمیں کھڑی ہونے کا دن عرفہ کا دن ہے اور بعض نے کہا اسلیئے کہ لوگ اسجگہ میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور کسی نے کہا ان دونو ناموں کا اصل صبر ہے کہا جاتا ہے مرد عارف ہے جب وہ صابر عاجزی کرنے والا ڈرانیوالا اور مثال دینے میں بولا جاتا ہے نفس صابر ہے اور جو تو اسپر لادے اُٹھا لیتا ہے ذوالرمہ نے کہا صابر ہے اُسپر جو تقدیریں اُتریں یعنی اللہ کی قضا پر صبر کرنیوالا سو اس نام سے نام رکھا گیا حاجیوں کی عاجزی کرنے اور انکے اپنی ذلت ظاہر کرنے اور دعا اور قسم قسم کی بلا پر صبر کرنے اور سختیوں اور مصیبتوں اور مشقتوں کے اُٹھانے کیوجہ سے اس عبادت کے قایم کرنے پر

فصل عرفہ کے دن اور رات کی بزرگی میں ہمکو ہبۃ اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو خبر دی ابو علی حسن بن احمد نے کہا ہمکو خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ معدل نے کہا ہمکو خبر دی ابو علی بن صواف نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے کہا ہمیں خبر دی عمر بن حفص ابو عمرو نے کہا ہمیں خبر دی عمر بن حفص ابو عمرو نے کہا ہمیں خبر دی محمد بن مروان نے کہا ہمکو خبر دی ہشام دستوائی نے اسنے ابو الزبیر سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن عرفہ کے دن سے بہتر نہیں ہے اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے زمین والوں سے آسمان والو پر فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو بکھرے بال گرد آلودہ میرے پاس آئے ہیں ہر رستہ دور سے میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں پس کوئی دن دیکھا نہیں گیا آگ سے آزاد کرنیمیں بہت زیادہ عرفہ کے دن سے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے ابو محمد حسن بن محمد بن احمد فارسی سے اپنی اسناد سے حسن عرنی سے اُسنے ابن عباس سے کہا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن لوگوں پر خطبہ پڑھا سو فرمایا اے لوگو اونٹوں کے تیز چلانے میں کچھ نیکی نہیں ہے اور نہ گھوڑوں کے دوڑانے میں ولیکن اچھا چلنا چلو۔ ضعیف کو ملاؤ اور کسی مسلمان کو دُکھ نہ دو اور روایت ہے نافع سے اُسنے ابن عمر رض سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن اپنے بندوں کی طرف نظر فرماتا ہے پھر کسی کو نہیں چھوڑتا

احدا فی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان الا غفر لہ فقلت
لابن محمد للناس جمیعا ام لاھل عرفۃ فقال بل للناس
جمیعا واخبرنا ھبۃ اللہ قال انبانا مکابر بن الجحش
الماذنی بالبصرۃ باسنادہ عن ابی الزبیر عن جابر رض
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا کان یوم
عرفۃ ینزل اللہ تعالی الی سماء الدنیا فیباھی بالحاج
الملئکۃ فیقول لھم عز وجل یا ملئکتی انظروا الی
عبادی کیف جاؤنی من کل فج عمیق شعثا غبرا
یرجون رحمتی ویخافون عذابی فحق علی المزور
ان یکرم زائرہ وحق علی المضیف ان یکرم ضیفہ فاشھدکم
انی قد غفرت لھم وجعلت قراھم دخول الجنۃ
قال فیقول الملئکۃ یا رب ان فیھم فلانا تبرھو و
فلانۃ تبرھو فیقول اللہ عز وجل قد غفرت لھم فما
من یوم اکثر عتقا من النار من یوم عرفۃ واخبرنا
ھبۃ اللہ باسنادہ عن طلحۃ بن عبد اللہ رض ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما رای
ابلیس یوما ھو فیہ اصغر ولا احقر ولا ادحر
ولا اغیظ من یوم عرفۃ وذلک لما یری من تنزل
الرحمۃ والعفو عن الذنوب الا ما رای یوم بدر قالوا
یا رسول اللہ وما رای یوم بدر قال اما انہ رای جبریل
یزع الملئکۃ وعن عکرمۃ عن ابن عباس انہ کان
یقول ان یوم الحج الاکبر یوم عرفۃ وھو یوم المباھاۃ
ینزل اللہ تعالی الی سماء الدنیا فیقول تعالی
للملئکتہ انظروا الی عبادی فی ارضی صدقونی
فلیس من یوم اکثر عتقا من النار من یوم عرفۃ وعن
ابی ھریرۃ رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الیوم الموعود یوم القیمۃ والشاھد یوم الجمعۃ
والمشھود یوم عرفۃ وعن عطاء عن ابن عباس رض
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ تعالی

جسکے دلمیں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہو مگر اسکو بخشدیتا ہے پھر میںنے ابن عمر
سے پوچھا سب لوگوں کو بخشدیتا ہے یا عرفہ والوں کو کہا بلکہ تمام لوگوں کو کہا
بلکہ تمام لوگوں کو اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے کہا ہم کو خبر دی مکابر بن جحش ماذنی
نے بصرہ میں اپنے اسناد سے ابو الزبیر سے اسنے جابر سے اسنے حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اترتا ہے اللہ تعالے
آسمان دنیا کی طرف پھر حاجیوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے تو انسے فرماتا ہے
عزت اور بزرگی والا ای میری فرشتو میری بندوں کیطرف تو دیکھو کیسے دور دور سے
میری پاس آئے ہیں بکھرے بال گرد آلودہ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے
عذاب سے ڈرتے ہیں سو واجب ہے جسکی زیارت کرنے آویں وہ اپنے زیارت کرنیوالے
کی عزت کرے اور واجب ہے میزبان پر کہ اپنے مہمان کی بزرگی کرے تم گواہ رہو
کہ میںنے انکو بخشدیا اور انکی مہمانی میں جنت میں داخل کرنا کی ہے فرمایا تو فرشتے عرض
کرتے ہیں ای پروردگار انمیں فلان مرد تکبر کرتا ہے اور فلانی عورت تکبر کرتی ہے
اللہ عزوجل فرماتا ہے میںنے انکو بخشدیا سو کوئی دن بہت زیادہ آزادی میں آگ
سے نہیں ہے عرفہ کے دن سے اور ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے خبر دی طلحہ بن عبد اللہ
سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان کسی دن میں نہیں دیکھا
گیا جسمیں وہ بہت چھوٹا اور بہت خوار اور بہت پسینہ کیے ہوئے اور بہت غصہ
میں ہو عرفہ کے دن سے اور یہ سبب اسکے کہ دیکھتا ہے رحمت اور معافی کو
اترنے سے گناہوں سے مگر جو دیکھا گیا تھا بدر کے دن عرض کیا ای رسول اللہ
اسنے بدر کے دن کیا دیکھا تھا فرمایا اسنے دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کو
بلاتے اور عکرمہ سے روایت ہے اسنے ابن عباس سے وہ کہتے تھے حج اکبر کا دن
عرفہ کا دن ہے اور یہی فخر کرنیکا دن ہے اللہ تعالی اترتا ہے آسمان دنیا کیطرف تو اپنے
فرشتوں سے فرماتا ہے میری بندوں کیطرف دیکھو میری زمین میں انہوں نے مجھے سچ
مانا سو کوئی دن زیادہ آزادی میں آگ سے نہیں ہے عرفہ کے دن سے اور ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد روز موعود سے قیامت
کا دن ہے اور شاہد سے جمعہ کا دن اور مشہود سے عرفہ کا دن اور روایت ہے
عطا سے اسنے ابن عباس سے اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بیشک
اللہ تعالے

باهي بالناس يوم عرفة عامة وباهي بعمر بن الخطاب خاصة وعن ابن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله وسلم الا ان اعظم الناس جرما من انصرف من عرفات وظن ان الله عز وجل لم يغفر له وعن ابي هريرة رض قال ان الله تعالى يغفر عشية يوم عرفة لاهل الجمع جميعا الا اهل الكبائر فاذا كان غداة المزدلفة غفر لاهل الكبائر والتبعات اخبرنا هبة الله بن المبارك قال اخبرنا ابو الفتح محمد بن احمد بن المظفر يعرف بالباهري قال اخبرنا علي بن احمد بن الرفا السامري انبانا ابرهيم بن عبد الصمد الهاشمي انبانا ابو مصعب عن مالك ابن انس عن نافع عن ابن عمر قال وقفنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية يوم عرفة فلما قام عند الدفعة استنصت الناس فانصتوا فقال يا ايها الناس ان ربكم عز وجل قد تطول عليكم في يومكم هذا فوهب مسيئكم لمحسنكم وغفر لمحسنكم ما سألوه وغفر ذنوبكم ايها التبعات ادفعوا باسم الله فقام اعرابي واخذ بزمام الناقة فقال يا رسول الله والذي بعثك بالحق ما بقي من عمل الا وقد عملته واني كاحلف على اليمين الفاجرة فهل دخلت فيمن وصفت فقال يا اعرابي انك ان تحسن فيما تستانف يغفر لك فيما مضى كل ذمام الناقة واخبرنا هبة الله عن ابي علي الحسن الحجاب المقرئ باسناده عن عباس بن مرداس رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا عشية عرفة لامته

عرفہ کے دن لوگوں سے فخر کرتا ہے عام اور عمر بن خطاب سے فخر کرتا ہے خاص اور ابن عمر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو کہ بہت بڑا لوگوں کا گناہوں میں وہ ہے جو عرفات سے لوٹ جاوے اور جانے کہ اللہ عزوجل نے اسے نہیں بخشا اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہا بیشک اللہ تعالی بخشتا ہے شام کو عرفہ کے روز مزدلفہ والوں سبھوں کو سوا کبیرہ گناہ والوں کے پھر جب مزدلفہ کی صبح ہوتی ہے بخشدیتا ہے کبیرہ گناہ والوں کو اور لوگوں کے رنجوں کو ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن المبارک نے کہا ہمکو خبر دی ابو الفتح محمد بن احمد بن مظفر نے جو باہری مشہور ہے کہا خبر دی ہمکو علی بن احمد بن رفا سامری نے کہا ہمکو خبر دی ابراہیم بن عبد الصمد ہاشمی نے کہا ہمکو خبر دی ابو مصعب نے مالک بن انس سے اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے کہا ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن شام کو کھڑے ہوئے چلنے کے نزدیک لوگوں کو چپ کرانے کو فرمایا وہ چپ کر گئے پھر فرمایا اے لوگو بیشک تمہارے رب عزوجل نے تمپر تمہارے اسدن میں احسان کیا سو تمہارے بدکار کو بخشدیا تمہارے نیک کیلیے اور تمہارے نیک کو دیا جو اسنے مانگا اور تمہارے گناہ بخشدیے سواروں کے چلد واللہ کے نام سے جب ہم مزدلفہ میں پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے سحر کیوقت پھر جب چلنے کے نزدیک ہوئے لوگوں کو کھڑا کرایا اور انکو چپ کرایا وہ چپ ہوئے پھر فرمایا اے لوگو بیشک تمہارے رب نے تمپر احسان کیا تمہارے اسدن میں سو تمہارے بڑے کو تمہارے نیک کیلیے بخشا اور تمہارے نیک کو دیا جو کچھ اسنے مانگا اور تمہارے گناہ بخشدیے اور تمہارے رنج دئے ہوئے بخشدیے اور ضامن ہوا رنجوں والوں کے لیے ثواب کا چلد واللہ کے نام سے ایک اعرابی اٹھا اور اسنے اونٹنی کی باگ پکڑلی عرض کیا یا رسول اللہ اسکی قسم جسنے آپ کو سچ سے بھیجا ہے کوئی عمل باقی نہیں رہا مگر میں نے اسے کیا ہے اور میں جھوٹی قسم کھا چکا ہوں بھلا میں اون لوگوں میں داخل ہونگا جنکا آپ نے وصف کیا ہے آپنے فرمایا اے اعرابی تو اگر نیکی کریگا ان عملوں میں جو ثواب آگے کریگا تو تیرے لیے بخشش کیے دیگی پچھلے گناہوں میں چھوڑدی باگ اونٹنی کی اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے ابو علی حسن بن حباب مقری سے اپنی اسناد سے عباس بن مرداس سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لیے بخشش اور رحمت کی

بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ فَاَجَابَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّیْ قَدْ فَعَلْتُ اِلَّا الظَّالِمَ
بَعْضَهُمْ بَعْضًا فَاَمَّا ذُنُوْبُهُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَقَدْ غَفَرْتُهَا
فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّكَ قَادِرٌ اَنْ تُثِیْبَ هٰذَا الْمَظْلُوْمَ خَیْرًا مِّنْ
مَظْلِمَتِهٖ وَتَغْفِرَ لِهٰذَا الظَّالِمِ قَالَ فَلَمْ یُجِبْهُ تِلْكَ الْعَشِیَّةَ
فَلَمَّا كَانَ غَدَاةُ مُزْدَلِفَةَ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاَجَابَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبَسَّمْتَ فِیْ سَاعَةٍ
لَمْ تَكُنْ تَبَسَّمُ فِیْهَا فَقَالَ تَبَسَّمْتُ مِنْ عَدُوِّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ
لِاَنَّهٗ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ لِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مَا اَهْوٰی یَدْعُوْ
بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَیَحْثُوْ التُّرَابَ عَلٰی رَاْسِهٖ وَعَنْ سَعِیْدِ
بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ
عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ تَرْفَعُ الْعِبَادُ
فِیْهِ اَیْدِیَهُمْ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَعُجُّوْنَ بِالدُّعَاءِ اِذْ هَبَطَ عَلَیْهِ
جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْعَلِیَّ الْاَعْلٰی یُقْرِئُكَ
عَلَیْكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَكَ هٰؤُلَاءِ حُجَّاجُ بَیْتِیْ وَزُوَّارِیْ
وَحَقٌّ عَلَی الْمَزُوْرِ اَنْ یُّكْرِمَ الزَّائِرَ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتِیْ
اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ جَمِیْعًا وَهٰكَذَا اَفْعَلُ بِزُوَّارِیْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَعَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّهٗ لَمَّا كَانَ عَشِیَّةُ یَوْمِ عَرَفَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ
مَرْحَبًا بِوَفْدِ اللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلَّذِیْنَ اِذَا سَاَلُوْا اُعْطُوْا
وَتُخُلِّفَ عَلَیْهِمْ نَفَقَاتُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَیُجْعَلُ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
فِی الْاٰخِرَةِ مَكَانَ كُلِّ دِرْهَمٍ اَلْفُ اَلَا اُبَشِّرُكُمْ قَالُوْا بَلٰی
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهٗ اِذَا كَانَ فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ یَنْزِلُ
اللّٰهُ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا ثُمَّ یَاْمُرُ مَلَائِكَتَهٗ فَیَهْبِطُوْنَ اِلَی الْاَرْضِ
فَلَوْ طَرَحَتْ اِبْرَةٌ لَمْ تَسْقُطْ اِلَّا عَلٰی رَاْسِ مَلَكٍ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ یَا مَلَائِكَتِیْ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ جَآؤُنِیْ
شُعْثًا غُبْرًا مِّنْ اَطْرَافِ الْبِلَادِ هَلْ تَسْمَعُوْنَ مَا سَاَلُوْنِیْ
قَالُوْا یَا رَبَّنَا یَسْئَلُوْنَكَ الْمَغْفِرَةَ فَیَقُوْلُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اُشْهِدُكُمْ
اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ثُلُثَ الْمَغْفِرَةِ فَیَقُوْلُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

اللہ تعالیٰ نے اُسے قبول فرمایا کہ میں نے کیا مگر بعض کا ظلم بعض پر نہ بخشونگا
سو جو اُن کے گناہ میری اور ان کی درمیان میں ہیں وہ میں بخشدیئے آپنے عرض کیا
ای پروردگار تو قادر ہی کہ ثواب دی اس مظلوم کو اسکے ظلم سے بہتر اور اس
ظالم کو بخشدی (راوی نے کہا) اسکو قبول نہ فرمایا اس شام تک جب مزدلفہ
کی صبح ہوئی آپنے وہی بات پھر عرض کی تو قبول فرمالیا اسکو اللہ تعالیٰ نے
کہ میں انکو بخشدیا (راوی نے) کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے
تو آپ کے بعض صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی ساعت میں مسکراتے
ہیں جسمیں آپ مسکرایا نہ کرتے تھے آپنے فرمایا میں اللہ کے دشمن ابلیس
سے ہنسا کہ جب اسنے جان لیا کہ اللہ نے میری لیئے قبول کرلیا میری امت کی حق
میں جو میں نے چاہا تھا خرابی اور ہلاکت کو پکارنے لگا اور ڈالنے لگا مٹی اپنے سر پر
اور روایت ہی سعید بن جبیرؓ سے سوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرفہ کے دن عرفات میں اُسجگہ تھے جہاں بندے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہیں اللہ
تعالیٰ کیطرف اور دعا سے آواز بلند کرتے ہیں ناگاہ آپ پر جبریل علیہ السلام
اُترے اور کہا ای محمد سب بلندیوں سے بلند تجھپر سلام کہتا ہے اور فرماتا ہی
تیری لیئے ہیں یہ میرے گھر کے حج کرنیوالے اور میری زیارت کرنیوالے اور حق
زیارت کیجاوی اسپر حق ہی کہ زیارت کرنیوالیکی عزت کری میں تجھپر گواہ کرتا ہوں
اور اپنے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں ان سب کو بخشدیا اور اسیطرح کرونگا
جمعہ کے دن زیارت کرنیوالوں سے اور حضرت علی سے روایت ہی کہ جب وقوف عرفہ
کی شام ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے لوگوں پر اپنے منہ مبارک
سے متوجہ ہوئے فرمایا خوش ہوں اللہ کے گروہ تین بار (فرمایا) وہ لوگ جب
مانگیں انکو ملے اور بدلہ رہے انکا انکے خرچ کئے ہوئے دنیا میں اور آخرت میں اللہ کے
پاس اُنکے لیئے ہر ایک درہم کی جگہ ہزار کیجاوینگے کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں
عرض کیا کیوں نہ دیں یا رسول اللہ فرمایا جب ہوتی ہی یہ شام تو اللہ تعالیٰ آسمان
دنیا کی طرف اُترتا ہی پھر اپنے فرشتوں کو حکم کرتا ہی تو وہ اُترتے ہیں زمین کیطرف
سو اگر سوئی ڈالی جاوی نہ پڑی مگر فرشتے کے سر پر تو فرماتا ہے اللہ عزوجل اے میرے
فرشتو میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس آئے ہیں بال بکھرے خاک آلودہ
شہروں کی طرف سے پیدل تم سنتے ہو جو انہوں نے مجھسے مانگا عرض کرتے
ہیں ای ہمارے پروردگار تجھسے بخشش مانگتے ہیں اللہ پاک اور
بلند فرماتا ہے

اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاَفِيْضُوْا مِنْ
مَوْقِفِكُمْ مَغْفُوْرًا لَكُمْ **فَصْلٌ** فِيْ تَفْضِيْلِ صِيَامِهٖ وَمَا
وَرَدَ فِيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَاُمِرَ بِهٖ مِنْ صُنُوْفِ الدَّعَوَاتِ
اَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غَفَرَ اللّٰهُ
لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ كَسَنَتَيْنِ وَاَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ سَنَةٍ مَاضِيَةٍ وَسَنَةٍ
مُسْتَقْبِلَةٍ وَاَمَّا الصَّلٰوةُ فَمَا اَخْبَرَنَا بِهٖ هِبَةُ اللّٰهِ قَالَ
اَنْبَاَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ عَلِيِّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْمُقْرِئُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْفَتْحِ هِلَالُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحَفَّارُ
قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْحُلْوَانِيُّ اَنْبَاَنَا
مُوْسٰى بْنُ عِمْرَانَ الْبَلْخِيُّ اَنْبَاَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ بْنُ مُوْسٰى الْقَطَّانُ
اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ اَنْبَاَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ وَاصِلٍ اَنْبَاَنَا اَلْهَيْثَمُ
بْنُ فَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ
عَرَفَةَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خَمْسِيْنَ مَرَّةً
كُتِبَ لَهٗ اَلْفُ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَرُفِعَ لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ فِي الْقُرْاٰنِ
دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ
عَامٍ
وَ
يُزَوِّجُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُلِّ حَرْفٍ فِي الْقُرْاٰنِ سَبْعِيْنَ
حُوْرَاءَ مَعَ كُلِّ حُوْرَاءَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَائِدَةٍ مِنَ
الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ عَلٰى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لَوْنٍ مِنْ
لَحْمِ طَيْرٍ خُضِرَ بَرْدُهٗ بَرْدَ الثَّلْجِ وَحَلَاوَتُهٗ حَلَاوَةَ الْعَسَلِ
وَرِيْحُهٗ رِيْحَ الْمِسْكِ لَمْ تَمَسَّسْهُ نَارٌ وَلَا حَدِيْدٌ يَجِدُ
يَجِدُ لِاٰخِرِهٖ طَعْمًا كَمَا يَجِدُ لِاَوَّلِهٖ ثُمَّ يَاْتِيْهِمْ طَائِرٌ

میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں انہیں بخشدیا تین بار (فرماتا ہے) سو لوٹ جاؤ
اپنی جگہہ سے بخشے ہوئے فضل عرفے کے دن کی روزی اور اسمیں نمازیں
اور قسم قسم کی دعاؤں کے حکم وارد ہونے کی فضیلت ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ
بن مبارک نے کہا ہمکو خبر دی احمد بن محمد نے اپنے اسناد سے عبد الرحمن
بن زید بن اسلم سے اسنے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص عرفہ کے دن کا روزہ رکھے اللہ اُسکے اگلے اور پچھلے گناہ سال
کے بخشدیتا ہے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے ابو قتادہ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپنے فرمایا عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے
ایک گذری سال کا ایک آیندہ سال کا اور اسپر نمازیں ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ
نے کہا ہمکو خبر دی شیخ ابو علی بن حسن بن احمد بن عبد اللہ مقری نے کہا
ہمکو خبر دی ابو الفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے کہا ہمکو خبر دی ابو الحسن
علی بن احمد حلوانی نے کہا ہمیں خبر دی موسے بن عمران نے بلخی نے
کہا ہمکو خبر دی ابو یوسف بن موسے قطان بن عمر بن نافع نے کہا ہمکو
خبر دی مسعود بن واصل نے کہا ہمکو خبر دی نہاس بن فہم نے قتادہ
سے اسنے سعید بن المسیب سے اُسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عرفہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان
چار رکعت پڑہے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد
پچاس بار پڑہے اسکے لیے لکھ نیکی لکھی جاویگی اور بلند کیا جاویگا اسکے لیے
قرآن کے ہر حرف کے بدلے ایک درجہ جنت میں ہر درجہ کے درمیان پانسو
پانسو سال کا ہوگا اور اللہ تعالی اُسکو نکاح کرویگا قرآن کے ہر حرف
کے بدلے ستر حوریں ہر حور کے ساتھ ستر ہزار خوانچہ ہونگے موتی اور یاقوت
سے ہر خوانچہ پر ستر ہزار قسم کا کھانا ہوگا سبز جانور کے گوشت کے
درمیان اُسکی سردی برف کی سردی اور اسکی مٹھائی
شہد کی مٹھائی اور اسکی خوشبو کستوری کی خوشبو نہیں
لگی اسکو آگ اور نہ لوہا پاویگا اسکے آخر لقمہ میں مزہ ویسے
پاتا تھا اسکے پہلے لقمہ میں پھر ان کے پاس ایک
جانور آویگا۔

جَنَاحَانِ مِنْ يَاقُوتَتَيْنِ حُمْرَاوَيْنِ وَمِنْقَارُهُ مِنْ ذَهَبٍ
لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ جَنَاحٍ فَيُنَادِي بِصَوْتٍ لَذِيذٍ لَمْ
يَسْمَعِ السَّامِعُونَ بِمِثْلِهِ وَيَقُولُ مَرْحَبًا بِأَهْلِ عَرَفَةَ وَقَالَ
يَسْقُطُ ذَلِكَ الطَّيْرُ فِي صَحْفَةِ الرَّجُلِ مِنْهُمْ فَيَخْرُجُ مِنْ
تَحْتِ كُلِّ جَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَتِهِ سَبْعُونَ لَوْنًا مِنَ الطَّعَامِ
فَيَأْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ يَنْتَفِضُ فَيَطِيرُ فَإِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَضَاءَ
لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ فِي الْقُرْآنِ نُورًا حَتَّى يَرَى الطَّائِفِينَ
حَوْلَ الْبَيْتِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَقُولُ
عِنْدَ ذَلِكَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ مِمَّا يَرَى
مِنَ الثَّوَابِ وَالْكَرَامَةِ وَأَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
قَالَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض
وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى يَوْمَ عَرَفَةَ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ
رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِي كُلِّ مَرَّةٍ يَبْدَأُ
بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَيَخْتِمُهَا بِآمِينَ ثُمَّ يَقْرَأُ قُلْ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مَرَّةً
يَبْدَأُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِلَّا قَالَ اللهُ
نَعَمْ أَشْهَدُ وَلِيِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَأَمَّا الدَّعَوَاتُ
فَمَا أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْقَاضِي الشَّرِيفِ
أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُهْتَدِي بِاللهِ عَنْ أَبِي
الْفَتْحِ يُوسُفَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُسْرُورٍ الْقَوَّاسِ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ أَنْبَأَنَا أَيُّوبُ يَعْنِي
ابْنَ الْوَلِيدِ الضَّرِيرُ أَنْبَأَنَا أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عُمَرَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ اللهَ تَعَالَى عَهِدَ
إِلَى عِيسَى ع خَمْسَ دَعَوَاتٍ جَاءَ بِهِنَّ جِبْرِيلُ وَقَالَ لِعِيسَى ادْعُ
بِهَؤُلَاءِ الْخَمْسِ الدَّعَوَاتِ فَإِنَّهُ لَيْسَ عِبَادَةٌ أَحَبَّ إِلَى
اللهِ تَعَالَى مِنْ عِبَادَةِ أَيَّامِ الْعَشْرِ أَوْ هُنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ

جسکے دونو پر دو سرخ یاقوت کے ہونگے اور اسکی چونچ سونے
کی اسکے ستر ہزار پر ہونگے سو وہ لذیذ آواز سے پکاریگا جو نہیں سنا ہوگا
سننے والوں نے اس جیسا اور کہیگا خوشی ہو عرفہ والوں کو (راوی نے کہا)
گر پڑیگا وہ جانوران میں سے ایک مرد کی پیالے میں پھر نکل پڑیگا اسکے
ہر پر کے نیچے سے اسکے پروں میں سے ستر قسم کا کھانا وہ اسمیں سے کھاویگا
پھر وہ جانور آپ کو جھاڑیگا اڑ جاویگا پھر جب وہ اپنی قبر میں رکھا جاویگا
تو اسکے لیئے قرآن کے حرف کے برابر نور کی روشنی کریگا یہانتک کہ بیت اللہ کے گرد
طواف کرنیوالوں کو دیکھیگا اور اسکے لیئے ایک دروازہ بہشت کے دروازوں میں سے
کھولا جاویگا پھر وہ اسکے نزدیک کہیگا اے پروردگار قیامت قائم کر بسبب دیکھنے
ثواب اور بزرگی کے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے کہا ہمکو خبر دی حسن
نے اپنے اسناد سے علی بن ابیطالب اور عبداللہ بن مسعود رض سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عرفہ کے دن دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ
تین بار پڑہے ہر بار شروع کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور اسکو آمین کہکر ختم کرے
پھر قل یا یہا الکفرون تین مرتبہ اور قل ہو اللہ احد ایک مرتبہ پڑہے ہر بار بسم اللہ
الرحمن الرحیم پڑہ کر شروع کرے مگر اللہ فرشتوں کو فرماتا ہے تم گواہ رہو کہ میں
اسکو گناہ بخشدیئے اور دعائیں پس جو خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ ابن مبارک نے
قاضی شریف ابوالحسن محمد بن علی بن مہتدی باللہ سے اسنے ابوالفتح یوسف
بن عمر بن مسرور القواس سے کہا ہمکو خبر دی عبداللہ بن احمد بن ثابت بزار نے
کہا ہمکو خبر دی ایوب یعنے ولید کے بیٹے نے کہا ہمکو خبر دی ابو النصر یعنے ہاشم
بن قاسم نے محمد بن فضل بن عطیہ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے عبداللہ بن عمر
لیثی سے اسنے اپنے باپ سے کہا کہ ہمکو پہنچا کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسے علیہ السلام کیطرف
پانچ دعائیں ہدیہ بھیجیں جبرئیل لیکر آئے اور عیسے سے کہا ان پانچ دعاؤں
سے دعا کرو کیونکہ کوئی عبادت اللہ تعالی کیطرف دس دنوں کی عبادت سے زیادہ
پیاری نہیں ہے پہلی انکی کوئی معبود نہیں سوا اللہ اکیلے کے جسکا کوئی شریک نہیں
اسی کا ملک ہے اور اسیکو تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور
مارتا ہے

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَالثَّانِيَةُ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ
يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَالثَّالِثَةُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَالرَّابِعَةُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَى لَيْسَ
وَرَاءَ اللَّهِ مُنْتَهًى وَالْخَامِسَةُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا تَقُولُ
وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي وَلَكَ يَا رَبِّ تُرَاثِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ
خَيْرِ مَا تَجْرِي بِهِ الرِّيحُ فَسَأَلَ الْحَوَارِيُّونَ عِيسَى ابْنَ
مَرْيَمَ ع وَقَالُوا مَا ثَوَابُ مَنْ دَعَا بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ
فَقَالَ أَقَلُّ مَنْ قَالَ الْأُولَى مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ لِأَحَدٍ
مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ عَمَلٌ مِثْلَ ذَلِكَ الْعَمَلِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ
وَكَانَ أَكْثَرُ الْعِبَادِ حَسَنَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَالَ الثَّانِيَةَ
مِائَةَ مَرَّةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَى عَنْهُ مِثْلَهَا
سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشَرَةَ آلَافِ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ
قَالَ الثَّالِثَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ
سَمَاءِ الدُّنْيَا رَافِعِي أَيْدِيَهُمْ يُصَلُّونَ عَلَى مَنْ قَالَهَا
وَمَنْ قَالَ الرَّابِعَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ يَلْقَاهَا مَلَكٌ وَيَضَعُهَا
بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْظُرُ إِلَى مَنْ قَالَهَا وَمَنْ نَظَرَ
اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ لَمْ يُشْقَ وَقَالُوا يَا عِيسَى فَمَا ثَوَابُ مَنْ
قَالَ الْخَامِسَةَ قَالَ هِيَ دَعْوَتِي وَلَمْ تُؤْذَنْ لِي تَفْسِيرُهَا
وَأَخْبَرَنَاهِبَةُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْمُقْرِي بِإِسْنَادِهِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ ع أَنَّهُ قَالَ أَكْثَرُ مَا يَدْعُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا تَقُولُ
وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي وَلَكَ يَا رَبِّ تُرَاثِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قابو والا ہے اور دوسری
میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود
بے نیاز جسنے کوئی بیوی نہ بنائی اور نہ بچہ اور تیسری میں گواہی دیتا ہوں
کہ کوئی معبود نہیں اللہ اکیلے کے سوائے کوئی اسکا شریک نہیں اسکا ملک ہے
اور اسیکو تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور آپ ہمیشہ زندہ
رہنے والا ہے نہیں مرتا اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
اور چوتھی مجھکو اللہ بس ہے اور کافی ہے سنتا ہے اللہ جو اسکو
پکارے اللہ کے سوا کوئی نہایت اور مقصود نہیں اور پانچویں یا اللہ
تجھی کو تعریف ہے جیسے تو فرماتا ہے اور بہتر اس سے جو ہم کہتے ہیں
یا اللہ تیرے ہی لیئے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا
اور میرا مرنا اور تیرے ہی لیے ہے اے میرے رب میری میراث یا اللہ
میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور کام کے الجھنے سے
یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اس چیز کی بھلائی سے جسپر ہوا چلتی
ہے پھر حواریوں نے حضرت عیسے بن مریم علیہ السلام سے پوچھا اور
عرض کیا اس شخص کو کیا ثواب ہے جو دعا کرے ان دعاؤں سے فرمایا جو شخص
پہلی دعا سو بار کہے سو بیشک کسی کیلیئے زمین والوں میں سے عمل نہ ہوگا اسکے
عمل جیسا اس دن میں اور وہ عابدوں سے نیکیوں میں زیادہ ہوگا قیامت
کے دن اور جو شخص کہے دوسری دعا سو بار اسکے لیئے اللہ لاکھ نیکی لکھیگا اور اسسے
مٹا دیگا اسکی مثل برائیں اور بلند کریگا اسکے لیئے دس ہزار درجے بہشت میں
اور جو شخص تیسری دعا کہے سو بار تو ستر ہزار فرشتے اترینگے آسمان دنیا سے
ہاتھ اٹھائے ہوئے رحمت کی دعا کرتے ہوئے اسپر جو یہ دعا کہے اور جو شخص چوتھی
دعا سو بار فرشتہ اسے اٹھا لیتا ہے اور اسکو رحمن عزوجل کے سامنے
رکھ دیتا ہے سو دیکھتا ہے اسکی طرف جسنے اسے پڑھا اور جسکی طرف اللہ
تعالی نظر فرما دے وہ بدبخت نہ ہوگا اور عرض کیا اے عیسے اسکو کیا ثواب ہے جو پانچویں
دعا پڑھے فرمایا وہ میری دعا ہے اور مجھکو اذن نہیں ملا اسکے بیان کرنیمیں
اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے حسن بن احمد بن عبد اللہ مقری سے اپنے اسناد سے خلیفہ بن
حسین سے حضرت علی بن ابیطالب سے کہا بہت زیادہ دعا جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام
کو کیا کرتے یوں فرماتے یا اللہ تجھی کو تعریف ہے جیسے تو فرماتا ہے اور بہتر اس سے جو ہم کہتے ہیں یا اللہ تیری
ہی لیے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اور تیری ہی لیے ہے اے میرے رب میرا
میری یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں

عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجْرِیْ بِہِ الرِّیْحُ وَاَخْبَرَنَا ھِبَۃُ اللّٰہِ ابْنُ الْمُبَارَکِ
بِاِسْنَادِہٖ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ دُعَآءِ
وَدُعَآءِ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ بِعَرَفَۃَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ
نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَشَتَاتِ
الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَمِنْ شَرِّ
مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیْحُ وَمِنْ شَرِّ بَوَآئِقِ
الدَّھْرِ وَرَوَی الضَّحَّاکُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّہٗ قَالَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ حِیْنَ اجْتَمَعُوْا بِعَرَفَۃَ ھٰذَا یَوْمُ
الْحَجِّ الْاَکْبَرِ لَا حَجَّ لِمَنْ لَّمْ یُوَافِ عَرَفَۃَ الْیَوْمَ وَاللَّیْلَۃَ فَالْیَوْمَ
دُعَآءٌ وَّسُؤَالٌ لِلرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ وَھُوَ یَوْمُ تَھْلِیْلٍ وَّتَکْبِیْرٍ
وَتَلْبِیَۃٍ اِنَّہٗ مَنْ وَّافَی ھٰذَا الْیَوْمَ فِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ وَحُرِمَ
سُؤَالَ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ فَھُوَ الْمَحْرُوْمُ وَاِنَّکُمْ تُدْعَوْنَ
جَوَادًا لَّا یَبْخَلُ وَحَلِیْمًا لَّا یَجْھَلُ وَعَالِمًا لَّا یَنْسٰی اِنَّہٗ مَنْ
صَامَ یَوْمَ عَرَفَۃَ مُقِیْمًا فِیْ اَھْلِہٖ فَقَدْ صَامَ عَامًا اَمَامَہٗ
وَعَامًا خَلْفَہٗ **فَصْلٌ** وَاَمَّا مَا اخْتَصَّ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّعَآءِ فِیْ عَشِیَّۃِ عَرَفَۃَ وَھُوَ
مَا اَخْبَرَنَا بِہٖ ھِبَۃُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْقَاضِیْ
اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْکَرِیْمِ
الْعَسْکَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ
الْمُعَدَّلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اِبْرٰھِیْمَ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ اَبُوْ شَیْبَۃَ ثَنَا عَلِیُّ ثَنَا مُسْلِمٌ اَنْبَاَنَا ابْنُ
اَبِیْ فُدَیْکٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرٰھِیْمُ بْنُ فَضْلٍ الْمَخْزُوْمِیُّ
عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ حَرَمِ ابْنِ حِبَّانَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ
اَبِیْطَالِبٍ رض اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قبر کے عذاب اور سینے کے فتنہ اور کام کے اوجھنے سے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اسچیز کی
بھلائی سے جسپر ہوا چلتی ہے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے اپنے اسناد سے
موسے بن عبیدہ سے اسنے حضرت علی بن ابیطالب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہت زیادہ اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی دعا عرفہ میں یہ ہے
کوئی معبود نہیں سوا اللہ اکیلے کے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی
کو سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ کر میرے دل میں نور اور میری زبان
میں نور اور میری بینائی میں نور یا اللہ کھولدے میرے لیئے میرا سینہ اور آسان
کر میرے لیے میرا کام یا اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیری سینے کے وسوسوں سے اور قبر کے
فتنے اور کام کے اوجھنے سے یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اسچیز کی برائی
سے جو رات میں آتی ہے اور اسچیز کی برائی سے جو دن میں آتی ہے اور برائی
سے اسکے جسپر ہوا چلتی ہے اور برائی زمانہ کے حادثوں کی اور روایت کی
ضحاک نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا حجۃ الوداع میں جب
لوگ جمع ہوئے عرفہ میں نہ آیا آج دن اور آج رات سو آج دعا کرنی اور رب
عزوجل سے مانگنا ہے اور یہ دن لا الہ الا اللہ کہنے اور تکبیر کہنے اور لبیک پکارنے
کا ہے جو شخص اسدن اس مکان میں پہونچا اور محروم رہا مانگنے سے اپنے
رب عزوجل سے پس وہی محروم ہے اور بیشک تم ایسے سخی کو پکارتے ہو جو
بخل نہیں کرتا اور ایسے بردبار کو جو جہالت نہیں کرتا اور ایسے عالم کو جو بھولتا
نہیں جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے رہ کر اپنے گھر میں بیشک اسنے ایکسال
اگلے اور ایک سال پچھلے کا روزہ رکھا **فصل** جو دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو خاص کی ہے اور اسکی خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ بن مبارک
نے کہا ہمکو خبر دی قاضی ابوالقاسم عبد الرحمن بن حسین بن عبد الکریم
عسکری نے کہا ہم سے حدیث بیان کی علی بن محمد بن عبید اللہ معدل نے
کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم نے کہا ہم سے حدیث بیان
محمد بن احمد ابوشیبہ نے کہا ہم سے حدیث بیان کی علی نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے مسلم نے کہا ہمکو خبر دی ابن ابی فدیک نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابراہیم
بن فضل مخزومی نے سلیمان بن زید سے اسنے حرم بن حبان سے اسنے حضرت
علی بن ابیطالب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے موقف میں

لَيْسَ فِي الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ قَوْلٌ وَلَا عَمَلٌ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا الدُّعَاءِ
وَأَوَّلُ مَنْ يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ وَهُوَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهِ وَبَسَطَ
يَدَيْهِ كَهَيْئَةِ الدَّاعِي ثُمَّ يُلَبِّي ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَقُولُ
ذٰلِكَ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ
وَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ يَقُولُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَبْدَأُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ بِبِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَيَخْتِمُهَا بِآمِينَ وَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ
أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ مِائَةَ
مَرَّةٍ ثُمَّ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا يَشَاءُ فَيَقُولُ اللّٰهُ
تَعَالٰى لِلْمَلٰئِكَةِ انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي تَوَجَّهَ إِلٰى بَيْتِي وَ
كَبَّرَنِي وَلَبَّانِي وَسَبَّحَنِي وَوَحَّدَنِي وَهَلَّلَنِي وَقَرَأَ
بِأَحَبِّ السُّوَرِ إِلَيَّ وَصَلّٰى عَلٰى رَسُولِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي
قَدْ قَبِلْتُ عَمَلَهُ وَأَوْجَبْتُ لَهُ أَجْرَهُ وَغَفَرْتُ لَهُ ذُنُوبَهُ
وَشَفَّعْتُهُ فِيمَا سَأَلَنِي **فَصْلٌ** فِي دُعَاءِ جِبْرِيلَ
وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَخَضِرٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَشِيَّةَ
عَرَفَةَ أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ
ابْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْرِئُ قَالَ أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ
عِمْرَانَ الْمُؤَدِّبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْفَامِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيِّ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
ابْنُ عُمَارٍ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ الْبَرِّيُّ وَالْبَحْرِيُّ
يَعْنِي إِلْيَاسَ وَالْخَضِرَ كُلَّ عَامٍ بِمَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

کوئی بات اور کوئی کام افضل نہیں ہی اس دعا سے اور پہلا ان کا جنکی
طرف اللہ نظر فرماویگا اس دعا کا صاحب ہی اور وہ یہ ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ میں کھڑے ہوئے قبلہ کیطرف منہ کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ
پھیلاتے دعا کرنے والے کیطرح پھر لبیک کہتے تین بار اور کہتے کوئی معبود نہیں سوا
اللہ اکیلے کے نہیں اسکا کوئی شریک اُسیکا ملک ہی اور اسیکو سب تعریف ہی اور
زندہ کرتا ہے اور مارتا ہی اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی
سو بار پھر کہتے نہیں پھرنا اور نہیں طاقت مگر اللہ بلند بزرگ کی توفیق سے میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور یہ کہ اللہ نے ہر چیز کو علم میں گھیر رکھا ہے
یہ سو بار کہتے تھے پھر پناہ لیتے اللہ کی شیطان مردود سے اور کہتے بیشک اللہ
ہر سننے والا جاننے والا ہے کہتے اسکو تین بار پھر سورہ فاتحہ پڑھتے تین بار اور
شروع کرتے ہر بار بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور اسکو ختم کرتے آمین سے اور قل ہو اللہ احد
پڑھتے سو بار پھر کہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ رحمت کامل بھیج نبی امی پر اور اللہ
کی رحمت اور اوسکی برکتیں سو بار پھر دعا کرتے اللہ عزوجل سے طرف جن دعا
سے چاہتے پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا دیکھو میرے بندے کو جو میری
گھر کو متوجہ ہوآیا اور میری بڑائی بیان کی اور مجھکو لبیک کہا اور میری تسبیح
کہی اور مجھو ایک جانا اور میری توحید بیان کی اور میری بہت پیاری سورتیں
پڑھیں اور میرے پیغمبر پر درود بھیجا میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں اسکے
عمل قبول فرمالیا اور اسکے لیئے اسکی مزدوری واجب کرلی اور اسکے گناہ
بخشدیئے ہیں اُسکی شفاعت قبول کی جسکے حق میں وہ مجھ سے مانگے۔

فصل حضرت جبریل اور میکائیل اور اسرافیل اور خضر علیہم السلام کی
دعائیں عرفہ کی شام کو ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو خبر دی
حسن بن احمد بن عبد اللہ مقری نے کہا ہمکو خبر دی حسین بن عمران مؤدن نے
کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو القاسم فامی نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابو علی
حسن بن علی نے کہا ہمسے حدیث بیان کی احمد بن عمار نے کہا ہمکو خبر دی محمد بن مہدی
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن جریج نے عطا سے اُسنے ابن عباس سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع ہوتے ہیں جنگل اور دریا والے یعنی حضرت الیاس
اور خضر علیہ السلام ہر سال مکہ میں۔ ابن عباس
نے کہا۔

وَبَلَغَنَا اَنَّهٗ يَحْلِقُ اَحَدُهُمَا رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ
قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَاْتِيْ بِالْخَيْرِ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا
شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ
وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَهَا كُلَّ يَوْمٍ اٰمِنَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالسَّرَقِ وَمِنْ
كُلِّ شَيْءٍ يَكْرَهُهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ
فِيْ حِرْزِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَاَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا
الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَزْهَرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ طَالِبِ بْنُ حَمْدَانَ
الْبَكْرِيُّ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ
اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ الْعَطَّارُ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَشِّرِ
الْقَيْسِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ يَجْتَمِعُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ جِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ
وَاِسْرَافِيْلُ وَخَضِرُ فَيَقُوْلُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا شَآءَ
اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ مِيْكَائِيْلُ
فَيَقُوْلُ مَا شَآءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اِسْرَافِيْلُ
فَيَقُوْلُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدِ اللّٰهِ فَيَرُدُّ عَلَيْهِمُ
الْخَضِرُ فَيَقُوْلُ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَدْفَعُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰهُ
ثُمَّ يَتَفَرَّقُوْنَ وَلَا يَجْتَمِعُوْنَ اِلٰى قَابِلٍ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ **فَصْلٌ** قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ كَانَ يُقَالُ
اَنْ تَكُوْنَ اَكْثَرُ دُعَآءِ الْمُسْلِمِ فِي الْمَوْقِفِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
وَرَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عِنْدَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ
مَلَكٌ قَآئِمٌ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَقُوْلُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ اَتَاهُمْ قَالُوْا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُدْعُ لَنَا فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اِزْدْنَا فَاَعَادَهَا قَالُوْا اِزْدْنَا قَالَ

اور ہمکو پہونچا کہ اُن دونوں میں کا ہر ایک اپنے ساتھی کا سر مونڈتا ہے ایک اسکا
کہتا ہے دوسرے سے کہہ اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا کوئی بھلائی نہیں لاتا
سوا اللہ کے اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا کوئی برائی کو نہیں پھیرتا سوا اللہ
کے اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا اور جو تمہارے ساتھ نعمت ہے سو وہ اللہ کیطرف
سے ہے اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا اور نہیں پھرنا اور نہ کوئی قوت مگر
ساتھ اللہ کے ابن عباسؓ نے کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسکو
ہر دن کہہ وہ بیخوف ہوگا غرق ہونے اور جلنے اور چوری سے اور ہر چیز سے جو اسکو برا
لگے شام کرنے تک اور جو شخص اسکو شام کے وقت کہے وہ اللہ کی پناہ میں
ہوگا صبح کرنے تک اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے کہا ہمکو خبر دی حسن بن احمد
ازہری نے کہا ہمکو خبر دی ابوطالب بن حمدان بکری نے کہا ہمکو خبر دی اسمٰعیل
نے کہا ہمسے حدیث بیان کی عباس دوری نے کہا ہمکو خبر دی عبید اللہ بن اسحاق
عطار نے کہا ہمکو خبر دی محمد بن مبشر قیسی نے عبد اللہ حسن سے اُسنے اپنے باپ سے
اُسنے اپنے دادا سے اُسنے حضرت علی سے کہا جمع ہوتے ہیں ہر دن عرفہ کے عرفات
میں حضرت جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور خضر علیہم السلام پھر کہتے ہیں جبرئیل
علیہ السلام جو اللہ نے چاہا اور نہیں پھرنا اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے اسپر
جواب دیتے ہیں میکائیل کہتے ہیں جو اللہ نے چاہا ہر نعمت اللہ کیطرف سے ہے
اسپر جواب دیتے ہیں اسرافیل علیہ السلام کہتے ہیں جو اللہ نے چاہا سب بھلائی
اللہ کے ہاتھ میں ہے اُنپر جواب دیتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام کہتے ہیں جو چاہا
اللہ نے کوئی برائی دور نہیں کر سکتا سوا اللہ کے پھر جدا ہو جاتے ہیں اور جمع
نہیں ہوتے آئندہ سال اس دن تک اور اللہ بہتر جانتا ہے **فصل** ابن جریج نے
کہا مجکو پہونچا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ عرفات میں مسلمان کی زیادہ دعا یہ ہوا ہے ہمارے
پروردگار ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو بچا آگ کے
عذاب سے اور مجاہد نے روایت کی ابن عباس سے کہا رکن یمانی کے پاس ایک فرشتہ
کھڑا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے آمین کہا کرتا ہے
سو تم کہا کرو اے ہمارے رب دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور
آگ کے عذاب سے بچا حماد بن ثابت سے روایت ہے کہا لوگوں نے انس بن مالک سے
کہا ہمارے لیئے دعا کرو اُنہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار ہم کو دے دنیا میں بھلائی اور
آخرت میں بھلائی اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچا لوگوں نے کہا
ہمیں زیادہ دیجیئے اُنہوں نے اسی دعا کو دوبارہ کہا لوگوں نے کہا

مَا تُرِيدُونَ قَدْ سَأَلْتُ اللّٰهَ لَكُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَقَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا
أَنْ يَدْعُوَ بِهَا يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى
مَنْ دَعَا بِهٰذَا الدُّعَاءِ جَعَلَ لَهُ نَصِيبًا وَحَظًّا مِنْ فَضْلِهِ
وَرَحْمَتِهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا أَيْ أَعْطِنَا بِلَادًا وَغَنَمًا وَبَقَرًا وَعَبِيدًا
وَإِمَاءً وَذَهَبًا وَفِضَّةً يَنْوِي الدُّنْيَا فِي كُلِّ شَيْءٍ
وَلَهَا يُنْفِقُ وَلَهَا يَعْمَلُ وَلَهَا يَنْصَبُ فَإِيَّاهُ رَسُولُهُ وَ
طَلَبَتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ يَعْنِي حَظًّا وَلَا نَصِيبًا وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ وَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنُونَ رضا
وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي مَعْنَى الْحَسَنَتَيْنِ فَقَالَ عَلِيُّ
ابْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَوْلُهُ رَبَّنَا آتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً يَعْنِي امْرَأَةً صَالِحَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
يَعْنِي الْحُورَ الْعِينَ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَهِيَ الْمَرْأَةُ السُّوءُ
وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةَ الْعِلْمِ وَالْعِبَادَةِ وَ
فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةَ الْجَنَّةِ وَقَالَ السُّدِّيُّ وَابْنُ حِبَّانَ
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً أَيْ رِزْقًا حَلَالًا وَاسِعًا وَعَمَلًا صَالِحًا
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً هِيَ الْمَغْفِرَةُ وَالثَّوَابُ وَقَالَ ابْنُ
عَطِيَّةَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً تَيْسِيرُ الْحِسَابِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ وَقِيلَ فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةُ التَّوْفِيقِ وَالْعِصْمَةِ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةُ
النَّجَاةِ وَالرَّحْمَةِ وَقِيلَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً أَوْلَادًا أَبْرَارًا
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً مُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ وَقِيلَ فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةُ الْمَالِ وَالنِّعْمَةِ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً تَمَامُ النِّعْمَةِ
وَهُوَ الْفَوْزُ مِنَ النَّارِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ وَقِيلَ فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةُ الْإِخْلَاصِ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةُ الْخَلَاصِ وَقِيلَ

لوگوں نے کہا ہمیں زیادہ دیجیے کہا تم کیا چاہتے ہو میں نے تو اللہ سے تمہارے لیے دنیا
اور آخرت کی بھلائی تو مانگ لی اور حضرت انس نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم زیادہ دعا کیا کرتے تھے اسی دعا سے کہا کرتے اے ہمارے پروردگار ہمکو دنیا
میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچائیو اور بیشک
اللہ تعالیٰ نے اسکا ذکر فرمایا ہے جو اس دعا سے دعا کرے کہ مقرر کیا اسکے لیئے نصیب
اور حصہ اپنے فضل اور رحمت سے اللہ تعالیٰ عزت اور بزرگی والے نے فرمایا تو
لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو کہتا ہے اے ہمارے پروردگار ہمکو دنیا میں دے یعنی ہمکو
دے اونٹ اور بکریں اور گائے اور غلام اور لونڈیں اور سونا اور چاندی دنیا
کی نیت کرتا ہے ہر چیز میں اور اسی لیئے خرچ کرتا ہے اور اسکے لیئے عمل کرتا
ہے اور اسکے لیئے کھڑا ہوتا ہے سو وہی اسکا مقصود اور سوال اور مطلوب
ہے سو اللہ عزوجل نے فرمایا اور اسکے لیئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں یعنی کچھ
حصہ اور نصیبہ اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار
ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو آگ کے عذاب سے
بچائیو اور وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مومن ہیں رضی اللہ
عنہم اور دونوں بھلائیوں کے معنے میں علماء کا اختلاف ہے حضرت علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہا اللہ کا فرمودہ اے ہمارے پروردگار ہمکو دے
دنیا میں بھلائی عورت نیک اور آخرت میں بھلائی حور موٹی آنکھ والی اور
ہمکو آگ کے عذاب سے بچا اور یہ عورت بری ہے اور حسن نے کہا دنیا میں بھلائی
علم اور عبادت ہے اور آخرت میں بھلائی جنت ہے اور سدی اور ابن حبان نے
کہا دنیا میں بھلائی یعنے رزق حلال فراخ اور عمل نیک اور آخرت میں
بھلائی وہ بخشش اور ثواب ہے اور ابن عطیہ نے کہا دنیا میں بھلائی علم اور اسپر
عمل کرنا ہے اور آخرت میں بھلائی حساب کی آسانی اور جنت کا داخل
ہونا ہے اور کسی نے کہا دنیا میں بھلائی توفیق اور بچنا ہے اور آخرت میں
بھلائی نجات اور رحمت ہے اور بعض نے کہا دنیا میں بھلائی اولاد نیک ہے
اور آخرت میں پیغمبروں کی مرافقت ہے اور بعض نے کہا دنیا میں بھلائی
مال اور نعمت ہے اور آخرت میں بھلائی نعمت کا پورا ہونا ہے اور وہ
آگ سے بچنا اور بہشت میں داخل ہونا ہے اور بعض نے کہا دنیا
میں بھلائی اخلاص ہے اور آخرت میں بھلائی خلاصی
ہے اور بعض نے کہا

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الثَّبَاتَ عَلَى الْإِيْمَانِ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
السَّلَامَ وَالرِّضْوَانَ وَقِيْلَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً حَلَاوَةَ
الطَّاعَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً لَذَّةَ الرُّؤْيَةِ وَقَالَ قَتَادَةُ
فِي الدُّنْيَا عَافِيَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ عَافِيَةً وَالَّذِيْ يُؤَيِّدُ هٰذَا
التَّاوِيْلَ مَا رَوٰى ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ
الْمَنْتُوْفِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ كُنْتَ تَدْعُوا اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ شَيْئًا فَقَالَ كُنْتُ
اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ
فِي الدُّنْيَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
اِذًا لَا تَسْتَطِيْعُهٗ وَلَا تُطِيْقُهٗ هَلَّا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فَشَفَاهُ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا السُّنَّةَ وَفِي الْاٰخِرَةِ الْجَنَّةَ وَعَنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ عَوْفٍ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَنْ اٰتَاهُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِسْلَامَ وَالْقُرْاٰنَ وَاَهْلًا وَّمَالًا فَقَدْ
اُوْتِيَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَعَنْ عَبْدِ
الْاَعْلٰى بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ
فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الرِّزْقَ الطَّيِّبَ
وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً الْجَنَّةَ **مجلس** فِيْ فَضَائِلِ يَوْمِ
الْاَضْحٰى وَيَوْمِ النَّحْرِ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ
الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رض الْكَوْثَرُ هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ مِنْهُ الْقُرْاٰنُ
وَالنُّبُوَّةُ وَالنَّهْرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ نَهْرٌ يَجْرِيْ مِنْ
بُطْنَانِ الْجَنَّةِ بَاطِنُهٗ الدُّرُّ الْمَجُوْفُ وَعَلٰى حَافَتَيْهِ
قِبَابٌ مِنَ الْيَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ مَاؤُهٗ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ
وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ حَمَاتُهُ الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَتُرَابُهُ الْكَافُوْرُ
الْاَبْيَضُ حَصَاهُ الدُّرُّ وَالْيَاقُوْتُ يَطِرُّ مِثْلَ السِّهَامِ
اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دنیا میں بھلائی ایمان پر ثابت رہنا ہے اور آخرت میں بھلائی سلامتی اور اللہ
کی رضامندی ہے اور بعض نے کہا دنیا میں بھلائی عبادت کی
حلاوت ہے اور آخرت میں بھلائی اللہ کے دیکھنے کی لذت ہے
اور قتادہ نے کہا دنیا میں عافیت اور آخرت میں عافیت اور اس
تاویل کی جو مدد کرتی ہے وہ ثابت بنانی کی روایت ہے حضرت
انس سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی عیادت
کی جو جانور کے بچے پر اکھاڑے ہوئے کی طرح ہو رہا تھا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلا تو اللہ سے دعا کیا کرتا تھا یا اس سے کچھ مانگا کرتا تھا
اُسنے عرض کیا میں کہا کرتا تھا یا اللہ جو عذاب تو آخرت میں مجھ کو نیوالا ہے
مجھکو دنیا میں ہی جلدی کر لے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ
اسوقت تو اسکو برداشت نہ کر سکیگا اور اسکی طاقت نہ رکھیگا تو نے کیوں نہ کہا
اللہ ہمارے پروردگار ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو بچا
عذاب سے آگ کے (حضرت انس نے) کہا پھر وہ اللہ عزوجل سے یہی دعا کرتا رہا
اللہ نے اسکو شفا دی اور سہل بن عبداللہ نے کہا دنیا میں (بھلائی) سنت ہے اور
آخرت میں جنت اور روایت ہے مسیب سے اُسنے عوف سے کہا اس آیت
کی تفسیر میں جس شخص کو اللہ عزوجل اسلام اور قرآن اور گھر اور مال دے
وہ بیشک دنیا میں بھلائی دیا گیا اور آخرت میں بھلائی دیا گیا اور روایت ہے
عبدالاعلے بن وہب سے کہا مینے سفیان ثوری کو اس آیت میں بیان
کرتے سنا کہا دنیا میں بھلائی روزی پاک ہے اور آخرت میں بھلائی
بہشت ہے **مجلس** فضائل میں یوم الاضحے کے اور یوم النحر کے اللہ عزوجل
نے فرمایا تحقیق ہمنے تجھکو کوثر دی پس اپنے پروردگار کیلیے نماز پڑھ اور قربانی
کر بیشک تیرا دشمن بے نسل ہے عبداللہ بن عباس نے کہا کوثر وہ بہت بھلائی
ہے اسمیں سے قرآن ہے اور نبوت اور وہ نہر جو بہشت میں ہے اور وہ نہر بہشت
کے درمیان سے جاری ہے اُسکے اندر موتی مجوف ہے اور اسکے دونو کناروں
پر سبز یاقوت کے قبے ہیں اسکا پانی شہد سے میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے
اُسکا کیچڑ کستوری خالص ہے اور اسکی مٹی کافور سفید ہے اور اسکی کنکریاں
موتی اور یاقوت ہیں تیر کیطرح چلتی ہے وہ اللہ تعالے نے اپنے
نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہے

وَقَالَ مُقَاتِلٌ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ هُوَ نَهْرٌ فِي بُطْنَانِ
الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا سُمِّيَ الْكَوْثَرَ لِأَنَّهُ أَكْثَرُ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ خَيْرًا
وَذَلِكَ أَنَّهُ عَجَاجٌ يَطَّرِدُ مِثْلَ السَّهْمِ طِينَتُهُ الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ
وَرَضْرَاضُهُ الْيَاقُوتُ وَالزَّبَرْجَدُ وَاللُّؤْلُؤُ أَشَدُّ بَيَاضًا
مِنَ الثَّلْجِ وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ حَافَتَاهُ
قِبَابُ الدُّرِّ الْمَجُوَّفِ كُلُّ قُبَّةٍ طُولُهَا فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ
عَلَيْهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ مِصْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ فِي كُلِّ قُبَّةٍ
زَوْجَةٌ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَهَا سَبْعُونَ خَادِمًا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ
مَا هَذِهِ الْخِيَامُ فَقَالَ جِبْرِيلُ هَذِهِ مَسَاكِنُ الْأَزْوَاجِكَ
فِي الْجَنَّةِ وَيَتَفَجَّرُ مِنَ الْكَوْثَرِ أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ لِأَهْلِ الْجِنَانِ
الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهَا الْمَاءُ وَالثَّانِي لِلَّبَنِ وَالثَّالِثُ
الْخَمْرُ وَالرَّابِعُ الْعَسَلُ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ
انْحَرْ قَالَ مُقَاتِلٌ يَعْنِي صَلِّ لِرَبِّكَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ
وَانْحَرِ الْبُدْنَ يَوْمَ النَّحْرِ وَقِيلَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ يَعْنِي صَلَاةَ
الْعِيدِ وَانْحَرْ يَعْنِي انْحَرِ الْبُدْنَ بِمِنًى وَقِيلَ ارْفَعْ يَدَيْكَ
بِالتَّكْبِيرِ إِلَى نَحْرِكَ قِيلَ وَانْحَرْ يَعْنِي اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ بِنَحْرِكَ
وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ وَذَلِكَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مِنْ
بَابِ بَنِي سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُصَيْصٍ وَالنَّاسُ مِنْ قُرَيْشٍ
جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَمَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَابِ الصَّفَا فَنَظَرُوا إِلَيْهِ حِينَ
خَرَجَ وَلَمْ يَرَوْهُ حِينَ دَخَلَ فَلَمْ يَعْرِفُوهُ فَتَلَقَّاهُ الْعَاصُ
بْنُ وَائِلِ بْنِ هِشَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ عَلَى
بَابِ الصَّفَا وَهُوَ يَدْخُلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ ابْنُهُ عَبْدُ
اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا مَاتَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ
بَعْدِهِ ابْنٌ يَرِثُهُ فَيَسْمُوهُ أَبْتَرَ فَلَمَّا انْتَهَى الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ

اور مقاتل نے کہا تحقیق ہمنے تجھکو کوثر دی وہ ایک نہر ہے بہشت کے درمیان اور
اسکا نام کوثر اسلیئے ہوا کہ یہ بہشت کی سب نہروں سے زیادہ ہے بھلائی میں اور یہ
نہر بلند آواز کرتی چلتی ہے تیر کیطرح اُسکی مٹی کستوری خالص ہے اور اسکی کینکریں
یاقوت اور زبرجد اور موتی ہیں برف سے بہت زیادہ سفید ہے اور مکھن
سے بہت زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھا اسکے دونو کنارہ موتی مجوف کی قبے
ہر قبہ تین کوس لنبا اور تین کوس چوڑا ہر قبہ پر چار ہزار دہلیز سونے کی ہر قبہ میں
ایک عورت ہو گی حور موٹی آنکھ والی میں ہی اسکے ستر خادم ہوں گے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مینے جبرئیل سے کہا یہ خیمے کیسے ہیں کہا جبرئیل
نے یہ تیری بی بیوں کے گھر ہیں بہشت میں اور نکلتے ہیں کوثر سے چار نہریں
بہشت والوں کے لیئے جنکا ذکر اللہ عزوجل نے سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں
فرمایا انمیں سے ایک پانی کی نہر اور دوسری دودھ کی اور تیسری شراب کی اور
چوتھی شہد کی اللہ عزوجل نے فرمایا سو تو اپنے رب کے لیئے نماز پڑھ اور قربانی کر مقاتل
نے کہا یعنے اپنے رب کے لیئے پانچوں نمازیں پڑھ اور نحر کے دن اونٹوں کی قربانی
کر اور بعض نے کہا سو اپنے رب کے لیئے نماز پڑھ یعنے عید کی نماز اور قربانی کر
یعنے منیٰ میں اونٹوں کی قربانی کر اور بعض نے کہا اُٹھا اپنا ہاتھ تکبیر سے اپنے
گلے کو بعض نے کہا اور قربانی کر یعنے قبلہ کیطرف اپنی نحر کر اور اللہ عزوجل نے فرمایا
بیشک تیرا دشمن ہی دُم کٹا ہے اور یہ یوں ہی کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم
مسجد الحرام میں بنی سہم بن عمرو بن حصیص کی دروازے سے داخل ہوئے اور
کچھ لوگ قریش میں سے مسجد میں بیٹھے تھے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نکل گئے اور نہ بیٹھے یہانتک کہ باب صفا سے نکلے سو انہوں نے آپکی
طرف دیکھا جب نکل گئے اور نہ دیکھا تھا جب آپ داخل ہوئے تھے اسلیئے
اُنہوں نے آپ کو نہ پہچانا پھر آپ سے ملا عاص بن وائل بن ہشام بن
سعید بن سہم باب الصفا پر اور وہ اندر آتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم باہر جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا عبد اللہ
بن محمد فوت ہو گیا تھا۔ اور دستور تھا کہ جب کوئی مرد مر
جاتا اور اسکے پیچھے اسکا لڑکا نہ ہوتا جو اسکا وارث ہو
تو اسکا نام رکھتے دُم کٹا جب عاص بن وائل

إِلَى الْقَوْمِ رِسَالَتُهُ وَقَالُوا لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي تَلَقَّاكَ
فَقَالَ لَهُمُ الْأَبْتَرُ فَنَزَلَتْ تَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ شَانِئَكَ
يَعْنِي عَدُوَّكَ وَمُبْغِضَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ يَعْنِي مَقْطُوعٌ
مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ
سَتُذْكَرُ مَعِيَ إِذَا ذُكِرْتُ فَرَفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرَهُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي النَّاسِ عَامَّةً قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَلَمْ نَشْرَحْ
لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ
ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَيُذْكَرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي كُلِّ عِيدٍ وَجُمُعَةٍ عَلَى الْمَنَابِرِ وَالْمَسَاجِدِ وَالْأَذَانِ
وَالْإِقَامَةِ وَالصَّلَوٰةِ وَكُلِّ الْمَوَاطِنِ حَتَّى فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ
وَخُطْبَةِ الْكَلَامِ وَفِي الْحَاجَاتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ
مَأْوَاهُ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى وَمَا ضَرَّهُ قَوْلُ شَانِئِهِ وَعَدُوِّهِ
وَجَعَلَ مَأْوَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ النَّارَ وَأَنْوَاعَ الْعَذَابِ
وَالنَّكَالِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَكُفْرِهِ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهٰكَذَا يُجَازِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ مُحِبٍّ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّتِهِ
بِالْجَنَّةِ وَمُبْغِضِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْكُفَّارِ
بِالنَّارِ **فَصْلٌ** قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ
اِعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُمَّتَهُ
بِالصَّلَوٰةِ ثُمَّ أَمَرَ ثَانِيًا بِأَشْيَاءَ بَعْدَ الصَّلَوٰةِ مِنْهَا
الذِّكْرُ وَمِنْهَا الدُّعَاءُ وَمِنْهَا النَّحْرُ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الذِّكْرُ
فَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا
كَثِيرًا وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا
لِي وَلَا تَكْفُرُونِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ رض اذْكُرُونِي فِي طَاعَتِي أَذْكُرْكُمْ بِمَغْفِرَتِي كَمَا قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ اذْكُرُونِي بِطَاعَتِي أَذْكُرْكُمْ بِمَغْفِرَتِي
كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُونَ وَقَالَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ فَاذْكُرُونِي بِطَاعَتِي

قوم تک پہونچا انہوں نے اس سے پوچھا یہ کون تھا جو تجھسے ملا تھا اسنے
اُن سے کہا وُم کٹ تھا تو اللہ عزوجل کا یہ قول پاک اترا بیشک تیرا دشمن
اور تجھسے بغض رکھنے والا ہے دم کٹا ہے یعنے کاٹا گیا بھلائی سے وہ عاص
بن وائل ہوا اور تو اے محمد یاد کیا جاویگا میری ساتھ جب میں یاد کیا جاؤں گا
سو اللہ عزوجل نے آپ کا ذکر تمام لوگوں میں بلند فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا کیا
ہمنے تیری لیے تیرا سینہ کھولدیا اور ہمنے تجھسے نہیں اُتار رکھا تیرا بوجھ
جسنے تیری پیٹھ توڑی تھی اور ہمنے تیرا ذکر بلند نہیں کیا سو یاد کیے جاتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عید اور جمعہ میں منبر اور مسجدوں اور
اذان اور اقامت اور نماز اور ہر جگہہ میں یہانتک کہ نکاح کے خطبہ اور
کلام اور سب حاجتوں میں اللہ پاک آپ پر رحمت کاملہ اور سلام بھیجے
اور آپ کی جگہہ بنادی فردوس بلند اور کچھ نقصان نہ پہونچایا آپ کو دشمن
اور عداوتی نے اور بنائی جگہہ عاص بن وائل کی آگ اور طرح طرح کے
عذاب اور تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات کہنے اور اللہ عزوجل
کے ساتھ کفر کرنے کے سبب سے پس اسیطرح اللہ عزوجل جزا دیتا ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر دوست کو مومنوں میں سے آپ کی امت سے
بہشت اور آپکے دشمن کو منافقوں اور کافروں میں سے آگ فصل اللہ عزوجل
نے فرمایا پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیئے اور قربانی کر جان
لے کہ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر علیہ السلام اور آپ کی امت
کو حکم کیا نماز کا پھر انکو حکم کیا دوبارہ کچھہ چیزوں کا نماز کے بعد
ان میں سے ہے ذکر اور دعا اور قربانی فصل اور ایسے ذکر
پس اللہ عزوجل نے فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کو یاد کرو
یاد کرنا بہت اور فرمایا اللہ عزوجل نے پس مجھکو یاد کرو اور میں
تجھکو یاد کروں اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو اختلاف
کیا علما نے اس میں ابن عباس نے کہا تم مجھے یاد کرو میری طاعت
کے ساتھ میں تمہیں یاد کرونگا اپنی مدد سے جیسا کہ اللہ تعالی نے
فرمایا اور جو لوگ ہم میں کوشش کرتے ہیں ہم انکو اپنے رستے
دکھاوینگے اور سعید بن جبیر نے کہا تم مجھے یاد کرو میری طاعت سے میں تجھے یاد
کرونگا اپنی بخشش سے چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور میری تابعداری کرو اور رسول
کی تو کرم کیے جاؤ اور فضیل بن عیاض نے کہا پس مجھکو یاد کرو میری تابعداری سے

اُذْكُرْكُمْ بِثَوَابِيْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ اِلَى الْاٰيَةِ وَقَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهَ وَاِنْ قَلَّتْ صَلٰوتُهٗ
وَصِيَامُهٗ وَتِلَاوَتُهُ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ عَصَى اللّٰهَ فَقَدْ نَسِيَ
اللّٰهَ وَاِنْ كَثُرَتْ صَلٰوتُهٗ وَصِيَامُهٗ وَتِلَاوَتُهُ الْقُرْاٰنَ
وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ رض كَفٰى بِالتَّوْحِيْدِ عِبَادَةً
وَكَفٰى بِالْجَنَّةِ ثَوَابًا وَقَالَ ابْنُ كَيْسَانَ فَاذْكُرُوْنِيْ بِالشُّكْرِ
اَذْكُرْكُمْ بِالزِّيَادَةِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ
وَقِيْلَ اذْكُرُوْنِيْ بِالتَّوْحِيْدِ وَالْاِيْمَانِ اَذْكُرْكُمْ بِالْجِنَانِ
وَالْجِنَانِ كَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اَلْاٰيَةَ
وَقِيْلَ اذْكُرُوْنِيْ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَذْكُرْكُمْ فِيْ بَطْنِهَا
اِذَا نَسِيَكُمْ اَهْلُهَا كَمَا قَالَ الْاَصْمَعِيُّ رَاَيْتُ اَعْرَابِيًّا وَاَتَاهُ
يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اِلٰهِيْ عَجَّتْ اِلَيْكَ الْاَصْوَاتُ
بِضُرُوْبِ اللُّغَاتِ يَسْئَلُوْنَكَ الْحَاجَاتِ وَحَاجَتِيْ
اِلَيْكَ اَنْ تَذْكُرَنِيْ عِنْدَ الْبَلَاءِ اِذَا اَنْسَى اَهْلِيْ وَقِيْلَ
اذْكُرُوْنِيْ فِي الدُّنْيَا اَذْكُرْكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَقِيْلَ اذْكُرُوْنِيْ
بِالطَّاعَاتِ اَذْكُرْكُمْ بِالْمَغْفِرَاتِ دَلِيْلُهٗ قَوْلُهٗ تَعَالٰى
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ
حَيٰوةً طَيِّبَةً وَقِيْلَ اذْكُرُوْنِيْ بِالْخَلَا وَالْمَلَا اَذْكُرْكُمْ
بِالْخَلَا وَالْمَلَا رُوِيَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ
اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فَلْيَظُنَّ بِيْ مَا شَاءَ وَاَنَا
مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ مَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ
وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَ
مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ
اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ مَاشِيًا اَتَيْتُهٗ
هَرْوَلَةً وَمَنْ اَتَانِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً اَتَيْتُهٗ بِمِثْلِهَا
مَغْفِرَةً بَعْدَ اَنْ لَا يُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا وَقِيْلَ اذْكُرُوْنِيْ

میں تمہیں یاد کرونگا اپنے ثواب سے چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک جو
لوگ ایمان لائے اور کام اچھے کیئے ضرور ہم نہیں ضایع کرینگے مزدوری اسکی
جسنے کام کیا سو اور یہ لوگ انکے لئے ہیں ہمیشہ کے باغ آخر آیت تک اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
اللہ کی تابعداری کی اُس نے اللہ کو یاد کیا اگرچہ تھوڑی ہو اسکی نماز اور اسکا روزہ اور اسکا قرآن شریف
پڑھنا اور جس شخص نے اللہ کی نافرمانی کی اُس نے اللہ کو بھلا دیا اگرچہ بہت ہو اسکی نماز اور اسکا روزہ اور اسکا قرآن شریف
پڑھنا اور حضرت ابوبکر صدیق رض نے فرمایا کافی ہے توحید عبادت میں اور کافی
ہے بہشت ثواب میں اور کہا ابن کیسان نے پس مجھکو یاد کرو تم شکر سے
میں تمکو یاد کرونگا زیادہ سے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا اگر تم شکر کروگے تو میں
تمکو زیادہ دونگا اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو توحید اور ایمان سے میں
تمکو یاد کرونگا درجوں اور بہشت سے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور خوشخبری
دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ عمل اچھے کئے اور اُنکے لیئے باغ ہیں بہتی
ہیں انکے نیچے سے نہریں آخر آیت تک اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو زمین
کی پیٹھ پر میں تمکو یاد کرونگا اسکے پیٹ کے اندر جب بھلا دینگے تمکو زمین والے
چنانچہ اصمعی نے کہا میں نے ایک اعرابی کھڑا دیکھا عرفہ کے دن عرفات میں اور
وہ کہہ رہا تھا اے میرے معبود تیری طرف آوازیں بلند ہوئیں قسم قسم کی زبانوں
میں تجھ سے حاجتیں مانگتے ہیں اور میری حاجت تیری طرف یہ ہے کہ تو
مجھکو یاد فرما وے مصیبت کیوقت جب میرے لوگ مجھے بھول جاویں اور بعض نے
کہا تم مجھکو یاد کرو دنیا میں میں تمکو یاد کرونگا آخرت میں اور بعض نے کہا تم مجھکو
یاد کرو تابعداریوں سے میں تمکو یاد کرونگا معافیوں سے اسکی دلیل اللہ تعالی کا فرمودہ
ہے جو کوئی کام کرے نیک مرد ہو یا عورت اور ہو ایمان والا پس بیشک ہم
اسکو جلائینگے جلانا پاک اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو تنہائی اور لوگوں میں
میں تمکو یاد کرونگا تنہائی اور لوگوں میں چنانچہ روایت ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا
بعض کتاب میں میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں جو مجھ سے رکھتا ہے سو میرے
ساتھ گمان کرے جو چاہے اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھکو یاد کرے اپنے جی
تو میں اسکو یاد کرتا ہوں اپنے جی میں اور جو مجھکو یاد کرے لوگوں میں میں
اسکو یاد کرتا ہوں اُن لوگوں میں جو بہتر ہیں اُن سے اور جو میری طرف ایک ہاتھ
قریب ہوتا ہے میں اسکی طرف ہاتھ بھر نزدیک ہوتا ہوں اور جو نزدیک ہوتا ہے
میری طرف ہاتھ بھر میں اسکی طرف نزدیک ہوتا ہوں دو ہاتھ پھیلانے کو برابر اور جو میری
طرف چلکر آتا ہے میں اسکیطرف دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص میرے پاس زمین کی دور تک
برابر گناہ لاتا ہے میں اسکو اتنی ہی بخشش لاتا ہوں بعد اسکے کہ میرے ساتھ کوئی شریک نہ کیا ہو اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو

فِي النِّعْمَةِ وَالرَّخَاءِ اذْكُرْكُمْ فِي الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ كَمَا قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖ
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَقَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ
دَعَا فِي السَّرَّاءِ يَنْزِلُ بِهِ الْبَلَاءُ فَيَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبَّنَا
عَبْدُكَ قَدْ نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ فَيَشْفَعُوْنَ لَهٗ فَيُجِيْبُهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَاِذَا لَمْ يَكُنْ دَعَا قَالُوْا الْاٰنَ فَلَا يَشْفَعُوْا لَهٗ بَيَانُهٗ
قِصَّةُ فِرْعَوْنَ الْاٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ الْاٰيَةَ وَقِيْلَ اُذْ
كُرُوْنِيْ بِالتَّسْلِيْمِ وَالتَّفْوِيْضِ اُذْكُرْكُمْ بِاَصْلَحِ الْاِخْتِيَارِ
بَيَانُهٗ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
وَقِيْلَ اُذْكُرُوْنِيْ بِالشَّوْقِ وَالْمَحَبَّةِ اُذْكُرْكُمْ بِالْوَصْلِ وَالْقُرْبَةِ
وَقِيْلَ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ اُذْكُرْكُمْ بِالْعَطَاءِ وَالْجَزَاءِ
وَقِيْلَ اُذْكُرُوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ اُذْكُرْكُمْ بِغُفْرَانِ الْحَوْبَةِ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالدُّعَاءِ اُذْكُرْكُمْ بِالْعَطَاءِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالسُّؤَالِ اُذْكُرْكُمْ
بِالنَّوَالِ اُذْكُرُوْنِيْ بِلَا غَفْلَةٍ اُذْكُرْكُمْ بِلَا مُهْلَةٍ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالنَّدَمِ اُذْكُرْكُمْ بِالْكَرَمِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْمَعْذِرَةِ اُذْكُرْكُمْ
بِالْمَغْفِرَةِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِرَادَةِ اُذْكُرْكُمْ بِالْاِفَادَةِ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالتَّصَلِّ اُذْكُرْكُمْ بِالتَّفَضُّلِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِخْلَاصِ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالْقُلُوْبِ اُذْكُرْكُمْ بِكَشْفِ الْكُرُوْبِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِعْتِذَارِ
وَالْاِسْتِغْفَارِ اُذْكُرْكُمْ بِالرَّحْمَةِ وَالْاِعْتِفَارِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِيْمَانِ
اُذْكُرْكُمْ بِالْجِنَانِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِسْلَامِ اُذْكُرْكُمْ بِالْاِكْرَامِ
اُذْكُرُوْنِيْ بِالْقَلْبِ اُذْكُرْكُمْ بِكَشْفِ الْحُجُبِ اُذْكُرُوْنِيْ ذِكْرًا
فَانِيًا اُذْكُرْكُمْ ذِكْرًا بَاقِيًا اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِبْتِهَالِ اُذْكُرْكُمْ
بِالْاِفْضَالِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالتَّذَلُّلِ اُذْكُرْكُمْ بِمَغْفِرَةِ الزَّلَلِ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالْاِعْتِرَافِ اُذْكُرْكُمْ بِمَحْوِ الْاِقْتِرَافِ اُذْكُرُوْنِيْ بِصَفَاءِ السِّرِّ
اُذْكُرْكُمْ بِخَالِصِ الْبِرِّ اُذْكُرُوْنِيْ بِالصِّدْقِ اُذْكُرْكُمْ
بِالرِّفْقِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالصَّفْوِ اُذْكُرْكُمْ بِالْعَفْوِ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالتَّعْظِيْمِ اُذْكُرْكُمْ بِالتَّكْرِيْمِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالتَّكْبِيْرِ اُذْكُرْكُمْ
بِالنَّجَاةِ مِنَ السَّعِيْرِ اُذْكُرُوْنِيْ بِتَرْكِ الْجَفَاءِ اُذْكُرْكُمْ
بِحِفْظِ الْوَفَاءِ اُذْكُرُوْنِيْ بِتَرْكِ الْخَطَاءِ اُذْكُرْكُمْ

(والاطعم بعضهم من ذلك ولا تشغله شأن عن شأن والعلم عند الله تعالى وعنده ام الكتاب الخ)

نعمت اور آسانی میں میں تمکو یاد کرونگا سختی اور مصیبت میں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا پس اگر نہ ہوتا یونس علیہ السلام تسبیح کہنے والوں میں سے البتہ پڑا رہتا اسکے
پیٹ میں اس دن تک جب اٹھائے جاتے اور کہا سلمان فارسی نے جب بندہ دعا
کرتا ہے خوشی میں پھر اترتی ہے اسپر مصیبت تو فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار
تیرا بندہ ہے اسپر مصیبت اتری ہے سو اسکے لیئے شفاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ
ان سے قبول کرتا ہے اور جب (خوشی میں دعا نہیں کی ہوتی فرشتے کہتے ہیں
اب دعا کرتا ہے پھر اسکے لیئے شفاعت نہیں کرتے اسکا بیان قصہ فرعون کا
ہے اب ایمان لایا اور نافرمانی کرتا رہا پہلے آخر آیت تک اور بعض نے کہا تم مجھکو
یاد کرو تسلیم اور سپرد کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا بہت اچھے اختیار سے اسکا بیان
اللہ عزوجل کا فرمودہ ہے اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے سو وہی اسکو کافی ہے۔
اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو شوق اور محبت سے میں تمکو یاد کرونگا ملنے اور
نزدیک کرنے سے اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو بزرگی اور تعریف سے میں تمکو یاد
کرونگا عطا اور جزا سے اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو توبہ سے میں تمکو یاد کرونگا
بخشنے سے گناہ کے تم مجھکو یاد کرو دعا سے میں تمکو یاد کرونگا عطا سے تم مجھکو
یاد کرو سوال سے میں تمکو یاد کرونگا بے مہلت تم مجھکو یاد کرو ندامت سے میں تمکو
یاد کرونگا عزت کرنے سے تم مجھکو یاد کرو عذر سے میں تمکو یاد کرونگا بخشش سے
تم مجھکو یاد کرو ارادہ سے میں تم کو یاد کرونگا فائدہ پہونچانے سے تم مجھکو یاد کرو
گناہ سے نکلنے سے میں تمکو یاد کرونگا بزرگی دینے سے تم مجھکو یاد کرو اخلاص سے میں تمکو
یاد کرونگا خلاصی سے تم مجھکو یاد کرو دلوں سے میں تمکو یاد کرونگا سختیوں کے کھولنے سے
تم مجھکو یاد کرو نا بھولنے سے میں تمکو یاد کرونگا ایمان سے تم مجھکو یاد کرو محتاجی
سے میں تمکو یاد کرونگا قدر دانی سے تم مجھکو یاد کرو ایمان سے میں
تمکو یاد کرونگا بہشت سے تم مجھکو یاد کرو اسلام سے میں تمکو یاد کرونگا اکرام سے
تم مجھکو یاد کرو دل سے میں تمکو یاد کرونگا پردوں کے کھولنے سے تم مجھکو یاد کرو فانی
سے میں تمکو یاد کرونگا باقی سے تم مجھکو یاد کرو عاجزی سے مانگنے سے میں تمکو
کرونگا بزرگی دینے سے تم مجھکو یاد کرو خواری ظاہر کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا بخشنے سے
گناہوں کے تم مجھکو یاد کرو اقرار کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا گناہ کو مٹانے سے
تم مجھکو یاد کرو اندر کی صفائی سے میں تمکو یاد کرونگا خالص نیکی سے تم مجھکو یاد کرو صدق
سے میں تمکو یاد کرونگا نرمی سے تم مجھکو یاد کرو پسند کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا معاف
کرنے سے تم مجھکو یاد کرو تعظیم سے میں تمکو یاد کرونگا عزت کرنے سے تم مجھکو یاد کرو بڑائی بیان

يا اولي العطاء اذكروني بالجهد في الخدمة اذكركم بالتمام
النعمة اذكروني من حيث انتم اذكركم من حيث انا واذكر
الله اكبر قال الربيع في هذه الآية ان الله تعالى ذاكر
من يذكره وزائد لمن يشكره ومعذب لمن يكفره
وقال السدي فيما اليس من عبد يذكر الله تعالى الا ذكره
لا يذكره مؤمن الا ذكره بالرحمة ولا يذكره كافر الا ذكره
بالعذاب قال سفيان بن عيينة بلغنا ان الله عز وجل
قال اعطيت عبادي ما لو اعطيته جبرئيل وميكائيل
كنت قد بخلت لهما فقلت لهم اذكروني اذكركم وقلت
لموسى قل للظلمة لا يذكروني فاني اذكر من ذكرني وان
ذكري اياهم ان العنهم وان قال ابو عثمان الهندي اني
اعلم حين يذكرني ربي قيل له وكيف ذلك فقال ان
الله عز وجل قال اذكروني اذكركم فاذا ذكرت الله
ذكرني وقيل اوحى الله عز وجل الى داود عليه السلام
يا داود ذبي فافرحوا وبذكري فتنعموا وقال الثوري
لكل شيء عقوبة وعقوبة العارف انقطاعه عن
ذكر الله وقيل اذا امكن الذكر من القلب فاذا ذنا منه
الشيطان صرع كما يصرع الانسان اذا دنا منه الشيطان
فيقولون ما لهذا فيقال قد مسه الانس وقال سهل
بن عبد الله ما عرف معصيته افج من نسيان
هذا الرب الكريم وقيل للذكر الخفي لا يرفعه الملك
لانه لا اطلاع له عليه فهو ستر بين العبد وبين الله تعالى
وقال بعضهم وصف لي ذاكر في الحمة فاتيته فبينما نحن
جلوس واذا سبع عظيم اقبل فضربه ضربة ونهش
منه قطعة فغشي عليه وعلي فلما افاق قلت له ما
هذا فقال فيض الله علي هذا السبع كلما دخلني فترة
عن ذكري جاءني فغضني كما رأيت **فصل**
واما الدعاء فقوله عز وجل وقال ربكم ادعوني
استجب لكم وقوله تعالى فاذا فرغت فانصب

تم مجھکو یاد کرو کوشش کرنے سے خدمت میں میں تمکو یاد کرونگا نعمت کو پورا کرکے
تم مجھکو یاد کرو جہاں ہو تم میں تمکو یاد کرونگا جہاں میں ہوں اور بیشک اللہ پاک کا
یاد کرنا بہت بڑا ہے ربیع نے اس آیت کی تفسیر میں کہا بیشک اللہ تعالیٰ یاد کرنیوالا
ہے جو اسکو یاد کرے اور زیادہ کرنیوالا ہے جو اسکا شکر کرے اور عذاب کرنیوالا ہے جو اسکی
ناشکری کرے اور سدی نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کوئی ایسا بندہ نہیں جو اللہ تعالیٰ
کو یاد کرتا ہے مگر اللہ اسکو یاد کرتا ہے مومن اسکو یاد نہیں کرتا مگر وہ اسکو رحمت سے
یاد کرتا ہے اور کافر اسکو یاد نہیں کرتا مگر وہ اسکو عذاب سے یاد کرتا ہے اور سفیان
بن عیینہ نے کہا ہمکو پہونچا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میں نے جو اپنے بندوں کو دیا وہ اگر دیتا جبرئیل
اور میکائیل کو تو ان دونوں کو بڑا کچھ دیا ہوتا سو میں ان سے (بندوں سے) فرماتا ہے مجھکو
یاد کرو تمکو میں یاد کرونگا اور میں نے موسیٰ سے کہا تو ظالموں سے کہدے وہ مجھکو یاد نہ کیا کریں
کیونکہ میں اسکو یاد کرتا ہوں جو مجھکو یاد کرتا ہے اور میرا یاد کرنا ان ظالموں کو یہ ہے کہ میں
انکو لعنت کرتا ہوں اور ابو عثمان ہندی نے کہا میں جانتا ہوں جب مجھکو میرا رب یاد کرتا
ہے کسی نے اس سے پوچھا یہ کیونکر ہے کہا بیشک اللہ عزوجل نے فرمایا ہے تم مجھکو یاد کرو میں
تمکو یاد کرونگا سو جب میں اللہ کو یاد کرتا ہوں تو وہ مجھکو یاد کرتا ہے اور بعض نے
کہا اللہ عزوجل نے حضرت داؤد علیہ السلام کیطرف وحی کی اے داؤد مجھسے ہی خوش ہو
اور میری ہی یاد میں خوشی کرو اور ثوری نے کہا ہر چیز کے لیئے عذاب ہے اور عارف
کا عذاب اللہ کی یاد سے اسکا منقطع ہونا ہے اور بعض نے کہا جب جگہہ پکڑلی
اللہ کی یاد نے دل میں پھر جب اس سے شیطان نزدیک ہوتا ہے بیہوش کرتا ہے جیسے
بیہوش کرتا ہے انسان جب اس سے شیطان نزدیک ہوتا ہے تو شیطان کہتے
ہیں اسکو کیا ہوا پس کہا جاتا ہے کہ اسکو آدمی لگا ہے اور سہل بن عبد اللہ نے کہا
میں نہیں جانتا کوئی گناہ بہت برا اس بھولنے سے پروردگار بزرگ کو اور بعض
نے کہا پوشیدہ ذکر کو فرشتہ نہیں اٹھاتا کیونکہ اسکو اسکی خبر نہیں ہوتی ہے
وہ پوشیدہ ہے بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان اور انکو بعض نے کہا مجھسے بیان کیا گیا
ایک ذکر کرنے والا جنگل میں میں اسکے پاس گیا ہم بیٹھے ہی تھے کہ ناگاہ ایک بڑا درندہ
آیا اسنے اسکو ایک ضربت ماری اور اس سے ایک گوشت کا ٹکڑا نکال لیا اسکو اوپر
مجھکو غشی آگئی جب مجھکو افاقہ ہوا میں نے اس سے پوچھا یہ کیا ہے کہا اللہ نے مجھپر
یہ درندہ مقرر کیا ہے جب کبھی ذکر سے مجھکو سستی آجاتی ہے تو یہ آتا ہے اور مجھکو کاٹتا ہے
جیسے تو نے دیکھا **فصل** اور اب دعا پس اللہ عزوجل نے فرمایا اور تمہارے پروردگار نے فرمایا
تم مجھسے دعا مانگو میں قبول کرونگا تمہاری لیئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس جب تو فارغ ہو پس
کھڑا ہو

وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ أَيْ إِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ فَانْصَبْ لِلدُّعَاءِ لِرَبِّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَتَوَلَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ الْآيَةَ وَاخْتَلَفَ الْمُفَسِّرُونَ فِي نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ فَرَوَى الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلَتْ يَهُودُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَسْمَعُ رَبُّنَا دُعَاءَنَا وَأَنْتَ تَزْعَمُ أَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ السَّمَاءِ مَسِيرَةَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَأَنَّ غِلَظَ كُلِّ سَمَاءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ وَقَالَ الْحَسَنُ سَأَلَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ رَبُّنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَدْعُو رَبَّنَا وَمَتَى نَدْعُوهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ وَقَالَ الضَّحَّاكُ سَأَلَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَرِيبٌ رَبُّنَا فَنُنَاجِيهِ أَمْ بَعِيدٌ فَنُنَادِيهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ قَالَ أَهْلُ الْمَعَانِي فِيهِ إِضْمَارٌ كَأَنَّهُ قَالَ فَقُلْ لَهُمْ أَوْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنِّي قَرِيبٌ مِنْهُمْ بِالْعِلْمِ وَقَالَ أَهْلُ الْإِشَارَةِ رَفْعُ الْوَاسِطَةِ إِظْهَارُ الْقُدْرَةِ قَوْلُهُ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي أَيْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي بِالطَّاعَةِ يُقَالُ أَجَابَ وَاسْتَجَابَ بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَقَالَ أَبُو الرَّجَاءِ الْخُرَاسَانِيُّ يَعْنِي فَلْيُجِيبُوا وَالْإِجَابَةُ فِي اللُّغَةِ الطَّاعَةُ وَالْإِعْطَاءُ مَا سَأَلَ وَقَالَ وَيُقَالُ لِجَابَ السَّمَاءُ بِالْمَطَرِ وَأَجَابَتِ الْأَرْضُ بِالنَّبَاتِ أَيْ سَأَلَتِ السَّمَاءُ الْمَطَرَ فَأَعْطَتْ وَسَأَلَتِ الْأَرْضُ النَّبَاتَ فَأَعْطَتْ وَالْإِجَابَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اپنے رب کیطرف رغبت کر یعنے جب تو اپنی نماز سے فارغ ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرنے کو کھڑا ہو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جب میرے بندے میرے حال سے تجھسے پوچھیں پس میں نزدیک ہوں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب وہ مجھسے دعا کرے آخر آیت تک اور مفسروں نے اختلاف کیا نزول اس آیت کا کلبی نے روایت کی ابو صالح سے اسنے ابن عباس سے کہا مدینہ کے یہودیوں نے حضرت نبی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پوچھا کہ ہمارا رب ہماری دعا سنتا ہے تو کہتا ہے کہ ہمارے اور آسمان کے درمیان فاصلہ پانسو برس کا ہے اور ہر آسمان کی موٹائی بھی اتنی ہی ہے تو اتری یہ آیت اور جب تجھسے میرے بندے میرے حال سے پوچھیں سو میں قریب ہوں اور حسن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہمارا رب کہاں ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور عطا اور قتادہ نے کہا جب اتری یہ آیت اور تمہارے پروردگار نے فرمایا تم مجھسے دعا کرو میں تمہاری لیے قبول کرونگا تو ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے رب کو کسطرح پکاریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور جب تجھسے میرے بندے میرے حال سے پوچھیں سو میں قریب ہوں اور ضحاک نے کہا پوچھا بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا ہمارا رب قریب ہے تو ہم اس سے آہستہ عرض کریں یا دور ہے تو ہم اوسکو اونچی پکاریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور جب تجھ سے میرے بندے میرے حال سے پوچھیں سو میں قریب ہوں اہل معانی نے کہا اسمیں کچھ پوشیدہ ہے گویا اللہ نے یوں فرمایا کہ تو اُن سے کہدے یا انکو جتلا دے کہ میں اُن سے اپنے علم سے قریب ہوں اور اہل اشارہ نے کہا اٹھانا واسطہ کا اپنی قدرت کے ظاہر کرنے کے لیے ہے اللہ کا قول میں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب وہ مجھسے دعا کرے اور اہل اشارہ نے کہا اٹھانا واسطہ کا اپنی قدرت کے ظاہر کرنے کے لیے ہے اللہ کا قول میں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب وہ مجھسے دعا کرے پس انکو چاہیے کہ میرے لیے قبول کریں یعنی میری تابعداری قبول کریں محاورہ میں اَجَابَ اور اسْتَجَابَ کا ایک معنے ہے۔ اور ابو رجاء خراسانی نے کہا یعنے انکو چاہیے کہ مجھسے دعا کریں اور اجابت لغت میں تابعداری کرنی اور اس چیز کا دینا ہے جو مانگی جاوے اور کہا اور محاورہ میں مانگا گیا آسمان سے مینہ اور مانگی گئی زمین سے انگور کی بیل مانگا گیا آسمان سے مینہ سو اُس نے دیا اور مانگی گئی زمین سے انگوری سو زمین نے دی اور اجابت کا معنے اللہ

هٰؤُلَاءِ وَمِنَ الْعَبْدِ الطَّاعَةُ قَوْلُهُ وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُونَ لَعَلَّ لِكَيْ يَهْتَدُونَ فَإِنْ سَأَلَ سَائِلٌ مَا مَعْنَى قَوْلِهِ
أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ وَقَوْلِهِ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ
لَكُمْ وَقَدْ نَرَى كَثِيرًا مِمَّنْ خَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى يَدْعُونَ
فَلَا يُجَابُ لَهُمْ قِيلَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي وَجْهِ الْآيَتَيْنِ
وَتَأْوِيلِهِمَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعْنَى الدُّعَاءِ هٰهُنَا الطَّلَبَةُ
وَمَعْنَى الْإِجَابَةِ الثَّوَابُ كَأَنَّهُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ أُجِيبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ بِالثَّوَابِ إِذَا أَطَاعَنِي وَقَالَ بَعْضُهُمْ
مَعْنَى الْآيَتَيْنِ خَاصٌّ وَإِنْ كَانَ لَفْظُهُمَا عَامًّا تَقْدِيرُهُ
أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِنْ شِئْتُ وَأُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
إِذَا وَافَقَ الْقَضَاءَ وَأُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا لَمْ يَسْأَلْ
مُحَالًا أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا كَانَتِ الْإِجَابَةُ لَهُ خَيْرًا
يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ وَلَا إِثْمٌ إِلَّا أَعْطَاهُ
اللّٰهُ تَعَالَى بِهَا صَاحِبَهَا إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ
إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
وَإِمَّا أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ فَإِذَا نُكْثِرُ مِنَ الدُّعَاءِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللّٰهُ أَكْثَرُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْآيَةَ عَامَّةٌ لَيْسَ
فِيهَا أَكْثَرُ مِنَ الْإِجَابَةِ لِلدَّعْوَةِ فَأَمَّا إِعْطَاءُ الْمُنْيَةِ
وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ فَلَيْسَ بِمَذْكُورٍ فِي الْآيَةِ وَقَدْ يُجِيبُ
السَّيِّدُ عَبْدَهُ وَالْوَالِدُ وَلَدَهُ وَلَا يُعْطِيهِ سُؤَالَهُ
فَالْإِجَابَةُ كَائِنَةٌ لَا مُحَالَةَ عِنْدَ حُصُولِ الدَّعْوَةِ
لِأَنَّ قَوْلَهُ أُجِيبُ وَاسْتَجَابَ خَبَرٌ وَالْخَبَرُ لَا يَعْتَرِضُ
عَلَيْهِ النَّسْخُ لِأَنَّهُ إِذَا نُسِخَ صَارَ الْخَبَرُ كَاذِبًا وَتَعَالَى
اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا وَخَبَرُ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يَقَعُ
بِخِلَافِ مُخْبَرِهِ وَالَّذِي يُؤَيِّدُ هٰذَا التَّأْوِيلَ مَا رَوَاهُ

کیطرف سے دینا ہے اور بندے کیطرف سے تابعداری اللہ تعالیٰ کا فرمودہ اور انکو چاہیئے
کہ ایمان لاویں مجھپر تو کہ وہ راستہ پاویں یعنی تو کہ وہ ہدایت پاویں اگر کوئی
سوال کرنے والا اللہ کو اس قول سے سوال کرے میں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا
جب وہ مجھ سے دعا کرے اللہ اس کو اس قول سے تم مجھ سے دعا کرو میں
تمہارے لیئے قبول کرونگا اور ہم بہتیرے دل کو اللہ کی مخلوق میں سے دیکھتے ہیں کہ وہ دعا
کرتے ہیں انکے لیئے قبول نہیں ہوتی کہا جاویگا اہل علم نے دونو آیتوں کی وجہ
اور انکی تاویل میں اختلاف کیا ہے انمیں سے بعض نے کہا دعا کے معنے بھگتنا طلب
کے ہیں اور قبول کرنے کے معنے ثواب دینے کے گویا اللہ عزوجل نے فرمایا میں قبول کرتا ہوں
دعا کرنے والے کی دعا ثواب دینے سے جب وہ میری تابعداری کرے اور کہا بعض نے انکی
دونوں آیتوں کے معنے خاص ہیں اگرچہ انکے لفظ عام ہیں تقدیر انکی یہ ہے کہ میں قبول
کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا اگر میں چاہوں اور قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا
جب قضا کو موافق ہو اور قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب وہ محال چیز
نہ مانگے قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب اسکے لیئے قبول کرنا بہتر ہو اسپر دلالت
کرتی ہے وہ روایت جو علی بن ابو المتوکل سے کیگئی اسنے ابی سعید سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا نہیں کرتا جسمیں
قطیعہ رحم اور گناہ نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اس دعا کے عوض دعا کرنیوالے کو تین خصلتوں
میں سے ایک دیدیتا ہے یا اسکی دعا جلدی دیدیتا ہے یا اسکے لیئے آخرت میں وہ ذخیرہ
کرتا ہے یا اس سے اتنی برائی دور کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پس اب ہم زیادہ
کرینگے دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بہت بڑا اور بہت زیادہ ہے اور بعض نے
کہا کہ آیت عام ہے اسمیں دعا قبول کرنیسے زیادہ نہیں پس دنیا مراد کا اور حاجت
کا پھیلانا سو یہ آیت میں مذکور نہیں ہے سو کبھی ہاں کہتا ہے سردار اپنے غلام کو اور باپ
اپنے بیٹے کو اور اسکو اسکا سوال نہیں دیتا پس قبول کرنا ہونیوالا ہے ناچار دعا
کے حاصل ہونیکے وقت کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ اجیب اور استجاب خبر ہے اور خبر
پر نسخ عارض نہیں ہوتا کیونکہ خبر منسوخ ہو جاوے تو خبر دینے جھوٹا بنجاتا ہے
اور اللہ پاک اس سے بلند ہے بڑا بلند اور خبر دینا اللہ تعالیٰ کا نہیں
خلاف پڑتا خبر دی گئی چیز کے اور اس تاویل کی تائید
کرتی ہے وہ روایت جو

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ بَابٌ فِي الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ
الْاِجَابَةِ وَلَقَدْ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْ لِلظّٰلِمِيْنَ
لَا يَدْعُوْنِيْ فَاِنِّيْ اَوْجَبْتُ عَلٰى نَفْسِيْ اَنْ اُجِيْبَ دُعَآءَ
اِذَا دَعَوْتُ الظّٰلِمِيْنَ لَعَنْتُهُمْ وَقِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ
دَعْوَةَ الْمُؤْمِنِ فِي الْوَقْتِ اِلَّا اَنَّهٗ يُؤَخِّرُ اِعْطَآءَ مُرَادِهٖ
لِيَدْعُوَهٗ فَيَسْمَعَ صَوْتَهٗ يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ
وَهُوَ يُحِبُّهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرَئِيْلُ اقْضِ لِعَبْدِيْ هٰذَا
حَاجَتَهٗ بِاِخْلَاصِهٖ وَعَجِّلْهَا فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَهٗ
وَقِيْلَ اِنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ فِي الْمَنَامِ
فَقُلْتُ يَا رَبِّ كَمْ اَدْعُوْكَ فَلَا تَسْتَجِيْبُ لِيْ قَالَ يَا يَحْيٰى
اِنِّيْ اُحِبُّ صَوْتَكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ لِلدُّعَآءِ اٰدَابًا
وَشَرَآئِطَ هِيَ اَسْبَابُ الْاِجَابَةِ وَنَيْلُ الْمُنٰى فَمَنْ رَاعَاهَا
وَاسْتَكْمَلَهَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِجَابَةِ وَمَنْ اَغْفَلَهَا اَوْ اَخَلَّ
فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْاِعْتِدَآءِ فِي الدُّعَآءِ وَقِيْلَ اَنَّهٗ سُئِلَ اِبْرٰهِيْمُ
بْنُ اَدْهَمَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقِيْلَ مَا بَالُنَا نَدْعُو اللّٰهَ
فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَنَا فَقَالَ لِاَنَّكُمْ عَرَفْتُمُ الرَّسُوْلَ فَلَمْ تَتَّبِعُوْا
سُنَّتَهٗ وَعَرَفْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَلَمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ وَاَكَلْتُمْ نِعْمَةَ
اللّٰهِ فَلَمْ تُؤَدُّوْا شُكْرَهَا وَعَرَفْتُمُ الْجَنَّةَ فَلَمْ تَطْلُبُوْهَا
وَعَرَفْتُمُ النَّارَ فَلَمْ تَرْهَبُوْا مِنْهَا وَعَرَفْتُمُ الشَّيْطَانَ
فَلَمْ تُحَارِبُوْهُ وَوَافَقْتُمُوْهُ وَعَرَفْتُمُ الْمَوْتَ فَلَمْ تَسْتَعِدُّوْا
لَهٗ وَدَفَنْتُمُ الْاَمْوَاتَ فَلَمْ تَعْتَبِرُوْا بِهِمْ وَتَرَكْتُمْ عُيُوْبَكُمْ
وَاشْتَغَلْتُمْ بِعُيُوْبِ النَّاسِ فَضَلٌّ وَاَمَّا الْخَبَرُ
فَقَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَالْاَصْلُ فِي الْخَبَرِ اَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى
خَلِيْلَهٗ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذٰلِكَ اَنَّ اِبْرٰهِيْمَ
خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ لَمَّا اَنْجَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ نَارِ نَمْرُوْدَ
الْجَبَّارِ وَسَلَّمَهٗ مِنْ كَيْدِهٖ وَعَذَابِهٖ قَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ

نافع کی ابن عمر سے اُنہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جس شخص کیلیے دروازہ کھولا جاوے دعا میں اسکے لیے قبولیت کے دروازے کھول جاویں گے اور اللہ تعالیٰ نے وحی کی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف کہ تو ظالموں سے کہدے وہ مجھ سے دعا نہ کیا کریں کیونکہ میں نے اپنی جان پر واجب کر رکھا ہے کہ جواب دوں اور میں جب ظالموں کو جواب دیتا ہوں تو اُن کو لعنت کرتا ہوں اور بعض نے کہا اللہ تعالیٰ مومن کی دعا کا جواب دیتا ہے اسیوقت مگر تاخیر کرتا ہے دینے میں اسکی مراد کی تاکہ اُسکو پکارے اور وہ اسکی آواز سنا رہے اسپر دلالت کرتی ہے وہ روایت جو محمد بن منکدر سے گئی ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک بندہ اللہ عزوجل کو پکارتا ہے اور وہ اوسے دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل میرے بندے کو پکارتا ہے اور وہ اوسے دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل میرے بندے کے لیئے اسکی حاجت پوری کردے اسکے اخلاص کے سبب سے اور اسکو جلدی کردے کیونکہ میں برا لگتا ہے اُسکا آواز سننا اور کسی نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار کتنی ہی میں تجھ سے دعا کی تو میرے لیئے قبول نہ فرمائی فرمایا اے یحییٰ میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں اور کہا اُنکے بعض نے دعا کے لیئے آداب اور شرطیں ہیں جو قبول ہونے اور امیدوں کے پہونچنے کے اسباب ہیں سو جو کوئی اُنکو نگاہ رکھے اور انہیں کامل کرے وہ قبولیت والوں میں سے ہے اور جو انکو کھودے یا اُن میں خلل کرے وہ دعا میں حد سے بڑھنے والوں میں سے ہے اور بعض نے کہا پوچھے گئے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ اُن سے کہا گیا ہمارا کیا حال ہے ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں ہمارے لیئے قبول نہیں کیجاتی کہا اسلیئے کہ تم نے رسول کو پہچانا پھر اسکی سنت کی پیروی نہیں کرتے اور تمنے قرآن کو پہچانا پھر اسپر عمل نہیں کرتے اور اللہ کی نعمت کھاتے ہو پھر ادا نہیں کرتے اسکا شکر اور تمنے بہشت کو پہچانا پھر اسے طلب نہیں کرتے اور دوزخ کو پہچانا پھر نہیں اس سے ڈرتے اور تمنے شیطان کو پہچانا پھر اس سے لڑتے نہیں ہو اور اسکے موافق ہو گئے ہو اور تمنے موت کو پہچانا پھر اسکے لیئے طیار نہیں ہوتے اور تمنے مردوں کو دفن کیا پھر نہیں عبرت پکڑتے اُن سے اور تمنے اپنے عیب تو چھوڑ دیئے اور لوگوں کے عیبوں میں لگے ہو فصل اور اسپر بحث اللہ عزوجل نے فرمایا اور قربانی کر اور اصل قربانی میں اللہ تعالیٰ کا حکم اسکو خلیل ابراہیم علیہ السلام کو ہے اور یہ یوں ہے کہ ابراہیم خلیل الرحمٰن کو جب اللہ تعالیٰ نے نمرود زبردست کی آگ سے نجات دی

الی ربی یعنی مہاجرا الی ربی یعنی الی رضاء ربی
بارضِ المقدسۃ سیھدین لدینہ وھو علیہ السلام
اوّل من ھاجر من خلق اللہ فی دین اللہ عزّ وجلّ
فھاجر من بلدہ سارۃ امرأتہ لوط وھو ابن
خالہ ابراھیم علیہ السلام فلما قدم بھا ارض
الجزیرۃ وھبت لہ ھاجر ولدا فقالت رب ھب لی من الصالحین
یقول ھب لی ولدا صالحا فاستجاب اللہ لہ فبشرہ
بغلام حلیم یعنی علیم وھو اسحاق
بن سارۃ فلما بلغ معہ السعی یعنی المشی الی الجبل
قال یبنی انی اری فی المنام انی اذبحک یعنی
امرت فی المنام بذبحک وذلک لینذر کان علیہ
فیہ علیہ السلام فانظر ماذا ترٰی فرد علیہ اسحق
بقولہ یا ابت افعل ما تؤمر واطع ربک فمن ثم لم
یقل اسحق لابراھیم افعل ما رایت فی المنام ای
ذلک ابراھیم علیہ السلام ثلث لیال متتابعات
وکان ابراھیم صام وصلی قبل الذبح فقال
ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین علی الذبح
فلما اسلما یقول اسلما لامر اللہ تعالی وطاعتہ
وتلہ للجبین یقول کبہ علی جبھتہ فلما اخذ بنا
جبینہ لیذبحہ لذی علم اللہ منھما العزم وقال
اللہ عزّ وجلّ وتادیناہ ان یا ابراھیم قد صدقت
الرؤیا فی ذبح ابنک فخذ الکبش واذبحہ فداء ابنک
قال اللہ عزّ وجلّ وفدیناہ بذبح عظیم واسم
الکبش زریر کان من الوعول ترعی فی الجنۃ
اربعین سنۃ قبل ان یذبح وقیل انہ ھو الکبش
الذی قربہ ھابیل بن آدم المقتول شہیدا
علیہ السلام وکان یرعی فی الجنۃ قد فدی
بہ اسحق النبی علیہ السلام من الذبح قال اللہ
عزّ وجلّ انا کذلک نجزی المحسنین یعنی ھکذا

اپنے رب کیطرف یعنے اپنے رب کی رضامندی کی طرف مقدس زمین میں جلدی
وہ بھکو اپنے دین کیطرف رستہ دیگا اور ابرہیم علیہ السلام پہلے ہیں انکے جنہوں نے ہجرت
کی اللہ کی مخلوق میں سے اللہ عزوجل کے دین میں سے اپنی ہجرت کی اور آپ کے ساتھ
حضرت لوط اور حضرت سارہ لوط کا بہن تھی اور لوط ابرہیم علیہ السلام کی خالہ زاد
بہائی تو جب آئے مقدس زمین میں بعد ازاں کہ ابرہیم پر پروردگار جلیل
نے نیکیوں سے بسری مجھکو بیٹا بیت بس بعد اسکے قبول فرمایا پروردگار
پروردگار کی بشارت دی حلیم یعنی علیم دانا کو کہتے ہیں اور وہ اسحق بن سارہ
ہیں پھر جب وہ اس سعی چلنے کو پہنچا یعنے بہاں تک کہ دوڑ کر ابرہیم کے ساتھ
بچڑے میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ میں تجھکو ذبح کرتا ہوں یعنے مجھکو خواب میں
حکم ہوا ہے تیرے رب کیطرف اور یہ سب مذکور خواب ابرہیم علیہ السلام پہلے بیٹے
کے بارہ میں تھی سو تو دیکھ کیا دیکھتا ہے سو جواب دیا اسکو اسحاق نے اپنے قول سے
اے میرے باپ تو کر جو تجھکو حکم ہوا اور اپنے رب کی تابعداری کر پس اسی سبب سے
نہیں کہا اسحاق نے ابرہیم کو افعل جو تو نے خواب میں دیکھا ہے اور ابرہیم نے اس
خواب کو تین رات برابر دیکھا اور ابرہیم نے روزہ رکھا اور نماز پڑھی ذبح
سے پہلے پھر کہا اسحاق نے مجھکو انشاء اللہ تعالی ذبح پر صبر کرنیوالوں میں سے پائیگا
پس جب دونوں فرمانبردار ہوگئے یعنے اللہ تعالی کے حکم اور اسکی فرمانبرداری
کے لیئے فرمانبردار ہوگئے اور اسکو پیشانی پر پچھاڑا یعنے منہ کے بل موندھا کیا تو جب
ابرہیم نے اسکی پیشانی کے بال پکڑے تاکہ اسکو اللہ کیلیئے ذبح کرے اللہ پاک نے دونو
سے صدق جان لیا اور اللہ عزوجل نے فرمایا اور ہمنے اسکو پکارا یوں کہکر اے ابرہیم
تو نے خواب کو ٹھیک سچ کر دکھلایا اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں سو دنبہ لے اور اسکو
ذبح کر دے اپنے بیٹے کے عوض میں اللہ عزوجل نے فرمایا اور ہمنے اسکے عوض میں بڑی
ایک بڑی ذبح کی چیز کو اور دنبہ کا نام زریر تھا ان بکریوں میں سے تھا جو بہشت میں
چرتی تھیں چالیس سال ذبح ہونے سے پہلے اور بعض نے کہا وہ دنبہ تھا جسکو
قربانی کیا تھا ہابیل بن آدم مقتول شہید علیہ السلام نے اور وہ بہشت
میں چرتا تھا اس سے حضرت اسحاق نبی علیہ السلام ذبح
سے چھوٹائے گئے اور عزوجل نے فرمایا ہم اسیطرح
نیکوں کو جزا دیا کرتے ہیں یعنے اسیطرح

نَجْزِي كُلَّ مُحْسِنٍ فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا بِاِحْسَانِهٖ بِكَاعِتَهٖ
لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الذَّبْحِ لِاِبْنِهٖ اِسْحٰقَ وَقِيْلَ اِنَّ
الْمَاْمُوْرَ بِذَبْحِهٖ اِنَّمَا هُوَ اِسْمٰعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ هٰذَا هُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ
يَعْنِي النِّعْمَةَ الْمُبِيْنَةَ حِيْنَ عَفَا عَنْهُ وَفَدَاهُ بِالْكَبْشِ
وَقِيْلَ اِنَّهٗ لَمَّا وَضَعَ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ السِّكِّيْنَ
عَلٰى حَلْقِ وَلَدِهٖ نُوْدِيَ اَنْ يَّا اِبْرٰهِيْمُ خَلِّ وَلَدَكَ
فَقَدْ فَدَيْنَاهُ لَمْ يَكُنْ قُرْبَانًا لِلْوَلَدِ وَاِنَّمَا كَانَ مُرَادُنَا خُلُوَّ
قَلْبِكَ مِنْ مَحَبَّةِ الْوَلَدِ وَلِهٰذَا قِيْلَ اِنَّهٗ ذُكِرَ فِيْ
بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَرَادَ اَنْ
يَّذْبَحَ وَلَدَهٗ قَالَ فِيْ سِرِّهٖ يَا رَبِّ اٰيِسٌ لَوْ كَانَ هٰذَا
الذَّبْحُ عَلٰى يَدِ غَيْرِيْ لَكَانَ خَيْرًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا
يَكُوْنُ اِلَّا عَلٰى يَدِكَ فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبَّنَا لِمَا فَعَلْتَ
هٰكَذَا قَالَ حَتّٰى يَزِيْدَ بَلَاؤُهٗ عَلٰى بَلَاءٍ فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ
لِمَ ذٰلِكَ قَالَ حَتّٰى لَا يُحِبَّ اَحَدٌ غَيْرِيْ فَاِنِّيْ لَا اُقْبِلُ
اَلشِّرْكَ فِي الْحُبِّ فَاِبْرٰهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَحَبَّ وَلَدَهٗ
فَاُبْتُلِيَ بِذَبْحِهٖ وَيَعْقُوْبُ اَحَبَّ يُوْسُفَ فَغَابَ عَنْهُ
اِثْنَيْنِ وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَاُبْتُلِيَ بِفِرَاقِهٖ وَنَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِ وَعَلِقَا
بِقَلْبِهٖ فَجَآءَ جِبْرَئِيْلُ وَاَخْبَرَهٗ بِاَنَّ اَحَدَهُمَا يُسَمُّ وَالْاٰخَرَ
يُقْتَلُ حَتّٰى لَا يُحِبَّ مَعَ الْحَبِيْبِ سِوَاهُ **فَصْلٌ**
وَيُسْتَحَبُّ اِذَا خَرَجَ الْمُؤْمِنُ اِلٰى صَلٰوةِ الْعِيْدِ فِيْ
طَرِيْقٍ اَنْ يَّرْجِعَ مِنْ طَرِيْقٍ اُخْرٰى لِمَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ
وَرَجَعَ فِيْ طَرِيْقٍ اُخْرٰى فَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ
اَكْثَرُهُمْ اِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِكَ اخْتِلَافَ حَرَزِ الْمُشْرِكِيْنَ بِمُخَالَفَةِ
بَيْنَ الطَّرِيْقَيْنِ لِيَخْتَلِفَ الْحَرَزُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ
اِنَّمَا قَصَدَ بِذٰلِكَ الْاِخْتِصَارَ فِي الرُّجُوْعِ كَاَنَّهٗ سَلَكَ
الطَّرِيْقَ الْاَطْوَلَ فِي الْمَمَرِّ لِكَثْرَةِ الْحَسَنَاتِ وَرَجَعَ فِي

فَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ اِذَا قَرَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِالْعُبُوْدِيَّةِ اَجْتَبَاهُ وَقَبَّلَهٗ عَنْ قَلْبِهٖ
بَابُ الْاُخْتِ
وَالْبِنْتِ وَالْاَقَارِبِ
فَتَرٰى بِتَقْلِيْمِ
عَيْنٍ رَاَتْ وَلَا
اُذُنٍ سَمِعَتْ
وَالْاَطْوَعُ عَلٰى قَدْرِ
تَمَامِ مُطَالَعَةِ
الْغُيُوْبِ مِنْ
مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَ
تَقْرِيْبِ وَكَلَامِ
اَنْ يَّنْطِقَ

ہر نیک کو جزا دیتے ہیں پس ابراہیم کو جزا دی اللہ نے بہتر بسبب اسکی
نیکی کے اور اسکے بیٹے اسحاق کے ذبح کرنے میں اسکے اللہ تعالیٰ کے حکم کی
تابعداری کرنے میں اور بعض نے کہا جسکے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا وہ
اسمٰعیل علیہ السلام ہی تھے پھر اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک یہ البتہ آزمائش
کی ہر ہے یعنے نعمت ظاہر جب اُس سے معاف کر دیا اور اسکا عوض
دنبہ دیا اور بعض نے کہا جب رکھی حضرت خلیل علیہ السلام نے اپنے بیٹے
کے حلق پر چھری پکاری گئے اے ابراہیم بیٹے کو چھوڑ دے کیونکہ ہماری
مراد بیٹے کی قربانی نہ تھی اور ہماری مراد تو دل کا خالی کرنا ہی تھا بیٹے
کی محبت سے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ بعض کتابوں میں ذکر ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام نے جب اپنے بیٹے کے ذبح کرنیکا ارادہ کیا تو اپنے جی میں کہا آے
میرے پروردگار اگر یہ ذبح کسی اور کے ہاتھ پر ہوتی تو خوب ہوتی فرمایا اللہ تعالیٰ
نے یہ نہ ہوگا مگر تیرے ہاتھ پر فرشتوں نے عرض کی اے پروردگار ہمارے تو نے
اسطرح کیوں کیا فرمایا تاکہ آزمایش پر آزمایش زیادہ ہو فرشتوں نے
عرض کی یہ کیونکر ہے فرمایا تاکہ میرے سوا کسی کو دوست نہ رکھے کیونکہ میں
شریک قبول نہیں کرتا محبت میں پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پیارا
رکھا سو وہ اسکے ذبح کرنے سے آزمائے گئے اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف
علیہ السلام کو دوست رکھا سو وہ اون سے چالیس سال غائب ہوا اور آزمائے گئے
اسکی جدائی سے اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت
حسین رضی اللہ عنہما کو دوست رکھا اور متعلق ہوئے آپ کے دل سے تو
جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کو خبر دی کہ ایک اُن کا زہر دیا جاویگا اور دوسرا
قتل کیا جاویگا تاکہ آپ اپنے حبیب اللہ کے ساتھ اسکے سوا کسی کو دوست
نہ رکھیں **فصل** اور مستحب ہے کہ جب نکلے مومن عید کی نماز کیطرف ایک رستہ میں تو
لوٹے اور رستہ میں اس روایت کے لحاظ سے جو ابن عمر نے کی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عید کو دن ایک رستہ لیا اور لوٹے دوسرے رستہ میں سو لوگوں
نے اسمیں اختلاف کیا انکے اکثروں نے کہا آپنے ارادہ کیا اسکا اپنے لشکر کیلیے
مشرکوں کی نگہبانی مختلف کرنے کو پس مخالفت کی دو رستوں میں تاکہ نگہبانی
مختلف ہو جاوے اور اوروں نے کہا آپ نے اسکا ہی قصد کیا چھوٹا کرنے کو لوٹنے میں
گویا آپ گئے لمبے رستہ میں چلنے نیکیں زیادہ کرنے کو اور لوٹے

چھوٹے رستہ میں

الاقصر وقال اخرون لما مضى فى طريق شهدت له الارض
ثم رجع فى طريق اخرى لتشهد له الارض الثانية
وقيل انه عليه السلام مضى على حى من الاحياء ثم
رجع على غيرهم ليساوى بينهم فى الاكرام لان رؤيته
عليه السلام كانت رحمة قال الله تعالى وما ارسلناك
الا رحمة للعلمين وقيل لان الارض تفتخر بولى النبى
صلى الله عليه وسلم وغيره من الانبياء والاولياء
وسعيهم عليها فاراد صلى الله عليه وسلم ان يساوى
بين البقعتين لئلا تفتخر بعضها على بعض وقيل
انه عليه السلام كان قد سلك الى المصلى فى طريق
وقصده الحقيقة الى الله عز وجل ثم اراد الرجوع
الى الاهل والوطن والطين والماء المعروف والمعهود
فكره ان يسلك الى الله تعالى طريقا ثم يسلك الى
غيره فرجع فى طريق اخر وقيل انه عليه السلام
لو لم يرجع فى طريق اخر لوجب على الناس
الكر بتلك الطريق عليه السلام وتعذر عليهم التفرق
بعد صلوة العيد الى منازلهم فاراد ان يبين لهم
عليهم فى الرجوع فى اى طريق شاؤا وقيل انه
صلى الله عليه وسلم فرغ من مكيدة الكفار و
المنافقين وقيل انه كان يتصدق على من كان
معه فكان يرجع فى طريق اخر حتى تتوفر الصدقة
على الفقراء وقيل انه كان يفعل ذلك لاجل الزحام
الناس عليه صلى الله عليه وسلم **فصل**
فى فضيلة يوم النحر والاضحية روى عبد الله
ابن قرط قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اعظم الايام عند الله يوم النحر وروى
ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة قومى
الى اضحيتك فاشهديها فانه يغفر لك باول
قطرة تقطر من دمها كل ذنب عملت وقولى ان

اور اوروں نے کہا جب آپ ایک راستہ میں گئے تو آپ کیلیئے گواہی دیگی وہ زمین
پھر اور راستہ میں لوٹے تاکہ دوسری میں بھی آپ کے لیئے گواہی دے اور بعض نے
کہا کہ آنحضرت علیہ السلام قبیلوں میں سے ایک قبیلہ پر گذرے پھر اُن کے سوا اوروں پر
سے لوٹے تاکہ انکے درمیان عزت میں برابری ہوجاوے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کا
دیکھنا رحمت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہمنے تجھکو نہیں بھیجا مگر جہانوں کے لیئے رحمت
اور بعض نے کہا بیشک زمین فخر کرتی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے سوا
اور پیغمبروں اور ولیوں کے اُتارنے سے اور اسپر اُنکے چلنے پھرنے سے سو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ دو جگہوں کے درمیان برابری کیجاوے تاکہ بعض اسکا
بعض پر فخر نہ کرے اور بعض نے کہا آنحضرت علیہ السلام گئے عیدگاہ کو ایک راستہ پر
اور حقیقت میں آپ کا قصد اللہ عزوجل کیطرف تھا پھر لوٹنے کا ارادہ کیا گھر اور
وطن اور مٹی اور پانی معروف معہود کیطرف تو برا جانا کہ جس راستہ اللہ تعالیٰ کیطرف
گئے تھے پھر اسی راستے اُسکی غیر کیطرف جاویں اسلیئے اور راستہ میں لوٹے اور بعض
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر دوسرے راستہ میں نہ لوٹتے تو لوگوں پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی سنت کو بجا لانا واجب ہوجاتا اور مشکل ہوجاتا اُنپر عید کی
نماز کے بعد اپنے گھروں کیطرف جدا ہونا اسلیئے آپنے ارادہ کیا کہ بیان کردیں اُنپر
فراخی لوٹنے میں جس راستے چاہیں اور بعض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لوٹنا
اور منافقوں کے فریب سے ڈرے اور بعض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جو آپکے ساتھ ہوتا پھر صدقہ کرتے اسلیئے دوسرے راستہ میں لوٹے تاکہ زیادہ ہو
جاوے صدقہ فقیروں پر اور بعض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسلیئے
کرتے تھے کہ ازدحام ہوجاتا تھا لوگوں کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
پر **فصل** ۔ نحر اور عید اضحے کے دن کی فضیلت میں عبد اللہ بن قرط
نے روایت کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بہت بڑا دنوں کا اللہ کے نزدیک قربانی کا دن ہے اور
روایت ہے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنی قربانی کی طرف اُٹھ اور اسکے
پاس حاضر ہو کیونکہ تیرے لیئے بخشا جاویگا پہلے قطرے
سے جو اسکے خون سے گرے گا جو گناہ تو نے کیے
اور کہہ بیشک

صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَمَنْ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ
السَّلَامُ قَالَ اِلٰہِیْ مَا ثَوَابُ مَنْ ضَحّٰی مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ثَوَابُہٗ اَنْ اُعْطِیَ
بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنْہَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّاٰتٍ
وَیُرْفَعُ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ فَقَالَ اِلٰہِیْ فَمَا ثَوَابُہٗ اِذَا شَقَّ
بَطْنَہَا قَالَ اِذَا انْشَقَّ الْقَبْرُ عَنْہُ اَخْرَجَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ
مِنَ الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَمِنْ اَھْوَالِ الْقِیٰمَۃِ یَا دَاوٗدُ لِکُلِّ
بَضْعَۃٍ مِّنْ لَحْمِہَا طَیْرٌ فِی الْجَنَّۃِ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ وَبِکُلِّ
کُرَاعٍ مِّنْہَا مَرْکَبٌ مِّنْ مَّرَاکِبِ الْجَنَّۃِ وَبِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰی
جَسَدِہَا قَصْرٌ فِی الْجَنَّۃِ وَبِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰی رَاْسِہَا جَارِیَۃٌ
مِّنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ اَمَا عَلِمْتَ یَا دَاوٗدُ اَنَّ الضَّحَایَا ھِیَ
الْمَطَایَا وَاَنَّ الضَّحَایَا تَمْحُو الْخَطَایَا وَتَدْفَعُ الْبَلَایَا
فَرُبَّ الضَّحَایَا فَاِنَّھَا فِدَآءُ الْمُؤْمِنِ کَفِدَآءِ اِسْحٰقَ مِنَ
الذَّبْحِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوْا
ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا مَطَایَاکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَرُوِیَ اَنَّ عَلِیًّا
رَضِیَ قَالَ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ثُمَّ قَالَ
وَھَلْ یَکُوْنُ الْوَفْدُ اِلَّا رُکْبَانًا عَلٰی نُجُبِھِمْ وَنُجَائِبِھِمْ
ضَحَایَاھُمْ ثُمَّ یُؤْتَوْنَ بِنُوْقٍ لَمْ یَرَ الْخَلَائِقُ مِثْلَھَا
عَلَیْھَا اَرْحِلَۃٌ مِّنَ الذَّھَبِ وَاَزِمَّتُھَا الزَّبَرْجَدُ ثُمَّ تَطْلُقُ
اِلَی الْجَنَّۃِ حَتّٰی یَرْتَعُوْا اَبَاھَا وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ضَحُّوْا وَطَیِّبُوْا بِھَا نَفْسًا فَاِنَّہٗ
مَنْ اَخَذَ اُضْحِیَتَہٗ فَاسْتَقْبَلَ بِھَا الْقِبْلَۃَ کَانَ دَمُھَا
وَشَعْرُھَا مَحْسُوْرِیْنَ لَہٗ اِلَی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَاِنَّ الدَّمَ
اِذَا وَقَعَ فِی التُّرَابِ فَاِنَّمَا یَقَعُ فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ اِفْقَھُوْا
یَسِیْرًا تُؤْجَرُوْا کَثِیْرًا وَرُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ عَظِیْمَیْنِ
فَاَضْجَعَ اَحَدَھُمَا وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّعَنْ

میری نماز اور عبادت اور میرا جینا اور مرنا میرا اللہ کے لیئے ہے جو جہان کا رب
ہے اور روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام
نے عرض کیا اے میرے معبود اسکو کیا ثواب ہے جو قربانی کرے امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم میں سے اللہ عزوجل نے فرمایا اسکا ثواب یہ ہے کہ اسکو اسکے ہر بال
کے عوض دیجاویں دس نیکیں اور اس سے دس برائیں دور کیجاویں اور اسکو
لیئے بلند کئے جاویں دس درجے عرض کیا اے میرے معبود اسکو کیا ثواب ہے
جب وہ قربانی کا پیٹ پھاڑے فرمایا جب پھٹے گی اسکی قبر اللہ تعالی اسکو
بیخوف نکالیگا بھوک اور پیاس اور قیامت کے خوفوں سے اے داؤد اسکے لیئے
اس قربانی کے ہر ٹکڑے کے بدلے ایک جانور ہوگا بہشت میں بختی اونٹ کیطرح
اور اس قربانی کے پائے کے تھوڑے سے گوشت کے عوض ایک گھوڑا ہوگا بہشت
کے گھوڑوں میں سے اور اسکے بدن کے ہر بال کے عوض جنت میں ایک محل
ہوگا اور اسکے سر کے بال کے عوض حور العین میں سے ایک خدمتگار ہوگی
اے داؤد تو نہیں جانتا کہ قربانیں ہی سواری ہیں اور بیشک قربانیں
گناہوں کو مٹاتی ہیں اور مصیبتوں کو دور کرتی ہیں تو قربانیوں کا حکم کر کیونکہ
وہ مومن کا عوض ہیں اسحاق کے عوض کی طرح ذبح سے اور حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قربانیں اچھی کیا کرو کیونکہ وہ تمہاری سواریاں
ہیں قیامت کے دن اور روایت ہے کہ حضرت علی نے یہ آیت پڑھی جسدن ہم
پرہیزگاروں کو اوٹھاوینگے رحمن کیطرف مہمان پھر کہا پہلا مہمان ہو سکتے ہیں مگر
جو سوار ہوں اپنے اچھے اونٹوں پر اور اونکے اچھے اونٹ قربانیں ہیں پھر ایسی فوجیں
دیکھینگی جو لوگوں نے ویسی نہ دیکھی ہونگی اُنپر سونے کے کجاوے ہونگے اور انکی باگیں
زبرجد کی ہونگی۔ پھر وہ چلینگے انکو بہشت کیطرف یہانتک کہ بہشت کا دروازہ کھٹکھٹائینگے
اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کیا کرو اور خوش
کیا کرو کیونکہ جو شخص اپنی قربانی پکڑتا ہے پھر قبلہ کیطرف اسکا منہ کرتا ہے تو اسکا
خون اور اسکے بال اسکے لیئے نگاہ رکھے جاوینگے قیامت کے دن تک کیونکہ خون جب
مٹی میں گرتا ہے وہ بیشک پڑتا ہے اللہ کی نگہبانی میں۔ تھوڑا خرچ کرو اجر بہت
دیا جاویگا اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے خاکی
رنگ سیاہی مائل بڑی سینگوں والے بڑے موٹے منگوائے پھر ایک کو لٹایا
پھر فرمایا اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم فرمانیوالا ہے اللہ کے نام سے
اور اللہ بہت بڑا ہے یا اللہ یہ محمد اور اسکے

اَهْلِ بَيْتِهٖ ثُمَّ بِالْاٰخَرِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ

وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ يَوْمَ النَّحْرِ

اَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَعْفِيِّ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْاَشْجَعِيُّ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ

بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيْقِيُّ اَنْبَاَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَرَّبَ اُضْحِيَّتَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ لِيَنْحَرَهَا قَرَّبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى الْجَنَّةِ فَاِذَا نَحَرَهَا

غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا وَجَعَلَهَا اللّٰهُ

تَعَالٰى لَهٗ مَرْكَبًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْمَحْشَرِ وَيُعْطٰى بِعَدَدِ

شَعْرِهَا وَصُوْفِهَا حَسَنَاتٍ وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ

مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ

اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ فَكَانَ يَذْبَحُ وَيُسَمِّيْ وَيَضَعُ رِجْلَهٗ

عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْاَمْلَحُ مَا فِيْهِ بَيَاضٌ وَسَوَادٌ

وَالسَّوَادُ اَغْلَبُهٗ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ

وَرَوَتْ عَائِشَةُ رض اَنَّهٗ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ

وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ فَضَحّٰى بِهٖ فَاَضْجَعَهٗ وَذَبَحَهٗ

فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ قَوْلُهٗ وَيَطَاُ

فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ مَعْنَاهُ لِكَثْرَةِ شَحْمِهٖ وَلَحْمِهٖ

مَا يَظَلُّ اِلَّا فِيْ ظِلِّ نَفْسِهٖ وَيَنْظُرُ فِيْهِ وَيَبْرُكُ فِيْهِ

وَقَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ مَعْنَى السَّوَادِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ اَنَّهٗ

كَانَ اَسْوَدَ الْيَدَيْنِ وَالْعَيْنَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ **فَصْلٌ**

فِيْ صَلٰوةِ لَيْلَةِ الْاَضْحٰى وَهِيَ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقُلْ

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ كَذٰلِكَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِثْلَ

ذٰلِكَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ كَذٰلِكَ فَاِذَا سَلَّمَ

قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ

خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ مِنْ خَيْرِ

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ **فَصْلٌ** وَالْاُضْحِيَّةُ سُنَّةٌ

لَا يُسْتَحَبُّ تَرْكُهَا لِمَنْ قَدَرَ عَلَيْهَا عِنْدَ الْاِمَامِ

گھر والوں کیطرف سے ہے پھر دوسرے کو لٹایا اور فرمایا اللہ کے نام سے اور اللہ بہت

بڑا ہے یا اللہ یہ محمد اور اسکی امت کیطرف سے ہے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ

سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے قربانی کے دن دو دنبے

قربانی کیے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے محمد بن احمد۔ احمد بن حارث معدل کوفی

نے کہا ہمکو خبر دی قاضی محمد بن محمد بن عبداللہ جعفی نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر اشجعی نے کہا ہمکو

خبر دی علی بن منذر طریقی نے کہا ہمکو خبر دی ابن فضیل نے ہشام سے اُسنے عروہ سے اُسنے

اپنے باپ سے اُسنے حضرت عایشہ سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا

جو شخص اپنی قربانی۔ قربانی کے دن قربانی کرنے کے لیئے نزدیک کرے اللہ تعالیٰ اسکو

بخشدیگا پہلے قطرے سے جو اسکے خون سے گرے اور اس قربانی کو اللہ تعالیٰ اسکے لیئے سواری

کردیگا قیامت کے دن محشر تک اور دیگا اسکو بالوں اور اون کے برابر نیکیاں اور انس بن

مالک سے روایت ہے کہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے بڑی سینگوں والے خاکی

رنگ قربانی کیے سو ذبح کرتے تھے اور اللہ کا نام لیتے تھے اور اپنا پاؤں اسکے منہ پر رکھتے تھے

ابو عبیدہ نے کہا املح وہ ہوتا ہے جسمیں سفیدی اور سیاہی ہو اور سیاہی غالب ہو اور

سیاہی میں دیکھے اور سیاہی میں بیٹھے اور حضرت عایشہ نے روایت کی کہ حضرت نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے دنبے بڑی سینگوں والے کا حکم کیا جو چلے سیاہی میں اور دیکھے سیاہی میں اور بیٹھے

سیاہی میں سو وہ آپکے پاس لایا گیا آپنے اسکو قربانی کیا پھر اسکو لٹایا اور ذبح کیا فرمایا اللہ

کے نام سے یا اللہ محمد اور محمد کی آل اور محمد کی امت سے قبول فرما اور اصحاب حدیث نے کہا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ جو چلے سیاہی میں اور دیکھے سیاہی میں اسکے معنے یہ ہیں کہ اپنی چربی

اور گوشت کی زیادہ ہونیسے اپنے نفس کے سایہ میں چلے اور اسمیں دیکھے اور اسمیں بیٹھے اور لغت

والوں نے کہا اسجگہ سیاہی کے معنے یہ ہیں کہ سیاہ ہوں اسکے دونوں ہاتھ اور آنکھیں اور

دو زانوئیں **فصل** عید اضحے کی رات کی نماز میں اور وہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے

ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پندرہ بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد اسیطرح

اور قل اعوذ برب الفلق اسیطرح اور قل اعوذ برب الناس اتنا ہی

پھر جب سلام پھیرے آیۃ الکرسی پڑھے تین بار اور استغفر اللہ

پندرہ بار پھر دعا کرے جو چاہے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے

فصل اور قربانی کرنی سنت ہے جو کوئی اسکے

کرنے پر قادر ہو اسکو ترک کرنا اچھا نہیں

امام احمدؒ

احمد ومالك والشافعي رحمة الله عليهم وعند
غيرهم هي واجبة والاصل في استحبابها دون
وجوبها ما روي عن ابن عباس عن النبي صلى
الله عليه وسلم انه قال امرت بالنحر وهو لكم سنة
وفي خبر اخر ثلث علي فرض ولكم تطوع النحر والوتر
وركعتا الفجر وفي حديث ام سلمة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر واراد احدكم
ان يضحي فلا يمس من شعره ولا يشر شيئا فعلق الاضحية
بالارادة وما كان واجبا بالشرع لا يتعلق بالارادة
فصل وافضلها الابل ثم البقر ثم الغنم ولا
يجزي الا الجذع من الضان والثني من غيره اما
الجذع فهو ما كمل له ستة اشهر والثني من المعز
ما كمل له سنة ومن البقر ما كمل له سنتان ومن
الابل ما كمل له خمس سنين ويجزي الشاة عن
واحد والبدنة من الابل والبقر عن سبعة و
افضل الضحايا الشهب ثم الصفر ثم السود
والافضل ان يذبحها بنفسه وان لم يحسن فليشهد
ذبحها ويأكل ثلثها ويهدي ثلثها ويتصدق بثلثها
ويجتنب فيها المعيبة والعيوب خمسة فلا يضحي
بعضباء القرن والاذن وهي ما ذهب اكثرهما
او قرنها وقيل ما ذهب ثلث اذنها وقرنها كذلك
لا يضحي بالجماء لانها كالعضباء في اصح القولين
ولا بالعوراء البين عورها وهي ما انخسف عينها
وذهبت ولا بالعجفاء التي لا تنقي وهي الهزيلة التي
لا مخ فيها ولا بالعرجاء البين عرجها وهي التي لا
تقدر على المشي مع السرح ولا المشاركة في العلف
لضعفها ولا بالمريضة البين مرضها ولا بالجرباء
لان جربها يفسد اللحم وقد نهى النبي صلى الله
عليه وسلم ان يضحي بالمقابلة وهي ما قطع شئ من

اور امام مالک اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اور انکے
سوا اور کے نزدیک وہ واجب ہے اور اسکے مستحب ہونے میں نہ واجب ہونے میں
اصل وہ روایت ہے جو ابن عباس سے کیگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا میں قربانی کا حکم کیا گیا ہوں اور وہ تمہارے لیئے سنت
ہے اور ایک اور حدیث میں ہے تین چیزیں ہیں مجھپر فرض ہیں اور تمہارے
لیئے نفل میں قربانی اور وتر اور فجر کی دو رکعتیں اور ام سلمہ کی حدیث
میں ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کے دس دن
آجاویں اور تم میں سے کوئی ارادہ کرے قربانی کرنے کا تو وہ اپنے بال اور
بدن میں سے کیسکو نہ چھوئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معلق رکھا قربانی
کو ارادے سے اور اگر شرع میں واجب ہوتی تو ارادے سے معلق نہ کرتی فصل اور
افضل قربانی اونٹ ہے پھر گائے پھر بکری اور کافی نہیں ہوتی مگر بھیڑ سے
جذع اور اسکے غیر سے دو دانت والا جذع وہ ہے جسکو کامل ہوجاویں
چھ مہینے اور بکری سے وہ وہ اتنا وہ ہے جسکو ایک سال کامل گزر جاوے
اور گائے سے وہ جسکو کامل گذر جاویں دو سال اور اونٹ سے وہ جسکو
پانچ سال کامل ہوجاویں اور بکری کافی ہوتی ہے ایک کی طرف سے
اور اونٹ اور گائے سات آدمیوں کیطرف سے اور افضل قربانیوں کی سفید
ہے پھر زرد پھر سیاہ اور افضل یہ ہے کہ خود ذبح کرے اگر اچھیطرح نہیں جانتا
تو اسکے ذبح کرنے میں حاضر ہو اور آپ اسکا تیسرا حصہ کھاوے اور تیسرا حصہ
ہدیہ دیوے اور تیسرا حصہ صدقہ کرے اور قربانی کرنے میں عیبدار قربانی سے
بچے اور عیب پانچ ہیں جسکے سینگ اور کان ٹوٹے ہوں اسکو قربانی نکرے
اور وہ وہ ہے جسکو اکثر سینگ اور کان ٹوٹے ہوں اور بعض نے کہا جسکے کان
اور سینگ کا تیسرا حصہ ٹوٹا ہوا اور اسیطرح بے سینگ کو قربانی نہ کرے کیونکہ وہ سینگ
ٹوٹے کے موافق ہے بہت صحیح قول میں دو قولوں میں سے اور نہ کانی کو قربانی کرے
جسکا کان ظاہر ہو اور کانی وہ ہے جسکی آنکھ اندھی ہوگئی ہو اور جاتی رہی ہو
اور نہ دبلے کی قربانی کرے جسمیں مغز نہ ہو اور وہ وہ ہے جو ایسی دبلی ہو کہ مغز
اور نہ لنگڑے کو قربانی کرے جسکا لنگ ظاہر ہو اور وہ ایسی ہے جو قادر نہ ہو چرنیوالوں کے
ساتھ چلنے پر اور نہ قربانی کرے اسکو جسکو جانوروں میں شریک کیا ہے اسکے ضعف کے
سبب سے اور نہ ایسے بیمار کو جسکی بیماری ظاہری ہو اور نہ خارش والے کو کیونکہ خارش بگاڑ
دیتی ہے گوشت کو اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مقابلہ کو قربانی کرنے میں
وہ ہے جسکے کان اگلی طرف سے

مِنْ مُتَقَدِّمٍ اُذُنُهَا وَبَقِيَ مُعَلَّقًا وَلَا بِالْمُدَابَرَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ
شَيْءٌ مِنْ خَلْفِ اُذُنِهَا وَذٰلِكَ مَحْمُوْلٌ عَلَى نَهْيِ تَنْزِيْهٍ لَا عَلَى
نَهْيِ تَحْرِيْمٍ وَالْاَوْلٰى اَنْ يَّجْتَنِبَ ذٰلِكَ وَاِنْ ضَحّٰى بِهَا
جَازَ وَاَيَّامُ النَّحْرِ ثَلٰثَةٌ يَوْمُ الْعِيْدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اَوْ قَبْلَهَا
وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ هُوَ مَذْهَبُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ
يَوْمُ الْعِيْدِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ لِثَلٰثَةٍ وَالَّذِيْ ذَكَرْنَا
مِنْ اَنَّهُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ مَنْقُوْلٌ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ
ضَحّٰى قَبْلَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فَهِيَ شَاةُ لَحْمٍ لَا يَصِلُ لَهٗ
بِذٰلِكَ ثَوَابُ الْاُضْحِيَّةِ لِمَا رَوٰى مَنْصُوْرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى
صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ
نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ
ابْنُ نِيَارٍ رض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ
اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ
وَشُرْبٍ فَعَجَّلْتُ وَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ
اِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ
فَهَلْ تَجْزِيْ عَنِّيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
وَلَا تَجْزِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ
قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ
مَرَّ بِقَوْمٍ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ وَفِيْ بَعْضِ
الْاَخْبَارِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ اُخْرٰى
مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ فَصْلٌ
فِيْ ذِكْرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ يَعْنِيْ بِالتَّكْبِيْرِ اَدْبَارَ
الصَّلٰوةِ وَعِنْدَنَا تَجِبُ التَّكْبِيْرَاتُ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَ

کچھ کاٹا گیا ہو اور باقی لٹکتا رہا ہو اور نہ مدابرہ کو قربانی کرے اور وہ مدابرہ ہے جسکی کان کی پچھلی طرف سے کچھ کاٹا گیا ہو اور نہ خرتاء کو قربانی کرے اور خرتاء وہ ہے جسکے کان میں گول سوراخ ہو اور نہ شرقاء کو قربانی کرے اور شرقاء وہ ہے جسکے کان کو داغ سے لمبا چیرا ہوا اور یہ نہی محمول ہے نہی تنزیہی پر نہ نہی تحریم پر اور بہتر یہ ہے کہ اُن سے بچے اور اگر قربانی کرکے ایسے سے تو جائز ہے اور قربانی کے دن تین ہیں عید کا دن نماز کے بعد یا نماز جتنے وقت کے بعد اور دو دن عید کے پیچھے یہ اکثر فقہا کا مذہب ہے اور امام شافعیؒ نے کہا عید کا دن اور تشریق کے تین دن اور ہمنے جو ذکر کیا کہ وہ تین دن ہیں وہ منقول ہیں حضرت عمر اور علی اور ابن عباس اور ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جو کوئی امام کی نماز سے پہلے قربانی کرے تو وہ گوشت کی بکری ہے اُس سے اُسکو قربانی کا ثواب حاصل نہیں ہے اُس روایت کے لحاظ سے جو منصور نے کی شعبی سے اُس نے براء بن عازب سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا قربانی کے دن نماز کے بعد فرمایا جو کوئی ہماری نماز کیطرح نماز پڑھے اور ہماری قربانی کیطرح قربانی کرے تو وہ بیشک قربانی والوں میں پہونچ گیا اور جو کوئی نماز سے پہلے قربانی کرے سو یہہ گوشت کی بکری ہے ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا ہے رسول اللہ میں تو نماز کیطرف نکلنے سے پہلے قربانی کر بیٹھا اور میں جانتا تھا کہ آج کھانے اور پینے کا دن ہے اسلیئے میں نے جلدی کرلی اور آپ کھایا اور گھر کے لوگوں کو اور ہمسایوں کو کھلایا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ تو گوشت کی بکری ہے عرض کیا میرے پاس ایک بکری کا بچہ جذع ہے اور وہ گوشت میں دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے پہلا وہ مجھسے کافی ہو سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اور کافی نہیں تیرے سوا کسی کے اور روایت ہے اسود بن قیس سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا قربانی کے دن آپ ایک قوم پاس گذرے جنہوں نے نماز سے پہلے ذبح کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ذبح کیا پہلے نماز کے وہ پھر کرے اور بعض حدیثوں میں ہے جو نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کرے اسکو چاہیے کہ اُسکی جگہ اور ذبح کرے اور جسنے ذبح نہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ وہ ذبح کرے فصل تشریق کے دنوں کے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا اللہ کو یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں یعنے نمازوں کے پیچھے۔ اور جمروں کے پاس تکبیر کے ذکر کرنے سے ہر کنکرے کے ساتھ

غَيْرِهَا مِنَ الْأَوْقَاتِ يُسْتَحَبُّ ذٰلِكَ مِنْ أَوَّلِ الْعَشْرِ إِلَى
آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ قَوْلُهُ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ يَعْنِي
أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ مِنًى الثَّلَاثُ وَأَمَّا الْمَعْلُومَاتُ
فَهِيَ أَيَّامُ الْعَشْرِ وَعَلَى هٰذَا أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ يَدُلُّ عَلَيْهِ
قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ
وَإِنَّمَا يَكُونُ النَّفْرُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فِي يَوْمَيْنِ
مِنْهَا أَوْ جَمِيعِ الثَّلَاثِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَمَرَ اللّٰهُ
تَعَالَى بِذِكْرِهِ فِي الْأَيَّامِ الْمَعْدُودَاتِ وَهِيَ أَيَّامُ
التَّشْرِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَ النَّحْرِ وَجَعَلَهَا مَعْدُودَةً
لِقِلَّتِهَا فِي أَيَّامِ عُمُرِكَ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فِي شَهْرَ رَمَضَانَ
أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ لِقِلَّتِهَا مِنْ بَيْنِ الشُّهُورِ كَمَا قَالَ
تَعَالَى وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَقِيلَ
إِنَّمَا سُمِّيَتْ مَعْدُودَةً لِأَنَّهَا تُعَدُّ مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ فَرَغَ
فِيهَا مِمَّا عَلَيْهِ مِنْ أَفْعَالِ الْحَجِّ مِنَ الْمَبِيتِ بِمُزْدَلِفَةَ
وَرَمْيِ الْجِمَارِ بِمِنًى وَقَالَ الزَّجَّاجُ تَسْتَعْمِلُ الْمَعْدُودَاتِ
فِي اللُّغَةِ لِلشَّيْءِ الْقَلِيلِ فَسُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا ثَلَاثَةُ
أَيَّامٍ فَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ ثَلَاثَةُ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَ
الذِّكْرُ الْمَأْمُورُ فِيهَا التَّكْبِيرُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض
أَنَّهُ قَالَ الْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ يَوْمُ النَّحْرِ
وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ الْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ
أَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْمَعْلُومَاتُ أَيَّامُ النَّحْرِ وَسَبَبُ أَمْرِ اللّٰهِ تَعَالَى
الْمُسْلِمِينَ بِالذِّكْرِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّتِي قَبْلَهَا قَوْلُهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ عَلَى مَا ذَكَرَ
الْمُفَسِّرُونَ أَنَّ الْعَرَبَ كَانُوا إِذَا فَرَغُوا مِنْ حَجِّهِمْ وَ
وَقَفُوا عِنْدَ الْبَيْتِ وَذَكَرُوا مَآثِرَ آبَائِهِمْ وَمَفَاخِرَهُمْ
وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ إِنَّ أَبِي كَانَ يَقْرِي الضَّيْفَ وَيُطْعِمُ
الطَّعَامَ وَيَحْمِلُ الْحَمَالَاتِ وَيَفُكُّ الْعَانِيَ وَيَجُزُّ النَّوَاصِيَ
وَيَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا وَيَتَفَاخَرُونَ بِذٰلِكَ فَأَمَرَهُمُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

تکبیر کہے اور انکے سوا اور وقتوں میں یہ مستحب ہے عشرہ کے شروع سے ایام
تشریق کے آخر تک اللہ تعالیٰ کا فرمودہ گنتے ہوئے دنوں میں یعنی تشریق کے
دنوں یعنی کے تین دنوں میں اور جانے گئے دن ذی الحج کے دس دن ہیں
اور اسپر اکثر علما ہیں اسپر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمودہ پس جو
دو دنوں میں جلدی کرے تو اسپر گناہ نہیں اور حاجیوں کا لوٹنا تو تشریق
کے دنوں میں سے دو دن میں ہی ہوتا ہے یا حد تیسرے دن میں ابن عباس رض
نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کا حکم فرمایا گنے ہوئے دنوں میں اور وہ دن
تشریق کے ہیں تین دن قربانی کے بعد اور انکو گنے ہوئے بنایا بسبب انکے تھوڑے
ہونے کے تیری عمر کے دنوں میں مانند فرمانے اللہ تعالیٰ کی رمضان کے مہینے
میں گنے ہوئے دن (میں روزہ) بسبب انکے تھوڑے ہونے کے اور مہینوں کو
درمیان اور چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور انہوں نے یوسف کو بیچ یا تھوڑی مول
چند درہموں سے اور بعض نے کہا انکے گنے ہوئے دن اسلیئے نام رکھا کہ وہ گنے جاتے ہیں
حج کے دنوں سے سو حاجی فارغ ہوتا ہے ان دنوں میں حج کے کاموں سے
جو اسپر ہوتے ہیں رات گذارنے سے مزدلفہ میں اور منا میں کنکریاں مارنے سے
اور زجاج نے کہا معدودات کا استعمال کیا جاتا ہے لغت میں تھوڑی چیز
پر پس انکا یہ نام اسلیئے ہوا کیونکہ یہ تین دن ہیں جو ایام المعدودات تشریق کے
تین دن ہیں اور جس ذکر کا حکم کیا گیا ہے ان دنوں میں تکبیر ہے روایت ہے
نافع سے اسنے ابن عمر سے کہا ایام المعدودات تین دن ہیں ایک قربانی
کا دن اور دو دن اسکے بعد اور ابراہیم نخعی نے کہا گنے ہوئے دن ذی الحجہ کے
دن ہیں اور جانے گئے دن قربانی کے دن ہیں اور سبب اللہ تعالیٰ کے حکم کرنیکا
مسلمانوں کو ذکر کا اس آیت میں اور اس سے پہلی آیت میں یہ اللہ عزوجل کا
قول ہے پس تم اللہ کو یاد کرو اپنے باپوں کو یاد کرنے کی طرح اسپر جو مفسروں
نے کہا کہ عرب جب اپنے حج سے فارغ ہوتے تو بیت اللہ کے پاس کھڑے ہوتے اور اپنے
باپوں کی بزرگیں اور فخر بیان کرتے ایک مرد کہتا میرا باپ مہمان کی مہمانی کیا
کرتا تھا اور کھانا کھلایا کرتا تھا اونٹوں کو ذبح کیا کرتا تھا اور چھوڑاتا تھا قیدی
کو اور غلاموں کو آزاد کیا کرتا تھا اور ایسا ویسا کیا کرتا تھا اور اسیطرح
کے فخر کیا کرتے تھے سو اللہ عزوجل نے ان کو اپنے ذکر کا حکم
فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی پس تم اللہ کو
یاد کرو

كَذِكْرِكُمْ اٰبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاذْكُرُوا
اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا فَاذْكُرُوْهُ
فَاَنَا الَّذِيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ لَكُمْ وَبِاٰبَائِكُمْ وَاَحْسَنْتُ
اِلَيْكُمْ وَاِلَيْهِمْ وَقَالَ السُّدِّيُّ كَانَتِ الْعَرَبُ اِذَا
قَضَتْ مَنَاسِكَهَا وَاَقَامُوْا بِمِنًى يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيَسْاَلُ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَبِيْ كَانَ عَظِيْمَ
الْحِفْنَةِ عَظِيْمَ الْعَصِيْدَةِ كَثِيْرَ الْمَالِ فَاَعْطِنِيْ مِثْلَ
ذٰلِكَ لَيْسَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا يَذْكُرُ اَبَاهُ
وَلَيْسَ اَنْ يُّعْطٰى فِيْ دُنْيَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ
الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَطَآءٌ وَالرَّبِيْعُ وَالضَّحَّاكُ
مَعْنَاهُ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى كَذِكْرِ الصِّبْيَانِ الصِّغَارِ
الْاٰبَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الصَّبِيِّ اَوَّلَ مَا يَفْصَحُ وَيَفْقَهُ
كَلَامَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ يَلْهَجُ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ اَبِي الْجَوْزَآءِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضى اخْبِرْنِيْ
عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
اٰبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا وَقَدْ يَاْتِيْ عَلَى الرَّجُلِ يَوْمٌ
لَا يَذْكُرُ فِيْهِ اَبَاهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ كَذٰلِكَ
وَلٰكِنْ تَغْضَبُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا عُصِيَ اَشَدَّ مِنْ
غَضَبِكَ لِوَالِدَيْكَ اِذَا شُتِمَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ
الْقُرَظِيِّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا
يَعْنِيْ بَلْ اَشَدَّ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ يَزِيْدُوْنَ اَيْ بَلْ يَزِيْدُوْنَ
قَالَ مُقَاتِلٌ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا اَيْ اَكْثَرَ ذِكْرًا كَقَوْلِهٖ لَوْ
اَشَدُّ قَسْوَةً اَوْ اَشَدُّ خَشْيَةً **فَصْلٌ** وَقَدْ سَمّٰى
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَسْمَآءً فِي الْقُرْاٰنِ ذِكْرًا مِنْ ذٰلِكَ سَمّٰى
التَّوْرٰيةَ ذِكْرًا فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَسَمَّى الْقُرْاٰنَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ اَنْزَلْنٰهُ وَسَمَّى اللَّوْحَ الْمَحْفُوْظَ
ذِكْرًا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ
يَعْنِيْ مِنْ بَعْدِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَسَمَّى الْمَوْعِظَةَ ذِكْرًا

اپنے باپوں کو یاد کرنے کیطرح یا اُس سے بھی بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے اسقول
تک اور تم اللہ کو یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں اور اللہ بزرگ اور بلند نے فرمایا
سو تم مجھکو یاد کرو سو میں وہ ہوں جسنے کیا یہ کام تمہارے واسطے اور تمہارے
باپوں سے اور میں نے احسان کیا تمہارے اور ایک طرف اور سدی نے کہا عرب جب
اپنے حج کی عبادتیں پوری کر چکتے اور منا میں کھڑے ہوتے ایک مرد کھڑا ہوتا
وہ اللہ عزوجل سے مانگتا اور کہتا یا اللہ بیشک میرا باپ بڑے پیالے والا تھا
بڑی دیگ والا تھا اور بہت مال والا سو مجھکو ویسا ہی دے نہیں تھا اللہ عزوجل
کو یاد کرتا اپنے باپ کو ہی یاد کرتا اور مانگتا کہ اُسکو دنیا میں ہی ملجاوے پس اللہ تعالیٰ
نے یہہ آیت اُتاری اور ابن عباس اور عطا اور ربیع اور ضحاک نے کہا اسکے
معنے یہہ ہیں پس تم اللہ کو یاد کرو چھوٹے بچوں کے یاد کرنے کی طرح اپنے باپوں
کو اور وہ پہلے پہل بچے کا بولنا ہے جو اچھی نہیں بول سکتا اور نہیں سمجھی جاتی
بات اماں باپ سنوار کر بولتا ہے اماں روایت ہے عمرو بن مالک سے اسنے
ابو جوزا سے کہا کہا میں نے ابن عباس رض سے کہا مجھکو خبر دو اللہ عزوجل کے اسقول
سے پس تم اللہ کو یاد کرو اپنے باپوں کے یاد کرنے کی طرح یا اُس سے زیادہ
یاد کرنا اور کبھی آجاتا ہے مرد پر ایک روز جسمیں وہ اپنے باپ کو یاد نہیں
کرتا ابن عباس نے کہا اسطرح نہیں ولیکن یوں ہے کہ جب اللہ عزوجل کی نافرمانی
کی جاوے تو غصے ہووے بہت زیادہ اپنے غصہ ہونے سے جب تیرے ماں باپ
کو گالی دیجاوے اور محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ پس تم اللہ کو یاد کرو اپنے
باپوں کو یاد کرنے کی طرح یا بہت زیادہ یاد کرنا یعنے بلکہ بہت زیادہ جیسے اللہ تعالیٰ
کے قول اَوْ يَزِيْدُوْنَ میں او کے معنے بلکہ کے ہیں مقاتل نے کہا اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا
میں اشد کا معنے اکثر ہیں چنانچہ اللہ پاک کے اس قول میں ہے یا بہت سخت
سختی میں یا بہت زیادہ ڈر میں فصل اور تحقیق اللہ عزوجل نے قرآن میں کئی چیزوں
کا نام ذکر رکھا ان میں سے توریت کا نام ذکر رکھا فرمایا اللہ عزوجل نے پس تم
ذکر (توریت) والوں سے اگر تم نہیں جانتے اور نام رکھا قرآن مجید کا ذکر
اللہ عزوجل نے فرمایا اور یہ ذکر (قرآن) مبارک ہے جسکو ہم نے اتارا اور نام
رکھا لوح محفوظ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بیشک ہمنے زبور میں لکھا ذکر
کے بعد یعنے لوح محفوظ کے بعد اور وعظ کا نام ذکر
رکھا

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَسَمَّى الرَّسُوْلَ
ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا
وَالْخَبَرَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ
مَنْ قَبْلِيْ وَالشَّرَفَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهٗ
لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَالتَّوْبَةَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
وَذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ وَالصَّلٰوةَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ وَسَمَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ ذِكْرًا قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ يَعْنِيْ
صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالْجُمُعَةَ اَيْضًا ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَالشَّفَاعَةَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ وَسَمَّى الطَّاعَةَ وَالْمَغْفِرَةَ ذِكْرًا
قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ مَعْنَاهُ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالطَّاعَةِ اَذْكُرْكُمْ بِالْمَغْفِرَةِ وَسَمَّى النَّدَامَةَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اَيْ نَدِمُوْا
بِالْقَلْبِ وَاسْتَغْفَرُوْا بِاللِّسَانِ وَسَمَّى التَّكْبِيْرَ ذِكْرًا
قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ
يَعْنِيْ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَصْلٌ وَاخْتُلِفَ لِمَ سُمِّيَتْ
اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ فَقَالَ قَوْمٌ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ
اَشْرِقْ ثَبِيْرُ كَيْمَا نُغِيْرُ اَيْ اُدْخُلْ ثَبِيْرُ كَيْمَا نُغِيْرُ
وَلَا يُفِيْضُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ تَشْرُقَ الشَّمْسُ
فَجَاءَ الْاِسْلَامُ فَاَبْطَلَ ذٰلِكَ وَقِيْلَ اِنَّمَا سُمِّيَتْ اَيَّامُ
التَّشْرِيْقِ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يُشَرِّقُوْنَ فِيْهَا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ
وَتَشْرِيْقُ اللَّحْمِ اَنْ يُّشَرَّحَ وَيُشْرَقَ فِي الشَّمْسِ وَقِيْلَ
الْقَدِيْدُ شَرِيْقٌ اَيْضًا وَقِيْلَ بَلْ سُمِّيَتْ لِصَلٰوةِ
يَوْمِ النَّحْرِ وَالتَّشْرِيْقِ صَلٰوةُ الْعِيْدِ وَاِنَّمَا اُخِذَتْ
شُرُوْقُ الشَّمْسِ اَيْ ذٰلِكَ وَقْتُهٗ وَسَمَّى الْمُصَلّٰى
الْمَشْرَقَ لِاَنَّ النَّاسَ يَبْرُزُوْنَ فِيْهِ لِلشَّمْسِ فَسُمِّيَ
يَوْمُ الْعِيْدِ يَوْمَ التَّشْرِيْقِ لِهٰذَا الْمَعْنٰى ثُمَّ صَارَتْ
اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ تَبَعًا لِلْعِيْدِ وَقِيْلَ لِذٰلِكَ لِتَوَالِي الْمَضْرِ

اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک ہمنے تمہاری طرف ذکر اتارا یعنے پیغمبر بھیجا اور خبر کا نام ذکر
رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا یہ خبر انکی ہے جو میرے ساتھ ہیں اور انکی خبر ہے جو
مجھ سے پہلے کے ہیں اور بزرگی کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا
یہ بیشک تیرے اور تیری قوم کے لیئے بزرگی ہے اور توبہ کا نام ذکر رکھا اللہ
عزوجل نے فرمایا یہ (توبہ) ذکر ہے ذکر کرنیوالوں کے لیئے اور نماز کو ذکر
کہا اللہ عزوجل نے فرمایا پس تم اللہ کو یاد کرو جیسا تمکو سکھایا اور عصر کی
نماز کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا (حضرت سلیمان نے کہا) میں نے
مال کی محبت پیاری رکھی اپنے رب کی یاد سے یعنے نماز عصر سے اور جمعہ کا
نام بھی ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا پس شتابی کرو اللہ کی یاد (نماز جمعہ)
کیطرف اور شفاعت کو ذکر کہا اللہ عزوجل نے فرمایا (حضرت یوسف نے)
کہا مجھے یاد کرنا (میری سفارش کرنی) اپنے آقا کے پاس اور تابعداری اور
بخشش کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا پس تم مجھکو یاد کرو میں تمکو
یاد کرونگا اسکے معنے ہیں تم مجھکو یاد کرو تابعداری سے میں تمکو یاد کرونگا
بخشش سے اور ندامت کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا جب وہ اپنی
جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں یعنے دل سے پشیمان ہوتے ہیں
اور بخشش مانگتے ہیں زبان سے اور تکبیر کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے
فرمایا اور اللہ کو یاد کرو گنتے ہوئے دنوں میں یعنے تشریق کے دنوں میں فصل
اور اختلاف کیا گیا کہ ایام تشریق کیوں نام ہوا ایک قوم نے کہا مشرک
لوگ کہا کرتے تھے اے ثبیر سفید ہو تاکہ ہم جاویں یعنی اے ثبیر روشنی
میں داخل ہو اور ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے کیما نغیر کا معنے ہے تاکہ ہم لوٹیں
کیونکہ وہ نہ لوٹتے اور مزدلفہ سے اترتے مگر سورج کے روشن ہونے کے بعد پس اسلام
آیا اور اسکو باطل کر دیا اور بعض نے کہا ایام تشریق اسلیئے نام رکھا گیا کہ وہ
دنوں میں قربانیوں کے گوشت کے ٹکڑے دھوپ میں سوکھایا کرتے تھے
اور گوشت کی تشریق یہ ہے کہ اسکے ٹکڑے کیے جاویں اور دھوپ میں خشک
کیے جاویں اور گوشت کے سوکھے ٹکڑوں کو شرائق اللحم کہتے ہیں اور بعض نے
کہا کہ یہ نام رکھا گیا قربانی کے دن کی نماز اور عید کی نماز کو سورج روشن
ہونے کی وجہ سے اور بیشک یہ سورج کے روشن ہونے سے ہی ماخوذ ہے کیونکہ
کیونکہ یہی عید کی نماز کا وقت ہے اور عیدگاہ کا نام مشرق رکھا کیونکہ لوگ نکلتے ہیں
نکلتے ہیں پس عید کے دن کا نام تشریق کا دن رکھا گیا اس معنے کے پھیر ہو گئے تشریق کے دن

عید کی تابع اور حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا گیا

لِمَ سُمِّيَ الْمَوْقِفُ بِالْمَشْعَرِ وَلَمْ يُسَمَّ بِالْحَرَمِ فَقَالَ لِأَنَّ
الْكَعْبَةَ بَيْتُهُ وَالْحَرَمَ حِجَابُهُ وَالْمَشْعَرَ بَابُهُ فَلَمَّا قَصَدَهُ
الْوَافِدُونَ أَوْقَفَهُمْ بِالْبَابِ الْأَوَّلِ يَتَضَرَّعُونَ إِلَيْهِ
ثُمَّ أَوْقَفَهُمْ بِالْحِجَابِ الثَّانِي وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى
تَضَرُّعِهِمْ أَمَرَهُمْ بِتَقْرِيبِ قُرْبَانِهِمْ فَلَمَّا أَنْ قَرَّبُوهَا وَتَطَهَّرُوا
مِنَ الذُّنُوبِ أَمَرَهُمْ بِالزِّيَارَةِ عَلَى الطَّهَارَةِ فَقِيلَ لَهُ
لِمَ كُرِهَ الصِّيَامُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ قَالَ لِأَنَّ الْقَوْمَ زُوَّارُ
اللّٰهِ تَعَالَى وَهُمْ فِي ضِيَافَتِهِ وَلَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ أَنْ
يَصُومَ عِنْدَ مَنْ أَضَافَهُ وَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا الْفَيْضِ مَا مَعْنَى
تَعَلُّقِ الرَّجُلِ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ جِنَايَةٌ فَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِذُيُولِ رِجَالٍ
يَشْفَعُونَ لَهُ أَنْ يَهَبَ لَهُ جُرْمَهُ **فَصْلٌ** فِي اخْتِلَافِ
فِي قَدْرِ التَّكْبِيرِ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ قَالَ نَافِعٌ رض كَانَ عُمَرُ
وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُهُ رض يُكَبِّرَانِ بِمِنًى هٰذِهِ الْأَيَّامَ عَقِيبَ
الصَّلَوٰةِ وَفِي الْمَجْلِسِ وَعَلَى الْفِرَاشِ وَالْفُسْطَاطِ
وَفِي الطَّرِيقِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا وَيَتَّفِقَانِ
هٰذِهِ الْآيَةَ فَالِاتِّفَاقُ حَاصِلٌ عَلَى كَوْنِ التَّكْبِيرِ سُنَّةً
وَإِنَّمَا الْخِلَافُ فِي قَدْرِهِ وَكَانَ عَلِيٌّ رض يُكَبِّرُ مِنْ
صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ
آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَهُوَ مَذْهَبُ إِمَامِنَا أَحْمَدَ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَحَدُ أَقْوَالِ الشَّافِعِيِّ
وَمَذْهَبُ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ أَوْلَى
الْأَقَاوِيلِ وَأَجْمَعُهَا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ يُكَبِّرَانِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ
يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ
وَهُوَ قَوْلُ عَطَاءٍ وَالْأَظْهَرُ مِنْ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ رح
أَنْ يَبْتَدِئَ بِالتَّكْبِيرِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى صَلٰوةِ
الْفَجْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ اقْتِدَاءً بِالْحَاجِّ وَهُوَ مَذْهَبُ
الْإِمَامِ مَالِكٍ وَلِلشَّافِعِيِّ رح قَوْلٌ ثَالِثٌ أَوَّلُهُ مِنْ

موقف کا نام مشعر کیوں رکھا گیا، حرم کیوں نہ رکھا گیا۔ کہا اسلیئے کہ کعبہ اللہ کا گھر
ہے اور حرم اسکا پردہ ہے اور مشعر اسکا دروازہ سو جب آنیوالے اسکا قصد کرتے
ہیں تو انکو پہلے دروازے پر کھڑا کیا کہ اسکی طرف عاجزی کریں پھر انکو کھڑا کیا دوسرے
پردے میں اور وہ مزدلفہ ہے پھر جب انکی عاجزی کو دیکھا انکو حکم کیا قربانیوں کا
پھر جب وہ قربانیں کر چکے اور پاک ہو چکے گناہوں سے تو ان کو حکم کیا زیارت
کا پانی پر پھر اُس سے کہا گیا کیوں مکروہ رکھا گیا روزہ رکھنا تشریق کے دنوں
میں کہا اسلیئے کہ لوگ اللہ تعالےٰ کی زیارت کرنے والے ہوتے ہیں اور اسکی
ضیافت میں ہوتے ہیں اور مہمان کو جائز نہیں کہ روزہ رکھے پاس اسکے جسنے اسکی
ضیافت کی ہو پھر اُس سے کہا گیا اے ابو الفیض کیا معنے ہے مرد کے لٹکنے کا
کعبہ کے پردوں سے کہا اسکی مثال اُس مرد کی سی ہے جسکے درمیان اور اسکی
مالک کے درمیان گناہ ہو تو وہ لوگوں کے دامن سے لٹکتا ہے تاکہ وہ اُسکے لیئے
سفارش کریں کہ وہ اسکو بخشدے اسکا گناہ۔ فصل اور اختلاف کیا گیا تکبیر
کے قدر میں ان دنوں میں نافع نے کہا حضرت عمر اور انکے بیٹے عبداللہ دونوں
تکبیریں کہتے منا میں ان دنوں میں نماز کے پیچھے اور مجلس میں اور بچھونے پر
اور خیمہ میں اور رستے میں اور لوگ بھی تکبیر کہتے انکی تکبیر سے اور عمل کرتے
تھے اس آیت پر پس تکبیر کے سنت ہونے پر اتفاق حاصل ہے اور اسکے قدر میں
بیشک اختلاف ہے اور حضرت علی تکبیر کہا کرتے تھے صبح کی نماز سے عرفہ کے
دن سے ایام تشریق کے آخر دن کی عصر کی نماز تک اور یہ ہمارے امام احمد
بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے اور ایک قول ہے امام شافعی کے
قولوں میں سے اور یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد بن حسن کا اور یہ سب
قولوں سے بہتر اور انکا جمع کرنیوالا ہے اور عبداللہ بن مسعود تکبیر کہا کرتے تھے
عرفہ کے دن کی صبح کی نماز سے قربانی کے دن کی عصر کی نماز تک اور یہ امام اعظم
ابو حنیفہ نعمان رض کا مذہب ہے اور ابن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم
دو تکبیریں کہا کرتے تھے قربانی کے دن کی ظہر کی نماز سے تشریق کے آخر
دن کی عصر کی نماز تک اور یہ عطا کا قول ہے اور امام شافعی رح کے مذہب
سے بہت ظاہر یہ ہے کہ قربانی کے دن کی ظہر کی نماز سے تکبیر شروع
کرے فجر کی نماز تک ایام تشریق کے آخر دن سے حاجیوں کی پیروی
کرنے کے لیئے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور امام شافعی کا ایک تیسرا
قول ہے کہ تکبیر کا شروع

صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ النَّحْرِ اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ
وَاَمَّا لَفْظُ التَّكْبِيْرِ فَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض يُكَبِّرُ اِثْنَيْنِ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ وَهُوَ مَذْهَبُ اِمَامِنَا اَحْمَدَ وَاِلٰى حَنِيْفَةَ رض وَاَهْلِ
الْعِرَاقِ وَعَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَقْطَعُ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَالْحَسَنُ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ
تَعَالٰى يَقُوْلَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا سَقَطَا
ثُمَّ يَقُوْلُ التَّكْبِيْرَ اِلٰى اٰخِرِهٖ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَوَّلًا وَهُوَ
مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ رح وَاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَعَنْ قَتَادَةَ
اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَرَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّامُ مِنًى اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ
شُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رض اَنَّهُ قَالَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فَنَادٰى
فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ **فَصْلٌ**
وَاِنْ كَانَ مُحْرِمًا فَمِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى اٰخِرِ
اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ عِنْدَ اِمَامِنَا اَحْمَدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَذٰلِكَ
فِي الصَّحِيْحِ عَنْهُ لَا يُكَبِّرُ اِلَّا اِذَا صَلّٰى الْفَرْضَ فِيْ جَمَاعَةٍ وَلَا
يُكَبِّرُ اِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَلَا عَقِيْبَ النَّوَافِلِ **فَصْلٌ**
وَهٰذَا التَّكْبِيْرُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ عِيْدِ الْاَضْحٰى مِثْلُهُ فِيْ
عِيْدِ الْفِطْرِ بَلْ اَكَدُّ فِيْ لَيْلَةِ الْفِطْرِ لِقَوْلِهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ الْاٰيَةَ
غَيْرَ اَنَّ اِبْتِدَاءَهُ مِنْ بَعْدِ الْغُرُوْبِ لِشَمْسِ لَيْلَةِ الْفِطْرِ اِلٰى اَنْ
يَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ خُطْبَتِيِ الْعِيْدِ يَوْمَ الْعِيْدِ ثُمَّ يَقْطَعُ
وَقَالَ الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رض لَيْسَ فِيْ لَفْظِ تَكْبِيْرٍ مَسْنُوْنٍ
وَقَالَ مَالِكٌ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ دُوْنَ لَيْلَتِهٖ وَيَكُوْنُ وَقْتُهُ
اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَ الْمُصَلّٰى وَيَخْرُجَ الْاِمَامُ وَيَظْهَرَ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ
وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رح يُكَبِّرُ مِنْ غُرُوْبِ الشَّمْسِ لَيْلَةَ الْفِطْرِ

فی بلاد فالنحر
والشافعی والنخع
والاعمش والنخ
یعنی نحر فصل الاضحیٰ
ولا دعا والمحافظ
بل موقوفا والاول
والثانی
الانبیاء واللہ
فاذا کان شرفہ
فاضلہ الاشہر
العلم وانما اضافہ
واللہ اعلم
عندی

قربانی کی رات کو مغرب کی نماز سے ایام تشریق کے آخر دن صبح کی نماز تک
ہے اور اسپر تکبیر کے لفظ پس ابن مسعود تکبیر کہتے دو بار اللہ بہت بڑا ہے کوئی
معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کو ہے سب
تعریف اور یہہ مذہب ہمارے امام احمدؒ اور ابو حنیفہؒ اور اہل عراق کا ہے
اور امام مالک رحمہ اللہ سے یہہ روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اللہ بہت بڑا ہے بس
ٹھیر جاتے پھر کہتے اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور سعید بن
جبیر اور حسن رحمہما اللہ تعالیٰ کہا کرتے تھے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
تین بار برابر پھر کہتے تکبیر اُسکے آخر تک جسطرح پر ہمنے پہلے بیان کی اور یہہ
مذہب ہے امام شافعیؒ اور مدینہ والوں کا ہے اور قتادہ سے روایت ہے
کہ وہ کہا کرتے تھے اللہ بہت بڑا ہے بڑا اللہ بہت بڑا ہے جسپر ہمکو ہدایت کی اللہ
بہت بڑا ہے اور اللہ کو ہی سب تعریف ہے اور ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منا کے دن کھانے پینے اور اللہ
تعالیٰ کے ذکر کرنے کے دن ہیں اور جعفر بن محمد سے روایت ہے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی بھیجا اُسنے تشریق کے دنوں میں پکارا
کہ یہہ دن کھانے اور پینے اور جماع کرنے کے دن ہیں۔ فصل اگر محرم ہے تو
قربانی کے دن کی ظہر کی نماز سے ایام التشریق کے آخر دن تک ہمارے امام احمد
رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اسیطرح ان سے ایک صحیح روایت میں تکبیر نہ
کہی مگر جب جماعت میں فرض نماز پڑھ لے اور جب اکیلا ہو تو تکبیر نہ کہے اور
نہ نفلوں کے پیچھے فصل اور یہہ تکبیر جو ہمنے عید الاضحےٰ میں ذکر کی ہے
ویسے ہی عید الفطر میں ہے بلکہ عید الفطر میں فطر کی رات کو تکبیر زیادہ
تاکید والی ہے اللہ عزوجل کے اس قول سے اور تو کہ پورا کرو گنتی کو
اور تو کہ اللہ کی بڑائی بیان کرو اسپر کہ تمکو ہدایت کی آخر آیت تک سوا
اسکے کہ اسکا شروع عید الفطر کی رات کے سورج غروب ہونے کے بعد
سے امام کے فارغ ہونے تک عید کے دن عید کے دو خطبوں سے
پھر بس کرے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا عید الفطر میں تکبیر مسنون نہیں ہے
اور امام مالکؒ نے کہا عید الفطر کے دن کو تکبیر کہے نہ اسکی رات کو
اور اسکا وقت یہانتک ہے کہ تو عیدگاہ کو پہونچ جاوے اور امام نکلے
اور لوگ نماز کے لیئے ظاہر ہوں اور امام شافعیؒ نے کہا تکبیر کہو سورج
کے غروب ہونے سے عید فطر کی رات کو

اِلَی اَنْ یَّفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ خُطْبَتَیِ الْعِیْدِ یَوْمَ الْعِیْدِ وَقَالَ فِیْ قَوْلٍ یُکَبِّرُ مِنْ غُرُوْبِ الشَّمْسِ لَیْلَةَ الْعِیْدِ اِلَی اَنْ یَّظْهَرَ الْاِمَامُ فِی الْمُصَلّٰی وَقَالَ فِیْ قَوْلٍ اِلَی اَنْ یُّحْرِمَ بِالصَّلٰوةِ وَفِیْ قَوْلٍ اِلَی اَنْ یَّفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ مَجْلِسٌ فِیْ فَضَائِلِ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ قَالَ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی قَوْلِهٖ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِکْرُ ذٰلِکَ وَاَنَّ مِنْهَا الْمُحَرَّمَ وَهٰذَا اَسْمٌ مِّنَ الْاَشْهُرِ الْمُحَرَّمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَفِیْهِ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ الَّذِیْ عَظَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَجْزَمَ مَنْ اَخْبَرَ فِیْهِ مِنْ ذٰلِکَ مَا اَخْبَرَ فِیْهِ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَّالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا مِّنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهٗ بِکُلِّ یَوْمٍ ثَلٰثُوْنَ یَوْمًا مِّنْ ذٰلِکَ مَا رُوِیَ عَنْ مَّیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ عَاشُوْرَآءَ مِنَ الْمُحَرَّمِ اُعْطِیَ ثَوَابَ عَشَرَةِ اٰلَافِ شَهِیْدٍ وَّثَوَابَ عَشَرَةِ اٰلَافِ حَاجٍّ وَّمُعْتَمِرٍ وَّمَنْ مَّسَحَ یَدَهٗ عَلٰی رَاْسِ یَتِیْمٍ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰی رَاْسِهٖ دَرَجَةً فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ فَطَّرَ مُؤْمِنًا لَیْلَةَ عَاشُوْرَآءَ فَکَاَنَّمَا اَفْطَرَ عِنْدَهٗ جَمِیْعَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْبَعَ بُطُوْنَهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ فَضَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ عَلٰی سَائِرِ الْاَیَّامِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَی السَّمٰوٰتِ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَالْاَرْضَ بِمِثْلِهٖ وَخَلَقَ الْجِبَالَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَخَلَقَ الْبِحَارَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَخَلَقَ الْقَلَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَخَلَقَ اللَّوْحَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَخَلَقَ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَوِلَادَةُ اِبْرٰهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَفُدِیَ ابْنُهٗ مِنَ الذَّبْحِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَغَرَقُ فِرْعَوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَکَشَفَ اللّٰهُ تَعَالٰی

امام کے فارغ ہونے تک عید کے دونوں خطبوں سے عید کے دن اور ایک قول میں کہا تکبیر کہے عید کی رات کو سورج کے غروب ہونے سے امام کو عیدگاہ میں ظاہر ہونے تک اور ایک قول میں کہا نماز کی تکبیر تحریم کہنے تک اور ایک قول میں نماز سے فارغ ہونے تک مجلس فضائل میں عاشورا کے دن کے اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے پاس بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں اللہ کے اس قول تک انمیں سے چار مہینے حرام ہیں اور ابھی آگے گذر چکا ہے اسکا بیان اور ان میں سے محرم ہے پس اللہ تعالیٰ کی پاس حرام مہینوں میں سے یہ ایک مہینہ ہے کہ ان میں عاشورا کا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑا اجر مقرر کیا اسکا جو اسدن میں اسکی تابعداری کرے اسمیں سے ہے وہ خبر ہے جو ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محرم میں سے ایک دن روزہ رکھے تو اسکے لیئے ایک دن کے عوض تیس دن ہیں اور نیز اسمیں سے وہ روایت ہے جو میمون ابن مہران سے ہے اُسنے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم میں سے عاشورا کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جاویگا ثواب دس ہزار فرشتے کا اور جو کوئی محرم میں سے عاشورا کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جاویگا ثواب دس ہزار شہید کا اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنیوالے کا اور جو کوئی عاشورا کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ بلند کریگا اُسکے لیئے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض ایک درجہ بہشت میں اور جو کوئی عاشورا کی رات کو ایک مومن کا روزہ کھولاوے گویا اُسنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا روزہ کھولایا اور اُنکے پیٹ پُر کیئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ عاشورا کے دن کو اللہ تعالیٰ نے تمام دنوں پر بزرگی دی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور زمینوں کو بھی اور پیدا کیا پہاڑوں کو روز کے دن اور قلم کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور لوح محفوظ کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور حضرت آدم کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور اسکو بہشت میں داخل کیا عاشورا کے دن اور حضرت ابراہیم پیدا ہوئے عاشورا کے دن اور ابراہیم کے بیٹے عوض دیئے گئے قربانی عاشورا کے دن اور فرعون غرق ہوا دن عاشورا کے اور اللہ تعالیٰ نے بلا دور کی

عَنْ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَتَابَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَغَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذَنْبَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَوُلِدَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَيَوْمُ الْقِيٰمَةِ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عِبَادَةَ سِتِّيْنَ سَنَةً بِصِيَامِهَا وَقِيَامِهَا وَمَنْ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اَعْطٰى ثَوَابَ اَلْفِ شَهِيْدٍ وَمَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ اَهْلِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَمَنْ فَطَّرَ مُؤْمِنًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَكَاَنَّمَا اَفْطَرَ عِنْدَهٗ جَمِيْعَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْبَعَ بُطُوْنَهُمْ وَمَنْ مَسَحَ رَاْسَ يَتِيْمٍ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ رُفِعَتْ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰى رَاْسِهٖ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ فَضَّلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى السَّمٰوٰتِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَالْاَرْضَ كَمِثْلِهٖ وَخَلَقَ الْجِبَالَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَالنُّجُوْمَ كَمِثْلِهٖ وَخَلَقَ الْعَرْشَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَالْكُرْسِيَّ كَمِثْلِهٖ وَخَلَقَ اللَّوْحَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَالْقَلَمَ كَمِثْلِهٖ وَخَلَقَ جِبْرَئِيْلَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَالْمَلٰئِكَةَ كَمِثْلِهٖ وَخَلَقَ اٰدَمَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَوُلِدَ اِبْرٰهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَنَجَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَفَدّٰى اللّٰهُ ابْنَهٗ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَغْرَقَ فِرْعَوْنَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَرَفَعَ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَكَشَفَ الضُّرَّ عَنْ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَرَفَعَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَوُلِدَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَتَابَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى اٰدَمَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَغَفَرَ ذَنْبَ دَاوٗدَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَاَعْطَى اللّٰهُ الْمُلْكَ لِسُلَيْمٰنَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

حضرت ایوب علیہ السلام سے دن عاشورا کے اور اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے توبہ قبول کی عاشورا کے دن اور اللہ تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف کیا عاشورا کے دن اور پیدا ہوئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام عاشورا کے دن اور قیامت کا دن عاشورا کے دن میں ہوگا اور ابن عباسؓ سے ایک اور لفظ میں ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاشورا کے دن میں روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اسکے لیئے ساٹھ برس کی عبادت لکھیگا جنکے دن میں روزہ اور رات کو قیام ہوا ہو اور جو کوئی عاشورا کے دن میں روزہ رکھے وہ ہزار شہید کا ثواب دیا جاویگا اور جو کوئی عاشورا کے دن میں روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اسکے لیئے ساتوں آسمانوں کے رہنے والوں کا ثواب لکھے گا اور جو کوئی عاشوراء کے دن ایک مومن کا روزہ کھولاوے تو گویا اسنے اپنے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا روزہ کھولایا اور انکے پیٹ بھر دیئے اور جو کوئی عاشورا کے دن ایک یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو بلند کیا جاویگا اسکے لیئے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض بہشت میں ایک درجہ تو حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو عاشورا کے دن میں بڑی فضیلت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور زمین کو بھی اسیطرح اور پہاڑوں کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور ستاروں کو اسیطرح اور عرش کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور کرسی کو اسیطرح اور لوح کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور قلم کو اسیطرح اور حضرت جبریل کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور فرشتوں کو اسیطرح اور حضرت آدمؑ کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور حضرت ابراہیم پیدا ہوئے عاشورا کے دن میں اور اللہ تعالیٰ نے اسکو نجات دی عاشورا کے دن میں اور اسکے بیٹے سے اللہ نے عوض دیا عاشورا کے دن میں اور فرعون کو غرق کیا عاشورا کے دن میں اور حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا عاشورا کے دن میں اور حضرت ایوب علیہ السلام سے تکلیف دور کی عاشورا کے دن میں اور اٹھا لیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو عاشورا کے دن میں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیدا کیئے گئے عاشورا کے دن میں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے توبہ قبول کی عاشورا کے دن اور حضرت داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف فرمایا عاشورا کے دن اور اللہ تعالیٰ نے بادشاہی دی حضرت سلیمان کو عاشورا

کے دن

وَاسْتَوَى الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْعَرْشِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَوْمُ الْقِيَامَةِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَاَوَّلُ مَطَرٍ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَاَوَّلُ رَحْمَةٍ نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَمَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ لَمْ يَمْرَضْ مَرَضًا الَّا مَرَضَ الْمَوْتِ وَمَنِ اكْتَحَلَ بِالْاِثْمِدِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ لَمْ تَرْمَدْ عَيْنُهُ تِلْكَ السَّنَةَ كُلَّهَا وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَكَاَنَّمَا عَادَ وَلَدَ اٰدَمَ عَامَّةً وَمَنْ سَقَى شَرْبَةً مِنْ مَّاءٍ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَكَاَنَّمَا لَمْ يَعْصِ اللّٰهَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَقْرَءُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَخَمْسِيْنَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَ خَمْسِيْنَ عَامًا مَّاضِيًا وَّخَمْسِيْنَ عَامًا مُّسْتَقْبَلًا وَبَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَلْفَ قَصْرٍ مِّنْ نُّوْرٍ وَّقَدْ وَرَدَ فِي حَدِيْثٍ اٰخَرَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ يَقْرَءُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا مَرَّةً وَّقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَّرَّةً وَّيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اِذَا فَرَغَ مِنْهَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَ سَبْعِيْنَ عَامًا مَّاضِيًا وَّسَبْعِيْنَ عَامًا مُّسْتَقْبَلًا وَبَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى سَبْعِيْنَ اَلْفَ قَصْرٍ مِّنْ نُّوْرٍ وَّقَدْ وَرَدَ فِي حَدِيْثٍ اٰخَرَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ يَقْرَءُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا مَرَّةً وَّقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَّرَّةً وَّيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اِذَا فَرَغَ مِنْهَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَ خَمْسِيْنَ عَامًا مَّاضِيًا وَّخَمْسِيْنَ عَامًا مُّسْتَقْبَلًا وَبَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَلْفَ قَصْرٍ مِّنْ نُّوْرٍ وَّقَدْ وَرَدَ فِي حَدِيْثٍ اٰخَرَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ يَقْرَءُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا مَرَّةً وَّقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَّرَّةً وَّيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اِذَا فَرَغَ مِنْهَا مَرْوِيٌّ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتُرِضَ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ صَوْمُ يَوْمٍ فِي السَّنَةِ وَهُوَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَصُوْمُوْهُ وَوَسِّعُوْا فِيْهِ عَلٰى عِيَالِكُمْ وَمَنْ وَّسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ مِنْ مَّالِهٖ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ وَمَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ كَانَ لَهٗ كَفَّارَةَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَمَا مِنْ اَحَدٍ اَحْيَا لَيْلَةَ عَاشُوْرَاءَ لَقِيَ اللّٰهَ صَائِمًا مَّاتَ وَلَمْ يَمُتْ بِالْمَوْتِ وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ

اور چڑھا پروردگار بلند اور برکت والا عرش پر عاشورا کے دن اور قیامت کا دن ہوگا عاشورا کے دن اور پہلی بار آسمان سے مینہ عاشورا کے دن برسا اور پہلی رحمت عاشورا کے دن میں اتری اور جو کوئی عاشورا کے دن نہائے وہ کسی بیماری سے بیمار نہ ہوگا سوا موت کی بیماری کے اور جو کوئی عاشورا کے دن سرمہ لگاوے تو اسکی آنکھ نہ دکھیگی اس سال ساری میں اور جو کوئی عاشورا کے دن کسی بیمار کی عیادت کرے تو گویا اسنے عیادت کی آدم کی تمام اولاد کی اور جو کوئی عاشورا کے دن ایک بار پانی پلاوے کو گویا اسنے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی آنکھ کے ایک بلک مارنے کی برابر نہیں کی اور جو کوئی عاشورا کے دن چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور پچاس بار پڑھے قل ہو اللہ احد تو اللہ تعالیٰ اسکے لیئے پچاس سال گذشتہ کے گناہ اور پچاس سال آیندہ کے بخشدیگا اور اللہ تعالیٰ اسکے لیئے اوپر کے گروہ میں بنا دیگا ہزار محل نور سے اور ایک حدیث میں آیا ہے چار رکعتیں دو سلاموں سے ہر رکعت میں پڑھے سورہ فاتحہ ایکبار اور اذا زلزلت الارض زلزالہا ایک بار اور قل یا ایہا الکفرون ایک بار اور قل ہو اللہ احد ایک بار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر بار درود بھیجے جب اس سے فارغ ہو یہ روایت کیا گیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اور نیز ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل پر فرض کیا گیا ایک دن کا روزہ سال بھر میں اور وہ عاشورا کا دن ہے۔ محرم سے دسوان دن ہو تم اسدن روزہ رکھو اور اسدن اپنے عیال پر فراخی کرو اور جو کوئی اپنے اہل پر اپنے مال سے فراخی کرتا ہے عاشورا کے دن میں تو اللہ تعالیٰ اوسپر تمام سال فراخی کرے گا اور جو کوئی روزہ رکھے اسدن میں تو وہ اسکے لیئے چالیس سال کا کفارہ ہوجاویگا اور نہیں کوئی جو عاشورا کی رات زندہ رکھے اور صبح کو روزہ دار اٹھے وہ مرجاوے اور اپنی موت کو نہ جانتا ہو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں ہے۔ کہا حضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَا لَيْلَةَ عَاشُوْرَاءَ
اَحْيَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا شَاءَ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ
جَعْفَرٍ الْكُوْفِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ وَكَانَ مِنْ
اَفْضَلِ مَنْ رُئِيَ بِالْكُوْفَةِ عَلٰى مَا قِيْلَ فِيْ زَمَانِهٖ اَنَّهٗ
بَلَغَهٗ اَنَّ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ قَالَ سُفْيَانُ فَجَرَّبْنَا ذٰلِكَ
مُنْذُ خَمْسِيْنَ سَنَةً فَلَمْ نَرَ اِلَّا سَعَةً وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى
اَهْلِهٖ فِيْ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ وَقِيْلَ
عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ الزِّيْنَةِ
يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ مِنْ صِيَامِ السَّنَةِ
وَمَنْ تَصَدَّقَ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ مِنْ صَدَقَةِ
السَّنَةِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ مَنِ اكْتَحَلَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ
بِكُحْلٍ فِيْهِ مِسْكٌ لَمْ يَشْتَكِ عَيْنَهٗ اِلٰى قَابِلٍ مِنْ ذٰلِكَ
الْيَوْمِ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ
غَلِيْفٍ اِبْنِ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِيَّ صُرَدًا قَالَ هٰذَا اَوَّلُ طَائِرٍ
صَامَ عَاشُوْرَاءَ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادَةَ كَانَتِ الْوُحُوْشُ
تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ
صِيَامٍ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَدْعُوْنَهٗ
الْمُحَرَّمَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ وَفِيْ جَوْفِ
اللَّيْلِ الصَّلٰوةُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَعَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ
وَجْهَهٗ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ
شَهْرِ الْمُحَرَّمِ تَابَ اللّٰهُ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ عَلٰى اٰخَرِيْنَ
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ اٰخِرَ يَوْمٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَاَوَّلَ
يَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَقَدْ خَتَمَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ بِصَوْمٍ
وَافْتَتَحَ السَّنَةَ الْمُسْتَقْبَلَةَ بِصَوْمٍ وَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاشورا کی رات کو
جاگتا رہے اُسکو زندہ رکھیگا اللہ تعالی جبتک چاہے اور روایت ہی
سفیان بن عیینہ سے اُسنے جعفر کوفی سے اُسنے ابراہیم بن محمد منتشر سے اور
ابراہیم اُن سب سے افضل تھے جو کوفہ میں دیکھے گئے اس بیان پر جو اُسکو
زمانہ میں کہا گیا۔ اسکو پہونچا جو شخص اپنے عیال پر فراخی کرے
عاشورا کے دن تو اللہ تعالے اُسپر اُسکے سال میں فراخی کرے گا
سفیان نے کہا سو ہمنے تجربہ کیا اسکا پچاس سال سے سو ہمنے دیکھا سوا
فراخی کے اور عبداللہ سے روایت ہی کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص اپنے گھر کے لوگوں پر عاشورا کے دن فراخی کریگا تو اللہ تعالی
اُسپر تمام سال فراخی کرے گا اور بعض سلف سے روایت ہے کہا اُسنے کہا
جو شخص زینت کے دن کا روزہ رکھے یعنے عاشورا کے دن کا تو وہ پالیگا
جو اس سے فوت ہوا سال کے روزوں میں سے اور جو کوئی اسدن صدقہ کریگا
تو وہ پالیگا جو اس سے فوت ہوا سال کے صدقہ میں اور یحیے بن کثیر نے
کہا جو شخص عاشورا کے دن سرمہ لگاوے اس سرمہ میں سے جسمیں کستوری ہو تو اُسکی
آنکھ اُسدن سے آیندہ سال تک نہ دُکھیگی اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے
باپ سے اپنے اسناد سے ابو غلیظ بن امیہ بن خلف جمحی سے کہا حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر پر مجھ کو دیکھا تو فرمایا یہ پہلا جانور ہے
جسنے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا اور قیس بن عبادہ نے کہا جنگل کے
جانور روزہ رکھتے ہیں عاشورا کے دن ہیں اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر روزے رمضان
کے بعد اللہ کے مہینے کے روزے ہیں جسکو بولتے ہیں محرم اور بہتر نماز
فرض اور رات کے درمیان کی نماز کے بعد وہ نماز ہے جو عاشورا کے
دن میں ہو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہا حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے مہینے محرم میں اللہ نے ایک قوم سے
توبہ قبول کی اور اوروں سے توبہ قبول کرے گا اور حضرت ابن عباسؓ
سے روایت ہے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی روزہ
رکھے آخر دن میں ذی الحجہ سے اور پہلے دن میں محرم سے تو اُسنے سال
ختم کیا پچھلا روزہ سے اور اگلا شروع کیا روزہ سے اور کردیگا
اللہ عزوجل اسکے لیے

لَهُ كَفَّارَةَ خَمْسِيْنَ سَنَةً وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ بِمَكَّةَ
فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ عَاشُوْرَاءَ
وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ
يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ الَّذِيْ
اَظْهَرَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ
عَلٰى قَوْمِ فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُوْمُ تَعْظِيْمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَاَمَرَ
بِصَوْمِهِ **فَصْلٌ** وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ رض فِيْ تَسْمِيَتِهِ
بِيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اَكْثَرُهُمْ اِنَّمَا سُمِّيَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ
لِاَنَّهُ عَاشِرُ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ الْمُحَرَّمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا سُمِّيَ
عَاشُوْرَاءَ لِاَنَّهُ عَاشِرُ الْكَرَامَاتِ الَّتِيْ اَكْرَمَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِهَا اَوَّلُهَا رَجَبٌ وَهُوَ شَهْرُ اللّٰهِ
تَعَالَى الْاَصَمُّ وَاِنَّمَا جَعَلَهُ كَرَامَةً لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَفَضَّلَهُ
عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ
الْكَرَامَةُ الثَّانِيَةُ شَهْرُ شَعْبَانَ وَفَضَّلَهُ عَلٰى سَائِرِ
الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَائِرِ
الْاَنْبِيَاءِ وَالثَّالِثَةُ شَهْرُ رَمَضَانَ وَفَضَّلَهُ عَلٰى سَائِرِ
الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهِ وَالرَّابِعَةُ لَيْلَةُ
الْقَدْرِ وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ وَالْخَامِسَةُ يَوْمُ الْفِطْرِ
وَهُوَ يَوْمُ الْجَزَاءِ وَالسَّادِسَةُ اَيَّامُ الْعَشْرِ وَهِيَ اَيَّامُ
ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالسَّابِعَةُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَصَوْمُهُ
كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ وَالثَّامِنَةُ يَوْمُ النَّحْرِ وَهُوَ يَوْمُ الْقُرْبَانِ
وَالتَّاسِعَةُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَالْعَاشِرَةُ
يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَصَوْمُهُ كَفَّارَةُ سَنَةٍ وَكُلُّ وَقْتٍ
مِّنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ كَرَامَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ
تَكْفِيْرًا لِذُنُوْبِهِمْ وَتَطْهِيْرًا لِخَطَايَاهُمْ وَقَالَ

پچاس سال کا کفارہ اور روایت ہے عروہ سے اسنے حضرت عائشہ سے کہ کہا
عاشورا ایسا دن ہے جسکا روزہ رکھتے تھے قریش جاہلیت میں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اسکا روزہ رکھا کرتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے
تو رمضان کا روزہ فرض کیا گیا سو جو چاہے عاشورا کے دن کا روزہ
رکھے اور جو چاہے ترک کرے اور ابن عباس سے روایت ہے کہا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں یہودیوں کو عاشورا کے دن کا روزہ
رکھتے پایا تو انسے آپ نے پوچھا اونہوں نے کہا وہ دن ہے جسمیں اللہ عزوجل
نے حضرت موسے علیہ السلام کو اور بنی اسرائیل کو فرعون کی قوم پر غالب
فرمایا سو ہم اسکی تعظیم کے لیئے روزہ رکھتے ہیں پس فرمایا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم زیادہ حق دار ہیں موسی کے ساتھ تمسے اور آپنے اسدن
کے روزہ کا حکم فرمادیا **فصل** اور علما نے اختلاف کیا ہے اسدن کے عاشورا
کا دن نام ہونے میں ان میں کے اکثر نے کہا عاشورا کا دن اسی لیئے نام ہوا
کہ وہ اس بزرگی کا دسواں ہے جو بزرگی دی اللہ عزوجل نے اس امت کو
سے پہلا اسکا رجب ہے اور وہ اللہ تعالے کا مہینہ بہرا ہے اور اسکو اللہ تعالی
نے اس امت کیلیے ہی بزرگ کیا ہے اور اسکی بزرگی باقی تمام مہینوں پر ایسی ہے
جیسے اس امت کی بزرگی تمام امتوں پر ہے دوسرا شعبان کا مہینہ ہے اور اسکی
بزرگی تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی تمام پیغمبروں
پر ہے اور تیسرے رمضان کا مہینہ ہے اور اسکی بزرگی تمام مہینوں پر
ایسی ہے جیسی اللہ تعالی کی بزرگی اسکی تمام مخلوق پر ہے اور چوتھی لیلۃ القدر
ہے اور وہ ہزار مہینے سے بہتر ہے اور پانچویں عید الفطر کا دن اور وہ مزدوری
ملنے کا دن ہے اور چھٹے ذی حجہ کے دس دن ہیں اور وہ اللہ تعالی کے ذکر کے دن ہیں اور
ساتویں عرفہ کا دن ہے اور اسکا روزہ دو سال کا کفارہ ہے اور آٹھویں
قربانی کا دن ہے اور نویں جمعہ کا دن ہے اور وہ سب دنوں
کا سردار ہے۔ اور دسویں عاشورا کا دن ہے
اور اس کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے
اور ہر ایک وقت ان دنوں میں سے بزرگی ہے۔
جسکو اللہ تعالے نے اس امت کے لیئے بنایا ہے
ان کے گناہوں کے لیئے کفارہ اور ان کے گناہوں
کا پاک کرنے والا اور ان میں سے بعض نے کہا

بَعْضُهُمْ إِنَّمَا سُمِّيَ عَاشُورَاءَ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى أَكْرَمَ فِيهِ
عَشَرَةً مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِعَشْرِ كَرَامَاتٍ
أَحَدُهَا أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَابَ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَالثَّانِيَةُ رَفَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيهِ
مَكَانًا عَلِيًّا وَالثَّالِثَةُ اسْتَوَتْ سَفِينَةُ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِيهِ عَلَى الْجُودِيِّ وَالرَّابِعَةُ وُلِدَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِيهِ وَاتَّخَذَهُ اللهُ تَعَالَى خَلِيلًا وَأَنْجَاهُ مِنْ نَارِ
نَمْرُودَ فِيهِ وَالْخَامِسَةُ تَابَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى دَاوُدَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيهِ وَرَدَّ الْمُلْكَ عَلَى سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَالسَّادِسَةُ كَشَفَ اللهُ ضُرَّ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِيهِ وَالسَّابِعَةُ نَجَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
مِنَ الْبَحْرِ وَأَغْرَقَ فِرْعَوْنَ فِي الْبَحْرِ فِيهِ وَالثَّامِنَةُ نَجَّى
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَطْنِ الْحُوتِ
فِيهِ وَالتَّاسِعَةُ رَفَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِلَى السَّمَاءِ فِيهِ وَالْعَاشِرَةُ وُلِدَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيهِ **فَصْلٌ** وَاخْتَلَفُوا فِي أَيِّ يَوْمٍ هُوَ
مِنَ الْمُحَرَّمِ فَقَالَ أَكْثَرُهُمُ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ
وَهُوَ الصَّحِيحُ لِمَا تَقَدَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ الْحَادِي
عَشَرَ مِنْهُ وَنُقِلَ عَنْ عَائِشَةَ رضا أَنَّهُ هُوَ التَّاسِعُ مِنْهُ
وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضا عَنْ
أَيِّ يَوْمٍ نَصُومُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ
الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ أَصْبِحْ صَائِمًا مِنَ التَّاسِعِ قُلْتَ
كَذَلِكَ كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَعَمْ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضا أَيْضًا
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ

عاشورا اسلیئے ہی نام رکھا گیا کہ اللہ نے بزرگی دی دسوں کو پیغمبروں میں سے علیہم السلام دس بزرگیں ایک اُن میں سے یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے توبہ قبول کی حضرت آدم علیہ السلام کی اسدن میں اور دوسرے اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو اُٹھا لیا اسدن مکان بلند میں یعنے بہشت میں اور تیسرے ٹھیری کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی اسدن میں جودی پہاڑ پر اور چوتھے حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا کیئے گئے اسدن میں اور اللہ تعالیٰ نے انکو اپنا خالص دوست بنایا اور انکو نجات دی آگ سے نمرود کی اسدن میں اور پانچویں اللہ عزوجل نے حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کی اسدن میں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملک پھیر دیا اسدن میں اور چھٹے اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام سے تکلیف دور کی اسدن میں اور ساتویں اللہ عزوجل نے نجات دی حضرت موسےٰ علیہ السلام کو دریا سے اور فرعون کو غرق کر دیا دریا میں اسدن میں اور آٹھویں اللہ عزوجل نے حضرت یونس علیہ السلام کو نجات دی مچھلی کے پیٹ سے اسدن میں اور نویں اللہ عزوجل نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اُٹھا لیا آسمان کیطرف اسدن میں اور دسویں ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیئے گئے اسدن میں فضل اور انہوں نے اختلاف کیا کہ محرم میں سے کون سے دن میں عاشورا ہے کہا اُن کے اکثروں نے کہ وہ دسواں دن محرم ہے اور یہی صحیح ہے ان دلیلوں سے جو پہلے گذر چکیں اور کہا انکے بعض نے وہ گیارہواں دن ہے محرم سے اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ محرم سے نواں دن ہے اور حکیم بن اعرج سے روایت ہے اُسنے ابن عباس سے پوچھا کس دن سے عاشورا کا روزہ رکھا جاوے کہا تو جب محرم کا چاند دیکھے پھر گنتا رہ پھر اُسکے نویں دن سے روزہ رکھ دینے کہا اسیطرح کا روزہ رکھتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہاں اور نیز ابن عباس سے ایک اور حدیث میں ہے کہ وہ کہا کرتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورا کے دن کا روزہ رکھا اور حکم کیا اُسکے روزہ رکھنے کا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسدن کی یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اگلا سال ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم نویں دن روزہ رکھینگے۔

فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ عِشْتُ اِلَى قَابِلٍ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى صُمْتُ يَوْمَ التَّاسِعِ مَخَافَةَ اَنْ
يَفُوْتَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَصْلٌ وَنَذْكُرُ مِنْ فَضَائِلِ
يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قُتِلَ فِيْهِ رُوِيَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلِيْ اِذْ
دَخَلَ عَلَيَّ الْحُسَيْنُ رض فَطَالَعْتُ عَلَيْهِمَا مِنَ الْبَابِ
وَاِذَا الْحُسَيْنُ رض عَلٰى صَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْعَبُ وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِطْعَةٌ مِنْ طِيْنٍ وَدِمُوْعُهُ تَجْرِيْ فَلَمَّا خَرَجَ الْحُسَيْنُ
دَخَلْتُ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا
طَالَعْتُ عَلَيْكَ وَفِيْ يَدِكَ طِيْنَةٌ وَاَنْتَ تَبْكِيْ فَقَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ فَلَمَّا فَرَحْتُ بِهٖ وَهُوَ عَلٰى
صَدْرِيْ يَلْعَبُ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ ع وَنَاوَلَنِيْ الطِّيْنَةَ
الَّتِيْ يُقْتَلُ عَلَيْهَا فَلِذٰلِكَ بَكَيْتُ وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ
الْبَصْرِيِّ رح اَنَّهُ قَالَ اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ
رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ يُبَشِّرُهٗ
وَيُلَاطِفُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ سَاَلَ الْحَسَنَ رض عَنْ ذٰلِكَ
فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ رض لَعَلَّكَ فَعَلْتَ اِلٰى اَهْلِ بَيْتِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ ص مَعْرُوْفًا فَقَالَ نَعَمْ وَجَدْتُ رَاْسَ حُسَيْنِ
بْنِ عَلِيٍّ رض فِيْ خِوَانِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَكَسَوْتُهُ خَمْسَةً مِنَ
الثِّيَابِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِيْ وَقَبَرْتُهٗ
فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْكَ بِسَبَبِ ذٰلِكَ وَاَحْسَنَ اِلَى الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ
وَاَمَرَهٗ بِالْجَوَائِزِ وَرُوِيَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الزَّيَّاتِ قَالَ رَاَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِبْرٰهِيْمَ الْخَلِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي الْمَنَامِ يُصَلِّيَانِ عَلٰى قَبْرِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رض وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ

پس اگلا سال نہیں آیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے
ابن عباس نے ایک اور لفظ میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں انشاء اللہ نویں دن کا
روزہ رکھونگا اس سے ڈر کے کہ آپ سے عاشوراء کا دن فوت ہو جائے۔
فصل اور ہم بیان کرتے ہیں فضائل میں سے عاشوراء کے دن کے یہ
کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید کیے گئے اسدن میں حضرت
ام سلمہ سے روایت کی گئی ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر
میں تھے ناگہان آپ کی پاس حضرت حسین آگئے پھر میں نے انپر نگاہ کی دروازے
سے تو امام حسینؓ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے مبارک
پر کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں کچھ
تھوڑی سی مٹی تھی اور آپ کے آنسو جاری تھے پھر جب چلے گئے حضرت حسین
میں آئی اور میں نے کہا میرے ماں اور باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ میں نے
آپ کو دیکھا آپ کے ہاتھ میں مٹی تھی اور آپ رو رہے تھے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے جب میں حسین سے خوش ہوا جب وہ میرے
سینے پر کھیل رہا تھا تو میرے پاس جبریل آئے اور مجھکو یہ مٹی دی جسپر حسینؓ
قتل کیا جاویگا اسلئے میں روتا ہوں اور روایت ہے حضرت حسن بصری سے
کہا سلیمان عبد الملک نے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا
کہ آپ اسکو بشارت دیتے ہیں اور اسپر مہربانی فرماتے ہیں جب اُنے صبح
کی تو پوچھا حسن بصری سے اس خواب سے حسن نے اس سے کہا شاید تو نے
کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کوئی نیکی کہا ہاں میں نے سر پایا
حسین بن علیؓ کا یزید بن معاویہ کے خزانہ میں تو اسکو میں نے پہنائے پانچ
کفن دیباج سے اور میں نے اسپر جنازہ پڑھا جماعت کے ساتھ اپنے دو سو
میں سے اور میں نے اسکو قبر میں رکھا تو حسن نے اُس سے کہا بیشک رسول
صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے اس سبب سے راضی ہو گئے تو سلیمان نے حسن رحمہ اللہ
کی طرف نیکی کی اور اُسکے لیئے انعاموں کا حکم دیا اور روایت ہے حمزہ بن
زیات سے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابراہیم خلیل علیہ السلام
کو خواب میں دیکھا کہ وہ دونو حضرت حسین بن علی کی قبر پر جنازہ
پڑھ رہے تھے اور مجھکو خبر دی ابو نصر نے

عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
قَالَ هَبَطَ عَلٰی قَبْرِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رض یَوْمَ اُصِیْبَ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ مَلَكٍ یَبْكُوْنَ عَلَیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ **فَصْلٌ**
وَقَدْ طَعَنَ قَوْمٌ عَلٰی مَنْ صَامَ هٰذَا الْیَوْمَ الْعَظِیْمَ وَمَا
رَوٰی فِیْهِ مِنَ التَّعْظِیْمِ وَزَعَمُوْا اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ صِیَامُهٗ لِاَجْلِ
قَتْلِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ فِیْهِ وَقَالُوْا یَنْبَغِیْ اَنْ تَكُوْنَ الْمُصِیْبَةُ
فِیْهِ عَامَّةً لِجَمِیْعِ النَّاسِ لِفَقْدِهٖ فِیْهِ وَاَنْتُمْ تَتَّخِذُوْنَهٗ
یَوْمَ فَرَحٍ وَسُرُوْرٍ وَتَاْمُرُوْنَ فِیْهِ بِالتَّوْسِعَةِ عَلَی الْعِیَالِ
وَالتَّفَكُّرِ الْكَثِیْرِ وَالصَّدَقَةِ عَلَی الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ
وَالْمَسَاكِیْنِ وَلَیْسَ هٰذَا مِنْ حَقِّ الْحُسَیْنِ عَلٰی جَمَاعَةِ
الْمُسْلِمِیْنَ وَهٰذَا الْقَائِلُ مُخْطِیٌ وَمَذْهَبُهٗ قَبِیْحٌ فَاسِدٌ
لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اخْتَارَ لِسِبْطِ نَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَلشَّهَادَةَ فِیْ اَشْرَفِ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمِهَا وَاَجَلِّهَا
وَاَرْفَعِهَا عِنْدَهٗ لِیَزِیْدَهٗ بِذٰلِكَ رِفْعَةً فِیْ دَرَجَاتِهٖ وَ
كَرَامَاتِهٖ مُضَافَةً اِلٰی كَرَامَتِهٖ وَبَلَغَهٗ مَنَازِلَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
اَلشَّهَادَةُ بِالشَّهَادَةِ وَلَوْ جَازَ اَنْ یَتَّخِذَ یَوْمَ مَوْتِهٖ یَوْمَ
مُصِیْبَةٍ لَكَانَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ اَوْلٰی بِذٰلِكَ اِذْ قَبَضَ
اللّٰهُ تَعَالٰی نَبِیَّهٗ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ
اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّیْقِ قُبِضَ فِیْهِ وَهُوَ مَا رَوٰی هِشَامُ
بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رض لِاَیِّ
یَوْمٍ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ قُلْتُ یَوْمَ
الْاِثْنَیْنِ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْهِ
فَمَاتَ رض فِیْهِ وَفَقْدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَفَقْدُ اَبِیْ بَكْرٍ رض اَعْظَمُ مِنْ فَقْدِ غَیْرِهِمَا وَقَدِ اتَّفَقَ
النَّاسُ عَلٰی شَرَفِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَفَضِیْلَةِ صَوْمِهٖ وَاَنَّهٗ
تُعْرَضُ فِیْهِ الْاَعْمَالُ وَفِیْ یَوْمِ الْخَمِیْسِ تُرْفَعُ اَعْمَالُ
الْعِبَادِ وَكَذٰلِكَ یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ لَا یُتَّخَذُ یَوْمَ مُصِیْبَةٍ
وَلَا اَنْ یُتَّخَذَ یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ یَوْمَ مُصِیْبَةٍ لَیْسَ بِاَوْلٰی
مِنْ اَنْ یُتَّخَذَ یَوْمَ فَرَحٍ وَسُرُوْرٍ وَلِمَا قَدْ مَنَا ذِكْرُهٗ

اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو اسامہ سے اسنے جعفر بن محمد سے کہا حضرت
حسین بن علی کی قبر پر جس دن وہ شہید ہوئے اترے ستر ہزار فرشتے رو تے
رہینگے اسپر قیامت کے دن تک فصل اور ایک قوم نے جو اس دن
بزرگ کا روزہ رکھے اسپر طعن کیا ہے اور جو تعظیم وارد ہے اس دن میں
اور انہوں نے گمان کیا کہ اس دن میں روزہ جائز نہیں بسبب قتل ہونے
حسین بن علی کے اس دن میں اور کہا کہ واجب ہے کہ اس دن میں عام مصیبت
ہو تمام لوگوں کو اس دن حسین رضی اللہ عنہ کے گم ہونے کی وجہ سے حالانکہ
تم اس دن کو فرحت اور خوشی کا دن بناتے ہو اور تم اس دن میں حکم کرتے
ہو عیال پر فراخی کرنے اور بہت خرچ کرنے کا اور فقیروں اور ضعیفوں
اور مسکینوں پر صدقہ کرنے کا حالانکہ یہ نہیں ہے حضرت حسین کے حق سے
جو تمام مسلمانوں پر ہے اور یہ کہنے والا خطا کرنیوالا ہے اور اسکا
مذہب برا اور فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بیٹے کو شہادت میں سب دنوں میں سے بڑے بزرگ اور بہت
بڑے اور بڑی بزرگی والے اور بہت بلند دن میں اپنے نزدیک تاکہ اسکو
زیادہ کرے اس شہادت سے بلندی اسکے درجوں اور اسکی بزرگیوں میں
اسکی بزرگی کیطرف زیادہ کرنا اور اسکو پہنچاوے خلفاء راشدین کے مرتبوں
میں جو شہادت سے شہید ہوئے اور اگر جائز ہوتا کہ حضرت حسین کی موت
کا دن مصیبت کا دن بنایا جاوے تو دوشنبہ کا دن اسکے زیادہ
لائق تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قبض فرمایا
اسمیں صلی اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح اسمیں حضرت ابوبکر صدیق قبض
کیے گئے اور وہ روایت ہے جو ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہ سے کی کہا
حضرت ابوبکر نے فرمایا مجھ سے کس دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فوت ہوئے ہیں میں نے کہا دوشنبہ کے دن فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
میں امید کرتا ہوں کہ میں اسیدن مروں سو آپ اسی دن مرے اور گم ہوا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گم ہونا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا
بہت زیادہ ہے اور دونوں کے سوا کے گم ہونے سے اور بیشک لوگوں
نے اتفاق کیا ہے دوشنبہ کو دن کی بزرگی اور اسکے روزہ کی بزرگی پر اور یہ
کہ اس دن میں عمل پیش کیے جاتے ہیں اور جمعرات کو دن میں بندوں کے عمل اٹھائے
جاتے ہیں اسیطرح عاشوراء کا دن مصیبت کا دن نہیں بنایا جاوے اور اسلیے کہ عاشوراء

وَفَضْلُهُ مِنْ اَنْ نَجّٰى اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ اَنْبِيَاءَهُ مِنْ
اَعْدَائِهِمْ وَاَهْلَكَ فِيْهِ اَعْدَاءَهُمُ الْكُفَّارَ مِنْ فِرْعَوْنَ
وَقَوْمِهٖ وَغَيْرِهِمْ وَاَنَّهُ تَعَالٰى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ الشَّرِيْفَةِ فِيْهِ وَاٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ
تَعَالٰى لِمَنْ صَامَهُ مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِيْلِ وَالْعَطَاءِ الْوَافِرِ وَ
تَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ وَتَمْحِيْصِ السَّيِّئَاتِ فَصَارَ عَاشُوْرَاءُ بِهٰذِهِ
بَقِيَّةَ الْاَيَّامِ الشَّرِيْفَةِ كَالْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَعَرَفَةَ وَغَيْرِهَا
ثُمَّ لَوْ جَازَ اَنْ يَتَّخِذَ هٰذَا الْيَوْمَ مُصِيْبَةً لَاتَّخَذَهُ الصَّحَابَةُ
وَالتَّابِعُوْنَ لِاَنَّهُمْ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنَّا وَاَخَصُّ بِهٖ وَقَدْ وَرَدَ
عَنْهُمُ الْحَثُّ عَلَى التَّوْسِعَةِ عَلَى الْعِيَالِ فِيْهِ وَالصَّوْمُ فِيْهِ
مِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ رض اَنَّهُ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ
عَاشُوْرَاءَ فَرِيْضَةٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يَاْمُرُ بِصِيَامِهٖ فَقَالَتْ
لَهُمْ عَائِشَةُ رض مَنْ يَاْمُرُكُمْ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالُوْا
عَلِيٌّ رض قَالَتْ اَنَّهُ اَعْلَمُ مَنْ بَقِيَ بِالسُّنَّةِ وَرُوِيَ
عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ اَحْيَا لَيْلَةَ عَاشُوْرَاءَ اَحْيَاهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ فَدَلَّ
عَلٰى بُطْلَانِ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْقَائِلُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

مَجْلِسٌ فِيْ فَضَائِلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا يَعْنِيْ اَقَرُّوْا وَصَدَّقُوْا بِوَحْدَانِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى
اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ يَعْنِيْ اِذَا دُعِيْتُمْ بِالْاَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ يَعْنِيْ فَامْشُوْا اِلَى صَلٰوةِ
الْجُمُعَةِ وَذَرُوا الْبَيْعَ يَعْنِيْ وَاتْرُكُوا الْبَيْعَ بَعْدَ
النِّدَاءِ ذٰلِكُمْ يَعْنِي الصَّلٰوةَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنَ الْكَسْبِ وَ
التِّجَارَةِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ يَعْنِيْ تُصَدِّقُوْنَ وَسَبَبُ
نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنَّ الْيَهُوْدَ اَفْتَخَرُوْا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ
يَا شِيْعَةَ تِلْكَ بِاَحَدٍ فَقَالُوْا نَحْنُ اَحِبَّاءُ اللّٰهِ

اور بزرگی اسکے بیان کی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسدن میں اپنے پیغمبروں کو
اپنے دشمنوں سے نجات دی اور اسدن میں ہلاک کیا اپنے دشمنوں
کافروں کو فرعون اور اسکی قوم اور انکے سوا اور کافروں میں سے اور یہ کہ
اللہ تعالےٰ نے اس شخص کے لیئے جو اسکا روزہ رکھے بڑا ثواب اور بڑی
بخشش اور گناہوں کا کفارہ اور برائیوں کا دور کرنا تیار کیا ہے پس
ہوگیا عاشورا، باقی کے اور بزرگ دنوں کے برابر عیدیں اور جمعہ اور عرفہ
وغیرہا کیطرح پھر اگر جائز ہوتا کہ اسدن کو ماتم کا دن بنایا جاوے تو صحابہ
کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم اسکو بناتے کیونکہ وہ اسکی طرف ہم سے زیادہ
قریب تھے اور زیادہ خاص تھے اور بیشک اُن سے ترغیب وارد ہوئی
ہے کھانے میں فراخی کرنے کی عیال پر اُسدن میں اور اُسدن کو روزہ
رکھنے پر اسمیں سے وہ روایت ہے جو حسن سے کی گئی کہ کہا عاشورا کے دن
کا روزہ فرض ہے اور حضرت علی اسکے روزہ کا حکم کیا کرتے تھے۔
تو حضرت عائشہ رض نے کہا عاشورہ کے دن کے روزے کا تمکو کون حکم
کرتا ہے اُنہوں نے کہا علی عائشہ رض نے کہا وہ بیشک باقیماندوں سے
سنت کو زیادہ جاننے والے ہیں اور حضرت علی رض سے روایت ہے کہا حضرت
علی رض نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عاشورا کی
رات کو جاگتا رہے تو زندہ رکھیگا اسکو اللہ تعالیٰ جتنا چاہے پس دلالت
کرتی ہے اُسکے باطل ہونے پر جسکی طرف وہ قائل ہوگیا ہے اور اللہ تعالےٰ
زیادہ جاننے والا ہے

مجلس جمعہ کے دن کی بزرگیوں میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لیئے پکارا جاوے پس اللہ کے ذکر کیطرف
شتابی کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیئے بہتر ہے اگر جانتے ہو
حضرت ابن عباس نے (اس آیت کی تفسیر میں) کہا اے لوگو جو ایمان لائے ہو
یعنے تمنے اقرار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کو دل سے سچا جانا ہے جب نماز کے
لیئے پکارا جاوے یعنی جب تم بلائے جاؤ اذان سے جمعہ کے دن پس اللہ کے ذکر کیطرف
شتابی کرو یعنے چلو جمعہ کی نماز کیطرف اور چھوڑ دو خرید و فروخت یعنی چھوڑ دو
خرید و فروخت اذان کے بعد یہ یعنی نماز تمہارے لیئے بہتر ہے کسب اور سوداگری
سے اگر تم جانتے ہو یعنے سچ جانتے ہو اور اس آیت کے اترنے کا سبب یہ ہے
کہ یہودیوں نے مسلمانوں پر تین چیزوں سے فخر کیا تھا پہلے انہوں نے کہا تھا
ہم اللہ کے دوست اور

وَاِخْوَانُهُ دُوْنَكُمْ وَالثَّانِيْ لَنَا كِتَابٌ وَلَكُمْ كِتَابٌ
وَالثَّالِثُ لَنَا سَبْتٌ وَلَا سَبْتَ لَكُمْ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَاَكْذَبَهُمْ
فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَقَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ
النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
يَقُوْلُ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ فِيْ قَوْلِكُمْ نَحْنُ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ مِنْ دُوْنِكُمْ وَاَنْزَلَ عَزَّ وَجَلَّ
يَقُوْلُهُمْ اَنْتُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا كِتَابَ لَكُمْ فَقَوْلُهٗ جَلَّ وَعَلَا هُوَ
الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ وَذَمَّهُمْ فَقَالَ
تَعَالٰى مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ
الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا الْاٰيَةَ وَاَنْزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِقَوْلِهِمْ
لَنَا سَبْتٌ وَلَا سَبْتَ لَكُمْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ
لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
الْاٰيَةَ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا
اِلَيْهَا الْاٰيَةَ وَذٰلِكَ اَنَّ الْعِيْرَ اِذَا قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ اسْتَقْبَلُوْهَا
بِالطَّبْلِ وَالصَّفِيْقِ فَيَخْرُجُ النَّاسُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا كَانَ
ذَاتَ يَوْمٍ جَآءَتِ الْعِيْرُ فَخَرَجَ النَّاسُ مِنَ الْمَسْجِدِ
غَيْرَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا وَامْرَاَةٍ ثُمَّ جَآءَتْ عِيْرٌ اُخْرٰى
فَخَرَجُوْا اَيْضًا اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا وَامْرَاَةً ثُمَّ دِحْيَةُ
ابْنُ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيُّ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ عَوْفٍ قَبْلَ بِتِجَارَةٍ
مِّنَ الشَّامِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ وَكَانَ يَحْمِلُ مَعَهٗ مِنْ اَنْوَاعِ
التِّجَارَةِ وَكَانَ يَتَلَقَّاهُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بِالطَّبْلِ وَ
التَّصْفِيْقِ فَوَافَقَ قُدُوْمُهٗ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ
النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا
كَمْ تَرَوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا وَامْرَاَةً
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا هٰؤُلَآءِ
لَقَدْ سُرِقَتْ لَهُمُ الْحِجَارَةُ لَيَقِفَنَّ عَلَمَاتٌ عَلَى الْحِجَارَةِ
لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا
انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ قُلْ مَا

اسکے پیارے ہیں نہ تم اور دوسری ہماری لیئے کتاب ہے اور تمہارے
کتاب نہیں ہے اور تیسرے ہمارے لیئے سبت (ہفتہ) کا دن ہے
تمہارے لیئے سبت نہیں پس اللہ نے انپر رد کیا اور انکو جھٹلایا اس آیت
میں اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تو انہ دی ایت لوگوں کو جو یہودی
ہوئے ہیں اگر تم گمان کرتے ہو کہ تم اللہ کے دوست ہو لوگوں کے سوا
سو تم آرزو کرو موت کی اگر تم اپنے اس کہنے میں سچے ہو کہ ہم تمہارے سوا اللہ
کے دوست ہیں اور اللہ عزوجل نے اُنکے اس قول کے رد کرنے کو کہ تم اس لیئے
ہو تمہارے لیئے کتاب نہیں ہے اپنا قول نازل فرمایا بزرگ اور بلند اللہ
وہ ہے جسنے ان پڑھوں میں سے ہی رسول بھیجا اور ان کی مذمت کی
فرمایا ان لوگوں کی مثال جو توریت اٹھائی گئی پھر انہوں نے اسکو نہ اٹھایا
گدھے کی مثال ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے آخر آیت تک اور اللہ تعالیٰ
نے اُتارا اُن کے اس قول رد کرنیکو کہ ہمارے لیئے ہفتہ کا دن ہے اور تمہارے
لیئے کوئی ہفتہ کا دن نہیں ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب نماز کے لیئے
پکارا جاوے جمعہ کے دن اللہ تعالےٰ کو اس قول تک یہ تمہارے لیئے بہتر
ہے اگر تم جانتے ہو پھر فرمایا اللہ عزوجل نے اور جب وہ سودا گری یا
کھیل دیکھ لیتے ہیں تو اسکی طرف دوڑ جاتے ہیں آخر آیت تک اور یوں ہے
کہ کوئی قافلہ جب مدینہ میں آیا کرتا تو اس سے لوگ جا ملا کرتے نقارہ یا تالیاں
بجاتے ہوئے تو مسجد سے لوگ نکل جایا کرتے پھر جب ایک روز قافلہ
آیا تو لوگ مسجد سے نکل گئے سوا بارہ مرد اور ایک عورت کے پھر ایک
اور قافلہ آیا پھر بھی نکل گئے سوا بارہ مرد اور ایک عورت پھر دحیہ
بن خلیفہ کلبی بنی عامر بن عوف میں سے شام سے تجارت کا مال لیکر آیا مسلمان ہونے سے
پہلے اور اس نے اپنے ساتھ اُٹھائے تھے قسم قسم کی تجارت کے مال اور اسکو جا ملا کرتے
تھے مدینہ والے نقارہ اور تالیاں بجاتے ہوئے سو اسکا آنا جمعہ کے دن موافق پڑا جب حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے تو لوگ اسکی طرف
نکل گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو مسجد میں کتنے باقی رہے
ہیں، عرض کیا بارہ مرد اور ایک عورت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر یہ نہ ہوتے تو بیشک اُن کے لیئے پتھر پر نشان کیا جاتا یعنی
پتھروں پر انکے ہلاک کرنے کے لیئے نشان کیا جاتا پس اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت
اور جب وہ تجارت یا کھیل دیکھ لیتے ہیں تو اسکی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھکو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں

کہہ دے جو

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ يَعْنِي الطَّبْلَ وَالتَّصْفِيقَ وَمِنَ التِّجَارَةِ الَّتِي جَاءَ بِهَا دِحْيَةُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ مِنْ خَيْرٍ وَقِيلَ مِنَ الْاِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا بَقُوا فِي الْمَسْجِدِ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمَا

فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ الْجُمُعَةِ مِنْ طَرِيقِ الْاٰثَارِ

مِنْهَا رَوَى الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَلَمْ تَغْرُبْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْرَقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَعَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ النَّاسَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ قَرَّبَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا قَامَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ وَفِيهِ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَفِيهِ اَهْبَطَهُ مِنْهَا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَرَفْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ وَهِيَ لِلسَّاعَةِ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَنْدَهْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَفِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ فِيهِ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيهِ اَهْبَطَ عَلَى الْاَرْضِ وَفِيهِ تُوُفِّيَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ الْعَبْدُ رَبَّهُ فِيهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ مَلَكٍ مُّقَرَّبٍ

جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ کھیل سے بہتر ہے یعنی نقارہ اور تالیاں بجانے اور اس تجارت سے جسکو دحیہ کلبی لایا اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے سب رزق دینے والوں سے اپنے غیر سے اور بعض نے کہا کہ بارہ مرد جو مسجد میں باقی رہ گئے تھے ان میں سے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں فصل جمعہ کے دن کی فضیلتوں میں حدیثوں کے طریق سے ان میں ایک وہ روایت ہے جو علاء بن عبدالرحمٰن نے کی اپنے باپ سے اس نے ابوہریرہ سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج کسی دن پر نہ چڑھا اور نہ غروب ہوا جو جمعہ کے دن سے افضل ہو اور کوئی زمین پر چلنے والا نہیں مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے دو گروہ کے سوا جنوں اور آدمیوں کے اور مسجد کے دروازوں میں سے ہر ایک دروازہ پر دو فرشتے ہوتے ہیں جو لوگوں کو لکھتے ہیں پہلے کو پھر پہلے کو جیسے کسی مرد نے اونٹ کی قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے گائے کی قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے بکری قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے مرغی قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے انڈا قربانی کیا پھر جب امام کھڑا ہوا امام تو وہ صحیفے لپیٹ جاتے ہیں اور روایت ہے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہت بہتر دن جس میں سورج چڑھے جمعہ کا دن ہے اسی دن میں وہ اس سے اتارے گئے اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی اور اسی دن میں ایک گھڑی ہے جسکو نہیں پاتا مومن اللہ تعالیٰ سے اسمیں کچھ مانگتا ہے مگر وہ اسے دیتا ہے ابوسلمہ نے کہا عبداللہ بن سلام نے کہا میں اس گھڑی کو پہچانتا ہوں وہ آخر گھڑی ہے دن میں سے اور وہ گھڑی ہے جسمیں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے ہیں اللہ عزوجل نے فرمایا انسان شتابی سے پیدا کیا گیا ہے اور عبداللہ بن مندہ نے روایت کی کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن دنوں کا سردار اور انکا بڑا بزرگ ہے اللہ تعالیٰ کے پاس دن سے عید الفطر کے اور اسمیں پانچ خصلت ہیں اللہ تعالیٰ نے اسمیں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی میں وہ زمین پر اتارے گئے اور اسی میں وہ فوت کیے گئے اور اسمیں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اپنے رب سے نہیں مانگتا اسمیں کچھ مگر وہ اسکو دیدیتا ہے جبتک حرام نہ مانگے اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی فرشتہ مقرب اپنے رب عزوجل کے پاس نہیں ہے۔

عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا وَهُوَ يَفْرَقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَا سَمَاءٌ
وَلَا اَرْضٌ اِلَّا وَهُوَ يُشْفِقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ
الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ
اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ اَلْيَوْمُ الشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَالْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالْمَوْعُوْدُ
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى
فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اَوْ يَسْتَعِيْذُهٗ مِنْ شَرٍّ اِلَّا يُعِيْذُهٗ اَخْرَجَهُ
اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ اِذَا
كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ خَرَجَتِ الشَّيَاطِيْنُ يَرْفُوْنَ النَّاسَ اِلٰى اَسْوَاقِهِمْ
وَمَعَهُمُ الرَّايَاتُ وَتَخْرُجُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَكْتُبُوْنَ
عَلٰى قَدْرِ مَنَازِلِهِمُ السَّابِقَ وَالْمُصَلِّيَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ
الْاِمَامُ فَمَنْ دَنٰى مِنَ الْاِمَامِ فَنَصَتَ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ
لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ وَمَنْ نَاٰى عَنْهُ فَاسْتَمَعَ وَنَصَتَ وَلَمْ
يَلْغُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِنَ الْاَجْرِ وَمَنْ دَنٰى مِنَ الْاِمَامِ فَلَغَا
وَلَمْ يَنْصُتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ
نَاٰى عَنْهُ فَلَغَا وَلَمْ يَنْصُتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنَ الْوِزْرِ ثُمَّ
قَالَ لَهٗ فَقَدْ تَكَلَّمَ جُمُعَةَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ نَبِيِّكُمْ
مُحَمَّدٍ ص وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ
يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ رض قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَقِفُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ
النَّاسَ حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَتِ الصُّحُفَ
وَرُفِعَتِ الْاَقْلَامُ قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
مَا حَبَسَ فُلَانًا وَمَا حَبَسَ فُلَانًا قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَرِيْضًا فَاشْفِهٖ وَاِنْ

کسی چیز کو ملائکہ کے سوا کسی اور خدا کے سوا کسی چیز کی مثل نہ کہے کسی کے ساتھ آرام نہ پائے اور خدا کے سوا کسی کے ساتھ نہ ہو پس علماء نے اس سوال کی تبدیلی کو جائز کہا ہے اور بعض نے اس سوال کو اور بعض نے اس کو ناجائز کہا ہے اور بعض نے اس سوال کو اور اس کو جائز کہا ہے اور بعض نے اس سوال کو اور

كَانَ ضَالًّا فَاهْدِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا فَأَعِنْهُ وَقَالَ
جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَلَائِكَةً
مَعَهُمُ الْوَاحٌ مِنْ فِضَّةٍ وَأَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُونَ مَنْ
صَلَّى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ أَخْبَرَ الشَّيْخُ
أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةَ فِي
يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضًا أَوْ مُسَافِرًا أَوِ امْرَأَةً أَوْ صَبِيًّا
أَوْ مَمْلُوكًا وَمَنِ اسْتَغْنَى عَنْهَا بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ بِاسْتَغْنَى اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ وَعَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا
تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى قَلْبِهِ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ
أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى
اللَّهِ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ
قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ
بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ تُسْعَدُوا وَأَكْثِرُوا مِنَ الصَّدَقَةِ فِي
السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُوجَرُوا وَتُحْمَدُوا وَتُرْزَقُوا وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فَرِيضَةً مَكْتُوبَةً
فِي مَقَامِي هَذَا فِي شَهْرِي هَذَا فِي عَامِي هَذَا إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ مَنْ وَجَدَ إِلَيْهَا سَبِيلًا فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي
أَوْ بَعْدِي جُحُودًا بِهَا أَوِ اسْتِخْفَافًا بِهَا وَلَهُ إِمَامٌ جَائِرٌ
أَوْ عَادِلٌ فَلَا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ شَمْلَهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ
أَلَا فَلَا صَلَاةَ لَهُ أَلَا وَلَا وُضُوءَ لَهُ أَلَا وَلَا زَكَاةَ لَهُ أَلَا
وَلَا حَجَّ لَهُ وَلَا بِرَّ لَهُ حَتَّى يَتُوبَ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ أَلَا وَلَا تَؤُمَّنَّ امْرَأَةٌ رَجُلًا وَلَا يَؤُمَّنَّ
أَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا وَلَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا إِلَّا أَنْ يَقْهَرَهُ
سُلْطَانٌ يَخَافُ سَيْفَهُ وَسَوْطَهُ وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ

گمراہ ہے تو اس کو ہدائت دی اور اگر وہ غائب ہے تو اسکو مدد دی اور جعفر نے کہا
ہم سے حدیث بیان کی ثابت نے کہا ہمکو پونہچا کہ اللہ تعالے کیلئے فرشتے ہین جن کے
ساتھہ چاندی کی تختیان ہوتی ہین اور سونے کی قلمین جو شخص جمعہ کی رات
کو اور جمعہ کے دن کو جماعت مین نماز پر ہتا ہے اس کو لکھتے ہین ہم کو خبر دی
شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو الزبیر سے اس نے جابر بن
عبد اللہ سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکہتا ہے
اللہ سے اور پچہلے دن سے پس اسپر جمعہ ہے جمعہ کے دن مگر جو بیمار ہو یا مسافر
یا عورت یا لڑکا یا غلام اور جو شخص اس سے بے پروا ہو کہیل یا تجارت
مین تو اللہ تعالے اس سے بے پرواہے سراہا گیا ہے اور ابو الجعد
ضمری سے روایت ہے اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ ترک کرنے مین جمعہ حقیر جانکر تو اللہ تعالے
اسکے دل پر مہر کر دیگا اور ہم کو خبر دی شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی
اسناد سے سعید بن المسیب سے اس نے جابر بن عبد اللہ رض سے کہا کہا
نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا منبر پر سے لوگو
اللہ تعالے کی طرف توبہ کرو مرنے سے پہلے اور نیک عملون مین
شتابی کرو مشغول ہونے سے پہلے اور ملاؤ اس چیز کو جو تمہارے
درمیان اور تمہارے رب کے درمیان ہے اس کو اپنے بہت
یاد کرنے سے سعادت مند ہو جاؤ گے اور بہت دو صدقہ پوشیدہ
اور ظاہر مین تو تم ثواب دیے جاؤ گے اور تعریف کیئے جاؤ گے
اور رزق دیئے جاؤ گے اور جان لو کہ بیشک اللہ تعالے نے تمپر جمعہ فرض
کیا ہے فرض لکہا ہوا میرے اس مقام مین میرے اس مہینے مین میرے
اس سال مین قیامت کے دن تک جو شخص اسکی طرف راہ پاوے پس جو شخص اسکو
ترک کرے میری زندگی مین یا میرے پیچہے اس سے انکار کرکے یا اسکو حقیر سمجہکر اور
اسکا امام بہی ہو ظالم ہو یا عادل پس اللہ تعالے اسکیلئے اسکی پریشانی جمع نہ
کرے اسکیلئے اسکے کام مین برکت کرے خبردار ہو اسکی کوئی نماز نہین خبردار ہو اسکا
کوئی وضو نہین خبردار ہو اور نہ اسکی زکوۃ خبردار ہو اور نہ اسکا حج خبردار ہو
اور نہ اسکیلئے کوئی برکت جب تک وہ توبہ نہ کرے پہر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالے
اسکی توبہ قبول کریگا خبردار ہو عورت امامت کرے مرد کی اور اعرابی امامت کرے
مہاجر کی اور خبردار ہو نہ فاجر امامت کرے مومن کی مگر یہ کہ بادشاہ اسپر قہر کرے

قَالَ الدِّهْ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْ
مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ يَبْعَثُ الْاَيَّامَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى هَيْئَتِهَا وَيَبْعَثُ الْجُمُعَةَ
وَهِيَ زَاهِرَةٌ مُنِيْرَةٌ اَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعَرُوْسِ تُهْدٰى
اِلٰى كَرِيْمِهَا تُضِيْئُ لَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ ضَوْءِهَا اَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ
وَرِيْحُهُمْ كَالْمِسْكِ يَخُوْضُوْنَ فِيْ جِبَالِ الْكَافُوْرِ وَيَنْظُرُ
اِلَيْهِمُ الثَّقَلَانِ مَا يَطْرِفُوْنَ تَعَجُّبًا حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
لَا يُخَالِطُهُمْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُؤَذِّنُوْنَ الْمُحْتَسِبُوْنَ وَاَخْبَرَنَا
اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ
لِلّٰهِ تَعَالٰى سِتُّمِائَةِ اَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ
لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ سَاعَةً فِيْ كُلِّ
سَاعَةٍ سِتُّمِائَةِ اَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا
النَّارَ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مِّنْ سَاعَاتِ
الدُّنْيَا سِتُّمِائَةِ اَلْفِ عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ يَعْتِقُهُمْ كُلُّهُمْ
قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ
لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ سَاعَةً لَيْسَ فِيْهَا سَاعَةٌ
اِلَّا وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا سِتُّمِائَةِ اَلْفِ عَتِيْقٍ يَعْتِقُهُمْ مِّنَ
النَّارِ كُلَّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ جَمَاعَةٍ اُثْبِتَتْ
لَهٗ حَجَّةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَاِنْ صَلَّى الْعَصْرَ كَانَتْ لَهٗ عُمْرَةً وَاِنْ
غَسَّلَ فِيْ مَكَانٍ لَمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ
وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ وَشَهِدَ
جَنَازَةً وَتَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ وَعَادَ مَرِيْضًا وَشَهِدَ
نِكَاحًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ

وہ ڈری اسکی تلوار اور کوڑے سی اور ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے
اپنی اسناد سی ثابت بنانی نے اس نے طاؤس سی اس نے ابو موسی اشعری سے
کہا حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالے دنون
کو قیامت کے دن انکی ہیئت پر اٹھاویگا جمعہ کو اٹھاویگا اور وہ روشن
ہوگا اپنے اہل کو روشنی کرتا وہ اسکو گھیرے ہونگے عروس کی طرح جو اسکے
خاوند کیطرف بھیجی جاتی ہے انکیلئے روشنی کریگا وہ اسکی روشنی مین چلین گے
انکے رنگ برف کی طرح ہونگے اور انکی بو کستوری کی طرح ہوگی چلین گے کافور
کے پہاڑون مین اور انکی طرف دونو جماعت جن و انس دیکھین گے آنکھ
نہ جھپکین گے تعجب سی جبتک وہ جنت مین چلین جاوین انمین کوئی نہ ملے گا
مؤذنون کی سوا جو صرف ثواب طلب کرتے ہین اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے
باپ سی اپنے اسناد سی ثابت بنانی سے اس نے حضرت انس بن مالک سی اس نے
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بیشک اللہ تعالے کیلئے چھ
لاکھ آزاد ہین آگ سی ہر دن مین اور جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کی چوبیس
گھڑی ہین چھ لاکھ آزاد ہین آگ سی سب کے سب ایسی جن پر آگ واجب
ہو چکی تھی اور ایک اور لفظ مین ہے ثابت ہے اس نے انس سی اس نے حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالے کیلئے ہر گھڑی مین
دنیا کی گھڑیون مین سے چھ لاکھ آزاد ہین دوزخ سی ان کو آزاد کرتا ہے جن
سب کے سب پر آگ واجب ہو چکی ہے قیامت کے دن اور جمعہ کے دن
اور جمعہ کی رات مین چوبیس گھڑی ہین انمین کوئی ایسی گھڑی نہین مگر اللہ
عزوجل کیلئے اس مین چھ لاکھ آزاد ہین انکو دوزخ سے آزاد کرتا ہے
جن سب کے سب پر دوزخ واجب ہو چکی ہے اور روایت ہے عبد الرحمن بن
ابی لیلے سی اس نے حضرت ابو الدرداء سی کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن جماعت مین نماز پڑہے تو اسکے لئے ایک حج مقبول
لکھا جاویگا اور اگر عصر کی نماز بھی پڑہے تو اسکیلئے ایک عمرہ ہو جاویگا اور
اگر اس نے غسل کی اپنی اس جگہہ مین تو وہ نہ مانگیگا اللہ تعالے سی کچھہ مگر وہ اسے
دیگا اور روایت ہے حضرت ابی امامہ باہلی رضی سی کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھے اور نماز پڑہے ساتھہ امام کے
اور کسی جنازہ مین حاضر ہو اور کچھہ صدقہ کرے اور کسی بیمار کی عیادت کرے اور کسی
نکاح مین حاضر ہو تو اسکیلئے جنت واجب ہو جاویگی اور ہم کو خبر دی ابو نصر نے

و الاربعون

تا ابن سوان تعالہ
قال رضی اللہ
عنہ و ارضاہ
اعلم ان الناس
یجلدون متنعم
یہ و مبتلی فما
ضی ربہ علیہ
المتنعم علیہ
یحاسبہ عن النعیم
القلیل و دقہ
نعم علیہ فھو
فی النعیم فما یکون
من ذلک اذ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ
نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذَاكَ حَظُّهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا
بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِنْ شَآءَ اَعْطَاهُ
وَاِنْ شَآءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ
وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ
اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ
اَمْثَالِهَا وَقَدْ وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا وَهِيَ قَآئِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُشْفِقَةٌ مِنْ قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا الشَّيَاطِيْنَ
وَشَقِيَّ بَنِيْ اٰدَمَ وَيُقَالُ اِنَّ الطَّيْرَ وَالْهَوَآمَّ تَلْقٰى بَعْضُهَا
بَعْضًا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَيَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَوْمٌ صَالِحٌ
وَفِيْ خَبَرٍ اٰخَرَ اَنَّ جَهَنَّمَ تُسَعَّرُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ الزَّوَالِ
عِنْدَ اسْتِوَآءِ الشَّمْسِ فِيْ كَبِدِ السَّمَآءِ فَلَا تُصَلُّوْا فِيْ
هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ كُلُّهَا وَ
اِنَّ جَهَنَّمَ لَا تُسَعَّرُ فِيْهِ **فَصْلٌ** رُوِيَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ
اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْاُوْلٰى
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ فَالسَّاعَةُ الْاُوْلٰى تَكُوْنُ
بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالسَّاعَةُ الثَّانِيَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ
اِرْتِفَاعِ الشَّمْسِ وَالثَّالِثَةُ عِنْدَ انْبِسَاطِهَا وَهِيَ الضُّحٰى
الْاَعْلٰى اِذَا رَمَضَتِ الْاَقْدَامُ وَحَرُّ الشَّمْسِ وَالسَّاعَةُ
الرَّابِعَةُ تَكُوْنُ قَبْلَ الزَّوَالِ وَالْخَامِسَةُ اِذَا زَالَتِ
الشَّمْسُ وَمَعَ اسْتِوَآئِهَا وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جمعہ مین تین آدمی حاضر ہوتے ہین
سو ایک مرد اس مین حاضر ہوتا ہے لغو سو اسکا وہی حصہ ہے اور ایک مرد
اس مین حاضر ہوتا ہے دعا سو وہ ایک مرد ہے جس نے اللہ تعالے سے دعا کی سو اگر
وہ چاہے اسکو دے اور اگر چاہے نہ دے اور ایک مرد اس مین حاضر ہوتا ہے خاموشی
اور چپ سے اور کسی مسلمان کی گردن نہین لتاڑتا اور کسی کو ایذا نہین دیتا
پس یہ جمعہ کفارہ ہے جمعہ تک جو اسکے متصل ہے اور تین دن زیادہ کیونکہ
اللہ عزوجل فرماتا ہے جو شخص نیکی لاوے تو اسکے لیئے اس کا دس گنا ہے
اور بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مین آیا ہے
کہ آپنے فرمایا کوئی جاندار نہین مگر وہ ٹانگ پر گھڑا ہوتا ہے جمعہ کے دن
ڈرتا قیامت کے دن سے مگر شیطان اور بنی آدم کے بدبخت اور کہا
جاتا ہے کہ جانور اور زہردار جانور ایک دوسرے سے ملتے ہین جمعہ کے
دن تو ہر ایک کہتا ہے تجھ پر سلام ہو یہ دن نیک ہے اور ایک اور حدیث
مین ہے تحقیق دوزخ بھڑکائی جاتی ہے ہر ایک دن مین زوال سے پہلے
پہر نزدیک سورج کے برابر ہونیکے آسمان کے درمیان مین سو تم اس گھڑی
مین نماز نہ پڑھا کرو مگر جمعہ کے دن سارا دن نماز ہے اور بیشک دوزخ
نہین بھڑکائی جاتی اس مین **فصل** روایت ہے ابو صالح سے اس
نے ابو ہریرہ سے کہ بیشک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
جمعہ کے دن نہاوے پہر پہلی ساعت مین چلے تو گویا اس نے اونٹ قربانی
کیا اور جو شخص دوسری گھڑی مین چلے تو گویا اس نے گائے قربانی
کی اور جو شخص تیسری گھڑی مین چلے تو گویا اس نے قربانی کیا دنبہ
بڑے سینگون والا اور جو چوتھی گھڑی مین چلے تو گویا اس مرغی قربانی
کی اور جو پانچوین گھڑی مین چلے تو گویا اس نے انڈا قربانی کیا پہر
جب امام آجاوے تو فرشتے حاضر ہو جاتے ہین ذکر سنتے ہین پس ساعت
پہلی صبح کی نماز کے بعد ہوتی ہے اور دوسری گھڑی ہوتی ہے
سورج بلند ہونے کے وقت اور تیسرے سورج کے پھیل جانے
کے وقت اور یہ چاشت اونچی ہے جب پاؤن سورج کی گرمی
سے تپنے لگتے ہین اور چوتھی گھڑی زوال سے پہلے ہوتی ہے اور
پانچوین جب سورج ڈھل جاوے یا اس کے سر پر ہونے
کے ساتھ ہو اور روایت ہے نافع سے اس نے حضرت ابن عمر سے کہا حضرت

روایات تمہاری ہے
جو کہ انعام کو بیڑہ
کر دیتی ہے اور طرح
طرح کی مصیبتین اور
بلایا بیماریون اور
دردون کی سختیون
سے اس کے نفس
اور مال اور اہل اور
اولادون اس کو پہنچ
ہین پس وہ بے مزہ
ہو جاتا ہے گویا کہ
اس پر کسی نے حرام ہوا
ہی ہین تھا اور پہلی
قسم اور روایات
کو بھول جاتا ہے
قرآن کہتا ہے
فاینما

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ
فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ
ثُمَّ قِيْلَ لَهُ اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَ
غَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنٰى مِنَ الْاِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ
خُطْوَةٍ صِيَامُ سَنَةٍ وَقِيَامُهَا وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ غَسَّلَ بِالتَّشْدِيْدِ اَيْ غَسَّلَ اَهْلَهُ كِنَايَةً عَنِ
الْجِمَاعِ وَلِهٰذَا يُسْتَحَبُّ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِتْيَانُ الزَّوْجَةِ
فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَكَانَ بَعْضُ السَّلَفِ يَفْعَلُهُ اِتِّبَاعًا وَ
مَنْ رَوٰى بِالتَّخْفِيْفِ اَيْ غَسَلَ رَاْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ
وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اغْتَسِلْ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ
وَلَوْ صَارَ اَنْ تَشْتَرِيَ الْمَاءَ بِقُوْتِ يَوْمِكَ فَغُسْلُ
الْجُمُعَةِ مُسْتَحَبٌّ عِنْدَ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَوَاجِبٌ عِنْدَ
دَاوٗدَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَتْرُكَهُ مَنْ يَاْتِي الْجُمُعَةَ قَالَ وَوَقْتُهُ
بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الثَّانِيْ وَالْاَوْلٰى لَهُ اَنْ يُعَقِّبَهُ بِالرَّوَاحِ
اِلَى الْمَسْجِدِ لِيَخْرُجَ مِنَ الْخِلَافِ وَاَنْ يَتَحَفَّظَ مِنْ نَقْضِ
الطَّهَارَةِ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ وَيَنْوِيَ بِالْغُسْلِ خِدْمَةَ
مَوْلَاهُ فَاِنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَتَوَضَّاَ وَاغْتَسَلَ نَاوِيًا بِهِمَا
الْجَنَابَةَ وَالْجُمُعَةَ جَازَ وَيَتَنَظَّفُ بِاَخْذِ شَعْرِهٖ وَ
ظُفْرِهٖ وَقَطْعِ رَائِحَتِهِ بِالْكَرْيِ وَيَلْبَسُ اَحْسَنَ
ثِيَابِهٖ وَاَفْضَلُهَا الْبَيَاضُ وَيَتَعَمَّمُ وَيَرْتَدِيْ فَاِنَّهُ
جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُصَلِّيْ عَلٰى اَصْحَابِ
الْعَمَائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَيَّبُ بِاَطْيَبِ طِيْبِ مِنْهُ
يَظْهَرُ رِيْحُهُ وَيَخْفٰى لَوْنُهُ وَلْيَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَى الْجَامِعِ
وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ خَاشِعًا مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا
مُتَضَرِّعًا مُكْثِرًا مِنَ الدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالصَّلٰوةِ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْوِيْ بِخُرُوْجِهٖ
زِيَارَةَ مَوْلَاهُ فِيْ بَيْتِهٖ وَالتَّقَرُّبَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہاوے ہر جمعہ کے دن
مین تو اللہ تعالے اس کو اسکے گناہون سے نکال دیتا ہے پھر اُس
سے کہا جاتا ہے اب نئے سرے سے عمل کیئے جاو اور حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص غسل
کراوے اور آپ غسل کرے اور صبح کو جاوے اور سویرے جاوے
اور امام کے نزدیک ہو اور لغو نہ کرے تو ہوگا اسکیلئے ہر قدم کے برابر
ایک سال کا روزہ اور قیام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ من
غسل سین کی تشدید سے ہے یعنی اپنی بیوی کو غسل کراوے یہ اشارہ ہے
جماع سے اور اسی لیئے مستحب ہے اہل علم کے نزدیک بیوی سے جماع کرنا جمعہ کے
دن اور کہا بعض سلف یہ کرتے الحدیث کی پیروی کیلئے اور جس نے روایت کی
تخفیف سے تو یہ معنی ہوئے کہ اپنا سر دھویا پھر اپنا بدن دھویا اور روایت
ہے حسن بصری سے اُسنے ابو ہریرہ رض سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ای ابو ہریرہ ہر جمعہ کے دن غسل کیا کر اگر چہ یہ ہو کہ تو اپنے دن کی قوت سے
پانی خریدے پس جمعہ کا غسل مستحب ہے اکثر فقہا کے نزدیک اور واجب ہے
داؤد (ظاہری) کے نزدیک سو جائز نہیں کہ غسل ترک کرے جو شخص جمعہ مین آتا
ہے کہا اور اسکا وقت (صادق) فجر کے نکلنے کے بعد ہے اور اسکو بہتر یہ ہے
کہ پہلے غسل کرے مسجد کی طرف جانیکے وقت تاکہ خلاف سے نکل جاوے اور وضو کے
ٹوٹنے سے محفوظ رہے جبتک جمعہ کی نماز پڑھ لے اور نیت کرے غسل مین
اپنے مولی کی خدمت کی پھر اگر صبح کو اٹھا جنابت کی حالت مین پھر وضو
کرے اور غسل کرے دونون مین جنابت اور جمعہ کی نیت کرے تو جائز ہے اور پاک
ہونیسے اپنے بال اور ناخن کے اور اپنی بو یعنی بری بو دور کرنیسے اور اپنے
عمدہ کپڑے پہنے اور بہتر انکا سفید کپڑا ہے اور عمامہ باندھے اور چادر لے
کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ فرشتے عمامہ باندھنے والون پر رحمت کی دعا کرتے
ہین جمعہ کے دن اور خوشبو لگاوے اپنی بہت اچھی خوشبو سے جسکی بو ظاہر ہو اور
رنگ چھپا ہو اور چاہیے کہ اپنے گھر سے نکلے جامع مسجد کی طرف آرام سے اور
اور آہستہ چلتا ڈرتا تواضع کرتا عاجزی کرتا عاجت مند بہت دعا اور
اور استغفار اور درود پڑھتا ہو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور اپنے نکلنے مین نیت کرے اپنے مولے کی زیارت کی اسکے گھر
(مسجد مین) اور قرب کی اللہ تعالے کی طرف اُس کے

بادآءِ فَرْضِهِ الْعُكُوْفُ فِي الْمَسْجِدِ اِلٰى حِيْنِ انْقِلَابِهِ اِلٰى
بَيْتِهِ وَيَنْوِيْ كَفَّ جَوَارِحِهِ عَنِ اللَّهْوِ فِي الطَّرِيْقِ وَالْجَامِعِ
وَلْيَتْرُكْ رَاحَةَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحُظُوْظَ دُنْيَاهُ وَلْيُوَاصِلِ
اَمْرَهُ وَرَادِهِ وَالْعِبَادَةَ فِيْهِ فَيَجْعَلُ اَوَّلَ نَهَارِهِ اِلَى الْقَضَاءِ
صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ لِلْخِدْمَةِ ثُمَّ يَجْعَلُ وَسَطَ النَّهَارِ اِلٰى
صَلٰوةِ الْعَصْرِ لِاِسْتِمَاعِ الْعِلْمِ مَجَالِسَ الذِّكْرِ وَبَعْدَ صَلٰوةِ
الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ لِلتَّسْبِيْحِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَاَفْضَلُ
مَا يَشْتَغِلُ بِهٖ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِنَ الْاَذْكَارِ
اَنْ يَقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ
مِائَةَ مَرَّةٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مِائَةَ مَرَّةٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ مِائَةَ
مَرَّةٍ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَمَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ فَذٰلِكَ سَبْعُمِائَةِ
مَرَّةٍ مِنْ اَنْوَاعِ الْاَذْكَارِ وَقَدْ نُقِلَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رض
اَنَّهٗ كَانَ يُسَبِّحُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ تَسْبِيْحَةٍ وَعَنْ
بَعْضِ التَّابِعِيْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنَّهٗ كَانَ يُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ
ثَلٰثِيْنَ اَلْفًا كُلُّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ فَاحْذَرْ اَنْ
تَكُوْنَ مِنَ الْمَحْرُوْمِيْنَ فَلَا تَتْرُكْ وَلَا تُمَكِّنْ وَالْمُؤْمِنَ وَالْمُؤْمِنَةَ
يَعْمَلُوْنَ ذِكْرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كُلَّمَا تَرَكَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاِنَّمَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ
فَلَا يَسْتَحِبُّ لَهٗ حُضُوْرُ الْقَاصِّ اِنَّ الْقَصَصَ بِدْعَةٌ
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ مِنَ الصَّحَابَةِ رض يُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ
مِنَ الْجَامِعِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَالِمًا بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ
اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ وَالْيَقِيْنِ فَيَكُوْنُ حُضُوْرُ مَجْلِسِهٖ اَفْضَلَ
مِنْ صَلٰوةٍ لِحَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍّ رض حُضُوْرُ مَجْلِسِ الْعِلْمِ
اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَلْفِ رَكْعَةٍ وَاِذَا اَتَى الْجَامِعَ لَا يَتَخَطّٰى
رِقَابَ النَّاسِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اِمَامًا اَوْ مُؤَذِّنًا لِمَا رُوِيَ

فرض ادا کرنے مین اور اعتکاف کرنے کی مسجد مین وقت تک اپنے
لوٹنے کے اپنے گہر کی طرف اور نیت کرے اپنے اعضاؤن کے روک رکہنے
کی کہیل اور لغو سے رستی مین اور جامع مسجد مین اور چاہیئے کہ ترک کرے جمعہ کے دن
اپنا ارام اور لذتین اپنی دنیا کی اور ملاوے اپنے ورد اور عبادت اسدن
مین سو اپنے دن کا اول مقرر کرے جمعہ کی نماز کے پورا ہونے تک خدمت کے
لیئے پہر دن کا درمیان مقرر کرے عصر کی نماز تک علم کے سننے اور ذکر کی
مجلسون کیلیئے اور بعد نماز عصر کے سورج کے غروب ہونے تک تسبیح اور
استغفار کیلیئے اور سب ذکرون سے افضل جس مین مشغول ہو اسوقت اور
ہر دن اور رات مین یہ ہے کہ کہے کوئی معبود نہین سوا اللہ اکیلے کے جسکا
کوئی شریک نہین اسی کا ملک ہے اور اسی کو ہے سب تعریف جلتا ہے اور مارتا
ہے اور آپ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے نہین مرتا اسکے ہاتہہ مین ہے بہلائی اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے دو سو بار پڑہے پاک ہے اللہ بڑا اور اپنی تعریف کے ساتہہ سو بار
کوئی معبود نہین سوا اللہ بادشاہ کے سچے ظاہر کے سو بار یا اللہ رحمت کامل بہیج
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندے اور اپنے رسول نبی امی پر سو بار اور
مین اللہ سے بخشش مانگتا ہون جو ہمیشہ زندہ رہنے والا قائم رہنے والا ہے اور اس سے
توبہ مانگتا ہون سو بار اور جو اللہ چاہے نہین کچہہ قوت مگر اللہ کے ساتہہ
سو بار پس یہ سات سو بار ذکرون کے قسمون سے ہے اور بتحقیق بعض صحابہ
سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ ہر روز تسبیح کرتے بارہ ہزار تسبیح اور بعض تابعین
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ ہر دن مین تیس ہزار تسبیح کہا کرتے سب کی
بتحقیق اس نے جان لی نماز اور تسبیح سو تو اس سے ڈرتا رہ کہ محرومون مین سے
ہو جاوے پہر تو اس کو یاد نہ کرے اور یاد نہ کیا جاوے اور مومن پہلے اللہ عز
وجل کا یاد کرنیوالا ہوتا ہے پہر اللہ عزوجل کا یاد کیا گیا ہو جاتا ہے اللہ تعالے نے فرمایا
پس تم مجہہ کو یاد کرو مین تم کو یاد کرونگا اور نماز جمعہ سے پہلے اس کو قصہ کہنے والے
پاس حاضر ہونا مستحب نہین کیونکہ قصہ بیان کرنا بدعت ہے اور تحقیق ابن عمر
اور انکے سوا اور صحابہ مین سے قصہ بیان کرنیوالون کو جامع مسجد سے نکال دیا
کرتے یا اللہ مگر یہ کہ وہ عالم باللہ معرفت اور یقین والونمین سے ہو پہر تو ہوگا
اسکی مجلس مین حاضر ہونا نماز سے بہتر حضرت ابوذر کی حدیث کے لحاظ سے کہ
حاضر ہونا علم کی مجلس مین ہزار رکعت نماز سے افضل ہے اور جب جامع مسجد مین آجاوے تو لوگون
کی گردنون مین نہ لانگہے مگر یہ کہ وہ امام ہو یا مؤذن اس روایت کے لحاظ سے جو کی گئی

اس کا علم ہوتا تو
کبھی نمازون کی طرف
مطمئن نہوتا اور کبھی
ان پر فریضہ نہوتا
اور کبھی ازمایش
من کشائش سے
نا امید نہوتا و
بجھلیا ایضا بالثنا
والاخذار و تنقیص
وتکذیب وان
اضطرا بلا و
طار فی الصحاح
بقی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِرَجُلٍ رَاٰهُ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا الْجُمُعَةَ فَقَالَ اَوَلَمْ تَرَنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُكَ تَلَيَّثْتَ وَاٰذَيْتَ اَيْ تَاَخَّرْتَ مِرَارًا مَاْمُوْرًا وَاٰذَيْتَ بِالْحُضُوْرِ وَفِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ الْيَوْمَ اَنْ تُجَمِّعَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ جَمَّعْتُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَمْ اَرَكَ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ وَقَدْ قِيْلَ اِنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ جُعِلَ جِسْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى ظَهْرِ جَهَنَّمَ يَتَخَطّٰاهُ النَّاسُ وَلَا يُمَرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ لِاَنَّ فِي الْخَبَرِ لَاَنْ يَقِفَ اَحَدُكُمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ اِنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ رَمَادًا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَلَا يُقِيْمُ اَحَدًا مِنْ مَوْضِعِهٖ وَيَجْلِسُ مَكَانَهٗ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَاِنْ رَاٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فُرْجَةً هَلْ يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَيَجْلِسَ فِيْهَا عَلٰى رِوَايَتَيْنِ عِنْدَ اِمَامِنَا اَحْمَدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ قَدَّمَ صَاحِبًا لَهٗ فَجَلَسَ فِيْ مَوْضِعِهٖ فَاِذَا جَلَسَ هُنَاكَ جَازَ وَاِنْ بَسَطَ لَهٗ شَيْئًا هَلْ لِغَيْرِهٖ اَنْ يَرْفَعَهٗ وَيَجْلِسَ هُنَاكَ عَلٰى وَجْهَيْنِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَيَجْتَهِدُ اَنْ يَدْنُوَ مِنَ الْاِمَامِ فَيَنْصُتَ اِلَى الْخُطْبَةِ فَلَا يَتَكَلَّمُ فَاِنْ تَكَلَّمَ اَثِمَ فِيْ اَحَدِ الرِّوَايَتَيْنِ وَلَا يُحَرِّمُ الْكَلَامَ قَبْلَ الشُّرُوْعِ فِي الْخُطْبَةِ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْهَا **فَصْلٌ** اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْفَقِيْهُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ ابْنُ الْحَسَنِ الْقَزَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ

حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک مرد سے فرمایا جس کو لوگون کی گردنین لتاڑتا دیکھا ای فلانے تجھہ کو ہمارے ساتھہ جمعہ کی نماز پڑہنے سے کس نے روکا اس نے عرض کیا رسول اللہ آپنے مجھہ کو نہین دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تجھہ کو دیکھا کہ تو پیچھے آیا اور ایذا دی یعنے تو نے تاخیر کی سو بیر آنے سے اور حاضرین کو ایذا دی اور ایک اور حدیث مین ہے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تجھہ کو کس نے منع کیا جمعہ پڑہنے سے اس نے عرض کیا یا نبی اللہ مین تو جمعہ ہی پڑہ آیا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا مین نے تجھہ کو نہین دیکھا کہ تو لوگون کی گردنین لتاڑتا تہا اور تحقیق یہ کہا گیا ہے کہ جو شخص ایسا کام کرے وہ قیامت کے دن دوزخ کی پیٹھہ پر پل بنایا جاویگا اس کو لوگ لتاڑین گے اور نہ گذرے نمازی کے سامنے کیونکہ حدیث مین ہے کہ تم مین سے ایک کا کھڑا رہنا چالیس سال اسکیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے گزرنے سے اور ایک اور لفظ مین ہے کہ مرد کا راکھہ ہونا جس کو ہوا مین اوڑایا جاوے اسکیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے گزرنے سے اور کسیکو اسکی جگہہ سے نہ اٹہاوے اور آپ اسکی جگہہ بیٹہے اور روایت کیا ہے جو کی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نہ اٹہاوے کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو اسکے بیٹہنے کی جگہہ سے پہر آپ اسمین بیٹہے اور تہا ابن عمر جب انکیلئے کوئی مرد اپنی مجلس سے اٹہہ کہڑا ہوتا تو وہ اسجگہہ نہ بیٹہتے یہانتک کہ وہ اپنی جگہہ کو لوٹ جاتا اور اگر اپنے سامنے خالی جگہہ دیکھے تو بہلا اسکو جائز ہے کہ لوگون کی گردنین لتاڑے اور اسجگہہ بیٹہے یہ مسئلہ دو روایتون پر ہے ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سو اگر وہ اپنے کسی یار کو آگے بہیجدے پہر وہ اسکی جگہہ بیٹہے پس جب وہ اسجگہہ بیٹہنا چاہے تو جائز ہے اور اگر وہ اسکیلئے کچہہ بچہا دے پہر بہلا اسکے غیر کیلئے جائز ہے کہ اسکو اٹہاوے اور آپ اسجگہہ بیٹہ جاوے دو وجہون پر ہمارے اصحاب کے نزدیک اور امام سنی نزدیک ہونیکی کوشش کرے پہر جب پہنچے خطبہ کیطرف اور کلام نکرے اگر کلام کریگا گنہگار ہوگا ایک روایت مین دو روایتون مین ہے اور کلام حرام نہین خطبہ شروع کرنیسے پہلے اور اس سے فارغ ہونیسے پیچہے **فصل** ہمکو خبر دی شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے کہا ہم کو خبر دی ابو القاسم عبد اللہ بن عمر فقیہ شافعی رحمۃ اللہ تعالے نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حبیب بن حسن قزاز نے کہا ہم سے حدیث بیان کی جعفر بن محمد خراسانی نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو ایوب سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے کہا ہم سے حدیث بیان کی محمد بن شعیب نے عمر بن عبد اللہ

اللّٰهِ مَوْلَى عَفْرَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فِيْ كَفِّهٖ كَمَاةٌ بَيْضَاءُ فِيْهَا
نُقْطَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰذِهِ
الْجُمُعَةُ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ كَثِيْرٌ قُلْتُ وَمَا هٰذِهِ النُّقْطَةُ السَّوْدَاءُ
قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةُ تَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْاَيَّامِ
نَحْنُ نُسَمِّيْهِ عِنْدَنَا يَوْمَ الْمَزِيْدِ قُلْتُ وَلِمَ تُسَمُّوْنَهٗ يَوْمَ
الْمَزِيْدِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ ذٰلِكَ لِاَنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ
اتَّخَذَ فِي الْجَنَّةِ وَادِيًا اَفْيَحَ مِنْ مِسْكٍ اَبْيَضَ فَاِذَا كَانَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الْاٰخِرَةِ هَبَطَ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَ
تَعَالٰى مِنْ عَرْشِهٖ اِلٰى كُرْسِيِّهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَقَدْ
حُفَّ الْكُرْسِيُّ بِمَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَجْلِسُ عَلَيْهَا النَّبِيُّوْنَ وَ
حُفَّتِ الْمَنَابِرُ بِكَرَاسِيَّ مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةٍ بِالْجَوْهَرِ
يَجْلِسُ عَلَيْهَا الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ ثُمَّ جَاءَ اَهْلُ
الْغُرَفِ حَتّٰى حَفُّوْا بِالْكَثِيْبِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا
الَّذِيْ صَدَقْتُكُمْ وَعْدِيْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ
اَحْلَلْتُكُمْ كَرَامَتِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ سَلُوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ
يَا جَبْهَةَ نَسْاَلُكَ الرِّضَاءَ عَنَّا فَيَقُوْلُ رِضَايَ عَنْكُمْ
اَحْلَلْتُكُمْ دَارِيْ وَاَنَالَكُمْ بِكَرَامَتِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ سَلُوْنِيْ
فَيَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اُمْنِيَّةُ كُلِّ عَبْدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ
حَسْبُنَا رَبَّنَا فَيُقَالُ لَهُمْ بِقُدْرَانِهِمْ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ
عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَيَرْجِعُ اَهْلُ الْغُرَفِ اِلٰى غُرَفِهِمْ وَ
كُلُّ غُرْفَةٍ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ بَيْضَاءَ وَيَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ وَزُمُرُّدَةٍ
خَضْرَاءَ لَيْسَ فِيْهَا فَصْمٌ وَلَا وَصْمٌ مُطَّرِدَةٌ فِيْهَا
اَنْهَارُهَا مُتَدَلِّيَةٌ فِيْهَا ثِمَارُهَا وَفِيْهَا اَزْوَاجُهَا وَخَدَمُهَا
وَمَسَاكِنُهَا فَلَيْسُوْا اِلٰى شَيْءٍ اَحْوَجَ مِنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ
لِيَزْدَادُوْا فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ
عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَافِظُ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا

عفرہ کے مولے سے اس نے حضرت انس بن مالک سے اس نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے انکے ہاتھ مین سمار وغیر
سفید تھا اس مین ایک نقطہ سیاہ تھا مین نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے
کہا یہ تمہارا جمعہ ہے تمہارے لئے اسمین بہت بھلائی ہے مین نے پوچھا اور سیاہ
نقطہ کیسا ہے کہا یہ قیامت ہے کہ جمعہ کے دن قائم ہوگی اور وہ دنون کا
سردار ہے اور ہم اس کا نام بولتے ہین اپنے نزدیک مزید کا دن مین نے پوچھا
تم اس کا نام مزید کا دن کیون بولتے ہو اے جبریل کہا یہ اس لئے کہ تیرے
رب عزوجل نے بہشت مین ایک وادی بنائی ہے زیادہ خوشبودار کستوری
سفید سے پھر جب آخرت کے دنون مین سے جمعہ کا دن ہوتا ہے اور اترتا ہے حضرت
جبار تبارک وتعالے اپنے عرش سے اپنی کرسی کیطرف اور وادی کیطرف اور
تحقیق کرسی کے گرد نور کے منبر ہونگے جن پر پیغمبر بیٹھین گے اور گرد ہونگے
منبرون کے سونیکے جوہر جڑی کرسیون پر بیٹھین گے صدیق اور
شہید پھر آوین گے بالاخانون والے یہانتک کہ گھیر لین گے
نیکون کو پھر اللہ عزوجل فرماویگا مین وہ ہون جس سے تم سے اپنا وعدہ
سچا کیا اور پوری کی تم پر نعمت اور تم کو اتارا اپنی بزرگی مین پھر فرماوینگا
تم مجھ سے مانگو عرض کرین گے سب ہم تجھ سے مانگتے ہین تیرا راضی ہونا پھر
فرماویگا تم سے میرا راضی ہونا ہی نے تم کو میرے گھر مین اتارا اور میری
بزرگی تم کو پہونچائی پھر فرماویگا مجھ سے مانگو پھر دوبارہ عرض کرین گے
اے ہمارے پروردگار ہم تجھ سے تیری رضامندی مانگتے ہین پھر
پھر فرماویگا مجھ سے مانگو پھر وہ اس سے مانگین گے یہانتک کہ ہر ایک بندے
کی انمین سے آرزو تمام ہوجاویگی پھر عرض کرین گے ہمکو ہمارا رب کافی ہے
پھر اسلیئے بقدر انکی لوٹنے کے جمعہ کے دن سے کہا جاویگا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور
نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر خیال گذرا اور بالاخانون والے لوٹین گے
اپنے بالاخانون کیطرف اور ہر بالاخانہ سفید موتی اور سرخ یاقوت اور سبز زمرد
کا ہوگا انمین کوئی پھوٹ اور عیب نہ ہوگا بہتی ہین انمین نہرین انمین میوے لٹکتے ہونگے
اور انمین انکی جوڑی اور خدمتگار اور انکی رہنے کی جگہ ہونگی پس وہ کسی چیز
کیطرف زیادہ حاجتمند نہونگے جتنا جمعہ کے دن کیطرف ہونگے تاکہ اپنے رب سے فضل
اور رضامندی زیادہ پاوین اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے کہا ہم سے
حدیث بیان کی محمد بن احمد حافظ نے کہا ہم سے حدیث کی ابو علی محمد بن احمد صواف نے کہا ہم سے

أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَصْغَرُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو صَالِحٍ الْجَزَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
شَمْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ الْإِسْكَافِ عَنِ الْأَصْبَغِ ابْنِ نُبَاتَةَ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَا أَمِينُ اللّٰهِ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَرَكَزَ لِوَاءَهُ فِيهِ وَغَدَا سَائِرُ الْمَلَائِكَةِ إِلَى
الْمَسَاجِدِ الَّتِي تُجَمَّعُ فِيهَا فَرَكَزُوا أَلْوِيَتَهُمْ وَرَايَاتِهِمْ بِأَبْوَابِ
الْمَسَاجِدِ ثُمَّ يَنْشُرُونَ قَرَاطِيسَ مِنْ فِضَّةٍ وَأَقْلَامًا مِنْ
ذَهَبٍ ثُمَّ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ مَنْ بَكَّرَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا
دَخَلَ كُلَّ مَسْجِدٍ سَبْعُونَ مِمَّنْ بَكَّرَ إِلَى الْمَسْجِدِ طُوِيَتِ
الْقَرَاطِيسُ وَكَانَ أُولَئِكَ السَّبْعُونَ الَّذِينَ بَكَّرُوا إِلَى
الْجُمُعَةِ كَالَّذِينَ اخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا وَ
الَّذِينَ اخْتَارَهُمْ مُوسَى مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا أَنْبِيَاءَ ثُمَّ يَتَخَلَّلُ
الْمَلَائِكَةُ الصُّفُوفَ فَيَتَفَقَّدُونَ الرِّجَالَ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ مَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ مَاتَ فَيَقُولُونَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
تَعَالَى فَإِنَّهُ كَانَ صَاحِبَ جُمُعَةٍ وَيَقُولُونَ مَا فَعَلَ فُلَانٌ
فَيَقُولُونَ غَائِبٌ فَيَقُولُونَ حَفِظَهُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ كَانَ صَاحِبَ
جُمُعَةٍ وَيَقُولُونَ مَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ مَرِيضٌ
فَيَقُولُونَ عَافَاهُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ كَانَ صَاحِبَ جُمُعَةٍ **فَصْلٌ**
وَفِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ إِلَّا اسْتَجَابَ دَعْوَتَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ
بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَتَيْتُ الطُّورَ فَوَجَدْتُ فِيهِ كَعْبًا فَحَدَّثَنِي
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ
فَمَا اخْتَلَفْنَا فِي شَيْءٍ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْحَدِيثِ فَقُلْتُ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا
يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى فِيهَا خَيْرًا
إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ فَقُلْتُ
بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ

حدیث بیان کی ابو العباس عبد اللہ بن اصغر نے کہا ہم سے حدیث بیان کی
اسحاق بن ابراہیم ابو صالح جزار نے کہا
عمرو بن شمس نے سعد بن طریف اسکاف سے اس نے اصبغ بن نباتہ
سے اس نے حضرت علی سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب ہوتا ہے دن جمعہ کا تو اللہ کا امین حضرت جبرئیل علیہ
السلام صبح کو جاتا ہے مسجد الحرام کیطرف سو اپنی جھنڈا گاڑ دیتا
ہے اور باقی فرشتے اور مسجدون کیطرف صبح کو جاتے ہین جن
مین جمعہ پڑہا جاتا ہے سو اپنے جھنڈے اور نشان اُن مسجدون کے
دروازون پر گاڑ دیتے ہین پھر کھول دیتے ہین چاندی کے کاغذ اور
سونے کی قلمین پھر لکھتے ہین پہلے کو پھر پہلے کو جو جمعہ کو سویرے آتا ہے
پھر جب ہر مسجد مین ستر آدمی اُن مین سے آجاتے ہین جو جمعہ کو سویرے
آتے ہین تو کاغذ لپیٹے جاتے ہین اور وہ ستر آدمی جو جمعہ کے سویرے
آتے ہین انکی طرح ہو جاتے ہین جن کو حضرت موسی نے اپنی قوم
سے چنا تہا اور جن کو حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم مین سے
چنا تہا وہ پیغمبر تہے پھر آجاتے ہین فرشتے صفون مین پھر مردون
کو تلاش کرتے ہین تو اُن کا بعض کہتا ہے بعض سے فلانے نے کیا کیا پھر کہتے
ہین وہ مر گیا پھر کہتے ہین اللہ تعالے اسپر رحم فرماوے کیونکہ وہ جمعہ والا
تہا اور کہتے ہین فلانے نے کیا کیا پھر کہتے ہین وہ غائب ہے پھر کہتے ہین اللہ تعالے
اسکی نگہبانی کرے کیونکہ وہ جمعہ والا تہا اور کہتے ہین فلانے نے کیا کیا پھر
کہتے ہین وہ بیمار ہے پھر کہتے ہین اللہ تعالے اسکو آرام دے کیونکہ وہ تہا جمعہ والا

فصل اور جمعہ کے دن مین ایک گہڑی ہے جسکی موافق نہین ہے تا کوئی
بندہ کہ اللہ عزوجل سے دعا کرے مگر اُسکی دعا قبول کیجاتی ہے ہمکو خبر دی
ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے محمد بن ابراہیم سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے
ابو ہریرہ سے کہا مین کوہ طور پر گیا تو وہان کعب احبار کو پایا سو
مین نے اس سے حدیث بیان کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس نے مجھ
سے توریت سے بیان کیا کہا سو ہمنے کسی چیز مین اختلاف نہ کیا یہانتک کہ ہم
ایک حدیث تک پہونچے مین نے کہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جمعہ مین ایک گہڑی ہے اسکے موافق نہین تا مومن نماز پڑہتا پھر مانگتا ہے
اللہ تعالے سے اسمین کچھ بہلائی مگر وہ اسکو دیتا ہے تو کعب نے کہا یہ ہر سال مین ایک
کہا مین نے کہا بلکہ ہر جمعہ مین ہے اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

قليلا ثم رجع فقال صدقت والله انها لكما قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم وفي كل جمعة وانه ليسيدا ايام
احبها الى الله تعالى فيه خلق ادم وفيه اسكن الجنة وفيه
اهبط منها وفيه تقوم الساعة ما من دابة الا وهي مصيخة
تنتظر ما يكون في يوم الجمعة الا الثقلين فرجعت فلقيت
عبد الله بن سلام فحدثته بحديث كعب قال
فقال عبد الله كذب كعب هو كما قال رسول الله وهو في
التورية فقال قلت له قد رجع فقال عبد الله بن سلام
اني كنت اعلم تلك الساعة قلت اي ساعة هي قال اخر ساعة
من نهار يوم الجمعة قال فقلت وكيف قد سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا يوافقها مؤمن يصلي وهو حين
صلوة قال اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من انتظر صلوة فهو في صلوة قلت بلى قال
فهي كذلك وفي لفظ عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة رض
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجمعة ساعة
لا يوافقها عبد مؤمن يسأل الله فيها خيرا الا اعطاه اياه
وقال بيده يقللها وقد روي عن بعض السلف انه قال ان
لله فضلا من الرزق سوى ارزاق العباد لا يعطى من
ذلك الفضل الا لمن سأله عشية الخميس ويوم الجمعة
واخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن سعيد ابن
راشد عن زيد بن علي عن موجانة عن فاطمة بنت النبي
صلى الله عليه وسلم عن ابيها صلى الله عليه وسلم قال ان
في الجمعة لساعة لا يوافقها عبد مسلم يسأل الله فيها
خيرا الا اعطاه اياه قلت يا ابت اية ساعة هي قال
صلى الله عليه وسلم اذا تدلى نصف الشمس للغروب قالت
فكانت فاطمة اذا كان يوم الجمعة امرت غلامها يقال له
زيد تقول اصعد الى الظراب فاذا تدلى نصف الشمس
للغروب فاذني واعلمني فكان يصعد فاذا كان ذلك
الساعة اذنها واعلمها فتقوم وقد دخل للسجد

پھر تھوڑا سا گیا پھر لوٹا پھر کہا تو نے سچ کہا اللہ کی قسم بیشک وہ گھڑی ایسی
ہی ہے جیسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جمعہ میں اور بیشک
جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور سب دنوں سے زیادہ پیارا اللہ کی طرف ہے اسی میں
حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی میں بہشت میں بسائے گئے اور اسی میں اس سے اتارے
گئے اور اسی میں قیامت قائم ہوگی کوئی چلنے والا نہیں مگر وہ کان رکھنے والا
ہے انتظاری کرتا اس کی جو ہوگا جمعہ کے دن میں مگر دو گروہ جن اور انسان،
پھر میں لوٹا اور عبد اللہ بن سلام سے ملا پھر میں نے اس سے اپنا اور کعب کا حال بیان کیا
تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے جھوٹ کہا وہ اسی طرح ہے جیسے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہی توریت میں ہے ابو ہریرہ نے کہا پھر میں نے کہا اس نے
رجوع کیا پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا میں نے بیشک وہ گھڑی جانتا ہوں میں نے کہا
وہ کونسی گھڑی ہے کہا پچھلی گھڑی جمعہ کے دن کی کہا پھر کہا میں نے یہ کیونکر ہو سکتا ہے
اور حالانکہ میں نے سنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مومن اس گھڑی کے
موافق نہیں ہوتا نماز پڑھتا اور جو وقت تم کہتے ہو وہ نماز کا وقت نہیں ہے کہا
بھلا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا جو شخص فرض نماز کی انتظاری
کرے تو وہ نماز میں ہی ہے میں نے کہا کیوں نہیں میں نے فرمایا کہا سو یہ بھی اسی طرح ہے اور ایک لفظ میں
محمد بن سیرین سے ابی ہریرہ سے کہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
جمعہ میں ایک گھڑی ہے اسکے موافق نہیں ہوتا کوئی بندہ مومن اس میں اللہ تعالے سے بھلائی مانگتا مگر
وہ اسے دے ہی دیتا ہے اور آپ اسکو ہاتھ کے اشارے سے تھوڑا سا بیان کرتے تھے اور بعض سلف
سے روایت ہے کہ کہا بیشک اللہ تعالے کیلئے بہت زیادہ رزق ہے بندوں کے رزق کے سوا اس
فضل میں سے نہیں دیتا مگر اسکو جو اس سے مانگے جمعرات کی شام اور جمعہ کے دن میں اور ہمیں خبر دی
ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے سعید بن راشد سے اس نے زید بن علی سے اس نے موجانہ سے
حضرت فاطمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سے اس نے اپنے باپ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیشک جمعہ میں البتہ ایک گھڑی ہے کہ سکے موافق کوئی
مسلمان بندہ نہیں ہوتا اللہ سے اس میں مانگتا ہے بھلائی مگر وہ اسے دے ہی دیتا ہے میں نے
عرض کیا اے میرے باپ وہ کونسی گھڑی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
نزدیک ہو جائے واپس سورج چھپنے کو موجانہ نے کہا سو تب حضرت فاطمہ جب ہوتا دن
جمعہ کا اپنی غلام کو حکم کرتیں جسکو زید کہتے تھے کہ چڑھ جا طرف اونچی جگہوں کے پھر جب
اڑتا سورج چھپنے کے نزدیک ہوتو مجھ کو خبر کر دے اور خلا دے سو چڑھ جاتا
جب وہ گھڑی ہوتی تو ان کو خبر دیتا اور خلا دیتا پھر وہ اٹھتیں اور مسجد میں آتیں جب

حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَتُصَلِّي وَفِي حَدِيْثِ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ
فِيْهَا عَبْدٌ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ سُؤْلَهٗ قِيْلَ لَهٗ وَاَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ
اِلَى الْاِنْصِرَافِ مِنْهَا قَالَ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ يَعْنِيْ
بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ عُرِضَ هٰذَا الدُّعَاءُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دُعِيَ بِهٖ عَلٰى
شَيْءٍ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فِيْ سَاعَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَاُسْتُجِيْبَ
لِصَاحِبِهٖ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا
بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ
صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ
عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
غُفِرَ لَهٗ وَقَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ الْجُمُعَةِ فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى
سَائِرِ الْاَيَّامِ كَفَضْلِ رَمَضَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ فَصْلٌ
فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ
عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ تُضَاعَفُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ وَسَلُوا اللّٰهَ
لِيْ الدَّرَجَةَ الْوَسِيْلَةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا الدَّرَجَةُ الْوَسِيْلَةُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ هِيَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ
فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا نَبِيٌّ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ هُوَ وَعَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ
الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ

تیجھون کو پیدا کیا
اور ضروری اس پر
کو اپنا رب اور اپنی
خواہش کی مخالفت کرنا
کا اور اپنی مراد
پہونچنے کے لئے تمہارے
اس کے ہوس میں نکل
پہلی عمر عمر عمر
اور اس کے اصحاب

غروب ہو جاتا اور نماز پڑھتیں اور حدیث مین آیا ہی کثیر بن عبد اللہ مزنی نے اس نے اپنے باپ سی اس نے اپنے دادا سی کہا بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مین ایک گھڑی ہی اگر اللہ تعالے سی کوئی بندہ کچھ نہین مانگتا مگر وہ اس کو اسکا مانگا ہوا دے ہی دیتا ہی آپ سی عرض کیا وہ کونسی گھڑی ہی یا رسول اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز قائم کی جاوی اس سی پہرنے تک کثیر بن عبد اللہ مزنی نے کہا اس سی مراد رکھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا دن اور ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سی اپنی اسناد سی محمد بن منکدر سی کہا مین نے سنا حضرت جابر بن عبد اللہ کو کہتے یہ دعا عرض کی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا اگر یہ دعا کیجاوی کسی چیز پر جو مشرق اور مغرب مین ہی اس گھڑی مین جو جمعہ کے دن مین ہی تو بیشک اوسکے کرنیوالے کیلئے قبول کی جاوے تو پاک ہی تیرے سوا کوئی معبود نہین ای بخشنے والے ای احسان کرنیوالے ای آسمانون اور زمین کے پیدا کرنیوالے ای بڑائی اور بزرگی والے اور صفوان بن سلیم نے کہا مجھ کو پہونچا جو کہ جب امام بیٹھی منبر پر جمعہ کے دن کوئی معبود نہین سوا اللہ اکیلے کے جسکا کوئی شریک نہین اسی کا ملک ہے اور اسی کو سب تعریف ہی وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہی تو اس کیلئے بخشش کیجاتی ہے اور حضرت براء بن عازب نے کہا مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے رمضان مین جمعہ کی بزرگی باقی دنون پر ایسی ہے جیسی رمضان کی بزرگی باقی مہینون پر ہی فصل حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہنے مین جمعہ کے دن مین ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سی اپنے اسناد سی حضرت علی بن ابی طالب سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت درود بھیجو مجھ پر جمعہ کے دن کیونکہ وہ ایسا دن ہی جس مین عمل دوگنے کیجاتے ہین اور مانگو اللہ تعالے سی میرے لئے درجہ وسیلہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے درجہ وسیلہ جنت مین فرمایا وہ بہشت مین بہت بڑا درجہ ہے اوس کو نہ پہونچیگا کوئی سوا پیغمبر کے اور مین امید کرتا ہون کہ مین ہی وہ ہون اور روایت ہے محمد بن منکدر سے اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے جب اذان سنے یا اللہ اس پوری پکار اور نماز قائم ہونے والے کے پروردگار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دے وسیلہ اور بزرگی اور درجہ

وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ بِيضًا لَيْلَةَ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمَ الْأَزْهَرِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ ثَمَانِينَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ ذُنُوبَ ثَمَانِينَ سَنَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَتَعْقِدُ وَاحِدَةً وَعَنْ مَكْحُولٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ صَلٰوةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَمَنْ كَانَ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **فَصْلٌ** فِيمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتٰى وَرُوِيَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَفِي الْعِشَاءِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَ الْمُنَافِقِينَ وَقِيلَ إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ تِلْكَ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ سُورَةَ يٰسٓ وَحٰمٓ الدُّخَانَ غُفِرَ لَهُ وَقِيلَ إِنَّ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ كَمَنْ تَصَدَّقَ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِينَارٍ وَيُسْتَحَبُّ الصَّلٰوةُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ أَخْبَرَنَا بِكْرُ بْنُ

بلند اور اس کو اٹھا مقام محمود مین جس کا تو نے اس سی وعدہ کیا ہے تو اسکے لیے میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہوجاویگی اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سی کہا مین نی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اپنے نبی پر بہت درود بھیجو روشن رات اور روشن دن مین جمعہ کی رات اور دن جمعہ کے اور روایت ہی عبدالعزیز بن صہیب سے اس نی انس بن مالک سی کہا مین کہڑا تہا سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ نی فرمایا جو کوئی مجہہ پر جمعہ کے دن اسی بار درود بھیجے تو بخشدیگا اللہ تعالے اس کے اسی برس کے گناہ مین نی عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر درود بھیجنا کس طرح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہو یا اللہ درود بھیج محمد اپنے بندے اور اپنے رسول نبی امی پر اور انگلی سی عقد کرے ایک اور روایت ہی مکحول شامی سی اس نے ابوامامہ سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بھیجو درود مجہ پر جمعہ کے دن مین کیونکہ میری امت کا درود میرے پیش کیا جاتا ہے ہر جمعہ کے دن مین سو جو کوئی انکا زیادہ ہوگا مجہ پر درود بھیجنے مین وہی ان مین سی زیادہ قریب ہوگا مجہ سے درجہ مین قیامت کے دن **فصل** ان سورتون کا پڑہنا مستحب ہے نا جو پڑہی جاتی ہین صبح کی نماز مین جمعہ کے دن ہم کو خبر دی ابو نصر نی اپنے باپ سی اپنی اسناد سی ابو الاحوص سی اس نے عبداللہ سے کہا ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے صبح کی نماز مین جمعہ کے دن الم سجدہ اور ہل اتے اور روایت کی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مغرب مین قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑہا کرتے تہے اور عشا مین سورہ جمعہ اور منافقین اور بعض نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز مین یہی پڑہا کرتے تہے اور روایت ہے حسن سے اوس نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات کو پڑہی سورہ یٰسین اوس کے دن دخان نزع کرے گا بخشا گیا اور بعض نے کہا کہ جو شخص پڑہے سورہ کہف جمعہ کے دن مین ہوگا اس شخص کی طرح جس نے دس ہزار دینار صدقہ کیا ہو۔ اور مستحب ہے۔ کہ جمعہ کی رات کو اور جمعہ کے دن دن نماز پڑہے چار رکعت چار سورتون سے سورۃ الغاشیہ اور سورۃ کہف اور سورہ طٰہٰ اور سورہ ملک سے بہرا کردہ

سُوْرَةَ الْاَنْعَامِ وَسُوْرَةَ الْكَهْفِ وَسُوْرَةَ طٰهٰ وَسُوْرَةَ الْمَلٰٓئِكَةِ
فَاِنْ لَّمْ يُحْسِنِ الْقُرْاٰنَ قَرَاَ جَمِيْعَ مَا يُحْسِنُ مِنْهُ فَذٰلِكَ
لَهٗ خَتْمَةٌ فَقَدْ قِيْلَ خَتْمُهٗ مِنْ حَيْثُ عَلِمَ وَاِنْ كَانَ يُحْسِنُ
الْقُرْاٰنَ يُسْتَحَبُّ لَهٗ اَنْ يَّخْتِمَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ
يَشْفَعُ اِلَيْهِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَاِنْ جَعَلَ اٰخِرَ خَتْمَتِهٖ فِيْ
رَكْعَتَيِ الْمَغْرِبِ اَوْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ كَانَ اَحْسَنَ وَكَذٰلِكَ اِنْ جَعَلَ
خَتْمَتَهٗ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ فِيْهِ فَضْلٌ
كَبِيْرٌ وَاِنْ قَرَاَ اَلْفَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ
عَشْرِ رَكَعَاتٍ اَوْ عِشْرِيْنَ اَوْ غَيْرِهَا كَانَ اَفْضَلَ مِنْ خَتْمَةِ الْقُرْاٰنِ
وَيُسْتَحَبُّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَ
مَرَّةٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَذٰلِكَ التَّسْبِيْحُ اَلْفَ مَرَّةٍ وَهِيَ الْكَلِمَاتُ
الْاَرْبَعُ الَّتِيْ تَقَدَّمَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ **فَصْلٌ** فِيْ تَسْمِيَتِهٖ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ سَلْمَانَ رض قَالَ
قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِيْ لِمَ سُمِّيَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ لَا قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ جُمِعَ اَبُوْكَ اٰدَمُ ثُمَّ قَالَ
لَا يَتَطَهَّرُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَتَوَضَّاُ وَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ
ثُمَّ يَاْتِي الْجُمُعَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى
مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ مِنَ الْاِجْتِمَاعِ وَهُوَ
اِجْتِمَاعُ قَالِبِ اٰدَمَ وَرُوْحِهٖ بَعْدَ اَنْ كَانَ مُلْقًى اَرْبَعِيْنَ سَنَةً
وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لِاِجْتِمَاعِ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ لَمَّا خَلَقَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ضِلْعِ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لِاِجْتِمَاعِ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ بَعْدَ الْفُرْقَةِ
الطَّوِيْلَةِ وَقِيْلَ اِنَّمَا سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاِجْتِمَاعِ اَهْلِ الْبَلَدِ وَ
الرَّسَاتِيْقِ فِيْهِ وَقِيْلَ لِاَنَّهُمْ يُجْمَعُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ يَوْمُ
الْجَمْعِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ نَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ **فَصْلٌ**
وَجَمِيْعُ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ صِيَامِ الْاَشْهُرِ وَالْاَيَّامِ وَتَحْمِيْدِ الْعِبَادَاتِ
مِنَ الصَّلٰوةِ وَالْاَذْكَارِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَمَا سَنَذْكُرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى لَا يُقْبَلُ اِلَّا بَعْدَ التَّوْبَةِ وَطَهَارَةِ الْقَلْبِ وَاِخْلَاصِ

بیس سورتوں کے پڑھنے والے کی بہ ورثل کی بجائی ہے
پورا نہیں پڑھ سکتا اس بندہ کو تکلیف نہ دی جائے
اور خود کام کرنا پڑے
اور پورا انجام دینا دو
آخرت میں دیکھنے
بیمار شہد کے اوپر کے
کنارے کی تلی چکنے
والا اصل شہد کڑوا ہوتا
ہے کہا کرتے تھے اور
پیدا ہونے کے
سے نسخہ
اور اسی نسخہ
سے نسخہ

قرآن اچھی طرح نہیں جانتا تو پڑھے تمام وہ جسکو اچھی طرح جانتا ہی قرآن میں سے
پس وہی اسکیلئے قرآن کا ختم ہے بیشک کہا گیا ہے کہ قرآن کا ختم اسکے علم
کی حیثیت سے ہے اور اگر قرآن کو اچھی طرح جانتا ہے تو اسکیلئے مستحب ہے کہ ختم
کرے دنمیں جمعہ کے اور اگر قادر نہ ہو تو جوڑ لے اسکو جمعہ کی رات اگر کرے پنجر
ختم کا آخر مغرب کے دو رکعتوں میں یا فجر کی دو رکعتوں میں تو یہ بہت اچھا اور اسی
طرح اگر کرے اپنا ختم اذان اور اقامت کے درمیان جمعہ کے دن تو اسمیں بڑی فضیلت
ہے اور ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑھے دن جمعہ کے دس رکعتوں یا بیس رکعت یا
انکے سوا زیادہ رکعتوں میں تو یہ افضل ہوگا قرآن مجید کے ختم کرنے سے اور مستحب ہے درود بھیجنا
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار بار جمعہ کے دن اور اسی طرح تسبیح ہزار بار
اور وہ چار کلمے ہیں جو آگے گذر گئے اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کو
ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے **فصل** جمعہ کے
جمعہ کا دن نام ہونے میں ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنی باپ سے اپنی اسناد سے
سلمان سے کہا مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہلا تو جانتا
ہے جمعہ کا دن کیوں نام رکھا گیا میں نے عرض کیا نہیں فرمایا اس لیئے
کہ اسمیں تمہارے باپ آدم جمع کیئے گئے پھر فرمایا کوئی مرد جمعہ کے دن
غسل نہیں کرتا پھر وضو کرتا ہے اور اپنا وضو اچھا کرتا ہے پھر جمعہ کو آتا ہے
مگر اسکیلئے کفارہ کیا جاتا ہے ان گناہوں کا جو اس جمعہ کے اور دوسرے جمعہ کے
درمیان ہیں جب تک کبیرہ گناہ ہوں بچے اور انکے بعض نے کہا وہ اجتماع
سے ہے اور وہ حضرت آدم کے جسم اور روح کا جمع ہونا ہے بعد اس کے کہ وہ
چالیس سال پھینکے گئے تھے اور اوروں نے کہا بسبب جمع ہونے آدم اور حوا
علیہما الصلوٰۃ والسلام کے ہے جب اللہ تعالے نے اسکو پیدا کیا پسلی سے آدم
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور اوروں نے کہا بسبب جمع ہونے آدم اور حوا
کے نبی جدائی کے بعد اور بعض نے کہا یہ نام رکھا گیا بسبب جمع ہونے شہر اور
گاؤں والوں کے اسمیں اور بعض نے کہا اس لیئے کہ اسمیں قیامت کا دن
قائم ہوگا اور وہ جمع ہونیکا دن ہے اللہ عزوجل نے فرمایا جسدن تم کو
جمع کریگا جمع ہونیکے دن کے لیئے **فصل** اور سب کچھ جو ہم نے بیان
کیا مہینوں کے روزہ رکھنے اور قربانیوں اور عبادتوں سے نماز اور
ذکروں اور انکے سوا سے اور جو کچھ اب ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے
قبول نہیں کیا جاتا مگر توبہ اور دل کے پاک کرنے اور اللہ تعالے کیلئے خلوص

الْعَمَلِ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَتَرْكِ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَاَمَّا التَّوْبَةُ فَقَدْ تَقَدَّمَ
بَيَانُهَا وَنَزِيْدُ عَلَيْهِ بِاَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ كُلَّ
قَلْبٍ طَاهِرٍ مِنَ الذُّنُوْبِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ قَالَ عَطَاءٌ وَمُقَاتِلٌ وَالْكَلْبِيُّ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
بِالْمَاءِ مِنَ الْاَحْدَاثِ وَالْحَيْضِ وَالْجَنَابَاتِ وَالنَّجَاسَاتِ
بَيَانُهُ قِصَّةُ اَهْلِ قُبَا حَيْثُ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَوْلِهٖ
فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاَصْلُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ فَقَالُوْا نُتْبِعُ الْمَاءَ الْاَحْجَارَ فَاسْتَحْسَنَهُ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ
عَنْ دُبُرِ النِّسَاءِ اَنْ يَّاْتُوْهَا مِنْ قِبَلِ امْرَاَةٍ فِيْ دُبُرِهَا فَلَيْسَ
مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فَاِنَّ دُبُرَ الْمَرْاَةِ مِثْلُهٗ مِنَ الرَّجُلِ وَقِيْلَ
اَلتَّوَّابِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الشِّرْكِ رُوِيَ عَنْ اَبِي
الْمِنْهَالِ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِي الْعَالِيَةِ فَتَوَضَّاْتُ وُضُوْءًا
حَسَنًا فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
فَقَالَ الطُّهُوْرُ مِنْهُ اِنَّ الطُّهُوْرَ حَسَنٌ وَلٰكِنَّهُمُ
الْمُتَطَهِّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الشِّرْكِ وَ
لِلْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ بِالْاِيْمَانِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ
لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهَا وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنْهَا لَا يُصِرُّوْنَ عَلَيْهَا
وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الْكَبَائِرِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الصَّغَائِرِ
وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الْاَفْعَالِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ
الْاَقْوَالِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ
وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الْعُقُوْدِ وَالْاَضْمَارِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ
مِنَ الْاٰثَامِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الْاٰجَامِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ
مِنَ الْجَرَائِرِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنْ خُبْثِ السَّرَائِرِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ
مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الْعُيُوْبِ وَقِيْلَ
اَلتَّوَّابُ الَّذِيْ كُلَّمَا اَذْنَبَ تَابَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ

خالص کرنے اور ریا اور سمعہ کے چھوڑنے کے بعد اور توبہ کا بیان آگے
گذر چکا اور ہم اوسپر زیادہ کرین گے کہ اللہ تعالے توبہ کرنیوالونکو گناہونسے
ہر پاک دل کو دوست رکھتا ہی پس اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک اللہ توبہ
کرنیوالون کو دوست رکھتا ہی اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والون کو
عطا اور مقاتل اور کلبی نے کہا بیشک اللہ تعالے دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالون
کو گناہونسے اور پاک رکھنے والون کو اپنے آپ کو بیوضوئی اور حیض اور جنابتونسے
اور سنجاستونسے اسکا بیان قبا والون کا قصہ ہے جب ان کا ذکر فرمایا اللہ
عزوجل نے اپنے اسقول پاک سے اس مسجد مین مرد ہین جو دوست رکھتے ہین پاک
رہنے والونکو اور انسے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کونسے
جو وہ کرتے ہی انہون نے عرض کیا ہم پتھرون کے پیچھے پانی سے استنجا کرتے ہین اور
مجاہد نے کہا دوست رکھتا ہی گناہونسے توبہ کرنیوالونکو اور پاک رہنے والونکو
عورتون کی دبر سے کہ انمین جماع کرین جو کوئی عورت سے اسکی دبر مین جماع
کرے پس وہ نہین ہی پاکونسے کیونکہ عورت کی دبر ویسی ہے جیسے مرد کی ہے اور
بعض نے کہا توبہ کرنیوالے گناہونسے اور پاک رہنے والے شرک سے ابو منہال سے روایت
ہے کہ کہا مین ابو عالیہ کے پاس تہا اس نے وضو کیا اچہا وضو مینے کہا بیشک اللہ
دوست رکھتا ہی توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکھتا ہی پاک رہنے والونکو اس نے
کہا وضو کونسی چیز ہی بیشک وضو خوب ہے لیکن وہ لوگ گناہونسے پاک رہنے والے ہین
اور سعید بن جبیر سے روایت ہی کہا بیشک اللہ تعالے دوست رکھتا ہی شرک سے
توبہ کرنیوالون اور گناہونسے پاک رہنے والونکو اور بعض نے کہا کفر سے توبہ کرنیوالون
کو اور پاکی کے حاصل کرنیوالونکو ایمان کے ساتہہ اور کسی نے کہا گناہونسے توبہ کرنیوالے
کو جو پہر ان گناہون کی طرف نہین لوٹتے اور گناہونسے پاک رہنے والونکو جو ان تک پہنچتے
ہی نہین اور کسی نے کہا بڑے گناہونسے توبہ کرنیوالونکو اور چہوٹے گناہونسے پاک رہنے
والونکو اور کسی نے کہا فعلونسے توبہ کرنیوالونکو اور قولون سے پاک رہنے والونکو اور
بعض نے کہا قولون اور فعلونسے توبہ کرنیوالون کو اور عقیدون اور
دل کی باتون سے پاک رہنے والونکو اور بعض نے کہا گناہونسے توبہ کرنیوالون اور
گناہونسے پاک رہنے والون کو اور بعض نے کہا گناہونسے توبہ کرنیوالونکو اور پاک
رہنے والون کو دلون کی پلیدی سے اور کسی نے کہا گناہونسے توبہ
کرنے والون کو اور پاک رہنے والون کو عیبون سے اور کسی نے
کہا توبہ کرنے والا وہ ہے جو جب گناہ کر بیٹہے تو توبہ کرلے

جل قائلہ کان للاوابین غفورا وعن محمد بن المنکدر عن جابر
بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر رجل
ممن کان قبلکم بمقبرۃ فنظر الیہا فقال انی ربی انت انت
وانا انت العواد بالمغفرۃ وانا العواد بالتوب توبوا یغفر لکم
فقیل لہ ارفع راسک فانا السواد بالمغفرۃ وانت العواد بالتوبۃ
فرفع راسہ فغفر لہ واما الاخلاص فقد قال اللہ عز وجل
وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین قال جل
وعلا الا للہ الدین الخالص قال اللہ تعالی ان یقال لہ حسنوها
ولا دماؤها ولکن یناله التقوی منکم وقال جل جلالہ لنا
اعمالنا ولکم اعمالکم ونحن لہ مخلصون اختلف الناس فی
معنی الاخلاص قال الحسن سالت حذیفۃ رض عن الاخلاص
ما هو قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الاخلاص ما
هو قال صلی اللہ علیہ وسلم وسالت جبرئیل علیہ السلام
عن الاخلاص ما هو قال سالت رب العزۃ جل وعلا عن الاخلاص
ما هو فقال سبحانہ وتعالی هو سری من سری استودعہ قلب
من احببت من عبادی وعن ابی ادریس الخولانی رحمہ اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل حق حقیقۃ و
ما بلغ عبد حقیقۃ الاخلاص حتی لا یحب ان یحمد علی شیء
من عمل عملہ للہ عز وجل قال سعید بن جبیر الاخلاص
ان یخلص العبد دینہ وعملہ للہ تعالی ولا یشرک بہ فی دینہ احدا
یرائی بعملہ احدا وقال الفضیل ترک العمل من اجل الناس
ریاء والعمل من اجل الناس شرک والاخلاص هو ان یعافیک
من ان یعاقبک اللہ تعالی علیهما وقال یحیی بن معاذ الاخلاص
تمییز العمل من العیوب کتمییز اللبن من الفرث والدم و
قال ابو الحسین الورسنجی هو ما لا یکتبہ الملکان لا یفسدہ
الشیطان ولا یطلع علیہ الانسان قال رویم هو ارتقاء
رویتک من الفضل وقیل هو ما اراد بہ الحق بفضلہ بر
الصدق وقیل هو ما اشوبہ آفات ولا یتبعہ رخص
التاویلات وقیل هو استواء السر والعلانیۃ واستغنی

فرمایا اللہ عزوجل نے بیشک اللہ رجوع کرنیوالوں کیلئے بخشنے والا ہے اور
روایت ہے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک مرد گذرا ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے ایک سر کی کھوپڑی
پر سو اس نے اوسکی طرف دیکھا بولا ای میرے رب تو تو ہی ہے اور میں میں
ہی ہوں تو بخشش سے پھیرنیوالا ہے اور میں گناہ ہونسے پھیرنیوالا ہوں پھر
سجدہ کرتا گیا سو اس سے کہا گیا اپنا سر اٹھا پس میں بخشش سے پھیرنیوالا ہوں
اور تو گناہوں سے پھیرنیوالا ہے اس نے اپنا سر اٹھایا پھر اسکے لیئے بخشش کی
گئی اور اوپر اخلاص بیشک اللہ عزوجل نے فرمایا اور روہ حکم نہیں دیئے گئے مگر یہ کہ اللہ
کی عبادت کریں خالص کرنیوالے اسی کیلئے عبادت اور اللہ بزرگ اور بلند نے
فرمایا خبردار ہو اللہ ہی کیلئے ہے خالص عبادت اور اللہ تعالی نے فرمایا اللہ کو ہرگز
نہیں پہنچیں گے قربانیوں کے گوشت اور نہ انکی لہو لیکن اسکو پہنچیگی تمہاری پرہیزگاری
اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہمارے لیئے ہمارے کام اور تمہارے لیئے تمہارے کام اور ہم اسی کیلئے
اخلاص کرنیوالے ہیں لوگوں نے اختلاف کیا اخلاص کے معنے میں حسن سے کہا میں نے حذیفہ سے
پوچھا اخلاص کے معنی سے کہ کیا ہے کہا میں نے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اخلاص
کے معنی سے کہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا
اخلاص کے معنی سے کہ کیا ہے میں نے رب العزت بزرگ اور بلند سے پوچھا اخلاص کے معنے
سے کہ کیا ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وہ میرے بھید میں سے ایک بھید ہے میں اسکو پیدا کرتا
ہوں اسکو دل میں جسکو اپنے بندوں میں سے دوست کہتا ہوں اور ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ
تعالی سے روایت ہے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ہر حق کیلئے ایک حقیقت ہے
اور کوئی بندہ نہیں پہونچا اخلاص کی حقیقت کو جب تک دوست نہ رکھے کہ تعریف کیا
گیا کسی چیز پر عمل میں سے جسکو دے کیا ہے اللہ عزوجل کیلئے اور سعید بن جبیر نے کہا اخلاص
یہ ہے کہ بندہ خالص کرے اپنی عبادت کو اللہ ہی کیلئے اور اپنے عمل کو اللہ تعالی ہی کیلئے اور اسکا شریک نہ
کرے اپنی عبادت میں ریا نہ دکھاوے اور اپنا عمل کسیکو اور فضیل نے کہا عمل کا چھوڑنا لوگوں کی سبب سے ریا ہے
اور عمل کرنا لوگوں کی سبب سے شرک ہے اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالی تجھ کو ان دونوں
پر عذاب نہ کرے اور کہا یحیی بن معاذ نے اخلاص عمل کا عیبوں سے جیسے کہ ہے پاک کرنا گوبر اور لہو سے اور ابو الحسین ورسنجی نے کہا اخلاص وہ ہے جسکو نہ فرشتے لکھیں اور نہ اسکو شیطان برباد کرے اور نہ اسپر انسان اور رویم نے کہا اخلاص کا نام ہے اپنی نظر اٹھانا
اور بعض نے کہا اخلاص وہ ہے جسمیں حق کا ارادہ کیا جاوے اور قصد کیا جاوے جسمیں بدلہ اور بعض نے کہا
اخلاص یہ ہے کہ اس میں آفتیں نہ ملیں اور اسمیں تاویلوں کی رخصتوں کا دخل نہ ہو اور بعض نے

مِنَ الْعَلَانِيَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ الْمَرْعَشِيُّ هُوَ أَنْ تَسْتَوِيَ
أَفْعَالُ الْعَبْدِ الظَّاهِرَةُ بِالْبَاطِنَةِ قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ الْمَكْفُوفُ
هُوَ أَنْ يَكْتُمَ حَسَنَاتِهِ كَمَا يَكْتُمُ سَيِّئَاتِهِ قَالَ سَهْلُ بْنُ
عَبْدِ اللهِ هُوَ أَنْ لَا تَنْظُرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ
إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ مُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَلُزُومُ جَمَاعَةِ
الْمُسْلِمِينَ وَقِيلَ الْإِخْلَاصُ إِفْرَادُ الْحَقِّ فِي الطَّاعَةِ بِالْقَصْدِ
وَهُوَ إِرَادَةُ الْعَبْدِ بِطَاعَتِهِ الْقُرْبَ إِلَى مَوْلَاهُ دُونَ أَحَدٍ
مِنْ خَلْقِهِ فَلَا يَتَصَنَّعُ لِلْخَلْقِ وَلَا يَكْتَسِبُ مِنْهُمُ الْحَمْدَ وَ
لَا يَسْتَجْلِبُ مِنْهُمُ الْحُبَّ وَلَا يَدْفَعُهَا عَنْ نَفْسِهِ اللَّوْمَ
وَالذَّمَّ وَقِيلَ الْإِخْلَاصُ تَصْفِيَةُ الْفِعْلِ عَنْ مُلَاحَظَةِ
الْمَخْلُوقِينَ قَالَ ذُو النُّونِ الْمِصْرِيُّ الْإِخْلَاصُ لَا يَتِمُّ إِلَّا
بِالصِّدْقِ فِيهِ الصَّبْرُ عَلَيْهِ وَالصِّدْقُ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِالْإِخْلَاصِ
فِيهِ الْمُدَاوَمَةُ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو يَعْقُوبَ السُّوسِيُّ مَنْ شَهِدَ
فِي إِخْلَاصِهِ إِخْلَاصَهُ احْتَاجَ إِخْلَاصُهُ إِلَى الْإِخْلَاصِ
قَالَ ذُو النُّونِ رَحِمَهُ اللهُ ثَلَاثٌ عَلَامَاتُ الْإِخْلَاصِ
اِسْتِوَاءُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ مِنَ الْعَامَّةِ وَنِسْيَانُ رُؤْيَةِ الْأَعْمَالِ
وَاقْتِضَاءُ ثَوَابِ الْعَمَلِ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ أَيْضًا الْإِخْلَاصُ
مَا حُفِظَ مِنَ الْعَدُوِّ وَالنَّفْسِ وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيُّ
الْإِخْلَاصُ مَا لَا يَكُونُ لِلنَّفْسِ فِيهِ حَظٌّ بِحَالٍ وَهُوَ
إِخْلَاصُ الْعَوَامِّ وَأَمَّا إِخْلَاصُ الْخَوَاصِّ مَا يَجْرِي عَلَيْهِمْ
لِأَنَّهُمْ فَنَدُوا عَنْهُمُ الطَّاعَاتِ وَهُمْ عَنْهَا بِمَعْزِلٍ وَلَا
يَقَعُ عَلَيْهِمْ رُؤْيَةُ بِهَا اعْتِدَادٌ فَذَلِكَ إِخْلَاصُ الْخَوَاصِّ
وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الدَّقَّاقُ نُقْصَانُ كُلِّ مُخْلِصٍ فِي إِخْلَاصِهِ
رُؤْيَةُ إِخْلَاصِهِ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يُخَلِّصَ إِخْلَاصَهُ
يُسْقِطُ عَنْ إِخْلَاصِهِ رُؤْيَةَ إِخْلَاصِهِ فَيَكُونُ مُخْلِصًا لَا
مُخْلِصًا وَقَالَ سَهْلٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ رِضْوَانُهُ لَا
يَجِدُ الرِّيَاءَ إِلَّا مُخْلِصٌ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَرَّازُ رَحِمَهُ اللهُ
رِيَاءُ الْعَارِفِينَ أَفْضَلُ مِنْ إِخْلَاصِ الْمُرِيدِينَ وَقَالَ

علامتون سے اور حذیفہ مرعشی نے کہا اخلاص یہ ہے کہ بندے کے کام باہر ہون ظاہر اور
باطن مین اور ابو یعقوب مکفوف نے کہا اخلاص یہ ہے کہ چھپاوے اپنی نیکیون کو جیسے چھپاتا
ہے اپنی برائیون کو اور سہل بن عبد اللہ نے کہا اخلاص فقیر ہونا ہے اپنے عمل سے
یعنی اپنے اعمال کیطرف نہ دیکھے روایت ہے انس بن مالک سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تین چیزین ہین کہ خیانت نہین کرتا انپر مسلمان بدول اللہ پاک کیلئے
عمل کا خالص کرنا اور حکم والون کی خیر خواہی کرنی اور مسلمانون کی جماعت کا
لازم پکڑنا اور بعض نے کہا اخلاص حق کا جدا کرنا ہے فرمانبرداری مین اپنے قصد سے
اور وہ جدا کرنا ہے اپنی فرمانبرداری اپنے مولی کیطرف کا قرب سوا
کسی اوسکی خلقت مین سے سو وہ ناکام کرتا ہے لوگون کیلئے اور نہ حاصل کرتا ہے
تعریف اور نہ چاہتا ہے انسے محبت اور نہ دور کرتا ہے اس کے سبب سے اپنے نفس سے
ملامت اور مذمت کو اور بعض نے کہا اخلاص کام کا صاف کرنا ہے مخلوقات کے دیکھنے سے اور
مصری نے کہا اخلاص پورا نہین ہوتا مگر صدق سے اوسمین اور صدق سے اوس پر اور صدق
پورا نہین ہوتا مگر اخلاص سے اس مین اور ہمیشگی سے اوس پر اور ابو یعقوب سوسی نے
کہا جب انہون نے دیکھا اپنے اخلاص مین اخلاص تو انکا اخلاص محتاج ہوا اخلاص کا اور
ذوالنون رحمہ اللہ نے کہا تین چیزین ہین اخلاص کی علامتون مین سے مدح
اور مذمت کا برابر ہونا عام لوگون سے اور عملون کے دیکھنے کو بھولنا اور
بھولنا عملون کا ثواب چاہنے کو آخرت مین اور نیز انہون نے کہا اخلاص یہ ہے
کہ نگاہ رکھا جاوے دشمن سے اسکے بگاڑنے سے ابو عثمان مغربی نے کہا اخلاص یہ ہے
کہ نفس کے لیئے اوس مین کچھ حصہ کسی حال مین اور یہ عوام کا اخلاص ہے اور خاصون
کا اخلاص یہ ہے کہ انپر جاری ہے نہ انکے ساتھ پس ظاہر ہوتی ہین اسکی طاعتین
اور وہ ان سے ہین گوشہ مین اور نہین ٹپڑتی اُن پر نظر اور ان طاعتون کی
گنتی ہے پس یہ خاصون کا اخلاص ہے اور ابو بکر دقاق نے کہا ہر اخلاص
کرنیوالے کا نقصان اس کے اخلاص مین اپنے اخلاص کا دیکھنا ہی ہے جب
اللہ تعالے چاہتا ہے کہ خالص کرے اوس کے اخلاص کو تو گرا دیتا ہے اس
کے اخلاص سے اپنے اخلاص کا دیکھنا پس وہ اخلاص دیا گیا ہوتا ہے نہ
اخلاص کرنیوالا اور کہا سہل نے اللہ تعالے کی اور اوس پر رحمت اور
رضامندی ہو نہین پہچانتا ریا کو مگر مخلص اور ابو سعید خراز نے کہا
ریا عارفون کی بہتر ہے مریدون کے اخلاص سے اور کہا
ابو عثمان نے اخلاص مخلوق کے دیکھنا بھول جانا خالق کی طرف

ابو عثمان الاخلاص نسیان رؤیۃ الخلق بدوام النظر
الی الخالق وقیل الاخلاص ما ارید بہ الحق وقصد بہ
الصدق وقیل ھو الاغماض عن رؤیۃ الاعمال وقال
یوسف بن الحسین رحمہ اللہ من تزین للناس بما لیس
فیہ سقط من عین اللہ تعالی وقال الجنید الاخلاص
سر بین اللہ تعالی وبین العبد لا یعلمہ ملک فیکتبہ ولا
شیطان فیفسدہ ولا ھوی فیمیلہ وقال رویم رحمہ اللہ
الاخلاص فی العمل ھو الذی لا یرید صاحبہ علیہ
عوضا فی الدارین ولا حظا من الملکین وسئل ابن
عبد اللہ ای شیء اشد علی النفس فقال الاخلاص
لانہ لیس لھا منہ نصیب وقیل ھو ان لا یشھد علی
عملک احدا غیر اللہ عز وجل وقال بعضھم دخلت
علی سھل بن عبد اللہ یوم جمعۃ قبل الصلوۃ فرایتہ فی
البیت حیرۃ فجعلت قدما رجلا واؤخر رجلا اخری
فقال ادخل لا یبلغ احد حقیقۃ الایمان حتی یری وجار
الارض شیئا تحتہ ثم قال ھل لک فی صلوۃ الجمعۃ فقلت بیننا
وبین المسجد مسیرۃ یوم ولیلۃ فاخذ بیدی فما کان
الا قلیلا حتی رایت المسجد فدخلنا وصلینا الجمعۃ
ثم خرجنا فوقف ینظر الی الناس وھم یخرجون فقال اھل
لا الہ الا اللہ کثیر ولکن المخلصون منھم قلیل کنت مع
ابراھیم الخواص رحمہ اللہ فی سفر فجئنا الی موضع فیہ
حیات کثیرۃ فوضع رکوتہ وجلس وجلست فلما کان برد
اللیل وبرد الحیات خرجت الحیات فصحت بالشیخ فقال
اذکر اللہ تعالی فذکرت فرجعت ثم عادت فصحت بہ فقال مثل
ذلک وقلت ما ازال الی الصباح فی مثل تلک الحالۃ فلما اصبحنا قام
وشی ومشیت معہ فسقطت من وطأۃ حیۃ عظیمۃ قد
تطوقت فقلت ما احسست بھا فقال لامنذ زمان
ما بت لیلۃ اطیب من البارحۃ قال ابو عثمان رحمہ اللہ تعالی
من لم یذق وحشۃ الغفلۃ لم یجد طعم انس الاوقات

ہمیشہ نظر کرنے سے ہے اور بعض نے کہا اخلاص یہ ہے کہ اسمین حق کا
ارادہ کیا جاوے اور اسمین سچ کا قصد کیا جاوے اور بعض نے
کہا اخلاص عمل کے بدلے سے چشم پوشی کرنی ہے اور سری سقطی رحمہ اللہ
تعالے نے کہا جو شخص لوگون کیواسطے اس چیز کی زینت کرے جو اسمین
نہین ہے وہ اللہ تعالے کی نظر سے دور پڑا ہے اور کہا جنید نے اخلاص
بھید ہے اللہ تعالے اور اسکے بندے کے درمیان اسکو نہین جانتا فرشتہ
کہ اسکو لکھے اور نہ شیطان کہ اس کو بگاڑے اور نہ خواہش نفس کہ اسکو
حق سے جھکاوے اور کہا رویم رحمہ اللہ نے عمل مین اخلاص یہ ہے کہ اسکا
صاحب چاہے اُسپر عوض دونون جہان مین اور نہ حصہ دونون فرشتون
سے اور ابن عبد اللہ پوچھے گئے کونسی چیز نفس پر زیادہ سخت ہے کہا اخلاص
کیونکہ نفس کیلئے اس سے نہین ہے کچھ حصہ اور بعض نے کہا اخلاص یہ ہے
کہ تیرے عمل پر کوئی حاضر نہو سوا اللہ عز وجل کے اور انکے بعض نے کہا مین
سہل بن عبد اللہ کے پاس جمعہ کے دن گیا نماز سے پہلے سو مین نے گھر مین ایک
سانپ دیکھا بیچ مین ایک پاؤن آگے رکھتا تہا اور ایک پیچھے کہا آجا کوئی
ایمان کی حقیقت کو نہین پہونچتا جب کہ وہ زمین کے موئے پر کسی چیز سے
ڈرتا ہو پھر کہا بھلا تجھ کو جمعہ کی نماز مین رغبت ہے مین نے کہا ہمارے اور
مسجد کے درمیان ایک دن اور ایک رات کی راہ ہے پھر اُس نے میرا ہاتھ
پکڑ لیا پس نہوئی مگر تہوڑی دیر کہ مین نے مسجد کو دیکہا پھر ہم داخل ہوئے
اور جمعہ کی نماز پڑہی پھر ہم نکلے تو سہل کہڑا ہو گیا لوگون کو دیکہتا تہا اور وہ
نکل رہے تہے کہا لا الہ الا اللہ کہنے والے بہت ہین مگر انمین مخلص کم ہین ابراہیم
خواص رحمہ اللہ کے ساتہ ایک سفر مین تہا ہم ایک جگہہ گئے جہان سانپ بہت
تھے اور انہون نے اپنا کوزہ رکہا اور بیٹہہ گئے اور مین بہی بیٹہہ گیا پھر جب رات
کی سردی اور ہوا کی سردی ہوئی تو سانپ نکلی مینے شیخ سے فریاد کی کہا اللہ کا
یاد کرو مینے یاد کیا تو وہ چلے گئے پھر دوبارہ نکلے پھر مینے اُس فریاد کی پھر ویسا ہی
کہا پس مین صبح تک اسی حالت مین رہا پس جب ہم نے صبح کی تو وہ اٹہے اور
چلدیے اور مین بہی اُن کے ساتہ چلدیا سو اُن کے بچھونے سے ایک بڑا سانپ
گرا کہ پیچ مارے پڑا تہا مینے کہا آپکو اُس کو معلوم نہین تہا کہا مدت سے مینے آج
کی رات سے زیادہ خوش کوئی رات نہین گذاری اور ابو عثمان رحمہ اللہ تعالے
نے کہا جسنے غفلت کی وحشت نہین چکہی اُسنے ذکر کی انس کے اوقات کا مزہ نہین چکہا فصل اور

طعمنا وسلامۃ
عاقبتہا ولذاذۃ
مضغہا وسہولۃ
بلعہا وتعقب
عاقبتہا وبعدہا
فی الحسی لشظاہم
برکتہا علی الجوارح
من ثمرۃ الطاعات
والقربات والاذکار
وثمرۃ حصول النعیم
فی

يَنْبَغِي لِكُلِّ مُتَعَبِّدٍ وَعَارِفٍ أَنْ يَحْذَرَ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ
مِنَ الرِّيَاءِ وَرُؤْيَةِ الْخَلْقِ وَالْعُجْبِ فَإِنَّ النَّفْسَ خَبِيثَةٌ وَهِيَ
مَنْشَأُ الْأَهْوِيَةِ الْمُضِلَّةِ وَالشَّهَوَاتِ الْمُرْدِيَةِ وَاللَّذَّاتِ
الْحَائِلَةِ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا طَرِيقَ إِلَى
السَّلَامَةِ مِنْ غَوَائِلِهَا مَا دَامَ الرُّوحُ فِي جَسَدِ ابْنِ آدَمَ وَإِنْ
بَلَغَ الْعَبْدُ إِلَى حَالَةِ الْبَدْرِيَّةِ وَالصِّدِّيقِيَّةِ وَإِنْ كَانَتْ
هٰذِهِ الْحَالَةُ أَسْلَمَ مِنَ الِابْتِلَاءِ وَأَمَنَ مِنْ شَرِّهَا وَدَوَاهِيهَا
وَالْخَيْرُ أَغْلَبُ وَالنُّورُ أَكْثَرُ وَالْهِدَايَةُ مُتَحَقِّقَةٌ بِسَبِيلِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّوْفِيقُ شَامِلٌ وَالْحِفْظُ مَوْجُودٌ غَيْرَ أَنَّ الْعِصْمَةَ
لَيْسَ لَنَا إِنَّمَا ذٰلِكَ مُخْتَصٌّ بِالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَقَعُ
الْفَرْقُ بَيْنَ النُّبُوَّةِ وَالْوَلَايَةِ وَقَدْ نَوَّعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَهْلَ
الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَنَبَّهَ عَلَى شُؤْمِ النَّفْسِ وَعَرَائِلِهَا وَنَهَى عَنِ
اتِّبَاعِهَا وَأَمَرَ بِمُخَالَفَتِهَا فِي الْقُرْآنِ تَارَةً وَتَارَةً نَطَقَ بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَخْبَارِ وَالسُّنَنِ
أَخْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ
الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ
الْمَاعُونَ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي
قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ وَقَالَ تَعَالَى وَإِذَا قَامُوا
إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ
إِلَّا قَلِيلًا مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَا إِلَى هٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَى
هٰؤُلَاءِ وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ
أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ الْأَحْبَارُ هُمُ
الْعُلَمَاءُ وَالرُّهْبَانُ الْعُبَّادُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ
وَقَالَ تَعَالَى وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَ
لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ
إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي وَقَالَ تَعَالَى وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا دَاوُدُ هَوَى النَّفْسِ مُنَاقِضٌ لِمَحَبَّتِي

ہر عابد اور عارف کیلئے واجب ہے کہ اپنے تمام احوال مین ڈرتا رہے ریا
اور مخلوق کے دیکھنے اور اپنے اچھا جاننے سے کیونکہ نفس پلید ہے اور
وہ مبلون گمراہ کرنے والیون اور ہلاک کرنیوالی خواہشون اور ان لذتون
کے پیدا ہونے کی جگہہ ہے جو بندے اور اللہ عزوجل کے درمیان رکاوٹ
والے ہین نفس کے فریبون سے بچنے کیطرف کوئی راستہ نہین جبتک بنی آدم
کے بدن مین جان ہے اگرچہ بندہ پہونچ جاوے بدلیت کی حالت مین اور
صدیقون کی حالت مین اور اگرچہ یہ حالت بہت سلامت رہنے والی ہے
ابتدا سے اور بہت بچاؤ ہے نفس کے شر اور اسکی آفتون سے اور نیکی بہت
غالب ہے اور نور بہت زیادہ ہے اور ہدایت ثابت ہے اللہ عزوجل کی راہ مین
اور توفیق شامل اور اللہ تعالے کی نگہبانی موجود ہے سوا اسکے کہ عصمت ہمارے
لیئے نہین ہے یہ انبیا علیہم السلام سے ہی خاص ہے تاکہ نبوت اور ولایت کے
درمیان فرق واقع ہو اور تحقیق اللہ عزوجل نے ڈرایا ہے اپنے عمل دیکھانے
اور سنانیوالونکو اور نفس کی شومی اور اسکے فریبون پر تنبیہ کردی اور روکدیا
اسکی پیروی کرنیسے اور اسکی مخالفت کا حکم فرمایا قرآن مجید مین بکبار اور دوسری
بار ان حدیثون اور سنت مین جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان
کیا انمین سے یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا پس خرابی ہے ان نمازیون کیلئے
جو اپنی نماز سے غافل ہین اور دیکھانے کو کرتے ہین اور برتنے کی چیز کو منع
کرتے ہین اور اللہ بزرگ اور بلند نے فرمایا کہتے ہین اپنی مونہون سے جو ان کے
دلون مین نہین ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہین اور اللہ تعالے نے فرمایا
اور جب وہ نماز کو کھڑے ہوتے ہین تو سست کھڑے ہوتے ہین لوگونکو دکھاتے ہین
اور اللہ کو یاد نہین کرتے مگر تھوڑا سا حیران ہین دونون گروہ کے درمیان نہ انکی
طرف ہین اور نہ انکی طرف اور اللہ تعالے نے فرمایا بیشک بہت سے عالمون
اور نصارے کے عابدون مین سے لوگون کے مال باطل سے کھاتے ہین اور اللہ کے راستہ سے
روکتے ہین احبار عالم اور رہبان عابد ہین اللہ عزوجل نے فرمایا اے لوگو جو ایمان
لائے ہو کیون کہتے ہو جو کرتے نہین ہو اللہ کے نزدیک بڑا ہے کہ وہ کہو جو کرتے نہین ہو اور اللہ تعالے
نے فرمایا اور اپنی باتکو پوشیدہ کرو یا اسکو ظاہر کرو بیشک اللہ تعالے سینون کی باتکو جاننے والا ہے اور
اللہ بزرگ اور بلند نے فرمایا پس جو کوئی امید رکھتا ہے اپنے رب کے ملنے کی اسکو چاہیے کہ نیک کام کرے اور
کرے عبادت میون اپنے رب کے کسی کو اور اللہ تعالے نے فرمایا بیشک نفس البتہ برائی کا حکم کرنیوالا ہے مگر جسپر رحم فرمایا
اللہ تعالے نے فرمایا اور حق کہا نفس نے بخیلی کو اور اللہ تعالے نے فرمایا اے داؤد

زیادتی کرنا اور صحابہ میں خالدون کا جاحب بالخلود ہونا بیان میں اس حدیث کے وقت اور فراغ اس بحث کے اور ذکر اور انام اور اعراض کی عاقبت کا اور بیان کرنا اس کا کہ اللہ کی طاعت میں مرنے کے اور اللہ کی راہ میں کشتہ ہونے کے

مسلکی غیر ما تھوی وقال تعالٰی ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ وقولہا السنۃ فمن ذلک ما روی عن شداد بن اوس انہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایت فی وجھہ ما ساءنی فقلت لہ ما الذی بک یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اخاف علی امتی الشرک بعدی فقلت ایشرکون من بعدک یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اما انھم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا وثنا ولا حجرا ولکنھم یراؤن فی اعمالھم والریاء ھو الشرک ثم تلا قولہ تعالٰی فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا وقال صلی اللہ علیہ وسلم یجاء یوم القیمۃ بصحف مختومۃ فیقول اللہ عزوجل للملئکۃ القوا ھذا واقبلوا ھذا فیقولون وعزتک وجلالک ما علمنا الا خیرا فیقول الکاتبون ولکن ھذا عمل لغیر وانا لا اقبل الا ما ابتغی بہ وجھی وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی دعائہ اللھم طھر لسانی من الکذب وقلبی من النفاق وعملی من الریاء وبصری من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا تعدوا الا علی عالم یدخلکم من خمس الی خمس من الرغبۃ الی الزھد ومن الریاء الی الاخلاص ومن الکبر الی التواضع ومن المداھنۃ الی المناصحۃ ومن الجھل الی العلم وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالٰی یقول انا خیر شریک من اشرک معی شریکا فی عملہ لم اقبلہ الا ما خلص لی یا ابن ادم انا خیر قسیم فانظر عملک الذی عملت لغیری فاطلبہ ممن عملت لہ وقال صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بھذہ الامۃ یوم القیمۃ بالشناۃ والرفعۃ فی الدین والتمکین فی البلاد فمن عمل منھم عمل الاخرۃ للدنیا لم یکن لہ فی الاخرۃ نصیب وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یعطی الدنیا علی نیۃ الاخرۃ ولا یعطی الاخرۃ علی نیۃ الدنیا وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ

میں جھگڑا کروں سو نفس کی خواہش سے اور اللہ تعالٰی نے فرمایا اور نفس کی پیروی نہ کر پس وہ تجھ کو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیگی اور اسی سنت میں سے وہ روایت ہے جو کی گئی شداد بن اوس سے کہا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا پس میں نے دیکھا آپ کے چہرہ میں جس نے مجھ کو ناخوش کر دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کیا ہوا ہے آپ نے فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنی امت پر شرک سے ڈرتا ہوں میں نے عرض کیا کیا وہ شرک کرینگے آپ کے بعد یا رسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو وہ عبادت نہیں کرینگے سورج کی اور نہ چاند کی اور نہ بت کی اور نہ پتھر کی ولیکن وہ اپنے عملوں میں ریا کرینگے اور ریا ہی شرک ہے پھر اپنے اللہ تعالٰی کا یہ قول پڑھا پس جو کوئی اپنے رب کے ملنے کی امید رکھتا ہے اسکو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنی رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن صحیفے مہر کئے ہوئے لائے جاوینگے سو اللہ عزوجل فرماویگا اپنے فرشتوں سے اس کو پھینک دو اور اس کو قبول کرو تو وہ عرض کرینگے قسم تیری عزت کی اور بزرگی کی ہم تو نیکی کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے اللہ فرماویگا ہاں ولیکن یہ عمل میرے غیر کیلئے ہے اور میں قبول نہیں کرتا مگر جس میں میرا ہی طلب کیا جاوے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں کہا کرتے یا اللہ پاک کر میری زبان کو جھوٹ سے اور میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری آنکھ کو خیانت سے کیونکہ تو جانتا ہے خیانت آنکھوں کی اور جو کچھ سینے چھپاتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہ بیٹھا کرو مگر پاس اس عالم کے جو تم کو پانچ چیزوں سے پانچ چیز کی طرف بلاوے دنیا کی رغبت سے زہد کیطرف اور ریا سے اخلاص کیطرف اور کبر سے عاجزی کیطرف اور سستی سے نصیحت کیطرف اور جہل سے علم کیطرف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالٰی فرماتا ہے میں بہتر شریک ہوں جو شخص اپنے عمل میں میرے ساتھ کسی کو شریک کرے سو وہ میرے شریک کیلئے ہی ہے سو میرے میں بیشک قبول نہیں کرتا مگر جو میرے ہی لئے خالص کیا جاوے اے آدم کے بیٹے میں بہت اچھا بانٹنے والا ہوں سو تو اپنے عمل کو دیکھ جس کو میرے غیر کیلئے کیا ہے سو تحقیق تیرا ثواب اسی پر ہے جس کے لئے تو نے عمل کیا ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امت بشارت دی گئی بزرگی اور بلندی کی دین میں اور قوت کی شہروں میں جب تک آخرت کے کام دنیا کیلئے نہ کرینگے اور جو شخص آخرت کا کام کریگا دنیا کیلئے تو اس سے قبول کیا جاویگا اور آخرت میں اسکیلئے کچھ حصہ نہ ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالٰی دنیا دیتا ہے آخرت کی نیت پر اور آخرت نہیں دیتا نیت پر دنیا کے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ
بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ لِجِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ هَؤُلَاءِ
قَالَ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ الشَّرَّ وَلَا يَعْمَلُونَ بِهِ
يَقُولُونَ مَا لَا يَعْلَمُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا يُنْكِرُونَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ
مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ الَّذِي تَعْرِفُونَ
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ كَذَبَةٌ وَوُزَرَاءُ
فَجَرَةٌ وَأُعْوَانُ خَوَنَةٌ وَعُرَفَاءُ ظَلَمَةٌ وَقُرَّاءُ فَسَقَةٌ وَعُبَّادٌ جُهَّالٌ
يَفْقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ فِتْنَةً عَبْرَاءَ مُظْلِمَةً فَيَتَهَوَّكُونَ فِيهَا كَمَا تَهَوَّكَ
الْيَهُودُ الظُّلْمَةُ فَجَنْبِيٌّ يَنْقُصُ الْإِسْلَامُ عُرْوَةً عُرْوَةً حَتَّى
لَا يُقَالَ اللّٰهُ اللّٰهُ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِنَاسٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ
أَعْظَمِ نِكَالٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْتُمْ لَئِنْتُمْ إِذَا خَلَوْتُمْ بِارْتِكَابِ
الْعَظَائِمِ وَإِذَا لَقِيتُمُ النَّاسَ لَقِيتُمُوهُمْ مُخْبِتِينَ هَبْلَةً
النَّاسَ وَلَمْ تَهَابُونِي وَأَجْلَلْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تُجِلُّونِي وَعِزَّتِي
لَأُذِيقَنَّكُمْ أَلِيمَ الْعَذَابِ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُلْقَى رَجُلٌ فِي النَّارِ
فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ
فَيُقَالُ لَهُ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ
فَيَقُولُ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ
وَلَا أَجْتَنِبُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ
لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ
مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَفَ
لِذَلِكَ الْعَرْشُ غَضِبَ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
تَوَابِ اللّٰهِ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالَى يَتَعَبَّدُ لَهُ دَهْرًا مِنْ
دَهْرِهِ فَيَتَعَبَّدُ بِذَلِكَ فِي قَضَائِهِ فَيَخْرُجُ دِينُهُ وَيَتَقَسَّمُ
يَقَعُ مُرُورٌ حَتَّى يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ تَوْبَةٍ يَرْجُو اللّٰهَ تَعَالَى
فِي الْكَبِيرِ وَيَرْجُو التَّجَاوُزَ الصَّغِيرِ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنْ خَلْقِهِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گذرا معراج کی رات کو ایک قوم پر جنکے لب
آگ کی کینچیوں سے کاٹے جاتے تھے میں نے پوچھا جبریل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں کہا
یہ تیری امت کے خطیب ہیں جو ایسی بات کہا کرتے تھے اور آپ اوسپر عمل نہ کرتے تھے
کہا کرتے جسکو جانتے تھے اور آپ کرتے تھے جسکو برا جانتے تھے لوگوں کو نیکی کا حکم
کرتے تھے اور اپنی جانوں کو بھول جاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک زیادہ
خوف والی چیز جس سے اپنی امت پر ڈرتا ہوں ہر منافق زبان دراز ہے اور پاک
ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم پر نہ ہونگے دین
امیر جھوٹ بولنے والے اور وزیر گنہگار اور مددگار خیانت کرنیوالے اور تم پر ظلم کرنیوالے
قاری فاسق اور عابد جاہل کھولدیگا اللہ تعالیٰ اوپر فتنہ اندھیرا سیاہ اسمیں حیران
ہوجاوینگے یہودیوں ظالموں کیطرح حیران ہونیکی طرح سو اسوقت گھٹنے لگیگا اسلام
تھوڑا تھوڑا یہانتک کہ دکھا ہوا دیگا اللہ اللہ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے
کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن لائے جاوینگے بہت بڑے
عذاب میں سو اللہ تعالیٰ فرماویگا بیشک تم جب اکیلے ہوتے تھے تو مجھ سے نہیں ڈرتے تھے گناہ سے
اور جب تم لوگوں کو ملا کرتے تھے تو انہی ملتے تھے عاجزی کرتے تھے تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے
نہ ڈرتے اور لوگوں کو بڑا جانتا اور مجھ کو بڑا نہ جانا میری عزت کی قسم البتہ تم کو
چکھاؤنگا دردناک عذاب اور حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہا سنا میں نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ایک مرد دوزخ میں ڈالا جاویگا تو اوسکی پیٹ
کی انتڑیاں نکل پڑینگی پھر پھرا جاویگا جیسے چکی پھرتی ہے اپنے صاحب کے ساتھ پھر
اس سے کہا جاویگا کیا تو نیکی کا حکم نہیں کیا کرتا تھا اور برائی سے منع نہیں کیا کرتا
تھا وہ کہیگا میں نیکی کا حکم کرنیوالا تھا اور آپ اوسکو نہ کرتا تھا اور میں منع کرتا تھا
برائی سے اور خود اسکو کرتا تھا اور اس سے نہ بچتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بہت روزہ دار ہیں جن کو اوسکے روزہ سے کچھ نہیں سوا بھوک اور پیاس کے اور
بہت قیام کرنیوالے ہیں جنکیلئے کچھ نہیں ہے اوسکے قیام سے مگر بیخوابی اور حضرت نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کانپ گیا بسبب اس کے عرش اور غصہ ہوا اسکیلئے رب تبارک
تعالیٰ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا بندہ وہ بندہ ہے جسکے درمیان اور
اللہ تعالیٰ کے تو ایسے درمیان اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک شخص حائل ہو کہ وہ پوچھ اوسکو
اوسچیز کی امید پر جو اس کے ہاتھ میں ہے سو وہ اپنے بدن کو اسکے راضی کرنے کیلئے بیچ
میں ڈالتا ہے پھر اسکا دین نکل جاتا ہے اور دور ہو جاتا ہے اور اسکی مروت بری ہو جاتی ہے
یہانتک کہ اسکی اور اسکے رب کے درمیان حائل ہو جاتا ہے امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سے

مَا لَا يُعْطِي اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ طَاعَتِهٖ وَعَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ فَاَلْتَمِسُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَاُحِبُّ اَنْ يُّقَالَ لِيْ خَيْرًا فَنَزَلَ قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ فَمَنْ كَانَ
يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ
اَحَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ
اَقْوَامٌ يَّخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ فَيَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ
مِنَ اللِّيْنِ وَاَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ
يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ بِيْ حَلَفْتُ
لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهَا حَيْرَانًا وَعَنْ
ضَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يَرْفَعُوْنَ عَمَلَ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ
فَيَسْتَكْثِرُوْنَهٗ وَيُزَكُّوْنَهٗ حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهٖ اِلَى حَيْثُ يَشَآءُ اللّٰهُ
تَعَالٰى مِنْ سُلْطَانِهٖ فَيُوْحِي اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِمْ اَنْتُمْ حَفَظَةُ عَلٰى
عَمَلِ عَبْدِيْ وَاَنَا رَقِيْبٌ عَلٰى مَا فِيْ نَفْسِهٖ اِنَّ عَمَلِيْ هٰذَا
لَمْ يُخَالِصْ عَمَلَهٗ فَاكْتُبُوْهُ فَيُجِيْزُوْنَهٗ وَيَصْعَدُوْنَ بِعَمَلِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهٖ
يَسْتَقِلُّوْنَهٗ وَيَحْقِرُوْنَهٗ حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهٖ اِلَى حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ
سُلْطَانِهٖ فَيُوْحِي اللّٰهُ اِلَيْهِمْ اَنْتُمْ حَفَظَةٌ عَلٰى عَمَلِ عَبْدِيْ وَاَنَا رَقِيْبٌ
عَلٰى مَا فِيْ نَفْسِهٖ اِنَّ عَبْدِيْ هٰذَا اَخْلَصَ لِيْ عَمَلَهٗ فَاكْتُبُوْهُ فِيْ
عِلِّيِّيْنَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقْضِيْ بَيْنَ
خَلْقِهٖ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَاَوَّلُ مَنْ يَّدْعُوْ بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَ
رَجُلٌ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
لِلْقَارِئِ مَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَ
اَطْرَافَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
كَذَبْتَ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ
وَيُقَالُ لِصَاحِبِ الْمَالِ مَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ فَيَقُوْلُ
كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ بِهٖ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ كَذَبْتَ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ

ومن کلامہ اخبر فقہا وما ہو من کلامہ اول کتاب شطنوفی وہو ہذا

میں (یعنے بدن میں) اور اس بندے سے امید رکھتا ہی جیہو ٹے میں یعنی دلمیں بندے کو
دیتا ہے اسکی خدمت سے جو نہیں دیتا ہے اللہ تعالے کو اسکی فرمانبرداری سے اور مجاہد سے
روایت ہے کہ کہا ایک مرد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا
یا رسول اللہ میں صدقہ کرتا ہون کچھہ صدقہ سو اسمیں اللہ تعالے کی رضامندی چاہتا
ہون اور دوست رکھتا ہون یہ بھی کہ مجھکو بھلا کہا جاوی پس اللہ تعالے کا یہ قول
اوتر اس شخص جو اپنے ملنے کی امید رکھتا ہے اسکو چاہیئے کہ عمل کرے نیک اور اپنی
رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نکلینگے آخر زمانہ میں کچھہ قومیں دین سے دنیا طلب کرینگے فریب سے دین کے سو لوگون
کے لیئے پہنینگے بھیڑون کے چمڑے نرمی سے اور انکی زبانیں میٹھی ہونگی شکر
سے اور انکے دل ہونگے بھیڑیون کے دل اللہ فرماتا ہے کیا مجھ سے دھوکا کرتے
ہین یا مجھ پر دلیری کرتے ہین مجھ کو اپنی قسم بیشک میں انپر ایک ایسا فتنہ
بھیجونگا جسمیں وہ بردبار کو حیران چھوڑ دی اور روایت ہی ضمرہ سے اس ابوحبیب سے
کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرشتے اللہ کے بندونمیں سے ایک بندے کا
عمل اٹھاتے ہین پھر اسکو بہت خیال کرتے ہین اور اسکو پاک جانتے ہین یہانتک کہ
اسکو لیجاتے ہین جسجگہ تک اللہ تعالے چاہتا ہی اپنی بادشاہی سے پس اللہ تعالے
انپر تحقیق تم نگہبان ہو میرے بندے کے عمل پر اور میں اسکا نگہبان ہون
جو اسکے جی میں ہی بیشک میرے اس بندے نے خالص عمل نہین کیا ہی سو تم اسکو
لکھدو سجین اور اللہ کے بندونمیں سے ایک بندے کا عمل چڑہاتے ہین تو
اسکو تھوڑا سا خیال کرتے ہین اور اسکو حقیر سمجھتے ہین یہانتک کہ اوسکو
لیجاتے ہین جسجگہ تک اللہ نے چاہا ہے اپنی بادشاہی سے پس اللہ تعالے انکی
طرف وحی کرتا ہی کہ تم بیشک میرے بندے کے عمل پر نگہبان ہو اور اسکے جی میں جو
کچھہ ہی میں اسپر نگہبان ہون بیشک میرے اس بندے نے اپنے عمل کو خالص کیا ہے
تم اسکو علیین میں لکھدو اور روایت ہے ابوہریرہ سے اس نے حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تبارک وتعالے جب قیامت کا دن
ہوگا اپنی مخلوق درمیان حکم کریگا اور ہر ایک امت گھٹنے کے بل پڑی ہوگی پس پہلا
جو پکارا جاویگا ایک مرد ہے جس نے قرآن کو جمع کیا اور ایک مرد جو اللہ کے راہ میں مارا
گیا اور ایک مرد بہت مال والا پھر اللہ تعالے قاری سے فرماویگا تو نے کیا عمل کیا اسمیں جو
تو نے سیکھا تھا وہ عرض کریگا میں اسکے ساتھہ قیام کیا کرتا تھا رات کی گھڑیون اور
دن کے طرفونمیں اللہ تبارک وتعالے فرماویگا تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی کہینگے تو

يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَّقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُقَالُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ قُتِلْتُ
فِي سَبِيلِكَ حَتّٰى قُتِلْتُ فِي سَبِيلِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ
تَعَالٰى كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ كَذَبْتَ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ
جَرِيٌّ وَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ
أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَبَلَغَ
هٰذَا الْخَبَرُ إِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيدًا وَقَالَ صَدَقَ
اللّٰهُ تَعَالٰى وَصَدَقَ رَسُولُهُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا
لَا يُبْخَسُونَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَ
حَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ أُولٰئِكَ
الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ
وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُؤْمَرُ بِنَاسٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ إِلَى
الْجَنَّةِ حَتّٰى إِذَا دَنَوْا مِنْهَا وَاسْتَنْشَقُوا رِيحَهَا وَنَظَرُوا إِلٰى
قُصُورِهَا وَإِلٰى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى لِأَهْلِهَا نُودُوا أَصْرِفُوهُمْ
لَا نَصِيبَ لَهُمْ فِيهَا فَيَرْجِعُونَ بِحَسْرَةٍ وَنَدَامَةٍ فَمَا رَجَعَ
الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ بِمِثْلِهَا فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا أَدْخَلْتَنَا
النَّارَ قَبْلَ أَنْ تُرِيَنَا مَا أَعْدَدْتَ لِأَوْلِيَائِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ أَرَدْتُ بِكُمْ كُنْتُمْ إِذَا خَلَوْتُمْ
بَارَزْتُمُونِي بِالْعَظَائِمِ وَإِذَا لَقِيتُمُ النَّاسَ لَقِيتُمُوهُمْ مُخْبِتِينَ
مُتَوَاضِعِينَ تُرَاؤُونَ النَّاسَ بِأَعْمَالِكُمْ خِلَافَ مَا تَنْطَوِي
عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ هِبْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تَهَابُونِي أَجْلَلْتُمُ النَّاسَ وَ
لَمْ تُجِلُّونِي وَتَرَكْتُمْ لِلنَّاسِ لَوْ تَرَكْتُمُونِي فَالْيَوْمَ أُذِيقُكُمُ الْيَمَ
عَذَابِي مَعَ مَا حُرِمْتُمْ مِنْ جَزِيلِ ثَوَابِي وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَنَّةَ عَدْنٍ
خَلَقَ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ
بَشَرٍ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ

جھوٹ بولا بلکہ تو یہ چاہتا تھا کہ کہا جاوے فلانا بڑی سخی ہے اور بیشک کہا
گیا اور لایا جاویگا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا اللہ تعالے فرماویگا کو کس چیز کیلئے
مارا گیا وہ کہیگا میں تیرے راستے میں لڑا یہانتک کہ میں تیری راہ میں مارا گیا
اللہ تبارک وتعالے فرماویگا تو نے جھوٹ بولا اور فرشتے بھی کہینگے تو نے جھوٹ
بولا بلکہ تو چاہتا تھا کہ کہا جاوے کہ فلانا دلیر ہے اور بیشک یہ کہا گیا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مارے اپنے دونوں گھٹنوں پر اور
فرمایا اے ابوہریرہ یہ تین شخص اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے پہلے ہیں جن سے قیامت
کے دن آگ بھڑکائی جاویگی کہا پس خبر پہونچی معاویہ تک سو رو سخت
رونا اور کہا اللہ تعالے نے سچ فرمایا اور اسکے رسول صلعم نے سچ فرمایا اور یہ آیت
پڑھی جو شخص چاہتا ہے زندگانی دنیا کی اور اسکی زینت ہم پوری دیتے ہیں انکو
اُن کے کام اسی میں اور وہ اسمیں کم نہ دئے جاوینگے یہ وہ لوگ وہ ہیں
جنکو آخرت میں کچھ نہیں ہے سوا آگ کے اور ضائع ہوگیا جو انہوں نے کیا تھا دنیا
میں اور باطل ہوا جو وہ کرتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنکے لیئے برا عذاب ہے اور آخرت
وہی ٹوٹا پانے والے ہیں اور روایت ہے عدی بن حاتم طائی سے اس نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگوں کو حکم کیا جاویگا دوزخ
والوں میں سے بہشت کی طرف کا یہانتک کہ جب وہ بہشت سے نزدیک ہونگے
اور اسکی خوشبو پاوینگے اور اسکے محلوں کی طرف اور اسکی خبر کی طرف جو اللہ تعالے
نے اسکے رہنے والوں کیلئے تیار کیا ہے تو پکار دیئے جاوینگے انکو لوٹا دو ان کیلئے
اسمیں کچھ حصہ نہیں ہے وہ اپنی حسرت اور ندامت سے لوٹینگے کہ لوٹے حسرت سے اگلے اور پچھلے
نہ لوٹینگے ہونگے پھر کہینگے اے ہمارے پروردگار کاش کے تو نے ہمکو دوزخ میں داخل کیا ہوتا
پہلے ہمکو دکھلانے سے جو تو نے ہمکو دکھلایا اس ثواب میں جو تو نے تیار کیا ہے اپنے دوستوں
کیلئے پس اللہ تعالے فرماویگا میں نے تمہارے ساتھ یہی ارادہ کیا تم جب اکیلے ہوا کرتے تھے
تو مجھسے گناہ ہوتے ہیں آیا کرتے تھے اور جب تم لوگوں کو ملا کرتے تو ایسے ملتے عاجزی
کرتے تواضع کرتے تم لوگونکو دکھانیکو عمل کیا کرتے تھے خلاف اسکے جسپر تمہارے دل
اپنے تھے تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھسے نہیں ڈرتے تھے تم لوگوں کو بڑا سمجھا اور مجھکو چھوٹا سمجھا اور تم نے
لوگونکیلئے ترک کیے بڑے کام اور میرے لیئے ترک نہیں کیا سو آج میں تمکو چکھاؤنگا اپنا دردناک عذاب اسکے
کہ تم میرے بڑے ثواب سے محروم رہگئے ہو اور روایت ہے ابن عباس سے اسنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالے نے جنت عدن کو پیدا کیا تو پیدا کیا اسمیں وہ کچھ جسکو نہ کسی آنکھ
نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ خیال گزرا کسی آدمی کے دل پر پھر اس سے اللہ تعالے نے

اور بولا کہ تو نے
جو اسکا کہا تو نے ظاہر اور قبول کرو
اور بولا کہ تیرے لیئے
سزا کی بات ہے پس ایسے
آدمی کو سزا کی بشارت
دینا کہ دنیا کی زینت
کرنے والی اور ذلیل
کرنے والی جلدی
آنے والی کی خوشی
سنانا یا اسکا اور
اس کو خبر دینا یا کہنا
اس کو

المؤمنون ثلاثا ثم قالت إني حرام على كل بخيل ومرائي و
سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما النجاة
غدا قال لا تخادعوا الله تعالى قال وكيف نخادع الله عز وجل
قال أن تعمل بما أمرك به من يريد بغير الله تعالى فاتقوا
الرياء فإنه الشرك بالله تعالى فإن المرائي ينادى يوم القيامة
على رؤوس الخلائق يا كافر يا فاجر يا غادر يا
خاسر ضل عملك وبطل أجرك فلا خلاق لك اليوم فالتمس
أجرك ممن كنت تعمل له يا مخادع فتعوذ بالله من الرياء و
السمعة في النفاق فإن ذلك عمل أهل النار قال الله عز وجل
إن المنافقين في الدرك الأسفل من النار يعني في الهاوية مع
فرعون وهامان وقومهما فإن قيل قد جاء في الأخبار ما
يدل على أن رؤية الخلق للعمل لا تضر وهو ما روي عن
وكيع عن سفيان عن حبيب عن أبي صالح عن أبي هريرة قال
جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول
إني أعمل العمل أسره فيطلع عليه فيعجبني فله أجران
فقال له أجر السر وأجر العلانية قيل هذا
محمول على أن ذلك الرجل كان يعجبه أن يطلع الناس
عليه في عمله وعلى ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم منه
فقال له أجران أجر لعملك وأجر لاقتداء الناس بك
كما قال صلى الله عليه وسلم من سن سنة حسنة فله أجرها
وأجر من عمل بها إلى يوم القيمة الحديث إلى آخره وأما إذا
تجرد العجب من الاقتداء به فإنه لا أجر له لأن العجب يسقط
العبد من عين الله وقال الحسن البصري إذا شئت لقيت
أبيض فظا غليظ اللسان حديد النظر ميت القلب تراه
أبدا آثما ولا قلوب تسمع الصوت ولا أنيس أخصب السنة
وأجدب قلوب حتى لقد حدثني جماعة من أصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم أنه لا تزال هذه الأمة تحت يد
الله في كنفه ما لم يعمل قراؤها أمراءها وما لم ترتد أصلاؤها
فجارها وما لم يأمن خيارها أشرارها فإذا هم فعلوا ذلك

کلام کرے وہ بولی بیشک مومنون کی خلاصی باقی تین بار پھر کہا مین بیشک حرام ہون
ہر بخیل اور ریا کرنیوالے پر اور ایک مرد نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس
کل کس چیز سے نجات ہوگی آپ نے فرمایا تو اللہ تعالے کو فریب نہ دے اس نے کہا کس طرح
مین اللہ عزوجل کو فریب دون آپ نے فرمایا یون کہ تجھ کو جو اللہ نے حکم کیا ہے وہ تو کر کر
اور اسمین اللہ تعالے کے سوا اور کا ارادہ کر پس تم ریا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالے سے
شرک کرنا ہے کیونکہ ریا کرنیوالے قیامت کے دن پکارا جاوینگے چار نام سے تمام مخلوق
کے سامنے اے کافر اے فاجر اے دغا باز اے نقصان پانیوالے تیرا عمل گم ہوگیا اور
تیرا اجر باطل ہوگیا سو تجھ کو آج کچھ حصہ نہین سو تو اپنا اجر اس سے مانگ جس کیلیے تو تہا
عمل کیا کرتا اے فریب دینے والے سو ہم اللہ کی پناہ لیتے ہین ریا اور سمعہ اور نفاق سے کیونکہ یہ
دوزخ والونکا کام ہے اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک منافق دوزخ کے نیچے کے طبقہ مین
ہونگے یعنے ہاویہ مین ساتھ فرعون اور ہامان اور دونونکی قوم کے پس اگر کہا جاوے
کہ بعض حدیثون مین آیا ہے جو دلالت کرتا ہے اسپر کہ لوگون کا دیکھنا عمل کیلیے نقصان
نہین کرتا اور وہ وہ روایت ہے جو کی گئی وکیع سے اس نے سفیان سے اس نے حبیب سے
اس نے ابو صالح سے اس نے ابی ہریرہ سے اس نے کہا ایک مرد آیا پاس حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ مین عمل کرتا ہون اسے چھپاتا ہون پھر اطلاع
کیجاتی ہے اس پر پس مجھکو اچھی لگتی ہے کیا مجھ کو اسمین کچھ اجر ہوگا آپ نے فرمایا تجھ
کو دو اجر ہونگے پوشیدہ کرنیکا اجر اور ظاہر کرنیکا اجر تو کہا جاویگا بہ محمول ہے اگر
پر کہ اس مرد کو اچھی لگتی تہی لوگون کی پیروی کرنی اسکے ساتھ اسکے عمل مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہی سمجھا تو اسنے فرمایا تجھ کو دو اجر ہین
ایک اجر تیرے عمل کا اور ایک اجر تیرے ساتھ لوگون کی پیروی کرنیکا جیسا کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نکالے طریقہ اچھا پس اسکیلیے اس طریقہ کا اجر اور
اسکا اجر ہے جو اسپر عمل کریگا قیامت کے دن تک آخر حدیث تک ولیکن عجب کا خالی
ہونا اسکے ساتھ پیروی کرنیسے سو بیشک اس کیلیے اجر نہین کیونکہ عجب بندے کو گرا دیتا ہے
اللہ تعالے کی نظر سے اور حسن بصری نے کہا جب تو دیکھے سفید رنگ سخت نرم زبان تیز نظر مردہ
دل کو تو دیکھے تو بدنون کو اونہین ہین دل اور نہ سنے آواز کو اور نہین ہے کوئی دل اللہ
بہت نعمت والی زبانین اور بہت قحط کے مارے دل یہانتک کہ مجھ سے حدیث بیان کی
ایک جماعت نے اصحاب مین سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشک امت ہمیشہ رہیگی
اللہ پاک کی ہاتھ کے نیچے اوسکی پہلوؤن مین جب تک نہ ہونگے اوسکی قاری اسکی امیرونکی طرف اور
جب تک پہلا دین اسکی نیک اوسکی فاجرون کو اور جب تک نہ خوف نہودین

ہمان کے
دوزخ اور زنا کرنیوالے
کی وعید
قتال کی عقوبت
اور معصیت
پر تہدید

رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ يَدَهُ وَضَرَبَهُمْ بِالْفَاقَةِ وَالْفَقْرِ وَمَلَأَ
قُلُوْبَهُمْ رُعْبًا وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ جَبَابِرَهُمْ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ
وَقَالَ اَيْضًا رَحِمَهُ اللّٰهُ بِئْسَ الْعَبْدُ يَسْاَلُ الْمَغْفِرَةَ وَ
هُوَ يَعْمَلُ بِالْمَعْصِيَةِ يَخْشَعُ لِيُحْسَبَ عِنْدَهُ اَمِيْنًا وَقَوْمًا
يَتَصَنَّعُ بِالْخِيَانَةِ يَنْهٰى وَلَا يَنْتَهِيْ يَاْمُرُ وَلَا يَفْعَلُ اِنْ اُعْطِيَ
قَتَرَ وَاِنْ مُنِعَ لَمْ يَعْذِرْ اِنْ صَحَّ اَمِنَ وَاِنْ سَقِمَ نَدِمَ وَ
اِنِ افْتَقَرَ حَزِنَ وَاِنِ اسْتَغْنٰى فَتَنَ يَرْجُوا النَّجَاةَ وَلَا يَعْمَلُ
وَيَخَافُ الْعَذَابَ لَا يَحْذَرُ يُرِيْدُ الزِّيَادَةَ وَلَا يَشْكُرُ وَيُؤْثِرُ
الثَّوَابَ وَلَا يَصْبِرُ يَعْجَلُ النَّوْمَ وَيُؤَخِّرُ الصَّوْمَ وَقَالَ يَوْمًا
لِفَرْقَدِ السَّبَخِيِّ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ فَاخِرَةٌ
وَعَلٰى فَرْقَدٍ جُبَّةُ صُوْفٍ يَا فَرْقَدُ ثِيَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَثِيَابُكَ
ثِيَابُ اَهْلِ النَّارِ جَعَلُوْا زُهْدَهُمْ فِيْ ثِيَابِهِمْ وَكِبْرَهُمْ فِيْ
صُدُوْرِهِمْ وَاللّٰهِ لَاَحَدُهُمْ اَعْجَبُ بِصُوْفِهٖ مِنْ صَاحِبِ
الْمِطْرَفِ بِمِطْرَفِهٖ مَا هُمْ تَفَاخَرُوْا اِلَّا بِلُبْسِ ثِيَابِ الْمُلُوْكِ
وَاَمِيْتُوْا قُلُوْبَكُمْ بِالْخَشْيَةِ وَقَالَ عُمَرُ اِلْبَسْ مِنَ الثِّيَابِ مَا
لَا يَسْتَهْزِئُ بِكَ الْقُرَّاءُ وَلَا يَزْدَرِيْكَ اَسْمَاهُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ
كُنْ صُوْفِيَّ الْقَلْبِ قُطْنِيَّ الثِّيَابِ وَفِي الْجُمْلَةِ اَلنَّاسُ فِي اللِّبَاسِ عَلٰى
ثَلٰثَةِ اَضْرُبٍ اَهْلُ بَقَاءٍ وَاَهْلُ وَلَايَةٍ وَاَهْلُ بَدَلٍ فَلِبَاسُ اَهْلِ بَقَاءٍ
هُوَ الْحَلَالُ الَّذِيْ لَيْسَ لِلْخَلْقِ عَلَيْهِ تَبِعَةٌ وَلَا لِلشَّرْعِ فِيْهِ
مُطَالَبَةٌ فِيْ كُلِّ حَالٍ سَوَاءٌ كَانَ لِبَاسُهُمْ قُطْنًا اَوْ صُوْفًا
اَزْرَقَ اَوْ اَبْيَضَ لِبَاسُ اَوْلِيَاءِ مَا وَقَعَ عَيْبًا لَا مِمَّنْ هُوَ دُوْنَهُ
مَا يَسْتُرُ بِهِ الْعَوْرَةَ وَالْجَسَدَ الَّذِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ وَقَدْ عَفَوْا
لِلْيَدِ الضَّرُوْرَةُ لِيَتَحَقَّقَ بِذٰلِكَ كَسْرُ اَهْوِيَتِهِمْ فَيَبْلُغُوْا
اِلٰى دَرَجَةِ الْاَبْدَالِ وَلِبَاسُ الْبَدَلَاءِ مَا جَاءَ بِهِ الْقَدَرُ مَعَ
حِفْظِ الْحُدُوْدِ فِيْ قَمِيْصٍ بِقِيْرَاطٍ اَوْ حُلَّةٍ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ
فَلَا اِرَادَةَ فِيْهِ وَلَا هَوًى يَتَيَسَّرُ لَا فِيْ بَلْ
مَا تَفَضَّلَ بِهِ الْمَوْلٰى مِنْ جَمِيْعِ مَا اَحَلَّ وَاَعْطٰى مِنْ غَيْرِ نَصَبٍ وَ
لَا عَنَاءٍ وَلَا تَشَرُّفٍ مِنَ النَّفْسِ لَا مِنِّيْ وَمَا سِوٰى هٰذَا
اَلْوُجُوْهُ فَهُوَ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَرَعْوَنَةِ النَّفْسِ وَاتِّبَاعِ

اُس کے نیکو نسی اوسکے بری پہر جب یکرین گے تو اللہ تعالی انسی اٹھالیگا اپنا ہاتھہ اور اُنکو
ڈالدیگا فاقہ اور فقر مین اور اُن کے دلون کو بھر دیگا ڈر سی اور اُنپر مسلط کردی گا
اون کے سرکشون کو پہر وہ اُن کو چکھاوین گے بُرا عذاب اور زیر حسن نے کہا برا بندہ
وہ بندہ ہی کہ بخشش مانگے اور آپ گناہ کرتا جاوی عاجزی کرتا تو کہ گمان کیا جاوے
کہ اسکے پاس امانت ہی اور وہ تو خیانت سی بناؤ اور ریا ہی کرتا ہی منع کرتا ہی اور آپ
باز نہین رہتا حکم کرتا ہی اور آپ نہین کرتا اور اگر دیتا ہی پورا نہین دیتا اگر نہین دیتا تو
عذر نہین کرتا اگر تندرست ہوتا ہی تو بیخوف ہوتا ہی اور اگر بیمار ہوتا ہی تو پشیمان ہوتا
ہے اور اگر محتاج ہوتا ہی تو غمگین ہوتا ہی اور اگر غنی ہوتا ہی تو فتنہ مین پڑتا ہی نجات کی
امید رکھتا ہی اور عمل نہین کرتا اور عذاب سی ڈرتا ہی اور بچتا نہین زیادہ چاہتا ہی اور شکر
نہین کرتا اور ثواب طلب کرتا ہی اور صبر نہین کرتا سونیکو جلدی کرتا ہی اور روزہ کو دیر
کرتا ہی اور ایک دن فرقد سخی سی کہا جب وہ بیٹھا تہا اپنی مجلس مین اور اوسپر فاخرہ والے
کپڑے تہے اور فرقد پر اُن کا جبہ تہا صوف کی کہ یہ بہشتیون کے کپڑے ہین اور تیرے کپڑے دوزخیون
کے کپڑے ہین مقرر کیا ہی اپنا زہد اپنے کپڑون مین اور اپنا تکبر اپنے سینون مین اللہ کی
قسم البتہ ہر ایک اُن مین کا اپنے صوف سی زیادہ عجب کرنیوالا ہی صاحب طیلسان اپنی چادر
سے اُن کو کیا ہوا کہ فخر کرتے ہین خبردار بادشاہونکی کپڑے پہنو اور مار دو اپنے دلون کو
اللہ کے خوف سی اور حضرت عمرؓ نے کہا پہن کپڑے وہ جو نہ ہنسی کرین تجہ سے علماء
اور تجہ کو حقیر نہ جانین بے وقوف اور کہا جاتا تہا ہو صوفی دل کا کپڑے پہننے والا
روئی کے اور مجمل بات یہ ہی کہ لوگ لباس مین تین قسم پر ہین پرہیزگار اور ولی اور
ابدال پس پرہیزگارون کا لباس حلال ہے جسپر لوگون کیلیے کچہہ رنج نہین اور شرع
کو اسمین کچہہ مطالبہ نہین ہر حالت مین برابر ہے ان کا لباس روئی ہو یا اون
نیلا رنگ ہو یا سفید اور ولیون کا لباس وہ جسپر حکم وارد ہوا ہی اور ادنی اس کا
وہ ہی کہ اس سی ڈہانپے اپنی شرمگاہ اور وہ جسم جو ضروری ہے اور اوسکی طرف
ضرورت بلاتی ہی تاکہ ثابت ہو جاوی اس سی انکے نفس کی خواہشون کا توڑنا
پہر وہ ابدال کے درجہ کو پہونچ جاوین اور ابدال کا لباس وہ جسکو تقدیر لاوی
باوجود حدود کی نگہبانی کے کرتا ہی ایک قیراط کا یا سو دینار کا پہر کوئی ارادہ نہین اسمین
لباس کا اور نہ نفس کی خواہش کہ توڑی جاوی اسمین لباس سی بلکہ وہ چیز ہی کہ اس سے
احسان کیا ہمنے تمام اُن چیزون مین سی جن کو حلال کیا اور دیا بغیر محنت اور بے رنج
کے اور نہ جہانتک نفس کے اور آرزو کی اور جو کچہہ اون وجہون کے سوا
ہے سو وہ پہلو جاہلیت اور نفس کی بیوقوفی اور خواہش کی پیروی ہے

آئندہ صفحہ پر بجائے ۴۶۱ کے ۴۶۵ غلطی سے چھپ گیا ہے

مضمون متواتر ہے

الهوى **باب** فِي ذِكْرِ فَضَائِلِ أَيَّامِ الْأُسْبُوعِ وَأَيَّامِ الْبِيضِ وَمَا وَرَدَ فِي صِيَامِ ذٰلِكَ مِنَ التَّخْصِيصِ وَذِكْرِ وَادِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيهَا مِنْ ذٰلِكَ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْآدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِيَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عليه السلام بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ آخِرَ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْأَيَّامِ فَسُئِلَ عَنْ يَوْمِ السَّبْتِ فَقَالَ يَوْمٌ مَكْرٌ وَخَدِيعَةٌ قَالُوا فَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صلى الله عليه وسلم لِأَنَّ فِيهِ مَكَرَتْ قُرَيْشٌ بِنَبِيِّ اللّٰهِ فِي دَارِ النَّدْوَةِ وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ يَوْمِ الْأَحَدِ فَقَالَ صلى الله عليه وسلم يَوْمُ غَرْسٍ وَعِمَارَةٍ قَالُوا وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صلى الله عليه وسلم لِأَنَّ فِيهِ ابْتِدَاءَ الدُّنْيَا وَعِمَارَتَهَا وَسُئِلَ صلى الله عليه وسلم عَنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ صلى الله عليه وسلم يَوْمُ سَفَرٍ وَتِجَارَةٍ قَالُوا وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صلى الله عليه وسلم لِأَنَّ فِيهِ سَافَرَ شُعَيْبٌ النَّبِيُّ عليه السلام وَاتَّجَرَ وَسُئِلَ صلى الله عليه وسلم عَنْ يَوْمِ الثُّلَاثَاءِ قَالَ صلى الله عليه وسلم يَوْمُ دَمٍ قَالُوا وَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صلى الله عليه وسلم لِأَنَّ فِيهِ حَاضَتْ حَوَّاءُ وَقَتَلَ ابْنُ آدَمَ أَخَاهُ وَسُئِلَ صلى الله عليه وسلم عَنْ يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ

ہے **باب** بیان مین فضائل ساتون دنون اور ایام بیض کے اور جو وارد ہوا روزہ رکھنے مین ان دنون کے بر انگیختہ کرنے سو اور بیان مین رات اور دنون کو دورون کے ان دنون مین انمین سے ہے جو ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی سناد سو کہا ہمکو خبر دی ابو الحسن علی بن احمد مقری نے کہا ہم سو حدیث بیان کی ابو الحسین احمد بن عثمان بن یحیی آدمی نے کہا ہم سے حدیث بیان کی عباس بن محمد بن حاتم دوری نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج بن محمد اعور نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابن جریج نے کہا مجھ کو خبر دی اسمعیل بن امیہ نے ایوب بن خالد سے اس نے عبید اللہ بن رافع ابو سلمہ کے مولے سے اس نے ابو ہریرہ سو کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا میرا ہاتھ پھر فرمایا اللہ تعالی نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اسمین پیدا کیا اتوار کے دن پہاڑون کو اور پیدا کیا درختون کو دوشنبہ کے دن اور پیدا کیا مکروہ چیزون کو دن سہ شنبہ کے اور پیدا کیا نیکی کو چہارشنبہ کے دن اور پھیلایا اوس مین چارپایون کو دن جمعرات کو اور پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام کو عصر کے بعد جمعہ کے دن سب سے پیچھے خلقت کو پچھلی گھڑی مین جمعہ کی گھڑیون مین سے اسوقت مین جو عصر سے رات تک ہوتا ہے اور روایت ہے انس بن مالک سو کہا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو پوچھے گئے دنون کے حال سے سو آپ نے فرمایا یہ دن مکر اور فریب کا ہے عرض کیا یہ کسطرح ہے یا رسول اللہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلئے کہ اسمین قریش نے مجھ سے مکر کیا تھا دار الندوہ مین اور پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتوار کے دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن بونے اور آبادی کا ہے بولے اور یہ کسطرح یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اسلیے کہ اس مین دنیا شہر و عمارت آباد ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے دوشنبہ کے روز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سفر اور تجارت کا دن ہے عرض کیا یہ کسطرح ہے یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلیے کہ اسمین حضرت شعیب نبی علیہ السلام نے سفر اور تجارت کی تھی اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سہ شنبہ کے دن سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن حرن کا ہے عرض کیا یہ کیونکر ہے یا رسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلیے کہ اسمین حضرت حوا نے حیض دیکھا اور آدم کے بیٹے کو اسکے بھائی نے قتل کیا اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن چہارشنبہ کے

جاتا ہے جو اس کی بہ اس سے یعنی مانی کو بسبب جو اس کی کھلا دے ہوا اور کہا اللہ دور کرے اور گناہون سے پاک صاف کرے یہ بیمار کو بسبب بلا کے کبھی درجات بلند کرنے کے لیے آزمایا جاتا ہے تاکہ بسبب بلا کے ان سے شرف اور قرب دارین کو پہنچ جاوے بجائے یہ مخلوقات کے رب کی عبادت دیکھی کی

قال صلى الله عليه وسلم يوم الخميس يوم نحس يوم قالوا وكيف ذلك يا
رسول الله قال صلى الله عليه وسلم لان فيه غرق الله تعالى
فرعون وقومه واهلك عادا وثمود وسئل صلى الله عليه وسلم
عن يوم الخميس فقال صلى الله عليه وسلم فيه قضاء الحوائج
والدخول على السلاطين قالوا وكيف ذلك يا رسول الله قال
صلى الله عليه وسلم فيه دخل ابراهيم خليل الرحمن على
نمرود فقضى حوائجه واخذ منه هاجر وسئل صلى الله
عليه وسلم عن يوم الجمعة فقال صلى الله عليه وسلم يوم
خطبة ونكاح قالوا وكيف ذلك يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال صلعم ان فيه كانت لانبياء تتلمذ وروى عن الزهري
عن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه عن جده قال ما كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج في سفر له يوم الخميس وعن
معاوية بن قرة عن انس يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم
قال من اشتكى يوم الثلثاء لسبعة عشر من الشهر اخرج الله
تعالى منه داء سنة وقيل ان الله تعالى اعطى يوم السبت موسى
والخمسين نبيا مرسلا واعطى يوم الاحد لعشرين نبيا
وليعيسى عليه السلام واعطى يوم الاثنين لمحمد صلى الله عليه
وسلم ولثلاثة وستين مرسلا واعطى يوم الثلثاء لسليمان
عليه السلام ولخمسين مرسلا واعطى يوم الاربعاء ليعقوب
عليه السلام ولخمسين مرسلا واعطى يوم الخميس لكم
عليه السلام ولخمسين نبيا ويوم الجمعة لله عز وجل
وتقدس قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم ما حظ امتي
تبارك وتعالى يا محمد الجمعة لي والجنة لو اعطيت الجمعة
لامتك والجنة معها وانا مع الجنة لامتك وعن انس بن
مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام يوم
الاربعاء والخميس والجمعة بنى الله تعالى قصرا في الجنة
من لؤلؤة او ياقوتة وزبرجد وكتب الله تعالى له براءة من
النار وفي لفظ اخر عن انس قال قال رسول الله صلى
عليه وسلم من صام ثلثة ايام من كل شهر حرام الخميس

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن نحس اور شومی کا ہے عرض کیا یہ کیونکر ہے
یارسول اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلیئے کہ اسدن میں اللہ تعالے نے فرعون
اور اسکی قوم کو غرق کیا اور ہلاک کیا عاد اور ثمود کو اور پوچھا گیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جمعرات کے دن سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسدن میں پورا ہوتا ہے
حاجتوں کا اور دخل ہونا بادشاہوں پر عرض کیا یہ کیونکر ہے یارسول اللہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسدن میں حضرت ابراہیم خلیل الرحمن نمرود پر داخل ہوئے پس پوری کیں
اپنی حاجتیں اور لی اس سے ہاجرہ اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن خطبہ اور نکاح کا ہے عرض کیا یہ کیونکر
ہے یارسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبر اسدن میں نکاح
کیا کرتے تھے اور روایت ہے زہری سے اس نے عبد الرحمن بن کعب سے اوس نے
اپنے باپ سے اوس نے دادا سے کہا نہیں تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نکلا کرتے کسی سفر میں مگر جمعرات کے دن اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اوس نے
حضرت انس سے کہ اس حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کرتے تھے کہ فرمایا
جو شخص شنبہ کے دن بچھنی لگائے بیسویں ستارہ میں تاریخ کو تو اللہ تعالے نکالیگا اس سے
ایک برس کی بیماری اور بعض نے کہا بیشک اللہ تعالے نے دیا ہفتہ کا دن حضرت موسے
اور پچاس نبی مرسلوں کو اور دیا ایک شنبہ کا دن بیس نبیوں کو اور عیسی علیہ السلام کو
اور دیا دو شنبہ کا دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تریسٹھ مرسلوں کو اور دیا
سہ شنبہ کا حضرت سلیمان علیہ السلام اور پچاس مرسلوں کو اور دیا چہار شنبہ کا
حضرت یعقوب علیہ السلام اور پچاس مرسلوں کو اور دیا دن جمعرات کا حضرت
آدم علیہ السلام اور پچاس نبیوں کو اور جمعہ کا دن ہے اللہ عزوجل کے لیے اور بزرگ اور
پاک کیواسطے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے معبود میری امت
کا حصہ ہے فرمایا اللہ بلند اور برکت والے نے اے محمد جمعہ میرے لیے ہے اور سبت
میرے لیئے ہے پس میں نے دیا جمعہ تیری امت کو اور بہشت اوسکے ساتھ اور میں
بہشت کے ساتھ ہوں تیری امت کیلئے اور روایت ہے انس بن مالک سے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ رکھے چہار شنبہ اور جمعرات
اور جمعہ کا بنا دیگا اللہ تعالے اوسکے لئے ایک محل بہشت میں موتی سے یا یاقوت سے
اور زمرد سے اور لکھیگا خلاصی اللہ تعالے اوسکے لئے آگ سے اور ایک اور لفظ میں
ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص روزہ رکھے تین دن ہر مہینے حرام میں سے جمعرات

والجمعة والسبت لتعبد الله تعالى عبادة تسعمائة سنة قوا
قال صلى الله عليه وسلم صوموا يوم السبت وحده خالفوا
اليهود والنصارى وعن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال تفتح ابواب السماء كل اثنين وخميس فيغفر الله
تعالى في ذلك اليوم لكل عبد لا يشرك بالله شيئا الا امرا كان
بينه وبين اخيه شحناء يقول تعالى انظروا هذين حتى
يصطلحا وروي انه صلى الله عليه وسلم لو يدع صومهما حضرا
ولا سفرا ويقول انهما يومان تعرض فيهما الاعمال **فصل**
واما صيام الايام البيض ففيها فضل كثير من ذلك ما اخبرنا
ابو نصر عن والده قال انبانا هلال بن محمد قال حدثنا
النقاش قال حدثنا الحسين بن سفيان قال حدثنا
سليمان بن يزيد الكعبي هاشم قال حدثنا علي بن يزيد
عن عبد الملك ابن هارون عن سعيد بن عثمان عن علي بن
حسين بن علي بن ابي طالب قال صوم يوم الثالث عشر
يعدل صيام ثلثة الاف سنة وصوم يوم الرابع عشر
يعدل صوم عشرة الاف سنة وصوم يوم الخامس عشر
يعدل صوم مائة الف سنة وذلك اثنى عشر الف سنة
عن ابي اسحق عن جرير رض قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم صيام ثلثة ايام من كل شهر ثالث عشر ورابع عشر
وخامس عشر يعدل صوم الدهر كله وعن حذيفة رض
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام ثلثة ايام
من الشهر صام الدهر وقد صدق الله في كتابه العزيز بقوله
عز وجل من جاء بالحسنة فله عشر امثالها وعن ابن عباس رض
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدع صيام
ايام البيض في سفر ولا حضر وعن الشعبي قال سمعت ابن
عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من صام
ثلثة ايام من كل شهر وصلى ركعتي الفجر ولم يترك الوتر
في سفر ولا حضر كتب له اجر شهيد وعن سعيد ابن
ابي هند عن ابي هريرة رض قال اوصاني خليلي رسول الله

من ذم
الشر والتحلق
بالخلق والاسباب و
الامام والاقلاد و
فوائد وصيام الاشهر
الحرم والاعوام و
طلب الاعوام و
باطنها وابوابها
من التهجد والتلاوة و
العبادة والورد و
اوراد وصيام
رجب وشعبان و
رمضان و
صيام
عاشوراء و
صيام
ذي الحجة

اور جمعہ اور ہفتہ کا تو لکھیگا اللہ تعالیٰ اس لیئے عبادت نو سال کی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم روزہ رکھا کرو ہفتہ اور اتوار کا اور مخالفت کرو
یہود اور نصاریٰ کی اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے اس نے حضرت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کھولے جاتے ہین آسمان کے دروازے ہر پیر اور
جمعرات کے دن پس بخش دیتا ہی اللہ تعالیٰ اسدن مین ہر بندے کو جو شریک نہین کرتا
اللہ کسی چیز کو مگر وہ مرد جو اوسکے درمیان اور درمیان اوسکی بھائی کے کینہ ہو
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی انکو دونون کو مہلت دو جب تک آپس مین صلح کرین اور روایت کی
گئی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون دنون کا روزہ نہ چھوڑا کرتے
گھر مین ہو یا نہ سفر مین اور فرمایا کرتے بیشک دونون دن ایسے ہین جنمین اعمال پیش کیجاتے
ہین **فصل** لیکن روزہ رکھنا ایام البیض کا سو امتون مین بزرگی ہی اوسمین سے
وہ روایت ہی جو ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا ہم کو خبر دی ہلال بن محمد نے کہا ہم سے
حدیث بیان کی حسین بن سفیان نے کہا ہم سے حدیث بیان کی سلیمان بن یزید کعبی ہاشم کے
مولے نے کہا ہم سے حدیث بیان کی علی بن یزید نے عبد الملک بن ہارون سے اوسنے سعید بن
عثمان سے اوسنے علی بن حسین بن علی بن ابو طالب سے کہا روزہ رکھنا تیرہوین دن کا برابر
ہے تین ہزار سال کے روزہ رکھنے کے اور روزہ رکھنا چودہوین دن کا برابر
ہے چار ہزار سال کے روزہ رکھنے کے اور جو شخص روزہ رکھے دن پندرہوین
مین تو برابر ہے ایک لاکھ اور تیرہ ہزار سال روزہ رکھنے کے اور روایت ہی
ابو اسحٰق سے اوسنے جریر سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن
کا روزہ رکھنا ہر مہینہ مین تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین دن مین برابر
ہے ساری عمر کے روزہ رکھنے کے اور روایت ہی حذیفہ سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکھے تین دن کا ہر مہینے سے تو اوس نے ہمیشہ روزہ
رکھا اور بیشک اسکی تصدیق کی اللہ نے اپنی عزت والی کتاب مین اپنے قول سے جو
شخص ایک نیکی لاوے پس اوسکے لیئے ہے دس گنا اوسکا اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا نہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا کرتے روزہ ایام البیض کا سفر
مین اور نہ گھر مین اور روایت ہی شعبی سے کہا مین نے ابن عمر سے سنا اوس نے کہا
مین نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص روزہ رکھے
تین دن ہر مہینے مین سے اور فجر کی دو رکعت سنت پڑھے اور وتر نہ چھوڑے سفر
مین اور نہ حضر مین تو اوسکے لیئے شہید کا ثواب لکھا جاویگا اور روایت ہی سعید
بن ابی ہند سے اوسنے ابو ہریرہ سے کہ کہا مجھ کو وصیت کی میرے دوست حضرت رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَلْقَاهُ صِيَامُ
ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَلْوِتْرُ قَبْلَ النَّوْمِ وَصَلٰوةُ الضُّحٰى
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيطَالِبٍ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ انْتِصَافِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي
الْحُجْرَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ هٰذَا جِبْرَئِيلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ
عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ دُنْ مِنِّي فَدَنَوْتُ
مِنْهُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ يَقُولُ لَكَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَأَنَا أَتَكَفَّلُ لَكَ بِأَوَّلِ يَوْمٍ ثَوَابُ عَشَرَةِ
آلَافِ سَنَةٍ وَبِالْيَوْمِ الثَّانِي ثَلَاثِينَ أَلْفِ سَنَةٍ بِالْيَوْمِ الثَّالِثِ
مِائَةُ أَلْفِ سَنَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الثَّوَابُ لِي
خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ
يُعْطِيكَ اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ لِمَنْ يَعْمَلُ مِثْلَ عَمَلِكَ بَعْدَكَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هِيَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيَّامُ
الْبِيضُ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ قَالَ عَنْتَرَةُ
قُلْتُ لِعَلِيٍّ لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَتْ هٰذِهِ الْأَيَّامُ الْبِيضَ فَقَالَ
عَلِيُّ بْنُ أَبِيطَالِبٍ لَمَّا أَهْبَطَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْجَنَّةِ
إِلَى الْأَرْضِ أَحْرَقَتْهُ الشَّمْسُ فَاسْوَدَّ جَسَدُهُ فَأَتَاهُ جِبْرَئِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا آدَمُ أَتُحِبُّ أَنْ يَبْيَضَّ جَسَدُكَ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ
فَصَامَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوَّلَ يَوْمٍ فَابْيَضَّ ثُلُثُ جَسَدِهِ ثُمَّ
صَامَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَابْيَضَّ ثُلُثَا جَسَدِهِ ثُمَّ صَامَ الْيَوْمَ
الثَّالِثَ فَابْيَضَّ جَسَدُهُ كُلُّهُ فَسُمِّيَتِ الْأَيَّامُ الْبِيضَ وَ
عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ الْأَيَّامِ الْبِيضِ
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّ
آدَمَ لَمَّا عَصَى وَأَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ يَا آدَمُ اهْبِطْ
مِنْ جَوَارِي فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يُجَاوِرُنِي مَنْ عَصَانِي قَالَ
فَهَبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَسْوَدًّا قَالَ فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ وَضَجَّتْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی انکو میں نہ چھوڑوں جب تک آپ سے ملوں ہر
مہینے میں تین دن کے روزہ رکھنے وتر پڑھنے سے پہلے سونے کے اور چاشت کی نماز
پڑھنی اور روایت ہے عبدالملک بن ہارون بن عنترہ سے اسنے اپنے باپ سے اوس
اپنے دادا سے کہا میں نے حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے سنا میں آیا پاس
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک دن بوقت نیم روز کے حجرہ میں پس میں نے
آپ پر سلام کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جواب دیا پھر فرمایا اے علی
یہ جبرئیل ہے تجھ کو سلام کہتا ہے میں نے کہا آپ پر اور اوسپر سلام ہو اے رسول اللہ
پھر آپنے فرمایا مجھ سے نزدیک ہو میں نزدیک ہوا آپ سے فرمایا اے علی تجھ کو جبرئیل
علیہ السلام کہتے ہیں کہ تو روزہ رکھ ہر مہینے میں تین دن تیرے لئے لکھا جاویگا پہلے
دن کے عوض دس ہزار سال کا ثواب اور دوسرے دن کے بدلے تیس ہزار
سال کا ثواب اور تیسرے دن کے بدلے لاکھ سال کا ثواب تو میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہ ثواب میرے ہی لئے خاص ہے یا عام لوگوں کے لئے بھی ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی دیگا اللہ تجھ کو یہ ثواب اور اوس کو
جو عمل کرے تیرے عمل کیطرح تیرے پیچھے میں نے عرض کیا یا رسول وہ کونسے دن ہیں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایام البیض ہیں تیرہویں اور چودھویں
اور پندرہویں تاریخ عنترہ نے کہا میں نے حضرت علی سے پوچھا کس چیز کے سبب ان
دنوں کا نام ایام البیض رکھا گیا تو علی بن ابی طالب نے کہا جب اللہ تعالے نے حضرت
آدم علیہ السلام کو بہشت میں سے زمین کیطرف اتار دیا تو اون کو جلا دیا سورج نے
پھر اون کا بدن سیاہ ہوگیا پھر اون کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے کہا اے آدم
کیا تو دوست رکھتا ہے کہ تیرا بدن سفید ہو جاوے کہا ہاں کہا پھر تو روزہ
رکھا کر ہر مہینے میں سے تیرہویں اور چودھویں اور پندرہویں دن میں حضرت
آدم علیہ السلام نے روزہ رکھا پہلے دن میں تو اون کے بدن کا تیسرا حصہ
سفید ہوگیا پھر دوسرے دن روزہ رکھا تو اون کے بدن کا دو تہائی سفید
ہوگیا پھر تیسرے دن روزہ رکھا تو اون کا سارا بدن سفید ہوگیا پھر نام رکھے
گئے یہ ایام البیض اور روایت ہے زر بن حبیش سے اوس نے کہا میں نے ابن مسعود سے
پوچھا ایام البیض کے حال سے کہا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا آپنے فرمایا جب حضرت آدم نے نافرمانی کی اور کھا گیا اوس درخت
میں سے تو اللہ تعالے نے اونکی طرف وحی کی ای آدم تو اتر جا میرے پڑوس سے قسم مجھ اپنی
عزت اور بزرگی کی میرے پڑوس میں نہیں رہ سکتا جو میری نافرمانی کرے آپنے فرمایا پھر آدم اتر زمین

وقالت يارب خلقي خلقته بيدك وأسكنته جنتك و
أسجدت له ملائكتك في ذنب واحد حولت بياضه
سوادا فأوحى الله تعالى اليها يا آدم صم لي هذا اليوم يوما ثالث
عشر فصام فاصبح ثلثه ابيض ثم اوحى الله تعالى اليها يا آدم
صم هذا اليوم يوما رابع عشر فصام فاصبح ثلثاه ابيض
ثم اوحى الله تعالى اليها يا آدم صم هذا اليوم يوما خامس عشر
فصامه فاصبح كله ابيض فسميت الايام البيض قال
القتبي في ادب الكاتب العرب تسميها الايام البيض لان
ليالها تبيض بطلوع القمر من اولها الى آخرها **باب**
في صيام الدهر وما لمن صامه من الثواب والاجر اخبرنا
ابو نصر عن ابيه قال حدثنا ابو الحسن علي بن احمد المقرئ
قال ثنا ابراهيم بن احمد الفرضي قال ثنا الحسن ابن
سهيل قال ثنا يحيى قال ثنا ابراهيم بن ابي نجا عن صفوان
بن سليم عن علقمة عن عمر بن الخطاب قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام صيام داود
من صام الدهر كله فقد وهب نفسه لله تعالى عن ابي
موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام الدهر
ضيقت عليه هكذا وهكذا واشار بيده عن شعبة عن
سعد بن ابراهيم قال كانت عائشة رضي الله عنها تصوم الدهر
وعن يعقوب قال ثنا ابي قال سرد سعد الصوم قبل
ان يموت اربعين سنة وعن ابي ادريس قال صام ابو موسى
الاشعري حتى صار كالحنية قال فقلت له يا ابا موسى
لو اجممت نفسك فقال اجمامها اريد اني رأيت
السابق من الخيل المضمر عن ابي اسحق ابن ابراهيم قال
حدثني عمار الراهب قال رأيت سكينة الطفاوية في منامي
وكانت تحضر مع مجلس عيسى بن اذان بالبلة تتحدر
من البصرة حتى تأتيه قاصدة قال فجاءت فقلت لها يا
سكينة ما فعل عنبي فصلت ثم قالت قد توفي رحمه
الله وطافت بالبيت سبعا ثم حلت وقبل يا

وقالت يارب خلقي خلقته بيدك وأسكنته جنتك و كيطرف سياه بدن فرمايا پهر فرشتے روئے اور فريادكرنے لگي اور كہنے لگي اے پروردگار
اسجدت له ملائكتك في ذنب واحد حولت بياضه خلق كے تو نے اسكو پيدا كيا اپنے ہاتھ مبارك سے اور اسكو بسايا اور اسكو سجده
سوادا فأوحى الله تعالى اليها يا آدم صم لي هذا اليوم يوما ثالث كرواياپس فرشتو نسے ايك ہي گناه مين تو نے اوسكي سفيدي كو سياہي سے بدلديا پهر
عشر فصامه فاصبح ثلثه ابيض ثم اوحى الله تعالى اليه يا آدم الله تعالى نے اوسكي طرف وحي كي اے آدم تو ميرے ليئے روزه ركھه تيرهوين تاريخ
صم هذا اليوم يوما رابع عشر فصامه فاصبح ثلثاه ابيض تو آدم نے اسكا روزه ركھا پهر اسكا تيسرا حصه سفيد ہوگيا پهر الله نے آدم كيطرف
ثم اوحى الله تعالى اليه يا آدم صم هذا اليوم يوما خامس عشر وحي كي اے آدم چودهوين تاريخ كا روزه ركھه آدم نے اسدن روزه ركھا تو اسكا
فصامه فاصبح كله ابيض فسميت الايام البيض قال دو تهائي بدن سفيد ہوگيا پهر الله نے حكم كيا اے آدم پندرهوين تاريخ كا روزه
القتبي في ادب الكاتب العرب تسميها الايام البيض لان ركھه آدم نے اسدن روزه ركھا تو اسكا سارا بدن سفيد ہوگيا اسليئے ان دنون كا
ليالها تبيض بطلوع القمر من اولها الى آخرها **باب** نام ايام البيض ركھا قتبي نے ادب الكاتب مين كہا عرب اندنون كو ايام بيض كہتے
في صيام الدهر وما لمن صامه من الثواب والاجر اخبرنا ہين اسليئے كہ اونكي راتين سفيد ہوتي ہين چاند كے چڑہنے سے اول رات سے آخر رات
ابو نصر عن ابيه قال حدثنا ابو الحسن علي بن احمد المقرئ تك **باب** بيان مين ہميشه كے روزه ركھنے اور اس شخص كے ثواب اور اجر كے
قال ثنا ابراهيم بن احمد الفرضي قال ثنا الحسن ابن جو ہميشه روزه ركھے مجھه كو خبر دي ابو نصر نے اپنے باپ سے اسنے كہا ہمسے حديث بيان كي
سهيل قال ثنا يحيى قال ثنا ابراهيم بن ابي نجا عن صفوان ابو الحسن علي بن احمد مقرئ نے كہا ہمسے حديث بيان كي ابراہيم بن احمد فرضي نے
بن سليم عن علقمة عن عمر بن الخطاب قال قال رسول كہا ہمسے حديث بيان كي حسن بن سہيل نے كہا ہمسے حديث بيان كي يحيى نے كہا
الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام صيام داود ہمسے حديث بيان كي ابراہيم بن ابي نجا نے صفوان بن سليم سے اوسنے علقمه بن
من صام الدهر كله فقد وهب نفسه لله تعالى عن ابي سے اوسنے حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه سے كہ كہا فرمايا رسول الله صلى الله
موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام الدهر عليه وسلم نے بہتر روزه حضرت داود كا روزه ہے اور جو شخص روزه ركھے ہميشه سارا
ضيقت عليه هكذا وهكذا واشار بيده عن شعبة عن پس تحقيق اسنے بخشديا اپنا نفس الله تعالى كيليئے اور روايت ہے حضرت ابو موسى
سعد بن ابراهيم قال كانت عائشة رضي الله عنها تصوم الدهر اشعري سے اونے صلى الله عليه وسلم سے آپنے فرمايا جو شخص روزه ركھے ہميشه كا تو تنگ كيجاويگي
وعن يعقوب قال ثنا ابي قال سرد سعد الصوم قبل اسپر دوزخ اسطرح اور آپ لي نوي كا عقد كيا اور روايت ہے شعبه سے اسنے سعد بن
ان يموت اربعين سنة وعن ابي ادريس قال صام ابو ابراہيم سے كہ كہا حضرت عائشه ہميشه روزه ركھا كرتي تهين اور روايت ہے يعقوب سے كہا
موسى الاشعري حتى صار كالحنية قال فقلت له يا ابا موسى ہمسے حديث بيان كي ميرے باپ نے كہا متواتر ركھا سعد نے روزه مدت پہلے چاليس سال
لو اجممت نفسك فقال اجمامها اريد اني رأيت اور روايت ہے ابو ادريس سے كہ كہا روزه ركھا ابو موسى اشعري نے يہانتك كہ ہوگئے
السابق من الخيل المضمر عن ابي اسحق ابن ابراهيم قال گويا كه وه خلال مين كہا مين نے اس سے كہا اے ابو موسى اشعري كاشكے تو آرام ديتا اپنے
حدثني عمار الراهب قال رأيت سكينة الطفاوية في منامي نفس كو تو كہا مين اسكا آرام دينا ہي چاہتا ہون بيشك ميں نے ديكها ہے بڑهتے الاگهوڑے مين جو
وكانت تحضر معنا مجلس عيسى بن اذان بالبلة تتحدر لاغر ہوتا ہے روايت ہے ابو اسحق بن ابراہيم سے كہا مجهسے حديث بيان كي عمار راہب نے كہا مين نے
من البصرة حتى تأتيه قاصدة قال فجاءت فقلت لها يا ديكها سكينه ظفاريه كو اپني خواب مين اور وه ہمارے ساتهه مجلس مين حاضر ہوتي تهين ہمارے ساتهه مجلس مين عيسى بن
سكينة ما فعل عنبي فصلت ثم قالت قد توفي رحمه اذان كے بالبه مين اتر تين بصره سے يہانتك كه آتين اسكے پاس قاصده كهڑي ہوگئي ميں نے اسسے
الله وطافت بالبيت سبعا ثم حلت وقبل يا كہا اے سكينه كيا كيا عنبي نے پس نماز پڑهي پهر كہا تحقيق وه پهنا ديگيا رحمت الله اور پهر طواف كيا

قَارِئِی اَرَیٰ فَلَعَمْرِیْ لَقَدْ بَرَّاکَ الصِّیَامُ وَکَانَ عِیْسٰی قَدْ صَامَ حَتّٰی اَنْحَنٰی وَانْقَطَعَ صَوْتُہٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْطَلْحَۃَ لَا یَصُوْمُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرَہٗ مُفْطِرًا اِلَّا یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ النَّحْرِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ صَائِفٍ یُصَبُّ عَلٰی رَاْسِہِ الْمَاءُ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَالْعَطَشِ وَھُوَ صَائِمٌ وَعَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وَمَا نُقِلَ فِیْ حَدِیْثِ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا سَاَلَہٗ عُمَرُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنْ رَجُلٍ یَصُوْمُ الدَّھْرَ کُلَّہٗ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ ذٰلِکَ وَلَا اَفْطَرَ تُحْمَلُ عَلٰی رَجُلٍ صَامَ الدَّھْرَ وَلَمْ یُفْطِرْ یَوْمَ الْعِیْدَیْنِ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ وَلٰکِنْ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَمَّا اِذَا اَفْطَرَ ھٰذِہِ الْاَیَّامَ وَصَامَ بَقِیَّۃَ السَّنَۃِ فَلَا نَھْیَ فِیْہِ بَلْ لَہٗ مَا ذَکَرْنَا مِنَ الْفَضْلِ

فَصْلٌ فِیْ فَضْلِ الصِّیَامِ وَعَلَی الْجُمْلَۃِ مِنْ ذٰلِکَ مَا اَخْبَرَنَا

اَبُوْنَصْرٍ عَنْ وَالِدِہٖ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَبِیْعَۃَ عَنْ سَلَّامِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی بَاعَدَہُ اللّٰہُ مِنْ جَھَنَّمَ بُعْدَ غُرَابٍ طَارَ وَھُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ ھَرِمًا وَقِیْلَ اِنَّ الْغُرَابَ یَعِیْشُ مِقْدَارَ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا عَرْضُہٗ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی یَا عَبْدَ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ صَوْمًا اِلَّا فُتِحَتْ اَبْوَابُ

قاری چڑستا ہا پس قسم میری بخاکی البتہ بیشک تجھ کو پاک کیا تیرے روزہ رکھنے اور تہا جیسے روزہ رکھا کرتا یہانتک کہ وہ ضعیف ہوگیا تہا اور قطع ہوگئی اسکی آواز روایت ہے انس سے کہا تہا ابوطلحہ نہیں روزہ رکھا کرتا تہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بسبب جہاد کرنیکے پھر جب رحلت فرماگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مین نے اسکو نہین دیکہا روزہ چھوڑتے ہوئے الا مگر عید الفطر اور عید قربانی کے دن اور روایت ہے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے کہا ہمسے حدیث بیان کی اسنے جس نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرمی کے دن مین کہ ڈالتے تہے اپنے سر پانی گرمی اور پیاس کی سختی سے اور وہ روزہ دار ہوتے اور روایت ہے سفیان سے اس نے ابو اسحاق سے اس نے حارث سے اس نے حضرت علی سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن روزہ رکہا کرتے تہے اور چھوڑتے ایک دن اور جو نقل کیا گیا جابر کی حدیث مین کہ کہا بیشک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ سے پوچہا حضرت عمر نے اے نبی اللہ کے آپ مجہکو خبر دیجئے اس مرد کی جو تمام زمانہ روزہ رکہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکہا اسنے اور نہ کہولا سو وہ محمول ہے اس مرد پر جس نے تمام زمانہ کا روزہ رکہا اور نہ کہولا عید کے دونون اور ایام التشریق مین اور اسی طرح کہا امام احمد بن حنبل نے لیکن جب روزہ نہ رکہا انمین دنون مین اور روزہ رکہا باقی سال مین پس اسکے حق مین منع نہین ہے بلکہ اسکیلئے وہ کچہ ہے جو ہم نے بیان کیا فضائل سے

فصل

بیان مین روزہ کی فضیلت کے بطریق اجمال اس مین سے ہے جو ہم کو خبر دی ابونصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے عمرو بن ربیعہ سے اس نے سلام بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکہے ایک دن مین اللہ تعالے کی رضامندی کیلئے تو دور کریگا اسکو اللہ تعالے دوزخ سے مانند دوری کوے کے جو اڑا جب وہ بچہ تہا یہانتک کہ وہ مرگیا بوڑہا ہوکر اور کہا گیا ہے کہ کوا جیتا ہے مقدار ۵۰۰ پانسو سال کے اور روایت ہے ابوالدرداء سے کہا فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک دن روزہ رکہے اللہ تعالے کی راہ مین تو کریگا اللہ تعالے اسکے درمیان اور آگ کے درمیان خندق جسکا عرض ہو جتنا آسمان اور زمین کا اور درمیان ہے اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک دن کا روزہ رکہے اللہ تعالے کی راہ مین تو اللہ تعالے دور کریگا اس روزہ کے سبب سے اسکا مونہہ آگ سے ستر برس اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کوئی بندہ نہین جو صبح کرے روزہ کی حالت مین مگر اسکیلئے کھولے جاوین

السماء وسبحت اعضاؤه واستغفر له اهل سماء الدنيا
الى ان تواريت بالحجاب وان صلى ركعة او ركعتين تطوعا
اضاءت له السموت نورا وقلن زوجه من الحور العين
اللهم اقبضه الينا فقد اشتقنا الى رؤيته وان هلل او
سبح تلقاها سبعون الف ملك يكتبونها الى ان تواريت
بالحجاب وعن ابي صالح عن ابي هريرة رض قال ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال كل حسنة يعملها ابن ادم فهي بعشر
حسنات الى مائة حسنة او سبعمائة حسنة الا الصوم فان
الله تعالى قال في بعض كتبه الصوم لي وانا اجزي به وخلوف
فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك وعن علي انه
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صنع به
الصيام من الطعام والشراب الذي يتنعم به اطعمه الله من
ثمار الجنة وسقاه من انهارها وعن ابي هريرة انه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل اهل عمل باب من ابواب
الجنة يدعون منه بذلك العمل ولاهل الصيام باب يدعون
منه يقال له الريان قال ابو بكر رض يا رسول الله هل
احد يدعى من هذه الابواب كلها قال صلى الله عليه وسلم
نعم وانا ارجو ان تكون منهم يا ابا بكر وقال صلى الله عليه
وسلم ان لكل شيء بابا وان باب العبادة الصيام وقال
انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليكم بالصوم فصوموا قلوبكم وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الصوم نصف الصبر وان لكل
شيء زكوة وزكوة الجسد الصوم وعن ابي ذر وفي عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال نوم الصائم عبادة وسكوته تسبيح
عمله متقبل ودعاؤه مستجاب قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يوضع الصائمين يوم القيمة مائدة فتوضع
عليها اسمك فيا كلون منها والناس ينظرون وعن احمد بن
الحواري قال حدثني ابو سليمان قال جاءني ابو علي الاصم
باحسن حديث سمعته في الدنيا قال يوضع الصوام

ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى
اصطفاء ۲ و
وتجنبا اسالكم
في الحمل واقتحم
بانواع الحن والبلا
والمصائب
يتعذر
الغنى يضرع الى
مسئلة الخلق
الفقر يتعذر
بالقناعة عليه
يصوم عن شهوات

آسمان کے دروازے اور تسبیح کہین کے اسکے اعضاء اور بخشش مانگین کے اسکیلئے آسمان
دنیا کے ہنوالے سورج کے چھپنے تک پردہ مین اور اگر وہ ایک رکعت نماز پڑہے یا دو
رکعت نفل تو روشنی کرینگی اسکے لئے آسمان نور کی اور کہین گی اسکی بیوین حور عین
مین سے یا اللہ اس کو قبض کر ہماری طرف بیشک ہم مشتاق ہوئے ہین اسکی دیکھنے
کیطرف اور اگر وہ لا الہ الا اللہ کہے یا تسبیح کہے تو اس کے لین گے ستر ہزار فرشتے جو لکھینگے
اسکو سورج کے پردہ مین چھپنے تک اور روایت ہے ابی صالح سے اس نے ابو ہریرہ رض سے کہا
بیشک حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نیکی جسکو کرتا ہے آدم کا بیٹا پس
وہ دس نیکیون سے سو نیکی تک یا سات سو نیکی تک ہو جاتی ہے مگر روزہ کیونکہ اللہ تعالے
فرمایا ہے اپنی بعض کتابون مین روزہ میرے لیئے ہے اور مین اسکی جزا دونگا اور بیشک روزہ دار
کے مونہہ کی زیادہ خوشبودار ہے اللہ کے پاس کستوری کی بو سے اور روایت ہے حضرت
علی رض سے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جس شخص کو روزہ رکھے
کھانے اور پینے کی وہ خواہش کرتا ہے تو اللہ تعالے اسکو کھلا دیگا بہشت کے میوے اور
اسکو پلا دیگا بہشت کے شراب سے اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر عمل کرنیوالے کیلئے ایک دروازہ ہے بہشت کے دروازون مین سے کہ پکارے
جاوین گے اس دروازے سے اس عمل کے موجب سے اور روزہ دارون کیلئے ایک دروازہ ہے
وہ اس سے پکارے جاوین گے کہا جاتا ہے اسکو ریان حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ
بھلا کوئی ایسا بھی ہے جو پکارا جاوے ان سب دروازون سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہان اور مین امید رکھتا ہون کہ تو ہوگا انمین سے اے ابو بکر اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ہر چیز کیلئے ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ
روزہ ہے اور کہا انس بن مالک نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم
روزہ کو صاف کرو اپنے دلون کو اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نصف صبر ہے اور ہر چیز کیلئے زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ
ہے اور روایت ہے ابو امامہ سے اس نے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور اس کا چپ کرنا تسبیح ہے اور اسکا
عمل قبول کیا گیا ہے اور روایت ہے ابن عباس سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا رکھا جاویگا روزہ دارون کیلئے قیامت کے دن کی خوان سونے کا اسپر
چھلی ہوگی پس وہ اسمین سے کھاوینگے اور لوگ دیکھتے ہونگے اور روایت ہے احمد بن
ابی الحواری سے کہا مجھے حدیث بیان کی ابو سلیمان نے کہا میرے پاس لایا ابو علی اصم ایک بہت اچھی
حدیث جسکو مین نے دنیا مین سنا ہو کہا رکھا جاویگا روزہ دارون کے لیے

مائدة يأكلون عليها والناس في الحساب قال فيقولون يا ربنا
نحن نحاسب وهؤلاء يأكلون قال فيقول انهم طال ما
صاموا وافطروا وقاموا وتم عن ابن عباس قال ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال الصائمون اذا خرجوا من
قبورهم تفح من افواههم ريح المسك ويؤتون بمائدة من الجنة
فيأكلون منها وهم في ظل العرش قال سفيان بن عيينة
يعني ان الصائم لا يحاسب على ما يفطر عليه عن ابي صالح
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
الله عز وجل الصوم لي وانا اجزي به يدع شهوته واكله و
شربه من اجلي والصوم جنة للصائم فرحتان فرحة عند
فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فيه اطيب عند الله من
ريح المسك وعن جابر بن عبد الله قال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الصوم جنة يجتن بها العبد من
النار وعن سعيد بن جبير عن ابن عمر بن الخطاب قال ما احب
على شيء من الدنيا انه لي خلق الا الصيام فانها هجرة والمشي الى
الصلوة وعن مجاهد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لو ان رجلا صام لله تطوعا ثم اعطي ملأ
الارض ذهبا لم يستوف ثوابه دون الحساب **فصل**
واما اوراد الليل والحث على قيامه مما اتفق في الصحيحين
وما ذكر في غيرهما من الكتب ممن لك ما روي عن شقيق عن
عبد الله قال ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقيل
يا رسول الله ان فلانا نام الليل حتى اصبح ما صلى
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ذاك رجل بال الشيطان
في اذنيه وفي الخبر اذا نام الرجل عقد الشيطان على رأسه ثلاث
عقد فان قعد ذكر الله تعالى انحلت عقدة وان توضأ
انحلت عقدة وان صلى ركعتين انحلت العقد كلها واصبح
نشيطا طيب النفس والا اصبح كسلان خبيث النفس وفي
خبر آخر ان الشيطان سعوطا ولعوقا ودرورا فاذا
سعط العبد ساء خلقه واذا لعق لعقة ذرب لسانه

ایک خوانچہ وہ اس پر کہاویں گے اور لوگ حساب میں ہونگے کہا پس وہ عرض کریں گے
اے پروردگار ہم حساب کیے جاتے ہیں اور وہ کہائے ہیں کہا پھر فرماویگا بیشک انہوں
نے مدت دراز روزہ رکھا اور تم نے افطار کیا اور انہوں نے قیام کیا اور تم
سوئے ہو اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
روزہ دار جب نکلیں گے اپنی قبروں سے مہکے گی انکے مونہوں میں سے کستوری کی خوشبو اور
وہ دیئے جاوینگے ایک خوانچہ بہشت میں سے پھر وہ آمین سے کہا دینگے اور وہ عرش کے سایہ
میں ہونگے اور کہا سفیان بن عیینہ نے مجھ کو پہنچا کہ تحقیق روزہ دار حساب نہ کیا جاویگا
اسپر جسپر اس نے روزہ کھولا اور روایت ہے ابو صالح سے اسنے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے روزہ میرے لیئے ہے اور میں اسکی
جزا دونگا چھوڑتا ہے اپنی خواہش اور اپنا کھانا اور اپنا پینا میرے سبب سے اور روزہ
ڈھال ہے اور روزہ دار کیلئے دو خوشی ہیں ایک خوشی اسکے روزہ کھولنے کیوقت اور
ایک خوشی اپنے رب کے ملنے کیوقت اور البتہ اسکے منہ کی بو زیادہ خوشبودار ہے اللہ کے
پاس خوشبو سے کستوری کے اور روایت ہے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے کہا بیشک حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے جس سے بندہ آگ سے پناہ لیگا اور
روایت ہے سعید بن جبیر اسنے ابن عمر اور اسنے حضرت عمر بن الخطاب سے کہ کہا مجھ کو غم
نہیں لگا کسی چیز پر دنیا سے کہ میں اسکو چھوڑوں اپنے پیچھے مگر روزہ گرمی میں اور
جہاد نماز کیطرف اور روایت ہے مجاہد سے اسنے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر کوئی مرد روزہ رکھے اللہ کیلئے نفلی پھر دیا جاوے زمین بھر سونا پورا
نہ لیا اسکا ثواب قیامت کے سوا **فصل** ولیکن وارد ہے اسکے اور نیز غیب سے قیام رات کے
روایتوں میں جو کہ اتفاق کیا گیا صحیحین میں اور جو بیان کیا گیا اندرونے کے سوا اور
کتابوں میں انمیں سے ہے جو روایت کیگئی شقیق سے اسنے عبد اللہ سے روایت کی کہا ذکر
کیا گیا پاس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد کا پس کہا گیا کہا یا رسول اللہ
بیشک فلانا سوتا رہا رات یہانتک کہ صبح کی نماز نہیں پڑہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ مرد ہے کہ پیشاب کیا شیطان اسکے کان میں اور حدیث میں ہے کہ جب مرد سوتا
جاتا ہے تو گرہ دیتا ہے شیطان اسکے سر پر تین گرہ پھر اگر وہ اٹھے اور یاد کرے اللہ تعالیٰ کو تو
کھل جاتی ہے ایک گرہ اور اگر وضو کرے تو کھل جاتی ہے ایک گرہ اور اگر دو رکعت نماز
پڑھے تو کھل جاتی ہیں گرہ سب کی سب اور صبح کرتا ہے خوشحال پاک نفس ورنہ صبح کرتا ہے
سست پلید نفس اور ایک اور حدیث میں ہے کہ بیشک شیطان کیلئے ایک ناک میں ہے والی
اور ایک کان میں والی اور ایک چھڑکنے والی پھر جب بندہ ناک میں ڈالنے والی روانا کے میں ڈالتا ہے

بالنهار واذا اذنه نام بالليل حتى الصبح ويسن طول القيام
في صلوة الليل وهي مثنى مثنى والركوع والسجود في صلوة
النهار وان اراد ان يصليها اربعا بتسليمة جاز وصلوة
الليل في حق النبي صلى الله عليه وسلم نافلة وفريضة وقربة
وكرامة وفي حق امته مكملة ومتممة للفرائض عن سالم
بن محمد قال كان الرجل في حياة رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا رأى رؤيا قصها على رسول الله صلى الله عليه
وسلم وقال فتمنيت ان ارى رؤيا اقصها على رسول الله
صلى الله عليه وسلم وكنت غلاما شابا عزبا وكنت انام
في المسجد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيت في
النوم كان ملكين اخذاني فذهبا بي الى النار واذا هي
مطوية كطي البئر واذا لها قرنان كقرني البئر فرأيت ناسا
قد عرفتهم فجعلت اقول اعوذ بالله من النار اعوذ بالله من
النار فلقينا ملك اخر فقال لي لن تراع قال فقصصتها على
حفصة فقصتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلى
الله عليه وسلم نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل
قال فكان لا ينام من الليل الا قليلا وعن ابي سلمة عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل وعن
ابي صالح عن ابن شهاب قال اخبرني علي بن حسين ان اباه
الحسين بن علي اخبره ان عليا اخبره ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم طرقه هو وفاطمة ابنته صلى
الله عليه وسلم ورضي الله عنها فوجدهما نياما فقال الا
تصليان فقلت يا رسول الله ان انفسنا بيد الله تعالى فاذا
شاء ان يبعثنا انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين
قلت يا رسول الله ذاك لصك ولم يرجع شيئا فسمعته وهو يضرب
فخذه ويقول صلى الله عليه وسلم وكان الانسان اكثر شيء جدلا
وحدثنا ابو نصر عبد الرحيم باسناده عن سفيان الثوري عن
ابي الزبير عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

تو اسکا خلق برا ہو جاتا ہے اور جب چاشت والی دو رکعت پڑھ لیتا ہے تو اسکی زبان گندی
ہو جاتی ہے برائی سے اور جب ان دونوں کو چھوڑ دیتا ہے تو رات کو سونا صبح تک اور سنت
ہے قیام کا لمبا کرنا رات کی نماز میں اور وہ دو دو رکعت ہے اور زیادہ کرنا ہے رکوع
اور سجود کا دن کے نماز میں اور اگر ارادہ کرے کہ اس نماز کو چار رکعت ایک سلام سے پڑھے
تو جائز ہے اور رات کی نماز حق میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفل زیادہ ہے اور فرض ہے
اور قربت اور بزرگی ہے اور حق میں آپ کی امت کے کامل کرنیوالی اور پورا کرنیوالی ہے فرضوں
کیلئے اور روایت ہے سالم سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے کہ کہا تھا ایک مرد زندگی میں حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب دیکھتا کوئی خواب دیکھتا تو اسکو بیان کرتا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا پھر میں نے خواہش کی کہ میں بھی خواب دیکھوں اور اسکو آپ
پر بیان کروں کہا اور میں لڑکا جوان بے عورت تھا اور میں سویا کرتا تھا مسجد میں پس
میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے ہیں انہوں نے
مجھکو پکڑا پھر لیگئے مجھکو دوزخ کیطرف اور ناگہان وہ پیٹی ہوئی ہے کوئیں کے پیٹی کیطرح اور
ناگہان اسکیلئے دو مینار ہیں مثل دو مینار کنوئیں کے پس میں نے کہا یہ لوگ دیکھے جنکو میں پہچانتا تھا پس
میں نے یوں کہنا شروع کر دیا میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی آگ سے میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی
آگ سے پھر مجھکو ایک فرشتہ اور ملا اسنے مجھ سے کہا مت ڈر کہا پھر میں نے خواب حضرت حفصہ کے
پاس بیان کیا انہوں نے بیان کیا اسکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مرد ہے عبد اللہ اگر ہو نماز پڑھے رات کو سالم نے
کہا پھر تھا ابن عمر نہ سویا کرتا رات سے مگر تھوڑا سا اور روایت کی ابی سلمہ سے اسنے عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے کہ کہا فرمایا مجھ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ہو
فلانے کی طرح کہ وہ قیام کرتا تھا رات میں پھر اسنے چھوڑ دیا رات کا قیام اور روایت کی ابو صالح
سے اسنے ابن شہاب سے کہا مجھ کو خبر دی علی بن حسین نے کہ تحقیق اسکے باپ حسین بن علی
نے اسکو خبر دی کہ تحقیق حضرت علی بن ابی طالب نے خبر دی کہ تحقیق حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کو آئے تو انکو
سوتے پایا تو فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑھتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق ہماری جانیں اللہ تعالیٰ
کے ہاتھ میں ہیں جب وہ چاہتا ہے ہمارا اٹھانا تو ہمیں اٹھا دیتا ہے پس یہ سنکر حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میں نے کہا یوں آپ سے پس کوئی جواب نہ دیا پھر میں نے
آپ سے سنا اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے اور کہتے تھے اور ہے انسان سب چیز سے
زیادہ جھگڑنے میں اور روایت کی ابو نصر نے اپنی باپ سے اپنی اسناد سے سفیان ثوری سے اس نے
ابو الزبیر سے اس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ

الله عليه وسلم ركعتان يصليهما العبد في جوف الليل خير من الدنيا
وما فيها ولولا أن أشق على أمتي لفرضتها عليهم وحدثنا أبو نصر
عن والده بإسناده عن أبي العالية قال حدثني أبو مسلم أنه سأل
أبا ذر رضي الله عنه أي صلوة أفضل فقال أبو ذر رضي الله عنه سألت عنها رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال جوف الليل أو قال نصف الليل وقليل
فاعله وفي بعض الأخبار سل داود الذي صلى الله عليه وسلم
ربه عز وجل قال إلهي إني أحب أن أعبدك
لك فأتى وقت أفضل
فأوحى الله تعالى إليه يا داود كانوا أول الليل وآخره فإنه من
قام أوله نام آخره ومن قام آخره لم ينم أوله ولكن قم وسط الليل
حتى تحلو مناجاتك وقراءتك وعن يحيى بن
المختار عن الحسن أنه قال ما عمل عبد عملا أفرج عنه من الخوف
لظهر الغيب لنفس من قيام جوف الليل يديم أو إنفاق
مال في حق وكان أبو الدرداء يقول يا أيها الناس إني لكم ناصح
إني عليكم شفيق صلوا في ظلمة الليل لوحشة القبور صوموا
في الدنيا ليوم النشور وتصدقوا لمخافة كل يوم عسير يا أيها
الناس لكم أقول ناصح إني عليكم شفيق وحدثنا أبو نصر عن الدباه
بإسناده عن يحيى بن أبي كثير عن أبي جعفر أنه سمع أبا هريرة
يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا بقي ثلث الليل
ينزل الله تعالى إلى السماء الدنيا فيقول من ذا الذي يدعوني فأستجيب
له من ذا الذي يستغفرني فأغفر له من ذا الذي يسترزقني فأرزقه من
ذا الذي يستكشف الضر فأكشفه حتى يطلع الفجر وحدثنا
أبو نصر عن الدباه بإسناده عن أبي هريرة قال إن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ينزل ربنا عز وجل كل ليلة إلى
سماء الدنيا ثلث الليل الآخر فيقول هل من مستغفر فأغفر
له هل من داع فيستجاب له هل من سائل فيعطى سؤله
قال ثم كانوا يستحبون الصلوة من آخر الليل وعن أبي
أمامة قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم أي
الصلوة أسمع قال جوف الليل الآخر وقل ما تصلون

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں جنکو پڑھے بندہ رات کو درمیان میں وہ بہتر ہیں دنیا
سے اور جو کچھ اس میں ہے اور اگر نہ ہوتا کہ میں مشکل نہ سمجھتا اپنی امت پر البتہ میں اسکو اوپر
فرض کر دیتا اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنی باپ سے اپنی اسناد ابو العالیہ
سے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو مسلم نے کہ میں نے ابوذر سے پوچھا کونسی نماز افضل ہے ابوذر
نے کہا میں اس سے پوچھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا رات کے
درمیان میں یا کہا فرمایا آدھی رات میں اور کم میں اسکے کرنیوالے اور بعض حدیث میں ہے
کہ پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عز وجل سے اور عرض کیا اے میرے معبود
میں دوست رکھتا ہوں تیری عبادت کرنی سو کونسا وقت افضل ہے سو اللہ تعالے
نے اسکی طرف وحی کی اے داؤد دست کھڑا ہو پہلی رات میں اور پچھلی رات میں کیونکہ جو شخص پہلی
رات میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ پچھلی رات میں سو جاتا ہے اور جو شخص پچھلی رات میں کھڑا ہوتا ہے
تو وہ پہلی رات میں کھڑا نہیں ہوتا ولیکن تو کھڑا ہو کر رات کے درمیان میں تاکہ میں شیریں
کروں اور میں خلوت کروں تجھسے اپنی اور روایت ہے یحیی بن مختار سے
حسن سے کہ آپنے کہا نہیں کوئی عمل کسی بندے نے کیا جو وہ اتنا کہ ڈر کرنیوالا ہو اور پیٹھ کیلئے
زیادہ ہلکا ہو اور نفس کو بہت خوش کرنیوالا ہو قیام رات کے درمیان میں ہمیشہ کیا ہو دے یا
مال کچھ حق میں اور تھے حضرت ابو الدرداء کہا کرتے اے لوگو میں بیشک تمہارا خیر خواہ
ہوں میں بیشک تم پر شفقت کرنیوالا ہوں تم نماز پڑھا کرو رات کے اندھیرے میں قبروں کی تنہائی
کیلئے اور روزہ رکھا کرو دنیا میں آخرت کی میں قیامت کے اور صدقہ کیا کرو واسطے خوف
دن سخت کے اے لوگو میں بیشک تمہارا خیر خواہ ہوں میں بیشک تم پر شفقت کرنیوالا ہوں اور
ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے باپ سے اپنی اسناد سے ابن کثیر سے کہا سنا میں ابو جعفر سے
ابو ہریرہ کو کہتے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باقی رہتا ہے تیسرا حصہ رات کا تو
ہے اللہ تعالے آسمان دنیا کی پھر فرماتا ہے کوئی شخص ہے جو مجھسے دعا کرے سو کیسے قبول کروں
کون شخص ہے کہ مجھسے مانگے سو میں اسکیلئے بخش دوں کون ہے جو مجھسے روزی مانگے سو میں اسکو روزی
دوں کون شخص ہے جو تکلیف کا دور ہونا مانگے سو میں اسکو اس سے دور کروں یہانتک
کہ پچھلی ہے اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ابو ہریرہ سے کہا بیشک
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے ہمارا پروردگار عز وجل ہر ایک رات
میں طرف آسمان دنیا کی رات کے پچھلے تیسرے حصہ میں پھر فرماتا ہے وہ اللہ کوئی ہے مانگنے والا
پس میں سنوں مانگنا اسکا کوئی ہے دعا کرنیوالا میں اسکی قبول کروں دعا اسکی کوئی ہے سوال کرنیوالا پس اسکا
سوال دیا جاوے پس اسی سبب سے دوست رکھتے تھے نماز کو پچھلی رات میں اور روایت ہے حضرت ابو امامہ
کہا عرض کیا گیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کونسی نماز زیادہ قبول ہوتی ہے فرمایا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَخَيْرَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَرْقُدُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّيْ اٰخِرَ اللَّيْلِ حَتّٰى اِذَا بَقِيَ سُدُسُ اللَّيْلِ فِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْقُدُ اٰخِرَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهٖ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَنَا اَجْعَلُ اللَّيْلَ ثَلَاثًا فَثُلُثًا اَنَامُ وَثُلُثًا اُصَلِّيْ وَثُلُثًا اَسْتَذْكِرُ فِيْهِ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَفْضَلُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلٰوةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَكْعَةٌ بِاللَّيْلِ تَفْضُلُ عَشْرًا بِالنَّهَارِ وَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيُّ اللَّيْلِ اَسْمَعُ فَقَالَ اِنَّ الْعَرْشَ يَهْتَزُّ مِنَ السَّحَرِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَكْفِيْرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ قَرَأَةِ الدَّوْرَقِيِّ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَهِيَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ قَالُوْا وَهٰذَا عَامٌّ مِثْلُ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمِثْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَخِيْرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَيُقَالُ اِنَّ فِي اللَّيْلِ وَقْتًا لَا بُدَّ اَنْ يَقُوْمَ فِيْهِ وَلْيَغْفُلْ كُلُّ ذِيْ عَيْنٍ اِلَّا الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ فَلَعَلَّهَا هٰذِهِ السَّاعَةُ وَفِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ عَلَيْكَ بِصَلٰوةِ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ تَحْضُرُهَا مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ **فَصْلٌ** وَاَمَّا صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَفِيْ الصَّحِيْحَيْنِ وَاللَّفْظُ لِلْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ فَمِنْ حَدِيْثِ عَزْرَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ اَتَتْ عَائِشَةَ بْنَ يَزِيْدَ كَانَتْ لِيْ جَارًا وَصَدِيْقًا فَقَالَتْ

کا بچھلا درمیان اور پچھلی فرض نمازوں کے اور روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا بیشک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہتر روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ روزہ رکھا کرتے تھے نصف مانا اور بہتر نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ وہ سویا کرتے تھے نصف رات اور نماز پڑھا کرتے تھے تہائی رات میں یہانتک کہ جب باقی رہتا چھٹا حصہ رات کا اور ایک اور لفظ میں ہے عبداللہ ابن عمرؓ سے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پیاری نماز اللہ تعالیٰ کی طرف حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ وہ سویا کرتے تھے نصف رات میں پھر قیام کرتے تہائی رات کے پھر سو جاتے اسکے آخر میں پھر قیام کرتے تیسرے حصہ میں رات کے بعد اسکے حصہ گذرنے کے اور کہا ابوہریرہؓ نے میں کرتا ہوں رات کو تین پس ایک حصہ میں سو رہتا ہوں اور ایک حصہ میں نماز پڑھتا ہوں اور ایک حصہ میں یاد کرتا ہوں حدیث جناب رسول اللہ کی اور کہا ابن مسعودؓ نے کہ بزرگی رات کی نماز کی دن کی نماز پر ایسی ہے جیسی بزرگی پوشیدہ صدقہ کی ہے ظاہر صدقہ پر اور کہا عمرو بن عاصؓ نے ایک رکعت رات میں بہتر ہے دس رکعت سے دن میں اور پوچھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے رات کے کس وقت میں دعا قبول ہوتی ہے کہا بیشک عرش کانپتا ہے سحر کے وقت اور فرمایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لازم پکڑو رات کے قیام کو کیونکہ وہ طریقہ تم سے پہلے نیکوں کا ہے اور بیشک رات کا قیام نزدیکی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور کفارہ ہے برائیوں کا اور روکنے والا ہے گناہ سے اور دور کرنیوالا ہے بیماری کا بدن سے اور ہمسے حدیث بیان کی ابونصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے اعمش سے اس نے ابوسفیان سے اس نے جابر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ نہیں موافق ہوتا اسکے کوئی بندہ مانگتا اللہ تعالیٰ سے اس میں کچھ مگر وہ اسکو وہ دے ہی دیتا ہے اور وہ ہر رات میں ہوتی ہے انہوں نے کہا اور یہ عام ہے اس گھڑی کیطرح ہے جو جمعہ کے دن میں ہوتی ہے اور لیلۃ القدر کی طرح آخر کے دس نو تہیں ماہ رمضان سے اور کہا جاتا ہے بیشک رات میں ایک وقت ہے ضرور اس میں سوجاتی ہے اور غافل ہوجاتی ہے ہر آنکھ مگر وہ زندہ رہنے والا قائم رہنے والا جو نہیں مرتا سو شاید اسی وقت میں یہ گھڑی ہوتی ہو اور حدیث میں عمرو بن عبسہ کے ہے لازم کرو پچھلی رات کی نماز کو کیونکہ وہ نماز حاضر کیگئی ہے اس میں حاضر ہونے میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے **فصل** اور لیکن نماز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ذکر کیگئی ہے صحیحین میں پس وہ ہے جو روایت کیگئی ابواسحٰق سے کہا میں گیا اسود بن یزید پاس اور میرا بھائی اور دوست تھا میں نے اس سے

لَهُ يَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِي مَا حَدَّثَتْكَ عَائِشَةُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنَامُ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهُ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهِ
قَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ لَمْ يَمَسَّ مَاءً حَتّٰى يَنَامَ فَاِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ الْاَوَّلَ
قَالَتْ وَثَبَ وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللّٰهِ
مَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا يُرِيْدُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ
وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ
فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طُوْلِهَا وَاَهْلُهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ وَبَعْدَهُ
بِقَلِيْلٍ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ
يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ اٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ
سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ
وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا
صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ
فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ
فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى
جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ
فَصَلَّى الصُّبْحَ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ اُلْفِي
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ اِلَّا وَهُوَ نَائِمٌ عِنْدِيْ تَعْنِيْ بَعْدَ الْوِتْرِ وَ
عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ مِنَ الْعَمَلِ فَقُلْتُ اَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا مِنَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَرْبَعًا صَلُّوْا وَلَوْ
رَكْعَتَيْنِ مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَعْرِفُهُمْ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ اِلَّا نَادَاهُمْ
مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ قُوْمُوْا صَلُّوْا تَكُوْنُوْا وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ

اے ابو عمر محمد حدیث بیان کر جو تجھ سے حضرت عائشہ نے بیان کی نماز سے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو
رہتے اول رات میں اور جاگتے پچھلی رات میں پھر اگر ہوتی آپ کو کچھ حاجت اپنی
بیوی کی طرف تو اپنی حاجت پوری کرتے پھر نہ چھوتے پانی کو یہاں تک کہ سو جاتے
پھر جب سنتے پہلی اذان عائشہ نے کہا تو آپ کود دے اللہ کی قسم نہیں کہا کہ ہڑبڑ ہو کر پھر
ڈالتے اپنے پر پانی اللہ کی قسم نہیں کہا غسل کرتے اور میں جب جانتا ہوں جو عائشہ ارادہ
رکھتی ہے اور اگر آپ جنبی نہ ہوتے تو وضو کر لیتے جیسی نماز کیلئے وضو کرتے ہیں پھر نماز پڑھتے
اور روایت ہے کریب ابن عباس کے مولیٰ سے اخبر ابن عباس کہ وہ ایک رات سوئے حضرت
میمونہ ام المومنین کے پاس کہا پس میں لیٹا عرض میں بچھونے کے اور لیٹے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسکے طول میں اپنی بیوی سمیت اور سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یہاں تک کہ جب آدھی رات ہو گئی یا اس سے پہلے تھوڑا سا یا اسکے پیچھے تھوڑے عرصہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھ گئے پھر نیند کو ملا اپنے منہ مبارک سے اپنے ہاتھ مبارک سے
پھر پڑھیں دس آیتیں آخر کی سورہ آل عمران سے پھر اٹھی ایک مشک لٹکتی کی طرف پھر
اس سے وضو کیا پس اچھا وضو کیا پھر کھڑے ہوئے پھر نماز پڑھی ابن عباس نے
کہا پھر میں بھی اٹھا پھر میں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پھر چلا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا پس رکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر پھر آپ نے میرا داہنا کان پکڑا پھر ملا پھر
دو رکعت پڑھیں پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر
وتر پڑھے پھر لیٹ رہے تو کہ مؤذن آیا پھر اٹھے پھر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں
پھر نکلے پھر صبح کی نماز پڑھی اور ام سلمہ سے روایت ہے وہ عائشہ سے فرماتی تھیں
نہیں پاتی تھی میں حضرت کو پچھلی رات مگر وہ سوئے ہوئے ہوتے میرے پاس
یعنے وتر کے بعد اور روایت ہے مسروق سے اس نے حضرت عائشہ سے
کہ کہا بیشک حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنی تھی ہمیشگی عمل سے پھر
میں نے کہا کونسی رات کے وقت میں آپ اٹھا کرتے تھے کہا حضرت عائشہ نے
جب مرغ کی آواز سنتے اور روایت ہے حسن سے کہا فرمایا حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا کرو رات سے اگرچہ چار رکعت پڑھو نماز پڑھا
کرو اگرچہ دو رکعت ہی سہی نہیں کوئی گھر والوں میں سے جنکی نماز رات کی جاتی
گئی ہو مگر انکو پکارتا ہے اپکے پکارنیوالا اے گھر والو اٹھو اپنی نماز کو اور روایت ہے ابو سلمہ
سے اخیر ابو ہریرہ سے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان دیتا

اللہ لشیء مثل ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن وعن
عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقرء
فی سورۃ من اللیل فقال صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ لقد
اذکرنی کذا وکذا ایۃ کنت اسقطتہا من سورۃ کذا وکذا
وعن ما قدر من صلوتہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فاخبرنا
بہ الشیخ ابو نصر عن والدہ قال حدثنا محمد بن احمد بن
ابی الفوارس قال حدثنا احمد بن یوسف قال حدثنا
احمد بن ابراہیم ابن ملحان قال حدثنی ابو بکر قال
حدثنا اللیث عن ابن ابی حبیب عن عراک عن عروۃ قال ان عائشۃ رض
اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی باللیل ثلث عشرۃ رکعۃ وکان یوتر
الفجر وروی انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل اثنتی
عشرۃ رکعۃ ثم یوتر بواحدۃ وقیل عشر رکعات ثم یوتر
بواحدۃ **فصل** اختلفوا فی صلوۃ اللیل قد دل اللہ تعالی
القائمین باللیل فی کتابہ العزیز فقال عز وجل کانوا قلیلا
من اللیل ما یہجعون وبالاسحار ہم یستغفرون وقال جل
وعلا تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا
وقال تعالی امن ہو قانت اٰنآء اللیل ساجدا وقائما یحذر الاخرۃ
ویرجو رحمۃ ربہ وقال تبارک وتعالی والذین یبیتون لربہم
سجدا وقیاما وقال جل وعلا ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ
لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم القیمۃ
نادی منادی لیقم الذین کانت تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون
ربہم خوفا وطمعا فیقومون وہم قلیل ثم یرجع فینادی
لیقم الذین کانوا لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ فیقومون
وہم قلیل ثم یرجع فینادی لیقم الذین کانوا یحمدون اللہ
عز وجل فی السراء والضراء فیقومون وہم قلیل ثم یحاسب
سائر الناس من تعالیہم وقال صلی اللہ علیہ وسلم استعینوا
بطعام السحر علی صوم النہار وبقیلولۃ النہار علی قیام اللیل
ان صاحب النوم بحبوحۃ فلسا وقانا احد طول لیلۃ الا

ترجمہ ما یستحب ان یقرأ بہ ویدعو بہ فی اول اللیل والترغیب فی تعلم القرآن وتعلیمہ

ترجمہ صلوۃ اللیل

ترجمہ قیام اللیل

ترجمہ قیام اللیل

ترجمہ قیام

بَالَ الشَّيْطَانُ أُذُنَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُرَدِّدُ الْآيَةَ حَتّٰى يُصْبِحَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتّٰى الصَّبَحَ جِلْدُهُ بِجِلْدِهِ ثُمَّ قَالَ
يَا عَائِشَةُ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَتَعَبَّدَ لِرَبِّي اللَّيْلَةَ قُلْتُ إِنِّي
لَأُحِبُّ قُرْبَكَ وَلَكِنِّي أُوثِرُ هَوَاكَ ثُمَّ قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَبْكِي حَتّٰى بَلَّ بِالدُّمُوعِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ يَبْكِي
حَتّٰى بَلَّ بِالدُّمُوعِ حِجْرَهُ وَحَقْوَيْهِ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَبَكٰى وَيَقُولُ
حَتّٰى بَلَّ بِالدُّمُوعِ مَا يَلِي الْأَرْضَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ بِأَبِي
وَأُمِّي أَلَسْتَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ
أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ إِنَّ
فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ
لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى
جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ
مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي شَيْءٍ مِنْ
صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَجَعَلَ يُصَلِّي وَهُوَ
جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ آيَةً أَوْ أَرْبَعُونَ
آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ رَكَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ
بَشِيرٍ أَتَيْتُ بَابَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَهُوَ يَقْرَأُ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ
يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ وَقَفَ يُرَدِّدُهَا إِلٰى
أَنْ ذَهَبَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ فَرَجَعْتُ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ
يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا رَأَى الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ قَطَعَ ثُمَّ قَالَ حِلْمُكَ وَ
حِلْمُكَ فَانْصَرَفْتُ وَتَرَكْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ قَصُرَ نَهَارُهُ فَصَامَهُ وَطَالَ لَيْلُهُ فَقَامَهُ
وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَنْبَغِي لِقَارِئِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهِ إِذَا
النَّاسُ يَنَامُونَ وَبِنَهَارِهِ إِذَا النَّاسُ يُفْطِرُونَ وَبِبُكَائِهِ إِذَا
النَّاسُ يَضْحَكُونَ وَبِوَرَعِهِ إِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ وَبِخُشُوعِهِ إِذَا
النَّاسُ يَخْتَالُونَ وَبِحُزْنِهِ إِذَا النَّاسُ يَفْرَحُونَ وَبِصَمْتِهِ إِذَا

بول کرتا ہے شیطان اوسکے کان میں اور تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت
بار پھر پھر پڑھتے ایک آیت یہانتک کہ صبح کرتے اور کہا عائشہ نے سوئے حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات یہانتک کہ لگا یا اپنا بدن میرے بدن سے پھر فرمایا مجھ
عائشہ کو تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں اپنے پروردگار کی آج رات عبادت کروں میں نے
عرض کیا اللہ کی قسم بیشک میں تجھ دوست رکھتی ہوں آپ کی نزدیکی کو ولیکن پسند کرتی
ہوں میں آپکی خواہش کو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے قرآن مجید پڑھتے اور روتے
یہانتک کہ تر ہو گیا آنسوؤں سے آپکا کاندھا پھر بیٹھ گئے روتے رہتے یہانتک کہ تر ہو گئی آنسوؤں سے
اور دونو جگہہ نہ بندہا ندھنے کی پھر لیٹ گئے روتے اور پڑھتے یہانتک کہ تر ہو گئی آنسوؤں سے
وہ جگہہ جو زمین کے متصل تھی پھر آئے آپکی پاس بلال پھر عرض کیا میرا باپ اور ماں قربان
کیا اللہ نے آپکو بخشی نہیں یا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال کیا میں نہ ہوں بندہ
شکر گذار تحقیق اللہ تعالے نے اتارا مجھپر اس رات میں تحقیق پیدا کرنے میں آسمانوں اور
زمین کے اور آنے جانے میں رات اور دن کے البتہ نشانیاں ہیں عقل والوں کیلئے وہ لوگ
جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر اور فکر کرتے ہیں پیدائش میں
آسمانوں اور زمین کے اے پروردگار ہمارے تو نے نہیں پیدا کیا یہ بیفائدہ ناپاکی ہے تجھکو
پس بچا ہمکو عذاب دوزخ سے اور کہا عائشہ نے غرض نہیں میں کہا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے کسی چیز میں رات کی نماز سے پھیکر یہانتک کہ داخل ہو بڑھاپے
میں پھر نماز پڑھنے لگے بیٹھکر پھر جب باقی رہجاتیں آپ پر سورت میں سے تیس آیتیں یا چالیس آیتیں
تو کھڑے ہو جاتے پھر ان کو پڑھتے پھر رکوع کرتے صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا عمر بن بشیر نے میں
گیا دروازے پر عبد اللہ بن مبارک کے عشاء آخر کے بعد پس میں نے اسکو پایا نماز پڑھتے اور وہ
پڑھ رہے تھے اذا السماء انفطرت یہانتک کہ پہونچے اس آیت تک اے انسان کس چیز نے تجھکو
فریب دیا ساتھ تیرے رب بزرگ کے تو ٹھہر گئے بار بار پڑھتے تھے اسکو یہانتک کہ چلی گئی بہت
سی رات پھر میں لوٹنے لگا جب نکلی فجر اور وہ بار بار پڑھتے تھے اسکو پھر جب اسنے دیکھی
کہ تحقیق پھوٹ پڑی تو بس کیا پھر کہا تیرے حلم نے اور میری نادانی نے تیرے علم نے
اور میری نادانی نے پھر میں لوٹ آیا اور اسکو چھوڑا اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے جاڑا مومن کی بہار کی وہ چھوٹے ہیں دن اسکی پھر روزہ رکھتا ہے اور لمبی ہے
اسکی رات پھر وہ اسمیں قیام کرتا ہے اور کہا ابن مسعود نے واجب ہے قرآن مجید کے پڑھنے والے
کیلئے یہ کہ پہچانے اپنی رات کو جب لوگ سوتے ہوں اور دن کو جب لوگ روزہ رکھتے ہوں اور اپنے رونے
کو جب لوگ ہنستے ہوں اور اپنی پرہیزگاری کو جب لوگ ٹانکتے ہوں مال حرام کو اور اپنے خشوع کو جب
لوگ تکبر کرتے ہوں اور اپنے غم کو جب لوگ خوشی کرتے ہوں اور اپنی خاموشی کو جب

النَّاسُ يَخُوضُونَ **فَصْلٌ** فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ
حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ قِوَامِ الدِّيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ
أَبِي الْفَوَارِسِ الْحَافِظُ إِمْلَاءً قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَشْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ عَدَلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً
وَفِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ وَقِيلَ
يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ لِيُسْرِعَ بِهِمَا لِأَنَّهُ قِيلَ إِنَّهُمَا يُرْفَعَانِ مَعَ
صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ يُصَلِّي بَاقِيَهَا وَيُطَوِّلُ فِيهَا إِنْ شَاءَ وَفِي
حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَ أَحَدًا رُفِعَتْ لَهُ
فِي عِلِّيِّينَ وَكَانَ كَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى
وَهُوَ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ قِوَامِ الدِّيْنِ
بِإِسْنَادِهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى
مِنْ بَعْدِهَا أَرْبَعًا كَانَ كَمَنْ حَجَّ بَعْدَ حَجَّةٍ قُلْتُ فَإِنْ صَلَّى
بَعْدَهَا سِتًّا قَالَ يُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً وَعَنْ سَعِيدِ
ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ عَكَفَ نَفْسَهُ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ
لَمْ يَتَكَلَّمْ إِلَّا بِصَلٰوةٍ أَوْ قُرْآنٍ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَبْنِيَ لَهُ
قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ كُلِّ قَصْرٍ مِنْهَا مِائَةُ عَامٍ وَيَغْرِسُ
لَهُ فِيهَا عِرَاسَ الْوَضَائِفِ أَهْلُ الدُّنْيَا لَوْ سَعِمُوا وَحَدَّثَنَا
أَبُو نَصْرٍ عَنْ قِوَامِ الدِّيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَلٰوةٍ أَحَبُّ
إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِهَا يَفْتَتِحُ الْعَبْدُ لَيْلَهُ وَيَخْتِمُ
بِهَا نَهَارَهُ وَلَمْ يَحُطْ عَنْ مُسَافِرٍ وَلَا عَنْ مُقِيمٍ مِنْ صَلَاتِهَا وَ
صَلَّى بَعْدَهَا أَرْبَعًا مِنْ خَيْرٍ أَنْ يَكُونَ جَلِيسًا يُنَاجِي اللّٰهَ لَهُ

لوگ بیہودہ بولتے ہوں **فصل** بزرگی میں نماز پڑھنے کے درمیان مغرب وعشاء کے
ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابو الفتح محمد بن احمد بن
ابی الفوارس حافظ نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن سلیمان مصیصی نے کہا ہمسے حدیث بیان
کی زید بن حباب نے عمرو بن عبد اللہ بن خشعم سے اس نے یحیی بن ابی کثیر سے اس
نے ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص نماز پڑھے چھ رکعتیں مغرب کے بعد کلام نہ کرے انکے درمیان تو وہ برابر
ہوگی بارہ برس کی عبادت کے اور زید بن حباب کی حدیث میں ہے اور کلام نہ کرے
انکے درمیان برے اور بعض نے کہا مستحب ہے کہ پڑھے پہلی دو رکعتوں میں قل یا ایہا
الکفرون اور قل ہو اللہ احد چاہیے کہ جلدی کرے ان دونوں میں کیونکہ کہا گیا ہے
کہ یہ دونو اٹھائے جاتے ہیں مغرب کی نماز کے ساتھ ہی پھر باقی نماز پڑھے اور طول
کرے اسمیں اگر چاہے اور ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ تحقیق حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعت نماز پڑھے مغرب کے بعد پہلے کلام کرنے کسی
سے تو وہ اٹھائی جائیں گی اسکیلئے علیین میں اور وہ ہوگا اس شخص کیطرح
جس نے پائی لیلۃ القدر مسجد اقصی میں اور وہ بہتر ہے نصف رات کے قیام سے اور ہمسے حدیث
بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے طارق بن شہاب سے اس نے حضرت
ابو بکر صدیق سے کہا میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص
مغرب کی نماز پڑھے اور اسکے پیچھے چار رکعت نماز پڑھے تو وہ ہوگا اس شخص کیطرح
جس نے حج کیا پھر حج کے میں نے عرض کیا پھر اگر نماز پڑھے اسکے بعد چھ رکعت فرمایا
آپ نے اسکیلئے بچاس برس کے گناہ بخشے جاویں گے اور روایت ہے سعید بن جبیر سے
ثوبان سے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بند کرے اپنے نفس کو مغرب اور
عشاء کے درمیان میں جامع مسجد میں کلام نہ کرے مگر نماز یا قرآن سے ہوگا حق اللہ پر
یہ کہ بنا دے اس کیلئے دو محل بہشت میں مسافت ہر محل کا اسمیں سے سو برس کی ہوگا
اور لگائے جاویں اسکیلئے ان دونو کے درمیان بستر اگر مہمان ہوں اسمیں نیا
والے نوالہ کو پہنا لیں اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ہشام
بن عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کوئی نماز زیادہ پیاری اللہ تعالے کی طرف مغرب کی نماز
سے اسی سے شروع کرتا ہے بندہ اپنی رات اور اسی سے ختم کرتا ہے اپنا دن
اور نہیں کم کی جاتی مسافر سے اور مقیم سے جو شخص پڑھے اور نماز پڑھے
اسکے بعد چار رکعت سوا اسکے کہ بات کرے ان میں بیٹھنے والے سے تو بنا دیگا اللہ تعالے اسکیلئے

قصرين مكللين بالدر والياقوت بينهما من الجنان ما الله به عليم
علمه الا الله تعالى او صلاها وصلى بعدها ستا من غير ان
يكلم جليسا غفر له اربعين عاما وكان ابو هريرة يصلي
بين العشاءين ثنتي عشرة ركعة وعن هشام بن عروة عن
ابيه عن عائشة رض قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى بين المغرب والعشاء عشرين ركعة بنى الله له بيتا في
الجنة وروي ان انس بن مالك كان يصلي ما بين المغرب
والعشاء ويقول هي ناشئة الليل وعن عبد الرحمن بن الاسود
عن عمه انه قال ما اتيت مساءة عبد الله بن مسعود الا
وجدته يصلي ما بين المغرب والعشاء وكان يقول
هي ساعة غفلة وقيل فيها نزلت تتجافى جنوبهم عن المضاجع
وعن عبد الله بن ابي اوفى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال من قرء بعد المغرب الم تنزيل السجدة وتبارك الذي بيده
الملك جاء يوم القيمة ووجهه مثل القمر ليلة البدر وقد ادى
حق تلك الليلة وهذه الركعات التي وردت بها الاخبار
يحتمل ان تكون منفردة عن الركعتين السنة ويحتمل ان
تكون معها **فصل** واما الركعتان قبل صلوة المغرب
فقد سئل احمد بن حنبل فقال اما انا فلا افعلهما وان
فعلهما رجل لم اكن به باسا وسئل ابن عمر عن صلوتهما
فقال ما رايت احدا على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم يصليهما ولم ينه ابن عمر عنهما وروي عن انس بن
مالك رض قال كنا نصلي على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
بعد غروب الشمس قبل صلوة المغرب ركعتين فقلت له
هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاهما فقال قد
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرانا نصليهما فلم يامرنا
ولم ينهنا قال ابراهيم النخعي قد كان بالكوفة خيار اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابن ابي طالب وابن مسعود
وحذيفة بن اليمان وعمار بن ياسر وابو مسعود الانصاري
وغيرهم رضي الله عنهم فما رايت احدا منهم يصلي قبل المغرب

دو محل جڑے ہوئے موتی اور یاقوت سے انکے درمیان باغ ہونگے جو نہیں
جانتا کوئی اسکا جاننا سوا اللہ تعالے کے اور اگر مغرب کی نماز پڑھے اور اسکے بعد
چھ رکعت نماز پڑھے سوابات کہنیکے پاس نہ بولے بیس برس کے گناہ
بخشے جاوین گے اور کہے ابو ہریرہ نماز پڑھتے درمیان مغرب اور عشا کے بارہ رکعت
اور روایت ہے ہشام بن عروہ کی اپنے باپ سے اس نے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑھے مغرب اور عشا کے درمیان بیس رکعت
تو بنا دیگا اللہ تعالے اسکیلئے ایک گھر بہشت میں اور روایت کیگئی ہے کہ انس بن
مالک نماز پڑھا کرتے تھے درمیان مغرب اور عشا کے اور فرماتے یہی ہے نماز رات کی اور
روایت ہے عبد الرحمن بن اسود کی اپنے چچا سے کہ کہا میں نہیں آیا کسی گھڑی میں
عبد اللہ بن مسعود پاس مگر میں نے اسکو پایا نماز پڑھتے درمیان مغرب اور عشا کے
اور کہا کرتے تھے یہ غفلت کی گھڑی ہے اور بعض نے کہا اسی میں اتری ہے یہ آیت جدا
ہوتی ہیں انکی کروٹیں بستر سے اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے اس نے حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص پڑھے مغرب کے بعد الم تنزیل سجدہ اور
تبارک الذی بیدہ الملک تو وہ آویگا قیامت کے دن اور اسکا مونہہ ہوگا چودھویں
رات کے چاند کیطرح اور تحقیق ادا کیا حق اس رات کا اور یہ رکعتیں جنمیں وارد
ہوئی ہیں حدیثیں احتمال ہے کہ یہ جدا ہوں دو رکعتوں سنت سے اور احتمال ہے کہ
یہ ہوویں ان کیساتھ **فصل** لیکن وہ دو رکعتیں جو پہلے نماز مغرب کے ہیں پس
تحقیق پوچھے گئے امام احمد بن حنبل رح سے سو انہوں نے کہا میں تو ان کو نہیں کرتا اور اگر
کرے کوئی مرد تو نہیں ہے اسکو کوئی خوف اور پوچھے گئے حضرت ابن عمر رض دو
رکعت کے پڑھنے سے کہا میں نہیں دیکھا کسی کو زمانہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ان کو پڑھتا اور منع کیا ابن عمر نے انسے اور روایت ہے انس بن مالک رض سے
کہا ہم نماز پڑھا کرتے تھے زمانے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سورج غروب ہونے کے
بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پس میں نے اس سے کہا بھلا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو پڑھا ہے پس کہا تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھتے دیکھا کرتے تھے سو نہ ہمیں حکم کیا کرتے اور نہ منع کیا کرتے کہا
ابراہیم نخعی نے تحقیق کوفہ میں تھے بہتر اصحاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضرت علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ
بن الیمان اور عمار بن یاسر اور ابو مسعود انصاری اور دیگر صحابہ رضی
ہوا اللہ تعالے سے پس میں نے نہیں دیکھا کسی کو انمیں سے نماز پڑھتے مغرب سے

وما صلى هاتين الركعتين ابو بكر ولا عمر ولا عثمان رضي
الله عنهم **فصل** واخبرني ذكر ما ورد في فعله بين
العشاءين وروينا فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وبركة
وفعله ذلك في المنام وغير ذلك من الثواب عن عبد الرحمن بن
حبيب الحارثي البصري عن سعيد بن سعد عن ابي طيبة
كرز بن وبرة الحارثي وكان من الابدال قال اتاني اخي من
اهل الشام فاهدى الي هدية وقال لي اقبل مني هذه الهدية
يا كرز فانها نعم الهدية قال فقلت يا اخي ومن اهدى لك
هذه الهدية قال اعطانيها ابراهيم التيمي رحمه الله تعالى
قال فقلت فهل سألت ابراهيم من اعطاه هذه العطية
قال بلى قال فانت جالس قبالة الكعبة واما في التهليل و
التسبيح والتحميد جاءني رجل فسلم علي وجلس عند ركبتي
فلم ار في زماني احسن منه وجها ولا اخسن منه ثيابا ولا
اطيب منه ريحا فاشد بياضا منه فقلت يا عبد الله
من انت من اين جئت ما انت فقال انا الخضر جئت
السلام عليك وحبا لك في الله وعندي هدية ارى لك اهدها
اليك فقلت له فاعلمني هديتك هذه ما هي فقال الخضر
عليه السلام تقرء قبل ان تطلع الشمس وتبسط على الارض و
قبل ان تغرب سورة الحمد سبع مرات وقل اعوذ برب
الناس سبع مرات وقل اعوذ برب الفلق سبع مرات قل هو
الله احد سبع مرات وقل يا ايها الكفرون سبع مرات و
اية الكرسي سبع مرات وتقول سبحان الله والحمد لله ولا
اله الا الله والله اكبر سبع مرات وتصلي على النبي صلى الله
عليه وسلم سبع مرات تستغفر لنفسك ولوالديك و
للمؤمنين والمؤمنات سبع مرات وعقيب كل استغفار اللهم
رب افعل بهم عاجلا واجلا في الدين والدنيا والاخرة و
انت لذاك اهل ولا تفعل بنا يا مولانا ما نحن لذاك اهل انك
غفور رحيم وجواد كريم وبر رؤف رحيم سبع مرات و
انظر ان لا تتخذ اليك خلقا وحشية فان الله اعطانيها

سے رکعت کو وہ
انہیں کہ فضل کہتا
اور فرض کے درمیان پڑھا اور
اس کے کرنے کا ثواب
اہل کو اور اس کے
اور اس کے
سے رضی اللہ عنہ
جس کو بعض از
اور اس کے
اس کے
اس کے

قَالَ لِي قُلْهَا مَرَّةً وَاحِدَةً فِي دَهْرِكَ فَقُلْتُ أُحِبُّ أَنْ تُعَرِّفَنِي
مَنْ أَعْطَاكَ هٰذِهِ الْهَدِيَّةَ قَالَ أَعْطَانِيهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَقُلْتُ لِلْخَضِرِ عَلِّمْنِي شَيْئًا إِنْ أَنَا قُلْتُهُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي فَأَسْأَلَهُ أَهُوَ أَعْطَاكَ هٰذِهِ الْعَطِيَّةَ فَقَالَ
لِي أَمْتَهِرُهُ أَنْتَ لِي قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَرَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِكَ فَاعْلَمْ أَنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ تَقُومُ
تُصَلِّي إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا مِنَ الْآدَمِيِّينَ
وَأَقْبِلْ عَلَى صَلٰوتِكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا وَتُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ
أَقْرَءُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سُورَةَ الْحَمْدِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ سَبْعَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ تُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فِي جَمَاعَةٍ وَلَا تُكَلِّمُ مِنْ أَحَدًا حَتّٰى
تَأْتِيَ مَنْزِلَكَ وَتُصَلِّي الْوِتْرَ وَتُصَلِّي عِنْدَ نَوْمِكَ رَكْعَتَيْنِ تَقْرَءُ
فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سُورَةَ الْحَمْدِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
اسْجُدْ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي سُجُودِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ
وَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ مِنَ
السُّجُودِ وَاسْتَوِ جَالِسًا فَارْفَعْ يَدَيْكَ وَقُلْ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا إِلٰهَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ
ثُمَّ قُمْ فَادْعُ بِمِثْلِ مَا دَعَوْتَ فِي قِيَامِكَ ثُمَّ اسْجُدْ وَادْعُ فِي سُجُودِكَ
بِمِثْلِ مَا دَعَوْتَ ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَتَوَجَّهْ حَيْثُ شِئْتَ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ
حَتّٰى يَغْلِبَكَ النَّوْمُ فَقُلْتُ أُحِبُّ أَنْ أَعْلَمَ مِمَّنْ سَمِعْتَ مِنْهُ
هٰذَا الدُّعَاءَ فَقَالَ أَمْتَهِرُهُ أَنْتَ لِي فَقُلْتُ الَّذِي رَفَعَ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ مَا أَنَا بِمُتَّهِمِكَ فَقَالَ إِنَّ خَضِرَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عَلَّمَهُ هٰذَا الدُّعَاءَ وَأَوْصَى عَلَيْهِ بِهِ
كُنْتُ عِنْدَهُ فَتَعَلَّمْتُهُ مِنْ عِلْمِهِ إِيَّاهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَقُلْتُ
لَهُ أَخْبِرْنِي بِثَوَابِ هٰذَا الدُّعَاءِ فَقَالَ لِي الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِذَا لَقِيتَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ عَنْ ثَوَابِهِ قَالَ

کہا تھا کہ اس کو کہیو ایک ہی بار اپنی عمر بھر میں پھر میں نے کہا میں دوست کہتا ہوں
کہ مجھ کو جتلاوے وہ شخص جس نے تجھ کو یہ ہدیہ دیا ہے کہا مجھ کو یہ عطا فرمایا ہے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہا پھر میں نے خضر علیہ السلام کہا مجھ کو چیز مسئلہ بتلا دیجیے اگر میں اسکو کہوں تو
دیکھوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب میں پھر آپ سے پوچھوں یہ بھلا آپ نے
دیا ہے تجھ کو یہ عطیہ اسنے مجھ سے کہا کیا تو تہمت لیتا ہے مجھ پر میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم ولیکن میں دوست
رکھتا ہوں کہ میں اسکو سنوں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اسنے مجھ سے کہا اگر
تو چاہتا ہے دیکھنا حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی خواب میں تو جان کہ جب تو
مغرب کی نماز پڑھے تو تو اٹھی نماز پڑھتا رہے عشا تک سوا بات کہنے کے کسی آدمیوں
میں سے اور متوجہ رہ اپنی اس نماز پر جس میں تو ہے اور سلام پھیرے ہر دو رکعت میں اور پڑھ ہر
رکعت میں سورہ الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ احد سات بار پھر تو پڑھے عشا کی نماز
جماعت میں اور ہرگز کلام نہ کر کسی سے جب تک آوے تو اپنے گھر میں اور وتر پڑھے اور
پڑھے اپنے سونے کے وقت دو رکعت پڑھے تو ہر رکعت میں سورہ الحمد اور قل
ہو اللہ احد سات بار پھر سجدہ کر نماز کے بعد اور بخشش مانگ اللہ تعالے سے اپنے
سجدے میں سات بار اور کہہ پاک ہے اللہ اور سب تعریف ہے اللہ کو اور
نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں پھرنا اور نہ
کوئی قوت مگر ساتھ اللہ بزرگ کے سات بار پھر اٹھا اپنا سر سجدہ سے اور سیدھا
بیٹھ جا پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا اور کہہ اے زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے
اے بزرگی اور بخشش والے اے معبود پہلوں اور پچھلوں کے اور اے رحمن دنیا اور
آخرت کے اور رحیم دنیا اور آخرت کے اے میرے رب اے میرے رب
یا اللہ یا اللہ پھر کوٹھ جا ہو اور دعا کر مثل اسکی جو تو نے دعا کی اپنے قیام میں پھر سجدہ
کر اور دعا کر اپنے سجدہ میں مثل اسکی جو تو نے دعا کی پھر اپنا سر اٹھا اور سو جا جہاں
چاہے منہ کر کے قبلہ کو درود پڑھتا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمیشہ کرتا یہی
یہاں تک کہ غالب ہو جاوے تجھ پر نیند پھر میں نے کہا میں دوست رکھتا ہوں کہ مجھ کو
تو جتلاوے کہ وہ شخص جس سے تو نے سنی ہے یہ دعا اسنے کہا کیا تو تہمت لیتا ہے مجھ پر میں نے
کہا قسم اسکی جس نے بھیجا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچ سے پیغمبر نہیں ہوں تجھ کو
تہمت دینے والا تو خضر علیہ السلام کہا میں حاضر ہوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب آپ
سے بھلا گئے یہ دعا اور وصیت کیگئی اسکی اور میں آپ کے پاس تھا پھر میں نے یہ سیکھی اس سے
جسنے آنحضرت صلعم کو سکھائی کہا ابراہیم نے پھر میں نے اس سے کہا مجھ کو خبر دے ثواب اس دعا کا تو مجھ
سے کہا خضر علیہ السلام نے جب تو ملیگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پوچھ اسکے ثواب

ابراهيم ففعلت ما قال الخضر عليه السلام وقال أذل
أصلي على النبي صلى الله عليه وسلم وآله في فراشي فذهب عني
النوم من شدة الفرح بما علمني الخضر عليه السلام وبما
رجوته من لقاء النبي صلى الله عليه وسلم وأصبحت على تلك
الحال إلى أن صليت الفجر وجلست في محرابي إلى أن ارتفع النهار
فصليت الضحى وأنا أحدث نفسي إن عشت الليلة فعلت وفعلت
في الليلة الماضية فغلبني النوم فجاءتني الملائكة فحملوني
فأدخلوني الجنة فرأيت قصورا من ياقوت الأحمر وقصورا
من زمرد أخضر وقصورا من لؤلؤ أبيض ورأيت أنهارا
من عسل وابن وخمر ورأيت في قصر منها جارية أشرفت علي
فرأيت نور وجهها أشد من نور الشمس الصاحية إذا لها
ذوائب قد سقطت على الأرض من أعلى القصر فسألت الملائكة
الذين أدخلوني لمن هذه القصور ولمن هذه الجارية فقالوا الذي
يعمل مثل عملك فلم أخرج من تلك الجنان حتى أطعموني من ثمرها
وسقوني من ذلك الشراب ثم أخرجوني ورددوني إلى الموضع الذي
كنت فيه فأتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم سبعون
نبيا وسبعون صفا من الملائكة كل صف مما بين المشرق و
المغرب فسلموا علي وأخذ بيدي فقلت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم إن الخضر أخبرني أنه سمع منك هذا الحديث فقال
النبي صلى الله عليه وسلم صدق الخضر وكل ما يخبر به فهو حق و
هو والله أهل الأرض هو رئيس الأبدال وهو من جنود الله في
الأرض فقلت يا رسول الله ما لمن تعجل من الثواب مثل ما رأيت
فقال صلى الله عليه وسلم ولي ولأي ثواب يكون أفضل من
هذا الذي رأيت وأعطيت لقد رأيت موضعك من الجنة و
أكلت من ثمارها وشربت من أنهارها ورأيت الملائكة والأنبياء
معي رأيت الحور العين فقلت يا رسول الله من يعمل مثل ما
عملت ولو بمثل الذي رأيت في منامي هل يعطى شيئا مما أعطيته
فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي بعثني بالحق نبيا إنه ليعطى
له جميع الكبائر التي عملها ويرفع الله عنه عصبه ومقته و

سے پوچھ لینا کہا ابراہیم نے پھر میں نے کیا جو کچھ کہا تھا مجھکو خضر علیہ السلام نے اور میں
ہمیشہ درود پڑھتا رہا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور میں اپنی بستر پر تنہا سو
جاتی رہی مجھ سے نیند شدت خوشی سے اسچیز کے ساتھ کہ مجھ کو حضرت خضر علیہ
السلام نے سکھلائی اور اسچیز کے ساتھ کہ میں امید رکھتا تھا ملاقات حضرت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور میں نے صبح کی اسحال پر یہانتک کہ میں نے فجر کی نماز پڑھی
اور میں بیٹھا اپنی محراب میں یہانتک کہ اونچا ہو گیا دن پھر میں نے نماز چاشت پڑھی
اور میں اپنے جی میں باتیں کرتا تھا کہ اگر میں زندہ رہا آج رات تک تو میں کروں گا جیسا
میں نے کیا تھا گذری رات میں پھر غالب ہو گئی مجھ پر نیند پس میرے پاس فرشتے آئے انہوں
نے مجھ کو اٹھا لیا اور بہشت میں داخل کیا پھر میں نے دیکھی محل یاقوت سرخ سے اور محل سبز
زمرد سے اور محل موتی سفید سے اور میں نے دیکھیں نہریں شہد اور دودھ اور شراب سے اور میں
نے دیکھی ایک محل میں انمیں سے ایک عورت متگار کہ اپنی میری طرف جہانکا پس میں نے دیکھا نور
اسکے مونہہ کا زیادہ سخت چاشت کے وقت سے سورج کے نور سے اور ناگہان اسکے لئے
بال ہیں کہ پڑتے ہیں زمین پر محل کے اوپر سے پھر میں نے پوچھا فرشتوں سے جنہوں نے مجھ کو داخل
کیا تھا کس کے لیے ہے یہ محل اور کس کیلئے ہے یہ خدمتگار انہوں نے کہا اسکیلئے جو عمل کرے
تیرے عمل کیطرح پھر انہوں نے مجھ کو نہ نکالا اس باغ سے یہانتک کہ مجھکو کھلایا اسکی میوہ سے اور
پلایا اس نہر سے پھر مجھکو نکالا اور پھیر دیا اسجگہ کیطرف جسمیں تھا پھر میرے پاس رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے ساتھ ستر نبی اور ستر صفیں تھیں فرشتوں کی ہر صف
تھی درمیان مشرق اور مغرب کے پھر آپنے سلام کیا مجھ پر اور پکڑا میرا ہاتھ میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق خضر علیہ السلام نے مجھ سے خبر دی کہ تحقیق اسنے آپ سے یہ
حدیث حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہا خضر نے اور جس چیز کی وہ شہادت
کرے پس وہ حق ہے اور وہ عالم ہے اہل زمین کا اور وہ سردار ہے ابدال کا اور وہ
اللہ کے لشکروں میں سے ہے زمین میں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ثواب ہے اس
شخص کے لیئے جو کرے یہ کام سوا اسکے جو میں نے دیکھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھ سے کونسا ثواب ہوگا بہتر اس سے جو کچھ تو نے دیکھا اور تو دیا گیا ہے البتہ تحقیق دیکھی تو
نے اپنی جگہ بہشت سے اور کھایا اسکے میووں سے اور پیا اسکے پانی سے اور تو نے دیکھا فرشتوں
اور پیغمبروں کو میرے ساتھ اور تو نے دیکھا حور العین کو پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
پھر جو کوئی عمل کرے جیسا میں نے عمل کیا اور نہ دیکھے جیسا میں نے دیکھا اپنی خواب میں کیا وہ
دیا جاویگا کچھ اسمیں سے جو میں دیا گیا ہوں تو فرمایا حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس
ذات کی جسنے مجھکو سچا نبی بھیجا بیشک اسکیلئے بخشی جاویں گی تمام کبیرہ گناہ جو اسنے کیے اور

من آخر فرض کم و بیش کرنے میں اور اسکے چھوڑنے کا
مشغول ہونا اس
عمل اور فضیلت کا دو
کہ نماز میں ہے جو کرنا
تو اور نہ کرنا میں عیب
ہے جبکہ تک فرض ادا ہو
کہ کرنا سنت کا مشغول
سبکدوشی اور بیہوشی
ہونا

الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا إِنَّهُ لَيُعْطَى الْعَامِلُ لِهٰذَا وَإِنْ لَمْ يَرَ
الْجَنَّةَ فِي مَنَامِهِ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ وَإِنَّ مُنَادِيًا يُنَادِي مِنَ
السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِعَامِلِهِ وَلِجَمِيعِ أُمَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَيُؤْمَرُ
صَاحِبُ الشِّمَالِ أَنْ لَا يَكْتُبَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ شَيْئًا مِنَ السَّيِّئَاتِ إِلَى
السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ
بِالَّذِي أَرَانِي جَمَالَكَ وَأَدْنَانِي الْجَنَّةَ أَلَهُ هٰذِهِ الثَّوَابُ قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ يُوَتَّى ذٰلِكَ جَمِيعًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنَّهُ يَنْبَغِي لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ أَنْ يَتَعَلَّمُوا هٰذَا وَ
يُعَلِّمُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الثَّوَابِ وَالْفَضْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا يَعْمَلُ هٰذَا إِلَّا مَنْ خَلَقَهُ اللّٰهُ
سَعِيدًا وَلَا يَتْرُكُهُ إِلَّا مَنْ خَلَقَهُ اللّٰهُ شَقِيًّا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ فَهَلْ يُعْطَى عَامِلُ هٰذَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا إِنَّ مَنْ عَمِلَ هٰذَا الْعَمَلَ
لَيْلَةً وَاحِدَةً كُتِبَتْ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ قَطْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ
مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ الدُّنْيَا إِلَى يَوْمِ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ حَسَنَاتٌ وَمُحِيَ
عَنْهُ بِعَدَدِ كُلِّ حَبَّةٍ تُنْبِتُ مِنَ الْأَرْضِ سَيِّئَاتٌ لَهُ وَلِمَنْ
عَمِلَ بِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَعَنِ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَخَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ
هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيَقُولُ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِ أَلْفَ مَرَّةٍ اللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ فَإِنَّهُ يَرَانِي فِي الْمَنَامِ وَلَا تَمُوتُ لَهُ الْجُمُعَةُ حَتَّى
يَمُوتَ وَقَدْ رَآنِي وَمَنْ رَآنِي فَلَهُ الْجَنَّةُ وَغُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ
مَا تَأَخَّرَ كُلُّهَا فِي الْحَدِيثِ **فَصْلٌ** فِي ذِكْرِ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ مِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو نَصْرٍ عَنْ
وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا
بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ لَهُ مَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَكَذٰلِكَ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ أَرْبَعَ

اُس ذات کی جسنے مجھکو بھیجا سچا نبی بیشک البتہ دیا جاویگا اس عمل کا کرنیوالا اگرچہ
وہ نہ دیکھے اپنی خواب مین بہشت کو مثل اسکی جو تو دیا گیا اور تحقیق ایک پکارنیوالا
پکاریگا آسمان سے کہ تحقیق اللہ تعالے نے بخشدیا اُسکے کرنیوالے کو اور تمام آپ کی امت
کو مومن مرد اور مومن عورتون مین سے مشرق سے مغرب تک اور حکم کیا جاویگا
بائین طرف والے فرشتے کو کہ نہ لکھے کسی بندان مین سے کچھ برائیون مین سے سال آیندہ تک
کہا پھر مین نے آپ سے عرض کیا میرا باپ اور ماں آپ پر قربان یا رسول اللہ قسم ہے اُس
ذات کی جسنے مجھکو آپکا جمال دکھایا اور مجھکو بہشت دکھائی بھلا اسکیلئے بھی ثواب
ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان وہ دیا جاویگا یہ سب کچھ پھر مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ تحقیق واجب ہے ایمان والون اور ایمان والیون پر یہ کہ اسکو سیکھین اور اسکو
سکھاوین واسطے اسکے جو اسمین ہے ثواب اور بزرگی سے سو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھکو بھیجا سچا نبی اسکو نہین کرتا مگر جسکو اللہ نے پیدا کیا نیک
اور اسکو نہین چھوڑتا مگر جسکو اللہ نے پیدا کیا ہی بدبخت پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
بھلا دیا جاویگا اسکا کرنیوالا کچھ اور سوا اسکے تو حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھکو بھیجا سچا نبی کہ تحقیق جو شخص کریگا ایک ہی رات تو
لکھے جاوین گے اسکیلئے ہر ایک قطرے کے عوض جو اترتا ہے آسمان سے جب سے اللہ نے دنیا پیدا
کی صور مین پھونکی جانیکے دن تک نیکیان اور مٹائے جاوینگے اس سے برابر ہر والے
کے کہ اگتا ہے زمین سے اسکی برائیان اسکیلئے جو عمل کرے اور ہر مومن مردون
اور مومن عورتون پہلون اور پچھلون سے اور روایت ہے اعرج سے اس نے
ابو ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے
جمعہ کی رات مین دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک
بار اور پندرہ بار قل ہو اللہ احد اور کہے اپنی نماز کے آخر مین ہزار بار یا اللہ درود
بھیج حضرت محمد نبی امی پر پس بیشک وہ مجھے دیکھے گا خواب مین اور نہ تمام ہیگا
اس کیلئے جمعہ دوسرا مگر بیشک وہ مجھے دیکھے گا اور جو شخص مجھے دیکھے گا سو
اس کے لیئے بہشت ہے اور بخشے جاوین گے اس کیلئے جو آگے گزرے اسکے
گناہ سے اور جو پیچھے گزرے ذکر کیا اسکو حدیث مین **فصل** بیان مین نماز عشا
پچھلی کے اسمین سے ہی جو سنی حدیث بیان کی ہمسے ابو نصر نے اپنے باپ سے
اپنے اسناد سے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا جو شخص نماز پڑھے چار رکعت عشا
دوسری کے بعد تو وہ ہوگا اس شخص کیطرح جسنے پای لیلۃ القدر مسجد الحرام مین اور
اسی طرح روایت ہے کعب احبار سے جو شخص نماز پڑھے دوسری عشا کے بعد چار

وَرَكْعَاتٍ بِقِرَاءَةٍ حَسَنَةٍ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَقِيلَ يَعْنِي كَأَنَّمَا صَلَّاهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ
وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
الْآخِرَةِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَعِشْرِينَ مَرَّةً قُلْ
هُوَ اللهُ أَحَدٌ بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ يَتَرَاءَاهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ

فَصْلٌ وَأَمَّا الْوِتْرُ فَالْأَفْضَلُ فِيهِ آخِرُ اللَّيْلِ لِمَا تَقَدَّمَ
مِنْ فَضْلِ قِيَامِ آخِرِ اللَّيْلِ مَا رُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ
عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ
تُوتِرُ لَكَ مَا قَبْلَهَا وَكَانَ لِعُمَرَ الْفَارُوقِ يُوتِرُ فِي آخِرِ اللَّيْلِ
وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ يُوتِرُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ فَسَأَلَهُمَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَتَى تُوتِرُ فَقَالَ أَوَّلَ اللَّيْلِ
قَبْلَ أَنْ أَنَامَ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوتِرُ فَقَالَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقَالَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضَخَ رَهْنَهُ أَوْ قَالَ عَنْ عُمَرَ
قَوِيٌّ هَذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْأَكْيَاسَ يُوتِرُونَ
أَوَّلَ اللَّيْلِ وَإِنَّ الْأَقْوِيَاءَ يُوتِرُونَ آخِرَ اللَّيْلِ وَهُوَ أَفْضَلُ
وَقِيلَ بَلْ أَوَّلُ اللَّيْلِ أَفْضَلُ لِفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ وَمَا رُوِيَ عَنْ
عُثْمَانَ أَنَّهُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ
رَكْعَةً شَفَعْتُ بِهَا وِتْرِي فَمَا تَشَهَّتُهَا إِلَّا بِالْغَرِيبَةِ مِنَ الْإِبِلِ
ضَمَمْتُهَا إِلَى أَخَوَاتِهَا ثُمَّ وَتَرْتُ فِي آخِرِ صَلَاتِي وَالْمَشْهُورُ عَنْهُ
مِنْ فِعْلِهِ أَنَّهُ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ يَخْتِمُ فِيهَا
الْقُرْآنَ وَهُوَ وِتْرُهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَلِأَنَّ فِي حَقِّ مَنْ يَخَافُ أَنْ لَا
يَسْتَيْقِظَ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَإِنَّ الْأَوْلَى أَنْ يَنَامَ عَلَى وِتْرٍ
وَقَدْ قَالَ عَلِيٌّ الْوِتْرُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَنْحَاءٍ إِنْ شِئْتَ أَوْتَرْتَ أَوَّلَ
اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِنْ شِئْتَ أَوْتَرْتَ بِرَكْعَةٍ
فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ شَفَعْتَ إِلَيْهَا أُخْرَى ثُمَّ أَوْتَرْتَ مِنْ آخِرِ

اشتغل بالنوافل الى ان طلع الفجر وفاتته صلوة الفجر وقضاها بعد طلوع الشمس فلا اثم عليه ولا كفارة وان اشتغل بالفرائض والواجبات الى ان طلع الفجر وفاتته صلوة الفجر فعليه اثم وكفارة وقضاها بعد طلوع الشمس وبعضهم قالوا لا كفارة عليه ولا اثم وهو الاصح وقالوا ان الكفارة انما تجب بالاشتغال بالنوافل الى ان طلع الفجر وفاتته صلوة الفجر

رکعت جہی قرارت سی تو اس کیلئے اجر ہوگا لیلۃ القدر کی طرح اور بعض نے کہا
مراد یہ کہی کہ گویا اسنی نماز پڑہی لیلۃ القدر مین اور ہمسی حدیث بیان کی ابو نصر نے
اپنے باپ سی اپنی اسناد سے ثابت بنانی سی اسنی انس مالک سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے دو رکعت بعد عشا دوسری
کے پڑہے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور بیس بار قل ہو اللہ احد تو بنا دیگا اللہ
تعالی اس کیلئے دو محل بہشت مین کہ دیکہین گے ان کو بہشت کے رہنے والے

فصل لیکن وتر سو افضل ہین پچہلی رات مین اس دلیل سی جو اگے گزری پچہلی
رات کے قیام کی فضیلت مین سی اور جو روایت کیگئی ہے نافع سی اس نے ابن عمر رضی
اللہ عنہ سی اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر نے کہا تحقیق ایک
مرد نے آپ سے رات کے قیام سے پوچہا آپ نے فرمایا دو دو رکعت ہین پہر جب تو ڈری
صبح سی تو ایک رکعت پڑہ لے وہ وتر کر دیگی تیرے لیے جو اس سے پہلی ہین اور حضرت
عمر فاروق وتر پڑہا کرتے تہے پچہلی رات مین اور حضرت ابو بکر صدیق رض وتر پڑہا
کرتے تہے پہلی رات مین سو ان دونو نسے پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ابو بکر سے تم کب وتر پڑہا کرتے ہو عرض کیا پہلی رات مین اپنے سونے سے پہلے اور فرمایا
عمر رض سی تم کب وتر پڑہا کرتے ہو عرض کیا پچہلی رات مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ابو بکر کی شان مین یہ شخص قوی ہونیوالا ہے اور فرمایا حضرت عمر کی شان مین
یہ شخص قوی ہے اور تحقیق روایت کیگئی ہے حضرت عمر سی کہ کہا تحقیق دانا لوگ وتر پڑہ
لیتے ہین پہلی رات مین اور تحقیق قوی لوگ وتر پڑہتے ہین پچہلی رات مین اور یہی افضل
ہے اور بعض نے کہا بلکہ پہلی رات مین بہتری ہے سبب کے حضرت ابو بکر کے اور جو
روایت کیگئی ہے حضرت عثمان سی کہ کہا مین تو وتر پڑہ لیتا ہون پہلی رات مین پہر جب
جاگتا ہون تو پڑہتا ہون ایک رکعت جفت کیے لیتا ہون اس سے اپنا وتر پس نہین مین نے
تشبیہ دی اس ایک رکعت کو مگر ساتہہ اکیلے اونٹ کے جسکو مین جوڑتا ہون اسکی بہائیونکی طرف
پہر وتر پڑہتا ہون اپنی نماز کے آخر مین اور مشہور اس کے فعل سے ہے کہ وہ زندہ رکہتی ساری رات کو
ایک ہی رکعت مین ختم کرتے اسمین قرآن مجید اور یہ انکا وتر تہا اور روایت کی ابو ہریرہ رض
سے کہا مجہہ کو وصیت کی میرے دوست ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتون کی وتر پڑہنے
کی سونیسی پہلے اور روزہ رکہنے کی تین دن ہر مہینے مین اور دو رکعتون نماز چاشت کی
اور خصوصا اسکے حق مین جو ڈرے کہ وہ نہ اوٹہے گا مگر فجر نکلنے کے بعد تحقیق بہتری کہ وہ سوے
وتر پڑہکر اور تحقیق کہا حضرت علی نے وتر تین طرح پر ہین اگر تو چاہے وتر پڑہ پہلی رات مین پہر
نماز پڑہے دو رکعتین اور اگر چاہے وتر پڑہے ایک رکعت پہر جب اوٹہے تو جوڑے اسکی طرف

اللَّيْلِ وَإِنْ شِئْتَ أَخَّرْتَ الْوِتْرَ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ صَلَوتِكَ
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِ
اللَّيْلِ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ آخِرَ
فَإِنَّ قِيَامَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ وَعَنْ عَائِشَةَ رض
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْتَرَ مِنْ
آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ دَنَا مِنْهُنَّ
وَإِلَّا اضْطَجَعَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ بِلَالٌ فَيُؤْذِنَهُ
بِالصَّلٰوةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رض مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَانْتَهَى وِتْرُهُ
إِلَى السَّحَرِ وَفِي الْخَبَرِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوتِرُ عِنْدَ الْأَذَانِ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَكَانَ أَصْحَابُ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يُصَلُّونَ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا فَمَنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُوتِرَ أَوْتَرَ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ
نَامَ **فَصْلٌ** وَمَنْ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ فَهَلْ
يَشْفَعُ وِتْرَهُ أَمْ يُصَلِّي مَا يَشَاءُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَشْفَعَ عَلَى رِوَايَتَيْنِ عَنْ
أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَحَدُهُمَا لَا يَشْفَعُهُ وَقَالَ فِي رِوَايَةِ الْفَضْلِ
ابْنِ زِيَادٍ إِنْ أَوْتَرَ آخِرَ اللَّيْلِ فَضَلَ فَإِنْ خَافَ رَجُلٌ أَنْ يَنَامَ
فَلْيُوتِرْ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَإِنْ قَامَ آخِرَ اللَّيْلِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمْ
يُوتِرْ وَالرِّوَايَةُ الْأُخْرَى يَشْفَعُهُ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قُلْتُ
لِأَحْمَدَ فَتَرَاهُ يَنْقُضُ الْوِتْرَ قَالَ لَا وَإِنْ نَقَضَ فَلَا بَأْسَ قَدْ
فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأُسَامَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ
وَصِفَةُ نَقْضِ الْوِتْرِ وَشَفْعِهِ أَنَّهُ إِذَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بِوَاحِدَةٍ
ثُمَّ قَامَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ رَكْعَةً وَاحِدَةً يَنْوِي بِهَا نَقْضَ
وِتْرِهِ وَالشَّفْعَ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَيَصِيرُ كُلَّمَا صَلَّى مِنْ قَبْلُ شَفْعًا
ثُمَّ يُصَلِّي مَا شَاءَ مَثْنَى مَثْنَى ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ
الْفَجْرِ وَيَكْشِفُ ذٰلِكَ فِعْلُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ قَدْ نَادَى بِهِ
وَلَا يَتْرُكُ الْوِتْرَ عَلَى حَالٍ لِتَوَاتُرِ الْأَخْبَارِ بِهِ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ وَإِنْ لَمْ يَنْقُضْهُ صَلَّى مَا

اور اگر تو چاہے پچھلی کرے وتر کو یہانتک کہ ہو جاوے تیری نماز کے پچھلی اور روایت ہے
جابر بن عبداللہ سے اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ڈرے
اس سے کہ وہ نہ جاگے گا پچھلی رات سے تو اس کو چاہیے کہ وہ پہلی رات میں وتر پڑھ لے پھر
سو رہے اور جو شخص امید رکھے کہ وہ اٹھے گا پچھلی رات پس اسکو چاہیے کہ وہ پچھلی رکھے
کیونکہ پچھلی رات کا قیام حاضر کیا گیا ہے اور افضل ہے اور روایت ہے حضرت عائشہ رض
سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھتے تھے پچھلی رات سے پھر اگر
آپ کو حاجت ہوتی اپنی بی بیوں کی طرف تو اترتے آپ نزدیک ہوتے ورنہ لیٹ
رہتے اپنی مصلے میں یہانتک کہ آتا آپ کے پاس بلال پھر وہ آپ کو خبر دیتا نماز سے اور کہا
حضرت عائشہ نے ہر وقت رات سے تحقیق وتر پڑھے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہلی رات اور اسکے درمیان میں اور انتہا آپکے وتر کی ہوئی سحر کے وقت
اور حدیث میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھا کرتے تھے اذان کے
نزدیک اور دو رکعت نماز پڑھتے اقامت کے نزدیک اور تھے اصحاب حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی نماز پڑھتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر چار رکعتیں پھر جس کو
ظاہر ہوتا وتر پڑھتا وہ وتر پڑھ لیتا اور جو چاہتا سو نا وہ سو جاتا **فصل** اور
جو شخص وتر پڑھے پہلی رات میں پھر اٹھے تہجد کو پس پہلا وہ توڑ دے اپنے وتر کو یا نماز
پڑھے جو چاہے سو اسکے توڑنے کے دو روایتوں پر امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک ان
میں سے یہ ہے کہ وتر نہ توڑے اور کہا فضل بن زیاد کی روایت میں وتر پچھلی رات
میں فضل ہے پھر اگر کوئی مرد ڈرے سوتے رہنے سے تو اس کو چاہیے کہ وتر پڑھ
لے پہلی رات میں پھر اگر اٹھے پچھلی رات میں تو پڑھے دو دو رکعتیں اور وتر نہ
کرے اور دوسری روایت یہ ہے کہ وتر توڑ دے کہا فضل بن زیاد نے میں نے
امام احمد سے کہا کیا آپ دیکھتے ہو اسکو کہ وہ توڑ دے وتر کو کہا نہیں اور اگر وہ وتر
توڑ دے تو کچھ خوف نہیں تحقیق یہ کیا ہے حضرت عمر اور علی اور اسامہ رض اور
ابن عمر رض اور ابن عباس رض اور ابو ہریرہ رض نے اور صفت توڑنے وتر کے اور
پھیرنے کی یہ ہے کہ جب وتر پڑھے پہلی رات میں ایک ہی رکعت اور سو جاوے پھر اٹھے رات
رات کے درمیان میں نماز پڑھنے کو تو پڑھے ایک ہی رکعت اسمیں نیت کرے اپنے
وتر کے توڑنے اور اسکے جفت کرنے کی اور اس سے سلام پھیرے پھر ہو جاویگی جتنی نماز
پہلی پڑھی ہوگی جفت پھر نماز پڑھے جتنی چاہے دو دو رکعت پھر وتر کرے ایک ہی
رکعت سے مجرے پڑھنے سے پہلے اور کہو تا ہے اسکو فعل حضرت عثمان بن عفان کا جس کا
بیان پہلے کیا اور نہ چھوڑے وتر کو اسکے حال میں پھر وتر پڑھے دوسری بار کیونکہ حضرت

اراد فقد بينا جواز ذلك **فصل** في دعاء الوتر
هو ان يقول اذا رفع راسه من الركوع في الركعة الاخيرة من
الوتر اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونؤمن بك ونتوكل
عليك ونثني عليك الخير كله ونشكرك ولا نكفرك ونخلع و
نترك من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد و
اليك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك ان
عذابك الجد بالكفار ملحق اللهم اهدني فيمن هديت و
عافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت
وقني شر ما قضيت انك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل
من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا وتعاليت اللهم
اني اعوذ برضاك من سخطك وبعفوك من عقوبتك واعوذ بك
منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك وان
زاد على ذلك جاز ثم يرد يديه على وجهه في احدى الروايتين و
الاخرى يمرها على صدره فان كان امامك في شهر رمضان
قال في جميعها بالنون والاول افضل اهدنا وعافنا الى اخر الدعاء

فصل واذا كان ممن يصلي بالليل وغلبته العين
فالاولى له ان ينام لما روي في الصحيحين عن عائشة رض
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم
وهو في الصلوة فليرقد حتى يذهب عنه النوم فانه اذا
وهو يتعس لعله يذهب ليستغفر فيسب نفسه وعن
عبد العزيز بن صهيب عن انس قال دخل رسول الله صلى
الله عليه وسلم المسجد وحبل ممدود بين الساريتين فقال
ما هذا قالوا هو لزينب تصلي فاذا كسلت او فترت
امسكت يدها به فقال حلوه ثم قال صلى الله عليه وسلم
يصلي احدكم نشاطه فاذا كسل او فتر فليقعد وعن عمرو
عن عائشة رض انها كانت عندها امراة من بني اسد فدخل
النبي صلى الله عليه وسلم فقال من هذه قالت هذه فلانة لا
تنام الليل فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بالدين فوالله
من العمل فوالله لا يمل الله حتى تملوا وقالت احب العمل

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وتر ایک رات میں اور اگر اپنے وتر کو نہ توڑے اور
نماز پڑھے چار سو وتر کے سو تحقیق ہمنے اسکا جواز بھی بیان کر دیا ہے **فصل** دعا میں
وتر کے اور وہ یہ ہے کہ جب اپنا سر اٹھاوے رکوع سے اخیر کی رکعت میں وتر میں سے یا
اللہ تحقیق ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر
پر بھروسا کرتے ہیں اور تجھ پر ثنا کرتے ہیں ہر بھلائی کی اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری
ناشکری نہیں کرتے اور ہم نکالتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اسکو جو تیری گناہ کرے یا اللہ
تجھ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور تیری نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی
طرف ہم دوڑتے ہیں اور شتابی کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور
ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہونچنے والا ہے یا اللہ مجھکو ہدایت
دے ان لوگوں میں جنکو تو نے ہدایت دی ہے اور مجھکو آرام دے ان لوگوں میں جنکو تو نے آرام دیا
اور مجھکو دوست رکھ ان لوگوں میں جنکو تو نے دوست رکھا اور مجھکو برکت دے اسچیز میں کہ تو نے
عطا کی اور مجھکو بچا برائی سے اسچیز کی کہ تو نے چاہی بیشک تو حکم کرتا ہے اور تجھپر حکم نہیں کیا
جاتا بیشک نہیں ذلیل ہوتا جس کو تو دوست رکھے اور نہیں عزت پاتا جسکو تو دشمن رکھے تو
برکت والا ہے اے ہمارے پروردگار اور بلند ہے یا اللہ تحقیق میں پناہ لیتا ہوں تیری
رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری معافی کی تیری عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں تیری
تیرے عذاب سے میں نہیں گن سکتا تعریف تجھپر تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے تعریف کی اپنی ذات پر
اور اگر زیادہ کرے اسپر تو بھی جائز ہے پھر چاہیے اپنا ہاتھ اپنے منہ پر ایک روایت میں دو
روایتوں میں سے اور دوسری میں ہے کہ ہاتھ پھیرے اپنے سینے پر اگر امام ہو ماہ رمضان میں
تو کہے تمام دعا ان میں نعبد اور الف سے اہدنا وعافنا آخر دعا تک **فصل** اور جب ہو
کوئی ان لوگوں میں سے جو رات کو نماز پڑھتے ہیں اور اوسپر اونگھ غالب ہو جاوے تو اسکیلیے بہتر ہے
کہ وہ سوئے اس روایت کے لحاظ سے جو صحیحین میں ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں اونگھے نماز پڑھتا تو اسکو چاہیے کہ سوئے جب تک جاتی رہے اس سے نیند کیونکہ
جب وہ نماز پڑھیگا اونگھتا تو شاید کہ بخشش مانگنے لگے گا اوپر اپنی جان کو اور روایت ہے
عبد العزیز بن صہیب سے اسنے حضرت انس سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں اور ایک رسا کھنچا ہوا تھا درمیان دو ستونوں کے آپنے فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا یہ حضرت
زینب کا ہے نماز پڑھتی ہے جب سست یا ڈھیلی پڑ جاتی ہے تو بند کرتی ہے اپنا ہاتھ اس سے آپنے
فرمایا اسکو کھولدو پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہر ایک تم میں آپنی
خوشی کیوقت تک پھر جب سست یا ڈھیلی ہو تو چاہیے کہ بیٹھ جاوے اور روایت ہے عروہ سے انہوں نے
عائشہ سے کہ ایک عورت بنی اسد میں سے اسکے پاس تھی پس تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ

ف۱ فرمایا خدا کی بعضائی ان مخلوق کی فرمانبرداری میں المقاتل الثانی عشر والاربعون
ف۲ یعنی سوتا رہے یہاں تک کہ اٹھے اللہ تعالیٰ اضافہ ہو ان کے اجر میں اختار النور علی الشر الا ھو سیما لیقظۃ فعل الخیر الا فضل

إلى الله تعالى الداوم عليه صاحبه أن قل فإن رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان إذا أمرهم بما يطيقون من العمل
يقولون يا رسول الله إنا لسنا كهيئتك إن الله تعالى قد
غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر فيغضب حتى يعرف
في وجهه فالسنة في حق من غلبه النوم حتى شغله عن الصلوة
والذكر أن ينام حتى يذهب عنه ثقل النوم وينبسط
للعبادة ويعقل ما يقول وروي عن ابن عباس أنه كان
يكره النوم قاعدا وفي الخبر إنكم بدو والليل قد كان من
الصالحين من يتعمد لنفسه النوم ليتقوى بذلك على وسط
الليل ومنهم من كره التعمد للنوم والإنام حتى يغلبه النوم و
يقال إن وهب بن منبه إليماني ما وضع جنبه إلى الأرض
ثلاثين سنة كانت له وسادة من أدم إذا غلبه النوم وضع
صدره عليها وخف خفقات ثم يقوم إلى الصلوة وكان
كان يقول كان ركعتي بليتي شيطانا أحب إلي من أن أرى
فيه سادة يعني لا تهاتدوا إلى النوم وسئل بعضهم عن
وصف الأبدال فقال أكلهم فاقة ونومهم غلبة وكلامهم
ضرورة وصمتهم حكمة وعلمهم قدرة وسئل بعضهم
عن صفة الخائفين فقال أكلهم أكل المرضى ونومهم
نوم الغرقى لا ينظر إلى أحوال الصالحين أنعاظ هو بل ما
روي عن الرسول صلى الله عليه وسلم فإن الاعتماد عليه
حتى يدخل الجنة بحالة يتفرد بها عن غيره وعن أم سلمة
عن عائشة رض قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
أي الأعمال أفضل قال أدومه وإن قل وعن علقمة عن
عائشة رض قالت كانت صلوة رسول الله صلعم دائمة و
لهذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم ليلة
نصف الليل وليلة ثلثه وليلة نصف الليل مع نصف
سدسه ويقوم ليلة ربعه فقط ويقوم سدس الليل
بحسب ما ذلك مذكور في سورة المزمل وروي عنه
صلى الله عليه وسلم أنه قال صل من الليل ولو قدر حلب

اللہ تعالیٰ کی طرف وہ ہمیشہ توجہ کرے اسکا کرنیوالا اگرچہ تھوڑا ہو کیونکہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کو حکم فرماتے جس عمل کی وہ طاقت رکھتے تو وہ عرض کرتے
یا رسول اللہ ہم نہیں ہیں آپ کی طرح بیشک اللہ عزوجل نے بخش دیئے آپ کیلئے جو آپ
کے گناہ پہلے گزرے اور جو پیچھے گزرے تو آپ خفا ہوتے یہانتک کہ پہچانا جاتا ہے
آپ کے چہرے مبارک سے پس سنت اس شخص کے حق میں جسپر نیند غالب ہوتی ہو یہانتک
کہ اسکو روکتی ہو نماز اور ذکر سے یہ ہے کہ وہ سو جاوے جب تک اس سے جاتا رہے
بوجہ نیند کا اور کہل جاوے عبادت کیلئے اور سمجھے جو وہ کہتا ہو اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ وہ مکروہ جانتے تھے بیٹھکر سونے کو اور حدیث میں ہے نہ تکلیف اٹھاؤ رات کو اور تحقیق
تھا بعض صالحین میں سے جو قصد کرتے تھے اپنے نفس کیلئے نیند کا تاکہ قوت پاویں اس سے
درمیان رات کے قیام پر اور بعض انمیں سے تھے جو نیند کے قصد کو مکروہ جانتے تھے اور نہ
سویا کرتے تھے جب تک اُنپر نیند غالب نہ ہو جاتی اور کہا جاتا ہے کہ تحقیق وہب بن
منبہ یمانی نے اپنا پہلو زمین پر نہیں رکھا تیس برس تک تھا اسکیلئے ایک تسمہ چمڑے کا جب اسپر
نیند غالب ہوتی تو وہ اپنا سینہ اسپر رکھ لیتے اور جھونکے لیتے چند بار پھر کھڑے ہوتے قیام
کی طرف اور کہا کرتے تھے کہ میرا دیکھنا اپنے گھر میں شیطان کو مجھ کو زیادہ پیارا ہے اس سے
کہ دیکھوں اس گھر میں بچھونا یعنی کیونکہ بچھونا بلاتا ہے طرف نیند کے اور پوچھا گیا بعض
کا ابدال کے وصف سے کہا انکا کھانا فاقہ ہے اور انکی نیند غلبہ ہے اور انکی کلام ضرورت سے
اور انکا چپ رہنا حکمت ہے اور انکا علم قدرت ہے اور پوچھا گیا ان کا بعض دیگر لوگوں کی
صفت سے کہا انکا کھانا بیماروں کا کھانا ہے اور انکا سونا غرق ہونیوالوں کا سونا ہے
اور نظر نکرے بندہ طرف احوال صالحین کے اور انکے افعال کے بلکہ اسکی طرف جو
روایت کیگئی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ اسپر اعتماد ہے یہانتک کہ
داخل ہو بندہ بہشت بایں حالت میں جسمیں جدا ہو اپنے غیر سے اور روایت ہے ام سلمہ سے عائشہ سے
کہا پوچھی گئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل کا افضل ہے آپ نے
فرمایا جسپر ہمیشگی کیجاوے اگرچہ تھوڑا ہو اور روایت ہے علقمہ سے اس نے عائشہ سے کہ
کہا تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ اور اسی واسطے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قیام کیا کرتے تھے کسی رات میں آدھی رات اور کسی رات میں تہائی
حصہ رات کا اور کسی رات میں آدھی رات مع اس کے چھٹے حصے نصف کے اور
قیام کرتے کسی رات میں رات کا چوتھا حصہ فقط اور قیام کرتے رات کا چھٹا حصہ
پس نہیں اور یہ سب مذکور ہے سورہ مزمل میں اور روایت کیگئی ہے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا نماز پڑھ رات سے اگرچہ ہو برابر دودھ

شَاةٍ وَقَدْ يَكُونُ ذٰلِكَ قَدْرَ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ وَقَدْ يَكُونُ قَدْرَ
رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا الْعَبْدُ
فِي جَوْفِ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى
اُمَّتِي لَفَرَضْتُهُمَا عَلَيْهِمْ كُلَّ ذٰلِكَ لِيَسْهُلَ عَلَى اُمَّتِهِ قِيَامُ
اللَّيْلِ مَعَ الْعِبَادَةِ وَلَا يَثْقُلُ عَلَيْهِمْ وَتَبْعُضُ الْعِبَادَةُ اِلَيْهِمْ فَيَسْأَمُوا
بَلْ اَرْشَدَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقِيَامِ اللَّيْلِ وَذَكَرَ فَضْلَهُ
وَثَوَابَهُ اِعْلَامًا يَقْتَصِرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ خَاصَّةً وَيُسْتَحَبُّ
مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ ثُلُثُهُ وَاَقَلُّ الْاِسْتِحْبَابِ مِنَ الْقِيَامِ سُدُسُهُ
اِلَّا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُمْ لَيْلَةً قَطُّ حَتَّى يُصْبِحَ بَلْ
كَانَ يَنَامُ فِيهَا وَلَمْ يَلْهُ لَيْلَةً حَتَّى يُصْبِحَ بَلْ كَانَ يَقُومُ فِيهَا
عَلَى مَا بَيَّنَّاهُ وَقِيلَ اِنَّ صَلَاةَ اَوَّلِ اللَّيْلِ لِلْمُتَهَجِّدِينَ
وَقِيَامَ اٰخِرِهِ لِلْمُصَلِّينَ وَالْقِيَامَ
مِنْ اَلْقَبِ الْغَافِلِينَ وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي
اَنَّ تَحْتَ الْعَرْشِ مَلَكًا فِي صُورَةِ دِيكٍ بَرَاثِنُهُ مِنْ لُؤْلُؤٍ
وَصِيصَتُهُ مِنْ زَبَرْجَدٍ اَخْضَرَ فَاِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ
ضَرَبَ بِجَنَاحَيْهِ وَزَقَا وَقَالَ لِيَقُمِ الْمُصَلُّونَ فَاِذَا مَضَى نِصْفُ
اللَّيْلِ ضَرَبَ بِجَنَاحَيْهِ وَزَقَا وَقَالَ لِيَقُمِ الْمُتَهَجِّدُونَ فَاِذَا
مَضَى ثُلُثَا اللَّيْلِ ضَرَبَ بِجَنَاحَيْهِ وَزَقَا وَقَالَ لِيَقُمِ الْقَوْمُ
فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ ضَرَبَ بِجَنَاحَيْهِ وَزَقَا وَقَالَ لِيَقُمِ الْغَافِلُونَ
وَعَلَيْهِمْ اَوْزَارُهُمْ وَقَالَ بَعْضُ الْعَارِفِينَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى
يَنْظُرُ بِالْاَسْحَارِ اِلَى قُلُوبِ الْمُتَيَقِّظِينَ فَيُمِدُّهَا اَنْوَارًا
فَتَرِدُ الْفَوَائِدُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَتَسْتَنِيرُ ثُمَّ مِنْ قُلُوبِهِمْ تَعْبُرُ
اِلَى قُلُوبِ الْغَافِلِينَ وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي
اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى اَوْحَى اِلَى بَعْضِ
الصِّدِّيقِينَ اَنَّ لِي عِبَادًا مِنْ عِبَادِي يُحِبُّونِي وَاُحِبُّهُمْ وَيَشْتَاقُونَ
اِلَيَّ وَاَشْتَاقُ اِلَيْهِمْ وَيَذْكُرُونَنِي وَاَذْكُرُهُمْ وَيَنْظُرُونَ اِلَيَّ وَ
اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَاِنْ حَدَقَتْ طَرْفَتُهُمْ اَحْبَبْتُكَ وَاِنْ عَدَلَتْ
عَنْهُمْ مَقَتُّكَ فَقَالَ يَا رَبِّ وَمَا عَلَامَتُهُمْ قَالَ يُرَاعُونَ
الظِّلَالَ بِالنَّهَارِ كَمَا يُرَاعِي الرَّاعِي الشَّفِيقُ غَنَمَهُ وَيَحِنُّونَ
اِلَى الْغُرُوبِ الشَّمْسِ كَمَا تَحِنُّ الطَّيْرُ اِلَى اَوْكَارِهَا عِنْدَ الْغُرُوبِ

بکری کے اور کبھی ہوتا ہے یہ برابر چار رکعت کے اور کبھی ہوتا ہے یہ برابر دو رکعت
کے اور فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین جنکو پڑھے بندہ رات
کے درمیان میں بہتر ہیں دنیا سے اور جو کچھ اسمین ہے اور اگر نہ ہوتا کہ تکلیف
میں ڈالون اپنی امت کو البتہ میں انپر یہ دو رکعت فرض کر دیتا یہ سب کچھ
اس لیئے ہے کہ آسان ہو امت پر قیام رات کا اور عبادت اور بوجھ نہ ہو انپر
اور دشمن نہو عبادت انکی طرف پھیرو تم جاوین بلکہ ارشاد کر دیا انکو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے قیام رات کے اور بیان کر دی اسکی بزرگی اور اسکا ثواب
تاکہ تھوڑا نہ کرین فرضون اور سنتون پر ہی خاص کر اور مستحب ہے رات کے قیام سے رات
کا تیسرا حصہ اور بہت تھوڑا مستحب قیام سے رات کا چھٹا حصہ ہے کیونکہ حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قیام نہ کرتے تھے کسی رات مین کبھی صبح تک بلکہ سو لیتے تھے اسمین اور
نہ سویا کرتے کسی رات مین صبح تک بلکہ قیام کر لیتے اسمین اسطرح جو ہمنے بیان کیا
اور بعض نے کہا تحقیق پہلی رات کی نماز تہجد پڑھنے والون کیلیئے اور رات کے درمیان
کا قیام عبادت کرنیوالون کیلیئے ہے اور پچھلی رات کا قیام نمازیون کیلیئے ہے اور قیام فجر
سے غافلون کیلیئے ہے اور روایت ہے یوسف بن مہران سے کہ کہا مجھکو پہونچا کہ تحقیق
عرش کے نیچے ایک فرشتہ ہے مرغ کی صورت مین اسکے نیچے موتی سبز ہین اور اسکے
ناخن زبرجد سبز سے ہر جب جاتی ہے تہائی رات تو اپنے پر مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے
اور کہتا ہے چاہیئے کہ اٹھین نمازی پہر جب گذر جاتی ہے آدھی رات تو اپنے پر مارتا ہے
اور فریاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ چاہیئے کہ اٹھین تہجد پڑھنے والے پہر جب گذر جاتی ہے
دو تہائی رات تو اپنے پر مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے اور کہتا ہے چاہیئے کہ اٹھین عبادت
کرنیوالے پہر جب چیختی ہے فجر تو اپنے پر مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے چاہیئے کہ اٹھین غافل لوگ
اور اپنے پر مین انکی بوجھ اور کہا بعض عارفون نے تحقیق اللہ تعالے نظر فرماتا ہے سحر مین
جاگنے والون کے دلونکی طرف پھر پھیر دیتا ہے انکو نور دنسی پھر اترتے ہین فائدے انکے
دلونپر پھر روشن ہو جاتے ہین پھر پھیلتی ہے ان کہلے دلونسے طرف غافلون کے دلونکی
اور روایت کیگئی ہے کہ تحقیق اللہ تعالے نے وحی کی بعض کیطرف صدیقون مین سے کہ تحقیق
میرے بندے ہین میرے مین سے کہ وہ مجھکو دوست رکھتے ہین اور مین انکو دوست رکھتا
ہون اور وہ شوق رکھتے ہین میرے طرف اور مین شوق رکھتا ہون انکیطرف اور
وہ مجھکو یاد کرتے ہین اور مین انہین یاد کرتا ہون اور وہ میرے طرف نظر کرتے ہین اور
مین انکیطرف نظر کرتا ہون پس اگر تو انکے طریقہ کی پیروی کریگا تو مین تجھکو دوست
رکھونگا اور اگر تو پھر جائیگا انسے تو مین تجھکو دشمن رکھونگا انسے عرض کیا اسنے میرے اللہ کیا علامت

فَاِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ وَاخْتَلَطَ الظَّلَامُ وَفُرِشَتِ الْفُرُشُ وَ
نُصِبَتِ الْاَسِرَّةُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيْبٍ بِحَبِيْبِهٖ اَصْبَوْا اِلَيَّ اَفْدَاذًا
وَاَفْتَرَشُوْا اِلَيَّ وُجُوْهَهُمْ فَنَاجَوْنِيْ بِكَلَامِيْ وَعَلَّقُوْا بِيْ بِاَنْعَامِيْ
بَيْنَ صَارِخٍ وَبَاكٍ وَبَيْنَ مُتَاوِّهٍ وَشَاكٍ وَبَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ
بَيْنَ رَاكِعٍ وَسَاجِدٍ لِاَجْلِيْ مَا يَتَحَمَّلُوْنَ مِنْ اَجْلِيْ وَبِسَمْعِيْ مَا يَشْكُوْنَ
مِنْ حُبِّيْ اَوَّلُ مَا اُعْطِيْهِمْ اَقْذِفُ مِنْ نُوْرِيْ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَيُخْبِرُوْنَ
مِنِّيْ بِمَا اَخْبَرْتُ عَنْهُمُ الثَّانِيَةَ لَوْ كَانَتِ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَمَا
فِيْهِنَّ فِيْ مَوَازِيْنِهِمْ اَسْتَقِلُّهَا لَهُمُ الثَّالِثَةَ اُقْبِلُ بِوَجْهِيَ الْكَرِيْمِ
عَلَيْهِمْ فَتَرَى مَنْ اَقْبَلْتُ بِوَجْهِيَ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا
اُرِيْدُ اَنْ اُعْطِيَهُ **فَصْلٌ** وَاَمَّا قِيَامُ جَمِيْعِ اللَّيْلِ فِعْلُ
الْاَقْوِيَاءِ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْهُ الْعِنَايَةُ وَاُدِيْمَتْ لَهُمُ
الرِّعَايَةُ وَاُحِيْطَ عَلٰى قُلُوْبِهِمُ التَّوْفِيْقُ نُوْرُ الْجَلَالِ لِثَوْبِ الْجَمَالِ
فَجُعِلَ لَهُمُ الْقِيَامُ بِاللَّيْلِ هُوَ مَوْهِبَةً وَخِلْعَةً فَلَمْ يَسْلُبْهُمْ
مَوْلَاهُمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى الْلِّقَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
اَنَّهُ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ يَخْتِمُ فِيْهَا الْقُرْاٰنَ وَقَدْ
قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ وَذِكْرَ مَنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِنَ التَّابِعِيْنَ ثُمَّ كَانُوْا
يُحْيُوْنَ اللَّيْلَ كُلَّهُ وَيُصَلُّوْنَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِوُضُوْءِ عِشَاءِ
الْاٰخِرَةِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً صَحَّ النَّقْلُ عَنْهُمْ وَاشْتَهَرَ مِنْهُمْ سَعِيْدُ
ابْنُ جُبَيْرٍ وَصَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ وَاَبُوْ حَازِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مِنْ
اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَوَهْبُ بْنُ الْوَرْدِ مِنْ
اَهْلِ مَكَّةَ وَطَاوُسٌ وَوَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ مِنَ الْيَمَنِ وَالرَّبِيْعُ ابْنُ
خُثَيْمٍ وَالْحَكَمُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَبُوْ سُلَيْمَانَ الْدَّارَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ
بَكَّارٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوَّاصُ وَاَبُوْ عَاصِمٍ مِنْ
اَهْلِ عَبَّادَانَ وَحَبِيْبٌ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَاَبُوْ جَابِرٍ السُّلَيْمَانِيُّ مِنْ
اَهْلِ فَارِسَ وَمَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَيَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ
وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ وَيَحْيَى الْبَكَّاءُ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَغَيْرُهُمْ
مِمَّنْ يَطُوْلُ ذِكْرُهُمْ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرِضْوَانُهٗ **فَصْلٌ** وَ
مَنِ اسْتَكْمَلَتْ غَفْلَتُهُ وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهُ وَقَيَّدَتْهُ
بَطَّتُهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ فَاتَتْهُ ذُنُوْبُهُ اَحَبَّ قِيَامَهُ اللَّيْلَ

پھر جب ان کو ڈھانپ لیتی ہے رات اور ملجاتے ہیں اندھیرے اور بچھائے جاتے ہیں بچھونے
اور کھڑی کی جاتی ہیں تختیاں اور خلوت میں لیجاتا ہے ہر دوست اپنے دوست کو وہ کھڑی کرتے ہیں
میری طرف اپنی پاؤں اور بچھا دیتے ہیں میری طرف اپنے مونہوں کو پھر وہ مجھ سے باتیں کرتے ہیں
میری کلام قرآن مجید سے اور مجھ سے خوشی شاد کرتے ہیں میرے انعام کو اور ہیں وہ میں درمیان چلانے والے
اور رونے والے اور درمیان عاجزی کرنیوالے اور شکایت کرنیوالے اور درمیان قیام کرنیوالے
اور بیٹھنے والے اور درمیان کو عکر کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے یعنی وہ جو کچھ اٹھاتے ہیں میرے
سبب اور میرے سننے کے ہے جو شکایت کرتے ہیں وہ میری محبت سے ہی پہلی جو ان کو میں دونگا یہ
کہ ڈالونگا اپنے نور میں سے انکے دلوں میں پھر وہ خبر دیتے ہیں مجھ سے جسکی میں خبر دیتا ہوں انسے اور دوسرے
اگر ہوویں ساتوں آسمان اور جو کچھ انمیں ہے انکے ترازوؤں میں البتہ میں انکو ہلکا جانونگا
ان کیلئے اور تیسرے میں متوجہ ہوتا ہوں اپنے مونہہ بزرگ سے انپر سو تو دیکھے اس شخص کو کہ میں
متوجہ ہوتا ہوں اپنے مونہہ بزرگ سے اسپر کوئی جانتا ہے جو میں چاہتا ہوں اسکو دینا **فصل**
ولیکن تمام رات کا قیام پس وہ کام ہے قوت والوں کا جن کیلئے بڑھ چکی ہے اللہ تعالیٰ
سے عنایت اور ہمیشہ کیگئی ہے ان کیلئے نگہبانی اور گھیر لیا ہے ان کے دلوں پر توفیق نے اور
اللہ کے نور نے جمال کے پہر کر دیا رات میں قیام ان کیلئے بخشش اور خلعت
پھر اسکو نہ چھینا انسے ان کے مولے عزوجل نے اپنے ملنے تک اور تحقیق روایت کیگئی ہے
حضرت عثمان بن عفانؓ سے کہ وہ جاگتے رات بھر ایک ہی رکعت میں انمیں قرآن
مجید ختم کرنے اور تحقیق ہم اسکا بیان آگے کر چکے ہیں اور ذکر کیا گیا ہے چالیس مرد سے
تابعین میں سے کہ تحقیق وہ جاگتے تھے تمام رات اور نماز پڑھتے صبح کی عشاء آخرہ کے وضو سے
چالیس سال تک بنقل صحیح ہے انسے اور مشہور ان میں سے ہیں سعید بن جبیر اور صفوان بن سلیم
اور ابو حازم اور محمد بن منکدر مدینہ والوں میں سے اور فضیل بن عیاض اور وہب بن ورد
مکہ والوں میں سے اور طاؤس اور وہب بن منبہ یمن والوں میں سے اور ربیع بن خثیم اور حکم کوفہ
والوں میں سے اور ابو سلیمان دارانی اور علی بن بکار شام والوں میں سے اور
ابو عبد اللہ خواص اور ابو عاصم عباد ان والوں میں سے اور حبیب ابو محمد اور
ابو جابر سلیمانی فارس والوں میں سے اور مالک بن دینار اور سلیمان تیمی اور
یزید رقاشی اور حبیب بن ابو ثابت اور یحیی بکاء بصرہ والوں میں سے
اور ان کے سوا جن کے ذکر سے طول ہوتا ہے اللہ کی رحمت ہو انپر
اور اس کی رضامندی **فصل** اور جس کی کامل ہو گئی ہے غفلت اور
گھیر لیا ہو اسکو اسکے گناہوں نے اور اسے بند کیا ہو اور اسکو روک رکھا ہو رات کے
قیام کرنے سے اسکی خطاؤں اور اسکے گناہوں نے اور زنجیر کیا ہو اسکو اسکے قیام اور عمل نے

فِي زُمْرَةِ الْقَانِتِينَ الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللَّهَ تَعَالَى
ثَلَاثًا عِنْدَ نَوْمِهِ وَاضْطِجَاعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
ثُمَّ يَقْرَأُ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ أَوْ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا
وَيَقْرَأُ آمَنَ الرَّسُولُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يُوَقِّظُهُ وَيُوَهِّلُهُ لِقِيَامِ اللَّيْلِ بِنِعْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَمَغْفِرَةٍ شَامِلَةٍ
وَرِعَايَةِ الْعَامَّةِ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِبَادِهِ وَلْيَقُلْ أَيْضًا اللَّهُمَّ
أَيْقِظْنِي فِي أَحَبِّ السَّاعَاتِ إِلَيْكَ وَأَسْتَعْمِلْنِي بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ
لَدَيْكَ الَّتِي تُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ زُلْفَى وَتُبَعِّدُنِي مِنْ سَخَطِكَ بُعْدًا
أَسْأَلُكَ فَتُعْطِيَنِي وَأَسْتَغْفِرُكَ فَتَغْفِرَ لِي وَأَدْعُوكَ فَتَسْتَجِيبَ لِي
اللَّهُمَّ لَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ وَلَا تُوَلِّنِي غَيْرَكَ وَلَا تُرَوِّعْنِي عَنْ سِتْرِكَ
وَلَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْغَافِلِينَ فَإِنَّهُ قِيلَ مَنْ قَالَ
هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ نَوْمِهِ أَهْبَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ثَلَاثَةَ
أَمْلَاكٍ يُوَقِّظُونَهُ لِلصَّلَاةِ فَإِنْ صَلَّى وَدَعَا أَمَّنُوا عَلَى دُعَائِهِ
وَإِنْ لَمْ يَقُمْ تَعَبَّدَ الْأَمْلَاكُ فِي الْهَوَاءِ وَكُتِبَ لَهُ ثَوَابُ عِبَادَتِهِمْ
وَلْيَقُلْ أَيْضًا مَا نُقِلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ
سَرَّهُ أَنْ يَسْتَيْقِظَ بِاللَّيْلِ فَلْيَقُلْ عِنْدَ اضْطِجَاعِهِ اللَّهُمَّ
أَيْقِظْنِي مِنْ مَضْجَعِي إِذَا كَرَكَ وَشَكَرَكَ عَلَى صَلَاتِكَ وَاسْتَغْفَارَكَ
وَتِلَاوَةَ كِتَابِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ ثُمَّ لِيَسْتَيْقِظْ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلْيَحْمَدْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلْيُكَبِّرْ أَرْبَعًا وَ
ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقُولَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هُوَ أَخَفُّ عَلَيْهِ
وَيَحْسُبُهَا مِائَةً جُزْءٍ عَنِ الْأَوَّلِ وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا يَقُولُ حِينَ يَنَامُ
وَهُوَ وَاضِعٌ خَدَّهُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى هُوَيْرَةً أَنْ مَتِّعْنِي بِأَيَّامِكَ
تِلْكَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَ
رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَ
النَّوٰى أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ
آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ

حرام کیا ہے
ایمان کے نفع کو ظلمت نے
ہٹا دل کو سیاہ کر
دیا ہے اس لیے کہ
عمل کیا جائے
ایمان کا نور نہ ہونے پاوے
نماز کی اور نہ ہی
نہ اخلاص اور نہ ہی
حلال کیا یا کیا
اور نہ ہی
اور نہ ہی

کو زمرہ ان عبادت کرنیوالوں کے سحر ون میں بخشش مانگنے والوں کے تو اس کو
چاہیے کہ بخشش مانگے اللہ تعالے سے تین بار اپنے سونے لیٹنے کیوقت پہر پڑھے بسم اللہ
الرحمن الرحیم پہر پڑھے دس آیتیں سورہ کہف کے اول سے اور دس اسکے آخر سے
اور پڑھے آمن الرسول اور قل یا ایہا الکافرون پس تحقیق اللہ تعالے اس کو اٹھا دیگا
اور اسکو ہمت دیگا رات کے قیام کیلئے اپنی فراخ نعمت اور اپنی بخشش گہیر نیوالی
اور اپنی رعایت عام سے جو مومنون کیلئے ہے اسکے بندونمین سے اور نیز کہے یا اللہ مجھ
اٹھا دیجیو اپنی طرف بہت پیاری گھڑیون مین اور مجھکو کام مین لگائیو اپنے نزدیک
بہت پیاری کا مومنین جو مجھکو تیری طرف نزدیک کرے نزدیک کرنا اور مجھکو دور
کر کہیو اپنے غصے سے دور مین تجھ سے مانگتا ہون سو تو مجھکو دے اور تجھ سے بخشش مانگتا ہون سو
تو مجھ بخش اور مین تجھ سے دعا کرتا ہون سو تو میرے لیئے قبول فرما یا اللہ مجھ سے بخوف کر
اپنے مکر سے اور نہ مجھ سپرد کر اپنے غیر کو اور مت اٹھا میرے پردہ اور نہ بھلا مجھ سے اپنا
ذکر اور مت کر مجھ کو غافلون سے پس تحقیق کہا گیا ہے کہ جو شخص کہے یہ کلمے اپنے سونیکے
وقت تو اتارتا ہے اللہ عزوجل اسکے لیئے تین فرشتے وہ اسکو اٹھاتے ہین نماز کیلئے پہر اگر وہ
نماز پڑھے اور دعا کرے تو وہ آمین کہتے ہین اسکی دعا پر اور اگر وہ نہ اٹھے تو عبادت
کرتے ہین وہ فرشتے ہوا مین اور لکھا جاتا ہے اسکے لیئے انکی عبادت کا ثواب اور
نیز مکحول سے نقل کیا گیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کو خوشی
کرے اپنا رات کا جاگنا تو اسکو چاہیے کہ کہے نزدیک اپنے لیٹنے کے یا اللہ مجھکو اٹھا تیرے
بستر سے اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی نماز اور اپنی استغفار اور اپنی کتاب کی
تلاوت اور اپنی اچھی عبادت کیلئے پہر سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار اور اگر دوست رکھے کہنا پچیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس یہ بہت ہلکا ہے اسپر پہلے سے اور سب سو ہین اور روایت
کیگئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر
کلام جو کہتے جب سونے لگتے اور وہ رکھتے ہوتے اپنا رخسارہ اپنے داہنے ہاتھ پر اور
آپ کہتے ہوتے کہ آپ اپنی اسی رات مین مرنیوالے ہین یا اللہ پروردگار آسمانون
ساتون اور پروردگار عرش بڑے کے ای ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار
اے اتارنیوالے توریت اور انجیل اور فرقان کے ای پھاڑنیوالے دانے اور گٹھلی
کے مین پناہ لیتا ہون تیری ساتھ ہر برائی والی چیز کی برائی سے اور ہر جاندار
کی برائی سے کہ تو ہی ہر کہ پکڑنیوالا اسکی چوٹی کے بال یا اللہ تو ہی پہلے ہے پس نہین
تجھ سے پہلے کوئی اور تو ہی پیچھے ہے پس نہین ہے سوا تیرے کوئی اور تو ہی ظاہر ہے پس نہین

وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ **فَصْلٌ** وَمَنْ أَنْعَمَ عَلَيْهِ بِقِيَامِ اللَّيْلِ وَفَعَلَ شَيْئًا مِنَ النَّوَافِلِ فَلْيَجْتَهِدْ فِي الْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهِ مَعَ الْقُدْرَةِ وَعَلَى الْعُذْرِ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صلعم أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَبَدَ اللَّهَ سُبْحَانَهُ مِنْ عِبَادَةٍ ثُمَّ تَرَكَهَا مَلَالَةً مَقَتَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رض كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ فَلَمْ يَقُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً وَفِي الْخَبَرِ أَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ **فَصْلٌ** وَيُسْتَحَبُّ لِمَنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ أَنْ يَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ النُّشُورُ وَيَقْرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ بِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَسْأَلُكَ التَّوْبَةَ فَاغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي صَبُورًا شَكُورًا وَاجْعَلْنِي فِي مَنْ يَذْكُرُكَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَيُسَبِّحُكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَعُوذُ بِكَ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ جَارٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ هَذِهِ يَدَايَ بِمَا كَسَبَتْ وَهَذِهِ نَفْسِي بِمَا جَنَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي أَنْتَ مِنَ الظَّالِمِينَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي الْعَظِيمَ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَتَهَيَّأَ لَهَا فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثُمَّ لِيَسْتَعِذْ عَشْرًا وَلْيُهَلِّلْ عَشْرًا وَلْيُكَبِّرْ عَشْرًا وَلْيَقُلِ اللَّهُ الْبَرُّ وَالْمَلَكُوتُ فِي الْبَحْرِ وَتَبَارَكَ الْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ وَالْجَلَالُ وَالْقُدْرَةُ وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَقُولَ هَذَا

اور تو ہی باطن ہے پس نہیں ہے سوا تیرے کوئی ادا کر مجھ سے قرض اور غنی کر مجھ کو محتاجی سے **فصل** اور جس شخص پر نعمت کی گئی ہو رات کے قیام سے اور کچھ نوافل میں سے کر نہیں تو اسکو چاہیئے کہ وہ کوشش کرے مداومت کرنے میں اسپر جو قدرت ہو تیکے اور نہ ہو عذر کے اس روایت کی وجہ سے جو کہ گئی حضرت عائشہ سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ پاک کی عبادت کرے کوئی عبادت پھر اسکو چھوڑ دے تھک کے تو اللہ تعالیٰ اس سے خفا ہوتا ہے اور کہا عائشہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند یا بیماری غالب ہو جاتی تھی پھر آپ نہ اٹھتے اس رات کو تو نماز پڑھتے دن کو بارہ رکعتیں اور حدیث میں ہے کہ تحقیق بہت پیارا عمل کہ اللہ تعالیٰ کی طرف وہ ہے جسپر ہمیشگی کیجاوے اگرچہ تھوڑا ہو **فصل** اور مستحب ہے اس شخص کیلئے جو رات سے اٹھے تہجد کیلئے کہنا سب تعریف ہے اللہ کو جسنے مجھ کو زندہ کیا بعد اسکے کہ مار دیا مجھ کو اور اسی کیطرف ہے اٹھنا اور پڑھے دس آخیر کی آیتیں آل عمران سے پھر مسواک کرے اور وضو کرے پھر کہے میں تجھ کو پاکی سے یاد کرتا ہوں تیری تعریف سمیت نہیں کوئی معبود سوا تیرے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور توبہ تیری بہ مانگتا ہوں پس بخش دے مجھ کو اور میری توبہ قبول کر بیشک تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے یا اللہ مجھ کو توبہ کرنیوالوں میں سے اور مجھ کو کر پاک رہنے والوں میں سے اور مجھ کو کر صبر کرنیوالا شکر کرنیوالا اور مجھ کو کر ان لوگوں میں سے جو تیرا ذکر کرتے ہیں بہت ذکر اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں صبح اور شام میں پھر اٹھاوے اپنا سر آسمان کیطرف اور کہے میں گواہی دیتا ہوں اسبات کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کیلئے کہ جسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں اسبات کی کہ حضرت محمد اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں پناہ لیتا ہوں تیری معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں تیری رضامندی کی ساتھ تیرے غصے سے اور پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ تیرے سے میں نہیں گن سکتا تعریف تجھ پر تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے آپ تعریف کی اپنی ذات میں تیرا بندہ ہوں اور تیری بندے کا بیٹا ہوں میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں جاری ہے مجھ پر تیرا حکم عدل ہے مجھ میں تیری قضا میرے تو ہاتھ میں ہے پھیرنے کے ساتھ جو انہوں نے کسب کیا اور بہ میرے نفس نے پھیرنے کے ساتھ جو اس نے کمایا نہیں کوئی معبود سوا تیری ذات کے تو میں ہی بیشک ہوں ظالموں میں سے میں نے عمل برا کیا اور ظلم کیا اپنی جان پر پس مجھ کو بخش دے میرے گناہ بڑا بیشک تو ہی میرے رب بیشک کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو میرے سوا اور نہیں کوئی معبود میرے سوا پھر جب اٹھنا چاہے نماز کیطرف سے منہ کرنیوالا قبلہ کو تو اسکو چاہیئے کہے اللہ بہت بڑا ہے بڑا ہے اور تعریف اللہ کو بہت اور پاکی بولتا ہوں اللہ کی صبح اور شام پھر سبحان اللہ کہے دس بار اور الحمد للہ کہے دس بار اور لا الہ الا اللہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار اور کہے اللہ بہت

الكلمت فانها مأثورة عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم وفي قيام التهجد وهي اللهم لك الحمد انت نور السموت
والارض ولك الحمد انت بهاء السموت والارض ولك
الحمد انت زين السموت والارض لك الحمد انت قيوم السموت
والارض ومن فيهن ومن عليهن انت الحق ومنك الحق وقولك
لقاؤك حق والجنة حق والنار حق والنبيون حق ومحمد
صلى الله عليه وسلم حق اللهم لك اسلمت وبك امنت
وعليك توكلت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي
ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت
المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت اللهم اني نفسي تقوها
وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها اللهم اهدني
لاحسن الاعمال فانه لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف
عني سيئها فانه لا يصرف سيئها الا انت نسالك
مسالة البائس المسكين وادعوك دعاء المقتر الذليل فلا
تجعلني بدعائك رب شقيا وكن بي رءوفا رحيما يا خير
المسئولين وارحم المتعثرين واخير يا ابو نصر عن الدبا باسناده
عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن قال
سالت عائشة باي شئ كان يكبر ويقوم النبي صلى الله عليه
وسلم صلاته اذا قام من الليل قالت كان يكبر ويقوم فيقول
اللهم رب جبرئيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموت و
الارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا
فيه يختلفون اهدني لما اختلفوا فيه من الحق باذنك انك تهدي
من تشاء الى صراط مستقيم **فصل** يستحب اذا
قام الى صلوة الليل ان يفتتح صلاته بركعتين خفيفتين ولا
يتناول شيئا من الطعام والشراب حتى يفرغ منهما لانهما من
عليه من فعل الصلوة والتسبيح انه اذا استيقظ من نومه
يكون ساهي القلب فارغ الخاطر فاذا اكل او شرب تغير قلبه
عن حضوره فلا ولى له ان يؤخر ذلك ان يكون جائعا
وافر الجوع او عطشان من جوع النهار في رمضان وغيره

الآخر
الخ الذي و
الكاهلي وكذا
العظمة والكبرياء
والخلق فيهن
والخلق والامر
والعلو والارادة
والنفي دنيا
وآخرة
حتى تظفر
والقوة فيهن
خلق وجميعهن
ما
ثنى يحصل
الكلام
الغفلة
رواية
عن عبد الرحمن
بن
عبد الرحمن
بن
عبد الرحمن
بن

ہے بادشاہی اور غلبہ اور بڑائی اور عظمت اور بزرگی اور قدرت والا اور اگر
چاہے یہ کلمے کہے کیونکہ یہ روایت کی گئی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپکے قیام میں تہجد کیلئے اور وہ یہ ہیں یا اللہ تیرہی کو ہے سب تعریف تو ہی ہے آسمانوں
اور زمین کا نور اور تجھکو ہے سب تعریف تو ہی ہے آسمانوں اور زمین کا خوبی دینے والا
اور تجھی کو ہے سب تعریف اور تو ہی ہے زینت آسمانوں اور زمین کی اور تجھی کو ہے سب
تعریف تو ہی ہے قایم رکھنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ہے ان میں اور جو کچھ ہے انمیں
ہے تو ہی ہے سچا اور تیرہی کہا ہے سچ اور تیرا ملنا سچ ہے اور بہشت سچ ہے اور دوزخ
سچ ہے اور تمام پیغمبر حق ہیں اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہے یا اللہ تیرے لیئے
میں اسلام لایا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیرا ساتھ لیکر میں نے
جھگڑا کیا اور تیری ہی طرف محاکمہ کیا پس مجھ کو بخش جو گناہ میں آگے کئے اور جو
پیچھے کیئے اور جو چھپا کر کئے اور جو ظاہر کئے تو ہی ہے آگے کرنیوالا اور تو ہی پیچھے کرنیوالا
نہیں کوئی معبود تیرے سوا یا اللہ دے میرے نفس کو اسکا تقوی اور اسکو پاک کر تو ہی
بہتر ہے انکا جو اسکو پاک کریں تو ہی اسکا مالک اور اسکا مولی ہے یا اللہ مجھکو نفع دے
دے جو کام میں کیلئے کیونکہ کوئی ہدایت نہیں دیتا جو کاموں کے لئے سوا تیرے اور دور کر
مجھ سے برے کام کیونکہ نہیں دور کرتا کوئی برے کام سوا تیرے میں تجھ سے مانگتا ہوں مثل مانگنے
سخت محتاج مسکین کی اور دعا کرتا ہوں تجھ سے مثل دعا کرنے حاجتمند خوار کی پس
مجھکو نہ کر محروم اپنی پاکیزہ نعمتوں سے میرے پروردگار بدبخت اور میرے ساتھ مہربانی فرمانیوالا
مہربان اے بہتر مانگے گیوں کے اور بہت بڑی دینے والوں کے اور ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنے
باپ سے اپنی اسناد سے یحیی بن ابی کثیر سے کہا حدیث بیان کی ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے
کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کس چیز سے تکبیر کہا کرتے اور شروع کیا کرتے تھے حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کو جب اٹھا کرتے رات کو کہا تکبیر کہتے اور شروع کرتے
تھے پھر کہتے یا اللہ پروردگار جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنیوالے آسمانوں
اور زمین کے جاننے والے چھپے اور ظاہر کے تو ہی حکم کریگا اپنے بندوں درمیان جو کہ میں ہیں اختلاف
کرتے مجھکو ہدایت دے جسمیں اختلاف کر رہے ہیں حق سے اپنے حکم سے بیشک تو ہی ہدایت
دیتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھے رستے کیطرف **فصل** مستحب ہے جب اٹھے رات کی نماز کو
یہ کہ شروع کرے اپنی نماز دو ہلکی رکعتوں اور نہ کھاوے کچھ کھانے اور پینے سے جب تک کہ فارغ
ہو اس سے کہ انعام کیا اللہ پاک نے اسپر نماز اور تسبیح کرنے سے کیونکہ جب جاگتا ہے اپنے بستر سے
تو وہ ہوتا ہے صاف دل خالی فکر سے ہر چیز سے کہا لیتا ہے جلدی پاتا ہے تو بدل جاتا ہے اسکا
دل اپنی ہیئت سے اور سیاہ ہو جاتا ہے پس اسکو بہتر ہے کہ اسکو مؤخر کرے مگر یہ کہ وہ بھوکا

طُلُوعِ الْفَجْرِ فَإِنَّ الْمُسْتَحَبَّ تَقْدِيمُهُ عَلَى كُلِّ فَضْلٌ وَ
يُسْتَحَبُّ أَنْ لَا يَنَامَ حَتَّى يَقْرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ لِيَدْخُلَ فِي زُمْرَةِ
الْعَابِدِينَ وَلْيَكْتُبْ مِنَ الْغَافِلِينَ فَلْيَقْرَأْ سُورَةَ الْفُرْقَانِ
وَالشُّعَرَاءِ فَإِنَّ فِيهِمَا ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ وَإِنْ لَمْ يُحْسِنْهُمَا فَلْيَقْرَأْ
سُورَةَ الْوَاقِعَةِ نُونَ وَالْحَاقَّةِ وَسُورَةَ الْوَاقِعِ أَيْ سَأَلَ سَائِلٌ
وَالْمُدَّثِّرِ فَإِنْ لَمْ يُحْسِنْهُنَّ فَلْيَقْرَأْ سُورَةَ الطَّارِقِ إِلَى خَاتِمَةِ
الْقُرْآنِ فَإِنَّهَا ثَلَاثُ مِائَةِ آيَةٍ فَإِنْ قَرَأَ مِقْدَارَ أَلْفِ آيَةٍ كَانَ
أَحْسَنَ وَأَكْمَلَ لِلْفَضْلِ وَكُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ وَكُتِبَ مِنَ
الْقَانِتِينَ وَذَلِكَ مِنْ سُورَةِ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ إِلَى
خَاتِمَةِ الْقُرْآنِ فَإِنْ لَمْ يُحْسِنْهَا فَلْيَقْرَأْ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِينَ
مَرَّةً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِنَّ مَجْمُوعَهَا أَلْفُ آيَةٍ وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ
لَا يَدَعَ قِرَاءَةَ أَرْبَعِ سُوَرٍ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَ
سُورَةَ يس وَحم الدُّخَانِ تَبَارَكَ وَإِنْ ضَمَّ مَعَهَا سُورَةَ
الْمُزَّمِّلِ فَالْوَاقِعَةِ كَانَ أَحْسَنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ السَّجْدَةَ وَتَبَارَكَ الْمُلْكُ وَفِي خَبَرٍ آخَرَ سُورَةَ
بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرِ وَفِي خَبَرٍ آخَرَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيُقَالُ فِيهَا آيَةٌ
أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ آيَةٍ **فَصْلٌ** وَالَّذِي يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى
قِيَامِ اللَّيْلِ أَشْيَاءُ مِنْهَا أَكْلُ الْحَلَالِ وَالِاسْتِقَامَةُ عَلَى التَّوْبَةِ وَ
غَمٌّ مَخُوفٌ لِوَعِيدٍ شَدِيدٍ وَرَجَاءُ الْمَوْعُودِ وَمِنْهَا أَنْ يَجْتَنِبَ
أَكْلَ الشُّبُهَاتِ فَالْإِصْرَارُ عَلَى الذُّنُوبِ يَدْفَعُ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا وَ
حُبُّهَا عَنِ الْقَلْبِ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَالْفِكْرِ فِي الْمَعَادِ وَمَا يَلْقَى الْمَوْتَى
وَقَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنِّي بِتُّ مُعَافًى وَأُحِبُّ أَنْ أَقُومَ
اللَّيْلَ أَعِدُّ طَهُورِي فَأَبَى إِلَيَّ أَنْ أَقُومَ فَقَالَ ذُنُوبُكَ قَيَّدَتْكَ
وَقَالَ الثَّوْرِيُّ حُرِمْتُ قِيَامَ اللَّيْلِ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ بِذَنْبٍ وَ
قِيلَ مَا هُوَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَبْكِي فَقُلْتُ فِي نَفْسِي هَذَا مُرَائِي
وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُحْرَمُ بِهِ قِيَامَ
اللَّيْلِ صِيَامَ النَّهَارِ وَقِيلَ لَهُ مِنْ كَمْ مَنَعَتْ قِيَامَ لَيْلَةٍ وَكَمْ
مِنْ نَظْرَةٍ حَرَمَتْ قِرَاءَةَ سُورَةٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَأْكُلُ اللُّقْمَةَ
أَوْ يَفْعَلُ فِعْلَتَهُمْ فَيُحْرَمُ بِهَا قِيَامَ السَّنَةِ فَحَسْرَةُ التَّفَقُّدِ يَعْرِضُ

نجر کے نکل آنیسے پہر تحقیق مستحب ہے کہانے کا مقدم کرنا **فصل** اور مستحب ہے کہ نہ سوے
جب تک پڑھ لے تین سو آیت تاکہ داخل ہو جاوے عابد لوگکی زمرہ مین اور نہ لکھا
جاوے غافلون سے پس چاہیے کہ پڑہے سورہ فرقان اور شعرا کیونکہ ان دونون
مین تین سو آیت ہی اور اگر ان کو اچہی طرح نہین جانتا تو پڑہے سورہ واقعہ اور
نون اور الحاقہ اور سورہ واقع یعنی سال سائل اور مدثر پہر اگر انکو بہی اچہی طرح
نہین جانتا تو پڑہے سورہ طارق آخر قرآن تک کیونکہ یہ سورتین تین سو آیت
ہین پہر اگر پڑہے مقدار ہزار آیت کے تو یہ بہت اچہا اور بہت کامل کہا جاویگا
ہوگا فضیلت کا اور اسکیلئے لکہا جاویگا ایک خزانہ اجر سے اور وہ لکہا جاوے گا
عابدون مین سے اور یہ ہزار آیت سورہ تبارک الذی بیدہ الملک سے آخر قرآن
مجید تک پہر اگر ان کو اچہی طرح نہ جانتا ہو تو پڑہے دو سو پچاس بار قل ہو
اللہ احد کیونکہ تمام اُس کا ہزار آیت ہو جاتی ہے اور اس کو واجب ہی کہ نہ
چہوڑے قرارت چار سورتون کی ہر رات مین الم السجدہ اور سورہ یس اور
حم الدخان تبارک الذی اور اگر پڑہے ان کے ساتھہ سورہ مزمل اور
واقعہ تو بہت اچہا ہے اور حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سویا کرتے تہے یہان تک
پڑہ لیتے سورہ سجدہ اور سورہ ملک اور ایک اور حدیث مین ہے سورہ بنی اسرائیل
اور زمر اور ایک اور حدیث مین ہے سورتین مسبحات اور کہا جاتا ہے کہ ان سورتون
مین ایک آیت ہے کہ بہتر ہے لاکہہ آیت سے **فصل** اور جو چیز کہ مدد دیتی
ہے اس سے رات کے قیام پر کچہہ چیزین ہین انمین سے ہی حلال کا کہانا اور
استقامت توبہ پر اور غم کرنا عذاب کے وعدون کے خوف سے اور شوق کرنا بہشت
کے وعدونکی امید پر اور انمین سے ہے کہ پرہیز کرے مشتبہ چیزون اور اٹہنے گناہون
پر اور دور کرے دنیا کے غم کے غلبہ کو اور اسکی محبت کو دل سے موت کے یاد کرنے
اور فکر کرنے معاد مین اور جو کچہہ ملیگا موت کے بعد اور کہا ایک مرد نے حسن سے اے ابو سعید
تحقیق مین رات کو سوتا ہون تندرست اور دوست کہتا ہون رات کے قیام کو
اور تیار کرتا ہون اپنے وضو کا پانی پہر پہر کیا حال ہی یہ کہ مین نہین اٹہتا کہا تیرے
گناہون نے تجہکو قید کیا ہی اور کہا ثوری نے مین محروم ہوا رات کے قیام سے پانچ مہینے ایک
گناہ کے سبب سے کہ میں نے کیا تہا کسی سے پوچہا وہ کونسا گناہ تہا کہا میں نے ایک مرد کو روتے دیکہا
میں نے اپنے جی مین کہا یہ ریاکار ہی اور حضرت حسن کہا کرتے تہے تحقیق بندہ البتہ گناہ کرتا ہی پہر
محروم ہوتا ہی اسکے سبب سے رات کے قیام اور دن کے روزہ سے اور بعض نے کہا بہت لقمون
مین ہی کہ روکتے ہین رات کے قیام سے اور بہت نظر کرنے ہین ہی کہ محروم کرتے ہین سے رات کے

المزيد من النقصان بقلة الذنوب يوفق على التفقه وقال
ابو سليمان ان كثرت عدد صلوة رجاحة الا بذنوب وكان يقول
اكل حشفا بالليل عقوبة وشرب الخابية بعد منها قلة الطعام
والشرب حلو للجسد ومنها المارد عون على الله انه قال
كان في بني اسرائيل ناس يتعبدون فكان اذا حضر فطرهم
قام عليهم فاتوه فقال لا تاكلوا كثيرا فانكم اذا اكلتم كثيرا نمتم
كثيرا واذا نمتم كثيرا صليتم قليلا وقيل ان كثرة النوم من
كثرة شرب الماء وقيل انه اتفق لراعي سبعين صديقا
فهو يقولون ان كثرة النوم من كثرة شرب الماء ومنها انه يزيل
قلبه الهم والغم والحزن والفطنة دائما فيحيي بها القلب ويديم
الفكر في الملكوت ويقلل في النهار ولا يكثر تعب جوارحه في
امور الدنيا فان اختار ان يقوم اول الليل حتى يغلبه النوم ثم
ينام ثم يقوم متى استيقظ ثم ينام متى غلبه النوم ثم يقوم اخر
الليل فيكون له في الليل قومتان نومتان فيكابد الليل وهو من اشق
الاعمال وهي حالة اهل الحضور واليقظة الفكر
والتذكر وقيل انها من اخلاق رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقد يكون للعابد في الليل قومات نومات في تضاعيف ذلك
واما ان يكون القيام والنوم موزعا واحدا فلا يكون ذلك
الا للنبي صلى الله عليه وسلم فيكون قلبه دائم اليقظة ومحمي
من الله سبحانه يؤمره وينهاه ويوقظه وينومه ويقلب ويحركه
خاص له ذلك دون بقية الخلق **فصل** ويستحب لمن
قام الليل ان ينام اخره لوجهين احدهما انه يذهب التعب
بالغداة والنوم بالغداة مكروه وهذا كانوا يامرون
الناعس بالنوم بعد صلوة الصبح يمنعون قبلها وقد ورد
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت له جمعة بعد صلوة
الفجر الوجه الثاني ان نوم اخر الليل يذهب صفرة الوجه
اذا كان بان نومه ولم يبق صفرة بحالها ويستحب ان يتقي
ذلك لانه باب غامض هو من الشهوة الخفية الشرك الخفي
لانه يشار اليه بالاصابع ويتوهم قلة الصلاح والسمو والصوت

اور تحقیق بندہ البتہ کہا لیتا ہے کچھ کہانا یا کر لیتا ہی کہ پھر بیمار ہو جاتا ہی اسکے
سبب سے اور تمام رات جاگنے سے پہچانا جاتا ہے زیادہ نقصان سے اور
تھوڑے سے نیند سے گناہوں کے توفیق دیا جاتا ہے جو پڑھا اور کہا ابو سلیمان نے نہیں فوت
ہوتی نماز جماعت کی مگر بسبب گناہ کے اور کہا کرتا تھا احتلام رات میں عذاب ہے
اور خباثت اور سستی اور ایمن سے تھوڑا کھانا اور پینا اور خالی کرنا معدہ کا اس سے
روایت کے لحاظ سے کہ کہا عوان بن عبد اللہ نے کہ کہا بنی اسرائیل میں تھے لوگ کہ
عبادت کیا کرتے تھے پھر جب انکا کھانا حاضر ہوتا تھا تو ان پر ایک کٹہرا ہو جاتا تھا
کٹہرا ہو جاتا پھر کہتا بہت مت کھاؤ کیونکہ جب تم بہت کھاؤ گے تو بہت سوؤ گے
اور جب سوؤ گے بہت تو نماز تھوڑی پڑھو گے اور بعض نے کہا تحقیق نیند کی کثرت پانی
پینے کی کثرت سے اور بعض نے کہا تحقیق متفق ہوئی ہتر صفو کی راے اور وہ کہتے تھے کہ
تحقیق نیند کا زیادہ ہونا پانی کے زیادہ پینے سے ہوتا ہے اور ایمن سے ہے کہ لازم کرے اپنے
دل کو اندیشہ اور غم اور حزن اور بیداری دائمی پھر زندہ کرے اسی دل کو اور
ہمیشہ کہے فکر اللہ کے ملک میں اور قیلولہ کرے دنیا میں اور زیادہ نہ کرے تکلیف اپنے اعضا کے
دنیا کے کاموں میں پس اگر اختیار کرے یہ کہ اٹھے پہلی رات میں یہانتک کہ غالب ہو اسپر
نیند پھر سو جاوے پھر اٹھے جب جاگ آوے پھر سو جاوے جب کہ غالب ہو اسپر نیند پھر اٹھے پچھلی رات
میں پس ہونگی اسکیلئے دو قیام رات میں اور دو نیندیں پس تکلیف سے گزارے گا رات
کو اور یہ بڑی سخت عملوں میں سے ہی اور یہ حالت ہے حضور اور بیداری اور فکر اور ذکر
کرنیوالوں کی اور بعض نے کہا کہ یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق
میں سے ہی اور تحقیق ہوتے ہیں عابد کیلئے رات میں کئی قیام اور کئی نیندیں اس طرح کے
درمیان سے ولیکن یہ کہ ہو قیام اور سونا موزون برابر پس نہیں ہے یہ مگر واسطے حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہوتا تھا آپکا دل ہمیشہ بیدار اور وحی تھی اللہ پاک
کیطرف سے کہ آپ حکم کیجاتے اس سے اور منع کیجاتے اور جگائی جاتی اور سلائی جاتی اور اپکی
کروٹیں پھیری جاتیں اور آپ پلائے جاتے یہ خاص تھا آپ کیلئے سوا باقی خلقت کے فصل
اور مستحب ہے اسکو جو رات میں قیام کرے یہ کہ وہ سوئے پچھلی رات میں دو وجہوں سے
ایک کہ یہ سونا لیجاوے گا اونگھنی کو صبح میں اور سونا صبح میں مکروہ ہے اور اسلیئے حکم کیا گیا تھا
تہجد والے کو سونے کا پچھلی صبح کی نماز کے اور منع کیا کرتے تھے اس سے نماز سے پہلے اور
تحقیق ارد ہوا ہی تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھوڑا سا سونا تھا فجر
کی نماز کے بعد اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تحقیق پچھلی رات کا سونا لیجاتا ہی موت کی
زردی کو اور جب تکلیف سے دور کرے اپنی نیند اور نہ سوئے تو باقی رہتی ہی زردی

والخوف من الله عز وجل لتلك الصفرة التي فيه
نعوذ بالله من الشرك والرياء وكل امارة تدل عليها وينبغي
ان يقلل شرب الماء بالليل لما قدمنا من انه يجلب النوم و
لانه تكون منه صفرة الوجه سيما في اخر الليل وعنده ابتداء من
النوم في الخبر كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اوتر من اخر
الليل اضطجع على شقه الايمن ضجعة حتى ياتيه بلال
فيخرج معه الى الصلوة وقد كان السلف يستحبون هذه الضجعة
بعد الوتر وقبل صلوة الصبح حتى جعلها بعضهم سنة و
هو ابو هريرة ومن تابعه في ذلك انما استحب اذلك لانه
مزيد لاهل المشاهدة والحضور ثم يكشف هو عن الملكوت
وتضيء هذه انوار العلوم من الجانبين ويلقنون غرائب الحلوم و
العلوم ويطلعون على ما غاب عنهم من اقسام وحفظ هذا
اعني بها الهم رب الخليقة علام الغيوب في حق العمال واهل
المجاهدة والحضر وسئلوا ولذلك نهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن الصلوة بعد طلوع الفجر الى طلوع الشمس وبعد
صلوة العصر الى غروب الشمس ليستريح فيها اهل الورد
الليل والنهار ولذلك يستحبان يفضل في تضاعيف
صلوة الليل بجلوس يسبح فيه مائة تسبيحة ليكون عونا على
الصلوة وليستكن الجوارح وتزول سئمة النفس للقيام ورد
يحتسب اليها السجود والصلوة وهو داخل تحت قوله عز
وجل ومن الليل فسبحه وادبار النجوم وقوله تبارك وتعالى
وادبار السجود اي اعقاب الصلوة **فصل** فان فاته قيام
الليل بنوم او تشغل فان قضاه ما بين طلوع الشمس الى
زوالها كان له من صلاته في وقته من الليل لما حدثنا ابو
عن ابيه باسناده عن عبد الله بن غنم قال حدثني عمر ابن
الخطاب انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من
ركعات قبل الظهر بعد الزوال يحسبن بمثلهن من السحر
وفي لفظ اخر عن عمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من
نام عن حزبه من الليل او نسيه فقرأه من صلاة الفجر الى

اور خوف کا اللہ عز وجل سے سبب اس زردی کے جو اسکے مونہہ میں ہوتی ہے
ہم پناہ لیتے ہیں اللہ کی شرک اور ریا اور ہر ایسی نشانی سے جو دلالت کرے ان باتوں
پر اور واجب ہے یہ کہ تھوڑا سا پانی کا پیا رات کو اس لیئے کہ وہ بہت جو آئے سونے میں بیان کیا ہے وہ
کیونکہ پانی ہی نیند کو اور اسواسطے کہ اس سے ہوتی ہے مونہہ کی زردی خصوصاً پچھلی رات میں اور
نزدیک اٹھنے کے نیند سے اور حدیث میں ہے کہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھ لیتے تھے
پچھلی رات سے تو لیٹ جاتے اپنی سیدھی کروٹ پر تھوڑا سا جب تک آپکی پاس آتا بلال آپکو خبر کرتا
آپکے ساتھ نماز کو اور تحقیق سلف دوست کہتے تھے اس لیٹنے کو وتر کے بعد اور صبح کی
نماز سے پہلے یہانتک کہ دیا اسکو انکے بعض نے سنت اور وہ حضرت ابو ہریرہ ہے اور جو
انکے تابع ہے اسمیں اور تحقیق اسکو اسلیئے بھی دوست کہتے ہیں کہ یہ زیادہ کرنیوالا ہے
مشاہدہ اور حضور کو تو ملکوت کی ظاہر کیا جاتا ہے انکے لیئے ملکوت سے اور روشن ہوتے ہیں
اسلیئے قسم قسم کے علم جبریت سے اور سیکھتے ہیں عجیب حکمتوں اور علم اور خبر دار ہوتے ہیں اسپر جو انسے
غائب ہے ان قسموں کی اور حفظ ہے ان میں جن کو طیار کیا ہے انکے لیئے پروردگار خلقت
غیبوں کے جاننے والے نے اور حق میں عاملوں اور مجاہدہ والوں کے راحت اور آرام ہے
اور اسی واسطے منع کر دیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فجر کے
نکلنے کے بعد سورج چڑھنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کہ
آرام کریں اسمیں رات اور دن کے ورد والے اور اسی طرح مستحب ہے یہ کہ جدائی
کیجاوے رات کی نماز کے درمیان میں بیٹھنے سے کہ تسبیح کہے اسمیں سو بار تسبیح تا
کہ ہو جاوے قوت نماز پر اور آرام لے اس میں اعضاء اور جاتی رہے نفس کی تکان تاکہ
کے لیئے اور دوست ہو جاوے اسکی طرف تہجد اور نماز اور یہ داخل ہے اللہ عز وجل
کے قول کے نیچے اور رات سے پس اسکی پاکی بول اور ستاروں کی پیٹھ دینے
کے وقت اور اللہ تبارک تعالے کے قول کے اور سجدوں کے پیچھے یعنے نماز کے
پیچھے **فصل** پس اگر اس سے فوت ہو جاوے رات کا قیام سو یا کسی شغل سے پھر اگر
اسکو قضا کرے درمیان سورج کے چڑھنے کے اسکے ڈھلنے تک تو ہو گا اس شخص کی
طرح جس نے اسکو پڑھا اسکے وقت میں رات سے اس حدیث کے لحاظ سے جو بیان کی ہے
ابو نصر نے اپنے باپ کے اپنی اسناد سے عبد اللہ بن غنم سے کہا مجھ سے بیان کی حضرت
عمر بن خطاب نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا چار رکعتیں
ظہر سے پہلے زوال کے بعد حساب کیجاتی ہیں جیسی بیس میں سحر کے وقت اور ایک اور لفظ
میں ہے حضرت عمر سے انہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو شخص سو جاوے
اپنے وظیفے سے اسکے یا اس سے بھول جاوے پھر وہ اس سے پڑھ لے فجر کی نماز سے ظہر

الظهر فكانما قرأه في ليله وعن بعض السلف انه قال اجتمع
رأي آل محمد صلى الله عليه وسلم ان من صلى ورده الذي فاته
من الليل قبل الزوال كان كمن صلاه في الليل وان لم يقيد
على ذلك فيقضيه ما بين الظهر والعصر قال الله تعالى وهو
الذي جعل الليل والنهار خلفة لمن اراد ان يذكر او اراد
شكورا اي جعلهما خلفين يتعاقبان في الفضل فيخلف
احدهما الاخر **فصل** فقد تحصل من هذين والجملة ان
اوراد الليل خمسة احدها ما بين العشاءين والثاني ما بعد
عشاء الاخيرة الى وقت منامه والثالث جوف الليل والرابع
الثلث الاخير والخامس وهو السحر الاخير قبل طلوع الفجر
الثاني وهو للقراءة والاستغفار والتفكر والاعتبار دون
الصلوة الا نادرا لمن يصادف صلاته طلوع الفجر وهو الوقت
المنهي عن الصلوة فيه لانه قال صلى الله عليه وسلم صلوة الليل
مثنى مثنى فاذا خشيت الفجر فاوتر بركعة توتر لك ما قبلها
اللهم الا ان يكون قد نام عن وتره او ورده فانه يصليها هذه
الساعة على ما تقدم بيانه في فصل فعل الوتر فصول اوراد
النهار **فصل** واما اوراد النهار فخمسة ايضا احدها
من وقت طلوع الفجر الثاني الى طلوع الشمس الثاني صلوة الضحى
وما كان في معناها الى الزوال الثالث اربع ركعات بعد الزوال
بقراءة حسنة وسلام واحد وقيل ان ابواب السماء تفتح لها و
الرابع ما بين الظهر والعصر والخامس بعد العصر الى الغروب
فصل واما الورد الاول من النهار فيستحب الجلوس
من بعد صلوة الفجر الى طلوع الشمس يذكر الله تعالى فيه اما
بتلاوة القرآن او تسبيح او تفكر او تذكر او تعليم او مجلوس
الى عالم وكذلك بعد صلوة العصر الى ان تغرب الشمس
لانها وقتان نهي عن التنفل بالصلوة فيهما لما اخبرنا الشيخ
ابو نصر عن والده قال اخبرنا ابو علي اسمعيل بن محمد بن اسمعيل
الحافظ قال حدثنا محمد بن يعقوب قال حدثنا هدبة بن خالد
القيسي قال حدثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد بن الشخير

كي نماز تك گويا اس نے وہ پڑھ ليا اپني رات مين اور بعض سلف سے روايت ہے كه
كہا جمع ہوئي رائے آل محمد صلى الله عليه وسلم كي كه جو شخص اپنا ورد پڑھنے سے سكو رات
سے فوت كيا ہے زوال سے پہلے تو وہ ہوگا اس شخص كي طرح جس نے اسكو پڑھا رات
مين اور اگر اسپر قادر نہ ہو تو پھر قضا كرے اسكو ظہر اور عصر كے درميان الله تعالے
نے فرمايا اور الله وہ ہے جس نے بنايا رات كو اور دن كو اسكيلئے جو ارادہ كرے
ذكر كرنيكا يا ارادہ كرے شكر كرنيكا يعنے دونون كو بنايا ايكدوسرے كا خليفہ كہ ايكدوسرے
كے پيچھے آتا ہے بزرگي مين پس خليفہ ہوتا ہے ايك انكا دوسرے كا **فصل** پس تحقيق حاصل
ہوا اس جملہ سے كہ تحقيق رات كے وظيفے پانچ ہين ايك انكا مغرب اور عشا كے
درميان اور دوسرا عشا آخرہ كے بعد اپنے سونيكے وقت تك اور تيسرا رات كا
درميان اور چوتھي تيسرا حصہ پچھلا اور پانچوين اور وہ سحر آخر ہے فجر صبح صادق
كے نكلنے كے پہلے اور قرارت اور استغفار اور فكر اور عبر كے ليے ہے سو نماز كے
كيونكہ نہين بيخوف ہوتا اس سے كہ پالے وے اسكي نماز فجر كے نكلنے كو اور وہ وقت ہے
كہ منع كيا گيا ہے نماز پڑھنے سے اسمين اور اسي واسطے فرمايا حضرت صلى الله عليه وسلم
نے رات كي نماز دو دو ركعت ہے پھر جب تو ڈرے فجر سے تو وتر كر ايك ركعت سے وہ وتر
كر ديگي تيرے ليئے اسكو جو اس سے پہلے تھا يا الله مگر يہ ہو كہ وہ اپنے وتر اور ورد سے سو
گيا ہو پھر بيشك وہ پڑھ لے اس ساعت مين اس بيان پر جو آگے گذرا اور ترتيب فصل مين
كئي فصلين ہونكے وظيفونكي **فصل** ليكن دنكے وظيفي سو وہ بھي پانچ ہين ايك
انكا صبح صادق سے سورج كے چڑھنے تك اور دوسري چاشت كي نماز اور
جو كچھ اسكے معني مين ہے زوال تك اور تيسري چار ركعتين بعد زوال كے اچھي
قرارت اور ايك سلام سے اور بعض نے كہا كہ بيشك آسمان كے دروازے اسكيلئے
كھولے جاتے ہين اور چوتھي ظہر اور عصر كے درميان اور پانچوين عصر كے بعد غروب
كے نزديك تك **فصل** اور ليكن پہلا وظيفہ دنسي پس مستحب ہے بيٹھنا فجر كي نماز
كے بعد سورج چڑھنے تك ساتھہ ذكر الله تعالے كے اسمين يا قرآن مجيد كي تلاوت سے
يا تسبيح يا فكر كرتے يا ذكر كرنيسے يا ايسے كام سے جو عالم كے پاس بيٹھنے سے اور اسي طرح عصر كي
نماز كے بعد سورج كے غروب ہونے تك كيونكہ ان دونون وقتون مين منع
كيا گيا ہے نفل نماز پڑھنے سے اس روايت كے لحاظ سے كہ ہم كو خبر دي شيخ ابو نصر
نے اپنے باپ سے كہا ہم كو خبر دي ابو علي اسمعيل بن محمد بن خالد بن اسمعيل خلي
نے كہا ہم سے حديث بيان كي محمد بن يعقوب نے كہا ہم سے حديث بيان كي ہديہ بن خالد قيسي نے كہا
ہم سے حديث بيان كي حماد بن سلمہ نے علي بن زيد سے اس نے شعبي سے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ اَذْکُرُ اللّٰهَ تَعَالٰی مِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ
الشَّمْسُ اَلَبُّ وَاَهْلِلُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ رَقَبَتَیْنِ لَاَنْ اَذْکُرَ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُوْا عَنْ طَلَبِ
اَرْزَاقِکُمْ قِیْلَ یَا اَنَسُ مَا مَعْنٰی قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَنَامُوْا عَنْ طَلَبِ اَرْزَاقِکُمْ قَالَ فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْفَجْرَ
فَقُوْلُوْا ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ مَرَّةً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَفِیْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ یَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ
مَرَّةً وَیَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ مَرَّةً وَیُکَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِیْنَ مَرَّةً
وَیَخْتِمُهَا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ
الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَهَلْ یَفْعَلُ بَعْدَ الْعَصْرِ فِیْ عِنْدِ النَّوْمِ وَ
حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ رض
قَالَ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ غَدْوَةٌ
اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا فَقَالَ رَجُلٌ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا یَسْتَطِیْعُ غَزْوًا قَالَ
مَنْ جَلَسَ حِیْنَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ یَذْکُرُ اللّٰهَ تَعَالٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ
الْعِشَاءَ کَانَ مَجْلِسُهٗ ذٰلِکَ رَوْحَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَلَسَ
حِیْنَ یُصَلِّی الْغَدَاةَ یَذْکُرُ اللّٰهَ تَعَالٰی حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ
کَانَتْ مِثْلَ غَدْوَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِهِ
الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ
بِکُلِّ عَشْرِ حَسَنَاتٍ فَمَحٰی عَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ بِهِنَّ
عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَکُنَّ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَلَا یُصِیْبُهٗ یَوْمَئِذٍ
ذَنْبٌ یُهْلِکُهٗ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ شِرْکًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ حَسَنِ الْوُضُوْءِ

اس نے ابو امامہؓ سے اس نے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میرا
بیٹھنا ایک قوم کے ساتھ کہ میں اللہ تعالےٰ کو یاد کروں بعد فجر کی نماز کے سورج چڑھنے تک
تکبیر اور تہلیل کہوں میری طرف بہت پیارا ہے اسلیے کہ آزاد کروں غلاموں کو اور البتہ
میرا اللہ عزوجل کو یاد کرنا عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک میری طرف بہت
پیارا ہے اس سے کہ میں آزاد کروں چار غلاموں کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے اور روایت
ہے حضرت انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مت سویا کرو اپنی رزقوں
کی طلب کرنے سے پوچھا اے انس کیا معنی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا کہ
مت سویا کرو طلب کرنے سے اپنے رزقوں کے کہا پس جب تم نماز پڑھ لو پس تم کہو تینتیس بار
سب تعریف ہے اللہ کو اور اللہ پاک ہے اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت
بڑا ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سبحان اللہ کہے تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ
اکبر کہے چونتیس بار اور اس کو ختم کرے اس سے کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ اکیلے کے
جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کو سب تعریف ہے زندہ کرتا ہے
اور مارتا ہے اور آپ زندہ رہنے والا ہے نہیں مرتا اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ
ہر چیز پر قادر ہے اور اسی طرح کہے عصر کے بعد اور سونے کے نزدیک اور ہے حدیث
بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے عروہ بن زبیر سے اس نے کہا بیشک اس
نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا صبح کو یا شام کو چلنا اللہ تعالےٰ
کی راہ میں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے پس عرض کیا ایک مرد نے یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص لڑنے کی طاقت نہ رکھے آپ نے فرمایا جو شخص بیٹھا
رہے جب مغرب کی نماز پڑھ لے اللہ تعالےٰ کو یاد کرتا رہے یہانتک کہ عشا کی نماز
پڑھے تو یہ اسکا بیٹھنا ہوگا شام کو چلنا اللہ تعالےٰ کی راہ میں اور جو شخص بیٹھا رہے جب پڑھ
لے صبح کی نماز اللہ تعالےٰ کو یاد کرتا رہے سورج چڑھنے تک تو یہ ہوگا مثل لڑائی کرنے کے اللہ
تعالےٰ کی راہ میں اور ہے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو امامہ
سے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہے اپنی صبح
کی نماز کے پیچھے نہیں کوئی معبود سوا اللہ اکیلے کے جسکا کوئی شریک نہیں اسی کا
ملک ہے اور سب تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اسی کے ہاتھ ہے
بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار مگر اللہ تعالےٰ اسکے لیے لکھیگا ان کے عوض
دس نیکیاں اور مٹاویگا اس سے ان کے عوض دس برائیاں اور بلند کریگا اسکیلئے ان
کلموں کے عوض دس درجے اور یہ کلمے برابر ہونگے دس غلاموں کے اور نہ ضرر دیگا اس کو
گناہ جس کو وہ پہنچے مگر یہ کہ وہ شرک ہو اور نہیں کوئی بندہ جو اچھا وضو کرے

فَغَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَ اللهُ تَعَالَى إِلَّا خَطَّ اللهُ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ
نَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ أَوْ تَكَلَّمَ بِهِ لِسَانُهُ وَمَا مِنْ عَبْدٍ غَسَلَ يَدَيْهِ
كَمَا أَمَرَ اللهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَطَّ اللهُ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ بَطَشَتْ
بِهِمَا يَدَاهُ كُلُّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ إِلَّا حَطَّ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ اسْتَمَعَتْ
إِلَيْهِ أُذُنَاهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ لَمَّا أَمَرَ اللهُ تَعَالَى إِلَّا حَطَّ اللهُ
عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ مَشَتْ بِهِ رِجْلَاهُ حَتَّى يَقُومَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ
تِلْكَ الصَّلٰوةُ فَضِيلَةٌ وَمَا مِنْ عَبْدٍ نَامَ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَأَوَّلُ
مَا يَنْتَبِهُ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا كَانَتْ دَعْوَتُهُ مُسْتَجَابَةً وَمَا مِنْ
عَبْدٍ رَمَّدَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ
إِلَّا أَعْطَى بِهِ تَحْيَنَ رَقَبَةٍ وَمَا مِنْ عَبْدٍ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ
اللهِ إِلَّا أَعْطَى بِهَا نُورًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً كَانَتْ لَهُ فِدَاءً
مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رض أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي مَسْجِدِهِ ثُمَّ جَلَسَ يَذْكُرُ اللهَ تَعَالَى
إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ حَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
أَعْطَاهُ اللهُ بِكُلِّ رَكْعَةٍ أَلْفَ أَلْفِ قَصْرٍ فِي الْجَنَّةِ فِي كُلِّ قَصْرٍ أَلْفُ
أَلْفِ حَوْرَاءَ مَعَ كُلِّ حَوْرَاءَ أَلْفُ أَلْفِ خَادِمٍ وَكَانَ عِنْدَ اللهِ مِنَ
الْأَوَّلِينَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَمْ يَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ حَتَّى تُمْكِنَهُ الصَّلٰوةُ وَ
قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ وَجَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ
حَتَّى تُمْكِنَهُ الصَّلٰوةُ كَانَتْ بِمَنْزِلَةِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مُتَقَبَّلَتَيْنِ وَكَانَ
ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَلَسَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقِيلَ لَهُ
لِمَ تَفْعَلُ هٰذَا فَقَالَ أُرِيدُ بِهِ السُّنَّةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ
وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ اعْتَكَفَ إِلَى طُلُوعِ
الشَّمْسِ ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ يَقْرَأُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَالشَّمْسِ
وَضُحٰهَا وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ

پس اپنا مونہہ دہووے جیسا کہ اللہ تعالے نے حکم فرمایا مگر گرا دیتا ہے اللہ اس
سے ہر گناہ جسکی طرف دیکھا تہا اسکی دونون آنکہون نے یا کلام کی اسکے ساتہہ
اسکی زبان نے اور نہین کوئی بندہ کہ دہوتا ہے اپنے دونو ہاتہہ جیسا حکم کیا اللہ عزوجل
نے مگر گرا دیتا ہی اللہ اس سے ہر گناہ جسکو اسکے دونون ہاتہون نے پکڑا تہا پہر جو
کرتا ہی اپنے سر اور دونو کانون کا مگر گرا دیتا ہی اللہ اس سی ہر گناہ جسکو سنا تہا اسکے
دونون کانون نے پہر دہوتا ہی اپنے دونو پاؤن جیسا اسکو حکم کیا اللہ تعالے نے مگر گرا
دیتا ہی اللہ اس سی ہر گناہ جس سے چلے تہے اسکے دونون پاؤن یہانتک کہ وہ کہڑا ہوتا
ہے اپنی نماز کیطرف پہر ہوتی ہی یہ نماز فضیلت اور نہین کوئی بندہ کہ سو جاوے
ذکر پر باوضو پس جسوقت اٹہے دعا کرے کوئی دعا مگر ہو گی اسکی دعا قبول کی گئی
اور نہین کوئی بندہ کہ تیر مارے اللہ عزوجل کی راہ مین پہر وہ کسی کو لگے یا نہ لگے مگر وہ دیا
جاویگا اسکے عوض ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب اور نہین کوئی بندہ کہ بوڑہا ہووے بوڑہا ہونا
اللہ کی راہ مین مگر وہ دیا جاویگا اسکے عوض نور قیامت کے دن اور جو شخص ایک غلام آزاد
کری تو وہ اسکیلئے عوض ہوگا دوزخ کی آگ سی ہر عضو عضو کے عوض اور ہمسی حدیث
بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے حسن بن علی رض سی کہا مین نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے ہی جو شخص صبح کی نماز پڑہی اپنی مسجد مین پہر بیٹہا اللہ تعالے
کو یاد کرتا ہی سورج چڑہنی تک پہر جب سورج چڑہی تو اللہ تعالے کی تعریف کری اور اٹہی
نماز پڑہے دو رکعتین تو دیگا اللہ تعالے اسکو ہر رکعت کے عوض دس لاکہہ محل بہشت مین محل
مین دس لاکہہ حوریں ہونگی ہر حور کے ساتہہ دس لاکہہ خادم ہونگے اور خدا کے نزدیک اولین
سے ہوگا اور روایت کی نافع سی ابن عمر سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح
کی نماز پڑہ لیتی تو نہ اٹہتی اپنی مجلس سے یہانتک کہ ممکن ہو جاتی آپ سے نماز اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح کی نماز پڑہی اور بیٹہا رہے اپنی مجلس مین جب
تک ممکن ہو جاوی اسکو نماز پڑہنی تو وہ ہو گی بمنزلہ ایک حج اور ایک عمرہ قبول کیے
گئے کہے پس حضرت ابن عمر رض جب صبح کی نماز پڑہ لیتے تہے تو بیٹہے رہتی سورج چڑہنے
تک سو انسی کہا گیا کیون ایسا کرتے ہو کہا مین اس سی ارادہ کرتا ہون سنت کا اور
ہمسی حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سی عکرمہ سے انہی حضرت ابن عباس رض سے
کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے فجر کی جماعت
مین پہر بیٹہا رہے سورج کے چڑہنی تک پہر نماز پڑہی چار رکعت پے در پے پڑہے
پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی تین بار اور قل ہو اللہ احد سات بار
اور دوسری رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور والشمس وضحہا اور تیسری رکعت مین سورۂ فاتحہ

وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ
اللّٰهُ أَحَدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ سَبْعِينَ مَلَكًا مِنْ
كُلِّ سَمَاءٍ عَشَرَةُ آلَافِ مَلَكٍ مَعَهُمْ أَطْبَاقٌ مِنْ أَطْبَاقِ الْجَنَّةِ وَمَنَادِيلُ
مِنْ مَنَادِيلِ الْجَنَّةِ فَيَحْمِلُونَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ عَلٰى تِلْكَ الْأَطْبَاقِ
ثُمَّ يَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِقَوْمٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوا
لِصَاحِبِهَا فَإِذَا وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى عَبْدِي
لِي صَلَّيْتَ وَإِيَّايَ عَبَدْتَ فَاسْتَأْنَفْتَ الْعَمَلَ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَ
هٰذِهِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَفْسِيرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ
أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ وَقَدْ حَمَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ
فَرْضِهَا وَمَسْنُونِهَا وَالصَّحِيحُ مَا ذَكَرْنَا **فَصْلٌ** وَأَمَّا
الْوِرْدُ الثَّانِي فَصَلٰوةُ الضُّحٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِينَ وَهَلْ
يُسْتَحَبُّ الْمُدَاوَمَةُ عَلَيْهَا أَمْرٌ عَلَى وَجْهَيْنِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَ
الْأَصَحُّ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الضُّحٰى صَلٰوةُ الْأَوَّابِينَ
وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الضُّحٰى التَّرْ
صَلٰوةِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ
بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ إِنَّ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الضُّحٰى فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
نَادٰى مُنَادٍ أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُصَلُّونَ صَلٰوةَ الضُّحٰى دَائِبِينَ
عَلَيْهَا أَدْخِلُوهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَكَانَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ابْنِ الْخَطَّابِ وَعَلِيٍّ يُصَلُّونَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ
ثُمَّ يَنْتَظِرُونَ الْوَقْتَ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ صَلٰوةَ الضُّحٰى فَيُصَلُّونَهَا
فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ
أَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَا نَدْرِي مَا وَجْهُ هٰذِهِ الْآيَةِ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ
وَالْإِشْرَاقِ حَتّٰى رَأَيْنَا النَّاسَ يُصَلُّونَ الضُّحٰى وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ
سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ الضُّحٰى فَقَالَ إِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ
لَفِي الْحَادِي عَشَرَ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

اور چوتھی رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ہو اللہ احد تین بار
تو بھیجیگا اللہ تعالے اسکی طرف ستر فرشتے ہر آسمان سے دس فرشتے انکے
ساتھ ہونگے طباق بہشت کے طباقوں میں سے اور رومال ہونگے رومالوں میں سے
بہشت کے پھر وہ اٹھالیں گے اس نماز کو ان طباقوں پر پھر لے چڑھیں گے ان کو
پھر نہ گزریں گے فرشتوں کی کسی قوم پر مگر وہ بخشش مانگیں گے اس نماز پڑھنے والے کے
لیئے پھر جب کہ جاتی ہے سامنے جبار جل شانہ کے تو اللہ تعالے فرماتا ہے میرے بندے میرے لیئے
تو نے نماز پڑھی اور میری ہی عبادت کی پس اب نئی سر سے عمل کر بیشک میں نے
تجھکو بخشدیا اور یہ نماز اُس روایت کی تفسیر ہے جو حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیگئی آپنے اپنے پروردگار عزوجل سے کہ فرمایا اے آدم کے بیٹے تو میرے لیئے چار رکعت
نماز پڑھ اول دن میں کافی ہونگا تجھکو دن کے آخر میں اور تحقیق اسکو حمل کیا بعضے
فجر کی نماز پر اسکے فرض اور سنت پر اور صحیح یہی ہے جو ہمنے بیان کیا **فصل** لیکن
دوسرا وظیفہ سو نماز ہے چاشت کی اور یہی رجوع کرنیوالوں کی نماز ہے اور یہ ہمیشگی مستحب ہے
ہمیشگی اُس نماز پر یا نہیں دو وجہوں پر ہمارے اصحاب کے نزدیک اور اصل اسمیں
حدیث ہے جو ہمسے بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے
ابو سلمہ سے اسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاشت
کی نماز نماز ہے رجوع کرنیوالوں کی اور اسی اسناد سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے چاشت کی نماز اکثر نماز حضرت داود علیہ السلام کی ہے اور یہی حدیث
بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو ہریرہ سے اسنے حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا تحقیق ایک دروازہ ہے بہشت کے
دروازوں میں سے اُس کو کہا جاتا ہے ضحی پس جب قیامت کا دن ہوگا
تو پکاریگا ایک پکارنیوالا کہاں ہیں وہ لوگ جو ہمیشہ کرتے تھے چاشت کی
نماز ہمیشگی کرتے تھے اسپر اُن کو داخل کرو بہشت میں اللہ کی رحمت سے اور لوگ
زمانے میں امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت علی کے پڑھا کرتے تھے
صبح کی نماز پھر انتظاری کرتے اسوقت کی جسمیں چاشت کی نماز پڑھی جاتی
ہے پھر پڑھتے اس کو مسجد میں اور روایت ہے ضحاک بن قیس سے اُسنے ابن عباس سے کہ
کہا البتہ تحقیق آیا تھا لوگوں پر ایک زمانہ نہیں سمجھا جاتا تھا کہ کیا وجہ ہے اس آیت
کی تسبیح کرتے ہیں شام اور سورج کے روشن ہونیکے وقت یہانتک کہ ہمنے دیکھا لوگوں کو
چاشت کی نماز پڑھتے اور کہا ابن ابی ملیکہ نے ابن عباس سے پوچھگئے چاشت کی نماز سے کہا
تحقیق اس نماز کا بیان اللہ تعالے کی کتاب میں ہے پھر پڑھی یہ آیت گھروں میں کہ حکم کیا اللہ

يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي
رَكْعَتَيِ الضُّحَى وَلَكِنْ لَا يُدْمِنُ عَلَيْهَا وَهٰذَا الْمَسْئُولُ عِكْرِمَةُ
عَنْ صَلٰوةِ ابْنِ عَبَّاسٍ الضُّحَى قَالَ كَانَ يُصَلِّيهَا الْيَوْمَ وَيَدَعُهَا
الْعَشَرَةَ وَقَالَ النَّخَعِيُّ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُدِيمُوا صَلٰوةَ
الضُّحَى فَيُصَلُّونَ وَيَدَعُونَ لِئَلَّا يَكُونَ كَالْمَكْتُوبَةِ **فَصْلٌ**
وَأَمَّا عَدَدُ رَكَعَاتِ صَلٰوةِ الضُّحَى فَأَقَلُّهَا رَكْعَتَانِ وَأَعْدَلُهَا
ثَمَانُ رَكَعَاتٍ وَأَكْثَرُهَا اثْنَتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً فَأَمَّا الرَّكْعَتَانِ
فَمَا أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْإِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ
كُلِّ مَفْصِلٍ كُلَّ يَوْمٍ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّخَامَةُ
يَرَاهَا فِي الْمَسْجِدِ فَيَدْفِنُهَا أَوِ الشَّيْءُ يُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ
لَمْ يَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُهُ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْصَانِي
خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْوِتْرِ قَبْلَ
النَّوْمِ وَصَوْمِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَهُوَ فِي
أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ هُوَ مَا تَقَدَّمَ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَهُ مِنْ حَدِيثِ
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ رَوَتْ مُعَاذَةُ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الضُّحَى أَرْبَعًا وَسِتَّ
رَكَعَاتٍ وَعَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الضُّحَى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَعَنْ عِكْرِمَةَ
ابْنِ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ
فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الضُّحَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ
اللّٰهُ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ هُوَ ثَبْتٌ وَالِاخْتِيَارُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
رَحِمَهُمُ اللّٰهُ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ كَذٰلِكَ رَوَى أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا أَنَّهَا صَلَّتِ الضُّحَى ثَمَانَ
رَكَعَاتٍ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ كَانَتْ عَائِشَةُ تُصَلِّي الضُّحَى ثَمَانَ

لیسبح لہ فیہا بالغدو والآصال وکان ابن عباس یصلی رکعتی الضحی ولکن لا یدمن علیہا وہذا المسئول عکرمۃ عن صلوۃ ابن عباس الضحی قال کان یصلیہا الیوم ویدعہا العشرۃ وقال النخعی کانوا یکرہون ان یدیموا صلوۃ الضحی فیصلون ویدعون لئلا تکون کالمکتوبۃ **فصل** واما عدد رکعات صلوۃ الضحی فاقلہا رکعتان واعدلہا ثمان رکعات واکثرہا اثنتا عشرۃ رکعۃ فاما الرکعتان فما اخبرنا الشیخ ابو نصر عن والدہ باسنادہ عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الانسان ثلثمائۃ وستون مفصلا فعلیہ ان یتصدق عن کل مفصل کل یوم بصدقۃ قالوا ومن یطیق ذلک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلی اللہ علیہ وسلم النخامۃ یراہا فی المسجد فیدفنہا او الشیء ینحیہ عن الطریق فان لم یقدر فرکعتا الضحی تجزیہ وحدیث ابی ہریرۃ اوصانی خلیلی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث الوتر قبل النوم وصوم ثلثۃ ایام من کل شہر ورکعتی الضحی وہو فی اربع رکعات وہو ما تقدم فی الفصل الذی قبلہ من حدیث عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلعم الحدیث وروت معاذۃ عن عائشۃ ان النبی صلعم صلی صلوۃ الضحی اربعا وستا رکعات وعن حمید الطویل عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصلی الضحی ست رکعات وثمان رکعات وعن عکرمۃ ابن خالد عن ام ہانی بنت ابی طالب قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکۃ نزل باعلی مکۃ فصلی ثمان رکعات فقلت یا رسول اللہ ما ہذہ الصلوۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الضحی قال احمد بن حنبل رحمۃ اللہ ورضوانہ علیہ ہو ثبت والاختیار عند اہل العلم رحمہم اللہ ثمان رکعات کذلک روی ابو سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن عائشۃ ایضا انہا صلت الضحی ثمان رکعات وقال القاسم بن محمد کانت عائشۃ تصلی الضحی ثمان

لے اور یہ کہ بلند کیے جاویں اور یاد کیا جاوے ان میں اللہ کا نام پاکی بولی جاوے اسکیلئے اخمن صبح اور شام اور حضرت ابن عباسؓ چاشت کی دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے ولیکن ہمیشگی نہیں کرتے تھے اسپر اور اسی واسطے جب بڈھے ہو گیا عکرمہ ابن عباسؓ کی نماز سی چاشت کیوقت تو کہا وہ ایک دن اسکو پڑھتے تھے اور دس دن چھوڑتے تھے اور کہا نخعی نے لوگ مکروہ جانتے تھے چاشت کی نماز پر ہمیشگی کرنے کو پھر پڑھتے اور چھوڑ دیتے تاکہ نہو جاوی فرض نماز کی طرح **فصل** ولیکن گنتی رکعتونکی نماز چاشت کی پس بہت تھوڑی اسکی دو رکعتیں ہیں اور متوسط اسکی آٹھ رکعتیں اور اکثر اسکا بارہ رکعتیں ہیں لیکن دو رکعت پس وہ ہی کہ خبر دی ہم کو اس سے شیخ ابو نصر نے اپنی باپ سے اپنے اسناد سے عبد اللہ بن بریدہ سے اس نے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سو اسپر واجب ہے کہ صدقہ کرے ہر جوڑ سے ہر دن میں کچھ صدقہ صحابہ نے عرض کیا کون طاقت رکھتا ہے اسکی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹھ کہ دیکھے اسکو مسجد میں پس اسکو دفن کر دے یا کسی چیز کو دور کر دے راستہ سے پھر اگر طاقت نہ رکھے پس دو رکعت نماز چاشت اسکو کفایت کرینگی اور ابو ہریرہ کی حدیث سے کہ مجھکو وصیت کی میرے دوست حضرت ابو القاسم صلعم نے تین چیز کی ذکر کی سونے سے پہلے اور تین دن کے روزے ہر مہینے میں سے اور دو رکعت نماز چاشت کی اور روایت کیگئی ہے کہ چار رکعت ہیں اور وہ وہ ہے جسکا بیان آگے گذر گیا اس فصل میں جو اس سے پہلے ہے اور عکرمہ کی حدیث میں ہے جو ابن عباسؓ سے ہے انہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آخر حدیث تک اور معاذہ نے عائشہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحی کی نماز چار رکعت پڑھی پھر چھ رکعت اور روایت ہے حمید طویل سے انس سے انہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے چھ رکعتیں پھر آٹھ رکعتیں اور روایت ہے عکرمہ بن خالد سے اس نے ام ہانی بنت ابی طالب سے کہ کہا جب تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں تو اترے مکہ کے اوپر کی طرف پھر نماز پڑھی آٹھ رکعت پس میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیسی نماز ہے فرمایا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز چاشت کی ہے کہا امام احمد بن حنبل نے اللہ کی رحمت اور رضامندی ہو اسپر یہ حدیث ثابت ہے اور پسندیدہ اہل علم رحمہم اللہ کے نزدیک آٹھ رکعت ہیں اور اسی طرح روایت کی ابو سعید نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نیز روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ انہوں نے پڑھی چاشت کی نماز آٹھ رکعتیں اور کہا قاسم بن محمد نے کہ تھی حضرت عائشہ رضؓ چاشت کی نماز پڑھا کرتی آٹھ رکعتیں

رَكَعَاتٍ تُطِيلُ ذٰلِكَ وَكَانَتْ إِذَا صَلَّتْهَا أُغْلِقَتْ لَهَا الْبَابُ
عَلَيْهَا ثُمَّ عَشْرُ رَكَعَاتٍ إِنِ اخْتَارَ لَهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً هُوَ أَفْضَلُهَا
لِمَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُوسَى
ابْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ صَلَّى الضُّحَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ قَصْرًا مِنْ
ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أُمِّ
حَبِيبَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى
اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ النَّهَارِ بَنَى اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَحَدَّثَنَا
أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ
النَّهَارَ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً فَاعْدِلْ لِكُلِّ سَاعَةٍ مِنْهَا رَكْعَةً وَ
سَجْدَتَيْنِ يَدْرَءُ عَنْكَ مَا فِيهَا مِنْ ذَنْبٍ يَا أَبَا ذَرٍّ مَنْ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ
وَمَنْ صَلَّى سِتًّا لَمْ يَلْحَقْهُ فِي يَوْمِهِ حَنَثٌ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ تَعَالَى
وَمَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ اجْمَعْنَا أَمْ شَتَّى قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَلَيْكَ **فَصْلٌ**
وَأَمَّا وَقْتُهَا فَلَهَا وَقْتَانِ جَائِزٌ وَهُوَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِلَى
صَلَاةِ الظُّهْرِ وَمُسْتَحَبٌّ وَهُوَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ عِنْدَ
قُرْبِ الزَّوَالِ وَالدَّلِيلُ عَلَى اسْتِحْبَابِهَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ مَا رُوِيَ
أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ الضُّحَى فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ
فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ
تَرْمَضُ الْفِصَالُ وَيَجُوزُ فِعْلُهَا أَيْضًا بَعْدَ الزَّوَالِ لِمَا رُوِيَ
عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةُ
السَّبْحَةِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ مِنْ كَبِدِ السَّمَاءِ وَهِيَ صَلَاةُ
الْمُحْتَبِينَ وَأَفْضَلُهَا فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَإِنْ هُوَ لَمْ يُصَلِّهَا إِلَى
أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ قَضَاهَا عَلَى وَجْهِ الِاسْتِحْبَابِ **فَصْلٌ** وَ
أَمَّا الْوَقْتُ الَّذِي كُرِهَ فِيهَا فَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نفل کرتی تھی اُن کو اور وہ جب یہ نماز پڑھنی لگتیں تو اپنے پر دروازہ بند کر لیتیں
پھر دس رکعت اگر پسند کرے پھر بارہ رکعت ہیں اور یہی افضل ہے اس حدیث کے
لحاظ سے جو ہمسے بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد حمزہ بن موسیٰ بن انس بن
مالک انصاری سے اُس نے اپنے چچا ثمامہ ابن انس سے اُس نے اپنے دادا انس
بن مالک سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص چاشت
کی نماز پڑھے بارہ رکعت تو اللہ پاک اس کیلئے ایک محل بنا دیگا سونے کا
بہشت میں اور ہمسے بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ام حبیبہ سے کہا
بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے بارہ رکعت دن
سے تو بنا دیگا اللہ تعالیٰ اسکے لیئے ایک گھر بہشت میں اور ہمسے بیان کی ابو نصر نے
باپ سے اپنے اسناد سے ابراہیم تیمی سے اُس نے اپنی باپ سے اُس نے حضرت ابو ذر سے کہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ذر تحقیق دن بارہ گھڑی کا ہے
سو تو گن لے واسطے ہر گھڑی کے اُنمیں سے ایک کو ع اور دو سجدے وہ دور کر دینگے
تجھ سے جو اُن میں ہوگا گناہ سے اے ابو ذر جو شخص نماز پڑھے دو رکعت تو وہ غافلوں میں
سے نہ ہوگا اور جو شخص نماز پڑھے چار رکعت تو وہ لکھا جاویگا ذکر کرنیوالوں میں سے اور
جو شخص نماز پڑھے چھ رکعت تو نہ لگیگا اس کو اس دن میں کوئی گناہ مگر شرک ساتھ اللہ
تعالیٰ کے اور جو شخص نماز پڑھے بارہ رکعت تو اسکیلئے بنایا جاویگا ایک گھر جنت میں
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا اکٹھے ہونا جدا جدا پڑھنا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تجھ پر کوئی خوف نہیں جس طرح چاہے اسی طرح پڑھ **فصل** اور لیکن اسکا وقت
سو اسکے دو وقت ہیں ایک جائز ہے اور وہ سورج کے چڑھنے کے بعد ظہر کی نماز تک اور
مستحب ہے اور یہ وہ وقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے زوال کے قریب
اور دلیل اس نماز کے مستحب ہونے پر اسوقت میں وہ روایت ہے جو کیگئی کہ تحقیق میں
ارقم نے کچھ لوگوں کو دیکھا نماز پڑھتے چاشت کی مسجد قبا میں پس فرمایا البتہ تحقیق
جانتے ہیں کہ یہ نماز اس گھڑی کے سوا اور گھڑی میں بہتر ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنیوالوں کی اسوقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں
تپنی لگیں اور جائز ہے اسکا پڑھنا زوال کے بعد اس روایت کے بموجب کہ عوف بن مالک
نے کہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑی پاکی بولنے کی ہے جب دلہا جائے سورج
آسمان کے درمیان سے اور یہ نماز عاجزی کرنیوالوں کی ہے اور افضل اسکی گرمی کی شدت
میں ہے اور اگر وہ اسکو نہ پڑھے ظہر کی نماز پڑھنے تک تو اسکو قضا کرے استحباب کی
حیثیت پر **فصل** اور لیکن جن کچھ پڑھا جاوے اس میں سے وہ وہ ہے جو روایت کیگئی ہے حضرت صلے

اَنَّهٗ قَالَ صَلٰوةُ الضُّحٰى بِسُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً صَلٰوةَ الضُّحٰى
قُرِئَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةُ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَقُلْ
مَرَّاتٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ نَزَلَ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَكٍ مَعَهُمْ قَرَاطِيْسُ مِنْ نُوْرٍ يَكْتُبُوْنَ لَهٗ اِلَى الْحَسَاءِ
اِلٰى اَنْ يَّنْفُخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَتَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مَعَ
كُلِّ مَلَكٍ حُلَّةٌ وَهَدِيَّةٌ فَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى قَبْرِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ يَا صَاحِبَ
الْقَبْرِ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ **فَصْلٌ**
وَقَدْ وَرَدَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ اِنْكَارُ صَلٰوةِ الضُّحٰى فَمِنْ ذٰلِكَ
مَا رَوَى ابْنُ الْمُنَادِيْ مِنْ اَصْحَابِنَا بِاِسْنَادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ قَالَ
مَا صَلَّيْتُ الضُّحٰى مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَاِنَّهَا
لَبِدْعَةٌ وَلَنِعْمَتِ الْبِدْعَةُ وَاِنَّهَا لَمِنْ اَحْسَنِ مَا اَحْدَثَ النَّاسُ
وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوةِ الضُّحٰى يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَنْجِحُوْا
النَّاسَ اَنْجَحَهُمُ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَاِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْهَا فَصَلُّوْا
فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَكُلُّ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى رَدِّ مَا قَدْ مَنَاهُ لَكُمْ مِنَ
الْفَضَآئِلِ الْوَارِدَةِ فِيْ فِعْلِهَا وَاِنَّمَا اَرَادَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ لَّا يُشَبَّهَ
بِصَلٰوةِ الْفَرْضِ فَيُعْتَقَدَ النَّاسُ جَوْنُهَا وَلَيْسَ كُلُّ النَّاسِ
سَوَآءٌ فِيْ نَشَاطِ الْعِبَادَةِ فَطَلَبُوا الْخِفَّةَ عَنْهُمْ وَتَسْهِيْلَ الطَّاعَةِ
عَلَيْهِمْ وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَقَامُوْا
وَرَآءَهٗ فَصَلَّوْا وَكَانَتْ عَائِشَةُ اِذَا اَرَادَتْ اَنْ تُصَلِّيَهَا
غَلَّقَتِ الْبَابَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رض كَانَ يُصَلِّيْهَا يَوْمًا وَيَتْرُكُهَا عَشْرًا

فَصْلٌ وَاَمَّا الْوَرْدُ الثَّالِثُ فَالصَّلٰوةُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا
حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ وَهِيْبَةَ اَنَّهَا قَالَتْ
مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ
تَعَالٰى جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَقِيْلَ اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَآءِ وَالْجَنَّةِ تُفْتَحُ مِنْ
بَعْدِ الزَّوَالِ اِلٰى اَنْ تُصَلِّيَ الظُّهْرَ وَلِهٰذَا قِيْلَ اِنَّ الدَّعَوَاتِ
تُسْتَجَابُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَلِهٰذَا يُسْتَحَبُّ مُدَاوَمَةُ الْجِهَادِ

اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا چاشت کی نماز ہی سورہ والشمس ضحہا اور والضحے
کے ساتھ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے انہنے اپنے باپ سے انہنے اپنے دادا سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے بارہ رکعت چاشت کی
نماز پہر پڑہی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور تین بار
سورہ اخلاص تو اتریں گے ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے اونکی ساتھ ہونگے کاغذ
سفید اور نور کی قلمیں لکھتے رہینگے اسکے لیئے یہانتک کہ پھونکا جاوے
صور میں پہر جب قیامت کا دن ہوگا تو اسکے پاس ہر فرشتے تو ہیں کے ہوگا ساتھ ہر
فرشتے کے ایک حلہ اور ایک ہدیہ پہر وہ کہڑے ہونگے اسکی قبر پر اور کہینگے اسے قبر
والے اٹھہ اللہ عزوجل کے حکم سے بیشک تو امن والوں میں سے ہے **فصل** اور تحقیق وارد
ہوا بعض صحابہ سے انکار نماز چاشت کا اسمیں سے وہ روایت ہے جو ابن منادی
کی ہمارے اصحاب سے اپنی اسناد سے حضرت ابن عمر رض سے کہ کہا میں نے چاشت کی نماز
نہیں پڑہی جب سے میں مسلمان ہوا مگر یہ کہ میں طواف کروں بیت اللہ کا اور
بیشک وہ بدعت ہے اور البتہ اچہی بدعت ہے اور تحقیق وہ امن اچہی باتوں میں سے
ہے جن کو لوگوں نے نکالا ہے اور ابن مسعود کہا کرتے تہے چاشت کی نماز میں
اے اللہ کے بندو لوگوں پر وہ چیز کہولو جو نہیں اوجہہ کہ ان پر اللہ بس اگر تم
ضرور ہی اسکو پڑہنے والے ہو تو پڑہو اسکو اپنے گہروں میں اور یہ سب کچہہ نہیں
دلالت کرتا ان فضیلتوں کے رد پر جنکا ہمنے آگے بیان کیا جو وارد ہیں اس نماز کے
پڑہنے میں اور سوا اسکے نہیں کہ انہوں نے ارادہ کیا اسکا تاکہ نہ مشابہ ہو جاوے نماز فرض
سے پس لوگ غفلت کریں اسکے وجوب کا اور نہیں ہیں سب لوگ برابر عبادت کی نشاط
میں پس انہوں نے طلب کی اس پر خفت اور آسان کرنا طاعت کا انپر اور اسی معنے
میں روایت کیگئی ہی عثمان بن مالک سے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہی اپنے گہر میں چاشت کی نماز پس صحابہ آپکے پیچہے کہڑے ہوئے اور نماز پڑہی
اور حضرت عائشہ جب ارادہ کرتی تہیں اس نماز پڑہنے کا تو دروازہ بند کر لیتیں
اور حضرت ابن عباس نماز ایک روز پڑہتے تہے اور چہوڑ دیتے اسکو دس روز **فصل** و
لیکن تیسرا وظیفہ سو نماز ہی ظہر سے پہلے اور اسکے پیچہے جسکی کیفیت بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ
سے اپنے اسناد کی ساتھ یہ کہ انہوں نے کہا کہ جو شخص نماز پڑہے چار رکعت ظہر سے
پہلے اور چار رکعت اسکے پیچہے تو حرام کر لے گا اللہ پاک اسکے گوشت کو دوزخ پر اور
بعض نے کہا تحقیق دروازے آسمان اور جنت کے کہولے جاتے ہیں زوال کے بعد ظہر کی نماز
پڑہے جانے تک اور اسی لیئے کہا گیا ہی تحقیق دعائیں قبول کی جاتیں ہیں اس

ان شخص کا
ایمان قبول ہونا
فرشتوں کا استقبال کرنا
اور دوسری فضیلتوں کا
بیان
فرشتوں کا مومن
قبر کی زیارت کرنا
اور ان کی
فرمانبرداری کا
بیان
فرشتوں کا مومن کی
قبر پر آنا
اور اس کی
تعظیم کرنا
بیان
فرشتوں کا
اور اس کی
تعظیم کرنا
بیان
فرشتوں کا
اور اس کی
تعظیم کرنا
بیان

والدعاء والذكر فيها وفي ذلك حديث ثم روى عن ابي ايوب
الانصاري قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يواظب
على اربع ركعات قبل الظهر فسئل فقال صلى الله عليه
وسلم ان ابواب الجنة تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج
حتى تقام الصلوة فاحب ان تقدم وسئلت عائشة اي
صلوة كانت احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يواظب عليها فقالت كان صلى الله عليه وسلم يصلي اربعا
قبل الظهر يطيل فيهن القيام ويحسن فيهن الركوع والسجود
فصل واما الورد الرابع فيما بين الظهر والعصر فانا
ابو نصر عن والده قال انبانا عمر بن احمد قال انبانا عبد الله
ابن محمد قال ثنا صالح ابن مالك قال ثنا جعفر بن عمر قال
ثنا يونس ابن ابي عمرة عن عطاء عن ابن عباس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من احيى ما بين الظهر والعصر
احيى الله قلبه يوم تموت القلوب وعن ابن عمر انه كان
يحيي ما بين الظهر والعصر وعن ابراهيم النخعي انه
قال كانوا يشتهون الصلوة بين العشاءين فيما بين الظهر
والعصر بصلوة الليل وكان ذلك دأب كثير من العباد
فيصلون ورادهم بين الظهر والعصر ينفردون عن
الخلق وينقطعون الى الحق في هذه الساعة وهي
ساعة شريفة للخلوة بالرب عز وجل وذكره وهي صلوة
الغفلة ويستحب الاعتكاف في المسجد بين الظهر و
العصر للصلوة والذكر ليجمع بين الاعتكاف والانتظار
للصلوة وقد كان دأب السلف الا ان يكون قد فاته
النوم قبل الزوال فليتوف في هذه الساعة ليتقوى به
على قيام الليل فان نومة قبل الظهر لليلة الماضية و
بعد الظهر لليلة المستقبلة ولا يستحب ان يزيد في
النوم على ثمان ساعات وقيل ان نقص في النوم عن
هذا المقدار اضطرب بدنه لان النوم قوة البدن
راحته وحدثنا ابو نصر عن والده باسناده عن سهل

اور دعا اور ذکر کو اسوقت میں اور اسمیں ایک حدیث مروی ہی ابو ایوب
انصاری سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم مداومت کرتے تھے چار رکعتون پر
ظہر سے پہلی پھر آپ سے پوچھی گئے آپنے فرمایا تحقیق بہشت کے دروازے کہولے جاتے ہین پھر
کے ڈھلنے کے نزدیک پھر بند نہین کیے جاتے یہانتک کہ نماز قائم کی جائے سو مین دوست
رکھتا ہون کہ مین آگے کچھ بھیجون اور پوچھی گئی حضرت عائشہ کونسی نماز بہت
پیاری تھی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسپر آپ مداومت فرماتے تھے کہا
تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا کرتے چار رکعت ظہر سے پہلے لمبا کرتے اُن
مین قیام اور اچھا کرتے انمین رکوع اور سجدہ **فصل** ولیکن چوتھا وظیفہ
سو وہ درمیان ظہر اور عصر کے ہی حدیث بیانکی ہم کو ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا خبر
دی ہم کو عمر بن احمد نے کہا خبر دی ہم کو عبد اللہ بن محمد نے کہا حدیث کی ہم کو
صالح بن مالک نے کہا حدیث کی ہمکو جعفر بن عمر نے کہا حدیث کی ہم کو یونس
ابن ابی عمرو نے عطا سے اُس نے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص زندہ رکھے ظہر اور عصر کے درمیان کیوقت کو زندہ رکھیگا اللہ پاک
اسکے دل کو جسدن مرجاوینگے سب دل اور روایت ہے ابن عمر سے کہ وہ زندہ
رکھتے تھے اسوقت کو جو درمیان ظہر اور عصر کے ہی اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے
کہ کہا لوگ تھے تشبیہ دیتے مغرب اور عشا اور اسوقت کی نماز کو جو ظہر اور عصر کے
درمیان ہوتا ہی رات کی نماز سے اور یہ طریقہ تھا بہتون کا عبادت کرنیوالون
مین سے پس وہ پلٹا کرتے تھے اپنی نماز کے وظیفے ظہر اور عصر کے درمیان اکیلے ہوتے
تھے خلقت سے اور سب سے قطع کرتے تھے حق کی طرف اس ساعت مین اور یہ
ساعت بزرگ ہی خلوت کے لیئے ساتھہ رب عزوجل اور اسکے ذکر کے اور یہی غفلت کے
وقت کی نماز ہی اور مستحب ہے اعتکاف کرنا مسجد مین ظہر اور عصر کے درمیان
نماز اور ذکر کے لیئے تاکہ جمع ہوجاوے درمیان اعتکاف اور نماز کی انتظاری
کے اور تحقیق تھا یہ طریقہ سلف کا مگر یہ کہ اس سے فوت ہوگیا ہو سونا زوال کے
پہلے پس چاہیئے کہ سوئے اس گھڑی مین تاکہ قوت پاوے اُس رات کے قیام پر
کیونکہ اسکا سونا ظہر کے پہلے گذری رات کے لیئے ہی اور ظہر کے بعد آئندہ رات کے
لیئے ہی اور نہین مستحب کہ زیادہ کرے سونے مین آٹھہ گھڑیون پر اور بعض نے
کہا اگر کم کرے سونے مین اس مقدار سے تو پریشان ہوجاویگا اس کا بدن
کیونکہ سونا بدن کی قوت ہے اور اس کا آرام ہے اور ہم سے حدیث
بیان کی ابو نصر نے باپ اپنے سے اپنے اسناد سے سہل سے

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ صَلّٰى اثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً كُلَّ يَوْمٍ بُنِيَ اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اثْنَتَيْنِ
قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَاثْنَتَيْنِ
قَبْلَ الْعَصْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَزَالُ الْمُصَلُّوْنَ اَرْبَعٍ قَبْلَ الْعَصْرِ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ لَهُمْ مَغْفِرَةً حَتْمًا **فَصْلٌ** وَقَدْ وَرَدَ حَدِيْثٌ
جَامِعٌ لِلنَّوَافِلِ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ
اَبُوْ نَصْرٍ عَزَّ وَالِدُهٗ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ
الْحَافِظُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَدْرٍ الْحِمَارِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ
مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى
بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّكَلِّمَ اَحَدًا رُفِعَتْ لَهٗ فِيْ
عِلِّيِّيْنَ وَكَانَ لِمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى يَعْنِيْ
مَسْجِدَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَهِيَ
قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَ
هِيَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ هِيَ قَوْلُ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا وَمَنْ
صَلّٰى اَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ لِمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ
اللّٰهُ تَعَالٰى جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَهٗ اَبَدًا وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ
الْعَصْرِ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَزَّ وَالِدُهٗ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ
عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ كَانَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ
الشَّمْسُ عَنْ يَّسَارِهٖ مِقْدَارَهَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ فِي الْعَصْرِ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتْ عَنْ يَّسَارِهٖ مِقْدَارَهَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ فِي الظُّهْرِ

وطلب الحظوظ العالية المذخرة وجلب النفع العاجل ودفع الضرر عنها هو كالطفل الرضيع الذي لا يحسن الجواب فيه مصالح تفسيره وموعد الفضل الله الكريم الوهاب وبيده الكفيل بذلك والمبين الوكيل بذلك

اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابوہریرہ سے اُس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جو شخص نماز پڑہے بارہ رکعت ہر دن میں تو بنا دیگا اللہ پاک اسکے لیئے ایک گہر جنت میں دو رکعت فجر کی نماز سے پہلے اور چار رکعت ظہر کی نماز سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد اور دو رکعت نماز عصر کے پہلے اور دو رکعت مغرب کی نماز کے پیچھے اور روایت ہے سعید بن مسیب سے اُس عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیں گے نماز پڑہنے والے چار رکعت عصر کے پہلے یہانتک کہ بخشدیگا اللہ عزوجل اُن کو بخشنا ضروری

فصل اور تحقیق وارد ہوئی ایک حدیث جامع نفلوں کیلیئے اُن وقتوں میں اور وہ حدیث ہے جو بیان کی ابونصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے کہ کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن احمد حافظ نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن بدر حماری نے کہا ہمسے حدیث بیان کی حماد بن مدرک نے کہا ہمسے حدیث بیان کی عثمان بن عبداللہ شامی نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم نے عبداللہ بن ابی سعید سے اُس طاؤس سے اُس نے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے مغرب کے بعد چار رکعتیں پہلے کسی سے کلام کرنیکے تو وہ اُٹھائی جاوینگی اسکے لیئے علیین میں اور وہ ہوگا اُس شخص کیطرح جسنے پایا لیلۃ القدر کو مسجد قصی یعنی مسجد بیت المقدس میں اور یہ بہتر ہے نصف شعبان کی رات کے قیام سے اور یہ قول اللہ تبارک و تعالے کا ہے تہے تہوڑا رات سے سوتے اور یہ قول اللہ عزوجل کا ہے جدا ہو جاتی ہیں اُنکی کروٹیں بستروں سے اور یہ قول اللہ عزوجل کا ہے اور داخل ہوا موسیٰ شہر میں اسکے رہنے والوں کے غفلت کے وقت میں اور جو شخص چار رکعت نماز پڑہے عشا آخرہ کے بعد تو وہ ہوگا اُس شخص کی طرح جسنے لیلۃ القدر پائی مسجد الحرام میں اور جو شخص نماز پڑہے چار رکعت ظہر کے پہلے اور چار رکعت اسکے پیچھے تو حرام کریگا اللہ تعالے اسکا جسم دوزخ پر کہ اسکو کہا وے کبھی اور جو شخص نماز پڑہے چار رکعت عصر کے پہلے تو لکہیگا اللہ تعالے اسکے لیئے خلاصی دوزخ سے اور روایت ہے نافع سے اُس ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتیں سنت بہت پیاری ہیں مجھکو دنیا سے اور جو کچھ اسمیں اور ہمسے حدیث بیان کی ابونصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پوچھے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفلی نماز سے کہا کون طاقت رکہتا ہے اسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹہہرے رہتے یہانتک کہ ہو جاتا سورج آپکے بائیں طرف سے جسقدر وہ ہوتا ہے اُسکی داہنی طرف سے عصر کے وقت تو دو رکعتیں

صَلَّى أَرْبَعًا فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى أَرْبَعًا فَيُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ
رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا وَفِي الْجُمْلَةِ يَغْتَنِمُ الْعَبْدُ الصَّلٰوةَ
بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِلدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُرْجَى
إِجَابَةُ الدُّعَاءِ فِيهَا عَلٰى مَا تَقَدَّمَ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الْوِرْدُ
الْخَامِسُ فَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَهُوَ الذِّكْرُ
مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّفَكُّرِ فِي الْمَلَكُوتِ
وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ لِأَنَّ صَلٰوةَ النَّافِلَةِ مَنْهِيٌّ عَنْهَا فِيهِ وَيَقْرَءُ
قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ثُمَّ
الْمُعَوِّذَتَيْنِ يَخْتِمُ بِهَا ذِكْرَهُ وَلْيَسْتَفْتِحْ لَيْلَهُ بِالْقُرْآنِ لِأَنَّ اسْتِفْتَاحَهُ
وَرَدَ فِي الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِيمَا
يَذْكُرُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ
اذْكُرْنِي مِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ سَاعَةً وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
سَاعَةً أَكْفِكَ مَا بَيْنَهُمَا **بَابٌ** فِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ
بَيَانِ وَقْتِهَا وَسُنَنِهَا وَفَضَائِلِهَا **فَصْلٌ** الصَّلَوَاتُ
الْمَكْتُوبَةُ خَمْسٌ الْفَجْرُ وَهِيَ رَكْعَتَانِ وَالظُّهْرُ وَهِيَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ
وَالْعَصْرُ وَهِيَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَالْمَغْرِبُ وَهِيَ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ وَ
الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ وَهِيَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ فَذٰلِكَ سَبْعَ عَشْرَةَ
رَكْعَةً وَقَدْ كَانَتْ فُرِضَتْ خَمْسِينَ صَلٰوةً لَيْلَةَ أُسْرِيَ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ ثُمَّ أُعِيدَتْ إِلٰى خَمْسٍ
جُمْلَةً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِيَتَبَيَّنَ بِذٰلِكَ التَّخْفِيفُ وَسُمُولُ رَحْمَتِهِ
مَا أَلْقَى مِنَّا أَسْقَطَ عَنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا أَسْقَطَ عَنْهُمْ
ثُبُوتَ أَحَدِ الْعَشَرَةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِي الْقِتَالِ إِلٰى ثُبُوتِ
وَاحِدٍ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمْ وَكَمَا أَسْقَطَ تَحْرِيمَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَ
الْجِمَاعِ بَعْدَ النَّوْمِ فِي لَيَالِي الصِّيَامِ بِقَوْلِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ بَعْدَ أَنْ كَانَ
ذٰلِكَ مُحَرَّمًا عَلَيْهِمْ **فَصْلٌ** وَالْأَصْلُ فِي وُجُوبِهَا قَوْلُهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ
وَالْأَصْلُ فِي بَيَانِ وَقْتِهَا آيَاتٌ وَأَخْبَارٌ أَمَّا الْآيَاتُ فَقَوْلُهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ

نوافل ہر رکعت نماز پڑھتی ہے جب ڈھل جاتا سورج تو پڑھا رکعت نماز ظہر پڑھتی ہے پڑھتی ظہر کے بعد
دو رکعتیں اور پہلی عصر کے چار رکعتیں اور حاصل کلام یہ ہے کہ غنیمت جانے بندہ نماز
کو درمیان اذان اور اقامت کے اور دعا اور تضرع کو کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے جس میں
امید کیجاتی ہے قبول ہونے دعا کی اس بیان پر جو آگے گزر چکا **فصل** اور رہا پانچواں
وظیفہ سو وہ عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک ہے پس یہ وہ وقت ذکر کرنے
لیئے ہے تسبیح اور تہلیل اور استغفار اور فکر کرنے اللہ کے ملکوں میں اور قرآن مجید کے
پڑھنے سے کیونکہ نفلی نماز سے اسوقت میں منع کیا گیا ہے اور پڑھے سورج ڈوبنے
سے پہلے والشمس وضحٰہا اور واللیل اذا یغشٰی پھر معوذتین ختم کرے اپنے ورد کو اور
شروع کرے اپنی رات کو قرآن مجید سے اور پناہ لینے سے اور روایت کی گئی
حسن سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اسوقت میں کہ ذکر کرتے
ہے اپنے رب عزوجل کی رحمت سے تحقیق اللہ تعالٰی نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو
مجھ کو یاد کر فجر کی نماز کے بعد ایک گھڑی اور بعد نماز عصر کے ایک گھڑی تو میں
کفایت کروں گا تجھ کو ان دو وقتوں میں جو تو مانگے درمیان ان دونوں کے **باب** بیان میں
پانچوں نمازوں اور اوقات کے وقتوں اور انکی سنتوں اور انکی فضیلتوں کے **فصل** نمازیں
جو فرض ہیں پانچ ہیں فجر کی نماز اور وہ دو رکعت ہے اور ظہر کی نماز اور وہ چار رکعت
ہے اور عصر کی نماز اور وہ چار رکعت ہے اور مغرب کی نماز اور وہ تین رکعت ہے
اور عشاء کی نماز اور وہ چار رکعتیں ہیں سو یہ ستر رکعتیں ہیں اور تحقیق فرض کی گئیں تھیں
پچاس نمازیں جس رات میں سیر کرائے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات
کو پھر پھیری گئیں پانچ کی طرف از روی حکمت کے اللہ عزوجل کی طرف سے
تاکہ ظاہر ہو جاوے اس سے تخفیف اور آسانی اس چیز کی جسکو باقی رکھا اس
میں سے کہ دور کیا اپنے بندوں مومنوں سے جیسا کہ دور کیا ان سے ایک کا ثابت
رہنا مقابلہ میں دس کے مشرکوں میں سے لڑائی میں طرف ایک ثابت رہنے کے مقابلہ
میں دو کے ان مشرکوں سے اور جیسا کہ دور کیا کھانے اور پینے اور جماع کی تحریم کو
بعد سونے کے روزہ کی راتوں میں اپنے اس قول سے اور تم کھاؤ اور پیو جب
تک ظاہر ہو جاوے تمکو تاگا سفید فجر کا تاگے سیاہ رات سے بعد اسکے کہ یہ تھا حرام
ان پر **فصل** اور اصل ان کے واجب ہونے میں اللہ عزوجل کا یہ قول
ہے اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنیوالوں کے ساتھ
اور اصل انکے وقتوں کے بیان میں کئی آیتیں اور حدیثیں ہیں لیکن آیتوں سے اللہ
عزوجل کا یہ قول ہے پس اللہ کی پاکی بولو جب تم شام کرتے اور جب صبح کرتے ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اَيْ صَلُّوْا لِلّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وَ
الْعِشَآءِ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَعَشِيًّا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَ
حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّلٰوةَ
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ قَالَ بَعْضُهُمْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اِذَا زَالَتِ
الشَّمْسُ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَقِيْلَ عِنْدَ زَوَالِهَا وَقَالَ حَلَّتْ
عَظَمَتُهٗ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَبْلَ غُرُوْبِهَا
وَمِنْ اٰنَآءِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى قَالَ
قَتَادَةُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ هِيَ صَلٰوةُ الْفَجْرِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا
صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَمِنْ اٰنَآءِ الَّيْلِ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَاَطْرَافَ
النَّهَارِ صَلٰوةُ الظُّهْرِ وَاَمَّا الْاَخْبَارُ فَمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ
الشَّمْسُ وَكَانَ قَدْرُ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ
صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ
الصَّائِمُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ
الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ ثُمَّ صَلّٰى
بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ
حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ
اَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ الَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ
صَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ اَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا
وَقْتُ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِكَ وَ
الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَهٰذَا الْخَبَرُ هُوَ اَصْلٌ
فِي الْمَوَاقِيْتِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ لِاَحَادِيْثَ وَرَدَتْ كُلُّهَا
تَرْجِعُ اِلٰى مَعْنَاهُ فَلَمْ نَذْكُرْهَا **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ مَنْ
صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ اَوَّلًا قَبْلَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا اَوَّلًا

اور اسی کو سب تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور پچھلی پہر اور جب تم ظہر
کرتے ہو پس اللہ کی پاکی بولو یعنے نماز پڑھو جب تم شام کرتے ہو مغرب اور
عشا کی نماز اور جب تم صبح کرتے ہو فجر کی نماز پڑھو پچھلی پہر کو عصر کی نماز اور
جب تم ظہر کرتے ہو ظہر کی نماز پڑھو اور فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق نماز
مومنوں پر فرض کی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی اور فرمایا اللہ عزوجل نے اور
قائم کر نماز کو دونو طرف دن کے اور گنتی ساعتین رات سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قائم
کر نماز کو وقت ڈلہی سورج کے یعنی نزدیک اسکے غروب ہونیکے اور بعض نے کہا وقت
اسکے ڈلہنے کے اور فرمایا اللہ نے بڑی ہی بزرگی اسکی اور تسبیح کر ساتھ تعریف پروردگار
اپنے کے پہلے نکلنے سورج کے اور پہلے ڈوبنے اسکے سے اور گھڑیوں رات کی میں پس
تسبیح کر اور کناروں دن کے شاید کہ تو راضی ہو کہا قتادہ نے پہلے نکلنے سورج کے
یہ نماز فجر کی ہے اور پہلے ڈوبنے اسکے نماز عصر کی ہے اور رات کی گھڑیوں سے نماز
مغرب اور عشا کی ہے اور کناروں دن کے سے ظہر کی نماز ہے ولیکن حدیثیں سے
وہ ہے جو روایت کیگئی ہے ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے میری امامت کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس پس
مجھکو نماز پڑھائی ظہر کی جب ڈھل گیا سورج اور تہا سایہ بقدر تسمہ کے پھر مجھکو عصر
کی نماز پڑھائی جب ہو گیا ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پھر مجھکو مغرب کی نماز پڑھائی
جب روزہ کھولتا ہے روزہ دار پھر مجھکو عشا کی نماز پڑھائی جب شفق غائب
ہو گئی پھر مجھکو نماز پڑھائی فجر کی جب حرام ہو جاتا ہے کہانا پینا روزہ دار پر پھر
مجھکو نماز پڑھائی دوسرے دن ظہر کی جب ہو گیا ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پھر مجھکو
نماز پڑھائی عصر کی جب ہو گیا ہر چیز کا سایہ اسکی دوگنا پھر مجھکو نماز پڑھائی مغرب
کی جب روزہ کھولتا ہے روزہ دار پھر مجھکو نماز پڑھائی عشا کی رات کے پہلے
تہائی حصے تک پھر مجھکو نماز پڑھائی فجر کی جب صبح روشن ہو گئی پھر میری طرف
نظر کی پھر کہا اے محمد یہ ہے وقت پیغمبروں کا اُن پر اللہ کی رحمتیں اور اسکا سلام ہو
تجھ پر پہلوں کا ہے اور وقت درمیان ان دو وقتوں کے ہے اور یہ حدیث اصل ہے
سب وقتوں اور سب باب میں بہت حدیثیں اور ہیں سب کی سب اسی حدیث کے
معنے کی طرف رجوع کرتی ہیں پس ہم ان کو ذکر نہیں کرتے **فصل** بیان میں ان
لوگوں کے جنہوں نے یہ نمازیں پڑہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے روایت
کیگئی ہے بعض حدیثوں میں کہ تحقیق ایک مرد نے انصار میں سے پوچھا حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز سے کہ کسی نے پہلے اس کو پڑہا ہے

آیتین کریمہ کے کلمہ
غلام لین اور غلام کا کلمہ
کوئی آیتین ہوا
کیونکہ بہتر ہے
صفات اپنے مالک کے
لین دن رات کے
شخص کو کہ ثواب کا
مستحق ہو اسکے
تو اسنے فضل کا عوض
چاہا تہا لین اور
اسنے عمل سے
بلکہ اپنے کو پکارا تہا
جانا تہا
سچ ہے اللہ کا
رسول کا تہا اور اسکا
رسول کا تہا اور اسکا

فاخبره ان من صلاها اولا آدم عليه السلام والظهر
صلاها ابراهيم حين نجاه الله تعالى من نار نمرود والعصر
صلاها يعقوب عليه السلام حين اخبره جبريل
يوسف عليه السلام والمغرب صلاها داود حين
تاب الله عليه صلوة العتمة صلاها يونس بن متى
حين اخرجه الله تعالى من بطن الحوت كالفرخ الذي لا
ريش له فجاء جبريل عليه السلام فقال ان الله يقرئك
السلام ويقول لك اني مستحي منك كيف عذبتك في
دار الدنيا فهل انت راض عني فقام فصلى اربع ركعات ثم
قال اني عن ربي راض لي عن ربي راض **فصل** و
اول ما وجبت من الصلوت على نبينا صلى الله عليه وسلم
وامر بفعلها صلوة الفجر والمغرب وكان صلى الله عليه
وسلم يصلي ركعتين بالغداة وركعتين بالعشي وهو
قوله عز وجل فسبح بحمد ربك بالعشي والابكار الى ان
اسري به صلى الله عليه وسلم الى السماء ليلة المعراج فرض
عليه خمس صلوت في صلوة الفجر هي اول صلوة النهار ثم
الظهر وانما بدء العلماء في بيان صفة الصلوات بالظهر
اتباعا للمسند وهو قوله صلى الله عليه وسلم في حديث
ابن عباس اتاني جبريل عند البيت فصلى لي الظهر
الى اخر الحديث فبدء ببيان وقتها فجعل اول الوقت
وقتها الا انها فرضت اولا وقد بينا ان الفجر هي التي صلاها
ادم عليه السلام وهو اول نبي ارسل في الارض من الانبياء
فعلموا انها اول صلاة فرضت في الجملة **فصل** في
بيان وقت صلوة الفجر فاول وقتها انصداع الفجر الثاني
المنتشر ضوء الضياء في اقصى المشرق ذاهبا من القبلة
الى دبورها حتى ينفرج فيعم الافق وينتشر على رؤس الجبال
والقصور المشمس واخر وقتها الاسفار البين الذي اذا
سلم فيها بدء حاجب الشمس وما بين هذين وقت
قاتم والمستحب ثم هذه الصلوة صلوة الفجر

سو آپنے اسکو خبر دی کہ تحقیق جسنے اس کو پہلے پڑہا ہے وہ آدم علیہ السلام
ہین اور ظہر کی نماز پڑہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ پاک نے ان کو نجات
دی نمرود کی آگ سے اور عصر کی نماز پڑہی حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب
خبر دی اسکو جبرئیل علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کی اور مغرب کی نماز پڑہی
حضرت داود علیہ السلام نے جب اللہ تعالے نے اسکی توبہ قبول کی اور عشا کی نماز پڑہی
حضرت یونس بن متی نے جب اللہ تعالے نے اسکو مچھلی کے جانور کے
پیٹ سے مچھلی کے بچے کیطرح جسکے پر نہون پر حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے پس کہا تحقیق اللہ تعالے
تجھ کو سلام کہتا ہی اور تجھ کو فرماتا ہی کہ مین تحقیق حیا کرتا ہون تجھسے کہ کیسا مین نے
تجھ کو عذاب کیا دنیا مین پس بھلا تو راضی ہے مجھ پر پھر وہ کھڑی ہوئے پھر نماز
پڑہی چار رکعت پھر کہا تحقیق مین راضی ہون اپنے رب سے تحقیق مین اپنے رب سے
راضی ہون **فصل** اور پہلی جو نماز واجب ہوئی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور حکم کیے گئے اسکے کرنیمین فجر اور اور شام کی نماز ہی پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑہا کرتے دو رکعتین صبح کو اور دو رکعتین شام کو اور وہ فرمودہ ہے
اللہ عزوجل کا پس پاکی بول ساتھہ تعریف اپنے رب کے شام اور صبح کو یہانتک کہ
سیر کرائے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کیطرف معراج کی رات مین پس
فرض کی آپ پر پانچ نمازین اور فجر کی نماز سب پہلی نمازونکی ہی پھر ظہر کی اور
تحقیق شروع کیا علماء نے بیان کرنیمین نمازون کی صفت کی ظہر سے سنت
کی پیروی کرنے کو اور وہ قول ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عباس کی حدیث
مین میری امامت کی جبرئیل نے بیت کے پاس پھر مجھ کو ظہر کی نماز پڑہائی آخر حدیث
تک پس آپنے شروع کیا ظہر کی وقت بیان کرنیمین پس کہا پہلا وقتونکا ظہر کا وقت
نہ یہ کہ وہ فرض کیگئی ہے پہلی اور تحقیق ہمنے بیان کیا کہ تحقیق فجر وہ نماز ہے جسکو
حضرت آدم علیہ السلام نے پڑہا ہی اور وہ پہلی پیغمبر ہین کہ بھیجے گئے زمین مین آدمیون
مین سے پس معلوم ہوا کہ وہ پہلی نماز ہی کہ فرض کیگئی ہے فی الجملہ **فصل** بیان مین
فجر کی نماز کی وقت کے پس اسکا اول وقت پھٹنا ہے فجر دوسری کا کہ چوڑی
ہوتی ہے روشنی سی مشرق کی کنارے مین جانیوالی قبلہ سے اسکی پیٹھ کو یہانتک کہ
بلند ہو جاوے پھر تمام کناروں کو گھیر لے اور پھیل جاوے سرون پر پہاڑون اور
محلون مضبوط کے اور اسکا آخری وقت روشن ہی وہ کہ جب سلام پھیرے
اس سے نوٹ ہو جاوے سورج کا آبرو اور ان دو وقتونکے درمیان وقت
فراخ ہے اور مستحب ہے کہ اس نماز کا نام رکہا جاوے صبح کی نماز

أَوِ الْفَجْرِ وَلَا تُسَمِّ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَقُرْاٰنَ
الْفَجْرِ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا يَعْنِي صَلٰوةَ الْفَجْرِ تَشْهَدُهَا
مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَتَحْصُلُ فِي آخِرِ صَحِيفَةِ
مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَأَوَّلِ صَحِيفَةِ مَلَائِكَةِ النَّهَارِ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ وَالْأَفْضَلُ لِلتَّغْلِيسِ بِهَا خِلَافُ مَا قَالَ الْإِمَامُ
أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْإِسْفَارُ بِهَا أَفْضَلُ وَإِنَّمَا قُلْنَا ذٰلِكَ لِمَا رُوِيَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْصَرِفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ لَا يُعْرَفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ وَعَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ
رِوَايَةٌ أُخْرٰى أَنَّهُ اعْتَبَرَ بِحَالِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ الْإِسْفَارَ أَفْضَلُ
لِأَنَّهُ لَا يَخْرُجُ شَيْئًا وَلَا يُوجِبُ شَيْئًا لِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّهُ قَالَ الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَالَّذِي تَحِلُّ بِهِ الصَّلٰوةُ وَيَحْرُمُ فِيهِ
الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ بِالَّذِي يَنْتَشِرُ عَلٰى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَهُوَ الَّذِي
يُحْمَدُ وَقَدْ وَصَفَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْفَجْرَيْنِ وَ
حَدَّهُمَا بِحَدَّيْنِ فَقَالَ الْفَجْرُ الْأَوَّلُ هُوَ بَدْءُ سُلْطَانِ شُعَاعِ
الشَّمْسِ إِذَا ظَهَرَ فِي أَرْضِ الشَّامِ مُسْتَطِيلًا يَسْطَعُ ضَوْءُهَا
فِي وَسْطِ السَّمَاءِ حَتّٰى يَقْطَعَهَا عَقِيبَ بَقَاءِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ فَذٰلِكَ
الضِّيَاءُ الَّذِي يَظْهَرُ فِي السَّمَاءِ فِي الثُّلُثِ الْآخِرِ مِنَ اللَّيْلِ هُوَ
الْفَجْرُ الْأَوَّلُ ثُمَّ يَعُودُ سَوَادُ اللَّيْلِ لَمَّا كَانَ لِأَنَّ الشَّمْسَ تَغْرُبُ
فِي الْفَلَكِ الْأَسْفَلِ الْمُحَاذِي وَتَحْجُبُهَا الْأَرْضُ السَّادَّةُ بَيْنَهَا
فَذٰلِكَ الضَّوْءُ الَّذِي يَظْهَرُ فِي السَّمَاءِ وَأَمَّا الْفَجْرُ الثَّانِي فَهُوَ انْشِقَاقُ
شَفَقِ الشَّمْسِ هُوَ بَيَاضُهَا الَّذِي تَحْتَ الْحُمْرَةِ وَهُوَ
الشَّفَقُ الثَّانِي وَهُوَ أَوَّلُ سُلْطَانِهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَبُعْدَهُ
طُلُوعُ قُرْصِ الشَّمْسِ ذٰلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ إِذَا ظَهَرَتْ عَلٰى وَجْهِ
الْأَرْضِ الْتَهَبَتْ لِسَابِعَةٍ وَانْفَجَرَ شُعَاعُهَا مِنَ الْفَلَكِ
الْأَسْفَلِ وَهُوَ ذَيْلُ السَّمَاءِ سَتَرَتْ عَيْنَهَا الْجِبَالُ وَالْبِحَارُ
وَالْأَقَالِيمُ الْعَالِيَةُ وَظَهَرَ شُعَاعُهَا مُنْتَشِرًا إِلٰى وَسْطِ السَّمَاءِ
عَرْضًا مُسْتَطِيرًا وَالْأَوَّلُ لَا يَبْقٰى مُسْتَطِيلًا لِأَنَّهُ يَظْهَرُ فِي

أو الفجر ولا تسم صلوة الغداة لان الله تعالى قال وقرآن
الفجر إن قرآن الفجر كان مشهودا يعني صلوة الفجر تشهدها
ملائكة الليل وملائكة النهار فتحصل في آخر صحيفة
ملائكة الليل وأول صحيفة ملائكة النهار عليهم
السلام والافضل للتغليس بها خلاف ما قال الامام
ابو حنيفة رحمه الله تعالى الاسفار بها افضل وانما قلنا ذلك لما روي
عن عائشة رضي الله عنها قالت كن النساء يصلين الفجر مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثم ينصرفن متلففات بمروطهن لا يعرفهن احد من الغلس عن مالك
رواية اخرى ان اعتبر بحال المؤمنين فان الاسفار افضل
لانه اكثر لتكثير الجمع والثواب واما الفجر الاول فلا عبرة به
لانه لا يحرم شيئا ولا يوجب شيئا لما روي عن ابن عباس
انه قال الفجر فجران فالذي تحل به الصلوة ويحرم فيه
الاكل والشرب بالذي ينتشر على رؤس الجبال وهو الذي
يحمد وقد وصف بعض العلماء بالله عز وجل الفجرين و
حدهما بحدين فقال الفجر الاول هو بدو سلطان شعاع
الشمس اذا ظهر في ارض الشام مستطيلا يسطع ضوءها
في وسط السماء حتى يقطعها عقيب بقاء الفجر الاول فذلك
الضياء الذي يظهر في السماء في الثلث الاخير من الليل هو
الفجر الاول ثم يعود سواد الليل لما كان لان الشمس تغرب
في الفلك الاسفل المحاذي وتحجبها الارض السادة بينهما
فذلك الضوء الذي يظهر في السماء واما الفجر الثاني فهو انشقاق
شفق الشمس هو بياضها الذي تحت الحمرة وهو
الشفق الثاني وهو اول سلطانها من آخر الليل وبعده
طلوع قرص الشمس ذلك ان الشمس اذا ظهرت على وجه
الارض التهبت لسابعة وانفجر شعاعها من الفلك
الاسفل وهو ذيل السماء ستر عينها الجبال والبحار
والاقاليم العالية وظهر شعاعها منتشرا الى وسط السماء
عرضا مستطيرا والاول لا يبقى مستطيلا لانه يظهر في

یا فجر کی نماز اور نہ نام رکھا جاوے صلوۃ الغداۃ کا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اور قرآن پڑھ فجر کو تحقیق قرآن پڑھنا فجر کا ہے حاضر کیا گیا یعنے فجر کی نماز
میں حاضر ہوتے ہیں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے پھر جمع ہو جاوے رات کے
فرشتوں کے صحیفے کے آخر میں اور دن کے فرشتے کے صحیفے کے اول میں اور سلام ہو
اور افضل غلس میں پڑھنا ہے فجر کی نماز کو خلاف اسکے کہ کہا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے کہ
تحقیق اسفار کرنا فجر کی نماز میں افضل ہے اور تحقیق ہم نے یوں کہا اس روایت
کے لحاظ سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہا عورتیں نکلا کرتیں تھیں حضرت
رسول اللہ کے زمانے میں نماز پڑھتی تھیں فجر کی آپ کے ساتھ پھر لوٹتیں تھیں اپنی
اپنی چادروں کو نہ پہچانتا اُن کو کوئی صبح کے اندھیرے اور امام مالک رحمہ اللہ سے
ایک روایت ہے کہ تحقیق معتبر ہے مومنوں کے لحاظ سے ہی پس اگر وہ اسفار کریں تو افضل
اسفار ہی ہے کہ جماعت اور ثواب زیادہ ہو لیکن فجر اول کا اعتبار نہیں اسکا
کچھ اعتبار نہیں ہے کیونکہ وہ نہ کچھ حرام کرتی ہے اور نہ کچھ واجب کرتی ہے اس
روایت کے لحاظ سے جو کہ گئی ابن عباس سے کہا فجر دو فجر ہیں پس وہ فجر کہ جس سے
نماز حلال ہوتی ہے اور جس میں حرام ہوتا ہے کھانا اور پینا وہ فجر ہے جو پھیل جاوے
پہاڑوں کے سروں پر وہی حرام کرتی ہے اور تحقیق بیان کیا بعض علما
نے اللہ عزوجل نے دونو فجروں کا اور ان دونو کی دو حد میں بیان کیں پس کہا پہلی فجر
وہ شروع ہونا سورج کے شعاع کے غلبہ کا ہے جب ظاہر ہو وہ سورج پانچویں زمین کے بیچ
سے تاکہ پھیل جاوے اسکی روشنی آسمان کے درمیان یہانتک کہ کاٹ دے اسکو بمقدار باقی
رہنے فجر اول کے پس یہ روشنی کہ ظاہر ہوتی ہے آسمان میں پچھلے تیسرے حصے میں رات
میں ہی یہ فجر اول کا ذنب ہی ہے پھوٹتا ہے رات کا اندھیرا جیسا ہوتا ہے کہ کیونکہ سورج
ڈوب جاتا ہے آسمان نچلی چمکنے والے میں اور ڈھانپ لیتی ہے اسکو چھٹی زمین پس جاتی
رہتی ہے یہ روشنی کہ ظاہر ہوتی تھی آسمان میں ولیکن فجر دوسری صادق اس وہ
پھٹتا ہے شفق سورج کا اور وہ شروع ہوتا ہے اس سفیدی کا جسکے نیچے سرخی ہوتی
ہے اور وہ شفق دوسری ہے اور وہ اسکا پہلا غلبہ ہے آخر رات سے اور اسکی بیچ ہی نکلتی ہے
نکلنا سورج کی اور وہ یہ ہے کہ جب سورج ظاہر ہوتا ہے دنیا کے زمین کے منہ پر اور وہ
ساتویں زمین ہے اور نکلتی ہے اسکی شعاع نچلے آسمان سے اور وہ آسمان کا دامن ہے
تو اسکی آنکھ ڈھانپ لیتی ہے پہاڑوں اور دریاؤں اور بلند ملکوں کو اور ظاہر ہو جاتی
ہے اسکی شعاع پھیلتی ہوئی آسمان کے درمیان تک چوڑی کنارے میں اور فجر
اول کا ذنب کا نام رکھا جاتا ہے مستطیل کیونکہ وہ ظاہر ہوتی ہے آسمان

وَسَعَةِ السَّمَاءِ طُولًا ثُمَّ بَيْنَ هَبُوبَ الثَّانِي يَظْهَرُ عَرْضًا مُسْتَطِيلٌ
فَيَعُمُّ الْأُفُقَ وَأَرْجَاءَ السَّمَاءِ كُلَّهَا وَلِلشَّمْسِ شَفَقَانِ عِنْدَ
الْغُرُوبِ وَشَفَقَانِ عِنْدَ الطُّلُوعِ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الظُّهْرُ
فَأَوَّلُ وَقْتِهَا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فِي آخِرِهِ إِذَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ
شَيْءٍ مِثْلَهُ وَلَا أَفْضَلَ تَعْجِيلُهَا إِلَّا فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَعَ الْغَيْمِ
فِي حَقِّ مَنْ أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى الْجَمَاعَةِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَلِمَا
رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَذَّنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَذَّنْتُ ثَانِيَةً فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ
أَذَّنْتُ ثَالِثَةً فَقَالَ أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْتُ فَيْءَ التُّلُولِ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا وَ
بَيَانُ مَعْرِفَةِ الزَّوَالِ أَنَّ الشَّمْسَ إِذَا وَقَفَتْ هُوَ قَبْلَ الزَّوَالِ
فَإِذَا زَالَتْ أَقَلَّ الْقَلِيلِ فَذَلِكَ قَدْ الظُّهْرِ وَجَاءَ فِي الْحَدِيثِ
أَنَّ الشَّمْسَ إِذَا زَالَتْ بِمِقْدَارِ شِرَاكٍ فَذَلِكَ أَوَّلُ وَقْتِ
الظُّهْرِ فَإِذَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَهُوَ آخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ وَ
أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ ذَلِكَ فَقِسِ
الظِّلَّ بِأَنْ تَنْصِبَ عُودًا أَوْ تَقُومَ قَائِمًا فِي مَوْضِعٍ مُسْتَوٍ مِنَ الْأَرْضِ
مُسْتَوِيًا مُعْتَدِلًا ثُمَّ تَعْلَمُ عَلَى مُنْتَهَى الظِّلِّ بِأَنْ تَخُطَّ
خَطًّا ثُمَّ انْظُرْ إِنْ نَقَصَ أَوْ زَادَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ يَنْقُصُ عَلِمْتَ
أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَزُلْ بَعْدُ وَإِنْ رَأَيْتَهُ قَائِمًا لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ
فَذَلِكَ قِيَامُهَا وَهُوَ نِصْفُ النَّهَارِ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ
حِينَئِذٍ فَإِذَا أَخَذَ الظِّلُّ فِي الزِّيَادَةِ فَذَلِكَ زَوَالُ
الشَّمْسِ فَقِسْ مِنْ حَدِّ الزِّيَادَةِ إِلَى ظِلِّ ذَلِكَ الشَّيْءِ الَّذِي
قِسْتَ بِهِ طُولَ الظِّلِّ فَإِذَا بَلَغَ إِلَى آخِرِ طُولِهِ فَهُوَ آخِرُ
وَقْتِ الظُّهْرِ فَإِذَا زَادَ شَيْئًا يَسِيرًا فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ
حَتَّى يَزِيدَ الظِّلُّ طُولَ ذَلِكَ الشَّيْءِ مَرَّةً أُخْرَى فَذَلِكَ
آخِرُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَبْقَى وَقْتُ الضَّرُورَةِ إِلَى قُبَيْلِ غُرُوبِ
الشَّمْسِ وَكَذَلِكَ تَفْعَلُ بِقِيَامِكَ فَتَعْلَمُ عَلَى مَوْضِعِ
ظِلِّكَ فَإِنْ قَصَرَ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَمْ تَزُلِ الشَّمْسُ إِلَى وَقْتِ

کے درمیان میں طول میں پھر جاتی رہتی ہے اور فجر دوسری صادق ظاہر
ہوتی ہے عرض میں آسمان کے کناروں میں پس وہ گھیر لیتی ہے کناروں کو اور آسمان
کے سب کے سب کناروں کو اور سورج کیلئے دو شفق ہیں غروب کیوقت اور دو شفق
ہیں طلوع کیوقت **فصل** لیکن ظہر پس اسکا اول وقت ہے جب ڈھلجاوے سورج
اور اسکا آخر ہی جب ہو جاوے ہر چیز کا سایہ اسکی مثل اور افضل اسمیں جلدی کرنا ہے
مگر گرمی کی شدت میں اور ساتھ ابر کے اس شخص کے حق میں جو ارادہ رکھتا ہو نکلنے
کا جماعت کیطرف واسطے فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سرد کرو ظہر کی نماز کو پس
تحقیق شدت گرمی کی دوزخ کے سانس سی ہے اور اس روایت کے لحاظ سے جو
لگیگی بلالؓ سے کہا میں نے خبر دی حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر
کی نماز سی آپ نے فرمایا سرد کر وپھر ایکو خبر دی دوبارہ آپنے فرمایا سرد کر وپھر میں نے
آپکو خبر کی تیسری بار آپ نے فرمایا سرد کر وہاں تک کہ میں نے دیکھی ٹیلوں کے سامنے پھر
فرمایا تحقیق گرمی کی سختی دوزخ کے جوش سی ہے پس جب سخت ہو جاوے گرمی پس
تم سرد کیا کرو اور زوال کے پہچاننے کا بیان یہ ہے کہ جب سورج ٹھہر جاوے پس وہ
قبل زوال ہے پھر جب ڈھل جاوے تھوڑا سی بہت تھوڑا پس یہ ظہر کا وقت ہے اور حدیث
میں آیا ہے کہ تحقیق جب سورج ڈھل جاوے جوتی کے تسمے کجرا برابر پس یہ اول وقت ظہر کا
ہے پھر جب ہو جاوے ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پس وہ آخر وقت ظہر کا ہے اور اول وقت
عصر کا پس جب تو چاہے اسکو پہچاننا پس قیاس کر سایہ کو اسوجہ سے کہ کھڑا کرے تو ایک
ستون یا تو آپ کھڑا ہو اسجگہ میں زمین سی سیدھا برابر پھر تو نشان کر دے سایہ کے انتہا
پر یہ کہ ایک خط کھینچ پھر تو دیکھ کہ وہ گھٹتا ہی یا بڑھتا ہی پھر اگر تو اسکو دیکھے گھٹتا تو
جان لے کہ سورج ابھی نہیں ڈھلا اور اگر تو اسکو دیکھے قایم نہ گھٹتا نہ بڑھتا پس یہ اسکا
قیام ہے اور یہی نصف النہار ہے کہ نہیں جایز ہے نماز اسوقت میں پھر جب شروع ہو سایہ
زیادتی میں پس یہ ہے ڈھلنا سورج کا پس قیاس کر زیادتی کی حد سی اس چیز کے
سایہ تک جس سی تو نے قیاس کیا تھا سایہ کے طول کا پس جب پہونچ جاوے
اسکے طول کے آخر تک پس وہ آخر وقت ہے ظہر کا پھر جب بڑھ جاوے کچھ
تھوڑا سا پس تحقیق داخل ہو گیا عصر کا وقت یہانتک کہ بڑھ جاوی سایہ اس
چیز کے طول سے دوسری بار پس یہ آخر وقت ہے عصر کا پھر باقی رہتا ہے
ضرورت کا وقت سورج کے غروب ہونے کے پہلے تک اور اسی طرح تو کرے
اپنے کھڑے ہونے سے پس نشان کرے اپنے سائے کی جگہ پر پس اگر کم
ہو تو جان لے کہ تحقیق سورج نہیں ڈھلا اور اگر ٹھیر جاوے پس

هُوَ حَالُ الْقِيَامِ وَإِنْ زَادَ هُوَ الزَّوَالُ وَاعْلَمْ مَعْرِفَتُكَ لِمِثْلِ
بِقِيَامِكَ وَطُولِكَ فَإِنَّ طُولَكَ سَبْعَ أَقْدَامٍ بِقَدَمِكَ
لِسَوِيٍّ قَدْرِكَ الَّذِي تَقُومُ عَلَيْهَا فَإِنَّكَ تَقُومُ مُسْتَقْبِلَ
الشَّمْسِ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَأْمُرُ إِنْسَانًا يَعْلَمُ طَرَفَ ظِلِّكَ بِعَلَامَةٍ
ثُمَّ تَقِيسُ مِنْ عَقِبِكَ إِلَى تِلْكَ الْعَلَامَةِ فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا أَقَلُّ
مِنْ سَبْعِ أَقْدَامٍ سِوَى مَا أَلَمَّتِ الشَّمْسُ عَلَيْهِ مِنَ الظِّلِّ فَتَعْلَمُ
أَنَّكَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَأَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ لَمْ يَدْخُلْ بَعْدُ فَإِذَا
زَادَ الظِّلُّ عَلَى سَبْعِ أَقْدَامٍ عَلِمْتَ دُخُولَ وَقْتِ الْعَصْرِ **فَصْلٌ**
وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِنَ الْأَقْدَامِ وَنَصْبِ الْعُمُودِ يَخْتَلِفُ فِي
الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ فَيَزِيدُ الظِّلُّ وَيَنْقُصُ فَالزِّيَادَةُ تَكُونُ فِي
الشِّتَاءِ لِأَنَّ الشَّمْسَ تَكُونُ فِي مَسَامَتَةِ الشَّخْصِ لِأَنَّهَا تَسِيرُ
فِي ذَيْلِ السَّمَاءِ وَلَا تَرْتَفِعُ فِي الْجَوِّ وَنُقْصَانُهُ يَكُونُ فِي الصَّيْفِ
لِأَنَّ الشَّمْسَ تَرْتَفِعُ إِلَى الْجَوِّ فَتَشْرُفُ عَلَى الْأَشْخَاصِ لِأَنَّهَا أَوَّلُ
مَا تَصْعَدُ تَكُونُ مِنْ جَانِبِ السَّمَاءِ فَيَمْتَدُّ ظِلُّهَا الْمُقَابِلَ وَرُبَّمَا
فَكُلَّمَا صَعِدَتْ قَصُرَ الظِّلُّ إِلَى أَنْ تَنْتَهِيَ فِي الِارْتِفَاعِ
فَتَصِيرَ فِي لَبِدِ السَّمَاءِ وَهُوَ حَالَةُ قِيَامِهَا فَإِذَا أَخَذَتْ فِي
السَّيَرَانِ وَهُوَ النُّزُولُ نَحْوَ مَا يَلِي مَغْرِبَهَا فَيَأْخُذُ الظِّلُّ
فِي الطُّولِ وَهُوَ الزَّوَالُ وَلِأَنَّ لَكَ يَخْتَلِفُ فِي الْبُلْدَانِ فَمَا
كَانَ مِنْهَا تَحْتَ وَسَطِ الْفَلَكِ كَمَكَّةَ وَمَا حَوَالَيْهَا مِنَ الْبُلْدَانِ
قَصُرَ ظِلُّ الشَّمْسِ فِيهِ حَتَّى لَا يَبْقَى لِلشَّمْسِ ظِلٌّ أَصْلًا وَمَا
كَانَ بَعِيدًا مِنْ وَسَطِ الْفَلَكِ كَخُرَاسَانَ وَمَا وَالَاهَا مِنَ
النَّوَاحِي فَإِنَّ ظِلَّ الشَّمْسِ يَطُولُ صَيْفًا وَشِتَاءً فَيَكُونُ
صَيْفُهَا كَشِتَاءِ غَيْرِهَا فِي طُولِ الظِّلِّ فَقَدْ يَزُولُ فِي تِلْكَ
الْبِلَادِ **فَصْلٌ** فِي مَعْرِفَةِ الْأَقْدَامِ اعْلَمْ أَنَّ أَوَّلَ مَا
تَزُولُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ عَلَى مَا ذَكَرَهُ الْقُدَمَاءُ مِنْ أَهْلِ هَذَا
الْعِلْمِ فِي حَزِيرَانَ عَلَى قَدَمَيْنِ وَآخِرُ مَا تَزُولُ عَلَيْهِ فِي
كَانُونَ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَقْدَامٍ وَتَزُولُ فِي يُولَ عَلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ
وَفِي تِشْرِينَ الْآخِرِ عَلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ وَفِي كَانُونَ الْأَوَّلِ
عَلَى ثَمَانِيَةِ أَقْدَامٍ وَذَلِكَ مُنْتَهَى قِصَرِ النَّهَارِ وَطُولِ اللَّيْلِ

وہ سورج کے کھڑے ہونیکا حال ہی اور اگر بڑہ جاوے پس وہ زوال ہی لیکن
تیرا پہچاننا اپنی مثل کا اپنے قیام اور اپنے طول کے ساتھہ پس تحقیق تیرا طول سات
قدم ہیں تیرے قدم سے سوا تیرے اس قدم کے جسپر تو کھڑا ہے پس تحقیق تو کھڑا ہوگا
سورج کے سامنے اپنے مونہہ سے پھر تو حکم کرے کسی آدمی کو وہ نشان کردے تیری
سائے کے انتہا پر کسی نشانی سے پس تو اندازہ کری اپنی اور تیری اس نشانی تک پس اگر
ہو اور اس نشانی کے درمیان کم سات قدم سے سوا اس سائے کے جسپر سورج
ڈہلا ہی پس تو جان کہ تحقیق تو ظہر کیوقت مین ہی اور تحقیق عصر کا وقت ابہی نہین
داخل ہوا پس اگر بڑہ جاوی سایہ تیرا سات قدمون پر تو جان لے کہ عصر کا وقت
داخل ہوگیا **فصل** اور جو کہ ہمنے بیان کیا قدمون اور ستون کے کھڑے کرنیسے
مختلف ہوتا ہی جاڑے اور گرمی مین پس بڑہ جاتا ہی سایہ اور گھٹتا ہی پس اسکا بڑہنا
ہوتا ہی جاڑے مین کیونکہ سورج ہوتا ہے شخص کے برابر مین کیونکہ وہ چلتا ہی آسمان کے
دامن مین اور نہین بلند ہوتا اسکے درمیان مین اور اس کا گھٹنا ہوتا ہی گرمی مین
کیونکہ سورج بلند ہوتا ہے آسمان کے درمیان تک پس سر پر ہوتا ہی لوگون کے کیونکہ
وہ پہلی بار کہ چڑہتا ہی ہوتا ہے آسمان کی طرف سے پس لنبا ہوتا ہے اسکا سایہ
اسکے قرص کے مقابلہ مین پس جب تک چڑہتا جاتا ہی گھٹتا جاتا ہے سایہ یہانتک کہ
پہونچ جاتا ہی بلندی مین پس ہوجاتا ہے درمیان مین آسمان کے اور یہ حالت ہی اسکے
قیام کی پھر جب شروع ہوتا ہی اترنے مین اور وہ اسکا اترنا ہی اسطرف کو جو
اسکے غروب ہونیکی جگہہ کے متصل ہی پس شروع ہوتا ہی سایہ طول مین اور یہ زوال
ہے اور اسی طرح مختلف ہوتا ہی شہرون مین پس جو شہر ہوتا ہے ان شہرون مین
نیچے درمیان آسمان کے جیسے کہ ہے اور جو شہر اسکے گرد مین تو کم ہوتا ہی سورج کا سایہ
اسمین یہانتک کہ نہین باقی رہتا اصلا اسطے سورج کے سایہ اصلا اور جو شہر ہمکا دور
درمیان سے آسمان کے جیسے خراسان ہے اور جو اسکے نزدیک ہین گرد نواح سے پس
تحقیق سایہ سورج کا وہان لنبا ہوتا ہے گرمی اور جاڑے مین پس ہوتے ہین
گرمی کے دن اسکے غیر جگہہ کے جاڑے کے طرح طول مین یہ کہے پس تحقیق زوال ہوتا ہی ان
شہرون مین **فصل** بیان مین قدمون کی پہچان کے جان کہ تحقیق بہت کم سایہ
اصلی جسپر سورج ڈہلتا ہے اس بیان پر جسکو بیان کیا اگلون نے اس علم والون
مین سے ماہ اساڑہ مین دو قدم پر ہے اور اکثر سایہ اصلی جسپر زوال ہوتا ہی ماہ پوس
مین آٹھہ قدم پر ہے اور زوال ہوتا ہی ماہ تنوار مین پانچ قدم پر اور ماہ کاتک مین چھ قدم
پر اور ماہ اگہن مین سات قدم پر اور ماہ پوس مین آٹھہ قدم پر اور نہایت ہے دن کے

وَهُوَ اَكْثَرُ مَا تَزُوْلُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ يَنْقُصُ الظِّلُّ وَيَزِيْدُ
النَّهَارُ فَتَزُوْلُ الشَّمْسُ فِيْ كَانُوْنَ الْاٰخِرِ عَلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ وَ
تَزُوْلُ فِيْ شُبَاطٍ عَلٰى سِتَّةِ اَقْدَامٍ وَتَزُوْلُ فِيْ اٰذَارٍ عَلٰى خَمْسَةِ
اَقْدَامٍ وَذٰلِكَ اِسْتِوَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَتَزُوْلُ فِيْ نِيْسَانٍ
عَلٰى اَرْبَعَةِ اَقْدَامٍ وَفِيْ اَيَّارٍ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَقْدَامٍ وَفِيْ حَزِيْرَانَ
عَلٰى قَدَمَيْنِ فَذٰلِكَ مُنْتَهٰى طُوْلِ النَّهَارِ وَقِصَرِ اللَّيْلِ وَ
هُوَ اَقَلُّ مَا تَزُوْلُ الشَّمْسُ عَلَيْهِ فَيَكُوْنُ النَّهَارُ خَمْسَ عَشْرَ
سَاعَةً وَاللَّيْلُ تِسْعَ سَاعَاتٍ وَتَزُوْلُ فِيْ تَمُوْزٍ عَلٰى ثَلَاثَةِ
اَقْدَامٍ وَفِيْ اٰبَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَقْدَامٍ وَفِيْ اَيْلُوْلَ عَلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ
وَفِيْهِ يَسْتَوِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَرُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
اَنَّهُ قَالَ اَكْثَرُ مَا تَزُوْلُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ سَبْعَةُ اَقْدَامٍ وَاَقَلُّ
ذٰلِكَ مَا تَزُوْلُ عَلٰى قَدَمٍ وَاحِدٍ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ كَانَتْ صَلَاتُنَا الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الصَّيْفِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَ
فِي الشِّتَاءِ عَلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ اِلٰى سِتَّةِ اَقْدَامٍ **فَصْلٌ**
وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ صِفَةً اُخْرٰى فَقَالَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ فِيْ تِسْعَةَ عَشَرَ
يَوْمًا مِنْ اَيَّارٍ وَظِلُّ الْاِنْسَانِ ثَلَاثَةُ اَقْدَامٍ وَذٰلِكَ كُلُّ
شَخْصٍ بِعَيْنِهٖ وَاِنَّ الشَّمْسَ تَزُوْلُ يَوْمَئِذٍ وَظِلُّ ذٰلِكَ الشَّيْءِ
ثَلٰثَةُ اَسْبَاعِهٖ ثُمَّ يَنْقُصُ الظِّلُّ قَدَمًا حَتّٰى يَنْتَهِيَ
طُوْلُ النَّهَارِ وَقِصَرُ اللَّيْلِ فِيْ تِسْعَةَ عَشَرَ مِنْ حَزِيْرَانَ
فَتَزُوْلُ الشَّمْسُ يَوْمَئِذٍ وَظِلُّ الْاِنْسَانِ نِصْفُ قَدَمٍ وَ
ذٰلِكَ اَقَلُّ مَا تَزُوْلُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَيَزِيْدُ الظِّلُّ فَكُلَّمَا
مَضَتْ سِتَّةٌ وَثَلَاثُوْنَ يَوْمًا زَادَ الظِّلُّ قَدَمًا حَتّٰى يَسْتَوِيَ
اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فِيْ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا مِنْ اَيْلُوْلَ فَتَزُوْلُ
الشَّمْسُ يَوْمَئِذٍ وَالظِّلُّ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَقْدَامٍ غَيْرَ يَزِيْدُ الظِّلُّ
فَكُلَّمَا مَضٰى اَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا زَادَ الظِّلُّ قَدَمًا حَتّٰى يَنْتَهِيَ
طُوْلُ اللَّيْلِ وَقِصَرُ النَّهَارِ وَذٰلِكَ فِيْ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا مِنْ
كَانُوْنَ الْاَوَّلِ فَتَزُوْلُ الشَّمْسُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ
وَنِصْفِ قَدَمٍ وَذٰلِكَ اَكْثَرُ مَا تَزُوْلُ الشَّمْسُ عَلَيْهِ ثُمَّ

اور یہ اکثر سایہ کا ہی جسپر ڈہلتا ہی سورج پھر گھٹنے لگتا ہی سایہ اور بڑہتا ہے دن
پھر ڈہلتا ہی سورج ماہ اگہن مین سات قدم پر اور ڈہلتا ہی پہاگن مین چھہ قدم
پر اور ڈہلتا ہے چیت مین پانچ قدم پر اور برابر ہوتا ہی رات اور دن کا اور
ڈہلتا ہے بساکہہ مین چار قدم پر اور جیٹھہ مین تین قدم پر اور اساڑہ مین دو قدم
پر پس یہ نہایت لنبائی دن کی ہی اور گہٹنا رات کا اور یہ بہت کم سایہ ہی جسپر سورج
ڈہلتا ہی پس یہ ہوتا ہے دن پندرہ گہڑی اور رات نو گہڑی اور ڈہلتا ہی ساون مین
تین قدم پر اور بہادون مین چار قدم پر اور ماہ گوار مین پانچ قدم پر اور اسی
مین برابر ہوتی ہی رات اور دن اور روایت کیگئی ہی سفیان ثوری سے کہ کہا
اکثر سایہ اصلی جسپر سورج ڈہلتا ہی سات قدم ہین اور بہت کم سایہ جسپر زوال ہوتا
ہے ایک قدم ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہی ہماری
نماز ظہر کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ گرمی مین تین قدم
پر اپنے قدم تک اور جاڑے مین پانچ قدم پر چھہ قدم تک **فصل** اور
ان کے بعض نے بیان کی صفت پس کہا ڈہلتا ہے سورج انیس دن
مین ماہ ایار چھہ مین سے اور سایہ آدمی کا تین قدم ہے اور اسی
طرح ہے ہر چیز جس کو تو ٹہہرا کرے کیونکہ سورج ڈہلتا ہے اس دن حالانکہ
سایہ اسچیز کا اس کے سات مین حصے کا تیسرا حصہ ہوتا ہے پھر گہٹتا ہے
سایہ ایک قدم یہانتک کہ نہایت کو پہونچ جاتا ہے طول دن کا اور
گہٹنا رات کا اور یہ انیس دن مین ماہ اساڑہ سے پس ڈہلتا ہے سورج اسدن
حالانکہ سایہ آدمی کا ہوتا ہے آدہا قدم اور یہ بہت کم سایہ اصلی ہے
جسپر سورج ڈہلتا ہے پھر بڑہنے لگتا ہے سایہ پس جب گذر جاتے
مین چھتیس دن تو بڑہتا ہے سایہ ایک قدم یہانتک کہ برابر ہوجاتی
ہے رات اور دن انیس دن مین ماہ کنوار سے پس ڈہلتا ہے
سورج اس دن حالانکہ سایہ ہوتا ہے تین قدم پر پھر بڑہنے لگتا
ہے سایہ پس جب گذر جاتے ہین چودہ دن تو بڑہتا ہے سایہ
ایک قدم یہانتک کہ نہایت کو پہونچ جاتا ہے طول رات کا اور
گہٹنا دن کا اور یہ انیس دن مین ہوتا ہے ماہ پوس سے
پس ڈہلتا ہے سورج اس دن ساڑہے سات قدم پر اور
یہ اکثر سایہ اصلی ہے جس پر سورج ڈہلتا ہے پھر جب
گذر جاتے ہین

كُلَّمَا مَضَى أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا زَادَ الظِّلُّ قَدَمًا حَتَّى يَنْتَهِيَ
إِلَى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا مِنْ أَيَّارٍ فَذَلِكَ اسْتِوَاءُ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَتَزُولُ الشَّمْسُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْدَامٍ وَذَلِكَ حُلُولُ
الشَّمْسِ فِي الصَّيْفِ وَزِيَادَةُ الظِّلِّ وَنُقْصَانُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ
فِي كُلِّ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ يَوْمًا قَدَمٌ فِي الصَّيْفِ وَالْقَيْظِ وَ
زِيَادَتُهُ فِي كُلِّ أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا قَدَمٌ فِي الرَّبِيعِ وَالشِّتَاءِ

فَصْلٌ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ شُيُوخِنَا لِذَلِكَ صِفَةً
أُخْرَى وَهِيَ أَنْ قَالَ تَزُولُ الشَّمْسُ فِي حَزِيرَانَ كُلَّ عَلَى ثَلَاثَةِ
أَقْدَامٍ وَالْقَدَمُ سُبُعُ كُلِّ شَخْصٍ مُنْتَصِبٍ فَأَوَّلُ وَقْتِ
الْعَصْرِ فِيهِ تِسْعَةُ أَقْدَامٍ وَنِصْفٌ وَأَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ فِي تَمُّوزٍ
كُلَّهُ أَرْبَعَةُ أَقْدَامٍ وَأَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فِيهِ عَشَرَةُ أَقْدَامٍ وَ
نِصْفٌ وَأَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ فِي آبَ كُلَّهُ خَمْسَةُ أَقْدَامٍ وَ
أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فِيهِ أَحَدَ عَشَرَ قَدَمًا وَنِصْفٌ وَأَوَّلُ وَقْتِ
الظُّهْرِ فِي أَيْلُولَ كُلَّهُ سِتَّةُ أَقْدَامٍ وَأَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فِيهِ اثْنَا
عَشَرَ قَدَمًا وَنِصْفٌ وَأَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ فِي تِشْرِينَ الْأَوَّلِ
كُلَّهُ سَبْعَةُ أَقْدَامٍ وَأَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فِيهِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ قَدَمًا
وَنِصْفٌ وَأَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ فِي تِشْرِينَ الْآخِرِ كُلَّهُ ثَمَانِيَةُ
أَقْدَامٍ وَأَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فِيهِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ قَدَمًا وَنِصْفٌ
وَأَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ فِي كَانُونَ الْأَوَّلِ كُلَّهُ عَشَرَةُ أَقْدَامٍ وَنِصْفٌ
وَأَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فِيهِ سَبْعَةَ عَشَرَ قَدَمًا وَأَوَّلُ وَقْتِ
الظُّهْرِ فِي كَانُونَ الثَّانِي كُلَّهُ تِسْعَةُ أَقْدَامٍ وَأَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ
فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ قَدَمًا وَأَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ فِي شُبَاطَ
كُلَّهُ سَبْعَةُ أَقْدَامٍ وَنِصْفٌ وَأَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فِيهِ أَرْبَعَةَ
عَشَرَ قَدَمًا وَنِصْفٌ وَأَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ فِي آذَارَ كُلَّهُ سِتَّةُ
أَقْدَامٍ وَأَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ قَدَمًا وَنِصْفٌ
وَأَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ فِي نَيْسَانَ كُلَّهُ أَرْبَعَةُ أَقْدَامٍ وَنِصْفٌ
وَأَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فِيهِ أَحَدَ عَشَرَ قَدَمًا وَأَوَّلُ وَقْتِ
الظُّهْرِ فِي أَيَّارَ كُلَّهُ ثَلَاثَةُ أَقْدَامٍ وَنِصْفٌ وَأَوَّلُ وَقْتِ
الْعَصْرِ فِيهِ عَشَرَةُ أَقْدَامٍ فَهَذَا مِقْدَارُ مَا تَزُولُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

چودہ دن نو زیادہ ہوتا ہے سایہ ایک قدم یہانتک کہ نہایت کو پہونچ
جاتا ہے اوسیں دن تک چیت مین سے پس یہ برابر ہوتا ہے رات
اور دن کا اور سورج ڈہلتا ہے تین قدم پر اور یہ داخل ہونا ہے
سورج کا گرمی مین اور زیادہ ہونا سائے کا اور اس کا کم ہونا جو ہمنے
بیان کیا ہر چھتیس دن مین ایک قدم گرمی کے دنون اور سخت گرمی
مین اور اس کا زیادہ ہونا ہر چودہ دن مین ایک قدم بہار اور جاڑے
مین **فصل** اور تحقیق بیان کیا ہمارے بعض شیخ نے اسکیلئے ایک
اور صفت اور وہ یہ ہے کہ کہا ڈہلتا ہے سورج ماہ اساڑہ سارے
مین تین قدم پر اور قدم ساتوان حصہ ہے ہر شخص کہڑے کا اور اول
وقت عصر کا اسی مہینے مین ساڑہے تو قدم ہین اور اول وقت ظہر کا
ساون ساری مین چار قدم ہین اور اول وقت عصر کا اس مہینے
مین ساڑہے دس قدم ہین اور اول وقت ظہر کا بہادون ساری
مین پانچ قدم ہین اور اول وقت عصر کا اسمین ساڑہے گیارہ قدم
ہین اور اول وقت ظہر کا ماگہ کنوار سارے مین چہ قدم ہین اور اول
وقت عصر کا اسمین ساڑہے بارہ قدم ہے اور اول وقت ظہر کا ماہ
کاتک ساری مین سات قدم ہین اور اول وقت عصر کا اسمین ساڑہے تیرہ
قدم ہین اور اول وقت ظہر کا ماہ اگہن ساری مین آٹہ قدم ہے اور اول
وقت عصر کا اسمین ساڑہے چودہ قدم ہین اور اول وقت ظہر کا ماہ
پوس سارے مین ساڑہے دس قدم ہین اور اول وقت عصر کا اس
مین ستره قدم ہین اور اول وقت ظہر کا ماگہہ سارے مین نو قدم ہین
اور اول وقت عصر کا اسمین پندرہ قدم ہین اور اول وقت ظہر کا
ماہ پہاگن ساری مین ساڑہے سات قدم ہین اور اول وقت عصر کا
اس مین ساڑہے چودہ قدم ہین اور اول وقت ظہر کا ماہ چیت
سارے مین چہ قدم ہین اور اول وقت عصر کا اس مین ساڑہے بارہ
قدم ہین اور اول وقت ظہر کا بیسا کہہ سارے مین ساڑہے چہ
قدم ہین اور اول وقت عصر کا اسمین گیارہ قدم ہین اور اول وقت
ظہر کا ماہ جیٹہہ سارے مین ساڑہے تین قدم ہین اور اول وقت
عصر کا اس مین دس قدم ہین پس یہ اندازے ہین سایہ اصلی
کے جسپر سورج ڈہلتا ہے

فِي شُهُورِ السَّنَةِ كُلِّهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَا نُدْرِكُهُ اَحْسَاسُنَا وَ
لَا تَنْتَهِي نَحْوَهُ عُلُومُنَا **فَصْلٌ** وَمَعْرِفَةُ الزَّوَالِ عَلَى هٰذِهِ
الصِّفَاتِ وَالتَّحْدِيدِ لَيْسَ هُوَ بِأَمْرٍ حَتْمٍ بَلْ هِيَ جِهَةٌ مِنْ جِهَاتِ
الْوُصُولِ إِلَى مَعْرِفَةِ الزَّوَالِ وَلَيْسَ كُلُّ اَحَدٍ يُدْرِكُ ذٰلِكَ بَلْ كُلُّ
مَنْ غَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ بِيَقِينٍ زَوَالُ الشَّمْسِ وَجَبَ عَلَيْهِ فِعْلُ
صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ النَّاسَ فِي الْاَوْقَاتِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَضْرُبٍ
مَنْ فَرْضُهُ الْيَقِينُ وَهُوَ مَنْ يَعْرِفُ الدَّقَائِقَ وَالسَّاعَاتِ وَسَيْرَ
الْكَوَاكِبِ يَسْتَدِلُّ بِذٰلِكَ لِيَحْصُلَ لَهُ يَقِينُ الْوَقْتِ وَمَنْ فَرْضُهُ
الْاِجْتِهَادُ وَالتَّقْدِيرُ بِالْعَمَلِ اَوْ تَقْلِيدُ مَنْ يَعْمَلُ وَهُمُ الصُّنَّاعُ بِالْجِهَاتِ
بِالْاَوْقَاتِ فَاِنِ اجْتَهَدُوا فَقَدَّرُوا بِاَعْمَالِهِمْ مِثْلَ الْخَبَّازِ عَادَتُهُ
اَنْ يَخْبِزَ الْعَجِينَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا اِلَى الظُّهْرِ اَوِ الضُّحٰى نَحْوَ الْقَفِيزِ
اِلَى الظُّهْرِ اِسْتَظْهَرَ بِالتَّاخِيرِ فَصَلّٰى لِاَنَّ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ كَاَنَّ الْوَقْتَ
يَقْصُرُ بِغَيْبَةِ الشَّمْسِ فَيَغْفُلُ الْاِنْسَانُ عَنْ مُرَاعَاةِ الْوَقْتِ اَوْ
يَتَشَاغَلُ عَنْهُ وَكَذَا الْاَذَانُ مِنْ عَارِفٍ بِالْاَوْقَاتِ اَوْ مِمَّنْ لَا يُؤَذِّنُ
اِلَّا بِاَذَانِ عَارِفٍ بِالْوَقْتِ يَقُومُ لِلصَّلٰوةِ وَالثَّالِثُ مَنْ فَرْضُهُ
التَّحَرِّي فِي التَّاخِيرِ يَجْتَهِدُ اِلٰى اَنْ يَغْلِبَ عَلٰى ظَنِّهِ دُخُولُ الْوَقْتِ وَهُوَ
الْمَظْنُونُ وَالْمَحْسُوسُ فِي الْاَمَلَةِ الَّتِي لَا يَتَوَصَّلُ اِلٰى مَعْرِفَةِ الْوَقْتِ
بِكَلَالَةٍ وَلَا خَبَرٍ وَلَا سَمَاعِ اَذَانٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ **فَصْلٌ** وَ
مَعْرِفَةُ الزَّوَالِ عَلَى التَّحْقِيقِ اَمْرٌ مُرِيدٌ وَفِيهِ صُعُوبَةٌ قَدْ وَرَدَ فِي
الْحَدِيثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ جِبْرِيلَ اَزَالَتِ الشَّمْسُ
فَقَالَ لَا نَعَمْ فَقَالَ لِمَ فَقَالَ مِنْ قَوْلِكَ لَا نَعَمْ قُطِعَتِ
الشَّمْسُ مِنَ الْفَلَكِ خَمْسِينَ اَلْفَ فَرْسَخٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ عَنْ وَاهِمَةٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّمَا اَرَادَ اِذَا اسْتَقْبَلَتِ
الْقِبْلَةَ وَكَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى حَاجِبِكَ الْاَيْمَنِ فِي الصَّيْفِ فَقَدْ
زَالَتْ بِلَا شَكٍّ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَاِذَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَهُوَ
وَقْتُ الْعَصْرِ فَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى حَاجِبِكَ الْاَيْسَرِ فِي الصَّيْفِ اَيْضًا
وَاَنْتَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ فَاعْلَمْ اَنَّهَا لَمْ تَزُلْ بَعْدُ فَاِذَا كَانَتْ بَيْنَ
عَيْنَيْكَ فَهُوَ قِيَامُهَا وَاسْتِوَاؤُهَا فِي كَبِدِ السَّمَاءِ وَقَدْ يَجُوزُ اَنْ تَمَامِ سال کے مہینوں میں اور اللہ تعالے خوب جاننے والا ہی اسکا جسکو نہیں پاتین
ہماری حسین اور جسکی طرف نہیں پہونچتی ہمارے علم **فصل** اور پہچاننا زوال کا اُن
صفتون اور حد مقرر کرنے پر ہی اور نہیں ہے یہ کچھ امر واجب بلکہ یہ ایک جہت ہے زوال
کے پہچاننے کیطرف پہونچنے کی جہتوں میں سی اور نہیں ہے ہر ایک کو ہاوی اسکو بلکہ ہر شخص کہ
غالب ہو جاوے اسکے گمان اور یقین پر دیکھنا سورج کا اسپر واجب ہوتا ہے واکرنا نماز
ظہر کا اور یہ یوں ہے کہ تحقیق لوگ وقتونکے پہچاننے میں تین قسم پر ہیں ایک جسکا فرض
یقین ہے اور وہ یہ ہے جو پہچانتا ہے دقیقون اور گھڑیون اور ستارون کے سیر کو دلیل
پکڑتا ہی اس سے تاکہ حاصل ہو جاوے اس کو وقت کا یقین اور جسکا فرض ہے کوشش
کرنا اور اندازہ کرنا اپنی کام میں یا اسکی تقلید کرنا جو کام کرتا ہے اور یہ پیشہ والے لوگ
ہین جو وقتون کے علم سے جاہل ہین پس اگر وہ کوشش کرین تو اپنے کاموں میں اندازہ کرین
مثل نان بائی کی اسکی عادت یہ ہے کہ وہ روٹی پکاتا ہے دو خمیر یا تین ظہر تک یا مثل اسکے
کی جو پیتا ہی ایک قفیز ظہر تک دلیتا ہے تاخیر سی اور نماز پڑہتا ہے اسلیئے کہ ابر کے دن
میں گویا وقت کم ہو جاتا ہے سورج کے چھپنے سی پس غافل ہوتا ہی آدمی نگہبانی کرنے سی
وقت کے یا مشغول ہوتا ہی اسے کسی اور کام میں اسی طرح اذان کہنے والے کو وقت کے پہچاننے
والے سے اس سے جو اذان نہیں کہتا مگر وقت کے پہچاننے والے کے اذان کہے تو اسی نماز کو اور تیسرا وہ ہے
جسکا فرض ہو فکر کرنا اور تاخیر کرنا اپنی کوشش سے یہانتک کہ غالب ہو جاوے اسکے
گمان پر وقت کا داخل ہونا اور یہ وہ ہے کہ قید ہے اُن جگہونمیں جہان نہیں پہونچ سکتا
وقت کی پہچان تک کسی دلیل سی یا کسی خبر سے یا سننے سی اذان کے بسبب فرمانے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب میں تمکو کسی کام کا حکم کرون تو تم اسمیں سی کرو
جتنا کر سکو **فصل** اور ٹھیک زوال پہچاننا ایک امر باریک اور مشکل ہی اور تحقیق اسمیں
ہوا ہی حدیث میں کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سی پوچھا آیا سورج ڈھل گیا ہی
کہا نہیں ہان آپنے فرمایا کیسے اس نے کہا تجھ کو میری بات کہنے سے نہیں ہان ملے
گرگیا سورج آسمان کے پچاس ہزار فرسنگ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے
پوچھا تہا سورج کے زوال سے اللہ تعالے کے علم پر ولیکن تو جب نہ کہ کے کھڑا ہو
قبلہ کو پس ہو سورج تیرے داہنے ابرو پر گرمی میں پس تحقیق ڈھل گیا ہی ظہر کا پس
ظہر کی نماز پڑہ پھر جب ہو جاوے ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پس وہ وقت عصر کا ہے
پھر جب ہو سورج تیرے بائین ابرو پر گرمی میں اور تو قبلہ کو منہ کیے ہوئے ہو پس
جان لے کہ وہ ابھی نہیں ڈھلا پس جب وہ ہو تیری آنکھون کے درمیان پس اسکا
قیام اور ٹھیرنا ہے درمیان میں آسمان کے اور جائز ہے یہ کہ ڈھل گیا ہو

قد زالت اذا كانت في اول الشتاء وقصر النهار واما اذا كانت
في اول الشتاء على حاجبك الايمن فيكون قد زالت في جميع
الازمنة لانها اذا كان ذلك في الصيف فهو اول وقت الظهر وان
كان في الشتاء فهو اخر وقت الظهر واذا كانت على حاجبك الايسر
فقد يجوز انها قد زالت لقصر النهار في اول الشتاء ولا يجوز
في اول الصيف لامتداد النهار وطوله واذا كانت بين عينيك
في الشتاء فقد زالت بلا شك فاذا صارت الى حاجبك
الايمن فهو اخر وقت الظهر وهذا لاهل العراق والخراسانيين
الذين يصلون الى الركن الاسود وباب البيت من جهة
الكعبة واما اهل اليمن والمغرب ومن يليهم فعلى ضد ذلك
لانهم يصلون الى الركن اليماني وموخر الكعبة فلذلك اختلف
التقدير **فصل** فاذا عرفت الزوال واردت ان تعرف
القبلة فاجعل ظلك على يسارك فانك تكون حينئذ
مستقبل القبلة فاعلم ذلك مختصرا بلا تعب وانما طولت
في ذكر معرفة الزوال لانه اشكل الاوقات وادقها وقد ورد
ذكر الاقدام في خبر ابن مسعود والتنبيه على معرفة ذلك على ما
تقدم بيانه والله اعلم **فصل** واما وقت العصر فاوله
على ما ذكرنا اذا زاد زيادة على المثل واخر وقتها اذا صار الظل
مثليه وقت الضرورة الى قبل ان تغيب الشمس قد تقدم
ذكره والافضل تعجيلها **فصل** واما صلوة المغرب
فاذا غربت الشمس وهو اذا تدلى حاجب الشمس الاعلى وهو
غيبتها عن الابصار دخل وقتها وقتان احدهما الغروب
والثاني غيبوبة شفق الشمس وهو الحمرة في صحراء الروايتين
فصل فاذا غاب الشفق دخل وقت العشاء الاخرة و
وقت الفضيلة يبقى الى ثلث الليل في احدى الروايتين والثانية
الى نصف الليل ووقت العذر والضرورة ما لم يطلع الفجر
الثاني ولها اسمان احدهما عتمة والثاني العشاء الاخرة لان
النبي صلى الله عليه وسلم قال غلبتكم الاعراب على اسم صلوتكم
هذه لا يسمونها العتمة فقولهم في ذلك والافضل

جب ہو جاڑی کے اول مین اور کم ہو ولیکن جب وہ ہو جاڑے کے اول مین ہیر
ابرو داہنے پر پس ہوگا تحقیق ڈھل گیا سب زمانہ مین کیونکہ جب ہوگا یہ گرمی مین
پس وہ اول وقت ظہر کا ہے اور اگر ہوگا جاڑی مین پس وہ آخر وقت ظہر کا ہے
اور جب وہ ہوگا تیرے ابرو بائین پر پس تحقیق جائز ہے کہ سوچ ڈھل گیا ہو پس
چھوٹے ہونے دن کے جاڑے کے اول مین اور نہین جائز گرمی کے اول مین بسبب لمبے اور دراز
ہونے دن کے اور جب وہ ہو تیری دونون آنکھون کے درمیان جاڑی مین پس
تحقیق ڈھل گیا ہی بیشک پھر جب ہو جاوی تیرے داہنے ابرو کیطرف پس یہ آخر وقت
ہے ظہر کا اور یہ حکم عراق اور خراسان والون کے لیے ہی جو نماز پڑھتے ہین رکن
اسود اور بیت اللہ کے دروازے کی طرف سے کعبہ کے ولیکن یمن اور مغرب
والے اور جو لوگ انکے متصل ہین پس اسکی ضد پر ہین کیونکہ وہ نماز پڑھتے ہین
رکن یمانی اور کعبہ کی پیٹھ کی طرف پس اسی سبب سے مختلف ہوا سایہ اصلی
کا اندازہ **فصل** پس جب تو نے زوال پہچان لیا اور ارادہ کرے کہ قبلہ کو پہچانے
پس کر اپنا سایہ اپنی بائین طرف پر پس تحقیق تو ہوگا اسوقت متوجہ کرنیوالا قبلہ کو
پس جان اسے کہ مختصر ہے بے تکلیف اور تحقیق مین نے طول کیا زوال کی
معرفت کے بیان کرنے مین اسلیے کہ یہ سب وقتون سے زیادہ مشکل اور ان سے زیادہ باریک
ہے اور تحقیق وارد ہوا ہے ذکر قدمون کا ابن مسعود کی حدیث مین اور تنبیہ
اسکے پہچاننے پر اس طریق پر کہ اسکا بیان آگے گزر گیا واللہ اعلم **فصل** ولیکن
عصر کا وقت پس اول وقت اسکا جیسا ہمنے بیان کیا تھوڑا سا زیادہ ہونا مثل ہر
اور آخر وقت اسکا جب ہو جاوی سایہ ہر چیز کا اسے دگنا اور ضرورت کا وقت
پہلے سوچ کے غروب ہونے تک ہے اور اسکا بیان آگے گزر چکا اور افضل اسکی
جلدی کرنا ہی **فصل** ولیکن مغرب کی نماز پس جب غروب ہو جاوی سوچ اور وہ
یہ ہے کہ جب چھپ جاوے ابرو اوپر کا سوچ کا اور وہ چھپ جانا ہی آنکھون سے تو
داخل ہو گیا اسکا وقت اور مغرب کے دو وقت ہین ایک سوچ کا چھپ جانا اور دوسرے
سوچ کے شفق کا چھپ جانا اور وہ سرخی ہی دو روایتون مین سے زیادہ صحیح روایت
مین **فصل** پھر جب شفق غایب ہو جاوے تو داخل ہو جاتا ہی وقت عشا آخرہ کا اور
فضیلت کا وقت باقی رہنا ہی تیسرے حصے رات گزرنے تک دو روایتون مین سے
ایک روایت مین اور دوسری روایت آدھی رات تک ہی اور وقت عذر اور ضرورت کا
ہے جب تک نہ چڑھے صبح صادق اور اسکے دو نام ہین ایک عتمہ اور دوسری عشا آخرہ
کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر غالب آئی اعراب تمہارے اس نماز کے نام رکھنے

تَاخِيرُهَا إِلَى آخِرِ وَقْتِهَا وَهُوَ الثُّلُثُ الْأَوَّلُ أَوِ النِّصْفُ الْأَوَّلُ
عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَأَفْضَلُ مَا إِذَا غَابَ الْبَيَاضُ الْغَرْبِيُّ وَاظْلَمَّ
مَكَانُهُ وَهُوَ الشَّفَقُ الثَّانِي فَيُؤَخَّرُ إِلَى رُبُعِ اللَّيْلِ أَوِ الثُّلُثِ أَوِ
النِّصْفِ كُلُّ ذَلِكَ مَالُوفٌ لِلْمُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا فَإِنْ يَكُنِ
النَّوْمُ عَنْهَا فَمَنْ خَافَ غَلَبَةَ النَّوْمِ فَالْأَفْضَلُ أَنْ يُصَلِّيَهَا ثُمَّ
يَنَامُ وَهٰذَا الْأَفْضَلُ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ وَ
إِنَّمَا قُلْنَا الْأَفْضَلُ تَأْخِيرُهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَعْتِمُوا بِالْعِشَاءِ وَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً وَقَدْ أَعْتَمَ
فَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هٰكَذَا
فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا وَحَثَّ عَلَى تَأْخِيرِهَا **فَصْلٌ**
وَأَمَّا السُّنَنُ الرَّوَاتِبُ مَعَ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَثَلَاثَ
عَشْرَةَ رَكْعَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ
رَكْعَتَانِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَانِ بَعْدَ
الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَهُوَ مُخَيَّرٌ إِنْ شَاءَ صَلَّاهَا
بِتَسْلِيمَةٍ وَإِنْ شَاءَ بِتَسْلِيمَتَيْنِ كَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَإِنْ شَاءَ فَصَلَ بَيْنَهَا فَيُسَلِّمُ
عَنْ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِالْآخِرَةِ وَهُوَ الْأَفْضَلُ فَيَقْرَأُ فِي الْأُولَى
مِنَ الثَّلَاثِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيَقْرَأُ
فِي أَوَّلِ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي
الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيُسْتَحَبُّ فِعْلُهُمَا فِي مَنْزِلِهِ
ثُمَّ يَخْرُجُ وَيُسْتَحَبُّ الِاشْتِغَالُ بِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا قَبْلَ الْفَرْضِ
إِلَّا أَنْ تَكُونَ وَاجِبًا بَعْدَ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا حَتَّى يَدْخُلَ فِي الْفَرِيضَةِ
وَالْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ كَالْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَرُوِيَ عَنْ طَاوُسٍ
أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا آمَنَ الرَّسُولُ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيُسْتَحَبُّ تَعْجِيلُهُمَا لِمَا رُوِيَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَجِّلُوا بِالرَّكْعَتَيْنِ

اسکی تاخیر ہے اسکے آخر وقت تک اور وہ پہلا تیسرا حصہ رات کا ہے یا پہلا نصف جیسا
ہمنے بیان کیا اور افضل وقت جسمین نماز پڑہی جاوے یہ ہے کہ جب چھپ جاوے سفیدی
مغرب کیطرف کی اور اسکی جگہ بہ سیاہی ہو جاوے اور یہ دوسری شفق ہے پس دیر کیجاوے
رات کے چوتھے حصے یا تیسرے حصے یا آدھی رات تک سب جب تک ہے کہ نہ سو جاوے
نمازی نماز کے پڑہنے سے پہلے کیونکہ مکروہ ہے سونا اس سے پس جو شخص ڈرے غلبہ سے نیند کے پیچھے
ہے کہ وہ پڑہ لے پھر سو جاوے اور اسی لیئے افضل ہے نزدیک امام شافعی کے یہ نماز
پڑہنا اول وقت میں اور تحقیق ہمنے کہا افضل ہے اسکی تاخیر اسلیے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر کرو عشا کی نماز میں اور نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
رات جبکہ آپنے دیر کی تھی پس فرمایا اگر نہ ہوتا یہ کہ میں مشکل ڈالوں اپنی امت پر البتہ میں انکو
حکم کرتا اس نماز پڑہنے کا اسطرح پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمیں دیر کی اور ترغیب
دی اسکی دیر کرنیمیں **فصل** لیکن سنتیں موکدہ ان پانچ نمازوں کے ساتھ پس
تیرہ رکعتیں ہیں دو رکعت فجر کی نماز کے پہلے اور دو رکعت ظہر کی نماز کے پہلے اور
دو رکعتیں اسکے بعد اور دو رکعتیں مغرب کی نماز کے بعد اور دو رکعت عشا آخرہ
کے بعد اور وتر پڑہے تین رکعت اور یہ اختیار دیا گیا ہے اگر چاہے اسکو پڑہے ایک ہی
سلام سے مغرب کی نماز کی طرح اور اگر چاہے فصل کرے اگلے درمیان پھر سلام کرے
دو رکعت سے اور وتر کرے پچھلی رکعت سے اور یہی افضل ہے پس پڑہے پہلی رکعت
میں تین رکعت میں سے سورہ فاتحہ کے بعد سبح اسم ربک الاعلے اور دوسری
رکعت میں قل یاایہا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور پڑہے
پہلی رکعت میں فجر کی سنتوں کے دو رکعتوں میں سے قل یاایہا الکفرون
اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور ان دونوں کا پڑہنا مستحب ہے اپنے
گھر میں پھر نکلے اور مستحب ہے مشغول ہونا اللہ عزوجل کے ذکر اور کلام کے ترک
کرنیکے ساتھ مگر یہ کہ ہو واجب پیچھے اندونوں رکعتوں کے پڑہنے کے یہانتک کہ داخل ہو
فرض نماز میں اور قرات دو رکعت سنت میں بعد مغرب کے مثل قرات دو رکعتوں
فجر کے ہے روایت کیگئی ہے ابن عمر سے کہ کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہت زیادہ بیس دفعہ سے پڑہتے دو رکعتوں میں مغرب کے بعد قل یاایہا الکفرون اور
قل ہو اللہ احد اور مروی ہے طاوس سے کہ وہ پڑہا کرتے تھے پہلی رکعت میں
اس میں سے امن الرسول اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور مستحب ہے انکا
جلدی پڑہنا اس روایت کے لحاظ سے کہ روایت کی حذیفہ نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جلدی کرو دو رکعتوں

بعد المغرب اثنتين ترفعهما الملئكة مع المكتوبة فيستحب تخفيفهما
لذلك وفي حديث آخر قال صلى الله عليه وسلم من صلى
ركعتين بعد المغرب قبل أن يتكلم رفعت صلوته في عليين
وقد جاء ما يدل على استحباب تطويلهما وهو ما روي عن
ابن عباس رض أنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة
في الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق أهل المسجد وروي كذلك
عن حذيفة رض أنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصليت معه صلوة المغرب ثم قام يصلي حتى صلى العشاء الآخرة
ثم انتقل إلى منزله وقد ورد أيضا أن الاستحباب في فعلهما في
المنزل هو ما روي عن عائشة رض قالت أن النبي صلى الله عليه وسلم
كان يصلي الركعتين بعد المغرب في بيتها وكذلك عن
أبي جحيفة رض وروي عن ابن عمر رض قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يصلي الركعتين بعد المغرب إلا في بيته روى سهل
ابن سعد الساعدي رض قال لقد أدركت زمان عثمان بن عفان رض
وانصرف من المغرب فما أرى رجلا واحدا يصليهما يعني
الركعتين بعد المغرب في المسجد بل كانوا يبتدرون باب
المسجد يخرجون فيصلونهما في بيوتهم **فصل** في
فضائل الصلوات الخمس روي عن أبي سلمة عن أبي هريرة رض
قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أرأيتم لو أن نهرا
بباب أحدكم يغتسل كل يوم منه خمس مرات هل يبقى
من درنه شيء قالوا لا قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله
بهن الخطايا وعن أبي ثعلبة الخشني قال سمعت عمر بن الخطاب
يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يختصمون فإذا صلوا
الصبح فسلت الصلوة ما كان قبلها ثم يختصمون فإذا صلوا
الظهر فسلت الصلوة ما كان قبلها ثم يختصمون فإذا حضرت
صلوة العصر فصلوا غسلت ما كان قبلها حتى ذكر صلى
الله عليه وسلم الصلوات الخمس وعن الحارث مولى عثمان بن
عفان قال جلس عثمان بن عفان رض توضأ بإناء فتوضأ ثم قال
رأيت رسول الله صلعم توضأ وضوئي هذا ثم قال من توضأ

بعد مغرب کے تاکہ اٹھالیں انکو فرشتے فرض نماز کے ساتھ پس مستحب ہے اسکی
تخفیف اسی سبب سے اور ایک حدیث اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص دو رکعت نماز پڑھے مغرب کے بعد پہلے کلام کرنے سے تو اسکی نماز اٹھائی جاویگی علیین
میں اور تحقیق آیا ہے جو دلالت کرتا ہے مستحب ہونے پر ان دو رکعتوں کے لمبے
کرنیکے اور یہ وہ روایت ہے کہ گیگئی ابن عباس سے کہ کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نبی کرتے قرارت دو رکعتوں میں بعد مغرب کے یہانتک کہ متفرق ہوجاتے مسجد والے
اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا پھر آپکے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر کھڑے ہوئے پھر نماز پڑھتے رہے عشا تک
پھر اپنے گھر کو تشریف لیگئے اور تحقیق یہ بھی آیا ہے کہ مستحب ان دو رکعتوں کے پڑھنے میں
اپنے گھر میں پڑھنا ہے اور یہ وہ روایت ہے کہ گیگئی ہے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا
تحقیق حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں جو مغرب کی
نماز کے بعد میں اسکے گھر میں اور اسی طرح روایت کیگئی ہے ام حبیبہ سے اور روایت
گیگئی ابن عمر سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھا کرتے تھے دو رکعت
نماز مغرب کے بعد مگر اپنے گھر میں اور روایت کی سہل بن سعد ساعدی نے کہا البتہ
تحقیق میں نے پایا زمانہ حضرت عثمان بن عفان کا اور تحقیق وہ سلام پھیرتے تھے مغرب
کی نماز سے اور میں نہ دیکھتا کسی مرد ایک کو دو رکعت نماز پڑھتا یعنی دو رکعت مغرب کے
بعد مسجد میں بلکہ تھے جلدی کرتے مسجد کے دروازے کو پس نکلجاتے پھر اکٹھے ہوتے اپنے
گھروں میں **فصل** پانچوں نمازوں کی فضیلت میں روایت کیگئی ہے ابو سلمہ سے اس نے
ابو ہریرہ سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو اگر تمہارے
ایک نہر تم میں سے کسی کے دروازے پر وہ نہاوے ہر روز اس میں پانچ بار بھلا باقی
رہے گی اسکی میل میں سے کچھ عرض کیا نہیں فرمایا پس مثال ہے پانچ نمازوں کی دور کرتا
ہے اللہ تعالے انکے سبب سے گناہوں کو اور روایت ہے ابو ثعلبہ خشنی سے کہ کہا میں نے
سنا حضرت عمر بن خطاب سے کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ جھگڑتے ہیں
میں پھر جب صبح کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو وہ نماز دھو دیتی ہے اسکو جو کچھ اسکے پہلے تھا پھر
لوگ جھگڑتے ہیں پھر جب حاضر ہو عصر کی نماز پس پڑھتے ہیں تو وہ دھو دیگی اسکو جو کچھ
اسکے پہلے تھا یہانتک کہ بیان کیں حضرت صلعم نے پانچوں نمازیں اور روایت ہے حارث
حضرت عثمان بن عفان کے مولے سے کہ کہا بیٹھے حضرت عثمان بن عفان
پھر منگایا پانی پھر وضو کیا پھر کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو آپ نے وضو کیا میرے اس وضو کی طرح پھر فرمایا جو شخص وضو کرے

وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ
صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ
الْعَصْرِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ
الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يَبِيتُ يَتَمَرَّغُ لَيْلَتَهُ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ
غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ قَالُوا هٰذِهِ الْحَسَنَاتُ فَمَا الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ
قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَرْضَاةُ الرَّبِّ
وَحُبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَسُنَّةُ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَنُورُ الْمَعْرِفَةِ
وَاَصْلُ الْاِيْمَانِ وَاِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَقَبُولُ الْاَعْمَالِ وَبَرَكَةٌ فِي الرِّزْقِ
وَرَاحَةُ الْاَبْدَانِ وَسَلَامُ الْاَعْضَاءِ وَكَرَاهِيَةُ الشَّيْطَانِ وَ
شَفِيعٌ بَيْنَ صَاحِبِهَا وَبَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ وَسِرَاجٌ فِي قَبْرِهِ وَ
فِرَاشٌ تَحْتَ جَنْبِهِ وَجَوَابُ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَمُؤْنِسٌ اَمَامَهُ وَظِلٌّ فَوْقَهُ
قَبْرِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كَانَتِ الصَّلٰوةُ ظِلًّا فَوْقَ
وَتَاجًا عَلٰى رَاْسِهِ وَلِبَاسًا عَلٰى بَدَنِهِ وَنُورًا يَسْعٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
سِتْرًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ وَحُجَّةً لِلْمُؤْمِنِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ عَزَّ وَ
جَلَّ وَثَقَلًا فِي الْمِيزَانِ وَجَوَازًا عَلَى الصِّرَاطِ وَمِفْتَاحًا لِلْجَنَّةِ
لِاَنَّ الصَّلٰوةَ تَسْبِيحٌ وَتَحْمِيدٌ وَتَقْدِيسٌ وَتَعْظِيمٌ وَقِرَاءَةٌ وَ
دُعَاءٌ وَاِنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ كُلِّهَا الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلصَّلَوَاتُ
الْخَمْسُ عِمَادُ الدِّينِ لَا يُقْبَلُ اللّٰهُ الْاِيْمَانَ اِلَّا بِالصَّلٰوةِ وَعَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَمْ اَفْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوٰتِ قَالَ
خَمْسَ صَلَوٰتٍ قَالَ فَهَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ قَالَ
اَفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوٰتٍ خَمْسًا لَيْسَ قَبْلَهُنَّ اَوْ
بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ
مِنْهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میرے اس وضو کی طرح پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھی ظہر کی تو بخشی جاوین گے اسکیلئے وہ گناہ
جو اس نماز اور فجر کی نماز کے درمیان تھے پھر وہ نماز پڑھی شام کی تو بخشی جاوین گے اسکے
لیئے وہ گناہ جو اس نماز اور عصر کی نماز کے درمیان تھے پھر پڑھی عشا آخرہ کی تو بخشے
جاوین گے اسکیلئے وہ گناہ جو اس نماز اور مغرب کی نماز کے درمیان تھے پھر وہ شاید رات کو
سوے اور لیٹی پھر جب اٹھی پھر صبح کی نماز پڑھی تو بخشے جاوین گے اسکیلئے وہ گناہ جو اس نماز اور
عشا آخرہ کے درمیان تھے کیونکہ نیکیاں لے جاتی ہیں برائیوں کو عرض کیا یہ تو نیکیاں ہیں پس
باقی رہنے والی نیکیاں کونسی ہیں آپنے فرمایا یہ ہیں پاکی ہے اللہ کو اور سب تعریف ہے اللہ کو
اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں گناہ سے پھرنا اور نہ قوت نیکی
کی مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے اور روایت ہے جعفر بن محمد سے اپنے باپ سے اس نے اپنے
دادا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پروردگار کی خامند ہے محبت
فرشتوں کی اور سنت انبیا صلوات اللہ علیہم کی اور نور معرفت کا اور ایمان کی جڑ اور
قبول ہونا دعا کا اور قبول ہونا عملوں کا اور برکت رزق میں اور آرام بدنوں کا اور
ہتھیار دشمنوں کا اور برائی کرنے والی شیطان کو اور شفاعت کرنیوالی ہے اپنے پڑھنے
والے اور آسمانوں کے بادشاہ کے درمیان اور چراغ اسکی قبر میں اور بچھونا ہے اسکی پہلو کے
نیچے اور جواب ہے منکر اور نکیر کا اور دل لگانیوالی زیارت کرنیوالی ہے اسکے ساتھ اسکی
قبر میں قیامت کے دن تک پس جب ہوگا قیامت کا دن تو ہوگی نماز سایہ اسکے اوپر اور
تاج اسکے سر پر اور لباس اسکے بدن پر اور نور ہو کر چلے گی اسکے سامنے اور پردہ ہوگی
اسکے اور دوزخ کے درمیان اور حجت ہوگی مومنوں کی پروردگار عزت اور بزرگی والے
کے سامنے اور بھاری ہوگی ترازو میں اور لیجانیوالی پل پر سے اور کنجی ہے جنت کے لیئے
کیونکہ نماز تسبیح اور تحمید اور تقدیس اور تعظیم اور قرارت اور دعا ہے اور افضل
سب کے سب عملوں کی نماز ہے اسکے وقت میں اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ
کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے پانچوں نمازیں دین کا ستون
ہیں اللہ تعالے ایمان قبول نہیں کرتا مگر نماز کے ساتھ اور روایت ہے انس بن مالک
سے کہ کہا عرض کیا ایک مرد نے یا رسول اللہ کتنی فرض کیں اللہ نے اپنے
بندوں پر نمازیں فرمایا پانچ نمازیں عرض کیا بھلا ان سے پہلے یا انکے پیچھے کچھ
ہے پس اس مرد نے قسم کہائی اللہ کی کہ زیادہ نہ کرے گا ان پر
اور نہ کم کرے گا ان سے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر اس نے سچ کہا تو بہشت میں داخل ہوگا اور روایت ہے تمیم داری
سے کہا تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ هُوَ
اَكْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ كَامِلَةً وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَكْمَلَهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاَكْمِلُوْا
لَهٗ مَا ضَيَّعَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ حَكِيْمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اِذَا اَتَيْتَ اَهْلَكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
صَلٰوتُهُ الْمَكْتُوْبَةُ فَاِنْ اَتَمَّهَا وَاِلَّا نُظِرَ فَاِنْ كَانَ لَهٗ تَطَوُّعٌ اُكْمِلَتْ
لَهُ الْفَرِيْضَةُ بِهَا ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْاَعْمَالِ لِذٰلِكَ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ
بِهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ وَاَوَّلُ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ
الصَّلٰوةُ **فَصْلٌ** فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَفَضْلِ الْجَمَاعَةِ وَ
الْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ اَلْفٌ سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ
دَرَجَةً وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَّمَحٰى عَنْهُ سَيِّئَةً وَّرَفَعَ لَهٗ دَرَجَةً وَ
يَسْتَبْشِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ كَمَا يَسْتَبْشِرُ بِالْغَائِبِ الطَّوِيْلِ غَيْبَتُهٗ اِذَا قَدِمَ
اَهْلَهٗ وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ تَوَضَّاَ فِيْ بَيْتِهٖ
فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ زَارَنِيْ فِيْ بَيْتِيْ مِنْ بُيُوْتِيْ فَاَتَانِيْ زَائِرًا
وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُّكْرِمَ زَائِرَهٗ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَشِّرِ الْمَشَّآءِيْنَ فِيْ ظُلَمِ اللَّيْلِ اِلَى
الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ مَّشٰى فِيْ ظُلَمِ اللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ
اَتَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّهٗ
سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ
تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَعَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

پہلے جس چیز کا حساب کیا جاویگا بندہ قیامت کے دن اسکی نماز ہے پس اگر
اس نے اسکو کامل کیا ہے تو اسکے لیئے وہ لکھی جاویگی کامل اور اگر اس نے
اسکو کامل نہیں کیا تو اللہ عزوجل فرماویگا فرشتونکو تم دیکھو بھلا پاتے ہو میرے
بندے کیلئے کوئی نفل پس اسکیلئے کامل کردو جو اسمیں سے ضائع کیا اس نے اور روایت
ہے انس بن حکیم ضبی سے کہ کہا ابو ہریرہ نے جب تو جاوے اپنے گھر میں پس اُن کو
خبر دے کہ تحقیق میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے پہلے جس چیز کا
حساب کیا جاویگا بندہ قیامت کے دن اسکی نماز فرض ہے پس اگر اس نے
اسکو پورا کیا ہوگا تو خوب ورنہ دیکھا جاویگا پس اگر اسکے کچھ نفل ہونگے تو اُنسے
اسکے فرض کئے جاوینگے پھر لیا جاویگا باقی کے عملوں کے ساتھ اسی طرح اور
روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی جس چیز کا حساب
کیا جاویگا بندہ نماز ہے اور پہلی سب کے جس کو فرض کیا اللہ تعالیٰ نے اس امت پر
نماز ہے **فصل** نکلنے میں مسجد کیطرف اور فضیلت جماعت اور عاجزی کرنی
نماز میں روایت ہے نافع سے اُس ابن عمر سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا درمیان جماعت اور اکیلے کے نماز کے ستائیس درجہ ہیں اور
روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
وضو کرتا ہے بندہ پھر نکلتا ہے مسجد کیطرف تو اللہ پاک لکھتا ہے اسکے ہر قدم کے عوض
ایک نیکی اور مٹاتا ہے اُس سے ایک برائی اور بلند کرتا ہے اسکیلئے ایک درجہ اور خوش ہوتا ہے
اللہ تعالیٰ جیسے کوئی خوش ہوتا ہے بہت مدت غائب ہونیوالے سے جب وہ آوے اپنے گھر میں
اور روایت ہے ابو عثمان نہدی سے اُس سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو شخص وضو کرتا ہے اپنے گھر میں پھر اچھا کرتا ہے وضو پھر
میری زیارت کرتا ہے کسی گھر میں میرے گھروں سے پس وہ آتا ہے میری زیارت
کرنیوالا اور حق ہے زیارت کیئے ہوئے کا یہ کہ اپنی زیارت کرنیوالے کی عزت کرے اور
روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا
ای جبریل علیہ السلام طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا آپ خوشخبری دیجئے چلنے والوں
کو رات کے اندھیرے میں مسجد کی طرف پورے نور کی قیامت کے دن میں اور روایت ہے
حضرت ابو الدرداء سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص چلے رات کے
اندھیرے میں مسجد کی طرف تو اسکو دیگا اللہ تعالیٰ نور قیامت کے دن میں اور روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہ اُس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جماعت کی نماز
فضیلت رکھتی اکیلے کی نماز پر پچیس درجے اور روایت ہے نافع سے اُس نے ابن عمر سے کہ کہا تحقیق

عمل اگر تقصیر پر خوش ہوتا اور فرض کی ادائیگی پر نفل کی ادائیگی کا حکم نہ دیتا تو نفل کی پابندی کرنے والے کو مشقت میں ڈالتا اور یہ مقصود نہیں ہے کہ فرض میں نقل کیے جائیں اور اس کی پابندی کی جائے بلکہ مراد اور خواہش یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی فرائض کی ادائیگی اور نوافل کی پابندی دونوں پر موقوف ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والا ہی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے

مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ اَلْفٍ سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً وَعَنْ اَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ
اِبْنِ مَظْعُوْنٍ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَتْ لَهٗ حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ وَّعُمْرَةٌ
مُتَقَبَّلَةٌ يَا عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الظُّهْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ
صَلٰوةً كُلُّهَا مِثْلُهَا وَسَبْعُوْنَ دَرَجَةً فِيْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ يَا عُثْمَانُ
مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَكَاَنَّمَا
اَعْتَقَ نَسَمَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا يَا
عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَتْ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً
كُلُّهَا مِثْلُهَا وَسَبْعُوْنَ دَرَجَةً فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ يَا عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى
الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَيُسْتَحَبُّ
لِلرَّجُلِ اِذَا اَقْبَلَ اِلَى الْمَسْجِدِ اَنْ يُّقْبِلَ بِخَوْفٍ وَّجَلٍ وَّخُشُوْعٍ
وَّخُضُوْعٍ وَّاَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَاَنْ يَّحْدُثَ لِنَفْسِهٖ
فِكْرًا وَّاَدَبًا غَيْرَ مَا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ حَالَاتِ الدُّنْيَا وَ
اَشْغَالِهَا وَلْيَخْرُجْ بِرَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ وَّذُلٍّ وَّتَوَاضُعٍ وَّاِنْكِسَارٍ مِّنْ غَيْرِ
عُجْبٍ وَّتَكَبُّرٍ وَّاِفْتِخَارٍ وَّرُؤْيَةِ النَّفْسِ وَالْخَلْقِ وَيَنْوِيْ بِذٰلِكَ التَّوَجُّهَ
اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِهِ الَّتِيْ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ
وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا
تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَمَا اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلّٰى مَعَ
الْجَمَاعَةِ وَمَا فَاتَهٗ قَضٰى كَمَا جَآءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ وَ
قَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُسْرِعْ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَلْيُصَلِّ عَلٰى مَا اَدْرَكَ
وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهٗ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ فَلْيُسْرِعْ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ
فَلْيَحْذَرِ الْعُجْبَ فِي الْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْعِبَادَاتِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهَا لِاَنَّ
ذٰلِكَ يُسْقِطُهٗ مِنْ عَيْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُبْعِدُهٗ مِنْ قُرْبِهٖ يَعْنِيْ عَلَيْهِ
حَالَتَهٗ وَيُزِيْلُ نُوْرَ بَصِيْرَتِهٖ جُمْلَةً وَّمَا كَانَ يَجِدُهٗ مِنْ
قَبْلُ فِيْ عِبَادَتِهٖ وَيُكْثِرُ وَصْفَآءَ مَعْرِفَتِهٖ وَيُبَارِكُ عَلَيْهِ عَمَلَهٗ وَ
قَوْمُهٗ لَا تَرٰى وَاَنْتَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَتَقَبَّلُ مِنَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ عَمَلًا
حَتّٰى يَتُوْبُوْا وَقَدْ جَآءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ
اَحْيَا لَيْلَةً فَلَمَّا اَصْبَحَ اَعْجَبَهٗ بِقِيَامِ لَيْلَتِهٖ فَقَالَ نِعْمَ الرَّبُّ

درمیان جماعت اور اکیلے کی نماز کے ستائیس درجے ہیں اور روایت ہے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان
بن مظعون جو شخص صبح کی نماز پڑھے جماعت میں تو ہوگا اسکیلئے ایک حج مقبول اور
ایک عمرہ مقبول اے عثمان جو شخص ظہر کی نماز پڑھے جماعت میں تو اسکے لئے ہونگی
پچیس نمازیں تمام اسی کیطرح ہونگی اور ستر درجے جنۃ الفردوس میں ہونگی اے عثمان
جو شخص عصر کی نماز جماعت میں پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے جب تک سبحہ
غروب ہو جاوے تو گویا اس نے ایک نفس آزاد کیا حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے
ہر مرد کے انمیں سے بارہ ہزار ہوں اے عثمان جو شخص مغرب کی نماز پڑھے جماعت
میں تو ہونگی اسکیلئے پچیس نمازیں تمام اسی کیطرح ہونگی اور ستر درجے جنت عدن میں
ہونگے اے عثمان جو شخص عشا آخرہ کی نماز پڑھے جماعت میں تو گویا اس نے قیام کیا
لیلۃ القدر میں اور مستحب ہے مرد کیلئے جب آوے مسجد کیطرف یہ کہ آوے خوف
اور ڈر اور فروتنی اور عاجزی سے اور یہ کہ ہو اسپر آرام اور آہستگی اور یہ
کہ پیدا کرے اپنے دل میں فکر اور ادب سوا اسکے جسپر تھا اور جسمیں تھا اس سے
پہلے دنیا کی حالتوں اور اس کے شغلوں سے اور چاہیئے کہ نکلے رغبت
اور ڈر اور ذلت اور تواضع اور انکساری سے سوا عجب اور تکبر اور فخر
اور سوا دیکھنا اپنے نفس اور خلقت کو اور نیت کرے اسمیں متوجہ ہونیکی اللہ
عزوجل کی طرف کسی گھر کیطرف اسکے گھروں میں سے جسکو حکم کیا اللہ نے یہ کہ بلند کیا جاوے
اور یاد کیا جاوے انمیں نام اسکا تسبیح کرتے ہیں انمیں صبح اور شام کو وہ مرد کہ
نہیں غافل کرتی ان کو سوداگری اور نہ خرید فروخت اللہ کی یاد سے پس جو پاوے
نماز میں سے پڑھے جماعت میں اور جو رہجاوے وہ قضا کرے اسی طرح آیا ہے حدیث میں
حضرت ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم میں سے
اور حالانکہ قائم ہو چکی ہو نماز پس چاہیئے کہ وہ چلے آہستہ پس نماز پڑھے جو پاوے
اور قضا کرے جو اس سے پہلے ہو چکی اور ایک اور لفظ میں ہے پس چاہیئے کہ چلے اور
اسپر آرام اور آہستگی ہو پس چاہیئے کہ ڈرے عجب سے عبادتوں پر ہمیشگی کرنے میں
اور اوپر مداومت کرنے میں کیونکہ یہ عجب اسکو گرا دیتا ہے اللہ عزوجل کی نگاہ سے اور اسکو
دور کر دیتا ہے اسکے قرب سے اور اندھا کر دیتا ہے اسپر اسکی حالت کو اور دور
کر دیتا ہے اسکے دل کے نور کو اور اس حلاوت کو جسکو وہ پاتا تھا اس سے پہلے اپنی
عبادت میں اور گندلی کر دیتا ہے اسکی معرفت کی صفائی کو اور بسا اوقات دیکھا
جاتا ہے اسپر اسکا عمل اور توڑا جاتا ہے کیونکہ روایت کیگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا

رَبِّ اِبْرَاهِيْمَ وَنِعْمَ الْعَبْدُ اِبْرَاهِيْمُ فَكَانَ غَدَاؤُهُ لَا يَجِدُ اَحَدًا
يَاْكُلُ مَعَهٗ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَاْكُلَ مَعَهٗ غَيْرُهٗ
فَخَرَجَ طَعَامُهٗ اِلَى الطَّرِيْقِ لِيَتَمَّ بِهٖ مَارٌّ فَيَاْكُلَ مَعَهٗ فَنَزَلَ مَلَكَانِ
مِنَ السَّمَآءِ فَاَقْبَلَا نَحْوَهٗ فَدَعَاهُمَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى
الْغَدَآءِ فَلَجَاَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا لَقَدْ مَا بِنَا اِلٰى هٰذِهِ الرَّوْضَةِ
فَاِنَّ فِيْهَا عَيْنًا فَهَلْ اَسْتَعْذَبْتُمْ عِنْدَهَا فَقَدْ مُوْا اِلَى
الرَّوْضَةِ فَاِذَا الْعَيْنُ قَدْ غَاضَتْ وَلَيْسَ فِيْهَا مَآءٌ فَاشْتَدَّ
ذٰلِكَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْتَحْيٰى مِنْهُمَا فَقَالَ اِذْ لَحِقَ السَّلَامُ
فَقَالَا لَهٗ يَا اِبْرَاهِيْمُ فَادْعُ رَبَّكَ وَاسْئَلْهُ اَنْ يُعِيْدَ الْمَآءَ فِي الْعَيْنِ
فَدَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ يَرُدَّ شَيْئًا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ
لَهُمَا اُدْعُوا اللّٰهَ فَدَعَا اَحَدُهُمَا فَرَجَعَ الْمَآءُ فِي الْعَيْنِ ثُمَّ دَعَا
الْاٰخَرُ فَاَقْبَلَتِ الْعَيْنُ فَاَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا مَلَكَانِ وَاَنَّ اِجَابَتَهٗ
بِقِيَامِ لَيْلِهٖ رَدَّ دُعَآءَهٗ عَلَيْهِ فَلْيَسْتَجِبْ لَهٗ فَاِذَا كَانَ هٰذَا
فِعْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ بِخَلِيْلِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَكَيْفَ فِعْلُهٗ بِغَيْرِهٖ بَلِ الْعَبْدُ
الْعَبْدُ اَنْ جَمِيْعَ مَا هُوَ فِيْهِ مِنَ الطَّاعَةِ الْمُسَارَعَةِ اِلَيْهَا اَوْفِيْقٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةٌ وَفَضْلٌ وَرَحْمَةٌ وَمِنْهُ فَلِيَقُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ عَزَّ وَ
جَلَّ مُخْتَرِمًا لَهٗ خَاضِعًا ذَلِيْلًا كَاَنَّهٗ يُشَاهِدُهٗ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ
وَقَدْ وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلٰى عِيْسَى ابْنِ
مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِذَا قُمْتَ بَيْنَ يَدَيَّ فَقُمْ مَقَامَ الْخَآئِفِ
الذَّلِيْلِ الْمُتَلَوِّمِ لِنَفْسِهٖ فَاِنَّهَا اَوْلٰى بِالذَّمِّ وَاِذَا دَعَوْتَنِيْ فَادْعُنِيْ وَ
اَعْصَاكَ مُنْتَفِضٌ وَلِذٰلِكَ رُوِيَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْحٰى مِثْلَ ذٰلِكَ
اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرُوِيَ اَنَّ ابْنَ سِيْرِيْنَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى
الصَّلٰوةِ ذَهَبَ كُلُّهُ وَتَحَيَّرَ خَوْفًا مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَقًا مِّنْهُ وَكَانَ
مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ لَوْ سَقَطَ اِلَى جَنْبِهٖ حَمَّامٌ مِّنَ
صَوْتٍ وَلَا غَيْرِهٖ اِسْتِغْنَآءً بِالصَّلٰوةِ وَخَوْفًا مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَقَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ مَا تَخْتَلِفُ الْخَنَاجِرُ بَيْنَ كَتِفَيَّ اَحَبُّ
اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَلْتَفِتَ فِي شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ سَعْدُ
ابْنُ مُعَاذٍ مَا صَلَّيْتُ صَلٰوةً قَطُّ فَحَدَّثْتُ نَفْسِيْ فِيْهَا بِشَيْءٍ

اگر کرنیوالوں کوئی عمل رہا ہو تک وہ توبہ کریں اور تحقیق آیا ہی حدیث مین تحقیق حضرت
ابراہیم خلیل الرحمن جاگتی رہی ایک رات پھر جب صبح کی تو عجب کیا اپنی رات کیطرح رہی رہتے ہین
پھر کہا اچھا ہی رب ابراہیم کا اور اچھا ہی بندہ ابراہیم پھر جب ہوا اسکے تئین کہا بیٹکا وقت
تو نہ پایا کسی کو کہ کھاوی اسکے ساتھہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے ہی کہ کھاوے
آپکے ساتھہ کوئی پس نکلا اپنا کھانا راہ کیطرف تا کہ کوئی گذرنیوالا آپ پاس گذرے
پھر وہ آپکے ساتھہ کھاوی پس اتری دو فرشتے آسمان سی پس وہ دونو آپ کی طرف آئے
پس بلایا اون دونو کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھانیکی طرف پس اونہون نے قبول کیا پھر
اونسے کہا تم ہماری ساتھہ اس باغ کی طرف چلو کیونکہ اسمین ایک چشمہ ہی اور اسمین پانی نہی
پس ہم کہا نا کھاوینگے اسکے پاس پس چلو اس باغ کیطرف پس ناگہان وہ چشمہ زمین کے نیچے
چلا گیا تہا اور اسمین پانی نہ تہا پس یہ سخت گذرا حضرت ابراہیم پر اور حیا کرنے لگے
اپنی قوم سی جب دیکہا پانی کا چشمہ پھر اندر دونون نے کہا آپ سے اے ابراہیم آپ اپنے رب سے دعا
کیجیے اور اس سے سوال کیجیے کہ وہ پھیر دیوے پانی کو چشمہ مین پس آپنے دعا کی اللہ عزوجل سے
پس جواب دیا گیا کچھہ پس یہ سخت گذرا آپ پر پھر آپنے کہا اسی تم دعا کرو اللہ پاک سے
پس دعا کی اندونو نے ایک نے پس لوٹ آیا پانی چشمہ مین پھر دعا کی دوسرے نے پس آگئے
آگیا چشمہ پس اونہون نے آپ کو خبر دی کہ وہ دونو فرشتے ہین اور تحقیق آپکے عجب کیا
لئے اپنی اسکے کہ بہتری رہتے ہین رب کیا آپ کی دعا کو آپ پر پیش قبول کی گئی آپکے لئے پس جب
ہو یہ کرنا اللہ عزوجل کا اپنی دوست ابراہیم کیساتھہ پھر کیونکر اسکا کرنا ہوگا آپکے
غیر کے ساتھہ بلکہ اعتقاد کرے بندہ کہ سب کچھہ جو ہین طاعت اور اسکیطرف شتابی کرنی
توفیق ہی اللہ پاک سی اور نعمت اور فضل اور رحمت اور احسان ہے اس سی پس چاہیے کہ کہڑا ہو اللہ
عزوجل کے سامنے عزت کرتا عاجزی کرتا ذلیل گویا کہ وہ اسکو دیکہہ رہا ہی جیسا کہ فرمایا
حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کر اللہ کی گویا کہ تو اسکو دیکہتا ہی پھر اگر نہو کہ
تو اسکو دیکہی پس تحقیق وہ تو تجہہ کو دیکہتا ہی اور تحقیق آیا ہی حدیث مین کہ تحقیق اللہ عزوجل نے
وحی کی حضرت عیسے بن مریم علیہما السلام کیطرف جب تو کہڑا ہو میرے سامنے تو کہڑا ہو مثل کہڑے
ہونے ڈرنیوالے ذلیل خوار کرنیوالے کی اپنی نفس کو کیونکہ وہ بہت لائق ہی خواری کے اور جب تو نماز پڑھے
تو مجہسی مانگ حالانکہ تیرے اعضا جدا ہون اور اسی طرح وحی کیگئی ہی کہ تحقیق اللہ تعالے
نے وحی کی اسی طرح حضرت موسی علیہ السلام کیطرف اور مروی ہی کہ تحقیق ابن سیرین جب
کہڑے ہوا کرتے تہے نماز کو تو جاتے گفتا خون انکے موہنکا اللہ تعالے کے خوف سی اور اسکی ڈر
سے اور اسکے ڈر سی اور تہے مسلم بن یسار جب داخل ہوتے نماز مین تو نہ سنتے حس آواز کی اور نہ اسکی
غیر سی نماز مین مشغول ہونیکی وجہ سی اور اللہ عزوجل کے خوف سے اور کہا عامر بن عبد قیس نے

مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا حَتَّى انْصَرَفَتْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا
قَامَ فِي الصَّلٰوةِ كَأَنَّهُ عُودٌ مِنَ الْخُشُوعِ وَكَانَ وَهْبٌ إِذَا قَامَ يُصَلِّي
كَأَنَّمَا يُطَّلَعُ فِي جَهَنَّمَ وَكَانَ عُتْبَةُ الْغُلَامُ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِذَا قَامَ فِي
الصَّلٰوةِ فِي الشِّتَاءِ يُصِيبُ الْعَرَقُ مِنْهُ فَسَأَلُوهُ ذٰلِكَ فَقَالَ
حَيَاءً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُصَلِّي
فَوَقَعَ الْحَرِيقُ فِي دَارِهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ مِنْهَا فَفَزِعَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ حَتّٰى
خَرَجُوا فَأَطْفَئُوهُ فَمَا عَقَلَ مُسْلِمٌ إِلَّا بَعْدَ مَا أَطْفَأُوهَا وَفَرَغَ مِنْ
صَلٰوتِهِ وَقِيلَ أَيْضًا كَانَ يُصَلِّي فِي الْجَامِعِ فَسَقَطَتْ سَارِيَةٌ
إِلٰى جَنْبِهِ فَفَزِعَ مِنْهَا أَهْلُ السُّوقِ وَهُوَ لَمْ يَعْقِلْ بِهَا وَعَنْ عَمَّارِ
ابْنِ زُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَنَعْلُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَكَانَ شِسْعُ
نَعْلِهِ جَدِيدًا فَالْتَفَتَ إِلَى الشِّسْعِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ رَمٰى بِنَعْلِهِ
وَلَمْ يَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ نَعْلًا حَتّٰى مَاتَ وَحُكِيَ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ
خُثَيْمٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَبَيْنَ يَدَيْهِ فَرَسٌ لَهُ يُسَاوِي
عِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَجَاءَ لِصٌّ فَحَلَّهُ وَذَهَبَ بِهِ فَجَاءَ النَّاسُ
مِنَ الْغَدَاةِ يُعَزُّونَهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي كُنْتُ أَرٰى مَنْ يَحُلُّهُ وَلٰكِنْ
كُنْتُ فِي شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ النَّهَارِ فَإِذَا
الْفَرَسُ قَدْ أَقْبَلَ حَتّٰى قَامَ بَيْنَ يَدَيَّ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِي شَمْلَةٍ سَوْدَاءَ فِيهَا خَمِيصَةٌ أَحْمَرُ فَلَمَّا سَلَّمَ
قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ أَلْهَتْنِي عَنْ صَلَاتِي وَقَدْ وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى
الْخَاشِعِينَ فِي الصَّلٰوةِ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى الَّذِينَ هُمْ فِي صَلٰوتِهِمْ
خَاشِعُونَ قَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ سُكُونُ الْمَرْءِ فِي صَلٰوتِهِ قِيلَ هُوَ الَّذِي
لَا يَعْلَمُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ لِاشْتِغَالِهِ بِالصَّلٰوةِ
وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا

فَصْلٌ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا وَمَا وَرَدَ مِنَ الْعُقُوبَةِ عَلٰى تَرْكِهَا

وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ آبِي
مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى
الْعَبْدُ أَوَّلَ الْوَقْتِ صَعِدَتْ إِلَى السَّمَاءِ وَلَهَا نُورٌ حَتّٰى
تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَرْشِ تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ
تَقُولُ حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِي وَإِذَا صَلَّى الْعَبْدُ

دنیا کے کام مین سی جب تک پھرون نماز سے اور کہا مجاہد نے تہی عبداللہ بن زبیر جب
کھڑی ہوتے نماز مین گویا کہ وہ ایک لکڑی ہے عاجزی سے اور تہی وہب جب کھڑی
ہوتے نماز پر ہتی گویا وہ جہانگتے ہین دوزخ مین اور تہی عتبہ غلام رحمہ اللہ جب کھڑی ہوتے
نماز مین ہو سخت جاڑے مین تو بہنے لگتا پسینہ اس سے پس لوگون نے اس سی اسکین سوال کیا کہا
بسبب حیا کرنیکے اللہ پاک سی اور تہی مسلم بن یسار رحمہ اللہ نماز پڑہتے پس پڑگئی آگ انکے
محل مین اور وہ ایک لوٹہے مین تھے اسمین سے پس گہبرائے بصرہ کے رہنے والے یہانتک کہ
وہ نکلے اور بجہادیا پس نہ معلوم کیا مسلم نے مگر پیچہے اسکے بجہانیکے اور نماز اد اکرنیکے اور
نیز کہا گیا ہی کہ وہ نماز پڑہ رہے تہی جامع مسجد مین پس گر پڑا ایک ستون اسکے پہلو کے
پاس پس گہبرا گئے اس سے بازار والے اور اس نے نہ معلوم کیا اسکو اور روایت عمار بن
زبیر رحمہ اللہ سی کہ وہ نماز پڑہ رہے تہی اور انکی جوتی انکے سامنے تہی اور انکی جوتی کا
پسند تسمہ نیلا تہا پس دیکہا طرف تسمہ کے پہر جب فارغ ہوئی اپنی نماز سے تو اپنی جوتی کو
پہینک دیا اور نہ پہنی اسکے پیچہے جوتی تاکہ مرگئے اور حکایت کیگئی ہے ربیع بن خثیم سے
کہ وہ نماز پڑہ رہے تہی نفلی اور اسکے سامنے اُن کا ایک گہوڑا تہا جسکی قیمت
بیس ہزار درہم تہی پس ایک چور آیا اس نے اسی کہول لیا اور لے گیا پس لوگ آئے
صبح کو تعزیت کرتے تہی اوسکی پس کہا خبردار ہو تحقیق مین دیکہتا تہا جو اسکو لیگیا
تہا ولیکن مین ایک چیز مین تہا جو بہت پیاری تہی مجہکو اس سے پس جب کچہہ پہر دن سے
گذرا پس ناگہان گہوڑا آگیا یہانتک کہ کہڑا ہوگیا اسکے سامنے اور مروی ہی کہ
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے نماز پڑہی چادر سیاہ مین جسمین سرخ خط تہا پہر
جب آپنے سلام پہیرا فرمایا تحقیق اس خط نے مجہکو غافل کیا میری نماز سی اور تحقیق اللہ
تعالے نے بیان کیا خشوع کرنیوالون کا نماز مین اپنے اس قول مین وہ لوگ ہین جو
اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین کہا زہری نے وہ آرام کرنا مرد کا ہے اپنی نماز مین
بعض نے کہا خشوع وہ ہی کہ نہ جانے آس شخص کو جو اسکے دائین اور بائین ہو نماز
مین اپنی نماز مین مشغول ہونیکی وجہ سے اور اسلیئے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے تحقیق نماز مین شغل ہے **فصل** نگہبانی کرنی نماز پر اور جو کچہہ وارد ہوا عذاب سے
اوس شخص پر جو اسکو ضایع کرے روایت کی اعمش نے شقیق بن سلمہ سے اوس نے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نماز پڑہتا ہی بندہ
اول وقت مین تو وہ چڑہتی ہی آسمان کی طرف اور اسکیلئے نور ہوتا ہی یہانتک کہ پہونچے
جاتی ہے عرش تک بخشش مانگتی ہے اپنے صاحب کے لیئے قیامت کے دن تک
اور کہتی ہے تجہکو اللہ نگاہ رکہے جیسا تو نے مجہکو نگاہ رکہا اور جب نماز پڑہتا بندہ

فِي غَيْرِ وَقْتِهَا صَعِدَتْ إِلَى السَّمَاءِ لَا نُورَ لَهَا فَتَنْتَهِي إِلَى السَّمَاءِ
فَتُلَفُّ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ فَيُضْرَبُ بِهَا وَجْهُ صَاحِبِهَا وَتَقُولُ
ضَيَّعَكَ اللَّهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي وَفِي حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَبْلَغَ الْوُضُوءَ
ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا وَالْقِرَاءَةَ فِيهَا قَالَتِ
الصَّلَاةُ حَفِظَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَنِي ثُمَّ صَعِدَتْ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ
وَلَهَا ضَوْءٌ وَنُورٌ فَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى اللَّهِ
فَتَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا وَإِذَا ضَيَّعَ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا وَالْقِرَاءَةَ
فِيهَا قَالَتِ الصَّلَاةُ ضَيَّعَكَ اللَّهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي ثُمَّ صَعِدَتْ
بِهَا وَلَهَا ظُلْمَةٌ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ
دُونَهَا ثُمَّ تُلَفُّ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ فَيُضْرَبُ بِهَا وَجْهُ صَاحِبِهَا
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَوَاتُ لِوَقْتِهِنَّ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَ
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ
الْمُؤَذِّنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَأَوْسَطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللَّهِ
وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللَّهِ تَعَالَى وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ
هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ مَا تَرَكُوهَا وَ
لَكِنْ أَخَّرُوهَا عَنْ أَوْقَاتِهَا وَقَالَ سَعْدٌ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الَّذِينَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ
وَقْتِهَا وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَ
اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا قَالَ هُوَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنْ أَضَاعَ أَوْقَاتَ صَلَاتِهِ وَ
رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا
كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا
لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً مِنَ النَّارِ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَعَنِ الْحَارِثِ

اوسکے غیر وقت میں تو وہ چڑھتی ہے آسمان کی طرف نہیں ہوتا کوئی نور اسکیلئے
پس پہونچتی ہے آسمان تک پھر لپیٹی جاتی ہے جیسے لپیٹا جاتا ہے کپڑا پرانا پھر ماری
جاتی ہے وہ نماز اوسکے منہہ پر پھر وہ کہتی ہے تجھہ کو اللہ ضایع کرے جیسا تو نے مجھہ کو
ضایع کیا اور عبادہ بن صامت کی حدیث میں ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص وضو کرے پھر پورا وضو کرے پھر کھڑا ہو طرف نماز کے پھر پورا کرے
اسکا رکوع اور اسکا سجدہ اور قرأت اور تمہین تو کہتی ہے نماز تجھہ کو اللہ نگاہ رکھے
جیسا تو نے مجھہ کو نگاہ رکھا پھر چڑھایا جاتا ہے اوسکو آسمان کی طرف حالانکہ اوسکے
لیئے روشنی اور نور ہوتا ہے پھر کھولے جاتے ہیں اوسکے لیئے آسمان کے دروازے یہانتک کہ
وہ پہونچ جاتی ہے اللہ تعالے تک پھر وہ شفاعت کرتی ہے اپنے صاحب کے لیئے اور
جب ضایع کرے اوسکا رکوع اور اوسکا سجدہ اور قرأت تمہین تو کہتی ہے نماز اللہ
تجھہ کو ضایع کرے جیسا تو نے مجھہ کو ضایع کیا پھر وہ چڑھائی جاتی ہے حالانکہ اوسکے لیئے
اندھیرا ہوتا ہے یہانتک کہ پہونچتی ہے آسمان تک پھر بند کیئے جاتے ہیں آسمان کے دروازے
اوسکے آگے پھر لپیٹی جاتی ہے جیسے لپیٹا جاتا ہے پورانا کپڑا پھر وہ ماری جاتی ہے اوسکے
صاحب کے منہہ پر اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے پوچھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کونسا عمل افضل ہے فرمایا نمازیں اپنی وقت میں اور خوش کہنا
ماں باپ کا اور جہاد کرنا اللہ پاک کے راہ میں اور روایت ہے ابراہیم بن محذورہ
مؤذن سے اوس نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول وقت رضامندی اللہ کی ہے اور درمیانہ وقت اللہ کی
رحمت ہے اور آخر وقت اللہ کی معافی ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے پس خرابی ہے اون نمازیوں کے
لیئے جو اپنی نماز سے غافل ہیں کہا ابن عباس نے رہا کی تفسیر میں اللہ کی قسم نہیں
اوسنے نماز کو ولیکن دیر کی اسکے وقتوں سے اور کہا سعد نے میں نے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ عزوجل کے قول سے وہ لوگ کہ وہ اپنی نماز سے غافل ہیں
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وہ لوگ ہیں کہ دیر کرتے ہیں نماز میں اوسکے
وقت سے اور روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ سے اللہ تعالے کے اس قول کی تفسیر میں کہ ضایع
کیا اونہوں نے نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی پس البتہ ملاقات کرینگے غی کی کہا وہ ایک
وادی ہے دوزخ میں اور کہا ابن عباس نے نہیں داخل ہوگا اسمیں مگر جس نے ضایع کیا اپنی
نماز کے وقتوں کو اور مروی ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ آپنے ایک دن نماز کا بیان کیا پھر فرمایا جو شخص محافظت کریگا اوسپر نور ہوگی اوسکے
لیئے نور اور دلیل اور نجات قیامت کے دن اور جو شخص اوسپر محافظت نکریگا تو نہوگا اوسکیلیئے

عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَهَاوَنَ بِصَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعَاقِبُهٗ بِخَمْسَ
عَشَرَةَ عُقُوْبَةٍ سِتٍّ مِنْهَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَثَلَاثٍ عِنْدَ الْمَوْتِ
وَثَلَاثٍ فِي الْقَبْرِ وَثَلَاثٍ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ مِنَ الْقَبْرِ فَاَمَّا
السِّتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ فَاَوَّلُهَا اَنَّهٗ يُرْفَعُ عَنْهُ اِسْمُ الصَّالِحِيْنَ
وَالثَّانِيَةُ تُرْفَعُ عَنْهُ بَرَكَةُ الْحَيٰوةِ وَالثَّالِثَةُ تُرْفَعُ عَنْهُ بَرَكَةُ الرِّزْقِ
وَالرَّابِعَةُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ شَيْءٌ مِنْ اَعْمَالِ الْخَيْرِ حَتّٰى يُكْمِلَ صَلٰوتَهٗ
وَالْخَامِسَةُ لَا يُسْتَجَابُ دُعَآءُهٗ وَالسَّادِسَةُ لَا يَجْعَلُ لَهٗ فِيْ
دُعَآءِ الصَّالِحِيْنَ نَصِيْبًا وَاَمَّا الثَّلَاثُ الَّتِيْ عِنْدَ الْمَوْتِ
فَاَوَّلُهَا يَمُوْتُ عَطْشَانًا وَلَوْ صُبَّتْ فِيْ حَلْقِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَا
رَوِيَ وَالثَّانِيَةُ اَنَّهٗ يَمُوْتُ بِغُصَّةٍ وَالثَّالِثَةُ اَنَّهٗ اَذِلُّ بَخْدِيْدِ
الدُّنْيَا وَخَشِبُهَا وَاَحْجَارُهَا عَلٰى رَقَبَتِهٖ وَكَتِفَيْهِ وَاَمَّا الثَّلَاثُ
الَّتِيْ فِي الْقَبْرِ فَضَيْقٌ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ وَالثَّانِيَةُ يُظْلِمُ عَلَيْهِ الْقَبْرُ وَ
الثَّالِثَةُ يُصَيِّرُ عَيَّابًا لِلْقَوْلِ وَاَمَّا الثَّلَاثُ الَّتِيْ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ
مِنَ الْقَبْرِ فَاَوَّلُهَا يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَالثَّانِيَةُ
يَكُوْنُ حِسَابُهٗ شَدِيْدًا وَالثَّالِثَةُ وُجُوْهُهُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ اِلَى النَّارِ اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ اللّٰهُ عَنْهُ **فَصْلٌ** اَلصَّلٰوةُ
خَطَرُهَا عَظِيْمٌ وَاَمْرُهَا جَسِيْمٌ وَبِالصَّلٰوةِ اَمَرَ اللّٰهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوَّلُ مَا اَوْحَى
اللّٰهُ بِالنُّبُوَّةِ ثُمَّ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ كُلِّ عَمَلٍ وَقَبْلَ كُلِّ فَرِيْضَةٍ
فِيْ اٰيَاتٍ كَثِيْرَةٍ مِنْهَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ
عَلَيْهَا لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَخَاطَبَ جَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَاَمَرَهُمْ بِالْاِسْتِعَانَةِ عَلٰى طَاعَاتِهٖ كُلِّهَا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ
فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ
الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ فَذَكَرَ الْخَيْرَاتِ كُلَّهَا جُمْلَةً وَهِيَ جَمِيْعُ
الطَّاعَاتِ مَعَ اجْتِنَابِ جَمِيْعِ الْمَعَاصِيْ وَاَفْرَدَ الصَّلٰوةَ

اوس نے امیر المومنین حضرت علی بن طالب سے اوس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ
آپ نے فرمایا جو شخص حقیر جانے اپنی نماز کو تو اللہ عزوجل اوسکو عذاب کریگا پندرہ
عذاب سے چھہ انمین سے موت سے پہلے اور تین موت کے نزدیک اور تین قبر مین اور تین
نزدیک اوس کے نکلنے کے قبر سے پس اپر چھہ عذاب موت سے پہلے سو انکا پہلا یہ
ہے کہ اوٹہایا جاتا ہے اوس سے نیکون کا نام اور دوسری اٹہائی جاتی ہے اوس
سے زندگانی کی برکت اور تیسری اٹہائی جاتی ہے اوس سے رزق کی برکت اور
چوتھی نہین قبول کیا جاتا اوس سے کوئی نیکی کے کامون مین سے یہانتک کہ
کامل کرے اپنی نماز کو اور پانچوین نہین قبول کیجاتی اوس کی دعا اور چھٹی نہین
کیا جاتا اوسکے لیئے نیکون کی دعا سے کچھ حصہ ولکن تین عذاب کہ موت کے نزدیک
ہین سو پہلا انکا یہ ہے کہ وہ مرتا ہے پیاسا اگرچہ ڈالے جاوین اوس کے حلق مین
ساتون دریا وہ سیر نہوگا اور دوسری یہ کہ وہ مریگا اچانک اور تیسری یہ کہ
وہ بوجھ لادا جاویگا دنیا کے لوہے اور اوسکی لکڑیون اور اوسکے پتھرون سے
اوسکی گردن اور اوسکی کاندہون پر ولیکن تین عذاب جو قبر مین ہونگے پس تنگ
کیجاویگی اوسپر اوسکی قبر اور دوسری کیجاویگی اوسپر اوسکی قبر اور تیسری ہوجاویگا
وہ عاجز بات کرنے مین ولیکن تین عذاب جو نزدیک اوسکے اپنی قبر سے نکلنے کے
نزدیک ہین پس انکا پہلا ہے کہ وہ اللہ عزوجل سے ملیگا حالانکہ اللہ اوسپر غصہ ہوگا
اور دوسرے اسکا حساب سخت ہوگا اور تیسرے اسکا ٹوٹنا ہوگا اللہ پاک کے
سامنے سو دوزخ کی طرف مگر یہ کہ اللہ تعالے اسے معاف کردے **فصل** نماز کا
درجہ عظیم ہے اور کام اوسکا بڑا ہے اور نماز کا حکم کیا اللہ تبارک و تعالے نے اپنے
رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پہلے وحی کی اللہ نے نبوت کی پھر نماز کی پہلے
ہر عمل کے اور پہلی ہر فرض کے بہت آیتون مین انمین سے ہے اللہ تعالے کا قول تو پڑھ
جو وحی کی گئی تیری طرف اس کتاب سے اور قایم کر نماز اور اللہ عزوجل نے فرمایا
بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی اور بری بات سے اور فرمایا اللہ تعالے نے اور حکم کر
اپنے اہل کو نماز کا اور تو صبر کر اوسپر ہم تجھ سے نہین مانگتے رزق ہم تجھ کو رزق دینگے
اور مخاطب کیا تمام مومنون کو پھر انکو حکم کیا مدد لینے کا اپنی طاعت سب کے سب پر صبر اور نماز
سے پھر فرمایا اے ایمان والو مدد لو صبر اور نماز سے بیشک اللہ پاک صبر کرنیوالون
کے ساتھ ہے اور فرمایا اللہ پاک نے اور وحی کی ہم نے اونکیطرف نیکیون کی کرنیکی اور نماز کے قایم
رکھنے کی اور زکوۃ کے دینے کی پس اللہ نے ذکر کیا نیکیون کا سب کے سب اکٹہا اور وہ سب
طاعت ہین ساتھ بچنے کے سب گناہون سے اور علیحدہ کیا نماز کو بیان

بالذكر واوصاهم بها خاصة وبالصلوة اوصى النبي صلى
الله عليه وسلم امته عند خروجه من الدنيا فقال الله الله
في الصلوة وفيما ملكت ايمانكم وهي اخر وصية صلى الله عليه
وسلم وجاء في الحديث انها اخر وصية كل نبي لامته و
اخر عهده اليهم عند خروجه من الدنيا فالصلوة اول
فريضة فرضت عليه صلى الله عليه وسلم وعلى امته وهي اخر
ما اوصى به امته واخر ما يذهب به من الاسلام واول
ما يسأل العبد عنه من عمله يوم القيمة وهي عمود الاسلام و
ليس بعد ذهابها دين ولا اسلام وجاء في الحديث عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اول ما تفقدون من دينكم
الامانة واخر ما تفقدون من الصلوة وليصلين اقوام
لا خلاق لهم فتارك الصلوة يكفر عندنا ملينا احمد رحمه الله
اذا تركها جاحدا لوجوبها ووجب قتله كالخلاف في من
واما ان تركها تهاونا وكسلا مع اعتقاد وجوبها وعدم
فان لم يقعلها حتى تضايق الوقت الثاني يليها فيكفر وقتل
بالسيف كفرا بعد ان يستتاب ثلثة ايام كالمرتد في
الحالتين ويكون ماله فيئا يوضع في بيت مال المسلمين و
لا يصلى عليه ولا يدفن في مقابر المسلمين وعندنا يجب
قتله في الحال ولا يترك ثلاث صلوات حتى يتضايق
وقت الرابعة ويقتل حدا كالزاني المحصن وحكمه حكم
اموال المسلمين يرثه ورثته من المسلمين وقال
الامام ابو حنيفة لا يقتل ولكن يحبس حتى يصلي فيتوب
او يموت في الحبس وقال الامام الشافعي يقتل بالسيف
حدا ولا يكفر والدليل على كفره ما ذكرنا فيما تقدم من الآيات و
الاخبار وننبه عليها مما روي عن جابر بن عبد الله قال
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما بين الرجل و
بين الكفر والشرك الا ترك الصلوة وروي عن عبد الله بن بريدة
عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيننا و
بينهم ترك الصلوة فمن تركها فقد كفر وروي عن جعفر بن

کرنے ہیں اور ان کو اوسکی وصیت کی خاصکر اور نماز کی وصیت کی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو نزدیک آپ کے تشریف لیجانے دنیا سے پس فرمایا
اللہ سے ڈریو اللہ سے ڈریو نماز میں اور انمیں جنکی مالک ہوئی تمہارے داہنے
ہاتھ پس یہ آخر وصیت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آیا ہی حدیث میں کہ یہ
آخر وصیت ہی ہر نبی کی اپنی امت کو اور اسکا آخر عہد ہی اونکی طرف نزدیک اوسکے
تشریف لیجانیکے دنیا سے پس نماز پہلا فرض ہے کہ فرض کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر اور آپ کی امت پر اور یہ نماز آخر وصیت کا ہی اور آپنی وصیت کی اوسکی اپنی
امت کو اور آخر اسچیز کا جس سے دور کیا جاویگا اسلام اور پہلا اوسچیز کا کہ پوچھا
جاویگا بندہ اس سے اوسکے عمل سے قیامت کے دن اور یہی اسلام کا ستون ہی اور نہیں
ہے پیچھے اوسکے جانیکے دین اور نہ اسلام اور حدیث شریف میں آیا ہے حضرت نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ پہلی جو تم گم کروگے اپنی دین میں سے امانت
ہے اور آخر اسکا جو گم کروگے دین میں سے نماز ہے اور البتہ نماز پڑہینگی قومیں نہ ہوگا
ان کو کچھ حصہ پس نماز کا تارک کافر ہے ہمارے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک
جب اوسکو ترک کری درانحال کہ انکار کرنیوالا ہو اوسکے واجب ہونیکا اور وہ واجب
ہے اسکا قتل کرنا نہیں ہی کوئی خلاف اسکی مذہب میں ولیکن اگر ترک کری سستی اور
کسالت سے باوجود اعتقاد کرنے اسکے وجوب کے اور بلایا جاوی تاکہ اوسکو پڑہے پس اگر
وہ اسکو نہ پڑہے یہانتک کہ تنگ ہو جاوے وقت کہ اوسکے متصل ہے تو کافر ہو جاویگا
اور قتل کیا جاویگا تلوار سے بسبب اسکے کفر کے بعد اسکے کہ توبہ طلب کیا جاوے تین
دن مثل مرتد کے دونوں حالتوں میں اور رہیگا مال اسکا ویسے رکہا جاویگا بیت المال میں
مسلمانوں کے اور نہ نماز پڑہی جاوی اوسپر اور نہ دفن کیا جاوے مسلمانوں کی قبروں میں اور
مروی ہے امام احمد سے یہ ہی واجب ہے اسکا قتل کرنا مستی کرنیوالے میں یہانتک کہ ترک کرے تین
نمازیں اور تنگ ہو جاوی وقت نہی نماز کا وقت اور قتل کیا جاوے حد میں مثل زانی بیاہی ہوئے
کی اور حکم اسکا مسلمان کے مردوں کی طرح ہی وارث ہوں اسکی مال کے اوسکی وارث مسلمانوں
میں سے اور فرمایا حضرت امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے قتل نہ کیا جاوی ولیکن قید کیا جاوے یہانتک کہ
نماز پڑہے پس توبہ کری یا مر جاوی قید میں اور فرمایا حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے وہ
قتل کیا جاوی تلوار سے حد میں اور وہ کافر نہیں ہوتا اور دلیلیں اسکی کفر پر وہ ہیں جو
ہمنے بیان کیں جو آگے گذریں آیتوں اور حدیثوں سے اور ہم زیادہ کرتے ہیں اوپر
اسکے کہ روایت کیگئی جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا نہیں درمیان بندے کے اور درمیان کفر اور شرک کے کچھ مگر نماز کا چھوڑنا اور روایت

محمد عن ابیہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر
رجلا ینقر فی صلوتہ لما ینقر الغراب فقال لو مات ھذا مات
علی غیر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعن عطیۃ العوفی عن ابی
سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ترک الرجل صلوتہ متعمدا کتب اسمہ علی باب النار
فیمن یدخلھا وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الا من نام عن صلوۃ العتمۃ ولم یصلھا
تقول الملئکۃ لا انامت عیناک ولا قرتا حبسک اللہ بین
الجنۃ والنار کما حبستنا **فصل** مروی عن
الحسن البصری انہ قال کان العلماء من اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون خمس واربعون خصلۃ
مکروھۃ منھی عنھا فی صلوۃ الفریضۃ ھی التنحنح عمدا و
التشاغل عمدا والتثاؤب عمدا وارتفاع الرأس الی السماء
لما روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقلب بصرہ فی
السماء فنزلت والذین ھم فی صلوتھم خاشعون قطاطا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ وکانوا یستحبون
للرجل ان لا یجاوز ببصرہ مصلاہ ومنھا الصاق
الحنک بالصدر وقلی الثوب والتمطی وتنفس الصعداء
وتغمیض العینین والالتفات فی الصلوۃ لما روی عقبۃ
ابن عامر انہ فی قولہ تعالی الذین ھم علی صلوتھم دائمون قال
اذا صلوا لم یلتفتوا یمینا ولا شمالا وقالت عائشۃ سالت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی
صلوتہ فقال انما ھی اختلاسۃ یختلسھا الشیطان
من صلوۃ العبد وقیل جاء طلحۃ یعنی ابن مصرف الی
عبد الجبار بن وائل وھو فی القوم فسارہ ثم انصرف
فقال عبد الجبار اتدرون ما قال قال رایتک امس
التفت وانت تصلی وقد جاء فی الحدیث عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا قام الی الصلوۃ استقبلہ
اللہ بوجھہ فلا یصرف وجھہ حتی یکون العبد ھو الذی

محمد سے اوس نے اپنی باپ سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد
کو دیکھا ٹھونگے مارتا اپنی نماز مین جیسی ٹھونگے مارتا ہے کوا پس فرمایا اگر یہ مریگا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے سوا پر اور روایت ہے عطیہ عوفی سے اس نے
ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب چھوڑتا ہے
کوئی مرد اپنی نماز کو جان کر تو لکھا جاتا ہی اسکا نام دوزخ کے دروازہ پر ان
لوگون مین جو اسمین داخل ہونگے اور روایت ہے انس بن مالک سی کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبردار ہو جو شخص سو جاتا ہے عشا کی نماز سے اور نہین
پڑہتا اسکو تو فرشتے کہتے ہین تیری آنکھین سو رہین اور نہ ٹھنڈی ہون تجھکو اللہ بند
کرے بہشت اور دوزخ کے درمیان جیسا تو نے ہم کو بند کیا **فصل** روایت کی
گئی ہے حسن بصری سے کہ کہا ہے علماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین
سے کہا کہ پینتالیس ۴۵ خصلتین ہین بری جن سی منع کیا گیا فرض نماز مین اور وہ کھنکارنا
ہے جانکر اور کسی چیز مین مشغول ہونا جانکر اور جمائی لینا جانکر اور اونچا کرنا آسمان
کی طرف اوس سے روایت کیوجہ سی کہ روایت کیگئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آنکھ پھیرا
کرتے تھے آسمان مین پس اتری یہ آیت اور وہ لوگ جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے
ہین پس نیچی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سر کو پس صحابہ دست کہتے تھے
مرد کے لئے کہ نہ پھیرے اپنی نظر اپنے مصلے سے اور ان مین سے ہے لگانا گلے
کا سینے سے اور جوڑنا کپڑے کا تلاش کرنا اور انگڑائی لینا اور لمبے لمبے سانس
لینے اور دولونا آنکھین بند کرنا اور نماز مین جہانکنا اوس سے لحاظ سے کہ
کی عقبہ بن عامر نے اللہ تعالے کے اس قول کی تفسیر مین وہ لوگ ہین جو
اپنی نماز مین مداومت کرنیوالے ہین کہا جب وہ نماز پڑہتے ہین اور جہانکتے
نہین ہین داہنے اور بائین اور کہا حضرت عائشہ رضہ نے مین نے پوچھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرد کے جہانکنے سی اپنی نماز مین پس آپ نے فرمایا
سخبتق یہ جھپٹ لیتا ہی اوس کو شیطان بندے کی نماز سی
اور کہا گیا ہی کہ آیا طلحہ یعنے مصرف کا بیٹا عبد الجبار بن وائل کے پاس اور وہ
اپنی قوم مین بیٹھا تھا پھر طلحہ نے اس سے پوشیدہ کچھ کہا پھر چلا گیا پھر کہا عبد الجبار
نے بہلا تم نے معلوم کیا کہ اوس نے کیا کہا کہا مین نے تجھکو کل دیکھا تو نے
جہانکا نماز پڑہتے حالانکہ حدیث مین آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سخبتق بندہ جب شروع کرتا ہی نماز کو متوجہ ہوتا ہے اس سے اللہ تعالے
اپنے منہ مبارک سے پس وہ منہ نہین پھیرتا یہانتک کہ وہ بندہ ہی

يَصْرِفُ وَيَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّ الْعَبْدَ
مَا دَامَ فِي صَلٰوتِهِ فَعَلَيْهِ ثَلٰثُ خِصَالٍ الْبِرُّ يَتَنَاثَرُ عَلَيْهِ مِنْ
عَنَانِ السَّمَاءِ إِلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهِ وَمَلَائِكَةٌ يَحُفُّونَ مِنْ لَدُنْ قَدَمِهِ
إِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ وَمُنَادٍ يُنَادِي لَوْ يَعْلَمُ الْمُصَلِّي مَنْ يُنَاجِي
مَا انْفَتَلَ أَيِ الْتَفَتَ أَنْصَرَفَ وَالِالْتِفَاتُ مَكْرُوهٌ جِدًّا وَقَدْ
قِيلَ إِنَّهُ يُقْطِعُ الصَّلٰوةَ وَفِيهِ اسْتِخْفَافٌ بِحُرْمَةِ الصَّلٰوةِ وَ
أَدَاهَا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ فِي الْقُعُودِ فِيهَا وَالرَّدِّ عَلَى الْإِمَامِ وَ
أَنْ تَرَاشَ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُودِ وَوَضْعُ الصَّدْرِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ فِي
السُّجُودِ وَضَمُّ الْإِبْطَيْنِ إِلَى الْجَنْبَيْنِ فِي السُّجُودِ بَلْ يُفَرِّقُ
بَيْنَهُمَا وَلَا يُلْصِقُهُمَا لِأَنَّهُ مَرْوِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ لَوْ مَرَّتْ بَهْمَةٌ تَحْتَ ذِرَاعَيْهِ لَنَفَذَتْ وَ
ذٰلِكَ لِشِدَّةِ مُبَالَغَتِهِ فِي دَفْعِ مِرْفَقَيْهِ عَنْ ضَبْعَيْهِ وَفِي حَدِيثٍ
آخَرَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يُجَافِي
بَيْنَ ضَبْعَيْهِ وَمِنْ ذٰلِكَ تَفْرِيجُ الْأَصَابِعِ فِي السُّجُودِ بَلْ
يَضُمُّهَا وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ دُونَ الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَوَضْعُ الْقَدَمَيْنِ
إِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى وَتَعْلِيقُهُمَا مِنَ الْأَرْضِ السَّدْلُ عَلَى الْإِزَارِ
وَالسَّرَاوِيلِ وَالتَّخْلِيلُ وَالتَّلَثُّمُ وَاسْتِرْخَاءُ الطَّعَامِ مِقْدَارَ
الْحَبَّةِ وَالْحَبَّتَيْنِ الْفُضْلَانُ أَنْ يَرُدَّ وَيَبْلَعَ وَالنَّفْثُ بِاللِّسَانِ
وَالنَّفْخُ فِي السُّجُودِ وَتَسْوِيَةُ الْحَصَا وَالْمَشْيُ عَرْضًا وَرَفْعُ الصَّوْتِ
عَلَى جَلِيسِكَ فِي التَّشَهُّدِ وَمَعْرِفَتُكَ مَنْ عَنْ يَمِينِكَ وَمَنْ
عَنْ شِمَالِكَ فِي الْإِيمَاءِ وَالْإِشَارَةِ وَبَلْعُ الْحَشَاءِ أَوْ مَا يَخْرُجُ مِنَ
الْحُلْقُومِ وَالِاسْتِعَالُ وَالْقَمْطُ وَالتَّيَزُّرُ وَالنَّظَرُ فِي الثِّيَابِ وَ
مَسْحُ التُّرَابِ عَنِ الْجَبْهَةِ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَتَسْوِيَةُ الْحَصَا
أَكْثَرُ مِنْ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ وَنَقْضُ مَوْضِعِ السُّجُودِ وَالدُّعَاءُ بَعْدَ
التَّشَهُّدِ إِذَا كُنْتَ إِمَامًا وَالْقُعُودُ فِي الْمِحْرَابِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ حَتّٰى
يَنْحَرِفَ مِنْ مَكَانِهِ إِلَى الْيَسَارِ وَالْعَقْدُ بِالْيَدِ بِالْأَصَابِعِ فِي
الصَّلٰوةِ وَالْعَبَثُ بِالْحَصٰى وَالثَّوْبِ فِيهَا لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى صَلٰوةِ لَا يَحْضُرُ
الرَّجُلُ فِيهَا قَلْبَهُ مَعَ بَدَنِهِ وَأَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھرتا ہے نماز سے یا چھانکتا ہے داہنے اور بائیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ
تحقیق بندہ جب تک ہوتا ہے اپنی نماز میں پس اسکیلئے تین خصلتیں ہیں نیکی کرتی ہے
اوسپر طرف سے آسمان کے اوسکے سر کے مانگ پر اور فرشتے گھیر لیتے ہیں اسکو اوسکے
قدموں سے آسمان کے بادلوں تک اور ایک پکارنیوالا پکارتا ہے اگر جانے نمازی
اسکو جس سے وہ بائیں کرتا ہے تو وہ نہ پھیرے یعنے نہ دیکھے اور مونہہ نہ پھیرے اور نماز میں
دیکھنا مکروہ ہے البتہ اور بعض نے کہا التفات نماز کو توڑ دیتی ہے اور اس میں
حقارت ہے نماز کی عزت اور اسکے آداب میں اور ان خصلتوں میں سے ہے کتے کی طرح
بیٹھنا نماز کے تشہد میں اور رد کرنا امام پر اور بچھانا دونوں بازوؤں کا سجدہ
میں اور رکھنا سینے کا دونوں رانوں پر سجدے میں اور جوڑنا دونوں بغلوں کا
دونوں پہلوؤں سے سجدے میں بلکہ فرق کرے دونوں میں اور نہ لگاوے دونو
کو کیونکہ روایت کیگئی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے کہ آپ سجدہ کرتے
تھے تو اگر گذرنا چاہتا بکری کا بچہ آپکے دونو بازوؤں کے نیچے سے تو البتہ گذر
جاتا اور یہ سبب سخت مبالغہ کرنیکے تھا آپکے کہنیوں کے اوٹھانے میں اپنی بغلوں سے
اور ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے
تو فرق کرتے درمیان اپنی دونوں بغلوں کے اور ان خصلتوں میں سے ہے جدا کرنا اونگلیوں کا
سجدہ میں بلکہ ان کو جوڑے اور رکھنا دونوں ہاتھوں کا سوائے دونو گھٹنوں کے رکھنے میں
اور رکھنا دونوں قدموں کا ایک کا دوسرے پر اور انکا اٹھانا زمین پر سے اور سدل کرنا
تہ بند اور پاجامی پر اور خلال کرنا اور زبان سے کھانیکو پھیرنا اور کھانیکو نگلنا بقدر ایک
دانہ کے اور قلس کو نگلنا اور نگلنا اور تھوکنا زبان سے اور پھوکنا سجدے میں اور برابر
کرنا کنکر وغیرہ کا اور چلنا عرض میں اور بلند کرنا آواز کا اپنی پاس بیٹھنیوالے پر تشہد میں اور
تیرا پہچاننا اس شخص کو جو تیرے دائیں ہے اور اسکو جو تیرے بائیں ہے اور ایما اور اشارہ
کرنا اور نیچے لیجانا ڈکار کا یا اوسپر کا جو حلق سے نکلتی ہیں اور کھانسی کرنا اور تھوکنا
اور تھوکنا اور نظر کرنا اپنی کپڑوں میں اور پوچھنا مٹی کا اپنے ماتھے سے پہلے نماز سے پھرنے کے
اور برابر کرنا کنکر وغیرہ کا زیادہ ایک بار سے اور صاف کرنا سجدے کی جگہ کو اور دعا کرنا
بعد تشہد کے جب تو امام ہو اور بیٹھے رہنا محراب میں سلام پھیرنے کے بعد یہانتک کہ پھرے
اپنی مکان سے اپنی بائیں طرف اور گرہ کرنی ہاتھ کی انگلیوں سے نماز میں اور کھیلنا داڑھی
کی اور کپڑے سے نماز میں اور سدل وہ ایسکو کہتے ہیں کہ گیگئی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ
نے فرمایا نہیں نظر کرتا اللہ تعالے اوس نماز کی طرف جسمیں مرد نہ حاضر کرے
اپنے دل کو اپنے بدن کے ساتھ اور دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَجُلًا يَعْبَثُ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هٰذَا خَشَعَتْ
جَوَارِحُهٗ وَنَظَرَ الْحَسَنُ اِلٰى رَجُلٍ يَعْبَثُ بِالْحَصَا وَهُوَ يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِيْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَقَالَ بِئْسَ الْخَاطِبُ اَنْتَ
تَخْطُبُ وَاَنْتَ تَعْبَثُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّهٗ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ اَوْ لَاتَرْجِعُ
اِلَيْهِمْ اَبْصَارُهُمْ يَعْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الرَّجُلَانِ
فِي الصَّلٰوةِ وَبَيْنَ اَحَدِهِمَا وَبَيْنَ الْاٰخَرِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
هٰذَا مُقْبِلٌ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِقَلْبِهٖ وَهٰذَا لَاهٍ وَسَاهٍ وَقَدْ صَحَّ الْخَبَرُ
عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُصَلِّيْ مِنْ كُلِّ صَلٰوةٍ نِصْفُهَا
فَذَكَرَ الْعُشْرَ هَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ مَا عَقَلَ مِنْهَا وَحَضَرَ قَلْبُهٗ
فِيْهَا وَفِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُصَلِّيْ اَرْبَعُ
مِائَةِ صَلٰوةٍ وَلِلْمُصَلِّيْ مِائَتَا صَلٰوةٍ وَلِلْمُصَلِّيْ مِائَةُ وَخَمْسُوْنَ
صَلٰوةً وَلِلْمُصَلِّيْ سَبْعُوْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوةٌ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً
وَصَلٰوةٌ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوةٌ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ
وَصَلٰوةٌ بِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ فَالَّذِيْ يُكْتَبُ لَهٗ اَرْبَعُ مِائَةِ صَلٰوةٍ
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ بِمَكَّةَ فِي الْبَيْتِ الْحَرَامِ مَعَ الْاِمَامِ فِي الْجَمَاعَةِ
بَعْدَ اَنْ لَا تَفُوْتَهُ التَّكْبِيْرَةُ الْاُوْلٰى وَالَّذِيْ يُكْتَبُ لَهٗ مِائَتَا
صَلٰوةٍ هُوَ الْاِمَامُ الَّذِيْ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ اَنْ يَعْرِفَ اَحْكَامَ
الصَّلٰوةِ وَالَّذِيْ يُكْتَبُ لَهٗ مِائَةٌ وَخَمْسُوْنَ صَلٰوةً هُوَ
الْمُؤَذِّنُ وَالَّذِيْ لَهٗ سَبْعُوْنَ صَلٰوةً هُوَ الَّذِيْ يَسْتَاكُ وَ
يُسْبِغُ وُضُوْءَهٗ وَيُصَلِّيْ فِي الْجَامِعِ فِي الْجَمَاعَةِ الَّذِيْ يُكْتَبُ لَهٗ
خَمْسُوْنَ صَلٰوةً هُوَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِي الْجَامِعِ مَعَ الْاِمَامِ
فِي الْجَمَاعَةِ وَيَكُوْنُ قَدْ فَاتَتْهُ تَكْبِيْرَةُ الْاِحْرَامِ وَالَّذِيْ يُكْتَبُ
لَهٗ سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ صَلٰوةً هُوَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُسْبِغُ وُضُوْءَهٗ
وَيُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْجَمَاعَةِ وَلَا تَفُوْتُهٗ تَكْبِيْرَةُ الْاِحْرَامِ وَالَّذِيْ
يُكْتَبُ لَهٗ عَشْرُ صَلَوَاتٍ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يَلْحَقُ الْجَمَاعَةَ وَ
قَدْ فَاتَتْهُ تَكْبِيْرَةُ الْاِحْرَامِ وَالَّذِيْ يُكْتَبُ لَهٗ صَلٰوةٌ وَاحِدَةٌ
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ الَّذِيْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَيَنْقُرُ فِيْ سُجُوْدِهٖ كَنَقْرِ الدِّيْكِ لَا يَتَوَ

ایک مرد کو کہیلتا اپنی ڈاڑھی سے پس فرمایا اگر ڈرتا اوس شخص کا دل تو ڈرتے
اوسکے اعضا اور دیکھا حسن نے ایک مرد کیطرف کہ کہیلتا تہا کنکر سے اور وہ کہتا
تہا یا اللہ مجہی نکاح کر دیجو حور عین میں سے پس کہا تو برا خطبہ کرنیوالا ہی تو خطبہ کرتا ہے
اور کہیلتا ہے اور کہا عبد الرحمن بن عبد اللہ نے روایت کرکے عبد اللہ سے کہ اس
نے کہا البتہ ہٹ جاوین قومین کہ الہالی ہین اپنی آنکہین آسمان کی طرف نہ لوٹین کی
انکی آنکہین انکیطرف یعنی نماز مین اور راوی نے کہا دو مرد تھے ہمین نماز مین اور
انکے ایک کے درمیان اور دوسرے کے درمیان فرق ہوتا ہی جیسا فرق ہی درمیان آسمان
اور زمین کے یہ شخص متوجہ کرنیوالا ہی اللہ عزوجل کیطرف اپنے دل کو اور یہ دوسرا کہیلنے والا
اور رہونیوالا ہے اور تحقیق صحیح ہوئی ہی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے فرمایا البتہ
نمازی ہی کہ اوسکیلئے اوسکی نماز مین سے نماز کا نصف ہے پس آپنے بیان کیا نماز کے دسوین حصے تک آپ
مراد رکہتے ہین اس سے جو کچہ سمجہا اوسنے نماز سے اور حاضر کیا اپنا دل اوسمین اور ایک اور
حدیث مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نمازی کیلئے چار سو نماز ہے
اور ایک نمازی کیلئے دو سو نماز ہی اور ایک نمازی کیلئے ڈیڑہ سو نماز ہے اور ایک نمازی
کیلئے ستر نماز ہین اور ایک نماز برابر ہے پچاس نمازون کے اور ایک نماز برابر ہے ستائیس
نمازون کے اور ایک نماز برابر ہے دس نمازون کے اور ایک نماز برابر ہی ایک نماز کے
پس جسکے لئے لکہی جاتی ہین چار سو نمازین پس وہ شخص ہے جو نماز پڑہتا ہی مکہ مین بیت الحرام
مین امام کے ساتہہ جماعت مین بعد اسکے کہ اوس سے نہ فوت ہو تکبیر اولے اور جس کے
لکہے جاتے ہین دو سو نمازین پس وہ امام ہی جو لوگونکی امامت کرتا ہی بعد اسکے کہ جانتا ہے
نماز کے احکام کو اور جس کیلئے لکہی جاتی ہے ڈیڑہ سو نمازین پس وہ مؤذن ہی اور جسکے
لئے لکہی جاتی ہین ستر نمازین پس وہ شخص ہے جو مسواک کرتا ہی اور پورا کرتا ہی وضو اپنا اور
نماز پڑہتا ہی جامع مسجد مین جماعت مین اور جسکیلئے لکہی جاتی ہین پچاس نمازین پس
وہ مرد ہی جو نماز پڑہتا ہے جامع مسجد مین امام کے ساتہہ جماعت مین اور ہو اوس
سے فوت ہوئی تکبیر تحریمہ اور جسکیلئے لکہی جاتی ہین ستائیس نمازین پس وہ مرد ہی جو اپنا
وضو پورا کرتا ہی اور نماز پڑہتا ہے مسجد مین جماعت مین اور نہین فوت ہوئی اوس
سے تکبیر تحریمہ اور جسکیلئے لکہی جاتی ہین دس نمازین پس وہ مرد ہی جو ملتا ہے جماعت مین اور
اوس سے فوت ہو گئی ہو تکبیر اولے اور جس کے لیے لکہی جاتی ہے نماز ایک پس وہ
مرد ہے جو نماز پڑہتا ہی اکیلا سوا جماعت کے اور وہ شخص جس کے لیئے نماز
ہی نہین ہے وہ شخص ہے جو نماز پڑہتا ہے اور ٹہونگے مارتا ہے اپنے
سجدے مین مرغ کے ٹہونگے مارنیکی طرح اور نہین پورا کرتا

رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا وَهُوَ الَّذِي نُسَمِّيهِ نُطْوِي صَلٰوتَهُ كَالثَّوْبِ
الْخَلِقِ وَيُضْرَبُ بِهَا وَجْهُ صَاحِبِهَا وَيُقَالُ لَهُ لَا حَفِظَكَ
اللّٰهُ كَمَا لَمْ تَحْفَظْ صَلٰوتَكَ **فَصْلٌ** وَيَنْبَغِي لِكُلِّ مُصَلٍّ
أَنْ يُقَدِّمَ النِّيَّةَ لِصَلٰوتِهِ وَيُمَثِّلَ لِلْكَعْبَةِ الْبَيْتَ الْحَرَامَ أَمَامَهُ
وَتَصِحُّ عَيْنِيَّةٍ عَلٰى مَا قَدَّمْنَا بَيَانَهُ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ وَيَتَيَقَّنُ بِأَنَّهُ
بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَشُكُّ أَنَّهُ بِعَيْنِ اللّٰهِ مُنْتَصِبٌ حَيْثُ
يَرَاهُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَالَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِينَ
وَلِقَوْلِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ
فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَهُوَ يَرَاكَ وَيَنْوِي الصَّلٰوةَ الْفَرِيضَةَ وَتَعْيِينَهَا
بِالْأَدَاءِ وَالْقَضَاءِ فَهُوَ أَوْلٰى وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلٰى فُرُوعِ أُذُنَيْهِ أَوْ
حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ قَدْ بَيَّنَّا صِفَةَ ذٰلِكَ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ وَهَلْ
يَضُمُّ الْأَصَابِعَ بَعْضَهَا إِلٰى بَعْضٍ أَوْ يُفَرِّجُهَا عَلٰى رِوَايَتَيْنِ
وَإِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ كَأَنَّهُ رَفَعَ الْحِجَابَ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ
اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَصَلَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي لَا يَجُوزُ الِالْتِفَاتُ فِيهِ وَلَا
التَّشَاغُلُ عَنْهُ لِعِلْمِهِ أَنَّهُ بِعَيْنِ مَنْ يَرَاهُ حَرَكَتُهُ وَيَعْلَمُ مَا
يَتَلَجْلَجُ فِي نَفْسِهِ وَيَنْظُرُ عَلَيْهِ سِتْرَهُ وَقَلْبَهُ فَيَنْظُرُ مَوْضِعَ سُجُودِهِ
وَلَا يَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَإِذَا قَالَ
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا
إِلٰهَ غَيْرُكَ عَلِمَ أَنَّهُ يُخَاطِبُ مَنْ هُوَ سَامِعٌ مِنْهُ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ
نَاظِرٌ إِلَيْهِ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مَوْضِعُ شَعْرَةٍ وَلَا حَرَكَةُ جَارِحَةٍ
عَنْهُ وَلِذٰلِكَ قَوْلُهُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ يَعْقِلُ مَا يَقُولُ وَيَدْرِي لِمَنْ يُخَاطِبُ
بِهٰذَا الْخِطَابِ وَلَا يَنْسٰى مَعَ ذٰلِكَ الْخُشُوعَ وَالتَّحَفُّظَ خَوْفًا
مِنْ وُقُوعِ السَّهْوِ عَلَيْهِ فِيمَا هُوَ قَائِمٌ لَهُ وَمَائِلٌ فِيهِ وَيَأْتِي بِأَحَدِ
عَشَرَ تَشْدِيدَةً فِي الْفَاتِحَةِ وَيَحْذَرُ اللَّحْنَ الَّذِي يُغَيِّرُ الْمَعْنٰى
فِيهَا فَإِنَّ قِرَاءَتَهَا فَرِيضَةٌ وَهِيَ رُكْنٌ تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ بِتَرْكِهَا
وَمَعَ ذٰلِكَ يَرٰى كَأَنَّهُ وَاقِفٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَأَنَّ الْجَنَّةَ عَنْ يَمِينِهِ
بِصِفَتِهَا وَالنَّارَ عَنْ شِمَالِهِ بِمَا فِيهَا وَأَنَّهُ بِصَلٰوتِهِ مُسْتَبِقٌ
مَا وَعَدَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا إِذَا صَحَّتْ صَلٰوتُهُ مِنْ ثَوَابِ الْجَنَّةِ

رکوع اور سجدہ اور یہ وہ شخص ہے جسکی نماز لپیٹی جاتی ہے پورانے کپڑے کیطرح
اور وہ ماری جاتی ہے اوسکی پیٹھ بنے والے کے منہ پر اور اس سے کہا جاتا ہے نہ نگاہ
رکھے تجھکو اللہ تعالے جیسے تو نے نہیں نگاہ رکھا نماز کو **فصل** اور واجب ہے ہر نمازی کو آگے
کرنا نیت کا اپنی نماز کیلئے اور خیال کرنا کعبہ بیت الحرام کو آپنے آگے اور کھڑی کرے
دونو آنکھین جیسا گذر چکا اسکا بیان اس کتاب کے شروع مین اور یقین کرے آپنے
کھڑی ہونیکو اللہ تعالے کے سامنے اور نہ شک کرے بیشک وہ اللہ تعالی کی نظر مین کھڑا
ہے اسلیئے کہ وہ اوسکو دیکھتا ہے اللہ تعالے کے اس قول کی دلیل سے اور وہ یہ ہے اللہ جو تجھکو
دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے اور تیرا پھرنا سجدہ کرنیوالون مین اور یہ دلیل فرمودہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اللہ کی عبادت کر گویا کہ تو اوسکو دیکھتا ہے پس اگر تو
تو اوسکو دیکھتا سو وہ تو تجھکو دیکھتا ہے اور نیت کرے فرض نماز کی اوسکو معین کرے ادا
اور قضائی سے پس ادا بہتر ہے اور اوٹھاوے اپنے دونو ہاتھ اپنے کانونکی لو تک
اپنے کاندھونکی برابر اور تحقیق ہم بیان کر چکے صفت اوسکی اس کتاب کے شروع مین
اور یہ کہ جوڑے اپنی انگلیان بعض انکی بعض کیطرف یا انکو کھولے دو روایتون پر
اور جب اوٹھاوے اپنے دونو ہاتھ اور تکبیر کہے تو گویا اوسنے اٹھا دیا وہ پردہ جو اوسکے
درمیان اور اللہ تعالے کے درمیان تھا پس پہونچیگا اسمکان تک جسمین نہین جائز ہے
التفات کرنا اور نہ مشغول ہونا اوس سبب سے جسکی جاننے کی یہ کہ وہ اس شخص کی نظر مین ہے
جو دیکھتا ہے اوسکی حرکت اور جانتا ہے جو کچھ اوسکے جی مین ہے اور لپیٹا ہے اوسپر اور کانپتا ہے
اور اوسکا دل پس وہ دیکھے اپنے سجدہ کی جگہ کو اور نہ دیکھے دائین اور بائین اور نہ اٹھاوے
اپنا سر آسمان کی طرف اور جب کہے تو تیری پاکی بولتا ہون یا اللہ اور تیری تعریف کرتا ہون
اور برکت والا ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی اور نہین کوئی معبود سوا تیرے تو جانے کہ بیشک وہ
اس سے خطاب کر رہا ہے جو اس کی سنتے والا ہے کچھ نہین لاتا اوسکیطرف جسپر نہین پوشیدہ اوسکو
ایک بال کی جگہ اور نہ اوسکے کسی عضو کی حرکت اور اسی طرح اوسکے قول کو تیری
ہی ہم عبادت کرتے ہین اور تجھی سے مدد مانگتے ہین کہا ہم کو راہ سیدھا سمجھ جو کہتا ہے
اور جانے کہ وہ کسی شخص سے خطاب کر رہا ہے اس خطاب سے اور نہ بھولے باوجود اوسکی خشوع
اور نگہبانی کو سبب ڈرنیکی اوسپر سے جو واقع ہو جانیسے جسکیلئے وہ کھڑا ہوا ہے اور جسمین مائل ہے
اور ادا کرے گیارہ تشدید سورہ فاتحہ مین اور بچے اس لحن سے جو معنی کو بدل دیتا ہے اور
کیونکہ اسکا پڑھنا فرض ہے اور وہ رکن ہے باطل ہو جاتی ہے نماز اوسکی ترک کرنیسے اور باوجود
اسکے وہ دیکھے گویا وہ کھڑا ہے پل پر اور تحقیق بہشت اوسکی داہنی طرف ہے اپنی صفت سمیت
اور دوزخ اسکی بائین طرف ہے سمیت اسکی جو اسمین ہے اور یہ کہ اپنی نماز سے پاتا ہے جو کچھ وعدہ

وفی صلاة الجماعة الآية
وترك القعود في الثانية
بالفضل وفي حالة
تعالل الامام وقراءة
خطوة الصبي اليتيم و
كونه قرأ قراءة
الفاتحة مع
الامام وصل لردّ
هذا الكلام وهو قوله
ان ولي الله الذي
نزل الكتاب وهو
يتولى الصالحين

وَمُسْتَحْسَنٌ بِهَا مِنْ قَصْدِ اللّٰهِ بِعِقَابِ النَّارِ كُلَّ ذٰلِكَ
بِتَيَقُّنٍ مِنْ قَلْبِهِ وَحُضُوْرٍ مِنْ عَقْلِهِ وَيَعْتَقِدُ مَعَ ذٰلِكَ اَنَّهُ يُصَلِّي
صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ لَا يَشُكُّ اَنَّهَا تُعْرَضُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنَّهُ لَا يَصِحُّ لَهُ مِنْهَا
لَا مَا يَصِحُّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ فَقَطْ ثُمَّ يَاْتِي بِقِرَآءَةٍ مَا تَيَسَّرَ مِنَ السُّوَرِ اَلْطَوَالِ
وَهِيَ اَوْلٰى مِنْ قِرَآءَةٍ اَوَاخِرِهَا وَاَوَاسِطِهَا وَيَكُوْنُ مُنْصِتًا اِلٰى
مَا يَقْرَاُ مُنْفَهِمًا اِلَى مَا يَلْفِظُ وَيَتْلُوْ وَكَذٰلِكَ اِذَا كَانَ مَاْمُوْمًا
يُنْصِتُ اِلٰى قِرَآءَةِ الْاِمَامِ وَيَفْهَمُهَا وَيَتَّعِظُ بِمَوَاعِظِهَا وَ
زَوَاجِرِهَا وَيَعْتَقِدُ اِمْتِثَالَ اَوَامِرِهَا وَاجْتِنَابَ نَوَاهِيْهَا
هٰكَذَا اِلٰى اَنْ تَنْتَهِيَ السُّوْرَةُ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَآءَةِ تَنَبَّهَ قَآئِمًا
وَسَكَتَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِ نَفْسُهُ قَبْلَ اَنْ يَرْكَعَ وَلَا يَصِلُ قِرَآءَتَهُ
بِتَكْبِيْرَةِ الرُّكُوْعِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلٰى فُرُوْعِ اُذُنَيْهِ اَوْ
حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ عَلٰى مَا بَيَّنَّا فِيْ قَوْلِ الْكُتُبِ فَاِذَا انْقَضَى التَّكْبِيْرُ
حَطَّ يَدَيْهِ حَتّٰى اَنْحَطَّ مِنْ قِيَامِهِ لِلرُّكُوْعِ وَيُلْقِمُ رُكْبَتَيْهِ
رَاحَتَيْهِ وَيُفَرِّقُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَيَعْتَمِدُ عَلٰى صَبْعَيْهِ وَسَاعِدَيْهِ وَ
يُسَوِّيْ ظَهْرَهُ وَلَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ وَلَا يَخْفِضُ فَيَنْكُسُ فَقَدْ جَآءَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَوْ كَانَ قَدْحٌ مِنْ مَآءٍ عَلٰى ظَهْرِهِ لَمَا تَحَرَّكَ عَنْ
مَوْضِعِهِ وَذٰلِكَ لِاسْتِوَآءِ ظَهْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثًا وَهُوَ اَدْنَى الْكَمَالِ وَقَالَ الْحَسَنُ
الْبَصْرِيُّ التَّسْبِيْحُ التَّامُّ سَبْعٌ وَالْوَسَطُ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسٌ وَاَدْنَاهُ
ثَلٰثٌ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مُسَمِّعًا فَيَنْتَصِبُ مُعْتَدِلًا
فَيَطْمَئِنُّ مُتَرَسِّلًا ثُمَّ يَحُطُّ لِلسُّجُوْدِ فَيَبْدَاُ بِوَضْعِ
رُكْبَتَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَدَيْهِ ثُمَّ جَبْهَتِهِ اَلْفَ فَاعْلَمْ مِنَ الْاَرْضِ
وَيَطْمَئِنُّ فِيْ سُجُوْدِهِ وَيُوَجِّهُ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ جُزْءً اِلَى الْقِبْلَةِ وَ
جَآءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اُمِرْتُ
بِالسُّجُوْدِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَفِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ اِنَّ الْعَبْدَ يَسْجُدُ عَلٰى
سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ فَاَيُّ عُضْوٍ مِنْهَا ضَيَّعَهُ لَعَنَ ذٰلِكَ الْعُضْوَ
يَلْعَنُهُ كَمَا وَرَدَ فِيْ سُجُوْدِهِ مُنْقَبِضًا اَنْ يَبْسُطَ عَلَى الْاَرْضِ وَلَا

اور پناہ لیوے الٰہی اللہ تعالےٰ کے ڈر کے وعدے دوزخ کے عذاب سے ان سب کا یقین
کرے اپنے دل سے اور اپنی عقل کے حاضر کرنیسے اور اعتقاد کرے اسکے ساتھ یہ کہ وہ نماز پڑھتا
ہے وداع کرنیوالے کی نماز کیطرح اور شک نہ کرے کہ یہ نماز پیش کیجاویگی اللہ تعالےٰ کے آگے
اور یہ کہ نہیں صحیح ہے اوسکیلئے اس نماز میں سے مگر وہی کہ صحیح ہے اوسکے لئے اللہ کے پاس فقط اور
پڑھے جو آسان ہو کامل سورتونسے اور یہی بہتر قرات ہے اوّل کے آخر سے اور اوسط کے درمیانی سے
اور پہنچکا متوجہ اسکی طرف جو پڑھتا ہے سو سنجھنے والا اسکی طرف جو اوسکو اور پڑھتا ہے اور یہی
طرح اگر وہ مقتدی ہو تو چکار ہے طرف امام کے پڑھنے کے اور اسکو سوچے اور نصیحت پکڑے اوسکی نصیحتوں
سے اور اسکی جھڑکیونسے اور اعتقاد کرے عمل کرنیکا اوسکے حکمون پر اور باز رہنیکا اوسکی روکون سے
یہانتک کہ تمام ہو جاوے سورت پس جب فارغ ہو قرات سے تو ثابت رہے کھڑا اور چپ رہے
یہانتک کہ پھر آوے اوسکی طرف سانس اسکا رکوع کرنیسے پہلے اور نہ متصل کرے اپنی قرات کو
رکوع کی تکبیر سے پھر تکبیر کہے اور اٹھاوے اپنے دونو ہاتھ اپنے دونون کانونکی لو تک یا
برابر اپنے دونو کاندھون کے جیسا ہمنے بیان کیا شروع میں اس کتاب کے پھر جب پوری ہو تکبیر
تو گرا دے اپنے دونو ہاتھ پھر آپ گرے اپنے قیام سے رکوع کیلئے اور لقمہ کرلوے اپنی دونو
ہتھیلونسے اپنے دونو گھٹنون کا اور فرق کرے اپنی انگلیون کے درمیان اور ٹیکیہ کرے اپنی
بغلون اور بازون پر اور برابر کرے اپنی پیٹھ کو اور نہ اونچا کرے سر کو اور نہ نیچا کرے
ایسا کہ نیچی جگہ کا دے اوسکو پس تحقیق آیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ جب
رکوع کیا کرتے تھے تو اگر ہوتا ایک قطرہ پانی کا آپ کی پیٹھ پر تو نہ ہلتا اپنی جگہ سے اور آیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ جب رکوع کیا کرتے تھے تو اگر ہوتا پیالہ پانی کا
اوپر پیٹھ پر تو نہ ہلتا اپنی جگہ سے اور یہ سبب برابر ہونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ
کے تھا اور کہے میں پاکی بولتا ہون اپنے رب بزرگ کی تین بار اور یہ کامل تسبیح ادنی ہے اور
کہا حسن بصری نے پوری تسبیح سات بار ہے اور اوس سے درمیانی پانچ بار اور اسکی ادنی تین تسبیح
ہیں پھر اٹھاوے اپنا سر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا پھر کھڑا رہے برابر پس آرام کرے چھوڑے ہوئے
اپنے دونو ہاتھ پھر گرے سجدہ کو پس شروع کرے اپنے دونو گھٹنے کہنے میں زمین پر پھر اپنے دونو
ہاتھ پھر اپنا ماتھا اور ناک اور جگہ دے زمین پر اور آرام کرے اپنی سجدے میں اور متوجہ کرے
اپنے ہر جوڑ کو اور عضو کو قبلہ کی طرف اور آیا ہے حدیث شریف میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ آپنے فرمایا میں حکم کیا گیا ہون سجدہ کرنیمیں سات جوڑون پر اور آیا ہے اور
حدیث میں ہے کہ تحقیق بندہ سجدہ کرتا ہے سات جوڑون پر پس جو ان جوڑونکو
میں سے وہ ضایع کرتا ہے تو وہ جوڑ اوس کو ہمیشہ لعنت کرتا رہتا ہے اور اپنے
سجدے میں آپ کو بند کرنیوالا ہو نہ بچھے زمین پر اور نہ بچھاوے

يفترش ذراعيه بل يضع اصابع يديه على الارض حتى يحاذي
بها اذنيه او منكبيه الموضع الذي يستحب رفع اليدين اليه في التكبير
في حال القيام ولا يضعهما حذاء رأسه ثم يضم اصابعه و
يوجههما نحو القبلة ويباين العضدين عن الجنبين والفخذين عن
الساقين والبطن عن الارض على ما تقدم بيانه ويقول في سجوده سبحان
ربي الاعلى ثلثا كالركوع ثم يرفع رأسه مكبرا ويجلس على رجله
اليسرى وينصب اليمنى ويقول رب اغفر لي ثلثا ناظرا الى حجره ثم
يسجد ثانية كذلك ثم يرفع رأسه مكبرا من الارض ثم يديه ثم
ركبتيه معتمدا على ركبتيه فينهض على صدور قدميه لا يقدم
احدى رجليه فانه مكروه وقيل انه يقطع الصلوة ورد ذلك
عن ابن عباس ويفعل كذلك في الركعة الثانية فاذا جلس للتشهد
الاول جلس على رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى ويوجه اصابعه
نحو القبلة يضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ويده اليمنى على فخذه
اليمنى ويشير باصبعه التي تلي الابهام وهي السبابة ويحلق الابهام
مع الوسطى ويقبض الخنصر والبنصر ويكون ناظرا الى اصبعه
من اول تشهده الى اخره لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال اذا كان احدكم في الصلوة فجلس فلا يعبث بشيء فانه
يناجي ربه ولكن يجعل يده اليسرى على فخذه اليسرى ويده اليمنى
على فخذه اليمنى وليكن قلبه بصره الى اصبعه فانها مرتبة
للشيطان ويتشهد فيقول التحيات لله والصلوت والطيبات
السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا و
على عباد الله الصلحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا
عبده ورسوله ثم يقوم مكبرا فيقرأ الفاتحة فحسب ويركع ويسجد
كذلك ثم يصلي الركعة الرابعة كذلك ثم يجلس للتشهد قياسا
به على ما ذكرنا فاذا فرغ من تشهده قال اللهم صل على
محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد وبارك
على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد وعن
امامنا احمد رواية اخرى انه يذكر ابراهيم حيث ذكره فيقول
على ابراهيم وعلى ال ابراهيم وهذا اخر التشهد ويستحب له

اپنے بازوؤن کو بلکہ رکھے اپنے دونو ملے تہونکی انگلیون مین برابر تک کہ برابر کرے
انکو اپنے دونو کانون کے یا اپنے دونون کاندہون کے جسجگہ مستحب ہے ہاتھہ کا اوٹھانا تکبیر مین
قیام کی حالت مین اور نہ رکھے انگلیون کو اپنے سر کے برابر اور جوڑے اپنی انگلیون کو اور ان
کو سامنے کرے قبلہ کیطرف اور جدا رکھے اپنے دونو بازوؤن کو اپنے پہلو سے اور رانون
کو پیٹ سے زمین سے جیسا کہ گذر چکا اسکا بیان اور رکھے اپنے سجدے مین
مین پکی بولتا ہون پشت بلندی تین بار رکوع کیطرح پھر اٹھاوے اپنے سر کو تکبیر
کہتا اور بیٹھے اپنے بائین پاؤن پر اور کھڑا کرے اہنا پاؤن اور کہے اے میرے اللہ بخش مجھ
کو تین بار دیکھتا اپنی گود کیطرف پھر سجدہ کرے دوسری بار اسی طرح پھر اپنا سر اوٹھاوے
تکبیر کہتا زمین پھر اپنی دونو ملے ہاتھہ پھر اپنے دونو گھٹنے تکیہ کرتا اپنے دونو گھٹنون پر پھر اوٹھے
اپنے دونو قدمون پر اور دوڑ کے کرے دونو پاؤن مین سے ایک کو کیونکہ یہ مکروہ ہے اور بعض نے
کہا کہ یہ نماز توڑ دیتا ہے روایت کیا گیا ہے یہ ابن عباس سے اور اسی طرح کرے دوسری
رکعت مین پھر جب بیٹھے تشہد پہلے کیلئے تو بیٹھے اپنے بائین پاؤن پر اور کھڑا کرے اپنا
داہنا پاؤن اور متوجہ کرے اپنی انگلیون طرف قبلہ کے اور رکھے اپنے بائین ہاتھہ کو اپنی بائین
ران پر اور داہنا ہاتھہ اپنی داہنی ران پر اور اشارہ کرے اپنی اس انگلی سے جو متصل ہے
انگوٹھے کے اور وہ سبابہ ہے اور حلقہ کرے انگوٹھے سے درمیان کی انگلی کے ساتھہ اور قبض کرے
خنصر اور بنصر کو اور دیکھتا رہے اپنی انگلی کیطرف اپنے تشہد کے شروع سے اسکے آخر تک درمیان اس
روایت کے کہ گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ جب تم مین کوئی نماز مین
ہو پھر وہ نہ ہلائے کسی چیز سے کیونکہ وہ مناجات کرتا ہے اپنے رب سے ولکن کرے اپنے بائین ہاتھہ کو اپنی
بائین ران پر اور داہنی سیدھے ہاتھہ کو اپنی سیدھی ران پر پھیلا دے کہ ہو اسکا دل اور اسکی آنکھہ اپنی
انگلی کیطرف کیونکہ وہ گلانیوالی ہے شیطان کو اور تشہد پڑھے پس کہے سب قول اور عبادتین
اللہ ہی کو ہیں اور سب بدنی عبادتین اور سب مالی عبادتین سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی
رحمت اور اسکی برکتین سلام ہو ہمپر اور اللہ کے بندون نیکون پر مین گواہی دیتا ہون کہ نہین
کوئی معبود سوا اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسکے بندے اور اسکے رسول ہین پھر کھڑا ہو تکبیر کہتا پھر پڑھے سورہ فاتحہ ہی فقط اور
رکوع کرے اور سجدہ کرے اسی طرح پھر پڑھے جو کچھ کہ رکعت اسی طرح پھر بیٹھے تشہد کیلئے پھر ادا
کرے اسکو جسطرح ہمنے بیان کیا پھر جب پہونچے عبدہ ورسولہ تک تو کہے یا اللہ رحمت بھیج
حضرت محمد پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر بیشک تو سراہا گیا بزرگی والا ہے اور برکت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر
جیسے تو نے برکت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو سراہا گیا بزرگی والا ہے اور سلام احمد

نقش ترجمہ کیطرف
جہکنا کانون کا اور ہتھیلیون کا
تشہد کا حکم طریقہ پر
اور ہاتھون کی
خوشامین کی
جسکو کہ نماز مین
تاکہ دلکی سی سلامتی کرے
قنوت کا حکم
کو جسکا نام اسکو کہ فرض
نماز مین

اَنْ يَّسْتَعِيْذَ مِنْ اَرْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ثُمَّ بَعْدَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنَ التَّشَهُّدِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ
مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ مَا
عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ
عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ
الصَّالِحُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ
قَوْلٍ وَّعَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّ
عَمَلٍ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ
رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ جَازَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ اِمَامًا
فَيَطُوْلُ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاْمُوْمِيْنَ فَالْمُسْتَحَبُّ الْاِقْتِصَارُ حِفْظًا
لِقُلُوْبِهِمْ لَعَلَّ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِمْ ذُو الْحَاجَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ وَ
لِوَالِدَيْهِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَكُوْنُ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ مُنْتَصِبًا قَائِمًا مُعْتَدِلًا
وَكَيْفَ قَعَدَ وَقَعَتْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَدَّتْ عَلَيْهَا الْاَمْرَ بِهَا
لِلتَّنْبِيْهِ عَلَيْهَا وَالْمُعَاقِبِ عَلَيْهَا عِنْدَ اِسَاءَتِهَا فَاِذَا خَرَجَ فَمَا
عَرَضَهَا عَلَى الْعَظِيْمِ فَاِنْ شَهِدَ لَهَا بِرَاْفَةِ السَّلَامَةِ
لِلْمُزَكِّيْ تَرَحَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ اِذْ جَعَلَهُ اَهْلًا لِذٰلِكَ وَاِنْ
وَجَدَ فِيْهَا نُقْصَانًا وَخَلَلًا تَابَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَ
اللّٰهَ وَتَاَهَّبَ وَاجْتَهَدَ فِي التَّحَفُّظِ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا وَالصَّلٰوةِ
الْمَقْبُوْلَةِ عَلَامَةٌ بَيِّنَةٌ وَالْمَرْدُوْدَةِ عَلَامَةٌ فَعَلَامَةُ الْمَقْبُوْلَةِ
تَحَبُّبُهَا وَكَفُّهَا لِصَاحِبِهَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَالْمُنْكَرِ وَتَرْغِيْبُهٗ فِي الْخَيْرِ
وَكَفُّهٗ وَقَعَتْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَدَّتْ عَلَيْهَا الْاَمْرَ بِهَا
لِلتَّنْبِيْهِ عَلَيْهَا وَالْمُعَاقِبِ عَلَيْهَا عِنْدَ اِسَاءَتِهَا فَاِذَا خَرَجَ فَمَا
عَرَضَهَا عَلَى الْعَظِيْمِ فَاِنْ شَهِدَ لَهَا بِرَاْفَةِ السَّلَامَةِ
لِلْمُزَكِّيْ تَرَحَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ اِذْ جَعَلَهُ اَهْلًا لِذٰلِكَ وَاِنْ
وَجَدَ فِيْهَا نُقْصَانًا وَخَلَلًا تَابَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَ
اللّٰهَ وَتَاَهَّبَ وَاجْتَهَدَ فِي التَّحَفُّظِ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا وَالصَّلٰوةِ
الْمَقْبُوْلَةِ عَلَامَةٌ بَيِّنَةٌ وَالْمَرْدُوْدَةِ عَلَامَةٌ فَعَلَامَةُ الْمَقْبُوْلَةِ
تَحَبُّبُهَا وَكَفُّهَا لِصَاحِبِهَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَالْمُنْكَرِ وَتَرْغِيْبُهٗ فِي الْخَيْرِ
وَكَفُّهٗ

پناہ لینی چار چیز سے پس کہے یا اللہ تحقیق پناہ لیتا ہوں تجھ ہی سے دوزخ کے عذاب سے اور قبر
کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے پھر دعا کرے پس کہے
یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ ہی سے بھلائی سے جو میں اُس سے جانتا ہوں اور جو نہیں
جانتا اور میں تجھ ہی سے پناہ لیتا ہوں تمام برائی سے اور میں اُس سے جانتا ہوں اور جو نہیں
جانتا یا اللہ تحقیق میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں اُس بھلائی سے کہ تجھ سے مانگی تیرے نیک بندوں نے
اور میں تجھ ہی سے پناہ لیتا ہوں اُس برائی سے کہ پناہ لی اُس سے تیرے نیک بندوں نے یا اللہ
تحقیق میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں بہشت اور اُس سے جو نزدیک کردے اُسکی طرف قول اور عمل میں
سے اور میں تجھ ہی سے پناہ لیتا ہوں دوزخ سے اور اُس سے جو نزدیک کرے اُسکی طرف قول اور عمل
میں سے ای ہمارے پروردگار ہم کو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہم کو بچا دوزخ
کے عذاب سے ای پروردگار بخش دے ہمارے لیئے گناہ ہمارے اور دور کر ہم سے ہماری برائیاں اور
ہمیں اُٹھا نیکوں کے ساتھ ای ہمارے پروردگار اور ہم کو دے جو تو نے ہم سے وعدہ کیا اپنے پیغمبروں
پر اور ہمیں خوار نہ کر یو قیامت کے دن تو بیشک خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ اور اگر
اسپر زیادہ کرے تو جائز ہے مگر یہ کہ وہ امام ہو پھر لمبا کرے اپنے مقتدیوں پر پس مستحب ہے اسکا
کم کرنا واسطے نگاہ رکھنے کے اُنکی دلوں کو شاید ہو اُن میں حاجت والا پھر سلام پھیرے اور
دعا کرے اپنے نفس کے لیئے اور اپنے ماں باپ اور مسلمانوں کیلیئے اور وہ ان سب میں ڈرنیوالا ہو
نماز کے انجام سے اور رائیگاں نہ کردے حالانکہ تحقیق وہ واقع ہوئی ہے اللہ عزوجل پاس جس اُسکی
طرف بلانیوالا ہے اُسکا حکم کرنیوالا اُسپر ثواب دینے والا اور عذاب کرنیوالا ہے اور اُسکے
خراب کرنیکے نزدیک پھر جب اُس سے نکلے تو پس کرے اُسکو علم پر پس اگر وہ گواہی دے
اُسکے لیئے اُسکے میدان کی پاکی کی اور اُسکی درجے کی سلامتی کی تو اللہ پاک کی تعریف کرے
اور اُسپر ثنا کرے کیونکہ اُس نے اُسکو کیا لائق اُسکے اور اگر پاوے اُسمیں کچھ نقصان اور خلل
تو توبہ کرے اللہ عزوجل کیطرف اور اللہ پاک سے بخشش مانگے اور قصد کرے اور کوشش
کرے نگہبانی کرنیمیں اُس نماز میں جو اُسکے بعد ہے اور مقبول نماز کیلیئے علامت ظاہر ہے
اور مردود نماز کیلیئے بھی علامت ہے پس علامت مقبول نماز کی اُسکا روکنا اور منع کرنا اُسکے
والے کو بیحیائیوں اور بری باتوں سے اور اُسکا رغبت دینا بھلائی میں اور نرمی سے اور اُسکی
نیت کرنیمیں نیکی کی میں اور زیادہ کرنیمیں عبادتوں سے اور کنارہ کرنیمیں بیکار باتوں سے اور رغبت کرنیمیں ثواب
میں اور روکنا برائیوں سے اور برا جاننا گناہوں اور خطاؤں کو بدلیل فرمانے اللہ عزوجل
کے یہ کہ بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی اور بری باتوں سے اور بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے اور یہ جو
کچھ ہم نے بیان کیا مشترک ہے اُسمیں امام اور مقتدی اور اکیلا اور لیکن نماز کی شرطیں اور اُسکے
واجب اور اُسکی سنتیں پس تحقیق ہم نے اُسکا بیان کردیا اُس کتاب کے شروع میں اور اللہ پاک توفیق

فصل فيما يختص بالامام ولا ينبغي للرجل ان يكون

امام حتى تكون فيه هذه الخصال التي نذكرها ان لا يحب ان
يتقدم وهو يجد من يكفيه ذلك ولا يتقدم وهناك من هو افضل
منه فقد جاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
اذا ام القوم رجل وخلفه من هو افضل منه لم يزالوا في
سفال وقال عمر بن الخطاب لان اقدم فتضرب عنقي ولا يقربني
ذلك من ان اتم خير من ان تقدم قوما فيهم ابو بكر الصديق و
ان يكون قارئا لكتاب الله فقيها في دين الله بصيرا بسنة رسول
الله صلى الله عليه وسلم لانه جاء في الحديث اجعلوا امر دينكم
الى فقهائكم وامرائكم كبراءكم وقال النبي صلى الله عليه وسلم
يؤم القوم خيارهم وفدوا الى الله عز وجل وانا خصمهم صلى
الله عليه وسلم بذلك لانهم اهل الدين والفضل والعلم بالله
عز وجل والخوف من الله تعالى الذين يعلمون صلوتهم صلوة من
خلفهم ويتقون ما يلزمهم من وزر انفسهم ووزر من خلفهم
ان اساؤا في صلوتهم مما اراد صلى الله عليه وسلم بالقراء
الحفظة للقرآن فحسب من غير ان يعملوا به انما اراد صلى الله
عليه وسلم العمال بالقرآن مع حفظه وقد جاء في الحديث ان
احق الناس بهذا القرآن من كان يعمل به وان كان لا يقرأه وقد
يحفظ القرآن من لا يعمل به ولا يقيم حدوده ظاهرا فرض
الله عليه من العمل به ما امنها من النبي عنه فلا نعني نحن به ولا
كرامة له قال النبي صلى الله عليه وسلم ما امن بالقرآن من استحل
محارمه فلا يجوز للناس ان يقدموا عليهم في صلوتهم اماما الا
اعلمهم بالله واخوفهم له فان خالفوا فقد اتوا عظيما لو بزلوا
في سفل او دبار او انتقاص في دينهم بعد من الله تعالى ومن
رضوانه وجنته فرحم الله قوما اعانوا بدينهم صلوتهم فقد
خيارهم واتبعوا في ذلك سنة نبيهم صلى الله عليه وسلم وطلبوا
بذلك القربة الى ربهم تبارك وتعالى وينبغي ان يكون الامام حافظا
للسابة من عيب الناس عليه فيهم له الامن الخير يكون يامر
بالمعروف ويفعله وينهى عن المنكر ويجتنبه يحب الخير واهله

ويبغض الشر واهله ويحب الصالحين ويبغض الفاسقين ويحب
الصالحين ويبغض الفاسقين ويحب الصالحين ويبغض الفاسقين

فصل اور اس بیان میں ہے کہ خاص ہے امام سے اور نہیں جائز ہے کسی کو

کہ وہ امام ہو یہاں تک کہ ہوں اسمیں یہ خصلتیں جو ہم بیان کرتے ہیں اور واجب ہے کہ وہ
دوست نہ رکھے اپنے آگے ہونیکو جب کہ اوس شخص کو پاتا ہو جو اس سے کفایت کرتا ہو اسکو
اور نہ آگے ہو جبکہ وہ اس سے افضل ہو کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جب مرد قوم کی امامت کرے اور اسکے پیچھے اس سے افضل ہو تو وہ ہمیشہ پیچھے
ہی ہٹتے ہیں اور کہا عمر بن خطاب نے البتہ میرا آگے ہونا پھر میری گردن مارے جانا حالانکہ
یہ میرے نزدیک نہیں کرتا گناہ سے بہتر ہے میرا آگے ہونا اس قوم کے جنمیں حضرت ابوبکر صدیق
ہوں اور یہ کہ وہ قاری ہو اللہ کی کتاب کا سمجھنے والا ہو اللہ کے دین میں عالم
والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا کیونکہ آیا ہے حدیث میں کہ رکھو اپنے دین کے کام
کو طرف اپنے فقیہوں اور بناؤ اپنے امام اپنے قاری اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہاری
امامت کریں تمہاری بہتر کیونکہ وہ تمہارے قاصد ہیں اللہ عزوجل کیطرف اور تحقیق حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو خاص کیا اسمیں کیونکہ وہ دین اور فضل اور اللہ عزوجل کے
علم والے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنیوالے ہیں جو پہچانتے ہیں اپنی نماز کو اور اپنے پچھلوں کی نماز کو اور
سمجھتے ہیں جو انپر لازم آتا ہے اپنی جانوں کے بوجھ سے اور اپنے پچھلوں کے بوجھ سے اگر وہ برائی
کریں اپنی نماز میں اور نہیں ارادہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے قاریوں
سے حافظوں کا فقط سو اسکے نہیں کہ ارادہ کیا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید پر عمل کرنیوالوں کا سمیت اوسکے حفظ کرنیکے اور
تحقیق حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق لوگوں سے زیادہ حقدار اس قرآن مجید میں وہ شخص ہے جو
اوسپر عمل کرے اگرچہ وہ اسکو نہ پڑھتا ہو اور کبھی یاد کرتا ہے قرآن مجید کو وہ شخص اسپر عمل
نہیں کرتا اور نہ اعتبار رکھتا ہے اوسکی حدوں کے قائم کرنیمیں اسسے کہ فرض کیا ہے
اللہ نے اوسپر عمل کرنا اور جس سے اوسکو منع کیا ہے اس سے روک کر پس ہم اس شخص کو مراد
نہیں رکھتے اور نہ اسکے لئے کچھ بزرگی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ایمان
لایا قرآن پر وہ شخص جس نے حلال جانا اسکے حراموں کو پس نہیں جائز لوگوں کو یہ کہ آگے
کریں اپنی نمازمیں امام کر اپنی سے اللہ کو زیادہ جاننے والے اور اپنی سے اللہ سے زیادہ ڈرنیوالے
کو پس اگر وہ اختلاف کریں اور اسکے سوا کسیکو آگے کریں تو وہ ہمیشہ رہیں گے
بدبختی اور نقصان میں اپنے دین کے اور دوری میں رہیں گے اللہ تعالیٰ اور اوسکی خصومت اور
اسکے بہشت سے پس اللہ پاک حکم فرماوے اس قوم پر جو بھولے ہیں اپنے دین کو اور اپنی نماز کو پس آگے کریں اپنے
نیکو کو اور پیروی کریں اسمیں سنت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور طلب کریں اسمیں
تردیکی اپنے رب برکت اور بلندی والے کیطرف اور واجب ہے امام کا ہونا نگاہ رکھنے والا

وَيُبْغِضُ الشَّرَّ وَأَهْلَهُ عَارِفًا بِمَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ مُحَافِظًا عَلَيْهَا
مُقْبِلًا عَلٰى شَأْنِهِ عَفِيفَ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ مُنْقَبِضَ الْيَدِ عَنِ الْحَرَامِ
قَلِيلَ السَّعْيِ إِلَّا فِي ابْتِغَاءِ مَرْضَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَوَدِّدًا حَلُوًا
صَبُورًا عَلَى الْأَذٰى لَا يَغْضُبُ عَنِ الشَّرِّ وَيَتَحَمَّلُ مِمَّنْ يَتَكَلَّمُ فِيهِ بِالْجَهْلِ
عَلٰى مَنْ يَجْهَلُ عَلَيْهِ يُحْسِنُ إِلٰى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهِ يُدِيلُ مِنْ غَضِّ بَصَرِهِ
عَنِ الْمَحَارِمِ إِنْ أَتَى عَوْرَةً سَتَرَهَا وَإِنْ رَأَى خِيَانَةً دَفَنَهَا يُعْرِضُ
عَنِ الْجَاهِلِينَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ سَلَامًا النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ هُوَ
مِنْ نَفْسِهِ فِي عَنَاءٍ حَرِيصًا عَلٰى فَكَاكِ رَقَبَتِهِ مُجِدًّا فِي خَلَاصِ نَفْسِهِ
وَيَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ بُلِيَ بِشَيْءٍ عَظِيمٍ جَلِيلٍ خَطَرُهُ كَبِيرٍ شَأْنُهُ وَلَيْسَ يَدْرِي
هَهْ مَا قَدْ كُلِّفَ بِهِ مِنْ عِظَمِ قَدْرِ الْإِمَامَةِ وَخَطَرِ قَدْرِهَا وَخَبَرِهَا
قَلِيلَ الْكَلَامِ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ لَهُ حَالٌ وَلِلنَّاسِ حَالٌ إِذَا قَامَ فِي
مِحْرَابِهِ عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ قَامَ فِي مَقَامِ النَّبِيِّينَ وَخَلِيفَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
وَيَنَاجِي رَبَّ الْعَالَمِينَ يُحْسِنُ الْإِتْيَانَ بِهَا كَإِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَلْتَسْلُمُ مَنْ
خَلْفَهُ مَنْ تَقَلَّدَ إِمَامَتَهُ خَفِيفَ الصَّلٰوةِ فِي تَمَامٍ يُصَلِّي بِصَلٰوةِ
أَضْعَفِهِمْ فِيمَا يُرٰى مِنْ نَفْسِهِ آنَةً وَأَنَّهُ مُسَلٍّ بِإِعْلَامِهِمْ أَنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى يَسْأَلُهُ عَنْ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ عَنْ نَفْسِهِ عَنْهُمْ فَهُوَ يَتَقَدَّمُهُ بِمَا
عَلٰى خَطِيئَتِهِ نَادِمٌ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ تَفْرِيطِهِ قَدِيمًا آنَاسِهِ وَمَا
انْقَضٰى مِنْ أَوْقَاتِهِ لَا يَتَكَبَّرُ عَلٰى مَنْ خَلْفَهُ وَلَا يَتَخَيَّرُ عَلٰى مَنْ هُوَ
دُونَهُ وَلَا يَتَعَصَّبُ حَمِيَّةً لِنَفْسِهِ إِذَا قِيلَ مَا فِيهِ فِي مَا هُوَ عَنْهُ
بَرِيءٌ وَلَا هُوَ يُحِبُّ حَمْدَهُمْ وَلَا يَكْرَهُ ذَمَّهُمْ فِيمَا كَانَ الْجَمَاعَةُ عِنْدَهُ
فِي الْحَالَيْنِ سَوَاءٌ لَوْ يُحَبَّبُ عَلَيْهِ كَدِرُ الطَّعَامِ لَطِيفُ
اللِّبَاسِ مُتَوَاضِعًا فِي لُبْسِهِ مُتَخَاشِعًا فِي جِلْسَتِهِ يُحَمِّدُ فِي
الْإِسْلَامِ وَلَا ذَا رِئْيَةٍ فِي الْإِمَامِ وَلَا عَمَّا زَلَّ عَلٰى أَخِيهِ عِنْدَ السُّلْطَانِ
وَلَا يُشِيعُ أَسْرَارَ النَّاسِ الَّتِي لَا يَفِيضُهَا وَلَا هُوَ سَاعٍ إِلَى الشَّرِّ بَيْنَهُمْ
وَلَا ذُو حِقْدٍ فِي أَخِيهِ وَلَا خَائِنًا فِي وَدِيعَةٍ تَجَارَتِهِمْ عَارِيَتِهِمْ وَ
لَا يَتَقَدَّمُ وَهُوَ خَبِيثُ الْمَطْعَمِ وَلَا يَتَقَدَّمُ وَهُوَ يَشِينُ الْإِمَامَةَ
وَلَا يَتَقَدَّمُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ فِيهِ حَسَدًا وَلَا بَغْيًا وَلَا حِقْدًا وَلَا
إِحْنَةً وَلَا غِلًّا وَلَا تِرَةً وَلَا طَائِلًا إِثْرًا وَلَا مُسْتَصْرِدًا
لِنَفْسِهِ وَلَا مُسْتَشْفِيًا مِنْ غَيْظٍ وَلَا مُسْتَتِيعًا عَوْرَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ

اور بغض رکھے برائی سے اور برائی والوں سے پہچاننے والا ہو نماز کے وقتوں کو نگاہ رکھنے والا
اپنے متوجہ ہونے والا اپنی حال پر پیچھے والا اپنی پیٹ اور شرمگاہ سے بند کرنے والا اپنی ہاتھ کا
حرام سے تھوڑی کوشش کرنے والا مگر اللہ عزوجل کی رضامندی طلب کرنے میں بہت کوشش کرنے والا
بردبار صبر کرنے والا تکلیف پر چشم پوشی کرے برائی سے اور بردباری کرے اس شخص سے جو
اسکے حق میں کلام کرے اور صبر کرے اس شخص پر جو اسپر جہالت کرے اور نیکی کرے اس
کیطرف جو اسکیطرف برائی کرے اور ہو بند کرنیوالا آنکھ کا حرام سے اگر دیکھے کوئی
عیب تو اسکو دبا دے اور اگر دیکھے کسی خوار کرنیوالے کو تو اوس کو دفن کر دے مہربانی سے
جاہلوں سے اور کہے اے اللہ تم کو سلام لوگ اس سے آرام میں ہوں اور وہ اپنی جی میں تکلیف
میں ہو حریص ہو اپنی گردن کے چھوڑانے میں کوشش کرنیوالا اپنے نفس کو خلاص کرنے میں
اور جانتا ہو کہ تحقیق وہ آزمایا گیا ایک بڑی چیز سے کہ بڑا ہے درجہ اسکا بڑی ہے شان
اوسکی اور چاہیے کہ اسکا قصد ہو اوسچیز میں جسمیں تکلیف دیا گیا ہے بڑی قدر رات
سے اور اسکی بڑی درجے اور اسکی بھلائی سے تھوڑی کلام کرنیکا مگر جسمیں فائدہ ہو اسکیلئے اور
حال ہے اور لوگوں کیلئے اور حال ہے جب وہ کھڑا ہو اپنی محراب میں تو جانے کہ وہ کھڑا ہے
پیغمبروں کے مقام میں اور خلیفہ ہے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور باتیں کرتا ہے رب
العلمین سے اچھی کوشش کرے نماز پورا کرنیمیں واسطے سلام پھیرنے کے جو اسکے پیچھے ہیں جنہوں
نے اپنی گلے میں ڈالی ہے اسکی امامت ہلکی کرے نماز ہلکا کرنا نماز کا ارکان کے پورا کرنے میں
نماز پڑھائی انکے بڑے ضعیف کی نماز پر جانے اپنے جی میں کہ وہ اسمیں کم ہے اور بیشک آزمایا
گیا ہے انکی امامت سے اور بیشک اللہ تعالے اس سے پوچھیگا فرضوں کے ادا کرنے اوسکی ذات
سے اور متقدیوں سے اور وہ اپنے پیش امام ہونیسے دبنے والا ہو اپنی خطاؤں پر پشیمان ہو اپنی
تقصیروں اور اپنے پورانے گناہوں گذری ہوئیوں پر اور اپنی وقتوں گذری ہوئیوں
آپ کو برا نہ سمجھے اپنے پچھلوں پر اور آپ کو نیکت جانے اپنے سے کم پر اور تعصب کرے
اپنے نفس کی حمیت میں جب کہا جاوے جو کچھ اسمیں اور جس سے وہ پاک ہو اور نہ وہ دوست
رکھے انکی تعریف کو اور نہ برا جانے انکی مذمت کو پس ہو جماعت اسکے نزدیک دونوں
حال میں برابر نہ آزمایا گیا ہو اور سپرد اوسکا جھوٹ پاک کہنیوالا پاک نہ کہنیوالا عاجزی
کرنیوالا نہ لباس میں ڈرنیوالا اپنی بیٹھنی میں حد سے نہ گیا اسلام میں اور نہ ضائع ہو جائے کام کا لوگوں میں اور نہ
سخن چین اپنے بھائی پر بادشاہ پاس اور نہ شایع کرنیوالا لوگوں کے بھید انکو یعنی انکو پھیلاتا
نہیں اور نہ کوشش کرنیوالا لوگوں کی برائی میں اور نہ صاحب کینہ کا ہو بھائیکی حق میں اور نہ خیانت
کرنیوالا اسکی امانت اور اسکی تجارت اور عاریت میں اور نہ پیش امام ہو حالانکہ ناپاک کہا ہے اور
کسب حلال اور نہ پیش امام ہو حالانکہ وہ امامت کو چاہتا ہو اور پیش امام نہ ہو حالانکہ وہ

وَغَاشٍّ لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَكُوْنُ فِي فِتْنَةٍ
وَلَا يَسْعٰى فِيْهَا وَلَا يُقَوِّيْهَا بَلْ يُعِيْنُ اَهْلَ الْحَقِّ عَلَى اَهْلِ الْبَاطِلِ
بِيَدِهٖ وَلِسَانِهٖ وَقَلْبِهٖ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا لَا تَاْخُذُهٗ فِي اللّٰهِ
لَوْمَةُ لَائِمٍ وَلَا يُحِبُّ مَدْحَ النَّاسِ لَهٗ وَلَا بِذَمِّهِمْ وَلَا يَخُصُّ نَفْسَهٗ
بِشَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ بَلْ يَعُمُّ الدُّعَاءَ لَهُمْ وَهُمْ وَقْتَ مَا يَدْعُوْا عَقِيْبَ
الصَّلٰوةِ بِهِمْ فَاِنْ اَفْرَدَ نَفْسَهٗ بِذٰلِكَ كَانَ خِيَانَةً مِنْهُ لَهُمْ وَلَا
يُؤَثِّرُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا اُولِي الْعِلْمِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَلِيَنِيْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى وَكَذٰلِكَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
وَرَاٰى ظُهُوْرَهُمْ وَلَا يُقَرِّبُ الْغَنِيَّ وَيُزْدَرِيْ بِالْفَقِيْرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ
يَتَقَدَّمَ بِقَوْمٍ وَفِيْهِمْ مَنْ يَكْرَهُ اِمَامَتَهٗ فَاِنْ كَانَ فِيْهِمْ مَنْ يَكْرَهُهٗ
وَمَنْ لَا يَكْرَهُهٗ نَظَرَ فَاِنْ كَانَ اَكْثَرُ الَّذِيْنَ يَكْرَهُوْنَهٗ اِعْتَزَلَ الْمِحْرَابَ وَلَا
يَقْرَبُهٗ اِذَا كَانَتْ كَرَاهَتُهُمْ لِعِلْمٍ وَحَقٍّ اَوْ كَانَتْ لِجَهْلٍ
وَبَاطِلٍ وَرَحْمَةِ نَفْسٍ اَوْ نَفْسٍ وَعَصَبِيَّةٍ لِمَذْهَبٍ اَوْ هَوًى
لَمْ يَلْتَفِتْ اِلٰى كَرَاهَتِهِمْ وَلَا يَتْرُكُ الصَّلٰوةَ بِهِمْ اِلَّا اَنْ يَخَافَ
الْفِتْنَةَ فِي الْقَوْمِ لِاَجْلِهٖ فَيَنْتَحِيْ وَيَعْتَزِلُ الْمِحْرَابَ لِذٰلِكَ حَتّٰى
يَصْطَلِحُوْا وَيَرْضَوْا وَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَكُوْنَ مُرَائِيًا وَلَا حَلَّافًا وَلَا
لَعَّانًا وَلَا يَدْخُلُ مَدَاخِلَ السُّوْءِ وَاتِّهَامِهِمْ وَلَا يُؤَالِفُ اَوْ يُخَالِطُ
مِنَ النَّاسِ اِلَّا الصَّالِحِيْنَ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَكُوْنَ اِمَامًا وَهُوَ يُحِبُّ
الْفِتْنَةَ اَهْلَهَا وَالْمَعْصِيَةَ اَهْلَهَا وَالرِّيَاسَةَ اَهْلَهَا وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ
صَبُوْرًا عَلٰى اَذٰى النَّاسِ مُتَوَدِّدًا اِلَيْهِمْ طَالِبًا لِلْمَنْفَعَةِ لَهُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ
لَا يُجَازِيْ عَلَى الْاِسَاءَةِ وَلَا يُقَاتِلُ عَلَيْهَا مَنْ كَفَاهُ عَظِيْمَ مُؤْنَتِهَا وَلَقَدْ نَقَلَ
عَنِ الْاَكَابِرِ مِمَّنْ تَقَدَّمَ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ اَنَّهُمْ كَرِهُوْا اِمَامَتَهُمْ
قَدْ عَلِمُوْا مَنْ لَيْسَ هُوَ مِثْلَهُمْ فِي الشَّرَفِ وَالدِّيَانَةِ اِبْتِغَاءَ حَمْلِ الْاُمَّةِ عَنْهُمْ تَخْفِيْفًا
وَخِيْفَةَ مِنْ تَقْصِيْرٍ يَقَعُ وَهُوَ يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اِذَا حَضَرَ عِنْدَهٗ ذُوْ سُلْطَانٍ اَنْ
لَا يَتَقَدَّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ لِذٰلِكَ لَا يَجْلِسُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِذَا نَزَلَ بِقَرْيَةٍ
اَوْ مَحَلَّةٍ اَوْ قَبِيْلَةٍ اَوْ حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ لَا يَؤُمُّهُمْ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ وَ
كَذٰلِكَ اِذَا نَزَلَ مَعَ قَوْمٍ فِيْ قَافِلَةٍ وَسَفَرٍ وَمَجْمَعِ التَّمَّارِ لَا يَؤُمُّهُمْ
اِلَّا بِاِذْنِهِمْ وَيَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ لَا يُطِيْلَ الصَّلٰوةَ بَلْ يُخَفِّفُهَا مَعَ
التَّمَامِ لِمَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جاننا ہو کہ امت میں کچھ حسد ہے اور نہ کچھ بغاوت ہے اور نہ کچھ حقد اور نہ کچھ کینہ اور نہ کچھ دشمنی اور نہ
کچھ غصہ اور نہ کچھ بیر ہو اور نہ طلب کرنیوالا ہو خون کا اور نہ غلبہ چاہنے والا اپنی نفس کا
اور نہ شفا چاہنے والا غصے سے اور نہ تلاش کرنیوالا ہو عیب کسی مرد مسلم کا اور نہ دھوکہ
دینے والا ہو کسی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے اور نہ کلام کرتا ہو فتنہ میں
اور نہ اس میں کوشش کرتا ہو اور نہ اسکو قوت دیتا ہو بلکہ مدد کرتا ہو اہل حق کی اہل باطل پر اپنے
ہاتھ سے اور اپنی زبان سے اور اپنے دل سے حق کہتا ہو اگرچہ کڑوا ہو نہ پکڑتی ہو اسکو اللہ تعالیٰ کی
حق میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت اور نہ دوست کہتا ہو لوگوں کی مدح اپنی واسطے اور نہ
بری سمجھتا ہو انکی خدمت اور نہ خاص کرے آپ کو کسی دعا سے بلکہ عام کرے دعا کو اپنے
اور ان کیلئے جس وقت دعا کرے انکے ساتھ نماز کے پیچھے پس اگر اکیلا کرے اپنے نفس کو
دعا میں تو یہ خیانت ہوگی اس میں ان کیلئے اور نہ پسند کرے انکے بعض کو بعض پر مگر علم
والوں کو جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ میرے نزدیک ہوں عقل اور
سمجھ والے اور اسی طرح وہ لوگ کہ ان کے متصل ہیں اور اسکے پیٹھ کے پیچھے ہوں اور نہ مدد
کرے غنی کو اور حقیر جانے فقیر کو اور نہیں جائز اسکو کسی قوم میں پہلے امام ہو حالانکہ انمیں اسکی
امامت کو برا جاننے والے ہوں پس اگر انمیں اسکو برا جاننے والے ہوں اور برا نہ جاننے والے بھی
ہوں تو وہ دیکھے پس اگر زیادہ ہوں جو اسکو برا جانتے ہیں تو محراب سے ہٹ جاوے اور نہ قریب
جاوے اسکے جب تک انکا اسکو برا جاننا علم اور حق کیوجہ سے ہو اور اگر برا جاننا ہو سبب
جہالت اور باطل اور نفس کی یا بیجوہ اور مذہب کے تعصب اور ہوے نفس کی تو انکے برا جاننے کی طرف
التفات نہ کرے اور نہ ترک کرے نماز کو انکے ساتھ مگر یہ کہ ڈرے فتنے قوم میں اسکی سبب سے پس کنارے
ہو جاوے اور وہ جاوے محراب سے اس فتنہ کے سبب سے یہانتک کہ وہ آپس میں صلح کر لیں اور راضی ہو جاویں
اور نہیں جائز اسکو کہ ہووے جھگڑا کرنیوالا اور نہ بہت فحش کہنیوالا اور نہ بہت لعنت کرنیوالا اور
نہ داخل ہو برائی اور تہمت کی جگہوں میں اور نہ الفت کرے اور نہ ملے لوگوں سے مگر نیکوں سے اور نہیں
جائز اسکو امام ہونا حالانکہ وہ دوست رکھتا ہو فتنے اور فتنے والوں کو بہر گناہ اور گناہگاروں کو
اور شرارتی اور شرارتوں کو اور واجب ہے کہ وہ صبر کرنیوالا ہو لوگوں کی ایذا پر نرمی کرنیوالا ہو
انکی طرف ہو نرمی والا انکا نفع کو تلاش کرنیوالا انکی خیر خواہی میں نہ جھگڑا کرے انکی امامت پر
اور نہ لڑے اور نہ اس شخص سے جو اس سے کفایت کرے امامت کے بڑی بوجھ سے اور تحقیق نقل کیا گیا ہے
بزرگوار اور سلف صالحین میں سے جو گذرے ہیں کہ وہ امامت کو مکروہ جانتے تھے اور اگر کرتے تھے
اس شخص کو جو نہیں ہوتا تھا انکی مثل بزرگی اور دیانت میں اسطرح طلب کرنے امامت کے بوجہ اٹھانے
انکے اور تخفیف اور درکنار کیلئے تقصیر واقع ہو جانیکے اور واجب ہے امام کیلئے کہ جب حاضر ہو اسکی مجلس
کوئی غلبہ والا کہ پیش امام ہو نماز میں مگر اسکی اذن سے اور اسی طرح نہ بیٹھے مگر اسکی اذن سے اور واجب ہے

عليه وسلم إذا كان أحدكم إماما فليخفف فإنه يؤم وراءه
الصغير والكبير وذا الحاجة وإذا صلى لنفسه فليطل ما شاء
وعن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من أوجز
الناس صلوة على الناس وأتمه على نفسه **فصل** ويستحب
للإمام أن لا يدخل في الصلوة ولا يكبر حتى ينوي الإمامة بقلبه
وإن تلفظ ذلك بلسانه كان أحسن ويلتفت يمينا وشمالا
فيسوي الصفوف فيقول استقيموا رحمكم الله اعتدلوا رضي
الله عنكم ويأمر من يسد الفرج ويسوي المناكب ويدني بعضهم
من بعض حتى يتأسى منابهم ويأخذ جانب الصف ويقصد
في الصلوة وحضور الشيطان وقيامهم مع الناس في الصف
جاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال راصوا
الصفوف وحاذوا المناكب وسدوا الخلل حتى لا يقوم بينكم
مثل أولاد الحذف يعني مثل أولاد الغنم من الشياطين وقد
كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلوة لم يكبر
حتى يلتفت يمينا وشمالا فيأمرهم بتسوية منابكهم و
يقول لا تختلفوا فتختلف قلوبكم وكان صلى الله عليه وسلم
يوما رأى رجلا قد خرج صدره من الصف فقال لتسون منابكم
أو ليخالفن الله بين قلوبكم وفيما اتفق عليه مسلم والبخاري
عن سالم بن أبي الجعد قال سمعت النعمان بن بشير قال
كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول لتسون صفوفكم أو ليخالفن
الله بين وجوهكم وفي حديث آخر عن قتادة عن أنس بن
مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سووا صفوفكم
فإن تسوية الصفوف من تمام الصلوة وجاء عن عمر بن الخطاب
أنه كان إذا أقام مقام الإمام لا يكبر حتى يأتيه رجل قد وكله
بإقامة الصفوف فيخبره أنهم قد استووا فيكبر حينئذ وكان
كان يفعل عمر بن عبد العزيز وروي أن بلالا الموذن
كان يسوي الصفوف ويضرب عراقيبهم بالدرة حتى يستووا
وقال بعض العلماء والظاهر من هذا أنه كان يفعل ذلك
على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وعند إقامته قبل أن

اس واسطے کہ کہی حضرت ابوہریرہ نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب تم میں سے کوئی امام ہو تو اسکو چاہیئے کہ وہ تخفیف کرے کیونکہ پیچھے ہوتا ہی اسکے
اور حاجت والا اور جب نماز پڑہے اپنی اکیلا وہ جتنی چاہی لمبی کرے اور روایت ہی ابوواقد
سے کہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگونمیں سے بہت ہلکی نماز پڑہانیوالے لوگونکو اور
اور زیادہ لمبی پڑہنیوالے اکیلے **فصل** اور واجب ہے امام کو کہ وہ نہ داخل ہو نماز میں اور
نہ تکبیر کہے یہانتک کہ نیت کرے اپنی امامت کی اپنے دل میں اور اگر بولے اسکو اپنی زبان سے
تو یہ بہت اچھا ہی اور نظر کرے داہنے اور بائیں پس برابر کرے صفون کو پہر کہی سیدہے
ہوجاؤ اللہ تم پر رحم کری برابر ہوجاؤ اللہ تمسے راضی ہو اور حکم کرے انکو سوا خونکے بند
کرنیکا اور کاندہونکی برابر کرنیکا اور ایکے بعض نزدیک ہونیکا بعض سے یہانتک کہ
کاندہی ایکدوسرے سے ملجاوین کیونکہ کاندہونکا اختلاف اور صفونکی بھی نقصان ہی نماز میں
اور شیطانونکا حاضر ہونا اور ایکا کہڑا ہونا ہی گویا صفونمیں بکریونکی جیسا کہ حدیث شریف میں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا تم صفون کو جوڑا کرو اور برابر کرو کاندہونکو
اور بند کرو سوراخون کو تاکہ نہ کہڑی ہون تمہارے درمیان مثل اولاد خذف کی
یعنے مثل اولاد بکریون کے شیطانونسے اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے
لیے کہڑے ہوتے تو تکبیر نہ کہتے جب تک نہ دیکھ لیتے داہنے اور بائیں پہر ان کو حکم کرتے انکے
کاندہونکی برابر کرنیکا اور فرماتے تم اختلاف نہ کرو پس اختلاف کرینگے تمہارے دل
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ایک مرد کو دیکھا کہ تحقیق نکلا تہا اوس کا
سینہ صف سے پس آپنے فرمایا البتہ تم آپنے کاندہونکو برابر کروگے یا اللہ تمہارے دلون کے
درمیان مخالفت ڈالیگا اور اس روایت میں کہ اتفاق کیا ہی اوسپر امام مسلم اور بخاری
نے سالم ابن ابی الجعد سے کہ کہا میں نے سنا نعمان بن بشیر سے کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرمایا کرتے تہے تم اپنی صفیں برابر کیا کرو البتہ مخالفت ڈالیگا اللہ تعالے تمہارے
مونہون کے درمیان اور ایک اور حدیث میں قتادہ سے انس بن مالک سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفونکو کیونکہ برابر کرنا صفونکا نماز کے
پورا کرنیمیں سے ہی اور آیا ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہ وہ جب کہڑے ہوتے تہے امام کی جگہ
میں تو تکبیر نہ کہتے یہانتک کہ آتا انکی پاس شخص جسکو مقرر کیا ہوتا صفونکے برابر کرنے پر
پہر وہ اون کو خبر دیتا کہ وہ بیشک برابر ہوگئی ہین پہر تکبیر کہتے اسوقت اور اسی طرح کیا کرتے
ہے حضرت عمر بن عبد العزیز اور روایت کیا گیا ہی کہ تحقیق حضرت بلال موذن صفون
کو برابر کرتے اور انکی ایڑیون کو مارتے درہ سے یہانتک کہ وہ برابر ہوجاتے اور کہا بعض علماء نے
تحقیق ظاہر اس سے یہ ہی کہ وہ اسکو کرتے تہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اپنی اقامت

يَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنْ بِلَالًا لَمْ يُؤَذِّنْ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا يَوْمًا وَاحِدًا عِنْدَ مَرْجِعِ مِنَ الشَّامِ فِي زَمَانِ اَبِي بَكْرٍ
الصِّدِّيْقِ فَوَافَى بِسُوَالِهِ وَسُوَالِ الصَّحَابَةِ شَوْقًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهٖ فَلَمَّا بَلَغَ بِلَالٌ اِلٰى قَوْلِهٖ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰهِ امْتَنَعَ مِنَ الْاَذَانِ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَسَقَطَ مُغْشِيًّا
عَلَيْهِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَوْقًا اِلَيْهِ وَاشْتَدَّ عِنْدَ
ذٰلِكَ بُكَاءُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ حَتّٰى خَرَجَتِ
الْعَوَاتِقُ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ شَوْقًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَبَتَ
بِذٰلِكَ اَنَّ ضَرَرَ اِعْرَاضِ النَّاسِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغِي لِلْاِمَامِ اَنْ لَا يَدْخُلَ طَاقَ الْقِبْلَةِ فَيَمْنَعَ
مَنْ وَرَاءَهُ رُؤْيَتَهُ بَلْ يَخْرُجُ مِنْهُ قَلِيْلًا وَعَنْ مَالِكٍ وَاَحْمَدَ رَحِمَهُمَا
اللّٰهُ رِوَايَةٌ اُخْرٰى اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ قِيَامُهُ فِيْهِ لَا يَقِفُ مَقَامًا اَعْلٰى
مِنْ مَقَامِ الْمَاْمُوْمِيْنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ قِيْلَ تَبْطُلُ صَلٰوتُهُ وَيُسْتَحَبُّ
فَجْرٌ يَنْبَغِي لَهٗ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَنْ لَا يَلْبَثَ فِيْ مِحْرَابِهٖ وَلْيَقُمْ
وَلْيَتَحَوَّلْ اِلٰى يَسَارِهٖ فَلَيْاَتِ يَتَنَفَّلْ نَاحِيَةً مِنَ الْمِحْرَابِ لِمَا رَوَى
الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَطَوَّعُ
الْاِمَامُ فِيْ مَقَامِهِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ لِلنَّاسِ الْمَكْتُوْبَةَ وَاَمَّا الْمَاْمُوْمُ فَلَا بَاْسَ
لَهٗ بِذٰلِكَ وَهُوَ مُخَيَّرٌ اِنْ شَاءَ صَلّٰى فِيْ مَوْضِعِهٖ وَيَتَاَخَّرُ قَلِيْلًا وَيَنْبَغِيْ
اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ سَكْتَةٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَسَكْتَةٌ اِذَا
فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَبْلَ اَنْ يَرْكَعَ حَتّٰى يَتَنَفَّسَ وَيَسْكُنَ وَبِهٖ قَرَاَتِهٖ
وَلَا يَصِلُ قِرَاءَتَهٗ بِتَكْبِيْرَةِ الرُّكُوْعِ لِاَنَّ ذٰلِكَ مَرْوِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَيَنْبَغِيْ اِذَا صَلّٰى
اِلٰى سُتْرَةٍ اَنْ يَدْنُوَ مِنْهَا وَلَا يَدَعَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا فَرْجَةً يَمُرُّ
لِئَلَّا يَمُرَّ بَيْنَهُمَا كَلْبٌ اَسْوَدُ بَهِيْمٌ اَوْ حِمَارٌ اَوِ امْرَاَةٌ فَاِنْ صَلّٰوتَهٗ
تَنْقَطِعُ بِذٰلِكَ عِنْدَ اِمَامِنَا اَحْمَدَ حَنْبَلٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْحِمَارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
اُخْرٰى لَا مِنْهُمَا وَيَنْبَغِيْ لَهٗ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْبِّحَ ثَلَاثًا سَبَّحَ
عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَلَا يُسْرِعُ فِيْهَا وَلَا يُبَادِرُ وَلْيَكُنْ بَدْءٌ مِنْ كَلَامِهٖ
بَعْدَ ذٰلِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِذَا اَمَّ عَلَى التَّسْبِيْحِ لِيُنْذِرَ مَنْ خَلْفَهٗ فَيَعُوْدَ
ذٰلِكَ اِلَى سَابِقَةِ الْمَاْمُوْمِيْنَ فَنَفْسُهٗ صَلٰوتُهُمْ يَرْجِعُ ذِكْرُهُمْ

اللہ تعالیٰ کا فضل اور
اللہ تعالیٰ کا فضل اور
طرف متوجہ اور خلاف
کا خیال متوجہ نہیں ہوتا
ایسا کہ وعدہ اور خلاف
کا قصور کی
کہ ان
طرف
کیا
کام
نیت
طرف
کیا
حضرت

کہلے کیونکہ پہلے داخل ہونیسے نماز میں کیونکہ تحقیق بلال نے نہیں اذان دی کسی کیلئے
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مگر ایک دن اپنی لوٹنے کیوقت شام کیطرف زمانے
میں ابوبکر صدیق کے آنکی اور صحابہ کیسوال سے واسطے شوق کے طرف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور آپکے زمانے کے پس جب پہونچی حضرت بلال اپنی اس قول تک
گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو رک گئے اذان سے پس
قادر نہ ہوا وہ پر پھر گرپڑے بیخبر کہا کہ محبت سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شوق سے
آپ کی طرف اور سخت ہوگیا نزدیک اوسکے رونا مدینہ والونکا مہاجروں اور انصار
میں سے یہانتک کہ نکلیں جو ان عورتیں اپنے پردونسے شوق سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پس اس سے ثابت ہوگیا کہ حضرت بلال نہ کا لوگون کے ایڈیون کو مارنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نافی ہیں تہا اور واجب ہے امام کو کہ نہ داخل ہو قبلہ کے طاق میں
پس روکے اپنی جماعت کو اپنی دیکھنے سے بلکہ اوس سے نکلی تہوڑا سا اور ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ
سے ایک روایت اور ہے کہ مستحب ہے اسکا ٹہرا ہونا اوس طاق میں اور نہ کہ ٹہرا ہو اونچے
مقام میں مقتدیون کے مقام سے پس اگر ایسا کرے تو بعض نے کہا اسکی نماز باطل ہو گی
ایک روایت پر اور اسکو واجب ہے کہ جب سلام پھیرے اپنی نماز سے کہ نہ ٹہرے اپنے
محراب میں اور چاہیئے کہ ٹہر انہو جاوے اور الگ ہو جاوے اپنی بائیں طرف کو پہر پڑھے نفل
پڑھے ایک گوشہ میں محراب کے اس روایت کیوجہ سے کہ کی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا
تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ نفل پڑہے امام اپنی اس مقام
میں جسمیں اوسنے لوگون کو فرض نماز پڑہائی ہو ولیکن مقتدی پس اوسکیلئے یہ جائز ہے
اور وہ اختیار دیا گیا ہے اگر چاہے اپنے اسجگہ میں نماز پڑہے یا پیچھے ہٹ جاوے تہوڑا سا اور
واجب ہے امام کو دو سکتے کرنے ایک سکتہ نماز کے شروع کرنیکیوقت اور ایک سکتہ جب
قرأت سے فارغ ہو پہلی رکوع کرنیسے یہانتک کہ دم لے اور آرام پکڑے جو شیں اسکی قرأت کا اور
نہ ملاوے اپنی قرأت کو رکوع کی تکبیر سے کیونکہ یہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سمرہ بن جندب کی حدیث میں اور واجب ہے کہ وہ جب نماز پڑہے کسی آڑ کیطرف یا اُس سے
نزدیک اور نہ چہوڑے اپنے اور اسکے درمیان سوا خلنبا تاکہ نا گذرے اوسکے درمیان آدمی
سیاہ کالا یا گدہا یا عورت کیونکہ اسکی نماز ٹوٹ جاویگی اس سے ہمارے امام احمد کے نزدیک اور
اُس سے عورت اور گدہے کے گذرنیمیں ایک اور روایت ہے کہ اندونون میں کچہ خوف نہیں ہے
کہ جب کہا وہ کہ کی تو کہی تین تسبیحیں جیسا ہم نے بیان کیا اور رہیں نہ جلدی کرے اور نہ ٹہیل دیوے
کرے اور چاہیئے کہ ہو پورے کرنیمیں اپنی کلام سے اور آہستگی کرے اور آرام کرے کیونکہ جب جلدی
کریگا نسبت کرنیمیں تو اسکو نہ پاوینگے جو اسکے پیچہے ہیں اور پہونچاوے اسکو مقتدیون کے

النية ولان لك ينبغي اذا رفع رأسه من الركوع فقال سمع الله لمن
حمده كان يثبت قائما معتدلا ويقول ربنا ولك الحمد من غير عجلة في
كلامه حتى يقول المأمومون انه قد زاد على ذلك فقال ملء السماء و
ملء الارض ملء ما شئت من شيء بعد جاز لان ذلك مروي
عن النبي صلى الله عليه وسلم وجاء عن انس بن مالك انه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع رأسه من الركوع يقوم
حتى يقال قد نسي ثم كان يثبت في السجود وفي جلسته بين
السجدتين

بالصلوٰة ثم يخرج مع واحد منهم الى تراء الصف فاذا دخل المسجد والامام في الركوع كبر تكبيرتين احداهما للاحرام والاخرى للركوع فان كبر احدة ونواهما جاز واذا دخل والامام في التشهد الاخير استحب له ان ينوي الصلوٰة ويكبر ويجلس مع الامام ليدرك فضل الجماعة فاذا سلم الامام بنى على تكبيرة ثم صلى

فصل وينبغي للمأموم ايضا ان لا يسبق الامام في التكبير ولا في الركوع والسجود ولا في الرفع منها ويكره ذلك جدا ويجتهد وسعه ويبذل طاقته ان تكون افعاله جميعها في الصلوٰة عقيب فعل امامه وقد جاء في ذلك احاديث كثيرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين من ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اما يخاف الذي يرفع راسه قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار وفي حديث اخر عنه صلى الله عليه وسلم انه قال الا يمر يرفع قبلكم ويسجد قبلكم ويرفع قبلكم وعن البراء بن عازب قال كنا خلف النبي صلى الله عليه وسلم وكان اذا رفع من قيامه الى ان نحط احدنا حتى يضع رسول الله صلى الله عليه وسلم جبهته على الارض كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبعون خلفه قياما حتى يحط النبي صلى الله عليه وسلم ويكبر ويضع جبهته على الارض وهو قيام كويتبعونه وقد جاء عن الصحابة انهم قالوا لقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبونا قياما وانا سجد بعده وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما يخشى الذي يرفع راسه قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار او يجعل صورته صورة حمار وعن ابن مسعود انه قال لا يرفع احدكم راسه قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار وروي ان ابن مسعود نظر الى من سبق الامام فقال لا وحدك صليت لا بامامك اقتديت الا انك لو صليت وحدك لم تقتد بامامك فتلك اول صلوٰة له وكذلك روي ان ابن عمر نظر الى من سبق الامام فقال له ما صليت وحدك ولا صليت مع الامام ثم ضربه وامرهم ان تعيد الصلوٰة عن ابي جحيفة قال قال رسول الله

کہے نماز کی پھر نکلے ایک کے ساتھ انمیں سے صف کے پیچھے اور جب داخل ہو مسجد میں اور امام رکوع میں ہو تو تکبیر کہے دو تکبیریں ایک تکبیر تحریم اور دوسری رکوع کیلئے پھر اگر ایک ہی تکبیر کہے اور دونوں کی نیت کرلے تو بھی جائز ہے اور جب داخل ہو امام تشہد اخیر میں ہو تو مستحب ہے اسکو یہ کہ نیت کرے نماز کی اور تکبیر کہے اور بیٹھے امام کے ساتھ تاکہ پاوے جماعت کی فضیلت پھر جب امام سلام پھیرے تو بنا کرے اپنی تکبیر پر اور نماز پڑھے

فصل اور واجب ہے مقتدی کو نیز کہ وہ امام سے آگے نہ بڑھے تکبیر میں اور نہ رکوع اور سجدے میں اور نہ سر اٹھانے میں اور چاہئے کہ کوشش کرے اور اپنی طاقت خرچ کرے اسمیں کہ ہوں اسکے تمام افعال نماز میں اپنے امام کے فعل کے پیچھے اور بیشک آئی ہیں اسمیں حدیثیں بہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے انمیں سے ہے وہ روایت کیگئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو اپنا سر اوٹھاتا ہے پہلے امام کے اس سے کہ کردے اللہ تعالیٰ اسکے سر کو گدھے کا سر اور ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا امام مکر کرتا ہے تم سے پہلے اور سجدہ کرتا ہے تم سے پہلے اور سر اٹھاتا ہے تم سے پہلے اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا ہم حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ہوا کرتے پس جب آپ اپنی قیام سے نیچے جاتے تو نہ جھکتا کوئی ہم میں اپنی پیٹھ کو یہانتک کہ رکھدیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ماتھے کو زمین پر اور رہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ثابت یہنی آپ کے پیچھے کھڑے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرتے اور تکبیر کہتے اور رکھدیتے اپنا ماتھا زمین پر اور ابھی کوئی ہم میں پیٹھ ہی رکھتا ہو پھر وہی آپکے پیچھے جاتے اور تحقیق آیا ہی صحابہ سے کہ انہوں نے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے کھڑے ہوتے یعنی سجدہ کرکے اور ہم ابھی سجدہ ہی کرتے ہوتے اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو اپنا سر اٹھاتا ہی امام کے پہلے اس سے کہ بنادے اللہ تعالیٰ اسکے سر کو گدھے کا سر یا سور کا اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا ہمیں حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اپنا سر اٹھاتا ہی پہلے امام کے اس سے کہ بنادے اللہ تعالیٰ اسکے سر کو گدھے کا سر اور روایت کیگئی ہے کہ تحقیق ابن مسعود نے دیکھا ایک شخص کو کہ وہ امام سے آگے بڑھ جاتا تھا پس کہا نہ تو نے اکیلی نماز پڑھی اور نہ اپنے امام کی پیروی کی اور جو شخص اکیلے نماز پڑھے اور نہ اپنے امام کی پیروی کرے یہ وہ شخص ہے کہ نہیں ہے اسکیلئے نماز اور اسی طرح مروی ہے حضرت ابن عمر سے نے دیکھا اس شخص کو جو امام کے آگے بڑھ جاتا تھا پس اسے کہا نہ تو نے اکیلے نماز پڑھی اور نہ اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھی پھر اسکو مارا اور حکم کیا دوبارہ نماز پڑھنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا
واذا رکع فارکعوا واذا رفع رأسہ فارفعوا وقولوا سمع اللہ
لمن حمدہ فقولوا جمیعا ربنا لک الحمد واذا سجد فاسجدوا بعد
ان یسجد واذا رفع رأسہ فارفعوا ولا ترفعوا وقولوا وسکنوا
قبل ان یرفع واذا صلی جالسا فصلوا جمیعا جلوسا رواہ
اما علمنا ابو عبد اللہ احمد رحمہ اللہ فی رسالتہ باسنادہ عن ابی
الاشعری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علمنا صلوتنا وعلمنا ما تقول فیما قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر الامام فکبروا واذا قرأ فانصتوا واذا
قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین یستجب اللہ لکم
واذا کبر فکبروا واذا رفع رأسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ فارفعوا
وسکنوا وقولوا اللہم ربنا لک الحمد یسمع اللہ لکم واذا کبر وسجد
فکبروا واسجدوا واذا رفع رأسہ وکبر فارفعوا وسکنوا وکبروا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا کان القعدۃ
فلیکن من قول احدکم التحیات للہ والصلوات والطیبات حتی
تفرغوا من التشہد قال الامام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل
الشیبانی ہو اماما علی مذہبہ اصلا وفرعا حشرنا فی زمرتہ
قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر فکبروا ومعناہ ان تنتظروا
الامام حتی یکبر ویفرغ من تکبیرہ وینقطع صوتہ بالتکبیر وتعتد
والناس یغلطون فی ہذہ الاحادیث یحملونہ مع ما علیہ
عامتہم من الاستخفاف بالصلوۃ والاستہانۃ بہا فتراہم یأخذون
فی التکبیر فیأخذ ورمعہ فی التکبیر وہذا خطأ لانبغی لاحد ان
یأخذ فی التکبیر حتی یکبر الامام ویفرغ من تکبیرہ وینقطع صوتہ
وہذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر الامام فکبروا والامام
لا یکون مکبرا حتی یقول اللہ اکبر ثم یقول اللہ اکبر ثم قال اللہ ثم
سکت لا یکون مکبرا حتی یقول اللہ اکبر فکبر الناس بعد قولہ
اللہ اکبر فاخذ ہو فی التکبیر مع الامام خطأ وترک لقول النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لانا لو قلنا اذا صلی قائما کان معناہ
ان انتظروہ حتی اذا صلی فرغ من صلوتہ کلہا وقیل ان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہا گیا ہے امام تاکہ ساتھ اسکی پیروی کیجاوے پس
جب وہ تکبیر کہے پس تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے پس تم رکوع کرو اور جب وہ اپنا
سر اٹھاوے پس تم اپنے سر اٹھاؤ اور جب وہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس تم سب کے سب کہو
ربنا لک الحمد اور جب وہ سجدہ کرے پس تم سجدہ کرو اسکے سجدہ میں پڑنے کے بعد اور
وہ جب اپنا سر اٹھا لے پس تم اپنے سر اٹھاؤ اور نہ اٹھاؤ اپنے سر پہلے اسکے اٹھانے کے اور
جب وہ نماز پڑھے بیٹھکر پس تم بھی سب کے سب بیٹھکر نماز پڑھو اور روایت کی ہمارے امام
ابو عبد اللہ احمد رحمہ اللہ نے اپنی رسالے میں اپنے اسناد سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہمیں سکھلائے ہماری نماز اور ہمیں سکھلایا جو کچھ ہم اسمیں کہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب تکبیر کہے امام پس تم تکبیر کہو اور جب وہ پڑھنے لگے پس تم چپ ہو اور جب وہ کہے
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس تم کہو آمین قبول کریگا اللہ تعالے تمہارے لیے اور جب وہ
تکبیر کہے پس تم تکبیر کہو اور جب وہ اپنا سر اٹھاوے رکوع سے پہر کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس تم
اپنے سر اٹھاؤ اور کہو اللہم ربنا لک الحمد سنیگا اللہ تعالے تمہارے لیے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے
پس تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اور جب وہ اپنا سر اٹھاوے اور تکبیر کہے پس تم بھی اپنا سر اٹھاؤ اور
تکبیر کہو فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ہے عمل عوض میں اسکے اور جب
وہ بیٹھے میں ہو پس چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کے قول سے ہو سب قولوں سے عاجز تر اللہ کے
عبادوں میں اللہ کے کہ ہیں اور سب قولوں سے عبادوں میں اور سب قولوں سے عبادوں میں یہانتک کہ تم فارغ ہو تشہد سے کہا حضرت امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد
بن حنبل شیبانی رحمہ اللہ نے اور ہمکو اللہ بارادی کے مذہب پر اعتقاد اور عمل میں اور ہمارا حشر
کرے اوسکے زمرہ میں فرمودہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب امام تکبیر کہے پہر تم تکبیر کہو یعنی
ہے کہ وہ امام کی انتظاری کرے یہانتک کہ وہ تکبیر کہہ لے اور فارغ ہو لے اپنی تکبیر سے اور ٹوٹے اسکی
آواز پہر وہ تکبیر کہے اوسکے پیچھے اور لوگ غلطی کرتے ہیں ان حدیثوں میں اور نہیں سمجھتے ان کو
ساتھ اسکے جسپر ہیں انکے عام حقیر جاننے نماز کو اور امانت کرنے اسمیں پس کہی شروع کرتا ہے
امام تکبیر میں پس وہ شروع کرتے ہیں اوسکے ساتھ ہی تکبیر میں اور یہ خطا ہے نہیں جائز ان کو
شروع کرنا تکبیر میں یہانتک کہ تکبیر کہہ لے امام اور فارغ ہو لے اپنی تکبیر سے اور ٹوٹے اسکی آواز
اور اسی طرح فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تکبیر کہے امام پس تم تکبیر کہو اور امام
نہیں ہوتا تکبیر کہنے والا یہانتک کہ کہے اللہ اکبر کیونکہ امام جب کہے اللہ پر چپ کرے تو وہ نہ ہوگا
تکبیر کہنے والا یہانتک کہ کہے اللہ اکبر پس تکبیر میں لوگ اسکے اللہ اکبر کہنے کے بعد پس انکا شروع
کرنا تکبیر میں امام کے ساتھ خطا ہے اور ترک کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کو
کیونکہ اگر تو کہے کہ جب فلانے نماز پڑھ لیگا تو میں اسمیں کلام کرونگا تو اسکا معنے یہ ہے کہ میں اسکی

كلمة وهو يصلي وكذلك معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم إذا كبر
الإمام فكبروا ورد بما طول الإمام في التكبير إذا علم أن لا فقه
والذي يكبر معه ما جزم التكبير ففرغ من التكبير قبل أن يفرغ
الإمام فقد صار هذا أميا قبل الإمام ومن كبر قبل الإمام
فليست له صلوة لأنه دخل في الصلوة قبل الإمام وكبر قبل
الإمام فلا صلوة له وقول النبي صلى الله عليه وسلم إذا كبر و
ركع فكبروا واركعوا معناه أن ينتظروا الإمام حتى يكبر و
يركع وينقطع صوته وهم قيام ثم يتبعونه وقول النبي صلى الله
عليه وسلم فإذا رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده فارفعوا
رؤسكم وقولوا اللهم ربنا لك الحمد معناه أن ينتظروا الإمام
ويتبينوا ركوعا حتى يرفع الإمام رأسه ويقول سمع الله لمن
حمده وينقطع صوته وهو راكع ثم يتبعونه فيرفعون رؤسهم
ويقولون اللهم ربنا لك الحمد وقوله فإذا كبر فسجد فكبروا و
اسجدوا معناه أن يكون قيام حتى يكبر ويحط للسجود و
يضع جبهته على الأرض وهو قيام ثم يتبعونه وكذلك جاء
عن البراء بن عازب وهذا كله موافق لقول النبي صلى الله
عليه وسلم الإمام يركع قبلكم ويسجد قبلكم ويرفع قبلكم وقوله
إذا كبر ورفع رأسه فارفعوا ورفعه لكبر ومعناه أن يتبعوا
سجودا حتى يرفع الإمام رأسه كبر فإذا انقطع صوته وهو ساجد
اتبعوه فرفعوا رؤسهم وقول النبي صلى الله عليه وسلم فتلك
يعني انتظاركم إياه قياما حتى يكبر ويركع وأنتم قيام فتتبعونه و
انتظاركم إياه ركوعا حتى يرفع رأسه ويقول سمع الله لمن حمده
وانقطع صوته وأنتم ركوع فإذا قال سمع الله لمن حمده انقطع
والقوم رفعوا اتبعوه فرفعتم رؤسكم وقلتم ربنا لك الحمد فقول
النبي صلى الله عليه وسلم فتلك يتلك في كل رفع وخفض
هذا تمام الصلوة فاعقلوه وانصروه وأحسنوا وأعلموا أن كثيرا
من الناس يوم القيمة مائلون لهم صلوة لسبق الإمام بالركوع و
السجود والرفع والخفض وقد جاء في الحديث أخوفني على الناس
يصلون لا يصلون يمنعك أن تكون مع ما هذا فإنا لغالب

انتظاری کرونگا جب تک وہ نماز پڑھ لے اور فارغ ہوجاوے اپنی نماز سے تو میں اسے
سے کلام کرونگا اور تجھ کو نہیں جائز کہ تو اس سے کلام کرے وہ کی نماز پڑھتی ہیں اور
اسی طرح معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کا جب امام تکبیر کہے پس تم تکبیر کہو اور
بہت دفعہ طول کرتا ہے امام تکبیر میں جب نہیں ہوتی اسکو سمجھ اور جو شخص تکبیر کہتا ہے ساتھ
اسکے بہت دفعہ پورا کرتا ہے تکبیر پہونچ فارغ ہوتا ہے تکبیر سے پہلے امام کے فارغ ہو نہیں پس تحقیق
ہو گیا تکبیر کہنے والا امام کے پہلے اور جو شخص تکبیر کہے امام سے پہلے پس نہیں ہے اسکیلئے نماز کیونکہ
وہ داخل ہوا نماز میں پہلے امام کے اور تکبیر کہی پہلے امام کے پس نہیں ہے اسکیلئے نماز اور
فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب وہ تکبیر کہے لے اور رکوع کرے پس تم تکبیر کہو اور
رکوع کرو اسکا معنی یہ ہے کہ وہ امام کی انتظاری کریں جب تک وہ تکبیر کہے لے اور رکوع
کرے چکے اور لوٹے اسکی آواز ابھی وہ کہڑے ہوں پھر اسکی پیروی کریں اور فرمانا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھر جب وہ اپنا سر اٹھاوے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس تم اپنے سر اٹھاؤ
اور کہو اللہم ربنا لک الحمد اسکا معنے یہ ہے کہ وہ امام انتظاری کریں اور آپ رکوع میں ہی تا
رہیں جبتک امام اپنا سر اٹھالے اور کہہ چکے سمع اللہ لمن حمدہ اور اسکی آواز ٹوٹ چکی ابھی وہ رکوع
ہی میں ہوں پھر اسکی پیروی کریں پھر اپنے سر اٹھاویں اور کہیں اللہم ربنا لک الحمد اور فرمانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھر جب وہ تکبیر اور سجدہ کرے پس تم تکبیر کہو اور سجدہ کرو
اسکا معنی یہ ہے کہ تم کہڑے رہو یہانتک کہ وہ تکبیر کہہ لے اور گر پڑے سجدہ کیلئے اور رکھدے
اپنا ماتھا زمین پر اور ابھی وہ کہڑے ہی ہوں پھر اسکی پیروی کریں اور اسی طرح آیا ہے
حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے اور یہ سب کے سب موافق ہیں قول نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے فرمانیکے امام رکوع کرتا ہے تم سے پہلے اور سجدہ کرتا ہے تم سے پہلے اور فرمانا آپ کا
جب وہ تکبیر کہے اور اپنا سر اٹھالے پھر تم اپنے سر اٹھاؤ اور تکبیر کہو اسکا معنے یہ ہے کہ وہ سجدہ ہی میں ہے
رہیں یہانتک کہ امام اپنا سر اٹھالے اور تکبیر کہہ لے پھر جب اسکی آواز ٹوٹ چکی ابھی وہ سجدہ
ہی میں ہوں تو اسکی پیروی کرو پھر اپنے سر اٹھاؤ اور فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس یہ
عوض ہے اسکے یعنی تمہاری انتظاری کرنا اسکی کہڑے ہے یہانتک کہ تکبیر کہہ لے اور رکوع
کرلے ابھی تم کہڑے ہی ہو پھر اسکی پیروی کرو اور تمہاری انتظاری کرنا اوسکے
رکوع میں یہانتک کہ وہ اپنا سر اٹھالے اور کہہ لے سمع اللہ لمن حمدہ اور ٹوٹ چکی
اسکی آواز ابھی تم رکوع ہی میں ہو پھر جب کہی سمع اللہ لمن حمدہ اور ٹوٹ چکی اسکی آواز ابھی
تم رکوع ہی میں ہو تو اسکی پیروی کرو پھر اپنے سر اٹھاؤ اور کہو ربنا لک الحمد اور فرمانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس یہ عوض اسکی ہے ہر اٹھنے اور نیچے ہونے میں اور یہ پوری نماز ہے
پس اسکو سمجھو اور دیکھو اور اسکا حکم کرو اور جان لو کہ تحقیق بہت لوگ نہیں نماز پڑھتے

عَلَيْهِمْ مُسَابَقَةُ الْاِمَامِ وَتَضْيِيعُ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَوَاجِبَاتِهَا وَ
مَسْنُوْنَاتِهَا وَتَمَامِهَا **فَصْلٌ** وَيَجِبُ عَلٰى مَنْ رَاٰى مَنْ يُقَصِّرُ
فِيْ صَلٰوتِهٖ كَيُسْقِطُ اَرْكَانَهَا وَوَاجِبَاتِهَا وَاٰدَابَهَا اَنْ يَّعِظَهٗ وَ
يُعَلِّمَهٗ وَيَنْصَحَهٗ لِيُصْلِحَ فِيْمَا بَقِيَ وَيَسْتَغْفِرَ عَمَّا مَضٰى فَاِنْ لَّمْ
يَفْعَلْ كَانَ شَرِيْكَهٗ فِيْ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وِزْرُهٗ وَاِثْمُهٗ وَقَدْ جَآءَ فِي الْحَدِيْثِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَيْلٌ لِّلْعَالِمِ مِنَ الْجَاهِلِ
حَيْثُ لَا يَعْلَمُ قُلْنَا اَنْ تَعْلِيْمُ الْجَاهِلِ وَاجِبٌ عَلَى الْعَالِمِ لِاَنَّ تَرْكَهٗ
وَفَرْضٌ عَلَيْهِ لِمَا تَوَعَّدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَيْلِ فِي الْمَسْكُوْتِ عَنْهُ
لِاَنَّ الْوَعِيْدَ لَا يَسْتَحِقُّهٗ اِلَّا مَنْ تَرَكَ الْوَاجِبَ وَالْفَرْضَ دُوْنَ النَّفْلِ وَ
جَآءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ بِلَالِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قَالَ الْخَطِيْئَةُ اِذَا
خَفِيَتْ لَمْ تَضُرَّ اِلَّا صَاحِبَهَا وَاِذَا ظَهَرَتْ فَلَمْ تُغَيَّرْ ضَرَّتِ الْعَامَّةَ
وَذٰلِكَ اَنَّ ظُهُوْرَهَا مِنْ تَغْيِيْرِ الْاِنْكَارِ عَلٰى مَنْ ظَهَرَتِ الْخَطِيْئَةُ مِنْهُ
وَسُكُوْتُهُمْ عَنْهُ فَلَمَّا سَكَتُوْا اَفْضٰى الْاَمْرُ وَالْوَبَالُ عَلٰى الْجَمِيْعِ شَارَكَ
الْمُحْسِنَ الْمُسِيْءَ فَاِذَا سَآءَ تِ الرَّعِيَّةُ يُنْتَصَفُ مِنْهَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ رَاٰى مَنْ يَّتَعَدّٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَنْهَهٗ شَارَكَهٗ فِيْ
وِزْرِهَا وَعَارِهَا فَيَكُوْنُ مُوَافِقًا لِلشَّيْطَانِ اللَّعِيْنِ لَا تَزِيْدُ اَنْ
يَّسْكُتَ عَنِ الْكَلَامِ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ يَّتْرُكَ التَّعَاوُنَ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى
الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُؤْمِنِيْنَ بِهِمَا بِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى
الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى لَا يَتْرُكُ النَّصِيْحَةَ الَّتِيْ هِيَ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِمْ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ وَيُرِيْدُ اَنْ يَّضْمَحِلَّ الدِّيْنُ وَيَذْهَبَ الْاِسْلَامُ وَيَاْتِيَ
الْخَلْقُ كُلُّهُمْ فَلَا يَنْبَغِيْ لِلْعَاقِلِ اَنْ يُّطِيْعَ الشَّيْطَانَ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ يٰبَنِيْ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ
الْجَنَّةِ قَالَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا
اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ فَعَلِمْنَا اَنَّ جَمِيْعَ مَا
يُوْجَدُ مِنَ النَّقْصِ فِي الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَجَمِيْعِ سَآئِرِ الْعِبَادَاتِ
لِسُكُوْتِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ التَّصَبُّرِ عَنْهُمْ وَتَرْكِ النَّصِيْحَةِ وَالتَّعْلِيْمِ
وَالتَّاْدِيْبِ فَيَشْقٰى بِذٰلِكَ اَوَّلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَهْلِ ثُمَّ يَعُمُّ اَهْلَ الْعِلْمِ
وَيُنْسَبُ اِلَيْهِمْ مِنَ الْعَجْزِ لَوْ رَاٰى جَلَّ مَنْ يَّسِيْرُ حَيَّةً جَلَّةً اَوْ
رَعِيْفًا مِّنَ الشَّآءِ وَهُوَ حَيٌّ وَسَلِيْمٌ لَهَا مَالَكَ مِنْ نَفْسٍ حَتّٰى يَضَعَ

امام کے آگے بڑہنا ہی اور ضائع کرنا ہے نماز کے ارکان کو اور اسکے واجبوں اور سنتوں
اور اسکے پورے کرنے کو **فصل** اور واجب ہی اوس پر جو دیکھے کسی کو قصور کرتا
اپنی نماز مین اور ساقط کرتا اسکے ارکان اور اسکے واجبون اور اسکے آدابون کو یہ کہ
اُس کو نصیحت کرے اور اُس کو سکہلاوے اور اُس پر دے تاکہ وہ بقیہ زمانہ مین
اور بخشش مانگے زمانہ گذشتہ سے پس اگر وہ نہ کرے تو وہ ہوگا اسکا شریک اسمین اسکی وجہ سے
اور اسکے گناہ مین اور تحقیق آیا ہی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا خرابی
ہے عالم کو جاہل کی وجہ سے جبکہ وہ اُسکو نہین سکہلاتا پس اگر نہو تا سکہلانا جاہل کا واجب
عالم پر اور لازم اُسکو اور فرض اسپر تو نہ ڈراتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرابی ہے
اس سے جب ہنے مین کیونکہ عذاب کے ڈرانیکا نہین مستحق ہوتا مگر واجب اور فرض کو ترک
کرے سوا نفل کے اور آیا ہی حدیث شریف مین بلال بن سعد سے کہ کہا گناہ جب تک پوشیدہ
رہتا ہی تو نہین ضرر دیتا مگر اپنے صاحب کو اور جب ظاہر ہو جاوے پھر تغیر نہ دیا جاوے تو ضرر
دیتا ہے عام لوگون کو اور یہ بسبب ان کے ترک کرنیکے ہی اسکو جو انپر لازم تہا تغیر اور انکار
کرنیسے اُسپر جس سے گناہ ظاہر ہوا اور بسبب ان کے چپ رہنے کے ہے اب پس جب وہ چپ کر
گئے تو بڑہ گیا کام اور وبال سب پر اور شریک ہوے نیک اور بد اسکی برائی مین جب کہ اُس نے
اسکو منع نہ کیا اور ان کو نصیحت نہ کی اور تحقیق وارد ہوا ابن مسعود سے کہا جو شخص دیکھے
کسی کو برائی کرتا اپنی نماز مین پھر وہ اسے منع نہ کرے تو وہ شریک ہوگا اسکے گناہ اور عار
مین اور وہ ہوگا موافق شیطان لعین کے کیونکہ وہ چاہتا ہی یہی کہ چپ رہے آدمی کلام
کرنیسے اور یہ کہ چھوڑے مدد کرنی نیکی اور پرہیزگاری پر جن دونون کی وصیت فرمائی
اللہ تعالے نے مسلمانون کو اپنے اس قول مین اور تم مدد کرو ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری
پر آخر آیت تک اور نصیحت کرنی جو واجب ہی انپر ان کے بعض کی بعض کے ہے اور شیطان
چاہتا ہی کہ نابود ہو دین اور دور ہو اسلام اور گنہگار ہو خلقت سب کی سب پس نہین
لائق دانا کو شیطان کی پیروی کرنی فرمایا عزوجل نے اے آدم کے بیٹو تم کو فتنہ مین نہ ڈالے
شیطان جیسا اوسنے نکالے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے اور فرمایا اللہ بزرگ اور
بلند نے بیشک شیطان تمہارا دشمن ہی پس تم بھی اسکو دشمن پکڑو سوا اسکے نہین کہ وہ بلاتا ہے
اپنے لشکر کو تاکہ وہ ہوون دوزخ والون سے اور جان لے کہ تمام نقصان جو پایا جاتا ہی نماز اور
زکوۃ اور سب عبادتون مین بسبب کر نعلم اور سمجہ اور دانائی والون کی ہی ان سے اور
بسبب ترک کے انکی نصیحت اور تعلیم اور تادیب کے پس نقصان پہلے پیدا ہوتا ہی جاہلون مین پھر عام
ہو جاتا ہے اہل علم پر اور انہین کی طرف نسبت کیا جاتا ہی اور تعجب کیا جاتا ہی اگر کوئی مرد دیکھے کسی کو
کہ چراتا ہی ایک اونٹ یا ایک بکری کسی آدمی کی یا مسلمان کی نہین لیتا کہ اپنے نفس سے

عليه ويرجوه ويقبح له ذلك اذ رأى من يصلي ويسيء في اركان الصلوة
ويسقطها مع الوجوب يسأل الامام وسكت عنه لا ينظر فيقدر
عليه ويعلمه يستحب ذلك امره وقد جاء عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم انه قال شر الناس سرقة الذي يسرق من صلوته قالوا يا رسول
الله وكيف يسرق من صلوته قال صلى الله عليه وسلم لا يتم ركوعها و
سجودها وعن الحسن البصري قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
الا اخبركم بشر الناس سرقة قالوا بلى من هو يا رسول الله قال صلى الله
عليه وسلم الذي لا يتم ركوع الصلوة ولا سجودها وقال سلمان الفارسي
الصلوة مكيال فمن وفى وفي له ومن طفف فقد علمتم ما قال الله
تعالى في المطففين وعن عبد الله بن علي بن علي بن شيبان وكان
من الوفد الذين وفدوا الى النبي صلى الله عليه وسلم قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى صلوة عبد لا يقيم صلبه في
ركوعه وسجوده وعن ابي هريرة قال ان رجلا دخل المسجد ورسول
الله صلى الله عليه وسلم جالس في ناحية المسجد فصلى ثم جاء الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فرد عليه السلام وقال
ارجع فصل فانك لم تصل فصلى كما صلى ثم جاء فسلم فقال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارجع فصل فانك لم تصل
ففعل ذلك ثلث مرات فقال والذي بعثك بالحق نبيا ما احسن
غير هذا فعلمني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قمت الى
صلوتك فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر ثم اقرأ ما
تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع
حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم اجلس حتى
تطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى
تطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى
تطمئن جالسا ثم افعل ذلك في صلوتك كلها وفي حديث اخر
عن رفاعة بن رافع قال بينما نحن جلوس حول رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذ دخل رجل فاستقبل القبلة فصلى فلما قضى
صلوته جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وعلى قومه فقال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارجع فصل فانك لم تصل
امره بذلك مرة او ثلاثا فقال الرجل ما اقصر ما قدرت

دعا کے ساتھ
ثابت ہے جہاں کہ بعض بچے ہی
بسط کی بڑی علامت ہے
کہ حضور کی رسول کی اجازت
دیکھائی ہے اور صدق کی کہ
مین جو تکلیف مین پڑے
اختصار احوال اور رفقات
کی قید ہی کا لاجا ہاتی رہا
جاوے کہ یہ کلام دلالت کرتا
ہے شریعت کی تکلیف اور
پورا اور الکامل اور اسلام کے
قبول اور اوعیا

یہانتک کہ اُسپر چلاتا ہے اور اسکو چھڑکتا ہے اور اسکو یکام برا لگتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ کوئی نماز
پڑہتا اور وہ چھڑاتا ہے نماز ارکان کو اور انکو ساقط کرتا ہے باوجود واجب ہونے کے اور آگے
بڑہتا ہے امام کے تو چپ رہتا ہے اس اور نہین لیتا پس انکار کرے اسپر اور سکھاوے اسکو اور بلکا سمجھتا ہے
اُسکے کام کو حالانکہ تحقیق آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا بہت برا لوگون
کا چوری مین وہ شخص ہے جو چوری کرتا ہے اپنی نماز سے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح چراتا ہے
اپنی نماز سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین پورا کرتا اسکے رکوع کو اور نہ اسکے
سجدے کو اور روایت ہے حسن بصری سے مرسلا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہلا
مین تم کو نہ بتلاؤن بہت برا لوگون کا چوری مین عرض کیا کیون نہین کہون ہے وہ یا رسول اللہ
صلی علیہ وآلہ وسلم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص پورا نہین کرتا نماز کے رکوع کو
اور نہ اسکی سجدے کو اور کہا سلمان فارسی نے نماز ایک ماپنا ہے پس جو شخص پورا کریگا تو اسکیلئے
پورا کیا جاویگا اور جو شخص کم کریگا پس تحقیق تم جانتے ہو جو کچھ فرمایا ہے اللہ تعالی نے کم کرنیوالون کے
حق مین اور روایت ہے عبد اللہ بن علی سے یا علی بن شیبان سے اور یہ ان وفد مین تھا جو آئے
تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ
تعالی نہین دیکھتا اس بندے کی نماز کیطرف جو اپنی پیٹھ سیدھی نہین کرتا اپنے رکوع اور سجدے
مین اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ کہا تحقیق ایک مرد مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے مسجد ایک کونے مین پس اُس نے نماز پڑہی پھر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس پھر آپ پر سلام کیا آپنے اُسپر سلام کا جواب دیا اور فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑہ
کیونکہ تو نے نماز نہین پڑہی پھر اُس نے نماز پڑہی جیسی پڑہی تھی پھر آیا اور سلام کیا پھر فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوٹ جا پس نماز پڑہ کیونکہ تو نے نماز نہین پڑہی پس کہا یون
ہی تین بار پھر عرض کیا قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو سچا نبی بھیجا ہے مین اسکے سوا اچھی نہین پڑہ
سکتا پس آپ مجھ کو سکھلا دیجئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تو کھڑا ہو اپنی نماز کو
پس پورا وضو کر پھر منہ کر قبلے کو پھر تکبیر کہہ پھر پڑہ جو اسان ہو تیرے ساتھ قرآن مین سے پھر
رکوع کر یہانتک کہ آرام کرلے رکوع مین پھر اٹھہ یہانتک کہ برابر ہو جاوے کھڑا پھر سجدہ کر یہانتک کہ
آرام کرلے سجدے مین پھر بیٹھ یہانتک کہ آرام کرلے بیٹھنے مین پھر کر اسی طرح اپنی ساری نماز مین اور
ایک اور حدیث مین ہے رفاعہ بن رافع سے کہا اسحال مین کہ ہم بیٹھے تھے گرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ناگہان ایک مرد آیا پس اُسنے منہ کیا قبلہ کو پس نماز پڑہی پھر جب اپنی نماز پوری
کی تو آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی قوم پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے تو لوٹ پس نماز پڑہ کیونکہ تو نے نماز نہین پڑہی اب اسکو اسکا حکم کیا دو بار یا تین بار

فَلَا أَدْرِي مَا عَلَيْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدٍ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَ اللهُ تَعَالَى فَيَغْسِلُ
وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
ثُمَّ يُكَبِّرُ اللهَ تَعَالَى وَيَحْمَدُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ وَيُكَبِّرُ
فَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يَقُولُ
سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يَقِيمَ صُلْبَهُ وَيَأْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ
مَأْخَذَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ
ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ فَوَصَفَ صَلَاتَهُ
هَكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدٍ حَتَّى
يَفْعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِتْمَامِ الصَّلَاةِ
وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَخْبَرَ أَنَّ الصَّلَاةَ لَا تُقْبَلُ إِلَّا هَكَذَا وَمَا وَسَّعَهُ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُكُوتُهُ حِينَ رَأَى الرَّجُلَ يُصَلِّي صَلَاةً
نَاقِصَةً فَلَوْ جَازَ تَأْخِيرُ الْبَيَانِ عَنْ وَقْتِ الْحَاجَةِ تَرْكُ الْإِنْكَارِ عَلَى
الْجَاهِلِ وَتَعْلِيمِهِ لَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّ ذَلِكَ
إِلَى مَا قُدْنَاهُ مِنْ قَبْلُ الصَّحَابَةُ فَجَاوَزَ عَنْهُ قَلَّا بِالْعُرْفِ فِي ذَلِكَ
الْإِنْكَارِ عَلَيْهِ وَالتَّعْلِيمِ لَهُ دَلَّ عَلَى وُجُوبِ ذَلِكَ وَتَنْبِيهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَضَرَ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنْ يَفْعَلُوا كَذَلِكَ إِذَا رَأَوْا مَنْ
يَفْعَلُ فِي صَلَاتِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ ذَلِكَ الرَّجُلُ يُعَلِّمُونَ أَصْحَابَهُمْ وَ
أَصْحَابُهُمْ أَصْحَابَهُمْ لِيَفِيَ أَحْكَامُ الشَّرْعِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ **فَصْلٌ**
وَيَجِبُ عَلَى الْمُؤَذِّنِ أَنْ يَتَرَصَّدَ مِنْ أَوْقَاتِهِ مَا لَا يَلْحَنُ فِي الشَّهَادَتَيْنِ وَ
يَكُونُ عَارِفًا بِالْأَوْقَاتِ فَإِنْ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا بَعْدَ دُخُولِ الْوَقْتِ إِلَّا فِي
الْفَجْرِ خَاصَّةً فَيُحْتَسَبُ بِإِذَانِهِ قَبْلَ دُخُولِ الْوَقْتِ لِأَنَّهُ عَلَى إِذَانِهِ
جَزَاءٌ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهِ فِي التَّكْبِيرِ وَالشَّهَادَتَيْنِ وَيُدِيرُ
وَجْهَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا فِي الدُّعَاءِ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِذَا أَذَّنَ صَلَاةَ الْفَجْرِ
جَلَسَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ جِلْسَةً خَفِيفَةً يُسْتَرَاحُ لَهُ لِأَنْ يُؤَذِّنَ
وَهُوَ جُنُبٌ وَمُحْدِثٌ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشُقَّ الصُّفُوفَ فَإِذَا
فَرَغَ مِنَ الْإِقَامَةِ لِيَقُومَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُقِيمَ
مَوْضِعَ الْأَذَانِ إِلَّا أَنْ يَشُقَّ عَلَيْهِ مِثْلَ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَذَّنَ فِي
مَنَارَةٍ فَإِنَّهُ يُقِيمُ مَوْضِعَ الصَّلَاةِ وَحَيْثُ تَسْهُلُ **فَصْلٌ**

پس میں نہیں جانتا جو آپ مارے کہتے ہیں میری نماز سے مجھ پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے نہیں پوری ہوتی تم سے کسی کی نماز یہاں تک پورا کرے اپنا وضو جیسا اللہ تعالیٰ نے
حکم فرمایا ہے پس دھوئے اپنا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرے اپنے سر کا اور دھوئے
اپنے دونوں پاؤں دونوں ٹخنوں تک پھر بڑائی کرے اللہ تعالیٰ کی اور اسکی تعریف کرے پھر پڑھے
قرآن مجید میں سے جسمیں اسکو اذن دیا گیا ہے پھر تکبیر کہے پس رکھے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں
گھٹنوں پر یہاں تک کہ آرام کرلیں اوسکے جوڑ اور ڈھیلے پڑجاویں پھر کہے سمع اللہ لمن حمدہ
اور برابر ہو جاوے کھڑا یہاں تک کہ سیدھی کرے اپنی پیٹھ اور پکڑے ہر جوڑ اپنی جگہ پھر تکبیر کہے
اور سجدہ کرے اور جگہ دے اپنی سونہہ کو یہاں تک کہ آرام کرلیں اسکے جوڑ اور ڈھیلے پڑجاویں پھر تکبیر
کہے اور سید ا بیٹھ جاوے اپنی مقعد پر اور سیدھی کرے اپنی پیٹھ پس بیان کیا اسکی نماز کو اسی
طرح چار رکعتیں یہاں تک کہ فارغ ہوئی پھر فرمایا نہیں پوری ہوتی نماز تم میں سے کسی کی یہاں تک
کہ کرے اسی طرح پس تحقیق حکم کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورا کرنیکا نماز اور
اسکے رکوع اور سجود کو اور خبر دی کہ تحقیق نماز نہیں قبول کیجاتی مگر اسی طرح اور نہ سما
سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چپ رہنا جب اپنی دیکھا اس مرد کو پڑھتا ناقص نماز کو
پس اگر جائز ہوتی بیان کرنیکی تاخیر حاجت کے وقت سے اور انکار کا ترک کرنا جاہل پر اور اسکی
تعلیم کا ترک کرنا تو البتہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چپ رہتے اور سپرد کرتے اسکو اوسکے
کیطرف جو بیان کیا آپنے پہلے اس سے صحابہ کیلئے اور درگذر کرتے اس سے پس جب اپنے
مبالغہ کیا اس انکار میں اوپر اور سکھلانے میں اسکو تو دلالت کی اسکے وجوب اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تنبیہ پر ان صحابہ کو جو آپکے پاس حاضر تھے کہ وہ بھی اسی کیا کریں جب دیکھیں
کسیکو کرتا اپنی نماز میں جیسا کیا اس مرد نے اور وہ اپنے اصحاب کو سکھلاویں اور انکے اصحاب
اپنے اصحاب کو شریعت کے احکام کی کیفیت یہاں تک کہ قایم ہو قیامت **فصل** اور واجب ہے
مؤذن پر کہ سنوارے اپنی زبان جو کہ نہ لحان کرے شہادتین میں اور وہ وقتوں کو پہچاننے
والا ہو اور یہ کہ نہ اذان دے مگر وقت کے داخل ہونیکے بعد مگر فجر میں خاصکر اور چاہیئے اپنی
اذان میں موہنہ اللہ تعالیٰ کا اور نہ لے اپنی اذان پر مزدوری اور سامنے ہو قبلہ کے اپنے
موہنہ سے تکبیر اور شہادتین میں اور اپنا موہنہ پھیرے دائیں اور بائیں بولا میں نماز کیطرف اور
جب اذان دے فجر کی نماز کیلئے تو بیٹھ جاوے اذان اور اقامت کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا
اور اسکو مکروہ ہے اذان دینی جب جنب ہو یا بے وضو اور نہیں جائز اسکو صفوں کا پھاڑنا جب
فارغ ہو اقامت سے تاکہ کھڑا ہو پہلی صف میں اور اسکو لائق ہے کہ تکبیر کہے اذان کی جگہ میں مگر یہ کہ
اسپر تکلیف ہو جیسا اس نے اذان دی ہو منارہ میں پس وہ کھڑا ہو نماز کی جگہ
میں اور جہاں اسکو آسان ہو **فصل**

فرحمه الله من اقبل على صلوته خاشعا خاضعا ذليلا لله عز وجل خائفا وارعيا راغبا وجلا مشفقا راجيا وجعل اكثر همته في صلوته لربه تعالى ومناجاته اياه واستصابه بين يديه قائما وقاعدا وراكعا وساجدا وقرع لذلك قلبه وشمر وفوادره واجتهد في اداء فرائضه فانه لا يدري هل يصلي صلوة بعد التي هو فيها او يعاجل عليه بوفاته قبل ذلك فقام بين يدي ربه عز وجل محزونا مشفقا يرجو اقبولها ويخاف ردها ان قبلها سعيد ان ردها شقي فيما اعظم خطرك يا ايها المؤمن المتعلي بانوار الاسلام في هذه الصلوة وفي غيرها من عملك ما اولاك من الهم والحزن والخوف والوجل فيها وفيما سواها مما افترض الله تعالى عليك فانك لا تدري هل قبلت منك صلوة او حسنة فطاقا وهل غفرت لك سيئة اما وانت على ذلك فضاحك فرحا غافل مستغن بالعيش كيف وقد جاء اليقين من مخبر صادق من انك وارد النار فقال جل وعلا وان منكم الا واردها ولقيا تك اليقين انك صادر عنها فمن حق طول البكاء وطول الحزن منك حتى يتقبل الله منك وتومن ذلك لا تدري لعلك لا تصبح اذا امسيت ولا تمسي اذا اصبحت مستبشرا بالخير امن بشرا بالنار بحقيق ان لا تفرح باهل ولا ولد ولا مال وان التعجب كل التعجب من طول غفلتك وطول سهوك عن هذا الامر العظيم وانت تسار سرورا حثيثا في كل يوم وليلة وفي كل ساعة وطرفة عين فتوقع اجلك ولا تغفل عن هذا الخطر العظيم الذي قد اظلك فانك لا بد ذائق الموت لا فيه لعله يتزل بساحتك في صباحك او مسائك اشر ما يكون عليها اقبالا فانك قد اخرجت من ذلك كله وسلبته فما الى الجنة تصير ام الى النار فقد انقطعت عنها الصفات وقصرت العبارات وتحايرت عن بلوغ حقيقة وصفها ومعرفة قدرها وانواع عذابها والاحاطة بغايته حيرها قال الحبر الصالح لما عجبت الملائكة من النار كيف نارها ومن الجنة كيف تلطفها قال الله تعالى لئلا يخرج احد من الطائفتين لقد هلكت هلكا بينا وعظم شقاؤك وطال حزنك وبكاؤك

پس الله رحم فرماوے اُس شخص پر جو متوجہ ہوا پنی نماز پر درآن حال کہ خشوع کرنیوالا ہو عاجزی کرنیوالا ذلیل الله عزوجل کے لیئے خوف کرنیوالا کان دھرنیوالا رغبت کرنیوالا اندیشہ کرنیوالا اُمید رکھنیوالا ہو اور کرے اپنی اکثر ہمت اپنی نماز مین اپنے رب کیلیئے جو بلند ہے اور اپنی عرضیں کہ نہین اس سے اور اپنی کہڑی ہونی نہین اسکے آگے کہڑے ہو اور بیٹھنے اور رکوع اور سجدے مین اور فارغ کرے اسکیلیئے اپنی دل اور اپنی دل کے پہل کو اور کوشش کرے اپنی فرضون کے ادا کرنیمین کیونکہ وہ نہین جانتا آیا وہ نماز پڑہی گا اسکے پیچھے جسمین پھر ہے یا جلدی کیجاویگی اسپر اسکی موت سے اس سے پہلے پس کہڑا ہو اپنے رب عزوجل کے سامنے غمگین ڈرتا امید کرتا اسکی قبول ہونیکی اور ڈرتا اسکے رد ہونیسے اگر وہ اسکو قبول فرماوے تو یہ نیک ہوگا اور اگر اُس نے اسکو رد کردیا تو بدبخت ہوگا پس کسقدر بڑا ہے خوف ہر مومن کیواسطے ہونیوالے اسلام کے نور پر نسبت اس نماز مین اور اسکے سوا تیرے اور عملونمین اور کسقدر تجھسے نیک کیا غم اور حزن اور خوف اور ڈر سے اس نماز مین اور اسکے سوا مین اُسچیز کے کہ فرض کیا الله نے تجھپر تحقیق تو نہین جانتا کہ آیا قبول کیگئی ہے تجھسے نماز تیری یا کوئی نیکی تیری نہین اور آیا بخشا گیا ہے تیرے لیئے کوئی گناہ یا نہین حالانکہ تو اُسپر ہنسنے والا خوشی کرنیوالا غافل فائدہ پکڑنیوالا آسودگانی سے کیونکہ ہوگا حالانکہ تحقیق آئی ہے یقین خبر دینے والے سچے امین سے کہ تحقیق تو دوزخ پر وارد ہونیوالا ہے پس فرمایا الله عزوجل نے نہین کوئی تم مین سے مگر وارد ہونیوالا ہے اسمین اور نہین آیا ہے تجھے یقین کہ تحقیق تو نکلنیوالا ہے اس سے پس کون شخص ہے زیادہ حقدار لمبے لمبے رونے اور لمبے غم کرنے مین تجھسے ہائے تیری تحقیق تو اختیار کرلے پہرا اور جو اسکے تو نہین جانتا شاید کہ تو نہ صبح کرے جب تو شام کرے اور نہ شام کرے جب تو صبح کرے پس تو خوشخبری پاگیا ہے بہشت کی یا بشارت پاگیا ہے دوزخ کی پس لائق ہے کہ تو ناخوش ہو اہل سے اور نہ اولاد سے اور نہ مال سے اور تحقیق تعجب تمام ہے تیری غفلت اور تیری بھولنے کے طول سے اس امر عظیم سے حالانکہ تو چلایا جاتا ہے جلدی جلدی ہر رات اور دن مین اور ہر گھڑی اور آنکھ جھپکنے مین پس امیدوار رہو اپنی موت کا اور غافل مت ہو اس خطر عظیم سے جسنے بیشک تجھپر سایہ کیا ہوا ہے پس تحقیق تو ضرور ہی موت کا چکھنے والا ہے اور اسکو ملنے والا اور شاید کہ وہ اتریگی تیرے میدان مین تیری صبح مین یا تیری شام مین حالانکہ تو بہت بری ہے ان چیزونکی جن پر ہوتی ہے وہ آنے مین پس تحقیق نکالا جائیگا تو ان سب اہل و مال و غیرہ سے یا تو بہشت کیطرف اور یا دوزخ کیطرف جسکی منقطع ہوچکی ہین صفتین اور رہ چکی ہین عبارتین اور حکایتین اسکی حقیقت کے پہونچنے سے اور اسکی مقدار کی پہچان اور اسکی گوناگون عذابون اور اسکی خبر کے احاطہ سے نیک بندے نے کہا ہے مین آگ کے لیئے تعجب کیا ہے اسکا کہ بہاگنے والا کیسے رہا ہے اور مین نے جنت کے لیئے تعجب کیا ہے اسکا طالب کس طرح سو رہا ہے تو الله کی

قصد ان امور ناقص عقلون اور فاسد خیالون کیلیئے بالکل ہو ہم کو اور اسکے ہمراہیون کو اسرار کا کشف فرمادے اپنی محبت مین اور اپنی کامل پہچان مین اور اپنی کامل محبت مین اور اپنی کامل ہیبت مین اور اپنی کامل انس مین اور اپنی کامل قرب مین اور اپنی کامل رضا مین اور اپنی کامل نعمت مین اور اپنی کامل رحمت مین اور اپنی کامل فضل مین

خَدَمَ مَعَ الْأَشْقِيَاءِ الْمُعَذَّبِينَ وَإِنْ رَحِمَتْكَ هَارِبٌ
طَالِبٌ فَلَا تَغُرَّنَّكَ الْأَمَانِيُّ وَالتَّعَجُّبُ بِمَا أَنْتَ مُتَحَمِّلٌ بِهِ فَلَذَّةُ
أَلْبَتَّةَ وَالْاِجْتِهَادُ وَاحْذَرِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ فَإِنَّ شَقِيقَهُمَا
رَفِيقٌ وَغَائِلَتُهُمَا شَدِيدَةٌ وَمَكَائِدُهُمَا خَبِيثَةٌ وَاحْذَرِ
الدُّنْيَا فَإِنَّهَا حُلَّتْكَ بِزِينَتِهَا وَتَخْدَعُكَ بِأَبَاطِيلِهَا وَأَذِيَّاهَا
وَخُضْرَتُهَا وَنَضْرَتُهَا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ سَيِّدِ الْبَشَرِ أَنَّ الدُّنْيَا
تَغُرُّ وَتَمُرُّ وَتَضُرُّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا
يَغُرَّنَّكُمْ بِاللهِ الْغَرُورُ فَالْغَرُورُ هُوَ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ اللهُ اللهَ
ثُمَّ اللهَ لِحَذَرِ الْمَهَالِكِ وَالتَّرَدِّي احْفَظِ الصَّلَوٰةَ وَمَا سِوَاهَا مِنَ
الْأَوَامِرِ وَانْتَهِ عَنِ الْمَنَاهِي أَجْمَعَ وَذَرِ الْآثَامَ ظَاهِرَهَا مِنْهَا وَبَاطِنَهَا
وَسَلِّمْ إِلَى رَبِّكَ جَمِيعَ الْمَقْدُورِ فِيكَ وَفِي غَيْرِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي بَاطِنَ
فِيمَا أَمَرَكَ وَنَهَاكَ وَلَا تَنْفِرْ مِنْهُ بِأَرْتِكَابِكَ مَا نَهَاكَ عَنْهُ وَلَا
تَسْخَطْ عَلَيْهِ بِاعْتِرَاضِكَ عَلَيْهِ فِي تَدْبِيرِهِ فِيكَ تَرْكُ رِضَاكَ
عَنْهُ فِيمَا قَسَمَ لَكَ مِنَ الْأَقْسَامِ وَالْأَرْزَاقِ وَفَعَلَ فِيكَ مِنَ
الْأَنْعَالِ مَا طَوَى عَنْكَ مَصَالِحَهَا وَأَخْفَى عَنْكَ عَوَاقِبَهَا
وَمَا سَيُظْهِرُ لَكَ مِنْ طَيِّبِ ثِمَارِهَا وَمَنَافِعِهَا قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ
﴿وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ
شَرٌّ لَّكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ وَكُنْ بَلَّاطَ الْعَالَمِ لِمَوْلَاكَ
رَاضِيًا بِقَضَائِهِ صَابِرًا عَلَى بَلَائِهِ شَاكِرًا لِآلَائِهِ دَاعِيًا بِاسْمِهِ
ذَاكِرًا لِآلَائِهِ مُوَافِقًا لِفِعْلِهِ مُرَادِهِ بِخَيْرِهِمْ لَهُ فِي تَدْبِيرِهِ
فِيكَ وَفِي خَلْقِهِ حَتَّى تَأْتِيَكَ الْوَفَاةُ فَتُوَفَّى مَعَ الطَّيِّبِينَ وَتُحْشَرَ
مَعَ النَّبِيِّينَ وَتَدْخُلَ جَنَّاتِ النَّعِيمِ بِرَحْمَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَمَشِيَّةِ الْبَرِّ
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ **فَصْلٌ** وَأَمَّا صَلٰوةُ الْخَاصَّةِ لِلْحُفَّاظِ
الْمُتَيَقِّظِينَ الْخَاشِعِينَ الْمُرَاقِبِينَ خَوَاطِرَ الْقُلُوبِ جُلَسَاءِ الرَّحْمٰنِ
رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَسَلَامُهُ فَصِفَتُهَا مَا مَرَّ فِي حَدِيثِ يُوسُفَ ابْنِ
حِصْنٍ وَمَرَّ فِي جَوَامِعِ مِنْ جَوَامِعِ خُرَاسَانَ فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَةٍ عَظِيمَةٍ
فَسَأَلَ عَنْهَا فَقِيلَ لَهُ هٰذِهِ حَلْقَةُ حَارِثَةَ وَهُمْ يَتَكَلَّمُونَ فِي الزُّهْدِ وَ
الْوَرَعِ وَالْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا بِنَا نَسْأَلْهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ
مِنْ أَمْرِ الصَّلٰوةِ فَإِنْ هُوَ أَجَابَنَا عَنْهَا جَلَسْنَا إِلَيْهِ فَوَقَفَ

کل کو ہمراہ بجنت عذاب کیجیو کہ اور اگر تو گمان کرتا ہے کہ تو بھاگنے والا اور طلب کرنیوالا
ہے تو تجھ کو آرزو دین ہو کہیں نہ ڈالیں اور تعجب اس چیز سے ہے کہ اسکے ساتھ آراستہ ہونیوالا
ہے تو لازم پکڑ مشقت اور کوشش کو اور نفس اور شیطان سے ڈر بیشک انکا سورا خ
باریک ہے اور انکی لوٹ سخت ہے اور ان کے پکڑ ملیدیں اور دنیا سے ڈر تا کہ تجھ کو اپنی
زینت سے اخذ نہ کرے اور تجھ کو دھوکا دیدے اپنی باطل باتوں اور اپنے جھوٹ اور اپنی
سہری اور اپنی تازگی سے اور تحقیق حدیث میں آدمیوں کے سردار سے آیا ہے کہ بیشک
دنیا دھوکا دیتی ہے اور گذر جاتی ہے اور دکھ دیتی ہے اللہ عزوجل نے فرمایا تم کو حیاتی
دنیا کی فریب دے اور تم کو فریب نہ دے ساتھ اللہ کے فریب دینے والا اور وہ شیطان مردود
ہے اللہ سے ڈر اللہ سے ڈر ہر ہلاک اور گرنے سے ڈر نگہبانی کر نماز کی اور اوسکے
ماسوا اور امروں کی اور کل منع کی ہوئی باتوں سے باز آ اور چھوڑ دے گناہ کو جو اوس
سے ظاہر ہے اور جو پوشیدہ ہے اور اپنے رب کیطرف سونپ دے تمام مقدر باتوں کو جو تیرے
حق میں ہیں تیرے غیر کے حق میں اور اپنے رب کا فرمانبردار ہو جا اسکی طاعت کے ساتھ اسچیز میں جو
تم کو حکم کیا اور منع کیا اور اوس سے مت بھاگ ساتھ اختیار کرنیکے جس سے تجھ کو منع کیا ہے اور تجھ پر
غصہ کرے ساتھ اعتراض کرنے تیرے کے اوسکی تدبیر میں تیرے حق میں اور ساتھ چھوڑنے
رضا تیری اوس سے اسچیز میں جو تیرے لیے قسمت کر دیا قسمتوں اور رزقوں سے اور کئے تیرے حق
میں کام جنکی مصلحت تجھ سے لپیٹ لی رکھی اور جن کے انجام تجھ سے پوشیدہ لپیٹ لی رکھی ہے جو
ظاہر ہوگا تجھ کو انکے پھلوں کی عمدگی اور منافع سے فرمایا اللہ عزوجل نے اور قریب ہے کہ تم ایک
چیز کو مکروہ جانو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور قریب ہے کہ تم دوست رکھو ایک چیز کو اور وہ تمہارے
لیے بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور ہو جا فرمانبردار ہمیشہ اپنے مالک کا اوسکی قضا سے
راضی ہونیوالا اوسکی مصیبتوں پر صبر کرنیوالا اوسکی نعمتوں کا شکر کرنیوالا اوسکے ساتھ دعا
کرنیوالا اوسکی نعمتوں اور آیتوں کو یاد کرنیوالا موافق ہونیوالا اوسکی فعل اور اوسکی مراد کا تہمت
لگانیوالا اوسکو اوسکی تدبیر میں جو تیرے حق میں ہے اور اوسکی پیدائش میں یہانتک کہ تجھ کو موت آئی
تو وفات ہو تو پاکوں کے ساتھ اور اٹھایا جاوے ساتھ نبیوں کے اور داخل ہو نعمت بہشت میں رب العالمین
جہانوں کی رحمت سے اور پہلوں اور پچھلوں کے معبود کے چاہنے سے **فصل** اور لیکن خاص لوگوں کی نماز
واسطے جگانی بیداروں خشوع کرنیوالوں مراقبہ کرنیوالوں لوگوں کے نگہبانوں اللہ کے چنیدوں کے
اللہ کی رضا اور اوسکی سلام ہو پر تو اوسکی صفت جو روایت کیا گیا کہ یوسف بن حصام
خراسان کی جامع مسجدوں سے ایک جامع مسجد میں گذرا تو اچانک وہ ایک بڑی حلقہ پر پہونچا تو اوس نے
اوس حلقہ سے پوچھا تو اوسکو کہا گیا کہ یہ حارثہ کا حلقہ ہے اور وہ زہد اور پرہیزگاری اور خوف اور
امید میں کلام کرتا ہے تو یوسف نے اپنے دوستوں سے کہا ہمارے ساتھ کھڑے ہو ہم اوسکو ایک مسئلہ نماز کے

علیہ وسلم علیہ وقال لہ رحمک اللہ لی مسالۃ قال لہ حاتم
سل قال اسئلک عن امر الصلوٰۃ فقال لہ حاتم تسالنی عن
مخرفتہا او عن ادائہا قال فصارت مسالتین فوجب علیہما جوابان
فقال یوسف لہ سئلک وعن ادائہا فقال حاتم ہوان تقوم بالامر و
تمشی بالاحتساب وتدخل بالتہیئۃ وتکبر بالتعظیم وتقرا بالترتیل
وتوکع بالخشوع وتسجد بالتواضع وتتشہد بالاخلاص وتسلم
بالرحمۃ فقال ابو یوسف مسالۃ عن معرفتہا مسالۃ فقال حاتم
ہوان تجعل الجنۃ عن یمینک والنار عن شمالک والصراط تحت
قدمیک واللیل وان تحت عینیک والرب عز وجل کانک تراہ فان
لم تکن تراہ فانہ یراک فقال یوسف یا شاب منذ کم تصلی ہذہ
الصلوٰۃ قال منذ عشرین سنۃ فقال یوسف لاصحابہ قوموا بنا
نقضی حتی نعید صلوٰۃ خمسین سنۃ ثم التفت الیہ فقال لہ
من این لک ہذا قال عن لسبک الذی کنت تملیہا علینا و
حدیثت فی حازم الاعرج یلتوی ہذہ الجملۃ فنذکر ذلک ان
ابا حازم قال لقینی رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وانا علی ساحل البحر فقال لی یا ابا حازم احسن ان تصلی
ولیف لا احسن ان اصلی وانا بصیر بالفرائض ما استن بہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی یا ابا حازم ما الفرض
علیک قبل قیامک الی الصلوٰۃ فقلت ستۃ قال وما ہی قلت
الظہارۃ والاستتار واختیار موضع الصلوٰۃ والقیام الی
الصلوٰۃ والنیۃ والتوجہ الی القبلۃ قال لی یا ابا حازم فیاتی
نیۃ تخرج من بیتک الی المسجد قلت بنیۃ الزیارۃ قال فیاتی
نیۃ تدخل المسجد قلت بنیۃ العبادۃ قال فبای نیۃ تقوم
الی العبادۃ قلت بنیۃ العبودیۃ متوجہا الی الربوبیۃ قال فاقبل
علی قال یا ابا حازم بم تستقبل القبلۃ قلت بثلاثۃ فرائض
وسنۃ قال وما ہی قلت التوجہ الی القبلۃ فرض والنیۃ فرض و
التکبیرۃ الاولی فرض ورفع الیدین سنۃ قال فلم التکبیر
علیک فرض وسنۃ قلت اصل التکبیر اربعۃ وستون منہا
خمس فرض والباقی کلہا سنۃ قال فبم تستفتح الصلوٰۃ

احمد ربہ وصلی
واطعمک واسقاک
وولاک وعافاک
واغناک واکرمک
فقال نعم
تجعل خلفک
سبطرف
کرلی
نکہول
جبتک کی
جبتک
جبتک

امر سے پوچھیں اگر ہم کو کسی جواب پاتو ہم طرف اسکی مڑیں گے تو اسپر کھڑا ہوا اور اسپر سلام کیا
اور کہا تجھ پر اللہ رحم کرے میں نے ایک مسئلہ پوچھنا ہے حاتم نے اسکو کہا پوچھ یوسف نے
کہا میں تجھ سے تمہارے علم سے پوچھتا ہوں تو حاتم نے اس کو کہا تو مجھ کو اسکی معرفت سے سوال کرتا
ہے یا اسکے ادا سے کہا دو مسئلے ہوئے اور اسکے دو جواب واجب ہوئے تو یوسف نے کہا
میں تجھ کو اسکے ادا سے پوچھتا ہوں تو حاتم نے کہا وہ یہ ہے کہ کھڑا ہو وے تو ساتھ تمہل کے
اور چلے ساتھ طلب ثواب کے اور داخل ہووے ساتھ نیت کے اور تکبیر کہے ساتھ تعظیم کے اور قرأت
پڑھے ساتھ ترتیل کے اور رکوع کرے ساتھ خشوع کے اور سجدہ کرے ساتھ تواضع کے اور تشہد پڑھے
ساتھ اخلاص کے اور سلام کہے ساتھ رحمت کے تو یوسف نے دوستوں کو کہا اسکی معرفت سے پوچھ تو
یوسف نے اسکو سوال کیا تو حاتم نے کہا وہ یہ ہے کہ کرے تو جنت کو اپنے داہنے اور دوزخ کو اپنے بائیں
صراط کو اپنے پاؤں کے نیچے اور میزان کو اپنی آنکھوں کے نیچے اور رب عزت اور بزرگی والے کو گویا کہ تو
اسکو دیکھتا ہے تو اگر تو اسکو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھتا ہے تو یوسف نے کہا اے جوان تو نے
اس نماز کو کب سے پڑھتا ہے حاتم نے کہا بیس برس سے تو یوسف نے اپنے یاروں سے کہا ہمارے ساتھ کھڑے ہو جاؤ
ہم قضا کریں یہاں تک پچاس برس کی نماز کو اعادہ کریں پھر یوسف اسکی طرف متوجہ ہوا
تو اس نے اسکو کہا یہ معرفت تجھ کو کہاں سے حاصل ہوئی کہا تیری کتاب لوقس سے جس کو ہم پڑھتے ہیں
اور ابو حازم اعرج کی حدیث اس جملہ لائق ہے کہ ہم اسکو ذکر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ابو حازم
نے کہا کہ مجھ کو ایک رجل نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے اور میں دریا کے کنارہ
پر تھا تو مجھ کو کہا اے ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کیا تو اچھی طرح نماز پڑھ سکتا ہے میں نے کہا میں فرضوں
اور ایک سنت کے کہا وہ کیا ہیں میں نے کہا منہ کرنا قبلہ کی طرف فرض ہے اور نیت کرنا فرض
ہے اور پہلی تکبیر فرض اور دونوں ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے کہا تو کتنی تکبیریں تجھ پر فرض
ہیں اور سنت میں نے کہا اصل میں تکبیریں چوراسی ہیں انمیں سے پانچ فرض
ہیں اور باقی سب سنت ہیں کہا تو کس چیز سے نماز شروع کرتا ہے

قُلْتُ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ فَمَا بُرْهَانُهَا قُلْتُ قِرَاءَتُهَا قَالَ فَمَا جَوْهَرُهَا
قُلْتُ تَسْبِيحُهَا قَالَ فَمَا إِحْيَاؤُهَا قُلْتُ خُشُوعُهَا قَالَ فَمَا الْخُشُوعُ
قُلْتُ النَّظَرُ إِلَى مَوْضِعِ السُّجُودِ قَالَ فَمَا وَقَارُهَا قُلْتُ السُّكُونُ قَالَ
فَمَا تَحْرِيمُهَا قُلْتُ التَّكْبِيرُ قَالَ فَمَا تَحْلِيلُهَا قُلْتُ التَّسْلِيمُ قَالَ فَمَا
شِعَارُهَا قُلْتُ التَّسْبِيحُ عِنْدَ انْقِضَائِهَا قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ ذَلِكَ كُلِّهِ
يَا أَبَا حَازِمٍ قُلْتُ الْوُضُوءُ قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ الْوُضُوءِ قُلْتُ التَّسْمِيَةُ
قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ التَّسْمِيَةِ قُلْتُ النِّيَّةُ قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ النِّيَّةِ قُلْتُ
الْيَقِينُ قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ الْيَقِينِ قُلْتُ التَّوَكُّلُ قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ
التَّوَكُّلِ قُلْتُ الْخَوْفُ قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ الْخَوْفِ قُلْتُ الرَّجَاءُ قَالَ فَمَا
مِفْتَاحُ الرَّجَاءِ قُلْتُ الصَّبْرُ قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ الصَّبْرِ قُلْتُ الرِّضَاءُ
قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ الرِّضَاءِ قُلْتُ الطَّاعَةُ قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ الطَّاعَةِ قُلْتُ
الِاعْتِرَافُ قَالَ فَمَا مِفْتَاحُ الِاعْتِرَافِ قُلْتُ الِاعْتِرَافُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ
وَالرُّبُوبِيَّةِ قَالَ فِيمَا اسْتَفَدْتَ ذَلِكَ كُلَّهُ قُلْتُ بِالْعِلْمِ قَالَ فِيمَا
اسْتَفَدْتَ الْعِلْمَ قُلْتُ بِالتَّعَلُّمِ قَالَ فِيمَا اسْتَفَدْتَ التَّعَلُّمَ قُلْتُ
بِالْعَقْلِ قَالَ فِيمَا اسْتَفَدْتَ الْعَقْلَ قُلْتُ فَالْعَقْلُ عَقْلَانِ عَقْلُ
تَفَرَّدَ اللَّهُ بِصُنْعِهِ دُونَ خَلْقِهِ وَعَقْلٌ يَسْتَفِيدُهُ الْمَرْءُ بِتَادِيبِهِ وَ
مَعْرِفَتِهِ فَإِذَا اجْتَمَعَا جَمِيعًا عَضَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ
قَالَ فِيمَا اسْتَفَدْتَ ذَلِكَ كُلَّهُ قُلْتُ بِالتَّوْفِيقِ وَفَّقَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ
لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ كَمُلَتْ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ فَمَا
الْفَرْضُ عَلَيْكَ وَمَا فَرْضُ الْفَرْضِ فِيمَا فَرَضَ تُؤَدِّي إِلَى فَرْضٍ
مَا السُّنَّةُ الدَّاخِلَةُ فِي الْفَرْضِ وَمَا سُنَّةُ يُؤَدِّيهَا الْفَرْضُ قُلْتُ
أَمَّا الْفَرْضُ فَالصَّلَاةُ وَأَمَّا فَرْضُ الْفَرْضِ فَالطَّهَارَةُ وَفَرْضُ
يُؤَدِّي الْفَرْضَ إِخْذُكَ الْمَاءَ بِيَمِينِكَ إِلَى شِمَالِكَ وَأَمَّا
السُّنَّةُ الدَّاخِلَةُ فِي الْفَرْضِ فَتَحْلِيلُكَ الْأَصَابِعَ بِالْمَاءِ وَسُنَّةُ
يُؤَدِّيهَا الْفَرْضُ هُوَ الْيَمِينُ فَقَالَ مَا أَبْقَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ حُجَّةً
يَا أَبَا حَازِمٍ تَكْبِيرُهُ فَرْضٌ وَسُنَّتُهُ عَلَيْكَ فِي أَوَّلِ الطَّعَامِ قُلْتُ
هَلْ فِي أَوَّلِ الطَّعَامِ فَرْضٌ وَسُنَّةٌ قَالَ نَعَمْ أَرْبَعَةُ فَرْضٍ وَأَرْبَعَةُ
سُنَّةٌ وَأَرْبَعَةٌ مُلَازِمَةٌ فَأَمَّا الْفَرْضُ فَالتَّسْمِيَةُ وَالْحَمْدُ وَالشُّكْرُ
وَمَعْرِفَتُهُمَا أَطْعَمَكَ اللَّهُ وَأَمَّا السُّنَّةُ فَإِتْكَاؤُكَ عَلَى فَخِذِكَ

میں نے کہا ساتھہ تکبیر کے کہا تو اسکی دلیل کیا ہے مجھے کہا اسکی قرارت کہا اوسکا
جوہر کیا ہے مجھے کہا اسکی تسبیح کہا اوسکا زندہ کرنا کیا ہے مجھے کہا خشوع اسکا کہا تو خشوع
کیا ہے مجھے کہا سجدہ کی جگہہ کیطرف نظر کرنا کہا اسکی عزت کیا ہے مجھے کہا آرام پکڑنا کہا کیا
وجس سے سوا نماز کے سب کچھہ حرام ہوجاتا ہے مجھے کہا تکبیر اولے کہا وہ کیا ہے جس سے حلال
ہوجاتا ہے مجھے کہا سلام کرنا کہا اسکا نشان کیا ہے مجھے کہا اس کے پورا ہونیکو وقت
تسبیح کہنا کہا ان سب کی چابی کیا ہے اے ابوحازم میں کہا وضو کہا تو وضو کی چابی کیا ہے
مجھے کہا بسم اللہ پڑہنا کہا بسم اللہ کی چابی کونسی ہے میں نے کہا نیت کرنا کہا تو نیت کی چابی
کیا ہے مجھے کہا یقین کہا یقین کی چابی کیا ہے مجھے کہا توکل کہا توکل کی چابی کیا ہے
مجھے کہا خوف کہا خوف کی چابی کیا ہے مجھے کہا امید کہا امید کی چابی کیا ہے مجھے کہا
صبر کہا صبر کی چابی کیا ہے مجھے کہا رضا کہا رضا کی چابی کیا ہے مجھے کہا طاعت کہا
طاعت کی چابی کیا ہے مجھے کہا اقرار کرنا کہا اقرار کرنیکی چابی کیا ہے مجھے کہا اقرار کرنا
ساتھہ وحدانیت اور ربوبیت کے کہا ساتھہ کس چیز کے تو نے ان سب کو حاصل کیا
میں نے کہا علم کے ساتھہ کہا تو کس چیز سے علم حاصل کیا مجھے کہا سیکھنے سے کہا پس ساتھہ کس چیز
کے تو نے سیکھنے کو حاصل کیا مجھے کہا ساتھہ عقل کے کہا تو ساتھہ کس چیز کے عقل کو
حاصل کیا میں نے کہا پس عقل دو قسم کی ہے ایک عقل ہے جس سے اللہ تعالے اسکے پیدا کرنیسے
منفرد ہوا سوا پیدائش اسکی کے اور ایک عقل جسکو حاصل کرتا ہے آدمی اسکے ادب سیکھنے
اور معرفت سے پس جب دونو اکٹھی ہوتے ہیں ایک دوسری کی مدد کرتی ہے کہا تو پس کس
چیز سے ان سب کو تو نے حاصل کیا میں نے کہا اللہ کی توفیق سے توفیق دیوے اللہ تعالے ہم کو اور
تجھہ کو اس چیز کی جو دوست رکھتا ہے اور جس چیز سے راضی ہے پھر کہا اللہ کی قسم البتہ
تو نے جنت کی چابیوں کو کامل کیا تو تجھہ پر فرض کیا ہے اور فرض کا فرض کیا ہے اور وہ
فرض کونسا ہے جو فرض کیطرف پہونچاتا ہے اور فرض میں سنت داخل ہونیوالی کونسی ہے اور وہ
سنت کونسی ہے جس سے فرض پورا ہوتا ہے میں نے کہا لیکن فرض تو وہ نماز ہے اور لیکن فرض کا فرض
تو وہ طہارت ہے اور وہ فرض جو فرض کیطرف پہونچاتا ہے تیرا پانی کو پکڑنا ہے
اپنے داہنے ہاتھہ سے طرف بائیں ہاتھہ کی اور لیکن سنت جو فرض میں داخل ہے تو وہ تیرا
خلال کرنا ہے انگلیوں کا ساتھہ پانی کے اور وہ سنت جس سے فرض پورا ہوتا ہے تو داہنا ہے تو
کہا اے ابوحازم تو نے اپنی نفس پر کوئی حجت باقی نہیں رکہی تجھہ کتنے فرض اور سنتیں ہیں
تجھہ پر طعام کے کہا طعام کے میں نے کہا طعام کے کہانے میں فرض اور سنتیں ہیں کہا ہاں چار
فرض ہیں اور چار سنتیں اور چار ملزمہ ہیں میں نے لیکن فرض تو وہ بسم اللہ پڑہنا اور الحمد کرنا
اور شکر کرنا ہے اور پہچاننا اسچیز کا جو تجھہ کو اللہ تعالے نے کہلایا اور لیکن سنتیں تو وہ تیرا بیٹھنا

اور تجھپر بھی ایسا کریگا اور تیری اولاد پر بھی ایسا کریگا اور تجھپر بھی ایسا کریگا اور تیری اولاد پر بھی ایسا کریگا اور تیری مدد کریگا اور تجھپر بھی ایسا کریگا اور تیری مدد کریگا اور تجھپر بھی ایسا کریگا اور تیری دوستی کی اور تجھپر بھی ایسا کریگا اور تیری دوستی کی اور تجھپر بھی ایسا کریگا اور تیری دوستی کی

المنافقين في الثانية فهل يشترط اذن الامام على روايتين
ومن شروطها الخطبتان وليس لها سنة قبلها واما بعدها
فاقلها ركعتان واكثرها ست ركعات ومروي ذلك في حديث بعض
الصحابة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد قال بعض العلماء يا
عز وجل يستحب ان يصلي قبل صلوة الجمعة اثنتي عشرة ركعة و
بعدها ست ركعات ويجتنب البيع والشراء بعد الاذان عند
المنبر لقوله تعالى اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى
ذكر الله وذروا البيع وهذا هو الاذان الذي كان على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو واجب عندنا ولغيرها فرض على
الكفاية وروي عنه انه سنة واما اذان المنارة فامر به عثمان
ابن عفان في زمانه لمصلحة عامة وهي اعلام الغائبين عن
الامصار والقرى فلا يبطل البيع ولا الشراء ويستحب ان يصلي اذا
دخل الجامع وكان في الوقت سعة اربع ركعات يقرء في كل
هو الله احد عشر مرة في كل ركعة خمسين مرة فانه روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من فعل ذلك لم يمت حتى
يرى مقعده من الجنة او يرى له رواه ابن عمر رضه واذا دخل الجامع
فلا يجلس حتى يصلي ركعتين قبل ان يجلس وقد ذكرنا فضائل
الجمعة وصفة الذهاب الى الجامع وجميع ما يتعلق بذلك فيما
تقدم **فصل** واما صلوة العيدين ففرض على الكفاية
اذا قامها جماعة من اهل موضع سقط عن الباقين فان تفقوا
على تركها قاتلهم الامام حتى يتوبوا واول وقتها اذا ارتفعت
الشمس واخره اذا زالت فيستحب تقديمها في عيد الاضحى
لاجل الاضحية فيما خيرها في عيد الفطر لعدم ذلك ومن
شرطها الاستيطار والعدد واذن الامام كالجمعة وعن
امامنا احمد رواية اخرى انه لا يشترط جميع ذلك وهو
مذهب الامام الشافعي ويستحب التبكير اليها والتبرد بالشباب
الفاخرة والتطيب كما قلنا في فضائل الجمعة من قبل والاولى
ان تقام في الصحراء وتكره في الجامع الا لعذر ولا بأس بحضور
النساء والاولى ان يكون في خروجهن ما شيا والرجوع في طريق

منافقون دوسری رکعت میں اور کیا شرط ہی امام کا اذن دوسرا روایت دوسری ایک ہم
اور اسکی شرطون سے ہے دو خطبے پڑھنا دو خطبون کا اور اسکے پہلے کوئی سنت نہیں اور پیچھے لیکن
اوسکی کم سے کم دو رکعت ہین اور زیادہ سے زیادہ چھ رکعت ہین اسباب ہین
روایت کیا گیا ہی بعض صحابہ کی حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بعض
علما نے کہا ہی کہ مستحب ہے کہ نماز جمعہ سے پہلے بارہ رکعت پڑھی اور اسکے پیچھے چھ رکعت اور
پیچھے بیچنا اور خریدنا جمعہ کی اذان کے پیچھے نزدیک منبر کے بسبب قول اللہ کے جب نماز کی
ندا کیجاوے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کیطرف دوڑو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو
اور یہی وہ اذان ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین تھی اور وہ ہمارے
نزدیک واجب ہے اور اسکے غیر کیلئے فرض کفایہ ہی اور روایت کیا گیا ہے اسکے سنت ہونے
اور لیکن منارہ کی اذان تو اسکے ساتھ حکم دیا عثمان بن عفان نے اپنے زمانہ مین مصلحت عامہ کے
لیئے اور وہ خبردار کرنا ہے اون لوگون کو جو شہرون اور گاؤنسے غائب ہین تو وہ
باطل نہین کرتی خرید اور فروخت کو اور مستحب ہے کہ نماز پڑھے جب جامع مسجد مین داخل
ہو اور وقت مین فراخی ہو چار رکعت انمین قل ہو اللہ احد دو سو دفعہ پڑھے ہر رکعت
مین پچاس دفعہ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص کرے
نہ مریگا یہانتک کہ اپنی جگہ کو جنت سے دیکھ لیگا یا اسکو دکھائی جاویگی روایت کیا اسکو
ابن عمر نے اور جب مسجد مین داخل ہو تو نہ بیٹھے یہانتک کہ دو رکعت پڑھے پہلے اس سے
کہ بیٹھے اور تحقیق بیان کیا ہم نے جمعہ کی فضیلتون کو اور جامع مسجد کیطرف نکلنے کی صفت
کو اور تمام اسکے کو جو اس سے متعلق ہے انمین جو پہلے گذر چکا **فصل** اور لیکن عیدین
کی نماز تو وہ فرض کفایہ ہی اور جب قایم ہو ساتھ اسکے ایک جماعت کے موضع کے لوگ
مین سے تو باقی لوگون سے ساقط ہو جاتی ہے پس اگر متفق ہون اسکی ترک پر تو امام
اون سے جنگ کریگا یہانتک کہ توبہ کرین اور اسکا پہلا وقت جب آفتاب بلند ہو اور
اسکا آخر وقت جب ڈھلے اور مستحب ہے جلدی کرنا عید اضحی مین قربانی کے باعث اور
تاخیر کرنا عید فطر مین قربانی کے نہونے کے سبب اور اسکی شرطون سے وطن ہے گننی اور امام کا اذن مانند جمعہ کے اور ہمارے امام احمد سے ایک اور روایت ہے
سب ہی شرط نہین ہین اور یہی مذہب امام شافعی رح کا ہی اور مستحب ہے سویرے جانا
طرف اسکی اور اچھے کپڑون کا پہننا اور خوشبو لگانا جیسے ہم نے پہلے جمعہ کی
فضیلتون مین بیان کیا اور بہتر ہے کہ جنگل مین ادا کی جاوے اور مکروہ ہے
جامع مسجد مین مگر باعث عذر کے اور عورتون کے حاضر ہونے مین کوئی ڈر نہین
اور بہتر ہے کہ اسکے نکلنے مین پیادہ ہو اور لوٹے وقت دوسرے رستہ سے

الخ وقد ذكرنا العلة في ذلك في فضائل العيدين ويتأدى
بها الصلوة جامعة وهي سنة لغير المكي في الأولى بعد دعاء الاستفتاح
وقبل التعوذ سبع تكبيرات وفي الثانية قبل القراءة خمس تكبيرات
يرفع يديه مع كل تكبيرة ويقول الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا
سبحان الله بكرة وأصيلا وصلوات الله على سيدنا محمد النبي
وآله وسلم تسليما فاذا فرغ من التكبير استعاذ وقرأ الفاتحة
وقرأ سبح اسم ربك الأعلى وفي الثانية هل أتاك حديث الغاشية
وان قرأ في الأولى ق والقرآن المجيد وفي الثانية اقتربت الساعة
وانشق القمر فهو رواية منقولة عن امامنا احمد رحمه الله ايضا
وان أخر ذلك جاز ولك في تأخير الاستفتاح الى حين
القراءة روايتان احداهما يستفتح عقيب تكبيرة الاحرام و
الاخرى لو عجز مع التعوذ الى حين القراءة واذا صلى العيد لا
يشتغل بالنوافل من الصلوة ولذلك لا يصلي قبلها بل يرجع
الى اهله فيجمعهم ويحضرهم ويحسن خلقه مع اهله ويجتهد
في التوسعة عليهم في النفقة لان النبي صلى الله عليه وسلم قال ايام
العيد ايام اكل وشرب وبعال وهذا عام في يومي العيدين و
ايام التشريق وان صلوها في المسجد جاز فاذا دخل المسجد فلا
يجلس حتى يصلي ركعتين تحية المسجد لقول النبي صلى الله عليه
وسلم اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتى يركع ركعتين و
هذا عام في يومي العيدين وغيرهما وانما نص امامنا احمد على
منع النفل اذا كان في المصلى لانه مروي عن جابر ان النبي
صلى الله عليه وسلم لم يصل قبل ولا بعد وهو قول عمر وعبد
الله بن عباس وابن عمر وصلوة النبي صلى الله عليه وسلم كانت
في المصلى في الجبانة ولو كانت في المسجد لما كان صلى الله عليه وسلم
يترك تحية المسجد فان فاته جنس صلوة العيد استحب له قضاؤه
ويخير في ذلك بين ان يصلي اربعا كصلوة الضحى بتكبير او
بتكبيرها فيجمع اهله واصحابه كل ذلك ليناله لذلك
فضل كثير **فصل** واما صلوة الاستسقاء فسنة اقام
يخرجها الامام كما يخرج للعيدين خطبة واحدة كصلوة العيدين

لوٹے اور تحقیق بیان کیا ہمنے علت کو جو اسمیں ہے عید کی فضیلتوں مین اور ندا کی جاتی ہے
واسطے اسکے ان لفظوں سے نماز اکٹھا کرنیوالی ہے اور وہ دو رکعت ہے پہلی رکعت
مین دعا استفتاح کے پیچھے اور اعوذ سے پہلے سات تکبیرین کہے اور دوسری مین قرأت
سے پہلے پانچ تکبیرین اپنے دونو ہاتھون کو اٹھاوے ساتھ ہر تکبیر کے اور کہے اللہ سب
بڑا ہے بڑا ہونا اور تعریف اللہ کو ہی بہت اور پاکی اللہ کو ہے صبح اور شام مین اور درود
کا درود ہو ہمارے سردار محمد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور انکی اولاد پر اور سلام ہو
پس جب تکبیر سے فارغ ہو تو اعوذ پڑھے اور پڑھے فاتحہ کو اور پڑھے سبح اسم ربک
الاعلے کو اور دوسری مین ہل اتاک حدیث الغاشیہ کو اور اگر پڑھے پہلی رکعت مین
ق والقرآن المجید اور دوسری مین اقتربت الساعۃ وانشق القمر تو یہ روایت منقول ہے
ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور اگر پڑھے سوائے اسکی تو جائز ہے اور اسی طرح استفتاح
کی تاخیر مین وقت قرأت تک دو روایتین ہین ایک یہ کہ شروع کرے تکبیر تحریمہ کے
پیچھے اور دوسرا یہ کہ مؤخر کرے ساتھ اعوذ کے تا وقت قرأت کے اور جب نماز پڑھے عید
کی تو نفل نماز سے مشغول نہو اور اسی طرح نہ نماز پڑھے پہلے اسکی بلکہ لوٹے گھر کی طرف
اہل اپنی کی اور انکی پریشانی کو جمع کرے ساتھ حاضر ہونے اپنی اور اپنے خلق کو اچھا کرے
ساتھ اہل اپنی کے اور کوشش کرے ہمغراہی کے اوپر انکے بیچ خرچ کرنیکے کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عید کو دن کھانے پینے اور کھیلنے کے ہین اور یہ عام ہے
دونون عیدون کے دنون اور ایام تشریق کو اور اگر اُن کو مسجد مین ادا کرین تو جائز ہے پس جب
مسجد مین داخل ہو نہ بیٹھے یہانتک کہ دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑھے سبب اسکے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جب کوئی تم مین سے مسجد مین داخل ہو نہ بیٹھے یہانتک کہ ادا کرے دو رکعت اور
یہ عام ہے عید کے دونون دنون اور انکے سوا مین اور سوا اسکے نہین تصریح کی ہے
ہمارے امام احمد نے نفل پڑھنے کے منع پر جب کہ عید گاہ مین ہو کیونکہ کہی وجہ سے مروی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز نہین پڑھی عید کے پہلے اور نہ پیچھے اور یہ ہی قول ہے عمر اور
عبد اللہ بن عباس اور ابن عمر کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز عیدگاہ مین جنگل مین
تھی اور اگر مسجد مین ہوتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحیۃ المسجد کو نہ چھوڑتے پس اگر اس
سے نماز عید کی تمام فوت ہوگئی تو اس کو اس کا قضا کرنا مستحب ہے اور وہ
اس مین مخیر ہے کہ ادا کرے چار رکعت ضحی کی نماز کی مانند بغیر تکبیر کے یا ساتھ تکبیر کے
اسکی اپنی صورت کی طرح تو جمع کرے اپنے اہل اور اپنے دوستونکو اسکیطرف اور اسکیلئے اس
سبب سے بہت ثواب ہے **فصل** اور لیکن استسقا کی نماز تو سنت ہی قایم کیجاوے
لئے اور اسکیلئے امام جیسے عیدین کیلئے نکلتا ہے حاجت کے وقت مین تو وہ عیدین کی نماز کی

فِي جَمِيعِ صِفَاتِهَا وَوَضْعِهَا وَاحْكَامِهَا وَيُسْتَحَبُّ لَهُ التَّنَظُّفُ
وَالتَّطَهُّرُ مِنْ جَمِيعِ الْاَحْدَاثِ وَالْاَوْسَاخِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُسْتَحَبُّ التَّطَيُّبُ
لِاَنَّهَا حَالَةُ الْاِفْتِقَارِ وَالتَّذَلُّلِ لِطَلَبِ الْحَاجَةِ وَهٰذَا يُسْتَحَبُّ
الْخُرُوجُ اِلَيْهَا بِثِيَابِ الْبِذْلَةِ مَعَ الْخُشُوعِ وَالتَّضَرُّعِ وَالْاِسْتِكَانَةِ
وَالْاِنْكِسَارِ وَالْحُزْنِ وَاَنْ يَخْرُجَ مَعَهُمُ الشُّيُوخُ وَالْعَجَائِزُ وَ
الصِّبْيَانُ وَاَصْحَابُ الْعَاهَاتِ وَاَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْمَظَالِمِ وَالْحُقُوقِ
مِنَ الْغَصْبِ وَغَيْرِهَا وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الزَّكٰوةِ وَالنُّذُورِ وَالْكَفَّارَاتِ
وَيُكْثِرُوا الصَّدَقَةَ وَالصِّيَامَ وَيُجَدِّدُوا التَّوْبَةَ وَيَعْزِمُوا عَلَى
الْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهَا اِلَى الْمَمَاتِ وَكَايِنْ رَدَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ بِكَثِيرٍ مِنَ
الذُّنُوبِ وَلَا صَغِيرَةَ وَيَسْتَحْيُونَهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْوَاتِ اِذِ الْخَلْوَةُ
مِنْهُ فَلَا تَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ هُوَ الْعَالِمُ بِالسِّرِّ
وَالْخَفِيَّاتِ وَكَذٰلِكَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَتَوَسَّلُوا بِالزُّهَّادِ وَالصَّالِحِينَ
وَاَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ وَالدِّينِ كَمَا رُوِيَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَاَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ
اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَمُّ نَبِيِّنَا نَتَوَسَّلُ بِهِ اِلَيْكَ فَاسْقِنَا فَمَا بَرِحُوا
فَارْتَجُوا حَتّٰى سَقَوْا اِنَّ مَنْعَ الْقَطْرِ وَخَيْبَتَهُ عُقُوبَةٌ وَمُقَابَلَةٌ
عَنْ شُؤْمِ مَعَاصِي بَنِي اٰدَمَ وَلِهٰذَا اِذَا مَاتَ الْكَافِرُ تَتَرَوَّحُ
مِنْهُ وَتُرَاحُ وَسَاءَهُ عَنْ رَبِّهِ وَنَبِيِّهِ وَدِينِهِ وَلَقِيَ قَبْرُهُ عَلَى الْجَوَابِ
يَضْرِبُانِهِ بِمِرْزَبَةٍ فَيُصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلَائِقُ غَيْرَ الْجِنِّ وَ
الْاِنْسِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتّٰى شَاةُ الْقَصَّابِ وَالسِّكِّينُ عَلٰى
حَلْقِهَا فَتَقُولُ لَعَنَ اللّٰهُ عِنْدَ ذٰلِكَ هٰذَا الَّذِي كُنَّا نَمْنَعُ الْقَطْرَ
لِاَجْلِهِ وَهُوَ قَوْلُ عَزَّ وَجَلَّ اُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ
فَاِنَّ الْاَدْمِيَّ اِذَا فَسَدَ تَعَدّٰى فَسَادُهُ اِلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ
وَاِذَا صَلَحَ تَعَدّٰى صَلَاحُهُ اِلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَفَسَادُهُ لِلْمَعْصِيَةِ
وَتَرْكُهُ وَصَلَاحُهُ لِلطَّاعَةِ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيُصَلِّي الْاِمَامُ وَنَائِبُهُ
بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ يَكْبِرُ فِي الْاُولٰى سِتًّا
سِوٰى تَكْبِيرَةِ الْاِحْرَامِ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا سِوٰى تَكْبِيرَةِ الْقِيَامِ
مِنَ السُّجُودِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ
كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ كَذٰلِكَ اِنْ صَلّٰى فَرَادٰى خَطَبَ بِهِمْ وَاِنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

مانند ہے اوسکی تمام صفتون اور حکمون اور حکمونمین اور مستحب ہے اسکے لیے مصفا ہونا اور
پاک ہونا تمام حدثون اور میلونسے سوائے اسکے کہ اسمین خوشبوئی لگانی مستحب نہین
کیونکہ وہ افتقار اور عاجزی اور حاجت کے طلب کرنیکی حالت ہی اسلیے مستحب ہے اوسکی
طرف نکلنا ساتھ پہنے کپڑون کے ساتھ خشوع اور گڑگڑانے اور عاجزی اور شکستگی اور غم
کے اور یہ کہ نکلین ساتھ اُن کے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتین اور بچے اور مصیبت زدہ
لوگ اور یہ کہ باہر نکلین ظلمون اور خلقت کے حقوق غصب وغیرہ سے اور اللہ کے حقوق
زکوٰتون اور نذرین اور کفارون سے اور چاہیے کہ زیادہ کرین صدقہ اور روزے کو
اور توبہ کو تازہ کرین اور قصد کرین ہمیشگی کا اسپر مرنے تک اور سامنی ہوین رب
سبحانہ کے ساتھ کبیرے گناہون کے اور نہ صغیرون کے اور اللہ تعالے سے حیا کرین خلوتون
مین کیونکہ اس سے خلوت نہین ہوسکتی تو اسپر کوئی پوشیدہ ہونیوالی چیز پوشیدہ نہین
زمین آسمان مین وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور مخفی کا اور اسی طرح مستحب ہے کہ وسیلہ
پکڑین ساتھ زاہدون اور نیکون اور علم اور بزرگی اور دین والون کے جیسے مروی ہے
کہ عمر بن خطاب نکلے پانی مانگنے کو تو عباس کا ہاتھ پکڑا اور قبلہ کو منہ کیا اور فرمایا
اللہ یہ ہمارے نبی کا چچا ہے ہم تیرے پاس آئے ہین وسیلہ پکڑتے ہین ساتھ اوسکے
طرف تیری تو اوسکے سبب ہمپر مینہ برسا کہا تو نہ لوٹے یہان تک کہ مینہ برسا کیونکہ
بارش کا نہونا اور اس کا بند ہونا عذاب اور مقابلہ ہے بنی آدم کے گناہون کی
شامت سے اور اسی واسطے جب کافر مرجاتا ہے اور قبر مین ڈالا جاتا ہے اور اسکے
پاس منکر نکیر آتے ہین اور اس سے اسکو رب اور نبی اور دین سے پوچھتے ہین اور وہ جواب
پر قادر نہین ہوتا تو اسکو گرز لوہے کے مارتے ہین تو وہ ایسا چیختا ہے کہ اسکو تمام پیدا ہوئی
سننی ہے سوائے جن اور آدمیون کے اور اسپر ہر شے لعنت کرتی ہے یہانتک کہ
قصاب کی بکری حالانکہ چھری اسکے حلق پر ہے کہتی ہے اللہ کی لعنت ہو اسپر کہ اسکے
لیے وہ شخص ہے جس کے سبب سے ہم بارش سے روکے گئے اور وہ قول اللہ تعالے کا
یہ ہے وہ لوگ لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہین انکو لعنت کرنیوالے پس جب
آدمی فساد کرتا ہے تو اسکا فساد ہر شے کیطرف حیوانات سے تجاوز کرتا ہے اور جب نیک
ہوتا ہے تو اوسکی صلاحیت ہر شے کیطرف تجاوز کرتی ہے تو اوسکا فساد اوسکے رب کی
نافرمانی کے ہے اور نیک ہونا اوسکی طاعت سے پس نماز پڑہاوے امام یا نائب اسکا لوگون کو
دو رکعتین بغیر اذان اور اقامت کے پہلی رکعت مین چھ تکبیر سوائے تکبیر تحریمہ کے کہے اور دوسری
رکعت مین پانچ سوائے تکبیر سجدہ سے کہدے پھر ہو نیکے اس طریق پر جو نماز عیدین مین بیان
کی اور ایسا ہی یاد کرے اللہ تعالے کو ہر دو تکبیر کے درمیان پس جب خطبہ پڑہ چکے تو انکو

جائز فی روایۃ وعنہ اثر مخیر فی ذلک ونقل عنہ ایضا انہ لا یستحب لہا
الخطبۃ وانما یجلسن وحسب فیفعل الامام ذلک ما شاء علیہ فاذا
خطب فتتمہا بالتکبیر کما یفعل فی خطبۃ العید بتکبیر الصلوٰۃ
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقرأ فی خطبتہ فقلت استغفروا
ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا الآیات فاذا فرغ
من الخطبۃ استقبل القبلۃ تحول ردآءہ فجعل ما کان علی
منکبیہ الایمن علی الایسر وما علی الایسر علی الایمن لا یمسہ
ولیفعل الناس کذلک یتربص حتی یرجعوا الیہم فینزعونہ
معترضا ہم یفعلونہ تفاؤلا ان یتحول القحط وان تسنۃ بذلک
وردت وہو ما روی عباد بن تمیم عن عمہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خرج بالناس یستسقی فصلی رکعتین جہر بالقراءۃ
فیہما وحول ردآءہ ودعا واستسقی واستقبل القبلۃ ثم رفع یدیہ
فاستقبل القبلۃ فیہ عوا بدعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اللہم اسقنا غیثا مغیثا مریئا ہنیئا مریعا غدقا مجللا
وہو مروی مجللا عاما طبقا سحا دائما اللہم اسقنا الحیث و
لا تجعلنا من القانطین اللہم سقیا رحمۃ لا سقیا عذاب ولا
ہدم ولا بلاء ولا غرق اللہم حوالینا ولا علینا اللہم علی الجبال و
الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر اللہم انا
نستغفرک انک کنت غفارا فارسل السماء علینا مدرارا وقد
یدعوا مثل ذلک اللہم انک امرتنا بدعائک ووعدتنا اجابتک
فقد دعوناک کما امرتنا فاستجب لنا کما وعدتنا وقیل انہ یستقبل
القبلۃ فی اثناء الخطبۃ وہما مستقبل القبلۃ یحولہ بالدعاء
والاولی ما قلنا من انہ اذا فرغ من الخطبۃ استقبل القبلۃ وان
الخطبۃ وعظ وزجر وتخویف وذلک انما یحصل اذا وجہ
الناس واستقبلہم لیبلغ الی اسماعہم وقولہم واما اذا استقبل
القبلۃ فقد استدبرہم وقد کان بین یدیہ حین صلی ثم

خطبہ سنے اور اگر نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے جائز ہی اور ایک روایت میں اور امام احمد
سے مروی ہی کہ وہ مخیر ہے اسمیں اور انسے مروی ہے کہ اسکے لیئے خطبہ مسنون نہیں اور
اسلیئے صرف دعا کریں پس پس تو امام ان امور میں جو اسان ہو کرے اور جب خطبہ پڑھے
تو اسکو تکبیر سے شروع کرے جیسے عید کے خطبہ میں کرتا ہی اور زیادہ کرے درود کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اپنے خطبہ میں پڑھے اس آیت کو جو میں نے کہا اپنے رب سے بخشش
مانگو بیشک وہ بخشنے والا ہی بھیجیگا تم پر بادل برسنے والا پس جب خطبہ سے فارغ ہو تو قبلہ کو موڑ لے
کرے اور اپنی چادر کو پھیرے اور کرے اس چیز کو جو اسکے داہنے کاندھے پر ہی بائیں پر اور
جو بائیں پر اسکو داہنے پر اور اسکو نہ چھوڑے اور چاہیئے کہ لوگ بھی ایسا ہی کریں
اور چھوڑیں اسکو یہانتک کہ اپنے گھروں کو لوٹیں پس اتارے اس چادر کو اپنے
کپڑوں کے ساتھ اسطی فال پکڑتے ہیں تاکہ قحط بدل جاوے اور اس سبب سے کہ سنت یہ ہے
اسکے وارد ہوئی ہے اور وہ وہ ہی جسکو عباد بن تمیم نے اپنی چچا سے روایت کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ نکلے پانی مانگتے ہوئے تو آپنے انکو دو رکعتیں
پڑھائیں بلند قرأت سے اور اپنی چادر کو پھیرا اور دعا کی اور پانی مانگا اور قبلہ کو موڑ لیا
کیا پھر آپنے ہاتھ اٹھائے قبلہ کو موڑ کر اور دعا کرے ساتھ دعا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے یا اللہ برسا ہم پر مینہ زیادہ برسنے والا نیک عاقبت اور خوشگوار سیر کرنیوالا اور
مروی ہی ہمیشہ برسنے والا یا اللہ برسا ہم پر مینہ اور ہمکو ناامید و نراس نہ کر یا اللہ مینہ رحمت کا
اور نہ مینہ عذاب کا اور نہ دور کرنیوالا اور نہ بلا اور نہ عمارت گرانیوالا اور نہ غرق
کرنیوالا یا اللہ شہروں اور بندوں اور خلق کے ساتھ افسردگی اور بلا اور مشقت
اور تنگی سے جو چیز ہی جسکا شکوہ تیری ہی طرف ہی یا اللہ اگا ہمارے لیئے کھیتی اور پستانوں
دودھ ہمارے لیئے نکال اور برسا ہم پر ہمارے لیئے آسمان کی برکتوں سے اور اگا ہمارے لیئے زمین کی
برکتوں سے یا اللہ دور کر ہم سے تکلیف اور بھوک اور برہنگی کو اور کھول ہم سے جو نہیں
کھول سکتا کوئی انہیں کھول سکتا یا اللہ تحقیق ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں بیشک تو
بخشنے والا ہی تو ہم پر مینہ خوب برسنے والا بھیج اور اسی کی مثل دعا میں کریں یا اللہ تو نے
ہمکو دعا کرنیکا حکم دیا اور ہم کو قبول کرنیکا وعدہ دیا تو ہمی جیسے تو نے حکم دیا ہے
دعا کی تو ہماری دعا قبول کر جیسے تو نے ہم سے وعدہ کیا ہی اور بعضوں نے کہا کہ خطبہ کے درمیان
قبلہ کو موڑ کر ے اور اسکو قبلہ کو موڑنا ہی پورا کرے پھر اسکے پیچھے دعا کرے اور بہتر وہی ہے
جو ہم نے بیان کیا کہ جب خطبہ سے فارغ ہو قبلہ کو موڑ کر ے کیونکہ خطبہ نصیحت اور ڈر
اور ڈراوا ہی اور وہ جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر اور انکی طرف متوجہ
ہو کہ آپکی کانوں اور دلوں کو پہنچے اور لیکن جب قبلہ کو موڑ کر ے تو انکو اس سے پیٹھ دی

فصل وأما صلوة الكسوف فهي سنة مؤكدة ووقتها من حين الكسوف إلى حين التجلي وروى هما البيهقي يعني إذا كسفت الشمس خسف القمر فمن حين يبتدئ ظلمة السواد في القمر أو الشعاع يدخل وقت الصلوة إلى أن تزول ذلك فإذا زال زال وقت الصلوة والسنة أن يصلي في الجامع موضع صلوة الجمعة ويناديها الصلوة جامعة ثم يصلي بهم الإمام ركعتين جهر فيهما أو لم يجهر ويستفتح ويستعيذ ويقرأ الفاتحة ثم سورة البقرة ثم يركع فيطيل الركوع نحو مائة آية ثم يرفع رأسه قائلا سمع الله لمن حمده ثم يقرأ الفاتحة ثم سورة آل عمران ثم يركع دون الركوع الأول ثم يرفع رأسه كذلك ثم يسجد سجدتين طويلتين ثم يقوم إلى الركعة الثانية بقدر مائتي آية ثم يقوم فيقرأ الفاتحة ثم سورة النساء ثم يركع فيطيل الركوع ثم يرفع ويقرأ الفاتحة في المائدة وإن لم يحسن هذه السور قرأ بما يحسن من سور القرآن بعدد آياتها فإن لم يحسن إلا قل هو الله أحد قرأها على التفصيل لكل آية وقفة وإذا قام في القيام الثاني ثلثي قراءته في القيام الأول ويكون قراءته في القيام الثالث هو إذا رفع من السجود إلى القيام بنصف قراءته في قيام الأول ويكون قراءته في القيام الأخير هو الرابع ثلثي القيام الثالث وهو الذي قبله وأما التسبيح فهو ثلثي قراءته في كل قيام ويركع بعده من غير خلف ثم يسجد ويكون أربع ركوعات في أربع سجدات ويجهر في كل ركعة ركوعا واحدا وإن تجلى والناس في الصلوة استحب تخفيفها ولا يقطعونها ومن أراد أن يصليها فرادى بيته أو مع أهله جاز ولو صلى في صلوة الكسوف على ما بينا مما روي عن عائشة أنها قالت كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتى النبي صلى الله عليه وسلم المصلى فكبر وكبر الناس ثم قرأ فجهر بالقراءة وأطال القيام ثم ركع فأطال الركوع ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده فقرأ وأطال القراءة ثم ركع فأطال الركوع ثم رفع رأسه ثم سجد ثم قام فقعد في الثانية مثل ذلك ثم قال صلى الله عليه وسلم إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله عز وجل لا ينخسفان لموت

فصل اور رہی گہن کی نماز تو وہ سنت مؤکدہ ہے اور اسکا وقت گہن لگنے سے روشن ہونے اور اسکے نورانی ہونے تک ہے یعنی جب سورج گہن ہوگا گہن لگا اور چاند گہنا رہا تو جب سیاہی اور کدورت اور شعاع کے نقصان کا ظاہر ہونا شروع ہوتا ہے تو نماز کا وقت داخل ہوتا ہے یہانتک کہ وہ دور ہو جاوے پس جب دور ہو جاوے نماز کا وقت زائل ہوا اور سنت یہ ہے کہ جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کی جگہ نماز کسوف پڑھی جاوے اور اسکیلئے آواز کیا جاوے نماز اکٹھا کرنیوالی ہے پھر ان کو امام دو رکعت پڑھاوے پہلی تکبیر تحریمہ کے ورثنا پڑھے اور اعوذ پڑھے اور پڑھی سورہ فاتحہ کو پھر سورہ بقر کو پھر رکوع کرے اور رکوع کو لمبا کرے تین تسبیح کو بار بار کہنے بقدر سو آیت کے پھر اپنے سر کو اٹھاوے کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر پڑھے فاتحہ اور آل عمران کو پھر رکوع کرے پہلے رکوع سے کہ پہلا رکوع سے اٹھا یا پھر رکوع کرے ہر ایک میں بقدر سو تسبیح کے پھر سجدہ دو سجدے کیفیت کی طرف کھڑا ہو پس پڑھے سورہ فاتحہ اور پڑھی سورہ نساء کو پھر رکوع کرے اور لمبا کرے پھر سر اٹھاوے اور سورہ فاتحہ اور ملا کر پڑھے اور اگر ان سورتوں کو اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو آگے سورہ قرآن کی اور سورتوں سے انکی آیتوں کے برابر پڑھے اور اگر قل ہو اللہ احد تک اور کچھ اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو اسی کو ویسی ہی تفصیل پر پڑھے اسکی قرارت دوسرے قیام میں پہلے قیام کی دو تہائی کے برابر ہو جاویگی اور ہوگی اسکے تیسرے قیام کی قرارت اور وہ جب رکوع سجدہ سے قیام کی طرف اٹھے پہلے قیام کی آدھی قرارت کیے ہوئے اور ہوگی اسکے اخیر قیام کی قرارت اور وہ چوتھا رکوع ہوگا مانند تیسرے قیام کی دو تہائی کے اور وہ اسے پہلے ہے اور لیکن تسبیح تو وہ اسکی دو تہائی کے برابر ہر قیام میں ہے اور اسکے پیچھے رکوع ہے سو کے اختلاف کے پھر سلام کہے تو ہوا دین کے چار رکوع اور چار سجدے اور زیادہ کرے ہر رکعت میں ایک رکوع اور اگر چاند سورج روشن ہو گیا اور لوگ نماز میں ہیں اسکا ہلکا کرنا مستحب ہے اور اسکو قطع نہ کریں اور جو شخص اپنے گھر میں اکیلا یا اپنے کنبہ والوں سے نماز پڑھنا چاہے تو جائز ہے اور بہتر وہی ہے جو ہمنے ذکر کیا اور نماز کسوف میں دلیل اسکی جسکو ہم نے بیان کیا وہ ہے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب کو گہن لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید گاہ کو آئے پس آپنے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر قرارت پڑھی اور قرارت کو بلند کیا پھر رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا پھر آپنے سر کو اٹھایا پھر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ پھر قرارت پڑھی اور قرارت کو لمبا کیا پھر رکوع کیا اور لمبا کیا پھر آپنے سر کو اٹھایا پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پھر آپ ہوئے پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ عزوجل کی نشانیوں سے بے نور نہیں ہوتے کسیکی موت

أحد الأمرين بوجه ما رأيتم ذلك فرخوا الصلوة فصل
وأما صلوة الخوف فجائز بها بأي طريق أمكن أحد الأمرين لعذر
من لقاء العدو أو لغيره إذا كان العدو يحوز أن يهجم على المصلين
لو تفرقوا عنه وإن لم يكن العدو في القبلة بل كان في جهة أخرى
فإن صلى بهم صلوة ذات الرقاع جاز وهي أن يصلي بالطائفة الأولى
ركعة ثم تذهب إلى وجه العدو وتجيء الطائفة الأخرى فيصلي بهم
ركعة ثم يتم الإمام صلوته ويسلم ثم تقوم الطائفة الأولى فتصلي
ركعة بغير قراءة ثم تذهب إلى وجه العدو وتجيء الطائفة الثانية
فتصلي ركعة بغير قراءة ثم يتم الإمام صلوته ويسلم ثم تقوم
الطائفة الثانية فتصلي ركعة بغير قراءة ثم تذهب إلى وجه العدو
وتجيء الطائفة الأولى فتصلي ركعة بغير قراءة ثم يتم الإمام
الركعة الثانية وتجيء الطائفة الأخرى فتصلي ركعة بغير قراءة
إلى جنب الطائفة الثانية والأخرى تجيء إلى جنب الطائفة
فتصير الطائفة الثانية في آخر صلوة الإمام فتصلي ركعة
التشهد وتسلم لما فيه من متابعة صلوة الإمام وإذا جاز
للأولى تقديم صلوتها على صلوة الإمام لعذر فعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم بذات الرقاع وقال صلى الله عليه وسلم
في حديث سهل بن أبي حثمة يقوم الإمام مستقبل القبلة
ويقوم معه طائفة منهم وطائفة مقبلة على العدو فيصلي بالذين
معه ركعة ثم ينصرف مكانه فيقوم في مقام أصحابه مقبلين
على العدو ويقبل الطائفة التي لم تصل فيصلي بهم ركعة
ثم يسلم فيقوم هؤلاء فيصلون ركعة ركعة بعد أن يسلم
الإمام وهؤلاء ركعة ركعة ثم يسلمون وهذا لفظ حديث
صالح بن خوات عن سهل بن أبي حثمة وهو أصح ما روي
في صلوة الخوف وأولاها أن يأخذ به لموافقته الأصول
في أن المأموم لا يقضي ما سبق به إمامه ولا يقرأ فيما يقضيه
لأنه مأموم فيما يقضيه وقد روي عن إمامنا رحمه الله ما يدل
على جواز تأخير الصلوة في حالة التحام القتال
للضرورة إلى حين زوالها ووضع الحرب أوزارها فهذا الذي
ذكرنا من صفة صلوة الخوف في صلوة الفجر والرباعية إذا قصرت
في السفر وأما المغرب فيصلي بالطائفة الأولى ركعتين والثانية ركعة
ولا يقصر فيها شيئا لأنها لا تقصر وإذا جلس في التشهد الأول فعل
كما فعل الطائفة أول حين يقوم إلى الثالثة على جهتين إن خاف في
الحضر صلى بكل طائفة ركعتين وتقضي لأنفسها ركعتين إن

کے سبب ہو یا نہ کسی کی زندگی کے سبب ہو جب تم اسکو دیکھو تو نماز کیلئے جاؤ
فصل اور لیکن خوف کی نماز تو اسکا کرنا جائز ہے اس طرح پر
کہ دشمن ایسا ہو جس سے لڑائی جائز ہو اور مسلمان
اسکے ایسے جوم سے بخوف نہ ہوں اور شرط یہ ہے کہ
اسقدر کثرت ہو کہ
ہوں اپنے ہم جماعتوں کیلئے ایک دشمن کے مقابلہ میں کہ
ہاتھ پر ہاری پس جب دوسری رکعت کیلئے
تو اس جماعت سے ایک
متقدی ہو جائیں پھر کہ اپنے امام سے جدا ہو کر
مقابلہ میں پہنچ جاویں دوسری جماعت کی اور یہ جماعت
ساتھ تک رہے اور امام بیٹھا رہے اور یہ جماعت کھڑی ہو جاوے اور پہلی جماعت
کھڑا کرے اور بیٹھا رہے پھر پہلی جماعت
کھڑے ہو کر دوسری رکعت
ادا کریں پھر وہ دوسری صف آگے
آویں اور ان لوگوں کی جگہ پر ہوں پھر امام آلو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھ لے پھر
بیٹھا رہے یہانتک کہ دوسری رکعت کو پورا کریں پھر انکے ساتھ سلام پھیرے اور
تحقیق ہمارے امام رحمۃ اللہ علیہ مروی ہے وجہ جو نماز کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے
وقت غلبہ لڑائی کے اور ایک دوسرے کے پہنچنے کے اسکے دور ہونیکے وقت اور لڑائی
کو اپنے ہتھیار رکھدینے کے وقت تک پس وہ جو ہمنے نماز خوف کی صفت سے ذکر کیا ہے
نماز فجر اور چار رکعت والی نماز میں جبکہ سفر میں قصر کیجاوے اور مغرب کی نماز پڑھاوے
امام پہلی طائفہ کو دو رکعت اور دوسری کو ایک رکعت اور سلام نہ پھیرے کیونکہ قصر

فرقهوا اربع فرق لم تصح صلوتهم وصلوة الفرقة الثالثة والرابعة
وهل تبطل صلوة الاولى والثانية على وجهين هذا الذي ذكرناه اذا
كان العدو وراء القبلة او عن يمينها او شمالها واما اذا كان
في جهة القبلة فيرى بعضهم بعضا ولا يتوهم هناك كمين لهم
جاز ان يصلي بهم صلوة الخوف فيجعلهم صفين او ثلاثة على
قدر كثرتهم وقلتهم ثم يحرم جميعهم فيصلي الركعة الاولى فاذا اراد
السجود سجد الصف الذي يليه فاذا رفعوا رؤسهم سجد الصف الذي
يليهم حتى يقوموا الى الركعة الثانية ثم يسجد فيلحقهم قياما اذا استتم
الامام في الركعة الثانية وقف الصف الاول فاذا سجد سجدتي
الركعة الاولى قعد ليتشهد ثم يقوم الى الركعة الثانية فيقرأ
في التشهد فيتبعه فيسلم الجميع هكذا روي عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه صلاها بعسفان وان اخر في الركعة الثانية
الصف الاول تقدم الصف الثاني الى مكان الاول ليحرز بحاذاة
وان اشتد الخوف والتحم القتال صلوا ايماء كيفما امكنهم
اي حال امكنهم ركبانا او رجالا مستقبلي القبلة او غير مستقبليها
ايماء او غير ايماء وهل تعليمهم اقيمت لهم الصلوة صلوا بينهم
القبلة تمام الاعلى وجهين ان خصل الا من ان ضمر العدو
بنوا على صلوتهم ونزلوا عن دوابهم وساجدوا ان امنوا
في الصلوة مطمئنين وان اشتد الخوف ليوا اركانها على
خوف وان احتاجوا الى الضرب اطلقوا للكر والفر ويسقط
الصلوة لكل خائف من عدو كالسبع السيل ونحو اللص والقاتل
وغير ذلك مما اذا كان طالبا للعدو يخاف فوته عند الاشتغال
يصليها على احد الوجهين **فصل** واذا قصر الصلوة
فالمراد اذا جاوز بيوت قريته او خيام قومه وبقصر الرباعية
فيصليها ركعتين اذا كان سفرا طويلا وهو مسيرة ستة عشر فرسخا
اربعة برد وهي ثمانية واربعون ميلا بالهاشمي وهي الفيئة الواحدة
فراسخ فيقصر مارا وجائيا فان دخل بلدة او قرية فنوى
الاقامة فيها اثنتين وعشرين صلوة اتم وكان حكمه حكم
المقيم ان اتى احد وعشرين صلوة فعلى روايتين يخرج

ان کو چار جماعتوں پر تقسیم کرے صحیح نہ ہوگی انکی نماز اور فرقہ تیسرے اور چوتھے
کی اور کیا باطل ہوتی ہے نماز پہلے اور دوسرے فرقہ کی اور مسئلہ دوم پر جو ہم نے ذکر
کیا ہے جب ہی کہ دشمن قبلہ کی طرف کے سوا اسکے داہنے یا بائیں ہو اور لیکن جب قبلہ کی جہت
میں اور ایک دوسرے کو دیکھیں اور وہاں کوئی گھات کا نہ ہو تو جائز ہے کہ امام ان کو دو صف کی
نماز گذارے پس کرے انکو دو صفیں یا تین انکی زیادتی اور کمی کے اندازہ پر اور ان
تینوں کے ساتھ تکبیر کہے پھر پڑھے پہلی رکعت اور جب سجدہ کا ارادہ کرے تمام
جو کہ ہیں سامنے صف پہلی کے وہ سجدہ کریں ساتھ امام کے اور جو کھڑے ہوں پہرا دیں ان کی
نگہبانی کرے یہانتک کہ دوسری صف کھڑی ہو قبلہ کی طرف اگلی صف کے پیچھے ہوں پہرا دینے کے لئے
ان کو فراغت کے بیٹھنے میں پھر جب امام سجدہ کرے دوسری رکعت میں تو پہلی صف
پہلی بیٹھنے امام کے ساتھ بعد کے یہی پس انکی نگہبانی کرے یہانتک کہ امام تشہد میں بیٹھے پس
آکر ملے امام کے ساتھ بیٹھنے میں پھر جب امام سلام پھیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ
نے عسفان میں اسطرح پڑھا اور دوسری رکعت میں پہلی صف پیچھے ہٹ جاوے اور
دوسری صف پہلی کی جگہ میں آجاوے اور نگہبانی کرے تو جائز ہے اور اگر خوف سخت
ہو اور لڑائی برپا ہو تو نماز پڑھیں جماعت سے اور اکیلے اکیلے جس حال سے ہو سکے پیادے
اور سوار قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے اور بغیر کئے ہوئے پورا اور ادھورا اشارہ کریں اور
سجدہ کرنا نماز کا ان پر لازم ہے کہ ہو سکے یا نہ ہو یہ مسئلہ دوم روایت پر ہے پس اگر امن
حاصل ہو گیا اور دشمن لوٹ گیا اپنی نمازوں پر بنا کریں اور اپنے چار پایوں کی
پیٹھ پر نہ اترے مگر یہ کہ امن ہو کئے ہوئے اور اگر اطمینان کی حالت میں نماز میں شروع ہوئے ہوں
نہ حالت خوف ہو تو سوار نہ ہوں اور نہ از خود کریں اگرچہ محتاج ہوں طرف
مارنے اور تیر لگانے اور بھاگنے کی اور جائز ہے یہ نماز واسطے ڈرنے والے
کے دشمن سے مثل درندہ اور سیلاب اور راہزن اور سوائے اسکے اور اسی طرح جب کہ
ہو طلب کرنے والا دشمن کا اور اسکے فوت ہونے سے خوف کرے نزدیک نہ ہونے اسکے کے پانی
صلوۃ خوف کو دو روایتوں سے ایک روایت پر **فصل** اور لیکن نماز کا قصر کرنا تو وہ جائز
ہے جب اپنے گاؤں کے گھروں یا اپنی قوم کے خیموں سے گذر جاوے مسیر چار برید تک انی نماز کو قصر
کرے اور پڑھے اسکو دو رکعتیں جب کہ اسکا سفر لمبا ہو اور وہ سولہ فرسنگ چار
برید ہیں اور اڑتالیس میلہائے ہاشمی میل سے ہیں اور ایک برید چار فرسنگ کا ہے تو
قصر کرتا جاوے اور آتے ہوئے پس اگر کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہو اور اسمیں پانچ دن
کی اقامت کی نیت کی تو نماز کو پورا کرے اور اسکا حکم مقیم کا سا حکم ہوگا اور اگر اکیس
نماز وں کی اقامت کی نیت کی تو یہ دو روایتوں پر ہے اور اس سے کم

ذٰلِكَ قَصَرَ إِذَا نَزَلَ بَلْدَةً وَلَمْ يُقِمْ حَتَّى يَرْتَحِلَ وَلَا نِيَّةَ لَهُ بَلْ
قَالَ الْيَوْمَ أَوْ غَدًا أَسِيرُ وَهٰذَا آخِرُ مَا قَصَرَهَا الْمَارِدَانِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ وَقِيلَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَقْصُرُ
وَفِي حَدِيثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ
لِأَهْلِ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ وَإِذَا أَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
يَقْصُرُ عَشَرَ يَوْمًا يَقْصُرُ وَكَذٰلِكَ الصَّحَابَةُ قَالَ أَنَسٌ بَرَمَالَةَ
كَانَ قَلَمَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ
تَقْصُرُ وَرَأَيْتُ بِلَوَةَ وَكَرْمَانَ ثَمَانِيَ سِنِينَ أَقَامَ بِأَذْرَبِيجَانَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ
يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِذَا حَرَمَ بِالصَّلَاةِ هُوَ وَهُمْ ثُمَّ مَا رَضَ سَافَرَ إِبَانَ
كَانَ فِي مَرْكَبٍ الْجَنْبِ بَلَدٍ فِي عِيدِهَا هَذَا خَارِجٌ مِنْ حِيطَانِهَا وَبُيُوتِهَا
تَوَدَّعَهُ الْمَلَّاحُ ثُمَّ رَأَى فَجَرَجَ حَتَّى دَهَا لَزِمَهُ الْإِتْمَامُ وَلَوْ أَنَّهُ لَوْ
آخِرُ فِي السَّفَرِ نَحْوًا قَامَ بِبَلَدٍ إِذَا تَيَقَّنَ وَلَوْ شَكَّ هَلْ هُوَ مُقِيمٌ أَوْ
مُسَافِرٌ أَوْ لَوْ نَوَى الْقَصْرَ عِنْدَ نِيَّةِ الْإِحْرَامِ ثُمَّ أَحْرَمَ فِي جَمَاعَةٍ
فَلَمْ يَنْوِ شَيْئًا ثُمَّ إِذَا كَانَ يَنْوِي الصَّلَاةَ رَبَاعِيَّةً إِذَا هُوَ قَدْ نَوَى
الْقَصْرَ ثُمَّ لَوْ نَوَى أَنْ يَقْصُرَ إِنْ كَانَ أَمِيرُهُ يَقْصُرُ وَإِنْ أَتَمَّ أَتَمَّ لَوْ نَوَى
السَّفَرَ الْحَرَامَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَقْصُرَ وَلَوْ نَوَى سَفَرًا مُبَاحًا فَسَافَرَ
أَوْ سَافَرَ فِي تِجَارَةٍ وَجَانِبٍ فَرَجَعَ مَا كَانَ إِذَا أَنْجَاهُ الْمَعَاصِي
بِسَفَرِهِ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى مَعْصِيَةٍ بِقَدْرِ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا وَعَلَى هٰذَا جَمِيعُ
بَطَاعَتِهِ فَلَا يُقَوِّيهِ لِكَ وَلَا يُعِينُهُ بَلْ يَمْنَعُهُ كَذٰلِكَ الْقَصْرُ
عِنْدَ إِمَامِنَا أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَفْضُلُ مِنَ الْإِتْمَامِ لَهُ لِإِتْمَامِ الْقَصْرِ
لِمَالِهِ الْعِيَالِ وَالْفِطْرِ وَتَرَكَ التَّجَمُّلَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ
وَإِتْيَانُ رُخَصِهِ وَرُفْقِهِ أَوْلَى لَوْ لَمْ يَكُنْ قِيَامُ اللَّيْلِ وَصِيَامُ
السَّفَرِ خَيْرٌ وَتَيْسِيرٌ لِلنَّفْسِ وَعُجْبٌ مُبَاهَاةٌ تَعْظِيمٌ لِذٰلِكَ وَفِي قَصْرِهِ
وَإِفْطَارِهِ مِنْ ذُلِّ النَّفْسِ لِكَسَارِهَا وَخُضُوعِهَا لِلّٰهِ تَعَالَى تَمَامُ الْعُبُودِيَّةِ
وَالْعُبُودِيَّةُ لَكَانَ بِالْحَرِيِّ أَنْ يُقَالَ إِنَّ لِلْقَصْرِ وَالْفِطْرِ أَوْلَى وَكَيْفَ وَقَدْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قِيلَ لَهُ مَا بَالُ قَصْرِ الصَّلَاةِ وَنَحْنُ آمِنُونَ وَقَدْ

اور اسکو فرض نہیں ہے اور اگر کسی شہر میں اترا اور نہیں جانتا کہ کب کوچ کرے گا اور اسکی کوئی نیت
نہیں بلکہ کہتا ہے آج کل میں جاؤں گا یوں ہی آسیہ تیسرے [illegible] حضرت کی کہ نبی صلے
اللہ علیہ [illegible] کہ انہوں [illegible] پندرہ دن آپ
نے مکہ میں [illegible] صلی اللہ علیہ
وسلم [illegible] نماز دو دو پڑھتے تھے پھر فرماتے [illegible] ہم لوگ سفر میں ہیں اور شہر والے
تم چار رکعت پڑھو ہم لوگ سفر میں اور شہر والے [illegible] سنت کی آپ
نے قصر کیا ہے اور اسی طرح صحابہ کرتے تھے [illegible] صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے صحابہ شام میں سات مہینہ اقامت کی نماز قصر کرتے رہے اور
مروی ہے کہ ابن عمر نے آذربیجان میں سولہ مہینہ اقامت کی دو رکعت نماز پڑھتے
اور اگر نماز کی تکبیر تحریمہ کہی اور وہ مقیم تھا پھر مسافر ہو گیا اس طرح کہ کشتی میں تھا
جو اسکے شہر کے ایک پہلو میں ہے اسکی حد و زمین و مکان اسکے باغوں اور شہر پناہ میں
پھر ملاح نے کشتی کو چلایا تو اسکی حد سے نکل گیا تو اسپر پورا کرنا لازم ہے اور اسی
طرح اگر سفر میں تکبیر تحریمہ کرے پھر شہر میں اقامت کی یا مقیم کی اقتدا کی یا اوس
شخص کی جسمیں تبک پڑے کیا وہ مقیم ہی یا مسافر ہے یا اسکی ابتدا میں قصر کی نیت
نہیں کی تو اسکو پورا کرنا لازم ہے ان تمام صورتوں میں اور قصر کرنا جائز نہیں جبکہ
نماز کا قضا کرنیوالا ہو کیونکہ وہ اسکے ذمہ کامل ثابت ہوئی ہے اور سفر اثر نہیں
اور اگر ادا میں خاص کر کے اور تکبیر تحریمہ کہی قصر کی نیت سے پھر اقامت کی نیت کی
تو پورا کرے اور اسی طرح جب تکبیر تحریمہ کہی اور وہ مقیم ہو پھر سفر کی نیت کرے
اور اسی طرح اگر اسکا سفر گناہ کا ہو تو اسکی وجہ سے قصر کی خصوصیتیں اسکو مباح
نہیں ہوتیں اور رخصتیں مباح نہیں ہوتیں مگر جب اسکا سفر کسی واسطے واجب کے مثل حج
اور جہاد کے یا واسطے مباح کے مثل تجارت اور بیوی کے طلب کرنے کے اور وہ جو اس سے
مشابہ ہو اور جب سفر گناہ کا ہو تو اس سفر کیلئے رخصتیں مباح کریں تو تحقیق مدد کی اسنے
اسکے رب کی نافرمانی پر اور اسکے اسپر باقی رہنے پر اور اسکا [illegible] اور اسکی طاقت سے
تو ہم اسکی مدد نہیں کرتے اسپر اور نہ ہم اسکی [illegible] کرتے [illegible] آگے ہم کہیں
اسکو تو رتی میں اور قصر کرنا بار امام [illegible] کرنے [illegible] اور جائز کے اسکے
لیجانے اور قصر کرنا جیسے [illegible] ہے [illegible] روزہ رکھنا اور روزہ افطار کرنا اور اللہ تعالیٰ
چستی ظاہر کرنیکو ان سب میں ترک کرنا اور اسکی رخصتوں اور آسانی کی پیروی کرنا بہتر ہے
اور اگر نہ ہوتا اسکی نماز کے پورا کرنے اور سفر میں روزہ رکھنے میں اسکی وسعت اور عجب اور
فخر اور اسکی تعظیم اور نماز کی قصر اور روزہ کے افطار میں اسکی ذلت اور اسکا

أمنا فقال صلى الله عليه وسلم وقد ذلك صدقة تصدق الله بها
على عباده فاقبلوا صدقته قال صلى الله عليه وسلم وإن الله
ليعجب أن يؤخذ برخصه كما يحب أن يؤخذ بعزائمه والعجب كل
العجب ممن يواظب على الصلوة في السفر يصوم فيه ويدع الرخص و
هو بمنزلة الذي يرمي من أكل الحرام وشرب المسكر ولبس الحرير والزنا
والمواظبة واعتقاد الشروع في الأصول وغيرذلك من العظائم فصل
وأما الجمع بين الصلوتين فجائز بين الظهر والعصر في
الحضر أيضا بشرط السفر طويلا هو ستة عشر
فرسخا على ما بينا ولا يقدر ذلك في القصير وما دون ذلك مشكوك
فيخير بين تأخير الأول إلى التقديم الثانية وبين تقديم الثانية إلى
وقت الأولى والاستحباب في التأخير وهو أن يؤخر الأولى لو يقدم الثانية
فيصليها في أول وقت الثانية وإن صلاهما في وقت الأولى فقد
أساء الأولى منهما أن تؤخر الجمع عند الآخر بالأولى ولا يفرق
بينهما إلا بقدر الإقامة أو بقدر ما يتوضأ إن انتقض وضوءه وإن صلى
بينهما سنة الصلوة بطل الجمع في أحد الروايتين والأخرى
لا يبطل والأولى أن يؤخر السنة إلى بعد الفراغ من الفرض
ولا يفصل بينهما بشيء وإن جمع في وقت الثانية فينبغي أن
يجدد الإقامة لكل واحدة عندهما لأنه ما أخر الأولى
إلا ليجمع بينهما وبين الثانية ولا فرق بين أن ينوي ذلك في أول
وقت الأولى أو إذا بقي منه مقدار فعلها فإن خرج وقت الأولى من غير
نية الجمع لم يجز الجمع بينهما وإذا جمع في وقت الثانية فقدم
الأولى أو الثانية كما لو صلاهما في وقت الأولى وهل يشترط أن
لا يفرق بينهما بسنة فيه خلاف بين أصحابنا من قال أن
الجمع القصر لا يفتقر إلى نية هو الذي ذكرنا وأما الجمع لأجل
المطر فيجوز بين المغرب والعشاء وهل يجوز بين الظهر والعصر
فيه خلاف والذي يختار في الوحل المجرد من غير مطر أو ريح شديدة
بارد وهل يجوز الجمع لأجله على وجهين فإذا جمع نظرنا فإن
كان ذلك في وقت الأولى لأجل المطر اعتبر أن يكون المطر موجودا
عند افتتاح الأولى وعند الفراغ منها وافتتاح الثانية فإن كان

بخوف ہو گئی ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ صدقہ ہے اللہ تعالیٰ نے
اسکے ساتھ اپنے بندوں پر صدقہ کیا تو تم اسکے صدقہ کو قبول کرو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ اسکے رخصتوں کو پکڑا جاوے جیسا کہ
دوست رکھتا ہے کہ اسکے واجبات کو پکڑا جاوے اور نہایت تعجب اس شخص پر ہے جو سفر
نماز کو پورا کرتا ہے اور روزہ رکھتا ہے اور رخصتوں کو چھوڑتا ہے وہ مرتکب ہوتا ہے
کبیرے گناہوں کا حرام کے کھانے اور نشہ والی چیز کے پینے اور ریشم کے پہننے سے اور زنا
اور لواطت اور اصول دین میں اعتقاد اور ان سوا کے اسکے بڑے گناہوں سے **فصل** اور
لیکن نمازوں کے درمیان جمع کرنا تو یہ جائز ہے درمیان ظہر اور عصر کے اور درمیان مغرب
اور عشا کے سفر کے ساتھ جو کہ اللہ تعالیٰ نے چھیالیس میل سفر کیا ہے اور وہ سولہ فرسنگ ہے جیسا کہ ہم بیان
کیا اور جمع کرنا جائز نہیں ہے سفر میں اور وہ چھوٹا سفر کہ اسسے کم ہو اور جمع کرنا تو
کو اختیار ہے پہلی نماز کو دوسری نماز کے وقت تک تاخیر کرے اور یا دوسری نماز
کو پہلی نماز کے وقت تک تقدیم کرے اور استحباب تاخیر میں ہے اور مؤخر کرنا اس طرح سے کہ پہلی نماز
کو مؤخر کرے اور دوسری نماز کو پہلی کرے پھر دوسری نماز کو اول وقت میں ادا کرے
اور اگر دونو نمازوں کو پہلی نماز کے وقت میں ادا کرے تو اس میں پہلی نماز کو پہلی ادا کرے پھر دوسری کو
اور تکبیر تحریمہ کہے جمع کی نیت کے ساتھ نماز پہلی کے کہ اور دونو نمازوں میں فرق کرے
مگر قدر اقامت اور وضو اگر وضو ٹوٹ جاوے اور اگر ان کے درمیان نفل پڑھے تو جمع کرنا
باطل ہو جاوے گا اور روایتوں سے ایک میں اور دوسری روایت یہ ہے کہ باطل نہیں ہوتا ہے
اولی یہ ہے کہ سنتوں کو مؤخر کرے فرضوں سے فارغ ہونے پھر کچھ تک اور نہ ملاوے کسی چیز کے ساتھ
فصل نہ کرے اور اگر دوسری نماز کو پہلے وقت میں جمع کرے تو اسکی نیت پہلی نماز کے وقت ادا کے
کفایت کرتی ہے اور وہ نئی نیت کے لیے محتاج نہیں ہے تا اسکے ادا کرنے کے وقت تا کہ جمع کرے
اندر دونو نمازوں کے درمیان دو سجدے اور اسباب میں فرق نہیں ہے کہ نیت کرے پہلی نماز کے اول
وقت میں یا جب اتنا وقت باقی ہو جس میں آدا کر سکے اور اگر پہلی نماز کا وقت سوائے جمع کی نیت
کے گذر گیا تو جمع جائز نہیں اور جب دوسری نماز کے وقت میں جمع کرے تو پہلی نماز کو
ادا کرے پھر دوسری کو جیسا کہ اگر اسکو اسکے پہلے وقت میں پڑھا اور دونو نمازوں میں فرق کرنا
سنتوں کے یا امر شرط ہے یا نہیں اس مسئلہ دو طرح ہے اور ہمارے بعض اصحاب میں لوگ ہیں جنکے
جمع اور قصر محتاج نہیں ہیں نیت کے اور وہ ابوبکر ہے اور لیکن جمع کرنا بارش کے سبب تو وہ
جائز ہے درمیان مغرب اور عشا کے اور کیا جائز ہے درمیان ظہر اور عصر کے یہ مسئلہ دو طرح
پر ہے اور ایسا ہی حکم ہے کیچڑ میں سوائے بارش کے ہو سخت سرد میں کیا اسکے سبب جمع جائز ہے
یہ مسئلہ بھی دو وجہ پر ہے اور جب جمع کرے بباعث بارش کے تو ہم نظر کریں گے اگر یہ جمع کرنا

ذٰلِكَ فِي وَقْتِ الثَّانِيَةِ جَازَ سَوَاءٌ كَانَ الْمَطَرُ قَائِمًا أَوْ قَدِ انْقَطَعَ
لِأَنَّهُ قَدْ أَخَّرَ الْأُولٰى بِسَبَبٍ أَعْذَرَ فَلَا يُؤَثِّرُ وَإِلَّا بِأَنْ أَوَّلَ الْوَقْتِ
وَقَدْ فَاتَ فَالْقَضَاءُ فَلَيْسَ لَهُ تَأْخِيرُهَا إِدْرَاكًا وَإِنَّمَا جَوَّزَ لَهُ الْجَمْعَ
لِأَجْلِ الْمَشَقَّةِ اللَّاحِقَةِ بِالنَّاسِ مِنْ بَلِّ الثِّيَابِ وَالْحَذَاءِ وَإِلَّا إِذَا
فَيَشُقُّ عَلَى النَّاسِ الدُّخُولُ وَالْخُرُوجُ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا ابْتَلَّتِ النِّعَالُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
التَّصْحِيحَ بِخِلَافِ الْعِشَاءِ وَكَذَا إِذَا عَتَمَ الْمَرِيضُ حَمْلُ الْمُسَافِرِ فِي
الْجَمْعِ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَذَكَرَهُمَا فِي كَلَامٍ وَاحِدٍ فَقَالَ
عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ
وَالْعِلَّةُ هِيَ التَّخْفِيفُ الْمُشَقَّةُ وَذٰلِكَ فِي الْمَرِيضِ أَظْهَرُ
وَبِهٰذَا ظَهَرَ أَنَّ الْمُسَافِرَ وَالْمَرِيضَ لَوْ عَرَضَ لَهُمَا قَصْدُ الرُّخَصِ مُنْتَظِرًا
ثُمَّ أَنَّهُ يَطَّرِدُ فِي سَفَرِ الْمَعْصِيَةِ كَمَا كَانَ فِي الْحَضَرِ لِإِطْلَاقِ الْآيَةِ وَسَلَّطَ تَبَعًا
وَقَدَّرَ بِهِ مَعَ ذٰلِكَ لَمْ يَسْتَبِحْ لَهُ التَّرَخُّصَ الْمَرِيضُ بِخِلَافِ الْمَرَضِ فَكَانَ
أَوْلٰى بِالتَّرَخُّصِ مِنَ الْمُسَافِرِ فَصْلٌ وَأَمَّا الصَّلٰوةُ عَلَى
الْجَنَائِزِ فَهِيَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ وَأَوْلَى النَّاسِ بِهَا عِنْدَنَا وَبِيَدِهِ
ثُمَّ السُّلْطَانُ ثُمَّ إِذَا تَرَكَ وَلِيُّ الْمَيِّتِ صَلَاتَهُ فَيَقُومُ الْإِمَامُ
مَقَامَ صَدْرِ الرَّجُلِ وَمِنَ الْمَرْأَةِ وَإِنْ كَانَ الْجَمَاعَةُ رَتَّبَهُمْ
رَتَّبَهُمْ وَإِنْ كَانُوا أَنْوَاعًا قَدَّمَ أَفْضَلَهُمْ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ مِثْلَ أَنْ
يَكُونُوا رِجَالًا وَنِسَاءً وَخَنَاثَى وَصِبْيَانًا قَدَّمَ الرِّجَالَ
ثُمَّ الْعَبِيدَ ثُمَّ الصِّبْيَانَ ثُمَّ الْخَنَاثَى ثُمَّ النِّسَاءَ وَرُوِيَ عَنْهُ
تَقْدِيمُ الصِّبْيَانِ عَلَى الْعَبِيدِ ثُمَّ يَنْظُرُ فِي الْأَنْوَاعِ فَيُقَدِّمُ مِمَّا يَلِي
الْإِمَامَ مِنْ كُلِّ نَوْعٍ أَفْضَلَهُمْ فِي الْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ الَّذِينَ وَالْوَرَعِ وَ
قِيلَ إِذَا اجْتَمَعَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ جُعِلَ وَسَطَ الْمَرْأَةِ حِذَاءَ
صَدْرِ الرَّجُلِ وَإِذَا وَقَفَ الْإِمَامُ الْتَفَتَ يَمِينًا وَشِمَالًا وَسَوَّى
الصُّفُوفَ لِفِعْلِهِ فِي بَقِيَّةِ الصَّلَوَاتِ وَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَتَابَ مِنْ
ذُنُوبِهِ وَذَكَرَ مَصْرَعَهُ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ وَيُحَقِّرُ أَنَّهُ كَأَنَّهُ بَدَنٌ مُزَيَّنٌ وَ
أَنَّهُ سَيُدْعَى إِلَيْهِ وَلَا يَفُوتُ فَلْيَخْشَعْ قَلْبُهُ وَلْيَخْتَشِعْ جَارِحَاتُهُ لِيَكُونَ
أَمْرُ الْإِصَابَةِ عَلَى عَادَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ وَصِفَتُهَا أَنْ يَقُولَ أُصَلِّي
عَلٰى هٰذَا الْمَيِّتِ فَرْضَ الْكِفَايَةِ وَلَا يَحْتَاجُ أَنْ يَقُولَ مُكَبِّرًا أَوْ يَذْكُرَ

باب صلوٰۃ المریض

ہی اور اسکے بیان میں اور اس کے بیان میں کہ کون شخص
شریک ہونے کا اور اس کے بیان میں کہ کون
دوسرے کو نماز پڑھا سکتا ہے اور کون نہیں
کہ نماز پڑھا سکے اور اس کے بیان میں
کہ نماز جنازہ کی جماعت
کے بیان میں

پہلی نماز کے وقت میں ہے تو اسکے سبب قوی ہونے کا اعتبار کیا جائیگا کہ پہلی نماز
اسکے فارغ ہونے کے نزدیک اور دوسری نماز کے شروع ہونے کے نزدیک ہے اگر
کسی وقت میں ہر دو نماز پڑھے خواہ مہینہ بھر تک ہو جائز ہے اگر
تاخیر کرے ایسی نماز میں کہ نماز کا وقت باقی نہ رہے تو جائز نہیں
اور اسکو پانا ممکن نہیں اور سوار اسکے نہیں ہو سکتا یہ عجز جائز ہونے کے لیے
ہر قسم کی کمزوری کے ساتھ لوگوں کے پیروں اور چوتڑوں سے نہ ہو
داخل ہونا اور نکلنا مشکل ہو گا اور بیمار کے حق میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب
جمعہ کے دن بارش ہو تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لو اور مسافر کے حق میں
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کر دی ہے اور
بجمع کیا ہے دونوں کو ذکر کر کے ایک کلام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو جو شخص
یا مسافر ہو روزہ دونوں شخص پر نہ رکھے پس شریعت کی عادت ہے کہ
اور ہر ایک کو تلوار اور تکلیف ضروری ہوتی ہے کہ مسافر کے لیے
نعمت میں ہو اور بیمار کے حق میں ناتوانی ہو اور بسبب
اور باوجود اسکے بیمار کے خفیف ہے اور بیمار اسکے خلاف ہے
زیادہ لائق ہوا **فصل** اور لیکن جنازہ کی نماز پڑھنا فرض کفایہ ہے
بہتر لائق لوگوں کے نماز جنازہ کے پڑھنے کا حق ہے
محلہ کے امام ہونے کے پھر کے برابر کا مرد ہو اور عورت کے
تو اسکے سوا کو برابر کرے اور اگر کئی قسم کے ہوں تو امام کے نزدیک
جیسے ہوں مرد اور عورتیں اور غلام اور بچے تو مرد کو
ہوں پھر غلام پھر لڑکے پھر عورتوں کو اور امام کے قریب
مقدم کیے جاویں پھر نظر کرے قسموں میں سے امام کے
علم اور قرآن اور دین اور تقویٰ میں زیادہ ہو کہتے ہیں
میت جمع ہو جاویں تو عورت کا ولی مرد کے سینے کے برابر کھڑا ہو
ہو اور دائیں بائیں اپنے ہاتھ کو سیدھا برابر کرے
تعالیٰ سے معافی چاہے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور اپنی آخرت کا کہ
اور یقین کرے کہ موت ایک پیالہ ہے جسکا پینا ضروری ہے اور وہ جلد ہی اسکے پاس
آویگی اور اسکو چاہئے کہ ڈر جاویگی اور اپنا دل حاضر کرے اور اپنے اعضا کو عاجز کرے تاکہ اللہ کی
دعا جلدی قبول ہو پھر نماز جنازہ پڑھے اور اسکی نیت یہ ہے کہ کہے میں اس میت کا
جنازہ پڑھتا ہوں فرض کفایہ اللہ اکبر اور میت کے مرد یا عورت ہونے کی ذکر کرے

فيكبر اربع تكبيرات يقرء في الاولى الفاتحة لما روى عن ابن عباس
انه قال مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فقرء بفاتحة
الكتاب فسمعنا ما قرء فلما سلم سألناه عما قرء فقال انما قرأت
كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء ولانه ثناء فيقرء في
الاولى كالتشهد ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم في الثانية
كما يصلي في التشهد ثم يدعو للميت في الثالثة لما روى عن
ابي هريرة قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم على
جنازة فسمعته يقول اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها
للاسلام وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئنا
شفعاء فاغفر له فاغفر لنا اللهم من احييته منا فاحيه على
الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره
ولا تضلنا بعده ثم يدعو للحاضرين في الرابعة لما روى عن
ابي امامة بن سهل عن ابيه عن جده قال السنة في الصلاة على
الجنازة ان يكبر الامام ثم يقرء بفاتحة الكتاب سرا في نفسه
ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويخلص الدعاء للميت
حتى ينصرف من التكبيرة الرابعة ولا يقرء في شيء منهن ثم
يسلم سرا في نفسه لما روى عن ابي امامة ان السنة في الصلاة
على الجنازة ان يقرء بعد التكبيرة الاولى بفاتحة الكتاب سرا
ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويخلص الدعاء للميت
حتى ينصرف من التكبيرة الرابعة ولا يقرء في شيء منهن ثم
يسلم سرا في نفسه ولانه ثناء ودعاء للميت وهذا هو السنة
في الثناء والدعاء للميت ولا يقرء بعد الرابعة لما روى عن
اصحابنا انه ان قال يقف قليلا ولا يقول شيئا ويسلم تسليمة
واحدة تلقاء وجهه وان سلم تسليمتين جاز وهو مذهب ما
الشافعي والتسليمة الواحدة لاختيار خمسة من اصحابنا منهم
علي بن ابي طالب وعبد الله بن عباس وابن عمر وابن ابي اوفى
ابو هريرة وواثلة بن الاسقع وروي ايضا عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه صلى على جنازة فسلم عن يمينه وان اراد غير هذا
الدعاء جاز لما روى ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمد لله الذي
امات واحيى الحمد لله الذي يحيي الموتى له العظمة الكبرياء والملك والقدرة والثناء وهو على
كل شيء قدير اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت وترحمت

ضرورت نہیں اور چار تکبیرین کہے پہلی تکبیر میں فاتحہ پڑھے اسلیئے کہ ابن عباس سے مروی ہے
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو حکم کیا کہ ہم جنازہ پر
فاتحہ پڑھیں ہر دو سری تکبیر میں درود پڑھے اسلیئے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جیسے تشہد میں پڑھتے تھے ویسا پڑھے اسلیئے کہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں
نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جنازہ پڑھا آپ نے دعا میں یہ کہا
اے اللہ تو اسکا رب ہے اور تو نے اسکو پیدا کیا اور تو نے اسکو اسلام کی ہدایت کی اور تو نے
اسکی روح قبض کی تو اسکے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے ہم تیرے پاس سفارشی ہو کر آئے ہیں
اسکو بخش دے پھر تیسری تکبیر میں میت کیلئے دعا کرے اسلیئے کہ ابوہریرہ سے مروی ہے
کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جنازہ پڑھا آپ نے یہ دعا پڑھی
اے اللہ جو ہم میں سے تو زندہ رکھے اسکو اسلام پر زندہ رکھ اور جسکو ہم میں سے موت دے اسکو ایمان
کیساتھ موت دے اے اللہ ہمارے اجر سے اسکو محروم نہ کر اور اسکے پیچھے ہم کو گمراہ نہ کر اور چوتھی تکبیر میں یہ دعا پڑھے اے اللہ
ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا اور
ہمارے اصحاب میں سے وہ ہے جو کہتا ہے تھوڑا سا کھڑا ہو اور کچھ نہ پڑھے اور داہنی طرف
ایک سلام پھیرے اور اگر دونوں طرف سلام پھیرے تو جائز ہے اور یہی امام شافعی کا مذہب ہے
اور ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ کے نزدیک ایک ہی سلام پسندیدہ ہے اور فرمایا کہ چھ صحابہ سے
مروی ہے کہ وہ جنازہ پر ایک ہی سلام کہا کرتے تھے جن سے ہیں علی بن ابی طالب اور
عبد اللہ بن عباس اور ابن عمر اور ابن ابی اوفی اور ابوہریرہ اور واثلہ بن اسقع
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی مروی ہے کہ آپ نے جنازہ کی نماز پڑھی اور
داہنی طرف سلام پھیرا اور اگر اس دعا کے سوا اور دعا پڑھے تو جائز ہے اور کہے سب
تعریف اللہ کو جسنے مارا اور جلایا اور سب تعریف اللہ کی ہے جو مردوں کو جلاویگا اسی کے
لیئے عظمت اور کبریائی اور ملک اور قدرت اور ثنا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ درود

وترحمت وباركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم
انه عبدك وابن عبدك وابن امتك انت خلقته ورزقته انت اعنته
وانت تحييه وانت تعلم سريرته وعلانيته شفعاء لما نسئلك فيه اللهم
انا نستجير بحبل جوارك له انك ذو وفاء وذمة اللهم قه من فتنة
القبر ومن عذاب جهنم اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم
مثواه ووسع مدخله واغسله بماء الثلج والبرد ونقه من الخطايا
كما ينقى الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره وزوجة
خيرا من زوجته واهلا خيرا من اهله وادخله الجنة واجره من
النار اللهم ان كان محسنا فزد في احسانه وان كان مسيئا فتجاوز عنه اللهم انه قد نزل بك وانت خير منزول
به وهو فقير الى رحمتك وانت غني عن عذابه اللهم وثبت عند مسئلته
منطقه ولا تبتله في قبره بما لا طاقة له به اللهم لا تحرمنا اجره ولا
تفتنا بعده وان كانت امرأة قال اللهم انها امتك وابنت عبدك
وامتك تقوم الدعاء واحق الناس عند امامنا احمد بالصلوة
عليه من اوصى ان يصلي عليه ثم الاقرب فالاقرب عصبة لاب و
ان علا ثم الابن وان سفل ثم الاقرب فالاقرب عصبة الاخ وابن الاخ و
العم وابن العم وهل يقدم الزوج على الولد على روايتين وقد اوصت
الصحابة بالصلوة عليهم فروى ان ابا بكر اوصى ان يصلي عليه
عمر وعمر اوصى ان يصلي عليه صهيب وكان ابنه عبد الله موجودا
واوصى ثم ان يصلي عليه زيد بن ثابت واوصى مسروق ان يصلي
عليه قريبه واوصت عائشة الى ابي هريرة واوصت ام سلمة
ان يصلي عليها سعيد بن جبير واما دعاء الطفل فيقول اللهم
انه عبدك وابن عبدك وابن امتك انت خلقته ورزقته انت امته
وانت تحييه اللهم اجعله لوالديه سلفا وذخرا وفرطا واجرا
وثقل به موازينهما وعظم به اجورهما ولا تحرمنا واياهما
اجره ولا تفتنا واياهما بعده اللهم الحقه بصالح سلف المؤمنين
في كفالة ابراهيم وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله
عافه من عذاب جهنم اللهم اغفر لفرطنا واسلافنا ومن سبقنا بالايمان
اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على

بیچ محمد صلعم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر جیسی درود بھیجا تو اور رحمت
اور برکت کی تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم کی اولاد پر تو تعریف کیا گیا
بزرگ ہی یا اللہ یہ تیرا بندہ ہی اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا تو نے
اسکو پیدا کیا اور تو نے اسکو روزی دی ہی اور تو نے اسکو مارا اور زندہ کریگا اور تو
اسکا بھید جانتا ہی ہم تیرے پاس اسکی سفارش کیلئے آئے ہیں ہماری سفارش اسکے حق میں قبول
کر یا الٰہی ہم تیری جوار کی پناہ میں آئے تو صاحب وفا اور صاحب ذمہ ہی یا اللہ اسکو
قبر کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے بچا یا اللہ اسکو بخش اور اسپر رحم کر اور اسکو معاف
کر اور اسکی جگہ بہشت میں اعلی جگہ بنا اور اسکا گھر فراخ کر اور اسکو برف اور اولوں کے پانی
سے دھو اور اسکو گناہوں سے صاف کر جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہی اور اسکو
دنیا کے گھر سے اچھے گھر میں اتار اور اسکی بیوی سے اچھی بیوی اور اہل بہشت میں اسکے
اہل سے اور اسکو جنت میں داخل کر اور عذاب سے بچا یا اللہ اگر یہ اچھا تھا تو اسکی نیکی بڑھا
کر اور اسکو اچھی جزا دے اور اگر برا تھا تو اس سے درگذر کر یا الٰہ یہ تیری پناہ میں ہے
اور تو بہتر ہے جسکے پاس لوگ آویں اور وہ تیری رحمت کا محتاج ہی اور تو اسکے عذاب
سے بے پرواہ ہی یا اللہ پرسش کے وقت اسکی زبان کو ثابت رکھ اور نہ مبتلا کر اسکو اسکی
قبر میں جسکی اسکو طاقت نہیں یا اللہ ہم محروم کر ہم کو اسکے اجر سے اور نہ آزما ہم کو اسکے
پیچھے اور اگر میت عورت ہو تو کہے یا اللہ یہ عورت تیری لونڈی ہی اور تیری لونڈی
کی بیٹی ہی یہ تیری پناہ میں آئی ہی اور تو صاحب وفا ہی یا اللہ اسکو بخش اور اسپر رحم کر
اور اسکو معاف کر اور اسکی جگہ بہشت میں اعلی جگہ بنا اور اسکا گھر فراخ کر اور اسکو برف اور اولوں کے پانی
سے دھو اور اسکو گناہوں سے صاف کر جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہی اور اسکو
دنیا کے گھر سے اچھے گھر میں اتار اور اسکی بیوی سے اچھی بیوی اور اہل بہشت میں اسکے
اہل سے اور اسکو جنت میں داخل کر اور عذاب سے بچا یا اللہ اگر یہ اچھا تھا تو اسکی نیکی بڑھا
کر اور اسکو اچھی جزا دے اور اگر برا تھا تو اس سے درگذر کر یا الٰہ یہ تیری پناہ میں ہے
اور تو بہتر ہے جسکے پاس لوگ آویں اور وہ تیری رحمت کا محتاج ہی اور تو اسکے عذاب
سے بے پرواہ ہی یا اللہ پرسش کے وقت اسکی زبان کو ثابت رکھ اور نہ مبتلا کر اسکو اسکی
قبر میں جسکی اسکو طاقت نہیں یا اللہ ہم محروم کر ہم کو اسکے اجر سے اور نہ آزما ہم کو اسکے
پیچھے اور اگر میت عورت ہو تو کہے یا اللہ یہ عورت تیری لونڈی ہی اور تیری لونڈی
کی بیٹی ہی یہ تیری پناہ میں آئی ہی اور تو صاحب وفا ہی یا اللہ اسکو بخش اور اسپر رحم کر
اور اسکو معاف کر اور امام احمد کے نزدیک جنازہ کی نماز پڑھانے کے
لائق وہ شخص ہی جس کو میت وصیت کر گیا ہی پھر والی پھر بہت نزدیک عصبہ جیسی باپ
اگرچہ اوپر ہو پھر بیٹا اگرچہ نیچے ہو پھر نزدیک کی عصبہ جیسی پہلی اور بھتیجا اور چچا اور چچے کا بیٹا اور
ابا خاوند بیٹی پر مقدم ہے یہ مسئلہ دو طرح پر ہی اور صحابہ نے اپنے جنازہ کی نماز کی وصیت
کی اور روایت کیا گیا ہی کہ ابوبکر نے وصیت کی کہ اسکا جنازہ عمر پڑھی اور عمر نے
وصیت کی کہ اسکا جنازہ صہیب پڑھے حالانکہ اسکا بیٹا عبد اللہ موجود تھا اور شریح
نے وصیت کی کہ اسکا زید بن ارقم جنازہ پڑھی اور ابوہریرہ نے وصیت کی کہ اسکا شریح جنازہ
پڑھی اور عائشہ نے ابوہریرہ کو وصیت کی اور ام سلمہ نے سعید بن جبیر کو اور لڑکے کی دعا
پھر کہے یا اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے اور تیری لونڈی کا بیٹا تو نے اسکو پیدا کیا اور
اسکو روزی دی اور تو نے اسکو فوت کیا اور تو اسکو جلاویگا یا اللہ اسکو اسکے باپ
کے لیئے پیشرو بنا اور ذخیرہ اور میر ساماں اور اجر اور اسکے سبب انکی تولیں بھاری کر اور
اسکے سبب انکا اجر بڑھا اور اسکے اجر سے ہم کو اور انکو محروم نہ کر اور نہ ہم کو اور نہ انکو
اس سے پیچھے آزما یا اللہ یہ تیرا مومن بندہ ہی اسکو ملا ابراہیم کی کفالت میں اور بدلا دے

المستون
ساہون قال
رضی اللہ عنہ
انبا
المہود
الشرف
الی الکعبہ
حفظ
من
الشرع
الطفل
الطفیف
العادۃ
اللہ
اللہ
عنہ

الايمان اغفر للمؤمنين والمؤمنات احيائهم واموا تهم وانثانا
يصلى على السقط ويغسل اذا كان قد تبين فيه شكل الانسان
واما اذا كان قطعة لحم او تبين فيه شئ من الخلقة فلا يغسل ولا
يصلى عليه بل يدفن وانما يستحب غسل ما تنزل فلا فرق بين
ان يغسله رجل او امرأة لما روى ان ابراهيم بن النبي صلى الله عليه
وسلم توفي وهو ابن ثمانية عشر شهرا فغسلته النساء **فصل**
فيما يفعل بمن حضره الموت ويكره غسله تيمم فيه بمن يجوز له
فصل يستحب لكل من مر بقبور المؤمنين او عاقل ان يتذكر الموت و
يستحضر له ويكون على اهبة وتوقع بمجيئه بالتوبة كل ساعة ويحاسب
نفسه ويخرج من المظالم الحالة ويأتي بصيغة متعدة ولا يكون
غافلا عن هذه الامر المتيقن العام الشامل في حق جميع الانام الذي
لا بد من مجيئه وحصوله وقد ورد كثير من الاخبار قبل ان يستحضر
له ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اكثروا من ذكر
هاذم اللذات في لفظ اكثروا ذكر الموت فانه كان ذكره في
غنى الله عليكم وان ذكره في ضيق وسع عليكم وقال صلى
الله عليه وسلم ان من ورائكم الناس ليس لهم كثير ذكر
للموت وحسبكم ان هو استعد له قالوا يا رسول الله صلى الله
عليه وسلم وما علامة ذلك قال التجافي عن دار الغرور والانابة الى
دار الخلود وقال لقمان عليه السلام لابنه يا بني لا تؤخر التوبة
الى غد فان الموت يأتي بغتة وقال النبي صلى الله عليه وسلم ما
حق امرئ له مال يريد ان يوصي فيه يبيت ليلتين الا ووصيته مكتوبة عنده
جاء في الحديث حاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا وزنوها قبل
ان توزنوا وقال عبد الله بن عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول اعمل لدنياك كانك تعيش ابدا واعمل لاخرتك
كانك تموت غدا فالعاقل المؤمن في خلاص نفسه من
الحقوق اللازمة الواجبة عليه قبل الموت من التوب للطاعات الدينية
فان لم يفعل فليقطع وليتيقن انه سيكون مرتهنا بها وموآخذا
ومعاقبا غدا في قبره حتى ينقطع القوى تبطل الحيل والحواس
وتجزم الاهل والخير ان يتظافر على ما له الاعداء والخلان من

اور ایمان والوں اور ایمان والیوں کو معاف کر زندہ ہوں یا مردے اور بچہ ناتمام جو جنازہ پڑھا
جاوے اور غسل دیا جاوے جب اسمیں انسان کی شکل ظاہر ہو اور لیکن جب گوشت کا لوتھڑا
ہو اور خلقت کی کوئی چیز اسمیں ظاہر نہ ہوئی ہو نہ غسل دیا جاوے اور نہ اسپر جنازہ پڑھا جاوے
بلکہ دفن کیا جاوے اور غسل دینے میں مشروع ہے کہ نہانے میں بیری ہو اور شروع میں ساوی
یہ اسلیئے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے نے
اور وہ اٹھارہ مہینے کے تھے ان کو عورتوں نے غسل دیا **فصل** قریب موت کے
ساتھ کیا کیا جاوے اور اسکو غسل اور کفن اور خوشبو دینے اور دفن کرنے کا بیان **فصل**
ہر ایمان والے موت پر یقین کرے اور عقل والے پر مستحب ہے کہ موت کو ذہن میں لاوے اور
اسکیلئے تیار رہے اور اسکیلئے سامان بناوے اور انتظار میں ہر گھڑی توبہ کرے
ساتھ اور اپنے نفس سے حساب کرتا رہے اور ساتھ ہی کہ جو کام اسکے ذمہ ہیں
اور کسی کی وصیت طیار رکھے اور ان کاموں سے جو اسکے ذمہ ہیں
جسکا ادا کرنا ہو اور جس پر کچھ کسی کا حق ہو
اسی لیئے کہ مناسب ہے ہر ایسے مرد کو جس نے
نور دنیا کی کوئی چیز
یہ کہ اگر تم اسکو نہ کرو
اور اگر تم
سکی ان کو
ساتھ کیا جاوے
ہر ایمان والے موت پر یقین کرے اور عقل والے پر مستحب ہے کہ موت کو ذہن میں لاوے اور اسکیلئے تیار رہے اور اسکیلئے سامان بناوے اور انتظار میں ہر گھڑی توبہ کرے ساتھ اور اپنے نفس سے حساب کرتا رہے اور ساتھ ہی کہ جو کام اسکے ذمہ ہیں اور کسی کی وصیت طیار رکھے اور ان کاموں سے جو اسکے ذمہ ہیں جسکا ادا کرنا ہو اور جس پر کچھ کسی کا حق ہو اسی لیئے کہ مناسب ہے ہر ایسے مرد کو جس نے نور دنیا کی کوئی چیز یہ کہ اگر تم اسکو نہ کرو اور اگر تم ان کو
جانے سے پہلے اور عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا
دنیا کا ایسا کام کر گویا تو ہمیشہ رہیگا اور آخرت کا ایسا کام کر گویا تو کل مر جاوے گا
عقل والا مسلمان اپنے نفس کو حقوق واجبہ لازمہ سے خلاص کرے موت سے پہلے
گناہوں اور ظلموں اور قرضوں سے اگر یہ کام نہ کیا تو یقینا جانے کہ میں کل کو گرو
ہوں اور گرفتار اور اپنی قبر میں عذاب کیا گیا جبتک کہ ٹوٹ جاویں قوت اور
باطل ہو جاویں گے چلے اور حسین اور چھوڑ آویں گے گھر والے اور ہمسایہ اور
محتاب ہوں گے اسکے مال پر دشمن اور دوستی والے مرد

الرجال لنسائهم والولدان فلا ينجيه من ذلك شيء الا الاداء في الدنيا
والاستحلال والتوبة والاذعان والتعبد الى الرحيم الرحمن ربه ورحمته اذ
هو ارحم الراحمين فيعوض اصحابهم بما يشاء في دار الخلود والجنان
روي عن قيم بن جندب انه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فصلى على جنازة فلما انصرف قال هل فيكم من اهل
فلان احد فقال رجل انا فقال له عليه السلام ان فلانا مات وهو
مدين له قال فلقد رايت اهله ومن يتحرق عليه قاموا يقضون عنه
حتى ما بقي احد يطلبه بشيء وفي لفظ اخر قال ان فلانا محبوس
بباب الجنة بدينه وعن علي انه قال مات رجل من اهل الصفة
فقيل يا رسول الله ترك دينارا او درهما فقال صلى الله عليه وسلم
كيتان من نار صلوا على صاحبكم وكان دينا عليه وفي حديث اخر
شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم جنازة رجل من الانصار
فقال اعليه دين قيل نعم قالوا فرجع فقال علي انا ضامن ما عليه
فرجع فصلى عليه فقال صلى الله عليه وسلم جزاك الله
رقبتك كما فككت عن اخيك المسلم فما من رجل يفك عن رجل
دينه الا فكه الله يوم القيمة قال صلى الله عليه وسلم لتؤدن
الحقوق الى اهلها يوم القيمة حتى يقاد للشاة الجماء من الشاة القرناء
وقال صلى الله عليه وسلم اياكم والظلم فان الظلم ظلمات يوم القيمة واياكم
والفحش فان الله لا يحب الفحش ولا التفحش واياكم والشح فان الشح اهلك
من كان قبلكم امرهم بالقطيعة فقطعوا وامرهم بالظلم فظلموا

فصل واذا مرض المؤمن استحب عيادته فاذا عاد
اخوه المسلم نظر في حاله فان رجا خلاصه من مرضه عاله وان خاف موته رغبه في التوبة من الذنوب والوصية بثلث ماله
لمن لا يرثه من الاقارب الفقراء منهم فانهم اغنياء عن الفقراء و
المساكين واهل العلوم الفضل الدين والمنقطعين عن الاسباب
الذين قطعهم عنها القدر وضيق الرزق عليهم التحرك فيها فانقلبت
الاسباب عندهم اربابا فتركوها وتوهموا الرب تبارك وتعالى عن ان
يكون له شريك يجور في الميراث فصار ما هو الثقة بالحق عنه
سهل واليأس عما في ايدي الناس فسلموا حينئذ واستقاموا

اور عورتین اور اولاد پر اسکو حقوق سے کوئی چیز خلاصی نہین دیتی سوا اسکے ادا کرنیکی دنیا
مین اور معاف کرانیکے اور توبہ کرنے اور یقین کرنیکے یاد ہانکتی ہے اسکے مہربان کی
شفقت اور رحمت کیونکہ وہ مہربانون کا مہربان ہے پھر حق والونکو جو چاہے دے
سکتا ہی بہشت مین بسبب اسکے وایت ہے اس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ تھے آپنے ایک جنازہ کی نماز پڑہائی جب سلام پھیر فرمایا بہلا میان فلان
کی اولاد سے کوئی ہی ایک آدمی بولا مین ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا فلانا اپنی قرض مین رہن ہے سمرہ نے کہا پھر مین نے اسکے گہر والون اور جن کو
اس سے محبت تھی قرض ادا کرتے دیکہا یہانتک کہ اس سے کوئی شخص قرض لینے والا
باقی نرہا اور دوسری روایت مین ہی حضرت نے فرمایا فلان آدمی قرض کے سبب جنت کے
دروازے مین محبوس ہے اور علی سے روایت ہے کہا اہل صفہ سے ایک آدمی مر گیا کہا گیا یا رسول
اللہ ایک دینار اور ایک درہم ترکہ چہوڑ گیا پس فرمایا آگ کے دو داغ ہین پھر تیسرا جنازہ
پڑہا اور اسپر قرض تھا اور دوسری حدیث مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک انصاری کے جنازے پر حاضر ہوئے پوچھا اسپر قرض ہی عرض کیا گیا ہان کہو پھر آپ واپس آئے
حضرت علی نے فرمایا مین اسکے قرض کا ضامن ہون پھر آپ لوٹے اور اسکا جنازہ پڑہا
آپنے فرمایا اے علی اللہ تیری گردن آزاد کرے جیسے تو نے اپنے بہائی مسلمان کی گردن
آزاد کی کوئی آدمی اپنے بہائی کو قرض سے آزاد نہین کرتا مگر اللہ تعالے اسکو قیامت مین
آزاد کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت مین تم ضرور حقوق ادا کروگے
یہانتک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ کو بدلا دلایا جاویگا اور فرمایا تم ظلم سے بچو
کیونکہ وہ قیامت کے دن اندہیرون کا سبب ہے اور بیحیائی فحش سے کیونکہ اللہ تعالے فحش کو دوست
نہین رکہتا اور بخل سے کیونکہ بخل ہی نے تمسے پہلون کو ہلاک کر دیا بخل نے انکو
قطع کا حکم کیا انہون نے قطع کیا پھر حکم کیا ظلم کا انہون نے ظلم کیا **فصل** مسلمان مریض کی
عیادت مستحب ہے جب اس کا بہائی مسلمان اسکی عیادت کرے دیکہے اگر اسکے اچھا ہونیکی
امید ہے تو اسکیلئے دعا کرے اور چلا آوے اور اگر اسکے مرنیکا خوف ہی تو اسکو گناہون سے
پھرنیکی رغبت دے اور ثلث مال مین وصیت کرنی اسکیلئے جو اسکا وارث نہو اسکے نزدیکی
فقیر رشتے والے اگر وہ غنی ہون تو وصیت فقیرون اور محتاجون اور علم اور فضل اور دین والون کے
لیئے ہی اور انکے لیئے جن کیلئے باتفاق تقدیر کوئی سبب نہین اور پرہیزگاری نے ان کو
اسباب مین حرکت کرنیسے مجبور کیا ہے اور اسباب کو ارباب سمجھکر انہون نے چہوڑ دیا اور خدا کو
انہون نے اسباب سے پاک سمجھا کہ اسکیلئے کوئی شریک ہو اسی کیطرف وہ رجوع لاتے ہین رزق مین انکا
انجام خدا پر وسا ہی اور جو لوگ کہ ایسے نہین ہین اس سے امیدی ہی پر انکی توحید سالم ہے

اليهم يعفوا عفوا من غير تعيير في الدنيا ولا عقوبة في الآخرة
فيا طوبى لمن اتاه هذا الهول وهذا الهوى واصطفاه بفضل
او خذه هو يوما من الايام او من تلى دعاءه هو ساعة من الساعات او
احسن القول اثنا هو حالة من الاحوال فطوبى له وذلك لانهم
اهل الله فخواصه فهل يدخل على الملك الا بخواصه وهل يجزى
من السلطان الا بطرز حواشيه خدمه من صاد والحاشية
الخدم وحسناتهم خدامهم لا شك ان يوقفوه على الملك العظيم
ليتكلم منهم يذكر ما عنده من خير خصاله وما تره ثم يتكلم الملك
عليه بما جاء من نعمه وفضائله فاذا ظهرت امارة الموت استحبت
لاهله ان يلزموه ان يقيموه به اعز هو ولخلاقه وسياسته واقامهم
لرتبه ليذكره بالله عز وجل ويحثه على ما ذكرنا من طاعته ويحذره
بل حالقه بان يقطر فيه ماء او شرابا ويذري شفتيه بقطنه و
يلقنه قول لا اله الا الله مرة ولا يزيد على ثلاث لئلا يضجر فيسام
فيخرج وهو مستكره لذلك فان لقنه فتكلم بشيء غيرها اعاد
تلقينه ليكون اخر كلامه لا اله الا الله قال النبي صلى الله عليه
وسلم من كان اخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة ويكون
تلقينه بلطف ومداراة وينبغي ان يقرء عنده سورة يس
لانها روعي فيها حق وجهه وتسهيله عليه فاذا خرجت حضر
وجهه الى القبلة على ظهره طوبا بحيث اذا قعد كان وجهه
اليها ثم يبادر وجوبا تمضيض عينيه لما روى شداد بن اوس
النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا حضرتم موتاكم فاغمضوا
فان البصر يتبع الروح وقولوا خيرا فانه يؤمن على ما قال
اهل البيت ويشد لحييه وصفقهما وقد ان عمر بن الخطاب
قال لابنه عبد الله حين حضرته الوفاة ادن مني فاذا رأيت
روحي قد بلغت لهاتي فضع كفك اليمنى على جبهتي واليسرى
تعهدني فقوما واغمضني ثم ربطا بين مفاصله بان يرد ذراعيه حتى
يلصقهما بعضديه ليتيسر ردهما ويرد ساقيه الى فخذيه بالي
بطنه ثم يردهما ويخلوا اثيابه ويستحب بثوب يستر جميعه
لانه يصير جيفة عورة بالموت فلهذا يجب ستر جميع بالكفن

پاک صاف سوا رنج کے دنیا مین اور سوا تکلیف کے آخرت مین ہو پھر خوشی ہو جو اسکے لئے
جسنے اُسکو سہا لایا ان کو کچھ بخشایا ان سے کسی فضل سے پیوند کیا یا کسی دن دنون سے
انکی خدمت کی یا کسی وقت انکی دعا پر آمین کہی یا کسی وقت انکی حق مین اچھی بات کہی
ان کیلئے خوشی ہو اُن کیلئے اور یہ اسلئے ہی کہ وہ اللہ والے ہین اور اسکے برگزیدہ بھلا بادشاہ
پر خاصون کے وسیلہ کے سوا دخل ہو سکتے ہین اور اسکے تابعدارون اور فرمانبردارون کے سوا
بخشش پا سکتے ہین جنکی اُنکی خدمت کی اور انسے احسان کیا قریب ہے کہ وہ اسکو بادشاہ
کا واقف بناوین پھر پھر ایک انکی اسکی اچھی خصلتون اور عمدہ باتون کو یاد کرین پھر
بادشاہ اسپر انعام کرے اپنی نعمتون اور فضیلتون سے جسقدر چاہے پھر جب موت کی
نشانیان ظاہر ہون تو میت کے وارثون کو مناسب ہے کہ اسکے پاس اُس شخص کو بٹھاوین جو اسپر
زیادہ مہربان ہی اور اسکی خواہ رسیاست کا واقف ہے اور اللہ سے ڈرنیوالا ہے تاکہ اس کو
خدا یاد کرادے اور اسکو اللہ کی فرمانبرداری کی رغبت دلاوے اور اُسکے حلق کو تر کرے اس
طرح کہ پانی یا میٹھا شربت اسکے منہ مین ٹپکا دے اور روئی کے ساتھ اسکے ہونٹون کو
تر کرے اور اسکو کلمہ توحید کی تلقین کرے اور تین بار سے زیادہ نہ کہے تاکہ وہ تنگدل نہو
پھر اسکی جان نکلے اور وہ اسکو برا جانتا ہو اگر تلقین کے پیچھے کوئی اور بات کہی ہو تو پھر
تلقین کرے تاکہ اسکا آخری کلمہ کلمہ توحید ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جسکا آخر کلمہ لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین جائیگا اور نرمی اور مدارات کے ساتھ تلقین کرے
اور لائق یہ بات ہے کہ اسکے پاس سورہ یس پڑہی جائے کہ اسکیلئے روح نکلنے مین سہل ہو اور موت کو
آسپر آسان کرے جب روح نکل جاوے اُسکا قبلہ کیطرف متوجہ کیا جاوے اسطرح کہ اگر
کہڑا کیا جاوے تو اُسکا منہ قبلہ کی طرف ہو پھر جلد ہی اسکی آنکھین بند کرے اسلیئے کہ شداد
بن اوس سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا جس وقت تم اُنکے پاس
جنکی موت قریب ہو تو انکی آنکھین بند کرو کیونکہ آنکھین روح کے پیچھے پھرتی ہین اور اسکے حق
مین نیک بات کہو کیونکہ گھر والون کی بات پر آمین کہی جاتی ہی پھر اسکا مونہہ باندہا جاوے
اور وہ اس طرح ہی جیسے مروی ہے کہ عمر بن خطاب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو فرمایا جب میرے
گلے میرے نزدیک پہونچے جب تو دیکھو کہ میری روح میرے تالو مین پہنچی تو اپنا داہنا ہاتھ میری ہنسلی
پر اور اپنا بایان ہاتھ میری ہتھیلی کے نیچے رکھنا اور باندہ دینا میرے جوڑون کو یہان تک کہ
اس طرح کہ دونو ہاتھ اسکے بازو نسی ملا کر جدا کر لے اور اسکی دونو پنڈلیان اسکے دونو
رانونسی اور اسکی دونو رانین اسکے پیٹ سے پھر ان کو اپنی اپنی جگہ پر کر دے اور اُسکے
کپڑے سا تار لے اور اُس پر ایک کپڑا ڈال دو جس سے سارا بدن ڈہانکا جاوے
کیونکہ وہ اب اسکا عورت ہو جاتا ہے اور اسلیئے اُسکا سارا وجود کفن سے ڈہانکنا واجب ہے

وتجعل على بطنه مرآة أو سيفا لأن الميت اذا خرجت روحه
يعلو بطنه ثم يوضع على سريره مستلقيا مستدبر القبلة خافض
رأسه قليلا ويسارع الى قضاء دينه وانجاز وصيته من الثلث والوصايا حتى
يلقى ربه بريء الذمة من المظالم خلصا من الحقوق والحوائج

فصل ثم يسارع في غسله وتجهيزه وتكفينه ودفنه
الا أن يكون ميتة فجاءة فيتوقف عن ذلك حتى يتيقن موته فينفصل
لقاؤه ويستدخل خلاله ويسيل أنفه وينخسف صدغاه ثم يسرع
في ذلك اقامة لسنة الغسل فيبدأ الغاسل فيجرد الميت ويستره
من ستره الى ركبتيه الا أن يكون امرأة أو محرما فيغسله مكانه
بصره اهما أمكن لا سيما من عورته وقيل ان الافضل ان يغسله
في قميص خفيف واسع ويدلك دلكا رفيقا فوق ثلاث ان استنجاء يصل ثم
يلف على يده خرقة فيستنجيه ويلف خرقة أخرى على يده اليسرى
ذلك الى كسرها وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم كسر عظم
الميت ككسره حيا ثم يجنبه قليلا الى ناحية قربا من مزابل الوضوء
ثم يعصر بطنه عصرا رفيقا ثم يلف على يده خرقة لحينه كيلا
يباشر عورته بيده ولان الخرقة أبلغ في ازالة النجاسة ثم يوضئه
فلذلك يستحب ان لا يباشر بقية بدنه بالخرقة ويبدأ بوجهه فيصب
الماء على يده ثم يرمي بالخرقة ويأخذ غيرها نظيفة فيدخل الماء في
ثلاثة ثم يلقي الخرقة ويغسل يديه ثم يوضئه وضوءه للصلوة
من غير أن يتمضمض ويستنشق بل يدخل الماء في منخريه بشيء
فيمسح أسنانه وان لك في تحريك شفتيه ومنخريه ويصب الماء
فيتركه كالمتمضمض لا كالمستنشق من غير أن يدخل الماء في منخريه
ثم يغسل رأسه بماء وسدر ثم لحيته لا يسرح شعره ثم يصب عليها الماء القراح ثم
يأمر به الى جنبه فيغسل شقه الأيمن ثم قفاه ثم شقه الأيسر فيغسل
شقه الأيسر وهاتان يغسل سائر جسده بالماء والسدر في
الغسلات كلها ولكن ظفره عقيب كل غسل بالسدر بالماء القراح
ثم ان احتاج الى استنان لغسل سن خلال لتنقيته ما تحتها فان
استعملها ولف القطن على الخلال فينزيل ما يتفرقه صار خير

کتب بعد ورسکی
بعد تقول کی
بعد تقول کی
بعد تقول کی
بعد تقول کی
بعد تقول کی

اور اسکے پیٹ پر آئینہ یا تلوار رکھی کیونکہ مردہ کی جب روح نکلتی ہے تو مردہ سوج جاتا ہے
پھر نہلانیکے لیئے قبلہ کیطرف متوجہ کرکے چارپائی پر رکھے اور دونوں پاؤں کیطرف
نیچی ہو پھر اسکے ادائے قرض میں جلدی کرے اور دینوں اور وصیتوں سے اسکا ذمہ پاک
کرے تاکہ وہ خدا کو ظلموں اور حقوق کھینچنے والی چیزوں سے بری الذمہ ہو کر ملے

فصل پھر اسکے غسل اور تجہیز اور تکفین اور دفن کرنے میں جلدی کرے مگر جسوقت
تاکہان مرجاوے تو اسوقت توقف کرے تاکہ اسکی موت کا یقین ہو جاوے پھر اسکے ہاتھ
جدا ہو جاویں اور اسکے پاؤں سست ہو جاویں اور اسکے ناک سے پانی بہنے لگے اور اسکی
پشت پر بیٹھ جاویں پھر جلد غسل دیا جاوے اس طرح کہ غسل دینے والا میت کو بیٹھا کر کے
ناف سے گھٹنوں تک ہاتھ لپیٹ لے کیونکہ بیٹھا کر غسل اچھا دیا جا سکتا ہے اور جہانتک
ہو سکے غسل دینے والا اپنی آنکھیں بند رکھے خصوصاً اسکی شرمگاہ سے اور بعض کہتے ہیں ہاتھ
فراخ کرنیکے غسل دینا افضل ہے اور اگر کرتا تنگ ہو تو تیر یا زون کو کاٹ دے اور ہیت
کے جوڑوں کو نرمی سے ڈھیلا کرے اگر ہو سکے ورنہ چھوڑ دے کیونکہ بعض وقت ہڈی
ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میت
کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنی پھر نہوڑا ٹھیرنا کرے بٹھانے کے
قریب پھر اسکا پیٹ نیچے کی نرمی سے اور اپنی ہاتھ پر کپڑا لپیٹے اور اسے صاف کرے تاکہ
اسکا ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگے اور اسلیئے کہ کپڑا زیادہ نجاست کو دور کرتا ہے اسلیئے کہ وہ ہاتھ سے
سخت ہوتا ہے اسی طرح مستحب ہے کہ اسکی باقی کوروں کو بھی ہاتھ نہ لگاوے مگر کپڑے سے اور
ہاتھ پر بھی پانی بہانا چاہیئے پھر اس کپڑے کو پھینک دیوے اور پاک کپڑا لیوے تین بار
ایسا ہی کرے پھر کپڑا پھینک دیوے اور اپنے ہاتھ دھوئے پھر اسکو نماز کے وضو کیطرح وضو
کراوے ترتیب وار پھر نیت کرے اور بسم اللہ کہہ دے اور اپنی انگلیاں تر کرکے اسکے ہونٹوں
میں اور اسکے دانتوں کو ملے اور اسی طرح اس کے ناک کی سوراخ میں انگلیاں داخل
کرے اور اسکے موضع اور ناک پر پانی ڈالے کلی اور ناک میں پانی ڈالنی کیطرح اور ایسا کرے
کہ اسکے ناک اور موضع میں پانی ڈالے پھر اسکو سارا وضو کراوے جب وضو کرا چکے تو اسکا
سر پانی اور بیری کے پتوں سے دھوئے پھر اسکی ڈاڑھی اور اسکے بالوں میں کنگھی کرے پھر
خالص پانی اسکے سر سے پاؤں تک بہا دے اور اسکا دایاں کروٹ دے پھر بائیں طرف
پھیر کر بایاں کروٹ اسی طرح اسکا سارا بدن پانی اور بیری کے پتوں سے ملا دھوئے
لیکن بیری کے پتوں سے نہلا کر ہر بار خالص پانی بہاتا جاوے اگر میل دور کرنیکیلئے لانے
کی ضرورت ہو اور ناخونوں کی میل نکالنے کیلئے خلال کی تو لانے اور خلال کا
استعمال کرے اور خلال پر روئی لپیٹے اور اس کی ناک اور کان کے سوراخوں سے

مِنَ الْأَذَى وَيُنَظِّفُهَا ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَتَحَنَّطُ ثُمَّ يُعِيدُ وُضُوءَهُ ثَانِيَةً
عَلَى مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ يَغْسِلُهُ الْآخِرَةَ وَفِيهِ كَافُورٌ ثُمَّ يُنَشِّفُهُ بِثَوْبٍ وَ
أَقَلُّ مَا يُغْسَلُ الْمَيِّتُ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ وَأَكْثَرُهَا سَبْعُ مَرَّاتٍ فَإِذَا لَمْ
يُنَقِّ بِثَلَاثٍ زَادَ إِلَى السَّبْعِ وَلَا يُقْطَعُ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ ثَلَاثٍ أَوْ خَمْسٍ أَوْ
سَبْعٍ وَإِنْ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ بَعْدَ ذَلِكَ أُعِيدَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ إِلَى سَبْعِ
مَرَّاتٍ فَإِنْ لَمْ يَنْعَمْ ذَلِكَ حُشِيَ بِالْقُطْنِ وَالْحُرْقِ بِالطِّينِ
الْحُرِّ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا لَا يُحْشَى لِأَنَّ الْإِمَامَ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ
اللَّهُ كَرِهَ وَقِيلَ إِنَّهُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ بَعْدَ تَمَامِ الْغُسْلِ أَوْ بَعْدَ
إِلَى الْغُسْلِ بَلْ يُغْسَلُ مَوْضِعُ النَّجَاسَةِ وَيُتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ
وَكُفِّنَ وَحُمِلَ وَالْأَوْلَى أَنْ يُغْسَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى عَلَى وَسَدٍ بَقِيَّةَ الْغُسْلِ
بِالْمَاءِ الْقَرَاحِ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ وَيَكُونُ الْكَافُورُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ يُنَشَّفُ وَ
يُكَفَّنُ وَإِمَّا تَكْفِينُهُ فَإِنَّهُ يُكَفَّنُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يُدْرَجُ فِيهَا إِدْرَاجًا
وَيَكُونُ لِفَافَتَانِ بِيضٌ يَكُونُ فِيهِمَا قَمِيصٌ وَلَا مِئْزَرٌ وَلَا سَرَاوِيلُ وَلَا
شَيْءٌ يُخَاطُ إِلَّا اللِّفَافَتَانِ فَتُخَاطُ لِضِيقِ عَرْضِ الثَّوْبِ وَصِغَرِهِ
فَيُبْسَطُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ بَعْدَ أَنْ يُجَمَّرَ بِالْعُودِ وَالنَّدِّ وَ
الْكَافُورِ وَيُجْعَلُ الطِّيبُ بَيْنَ كُلِّ لِفَافَتَيْنِ وَقِيلَ إِنَّهُ يُكَفَّنُ فِي
قَمِيصٍ وَمِئْزَرٍ وَلِفَافَةٍ وَيَكُونُ الْمِئْزَرُ تَحْتَ إِبِطَيْهِ وَلَوْ تُرِكَ الْقَمِيصُ
عَلَيْهِ وَثَلَاثَةُ أَثْوَابٍ أَفْضَلُ لِمَا رَوَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ
فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَدْ تَخَيَّرَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ حَدِيثَ عَائِشَةَ فِي
مَذْهَبِهِ عَلَيْهِ وَيُجْعَلُ الطِّيبُ وَهُوَ الْحَنُوطُ وَالْكَافُورُ فِي قُطْنٍ
فَيُجْعَلُ مِنْهُ بَيْنَ الْأَلْيَتَيْنِ وَشَدٌّ فَوْقَ خِرْقَةٍ وَيُجْعَلُ بَاقِيهِ مِنْ
مَوَاضِعِ سُجُودِهِ وَمَغَابِنِهِ كَالْأُذُنَيْنِ وَتَحْتَ بَطْنِهِ وَمَنَافِذِ
وَجْهِهِ وَمَنَاخِرِهِ وَجُرْحِهِ وَكُفِّيهِ وَكُفِّيَّةٍ وَظَاهِرِ عَيْنَيْهِ وَيُجْعَلُ
فِي عَيْنَيْهِ إِنْ خِيفَ انْتِشَارُ مَا فِي الْبَاطِنِ إِلَى الظَّاهِرِ
حَشْوٌ دَاخِلَ أَنْفِهِ وَصِمَاخَيْهِ بِالْقُطْنِ لَا كَافُورَ وَإِنْ طَيَّبَ جَمِيعَ
جَسَدِهِ بِالْكَافُورِ وَالصَّنْدَلِ كَانَ حَسَنًا وَنَافِعٌ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يَتَتَبَّعُ مَغَابِنَ الْمَيِّتِ وَمَرَافِقَهُ بِالْمِسْكِ ثُمَّ يَأْتِي بِالْمَيِّتِ وَ
يَطْرَحُهُ عَلَى اللَّفَائِفِ وَيُثْنِي طَرَفَ اللِّفَافَةِ الْعُلْيَا عَلَى شِقِّهِ

میل نکالے اور ان کو صاف کر کے پھر دوبارا پاک کر کر ایسا ہی پھر وضو کرا وے
جسطرح ہمنے بیان کیا پھر آخرین کافور ڈال کر نہلاوی پھر کپڑے سے بدن خشک کر ی
اور کم سے کم تین بار نہلانا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ سات فرض جب تین بار سے صاف ہو تو
سات بار نہلاوی اور طاق کو نہ چھوڑی تین یا پانچ یا سات اگر بیت سے نہلانے کے پیچھے
کوئی چیز نکلے تو پھر غسل دیا جاوی سات بار تک اور اگر بند نہ ہو تو روئی سے بند کیا جاوے
اور روئی کو اسجگہ پر لگا دیوی اور پاک مٹی سے اور ہمارے بعض لوگون نے کہا ہے روئی وغیرہ
سے بند نہ کیا جاوے کیونکہ امام احمد نے اس کو برا جانا ہے اور بعض نے کہا ہے جب
اس سے کوئی چیز غسل کے پیچھے نکلے تو پھر غسل نہ دیا جاوے بلکہ نجاست کی جگہ دھوئی
جاوی پھر نماز کیطرح وضو کرا کر کفن دیا جاوی اور اٹھایا جاوے اور بہتر یہ ہے کہ
پہلی بار کی دفعہ پانی اور بیری کے پتون سے نہلایا جاوے پھر خالص پانی سے جنابت کے غسل
کی طرح اور بار آخرین کافور ہو پھر خشک کر کے کفن دیا جاوی اور اسپر کفن بس کفن
دیا جاوی تین کپڑے ہمین اور انمین لپیٹا جاوی اور چادرین سفید ہون قمیص کرتا اور
تہ بند اور پائجامہ نہو اور نہ سلا ہوا کپڑا چادرون کے سوا پھر چادرین بسبب کم عرض
ہونیکی سلائی جاوین پھر بعض پر بعض بچھائی جاوین اور عود اور ند اور کافور سے خوشبو کی
کرنے کے پیچھے اور ہر دو چادرین خوشبو کی جاوے اور کہا بعض نے کفن دیا جاوے
کرتے اور تہ بند اور چادر مین اور تہ بند اسیکی بدن سے متصل ہو اور کرتہ کا تکمہ
نہ بند کیا جاوی اور تین کپڑے بہتر ہین اسلیئے کہ عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سفید سحولی کپڑون مین کفن دیے
گئے جن مین نہ کرتا تھا اور نہ عمامہ اور امام احمد نے عائشہ کی حدیث کو صحیح کہا ہے اور
یہی اُن کے مذہب کی بنا ہے پھر خوشبوئی کو کہ وہ حنوط اور کافور ہے روئی
مین ڈال کر اُسکے دوسرے کپڑون مین رکھی اور اسپر بند باندھے اور کرے باقی
خوشبو اوس کے سجدون کی جگہون مین اور رانون مین اور بغلون کے نیچے اور مونہہ
کے سوراخون مین اور کان کی سوراخون مین اور پیشانی پر اور دونو گھٹنون پر اور
اُسکی آنکھون پر اور اُسکی آنکھون مین روئی نہ کرے اگر کسی چیز کا پیٹ سے باہر آنیکا خوف
ہو تو اُس کے ناک اور کان کے سوراخون کو روئی اور کافور سے بند کرے
اور اگر اُسکے سارے بدن پر کافور اور صندل لگاوی تو بہتر ہے اور نافع
نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر میت کے جوڑون مین خوشبو
لگاتے تھے پھر میت کو اٹھا کر چادرون پر رکھی اور اُپر کی چادر کی ایک جانب
دائین طرف پھیرے

الايمن ثم يرد طرفها الآخر على شقه الايسر ويدرجهما ادراجا
ثم يفعل بالثانية كذلك فيجعل ما عند رأسه اكثر مما
عند رجليه ثم يجمع ذلك جميعه طرف العمامة فيعيده على
وجهه دون رجليه الا ان يخاف انتشارها فيعقدها ثم اذا وضع في
القبر حلها ولا يخرق الكفن واما المرأة فانها تكفن في خمسة اثواب
ازار ودرع وخمار ولفافتين ثم تلبس فيها اولا الازار ثم يعقصها
قال بعض اصحابنا يستحب ان يعمل لها خامسة تشد بها فخذاها
فيكون ذلك بدل احد اللفافتين ويضفر شعرها ثلاثة قرون
ويسدل من خلفها ويفعل بها والرجل كما يفعل بالعروس
فان تعذر رفعها جميع ما ذكرنا اجزأه ثوب واحد واما المحرم
فيغسل بماء وسدر ولا يقرب طيبا ولا يخمر رأسه ولا رجلاه
ولا يلبس مخيطا ويكفن في ثوبيه لما روى ان ابن عباس قال بينما
النبي صلى الله عليه وسلم واقف بعرفة رجل اذ وقع من
راحلته فوقصته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا رأسه فان الله يبعثه
يوم القيامة ملبيا واما السقط اذا لم يستهل فانه يغسل ويصلى عليه
وان لم يتبين اذكر هو ام انثى وسمي اسما يصلح للذكر والانثى
غسله بين الرجال والمرأة لان النساء غسلن ابراهيم بن النبي صلى الله
عليه وسلم وكان حمرة ثمانية عشر شهرا ومذكور في حديث
عطية ويغسل الرجل امرأته والمرأة زوجها
جائز بلا خلاف في المذهب هل يغسل الرجل امرأته على روايتين
وكذلك ان ام الولد وان غسل علي فاطمة الزهراء وغسل الرجل
مقدم على الدين والوصية فان لم يكن له مال فعلى من تلزمه نفقته فان
لم يكن ففي بيت المال وكذلك كفن المرأة وهل يجب عليهما او الاولى
ان يتولى دفنه من يتولى غسله ويعم الفقراء قرابته وغيرهم
طهرة لهما اذا رجعا وشفيا كما قال النبي صلى الله عليه وسلم
لعمر الخطاب يا عمر كيف انت اذا اعتلك من الارض ثلاثة اذرع و
شبر في عرض ذراع وشبر امالك اهلك فغسلوك وكفنوك وحنطوك
واتجلوا اليه فحفروا له وألحدوا له الذراع والضريح اهلك الحجر

اسکی پہچان اور
سر اور علوم دینی کی
واقفیت نہ اور انوار
دریافت من ان کا ہو
ہی طرح کہ بیس سی
طلب کرو

اور ایک جانب بائیں طرف اور اس کو اسمین لپیٹے اسی طرح باقی کی دو چادرون
مین لپیٹے لیکن کفن میت کے سر کی طرف پاؤن کی بہ نسبت زیادہ رکھے اور اس کی
طرفین عمامہ کی طرح جمع کر کے اس کے منہ اور پاؤن پر ڈالے اگر ان کے کھلنے
کا خوف ہو تو ان کو باندھ دی جیسے قبر مین کہا جاوی تو ان کو کھول ڈالے اور کفن
کو نہ پھاڑے اور عورت پانچ کپڑون مین کفن دیجاوی قمیص بند اور کرتہ اور اوڑھنی اور
دو چادرون مین انمین لپیٹی جاوے اور قمیص بند سارے بدن کو شامل ہو اور ہمارے بعض
نے کہا کہ مستحب یہ ہے کہ پانچوین چادر سے اسکی ران باندھی جاوین پھر یہ دو
چادرون کے قایم مقام ہوگا اس کے بالون کی تین مینڈھین کی جاوین اور آگے
پیچھے ڈالی جاوین اور عورت اور مرد سے ایسا کیا جاوے جیسے نبی بیاہی ہوئی
سے لیا جاتا ہے اگر عورت کے حق مین یہ باتین مشکل ہون تو ایک کپڑا کافی ہے اور
لیکن محرم کو پانی اور بیری کے پتون کی غسل دیا جاوی مگر خوشبو نہ لگائی جاوی اور نہ اسکا
سر ڈھانکا جاوی نہ پاؤن اور بیلا ہوا کفن نہ دیا جاوی اور اپنی ہی دو کپڑون مین
کفن دیا جاوی اسلیے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم عرفات مین کھڑے ہوئے تھے اور ایک آدمی اونٹ پر اپنی سواری
سے گرا اور سواری نے اسی پٹخ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا اس
کو پانی اور بیری کے پتون سے نہلاؤ اور اسی دو کپڑون مین کفن دو اور اسکا سر نہ ڈھانکو کیونکہ
اللہ اس کو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھاوے گا اور کفن اپنا جب جاوے کا ہو کر
تو اسی غسل دیا جاوے اور اس جنازہ پر پڑھا جاوی اگر وہ ناجائز ہوتا جیسے بیاہ
وہ نام کر آجاوے جو اور ثبوت کے ساتھ حدیث آتا ہے اور غسل دیتے وقت
ہین کہ ابراہیم فرزند پیغمبر کے دو عورتون نے غسل دیا اور اسکی عمر اٹھارہ مہینے کی تھی
جیسے بیان ہو چکا ہے اور عطیہ کی حدیث مین اور مرد مرد کو بلا نکاح اور عورت عورت کو اور
اگر عورت اپنے مرد کو غسل دے تو بلا خلاف جائز ہے اور مرد کو عورت کے
غسل دینے مین اور ہاتھ لگانے مین اور یہی حکم ہے ام ولد کا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت
فاطمہ زہرا کو غسل دیا اور مرد کا کفن فرض اور دفن سنت پر مقدم ہے اگر اسکے پاس
مال نہ ہو تو کفن وہ شخص دے جس پر اسکا نفقہ فرض تھا اگر وہ شخص بھی نہ ہو تو بیت المال
سے اور ایسا ہی عورت کا کفن اور عورت کے مرد پر اسکا کفن واجب نہین ہے اور بہتر یہ ہے
کہ اسکے دفن کا بھی متولی وہی ہو جو اسکے غسل کا متولی ہوا ہے اور قبر کھودی بنائی جاوے درمیانہ
قد کے موافق اور گہرائی تہائی اور ایک بالشت لمبی ہو اور ایک ہاتھ اور ایک بالشت چوڑی ہو
اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے عمر کو خطاب کر کے فرمایا اے عمر وہ وقت کیسا ہے کہ جب تم

ويستحب أن يسل الميت من قبل رأسه سلا ويكره من جنب
القبر وأسهل الجهاز وهو رواية عن الإمام أحمد وأما المرأة فيتولى
دفنها النساء كما يتولين غسلها فإن تعذر فذوو أرحامها من الرجال
فإن تعذر فالشيوخ من الأجانب ويستحب أن يتحى قبرها خلاف الرجل
لأنها عورة وقد مر على قوم وقد بسطوا على رجل ثوبا فجذبوه
قال إنما يصنع هذا بالنساء فإذا استقبل في القبر مستقبل القبلة
حتى يجلس إذا قبلت حتيا ويدل لذلك جاءت السنة بما قال عليه
التراب ويرفع القبر مزالا ويرش عليه ماء ويوضع عليه
الحصا وإن خيف انتشاره أو رجحه حصر لبرا وبسر تيمنا واقتداء
بفعل بريدة وعن الحسن أنه قال رأيت قبر النبي صلى الله عليه وسلم
وصاحبيه مسنما فإذا فرغ من تسنيمه سن تلقينه لما روى أبو أمامة
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا مات أحدكم فسويتم عليه
التراب فليقم أحدكم على رأس قبره ثم ليقل يا فلان بن فلانة فإنه
يسمع ولا يجيب ثم ليقل يا فلان بن فلانة فإنه يستوي
قاعدا ثم ليقل يا فلان بن فلانة فإنه يقول أرشدنا يرحمك الله ولكن
لا تسمعون فيقول اذكر ما خرجت عليه من الدنيا شهادة أن لا إله
إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وأنك رضيت بالله ربا وبالإسلام
دينا وبمحمد نبيا وبالقرآن إماما فإن منكرا ونكيرا يأخذ كل واحد
منهما بيد صاحبه ويقول انطلق بنا ما نقعد عند من قد لقن حجته
فقال رجل يا رسول الله فإن لم يعرف نسب أمه قال فليسنده إلى
حواء وإن شاء أن يزيد والمزيدين إخوانا وبالكعبة قبلة وبغير الإسلام
باب في ذكر
فضائل الصلوات في أيام الأسبوع ولياليه وما جاء في صلوات النهار
من ذلك ما روى عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم إذا خرجت من منزلك فصل ركعتين يمنعانك
مخرج السوء وإذا دخلت إلى منزلك فصل ركعتين يمنعانك
مدخل السوء وعن أنس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال في صلاة الصبح من توضأ وتوجه إلى المسجد ثم صلى
في الصلاة كان له بكل خطوة حسنة ومحي عنه سيئة إلى الحسنة
بعشر أمثالها فإذا صلى وانصرف عند طلوع الشمس كتب الله عز

اور مستحب ہے کہ میت سر کی طرف سے اتاری جاوے اگر یہ ممکن نہ ہو تو قبر کے پہلو سے یا جس طرح
آسان ہو اور یہی روایت ہے امام احمد سے اور عورت کے دفن کی عورتیں ہی متولی ہوں جیسے متولی
ہوئیں اسکے غسل کی اگر ممکن نہ ہو تو اس عورت کی قریبی مرد اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اجنبی
بوڑھے اور مستحب ہے کہ عورت کی قبر ڈھانکی جاوے بخلاف مردوں کے کیونکہ وہ عورت ہے
اور حضرت علی کا پھر لوگوں پر گذر ہوا انہوں نے مرد کی میت پر کپڑا پھیلا یا تھا اسکو کھینچا اور فرمایا
یہ عورت کے ساتھ کیا جاتا ہے جب قبر میں قبلہ کیطرف میت کا منہ کر کے کہا جاوے اور مٹی کی
میں مٹی ڈالی جاوے اور حدیث شریف میں ایسا ہی آیا ہے پھر اسپر باقی مٹی گرائی جاوے اور قبر
زمین سے ایک بالشت اونچی کیجاوے اور اسپر پانی چھڑکا جاوے اور اسپر سنگریزے رکھ
جاویں اور اگر کل کی ہو تو جائز ہے اور کچ کرنا مکروہ ہے اور کوہان کی صورت بنانا مسنون
ہے اسلیئے کہ حضرت حسن سے مروی ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دو
صاحبوں کی قبروں کو کوہان کی صورت پر دیکھا پھر جب دفن سے فارغ ہو تو تلقین
مسنون ہے اسلیئے کہ ابو امامہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جب تم آدمی مرجاوے اور تم اسپر مٹی ڈال لو تو ایک شخص اسکی قبر کے سر کیطرف کھڑا
ہو کر کہے اے فلانی فلانی کے بیٹی کیونکہ وہ سنتا ہے اور جواب نہیں دیتا پھر کہے اے فلانی
فلانی کے بیٹی کیونکہ وہ بیٹھ جاتا ہے پھر کہے اے فلانی کے بیٹی کیونکہ وہ کہتا ہے
راستہ بتا مجھے خدا تم پر رحم کرے اور لیکن تم نہیں سنتے پھر کہے یاد کر تو وہ کلمہ جسپر تو دنیا سے
نکلا یہ کہ نہیں کوئی لائق عبادت کی سوا اللہ کے اور تحقیق محمد بندہ اسکا اور رسول
اسکا ہے اور یہ کہ تو خوش ہوا ہے اللہ رب ہونیسے اور اسلام کے دین ہونیسے اور محمد کے
نبی ہونیسے اور قرآن کے امام ہونیسے کیونکہ منکر اور کہتے ہیں ہم کو اسکے پاس کیوں بٹھایا ہے
حالانکہ وہ تلقین کیا گیا ہے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر
اسکی ماں کا نام معلوم نہ فرمایا اسکو حوا کیطرف منسوب کرے اور اگر چاہے تو یہ بھی زیادہ کرے
اور مسلمانوں کی بھائی ہونیسے اور کعبہ کے قبلہ ہونیسے اور اسی طرح اسلام کی علامتیں **باب** جمعہ کے
دنوں اور راتوں کی نماز وں کی فضیلتوں کی بیان میں جمعہ دنوں کی زینت ہیں حدیث شریف میں آیا ہے
ابو سلمہ سے کہا مجھ کو ابو ہریرہ نے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر سے
نکلے تو دو رکعتیں پڑھ تجھ کو بری نکلنے سے بچاوینگی اور جب تو گھر میں جاوے تو دو رکعتیں پڑھ
تجھے بری داخل ہونیسے بچاوینگی اور حضرت انس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے آپ نے صبح کی نماز میں فرمایا جو وضو کر کے مسجد کیطرف نکلا پھر اسمیں نماز پڑھی اسکے
لیئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی ہے اور درجہ بلند ہو جاتا ہے اس سے ایک برائی اور ایک بھلائی کا ثواب
دس گنا پھر جسنے صبح کی نماز پڑھی پھر سورج چڑھنے کے وقت تک بیٹھا رہا اسکیلئے اللہ تعالیٰ

جعل له بكل شعرة في جسده حسنة وثقل له بحجة مبرورة وقال
جلس حتى يسبح تسبيح الله تعالى له بكل جلسة ألفي ألف حسنة ومن
صلى الغداة فله مثل ذلك وثقل له بعمرة مبرورة وعن عثمان بن عفان
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى العشاء في جماعة
فكأنما قام شطر الليل ومن صلى الفجر في جماعة فكأنما صلى الليل كله
وعن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من
صلوة أثقل على المنافقين من صلوة العشاء والفجر ولو يعلمون ما فيهما
لأتوهما ولو حبوا ولقد هممت أن آمر فتيانا فيأخذوا الحطب فأحرق
على رجال لا يشهدون الصلوة فأمر بها فتحرق وعن عطاء بن يسار عن أبي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من صلى أربع ركعات بعد زوال
الشمس يحسن قراءتهن ويعقل عن سجودهن صلى معه ألف ملك
يستغفرون له حتى الليل ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدع
أربعا بعد الزوال يطيلهن ويقول إن أبواب السماء تفتح في هذه
الساعة فأحب أن يرفع لي عمل فيها قيل يا رسول الله في من سلف
فاصل قال صلى الله عليه وسلم لا ذكر وعنه صلى الله عليه وسلم أنه
قال رحم الله عبدا صلى أربعا قبل العصر **فصل** وذكر صلوة
يوم الاحد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من صلى
يوم الاحد أربع ركعات يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة وآمن الرسول
مرة وتبارك الله تعالى له بعدد كل بصراني ونصراني حسنات وأعطاه
الله تعالى بكل حرف قرأه بكل ركعة ألف صلوة ثم أعطاه الله
تعالى في الجنة بكل حرف مدينة من مسك وأذفر محفوفة بأزيطا لب عن
النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في حد والله تعالى بكثرة الصلوة في
يوم الاحد فإنه واحد لا شريك له ومن صلى يوم الاحد بعد صلوة
الظهر أربع ركعات بعد الفريضة يقرأ في الركعة الأولى
فاتحة الكتاب وألم السجدة وفي الثانية فاتحة الكتاب وتبارك الملك
لم يتشهد ولم يسلم حتى يقوم فيصلي ركعتين أخريين يقرأ فيهما
فاتحة الكتاب سورة الجمعة ثم يسأل حاجته كان حقا على
الله تعالى أن يقضي حاجته ويبلغه مما كانت الخير
عليه **فصل** في ذكر صلوة يوم الاثنين

اسکے بدن کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی اور وہ لوٹتا ہے حج مقبول کا ثواب
لیکر اگر دوسری نماز تک بیٹھا رہا تو اللہ تعالے اسکے ہر جلسہ کے بدلے دو لاکھ نیکی کرتا
ہے اور جو عشا کی نماز پڑھی اسکے لیے بھی یہی ثواب ہے اور وہ لوٹا عمرہ مقبول کا ثواب
لیکر اور عثمان سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے
جو عشا کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جو صبح کی نماز
جماعت سے پڑھی گویا ساری رات عبادت کی اور ابو صالح سے روایت ہے وہ
ابو ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافقوں پر عشا اور
فجر کی نماز سے بڑھکر کوئی نماز دشوار نہیں ہے اور اگر ان دونوں کا ثواب جانیں تو
ضرور آویں اگرچہ گھٹنوں کے بل اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی جوانوں کو لکڑی جمع
کرنیکا حکم کروں پھر جو لوگ ہمارے ساتھ نماز میں حاضر نہیں ہوتے اُن پر آگ کے گھر جلا دوں
اور عطا بن یسار سے وہ ابو ہریرہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا جس نے
پڑھی چار رکعتیں زوال کے بعد اور اچھی قرارت پڑھی انمیں اور اُنکا اچھا رکوع کیا اور
اچھا سجدہ اسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اسکیلئے رات تک بخشش مانگتے ہیں
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوال کے بعد چار رکعتوں کو نہ چھوڑتے تھے ان کو
لمبا کرتے اور فرماتے اس گھڑی میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں میں دوست
رکھتا ہوں کہ اسمیں میرا عمل اٹھایا جاوے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ
رکعت و سلام سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں اور آپ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے اس بندے پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں **فصل** اور
کی نماز کے بیان میں ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا
جسنے اتوار کے دن چار رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں فاتحہ اور ایک بار آمن الرسول پڑھا
اللہ تعالے اسکیلئے ہر نصرانی اور نصرانیہ کے بدلے نیکیاں لکھتا ہے اور اسکو نبی کا ثواب دیتا ہے
اور لکھتا ہے اس کیلئے حج اور عمرہ کا ثواب اور لکھتا ہے ہر رکعت کے بدلے ہزار نماز جنت میں
ہر خوبی کے بدلے کستوری تیز لوبان کا ایک ایک تنور ہوگا اور حضرت علی سے مروی ہے وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا اتوار کے دن زیادہ نماز پڑھنے سے اللہ کی توحید بیان
کرو کیونکہ وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں جسنے اتوار کے دن ظہر کی نماز کے پیچھے چار
رکعتیں پڑھیں پھر فرض اور سنتوں کے پہلی رکعت میں فاتحہ اور الم سجدہ اور دوسری
رکعت میں فاتحہ اور سورت ملک پھر تشہد پڑھا اور سلام پھیرا پھر اٹھکر دو رکعتیں اور
پڑھیں اور انمیں فاتحہ اور سورہ جمعہ پڑھے اور اپنی حاجت مانگے تو اللہ تعالے پر حق ہوتا ہے
اسکی حاجت پوری کرے اور اسکو تھامے رکھے دین کو محفوظ کرے **فصل** دوشنبہ کے دن

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ عِنْدَ اِرْتِفَاعِ النَّہَارِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ مَرَّۃً وَّاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مَرَّۃً وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ مَرَّۃً فَاِذَا سَلَّمَ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّصَلَّی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ کُلَّھَا وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ اِثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مَرَّۃً فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَرَاَ اِثْنَیْ عَشْرَۃَ مَرَّۃً قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَاسْتَغْفَرَ اِثْنَیْ عَشْرَۃَ مَرَّۃً یُنَادِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ لِیَقُمْ فَلْیَاْخُذْ ثَوَابَہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَا قَالَ مَا یُعْطٰی مِنَ الثَّوَابِ اَلْفُ حُلَّۃٍ وَّیُتَوَّجُ وَیُقَالُ لَہٗ اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ فَتَسْتَقْبِلُہٗ مِائَۃُ اَلْفِ مَلَکٍ مَعَ کُلِّ مَلَکٍ ھَدِیَّۃٌ یُبَشِّرُوْنَہٗ حَتّٰی یَدُوْرَ عَلٰی اَلْفِ قَصْرٍ مِّنْ نُوْرٍ یَتَلَاْلَاُ **فَصْلٌ** فِیْ ذِکْرِ صَلٰوۃِ یَوْمِ الثُّلٰثَاءِ عَنْ یَزِیْدَ الرِّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ عَشْرَ رَکْعَاتٍ عِنْدَ انْتِصَافِ النَّہَارِ وَفِیْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ عِنْدَ اِرْتِفَاعِ النَّہَارِ یَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ مَرَّۃً فِیْ اٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ مَرَّۃً قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُکْتَبْ عَلَیْہِ خَطِیْئَۃٌ اِلٰی سَبْعِیْنَ یَوْمًا فَاِنْ مَاتَ اِلٰی سَبْعِیْنَ یَوْمًا مَاتَ شَہِیْدًا وَّغُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُ سَبْعِیْنَ سَنَۃً **فَصْلٌ** فِیْ ذِکْرِ صَلٰوۃِ یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ عَنْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اِثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً عِنْدَ ارْتِفَاعِ النَّہَارِ یَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مَرَّۃً وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے وہ جابر بن عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوشنبہ کو دن آفتاب نکلنے کے وقت دو رکعتین پڑھین ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور آیت الکرسی ایک بار اور ایکبار اخلاص اور ایک ایک بار معوذتین پڑھین اور فارغ ہو کر دس بار استغفار پڑھا اور دس بار حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اللہ تعالی اوسکے سب گناہ معاف کردیتا ہے اور ثابت بنانی سے روایت ہے وہ انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے دوشنبہ کے دن بارہ رکعتین پڑھین ہر رکعت مین فاتحہ اور آیت الکرسی ایک بار اور فارغ ہو کر بارہ بار سورہ اخلاص اور بارہ بار استغفار پڑھا قیامت کے دن ندا کیا جاوے گا اے فلانے فلانے کے بیٹے اٹھ اور اپنا ثواب اللہ سے لے پہلی چیز جو ثواب مین دیا جاوے گا۔ ہزار حلہ ہے اور تاج پہنایا جاوے گا جنت مین داخل ہو۔ پھر ایک لاکھ فرشتے اس کا استقبال کرین گے ہر فرشتہ کے ساتھ ہدیہ ہوگا اور اس کے پیچھے چلین گے نور کے ہزار محل مین سیر کرنے تک **فصل** سہ شنبہ کے دن کی نماز مین یزید الرقاشی سے روایت ہے وہ انس سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سہ شنبہ کے دن دوپہر کے وقت دس رکعتین پڑھین اور دوسری روایت مین سورج بلند ہونے کے وقت ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار ستر دن تک اوسپر کوئی گناہ نہین لکھا جاتا ستر دن تک اگر مرگیا تو شہید مرا۔ اور اس کے ستر سال کے گناہ معاف ہوے **فصل** چہارشنبہ کے دن کی نماز کے بیان مین ابوادریس رضی اللہ عنہما خولانی سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے چارشنبہ کے دن سورج کے بلند ہونے کے وقت بارہ رکعتین پڑھین۔ اور پڑھا ہر رکعت مین فاتحہ۔ اور آیت کرسی ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْمَحْوِ خَتَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ نَادَى بِهِ مَلَكٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَرَحِمَ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ وَضِيقَهُ وَظُلْمَتَهُ وَرَفَعَ عَنْهُ شَدَائِدَ الْقِيٰمَةِ وَوَفَّرَ لَهُ مِنْ يَوْمِهِ عَمَلَ سَنَةٍ **فَصْلٌ** فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ يَوْمِ الْخَمِيسِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الْخَمِيسِ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ خَمْسَ مَرَّاتٍ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ وَمِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ يُصَلِّي عَلَيَّ مِائَةَ مَرَّةٍ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَوَابَ مَنْ صَامَ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَكَانَ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ مِثْلُ حَاجِّ الْبَيْتِ وَكُتِبَ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَكَفَرَ وَكُتِبَ لَهُ حَسَنَاتٌ **فَصْلٌ** فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ صَلٰوةٌ كُلُّهَا مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ قَامَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَارْتَفَعَتْ قَدْرَ رُمْحٍ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَصَلّٰى سُبْحَةَ الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا بِالْكُتُبِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ مِائَتَيْ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ مِائَتَيْ سَيِّئَةٍ وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ مِائَةِ دَرَجَةٍ وَغَفَرَ لَهُ ذُنُوبَهُ كُلَّهَا وَمَنْ صَلّٰى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَيْ مِائَتَيْ دَرَجَةٍ وَعَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ كَانَ لَهُ فِي الْفِرْدَوْسِ سَبْعُونَ دَرَجَةً مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ حُضْرُ الْفَرَسِ الْمُضَمَّرِ سَبْعِينَ سَنَةً وَمَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ فِي الْفِرْدَوْسِ خَمْسُونَ دَرَجَةً حُضْرُ الْفَرَسِ الْجَوَادِ خَمْسِينَ سَنَةً وَمَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ ثَمَانِيَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ كُلُّهُمْ رَقِيقٌ وَمَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا حَجَّ

حالت میں فی الغایۃ وہی اذا کان لا وقت لہ الا وقتہ والمختار الاول والمراد بالکل الاکثر الذی یقوم مقام الکل والحدیث احوال الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تم ہم الاسلام کے قول لکن فی الخ

اور موذنین مین بارعرش کے پاس اُس کو ایک فرشتہ آواز کرتا ہے
اے اسکے بندے نئے سرے سے عمل کر تیرے پہلے گناہ معاف ہوئے
اور دور کرتا ہے اللہ پاک اس سے قبر کا عذاب اور اس کی تنگی اور اسکا
اندھیرا اور دور کریگا اس سے قیامت کی تکلیفین اور اٹھایا جاتا ہے
اسدن اسکا بنی سا عمل **فصل** خمیس کے دن کی نماز کے بیان مین عکرمہ
سے روایت ہے وہ ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جس نے خمیس کے دن ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعتین پڑہین پہلی رکعت
مین فاتحہ ایکبار اور آیت الکرسی سو بار اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور سو بار سورہ
اخلاص اور فارغ ہوکر سو بار مجھپر درود پڑہا اللہ تعالے اس کو رجب
اور شعبان اور رمضان کے روزہ دار کا ثواب دیتا ہے اور بیت اللہ
کا حج کرنے والے کا ثواب اور ہر ایمان اور اس پر بھروسا کرنے
والے کی گنتی کے موافق اسکے لیے نیکیان لکھی جاتی ہین **فصل** جمعہ
کے دن کی نماز کے بیان مین علی بن حسین سے روایت ہے وہ
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے رضوان اللہ علیہم کہا مینے سنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے جمعہ کا سارا دن نماز کا دن ہے
جو مسلمان بندہ کھڑا ہوا وقت بلند ہونے سورج کے نیزہ بھر یا اس سے زیادہ
پھر وضو کیا اور کامل وضو کیا اور ضحی کی دو رکعتین یقین سے اور
اور ثواب کے لیے ادا کین تو اللہ تعالی اوس کے لیے دو سو نیکی لکھتا ہے
اور دور کرتا ہے اس سے دو سو برائین اور جو چار رکعت پڑہے اللہ تعالے
جنت مین اوس کے لیے چار سو درجے بلند کرتا ہے اور جس نے آٹھ رکعتین پڑہین
اللہ تعالے بہشت مین اوسکے لیے آٹھ سو درجے بلند کرتا ہے اور اسکے سارے گناہ معاف کردیتا
ہے اور جس نے بارہ رکعتین پڑہین لکھتا ہے اللہ تعالی اوسکے لیے دو ہزار دو سو
نیکی اور محو کرتا ہے اس سے ایک ہزار دو سو برائی اور بلند کرتا ہے بہشت مین اسکے لیے ایک ہزار دو سو
درجے اور ابو صالح سے روایت ہے وہ ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ
کے دن صبح کی نماز جماعت سے پڑہی پھر مسجد مین بیٹہا اللہ پاک کو یاد کرتا ہے آفتاب نکلنے تک
اسکے لیے فردوس مین ستر درجے ہوتی ہین دو درجون کے درمیان کی مسافت کہ ڈی تیز رو کی
ستر سال کی دوڑ ہے اور جس نے جمعہ کی نماز جماعت مین پڑہی اسکے لیے فردوس مین پچاس
درجے ہوتے ہین تیز رو گھوڑی کی پچاس سال کی دوڑ کا راستہ اور جس نے عصر کی نماز جماعت
سے پڑہی گویا اوس نے اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے آٹھ غلام آزاد کیے اور جس نے مغرب
کی نماز جماعت سے پڑہی گویا اوس نے حج

ثَبْرَةَ وَعُمْرَةُ مُتَقَبَّلَةٌ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ
مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ
الْكِتٰبِ مَرَّةً وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً فَسَاقَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَقْرَءُ فَاتِحَةَ
الْكِتٰبِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَقْرَءُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ عِشْرِيْنَ
مَرَّةً فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً
فَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَرٰى مَكَانَهٗ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْمَنَامِ وَ
يُرٰى مَكَانُهٗ فِي الْجَنَّةِ اَوْ يُرٰى لَهٗ وَرُوِيَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا
اَتَى مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا
نَكُوْنُ فِي الْبَادِيَةِ بَعِيْدًا مِّنَ الْمَدِيْنَةِ وَلَا نَقْدِرُ اَنْ
نَّاْتِيَكَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَدُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا رَجَعْتُ
اِلٰى قَوْمِيْ اَخْبَرْتُهُمْ فِيْ سَبَبِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَعْرَابِيُّ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ
رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَاقْرَءْ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ
الْكِتٰبِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَفِي الثَّانِيَةِ فَاتِحَةَ
الْكِتٰبِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدْ وَسَلِّمْ
وَاقْرَءْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ جَالِسًا ثُمَّ صَلِّ
ثَمَانَ رَكْعَاتٍ اَرْبَعًا اَرْبَعًا وَاقْرَءْ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ وَاِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّ
خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغْتَ
مِنْ صَلٰوتِكَ اَهْلِلْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا مِنْ
مُّؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ صَلّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ
كَمَا اَقُوْلُ اِلَّا وَاَنَا ضَامِنٌ لَّهُ الْجَنَّةَ وَلَا يَقُوْمُ مِنْ مَّقَامِهٖ
حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ اِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَيُنَادِيْ
مُنَادٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ

مقبول اور عمرہ مقبول کیا اور مجاہد سے روایت ہے اوس نے ابن عباس سے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے
درمیان دو رکعتین پڑہین پہلے رکعت مین فاتحہ ایک بار اور آیت الکرسی
ایک بار اور پچیس بار قل اعوذ برب الفلق اور دوسری
رکعت مین ایک بار فاتحہ پڑہے اور سورہ اخلاص ایک بار اور
اور قل اعوذ برب الفلق بیس بار اور پڑہا سلام کے بعد پچاس
بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو وہ شخص دنیا سے نہ نکلے گا جب
تک اللہ تعالے کو خواب مین نہ دیکھ لے اپنی جگہ بہشت مین
یا اس کے لیے کوئی اور دیکھے اور مروی ہے کہ ایک اعرابی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اٹھا اور کہا یارسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم جنگل مین مدینہ سے دور رہتے
ہین اور ہر جمعہ مین آپ کے پاس نہین آسکتے پھر مجھے بتاؤ
ایسا کام کہ جب مین اپنی قوم کے پاس جاؤن تو اون کو
جمعہ کے سبب کی خبر دون آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اے اعرابی جب جمعہ کا دن ہو تو دن نکلنے
کے وقت دو رکعتین پڑہ پہلی رکعت مین فاتحہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور قل
اعوذ برب الناس پھر تشہد پڑہ اور سلام پھیر اور سات
بار آیت الکرسی پڑہ بیٹھکر پھر آٹھ رکعتین پڑہ چار چار
اور ہر رکعت مین فاتحہ پڑہ اور اذا جاء نصر اللہ ایک بار
اور پچیس بار سورہ اخلاص اور جب تو نماز سے فارغ ہو
ستر بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلے العظیم پڑہ پھر جس کے
ہاتھ مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے
اس کی قسم ہے کوئی مسلمان مرد اور نہ مسلمان عورت جمعہ
کے دن اس نماز کو نہین پڑہتا جس طرح مین کہتا ہون
مگر مین اس کے لیے جنت کا ضامن ہون اور نہین اوٹھتا
اپنی جگہ سے مگر اسکو اور اسکے ماں باپ کو بخشدیتا ہے اگر دو مسلمان
ہون اور عرش کے نیچے ایک منادی آواز کرتا ہے اے اللہ
کے بندے پھر عمل شروع کر

فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَذُكِرَ لَهَا فَضَائِلُ كَثِيرَةٌ يَطُولُ شَرْحُهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا نَافِيمَا تَقَدَّمَ فَضْلَ صَلٰوةٍ أُخْرٰى يُصَلِّي ثَمَانِيَ عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَهَا فَلْيُصَلِّهَا **فَصْلٌ** فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ يَوْمِ السَّبْتِ رَوٰى سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ السَّبْتِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُ نَهَارِهَا وَقِيَامُ لَيْلِهَا وَأَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ حَرْفٍ ثَوَابَ شَهِيدٍ وَكَانَ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰهِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ **بَابٌ** فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ اللَّيَالِي **فَصْلٌ** فِي ذِكْرِ فَضْلِ صَلٰوةِ لَيْلَةِ الْأَحَدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْأَحَدِ عِشْرِينَ رَكْعَةً يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدَ لِلّٰهِ مَرَّةً أَوْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ خَمْسِينَ مَرَّةً وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ مَرَّةً وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ لِنَفْسِهِ وَلِوَالِدَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتَبَرَّأَ مِنْ حَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ وَالْتَجَأَ إِلٰى حَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ آدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَفِطْرَتُهُ وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُوسٰى كَلِيمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِيسٰى رُوحُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَمُحَمَّدٌ حَبِيبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ بِعَدَدِ مَنْ دَعَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَدًا وَبَعَثَهُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الْآمِنِينَ وَكَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مَعَ النَّبِيِّينَ **فَصْلٌ** فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ رُوِيَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِي لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى الْحَمْدَ

نوٹ یہاں سے لیکر سطر کی جانب تک اصل نسخہ میں نہیں ہے حاشیہ کے قلمی نسخہ سے لیا گیا ہے

تیرے پہلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور اس نماز کی بہت فضیلت ہے مذکور ہے جس کے بیان سے طول ہوتا ہے اور ہمنے بیان کیں اور فضیلتیں دوسری نماز میں جسمیں سورہ اخلاص اٹھارہ بار پڑھنا آیا ہے جمعہ کے دن پھر جو چاہے اسے پڑھے **فصل** ہفتے کے دن کی نماز میں سعید نے ابی ہریرہ سے روایت کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہفتہ کے دن چار رکعت پڑھتا ہے اور پڑھتا ہے رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل یا ایہا الکفرون تین بار اور فارغ ہوکر آیت کرسی پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ پاک ہر حرف کے بدلے حج اور عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور ہر حرف کے بدلے ثواب برس کے دن کے روزوں کا اور دن کے قیام کا اور ہر حرف کے بدلے شہید کا ثواب دیتا ہے اور عرش کے سایہ میں نبیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا **باب** رات کی نمازوں کے بیان میں **فصل** یکشنبہ کی رات کی نماز میں انس رض مالک رض سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص یکشنبہ کی رات میں بیس رکعت پڑھتا ہے اور پڑھتا ہے ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص پچاس بار اور معوذتین ایکبار اور استغفار سو بار اور بخشش مانگتا ہے اپنے لیے اور ماں باپ کے لیے سو بار اور درود پڑھتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار اور اپنے حول اور قوت سے نکلتا ہے اور اللہ کے حول اور قوت کی التجا کرتا ہے پھر کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آدم اسکا برگزیدہ ہے اور اسکا پیدا کیا ہوا اور ابراہیم اللہ کا دوست ہے اور موسی علیہ السلام اللہ کا کلیم ہے اور عیسے اللہ پاک کی طرف سے روح ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے حبیب ہیں تو اوسکے لیے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے موافق ثواب ہوتا ہے اور اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن امن والوں سے اٹھاویگا اور اللہ تعالی پر حق ہے کہ اوسکو پیغمبروں کے ساتھ بہشت میں داخل کرے **فصل** دوشنبہ کی رات کی نماز میں اعمش سے روایت ہے وہ حضرت انس رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے دوشنبہ کی رات میں چار رکعتیں پڑھیں پہلی رکعت میں فاتحہ ایکبار

مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عِشْرِيْنَ مَرَّةً وَفِي الرَّكْعَةِ
الثَّالِثَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَ
فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَرْبَعِيْنَ
مَرَّةً ثُمَّ تَشَهَّدْ وَسَلِّمْ وَقُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خَمْسًا
وَسَبْعِيْنَ مَرَّةً وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ تَعَالٰى لِنَفْسِكَ وَلِوَالِدَيْكَ
خَمْسًا وَسَبْعِيْنَ مَرَّةً وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمْسًا وَسَبْعِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ سَلْ حَاجَتَهٗ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ
تَعَالٰى اَنْ يُعْطِيَهٗ سُؤْلَهٗ وَهِيَ تُسَمّٰى صَلٰوةَ الْحَاجَةِ وَعَنْ
اَبِيْ اُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خَمْسَ عَشْرَ
مَرَّةً فَيَقْرَءُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً اٰيَةَ
الْكُرْسِيِّ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً
جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِسْمَهٗ فِيْ اَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ
اَصْحَابِ النَّارِ غَفَرَ لَهٗ ذُنُوْبَ الْعَلَانِيَةِ وَكُتِبَ لَهٗ
بِكُلِّ اٰيَةٍ قَرَاَهَا حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ فَاِنْ مَاتَ مَا بَيْنَ
الْاِثْنَيْنِ اِلَى الْاِثْنَيْنِ مَاتَ شَهِيْدًا **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ
فَضْلِ صَلٰوةِ لَيْلَةِ الثُّلٰثَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الثُّلٰثَاءِ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَقْرَءُ
فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَاِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ
خَمْسَ مَرَّاتٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ بَيْتًا عَرْضُهٗ وَطُوْلُهٗ
وَسْعُ الدُّنْيَا سَبْعَ مَرَّاتٍ **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ فَضْلِ
صَلٰوةِ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِيْ اُوْلٰى
فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ عَشْرَ مَرَّاتٍ
وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَقُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَنْزِلُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ مَلَكٍ يَكْتُبُوْنَ لَهُ الثَّوَابَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **فَصْلٌ**

اور سورہ اخلاص دس بار اور دوسری رکعت مین فاتحہ ایک بار
اور سورہ اخلاص بیس بار اور تیسری رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ
اخلاص تیس بار اور چوتھی رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص
چالیس بار پھر تشہد کرے اور سلام پھیرے اور سورہ اخلاص پچہتر بار
پڑہے اور اپنے ماں باپ کے لیے پچہتر بار اللہ سے معافی چاہے
اور پچہتر بار حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑہے
پھر اپنی حاجت مانگے خدا پر حق ہے کہ اسکی حاجت پوری
کرے اور اسکا نام حاجت کی نماز ہے اور ابی امامہ سے روایت
ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے
دوشنبہ کی رات دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار
اور سورہ اخلاص پندرہ بار اور سلام پھیر کر پندرہ بار
آیت کرسی پڑہے اور معافی چاہے اور اللہ سے پندرہ بار
اس کا نام اللہ تعالے جنت والون مین کر دیتا ہے۔
اگرچہ دوزخیون مین سے ہو اور اس کے سر شکار گناہ معاف
ہو جاتے ہین اور ہر آیت کے بدلے اس کے لیے حج اور عمرے
کا ثواب لکھا جاتا ہے اگر دوشنبہ آئندہ تک مر جاوے
تو شہید مرا **فصل** شنبہ کی رات کی نماز مین رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے شنبہ
کی رات بارہ رکعتین پڑہین اور پڑہا ہر ایک رکعت
مین فاتحہ ایک بار اور اذا جاء نصر اللہ پندرہ بار اس کے
لیے اللہ تعالے جنت مین گہر بناتا ہے جس کا عرض اور
طول سات دنیا کے برابر ہوتا ہے **فصل** چار
شنبہ کی رات کی نماز مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا جس نے چار شنبہ کی رات مین دو رکعتین
پڑہین پڑہا پہلی رکعت مین فاتحہ ایک بار اور قل اعوذ
برب الفلق دس بار اور دوسری رکعت مین فاتحہ ایکبار
اور قل اعوذ برب الناس دس بار تو اترتے ہین ستر
ہزار فرشتے ہر آسمان سے جو اس کے لیے قیامت
تک ثواب لکھتے ہین **فصل**

المقالة الثانية والثلثون

في ذكر صلوة ليلة الخميس عن ابي صالح عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى ليلة الخميس ما بين المغرب والعشاء ركعتين يقرء في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة وآية الكرسي خمس مرات وقل هو الله احد خمس مرات والمعوذتين خمس مرات فاذا فرغ من صلوته استغفر الله تعالى خمس عشر مرة وجعل ثوابه لوالديه غفر الله تعالى له ما ادى حقهما وان كان عاقا لهما واعطاه الله سبحانه وتعالى ما يعطي الصديقين والشهداء **فصل** في ذكر صلوة ليلة الجمعة عن جابر بن عبد الله رض عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى ليلة الجمعة بين المغرب والعشاء اثنتي عشرة ركعة يقرء في كل ركعة فاتحة الكتاب وقل هو الله احد عشر مرات فكانما عبد الله تعالى اثنتي عشرة سنة صيام نهارها وقيام ليلها وروي عن كثير بن سلمة عن انس بن مالك رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى ليلة الجمعة صلوة العشاء الاخرة في جماعة وصلى بعدها ركعتين السنة ثم صلى بعدها عشر ركعات يقرء في كل ركعة الحمد لله مرة وقل هو الله احد مرة والمعوذتين مرة مرة ثم اوتر بثلاث ركعات ونام على جنبه الايمن ووجهه الى القبلة فكانما احيى ليلة القدر وقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم الذاهب الى الصلوة على في الليلة الظلماء والى الموم الاذهر ليلة الجمعة ويوم الجمعة **فصل** في ذكر فضل صلوة ليلة السبت عن انس بن مالك رض عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى ليلة السبت بين المغرب والعشاء اثنتي عشرة ركعة بنى الله تعالى له قصرا في الجنة وكانما تصدق على كل مؤمن ومؤمنة وتاب من اليهود ونكاح حقا على الله ان يغفر له **فصل** وقد ذكرنا في مجلس التوبة فيما نقل من فضائل الكتب انما

پنجشنبہ کی رات کی نمازمین ابو صالح سے روایت ہے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے پنجشنبہ کی رات مغرب اور عشا کے درمیان دو رکعتین نماز پڑہین اور ہر رکعت مین فاتحہ ایکبار اور آیت الکرسی پانچ بار احد سورہ اخلاص پانچ بار اور معوذتین پانچ بار پہر نماز سے فارغ ہوکر پندرہ بار استغفار پڑہا اور اسکا ثواب اپنے ماں باپ کو بخشا تو اس نے ماں باپ کا حق ادا کیا اگرچہ ان دونوں کا عاق ہو اور اللہ تعالے اس کو صدیقون اور شہیدون کا سا ثواب دیتا ہے **فصل** جمعہ کی رات کی نماز مین جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا جس نے جمعہ کی رات مغرب اور عشا کے درمیان بارہ رکعتین نماز پڑہی ہر رکعت مین فاتحہ اور سورہ اخلاص دس بار گویا اوس نے اللہ کی عبادت بارہ سال کی دن کو روزہ رکھے اور رات کو کہڑا ہوا اور کثیر بن سلمہ سے روایت ہے وہ انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کی رات عشا کی نماز جماعت سے پڑہی اور اسکے بعد دو رکعتین سنت پڑہین پہر دس رکعتین ناہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص ایک بار اور معوذتین ایک ایک بار پہر تین وتر پڑہے اور اپنے داہنے کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے سوگیا تو اس نے گویا ساری لیلۃ القدر کی رات کی عبادت کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کی رات مین اور جمعہ کے دن مین مجھپر بہت درود پڑہو **فصل** ہفتہ کی رات کی نماز مین حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس نے مغرب و عشا کے درمیان ہفتہ کی رات بارہ رکعتین پڑہین اللہ تعالے اس کے لیے بہشت مین ایک محل بناتا ہے اور سے گویا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور یہود کو دین سے بیزار ہوا اور اللہ پر حق ہے کہ اسکو بخشدے **فصل** اس سے پہلے ہم اسی کتاب کی مجلس توبہ مین بیان

يَشْتَغِلُ بِالنَّوَافِلِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ
وَاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ بَعْدَ اِحْكَامِ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ فَلَا
يَشْتَغِلُ بِسِوَاهَا بَلْ يَنْوِيْ بِجَمِيْعِ عِبَادَاتِهٖ فَرَائِضَ
مَا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جِنْسٍ مِّنْهَا فَيَنْوِيْ بِجَمِيْعِ هٰذِهِ الصَّلٰوتِ
الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ قَضَاءً لِيَسْقُطَ
عَنْهُ الْفَرْضُ وَيَحْصُلَ لَهُ الْفَضْلُ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمَا
بِمَنِّهٖ وَرَحْمَتِهٖ وَكَرَمِهٖ فَاِذَا تَحَقَّقَ بَرَاءَةُ سَاحَتِهٖ مِنَ
الْفَرَائِضِ فَحِيْنَئِذٍ يَنْوِيْ بِجَمِيْعِ ذٰلِكَ نَافِلَةً **فَصْلٌ**
فِيْ ذِكْرِ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ
عَنْ وَالِدِهٖ قَالَ اَنَا اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي
الْفَوَارِسِ وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَّالُ قَالَ اَنَا
اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْوَاعِظِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْبَغَوِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ
عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم
قَالَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ
اَلَا اَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ
غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ
خَطَاَهُ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ اَنْ
تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ
وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ
قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ
رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا
ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ
فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ
رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِيْ
كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ
اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ

اگر نفلی نماز روزہ صدقہ وغیرہ کے ساتھ فرایض کے پیچھے
مشغول ہو فرایض چھوڑکر نوافل سے مشغول نہ ہو اور اپنی سب
عبادت مین ہر قسم کے فرض ادا کرنے کی نیت کرے
پھر ان دن رات کی نمازون مین جو ہمنے بیان کین قضا
کی نیت کرے تاکہ اس کے ذمہ فرض نہ رہے اور فضیلت حاصل
ہو اللہ تعالے اپنے احسان اور رحمت اور بخشش سے یہ دو نو
نصیب کرے جب فرایض کے میدان سے بری ہو تو نفل
سے مشغول ہو **فصل** تسبیح کی نماز کی فضیلت مین حدیث
سنائی ہمین شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا ہم کو خبر دی
ابو الفتح محمد بن احمد بن ابی الفوارس اور ابو محمد حسن بن محمد
خلال نے کہا ہم کو خبر دی ابو حفص عمر بن الواعظ نے
نے کہا ہم کو حدیث سنائی عبد اللہ بن محمد بن بغوی
نے کہا ہم کو حدیث سنائی اسحاق بن ابی اسرائیل نے کہا
حدیث سنائی ہمکو موسے بن عبد العزیز نے کہا ہمکو حدیث سنائی
حکم بن ابان نے کہا مجھکو حدیث سنائی عکرمہ نے ابن عباس رض
سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس کو فرمایا اے عباس
اے چچا مین تجھے ایسی دس باتین نہ بتاؤن کہ جب تو انپر
عمل کرے تو اللہ تعالے تیرے پہلے پچھلے پرانے نئے
خطا سے ہوئے اور دانستہ کئے ہوئے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ
اور ظاہر گناہ معاف کردے وہ یہ ہے کہ تو چار رکعتین نماز
پڑہی پڑہے تو ہر رکعت مین فاتحہ اور ایک سورہ پھر جب قرات سے فارغ
ہووے تو کہے قیام مین بعد سورہ کے سبحان اللہ والحمد للہ ولا
الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر تو رکوع کرے اور رکوع مین یہی کلمہ
دس بار کہے پھر تو رکوع سے اپنا سر اٹھاوے پھر تو یہی کلمے دس بار
کہے پھر سجدہ مین یہی کلمے دس بار کہے پھر سجدے سے اپنا سر
اٹھاوے پس یہی کلمے دس بار کہے دوسرے سجدے مین
یہی کلمے دس بار کہے پھر سر اوٹھا کر دس بار کہے پس یہ پچہتر بار
ہوا اور ایسا ہی چارون رکعت مین کرے پس اگر تو روز پڑہ
سکے تو روز پڑہ ایک بار ورنہ ہر جمعہ مین

فِي مَحَلِّ جُمُعَتِهِ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ
تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً وَقَدْ
فِي لَفْظٍ آخَرَ يُقْرَءُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَبِّحِ
اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَإِذَا زُلْزِلَتْ
وَفِي الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الرَّابِعَةِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ
عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أُعْطِيكَ
وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ وَرُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِيهِ زِيَادَةُ عَشْرَةٍ فِي
حَالِ الْقِيَامِ وَفِي غَيْرِهِ إِسْقَاطُهَا وَفِي بَعْضِ الْأَلْفَاظِ
فَذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ يَعْنِي بِهِ التَّسْبِيحَ فِي الْأَرْبَعِ وَفِي لَفْظٍ
آخَرَ فَذَلِكَ أَلْفٌ وَمِائَتَانِ يَعْنِي أَنْوَاعَ التَّسْبِيحِ وَهِيَ
أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
فَإِذَا ضَرَبْتَ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ كَانَتْ أَلْفًا وَمِائَتَيْنِ وَقَالَ
بَعْضُ الْعُلَمَاءِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُسْتَحَبُّ فِعْلُهَا فِي الْجُمُعَةِ
مَرَّتَيْنِ مَرَّةً لَيْلًا وَمَرَّةً نَهَارًا **فَصْلٌ** فِي صَلَاةِ
الِاسْتِخَارَةِ وَدُعَائِهَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ
يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِأَمْرٍ أَوْ بِإِرَادَةِ خَيْرٍ فَلْيَرْكَعْ
رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ
بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَ
أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا
الْأَمْرَ وَتُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَ
آخِرَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِهِ وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ
لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا
الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِهِ
وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ

ورنہ ہر مہینہ مین ورنہ ہر سال مین ورنہ ساری عمر مین اور دوسری
روایت مین ہے پہلی رکعت مین فاتحہ اور سبح اسم
ربک الاعلی پڑہے اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور
اذا زلزلت اور تیسری رکعت مین فاتحہ اور قل یاایہا الکفرون
اور چوتھی رکعت مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور حدیث سنائی
ہم کو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر بن ابیطالب کو مین تجھے
نہ بخشون مین تجھے نہ عطا کرون آخر تک حدیث بیان کی
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات عمرو بن
عاص کو بھی فرمائی اور اس مین دس تسبیحین قیام مین زیادہ ہین
اور اس کے غیر مین انکا بیان نہین اور بعض روایت مین
ہے یہ سب تین سو تسبیحین ہوتی ہین چار رکعت مین اور بعض
روائتون مین پھر یہ مجموعہ ایک ہزار دو سو ہوا اور وہ تسبیح
یہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب تو
چار سو کو تین سو مین ضرب دے تو ایک ہزار دو سو ہونگی
اور بعض علمانے کہا یہ نماز ہر جمعہ مین دوبار کرنی مستحب
ہے ایک بار رات مین اور ایک بار دن مین **فصل** اور استخارہ
کی نماز اور اسکی دعا مین محمد بن منکدر سے روایت ہے اوس نے
جابر بن عبداللہ رض سے کہا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو اسطرح
کاموں مین استخارہ سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورہ سکھاتے
فرماتے جب کوئی تم مین سے کسیکام کا یا کہین جانے کا قصد کرے
تو دو رکعتین نفل ادا کرے پھر کہے ای اللہ مین تجھ سے بھلائی مانگتا
ہون اسلیے کہ تو جانتا ہے اور قدرت طلب کرتا ہون اس لیے
کہ تو قادر ہے اور تیرا بڑا فضل مانگتا ہون تو قادر ہے اور مین قادر نہین
اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا ہون اور تو ہی ہاتون کو جانتا ہے
اے اللہ اگر تو اس کام کو میرے لیے میرے دین اور میری دنیا
اور میری آخرت اور میرے انجام کار مین اچھا جانتا ہے تو تو اسکو میرے
لیے مقدر کر اور اسکو میرے لیے آسان کر اور مجھکو اسمین برکت کر اور اگر تو
مجھ کو اس کام کے اور میرے لیے برائی آسان کر جہان ہو اور جہانتک مین
ہون اور مجھکو اپنی تقدیر پر خوش کر

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فَيَنْبَغِي لِكُلِّ أَحَدٍ إِذَا تَحَقَّقَ عَزْمَهُ عَلَى الْخُرُوجِ
إِلَى وَجْهٍ مِنْ سَفَرِ التِّجَارَةِ أَوْ حَجٍّ أَوْ زِيَارَةٍ أَنْ يَقُولَ عَقِيبَ الَّتِي تَلِي
اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ فِي وَجْهِي هَذَا إِبْلَاغَةً مِنِّي
بِتَيْسِيرِكَ وَلَا رَجَاءَ إِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةَ أَتَوَكَّلُ عَلَيْهَا وَلَا حِيلَةَ
أَلْجَأُ إِلَيْهَا إِلَّا طَلَبَ فَضْلِكَ وَالتَّعَرُّضَ لِمَعْرُوفِكَ وَرَحْمَتِكَ
وَالتَّكَوُّنَ إِلَى حُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا قَدْ سَبَقَ
لِي فِي وَجْهِي هَذَا مِمَّا أُحِبُّ وَأَكْرَهُ اللَّهُمَّ فَاصْرِفْ عَنِّي بِقُدْرَتِكَ
مَقَادِيرَ كُلِّ بَدَاءٍ وَنَحْسٍ عَنِّي كُلَّ كَرْبٍ دَاءٍ وَابْسُطْ عَلَيَّ لَنَا
مِنْ رَحْمَتِكَ وَلُطْفًا مِنْ عَوْنِكَ وَخُذْ بِزِمَامِ حِفْظِكَ جَمِيعَ
مَعَافِيَاتِكَ تُدَيِّرُهَا الْأَحْمَالَ وَيَاخُذُ فِي الْمَسِيرِ وَيَقُولُ يَا رَبِّ
قَضَاؤُكَ عَلَى حَقِيقَةٍ أَحْسِنْ أَمَلِي وَأَدْفَعْ عَنِّي مَا أَحْذَرُ
مِمَّا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي وَاجْعَلْ ذَلِكَ خَيْرًا لِي فِي دِينِي
وَآخِرَتِي أَسْأَلُكَ يَا رَبِّ أَنْ تَخْلُفَنِي مِمَّا خَلَّفْتُ وَرَاءِي
مِنْ أَهْلِي وَوَلَدِي وَقَرَابَاتِي بِأَحْسَنِ مَا خَلَّفْتَ بِهِ غَائِبًا
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَحْصِينِ كُلِّ عَوْرَةٍ وَتَحْفِيظِ مَنْ كُلِّ
مَخَافَةٍ وَكِفَايَةِ كُلِّ مُهِمٍّ وَصَرْفِ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَكَمَالِ مَا
تَجْمَعُ لِي بِهِ مِنَ الرِّضَاءِ وَالسُّرُورِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ
أَنْزِعْنِي فِي ذَلِكَ كُلِّهِ شُكْرَكَ وَذِكْرَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ
حَتَّى تَرْضَى عَنِّي وَتُدْخِلَنِي جَنَّتَكَ بِرَحْمَتِكَ بَعْدَ الرِّضَى
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَيَنْبَغِي أَنْ يُكْثِرَ فِي سَفَرِهِ مِنْ هَذَا الدُّعَاءِ
فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُ لَيْلًا وَنَهَارًا وَهُوَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
خَلَقَنِي وَلَمْ أَكُ شَيْئًا مَذْكُورًا اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى أَهْوَالِ
الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الدُّهُورِ وَمَصَائِبِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ
وَالْخَلَائِقِ شَرِّ مَا يَسْتَلُ الظَّلُومُونَ اللَّهُمَّ فِي سَفَرِي فَاصْحَبْنِي
وَفِي أَهْلِي فَاخْلُفْنِي وَبَارِكْ لِي فِي رِحْلَتِي وَفِي نَفْسِي
وَذَلِّلْنِي فِي أَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِي وَفِي خُلُقِي فَقَوِّمْنِي
وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ لِجَنَابِكَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي
أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ
أَمْرُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ أَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَلَا

اے مہربانون کے مہربان پھر ہر ایک شخص جب کسی طرف جانیکا
تجارت کے لئے یا حج کے لیے یا زیارت کے لیے قصد کرے
لائق ہے یہ کہ کہے دو رکعت نفل پڑھکر یا اللہ مین اسطرف جانیکا
ارادہ کرتا ہون تجھپر بھروسا کرکے اور تیری امید کرکے اور میری اپنی
کوئی قوت نہین ہے اور نہ حیلہ جس کی طرف مین پناہ پکڑون مگر تیرا
فضل اور تیری نیکی اور تیری رحمت اور تیری اچھی عبادت کو ساتھ
آرام میرے اسطرف جانے مین جو بھلائی ہے اسکی ساتھ تیرا علم
سبقت کرچکا ہے یا اللہ پس پھیر مجھسے اپنی قدرت کے ساتھ ہر بلا کی
تقدیر اور ہر سختی کو میرے لیے آسان کر اور ہر بیماری دور کر اور مجھپر اپنی
رحمت کی چادر اور اپنی مدد پھیلا اور مجھے اپنی حفاظت مین رکھ اور سب
طرح سے عافیت مین پھر بوجھ اٹھاکر سفر کرے اور کہے اے اللہ تیری
تقدیر مجھپر جاری ہے میری امید کو نیک کر اور جس سے مین ڈرتا ہون اسکو دور کر کیونکہ تو خوب
جانتا ہے مجھسے اور اسکو میرے دین اور دنیا مین بہتر کر سوال کرتا ہون تجھسے
اے اللہ کہ تو میرے اہل اور اولاد اور قرابت مین اس طرح خلیفہ ہو جیسے تو اور
مسلمانون کا انکے پیچھے خلیفہ ہوتا ہے پردون کے ڈھانکنے مین اور ہر
بچانے مین اور ہر تکلیف کے کفایت کرنے مین اور ہر برائی کو دور کرنے مین اور
دنیا اور آخرت کے خوش کرنے مین پھر روزی دے مجھے اس مین اپنا ذکر
اور شکر اور اپنی اچھی عبادت تاکہ تو مجھسے خوش ہو اور اپنی رحمت سے مجھے
بہشت مین داخل کرے۔ اے مہربانون کے مہربان اور سفر مین اس دعا کو
بہت پڑھے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بہت پڑھتے
اور وہ دعا یہ ہے سب تعریف اللہ کو جس نے مجھکو بنایا اور مین کچھ چیز نہ تھا
یا اللہ میری مدد کر دینے کے ہولون مین اور زمانے کی مخلوقون مین اور دنیا
اور دنون کی تکلیفون مین اور مجھے ظالمون کی برائی سے بچا یا اللہ تو میرا
سفر مین یار ہو اور میرے گھر مین خلیفہ اور میری روزی مین برکت کر اور میری
آنکھون مین مجھے ذلیل اور لوگون کی آنکھون مین بڑا اور میری پیدائش
کو سیدھا کر اور یا اللہ مجھے اپنا دوست بنا تیری عزت والے سونپہ
کی پناہ لیتا ہون جسکے ساتھ آسمان روشن ہوگئی اور جس سے اندھیرے
کھل گیے اور جس سے پہلون اور پچھلون کے کام درست ہوئے۔
(مانگتا ہون) یہ کہ تو مجھپر اپنا غضب نہ اتارے اور نہ

تَنْزِلِي بِسَخَطِكَ الْعُقْبٰى فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ
الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ اَللّٰهُمَّ
اطْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ أَسْأَلُكَ بَلَاغًا يُبَلِّغُ
خَيْرًا وَمَغْفِرَةً وَرِضْوَانًا أَسْأَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ وَيَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنْ مَنْزِلِهِ بِسْمِ اللّٰهِ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُ قِيلَ فِي
الْخَبَرِ إِنَّهُ يُقَالُ لَهُ وُقِيتَ وَكُفِيتَ وَحُمِيتَ وَيَنْبَغِي إِذَا رَكِبَ
رَاحِلَتَهُ أَنْ يُكَبِّرَ ثَلَاثًا وَيَحْمَدَ ثَلَاثًا وَيَقُولَ سُبْحَانَ الَّذِي
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لِأَنَّهُ
مَرْوِيٌّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ وَرَكِبَ يَقُولُ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هٰذَا التُّقٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا
تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا بُعْدَ الْأَرْضِ
اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ
اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا وَزَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ
فَقَالَ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَمِنَ الْمُنْقَلَبِ فِي كَآبَةِ
الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَيَنْبَغِي لَهُ إِذَا أَرَادَ دُخُولَ قَرْيَةٍ
أَوْ مَدِينَةٍ أَنْ يَقُولَ كَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ
وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ أَهْلِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا أَسْأَلُكَ مَوَدَّةَ خِيَارِهِمْ وَأَنْ
تَجْنِيَنِي مِنْ شَرِّ أَشْرَارِهِمْ **فَصْلٌ** فِي حِرْزِ الْمُسَافِرِ مِنْ
كُلِّ سَارِقٍ وَسَبُعٍ وَمُؤْذٍ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا بِعَيْنِكَ
الَّتِي لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنَا بِرُكْنِكَ الَّذِي لَا يُرَامُ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِكَ
عَلَيْنَا لَا نَهْلِكُ وَأَنْتَ رَجَاؤُنَا وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ

تو اترے مجھ پر اپنا غصہ تیری طرف رجوع کرتا ہون جس قدر طاقت کرتا
ہون اور گناہ سے پھرنیکی طاقت اور نیکی کی طاقت تیری ہی مدد سے ہے
یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیری سفر کی تکلیف سے اور برے پھرنے سے
اور نزل سے پیچھے ترقی کے اور مظلوم کی بددعا سے یا اللہ لپیٹ ہمارے
لیے زمین اور آسان کو ہمپر سفر مانگتا ہون تجھسے ایسا امر جس سے پہونچون
بھلائی اور خوشی کو مانگتا ہون تجھسے ساری بھلائی تو جو چاہتا ہی
کرسکتا ہے اور گھر سے نکلتے وقت کہے اللہ کا نام لیکر نکلتا ہون اسی
بھروسا ہے اور سب طاقتین اور قوتین اسی کی مدد سے کیونکہ حدیث
مین آیا ہے کہ فرشتہ اوسکو کہتا ہی تو بچایا گیا اور کفایت کیا گیا اور حمایت
کیا گیا اور جب سوار ہو تو تین بار اللہ اکبر کہے اور تین بار الحمد للہ پھر کہے
پاک ہے وہ جس نے اسکو ہمارا فرمانبردار کردیا اور ہم تو اس کے نزدیک بھی نہین
ہوسکتے تھے تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہین مینے اپنی جان پر
ظلم کیا تو مجھے معاف کر کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہین کرتا کیونکہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی اور ابن عمر کی حدیث مین ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کے لیے سوار ہوتے فرماتے یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون
تجھسے اس سفر مین تقوی اور وہ کام جس سے تو خوش ہو یا اللہ ہمپر سفر آسان
کر اور ہمسے زمین کی دوری لپیٹ یا اللہ تو سفر مین یار ہے اور تو گھر مین خلیفہ
ہے یا اللہ سفر مین ہمارا یار ہو اور گھر مین ہمارا خلیفہ اور ابن جریج نے
زیادہ کہا پھر فرماتے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے سفر کی تکلیف سے اور پھر
سے اور بری نظر سے اہل اور مال مین اور جب کسی بستی یا شہر مین داخل ہونیکا
قصد کرے تو کہے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اے ساتون آسمانون کے
مالک اور جنکو انہون نے سایہ کیا اور زمینون کے مالک اور جنکو انہون نے اٹھایا اور شیطانون
کے مالک اور جنکو انہون نے گمراہ کیا مین تجھسے اس گاؤن کی بھلائی مانگتا ہون
اور اسکے رہنے والون کی بھلائی اور بہتر اسکی جو اسمین ہے اور اسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون
اور اسکے رہنے والون کی برائی اور برائی سے اوسچیز کے جو اسمین ہے مانگتا ہون اسکو نیکون کی
محبت عطا کر اسکے پڑوس سے دور رہنا **فصل** سانو چور اور درندے اور ہر موذی سے محفوظ رہنے کا
ہماری اپنی آنکھ کے ساتھ نگہبانی کر جو نہین سوتی اور اپنے اس رکن کے ساتھ جسکا قصد
نہین کیا جاتا اور ہمپر چونکہ تو قادر ہے رحم کر تاکہ ہم ہلاک نہون تو ہی ہماری امید ہے عثمان بن عفان
سے روایت ہے کہا مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے جو شخص

نسخہ درست ہو گیا اور مین
بچا اور فلان کی عزت
کی گئی اور مین بیمار تھا
کہ میری عیادت کی
گئی اور فلان کی توبت
کی گئی اور میری نزع اور
فلان بچا کر دیا گیا اور
مین جھوٹا تو نہین ہون
کہ اسقول کا
اپنی ذات
صفات مین یکتا ہے
جسکا کوئی شریک نہین
اور یکا ہے جسمین
کہا ہے اور اس شخص
کے بیچ جسمین کی اور
اپنے دل کو جسپر

فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي
الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ الْخُرَاسَانِيِّ
عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي الرَّوْحَاءِ قَالَ ضَلَلْتُ بِطَرِيقِ
مَكَّةَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي فَسَمِعْتُ حِسًّا خَلْفِي فَاسْتَوْحَشْتُ
فَسَمِعْتُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَلَحِقَنِي فَقَالَ أَحْسِبُكَ ضَلَلْتَ قُلْتُ
نَعَمْ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ شَيْئًا إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ وَأَنْتَ ضَالٌّ
اهْتَدَيْتَ أَوْ مُسْتَوْحِشٌ اسْتَأْنَسْتَ أَوْ آرِبٌ نِمْتَ قُلْتُ
بَلٰى قَالَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ذِي الشَّأْنِ الْعَظِيمِ الْبُرْهَانِ شَدِيدِ
السُّلْطَانِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقُلْتُهَا فَإِذَا
أَصْحَابِي قَرِيبٌ فَطَلَبْتُ الرَّجُلَ فَلَمْ أَجِدْهُ قَالَ أَبُو بِلَالٍ
فَضَلَلْتُ بِمَرَّةٍ مِنْ أَهْلِي هٰذَا فَالْتَفَتُّ لَذَا فَإِذَا أَنَا بِأَهْلِي
وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي
نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ أَوْ كَاذِبًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِي
الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ
عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كُشِفَ عَنْهُ
بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى **فَصْلٌ** فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ الْكِفَايَةِ
وَهِيَ رَكْعَتَانِ يُصَلِّيهَا أَيَّ وَقْتٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي
كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَ قٓ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ
مَرَّاتٍ فَيَكْفِيهِمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
خَمْسِينَ مَرَّةً ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ وَهُوَ
يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا مُسَبِّبَ كُلِّ سَبَبٍ
يَا مَنْ يَدَاهُ بِالْخَيْرِ مَبْسُوطَتَانِ يَا كَافِيَ مُحَمَّدٍ الْأَحْزَابَ
وَيَا كَافِيَ إِبْرَاهِيمَ النَّيْرَانَ يَا كَافِيَ مُوسٰى فِرْعَوْنَ

ابتدا رات مین کہے اللہ کے نام سے جس کے نام سے نہین ضرر دیتی کوئی چیز
زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ سنتا ہی جانتا تین بار اوسکو ناگہان بلا نہین
پہونچتے صبح تک اور ابو یوسف خراسانی سی روایت ہی وہ ابی سعید بن ابی الروحا
سے اوس نے کہا مین بعض راتون مین مکہ کے راستے مین بہول گیا پھر اپنے پیچھے
آہٹ سنی تو مین ڈر گیا اور مین نے قرآن پڑہتا سنا پھر مجھے ملا اور بولا مین تجھے
بہولا ہوا سمجھتا ہون مینے کہا بیشک بولا مین تجھے وہ چیز نہ سکہاؤن کہ جب تو
اوسے کہے اور تو بہولا ہوا ہو تو راہ پاوے اور اگر تو ڈرتا ہو تو بیخوف ہووے
یا بیخواب ہووے تو تو سوجاوے مینے کہا کیون نہین بولا کہہ اللہ کے نام سے
جو مرتبہ والا ہے بڑی دلیل والا بڑے غلبے والا ہر دن وہ شغل مین ہے مین اللہ
کی پناہ لیتا ہون شیطان کی برائی سے جو اللہ نے چاہا ہوا نہ طاقت اور نہ قوت مگر
اللہ پاک کی مدد سے جب مین نے پڑہا تو ناگہان میرے یار قریب ہین پھر مینے آدمی
دیکہا تو نہ پایا ابو بلال نے کہا مین منی مین اپنا اہل بہول گیا پھر مین نے پڑہی
دعا تو ناگہان مین اپنے اہل کے پاس ہون اور ابو الدرداء سے روایت ہی کہا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص روز سات بار کہے میرا
کارساز اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہی نیکون کا کارساز ہوا
کرتا ہے مجھے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہین مینے اوسپر بہروسا
کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہی اللہ تعالے اوس کے سب غم دور کر دیتا ہے
اگرچہ وہ سچا ہو یا جہوٹا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو سختی
کے وقت کہے نہین کوئی معبود اللہ کے سوا جو بردبار کریم ہے پاک ہے اللہ
عرش بڑے کا مالک سب تعریف اللہ کو جو مالک ہے جہانون کا
اللہ کے حکم سے اوسکا غم دور ہو جاتا ہے **فصل** کفایت کی نماز مین
اور وہ دو رکعت ہین جب چاہے پڑہے اور پڑہے ہر رکعت مین
فاتحہ ایکبار اور سورہ اخلاص دس بار اور فسیکفیکہم اللہ
وہو السمیع العلیم پچاس بار پہر سلام پہیرے اور یہ دعا پڑہے یا
اللہ یا رحمان یا حنان یا منان اے ہر زبان مین پاک کہو
گئے اے وہ شخص جس کے ہاتہ بہلائی سے فراخ ہین اے
محمد کی کفایت کرنیوالے اصحاب کو دن اے ابراہیم
کو آگ سے نجات دینے والے اے موسے
علیہ السلام کو فرعون سے بچانیوالے

وَيَا كَافِيَ مُوسَى الْجَبَّارَةَ وَيَا كَافِيَ نُوحًا الْغَرَقَ وَيَا كَافِيَ لُوطًا
فُحْشَ قَوْمِهِ يَا كَافِيَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ
يَا كَافِيَ عَائِشَةَ وَآسِيَةَ اكْفِنِي بِعَظِيمِ الْبَلَاءِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
حَقًّا لَا أَخَافُ وَلَا أَخْشَى مَعَ اسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ شَيْئًا فَإِنَّهُ
يَكْفِي وَيُجْمَعُ لَهُ وَيُؤْمَنُ عِنْدَ صَلَاتِهِ **فَصْلٌ** فِي ذِكْرِ
صَلَاةِ الْخَصَمَاءِ وَهِيَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ يَقْرَأُ
فِي الْأُولَى فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ إِحْدَى عَشْرَ مَرَّةً
وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ قُلْ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ الْفَاتِحَةَ وَعَشْرَ مَرَّاتٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ وَأَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ مَرَّةً وَفِي الرَّابِعَةِ الْفَاتِحَةَ وَخَمْسَ
عَشْرَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً ثُمَّ يَجْعَلُ
ثَوَابَهَا لِخُصَمَائِهِ يُكْفِيهِ اللَّهُ أَمْرَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فِي سَبْعَةِ أَوْقَاتٍ أَوَّلَ لَيْلَةٍ
مِنْ رَجَبٍ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَآخِرَ جُمُعَةٍ مِنْ رَمَضَانَ
وَيَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ **فَصْلٌ**
فِي صَلَاةِ الْعَتَقَاءِ فِي شَوَّالٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ الْبَنَا عَنْ
وَالِدِهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ الْعَلَّافُ
قَالَ أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صِدِّيقٍ
ثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ
الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
مَحْمُودٍ أَخُو نَائِلَةَ بْنِ نَجِيبٍ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي شَوَّالٍ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ
لَيْلًا كَانَ أَوْ نَهَارًا يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَمْسَ
عَشْرَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَبَّحَ
سَبْعِينَ مَرَّةً وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ مَرَّةً
وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ
إِلَّا أَتْبَعَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ يَنَابِيعَ الْحِكْمَةِ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا
لِسَانَهُ وَأَرَاهُ دَاءَ الدُّنْيَا وَدَوَاءَهَا وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ
نَبِيًّا مَا مِنْ مُصَلٍّ هَذِهِ الصَّلَاةَ كَمَا وَصَفْتُ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ

بل بجہ کو صاف
کرنا یہ کا ابیم و نفس
کی بدی سے بچنا خاص
اپنے اور خاص کر اپنا
بچا بچہ کو بری الذمہ
اور نفس کی بدی
کا علم کرنے والے
کے اکراہ کرانے والے
تیری شیطانوں اور تیری
خواہش اور جاہل لوگوں
فتنہ کرنے والوں کے
بیوقوفی کے جو تم
درمیان اور تم اُن
پر اور ان پر اور
کے درمیان ہیں
نازل کرنا

اے عیسے علیہ السلام کو سرکشوں سے رہا کرنیوالے نوح علیہ السلام کو
غرق سے سلامت رکھنے والے اے لوط کو اسکی قوم فحش سے محفوظ رکھنے
والے اے ہر چیز سے بچا نیوالے جس سے کوئی نہین بچا سکتا اے عائشہ اور آسیہ
علیہا السلام کے کفایت کرنیوالے مجھے ہر چیز کی بڑی آفت سے بچا
تاکہ مین نہ ڈرون اور نہ خوف کرون تیرے بڑے نام کی برکت کے کسی چیز سے
کیونکہ اس کے پڑھنے والے کے غم اسی نماز کے وقت دور ہو جاوینگے **فصل**
خصومت کی نماز مین اور وہ چار رکعتین ہین ایک سلام سے پہلی رکعت مین ایک بار
فاتحہ پڑھے اور گیارہ بار سورہ اخلاص اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور دس بار
سورہ اخلاص اور تین بار قل یاایہا الکفرون اور تیسری رکعت مین فاتحہ اور
دس بار سورہ اخلاص اور ایک بار الہکم التکاثر اور چوتھے مین فاتحہ اور
پندرہ بار سورہ اخلاص اور ایک بار آیۃ الکرسی اور اسکا ثواب اپنے خصمو نکو
پہنچاوے قیامت کے دن اللہ تعالی اگر چاہے انکی طرف سے اسکو بچا دیگا یہ
نماز سات وقتون مین پڑھے رجب کی پہلی رات مین اور شعبان کی پندرھوین
رات اور رمضان کے آخری جمعہ مین اور دونون عیدون کے دن
اور عرفہ کے دن اور عاشورے کے دن **فصل** آزادون کی نماز
مین شوال مین حدیث بیان کی ہمسے ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا
حدیث بیان کی ہمسے ابو عبد اللہ حسین بن عمر رض علاف نے کہا خبر دی
ہمکو ابو القاسم قاضی نے کہا حدیث بیان ہمسے محمد بن احمد بن صدیق نے
کہا حدیث بیان کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر احمد
بن جعفر مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے علی بن معروف نے کہا
حدیث بیان کی مجھسے محمد بن محمود نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن نجیب نے کہا
حدیث سنای ہمکو حمید نے انس سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص نے شوال مین رات کو یا دن کو آٹھ رکعتین پڑھین
ہر رکعت مین فاتحہ اور پندرہ بار سورہ اخلاص اور نماز سے فارغ ہو کر
ستر بار سبحان اللہ کہا اور ستر بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اوسکی
قسم جس نے مجھے سچا دین دیکر بھیجا کوئی شخص یہ نماز نہین پڑھتا مگر اللہ
اسکو لئے حکمت کے چشمے کھولتا ہے اوسکے دل مین اور اس کے ساتھ اوسکی زبان
چلاتا ہے اور اسکو دنیا کی بیماری اور اسکی دوا کھا دیتا ہے اسکی قسم جس نے مجھے سچا دین دیکر
بھیجا جس نے یہ نماز جیسے مینے فرمائی پڑھی نہین اٹھاتا اپنا سر

مِنْ آخِرِ سُجُودِهِ حَتَّى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيدًا مَغْفُورًا لَهُ وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ إِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ السَّيْرَ وَالذَّهَابَ إِلَى مَوْضِعِ مُرَادِهِ وَإِنْ كَانَ مَدْيُونًا قَضَى اللّٰهُ دَيْنَهُ وَإِنْ كَانَ ذَا حَاجَةٍ قَضَى اللّٰهُ حَوَائِجَهُ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلٰوةَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُلِّ حَرْفٍ وَبِكُلِّ مُخَرَّفَةٍ فِي الْجَنَّةِ قِيلَ وَمَا الْمُخَرَّفَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَسَاتِينُ فِي الْجَنَّةِ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ مِنْ أَشْجَارِهَا مِائَةَ سَنَةٍ ثُمَّ لَا يَقْطَعُهَا **فَصْلٌ** فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِرَفْعِ عَذَابِ الْقَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي أَحَدِهِمَا آخِرَ الْفُرْقَانِ مِنْ تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ حَتَّى يَخْتِمَ السُّورَةَ ثُمَّ يَأْخُذُ فِي الثَّانِيَةِ فَيَقْرَأُ فِيهَا بَعْدَ الْفَاتِحَةِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى يَبْلُغَ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ فَإِنَّهُ يَأْمَنُ مِنْ مَلَكِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَيُعْطَى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَنْجُو مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَرِيصًا يَنْزِعُ عَنْهُ الْفَقْرَ وَيُثَبِّتُهُ اللّٰهُ الْحِلْمَ وَيَصِيرُ فِي كِتَابِهِ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلَقِّنُهُ حُجَّتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَجْعَلُ النُّورَ فِي قَلْبِهِ وَلَا يَحْزَنُ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَلَا يَخَافُ إِذَا خَافُوا وَيَجْعَلُ النُّورَ فِي بَصَرِهِ وَيَنْزِعُ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِهِ وَيُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الصِّدِّيقِينَ **فَصْلٌ** وَصَلٰوةُ الْحَاجَةِ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْإِيلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيُسْبِغِ الْوُضُوءَ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي الْأُولٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَفِي الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآمَنَ الرَّسُولُ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ وَيَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَإِنَّهَا تُقْضٰى وَالدُّعَاءُ اللّٰهُمَّ

پچھلے سجدے سے مگر اللہ تعالیٰ اسکو معاف کر دیتا ہے اور اگر مرا شہید مرا
بخشا ہوا اور کوئی بندہ اس نماز کو سفر مین نہین پڑھتا مگر اُسپر آنا جانا آسان
ہو جاتا ہے اس کے مقصود تک اور اگر مقروض ہو تو اللہ تعالیٰ اسکا قرض ادا
کرتا ہے اور اگر صاحب حاجت ہوتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہے
اوسکی قسم جس نے مجھے سچا دین دیکر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالے
اس کو ہر حرف کے بدل جنت مین ایک مخرفہ دیتا ہے۔ عرض کیا گیا
مخرفہ کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہشت کے
باغ اگرانکے ایک درخت کے نیچے سوار سیر کرے سو برس تک تو نہ
قطع کر سکے **فصل** عمر کا عذاب دور کرنے والی نماز کی فضیلت مین
عبداللہ بن حسن سے روایت ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص دو رکعتین پڑھے پہلی
رکعت مین سورہ فرقان کا پچھلا رکوع آخر سورہ تک پھر
دوسری رکعت شروع کرے اور فاتحہ کے بعد سورہ مومنون ابتدا سے
فتبارک اللہ احسن الخالقین تک پڑھے وہ جنون اور دیوانہ
کے کہنے سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت کے دن دائین ہاتھ مین عملنامہ
دیا جاویگا اور قبر کے عذاب اور بڑے گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اور
اللہ تعالیٰ اس کو قرآن سکھاتا ہے اگرچہ وہ حریص نہ ہو اور اس سے محتاجی
دور ہو جاتی ہے اور اللہ تعالے اس کو حکم دیتا ہے اور اپنی کتاب
مین جس کو اُس نے اپنے نبی پر اتارا بینا کرتا ہے اور قیامت مین اسکو
اسکی حجت سکھا دے گا اور اس کے دل مین نور کرے گا اور وہ غمگین
ہوگا جب غمناک ہونگے لوگ اور نہ ڈرے گا جب ڈرینگے لوگ اور
اس کی آنکھون مین نور کرے گا اور اُس کے دل سے دنیا کی محبت
کھینچ لے گا اور لکھا جاویگا وہ اللہ کے پاس سچون سے **فصل** حاجت
کی نماز مین ابوہاشم سے روایت ہے وہ انس بن مالک سے وہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کو اللہ کی طرف کوئی
حاجت سخت ہو تو وہ پورا وضو کرے اور دو رکعتین پڑھے
پہلی رکعت مین فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور آمن
الرسول آخر تک پھر تشہد اور سلام کرے اور یہ دعا مانگے
اس کی حاجت پوری ہوگی یا اللہ

يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيدٍ وَيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيدٍ وَيَا قَرِيبًا غَيْرَ
بَعِيدٍ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ وَيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوبٍ أَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ الَّذِي لَا تَأْ
خُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
الْحَيِّ الْقَيُّومِ الَّذِي عَنَتْ لَهُ الْوُجُوهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ
وَوَجِلَتْ مِنْهُ الْقُلُوبُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ
تَجْعَلَ لِي مِنْ أَمْرِي فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَتَقْضِيَ حَاجَتِي **فصل**
فِي الدُّعَاءِ لِإِزَالَةِ الظُّلْمِ وَالِاحْتِرَازِ مِنْهُ رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ رِضْوَانُ
اللّٰهِ عَلَيْهِمَا هٰذَا الدُّعَاءَ وَقَالَ لَهُمَا إِذَا نَزَلَتْ بِكُمَا مُصِيبَةٌ
أَوْ خِفْتُمَا جَوْرَ سُلْطَانٍ أَوْ ضَلَلْتُمَا لِضَالَّةٍ فَأَحْسِنَا الْوُضُوءَ
وَصَلِّيَا رَكْعَتَيْنِ وَارْفَعَا أَيْدِيَكُمَا إِلَى السَّمَاءِ وَقُولَا يَا عَالِمَ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ يَا مُطَاعًا غَيْرَ عَاصٍ يَا عَلِيمُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ
يَا هَازِمَ الْأَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَائِدَ فِرْعَوْنَ لِمُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُنْجِيَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ يَدِ ظَلَمَةٍ يَا مُخَلِّصَ
نُوحٍ مِنَ الْغَرَقِ يَا رَاحِمَ عَبْرَةِ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا
كَاشِفَ ضُرِّ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُنْجِيَ ذِي النُّونِ مِنَ
الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ يَا فَاعِلَ كُلِّ خَيْرٍ يَا هَادِيَنَا إِلَى كُلِّ خَيْرٍ يَا
دَلِيلًا عَلَى كُلِّ خَيْرٍ يَا أَهْلَ الْخَيْرِ يَا خَالِقَ الْخَيْرِ يَا أَهْلَ الْخَيْرِ كُلِّهِ
أَنْتَ اللّٰهُ رَغِبْتُ إِلَيْكَ فِيمَا قَدْ عَلِمْتَ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ ثُمَّ سَلَامًا حَاجَتَكُمَا تُجَابَا إِنْ شَاءَ
اللّٰهُ تَعَالَى دُعَاءٌ آخَرُ وَهُوَ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْأَحْزَابِ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَبِنُورِ قُدْسِكَ وَعَظَمَةِ ظُهُورِكَ
وَبَهَاءِ جَلَالِكَ مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَعَاهَةٍ وَطَارِقِ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُنِي مِنْكَ بِخَيْرٍ إِلَهَنَا أَنْتَ عِيَاذِي
فَبِكَ أَعُوذُ وَأَنْتَ مَلَاذِي فَبِكَ أَلُوذُ وَيَا مَنْ ذَلَّتْ لَهُ
رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهُ مَقَالِيدُ الْعَالَمِ أَعُوذُ
بِجَلَالِ وَجْهِكَ وَكَرَمِ جَلَالِكَ مِنْ خِذْلَانِكَ وَكَشْفِ

اے ہر اکیلے کے مونس اور اے ہر یگانہ کے یار اور اے نزدیک
جو نہیں ہے دور اور اے حاضر جو نہیں ہے غایب اور اے غالب
جو نہیں ہے مغلوب میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے نام سے جو ابد
ہے بڑا ہے مہربان ہے بخشنے والا زندہ ہے قائم جسے نہ اونگھ آوے
نہ نیند اور تجھ سے مانگتا ہوں تیرے نام سے جو ابد ہے بڑا مہربان
ہے بخشنے والا زندہ ہے قائم جس کے آگے سونہہ جھک گئے اور آوازیں
پست ہو گئیں اور دل ڈر گئے یہ کہ رحمت بھیجو تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور میرا کام
تو آسان کر دے اور میری حاجت کو پوری کر دی **فصل** ظلم سے بچنے اور اسکو
دور کرنے کی دعا جابر بن عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر راضی ہو یہ دعا سکھائی
اور فرمایا جب تم پر کوئی مصیبت آوے یا تم دونو بادشاہ کی ظلم سے ڈرو یا تمہارا
جانور گم ہو جاوے تو اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتیں پڑھو اور آسمان کی طرف
ہاتھ اٹھاؤ اور کہو اے پوشیدہ ظاہر کے جاننے والے اے فرمانبرداری کئے گئے
اے غالب اے جاننے والے اے اللہ اے اللہ اے لشکروں کے شکست
دینے والے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اے فرعون کو موسیٰ علیہ السلام
کیواسطے غرق کرنیوالے اے عیسے علیہ السلام کو ظالموں کے ہاتھ سے نجات دینے والے اے نوح
کو غرق سے بچانیوالے اے یعقوب علیہ السلام کے آنسوؤں پر رحم کرنیوالے اے ایوب
کا ضرر دور کرنیوالے اے یونس علیہ السلام کو تین اندھیروں سے خلاصی دینے والے
اے ہر بھلائی والے اے ہمارے رہبر ہر بھلائی کے اے ہر نیکی کی طرف راستہ دیکھانیوالے
اور نیکی والے اور نیکی کے پیدا کرنیوالے اور اے نیکیوں والے تو ہی معبود ہے میں تیری طرف
رغبت کی جس بات میں میں جانتا ہوں تو بھی باتیں جانتا ہے میں تجھ سے
مانگتا ہوں یہ کہ تو رحمت بھیجو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر تم دونو اپنی حاجتیں مانگو قبول
کیجاوینگی اگر چاہے اللہ دوسری دعا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ہے
احزاب کے دن اوسکو ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا یا اللہ
میں تیری اور تیرے نور پاک کی اور تیری پاکی بزرگی کی اور تیری بزرگی کی جلال کے پناہ
لیتا ہوں ہر آفت اور ہر شے سے اور ہر جن اور انسان آنیوالے سوا مگر جو تیری طرف سے
بھلائی لیکر آوے تو ہی میری پناہ ہے تیرے سوا پناہ لیتا ہوں تیرے سوا ملاذ ہے تیری پاس جگہ
لیتا ہوں اے وہ ذات جس کے آگے سرکشوں کی گردنیں جھک گئیں اور جمع ہتھیار اسکے
رعایت کی تجھ میں پناہ لیتا ہوں تیری ذلت کی اور تیری بزرگ عزت کی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

لِسَانِكَ وَنِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْانْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ
اَنَامِي لَكَ فِي لَيْلِي وَنَهَارِي وَنَوْمِي وَقَرَارِي
وَظَعْنِي وَاَسْفَارِي ذِكْرُكَ شِعَارِي وَثَنَاؤُكَ دِثَارِي
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَنْزِيهًا لِاسْمِكَ وَتَكْرِيمًا لِلسُّجُدَاتِ
وَجْهِكَ اَجِرْنِي مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ شَرِّ عَذَابِكَ وَعِبَادِكَ
وَاضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَاَدْخِلْنِي فِي حِفْظِ
عَنَايَتِكَ وَقِنِي سَيِّئَاتِ قَدَرِكَ وَاَغْنِنِي بِخَيْرِ غِنَاكَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ **فَصْلٌ** فِي الدُّعَاءِ لِقَضَاءِ
الْهُمُومِ وَقَضَاءِ الدُّيُونِ عَنْ اَبِي مُوسٰى رض عَنِ النَّبِيِّ صلى الله
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَصَابَهُ هَمٌّ اَوْ حُزْنٌ فَلْيَدْعُ بِهٰؤُلَاءِ
الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ نَاصِيَتِي
بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اَوْ
اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ
بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْكَرِيمَ
رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي
وَغَمِّي فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَّ الْمَغْبُونَ لَمَنْ عَبَرَ
هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ فَاَعْلِمُوهُنَّ
وَعَلِّمُوهُنَّ فَاِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ الْتِمَاسَ مَا فِيهِنَّ اَذْهَبَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ حُزْنَهُ وَاَطَالَ فَرَحَهُ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ
اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رض دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ سَمِعْتِ
مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاءً كَانَ يُعَلِّمُنَاهُ
وَذُكِرَ اَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يُعَلِّمُهُ اَصْحَابَهُ وَيَقُولُ
لَوْ كَانَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ دَيْنًا قَضَاهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ
كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيمَ
الْاٰخِرَةِ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْحَمَنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي
بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَاغْنِنِي بِذٰلِكَ وَنَوِّرْ
عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رض اَنَّهُ جَاءَهُ صَدِيقٌ لَهُ يَكُونُ عَلَيْهِ

کہو ہے یا میں تجھ سے بھول جاؤن یا میں تیرا شکر نہ کرون میں تیری پناہ میں ہون
رات میں اور دن اور سوتے اور آرام میں اور اقامت اور سفر میں تیرا ذکر
میرا نیچے کا کپڑا ہے اور تیری تعریف میرا اوپر کا کپڑا تیرے سوا کوی معبود نہیں ہے
تیرا نام پاک ہے اور تیرے منہ کے پردی بزرگ میں مجھ کو اپنی خواری سے بچا
اور اپنے عذاب کی برای سے اور اپنے بندونکی برای سے محفوظ رکھ اور
مجھپر نگہبانی کے پردے ڈال اور اپنی عبادت کی نگہبانی میں مجھے داخل کر
اور مجھے اپنے عذاب کی برائیون سے بچا اور مجھے بھلای کے ساتھ غنی کر
اپنی رحمت کے ساتھ اے مہربانون کے مہربان **فصل** غم دور ہونے
اور قرض دور ہونے کی دعا ابو موسی رضی اللہ سے روایت ہی وہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا جسکو غم یا اندوہ پہونچے وہ یہ دعا پڑھے
یا اللہ میں تیرا بندہ ہون تیرے بندے کا بیٹا ہون میری پیشانی تیرے
ہاتھ میں ہے مجھ میں تیرا حکم جاری ہے اور مجھ میں تیری تقدیر عدل ہے اے
اللہ مانگتا ہون تجھ سے تیرے ہر نام سے جو تیرا نام ہے یا اتارا تو نے اسی اپنی
کتاب میں یا سکھایا وہ کسی کو اپنی مخلوق سے یا پسند کیا اسکو اپنی چھپے
علم میں اپنے پاس یہ کہ قرآن کریم کو تو میرے دل کی بہار کردے اور میرے سینے
کا تو لہ اور میرے غمون کا دور کرنیوالا اور میرے اندوہ اور رنج لیجانیوالا
ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو زیانکار ہے جو ان کلمات
کو بھولا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہان تو انکو کہہ اور سکھا
اس لیے کہ جس نے انکو کہا حالانکہ وہ مانگنے والا ہے جو ان میں ہی اللہ تعالے
اسکا غم لے جاتا ہے اور اسکی خوشی دراز کرتا ہے اور حضرت عائشہ رض سے روایت
ہے کہا میرے پاس حضرت ابوبکر صدیق رض آئے اور فرمایا تو نے وہ دعا سنی
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمین سکھایا کرتے اور فرماتے
عیسے بن مریم علیہ السلام یہی دعا اپنے ساتھیون کو سکھاتے اور فرماتے
حضرت اگر کسی پر احد پہاڑ جتنا قرض ہو اللہ تعالی اسکا قرض ادا کردی حضرت
عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ اندوہ
کے لیجانیوالے غم کے دور کرنیوالے بیقرارون کی پکار قبول کرنیوالے
دنیا اور آخرت میں مہربان میں تجھ سے وہ تیری رحمت مانگتا ہون جس
تو مجھے غنی کردے اپنے غیر کی رحمت سے اور دعا اس بارے میں حسن بصری سے
مروی ہے کہ اوس کے پاس انکا دوست آیا جنکی یہ عزت کرتے تھے

فقال يا ابا سعيد على دين وقد احب ان تعلمني اسم الله تعالى
الاعظم فقال ان شئت لك فقم وتوضأ فقام فتوضأ
وقال له قل يا الله يا الله انت الله بلى والله انت
الله لا اله الا انت الله الله وانه لا اله الا الله
اقض عني الدين واغنني بعد الدين فاصبح الرجل فرأى
فاتاه الف درهم صحاحا في مسجده دراهم مختلفة في
جراب على راس الجراب مكتوب لو سألت الله اكثر من هذا لاعطيناك فليت لم تستزد الجنة فجاء الرجل الى الحسن
فاخبره بذلك فانطلق معه الى منزله فنظر الى الدراهم
فقال الرجل اني ندمت حيث لم اسأل الله الجنة فقال
الحسن ان الذي علمك هذا الاسم لم يعلمك الا الخير
يريدك فاكتم على هذا الاسم لا يسمع به الحجاج فلا
ينجو منه احد دعا اخر علمه جبرئيل عليه السلام
حين خرج من مكة المشرفة يريد جبل حراء خوفا من
قريش وكفاية الهم والرزق رفع ابو بكر الصديق رض
ان جبرئيل عليه السلام قال يا محمد ان الله تعالى يقرئك
السلام وقد علمني دعاء ان تدعو به فيجعل الله بينك
وبينهم سترا فاعلمه لك فقال النبي صلى الله عليه وسلم
نعم يا جبرئيل فقال قل يا بديء كل بديء يا سميع يا بصير
يا من لا شريك له ولا وزير يا خالق الشمس والقمر المنير
يا عصمة البائس الخائف المستجير يا رازق الطفل الصغير
يا جابر العظم الكسير يا قائم كل جبار عنيد يا سامع
كل داع دعاء البائس الفقير دعاء المضطر الضرير اسألك
بمعاقد العز من عرشك ومفاتيح الرحمة من كتابك
وباسمك التامة المكتوبة على قرن الشمس ان تفعل
بي كذا وكذا **باب** الادعية التي يدعى بها عقيب
الصلوة المفروضة ودعاء الختم وغير ذلك اما دعاء الصلوة
الغداة وصلوة العصر فهو ان تقول اللهم لك الحمد

اس نے کہا اے ابو سعید میں قرضدار ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تو مجھ
اسم اعظم سکھا دے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو اٹھ اور وضو کر پھر اوٹھا
اور وضو کیا اور کہا تو کہہ اے اللہ اے اللہ تو معبود ہے ہاں اللہ
کی قسم تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اللہ اللہ اللہ کی
قسم تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میرا قرض ادا کر اور اس کے بعد مجھ کو غنی
دے پھر صبح کے وقت اس نے مسجد میں ایک تھیلا عمدہ درہم دیکھے قسم قسم کے ہر ایک
منہ پر لکھا ہوا تھا اگر تو اس سے زیادہ مانگتا تو ہم تجھے دے دیتے تو نے جنت
کیوں نہ مانگی پھر وہ آدمی حسن کے پاس آیا اور اسکو خبر دی پھر حسن
اس کے ساتھ اسکے گھر گیے اور درہموں کو دیکھا اس شخص نے کہا میں شرمندہ ہوں
اس لیے کہ میں نے جنت نہ مانگی کہا حسن نے جس نے تجھے یہ اسم سکھایا ہے کسی
بھلائی کے لیے سکھایا ہے تو اسم کو چھپا اسکو حجاج نہ سنے پھر اس سے کوئی
خلاصی نہ پاویگا اور دعا جس کو حضرت جبریل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو سکھایا جب آپ مکہ شریف سے حرا کو قریش سے ڈر کر اور غم سے خلاصی
اور رزق کی کشایش کے واسطے نکلے حضرت ابو بکر رض نے روایت کی
کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد اللہ تعالی تجھکو سلام دیتا ہے
اور مجھے یہ دعا سکھائی ہے کہ تو اوس کے ساتھ دعا کرے پھر تیرے اور کفار
کے درمیان اللہ پردہ کر دے پھر میں تجھکو سکھاتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہا ہاں اے جبریل جبریل نے کہا اے ہر بڑے سے بڑے کی سننے
والا اے دیکھنے والے اے وہ جسکا کوئی شریک نہیں اور نہ کوئی وزیر اے سورج
چاند روشن کے پیدا کرنیوالے اے ناامید خوف کرنیوالے پناہ جو کی پناہ
اے چھوٹے بچے کی پرورش کرنیوالے اے ٹوٹی ہڈی کے جوڑنیوالے
اے ہر سرکش کے توڑنے والے میں تجھے مانگتا ہوں اور فقیر محتاج اور
بے قرار بیٹے کی طرح پکارتا ہوں مانگتا ہوں عرش کی بزرگی کے
وسیلے سے اور تیری رحمت کے خزانوں سے جو تیری کتاب میں ہے اور ان آٹھ
ناموں کے وسیلے سے جو سورج کے کنارے پر لکھے ہوئے ہیں یہ کہ تو میری فلانی
فلانی حاجت پوری کرے **باب** ان دعاؤں کے بیان میں جو فرض
نمازوں کے بعد مانگی جاتی ہیں اور ختم قرآن کی دعا وغیرہ صبح کی نماز کے بعد
اور عصر کی نماز کے بعد جو دعا پڑھنی ہے یہ ہے کہ کہے یا اللہ تیری واسطے تعریف ہے اور تجھ سے شکر کرتا
اور تیرا احسان ہے اور تو فضل کرتا ہے تیری احسان سے تکیین پوری ہوتی ہے اور تجھ ہم

اَللّٰهُمَّ فَرَجًا قَرِيْبًا فَاِنَّكَ لَمْ تَزَلْ مُجِيْبًا وَّ صَبْرًا
جَمِيْلًا وَّ عَافِيَةً مِّنْ جَمِيْعِ الْبَلَايَا وَ السَّلَامَةَ مِنْ طَرِيْقِ
الْيَاْسِ اِيَابِ رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اِجْتِمَاعَنَا
اِجْتِمَاعًا مَّرْحُوْمًا وَّ تَفَرُّقَنَا مِنْ بَعْدِهٖ تَفَرُّقًا مَّعْصُوْمًا وَّ لَا تَجْعَلْ
فِيْنَا شَقِيًّا وَّ لَا مَحْرُوْمًا وَّ لَا تَرُدَّنَا بِالْفَاقَةِ اِلٰى
غَيْرِكَ وَ لَا تَحْرِمْنَا سَعَةَ خَيْرِكَ وَ حَقِيْقَةَ التَّوَكُّلِ
عَلَيْكَ وَ خَالِصَ الرَّغْبَةِ فِيْمَا لَدَيْكَ وَ امْلَأْ
قُلُوْبَنَا مِنْكَ الْغِنَا وَ اكْسُ وُجُوْهَنَا مِنْكَ الْحَيَا
وَ رَزِّقْنَا خَيْرَ الْاٰخِرَةِ وَ الدُّنْيَا بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا خَيْرَ الصَّبَاحِ
وَ خَيْرَ الْمَسَاءِ وَ خَيْرَ الْقَضَاءِ وَ خَيْرَ الْقَدَرِ وَ اصْرِفْ
عَنَّا شَرَّ الصَّبَاحِ وَ شَرَّ الْمَسَاءِ وَ شَرَّ الْقَضَاءِ وَ
شَرَّ الْقَدَرِ اَللّٰهُمَّ وَ مَا اَنْزَلْتَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ
خَيْرٍ وَّ عَافِيَةٍ وَّ سَلَامَةٍ وَّ غَنِيْمَةٍ وَّ سَعَةِ
رِزْقٍ فَاجْعَلْ لَّنَا فِيْهِ اَوْفَرَ الْحَظِّ وَ النَّصِيْبِ
اَللّٰهُمَّ وَ مَا اَنْزَلْتَ مِنْ سُوْٓءٍ وَّ بَلَاءٍ وَّ شَيْنٍ وَّ دَآءٍ
وَّ فِتْنَةٍ فَاصْرِفْهُ عَنَّا وَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ **دُعَآءٌ** اٰخِرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّ اَحْصٰى كُلَّ
شَيْءٍ عَدَدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَهْلُ الْكِبْرِيَآءِ وَ
الْعَظَمَةِ وَ مُنْتَهَى الْجَبَرُوْتِ وَ الْعِزَّةِ وَ وَلِيُّ
الْغَيْثِ وَ الرَّحْمَةِ مَالِكُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ عَظِيْمُ
الْمَلَكُوْتِ شَدِيْدُ الْجَبَرُوْتِ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ
تُعَالِمُ لِمَا يُرِيْدُ اَوَّلُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ وَّ رَازِقُهٗ سُبْحَانَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَبَاحَنَا صَبَاحًا صَالِحًا لَّا شَقِيًّا
وَّ لَا فَاضِحًا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ مَآبِ الزَّمَانِ
وَ مَرْجِعَهٗ وَ مَصَادِرَ السُّوْٓءِ وَ مَصَآئِدَ الشَّيْطٰنِ
وَ مَوَارِدَ صَوْلَةِ السُّلْطَانِ وَ تَفَاقُمِ يَوْمِنَا

یا اللہ کشایش نزدیک کیونکہ تو ہمیشہ قبول کرتا ہے اور
مانگتا ہون صبر نیک اور تندرستی سب آفتون سے اور
اور سلامتی ہر مصیبت سے تیری رحمت کے ساتھ اے ارحم الراحمین
یا اللہ کر ہمارا اجتماع رحمت والا اور ہماری جدای جدای عصمت والی
اور نکر ہم مین کسی کو بدبخت اور نہ محروم اور ہمکو محتاج کر کے کسی
پاس نہ لے جا اور اپنی فراخ بھلائی سے ہمکو محروم نکر اور نہ
محروم کر ہم کو اپنے پر بھروسا کرنے سے اور جو تیرے پاس
ہے اس مین رغبت کرنے سے اور ہمارے دل بے پرواہی
سے پر کر اور ہمارے مونہون پر شرم کا پردہ ڈال اور
دنیا اور آخرت کی بھلائی نصیب کر اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین
اے میرے رب یا اللہ دے ہمین صبح شام اور قضا اور قدر کی
بھلائی اور پھیر ہم سے صبح شام اور قضا قدر کی برای یا اللہ اور
جو تو نے اس مین بھلائی اور عافیت اور سلامتی اور غنیمت
اور فراخ رزق اتارا ہمارا اس مین بہت حصہ اور نصیب کر یا اللہ
اور جو تو نے برائی اور بلا اور بدی اور بیماری اور فتنہ اتارا
اس کو ہم سے اور تمام مسلمان مردون اور عورتون سے پھیر
اے مہربانون کے مہربان دوسری دعا سب تعریف
اللہ کو جس کے علم نے گھیرا ہر چیز کو اور اس نے یاد رکھا ہر چیز کو گن کر اسکی
سوا کوئی معبود نہین وہی ہے بڑائی والا اور عظمت والا
اور غلبہ اور عزت والا اور مہینہ والا اور رحمت والا مالک
دنیا اور آخرت کا بڑائی والا بادشاہ غلبے والا مہربان جس
پر چاہے جو چاہے کر ڈالے ہر چیز سے پہلا ہر چیز کا بنانیوالا
اور اس کا روزی رسان پاک ہے اور اس کے سوا
کوئی معبود نہین یا اللہ میری صبح اچھی کر نہ رسوا کرنیوالی
اے اللہ ہمکو زمانے کی تکلیفون کی برای سے بچا
اور اس کے رنج سے اور بری جگہ مین گرنے سے۔ اور
شیطان کی گھاتون اور بادشاہ کے دبدبے
اور توفیق دے ہم
کو اس دن

هٰذَا وَفِي سَائِرِ الْأَيَّامِ لِاسْتِعْمَالِ الْخَيْرَاتِ
وَهَجْرِ السَّيِّئَاتِ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْنَا وَ
اَصْلِحْ قُلُوْبَنَا وَاَصْلِحْ اَخْلَاقَنَا وَ
اَصْلِحْ اَفْعَالَنَا وَاَصْلِحْ اٰبَاءَنَا وَ
اَبْنَاءَنَا وَاَجْدَادَنَا وَجَدَّاتِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا
وَاَخْرِجْنَا اَللّٰهُمَّ كَمَا اَمْسَيْتَ اللَّيْلَةَ
بِالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فَامْسِ عَلَيْنَا النَّهَارَ
بِالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ يَا اللّٰهُ يَا رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ **دُعَاءٌ** اٰخِرُ الْحَمْدِ
لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَهٗ
وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا مَا اَظْهَرْنَا وَمَا
اَسْرَرْنَا وَمَا اَخْفَيْنَا وَمَا اَعْلَنَّا وَ
مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ
اَعْطِنَا رِضَاكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ
اَلْهِمْنَا بِالسَّعَادَةِ وَالشَّهَادَةِ وَ
الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اٰخِرَ اَعْمَالِنَا
خَيْرًا وَّ خَوَاتِيْمَ اَعْمَالِنَا خَيْرًا وَّ
خَيْرَ اَيَّامِنَا يَوْمَ نَلْقَاكَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ

اور سب دنون مین نیکی کرنے اور برائی
چھوڑنے کی۔ یا اللہ ہمکو سنوار اور ہمارے
مان باپ کو سنوار اور ہماری اولاد اور ہمارے
کام اور ہمارے باپ اور اولاد اور ہمارے
اجداد اور ہمارے دادیین نانیین دنیا اور
آخرت مین یا اللہ جیسے تونے یہ رات سلامتی
اور عافیت سے گذاری دن کو بھی سلامتی
اور عافیت سے گذار اپنی رحمت سے اے
ارحم الراحمین یا اللہ دے ہمین دنیا
مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور
اور دوزخ کے عذاب سے بچا اپنی رحمت
سے بچا اے ارحم الراحمین یا اللہ قبول
کر یا اللہ جہانون کے مالک دوسرے
دعا سب تعریف اللہ کو جس نے بنائے
آسمان اور زمین اُس کے سوا کوئی
معبود نہین مین نے اوسپر بھروسا
کیا اور وہی ہے بڑے عرش کا مالک
وہ پاک ہے اور برتر ہے مشرکون کے
شرک سے یا اللہ ہمارے گناہ معاف کر ظاہر
اور پوشیدہ اور زیادہ ظاہر اور جو تو ہم سے زیادہ
جانتا ہے۔ یا اللہ تو دنیا اور آخرت
مین ہمپر خوش ہو اور نیکی اور شہادت
اور بخشش پر ہمارا انجام کر یا اللہ ہماری پچھلی
عمرین بہتر کر اور پچھلے عمل اچھے اور سب سے بہتر
وہ دن جس دن ہم تجھکو ملین یا اللہ پناہ
پکڑتے ہین ساتھ تیری نعمت
کے زوال ہونے سے

وَمِنْ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ
وَجَهْدِ الْبَلَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ
وَغَلَبَةِ الْقَضَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ نَعُوْذُ بِكَ
مِنْ جَمِيْعِ الْمَكَارِهِ وَالْاَسْوَاءِ وَنَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ
خَيْرَ الْعَطَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ اَنْ تَكْشِفَ
سُقْمَنَا وَتُبْرِئَ عُرَضَنَا وَتَرْحَمَ مَوْتَانَا
وَتُصِحَّ اَبْدَانَنَا وَتُخْلِصَهَا اَللّٰهُمَّ
اَخْلِصْ اَدْيَانَنَا وَاَنْ تَحْفَظَ عِيَادَنَا
وَتَشْرَحَ صُدُوْرَنَا وَتُدْبِرَ اُمُوْرَنَا
وَتُجِيْرَ اَوْلَادَنَا وَتَسْتُرَ جُرْمَنَا وَتَرُدَّ
غُرْبَتَنَا وَاَنْ تُثَبِّتَنَا عَلٰى دِيْنِنَا
وَنَسْاَلُكَ خَيْرًا وَرُشْدًا اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا اِنَّا نَسْاَلُكَ اَنْ تُؤْتِيَنَا حَسَنَةً فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنْ
تَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ وَاَجِرْنَا مِنْ
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فَالدُّعَاءُ مَاْمُوْرٌ
بِهٖ وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ وَ
قَدْ بَيَّنَّا ذٰلِكَ فِيْ اِثْنَاءِ الْكُتُبِ
فَلَا يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ
اَنْ يَخْرُجَا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ دُعَاءٍ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ اَىْ اِذَا فَرَغْتَ
مِنَ الْعِبَادَةِ انْصَبْ فِي الدُّعَاءِ وَارْغَبْ
فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاطْلُبْهُ مِنْهُ وَقَدْ
جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

اور ناگہانی دشمنی سے اور عافیت کے پھرنے
سے یا اللہ ہم پناہ لیتے ہین تیری بخشی
کے پانے سے اور سخت رنج سے اور دشمنون
کے خوش ہونے سے اور نعمتون کے بدلنے
سے اور بری قضا سے ہم پناہ پکڑتے ہین
سب رنجون اور برائیون سے اور مانگتے ہین ہم تجھ
سے بہتر بخشش یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہین تجھ سے بیماری
کا دور ہونا اور بیمارون کا شفا پانا اور مردون پر
مہربانی اور بدنون کی تندرستی اور خالص
کر ہمارے واسطے اپنا دین اور ہمیں
نگاہ رکھ اور ہمارا سینہ کھول اور ہمارے
کامون کی تدبیر کر اور ہماری اولاد کی
کر اور ہمارے عیب ڈھانک اور ہمارے گم شدہ
واپس کر اور ثابت کر ہمکو ہمارے دین پر اور
مانگتے ہین تجھ سے نیکی اور بھلائی یا اللہ ہم تجھ سے
مانگتے ہین دنیا اور آخرت کی بھلائی اور یہ
کہ تو ہم کو اسلام پر فوت کرے اپنی رحمت سے
اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور قبر کے
عذاب سے اے ارحم الراحمین اے جہانون
کے مالک دعا کا حکم کیا گیا ہے اور اس کا
خدا کے نزدیک بڑا رتبہ ہے اور کتاب کے درمیان
ہم اس کو بیان کر چکے پھر امام مقتدی کو لائق نہیں
کہ بلا دعا مسجد سے نکلے اللہ تعالے نے
فرمایا جب تو عبادت سے فارغ ہووے تو دعا کر اور
جو چیز اللہ کے پاس ہے اس کی رغبت کر
اور اس کو اسی سے مانگ اور حدیث شریف
مین آیا ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِي
مِحْرَابِهٖ وَلَقَدْ اَتَتِ الصُّفُوْفُ
تَزَلَتِ الرَّحْمَةُ فَاَوَّلُ ذٰلِكَ
تُصِيْبُ الْاِمَامَ ثُمَّ مَنْ عَنْ
يَمِيْنِهٖ ثُمَّ مَنْ عَنْ يَسَارِهٖ ثُمَّ
تَفَرَّقُ الرَّحْمَةُ عَلَى الْجَمَاعَةِ
ثُمَّ يُنَادِيْ مَلَكٌ رَبِّ فُلَانٌ وَ
خَيِّرْ فُلَانٌ فَالْاَبْرُ مَنْ يَّرْفَعُ
يَدَيْهِ بِالدُّعَاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى
اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ الْمَكْتُوْبَةِ
وَالْخَاسِرُ هُوَ الَّذِيْ خَرَجَ مِنَ
الْمَسْجِدِ بِلَا دُعَاءٍ فَاِذَا خَرَجَ بِلَا
دُعَاءٍ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا فُلَانُ
اِشْتَغَلْتَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا لَكَ عِنْدَ
اللّٰهِ حَاجَةٌ **فَصْلٌ** فَاَمَّا دُعَاءُ خَتْمِ
الْقُرْاٰنِ فَهُوَ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ
الَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَابْتَدَعَهٗ
وَسَنَّ الدِّيْنَ وَشَرَعَهٗ وَنَوَّرَ النُّوْرَ
وَشَعْشَعَهٗ وَقَدَّرَ الرِّزْقَ وَوَسَّعَهٗ
وَصَوَّرَ خَلْقَهٗ وَنَفَعَهٗ وَاَجْرَى
الْمَاءَ وَاَنْبَعَهٗ وَجَعَلَ السَّمَآءَ
سَقْفًا مَّحْفُوْظًا مِّنْ فُوْقٍ عَرَّفَهٗ
وَالْاَرْضَ بِسَاطًا تَحْتَ وَضَّعَهٗ وَسَيَّرَ
الْقَمَرَ خَاطَلَعَهٗ
سُبْحَانَهٗ مَا اَعْلٰى مَكَانَهٗ
وَاَدَقَّ وَاَعَزَّ سُلْطَانَهٗ
وَاَبْدَعَهٗ

سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا امام جب اپنے محراب
مین کھڑا ہوتا ہے اور صفین برابر ہوتی ہین
تو رحمت اتر کر پہلے امام کو پہونچتی ہے پھر
امام کے دائین طرف والون پھر بائین طرف
والون کو پھر رحمت ساری جماعت پر پھیل
جاتی ہے پھر فرشتہ ندا کرتا ہے فلانا سود مند ہوا
اور فلانا زیان کار سود مند وہ ہے جو اپنے دونون
ہاتھ اللہ کی طرف دعا کے واسطے اوٹھاتا ہے
فرض نماز سے فارغ ہوکر اور زیان کار وہ جو
مسجد سے بلا دعا نکلتا ہے جب بلا دعا
نکلتا ہے تو فرشتے کہتے ہین تو نے اللہ
پاک سے بے پرواہی کی خدا کو تیری
کیا حاجت ہے **فصل** لیکن ختم
قرآن کی دعا اللہ نے پھر فرمایا جو
بڑا ہے جس نے مخلوق کو نئے
طریق پر بنایا اور دین کو مقرر کیا اور
نور کو روشن کیا اور روزی مقرر کی اور اس کو
فراخ کیا اور مخلوق کو چاہے نقصان
پہونچائے چاہے فائدہ دے اور پانی
بہایا اور اس کے چشمے کھولے اور
اور آسمان کو مضبوط چھت بنایا اور بلند
کیا اور زمین کو بچھایا اور چاند کو چلایا اور
چمکایا پاک ذات کیسے مرتبے والا
اور رفعت والا اللہ غلبے والا
اور نیا بنانیوالا

لَا رَادَّ لِمَا صَنَعَهُ وَلَا مُغَيِّرَ لِمَا اخْتَرَعَهُ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ رَفَعَهُ
وَلَا مُعِزَّ لِمَنْ وَضَعَهُ وَلَا مُفَرِّقَ لِمَا جَمَعَهُ وَلَا شَرِيكَ لَهُ فِي إِلٰهِيَّتِهِ
مَعَهُ صَدَقَ اللّٰهُ الَّذِي دَبَّرَ الدُّهُورَ وَقَدَّرَ الْمَقْدُورَ وَصَرَّفَ الدُّهُورَ
وَعَلِمَ خَوَاطِرَ الصُّدُورِ وَلَفَاتِكَ الضَّمَائِرِ وَسَيِّرَ الْمَسْطُورَ
وَيَسَّرَ الْيَسُورَ وَسَخَّرَ الْبَحْرَ الْمَسْجُورَ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ وَالتَّوْرَاةَ
وَالْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ وَأَقْسَمَ بِالْفُرْقَانِ وَالطُّورِ وَالْكِتَابِ
الْمَسْطُورِ فِي الرَّقِّ الْمَنْشُورِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَالْبَعْثِ وَالنُّشُورِ
وَجَاعِلِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورِ وَالْوِلْدَانِ وَالْحُورِ وَالْجِنَانِ وَالْقُصُورِ
إِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ صَدَقَ
اللّٰهُ الْعَظِيمُ الَّذِي عَزَّ فَارْتَفَعَ وَعَلَا فَامْتَنَعَ وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ
لِعَظَمَتِهِ وَخَضَعَ وَسَمَكَ السَّمَاءَ وَرَفَعَ وَفَرَشَ الْأَرْضَ
وَأَوْسَعَ وَفَجَّرَ الْأَنْهَارَ فَانْبَعَ وَمَرَجَ الْبِحَارَ فَانْزَعَ وَسَخَّرَ النُّجُومَ
فَأَطْلَعَ وَأَرْسَلَ السَّحَابَ فَارْتَفَعَ وَنَوَّرَ النُّورَ فَلَمَعَ وَأَنْزَلَ الْغَيْثَ
فَهَمَعَ وَكَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْمَعَ وَتَجَلَّى لِلْجَبَلِ فَتَقَطَّعَ
وَهَبَ وَنَزَعَ وَضَرَّ وَنَفَعَ وَأَعْطَى وَمَنَعَ وَسَنَّ وَشَرَعَ وَفَرَّقَ
وَجَمَعَ وَأَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ التَّوَّابُ الْغَفُورُ الْوَهَّابُ الَّذِي خَضَعَتْ
لِعَظَمَتِهِ الرِّقَابُ وَذَلَّتْ لِخِيفَتِهِ الصِّعَابُ وَلَانَتْ لَهُ
الشِّدَادُ وَاسْتَدَلَّتْ بِصَنْعَتِهِ الْأَلْبَابُ وَسَبَّحَ بِحَمْدِهِ
الرَّعْدُ وَالسَّحَابُ وَالْبَرْقُ وَالسَّرَابُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ
رَبُّ الْأَرْبَابِ وَمُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ وَمُنْزِلُ الْكُتُبِ وَخَالِقُ
خَلْقِهِ مِنَ التُّرَابِ غَافِرُ الذَّنْبِ وَقَابِلُ التَّوْبِ شَدِيدُ الْعِقَابِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابٌ صَدَقَ اللّٰهُ الَّذِي
لَمْ يَزَلْ جَلِيلًا وَلَا يَزَالُ صَدَقَ مَنْ حَسْبِي بِهِ كَفِيلًا صَدَقَ
مَنِ اتَّخَذْتُهُ وَكِيلًا صَدَقَ اللّٰهُ الْهَادِي إِلَيْهِ سَبِيلًا
صَدَقَ اللّٰهُ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَتْ
أَنْبِيَاؤُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَتْ أَنْبِيَاؤُهُ صَدَقَ اللّٰهُ وَجَلَّتْ
آلَاؤُهُ صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَتْ أَرْضُهُ وَسَمَاؤُهُ صَدَقَ الْوَاحِدُ
الْقَدِيمُ الْمَاجِدُ الْكَرِيمُ الشَّاهِدُ الْعَوْنُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ الْعَطُوفُ

اُسکے کئے کو کون پھیرے اور اُسکی بنا مین کون تغیر دے جسکو اُس نے عزت دی
اُسکو کون ذلیل کرے اور جسکو اُس نے ذلیل کیا اُسکو کون عزت دے جسکو اُس نے جمع کیا اُسکو کون
جدا کرے اُسکا کوئی شریک نہیں ہے اُسکے ساتھ کوئی معبود نہیں سچا ہے جس نے زمانوں کی تدبیر کی
اور تقدیر کو مقرر کیا اور کاموں کو پھیرا اور دلوں کے خیال جانتا ہے اور راتوں کی آنے جانے کی
اور شکل کو آسان کیا اور دریا جھوکے گئے کو سخر کیا اور قرآن اور توراۃ اور توریت
اور انجیل اور زبور کو اُتارا اور قرآن اور طور اور لوح محفوظ اور بیت العمور
اور قیامت کی قسم کھائی اندھیرے اور نور اور بچوں اور حوروں اور
جنتوں اور محلوں کا بنانے والا اللہ جسکو چاہے سنا دے اور تو مُردوں
کو نہیں سنا سکتا اللہ بڑا سچا ہے جو عزت والا اور بلند ہے اور غالب ہے
اور زور آور ہے اور اُسکی عظمت کے آگے ہر چیز ذلیل ہوئی اور آسمان
کو بلند کیا اور بہت اونچا کیا اور زمین کو بچھایا اور فراخ کیا اور نہروں کو چلایا اور
چشمے کھولے اور دریاؤں کو ملایا پھر پُر کیا اور ستاروں کو فرمانبردار کیا اور چڑھایا
اور بادل بھیجا اونچے اونچے اور نور کو روشن کیا اور مینھ کو اُتارا اور موسیٰ علیہ
السلام سے کلام کیا پھر سنوایا اور پہاڑ پر تجلی ڈالا پھر ٹکڑہ ٹکڑہ کیا اور
بخشا اور دور کیا اور ضرر پہونچایا اور نفع دیا اور دیا اور نہ دیا اور مقرر کیا اور
جدا کیا اور جمع کیا اور تمکو ایک جان سے پیدا کیا پھر ایک جگہ قرار ہے
اور ایک جگہ امانت سچا ہے اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا جسکی عظمت
کے آگے گردنیں جھک گئیں اور اُسکے آگے سرکش ذلیل ہوئے اور اُسکے لئے
سخت چیزیں نرم ہوئیں اور اُسکے کاموں میں عقل والوں نے راہ پائی اور رعد
اور بادل اور برق اور سراب اور درخت اور چارپائے اُسکی پاکی بولتے
ہیں مالکوں کا مالک ہے اور اسباب کا پیدا کرنے والا اور کتاب کا اُتارنیوالا
اور مخلوق کا مٹی سے بنانے والا گناہ بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب
والا جسکے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف پھرنا ہے
سچا ہے اللہ جو ہمیشہ سے بزرگ ہے اور راہ دکھانیوالا سچا ہے جو مجھے کافی ہے
اور وہی کارساز ہے سچا ہے جسکو میں نے کارساز بنایا سچا ہے اپنی طرف راہ دکھانیوالا
سچا ہے اور اللہ سے کون زیادہ سچا ہے سچا ہے اللہ اور اُسکی خبریں
سچی اور سچا ہے اللہ اور اُسکے پیغمبر سچے سچا ہے اللہ اور اُسکی نعمتیں بزرگ
سچا ہے اللہ اُسکی زمین سچی اور اُس کا آسمان سچا ہے۔ سچا ہے اللہ اکیلا
قدیم بزرگ کریم حاضر دانا بخشنے والا مہربان قدردان اور بردبار

الْحَلِيْمُ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ صَدَقَ اللّٰهُ
الْعَظِيْمُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَيُّ الْعَلِيْمُ الْحَيُّ الْكَرِيْمُ الْحَيُّ
الْبَاقِيْ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْاَسْمَاءِ
الْعِظَامِ وَالْمِنَنِ الْجِسَامِ وَبَلَّغَتِ الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَنَحْنُ عَلٰى مَا قَالَ اللّٰهُ رَبُّنَا
وَسَيِّدُنَا وَمَوْلٰنَا مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَبِمَا اَوْجَبَ وَاَلْزَمَ غَيْرُ جَاحِدِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلٰوتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا وَسَنَدِنَا مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اَبَوَيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ سَيِّدِنَا اٰدَمَ وَالْخَلِيْلِ
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ
وَعَلٰى اَصْحَابِهِ الْمُنْتَخَبِيْنَ وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلَى التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ صَدَقَ اللّٰهُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعَظَمَةِ
وَالسُّلْطَانِ جَبَّارُ الْاَرَامِ عَزِيْزُ الْاِنْتِقَامِ قَيُّوْمٌ لَا يَنَامُ لَهُ الْاَفْعَالُ الْكَرِيْمُ
وَالْمَوَاهِبُ الْعِظَامُ وَالْاَيَادِي الْجِسَامُ وَالْاَفْضَالُ وَالْاِنْعَامُ وَالْكَمَالُ
وَالتَّمَامُ يُسَبِّحُ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ الْكِرَامُ وَالْبَهَائِمُ وَالْهَوَامُّ وَالْاَنَامُ وَالْاَنَامُ
وَالْاَضْيَاءُ وَالظَّلَامُ وَهُوَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ وَنَحْنُ عَلٰى مَا قَالَ
اللّٰهُ رَبُّنَا جَلَّ ثَنَاؤُهٗ فَقَدْ سَتَتْ اَسْمَاؤُهٗ وَجَلَّتِ الْاٰلَاءُ وَشَهِدَتْ اَرْضُهٗ
وَسَمَاؤُهٗ وَنَطَقَتْ بِهٖ رُسُلُهٗ وَاَنْبِيَاؤُهٗ شَاهِدُوْنَ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَنَحْنُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهٖ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ شَهَادَةً شَهِدَ بِهَا الْعَزِيْزُ
الْحَمِيْدُ وَدَانَ بِهَا الْمُؤْمِنُ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ وَاَخْلَصَ بِالشَّهَادَةِ
لِذِي الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ بَرَفْعِهَا بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ الرَّشِيْدِ يُعْطِيْ قَائِلَهَا الْخُلُوْدَ
فِيْ جَنَّةِ دَارِ السَّدِ مَخْضُوْدٍ وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَمَآءٍ
مَسْكُوْبٍ يُرَافِقُ فِيْهَا النَّبِيِّيْنَ الشُّهُوْدَ وَالرُّكَّعَ السُّجُوْدَ وَالْمَادِّيْنَ
فِيْ طَاعَتِهٖ غَايَةَ الْجُهُوْدِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا بِهٰذَا التَّصْدِيْقِ صَادِقِيْنَ
وَبِهٰذَا الصِّدْقِ شَاهِدِيْنَ وَبِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ مُؤْمِنِيْنَ وَبِهٰذَا
الْاِيْمَانِ مُوَحِّدِيْنَ وَبِهٰذَا التَّوْحِيْدِ مُخْلِصِيْنَ وَبِهٰذَا الْاِخْلَاصِ
مُوْقِنِيْنَ وَبِهٰذَا الْاِيْقَانِ عَارِفِيْنَ وَبِهٰذَا الْمَعْرِفَةِ مُعْتَرِفِيْنَ وَ

کہ سچا ہے اللہ پھر دین ابراہیمؑ پر چلو سچا ہے اللہ بڑا جسکے سوا کوئی
معبود نہیں وہ مہربان ہے بخشنے والا زندہ دانا زندہ کریم زندہ باقی
زندہ جو نہیں مریگا کبھی۔ جلال والا جمال والا بزرگی والا بڑی صفتوں والا
بڑے احسانوں والا اور پیغمبروں نے ٹھیک پیغام پہونچا دئے ہمارے سردار
اور اوپر خدا کی رحمت اور اسکا سلام اور ہم اپنے اللہ مالک اور سردار اور
مولیٰ کی باتوں پر گواہ ہیں اور جسکو اُس نے واجب کیا اور لازم کیا اُسکے ہم منکر نہیں
اور سب تعریف اللہ کے لئے جو جہانوں کا مالک ہے اور اسکی رحمت ہمارے سردار
اور بزرگ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو خاتم النبیین ہیں اور اُن کے دو باپوں عزت
والوں پر جو ہمارے سردار آدم اور خلیل علیہما السلام ہیں اور اُسکے تمام پیغمبر بھائیوں پر
اور اہل بیت پاک پر اور اصحاب پر جو چنے ہوئے ہیں اور آپکی بیویوں پر جو پاک ہیں
جو مسلمانوں کی مائیں ہیں اور اوپر جو قیامت تک نیکی کے ساتھ اُنکے پیرو ہیں
اور ہمپر انکے ساتھ اپنی رحمت کے ساتھ اے مہربانوں کے مہربان سچا ہے اللہ بزرگی اور عزت
اور ظلمت اور سلطنت والا جبار ہے جسکا کوئی قصد نہیں کرتا غالب ہے مغلوب نہیں ہوتا قوی ہے
نیند سوتا اسکے کام عمدہ ہیں اور بخششیں بڑی اور بڑے احسان اور فضل اور انعام اور
کمال بزرگ فرشتے اُسکی پاکی بولتے ہیں اور چارپائے اور زہریلی چیزیں اور
ہوائیں اور بادل اور روشنی اور سیاہی اور وہ اللہ بادشاہ ہے اور پاک ہے عیب
اور ہم اللہ کے فرمانے پر جسکی ثنا بزرگ ہے اور نام پاک اور نعمتیں بڑی اور زمین اور
آسمان اُسکی گواہی دیتے ہیں اور اُسکی تعریف کیساتھ رسول اور پیغمبر ناطق ہیں گواہی
گواہی دی اللہ نے کہ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے وہ عدل کیساتھ قائم ہے
اُسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں غالب ہے حکمت والا دین پسندیدہ خدا کے نزدیک اسلام ہے
اور جس بات کی اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے اور اُسکی مخلوق سے علم والے گواہی دیتے ہیں اسکی
ہم بھی گواہی دیتے ہیں ایسی جسکی غالب حمید نے گواہی دی اور جسکے سبب مومن بخشنے والا مہربان
کی قریب ہوا اور خدا کے لئے ہم گواہی کو خالص کرتے ہیں جسکو اللہ تعالیٰ نیک عمل کیساتھ
اُٹھا لیوے اور اُسکی کہنے والے کو جنت کے درختوں کے زار والے اور بہتے والے اور سایہ والے اور
پانی جاری والے اور ہمیشگی عنایت فرماوے اوپر پیغمبروں مخلوق کے گواہوں کو جو کہنے والوں
سجدہ کرنیوالوں اُسکی اطاعت میں زور کوشش کرنیوالوں کی رفاقت نصیب کرے یا اللہ تو
اس تصدیق میں سچا کر اور اسپر گواہ اور اسکے ساتھ ایمان والے اور اس ایمان میں موحد اور
اس توحید میں مخلص اور اس اخلاص میں یقین والے اور
اس یقین میں عارف اور اس معرفت میں مقر اور

بِهٰذَا الْاِعْتِرَافِ مُنِيْبِيْنَ وَبِهٰذَا الْاِنَابَةِ فَائِزِيْنَ وَفِيْ مَالَدَيْكَ
رَاغِبِيْنَ وَلِمَا عِنْدَكَ طَالِبِيْنَ وَبِاٰبَائِنَا الْمَلٰئِكَةِ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ
وَاحْشُرْنَا مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ
وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنِ اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ فَشَغَلَتْهُ بِالدُّنْيَا
عَنِ الدِّيْنِ فَاَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِيْنَ وَفِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
وَاَوْجِبْ لَنَا الْخُلُوْدَ فِيْ جَنَّتِ النَّعِيْمِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ لِلْحَمْدِ اَهْلٌ وَاَنْتَ الْحَقِيْقُ بِالْمِنَّةِ ثُمَّ
الْفَضْلِ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَتَابُعِ اِحْسَانِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَوَاتُرِ
اِنْعَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَرَادُفِ اِمْتِنَانِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَطَفْتَ
عَلَيْنَا قُلُوْبَ الْاٰبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ صِغَارًا وَضَاعَفْتَ عَلَيْنَا نِعَمَكَ
كِبَارًا وَاَوَيْتَ اِلَيْنَا بِرَّكَ وِدْرَارًا وَجَعَلْنَا وَمَا عَاجَلْتَنَا
بِهِ اِرَادَةً فَلَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ فَاِنَّا نَحْمَدُكَ سِرًّا وَجِهَارًا وَنَشْكُرُكَ
مَحْبَّةً وَاِخْتِيَارًا فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ اَلْهَمْتَنَا مِنَ الْخَطَاءِ
اِسْتِغْفَارًا وَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ رَزَقْتَنَا جَنَّةً وَاَجَبْتَ عَنَّا بِعَفْوِكَ
نَارًا وَلَا تَهْتِكْنَا يَوْمَ الْبَعْثِ فَتَجْعَلَنَا بَيْنَ الْمَعَاشِرِ عَارًا وَلَا تَفْضَحْنَا
بِسُوْءِ اَفْعَالِنَا يَوْمَ لِقَائِكَ فَتُلْبِسَنَا ذِلَّةً وَاِنْكِسَارًا بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا هَدَيْتَنَا لِلْاِسْلَامِ
وَعَلَّمْتَنَا الْحِكْمَةَ وَالْقُرْاٰنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَلَّمْتَنَاهُ قَبْلَ رَغْبَتِنَا
فِيْ تَعْلِيْمِهٖ وَمَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا قَبْلَ عِلْمِنَا بِمَعْرِفَتِهٖ وَخَصَصْتَنَا
بِهٖ قَبْلَ مَعْرِفَتِنَا بِفَضْلِهٖ اَللّٰهُمَّ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِكَ
لُطْفًا بِنَا وَاِمْتِنَانًا عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِ حِيْلَتِنَا وَلَا قُوَّتِنَا فَهَبْ
لَنَا اَللّٰهُمَّ رِعَايَةَ حَقِّهٖ وَحِفْظَ اٰيَاتِهٖ وَعَمَلًا بِمُحْكَمِهٖ وَاِيْمَانًا
بِمُتَشَابِهِهٖ وَهُدًى فِيْ تَدَبُّرِهٖ وَتَفَكُّرًا فِيْ اَمْثَالِهٖ وَمُعْجِزَاتِهٖ وَ
تَبْصِرَةً فِيْ نُوْرِهٖ وَحِكَمِهٖ لَا تُعَارِضُنَا الشُّكُوْكُ فِيْ تَصْدِيْقِهٖ
وَلَا يُخَالِجُنَا الزَّيْغُ فِيْ قَصْدِ طَرِيْقِهٖ اَللّٰهُمَّ اَلْقِنَا الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ
وَبَارِكْ لَنَا فِي الْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرّٰحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قُلُوْبِنَا وَشِفَاءَ صُدُوْرِنَا
وَجِلَاءَ اَحْزَانِنَا وَذَهَابَ هُمُوْمِنَا وَغُمُوْمِنَا وَسَائِقَنَا وَقَائِدَنَا

اس اقرار میں رجوع کرنے والے اور اس رجوع میں بامراد اور جو تیرے پاس ہے
اسمیں رغبت کرنے والے اور اسکے طالب اور فخر دے ہمارے سبب لکھنے والے عزت
والے فرشتوں کو اور اُٹھا ہمکو پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں کے
ساتھ اور نہ کر ہمکو اُن میں جنپر شیطان غالب ہوئے پھر انکو دنیا میں رجھا دیا دین
چھوڑا کر پس ہو گئے پشیمان اور آخرت میں زیانکار اور بہشت کی ہمیشگی
ہمارے لئے واجب کر اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔ یا اللہ تیرے لئے
تعریف ہے اور تو تعریف کے لائق ہے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تیری
مستوار احسانوں پر اور تیری تعریف ہے تیرے بہت انعاموں پر یا اللہ
تو نے ہم پر ہمارے ماں باپ کے دلوں کو نرم کیا اور تو نے ہم پر بڑی
نعمتیں دو چند کیں اور اپنی بھلائی اُتاری۔ ہم نے نادانی کی تو نے جلدی
کی تیرے ہی واسطے تعریف ہے یا اللہ پوشیدہ ظاہر تیری تعریف کرتے ہیں اور
پیار اور احسان سے تیرا قدر کرتے ہیں اور تیری ہی لئے تعریف ہے کیونکہ تو نے
گناہ کے پیچھے استغفار کا الہام کیا۔ اور تیری ہی تعریف ہے ہمکو جنت
سے اور اپنی معافی کے ساتھ ہمکو آگ سے درپردہ رکھ اور ہمکو قیامت
میں ہلاک نہ کر پھر تو کر دے ہمکو لوگوں میں شرمسار اور ہمارے کاموں
کے ساتھ ہمیں رسوا نہ کر اپنے ملنے کے دن پھر تو پہنا دے ہمکو ذلت
اور خواری اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے جیسے تو نے
ہمکو اسلام کا راہ دکھایا اور قرآن اور سنت سکھایا یا اللہ تو نے سکھائی ہمیں اس سے
پہلے کہ ہم اسکے سیکھنے کی رغبت کریں اور تو نے ہمپر اسکے ساتھ احسان کیا اس سے پہلے کہ ہم اسکی پہچان
حاصل کریں اور تو نے ہمکو اسکے ساتھ خاص کیا اس سے پہلے کہ ہم اسکی بزرگی جانیں یا اللہ
جیسا یہ تیرا ہمپر محض لطف اور احسان ہے جس میں ہمارا نہ حیلہ ہے اور نہ قوت پھر تو ہمیں قرآن
کے نگاہ رکھنے کا حق بخش اور اسکی آیتیں یاد کرا اور اسکی محکم آیتوں پر عمل کرا اور اسکی
متشابہ آیتوں پر ایمان نصیب کر اور رہنمائی اسکے تدبر میں اور سوچ اسکی مثالوں اور معجزوں میں
اور بصارت اور حکمت اسکے نور میں ہمکو شکوک پیش نہ آویں اسکی تصدیق میں
اور نہ راہ ہمارے کجی اسکے درمیان طریق میں یا اللہ ہمکو قرآن عظیم کے ساتھ سودمند کر
اور اسکی آیتوں اور حکمت والے ذکر میں برکت کر اور ہم سے قبول کر تو سننے والا جاننے
والا اور ہماری توبہ قبول کر تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے اپنی رحمت سے اے
ارحم الراحمین یا اللہ قرآن کو ہمارے دل کی بہار بنا اور ہمارے سینوں کی دوا
اور ہمارے غموں کی صیقل اور ہمارے غموں کو لیجانا اور ہمکو تیری طرف چلانیوالا

وَدَلِيْلَنَا إِلَيْكَ وَإِلَى جَنَّاتِكَ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لِقُلُوْبِنَا ضِيَاءً وَّلِاَبْصَارِنَا
جَلَاءً وَّلِاَسْقَامِنَا دَوَاءً وَّلِذُنُوْبِنَا مُحَّصًا وَّمِنَ النَّارِ
مُخْلِصًا اَللّٰهُمَّ اَلْسِنَّا بِهِ الْحُلَلَ وَاَسْكِنَّا بِهِ الظُّلَلَ وَ
اَسْبِغْ عَلَيْنَا النِّعَمَ وَاَدْفِعْ بِهِ عَنَّا النِّقَمَ وَاجْعَلْنَا بِهِ
عِنْدَ الْجَزَاءِ مِنَ الْفَائِزِيْنَ وَعِنْدَ النِّعَمِ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَعِنْدَ الْبَلَاءِ مِنَ الصَّابِرِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنِ اسْتَهْوَتْهُ
الشَّيَاطِيْنُ فَشَغَلَتْهُ بِالدُّنْيَا عَنِ الدِّيْنِ فَاَصْبَحَ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ
لَنَا مَاحِلًا وَّلِلصِّرَاطِ لَنَا نَائِلًا وَّلِاَبِيْنَا وَسَيِّدِنَا وَسَنَدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيٰمَةِ عَنَّا مُعْرِضًا وَّلَا مُوَلِّيًا
اِجْعَلْهُ يَا رَبَّنَا يَا خَالِقَنَا يَا رَازِقَنَا لَنَا شَافِعًا مُّشَفَّعًا وَّ
اَوْرِدْنَا حَوْضَهُ وَاسْقِنَا بِكَاْسِهِ مَشْرَبًا رَّوِيًّا سَائِغًا
هَنِيْئًا لَا نَظْمَاءُ بَعْدَهُ اَبَدًا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِبِيْنَ وَلَا
جَاحِدِيْنَ وَلَا مَغْضُوْبٍ عَلَيْنَا وَلَا ضَالِّيْنَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الَّذِيْ رَفَعْتَ
مَكَانَهُ وَثَبَّتَّ اَرْكَانَهُ وَاَيَّدْتَ سُلْطَانَهُ وَبَيَّنْتَ بُرْهَانَهُ
وَجَعَلْتَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ الْفَصِيْحَةَ لِسَانَهُ وَقُلْتَ يَا عَزَّ مِنْ
قَائِلٍ سُبْحَانَهُ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا
بَيَانَهُ وَهُوَ اَحْسَنُ كُتُبِكَ نِظَامًا وَّاَوْضَحُهَا كَلَامًا اَبْيَنُهَا
حَلَالًا وَّحَرَامًا مُحْكَمُ الْبَيَانِ ظَاهِرُ الْبُرْهَانِ مَحْرُوْسٌ مِّنَ
التَّبَايُنِ وَالْاِنْفِصَامِ فِيْهِ وَعْدٌ وَّوَعِيْدٌ وَّتَخْوِيْفٌ وَّتَهْدِيْدٌ
لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ
حَمِيْدٍ اَللّٰهُمَّ فَاَوْجِبْ لَنَا بِهِ الشَّرَفَ وَالْمَزِيْدَ وَاَلْحِقْنَا بِجَلِّ
بَرْنَامَجٍ وَّاسْتَعْمِلْنَا فِي الْعَمَلِ الصَّالِحِ الرَّشِيْدِ اِنَّكَ اَنْتَ
الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَا جَعَلْتَنَا
بِهٖ مُصَدِّقِيْنَ وَلِمَا فِيْهِ مُحَقِّقِيْنَ فَاجْعَلْنَا تَالِيْهِ وَتَالِيْهِ مُنْتَفِعِيْنَ
اِلَى الْمَزِيْدِ حَظِيَا بِهٖ مُسْتَوْجِبِيْنَ وَبِمَا فِيْهِ مُعْتَبِرِيْنَ لِاَحْكَامِهٖ
جَامِعِيْنَ وَلِاَوَامِرِهٖ وَنَوَاهِيْهِ خَائِفِيْنَ وَعِنْدَ خَتْمِهٖ

اور راہنما اور تیرے بہشتوں کی طرف اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین
یا اللہ قرآن کو ہمارے دلوں کی روشنی کر اور ہماری آنکھوں کی جلا اور
ہماری بیماریوں کی دوا اور ہمارے گناہوں کو دور کرنے والا اور آگ سے
خلاصی دینے والا اے اللہ پہنا ہمکو بہ سبب اسکے حلے اور بسا ہمیں بہ سبب
اسکے سایوں میں اور پوری کر ہم پر نعمتیں اور دور کر بہ سبب اسکے ہم سے غصہ
اور کر اسکے ساتھ جزا کے وقت بامراد اور نعمتوں کے وقت شاکر اور
بلا کے وقت صابر اور نہ کر ہمکو ان سے جنہیں شیطان نے ابھکایا پس
رجھا دیا دنیا میں دین چھوڑ کر پھر ہو گئے زیانکار اپنی رحمت کے ساتھ
اے ارحم الراحمین یا اللہ کر قرآن مجید کو ہمارے حق میں برائی اور
پل کو پھیلانے والا اور نہ کر ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
ہم سے منہ پھیرنے والے۔ کر اسکو اے ہمارے مالک ہمارے واسطے
ہمارے رازق ہمارے لئے سفارش کرنے والا سفارش قبول کیا گیا اور وارد
کر ہمکو اسکے حوض پر اور پلا ہمکو اسکے پیالہ سے سیر کرکے نیچے ہونے والا
گوارا جسکے پیچھے ہم نہ پیاسے ہوں اور نہ خوار اور نہ سرنگوں اور نہ منکر اور
نہ غصہ کیا گیا ہم پر اور نہ گمراہ اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔ یا اللہ
فائدہ دے ہمیں قرآن سے جسکا تو نے مرتبہ بلند کیا اور اسکے رکن ثابت
کئے اور اسکی دلیل محکم کی اور اسکی برکتیں ظاہر کیں اور عربی فصیح
لغت اسکی زبان کی اور فرمایا تو نے اور سب سے غالب تو پاک ہے
پھر جب ہم پڑھیں تو اسکی پیروی کر پھر ہمارے ذمہ ہے اسکا کھولنا
قرآن کا نظم سب کتابوں سے اچھا ہے اور اسکی عمدہ کلام ہے اور قرآن
حلال اور حرام کو خوب بیان کرنیوالا ہے اسکا بیان محکم ہے اور اسکی
دلیل ظاہر ہے کمی بیشی سے محفوظ اسمیں وعدے اور وعید ہیں
اور ڈرانا اور تہدید ہے نہیں آیا اسکے پاس جھوٹ کسی طرف سے
حکیم حمید کی طرف سے اترا اے اللہ تو ثابت کر اسکے سبب سے ہماری شرف
اور مزید کو اور ہمکو ہر نیک کے ساتھ ملا اور ہم سے اچھے عمل کرا تو نزدیک
ہے قبول کرنے والا اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ جیسا
کیا تو نے ہمکو قرآن کی تصدیق کرنے والے اور جو اسمیں ہے اسکے ثابت
کرنیوالے اسکی تلاوت سے ہمکو سود مند کر اور اسکے لذیذ خطاب کو سننے والے اور اسکا
سامع نصیحت لینے والے اور اسکے حکموں کے جمع کرنیوالے اور اسکے حکموں اور حدوں سے ڈرنے والے اور اسکی

مِنَ الْفَائِزِيْنَ وَلِقَوَّابِهٖ حَائِزِيْنَ وَلَكَ فِيْ جَمِيْعِ شُهُوْرِنَا
ذَاكِرِيْنَ وَاِلَيْكَ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِنَا رَاجِعِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا فِيْ
لَيْلَتِنَا هٰذِهِ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اَجَرْتَنَا مِنْ اَنْ نَّقْنَطَ مِنْ رَّحْمَتِكَ اِنْ كُنَّا مُذْنِبِيْنَ
وَعَلَّمْتَنَا مِنْ اَنْ نَّيْئَسَ مِنْ رَّوْحِكَ اِنْ كُنَّا خَاطِئِيْنَ
وَاَلْزَمْتَنَا مَعْرِفَةَ مَا تَأْذَنُ وَاَحْسَنْتَ اِلَيْنَا فِيْمَا سَأَلْنَاكَ
وَاَرَدْتَ بِنَا اَوْ بِمَنْ تَوَلَّاكَ اَلْكَرِيْمَ فَاَنْزِلْ بِنَا اَوْ بِمَنْ تَوَلَّاكَ
اِلَى الْمَتَابِ اِنَّا اَجَرْنَا اَجَرْتَنَا بِهٖ مِمَّنْ فِيْ دَيْجُوْرِ الْجَهْلِ
يَغْشَى وَبِنَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ثُمَّ يَعْرِضُ وَهُوَ اَمِنَ
عَنْهُ يَلْتَقِيْ فَالْمُنْتَهٰى بِاَنْ اَنْقَذَ النَّبِيَّ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَتْمَةً تَسْتَاقُ بِاَسْنَى قَدَاحِهَا وَصَفْوِهَا
وَسَمْعِهَا وَاَمْتَعِ عَلَى اِدْنَاءِ هَا وَاَنْزِلِ اللّٰهُمَّ مِنْ بَرَكَاتِهَا
عَلَى اَهْلِ الدُّوْرِ فِيْ دُوْرِهِمْ وَعَلَى اَهْلِ الْقُصُوْرِ فِيْ قُصُوْرِهِمْ
وَعَلَى اَهْلِ الثُّغُوْرِ فِيْ ثُغُوْرِهِمْ وَعَلَى اَهْلِ الْحَرَمَيْنِ
فِيْ حَرَمِهِمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ اَهْلِ
مِلَّتِنَا اَنْزِلْ عَلَيْهِمْ فِيْ قُبُوْرِهِمُ الضِّيَاءَ وَالْفُسْحَةَ وَجَازِهِمْ
بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا وَبِالسَّيِّئَاتِ غُفْرَانًا وَارْحَمْنَا اِذَا
صِرْنَا اِلٰى مَا صَارُوْا اِلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَيَا كَاشِفَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَدَعْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الشَّرِيْفَةِ
الْمُبَارَكَةِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا كَرْبًا اِلَّا نَفَّسْتَهٗ
وَلَا هَمًّا اِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا سُوْءًا اِلَّا صَرَفْتَهٗ وَلَا مَرِيْضًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ
وَلَا مُبْتَلًى اِلَّا عَافَيْتَهٗ وَلَا دَاءً اِلَّا اَذْهَبْتَهٗ وَلَا حَقًّا اِلَّا
اِسْتَخْرَجْتَهٗ وَلَا غَائِبًا اِلَّا رَدَدْتَهٗ وَلَا عَاصِيًا اِلَّا هَدَيْتَهٗ
وَلَا وَلَدًا اِلَّا عَبَّرْتَهٗ وَلَا مَيِّتًا اِلَّا رَحِمْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَكَ فِيْهَا رِضًا وَلَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا اَعْنَتَّا
عَلٰى قَضَائِهَا بِيُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ مَّعَ
الْمَغْفِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ
عَنَّا بِطَوْلِكَ الْعَظِيْمِ وَسِتْرِكَ الْجَمِيْلِ وَاِحْسَانِكَ

بامراد اور اُسکے ثواب کو جمع کرنے والے اور تیرا ہر مہینہ میں ذکر کرنیوالے
پھر تیری طرف ہر کام میں رجوع لانیوالے اور ہم سب کو اس رات میں معاف کر
اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔ اے اللہ ہم کو قرآن کی عزت کرنیوا
سکھ کر جہنم سے بچا لیا اور اسکا بلند مرتبہ سمجھا جب اسکو سنا اور
اُسکے آداب سے مناسب ہوئے جب اسکے پاس حاضر ہوئے اور اسکے حکم
کو لازم پکڑا جب اس سے جدا ہوئے اور اسکی اچھی مجاورت کی اور اسکے
پڑھنے سے تیری رضامندی اور آخرت طلب کی پس پہونچے بسبب اسکے
تاہم مقاموں کو اور کر بسبب اسکے جنت کے درجوں میں چڑھنے والوں
سے اور پیامبروں کے یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور وہ اس سے
خوش ہو کر ملیں پھر قرآن کی سفارش ڈھونڈھنے والا بدبخت نہیں ہے
اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین اے اللہ کر اسکو ختم برکت والا اسکے
پڑھنے والے اور حاضر ہونیوالے سننے والے کیلئے اور اسکی دعا پر آمین کہنے والے کیلئے
اور ہمارے اوپر اور ہمارے گھر والوں پر انکے اور گھروں میں اور محل والوں پر
انکے محلوں میں اور کنارے سے مقابلہ کرنیوالوں پر مقابلہ گاہ میں اور حرم والوں پر
انکے حرموں میں مومنوں سے یا اللہ ہماری ملت کی قبروں والوں پر روشنی
اور فراخی کر اور انکو اچھی جزا دے اور انکے گناہ معاف کر اور ہم پر
رحم کر جب ہم بھی مرجاویں اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین اے اللہ
اے فوت کرنے والے اے آواز سننے والے اے مردے کے پیچھے جلا لیجانے والے
رحمت بھیج محمد پر اور آسکی اولاد پر اور ہمارا اس مبارک رات
میں کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر اسکو معاف کر دے اور نہ غم مگر اسکو کھول دے
اور نہ سختی مگر اسکو دور کر دے اور نہ غم مگر اسکا کشف کر دے اور
نہ برائی مگر اسکو پھیر دے اور نہ کوئی بیمار مگر اسکو شفا دے اور نہ مبتلی
مگر اُسکو عافیت دے اور نہ برائی والا مگر اسکو بدلا دے اور نہ حق
مگر اسکو نکالدے اور نہ غائب مگر اسکو پھیر دے اور نہ عاصی مگر اسکو راہ
اور نہ اولاد مگر اسکی اصلاح کر دے اور نہ مردہ مگر اُسپر رحم کر دے اور نہ ہماری آخرت
کی کوئی حاجت جسمیں تیری خوشی ہے اور ہماری اسمیں خیر خواہی مگر اسکو
آسانی اور عافیت اور بخشش سے پورا کر دے اپنی رحمت سے اے
ارحم الراحمین۔ اے اللہ ہم کو عافیت دے
اور معاف کر اپنی بڑی عفو اور عمدہ پردے اور قدیم احسان

الْقَدِيْمِ يَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ يَا كَثِيْرَ الْخَيْرِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَسَنَدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اِخْوَانِهِ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَلْمَلٰئِكَةِ
وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ
اَمْرِنَا رَشَدًا وَّوَفِّقْنَا لِعَمَلِ صَالِحٍ يَّرْضٰيكَ عَنَّا بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هَدَيْتَنَا بِهٖ مِنَ
الضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اسْتَنْقَذْتَنَا بِهٖ مِنَ الْجَهَالَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَلَّغَ الرِّسَالَةَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ شَمْسِ
الْبِلَادِ وَقَمَرِ الْمِهَادِ وَزَيْنِ الْوَرَادِ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ يَوْمَ
التَّنَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى زَوْجَتِهٖ وَجَمِيْعِ صَحَابَتِهِ الَّذِيْنَ
قَامُوْا بِنُصْرَتِهٖ وَجَرَوْا عَلٰى سُنَّتِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ بِالْحَقِّ بَعَثْتَهٗ وَبِالصِّدْقِ نَعَتَّهٗ
وَبِالْحِلْمِ وَسَمْتَهٗ وَبِاَحْمَدَ سَمَّيْتَهٗ وَفِي الْقِيٰمَةِ فِيْ اُمَّتِهٖ
شَفَّعْتَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا زَهَرَتِ النُّجُوْمُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
مَا تَلَاحَمَتِ الْغُيُوْمُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
مَا ذَكَرَ الْاَبْرَارُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَصَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

فَصْلٌ فِي الْوَصِيَّةِ ۔ اِعْلَمُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ
لَيْلَةُ الْوَدَاعِ لِشَهْرِكُمُ الَّذِيْ شَرَّفَهُ اللّٰهُ وَعَظَّمَهٗ وَرَفَعَ قَدْرَهٗ
وَكَرَّمَهٗ بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَنُزُوْلِ الرَّحْمَةِ فِيْهِ
عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَالرِّضْوَانِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِصْبَاحَ الْعَامِ وَ
وَاسِطَةَ النِّظَامِ وَاَشْرَفَ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ الْمُشَرَّفَةِ بِاَنْوَارِ
الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ كِتَابَهٗ وَفَتَحَ فِيْهِ لِلتَّائِبِيْنَ
اَلْوَابَهٗ فَلَا دُعَاءَ فِيْهِ اِلَّا مَسْمُوْعٌ وَّلَا خَيْرَ اِلَّا مَجْمُوْعٌ وَّلَا ضَرَّ
اِلَّا مَدْفُوْعٌ وَّلَا عَمَلَ اِلَّا مَرْفُوْعٌ اَلظَّافِرُ الْمَيْمُوْنُ مَنِ اغْتَنَمَ
اَوْقَاتَهٗ وَالْخَاسِرُ الْمَغْبُوْنُ مَنْ اَهْمَلَ اَفْقَاتَهٗ شَهْرٌ جَعَلَهُ
اللّٰهُ لِذُنُوْبِكُمْ تَطْهِيْرًا وَّلِسَيِّاٰتِكُمْ تَكْفِيْرًا وَلِمَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ
صُحْبَتَهٗ ذَخِيْرَةً وَّنُوْرًا وَلِمَنْ وَفّٰى بِشَرْطِهٖ وَنَحٰى بِحَقِّهٖ فَرَحًا
وَّسُرُوْرًا شَهْرٌ تَوَرَّطَ فِيْهِ اَهْلُ الْفِسْقِ وَالْفَسَادِ وَازْدَادُوْا
فِيْهِ مِنَ الرُّجُوْعِ اِلَى اللّٰهِ اَهْلُ الْجِدِّ وَالْاِجْتِهَادِ شَهْرٌ عَادَ

اے بہت بھلائی والے اور بہت نیکی والے اور رحمت بھیج ہمارے
سردار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے سب بھائیوں پیغمبروں پر
اور آپ کی اولاد اور فرشتوں پر اور سلام بھیج سلام بھیجنا اے ہمارے
رب دے ہمکو اپنی طرف سے رحمت اور ہمارے کام میں توفیق رفیق
اور اچھی تبیر تو خوش ہمکو توفیق دے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ
رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسطرح تو نے ہمکو اُسکے ساتھ گمراہی سے نکالا
یا اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسطرح تو نے ہمکو اُسکے ساتھ جہالت سے نکالا
یا اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جسنے اُس نے پیغام پہونچایا یا اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم
شہروں کے آفتاب اور زمینوں کے چاند اور قیامت کی زینت اور گنہگاروں کے شفیع پر قیامت کے
دن یا اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُسکی اولاد پر اور اُسکے سب یاروں پر جنہوں نے
دین کی مدد کی اور اُسکی سنت پر چلے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم
پر جسکو تو نے سچا دین دیکر بھیجا اور تو نے اُسکی بھی تعریف کی اور حلم اُسکی علامت بنائی
اور احمد اُسکا نام رکھا اور قیامت میں اُسکی اُمت کی تو سفارش قبول کریگا یا اللہ رحمت بھیج
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبتک ستارے روشن ہیں اور محمد پر رحمت بھیج جبتک بادل جمع ہیں کیکر
جہان کو قائم رکھنے والی یا اللہ رحمت بھیج محمد پر جبتک اُسکو نیک یاد کریں اور محمد پر رحمت بھیج
جبتک رات دن آتے جاتے ہیں اور محمد اور مہاجروں اور انصار پر رحمت بھیج اپنی رحمت سے

فصل وصیت ہیں ۔ جانو تم پر خدا رحمت کرے کہ تمہاری یہ رات تمہارے اس مہینہ کی
پچھلی رات ہے جسکو خدا نے شرافت اور عظمت دی اور اُسکا بلند مرتبہ کیا اور کرامت دی
روزہ اور قیام اور تلاوت اور نزول رحمت کے ساتھ ہمیں تمپر اور اپنی طرف
سے خوشی کے ساتھ خدا نے اسکو سال کا چراغ بنایا اور واسطہ نظام اور اسلام کے
قواعد کو روزوں اور قیام کے ساتھ مشرف کیا اور اسمیں اپنی کتاب
اُتاری اور توبہ کرنے والوں کے لئے دروازے کھولے پھر اسمیں دعا سنی
جاتی ہے اور بھلائیں جمع ہیں اور صرف دور کیا گیا اور عمل اُٹھائے جاتے
ہیں فتحیاب مبارک وہی ہے جس نے اُسکے وقتوں کو غنیمت جانا اور زیانکار
مغبون وہی ہے جس نے اُسکو چھوڑا پھر اُس سے یہ مہینہ فوت ہوا خدا نے اسکو تمہارے
گناہوں کا پاک کرنیوالا اور تمہاری برائیوں کا کفارہ بنایا اور جس نے تم سے نیکی کی اُسکے لئے
ذخیرہ اور نور اور جس نے شرط پوری کرنیوالی اور حق کی رعایت کرنیوالے کے لئے خوشی اور سرور
فاسق فاجر پرہیزگار ہو جاتے ہیں اور کوشش والوں کی کوشش زیادہ
ہو جاتی ہے ۔ دلوں کے آباد کرنے والا مہینہ ہے ۔

الْقُلُوبِ وَكَفَّارَاتِ الذُّنُوبِ وَاعْتِصَامِ الْمَسَاجِدِ يَا
الْأَرْحَامِ وَالنَّحَّاشِدِ وَهُبُوطِ الْأَمْلَاكِ بِصِكَاكِ الْعِتْقِ
وَالْفَكَاكِ شَهْرٌ فِيهِ الْمَسَاجِدُ تُعْمَرُ وَالْمَصَابِيحُ تُزْهَرُ
وَالْآيَاتُ تُذْكَرُ وَالْقُلُوبُ تُجْبَرُ وَالذُّنُوبُ تُغْفَرُ شَهْرٌ
فِيهِ تُشْرَقُ الْمَسَاجِدُ بِالْأَنْوَارِ وَتُكْثِرُ الْمَلَئِكَةُ لِصُوَّامِهِ
مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ وَيُعْتِقُ فِيهِ الْجَبَّارُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ عِنْدَ
الْإِفْطَارِ سِتَّمِائَةِ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ وَتَنْزِلُ فِيهِ
الْبَرَكَاتُ وَتَعْظُمُ فِيهِ الصَّدَقَاتُ وَتُكَفَّرُ فِيهِ السَّيِّئَاتُ
وَتُقَالُ فِيهِ الْعَثَرَاتُ وَتُدْفَعُ فِيهِ النَّكَبَاتُ وَتُرْفَعُ فِيهِ
الدَّرَجَاتُ وَتُرْحَمُ فِيهِ الْعَبَرَاتُ وَتُنَادِي فِيهِ الْحُورُ الْحِسَانُ
مِنَ الْجِنَانِ هَنِيئًا لَكُمْ يَا مَعْشَرَ الصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ
وَالْقَائِمِينَ وَالْقَائِمَاتِ بِمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَكُمْ مِنَ الْخَيْرَاتِ
لَقَدْ غَمَرَتْكُمُ الْبَرَكَاتُ وَاسْتَبْشَرَ بِكُمْ أَهْلُ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ
فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا مَهَّدَ فِيهِ لِنَفْسِهِ قَبْلَ حُلُولِ رَمْسِهِ
وَاشْتَغَلَ بِيَوْمِهِ عَنْ غَدِهِ وَأَمْسِهِ وَتَزَوَّدَ مِنْ بَقِيَّةٍ
زَادِهِ فِي نَفَادِهِ نَفَادُ عُمُرِهِ وَأَظْهَرَ لِفِرَاقِ شَهْرِهِ جَزَعَهُ
وَسَلَّمَ عَلَى شَهْرِهِ وَوَدَّعَهُ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ.
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ النَّجَاوُزِ وَالْغُفْرَانِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا شَهْرَ الْبَرَكَةِ وَالْإِحْسَانِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّحَنُّنِ
وَالرِّضْوَانِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ النُّسُكِ وَالتَّعَبُّدِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَالتَّهَجُّدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ
التَّرَاوِيحِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْأَنْوَارِ وَالْمَصَابِيحِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُنْسَ الْعَارِفِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَخْرَ
الْوَاصِفِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْوَامِقِينَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَوْضَةَ الْعَابِدِينَ يَا شَهْرَنَا غَيْرَ مُوَدَّعٍ
وَدَّعْنَاكَ وَغَيْرَ مُقْلٍ فَارَقْنَاكَ كَانَ فِرَاقُكَ صَدَقَةً
وَصِيَامًا وَلَيْلُكَ قِرَاءَةً وَقِيَامًا فَعَلَيْكَ مِنَّا تَحِيَّةٌ وَسَلَامٌ
أَنْ لَا تَعُودَ بَعْدَهَا عَلَيْنَا أَمْ يَدْرِينَا لَعَلَّ الْمَوْتَ فَلَا نَرَاكَ إِلَيْنَا

اور گناہوں کا کفارہ اور مسجدوں کا پر کرنیوالا اس میں فرشتے آزادی
اور خلاصی کا قبالہ لے کر اترتے ہیں اس مہینہ میں مسجدیں آباد ہوتی ہیں
اور چراغ روشن اور آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور دل درست ہوتے ہیں
اور گناہ معفور اس مہینہ میں مسجدیں انوار کے ساتھ روشن ہوتی ہیں اور
روزے داروں کے لئے فرشتے بہت بخشش مانگتے ہیں اور خدا تعالیٰ اسکی
رات میں افطار کے وقت چھ لاکھ آگ سے آزاد کرتا ہے برکتیں اترتی
اترتی ہیں اور صدقہ کئے جاتے ہیں اور برائیاں دور اور لغزشیں
معاف اور آسیب دور اور درجات بلند اور آنکھوں پر رحم کیا جاتا ہے
اور حسین حوریں بہشت سے آواز کرتی ہیں اے روزہ دار مرد اور
عورتو اور اے قیام کرنے والو مرد اور عورتو تمہیں اسکی مبارک ہو
جو اللہ نے تمہارے لئے بھلائیاں طیار کر رکھی ہیں تمکو برکتوں نے ڈھانک لیا
اور آسمان اور زمین والے تمپر خوش ہیں خدا اس پر رحم کرے
جس نے مرنے سے پہلے اپنے نفس کے واسطے تیاری کی اور کل
اور گذشتہ کو چھوڑ کر اپنے دن میں مشغول ہوا۔ اور کچھ توشہ
بنایا توشہ کے تمام ہونے میں عمر کا تمام ہونا ہے اور مہینہ کی جدائی
میں گھبرایا اور اپنے مہینہ پر سلام کہا اور اسکو وداع کیا اور کہا سلامتی ہو
تجھپر اے رمضان کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے روزوں اور قیام اور
تلاوت قرآن کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے معافی کے مہینے اور
سلامتی ہو تجھپر اے برکت کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے تحفوں اور
خوشنودی کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے عبادت کے مہینے۔
سلامتی ہو تجھپر اے روزوں اور تہجد کے مہینے سلامتی ہو تجھپر
اے تراویح کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے نوروں اور چراغوں
کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے عارفوں کی خوشی سلامتی ہو تجھپر
اے صفت کرنے والوں کے فخر سلامتی ہو تجھپر اے دوستوں کے
نور سلامتی ہو تجھپر اے عابدوں کے باغ اے ہمارے مہینے
جسکو ہم وداع کرنا نہیں چاہتے ہم نے تجھکو وداع کیا اور جو ہمارا
دشمن نہیں ہم تجھ سے جدا ہوئے تیرا دن خیرات اور روزہ
اور تیری رات قرأت اور قیام تجھپر ہمارے تحفے اور سلام ہوں خدا جانے تو ہمپر
اسکے پیچھے عود کریگا یا ہم مرجاویں گے پھر نہ لوٹے گا تو ہمارا یعرف

مَصَابِيحُنَا فِيكَ مَشْهُورَةٌ وَمَسَاجِدُنَا فِيكَ مَعْمُورَةٌ فَا
لَئِنْ تَنْطَفِئَ الْمَصَابِيحُ وَتَنْقَطِعَ التَّرَاوِيحُ وَنَخْرُجَ إِلَى الْعَادَةِ
وَنُفَارِقَ شَهْرَ الْعِبَادَةِ فَيَا لَيْتَ شِعْرِي مَنِ الْمَقْبُولُ مِنَّا
فَنُهَنِّيَهُ وَمَنِ الْمَحْرُومُ فَنُعَزِّيَهُ أَمْ لَيْتَ شِعْرِي مَنِ الْمَطْرُودُ مِنَّا
فَنُعَزِّيَهُ بِسُوءِ عَمَلِهِ فَيَا أَيُّهَا الْمَقْبُولُ هَنِيئًا لَكَ هَنِيئًا
وَرِضْوَانُهُ وَرَحْمَتُهُ وَغُفْرَانُهُ وَقَبُولُهُ وَإِحْسَانُهُ
عَفْوُهُ وَأَمَانُهُ وَخُلُوُّهُ فِي دَارِ أَمَانِهِ وَيَا أَيُّهَا الْمَطْرُودُ
يَا صَرِيعَ بَلَايَاهُ وَطَرِيحَ بَلْوَاهُ وَعَدْوَانِهِ وَغَفْلَتِهِ وَخُسْرَانِهِ
وَتَمَادِيهِ وَعِصْيَانِهِ لَقَدْ عَظُمَتْ مُصِيبَتُكَ بِغَضَبِ اللَّهِ
هَوَانُهُ فَأَيْنَ مُقْلَتُكَ الْبَاكِيَةُ وَأَيْنَ دُمُوعُكَ الْجَارِيَةُ
وَأَيْنَ زَفْرَتُكَ الرَّاسِخَةُ الْغَادِيَةُ لِأَيِّ يَوْمٍ أَخَّرْتَ تَوْبَتَكَ
لِأَيِّ عَامٍ ادَّخَرْتَ عِدَّتَكَ إِلَى عَامٍ قَابِلٍ وَمَحَلٍّ نَائِلٍ
فَمَا إِلَيْكَ مُدَّةُ الْأَعْمَارِ وَلَا مَعْرِفَةُ الْمِقْدَارِ بَلْ
أَمَلٌ بَلُوغُهُ فَلَمْ يَبْلُغْهُ وَكَمْ مِنْ مُدَّةٍ لَكَ وَلَمْ تَبْلُغْهُ
وَكَمْ مِنْ أَعَدَّ طِنْبًا لِعِيدِهِ جُعِلَ زَيْنَ تَجْهِيزِهِ وَنَعْشِ آبَائِهِ
صَارَتْ لِتَكْفِينِهِ وَمَتَاعِ الْفِطْرِ صَارَ رَهْنًا فِي قَبْرِهِ وَكَمْ
مَنْ لَا يَصُومُ بَعْدَهَا سِوَاهُ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ يَصُومُ عِيدَهُ أَنَّ بِلَالًا مُحَمَّدٌ
اللَّهِ عِبَادَ اللَّهِ عَلَى بُلُوغِ خَاتِمَتِهِ وَسَلَّمَهُ فَيَقُولُ عِبَادُهُ
وَقِيَامِهِ وَرَاقِبُوهُ بِأَدَاءِ حُقُوقِهِ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ وَتَوَثَّقُوا
وَاعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ أَنَّكُمْ قَدْ قَرَأْتُمْ شَهْرًا عَظِيمًا مَشْهُورًا
كَرِيمًا أَيْنَ الصَّوَّامُ الْقَوَّامُ الْمُوَفَّقُونَ لَكُمْ فِي سَالِفِ الْأَعْوَامِ
وَأَيْنَ مَنْ كَانَ مَعَكُمْ لِيَالِيَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَاهِدِينَ
وَفِي كُلِّ حَقِّ اللَّهِ مُعَامِلِينَ وَنَ الْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ وَالْإِخْوَانِ
وَالْأَخَوَاتِ وَالْجِيرَةِ وَالْقَرَابَاتِ أَنَّاهُمْ وَاللَّهِ هَادِمُ اللَّذَّا
وَقَاطِعُ الشَّهَوَاتِ وَمُفَرِّقُ الْجَمَاعَاتِ فَأَخْلَى مِنْهُمُ الْمَشَاهِدَ
وَعَطَّلَ مِنْهُمُ الْمَسَاجِدَ وَتَرَاهُمْ فِي بُطُونِ الْأَلْحَادِ صَرْعَى
لَا يَجِدُونَ لِمَا هُمْ فِيهِ دَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا
وَلَا فِعْلَهُ يَنْتَظِرُونَ وَيَوْمًا الْأَمْرُ فِيهِ إِلَى اللَّهِ تَنْتَهِي وَالْحَذَرَ

کہ گناہ میں کمی کرنے کا
ذکر کیا جائیگا یا تیری
ان دعاؤں کا جو تو نے دنیا میں کیں
اور روم افشاں کی
کہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی
یاد ہوتی ہے علاوہ اس کی
قبر کا بیان اور
کہ ہمکی بلکہ میں رکھتے ہو
اور لوگ کو ہمکی
دینے اور ڈرانے کی
والے سے ملتا ہے
اور تکبر اور غفلت اور
الفت کو چھوڑنا ہے
اور بلال کا

ہمارے چراغ تجھ میں مشہور ہیں اور مسجدیں تجھ میں آباد اب چراغ
[illegible] ہو جاویں گے اور [illegible] منقطع ہو جاویں گی اور پھر نہ گے ہم ہیں
[illegible] اور [illegible] ہم [illegible] ہیں
[illegible] ہو [illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[

وَالْقُلُوبُ تَتَقَدَّعُ مِنَ الْحِسَابِ صَدْعًا وَتَخْرَقُ فِي الصُّوَرِ
فَجَمَعْتَهُمْ جَمْعًا عِبَادَ اللّٰهِ مَنْ كَانَ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنَ الْحَرَامِ فِي
شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيَمْنَعْهَا فِي مَا بَعْدَهُ مِنَ الشُّهُورِ وَالْأَعْوَامِ
فَإِنَّ اللّٰهَ الشَّهْرَيْنِ وَاحِدٌ وَهُوَ عَلَى الزَّمَانَيْنِ مُطَّلِعٌ شَاهِدٌ
أَجْزَانَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ عَلَى فِرَاقِ شَهْرِ الْبَرَكَةِ وَأَجْزَلَ اقْتِسَامَنَا
وَاقْتِسَامَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ الْمُشْتَرَكَةِ وَبَارَكَ لَنَا وَلَكُمْ فِي
بَقِيَّتِهِ وَسَلَكَ بِنَا وَبِكُمْ طَرِيقَ هِدَايَتِهِ بِرَحْمَتِهِ وَفَضْلِهِ
وَمَنِّهِ اللّٰهُمَّ وَمَا قَسَمْتَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِنْ عِتْقٍ وَ
غُفْرَانٍ وَرَحْمَةٍ وَمِنْوَانٍ وَعَفْوٍ وَامْتِنَانٍ وَكَرَمٍ وَإِحْسَانٍ
وَنَجَاةٍ مِنَ النِّيرَانِ وَخُلُودٍ فِي غَيْرِ الْجِنَانِ فَاجْعَلْ
لَنَا مِنْهُ أَوْفَرَ الْحَظِّ وَأَجْزَلَ الْأَقْسَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا شَهْرَ الصِّيَامِ فَاجْعَلْ عَامَهُ عَلَيْنَا
مِنْ أَبْرَكِ الْأَعْوَامِ وَأَيَّامَهُ مِنْ أَسْعَدِ الْأَيَّامِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا
مَا قَدَّمْنَاهُ فِيهِ مِنَ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَاغْفِرْ لَنَا مَا اقْتَرَفْنَاهُ
فِيهِ مِنَ الْآثَامِ وَخَلِّصْنَا مِنْ مَظَالِمِ الْأَنَامِ يَوْمَ لَا يُجْزَى
سِوَاكَ يَا عَلَّامُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ إِنَّا قَدْ تَوَسَّلْنَا
صِيَامَ شَهْرِنَا وَقِيَامَهُ عَلَى تَقْصِيرٍ وَأَدَّيْنَا فِيهِ مِنْ
حَقِّكَ قَلِيلًا مِنْ كَثِيرٍ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ بِبَابِكَ سَائِلِينَ وَ
لِمَعْرُوفِكَ طَالِبِينَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ وَلَا مِنْ رَحْمَتِكَ
آيِسِينَ فَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ إِلَيْكَ الْأُسَرَاءُ بَيْنَ يَدَيْكَ إِلَيْكَ
تَوَجَّهْنَا وَلِمَعْرُوفِكَ تَعَرَّضْنَا وَلِبَابِكَ قَرَعْنَا وَمِنْ رَحْمَتِكَ
سَأَلْنَا فَارْحَمْ خُضُوعَنَا وَاجْبُرْ قُلُوبَنَا وَاسْتُرْ عُيُوبَنَا وَ
اغْفِرْ ذُنُوبَنَا وَاقْرِنِّي الْقِيَامَةِ عُيُونَنَا وَلَا تَصْرِفْ وُجُوهَكَ
الْكَرِيمَ عَنَّا وَاجْعَلْ عَمَلَنَا مَقْبُولًا وَسَعْيَنَا مَشْكُورًا وَ
حَظَّنَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مَوْفُورًا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ فِي سَابِقِ
عِلْمِكَ أَنْ تَحْسُنَ فِي شَهْرِنَا نَمَارِكَ لَنَا فِيهِ وَإِنْ تَقَضَّيْتَ
بِقَطْعِ آجَالِنَا وَمَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَاحْسِنِ الْخِلَافَةَ
عَلَى بَاقِينَا وَأَوْسِعِ الرَّحْمَةَ عَلَى مَاضِينَا وَعُمَّنَا جَمِيعًا
بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ وَاجْعَلِ الْمَوْعِدَ بِجَمِيعِ جَنَّتِكَ

اور دل حساب کے ڈر سے ٹوٹتے ہوں گے اور صور پھونکا جاویگا پھر ان کو
ہم اکٹھا کرینگے اے اللہ کے بندو جس نے نفس کو رمضان کے مہینے میں حرام
سے روکا وہ اسکو اور مہینوں اور سالوں میں بھی روکے کیونکہ دو مہینوں کا
خدا ایک ہے اور وہ دونوں وقتوں سے خبردار ہے ہمیں اور آپ کو برکت
کے مہینے کی جدائی کی جزا دے اور اپنی رحمت واسعہ سے ہمارا اور آپکا حصہ
عنایت کرے اور اللہ ہمارے اور آپکے لئے باقی امور میں برکت کرے اور اپنی
ہدایت کے راستہ میں اپنی رحمت اور فضل اور احسان سے چلاوے یا اللہ اور
تو نے اس رات میں آزادی اور بخشش اور رحمت اور معافی اور منت
اور کرم اور احسان اور نجات آگ سے اور خلود جنت کا تقسیم کیا ہے
پھر کر اس سے ہمارا وافر حصہ اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین اے اللہ
جیسے تو نے یہ مہینہ ہمکو پہونچایا پھر کر اس سال کو ہمارے سب سالوں سے
برکت والا اور اسکے دن نیک دن اور جو ہم نے اسمیں روزہ اور قیام
آگے بھیجے انکو قبول کر اور جو ہم سے اسمیں گناہ ہوئے انکو معاف کر اور
جاہلوں کے ظلموں سے ہمکو نکال جس دن تیرے سوا کسی اور کی امید
نہیں ہے اے جاننے والے اے ارحم الراحمین اے اللہ ہم نے اپنے اس
مہینے کے روزوں اور اسکے قیام میں قصور کیا اور پورا حق ادا
نہیں کیا اور ہم گرے ہیں تیرے در پر سوالی اور تیری بخشش کے طالب
تو ہمکو نا مراد نہ پھیر اور نہ اپنی رحمت سے ناامید پھر ہم تیرے محتاج تیرے
سامنے فقیری تیری طرف متوجہ ہوئے اور تیری بھلائی کے ساتھ
اور تیرے دروازے کو کھڑکایا اور تیری رحمت کو مانگا ہماری عاجزی پر
رحم کر اور ہمارے دل درست کر اور ہمارے عیب ڈھانک اور ہمارے
گناہ معاف کر اور قیامت میں ہماری آنکھیں ٹھنڈی کر اور اپنا
منہ عزت والا ہم سے نہ پھیر اور ہمارا عمل قبول کر اور ہماری
کوشش مشکور اور اس رات میں حظ وافر
یا الٰہ اگر تیرے علم ازلی میں ہمارا پھر جمع ہونا مقدر ہے
تو اس میں ہمارے لئے برکت کر اور اگر عمر ہماری
پوری ہو چکی ہے تو ہمارے پچھلوں کو نیک کر اور
پہلوں کو رحمت کر اور ہم سب پر اپنی رحمت عام کر
اور اپنی بخشش اور کر ہماری جگہ جنت

وَرِضْوَانِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَاَهْلُ الْقُبُوْرِ رَهَائِنُ ذُنُوْبٍ لَا
يُطْلَقُوْنَ وَاَسَارٰى وَحْشَةٍ لَا يُفَكُّوْنَ وَغُرَبَاءُ سَفَرٍ
لَا يُنْظَرُوْنَ تَحْتَ دَارِسَاتِ الثَّرٰى مَحَاسِنُ وُجُوْهِهِمْ
وَجَاوَرَتْهُمُ الْهَوَامُّ فِيْ مَلَاحِدِ قُبُوْرِهِمْ فَهُمْ جُمُوْدٌ لَا
يَتَكَلَّمُوْنَ وَجِيْرَانُ قُرْبٍ لَا يَتَزَاوَرُوْنَ وَسُكَّانُ لَحْدٍ
اِلَى الْحَشْرِ لَا يَظْعَنُوْنَ وَفِيْهِمْ مُحْسِنُوْنَ وَمُسِيْئُوْنَ وَ
مُقَصِّرُوْنَ وَمُجْتَهِدُوْنَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ مُسْرُوْرًا
فَزِدْهُ كَرَامَةً وَحُبُوْرًا وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ مَهْمُوْمًا فَبَدِّلْ حُزْنَهُ
فَرَحًا وَسُرُوْرًا اَللّٰهُمَّ وَتَعَطَّفْ عَلٰى كَافَّةِ اَمْوَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ
الرَّاحِلِيْنَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الْمُسْتَسْلِمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قُبُوْرَهُمْ مَفَائِضَ صَلَوَاتِكَ وَمَقَارَّ هَبَاتِكَ
وَطُرُقَ اِحْسَانِكَ وَمَجَارِيَ عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ حَتّٰى يَلُوْذُوْا
اِلَى الْبُطُوْنِ الْاَلْحَادِ مُطْمَئِنِّيْنَ وَبِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَاثِقِيْنَ
وَاِلٰى اَعْلٰى دَرَجَاتِكَ سَابِقِيْنَ وَاخْصُصْ بِذٰلِكَ الْاٰبَآءَ
وَالْبَنِيْنَ وَالْاِخْوَةَ وَالْاَقْرَبِيْنَ قَبْلَ اَنْ يَّشْمَلَ الْهَدْمُ عَلَى
الْبِنَآءِ وَالْكَدَرُ عَلَى الصَّفَآءِ وَيَنْقَطِعَ مِنَ الْحَيَاةِ حَبْلُ
الرَّجَآءِ وَتَصِيْرَ الْمَنَازِلُ تَحْتَ اَطْبَاقِ الثَّرٰى وَقَبْلَ اَنْ
يَّصِيْرَ الْوَيْحُ وَيْلًا وَالْفَطْرُ سَيْلًا وَالصُّبْحُ لَيْلًا وَيَسْتَجِبَّ
الْمَوْتُ عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَيْلًا وَقَبْلَ اَنْ تَقُوْلَ الشَّيْخُ
الْكَبِيْرُ وَاَشِيْبَاهُ وَيَقُوْلَ الْكَهْلُ الْخَطِيْرُ وَاَجْلَتَاهُ وَ
يَقُوْلَ الْمُذْنِبُ الْمُسِيْئُ وَاَخِيْبَتَاهُ وَيَقُوْلَ الْحَدَثُ الصَّغِيْرُ
وَاحَسْرَتَاهُ وَتَجِلُوَ مِنْهُ وَاشْفَقُوْا وَغِيْثَهُمْ مِنَ النَّدَامَةِ
وَخَتَمَ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ فَلَمْ يَنْطِقُوْا وَوَقَفُوْا عَلٰى عَمَلِ نَفْسٍ
الرُّوْمُ فَاطَرِقُوْا وَعَايَنُوْا مِنَ الْاَهْوَالِ مَا وَدُّوْا مَعَهُ
اَنَّهُمْ لَمْ يُخْلَقُوْا اَللّٰهُمَّ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ
وَيَا كَاشِفَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَلَا تَدَعْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمُشْتَرَكَةِ ذَنْبًا

اور خوشنودی میں ان کے ساتھ جنہیں تیرا انعام ہے پیغمبروں
اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں کے ساتھ اور کیا اچھا
ساتھ ہے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ قبروں
والے گناہوں میں گروی ہیں نہیں چھوٹتے اور وحشت میں قید
ہیں جو نہیں نکلتے اور مسافر ہیں جو نہیں مہلت دیئے جاتے
مٹی نے انکے مونہوں کے حسن کو مٹا دیا اور زہریلے اُن کی
قبروں میں اُن کے سمائے ہوئے پھرتے ہیں جو نہیں کلام
کرتے اور سمائے ہیں جو نہیں زیارت کرتے اور قبروں میں قیامت
تک رہیں گے ان میں نیک اور بد اور قصور کرنے والے
ہیں اور کوشش والے یا اللہ جو ان میں خوش ہے اس کی
خوشی زیادہ کر اور جو ان میں غمناک ہے تو اس کا غم خوشی
کر اے اللہ اور سب مسلمانوں پیادوں بعتیوں گردن جھکانیوالوں
پر اپنی رحمت سے مہربانی کر اے ارحم الراحمین اے اللہ انکی قبروں کو
اپنی رحمت کے گرنے اور اپنی بخشش کی جگہ بنا اور اپنے احسان
کا راستہ اور اپنی معافی کا محل تاکہ وہ اپنی قبروں میں آرام پاویں
اور تیرے جود اور کرم پر بھروسا کریں اور تیرے بڑے درجوں کیطرف
چلیں اور خاصکر اسکے ساتھ باپ دادے بیٹوں اور بھائیوں اور
قریبیوں کو اس سے پہلے کہ عمارت گر جاوے اور صفائی کدورت
ہو جاوے اور حیات منقطع ہو جاوے اور گھر مٹی کے نیچے آجاویں
اور مہربانی کا کلمہ لعنت کا کلمہ ہو جاوے اور قطرہ سیل
اور صبح رات اور آجاوے موت آسمان زمین والوں پر اور بوڑھا
کہے افسوس ہے بڑھاپے پر اور کہے تیس ۳۰ سالہ ہائے رسوائی
اور گنہگار کہے ہائے ناامیدی اور کہے جوان خورد سالہ ہائے
حسرت اور شرمندہ ہوں اور ڈریں اور انکو ندامت ڈھانک لے اور انکے
مونہوں پر مُہر لگا دے پھر وہ نہ بولیں اور اپنے عملوں پر واقف ہوں
سر جھکانیوالے پھر زیادہ سر جھکا دیں اور اسقدر ہول دیکھیں کہ خواہش
کریں اس بات کی کہ ہم پیدا ہی نہ کئے جاتے یا اللہ موت کو ہلانیوالے
آوازوں کے سننے والے اور جلانے والے رحمت بھیج محمد پر اور محمد کی
اولاد پر اور اس رات مبارک میں ہمارا کوئی گناہ نہ چھوڑ

اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا كَرْبًا اِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا
مُبْتَلًى اِلَّا عَافَيْتَهٗ وَلَا اِسَاءَةً اِلَّا نَقَلْتَهٗ وَلَا حَقًّا
اِلَّا سْتَخْلَصْتَهٗ وَلَا غَائِبًا اِلَّا رَدَدْتَّهٗ وَلَا عَاصِيًا اِلَّا
قَطَعْتَهٗ وَلَا مَيِّتًا اِلَّا رَحِمْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَكَ فِيْهَا رِضًى وَّلَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا
اَعَنْتَ عَلٰى قَضَائِهَا بِتَيْسِيْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ مَّعَ الْمَغْفِرَةِ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَلِاٰبَائِنَا وَ
اُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَقَرَابَاتِنَا وَ
اَصْدِقَائِنَا وَمُعَلِّمِيْنَا وَمَنْ قَرَاَ نَا عَلَيْهِ وَقَرَاَ عَلَيْنَا
وَتَعَلَّمْنَا مِنْهُ وَتَعَلَّمَ مِنَّا وَمَنْ سَاَلَنَا الدُّعَاءَ وَسَاَلْنَاهُ
الدُّعَاءَ وَمَنْ اَحْبَبْنَا فِيْكَ وَمَنْ تَوَلَّانَا فِيْكَ وَوَالَيْنَاهُ
فِيْكَ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ حَيًّا وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ مَيِّتًا بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ
وَيَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ وَيَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ
الْبَرِيَّاتِ وَاَنْفِعْنَا بِمَا عَرَّفْتَنَا فِيْ كِتَابِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ
وَكَفِّرْ عَنَّا بِتِلَاوَتِهٖ السَّيِّاٰتِ وَارْفَعْ لَنَا بِصِيَامِ
شَهْرِ رَمَضَانَ وَقِيَامِهٖ عِنْدَكَ الدَّرَجَاتِ بِرَحْمَتِكَ
يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ
بِالْقُرْاٰنِ خَطَايَانَا وَاجْزِلْ بِهٖ عَطَايَانَا وَاشْفِ بِهٖ مَرْضَانَا
وَارْحَمْ بِهٖ مَوْتَانَا وَاَصْلِحْ بِهٖ اُمُوْرَ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا وَحُطَّ
بِهٖ عَنَّا ثِقْلَ الْاَوْزَارِ وَهَبْ لَنَا حُسْنَ شَمَائِلِ الْاَبْرَارِ
وَاغْفِرْ لَنَا الزَّلَلَ وَالْعِثَارَ وَطَهِّرْ لَنَا الْقُلُوْبَ وَالْاَسْرَارَ
وَطَيِّبْ لَنَا بِهِ الْاَذْكَارَ وَصَفِّ لَنَا بِهِ الْاَفْكَارَ وَاخْصُصْ
لَنَا الْاِسْتِعْفَارَ وَاصْرِفْ عَنَّا سَرَاةَ الْاَشْرَارِ وَكَيْدَ الْفُجَّارِ وَاجْمَعْنَا
عَلٰى حَيِّ الصَّحَابَةِ الْاَخْيَارِ وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فِيْ دَارِ
الْقَرَارِ وَاجْعَلْنَا مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰى سَوَابِغِ نِعَمَائِهٖ وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَنْبِيَائِهٖ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَعَلٰى صَحَابَتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ط

اگر اسکو معاف کر اور نہ کوئی غم اگر اسکو دور کر اور نہ کوئی رنج اگر اسکو
کھول اور نہ مبتلا اگر اسکو عافیت دے اور نہ بدی والا اگر اسکو بدی
سے ہٹا اور نہ حق اگر نکال تو اسکو اور نہ غائب اگر اسکو واپس کر
اور نہ گنہگار اگر اسکو قطع کر اور نہ مُردہ اگر اسپر رحم کر اور نہ دنیا اور
نہ آخرت کی کوئی حاجت جسمیں تو خوش ہے اور ہماری
اسمیں خیر خواہی ہے اگر تو اسکو پورا کر آسانی اور عافیت
سے بخشش کے ساتھ اپنے رحم سے اے ارحم الراحمین ہمارے
گناہ معاف کر اور ہمارے باپ دادوں کی اور ماؤں اور
بہائیوں اور بہینوں کے اور اولاد کے اور نزدیکیوں اور
دوستوں کے اور اُستادوں کے اور شاگردوں کے جس نے
ہم سے دعا کرائی اور جس کی ہم سے تیرے واسطے محبت ہو
اور ہماری اس سے زندوں اور مردوں کے اپنی رحمت سے
اے ارحم الراحمین اے پوشیدہ جاننے والے بلاؤں کے دور
کرنیوالے دعاؤں کے قبول کرنے والے رنجوں کے کھولنے والے
رحمت یہیج محمد پر جو سب سے بہتر ہیں اور ہمکو اپنی کتاب کی آیات سے
سود مند کر اور اسکی تلاوت کے ساتھ ہمارے گناہ معاف کر
رمضان کے روزوں اور قیام کے ساتھ ہمارے درجے بلند کر اپنے
رحم سے اے پوشیدہ جاننے والے رحمت یہیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور قرآن کے ساتھ ہماری خطایا
معاف کر اور اسکے ساتھ ہمکو زیادہ دے اور ہمارے بیماروں کو
شفا دے اور ہمارے مردوں پر رحم کر اور ہمارے دین دنیا کے کام سنوار
اور ہمارے بوجھ اُتار اور ہماری خصلتیں نیک کر اور ہماری لغزشیں معاف
کر اور ہمارے دل اور باطن صاف کر اور ہمارے ذکر اسکے ساتھ پاک
اور اسکے ساتھ فکر صاف کر اور گرانی سے ارزانی کر اور بروں کی برائی
دور کر اور صحابہ کی دوستی پر زندہ رکھ اور ہمکو ان کے ساتھ قیامت
میں جمع کر اور ہمکو آگ سے آزاد کر دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت
میں بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا سراہئے اللہ کو اسکی پوری
نعمت پر اور اسکی رحمتیں محمد خاتم انبیا پر اور اسکی اولاد پر اور اسکے
یاروں پر اور بیبیوں پر اور سلام یہیج بہت سلام ✦

كِتَابُ آدَابِ الْمُرِيدِيْنَ مِنَ الْفُقَرَاءِ الصَّادِقِيْنَ سَالِكِي طَرِيْقِ الصُّوْفِيَّةِ الَّذِيْنَ صَفَوْا عَنِ الْاَهْوِيَةِ الْمُضِلَّةِ وَاَمْسَكُوْا عَنِ الْاَخْلَاقِ الرَّدِيَّةِ فَاَدْخَلُوْا فِيْ زُمَرَةِ الْاَبْدَالِ وَاَهْلِ الْوَلَايَةِ وَاتَّصَفُوْا بِالْهَيْبَةِ عَلٰى وَجْهٍ يَلِيْقُ بِالْاِحْضَارِ وَالْاِقْلَالِ خَشْيَةَ السَّاْمَةِ وَالْمَلَالِ۔

فَصْلٌ فِي الْاِرَادَةِ لِلْمُرِيْدِ وَالْمُرَادِ۔ اَمَّا الْاِرَادَةُ فَتَرْكُ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ الْعَادَةُ وَتَحْقِيْقُهَا نُهُوْضُ الْقَلْبِ فِيْ طَلَبِ الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ وَتَرْكُ مَا سِوَاهُ فَاِذَا تَرَكَ الْعَبْدُ الْعَادَةَ الَّتِيْ هِيَ حُظُوْظُ الدُّنْيَا وَالْاُخْرٰى فَتَجَرَّدَ حِيْنَئِذٍ اِرَادَتُهٗ وَالْاِرَادَةُ مُقَدَّمَةٌ عَلٰى كُلِّ اَمْرٍ تَتْبَعُهَا الْقَصْدُ ثُمَّ الْفِعْلُ فَهِيَ بَدْءُ طَرِيْقِ كُلِّ سَالِكٍ وَاسْمُ اَوَّلِ مَنْزِلٍ مِنْ كُلِّ قَاصِدٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ فَنَهٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَرْدِهِمْ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّصْبِرَ مَعَهُمْ وَقَالَ تَعَالٰى فِيْ اٰيَةٍ اُخْرٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاَمَرَهٗ بِالصَّبْرِ مَعَهُمْ وَلُزُوْمِهِمْ وَتَصْيِيْرِ النَّفْسِ فِيْ صُحْبَتِهِمْ وَمَعَهُمْ بِاَنْ يُّرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ثُمَّ قَالَ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَبَانَ بِذٰلِكَ اَنَّ حَقِيْقَةَ الْاِرَادَةِ اِرَادَةُ وَجْهِ اللّٰهِ فَحُبُّ وُجُوْهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاُخْرٰى فَاَمَّا الْمُرِيْدُ مَنْ كَانَ مُتَرَفِّيًا هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ وَاتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ فَهُوَ اَبَدًا مُقْبِلٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَطَاعَتِهٖ مُوَلٍّ عَنْ غَيْرِهٖ وَاِجَابَتِهٖ يَسْمَعُ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَيَعْمَلُ بِمَا فِي الْكِتٰبِ وَالسُّنَّةِ وَيَصِيْرُ عَامِلًا بِهٖ وَيَصِيْرُ مُتَحَقِّرًا لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَا يَرٰى اِلَّا فِعْلَهٗ فِيْ غَيْرِهٖ مِنْ سَائِرِ الْخَلَائِقِ وَنَهٰى عَنْ غَيْرِهٖ بِمَا عَلِمَ عَلٰى الْحَقِيْقَةِ مِنْ رِضَى اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ مُسْتَحْيِيًا مِنَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب مریدوں کے آداب میں جو سچے فقیر ہیں ان صوفیوں کی راہ چلنے والے جو خواہشوں بہکانیوالیوں سے پاک ہیں اور بری خصلتوں سے بند ہوئے ہیں پھر ابدال اور اولیا میں وہ داخل ہوئے اور خدا کی دوستی کے ساتھ موصوف ہوئے مختصر طور پر ملال کے خوف سے۔

فصل ارادہ اور مرید اور مراد کے معنے میں۔ ارادہ چھوڑ دینا ہے خو کا اور اسکی تحقیق خدا کی طلب میں اور اسکے غیر کے چھوڑنے میں دل کا کھڑا کرنا جب بندہ دنیا اور آخرت کے حظوظ چھوڑ دیتا ہے تو اس وقت ارادہ خالص ہو جاتا ہے سب سے پہلے ارادہ ہر اُسکے پیچھے قصد ہے اسکے پیچھے فعل پھر ارادہ ہر سالک کی ابتدا طریق ہے اور ہر قاصد کی پہلی منزل کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اور نہ ہانک اُن کو جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں اسکی رضا چاہنے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے ہانکنے اور دور کرنے سے منع فرمایا اور دوسری آیت میں فرمایا ہے اور ثابت رکھ اپنی جان انکے ساتھ جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں اسکی رضا چاہنے کو اور نہ پھریں تیری آنکھیں ان سے تو دنیا کی زینت چاہتا ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی ملازمت کا حکم کیا اور انکی صحبت میں نفس کے ثابت رکھنے کا اور انکی تعریف کی اس طرح کہ وہ اسکی رضا چاہتے ہیں پھر فرمایا اور تیری آنکھیں نہ پھریں اُن سے تو دنیا کی زینت چاہتا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ حقیقت ارادہ کی اللہ کی رضا چاہنا ہے پس پس دنیا آخرت کی زینت کے سوا اور مرید اور مراد کے معنے پس مرید وہ ہے جس میں یہ صفت ہو پھر وہ ہمیشہ خدا کی طرف متوجہ اور اسکا فرمانبردار رہتا ہے اسکے غیر کو پیٹھ دینے والا اور اپنے رب سے سنتا ہے اور کتاب و سنت پر عمل کرتا ہے اور اسکے سوا سے پھرا ہوا ہے اور اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے اور اپنے نفس میں اور اپنے غیر میں اسی کا فعل دیکھتا ہے اور خدا کے غیر سے اندھا ہوتا ہے پھر خدا کے سوا کسی کو فاعل حقیقی نہیں سمجھتا بلکہ اسکو آلہ اور سبب اور محرک اور مدبر اور مسخر سمجھتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی چیز کی دوستی تجھ

يُعْمِي وَيُصِمُّ اَيْ يُعْمِيكَ عَنْ غَيْرِ مَحْبُوبِكَ وَيُصِمُّكَ
عَنْهُ لِاشْتِغَالِكَ بِمَحْبُوبِكَ فَمَا اَحَبَّ حَتّٰى اَرَادَ وَمَا اَرَادَ
حَتّٰى تَجَرَّدَتْ اِرَادَتُهُ وَمَا تَجَرَّدَتْ اِرَادَتُهُ حَتّٰى قَذَفَ
فِي قَلْبِهِ جَمْرَةَ الْخَشْيَةِ فَاَحْرَقَتْ كُلَّ مَا هُنَالِكَ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الْمُلُوكَ اِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً اَفْسَدُوهَا وَ
جَعَلُوا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً كَمَا قِيلَ اِنَّهَا لَوْعَةٌ تُهَوِّنُ
كُلَّ وَقْعَةٍ فَنَوْمَةُ غَلَبَةٌ وَاَكْلَةُ فَاقَةٌ وَكَلَامُهُ
ضَرُورَةٌ يَنْصَحُ نَفْسَهُ اَبَدًا فَلَا يُحِبُّهَا اِلَى مَحْبُوبِهَا وَ
لَذَّاتِهَا وَيَنْصَحُ عِبَادَ اللّٰهِ وَيَأْنَسُ بِالْخَلْوَةِ مَعَ اللّٰهِ وَ
يَصْبِرُ عَنْ مَعَاصِي اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَرْضٰى بِقَضَاءِ اللّٰهِ
وَيَخْتَارُ اَمْرَ اللّٰهِ وَيَسْتَحْيِي مِنْ نَظَرِ اللّٰهِ وَيَبْذِلُ مَجْهُودَهُ
فِي مَحَابِّ اللّٰهِ وَيَتَعَرَّضُ اَبَدًا لِكُلِّ سَبَبٍ يُوَصِّلُهُ اِلَى
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَيَقْنَعُ بِالْمَحْوِ وَالْاِخْتِفَاءِ فَلَا يَخْتَارُ حَمْدَ
عِبَادِ اللّٰهِ وَيَحْتَجِبُ اِلٰى رَبِّهِ بِكَثْرَةِ النَّوَافِلِ مُخْلِصًا لِلّٰهِ
حَتّٰى يَصِلَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَيَحْصُلَ فِي زُمْرَةِ اَحِبَّاءِ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَمُرَادِيهِ فَحِينَئِذٍ يُسَمّٰى مُرَادًا فَتَحُطُّ
عَنْهُ اَثْقَالُ سَالِكِي طَرِيقِ اللّٰهِ وَيُغْسَلُ بِمَاءِ رَحْمَةِ
اللّٰهِ وَرَأْفَتِهِ وَلُطْفِهِ فَيُبْنٰى لَهُ بَيْتٌ فِي جِوَارِ اللّٰهِ
وَتُخْلَعُ عَلَيْهِ اَنْفَسُ الْخِلَعِ وَهِيَ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ وَ
الْاُنْسُ بِهِ وَالسُّكُونُ وَالطُّمَأْنِينَةُ اِلَيْهِ وَيَنْطِقُ بِحِكْمَةِ
اللّٰهِ وَاَسْرَارِ اللّٰهِ بَعْدَ الْاِذْنِ الصَّرِيحِ بَلْ بِالْخَيْرِ مِنَ
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُلَقَّبُ بِالْقَابٍ تُمَيِّزُهُ بِهَا بَيْنَ اَحْبَابِ
اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَدْخُلُ فِي خَوَاصِّ اللّٰهِ وَيُسَمّٰى بِاَسْمَاءٍ
لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ وَيَطَّلِعُ عَلٰى اَسْرَارٍ تَخُصُّهُ فَلَا يَبُوحُ
بِهَا عِنْدَ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيَسْمَعُ مِنَ اللّٰهِ مَعَ اللّٰهِ
وَيُبْصِرُ بِاللّٰهِ وَيَنْطِقُ بِاللّٰهِ وَيَبْطِشُ بِقُوَّةِ اللّٰهِ وَ
يَسْعٰى فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَيَسْكُنُ اِلَى اللّٰهِ وَيُقِيمُ مَعَ طَاعَةِ
اللّٰهِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فِي كَلَاءَةِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ فَيَكُونُ
مِنْ اَمْنَاءِ اللّٰهِ وَشُهَدَائِهِ وَاَوْتَادِ اَرْضِهِ وَشُهَّدِ

چیز کے غیر سے اندھا اور اسکے غیر سے بہرا کر دیتی ہے کیونکہ تو اپنے
محبوب کے ساتھ مشغول ہے پھر نہیں دوست بنتا جب تک ارادہ
نہ کرے اور نہیں ارادہ کرتا جب تک اسکا ارادہ خالص نہ ہو اور
اسکا ارادہ خالص نہیں ہوتا جب تک اسکے دل میں خشیت کا بھبکا
نہ پڑے پھر وہاں کی سب چیزوں کو جلا دیوے فرمایا اللہ عزوجل نے بادشاہ
جب کسی بستی میں آتے ہیں اسکو ویران کر دیتے ہیں اور اسکے عزت والوں
کو ذلیل کر دیتے ہیں جیسے کہا گیا ہے ہر ڈر کو وہ ارادہ سوزش کو آسان
کر دیتا ہے اسکا سونا غلبے کے وقت ہے اور اسکا کھانا فاقے کے وقت
اور اسکی کلام ضرورت کے وقت ہے ہمیشہ اپنے نفس کی خیر خواہی کرتا ہے
پھر اسکی بات نہیں مانتا اور اللہ کے بندوں کی خیر خواہی کرتا ہے اور خلوت
میں اللہ سے انس پکڑتا ہے اللہ کے گناہوں سے باز رہتا ہے اور
اسکی قضا پر خوش ہوتا ہے اور اسکے کام کو پسند کرتا ہے اور خدا کی نظر
سے شرم کرتا ہے اور اللہ کی دوستی میں اپنی کوشش خرچ کرتا ہے
اور ہمیشہ وہ کام کرتا ہے جو اسکو اللہ تک پہونچا دے اور گمنامی چاہتا ہے
اور بندوں کی تعریف پسند نہیں کرتا اور اخلاص کے ساتھ بہت نفلوں سے
اللہ کی دوستی چاہتا ہے یہانتک اللہ کو پالیوے اور اللہ کے دوستوں کی جماعت
میں داخل ہوتا ہے پس اسوقت اسکو مراد کہتے ہیں پھر اس سے اسکے طریق پر
چلنے والوں کا بوجھ اتارا جاتا ہے اور اللہ کی رحمت اور لطف اور شفقت کے
پانی سے نہلایا جاتا ہے اور خدا کے نزدیک اسکا گھر بنایا جاتا ہے اور گناہوں
کی خلعتیں پہنایا جاتا ہے اور وہ معرفت ہے اور اسکی انس اور اسکی طرف آرام
اللہ کی حکمت اور اسکے اسرار کے ساتھ بولتا ہے اسکے حکم سے اور خدا کی طرف سے
اسکو لقب ملتا ہے جس سے وہ خدا کے دوستوں سے ممتاز ہوتا ہے اور اسکے
خاصوں میں داخل ہوتا ہے اور کئی نام رکھا جاتا ہے جس کو خدا ہی
جانتا ہے اور اسرار پر مطلع ہوتا ہے جو اس سے خاص ہے پھر خدا کے سوا
کسی پاس ظاہر نہیں کرتا پھر اللہ سے سنتا ہے اور خدا کی توفیق سے
دیکھتا ہے اور اسی کی مدد سے بولتا ہے اور اسکی قوت کے ساتھ پکڑتا
ہے اور اسی کی طاعت میں چلتا ہے اور اللہ کی طرف آرام لیتا ہے اور اللہ
کی طاعت اور اسکے ذکر کے ساتھ اللہ کی نگہبانی میں ہوتا ہے پھر وہ
اللہ کے امینوں اور اسکے گواہوں اور اسکی زمین کی میخوں اور اسکے

عِبَادِهٖ وَبِلَادِهٖ وَاَخِلَّائِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاكِيًا عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَزَالُ عَبْدِيَ
الْمُؤْمِنُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ
كُنْتُ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَلِسَانَهٗ وَيَدَهٗ وَرِجْلَهٗ وَفُؤَادَهٗ
فَبِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يُبْصِرُ وَبِيْ يَنْطِقُ وَبِيْ يَعْقِلُ وَبِيْ يَبْطِشُ
اَلْحَدِيْثَ فَهٰذَا عَبْدٌ حَمَلَ عَقْلُهٗ الْعَقْلَ الْاَكْبَرَ وَسَكَنَتْ
حَرَكَاتُهٗ الشَّهْوَانِيَّةُ لِقَبْضَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَصَارَ
قَلْبُهٗ خَزَانَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهٰذَا هُوَ مُرَادُ اللّٰهِ تَعَالٰى
اِنْ اَرَدْتَّ اَنْ تَعْرِفَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَقَدْ قَالَ مَنْ تَقَدَّمَ
مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ الْمُرِيْدَ وَالْمُرَادَ وَاحِدٌ اِذْ لَوْ
لَمْ يَكُنْ مُرَادُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِاَنْ يُّرِيْدَهٗ لَمْ يَكُنْ مُرِيْدًا وَلَا يَكُوْنُ
اِلَّا مَا اَرَادَ لِاَنَّهٗ اِذَا اَرَادَهُ الْحَقُّ بِالْخُصُوْصِيَّةِ وَفَّقَهٗ
بِالْاِرَادَةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اَلْمُرِيْدُ لِلْمُبْتَدِيْ وَالْمُرَادُ لِلْمُنْتَهِيْ
اَلْمُرِيْدُ الَّذِيْ نُصِبَ لِعَيْنِ التَّعَبِ وَالْاٰلَمِ فِيْ مُقَاسَاةِ
الْمَشَاقِّ وَالْمُرَادُ الَّذِيْ لُقِّيَ الْاَمْرَ مِنْ غَيْرِ مَشَقَّةِ الْمُرِيْدِ
مُتْعِبٌ وَالْمُرَادُ مَرْفُوْقٌ بِهٖ مُرَفَّهٌ فَالْاَغْلَبُ فِيْ حَقِّ الْقَاصِدِ
لِلْمُبْتَدِيْنَ فِيْ سُنَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا قَدَّمْتُ وَجَرٰى مِنْ
تَوْفِيْقِ اللّٰهِ لِلْمُجَاهَدَاتِ ثُمَّ اَيْضًا لِلْمُرَادِ اِلَيْهِ وَحَطِّ الْاَثْقَالِ
عَنْهُمْ وَالتَّخْفِيْفِ عَنْهُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ النَّوَافِلِ وَتَرْكِهِمْ
الشَّهَوَاتِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْقِيَامِ بِالْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ
وَمِنْ جُمْلَةِ الْعِبَادَاتِ وَحِفْظِ الْقُلُوْبِ وَمُحَافَظَةِ الْحُدُوْدِ
وَالْمَقَامِ وَالْاِنْقِطَاعِ عَمَّا سِوَى الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقُلُوْبِ
فَيَكُوْنُ ظَوَاهِرُهُمْ مَعَ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَوَاطِنُهُمْ مَعَ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلْسِنَتُهُمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَقُلُوْبُهُمْ بِعِلْمِ اللّٰهِ
فَاَلْسِنَتُهُمْ لِنُصْحِ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَسْرَارُهُمْ لِحِفْظِ حُدُوْدِ
اللّٰهِ عَلَيْهِمْ سَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَحِيَّاتُهٗ وَبَرَكَاتُهٗ وَ
رَحْمَتُهٗ وَتَحِيَّتُهٗ مَا دَامَتْ اَرْضُهٗ وَسَمَاؤُهٗ وَقَامَ الْعِبَادُ
بِطَاعَتِهٖ وَحَقِّهٖ وَحِفْظِ حُدُوْدِهٖ وَسَهَّلَ الْجَنَّةَ رَحْمَةً
اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَنِ الْمُرِيْدِ وَالْمُرَادِ فَقَالَ لِلْمُرِيْدِ تَوَكَّلْ بِيَا

اور شہروں اور دوستوں کے نگہبانوں سے ہے حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں فرمایا ہمیشہ میرا بندہ نوافل سے میرا قرب
حاصل کرتا ہے تاکہ میں اسکو دوست بنالیتا ہوں جب اسکو دوست
بنالیتا ہوں ہوتا ہوں اسکے کان آنکھ میں زبان ہاتھ پاؤں اور دل
مجھ سے سنتا ہے اور میری توفیق سے دیکھتا ہے اور میری مدد سے
بولتا ہے اور میری قوت سے پکڑتا ہے اور میری طاعت سے چلتا ہے
اس بندے کی عقل نے بڑی عقل اٹھائی ہے اور اسکی حرکات شہوانیہ
خدا کے قبض سے ساکن ہوگئیں پھر اسکا دل خدا کا خزانہ ہوگیا ہے
یہی اللہ کی مراد ہے اے اللہ کے بندے اگر تو اسکے پہچاننے کا ارادہ
کرتا ہے اور پہلے اللہ کے بندوں سے کسی نے کہا ہے مرید اور مراد کے
ایک ہی معنے ہیں کیونکہ اگر خدا کا ارادہ اسی کو مرید بنانے کا نہ ہوتا تو وہ مرید
نہ ہوتا اور جو چاہے وہی ہوتا ہے کیونکہ جب اسکے خاص کرنے کا خدا
ارادہ کرتا ہے اسکو توفیق دیتا ہے اور دوسروں نے کہا مرید مبتدی
ہے اور مراد منتہی مرید وہ ہے جو تکلیف اٹھاتا ہے اور مراد وہ ہے
جس نے بلا تکلیف امر حاصل کیا مرید رنج اٹھانے والا اور مراد
نرمی کی گئی ہے پھر اکثر اللہ تعالیٰ کی قصد کرنیوالوں شروع کرنیوالوں
سے یہی عادت ہے کہ پہلے انکو مجاہدات کی تکلیف دیتا ہے پھر انکے
تک پہونچاتا ہے اور ان سے بوجھ رکھدیتا ہے اور بہت نوافل
اور شہوتوں کی ان سے تخفیف کرتا ہے اور جملہ عبادات سے
فرائض اور سنن کے ساتھ قیام پر اقتصار کرتا ہے اور
دل اور حدوں اور مقام کے نگاہ رکھنے اور سوا خدا کے اوروں سے
دل سے منقطع ہونیکا حکم کرتا ہے ان کا ظاہر لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے
اور انکا باطن اللہ تعالیٰ کے ساتھ انکی کلام خدا کے حکم سے اور انکے
دل اللہ کے علم سے انکی زبان بندوں کی خیر خواہی کے لئے اور
انکے باطن اللہ کی امانتوں کے نگاہ رکھنے کے لئے اپس خدا کا سلام
اور تحفے اور اسکی برکتیں اور اسکی رحمت جب تک زمین و آسمان
باقی ہے اور بندے اسکی طاعت اور اسکی حدود کی نگہبانی کے
لئے قائم ہیں اور جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرید اور مراد سے
پوچھے گئے فرمایا مرید کی منزل تشبہ علمی ہوتی ہے

الْعِلْمِ وَالْمُرَادُ تَتَوَلَّاهُ رِعَايَةُ الْحَقِّ لَهُ اَلْمُرِيْدُ يَسِيْرُ وَالْمُرَادُ
يَطِيْرُ فَحَتّٰى يَلْحَقَ السَّائِرُ الطَّائِرَ وَيَنْكَشِفَ ذٰلِكَ
مُوْسٰى وَنَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُوْسٰى
مُرِيْدًا وَنَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَادًا فَمُنْتَهٰى سَيْرِ مُوْسٰى
اِلٰى جَبَلِ طُوْرِ سَيْنَا وَطَيَرَانُ نَبِيِّنَا اِلَى الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ
الْمَحْفُوْظِ فَالْمُرِيْدُ طَالِبٌ وَالْمُرَادُ مَطْلُوْبٌ عِبَادَةُ الْمُرِيْدِ
مُجَاهَدَةٌ وَتَعَبُّدٌ اَلْمُرَادُ مَوْهِبَةٌ لِلْمُرِيْدِ مَوْجُوْدٌ وَالْمُرَادُ
فَاِنَّ الْمُرِيْدَ يَعْمَلُ لِلْعِوَضِ وَالْمُرَادُ لَا يَرٰى الْعَمَلَ بَلْ يَرٰى
التَّوْفِيْقَ وَالْمِنَّةَ لِلْمُرِيْدِ يَعْمَلُ فِيْ سُلُوْكِ السَّبِيْلِ وَالْمُرَادُ
قَائِمٌ عَلٰى مَجْمَعِ كُلِّ سَبِيْلٍ اَلْمُرِيْدُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَالْمُرَادُ
يَنْظُرُ بِاللّٰهِ اَلْمُرِيْدُ قَائِمٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَالْمُرَادُ قَائِمٌ بِفِعْلِ اللّٰهِ
اَلْمُرِيْدُ يُخَالِفُ هَوَاهُ وَالْمُرَادُ يَتَبَرَّأُ مِنْ اِرَادَتِهٖ وَمُنَاهُ
اَلْمُرِيْدُ يَتَقَرَّبُ وَالْمُرَادُ يُقَرَّبُ اَلْمُرِيْدُ يُجْتَلٰى وَالْمُرَادُ يُدَلَّلُ وَ
يُنَعَّمُ وَيُجْتَبٰى وَيُجْتَلٰى اَلْمُرِيْدُ مَحْفُوْظٌ وَالْمُرَادُ يَحْفَظُ بِهٖ
اَلْمُرِيْدُ فِي التَّرَقِّيْ وَالْمُرَادُ قَدْ وَصَلَ وَبَلَغَ اِلَى الرَّبِّ الَّذِيْ هُوَ
الْمُرْتَقٰى وَنَالَ عِنْدَ كُلِّ طَرِيْفٍ وَنَفِيْسٍ وَلَطِيْفٍ وَنَفِيْسٍ مَجَانًا
عَلٰى كُلِّ طَائِحٍ عَابِدٍ مُتَقَرِّبٍ يَأْتِيْ **فَصْلٌ** مَا الْمُتَصَوِّفُ
وَمَنِ الصُّوْفِيُّ اَمَّا الْمُتَصَوِّفُ فَهُوَ الَّذِيْ يَتَكَلَّفُ اَنْ يَكُوْنَ
صُوْفِيًّا وَيَتَوَصَّلُ بِجُهْدِهٖ اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ صُوْفِيًّا فَاِنَّا
تَكَلَّفَ وَتَقَمَّصَ بِطَرِيْقِ الْقَوْمِ وَاَخَذَ بِهٖ يُسَمّٰى مُتَصَوِّفًا
كَمَا يُقَالُ لِمَنْ لَبِسَ الْقَمِيْصَ تَقَمَّصَ وَلِمَنْ لَبِسَ الدِّرَاعَةَ
تَدَرَّعَ وَيُقَالُ مُتَقَمِّصٌ وَمُتَدَرِّعٌ وَكَذٰلِكَ يُقَالُ
لِمَنْ دَخَلَ فِي الزُّهْدِ مُتَزَهِّدٌ فَاِذَا اَنْقَطَعَ فِيْ زُهْدِهٖ
وَبَلَغَ وَبَغَضَتْ اِلَيْهِ الْاَشْيَاءُ وَفَنِيَ عَنْهَا مَتْرُكٌ
كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبُهٗ سُمِّيَ حِيْنَئِذٍ زَاهِدًا ثُمَّ
تَاْتِيْهِ الْاَشْيَاءُ وَهُوَ لَا يُرِيْدُهَا وَلَا يُبْغِضُهَا بَلْ يَتَمَثَّلُ
اَمْرَ اللّٰهِ فِيْهَا وَيَنْتَظِرُ فِعْلَ اللّٰهِ فِيْهَا فَيُقَالُ لِهٰذَا مُتَصَوِّفٌ
وَصُوْفِيٌّ اِذَا اتَّصَفَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى صُوْفِيٌّ اَلْاَصْلُ صُوْفِيٌّ عَلٰى
وَزْنِ فُعْلٍ مَاخُوْذٌ مِنَ الصَّفَاءِ يُقَالُ صَفَا يَصْفُوْ صَفَاءً اَلَّذِيْ

اور مراد کی متولی حق کی نگہبانی کیونکہ مرید چلتا ہے اور مراد اڑتا ہے
پھر کب پہونچتا ہے چلنے والا اڑنے والے کو اور یہ بات موسیٰ علیہ
السلام اور ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت میں ظاہر
ہو سکتی ہے موسیٰ علیہ السلام مرید تھے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مراد
موسیٰ کی سیر طور سینا تک تھی اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیر
عرش اور لوح محفوظ تک مرید طالب ہوتا ہے اور مراد مطلوب مرید کی
عبادت کوشش ہے اور مراد کی عبادت بخشش مرید موجود ہے اور
مراد فانی اور مرید عوض کے واسطے کام کرتا ہے اور مراد عمل نہیں دیکھتا
بلکہ توفیق اور منت سمجھتا ہے مرید راستے میں چلتا ہے اور مراد
ہر راستے کے مجمع پر کھڑا ہے مرید اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور مراد
اللہ سے مرید اللہ کے حکم سے کھڑا ہے اور مراد اللہ کے فعل کے ساتھ
مرید اپنی ہوا کی مخالفت کرتا ہے اور مراد اپنے ارادے سے بیزار مرید
قریب ہوتا ہے اور مراد قریب کیا جاتا ہے مرید پرہیز کرایا جاتا ہے اور مراد
ناز و نعمت دیا جاتا ہے اور کھلایا جاتا ہے مرید محفوظ ہے اور مراد محفوظ
مرید چڑھتا ہے اور مراد اللہ تک پہونچ چکا ہے اُسکے پاس ہر نئی
نعمت اور عمدہ اور پاکیزہ پائی ہے پھر بڑھ گیا ہر فرمانبردار عابد
مقرب نیک پرہیزگار سے **فصل** متصوف کون ہے
اور صوفی کون ہے؟ متصوف وہ ہے جو صوفی بننے کے لئے
رنج کھینچتا ہے اور طریق قوم کا قمیص پہن لیتا ہے تو متصوف
نام کہلاتا ہے جیسے کرتہ پہننے والے کو کہتے ہیں تقمص اور درع
پہننے والے کو تدرع اور کہا جاتا ہے تقمص اور متدرع اور
اسی طرح زہد کرنے والے کے لئے کہا جاتا ہے متزہد جب زہد کی
منتہی کو پہونچ جاتا ہے اور سب کو ہیچ جانتا ہے اور ہر ایک دوسرے
کو چھوڑتا ہے تو اسوقت زاہد کہلاتا ہے پھر اسکے پاس چیزیں آتی ہیں
اور وہ انکو نہ چاہتا ہے اور نہ دشمن رکھتا ہے بلکہ اللہ کے حکم کی امین پیروی
کرتا ہے اور خدا کے فعل کی ان بین انتظاری کرتا ہے تو یہ متصوف
بھی کہلاتا ہے اور صوفی بھی جب ان معنے سے موصوف ہوا تو وہ
حقیقت میں صوفی ہے فوعل کے وزن پر ماخوذ صفا
سے بمعنے یہ کہ اللہ نے اس کو صاف کر لیا

عَزَّوَجَلَّ وَلِهٰذَا قِيْلَ اَلصُّوْفِيُّ مَنْ كَانَ صَافِيًا مِّنْ
آفَاتِ النَّفْسِ خَالِيًا مِّنْ مَذْمُوْمَاتِهَا سَالِكًا لِّلطَّرِيْقِ الْحَمِيْدِ مُلَازِمًا
لِلْحَقَائِقِ غَيْرَ سَاكِنٍ بِقَلْبِهٖ اِلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ
وَقِيْلَ اِنَّ التَّصَوُّفَ اَلصِّدْقُ مَعَ الْحَقِّ وَحُسْنُ الْخُلُقِ مَعَ
الْخَلْقِ وَاَمَّا الْفَرْقُ بَيْنَ الْمُتَصَوِّفِ وَالصُّوْفِيِّ فَالْمُتَصَوِّفُ
اَلْمُبْتَدِئُ وَالصُّوْفِيُّ اَلْمُنْتَهِيْ لِلتَّصَوُّفِ اَلسَّائِرُ فِيْ طَرِيْقِ
الْوَصْلِ وَالصُّوْفِيُّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ وَوَصَلَ اِلٰى مَنْ اِلَيْهِ
اَلْقَطْعُ وَالْوَصْلُ اَلْمُتَصَوِّفُ مُتَحَمِّلٌ وَالصُّوْفِيُّ مَحْمُوْلٌ تَحَمَّلَ
اَلْمُتَصَوِّفُ كُلَّ ثَقِيْلٍ وَخَفِيْفٍ فَحُمِلَ حَتّٰى ذَابَتْ نَفْسُهٗ وَزَالَ
هَوَاهُ وَتَلَاشَتْ اِرَادَتُهٗ وَاَمَانِيُّهٗ فَصَارَ صَافِيًا فَسُمِّيَ
صُوْفِيًّا فَحُمِلَ فَصَارَ مَحْمُوْلَ الْقَدْرِ بِكَرَامَةِ الْمَشِيَّةِ مُرَبَّى الْقُدْرَةِ
مَنْبَعَ الْعُلُوْمِ وَالْحِكْمَةِ بَيْتَ الْاَمْنِ وَالْفَوْزِ كَهْفَ الْاَوْلِيَاءِ
وَالْاَبْدَالِ وَمَوْئِلَهُمْ وَمَرْجِعَهُمْ وَمُتَنَفَّسَهُمْ وَمُسْتَرَاحَهُمْ
وَمُسْتَقَرَّهُمْ اِذْ هُوَ عَيْنُ الْقِلَادَةِ وَدُرَّةُ التَّاجِ مَنْظَرُ الرَّبِّ
وَالْمُرِيْدُ اَلْمُتَصَوِّفُ مُكَافِحٌ لِّنَفْسِهٖ وَهَوٰىهُ وَشَيْطَانِهٖ
وَخَلْقِ رَبِّهٖ وَدُنْيَاهُ وَاُخْرَاهُ مُسْتَعِدٌّ لِّرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ بِمُفَارَقَةِ
الْجِهَاتِ السِّتِّ وَالْاَشْيَاءِ وَتَرْكِ الْعَمَلِ لَهَا وَمُوَافَقَتِهَا
وَالْقَبُوْلِ مِنْهَا وَتَصْفِيَةِ بَاطِنِهٖ مِنَ الْمَيْلِ اِلَيْهَا وَالْاِسْتِقَالَةِ
بِهَا فَيُخَالِفُ شَيْطَانَهٗ وَيَتْرُكُ دُنْيَاهُ وَيُفَارِقُ اَقْرَانَهٗ وَ
سَائِرَ خَلْقِ رَبِّهٖ بِحُكْمِهٖ عَزَّوَجَلَّ لِطَلَبِ اُخْرَاهُ ثُمَّ يُجَاهِدُ
نَفْسَهٗ وَهَوَاهُ بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيُفَارِقُ اُخْرَاهُ وَمَا
اَعَدَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِاَوْلِيَائِهٖ فِيْهَا مِنْ جَنَّةٍ لِّرَغْبَتِهٖ
فِيْ مَوْلَاهُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْاَكْوَارِ فَيَصْفُو مِنَ الْاَحْدَاثِ وَ
يَجُوْهَرُ لِرَبِّ الْاَنَامِ فَتَسْقُطُ مِنْهُ الْعَلَائِقُ وَالْاَسْبَابُ
وَالْاَهْلُ وَالْاَوْلَادُ فَتَشُدُّ صَنْدَ الْجِهَاتِ وَتَنْفُرُ فِيْ
وَجْهِهِمْ جَمْعَةَ الْجِهَاتِ وَبَابَ الْاَبْوَابِ وَهُوَ الَّذِيْ يَفْتَحُ
بَابَ الْاَنَامِ وَرَبَّ الْاَرْبَابِ وَيُقَلِّبُ فِيْهِ فَضْلَ الْعَالَمِ بِمَا كَانَ
وَمَا هُوَ اٰتٍ وَالْخَيْرَ بِالسَّرَائِرِ وَالْخَبَايَا وَتَتَحَرَّكُ
بِهِ الْجَوَارِحُ وَتُضْمِرُ الْقُلُوْبُ وَالنِّيَّاتُ ثُمَّ يَفْتَحُ لَهٗ

اس لئے صوفی وہ ہے جو نفس کی آفتوں سے صاف اور
اسکی نکوہیدہ صفتوں سے خالی اسکے نیک راہوں میں
چلنے والا حقائق کا ملازم اپنے دل سے مخلوق میں سے کسی کی
طرف آرام لینے والا اور کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ تصوف صدق
ہے خدا کے ساتھ اور عمدہ خلق کی مخلوق کے ساتھ اور فرق متصوف
اور صوفی میں یہ ہے کہ متصوف مبتدی ہے اور صوفی منتہی متصوف
پہونچنے کے طریقہ پر چلا ہے اور صوفی قطع کر چکا ہے اور مقصود کو
پہونچ چکا ہے متصوف اٹھانیوالا ہے اور صوفی اٹھایا گیا ہے متصوف
پر ہر بھاری ہلکی چیز لادی گئی ہے تاکہ اسکا نفس گل جاوے
اور اسکی خواہش دور ہووے اور ارادہ اور امیدیں نابود پھر صاف
ہو گیا اور صوفی کہلایا پھر خدا کی امانت اٹھا کر تقدیر کا اٹھانیوالا مشیت
کا گیند خدا کا تربیت یافتہ علموں اور حکمتوں کا چشمہ ہیں اور
مراد کا گھر دلیوں ابدالوں کی پناہ اور ان کا مرجع اور دم لینے
اور آرام و خوشی کی جگہ کیونکہ وہ تاج کا موتی خدا کا منظر
اور مرید متصوف اپنی خواہش اپنے شیطان اپنے سب کی مخلوق اور اپنی
دنیا اور آخرت کو فریب دینے والا ہے اپنے رب کی عبادت کرنیوالا ہے شش
طرفوں اور تمام چیزوں سے جدا ہو کر چیزوں کے لئے عمل نہیں کرتا نہ اسکا
موافق نہ انکی بات ماننے اپنے باطن کو انکی طرف جھکانے اور ان میں مشغول ہونے سے
پاک کر دیا ہے پھر اپنے شیطان کی مخالفت کرتا ہے اور دنیا کو چھوڑتا ہے
اور اپنے ہمعصروں اور سب سے آخرت کی طلب میں خدا کے حکم سے جدا ہوتا ہے
پھر اپنے نفس اور ہوا سے اللہ کے ہراسے لڑتا ہے پھر آخرت سے اور جو اللہ نے
اپنے دوستوں کے لئے جنت میں تیار کیا ہے خدا کی رغبت کیلئے جدا ہوتا ہے
پھر ہستی سے نکل جاتا ہے پھر پلیدیوں سے پاک ہو کر جہانوں کے مالک کا
ہو جاتا ہے پھر اس سے اسباب اہل اولاد کا علاقہ ٹوٹ جاتا ہے اور سب طرفیں
بند ہو جاتی ہیں اور اسکے لئے جہتوں کی جہت اور دروازوں کا دروازہ
نظر پڑتا ہے اور اسکی قضا و قدر پر خوش اور جہان میں وہ کام کرتا ہے
جو کام کرتا ہے ماضی آئندہ کا جاننے والا ظاہر باطن کے اعضاؤں
کی حرکت سے دلوں کی پوشیدہ باتوں اور
نیتوں سے خبردار پھر اس دروازہ کے

هٰذَا الْبَابِ بَابٌ يُسَمّٰى بَابَ التَّقْرِيْبِ اِلَى الْمَلِيْكِ الْقَرِيْبِ ثُمَّ يُرْفَعُ مِنْهُ اِلٰى مَجَالِسِ الْاُنْسِ ثُمَّ يَجْلِسُ عَلٰى كُرْسِيِّ التَّوْحِيْدِ ثُمَّ يُرْفَعُ عَنْهُ الْحِجَابُ وَيَدْخُلُ دَارَ الْاَمْنِ وَالْاَمَانِ وَيَكْتَنِفُ عَنْهُ الْجَلَالُ وَالْعَظَمَةُ فَاِذَا وَقَعَ بَصَرُهٗ عَلَى الْجَلَالِ وَالْعَظَمَةِ بَقِيَ بِلَا هُوَ فَانِيًا عَنْ نَفْسِهٖ وَصِفَاتِهٖ عَنْ حَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَحَرَكَتِهٖ وَاِرَادَتِهٖ وَمُنَاهُ وَدُنْيَاهُ وَاُخْرَاهُ فَيَصِيْرُ كَاِنَاءٍ بُلِّوْرٍ مَمْلُوْءٍ مَاءً صَافِيًا تَتَبَيَّنُ فِيْهِ الْاَنْجَامُ فَلَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ اِلَّا بِالْقَدْرِ وَلَا يُوْجَدُ غَيْرُ الْاَمْرِ فَهُوَ فَانٍ عَنْهُ وَعَنْ حَظِّهٖ مَوْجُوْدٌ لِاَمْرِهٖ وَاَمْرُهٗ لَا يَطْلُبُ خَلْوَةً لِاَنَّ الْخَلْوَةَ لِلْمَوْجُوْدِ فَهُوَ كَالطِّفْلِ لَا يَاْكُلُ حَتّٰى يُطْعَمَ وَلَا يَلْبَسُ حَتّٰى يُلْبَسَ فَهُوَ مُسْتَرْسَلٌ مَفْوَّضٌ وَقَلْبُهٗ ذَاتُ الْيَمِيْنِ وَذَاتُ الشِّمَالِ الْاٰيَةَ اِلَّا اَنَّهٗ كَائِنٌ بَيْنَ الْخَلِيْقَةِ بِالْجِسْمِ بَائِنٌ عَنْهُمْ بِالْاَفْعَالِ وَالْاَعْمَالِ وَالسَّرَائِرِ وَالظَّوَاهِرِ وَالضَّمَائِرِ وَالنِّيَّاتِ فَحِيْنَئِذٍ يُسَمّٰى صُوْفِيًّا عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهٗ يُصَفّٰى مِنَ الْكُدُوْرِيَّاتِ الْخَلِيْقَةِ وَالْبَرِيَّاتِ وَاِنْ شِئْتَ سَمَّيْتَهٗ بَدَلًا مِنَ الْاَبْدَالِ وَعَيْنًا مِنَ الْاَعْيَانِ عَارِفًا بِنَفْسِهٖ وَبِرَبِّهِ الَّذِيْ هُوَ مُحْيِ الْاَمْوَاتِ الْمُخْرِجُ اَوْلِيَاءَهٗ مِنْ ظُلُمَاتِ النُّفُوْسِ وَالطَّبَاعِ وَالْاَهْوِيَةِ وَالضَّلَالَاتِ اِلٰى سَاحَةِ الذِّكْرِ وَالْمَعَارِفِ وَالْعُلُوْمِ وَالْاَسْرَارِ وَنُوْرِ الْقُرْبِ ثُمَّ اِلٰى نُوْرِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَهُوَ عَزَّ وَجَلَّ اَطْلَعَهُمْ عَلٰى مَا اَضْمَرَتْ قُلُوْبُ الْعِبَادِ وَاَطْلَعَتْ عَلَيْهِ النِّيَّاتُ اِذْ جَعَلَهُمْ رَبِّيْ جَوَّاسِيْنَ الْقُلُوْبِ وَالْاَسْتَارِ عَلَى السَّرَائِرِ وَالْخَفِيَّاتِ وَحَرَّسَهُمْ مِنَ الْاَغْيَارِ فِي الْخَلَوَاتِ وَالْجَلَوَاتِ لَا شَيْطَانٌ مُضِلٌّ وَلَا هَوًى مُتَّبَعٌ يَمِيْلُ بِهِمْ اِلَى الزَّلَّاتِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَلَا نَفْسٌ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ وَلَا شَهْوَةٌ غَالِبَةٌ مُتَّبَعَةٌ تَدْعُوْهُمْ اِلَى اللَّذَّاتِ الْمَرْدِيَةِ فِي الدَّرَكَاتِ الْمُخْرِجَةِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَاءَ

یہ ایک دروازہ کھلتا ہے جو بادشاہ جزا دینے والے کے قرب کا دروازہ ہے پھر اس کی مجلس کی طرف اٹھایا جاتا ہے پھر توحید کی کرسی پر بیٹھتا ہے پھر اس سے پردے دور کئے جاتے ہیں اور یگانگت کی سرائے میں داخل ہوتا ہے اور جلال اور عظمت کھلجاتی ہے جب اسکی نظر جلال اور عظمت پر پڑتی ہے نیست ہوجاتا ہے اپنے نفس اور اپنی صفتوں اور حول اور قوت اور حرکت اور ارادے اور خواہش سے اور دنیا اور آخرت سے فانی پھر بلور کی برتن کی طرح ہوجاتا ہے جو پانی سے بھرا ہوا ہو اور اس میں وجود نظر آوین پھر اسپر تقدیر کے سوا کوئی حکم نہیں کیا جاتا اور سوا امر کے اسکو کوئی موجود نہیں ہوتا ہے وہ اپنے اور اپنے حظ سے فانی ہے خدا اور اسکے امر کے لئے موجود ہے تنہائی طلب نہیں کرتا کیونکہ خلوت موجود کے لئے ہوتی ہے وہ لڑکے کیطرح ہے جو کہلا نیکے سوا نہیں کھاتا اور پہنا نیکے سوا نہیں پہنتا پھر وہ چھوڑا ہوا ہے سپرد کیا ہوا ہم انکو دائیں بائیں پھیرتے ہیں مگر وہ موجود ہے مخلوق سے جسم کے ساتھ اور ان سے علیحدہ افعال اور اعمال اور اسرار اور ظواہر اور ضمائر اور نیات میں پس اسوقت صوفی ان معنے کر کہلاتا ہے کہ مخلوق کی کدورتوں سے صاف ہو اور بدل بھی کہہ سکتے ہیں اور عین بھی اپنے نفس اور رب کو پہچاننے والا جو مردوں کو جلانے والا ہے اپنے دوستوں کو نفوس اور طبیعتوں اور ہواؤں اور گمراہیوں کے اندھیروں سے نکالنے والا ہے ذکر اور معارف اور علوم اور اسرار اور نور قربت کے میدانوں کی طرف پھر اپنے نور کیطرف اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے اسکے نور کی مثال طاقچہ کی سی ہے اللہ مومنوں کا دوست ہے انکو اندھیروں سے نور کیطرف نکالتا ہے اسی انکو اندھیروں سے نکالنے کا متولی ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں اور نیتوں پر واقف کردیا ہے کیونکہ میرے رب نے انکو دلوں کا ٹٹولنے والا اور پوشیدہ باتوں کا امین بنایا ہے اور دشمنوں سے خلوت خلوت میں انکو بچایا ہے نہ انہیں شیطان بہکا وے۔ اور نہ ہی انہیں گمراہی کیطرف مائل کرے اللہ نے فرمایا میرے بندوں پر تیرا کوئی غلبہ نہیں اور نفس برا اور شہوت غالبہ انکو ان لذات کی طرف نہیں بلاتی جو انکو اہل سنت والجماعت کے طریق سے نکالدیویں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تاکہ ہم اس سے برائی اور بیحیائی پھیر لیں

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ فَحِينَ سَهُمْ رَبِّي وَقَسَمَ رَعَوَاتِ
نُفُوسِهِمْ وَضَرَاوَاتِهَا بِسُلْطَانِ الْجَبَرُوتِ فَثَبَّتَهُمْ فِي
مَرَاتِبِهِمْ وَفَّقَهُمْ لِلْوَفَاءِ بِشَرْطِهِ بَعْدَ أَنْ وَفَّقَهُمْ لِلْوَفَاءِ
بِالصِّدْقِ فِي سَيْرِهِمْ وَبِالصَّبْرِ فِي مَحَلِّ انْقِطَاعِهِمْ وَافْتِقَارِهِمْ
هِمْ فَأَدَّوُا الْفَرَائِضَ وَحَفِظُوا الْحُدُودَ وَالْأَوَامِرَ وَلَزِمُوا
الْمَرَاتِبَ حَتَّى قَوِمُوا وَهُذِّبُوا وَنَقُّوا وَأُدِّبُوا وَطُهِّرُوا تَطْهِيرًا
وَسِيحُوا وَزُكُّوا وَتَجَعَّلُوا وَعُدُّوا فَتَمَّتْ ظُهُورُ آيَةِ اللَّهِ
وَتَوْلِيَتِهِ اللَّهُ وَلِيَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَقَوْلُهُ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ
فَيَقُولُ مِنْ مَرَاتِبِهِمْ إِلَى مَالِكِ الْمُلْكِ فَرَتَّبَ لَهُمْ ذَلِكَ بَيْنَ
يَدَيْهِ صِفَارَ نَجْوَاهُمْ كِفَاحًا بِأَنْ جُنَّهُ يَقُولُونَهُ وَأَسْرَارَهُمْ
فَاشْتَغَلُوا بِهِ عَمَّنْ سِوَاهُ وَنَهَوْا عَنْ نُفُوسِهِمْ وَعَنْ كُلِّ شَيْءٍ
وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ فَصَيَّرَهُمْ فِي قَبْضَتِهِ وَقَيَّدَهُمْ
بِعُقُولِهِمْ وَجَعَلَهُمْ أَسْرَاهُ فِي قَبْضَتِهِ وَحِصْنِهِ
وَحَرَاسَتِهِ يَتَنَسَّمُونَ رَوْحَ الْقُرْبِ وَيَعِيشُونَ فِي فُسْحَةِ
التَّوْحِيدِ وَالرَّحْمَةِ فَلَا يَشْتَغِلُونَ بِشَيْءٍ إِلَّا مَا أَذِنَ لَهُمْ مِنَ
الْأَعْمَالِ فَإِذَا جَاءَ وَقْتُ عَمَلِ أَبْدَانِهِمْ دُونَ قُلُوبِهِمْ مَضَوْا
مَا تَحْرُسُ فِي تِلْكَ الْأَعْمَالِ كَيْلَا تَضُرَّهُمْ شَيَاطِينُهُمْ
وَنُفُوسُهُمْ وَأَهْوِيَتُهُمْ فَتَسْلِمُ أَعْمَالُهُمْ مِنْ حَظِّ الشَّيَاطِينِ
وَهَنَاتِ النُّفُوسِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالْعُجْبِ وَطَلَبِ الْأَعْوَاضِ
وَالْمَيْلِ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ وَالْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ بَلْ يَرَوْنَ جَمِيعَ
ذَلِكَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَتَوْفِيقًا مِنَ اللَّهِ خَلْقًا وَمِنْهُ تَوْفِيقُهُ
كَسْبًا كَيْلَا يَخْرُجُوا بِحَيْثُ هَذِهِ الْعَقِيدَةُ مِنْ سَنَنِ الْهُدَى
ثُمَّ يُؤَدُّونَ بَعْدَ أَدَاءِ تِلْكَ الْأَوَامِرِ وَمَنْ رَجَعَ تِلْكَ الْأَعْمَالَ
إِلَى مَرَاتِبِهِمُ الَّتِي أَلْزَمُوهَا فَقَامُوا مَعَهَا وَحَفِظُوهَا بِالْقُلُوبِ
وَالضَّمَائِرِ وَقَدْ يَنْقُلُونَ إِلَى حَالَةٍ بَعْدَ أَنْ جُعِلُوا
الْأُمَنَاءَ وَخُوطِبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِالِانْفِرَادِ فِي حَالَتِهِ إِنَّكَ
الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ فَلَا يَحْتَاجُونَ فِيهَا إِلَى إِذْنٍ لِأَنَّهُمْ
صَارُوا كَالْمَغْرُوزِ إِلَيْهِمْ أَمْرُهُمْ فَهُمْ فِي قَبْضَتِهِ حَيْثُ
جَاءَ صَوَابٌ فِي سُكُونٍ أَمْرِهِمْ بِحَقِيقَةٍ قَوْلُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ

لیکن جنت میں اسکے
اعمال کے موافق اعلیٰ
علیین کا درجہ پائیگا اور حضرت
کی صحبت میں آپ کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کے پڑوسی
ہونے کی
بس وہ اس
بلکہ اس
رہے

وہ لوگ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے پھر انکو میرے رب نے
نگاہ رکھا اور نفس کی رغبتیں دور کیں اپنے زور سے پھر انکو انکے
مراتب میں ثابت رکھا اور انکو وفائے عہد کی توفیق دی انکے چاہنے کہ
انہوں نے خدا کے راستے میں [illegible] اور نفسوں کی [illegible]
پر صبر کیا فرائض ادا کئے اور حدود اور اوامر کی محافظت کی اور مراتب
کو لازم پکڑا پھر پسندیدہ بنے ستھرے بنے اور اپنے آپ کو [illegible]
رکھا اور پاک کیا اور نوافل کی اور زکوٰۃ دی اور [illegible] اور
بنائی انکے لئے اللہ کی ولایت پوری ہوئی اور اسکی دوستی اللہ نے اپنی
کتاب اور اللہ نے فرمایا اور وہی نیکوں کا کارساز ہے پھر ملک الملک کے نزدیک کئی
پھر ہو گیا انکا بخوبی روبرو اس سے اپنے دلوں سے سرگوشی کرتے ہیں پھر
وے اوروں کو چھوڑ کر اس سے مشغول ہوئے اور اپنے نفسوں اور ہر چیز
سے روکے گئے اور وہی ہے ہر چیز کا مالک اور اسکا مولیٰ اس نے انکو اپنے
قبضہ میں رکھا اور انکو انکے عقلوں کے ساتھ قید کیا اور انکو امین بنایا پھر
وہ اسی کے قبضہ اور حصن اور حراست میں ہیں قرب کی بو لیتے ہیں اور
توحید اور رحمت کے میدان میں زندہ ہیں جس عمل کا انکو اذن ملا ہو
اسمیں مشغول ہیں جب انکے بدنوں کے عمل کا وقت آتا ہے ان
اعمال کیطرف جاتے ہیں تاکہ شیطان اور نفس اور ہوا انکو ضرر نہ دے
پھر انکے عمل شیطانوں اور نفسوں یعنے ریا اور نفاق اور عجب اور
طلب عوض اور شرک اور حول اور قوت سے بچ رہتے ہیں بلکہ
وہ اسکو اللہ کا فضل اور اسی کی توفیق سمجھتے ہیں اللہ کی پیدا
اور اپنا اسی کی توفیق سے کسب تاکہ سنت کے عقیدے سے عمل
نہ جاویں پھر اعمال ظاہری سے فارغ ہو کر ان مراتب کیطرف لوٹتے
ہیں جو انہوں نے لازم پکڑے پھر انکے دل سے حفاظت کرتے ہیں
اور کبھی دوسری حالت کیطرف پھیرے جاتے ہیں اور خطاب
کئے جاتے ہیں اس طرح کہ تو آج دن ہمارے پاس مرتبہ والا
امین ہے پھر اس میں وہ اذن کے محتاج نہیں ہوتے کیونکہ وہ
اس مرتبے میں ہیں کہ ان کو انکے امر سپرد کئے گئے جو کام
کرلے ہیں اسی کے قبضہ میں ہیں۔ آں حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اسکو ثابت کرتا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهُ قَالَ مَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِمِثْلِ
اَدَاءِ مَفْرُوْضٍ وَاِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ
فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَلِسَانَهُ وَيَدَهُ
وَرِجْلَهُ وَفُؤَادَهُ فَبِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يُبْصِرُ وَبِيْ يَنْطِقُ
وَبِيْ يَعْقِلُ وَبِيْ يَبْطِشُ فَهٰذَا الْخَبَرُ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ
مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ لِاَنَّهُ اَصْلٌ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ
فَتَمْتَلِئُ قَلْبُ هٰذَا الْعَبْدِ بِحُبِّ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَفَرْدِهٖ
وَعِلْمِهٖ وَالْمَعْرِفَةِ بِهٖ فَلَا يَسَعُهُ غَيْرُ ذٰلِكَ الْاَمْرِ
اِلٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ
يُحِبُّ اللّٰهَ بِكُلِّ تَلْبِيْبِهٖ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ
فَظَاهِرُهٗ مُتَحَرِّكٌ مُتَصَرِّفٌ بِفِعْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَاطِنُهٗ
مَمْلُوْءٌ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ
اَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ يَا مُوْسٰى اَيُّ بَيْتٍ يَسَعُنِيْ وَاَيُّ مَكَانٍ
يَحْمِلُنِيْ فَاِنْ اَرَدْتَّ اَنْ تَعْلَمَ اَيْنَ اَنَا فَاَنَا فِيْ قَلْبِ التَّارِكِ
الْوَدَاعِ الْعَفِيْفِ فَالتَّارِكُ هُوَ الَّذِيْ يَتْرُكُ يَجْهَدُ فِيْهِ
يَقِيْدُهٗ ثُمَّ مَنْ عَلَيْهِ رَبُّهٗ فَوَدَّعَهٗ مَوْتًا عَنْهُ تَرَحَّفَ
فَلَا يَلْتَفِتُ اِلٰى شَيْءٍ سِوٰى مَوْلَاهُ فَاِنْ قِيْلَ فَمَا تِلْكَ
الْمِنَّةُ الَّتِيْ مَنَّ بِهَا رَبُّهٗ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ اَنَّهُ عَزَّوَجَلَّ
اَقَامَهٗ فِي الْمَرْتَبَةِ عَلٰى شَيْءٍ يَلْزَمُهُ اللُّزُوْمَ لَهَا لِيَقُوْمَ بِهَا فَلَمَّا
وَفّٰى لَهٗ بِالشَّرْطِ وَلَمْ يَسْعَ عَمَلًا وَحَرَكَةً غَيْرَ ذٰلِكَ وَحَفِظَهٗ
وَلَمْ يَتَجَاوَزْ لَهٗ مِنْهَا اِلٰى مَلَكِ الْجَبَرُوْتِ لِيَقُوْمَ مُتَجَبِّرًا
نَفْسُهٗ ثُمَّ تَمَتَّعَهَا بِسُلْطَانِ الْجَبَرُوْتِ حَتّٰى ذَلَّتْ وَخَشَعَتْ
ثُمَّ نَقَلَهٗ مِنْهَا اِلٰى مَلَكِ السُّلْطَانِ لِيُهَذِّبَ فَذَابَتْ تِلْكَ
الْعُدَدُ الَّتِيْ فِيْ نَفْسِهٖ وَهِيَ اُصُوْلُ تِلْكَ الشَّهَوَاتِ قَدْ
صَارَتْ عُدَّةً ثَابِتَةً فِيْهَا ثُمَّ نَقَلَهٗ مِنْهَا اِلٰى مَلَكِ الْجَلَالِ
فَهَذَّبَ ثُمَّ نَقَلَهٗ مِنْهَا اِلٰى مَلَكِ الْجَمَالِ فَنَقَّى ثُمَّ نَقَلَهٗ
مِنْهَا اِلٰى مَلَكِ الْعَظَمَةِ فَطَهَّرَ ثُمَّ اِلٰى مَلَكِ الْبَهَاءِ
فَطَيَّبَ ثُمَّ اِلٰى مَلَكِ الْبَهْجَةِ فَوَسَّعَ ثُمَّ اِلٰى مَلَكِ الْهَيْبَةِ

جس کو آپ اللہ پاک سے نقل کرتے ہیں فرائض سے بڑھکر بندے کو میرا
مقرب بنانیوالی کوئی چیز نہیں ہے اور بندہ نوافل کے ساتھ قرب
حاصل کرتا ہے تاکہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں جب دوست
رکھتا ہوں ہو جاتا ہوں اسکے کان اور آنکھیں اور زبان اور ہاتھ اور
پانوں اور دل پھر وہ میرے ہی حکم سے سنتا ہے اور میری ہی مدد سے
دیکھتا ہے اور میری ہی توفیق سے بولتا ہے اور میرے سمجھائے سمجھتا ہے
اور میری طاقت سے پکڑتا ہے اس حدیث کو ہم نے اس کتاب کی اکثر
جگہوں میں ذکر کیا ہے کیونکہ یہ اس مقام کی دلیل ہے پھر بندہ کا دل
خدا کی محبت اور اسکے نور اور اسکے علم اور اسکی معرفت سے بھر جاتا ہے
پھر اس میں کچھ اور نہیں سما سکتا تو نہیں دیکھتا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا فرمانا جو اس آدمی کو دیکھنا چاہئے جو یہ دل اللہ کو دوست رکھتا
ہے وہ سالم مولیٰ ابوحذیفہ کو دیکھے اسکا ظاہر اللہ کے کاموں سے ملتا ہے
اور باطن اللہ سے بھرا ہوا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ میں
تجھے کہاں طلب کروں فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام میں کس گھر میں سما سکتا ہوں
اور کون مکان مجھے اٹھا سکتا ہے اگر تو میرا مکان معلوم کرنا چاہے تو وہ دنیا
کے تارک اور وداع کرنیوالے شرک سے بچنے والے کا دل ہے تارک
وہ ہے جو تکلف سے دنیا کو چھوڑے پھر خدا اسپر احسان کرے اور وہ اسکو
چھوڑ دیوے اسلئے کہ دل مرچکا ہے پھر پارسا ہو جاوے پھر خدا کے سوا کسی
کی طرف التفات نہ کرے اگر کہا جاوے وہ کون احسان ہے جو اسپر خدا نے
کیا وہ احسان یہ ہے کہ خدا نے اسکو ایک مرتبہ میں لزوم کی شرط پر کھڑا کیا
جب اس نے شرط پوری کی اور اسکے سوا کوئی اور کام نہ کیا اور اس
سے نہ بڑھا تو اس مرتبہ سے ملک جبروت کیطرف نقل کیا تاکہ وہاں
کھڑا ہو پھر اس نے اسکو درست کیا اور اس کو جبروت کے زور سے
روکا تاکہ خوار ہو گیا۔ پھر اس کو بادشاہ کی طرف نقل کیا تاکہ وہ اسکو
صاف کرے پھر وہ عدد دیں جو شہوات کا مبدا تھیں گل گئیں
پھر اسکو ملک جلال کی طرف نقل کیا پھر ادب دیا پھر اس کو ملک
جمال کی طرف نقل کیا اور پاک کیا پھر ملک عظمت کی طرف
نقل کیا پھر صاف کیا پھر ملک بہا کیطرف پھر عمدہ کیا پھر ملک
بہجہ کی طرف پھر فراخ کیا۔ پھر ملک ہیبت کیطرف

فَرَبَّى ثُمَّ اِلَى لَمْحَةِ الرَّحْمَةِ فَرَتَّبَ وَقَوَّى وَشَجَّعَ ثُمَّ اِلَى لَمْحَةِ
الْفَرْدِيَّةِ فَاَفْرَدَ فَالْطَفَ يُغَذِّيْهِ وَالرَّاْفَةُ تَجْمَعُهُ وَتَكْنُفُهُ
وَالْمَحَبَّةُ تُقَوِّيْهِ وَالشَّوْقُ يُدْنِيْهِ وَالْمَشِيَّةُ تُؤَدِّيْهِ
اِلَيْهِ وَالْجَوَادُ الْعَزِيْزُ يُقَلِّيْهِ فَيُقَرِّبُهُ ثُمَّ يُدْنِيْهِ ثُمَّ يُمَهِّلُهُ
ثُمَّ يُؤَدِّبُهُ ثُمَّ يُنَاجِيْهِ ثُمَّ يَبْسُطُهُ بِمَنِّهِ ثُمَّ يَقْبِضُ
عَلَيْهِ فَاَيْنَ مَا صَارَ وَفِيْ كُلِّ مَكَانٍ خَالٍ لِرَبِّهِ دَانٍ فَهُوَ
فِيْ قَبْضَتِهِ وَاَمِيْنٌ مِنْ اُمَنَائِهِ عَلٰى اِسْرَارِهِ وَمَا يُؤَدِّيْهِ
مِنْ رَبِّهِ اِلٰى خَلْقِهِ فَاِذَا صَارَ اِلٰى هٰذَا الْمَحَلِّ فَقَدْ تَقَطَّعَتِ
الصِّفَاتُ وَانْقَطَعَ الْكَلَامُ وَالْعِبَارَاتُ فَهُنَالِكَ هُوَ مُنْتَهَى
الْعُقُوْلِ وَالْقُلُوْبِ وَغَايَةُ مَا تَبْلُغُ حَالَاتُ الْاَوْلِيَاءِ اِلَيْهِ
وَتَحُوْلُ وَمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ مُخْتَصٌّ بِالْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ كَاَنَّ نِهَايَةَ الْوَلِيِّ بِدَايَةُ النَّبِيِّ عَلَى الْجَمِيْعِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
وَتَحِيَّاتُهُ وَرَاْفَتُهُ وَرَحْمَتُهُ وَالْفَرْقُ بَيْنَ النُّبُوَّةِ وَالْوَلَايَةِ
اَنَّ النُّبُوَّةَ كَلَامٌ يَنْفَصِلُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَحْيٌ مَعَهُ رُوْحٌ
مِنَ اللّٰهِ فَيَقْتَضِي الْوَحْيُ وَيُحْتِمُّهُ بِالرُّوْحِ مِنْهُ تَعَالٰى بِتَوْكِيْلِهِ
فَيَقْبَلُهُ هٰذَا هُوَ الَّذِيْ يَلْزَمُ تَصْدِيْقُهُ وَمَنْ رَدَّهُ فَهُوَ
كَافِرٌ لِاَنَّهُ رَدَّ كَلَامَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا الْوَلَايَةُ فَهِيَ اَنْ
تَوَلَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَدِيْثَهُ عَلٰى طَرِيْقِ الْاِلْهَامِ فَاَوْصَلَهُ اِلَيْهِ
فَهٰذَا الْحَدِيْثُ فَيَنْفَصِلُ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى لِسَانِ
الْحَقِّ مَعَهُ السَّكِيْنَةُ فَتَلْقَاهُ السَّكِيْنَةُ الَّتِيْ فِيْ قَلْبِ
الْمَجْذُوْبِ فَيَقْبَلُهُ وَتَسْكُنُ اِلَيْهِ فَالْكَلَامُ لِلْاَنْبِيَاءِ
وَالْحَدِيْثُ لِلْاَوْلِيَاءِ فَمَنْ رَدَّ الْكَلَامَ كَفَرَ لِاَنَّهُ رَدَّ
عَلَى اللّٰهِ كَلَامَهُ وَوَحْيَهُ وَمَنْ رَدَّ الْحَدِيْثَ لَمْ يَكْفُرْ
بَلْ يَخِيْبُ وَيَضِيْرُ وَبَالًا عَلَيْهِ وَبَهُتَ قَلْبُهُ لِاَنَّهُ رَدَّ عَلَى
الْحَقِّ مَا جَاءَتْ بِهِ مَحَبَّةُ اللّٰهِ تَعَالٰى مِمَّنْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْ
نَفْسِهِ فَاَوْدَعَهُ الْحَقُّ وَجَعَلَهُ مُؤَدِّيًا اِلَى الْقَلْبِ لِاَنَّ
الْحَدِيْثَ مَا ظَهَرَ مِنْ عِلْمِ الَّذِيْ بَرَزَ فِيْ وَقْتِ الْمَشِيَّةِ
فَيَصِيْرُ حَلْيًا فِي الْعَيْنِ كَالسِّرِّ اِنَّمَا يَقَعُ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ
بِجُمْلَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِهٰذَا الْعَبْدِ فَيَمْضِيْ مَعَ الْحَقِّ اِلٰى قَلْبِهِ فَيَقْبَلُهُ

فَرَبَّى ثُمَّ اِلَى لَمْحَةِ الرَّحْمَةِ فَرَتَّبَ وَقَوَّى وَشَجَّعَ ثُمَّ اِلَى لَمْحَةِ

پھر اسکی تربیت کی پھر ملک رحمت کیطرف پھر تازہ کیا اور قوی کیا
پھر ملک فردیت کیطرف پھر یگانہ کیا پھر لطف غذا دیتا ہے اسکو
اور شفقت اسکو جمع کرتی ہے اور محبت اسکو قوت دیتی ہے اور
شوق نزدیک کرتا ہے اور مشیت اسکو خدا کی طرف پہونچاتی ہے اور
بخشنے والا غالب اسکو چنتا ہے پھر قریب کرتا ہے پھر نہایت نزدیک
کرتا ہے پھر اسکو چھوڑتا ہے پھر ادب دیتا ہے پھر راز کہتا ہے پھر
اسپر احسان سے فراخی کرتا ہے پھر اسپر تنگی کرتا ہے پھر وہ ہر مکان ہر
حال میں خدا کا قریب ہے اسکے قبضے میں اسکے امینوں سے ایک
امین اسکے بھیدوں اور اس چیز پر جس کو اپنے رب کیطرف سے مخلوق کو
پہونچاتا ہے جب اس مکان کو پہونچگیا تو بشریت کی صفتیں دور ہو جاتی
ہیں اور گفتگو منقطع ہو جاتی ہے یہ دلیوں کی اخیری حالت ہے
اس سے اوپر کا درجہ نبیوں اور رسولوں علیہم السلام سے مختص ہے کیونکہ
ولایت کا انجام نبوت کا ابتدا رہے سب پر اللہ تعالی کی رحمتیں ہوں اور اسکے
تحفے اور مہربانی اور نبوت و ولایت کے درمیان فرق یہ ہے کہ نبوت
خدا کی کلام ہوتی ہے اور اسکے وحی جبرئیل کے ساتھ پھر جبرئیل وحی
پہونچاتا ہے اس کلام کی تصدیق لازم ہے اور اسکا منکر کافر ہے
کیونکہ اللہ پاک کی کلام کو رد کرتا ہے اور ولایت وہ اس شخص کے لئے
ہے جسکی بات کا اللہ تعالی الہام کے طور پر متولی ہوا ہے اور اسکے دل
میں ڈالی ہے پھر یہ الہام سچے پھر یہ الہام جدا ہوتا ہے اللہ کیطرف سے
سچی زبان پر آرام کے ساتھ پھر اسکو مجذوب کے دل کا آرام پکڑ لیتا ہے
اور وہ اسکو قبول کرتا ہے اور اسکی طرف آرام لیتا ہے پھر پیغمبروں کے کلام
اور ولیوں کا الہام جس نے کلام کا انکار کیا کافر ہوا کیونکہ اس نے خدا کی
کلام اور وحی کو رد کیا اور جس نے الہام کا انکار کیا وہ کافر نہیں ہے البتہ
نا امید ہوتا ہے اور اسکا وبال اسپر پڑتا ہے اور اسکا دل حیران ہو جاتا ہے
کیونکہ اس نے خدا کے الہام کا جو خدا اپنی دل محبت سے اس کے
دل میں ڈالا ہے انکار کیا کیونکہ الہام وہ ہے جو خدا کے علم سے مشیت کے
وقت دل میں پڑے بھید کی مثل پس الہام بسبب محبت الہی کے
اسکے دل میں واقع ہوتا ہے اور دل با آرام اس کو قبول
کرتا ہے۔

بَابٌ فِيمَا يَجِبُ عَلَى الْمُبْتَدِئِ فِي هٰذِهِ الطَّرِيقَةِ أَوَّلًا وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْأَدَبِ مَعَ الشَّيْخِ ثَانِيًا وَمَا يَجِبُ عَلَى الشَّيْخِ فِي تَأْدِيبِ الْمُرِيدِ فَالَّذِي يَجِبُ عَلَى الْمُبْتَدِئِ فِي هٰذِهِ الطَّرِيقَةِ الْاِعْتِقَادُ الصَّحِيحُ الَّذِي هُوَ الْأَسَاسُ فَيَكُونُ عَلَى عَقِيدَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ أَهْلِ السُّنَّةِ الْقَدِيمَةِ سُنَّةِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ عَلَى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ وَشَرْحُهُ فِي أَثْنَاءِ الْكُتُبِ فَعَلَيْهِ بِالتَّمَسُّكِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْعَمَلِ بِهِمَا أَمْرًا وَنَهْيًا أَصْلًا وَفَرْعًا فَيُجَاهِدُ نَفْسَهُ جِنَاحَيْهِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الطَّرِيقِ الْوَاصِلِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ الصِّدْقَ ثُمَّ الصِّدْقَ ثُمَّ الصِّدْقَ حَتَّى يَجِدَ الْهِدَايَةَ وَالْإِرْشَادَ إِلَيْهِ وَالدَّلِيلَ وَقَائِدًا يَقُودُهُ ثُمَّ مُؤْنِسًا يُؤْنِسُهُ وَمُسْتَرَاحًا يَسْتَرِيحُ إِلَيْهِ فِي حَالَةِ إِعْيَائِهِ وَنَصَبِهِ وَظُلْمَتِهِ عِنْدَ ثَوَرَانِ شَهَوَاتِهِ وَلَذَّاتِهِ وَهَمَاهَةِ نَفْسِهِ وَهَوَاهَا الْمُضِلِّ وَطَبْعِهِ الْمَجْبُولِ عَلَى التَّثَبُّطِ وَالتَّوَقُّفِ عَنِ السَّيْرِ فِي الطَّرِيقِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَقَالَ الْحَكِيمُ مَنْ طَلَبَ وَجَدَّ وَجَدَ بِالْاِعْتِقَادِ يَحْصُلُ لَهُ عِلْمُ الْحَقِيقَةِ وَبِالْاِجْتِهَادِ يُوَفَّقُ لَهُ سُلُوكُ الْحَقِيقَةِ ثُمَّ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُخْلِصَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا بِأَنْ لَا يَرْجِعَ قَدَمًا فِي طَرِيقِهِ إِلَيْهِ وَلَا يَضَعَهَا إِلَّا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يَصِلْ إِلَى اللّٰهِ فَلَا يَنْصَرِفُ عَنْ قَصْدِهِ بِمَلَامَةِ مَلِيمٍ لِأَنَّ الْمَلَامَةَ لَا تَرْجِعُ وَلَا يُوجَدُ كَلَامَةٌ فَلَا يَقِفُ مَعَهَا وَيَرْضَى بِهَا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِوَضًا إِذْ هِيَ حِجَابُهُ عَنْ رُبِّهِ مَا لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا حَصَلَ الْوُصُولُ لَا تَضُرُّهُ الْكَرَامَاتُ إِذْ هِيَ مِنْ بَابِ الْقُدْرَةِ وَثَمَرَاتِهَا وَعَلَامَاتِهَا وَوُصُولُهُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقُدْرَةِ فَلَا يَنْقُضُ الشَّيْءُ نَفْسَهُ وَكَيْفَ وَقَدْ يَصِيرُ هُوَ حِينَئِذٍ قُدْرَةً فِي الْأَرْضِ وَعَرَقًا وَكَلَامُهُ حِكْمَةً بِالْفِعْلِ مِنْ غَيْرِ حَبْلٍ وَعَجْمٍ وَبَلَاغَةٍ وَقُصُورٍ وَحَرَكَاتِهِ وَسَكَنَاتِهِ وَنَظَائِرِهِ عِبْرَةٌ

باب اس طریق کے شروع کرنے والے پر پہلے کیا واجب ہے پھر مرید کا کس طرح ادب کرے اور اُستاد مرید کا کیسے اس طریق کے شروع کرنے والے پر پہلے اعتقاد کا درست کرنا جو بنیاد ہے واجب ہے وہ یہ کہ نبیوں اور رسولوں اور صحابہ اور تابعین اور ولیوں اور صدیقوں کے عقیدے پر رہے جسکی تفصیل کتاب میں گذری قرآن اور حدیث کے ساتھ تمسک کرے اور اُن دونوں کے اوامر اور نواہی اور اصول اور فروع پر عمل کرے ان دونوں کو اللہ تعالیٰ تک اُڑنے کے لئے دو بازو سمجھے پھر راستی سے کام لے اور کوشش کرے تاکہ راہ پاتا ہے اور دلیل اور ہانکنے والا جو اسکو حق کیطرف ہانکتا ہے پھر مونس جو اس سے الفت کرے اور جائے آرام جس میں آرام کے ماندگی اور تاریکی کی حالت میں فرصت اور لذت اور نفس کی بدمی اور آرزو بہکانیوالی اور طبع جسکی جبلت ہی میں سستی اور خدا کی راستی میں توقف کرنا ہے سو کے وقت اللہ عزوجل نے فرمایا جو ہمارے راہوں میں کوشش کرتے ہیں ہم انکو اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں حکیم نے کہا جس نے جستجوی کی پالیا اعتقاد کرنے سے علم حقیقت حاصل ہوتا ہے اور اجتہاد سے حقیقت کے راہ میں چلنا پھر اللہ سے عہد کرے کہ اللہ کی راستی سے ایک قدم نہ بڑھوں گا اور اس کو نہ چھوڑوں گا مگر اسی کی اطاعت میں جب تک اس تک نہ پہونچوں گا کسیکی ملامت سے اپنا قصد نہ چھوڑے کیونکہ صادق نہیں رجوع کرتا اور نہ کرامت کے ساتھ کہ اُس کو اپنے کام کا عوض سمجھکر خوش ہو بیٹھے کیونکہ یہ اللہ کے درمیان پردہ ہے جب تک مقصود تک نہ پہونچے جب پہونچ گیا اب کرامتیں مضر نہیں کیونکہ یہ خدا کی قدرت ہے اور اس تک پہونچنے کا نتیجہ ہیں پھر کوئی چیز اپنے نفس کو نہیں توڑتی کیسے اور وہ تو زمین میں قدرت الٰہی اور خرق عادت ہے اور اسکی کلام حکمت کاملہ ہے جہالت اور گنگ اور بلاوت اور بے سمجھی اور حرکتوں اور سکنات اور تصرفوں کے پیچھے عبرت ہے

لِمَنْ اعْتَبَرَهَا وَافْعَالُ اللّٰهِ تَجْرِي فِيْهِ وَعَلَيْهِ وَمَا يُقَدِّرُ الْعُقُوْلُ ثُمَّ قَدْ يُؤْمَرُ حِيْنَئِذٍ بِطَلَبِ الْكَرَامَةِ وَيُجْبَرُ عَلَيْهِ وَتَحَقَّقَ عِنْدَهٗ اَنَّ دَمَارَهٗ وَهَلَاكَهٗ فِيْ تَرْكِ الطَّلَبِ وَمُخَالَفَةِ هٰذَا الْاَمْرِ وَثَبَاتَهٗ وَبَقَائَهٗ وَعِبَادَتَهٗ وَقُرْبَتَهٗ وَمَرْضَاتَ رَبِّهٖ وَدُنُوَّهٗ عِنْدَهٗ وَزِيَادَةَ مَحَبَّةِ رَبِّهٖ لَهٗ فِيْ طَلَبِهَا وَامْتِثَالِ اَمْرِهٖ فِيْهَا فَكَيْفَ تَضُرُّهُ الْكَرَامَةُ حِيْنَئِذٍ اَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُظْهِرُهٗ لِاَحَدٍ مِنَ الْعَوَامِّ اِلَّا اَنْ يَغْلِبَ عَلَيْهِ طَوْرٌ لِاَنَّ مِنْ شَرْطِ الْوِلَايَةِ كِتْمَانَ الْكَرَامَاتِ وَمِنْ شَرْطِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ اِظْهَارُ الْمُعْجِزَاتِ لِيَفْتَرِقَ بِذٰلِكَ الْفَرْقُ بَيْنَ النُّبُوَّةِ وَالْوِلَايَةِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا وَطَّنَ النَّفْسَ وَلَا يُخَالِطُ الْمُقَصِّرِيْنَ وَالْبَطَّالِيْنَ اِبَاءً وَثِقَلًا اِلَى اَنْ يَنْقَادَ لِلْاَعْمَالِ وَالتَّكَالِيْفِ الْمُدَّعِيْنَ لِلْاِسْلَامِ وَالدِّيَانَاتِ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّهِمْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ وَقَالَ فِيْ اُخْرٰى اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ لَّا يَحِيْدَ بِبَذْلِ الْمَيْسُوْرِ خَوْفًا اَنْ لَّا يَنَالَ مِثْلَهٗ لِلْاِفْطَارِ وَالسَّحُوْرِ فَيَقَعَ فِيْ شَيْءٍ وَيَقْلِبَهٗ عِلْمًا بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ وَلِيًّا لَهٗ فِيْ سَالِفِ الدَّهْرِ بِخِلَافِ بَذْلِ الْمَيْسُوْرِ وَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَرْضٰى بِالذُّلِّ الدَّائِمِ وَرِضَاءِ النَّصِيْبِ وَالْجُنُوْحِ الدَّائِمِ وَالْخُمُوْلِ وَذَمِّ النَّاسِ لَهٗ وَتَقْدِيْرِ اِضْرَارِهٖ وَاشْكَالِهٖ وَاَقْرَانِهٖ عَلَيْهِ فِي الْاٰرَاءِ وَالْاَخْطَاءِ وَالتَّقْرِيْبِ عِنْدَ الشُّيُوْخِ وَمَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ فَيَجِدُوْهُ هُوَ وَالْجَمَاعَةُ يَتْبَعُوْنَ وَاَنَّ كُلَّ اَعْزَازٍ وَتَضْيِيْعَهٗ الذُّلُّ وَبُعْدًا لَجَمِيْعِ وَيَكُوْنُ يَسْتَحْقِرُ لِنَفْسِهِ الذُّلَّ وَيَجْعَلُهٗ نُصْبَ عَيْنِهٖ وَمَنْ لَمْ يَرُضْ نَفْسَهٗ وَيُوَطِّنْ نَفْسَهٗ عَلَيْهِ فَلَا يَكَادُ اَنْ يُفْلِحَ عَلَيْهِ وَيَجْبُنُ مِنْهُ شَيْءٌ فَاَنْجَحُ الْكُلِّ وَالْاَقْلَامِ مَا ذَكَرْنَا وَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ لَّا يَنْتَظِرَ مِنَ اللّٰهِ مَطْلُوْبًا سِوَى الْمَغْفِرَةِ

عبرت پکڑنے والے کے لیے اللہ کے افعال اسمیں اور اسپر جاری ہوتے ہیں وہ جنمیں عقل حیران رہجاتی ہے پھر کبھی کرامت کے طلب کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور مجبور کیا جاتا ہے اور معلوم کرتا ہے کہ میری ہلاکت طلب نہ کرنے میں ہے اور اس امر کی مخالفت میں اور ثابت رہنا اور باقی رہنا اور عبادت اور نزدیکی اور اللہ کی خوشی اور اسکی زیادہ محبت اسکی طلب میں اور خدا کی فرمانبرداری اس میں ہے پھر اب کرامت اسکو کیسے مضر ہوگی لیکن یہ طلب اسکے اور اللہ کے درمیان چھپی ہوتی ہے ظاہر نہیں کرسکتا مگر یہ کہ اسکا ظاہر کرنا ضروری ہو کیونکہ ولایت کی شرط کرامت کا چھپانا ہے اور نبوت اور رسالت کی شرط معجزات کا ظاہر کرنا کہ ولایت اور نبوت میں فرق ہو اور نہ چاہیے کہ اللہ کے راہ میں مقصور کرنا لائق نہیں اور نہ مقصور کرنے والوں بیہودہ گوؤں اعمال کے دشمنوں صریح اسلام کے مذہبوں کے پاس بیٹھے جنکے حق میں اللہ تعالے فرماتا ہے اے ایمان والو کیوں کہتے ہو نہ کرو اللہ کے نزدیک بڑے غصہ کی بات ہے کہ کہو جو نہ کرو اور دوسری جگہ فرمایا کیا تم لوگوں کو نیک کام بتاتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولے ہو اور تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں اور نہ چاہیے کہ اسکے لیے بیخطر ہونا ذکر کرنے اسلیے کہ انتظار اور عود کے لیے شاید اس چیز پر نہ ملے حالانکہ یقیناً جانتا ہے اللہ تعالے نے زمان گذشتہ میں کوئی ولی بخیل نہیں بنایا اور ہمیشہ ذلت اور محرومی اور بھوک اور گمنامی اور اپنی مذمت پر خوش رہے اور اپنے ہم جنسوں کے استادوں کے اپنے سے بڑھ کر عزت کرے۔ آپ بھوکا رہے اور انکو روا دے سب باعزت ہوں اور اسکا حصہ ذلت اور سب کو عزت دیوے اور اپنے لیے ذلت پسند کرے جس کو یہ بات پسند نہ ہو تو اسپر اپنے اسرار نہیں کھلیں گے اور پوری مراد اسمیں ہے جو ہم نے بیان کیا اور خدا سے پہلے گناہوں کی بخشش مانگے اور آیندہ گناہوں سے بچنا

اور کبھی بڑی نعمتیں اور اچھا فائدہ اور بڑی خوشیوں اور نیکوں اور شہیدوں اور نیکوں کا ساتھ دینا کیا اچھا ساتھی ہے اور اللہ تعالیٰ سچا ہے مالک اور ہمکو کفر اور بلا اور معصیت سے بچائے اور اپنی اطاعت کی توفیق دے اور اپنی رحمت سے ہمکو اپنے نیک بندوں میں داخل کرے اور ہماری آخری دعا یہ ہے کہ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

لِمَا سَلَفَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْعِصْمَةِ فِيمَا يَأْتِي مِنَ الذُّهُوْلِ
وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا يُحِبُّهُ مِنَ الطَّاعَاتِ وَيُوْصِلُهُ إِلَيْهِ
مِنَ الْعِبَادِ. اَلثَّالِثُ اَلْوَعْدُ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ
اَلتَّجَنُّبُ إِلَى اللّٰهِ فِي جَمِيْعِ الْأَوْقَاتِ وَالْاِسْتِدْلَالُ بِاللّٰهِ
سُبْحَانَهُ فِي تَعَرُّفِ الْأَحْبَابِ ذَوِي الْعُقُوْلِ وَالْأَلْبَابِ
اَلَّذِيْنَ عَقَلُوْا مِنْ رَبِّ الْأَرْبَابِ وَاتَّعَظُوْا عَلَى الْعَبْدِ بِالْآيَاتِ
فَعَرَفَتْ حِيْنَئِذٍ بِالْقَرَائِنِ وَالْعَجَائِبِ وَالْمَغَايِرِ وَالْمُنَاسِبَاتِ مَنْ
ذَكَرْتُهُ بِصِفَاتٍ تَمْهِيْدِيَّةٍ تَمَيَّزُهُ قَلِيْلُهُ عَنْ كَثِيْرِ الطَّلَبَاتِ
وَالْمَكَاسِبِ وَيَنْفِيْ عَنْ تَعْدِيْدِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْمَكَاسِبِ وَالْمَطَالِبِ
لَا يَكُوْنُ مُرِيْدًا مَنْ لَمْ يَتَّصِفْ بِالْاِسْتِخْفَافِ **فَصْلٌ** إِذَا مَاتَ
مَعَ الشَّيْخِ قَالَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ تَرْكُ مُخَالَفَةِ شَيْخِهِ فِي الظَّاهِرِ
وَتَرْكُ الْاِعْتِرَاضِ عَلَيْهِ فِي الْبَاطِنِ وَصَاحِبُ الشَّرِيْعَةِ
بِظَاهِرِهِ تَارِكٌ لِأَدَبِهِ وَصَاحِبُ الْبِدْعَةِ بِبَاطِنِهِ
مُتَعَرِّضٌ لِسَخَطِهِ بَلْ يَكُوْنُ خَصْمًا عَلَى نَفْسِهِ لِشَيْخِهِ أَبَدًا
كَيْفَ لِنَفْسِهِ وَيَزْجُرُهَا عَنْ مُخَالَفَتِهِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا
وَيُكْثِرُ قِرَاءَةَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَإِذَا ظَهَرَ لَهُ مِنَ الشَّيْخِ
مَا يَكْرَهُ فِي الشَّرِيْعَةِ اِسْتَخْبَرَهُ عَنْ ذٰلِكَ بِضَرْبِ الْمَثَلِ
وَالْاِسْتِعَارَةِ وَلَا يُصَرِّحُ بِهِ لِئَلَّا يُنَفِّرَ بِهِ عَلَيْهِ وَإِنْ
رَأَى فِيْهِ عَيْبًا مِنَ الْعُيُوْبِ سَتَرَهُ عَلَيْهِ وَيَعُدُّ
بِالتُّهْمَةِ عَلَى نَفْسِهِ وَيَتَأَوَّلُ لِلشَّيْخِ فِي الشَّرِيْعَةِ فَإِنْ
لَمْ يَجِدْ لَهُ عُذْرًا فِي الشَّرِيْعَةِ اِسْتَغْفَرَ لِلشَّيْخِ وَدَعَاهُ
بِالتَّوْفِيْقِ وَالْعِلْمِ وَالْيَقَظَةِ وَالْعِصْمَةِ وَلَا يَعْتَقِدُ
فِيْهِ الْعِصْمَةَ وَلَا يُخْبِرُ أَحَدًا بِهِ وَإِذَا رَجَعَ إِلَيْهِ يَوْمًا آخَرَ
أَوْ سَاعَةً أُخْرَى يَعْتَقِدُ أَنَّ ذٰلِكَ قَدْ زَالَ وَأَنَّ الشَّيْخَ
قَدْ نَقَلَ عَنْهُ إِلَى مَا هُوَ عَلَى رُتْبَةٍ وَلَمْ يُقِرَّ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا
كَانَ ذٰلِكَ غَفْلَةً وَحَدَثًا وَفَصْلًا بَيْنَ الْحَالَيْنِ لِأَنَّ
لِكُلِّ حَالَيْنِ فَصْلًا وَرُجُوْعًا إِلَى رُخَصِ الشَّرِيْعَةِ وَإِبَاحَاتِهَا

اور ان طاعتوں کی توفیق جن پر وہ خوش ہے اور
جو اس تک پہونچاتے ہیں پھر ہر حالت میں خوش رہنا
اور اولیاء ابدال سے محبت اس کے سوا اور کچھ
نہ مانگے کیونکہ یہ انہیں واصل ہونے کا سبب ہے جنہوں
نے خدا سے سمجھ لیا اور عبرتوں اور آیتوں کے واقف
ہیں پھر اسباب اور نسبتیں صاف ہو جاویں گی یہ مرید
کی صفت ہے جب تک مرید اپنا دل ان مطلبوں سے
صاف نہ کرے اور ان حاجتوں کو نہ چھوڑے جن کو
ہم نے بیان کیا وہ کامل مرید نہیں ہوتا۔

فصل مرید کے آداب استاد کے ساتھ
واجب ہے ترک کرنی شیخ کی مخالفت ظاہر میں اور اسپر
اعتراض کرنا باطن میں پھر ظاہر گنہگار وہ ہے جو ان کا
ادب نہیں کرتا اور دل میں اعتراض کرنیوالا وہ ہے جو اسکی
لغزش کا خواہاں ہے بلکہ اسکی طرف سے اپنے نفس سے
جھگڑتا رہے ظاہر اور باطن میں نفس کو اسکی مخالفت سے
روکے اور یہ اللہ کا قول بہت پڑھے اے اللہ بخش ہمکو
اور ہمارے ان مومن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے تھے۔
اور ہمارے دل میں مومنوں کا کینہ نہ رکھ تو شفیق مہربان ہے
اور جب اوستاد کی کوئی بات شرع کے مخالف معلوم کرے تو
اس کو اشارۃ معلوم کرا دے اور تصریح نہ کرے تاکہ وہ اس سے
متنفر نہ ہو جاوے اور اگر اسمیں کوئی عیب دیکھے تو چھپاوے
اور اپنے نفس کو تہمت لگا دے اور استاد کے واسطے تاویل کرے
اگر تاویل کی جگہ نہ ہو تو اسکے لیے بخشش مانگے اور توفیق اور
علم اور بیداری اور نگہبانی اور حمایت کی دعا مانگے اور اسکے
حق میں عصمت کا اعتقاد نہ کرے اور کسی کو اس سے خبردار نہ کرے اور
پھر جب کبھی اسکے پاس جاوے تو یہ سمجھے کہ وہ عیب اب اسمیں
نہیں ہے اور شیخ نے اس کام کو چھوڑ کر عمدہ نیکی کی ہوگی اور اسپر
ثابت نہیں رہا اور یہ تو چوک تھی جو دو حالتوں میں ایک
وقت ہے جسمیں شرع کی رخصتوں اور مباحوں

وَتَرْكِ الْعَزِيمَةِ وَالْأَشَدِّ كَالدَّهْلِيزِ بَيْنَ الدَّارَيْنِ وَ
الْمَنْزِلَةِ بَيْنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ انْتِهَاءً لِلْحَالَةِ الْأُولَى وَقِيَامًا عَلَى
عُتْبَةِ الْحَالَةِ الثَّانِيَةِ وَانْتِقَالًا مِنْ وَلَايَةٍ إِلَى أُخْرَى وَخَلْعَ
خَلْعَةٍ وَلَايَةٍ وَلَيْسَ خَلْعَةَ وَلَايَةٍ أُخْرَى الَّتِي هِيَ الْأَعْلَى
وَالْأَشْرَفُ لِأَنَّهُ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَزِيدِ قُرْبٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَإِذَا أَغْضَبَ الشَّيْخُ وَعَبَسَ فِي وَجْهِهِ أَوْ ظَهَرَ مِنْهُ نَوْعُ
إِعْرَاضٍ عَنْهُ لَمْ يَنْقَطِعْ عَنْهُ بَلْ يُفَتِّشُ بَاطِنَهُ وَيَجِدُ
مِنْهُ مِنْ سُوءِ الْأَدَبِ فِي حَقِّ الشَّيْخِ أَوِ التَّفْرِيطِ فِيمَا يَعُودُ إِلَى
أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ تَرْكِ امْتِثَالِ الْأَمْرِ وَارْتِكَابِ النَّهْيِ
فَلْيَسْتَغْفِرْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلْيَتُبْ إِلَيْهِ وَيَعْزِمْ عَلَى تَرْكِ
الْمُعَاوَدَةِ إِلَيْهِ ثُمَّ يَعْتَذِرُ إِلَى الشَّيْخِ وَيَتَذَلَّلُ لَهُ وَيَتَمَلَّقُهُ
وَيَتَحَبَّبُ إِلَيْهِ بِتَرْكِ الْمُخَالَفَةِ فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَيُدِيمُ عَلَى الْمُرَافَقَةِ
لَهُ وَيُوَاظِبُ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُهُ وَسِيلَةً وَوَاسِطَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَرِيقًا وَسَبَبًا يَتَوَصَّلُ بِهِ إِلَيْهِ كَمَنْ يُرِيدُ
الدُّخُولَ عَلَى مَلِكٍ وَلَا مَعْرِفَةَ لَهُ بِهِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ
أَنْ يُصَادِفَ حَاجِبًا مِنْ حُجَّابِهِ أَوْ وَاحِدًا مِنْ حَوَاشِيهِ
وَخَوَاصِّهِ لِيُبَصِّرَهُ بِسِيَاسَةِ الْمَلِكِ وَآدَابِهِ وَعَادَاتِهِ
وَيُعَلِّمَهُ الْأَدَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْمُخَاطَبَةَ لَهُ وَمَا يُقَبِّلُ لَهُ
مِنَ الْهَدَايَا وَالطَّرَائِفِ مِمَّا لَيْسَ مِثْلُهَا فِي خَزَائِنِهِ
وَمِمَّا يُؤْثِرُ الِاسْتِكْثَارَ فَلِيَاتِ الْبَيْتَ مِنْ بَابِهِ وَلَا
يَتَسَلَّقْ مِنْ وَرَائِهِ مِنْ غَيْرِ بَابِهِ فَيُلَامُ وَيُهَانُ وَ
لَا يَبْلُغُ الْغَرَضَ مِنَ الْمَلِكِ وَلَا الْمَقْصُودَ مِنْهُ وَلِكُلِّ
دَاخِلٍ دَهْشَةٌ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ تَذَكُّرٍ وَمِنَّةٍ فَيَأْخُذُ
بِيَدِهِ فَيُقْعِدُهُ مَوْضِعَ مِثْلِهِ أَوْ يُشِيرُ إِلَيْهِ بِذَلِكَ
لِئَلَّا تَتَطَرَّقَ إِلَيْهِ الْمَهَانَةُ وَلَا يُشَارَ إِلَيْهِ بِسُوءِ الْأَدَبِ
وَالْحَمَاقَةِ وَلْيَتَحَقَّقْ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرَى الْعَادَةَ
بِأَنْ يَكُونَ فِي الْأَرْضِ شَيْخٌ وَمُرِيدٌ صَاحِبٌ وَمَصْحُوبٌ
تَابِعٌ وَمَتْبُوعٌ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ
أَلَا تَرَى إِلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى

وقد جاء في الحديث الصحيح ان الله تعالى لما خلق آدم مسح ظهره فسقط من يده كل نسمة هو خالقها الى يوم القيامة

المقالة السبعون

اور ترک عزیمت پر عمل ہوجاتا ہے دو گھروں کے درمیان
ایک دہلیز کی طرح دو منزلوں میں ایک منزل کی طرح پہلی حالت
ختم ہوتی ہے اور دوسری حالت کی دہلیز پر قیام ہوتا ہے
اور ایک ولایت سے دوسری کیطرف انتقال ہوتا ہے اور ایک
ولایت کو اتارا جاتا ہے اور دوسری کو پہنایا جاتا ہے جو پہلے
ہی اشرف ہے کیونکہ وہ ہر دن اللہ کے زیادہ قریب ہوتے
ہیں اور جس دن اُستاد کے چہرہ میں غضب معلوم کرے
یا اُستاد کچھ اعراض کرے اُس سے جدا نہ ہووے بلکہ سوچے کہ
مجھسے اُستاد کے حق میں کیا قصور ہوا یا میں نے اللہ کے کس امر
کی اطاعت نہ کی اور کس نہی سے نہ رُکا پھر اللہ سے معافی چاہے
اور توبہ کرے اور وہ کام نہ کرنیکا پکا قصد کرے پھر شیخ سے عذر
کرے اور عاجزی کرے اور چاپلوسی کرے اور دوستی جتاوے کہ
میں اب یہ کام نہ کرونگا اور ہمیشہ آپ کی مخالفت نہ کرونگا پھر اسکو
اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ اور طریقہ اور سبب سمجھے
جسکے ساتھ اس تک پہونچیگا اُس شخص کی طرح جو بادشاہ کے پاس
جانا چاہتا ہے اور کوئی پہچان نہیں ہے پھر وہ دربار کچہری کے کسی
چوکیدار یا سررشتہ دار کو ملیگا تاکہ اُس سے بادشاہ کی سیاست اور
عادات معلوم کرے اور بادشاہ کے پاس اور اس سے بات
کرنیکا سلیقہ سیکھے اور پوچھیگا کہ وہ کونسی کمیاب چیز ہے جو
اسکے خزانہ میں نہیں ہے اور جس کو وہ پسند کرتا ہے گھر میں دروازہ
سے ہی داخل ہوسکتا ہے اور دروازہ کے سوا داخل نہیں ہوسکتا
پھر ملامت کیا جاویگا اور بیعزت کیا جاویگا اور اپنی غرض کو نہ پہونچیگا
اور ہر داخل ہونیوالا ڈر ہونیوالا ہے اور اسکے لئے ایسا آدمی ہونا ضرور ہے
جو اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو اسکی مثل کی جگہ میں بٹھاوے یا اسکی طرف
اشارہ کرے تاکہ ذلیل نہ ہو اور بے ادبی کا اسکی طرف اشارہ نہ کیجائے
اور جان لے کہ اللہ کی یہی عادت جاری ہے کہ زمین میں
ایک اُستاد ہے اور ایک شاگرد ایک صاحب اور ایک
مصحوب ایک مرید ہے ایک پیر آدم سے قیامت تک
تو نہیں دیکھتا آدم علیہ السلام کی طرف جب اسکو پیدا کیا

عَلَّمَهُ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا وَفَتَحَ الْاَمْرَ بِهٖ فَجَعَلَهٗ كَالتِّلْمِيْذِ مَعَ
الْاُسْتَاذِ وَالْمُرِيْدِ مَعَ الشَّيْخِ وَقَالَ لَهٗ يَا اٰدَمُ هٰذَا فَرَسٌ
وَهٰذَا بَغْلٌ وَهٰذَا حِمَارٌ حَتّٰى عَلَّمَهٗ قَصْعَةً وَقَصِيْعَةً
ثُمَّ لَمَّا فَرَغَ مِنْ تَعْلِيْمِهٖ وَتَهْذِيْبِهٖ جَعَلَهٗ اُسْتَاذًا
مُعَلِّمًا شَيْخًا حَكِيْمًا وَكَسَاهُ بِاَنْوَاعِ الْحُلَلِ وَالْحُلِيِّ
وَتَوَّجَهٗ وَمَنْطَقَهٗ وَاَجْلَسَهٗ عَلٰى كُرْسِيٍّ فِي الْجَنَّةِ وَ
اَقَامَ الْمَلٰٓئِكَةَ حَوْلَهٗ صُفُوْفًا فَقَالَ يَا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ
فَلَمَّا بَعْدَ اَنْ ظَهَرَ عَجْزُهُمْ وَعَدَمُ عِلْمِهِمْ بِذٰلِكَ وَ
قَوْلِهِمْ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا فَضَارَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ تَلَامِذَةً لِاٰدَمَ وَاٰدَمُ شَيْخَهُمْ فَاَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَآءِ
الْاَشْيَآءِ كُلِّهَا عَلٰى مَا تَشْهَدُ بِهِ الْقُرْاٰنُ فَظَهَرَ فَضْلُهٗ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ فَصَارَ اَفْضَلَهُمْ وَاَشْرَفَهُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَهُمْ فَصَارَ مَتْبُوْعَهُمْ وَهُمْ
تَابِعُوْنَ مُقْتَدُوْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا جَرٰى
مَا جَرٰى مِنْ اَكْلِ الشَّجَرَةِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْجَنَّةِ وَ
الْاِنْتِقَالِ اِلٰى حَالَةٍ اُخْرٰى وَمَنْزِلٍ غَيْرِ الَّذِيْ
لَمْ يَعْلَمْ عِلْمَهٗ وَلَمْ يَتَوَطَّنْهُ بَعْدُ فَلَا جَرٰى ذٰلِكَ
فِيْ خَلَدِهٖ وَلَا ظَنَّ اَنَّهٗ سَيُسَارُ بِهٖ اِلَيْهِ فَلَمَّا وَصَلَ
اِلَى الْمَنْزِلِ وَجَالَ فِي الْاَرْضِ اسْتَوْحَشَ مِنْهَا
وَرَاٰى فِيْهَا مَا لَمْ يَكُنْ رَاٰهُ مِنْ قَبْلُ فَاَلْقٰى عَلَيْهِ
الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَالْحَرَكَةُ وَالْقَبْضُ مَا لَمْ يَعْهَدْهُ
مِنْ قَبْلُ اِحْتَاجَ اِلٰى مُعَلِّمٍ وَّمُرْشِدٍ وَّاُسْتَاذٍ وَّ
دَلِيْلٍ وَّمُؤَدِّبٍ وَّمُنَبِّهٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى
جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَنَسَهٗ وَعَرَّفَهٗ مَا اَشْكَلَ
عَلَيْهِ مِنْ اَمْرِ الْمَنْزِلِ وَاَعْطَاهُ الْحِنْطَةَ فَاَمَرَهٗ فَبَذَرَهَا
ثُمَّ اَمَرَهٗ فَحَصَدَهَا ثُمَّ اَمَرَهٗ فَذَرَاهَا ثُمَّ اَمَرَهٗ فَطَحَنَهَا
وَهَيَّاَ لَهٗ اَسْبَابَهَا ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْخَبْزِ فَخَبَزَ ثُمَّ اَمَرَهٗ
بِالْاَكْلِ فَاَكَلَ ثُمَّ لَمَّا طَلَبَ الطَّعَامَ الْخَارِجَ مِنَ
الْمِعْدَةِ غَيْرَ عَالِمٍ بِالصَّنْعِ اِحْتَاجَ اِلٰى مُعَلِّمٍ اٰخَرَ

اس کو سب نام سکھائے اور اسکے ساتھ کام شروع کیا اور کیا اسکو جیسے
شاگرد اوستاد کے سامنے اور مرید پیر کے سامنے اور فرمایا اے آدم یہ
گھوڑا ہے اور یہ خچر یہ گدھا ہے تاکہ پیالہ اور پیالی تک بتایا جب
اس کو سکھا لیا تو اسکو اوستاد معلم شیخ حکیم بنایا اور گوناگون کے
لباس اور زیور پہنائے اور اسکی زبان گویا کی اور اسکو جنت
کی کرسی پر بٹھایا اور اسکے گرداگرد فرشتے کھڑے کئے اور فرمایا اے
آدم ان کو ان چیزوں کے نام بتا اس پیچھے کہ انکی عاجزی اور
بے علمی ظاہر ہوئی اس پیچھے کہ وہ بولے تو پاک ہے ہم کچھ نہیں
جانتے مگر جتنا تو نے سکھایا پھر فرشتے آدم علیہ السلام کے شاگرد
بنے اور آدم انکا اوستاد اور آدم نے انکو سب چیزوں کے
نام بتائے جس پر قرآن شاہد ہے پھر آدم کی فضیلت اسپر ظاہر ہوئی
اور ان سے خدا کے نزدیک اور ان کے نزدیک اشرف ہوا پھر وہ
انکا اوستاد ہوا اور وے اسکے شاگرد اسپر خدا کی رحمتیں ہوں
پھر جب درخت کھایا اور جنت سے نکلے اور ایک حالت سے
دوسری حالت کیطرف انتقال ہوا جسکا آپ کو علم نہ تھا اور نہ ایسی
آپ کبھی رہے تھے اور نہ آپ کے دل میں اسکا کبھی خیال گذرا
تھا اور نہ یہ گمان تھا کہ مجھکو اسکیطرف روانہ کیا جاویگا پھر جب
اسمیں پہونچے اور اس زمین میں پھرے تو اس سے ڈرے اور ہر ہر
وہ اشیاء دیکھیں جو پیشتر نہ دیکھی تھیں اور وہ بھوک اور پیاس اور
سوزش اور قبض جو اس سے پہلے نہ تھے دیکھے تو معلم اور مرشد
اور اوستاد اور رہبر اور ادب دہندہ اور خبر دینے والے
کے محتاج ہوئے پھر اللہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا
پھر انہوں نے اُلفت دلائی اور جو بات مشکل تھی وہ سکھائی
گھر کے کاموں سے واقف کیا۔ گیہوں دے کر فرمایا
اسکو بیجو پھر کاٹو پھر صاف کرو پھر فرمایا پیسو اور تمام اسباب
مہیا کر دئے پھر فرمایا پکاؤ پھر پکایا پھر کہایا پھر جب
پائے خانے کی حاجت ہوئی تو گھبرائے اور
نہ جانا کہ کیا کریں تو وہاں بھی معلم
کے محتاج ہوئے

فعلمه كيف يتغوط وكيف يتطهر وكيف يعبد الله تعالى
في المنزل وعلمه كيف يتوصل الى بيا من جسده
الذي قد حال لونه من البيا من والاشراق
الى السواد والظلمة فامره بصيام ايام البيض
من الشهر ثالث عشر ورابع عشر وخامس عشر
فعاد لونه الى البيا ض وعلمه غير ذلك من العلوم
والاداب فصار آدم عليه السلام تلميذا لجبريل
عليه السلام استاذه وشيخه بعدان كان آدم
شيخه والملئكة اجمع ومتبوعهم واعلمهم
كل ذلك لتغير الحال به والانتقال من منزل
الى آخر ثم علم جرا تعلم شيث ابن آدم من
ابيه آدم عليه السلام ثم اولاده ومنه وكذلك
نوح النبي علما اولاده وابراهيم عليه السلام
علما اولاده قال الله تعالى ووصى بها ابراهيم
بنيه ويعقوب اى امرهم وعلمهم وكذلك
موسى وهرون علما اولادهما وبني اسرائيل
وعيسى علم الحواريين ثم ان جبريل علم
نبينا صلى الله عليه وسلم الوضوء والصلوة و
وصاه بالسواك وهو قوله صلى الله عليه وسلم
وصاني بالسواك وقوله صلى الله عليه وسلم وصاني
جبرئيل بالسواك حتى كاد ان يدوري وصلى بي
جبرئيل عليه السلام عند البيت مرتين فصلى
بي الظهر حين زالت الشمس الحديث الى آخره وقد
تقدم ذكره ثم تعلمت الصحابة منه صلى الله عليه
وسلم ثم التابعون منهم على الجميع السلام ثم تابعوا التابعين
ومنهم قرنا بعد قرن وعصرا بعد عصر فما من نبي
الا وله صاحب يهتدي به ثم يخلفه مكانه و
يقوم مقامه كموسى بن عمران وغلامه وابن
اخته يوشع ابن نون عليهم السلام والحاصل

پھر اُس نے پائخانے کی کیفیت سکھائی اور استنجا کرنے
اور گھر میں خدا کی عبادت کرنے کی اور ان کو بدن سفید
کرنے کی جو سفیدی سے سیاہ ہوگیا تھا وجہ بتائی اور فرمایا
کہ ہر مہینہ کی تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں تاریخ روزہ
رکھو پھر وہ سفید ہوگیا اور اسکو بہت سے علوم اور آداب
جن کی انکو ضرورت تھی سکھائے حضرت آدم علیہ السلام
شاگرد ہوئے اور جبریل علیہ السلام اوستاد اس پیچھے
کہ آدم جبریل اور سب فرشتوں کا اوستاد تھا۔ یہ
اس لئے کہ وہ حالت نہ رہی اور ایک منزل سے دوسری
منزل میں انتقال کیا آدمؑ کے بیٹے شیث نے اپنے باپ
آدم علیہ السلام سے تعلیم پائی اور اسکی اولاد نے اس
سے اسی طرح نوحؑ نے اپنی اولاد کو سکھایا اور ابراہیم
علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور
توحید کی وصیت کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو
اور یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اور اسی طرح موسیٰ
نے اور ہارون علیہ السلام نے اپنی اولاد اور بنی اسرائیل
کو سکھایا اور عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو سکھایا پھر جبریل
علیہ السلام نے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو
اور نماز کی تعلیم دی اور مسواک کی وصیت کی سو وہ جیسے آپ
نے فرمایا کہ اس نے مجھے مسواک کی وصیت کی اور فرمایا مجھے
جبریل نے مسواک کی وصیت کی تاکہ قریب ہوا کہ مجھے
ہدایت کردے اور کعبہ کے پاس جبریل علیہ السلام نے
دو دفعہ مجھے نماز پڑھائی پھر ظہر کی نماز پڑھائی زوال کے
وقت آخر حدیث تک اور یہ بیان ہوچکا پھر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سیکھا پھر ان سے تابعین نے
ان سب پر خدا کا سلام پھر ان سے تبع تابعین نے علی ہذا القیاس
اور کوئی ایسا نبی نہیں ہے جسکا کوئی صاحب نہ ہو جو اسکے راہ
پر چلے اور اسکا خلیفہ اور قائم مقام بنے جیسے موسیٰ بن
عمران کا خلیفہ اسکا غلام اور اسکا بھتیجا یوشع بن نون پس خدا کا سلام اور

مَعَ عِيسٰى وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رض مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رض وَسَائِرُ الصَّحَابَةِ رض
وَمَازَالَتْ اَوْلِيَاءُ وَالصِّدِّيْقُوْنَ وَالْاَبْدَالُ كَذٰلِكَ مِنْ
بَيْنِ اُسْتَاذٍ وَّتِلْمِيْذٍ كَالْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَتِلْمِيْذِهٖ عُتْبَةَ
الْغُلَامِ وَسَرِيِّ السَّقَطِيِّ وَغُلَامِهٖ وَابْنِ اُخْتِهٖ اَبِي
الْقَاسِمِ الْجُنَيْدِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّا يَطُوْلُ شَرْحُهٗ فَاِنَّ
الْمَشَائِخَ هُمُ الطَّرِيْقُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ شَيْخٍ عَلٰى
مَا بَيَّنَّا اِلَّا عَلَى النُّدُوْرِ وَالشُّذُوْذِ فَيَجُوْزُ اَنْ يَّصْطَفِيَ
اللّٰهُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِهٖ فَيَتَوَلّٰى تَرْبِيَتَهٗ وَحِرَاسَتَهٗ عَنِ
الشَّيْطَانِ وَصِفَاتِ النَّفْسِ وَالْهَوٰى كَاِبْرَاهِيْمَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُوَيْسٍ
الْقَرَنِيِّ رض مِنَ الْاَوْلِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ فَلَا يُنْكَرُ اِلَّا مَا بَيَّنَّا
مَا هُوَ الْاَغْلَبُ وَالْاَكْثَرُ وَالْاَسْلَمُ وَالْاَحْسَنُ فَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ
اَنْ يَّنْقَطِعَ عَنِ الشَّيْخِ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ عَنْهُ بِالْوُصُوْلِ
اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ فَيَتَوَلّٰى تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَرْبِيَتَهٗ وَ
تَهْذِيْبَهٗ وَيُوَفِّقُهٗ عَلٰى مَعَانِيْ اَشْيَاءَ خَفِيَتْ عَلَى الشَّيْخِ
وَيَسْتَعْمِلُهٗ بِمَا يَشَاءُ مِنَ الْاَعْمَالِ وَيَاْمُرُهٗ وَيَنْهَاهُ وَيَبْسُطُهٗ
وَيَقْبِضُهٗ وَيُغْنِيْهِ وَيُفْقِرُهٗ وَيُلَقِّنُهٗ وَيُطْلِعُهٗ عَلٰى
اَقْسَامِهٖ وَمَا سَيَئُوْلُ اَمْرُهٗ اِلَيْهِ فَيَسْتَغْرِقُ بِرَبِّهٖ عَنْ
غَيْرِهٖ بَلْ لَا يَتَفَرَّغُ لِغَيْرِهٖ وَلَا يَسَعُهٗ اِلَّا مُرَاعَاةُ الْاَدَبِ
لِرَبِّهٖ وَمُحَافَظَةُ خِدْمَتِهٖ وَحُرْمَتِهٖ وَتَوْقِيْرِهٖ فَيَحْتَاجُ
يَقْطَعُ عَنِ الشَّيْخِ قَطْعًا وَرُبَّمَا حَرُمَ عَلَيْهِ الْمُرُوْرُ اِلَى
الشَّيْخِ اِلَّا عَنْ عَرَضٍ وَخَيْرَةٍ اِلَّا مَا يَتَّفِقُ مِنْ مَجِيْءِ
الشَّيْخِ اِلَيْهِ اَوِ الْمُلَاقَاةِ لَهٗ فِيْ طَرِيْقٍ اَوْ جَامِعٍ قَدْرًا
وَلَا يَكُوْنُ قَصْدُهٗ كُلَّ ذٰلِكَ حِفْظَ الْمَحَلِّ وَاسْتِيْفَاءَ بَاقِيْ
وَعِيْدَةٍ عَلَى الْمَحَلِّ وَمَلَامَةً لَهَا وَخِيْفَةً مِّنَ الْوُقُوْعِ فِي
الْمُفَارَقَةِ لَهَا وَلِعُقُوْبَةٍ بِذٰلِكَ وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُعَلِّمَ يَجْمَعُ
الْمُرِيْدَ وَالشَّيْخَ وَيَسُدُّهُمَا وَالْاَحْوَالُ تُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا
لِاَنَّهَا قَدَّرَهَا وَاَقَامَهٗ حَبِيْبٌ مُحْيٍ فِعْلُ الرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ

عیسٰے علیہ السلام کے ساتھ اور حضرت ابوبکر رض اور عمر رض رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اسی طرح عثمانؓ اور علیؓ اور باقی صحابہ
اور سب اولیاء اور صدیق اور ابدال اسی طرح شاگرد اوستاد
چلے آئے جیسے حسن بصری اور اسکا شاگرد عتبہ غلام اور سری
السقطی اور اسکا غلام اور اسکا بھتیجا ابی القاسم جنید وغیرہ
جنکے بیان سے طول ہوتا ہے پھر اوستاد ہی خدا کا راہ بتانیوالے
ہیں اور اسکا دروازہ جس سے اسپر داخل ہو سکتے ہیں پھر خدا کے
مرید کے لئے شیخ کا ہونا ضروری ہے مگر ناور ہو سکتا ہے کہ
اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو برگزیدہ کرکے آپ اسکی تربیت اور حراست
کا شیطان اور نفس اور ہوٰی سے متولی ہو جاوے جیسے ابراہیم پیغمبر اپر
خدا کا سلام اور ہمارے پیغمبر اپر خدا کی رحمتیں اور سلام اور اولیا سے
اویس قرنی وغیرہم پس ایسات کا انکار نہ کیا جاوے اور ہم نے جو بیان کیا
وہ اکثر ہے زیادہ سلامت اور بہت عمدہ ہے پس اسکو شیخ سے جدا
ہونا لائق نہیں جبتک بے پروانہ ہو خدا تک پہونچنے کیوجہ سے
پھر اللہ تعالیٰ اسکی تربیت اور تہذیب کا متولی ہو جاوے اور اسکو
ان معنوں کا واقف کرے جو شیخ پر مخفی ہیں اور اس سے جو کام
چاہے کرائے اور حکم کرے اور منع کرے فراغ کرے اور تنگ کرے
غنی کرے اور فقیر کرے تلقین کرے اور اسکو اسکے اقسام پر
مطلع کرے اور مطلع کرے اسکو اسکے انجام پر پھر خدا کے سوا
کسیکی پروا نہ رکھے بلکہ غیر سے مشغول نہ ہو اور اسکے دل
میں خدا کے ادب اور خدمت اور حرمت اور توقیر کے سوا کوئی
بات نہ سماوے پھر اس وقت شیخ سے جدا کیا جاویگا اور بسا اوقات
شاگرد پر اوستاد کے پاس جانا حرام ہو جاتا ہے صریح حکم کے ساتھ یا
اتفاق شیخ اسکے پاس آجاوے یا تقدیر راستہ میں ملجاوے یا جامع مسجد
میں قصداً یا ملنا نہ ہو یہ سب حالت کی حفاظت اور خدا ہی پر
کفایت کے واسطے پھیلنے کے خوف اور اسپر عذاب ہونیکے
ڈر سے اسلئے کہ حکم مرید شیخ کو جمع کرتا ہے اور ان دونوں
پر برابر ہے اور زمانیتیں جدا ہیں اس لئے کہ وہ تقدیری
ہیں اور تقدیر مخفی ہے اور یہ خدا کا فعل ہے اور اللہ

وَاللّٰهُ تَعَالٰى فِي كُلِّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ فِي تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ
وَتَبْدِيلٍ وَتَغْيِيرٍ وَوِلَايَةٍ وَعَزْلٍ وَإِغْنَاءٍ وَإِفْقَارٍ
وَإِعْزَازٍ وَإِذْلَالٍ يَسُوقُ الْمَقَادِيرَ إِلَى الْمَوَاقِيتِ لَا يُدْرِكُ
ذٰلِكَ وَلَا يَنْضَبِطُ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ لَيْلٌ مُظْلِمٌ وَبَحْرٌ
لُجِّيٌّ وَبَرٌّ شَاسِعٌ لَا يُحِيطُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ وَمَنْ يُطْلِعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ مِنْ رُسُلِهِ وَ
أَنْبِيَائِهِ وَخَوَاصِّ أَوْلِيَائِهِ فَالْإِثْنَانِ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ
لَا يَتَّفِقَانِ فِي طَرِيقٍ بَعْدَ دُخُولِهِمَا فِي الْحَالَاتِ الَّتِي هِيَ
الْقَدَرُ وَالْفِعْلُ فَمَا يَصْنَعُ الْمُرِيدُ بِالشَّيْخِ وَطَرِيقُهُمَا
مُخْتَلِفَةٌ فَالشَّيْخُ يَسِيرُ بِهِ إِلَى جِهَةٍ وَالْمُرِيدُ إِلَى أُخْرَى
فَقَدْ خُولِفَ بَيْنَ ظَهْرَيْهِمَا وَوَجْهَيْهِمَا فَأَنَّى لَهُمَا وَ
الصُّحْبَةُ وَالِاجْتِمَاعُ وَالِالْتِقَاءُ يَبْعُدُ ذٰلِكَ جِدًّا فَإِنِ
اتَّفَقَ فَهُوَ نَادِرٌ شَاذٌّ لَا الْتِفَاتَ إِلَيْهِ وَلَا مُعَوَّلَ إِلَيْهِ
إِذَا الْأَغْلَبُ مَا قَدِ انْكَشَفَ وَظَهَرَ وَبَانَ فَصَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَى الشَّيْخِ وَعَلَى الْمُرِيدِ الصَّادِقِ الَّذِي إِذَا بَلَغَ
بِهِ إِلَى حَالَةٍ اسْتَغْنَى فِيهَا بِرَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنِ
الشَّيْخِ إِلَّا فِي الْوَقْتِ وَمِنْ آدَابِ الْمُرِيدِ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ
شَيْخِهِ إِلَّا فِي حَالَةِ الضَّرُورَةِ وَأَنْ لَا يُظْهِرَ شَيْئًا مِنْ
مَنَاقِبِ نَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَبْسُطَ سَجَّادَتَهُ
بَيْنَ يَدَيِ الشَّيْخِ إِلَّا فِي وَقْتِ أَدَاءِ الصَّلَوَاتِ فَإِذَا فَرَغَ
مِنْ صَلَوَاتِهِ طَوَى سَجَّادَتَهُ فِي الْحَالِ وَيَكُونُ مُتَهَيِّئًا لِخِدْمَةِ
شَيْخِهِ وَمَنْ هُوَ قَاعِدٌ عَلَى بِسَاطِهِ مَبْسُوطًا مُسْتَوْطِنًا
مُسْتَرِيحًا لَا كُلْفَةَ عَلَيْهِ لِغَيْرِهِ وَهُوَ حَالَةُ الشُّيُوخِ
لَا حَالَةُ الْمُرِيدِينَ وَيَجْتَهِدُ فِي اجْتِنَابِ بَسْطِ سَجَّادَتِهِ
وَفَوْقَ سَجَّادَةِ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فِي الرُّتْبَةِ وَأَدْنَى سَجَّادَتِهِ
مِنْ سَجَّادَتِهِ إِلَّا بِأَمْرِهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ سُوءُ الْأَدَبِ
وَيَنْبَغِي لِلْمُرِيدِ إِذَا جَرَتْ مَسْئَلَةٌ بَيْنَ يَدَيِ الشَّيْخِ أَنْ
يُمْسِكَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ فَصْلٌ فَاشِيًا جَوَابٌ فِيهَا
بَلْ يَغْتَنِمُ مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ شَيْخِهِ فَيَتَقَبَّلُهُ

اور اللہ تعالیٰ ہر دن کام میں ہے آگے کرنے میں اور پیچھے کرنے میں
اور بدل میں اور تغیر اور ولایت میں اور معزول کرنے میں اور غنی
کرنے میں اور فقیر کرنے میں اور عزت دینے میں اور ذلیل کرنے میں
تقدیروں کو ان کے وقتوں میں جاری کرتا ہے یہ بات
مخلوق سے کسیکو معلوم نہیں یہ اندھیری رات ہے اور گہرا
دریا اور فراخ جنگل ان کو خدا ہی جانے یا وہ شخص
جس کو خدا مطلع کرے رسولوں اور پیغمبروں اور خواص
ولیوں سے پھر دو ولی ایک راستہ میں جمع نہیں ہوتے
حالتوں میں داخل ہونے کے پیچھے جو قدر اور فعل میں ہم
مرید کیا کرے انکی راہ تو جدا جدا ہے شیخ ایک طرف چلتا ہے
اور مرید دوسری طرف ان کی پیٹھوں اور مونہوں کے درمیان
مخالفت ہے پھر صحبت اور اجتماع کہاں سے حاصل ہو اگر
اتفاق ہو جاوے تو یہ نادر ہے اسکا اعتبار نہیں کیونکہ اکثر
وہی بات ہے جو بیان کی گئی پھر اللہ کی رحمتیں شیخ پر اور
مرید سچے پر جو ایسی حالت میں پہونچگیا جسمیں اس کو
شیخ کی حاجت نہ رہے ۔ اور مرید کے آداب سے ہے
کہ شیخ کے سامنے بات نہ کرے مگر ضرورت کے وقت
اور اسکے سامنے اپنی کبھی تعریف نہ کرے اور اسکے
سامنے کبھی اپنا مصلے نماز کے سوا نہ بچھاوے نماز سے
فارغ ہو کر اسی وقت لپیٹ دیا کرے اور
ہمیشہ شیخ کی خدمت کے لئے طیار رہے اور جو شخص
اپنی بساط پر آرام سے بیٹھا ہے اوس پر تکلیف نہیں
ہے اسلئے کہ وہ غیر ہے اور یہ شیخ کی حالت ہے نہ
مریدوں کی اور نیچے مصلے بچھانے سے جب اپنے
مصلے پر اس سے اعلےٰ رتبہ کا بیٹھا ہوا دیکھے اپنا مصلے اسکے
مصلے کے قریب نہ کرے مگر اس کے حکم سے کیونکہ یہ
انکے نزدیک بے ادبی ہے اور لائق ہے کہ جب
استاد کے سامنے کوئی مسئلہ پیش آوے یہ خاموش رہے
اگرچہ اسکے پاس اسکا جواب موجود ہو بلکہ استاد کے جواب کو غنیمت جانے

وَيَعْمَلُ بِهِ وَإِنْ رَأَى فِي جَوَابِهِ نُقْصَانًا وَقُصُورًا فَلَا
يَرُدُّ عَلَيْهِ بَلْ يَشْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى عَلَى مَا خَصَّهُ مِنْ فَضْلٍ
وَعِلْمٍ وَنُورٍ وَيُخْفِي جَمِيعَ ذٰلِكَ فِي نَفْسِهِ وَلَا يُكْثِرُ حَرَكَتَهُ
وَلَا يَقُولُ أَخْطَأَ الشَّيْخُ فِي الْمَسْئَلَةِ وَلَا يُنَاقِضُ كَلَامَهُ
إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَيَبْتَدِرَ مِنْهُ الْكَلِمَةُ فَلْيَتَدَارَكْهُ
بِالسُّكُوتِ وَالتَّوْبَةِ وَالْعَزْمِ عَلَى تَرْكِ الْمُعَاوَدَةِ عَلَى مَا قَدَّمْنَا
ذِكْرَهُ فِي أَثْنَاءِ الْكِتَابِ وَمِنْ فِعْلِهِ فِي تَوْبَتِهِ عَنْ مَعَاصِي
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي حَقِّ الْمُرِيدِ فِي سُلُوكِ تِلْكَ
فِيمَا هٰذَا سَبِيلُهُ وَيَنْبَغِي لِلْمُرِيدِ أَنْ لَا يَتَحَرَّكَ فِي حَالِ
السَّمَاعِ بَيْنَ يَدَيِ الشَّيْخِ إِلَّا بِإِشَارَةٍ مِنْهُ عَلَيْهِ وَلَا
يَرَى مِنْ نَفْسِهِ الْبَتَّةَ حَالًا إِلَّا أَنْ تَرِدَ غَلَبَةٌ تَأْخُذُهُ
عَنِ التَّمْيِيزِ وَالِاخْتِيَارِ فَإِذَا سَكَنَتْ فَوْرَتُهُ فَلْيَعُدْ إِلَى حَالِ
سُكُونِهِ وَأَدَبِهِ وَوَقَارِهِ وَكِتْمَانِ مَا أَوْلَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
مِنْ سِتْرِهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا وَإِنَّ لَنَا لَأَنْ نَرَى بِالسَّمَاعِ
وَالْقَوْلِ وَالْقَصْبِ وَالرَّقْصِ وَقَدْ قَدَّمْنَا كَرَاهَتَهُ
فِيمَا تَقَدَّمَ إِلَّا أَنَّا قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَلَى مَا قَدْ جَرَى بِهِ
أَهْلُ زَمَانِنَا فِي آرِيَاطِهِمْ وَمَجَامِعِهِمْ وَلَا يُنْكَرُ أَنْ
يَكُونَ مِنْهُمْ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ صَادِقًا فَيَقُولُ مَعْنَى مَا قَدْ
سَمِعَ فَيَهِيجُ لَنَا بِذٰلِكَ صِدْقُهُ وَتَثِيرُ أَلَمَهَا فَيَشْتَغِلُ
بِنَارِ تِلْكَ وَيَجِيشُ فِيهَا فَتَتْرُكُ أَعْضَاءَهُ وَجَوَارِحَهُ
بَيْنَ الْقَوْمِ وَهُوَ فِي مَعْزِلٍ عَمَّا الْقَوْمُ فِيهِ مِنْ لَذَّةِ
الطِّبَاحِ وَالْأَهْوِيَةِ وَتِلْكَ كَأَحَدِ وَاجِدٍ قَرُبَ مِنْ مَعْشُوقِهِ
مِمَّنْ قَدْ مَاتَ وَطَالَ بِهِ عَهْدًا وَمَنْ هُوَ حَيٌّ غَائِبٌ
عَنْهُ فَاشْتَدَّ شَوْقُهُ وَالْمُرِيدُ الصَّادِقُ نَائِرَتُهُ
غَيْرُ خَامِدَةٍ وَشُعْلَتُهُ غَيْرُ هَامِدَةٍ وَمَحْبُوبُهُ غَيْرُ
غَائِبٍ وَأَنِيسُهُ غَيْرُ مُسْتَوْحِشٍ فَهُوَ أَبَدًا فِي زِيَادَةٍ
دَنْوٍ وَقُرْبٍ وَلَذَّةٍ وَتَغْيِيرٍ فَلَا يَغِيرُهُ وَيُهَيِّجُهُ عَنْ
حَالَتِهِ غَيْرُ كَلَامِ مُرَادِهِ وَحَدِيثِهِ الَّذِي هُوَ رِيَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَخُذْ ذٰلِكَ عِنْدَكَ مَنْدُوحَةً عَنِ الِاسْتِعَارَةِ

اور اسپر عمل کرے اور اگر اوستاد کے جواب میں نقصان دیکھے
تو رد نہ کرے بلکہ اللہ کا شکر کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے
فضل اور علم اور نور کے ساتھ خاص کیا ہے اور اسکو
اپنے دل میں مخفی رکھے اور بہت باتیں نہ کرے اور شیخ
کی خطا مسئلہ میں بیان نہ کرے اور اسکی کلام نہ توڑے
اور اگر یہ کام کر بیٹھے تو اسکا توبہ اور سکوت کے
ساتھ تدارک کرے جس طرح ہم بیان کر چکے کتاب کی
اثنا میں اسکے کرنے سے توبہ کرنے میں اللہ عزوجل کے
گناہوں سے پس بھلائی ساری حق میں مرید کے اسکے چپ
رہنے میں ہے اس چیز میں کہ یہ ہے اسکا راستہ اور لازم ہے
مرید کو یہ کہ نہ ہلے سماع کی حالت میں اپنے شیخ کے سامنے
مگر اسکے اشارہ کرنے سے اوسپر اور نہ دیکھے اپنے نفس سے
البتہ کوئی حال مگر یہ کہ وارد ہو غلبہ کہ پکڑے اسکو بیتمیز اور
اختیار سے پس جب بیٹھ جاوے اسکا جوش پس چاہیئے کہ
لوٹے طرف حالت اپنی آرام اور ادب اور وقار اور چھپانے
اُس چیز کے کہ دی ہے اسکو اللہ نے اپنی بھید میں سو اور تحقیق ہم نے اسکا
بیان کیا اگرچہ ہم روا نہیں رکھتے سماع اور قوالی اور نرسنگا بجانے اور ناچنے کو
اور تحقیق ہم نے اسکی کراہت آگے بیان کی ہے اُس بیان میں کہ آگے گذر چکا مگر یہ تحقیق
ہم نے اسکا بیان کیا اسکو موافق کر حرص کرتے ہیں اسمیں ہمارے اہل زمانہ اپنی رباطوں اور مجمعوں
میں اور نہیں انکار کیا جاتا یہ کہ ہوان لوگوں میں جو اسکو کرتے ہوں صدق سے پس ہووے گا
اس چیز کا کہ تحقیق ذکر سنا جوش میں لانیوالا اسکے صدق کی آگ کو اور اسکا اٹھانیوالا اثر
مشغول ہووے اپنی آگ میں اور چھپ جاوے اسمیں پس باہیں اسکے اعضا اور جوڑ قوم کو درمیان
اور وہ ہو کنارہ میں اس چیز سے کہ قوم ہے جسمیں طبیبتوں اور خواہشوں کی لذت سے اور
یا وہ کسی ایک کی نزدیکی اپنے معشوق کی ان میں سے کہ تحقیق وہ مر گیا اور لمبا ہو گیا
اسمیں اسکا زمانہ اور وہ شخص کہ وہ زندہ ہے غائب ہے اس سے پس سخت ہو گیا اسکا شوق
اور مرید صادق کی آگ نہیں ہے بجھنیوالی اور اسکا شعلہ نہیں ہے مرنیوالا اور اسکا پیدا نہیں ہے
غائب اسکے دل کا لگا نیوالا نہیں ہے وہ ہونیوالا پس وہ ہمیشہ زیادتی میں ہے نزدیکی اور قرب اور لذت
اور تغیر کی پس نہیں تغیر دیتا اسکو اور نہیں ہلاتا اسکو اسکی حالت سے سوا کلام اسکی مراد کے اور
اسکی حدیث سے جو اسکی ربوبیت ہے عزوجل اس شخص کی بات کہ وہ اسکا پروردگار ہے پس اس حال میں اسکے پاس فراغی اور بے پروائی ہے مشغولوں

وَالْقِيَانَةِ وَالْاَصْوَاتِ وَصَرَاخِ الْمُدَّعِيْنَ سُتْرَكًا ۔
اور اُنکو اور اُنکی اولاد سے
اور اُنکے تابعین اور متبعین
کو اور اُنکی آل کی
کسی سے شکایت نہ ہو
کیونکہ اُس نے تجھ سے
اُن کے دنیا کو ترک کر دینے
کے بدلے میں اپنی اور
اپنے اولیاء اور ابدال
کے گروہ میں سے
کر دینے کا وعدہ
کیا ہے اور اُنکی
طرف سے
تجھ کو
کافی
ہے
اور
وہ
بہتر
کارساز
ہے
اور
وہ
بہتر
مددگار
ہے
اور
نہ
زور
اور
قوت
ہے
مگر
اللہ
کی
مدد
سے
جو
بلند
اور
بزرگ
ہے

اور گانے اور آوازوں اور ان دعوتی کرنیوالوں کے چلانے سے کہ شریک ہیں
شیطانوں کے سوار ہیں اپنی خواہشوں کی سواری میں نفسوں اور طبیعتوں کی
پیروی کرنیوالے ہیں ہر ایک کھینچنے والی اور چلانے والی کے اور لازم ہے
مرید کو یہ کہ نہ معارضہ کرے کسی سے اپنے سماع کی حالت میں اور نہ مزاحم ہو
کسی سے اسکے وقت میں طلب کرنے میں اس شخص پر کہ پڑھتا ہے دنیا کی
ترک کے شعر نرم کرنیوالے شوق بڑھانے والے طرف بہشت اور حور اور جو
حق تعالیٰ نے آخرت میں دنیا کو ترک کرنیوالے دنیا میں اور اسکی لذتوں اور
خواہشوں کو اور اسکے بیٹوں اور بیویوں کو دلیر کرنیوالے صبر کرنے پر دنیا کی
آفتوں اور اسکی تکلیفوں اور اسکی بلاؤں اور اسکو پیٹھ دینے پر آخرت کے بیٹوں سے اور اسکے
موہوم ہونے پر اپنے بیٹوں پر اور ان شعروں کو سوا بس چاہئے کہ سپرد کرے اس سب کی طرف شیخ حاضر
کی کیونکہ تحقیق قوم شیخ کی ولایت میں ہے یا اللہ مگر یہ کہ ہو سننے والا اسوقت مستحقوں
میں سے پس نگاہ رکھے ادب کو ظاہر میں اور انکار کرے تکلف سے باطن میں
پس نہیں شک کہ تحقیق اللہ تعالیٰ مقرر کریگا اسکو جو طلب کرے اس سے الہام کرنے
کہنے والے کو اس تکرار اور پھرنے کا تاکہ پورا کرے صادق سننے والا
اپنے مقصد اور حاجت کو اس سے۔

فصل

اور اسکے ادب کرنے میں ساتھ اپنے شیخ
کے اور اسکو لازم ہے کہ جب وہ ارادہ کرے ادب سیکھنے کا شیخ سے یہ کہ
ہو اسکو ایمان اور تصدیق اور اعتقاد اس بات کا کہ نہ ہو کوئی اس ملک میں
بہتر اس سے تاکہ نفع لے اُس سے جسمیں اسکا مقصود ہے اور یہ کہ قبول
کرے اسکو واسطے اللہ کے اور نگاہ رکھے اسکے بھید کو اسکی خدمت میں ساتھ
اللہ تعالیٰ کے اپنے ارادہ کی گرہ میں اسکی نگہبانی سے یہانتک کہ نہ جاری ہو
اسکے شیخ کی زبان پر مگر وہی کہ بہتر ہو اسکے حال میں اور ڈرتا رہے شیخ کی مخالفت سے
کوشش سے کیونکہ شیخوں کی مخالفت زہر قاتل ہے جسمیں ضرر عام ہے پس نہ
مخالفت کرے اسکی تصریح اور نہ تاویل سے اور کوشش کرے یہ کہ نہ چھپاوے
اپنے شیخ سے کچھ اپنے احوال اور بھیدوں میں سے اور نہ مطلع کرے کسی کو سوا اسکے
اس چیز پر جسکا حکم کرتا ہے اسکو اسکا شیخ اور نہیں لائق اسکو یہ کہ قصد کرے رخصت
کے طلب کرنے کی طرف یا لوٹے اس چیز کی طرف جس کو اس نے
ترک کیا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کیونکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے
اور بیوفائی ہے ارادہ کا نزدیک اہل طریقہ کے اور تحقیق آیا حدیث شریف میں

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْعَائِدُ
فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهِ وَعَلَيْهِ الْاِنْتِهَاءُ
لِاِلْتِزَامِ مَا يَأْمُرُ بِهٖ شَيْخُهٗ مِنَ التَّادِيْبِ عَلٰى مُقْتَضٰى سُوْءِ
اَدَبِهٖ فَاِنْ وَقَعَ مِنْهُ تَقْصِيْرٌ فِي الْقِيَامِ بِمَا اُشِيْرَ اِلَيْهِ
شَيْخُهٗ فَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ لِتَعْرِيْفِ ذٰلِكَ لِشَيْخِهٖ لِيَرٰى
فِيْهِ رَأْيَهٗ وَيَدْعُوَ لَهٗ بِالتَّوْفِيْقِ وَالتَّيْسِيْرِ وَالْفَلَاحِ

فَصْلٌ وَاَمَّا الَّذِيْ يَجِبُ عَلَى الشَّيْخِ فِيْ تَادِيْبِ
الْمُرِيْدِ وَهُوَ اَنْ يَقْبَلَهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِنَفْسِهٖ فَيُعَامِلَهٗ
بِحُكْمِ النَّصِيْحَةِ وَيُلَاحِظَهٗ بِعَيْنِ الشَّفَقَةِ وَيُلَابِسَهٗ
بِالرِّفْقِ عِنْدَ عَجْزِهٖ عَنِ احْتِمَالِ الرِّيَاضَةِ فَيُرَبِّيْهِ تَرْبِيَةَ
الْوَالِدَةِ لِوَلَدِهَا وَالْوَالِدِ الْمُشْفِقِ الْحَكِيْمِ اللَّبِيْبِ لِوَلَدِهٖ
وَغُلَامِهٖ فَيَاْخُذُهٗ بِالْاَسْهَلِ وَلَا يُحَمِّلُهٗ مَا لَا طَاقَةَ
لَهٗ بِهٖ ثُمَّ بِالْاَشَدِّ فَالْاَشَدِّ وَلَا يَتْرُكُ مُتَابَعَةَ الطَّبْعِ
فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ اِبْتِدَاءً رُخَصَ الشَّرْعِ حَتّٰى يَخْرُجَ بِذٰلِكَ
عَنْ قَيْدِ الطَّبْعِ وَحُكْمِهٖ وَيَحْصُلَ فِيْ قَيْدِ الشَّرْعِ وَرِقِّهٖ
ثُمَّ يَنْقُلُهٗ مِنَ الرُّخَصِ اِلَى الْعَزِيْمَةِ شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ
فَيَجْعَلُ خَصْلَةً مِنَ الرُّخَصِ وَثَبِّتْ مَكَانَهَا خَصْلَةً
مِنَ الْعَزِيْمَةِ فَاِنْ وَجَدَ فِيْ ابْتِدَاءِ اَمْرِهٖ فِيْهِ صِدْقَ
الْمُجَاهَدَةِ وَالْعَزِيْمَةِ وَتَقَرَّسَ فِيْهِ ذٰلِكَ بِنُوْرِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَمُكَاشَفَةٍ وَعِلْمٍ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
عَلٰى مَا قَدْ مَضَتْ سُنَّةُ اللّٰهِ فِيْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ
مِنَ الْاَوْلِيَاءِ وَالْاَحْبَابِ الْاَصْفِيَاءِ الْعُلَمَاءِ بِهٖ فَحِيْنَئِذٍ
لَا يُسَامِحُهٗ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ بَلْ يَاْخُذُهٗ بِالْاَشَدِّ
مِنَ الرِّيَاضَاتِ الَّتِيْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا تَنْقَاصِرُ قُوَّةُ اِرَادَتِهٖ
عَنْهَا اِذَا ثَبَتَ عِنْدَهٗ اَنَّهٗ مَخْلُوْقٌ لِذٰلِكَ وَجَدِيْرٌ بِهٖ
وَهُوَ مِنْ شَاْنِهٖ فَلَا يَخُوْنُهٗ فِي التَّهْوِيْنِ عَلَيْهِ وَلَا
يَنْبَغِيْ اَنْ يُشْفِقَ مِنَ الْمُرِيْدِ بِحَالٍ لِاِرْتِفَاعِ هِمَّتِهٖ
وَلَا يَخَافُ مَتِيْ وَكَيْفَ مِنَ اللّٰهِ عِوَضًا فِيْ تَادِيْبِهٖ
وَلَا مُثِيْبًا بَلْ يَقْصِدُ بِتَرْبِيَتِهٖ مُوَافَقَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپ نے فرمایا پھرنیوالا اپنے ہبہ میں مثل
کتے کی ہے کہ قے کرتا ہے پھر پھرتا ہے اسمیں اور اسپر واجب ہے فرمانبرداری شیخ
کی ادب کرنے سے موافق مقتضے بے ادبی کے اسکے ساتھ پس اگر واقع ہو جائے
اس سے کوئی تقصیر قیام میں اس چیز کے کہ اشارہ کیا جسکی طرف اسکے
شیخ نے پس واجب ہے اسپر اسکا جتلا دینا اپنے شیخ کو تو کہ وہ دیکھے اسمیں
اپنی رائے اور دعا کرے اسکے لئے توفیق اور آسانی اور نجات کی

فصل اور رہا پس جو واجب ہے شیخ پر مرید کے ادب دینے میں وہ یہ ہے کہ اسکو
قبول کرے اللہ عزوجل کے واسطے نہ نفس کے لئے پس اس سے برتاؤ کرے
نصیحت کے حکم سے اور دیکھے شفقت کی آنکھ سے اور اس سے نرمی کرے
آسانی سے وقت اسکے عاجز ہونیکے ریاضت کے اٹھانے سے پس
اسکی تربیت کرے والدین شفیق کیطرح اپنے بیٹے اور غلام کے لئے پس اول
لے اسکو بہت آسان میں اور نہ اٹھاوے اسکو جسکی اسے طاقت نہ ہو پھر
بہت سخت میں پس اسکو حکم کرے پہلے اپنی طبیعت کی پیروی کرنیکی ترک
کرنے میں اپنے سبکے موں میں اور شریعت کی رخصتوں کی پیروی کرنیمیں
یہانتک کہ نکل آوے ساتھ اسکے طبیعت کی قید اور اسکے حکم سے اور حاصل
ہو جاوے شریعت کی قید اور اسکی بندگی میں پھر اسکو لیجاوے شیخ رخصتوں سے
عزیمت کیطرف کچھ کچھ کے پس بٹاتا جاوے ایک خصلت رخصتوں میں سے
اور ثابت کرتا جاوے اسکی جگہ ایک خصلت عزیمت میں سے پس اگر پاوے مرید کے کام کے
ابتدا میں سچی مجاہدہ اور عزیمت کا صدق اور جان لے اسمیں یہ اللہ کے
نور سے اور مکاشفے اور علم سے اللہ عزوجل کیطرف سے جس طرح پر تحقیق گذر
چکی ہے اللہ تعالیٰ کی عادت اسکے بندے مومنوں میں ولیوں اور دوستوں
اور امینوں عالموں میں سے پس اسوقت آسانی نہ کرے کسی چیز میں اسمیں سے
بلکہ سرے سے لے اسکو بہت سخت میں ریاضتوں سے کہ جانتا ہے کہ قصور نہ کریگی اسکے ارادے کی قوت اس سے کیونکہ ثابت ہو چکا ہے
اسکے نزدیک یہ کہ تحقیق وہ پیدا کیا گیا ہے اسی کے لئے اور وہ لائق ہے اسکو
اور وہ کام اسکے حال سے ہے پس خیانت کرے اسکی اسپر آسانی کرنیمیں اور نہیں
لائق ہے اسکو یہ کہ آرام پکڑے مرید سے کسی حال میں نہ نفع اٹھانے میں اسکو مال سے
اور نہ خدمت سے اور نہ امید رکھے اللہ سے عوض کی اسکے ادب دینے میں اور نہ کچھ بلکہ اسکو
ادب سکھاوے اور اسکی تربیت کرے واسطے اللہ تعالیٰ کی موافقت کے

وَاَدَاءِ لَازِمِهٖ وَقَبُوْلِ هَدِيَّتِهٖ وَطُرْفَتِهٖ فَاِنَّ الْمُرِيْدَ
الَّذِيْ جَاءَ مِنْ غَيْرِ تَخْيِيْرٍ مِّنَ الشَّيْخِ وَلَا اِسْتِجْلَابٍ
بَلْ قَدْ مَحَضَ بِاِرْشَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهٗ وَهَدَايَتِهٖ وَ
اِنْقَادِهٖ اِلَيْهِ فَاِنَّهٗ هَدِيَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَعَلَيْهِ قَبُوْلُهٗ
وَالْاِحْسَانُ اِلَيْهِ بِحُسْنِ تَاْدِيْبِهٖ وَتَرْبِيَتِهٖ فَلَا يَرْتَفِقُ
بِهٖ وَلَا بِمَالِهٖ اِلَّا بِاَمْرٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَخَيْرٍ فِيْ اِسْتِعْمَالِهٖ
وَقَبُوْلِ مَا يَاْتِيْ بِهٖ مِنْ مَّالِهٖ الَّذِيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
صَلَاحَ الْمُرِيْدِ وَنَجَاتَهٗ بِهٖ وَقَسَمَ لِلشَّيْخِ فِيْهِ فَيْئًا
لَا سَبِيْلَ اِلَى الْاِعْرَاضِ عَنْهُ وَرَدِّهٖ وَيَحْذَرُ جِدًّا اَنْ
يَّخْتَارَ مِنَ الْمُرِيْدِيْنَ مَنْ يَقَعُ لَهٗ بَلْ يَنْتَظِرُ فِيْ ذٰلِكَ
فِعْلَ اللّٰهِ وَقَدْرَهٗ فَمَنْ جَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِنْ غَيْرِ
تَكَلُّفٍ مِّنْهُ وَتَخَيُّرٍ قَبِلَهٗ وَرَبَّاهُ فَحِيْنَئِذٍ يُوَفَّقُ فِيْ
تَرْبِيَتِهٖ وَيُيَسَّرُ فَلَاحُ الْمُرِيْدِ وَنَجْحُهٗ فَلْيَحْذَرْ اَنْ يَّلُوْمَ
هُوَ فِيْهِ فَيَعْدِمَ التَّوْفِيْقَ وَالْحِفْظَ فِيْ حَقِّ الْمُرِيْدِ وَ
عَلَيْهِ اَنْ يُّرَبِّيَهٗ بِهِمَّتِهٖ وَيَتُوْبَ عَنْهُ فِيْ سَيْرِهٖ اِذَا
وَجَدَ مِنْهُ خَلَلًا اَوْ فَتْرَةً وَعَلَيْهِ اَنْ يَّحْفَظَ سِرَّ الْمُرِيْدِيْنَ
فَلَا يُطْلِعُ غَيْرَهٗ عَلٰى مَا يَحْصُلُ لَهٗ مِنَ الْاَسْرَارِ فِيْ عَلٰى
اَحْوَالِهٖ اِمَّا بِطَرِيْقِ عِلْمٍ لَّدُنِّيٍّ مِّنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ اَوْ بِاِفْشَاءِ الْمُرِيْدِ لَهٗ وَاسْتِكْنَاهِهٖ اِيَّاهُ فَلَا
يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُّفْشِيَهٗ لِغَيْرِهٖ لِاَنَّهٗ اَمَانَةٌ عِنْدَهٗ وَقَدْ
قِيْلَ صُدُوْرُ الْاَحْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَارِ فَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ
مُسْتَرَاحَ الْمُرِيْدِيْنَ وَخَزَانَةً وَحِرْزَ الْاَسْرَارِ هِمْ
وَمَلْجَاَهُمْ وَكَهْفًا وَمُسْتَجَابًا وَمَقْوِيًا وَمُعِيْنًا لَهُمْ
وَمُثَبِّتًا لَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ عَنِ الطَّرِيْقِ وَ
مُصَاحَبَتِهِمْ وَالْقَصْدِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا رَاٰى
شَيْئًا مِّمَّا يَكْرَهُ فِي الشَّرْعِ مِنَ الْمُرِيْدِ وَعَظَهٗ فِي السِّرِّ
وَاَدَّبَهٗ وَنَهَاهُ عَنِ الْمُعَاوَدَةِ اِلٰى ذٰلِكَ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ
فِي الْاُصُوْلِ اَوِ الْفُرُوْعِ اَوِ الدُّعَاءِ عَلٰى حَالَةٍ لَيْسَتْ
اَوِ اعْجَابٍ بِعَمَلِهٖ وَرُؤْيَتِهٖ فَيَصُوْنُهٗ مِنْ مَّحَلِّ الْاِعْجَابِ

اور واسطے ادا کرنے اُسکے حکم کے اور واسطے قبول کرنے اُسکے ہدیہ اور اسکی تحفہ
کے کیونکہ مرید کہ آیا ہے بغیر اختیار کرنیکے شیخ کے اور نہ اسکے کھینچ لانے سے بلکہ
اسکو لائی ہے تقدیر محض اللہ تعالیٰ کے اسکو ہدایت کرے اور اسکے راہ دکھانے
اور اسکے اسکیطرف پہونچانے سے پس وہ ہدیہ ہے اللہ سے پس لازم ہے اوپر
اسکا قبول کرنا اور احسان کرنا اسکیطرف ساتھ اسکے اچھے ادب دینے کے اور اسکی تربیت
کرنیکے پس نہ آرام پکڑے اس سے اور نہ اسکے مال سے مگر ساتھ حکم اللہ کے اور خیر
میں اسکے استعمال کرنے میں اور قبول کرنا اس چیز کا کہ لاوے اسکو مرید اپنے
مال میں سے جسمیں تحقیق کی ہے اللہ تعالیٰ نے بہلائی مرید کی اور اسکی نجات اور قسمت
کی ہے واسطے شیخ کے اسمیں پس اسوقت نہیں راستہ اس سے منہ پھیرنے اور اسکو
کرنیکی طرف اور بچنا ہے کوشش سے یہ کہ اختیار کرے مرید دل سے جو پڑجاوے اسکے لئے
بلکہ منتظر رہے اسمیں اللہ کے کام اور اسکی قدرت کا پس جسکو لاوے اللہ تعالیٰ بغیر اسکی تکلف
اور اختیار کرنیکے اسکو قبول کرلے اور اسکی تربیت کرے پس اسوقت وہ توفیق دیا جاوے گا
اسکی تربیت میں اور جلدی ہوگی نجات مرید کی اور اسکا مراد پانا پس ڈرتا رہے
اس سے کہ وہ ہو اس تکلف میں پس کم کرے توفیق اور نگہبانی مربی کے حق میں اور
اسپر لازم ہے اسکا تربیت کرنا اپنی ہمت سے اور وہ توبہ کرے اسکیطرف سے اس سے جو پیدا
جب پاوے اس سے کوئی خلل یا سستی اور لازم ہے پیر پر یہ کہ نگاہ رکھے مریدوں کے بھید کو
پس نہ مطلع کرے اسکے غیر کو اسچیز پر کہ حاصل ہوئی ہے اسکو خبرداری سے اسکے احوال پر یا
علم لدنی کے طریق پر کہ اللہ کی بخششوں سے ہے یا مرید کے ظاہر کرنیسے اسکے لئے اور اسکے
پوشیدہ رکھنے سے اسی کے پاس پس نہیں جائز اسکو اسکا ظاہر کرنا اسکے غیر کے
لئے کیونکہ وہ امانت ہے اس پاس اور تحقیق کہا گیا ہے نیکوں کے سینے بھیدوں کی قبریں
ہیں پس اسکو لائق ہے کہ وہ ہو آرام کی جگہ مریدوں کے لئے اور خزانہ اور نگہبانی
انکے بھیدوں کے لئے اور پناہ کی جگہ انکے لئے اور مددگار اور یاری دینے
اور مدد دینے والا انکے لئے اور انکو ثابت رکھنے والا راستہ میں اور نہ
بہکاوے انکو راستہ سے اور انکی مصاحبت اور اور قصد سے طرف اللہ تعالیٰ
کی اور جب دیکھے کچھ اسمیں سے کہ مکروہ ہے شریعت میں مرید سے تو اسکو نصیحت
کرے پوشیدہ اور اسکو ادب دے اور اسکو منع کرے لوٹنے سے اسکیطرف
اگر ہووے مکروہ مسائل اعتقادی یا عملی میں یا اس حالت کے دعوی
کرنے میں جو اس کے لئے نہیں ہے یا عجب کرنے میں
اپنے عمل میں اور اسکے دیکھنے میں پس نگاہ رکھے اسکو عجب کرنیکے محل سے

وَيُصَغِّرُ فِي عَيْنِهِ أَحْوَالَهُ وَأَعْمَالَهُ لِئَلَّا يَهْلِكَ فَإِنَّ الْعُجْبَ
يُسْقِطُ الْعَبْدَ مِنْ عَيْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَعُمَّ
الْجَمَاعَةَ بِالنُّصْحِ فَلْيَجْمَعْهُمْ وَلْيَتَكَلَّمْ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ
بَلَغَنِي أَنَّ فِيكُمْ مَنْ يَدَّعِي كَذَا وَيَقُولُ كَذَا وَيَرْتَكِبُ كَذَا
وَيَذْكُرُ مَا يَتَعَلَّقُ بِذَلِكَ مِنَ الْمَفَاسِدِ وَالْمَضَارِّ وَ
يُنَكِّرُهُمْ وَيُحَذِّرُهُمْ وَلَا يُعَيِّنُ أَحَدًا مِنْهُمْ عَلَى
ذَلِكَ لِمَا فِي ذَلِكَ مِنَ التَّنْفِيرِ فَإِنَّ أَكْثَرَ الْخَلْقِ وَالْقَوْلَ
سَمِعُوا وَأَفْشَا إِسْرَارَهُمْ وَاغْتَابَهُمْ وَثَلَبَهُمْ وَذَكَرَ مَسَاوِئَهُمْ
نَفَرَتْ قُلُوبُهُمْ عَنْ تَصْدِيقِهِ وَمُصَاحَبَتِهِ وَصَارَ ذَلِكَ تُهْمَةً
عِنْدَهُمْ فِي أَهْلِ الطَّرِيقَةِ وَرُبَّمَا قَدْ غَرَسَ فِي قُلُوبِهِمْ مِنْ
حُبِّ أَوْلِيَاءِ اللهِ فَلْيَحْذَرْ مِنْ ذَلِكَ جِدًّا فَإِنْ غَلَبَ هَذَا
عَلَيْهِ وَلَا يُمْكِنُهُ تَدَارُكُهُ فَلْيَعْزِلْ نَفْسَهُ عَنْ هَذِهِ النَّصِيحَةِ
وَالْوِلَايَةِ وَلْيَنْفَرِدْ عَنِ الْمُرِيدِينَ وَلْيَشْتَغِلْ بِمُجَاهَدَةِ
نَفْسِهِ وَرِيَاضَتِهَا وَطَلَبِ شَيْخٍ يُؤَدِّبُهُ وَيُقَوِّمُهُ
وَيُهَذِّبُهُ فَلَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ شَيْخًا مَعَ هَذِهِ الدَّوَاعِي
فَلَا يَقْطَعُ عَلَى الْمُرِيدِينَ طَرِيقَهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

بَابٌ فِي صُحْبَةِ الْإِخْوَانِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْأَجَانِبِ وَكَيْفَ الصُّحْبَةُ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ وَالْفُقَرَاءِ أَمَّا الصُّحْبَةُ
مَعَ الْإِخْوَانِ فَبِالْإِيثَارِ وَالسَّخَاءِ وَالصَّفْحِ عَنْهُمْ
وَالْقِيَامِ مَعَهُمْ بِشَرْطِ الْخِدْمَةِ لَا يَرَى لِنَفْسِهِ عَلَى
أَحَدٍ حَقًّا وَلَا يُطَالِبُ أَحَدًا بِحَقٍّ وَيَرَى لِكُلِّ
أَحَدٍ عَلَيْهِ حَقًّا وَلَا يُقَصِّرُ فِي الْقِيَامِ وَمِنَ الصُّحْبَةِ
لَهُمْ إِظْهَارُ الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ فِي جَمِيعِ مَا يَقُولُونَ أَوْ يَفْعَلُونَ
وَيَكُونُ أَبَدًا مَعَهُمْ عَلَى نَفْسِهِ وَيُنَاقِلُ لَهُمْ وَيَصْبِرُ
عَنْهُمْ وَيَتْرُكُ مُخَالَفَتَهُمْ وَمُنَازَعَتَهُمْ وَمُجَادَلَتَهُمْ
وَمُشَاهَدَتَهُمْ وَيَتَغَاضَى عَنْ عُيُوبِهِمْ فَإِنْ خَالَفَهُ
أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ سَلَّمَ لَهُ مَا يَقُولُ فِي الظَّاهِرِ
وَإِنْ كَانَ الْأَمْرُ عِنْدَهُ بِخِلَافِ مَا يَقُولُهُ وَيَنْبَغِي أَنْ
يَحْفَظَ أَبَدًا قُلُوبَ الْإِخْوَانِ وَيَجْتَنِبَ فِعْلَ مَا يَكْرَهُونَهُ

اور حقیر کرے اُسکی آنکھ میں اُسکے حال اور عمل کو تاکہ وہ ہلاک نہو کیونکہ تحقیق عجب
گرا دیتا ہے بندے کو اسکے عزوجل کی آنکھ سے اور اگر شیخ چاہے سب جماعت
کو عام کرنا نصیحت میں پس چاہئے اُنکو جمع کرے اور کلام کرے انپر پس کہے
مجھکو پہونچا ہے کہ تحقیق تم میں وہ شخص ہے کہ دعوی کرتا ہے ایسا وہ کہتا
ہے ایسا اور مرتکب ہوتا ہے ایسے کام کا اور بیان کرے جو متعلق ہو اُس سے
بگاڑوں اور سنواروں میں سے اور انکو نصیحت کرے اور ڈراوے اور معین
نہ کرے کسیکو ان سے اسپر واسطے اسکے کہ اُسمیں ہے بھگانے سے پس اگر سخت کرے
اپنے خلق اور بات کو انکے ساتھ اور ظاہر کرے انکے بھیدوں کو اور انکی غیبت کرے
اور انکو عار دے اور انکی برائیں بیان کرے تو نفرت کرینگے انکے دل اسکو تصدیق
اسکی مصاحبت سے اور ہوگی یہ تہمت اُنکے نزدیک اہل طریقہ میں اور اس چیز میں
کہ تحقیق گاڑی ہے انکے دلوں میں اولیاء اللہ کی محبت سے پس لائق ہے کہ وہ ڈرے
اس سے کوشش سے پس اگر غالب ہو جاوے یہ اسپر اور اسکو ممکن نہو اسکا
تدارک کرنا پس چاہئے کہ کنارہ کرے اپنے نفس کو اس منصب اور ولایت سے اور
جدا ہو جاوے مریدوں سے اور مشغول ہو اپنے نفس کے مجاہدے اور اسکی ریاضت میں اور پیر طلب
کرنے میں کہ اسکو ادب دیوے اور اسکو سنوارے پس نہیں ہے اچھا یہ کہ وہ شیخ
ہووے جو ان بلاؤں کے پس کاٹے مریدوں پر انکو راستہ اللہ عزوجل کی طرف۔

باب بیان میں بھائیوں کی صحبت کے اور صحبت کے ساتھ اجنبیوں کے اور کیسے صحبت ہے
غنیوں اور فقیروں کے اور صحبت ساتھ بھائیوں کے پس ساتھ بذل کرنیکے اپنے پر اور جو انکے ہو اور
درگذر کرنیکے اُنسے اور قیام کرنیکے اُنکے ساتھ انکے بشرط خدمت کو نہ دیکھے اپنے نفس کیلئے
کسی پر حق اور نہ طلب کرے کسی سے حق اور دیکھے ہر ایک کے لئے اپنے پر عشق اور نہ
قصور کرے قیام کرنے میں انکے حق میں اور انکے ساتھ صحبت رکھنے سے ظاہر
کرنا موافقت کا ان کے لئے ان سب میں جو وہ کہتے یا کرتے ہیں اور ہووے
ہمیشہ ساتھ انکے اپنے نفس کے نقصان پر اور تناول کرلیا کرے انکے لئے اور
عذر کرے ان سے اور ترک کرے انکی مخالفت اور انکی نفرت اور ان کا
جدال اور ان سے لڑنا اور اندھا ہوا انکے عیبوں سے پس اگر مخالف
ہوا سکا کوئی اُن میں سے کسی چیز میں تو مان لے جو کہتا ہے ظاہر
میں اگرچہ ہو کام اُسکے نزدیک خلاف اُسکے کہ وہ کہتا ہے اور
لازم ہے کہ نگہبانی کرے ہمیشہ بھائیوں کے دلوں کی اور
پرہیز کرے اس کام سے جس کو وہ مکروہ رکھیں۔

وَإِنْ عَلِمَ فِيهِ صَلَاحَهُمْ فَلَا يَطْوِي لِأَحَدٍ مِنْهُمْ
عَلَى حِقْدٍ وَإِنْ خَامَرَ قَلْبَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ كَرَاهَةٌ
مِنْهُ تَخَلَّقَ مَعَهُ بِشَيْءٍ حَتَّى يَزُولَ ذَلِكَ فَإِنْ كَمَدَ
زَادَ فِي الْإِحْسَانِ وَالتَّخَلُّقِ حَتَّى يَزُولَ وَإِنْ وَجَدَ هُوَ
فِي قَلْبِهِ مِنْ أَحَدٍ سَيِّئَةً أَوْ أَذِيَّةً بِغَيْبَةٍ أَوْ
غَيْرِهَا فَلَا يُظْهِرُ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِهِ وَيَرَى مِنْ نَفْسِهِ
خِلَافَ ذَلِكَ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الصُّحْبَةُ مَعَ الْأَجَانِبِ
فَيَحْفَظُ الْبَصَرَ عَنْهُمْ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الشَّفَقَةِ
وَالرَّحْمَةِ وَأَنْ يُسَلِّمَ أَمْوَالَهُمْ إِلَيْهِمْ وَيَسْتُرَ عَلَيْهِمْ
أَحْكَامَ الطَّرِيقَةِ وَيَصْبِرَ عَلَى سُوءِ أَخْلَاقِهِمْ
وَتَرْكِ مُعَاشَرَتِهِمْ مَا أَمْكَنَهُ وَأَنْ لَا يَعْتَقِدَ لِنَفْسِهِ
عَلَيْهِمْ فَضِيلَةً وَيَقُولُ إِنَّهُمْ مِنْ أَهْلِ السَّلَامَةِ وَيَتَجَاوَزُ
اللَّهُ عَنْهُمْ وَيَقُولُ لِنَفْسِهِ أَنْتَ مِنْ أَهْلِ الْمُنَاقَشَةِ
فَظَالِمِينَ بِالتَّقْصِيرِ وَالتَّقْصِيرِ وَالْحَقِيرِ وَالْكَبِيرِ وَ
مُحَاسَبِينَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَتَجَاوَزُ لِلْجَاهِلِ
مَا لَا يَتَجَاوَزُ بِمِثْلِهِ مِنَ الْعَالِمِ وَالْعَوَامُّ لَا يُبَالَى بِهِمْ
وَالْخَوَاصُّ عَلَى الْخَطَرِ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الصُّحْبَةُ مَعَ
الْأَغْنِيَاءِ فَالتَّعَذُّرُ عَلَيْهِمْ وَتَرْكُ الطَّمَعِ فِيهِمْ وَقَطْعُ
الْأَمَلِ مِمَّا فِي أَيْدِيهِمْ وَإِخْرَاجُ حُبِّهِمْ مِنْ قَلْبِكَ
وَحِفْظُ دِينِكَ مِنَ التَّضَعْضُعِ لَهُمْ لِنَوَالِهِمْ كَمَا جَاءَ
فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
تَضَعْضَعَ لِغَنِيٍّ لِأَجْلِ مَا فِي يَدَيْهِ ذَهَبَ ثُلُثَا دِينِهِ
فَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِعْلٍ يَنْقُصُ بِهِ الدِّينُ وَصُحْبَةِ
أَقْوَامٍ يَنْثَلِمُ بِهِمَا الدِّينُ وَتَنْقَطِعُ عُرَاهُ وَيَطْفَى نُورُ
الْإِيمَانِ شُعَاعُ أَمْوَالِهِمْ وَيَرِقُّ دِينُهُمْ كَمَا جَاءَ
فِي الْحَدِيثِ عِبْرَانَكَ إِذَا ابْتُلِيتَ بِصُحْبَتِهِمْ فِي سَفَرٍ
أَوْ سَفَرٍ أَوْ مَسْجِدٍ أَوْ رِبَاطٍ أَوْ مَجْمَعٍ فَحُسْنُ الْخُلُقِ أَوْ
مَا يُسْتَعْمَلُ وَهُوَ حُكْمٌ عَامٌّ شَامِلٌ فِي صُحْبَةِ الْأَغْنِيَاءِ
وَالْفُقَرَاءِ فَلَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَسْتَثْنِيَ لِنَفْسِكَ فَضِيلَةً

وگر چہ وہ جانے اسمیں انکی بھلائی پس نہ لپیٹے کسی کے لئے ان میں سے
حسد پر اور اگر ڈھانپے کسی کے دل کو ان میں سے کراہت اس سے
تو خوش خوئی کرے ساتھ اسکے کچھ یہانتک کہ وہ زائل ہوجاوے پس اگر وہ
زائل نہ ہو تو زیادہ کرے احسان اور خلق میں یہانتک کہ وہ کراہت
زائل ہوجاوے اور اگر پاوے وہ اپنے دل میں ان میں سے کسی سے سختی
اور ایذا غیبت سے یا اسکے سوا پس ظاہر نہ کرے اسکو اپنے نفس سے اور
دکھلاوے اپنے نفس سے خلاف اسکا **فصل** اور اپر صحبت اجنبیوں کے ساتھ پس
نگاہ رکھے بہیدکو ان سے اور دیکھے انکی طرف شفقت اور رحمت کی نظر سے
اور یہ کہ سپرد رکھے انکے اموال کو انکیطرف اور چھپاوے انپر طریقہ کے احکام
اور صبر کرے انکے بُرے خلق پر اور انکے ساتھ بتاؤ ترک کرنے پر حتی الامکان
اور یہ کہ اعتقاد نہ کرے اپنے نفس کے لئے اپر فضیلت کا اور کہے تحقیق وہ
اہل سلامت میں سے ہیں پس درگذر کرے گا اللہ تعالیٰ ان سے اور
کہے اپنے لئے تو تنگی کئے گئے والوں سے ہے تو طلب کیا جاویگا
خجور کی گٹھلی کے تاگے اور چھلکے اور چھوٹے اور بڑے سے
اور حساب کیا جاویگا بڑے اور چھوٹے پر اور تحقیق اللہ تعالیٰ درگذر کرتا ہے
جاہل کے لئے جتنا نہیں درگذر کرتا عالم سے اور عام لوگوں کی نہیں پروا
کی جاتی اور خاص لوگ خطرہ پر ہیں **فصل** اور اپر صحبت سادولتمندوں کے
پس محبت لاتی ہے انپر اور ترک کرنا طمع کا انمیں اور قطع کرنا امید کا اس چیز
سے کہ انکے ہاتھوں میں ہے اور نکالنا ان سب کو اپنے دل سے اور نگاہ رکھنا
اپنے دین کو اپنے خوار رکھنے سے انکے لئے واسطے انکی بخشش کے جیسے آیا ہے
حدیث میں اور وہ فرمودہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو کوئی ذلیل ہے
واسطے کسی دولتمند کے بسبب اسچیز کے کہ اسکے ہاتھوں میں ہے تو چلا جاتا ہے دو تہائی
دین اسکا پس ہم پناہ لیتے ہیں ساتھ اللہ کے اس کام سے جس سے ناقص ہو دین
اور ان قوموں کی صحبت سے جس سے رخنہ پاوے دین اور لوٹ جاوے کڑا اسکا اور پھیکا
ایمان کے نور کو انکے مالوں کی شعاع اور انکی دینا کی تازگی جیسے آیا ہے
حدیث میں سوا اسکے کہ تحقیق تو جب مبتلا ہوجاوے انکی صحبت میں کسی سفر
یا سفر یا مسجد یا رباط یا مجمع میں پس اچھا خلق بہتر ہے اس چیز کا کہ استعمال
کی جاتی ہے اور وہ حکم عام ہے شامل ہے دولتمندوں اور فقیروں کی صحبت کو
پس نہیں لائق تجھکو یہ کہ اعتقاد کرے اپنے نفس کے لئے فضیلت کا

عَلَيْهِمْ بَلْ تَعْتَقِدُ اَنَّ جَمِيْعَ الْخَلْقِ خَيْرٌ مِنْكَ لِتَتَخَلَّصَ
مِنَ الْكِبْرِ وَلَا تَطْلُبْ لِنَفْسِكَ فَضِيْلَةَ الْفَقْرِ وَلَا تَعْتَقِدْ
لَهَا خَطَرًا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا تَرٰى لَهَا قَدْرًا
وَلَا وَزْنًا كَمَا قِيْلَ مَنْ جَعَلَ لِنَفْسِهٖ قَدْرًا فَلَا قَدْرَ
لَهٗ وَمَنْ جَعَلَ لَهَا وَزْنًا فَلَا وَزْنَ لَهٗ فَادَبُ الْغَنِيِّ بِالْ
لِاِحْسَانِ اِلَى الْفَقِيْرِ وَهُوَ اِخْرَاجُ الْمَالِ مِنْ كِيْسِهٖ
اِلَيْهِ وَيَكُوْنُ فَارِغًا مِنْ مَالِهٖ مُسْتَخْلِفًا فِيْهِ غَيْرَ
مُتَمَلِّكٍ لَهٗ وَاَدَبُ الْفَقِيْرِ اِخْرَاجُ الْغِنٰى مِنْ قَلْبِهٖ وَيَكُوْنُ
قَلْبُهٗ فَارِغًا مِنَ الْغِنٰى وَمَالِهٖ بَلْ مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اَجْمَعَ وَلَا يَجْعَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ قَلْبِهٖ مَوْطِنًا
وَمَحَلًّا وَمَدْخَلًا بَلْ يَتَصَفَّى مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَيَخْلُوْا
مِنْهُ ثُمَّ يَتَرَقَّبُ اِمْتِلَاءَهٗ بِيَدِيْهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَا يَكُوْنُ
لِغَيْرِهٖ وُجُوْدٌ وَلَا لَهٗ حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ فِيَاْتِيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا هَمٍّ **فَصْلٌ**
وَاَمَّا الصُّحْبَةُ مَعَ الْفُقَرَاءِ فَبِاٰثَارِهِمْ وَتَقْدِيْمِهِمْ
عَلٰى نَفْسِكَ فِي الْمَاْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ وَ
الْمَلْذُوْذِ وَالْمَجَالِسِ وَكُلِّ شَيْءٍ تَنْفِيْسٍ وَتَرٰى نَفْسَكَ
دُوْنَهُمْ وَلَا تَرٰى لَهَا عَلَيْهِمْ فَضْلًا فِيْ شَيْءٍ مِنَ
الْاَشْيَاءِ الْبَتَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عِيْسٰى
قَالَ صَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً وَلَمْ يَجْرِ بَيْنِيْ
وَبَيْنَهُمْ كَلَامٌ قَطُّ تَاَذّٰى بِهٖ وَلَا جَرٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ
مُنَافَسَةٌ اِسْتَوَوْا حَتَّوْا وَاِنْ قِيْلَ لَهٗ كَيْفَ ذٰلِكَ
قَالَ لِاَنِّيْ كُنْتُ مَعَهُمْ عَلٰى نَفْسِيْ اَبَدًا وَاِذَا دَخَلْتُ
عَلَيْهِمْ دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ سُرُوْرًا وَرِفْقًا وَاسْتَعْمَلْتُ
مَعَهُمْ خُلُقًا هَنِيْئًا وَاَدَبًا وَسَبَبًا مِنَ الْاَسْبَابِ
فَلَا تَرٰى بِذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَضْلًا بَلْ تَتَقَلَّدُ مِنْهُمْ
مِنَّةً فِيْ قَبُوْلِهِمْ ذٰلِكَ مِنْكَ وَاحْذَرْ اَنْ تَمُنَّ
عَلَيْهِمْ بِنَيْلِكَ اَوْ تَرَاهُ مِنْكَ بَلِ اشْكُرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ
عَلٰى مَا اَلْهَمَكَ مِنْ تَوْفِيْقِهٖ عَلٰى تَيْسِيْرِ ذٰلِكَ وَجَعَلَكَ

اوپر بلکہ تو اعتقاد کرے یہ کہ سب مخلوق بہتر ہے تجھ سے تاکہ تو چھوٹ
جاوے کبر سے اور مت طلب کر اپنے نفس کے لئے فضیلت فقیری کی
اور مت اعتقاد کر اسکے لئے بزرگی کا دنیا میں اور نہ آخرت میں اور مت
دیکھ اسکے لئے کوئی قدر اور نہ کوئی تول جیسے کہا گیا ہے جو کوئی کرے اپنے
نفس کے لئے کچھ قدر پس کچھ قدر نہیں ہے اُسکے لئے اور جو کوئی کرے اسکے لئے
کچھ تول پس نہیں وزن اُسکے لئے پس ادب غنی کا احسان کرنا ہے فقیر سے اور
وہ نکالنا ہے مال کا اپنے کیسے سے اسکیطرف اور ہو جاوے اپنے مال سے فارغ خلیفہ
بنایا گیا اسمیں نہ مالک اسکے لئے اور ادب فقیر کا نکالنا ہے دولتمند کا اپنے دل سے
اور ہو جاوے دل اسکا فارغ دولتمند اور اسکے مال سے بلکہ دنیا اور آخرت سب کے
سب سے اور نہ کرے کسی چیز کا چیزوں میں سے اپنے دل میں وطن اور محل اور مدخل
بلکہ صاف ہو جاوے اس سب سے اور خالی ہو جاوے اس سے پھر امید رکھے اسکی پر
ہونیکی اسکے پروردگار عزوجل سے پس نہ ہو اسکے غیر کے لئے وجود اور نہ
اسکے لئے کچھ طاقت اور نہ کچھ قوت پس آویگا اسکے پاس نزدیک اسکے اللہ عزوجل
کا فضل بغیر تکلیف اور غم کے **فصل**
اور ایسی صحبت ساتھ فقیروں کے پس اُنکے پسند کرنے اور اُنکے مقدم رکھنے سے
اپنے نفس پر کھانے اور پینے اور پہننے اور لذتوں اور محبوبوں اور ہر ایک
چیز اچھی میں اور تو دیکھے اپنے نفس کو کم اُن سے اور نہ دیکھے اوپر بزرگی
کسی چیزوں میں سے البتہ روایت ہے ابو سعید بن احمد بن عیسے سے
کہا میں نے صحبت رکھی فقیروں سے تیس سال اور نہیں گذری میرے
اور اُنکے درمیان کوئی کلام کبھی جس سے وہ ایذا پاویں اور نہ جاری ہوئی
اُنکے اور میرے درمیان نفرت جس سے وہ وحشت پکڑیں کہا گیا اس سے
کس طرح ہے یہ کہا اسلئے کہ تحقیق تھا میں تھا انکے ساتھ اپنے نفس پر ہمیشہ
اور جب تو داخل ہووے اوپر تو داخل ہووے اوپر خوشی اور نرمی سے اور ادب
کرے اُنکے ساتھ خلق سے ہدیہ اور ادب اور کسی سبب سے اسباب میں سے
پس تو مت دیکھ اُس میں اپنے لئے اوپر بزرگی بلکہ گلے میں پٹہ ڈالے
اُن سے احسان کا انکے قبول کرنے میں اسکو تجھ سے اور واجب ہے
کہ تو احسان رکھے اوپر اسمیں یا اسکو دیکھے اپنی طرف سے بلکہ
شکر کرے اللہ عزوجل کا اُس پر کہ نعمت دی ہے تجھکو اسکی توفیق
سے اسکے آسان کرنے پر اور کیا تجھکو اسکے لیے

اَهْلًا لِّخِدْمَةِ اَهْلِهٖ وَخَاصَّتِهٖ وَاَحِبَّائِهٖ فَاِنَّ
الْفُقَرَآءَ الصَّالِحِيْنَ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ كَمَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ
وَخَاصَّتُهٗ فَاَهْلُ الْقُرْاٰنِ مَنْ يَّعْمَلُ بِالْقُرْاٰنِ وَاَمَّا مَنْ
يَّقْرَءُ بِلَا عَمَلٍ فَلَيْسَ مِنْ اَهْلِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ فَالْتَمِسْ اَنْ
يَّقْبَلَ مِنْكَ الْعَطِيَّةَ لَالَكَ وَمِنْ اٰدَابِ الصُّحْبَةِ مَعَ
الْفُقَرَآءِ اَنْ لَّا تُحْوِجَهُمْ اِلٰى مَسْئَلَتِكَ وَاِنِ اتَّفَقَ
فَاسْتَقْرَضَ الْفَقِيْرُ مِنْكَ شَيْئًا فَتَقْرِضَهٗ فِي
الظَّاهِرِ ثُمَّ تُبَرِّئَهٗ مِنْهُ فِي الْبَاطِنِ وَتُخْبِرَهٗ عَنْ
قَرِيْبٍ بِذٰلِكَ وَلَا تَبْدَاَهُ بِالْعَطَآءِ عَلٰى وَجْهِ الصِّلَةِ
لِئَلَّا يَتَحَشَّمَ فَيَحْمِلَ الْمِنَّةَ مِنْكَ بِذٰلِكَ وَمِنَ الْاَدَبِ
مَعَهُمْ مُرَاعَاةُ قَلْبِهٖ بِتَعْجِيْلِ مُرَادِهٖ دُوْنَ تَنْغِيْصِ الْوَقْتِ
عَلَيْهِ بِطُوْلِ الْاِنْتِظَارِ لِاَنَّ الْفَقِيْرَ ابْنُ وَقْتِهٖ كَمَا وَرَدَ
اِبْنُ اٰدَمَ اِبْنُ يَوْمِهٖ لَيْسَ لَهٗ وَقْتٌ لِّاِنْتِظَارِ الْمُسْتَقْبَلِ
وَمِنَ الْاَدَبِ مَعَهُمْ اَنَّكَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ ذُوْ عِيَالٍ
وَصِبْيَانٍ فَلَا تُفَرِّدْهُ بِالْاِرْتِفَاقِ مَعَهٗ بَلْ
تَتَخَلَّقُ مَعَهٗ بِقَدْرِ مَا يَتَّسِعُ لَهٗ وَلِمَنْ يَّشْتَغِلُ قَلْبُهٗ
وَمِنَ الْاَدَبِ مَعَهُمُ الصَّبْرُ عَلٰى مَا يَذْكُرُهُ الْفَقِيْرُ مِنْ
حَالِهٖ وَاَنْ تَتَلَقَّاهُ فِيْ حَالِ مَا يُخَاطِبُكَ بِوَجْهٍ
طَلْقٍ مُّسْتَبْشِرٍ وَلَا تَتَلَقَّاهُ بِالْعُبُوْسِ وَلَا بِالتَّنَظُّرِ
الشَّزِرِ وَلَا بِالْكَلَامِ الْوَحْشِ وَاِذَا طَالَبَكَ بِمَا
لَا يَحْضُرُ فِي الْوَقْتِ فَاصْرِفْهُ بِالْوَجْهِ الْجَمِيْلِ اِلَى السَّاعَةِ
الْاِمْكَانِ وَلَا تُوْحِشْهُ بِيَاْسِ الرَّدِّ عَلَى الْجَزْمِ لِئَلَّا
يَعُوْدَ بِحَشْمَةِ الْاِخْفَاقِ وَعَدَمِ الْاِصَابَةِ بِحَاجَتِهٖ
عِنْدَكَ وَعَلٰى اِفْشَآءِ سِرِّهٖ اِلَيْكَ حَسِيْرًا وَرُبَّمَا
يَغْلِبُ عَلَيْهِ طَبْعُهٗ وَتَسْتَوْلِيْ عَلَيْهِ نَفْسُهٗ فَيَظْهَرُ
عَلَيْهِ الْجَهْلُ بِحَالِهٖ وَالسَّخَطُ عَلَيْكَ وَلَا اعْتِرَاضَ
عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا هَيَّاَ لَهٗ مِنَ الْفَاقَةِ اِلَى الْخَلْقِ

اور دوم کو کہ کیونکہ ان
لذت کو تو کہتے ہیں اور
کے قریب ہو تو قلب
بھی جاتے ہیں اور ضرور ہے
ہم کو تنبیہ اور نصیحت
کی تمنا کی کہ ہو
پاکی کی مثال کہا
ہم کو کہ ہم قال کہا
اور ہو اور ہم اور
کی تا فقت میں
اور فقت میں
کہتے ہیں
علیہ
رسول اللہ
سے فرمایا مسلمان
سے جو
سے

لائق اپنے اہل اور اپنے خاصوں اور اپنے پیاروں کی خدمت کے لئے کیونکہ
تحقیق فقیر نیک وہی اللہ کے اہل اور اسکے خاص ہیں جیسے فرمایا ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل قرآن وہی اللہ کے اہل اور اسکے خاص ہیں پس
اہل قرآن وہ ہے جو عمل کرے قرآن مجید پر اور اس پر جو پڑھے بغیر عمل کے
پس وہ نہیں ہے اہل قرآن میں سے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نہیں ایمان لایا قرآن مجید پر وہ شخص جس نے حلال جانا اسکے حراموں کو پس
احسان رکھنا اس شخص کیلئے ہے جو قبول کرے تجھ سے بخشش نہ تیرے لئے اور
فقیروں کے ساتھ صحبت رکھنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ انکو حاجت نہ ڈالے تجھ سے
مانگنے کیطرف اور اگر اتفاق پڑے جاوے پس قرض لے فقیر تجھ سے کچھ پس تو اسکو
قرض دیوے ظاہر میں پھر تو پاک کرے اسکو اس سے باطن میں اور اسکو خبر دیوے
نزدیک سے اس سے اور اس سے ظاہر کرے عطا کرنے سے صلہ کی وجہ
پر تاکہ گراں نہ سمجھے احسان کا اٹھانا تجھ سے ساتھ اسکے اور انکو ساتھ آداب
کرنے میں اسکے دل کی رعایت کرنی ہے ساتھ جلدی کرنے اسکی مراد کے بغیر تنگ
کرنے وقت کے اوپر لینے انتظار سے کیونکہ فقیر اپنے وقت کا بیٹا ہے جیسے
ہوا ہے آدم کا بیٹا اپنے دن کا بیٹا ہے نہیں اسکے لئے کوئی وقت آیندہ کیلئے
اور انکے ساتھ صحبت کے آداب میں سے ہے یہ کہ تحقیق جب تو جانے کہ وہ فقیر
عیال دار ہے پس نہ اکیلا کر اسکو احسان سے ساتھ اسکے پس بس بلکہ خوشخوئی کر
ساتھ اسکے بقدر جسقدر سمائے اسکے لئے اور اس شخص کے لئے جسمیں مشغول
ہے دل اسکا اور انکے ساتھ صحبت کے ادب میں سے صبر کرنا ہے اوپر کہ بیان کرے
فقیر اپنے حال سے اور یہ کہ تو اس سے ملے تجھ سے بات کرنیکے حال میں کھلے
اور خوش منہ سے اور نہ ملے اس سے تیوری سے اور نہ نظر تیز سے اور نہ
سخت کلام سے اور جب وہ تجھ سے مانگے وہ چیز کہ نہیں ہے حاضر اسوقت میں
پس تو اسکو پھیر دے اچھے منہ سے ایک وعدہ تک قدرت کے پانے تک اور اسکو غمناک
نہ کر رد کرنیکی ناامیدی سے یقین پر تو کہ وہ نہ لوٹے خفگی سے خالی ہاتھ نہیں
کے اور نہ پہنچنے سے اپنی حاجت کو تیرے پاس اور پشیمان اور ہونے
سے اپنے بھید ظاہر کرنے پر تیری طرف افسوس سے اور کبھی بار غالب ہوئی
ہے اس پر اسکی طبیعت اور غالب ہو جاتا ہے اوپر اسکا نفس پس ظاہر
ہو جاتی ہے اوپر نادانی اپنے حال سے اور غصہ کرنا تجھ پر اور اعتراض کرنا پروردگار عزوجل
پر اسمیں کہ مشغول کیا ہے اسکے لئے فاقہ سے مخلوق کیطرف

وَالتَّبَذُّلِ عَنْهُمْ فَيَعْمَى قَلْبُهُ وَيَنْطَفِئُ نُورُ إِيمَانِهِ
فَكُنْتَ أَنْتَ مُؤَاخَذًا بِذَلِكَ كُلِّهِ إِذَا كُنْتَ سَبَبًا
لِتَبَوُّرِ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ بِتَرْكِ الْأَدَبِ فِي رَدِّهِ
وَرُبَّمَا حُجِبَ أَيْضًا عَنِ الثَّوَابِ وَالْمَعَارِفِ وَالْعُلُومِ
وَالْمَصَالِحِ الْمَدْفُونَةِ فِي سُؤَالِهِ لِلْخَلْقِ الَّتِي لَوْ صَبَرَ
وَأَحْسَنَ الْأَدَبَ ظَهَرَتْ وَارْتَحَلَ السُّؤَالُ لِلْمَخْلُوقِ وَ
حَصَلَ غِنَاءُ الْيَدِ وَالْقَلْبِ وَالْبَيْتِ وَجَائَهُ عَسْكَرُ
فَضْلِ اللهِ وَآلَائِهِ وَنَعْمَائِهِ وَدَلَّتْهُ يَدُ الْمُؤَانَسَةِ
وَالرَّاحَةِ وَالرِّعَايَةِ وَتَحَقَّقَ فِيهِ قَوْلُهُ عَزَّ
جَلَّ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ وَجَعَلَ مَصَافًّا مُغَارًا
عَلَيْهِ وَهُوَ غَنِيٌّ عَنِ الْأَشْيَاءِ بِخَالِقِهَا وَتَابِعُهُ
الْأَشْيَاءُ وَهُوَ لَا يَأْتِيهَا يَقْصِدُهُ الْقَاصِدُونَ فِينَا
مِنْ أَنْوَارِهِ وَسِرِّهِ وَيَطَّيَّبُونَ بِطِيبِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ
بِهِمْ فِي غَيْبٍ عَنْهُمْ مُشْتَغِلٌ بِمَوْلَاهُ وَجَاذِبِهِ الَّذِي
جَذَبَهُ إِلَيْهِ وَأَنْقَذَهُ مِنْ ظُلُمَاتِ مَخَالِطَةِ الْخَلْقِ
وَمُوَافَقَةِ النَّفْسِ وَمُتَابَعَةِ الْهَوَى وَالتَّقَيُّدِ بِإِرَادَةِ
الْأَشْيَاءِ دُنْيَا وَأُخْرَى إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي
شُغُلٍ فَاكِهُونَ أَهْلُ الْجَنَّةِ لَمَّا بَاعُوا فِي الدُّنْيَا نُفُوسَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ بِالْجَنَّةِ كَمَا قَالَ جَلَّ وَعَلَا
إِنَّ اللهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ وَصَبَرُوا عَلَى الْإِفْلَاسِ فِي الدُّنْيَا
وَرَدِّ التَّصَرُّفِ فِي الْأَنْفُسِ وَالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَسَلَّمُوا الْكُلَّ إِلَيْهِ جَلَّ جَلَالُهُ
سِوَى الْأَوَامِرِ وَالنَّوَاهِي وَامْتِثَالِ الْأَوَامِرِ وَانْتِهَاءِ
عَنِ النَّوَاهِي وَسَلَّمُوا فِي الْمَقْدُورِ وَتَحَرَّزُوا مِنَ الْخَلِيقَةِ
وَتَطَهَّرُوا عَنِ الْإِرَادَاتِ وَالْأَمَانِيِّ وَالْهِمَمِ فِي الْجُمْلَةِ
أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فَشَغَلَهُمْ بِمَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا
أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ كَمَا قَالَ جَلَّ وَعَلَا
إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ فَكَذَا الْفَقِيرُ

اور قبول کرنے عطا کے ان سے پس اندھا کر دیتا ہے اسکے دل کو اور بجھا دیتا ہے
اسکے ایمان کے نور کو پس ہوگا تو ماخوذ اس سب میں جبکہ تو ہوگا سبب اسکے
شور کرنیکا اسکے دل سے ساتھ ترک کرنے ادب کے اسکے رد کرنیمیں
اور کبھی بازنیز پردہ میں ہو جاتا ہے ثواب اور معرفتوں اور علموں اور ان
مصلحتوں سے کہ دفن کی گئی ہیں اسکے سوال میں واسطے مخلوق کے
وہ مصلحتیں کہ اگر وہ صبر کرتا اور ادب اچھا کرتا تو وہ ظاہر ہو جاتیں اور کوچ کر جاتا
سوال واسطے مخلوق کے اور حاصل ہو جاتی غنا ہاتھ اور دل کی اور گھر کی اور
آجاتے اسکو لشکر اللہ کے فضل کے اور اسکو انعاموں اور نعمتوں کے اور ناز سے
پالتا انکو اللہ کی بڑی مہربانی اور رحمت اور راحت اور رعایت کا ہاتھ اور ثابت
ہو جاتا ہمیں فرمودہ اللہ عزوجل کا اور کارسازی کرتا ہے نیکوں کی اور کیا جاتا
نگاہ رکھا گیا غیرت کیا گیا اسپر اور وہ غنی ہے سب چیزوں سے ساتھ پیدا
کرنے اُن چیزوں کے اور آتیں اسکو چیزیں اور وہ نہ آتا اُس پاس قصد
کرتے اسکا قصد کرنیوالے پس پہنچتے اسکے لوروں اور اسکے بہید سے
اور خوشبو حاصل کرتے اسکی خوشبو سے اور وہ نہ جانتا انکو غیب میں اُن سے مشغول
اپنے مولیٰ میں اور اسکی طرف کھینچنے والی میں جس نے اسکو کھینچا ہے اسکیطرف اور چھڑایا
اسکو لوگوں کے اندھیروں سے اور نفس کی موافقت اور خواہش کی پیروی اور دنیا اور
آخرت کی چیزوں کی خواہش کی بندش سے تحقیق بہشت کے رہنے والے آجکے دن
ایک کام میں خوش ہیں جنت والوں نے جب بیچا دنیا میں اپنی جانوں کو اور اپنے
مالوں کو واسطے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہشت کے جیسے فرمایا اللہ جل وعلا نے
تحقیق خرید لیا اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے انکی جانوں کو اور انکے
مالوں کو ساتھ اسبات کے کہ تحقیق انکے لئے بہشت ہے اور انہوں نے صبر کیا افلاس پر
دنیا میں اور رد کیا تصرف اپنی جانوں اور مالوں اور اولاد میں اپنے پروردگار
عزوجل کیطرف اور سپرد کر دیا سب کو اللہ عزوجل کیطرف سوا حکموں اور
روکوں کے فرمانبرداری کے حکموں کے اور باز رہنے روکوں سے
اور آپ کو سپرد کیا اسمیں جو مقدر کیا گیا اور الگ ہوئے لوگوں سے اور خالی
ہوئے ارادوں اور آرزوؤں اور قصدوں سے حاصل کلام اسکا یہ ہے کہ اللہ نے ان کو
داخل کیا بہشت میں پس انکو مشغول کیا اس چیز میں جس کو نہ آنکھ نے
دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ گذرا کسی آدمی کے دل میں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
تحقیق بہشت کے رہنے والے آجکے دن ایک کام میں خوش ہیں پس اسیطرح فقیر

إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا وَتَحَقَّقَ بِظَاهِرِ الْقُرْآنِ حَصَلَ
الْجَنَّةِ لَهُ بَاعَ حِينَئِذٍ الْجَنَّةَ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَلَبَ
الْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ كَمَا قَالَتْ رَابِعَةُ الْعَدَوِيَّةُ رَحِمَهَا اللّٰهُ الْجَارَ
قَبْلَ الدَّارِ وَكَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ
وَكَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كُتُبِهِ السَّالِفَةِ
أَوَدُّ الْأَوِدَّاءِ إِلَيَّ عَبْدٌ عَبَدَنِي لِغَيْرِ تَوَالٍ لِيُعْطِيَ
الرَّبُوبِيَّةَ حَقَّهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَا كَانَ أَحَدٌ يَعْبُدُهُ
وَقَوْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ الْجَنَّةَ
وَلَا النَّارَ مَا كَانَ أَهْلًا أَنْ يُعْبَدَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ فَإِذَا اتَّصَفَ الْفَقِيرُ
بِهٰذِهِ الصِّفَةِ وَتَحَقَّقَ إِفْلَاسُهُ عَنْ سِوٰى مَوْلَاهُ
وَتَنَظَّفَ قَلْبُهُ عَنِ التَّعَلُّقِ بِالْأَشْيَاءِ وَفَنِيَ عَنْهَا
وَصَارَ مُرِيدًا حَقًّا وَغَابَ عَمَّا سِوٰى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
كَانَ حَقِيقًا عَلٰى كَرَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَتَوَلَّاهُ وَيَدُلَّهُ
وَيُتِمَّهُ فِي الدُّنْيَا إِلٰى حِينِ اللِّقَاءِ وَيَزِيدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ
وَيُجَرِّدَ عَلَيْهِ أَنْوَاعَ الْخَلْعِ وَالْأَنْوَارِ وَالتَّعْرِيفِ وَالْمَحَبَّةِ
الطَّيِّبَةِ وَالْقُرْبِ عَلٰى مَا أَعَدَّ وَاخْتَارَ لِأَوْلِيَائِهِ
وَأَحِبَّائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا
لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ
ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ الْآيَةَ فَإِنْ رَدَدْتَ
فَقِيرَ الْيَدِ غِنَى الْقَلْبِ الْمُسْتَدِلَّ لِأَمْرِ مَوْلَاهُ فِي أَخْبَارِهِ
لَكَ عَنْ حَالِهِ لِأَجْلِ عِيَالِهِ أَوْ نَفْسِهِ طَالِبًا لِمَا يُرِيدُ
عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ خَائِفًا لَهُ وَلَمْ يَتْرُكْ سُؤَالَكَ
إِيَّاهُ خَوْفَكَ وَابْتِلَاءَكَ بِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

جب کرلے یہ کام دنیا میں اور ثابت ہو جاوے ظاہر قرآن سے اسکو لئے
بہشت کا حاصل ہونا تو بیچ دیگا اسوقت بہشت کو صاحب اپنے پروردگار عزوجل کے
اور طلب کریگا اسکا پڑوس پہلے گھر سے جیسے کہا رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا نے
مانگ پڑوس پہلے گھر کے اور جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہتے ہیں اسکا منہ
اور جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعض اگلی کتابوں میں بہت پیارا پیارا ہے اسکا
میرے طرف وہ بندہ ہے کہ میری عبادت کرتا ہے بغیر بخشش کے تو کہ دیوے
ربوبیت کو اسکا حق فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر نہ پیدا کرتا
اللہ تعالیٰ بہشت کو اور دوزخ کو تو کوئی بھی اسکی عبادت نہ کرتا اور
قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اگر نہ پیدا کرتا اللہ تعالیٰ بہشت کو اور نہ
دوزخ کو تو نہ ہوتا لائق عبادت کے فرمایا اللہ عزوجل نے وہ لائق ہے
اسکے کہ ڈریں اس سے اور لائق ہے اسکے کہ بخشے ڈرنیوالے کو پس جب موصوف
ہو فقیر اس صفت سے اور ثابت ہو جاوے اسکا افلاس اسکے مولا کے سوا سے
اور پاک ہو جاوے اسکا دل تعلق سے سب چیزوں سے اور فانی ہو جاوے
ان سے اور مرید ہو جاوے سچا اور غائب ہو جاوے اس سے سوا اسکے
پروردگار تھا کے تو ہوگا لائق اللہ تعالیٰ کی بزرگی پر یہ کہ وہ اسکی کارسازی
کرے اور اسکو راہ دکھاوے اور نعمت دیوے اسکو دنیا میں اپنی ملاقات
کے وقت تک پھر زیادہ کرے اسکو اسپر اور نئی کریں اسپر قسم قسم کی خلعتیں اور
نور اور نعمتیں اور اچھی زندگانی اور اپنی نزدیکی جیسے تیار کیا اور خبر دی ہے واسطے
اپنے دوستوں اور پیاروں کے اوپر سلام ہو اپنے قول سے پس نہیں جانتا کوئی جی
کیا چھپائی گئی ہے انکے واسطے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اس چیز کا کہ تھے کرتے
اور فرمودہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ میں نے تیار کیا ہے
اپنے بندے نیکوں کے لئے اسچیز کو کہ جسکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے
سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر گذرا پھر کہا ابوہریرہ نے پڑھو تم اگر چاہو پس
نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپائی گئی ہے انکے واسطے ٹھنڈک آنکھوں سے
آخر آیت تک پس اگر تو پھیر دے ہاتھ کے محتاج دل کے غنی کو کہ
عمل کرنیوالا ہے اپنے مولا کے حکم پر اسکی خبر کرنے میں تیرے لئے
اپنے حال سے بہ سبب اپنے عیال یا اپنے نفس کی فرمانبرداری کرنیوالا
اپنے اللہ کے لئے اسمیں ڈرنیوالا اس سے اور ترک نہ کرے تجھ سے مانگنا کیونکہ
تکلیف دی اسکو اس نے اور مبتلا کیا اسکو اسمیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کیا ہم نے

بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اَتَصْبِرُوْنَ وَهِيَ حَالَةٌ
لَا تَدُوْمُ بَلْ تَنْقَضِيْ عَنْ قَرِيْبٍ وَتَنْقُلُ اِلٰى مَا قُسِمَ
لَهٗ مِنَ الْغِنَا وَالْعِزِّ الدَّائِمِ بِقُرْبِ مَوْلَاهُ وَاِعْطَائِهٖ
عَافَاكَ اللّٰهُ يَا غَنِيَّ الْيَدِ فَقِيْرَ الْقَلْبِ الْجَاهِلَ
بِنَفْسِهٖ وَبِرَبِّهٖ وَمَنْشَاهُ وَمُنْتَهَاهُ بِاَنْ تَسْلُبَ الْغِنٰى
عَنْ يَدِكَ فَتَصِيْرَ فَقِيْرَ الْيَدِ كَمَا كُنْتَ فَقِيْرَ الْقَلْبِ
فَتَكُوْنَ اَبَدًا فَقِيْرًا اِلَى الْاَشْيَاءِ فَلَا تَشْبَعُ مِنْهَا حِرْصًا
عَلَيْهَا طَالِبًا لَهَا مُعَذَّبًا فِيْ اِرَادَتِهَا وَتَحْصِيْلِهَا وَهِيَ
غَيْرُ مَقْسُوْمَةٍ لَكَ كَمَا قِيْلَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ الْعُقُوْبَاتِ
طَلَبُ مَا لَا يُقْسَمُ اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَكَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ فَيُنَبِّهَكَ
لِذَنْبِكَ فَتَسْتَغْفِرَهٗ وَتَتُوْبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَتَعْتَرِفَ
بِتَقْرِيْطِكَ وَيَتُوْبَ عَلَيْكَ وَيَغْفِرَ لَكَ ذٰلِكَ فَتَئُوْبَ
اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

فَصْلٌ فِيْ اٰدَابِ الْفَقِيْرِ فِيْ فَقْرِهٖ فَيَنْبَغِيْ لِلْفَقِيْرِ
اَنْ تَكُوْنَ شَفَقَتُهٗ عَلٰى فَقْرِهٖ كَشَفَقَةِ الْغَنِيِّ عَلٰى
غِنَاهُ فَكَمَا اَنَّ الْغَنِيَّ يَفْعَلُ كُلَّ شَيْءٍ وَيَجْتَهِدُ حَتّٰى
لَا يَزُوْلَ غِنَاهُ فَكَذٰلِكَ يَنْبَغِيْ لِلْفَقِيْرِ اَنْ يَفْعَلَ حَتّٰى
ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَزُوْلَ فَقْرُهٗ فَلَا يَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَعَالٰى
فَقْرَهٗ اِلٰى غِنَاهُ اَوْ يَتَعَرَّضُ بِالْمَعَايِشِ وَالْاِكْتِسَابِ
وَالْاَسْبَابِ لِلْاِسْتِغْنَاءِ وَالتَّكَثُّرِ بِالْمَالِ لِلْعِيَالِ
وَعِفَّةِ النَّفْسِ عِنْدَ الضِّيْقَةِ وَمِنْ شَرْطِ الْفَقِيْرِ
اَنْ يَكْتَفِيَ مَعَ كِفَايَتِهٖ وَلَا يَاْخُذَ مَا لَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ وَيَتُوْبَ
لَعَلَّهٗ لِذٰلِكَ الْقَدْرِ اِمْتَثَالًا لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَخَوْفًا
مِنَ الْوُقُوْعِ فِيْ اَثَرِ قَتْلِ النَّفْسِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا اِنَّ
مَنْعَهٗ لِنَفْسِهٖ حَقُّهَا حَرَامٌ وَهُوَ الْقُوْتُ مِنَ الطَّعَامِ
وَالشَّرَابِ وَالْكِسْوَةِ وَالْقَدْرِ الَّذِيْ تَقُوْمُ بِهِ الْبِنْيَةُ
وَلَا يَضْعُفُ عَنْ اَدَاءِ الْاَحْكَامِ مِنَ الْاِتْيَانِ بِشَرَائِطِ
الصَّلٰوةِ مَا اَمْكَنَهَا وَمَا جَاهَهَا وَكُلُّ وَاجِبٍ يَتْرُكُهٗ

تمہارے بعض کو واسطے بعض کے آزمائش آیا صبر کرتے تم اور یہ ایک حالت ہے
کہ ہمیشہ نہیں رہتی بلکہ گذر جاوے گی جلدی اور جاوے گی اُسچیز کیطرف
کہ قسمت کی گئی اسکے لئے غنا اور عزت ہمیشہ کی سے اسکے مولیٰ کے قریب اور
اسکی بخشش ہیں تو تجھکو عذاب کریگا اللہ تعالیٰ اے ہاتھ کے غنی دل کے فقیر
نہ جاننے والے اپنے نفس اور اللہ کے اور اپنے آغاز اور انتہا کو ساتھ اسکے
کہ چھین لے دولتمندی تیرے ہاتھ سے تو ہو جاوے ہاتھ کا محتاج جیسے تھا
دل کا محتاج پس تو ہو ہمیشہ محتاج چیزوں کیطرف پس تو نہ سیر ہو اُن سے
حرص کرنیوالا اوپر طلب کرنیوالا انکے لئے عذاب پانیوالا اور انکے ارادے اور
انکے حاصل کرنے میں اور وہ نہیں قسمت کیگئیں واسطے تیرے جیسے کہا گیا ہے
تحقیق سخت تر عذابوں سے طلب کرنا اس چیز کا ہے جو قسمت نہیں کیگئی
مگر یہ کہ ڈالے تجھکو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے پس آگاہ کرے تجھکو تیرے گناہ پر پس
تو اس سے بخشش مانگے اور توبہ کرے اسکیطرف اس سے اور اقرار کرے اپنی تقصیر کا
اور اللہ توبہ قبول کرے تیری اور بخشدے تجھکو پس توبہ کرے طرف اللہ تعالیٰ کی وہ مہربان ہے سب مہربانوں سے
بخشنے والا مہربان **فصل** فقیر کے آداب میں اپنی فقیری میں پس لازم ہے فقیر کو یہ
ہو اسکی شفقت اپنی فقیری پر جیسے شفقت غنی کی اپنی غنا پر پس جیسے تحقیق غنی
کرتا ہے ہر چیز کو اور کوشش کرتا ہے تاکہ نہ دور ہو اسکی غنا پس اسی
طرح لازم ہے فقیر کو یہ کہ کرے مثل اسکی تو کہ نہ دور ہو اسکی فقیری پس نہ مانگے اللہ
اللہ عزوجل سے اپنی فقیری کا دور ہونا طرف اپنی غنی ہونیکے یا ہاتھ مارے
زندگی کے اسباب اور کسب کرنے اور اسبابوں کو واسطے غنی ہونے
اور بہت ہونے مال کے نہ واسطے عیال اور بچانے سوال کے نفس کے
وقت تنگی کے اور فقیر کی شرط سے ہے یہ کہ ٹھہر جاوے ساتھ اپنی کفایت
کے اور نہ لے اُس سے زیادہ کسی حال میں اور اسکا لینا اس قدر کو
واسطے بجا لانے حکم اللہ تعالیٰ کے اور واسطے خوف کرنے واقع ہونیسے جان کے
قتل کرنیکے گناہ میں فرمایا اللہ عزوجل نے اور مت قتل کرو اپنی جانوں
کو تحقیق اللہ پاک ہے ساتھ تمہارے مہربان کیونکہ اسکا روکنا اپنے نفس سے
اسکا حق حرام ہے اور وہ حق قوت کھانے اور پینے اور پہننے سے اور اسقدر
سے جس سے قائم ہو اسکے ساتھ وجود اور وہ نہ ضعیف ہو اللہ کے
حکموں کے ادا کرنے سے جیسے ادا کرنا نماز کی شرطوں کا
اور اسکے رکنوں اور اسکے واجبوں کا ہے اور چھوڑ دیوے

مَا هُوَ حَظُّهَا فَإِنْ كَانَتْ قِسْمَتُهُ عَلَيْهَا قَالَ الْيَوْمَ مِنْ
غَيْرِ أَنْ يَكُونَ هُوَ فِيهِ بَلْ يَفْعَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَلَا يَتَعَرَّضُ لِلْحَظِّ أَبَدًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَرِيضًا فَيُوصَفُ لَهُ
شَيْءٌ مِنَ الْحُظُوظِ يَتَنَاوَلُهُ عَلَى وَجْهِ التَّدَاوِي فَيَصِيرُ
الْحَظُّ حِينَئِذٍ حَقًّا فِي حَالِ مَرَضِهِ كَالْقُوتِ فِي حَالِ
صِحَّتِهِ وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ اسْتِلْذَاذُهُ بِفَقْرِهِ أَكْثَرَ مِنَ
اسْتِلْذَاذِ الْغَنِيِّ بِوُجُودِ غِنَاهُ وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُؤْثِرَ
ذُلَّهُ وَخُمُولَهُ وَعَدَمَ قَبُولِ النَّاسِ لَهُ وَقَصْدِهِمْ إِلَيْهِ
وَازْدِحَامِهِمْ لَدَيْهِ وَمِنْ شَرْطِهِ أَنْ يَكُونَ قَلْبُهُ
أَقْوَى بِصَفَاءِ الْحَالِ عِنْدَ خُلُوِّ يَدَيْهِ مِنَ الْمَالِ فَكُلَّمَا
قَلَّ الْفُتُوحُ كَثُرَ طِيبُ قَلْبِهِ وَقُوَّتُهُ وَنُورُهُ وَازْدَادَ
فَرَحُهُ بِشِعَارِ الصَّالِحِينَ وَأَمَّا إِذَا أَظْلَمَ ذَلِكَ قَلْبُهُ
وَأَوْحَشَهُ وَاسْتَخَطَّ عَلَى رَبِّهِ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مَفْتُونٌ
قَدْ أَحْدَثَ فِي فَقْرِهِ ذَنْبًا عَظِيمًا فَلْيَتُبْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَلْيَسْتَغْفِرْهُ وَلْيَخْلُدْ إِلَى التَّفْتِيشِ وَاللَّوْمِ
النَّفْسِ وَمِنْ حَقِّ الْفَقِيرِ أَنْ يَكُونَ كُلَّمَا كَثُرَ عِيَالُهُ
كَانَ قَلْبُهُ فِي بَابِ أَمْرِ الرِّزْقِ أَسْكَنَ وَبِرَبِّهِ أَوْثَقَ
يَمْتَثِلُ أَمْرَ رَبِّهِ فِي الْكَسْبِ لَهُمْ فِي الظَّاهِرِ وَيَسْكُنُ
إِلَى وَعْدِ رَبِّهِ فِي الْبَاطِنِ وَيَقْطَعُ بِأَنَّ لَهُمْ رِزْقًا
عِنْدَ اللَّهِ قَدْ وَعَدَ بِهِ وَقَدَّرَهُ وَهُوَ سَائِقُهُ إِلَيْهِمْ
عَلَى يَدِهِ أَوْ يَدِ غَيْرِهِ فَلَيْتَهُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَا يَكُونُ
قَضُولِيًّا يَدْخُلُ بَيْنَ الْخَلْقِ وَخَالِقِهِمْ بَلْ يَمْتَثِلُ
الْأَمْرَ فِيهِمْ وَلَا يَعْتَرِضُ وَلَا يَسْخَطُ وَلَا يَتَّهِمُ الرَّبَّ
وَلَا يَشُكُّ فِي وَعْدِهِ وَلَا يَشْكُو إِلَى أَحَدٍ بَلْ يَكُونُ
شَكْوَاهُ إِلَى رَبِّهِ وَإِنْزَالُ حَاجَتِهِ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
كَلَامُهُ وَسُؤَالُهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي تَوْفِيقِهِ بِالصَّبْرِ وَ
أَدَاءِ الْأَمْرِ فِي حُقُوقِهِمْ وَالرِّضَى بِمَا قَضَى عَلَيْهِمْ بِهِ فَإِنَّ
وَاثِقٌ بِهِ مُؤْتَمِنٌ وَسُؤَالُهُ لِتَسْهِيلِ رِزْقِهِمْ
وَتَيْسِيرِهِ فَهُوَ قَرِيبٌ مُجِيبٌ إِنَّمَا يَبْتَلِي عَبْدًا

کہ وہ نفس کی لذت ہی ہیں اگر ہوگی اُسکی قسمت پس وہ پہونچا یا جائیگا
اسکی طرف سوا اسکے کہ وہ ہو اسمیں بلکہ کریگا اللہ عزوجل پس نہ تعرض
ہمارے لذت کے لئے کبھی مگر یہ کہ وہ بیمار ہو پس بیان کیجاوے
اُسکے لئے کوئی چیز لذتوں سے پس اسکو پکڑے دوا کرنیکی وجہ پر
پس ہوجاوے گی لذت اُس وقت حق اسکی بیمار کے حال میں قوت
کیطرح اسکی صحت کے حال میں اور لازم ہے یہ کہ ہو اسکا لذت پانا اپنی
فقیری سے بہت زیادہ لذت پانے سے دولتمند کے اپنی دولتمندی کے
پانے سے اور اسکو لازم ہے یہ کہ پسند کرے اپنی ذلت اور اپنی گمنامی کو
اور نہ اپنے لئے لوگوں کے قبول کرنیکو اور انکے قصد کو اپنی طرف اور انکو جمع ہونیکو اپنے
پاس اور اسکی شرط میں ہے کہ ہو اسکا دل بہت قوی حال کی صفائی سے وقت
خالی ہونے اسکے ہاتھ کے مال سے پس جسقدر کم ہونگے فتوح زیادہ ہوگی دل کی
خوشی اور اسکی قوت اور اسکا نور اور بڑھیگی اسکی خوشی نیکوں کے شعار میں اور لیکن جب
اندھیرا کریگا وہ تہدستی اسکے دل کو اور اسکو وحشت میں ڈالے اور اسکو خفا کریگا اپنے رب پر
پس چاہیئے کہ وہ جانے تحقیق وہ فتنہ میں پڑا لگا ہے تحقیق اسنے پیدا کیا ہے اپنی فقیری میں
کوئی گناہ بڑا پس چاہیئے کہ توبہ کرے اللہ کیطرف اور اس سے بخشش مانگے اور ہمیشہ ہو
طرف جستجو اور تلاش کرنے اور ملامت کرنے اپنے نفس کے اور فقیر کے حق سے ہے یہ کہ
جسقدر زیادہ ہو اسکا عیال ہو اسکا دل باب میں رزق کے کام کے زیادہ آرام
پکڑنیوالا اور اپنے اللہ کے ساتھ زیادہ بھروسہ کرنیوالا عمل کرے اپنے رب کے حکم پر کسب
کرنے میں انکے لئے ظاہر میں اور آرام پکڑے اپنے رب کے وعدے کیطرف باطن میں اور یقین
کرے یہ کہ تحقیق انکے لئے رزق ہے اللہ تعالیٰ کے پاس بیشک اُس نے وعدہ کیا ہے
اسکا اور اسکو مقدر کیا ہے اور وہی پہونچانیوالا ہے اسکو انکیطرف اسکے ہاتھ پر یا اسکو غیر کے
ہاتھ پر پس چاہیئے کہ کنارہ ہو وہ بیان سے اور نہ ہو بھیڑ پس داخل ہو جاوے مخلوق اور انکو
خالق کے درمیان بلکہ بجالاوے حکم کو انمیں اور نہ اعتراض کرے اور نہ خفا ہو اور نہ
تہمت دے اللہ کو اور نہ شک کرے اسکے وعدہ میں اور نہ شکایت کرے
کسی کی طرف کہ ہو اسکی شکایت اپنے پروردگار کیطرف اور تمنا اپنی حاجت
کا اللہ تعالیٰ پر اور اپنی کلام اور سوال اللہ تعالیٰ سے اسکی توفیق دینے میں صبر اور حکم کے
ادا کرنیمیں انکے حق میں اور راضی ہونیمیں ساتھ اس چیز کے کہ اس نے قضا کی انپر انکو
لگاؤ کرنے اور لازم کرنیسے وہ اسکو انکی مشقت کو اور اس سے مانگے انکو رزق کا آسان کرنا
اور اسکا میسر کرنا پس وہ نزدیک ہے قبول کرنیوالا سوا اسکے نہیں کہ مبتلا کرتا ہے اپنے بندے کو

لِيَرُدَّهُ بِالْيَدِ إِلَيْهِ عَزَّوَجَلَّ لِأَنَّهُ يُحِبُّ الْمُلِحِّينَ لَهُ بِالسُّؤَالِ
لِأَنَّ بِالسُّؤَالِ يَتَمَيَّزُ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوبِ وَالسَّيِّدُ مِنَ الْعَبْدِ وَ
الْغَنِيُّ مِنَ الْفَقِيرِ وَيَخْرُجُ الْعَبْدُ مِنَ الْكِبْرِ وَالِاسْتِنْكَافِ
وَالتَّعَظُّمِ وَالنَّخْوَةِ إِلَى التَّوَاضُعِ وَالذِّلَّةِ وَالِافْتِقَارِ فَإِذَا
تَحَقَّقَ ذٰلِكَ مِنَ الْعَبْدِ تَحَقَّقَ الْإِجَابَةُ سَرِيعًا عَاجِلًا
مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ مِنَ الْفَوَائِدِ فِي الْعُقْبٰى وَمِنْ آدَابِهِ أَنْ
لَا يَكُونَ هَمُّهُ الْوَقْتَ الْمُسْتَقْبَلَ بَلْ يَكُونُ بِحُكْمِ
وَقْتِهِ لَا يَصْلُحُ لِلْوَقْتِ الثَّانِي بَلْ يَحْفَظُ الْحَالَ وَحُدُودَهَا
وَشَرَائِطَهَا وَآدَابَهَا مُطْرِقًا غَاضًّا عَمَّا سِوَاهَا لَا عَلَيْهَا
وَلَا دُونَهَا وَإِذَا نَبَا بِهِ الْحَالُ عَنْ غَيْرِهِ وَرُبَّمَا كَانَ هَلَاكُهُ
فِيهِ وَفِي الْحَالِ سَلَامَةٌ وَنِعْمَةٌ كَالْأَغْذِيَةِ فَمِنَ
الْأَغْذِيَةِ مَا يَزِيدُ لِشَخْصٍ عَافِيَةً وَلِآخَرَ سُقْمًا وَبَلَاءً
فَلَا يَنْبَغِي لِلْمُرِيدِ أَنْ يَتَنَاوَلَ شَيْئًا مِنْهَا إِلَّا بِأَمْرِ
الطَّبِيبِ وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِي لِلْفَقِيرِ أَنْ لَا يَخْتَارَ حَالَةً لِنَفْسِهِ
حَتّٰى يَدَعَ فِيهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَكُونَ هُوَ فِيهَا بَلْ يَفْعَلُ
الْمَوْلٰى عَزَّوَجَلَّ قَدَرًا مَحْضًا وَإِرَادَةً مُجَرَّدَةً لَا يَحِلُّ
لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَالَاتِ وَالْمَقَامَاتِ وَيُنْزِلُهَا بِهِ
فَيَفْعَلُ وَيُرْدِي حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَمْرُ الَّذِي أَمَاتَ وَأَحْيَا
وَيُقِلُّهُ مِنْهَا فِعْلُ الَّذِي مَنَّ وَأَعْطٰى وَأَفْقَرَ وَأَغْنٰى وَ
أَضْحَكَ وَأَبْكٰى لِأَنَّ ذٰلِكَ أَلْيَقُ بِهِ وَإِلٰى رُتْبَتِهِ أَقْرَبُ
وَأَدْنٰى هٰكَذَا انْقَدَمَ وَمَضٰى أَمْرُ مَنْ سَلَفَ مِنْ أُولِي
الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيقَةِ فِيمَا خَلَا فِيهِمُ الِاقْتِدَاءُ وَإِلٰى
رَبِّ الْخَلِيقَةِ الْمُنْتَهٰى وَمِنْ أَدَبِ الْفَقِيرِ أَنْ يَكُونَ
مُسْتَعِدًّا لِوُرُودِ الْمَوْتِ مُنْتَهِيًا لَهُ مُنْتَظِرًا مُتَرَقِّبًا
فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا لِيَكُونَ ذٰلِكَ عَوْنًا لَهُ عَلَى الرِّضٰى
بِفَقْرِهِ وَحَمْلِ مَا حَلَّ بِهِ مِنَ الْأَذٰى لِأَنَّ بِهِ يَقْصُرُ الْأَمَلَ
وَتَنْكَسِرُ النَّفْسُ وَيَزْهَدُ مِنْهَا وَفِيهَا شَهَوَاتُ الدُّنْيَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ
اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ وَمِنْ أَدَبِهِ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ قَلْبِهِ

تاکہ پھیرے اسکو ساتھ بلا کے اپنی طرف کیونکہ وہ دوست رکھتا ہی عاجزی
کرنیوالا اسکے لئے مانگنے میں کیونکہ مانگنے سے جدا ہو جاتا ہی پروردگار بندہ سے
اور آقا غلام سے اور دونہند فقیر سے اور نکل آتا ہے بندہ کبر اور عار کرنے
اور تعظیم اور کڑنے سے عاجزی اور خواری اور محتاجی کیطرف پس جب
ثابت ہو جاوے یہ صفت بندے سے تو ثابت ہو جاتی ہے قبولیت جلدی
شتابی سمیت اس ثواب کے کہ اسکے لئے ذخیرہ کیا جاتا ہی عقبے میں اور
فقیر کے آداب میں سے یہ ہے کہ نہ ہو اسکے لئے آئندہ وقت کا غم بلکہ ہو
اپنے وقت کے حکم میں نہ جہان کے دوسرے وقت کے لئے بلکہ نگاہ رکھے
حال کو اور اسکی حدوں اور اسکی شرطوں اور اسکے آداب کو سر نیچے کرنیوالا
آنکھیں بند کرنیوالا ہو اسکے سوا سے اس سے اعلیٰ کیلئے اور نہ اس سے کم کیلئے اور نہ
حرص کرے اپنے غیر کے حال کیطرف اور بہت بیمار ہوتا ہی اسکا ہلاک ہونا اس حال میں اور
وہ اسکو اہل کیلئے ہوتا ہی سلامتی اور نعمت جیسے کھانے کی چیزیں پس بعض کھانے کی چیزوں
میں سے وہ ہی کہ زیادہ کرتی ہی ایک شخص کو آرام اور اور شخص کیلئے بیماری اور بلا پس
نہیں جائز بیمار کو لینی کوئی چیز ان میں سے مگر طبیب کے حکم سے پس سیر لازم ہی فقیر کو
یہ کہ نہ اختیار کرے کسی حال کو اپنے نفس کے لئے یہانتک کہ داخل کیا جاوے
اسمیں غیر اسکے کہ ہووے وہ اسمیں بلکہ کرے مولیٰ عزوجل کیلئے محض تقدیر اور
ارادے سے نہ اتارے اپنے نفس کو حالتوں اور مقاموں میں کسی چیز میں اور وہ
اتارے اسکو اسمیں پس گمراہ ہو جاوے اور ہلاک ہو جاوے یہانتک کہ آوے اسکو اسکا حکم
جو مارتا اور جلاتا ہی اور لیجاوے اسکو اس حالت سے فعل اسکا جو منع کرتا ہی اور دیتا ہی اور محتاج
کرتا ہی اور غنی کرتا ہی اور ہنساتا ہی اور رلاتا ہی کیونکہ یہ اختیار نہ کرنا اسکو لائق تر ہے
اور اسکو پروردگار کیطرف بہت قریب اور بہت نزدیک ہی اسیطرح آگے ہو چکا اور گذر چکا ہے
کام ان لوگوں کا کہ گذر گئے اہل علم اور طریقہ میں سے اس زمانہ میں کہ گذر گیا پس
انہی کے ساتھ پیروی ہی اور مخلوق کو سب کیطرف سے انتہا اور فقیر کے آداب سے
یہ ہی کہ ہو تیار واسطے اترنے موت کی تیاری کرنیوالا اسکے لئے منتظر سب گھڑیوں
میں تاکہ ہو یہ مرنا دینیوالا اسکو لئے راضی رہنے والا اپنی فقیر میں اور اٹھاوے اسکو کہ آئی ہے
اسپر ایذا سے کیونکہ موت کو یاد کرنے سے البتہ کم ہو جاتی ہی امید اور ٹوٹ جاتا ہے
نفس اور دور ہو جاتی ہی اس نفس سے دنیا کی آرزوؤں کی بہرک
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کرو لذتوں کے گرانے والی کی یاد سے
یعنے موت کو اور فقیر کے آداب میں سے یہ ہے کہ نکالدے اپنے دل سے

ذِكْرٌ لِلْمَخْلُوقِيْنَ وَمِنْ اَدَبِهٖ اَنْ يَتَخَلَّقَ مَعَ الْغَنِيِّ اِذَا ذَكَرَ
عَلَيْهِ بِمَا تَصِلُ يَدُهُ اِلَيْهِ مِنَ الْقُوْتِ اَوْ فَاكِهَةٍ وَ
اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا لِاَنَّهُ بِقَلْبِهٖ مُحْتَرِزٌ عَنِ الْاَسْبَابِ
فَهُوَ بِالْاِيْثَارِ اَوْلٰى مِنَ الْغَنِيِّ الَّذِيْ هُوَ فِيْ اَسْرِ غِنَاهُ
اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ ذَا عِيَالٍ فِيْ ضِيْقِهٖ فَلَا يُضَيِّقُ عَلٰى عِيَالِهٖ
بِاِيْثَارِهٖ ذٰلِكَ لِلْغَنِيِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ يَعْلَمُ مِنْ عِيَالِهِ الْاِيْثَارَ
وَطِيْبَ النَّفْسِ بِذٰلِكَ وَالْمُوَافَقَةَ وَالصَّبْرَ وَالرِّضَاءَ وَ
الْمَعْرِفَةَ وَالْيَقِيْنَ وَالْاٰثَارَ تَظْهَرُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ عَلٰى
اَلْسِنَتِهِمْ وَجَوَارِحِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَحِيْنَئِذٍ لَا يُبَالِيْ
فِي الْبَذْلِ وَالْمَنْعِ وَالْاِيْثَارِ وَالْاِمْسَاكِ وَمِنْ اَدَبِ الْفَقِيْرِ اَنْ
لَا يَتْرُكَ الْاِحْتِيَاطَ فِي الْوَرَعِ فِيْ حَالِ ضِيْقِ الْيَدِ فَلَا
يَخْرُجُ اِلٰى مَا لَا يَحِلُّ فِي الشَّرْعِ لِفَقْرِهٖ فَيَخْرُجُ مِنَ الْوَرَعِ
اِلَى الرُّخَصِ لِاَنَّ الْوَرَعَ مَلَاكُ الدِّيْنِ وَالطَّمَعَ هَلَاكُهٗ
وَتَنَاوُلَ الشُّبُهَاتِ مَسَادٌ كَمَا قَالَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ
مَنْ لَمْ يُصَحِّبْهُ الْوَرَعُ فِيْ فَقْرِهٖ اَكَلَ الْحَرَامَ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ
فَعَلَيْهِ اَنْ لَّا يَتَعَلَّلَ اِلَى التَّاوِيْلَاتِ فِيْ دِيْنِهٖ فِيْ حَالِ فَقْرِهٖ
بَلْ يَرْتَكِبُ الْاَضْيَقَ وَالْاَحْوَطَ الَّذِيْ هُوَ الْعَزِيْمَةُ ؕ

فَصْلٌ فِيْ سُؤَالِ الْفَقِيْرِ فَمِنْ اَدَبِ الْفَقِيْرِ تَرْكُ
السُّؤَالِ لِلْخَلْقِ مَا دَامَ يَجِدُ عِنْدَهٗ مَا يَكْفِيْهِ فَاِنَّ الْحَاجَةَ
الضَّرُوْرَةُ وَالْحَاجَةُ الْمُحْوِجَةُ فَيَسْاَلُ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ
فَتَكُوْنُ حَاجَتُهٗ كَفَّارَتَهٗ فَحِيْنَئِذٍ يَتَسَلَّمُ لَهُ السُّؤَالَ
وَيَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يَسْاَلَ لِاَجْلِ نَفْسِهٖ مَا اَمْكَنَهٗ بَلْ لِعِيَالِهٖ عَلٰى
مَا قَدَّمْنَاهُ فَاِنْ كَانَ بِيَدِهٖ دَانِقٌ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلٰى دِرْهَمٍ
لَمْ يَسَعْ لَهُ السُّؤَالُ حَتّٰى يَصْرِفَ الدَّانِقَ وَيَخْلُوَ عَنِ
الْمَعْلُوْمِ جِدًّا كَمَا قِيْلَ لَا يَظْهَرُ مِنَ الْغَيْبِ شَيْءٌ مَا دَامَ
فِي الْجَيْبِ شَيْءٌ وَمِنْ شَرْطِ سُؤَالِهٖ لِلْخَلْقِ اَنْ لَّا يَرَاهُمْ
بَلْ تَكُوْنَ اِشَارَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَرٰى الْخَلْقَ
كَاَنْ وَكَّلَهُ وَاَمَّنَاهُ الْمُتَصَرِّفَ فِيْهِمُ الْمَفْعُوْلَ فِيْهِمْ
فَلَا يَتَّخِذُهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَكُوْنُ

مخلوق کی یاد کو اور اسکے ادب میں سے یہ ہے کہ خوشخوئی کرے دولتمند کے ساتھ
جب داخل ہو اس پر ساتھ اسچیز کے کہ پہونچے اسکا ہاتھ اسکیطرف قوت سے یا میوے
اور اگرچہ وہ ہو تھوڑی سی چیز کیونکہ تحقیق وہ اپنے دل سے پرہیز کرنیوالا ہے
اسباب سے پس وہ خلق اختیار کرنے میں زیادہ لائق ہے اس دولتمند سے
کہ وہ اپنی دولتمندی کی قید میں ہے مگر یہ کہ وہ ہو عیالدار تنگی میں
پس نہ تنگی کرے اپنے عیال پر اپنے اختیار کرنے میں اسکو واسطے دولتمند کے
مگر یہ کہ جانتا ہو اپنے عیال سے اختیار کرنا اور خوشی نفس کی اسمیں
اور موافقت اور صبر کرنا اور راضی ہونا اور معرفت اور یقین اور نور کہ ظاہر
ہوتے ہیں انکے دلوں سے انکی زبانوں پر اور انکے اعضاؤں اور انکے نفسوں میں پس اسوقت
نہ پرواکرے خرچ کرنے اور روکنے اور اختیار کرنے اور بند کرنے میں اور فقیر کے
آداب میں سے یہ ہے کہ نہ چھوڑے احتیاط کو پرہیزگاری میں تنگدستی کے حال میں پس
نہ نکلے اسچیز کیطرف کہ نہیں حلال شریعت میں بسبب اپنی محتاجی کے پس نکلے رخصتوں
سے رخصتوں کیطرف کیونکہ تحقیق پرہیزگاری دین کی جڑ ہے اور طمع اسکی ہلاکت ہے
اور شبہ کی چیزوں کا بگاڑ ہے دین کا جیسے کہا ہے بعض صالحین نے
جس شخص کے ساتھ نہ ہو پرہیزگاری اسکی فقیری میں تو کھاتا ہے حرام حالانکہ
وہ نہیں جانتا پس لازم ہے اوپر اسکے کہ نہ جھکے تاویلوں کیطرف اپنے دین میں
اپنی فقیری کی حالت میں بلکہ کرے بہت مشکل اور بہت احتیاط والی چیز کو کہ وہ عزیمت ہے

فصل بیان میں فقیر کے مانگنے کے پس فقیر کے ادب میں سوال کا ترک کرنا
ہے مخلوق سے جبتک پاوے اپنے پاس وہ چیز کہ اسکو کفایت کرے پس اگر اسکو پہنچا
کرے ضرورت اور حاجت محتاج کرنیوالی پس سوال کرے بقدر حاجت کے
پس ہوگی اسکی حاجت اسکا کفارہ پس اسوقت جائز ہے اس کا سوال
کرنا اور لازم ہے کہ نہ مانگے اپنے لئے جب تک ہوسکے بلکہ اپنے عیال کیواسطے جیسے ہم نے
آگے بیان کیا پس اگر ہو اسکے ہاتھ میں ایک دانق اور محتاج ہو ایک درہم کیطرف تو
نہیں ہے جائز اسکے لئے سوال کرنا یہانتک کہ خرچ کرے دانق کو اور خالی ہو سلامتی سے
کوشش جیسے کہا گیا ہے نہیں ظاہر ہوتی غائب سے کوئی چیز جبتک جیب میں کچھ ہو
اور اسکے لوگوں سے مانگنے کی شرط میں سے یہ ہے کہ انکو نہ دیکھے بلکہ اسکا اشارہ
اللہ عزوجل کیطرف اور دیکھے مخلوق کو مثل وکیلوں اور امینوں کے
کہ وہی تصرف کرنے والا ہے وہی کام کرنے والا ہے انمیں
پس نہ پکڑے انکو پروردگار سوا اللہ کے پس ہو اسکے

مَعْنٰی سُؤَالِهِمْ اِخْبَارٌ بِحَالِهِ وَعِيَالِهِ لَا شَكْوٰی
مِنْ رَبِّهِ وَيَكُوْنُ سُؤَالُهُ اِسْتِخْبَارًا فَيَقُوْلُ هَلْ دُفِعَ
لَنَا اِلَيْكَ بِشَیْءٍ هَلْ اُحِيْلَ عَلَيْكَ هَلْ اُذِنَ لَكَ يَا
وَكِيْلُ يَا خَازِنُ يَا اَمِيْنُ يَا مَمْلُوْكُ يَا فَقِيْرُ يَا مَنْ اَنَا
وَهُوَ سَوَاءٌ فِيْمَا فِيْ يَدِنَا لِلْمَالِكِ لَهٗ غَيْرُنَا كُلُّنَا فِيْ عِيَالِهٖ
فَاِذَا سَاَلَ عَلٰی هٰذَا الْوَجْهِ جَازَ لَهُ السُّؤَالُ وَاِلَّا فَلَا
وَلَا كَرَامَةَ لِكُلِّ مُشْرِكٍ دَجَّالٍ مُرَآءٍ عَابِدِ الْاَصْنَامِ
خَارِجٍ مِّنْ اَهْلِ الطَّرِيْقَةِ مُدَّعٍ كَذَّابٍ مُّنَافِقٍ
زِنْدِيْقٍ ثُمَّ اِنْ اُعْطِیَ شَكَرَ وَاِنْ مُنِعَ صَبَرَ هٰكَذَا
تَكُوْنُ صِفَاتُ الْفَقِيْرِ الصَّادِقِ وَلَا يَسْتَوْحِشُ بِالرَّدِّ
وَلَا يَتَغَيَّرُ فَيَسْخَطُ وَيَعْتَرِضُ وَيَذُمُّ الرَّادَّ لَهٗ فَيَظْلِمُ
لِاَنَّهٗ مَاْمُوْرٌ وَوَكِيْلٌ وَالْوَكِيْلُ هُوَ الَّذِیْ يَتَصَرَّفُ فِيْمَا
فِيْ يَدِهٖ بِاِذْنِ اٰمِرِهٖ وَمُوَكِّلِهِ الْمُعْطِیْ وَهُوَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ بَلْ يَرْجِعُ اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْاَلُهُ التَّيْسِيْرَ وَ
التَّسْهِيْلَ لِيَسْتَخِرَّ لَهُ الْقُلُوْبَ وَيُذِلَّ الصِّعَابَ وَيُدِرَّ
لَهُ الْاَرْزَاقَ وَيَسُوْقَ اِلَيْهِ الْاَطْعِمَةَ وَيَرْفَعَ عَنْهُ
الْجُوْعَ وَالْعَذَابَ وَالتَّبَذُّلَ اِلَی الْعَبِيْدِ وَالْاَرْبَابِ
وَلَعَلَّهٗ قَبَضَ اَيْدِیَ الْخَلْقِ عَنْهُ بِالْعَطَاءِ لِيَرُدَّهٗ
اِلَيْهِ فَيُلَازِمُ الْبَابَ وَيَرْفَعُ اِلَيْهِ دُعَآءَهٗ وَتَضَرُّعَهٗ اِلَّا اَنْ
فَيَكُوْنُ هُوَ الْمُعْطِیْ لَهٗ دُوْنَ الْعِبَادِ **فَصْلٌ** فِیْ
اٰدَابِ الْعِشْرَةِ فَيَنْبَغِیْ اَنْ يُحَسِّنَ الْعِشْرَةَ مَعَ اِخْوَانِهٖ
فَيَكُوْنَ مُنْبَسِطَ الْوَجْهِ غَيْرَ عَبُوْسٍ وَلَا يُخَالِفَهُمْ
فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ عَنْهُ بِشَرْطِ اَنْ لَّا يَكُوْنَ فِيْهِ خَرْقُ الشَّرْعِ
وَمُجَانَبَةٌ لِلْحَدِّ وَاِرْتِكَابٌ لِلْاِثْمِ بَلْ يَكُوْنُ مِمَّا اَبَاحَهُ
الشَّرْعُ وَاَذِنَ فِيْهِ الْوَبُّ وَلَا يَكُوْنُ مُمَارِيًا وَلَا لَجُوْجًا
وَيَكُوْنُ اَبَدًا مُسَاعِدًا لِلْاِخْوَانِ عَلَی الشَّرْطِ الَّذِیْ
ذَكَرْنَا وَمُتَحَمِّلًا عَنْهُمْ مَا يُخَالِفُوْنَهٗ فِيْهِ وَيَكُوْنُ صَبُوْرًا
عَلٰی اَذَاهُمْ غَيْرَ حَقُوْدٍ لَا يَنْطَوِیْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ عَلٰی
سُوْءِ ظَنٍّ وَمَكْرٍ غَيْرَ مُغْتَابٍ لَهُمْ فِیْ حَالِ غَيْبَتِهِمْ

اُن سے سوال کرنیکا معنے خبر دینا اپنے حال اور عیال سے نہ شکایت
کرنی اپنے پروردگار سے کہ ہو اسکا سوال خبر لینے کو پس کہے بھلا
سپرد کیا گیا ہے ہمارے لئے تیرے طرف کچھ بھلا تجھکو اذن دیا گیا ہے اے
وکیل اے خزانچی اے امانت دار اے مملوک اے فقیر اے وہ شخص کہ میں
اور وہ برابر ہیں اسچیز میں وہ انکے ہاتھ میں ہے جسکا مالک ہمارے
سوا ہے جسکے عیال میں ہم سب ہیں سوال کرے اسطرح جبتو اسکے لئے سوال کرنا جائز
ہوگا اور اگر نہ ہو پس نہیں جائز اور نہیں ہے کرامت واسطے ہر مشرک دجال
ریاکار بت پرست نکلنے والے کے اہل طریقہ پر دعوی کرنیوالا جھوٹ بولنیوالا منافق
زندیق کے پھر اگر وہ دیا جائے تو شکر کرے اور اگر نہ دیا جائے تو صبر کرے اسطرح ہوتی ہیں
صفتیں فقیر سچے کی اور نہ اداس ہو رد کرنے سے اور نہ متغیر ہو پس خفا
ہو جاوے اور اعتراض کرنے لگے اور مذمت کرنے لگے اپنے رد کرنیوالے کی پس ظلم کرے
اسپر کیونکہ وہ تو مامور اور وکیل ہے اور وکیل وہ ہے کہ تصرف کرے اسچیز میں
کہ اسکے ہاتھ میں ہے اپنے حکم دینے والے اور اپنے وکیل بنانیوالے اور اپنے دینے والیکے
اذن سے اور وہ اللہ پاک ہے بلکہ رجوع کرے اللہ کیطرف پس مانگے اس سے سہل کرنا اور آسان
کرنا تاکہ تابع کرے اسکے لئے دلوں کو اور خوار کرے اسکے لئے مشکلیں اور ڈالے
اسکے لئے رزق اور پہونچا دے اسکیطرف قسمیں اور اٹھا دے اس سے بھوک اور عذاب
کو اور خواری کو فلاسوں اور سوالداروں کیطرف اور شاید کہ اللہ تعالی فقیر
کرے لوگوں کے ہاتھوں کو اس سے دینے سے تاکہ اسکو پھیرے اپنی طرف پس وہ
لازم پکڑے اسکے دروازے کو اور اٹھا دے اپنی دعا اور عاجزی سے
پر وہ پس ہو وہی آپ دینے والا اسکو سوا بندوں کے **فصل**
اچھی زندگانی کرنیکے آداب میں اور لازم ہے فقیر کو پہ کہ اچھی کرے زندگانی اپنے
بھائیوں کے ساتھ پس ہو کھلے منہ نہ تیوری چڑھانیوالا اور نہ مخالفت کرے
اس چیز میں کہ وہ چاہتے ہوں اس سے بشرطیکہ نہ ہو اسمیں بہانا واسطے
شریعت کے اور گذرنا واسطے اسکے اور مرتکب ہونا واسطے گناہ کے بلکہ ہو وہ اسچیز سے
جسکو مباح رکھا ہو شریعت نے اور اجازت دی ہو اسمیں اور ریاکار نہ ہو اور نہ جھگڑنے والا
کرنیوالا نہ لڑائی کرنیوالا اور ہو ہمیشہ وہ رہائیوں کا اس شرط پر کہ
ہم نے ذکر کی اور اٹھانیوالا اوس سے اسچیز کو جسمیں وہ اسکی مخالفت کریں اور ہو
صبر کرنیوالا انکی ایذا پر نہ کینہ رکھنے والا اور نہ پیچھے کسی کے لئے انمیں سے جو خلق
اور ہو سکے اور مکر پر نہ طبیعت کرنیوالا اوس کے غائب ہونیکی حالت میں

وَلَا يَكُونُ سَيِّئَ الْحَضْرِ وَيَنُوبُ عَنْ أَخِيهِ فِي حَالِ غَيْبَتِهِ
عِنْدَهُ وَيَسْتُرُ الْعُيُوبَ عَلَى إِخْوَانِهِ مَا أَمْلَنَهُ وَإِنْ
مَرِضَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَادَهُ فَإِنْ ثَقُلَ عَنْ ذَلِكَ شَارَ
مَخْلِيَهِ فَهَنَّأَهُ بِالْعَافِيَةِ وَإِنْ مَرِضَ مَنْ هُوَ لَمْ يَعُدْهُ
بَعْضُ إِخْوَانِهِ اعْتَذَرَ عَنْهُ فَإِذَا مَرِضَ لَمْ يُقَابِلْهُ
بِذَلِكَ بَلْ يَعُودُهُ وَيَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ وَيُعْطِي مَنْ
حَرَمَهُ وَيَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَإِذَا أَسَاءَ أَحَدُهُمْ إِلَيْهِ
اعْتَذَرَ عَنْهُ عِنْدَ نَفْسِهِ وَيَرْحَمُ بِالْمَلَامَةِ عَلَى
نَفْسِهِ وَلَا يَرَى مِلْكَهُ مَمْنُوعًا عَنْ غَيْرِهِ مِنَ الْإِخْوَانِ
وَلَا يَحْتَقِرُ فِي مِلْكِهِمْ يَسِيرًا إِذْنِهِمْ وَلَا يَنْسَى الْوَرَعَ
فِي جَمِيعِ حَرَكَاتِهِ وَسَكَنَاتِهِ وَإِنِ انْبَسَطَ مَعَهُ أَحَدٌ
مِنْ إِخْوَانِهِ فِي شَيْءٍ مِنْ مَالِهِ أَجَابَهُ إِلَى ذَلِكَ مُسْرِعًا
مُسْتَبْشِرًا فَرِحًا مَسْرُورًا مُتَقَلِّدًا مِنَّتَهُ فِي ذَلِكَ
مِنَّةً حَيْثُ جَعَلَهُ أَهْلًا لِيَلْبَسَ بِسَاطَتَهُ مَعَهُ وَإِنْزَالِ
حَاجَتِهِ بِهِ وَلَا يَسْتَعِيرُ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا إِنْ أَمْلَنَهُ
وَإِنِ اسْتَعَارَ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا لَا يَسْتَرِدُّهُ مَا أَمْلَنَهُ
لِأَنَّهُ مَا اسْتَعَارَ مِنْهُ إِلَّا لِحَاجَتِهِ وَلَا يَلِيقُ بِالْفُتُوَّةِ
اسْتِرْدَادُ الْمَعَارِ كَمَا لَا يَحْسُنُ فِي الشَّرْعِ اسْتِرْجَاعُ
الْهَدِيَّةِ وَالْهِبَةِ وَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ فَلْيُيَسِّرْ
إِعَارَتَهُ وَلَا يَمْنَعْهُ مِنْ ذَلِكَ وَلَوْ كُلَّ يَوْمٍ إِذْ لَا يَلِيقُ
بِحَالِهِ أَنْ يَتَفَرَّدَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بِمَالِهِ لِأَنَّهُ لَيْسَ
لَيْسَ فِي يَدِهِ شَيْءٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَلَا يَمْلِكُهُ شَيْءٌ كُلُّ
مَنْ مَلَكَ شَيْئًا فَذَلِكَ الشَّيْءُ يَمْلِكُهُ لِأَنَّ الْمَرْءَ عَبْدُ
لِمَنْ مَلَكَ مَا بِيَدِهِ بَلْ يَرَى الْأَشْيَاءَ الَّتِي فِي يَدِهِ
مِلْكًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ وَدِيعَةُ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلُ كُلِّ مُتَصَرِّفٍ فِي مِلْكِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا
مَا كَانَ فِي يَدِ الْغَيْرِ فَيَسْتَعْمِلُ فِيهِ حُكْمَ الشَّرْعِ وَالْكَ

اور نہ ہو سامنے برا کہنے والا اور درگزر کرے اپنے بھائی سے
اس سے اور ڈھانپے عیبوں کو اپنے بھائیوں پر جتنی طاقت رکھتا ہو
کوئی ان میں سے تو اسکی بیمار پرسی کرے پس اگر نہ
کوئی شغل تو جاوے اسکیطرف پس بیمار کہا دے اسکو عافیت کی اور اگر بیمار
ہو جاوے آپ اور اسکی عیادت نہ کرے اسکے بھائیوں میں سے بعض تو عذر
جو عذر رکھے اسکے پھر اگر وہ بیمار ہو جاوے تو نہ کرے اسکا بدلا اس سے بلکہ اسکی عیادت
کرے اور ملاوے اس شخص کو جو اسکو توڑے اور جو محروم رکھے اسکو اور معاف کرے جو اس پر
ظلم کرے اور جب برائی کرے کوئی انکا اسکیطرف تو عذر قبول کرے اس کا اپنے نفس کے
نزدیک اور ملامت کرے اپنے نفس پر اور نہ دیکھے اپنی ملک کو ممنوع اپنے غیر سے
اپنے بھائیوں میں سے اور نہ سینہ زوری کرے انکے ملک میں بغیر انکی اذن کے اور نہ
بھولے پرہیزگاری کو اپنے سب حرکات و سکنات میں اور اگر خوش ہو اسکو ساتھ
کوئی اسکے بھائیوں میں کسی چیز میں اسکے مال میں سے تو اسکو قبول کرے
اسکیطرف جلدی خوش و خرم مسرور گلے میں پٹہ ڈالنے والا اس سے بہلے میں کا
اسلئے کہ کیا اسکو لائق وسطہ فراخی کرنیکی ساتھ اسکے اور پورا کرنے حاجت اسکی کے ساتھ
اور نہ عاریت کرے کسی سے کچھ اگر اس سے ہو سکے اور اگر عاریت لے کوئی اس سے کچھ تو نہ
نہ لیوے جہاں تک ہو سکے کیونکہ اس نے نہیں عاریت لی اس سے مگر اپنی حاجت کے لئے
اور نہیں لائق ہے مروت کہ عاریت دی ہوئی چیز کا پھیر لینا جیسے ہبہ نہیں
شریعت میں ہدیہ اور ہبہ کا واپس کرنا پس اگر قادر نہ ہو اسپر پس چاہئے
کرے اسکی عاریت دینے میں اور نہ منع کرے اسکو اس سے اگر ہر روز ہو کہ پسند نہیں اللہ
اسکے حال کے یہ کہ اکیلا ہو کسی سے لوگوں میں سے اپنے مال کے ساتھ کیونکہ وہ
امین ہے نہیں ہے کسی چیز کی قید میں ان چیزوں میں سے پس مالک ہو سکی کوئی چیز
پس جو شخص مالک ہو کسی چیز کا پس وہی چیز مالک ہے اسکی کیونکہ
تحقیق مرد بندہ ہے اسکا جسکے ہاتھ میں ہے باگ اسکی بلکہ دیکھے
ان چیزوں کو کہ اس کے ہاتھ میں ہیں ملک ہیں واسطے اللہ تعالیٰ
کے اور وہ آپ اور باقی سب لوگ بندے ہیں اللہ پاک کے
اور سب برابر ہیں اللہ عزوجل کے ملک میں ولیکن جو ہو غیر کے
ہاتھ میں عمل کرے اس میں شریعت اور پرہیزگاری کے ساتھ کہ

أَنْ يَسْتُرَ حَالَهُ عَنْ إِخْوَانِهِ مَا أَمْكَنَهُ لِئَلَّا يَشْتَغِلَ
إِخْوَانُهُ بِسَبَبِهِ فَيَتَكَلَّفُوا لَهُ وَكَذَلِكَ إِنْ مَسَّهُ
شَيْءٌ أَوْ أَصَابَهُ حُزْنٌ لَا يُظْهِرُ ذَلِكَ لِإِخْوَانِهِ وَلَا
يَتَنَغَّصُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْفَرَحِ وَالسُّرُورِ وَالرَّاحَةِ
وَلَذَّةِ الْعَيْشِ وَإِنْ رَأَى إِخْوَانَهُ مَنْزُولًا بِهِمْ غَمٌّ وَ
هَمٌّ وَقَدْ أَظْهَرُوا فَرَحًا وَسُرُورًا سَاعَدَهُمْ فِي
الظَّاهِرِ مِنْ إِظْهَارِ النَّشَاطِ وَالِاسْتِبْشَارِ وَيَكْتُمُ
عَنْهُمْ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الِاسْتِيحَاشِ وَالْحُزْنِ وَالْهَمِّ
فَلَا يُقَابِلُهُمْ بِمَا يَكْرَهُونَ وَلَا يُخَالِفُ عَنْهُمْ فِي شَيْءٍ
مِنْ ذَلِكَ وَيَنْبَغِي لَهُ فِي أَدَبِ حُسْنِ الْعِشْرَةِ إِذَا سُئِلَ
مِنْ شَيْءٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ وَيَرُدَّ قَلْبَهُ إِلَيْهِ
لِتَرْمَلَ وَهَشَتَهُ وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُعَاشِرَ كُلَّ أَحَدٍ
مِنْ حَيْثُ هُوَ لَا يُكَلِّفُهُ مُجَاوَزَةَ حَدٍّ وَمُوَافَقَتِهِ
بَلْ يُتَابِعُهُ فِيمَا عَلَيْهِ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ مَا لَمْ يَكُنْ
فِيهِ خَرْقًا لِلشَّرْعِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُمِرْنَا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَنْ نُحَدِّثَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ
عُقُولِهِمْ وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُعَاشِرَ مَنْ دُونَهُ بِالشَّفَقَةِ
عَلَيْهِ وَمَنْ هُوَ فَوْقَهُ بِالْإِجْلَالِ وَمَنْ هُوَ مِثْلُهُ بِالْإِفْضَالِ
وَالْإِيثَارِ وَالْإِحْسَانِ **فَصْلٌ** فِي آدَابِ الْفُقَرَاءِ عِنْدَ
الْأَكْلِ مِنْ ذَلِكَ أَنْ لَا يَأْكُلُوا بِالشَّرَهِ وَلَا عَلَى الْغَفْلَةِ
بَلْ يَذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُوهُ عِنْدَ الْأَكْلِ وَلَا يَمْسَحُوا
وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ لَا يُمَيِّزُوا أَيْدِيَهُمْ عِنْدَ الطَّعَامِ قَبْلَ مَنْ
هُوَ فَوْقَهُمْ وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ لَا يَقُولُوا لِغَيْرِهِمْ كُلْ
وَلَا يَضَعُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَيْئًا بَيْنَ يَدَيْ غَيْرِهِمْ
وَلَا عَلَى طَرِيقِ الْخِدْمَةِ وَلَا عَلَى طَرِيقِ الِانْبِسَاطِ إِلَّا
صَاحِبُ الطَّعَامِ فَإِنَّهُ مُسَلَّمٌ لَهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ نَوْعُ
خِدْمَةٍ مِنْهُ وَلَا يَقُولُوا لِصَاحِبِ الطَّعَامِ كُلْ مَعَنَا
وَإِذَا أُجْعِلَ مَوْضِعًا فَلَا يَخْتَارُ غَيْرَهُ وَيَقْعُدُ حَيْثُ

اپنا حال چھپانا اپنے بھائیوں سے حتی الامکان تاکہ نہ مشغول ہوں انکے
دل اُسکے سبب سے پس وہ تکلف کریں اُسکے لئے اور اسی طرح اگر لگے اسکو
کوئی غم یا پہونچے اسکو حزن تو نہ ظاہر کرے اسکو اپنے بھائیوں سے اور نہ برا گنیدہ
کرے اپنپر اس فرحت اور خوشی اور راحت اور زندگی کی لذت کو جس میں
وہ ہیں اور اگر دیکھے اپنے بھائیوں کو اُپر اُتارا گیا غم اور اندیشہ اور وہ ظاہر کرتے
فرحت اور خوشی تو انکی مدد کرے ظاہر میں خوشی اور خرمی کے ظاہر کرنیسے
اور چھپاوے اُن سے وہ جس میں وہ ہیں اُداسی اور غم اور اندیشہ سے پس انکا
مقابلہ نہ کرے اس چیز سے کہ مکدر ہو وہ جانیں اور نہ مخالفت کرے اُن سے کسی چیز
میں اس سے اور لازم ہے اسکو ادب میں اچھی گذران کرنیکے جب اُداس ہو
کسی چیز سے یہ کہ کلام کرے اچھے خلق میں اور پھیرے اپنے دل کو اسکی
طرف تو کہ دور ہو اُداسی اور لازم ہے اسکو اچھا برتاؤ کرنا ہر ایک سے
اس وجہ سے کہ وہ اسکو تکلیف نہ دے اسکی حد اور اسکی موافقت سے
گذر کر بلکہ اُسکی پیروی کرے وہ اُس چیز میں جسپر وہ آدمی ہو جب
تک نہ ہو اسمیں خلاف شریعت کا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ہم پیغمبروں کے گروہ حکم کئے گئے ہیں یہ کہ ہم بیان کریں لوگوں
سے اُنکے عقلوں کے قدر پر اور لازم ہے فقیر کو یہ برتاؤ کرے اس سے
جو اس سے کم ہے اسپر شفقت کرنے سے اور اس سے جو اس سے
بڑا ہے بزرگی کرنے سے اور اس سے جو اسکی مثل ہے بخشش اور
اپنے پسند کرنے اور احسان کرنے سے **فصل** فقیروں کے آداب
میں سے وقت کھانیکے ان آداب میں سے یہ ہے کہ نہ کھاویں حرص سے اور نہ
غفلت سے بلکہ یاد کریں اللہ تعالیٰ کو اپنے دلوں سے کھانیکے وقت اور نہ
بھولیں اسکو اور اُن آداب میں سے یہ ہے کہ نہ لپٹے کریں اپنے ہاتھ نزدیک
کھانیکے پہلے اُس شخص سے کہ وہ ہو بزرگ اُنکا اور ان آداب میں سے ہے
کہ نہ کہیں اپنے غیر سے جو کھا اور نہ رکھیں اس چیز میں سے کہ اُنکے آگے ہے
کچھ اپنے غیر کے آگے نہ خدمت کے طریقہ پر اور نہ خوشی کے طریقہ پر مگر کھانا
کھلانیوالا کیونکہ یہ تحقیق جائز ہے اسکے لئے کیونکہ یہ تحقیق ایک خدمت کا
قسم ہے اس سے اور نہ کہیں کھانا کھلانیوالے سے نوکھا ہمارے ساتھ
جو بیٹھا یا جاوے ایک جگہ میں پس نہ اختیار کرے اور جگہ کو اور بیٹھا رہے جہاں حکم کیا گیا
ہو اور نہ اٹھاوے اپنا ہاتھ کھانے سے جب تک کھاوے جو اُسکے ساتھ ہو

لِئَلَّا يَحْتَشِمَ صَاحِبُهُ فَيَمْلَهُ عَلَى الِامْتِنَاعِ وَلَا يَنْبَغِي
اَنْ يَرْفَعَ الطَّعَامَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْفَقِيرِ مَا دَامَ
يَاْكُلُ وَمَا دَامَ عَيْنُهُ عَلَيْهِ وَيُسَاعِدُ الْاَصْحَابَ
عَلَى الْاَكْلِ بِقَدْرِ مَا لَا يَكُونُ مُخَالِفَةً وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ
شَهْوَةٌ وَلَا يَنْبَغِي اَنْ يَقُومَ عَلَى الْمَائِدَةِ اَحَدًا وَاِنْ عُرِضَ
عَلَيْهِ الْمَاءُ لَا يَرُدُّ السَّاقِيَ وَلَوْ بِقَطْرَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَوْ قَامَ
صَاحِبُ الطَّعَامِ بِالْخِدْمَةِ لَا يَمْنَعُ وَلَوْ اَرَادَ صَبَّ الْمَاءِ
عَلَى يَدِهِ فَلَا يَمْتَنِعُ وَيَنْبَغِي اَنْ يَاْكُلَ مَعَ الْاَغْنِيَاءِ بِالتَّوَاضُعِ
وَمَعَ الْفُقَرَاءِ بِالْاِيثَارِ وَمَعَ الْاِخْوَانِ بِالْاِنْبِسَاطِ وَلَا
يَخْطُرُ الْاَكْلَ بِبَالِهِ اِلَّا اِذَا حَضَرَ فَحِينَئِذٍ يَاْكُلُ وَلَا
يُسَاعِدُ نَفْسَهُ فِي اشْتِهَاءِ شَهْوَةٍ وَلَعَلَّهَا لَمْ تَكُنْ
مَقْسُومَةً لَهُ فَلَا يَنَالُهَا اَبَدًا فَيَبْقَى مَحْجُوبًا بِهَا عَنِ اللّٰهِ
تَعَالَى وَيَشْتَغِلُ بِهَا عَنْ طَاعَتِهِ وَمُرَاقَبَةِ حَالِهِ
فَاِذَا اَعْرَضَ عَنْ ذٰلِكَ وَاشْتَغَلَ بِحَالِهِ كَانَ سَلِيمًا
فَاِنْ كَانَتْ مَقْسُومَةً لَهُ تَدْ حَضَرَتْ اِشْتَهَاهَا وَ
تَنَاوَلَهَا وَشَكَرَ اللّٰهَ تَعَالَى وَلَا يَجْعَلُ الْاَكْلَ هَمَّهُ وَ
يُعَلِّقُ قَلْبَهُ بِهِ وَلَا يَجْعَلُهُ حَدِيثَهُ بَلْ يُهْمِلُهُ مَعَ
تَشْبِيهِ بِاَنَّهَا مَرِيضَةٌ وَمِنْ حَالِهَا الْاِحْتِمَاءُ عَنِ
الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالشَّهَوَاتِ حَتّٰى يَبْرَءَ عَنِ الْمَرَضِ
فَالْمَرَضُ هَوَاهَا وَاِرَادَتُهَا مُنَاهَا وَالرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ
طَبِيبُهَا وَمُدَاوِيهَا فَاِذَا بُعِثَتْ لِلطَّعَامِ وَالشَّرَابِ عَلَى
يَدِ مَمْلُوكٍ تَنَاوَلَهَا وَعَلِمَ اَنَّ دَوَاءَهَا وَعَافِيَتَهَا فِي ذٰلِكَ
دُونَ غَيْرِهِ وَاشْتَغَلَ بِحِفْظِ الْحَالِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَاِخْرَاجِ
الْاَشْيَاءِ مِنَ الْقَلْبِ وَالْاِرْتِكَانِ اِلَى شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ
وَالطُّمَاْنِينَةِ اِلَيْهِ اَبَدًا فِي جَمِيعِ حَرَكَاتِهِ وَسَكَنَاتِهِ

فَصْلٌ فِي اٰدَابِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ لَا يَمْنَعَ
شَيْئًا يَلُونَهُمْ مِنْ اَصْحَابِهِمْ مِنْ ثِيَابِهِمْ وَسَجَّادَتِهِمْ
وَرَكْوَتِهِمْ وَمَا يَجْرِي مَجْرَاهُ لَوْ وَلِيَ اَحَدٌ مِنْهُمْ شَيْئًا
مِنْ ذٰلِكَ لَا يَسْتَوْحِشُ مِنْهُ وَلَا يَمْنَعُهُ فَاِنَّ مَنْعَهُ

لئلا يحتشم صاحبه فيحمله على الامتناع ولا ينبغي
ان يرفع الطعام من بين يدي الفقير ما دام
ياكل وما دام عينه عليه ويساعد الاصحاب
على الاكل بقدر ما لا يكون مخالفة وان لم يكن به
شهوة ولا ينبغي ان يقوم على المائدة احدا وان عرض
عليه الماء لا يرد الساقي ولو بقطرة واحدة ولو قام
صاحب الطعام بالخدمة لا يمنع ولو اراد صب الماء
على يده فلا يمتنع وينبغي ان ياكل مع الاغنياء بالتواضع
ومع الفقراء بالايثار ومع الاخوان بالانبساط ولا
يخطر الاكل بباله الا اذا حضر فحينئذ ياكل ولا
يساعد نفسه في اشتهاء شهوة ولعلها لم تكن
مقسومة له فلا ينالها ابدا فيبقى محجوبا بها عن الله
تعالى ويشتغل بها عن طاعته ومراقبة حاله
فاذا اعرض عن ذلك واشتغل بحاله كان سليما
فان كانت مقسومة له تد حضرت اشتهاها و
تناولها وشكر الله تعالى ولا يجعل الاكل همه و
يعلق قلبه به ولا يجعله حديثه بل يهمله مع
تشبيه بانها مريضة ومن حالها الاحتماء عن
الطعام والشراب والشهوات حتى يبرء عن المرض
فالمرض هواها واراداتها منالها والرب عز وجل
طبيبها ومداويها فاذا بعثت للطعام والشراب على
يد مملوك تناولها وعلم ان دواءها وعافيتها في ذلك
دون غيره واشتغل بحفظ الحال والمراقبة واخراج
الاشياء من القلب والارتكان الى شيء من الاشياء
والطمانينة اليه ابدا في جميع حركاته وسكناته

فصل في اداب بعضهم مع بعض من ذلك ان لا يمنع
شيئا يلون منهم من اصحابهم من ثيابهم وسجادتهم
وركوتهم وما يجري مجراه لو ولي احد منهم شيئا
من ذلك لا يستوحش منه ولا يمنعه فان منعه

لئلا يحتشم صاحبه فيحمله على الامتناع ولا ينبغي
ان يرفع الطعام من بين يدي الفقير ما دام
ياكل وما دام عينه عليه ويساعد الاصحاب
على الاكل بقدر ما لا يكون مخالفة وان لم يكن به
شهوة ولا ينبغي ان يقوم على المائدة احدا وان عرض
عليه الماء لا يرد الساقي ولو بقطرة واحدة ولو قام
صاحب الطعام بالخدمة لا يمنع ولو اراد صب الماء
على يده فلا يمتنع وينبغي ان ياكل مع الاغنياء بالتواضع
ومع الفقراء بالايثار ومع الاخوان بالانبساط ولا
يخطر الاكل بباله الا اذا حضر فحينئذ ياكل ولا
يساعد نفسه في اشتهاء شهوة ولعلها لم تكن
مقسومة له فلا ينالها ابدا فيبقى محجوبا بها عن الله
تعالى ويشتغل بها عن طاعته ومراقبة حاله
فاذا اعرض عن ذلك واشتغل بحاله كان سليما
فان كانت مقسومة له تد حضرت اشتهاها و
تناولها وشكر الله تعالى ولا يجعل الاكل همه و
يعلق قلبه به ولا يجعله حديثه بل يهمله مع
تشبيه بانها مريضة ومن حالها الاحتماء عن
الطعام والشراب والشهوات حتى يبرء عن المرض
فالمرض هواها واراداتها منالها والرب عز وجل
طبيبها ومداويها فاذا بعثت للطعام والشراب على
يد مملوك تناولها وعلم ان دواءها وعافيتها في ذلك
دون غيره واشتغل بحفظ الحال والمراقبة واخراج
الاشياء من القلب والارتكان الى شيء من الاشياء
والطمانينة اليه ابدا في جميع حركاته وسكناته

فصل في اداب بعضهم مع بعض من ذلك ان لا يمنع
شيئا يلون منهم من اصحابهم من ثيابهم وسجادتهم
وركوتهم وما يجري مجراه لو ولي احد منهم شيئا
من ذلك لا يستوحش منه ولا يمنعه فان منعه

ولا ينبغي

عَلٰى سَجَّادَةِ غَيْرِهٖ وَلَا يَبْسُطُ سَجَّادَتَهٗ عَلٰى سَجَّادَةِ
مَنْ هُوَ وَاقِفٌ فِي الصَّلٰوةِ وَلَوْ مَدَّ اَحَدٌ يَدَهٗ اِلٰى كَتِفِهٖ
لَا يَمْنَعُهٗ وَلَا يَمُدُّ هُوَ يَدَهٗ اِلٰى كَتِفِ غَيْرِهٖ وَلَا يَسْتَخْدِمُ
اَحَدًا مِنَ الْفُقَرَاءِ وَيَخْدِمُ هُوَ بِنَفْسِهٖ كُلَّ اَحَدٍ وَيَغْمِزُ
اَرْجُلَ الْفُقَرَاءِ وَلَوْ اَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَغْمِزَ رِجْلَهٗ لَا يَمْنَعُهٗ
وَاِذَا دَخَلَ الْحَمَّامَ فَلَيْسَ فِي اٰدَابِ الْفُقَرَاءِ اَنْ يُمَكِّنُوا
الْفَقِيْرَ مِنْ دَلْكِهِمْ وَلَوْ اَرَادَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ لِبَعْضِ مُكَّنِهٖ
مِنْهُ وَلَا يَمْنَعُهٗ وَاِذَا نَظَرَ فَقِيْرٌ اِلٰى شَيْءٍ مِنْ خِرْقَةِ
اَوْ سَجَّادَتِهٖ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلْيَدْفَعْهُ اِلَيْهِ فِي الْوَقْتِ
وَلْيُؤْثِرْهُ بِهٖ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَجْعَلَ الْفُقَرَاءُ فِي انْتِظَارِهٖ عِنْدَ
الْاَكْلِ وَكَذٰلِكَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَا يُؤْذِيْ قَلْبَ اَحَدٍ بِاَنْ
يَنْتَظِرَهٗ مَا اَمْكَنَهٗ فَاِنَّ الْمُنْتَظِرَ مُسْتَثْقَلٌ وَاِذَا اَرَادَ
اَنْ يُقَدِّمَ اِلٰى فَقِيْرٍ طَعَامًا فَيَجِبُ اَنْ لَا يَحْبِسَهٗ فِي
الْاِنْتِظَارِ لِاَنَّ اِنْتِظَارَ الْمَرَقَةِ ذُلٌّ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَتَخَيَّرَ
شَيْئًا مِمَّا يُمْكِنُهٗ وَاِذَا كَثُرَ الطَّعَامُ كَثِيْرًا فَلَا يَاْكُلُ
اِلَّا بَعْدَ مَا يَفْضُلُ مِنْهُمْ وَيَجْتَهِدُ فِيْ تَقْدِيْرِ الطَّعَامِ
اِلَى الْفُقَرَاءِ اَنْ يَكُوْنَ اَنْظَفَ مَا يُمْكِنُهٗ وَاَوْفٰى لَهُمْ
وَاِنْ كَانَ فِيْ قَوْمٍ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَتَفَرَّدَ عَنْهُمْ بِاَكْلِ
شَيْءٍ وَلَا يَاْخُذَ شَيْئًا فَاِنْ فُتِحَ لَهٗ بِشَيْءٍ يَنْبَغِيْ
اَنْ يُطْعِمَهٗ فِي الْوَسَطِ وَاِنْ رَمَضَ وَهُوَ بَيْنَ قَوْمٍ
فَاحْتَاجَ اِلٰى تَخْصِيْصِهٖ بِدَوَاءٍ فَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ
يَسْتَاْذِنَ الْجَمَاعَةَ فِيْ ذٰلِكَ وَاَمَّا اِذَا نَدَلَ
بِبَاطِلٍ اَوْ مَدْرَسَةٍ وَفِيْهَا شَيْخٌ اَوْ خَادِمٌ
فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ بِحُكْمِ ذٰلِكَ الشَّيْخِ وَلَا يَفْعَلَ
شَيْئًا اِلَّا بِاسْتِطْلَاعِ رَاْيِهٖ وَاِذَا وَرَدَ عَلٰى قَوْمٍ فَيَنْبَغِيْ
اَنْ يُوَافِقَهُمْ عَلٰى مَا هُمْ عَلَيْهِ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَرْفَعَ
صَوْتَهٗ بَيْنَ الْفُقَرَاءِ بِتَسْبِيْحٍ وَقِرَاءَةٍ بَلْ يُخْفِيْ
ذٰلِكَ عَنْهُمْ وَيَتَدَبَّرُهٗ اَوْ يَنْقُلُ ذٰلِكَ اِلٰى فِكْرٍ
اَوِ اعْتِبَارٍ اَوْ عِبَادَةٍ بَاطِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْخَوَاصِّ

اپنے غیر کے مصلے پر اور نہ بچھاوے اپنا مصلے اُس شخص کے مصلے پر
جو اس سے بزرگ ہو بیچ میں اور اگر لینا کرے کوئی اپنا ہاتھ اسکے بازو کیطرف تو
اسکو منع نہ کرے اور نہ لینا کرے وہ اپنا ہاتھ اپنے غیر کے بازو کیطرف اور نہ
خدمت طلب کرے کسی سے فقیروں میں سے اور خدمت کرے وہ آپ ہر ایک کی اور
دباوے فقیروں کے پاؤں اور اگر ارادہ کرے کوئی یہ کہ دباوے اسکا پاؤں تو اسکو منع
نہ کرے اور جب داخل ہو حمام میں پس نہیں ہے فقیروں کے آداب میں یہ کہ جگہ دیں
ملنے کو کھڑے ہونیوالے کو اپنے ملنے سے اور اگر ارادہ کرے انکا بعض بعض
کے ملنے کا تو اسکو جگہ دیوے اپنے سے اور اسکو منع نہ کرے اور جب نظر کرے کوئی
فقیر کسی چیز کیطرف اسکے کپڑے یا انجا دے یا اسکے سوا سے پس چاہئے کہ اسکو
پھینکدے اسکیطرف اسوقت اور اسکو اپنے پر پسند کرے اسمیں اور نہیں
لائق یہ کہ کرے فقیروں کو اپنی انتظار میں نزدیک کھانیکے اور اسیطرح ہر ایک چیز میں
نہ ایذا دیوے کسیکے دل کو اس سے کہ وہ اسکی انتظاری کرے جتنی طاقت رکھے کیونکہ بہتیرا
انتظاری کرنیوالا بوجھ اٹھاتا ہے اور جب ارادہ کرے آگے کرنیکا فقیر کیطرف کھانیکو
پس واجب ہے کہ اسکو بند نہ کرے انتظاری میں کیونکہ شوربے کی انتظاری کرنی ولت
ہے اور نہیں جائز ذخیرہ رکھنا کسی چیز کو اسمیں سے کہ وہ طاقت رکھتا ہو اور
جب نہ ہو کھانا زیادہ پس وہ نہ کھاوے مگر بعد اسکے کہ بچ جاوے ان سے
اور کوشش کرے کھانیکے آگے کرنیمیں فقیروں کیطرف پہ کہ ہو پاکیزہ تر اور بہتر جسکا کہ اسکو
ممکن ہو اور زیادہ موافق انکے لئے اور اگر وہ ہو کسی قوم میں پس نہیں
جائز اکیلا ہونا ان سے کسی چیز کے کھانے میں اور نہ کسی چیز کے لینے میں پس
اگر فتوح دیجاوے اسکو کوئی چیز نو لائق ہے یہ کہ اسکو ڈالدے درمیان میں اور
اگر وہ بیمار ہو حالانکہ وہ درمیان کسی قوم کے ہو پس وہ محتاج ہو اپنے خاص
کرنیکی طرف دوا میں پس لازم ہے اسکو اجازت مانگنی جماعت سے اسمیں لیکن جب
اُترے کسی مسافر خانہ یا مدرسہ میں اور اسمیں ہو کوئی شیخ یا خادم پس
لازم ہے یہ کہ ہو وہ اُتارا اس شیخ کے حکم سے اور نہ کرے کچھ مگر دریافت
کرنے سے اسکی رائے کو اور جب وارد ہو کسی قوم پر پس لازم ہے اسکی موافقت
کرنی اس چیز پر جسپر وہ ہوں اور نہیں لائق اپنی آواز کا اٹھانا فقیروں کے
درمیان اپنی تسبیح اور اپنے پڑھنے سے بلکہ اسکو چھپاوے اور
لوٹاوے اُن سے یا نقل کرے اسکو فکر کرنے اور باطنی
عبادت کے اعتبار کرنیکیطرف اور اگر وہ ہو خاص بہیدہ لوگ

ذَوِي الْاَسْرَارِ فَلَا كُلْفَةَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ لِاَنَّ رَبَّهُ
يَتَوَلَّاهُ وَيُهَيِّئُ لَهُ وَيَاْمُرُهُ وَيَنْهَاهُ فِي ذٰلِكَ وَيُسَخِّرُ لَهُ
قُلُوبَ الْجَمَاعَةِ وَيَعْطِفُهَا عَلَيْهِ وَيُمَلِّدُهَا وَتَوَدُّدَهَا
مَهَابَةً وَهَيْبَةً وَاحْتِرَامًا وَاَخْرَى وَلِذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي
اَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ بِغَيْرِ ذِكْرٍ مِنَ الْكَلَامِ يَتَكَلَّمُ بِهِ وَاِذَا كَانَ
بَيْنَ قَوْمٍ يَنْبَغِي اَنْ لَا يُسَارَّ اَحَدًا بِقُرْبِهِمْ وَلَا يَتَكَلَّمَ
بَيْنَ الْفُقَرَاءِ بِشَيْءٍ مِنْ حَدِيثِ الدُّنْيَا وَالْمَآكِلِ مَا اَمْكَنَهُ
وَمِنْ شَرْطِهِ اَيْضًا اَنْ لَا يَكْتُبَ بَيْنَ الْفُقَرَاءِ شَيْئًا مَا اَمْكَنَهُ
وَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ بُدًّا وَيَشْتَغِلُ بِالْعَمَلِ بِالْمَكْتُوبِ وَمُرَاقَبَةِ
قَلْبِهِ وَحِفْظِ حَالِهِ وَالتَّفَكُّرِ فِيهِمَا وَلَا يُكْثِرُ مِنَ النَّوَافِلِ
بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَاِذَا صَامَ الْجَمَاعَةُ وَافَقَهُمْ فِي ذٰلِكَ
وَلَا يَنْفَرِدُ عَنْهُمْ بِالصَّوْمِ وَلَا يَنَامُ بَيْنَ الْفُقَرَاءِ وَهُمْ
يَقْظَانُ اِلَّا اَنْ يَغْلِبَ عَلَيْهِ النَّوْمُ فَيَنْفَرِدُ عَنْهُمْ وَ
يَضْطَجِعُ بِقَدْرِ مَا تَنْكَسِرُ فَوْرَتُهُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يُقَدِّمَ
بِمَشُورَةٍ شَيْءٍ وَاِخْتِيَارٍ عَلَى الْفُقَرَاءِ اِذَا اَمْكَنَهُ
وَاِنْ طَالَبَهُ الْفَقِيرُ بِشَيْءٍ فَلَا يُرَدَّهُ وَلَوْ بِقَلِيلٍ وَ
لَا يُؤْذِي قَلْبَهُ بِطُولِ الْاِنْتِظَارِ وَاِذَا سَاَلَ رَفِيقًا اَحَدٌ
فَلَا يُعَجِّلْ عَلَيْهِ بِالْجَوَابِ فَيَقْطَعُ عَلَيْهِ كَلَامَهُ بَلْ
يُمْهِلُهُ حَتَّى يَنْتَهِيَ جَمِيعُ مَا فِي قَلْبِهِ وَلَا يُجِيبُهُ بِالرَّدِّ
وَالْاِنْكَارِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ رَدَّهُ عَلَيْهِ جَوَابًا قَابِلًا
اَوْ لَا بِالْمُوَافَقَةِ وَقَالَ هٰذَا وَجْهٌ ثُمَّ بَيِّنْ لَهُ مَا هُوَ
اَصْوَبُ مِنْهُ عَنْهُ بِرِفْقٍ لَا بِخَشْنَةٍ وَوَحْشَةٍ
وَمِنْ اٰدَابِهِمْ اَنْ لَا يَمْدَحُوا الطَّعَامَ حَالَ الْاَكْلِ وَلَا
يَذُمُّوهُ **فَصْلٌ** فِي اٰدَابِهِمْ مَعَ الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ
مِنْ ذٰلِكَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِنْفَاقِ عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ
مَا اَمْكَنَهُ وَاِذَا مَلَكَ فِي الْيَوْمِ مَا يَكْفِيهِ لِيَوْمِهِ
فَلَا يَحْبِسُ شَيْئًا لِغَدٍ وَلَهُ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَدْرِ حَاجَةٌ
فِي الْحَالِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَلْيَدَّخِرْهُ لِغَدٍ
اِلَّا لِنَفْسِهِ فَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مَا

کی اور
جو اُنکی اور
فرزند روی کا
اور جو کچھ اُنکا
اُسکے موافق
اُنکا کہنا اُنکا
اور قلوق
اور دنیا
باندھنے کی
اور اپنے کو خط
اور دوستی اور
شاہ کے
ظاہر کرنے اور
اپنے یاروں کے
جس جماعت کی

ہیں سے پس نہیں ہے کوئی تکلیف اسپر اسمیں کیونکہ پروردگار اسکا والی ہے
اسکا اور اسکو حکم کرتا ہے اور منع کرتا ہے اسمیں اور تابع کردیگا اسکے لئے دل
جماعت کے اور انکو مہربان کردیگا اسپر اور انکو بہردیگا اسکی محبت سے ایکبارا اور اسکی
ہیبت اور بزرگی سے دوسری بار اور ہیطرح نہیں جائز یہ کہ وہ اپنی آواز کو
بلند کرے بغیر ذکر کے بات کرنیسے انکے درمیان اور جب ہو کسی قوم کے درمیان
پس لازم ہے کہ پوشیدہ بات نہ کہے کسی سے انکے سوا اور نہ کلام کرے فقیر کے
درمیان دنیا کی کسی بات سے اور کھانیوالی چیزوں سے حتی الامکان اور فقیر کے
شرطوں سے یہ بھی ہے کہ نہ لکھے درمیان فقیروں کے کچھ حتی الامکان اور
اور جس قدر اس سے چارہ پاوے بلکہ مشغول ہو عمل کرنے میں اُسپر جو لکھا ہوا ہے
اور اپنے دل کے مراقبے اور اسکے حال کی نگہ رکھنے اور ان دونوں میں
فکر کرنے پر اور نہ زیادہ پڑھے نفلوں سے انکے سامنے اور جب روزہ رکھے
جماعت تو انکی موافقت کرے آپس میں اور اکیلا نہ رہے جب وہ روزہ نہ رکھیں تو
انکی موافقت کرے آپس میں اور نہ اکیلا ہو ان سے اور نہ سوئے فقیروں کے
درمیان جب وہ جاگتے ہوں مگر یہ کہ غالب ہو اُسپر نیند پس اکیلا ہو ان سے
اور لیٹ جاوے اسقدر کہ توڑے نیند کے جوش کو اور نہیں لائق اسکو آگے بڑھنا
کسی چیز کی خواہش اور اسکے اختیار کرنیمیں فقیروں پر جب اُسکی طاقت رکھے اور جب طلب کرے
اُس سے فقیر کوئی چیز پس اسکو رد نہ کرے اگرچہ تھوڑی ہو اور انتظار پوری اسکو دل کو انتظار کے
طول سے اور جب اُس سے کوئی مشورہ چاہے کرے جلدی کرکے اُسپر جواب میں پس توڑ دے اُسپر اسکی کلام کو
بلکہ مہلت دیوے اُسکو یہانتک کہ تمام کرے سب جو اُسکے دل میں ہے اور نہ جواب دیوے اُسکو اور
انکار سے پس جب فارغ ہو اُس سے اور دیکھے اسکو نادرست اُس سے پھیر آوے پہلی موافقت
سے اور کہے یہ ایک وجہ ہے پھر بیان کرے اسکو جو کچھ زیادہ ٹھیک ہے اُس سے اسکو نزدیک نہ
نہ سختی اور وحشت سے اور فقیروں کے آداب میں سے یہ ہے کہ نہ سراہیں کھانیکو کھاتے وقت اور نہ
اُسکی مذمت کریں **فصل** انکے آداب میں ساتھ اپنی بیوی اور بچے
کے اُنمیں سے ہے اچھا خلق اور نفقہ دینا اُسپر بہلائی سے اُس چیز سے کہ اُس سے
ہو سکے اور جب وہ مالک ہو دن میں اتنے کا کہ اسکو کفایت کرے
واسطے اُسکے دن کے پس نہ بند کرے کچھ کل کے لئے جب کہ
اس کو حاجت ہو اس قدر میں اس کو پس اگر بچ جاوے
اسمیں سے کچھ پس چاہیئے کہ اسکو ذخیرہ کرے عیال کیلئے
نہ بخل کے لئے پس وہ نہ کھاوے مگر اُنکی مناسبت میں بلکہ ہو

كَالْوَكِيلِ وَالْخَادِمِ لِعِيَالِهِ وَالْمَمْلُوكِ مَعَ سَيِّدِهِ وَيَعْتَقِدُ
بِخِدْمَةِ مَنْ عِيَالِهِ وَالْكَدِّ عَلَيْهِمْ وَالْقِيَامِ بِمَصَالِحِهِمْ أَدَاءً
لِأَمْرِ اللهِ وَطَاعَتِهِ وَلْيَعْزِلْ خِدْمَةَ نَفْسِهِ مِنَ
الْوَسَطِ وَيُؤْثِرُ عِيَالَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا أَكَلَ أَكَلَ
بِشَهْوَتِهِمْ وَلَا يُحَلِّلُهُمْ عَلَى مُتَابَعَةِ شَهْوَةِ نَفْسِهِ
وَإِذَا كَانَ فِي ذَاتِ يَدِهِ شَيْءٌ يُصْلِحُ لِشِتَائِهِ وَهُوَ
فِي الصَّيْفِ مُحْتَاجٌ لِثَمَنِهِ صَرَفَهُ فِي وَجْهِ حَاجَتِهِ
فِي الصَّيْفِ وَإِنْ وَجَدَ كِفَايَةَ يَوْمِهِ وَكَانَ فِيهِ فَضْلٌ
لِلْكَسْبِ فِي يَوْمِهِ لِكِفَايَةِ غَدٍ لِعِيَالِهِ لَمْ يَشْتَغِلْ
بِذَلِكَ بَلْ يَقِفُ مَعَ الْكِفَايَةِ فِي يَوْمِهِ لِأَنَّ الْوُقُوفَ
مَعَ الْكِفَايَاتِ وَاجِبٌ وَالتَّدْبِيرُ عَلَى غَدٍ إِلَى غَدٍ فَإِنْ
كَانَ لَهُ قُوَّةٌ فِي التَّوَكُّلِ وَصَبْرٌ عَلَى مُقَاسَاةِ الْقِلَّةِ
وَالْجُوعِ وَالضُّرِّ وَتَقْصِيرِ قُوَّةِ عِيَالِهِ عَنْ ذَلِكَ فَلَا
يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَدْعُوَهُمْ إِلَى حَالَةِ نَفْسِهِ بَلْ يَتْرُكُ
وَيَكْتَسِبُ لِأَجْلِهِمْ وَإِنْ رَأَى مِنْ أَهْلِهِ الطَّاعَةَ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُسْنَ السِّيرَةِ وَالْعِبَادَةَ فَعَلَيْهِ
بِكَسْبِ الْحَلَالِ وَإِطْعَامِهِمُ الْمُبَاحَ حَتَّى يُثْمِرَ
ذَلِكَ الطَّاعَةَ وَالصَّلَاحَ وَلَا يُطْعِمُهُمُ الْحَرَامَ
فَإِنَّهُ يُثْمِرُ الْعِصْيَانَ وَالْجِنَاحَ وَلْيَجْتَهِدْ فِي
ذَاتِ نَفْسِهِ بِإِصْلَاحِ الْعَمَلِ وَالصِّدْقِ وَطَهَارَةِ
الْبَاطِنِ حَتَّى يُصْلِحَ اللهُ أَمْرَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِيَالِهِ
فِي حُسْنِ الصَّبْرِ وَحُسْنِ الطَّاعَةِ لَهُ وَذَلِكَ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُوَافَقَةِ لَهُ وَتَعُودُ بَرَكَةُ صَلَاحِهِ
عَلَى عِيَالِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
أَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَصْلَحَ اللهُ تَعَالَى مَا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ النَّاسِ وَأَهْلُهُ وَعِيَالُهُ مِنْ جُمْلَةِ النَّاسِ وَإِذَا
نَزَلَ بِهِ ضَيْفٌ فَيَجِبُ أَنْ يُطْعِمَ عِيَالَهُ مِمَّا
يُطْعِمُ الضَّيْفَ إِذَا كَانَ سَيِّدَاتِ يَدِهِ سَعَةٌ وَمَلَكَهُ

مثل وکیل اور خادم کے اپنے عیال کیلئے اور مثل غلام کے ساتھ اپنے آقا کے اور اعتقاد کرے
خدمت کرنیمیں اپنے عیال کی اور اوپر سنج اٹھانے اور انکی مصلحتوں میں کھڑے ہونیمیں
اللہ کے حکم اور اسکی عبادت کا ادا کرنا اور چاہیئے کہ کنارے ہو اپنے نفس کی خدمت سے
درمیان سے اور پسند کرے اپنے عیال کو اپنے نفس پر اور جب کھاوے تو کھاوے انکی آرزو سے
اور نہ کھاوے انکو اپنے نفس کی آرزو کی متابعت پر اور جب ہو اسکے ہاتھ میں وہ چیز
کہ لائق ہے اسکے جاڑے کے لئے اور وہ موسم گرمی میں محتاج ہے اسکے
مول کا تو خرچ کردے اپنی حاجت کیوجہ سے گرمی میں اور اگر پاوے اپنے
دن کی کفایت اور ہو اسمیں زیادتی واسطے کسب کرنیکے دن میں واسطے
کفایت کل کے اپنے عیال کے لئے تو نہ مشغول ہو اسمیں بلکہ ٹھہر جاوے
اپنی دن کی کفایت کے ساتھ کیونکہ ٹھہرنا ساتھ کفایتوں کے واجب ہے
اور پیچھے کرنے کل کی تدبیر کو کل کیطرف۔ پس اگر ہو اسکو توکل میں قوت اور
صبر رنج کھینچنے میں قلت اور بھوک اور ضرر کے اور کم ہو قوت اسکے
عیال کی اس سے پس نہیں جائز اس کو یہ کہ انکو بلاوے اپنے نفس کی
حالت کیطرف بلکہ حرکت کرے اور کسب کرے انکے لئے اور اگر دیکھے
اپنے اہل سے تابعداری واسطے اللہ تعالیٰ کے اور اچھی خصلت اور عبادت
پس اسپر لازم ہے حلال کسب کرنا اور انکو کھلانا تاکہ پھل لاوے
یہ فرمانبرداری اور نیکی کا اور نہ کھلاوے انکو حرام کیونکہ تحقیق وہ
پھل لاتا ہے نافرمانی اور گناہ کا اور چاہیئے کہ کوشش کرے
اپنے نفس میں عمل کے نیک کرنے اور صدق اور باطن کے
پاک کرنے سے تاکہ سنوارے اللہ پاک اسکا کام اسکے اور
اسکے عیال کے درمیان اچھے صبر اور اچھی فرمانبرداری میں
اسکے لئے اور اللہ تعالیٰ کے لئے اور موافقت میں اسکے
لئے اور لوٹے اسکی نیکی کی برکت اسکے عیال پر فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص سنوارے اس چیز
کو کہ اسکے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے تو سنواریگا اللہ اس
چیز کو جو اسکے اور لوگوں کے درمیان ہے اور اسکا اہل عیال منجملہ
لوگوں کے ہے اور جب آوے اس پاس کوئی مہمان پس واجب ہے کہ کھلاوے
اپنے عیال کو جو کھلاوے مہمان کو جب ہو اسکے ہاتھ میں فراخی اور طاقت
پس چاہیئے کہ زیادہ کرے کھانا جسقدر عام ہو سب کو اور انکو کفایت کرے اور بچ جاوے

فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ فَقْرٌ وَقِلَّةٌ وَضِيْقُ يَدٍ وَعَلِمَ مِنْ عِيَالِهِ الْإِيْثَارَ وَالرِّضَاءَ بِذٰلِكَ فَحِيْنَئِذٍ يُؤْثِرُ الضَّيْفَانَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْهُمْ شَيْءٌ تَنَاوَلُوْهُ عَلَى وَجْهِ التَّبَرُّكِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَيَخْلُفُ عَلَيْهِمْ وَيُوَسِّعُ مَا لَدَيْهِمْ فَإِنَّ الضَّيْفَ يَنْزِلُ بِرِزْقِهٖ وَيَرْحَلُ بِذُنُوْبِ أَهْلِ الْبَيْتِ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ وَإِذَا دُعِيَ الْفَقِيْرُ إِلٰى دَعْوَةٍ وَلَهٗ عِيَالٌ وَلَيْسَ لَهٗ مَا يُصْلِحُ شَأْنَهُمْ فَلَيْسَ مِنَ الْفُتُوَّةِ أَنْ يُضَيِّعَ عِيَالَهٗ وَيَمْضِيَ إِلَى الدَّعْوَةِ وَيُؤْثِرَ شَهْوَتَهٗ عَلٰى فَاقَةِ عِيَالِهٖ وَلَا يَسْتَقِيْمُ فِي الطَّرِيْقَةِ وَالشَّرِيْعَةِ أَخْذُ الزَّلَّةِ وَالْخَيْبَةِ لِأَجْلِ الْعِيَالِ وَمِنَ الدَّعْوَةِ فَلْيَمْتَنِعْ مِنَ الْحُضُوْرِ وَلْيَصْبِرْ مَعَ أَهْلِهٖ فَإِنْ كَانَ فِي صَمِيْمِ الدَّعْوَةِ فُتُوَّةٌ وَعَلِمَ بِأَنَّ لِلضَّيْفِ عِيَالًا فَيَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ لَا يُفْرِدَهٗ بِالْإِسْتِحْضَارِ بَلْ يُفَرِّغَ قَلْبَ الضَّيْفِ عَنْ شُغْلِ عِيَالِهٖ بِأَنْ يَكْفِيَهٗ ذٰلِكَ وَيَحْمِلَ إِلَيْهِمْ مَا يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْهِ وَيُعْلِمَ ضَيْفَهٗ بِذٰلِكَ وَالْوَاجِبُ عَلَى الْفَقِيْرِ أَنْ يُؤَدِّبَ أَهْلَهٗ بِمِلَازَمَةِ ظَاهِرِ الْعِلْمِ وَالشَّرِيْعَةِ وَلَا يُمَكِّنَهُمْ مِنْ مُخَالَفَةِ الْعِلْمِ فِي الْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يُسَلِّمَ أَوْلَادَهٗ إِلَى السُّوْقِ وَتَعَلُّمِ الْحِرَفِ بَلْ يُعَلِّمُهُمْ أَحْكَامَ الدِّيْنِ وَيَحْمِلُهُمْ عَلٰى تَرْكِ طَلَبِ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَيْهِ الْفَقْرُ وَقِلَّةُ الصَّبْرِ وَانْكِشَافُ الْحَالِ وَالْفَضِيْحَةُ وَالرُّجُوْعُ إِلَى الْخَلْقِ فِي الْقُوْتِ وَمَا يَسُدُّ بِهِ الْخُلَّةَ فَلْيَشْتَغِلْ أَهْلَهٗ وَوَلَدَهٗ وَنَفْسَهٗ بِالْكَسْبِ وَتَحْصِيْلِ مَا يَحْصُلُ بِهِ الْغِنَاءُ عَنِ النَّاسِ فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهٖ مَعَ حِفْظِ الْحُدُوْدِ وَيُعَرِّفُ أَوْلَادَهٗ وُجُوْبَ مُرَاعَاةِ حَقِّ الْوَالِدَيْنِ وَمُجَانَبَةِ الْعُقُوْقِ وَيُعَرِّفُ أَهْلَهٗ مُرَاعَاةَ حَقِّ اللّٰهِ وَحَقِّهٖ وَفَضِيْلَةَ الصَّبْرِ مَعَهٗ وَطَاعَتَهٗ غَيْرَ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى مَا بَيَّنَّا فِيْ بَابِ آدَابِ النِّكَاحِ **فَصْلٌ** وَآدَابُهُمْ فِي السَّفَرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ كِتَابِ الْآدَابِ

پس اگر ہو اسجگہ فقیری اور قلت اور تنگی ہاتھ کی اور جانتا ہو اپنے عیال سے مہمان کو اپنے پر پسند کرنا اور راضی ہونا اسمیں اسوقت پسند کرے واسطے مہمانوں کے پس اگر بچ جاوے ان سے کچھ تو وہ کھاویں اسکو تبرک کے طریق پر پس تحقیق اللہ تعالیٰ خلیفہ کریگا اسپر اور فراخ کریگا اسکو جو انکے پاس ہے کیونکہ مہمان اترتا ہے اپنے رزق کے ساتھ اور کوچ کرتا ہے گھر والوں کے گناہوں کے ساتھ جیسے آیا ہے حدیث شریف میں اور جب بلایا جاوے فقیر دعوت کیطرف اور اسکے لئے عیال ہو اور نہ ہو اسکے لئے وہ چیز کہ سنوارے انکے حال کو نہیں ہے جوانمردی سے یہ کہ ضائع کرے اپنے عیال کو اور آپ جاوے دعوت کیطرف اور پسند کرے اپنی خواہش کو اپنے عیال کے فاقے پر اور نہیں ہے درست طریقت اور شریعت میں پکڑنا غلطی اور سختی کا عیال کے سبب سے دعوت سے پس چاہئے کہ باز رہے دعوت کے حاضر ہونے سے اور چاہئے کہ صبر کرے اپنے اہل کے ساتھ پس اگر ہوگی دعوت کرنیوالے میں جوانمردی اور علم اسکا کہ مہمان کے لئے عیال ہے پس لازم ہے اسکو یہ کہ نہ اکیلا کرے اسکو دعوت میں حاضر کرنے میں بلکہ فارغ کرے دل مہمان کا اسکے عیال کے شغل سے ساتھ اسکے کفایت کرے اسکو وہ اور اٹھاوے انکیطرف جسکیطرف وہ محتاج ہوں اور جلاوے اپنے مہمان کو اس سے اور واجب ہے فقیر پر یہ کہ ادب دیوے اپنے اہل کو علم کے ظاہر اور شریعت کے لازم پکڑنے میں اور نہ جگہ دیوے انکو علم کی مخالفت سے قلیل اور کثیر میں اور نہیں جائز اسکو یہ کہ سپرد کرے اپنی اولاد کو بازار اور ہنروں کے سیکھنے کی طرف بلکہ انکو سکھاوے دین کے احکام اور انکو برانگیختہ کرے دنیا کے ترک کرنیکی طلب پر مگر یہ کہ غالب ہو اسپر محتاجی اور صبر کی قلت اور ظاہر ہونا حال کا اور خواری اور رجوع کرنا مخلوق کیطرف قوت میں اور اسمیں جس سے بند کرے حاجت کو پس چاہئے کہ مشغول کرے اپنے اہل اور اولاد اور اپنے نفس کو کسب اور ہنر کے حاصل کرنے میں جس سے حاصل ہو بے پروائی لوگوں سے پس یہ بہتر ہے اسکے غیر سے ساتھ نگاہ رکھنے حدود کے جلاوے اپنی اولاد کو واجب ہونا نگاہ رکھنے حق ماں باپ کا اور دور ہونے کا انکی نافرمانی سے اور جلاوے اپنی بیوی کو نگاہ رکھنا حق اللہ تعالیٰ کا اور اپنے حق اور فضیلت صبر کی ساتھ اسکے اور اپنی فرمانبرداری وغیرہ سے جیسے ہم نے بیان کیا باب میں نکاح کے آداب کے **فصل** اور انکے آداب میں سفر میں اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ادب کی کتاب میں

ابتدا حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل ہونے کا اور ابتدا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اور بیان فرمانا حضرت شعیب علیہ السلام کا اور ذکر یحییٰ علیہ السلام کے قتل ہونے کا اور ذکر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اور ذکر ان سے دعوت کرنے کا

فِي أَثْنَاءِ الْكِتَابِ أَنَّهُ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ سَفَرُ الْمُؤْمِنِ لِلْخُرُوجِ
مِنْ أَوْصَافِهِ الْمَذْمُومَةِ إِلَى صِفَاتِهِ الْمَحْمُودَةِ فَيَخْرُجُ مِنْ
هَوَاهُ إِلَى طَلَبِ رِضَاءِ مَوْلَاهُ بِتَصْحِيحِ نِيَّتِهِ فَإِذَا أَرَادَ
الْفَقِيرُ أَنْ يُسَافِرَ مِنْ بَلَدِهِ فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ
يُرْضِيَ خُصُومَهُ وَيَسْتَأْذِنَ وَالِدَيْهِ أَوْ مَنْ هُوَ فِي
حُكْمِهِمَا فِي وُجُوبِ الْحَقِّ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمِّ وَالْخَالِ وَ
الْجَدِّ وَالْجَدَّةِ فَإِذَا رَضُوا بِذَلِكَ خَرَجَ فَإِنْ كَانَ زَاعِمًا
فِي سَفَرِهِ عَنْهُمْ مُضَرَّةٌ عَلَيْهِمْ وَضَيْعَةٌ فَلَا يَسْلَمُ
لَهُ السَّفَرُ الْآبَعْدَ إِصْلَاحِ أُمُورِهِمْ أَوْ يَسْتَصْحِبُهُمْ
مَعَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا
أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ وَمِنْ شَرْطِ الْفَقِيرِ إِذَا سَافَرَ
أَنْ يَكُونَ قَلْبُهُ مَعَهُ لَا يَكُونُ قَلْبُهُ مُلْتَفِتًا إِلَى عَلَاقَةٍ
وَرَاءَهُ وَلَا يَكُونُ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقًا بِمَطَالِبَ أَمَامَهُ بَحَيْثُ
مَا نَزَلَ لَا يَكُونُ قَلْبُهُ مَعَهُ وَيَكُونُ قَلْبُهُ فَارِغًا خَالِيًا عَنْ
أَيِّ شَيْءٍ كَمَا قِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دَوْحَةَ أَنَّهُ قَالَ
دَخَلْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَيْبَةَ الْبَادِيَةَ فَقَالَ لِي اطْرَحْ
مَا مَعَكَ مِنَ الْعَلَائِقِ فَطَرَحْتُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا دِينَارًا
فَقَالَ لَا تَشْغَلْ سِرِّي اطْرَحْ مَا مَعَكَ فَطَرَحْتُ
الدِّينَارَ فَقَالَ اطْرَحْ مَا مَعَكَ مِنَ الْعَلَائِقِ فَذَكَرْتُ
أَنَّ مَعِي شُسُوعًا لِلنَّعْلِ فَطَرَحْتُهَا فَوَاللهِ مَا أَحْبَبْتُ
فِي الطَّرِيقِ إِلَى شَيْءٍ إِلَّا وَجَدْتُهُ بَيْنَ يَدَيَّ فَقَالَ
ابْنُ شَيْبَةَ هَلُمَّ مَنْ عَامَلَ اللهَ تَعَالَى بِالصِّدْقِ وَ
لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقَصِّرَ فِي سَفَرِهِ مِنْ آدَابِهِ الَّتِي كَانَ يَفْعَلُهَا
فِي حَضَرِهِ لِأَنَّ السَّفَرَ زِيَادَةٌ فِي أَحْوَالِهِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ
يَحْصُلَ لَهُ خَلَلٌ فِي أَعْمَالِهِ وَأَحْوَالِهِ بِسَفَرِهِ وَإِنَّمَا
الرُّخَصُ لِلضُّعَفَاءِ وَالْعَوَامِّ وَمَا لِلْأَقْوِيَاءِ فِي الْخَوَاصِّ
بِالرُّخَصِ بَلِ الْعَزِيمَةُ شَأْنُهُمْ دَائِمًا فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِمْ
وَالتَّوْفِيقُ شَامِلٌ لَهُمْ وَالرَّحْمَةُ نَازِلَةٌ عَلَيْهِمْ وَالْمَرْءُ
يَكُونُ مَعَهُمْ وَالْحِفْظُ دَائِمٌ لَهُمْ وَالْحَبِيبُ جَالِسٌ

اس کتاب کے درمیان یہ کہ واجب ہی یہ کہ ہو مومن کا سفر اس کا نکلنا
اپنی بری صفتون سے اپنی نیک صفتون کی طرف پس نکلے اپنے نفس
کی خواہش سے اپنے مولے کے رضامندی کی طرف ساتھ صحیح کرنے اپنی
پرہیزگاری کے پس جب ارادہ کرے فقیر سفر کرنیکا اپنے شہر سے پس پہلی
چیز کہ واجب ہی اسپر یہ ہے کہ راضی کرے اپنے دشمنون کو اور اجازت مانگے
اپنے ماں باپ سے اور اس شخص سے کہ وہ مانند باپ کے حکم مین ہو اسپر حق کے
واجب ہونے مین جیسے چچا اور خالو اور دادا اور دادی پس جب وہ راضی
ہون اس مین تو نکلے پس اگر وہ عیالدار ہو اور اس کے سفر جانے مین
ان سے اپنے ضرر ہو اور ضائع ہونا پس جائز نہین ہی اس کو سفر کرنا مگر انکے کامون
کو درست کرنے کے بعد یا ہمراہ لیجاوے انکو اپنے ساتھ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کافی ہے مرد کو گناہ مین یہ کہ ضائع کرے اسکو جسکو وہ قوت دیتا ہے اور فقیر کی
اور فقیر کی شرطون مین سے ہی جب وہ سفر کرے یہ کہ ہو اسکا دل اوسکے ساتھ نہ ہو اسکا
دل جہانتکنے والا علاقہ کی طرف اپنے پیچھے اور نہ ہو اسکا دل لٹکنے والا اپنے آگے
کے مطلبون مین پس جہان کہین وہ اترے ہو اسکا دل ساتھ اسکے اور ہو اسکا
دل فارغ خالی سب چیزون سے جیسے کہا گیا ہی ابراہیم بن دوحہ سے کہ تحقیق اسنے
کہا مین داخل ہوا ساتھ ابراہیم بن شیبہ کے جنگل مین پس اوس نے مجھ کو کہا ڈال
جو تیرے ساتھ علاقے مین پس مینے ڈالدی ہر ایک چیز سوا دینا کی پس کہا تو
مشغول مت کر میرے بھید کو ڈالدے جو کچھ تیرے ساتھ ہی پس ڈالدیا مینے
وہ دینار پس کہا ڈالدے جو کچھ تیرے ساتھ ہے علاقون مین سے پس مینے یاد کیا
کہ تحقیق میرے ساتھ تسمے ہین جوتی کے پس مینے انکو پھینکدیا پس اوسکی قسم مین نہین
محبت ہوا راستہ مین تسمے کی طرف مگر پایا مینے اسکو اپنے آگے پس کہا ابن شیبہ نے
اسی طرح ہے جو کوئی معاملہ کرے اللہ تعالی سے صدق سے اور نہین جائز ہے کہ قصور
کرے اپنے سفر مین ان وظیفون سے جنکو کیا کرتا تھا اپنے گھر مین کیونکہ تحقیق سفر
ہے اون کے احوال مین پس نہین لائق یہ کہ پیدا ہو اس کے لئے کوئی خلل
اوس کے اعمال اور اس کے احوال مین اوسکے سفر مین سوا اسکے نہین خصلتین
ضعیفون اور عامون کے لئے ہین اور کیا کام ہے قویون اور خواصون کو رخصتون
مین بلکہ عزیمت ان کا حال ہی ہمیشہ ان کے سب احوال مین اور توفیق ان کو
گھیرنے والی ہی اور رحمت اوترنیوالی ہے اوپر اونکے ہین اور نگہبان گھیرے ہوئے ہین انکے ساتھ اور
نگہبانی ہمیشہ ہے ان کے لئے اور دوست بیٹھنے والا ہے ساتھ انکے

مُنعِم والاُنس بِهٖ زائِدٌ والغِناءُ بِهٖ فائِتٌ والإمدادُ
بِهٖ مُتَدارِكَةٌ مُتَواتِرَةٌ والنَّصرُ لَهُم لازِمٌ والجُنودُ
لَهُم مُتَكاثِفَةٌ مُتَتابِعَةٌ ومُستَبشِرَةٌ لَدَيهِم فالسَّفَرُ
أقوى لَهُم وأليَقُ وأحسَنُ بِما هُم بِصَدَدِهٖ إذ فِيهِ
البُعدُ مِنَ الأسبابِ الَّتي هِيَ الأرباب والخُلوَةُ الَّتي
هِيَ الأصنامُ وأفضَلُ مِنَ الصُّلبانِ وأشَدُّ مِنَ
الشَّيطانِ وينبَغي لِلفَقيرِ أن يُراعِيَ قَلبَهٗ في أوّلِ سَفَرِهٖ
ولا يَخرُجَ عَلَى الغَفلَةِ ويَجتَهِدَ في سَفَرِهٖ حَتّى لا يَنسى بِقَلبِهٖ
رَبَّهٗ في سَفَرِهٖ ولا يَنبَغي لَهٗ أن يَكونَ سَفَرُهٗ لِغَرَضٍ
مِن أغراضِ الدُّنيا بِوَجهٍ مِنَ الوُجوهِ بَل يَكونُ سَفَرُهٗ
لِطاعَةٍ مِنَ الطّاعاتِ إمّا لِلحَجِّ أو لِلِقاءِ شَيخٍ أو زِيارَةِ
مَوضِعٍ مِنَ المَواضِعِ المُقَدَّسَةِ الشَّريفَةِ فَإذا سافَرَ
الفَقيرُ فَوَجَّهَ قَلبَهٗ بِمَوضِعٍ مِنَ المَواضِعِ وَرَأهُ فيهِ
أصفى مِنَ الكُدوراتِ وعَيشَهٗ أوفى فَيَلزَمُ ذٰلِكَ
المَوضِعَ ولا يَنتَقِلُ عَنهُ إلّا بِأمرٍ جَزمٍ أو فِعلٍ مَحتومٍ
وقَدَرٍ فَيَستَقِرُّ حينَئِذٍ إلى ما يَرِدُ عَلَيهِ أو يُحيلُهُ القَدَرُ
إذا كانَ مِنَ المَعصومينَ فَهُمُ الَّذينَ أمِنَ الهَوى والإرادات
والأماني الغائِبَةِ عَنهُمُ المُرادونَ المَحبوبونَ وإذا ظَهَرَ
لِلفَقيرِ جاهٌ وقَبولٌ بِبَعضِ المَواضِعِ فَيَنبَغي لَهٗ أن يَخرُجَ
مِنهُ ويُشَوِّشَ عَلى نَفسِهٖ ذٰلِكَ القَبولَ لِئَلّا يَنفي بِهٖ
عَنِ اللهِ ويَحجُبَ عَنهُ فَيَكونَ لِلخَلقِ نَصيبُهٗ وهٰذا إنَّما
يَكونُ مَعَ وُجودِ الهَوى وأمّا مَعَ زَوالِهٖ فَلا وُجودَ
لِلخَلقِ ولا لِقَبولِهِم لِأنَّهُم خارِجونَ عَنِ القَلبِ
وبَينَهُما حُجُبٌ وحُرّاسٌ يَحفَظونَ القَلبَ عَن دُخولِ
الخَلقِ إلَيهِ لِئَلّا يَحصُلَ الشِّركُ فَيَنشَقَّ التَّوحيدُ
وَيَنبَغي لِلفَقيرِ أن يُعاشِرَ أصحابَهٗ في سَفَرِهِ بِحُسنِ
الخُلُقِ مَعَ جَميعِ المُدارِينَ وتَركِ المُخالَفَةِ والجِدالِ في جَميعِ
الأشياءِ ويَنتَفِعَ بِكُلِّ مَن لَقِيَهُ ولا يَستَخدِمَ مِنهُم
أحَدًا ويَنبَغي أن يَكونَ آبِدًا في سَفَرِهٖ

وَاسکے ساتھ دل لگانا زیادہ اور اس کے ساتھ بے پرواہ ہونا قائم ہے اور اسکے ساتھ
امداد پے در پے پہونچنے والی اور متواتر ہے اور اسکی مدد لازم اس کے لشکر ان کے لیے ازدحام
کرنیوالے پے در پے پہونچنے والے اور کثیر ہیں اور اُن کے پاس
پس اُنکو سفر زیادہ قوی ہے ان کے لئے اور زیادہ لائق اور بہت اچھا
اس چیز میں جسکے قصد میں وہ ہیں کیونکہ سفر میں دوری ہے ان اسباب سے
کہ وہ رب ہیں اور ان لوگوں سے کہ وہ بت ہیں اور وہ زیادہ گمراہ کرنیوالے ہیں نصاریٰ
صلیبوں سے اور زیادہ سخت ہیں شیطان سے اور لازم ہے فقیر کو اپنے دل کو نگاہ رکھنا اپنی
شروع سفر میں اور نہ نکلے غفلت پر اور کوشش کرے اپنے سفر میں تاکہ نہ بھولے
اپنے دل سے اپنے پروردگار کو اپنے سفر میں اور نہیں لائق اوسکو کہ ہو اسکا سفر
کسی غرض کے لیے دنیا کی غرضوں میں سے کسی وجہ سے وجہوں میں سے بلکہ ہو اسکا
سفر اوسکی طاعت کے لئے طاعتوں میں سے یا حج کے لیے یا واسطے ملاقات
کرنے شیخ کے یا واسطے کسی جگہ کی زیارت کی پاک بزرگ جگہوں میں سے اور جب سفر
کرے فقیر پس پاوے اپنے دل کو کسی جگہ میں اوسمیں دیکھے اوسکو زیادہ صاف
کدورتوں سے اور اپنی زندگانی کو پاوے زیادہ کامل پس لازم پکڑے اسجگہ کو اور
نہ دور ہو اس سے مگر اسکے یقینی امر سے یا اس کے محض فعل اور تقدیر سے پس
چاہیئے کہ کنارہ لے اسوقت اسکی طرف جسکا وہ حکم کیا جاوے یا اوسکو اشارہ کی
تقدیر جب وہ ہو ان لوگوں میں سے جن میں فعل کیا گیا ہے دور ہوئی ہو
ان کے نفسوں کی خواہش اور ارادے اور امیدیں فانی ہو چکی ہیں ان سے مراد میں
محبوب ہیں اور جب ظاہر ہو فقیر کے لئے کوئی مرتبہ اور قبولیت بعض جگہوں میں تو لازم ہے
اسکو نکلجانا اس جگہ سے اور پریشان کرے اپنے نفس پر اس قبولیت کو تاکہ
نہ فنا ہو ساتھ اوس کے اللہ تعالیٰ سے اور پردے میں ہو جاوے اس سے پس ہے
جاوے مخلوق اسکا حصہ اور یہ اس کے نہیں کہ ہوتا ہے ساتھ ہونے نفس کی خواہش
کے اور اپر ساتھ دور ہونے نفس کی خواہش کے پس نہیں ہے وجود واسطے مخلوق کے اور نہ اسکی
قبول کے لیے کوئی اثر پس وہ خارج ہیں دل سے اور درمیان ہیں دونوں کے دربان
اور نگہبان ہیں نگاہ کرتے ہیں دل کو مخلوق کے داخل ہونے سے اسکی طرف تاکہ نہ پیدا
ہو جاوے شرک پس پراگندہ ہو جاوے توحید لائق ہے فقیر کو کہ اپنے رفیقوں سے برتاؤ کرے
اپنے سفر میں اچھے خلق اور اچھی رعایت کرنے اور مخالفت اور لڑائی کے ترک
کرنے سے سب چیزوں میں اور مشغول ہونے سے انکی خدمت میں اور نہ خدمت
لے ان میں سے کسی سے اور لازم ہے یہ کہ ہووے ہمیشہ اپنے سفر میں

فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ يَتَيَمَّمُ مَا أَمْكَنَهُ ذَلِكَ كَمَا يَسْتَحِبُّ لَهُ فِي حَضَرِهِ أَنْ يَكُونَ عَلَى الطَّهَارَةِ لِأَنَّ الْوُضُوءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ كَمَا جَاءَ فِي الْخَبَرِ وَهُوَ أَمَانٌ لَهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَكُلِّ مُؤْذٍ وَيَنْبَغِي أَنْ لَا يَصْحَبَ الْأَحْدَاثَ الْمَرْدَانَ فِي السَّفَرِ عَلَى الْخُصُوصِ فَإِنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنْ مُصَافَاةِ الشَّيَاطِينِ وَالْقَبُولِ مِنْهَا وَإِلَى الشَّرِّ وَالْفِتَنِ وَمُتَابَعَةِ الْهَوَى وَهَنَاتِ النَّفْسِ وَالتُّهَمَةِ فِي صُحْبَتِهِمْ خَطَرٌ عَظِيمٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْفَقِيرُ مِمَّنْ يُقْتَدَى بِهِمْ مِنَ الشُّيُوخِ وَالْعُلَمَاءِ بِاللَّهِ وَبِدَالِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُحَقِّقِينَ وَخُلَفَاءِ الْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ الرَّبَّانِيِّينَ مُعَلِّمِ الْخَيْرِ لِلْخَلْقِ بِالْبَيِّنَاتِ الْمُنْذِرِينَ لِلْخَلْقِ الْمُهْتَدِينَ بِنُجُومِ السَّمَاءِ بِالْحَقِّ وَالْخَلْقِ الْجَهَابِذَةِ فَحِينَئِذٍ لَا بَأْسَ إِلَى يَمِينٍ صَحِبَهُ مِنَ الْأَحْدَاثِ وَالشُّيُوخِ وَإِذَا دَخَلَ بَلَدًا أَوْ قَرْيَةً شَيْخٌ فَيَنْبَغِي أَنْ يَبْدَأَ بِسَلَامِهِ عَلَيْهِ وَخِدْمَتِهِ لَهُ وَيَنْظُرَ إِلَيْهِ بِعَيْنِ الْإِكْبَارِ وَالْحُشْمَةِ وَالتَّعْظِيمِ لِئَلَّا يَحْرِمَ فَائِدَتَهُ وَإِذَا فَعَلَ لَهُ شَيْءٌ فَلَا يَسْتَأْثِرْ بِهِ دُونَ أَصْحَابِهِ وَإِذَا وَقَعَ لِأَحَدِهِمْ عُذْرٌ وَقَفَ مَعَهُ وَلَا يُضَيِّعُهُ وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ

فَصْلٌ فِي آدَابِهِمْ فِي السَّمَاعِ مِنْ ذَلِكَ أَنْ لَا يَتَكَلَّفُوا السَّمَاعَ وَلَا يَسْتَقْبِلُوهُ بِالِاخْتِيَارِ فَإِذَا اتَّفَقَ السَّمَاعُ لِمَنْ حَقُّ الْمُسْتَمِعِ أَنْ يَقْعُدَ بِشَرْطِ الْأَدَبِ ذَاكِرًا لِرَبِّهِ بِقَلْبِهِ مُسْتَعِدًّا بِحِفْظِ قَلْبِهِ مِنْ ظَوَاهِرِ الْغَفْلَةِ وَالنِّسْيَانِ فَإِذَا قَرَأَ سَمْعَهُ شَيْءٌ مِنْ تَنْزِيلِ الْقَارِئِ لِلْقُرْآنِ كَأَنَّهُ مُسْتَمِعٌ مِنْ قِبَلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا يَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ تَعْرِيفَاتِ الْغَيْبِ إِيَّاهُ بِمَا يُوجِبُ تَرْغِيبًا أَوْ تَرْهِيبًا أَوْ إِينَاسًا أَوْ عِتَابًا أَوْ مَزِيدَةً فِي الْقِيَامِ بِعِبَادَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ غَيْرَهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ بَادِرْ إِلَى مَا يَرِدُ عَلَيْكَ وَقَابِلْ الْإِشَارَةَ عَلَيْهِ بِالْبِدَارِ وَإِنْ كَانَ السَّمَاعُ بِحَيْثُ يَصِيرُ كَأَنَّ لِسَانَ الْقَارِئِ لِسَانُهُ وَصَارَ كَأَنَّهُ يُخَاطِبُهُ هُوَ الْحَقُّ بِمَا يَقُولُ

اور اگر نہ پاوے پانی تو تیمم کرے جسقدر یہ طاقت رکھے جیسا اسکو مستحب ہے اپنے گھر مین باوضو ہونا کیونکہ تحقیق وضو ہتھیار ہے مومن کا جیسے آیا ہے حدیث شریف مین اور وہ اوس کے لیے امان ہے شیطانون سے اور ہر ایک موذی سے اور لازم ہے یہ کہ ساتھ نہو نوعمر لڑکون کے سفر مین خاصکر کیونکہ تحقیق وہ زیادہ نزدیک ہین شیطانون کی خاص دوستی سے اور قبول کرنے اون سے اور طرف برائی اور فتنون اور نفس کی خواہش کی پیروی اور نفس کی باتون اور تہمت کے کے اور انکی صحبت مین بڑا خوف ہے مگر یہ کہ فقیر اون لوگون مین سے ہو جنکے ساتھ پیروی کیجاتی ہے شیخون اور علماء ربانی اور اسکے پیغمبرون کے ابدال مین سے جو نگاہ کیے گئے امام مین ہدایت کرنیوالی اسکو والے سکھلانیوالے بھلائی کے ادب دینے والے ڈرانیوالے مخلوق کے اور پاک کرنیوالی انکے لیے قاصدون درمیان اسکے اور مخلوق کے پہنچنے والے پس اسوقت نہین پرواہ جس شخص سے صحبت رکھے جوانون سے اور بوڑھون مین سے اور جب وہ داخل ہو کسی شہر مین اور اسمین کوئی پیر ہو پس لازم ہے یہ کہ آپ ابتداء کرے اپنے سلام کہنے سے اوسپر اور اپنے خدمت کرنے سے اسکو اور نظر کرے اسکی طرف بڑا جاننے اور حشمت اور تعظیم کی نظر سے تاکہ نہ محروم رہے اوسکی فائدہ سے اور جب نفع ملے اوسکو کچھ پس نہ پسند کرے اپکو ساتھ اوسکے سوا اپنے رفیقون کے اور جب بلاوے انمین سے کسی کو کوئی عذر تو ٹھہر جاوے اس کے ساتھ اور نہ ضائع کرے اس کو اور اللہ توفیق دینے والا ہے نیکی کی

فصل ان کے آداب مین سماع مین انمین سے ہے یہ کہ نہ تکلف کرین سماع مین اور نہ موندھ کرین اوسکو اختیار سے پس جب اتفاق ہو سماع کا پس سننے والے کے حق مین سے یہ ہے کہ بیٹھے بشرط ادب یاد کرتے ہوا اپنے رب کو دل مین مشغول ہونیوالا دل کی نگہبانی مین غفلت اور نسیان کے آنیوالون سے پس جب پڑھنا دے کان کو کوئی چیز تو جانے قرآن کے پڑھنے والے کو گویا کہ وہ بولنے والا ہے اللہ عزوجل کی طرف سے اوسمین کہ وارد ہوتے ہین اوسپر غیب کی تعریفون سے اس کو انمین سے کہ واجب کرتی ہے رغبت دلانے کو یا ڈرانیکو یا دل لگانیکو یا غصے کو یا زیادتی کو قیام کرنے مین اللہ عزوجل کی عبادت مین یا سوا اس کے پس نزدیک اس کے جلدی کرے اسکیطرف کہ وارد ہوتی ہے اسپر اور مقابلہ کرے اس پر اشارہ کا بجا لانے سے اور اگر ہو سماع اسوجہ سے کہ گویا کہ پڑھنے والے کی زبان اوسکی زبان ہے گویا کہ خطاب کرتا ہے وہ خود اللہ سے

القاري هل فما يحصل مما يجده في قلبه من ذلك يكون
موافقا لحق العبودية وآداب الشريعة وفي الجملة لا يكون
في الطريقة ولا في علم الحقيقة شئ يخالف آداب الشريعة
وإذا كان في القوم شيخ حاضر في السماع فالواجب
على الفقير المسكون ما أمكنه ومراعاة حشمة ذلك
الشيخ فإن ورد عليه من غالب فقد رأى القلبية يتكلم
إليه الحملة فإذا سكنت القلبة فالأولى له السكون
مراعاة لحشمة الشيخ ولا ينبغي للفقير أن يسقط القول
ولا القوال إن استبدل القول الذي هو أدنى بالذي
هو خير يعني الآيات بالقرآن على ما هو عادة أهل
الزمان اليوم فلو صدقوا في قصدهم وتجردهم
ونصرتهم لما انزعجوا في قلوبهم وجوارحهم بغير سماع
كلام الله عز وجل إذ هو كلام محبوبهم وصفته و
فيه ذكره وذكر الأولياء الأولين والآخرين و
الماضين والغابرين والمحبوب والمريد و
والمراد وعتاب المدعين لمحبته ولومهم وغير ذلك
فلما اختل صدقهم وقصدهم وظهرت دعواهم
من غير يقين وزوقهم وقيامهم مع الرسم والعادة
من غير تزيين باطنة وصدق السريرة والمعرفة
والمكاشفة والعلوم الغريبة والاطلاع على الأسرار
والقرب والأنس والوصول إلى المحبوب في السماع الحقيقي
وهو الحديث والكلام الذي هو سنة الله عز وجل
مع العلماء به والخواص من الأولياء والأبدال
والأخيار وخلت بواطنهم من ذلك كله وقوي
مع القوال والأبيات الأشعار التي تثير الطباع وهيجها
نار العشق والطباع لا بالقلوب والأذواق فينبغي
للفقير في الجملة أن يخلي فقير الحق عز وجل وفقير
الخلق أعني فقير الفعل وفقير الصورة أعني فقرا

سانة اس چيز كے كه پڑهتا ہے قاري تو كرے پهر جو حاصل ہو جس كو پاوے اپنے دل
مين اس سے جو موافق ہو حق عبوديت كے اور شريعت كے آداب كے اور حاصل كلام كه نه ہو طريقه
مين اور حقيقت كے علم مين كچه كه مخالف ہو شريعت كے اور جب ہو قوم مين كوئي پير
حاضر سماع مين پس واجب ہے فقير كو آرام كرنا حتے الامكان اور نگهباني اوس
پير كي بزرگي كي پس اگر وارد ہوا پهر كوئي غالب امر پس بقدر غلبے كے
جائز ہے اسكو بولنا پس جب ٹهيرے غلبه پس بهتر ہے اوس كو آرام
كرنا اور نگهباني پير كي بزرگي كي اور نهين لائق فقير كو تقاضا كرنا
پڑهنے والے سے اور نه قوال سے يه كه تو بدلے اس بات كو كه وه ادني
ہے اس بات سے كه وه بهتر ہے يعني بدل دے بيتون كو
قرآن مجيد سے جس طرح پر عادت ہے اہل زمانه كي آج پس اگر وه سچے ہوتے
اپنے قصد مين اور اپنے اكيلے ہونے اور اپنے تصرف مين تو البته
نه ہلتے اپنے دلون اور اعضاؤن مين بغير سننے الله تعالى كي كلام
كے كيونكه وه كلام ہے اون كے محبوب كي اور اسكي صفت ہے اور
اس مين ذكر ہے اس كا اور اولياء پهلون اور پچهلون اور گذرے ہوؤن
اور آنيوالون كا اور محب اور محبوب اور مريد اور مراد كا اور ذكر ہے غصے كا
واسطے اس كے محبت كے دعوي كرنيوالون كے اور انكي ملامت وغيره كا پس
جب خالي پايا ان كے صدقون اور انكے قصد نے اور ظاهر ہوا انكا دعوي
بغير گواه كے اور ظاهر ہوا انكا جهوٹ اور انكا قائم ہونا ساته رسم اور عادت
كے بغير حرارت طبعي باطني اور صدق باطني كے اور معرفت كے اور مكاشفه
اور علوم غريبه كے اور مطلع ہونے كے بهيدون پر اور نزديك ہونے
اور دل لگانے اور پهونچنے كے محبوب كي طرف اور سماع حقيقي كے اور
وه الهام اور وه كلام ہے جو عادت ہے الله عز وجل كے ساته علماء ربانى
اور خاصون كے اولياء اور ابدال اور اخيار مين سے اور خالي ہوئے
ان كے باطن اس سبب سے تو وه ٹهيرے ساته قوال اور ان بيتون اور
شعرون كے كه اوٹهاتے ہين بيتون كو اور برانگيخته كرتے ہين طبيعتون
كے عاشقون كو تو لون كے عاشقون كو پس لائق ہے فقير كو
في الجمله يعني الله عز وجل كے فقير كو اور فقير خلق كو يعني مخلوق كے
فقير كو اور فقير صورت يعني دنيا كے فقير كو اور عاقبت اور عقبى كے

القارئ والقوال بالتكرار لا لاعادة بل بكل ذلك
الى الحق سبحانه ان شاء فيض من يتوب عنه في
التقاضي او يهم القوال بالتكرار اذا كان الفقير
المستمع صالحا قاله في التكرار دواء وفي مصلحة وفي
لا ينبغي للفقير ان يستعين بغيره في حال السماع فان
سال الفقير منه المساعدة في الحركة فليساعدهم
وذلك ضعف في الحال واذا سمع الفقير اية او بيتا
فلا يجب ان يزاحمه احد ويجب ان يسلم له وقته
وان خولف فرخص فلا قول للمزاحم له التسليم
واذا تحرك الفقير على اية او بيت فيجب ان يسلم
له وقته وان قام للحاضرين عليه اسراف وزاد
فيه تقصيرا او نقصانا فالواجب عليهم الستر
عليه والحمل عنه فان اقتضى الوقت تنبيهه
فليكتبه باليد في اذن او بالقلب لا باللسان وههنا
يحتاج الى قوة حال وصفاء باطن وعلم دقيق و
اطلاع واداب كاملة ومحافظة شديدة تميزه
واذا خرج في حال سماعه من خرقة او من شيء
ثيابه فلا يخلو اما ان يكون قد تخلق به مع القارئ
فهو للقارئ على الخصوص او يطرحه في الوسط فيكون
حكمه اليه فيقال له ما الذي اردت به فان قال
قصدت به ان يكون بحكم الفقراء كان ذلك
على ما سنه معهم فهو لهم بحكم الفتوح وذلك
اليهم يرفن فيه رايهم وان قال اردت به
موافقة شيخ طريقتي فهذا ضعيف الحال
جدا ان لك الامر حقا لانه انما ينبغي ان يوافق
الشيخ في حكم خرقه عن خرقة من قد وافق
الشيخ في وجده وحالته وذلك بعيد جدا
ان تتفق اثنان منهم في حال واحد والذي
جرت به العادة بين الفقراء واستمر به الرسم

پڑھنے والے اور قوال سے بار بار کہنے اور اعادہ کرنے پر بلکہ ہر بار کہنے پر حق سبحانہ
کی طرف اگر وہ چاہے تو متوجہ کردے اس کو جو نائب ہو اس سے تقاضا
کرنے میں یا الہام کردے قوال کو بار بار کہنے پر جب ہو فقیر سننے والا
سچا اور اس کے لیے بار بار کہنے میں دواء اور مصلحت ہو اعادہ نہیں
لائق فقیر کو مدد لینی اپنے غیر سے سماع کی حالت میں پس اگر مانگیں
اس سے مدد حرکت میں پس چاہیئے کہ وہ انکو مدد دیوے اور یہ
ضعف ہے حال میں اور جب سنے فقیر کوئی آیت یا کوئی بیت نہیں
ہے واجب یہ کہ ازدحام کرے اس کو کوئی اور واجب ہے یہ کہ مسلم
رکھیں اس کے لیے اسکا وقت اور اگر مخالفت کی جائے پس ازدحام
کرنے والے کو تسلیم کرنا اور جب ہلے فقیر کسی آیت یا بیت پر پس واجب
ہے یہ کہ تسلیم کیا جاوے اس کے لیے اسکا وقت اور اگر واقع ہو جاوے
حاضرین کو اسپر واقف ہونا اور دیکھیں اسمیں کوئی قصور یا نقصان پس
واجب ہے اوپر پردہ پوشی کرنی اس پر اور اسکا اوٹھانا اس سے پس اگر
تقاضا کرے وقت اس کو خبردار کرنا پس چاہیئے کہ آگاہ کرے نرمی کر
یا دل سے نہ زبان سے اور اسجگہ محتاج ہوگا حال کی قوت اور باطن
کی صفائی اور باریک علم اور واقف ہونے اور پورے ادبوں اور
نگہبانی سخت اچھی کی طرف اور جب نکل جاوے اپنے استماع کی حالت
میں گودڑی سے یا اپنے کسی کپڑے سے پس نہیں ہے خالی یا یہ کہ تحقیق ہو
اس نے احسان کیا اس سے ساتھ قاری کے پس وہ قاری کے لیے رہے
خاصکر یا پھینکا ہو اوسکو درمیان میں پس ہوگا اسکا حکم اوسی کی
طرف پس کہا جاوے اوس سے تو نے کیا ارادہ رکھا تھا اس سے پس اگر وہ
کہے میں نے قصد کیا ہے یہ کہ ہو وہ فقیروں کے حکم میں تو ہوگا یہ اچھی طرح
اوس سے ان کے ساتھ پس وہ ان کے لیے ہے فتوح کے حکم میں اور وہ انکی
طرف ہی دیکھیں اسمیں اپنی رائے اور اگر وہ کہے میں نے اس سے ارادہ
کیا پیر کی موافقت کا کہ اس نے ڈالا ہے اپنا خرقہ پس یہ شخص ضعیف الحال
ہے بڑا کام کا سست ہی یقینا کیونکہ تحقیق سوا اسکے نہیں کہ لائق ہے پیر کی موافقت
کرنی اپنے لکھنے کو حکم میں خرقے سو اس شخص کو جو موافق ہو پیر کے اسکی وجد اور
اسکی حالت میں اور یہ بڑا بعید ہے کہ متفق ہوں دو شخص ان میں سے ایک حال میں اور جس پر
جاری ہوئی ہے عادت درمیان فقیروں کے اور ہمیشہ ہوئی ہے جس پر رسم ان کے درمیان

بَيْنَهُمُ الْيَوْمَ فِي الْمُوَافَقَةِ فِي طَرْحِ الْخِرْقَةِ فَلَيْسَ لَهُ اَصْلٌ
ثُمَّ اِذَا جَاءَ مِنْهُ ذٰلِكَ مَعَ ضَعْفِهِ فَحُكْمُ خِرْقَتِهِ الْمُلْقَاةِ
اِلٰى ذٰلِكَ الشَّيْخِ فِي رَسْمِ الْعَادَةِ لَا فِي الْعِلْمِ وَالشَّرِيْعَةِ اَوْ فِي
مُقْتَضَى الطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ وَاِنْ قَالَ صَاحِبُ الْخِرْقَةِ
اَرَدْتُ مُوَافَقَةَ الْقَوْمِ الْحَاضِرِيْنَ فَهٰذَا اَيْضًا ضَعِيْفٌ
مِنَ الْاَوَّلِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا يَنْبَغِي اَنْ يَّكُوْنَ الْاِشْتِرَاكُ فِي
الْفِعْلِ عِنْدَ الْاِتِّفَاقِ فِي الْحَالِ وَالْوَجْدِ وَقَلَّ مَا يَتَّفِقُ
ذٰلِكَ لِلْقَوْمِ حَتّٰى يَسْتَوُوْا فِي الشَّرْبِ فِي الْحَالِ فَيُدْعَى فِي
ذٰلِكَ اِلَى الْقَوْمِ فَمَا يَكُوْنُ حُكْمُ خِرْقَتِهِمْ لِاَنَّهُمْ سَوَّوْهُمْ
فِي ذٰلِكَ فَاِنْ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِيْ فِي الْوَقْتِ قَصْدٌ وَلَا نِيَّةٌ يُقَالُ
فَالْاٰنَ هُوَ بِحُكْمِكَ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا شِئْتَ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ
مِنَ الْحَاضِرِيْنَ وَلَا لِلشَّيْخِ اِنْ كَانَ حَاضِرًا فِي ذٰلِكَ
حُكْمٌ الْبَتَّةَ اِذْ لَيْسَ صَاحِبُهُ فِيْهِ مُحِقًّا وَلَا لَهُ قَصْدٌ وَ
لَا اِلَهُ اَصْلٌ فِي الطَّرِيْقَةِ فَاِنْ قَالَ وَرَدَتْ عَلَيَّ فِي
الْوَقْتِ الْاِشَارَةُ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْخِرْقَةِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ
اِلَى شَيْءٍ عَلَى التَّعْيِيْنِ فَقَدْ يَكُوْنُ لِهٰذَا فِي الطَّرِيْقَةِ اَصْلٌ
لِاَنَّ مَنْ خَلَعَ عَلَيْهِ السُّلْطَانُ خِلْعَةً فَالْوَاجِبُ عَلَى الْخَلْعِ
عَلَيْهِ اَنْ يَّنْزِعَ مَلْبُوْسَهُ وَيَلْبَسَ الْخِلْعَةَ فَهٰذَا اَحَدُ مَذْهَبَيِ
الْفَقِيْرِ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ خِرْقَتِهِ وَيَلْبَسَ عَلَيْهِ مَا خُلِعَ عَلَيْهِ
الْبَارِئُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْاَنْوَارِ وَالْقُرْبِ وَالْاَلْطَافِ ثُمَّ
اِنَّ حُكْمَ خِرْقَتِهِ اِلَى الشَّيْخِ الْحَاضِرِ اِنْ كَانَ هُنَاكَ وَ
اِلَّا فَلِلْحَاضِرِيْنَ مِنَ الْقُرَّاءِ اَنْ يُّفَرِّدُوا الْقَارِئَ وَالْقَوَّالَ
بِهَا وَقَدْ قِيْلَ اِنَّ ذٰلِكَ اِلَى الْفَقِيْرِ وَهُوَ اَوْلٰى بِحُكْمِ خِرْقَتِهِ
مِنْ غَيْرِهِ فَاَمَّا مُعَارَضَةُ الْحَاضِرِيْنَ مِنْ اَرْبَابِ الدُّنْيَا
لِيَنْتَزِعُوا الْخِرْقَةَ ثُمَّ تُرَدَّ اِلَى صَاحِبِهَا فَذٰلِكَ غَيْرُ مَحْمُوْدٍ
فِي الطَّرِيْقَيْنِ وَغَيْرُ مَرْضِيٍّ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمُشْتَرِيْ
فِيْهِ فُتُوَّةٌ فَاِنَّ لِلْقَوْمِ مُرِيْدًا اَنْ يَّتَخَلَّصَ مِنْهُمْ وَهُوَ
فِي غَايَةٍ مِنَ الْمُعَارَضَةِ وَالسُّؤَالِ بِاللُّطْفِ وَلٰكِنَّهُ مَذْمُوْمٌ
جِدًّا لِاَنَّهُ فِي حَالِ خُرُوْجِهِ عَنِ الْخِرْقَةِ تَظْهَرُ الصِّدْقَ

آج کے دن کے موافقت کرنے مین خرقہ کو ڈالنے مین پس نہین اوسکی
لیے کوئی دلیل پھر جب جاری ہو فقیر سے یہ باوجود اس کے ضعف کو پس حکم
اس کے خرقے ڈالے گئے کا اس پیر کی طرف عادت کی رسم مین ہے نہ علم اور
شریعت مین یا طریقت اور حقیقت مین اور اگر کہے خرقے والا مین
نے ارادہ کیا ہے قوم حاضرین کی موافقت کا پس یہ شخص نیز زیادہ
ضعیف ہے پہلے سے کیونکہ تحقیق سما اس کے نہین کہ لائق ہے کہ ہو شریک
فعل مین نزدیک اتفاق اور وجد مین اور حکم بے متفق ہونا حال کا قوم
کے لیے یہانتک کہ وہ برابر ہون مشرب اور حال مین پس رجوع کیا جاوے
اس مین قوم کی طرف پس جو ہو حکم اُن کے خرقون کا پس اس کے لیے
انکی پیروی ہے اسمین پس اگر وہ کہے نہ تھا میرے لیے اسوقت کوئی قصد
اور نہ کوئی نیت تو کہا جاویگا پس اب وہ تیری حکم مین ہے پس تو حکم
کر اس مین جس چیز سے تو چاہے اور نہین ہے کسی کے لیے حاضرین مین سے
اور نہ پیر کے لیے اگر وہ حاضر ہو اس خرقہ مین کوئی حکم البتہ کیونکہ نہین ہے
صاحب خرقہ کا اس مین ثابت کرنیوالا اور نہ اوس کے لیے کوئی قصد
ہے اور نہ کوئی اصل ہے طریقت مین پس اگر وہ کہے وارد ہوا مجھپر اسوقت
مین اشارہ نکلنے مین خرقہ سے بغیر قصد کے کسی چیز کی طرف یقین پر
پس تحقیق ہوگی اس کے لیے طریقت مین دلیل کیونکہ تحقیق جس شخص کو پہنائے
بادشاہ خلعت پس واجب ہے خلعت پہنائی گئے پر یہ کہ کھینچ ڈالے اپنی پوشاک
کو پہر پہنے خلعت کو پس اسیطرح حکم ہے اس فقیر کا یہ کہ نکل آوے اپنی خرقہ سے اور
اوپر پہنے جو خلعت پہنائی ہے اوسپر اللہ تعالیٰ نے نوروں اور قربون اور لطفون کی اور
مہربانیون سے پھر تحقیق حکم اوس کے خرقہ کا پیر حاضر کی طرف ہے اگر وہ اس جگہ پر
ہو ورنہ حاضرین فقیر اکیلا کرین قاری کو یا قوال کو ساتھ خرقہ کو اور کہا گیا ہے
کہ یہ حکم اوس فقیر کی طرف ہے اور وہی لائق ہے اپنے خرقہ کے اپنے غیر سے پس
اوپر پیش آنا حاضرین کا اہل دنیا مین سے تاکہ خریدین اوس خرقہ کو پھیر رد کیا جاوے
اس خرقہ والے کی طرف پس یہ طریق اچھا نہین اور ناپسند ہے یا اللہ مگر یہ کہ ہو
خریدنے والا مین جوانمردی اور تصدیق فقیرون کی قوم کی چاہتا ہو احسان
کرنا ان سے اور یہ ایک قسم ہے عوض لینے اور سوال کرنے سے مہربانی سے
ولیکن یہ برا ہے یقین سے کیونکہ تحقیق اس نے اپنے نکلنے کی حالت
مین خرقہ سے ظاہر کیا صدق

مقصود یہ ہے کہ اوپر تم لازم
کیا کہ اوس کی دوستی کی اور ترک
کیا دشمنی کو اور لازم کیا
صحبت اوس کی اور
کی خدمت کا فی سبیل
درویش وہ ہے
جو خدا کے سوا ہر شے
سے بیزار ہو اور ترک
دنیا کرنا فقیر کا
اور زاہد پر لازم ہے
شوق ہو اور اپنے پیر
کے

مِنْ نَفْسِهِ فِي الْحَالِ وَبِرُجُوعِهِ إِلَى الْخِرْقَةِ فَاضِحٌ لِنَفْسِهِ
وَمُكَذِّبٌ لَهَا وَذَالِكَ غَيْرُ مَرْضِيٍّ وَلَا يَنْبَغِي لِمَنْ خَرَجَ
مِنْ خِرْقَتِهِ أَنْ يَعُودَ إِلَيْهَا وَيَقْبَلَهَا فَإِنْ كَانَ ذَالِكَ
بِإِشَارَةِ شَيْخٍ بِأَنْ أَمَرَهُ بِأَخْذِهَا فَإِنَّهُ يَأْخُذُهَا
جَهْرًا مُمْتَثِلًا لِأَمْرِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهَا بَعْدَ ذَالِكَ
فَيَتَخَلَّقُ بِهَا مَعَ غَيْرِهِ وَإِذَا وَقَعَ شَيْءٌ فِي الْوَسَطِ لِلْجَمَاعَةِ
فَالْوَاجِبُ التَّسْوِيَةُ بَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ شَيْخٌ
وَرَأَى التَّخْصِيصَ مِنْ وَاحِدٍ مِنَ الْحَاضِرِينَ لَهُ لَزِمَهُ
ذَالِكَ إِلَى الشَّيْخِ يَتْبَعُ رَأْيَهُ فِيهِ فَإِنْ طَرَحَ خِرْقَتَهُ فَرِيضَةٌ
عَلَيْهِ فَكَانَتْ طَرِيقَتُهُ أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَى شَيْءٍ خَرَجَ مِنْهُ وَ
عَادَ الْفَقِيرُ إِلَى خِرْقَتِهِمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ شَيْخٌ كَانَ لَهُ أَنْ
لَا يَرْجِعَ إِلَى خِرْقَتِهِ وَيَلْزَمَ طَرِيقَتَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى مَا خَرَجَ
مِنْهُ وَلَا يَنْقُصُ حَالَتَهُ اتِّبَاعًا لِأَحْوَالِ الْجَمَاعَةِ وَإِنْ كَانَ
وَاحِدٌ مِنَ الْفُقَرَاءِ فَلَا ظَرْفَ مِنْ حَالِهِ وَلَا يَتُوبُ بِهَا أَنْ
يُوَافِقَ الْجَمَاعَةَ فِي الْحَالِ فَيَعُودَ إِلَى خِرْقَتِهِ لِئَلَّا
يَخْجَلَ الْقَوْمَ وَيَسْتَحْيِيَ أَنْ يَشْرَهُ ثُمَّ بَعْدَ ذَالِكَ يَخْرُجُ
مِنْهَا إِلَى الْحَاضِرِينَ وَهُوَ الْأَوْلَى فَإِنْ دَعَتْهُ إِلَى الْغَيْبِ
عَنِ الْمَجْلِسِ حَاجَةٌ وَهَذَا إِنْ مِنَ الْفِنَاءِ مِنْ آدَابِ الْقَوْمِ عَلَى
وَجْهِ الِاخْتِصَارِ وَالْإِقْلَالِ وَالْإِمْكَانِ فِي الْوَقْتِ
وَأَمَّا مَا يَتَعَلَّقُ بِدُخُولِ الرُّبُطِ وَالسِّقَايَاتِ فَلَبْسُ
الْجِبَابِ وَأَسْمَاءُ أَحَدِهَا وَقَطْعُهَا وَرَسْمُهَا
بَيْنَهُمْ فَذَالِكَ يُسْتَفَادُ مِنْ مُمَارَسَتِهِمْ وَمُخَالَطَتِهِمْ
وَالِاسْتِخْبَارِ وَالْإِشَارَةِ مِنْهُمْ فَلَمْ تَسْكُنْ هَذِهِ فِي الْكُتُبِ
وَقَدْ ذَكَرْنَا مُعْظَمَ ذَالِكَ فِي كِتَابِ الْآدَابِ فِي الشُّرْبِ
فِي أَثْنَاءِ الْكِتَابِ ثُمَّ نَخْتِمُ الْكِتَابَ بِذِكْرِ بَابٍ يَشْتَمِلُ
عَلَى بَابِ الْمُجَاهَدَةِ وَالتَّوَكُّلِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَالشُّكْرِ وَ
الصَّبْرِ وَالرِّضَاءِ وَالصِّدْقِ إِذْ هِيَ الْأَشْيَاءُ
السَّبْعَةُ أَسَاسُ هَذِهِ الطَّرِيقَةِ وَالْكُلُّ خَيْرٌ فَصْلٌ
إِذَا أَرَادَ الْمُجَاهَدَةَ فَالْأَصْلُ فِيهَا قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

اپنے نفس سے حال مین اور اپنے رجوع کرنے مین خرقہ کی طرف خوار کرنیوالا
ہے اپنے نفس کو اور اسکو جھٹلانیوالا اور یہ پسندیدہ نہین ہے اور نہین لائق
اس شخص کو کہ نکلے اپنے خرقہ سے یہ کہ لوٹے اوس کی طرف اور قبول کرے
اوس کو پس اگر یہ ہو پیر کے اشارہ کرنے سے اس سے کہ وہ اسکو حکم کرے اوس کے
لینے کا پس تحقیق وہ اس کو لے ظاہر مین پیر کے حکم کے بجالانے کو
پھر نکلے اُس سے بعد اوس کے پس احسان کرے اسکو ساتھ اپنے غیر سے
اور جب واقع ہو کوئی چیز درمیان مین جماعت کے لیے پس واجب ہے برابری
کرنی ان کے درمیان پس اگر ہو ان مین پیر اوسکو دیکھو خاص کرنا ایک قوم
کا یا ایک شخص کا حاضرین مین سے پس اس کا حکم پیر کی طرف ہے وہ پیروی
کرے اپنی رائے کی اس مین پس اگر ڈالے اپنا خرقہ پس رد کیا جاوے اوسپر پس اسکا
طریقہ یہ ہے کہ لوٹے اوس چیز کی طرف جس سے وہ نکلا ہے اور لوٹین فقیر اپنے
خرقون کی طرف پس اگر ہو اوسکا پیر تو ہے اوس کے لیے کہ نہ لوٹے اپنے خرقہ
کی طرف اور لازم پکڑے اپنے طریقہ کو پس نہ لوٹے اس چیز کی طرف جس سے
وہ نکلا ہو اور نہ نقصان مین ڈالے اپنی حالت کو واسطے پیروی کرنی جماعت کے
حالون کے اور اگر وہ ہو ایک ہی فقیرون مین سے پس بہت نیک اوس کے حال کے
یہ ہے کہ وہ موافقت کرے ساتھ جماعت کے حال مین پس لوٹے اپنے خرقہ کی طرف
تاکہ نہ شرمندہ ہو قوم اور حیا کرین اور اسپر خفا ہون پھر بعد اوس کے نکلے اس
خرقہ سے حاضرین کی طرف اور یہ بہتر ہے اور اگر وہ دیوے اوس کو غائب کو مجلس سے
تو یہی جائز ہے اور آخر ہے اس چیز کا کہ ہمنے تالیف کیا قوم کے آداب مین
اختصار کی وجہ پر وقت مین ولیکن جو متعلق ہے مسافرخانون اور سقایون کے
داخل ہونے اور پہننے جوتے اور ان چیزون کے جنکو انہون نے نیا نکالا اور کہا اور سینے مین انکے
ہمین اپنے درمیان پس جو فائدہ لیتا ہے اسے ملنے اور انکے ساتھ میل جینے اور خبر لینے
اور اشارہ سے پس ہم اسکو نہین لکھتے کتاب مین اور تحقیق ہمنے بیان کردیا
اس کے اکثر کو ادب کی کتاب مین شریعت مین اس کتاب کے درمیان مین ہم
ہم ختم کرتے ہین اس کتاب کو ایک باب کے ذکر سے کہ شامل ہے مجاہدہ
اور توکل اور اچھے خلق اور شکر اور صبر اور رضا اور صدق کے باب پر
کیونکہ یہ ساتون چیزین بنیاد ہین اس طریقہ کی اور سب بہتر ہین

فصل

پس اپر مجاہدہ پس اصل اس مین فرمودہ
ہے اللہ عزوجل کا اور

الَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَرَوَى أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْجِهَادِ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ وَدَمَعَتْ عَيْنَا أَبِي سَعِيدٍ رض وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ رح مَنْ زَيَّنَ ظَاهِرَهُ بِالْمُجَاهَدَةِ حَسَّنَ اللَّهُ سَرَائِرَهُ بِالْمُشَاهَدَةِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَكُلُّ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِي بِدَايَتِهِ صَاحِبَ مُجَاهَدَةٍ لَمْ يَجِدْ مِنَ الطَّرِيقَةِ شَمَّةً وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيُّ رح مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ يَفْهَمُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الطَّرِيقَةِ إِلَّا بِكَشْفِ لَهُ شَيْءٌ مِنْهَا بِغَيْرِ لُزُومِ الْمُجَاهَدَةِ فَهُوَ فِي غَلَطٍ وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ رح مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي بِدَايَتِهِ قُوَّةٌ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي نِهَايَتِهِ جَلْسَةٌ وَقَالَ رض أَيْضًا الْحَرَكَةُ بَرَكَةٌ حَرَكَاتُ الظَّاهِرِ تُوجِبُ بَرَكَاتِ السَّرَائِرِ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُلْوِيَّةَ قَالَ أَبُو يَزِيدَ رح كُنْتُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً حَدَّادًا نَفْسِي وَخَمْسَ سِنِينَ كُنْتُ مِرْآةَ قَلْبِي وَسَنَةً أَنْظُرُ فِيمَا بَيْنَهُمَا فَإِذَا أَنَا وَسْطِي زُنَّارٌ ظَاهِرٌ عَمِلْتُ فِي قَطْعِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِبَاطِنِي زُنَّارٌ فَعَمِلْتُ فِي قَطْعِهِ خَمْسَ سِنِينَ أَنْظُرُ كَيْفَ أَقْطَعُ فَكُشِفَ لِي فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَلْقِ فَرَأَيْتُهُمْ مَوْتَى فَكَبَّرْتُ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَعَنِ الْجُنَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّرِيَّ رض يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ جِدُّوا قَبْلَ أَنْ تَبْلُغُوا مَبْلَغِي فَتَضْعُفُوا وَتَقْصُرُوا كَمَا قَصَّرْتُ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَا يَلْحَقُ الشَّبَابَ فِي الْعِبَادَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْقَزَّازُ رَحِمَهُ اللَّهُ بُنِيَ هَذَا الْأَمْرُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا عِنْدَ الْفَاقَةِ وَلَا يَنَامَ إِلَّا عِنْدَ الْغَلَبَةِ وَلَا يَتَكَلَّمَ إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دَاهِرٍ رض لَنْ يَنَالَ الرَّجُلُ دَرَجَةَ الصَّالِحِينَ حَتَّى

نیک تمنا اور اسکو یاد
رکھو اور حلال کہا یا کہ
اور بوسہ لیکر آنکھوں کو سلام
کیا وہ اہل علم
کیا اور اسکو شرم
کیا اور اسکو خاص
سے محبت رکھو اور
اس کے سوا اور دن
سے جو وہ محبت کرے
تو اسکو قبول کرے کیونکہ
اور ہم نے جو کہا ہے
کہ قبول کرے اور جب
تو شام کرے تو

جن لوگون نے کہ محنت کی ہمارے راہ مین البتہ ہم دکہلا دینگے اونکو
اپنی راہین اور روایت کی ابو نصر نے ابو سعید خدری سے کہ کہا پوچھے
گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل جہاد سے آپنے فرمایا سچی بات
کہنی ظالم بادشاہ کے پاس اور آنسو بہگئی حضرت ابو سعید کے اور کہا ابو علی
دقاق رحمتہ اللہ نے جو شخص آراستہ کرے اپنے ظاہر کو مجاہدہ سے تو اچھی
کردیگا اللہ تعالی اوس کے باطن کو مشاہدہ سے فرمایا اللہ عزوجل نے
اور جن لوگون نے محنت کی ہماری راہ مین البتہ ہم دکہلاوینگے انکو اپنی
راہین اور جو کوئی نہو شروع مین مجاہدہ کرنیوالا تو وہ نہ پاوے گا طریقہ
مین سے بو بہی اور کہا ابو عثمان مغربی نے جو شخص گمان کریگا یہ کہ
تحقیق کہولا جاوے گا اوسپر کچہ اس طریقہ مین سے یا کشف کیا جاویگا
اوس کے لیے کچہ اسمین سے بغیر لازم پکڑنے مجاہدے کے پس وہ غلطی مین ہے
اور کہا ابو علی دقاق نے جس شخص کے لیے نہو اوس کے شروع مین کہڑا ہونا
تو نہوگا اس کے لیے اپنی نہایت مین بیٹہنا اور نیز اوس نے کہا حرکت کرنا
برکت ہے ظاہر کی حرکتین ثابت کرتی ہین باطن کی حرکتون کو اور کہا
حسن بن علویہ رحمتہ اللہ تعالی نے کہا ابو یزید نے مین بارہ برس اپنے نفس کا
لوہار رہا اور پانچ سال رہا ہون اپنے دل کا آئینہ اور ایک سال دیکہتا
تہا اوسمین جو کچہ اوسکو درمیان تہا پس ناگہان میرے درمیان مین زنار
ظاہر پس مینے عمل کیا اس کے توڑنے مین بارہ سال پہر مینے دیکہا
پس ناگہان میرے باطن مین زنار ہے پس مینے عمل کیا اوس کے توڑنے مین
پانچ سال مین دیکہون کیسے مین توڑتا ہون پس کشف ہوا مجہکو پس
مینے دیکہا مخلوق کی طرف پس مینے انکو دیکہا مرے ہوئے پس مین نے
جنازے کی تکبیرین کہین انپر چار تکبیرین اور نقل کیا ہے جنید سے کہ
کہا مین نے سری سقطی سے کہتے ای جوانون کے گروہ تم کوشش کرو پہلے اس سے کہ پہنچو
میرے پہنچنے کی جگہ کو پس ضعیف ہو اور قصور کرو جیسے مینے قصور کیا حالانکہ وہ
تہا اسوقت مین ہی کہ نہ پہنچتا اسکو جوان عبادت مین اور کہا حسن قزاز
رحمتہ اللہ تعالی نے بنایا گیا ہے یہ فقیری کا کام تین چیزون پر یہ کہ نہ کہاوے
مگر فاقہ کے وقت اور نہ سووے مگر غلبے کے وقت اور نہ بولے مگر
ضرورت کے وقت اور کہا ابراہیم بن ادہم نے ہرگز نہ پہنچیگا

بَابَ النِّعْمَةِ وَيَفْتَحُ بَابَ الشِّدَّةِ وَالثَّانِيَةَ يُغْلِقُ
بَابَ الْعِزِّ وَيَفْتَحُ بَابَ الذُّلِّ وَالثَّالِثَةَ يُغْلِقُ بَابَ الرَّاحَةِ
وَيَفْتَحُ بَابَ الْجُهْدِ وَالرَّابِعَةَ يُغْلِقُ بَابَ النَّوْمِ وَيَفْتَحُ
بَابَ السَّهَرِ وَالْخَامِسَةَ يُغْلِقُ بَابَ الْغِنٰى وَيَفْتَحُ بَابَ
الْفَقْرِ وَالسَّادِسَةَ يُغْلِقُ بَابَ الْأَمَلِ وَيَفْتَحُ بَابَ الْأَلَمِ
بِتَيَقُّظِهٖ لِلْمَوْتِ وَقَالَ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ نُجَيْدٍ رح مَنْ كَرُمَتْ
عَلَيْهِ نَفْسُهٗ هَانَ عَلَيْهِ دِيْنُهٗ وَقَالَ اَبُوْ عَلِيِّ الرُّوْذْ
بَارِيُّ رح اِذَا قَالَ الصُّوْفِيُّ بَعْدَ خَمْسَةِ اَيَّامٍ اَنَا
جَائِعٌ فَاَلْزِمُوْهُ السُّوْقَ وَاْمُرُوْهُ بِالْكَسْبِ وَقَالَ
ذُوالنُّوْنِ الْمِصْرِيُّ رح مَا اَعَزَّ اللّٰهُ عَبْدًا بِعِزٍّ هُوَ
اَعَزُّ لَهٗ مِنْ اَنْ يَّذِلَّهٗ عَلٰى ذُلِّ نَفْسِهٖ وَمَا اَذَلَّ اللّٰهُ
عَبْدًا بِذُلٍّ هُوَ اَذَلُّ لَهٗ مِنْ اَنْ يُّحَبِّبَهٗ عَنْ ذُلِّ نَفْسِهٖ
ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْخَوَّاصُ مَا هَالَنِيْ شَيْءٌ اِلَّا رُكُوْبَةٌ وَ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلرَّاحَةُ هِيَ الْخَلَاصُ
مِنْ اٰفَاتِ النَّفْسِ قَالَ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ
اَبَا عَلِيٍّ الرُّوْذْبَارِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا يَقُوْلُ دَخَلَتِ
الْاٰفَةُ مِنْ ثَلَاثٍ سُقْمِ الطَّبِيْعَةِ وَمُلَازَمَةِ الْعَادَةِ
وَفَسَادِ الصُّحْبَةِ فَسَاَلْتُهٗ مَا سُقْمُ الطَّبِيْعَةِ فَقَالَ
اَكْلُ الْحَرَامِ فَقُلْتُ وَمَا مُلَازَمَةُ الْعَادَةِ قَالَ النَّظَرُ
وَالْاِسْتِمَاعُ بِالْحَرَامِ وَالرِّيْبَةِ قُلْتُ فَمَا فَسَادُ
الصُّحْبَةِ فَقَالَ كُلُّ مَا هَاجَتْ فِي النَّفْسِ شَهْوَةٌ يَتْبَعُهَا
وَقَالَ النَّصْرَابَادِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِحَقِّكَ نَفْسُكَ اِذَا
خَرَجْتُ مِنْهَا وَقَعْتَ فِيْ رَاحَةِ الْاَبَدِ وَقَالَ اَبُو
الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ اَجَلُّ اَحْكَامِنَا فِيْ
مُبَادِئِ اَمْرِنَا فِيْ مَسْجِدِ اَبِيْ عُثْمَانَ الْاِيْثَارَ مَا يَفْتَحُ
عَلَيْنَا وَاَنْ لَّا نَبِيْتَ عَلٰى مَعْلُوْمٍ وَمَنِ اسْتَقْبَلَنَا
بِمَلَّةٍ لَا نَسْتَقْبِلُهٗ بِاَنْفُسِنَا بَلْ نَعُدُّ اِلَيْهِ
وَنَتَوَاضَعُ لَهٗ وَاِنْ وَقَعَ فِيْ خُلُقِنَا جَفَاءٌ لِاَحَدٍ
فَمِنَّا يُؤْخَذُ مَبْدَءُ الْعَوَارِ فِيْ تَوْفِيَةِ الْاَعْمَالِ

نعمت کا دروازہ اور کھولے سختی کا دروازہ اور دوسرے بند کرے
دروازہ عزت کا اور کھولے ذلت کا دروازہ اور تیسرے بند کرے آرام کا
دروازہ اور کھولے کوشش کا دروازہ اور چوتھی بند کرے نیند کا دروازہ
اور کھولے جاگنے کا دروازہ اور پانچویں بند کرے دولتمندی کا دروازہ
اور کھولے فقیری کا دروازہ اور چھٹے بند کرے امید کا دروازہ اور کھولے
موت کے لیے تیاری کا دروازہ اور کہا ابو عمرو بن نجید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے
جس شخص پر بزرگ ہو اسکا نفس تو خوار ہوگا اسپر اسکا دین اور کہا ابو علی رودباری
رحمۃ اللہ نے جب کہ صوفی پانچ دن کے بعد میں بھوکا ہو پس اسپر
لازم کرو بازار کو اور اسکو حکم کرو کسب کرنے کا اور کہا ذوالنون مصری
نے نہیں عزت دی اللہ تعالیٰ نے بندے کو کسی عزت کہ اس کے
لیے بڑی عزت والی ہو اس لیے کہ سوا ہے اس کو اور اس کے نفس کی ذلت کے
اور نہیں ذلت دی اللہ تعالیٰ نے بندے کو کسی ذلت کہ زیادہ
ذلت ہو اس سے کہ اسکو پردہ میں رکھے اپنے نفس کی ذلت سے اور کہا
ابراہیم خواص نے نہیں ڈرایا مجھکو کسی چیز نے مگر میں سوار ہو گیا اوپر
اور کہا محمد بن فضل رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آرام ہی خلاصی ہے نفس کی
آفتوں سے اور کہا منصور بن عبد اللہ نے میں نے سنا ابو علی رودباری کو رحمۃ اللہ
علیہا کہتے تھے آفت تین چیز سے طبیعت کی بیمار ہونے اور عادت کو لازم ہو
جانے اور صحبت کو بگڑنے سے پس میں نے پوچھا کیا ہے طبیعت کی بیماری پس کہا
حرام کا کھانا پس میں نے کہا اور کیا ہے لازم ہونا عادت کا کہا دیکھنا اور
فائدہ لینا حرام اور غیبت سے میں نے کہا پس کیا ہے فساد صحبت کا
بیکار پس کہا جب پیدا ہو نفس میں کوئی خواہش تو اوسکی پیروی
کرے اور کہا نصر آبادی رحمۃ اللہ نے تیرا قید خانہ تیرا نفس ہے جب تو نکلے
اس سے تو پڑیگا ہمیشہ کے آرام میں اور کہا ابو الحسن وراق رحمۃ اللہ نے
ہوتا تھا بہت بڑا ہمارے احکام کا ہمارے کام کو شروع میں ابو عثمان
کی مسجد میں غیر کو اپنے پر پسند کرنا ایثار میں کہ فتح ہو ہم پر اور یہ کہ ہم رات گذاریں معلوم
پر اور جو شخص ہمسے پیش آتا بری بات کی ہم اسے بھلا نہ لیتے اپنے نفسوں کو
لئے بلکہ ہم عذر کرتے اسکی طرف اور تواضع کرتے اوسکے لئے اور جب تری
ہمارے دلوں میں حقارت کسی کے لیے تو ہم کہتے ہوتے اسکی خدمت
کرنے میں پس عاموں کا مجاہدہ عملوں کے پورے کرنے میں ہے

وَمُجَاهَدَةُ الْخَوَاصِّ فِي تَصْفِيَةِ الْأَحْوَالِ وَقَدْ تَسْهُلُ
مُقَاسَاةُ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ وَالسَّهَرِ وَمُعَالَجَةُ
الْأَخْلَاقِ الرَّدِيَّةِ تَعْسُرُ وَتَصْعُبُ وَمِنْ آفَاتِ
النَّفْسِ رُكُونُهَا إِلَى اسْتِحْلَاءِ الْمَدْحِ وَالذِّكْرِ
الطَّيِّبِ ثَنَاءِ الْخَلْقِ وَقَدْ تَحْتَمِلُ مُثْقَالَ الْعِبَادَاتِ
لِذَلِكَ وَيَسْتَوْلِي عَلَيْهِ الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ وَعَلَامَةُ
ذَلِكَ رُجُوعُهَا إِلَى الْكَسَلِ وَالْفَشَلِ عِنْدَ الْقَطَاءِ
ذَلِكَ وَذَمِّ النَّاسِ لَهَا وَلَا يَتَبَيَّنُ لَكَ آفَاتُ
نَفْسِكَ وَشُرُورُهَا وَدَعْوَاهَا وَلَنْ بُهَا إِلَّا عِنْدَ
الِاخْتِبَارِ فِي مَوَاطِنِ دَعْوَاهَا وَعِنْدَ الْمُوَازَنَةِ لَهَا
لِأَنَّهَا تَتَكَلَّمُ بِكَلَامِ الْخَائِفِينَ مَا لَمْ تَضْطَرَّ إِلَى الْخَوْفِ
وَإِذَا احْتَجْتَ إِلَيْهَا فِي مَوَاطِنِ الْخَوْفِ وَجَدْتَهَا
آمِنَةً وَتَقُولُ قَوْلَ الْأَبْرَارِ مَا لَمْ تُمْتَحَنْ بِالتَّقْوَى
وَإِذَا احْتَجْتَ إِلَيْهَا وَطَالَبْتَهَا بِشَرْطِ التَّقْوَى
وَجَدْتَهَا مُشْرِكَةً مُرَائِيَةً مُسْتَجِيبَةً وَتَصِفُ
وَصْفَ الْعَارِفِينَ مَا لَمْ تُحْجَرْ إِلَى الْغَايَةِ فَإِذَا
طَلَبْتَ مِنْهَا ذَلِكَ وَجَدْتَهَا الْكَذَّابَةَ وَتَدَّعِي دَعْوَى
الْمُوقِنِينَ مَا لَمْ تُمْتَحَنْ بِالْإِخْلَاصِ وَتَرَعُمُ أَنَّهَا مِنَ
الْمُتَوَاضِعِينَ مَا لَمْ تُحَلَّ بِهَا خِلَافُ هَوَاهَا عِنْدَ الْغَضَبِ
وَكَذَلِكَ تَدَّعِي السَّخَاءَ وَالْكَرَمَ وَالْإِيثَارَ وَالْبَذْلَ وَ
الْعَطَاءَ وَالْفُتُوَّةَ وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْأَخْلَاقِ الْحَمِيدَةِ
أَخْلَاقِ الْأَوْلِيَاءِ وَالْأَبْدَالِ وَالْأَعْيَانِ تَمَنِّيًا وَرَعُونَةً
وَحُمْقًا وَإِذَا طَالَبْتَهَا بِذَلِكَ وَامْتَحَنْتَهَا لَمْ تَجِدْهَا
إِلَّا كَمُسْتَرَابٍ بِضَيْعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّى إِذَا
جَاءَهُ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَوْ كَانَتْ تَتَصَوَّرُ الْإِخْلَاصَ
وَتَعْرِفُ مِنْهَا الْقَوْلَ وَتَصْدُقُ بِالْقَوْلِ لِسَانُهَا لَمَا أَظْهَرَتِ
الزَّيْنَ لِلْخَلْقِ الَّذِينَ لَا يَمْلِكُونَ لَهَا ضَرًّا وَلَا نِفَاقَ

اور خواصون کا مجاہدہ احوال کے صاف کرنے مین ہی اور کبھی آسان
ہوتا ہے رنج کھینچنا بھوک اور پیاس اور بیداری کا اور بری خوون کا
علاج کرنا مشکل اور سخت ہی اور نفس کی آفتون مین سے اسکا جھکنا طرف
مشہور جاننے مدح اور نیک ذکر اور لوگون کی تعریف ہی اور کبھی اٹھاتا ہے
عبادتون کے بوجھ اس لیے اور غالب ہوجاتی ہے اسپر ریا اور نفاق اور
اسکی علامت نفس کا رجوع ہونا ہے سستے اور پہلے کی طرف اوس
وقت وغیرہ ٹوٹنے کے وقت کو اور اسکی مذمت کرنیکے وقت اور نہ ظاہر ہوگی
تجھکو یہ نفس کی آفتین اور اسکا شرک اور اسکا دعوی اور اسکا جھوٹ
مگر نزدیک امتحان کرنیکے اوس کے دعوی کی جگہون مین اور نزدیک
تولنے کے اوس کے لیے کیونکہ وہ نہین کلام کرتا ڈرنیوالون کی کلام سے
جب تک بے قرار نہ ہو خوف کی طرف اور جب تو محتاج ہو اسکی طرف
خوف کی جگہون مین تو تو اس کو پاویگا بیخوف اور وہ کہتا ہے نیکون
کی بات جب تک کہ امتحان کیا جاوے تقوے سے اور جب تو محتاج ہو
اسکی طرف اور طلب کرے اوس سے پرہیزگاری کی شرطین تو تو
پاوے گا اوس کو مشرک ریاکار عجب کرنیوالا اور بیان کرتا ہے عارفون
کی صفت جب تک تو محتاج ہو تو کسی غرض کی طرف پس جب تو طلب
کرے اس سے یہ تو تو پاویگا اس کو جھوٹا اور دعوی کرتا ہے یقین والون
کا دعوی جب تک امتحان نہ کیا جاوے اخلاص سے اور کہتا ہے کہ تحقیق
وہ تواضع کرنیوالون مین سے ہی جب تک نہین لڑا اوس پر اسکی خواہش
کا خلاف غصے کے وقت اور اسی طرح دعوی کرتا ہے سخاوت اور
بخشش اور خیر کو اپنے پر پسند کرنے اور خرچ کرنے اور بے پروائی اور جوانمردی اور غیر
کا اچھے اخلاق مین سے اولیا اور ابدال اور شرافت کو اخلاق سے اور زعم کرتا ہے
یہ تو فنی اور حمق کے اور جب تو طلب کرے اس سے یہ سب اور اسکا
امتحان کرے تو نہ پاویگا اسکو مگر جیسے ریت جنگل مین گمان کرتا ہے وہ پیاسا
پانی یہانتک کہ جب آتا ہے اس کے پاس تو نہین پاتا اس کو کچھ بھی اور اگر ہوتا وہ جگہ
صدق اور خلاص اور صحیح ہوتی اس سے بات اچھے بولنے بات مین زبان اور اسکی
قوت ظاہر کرتی نہیں لوگون کے لیے جو نہین مین ملک اوس کے لیے
نقصان کے اور نہ نفع کے اور ایسے صحیح اعمال اور اسکے امتحان کے وقت پس موافق

اسکا باطن ہو ایسے اخلاص اور سچے ذوق سے بھرا ہوا ہے جس شخص کے
ساتھ خدا ہو اسکی باطن مین توفیق اوسکے پروردگار سے تو ہوگا سر اسر اسی پر
اور کہا ابو عثمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نہین دیکھا کوئی آدمی نفس کے عیب
کو وہ شخص کہ جو نفس کو تہمت دیتا رہتا ہے سب حوال مین اور کہا
ابو حفص نے بہت جلد لوگون کا ہلاک ہونے مین دو شخص ہے جو اپنا عیب
نہین پہچانتا کیونکہ تحقیق گناہ قاصد ہین کفر کے اور کہا ابو سلیمان
رحمۃ اللہ علیہ نے مین اچھا نہین جانتا اپنے نفس سے کوئی عمل پس گنوا
ہوا اس کو اور کہا سری نے تم پر دولت مندون اور بادشاہ کے قارئین
اور امیر علماء کے پڑوس سے اور کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ نے سوا اسکے
نہین کہ داخل ہوا ہے فساد مخلوق پر چھ چیزون سے پہلے انکی نیت کا
ضعف آخرت کے عمل مین اور دوسرے ہوا کی مین ہون اس کے انکی خواہش
کے گرد اور تیسرے اسکے دروازے باوجود موت کے نزدیک ہونیکی اور چوتھے
پسند کیا اونہون نے مخلوقات کی رضامندی کو خالق کی رضامندی
پر اور پانچوین اونہون نے پیروی کی اپنی خواہشون کی اور پہینک دیا
اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ کی سنت کو اپنے پیٹھون کے پیچھے اور پیچھے ڈالدیا
اونہون نے تھوڑے سے علم کی غلطیون کو اپنے نفس کی حجت اور
اور چھپا دیا بہت سی ان کی اچھی صفتون کو **فصل** اور اصل
مجاہدے مین نفس کی خواہش کی مخالفت کرنی ہے پس ہازدکھے
اپنے نفس کو الفت والی خواہشون اور لذتون سے اور ذلیل اوٹھاوے
اس کو خلاف پر اس چیز کے کہ وہ چاہتا ہے اوسکی طرف عام وقتون
مین پس جب جدا ہو خواہشون مین تو اس کو لگام دیوے پرہیزگاری
کی اور اللہ تعالی سے ڈرنے کی پس جب سرکشی کرے اور پھیر جاوے
نزدیک کرنے ہونے کے عبادتون اور دعاؤن مین تو اس کو چاہیے
خوف دلانا اپنے کو خلاف اور الٹون کے اوپر کہنے کے کوشش کر
فصل اور پورا نہین ہوتا مجاہدہ مگر ساتھ متابعت کے اور مراقبہ دہی
جسکی طرف اشارہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب
پوچھا آپ سے حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نے احسان کیا ہے پس
آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا کہ تو اسکو دیکھتا ہے
پس اگر تو اسکو نہین دیکھتا پس تحقیق وہ تجھ کو دیکھتا ہے کہ تحقیق

سُبْحَانَهُ عَلَيْهِ وَاسْتِدَامَتُهُ لِهٰذَا الْعِلْمِ مُرَاقَبَةُ الرَّبِّ
وَهٰذَا هُوَ اَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ وَاِنَّمَا يَصِلُ اِلَى الْهُدٰى الرَّبَّ
بَعْدَ الْمُحَاسَبَةِ وَاِصْلَاحِ حَالِهٖ فِي الْوَقْتِ وَلُزُوْمِ
طَرِيْقِ الْحَقِّ وَاِحْسَانِ مُرَاعَاةِ الْقَلْبِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَحِفْظِ الْاَنْفَاسِ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ اَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهِ رَقِيْبٌ وَمِنْ قَلْبِهٖ قَرِيْبٌ يَعْلَمُ بِحَوَالَهٗ
وَيَرٰى اَفْعَالَهٗ وَيَسْمَعُ اَقْوَالَهٗ وَلَا يَتِمُّ اَيْضًا اِلَّا بِمَعْرِفَةِ
خِصَالٍ اَرْبَعٍ اَوَّلُهَا مَعْرِفَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالثَّانِيَةُ مَعْرِفَةُ
عَدُوِّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ وَالثَّالِثَةُ مَعْرِفَةُ نَفْسِكَ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ
وَالرَّابِعَةُ مَعْرِفَةُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلَوْ عَاشَ اِنْسَانٌ دَهْرًا
فِي الْعِبَادَةِ مُجْتَهِدًا وَلَمْ يَعْرِفْ هٰذَا وَلَمْ يَعْمَلْ عَلٰى هٰذَا لَمْ يَنْفَعْهُ
عِبَادَتُهٗ وَكَانَ عَلَى الْجَهْلِ وَمَصِيْرُهٗ اِلَى النَّارِ اِلَّا اَنْ يَتَفَضَّلَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهٖ فَاَمَّا مَعْرِفَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ اَنْ
تَلْزَمَ الْعَبْدُ مُرَاقَبَةَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ دَوَامًا عَلَيْهِ وَقُدْرَتَهٗ
عَلَيْهِ وَشَهَادَتَهٗ وَعِلْمَهٗ بِهٖ وَاَنَّهٗ رَقِيْبٌ حَفِيْظٌ وَاَنَّهٗ وَاجِدٌ
مَاجِدٌ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي مُلْكِهٖ وَاَنَّهٗ عِنْدَ مَا وَعَدَ صَادِقٌ
وَعِنْدَ مَا ضَمِنَ وَافٍ وَعِنْدَ مَا دَعَا اِلَيْهِ وَنَدَبَ اِلَيْهِ
مَلِيٌّ قَوْلُهٗ وَعْدٌ يُنْجِزُهٗ وَوَعِيْدٌ صَادِقٌ يُنَفِّذُهٗ وَمَقَامٌ
تَصِيْرُ اِلَيْهِ الْخَلَائِقُ وَمَصْدَرٌ تَنْصَرِفُ مِنْ عِنْدِهٖ وَلَهٗ
ثَوَابٌ وَعِقَابٌ لَيْسَ لَهٗ شَبِيْهٌ وَلَا مِثْلٌ وَاَنَّهٗ كَانَ
رَحِيْمًا وَدُوْدًا سَمِيْعًا عَلِيْمًا وَاَنَّهٗ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ لَا
يَشْغَلُهٗ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ يَعْلَمُ الْخَفِيَّ وَذَوَاتِ الْخَفِيِّ وَالضَّمَائِرِ
وَالْخَطَرَاتِ وَالْوَسْوَسَةَ وَالْهَمَّةَ وَالْاِرَادَةَ وَالْوَسْوَاسَ
وَالْحَرَكَةَ وَالطَّرْفَةَ وَالْغَمْزَةَ وَمَا تُوْحِيْ ذٰلِكَ وَمَا دُوْنَ
ذٰلِكَ ذٰلِكَ مِمَّا دَقَّ فَلَا يُعْرَفُ وَجَلَّ فَلَا يُوْصَفُ
مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ وَاَنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ وَقَدْ اَسْتَوْفَيْنَا
ذٰلِكَ فِيْ بَابِ مَعْرِفَةِ الْعَجَائِبِ مِنْ قَبْلُ فَاِذَا اَلْزَمَ هٰذَا
قَلْبَهٗ زَالَ الْمَعَايِنُ الرَّادِعُ وَالْعَمَلُ الْقَائِمُ وَلَازِمُ ذٰلِكَ كُلُّ
عُلُوْمِهٖ وَكُلُّ جَارِحَةٍ وَكُلُّ مَفْصِلٍ وَعِرْقٍ وَعَضْوٍ

کے اوپر مطلع ہونے کو اور بندے کا اس علم کے ہمیشہ رکھنے کا نام مراقبہ
اوس کے پروردگار کے لیے اور یہ مراقبہ ہی جڑ ہے ہر بھلائی کی اور سوا اسکو
نہین کہ وہ پہونچتا ہے اس رتبے کو بعد حساب کے اور اپنے حال کے سنوارنے
کے وقت مین اور لازم کرنیکے حق کے راستے کو اور دل کے نیک نگاہ
رکھنے کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان اور سانسون کے نگاہ رکھنے کے ساتھ
اللہ عزوجل کے پس جانے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اسپر نگہبان ہے اور اوسکو دل
سے نزدیک ہے جانتا ہے اوس کے احوال کو اور دیکھتا ہے اوس کے کامون کو
اور سنتا ہے اوسکی باتون کو اور نیز مجاہدہ پورا نہین ہوتا مگر چار خصلتون
کے پہچاننے سے پہلا اونکی اللہ تعالیٰ کا پہچاننا ہے اور دوسرے اللہ
تعالیٰ کے دشمن ابلیس کو اور تیسرے پہچاننا اپنے نفس امارہ کے بہت حکم
کرنیوالا کے اور چوتھے پہچاننا عمل کا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور اگر زندگی
بسر کرے انسان عمر بھر عبادت مین کوشش کرنیوالا اور نہ پہچانے اسکو
اور نہ عمل کرے اسکو تو نہ فائدہ دیگی اسکو اوسکی عبادت اور وہ ہوگا جہالت
پر اور لوٹنا اس کا دوزخ کی طرف مگر یہ کہ فضل کرے اللہ تعالیٰ اسپر اپنی
رحمت سے پس لیکر اللہ عزوجل کا پہچاننا پس یہ ہے کہ لازم کرے بندہ
اپنے دل پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونا اور اسکا قائم ہونا اوسپر اور اسکا
طاقت کہنا اسپر اور اسکا حاضر ہونا اور اسکا جاننا یہ کہ تحقیق وہ نگہبان
حفاظت کرنیوالا ہے اور یہ کہ تحقیق وہ بے پرواہ ہر چیز پانیوالا بزرگ ہے
نہین کوئی شریک اس کا اوسکے ملک مین اور یہ کہ تحقیق وہ نزدیک اس چیز کے کہ
وعدہ کیا سچا ہے اور نزدیک اس چیز کے کہ ضامن ہوا پورا کرنیوالا ہے اور نزدیک
اس چیز کے کہ پکارا اوسکی طرف غنی ہے اور اس کیلیے وعدہ ہے کہ اسکو پورا کریگا اور
عذاب کے وعدے سے جاری کریگا انکو اور مقام ہے جس کی طرف لوٹ گی
خلقت اور نکلنے کی جگہ ہے تصرف کریگا اپنی بات سے اور اس کیلیے ثواب اور
عذاب ہے جسکا کوئی شبیہ نہین اور نہ مانند اور تحقیق وہ کفایت کرنیوالا ہے مہربان
دوست کہنیوالا سننے والا جاننیوالا اور تحقیق وہ ہر حال مین ایک کام مین ہے
نہین مشغول کرتا اسکو کوئی کام کسی کام سے جانتا ہے پوشیدہ اور زیادہ
پوشیدہ کو اور دل کی بات اور خطرون اور وسوسہ اور قصد اور ارادہ اور وسواس
اور حرکت اور آنکھ کے چھپکنے اور اشارہ کو اور جو اس سے زیادہ اور جو اس سے
کم ہو اسمین سو کہ باریک ہے نہین پہچانی جاتی اور بڑی ہے پس نہین تعریف کیجاتی ہے
سے جو کہ اور جو ہوگا اور تحقیق وہ غالب ہے حکمت والا اور تحقیق

وَتَشْهَدُ بَصِيرَةُ قَلْبِكَ عَالِمًا بِهِ أَحَاطَ بِهِ عِلْمًا لَا تَقْرُبُ
عَنْهُ مَعَازِبُهُ وَأَنَّهُ خَلَقَهُ فَأَحْسَنَ خَلْقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ
صُورَتَهُ وَنَبَتَ جَمِيعُ ذَلِكَ فِي قَلْبِهِ وَصَحَّ بِهِ عَزْمُهُ
وَأَكْمَلَ عَقْلَهُ ثَبَتَ حِينَئِذٍ فِيهِ الْحَاسِبَةُ وَوَصَلَتْ
إِلَيْهِ الْمَعْرِفَةُ وَقَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ وَكَانَ فِي مَقَامِ
مِنَ اللهِ شَرِيفٍ وَالْحَذَرُ يُصَحِّبُهُ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ فَحَفِظَتْ
جَوَارِحُهُ وَقَلْبُهُ وَلَا يَنَالُ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْجُمْلَةِ
إِلَّا أَنْ يَقْطَعَ الْأَشْغَالَ كُلَّهَا إِلَّا مَا دَلَّهُ عَلَى هَذَا وَأَلَّفَ
لَا يُفَارِقُ قَلْبَهُ حَذَرًا مِنْ سَطَوَاتِهِ لِقُدْرَتِهِ عَلَيْهِ
لِمَا قَدْ سَلَفَ وَمَا يَكُونُ مِنْهُ وَحَيَاءً مِنْهُ لِقُرْبِهِ مِنْهُ
وَلَمْ تَسْقُطْ مِنْهُ وَلَمْ تَسْقُطْ مِنْهُ إِرَادَةٌ وَلَمْ تَزُلْ مِنْهُ
هِمَّةٌ وَلَا خَطْرَةٌ إِلَّا لَهُ فِيهِ عِلْمٌ فَيَكُونُ الْعَالِمُ الْقَائِمُ بِمَا
يُحِبُّ اللهُ مِنْهُ وَالتَّارِكُ لَهُ عَمَّا يَكْرَهُهُ مِنْهُ فَلَا تَكُونُ مِنْهُ
خَطْرَةٌ وَلَا لَحْظَةٌ وَلَا وَسْوَسَةٌ وَلَا إِرَادَةٌ وَلَا حَرَكَةٌ
ظَاهِرًا وَلَا بَاطِنًا إِلَّا وَعِلْمُ اللهِ عِنْدَهُ قَائِمٌ فِي قَلْبِهِ
قَبْلَ الْخَطَرَاتِ وَالْحَرَكَاتِ فِي الْوَسَاوِسِ وَهُوَ مَقَامُ الْعُلَمَاءِ
بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَائِفِينَ الْعَارِفِينَ الْأَتْقِيَاءِ الْوَرِعِينَ وَهِيَ
أَتَمُّ مَعْرِفَةٍ عَلِمَ بِاللهِ إِبْلِيسُ فَقَدْ أَمَرَ اللهُ تَعَالَى بِمُجَاهَدَتِهِ
وَمُجَاهَدَتِهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ
وَأَعْلَمَ الْعِبَادَ بِأَنَّهُ قَدْ عَادَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَبَدَهُ
وَتَبَلَّهُ وَصَفِيَّهُ وَخَلِيفَتَهُ فِي الْأَرْضِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَصَانَهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ وَأَنَّهُ لَا يَنَامُ إِذَا نَامَ الْآدَمِيُّ كُلُّهُ
يَعْقِلُ إِذَا عَقَلَ الْآدَمِيُّ وَلَا يَسْهُو إِذَا سَهَا فِي نَوْمِهِ
وَيَقْظَتِهِ مُجْتَهِدًا فِي عَطَبِ الْآدَمِيِّ وَهَلَكَتِهِ بِالْوَجْهِ
حَدِيعَةً وَحِيلَةً وَمَكْرًا فِي مَصَائِدِهِ الشَّهِيَّةِ
اللَّذِيذَةِ فِي طَاعَتِهِ وَمَعْصِيَتِهِ مَا يَجْهَلُهُ كَثِيرٌ
مِنْ خَلْقِ اللهِ مِنَ الْعَابِدِينَ الْمُغْتَرِّينَ الْمُخْلِدِينَ
وَكَثِيرٌ مِنَ الْغَافِلِينَ لَيْسَتْ بِغِيَتِهِ أَنْ يُوقِعَ ابْنَ آدَمَ فِي
مَعْصِيَةٍ أَوْ مَرَضٍ أَوْ عَيْبٍ إِنَّمَا بُغْيَتُهُ أَنْ يَرَدَّهُ عَمَّا

اور بال اور چمڑے مین اور اسی طرح وہ یقین کرے کہ تحقیق اللہ تعالی قائم ہے
اوسپر اور جاننے والا ہے ساتھ اوسکے گمبھیر نہیں ہے ساتھ اوس کے از روی علم کے نہیں
چھپتا اوس سے کوئی چھپنے والا اور تحقیق اوس نے اوسکو پیدا کیا پس اچھا
اوسکی پیدائش کو اور اوسکی صورت بنائی پھر اچھی صورت بنائی اور ثابت
ہو جاوے یہ اوسکو دل مین اور صحیح ہو وے ساتھ اوسکے قصد اوسکا اور کامل کرے اوسکو
اوسکی عقل تو ثابت ہو جاویگا اوسوقت اوسمین حساب کرنا اور پہونچ جاویگی اوسکی
طرف معرفت اور قائم ہو جاویگی اوسپر حجت اور ہوگا ایک جگہ بزرگی مین اللہ تعالی کے
ساتھ اور خوف اوسکو ساتھ ہوگا اوس سب مین پس نگہبانی کرین گے اوس کے اعضا
اور اوسکا دل اور نہ چھوڑیگا کسی چیز کو ان سب سے مگر یہ کہ اوسکا شغل ان سب کے
سب کو مگر جو سوا ہو اوسکو اوسپر حالانکہ خوف نہ جدا ہوگا اوسکے دل سے خوف سے اوسکی
پکڑون سے واسطے اوس کے قادر ہونیکا اوسپر واسطے ان گناہونکو کہ گذرے ہون اور بسبب اوسکے کہ ہوگا
اوس سے اور واسطے حیا کرنیکے اللہ سے بسبب اوسکے نزدیک ہونیکا اوس سے اور نہین گزرا اوس سے
کوئی ارادہ اور نہین وقوع ہوا اوس سے کوئی قصد اور نہین کوئی خیال مگر اللہ کے
کے واسطے اوسمین علم ہے پس ہووے جاننے قائم ہونیوالا ساتھ اوس چیز کے کہ
دوست رکھتا ہوا اللہ اوسکو اور اترنیوالا اوس چیز سے جسکو وہ مکروہ رکھتا ہوا اوس سے اور
نہ ہوگا اوس سے کوئی خیال اور نہ وسوسہ اور نہ ارادہ اور نہ حرکت ظاہر مین
اور نہ باطن مین مگر اللہ کا علم اوسکی پاس ہوگا قائم اوسکے دل مین پہلے خطرون اور حرکتون
اور وسوسون کے اور یہ مقام ہے اللہ عزوجل کے علماء کا ڈرنیوالون معرفت والون سے
متقیون پرہیزگارون کا اور اوپر پہچاننا اللہ کے دشمن ابلیس کا پس تحقیق حکم ہے اللہ تعالی نے
اوس سے لڑنے اور جہاد کرنیکا پوشیدہ اور ظاہر مین فرمانبرداری اور نافرمانی مین اور
بتایا ہے اپنے بندون کو کہ تحقیق اوس نے دشمنی کی ہے اللہ تعالی سے اور اوسکی بندگی اور چنے
اور برگزیدہ اور خلیفہ زمین مین حضرت آدم علیہ السلام سے اور نگہبان رہونیوالا اوسکی اولاد مین اور
یہ کہ وہ نہین سوتا جب سوتا ہے آدمی اور وہ غافل نہین ہوتا جب غافل ہوتا ہے آدمی اور
وہ نہین بھولتا جب بھولتا ہے آدمی اپنی نیند اور بیداری مین کوشش کرنیوالا ہے آدمی
کی ہلاکت اور اوسکو ہلاک کرنے مین نہین چھوڑتا اوسمین کوئی فریب اور حیلہ اور مکر اور اوسکی
گھاتین خواہشون والی لذتون والی مین اوسکی فرمانبرداری اور نافرمانی مین جانتے
بہتیرے اوسکی مخلوق مین سے عبادت کرنیوالون مین ہو کہ کہانیوالون فریب دیے گیون مین سے
اور بہتیرے غافلون مین سے نہین قصد اوسکا کہ ڈالدے آدم کو بیٹے گناہ مین یا مرض یا
یا عیب مین سوا اوسکی نہین کہ اوسکا مقصود یہ ہے کہ اوس کو لیجاوے اپنی نہایت

يَرِدُ بِجَهْلِهِ حَيْثُ قَالَ جَلَّ وَعَلَا إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ
لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ فَإِذَا عَرَفَهُ الْعَبْدُ بِهَذِهِ الصِّفَةِ
فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَلْزَمَ قَلْبَهُ مَعْرِفَتَهُ فِي الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
بِلَا غَفْلَةٍ وَلَا سَهْوٍ مِنْهُ فَيُحَارِبَهُ بِأَشَدِّ الْمُحَارَبَةِ
وَيُجَاهِدَهُ بِأَشَدِّ الْمُجَاهَدَةِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً ظَاهِرًا وَ
بَاطِنًا لَا يُقَصِّرُ فِي ذَلِكَ حَتَّى يَبْذُلَ مَجْهُودَهُ فِي مُحَارَبَتِهِ
وَمُجَاهَدَتِهِ فِي كُلِّ مَا يَدْعُوا إِلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ
وَلَا يَدَعُ التَّضَرُّعَ وَالْلَجَأَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِاسْتِعَانَةَ
بِهِ فِي صَحَرَكَاتِهِ كُلِّهَا لِيُعِينَهُ عَلَيْهِ فَيُرِيَ اللهُ عَزَّ وَ
جَلَّ مِنْ نَفْسِهِ الْعَجْزَ وَالْفَاقَةَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا حِيلَةَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ وَلْيَسْتَغِثْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْبُكَاءِ
وَالتَّضَرُّعِ وَلْيَسْأَلِ اللهَ النَّصْرَ عَلَيْهِ جَاهِدًا مُتَنَدِّلًا
فَنَهَارًا سِرًّا وَعَلَانِيَةً فِي الْخَلَا وَالْمَلَا حَتَّى تَضَعُفَ
فِي عَيْنَيْهِ مُجَاهَدَتُهُ لِمَعْرِفَتِهِ بِتَوْفِيقِ اللهِ إِيَّاهُ
فَإِنَّهُ عَدُوُّ اللهِ وَمَوْلَاهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ عَصَى اللهَ مِنْ خَلْقِهِ
وَأَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنْ خَلْقِهِ يَعْنِي مَنْ عَصَاهُ وَكُلُّ
عَاصٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَيِّتٌ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ مَاتَ مِنْ خَلْقِي إِبْلِيسُ
وَهُوَ الَّذِي عَادَى أَوْلِيَاءَ اللهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ
وَأَصْفِيَائِهِ مِنْ خَلْقِهِ أَجْمَعِينَ وَيَنْبَغِي لِلْعَبْدِ أَنْ
يَعْلَمَ أَنَّهُ فِي جِهَادٍ عَظِيمٍ وَفِي قُرْبٍ مِنَ الرَّبِّ
جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَلَا يُوصَفُ شَرَفُ مَقَامِهِ فَلْيَثْبُتْ
وَلَا يَعْجَزْ فَإِنَّهُ إِنْ عَجَزَ أَوْ مَلَّ فَقَدْ عَطَبَ رَبَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ وَوَقَعَ فِي جَهَنَّمَ وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ فَيَكُونُ
قَدْ أَعْطَى عَدُوَّ اللهِ أُمْنِيَّتَهُ مِنْهُ وَقَوِيَ عَلَيْهِ لَعَنَهُ
اللهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِإِرَادَتِهِ فِي الْعَبْدِ نِهَايَةٌ وَإِنَّمَا
إِلَّا الْكُفْرَ بِاللهِ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَنْقُلُهُ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ
حَتَّى يَغْضَبَ اللهُ عَلَيْهِ فَيَكِلَهُ إِلَى نَفْسِهِ فَيَعْطَبَ

محمود ہونا جب تو
موجود ہوگا اور اس کے
پیچھا ہوگا نہ کی مدت
ایک ساعت بھی کم
زیادہ نہیں کی جاوے
ظلم ہے اور بیانہ
تحقیق ہیں ایک
ساعت سے زیادہ ہیں
ہے اور پیہم تکراری
کی مدت دو ساعتیں
ایک دینا کا ترک
کنا اور دوسرا الفر کا
ترک کرنا اور اللہ تعالیٰ
کی معرفت کی اور
کی بنا ہیں

جہاں جاوے دوزخ میں چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے کہ تحقیق وہ پکارتا ہے اپنے گروہ کو
تو کہ وہ ہوں دوزخ کے رہنے والوں کے پس جب پہچانے شیطان کو بندہ اس صفت
سے پس واجب ہے اسکو کہ لازم کرے اپنے دل کو اسکا پہچاننا حق اور باطل میں بغیر
غفلت اور بغیر بھولنے کے اور اس سے پس لڑائی کرے اس سے نہایت سخت
لڑائی اور جہاد کرے اس سے نہایت سخت جہاد پوشیدہ اور کھلے اور ظاہر اور باطن
میں نہ قصور کرے اس میں اس بات کے خرچ کرے اپنی کوشش اور اسکی لڑائی اور اسکے
جہاد میں ہر ایک چیز میں جس کی طرف وہ بلاتا ہے بھلائی اور برائی سے اور نہ
چھوڑے عاجزی کرنی اور پناہ لینی اللہ تعالیٰ کی طرف اور مدد مانگنی اس سے
اپنی سب حرکات میں تاکہ وہ اسکو مدد دیوے شیطان پر اور کہا ہے اللہ تعالیٰ کو
اپنے نفس سے محتاجی اور فاقہ اور اسکو طرف کیونکہ تحقیق نہیں ہے کوئی حیلہ اور نہ کوئی
قوۃ مگر ساتھ اس کے اور فریاد کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ سے ساتھ رونے اور عاجزی
کرنے کے اور مانگے اس سے مدد شیطان پر کوشش کرتا ہوا اپنی ذات ظاہر کرتا ہوا
رات اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر میں اور خلوت اور لوگوں میں یہانتک کہ حقیر
معلوم ہو اسکی آنکھوں میں اسکا مجاہدہ واسطے اور اس کے پہچاننے کے اللہ تعالیٰ
کی توفیق کو اپنے ساتھ کیونکہ تحقیق شیطان اللہ اسکے مولیٰ کا دشمن ہے اور وہ پہلا ہے انکا
جس نے نافرمانی کی اللہ کی اسکی مخلوق میں سے اور مرا ہے انکا جو مرا ہے نافرمانی کرنیوالا
نافرمانی کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا مردہ ہے جیسے آیا ہے حدیث شریف میں کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے تحقیق پہلا انکا جو مرا ہے میری مخلوق میں سے ابلیس ہے اور یہ ہے
جس نے دشمنی کی ہے اللہ کے دوستوں سے پیغمبروں اور صدیقوں اور اسکے برگزیدوں
اور اسکی مخلوق میں سے سب کے اور واجب ہے بندے کو یہ کہ وہ جانے کہ تحقیق وہ جہاد
بڑی میں ہے اور نزدیکی میں ہے پروردگار جل شانہ سے اور نہیں بیان کیجاتی بزرگی
اس کے مقام کی پس چاہیے کہ وہ ثابت ہو اور عاجز نہ ہو پس تحقیق وہ اگر
عاجز ہوا یا ملول ہوا پس تحقیق اس نے نافرمانی کی اپنے پروردگار عزوجل کی اور
پڑ گیا دوزخ میں اور غصے ہوا اللہ اس پر اور ہوگا کہ تحقیق دیدی اس نے اللہ کے
دشمن کو اسکی امید اپنے سے اور قوی کیا اپنے پر اس پر لعنت ہو اللہ کی اور
نہیں ہے اسکو ارادے کے لیے بندے میں کوئی نہایت اور نہاگر کفر سوائے
اللہ کے پس تحقیق وہ سوا اسکی نہیں کھینچتا ہے اسکو ایک حال سے ایک حال کی یہانتک کہ
غصہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر پس اسکو سپرد کر دیتا ہے اسکے نفس کی طرف پس ہلاک

العبد منه فالحذر الحذر فانما هو الموت عند الطعن
او النجاة بفضل الله ورحمته اعاذنا الله وجميع
المسلمين من شر ابليس وجنوده ولا حول ولا قوة
بالله العلي العظيم وامامعرفة النفس الامارة
بالسوء فيضعها حيث وضعها الله عز وجل و
يصفها بما وصفها الله تعالى ويقوم عليها بما امره
الله عز وجل فانها عدو له من ابليس وانما
يقوله عليه ابليس ويا وبقبولها منه يعرف اي
شيء طباعها وما اراداتها والى ما تدعو وبما
تأمر وكيف خلقها خلقة ضعيفة في طعمها
شرهة مولعة خارجة عن طاعة الله سبحانه
مملكة مملية حوفها امن وترجاها امانة
وصيل منها كذب ودعواها باطلة وكل شيء
منها غرور وليس لها فعل محمود ولا دعوة
حق فلا تغرنه بما يظهر له منها ولا يحدثها نامل
ان عللت عنها قيودها شردت وان اطلق رباطها تحت
وان اعطاها سولها هلكت وان غفل عن محاسبتها اد
بت وان عجز عن مخالفتها غرقت وان اتبع هواها
توات النار فيها هوت لغير لها حقيقة ولا رجوع
الخير في راس العبادة ومعدن الفضيحة وخزانة
ابليس وماوى كل سوء ولا يعرفها احد غير خالقها
عز وجل هي في الصفة التي وصفها الله عز وجل
كلما اطمانت سوءا من وكلما ادعت صدقا
فهو كذب وكلما ذلت اخلاصها فهو رياء وناعها
ميلها الى شيء وصل فيها ودنس من خزائن
وضع الخير فيها لغير لها حقيقة

بندے پر شیطان سے پس بچو اس سے پس سوا اس کے نہیں کہ وہ حال فاسد ہوتا
ہے ہلاکت پر یا نجات اللہ تعالی کے فضل اور اسکی رحمت سے پناہ دیوے
ہم کو اور سب مسلمانوں کو شیطان اور اسکے لشکروں کی برائی سے اور نہیں
پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت نیکی کی مگر ساتھ اللہ بزرگ بلند کے اور ایمان پہچاننا نفس
بہت حکم کرنیوالا برائی کا بس رکھے اسکو جہاں رکھا ہے اس کو اللہ تعالی نے
اور تعریف کرے اسکی اس سے جس سے تعریف کی اسکی اللہ تعالی نے اور قائم ہو
اس پر ساتھ اس چیز کے جو حکم کیا اسکو اللہ تعالی نے پس تحقیق دشمن ہے اللہ کا
ابلیس سے اور سوا اسکی نہیں کہ قوت پاتا ہے بندے پر ابلیس اسکے سبب سے اور سبب
اس کے قبول کرنیکی اس نے اپنی پہچان کو کونسی چیز اسکی طبیعت ہے اور کیا ہے ارادہ
اور کس کی طرف وہ بلاتا ہے اور کس چیز کا حکم کرتا ہے اور کیسی ہے اسکی پیدائش
اسکی پیدائش ضعیف ہے قوی ہے اوسکی طمع حرص اوسکو دعوی کرنیوالی ہے نکلنے
والی ہے اللہ پاک کی فرمانبرداری سے مائل ہوا ہے آرزو کرنیوالی ہے اوسکا خوف امن سے
اور اسکی امید کہ وعدے میں اور ہے اسکا جھوٹ ہے اور دعوی اسکا باطل ہے اور
ہر ایک چیز اس سے وہوکا ہے اور نہیں ہے اس کیلئے کام سراہا گیا اور نہ دعوی سچا پس نہ
دھوکا دیوے بندے کو ساتھ اس چیز کے کہ ظاہر ہو اس کے لئے اوس سے اور نہ امید رکھے
ساتھ اس چیز کے کہ امید رکھتا ہو اگر کھولے جاویں اس سے زنجیر اوس کے تو بھاگ
ہو جاتا ہے اور اگر چھوڑا جاوے تو فرمانی کرتا ہے اور اگر دیا جاوے جو مانگے تو ہلاک
ہو جاوے اور اگر غافل ہو اوسکو حساب سے تو پیشہ پھیرتا ہے اور اگر عاجز ہو اسکی مخالفت سے
تو غرق ہوتا ہے اور اگر پیروی کرے اوسکی خواہش کی تو پہنچتا ہے دوزخ کی طرف اور
اس میں بڑا ہی نہیں ہے اوسکے لیے کچھ حقیقت اور نہ رجوع بھلائی کی طرف اور
اوس پر ہے بلا کا اور کان ہے خواری کی اور خزانہ ہے شیطان کا اور پناہ لینے کی جگہ ہے
ہر برائی کی اور نہیں پہچانتا اس کو کوئی سوا اوسکے خالق کے پس اس صفت میں ہے
کہ وصف کی ہے اسکی اللہ عزوجل نے جو وقت ظاہر کرتا ہے خوف پس امن ہے اور
جو وقت وعدہ کرتا ہے جھوٹ ہے اور جو وقت بیان کرتا ہے اپنا اخلاص
پس وہ ریا ہے اور اگر بھلا جانا ہے نزدیک حقیقتوں کے ظاہر ہوتا ہے صدق اسکا
پس وہ جھوٹا ہے اور اگر بھلا جانا ہے نزدیک منجان کے کہتا ہے اپنے دعوی کی طرف پس
پہنچا ہے اسکا جھوٹا نزدیک منجان کے پس تحقیق تو نے پہچانا نفس کو
پس چاہیے تجھ پر یہ کہ ہمیشہ ہو بندے پر نفس کا حساب کرنا اور اسکی
نگہبانی کرنا اور حفاظت کرنا اوسکا پھر اس سے کہ اس میں کسی طرف جاتا ہو
پس وہ ہلاک ہوا پس نہیں ہے اسکے لیے دعوی بھلائی کا اور سوا اس کے نہیں کہ نظر

إِلَّا وَهِيَ أَكْثَرُ مِمَّا تُوصَفُ فِي كَوْنِ إِبْلِيسَ مَسْتَرَاحَهُ
وَمَسَامَرَتَهُ وَمُحَدَّثَتَهُ وَصَدِيقَتَهُ فَإِذَا عَرَفَ الْعَبْدُ
صِفَتَهَا فَقَدْ عَرَفَهَا وَكَانَتْ عَلَيْهِ أَسْهَلَ وَقَوِيَ عَلَيْهَا بِاللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا اجْتَمَعَتْ فِي الْعَبْدِ هَذِهِ الْخِصَالُ الثَّلَاثُ
فَلْيَسْتَعِنْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَفْعَلْ وَلَا يُطِيعُ نَفْسَهُ
لِأَنَّهُ إِذَا قَوِيَ عَلَى أَدَبِ نَفْسِهِ وَخَافَهَا فِيهَا عَنَاهُ فَوْقَ
ذَلِكَ قَوِيَ عَلَى الْخِصَالِ كُلِّهَا إِنْشَاءَ اللَّهِ تَعَالَى فَعَلَيْهِ بِذَلِكَ
الْمُعَوَّلُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيَّدَهُ اللَّهُ وَلَا شَرِيكَ لَهُ
وَلَا يَمِيلَنَّ فِي هَذَا كُلِّهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ إِنْ
فَعَلَ ذَلِكَ فَلَا يُوَفَّقُ لِخَيْرٍ وَيَكِلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَيَجِبُ إِلَى نَفْسِهِ
فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْتَعِينَ بِاللَّهِ تَعَالَى فِي هَذَا كُلِّهِ وَيَتَّبِعَ
مَرْضَاتَهُ فِي جَمِيعِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَنَهَى عَنْهُ وَلَا يُرِيدُ بِذَلِكَ
أَحَدًا غَيْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّمَا تَعَلَّمَ ذَلِكَ أَرْشَدَهُ اللَّهُ
وَوَفَّقَهُ وَأَحَبَّهُ وَجَنَّبَهُ مَكَارِهَهُ وَسَدَّهُ بِسَدِيدِ
الْأَصْفِيَاءِ الْعُلَمَاءِ بِاللَّهِ الَّذِينَ بِذَلِكَ نَالُوا الْعِلْمَ بِاللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا مَعْرِفَةُ الْعَمَلِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْ يَعْلَمَ
الْعَبْدُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهُ بِأُمُورٍ وَنَهَاهُ عَنْ أُمُورٍ
فَالَّذِي أَمَرَهُ بِهِ هُوَ الطَّاعَةُ وَالَّذِي نَهَاهُ عَنْهُ هُوَ
الْمَعْصِيَةُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَرَهُ بِالْإِخْلَاصِ فِيهِمَا وَالْقَصْدِ
إِلَى سَبِيلِ الْهُدَى عَلَى نَهْجِ الْكِتَابِ فِي السُّنَّةِ وَلَا يَكُونُ فِي
فِعْلِ شَيْءٍ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَكُونُ مِمَّنْ تَرَكَ لِلَّهِ
الظَّاهِرَةَ وَأَعْرَضَ عَنْ تَرْكِ الْمَعَاصِي الْبَاطِنَةِ الَّتِي هِيَ أُمَّهَاتُ
الذُّنُوبِ وَأُصُولُهَا لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ عَلَى هَذَا وَقَدْ
بِالْمَغْفِرَةِ وَلَا عَلَى هَذَا ضَمِنَ الثَّوَابَ فِي دَارِ الْجَزَاءِ فَلَا
يَجْعَلَنَّ الْعَبْدُ فِي الْعِبَادَةِ بِالظَّاهِرِ فَسَادَ النِّيَّةِ وَسُقْمَ
الْإِرَادَةِ فَعَسَى إِذَا ذَاكَ طَاعَاتُهُ مَعَاصِيَ كُلُّهَا فَتَحِلُّ بِهِ
عُقُوبَاتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَعَ نَصَبِ الْبَدَنِ وَقِلَّةِ الْمَزِيدِ
وَذَلِكَ الشَّهْوَةُ وَاللَّذَّةُ فَيَخْسَرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَلَكِنْ
يَكُونُ طَاعَتُهُ بِالْإِخْلَاصِ وَالتَّقْوَى وَالْهِمَّةِ وَنِيَّتُهُ

اگر اور وہ بہت زیادہ ہے اس سے کہ تعریف کیا جاوے پس بے شک شیطان
کا اور اس کے آرام کی جگہ ہے اور اس کے آزمائش کی جگہ ہے اور اس کے
بات چیت کی جگہ ہے اور اس کا دوست ہے پس جب پہچان لے بندہ اسکی
صفت کو پھر تحقیق پہچان لیگا اسے اس سے تو خوار ہوگا اوپر اور ذلیل ہوگا اور
وہ قوت پاویگا اوپر ساتھ اللہ عزوجل کے پس جب جمع ہو جاویں بندہ مین یہ تین خصلتین
پس چاہیئے کہ مدد مانگے ساتھ اللہ عزوجل کے اوپر ان اور نہ مائل ہووے اور نہ فرمانبرداری کرے
اپنے نفس کی کیونکہ جب قوی ہوگا تو اپنے نفس کے ادب اور اسکی مخالفت پر اوپر سب چیز سے
جسکی طرف وہ جھکتا ہے تو قوی ہو جاویگا سب کی سب خصلتون پر انشاء اللہ تعالیٰ پس
اوپر تم ہے پختہ کرنا پرہیزگاری کا ساتھ اللہ عزوجل کے کہ کیا ہے نہین شریک
اسکا اور مت جھکو اس سب مین کسی کی طرف سوا اللہ عزوجل کے کیونکہ تحقیق اگر یہ کریگا
پس توفیق دیا جاویگا بھلائی کے لیے اور سپرد کردیگا اوسکو اللہ تعالیٰ اسکو نفس کے طرف
پس تم ہے اللہ عزوجل سے اس سب مین کہ مدد مانگے اللہ تعالیٰ سے اس سب مین اور پیروی کرے اسکی رضامندی کی
اس سب مین جو حکم کیا ہے اسکو اللہ نے اور جس سے منع کیا ہے اللہ نے پس نہ
عزوجل کے پس جب کریگا تو اسکو راہ دکھاویگا اللہ تعالیٰ اور اسکو توفیق دیگا اور اسکو
دوست کہیگا اور اسکو برکنار کریگا اسکی بری گفتگو والی باتون سے اور اسکو وفا بخشیگا سپردی
برگزیدون علماء ربانی کی وہ لوگ کہ جنکو سبب سے پہونچے ہین علم کو ساتھ اللہ عزوجل کے اور لیکن
پہچاننا عمل کا واسطے اللہ عزوجل کے یہ ہے کہ جانے بندہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اسکو حکم کیا ہے
کاموں کا اور اسکو منع کیا ہے کاموں سے پس جسکا اسکو حکم کیا ہے وہ فرمانبرداری ہے اللہ کی اور جس سے
اسکو منع کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اور اسکو حکم کیا ہے اخلاص کا ان دونون مین اور قصد کرنیکا راہ
راست کی طرف کتاب اللہ اور سنت جناب رسول المقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقہ پر نہ ہو اور اسکو دل
مین اور اسکی کوشش ہر چیز مین سوا اللہ تعالیٰ کے اور نہ ہووے ان لوگون مین سے کہ ترک کرتے ہین ظاہری
گناہون کو اور نہ پہنچتے ہین ترک کرنیسے باطنی گناہون کے کہ وہی گناہون کی مائین اور
انکی جڑین ہین کیونکہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اوپر اسکے وعدہ کیا ہے بخشش کا اور نہ اوپر اسکے ضامن ہوا
ہے ثواب کا دار الجزا مین پس نہ کوشش کرے بندہ عبادت کرنے مین ظاہر مین
نیت کو بگاڑنے والی اور بیمار ہونیوالی اور کبھی ہوتا ہے اوسوقت اسکی عبادتین گناہ کے سبب سے
پس ترے اوسپر عذاب دیا اور آخرت کو ساتھ بدن کی تکلیف اور تھوڑی
سرلوا اور چھوڑنے خواہش کے اور لذت کے پس ٹوٹا پاوے دنیا اور
آخرت مین آراستہ کرے اپنی عبادت کو اخلاص اور تقوے اور پرہیزگاری
سے اپنی نیت کو

بِالصِّدْقِ وَيَحْفَظُ إِرَادَتَهُ بِالْمُحَاسَبَةِ وَلْيَكُنْ هَمُّهُ طَلَبَ
النِّيَّةِ الصَّادِقَةِ وَعَزْمُهُ طَلَبَ الْإِخْلَاصِ وَالتَّحْرِيدِ
فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ وَأَحْوَالِهِ فَجَمِيعُ عُمُرِهِ آخِذٌ بِهِ فِي الطَّاعَةِ
وَإِعْرَاضُهُ عَنِ الْمَعْصِيَةِ حَتَّى يَثْبُتَ مَعْرِفَةُ النِّيَّةِ كَمَا يَثْبُتُ
مَعْرِفَةُ الْعَمَلِ وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَحَرَّزَ مِنْ أَنْ يَخْدَعَهُ
إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللَّهُ بِغَوَائِلِهِ وَيَصْرَعَهُ بِمَصَائِدِهِ وَيُوَقِّعَهُ
فِي فُخُوخِهِ وَيَذْهَبَ بِهِ بِمَكْرِهِ وَخَدِيعَتِهِ فَإِنَّ لَهُ مَصَائِدَ
مُسْتَجَدَّاتٍ فِي الْقُلُوبِ وَغَوَائِلَ دَقِيقَةً وَظَرَائِفَ لَذِيذَةً
يَحْسَبُهَا الْجَاهِلُ نُورًا وَتَفْنِينًا وَهُوَ شَكٌّ فِي ظُلْمَةٍ يَحْمِلُهُ
عَلَى بَابِ مِنَ الطَّاعَةِ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يُدْخِلَهُ فِي
أَدْنَى مَنْزِلَةٍ لِيَسْتَغْرِقَ عَمَلَهُ فَإِيَّاهُ ثُمَّ إِيَّاهُ الْحِذَارَ
الْحِذَارَ فَإِنَّ لَدَيْهِ أَنْ يَتَعَلَّمَ مِنْ أَخْذِهِ كَمَا يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ
فَلْيَفْعَلْ فِيهِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فَلْيَحْذَرِ الْعَبْدُ
فِي طَاعَتِهِ كَمَا يَحْذَرُهُ فِي مَعَاصِيهِ فَإِنْ تَحَفَّظَ بِإِلَهِ أَمْرًا
وَدَعَتْهُ نَفْسُهُ إِلَى شَيْءٍ أَوْ حَرَّكَتْهُ بِحَرَكَةٍ فَلَا يَعْجَلَنَّ دُونَ
الْمَعْرِفَةِ وَالتَّعَلُّمِ وَالتَّرَفُّقِ بِنَفْسِهِ وَيَسْأَلُ بِاسْتِقْلَالِ الْعُلَمَاءِ
وَيُجَالِسُ الْفُقَهَاءَ الْعَامِلِينَ بِاللَّهِ وَبِأَمْرِهِ وَنَهْيِهِ حَتَّى يَدُلُّوهُ
عَلَى طَرِيقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُعَرِّفُوهُ ذَلِكَ وَيَدُلُّوهُ عَلَى
دَقَائِقِهِ وَدَوَائِهِ عَلَى مَا قَدَّمْنَاهُ فِي مَجْلِسِ التَّوْبَةِ وَلَا يَنْبَغِي
لَهُ أَنْ يَغُرَّهُ بِطُولِ الْقِيَامِ وَكَثْرَةِ الصِّيَامِ وَالتَّوَافُلِ الظَّاهِرَةِ
بِلَا مَعْرِفَةٍ مِنْهُ بِعَمَلِهِ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ وَرَأَى فِعْلَهُ
مَعَ مَعْرِفَتِهِ بِنَفْسِهِ وَبَرِيَّتِهِ وَبَعْدَ فَهْمٍ صَحِيحٍ فِعْلَهُ تَحْتَهَا بِالْعِلْمِ
وَالْفِقْهِ فَمَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ ظَاهِرًا وَبَاطِنٍ نَظَرَ إِنْ كَانَ
يَقْوَى الصَّائِمُ فَاعِلُهُ مِنْهُ وَأَثَابَهُ عَلَيْهِ وَإِنْ
كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ رَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَسْقُطْ عِنْدَ ذَلِكَ
فِعْلُهُ وَلَا يَحْتَجُّ عَلَيْهِ أَمْرٌ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ أَعْطَى
كُلَّ خَلْقٍ حَسَنٍ وَصَحَّ عَقْلُهُ وَثَبَتَ عَمَلُهُ وَزَادَ حِلْمُهُ
وَكَانَ مِنَ الْكَامِلِينَ وَأَصْفِيَاءِ اللَّهِ الَّذِينَ بِاللَّهِ يَنْظُرُونَ
وَبِاللَّهِ يَتَحَرَّكُونَ وَبِهِ يَعْقِلُونَ وَبِهِ يَحْفَظُونَ وَمَعَ

اور اپنی نیت کو صدق سے اور نگاہ رکھے اپنے ارادے کو حساب لینے سے اور چاہیے
کہ ہو کوشش اوسکی طلب کرنا سچی نیت کا اور قصد اسکا طلب کرنا اخلاص
اور توحید کا اپنے قولون اور فعلون اور حالون کے سب مین وقت
اپنے شروع ہونیکے عبادت مین اور اپنے مونہہ پھیرنے گناہ سے تک
کہ ثابت ہو عبادت مین نیت کی معرفت جیسے ثابت ہوتی ہے عمل کی معرفت اور لازم ہے
اسکو یہ کہ بچتا رہے اس سے کہ فریب دیوے اسکو شیطان لعین اپنے دھوکون سے اور گرا دے اسکو
اپنی گھاتون مین اور ڈالی اسکو اپنے حالون مین اور لیجاوے اپنے مکر اور فریب سے کیونکہ اسکے
لئے جال مین پھنسنے والی دلون مین اور دھوکے خواہش کے کہ گمان کرتا ہے اسی چیز کو لذت والی مین
گمان کرتا ہے اسی جاہل نور اور یقین حالانکہ وہ شک اور اندھیری گھٹا ہے اسکے لیے
سو وہ اوسکو عبادت کے دروازے مین سے کہتا ہے ارادہ کرتا ہے تجھ سے یہ کہ اوسکو داخل کرے تھوڑی سی اغراض
مین کہ تمام لے اوسکا عمل پس اس سے بچو بچو پس اگر قادر ہو کہ سیکھے شیطان
کے فریبون کو جیسے سیکھتا ہے قرآن مجید پس چاہیے کہ کرے پس اسکا حکم کیا ہے
اس کو اللہ جل ثناؤہ نے پس چاہیے کہ اس سے ڈرتا رہے بندہ اپنی عبادت مین
جیسے ڈرتا ہے اوس سے اپنے گناہون مین پس اگر خیال آوے اوس کے دل مین کسی
کام کا اور بلاوے اوسکو اسکا نفس کسی چیز کی طرف یا ہلاوے کسی حرکت کی پس نہ جلدی
کرے سوا اس کے پہچاننے اور جانکاری اور چاہیے کہ نرمی کرے اپنے نفس سے اور
اور آہستگی کرے علماء کی آہستگی کی طرح اور پوچھا کرے سمجھ والون اور اللہ
اور اس کے حکم اور اس کے روک کو جاننے والون کے پاس یہانتک کہ وہ اس کو
سوجھاوین اللہ عزوجل کے رستے پر اور اوسکو نہ پھیرا دین وہ اور اوسکو سوجھا دین
اسکی دوا اور اسکی بیماری پر جیسے ہم نے آگے بیان کیا توبہ کی مجلس مین اور
نہین لائق اوسکو یہ کہ کھانا اپنے لمبے قیام اور بہت روزہ رکھنے اور ظاہر
نفلون سے کہ اوسے بے معرفت کی ہین اپنے عمل کے پس جب ہو اسی طرح
دیکھو اپنے کام کو ساتھ پہچاننے اوس کے کہ اپنے نفس اور اپنے پروردگار اور اپنے دشمن کے پھر
اسکا کام پس نزدیک ہے کہ دیا جاویگا علم اور سمجھ پس جو کچھ ہو ظاہر علم باطن سے نظر
کرے اگر ہو موافق کتاب کے خالص سچا تو قبول کریگا اس کو اللہ تعالیٰ اوس سے اور اسکو نیکی
دیگا اوپر اور اگر ہو سوا اسکو تو رد کریگا اسپر پس نہ کریگا اوسکو نزدیک اوسکو کوئی
کام اور نہ پوشیدہ پس جب ہوگا ایسا حال پس تحقیق وہ دیا جاویگا ہر ایک خلق اچھا
اور صحیح ہو جاویگی اسکی عقل اور ثابت ہو جاویگا اسکا عمل اور بڑھ جاویگا اسکا حلم اور وہ ہوگا
اللہ عزوجل کے ان ولیا اور برگزیدہ بندون سے جو ساتھ اسی کے دیکھتے ہین اللہ سے اور اسی کے بولتے ہین اور ساتھ
اوسی کے پکڑتے ہین اور ساتھ اسی کے یاد رکھتے ہین

ذٰلِكَ اَتَّهَمَ نَفْسَهٗ وَاَلْهَمَ هَوَاهُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَدِيْنِهٖ وَاَتَّهَمَ
اِبْلِيْسَ فِيْ دِيْنِهٖ فَهَمَ مَعْ ذٰلِكَ مَعْرِفَتَهٗ بِنَفْسِهٖ عَلٰى
مَعْرِفَتِهٖ بِهَا **فَصْلٌ** وَلِاَهْلِ الْمُجَاهَدَةِ وَالْمُحَاسَبَةِ وَاُولِي
الْعَزْمِ عَشْرُ خِصَالٍ جَرَّبُوْهَا لِاَنْفُسِهِمْ فَاِذَا اَقَامُوْهَا
وَاَحْكَمُوْهَا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَلُوْا اِلَى الْمَنَازِلِ الشَّرِيْفَةِ
اَوَّلُهَا اَنْ لَّا يُحَلِّفَ الْعَبْدُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَادِقًا وَّلَا
كَاذِبًا عَامِدًا وَّلَا سَاهِيًا لِاَنَّهٗ اِذَا اَحْكَمَ ذٰلِكَ مِنْ
نَفْسِهٖ وَعَوَّدَ لِسَانَهٗ رَفْعَهٗ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يَّتْرُكَ الْحَلِفَ
سَاهِيًا وَّعَامِدًا فَاِذَا اعْتَادَ ذٰلِكَ فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ بَابًا مِّنَ
الْعِلْمِ يَعْرِفُ مَنْفَعَةَ ذٰلِكَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزِيَادَةً فِيْ دِيْنِهٖ
وَرِفْعَةً فِيْ دَرَجَتِهٖ وَقُوَّةً فِيْ عَزْمِهٖ وَفِيْ بَصِيْرَتِهٖ وَالثَّنَاءَ
عِنْدَ الْاِخْوَانِ وَكَرَامَةً عِنْدَ الْجِيْرَانِ حَتّٰى يَاْمُرَهٗ مَنْ
يَّعْرِفُهٗ وَبِهَا بِهٖ مِنْ بَرَاءَةٍ وَالثَّانِيَةُ اَنْ يَّجْتَنِبَ الْكَذِبَ
هَازِلًا وَّجَادًّا لِاَنَّهٗ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ وَاَحْكَمَهٗ مِنْ نَّفْسِهٖ
وَاعْتَادَهٗ لِسَانُهٗ شَرَحَ اللّٰهُ بِهٖ صَدْرَهٗ وَصَفَّا بِهٖ عِلْمَهٗ
حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَا يَعْرِفُ الْكَذِبَ وَاِذَا سَمِعَهٗ مِنْ غَيْرِهٖ
عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَحَقَّرَهٗ فِيْ نَفْسِهٖ وَاِنْ دَعٰى لَهٗ بِرِجَالِ
ذٰلِكَ كَانَ لَهٗ ثَوَابٌ وَالثَّالِثَةُ اَنْ يَّتَعَمَّدَ اَنْ لَّا يَعِدَ اَحَدًا
شَيْئًا فَيُخْلِفَهٗ اِيَّاهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا مِنْ عُذْرَيْنِ
اَوْ يَقْطَعُ الْعِدَةَ الْبَتَّةَ فَاِنَّهٗ اَتْقٰى لِاَمْرِهٖ وَاَقْصَدُ
لِطَرِيْقِهٖ كَانَ يَخَافُ مِنَ الْكَذِبِ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَتَحَ لَهٗ
بَابَ السَّخَاوَةِ وَرَجَاءَ الْحَيَاءِ وَاُعْطِيَ مَوَدَّةً فِي الصَّادِقِيْنَ
وَرِفْعَةً عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ وَالرَّابِعَةُ يَجْتَنِبُ اَنْ
يَّلْعَنَ شَيْئًا مِّنَ الْخَلْقِ اَوْ يُؤْذِيَ ذَرَّةً فَمَا فَوْقَهَا
لِاَنَّهَا مِنْ اَخْلَاقِ الْاَبْرَارِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَلَهٗ عَاقِبَةٌ
حَسَنَةٌ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ اِيَّاهُ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ
عِنْدَهٗ مِنَ الْكَرَامَاتِ وَيَسْتَقِلُّ كُلَّ مَنْ يُّصَارِعُ
فَعْلَهٗ وَيَسْلَمُهٗ مِنَ الْخَلْقِ وَيَرْفَعُهٗ رَحْمَةً لِّعِبَادِ
كَانَ يَسْتَحْيِيْ [illegible]

باوجود اس کے تہمت دیوے اپنے نفس کو اور تہمت دیوے اپنی خواہش کو اپنے نفس اور دین
پر اور تہمت دیوے ابلیس کو پس اسوقت تہمت دیوے باوجود اسکے اپنے پہچاننے پر
اپنے نفس کو اپنی پہچاننے پر اس نفس کو **فصل** اور اہل مجاہدہ اور محاسبہ اور
اولی العزم کو چاہیے دس خصلتیں ہیں جنکو اونہوں نے آزمایا ہے اپنے نفسوں کے اوپر جب
انہوں نے انکو قائم رکھا اور انکو مضبوط کیا اسہ پاک کے اذن سے تو وہ پہونچ گئے بزرگ تر ہیں
کو پہلے ان کے یہ ہے کہ قسم نہ کہاوے بندہ اسہ عزوجل کی سچی اور نہ جھوٹی جان بوجھکر
اور نہ بھولکر کیونکہ تحقیق جب یہ کریگا اسکو اپنے نفس سے اور عادت ڈالیگا اپنی زبان
کو تو اوٹھاویگا اسکو طرف ترک کرنے قسم کہانے کے بھولکر اور جان کر پس جب
عادت کریگا اوسکو تو کھولدیگا اسہ اوسکے لیے ایک دروازہ اپنے نوروں سے پہچانیگا
نفع اسکا اپنے دل میں اور زیادتی اپنے بدن میں اور بلندی اپنے درجہ میں اور
قوت اپنے قصد اور اپنی بینائی میں اور تعریف نزدیک بھائیوں کے اور بزرگی
نزدیک پڑوسیوں کے یہانتک کہ حکم مانے اسکا جو اوسے پہچانتا ہو اور ہیبت کھاوے
اس سے جو اسے دیکھے اور دوسری یہ ہے کہ پرہیز کرے جھوٹ دیدہ و دانستہ کیونکہ تحقیق
جب وہ کریگا ایسا اور اسکو پکا کریگا اپنے نفس سے اور اوسکی عادت کریگا اپنی
زبان کو تو کھولدیگا اسہ پاک اس سے اسکا سینہ اور صاف ہوجاویگا اس سے
اسکا علم یہانتک کہ گویا وہ نہیں پہچانتا جھوٹ کو اور جب سنے اس کو اپنے غیر کے
تو عیب دیوے اسکا اوسپر اور عار کرے اس سے اپنے دل میں اور اگر دعا کرے
اسکے لیے اس کے دور ہونیکی تو ہوگا اسکے لیے ثواب تیسرے یہ کہ ڈرے اس سے
کہ وعدہ کرے کسی سے کچھ پس خلاف کرے اسکا اس سے حالانکہ وہ قادر ہو اوپر
مگر کسی عذر ظاہر سے یا قطع کردے وعدہ کرنا البتہ کیونکہ تحقیق یہ بہت قوی ہے
اس کے کام کے لیے اور بہت سیدھا ہے اوسکے راستے کے لیے کیونکہ وعدہ خلافی جھوٹ
میں سے ہے پس جب کریگا ایسا تو کھولا جاویگا اوسکے لیے دروازہ سخاوت کا
اور دروازہ حیا کا اور دیا جاویگا دوستی سچوں میں اور بلند قدری اسہ جل جلالہ
کے پاس اور چوتھی پرہیز کرے لعنت کرنے سے کسیکو مخلوق میں سے یا ایذا دیوے چیونٹی کو
پس جو اس سے زیادہ ہے کیونکہ یہ نیکوں اور سچوں کے اخلاق میں سے ہے اور اس کے لیے
اچھی عاقبت ہے اسہ تعالٰی کی اوسکی نگہبانی کرنے میں دنیا میں بہت اوسکو کہ ذخیرہ
کریگا اس کے لیے اوسکے پاس جو اوسے اور بچاویگا اسکو ہلاکتوں کی جگہوں سے
اور سلامت رکھے گا اسکو مخلوق سے اور روزی دیگا بندوں کی محبت اور اپنی
نزدیکی اور پانچویں یہ ہے اس کو بہت عادت کرے

عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ وَاِنْ ظَلَمَهٗ فَلَا يَقْطَعُهٗ بِلِسَانِهٖ
وَلَا يُكَافِئُهٗ بِفِعَالِهٖ وَيُحْمِلُ ذٰلِكَ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
وَلَا يُكَافِئُهٗ بِقَوْلٍ وَّلَا بِفِعْلٍ فَاِنَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ
تَرْفَعُ صَاحِبَهَا فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى اِذَا تَادَّبَ بِهَا يَنَالُ
مَنْزِلَةً شَرِيْفَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ
فِيْ قُلُوْبِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ مِنْ قَرِيْبٍ وَّاِجَابَةَ الدَّعْوَةِ وَالْقَوْلَ
فِي الْخَيْرِ وَالْعِزَّ فِي الدُّنْيَا فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالسَّعَادَةَ
اَنْ لَّا يَقْطَعَ الشَّهَادَةَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ بِشِرْكٍ
وَّلَا كُفْرٍ وَّلَا نِفَاقٍ فَاِنَّهٗ اَقْرَبُ لِلرَّحْمَةِ وَاَعْلٰى فِي
الدَّرَجَةِ وَهِيَ تَمَامُ السُّنَّةِ وَاَبْعَدُ عَنِ الدُّخُوْلِ فِيْ
عِلْمِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاَبْعَدُ مِنْ مَقْتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
وَاَقْرَبُ اِلٰى رِضَا اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَحْمَتِهٖ لِلْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
وَالسَّابِعَةُ يَجْتَنِبُ النَّظَرَ وَالْهَمَّ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْمَعَاصِيْ
ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَيَكُفُّ عَنْهَا جَوَارِحَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ
اَسْرَعِ الْاَعْمَالِ ثَوَابًا فِي الْقَلْبِ وَالْجَوَارِحِ فِيْ عَاجِلِ الدُّنْيَا
مَعَ مَا يَدَّخِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ مِنْ ثَمَرَةِ الْاٰخِرَةِ وَنَسْاَلُ اللّٰهَ
تَعَالٰى اَنْ يَّمُنَّ عَلَيْنَا اَجْمَعِيْنَ بِالْعَمَلِ بِهٰذِهِ الْخِصَالِ
وَاَنْ يُّخْرِجَ شَهْوَاتِنَا مِنْ قُلُوْبِنَا وَالسَّابِعَةُ يَجْتَنِبُ
اَنْ يَّجْعَلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ مِنْهُ مُؤْنَةً صَغِيْرَةً وَّلَا
كَبِيْرَةً بَلْ يَرْفَعُ مُؤْنَتَهٗ عَنِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ مِمَّا احْتَاجَ
اِلَيْهِ وَاسْتَغْنٰى عَنْهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ تَمَامُ عُرْوَةِ الْعَابِدِيْنَ
وَشَرَفُ الْمُتَّقِيْنَ وَبِهٖ يَقْوٰى عَلَى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَكُوْنُ الْخَلْقُ عِنْدَهٗ اَتْبَاعًا بِمَنْزِلَةٍ
وَّاحِدَةٍ فِي الْحَقِّ سَوَاءً فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ نَقَلَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى اِلَى الْغِنَاءِ وَالْيَقِيْنِ وَالثِّقَةِ بِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَا
يَرْفَعُ اَحَدًا بِهَوَاهُ وَيَكُوْنُ النَّاسُ عِنْدَهٗ فِي الْحَقِّ سَوَاءً
اَلَا يَقْطَعُ بِاَنَّ هٰذَا لِبَابِ عِزِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَشَرَفِ
الْمُتَّقِيْنَ وَهُوَ اَقْرَبُ بَابٍ اِلَى الْاِخْلَاصِ فِي التَّاسِعَةِ
يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّقْطَعَ طَمَعَهٗ مِنَ الْاٰدَمِيِّيْنَ لَا يَطْمَعُ

کسی پر مخلوق مین سے اگرچہ وہ ظلم کرے اسپر پس نہ کاٹے اسکو اپنی زبان
سے اور نہ بدلہ دیوے اسکو اسکی کرتوت کا اور اٹھاوے اسکو اللہ تبارک و تعالے
کیلئے اور نہ بدلہ دیوے اسکو کسی بات اور نہ کسی کام کا کیونکہ تحقیق یہ خصلتین
بلند کرتی ہین اپنی صاحب کو بلند درجون مین جب ادب لے ان خصلتون پر تو
پہونچتا ہوا انکو سبب سے بزرگ مرتبہ کو دنیا اور آخرت مین اور محبت اور دوستی کو
سب کے سب لوگون مین نزدیک اور دوسرا اور دعا کی قبول ہونے کو اور بلندی کو بھلائی
مین اور عزت کو دنیا مین مومنون کے دلون مین اور چھٹی یہ کہ نہ یقین کرے
گواہی دینیکا کسی پر اہل قبلہ مین سے شرک کی اور نہ کفر اور نہ نفاق کی کیونکہ تحقیق
یہ بہت نزدیک ہے واسطے رحمت کے اور بہت بلند ہے درجہ مین اور یہی پوری سنت ہے
اور بہت دور ہے دخل دینے سے اللہ سبحانہ وتعالی کے علم مین اور بہت دور ہے
اللہ عزوجل کے غصہ سے اور بہت نزدیک ہے اللہ تعالی کی رضامندی اور اسکی
رحمت کی طرف کیونکہ یہ ایک دانہ بزرگ عزت والا ہے اللہ تعالی پر کہ وارث کرتا
ہے بندے کو رحمت تمام مخلوق کے لیے اور ساتوین بچے نظر کرنے اور قصد کرنے کسی
چیز کی طرف گناہون مین ظاہر اور باطن مین اور بند کرے ان سے اپنے اعضاؤن
کو کیونکہ تحقیق یہ عملون کے بہت جلدی کرنیوالون مین سے ہے اندر دل ثواب کے اور
اعضاؤن مین جلدی ہونیوالی دنیا مین بہت اوسکو کہ ذخیرہ کریگا اللہ
تعالی اس کیلیے آخرت کی بھلائی سے ہم مانگتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ
احسان رکھے ہم سب پر ساتھ عمل کرنیکے ان خصلتون پر اور یہ کہ نکالدے
ہماری خواہشین ہمارے دلون سے اور آٹھوین بچے اس سے کہ کرے کسی پر مخلوق مین سے
اپنے سے کوئی تکلیف چھوٹی اور نہ بڑی بلکہ اوٹھاوے اپنی تکلیف سب مخلوق سے اجمعین سے
کہ محتاج ہو طرف اسکی اور بیپرواہ ہو اس سے کیونکہ تحقیق یہ پوری عزت ہے عابدونکی اور بڑی
ہے پرہیزگارون کی اور اسی سے وہ قوت پاتا ہے حکم کرنے پر ساتھ بھلائی کے اور روکنے برائی کے
اور ہوتی ہے مخلوق اوسکے پاس سب کے ایک مرتبہ مین حق مین برابر پس جب ہوگا
ایسا تو بیجا دیگا اوسکو اللہ پاک غنا اطمینان اور اللہ تعالی پر بھروسا کرنیکی طرف
اور نہ اوٹھاویگا کسی کو اپنی خواہش سے اور ہونگے لوگ اسکے پاس حق مین برابر اور یقین کرے
اسکا کہ تحقیق یہ ایک دانہ ہے مومنون کی عزت اور پرہیزگارون کی بزرگی
کا اور یہ بہت نزدیک ہے اخلاص کے باب کی طرف اور نوین
لازم ہے اس کو یہ کہ توڑ دیوے اپنی طمع آدمیون سے نہ طمع کرے

نفسه في شيء مما في أيديهم وأنه العز الأكبر والغنا
الخالص والملك العظيم والفخر الجليل واليقين الصافي
والتوكل الشافي الصحيح وهو باب من أبواب الثقة
بالله عز وجل وهو باب من أبواب الزهد وبه
ينال الورع ويكمل تسليمه وهو من علامات المنقطعين
إلى الله تبارك وتعالى الخصلة العاشرة التواضع له
بذلك يتيد مجد درجته وتعلو منزلته ويستكمل
العز والرفعة عند الله تعالى وعند الخلق ويقيه الله على
ما يريد من أمر الدنيا والآخرة وهذه الخصلة
أصل الطاعات كلها وفرعها وكمالها وبها يدرك
العبد منازل الصديقين الرابعة من عز الله تعالى في
الصلاة والشراء وهي كمال التقوى والتواضع هو
أن لا يلتفت العبد أحدا من الناس إلا رأى له الفضل
عليه ويقول عسى أن يكون عند الله خيرا مني و
أرفع درجة فإن كان صغيرا قال هذا لم يعص الله وأنا
قد عصيت فلا أشك أنه خير مني فإن كان كبيرا
قال هذا أعبد الله مني وإن كان عالما قال هذا نال
ما لم أبلغ ونال ما لم أنل وعلم ما جهلت وهو يعمل
بعلمه فإن كان جاهلا قال هذا عصى الله بجهل فأنا
عصيته بعلم فلا أدري بم يختم له ويختم لي و
إن كان كافرا قال لا أدري عسى أن يسلم فيختم له
بخير العمل عسى أن ألقى أنا فيختم لي بشر
العمل فهذا باب الشفقة والوجل وأقل ما يكتسب
بآخره ما يبقى على العباد فإذا كان لعبد ذلك
سلمه الله من الغوائل وبلغ به منازل التصديق
لله عز وجل وكان من أضفياء الله من وأحبائه
وكان من أعداء إبليس عدو والله لعنه الله وهو باب
الرحمة ومع ذلك هالك قد قطع طريق الكبر بمال

لپنے جی مین کسی چیز مین اوسمین سے کہ ان کے ہاتھون مین ہی کیونکہ یہ عزت بہت
بڑی ہے اور غنا خالص اور بادشاہی بڑی اور بڑا فخر اور صاف یقین
اور توکل شافی صحیح ہے اور یہ ایک دروازہ ہے عز وجل پر بھروسا کرنیکے
دروازون مین سے اور یہ ایک دروازہ ہے زہد کے دروازون مین سے اور اسی سے
پہونچتا ہے پرہیزگاری کو اور کامل ہوتی ہے عبادت اسکی اور یہ ان لوگون کی
علامتون مین سے ہے جو ٹوٹتے ہین سب سے طرف اللہ تعالی کے دسویں خصلت
تواضع ہے کیونکہ تحقیق اسی سے محکم کیجاتی ہے اوسکو درجہ کی بزرگی اور بلند ہوتا ہے
اسکا رتبہ اور کامل کرتا ہے عزت اور بلندی اللہ تعالی کے پاس اور مخلوق کے پاس اور
قدرت پاتا ہے اسپر جو ارادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت کے کام سے اور یہی خصلت
جڑ ہے سب کی سب طاعتون کی اور انکی شاخ اور انکا کمال ہے اور اسی سے پاتا ہے
بندہ نیکون کے مرتبون کو جو راضی رہتے والے ہین اللہ تعالی تکلیف اور خوشی مین
اور یہی خصلت پرہیزگاری کا کمال ہے اور تواضع یہ ہے کہ نہ دیکھے بندہ کسی کو
لوگون مین سے مگر دیکھے اوسکو لیے بزرگی اپنے پر اور کہے نزدیک کہ یہ ہو
نزدیک اللہ تعالی کے بہتر مجھ سے اور زیادہ بلند درجہ مین پس اگر چھوٹا ہو تو
کہے اوسنے نہین نافرمانی کی اللہ کی اور مین نے تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور مجھ سے
تحقیق نافرمانی کی ہے پس مین نہین شک کرتا کہ تحقیق یہ بہتر ہے مجھ سے
پس اگر وہ بڑا ہو تو کہے اوسنے عبادت کی ہے اللہ کی مجھ سے پہلے اور اگر وہ عالم ہو
تو کہے یہ پا گیا ہے جسکو مین نہین پہونچا اور یہ جانتا ہے وہ جسکو مین نہین
جانتا اور یہ عمل کرتا ہے علم پر اور اگر وہ جاہل ہو تو کہے اوسنے نافرمانی کی
نادانی سے اور مینے نافرمانی کی اوس کے علم سے اور مین نہین جانتا کس چیز
سے خاتمہ کیا جاویگا میرا پھر لیے اور اگر وہ کافر ہو تو کہے مین نہین جانتا شاید یہ
مسلمان ہو جاوے پس خاتمہ کیا جاوے اس کے لئے بہتر عمل سے اور شاید مین کافر
ہو جاؤن پس خاتمہ کیا جاوے میرے لیے بہت برے عمل سے اور یہ دروازہ ہے
شفقت اور ڈر کا پہلا اچھا چیز کا جس سے صحبت کیجاوے اور آخر اچھا چیز کا کہ باقی
رہتا ہے بندون پر پس جب ہو بندہ اس طرح تو سلامت رکھیگا اسکو
اللہ تعالی ہلاکتون سے اور وہ پہنچ جاویگا اس سے مرتبون کو خیر خواہی کرنیکے
اللہ عز وجل کے اور ہوگا دشمن اسکے برگزیدون اور اسکے پیاریون مین اور
ہوگا شیطان خبیث کا دشمن کہ فتن سر ہلاکت کے اور یہ دروازہ ہے

كَنَفْسِهِ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَهُوَ مُخُّ الْعِبَادَةِ وَعَلَيْهِ
يُعْرَفُ الزَّاهِدِينَ وَسِمَاتُ النَّاسِكِينَ فَلَا شَيْءَ أَفْضَلَ مِنْهُ
وَمَعَ ذَلِكَ يَقْطَعُ لِسَانَهُ عَنْ ذِكْرِ الْعَالِمِينَ فَلَا يَتَمَّ لَهُ الْعَمَلُ
إِلَّا بِهِ وَتَخْرُجُ الْغِلُّ وَالْبَغْيُ وَالْكِبْرُ مِنْ قَلْبِهِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ
وَكَانَ لِسَانُهُ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَاحِدًا وَمَشِيَّتُهُ
فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَاحِدَةً وَكَلَامُهُ كَذَلِكَ وَخُلُقُ
عِنْدَهُ فِي النَّصِيحَةِ وَاحِدًا فَلَا يَكُونُ مِنَ النَّاصِحِينَ
وَهُوَ يَذْكُرُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِ اللَّهِ بِسُوءٍ أَوْ يُعَيِّرُهُ بِفِعْلٍ
أَوْ يُحِبُّ أَنْ يَذْكُرَ أَحَدٌ عِنْدَهُ بِسُوءٍ أَوْ يَتَبَيَّنَ قَلْبُهُ
إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ بِسُوءٍ وَهَذَا آفَةُ الْعَابِدِينَ وَعَطَبُ
النُّسَّاكِ وَهَلَاكُ الزَّاهِدِينَ رَحِمَ عَائِذَهُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حِفْظِ لِسَانِهِ وَقَلْبِهِ بِرَحْمَتِهِ **فَصْلٌ**
وَأَمَّا التَّوَكُّلُ فَالْأَصْلُ فِيهِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ
يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَعَلَى اللَّهِ
فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ
الْأُمَمَ بِالْمَوَاسِمِ فَرَأَيْتُ أُمَّتِي قَدْ مَلَأَ السَّهْلَ وَ
الْجَبَلَ فَأَعْجَبَتْنِي كَثْرَتُهُمْ وَهَيْئَتُهُمْ فَقِيلَ لِي أَرَضِيتَ
قُلْتُ نَعَمْ فَقِيلَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا
يَسْتَرْقُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ
مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ رَضِيَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ
أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ
أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ وَحَقِيقَةُ التَّوَكُّلِ تَفْوِيضُ الْأَمْرِ
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالثِّقَةُ عَنْ ظُلُمَاتِ الِاخْتِيَارِ وَ
التَّدْبِيرِ قَالَ فِي إِلْسَاحَاتِ شُهُودُ الْأَحْكَامِ وَ
الْقَدَرِ وَقَطْعُ الْعَبْدِ أَنْ لَا تَبْدِيلَ لِلْقِسْمَةِ

نفس مین اور دین اور دنیا اور آخرت مین اور یہی عبادت کا مغز ہے اور زاہدون
کی بزرگی کی نہایت اور عابدون کی نشانی پس کوئی چیز افضل نہین ہے اس سے اور
باوجود اسکے کاٹتا ہے اپنی زبان کو جہانون کے ذکر سے پس نہ پورا ہوگا اسکا عمل کوئی
مگر ساتھ اس کے اور نکالتا ہے کینہ اور نافرمانی اور تکبر اپنے دل سے اپنے سب احوال مین اور
ہو اوسکی زبان پوشیدہ اور ظاہر مین ایکسا اور اسکا ارادہ پوشیدہ اور ظاہر
مین ایک اور اسی طرح اوسکی کلام اور ہو خلق اوسکی پاس خیر خواہی مین ایک
اور نہ ہو نصیحت کرنیوالون مین سے اور حالانکہ وہ ذکر کریگا کسیکا اللہ تعالی کی
مخلوق مین سے ساتھ برائی کے یا اسکو عار دیوے کسی کام مین یا دوست رکھو
یہ کہ ذکر کیا جاوے کسی کا اس کے پاس برائی سے یا خوش ہو اسکا دل جب ذکر
کیا جاوے اس کے پاس برائی سے اور یہ آفت ہے عبادت کرنیوالون کی اور ہلاکت ہے
عابدون کی اور ہلاکت ہے زاہدون کی مگر جس کی مدد کرے اللہ تعالی اسکی
زبان اور اس کے دل کے نگاہ رکھنے مین اپنی رحمت سے **فصل** لیکن
توکل پس اصل اوس مین فرمودہ ہے اللہ تعالی کا اور جو شخص توکل کرے
اللہ تعالی پر پس وہی کافی ہے اسکو اور فرمودہ اللہ تعالی کا اور اللہ ہی پر
پس توکل کرو اگر تم مومن ہو اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجکو دکھلائی گئین
امتین حج کے موسم مین پس دیکھا اپنی امت کو تحقیق بھر دیا ہے راہ زمین اور پہاڑ
کو پس مجکو اچھی لگی انکی کثرت اور انکی ہیئت پس کہا گیا مجھ سے کیا تو راضی ہوا پھر کہا
ہان کہا گیا اور ساتھ انکے ستر ہزار مین داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے وہ داغ نہین
اوتے اور نہ وہ بدفال پکڑتے ہین اور نہ وہ منتر کراتے ہین اور وہ اپنے اللہ پر توکل کرتے ہین پس
پس کھڑا ہوا عکاشہ بن محصن اسدی پس عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ دعا کیجئے اللہ سے کہ کرے مجکو ان مین سے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے یا اللہ اسکو کر انمین سے پس کھڑا ہوا اور شخص پس عرض کیا دعا
کیجئے اللہ سے کہ کرے مجکو بھی اون مین سے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے تجھ سے بڑھ گیا اس مین عکاشہ اور حقیقت توکل کی سپرد کرنا ہے
سب کاون کا طرف اللہ تعالی کے اور پاک ہونا اندیشون اختیار اور تدبیر سے
اور چھٹنا طرف بندون دیکھنے احکام اور تقدیر کے پس کرا نہ ہے کہ نہین
ہے بدلنا واسطے قسمت کے پس

فَمَا قُسِمَ لَهُ لَا يَفُوتُهُ وَمَا لَمْ يُقَدَّرْ لَهُ لَا يَنَالُهُ فَيَسْكُنُ
قَلْبُهُ إِلَى ذَلِكَ وَيَطْمَئِنُّ إِلَى وَعْدِ مَوْلَاهُ فَيَأْخُذُ
مِنْ مَوْلَاهُ وَالتَّوَكُّلُ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ وَهِيَ التَّوَكُّلُ
ثُمَّ التَّسْلِيمُ ثُمَّ التَّفْوِيضُ فَالْمُتَوَكِّلُ يَسْكُنُ إِلَى وَعْدِ
رَبِّهِ وَصَاحِبُ التَّسْلِيمِ يَكْتَفِي بِعِلْمِهِ وَصَاحِبُ التَّفْوِيضِ
يَرْضَى بِحُكْمِهِ وَقِيلَ التَّوَكُّلُ بِدَايَةٌ وَالتَّسْلِيمُ وَسْطٌ
وَالتَّفْوِيضُ نِهَايَةٌ وَقِيلَ التَّوَكُّلُ صِفَةُ الْمُؤْمِنِينَ
وَالتَّسْلِيمُ صِفَةُ الْأَوْلِيَاءِ وَالتَّفْوِيضُ صِفَةُ الْمُوَحِّدِينَ
وَقِيلَ التَّوَكُّلُ صِفَةُ الْعَوَامِّ وَالتَّسْلِيمُ صِفَةُ الْخَوَاصِّ
وَالتَّفْوِيضُ صِفَةُ خَوَاصِّ الْخَوَاصِّ وَقِيلَ التَّوَكُّلُ صِفَةُ
الْأَنْبِيَاءِ وَالتَّسْلِيمُ صِفَةُ إِبْرَاهِيمَ وَالتَّفْوِيضُ صِفَةُ
نَبِيِّنَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ فَالتَّوَكُّلُ
عَلَى كَمَالِ الْحَقِيقَةِ وَقَعَ لِإِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ فِي
الْوَقْتِ الَّذِي فِيهِ قَالَ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا
لِأَنَّهُ غَابَتْ نَفْسُهُ حَتَّى لَمْ يَبْقَ لَهَا أَثَرٌ فَلَمْ يَرَ سِوَى اللَّهِ
تَعَالَى غَيْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ
اللَّهُ عَلَيْهِ أَوَّلُ مَقَامٍ فِي التَّوَكُّلِ أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ بَيْنَ
يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ
يُقَلِّبُهُ كَيْفَ أَرَادَ لَا يَكُونُ لَهُ حَرَكَةٌ وَلَا تَدْبِيرٌ
فَالْمُتَوَكِّلُ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَكُونُ لَا يُرِيدُ
وَلَا يُرِيدُ وَلَا يَحْبِسُ وَقِيلَ أَيْضًا التَّوَكُّلُ
هُوَ الْإِسْتِرْسَالُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ هُوَ الْإِعْتِصَامُ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهِ
عَلَيْهِ حَقِيقَةُ التَّوَكُّلِ إِسْقَاطُ الْخَوْفِ فِي الرَّجَاءِ مِمَّا سِوَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيلَ التَّوَكُّلُ رَدُّ الْعَيْشِ إِلَى يَوْمٍ
وَاحِدٍ إِسْقَاطُ هَمِّ غَدٍ وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَرَاحِلُ التَّوَكُّلِ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ
الْأُولَى كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ وَالثَّانِيَةُ
كَالطِّفْلِ الرَّضِيعِ لَا يَعْرِفُ غَيْرَ ثَدْيِ أُمِّهِ وَالثَّالِثَةُ

جو کچھ قسمت کیا گیا ہے واسطے اوس کے وہ نہین فوت ہوگا اس سے
اور جو نہین مقدر کیا گیا اس کے لیے وہ نہین پہونچیگا اسکو پس آرام
کریگا دل اسکی طرف اور اطمینان کریگا اپنے مولا کے وعدہ کیطرف پس لیگا
اپنے مولی سے اور توکل تین درجہ ہے اور وہ توکل ہے اور پھر تسلیم ہے پھر تفویض
ہے پس متوکل آرام پکڑتا ہے اپنے پروردگار کو وعدہ کی طرف اور صاحب التسلیم
کفایت کرتا ہے اپنے علم مین اور صاحب التفویض راضی ہوتا ہے اللہ کو حکم
مین اور بعض نے کہا توکل شروع ہے اور تسلیم درمیان اور تفویض نہایت
اور بعض نے کہا توکل صفت ہے مومنون کی اور تسلیم صفت ہے اولیاء کی
اور تفویض صفت ہے موحدون کی اور بعض نے کہا توکل صفت ہے عامون
کی اور تسلیم صفت ہے خاصون کی اور تسلیم صفت ہے حضرت ابراہیم علیہ
الصلوت والسلام کی اور تفویض صفت ہے ہمارے نبی صلوات اللہ
علیہ وعلیہم اجمعین کی پس توکل حقیقت کے کمال پر واقع ہوا واسطے حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کے جس وقت کہا واسطے حضرت جبریل علیہ السلام کے
اپر تیری مجھے حاجت نہین ہے کیونکہ تحقیق غائب ہوگیا اسکا نفس
یہانتک کہ نہین باقی رہا اوس کے لئے نشان پس نہین دیکھا سوا اللہ پاک کے
اللہ عزوجل کے غیر کو اور کہا سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا مقام
توکل مین یہ ہے کہ ہو بندہ اللہ تعالی کے آگے جیسے مردہ آگے غسل دینے والے
کے وہ اوسے پھیرتا ہے جس طرح چاہتا ہے نہ ہو اوس کے لیے کوئی حرکت
اور نہ کوئی تدبیر پس توکل کرنیوالا اللہ سبحانہ وتعالی پر ہوتا ہے کہ نہ مانگے
اور نہ ارادہ کرے اور نہ روکے اور نہ بند کرے اور نیز کہا گیا ہے توکل وہ
چھوڑ دینا ہے اور کہا محمد بن سہل رحمۃ اللہ علیہ نے وہ محکم پکڑنا ہے اللہ عزوجل
کو اور کہا ابراہیم خواص علیہ الرحمۃ نے توکل کی حقیقت خوف اور
امید کا ڈال دینا ہے اللہ تعالے سوا سے اور بعض نے کہا توکل
روکنا عیش کا ہے ایک ہی دن کی طرف اور کل کا غم گرانا ہے اور
کہا ابو علی روذباری علیہ الرحمۃ نے نگاہ رکھنا توکل کا تین وقت مین
پہلا ان مین سے جب دیا جاوے تو شکر کرے اور جب نہ دیا جاوے تو
تو صبر کرے اور دوسرا یہ ہے کہ ہو بندہ ایسا کہ نہ ملنا اور ملنا اس کے
ایک ہو جاوے اور تیسرا یہ کہ

المنعم مع الشكر احب اليه لعلمه باختيار الله تعالى
له ذلك وروى عن جعفر الخلدي قال قال ابراهيم
الخواص كنت في طريق مكة سائرا فرأيت شخصا
وحشيا فجئت اليه فقلت اجني ام انسي فقال بل
جني فقلت الى اين فقال الى مكة فقلت له بلا زاد
ولا راحلة قال نعم ان فينا ايضا من يسافر على
التوكل فقلت له ما التوكل قال الاخذ من الله
وقال سهل رحمة الله عليه هو معرفة معطي ارزاق
المخلوقين ولا يصح لاحد التوكل حتى يكون عنده
السماء كالصفر والارض كالحديد لا ينزل من السماء
مطر ولا يخرج من الارض نبات فيعلم ان الله لا
ينسى له ما ضمن له من رزقه بين هذين وقيل
هو ان لا تعصي الله تعالى من اجل رزقك وقال
بعضهم حسبك من التوكل ان لا تطلب لنفسك
ناصرا غير الله تعالى ولا لرزقك خازنا غيره
ولا لعملك شاهدا غيره وقال الجنيد رحمه التوكل ان
تقبل بالكلية على ربك وتعرض عمن دونه وقال
النوري رحمة الله عليه هو ان تفني تدبيرك
في تدبيره وترضى بالله وكيلا ومدبرا ونصيرا
قال الله تعالى وكفى بالله وكيلا وقيل هو انقطاع
بصر الذليل بالرؤية الجليل كانقطاع الخليل بالجليل
حين لم ينظر الى عناية جبريل وقيل هو السكون
عن الحركات اعتمادا على خالق الارض والسموات
وقيل لبهلول المجنون رحمة الله عليه متى يكون
العبد متوكلا قال اذا كان بالنفس غريبا بين الخلق
وبالقلب قريبا الى الحق وقيل لحاتم الاصم رحمة الله
عليه على ما بنيت امرك هذا من التوكل قال
على اربع خلال علمت ان رزقي ليس يأكله غيري
فلست مشتغل به وعلمت ان الموت يأتي بغتة

نہ ملنا ساتھ لشکر کے زیادہ پیارا ہوا دی کی طرف واسطے اوس کے جاننے کے
اللہ کو پسند کرنے کو اس کے لیے ہی اور مروی ہے حضرت جعفر خلدی سے کہ کہا
کہا ابراہیم خواص نے کہ میں تھا مکے کی راستے میں سیر کرنیوالا پس میں نے دیکھا ایک شخص
جنگلی کو پس میں گیا اسکی طرف پس میں نے کہا آیا تو جن ہے یا آدمی پس اسنے
کہا میں جن ہوں پس میں نے کہا کدہر جاتا ہے وا س نے کہا مکہ کی طرف میں نے اوسے کہا
بے توشہ اور بے سواری کہا ہاں ہم میں بھی وہ لوگ ہیں جو سفر کرتے ہیں
توکل پھر میں نے اوس سے پوچھا کیا ہے توکل کہا لینا اللہ سے اور کہا سہل علیہ
رحمۃ نے توکل پہچاننا ہے مخلوقات کو رزقوں کے دینے والے کا اور نہیں ہے کسی کے
لیے توکل یہانتک کہ ہو اس کے نزدیک آسمان تانبے کی طرح اور زمین لوہے
کی طرح نہ برسے آسمان سے مینہ اور نہ نکلے زمین سے انگوری اور وہ جانے تحقیق
اللہ پاک نہیں بھولتا اس کو جس کا ضامن ہوا ہے اسکی رزق سے
درمیان ان دونوں کے اور بعض نے کہا وہ یہ ہے کہ تو اسکی نافرمانی نہ کرے
اپنی روزی کیواسطے اور کہا بعض نے تجھکو کافی ہے توکل سے یہ کہ طلب
نہ کرے اپنے نفس کے لیے کوئی مددگار اللہ تعالی کو سوا کوئی اور اپنے
رزق کے لیے کوئی خزانچی اس کے غیر کو اور نہ اپنے عمل کے لیے دیکھنے والا اوسکے
غیر کو اور کہا جنید نے توکل یہ ہے تو بالکل متوجہ ہو جاوے اپنے پروردگار پر اور
نہ پھیرے اس سے جو اوس کے سوا ہیں نوری علیہ الرحمۃ نے توکل یہ ہے کہ تو فنا
کر دے اپنی تدبیر کو اوسکی تدبیر میں اور تو راضی ہو ساتھ اللہ تعالی کے کارساز
اور مدبر اور مددگار ہونے سے فرمایا اللہ تعالی نے اور کافی ہے اللہ کارسازی
کرنیوالا اور بعض نے کہا وہ کفایت کرنی ہے بندے ذلیل کے ساتھ رب جلیل
کی مثل کفایت کرنے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ساتھ اللہ جلیل کے جبکہ نہ
نظر کی انہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی عنایت کی طرف اور بعض نے
کہا وہ علم کرنا ہے حرکتوں سے زمین اور آسمان کے پیدا کرنیوالے کے بھروسے
پر اور کہا گیا بہلول مجنون علیہ الرحمۃ سے کب ہوتا ہے بندہ متوکل کہا
جب ہو ساتھ نفس کے غریب درمیان لوگوں کے اور ساتھ دل کے نزدیک
حق تعالی کے اور کہا گیا حاتم اصم علیہ الرحمۃ سے کس چیز پر بنایا گیا تیرے
توکل کا کام کہا چار خصلتوں پر میں نے جان لیا ہے کہ تحقیق میرا رزق نہیں
کھاوے گا اسکو میرا غیر پس میں نہیں مشغول ہوتا اسمیں اور میں نے جان لیا کہ تحقیق
میرے عمل کو نہیں کریگا میرا غیر پس مشغول ہوتا ہوں اسمیں اور میں نے جان لیا کہ تحقیق موت

فَابَادِرُهُ وَعَلِمْتُ اَنِّیْ بِعَیْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ کُلِّ
حَالٍ فَاَنَا مُسْتَحْیٍ مِنْہُ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الدَّیْلِیِّ قَالَ
سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَحْیٰی عَنِ التَّوَکُّلِ فَقَالَ
لَوْ اَدْخَلْتَ یَدَکَ فِیْ فَمِ التِّنِّیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَ عَلَی
الرَّمْغِ لَمْ تَخَفْ مَعَ اللّٰہِ شَیْئًا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی
رَحِمَہُ اللّٰہُ فَخَرَجْتُ اِلٰی اَبِیْ یَزِیْدَ الْبِسْطَامِیِّ
رَحِمَہُ اللّٰہُ اَسْئَلُہٗ عَنِ التَّوَکُّلِ فَدَخَلْتُ
بِسْطَامَ وَدَقَقْتُ عَلَیْہِ الْبَابَ فَقَالَ لِیْ یَا
اَبَا مُوْسٰی مَا کَانَ لَکَ فِیْ جَوَابِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
مِنَ الْقَنَاعَۃِ حَتّٰی جِئْتَنِیْ فَقُلْتُ یَا سَیِّدِیْ
اِفْتَحِ الْبَابَ فَقَالَ لَوْ جِئْتَنِیْ زَائِرًا لَفَتَحْتُ لَکَ
الْبَابَ حُجِبْتَ بِحِجَابٍ مِنَ الْبَابِ فَانْصَرَفْتُ فَلَوْ
اَنَّ الْحَیَّۃَ الَّتِیْ ھِیَ الْمُطَوَّقَۃُ بِالْعَرْشِ ھَمَّتْ بِکَ
لَمْ تَخَفْ مَعَ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی رَحِمَہُ
اللّٰہُ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی جِئْتُ اِلَی الدَّیْلِ فَاَقَمْتُ
بِھَا سَنَۃً ثُمَّ اعْتَقَدْتُ الزِّیَارَۃَ فَخَرَجْتُ
اِلٰی اَبِیْ یَزِیْدَ فَلَمَّا وَصَلْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ لِیْ
اَلْاٰنَ جِئْتَنِیْ زَائِرًا مَرْحَبًا بِالزَّائِرِ اِدْخُلْ
فَاَقَمْتُ عِنْدَہٗ شَھْرًا لَا یَقَعُ لِیْ شَیْءٌ اِلَّا اَخْبَرَنِیْ
بِہٖ قَبْلَ اَنْ اَسْئَلَہٗ فَقُلْتُ لَہٗ یَا اَبَا یَزِیْدَ اِنِّیْ
اُرِیْدُ الْخُرُوْجَ فَاَطْلُبُ مِنْکَ فَائِدَۃً فَقَالَ اِعْلَمْ اَنَّ
فَائِدَۃَ الْمَخْلُوْقِیْنَ لَیْسَتْ بِفَائِدَۃٍ فَانْصَرَفْتُ
فَجَعَلَھَا فَائِدَۃً فَانْصَرَفْتُ وَعَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ
الْیَمَانِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَنْ اَبِیْہِ طَاؤُسٍ قَالَ اِنَّ
اَعْرَابِیًّا جَاءَ بِرَاحِلَۃٍ لَہٗ فَبَرَّکَھَا وَعَقَلَھَا ثُمَّ
رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہِ
النَّاقَۃَ وَمَا عَلَیْھَا فِیْ ضَمَانِکَ حَتّٰی اَخْرُجَ
اِلَیْھَا وَمَضٰی ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَغَفَّرَ
اَعْرَابِیٌّ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَدْ اُخِذَ

پس مین جلدی کرتا ہون اُسکو اور مین نے جان لیا کہ تحقیق مین اللہ پاک
کی نظر مین ہون ہر حال مین پس مین حیا کرنیوالا ہون اس سے اور روایت ہے
ابو موسی دیلی سے کہا مین نے پوچھا عبد الرحمن بن یحیے سے توکل سو پس اوس نے کہا
مجھسے اگر تو اپنا ہاتھ داخل کرے اژدہا کے مونہہ مین یہانتک کہ پہونچے پہونچون تک تو تو مت ڈر
ساتھ اللہ کے کسی چیز سے پس کہا ابو موسی رحمۃ اللہ علیہ نے پھر مین نکلا ابو یزید بسطامی
رحمۃ اللہ تعالی علیہ کیطرف پوچھا اوس سے توکل سے پس مین داخل ہوا شہر بسطام
مین اور ٹہہرا اوسپر دروازہ پس اوس نے کہا مجھسے اے ابو موسی کیا نہین ہے تجھکو
عبد الرحمن کے جواب مین قناعت یہانتک کہ تو آیا اور مجھسے پوچھا ہے کہا
پس مینے کہا اے میرے سردار دروازہ کہولدے پس کہا اگر تو آتا میری پاس زیارت
کرنیوالا تو البتہ مین کہولتا تیرے لئے دروازہ لو تو حجاب ہوا دروازہ سے پس لوٹ جا پھر
اگر تحقیق وہ سانپ جو حلقہ کئے ہوئے عرش کو قصد کرے تیرا تو تو مت ڈر
ساتھ اللہ کے کسی چیز سے کہا ابو موسے رحمۃ اللہ علیہ نے پس مین لوٹ
آیا یہانتک کہ آیا دیل مین پس ٹہرا اس مین ایک سال پھر مین نے قصد
کیا زیارت کا پس مین نکلا ابو یزید کی طرف پس جب مین پہونچا اسکی
طرف پس کہا مجھسے اب تو آیا ہے میرے پاس زیارت کرنیوالا خوشی ہو
ساتھ زیارت کرنیوالے کی آپنے پس مین ٹہیرا اس کے ساتھ ایک مہینہ نہ
واقع ہوتی میرے لیے کوئی چیز مگر مجھکو خبر دیتا اوس کے پہلے
اس سے کہ مین پوچھون اس سے پس مینے کہا اوس سے اے ابو یزید
مین ارادہ کرتا ہون جانیکا پس چاہتا ہون تجھسے کوئی فائدہ پس کہا
جان لے تحقیق مخلوقات کا فائدہ نہین ہے کچھہ فائدہ پس لوٹ
جا پس مین نے کر دیا اوس کو فائدہ اور مین لوٹ آیا اور نقل
ہے ابن طاؤس یمانی علیہ الرحمۃ سے اُس نے اپنے باپ
طاؤس سے کہ کہا تحقیق ایک اعرابی لایا اپنی سواری کا اونٹ پس
اسکو بٹھایا اور اس کا گھٹنا باندہا پھر اوٹھا لیا اپنا سر آسمان
آسمان کی طرف پس کہا یا اللہ تحقیق یہ سواری کا اونٹ اور
جو کچھہ اسپر ہے تیری پناہ مین ہے یہانتک کہ مین نکلون اُس
کی طرف اور چلا گیا پھر داخل ہوا مسجد حرام مین پس نکلا

اعرابی مسجد حرام سے اور تحقیق چوری گیا
سواری کا اونٹ

الرَّاحِلَةُ وَمَا عَلَيْهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ
اَللّٰهُمَّ مَا سُرِقَ لِي مِنْكَ وَمَا سُرِقَ إِلَّا مِنْكَ
قَالَ طَاوُسٌ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ مَعَ الْأَعْرَابِيِّ
إِذْ رَأَيْنَا رَجُلًا نَازِلًا مِنْ رَأْسِ جَبَلِ أَبِي قُبَيْسٍ
يَقُوْدُ الرَّاحِلَةَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى وَيَدُهُ الْيُمْنٰى
مَقْطُوْعَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي عُنُقِهِ حَتّٰى جَاءَ إِلَى
الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ خُذْ رَاحِلَتَكَ وَمَا عَلَيْهَا فَسَأَلَهُ
عَنْ حَالِهِ فَقَالَ اسْتَقْبَلَنِي فَارِسٌ عَلٰى فَرَسٍ
أَشْهَبَ فِي رَأْسِ أَبِي قُبَيْسٍ وَقَالَ لِي يَا سَارِقُ
مُدَّ يَدَكَ قَالَ فَمَدَدْتُهَا فَوَضَعَهَا عَلَى الْحَجَرِ
ثُمَّ أَخَذَ حَجَرًا آخَرَ فَبَتَرَهَا وَعَلَّقَهَا فِي عُنُقِي
وَقَالَ تُرِكَ وَرُدَّ الرَّاحِلَةَ وَمَا عَلَيْهَا إِلَى الْأَعْرَابِيِّ
وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ
حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ
خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُوْنَ أَكْرَمَ النَّاسِ
فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُوْنَ أَغْنَى النَّاسِ
فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ أَوْثَقَ مِنْهُ بِمَا فِي يَدَيْهِ وَكَانَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بِهٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ ؎ هَوِّنْ عَلَيْكَ
فَإِنَّ الْأُمُوْرَ ؎ بِأَمْرِ الْإِلٰهِ مَقَادِيْرُهَا ؎ فَلَيْسَ بِآتِيْكَ
مَعْسُوْرُهَا ؎ وَلَا هَارِبٌ عَنْكَ مَقْدُوْرُهَا ؎ وَ
سُئِلَ يَحْيَى ابْنُ مُعَاذٍ رض مَتٰى يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُتَوَكِّلًا
فَقَالَ إِذَا رَضِيَ بِاللّٰهِ وَكِيْلًا وَقَالَ بِشْرٌ رض يَقُوْلُ
أَحَدُهُمْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ كَاذِبٌ فِي اللّٰهِ فَإِنَّهُ
إِنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ رَضِيَ بِمَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِهٖ وَقَالَ
أَبُوْ تُرَابٍ النَّخْشَبِيُّ رض حُسْنُ التَّوَكُّلِ فِي الصِّحَّةِ

اونٹ اور جو کچھ اُس پر تھا پس اوس نے اپنا سر آسمان کی طرف اور کہا
یا اللہ نہین چرائی گئی مجھسے کوئی چیز اور نہین چرایا گیا مگر تجھ سے کہا
طاوس نے کہ ہم اسی حال مین تھے ساتھ اعرابی کے ناگہان ہمنے دیکھا
ایک مرد اوترنیوالے کو ابو قبیس کے پہاڑ کے سر سے کھینچتا سواری کے
اونٹ کو اپنے بائین ہاتھ سے اور داہنا ہاتھ اسکا کاٹا ہوا لٹکا یا ہوا
اوس کی گردن مین یہانتک کہ آیا اوس اعرابی کی طرف پس کہا لے
اپنی سواری کا اونٹ اور جو کچھ اوسپر ہے پس پوچھا
اوس کے حال سے پس اوس نے کہا میرے سامنے آیا ایک سوار اشہب
گھوڑے پر کوہ ابو قبیس کے سر مین اور کہا اے چور لمبا کر اپنے ہاتھ کو کہا پس
مین نے ہاتھ لمبا کیا پس اوس نے اسے رکھا پتھر پر پھر لیا ایک پتھر اور پھر کاٹا اسکو
اور لٹکا دیا اوسکو میری گردن مین اور کہا اوتر اور رکھ سواری کے
اونٹ کو اور جو کچھ اس پر ہے اعرابی کی طرف اور مروی ہے حضرت
عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر تم
توکل کرو اللہ تعالے پر حق اوس کے توکل کا تو البتہ روزی دیوے تمہین
روزی دیتا ہے جانوانکو وہ صبح کو جاتے ہین بھوکے اور شام کو آتے ہین
پیٹ بھرے روایت کی محمد بن کعب نے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کو خوش لگے یہ کہ ہو جاوے
بزرگ لوگون کا بڑے پڑاؤ پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور جس شخص کو خوش لگے یہ کہ ہو جاوے
لوگون کا بڑے بے پڑاؤ پس چاہیے کہ وہ ہو ساتھ اس چیز کے کہ اللہ کے ہاتھ مین ہے
زیادہ بھروسا کرنیوالا اس چیز سے کہ اس کے ہاتھ مین ہے اور حضرت عمر رض مثال
لایا کرتے تھے ان دو بیتون سے آسانی کر اپنے پر کیونکہ تحقیق کام اللہ کے
حکم مین اوس کی تقدیرین ہین پس نہین آویگا تیرے پاس اسکا
پھیرا گیا۔ اور نہین بھاگنے والین تجھ سے انکی تقدیرین۔ اور پوچھا
یحیے بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے کب ہوتا ہے مرد متوکل پس کہا
جب راضی ہو اللہ تعالی کی کارسازی سے اور کہا بشر نے کہتا ہے ایک
ایکا مین نے توکل کیا اللہ تعالی پر حالانکہ وہ جھوٹا ہے اللہ کی قسم کیونکہ
اگر وہ توکل کرتا اللہ پر تو راضی ہوا اوسپر جو کرتا ہے اللہ پاک اوس کے ساتھ
اور کہا ابو تراب نخشبی نے توکل دوا ہے بدن کا ہے عبودیت مین
پھیرا دل کا ربوبیت مین اور آرام کرنا کفایت کی طرف

الكفاية وقال اعطى شكر وان منع صبر وقال ذو النون المصري رح التوكل ترك تدبير النفس والانخلاع من الحول والقوة وقال ذو النون ايضا لرجل سأله عن التوكل فقال هو جماع الآداب وقطع الاسباب فقال له السائل زدني فقال لقاء النفس في العبودية واخراجها من الربوبية وقال ايضا هو انقطاع المطامع واما الحركة بالظاهر التي هي الكسب بالسنة لا تنافي توكل القلب بعد ما يحقق العبد ان التقدير من قبل الله تعالى في قلبه لان محل التوكل القلب وهو يحقق الايمان فمن انكر الكسب فقد انكر السنة ومن انكر التوكل فقد انكر الايمان فان تعسر شيء من الاسباب فبتقدير الله عز وجل وان تيسر شيء منها فليتيسيره عز وجل فتلون جوارحه وظواهره متحركة في السبب بأمر الله عز وجل وباطنه ساكن لوعد الله عز وجل وقد روي عن انس ابن مالك انه قال جاء رجل على ناقة له فقال يا رسول الله ادعها وأتوكل فقال صلى الله عليه وسلم اعقلها وتوكل وقيل المتوكل كالطفل لا يعرف فيما يأوي اليه الا ثدي امه لذلك المتوكل لا يهتدي الا الى ربه عز وجل وقيل التوكل نفي الشكوك والتفويض الى مالك الملوك وقيل التوكل الثقة بما في يد الله عز وجل واليأس مما في ايدي الناس وقيل التوكل اتراغ السر عن التفكر التقاضي في طلب الرزق **فصل** واما حسن الخلق فالاصل فيه قول الله عز وجل لنبيه صلى الله عليه وسلم في كتابه المنزل عليه وانك لعلى خلق عظيم وما روي عن انس ابن مالك رض انه قال قيل يا رسول الله اي

پس اگر دیا جاوے تو شکر کرے اور اگر نہ دیا جاوے تو صبر کرے اور کہا ذوالنون مصری رح نے توکل کرنا ہے نفس کی تدبیر کا اور نکلنا اپنی طاقت اور قوت سے اور کہا ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ نے نیز اس مرد سے جس نے اوس سے پوچھا توکل سے پس کہا وہ ارباب کو چھوڑنا ہے اور توڑنا ہے اسباب کا پس کہا اس سے سائل نے مجھے زیادہ کر پس کہا ڈالنا نفس کا ہے عبودیت مین اور نکالنا اس کا ہے ربوبیت سے اور اس نے نیز کہا توکل جمعون کا توڑنا ہے ولیکن حرکت کرنی ظاہر مین کہ وہ کسب ہے سنت سے نہین منافی دل کے توکل کو بعد اس کے کہ ثابت کرے بندہ یہ کہ تحقیق تقدیر اللہ تعالے کی طرف سے ہے اپنے دل مین کیونکہ تحقیق محل توکل کا دل ہے اور وہ ثابت کرنا ہے ایمان کا پس اگر مشکل ہو کوئی چیز اسباب مین سے پس ساتھ تقدیر اللہ تعالے کے اور اگر آسان ہو کوئی چیز اون سے پس ساتھ آسان کرنے اللہ تعالی کے ہے پس ہون اوس کے اعضاء اور ظاہر اسکو حرکت کرنیوالے سبب مین اللہ تعالی کے حکم سے اور اسکا باطن آرام کرنیوالا اللہ پاک کے وعدے کے لیے اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا آیا ایک مرد اپنی اونٹنی پر پس عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اسکے چھوڑ دیتا ہون اور توکل کرتا ہون پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا گھٹنا باندھ دے اور توکل کر اور بعض نے کہا متوکل بچے کی طرح ہے نہین پہچانتا کسی چیز کو کہ جگہ ہے اوسکی طرف مگر اپنی ماں کا پستان اسی طرح متوکل بھی نہین راہ پاتا سوا اپنے پروردگار کے اور بعض نے کہا توکل شکون کا دور کرنا ہے اور اللہ پر بھروسا کرنا اور بعض نے کہا توکل بھروسا کرنا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ اللہ عزوجل کے ہاتھ مین ہے اور ناامید ہونا اس سے جو لوگون کے ہاتھون مین ہے اور بعض نے کہا توکل ڈالنا باطن کا ہے فکر کرنے سے واسطے تقاضا کرنے کے رزق کی طلب مین **فصل** ولیکن اچھا خلق پس اصل اس مین فرمودہ اللہ عزوجل کا ہے واسطے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی کتاب مین کہ اتاری گئی اوسپر اور تحقیق تو البتہ بڑے خلق پر ہے اور وہ جو مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے سے کہ کہا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای

الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُ اِيْمَانًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ اَفْضَلُ مَنَاقِبِ الْعَبْدِ رَبِّ تَظْهَرُ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ وَالْاِنْسَانُ مَسْتُوْرٌ بِخِلْفِهٖ مَشْهُوْرٌ بِخُلُقِهٖ وَقِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهٗ وَرَسُوْلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا خَصَّ بِهٖ مِنَ الْمُعْجِزَاتِ وَالْكَرَامَاتِ وَالْفَضَائِلِ ثُمَّ لَمْ يُزَيِّنْهُ بِشَيْءٍ مِّنْ خِصَالِهٖ بِمِثْلِ مَا اَثْنٰى عَلَيْهِ بِخُلُقِهٖ فَقَالَ عَنْ قَائِلٍ وَّاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ وَقِيْلَ اِنَّمَا وَصَفَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْخُلُقِ لِاَنَّهٗ جَادَ بِالْمَوْعُوْدِ وَاكْتَفٰى بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيْلَ الْخُلُقُ الْعَظِيْمُ اَنْ لَّا يُخَاصِمَ وَلَا يُخَاصَمَ مِنْ شِدَّةِ مَعْرِفَتِهٖ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَقِيْلَ مَعْنَاهُ لَهٗ يُوَثِّرْ فِيْهِ جَفَاءُ الْخَلْقِ بَعْدَ مُطَالَعَتِهٖ الْحَقَّ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخَرَّازُ رَحِمَهُ اللّٰهُ هُوَ اَنْ لَّا تَكُوْنَ لَهٗ هِمَّةٌ غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ الْمُحَاسِبِيَّ يَقُوْلُ فَقَدْنَا ثَلَاثَةَ اَشْيَاءَ حُسْنَ الْوَجْهِ مَعَ الصِّيَانَةِ وَحُسْنَ الْقَوْلِ مَعَ الْاَمَانَةِ وَحُسْنَ الْاِخَاءِ مَعَ الْوَفَاءِ وَقِيْلَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ اِسْتِصْغَارُ مَا مِنْكَ وَاسْتِعْظَامُ مَا لَكَ وَقِيْلَ عَلَامَةُ حُسْنِ الْخُلُقِ كَفُّ الْاَذٰى وَاحْتِمَالُ الْمُؤْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِاَمْوَالِكُمْ فَاسَعُوْهُمْ بِبَسْطِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ **فَصْلٌ** وَحُسْنُ الْخُلُقِ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُؤَدِّيَ اَوَامِرَهٗ وَتَتْرُكَ نَوَاهِيَهٗ وَتُطِيْعَهٗ فِي الْاَحْوَالِ كُلِّهَا مِنْ غَيْرِ اعْتِقَادِ اسْتِحْقَاقِ الْعِوَضِ عَلَيْهِ وَتُسَلِّمَ جَمِيْعَ الْمَقْدُوْرِ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ تَهَمَّةٍ وَّتُوَحِّدَهٗ مِنْ غَيْرِ شِرْكٍ وَّتُصَدِّقَهٗ فِيْ وَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَقِيْلَ لِذِي النُّوْنِ الْمِصْرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ اَكْثَرُ النَّاسِ هَمًّا قَالَ اَسْوَدُهُمْ خُلُقًا وَقَالَ الْحَسَنُ الْحَشْوِيُّ فِيْ تَنْزِيْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اَيْ

سومن کا افضل ہے ایمان مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت اچھا انکا خلق ہین اچھا خلق بندے کی صفتون مین سے افضل ہے اور اسی سے ظاہر ہوتی ہین جوہر مردونکی اور انسان پوشیدہ ہے اپنی پیدائش سے مشہور ہے اپنے خلق کے ساتھ اور بعضونے کہا بہتر اللہ تعالے نے خاص کیا اپنے نبی اور اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس سے خاص کیا آپ کو معجزون اور بزرگیون اور فضیلتون مین کسی پیغمبر نے تعریف کی آپ پر کسی چیز کے ساتھ آپ کی خصلتون مین سے جیسے تعریف کی آپ کی آپکے خلق کے ساتھ پس فرمایا عزت والے نے ہر اونے وے اور تحقیق تو البتہ بڑے خلق پر ہے اور بعضونے کہا کہ سوا اس کے نہین کہ تعریف کی اللہ تعالی نے خلق بڑے کی اس لیے کہ اپنے بخشش کی دونو جہانون مین اور کفایت کی ساتھ اللہ پاک کی اور بعض نے کہا خلق عظیم یہ ہے کہ وہ نہ جھگڑے اور نہ جھگڑا کیا جاوے اپنے سخت پہچان سے ساتھ اللہ تعالی کے اور بعض نے کہا اسکا معنے ہے کہ نہ تاثیر کرے اس مین ظلم لوگون کا بعد اوس کے مطالعہ کرنے کے لیے حق کے اور کہا ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے وہ یہ ہے کہ نہ ہووے اس کے لیے قصد اللہ تعالی کے سوا اور کہا جنید رحمۃ اللہ تعالی نے سنا حارث محاسبی کو کہتے ہمنے گم کیا ہے تین چیزون کو اچھا مونہہ کو ساتھ نگاہ رکھنے کے اور اچھی بات کو ساتھ امانت کے اور اچھی اخوت کو ساتھ وفا کے اور بعض نے کہا اچھا خلق حقیر جاننا ہے اس چیز کا جو تجھ سے ہوا اور بڑا جاننا اس چیز کا جو واسطے تیرے ہوا اور بعض نے کہا علامت اچھے خلق کی روکنا ایذا کا اور اٹھانا تکلیف کا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابونسے تحقیق تم ہرگز فراخی نہ کروگے لوگونپر اپنے مالون سے پس فراخی کرو اوپر کہلے مونہہ اور اچھے خلق کے **فصل** اور اچھا خلق ساتھ اللہ پاک کے یہ ہے کہ تو ادا کرے اوسکے حکمون کو اور ترک کرے اوسکی روکون کو اور اوسکی تابعداری کرے سب احوال مین سوا اعتقاد اور استحقاق عوض کے اوسپر اور سپرد کردیوے سب تقدیرونکو اوس کی طرف سوا تہمت کے اور اوسکو اکیلا جانے سوا شرک کے اور اوس کو سچا جانے اوسکے وعدے مین سوا شک کے اور کہا گیا واسطے ذوالنون مصری کے کون ہے بہت زیادہ لوگون کا غم مین کہا بہت برا انکا خلق ہین اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اللہ عزوجل کے قول مین اور اپنے کپڑون کو پس پاک کر

خُلُقَكَ فَحَسِّنْ وَقِيلَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ
نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً قِيلَ الظَّاهِرَةُ تَسْوِيَةُ الْخَلْقِ
وَالْبَاطِنَةُ تَصْفِيَةُ الْخُلُقِ وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ
رَحِمَهُ اللَّهُ هَلْ فَرِحْتَ فِي الدُّنْيَا قَطُّ فَقَالَ نَعَمْ مَرَّتَيْنِ
أَحَدُهُمَا كُنْتُ قَاعِدًا ذَاتَ يَوْمٍ فِي جَمَاعَةٍ كَلْبٌ وَبَالَ
عَلَيَّ وَالثَّانِيَةُ كُنْتُ قَاعِدًا ذَاتَ يَوْمٍ إِنْسَانٌ وَصَفَعَنِي
وَقِيلَ كَانَ أُوَيْسُ الْقَرَنِيُّ رح إِذَا رَأَتْهُ الصِّبْيَانُ
يَرْمُونَهُ بِالْحِجَارَةِ فَيَقُولُ إِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَارْمُونِي
بِالصِّغَارِ لِئَلَّا تَدْمَى سَاقَايَ وَتَمْنَعُونِي عَنِ الصَّلَاةِ
وَقِيلَ شَتَمَ رَجُلٌ أَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ رض وَكَانَ
يَتْبَعُهُ فَلَمَّا قَرُبَ مِنَ الْحَيِّ وَقَفَ وَقَالَ يَا فَتَى
إِنْ كَانَ بَقِيَ فِي قَلْبِكَ شَيْءٌ فَقُلْهُ لَيْلًا لَا يَسْمَعْكَ
يَعْنِي سُفَهَاءُ الْقَوْمِ فَيُجِيبُوكَ وَقِيلَ لِحَاتِمٍ الْأَصَمِّ
رَحِمَهُ اللَّهُ يَحْتَمِلُ الرَّجُلُ مِنْ كُلِّ أَحَدٍ قَالَ نَعَمْ
إِلَّا مِنْ نَفْسِهِ وَرُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ ابْنَ
أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ دَعَا غُلَامًا لَهُ فَلَمْ
يُجِبْهُ فَدَعَاهُ ثَانِيًا وَثَالِثًا فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَامَ إِلَيْهِ فَرَآهُ
مُضْطَجِعًا فَقَالَ أَمَا تَسْمَعُ يَا غُلَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا
حَمَلَكَ عَلَى تَرْكِ جَوَابِي قَالَ أَمِنْتُ عُقُوبَتَكَ لِثِقَتِي
بِسَلَامَتِكَ قَالَ اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى وَقِيلَ
أَخْلَقُ الْحُسْنِ أَنْ تَلُونَ مِنَ النَّاسِ قَرِيبًا وَفِيمَا بَيْنَكَ
غَرِيبًا وَقِيلَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ قَبُولُ مَا يَرِدُ عَلَيْكَ مِنْ
جَفَاءِ الْخَلْقِ وَقَضَاءِ الْحَقِّ بِلَا ضَجَرٍ وَلَا تَلَقٍّ وَقِيلَ
مَكْتُوبٌ فِي الْإِنْجِيلِ عَبْدِي اذْكُرْنِي حِينَ تَغْضَبُ
أَذْكُرْكَ حِينَ أَغْضَبُ وَقَالَتِ امْرَأَةٌ لِمَالِكِ
ابْنِ دِينَارٍ رح يَا مُرَائِي فَقَالَ يَا هَذِهِ قَدْ وَجَدْتِ
اسْمِي الَّذِي أَضَلَّهُ أَهْلُ الْبَصْرَةِ وَقَالَ لُقْمَانُ
لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا يُعْرَفُ ذَامَّتُ إِلَّا عِنْدَ ثَلَاثٍ
الْحَلِيمُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالشُّجَاعُ عِنْدَ الْحَرْبِ وَالْأَخُ

یعنے اپنے خلق کو اچھا کر اور بعض نے کہا اللہ پاک نے فرمایا اور پورا کیا
تم پر اپنی نعمتون کو ظاہر اور باطن کو یعنے ظاہر نعمتین برابر کرنا پیدائش
کا ہے اور باطنی نعمتین پاک کرنا خلق کا ہے اور کہا گیا ابراہیم بن ادہم
رحمۃ اللہ علیہ کو کیا تو خوش ہوا ہے دنیا مین کبھی پس کہا ہان دو بار ایک
بار مین بیٹھا تھا ایک دن پس آیا ایک کتا اور اُس نے بول کر دیا
مجھپر اور دوسری بار مین بیٹھا تھا پس آیا ایک آدمی اور اُس نے مجھے
طمانچہ مارا اور بعض نے کہا ہے اویس قرنی رح جب دیکھتے انکو لڑکے
تو مارتے انکو پتھرون سے پس وہ کہتے اگر ضروری مارنا ہے پس مجھکو مارو
چھوٹے پتھرون سے تاکہ خون نہ نکالو میری پنڈلیون کا اور روکو مجھکو نماز
سے اور بعض نے کہا گالی دی ایک دن احنف بن قیس رضی اللہ عنہ
کو اور تھا پیچھے لگا آتا اوس کے پس جب وہ نزدیک ہوا قبیلہ سے تو
ٹھیرا اور کہا اے جوان اگر ہے باقی رہا تیرے دل مین کچھ پس تو اسکو
یہیں کہہ لے تاکہ نہ سن لے تجھ سے بعض بیوقوف قوم کے پس وہ تجھکو
جواب دین اور کہا گیا حاتم رحمہ اللہ تعالی علیہ سے برداشت کرنا
ہے مرد ہر ایک سے کہا ہان مگر اپنے نفس سے اور مروی ہے کہ تحقیق امیر المومنین
حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بلایا اپنے ایک غلام کو پس اس نے
آپ کو جواب نہ دیا پھر بلایا دوسری اور تیسری بار پس اس نے آپکو جواب نہ دیا
پس آپ کھڑے ہوے اسکی طرف پس اسکو دیکھا لیٹے ہوے پس کہا
اے تو نہین سنتا اے غلام اس نے کہا ہان سنتا ہون کہا کس چیز نے
تجھے برانگیختہ کیا میرے جواب کے ترک کرنے پر کہا مین بے خوف ہوا تیری عذاب سے
پس مینے سستی کی پس کہا چلا جا پس تو آزاد ہے اللہ تعالی کے لئے اور
اور بعض نے کہا اچھا خلق قبول کرنا اسکا ہے جو درگذر ہو تجھپر لوگون کے ظلم کر
اور حق ادا کرنا بے تنگی دل اور گھبراہٹ کی اور بعض نے کہا لکھا ہوا ہے
انجیل مین میرے بندے مجھکو یاد کر جب تو غصے ہو مین تجھے یاد کرونگا
جب مین غصے ہونگا اور کہا ایک عورت نے مالک بن دینار رحمہ اللہ
تعالی علیہ سے اے ریاکار پس کہا اے وہ عورت جس نے تحقیق پایا میرا
وہ نام جس کو گم کیا ہے بصرہ والون نے اور کہا حضرت لقمان علیہ
السلام نے اپنے بیٹے سے اے میرے بچہ نہین پہچانی جاتی ہین تین آدمی مگر
تین چیز کے علم غصے کے وقت اور بہادر لڑائی کے وقت اور بھائی

بعض نے کہا ہے اچھا خلق یہ ہے کہ تو نیکی کرے نیک لوگون سے اور بد لوگون سے

عِنْدَ الْحَاجَةِ الَيْهِ وَقَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا
اِلٰهِيْ اَسْئَالُكَ اَنْ لَّا يُقَالَ لِيْ مَا لَيْسَ فِيَّ فَاَوْحَى اللّٰهُ
تَعَالٰى اِلَيْهِ مَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِنَفْسِيْ فَكَيْفَ اَفْعَلُهٗ
لَكَ **فصل** وَاَمَّا الشُّكْرُ فَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَمَا رُوِيَ
عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ
اَخْبِرِيْنَا بِاَعْجَبِ مَا رَاَيْتِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ ثُمَّ قَالَتْ وَاَيُّ شَيْءٍ
مِّنْ شَاْنِهٖ لَمْ يَكُنْ عَجَبًا اِنَّهٗ اَتَانِيْ فِيْ لَيْلَةٍ فَدَخَلَ
مَعِيَ فِيْ فِرَاشِيْ اَوْ قَالَتْ فِيْ لِحَافِيْ حَتّٰى مَسَّ جِلْدِيْ
جِلْدَهٗ ثُمَّ قَالَ يَا بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ ذَرِيْنِيْ
اَتَعَبَّدُ لِرَبِّيْ قَالَتْ فَقُلْتُ اِنِّيْ اُحِبُّ قُرْبَكَ وَ
لِلَّذِيْ تُرِيْدُ هَوَاكَ فَاَذِنْتُ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ اِلٰى قِرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ وَاَكْثَرَ صَبَّ الْمَاءِ
ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَبَكٰى حَتّٰى سَالَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ
ثُمَّ رَكَعَ فَبَكٰى ثُمَّ سَجَدَ فَبَكٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَبَكٰى
فَلَمْ يَزَلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ حَتّٰى جَآءَ
بِلَالٌ رض فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَا يُبْكِيْكَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اَكُوْنُ
عَبْدًا شَكُوْرًا وَلِمَ لَا اَفْعَلُ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ
وَجَلَّ عَلَيَّ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْاٰيَةَ
وَحَقِيْقَةُ الشُّكْرِ عِنْدَ اَهْلِ التَّحْقِيْقِ الْاِعْتِرَافُ
بِنِعْمَةِ الْمُنْعِمِ عَلٰى وَجْهِ الْخُضُوْعِ وَعَلٰى هٰذَا
الْمَعْنٰى وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَفْسَهٗ بِاَنَّهُ الشَّكُوْرُ
تَوَسُّعًا مَعْنَاهُ اَنَّهٗ يُجَازِي الْعِبَادَ عَلَى الشُّكْرِ
فَسُمِّيَ جَزَآءُ الشُّكْرِ شُكْرًا كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا وَقِيْلَ حَقِيْقَةُ
الشُّكْرِ الثَّنَآءُ عَلَى الْمُحْسِنِ بِذِكْرِ اِحْسَانِهٖ

حاجب کیوقت اسکی طرف اور کہا موسی علیہ السلام نے یا الہی مین مانگتا
ہون تجھ سے یہ کہ نہ کہا جاوے مجھ کو جو نہ ہو مجھ مین پس وحی کی اللہ تعالی
نے انکی طرف مین نے نہین کیا یہ اپنے لیے پس کیسے کرون یہ تیرے لیے
فصل ولیکن شکر پس اصل اوس مین فرمودہ ہے اللہ تعالی کا اگر
تم شکر کرو تو البتہ مین تمکو زیادہ دونگا اور وہ کہ مروی ہے عطاء رحمۃ اللہ
تعالی علیہ سے کہا مین گیا حضرت عائشہ رضہ پاس پس مینے کہا ہم کو
خبر دیجیے اچھی بات سے کہ تونے دیکھی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے پس رو پڑیں پھر کہا اور کونسی چیز آپکے حال سے نہ تھی اچھی
آپ تشریف لائے میری پاس ایک رات پس داخل ہوئے میرے ساتھ
میرے بچھونے مین یا کہا میرے لحاف مین یہانتک کہ لگا میرا چمڑا آپکے چمڑے
کو پھر فرمایا اے ابوبکر کی بیٹی مجھکو چھوڑ مین عبادت کرون اپنے پروردگار
کی پس مینے کہا تحقیق مین دوست رکھتی ہون آپ کی نزدیکی کو ولیکن
اپنے پر پسند کرتی ہون آپکی خواہش کو پس مینے اجازت دی آپکو صلی
اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے ایک پانی کی مشک کی طرف پس آپنے وضو کیا
اور بہت ڈالا پانی پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھنے لگے پس روئے یہانتک
کہ جاری ہوئی آپکی آنسو آپکے سینہ پر پھر رکوع کیا پس روئے پھر سجدہ کیا
پس روئے پھر اپنا سر اوٹھایا پس روئے پس ہمیشہ رہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اسی طرح یہانتک کہ آیا بلال رضی اللہ تعالی عنہ پس خبر کی نماز کی
پس مینے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز نے آپکو رلایا حالانکہ
تحقیق اللہ نے بخشدی آپکے لیے جو آگے گذری آپکے گناہ سے اور جو پیچھے
گذرے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پس مین نہ ہون بندہ
شکر گذار اور مین کیون نہ کرون حالانکہ اللہ نے مجھپر اتارا تحقیق پیدا
کرنے مین آسمانون اور زمین کے آخر آیت تک اور حقیقت شکر کی اہل تحقیق
کے نزدیک اقرار کرنا ہے ساتھ نعمت انعام کرنیوالے کے عاجزی کی وجہ
پر اور اسی معنی پر تعریف کی اللہ تعالی نے اپنی ذات کی ساتھ اس کے کہ تحقیق
شکر کرنیوالا ہے از روی فراخی کے اس کے معنے یہ ہین کہ تحقیق وہ جزا دیتا ہے
بندون کو شکر پر پس نام رکھا گیا شکر کی جزا کا شکر جیسے فرمایا اللہ تعالے
نے اور بدلہ برائی کا برائی مانند اس کے اور بعض نے کہا حقیقت
شکر کی تعریف کرنی ہے احسان کرنیوالے پر ساتھ ذکر کرنے اس کے

فَشُكْرُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ تَعَالٰى ثَنَاؤُهٗ عَلَيْهِ بِذِكْرِ اِحْسَانِهٖ
اِلَيْهِ وَشُكْرُ الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ لِلْعَبْدِ ثَنَاؤُهٗ عَلَيْهِ بِذِكْرِ
اِحْسَانِهٖ لَهٗ ثُمَّ اِنَّ اِحْسَانَ الْعَبْدِ طَاعَتُهٗ لِلّٰهِ وَ
اِحْسَانُ الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ اِنْعَامُهٗ عَلَى الْعَبْدِ وَ
شُكْرُ الْعَبْدِ عَلَى الْحَقِيْقَةِ اِنَّمَا هُوَ نُطْقُ اللِّسَانِ
وَاِقْرَارُ الْقَلْبِ بِاِنْعَامِ الرَّبِّ ثُمَّ الشُّكْرُ
يَنْقَسِمُ اَقْسَامًا اِلٰى شُكْرٍ بِاللِّسَانِ وَهُوَ اعْتِرَافُهٗ
بِالنِّعْمَةِ نَبْعَثُ الْاِسْتِكَانَةِ وَشُكْرٍ بِالْبَدَنِ
وَالْاَرْكَانِ وَهُوَ اِتِّصَافٌ بِالْوَفَاءِ وَالْخِدْمَةِ
وَشُكْرٍ بِالْقَلْبِ وَهُوَ انْعِكَافٌ عَلٰى بِسَاطِ الشُّهُوْدِ
بِاِدَامَةِ حِفْظِ الْحُرْمَةِ وَقِيْلَ شُكْرُ الْعَيْنَيْنِ
اَنْ تَسْتُرَ عَيْبًا تَرَاهُ لِصَاحِبِكَ وَشُكْرُ الْاُذُنَيْنِ
اَنْ تَسْتُرَ عَيْبًا تَسْمَعُهٗ فِيْهِ وَفِي الْجُمْلَةِ الشُّكْرُ
اَنْ لَا تَعْصِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِنِعَمِهٖ وَقِيْلَ شُكْرُ
شُكْرِ الْعَالِمِيْنَ فَيَكُوْنُ نَوْعًا مِّنْ اَفْعَالِهِمْ
وَشُكْرٌ هُوَ شُكْرُ الْعَارِفِيْنَ يَكُوْنُ
بِاسْتِقَامَتِهِمْ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ عُمُوْمِ اَحْوَالِهِمْ
وَاعْتِقَادِهِمْ اَنْ بِجَمِيْعِ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ
وَمَا يَظْهَرُ مِنْهُمْ مِنَ الطَّاعَةِ وَالْعُبُوْدِيَّةِ وَالذِّكْرِ
لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ بِتَوْفِيْقِهٖ وَاِنْعَامِهٖ وَعَوْنِهٖ وَ
حَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْعَزَالِهِمْ عَنْ جَمِيْعِ
ذٰلِكَ وَالْفَنَاءِ فِيْهِ وَالْاِعْتِرَافِ بِالْعَجْزِ وَ
الْقُصُوْرِ وَالْجَهْلِ ثُمَّ الْاِسْتِكَانَةِ اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ
فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْوَرَّاقُ رح
شُكْرُ النِّعْمَةِ مُشَاهَدَةُ الْمِنَّةِ وَحِفْظُ
الْحُرْمَةِ وَقِيْلَ شُكْرُ النِّعْمَةِ اَنْ تَرٰى نَفْسَكَ
فِيْهِ طُفَيْلِيًّا وَقَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الشُّكْرُ
مَعْرِفَةُ الْعَجْزِ عَنِ الشُّكْرِ وَقِيْلَ الشُّكْرُ عَلَى
الشُّكْرِ اَتَمُّ مِنَ الشُّكْرِ وَذٰلِكَ اَنْ تَرٰى

ان کا ادب کرو بیان اور
بڑی مہربانی ہے پر ہم کلمہ
تمکلم کرو اور نشون
کی جماعت کو تم متقبہ
تم اور تعالی کا سلام اور
اسکی رحمتین اور برکتین
بھیجے اور سب کو اور تعالی
سے بخشے اور رحم اور تم اور
تعالی رکت کرے ساتھ
دوم کے اسم اور تعالی
کے نام سے اور نزدیک
کرنیوالا ایک دن رات
کی سلام کہتے ہے اور
نیابت اسم اور تعالی

احسان کے پس شکر بندے کا اسمے اور تعالی کے اسکی ثنا کرنی ہے
ساتھ ذکر کرنے اوسکے احسان کے اور شکر اسکا اپنے بندے کیلئے اسکا تعریف
کرنا ہے اوسکے احسان کو ذکر کے ساتھ پھر تحقیق احسان بندے کا اوسکی عبادت
کرنی ہے واسطے اور کے اور احسان اللہ تعالی کا اسکا انعام کرنا ہے بندے پر
اور شکر بندے کا حقیقت پر سوا اس کے نہین ہوتا ہے زبان کا اور اقرار
کرنا ہے دل کا ساتھ انعام پروردگار کے پھر شکر منقسم ہوتا ہے
کئی قسمون پر زبان کا شکر کرنیکی طرف اور وہ اقرار کرنا ہے ساتھ نعمت کے
ساتھ تعریف عاجزی کرنیکے کہ ایک شکر کرنا ہے بدن اور ارکان کے ساتھ
اور وہ موصوف ہوتا ہے ساتھ وفا اور خدمت کے اور ایک شکر کرنا ہے ساتھ
دل کے اور وہ کٹھرا ہونا ہے حضور کے بستر پر ساتھ ہمیشہ رکھنے نگہبانی حرمت
کے اور بعض نے کہا شکر دونو آنکھون کا یہ ہے کہ تو ڈھانپے کسی عیب کو
جس کو تو دیکھے اپنے رفیق سے اور شکر کانون کا یہ ہے کہ تو ڈھانپے عیب کو
جسکو تو سنے اسمین اور حاصل کلام شکر یہ ہے کہ تو نافرمانی نہ کرے اللہ تعالی
کی اوسکی نعمتون کے ساتھ اور کہا جاتا ہے ایک شکر ہے کہ وہ عالمون کا شکر ہے
پس وہ ہوتا ہے ان کی تمام باتون مین سے اور ایک شکر ہے کہ وہ عابدون کا
شکر ہے پس وہ ایک قسم ہے ان کے کامون مین سے اور ایک شکر ہے کہ وہ عارفون
کا شکر ہے ساتھ قائم رہنے اونکے کے واسطے اللہ تعالی کے اپنے تمام احوال
اور اعتقادین اسپر کہ تحقیق سب کچھ جسمین وہ مین پھلائی ہے اور جو
کچھ ظاہر ہوتا ہے اون سے عبادت اور عبودیت اور اللہ تعالی کے ذکر مین سے
اسکی توفیق اور انعام اور مدد اور طاقت اور اسکی قوت سے ہے اور انکو گوشہ
مین بیٹھنے سے ہر ان سب سے اور فنا ہونے اسمین اور اقرار کرنیسے ساتھ
اپنی عاجزی اور قصور اور جہل کے پھر عاجزی کرنیسے اوس اللہ تعالی
کی طرف سب احوال مین اور کہا ابوبکر وراق نے شکر نعمت کا دیکھنا
ہے احسان کا اور نگاہ رکھنا حرمت کا اور بعض نے کہا شکر نعمت
کا یہ ہے کہ تو دیکھے اپنے نفس کو اس مین طفیلی اور کہا ابوعثمان
علیہ الرحمۃ نے شکر پہچاننا ہے عاجزی کا شکر
کرنے سے اور بعض نے کہا شکر کرنا شکر
پر بہت بڑا ہے شکر سے اور یہ یون کہ
تو دیکھے

شُكْرَكَ بِتَوْفِيقِهِ وَيَكُونُ ذٰلِكَ التَّوْفِيقُ
مِنْ اَجَلِ النِّعَمِ عَلَيْكَ فَتَشْكُرُهُ عَلَى الشُّكْرِ ثُمَّ
تَشْكُرُهُ عَلَى شُكْرِ الشُّكْرِ اِلٰى مَا لَا يَتَنَاهٰى وَقِيلَ
الشُّكْرُ اِضَافَةُ النِّعَمِ اِلٰى مَوْلٰهَا بِنَعْتِ الْاِسْتِكَانَةِ
لَهُ وَقَالَ الْجُنَيْدُ رح الشُّكْرُ اَنْ لَا تَرٰى نَفْسَكَ اَهْلًا
لِلنِّعْمَةِ وَقِيلَ الشَّاكِرُ الَّذِي يَشْكُرُ عَلَى الْمَوْجُودِ وَ
الشَّكُورُ الَّذِي يَشْكُرُ عَلَى الْمَفْقُودِ وَيُقَالُ الشَّاكِرُ
الَّذِي يَشْكُرُ عَلَى النَّفْعِ وَالشَّكُورُ الَّذِي يَشْكُرُ
عَلَى الْمَنْعِ وَيُقَالُ الشَّاكِرُ الَّذِي يَشْكُرُ عَلَى الْعَطَاءِ
وَالشَّكُورُ الَّذِي يَشْكُرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَيُقَالُ الشَّاكِرُ
الَّذِي يَشْكُرُ عِنْدَ الْبَذْلِ وَالشَّكُورُ الَّذِي يَشْكُرُ
عِنْدَ الْمَطْلِ وَقَالَ الشِّبْلِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ الشُّكْرُ رُؤْيَةُ
الْمُنْعِمِ لَا رُؤْيَةُ النِّعْمَةِ وَقِيلَ الشُّكْرُ قَيْدُ الْمَوْجُودِ
وَصَيْدُ الْمَفْقُودِ وَقَالَ اَبُو عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ شُكْرُ
الْعَامَّةِ عَلَى الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَشُكْرُ الْخَوَاصِّ
عَلَى مَا يَرِدُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مِنَ الْمَعَانِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ قَالَ دَاوُدُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰهِي كَيْفَ اَشْكُرُكَ وَشُكْرِي لَكَ
نِعْمَةٌ مِنْ نِعَمِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى اِلَيْهِ الْاٰنَ قَدْ شَكَرْتَنِي وَقِيلَ اِذَا نَظَرَتْ
يَدُكَ عَنِ الْمُكَافَاتِ فَلْيَطُلْ لِسَانُكَ بِالشُّكْرِ
وَقِيلَ لَمَّا بُشِّرَ اِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْمَغْفِرَةِ
سَاَلَ الْحَيٰوةَ فَقِيلَ لَهُ لِمَ فَقَالَ لِاَشْكُرَهُ
فَاِنِّي كُنْتُ اَعْمَلُ قَبْلَهُ لِلْمَغْفِرَةِ فَبَسَطَ
الْمَلَكُ جَنَاحَهُ وَحَمَلَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقِيلَ مَرَّ
بَعْضُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَجَرٍ صَغِيرٍ يَخْرُجُ
مِنْهُ الْمَاءُ الْكَثِيرُ فَتَعَجَّبَ مِنْهُ فَاَنْطَقَهُ
اللّٰهُ لَهُ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مُنْذُ
سَمِعْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ نَارًا وَقُودُهَا

اپنے کرنیکو اسکی توفیق سے اور ہوتی ہے وہ توفیق بہت بڑی نعمتون
مین سے تجھپر پس تو شکر کریگا اسکا شکر پر پھر تو شکر کریگا شکر کے شکر پر
اس مدت تک جس کی انتہے نہین ہے اور بعض نے کہا شکر نسبت
کرنا ہے نعمتون کا انکے مولی کیطرف ساتھ تعریف عاجزی کرنیکو اوس کے لئے
اور کہا جنید علیہ الرحمۃ نے شکر یہ ہے کہ تو نہ دیکھے اپنے نفس کو لائق واسطے نعمت
کے اور بعض نے کہا شاکر وہ ہے جو شکر کریگا موجود پر اور شکور وہ ہے جو شکر
کریگا گمی چیز پر اور بعض کہتے ہین شاکر وہ ہے جو شکر کریگا نفع پر اور شکور
وہ ہے جو شکر کرے بلا پر اور بعض کہتے ہین کہ شاکر وہ ہے جو شکر کریگا
خرچ کرنے کے وقت اور شکور وہ ہے جو شکر کریگا نزدیک دینے کے نعمت کے
اس سے اور کہا شبلی رحمۃ اللہ نے شکر دیکھنا ہے انعام کرنیوالا کا نہ دیکھنا
نعمت کا اور بعض نے کہا شکر قید کرنا ہے موجود کا اور شکار کرنا
مفقود کا اور کہا ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے عام لوگون کا شکر کھانے
اور پینے اور پہننے مین ہے اور شکر خاصون کا شکر اوس پر ہے جو
وارد ہوتا ہے ان کے دلون پر معنون مین سے فرمایا اللہ پاک نے
اور تھوڑے ہین میرے بندون مین سے شکر گذار عرض کیا
حضرت داؤد علیہ السلام نے یا اللہ کیونکر مین تیرا شکر کرسکتا ہون
حالانکہ میرا شکر کرنا تیرے لیے ایک نعمت ہے تیری نعمتون مین سے پس
وحی کی اللہ تعالے نے انکی طرف اب تحقیق تو نے میرا شکر
کیا اور بعض نے کہا جب کوتاہی تیرا اتا ہے بدلے دینے سے پس
چاہیے کہ لبتی ہو تیری زبان ساتھ شکر کے اور بعض نے کہا
جب بشارت دے گئے حضرت ادریس علیہ السلام بخشش کی
تو آپنے زندگانی پس کہا گیا آپ سے پس عرض کیا تاکہ مین
اس کا شکر کرون کیونکہ مین عمل کرتا تھا اس سے پہلے
بخشش کے لیے پس بچھایا فرشتے نے اپنا پر اور اوٹھا
لے گیا آپ کو آسمان کی طرف اور بعض نے کہا گذرا بعض
پیغمبرون مین سے ایک چھوٹے پتھر پاس جس سے نکلتا
تھا پانی بہت پس اوس نے تعجب کیا اوس سے پس بولایا اوسکو
اللہ پاک نے اس کے لیے پس اوسنے پوچھا اس سے اس پانی نکلنے
سو پس کہا جب سے مین نے سنا ہے اللہ پاک کو فرماتے آگ سے کہ ایندھن اسکا

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ فَاَنَا اَبْكِي مِنْ خَوْفِهِ فَدَعَى
ذٰلِكَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يُجِيرَ
ذٰلِكَ الْحَجَرَ مِنَ النَّارِ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ اِلَيْهِ اِنِّي قَدْ اَجَرْتُهُ مِنَ النَّارِ
فَمَرَّ ذٰلِكَ النَّبِيُّ فَلَمَّا عَادَ وَجَدَ الْمَاءَ
يَتَفَجَّرُ مِنْهُ اَوْ فَرَ مِمَّا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ
فَعَجِبَ فَاَنْطَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحَجَرَ لَهُ فَقَالَ
لَهُ تَبًّا لَكَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ ذٰلِكَ
كَانَ بُكَاءُ الْحُزْنِ وَالْخَوْفِ وَهٰذَا
بُكَاءُ الشُّكْرِ وَالسُّرُورِ وَقِيلَ الشَّاكِرُ
مَعَ الْمَزِيدِ لِاَنَّهُ فِي شُهُودِ النِّعْمَةِ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالَى لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيدَنَّكُمْ وَ
الصَّابِرُ مَعَ اللّٰهِ لِاَنَّهُ بِهِ تَعَالَى لَا بِنَفْسِهِ
فِي شُهُودِ الْبَلَاءِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى اِنَّ
اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ وَقِيلَ الْحَمْدُ عَلَى الْاَنْفَاسِ
وَالشُّكْرُ عَلَى نِعَمِ الْحَوَاسِّ وَقِيلَ فِي الْخَبَرِ
الصَّحِيحِ اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ الْحَامِدُونَ
لِلّٰهِ وَقِيلَ الْحَمْدُ عَلَى مَا دَفَعَ وَالشُّكْرُ عَلَى
مَا صَنَعَ وَحُكِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ
فِي بَعْضِ الْاَسْفَارِ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ طَعَنَ
فِي السِّنِّ فَسَاَلْتُهُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ اِنِّي
كُنْتُ فِي اِبْتِدَاءِ عُمُرِي اَهْوَى ابْنَةَ
عَمٍّ لِي وَهِيَ كَذٰلِكَ كَانَتْ تَهْوَانِي
فَاتَّفَقَ اَنِّي تَزَوَّجْتُ بِهَا فَلَيْلَةَ زِفَافِهَا
قُلْتُ لَهَا تَعَالَيْ حَتّٰى نُحْيِيَ هٰذِهِ
اللَّيْلَةَ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا
جَمَعَنَا فَصَلَّيْنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَلَمْ يَفُزْ اَحَدُنَا
اِلَى الْاٰخَرِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ بَنَيْنَا
كَذٰلِكَ فَاسْتَمَرَّ بِنَا كَذٰلِكَ خَمْسِينَ سَبْعِينَ

آدمی اور پتھر مین پس ہون اوس کے خوف سے پس
دعا کی اوس نبی علیہ السلام نے یہ کہ اوسے پناہ دیوے
اُس پتھر کو آگ سے پس وحی کی اوسنے اوسکی طرف
تحقیق مینے اسکو پناہ دی آگ سے پس گذرا وہ نبی پتھر
پھر آیا تو پانی کو پایا پہوٹتا اوس سے بہت زیادہ
دی آگ سے پس گذرا وہ نبی پھر جب پھر آیا تو پانی کو پایا
پہوٹتا اُس سے بہت زیادہ اس سے کہ تبا اُس سے پہلے پس
تعجب کیا پس بلایا اللہ تعالیٰ نے اُس پتھر کو اس کے لیے
پس کہا پیغمبر نے اس سے تو کیون روتا ہے حالانکہ بخش دیا ہے اللہ
نے تجھکو پس اس نے کہا وہ تبا رونا غم اور خوف کا اور یہ رونا ہی شکر
اور خوشی کا اور بعض نے کہا شکر کرنیوالہ ساتھ زیادتی کے ہے
کیونکہ تحقیق وہ نعمت کے دیکھنے مین ہے فرمایا اللہ تعالے
نے اگر تم شکر کروگے تو البتہ مین تمکو زیادہ دونگا اور صبر کرنیوالا
ساتھ اللہ کے پناہ گیر ہے اللہ کے ساتھ بلا کے دیکھنے مین ہو
فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ صبر کرنیوالون کے
ہے اور بعض نے کہا ہی حمد کرنا سانسون پر ہے اور شکر حواس کی
کی نعمتون پر اور کہا گیا صحیح حدیث مین ہی پہلے ان لوگون کے بلائے
جاوینگے طرف بہشت کی وہ لوگ ہین کہ حمد کرنیوالے ہین واسطے اللہ کے
کہا گیا حمد اس چیز پر ہے کہ دور کی ہو اور شکر اس چیز پر کہ بنائی ہو اور
حکایت کیگئی ہی ان کے بعض سے یہ کہ تحقیق اس نے کہا مین نے
دیکھا بعض سفرون مین ایک بڑی بوڑہے کو تحقیق پہونچ چکا تھا عمر
مین پس مینے اس سے پوچھا اس کے حال کو پس اس نے کہا تحقیق
مین اپنی عمر کے ابتدا مین محبت رکھتا تھا چچے کی بیٹی سے اور وہ بھی
اسی طرح مجھسے محبت رکھتی تھی پس اتفاق پڑا کہ تحقیق مینے اس سے
نکاح کرلیا پس اس سے بنا کی رات مین مینے کہا آ تو کہ ہم زندہ رکھین
اس رات کو واسطے شکر یہ اللہ تعالیٰ کے اُسپر کہ اُس نے ہمکو اکٹھا کیا
پس ہم نماز پڑہتے رہے اس رات بھر اور نہ فارغ ہوا کوئی ہم
مین سے دوسرے کی طرف پس جب ہوئی دوسری رات ہمنے
ویسی ہی رات گذاری پس ہمیشہ رہا ہمارا ساتھ اسی طرح پس

بعض مین ہی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم شکر کروگے تو البتہ مین تمکو زیادہ دونگا اور صبر کرنیوالا ساتھ اللہ کے پناہ گیر ہے اللہ کے ساتھ بلا کے دیکھنے مین ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ صبر کرنیوالون کے ہے اور بعض نے کہا ہی حمد کرنا سانسون پر ہے اور شکر حواس کی نعمتون پر اور کہا گیا صحیح حدیث مین ہی پہلے ان لوگون کے بلائے جاوینگے طرف بہشت کی وہ لوگ ہین کہ حمد کرنیوالے ہین واسطے اللہ کے کہا گیا حمد اس چیز پر ہے کہ دور کی ہو اور شکر اس چیز پر کہ بنائی ہو اور حکایت کیگئی ہی ان کے بعض سے یہ کہ تحقیق اس نے کہا مین نے دیکھا بعض سفرون مین ایک بڑی بوڑہے کو تحقیق پہونچ چکا تھا عمر مین پس مینے اس سے پوچھا اس کے حال کو پس اس نے کہا تحقیق مین اپنی عمر کے ابتدا مین محبت رکھتا تھا چچے کی بیٹی سے اور وہ بھی اسی طرح مجھسے محبت رکھتی تھی پس اتفاق پڑا کہ تحقیق مینے اس سے نکاح کرلیا پس اس سے بنا کی رات مین مینے کہا آ تو کہ ہم زندہ رکھین اس رات کو واسطے شکر یہ اللہ تعالیٰ کے اُسپر کہ اُس نے ہمکو اکٹھا کیا پس ہم نماز پڑہتے رہے اس رات بھر اور نہ فارغ ہوا کوئی ہم مین سے دوسرے کی طرف پس جب ہوئی دوسری رات ہمنے ویسی ہی رات گذاری پس ہمیشہ رہا ہمارا ساتھ اسی طرح پس

سنتا وثمانين سنة نحن على تلك الحالة كل ليلة وكانت تجيء
منه فسألها وقال لها ليس كذلك يا فلانة فقالت النبي
نعم كما قال النبي **فصل** وأما الصبر فالأصل فيه
قول الله عز وجل يا أيها الذين آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا
واتقوا الله لعلكم تفلحون وقوله عز وجل واصبروا وما صبرك
إلا بالله وما روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه
قال إنما الصبر عند الصدمة الأولى وما روي أن رجلا قال
يا رسول الله ذهب مالي وسقم جسمي فقال النبي صلى الله عليه
وسلم لا خير في عبد لا يذهب ماله ولا يسقم جسمه إن الله
تعالى إذا أحب عبدا ابتلاه صابرة وما روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن الرجل لتكون له
الدرجة عند الله عز وجل لا يبلغها بعمل حتى يبتلى ببلاء في
جسده فيبلغها بذلك وما جاء في الخبر أنه لما نزل قوله تبارك
وتعالى من يعمل سوءا يجز به قال أبو بكر الصديق يا رسول
الله كيف الفلاح بعد هذه الآية فقال النبي صلى الله عليه
وسلم غفر الله لك يا أبا بكر ألست تمرض ألست يصيبك البلاء
ألست تصيبك الأحزان فهذا ما تجزون به يعني أن جميع
ما يصيبك يكون كفارة لإثمك فالصبر على ثلاثة أضرب
أحدها صبر لله عز وجل وهو على أداء أوامره واجتناب
وصبر مع الله عز وجل وهو الصبر تحت جريان قضائه و
أفعاله فيك من سائر الشدائد والبلايا وصبر على الله عز
وجل وهو الصبر على ما وعد من الرزق والفرج والكفاية و
النصرة والثواب في دار الآخرة وقيل الصبر على قسمين أحدهما
صبر على ما هو كسب للعبد صبر على ما ليس بكسب له فالصبر
على الكسب ينقسم على قسمين أحدهما على ما أمر الله به
عز وجل والثاني على ما نهى الله عز وجل عنه فأما العبد
على ما ليس بكسب للعبد فصبره على مقاساة ما يحول به
من حكم الله وقضائه فيه مثل المرض والموت وغلبة العدو
وفقد الأحباب فهذه ثلاثة مصابر وصابر وصبار وقيل وقعت

یا اسی سال کی عرصہ سے ہم اسی حال پر ہیں ہر ایک رات میں اور اسکی بیوی بھی
اوسکو ستاتی اور اس سے پوچھا اور کہا اوس نے کیا نہیں ہر ایک طرح اوسکی خدمت کی اوس نے
ویسا ہی جواب دیا کہا اس بڈھے نے سچ کہا لیکن صبر بہتر اصل اوسمیں فرمودہ اللہ تعالیٰ کا
اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ کرو ایک دوسرے کو اور دل لگاؤ اور کمر باندھو لڑائی میں اور
ڈرو اللہ سے تاکہ تم چھٹکارا پاؤ اور فرمودہ اللہ تعالیٰ کا اور صبر کرو اور نہیں ہے صبر تجھ
کو مگر ساتھ اللہ کے اور وہ کہ مروی ہے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ تحقیق آپ نے فرمایا تحقیق صبر پہلے صدمہ کے وقت ہے اور وہ جو مروی ہے کہ تحقیق
ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ جاتا رہا میرا مال اور بیمار ہوا میرا جسم پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بھلائی نہیں اوس بندے میں جسکا نہ مال جاوے
اور نہ اسکا جسم بیمار ہو تحقیق اللہ پاک جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو تو اوسے
آزماتا ہے اور جب یہ کہ آزماتا ہے تو اوسے صبر دیتا ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ تحقیق آپ نے فرمایا مرد البتہ پہنچتا ہے اسکا درجہ اللہ تعالیٰ کے پاس وہ نہیں اسے
پہنچتا مگر اپنے عمل سے یہاں تک کہ وہ مبتلا کیا جاتا ہے کسی بلا میں اپنی جسم میں پہنچتا ہے
جاتا ہے اس درجہ کو اور جو حدیث میں ہے کہ جب اتارا فرمودہ اللہ تعالیٰ کا جو کوئی عمل
کرے برا بدلا دیا جاویگا ساتھ اسکے تو کہا حضرت ابوبکر صدیق نے یا رسول اللہ کیونکر ہے
چھٹکارا بعد اس آیت کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشے تجھکو اللہ اے
ابوبکر کیا تو نہیں بیمار ہوتا کیا نہیں پہنچتی تجھکو بلا کیا نہیں تو صبر کرتا کیا تو نہیں
غم کرتا پس یہی ہے جس سے تم جزا دیئے جاتے ہو یعنی تحقیق سب کچھ جو پہنچتا ہے
ہوتا ہے کفارہ تیرے گناہوں کے لیے پس صبر تین قسم پر ہے ایک انکا صبر کرنا ہے اللہ
اور وہ اوسکے حکم کے ادا کرنے اور اوسکی منع کی ہوئی چیزوں سے رکنے پر ہے اور ایک صبر کرنا ہے ساتھ اللہ کے
اور وہ صبر کرنا ہے اوس چیز پر جاری ہوئی اوسکی قضا اور اوسکے فعلوں کے تجھ میں سے جو تجھ کو
بلاؤں میں سے اور ایک صبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ پر اور وہ صبر کرنا ہے اسکے وعدوں پر
اور کشادگی اور کفایت اور مددگاری اور ثواب کی آخرت کے گھروں اور بعض نے
کہا صبر تین قسم پر ہے ایک انکا صبر کرنا ہے اوس چیز پر کہ وہ کسب ہے واسطے بندے کے اور
صبر کرنا ہے اوس چیز پر کہ نہیں کسب واسطے اوسکے پس صبر کرنا کسب پر منقسم ہے دو قسم پر ایک
دونوں اوس چیز پر ہے جسکا حکم کیا ہے اللہ نے اور دوسرا اوس چیز پر ہے منع کیا ہے اللہ نے اور
صبر کرنا اوس چیز پر کہ نہیں کسب واسطے بندے کے پس اسکا صبر کرنا ہے اوس چیز کے رنج کھینچنے پر
جس سے پڑا ہے اللہ کا حکم اور اوسکی قضا سو جس چیز میں اوسکے لیے مشقت اور دکھ ہے
دل اور بدن میں اور بعض نے کہا کہ صبر تین قسم ہے ایک تکلف سے صبر کرنے والا اور ایک صبر
کرنے والا اور ایک بہت صبر کرنے والا اور بعض نے کہا کہ صبر

رَجُلٌ عَلَى الشِّبْلِيِّ فَقَالَ لَهُ اَيُّ الصَّبْرِ اَشَدُّ عَلَى الصَّابِرِيْنَ
قَالَ الصَّبْرُ فِي اللّٰهِ فَقَالَ لَا فَقَالَ الصَّبْرُ لِلّٰهِ قَالَ لَا قَالَ
الصَّبْرُ مَعَ اللّٰهِ قَالَ لَا قَالَ فَاَيُّ شَيْءٍ قَالَ الصَّبْرُ عَنِ اللّٰهِ
فَصَرَخَ الشِّبْلِيُّ صَرْخَةً كَادَتْ رُوْحُهُ تَتْلَفُ فَقَالَ الْجُنَيْدُ
اَلسَّيْرُ مِنَ الدُّنْيَا اِلَى الْاٰخِرَةِ سَهْلٌ هَيِّنٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَهِجْرَانُ
الْخَلْقِ فِي جَنْبِ الْحَقِّ شَدِيْدٌ وَالسَّيْرُ مِنَ النَّفْسِ اِلَى اللّٰهِ صَعْبٌ
شَدِيْدٌ وَالصَّبْرُ مَعَ اللّٰهِ اَشَدُّ وَسُئِلَ عَنِ الصَّبْرِ فَقَالَ
تَجَرُّعُ الْمَرَارَةِ مِنْ غَيْرِ تَعْبِيْسٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ
اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِيْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَقِيْلَ ذٰلِكَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
اَلصَّبْرُ اَلتَّبَاعُدُ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ وَالسُّكُوْنُ عِنْدَ تَجَرُّعِ غُصَصِ
الْبَلِيَّةِ وَاِظْهَارُ الْغِنٰى مَعَ حُلُوْلِ الْفَقْرِ بِسَاحَةِ الْمَعِيْشَةِ وَقِيْلَ
اَلْوُقُوْفُ مَعَ الْبَلَاءِ بِحُسْنِ الْاَدَبِ وَقِيْلَ هُوَ الْفَنَاءُ فِي الْبَلْوٰى
بِلَا ظُهُوْرِ شَكْوٰى وَقِيْلَ الصَّبْرُ هُوَ الْمَقَامُ مَعَ الْبَلَاءِ بِحُسْنِ
الصُّحْبَةِ كَالْمَقَامِ مَعَ الْعَافِيَةِ وَقِيْلَ اَحْسَنُ الْجَزَاءِ عَلَى الْعِبَادَةِ
اَلْجَزَاءُ عَلَى الصَّبْرِ وَلَا جَزَاءَ فَوْقَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَنَجْزِيَنَّ
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقِيْلَ اَلصَّبْرُ
هُوَ الثَّبَاتُ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَلَقِّيْ اَذِيَّةِ بَلَائِهِ بِالرَّحْبِ
وَالسَّعَةِ وَقَالَ الْخَوَاصُّ اَلصَّبْرُ هُوَ الثَّبَاتُ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى
عَلٰى اَحْكَامِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ الرَّازِيُّ
صَبْرُ الْمُحِبِّيْنَ اَشَدُّ مِنْ صَبْرِ الزَّاهِدِيْنَ وَاَعْجَبُ كَيْفَ يَصْبِرُوْنَ
وَاَنْشَدَ **شعر** اَلصَّبْرُ يُحْمَلُ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا اِلَّا
عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا يُحْمَلُ وَقِيْلَ اَلصَّبْرُ تَرْكُ الشَّكْوٰى وَقِيْلَ
هُوَ الْاِسْتِكَانَةُ وَالْاِسْتِعَاذَةُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيْلَ هُوَ
الْاِسْتِعَانَةُ بِاللّٰهِ وَقِيْلَ اَلصَّبْرُ كَاسْمِهِ تَعَالٰى وَقِيْلَ اَلصَّبْرُ
هُوَ اَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ حَالِ النِّعْمَةِ وَالْمِحْنَةِ مَعَ سُكُوْنِ الْخَاطِرِ
فِيْهِمَا وَالصَّبْرُ هُوَ السُّكُوْنُ مَعَ الْبَلَاءِ مَعَ وِجْدَانِ الْاَثْقَالِ
الْمِحْنَةِ **فصل** وَاَمَّا الرِّضَا فَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُ اللّٰهِ

ایک مرد شبلی پر پس کہا اون سے کون سا صبر زیادہ سخت ہے صابروں پر کہا صبر کرنا اللہ
میں پس اوسنے کہا نہیں پس شبلی نے کہا صبر کرنا واسطے اللہ کے وہ بولا نہیں کہا صبر کرنا
ساتھ اللہ کے وہ بولا نہیں پس کہا شبلی نے کون سی چیز ہے وہ بولا صبر کرنا اللہ سے پیر
چیخ ماری شبلی نے ایک چیخ کہ نزدیک تھا کہ اوسکی جان ضائع ہو جاتی اور کہا جنید نے
سیر کرنا دنیا سے آخرت کیطرف آسان ہے مومن پر اور پہونچنا خلق کا اللہ تعالیٰ کی پہونچنے سخت
ہے اور جانا نفس سے طرف اللہ تعالیٰ کے سخت مشکل ہے اور صبر کرنا ساتھ اللہ کے نہایت سخت
ہے اور پوچھا گیا صبر سے پس کہا گھونٹ گھونٹ پینا کڑوی چیز کا بغیر تیوڑی چڑھانے
کے اور کہا حضرت علی بن ابی طالب نے صبر کرنا ایمان کے بمنزلہ سر کے ہے جسم سے
اور یہ حدیث مرفوع ہے اور کہا ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ نے صبر دور ہونا ہے خالفوں سے
اور آرام کرنا ہے وقت گھونٹ گھونٹ پینے بلا کے حضور کو اور ظاہر کرنا غنا کا باوجود
اترنے محتاجی کے معیشت کے میدانوں اور بعض نے کہا صبر کھڑا ہونا ہے ساتھ بلا کے
ساتھ اچھے ادب کے اور بعض نے کہا صبر فنا ہونا ہے بلا میں بغیر ظاہر کرنے شکایت کے اور
بعض نے کہا صبر وہ کھڑا ہونا ہے ساتھ بلا کے ساتھ اچھی صحبت کے مثل کھڑے ہونے
کی ساتھ عافیت کے اور بعض نے کہا بہت اچھی جزا عبادت پر جزا ہے صبر پر اور نہیں
کوئی جزا اوسکے اوپر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوا اسکے نہیں کہ پورا دیے جاوینگے صبر کرنیوالے
اپنا ثواب بیحساب اور بعض نے کہا صبر وہ ثابت رہنا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور
پیش آنا اوسکی بلا کے ایذا کے ساتھ خوشی اور فراغی کے اور کہا خواص نے صبر ثابت
رہنا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت کے احکام پر اور کہا یحییٰ بن معاذ
رازی نے محبوں کا صبر زیادہ سخت ہے زاہدوں کے صبر سے پس تعجب کیسے وہ صبر کرتے ہیں
اور پڑھا شعر صبر اوٹھایا جاتا ہے سب جگہوں میں مگر تجھ پر پس تحقیق وہ نہیں اٹھایا جاتا
اور بعض نے کہا صبر ترک کرنا ہے گلہ کا اور بعض نے کہا وہ عاجزی کرنی اور پناہ
لینی ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور بعض نے کہا وہ مدد لینی ہے ساتھ اللہ کے اور بعض نے
کہا صبر مثل نام اللہ کی ہے اور کہا گیا صبر یہ ہے کہ فرق نہ کرے درمیان نعمت اور
محنت کے حال میں ساتھ آرام دل کے دونوں میں اور تصبر وہ آرام کرنا ہے
ساتھ بلا کے باوجود پانے بوجہ محنت کے **فصل** لیکن رضا پس اصل
اسمیں فرمودہ ہے اللہ تعالیٰ کا

عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَقَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ الْآيَةَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
رَبًّا وَبِهٖ قِيْلَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ فِي الرِّضَا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَرْضٰى
وَاِلَّا فَاصْبِرْ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ رض فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا
بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا الْآيَةَ هٰذَا صَنِيْعُ
مُشْرِكِي الْعَرَبِ اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخُبْثِ صَنِيْعِهِمْ فَاَمَّا
الْمُؤْمِنُ فَهُوَ حَقِيْقٌ اَنْ يَّرْضٰى بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ وَ
قَضَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ مِّنْ قَضَاءِ الْمَرْءِ لِنَفْسِهٖ وَمَا قَضَى
اللّٰهُ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فِيْمَا تَكْرَهُ خَيْرٌ لَّكَ مِمَّا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ لَكَ فِيْمَا تُحِبُّ فَاتَّقِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَارْضَ بِقَضَائِهٖ
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ يَعْنِيْ مَا فِيْهِ صَلَاحُ دِيْنِكُمْ وَدُنْيَاكُمْ فَاللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ طَوٰى عَنِ الْخَلْقِ مَصَالِحَهُمْ وَكَلَّفَهُمْ عُبُوْدِيَّتَهٗ مِنْ اَدَاءِ
الْاَوَامِرِ وَاجْتِنَابِ الْمَنَاهِيْ وَالتَّسْلِيْمِ فِي الْمَقْدُوْرِ وَالرِّضَا
بِالْقَضَاءِ فِيْمَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ فِي الْجُمْلَةِ وَاسْتَأْثَرَ هُوَ عَزَّ وَجَلَّ
بِالْعَوَاقِبِ وَالْمَصَالِحِ فَيَنْبَغِيْ لِلْعَبْدِ اَنْ يُّدِيْمَ الطَّاعَةَ
لِمَوْلَاهُ وَيَرْضٰى بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَتَّهِمَهٗ وَاعْلَمْ اَنَّ تَعَبَ
كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْخَلْقِ عَلٰى قَدْرِ مُنَازَعَتِهِ الْمَقْدُوْرَ وَالْقَدْرُ
وَاقِعٌ بِهٖ وَتَرْكُ رِضَاهُ بِالْقَضَاءِ فَكُلُّ مَنْ رَضِيَ
بِالْقَضَاءِ اِسْتَرَاحَ وَكُلُّ مَنْ لَّمْ يَرْضَ بِهٖ طَالَتْ شَقَاوَتُهٗ
وَتَعَبُهٗ وَلَا يَنَالُ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُسِمَ لَهٗ فَمَا دَامَ هَوَاهُ
مُتَّبَعًا قَاضِيًا عَلَيْهِ فَهُوَ غَيْرُ رَاضٍ بِالْقَضَاءِ لِاَنَّ الْهَوٰى
مُنَازِعٌ لِلْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَعَبُهٗ مُتَكَاثِفٌ مُتَزَايِدٌ
فَاسْتِجْلَابُ الرَّاحَةِ مُخَالِفَةُ الْهَوٰى لِاَنَّ فِيْهِ مُنَازَعَةَ
الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا بُدٍّ فَلَا كَانَ الْهَوٰى وَاِذَا كَانَ فَلَا كُنَّا

راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور فرمودہ اللہ تعالے کا
بشارت دیتا ہے انکو رب انکا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور رضامندی
کے اور مروی ہے ابن عباس بن عبد المطلب سے کہ تحقیق اوسنے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے چکھا مزا ایمان کا اوس شخص نے جو راضی ہوا اللہ کے پروردگار
ہونیسے اور بعض نے کہا لکھا حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت ابو موسے اشعری
کی طرف اما بعد پس تحقیق سب بھلائی رضا میں ہے پس اگر تو طاقت رکھے یہ کہ تو
راضی رہے تو خوب ورنہ صبر کر اور مروی ہے قتادہ سے اللہ تعالی کے قول کی
تفسیر میں وہ یہ ہے جب خبر دیا جاتا ہے ایک انکا ساتھ بیٹی کے ہو جاتا ہے مونہ
اسکا کالا آخر آیت تک یہ کام تھا عرب کے مشرکوں کا اللہ تعالی نے خبر
دی انکے کام کی بد ہی کی۔ پس ایمان مومن پر لائق ہے اوسکو کہ وہ راضی
ہو اوسپر جو قسمت کیا ہے اللہ تعالے نے اسکے لیئے اور اللہ تعالی کی قضا
بہتر ہے مرد کی قضا سے اپنے نفس کیلیئے اور جو کچھ قضا کیا ہے
اللہ تعالی نے تیرے لیئے اے آدم کے بیٹے اسچیز سے کہ تو مکروہ جانتا ہے بہتر ہے
تیرے لیئے اسچیز سے کہ قضا کی اللہ تعالی نے تیرے لیئے اسمیں کہ تو دوست رکھتا ہے
پس ڈر اللہ تعالی سے اور راضی ہو اسکی قضا پر فرمایا اللہ تعالے نے اور شاید کہ تم
دوست رکھو ایک چیز کو اور وہ بری ہو تمہارے لیئے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے
یعنے جو کچھ اوسمیں ہے تمہارے دین اور تمہاری دنیا کی بھلائی اللہ نے لپیٹیں
مخلوق سے انکی مصلحتیں اور انکو تکلیف دی اپنی بندگی کی ادا کرنے سے حکموں کے
اور رکنے سے روکوں کے اور سر جھکانے سے مقدور میں اور راضی رہنے سے ساتھ
قضا کے اسمیں جو انکے فائدے اور ضرر کیلیئے ہے فی الجملہ اور اختیار کیا اللہ تعالی نے
انجاموں اور مصلحتوں کو پس لازم ہے بندے کو یہ کہ ہمیشہ کرے عبادت اپنے
مولا کی اور راضی رہے اسپر جو قسمت کی ہے اللہ تعالی نے اسکے لیئے اور نہ تہمت دیوے
اسکو اور تحقیق تو جان لے کہ تکلیف ہر ایک کی مخلوق میں سے بقدر اوسکے جھگڑا کرنے
کے ہوا اس سے کہ اندازہ کیا گیا ہے واسطے تقدیر کے اور اوسکے موافق ہونے کے
ہے واسطے اپنے نفس کے خواہش کو اور چھوڑنے کے اپنے راضی رہنے کو اور جو راضی
رہے قضا پر تو وہ آرام پاویگا اور جو کوئی نہ راضی ہو اسپر تو لبتی ہو گی اوسکی بدبختی
اور تکلیف اور نہ پہونچیگا دنیا سے مگر جو قسمت کیا گیا ہوگا اسکے لیے پس جبتک
رہیگی اوسکی خواہش پیروی کیجیگی حکم ان اوسپر پس وہ ناراض رہیگا قضا پر کیونکہ تحقیق نفس کی خواہش
جھگڑا کرنیوالا ہے واسطے حق اللہ عزوجل کے پس اوسکی تکلیف ہمیشہ والی ہے پس کبھی پہنچا آرام کا نفس

وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالطَّرِيْقَةِ فِي الرِّضَا هَلْ هُوَ مِنَ الْاَحْوَالِ
اَوْ مِنَ الْمَقَامَاتِ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ هُوَ مِنْ جُمْلَةِ الْاَحْوَالِ
وَلَيْسَ هُوَ كَسْبًا لِلْعَبْدِ بَلْ هُوَ نَازِلَةٌ تَحِلُّ بِالْقَلْبِ كَسَائِرِ
الْاَحْوَالِ ثُمَّ تَحُوْلُ وَتَزُوْلُ وَيَاْتِيْ غَيْرُهَا وَقَالَ الْخُرَاسَانِيُّوْنَ
اَلرِّضَا مِنْ جُمْلَةِ الْمَقَامَاتِ وَهُوَ نِهَايَةُ التَّوَكُّلِ حَتّٰى يَؤُوْلَ اِلٰى
غَايَةٍ فَمَا يَتَوَصَّلُ اِلَيْهِ الْعَبْدُ بِاِكْتِسَابِهٖ وَالْجَمْعُ بَيْنَهُمَا مُمْكِنٌ
بِاَنْ يُقَالَ بِدَايَةُ الرِّضَا مُكْتَسَبَةٌ لِلْعَبْدِ وَهِيَ مِنَ الْمَقَامَاتِ
وَنِهَايَتُهٗ مِنْ جُمْلَةِ الْاَحْوَالِ وَهِيَ لَيْسَتْ بِمُكْتَسَبَةٍ وَفِي الْجُمْلَةِ
اَلرَّاضِيْ هُوَ الَّذِيْ لَا يَعْتَرِضُ عَلٰى تَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ
اَبُوْ عَلِيِّ الدَّقَّاقُ رح لَيْسَ الرِّضٰى اَنْ لَا تُحِسَّ بِالْبَلَاءِ اِنَّمَا
اَلرِّضَا اَنْ لَا تَعْتَرِضَ عَلَى الْحُكْمِ وَالْقَضَاءِ وَقَدْ قَالَ الشَّيْخُ
رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اَلرِّضَا بِالْقَضَاءِ بَابُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ وَجَنَّةُ الدُّنْيَا
اَيْ مَنْ اَكْرَمَ بِالرِّضَا فَقَدْ لُقِّيَ بِالرُّحْبِ الْاَوْفٰى وَاُكْرِمَ
بِالْقُرْبِ الْاَعْلٰى وَقِيْلَ اِنَّ تِلْمِيْذًا قَالَ لِاُسْتَاذِهٖ هَلْ يَعْرِفُ
الْعَبْدُ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَاضٍ عَنْهُ قَالَ لَا كَيْفَ يَعْلَمُ
ذٰلِكَ وَرِضَاهُ غَيْبٌ فَقَالَ التِّلْمِيْذُ يَعْلَمُ ذٰلِكَ فَقَالَ
كَيْفَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُ قَلْبِيْ رَاضِيًا عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلِمْتُ
اَنَّهٗ رَاضٍ عَنِّيْ فَقَالَ الْاُسْتَاذُ لَقَدْ اَحْسَنْتَ يَا غُلَامُ وَ
لَا يَرْضَى الْعَبْدُ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْضَى الْحَقُّ جَلَّ وَعَلَا عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اَيْ بِرِضَاهُ عَنْهُمْ رَضُوْا
عَنْهُ وَقِيْلَ سَاَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ
اِلٰهِيْ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ رَضِيْتَ عَنِّيْ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تُطِيْقُ
ذٰلِكَ فَخَرَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاجِدًا مُتَضَرِّعًا فَاَوْحَى اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ يَا ابْنَ عِمْرَانَ اِنَّ رِضَائِيْ فِيْ رِضَائِكَ بِقَضَائِيْ
وَقِيْلَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَبْلُغَ مَحَلَّ الرِّضَا فَلْيَلْزَمْ مَا جَعَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ رِضَاهُ فِيْهِ وَقِيْلَ الرِّضَا عَلٰى قِسْمَيْنِ رِضَا بِهٖ وَ
رِضَا عَنْهُ فَالرِّضَا بِهٖ مُدَبِّرًا وَالرِّضَا عَنْهُ فِيْمَا يَقْتَضِيْ حَالَهٗ
وَفَاصِلًا وَقِيْلَ الرَّاضِيْ اَنْ لَوْ جُعِلَتْ جَهَنَّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَا
سَاَلَ اَنْ يُحَوِّلَهَا اِلٰى يَسَارِهٖ وَقِيْلَ الرِّضَا اِخْرَاجُ الْكَرَاهِيَةِ

اور اختلاف کیا ہے اہل علم اور طریقہ نے رضا میں پہلا وہ احوال میں سے ہے یا مقامات
میں سے پس کہا عراق والوں نے وہ منجملہ احوال کے ہے اور نہیں ہے وہ کسب بندے کا بلکہ وہ
اترنیوالی ہے اترتی ہے دل میں مثل باقی احوال کی پھر پھرتی ہے اور دور ہوتی ہے اور آتا ہے
ہے اسکے سوا اور کہا خراسانیوں نے رضا منجملہ مقامات کے ہے اور وہ نہایت ہے توکل کی
یہانتک کہ پھر آتا ہے توکل بیچ کی غایت کی طرف جسکی طرف پہنچتا ہے بندہ اپنے
کسب سے اور جمع کرنا دونوں کے درمیان ممکن ہے اسواسطے کہ کہا جاوے شروع رضا کا کسب کیا
گیا ہے واسطے بندے کے اور وہ مقامات میں سے ہے اور اسکی نہایت منجملہ احوال کے ہے اور
وہ نہیں ہے کسب کیا گیا اور حاصل کلام راضی ہے والا وہ شخص ہے کہ نہ اعتراض کرے اللہ
تعالیٰ کی تقدیر پر اور کہا ابو علی دقاق نے نہیں رضا یہ کہ تو پاوے تکلیف کو سوا اسکے
نہیں کہ رضا یہ ہے کہ تو اعتراض نہ کرے اللہ کے حکم اور اسکی قضا پر اور تحقیق کہا ہے شیخ
رحمہم اللہ نے راضی رہنا قضا پر دروازہ ہے اللہ کا بڑا اور بہشت ہے دنیا کی یعنی جو
شخص بزرگی دیا جاوے ساتھ رضا کے پس تحقیق وہ ملا فراخی پوری کو اور بزرگی دیا
گیا نزدیکی بلند سے اور بعض نے کہا تحقیق ایک شاگرد نے کہا اپنے اُستاد سے بھلا جانتا
ہے بندہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے کہا نہیں کیونکر وہ اوسکو جانے حالانکہ اسکی رضا
پوشیدہ ہے پس کہا شاگرد نے وہ جان لیتا ہے پس کہا کیسے کہا جب میں پاؤں اپنے
دل کو راضی اللہ تعالیٰ سے تو میں جان لیا کہ تحقیق وہ مجھ سے راضی ہے پس کہا استاد نے
البتہ تحقیق تو نے اچھا کہا اے لڑکے اور نہیں راضی ہوتا بندہ اللہ سے یہانتک کہ راضی
ہو اللہ تعالیٰ اُسے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے راضی ہوا اللہ ان سے اور اوسکو خوش ہونیکی
سبب سے بھی خوش ہوئے اس سے اور بعض نے کہا پوچھا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے
پس کہا یا اللہ مجھ کو بتا دے ایسے عمل پر جب میں اسکو کروں تو تو راضی ہو جاوے
مجھ سے پس فرمایا تحقیق تو نہیں طاقت رکھتا اوسکی پس گر پڑے حضرت موسیٰ سجدہ کرتے
عاجزی کرتے پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے انکی طرف اے بیٹے عمران
کے میری رضامندی تیرے راضی رہنے میں ہے میری قضا پر اور بعض نے
کہا جو کوئی چاہے کہ وہ پہونچے رضا کی محل میں پس چاہیے کہ وہ لازم پکڑے اسکو جسمیں
کی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی اور کسی نے کہا رضا دو قسم پر ہے ایک راضی رہنا
اللہ پر اور ایک راضی رہنا اللہ سے پس راضی رہنا اوس پر ہے اوسکی تدبیر کے حال میں اور راضی
اوس سے ہے اسچیز میں کہ وہ قضا کرتا ہے حاکم ہونے اور فیصلہ کرنیوالی ہونے کی اور بعض نے
کہا رضا یہ ہے کہ اگر کیجائے دوزخ اوسکی داہنی طرف تو سوال کرے یہ کہ اوسکو پھیر دیوے اسکی بائیں طرف
اور کہا گیا رضا نکالنا ہے کراہیت کا۔

مِنَ الْقَلْبِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى اِلَّا فَرَحٌ وَّسُرُوْرٌ وَسُئِلَتْ رَابِعَةُ
الْعَدَوِيَّةُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا مَتٰى يَكُوْنُ الْعَبْدُ رَاضِيًا
بِالْقَضَاءِ فَقَالَتْ رَحِمَهَا اللّٰهُ اِذَا سَرَّ بِالْمُصِيْبَةِ كَمَا يَسُرُّ
بِالنِّعْمَةِ وَقِيْلَ قَالَ الشِّبْلِيُّ رح بَيْنَ يَدَيِ الْجُنَيْدِ لَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْجُنَيْدُ رح قَوْلُكَ ذَا لِضِيْقِ صَدْرِكَ
وَضِيْقُ الصَّدْرِ لِتَرْكِكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَقَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلرِّضَا اَنْ لَّا تَسْاَلَ الْجَنَّةَ مِنَ اللّٰهِ وَلَا تَسْتَعِيْذَ بِهٖ
مِنَ النَّارِ وَقَالَ ذُوالنُّوْنِ الْمِصْرِيُّ ثَلَاثَةٌ مِّنْ عَلَامَاتِ الرِّضَا
تَرْكُ الْاِخْتِيَارِ قَبْلَ الْقَضَاءِ وَفُقْدَانُ الْمَرَارَةِ بَعْدَ الْقَضَاءِ
وَهَيَجَانُ الْحُبِّ فِيْ حَشْوِ الْبَلَاءِ وَقَالَ اَيْضًا هُوَ سُرُوْرُ الْقَلْبِ
بِمُرِّ الْقَضَاءِ وَسُئِلَ اَبُوْ عُثْمَانَ رض عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ قَالَ كَانَ الرِّضَا
قَبْلَ الْقَضَاءِ عَزْمٌ عَلَى الرِّضَا لَا الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ هُوَ
الرِّضٰى وَرُوِيَ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا اَرَاَيْتَ اَبَا ذَرٍّ رض يَقُوْلُ اَلْفَقْرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْغِنَاءِ وَالسُّقْمُ
اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْمَوْتُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْحَيٰوةِ فَقَالَ
رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا ذَرٍّ اَمَّا اَنَا فَاَقُوْلُ مَنْ اَتْكَلَ عَلٰى حُسْنِ اخْتِيَارِ
اللّٰهِ لَمْ يَتَمَنَّ غَيْرَ مَا اخْتَارَ اللّٰهُ لَهٗ وَقَالَ الْفُضَيْلُ ابْنُ عِيَاضٍ
لِبِشْرٍ الْحَافِيْ اَلرِّضَا اَفْضَلُ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا لِاَنَّ الرَّاضِيَ
لَا يَتَمَنّٰى فَوْقَ مَنْزِلَتِهٖ وَالَّذِيْ قَالَ الْفُضَيْلُ هُوَ الصَّحِيْحُ
لِاَنَّ فِيْهِ الرِّضَا بِالْحَالِ وَكُلُّ خَيْرٍ فِي الرِّضَا بِالْحَالِ قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ
بِرِسَالَاتِيْ وَبِكَلَامِيْ فَخُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ
اَيِ ارْضَ بِمَا اَعْطَيْتُكَ وَلَا تَطْلُبْ مَنْزِلَةً غَيْرَهٗ وَكُنْ مِّنَ
الشَّاكِرِيْنَ يَعْنِيْ بِحِفْظِ الْحَالِ وَكَذٰلِكَ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا
مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ فَاَدَّبَ نَبِيَّهٗ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَاَمَرَهٗ بِحِفْظِ الْحَالِ اَلرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَالْعَطَاءِ بِقَوْلِهٖ
تَعَالٰى وَالرِّزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اَيْ مَا اَعْطَيْتُكَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالْعِلْمِ

دل سے یہانتک کہ نہ باقی رہے مگر فرحت اور خوشی اور پوچھے گئے رابعہ عدویہ علیہا
الرحمۃ کب ہوتا ہے بندہ راضی قضا پر پس کہا رحمہا اللہ نے جب خوش ہو مصیبت
میں جیسے خوش ہوتا ہے نعمت میں اور بعض نے کہا کہا شبلی نے آگے جنید کے رحمہما اللہ
پھر نا گنا سے اور نہیں قوت نیکی کی مگر ساتھ اللہ کے پس کہا جنید نے تیرا یہ کہنا ہی
جب تنگ ہو تیرا سینہ اور سینہ کی تنگی بسبب ترک کرنے رضا کے ہے قضا پر اور کہا ابو
سلیمان علیہ الرحمۃ نے رضا یہ ہے کہ تو نہ مانگے بہشت اللہ سے اور نہ پناہ لیوے اسکے دوزخ
سے اور کہا ذوالنون مصری نے تین چیزیں رضا کی علامتوں میں سے ہیں ترک کرنا
اختیار کا پہلے قضا کے اور گم کرنا تلخی کا بعد قضا کے اور جوش کرنا محبت کا مصیبت
کے درمیان میں اور نیز کہا ذوالنون نے وہ خوشی دل کی ہے قضا کی تلخی پر اور
پوچھا گیا ابو عثمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودے سے میں مانگتا ہوں تجھ سے راضی رہنا
بعد قضا کے وہی ہے رضا اور مروی ہے کہ تحقیق کہا گیا حسین بن علی بن ابیطالب رض
رضی اللہ عنہما سے تحقیق حضرت ابو ذر کہتا ہے محتاجی زیادہ پیاری ہے میرے طرف دولتمندی
سے اور بیماری زیادہ پیاری ہے صحت سے اور موت زیادہ پیاری ہے زندگی سے پس کہا
حسین رضی اللہ عنہ نے رحم اللہ تعالیٰ ابو ذر پر لیکن میں کہتا ہوں جو شخص بھروسہ کرے اللہ کے اچھا اختیار
تو وہ آرزو نہ کریگا اسچیز کے سوا کہ اختیار کی اللہ نے اسکے لیئے اور کہا فضیل بن
عیاض نے بشر حافی سے رضا افضل ہے زہد سے دنیا میں کیونکہ راضی رہنے والا
نہیں آرزو کرتا اپنے مرتبہ کے اوپر اور جو کچھ کہا فضیل نے وہی صحیح ہے کیونکہ اسمیں
رضا ہے حال میں اور ہر ایک بھلائی حال کے راضی رہنے میں ہے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے موسےٰ علیہ السلام سے تحقیق میں نے برگزیدہ کیا تجھکو لوگوں پر ساتھ اپنی پیغاموں
کے اور اپنی کلام کے پس پکڑ جو کچھ دیا میں نے تجھکو اور ہو شکر کرنیوالوں سے یعنے ہمارے دیئے
پر خوش ہو اور اسکے سوا اور نہ مانگ اور شاکرین یعنے حال کی نگہبانی ہے اور اسیطرح فرمایا ہمارے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہرگز مت لمبی کر اپنی دونوں آنکھوں کو اسچیز کیطرف کہ فائدہ دیا ہے ہم نے
اسکے لوگوں کو انمیں سے دنیا کی زندگی کی زینت سے تو کہ ہم آزمائیں انکو اسمیں پس ادب دیا
نبی علیہ السلام کو اور حکم کیا آپ کو حال کی نگاہ کرنے اور راضی رہنے میں قضا اور عطا پر
اللہ تعالیٰ کے فرمودہ سے اور رزق رب تیرے کا بہتر ہے اور
بہت باقی رہنے والا ہے یعنے جو کچھ میں نے تجھکو دیا ہے

نبوت اور علم

وَالْقَنَاعَةِ وَالصَّبْرِ وَوِلَايَةِ الدِّيْنِ وَالْقُدْرَةِ فِيْهِ أَوْلَى مِمَّا أَعْطَيْتُ
غَيْرَكَ وَأَحْرَى فَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي حِفْظِ الْحَالِ وَالرِّضَا بِهِ وَتَرْكِ
الْإِلْتِفَاتِ إِلَى مَا سِوَاهُ لِأَنَّهُ لَا يَخْلُوا إِمَّا أَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ
قِسْمَكَ أَوْ قِسْمَ غَيْرِكَ أَوْ أَنَّهُ لَا قِسْمَ لِأَحَدٍ بَلْ أَوْجَدَهُ اللّٰهُ
تَعَالَى فِتْنَةً فَإِنْ كَانَ قِسْمَكَ فَهُوَ وَاصِلٌ إِلَيْكَ شِئْتَ
أَمْ أَبَيْتَ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَظْهَرَ مِنْكَ سُوْءُ الْأَدَبِ وَالشَّرَهُ
فِي طَلَبِهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَحْمُوْدٍ فِي قَضِيَّةِ الْعَقْلِ وَالْعِلْمِ
وَإِنْ كَانَ قِسْمَ غَيْرِكَ فَلِمَ تَتْعَبُ فِيْمَا لَا تَنَالُهُ وَلَا يَصِلُ إِلَيْكَ
أَبَدًا وَإِنْ كَانَ لَيْسَ بِقِسْمٍ لِأَحَدٍ بَلْ هُوَ فِتْنَةٌ فَكَيْفَ يَتَعَاطَى الْعَاقِلُ
وَيَسْتَحْسِنُ اللَّبِيْبُ أَنْ يَطْلُبَ لِنَفْسِهِ فِتْنَةً وَيَسْتَجْلِبَهَا وَقَالَ قَوْمٌ
الرِّضَا بِالْقَضَاءِ هُوَ أَنْ يَسْتَوِيَ عِنْدَكَ مَا تُحِبُّ وَمَا تَكْرَهُ
مِنْ قَضَائِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ الصَّبْرُ عَلَى مُرِّ الْقَضَاءِ وَقَالَ بَعْضُ
عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّسْلِيْمُ لِأَحْكَامِهِ وَقَالَ آخَرُ هُوَ إِسْقَاطُ التَّمَلُّ
عَلَى الْمُدَبِّرِ وَقَالَ آخَرُ هُوَ تَرْكُ الْإِخْتِيَارِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَهْلُ
الرِّضَا هُمُ الَّذِيْنَ قَطَعُوْا عَنْ قُلُوْبِهِمْ فِي الْأَصْلِ الْإِخْتِيَارَ
فَهُمْ لَا يَخْتَارُوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَشْيَاءِ مِمَّا تُرِيْدُ أَنْفُسُهُمْ وَلَا شَيْئًا
مِمَّا يُرِيْدُوْنَ بِهِ اللّٰهَ وَلَا يَسْأَلُوْنَهُ وَلَا يَطْلُعُوْنَ حُكْمًا قَبْلَ
نُزُوْلِهِ فَإِذَا وَقَعَ حُكْمُ اللّٰهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَتَشَوَّفُوْنَ إِلَيْهِ
وَلَمْ يَتَطَلَّعُوْهُ رَضُوْا بِهِ فَأَحَبُّوْهُ وَسُرُّوْا بِهِ وَقَالَ إِنَّ لِلّٰهِ
عِبَادًا إِذَا وَقَعَ بِهِمُ الْحُكْمُ مِنَ الْبَلْوٰى رَأَوْهُ نِعْمَةً مِنَ اللّٰهِ
عَلَيْهِمْ فَشَكَرُوْهُ عَلَيْهَا وَسُرُّوْا بِهَا شُكْرًا وَبَعْدَ سُرُوْرِهِمْ
بِالنِّعَمِ أَنْ اشْتَغَالُهُمْ بِالنِّعْمَةِ عَنِ الْمُنْعِمِ نَقْصٌ فَاشْتَغَلَتْ
قُلُوْبُهُمْ بِالْمُنْعِمِ عَنِ النِّعَمِ فَكَانَ الْبَلَاءُ جَارِيًا عَلَيْهِمْ وَقُلُوْبُهُمْ
غَائِبَةً عَنْهُ فَلَمَّا اسْتَوْطَنُوْا هٰذَا الْمَقَامَ وَدَاوَمُوْا عَلَيْهِ
نَقَلَهُمْ مَوْلَاهُمْ إِلَى مَا هُوَ أَعْلَى لَهُمْ وَأَسْنٰى مِنْ ذٰلِكَ
لِأَنَّ مَوَاهِبَهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا نِهَايَةَ وَأَقَلُّ
مَا فِي الرِّضَا أَنْ يَقْطَعَ طَمَعَهُ عَمَّا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
قَدْ ذَمَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الطَّمَعَ فِي غَيْرِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرُوِيَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ أَنَّهُ قَالَ قَرَأْتُ التَّوْرَاةَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا أَنَّ

اور قناعت اور صبر اور ولایت دین کی اور اسمیں پیشوا ہونے کے ہے تجھے
اس سے کہ دیا میں تیرے غیر کو اور بہت لائق ہے پس ساری بنا فی حال اوپر خاطر
اور اسپر راضی رہنے میں ہے اور التفات کے ترک کرنے میں ہے طرف چیز کے کہ
سوا ہے کیونکہ یہ خالی نہیں ہے یا تیرے سے وہ قسمت تیری یا قسمت تیرے غیر کی یا
یہ کہ تحقیق وہ نہیں ہے قسمت واسطے کسی کے بلکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو آزمائش
پس اگر ہے وہ تیری قسمت پس وہ پہونچنے والی ہے طرف تیری تو چاہے یا نہ چاہے
پس نہیں لائق یہ کہ ظاہر ہو تجھ سے بے ادبی اور حرص اوسکی طلب میں کیونکہ
تحقیق یہ پسند نہیں ہے عقل اور علم کے حکم میں اور اگر ہے وہ تیرے غیر کی قسمت
پس کیوں تو رنج اوٹھاتا ہے اسچیز میں جسکو تو نہیں پہونچیگا اور نہ وہ پہونچیگی طرف
تیری کبھی اور اگر ہے وہ تیرے غیر کی قسمت پس کیوں تو رنج اوٹھاتا ہے اسچیز میں
جسکو تو نہیں پہونچیگا اور نہ وہ پہونچیگی طرف تیری کبھی اور اگر وہ ہو کہ نہیں
ہے قسم کسی کے لیئے بلکہ وہ آزمائش ہے پس کیسے خوش ہوتا ہے عقلمند اوسچیز
جانتا ہے دانا یہ کہ چاہتے اپنے نفس کے لیئے فتنہ پس کیسے خوش ہوتا ہے عقلمند
اور کہا ایک قوم نے راضی ہونا قضا پر یہ ہے کہ برابر ہو تیرے نزدیک وہ چیز
جسکو تو دوست رکھتا ہے اور وہ چیز جسکو تو مکروہ رکھتا ہے اللہ عزوجل کی قضا
سے اور کہا انکے بعض نے وہ صبر کرنا ہے قضا کی تلخی پر اور کہا کسی اور نے رضا
ڈالنا ہے ہاتھ کا آگے اللہ عزوجل کے اور گردن جھکانے اوسکے حکموں کے واسطے
اور کہا اور نے وہ ترک کرنا تجسس کا ہے مدبر پر اور کہا اور نے وہ ترک کرنا اختیار
کا ہے اور کہا اونکے بعض نے اہل رضا وہ لوگ ہیں جو قطع کرتے ہیں اپنے دلوں سے
اصل میں اختیار کو پس وہ نہیں اختیار کرتے کسی چیز کو اون چیزوں میں سے کہ چاہتے ہیں
انکے نفس اور نہ کوئی چیز ان چیزوں میں سے کہ چاہتے ہیں جس کو ساتھ اللہ تعالیٰ کے
اور نہ مانگتے ہیں اس سے اور نہ جھانکتے ہیں کسی حکم کو اوسکے اونسے پہلے پس
جب واقع ہو جاوے کوئی حکم اللہ سے جگہ سے کہ نہیں شوق کرتے تھے اسکیطرف اور نہ
اسکو جھانکتے تھے تو راضی ہوتے ہیں اسپر پس اسکو دوست رکھتے اور خوش ہوتے
ہیں اور کہا اوسنے تحقیق واسطے اسکے بندے ہیں جب واقع ہوتا ہے اونپر حکم مصیبت
سے تو وہ اس سے دیکھتے ہیں نعمت اللہ کیطرف سے اپنے پر اور اسکا شکر کرتے
ہیں اور خوش ہوتے ہیں پھر وہ دیکھتے ہیں بعد اپنے خوش ہونے کے نعمتوں سے
تحقیق انکا مشغول ہونا نعمت میں نعمت دینوالے کی نقصان ہے پس مشغول ہو جاتے ہیں انکے دل نعمتوں سے
ہیں نعمتوں سے پس ہوتی ہے مصیبت جاری اونپر اور انکے دل غائب ہوتے ہیں اسسے پس جب وہ منتقل کر دیتے ہیں

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ مَلْعُونٌ مَنْ كَانَ ثِقَتُهُ بِمَخْلُوقٍ
مِثْلِهِ وَرُوِيَ فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ يَقُولُ وَعِزَّتِي
وَجَلَالِي وَجُودِي وَمَجْدِي لَأَقْطَعَنَّ أَمَلَ كُلِّ مُؤَمِّلٍ
أَمَّلَ غَيْرِي بِالْيَأْسِ وَلَأُلْبِسَنَّهُ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ بَيْنَ النَّاسِ
وَلَأُبْعِدَنَّهُ مِنْ قُرْبِي وَلَأَقْطَعَنَّهُ مِنْ وَصْلِي أَيُؤَمِّلُ غَيْرِي
فِي الشَّدَائِدِ وَالشَّدَائِدُ بِيَدِي وَأَنَا الْحَيُّ وَيُرَجِّي غَيْرِي
وَيَطْرُقُ بِالْفِكْرِ أَبْوَابَ غَيْرِي وَهِيَ مُغْلَقَةٌ
وَمَفَاتِيحُهَا بِيَدِي وَرُوِيَ فِي خَبَرٍ آخَرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَعْتَصِمُ بِي دُونَ خَلْقِي أَعْلَمُ ذَلِكَ
مِنْ قَلْبِهِ وَنِيَّتِهِ فَتَكِيدُهُ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ
فِيهِنَّ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ مَخْرَجًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَعْتَصِمُ
بِمَخْلُوقٍ دُونِي إِلَّا قَطَّعْتُ أَسْبَابَ السَّمَاءِ مِنْ فَوْقِهِ وَ
أَسَخْتُ الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أَهْلَكْتُهُ فِي الدُّنْيَا
وَأَتْعَبْتُهُ فِيهَا وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللَّهِ
تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزَّزَ بِالنَّاسِ ذَلَّ وَقِيلَ
مَنْ اتَّكَلَ عَلَى مَخْلُوقٍ مِثْلِهِ ذَلَّ فَكَفَاهُ الطَّمَعُ بِمَا بِنَا
مِنَ اطِّلَاعِ قَلْبِهِ وَتَشَتُّتِ هَمِّهِ وَذُلِّهِ وَمَسْكَنَتِهِ فَقَدِ
اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَمْرَانِ ذُلٌّ فِي الدُّنْيَا وَبُعْدٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى
وَلَا إِزْدِيَادٌ فِي رِزْقِهِ ذَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَا أَعْرِفُ شَيْئًا أَضَرَّ عَلَى الْمُرِيدِينَ وَالطَّالِبِينَ
مِنَ الطَّمَعِ وَلَا أَخْرَبَ لِقُلُوبِهِمْ وَلَا أَذَلَّ لَهُمْ وَلَا
أَظْلَمَ لِقُلُوبِهِمْ وَلَا أَبْعَدَ لَهُمْ وَلَا أَشَدَّ تَشْتِيتًا
لِهَمِّهِمْ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ شِرْكٌ أَيُّمَا كَانُوا لِأَنَّ
الرَّجُلَ مِنْهُمْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَيْثُ طَمِعَ فِي مَخْلُوقٍ
مِثْلِهِ لَا يَمْلِكُ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا عَطَاءً وَلَا مَنْعًا
فَجَعَلَ مُلْكَ الْمَلِكِ لِلْمَمْلُوكِ فَأَنَّى يَكُونُ لَهُ وَرَعٌ فَلَا يَتَحَقَّقُ
مِنْهُ وَرَعٌ حَتَّى يَنْسِبَ الْأَشْيَاءَ إِلَى مَالِكِهَا عَزَّ وَجَلَّ فَيَطْلُبُهَا
مِنْهُ وَلَا يَطْلُبُهَا مِنْ غَيْرِهِ وَقِيلَ الطَّمَعُ لَهُ أَصْلٌ وَ

ملعون ہے وہ شخص جسکا بھروسا ہوا ہے جیسے پیدا کیے گئے پر اور مروی ہے بعضے
قدسی حدیثوں میں یہ کہ تحقیق اللہ پاک فرماتا ہے۔ مجھکو اپنی عزت اور
بزرگی اور سخاوت اور بڑائی کی قسم البتہ میں قطع کرونگا امید ہر امید رکھنے والے کی
کہ امید رکھی میرے غیر سے ناامیدی کے ساتھ اور البتہ میں اسکو پہناؤنگا خوار کیے کپڑے
لوگوں کے درمیان اور البتہ اسکو دور کرونگا اپنے قرب سے اور البتہ توڑونگا اوسکو اپنے
وصل سے آیا وہ امید رکھتا ہے میرے غیر سے سختیوں میں اور سختیاں تو میرے ہاتھ میں
ہیں اور میں ہمیشہ زندہ رہنے والا ہوں اور وہ امید رکھتا ہے میرے غیر سے اور ٹھوکتا
ہے فکر سے میرے غیر کے دروازوں کو اور وہ بند کیے ہوئے ہیں اور انکی کنجیاں میرے ہاتھ
میں ہیں اور مروی ہے ایک اور حدیث میں تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہیں ہے کوئی بندہ
کہ محکم پکڑتا ہے مجھکو سوا میرے مخلوق کے میں جانوں یہ اوسکے دل اور اسکے نیت
سے پس البتہ میں ڈالیں اسکو آسمان اور زمین اور جو لوگ انمیں ہیں مگر میں کردیتا ہوں
اوسکے لیئے اوس سے نکلنے کی راہ اور نہیں کوئی بندہ کہ محکم پکڑے مخلوق کو میرے سوا
مگر توڑ دیتا ہوں آسمان کے اسباب اوسکے اوپر سے اور سخت کردیتا ہوں زمین کو
اوسکے پاؤں کے نیچے سے پھر اوسکو ہلاک کرتا ہوں دنیا میں اور تکلیف میں
ڈالتا ہوں اسکو اسمیں اور مروی ہے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ تحقیق
اوسنے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص عزت چاہے
لوگوں کے ساتھ تو وہ ذلیل ہوتا ہے اور بعض نے کہا جو شخص بھروسا کرے اپنے
جیسے پیدا کیے گئے پر تو وہ خوار رہتا ہے پس کافی ہے اسکو طمع کرنا اسچیز سے جسکو
وہ پہونچتا ہے اپنے دل کو جھانکنے اور اپنے ارادے کے پریشان ہونے اور اپنے ذلیل
اور عاجز ہونے سے پس تحقیق جمع ہوگئی اوسپر دو امر ایک ذلت دنیا میں اور دوری
اللہ تعالیٰ سے بغیر زیادہ ہونے کے اوسکے روزے میں ایک ذرہ اور کہا انکے بعض نے
میں نہیں پہچانتا کسی چیز کو زیادہ ضرر رسان مریدوں اور طالبوں پر طمع سے اور نہ زیادہ
خراب کرنیوالی انکے دلوں کے لیئے اور نہ زیادہ خوار کرنے والی ان کے لیئے اور نہ زیادہ
سیاہ کرنے والی انکے دلوں کے لیئے اور نہ دور کرنیوالے انکے لیئے اور نہ زیادہ سخت
پریشانی میں انکو قصدوں کے لیئے سوا اسکے نہیں کہ ہے طمع اسیطرح کیونکہ تحقیق شرک ہے
جہاں کہیں وہ ہوں کیونکہ تحقیق مرد شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب طمع کرے اپنے
جیسی مخلوق میں جو نہیں ہے مالک نقصان کا اور نہ نفع کا اور نہ دینے کا اور نہ روکنے کا پس
اوسنے دیدیا بادشاہ کا ملک اسکے غلام کو پس کہاں ہوگی اوسکے لیئے پرہیزگاری پس نہیں ثابت
ہوتی اوسکی پرہیزگاری یہانتک کہ نسبت کرے چیزوں کی اونکے مالک عزوجل کیطرف پس مانگے انکو اور
اور نہ مانگے اونکو اوسکے غیر سے اور بعض نے کہا طمع کیلیئے اصل ہے اور

فَرْعٌ فَاصْلُهُ الْغَفْلَةُ وَفَرْعُهُ الرِّيَاءُ وَالسُّمْعَةُ وَالتَّزَيُّنُ
وَالتَّصَنُّعُ وَحُبُّ إِقَامَةِ الْجَاهِ عِنْدَ النَّاسِ وَقَالَ عِيسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْحَوَارِيِّيْنَ الطَّمَعُ اَلْقَاتِلُ الْمُوْجِيْ وَ
عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهُ قَالَ طَمِعْتُ يَوْمًا مَرَّةً فِيْ شَيْءٍ مِّنْ
اَمْرِ الدُّنْيَا فَهَتَفَ لِيْ هَاتِفٌ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا هٰذَا اِنَّهُ
لَا يُحْمَدُ بِالْخَيْرِ الْمُرِيْدِ اِذَا كَانَ يَجِدُ عِنْدَ اللّٰهِ كُلَّ مَا يُرِيْدُ
اَنْ يَّرْكَنَ بِقَلْبِهٖ اِلَى الْعَبِيْدِ وَاعْلَمْ اَنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا يَخْفٰى
عَلَيْهِمُ الطَّمَعُ فِيْمَنْ يَّمْلِكُ لَهُمْ مَّا فِيْهِ يَطْمَعُوْنَ حَتّٰى
تَكُوْنَ الْبَرَكَةُ دَاخِلَةً عَلَيْهِمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَطْمَعُوْنَ
وَيَرَوْنَ اَنَّ حَالَةَ الطَّمَعِ نُقْصٌ فِي الْاَحْوَالِ وَ
هُوَ اَدْنٰى دَرَجَةٍ مِّنْ دَرَجَاتِ الْعَارِفِيْنَ مِنْ اَهْلِ
التَّوَكُّلِ وَلَا يَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِ مُرِيْدٍ شَيْءٌ مِّنَ الطَّمَعِ
وَيُسَاكِنُهٗ اِلَّا لِاَجْلِ كَمَالِ الْبُعْدِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
حَيْثُ طَمِعَ فِيْ مَخْلُوْقٍ مِّثْلِهٖ وَهُوَ يَرٰى اَنَّ مَوْلَاهُ
مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَجُرْهُ الْخَوْفُ مِنْ ذٰلِكَ

فَصْلٌ وَاَمَّا الصِّدْقُ فَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ
وَمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى
الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَلَا يَزَالُ الْكَذِبَ
وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا وَقِيْلَ
اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا دَاوٗدُ مَنْ
صَدَّقَنِيْ فِيْ سَرِيْرَتِهٖ صَدَّقْتُهٗ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِيْنَ فِيْ
عَلَانِيَتِهٖ وَاعْلَمْ اَنَّ الصِّدْقَ عِمَادُ الْاَمْرِ وَبِهٖ تَمَامُهٗ
وَفِيْهِ نِظَامُهٗ وَهُوَ ثَانِيْ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَالصِّدِّيْقُ هُوَ
الْاِسْمُ اللَّازِمُ مِنَ الصِّدْقِ وَالصِّدِّيْقُ هُوَ الْمُبَالِغُ
مِنْهُ وَهُوَ مَنْ تَكَرَّرَ مِنْهُ الصِّدْقُ فَصَارَ دَاْبَهٗ وَسَجِيَّتَهٗ

فرع ہے پس اصل اوسکی غفلت ہے اور فرع اسکی ریا اور سمعہ اور زینت
کرنی اور بناؤ کرنا اور مرتبہ کے قائم رکھنے کی محبت کرنی ہے لوگوں
کے نزدیک اور فرمایا حضرت عیسے علیہ السلام نے حواریوں سے طمع
قتل کرنے والا ہے نجیل بنانے والی ہے پس آواز دی مجھکو ایک
آواز دینی والے نے اور وہ کہتا تھا اے وہ شخص تحقیق خوب نہیں
آزاد اللہ چاہنے والے کو جب وہ ہو پاتا اللہ کے پاس ہر چیز اور وہ چاہتا
ہے یہ کہ جھکاوے اپنے دل کو بندوں کیطرف اور جان لے کہ تحقیق
اللہ کے لیئے بندے ہیں جنپر پوشیدہ رہتی ہے طمع کرنے اُس شخص
میں کہ وہ مالک ہے انکے لیئے اسچیز کا جسمیں وہ طمع کرتے ہیں یہانتک
کہ ہوجاتی ہے برکت داخل ہونے والی اُنپر اسجگہ سے کہ وہ نہیں
طمع کرتے اور دیکھتے ہیں یہ کہ تحقیق طمع کی حالت نقصان سے
انکے احوال میں اور یہ بہت کم درجہ ہے۔ درجوں میں سے عارفوں
کے اہل توکل میں سے اور نہیں گذرتا کسی مرید کے دل پر کچھ
طمع میں سے اور وہ اسکو بساوے مگر اسلیئے کہ بہت دور ہے
اللہ عزوجل سے جبکہ اوسنے طمع کی اپنے جیسے مخلوق میں حالانکہ
وہ جانتا ہے کہ تحقیق اسکا مولے اوپر خبردار ہے پھر اوسکو نہیں روکتا خوف
اوس طمع سے فصل لیکن سچ بولنا پس اصل اسمیں فرمودہ ہے اللہ تعالے کا
اے ایمان والو
ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھ سچوں کے اور وہ مروی ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپنے فرمایا ہمیشہ رہتا ہے بندہ سچ بولتا اور قصد کرتا سچ بولنے کا
یہانتک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کی پاس صدیق اور ہمیشہ رہتا ہے وہ جھوٹ بولتا
اور قصد کرتا جھوٹ بولنے کا یہانتک کہ وہ لکھا جاتا ہے اللہ کے پاس جھوٹا
اور بعض نے کہا تحقیق اللہ تعالے نے وحی کی داود علیہ السلام کیطرف
اے داؤد جو مجھکو سچا جانے اپنے باطن میں تو میں اسکو سچا کرونگا پاس
مخلوقات کے اوسکے ظاہر میں اور جان لے یہ کہ تحقیق صدق دین کے
کام کا ستون ہے اور اسی سے اسکا پورا ہونا ہے اور اسی سے اسکا انتظام
ہے اور وہ دوسرا درجہ ہے نبوت کا اور وہ فرمودہ ہے اللہ تعالے کا
پس یہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے اُنپر پیغمبروں اور صدیقوں اور
شہیدوں اور صالحوں سے اور صادق وہ نام لازم ہے صدق سے اور صدیق مبالغہ
اس سے اور وہ شخص ہے جس سے بار بار ہو صدق پس وہ ہوجاوے اسکا طریقہ اور اسکی خو

فَصَارَ الصِّدْقُ غَالِبَهُ فَالصِّدْقُ اِسْتِوَاءُ السِّرِّ
وَالْعَلَانِيَةِ فَالصَّادِقُ هُوَ الَّذِیْ صَدَقَ فِیْ اَقْوَالِهٖ
وَالصِّدِّیْقُ مَنْ صَدَقَ فِیْ اَقْوَالِهٖ وَجَمِیْعِ اَفْعَالِهٖ
وَاَحْوَالِهٖ وَقِیْلَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰهُ مَعَهٗ
فَلْیَلْزَمِ الصِّدْقَ فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّادِقِیْنَ وَ
قَالَ الْجُنَیْدُ اَلصَّادِقُ یَنْقَلِبُ فِی الْیَوْمِ اَرْبَعِیْنَ
مَرَّةً وَالْمُرَائِیْ یَثْبُتُ عَلٰی حَالَةٍ وَاحِدَةٍ اَرْبَعِیْنَ
سَنَةً وَقِیْلَ الصِّدْقُ هُوَ الْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِیْ مَوَاطِنِ
الْهَلَکَةِ وَقِیْلَ اَلصِّدْقُ مُوَافِقَةُ السِّرِّ بِالنُّطْقِ
وَقِیْلَ اَلصِّدْقُ مَنْعُ الْحَرَامِ مِنَ الشِّدْقِ وَقِیْلَ
اَلصِّدْقُ اَلْوَفَاءُ لِلّٰهِ بِالْعَمَلِ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ لَا یَشُمُّ رَائِحَةَ الصِّدْقِ عَبْدٌ دَاهَنَ
نَفْسَهٗ اَوْ غَیْرَهٗ وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدِ الْقُرَشِیُّ
الصَّادِقُ الَّذِیْ یَتَهَیَّاُ اَنْ یَّمُوْتَ وَلَا یَسْتَحْیِیْ
مِنْ سِیْرَتِهٖ لَوْ کُشِفَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ وَقِیْلَ اَلصِّدْقُ صِحَّةُ
التَّوْحِیْدِ مَعَ الْقَصْدِ وَقِیْلَ حَقِیْقَةُ الصِّدْقِ
اَنْ تَصْدُقَ فِیْ مَوَاطِنَ لَا یُنْجِیْكَ مِنْهُ اِلَّا الْکَذِبُ
وَقِیْلَ ثَلٰثَةٌ لَا تُخْطِئُ الصَّادِقَ الْحَلَاوَةُ وَالْهَیْبَةُ
وَالْمَلَاحَةُ وَقَالَ ذُوالنُّوْنِ اَلصِّدْقُ سَیْفُ
اللّٰهِ مَا وُضِعَ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا قَطَعَهٗ وَقَالَ سَهْلُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَوَّلُ جِنَایَةِ الصِّدِّیْقِیْنَ
حَدِیْثُهُمْ مَعَ اَنْفُسِهِمْ وَسُئِلَ فَتْحُ الْمَوْصِلِیُّ عَنِ
الصِّدْقِ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْ کَانُوْنِ الْحَدَّادِ وَ
اَخْرَجَ الْحَدِیْدَةَ وَهِیَ تَشْتَعِلُ نَارًا وَوَضَعَهَا
عَلٰی کَفِّهٖ حَتّٰی بَرَدَتْ وَقَالَ هٰذَا هُوَ الصِّدْقُ
وَسُئِلَ الْحَارِثُ الْمُحَاسِبِیُّ عَنْ عَلَامَةِ الصِّدْقِ
فَقَالَ الصَّادِقُ هُوَ الَّذِیْ لَا یُبَالِیْ لَوْ خَرَجَ کُلُّ
قَدْرٍ لَهٗ فِیْ قُلُوْبِ الْخَلْقِ مِنْ اَجْلِ صَلَاحِ قَلْبِهٖ

پس ہو جاوے صدق اوسپر غالب پس اسکا سچ برابر ہوتا ہے پوشیدہ
اور ظاہر میں پس صادق وہ شخص ہے کہ سچ بولے اپنی باتوں میں اور
صدیق وہ شخص ہے جو سچ بولے اپنی باتوں میں اور اپنے سب افعال اور
احوال میں اور بعض نے کہا جو شخص چاہے یہ کہ ہو اللہ تعالےٰ اسکے
ساتھ پس چاہیئے کہ لازم پکڑے سچ کو کیونکہ تحقیق اللہ تعالےٰ ساتھ
سچوں کے ہے اور کہا جنید نے سچ بولنے والا پھرتا ہے ایک دن میں
چالیس بار اور ریاکار ثابت رہتا ہے ایک ہی حالت پر چالیس سال
اور کہا گیا سچ وہ بولنا ہے سچ کا ہلاکت کی جگہوں میں اور بعض نے
کہا صدق موافق ہونا ہے باطن کا بولنے سے اور کہا گیا صدق روکنا
ہے حرام کا سونپنے سے اور کہا گیا صدق پورا کرنا ہے واسطے اللہ تعالےٰ
کے عمل کو اور کہا سہل بن عبد اللہ نے نہیں سونگھتا بو صدق کی وہ
بندہ جو مداہنت کرے اپنے نفس سے یا اپنے غیر سے اور کہا ابو سعید
قرشی نے صادق وہ ہے جو تیار رہے اپنے لیئے مرنے کو اور نہ شرم کرے
اپنے بھید سے اگر ظاہر کیا جاوے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے پس
تم آرزو کرو موت کی اگر تم سچے ہو۔ اور بعض نے کہا صدق
توحید کا صحیح ہونا ہے ساتھ قصد کے۔ اور کہا گیا صدق یہ ہے کہ
تو سچ بولے ایسی جگہوں میں کہ نہ بچاوے تجھکو اس سے مگر جھوٹ
اور کہا گیا تین چیزیں نہیں خطا کرتیں صادق سے عبادت میں
لذت اور لوگوں میں اوسکی ہیبت اور تمکین کلام اور کہا
ذوالنون نے صدق اللہ کی تلوار ہے۔ نہیں رکھی جاتی کسی چیز
پر مگر اوسکو کاٹ دیتی ہے اور کہا سہل بن عبد اللہ نے صدیق
کا پہلا گناہ انکی بات کرنی ہے اپنے نفسوں کے ساتھ اور پوچھا گیا
فتح موصلی صدق سے پس اسنے داخل کیا اپنا ہاتھ لوہار کی بھٹی
میں اور نکالا لوہے کو حالانکہ وہ شعلہ مارتا تھا از روئے آگ کے
اور رکھا اوسکو اپنی ہتھیلی پر یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اور کہا
یہی صدق ہے اور پوچھا گیا حارث محاسبی صدق کی علامت سے
پس کہا صادق وہ شخص ہے جو نہ پروا کرے اگر نکلجاوے ہر
ایک اسکا مرتبہ مخلوق کے دلوں سے بسبب اوسکے دل
کے اچھے ہونے کے

وَلَا يُحِبُّ اِطِّلَاعَ النَّاسِ عَلٰى مَا تَدِلُّ الذَّرِيْعَةُ حَسَنٍ عَمَلِهٖ وَلَا يَكْرَهُ اَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَى السَّيِّئِ مِنْ عَمَلِهٖ فَاِنَّ كَرَاهَتَهٗ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ يُحِبُّ الزِّيَادَةَ عِنْدَهُمْ وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ اَخْلَاقِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ لَمْ يُؤَدِّ الْفَرْضَ الدَّائِمَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ الْفَرْضُ الْمُوَقَّتُ قِيْلَ مَا الْفَرْضُ الدَّائِمُ قَالَ الصِّدْقُ وَقِيْلَ اِذَا طَلَبْتَ اللّٰهَ الصِّدْقَ اَعْطَاكَ مِرْاٰةً تُبْصِرُ فِيْهَا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ عَجَائِبِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

فقط

اور دوست رکھے لوگوں کے خبر اپنے کو پوشیدہ جس سے کہ بدلالت کرے اپنے نیک عمل میں سے اور نہ کراہت رکھے اس کی کہ لوگ اطلاع پاویں اپنی برائی پر آپکے عمل میں سے کیونکہ تحقیق اوسکی کراہیت اس پر دلیل ہے اسپر کہ تحقیق وہ دوست رکھتا ہے زیادہ مرتبہ کی اونکے پاس اور نہیں ہے یہ صدیقوں کے اخلاق میں سے اور کہا اونمیں سے بعض نے جو شخص نہ ادا کرے دائمی فرض کو تو نہ قبول کیا جاویگا اس سے فرض وقت مقرر کا کسی نے کہا فرض دائمی کیا ہے صدق بعض نے کہا جب تو طلب کریگا اللہ کو صدق تو دیگا تجھکو ایک آئینہ جسمیں تو دیکھیگا ہر ایک چیز کو عجائبات میں سے دنیا اور آخرت کے

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

HYDERABAD STATE LIBRARY
نمبر ۱۳۷۱۵
تاریخ ۱۹
۱۳۴۳

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت مآب غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب تصنیف لطیف ناصل یکتا فقیہ بے بدل جامع بنیان شرک وبدعت رئیس الموحدین امام المسلمین مقبول بارگاہ ربانی محبوب سبحانی ولی کامل حضرت شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز علیہ الرحمۃ والغفران کی مع ترجمہ اردو مطبع صدیقی لاہور میں شیخ عبد الحی وعبد السلام تاجر کتب ومہتمم مطبع مذکور کے اہتمام سے بہت ہی صحت اور صفائی اور خوشنمائی کے ساتھ ۱۳۲۳ ھجری میں زیور طبع سے مزین ہو کر مطبوع طبائع خاص وعام ہوئیں اللہ تعالے سبھی مسلمانوں کو اسپر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرماوے

آمین

فقط

ولی کی کرامت حق ہے اور اسکا منکر گمراہ ہے

جناب حضرت پیر محبوب ربانی شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا موحد اور متبع سنت ہونا اُن کی ان دونوں کتابوں غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب سے اظہر من الشمس ہے اُن کی یہ دونوں کتابیں توحید باری تعالیٰ اور اتباع سنت نبوی سے ایسے ایسے عمدہ اور عجیبہ مضامین قرآن اور حدیث سے بیان کئے ہوئے ہیں کہ انکے برابر اور کوئی کتاب کم ہی تالیف ہوئی ہوگی۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے موافق اور مخالف کی اس میں کچھ بھی رعایت نہیں کی جسکو قرآن اور حدیث کے مخالف پایا یا دہریا ایسے قائل وحدہ لا شریک یا پابند سنت دنیا میں بہت ہی کم لوگ ہوئے ہونگے۔ اور یہی باعث ہے کہ جناب حضرت شیخ کے ولی ہونے کا تو ہر قوم بھی قائل ہے اُن کی ایک کرامت راقم کے دیکھنے میں بھی آئی ہے وہ یہ ہے کہ اُن کی یہی کتاب غنیۃ الطالبین مترجم فارسی جب پہلے پہلے لاہور میں مطبوع ہوئی تو اسکے کاتب مولوی غلام یٰسین ساکن لاہور حنفی المذہب نے اپنے مذہب کے مخالف ہونے کی جہت سے اس کتاب کے صفحات میں سے صفحہ ۱۴۶ سطر ۷ شروع لفظ فما تعدون سے پورے آٹھ ورق تک کا منتر دن کی کتابت نہ کیا اور پھر جو دوبارہ دہلی میں مطبوع ہوئی ہے وہ حرف بحرف اور صفحہ بصفحہ مطبوعہ اول چھاپہ لاہور کے مطابق ہے بیشک و شبہ وہ مطبوعہ مسدہ کی جلد اول کے صفحہ ۳۹ سطر ۱۲ لفظ خلق الخلائق سے لیکر صفحہ ۵۴ سطر ۲ لفظ انک فی حرف الہجا تک ملاحظہ کرلے اور نیز قلمی نسخوں میں دیکھ لے مولوی غلام یٰسین صاحب کے کاتب کا بہانہ تھا کہ میں سے اونہوں نے یہ کارروائی کی تھی بالکل بیکار ہوگیا اور قابل ایک حرف لکھنے کے جناب کئی سال سے وہ بزرگ وفات پاگئے ہیں اللہ تعالےٰ اُنپر رحم کرے۔ مؤلف کتاب غنیۃ الطالبین رحمۃ اللہ کی یہ ظاہر کرامت ہے۔ اب جاننا چاہیے کہ جناب حضرت محبوب ربانی مؤلف کتاب ہذا کے یہ تو کروڑہا آدمی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اُن کو اُن کی کتابوں سے نفرت ہے سو ہمارے خیال میں دعوت اُن لوگوں کا کہ ہم اُن کے مرید ہیں محض غلط اور جھوٹا ہے اگر انکا سچا دعوے ہوتا تو اونکی کتابوں پر عمل کرتے اپنے مذہب کے مخالف ہونے کی جہت سے انپر عمل کرنے سے نہ رکتے

راقم شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی لاہور

منقول از غنیۃ الطالبین مطبوعہ مطبع صدیقی دفعہ اول

مختصر فہرست کارخانہ کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور محلہ ساہوان

نام کتاب	قیمت
کتب تفاسیر عربی و اردو	
از تصانیف سید نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم	
یہ قیمت تفسیر ترجمان کی بعد وضع کمیشن ہے	
ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد ۱	عہ
اول سورۂ بقرہ	
ایضاً جلد دوسری سورۂ آل عمران و نساء	عہ
" جلد تیسری سورۂ مائدہ و انعام	عہ
" جلد چوتھی سورۂ اعراف و انفال و توبہ	عہ
" جلد پانچویں سورہ یونس ہود و یوسف	عہ
" جلد چھٹی سورۂ رعد سے نحل تک	عہ
" جلد ساتویں سورۂ بنی اسرائیل سے مریم تک	عہ
" جلد آٹھویں سورۂ طٰہٰ و انبیاء و حج	عہ
" نویں سورۂ مومنین سے فرقان تک	عہ
" دسویں سورۂ شعراء سے عنکبوت تک	عہ
" گیارہویں سورۂ روم سے احزاب تک	عہ
" بارہویں سورۂ سبا سے یٰسین تک	عہ
" تیرہویں سورۂ زمر سے شوریٰ تک	عہ
" چودھویں سورۂ زخرف سے طور تک	عہ
" پندرہویں سورہ نجم سے سورۂ تحریم تک	عہ
" سولہویں پارہ تبارک و عم	عہ
تفسیر غزنوی پارۂ عم اردو	۱۴ر
تفسیر موضح القرآن مع مختصر منزل کامل جدید الطبع	۳ر
تحفۃ الاسلام تفسیر سورۂ فاتحہ	۲ر
تذکیر لکل تفسیر چہار قل	۱ر
تفسیر قادری ترجمہ اردو تفسیر حسینی	۳ر

نام کتاب	قیمت
سبیکۃ الذہب الابریز فی مقاصد الکتاب العزیز	۴ر
اقتباس الانوار من کلام الغفار	۱۱ر
تیسیر القرآن فی لغات القرآن	۵ر
فضائل القرآن	۲ر
نجوم الفرقان کاغذ سفید	عہ
" کاغذ خانی	عہ
تفسیر مرادیہ کانپوری	عہ
کتب حدیث با ترجمہ اردو	
سنن ابوداؤد مترجم اردو	عہ
تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری	عہ
مع شرحین فتح الباری و قسطلانی ذیل الطبع	عہ
شرح منتقی الاخبار پارہ اول	عہ
ایضاً پارۂ دوم	عہ
ایضاً پارہ سوم دو جلد میں	عہ
ایضاً پارہ چہارم	عہ
ایضاً پارہ پنجم	عہ
صحیح مسلم شریف مترجم اردو	عہ
جامع ترمذی مترجم اردو دہلی	عہ
" " نولکشور	عہ
کشف المغطا مترجم اردو موطا امام مالکؒ	عہ
موطا امام محمد مترجم اردو	۱۴ر
سنن نسائی مترجم اردو	۴ر
ریاض الصالحین مترجم اردو	۲ر
تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول	۱۰ر
جلسہ اہلی	۲ر

نام کتاب	قیمت
تلخیص جلد دوسری	۶
" " تیسری	۶
" جلد چوتھی	۶
" جلد پانچویں	۶
" جلد چھٹی	۶
بلوغ المرام مترجم اردو	۱۲ر
آیات احد الکاملہ ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ	۱۲
مظاہر حق نولکشوری	۱۵
خلفر الجلیل شرح حصن حصین	۶
فقہ محمدیہ حصہ اول سے ساتویں حصہ تک	۶
فتح المغیث بفقہ الحدیث	۲ر
نجات المومنین مترجم اردو	۸ر
سعادت الدارین فی حقوق الوالدین	۱۲
درر البہیہ مترجم اردو	۲ر
مبہمات مترجم	۴ر
نصیحت نامہ عامہ	۱ر
بلوغ البین حصہ اول ۶ ایضاً حصہ دوم	۱۲
تنویر العینین مترجم اردو	۱۰ر
ارشاد الانام فی فریضۃ الجمعۃ فی کل مقام	۱ر
ستہ ضروریہ	۱۰ر
تعلیم الایمان تعلیم الصلوٰۃ تعلیم الصیام	۱ر
تعلیم الزکوٰۃ ۔ تعلیم الحج	۲ر
حدیث ابن سلام مترجم اردو	۵ر
تفسیر سورۂ فاتحہ مترجم اردو از تصنیف	
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	

فہرست کتب از تصانیف نواب صدیق الدین حسین خانصاحب تمیں ہوئی ✤ اسلام کی خوبیاں ۔ اسلام کی نورانی